گلابی آنکھیں جو تیری دیکھیں۔۔۔

شرابی یہ دل ہو گیا۔۔۔

سنبھالو مجھ کو او میرے یارو۔۔۔

سنبھلنا مشکل ہو گیا۔۔۔۔

دل میں میرے۔۔۔

خواب تیرے۔۔۔

تصویر جیسے ہو دیوار پہ۔۔۔

تجھ پہ فدا۔۔۔ میں کیوں ہوا۔۔۔

آتا ہے غصہ مجھے پیار پہ۔۔

میں لٹ گیا مان کے دل کا کہا۔۔۔

میں کہیں کا نہ رہا۔۔۔ کیا کہوں او دلربا۔۔۔

برا یہ جادو تیری آنکھوں کا۔۔

KZwrites

میرا قاتل ہو گیا...

گلابی آنکھیں جو تیری دیکھیں...

شرابی یہ دل ہو گیا...

سنبھالو مجھ کو او میرے یارو...

سنبھلنا مشکل ہو گیا....

میں نے صدا چاہا یہی...

دامن بچا لوں حسینوں سے میں...

تیری قسم خوابوں میں بھی...

بچتا پھرا نازنینوں سے میں...

توبہ مگر ... مل گئی تجھ سے نظر...

مل گیا درد جگر.... سن ذرا او بے خبر....

ذرا سا ہنس کے جو دیکھا تو نے...

میں تیرا بسمل ہو گیا...

kzwrites

شہریار مضطرب سا اپنی گاڑی میں آنکھیں موندے بیٹھا اپنے بندوں کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا...گاڑی کی ایک ای ڈی پر گانا چل رہا تھا...رات کے نو بج رہے تھے...کام کی تھکاوٹ کی وجہ سے نیند سے برا حال تھا...انتظار میں بیٹھے بیٹھے اس کا سکوت تب ٹوٹا جب ایک چھوٹی گاڑی بیک کرتے ہوئے اس کی گاڑی کو آ کے ٹکرائی تھی...کچھ لمحوں کے انتظار کے بعد جب اگلی گاڑی میں سے کوئی باہر نہ آیا تو مجبورا شہریار ہی اپنی گاڑی سے باہر نکل کر آیا اور گاڑی کے سائیڈ مرر پر ناک کرنے لگا

kzwrites

"ریورس نہیں کرنا آتا تو اس کھٹارا کو لے کر نکلتی ہی کیوں ہو، باہر نکل کے دیکھو میری گاڑی کا کیا حال کیا ہے تم نے" شہریار گاڑی میں موجود چھوٹی سی لڑکی کو دیکھ کر شدید غصے میں آگیا تھا...اسکی گاڑی کے فرنٹ پر اچھی خاصی خراشیں آگئی تھیں اور لڑکی کی گاڑی کی بیک بھی کافی خراب ہو گئی تھی

KZwrites

"پہلی بات تو یہ کہ یہ کھٹارا نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ ایکسیڈنٹ میں ہمیشہ قصور پچھلی گاڑی کا ہوتا ہے نا کہ اگلی گاڑی کا اس

لیے آپ مجھے بلیم نہیں کر سکتے، ایک تو پہلے ہی میرا سر اتنی بری طرح سے ٹکرایا ہے اوپر سے بلیم بھی سارا میرے سر پہ ہی ڈال رہے ہیں" مشل کچی کچی سی ہوتی نظریں چراتے ہوئے اپنے ماتھے کو سہلاتے ہوئے بولی تو اسکے اوور کانفیڈینس کو دیکھ کر شہریار کے ماتھے پر سلوٹیں آئی تھیں

KZwrites

"کیا اول فول بول رہی ہو میں گاڑی چلا نہیں رہا تھا، میری گاڑی وہاں پر سٹل کھڑی ہے پچھلے آدھے گھنٹے سے...اندھی ہو کیا نظر نہیں آتا، باہر آؤ فورا.... ابھی چیک کروا لیتے ہیں فوٹیج سے کہ کس کی غلطی ہے"

شہریار نے ایک جست میں گاڑی کا دروازہ کھول کر اس کا ہاتھ کھینچ کر باہر نکالا تو ایک لمحے کو تو اس کو دیکھتا ہی رہ گیا... سبز بڑی بڑی آنکھیں، گھنگریالے لمبے بال، شفاف خوبصورت چہرہ، پھولے پھولے گال ، خوبصورت پنکھڑیوں جیسے گلابی چھرے بھرے ہونٹ، ریڈ کلر کا بے حد شارٹ آف شولڈر ٹاپ جس سے اس کے شفاف دودھیا کندھے صاف جھلک رہے تھے، کے ساتھ فٹ جینز پہنے ہوئے تھی....وہ ایک نظر میں ہی اس کا بھرپور جائزہ لے چکا تھا...آنکھوں میں نیند کی جگہ ایک خاص سی چمک نے لے لی تھی

Kzwrites

" ایک منٹ...ایک منٹ یہ کیا بدتمیزی ہے میرا

ہاتھ کیسے پکڑا...ایک تو اتنی بڑی گاڑی روڈ کے بیچ میں آپ نے کھڑی کی ہوئی ہے اور اوپر سے میرے ساتھ گنڈا گردی کر رہے ہیں، ابھی ڈولفن فورس کا یہاں سے بندہ گزرتا ہے نا تو آپ کو سیدھا کرواتی ہوں،لگ سمجھ جائے گی..."

مشل نے اپنا بازو اس سے چھڑوا کر اپنی کمر کے گرد رکھتے ہوئے ایک ہاتھ سے وارننگ و الا نشان بناتے ہوئے انگلی کا اشارہ اس کی طرف کیا تھا...اسکو ڈرا دھمکا کر اپنی غلطی مانے بغیر موقع سے بھاگنے کا ارادہ تھا

"بلواؤ جس کو بلوانا ہے مگر پہلے جو میرا 50 ہزار کا نقصان کیا ہے نا اس کو پورا کرو"

Kzwrites

شہریار بھی اس کی دلچسپ مگر معصوم دھمکیوں سے محظوظ ہوتے ہوئے اپنے سینے پر بازو باندھے پورے قد کے ساتھ اسکے سامنے کھڑا ہو گیا تھا

"استغفر اللّٰہ...مائے گاڈ....حد ہے فراڈ کی بھی... 50 ہزارررر.... ایک ہلکی سی خراش ہی تو آئی ہے اس میں کون سی اتنی بڑی بات ہے... 500والا کام ہے اسکا بس...اچھا اتنا ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں نہیں بلواتی کسی کو....کیا فائدہ لڑای کا...نقصان تو میری گاڑی کا زیادہ ہوا ہے ویسے بھی....مگر میں افورڈ کر سکتی ہوں خود...ایسے پیسے مانگنے کا مجھے تو شوق نہیں ہے...مجھے دیر ہو رہی ہے میں

KZwrites

چلتی ہوں..." آنکھیں مٹکا مٹکا کر اسکی بڑی مہنگی گاڑی کے فرنٹ پر پڑے ڈینٹس کو دیکھتے خوامخواہ اونچی سی آواز میں تیز تیز بول کر مشل چوروں کی طرح بھاگنے والے انداز میں واپس اپنی گاڑی میں بیٹھنے ہی لگی تھی کہ شہریار نے اسے دم دبا کر بھاگتا دیکھ کر اسکی وہی کلائی پکڑ کر ایک جھٹکے سے اس کو دوبارہ باہر نکال لیا تھا

KZwrites

"تم نے کیا کسی کو بلوا کر مجھے ڈرانا ہے مجھے تو تم انڈر 18 لگ رہی ہو ابھی تمھیں تھانے لے کر چلتا ہوں نا... دکھاؤ ذرا لائسنس اپنا" شہریار اس کے بوکھلائے چہرے پر نظر

گاڑتے ہوئے اب کی بار سخت لہجے میں بولا تھا تو مشل ایک دم ہڑبڑا گئی

"ن۔۔۔نہیں میں انڈر 18 نہیں ہوں میں 19 سال کی ہوں، دیکھیں میں اپنے بابا کی دوائی لینے کے لیے آئی تھی یہ میڈیکل سٹور سے۔۔۔مجھے جانے دیں مجھے ذرا جلدی ہے، پلیز میں آپ کا یہ۔۔۔یہ نقصان پھر کبھی پورا کر دوں گی۔۔۔ادھار کر لیں پلیز۔۔۔ابھی رات بھی ہو رہی ہے نا۔۔۔آپکو بھی اچھا نہیں لگ رہا ہو گا اتنی رات جو یوں سڑک پر جھگڑا کرنا۔۔۔"

kzwrites

"اب آئی ہو نا لائن پہ، اور کیسے نقصان پورا کرو گی...اب میں تم سے یہ معمولی سے 50 ہزار لینے تمہارے گھر آنے سے تو رہا" شہریار اپنی جیکٹ کا کالر ٹھیک کر کے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تھا...بلیک لیدر جیکٹ اور بلیک ہی جینز پہنے اسکا دراز قد دیکھ کر مشل نے آنکھیں گھماتے ہلکا سا سر کھجایا تھا

"اتنے ہی معمولی ہیں تو مانگ کیوں رہے ہیں" مشل اسے دیکھتے دیکھتے فیک سا مسکرا کر منہ میں بڑبڑائی تھی

KZwrites

"کچھ کہا تم نے" شہریار نے اس کی طرف جھکتے ہوئے کہا تو مشل چھرے کے برے سے ایکسپریشن بنا کر سٹیپ بیک کرتے گاڑی سے جا لگی تھی

kzwrites

"اممم... نہیں...وہ میں کہہ رہی تھی کہ آپ مجھے اپنا اکاؤنٹ نمبر دے دیں میں آپ کو سینڈ کر دوں گی گھر جا کر..." مشل نے جان چھڑانے کی خاطر اس سے اپنا چہرہ پیچھے کرتے ہوئے کہا

"ہاں تاکہ تم میرا اکاؤنٹ نمبر لے کر رفو چکر ہو جاؤ، سیدھی طرح اپنا یا گھر میں سے کسی کا فون نمبر دو مجھے فورا، یا لے کر چلوں تھانے کمپلین کرنے۔۔۔انڈر ایج ڈرایونگ پر تو چارجز لگیں گے ہی۔۔۔پیسے بھی زیادہ نکلواؤں گا پھر۔۔" شہریار نے ذرا قریب ہوتے ہوئے دھمکی لگا کر اسکے چہرے کے اڑتے رنگ دیکھے تھے

KZwrites

"نہیں پلیز میں آپ کو لکھواتی ہوں آپ نوٹ کر لیں۔۔ کمینہ کنجوس بھوکا، اتنی بڑی گاڑی ہے اور پیسوں کے لیے کیسے مرا جا رہا ہے۔۔۔پیسے پیسے پیسے۔۔" باقی کی آدھی بات مشل صرف سوچ ہی سکی تھی، اس کو نمبر نوٹ کروانے کے بعد فٹافٹ وہ گاڑی میں بیٹھ گئی تھی اور

دوبارہ سے گاڑی کو ریورس کرتے ہوئے کنفیوژن کا شکار ہو کر پھر سے گاڑی اس کی گاڑی سے ٹکرا دی تو شہریار اب کی بار اپنا سر پکڑ کر رہ گیا

"ایم.. ایم سوری ...ایم رئیلی ایم.. سوری... پلیز ذرا دیکھیں میری گاڑی کو تو کچھ نہیں ہوا نا...ماما تو سر ہی پھاڑ دیں گی آج میرا...ہٹا بھی لیں اب گاڑی اپنی.ی.ی....بندہ کیسے ریورس کرے..." مشل شدید پریشان ہوتے ہوئے بولی تھی

kzwrites

"واٹ۔ٹ۔ٹ، تمہیں ابھی بھی اپنے اس کھٹارے کی فکر ہے.... باہر نکلو تمھیں ریورس کر کے دکھاؤں... اچھی خاصی سپیس ہے پیچھے..."
شہریار نے اس کو ڈرائیونگ سیٹ سے ہٹا کر خود بیٹھ کر اس کی گاڑی کو ریورس کر کے دیا تھا اس دوران مشل اپنا نچلا ہونٹ مسلسل چبائے جا رہی تھی

K7writes

"اف آج تو بابا مجھے نہیں چھوڑیں گے...ماما سے الگ کلاس ہو گی..." مشل پریشانی کے عالم میں خود سے بولتے ہوئے،اسکے گاڑی سے نکلتے ہی بغیر اس کا شکریہ ادا کیے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی کو بھگا لے گئی

"سٹوپڈ....کتنی بدتمیز لڑکی تھی، ایک تو میری گاڑی کا نقصان کر دیا اور دوسرا شکریہ تک کا لفظ نہیں بولا.. الٹا مجھے پکڑوانے کی دھمکی دے رہی تھی سلی گرل..." سوچتے ہوئے شہریار کے چہرے پہ ایک مسکراہٹ پھیلی تھی...آج سے پہلے نہ کبھی کسی سے اُس نے خود ایسے سخت لہجے میں بات کی تھی نہ ہی کسی نے اسے یوں دھمکی والے انداز میں مخاطب کیا تھا

Kzwrites

"چھوٹے شاہ صاحب... ہم نے انفارمیشن نکلوا لی ہے... آپ گاڑی میں تشریف لائیں" شہریار کے

خاص بندے جو شہریار کو مشل کی گاڑی کو ریورس کرتے ہوئے دیکھ چکے تھے، قدرے توقف کے بعد اس کے پاس آتے ہوئے بولے تھے

" ہاں چلو مگر جو بھی انفارمیشن لے کر آئے ہو اس کو دادا جان سے ڈسکس کر لینا مجھے اس میں کوئی انٹرسٹ نہیں..." نفرت سے کہہ کر شہریار گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا... اس کے خاص بندے شہریار کی گاڑی کو فالو کرتے کرتے لاہور کی سڑکوں پر اسی کی رفتار سے تیز گاڑی دوڑانے لگے تھے

KZWrites

گلابی انکھیں جو تیری دیکھی..
دیوانہ یہ دل ہو گیا..
سنبھالو مجھ کو او میرے یارو...
سنبھلنا مشکل ہو گیا....

KZwrites

"مشل کی بچی اتنی دیر لگا دی تم نے، تمہیں کہا بھی تھا کالج سے آتے وقت لے آیا کرو دوائی بابا کی، مگر تم جان بوجھ کر نہیں لے کر آتی تاکہ گاڑی کو باہر لے جا کر آوارہ گردی کر سکو..." خانم خاتون دروازے پر کھڑے مشل کا ویٹ کر رہی تھیں اور اس کے آتے ہی اس پر برس پڑیں

"ماما وہ... ایک میڈکل سٹور سے دوائی مل نہیں رہی تو پھر مجھے دو تین میڈیکل سٹور سے چیک کرنا پڑا..." مشل بہانہ بناتے ہوئے گاڑی پر اس کا کور ڈالنے لگ گی تھی تاکہ خانم خاتون کی نظر اس پر نہ پڑ سکے

KZwrites

"چلو اب اندر، اور کم از کم چادر ہی لے جاتی پتہ ہے نا بابا تمہارے غصہ کرتے ہیں پھر..."

" او ماما بابا کو کون بتائے گا...آپ یا میں؟ میں تو نہیں بتاؤں گی لیکن اگر آپ نے بتایا نا تو آپ

کو ہی ڈانٹ پٹ جاۓ گی" مشل ہٹ دھرمی سے ہنستے ہوئے بولی تھی اور اندر داخل ہوتے ہی سٹئیرز پھلانگتے اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی تھی

---مشل صفدر---

KZwrites

خانم خاتون اور صفدر شاہ کی اکلوتی اولاد تھی۔ ---نہایت ہی زیادہ خوبصورت، ذہین، کانفیڈنٹ، تھوڑی سی سر پھری،من موجی اپنی مرضی سے جینے والی۔۔ 18 کی ہونے والی تھی۔۔ایف ایس سی سیکنڈ ایئر کی طالب علم تھی۔۔۔اپنا بچپن ترکی میں گزارا تھا۔۔۔مشل

پندرہ سال کی تھی جب صفدر شاہ کا بزنس وہاں پر ٹھپ ہوتا چلا جا رہا تھا، تو خانم خاتون اور صفدر شاہ نے مل کر فیصلہ کیا اور اپنا سارا بچا کچا بزنس سمیٹ کر واپس پاکستان آگئے.... مالی الات خراب ہونے کی وجہ سے صفدر شاہ آہستہ آہستہ بیمار ہوتے چلے گئے، پاکستان میں شروع کیا ہوا بزنس بھی قرضوں میں ڈوب گیا تو صفدر صاحب ایک معمولی سی جگہ پر نوکری کرنے لگے اب ان کا گزارا بڑی ہی مشکل سے ہو رہا تھا

....شہریار عالم شاہ...

kzwrites

عالم شاہ اور سمینہ شاہ کی پہلی اولاد...شاہ گروپ آف انڈسٹریز کا اکلوتا وارث... اپنے باپ دادا کے بزنس کو اونچائی تک پہنچانے والا...
غیروں کے لیے بہت زیادہ سخت اور اپنوں کے لیے بہت زیادہ نرم دل رکھنے والا....
شہریار کی چھوٹی بہن شازمہ تھی، جو شہریار سے آٹھ سال چھوٹی تھی اتنے سال کے گیپ کی وجہ سے وہ سب کی بہت زیادہ لاڈلی بھی تھی

KZwrites

کمال حسین شاہ....

شہریار اور شازمہ کے دادا..

عالم شاہ کے والد..

مگر ان کی جان بیٹے کی بجائے اپنے پوتے

شہریار عالم شاہ میں ہی بستی تھی... شہریار بھی دل و جان سے زیادہ اپنے دادا جان سے پیار کرتا تھا۔

بزنس مینجمنٹ کی ڈگری مکمل کرنے کے بعد جب سے اپنا بزنس سنبھالا تھا تب سے ان کا بزنس آسمان سے باتیں کرنے لگا تھا...شہریار کا aura اسکا کانفیڈینس اسے سب کی توجہ کا مرکز بنا دیتا تھا... ملک کے ٹاپ بزنسز میں ان کا بزنس شمار ہونے لگا تھا... کمال شاہ اپنے پوتے کے علا وہ کسی پر اپنے بزنس کو لے کر ٹرسٹ نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ عالم شاہ پر بھی نہیں...شہریار میں ویسے بھی انکی جان بستی تھی اسے دیکھ کر بھی وہ خوش ہو جاتے

KZwrites

تھے۔۔۔

آج اپنی 27 سالہ زندگی میں پہلی بار شہریار کے حواسوں پہ کوئی لڑکی بری طرح چھائی ہوئی تھی جس کا وہ نام تک نہیں جانتا تھا لیکن اسکا چہرہ مسلسل آنکھوں میں چھایا ہوا تھا۔۔اسکی آواز کی معصومیت اور لہجے کی چا لاکی یاد کرتے اسکے چہرے سے مسکراہٹ ہی نہیں جا رہی تھی۔۔۔شہریار نے اس کا نمبر اپنے فون میں سیو کیا تو واٹس ایپ پہ اس کی

KZwrites

پکچر شو ہو رہی تھی

"یہ پکچر میں تو کچھ زیادہ ہی چھوٹی لگ رہی ہے--- 19کی کیوں نہیں لگ رہی--- 18سے زیادہ کی نہیں ہوگی ورنہ ایسے گھبراتی نہ--- خیر جو بھی ہے--- اب شہریار عالم شاہ کی نظر اس پہ پڑ چکی ہے تو اس کو اب میرا ہی ہونا ہے---ابھی یا کبھی بھی---اس کے لیے تو میں انتظار بھی کر لوں گا---"

"اس کے پاس تو میرا نمبر نہیں ہے یعنی کہ اس کا ڈسپلے پکچر سب کو شو ہو رہا ہے---میں

kzwrites

کیوں ایک نظر دیکھتے ہی اتنا پوزیسسو ہو تھا ہوں۔۔۔ہممم۔۔۔سمجھا لوں گا اپنے طور طریقے بھی سمجھا لوں گا آہستہ آہستہ۔۔۔"

"کیا کروں ابھی اس کو کال کروں یا نہ کروں، رہنے دیتا ہوں بہت ہی چیپ لگے گا۔۔۔بات کیا کروں گا۔۔۔؟ کیا سوچے گی پیسوں کے لیے مرا جا رہا ہوں۔۔۔"

Kzwrites

اس کی تصویر مسلسل دیکھتے ہوئے اس کی چمکتی مسکراتی سبز آنکھوں میں ڈوبے شہریار کے چہرے پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ اور

آنکھوں میں عجیب سی ایکسایٹمنٹ سی پھیلی ہوئی تھی

KZwrites

"کون" 11 بجے کے قریب مشل کے فون پر رنگ ہوئی تو مشل نے نیند میں ہی سائڈ ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے فون اٹھایا اور کال پک کر لی تھی

"اپنی پکچر ہٹاؤ فوراً یا پھر اس پر کوئی

پرائیویسی لگاؤ، کیا ساری دنیا کو دکھانے کے لیے لگائی ہوئی ہے اپنی پکچر۔۔بہت کوشش کی لیکن مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔۔"

شہریار اس کو کال نہ کرنے کا سوچتے ہوئے بھی مجبوراً اس کو کال کر بیٹھا تھا اپنی زندگی میں آنے والی لڑکی پر وہ کسی کی بھی نظر برداشت نہیں کر سکتا تھا

KZwrites

" او ہیلو مسٹر ہوش میں تو ہو۔۔؟ کیا بکواس کرتے جا رہے ہو کون ہو تم۔۔۔؟ اور کیا تکلیف ہے میری پکچر سے۔۔؟ میری پکچر ہے تو میری مرضی ہے چاہے خود تک رکھوں یا پوری دنیا کو دکھاؤں۔۔" کسی کا اتنا تحکمانہ سا لہجہ سن کر مشل کی نیند بھک سے اڑی تھی

"میں جو کوئی بھی ہوں جتنا تم سے کہا ہے نا اتنا کرو،سمجھی...دو منٹ کے اندر تمہاری پکچر پہ پرائیویسی لگی ہو...دو منٹ کا مطلب ہے دو منٹ ورنہ کل خود آ کر لگوا دوں گا پرائویسی...." شہریار کے لہجے میں تلخی عود آئی تھی

KZwrites

"تم جو کوئی بھی ہو نا تمہیں میرا نہیں پتہ...پکچر کے کچھ لگتے....مشل کا سوتے ہوئے جو دماغ خراب کرتا ہے نا مشل اس کے ہوش ٹھکانے لگا دیتی ہے، چلو نکلو یہاں سے...." کہہ

کر مشل نے فون سائلنٹ پر لگا کر سائیڈ پہ رکھ دیا اور کمبل میں منہ دے کر واپس سو گئی

"ہمممم۔۔۔ تو میڈم کا نام مشل ہے۔۔۔ مشل شہریار شاہ۔۔ نائس نیم۔۔۔اچھا لگ رہا ہے میرے نام کے ساتھ۔۔۔" سوچتے ہوئے شہریار نے دوبارہ سے فون نکال کر اس کی پکچر چیک کی تھی جس پر ابھی بھی کوئی پرائیویسی نہیں لگی تھی

"اِس کا نمبر دے کر کسی سے پتہ بھی نہیں کروانا چاہتا میں نہیں چاہتا کہ کسی کی

KZwrites

بھی نظر اس پر پڑے، تو میں تمہیں خود ہی ڈھونڈوں گا مِس مشل۔۔۔ہوتی ہے آپ سے ملاقات پھر مس مشل۔۔۔"

گلابی آنکھیں جو تیری دیکھیں۔۔۔

میں تیرا بسمل ہو گیا۔۔۔۔

KZwrites

" جتنا بھی سولو یار جتنا مرضی سو لو۔۔۔قسم سے نیند نہیں پوری ہوتی" مشل صبح اٹھ کر جلدی جلدی تیار ہو رہی تھی،گھنگریالے بالوں کو کندھوں پر سیٹ کرتے یونیفارم پہنے وہ مرر کے سامنے کھڑے سوئی سوئی آنکھوں کو

بمشکل کھول رہی تھی

"مشل ناشتہ..." خانم خاتون نے مشل کو آواز دی تھی

"ماما مجھے لیٹ ہو رہا ہے رکشے والا باہر بیل بجا بجا کر کان پھاڑ رہا ہے... کالج سے کچھ کھا لوں گی آپ مجھے جلدی سے پیسے پکڑا دیں بس" مشل اپنا بیگ لے کر سیڑھیاں اترتے ہوئے اپنی مخصوص لاؤڈ آواز میں بولی

KZWrites

"یہ لو پکڑو پیسے ، اتنی دیر ہو رہی تھی مگر تم ہونٹوں پہ لپسٹک لگانا نہیں بھولی...کتنی بار منع کیا ہے...عمر کے حساب سے فیشن کیا کرو..." خانم خاتون اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولیں

"یہ لیں اتار دی...خوش.." مشل نے اپنے ہونٹوں کو اپنی ہتھیلی کی پچھلی طرف سے رگڑتے ہوئے ہلکی سی لگی ہوئی لپسٹک کو بھی اتار دیا تھا اور عجلت میں بھاگ کر رکشے میں بیٹھ گئی تھی

KZwrites

مشل کو ہمیشہ سے تیار ہونے کا اچھی ڈریسنگ کرنے کا بہت زیادہ کریز تھا، اکثر ہی وہ آن

لائن شاپنگ کرتی رہا کرتی تھی اور بعد میں صفدر صاحب سے بھی ڈانٹ کھایا کرتی تھی، ایسا نہیں تھا کہ صفدر صاحب بیٹی سے پیار نہیں کرتے تھے لیکن حالات بہت زیادہ تنگ ہونے کی وجہ سے وہ اب اس کو کچھ باتوں سے روکتے تھے مگر مشل کو ہمیشہ سے کھلا خرچ کرنے کی عادت تھی

KZwrites

" انکل آپ رکشے کا ہارن ایک دفعہ بھی بجا دیں تو پتہ چل جاتا ہے، یہ گھر کی بیل نا بجایا کریں بار بار،میرے بابا سوئے ہوتے ہیں وہ ڈسٹرب ہوتے ہیں اس وقت" مشل اپنے باپ سے بہت ہی زیادہ پیار کرتی تھی

"مشل بیٹا آج تک تو آپ کبھی میرے ایک ہارن پہ باہر آئی نہیں ہیں، مجبورا ہی مجھے گھر کی بل دینی پڑتی ہے آخر میں.." رکشے والا بولا

"انکل آپ میرے فون پہ کال کیا کریں رکشے کا ہارن بھی نہ دیا کریں اور نہ ہی گھر کی بل بجایا کریں کل سے آپ میرے فون پہ کال کیا کریں گے" مشل بولی

"چلو ٹھیک ہے بیٹا جیسے آپ کہو" رکشے و الے نے ہار مان کر رکشہ سٹارٹ کر دیا تھا

شہریار جب سے آفس آیا تھا اس کا دماغ مشل کی باتوں پہ ہی اٹکا ہوا تھا، شہریار نے ایک بار دوبارہ کال کی تھی لیکن اس کا نمبر اب آف جا رہا تھا، دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر شہریار آفس سے نکل کر اسی میڈیکل سٹور پہ آیا تھا، جہاں رات کو اس کی گاڑی کو مشل کی گاڑی نے ہٹ کیا تھا۔۔۔ میڈیکل سٹور اس کے آفس سے قدرے فاصلے پر تھا۔۔

"اسلام علیکم چھوٹے شاہ صاحب کیسے ہیں آپ، ہم بڑے معذرت خواہ ہیں کہ رات کو ایک کسٹمر نے آپ کی گاڑی کو ٹکر مار دی تھی اور شاید ابھی تک آپ کا نقصان بھی

Kzwrites

پورا نہیں کیا" میڈیکل سٹور کے قدرے ضعیف مالک نے آگے بڑھ کر شہریار کو سلام کیا تھا

"ہاں بس اسی سلسلے میں آیا تھا مجھے ذرا اس کی ڈیٹیلز چاہیے کون ہے وہ، کہاں رہتی ہے، اصل میں---" شہریار حفت کے مارے ذرا سر کھجاتے ہوئے ٹھہر کر بولا

Kzwrites

"ارے وہ تو یہاں پچھلی گلی میں رہتے ہیں کالے رنگ کا دروازہ ہے، وہ کہاں پہ آپ کا نقصان پورا کریں گے، بہت نیک شریف لوگ ہیں لیکن ذرا حالات کے تنگ ہیں.. بچی یہاں پاس والے گورنمنٹ کالج میں ہی پڑھتی ہے---آپ

کہیں تو میں ان سے بات کروں.."

"نہیں نہیں میں دیکھ لوں گا.. بہت شکریہ آپ کا" شہریار سن گلاسز لگائے میڈیکل سٹور سے باہر آ کر اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا رسٹ واچ پر نظر دوڑائی تو دو بج رہے تھے یعنی کہ کالج کی چھٹی کا ٹائم تھا، کچھ سوچتے ہوئے شہریار نے گاڑی کالج روڈ پر ڈال دی، تھوڑی دیر ہی دیکھنے کے بعد مشل اس کو اپنے رکشے میں بیٹھتے ہوئے نظر آگئی تھی، شہریار نے گاڑی اس کے رکشے کے پیچھے لگا دی تھی ، کالج سے اس کے گھر تک کا فاصلہ تقریبا دو منٹ کا ہی تھا، رکشے والے نے مشل کو اتار دیا اور واپس چلا گیا جبکہ مشل اپنے بیگ سے شاید گھر کی چابیاں ڈھونڈنے میں مصروف تھی ، شہریار نے

KZwrites

دور سے ہی اپنی گاڑی کا ہارن بہت زور سے بجایا کہ مشل کی نگاہ اٹھ کر سیدھا اسکی گاڑی کی طرف گئی تھی اور وہ فوراً گاڑی کو پہچان بھی گئی تھی

"اف اللہ یہ پیسے مانگنے گھر تک آگیا.."
سوچتے ہوئے مشل تیزی سے چلتے اس کی گاڑی تک آ گئی تھی سائڈ مرر ناک کرنے پر شہریار نے اپنی گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے پر شوق نگاہوں سے اس کی طرف دیکھنے لگا تھا

Kzwrites

"دیکھیں پلیز آپ ابھی یہاں سے چلے جائیں میں نے آپ سے کہا ہے نا کہ میں آپ کو پیسے دے دوں گی تو میں دے دوں گی...لگتا ہے

گاڑی آپکی اپنی نہیں ہے ،ڈرائیور ہیں کیا۔۔؟ جو پیسوں کی ٹینشن میں ہیں ابھی تک۔۔۔اپنے باس سے بات کروا دیں میری۔۔۔اور جائیں یہاں سے" مشل نے دھوپ سے بچنے کے لیے ایک فائل کو اپنے چہرے کے اوپر کیا ہوا تھا اور اسکی ونڈو جھکی ہوئی تھی

"ایک شرط پہ جاؤں گا" شہریار اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بائیں ہاتھ سے سیٹ بیلٹ ان بکل کرتے ڈرائیونگ سیٹ چھوڑ کر گاڑی سے باہر نکل آیا تو مشل گھبرا کر پیچھے کو قدم کیتےدائیں بائیں دیکھنے لگی

" کیا ہے۔۔۔جلدی بولیں کوئی دیکھ لے گا مجھے

KZwrites

تو پتہ نہیں کیا سوچے گا۔۔ویسے گھر تک کیسے آگئے آپ۔۔؟" مشل اس سے فاصلہ کرتے ہوئے بولی تھی

"جیسے بھی آیا ہوں اسے چھوڑو۔۔۔میرے سامنے واٹس ایپ کی ڈی پی پر پرائیویسی لگاؤ۔۔۔" جیسے ہی شہریار نے یہ کہا تو مشل کا دماغ بھک سے اڑ گیا تھا

KZwrites

"اوہ ہ ہ ہ، تو وہ فضول کال آپکی تھی۔۔۔ہاؤ چیپ۔۔۔ دیکھیں میں نے گاڑی خراب کی اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ میرے پرسنلز میں انٹرفیئر کریں یا مجھ پر اپر ہینڈ رکھنے کی کوشش کریں۔۔۔اور میری ڈی پی سے آپکا کیا

کنسرن ہے۔۔۔؟ بھائی ہیں آپ میرے یا ابو لگتے ہیں۔۔۔؟ آپ کے پیسے میں واپس دے دوں گی آپ اپنے کام سے کام رکھیں تو آپ کے لیے زیادہ بہتر ہوگا ، اب جائیں یہاں سے فوراً۔۔۔فالتو ٹائم نہیں میرے پاس" مشل دائیں بائیں گزرتے لوگوں کو دیکھ کر تھوڑا آکورڈ ہو رہی تھی لیکن اسکی مختصر بات کے بھی جواب پورے پورے دے رہی تھی

KZwrites

"مشل، میں ایک بات دوبارہ دہرانے کا عادی نہیں ہوں، جو بات ایک دفعہ کہہ دیتا ہوں سو کہہ دیتا ہوں، میرے گھر پہنچنے تک اگر تم نے اپنی پکچر غائب نا کی نا تو رات کو تمہارے گھر کے اندر ہوں گا یاد رکھنا، میں اپنی چیزوں پر دوسروں کی نظر برداشت نہیں کر

سکتا" کہتے ہوئے شہریار بائیں ہاتھ سے ہی اپنے سن گلاسز لگاتے واپس گاڑی میں بیٹھ گیا تھا

"فرسٹ آف آل میں کوئی چیز نہیں ہوں، یہ گنڈا گردی کہیں اور جا کر دکھایئے گا۔۔۔اور زبردستی کے فلرٹ سے پہلے اپنی شکل دیکھ لیجیے گا گھر جا کر۔۔" مشل نے شاید اسکی گندمی رنگت کو نشانہ بناتے اس کی گاڑی کے ٹائر پہ اپنا پاؤں مارا اور انہی قدموں سے اپنے گھر کی طرف بھاگ گئی تھی، دل کے کسی ایک کونے میں ہلکا سا خوف بھی امڈا تھا جبکہ شہریار اس کی اس نازک سے جسارت پر مسکرا دیا تھا

Kzwrites

"شکل کیوں دیکھوں...؟ اچھا خاصا اٹریکٹو ہوں تو...ٹھیک ہے تم گوری زیادہ ہو مگر میں بھی کم ہاٹ نہیں ہوں..لڑکے ویسے بھی سانولے زیادہ اچھے لگتے ہیں..." شہریار نے بے خیالی میں ایک نظر خود کو بیک ویو مرر میں دیکھ کر بالوں میں ہاتھ پھیرتے اسکو گھر میں داخل ہو کر دروازہ بند کرتے دیکھا تھا

KZwrites

"کدھر رہ گئی تھی مشل، دس منٹ لیٹ ہو تم" مشل اندر داخل ہوئی تو اس کے پسینے چھوٹ رہے تھے

" وہ ماما.. رکشے والا ذرا سلو لایا تھا آج، میں

یونیفارم چینج کر کے آتی ہوں" کنفیوزز سے لہجے میں کہہ کر مشل کندھے پر بیگ ٹھیک کرتے سیڑھیاں اوپر چڑھ گئی تھی

"یہ کیا مصیبت ٹکر گئی ہے مجھے، کیا کروں ماما کو بتایا تو ماما نے الٹا مجھ پر ہی غصہ کرنا ہے، ابھی تک تو میں نے گھر میں گاڑی کے ایکسیڈنٹ کا بھی نہیں بتایا، ابھی تو وہ بابا کو پتہ چلے گا تو بابا نے مجھے سنانی ہیں اتنی باتیں..." مشل نے شہریار کے سامنے تو بہادری کا مظاہرہ کر لیا تھا لیکن اب اس کا سوچتے ہوئے تھوڑا خوف کھا رہی تھی...نظروں میں اسکا وجیہہ قد آیا تھا جو ان دو ملاقاتوں میں اسکی پرسنالٹی میں جانچ سکی تھی

kzwrites

"کیا مجھے واقعی اپنے ڈسپلے پکچر کو پرائیویٹ کر لینا چاہیے لیکن میں کیوں اس کی بات مانوں یہ کون ہوتا ہے مجھے کچھ کہنے والا مجھے آرڈر دینے والا، ایسے تو اس کی جرآت بڑھتی جائے گی، اگر زیادہ تنگ کرے گا تو اس کی میں پولیس میں کمپلین کر دوں گی ہاں یہ صحیح رہے گا۔۔۔یہ تو ہریسمنٹ ہے سیدھا سیدھا۔۔۔" کچھ سوچتے ہوئے مشل واپس نیچے آگئی تھی

" مما کھانا دے دیں" مشل نے خانم خاتون سے کہا

KZwrites

"مشل بیٹا ایک بات کرنی تھی تم سے"

" جی ماما بتائیں.."

"مشل میں سوچ رہی تھی کہ یہ رکشے والا فضول لگوایا ہوا ہے دو منٹ کے راستے پہ تو تمہارا کالج ہے پیدل ہی چلی جایا کرو، کون سا گرمیاں ہیں سردیوں کا موسم ہے جب گرمی آئے گی تب دیکھا جائے گا" خانم خاتون بیٹی سے نظریں چراتے ہوئے بولیں کیونکہ مشل ہمیشہ سے گاڑی میں آنے جانے کی عادی تھی گاڑی سے پہلے رکشے پر سفر کرنا شروع کیا اور اب رکشہ ہٹانے کا کہتے ہوئے ہاتھ خانم خاتون ہچکچا رہی تھیں ،مشل بھی گھر کے حالات سے

Kzwrites

ناواقف نہ تھی

"جی ماما ٹھیک ہے مجھے پیدل آنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے، یہ مہینہ ختم ہوتے ہی رکشے و الے کو منع کر دیں آپ...ویسے بھی ویٹ گین ہوا لگ رہا ہے...واک ہو جایا کرے گی..." مشل نے بھی نظریں جھکا کر کھانا کھاتے ہوئے ماں سے نظریں چرا کر کہا تھا

"ماما ایک بات کہوں"

"ہمم"خانم خاتون مشل سے نظریں نہ ملا پا رہی تھیں

KZwrites

"ماما میں کوئی جاب کر لوں، اس سے میں کم از کم اپنا خرچہ تو اٹھا سکوں گی نا، بابا کی تو صحت ہی ٹھیک نہیں رہتی وہ کب تک یہ چھوٹی سی نوکری کرتے رہیں گے" مشل فکر سے بولی

kzwrites

"بیٹا ابھی تو تم خود سیکنڈ ایئر میں ہو تم کیا جاب کرو گی، صرف اپنی پڑھائی پر ہی دھیان دو۔۔" خانم خاتون اپنی چھوٹی سی بیٹی کو زندگی کی فکر میں پڑھتے دیکھ کر پریشان ہو گئی تھیں

شہریار جب سے دادا جان کے پاس بیٹھا تھا تب سے بار بار اپنا موبائل نکال کر اس کی پکچر چیک کر رہا تھا

"بہت ہی ڈھیٹ ہے، لگتا ہے اس کو اپنے طریقے سے ہی سمجھانا پڑے گا،میں کسی لڑکی کی طرف قدم بڑھاؤں اور وہ ایسے میری بات کو رد کرے میں بالکل برداشت نہیں کروں گا...اتنے آرام سے بات کر رہا ہوں پھر بھی نہیں مان رہی..." شریار نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں

kzwrites

"لیکن مجھے اس کے ساتھ ایک دم ایسے

زبردستی نہیں کرنی چاہیے اس کو وقت دینا چاہیے اس کو بتانا چاہیے کہ مجھے وہ اچھی لگنے لگی ہے، پیار سے سمجھا کے دیکھتا ہوں...ایسے اسے کیا سمجھ آئے گی کہ کیوں منع کر رہا ہوں...پاگل ہی سمجھے گی ایسے..." سوچ کر شہریار نے اس کے نمبر پہ کال ملا دی تھی

KZwrites

"ہیلو مسئلہ کیا ہے آپ کے ساتھ اگر اپ نے مجھے زیادہ تنگ کرنے کی یا ہریس کرنے کی کوشش کی تو میں آپ کی پولیس میں کمپلین کر دوں گی، سمجھے آ پ پ پ، میں کوئی گری پری ڈرتی سہمتی لڑکی نہیں ہوں جس کو آپ ایسے تنگ کر لیں گے اور میں تنگ ہو جاؤں گی...میں ہوش ٹھکانے لگا دوں گی

آپکے..." کال ریسیو ہوتے ہی دوسری طرف سے شہریار پر لفظوں کے تیر برس پڑے تھے

"ایسے زبان چلاؤ گی تو ایسے تالا لگاؤں گا تمھاری زبان کو کہ تمھیں اچھا نہیں لگے گا، آرام سے سکون سے میری بات سنو...ایک بات نہیں کرتا میں اور تم آگے سے دس باتیں سنا دیتی ہو...." شہریار توقف لیتے ہوئے قدرے تحمل سے بولا تھا ورنہ آج تک اس نے کسی کو اس لہجے میں خود سے بات کرنے کی اجازت نہیں دی تھی

"کیا آرام سے بات سنوں...؟ ہاں...؟ دوپہر میرے گھر کے باہر کیوں آئے تھے...شریف لوگ ایسے

کرتے ہیں۔۔۔؟ میں بتا رہی ہوں اپنے لمٹس میں رہیں ورنہ آپ کے حق میں اچھا نہیں ہوگا۔۔۔زبان کو لگام مجھے بھی دینا آتا ہے and

I'll make sure

کہ آپکو برا لگے۔۔۔دو

دن رہیں

گے نہ پولیس اسٹیشن میں تو خود ہی عقل ٹھکانے آجائے گی۔۔۔ " مشل خود کو کبھی کسی پر کمزور ظاہر نہیں کرتی تھی اور زبان کی تو ویسے ہی تیز تھی

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے پیار سے میری بات نہیں مانتی مس مشل۔۔۔" شہریار اسکی تیز طرار دھمکیوں کے باوجود بھی تحمل کا مظاہرہ

KZwrites

کر رہا تھا

"میں آپ کی بات مانوں کیوں۔۔۔؟ آپ میرے لگتے ہی کیا ہیں۔۔؟ ایسے راہ چلتے لوگوں کی باتیں سنیں لگ جاؤں تو میں تو گئی کام سے۔۔ دوبارہ یہاں پہ فون کرنے کی اور میرے گھر کی طرف آنے کی جرات بھی نہ کیجئے گا، آپ کے پیسے آپ کے اکاؤنٹ میں جلدی ٹرانسفر کر دوں گی۔۔" کہہ کر مشل نے فون رکھ تو دیا تھا مگر گھبراہٹ سے اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا

"سوری دادا جان ایک ضروری کال آگئی تھی جی بتائیں آپ کیا کہہ رہے تھے چاچو کے بارے میں۔۔" شہریار کمرے میں واپس آیا اور لہجے میں قدرے بیزاری اور نفرت لیے بولا

تھا

KZwrites

میں تیرا بسمل ہو گیا
قسط نمبر 2
Kz writes

" شہریار بیٹا، مجھے بندوں نے بتایا ہے کہ اس کے حالات کچھ اچھے نہیں ہیں،دو سال سے یہیں ہے واپس نہیں گیا،جوان بیٹی کا ساتھ ہے میں تو سوچتا ہوں کہ اس کو کوئی مناسب جگہ لے دیتے ہیں اور کوئی بزنس کروا دیتے ہیں...بچی کا کیا قصور اس سارے معاملے میں.." کمال شاہ بولے تو شہریار کے چہرے پر بیزاری نمایاں ہوئی تھی

"دادا جان آپ کو پھر ان کی یاد ستانے لگی

KZwrites

ہے۔۔؟ آپ شاید بھول گئے ہیں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا تھا، کیسے وہ اتنی طبیعت خراب ہونے کے باوجود بھی آپ کو بیچ راہ چھوڑ گئے تھے، کیسے انہوں نے ایک غیر عورت کی خاطر میری خالہ کو طلاق دی تھی،کیا قصور تھا انکا؟؟؟ اور جیسے۔۔۔جیسے انہوں نے اس وقت بزنس کا بٹوارا کر کے ہمیں سڑکوں پر لانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی، اتنے دھوکے دیے آپ کو، بابا جان کو، آپ کیسے وہ سب بھول سکتے ہیں" شہریار کے لہجے میں شدید نفرت ٹپک رہی تھی

KZwrites

"وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن وہ بچی ہمارا خون ہے، ہم اسکو یوں دنیا کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتے، اگر تم سامنے آ کر مدد نہیں کرنا چاہتے تو اپنے بندوں سے کہہ کر ان کا کوئی بندوبست کرواؤ..." کمال شاہ نے انتہائی رعب دار لہجے میں پوتے سے کہا تھا

KZwrites

"جی دادا جان.. دل تو میرا نہیں چاہ رہا.. مگر صرف آپ کے کہنے پر میں کچھ کرتا ہوں.. ورنہ جتنے بھی زخم انہوں نے آپ کو دیے ہیں میرے بابا کو دیے ہیں میری

ماں کو دیے ہیں، میں ابھی تک بھولا نہیں ہوں

نا آگے بھولوں گا کبھی..." شہریار کے لہجے میں
نفرت کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھوں میں
ماضی کے دکھ بھی صاف دکھائی دے رہے تھے

کمال شاہ کے کمرے سے شہریار باہر نکلا تو
سامنے اپنی ماں کو کھڑے پایا "کوئی ضرورت
نہیں ہے ان کی باتوں پر عمل کرنے کی، ان
لوگوں سے جتنا دور رہو گے اتنا ہی بہتر ہوگا،
مت بھولو کہ انہوں نے تمہارے باپ کے ساتھ
ساتھ تمہاری ماں کو بھی بہت اذیتیں دی ہیں،
میری معصوم بہن کا گھر اجاڑ دیا، میرے شوہر
کو، اپنے سگے بھائی کو اتنے دھوکے دیے، اپنے

KZwrites

باپ کو مرنے کے لیے چھوڑ دیا، اب اگر وہ خود بے حال ہیں تو اپنی وجہ سے ہیں ہماری وجہ سے نہیں، ان معاملات میں ٹانگ اڑانے کی

کوئی ضرورت نہیں، جو کرنا ہے دا جان خود کر لیں" سمینہ بیگم نے ختمی لہجے میں شہریار سے کہا تھا

KZwrites

" آپ فکر نہ کریں ماما، میں ان لوگوں کی پرچھائی بھی اس گھر پر نہیں پڑنے دوں گا، میری ان سے نفرت میں ہمیشہ اضافہ ہی ہوگا کمی کبھی نہیں ہوگی" کہتا ہوا شہریار اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

شہریار نے اپنے کمرے میں آتے ہی سگرٹ سلگا لیا تھا،دادا جان کی باتیں سوچ کر اس کا دل بہت بے چین ہو رہا تھا۔۔سر کو جھٹکتے کچھ سوچ کر اس نے اپنا فون نکالا اور واٹس ایپ آن کر کے مشل کا نمبر دیکھنے لگا جہاں پکچر ابھی بھی اسی ریڈ آف شولڈر ٹاپ جو اس نے اس دن بھی پہنا ہوا تھا جس دن ان کی پہلی ملاقات ہوئی تھی،میں وٹس ایپ پر لگی ہوئی تھی

Kzwrites

شہریار کے چہرے پر مسکراہٹ آئی جو کچھ لمحے میں ہی یہ سوچ کر غائب ہو گئی کہ ایک چھوٹی سی پان دھان جیسی لڑکی اس کی بات نہیں مان رہی اس کو اگنور کر رہی ہے، کالج سے لے کر یونیورسٹی کے زمانے تک اور آفس میں بھی کئی لڑکیوں نے اسے اپروچ کیا تھا مگر شہریار نے کبھی کسی پر نظر نہیں ڈالی تھی، اس کی کوئی گرل فرینڈ بھی نہیں تھی حالانکہ اس کے دوست اس کو کافی کہتے تھے کہ زمانے کے ساتھ چلنا چاہیے۔۔مگر شہریار پچھلے

10سالوں سے صرف اپنے دادا کے بزنس کو سٹیبل کرنے میں مصروف رہا، دنیا و مافیا سے

kzwrites

بے نیاز ہو کر۔۔۔ اب جب وہ سب کچھ سیٹ کر
چکا تھا ہر چیز اس کے قابو میں تھی، تو پہلی
بار ہی اس کی نظر کو کوئی لڑکی جچی تھی
اور جچی بھی ایسی کہ بس دل اس کی سبز
آنکھوں پر بری طرح آ گیا تھا۔۔

kzwrites

" تو اس کا مطلب ہے کہ تم چاہتی ہو کہ میں
تمھارے گھر آ کر خود تمہاری پکچر پہ
پرائیویسی لگواؤں، بولو۔۔" شہریار نے اس کو
وائس میسج بھیجا تھا جو فورا ہی بلیو ٹک ہو
گیا تھا یعنی کہ مشل اس کو سن چکی تھی

"یہ کیا بدمعاشی لگائی ہوئی ہے آپ نے...؟ میں نے آپ سے پہلے بھی کہا کہ آپ اپنی حد میں رہیں، میں نے آپ کو کوئی ایسا حق نہیں دیا کہ آپ مجھے بتائیں کہ مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں" مشل نے نڈر ہو کر تفصیلی جواب دیا وہ سر پھری بھی کہاں اتنی جلدی اس کے قابو میں آنے والی تھی

KZwrites

تقریبا 20 منٹ کے بعد مشل کے

فون پر رنگ ہوئی

جہاں اسی کا نمبر جگمگا رہا تھا۔

"کیا مصیبت ہے یار چپکو ہی ہو گئے ہیں، شکل سے تو بڑے شریف لگ رہے تھے میں نے اس لیے اپنا نمبر دے دیا تھا" مشل نے فون اٹھاتے ہی سنانا شروع کر دیں تھیں

"نیچے آؤ تمہارے گھر کے باہر کھڑا ہوں ورنہ بیل کر دوں گا" شہریار کی بات پر مشل کی روح تک کانپ گئی تھی

kzwrites

"واٹ ٹ ٹ" مشل بھاگ کر کھڑکی تک گئی اور پردہ سرکا کے نیچے دیکھا تو وہ واقعی وہاں فون کان سے لگائے موجود تھا

"دیکھیں میری بات سنیں، آپ پلیز یہاں سے چلے جائیں کسی نے دیکھ لیا تو میرے لیے اچھا نہیں ہوگا پلیز آپ یہاں سے چلے جائیں اٹس آ ریکویسٹ" مشل کچھ لمحوں میں ہی منتوں پر اتر آئی تھی

KZwrites

"مجھے کسی کی پرواہ نہیں، اگر 30 سیکنڈ میں تم نیچے نہ آئی تو میں بیل کر دوں گا---1---2---3" شہریار اپنے لہجے میں سارے جہاں کی بے اعتنائی لاتے ہوئے کاؤنٹ ڈاؤن کرنے لگا تھا تو مشل بغیر کچھ سوچے سمجھے

اپنا حلیہ دیکھے بغیر نیچے بھاگی تھی ، نیچے فلور پر آ کر دیکھا تو صفدر صاحب اور خانم خاتون کا کمرہ بند تھا یعنی کہ وہ سو چکے تھے، وہ دبے قدموں کے ساتھ چلتے ہوئے اندرونی دروازہ کھول کر باہر آ گئی تھی۔

"13...14..." فون ابھی بھی کان سے لگایا ہوا تھا

Kzwrites

مشل نے جیسے ہی مین گیٹ کھولا شہریار نے ایک جھٹکے سے اس کے چہرے پہ اپنا ہاتھ رکھا اور اندر داخل ہوتے ہوئے اس کو وہیں

دیوار کے ساتھ لگا کر مین گیٹ کو لاک کر دیا تھا۔۔ گیراج میں بہت دھیمی روشنی تھی۔۔

مشل اس وقت وائٹ کلر کی سلیولیس شارٹ ٹاپ میں موجود تھی جس میں سے اس کا پیٹ بھی ہلکا ہلکا جھانک رہا تھا، شہریار کے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھنے کی وجہ سے اس کو سانس لینے میں بھی بہت دشواری ہو رہی تھی۔۔۔لاک کر کے اسکی طرف دیکھتے شہریار نے اس کے خوبصورت کمسن نوخیز سراپے پر گھری نظر ڈالتے ہوئے اس سے اپنا فاصلہ چند لمحوں میں ہی ختم کر دیا تھا

KZwrites

مشل کی خوبصورت بڑی بڑی گھری سبز آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔۔اس میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ وہ اپنے

چھرے پر سے اس کا ہاتھ ہٹا سکے

دونوں ہی ایک دوسرے کو آنکھیں پھیلائے

کچھ لمحوں تک یوں ہی دیکھتے رہے۔

Kzwrites

بے ترتیب ہوتی سانسوں کے ساتھ صرف وہ اپنی انکھوں میں خوف لیے اس کو دیکھے جا رہی تھی۔

زندگی میں پہلی بار کسی کی اتنی قربت میں موجود تھی دل بری طرح دھڑک رہا تھا، اس کے ہاتھ کا گہرا دہکتا ہوا لمس اپنے چہرے پر آگ کی طرح محسوس ہو رہا تھا،شہریار اس کے خوبصورت معصوم چہرے پر سے نظر ہی ہٹا نہیں پا رہا تھا

KZwrites

مشل کا سکوت تب ٹوٹا جب شہریار نے ٹرانس میں دوسرا ہاتھ اس کی شرٹ سے باہر جھانکتے پیٹ پر رکھا تھا۔

"اپنی حد میں رہیں کیا کر رہے ہیں آپ"

مشل نے اپنے ہاتھ اس کے سینے پر مارتے ہوئے مزاحمت کی کوشش کی تو شہریار نے اپنا ہاتھ اس کے چہرے سے ہٹا کر اس کے دونوں بازوؤں کو اپنی قید میں کر لیا

" آپ کی اتنے جرات کہ آپ میرے گھر گھس آئے ہیں" مشل اپنی خوبصورت آنکھوں میں بے پناہ خوف اور غصہ لیے اس کی مضبوط گرفت سے خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی

" صبح تم سے وعدہ کر کے گیا تھا تو پورا کیسے نہ کرتا سلی گرل،فون دکھاؤ مجھے اپنا"

kzwrites

شہریار نے اس کے بائیں ہاتھ سے فون پکڑا اور واٹس ایپ آن کر کے اس کی سیٹنگز میں جا کر اس کی پکچر پر پرائیویسی لگا دی تھی

"یہ لو، بس اتنی سی بات تھی جس کا تم نے اتنا شور مچایا ہوا تھا، آج یہاں آیا ہوں کل اس سے بھی آگے جا

سکتا ہوں ،مائنڈ اٹ" شہریار نے اسے مکمل نظروں میں لیے اس کے ہاتھ آزاد کر دیے تھے

"چلے جائیں یہاں سے ورنہ میں 15 پہ کال کر دوں گی" اس کی گرفت سے آزاد ہوتے ہی مشل

KZwrites

پھر سے اپنی فارم میں واپس آئی تھی

"تمہارے بابا کیا پولیس میں ہیں جو ہر ٹائم دھمکی دیتی رہتی ہو پولیس کی" شہریار نے اس کو بازو سے دبوچ کے اپنے پاس کیا اور اس کے سراپے پر گہری نظر ڈالنے لگا

KZwrites

وہ اس وقت اس شارٹ ٹاپ میں بے پناہ خوبصورت لگ رہی تھی اسکے خوبصورت گھنگریالے بال نظروں کا مرکز بنے تھے، شہریار کا دل بری طرح اس کو حاصل کرنے کے لیے مچل رہا تھا... وہ اپنے نفس کا غلام نہیں تھا

مگر اتنا ضرور جان گیا تھا کہ یہ لڑکی اس کو جلد از جلد اپنی ملکیت میں،اپنے پاس اپنے گھر میں چاہیے تھی

" چھوڑیں مجھے..." مشل اس کی آہنی گرفت میں بری طرح مچلی تھی لیکن اپنی نم ہوتی آنکھوں پر وہ اچھی طرح قابو پا چکی تھی ،وہ اپنے آپ کو بالکل بھی اسکے سامنے کمزور ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی

" تمھارے گھر مہمان آیا ہوں پہلی بار کچھ پلاؤ گی نہیں" شہریار نے اس کے بازو کو چھوڑتے

KZwrites

ہوئے اس کے گال سے اپنی انگلیاں مس کیں تو مشل اسکی پوروں کی تپش پر تڑپ اٹھی تھی

" نہیں۔۔ نکلیں یہاں سے فورا ورنہ " مشل نے اس کو وارننگ والے انداز میں اپنی انگلی دکھائی تھی،آنکھوں کے کنارے آنسوؤں سے بھر سے گئے تھے

KZwrites

" ورنہ کیا سلی گرل۔۔۔" شہریار نے اس کی وہی انگلی پکڑ کر اپنے لبوں سے لگا لی تو مشل کی آنکھیں اسکی بے باکی پر مزید باہر اگئی تھیں، عجیب سی ہلچل پورے جسم کو اپنی لپیٹ

میں لے گئی تھی

" باہر آتے جاتے اپنا حلیہ درست رکھا کرو، میں تمہیں دوبارہ ویسے بے ڈھنگے کپڑوں میں نہ دیکھوں" شہریار نے اپنی انگلیوں سے پھر سے اس کے گال کو چھونا چاہا مگر مشل نے اس کی یہ حرکت ناکام بنا دی اور اس کے سامنے سے سرعت سے ہٹ گئی تھی۔۔چہرے پر نفرت کے آثار آگئے تھے۔۔

kzwrites

"آپ پلیز یہاں سے چلے جائیں۔۔ جو آپ کرنا چاہتے تھے وہ آپ کر چکے ہیں۔۔حد ہوتی ہے

کوئی..." مشل اس سے دور ہٹتے ہوئے گھر کی بیک دیوار سے جا لگی تو شہریار سست سے بھاری قدم چلتا ہوا اس کے پاس آیا اور اس کے سفید ملائم دودھیا بازو اپنے دونوں ہاتھوں سے تھام کر اسے اپنے قریب کرتے اس کی گردن کے پاس جھک گیا

KZwrites

"جو میں کرنا چاہتا ہوں وہ میں نہیں کر رہا مشل...بس آئندہ مجھے اور میری کہی ہوئی باتوں کو اگنور کرنے کی غلطی نہ کرنا، تم ابھی تک صرف میری نرمی میرا پیار دیکھ رہی ہو میرا جنون دیکھو گی تو مشکل ہو جائے گی

تمھارے لیے..." شہریار کے الفاظ اس کو اپنی گردن پر دہکتے الاؤ کی طرح محسوس ہو رہے تھے،اسکے ہونٹ سلب اور نظریں اس کے مضبوط کندھوں پر جم کر رہ گئی تھیں

"آپ... میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے...میں آپکو جانتی بھی نہیں ہوں...یہ بدتمیزی ہے جو آپ کر رہے ہیں.."مشل اتنی ہلکی آواز میں بولی تھی کہ شاید خود بھی نہ سن پائی ہو، اپنے بازوں میں اس کی انگلیاں دھنستی ہوئی محسوس ہوئی تھیں

kzwrites

"میں تمہارے ساتھ وہ سب کر گزروں گا جو تم سوچ بھی نہیں سکتی اس لیے بہتر ہے کہ جیسے کہہ رہا ہوں ویسے ہی کرو، میرے غصے کو آواز دینے کی ضرورت نہیں ہے، پیار سے بات کرتا ہوں تو جواب بھی پیار سے ہی چاہیے ہوتا ہے" شہریار نے اس کا اور اپنا فاصلہ بالکل ختم کرتے ہوئے کمر سے تھام کر اس کو اپنے مزید قریب کیا تو اسکا اکھڑتا ہوا سانس صاف سنائی دینے لگا تھا

"مجھے چھوڑیں۔۔کیا کر رہے ہیں۔ں۔ں۔۔۔" مشل نے اپنا آپ اس کی گرفت سے چھڑواتے ہوئے کہا

kzwrites

اس کو اپنی ٹانگیں کانپتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں

" تمہیں میرے علاوہ کوئی اور دیکھے اب یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوگا مشل میں تمہیں پھر سے بتا رہا ہوں" شہریار نے اس کے بازو چھوڑنے کے بجائے مزید مضبوطی سے ان میں اپنی سخت انگلیاں بھینچ دی تھیں...مشل دیوار کے ساتھ لگی اب باقاعدہ کانپنے لگی تھی لیکن آنسوؤں کو اپنی خوف سے بھری آنکھوں سے گرنے بالکل نہیں دے رہی تھی

Kzwrites

شہریار نے اس کو یوں گھبرایا دیکھ کر دل ہی دل میں شرمندہ سا ہوتے اس سے کچھ فاصلہ کرتے ہوئے دوبارہ ایک گھری نظر ڈالی تھی ...سہمی سہمی سی آنکھیں لیے دیوار سے چپکے کھڑی وہ اس کے ہوش اڑا رہی تھی

kzwrites

" بہت پیاری لگ رہی ہو مگر تمہیں اتنا خوبصورت دیکھنے کا حق صرف مجھے ہے، سمجھ رہی ہو نا" شہریار پھر سے اس کے قریب آیا تھا اور اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لے کر ہلکا سا جھک کر اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے تو مشل بپھر گئی تھی،اسکی اس

جسارت پر اسکا صبر جواب دے گیا تھا

"دور ہٹیں مجھ سے آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ کوئی شرم لحاظ نہیں ہے آپ کو۔۔۔ بہت بڑی غلطی ہوئی ہے مجھ سے آپ کو اپنا نمبر دے کر۔۔ بہت بڑی غلطی۔۔۔۔ آپ اپنے تھوڑے سے پیسوں کے لیے مجھے بلیک میل نہیں کر سکتے۔۔ سمجھے آپ۔۔۔ چلے جائیں یہاں سے ورنہ میں شور مچا دوں گی ابھی۔۔۔۔جوتے کھا کر جائیں گے پھر آپ میرے بابا سے۔۔۔اتنا بدتمیز انسان میں نے نہیں دیکھا آج تک۔۔۔نکلیں یہاں سے۔ے۔ ے۔ے۔" مشل اس سے دور ہٹے قدرے گھٹے

KZwrites

گھٹے لہجے میں بول رہی تھی اب آنسو بھی اس کی آنکھوں سے چھلکنے لگے تھے جن کو وہ کب سے روکے بیٹھی تھی

"میں نے تو ابھی تک تم سے پیسوں کا کوئی بھی ذکر نہیں کیا... فضول سوچوں کو اپنے دماغ میں نہ لاؤ...میں تمہیں پسند کرنے لگا ہوں...میری نیت غلط نہیں ہے اور میں بہت جلد تمہیں اپنا بنا بھی لوں گا... بس اپنی عزیز چیزوں کو لے کر کچھ زیادہ ہی پزیسو ہوں اس لیے تمہیں تھوڑا عجیب لگ رہا ہوگا...مگر آہستہ آہستہ عادت ہو جائے گی...بس مجھ سے

KZwrites

ایکسپریس کیے بغیر رہا

نہیں جانا تھا اس لیے جلدی بتا دیا تمھیں۔۔۔ڈونٹ وری میری انٹینشنز بری نہیں ہیں۔۔۔" شہریار نے اپنی جیب سے کار کیز نکال لی تھی یعنی کہ وہ اب جانے کا ارادہ رکھتا تھا اس لیے مشل نے مزید کوئی جواب دینا مناسب نہ سمجھا

اور وہیں دیوار سے لگی کھڑی آنسو پھر سے پی چکی تھی،سبز آنکھیں شدید غصہ چھلکا رہی تھیں۔۔ہونٹ سکیڑ سکیڑ کر وہ خود پر بمشکل ضبط کر رہی تھی

KZwrites

"ابھی جا رہا ہوں لیکن بہت جلد دوبارہ ملاقات ہو گی"

شہریار نے اس کے گالوں کو ہلکا سا ٹچ کرتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بھر گیا تھا

KZwrites

تیرا ہونے لگا ہوں---

جب سے ملا ہوں---

کھونے لگا ہوں----

جب سے ملا ہوں---

ویسے تو من میرا ---

پہلے بھی راتوں میں---

اکثر ہی چاہت کے ----

سپنے سجاتا تھا---

پہلے بھی دھڑکن یہ ----

دھن کوئی گاتی تھی---

پر اب جو ہوتا ہے----

پہلے نہ ہوتا تھا----

KZwrites

خوبصورت سی ملاقات کے بعد شہریار

ایک الگ ہی کیفیت سے دوچار ہوتے ہوئے

گاڑی گنگناتے ہوئے چلا رہا تھا کہ اچانک اس کے فون پر رنگ بج اٹھی جس پر مشل کا نمبر جگمگا رہا تھا

"میڈم مجھے مارنے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔؟ اتنی جلدی مِس کرنے لگ گئی۔۔۔؟" کال رسیو کرتے ہیں شہریار شرارت سے بولا تھا

Kzwrites

"دیکھیں میری بات سنیں آپ نے جو حرکت کی ہے، دوبارہ نہ کیجئے گا، ہم شریف لوگ ہیں، آپ

جیسا مجھے سمجھ رہے ہیں میں ویسی نہیں ہوں، اگر نیبرز میں کسی نے دیکھ لیا تو میرے بابا کو بتا دیں گے، پھر آپ کی بھی خیر نہیں ہوگی...اور میں پھر بابا کو دس باتیں ایکسٹرا بتا کر سیدھا کرواؤں کی آپکو...اس سے بہتر ہے آپ خود ہی لائن پر آجائیں ورنہ مجھے کوئی سیریس سٹیپ لینا پڑے گا..." مشل بولے چلی جا رہی تھی اس کا سانس پھولتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

"سانس تو لے لو، ایک ہی سانس میں سب بول دو گی کیا...ویسے ایکسٹرا باتیں کونسی بتاؤ

گی...؟" شہریار تو ایسے تھا جیسے اس کو اس کی باتوں سے کوئی فرق ہی نہ پڑ رہا ہو,الٹا وہ مزید بات بڑھا کر ہنستے ہوئے اس سے سوال کر رہا تھا

Kzwrites

"آپ کو جیسی ڈریسنگ پسند ہے آپ ویسی ڈریسنگ کی کوئی لڑکی ڈھونڈ لیں یہ کیا بات ہوئی کہ کوئی اور لڑکی پسند کرو اسکی لُکس دیکھ کر اور اس کو اپنی مرضی کے مطابق چینج کرو...دیٹس ساؤنڈ سو سٹوپڈ...دیکھنا بھی ہے اور پھر کور بھی کروانا

ہے...حد ہے...پلیز آپ اب دوبارہ مجھ سے رابطہ مت کیجئے گا،آپ مجھے ذرا بھی اچھے نہیں لگے...میں فون رکھ رہی ہوں" مشل ایر بار پھر ایک ہی سانس میں م بولی تھی

"اچھا یعنی سارا مسئلہ اس بات کا ہے کہ تمہیں ڈریسنگ بدلنے کا کہہ دیا ہے،تمہارا کیا حیال ہے میں نے کبھی ایسی ڈریسز میں لڑکیاں دیکھی ہی نہیں ہیں، تمھیں پہلے بھی بتایا اور پھر سے بتا رہا ہوں کہ میرا دل تم پر اگیا ہے، اور جس چیز پہ شہریار شاہ کا دل آ جائے، وہ اس کو اپنا بنا کر ہی رہتا ہے، وہ بھی اپنی ٹرمز

Kzwrites

پر...اچھا بھی لگنے لگوں گا...اور...اتنی بھی زبردستی نہیں کر رہا،شاید نیا نیا انٹریکسشن ہے تو زیادہ ایسے کنزرویٹو لگ رہا ہوں تمھیں...خیر جو بھی ہے...تم جلد یا دیر...بس میری ہو جاؤ گی...اور یہ تو فائنل ہے.."شہریار اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے بولا

KZwrites

"آپ لگتا ہے ایسے نہیں سمجھیں گے" مشل بپھری تھی

"میری جان میں ویسے بھی نہیں سمجھوں گا" شہریار کے لبوں پہ مسکراہٹ اور لہجے میں

شرارت امڈ آئی تھی جبکہ مشل اس کے لہجے کو محسوس کرتے ہوئے کال کاٹ گئی تھی

تیرا ہونے لگا ہوں-----

کھونے لگا ہوں---

جب سے ملا ہوں----

KZwrites

"کمینہ گھٹیا انسان، کیسے جان چھرواؤں اس پاگل انسان سے.. کیا نام تھا اس کا..شہریار

شاہ.. اگر یہ شاہ ہے تو میں بھی شاہ ہی ہوں، اس نے مجھے ہلکے میں لے

لیا ہے اس کا کوئی نہ کوئی بندوبست کر ہی لوں گی، دیکھو ذرا میری بازو کا کیا حشر کیا ہے، بہت ہی بے شرم انسان ہے...عجیب لوگ ہیں یہاں کے...بدتمیز..." مشل اپنی سرخ ہوتی بازوؤں کو دیکھ رہی تھی اور کچھ یاد آنے پر اپنے ماتھے پر ہاتھ لگایا اور رگڑ رگڑ کے اس کا لمس ہٹانے لگی

KZwrites

"سٹوپڈڈڈڈ گندا.ا.ا.ا..گھر میں گھس آیا میرے، مجھے تو یہ بڑا ہی خطرناک لگ رہا ہے

کیا کروں" مشل اپنے ہونٹوں کو چباتے ہوئے
سوچ رہی تھی جو بھی تھا وہ اس

بے باک حرکت سے بہت زیادہ ڈر چکی تھی
ابھی وہ یہ سب سوچ ہی رہی تھی کہ اس
کے فون پر میسج کی ٹون بجی

" یو لک سو پریٹی اِن بلیک 💋" شہریار کا
میسج آیا تھا

" بلیک.. مگر میں نے تو وائٹ پہنا ہے"خود
کو ایک نظر دیکھتے اور پھر اس کی بات کا
مطلب سمجھتے ہوئے مشل اندر تک جل بن کر

KZwrites

رہ گئی تھی ،اس کے میسج کا ریپلائی کرنے کی بھی ہمت نہ رہی تھی۔۔۔اس کے بعد ساری رات مشل اور شہریار دونوں کی انکھوں سے نیند اڑ چکی تھی۔۔۔مشل اپنے سامنے کتابیں پھیلائے سوچوں میں گم بیٹھی تھی۔۔۔ان دو دنوں میں وہ اسکے حواسوں پر چھانے کی کوشش میں کافی کامیاب ہو گیا تھا،اسکا میسج دیکھ کر وہ ایک بار پھر سے تپ گئی تھی،کچھ سوچ کر اسکی وٹس ایپ ڈی پی اوپن کر کے دیکھی اور انتہائی برا سا منہ بنایا تھا

"کتنا عجیب سا دکھتا ہے،کالا سا اور کانفیڈینس دیکھو۔۔۔مطلب کہاں میں اور کہاں

KZwrites

یہ...ہونہہ..." مشل نے پھر سے اپنا ماتھا صاف کیا تھا

"بابا کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی،کام سے آتے ہی کمرے میں بند ہو جاتے ہیں،جب سے پاکستان آئے ہیں یہی سب چل رہا ہے،مجھے ہی کچھ کرنا ہوگا"

"کالج ایپلیکیشن دے کر مجھے کوئ جاب کرنی پڑے گی"

KZwrites

"مگر اس شہریار جیسے بدلحاظ،بدتمیز لوگوں کا مقابلہ کیسے کروں گی میں،یا اللہ..."

"صبح ٹیسٹ ہے میرا اور میں کہاں پھنسی ہوئی ہوں" مشل کی آنکھوں سے ایک آنسو بہا تھا جسکو اس نے فورا صاف کر لیا تھا وہ خود میں بہت مضبوط رہنا چاہتی تھی،کہنے کو اسکے ماں باپ کی لو میرج تھی لیکن اس نے اکثر ان کو ایک دوسرے سے آپس میں کھنچے کھنچے ہی دیکھا تھا ،وہ دونوں بے شک اس سے بے حد پیار کرتے تھے مگر حالات کی سنگینی نے سب میں دوری سی بنا دی تھی...ترکی میں

kzwrites

گزارے اپنے ماہ و سال یاد کرتے کبھی ہنستے کبھی آنسو بہاتے رات جانے کس پہر اس کی آنکھ لگ گئی تھی جو پھر صبح رکشے والے کی کالز پر کھلی تھی

kzwrites

"انکل میں بس آرہی ہوں،دو منٹ بس۔۔"

مشل نے کال پک کر کے کہا اور واقعی دو منٹ میں تیار ہو کر باہر گیٹ کی طرف بھاگی تھی اور جلدی میں ماں سے روانہ کی طرح پیسے لیجانا بھی بھول گئی تھی۔۔۔ خانم خاتون اسکو عجلت میں جاتا دیکھ کر پیچھے

سے آواز دیتی رہ گئی تھیں

"ماما لیٹ ہو رہی ہوں-وہاں سے کھا لوں گی-ی-ی---" اونچی آواز میں کہتے مشل باہر کو بھاگ گئی تھی،دل و دماغ میں رات ہوئے واقعے کی وجہ سے عجیب ہلچل ، بے چینی سی تھی

KZwrites

میں تیرا بسمل ہو گیا
قسط نمبر 3

"انکل میں بس آپ کے ساتھ اس ہفتے تک ہی جاؤں گی اس کے بعد سے ہم نے رکشہ ہٹا دینا ہے۔۔سو سوری فار دیٹ۔۔۔" اپنی بے چینی کو دل میں دباتے مشل رکشے میں بیٹھتے ہوئے بولی تھی

"چلو ٹھیک ہے بیٹا اللہ رزق دینے والا ہے، ویسے کوئی پریشانی والی بات ہے تو بے شک پیسے بعد میں دے دینا"

"نہیں انکل ایسی کوئی بات نہیں ہے اصل میں دو منٹ کا ہی تو راستہ ہے، میں اپنی گاڑی میں جایا کروں گی اب سے" مشل نے چہرے پر مسکراہٹ رکھے مجبورا کہا تھا

"چلو ٹھیک ہے بیٹا، ایک منٹ میں رکشہ ذرا چیک کروا لوں گڑبڑ کر رہا ہے کچھ...ایک منٹ بس بیٹے.." رکشے والے نے کالج سے کچھ فاصلے پر ہی رکشہ روکتے ہوئے کہا

"جی انکل..." وہیں بیٹھے بیٹھے مشل اپنا فون

نکال کر چیک کرنے لگی تھی جہاں تھوڑی دیر پہلے شہریار کا میسج آیا ہوا تھا

"Hello Mashal...Kya hum phone py bat kr sakty hain abhi?"

مشل نے اسکا میسج پڑھتے ہی گھبرا کر اپنا فون سوئچ آف کر دیا تھا،دل اک دم تیزی سے دھڑکنے لگا تھا

" صبح صبح میسج کرنے لگ گئے ہیں،
عجیببببب...اتنا بھی کوئی فارغ نہ ہو..." مشل
منہ بنا کر بڑبڑائی تھی،

یونیفارم

کا دوپٹہ گلے میں ڈالے چھوٹے سے بیگ کو گود
میں رکھے وہ پریشانی سے اپنا ماتھا سہلاتے
باہر کو جھانک کر رکشے والے انکل کو بھی
دیکھ رہی تھی

" بیٹا آؤ میں آپ کو پیدل یہاں تک چھوڑ دیتا
ہوں کالج تک، رکشے میں ذرا کوئی خرابی ہو
گئی ہے...معذرت بیٹے بہت زیادہ..." انکی بات

سنتے ہی مشل بیگ کندھے پر ڈالے رکشے سے اتری اور رکشے والے نے اس کو کالج تک چھوڑ دیا تھا

شہریار نے صبح آنکھ کھلتے ہی مشل کو میسج کر دیا تھا...وہ اس سے مل کر اس کے بارے میں جاننا چاہتا تھا اور اس کو اپنے بارے میں بتانا چاہتا تھا،صاف صاف سب باتیں کلئیر کر کے اسے اپنی انٹینشنز بتانے کا ارادہ تھا...میسج کا رسپانس نہ ملنے پر نو بجے کے قریب آفس پہنچ

کر اس نے مشل کے نمبر پہ کال کی تو اس کا نمبر آف تھا۔۔

"Message seen kr k reply ku nai dia...? Rozana phone off kr do g to bat kaisy kroon ga tumsy...? Ya chah rhi ho tumharay pichy pichy chakra lagaon? Main properly baat krna chah rha Hoon lekin chalo aisy to aisy e sahi..."

شہریار نے میسج ٹائپ کر کے اس کو سینڈ کر دیا اور سیکرٹری سے آج کا سیکیجوئیل ڈسکس کر کے اسکو ایک بجے تک سب میٹنگز ختم کرنے

کا ریمائنڈر دے کر اپنے آفس روم میں چلا گیا...

" ایکسکیوز می سر مے آئی کم ان..."

"یس پلیز..."

"سر آپ نے کہا تھا کہ میں آپ کو ایک بجے تک یاد کروا دوں، آپ نے کسی ضروری کام کے لیے جانا تھا" سیکرٹری نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو شہریار نے ایک نظر گھڑی پر ڈالتے

لیپ ٹاپ سکرین اسی وقت نیچے کر دی تھی

"ہاں،اوکے" شہریار نے عجلت میں اپنی گاڑی کی کیز ، فون اٹھایا اور لفٹ میں آ کر پارکنگ فلور کا بٹن پریس کرتے فون پر مشل کا وٹس ایپ کھول کر دیکھنے لگا تھا

اس کے آفس سے مشل کے کالج تک کا فاصلہ تھوڑا زیادہ تھا اس لیے وہ جلدی جلدی میں گاڑی کی طرف آیا اور رش کی وجہ سے راستے بدل بدل کر کافی لمبی ڈرائیو کے بعد وہ اس کے کالج سے کچھ فاصلے پر اپنی گاڑی روکے کھڑا

ہو گیا تھا۔۔ ابھی چھٹی نہیں ہوئی تھی۔۔۔اس نے ایک بار پھر مشل کا نمبر ٹرائی کیا جو ابھی تک آف ہی تھا

"ڈیم اٹ، اب اسکا نمبر آن کروانے کے لیے بھی اسکو بار بار سمجھانا پڑے گا، کیوں میری برداشت کو آزما رہی ہو یار کیوں مجھے غصہ دلا رہی ہو سلی گرل۔۔۔صرف بات ہی تو کرنا چاہ رہا ہوں۔۔۔" شہریار گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا نظریں مسلسل کالج گیٹ پر جمی ہوئی تھیں

وہ کلاسک وائٹ ڈریس شرٹ پر گرے ویسٹ کوٹ،سوٹ کوٹ ہم رنگ پینٹس پہنے پراپر آفس لُک میں نک سک تیار ہوا تھا۔۔۔برانڈڈ گھڑی، براڈڈ شوز،بڑی گاڑی اور سب سے بڑھ کر اسکا سانولا گندمی رنگ ،لمبا قد یہ سب چیزیں اس کی شخصیت کو مزید چارمنگ بنا رہی تھیں۔۔۔رسٹ واچ پر نظر ڈالتے شہریار نے فون نکال کر اسکا وٹس ایپ پھر سے دیکھا تھا۔۔۔اسی لمحے کالج سے لڑکیاں باہر آتی دکھائی دیں تو شہریار کی نظر فورا گیٹ کی طرف بڑھی تھی، تھوڑی دیر میں ہی اس کو مشل

کالج سے باہر ایک طرف کھڑے شاید اپنے رکشے

والے کو تلاش کرتے ہوئے نظر آگئی تھی...وائٹ یونیفارم پر پنک دوپٹہ لیے اس نے اپنے کرلی بال ایک ہائی پونی ٹیل میں قید کیے ہوئے تھے، دھوپ کی وجہ سے ماتھے پر شکنیں سی نمایاں تھیں...اسکی چمکتی آنکھیں دور سے ہی شہریار کو اپنی طرف اٹریکٹ کر گئی تھیں

ایک دو منٹ اسکو یونہی دیکھتے وہ رش سے بھری ہوئی روڈ کراس کرتا مشل کی طرف بڑھنے لگا تھا... مشل اپنے بیگ سے فون نکال کر کسی کو کال ملانے لگی تو شہریار نے اپنے قدم وہیں روک لیے اور اپنا فون چیک کرنے لگا...مگر

اس کے فون پر کوئی رسپانس نہیں آیا تھا۔۔۔۔ اسی دوران بوائز کو بھی آف ہوا تو انکا جمگٹھا ایک ساتھ باہر آتے دیکھ کر مشل کال کاٹ کر گھر جانے کے لئے پیدل ہی چل پڑی تھی۔۔۔شہریار واپس اپنی گاڑی کی طرف آیا اور اس کا پیچھا کرتے ہوئے گاڑی کو اس کے گھر کے راستے پر ڈال دیا تھا۔۔۔رش کی وجہ سے اسکی گاڑی بہت مشکل سے اور سست رفتاری سے چل رہی تھی۔۔۔گاڑی میں بیٹھ کر شہریار نے مشل کو پھر سے کال ملائی تھی جو فورا ہی مشل کی طرف سے کاٹ دی گئی تھی۔۔۔۔شہریار کے غصے اور اشتعال میں اضافہ

ہوا تھا وہ مسلسل اس کو اگنور کر رہی

تھی۔۔۔ تھوڑی دیر میں اس نے اپنی گاڑی مشل کے پاس اسکے گھر کو جاتی ایک سنسان سڑک پر روک دی تھی۔۔۔اپنے پاس رکتی اس جانی پہچانی گاڑی کو دیکھ کر وہ الٹے قدموں پیچھے ہوئی تھی

"آپ پ پ۔۔۔" مشل ابھی بے یقینی سے اس کو دیکھ ہی رہی تھی کہ وہ گاڑی سے نکل کر اس کے قریب بلکل اسکے سر پر آ کھڑا ہوا تھا

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ یار کیوں اگنور کر رہی ہو مجھے۔۔۔بات کرنا چاہ

رہا ہوں صرف اور

صرف۔۔چاہے فون پر کرلو۔۔۔" شہریار نے ارد گرد کی پرواہ کیے بغیر اس کو کلائی سے پکڑ کر اپنے پاس کیا تو خلاف توقع مشل اس سے کچھ ڈر گئی تھی،اس سے یوں بار بار سامنہ ہونا اب اسے خوفزدہ کرنے لگا تھا

"وہ۔۔۔م۔۔۔میرے فون کی بیٹری ڈیڈ ہونے والی تھی اس لیے میں نے سوئچ آف کر دیا تھا۔۔۔" مشل نے فورا بات بنائی تھی،ہر وقت مضبوط رہنے والا لہجہ کانپ سا گیا تھا

"اچھا۔۔دکھاؤ فون" شہریار نے اس کے ہاتھ سے فون خود ہی پکڑ لیا تھا

"جھوٹ بول رہی ہو مجھ سے، مشل میں تمہیں وارن کر رہا ہوں، میں ایسا کوئی جھوٹ برداشت نہیں کروں گا، میں تمہیں جتنا پیار سے ٹریٹ کرنے کی کوشش کر رہا

ہوں تم مجھے مجبور کر رہی ہو کہ میں تم پر غصہ کروں، اپنا فون آن رکھنے میں کیا مسئلہ ہے تمہیں۔۔۔؟ صرف بات تو ہو سکتی ہے نا۔۔؟ یا سیدھا گھر آ کر بات کرنی پڑے گی۔۔۔؟ "

شہریار دھاڑنے والے انداز میں بولا تو مشل بھی اپنی ٹون میں واپس آئی تھی

"میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ آپ مجھے ایسے ہریس مت کریں، میرے بابا پولیس میں ہیں، اگر میں نے ان سے آپ کو شکایت کر دی تو آپ کے لیے اچھا نہیں ہوگا، ہٹیں میرے راستے سے فورا۔۔۔فون آن رکھوں یا آف۔۔۔یہ میری مرضی ہے۔۔۔۔

You are no one to dictate me on this

کہیں اور جا کر یہ تماشا لگائیں۔۔۔" مشل اپنی بات مکمل کر کے ،ہاتھ اسکی قدرے سخت

گرفت سے چھڑوا کر جلدی سے اس کے پہلو سے نکلتے ہوئے بھاگنے ہی لگی تھی کہ شہریار نے وہیں سے کھینچ کر اس کو اپنے قریب کیا اور ویسے ہی کھینچتا ہوا اپنی گاڑی تک لے گیا...

پیسنجر سیٹ کا دروازہ کھول کر اس کو اندر دھکیلتے ہوئے بٹھایا اور فورا گاڑی کو لاک کر کے سرعت سے اپنی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی... مشل اس اچانک افتاد سے بری طرح بوکھلا گئی تھی...گھر سے فاصلہ بلکل کم ہونے کے باوجود بھی قدموں سے جان نکل گئی تھی...شہریار کے چہرے کی سختی اسکی آواز

کی گرج نے دل پہلے ہی ہلایا ہوا تھا

"کیا کر رہے ہیں آپ...م..مجھے کڈنیپ کرنے لگے ہیں کیا.." مشل اسے گاڑی میں بیٹھ کر اسے سٹارٹ کرتا دیکھ کر اس کے کوٹ کے بازو کو بری طرح کھینچتے ہوئے بولی تھی مگر شہریار نے اپنی نظریں سامنے سکرین پر جما لی تھیں اور گاڑی کو اس کے گھر سے اوپوزٹ سائیڈ لے جانا شروع کر دیا تھا...مشل کا تو دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا

"میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہے.ے.ے

..کہاں جاتے جا رہے ہیں۔ں۔ں... میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے، پلیز روکیں گاڑی کو مجھے دیر ہو جائے گی گھر سے...او گاڈ....کان بند ہو گئے ہیں کیا آپکے...بات سنیں میری۔ی۔ی..." مشل اب باقائدہ رونے لگی تھی

" 15پر کال ملا لو یہ لو پکڑو فون اپنا، بلاؤ اپنے بابا کو، بتاؤ کہ شہریار عالم شاہ نے تمھیں اغوا کر لیا ہے، کوئی تمھیں مجھ سے بچا سکتا تھا تو بچا لے آج...کیونکہ آج تمھیں نہیں چھوڑنے والا میں..." شہریار نے اس کی طرف اس کا فون بڑھاتے ہوئے جس انداز میں کہا مشل

کے ہاتھوں نے کام کرنا ہی چھوڑ دیا تھا

"آپ مجھے ابھی جانے دیں پلیز میں اپنا فون آف نہیں کروں گی، مجھے کڈنیپ نہ کریں پلیز میں فون اف نہیں کروں گی اب، فورا آپ کے میسج کا ریپلائے دے دوں گی، آپ کی کال ریسیو کروں گی پلیز مجھے ابھی جانے دیں مجھے دیر ہو جائے گی گھر سے میری ماما ویٹ کر رہی ہیں میرا۔ا۔۔" اسکی آواز کی کپکپاہٹ پر شہریار نے گاڑی روک کر مشل کی طرف دیکھا تو اس کی بڑی بڑی خوبصورت بھیگی سہمی

ہوئی آنکھیں دیکھ کر اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی، اس کو مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے شہریار نے گاڑی کو بریکس لگائی تھیں

" اگر ہتھیار ڈالنے ہی ہوتے ہیں تو پہلے چاقو نکالتی کیوں ہو...مجھے اپنا آپ ایکسپلین کرنے کا چانس بھی نہیں دے رہی تم...ایسے لگ رہا ہے کوئی غنڈا موالی ہوں.." شہریار نے اپنی انگلیوں کے پوروں سے اس کے گال پر بہتے آنسوؤں کو چنا تھا جو گاڑی کے رکنے پر ذرا پل کو تھمے تھے

"تو ایسا ہی ہے۔۔۔آپ میرے ساتھ ٹھیک نہیں کر رہے آپ زبردستی کر رہے ہیں میرے ساتھ، مجھے آپ میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے تو کیوں سنوں آپکی بات بھی۔ی۔ی۔۔۔" مشل اس کے نرمی دکھانے پر اپنی فارم میں واپس آئی تھی ، اس کے ہاتھ کو اپنے چہرے سے جھٹک دیا تھا اس کا یہ انداز شہریار کو اندر تک سلگا گیا تھا

"تو انٹرسٹ پیدا کر لو، جتنی جلدی انٹرسٹ پیدا کر لو گی تمہارے لیے اتنا ہی اچھا ہوگا،

اگر چاہتی ہو کہ میں تمہارے ساتھ زبردستی نہ کروں تو پیار اور سکون سے ہی میری بات مان لیا کرو مجھے زبردستی پر مجبور کرنے والی بھی تم ہی ہو، میری تمہارے ساتھ کوئی بھی غلط انٹنشنز نہیں ہے، تمہاری عزت میری عزت ہے میں اس کو کبھی خراب نہیں کرنا چاہوں گا۔۔۔لیکن انٹرسٹ تمھیں اب بنانا پڑے گا مجھ میں۔۔" شہریار نے اس کی طرف جھکتے ہوئے اس کو کندھے سے دبوچ کر لفظ چبا چبا کر بولتے اسکی گرین آنکھوں میں نظریں گاڑی تھیں

"گاڑی کو ان لاک کریں مجھے نیچے اترنا ہے ابھی..." شہریار کی بات کو مکمل نظر انداز کرتے مشل اپنے کندھے کو سے چھڑواتے ہوئے بولی، اس کا فون اور چھوٹا سا بیگ اس کے قدموں میں گرے ہوئے تھے

"یہ دوپٹہ سر پہ کیوں نہیں لیتی تم گلے میں کیوں رکھا ہوتا ہے، فوراً سر پہ کرو اس کو" شہریار نے اس کا کندھا چھوڑتے ہوئے نرمی سے کہا تو مشل نے یونیفارم کا گلابی دوپٹہ فورا سر پہ لے لیا وہ اس وقت صرف اس کی گاڑی سے نکلنا چاہتی تھی

"تمہارے گھر سے تھوڑا فاصلے پر ڈراپ کر دیتا ہوں میں، لیٹ نہیں ہوگا اتنا...ڈونٹ وری..." شہریار نے دوبارہ سے گاڑی سٹارٹ کی تو مشل نے جھک کر اپنا بیگ اور فون اٹھا لیا تھا آنسو خشک ہو چکے تھے مگر دل اندر سے بری طرح لرز رہا تھا...شہریار دائیں ہاتھ سے سٹئیرنگ کو گھماتے بائیں ہاتھ سے اپنے فون پر آتی کال کر ڈسکنیکٹ کرتے اسے بھی نظروں میں لیے ہوئے تھا

"اب تمہارا اگر سیل فون بند ہوا نا یا اگر تم نے مجھے اگنور کیا میری کال پک نہ کی تو کل تم سے پوچھ کر تمہارے گھر کے اندر آیا تھا، آج پوچھنے کی ضرورت محسوس نہیں کروں گا...اینڈ آئی میں اِٹ.." سخت لہجے میں کہتے ہوئے شہریار نے اس کے گالوں کو فنگر نکلز سے بہت نرمی سے چھوا تو مشل نے اس کو محسوس کروائے بغیر اپنا چہرہ دوپٹے کے پیچھے چھپایا تھاوہ اس پر اپنی گھبراہٹ واضح نہیں کرنا چاہتی تھی مگر چہرے کی بیزاری ،ہچکچاہٹ مزید بڑھ گئی تھی

" میں تم سے کچھ لمحوں کے لیے اکیلے میں ملنا چاہتا ہوں تم سے بہت سی باتیں کرنی ہیں، بہت کچھ ڈسکس کرنا ہے۔۔۔وقت اور دن سوچ کر مجھے بتا دینا۔۔میں انتظار کروں گا۔۔اور۔۔ایک بات۔۔تم کم از کم مجھے غلط مت سمجھو۔۔میں واقعی انٹرسٹڈ ہوں تم میں۔۔"

گاڑی کو اس کے گھر سے تھوڑا فاصلے پر روکتے روکتے شہریار مسلسل بولتا جا رہا تھا،لہجہ نرم ہو گیا تھا لیکن مشل نے اس کی بات کو ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکالتے فوراً گاڑی کا دروازہ کھولنے کے لیے زور لگانے لگی تھی جو کہ ابھی تک لاکڈ تھا

"پہلے میری باتوں کا جواب دو پھر دروازہ کھلے گا مشل۔۔۔تم سن بھی نہیں رہی ہو شاید۔۔۔"

شہریار نے اس کا ہاتھ نرمی سے تھاما تو مشل نے اس وقت وہاں سے بھاگنے کے لیے اس کو تسلی دینے والے انداز میں دیکھا تھا

"میں نے سب سن لیا ہے۔۔۔ آپ ابھی پلیز دروازہ کھول دیں کوئی دیکھ لے گا یہاں پر مجھے تو۔۔۔ اچھا نہیں لگے گا۔۔۔میں کال کروں گی آپکو۔۔۔"

مشل کی گھبراہٹ اس کے چہرے پہ عیاں دیکھ کر شہریار نے اسی لمحے دروازہ انلاک کر دیا تھا

"اسی تھینک یو..." کہتے ہوئے مشل اسی تیزی سے نکل کر اپنے گھر کی طرف تقریبا بھاگتے ہوئے چلنے لگی تھی..

شازمہ کالج سے چھٹی کر کے آج مزے سے گھری

نیند سو رہی تھی کہ اچانک اس کو اپنے چہرے پہ کسی کی انگلیاں محسوس ہوئی تو بری طرح ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھی تھی ، کبھی بغیر اجازت کے یوں کوئی اسکے کمرے میں نہیں آیا تھا اور کمرہ اوپر والے فلور پر ہونے کی وجہ سے ویسے بھی زیادہ کسی کا آنا جانا نہیں ہوتا تھا

"ک...کون...آپ...آپ میرے کمرے میں کیسے آئے..." شازم کو اپنے اتنے پاس بیڈ پر بیٹھا دیکھ کر شازمہ کے دل کی دھڑکنیں اتھل پتھل

ہوئی تھیں فورا سے دائیں بائیں ہاتھ مار کر خود کو کور کرنے کے لیے کچھ ڈھونڈنے لگی تھی کیونکہ اس پر جھکے ،کمبل تو وہ اس پر سے پہلے ہی اتار چکا تھا

"اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم اس روپ میں اتنی حسین لگتی ہو تو بہت پہلے ہی آ جاتا..." شازم اس کو پہلی بار ایک بڑی چادر میں لپٹے بغیر دیکھ رہا تھا

"آپ یہاں کیوں آئے ہیں پلیز نیچے چلے جائیں،

بابا جان نے دیکھ لیا تو اچھا نہیں ہو گا" شازمہ ڈرتے ہوئے بیڈ سے اتر چکی تھی سلک کے بلیک کلر کے گاؤن میں وہ بے

انتہا خوبصورت لگ رہی تھی.. نازک سا مگر بھرا بھرا متناسب سراپہ، سلکی براؤن لمبے بال، ،بےحد شفاف چہرہ،خوبصورت بے پناہ شرم اور خوف لئے نم آنکھیں

شازم ایک پل کو مدہوش سا ہو کر چلتے ہوئے اس کے قریب آیا تو شازما گھبراہٹ کے مارے ڈریسنگ سے جا ٹکرائی اور اس پر موجود پرفیوم کے بوٹلز گرنے کہ شور سے ہی شازم

ہوش میں آیا تھا

"بہت جلد تمھیں یہاں سے لے جاؤں گا، پھر تمہارا یہ کترانا کسی کام نہیں آئے گا۔۔دور کیوں ہو رہی ہو۔۔۔پاس آؤ میرے۔۔۔ " شازم نے آگے بڑھ کر اس کے نازک گلاب ہوتے ملائم لبوں کو اپنے ہونٹوں میں دبایا اور اپنے ہاتھوں کو اس کی کمر پر رینگنے کے لیے چھوڑ دیا تھا

"ک۔۔کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں مجھے" شازمہ اس کا دہکتا ہوا بے باک سا لمس پا کر تڑپ اٹھی تھی ، اپنے ہونٹوں کو زبردستی اس سے آزاد

کروایا تو شازم نے ماتھے پر بل لاتے ،ناگواری سے اپنے دانت اس کے نچلے ہونٹ میں ہلکے سے گاڑ دیئے تھے۔۔شازمہ اسکی بے رحم حرکت پر بری طرح سے سسکی تھی

" تمہاری یہ سسکیاں میرے کمرے میں گونجتی اچھی لگیں گی، تمھارے پور پور کو ایسے چھوؤں گا کہ دنوں تک یہ مہریں مدھم نہیں ہوں گی۔۔۔"شازم نے اس کی کمر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے سلک کے گاؤن کے اوپر سے ہی اس کے برا سٹریپ کو زور سے کھینچ کر چھوڑا تو شازمہ درد اور حفت کے مارے نظریں جھکا کے رہ گئی

وہ ہمیشہ اس کو ایک بڑی سی چادر میں لپٹی ہی نظر آئی تھی تب بھی وہ اس کے ہوش ٹھکانے لگا دیتا تھا تو آج تو پھر وہ اپنے حسن سے اس کے ہوش اڑا چکی تھی تو وہ کیسے اپنا حق استعمال نہ کرتا...

"آپ جائیں یہاں سے، کسی نے آپ کو اوپر آتا تو نہیں دیکھا نا، بابا جان گھر پہ ہی ہیں وہ آج آفس نہیں گئے ہوئے" شازمہ ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگائے کھڑے بے حد کنفیوز ہو رہی تھی،

شازم کا روشن خوبصورت چہرہ،لمبا قد اسکی ویل مینٹینڈ لین جسامت ،اسکے جسم سے اٹھتی سٹرانگ خوشبو ، اسکی ڈارک براؤن خوبصورت آنکھیں ،دیکھنے کا بے باک سا انداز جان آدھی کر رہا تھا

"ڈارلنگ دیکھ بھال کر ہی اوپر آیا ہوں اتنا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے، ویسے بھی تم میری ملکیت ہو، تمہارے کمرے میں اگر پکڑا بھی جاؤں تو کوئی مجھے کچھ نہیں کہہ سکتا...مجال نہیں کسی کی اتنی میرے سامنے.." شازم اس کا چہرہ اپنے ہاتھ میں

سختی تھامے اس کے بالوں کو اپنے قبضے میں کیے ہوئے پھر سے اس کے ہونٹوں کو اسی شدت سے اپنے ہونٹوں میں لے گیا تھا اور اتنے زور سے انہیں سک کرنے لگا کہ شازما کو اپنی سانسیں بند ہوتی محسوس ہونے لگی تھیں.. وہ بری طرح اس کی پناہ میں مچلنے لگی تھی... اس کی شرٹ کو زور سے کھینچنے لگی تھی تاکہ وہ اس کو اپنی قید سے آزاد کر دے...اسکا چھونا چھونا کم درد سے بھری اذیت زیادہ لگ رہا تھا

"انتظار کر رہا ہوں، تیار ہو کر نیچے آجاؤ آج ماما تمہاری رخصتی کی ڈیٹ لے کر ہی جائیں گی، بہت تڑپا لیا تم نے مجھے، اب مزید دوری

نہیں برداشت کر سکتا اپنی اتنی حسین بیوی سے..." شازم اس کے سرخ ہوتے ہونٹوں کو اپنے انگوٹھے سے چھوتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا تو شازمہ نے ہونٹوں پر اپنا بھی ہاتھ پھیرتے خود کو سنبھالتے ہوئے ڈریسنگ روم کی طرف دوڑ لگائی تھی،اسکی رخصتی کی بات پر اسکے سب ایکٹس کو پل میں بھلا دیا تھا

شہریار نے مشل کو گھر چھوڑنے کے بعد اپنے آفس جانے کے بجائے گھر کی طرف گاڑی کا رخ

موڑ لیا تھا۔

" السلام علیکم شہریار بھائی، آج آپ جلدی آگئے" شازمہ بھائی کو دیکھ کر کھل اٹھی تھی جبکہ شازم شہریار کو دیکھتے ہی اختبرام سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا

" اوہ آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہوئے ہیں---" شہریار نے خوش دلی سے شازم کو اپنے گلے لگایا تھا

شازم علی شاہ ،شہریار اور شازمہ کی خالہ کا

بیٹا تھا،اپنی پڑھائی پوری کر کے دو سال پہلے ہی اس نے بزنس کی دنیا میں قدم رکھا تھا اور ان معاملات شہریار کو بہت زیادہ فالو کرتا تھا...دو سال اسکے زیر سایہ کام بھی کیا تھا... شازم اور شازمہ کا بچپن میں ہی نکاح ہو چکا تھا...

شازمہ کی پڑھائی پوری ہوتے ہی ان کی شادی ہونے کی بات طے تھی... یہ ان کے خاندان کی روایت تھی کہ جب بھی کوئی لڑکا لڑکی کا جوڑا بنتا تھا تو وہ ان کا نکاح کروا دیتے تھے...جیسے شہریار کے تایا کا اسکی خالہ سے ہوا تھا...لیکن وہ کسی بزنس ٹور کے دوران

کسی اور لڑکی کو پسند کرنے کگے تھے جس کی وجہ سے انہوں نے شہریار کی خالہ کو رخصتی سے پہلے ہی طلاق دے دی تھی یہ انکے خاندان کی پہلی طلاق اور انتہائی تکلیف دہ طلاق تھی---

شازم اور شازمہ شروع سے ہی ایک دوسرے سے اپنے رشتے کی نوعیت کو بہت اچھے سے سمجھتے تھے---جب سے انکی آپس میں بات ہونا شروع ہوئی تھی تب سے شازم کی بے باک طبیعت کی وجہ سے شازمہ اس سے کافی کترانے لگی تھی--- ابھی بھی بڑی سی چادر اوڑھے وہ اپنے ہونٹوں کی سرخی کو اپنے

ہاتھوں سے چھپانے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ شازم اسکی حالت کو دیکھ کر بے حد محظوظ ہو رہا تھا...دوسری شازم کی مسکراہٹ شازمہ کو بے انتہا پسند تھی جو اسے چوری چوری ستائشی نظروں سے دیکھ بھی رہی تھی

-

مہمانوں کے پاس کچھ دیر بیٹھنے کے بعد شہریار اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا، سب کے درمیان میں ہوتے ہوئے بھی اس کا دماغ اس خوبصورت سبز آنکھوں والی لڑکی کے چہرے پہ اٹکا ہوا تھا... اس کا سہمنا، گھبرانا مگر اپنے آنسو اپنی پلکوں سے چھلکنے

نہ دینا ،اسکا غصہ ،اسکا کانفیڈینس اس کی ہر ایک ادا شہریار کے دل پر ثبت ہوتی جا رہی تھی ، جب سے اس کو چھوڑ کر واپس آیا تھا تب سے دل بے قرار تھا ، اس کی قربت میں گزر ہر ہر پل اس کے دماغ پر حاوی ہو رہا تھا۔۔شہریار نے کمرے میں آتے ہی صوفے پر ڈھیلے سے انداز میں بیٹھتے اس کے نمبر پر کال ملا دی تھی جو کچھ توقف کے بعد ریسیو ہو گئی تھی

"ہیلو" شہریار اپنی آواز کو قدرے گہرا کر کے اپنی بھرپور ایکسائٹمنٹ چھپاتے ہوئے بولا تھا

"جی" مشل نے کال اٹھاتے ہوئے اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے سخت تیز لہجے میں بولا تھا

" پارہ کیوں اتنا چڑھا ہوا ہے مائی سلی گرل" شہریار نے اس کے غصے کا مزہ لیتے ہوئے کہا جو اس کے صرف جی بولنے سے ہی اس کے لہجے کو اسکی آواز میں چھپے غصے کو سمجھ گیا تھا

" آپ سے بہتر کون جان سکتا ہے، آپ کی وجہ سے ہی میں دو دن سے اتنی زیادہ ٹینشن میں ہوں، ابھی گھر پہنچی ہی ہوں اور آپ نے کال کر دی ہے۔۔۔کیا چاہ رہے ہیں آپ۔۔۔" مشل برا سا منہ بناتے ہوئے صاف بولی تھی

" ابھی گھر پہنچی ہو؟ آدھا گھنٹہ پہلے تمہیں گھر چھوڑ کر آیا تھا میں خود ، کھانا کھا چکا ہوں کپڑے بدل چکا ہوں ، پھر جا کر تمہیں کال کر رہا ہوں۔۔۔" شہریار اپنے سر کے پیچھے اپنا

بازو رکھتے ہوئے صوفے کی بیک سے ٹیک لگا کر بولا تھا

"اوہ ہو جو بھی کیا ہے مجھے کیوں بتا رہے ہیں ؟ کھانا کھا لیا ہے نہیں کھایا...میں کیا کروں گی جان کر..؟ ٹو دا پوائنٹ بات کریں...جلدی بتائیں کیا کام ہے، ایسے میں ہر وقت فون ہاتھ میں لے کر نہیں بیٹھ سکتی، مجھے پڑھنا بھی ہوتا ہے اور بھی بہت کام ہیں زندگی میں، ہر کوئی آپ کی طرح فارغ نہیں ہوتا جو باپ کی کمائی پر عیاشی کرے اور دوسروں کو تنگ

کرے..." مشل بغیر سانس لیے بولے چلی جا رہی تھی

"لڑکی بریک تو لگاؤ.. سانس تو لو... ایک ساتھ اتنے سارے الزام لگا دو گی تو کس کس کے بارے میں ایکسپلنیشن دیتا پھروں گا.. اور تمہیں کس نے کہا کہ میں اپنے باپ کی کمائی پر عیش کر رہا ہوں.. جناب میں خود بہت زیادہ محنتی ہوں.. دیکھو اتنی محنت کر کے تمہارے گھر تک بھی تو پہنچ گیا تھا نا اسی سے اندازہ لگا لو..." شہریار اپنی ٹانگ ہلاتے ہوئے

اس کی باتوں سے محظوظ ہو رہا تھا

" کوئی محنت نہیں کی آپ نے ، اس دن جب آپ کی گاڑی سے ٹکر ہوئی تھی تو آپ میرے گھر تک میرے پیچھے آئے ہوں گے، نیت خراب ہو گئی ہوگی نا ذرا مختلف اور خوبصورت لڑکی دیکھی نہیں اور دل مچل گیا...سیدھا نظر ہی میرے آف شالڈر پر جما لی...ہونہہ...." مشل بپھرتے ہوئے بولی

" دل تو واقعی مچل گیا تھا تمھیں دیکھ کر

سلی گرل مگر باقی کے سب اندازے غلط لگا رہی ہو اسی لیے تو میں کہہ رہا ہوں کہ ایک دفعہ مل لو، اطمینان سے سب باتیں تمھیں خود بتا دوں گا...اور..اس ٹکر کے وقت....نظریں صرف تمھاری آنکھوں پر ٹھہری تھیں میری...بعد کا کچھ کہہ نہیں سکتا..." شہریار مخمور سے لہجے میں بولا تھا

" میں آپ سے مر کر بھی نہیں ملوں گی، سمجھے آپ" مشل بری طرح تپ گئی تھی

" ہاں تو زندہ ملنے کا ہی کہہ رہا ہوں میں کب کہہ رہا ہوں کہ مر کے ملو اور میری بات سنو ملنے کی بات پہلے ہی ڈن ہو چکی ہے اب یہ دائیں بائیں کی ہینکی پینکی نہ کرو میرے ساتھ..سمجھ آئی.."

"وہ آپ نے خود ہی ڈن کر لی تھی میں نے نہیں کہا تھا، میں ایسے آپ سے نہیں مل سکتی نہ میں آپ کو جانتی ہوں کہ آپ کون ہیں ، آپ نے میرے ساتھ کچھ ایسا ویسا کر دیا تو میں کیا

کروں گی" مشل پریشان لہجے میں بولی تھی

" کچھ ایسا ویسا تو میں تم سے زبردستی بھی کر سکتا ہوں، کل تمہارے گھر کی بیک سائیڈ پر کافی اچھا ماحول بنا ہوا تھا تم خوبصورت بھی بہت لگ رہی تھی، میری بانہوں میں تھی، میرے بہت قریب " شہریار جان بوجھ کر لہجہ بدل رہا تھا

" فضول باتیں کرنا بند کریں..." کہہ کر مشل نے فون کاٹ دیا تھا وہ مزید اس کی بے باک

گفتگو

ڈائجیسٹ نہیں سکتی تھی

" وقت اور جگہ سوچ کر مجھے بتا دو اگر اس بار تم نے مجھے ڈس اپوائنٹ کیا تو تمھیں اٹھا کر لے جاؤں گا، انتظار کر رہا ہوں ریپلائی کا، شام تک بتا دینا" شہریار نے میسج لکھ کر اس کو سینڈ کیا تو کچھ لمحوں بعد ہی مشل کی کال آ گئی تھی

"دیکھیں آپ مجھے ایسے پریشان نہیں کر سکتے پلیز مجھے تھوڑا سا وقت دیں، آپ کو جلدی کس بات کی ہے" مشل کال ریسیو ہوتے ہی بولی تھی

" کتنا وقت چاہیے ایک دن، دو دن، تین دن اس سے زیادہ وقت نہیں دے سکتا، بہت جلدی ہے مجھے تمہیں جاننے کی اور اپنے بارے میں تمہیں بتانے کی، زیادہ انتظار نہیں کر سکتا تم سیریس کیوں نہیں لے رہی میری بات کو

یار...مل لو کچھ نہیں کہتا..." شہریار مسکراتے ہوئے بولا تھا

" کتنا بڑا ڈھیٹ ہے یہ انسان" مشل فون کو گھورتے ہوئے سوچ رہی تھی

"ہیلو... دیکھو تم مجھ پر ٹرسٹ کر سکتی ہو ... میں تمہیں بالکل کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا .. میں چاہتا تو آج اپنی گاڑی میں تمھیں کہیں بھی لے کر جا سکتا تھا.. اس دن تمہارے گھر میں تمہارے ساتھ کچھ بھی کر سکتا تھا.. پر میں ایسا کیوں کروں گا..؟ اس لیے اپنے

دماغ سے اس طرح کی ساری سوچیں نکال دو میں صرف تم سے ملنا چاہتا ہوں...کہیں پبلک پلیس پر ملنے میں انکمفرٹیبل ہو تو میرے فلیٹ پر مل لو" شہریار کی بات

ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ مشل جھٹ سے بولی " دیکھا آگئے نا فلیٹ پر، آپ مجھے ایسی ویسی لڑکی سمجھ رہے ہیں نا جو اکیلے میں آپ سے فلیٹ پر ملوں گی.. پلیز یہ اچھے ہونے کا ڈرامہ بند

کریں اور مجھے پریشان کرنا چھوڑ دیں...اتنی چیپ سوچ...او گاڈ..."

"سیسی کوئی بات نہیں ہے مشل میں تمہیں کوئی غلط لڑکی نہیں سمجھ رہا، اور بار بار یہ لفظ استعمال کرنا چھوڑ دو، مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا کہ تم میری مشل کو کچھ بھی کہو، سمجھی۔۔۔میں جو سوچ سمجھ رہا ہوں وہ مل۔ کر ہی بتاؤں گا اور سنو۔۔ جہاں تم کہو گی وہاں مل لیں گے۔۔۔ بس مجھے جلدی ملنا ہے تاکہ تمہارے سارے حدشے دور کر سکوں تمھیں اپنی بے قراری کے بارے میں بتا سکوں،آئی رئیلی نیڈ ون ٹو ون ٹاک یار۔۔۔مل کر ہی تمھیں بتا سکوں گا کہ میں تم سے کتنا۔۔" اور پھر سے اس کی بات مکمل سنے بغیر مشل فون کاٹ گئی تو

شہریار فون کو دیکھ کر مسکراتا رہ گیا

" یہ لڑکی فون پر میری باتیں نہیں سن پا رہی تو میرے سامنے بیٹھ کر کیسے سن پائے گی، پاگل ۔۔" شہریار نے فون سائڈ پر رکھتے ہوئے آنکھیں موند لی تھیں

"مشل کہاں گم ہو بیٹے... ایک تو کالج سے تم آئی لیٹ تھی اور الٹا ڈانٹ سن کر ناراض ہو کر بیٹھی ہوئی ہو، نیچے آؤ فورا شاباش تمہارے بابا بلا رہے ہیں" خانم حاتون نے مشل کو اواز دی تو کچھ منٹ کے بعد ہی مشل نیچے آ گئی تھی

"جی بابا" مشل ان کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی تھی

"مشل بیٹے یہ کیا پہنا ہوا ہے، پہلے بھی کئی دفعہ کہا ہے کہ ترکی سے جو بھی کپڑے لائی تھی ان کو اٹھا کر پھینک دو اب، بجائے میری بات ماننے کہ تم مزید ایسے ہی کپڑے آرڈر کر لیتی ہو" صفدر صاحب لاڈ سے مگر ذرا سخت لہجے میں بات کر رہے تھے

" بابا میں انہی کپڑوں میں کمفرٹیبل فیل کرتی ہوں مجھ سے شلوار قمیض نہیں پہنی جاتی ، اور بابا میں کون سا اتنی بڑی ہو گئی ہوں ابھی چھوٹی ہی تو ہوں آپ کی چھوٹی

سی پرنسس۔۔" مشل اٹھ کر باپ کے پاس
آ کر بیٹھ گئی تھی

"میرے بچے اپنے آپ کو یہاں کے مطابق ڈھال لو
اب، بے شک آہستہ آہستہ ہی سہی لیکن کوشش
تو کرو۔۔" صفدر صاحب نے پیار سے بیٹی کو
گلے سے لگایا تھا

" بابا آئی لو یو سو مچ چ چ" مشل نے اپنے بابا

کو زور سے ہگ کر لیا تھا

"اچھا یاد آیا وہ گاڑی کی چابیاں دو، اس کی سروس کروا لاؤں پڑے پڑے بھی چیزوں کو زنگ لگتا ہے" صفدر صاحب بولے تو مشل ایک دم ٹھٹکی تھی کیونکہ گاڑی پر تو بری طرح ڈینٹ پڑ چکے تھے

" بابا آپ رہنے دیں سروس میں کروا لاؤں گی، کل میں نے ویسے بھی اپنے جاب کے سلسلے میں ایک دو جگہ انٹرویوز دینے جانا ہے، تو۔۔۔امم۔۔۔واپسی پر گاڑی کا کام بھی کروا لوں

گی"

" انٹرویو ..وہ کیوں.." صفدر صاحب ماتھے پر بل لاتے ہوئے بولے جبکہ خانم خاتون نے بھی نظریں اٹھائی تھیں

" بابا اصل میں، مینں سٹڈی کے ساتھ ساتھ سائیڈ جاب بھی کرنا چاہتی ہوں، ایسے مجھے لگتا ہے کہ گھر بیٹھ کے میں اپنا وقت بہت

زیادہ ضائع کر رہی ہوں...ٹائم ہی نہیں گزرتا میرا ویسے بھی..."

مشل نے بہانہ بنایا تھا

" دیکھو بچے اگر واقعی ہی یہ بات ہے تو ٹھیک ہے لیکن اگر تم گھر کے حالات کو دیکھتے ہوئے.."

"ارے نہیں بابا ایسی کوئی بات نہیں، اج کل

ویسے بھی سب لوگ پڑھائی کے ساتھ جابز بھی کرتے ہیں، ویسے تو میں سوچ رہی تھی کہ کوئی آن لائن جاب کر لوں، مگر ایک دو جگہ اپلائی کیا ہوا ہے تو سوچا چلو یہاں بھی ٹرائی کر لوں،ناٹ آ بگ ڈیل...خیر چھوڑیں آپ بتائیں...میڈیسن لی تھی نہ دوپہر والی...؟ یا آج بھی بھول گئے..؟ " پھر یوں ہی دونوں باپ بیٹی ڈھیروں باتیں کرتے رہے تھے

" Kya socha ha,kab milna hai phir?"

میسج کی ٹون پر مشل نے فون اٹھا کر دیکھا تھا

"Give me some time to think about it...i am not sure yet...hope you consider my words..."

مشل نے عجلت میں رپلائے کیا اور اپنے انٹرویو کے لیے تیار ہونے لگی، اس نے آج انٹرویوز دینے کے لیے کالج سے چھٹی کی تھی....اس نے بہت ہی خوبصورت شارٹ بلیک ٹاپ جس پر چھوٹے چھوٹے ستارے بنے ہوئے تھے ،کے ساتھ

بلیو جینز پہنی تھی، خوبصورتی سے بالوں کو کھلا چھوڑتے ہوئے وہ نہایت ہلکے میک اپ میں تیار ہو کر قیامت ڈھا رہی تھی، یہ اس کی زندگی کا پہلا انٹرویو تھا

"ماما میں جا رہی ہوں،ٹائم لگ جائے گا زیادہ، دعا کیجیے گا..." مشل نے گھر سے نکلتے ہوئے خانم خاتون کو آواز لگا دی تھی

شہریار میٹنگز سے بریک لیتے ہوئے تھوڑی دیر کے لیے اپنی بلڈنگ سے باہر نکلا تھا، پارکنگ ایریا میں اپنی گاڑی کے پاس آیا تو اس کو کچھ فاصلے پر مشل کی اس دن والی ڈینٹ پڑی ہوئی گاڑی کھڑی نظر آئی، جو کہ آج بھی نہایت ہی برے طریقے سے پارک ہوئی ہوئی تھی۔۔اس کی پارکنگ دیکھ کر صاف پتہ لگ رہا تھا کہ اس کو مشل نے ہی پارک کیا ہے

" یہ یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔ کہیں میرا پیچھا کرنے۔۔۔مگر اس کو کیسے پتہ لگ سکتا ہے کہ میرا آفس یہاں ہے۔۔۔اور وہ میرا پیچھا کیوں

کرے...؟ مجھے وہ پسند آئی ہے،میں اسکو نہیں..." ہلکا سا مسکرا کر سوچتے ہوئے شہریار نے تجسس سے اس کے نمبر پہ کال ملائی تھی جو مشل نے فورا ہی کاٹ دی تھی کیونکہ اس کا انٹرویو شروع ہونے والا تھا

"یہاں آؤ" شہریار نے پارکنگ والے لڑکے کو اپنی طرف بلایا تھا

"جی صاحب..."

"اس گاڑی کو یہاں آئے کتنی دیر ہوئی ہے کون تھا اس میں اور کہاں گیا ہے۔۔۔" شہریار نے ایک سانس میں سب سوال کر ڈالے تھے،اسکا اپنے گھر سے اتنا دور آنا تھوڑا کھٹکا تھا

"صاحب اس میں ایک بی بی تھیں، وہ وہاں سامنے کال سینٹر میں انٹرویو دینے گئی ہیں شاید۔۔۔" کال سینٹر کا سنتے ہی شہریار کے ماتھے پر بے پناہ بل آئے تھے، اس نے اپنی مٹھیوں کو غصے سے بھینچ لیا کیونکہ اس کال

سینٹر کی ریپوٹیشن بالکل اچھی نہیں تھی۔۔۔ایک لمحے کی بھی تاخیر کیے بغیر شہریار نے اپنے قدم کال سینٹر کی طرف بڑھائے اور وہاں انٹر ہوتے ہی ہر ایک کیبن میں جھانکتے ہوئے مشل مشل کی آوازیں لگانا شروع کر دیں، اس کا شدید غصہ اور اشتعال دیکھتے ہوئے سب لوگ دائیں بائیں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تھے کیونکہ زیادہ تر لوگ شہریار عالم شاہ کو جانتے تھے

"سر آپ کس کو تلاش کر رہے ہیں" گارڈ اس

کے پیچھے پیچھے بھاگتا ہوا آ رہا تھا

"مس مشل آئی تھیں یہاں ابھی کچھ دیر پہلے، کدھر ہوں گی وہ" شہریار دھاڑا تھا،وہ اسکو کہیں نظر نہیں آئی تھی،ابھی کچھ عرصہ پہلے ہی اس ورکنگ ایریا کو غلط سرگرمیوں کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لیے بند بھی کیا گیا تھا ،یہی سوچ سوچ کر شہریار کو مشل کی فکر ہوئے جا رہی تھی

"سر اس روم میں انٹرویوز ہو رہے ہیں وہ یقینا

وہیں پر ہوں گی" گارڈ نے بتایا تو شہریار ٹانگ مارتے ہوئے دروازہ کھول کر اس کمرے میں داخل ہوا اور سامنے ہی مشل ویٹنگ ایریا میں بیٹھی نظر آگئی تھی... دروازہ اتنی زور سے کھلنے پر سب کی نظریں اکٹھے ہی شہریار کی طرف بڑھی تھیں جبکہ مشل کا تو سانس اس کو دیکھ کر خشک ہو گیا تھا۔ وہ فورا اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی اس کی گود میں موجود اس کے ڈاکومنٹس فرش پہ گر گئے تھے جو اٹھانے کے لیے وہ جھکی تو اس کا شارٹ ٹاپ مزید اوپر ہو گیا تھا جس سے اس کا دودھیا پیٹ واضح طور پر

جھلکنے لگا تھا...آس پاس موجود مزید انٹرویو

دینے کے لیے آئے ہوئے لڑکے لڑکیاں سب ان دونوں کی طرف دیکھ رہے تھے باقی سب نے بھی وہاں پر تقریبا ایسی ہی ڈریسنگ کی ہوئی تھی لیکن شہریار کا اس کو ایسے دیکھ کر غصہ بے قابو ہو گیا تھا۔۔۔اس کے اتنا سمجھانے اور منع کرنے کے باوجود بھی وہ بالکل ویسے ہی ڈریسنگ میں آ گئی تھی۔۔۔شہریار اسی لمحے آگے بڑھا اور اس کو بازو سے کھینچتا ہوا باہر لے کر آیا اور اسی طرح کھینچتے ہوئے اپنی گاڑی تک لا کر اس کو اندر دھکیلتے ہوئے دروازہ لاک کر دیا تھا

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ، آپ کا دماغ تو ٹھیک

ہے۔۔۔کیا مسئلہ کیا ہے آپکے ساتھ۔۔۔" مشل گاڑی میں بیٹھتے ہی چلانے لگی تھی اور دروازہ کھولنے کی بھرپور کوشش کرنے لگی تھی حالانکہ وہ آٹومیٹکلی لاکڈ تھا۔۔۔۔شہریار گاڑی کے بالکل پاس کھڑا فون کان پر لگائے کسی کو کچھ ہدایات دے رہا تھا ، کال بند کرتے ہی وہ گاڑی میں آ کر بیٹھ گیا تھااور گاڑی سٹارٹ کر کے سیدھا بلڈنگ سے باہر نکل گیا تھا

"میں آپ سے کہہ رہی ہوں کہ مجھے ابھی کہ ابھی گاڑی سے اتاریں۔۔۔آپکو آواز آرہی ہے یا کان بند ہی رہتے ہیں آپکے۔۔۔؟ اتاریں ابھی ورنہ۔۔"

مشل کی ابھی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ شہریار اسکو سلگتی نظروں سے دیکھا تھا

"ورنہ کیا... کیا کر لو گی تم.... تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ اپنا منہ بند کر کے یہاں پر چپ چاپ بیٹھی رہو..ورنہ اگر میں نے خود تمہارا منہ بند کیا تو تمھاری آواز بند ہو جائے گی" شہریار نے اس پر ایک قہر آلود نظر ڈالتے ہوئے دوبارہ سے ونڈ سکرین پر نظر جما لی تھیں...رات نارمل لہجے میں اسکو بات کرتا سن کر وہ تھوڑی مطمئن سی ہوئی تھی مگر اب اچانک اسکو یوں

بھڑکتا دیکھ کر خوف کے مارے مشل کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے

"آپ...آپکو کیا حق ملتا ہے کہ مجھے ایسے وہاں سے گھسیٹ کر لائے....اتنی انسلٹ کروا دی میری سب کے سامنے.... اب مجھے جاب بھی نہیں ملے گی...پتہ نہیں کیا مصیبت ہے آپکوو.و.و" مشل روئے چلی جا رہی تھی مگر شہریار کے کان پر جوں تک نہیں رینگ رہی تھی کچھ منٹس کی ہی ڈرائیو کے بعد شہریار نے گاڑی ایک بلڈنگ کے باہر روکی اور مشل کو گاڑی سے باہر نکال کر ویسے ہی اس بلڈنگ کے

اندر لے گیا جیسے کال سینٹر سے باہر لے کر آیا تھا۔۔لفٹ میں داخل ہو کر وہ اس کو لے کر اپنے فلیٹ پر آ گیا تھا۔۔۔تیز قدموں سے چلتے اس کو اندر دھکیل کر اس نے فلیٹ کے دروازے کو کارڈ سوائپ کر کے لاک کر دیا تھا۔۔۔۔مشل پھٹی آنکھوں سے بس اس کو دیکھے جا رہی تھی

"آ۔۔۔آ۔۔۔پ مجھے یہاں کیوں لے کر آئے ہیں۔۔۔"

"یہا۔۔۔یہاں کوئی بھی نہیں ہے۔ے۔۔"

"آپ نے دروازہ۔۔۔دروازہ بھی بند کر دیا ہے۔ ۔۔۔نہیں کریں۔۔۔"

"آپ مجھ سے اپنی ہوس۔۔۔" مشل کی آواز پہلے ہی کانپ رہی تھی اور اس کی ہوس والی بات پر شہریار نے آگے بڑھ کر اس کا آنسوؤں سے بھیگتا چہرہ دبوچ لیا تھا

"میں۔۔۔؟ ہوس۔۔۔۔؟ میں تم سے اپنی ہوس پوری کروں گا۔۔۔؟جس کو تم انتظار کرنے کا کہہ کر

ٹالتی جا رہی ہو...؟ اور میں انتظار کیے جا رہا ہوں تمھاری مان کر... اور خود...خود تم اس حلیے میں باہر گھومتی پھر رہی ہو...میری نظروں میں ہوس نظر آرہی ہے تمھیں...؟ باقیوں کی نظروں میں تمہیں ہوس نظر نہیں آتی کبھی...؟ " شہریار اس کا چہرہ دبوچے اس کو دیوار کے ساتھ لگا گیا تھا مشل کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو موتیوں کی طرح ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے

"چھوڑیں مجھے...درد ہو رہا ہے...بہت برے ہیں آپ...چھوڑیں.ں..." مشل بہت تیز تیز سانس لے

رہی تھی شہریار کی کھردی سخت انگلیاں اس کو اپنے جبڑے میں کھبتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں

"تمہیں جب میں نے کئی دفعہ باور کرایا تھا کہ مجھے تمہارا یوں کھلے عام ننگے سر اور ایسے۔۔۔ایسے آدھے پورے کپڑوں کے ساتھ باہر نکلنا نہیں پسند تو تمہارے اس چھوٹے سے دماغ میں بات کیوں نہیں بیٹھتی۔ی۔ی۔۔۔کیوں نہیں سنتی تم میری بات۔۔۔" شہریار نے اس کا چہرہ چھوڑتے ہوئے اس کی کنپٹی پر اپنی دو

انگلیوں سے زور ڈالا تو مشل اندر سے ہل کر رہ گئی تھی،گردن پر پسینے کے قطرے نمودار ہونے لگے تھے

"اس لیے نہیں سنتی کیوں کہ میں آپ کی پراپرٹی نہیں ہوں..میں آپ کی ملکیت نہیں ہوں.. میرا جو دل چاہے گا میں وہی کروں گی.. آپ کوئی نہیں ہوتے مجھ پر زور زبردستی کرنے والے سمجھے آپ...اگر ہوتے بھی تب بھی میں اپنی مرضی کی مالک ہوں....میں کیوں مانوں کسی کی.ی.ی....خدا کے واسطے میرا پیچھا چھوڑ دیں...جان چھوڑ دیں میری...عجیب پاگل

انسان ہیں آپ۔پ۔پ۔۔"

مشل نے بھی برابر غرا کر جواب دیا تھا

"اوہ۔۔۔اگر ایسی ہی بات ہے تو بہت جلد میں تمہیں اپنی ملکیت میں لے لوں گا۔۔۔ اور پھر جو میں تمہارے ساتھ کروں گا نا تم سہہ نہیں سکو گی۔۔ تم صرف میرا پیار دیکھ رہی ہو ابھی۔۔۔میرا جنون میرا پاگل پن۔۔۔میں تمہیں اپنا وہ روپ بالکل نہیں دکھانا چاہتا مشل۔۔۔ہم آرام سے بھی ڈسکس کر سکتے ہیں یہ سب۔۔۔میں تمھاری سن لوں گا تم میری سن لینا یار۔۔۔" شہریار اپنی آنکھوں کو چھوٹا بڑا کرتے

ہوئے اپنے آپ پر بہت زیادہ ضبط

کرتے ہوئے مشل سے نرم لہجے میں بولا تھا

"نہیں کرنی کوئی بات۔۔۔نہ ہی میں آپ کا کوئی بھی روپ دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔سخت برے لگتے ہیں آپ مجھے سخت برے۔ے۔ے۔۔۔اور ابھی مجھے آپ سے شدید نفرت بھی محسوس ہو رہی ہے۔۔۔ابھی کے ابھی کارڈ سوائپ کریں اور مجھے یہاں سے جانے دیں۔۔۔۔" مشل نے بھیگی آنکھیں باہر نکالے اونچی آواز میں برابر غراتے اسکے کندھے کو ہلکا سا پیچھے کو دھکا دیا تھا

"اگر نہ جانے دوں تو..." شہریار نے ایک نظر اپنا کندھا دیکھ کر اس سے دور ہٹتے ہوئے اپنی گھڑی اتار کر ڈریسنگ مرر کے سامنے رکھی اور اپنا کوٹ اتار کر صوفے کے پیچھے لٹکا کر ریلیکس ہو کر اسی صوفے پر بیٹھ گیا تو مشل بھاگ کر اس کے کوٹ کی طرف لپکی اور اس کی پاکٹس ٹٹولنے لگی تھی...شہریار نے نوٹس کیا کہ مشل کے آنسو فوراً ہی رک چکے تھے جبکہ اس کے ہاتھ ابھی بھی کانپ رہے تھے، کوٹ کو اچھی طرح ٹٹولنے کے بعد وہ شہریار کو اتنا ریلیکس دیکھ کر دانت پیستے اس کی طرف بڑھی تھی

"Listen-...مجھے کارڈ چاہیے...فورا..." مشل اس کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلاتے ہوئے وارننگ دیتے ہوئے انداز میں بولی تو شہریار نے اس کا وہی ہاتھ کھینچ کر اسے گھما کر اپنی گود میں بٹھایا اور اپنی بازو کو اس کی کمر میں ڈال کر لاک کر لیا تھا

"چھوڑیں مجھے۔ے۔ے...کیا حرکت ہے یہ...یہی سب کرنا چاہتے تھے نا آپ بس...باقی باتیں صرف ایک بہانہ تھیں.. چھوڑیں مجھے....فلیٹ آنا تھا نہ بس آپکو..." مشل اس کی تھائی پر

بیٹھے بری طرح مچلنے لگی،اسکا بازو پکڑ کر خود کو زور زور سے باہر کی جانب کھینچنے لگی تھی، شہریار نے نچلا ہونٹ دانتوں میں دباتے ایک دم اپنا بازو انلاک کیا تو مشل لڑکھڑا کر بری طرح سامنے جا کر گری تھی

"کیا بدتمیزی ہے یہ ...اگر میرا سر لگ جاتا تو..." مشل ٹیبل کے پاس وہیں فرش پر بیٹھے بیٹھے پیچھے مڑ کر غرائی تھی

"صرف تمہاری بات ہی تو مانی ہے...اب بھی کیا میں ہی برا ہوں...خود ہی کہہ رہی تھی کہ

چھوڑ دوں تمھیں..." شہریار اپنی گھنی بھنوؤں کو ایک انگلی سے ہلکا سا کھرچتے، گھٹنوں پر اپنی کہنیاں جمائے اس کو فرش پر گرے

دیکھ کر دبا دبا سا ہنستے خود پر کنٹرول کر رہا تھا

"ہاں آپ برے ہیں۔ں۔ں...بار بار سن کر مزہ آرہا ہے کیا...؟ سخت زہر ہیں آپ...آپ سے بدتمیز اور گھٹیا انسان میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا ویسے..." مشل فرش پر بیٹھے بیٹھے اسکی گہری نظر کو دیکھتے خودبخود ہی کمر پر اپنا چھوٹا سا ٹاپ ٹھیک کرنے لگی تھی جو

تھوڑا اوپر کو ہوا تھا

"اتنا ٹال، ہینڈسم، گڈلکنگ، ویل ڈریسڈ ، انٹیلیجنٹ، آئیڈیل ڈارک کمپلیکشن کا مالک ہوں۔۔۔۔ آج تک صرف تمہیں ہی برا لگا ہوں۔۔لڑکیاں تو مرتی ہیں مجھ پہ۔۔۔غور سے دیکھو تو سہی ایک بار۔۔۔پسینے چھوٹ جائیں گے۔۔۔" شہریار واپس صوفے پر ریلیکس ہو کر بیٹھتے بازو اپنے سر کے پیچھے ٹکا گیا تھا

"وہ سب اندھی ہوں گی میں نے غور سے دیکھ

کر ہی کہا ہے جو بھی کہا ہے۔۔۔بہرحال مجھے کارڈ پکڑائیں۔۔۔ دیر ہو رہی ہے پہلے ہی۔۔۔پتہ نہیں کیا تماشا بنایا ہوا ہے قسم سے۔۔۔" مشل اسکی موجودگی میں تھوڑا آکورڈ سا فیل کرتے فرش سے اٹھ کر اپنا کانفیڈینس واپس گین کرتے اس کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی تھی

"پہلے تمہیں میری کچھ باتیں ماننی ہوں گی۔۔" شہریار اچانک سے کھڑا ہوا مشل نے کنفیوز ہو کر اپنے قدم پیچھے ہٹائے تھے

"میں آپ کی کوئی بھی بات نہیں مانوں گی۔۔۔"
مشل اس سے نظریں چراتے ہوئے بولی تھی

"تو پھر تم یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گی۔۔۔ آؤ ریسٹ کرتے ہیں" کہہ کر شہریار نے اس کی کلائی کو نرمی سے پکڑا اور اس کو لے کر بیڈ کی طرف جانے لگا تو مشل نے کلس کر فورا اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا

"ڈونٹ ٹچ می اگین اوکے۔۔۔کون سی بات منوانا

چاہتے ہیں آپ زبردستی۔۔۔؟ چلیں بتائیں۔۔۔؟"

مشل اپنے کانپتے ہاتھوں کو اسکی نظروں سے بچانے کے لیے اپنے سینے پر بازو باندھتے ہوئے سخت لہجے میں بولی تھی

"مشل میں تمہیں کبھی بھی یہاں پر ایسے زبردستی نہیں لے کر آنا چاہتا تھا۔۔۔ میں بہت پیار سے بہت سپیشل طریقے سے تم سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔مگر تم اپنی حرکتوں سے مجھے مجبور کر دیتی ہو۔۔۔ تمہیں پتہ بھی ہے کہ اس کال سینٹر کی ریپوٹیشن کتنی بری

ہے۔۔۔اپنے گھر بتا کر آئی ہو کہ یہاں انٹرویو دینے آئی ہو؟" شہریار نے وہیں کھڑے ہوئے مشل سے پوچھا تو مشل نے بیزار سی شکل بنا کر آئی رول کیا تھا

"اور دوسری بات یہ ہے کہ تمہارے گھر والے تمہیں ایسی ڈریسز پہن کر گھر باہر نکلنے ہی کیسے دیتے ہیں۔۔ کوئی تمہیں منع نہیں مکرتا کیا" شہریار نے بھی اپنے سینے پر اسی کے انداز سے ہاتھ باندھے تھے

"میرے گھر والے مجھ پر ٹرسٹ کرتے ہیں۔۔ ڈریسنگ کیسی بھی ہو انسان کا کردار مضبوط ہونا چاہیے۔۔" مشل نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے اپنے بازو سینے سے نیچے کرتے جواب دیا تھا

"تمھارے کردار کو کچھ نہیں کہہ رہا میں،لیکن مجھے اچھا نہیں لگتا کہ کوئی تمھیں ایسے دیکھے، اگر تم ایسے ہی ہٹ دھرمی دکھاتی رہی تو میں بہت برے طریقے سے پیش آؤں گا مشل"

"ہونہہ۔۔۔کون کوئی۔۔۔؟ فی الحال تو آپ ہی بہک رہے ہیں۔۔" مشل نے اپنی نظروں کی تیزی کے ساتھ اس پر طنز کا تیر چھوڑا تھا

"میں بہک رہا ہوں۔۔۔؟ تمھیں ابھی بھی لگتا ہے کہ میں بہک سکتا ہوں۔۔۔" شہریار اپنی ہلکی سی بیرڈ کو مسلتے ہوئے بولا تو مشل نے بغیر جواب دئیے آکورڈ سے ایکسپریشنز بناتے اس سے نظریں پھیر لی تھیں

"تم میرے ساتھ اس وقت میرے فلیٹ میں تنہا کھڑی ہو بدھو۔۔۔بھاگ کر کدھر جاؤ گی اگر بہک

گیا تو...؟ بہرحال...میری ایسی نیت نہیں ہے...صرف بات کرنا چاہ رہا تھا جس کا تم نے بتنگڑ بنا دیا ہے اب..." شہریار نے بازو سینے سے ہٹا کر پینٹس کی پاکٹس میں اڑیستے خود کو تھوڑا سا اس کے قریب کیا تھا

"آپ...پلیز مجھے اس وقت یہاں سے جانے دیں.." مشل اسکی کہی پہلی بات میں اٹکے ذرا سا کنفیوز ہوئی تھی

" یار میں تمہاری پلیز پلیز سن کر تنگ آ گیا ہوں۔ .. کبھی کوئی کام کا جواب بھی دے دیا کرو۔ ..

بولو میری باتیں مانو گی یا نہیں..." مشل نے وال کلاک کی طرف دیکھ کر فورا سر ہاں کی صورت میں ہلا دیا تھا وہ اس وقت صرف یہاں سے جانا چاہتی تھی

"خود کو تھوڑا کور رکھا کرو یار کچھ تو چینج لاؤ خود میں...اور میں دوبارہ تم پر کسی کی نظر برداشت نہیں کروں گا مشل.. یہ بات میں تمہیں آج آخری دفعہ کہہ رہا ہوں.. بالکل آخری دفعہ.. اور بہت ہی پیار سے آرام سے کہہ رہا ہوں.. اگر اب تم نے ایسی ڈریسنگ کی اور یہ جسم سب کی نظروں کا مرکز بنا رہا تو دوبارہ

ایسے پیار سے بات نہیں ہو گی ہمارے
درمیان...نہ ہی تمھاری کچھ سنوں گا تب
میں...پھر تم میرا کوئی اور ہی روپ دیکھو گی
مشل، جان نکال کر رکھ دوں گا تمھاری میں،
ایسا سیدھا کروں گا کہ یاد رکھو گی تم...اینڈ
آئی رئیلی مین اِٹ دِس ٹائم....." شہریار نے
اس کے قریب آتے ہوئے آخری لفظ اس کے کان
کے پاس جھک کر کہا تو مشل اس ایک لمحے کے
لیے خوف کے زیرِاثر آئی تھی

جب سے وہ فلیٹ میں آئے تھے شہریار نے

اس کو ایک پل کے لیے بھی خوف زدہ نہیں کیا تھا، اس بات کا ادراک مشل کو بھی ہو چکا تھا، فلیٹ میں آتے ہی مشل کو اپنا دل لرزتا ہوا محسوس ہوا تھا لیکن شہریار کے کسی بھی ایکٹ سے ایسا نہیں لگا تھا کہ وہ اس پر بری نظر رکھتا ہے یا اسکی نیت کچھ خراب ہے، تبھی مشل بھی اسے بے خوف ہو کر جواب دئیے جا رہی تھی ، مگر اس کے دھمکانے کے انداز نے مشل کو قدرے فریز سا کر دیا تھا

"میرے آفس میں جاب کرو گی؟" شہریار اس

کے ماتھے پر آتے پسینے کو محسوس کرتے اسکو کمفرٹیبل کرنے کی خاطر بولا تھا

"سوچ کے بتا دوں گی آپکو۔" مشل نہایت گھٹی گھٹی آواز میں بے دلی سے بولی تھی

"سچ میں بتا دو گی نہ...؟

یہ نہ ہو کہ میں انتظار کرتا ہی رہ جاؤں اور تم کہیں اور انٹرویو دینے پہنچی ہو آج کی طرح۔۔ ویسے میرا آفس یہاں

بالکل سامنے ہی ہے، جب سوچ لو گی تو بتانا

تمھیں وزٹ کرواؤں گا تمھیں۔۔۔" شہریار اسکو

کراس کر کے صوفے سے اپنا کوٹ اٹھا کر پہنتے ، مشل پر گہری نظر ڈالے کافی دھیمے سے لہجے میں بول رہا تھا،مشل نے عجیب سا محسوس کرتے اپنی شارٹ سی شرٹ کو نیچے کھینچنا شروع کر دیا تھا،شہریار کا یوں لاپرواہ سے انداز میں اپنے آس پاس گھومنا اسے اندر ہی اندر تھوڑا کنفیوز بھی کر رہا تھا...کمرے میں اسکی موجودگی کا احساس ،اسکے کمانڈنگ سے لہجے میں بولنے کا انداز اسے خود پر حاوی ہوتا محسوس ہو رہا تھا

"آجاؤ...تمہاری گاڑی ٹھیک کروانے بھجوائی تھی اس لیے یہاں ٹائم گزار رہا تھا...

اور دس الزام لگوا کر واپس جا رہا ہوں" شہریار کوٹ پہن کر لمبے لمبے قدم لیتا دروازے کی جانب بڑھ گیا تھا، مشل بھی اسکے مخاطب کرنے پر اپنے ٹرانس سے باہر آتے تیزی سے اس کے پیچھے لپکی تھی کہ شہریار نے اچانک اس کی کلائی کو کھینچ کر اسے اپنے قریب کیا اور فلیٹ کے دروازے کے ساتھ لگاتے ہوئے اس کے

گال پر جھک کر چھوٹی سی کِس کر

دی تھی

"ایک اور سہی

"کہہ کردوسرے ہاتھ سے کارڈ سوائپ کر کے شہریار نے اسکی خونخوار آنکھوں میں دیکھتے دروازہ کھول دیا

" شہریار بیٹے... تمہاری خالہ اچانک سے شازمہ کی رخصتی مانگ رہی ہیں.. تم کیا کہتے ہو اس بارے میں، تم کچھ فیصلہ کرو تو پھر میں تمہارے بابا اور دا جان سے بات کروں" سمینہ بیگم نے شہریار کے گھر آتے ہی اس سے معاملہ ڈسکس کرنا شروع کیا تھا

"کیوں ماما... طے تو یہی ہوا تھا کہ شازما کی

KZwrites

سٹڈیز کمپلیٹ ہونے کے بعد ہی رخصتی ہوگی۔۔۔"

"ہاں بیٹا مگر امانت تو انہی کی ہے نا اب جب چاہیں مانگ لیں۔۔ بغیر کسی ٹھوس وجہ کے میں انکار بھی تو نہیں کر سکتی۔۔پڑھائی تو ہوتی رہے گی۔۔"

"ٹھیک ہے ماں جی۔۔ بابا اور دادا جان سے بات کر لیں۔۔ وہ بھی اگر راضی ہیں تو ٹھیک ہے پھر بسم اللہ کرتے ہیں۔۔ ویسے بھی شازم اس کی پڑھائی کو لے کر کمپرومائز نہیں کرے گا، خود

KZwrites

بھی اس نے اپنی ڈگری اچھے گریڈز کے ساتھ مکمل کی ہے تو انشاءاللہ شازمہ کو بھی ضرور ہیلپ آؤٹ کرے گا۔۔۔سینسیبل بندہ ہے۔۔"

"اور تم نے اپنے بارے میں کیا سوچا ہے۔۔۔ساری جوانی تم نے اپنے تایا کا لوٹا ہوا بزنس سنوارنے میں ہی نکال دینی ہے۔۔۔شازمہ بھی چلی جائے گی تو میں گھر میں اکیلے کیا کروں گی۔۔"

"ماما مجھے تھوڑا وقت چاہیے ابھی۔۔"

kzwrites

" کتنا وقت چاہیے بھئ.. 27 کے ہو چلے ہو...اب کیا 30 میں جا کے کرنی ہے شادی...بری بات ہے بیٹا...ایسے ان کاموں کو لٹکانا نہیں چاہیے...میں تو شازمہ سے پہلے تمھارا کرنا چاہتی ہوں...تم حامی بھرو تو ابھی لڑکیوں کی لائن لگا دوں گی.."

KZwrites

" ماں جی آپ کو کوئی لائن لگانے کی ضرورت نہیں ہے لڑکیوں کی.." شہریار بے دھیانی میں کہہ بیٹھا تھا

"کیوں ضرورت نہیں ہے.. تمھاری نظر میں ہے

کوئی کیا...؟ آفس کی کوئی ماڈرن لڑکی تو نہیں پسند کر بیٹھے.. خبردار...پہلے ہی بتا رہی ہوں میں خود دیکھ بھال کے لڑکی لاؤں گی..کوئی تیز طرار نہ سر پر لا کر بٹھا دینا ہمارے..ایسے آفسوں میں کام کرنے والی آزاد خیال لڑکیاں مجھے نہیں پسند، نہ ہی ہمارے گھر میں سیٹ ہو سکے گی ایسی کوئی...آجاتی ہیں جابز کے بہانے لڑکے پھنسانے اور پھر اڑا کر لیجاتی ہیں ساتھ...اپنے تایا کو ہی دیکھ لو...نکاح میں ہوتے ہوئے اس چالاک کے چنگل میں پھنس گئے اور سب ختم کر گئے..." سمینہ بیگم برا سا منہ بناتے ہوئے بولیں تھیں،کچھ ہرانے تلخ لمحے نظروں سے گزرے تھے

KZwrites

"پہلی بات تو یہ ہے ماں جی

کہ آفسز میں جابز کرنے والی لڑکیاں بلکل بری نہیں ہوتیں ،پڑھ لکھ کر آتے ہیں سب ، اتنی اتنی انٹیلیجنٹ ہوتی ہیں لڑکیاں۔۔۔ایسی کوئی لوجک نہیں کہ کوئی لڑکی جاب کر رہی ہے تو اسکو ایسا کوئی ٹیگ دے دیں ہم ۔۔۔ہر آفس کے ماحول میں بھی فرق ہوتا ہے میرے آفس میں بھی بہت فی میل سٹاف ہے لیکن مینج اچھے سے کیا ہوا ہے،رسپیکٹفلی سب کام کرتے ہیں۔۔۔بہرحال وہ چھوڑیں۔۔۔

موڈ اچھا اچھا سا رکھا کریں۔۔۔

KZwrites

میں جلد ہی آپ کو اپنی پسند سے ملواؤں گا.."

" کچھ بتاؤ تو صحیح کون ہے کیا ذات ہے.. کدھر ملی تمہیں.. میری بات سنو میں نے ایک ہی ایک بہو لے کے آنی ہے.. سوچ سمجھ کر کسی لڑکی کو میرے مقابل لا کے کھڑا کرنا...مجھے پسند نہ آئی تو بات ختم سمجھنا...پتہ نہیں کیسے چکر چلا لیتی ہیں باہر و باہر...پتہ ہے مجھے انکا.." سمینہ بیگم بیٹے کی پسند سن کر ذرا خوش نہیں ہوئی تھیں

kzwrites

"ماں جی وہ کیوں آپ کے یا کسی کے مقابل آئے گی۔۔۔ابھی تو میں نے آپ کو صرف بتایا ہی ہے اور آپ ناراض بھی ہونے لگ گئی ہیں۔۔۔اگر ایسے کریں گی تو پھر میں کنوارہ ہی مروں گا۔۔" شہریار شرارت سے بولا

kzwrites

"اچھا تو بات یہاں تک آ پہنچی ہے۔۔۔ پتہ نہیں کیا ہو گیا آج کل کے لڑکے لڑکیوں کو۔۔ ہمارے تو ماں باپ جہاں ہماری گرہ بچپن میں باندھ دیتے ہم تو ساری زندگی اس کے علاوہ دائیں بائیں دیکھتے بھی نہیں تھے۔۔۔پھر یا قسمت یا نصیب جو حصے میں آجائے۔۔۔میں تمہیں پہلے ہی بتا

رہی ہوں یہ ضدی پن میرے سامنے نہیں چلے گا...مجھے اگر وہ بھائے گی تو میں ہاں کروں گی ورنہ بس بات ختم ..."

"تو ماما میری بھی گرہ بچپن میں ہی باندھ دینی تھی

نا.. خود ہی آپ نے مجھے آزاد چھوڑا ہوا تھا.. پریشان نہ ہو آپ میری

پسند سے مایوس نہیں ہوں گی..." شہریار نے ماں کے گلے میں بازو ڈالتے ہوئے لاڈ سے کہا تھا، ذہن میں مشل کا بات بات پر آنکھیں گھمانا یاد آیا تو چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی

kzwrites

"آپ پلیز چیک کریں گے میرے گھر کی کیز آپ کی گاڑی میں تو نہیں رہ گئیں۔۔" مشل نے اپنے کمرے میں آ کر شہریار کو وائس میسج بھیجا تو شہریار کے چہرے پر شرارت چمک اٹھی تھی

"صبح چیک کروں گا ابھی تو میں بہت تھکا ہوا ہوں، تم نے جاب کے بارے میں کیا سوچا۔۔"
شہریار نے فورا وائس نوٹ کیا تھا

Kzwrites

"ابھی میں نے کچھ نہیں سوچا کسی بھی بارے میں، ٹینشن ہو رہی ہے میرے گھر کی کیز گم ہو گئی اور آپ کو اپنی پڑی ہوئی ہے.." مشل نے جل بھن کر آڈیو میسج بھیجا تھا

"اچھا بات سنو پریشان نہیں ہو.. مجھے دوسرا کیز کا سیٹ دو میں تمہیں ڈپلیکیٹ بنوا دیتا ہوں.."

"کوئی ضرورت نہیں، وہ میں خود بھی بنوا سکتی ہوں پہلے ہی آپ نے گاڑی ٹھیک کروا کر

KZwrites

مجھے شرمندہ کر دیا ہے...میں نے آپکے نقصان والے پیسے ارینج کرنے تھے ابھی اور آپ نے الٹا میرا کام کروا دیا..."

"شرمندہ ہونے سے بہتر ہے کہ تم گاڑی ٹھیک سے چلانا سیکھ لو اور جب ڈپلیکیٹ کیز بنوانے جاؤ گی تو تھوڑی سی اپنے لیے ڈھنگ کی شاپنگ بھی کر لینا.. میرے خیال میں تمھارے سب کپڑے تمہیں کافی چھوٹے ہو گئے ہیں..." شہریار نے ہنستے ہوئے کہا تو مشل کا چہرہ غصے کی خدت سے سرخ پڑ گیا تھا

Kzwrites

"میری بات سنیں آپ فضول میں میرے ساتھ بیڑ نہ ڈالیں۔۔ آج آپ نے پہلے ہی میرا دماغ بہت خراب کیا ہے۔۔ آپ کی وجہ سے ایک تو میں وہاں پر انٹرویو نہیں دے سکی دوسرا میری چابیاں گم گئی ہیں اور تیسرا آپ مجھے زبردستی اپنے فلیٹ پر بھی لے

گئے تھے۔۔۔آپ کی دوسری بدتمیزیوں کی بھی کوئی حد نہیں ہے۔۔۔۔ پہلے آپ اپنی حرکتوں پر توجہ دیں خود کو ٹھیک کریں، اس کے بعد میرے کپڑوں کو ٹھیک کرنے پر آئیے گا۔۔۔سمجھے آپ۔پ۔پ۔۔"

KZwrites

" ایک منٹ...ایک منٹ...دوسری بدتمیزیاں کون سی..." شہریار اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے کھل کر ہنسا تھا

" آپ نے اگر آئندہ اپنی لمٹ کراس کی نا تو میرا ہاتھ اٹھ جائے گا...اینڈ آئی رئیلی مین اِٹ..." مشل اسی کے لفظ دوہراتے تپتے ہوئے میسج ریکارڈ کر رہی تھی

"دو دفعہ اپنے لمٹ کراس کر چکا ہوں...تو ہاتھ اٹھایا کیوں نہیں...اندر ہی اندر خوش تو نہیں ہو رہی ہوتی کہ اتنا ہینڈسم لڑکا تم پہ مر مٹا

Kzwrites

ہے" شہریار اس کو مزید تنگ کرنے لگا تھا

"ہیلو کدھر گئی.. بولو نا.." ریپلائی نہ آنے پر شہریار نے دوبارہ ایک وائس میسج بھیجا تھا جس کے ریپلائے میں مشل نے اس کو 👊 بنا کر بھیج دیا تھا

KZwrites

"شازم آپ نے اتنی جلدی شادی کی بات کیوں کر دی ہے.. میں ابھی پڑھنا چاہتی ہوں میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی" شازمہ نے ماں سے رخصتی کا ذکر سنتے ہی فورا شازم کو کال کی تھی

KZwrites

"میری جان یہ فیصلہ میں نے کل ہی کر لیا تھا جب تمہیں اس سیکسی اٹائر میں دیکھا تھا میں مزید انتظار نہیں کر سکتا اب..ویسے بھی صرف رخصتی ہی ہونی ہے شادی تو ہماری کب کی ہو چکی ہے..."

"مگر مجھے ابھی شادی نہیں کرنی نا۔۔ آپ پلیز میری بات کو سمجھیں۔۔" شازمہ روہانسی ہوئی تھی

"میں کل صبح تمھیں لینے کے لیے آؤں گا۔۔ کالج سے ہاف ڈے لے لینا۔۔۔مل کر بات کریں گے۔۔۔"

"آپ کیوں مجھے لینے کے لیے آئیں گے۔۔۔میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی۔۔" شازمہ گھبرائی تھی

kzwrites

"میں تمہارا شوہر ہوں اور شوہر ہونے کے حق
سے میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ کل تم میرے
ساتھ چلو گی.. میں شادی سے پہلے ایک دفعہ
تم سے ملنا چاہتا ہوں.. تمہارے گھر میں ہمیں
کبھی موقع نہیں ملتا کھل کے بات تک کرنے کا..
اتنا سخت ماحول بنایا ہوا ہے تم لوگوں نے
گھر کا..اوپر سے ہر وقت چادر میں لپٹی ہوئی
نظر آتی ہو، یہ بڑے بڑے چولے پہنے مجھے ب
الکل نہیں بھاتی تھی تم..تبھی تو کبھی میں نے
رخصتی کی بات بھی نہیں کی تھی خاص...
میں تمہیں جی بھر کے دیکھنا چاہتا ہوں
یار....رات سے دماغ پر چھایا ہوا ہے تمھارا

KZwrites

جسم... کل 11 بجے

میں تمہارے کالج کے باہر کھڑا ہوں گا اور اگر تم نہ آئی نا تو تمہیں اس کا خمیازا

بھگتنا پڑے گا سمجھی...میں بات بھی کرنا بند کر دوں گا تم سے...پھر بیٹھی رہنا گھر ہی اپنے...کل 11 بجے...بائے..." اپنا حکم سنا کر شازم نے کال کاٹ دی تھی جبکہ شازمہ کی حالت اسکی عجیب سی باتوں پر بری ہونے لگی تھی... ساری رات شازمہ نے خوف میں ہی گزاری کہ صبح کیسے وہ اس کے ساتھ جائے گی

Kzwrites

مشل کالج کے لیے ریڈی ہو رہی تھی کہ شہریار کی کال آگئی جو جلدی سے مشل نے پک کر لی تھی "دیکھیں مجھے کالج میں فون یوز کرنا بالکل الاؤ نہیں ہے اس لیے پلیز آج میرے کالج کے باہر مت آئیے گا میں آپ سے گھر آ کے بات کروں گی" کال ریسیو کرتے ہی مشل نے ایک سانس میں ہی کہہ دیا تھا

kzwrites

"اچھا بابا نہیں آؤں گا کالج لیکن گھر آتے ہی خود ہی مجھ سے رابطہ کر لینا ورنہ گھر ضرور

آ جاؤں گا...صرف ایک بار تحمل سے بات کر کو مجھ سے یار..." شہریار بھی فورا بولا تھا لیکن اسی لمحےکال کٹنے پر سر کو ہلکی سی جنبش دیتے خود بھی آفس جانے کے لیے تیار ہونے لگا تھا

بھا تو وہ اس کے دل کو وہ پہلی ہی نظر میں گئی

تھی لیکن ہر ملاقات کے بعد وہ

پہلے سے بھی زیادہ اس کے دل میں گھر کرتی جا رہی تھی ،اس کا موڈ ہر وقت اچھا رہنے لگا تھا...دھیان ہر وقت موبائل میں ہی رہتا

KZwrites

تھا۔۔اس نے کبھی اپنے ٹین ایج میں بھی ایسے فون یوز نہیں کیا تھا جیسے اب کرنے لگا تھا۔۔۔رومینٹک گانے سننے لگا تھا۔۔

گنگنانے لگا تھا۔۔۔ضرورت سے زیادہ ہی مسکرانے بھی لگا تھا

KZwrites

" باہر کھڑا ہوں۔۔۔۔پانچ منٹ کے اندر تم مجھے باہر نظر آؤ" شازمہ کے فون پر شازم کا وائس نوٹ آیا تھا

وہ اپنی بڑی سی چادر کو سنبھالتے ہوئے
پرنسپل کے آفس گئی اور ہاف لیو کی
ایپلیکیشن دے کر باہر آئی تو شازم کے چہرے پہ
مسکراہٹ پھیل گئی تھی

Kzwrites

"بڑی فرمانبردار ہو تم تو بھئی...اچھی بیوی
ایسے ہی ہوتی ہے گڈ گرل..." شازم نے اس کی
طرف کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا تھا

"آپ مجھے کہاں لے جا رہے ہیں.. ایک بجے سے
پہلے پہلے مجھے واپس کالج اتار دیجیے گا.."

شازمہ بہت زیادہ گھبرا رہی تھی وہ پہلی بار ایسے اس سے ملنے کے لیے آئی تھی،چادر کو بار بار چہرے پر درست کرتے ہوئے اپنی کنفیوژن چھپانے کی کوشش کر رہی تھی

"چہرہ کیوں چھپا رہی ہو یار ..جتنا بڑا تم نے ٹینٹ تم نے اوڑھا ہوا ہے میں تو کیا کوئی بھی تمھیں نہیں پہچانے گا.." شازم نے اس کا ہاتھ چادر سے ہٹا کر اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے تھام کر اپنی ٹانگ پر رکھا تو شازمہ کا دل تیز تیز دھڑکنے لگا تھا

KZwrites

"آپ کو میری چادر سے کیا مسئلہ ہے.." شازمہ ڈرتے ڈرتے بولی تھی

"زہر لگتی ہے مجھے تمہاری یہ چادر اور کیا مسئلہ ہو گا... ہمیشہ خود پہ چڑھائے رکھتی ہو...کہیں سے نہیں لگتا کہ تم شہر کے سب سے بڑے کالج میں پڑھتی ہو...نہ ہی تمہیں کوئی ڈریسنگ سینس ہے اور نہ ہی تم میں کوئی کانفیڈنس ہے...یو آر زیرو ایٹ ایوری تھنگ...تمہارے ساتھ جو لڑکیاں اور نکل رہی تھی ان کی ڈریسنگ چیک کی تھی...؟ شکلیں جیسی بھی تھی لیکن ایک سے بڑھ کر ایک

Kzwrites

سیکسی لگ رہی تھی۔۔۔اور جتنی تم خوبصورت ہو اس حساب سے تم ان سب سے کہیں زیادہ ہاٹ لگ سکتی ہو۔۔۔خیر شادی کے بعد مجھے ہی محنت کرنی پڑے گی تم پر۔۔۔جیسا تمہارے گھر کا ماحول ہے تم بھی کیا ہی کر سکتی ہو۔۔۔" شازم مسلسل بولتا جا رہا تھا اور اس کی باتیں شازمہ کے دل پر بری طرح وار کر رہی تھیں

"اگر آپ کو میری ہر چیز اتنی ہی بری لگتی ہے۔۔۔ تو آپ نے کیوں مجھے ملنے کے لیے بلایا ہے۔۔۔" شازمہ روہانسی ہوئ تھی

kzwrites

"کیونکہ تم میری بیوی ہو تم پہ حق رکھتا ہوں۔۔۔ اور تمہیں اپنی مرضی کے مطابق بھی ڈھال لوں گا۔۔۔ خوبصورتی میں

تو تم بالکل بھی کم نہیں ہو۔ اور یہ چیز ہی تو اصل میں اٹریکٹ کرتی ہے۔۔۔باقی چھوٹی موٹی خامیوں کو تو اگنور کیا ہی جا سکتا ہے۔۔آئی ول مینج۔۔۔" شازم اپنی باتوں سے شازمہ کا دل مسلسل دکھا رہا تھا، دس منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ اس کو لے کر ایک ہوٹل میں آگیا تھا

"شازم پلیز۔۔ میں اندر نہیں جانا چاہتی۔۔۔"

kzwrites

شازمہ پہ عجیب کپکپی سی طاری ہونے لگی تھی

"منہ بند کرو یار اور چپ کر کے مجھے فالو کرو...ایک تو تم لڑکیوں کی یہ عادت بہت بری ہوتی ہے آ جاتی ہو پہلے اور بعد میں نخرے کرنا شروع کر دیتی ہو..."شازم اس کو لے کر ہوٹل کے ایک کمرے میں آگیا تھا

KZwrites

کمرے میں آتے ہی شازم نے دروازے کو لاک کیا اور اپنی جیکٹ اتار کر صوفے پہ پھینک دی تھی... شازمہ ابھی تک اپنی چادر کو

مضبوطی سے تھامے دروازے کے ساتھ لگی کھڑی تھی...شازم کی باتیں اسکی چال ڈھال بلکل ہی الگ لگ رہی تھی کیونکہ گھر میں سب کے سامنے اس کا بات کرنے کا انداز بالکل الگ سا بلکہ رسپیکٹ فل ہوتا تھا

KZwrites

"آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں..میں" ابھی شازمہ کے الفاظ منہ میں ہی تھے کہ شازم نے اس کے قریب آتے ہوئے اس کے چہرے کو انتہائی زور سے دبوچ کر اس کے نرم سے ہونٹوں کو اپنے لبوں میں بری طرح لاک کر لیا

تھا اور وحشیانہ طریقے سے اس پر ٹوٹ پڑا تھا۔۔۔دوسرے ہاتھ کا استعمال کرتے ہوئے چادر کو اس کے سر سے کھینچ کر اتار دیا تو شازمہ کے سلکی بال دوپٹے کے کھنچنے سے عجیب سے میسی ہو گئے تھے۔۔۔ آنکھوں سے آنسو دکھ اور تکلیف کی شدت سے بہنے لگے تھے۔۔۔اس کے کسی بھی انداز میں پیار کی کوئی بھی رمک محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

KZwrites

"اس لیے لایا تھا۔۔۔" اس کے ہونٹوں کو اچھی طرح نچوڑنے کے بعد ،اسکی مزاحمت اور آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو دیکھ کر شازم نے

اسکو خود سے آزادی بخشی تھی

"تم بہت خوبصورت ہو یار ... اور خوبصورتی میری کمزوری ہے...تمہارے لیے کچھ لایا ہوا ہوں... یہ لو..." شازم نے اس کی چادر کو ایک طرف پھینکتے اس کو بیڈ پر پڑا ایک پیپر بیگ پکڑایا تھا جو شاید ان کے یہاں پر آنے سے پہلے ہی وہاں پڑا تھا

"یہ کیا ہے..." شازمہ نے سہمی نگاہوں سے اس کو دیکھا کر پیپت بیگ تھاما تھا

Kzwrites

"جاؤ اسے پہن کر آؤ... اور اتنا سہمی ہوئی کیوں ہو میری جان... تمہارا شوہر ہوں کوئی غیر نہیں...جاؤ پہن کر آؤ...اج ہم دونوں مل کر تمہاری خوبصورتی کو پہلی دفعہ دیکھیں گے..." شازم نے اس کے قریب آ کر اس کے چہرے پر جھولتی لٹ ہٹائی تھی...اس کے الجھے ہوئے بال روئی آنکھیں معصوم سے چہرے کو مزید معصوم بنا رہے تھے

"آپ میرے شوہر ہیں مگر میں نے آپ کو ابھی اپنے اوپر کوئی ایسا حق نہیں دیا...میں تیار نہیں ہوں ابھی اس سب کے لیے...اچانک کیا ہو

KZwrites

گیا آپ کو۔۔۔اس دن بھی آپ بغیر پوچھے میرے کمرے میں آ گئے تھے۔۔۔ اور آج بھی آپ میرے ساتھ زبردستی کر رہے ہیں۔۔۔" شازمہ پیپر بیگ تھامے اس کے اندر موجود باکس پر بنی تصویر کو ایک نظر دیکھتے ہوئے آنکھوں میں بے پناہ خوف لیے بولی تھی

KZwrites

"مجھے انکار کر رہی ہو۔۔ سوچ لو۔۔ آنا تو تمہیں میرے پاس ہی ہے۔۔۔یہ نہ ہو تب اس بات کا بدلہ تمہارے اسی جسم پر نقش کر دوں۔۔۔" شازم اس کو دیوار سے لگائے اس کے ارد گرد اپنے ہاتھ جما کر وارننگ والے انداز میں بولا تھا

"تب کی تب دیکھی جائے گی ابھی مجھے آپ واپس چھوڑ کر آئیں میں یہاں ایک منٹ نہیں رکوں گی۔۔" کہہ کر شازمہ نے بیگ پھینک دیا تھا اور اس کا بازو پیچھے کرتے ہوئے ہٹنے لگی تھی کہ شازم نے اس کا بازو سختی سے کھینچ کر واپس اس کو اپنے سامنے کر لیا تھا، آنکھوں میں خون سا اتر آیا تھا

"خود پہن کر آؤ گی یا میں پہناؤں۔۔۔صرف تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ اپنی حد پار نہیں کروں گا آئی پرامس۔۔۔صرف تمھاری خوبصورتی

KZwrites

اندر سے دیکھنی ہے..." شازم نے اسکی قمیض

کے اوپر سے اسکے سینے کو بے دردی سے چھوا

تو اسکی حرکت پر شازمہ کی سانسیں اٹک گئی

تھیں

"میں نہیں پہن سکتی... پلیز مجھے مجبور نہ

کریں... پیچھے ہٹیں..." شازمہ نے اس کے سینے

پہ ہاتھ رکھتے

ہوئے اسے پیچھے کی جانب دھکا دیا تھا

"کیا سمجھ رہی ہو اپنے آپ کو..کہ مس ورلڈ

ہو.. مجھے نہ کرنے کی دوبارہ کبھی جرات نہ

Kzwrites

کرنا..تم پر تم سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں..
اور اپنے حق کو استعمال کرنا بھی اچھی طرح
جانتا ہوں...دو منٹ میں اوقات یاد کروا دوں گا
پھر روتی رہنا بیٹھ کر..." شازم نے اس کے
بالوں کو کھینچ کر اپنی مٹھی میں دبوچتے
ہوئے غرانے والے انداز میں کہا تھا

KZwrites

"کیا کر رہے ہیں آپ ...چھوڑیں میرے بالوں کو...
مجھے درد ہو رہا ہے.. وحشی ہیں آپ تو.و.و
...پلیز مجھے جانے دیں...یہ سب ٹھیک نہیں ہے
پلیز.ز.ز." شازمہ بری طرح رونے لگی تو
شازم اسکو چھوڑ کر اپنے بالوں میں ہے

چینی سے ہاتھ پھیرنے لگا تھا

"کیا دبو لڑکی میرے گلے ڈال دی ہے یارررر۔۔۔تم کوئی پاگل واگل تو نہیں ہو۔۔۔لڑکی اپنے بوائے فرینڈز کے ساتھ فزیکل ہو جاتی ہیں تم اپنے ہسبنڈ کے ساتھ نخرے کر رہی ہو۔۔۔یہ جان کر نیک بننے کی ایکٹنگ کر رہی ہو۔۔۔؟ سارا دن میسج پر دماغ کھاتی رہتی ہو میرا۔۔۔۔یہ کھایا، وہاں گئی،اب سوئی تب جاگی۔۔۔ساری بکواس سنتا ہوں نا تمہاری۔۔۔اب میری مرضی کے ایکٹ کرنے کا وقت آیا تو تماشہ شروع کر دیا ہے۔۔۔تمہارے جیسی بونگی لڑکی کو تو میں منہ نہ لگاؤں۔۔۔اپنی پرسنالٹی دیکھو اور مجھے

kzwrites

دیکھو..."

"آپ کو اگر میں پسند نہیں ہوں.. میری سوچ آپ کے مطابق نہیں ہے تو آپ مجھے چھوڑ دیں.." شازمہ سے اس کی توہین آمیز باتیں مزید نہیں سہی جا رہی تھیں

KZwrites

"چھوڑ دوں... یعنی طلاق دے دوں.. یہ بے غیرتی تمھارے خاندان کے مرد ہی کرتے ہیں ہم نہیں.. جیسی بھی ہو مرتے دم تک میری ہی رہو گی.. اگر مجھے کوئی اور پسند آ گئی تو دوسری شادی کر لوں گا لیکن تمہیں پھر بھی نہیں

چھوڑوں گا۔۔۔ جس طرح تمہارے گھٹیا چاچو نے میری ماں کو۔۔۔خیر۔۔۔ یہ تو میری ماں کا اتنا بڑا دل ہے کہ تمہیں بچپن میں ہی اپنی بہو بنا لیا اور خاندان کی روایت کو مرنے نہیں دیا ورنہ تم لوگوں کی ٹکے کی اوقات نہیں میری نظر میں۔۔" شازم نے آخری بات کرتے پھر سے بے دردی سے اس کا جبڑہ دبوچا تھا

KZwrites

" آپ مجھے پسند نہیں کرتے تو کیسے۔۔کیسے ہم۔۔۔۔" شازمہ کا دل بری طرح ٹوٹ رہا تھا کیونکہ وہ تو بچپن سے صرف اسی کے خواب دیکھتی آئی تھی،اسے پسند کرتی تھی اور وہ

ابھی سے دوسری شادی کی بات کر رہا تھا

"ایسی بھی بات نہیں ہے اب کہ پسند نہیں کرتا۔۔ بس تمہیں میری مرضی کے مطابق خود کو ڈھالنا ہوگا۔۔ اور یہ کوئی غلط بات بھی نہیں ہے۔۔ مرد کا حق ہوتا ہے کہ اس کی عورت اس کی مرضی کے مطابق سجے سنورے۔۔گروم کرو خود کو تھوڑا۔۔اتنا ڈھک چھپ کر نہ رہا کرو۔۔سارا موڈ خراب کر دیا۔۔۔چلو پہنو یہ۔۔اور شکل گم کرو۔۔۔"شازم نے چہرہ چھوڑ کر اسکی چادر اسے واپس کر کے باہر تو لے آیا تھا مگر شازمہ کا دل اسکی کہی باتوں سے کرچی کرچی

Kzwrites

ہو گیا تھا

"کہاں مصروف ہو یار شام کے پانچ بج رہے ہیں
تمھیں کہا بھی تھا کہ خود رابطہ کر لینا،میں
میسج یا کول کرتا ہوں اس کا بھی رسپانس
ہوں نہیں دیتی تو ایٹ لیسٹ خود سے ہی بات
کر لو۔۔۔" شہریار نے وال کلاک کی طرف دیکھتے
وائس ناٹ بھیجا تھا

" آئی ایم ایٹ جِم ، وِل ٹاک یو لیٹر" مشل کا

kzwrites

وائس میسج آیا تھا

"کہاں ہے تمہارا جم، بتاؤ میں ابھی آتا ہوں"
شہریار اس کے جم میں ہونے کا سن کر حیران ہوا تھا

KZwrites

"یہ فی میلز کی ٹائمنگ ہے آپ نہیں آسکتے اور ویسے بھی آپ کو کیوں بتاؤں گی کہ میں کہاں آتی ہوں جم"مشل نے وائس میسج بھیجا تھا، اس کی آواز سے صاف پتہ لگ رہا تھا کہ وہ ٹریڈ مل پر بھاگ رہی ہے

"اچھا یار اور کتنا انتظار کرواؤ گی...؟ زیادری کر رہی ہو اب... میں نے تم سے بات کرنی ہے ضروری..."شہریار نے وائس میسج بھیجا تھا لیکن اگلے 15 10 منٹ تک اس

کو رسپانس نہیں آیا تھا...کافی انتظار کے بعد چھ بجے کے قریب اس نے مشل کو پھر کال کی تھی

KZwrites

"جی مسٹر شہریار... بولیں کیا ضروری بات کرنی ہے آپ نے.." مشل نے کال اٹھاتے ہی کہا تھا

"زہے نصیب... اچھی پروگریس ہے.. ابھی

میرا نام یاد ہوا ہے آہستہ آہستہ میں بھی یاد ہونے لگوں گا..." شہریار کے لہجے میں شرارت امڈی تھی

"جی نہیں.. ایسی بھی کوئی بات نہیں..دائیں بائیں کی باتوں میں ٹائم ضائع نہ کیا کریں مجھے پوائنٹ کی بات بتائیں آپ نے کیوں کال کی ہے...کیا بات کرنی ہے...؟ یا وہی چیپ لوز ٹاک کرنی ہے جو ہمیشہ کرتے ہیں...؟" مشل تپ کر بولی

"کوئی لوز ٹاک نہیں کرتا میں،بہت بڑھا چڑھا کر

Kzwrites

بات کو پریزینٹ کرتی ہو تم...خیر میں پوچھنا یہ چاہ رہا تھا کہ تمہیں اچانک جاب کی ضرورت کیوں پڑ گئی، اور وہ بھی کال سینٹر میں...؟ " شہریار نے اسکی سخت باتوں پر بھی لہجہ نارمل رکھتے ہی پوچھا تھا

"ضروری نہیں کہ انسان جاب ضرورت کے لیے ہی کرے..

مجھے خود کو ایکٹو رکھنا اچھا لگتا ہے...

مجھے لگتا ہے کہ میں ملٹی ٹاسکنگ میں اچھی ہوں...تو بس اسی لیے...اب ایف ایس سی کرتے ہوئے میں کال سینٹر میں ہی جاب کر سکتی

KZwrites

ہوں کوئی کمپنی مجھے ایز آ مینجر تو ہائر نہیں کرے گی نا۔۔۔" مشل سنجیدگی سے بولی

"تم میرا آفس جوائن کر لو۔۔۔ ایسے مجھے بھی تسلی رہے گی۔۔ ٹو بی آنسٹ کال سینٹرز کا ماحول مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا۔۔۔نہ وہاں کی ٹائمنگز سوٹیبل ہوتی ہیں۔۔۔ میرے آفس میں تم بالکل سیف فیل کرو گی آئی اشیور یو۔۔۔"

"آپ کے ہوتے ہوئے میں بالکل سیف فیل نہیں کر

KZwrites

سکتی۔۔ آپ کا جب دل چاہے گا میرا بازو کھینچیں گے اور مجھے کہیں بھی لے جائیں گے۔۔۔"

"ہا ہا ہا۔۔۔" شہریار اس کا شکوہ سن کر دل کھول کر ہنسا تھا

KZwrites

"ہنسنے کی ضرورت نہیں ہے میں آپ کے آفس بالکل جاب نہیں کروں گی۔۔۔اینڈ دیٹس فائنل،آئی ڈونٹ نیڈ سم ون ٹو ڈکٹیٹ می۔۔۔"

"اچھا اچھا...اور جو تم نے ملنے کا وعدہ کیا ہوا ہے وہ...؟" شہریار اسکے لہجے سے مخظوظ ہوتے اس کو یاد کرواتے ہوئے بولا تھا

" ایک منٹ...میں نے کب آپ سے وعدہ کیا...؟" مشل چلائی تھی

KZwrites

"یار تم نے خود ہی کہا تھا کہ تمھیں دو سے تین دن کا وقت چاہیے.. اب یہ ڈرامے بازی نہیں کرو.. تم میری نرمی کا فائدہ اٹھا رہی ہو..." شہریار مصنوعی غصے سے بولا

"میں آپ سے فلیٹ پر بالکل نہیں ملوں گی"

"یار تم ملنے کی حامی تو بھرو جہاں کہو گی وہاں مل لیں گے سلی گرل.."

"مگر میں آپ پہ ٹرسٹ کیسے کر سکتی ہوں کہ آپ بعد میں کہیں اور نہیں لے جائیں گے.."

kzwrites

"مشل میں نے تمہیں جب پہلی بار دیکھا تھا نا، میں تم سے اس ہی لمحے محبت کر بیٹھا تھا، اس کے بعد اب تک جتنی دفعہ بھی ملا ہوں،

پہلے سے زیادہ محبت کا احساس ہونے لگا ہے،
میں تمہیں خود سے محبت کرنے پر مجبور نہیں
کروں گا لیکن تم مجھ پہ بھروسہ ضرور کر
سکتی ہو.. میں نے کل بھی کوئی تمہیں سٹالک
نہیں کیا.. تم حادثاتی طور پر مجھے ملی ہو..
مگر تم سے مل کے ایسا لگتا ہے کہ جیسے ہمارا
ملنا مقرر تھا...مشل آئی رئیلی لو یو..میں خود
پہلی بار اس احساس سے گزر رہا ہوں.. میں نے
اپنی ساری زندگی بہت احتیاط سے گزاری ہے،
مشل تم مجھ پہ آنکھیں بند کر کے بھروسہ
کر سکتی ہو، آئی پرامس میں تمہارے
بھروسے کو کبھی نہیں توڑوں گا...میری
انٹینشنز تمھیں لے کر بہت کلئیر ہیں یار کچھ

KZwrites

بھی غلط نہیں ہے میرے دماغ میں۔۔۔تم مل کر، میری بات سن کر مجھے اوکے کرو تو بات آگے ہی بڑھاؤں گا۔۔۔۔سن رہی ہو نا مشل۔۔۔تم سے بات کر رہا ہوں۔۔۔" شہریار نے بات کرتے کرتے اسے مخاطب کیا تو اچانک مشل ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی

KZwrites

"جی۔۔جی۔۔۔سن رہی ہوں۔۔۔" مشل کو اس کے لہجے میں سچائی محسوس ہو رہی تھی

" کچھ کہو گی نہیں مشل۔۔" شہریار کا لہجہ بلکل دھیما سا بھاری سا ہو گیا تھا

"ن۔۔نہیں۔۔۔" مشل کنفیوز ہونے لگی تھی

"اچھا کال نہ کٹ کرنا ابھی۔۔میری بات سنو۔۔" شہریار اسکی آواز کی لرزش محسوس کرتے عجلت میں بولا تھا

KZwrites

"بولیں"

"ملو گی کب مجھ سے۔۔۔"شہریار نے پھر سے پوچھا تھا

" کبھی بھی نہیں..." کھنکتے سے لہجے اور ٹیزنگ انداز میں کہہ کر مشل نے مسکراتے ہوئے کال کاٹ دی تھی جبکہ شہریار بھی اپنے فون کو دیکھ کر مسکرانے لگا تھا

KZwrites

" اگلے ماہ کی 10 تاریخ رکھ لیتے ہیں،آپ کیا کہتے ہیں..." عالم شاہ والد سے گویا ہوئے تھے

"بہت بہترین رہے گا بیٹا... بیٹی کے فرض سے جتنا جلدی سبک دوش ہو جائیں اتنا ہی اچھا رہتا ہے بیٹیاں اپنے گھر کو سدھار جایں تو ماں باپ کو اور کیا چاہیے... بس ایک اور بیٹی کا

خیال بھی دل میں اٹک سا گیا ہے.. جس کو دیکھا نہیں ہے جانتا نہیں ہوں.. لیکن ہے تو میرا خون ہی نہ وہ بھی...عالم تم کیوں نہیں ایک قدم بڑھا کر صلح کر لیتے ہیں... بھائی سے بے شک نہ ملو لیکن بھتیجی سے تو منہ نہ موڑو...ہماری عزت ہے وہ... دیکھا جائے تو میری پوتی کا شہریار پر حق بنتا ہے شروع سے...ان دونوں کا ہی جوڑ بنتا ہے..." کمال شاہ نے کافی عرصے سے دل میں رکھی ہوئی بات آج بیٹے سے کہی تھی

"بابا سائیں..سمینہ تو کبھی نہیں مانے گی اور

نہ ہی شہریار مانے گا۔۔سمینہ اس بچی کو کبھی قمبول نہیں کرے گی۔۔۔ اس معاملےکو فی الحال دبا ہی رہنے دیں تو بہتر ہے۔۔۔شازمہ کی رخصتی ہو جائے پھر کچھ سوچتے ہیں" عالم شاہ نے بھی نظریں چراتے صاف انکار کر دیا تھا

"اور۔۔دوسری بات یہ کہ جب سے وہ پاکستان آیا اس نے ایک دفعہ بھی آ کر اپ سے ملاقات کی ہے۔۔؟ کیا اس نے اپنے کسی رویے کی معافی مانگی ہے۔۔؟ ہم سے نہ سہی،آپ سے تو رابطہ کر سکتا تھا نہ۔۔۔ بابا سائیں بہتر ہوگا کہ آپ بھی اس کا خیال اپنے دل سے نکال دیں۔۔۔خود کو

کیوں اسکی یاد میں گھول رہے ہیں...جانے دیں اس معاملے جو بس...." عالم شاہ باپ کو خاموش دیکھ کر مزید بولے تھے

"باتیں جتنی مرضی دائیں بائیں کر لو.. صفدر کی بیٹی کا حق شہریار ہی بنتا ہے.. یہ ہمارے خاندان کی روایت بھی ہے مت بھولو... بہرحال.. شازما کی رخصتی ہو لے پھر اس بارے میں ڈسکس کرتے ہیں" کمال شاہ بھی حسبِ عادت سختی سے بولے تھے...گھر کے ہر فرد پر انکا رعب قائم تھا اور شہریار تو حد سے زیادہ انکا فرمانبردار ہو گیا تھا جب سے وہ

اپنے بیٹے کی جدائی کے غم میں کمزور ہونے لگے تھے۔۔۔شہریار انکے چھوٹے سے چھوٹے حکم کو بھی سر آنکھوں پر رکھ کر انکے دل سے اپنے تایا کی نافرمانیوں کا غم نکالنے کی کوشش کرتا تھا،انکا رعب دبدبہ خود قائم رکھتا تھا

"جی بہتر۔۔بابا سائیں۔۔۔" عالم شاہ نے بھی اب۔ اپ کے سامنے بات کو بڑھانا مناسب نہیں سمجھا تھا۔۔۔باہر کھڑی سمینہ بیگم ان دونوں کے بیچ ہونے والی ساری گفتگو بخوبی سن کر سیخ پا ہو چکی تھیں

شہریار آفس سے آتے ہی فریش ہونے کے لیے چلا گیا تھا۔۔آج وہ افیشلی پہلی بار مشل سے ملنے جا رہا تھا۔۔۔خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا ، ہونٹوں کو گول کیے مسلسل سیٹی بجا رہا تھا۔۔وائٹ ڈریس شرٹ پہن کے اوپر ڈارک بلیو ویسٹ کوٹ بھی پہن لیا تھا۔۔۔بالوں کو سلیقے سے سنوار کے سیٹنگ سپرے لگا کر ہاتھ میں خوبصورت قیمتی گھڑی پہن لی تھی ، شرٹ کے کالر کو سیٹ کرتے بار بار شیشے میں خود کو دیکھ کر اپنی تیاری کو فائنل کرتے مسلسل کچھ نہ کچھ گنگنا رہا تھا۔۔۔دل میں عجیب سی

خوشی کی لہر دوڑ رہی تھی،پاؤں زمین پر ٹک ہی نہیں رہے تھے،کمرے میں جہاں سے وہاں چکر لگاتے کوٹ پہن کر اب جوتے سیلیکٹ کرنے لگا تھا...کافی لمبی تیاری کے بعد گھر سے نکل کر اب راستے میں اس نے خوبصورت سا پھولوں کا ایک بکے خریدا اور سیدھا مشل کے بتائے ہوئے ریسٹورنٹ پہنچ گیا تھا... جہاں اس نے پہلے سے ہی ایک ٹیبل ریزرو کروائی ہوئی تھی... یہ ریسٹورنٹ مشل کے جم کے بالکل پاس تھا..

شہریار کو وہاں بیٹھے دس منٹ ہو چکے تھے...بہت بخث اور منتوں کےبعد دونوں کے درمیان 5 بجے کا وقت مقرر ہوا تھا لیکن وہ

آدھا گھنٹہ پہلے ہی آ کر بیٹھ گیا تھا... جب زیادہ انتظار نہ ہوا تو مشل کو کال ملا دی تھی

"کب تک آئیں گی آپ...کب سے ویٹ کر رہا ہوں.." شہریار کا لہجہ ایکسائٹمنٹ سے بھرا ہوا تھا

"بس نکل رہی ہوں جم سے.. دو منٹ میں آتی ہوں واکنگ ڈسٹنس پہ ہی تو ہے..." مشل جم سے سائن آؤٹ کرتے عجلت میں بولی تھی

"تم وہیں رکو۔۔ میں لینے آ جاتا ہوں۔۔۔" شہریار فکر مندی سے بولتے فوراً اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا

"نہیں نہیں میں بس آ گئی ہوں سامنے ریسٹورنٹ نظر آ رہا ہے مجھے ،بس ایک منٹ ویٹ کریں۔۔" مشل نے کہا تو شہریار نے اپنی نظریں گیٹ پر ہی ٹکا لیں تھیں،ایک آدھے منٹ کے بعد مشل اوازار تھکے تھکے سے چہرے کے ساتھ ریسٹورنٹ میں داخل ہوئی تو شہریار اس کو دیکھتا ہی رہ گیا۔۔

وہ گرے کلر کے ڈھیلے ڈھالے لانگ سویٹر کے ساتھ جینز پہنے، ایک چھوٹا سا بلیک مفلر اپنے کندھوں پر آڑھا تڑچھا سا ڈالے، سیل فون سے اپنے آپ کو ہوا دیتے ہوئے ریسٹورنٹ میں داخل ہو رہی تھی...گھنگھریالے پھولے پھولے بال ایک اونچی سی پونی ٹیل میں مقید تھے،اس کو ایسی حالت میں دیکھ کر شہریار کو اپنی تیاری کچھ زیادہ ہی لگنے لگی

"اف آج تو پسینے ہی چھوٹ گئے ورک آؤٹ کر کے..." اسکو دور سے ہی دیکھ کر خود کو سیل فون سے ہوا دینا روک کر ٹیبل پر بیٹھتے ہی

مشل بولی تھی

"یہ۔۔پانی پی لو۔۔" شہریار نے فورا منرل واٹر کی بوتل کھولتے ہوئے گلاس میں پانی ڈالا تھا

"اوہ۔۔ شکریہ۔۔ آپ ویسے یہاں سے کسی میٹنگ میں جا رہے ہیں کیا۔۔۔؟ " مشل اس کی بے پناہ تیاری دیکھ کر طنزیہ سے لہجے میں کہے بنا نہ رہ سکی

"وہ۔۔ہاں۔۔۔امم۔۔۔ن۔نہیں۔۔۔ میٹنگ سے آ رہا ہوں

ایکچوئلی..."

شہریار اپنی حفت چھپاتے ہوئے جھوٹ بولتے ہلکا سا آکورڈ ہوا تھا

"اوہ ہ ہ...اچھا..." ٹیزنگ سے لاپرواہ سے انداز میں کہہ کر مشل نے ہونٹوں کو طنزیہ حیرت و الے انداز میں پھیلا کر اسے مزید آکورڈ کر دیا تھا

"ہمم..." شہریار اپنی انگلیاں ٹیبل پر رول کرتے ہوئے مشل سے نظریں ہٹائے دائیں بائیں دیکھتے خود کو نارمل ظاہر کرنے کی کوشش کرنے لگا

تھا

"مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ آپ شرما رہے ہیں۔۔" مشل اس کو دیکھ کر محظوظ ہوتے ہوئے اسے مزید ٹیز کرتے ہوئے بولی تھی، اندر ہی اندر وہ جانتی تھی کہ وہ اتنی زیادہ تیاری اسی کے لیے کر کے آیا ہے

"واٹ۔۔۔؟ رئیلی۔۔؟ ایسی کوئی بات نہیں۔۔شرم اور میں۔۔ تم واقعی ہی silly ہو" شہریار اب کی بار اس کی انکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

"یہ بکے آپ میرے لیے لائے ہیں---یاں-ں-ں ---میٹنگ میں ہی کسی نے دیے تھے---" مشل اب اس کو باقاعدہ تنگ کر رہی تھی

"تمہارے لیے ہی لایا ہوں---" شہریار نے بھنوؤں کو ہلکا سا سکیڑتے ، بکے اٹھا کر اس کے آگے رکھتے قدرے بھاری لہجے میں کہا تھا،وہ مشل کے تیز سے ایکسپریشنز دیکھ کر اب قدرے سیدھا ہو کو اسکے سامنے بلکل سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا

"ویسے ان کی ضرورت نہیں تھی--ہم کون سا

کوئی ڈیٹ پر آئے ہیں۔۔ ویسے آپ کو تو دیکھ کر ایسے لگ رہا ہے کہ جیسے اپنے رسیپشن پہ آئے ہوں۔۔۔" مشل پھول پکڑتے ہوئے شرارت سے بولی

"اچھا تم میرا توا لگانا بند کرو اب،میں ہمیشہ ویل ڈریسڈ ہی رہتا ہوں۔۔۔ایک تو مجھےایسے اوپن پلیس پہ بلا کر امبیرسمنٹ فیل کروا رہی ہو۔۔ اور اوپر سے میرا مذاق اڑائے جا رہی ہو" شہریار مصنوعی غصے سے بولا تھا

"اوپن پلیس پہ امبیرسمنٹ مطلب۔۔۔؟ اٹس جسٹ آ کیجوئل میٹنگ۔۔۔پہلی بار ڈائن آؤٹ کر

رہے ہیں کیا۔۔۔؟ یا ویسے ہی دماغ پر اپنا فلیٹ سوار ہے۔۔۔؟ " مشل آئی براؤز کی چالاک سی مومنٹس کرتے ٹانٹنگ سے لہجے میں بولی تھی

"ہاں پہلی بار ہی کر رہا ہوں بھئی۔۔۔اچھا بتاؤ کیا کھاؤ گی۔۔" شہریار بات بدلتے ہوئے بولا تھا، کچھ اپنی ہی کہی بات پر تھوڑی امبیریسمنٹ بھی ہوئی تھی

"میں تو کچھ بھی نہیں کھاؤں گی میں نے ابھی ہی تو ورک آؤٹ کیا ہے۔۔ آپ بھی پلیز کچھ مت کھائیں۔۔ جیسے آپ نے ڈریسنگ کی

ہوئی ہے م   اس میں آپ ان کمفرٹیبل ہوں گے
کھانا کھانے میں بھی...شرٹ کچھ زیادہ ہی
فٹنگ میں نہیں آپکی...؟ اب تو لوز شرٹس اِن
ہیں.... بہت اولڈ فیشن پہنا ہوا ہے آپ نے
سب...ویسے آپکو بھی وارڈروب اپگریڈیشن
کی ضرورت ہے کافی...کون پہنتا ہے یہ سب
اب....؟ ٹرائے نیو ٹرینڈز...ویسے بھی لڑکیوں کی
دی ایڈوائس کو سیریسلی لینا چاہئے،ہمیں سب
لیٹیسٹ ٹرینڈز کا پتہ ہوتا ہے...آپکو اپنا ہئیر کٹ
بھی چینج کرنا چائیے...اور تھوڑا..." مشل اسکو
آکورڈ کر کے، اپنی ہنسی کو روکے اسکو مسلسل
ٹپس دئیے جا رہی تھی

"اتنا نوٹس کرتی ہو مجھے...؟ glad to know
تم آ کر دینا نہ اپ گریڈ اپنی مرضی سے سب کچھ...میں لڑکیوں کی دی ہوئی فیشن ایڈوائز فالو نہیں کر

سکتا but I'll listen to my girl

for sure..." شہریار اسکی بات کاٹ کر،ایک بازو ٹیبل پر پھیلاتے پیچھے کی جانب چئیر سے ٹیک لگا کر ڈھیلے سے انداز میں بیٹھتے ہوئے اسکی آنکھوں میں جھانک کر بدلے سے لہجے میں بولا تھا...وہ اب اسکی باتوں کو اس کی کمپنی کو انجوائے کرنے لگا تھا

"م۔۔۔میرے خیال میں مجھے اب چلنا چاہیے۔۔۔"
مشل اسکو کمفرٹیبل ہوتا دیکھ کر خود اسکی نظروں سے کنفیوز ہوتے ٹیبل سے اپنا فون اٹھاتے ہوئے بولی تھی

"کیا مطلب چلنا چاہیے۔۔۔جو میں نے تم سے اتنی باتیں کرنی ہیں وہ میں کب کروں گا یارررررر۔۔۔ٹک کر بات تو کر سن لو میری کوئی۔۔۔"
شہریار اسکو پھر سے بھاگتا دیکھ کر ٹیک ہٹا کر سیدھا ہوتے ہوئے بولا

"فون پہ کریں گے نہ..." مشل اس کو فون دکھاتے ہوئے بولی

"تم بہت ظلم کر رہی ہو میرے ساتھ مشل...جب میری باری آئی نا تو میں بھی تم پہ ترس نہیں کھاؤں گا...میں بھی نہیں سنوں گا کچھ تب..." شہریار دوسرا بازو بھی ٹیبل پر رکھتے آنکھوں میں شرارت لیے بولا تھا

"آپ کی باری آئے گی، تب ہے نا" مشل فیک سا ہنس کر اگلے ہی لمے سیریس شکل بنا کر ناک سکیڑ کر آنکھیں اوپر کی جانب رول کرتے بولی

تو شہریار اس کی فیک ہنسی اور چہرے کے بدلتے تاثرات پر مزید ڈھیر ہو گیا تھا

"خیر یہ تو وقت ہی بتائے گا...مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے مشل کہ تم مجھ پہ ٹرسٹ کرنے لگی ہو..اٹ رئیلی مینز سو مچ ٹو می...میں واقعی تمہیں بتا نہیں سکتا کہ میں کتنا خوش ہوں پہلی بار ایسا ہو رہا ہے کہ کوئی مسلسل میرے دل و دماغ پر چھایا ہوا ہے ، میں نے اپنی ساری زندگی بہت مصروف گزاری ہے، بہت محنت کی ہے خود کو سیٹل کرنے میں...اپنی اس سائیڈ کو بلکل اگنور کرتا رہا ہوں...لیکن جب سے تم سے ملا ہوں اپنی فیلنگز اپنے کنٹرول میں نہیں رہیں

ہیں۔۔۔تم ہی نظر آتی ہو،تم ہی چائیے ہو اب
بس۔۔۔ " شہریار کا لہجہ پھر سے بدلنے لگا تو
مشل اسکو غصے سے گھورنے لگی تھی

" آپ نے یہ بتانے کے لیے بلایا ہے مجھے۔۔۔؟"

"ظاہر ہے سب بتانے کے لیے ہی بلایا ہے نا، فون
پر تم بار بار کال کاٹ دیتی ہو جیسے ہی کچھ
کہنے لگتا ہوں۔۔۔میں اپنی سب فیلنگز
ایکسپریس کرنا چاہتا ہوں۔۔۔" شہریار نے اپنا
ہاتھ بڑھا کر،بکے کے پاس ٹیبل پر دھڑے اس کے
ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی کو اپنے ہاتھ

میں پکڑا تھا اور اس کے ناخن پر اپنا انگوٹھا مسلنے لگا تو مشل نے فورا اپنا

ہاتھ چھڑا کر اپنی گود میں رکھ لیا تھا

"آلرائٹ۔ٹ۔ٹ۔۔۔" شہریار نے مسکراتے ہوئے دونوں ہاتھ اپنے سر کے پیچھے لے جا کر انگرائی والے انداز میں سٹریچ کیے تو شرٹ سے ہی اس کے چیسٹ مسلز صاف دکھائی دینے لگے تھے،اسکو یوں اتنا ریلیکس ہو کر خود کو سٹریچ کرتا دیکھ کر مشل نے فورا نظریں چرائی تھیں

"آپ میری بات سنیں میں آپ کو صاف صاف
بتاتی ہوں.. میری اور آپ کی ایج میں بہت
زیادہ فرق ہے.. آپ مجھے 30 کے تو لگتے ہیں
اور میں ابھی 17 کی ہوں...یہ بہت زیادہ فرق
ہے... میں آپکے اتنے کہنے کے باوجود بھی اپنے
دل میں آپ کے لیے ویسی فیلنگز نہیں پیدا
کر پا رہی جیسی آپ کے دل میں میرے لیے
ہیں.. آپ بہت اچھے ہیں میں آپ کی
ریسپیکٹ کرتی ہوں...مگر یو آر ناٹ مائے
ٹائپ...بہت کنزرویٹو ہیں آپ...اور...تھوڑا
مجھے ..مطلب...آئی ڈونٹ وانٹ ٹو ہرٹ یو بٹ
مجھے ایسا کمپلیکشن اتنا اٹریکٹ نہیں
کرتا...ویسے آپ اچھے ہیں لیکن میں.." مشل

اپنی انگلیوں کو تروڑتے مروڑتے ہوئے ابھی بول ہی رہی تھی کہ شہریار نے مسکراتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی تھی

"میں نہیں ہوتا ہرٹ ڈونٹ وری

مجھے پتہ ہے میں کتنا اٹریکٹو ہوں وہ سب چھوڑواور یہ بتاؤ کہ واقعی سترہ کی ہو...؟ نہ کرو یار ....تم تو اس دن کہہ رہی

تھی کہ تم 19 کی ہو...اور میں 27 سال کا ہوں 30کا نہیں....اس حساب سے اتنا بھی فرق نہیں بنتا..اور فیلنگز کی بات تو نہ ہی کرو، جیسا بھی ہوں کیا رات کو سوتے ہوئے

صبح اٹھ کر، پھر کالج میں،گھر واپس آ کر، ہر

ہ ،سچ

بولی

"ڈرتے ہوۓ....؟ رئیلی...؟ ڈری ہوئی تو تم کہیں سے نہیں لگ رہی تھی...الٹا مجھے دھمکا رہی تھی جیسے تمہارے والد صاحب پولیس میں ہوں..." شہریار اسکے ڈرنے کی فیک اینکٹنگ دیکھ کر اب کی بار کھلکھلا کر ہنستے ٹیبل پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تھا،اسکا بات بات پر اپنے ایکسپریشنز بدلنا اسے بہت اٹریکٹو سا لگ رہا تھا

"جی ہاں میرے پاپا پولیس میں ہی ہیں...ذرا

احتیاط سے رہیے گا..." مشل اپنا مفلر سیٹ کرتے ہوئے بولی تھی،آنکھوں سے اسی پل پریشانی غائب ہوئی تھی

"ویسے آج تم نے اپنے آپ کو کافی اچھے سے کور کیا ہوا ہے، اچھا لگ رہا ہے کہ تم میری باتوں پر عمل کر رہی ہو..." شہریار اس کے خوبصورت گھنگریالے بالوں کی طرف بھرپور نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا،اسکے بال اسے بہت خوبصورت لگ رہے تھے

"آپ کی باتوں پہ عمل نہیں کر رہی، سردی

لگ رہی تھی...کانفیڈینس

بہت ہے آپ میں ویسے..." مشل آئی رول کرتے ہوئے بولی تھی

،وہ تو تم میں بھی بہت ہے نظر آرہا ہے مجھے پلیز مشل ایسے کپڑے پہنا کرو جو تمہیں مکمل کور کریں یہ نہیں کہہ رہا کہ ایک دم ہی اپنے آپ کو بدلو لیکن تھوڑی تھوڑی ایفرٹ ڈالنا شروع کرو، کوئی بھی انسان چند دنوں میں خود کو نہیں بدل سکتا..." شہریار اس کو پیار سے سمجھاتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ مشل بیزاری سے اپنا سر کان کے پاس سے کھجانے

لگی

"آپ کا لیکچر ختم ہو گیا ہو تو کیا میں جاؤں ،لیٹ ہو رہی ہوں۔۔۔یہی مسئلہ ہے اتنے ایج گیپ کا۔۔۔ابو ہی بننا شروع کر دیتے ہیں۔۔۔ناٹ مائے تھنگ۔۔۔" مشل آخری بات منہ میں بڑبڑاتے موبائل پر ٹائم دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

"یہ فلاور تو لیتی جاؤ" شہریار نے اسے کھڑے ہوتا دیکھ کر فوراً خود بھی کھڑے ہوتے ٹیبل سے بکے اٹھا کر اس کی طرف کیا تھا

" میں یہ نہیں لے جا سکتی ماما سے کیا کہوں گی کہ جم ٹرینر نے دئیے ہیں۔۔۔؟ اور بکے کی ضرورت کیا تھی ویسے۔۔۔؟ شکر ہے رنگ نہیں لے آئے۔۔۔عجیب۔۔۔" مشل پھولوں کی طرف دیکھ کر ماتھے پر بل لاتے اپنے مخصوص لہجے میں بولی تھی

" تمہارا ٹرینر کیا میل ہے؟" اسکی پہلی بات پر اٹکتے شہریار کے ماتھے پر اس سے زیادہ بل آئے تھے

"ارے نہیں۔۔لیکن اگر ہو بھی تو آپ کو اس سے کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟ آپکو زیادہ ہی ابو بننے کا شوق ہے خوامخواہ۔۔۔۔" مشل نے برابر جواب دیا تھا

"تمیز سے بات کرو۔۔۔۔اور یہ تمھیں کسی اور وقت ہی بتاؤں گا کہ مجھے کیا مسئلہ ہے اور کتنی شدت سے ہے۔۔۔" شہریار نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اپنی سلیو کفس کھینچتے ہوئے کہا تم مشل نے ایک لمحے کو نظریں جھکا کر واپس اوپر کی تھیں،ان دونوں کو ٹیبل پر کھڑا دیکھ کر ویٹر ان کے پاس آگیا تھا

" سر آپ کچھ آرڈر نہیں کریں گے۔۔" اس سے پہلے کہ شہریار کچھ جواب دیتا مشل ٹیبل سے مینو کارڈ اٹھا کر بول پڑی تھی

"ضرور کریں کے آرڈر سر۔۔۔کیوں نہیں کریں گے۔۔۔مینیو دیکھ لیتے ہیں۔۔۔۔سر کو بہت زیادہ بھوک لگی ہے۔۔۔ایکچوئلی سیدھا میٹنگ سے آئے ہیں نہ۔۔۔۔کونٹینینٹل ہے۔۔۔؟ ہممم۔۔یہ لے آؤ۔۔۔اور نمبر27 ۔۔۔اممم۔۔۔ 28بھی۔۔۔ڈیزرٹس کدھر ہیں۔۔۔؟ وہ تو سر کے موسٹ فیورٹ ہیں۔۔۔" مشل مینیو دیکھتے ہوئے ویٹر کو

مسلسل کچھ نہ کچھ نوٹ کروائے جا رہی تھی ، ویٹر کے ساتھ ساتھ شہریار بھی نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھنے لگا

" اوکے میم ڈن اور آپ کیا لیں گی..." ویٹر اتنا کچھ نوٹ کرنے کے بعد مشل سے مخاطب ہوا تو شہریار آنکھیں سکیڑتے ویٹر کی جانب دیکھا تھا

"امم...کچھ نہیں...سر اکیلے ہی کھائیں گے...آپ بس یہ سب لے آئیں...بتایا نہ لانگ میٹنگ سے آئے ہیں...تو ذرا جلدی سرو کروا دیں..." مشل

شرارت سے شہریار کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی، ویٹر آرڈر لے کر چلا گیا تو مشل شہریار کو کچھ بھی بولنے کا موقع دیے بغیر بکے سے ایک پھول نکال کر وہاں سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔اسے جاتا دیکھ کر شہریار بھاگتے ہوئے اسکے پیچھے آیا تھا

"چالاک لڑکی۔۔۔چلو میں تمہیں گھر تک چھوڑ دیتا ہوں"

"نو تھینکس ، آئی لو ٹو واک۔۔۔" کہہ کر مشل رکی نہیں تھی

شہریار وہیں دروازے میں کھڑے ایک نظر بکے کو اور ایک نظر مشل کے ہاتھ میں موجود پھول کو دیکھ کر سر پر دونوں ہاتھ رکھ کر شدت سے مسکرانے لگا

شازمہ جب سے کالج سے آئی تھی تب سے کمبل میں منہ دئیے روئے جا رہی تھی، شازم کی توہین آمیز باتوں نے اس کا دل بہت بری طرح

دکھا دیا تھا نہ اس کو اس کی ڈریسنگ پسند تھی نہ اس کو اس کا یوں چادر میں لپٹے رہنا پسند تھا نہ اس کو شازمہ کی فطری حیا پسند تھی نہ اس کو اسکی ذات میں کوئی انٹرسٹ تھا صرف اس کی خوبصورتی کی تھوڑی بہت تعریف کی تھی اس پر بھی وہ اسکو دوسری شادی کا باور کرا چکا تھا اور رہی سہی کسر اس کو اس کے چاچو کا حوالہ دے کر پوری کر دی تھی--

اس نے ہمیشہ سے ہی شازم کو اپنے دل میں بہت اونچا مقام دیا تھا بچپن سے صرف اسی

کے خواب دیکھتی آئی تھی۔۔۔جب سے جوانی میں قدم رکھا تھا تب سے اپنے آپ کو، اپنی نظروں کو بھی سنبھال کر رکھا تھا کبھی کسی غیر کی نظر خود پر پڑنے نہیں دی تھی۔۔ جس سے ہمیشہ سب سے زیادہ پیار کیا تھا آج اس کے بری طرح دھتکارنے پر،ذلیل کرنے پر اس کا معصوم سا دل بری طرح ٹوٹ گیا تھا

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ ہر چیز کو تہس نہس کر دے۔ مگر وہ ایسا کر کے اپنی حالت کسی پر عیاں نہیں کرنا چاہتی تھی ، چھپ کر شازم سے ملنے کا خوف الگ دل میں گھرا ہوا تھا۔۔۔بے شک وہ گھر میں سب کی لاڈلی تھی لیکن ان

کے گھر کا ماحول ہمیشہ سے ہی سخت رہا تھا...کمال شاہ نے کبھی پوتی کونکاح کی وجہ سے سگی خالہ کے گھر بھی جانے نہیں دیا تھا...گھر سے باہر آنے جانے میں بھی بہت اختیاط برتی جاتی تھی،شازمہ کو اپنی سہیلیوں کے گھر جانے کی بھی اجازت نہیں تھی،شہریار اکثر دادا کو بتائے بغیر اسے اپنے ساتھ شاپنگ پر لیجانے کے بہانے اسکی سہیلیوں سے ملوا لایا کرتا تھا...کتنے کتنے گھنٹے وہ اسکی سہیلی کی گھر کے گھر کے باہر گاڑی میں اسکا انتظار کرتا تھا...اور یہ سلسلہ بچپن سے اب تک چل رہا تھا..

آنسو بہا بہا کر تھک ہار کر سوتے شام 5 کے قریب شازمہ کو شور سنائی دیا تو وہ گھبرا کر اٹھتے تزی سے بھاگ کر نیچے والے فلور پر آگئی تھی

"اٹھ گئی بیٹا آج خیر تھی جب سے کالج سے آئی ہو نیچے نہیں آئی.. دیکھو تمہاری خالہ تمہارے لیے کتنے پیارے ڈریسز لے کر آئی ہیں" سمینہ بیگم بیٹی کو دیکھ کر کھل اٹھی تھیں

"السلام علیکم خالہ.." شازمہ نے آگے بڑھ

کر انہیں کو سلام کیا تھا

"وعلیکم السلام بیٹے چلو جاؤ ریڈی ہو کر آؤ ہمارے ساتھ شاپنگ پر چلو" سامعہ شاہ نے بھانجی کو پیار سے کہا تھا

"نہیں خالہ میں ٹھیک فیل نہیں کر رہی آپ دونوں چلی جائیں میں کل چلی جاؤں گی آپ کے ساتھ۔۔" شازمہ نے سہولت سے انکار کر دیا تھا اس کا بالکل دل نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ اپنی ہی شادی کی شاپنگ پر بھی جائے

"اچھا چلو ٹھیک ہے ہم دونوں ڈرائیور کے ساتھ جا رہے ہیں۔۔واپسی پر مجھے شازم پک کر لے گا تم ریسٹ کرو۔۔"

سامعہ شاہ نے شازمہ کے سر پر پیار کیا اور دونوں بہنیں بڑی بڑی چادروں میں لپٹے چہرے ڈھانپ کر باہر نکل گئی تھیں۔۔۔انہیں جاتا دیکھ کر شازمہ ایک نظر دادا کے کمرے پر ڈال کر، انہیں سویا دیکھ کر کچن کی طرف گئی اور فریج میں سے ایک سیب نکال کر واپس اپنے فلور کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔جیسے ہی اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو اس کو ضرورت سے زیادہ اندھیرا محسوس ہوا تھا کیونکہ وہ اپنے کمرے کی لائٹس ایسے آف نہیں رکھتی تھی،

ابھی اس کو سوچنے سمجھنے میں وقت لگ رہا تھا کہ اچانک کسی کی موجودگی محسوس کر کے وہ واپس پلٹنے ہی لگی تھی کہ شازم نے اس کو بازو سے کھینچ کر اندر کرتے دروازہ اندر سے لاک کر لیا تھا

"آج تو تم نہیں ڈرو گی نا آج تو گھر کوئی بھی نہیں ہے.. نہ خالہ ہیں نہ خالو ہیں.. نہ ہی تمہارے وہ شہریار بھائی ہیں..آ جا کے صرف تمہارے دادا جان ہی ہیں جو اپنے بستر سے کم ہی اٹھتے ہیں.."

شازم اس کے ہاتھ سے سیب لے کر

ایک طرف رکھتے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیے صوفے پر ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے بیٹھ گیا تھا جب کہ شازمہ وہیں دروازے کے ساتھ لگی انجانے سے خوف میں مبتلا ہو گئی تھی،شازم کا بار بار کمرے میں آنا ،باہر ملنے کے لیے بلانا ،اسکا بدلا بدلا سا انداز اسے اندر ہی اندر انتہائی پریشان کر رہا تھا

"آپ یہاں کیسے آئے ہیں.. خالہ تو کہہ رہی تھی کہ آپ واپسی پر آئیں گے.. آپ پلیز جائیں یہاں سے..." شازمہ مڑ کر دروازہ کھولنے لگی تھی کہ شازم چیتے کی سی تیزی سے اس کی طرف

لپکا اور اس کو کھینچ کر صوفے کے پاس کرتے وہیں پر گرا لیا تھا... اس کی گردن کو اپنے مضبوط ہاتھ کے شکنجے میں دبوچ کر خود اس پر بیٹھنے والے انداز میں حاوی ہو گیا تھا

"ہر دفعہ اتنی آسانی سے نہیں جانے دوں گا... تمہارا بلاوجہ کا کترانہ مجھے اگنور کرنا

، بالکل پسند نہیں ہے.. میری ملکیت میں ہوتے ہوئے تم مجھے بار بار جھٹکتی ہو.. سمجھتی کیا خود کو کہ میں تمہارے پیچھے پاگل ہو رہا ہوں...جو مجھے چاہئیے وہ میں زبردستی بھی لے سکتا ہوں..." وہ شازم کی گرفت میں بری

طرح تڑپ رہی تھی گردن پر سخت گرفت ہونے کی وجہ سے وہ بول بھی نہیں پا رہی تھی اپنے دونوں ہاتھ سے اس کا ہاتھ اپنی گردن سے ہٹانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی کہ شازم نے ایک جھٹکے سے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ایک ہاتھ کی گرفت میں لے کر اس کے پیٹ پر باندھ دئیے تھے اور خود اس کے ہونٹوں پر جھک کر انہیں بری طرح اپنے قبضے میں لے گیا تھا... اس کی شدتوں میں کہیں بھی نرمی اور پیار نہیں تھا..عجیب جنون ،جنگلی پن سا تھا تھا جو شازمہ کو تپتی آگ کی طرح خود میں جھلسا رہا تھا،اسکا بوجھ اپنی ٹانگوں پر محسوس کرتے اس کی آنکھوں سے آنسو روانی سے بہنے

لگے تھے شازمہ کے چہرے پر نمی محسوس کرتے ہوئے شازم نے اس کے ہونٹوں کو کھینچ کر چھوڑا تھا

"بس اتنی ہی ہمت تھی...خود کو عادت ڈالو مجھے سہنے کی کیونکہ میری شدتوں میں کمی کبھی نہیں ہوگی، ہمیشہ اضافہ ہی ہوگا...اور تمھارا یہ جسم...کتنا خوبصورت ہے...اسکو تو میں جی بھر کر داغدار کروں گا..." شازم نے ایک جھٹکے سے اس کو بٹھایا اور اس کے بدن سے دوپٹے کو جدا کرتے ہوئے گردن میں اپنا چہرہ چھپا کر وہاں پر اپنی شدتوں کے گہرے

نشان چھوڑنے لگا تھا۔۔اسکی سائیڈ گردن کی نازک سی جلد کو دانتوں سے کھینچتے وہ ہونٹوں سے زور سے سک کرتے کسی پاگل کی طرح اسے ایک ہی جگہ سے مسلسل چومے جا رہا تھا

"آ۔۔۔آپ ایسے کیوں کر رہے ہیں۔۔۔درد۔۔۔ش ۔۔۔شاز۔۔آہہ۔۔۔شازم۔م۔م۔۔۔چھوڑیں۔۔ں۔ں۔ں۔۔۔"

شازمہ پہلی بار ایسی قربت اور اتنی تکلیف دہ قربت پر شدت سے روتے ہوئے بلبلائی تھی،اسکو اپنی گردن پر انتہا کی جلن اور درد محسوس ہو رہا تھا

"کیوں چھوڑ دوں۔۔؟ ہلو مت یوں۔۔۔" شازم اسکی گردن سے ہونٹ سرکا کر تھوڑا نیچے کو آتے ،سینے سے تھوڑا اوپر اپنا چہرہ رگڑتے وہاں پر اسی وحشیانہ سے انداز میں کسز کرنے لگا تو شازمہ اپنا ہاتھ گردن پر بمشکل لیجاتے اپنی جلتی سکن کو چھو کر مزید بلکنے لگی تھی کہ اگلے ہی پل اسکے ہونٹوں کی سختی اپنے سینے سے زرا اوپر نازک سی جلد پر محسوس کرتے اسکا رونا ہچکیوں میں بدل گیا تھا،شازم ایک ہاتھ سے اسکے ابھرے جسم کو ہاتھ سے سختی

سے دباتے اسکی جان ہلکان کرنے لگا تھا،ہونٹوں کی جگہ اب دانتوں سے اسکو تکلیف میں مبتلا کر کے اسکی سرخیوں کو فاتخانہ انداز میں دیکھتے وہ تھوڑا پیچھے ہوا تھا...شازمہ کا جسم مسلسل رونے سے بری طرح ہچکولے لینے لگا تھا...گردن اور گردن سے نیچے کی جگہ پر اسکی بے رحمی کے نشان بری طرح ثبت ہو گئے تھے

"یہ تمہاری مجھے بار بار جھٹکنے کی سزا ہے...تمھیں تمہاری اوقات بتانے کے لیے آیا ہوں، تمھیں بتانے آیا ہوں کہ تمہارے جسم و جان کا

صرف میں مالک ہوں"

کہہ کر شازم نے پھر سے اس کی کالر بون میں اپنے دانت گاڑے تو شازمہ نے

درد کے مارے اس کو اپنے پورے زور سے دھکا دے دیا تھا۔۔۔شازم اس اچانک افتاد کے لیے تیار نہ ہونے کی وجہ سے بری طرح لڑکھڑا کر پیچھے کو گرا اور اسی پل طیش میں آ کر انگارہ ہوتی آنکھوں سے اسکے لرزتے وجود کو دیکھتے، اس کے بالوں کو انگلیوں سے بے دردی سے جکڑ کر کھینچتا ہوا بیڈ تک لایا اور اسی طرح بالوں سے کھینچ کر بیڈ پر پٹخ دیا تھا

KZwrites

"شازم کیا کر رہے ہیں آپ۔پ۔پ ...آپ کو کیا ہو گیا ہے اچانک... آپ پہلے تو ایسے نہیں تھے۔ے۔ ے۔ے..." شازم کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر شازمہ خود کو بیڈ پر پیچھے کو گھسیٹتے ہوئے بلک کر روتے بولی تھی...صبح سے آنسو بہا بہا کر اس کا پہلے ہی برا حال تھا اپنی باتوں

سے تو وہ اس کا دل دکھا ہی چکا تھا لیکن اب اپنے عمل سے اس کے دل کو مزید چھلنی کرنے لگا تھا

"پہلے کی بات اور تھی مگر اب کی بات اور ہے۔۔۔" شازم نے بیڈ پر گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اس کے قریب آ کر اپنی ہتھیلیاں اس کے دائیں بائیں جما لی تھیں شازمہ کو اتنی بری طرح سہم کر روتے ہوئے دیکھ کر شازم کے دل کو عجیب سا سکون ملا تھا،نظریں اسکی بھیگی پلکوں سے ہٹا کر خوبصورت چہرے کے سرخ ہوتے نقوش کی طرف کرتے شازم نے

KZwrites

انگوٹھے کو اسکی گردن پر چمکتے داغ پر پھیرتے اب نظروں کا رخ بھی اس طرف کر لیا تھا

"کیوں۔ں۔ں اب ایسا کیا ہو گیا کہ آپ کو میں اتنی بری لگنے لگی ہوں مجھ میں نقص نظر آنے لگے ہیں ۔۔ ایسا وحشیانہ سلوک تو آپ نے مجھ سے پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔۔۔"

شازمہ اسکی نظروں سے بھی خوف محسوس کرتے ہتھیلیوں کے بل پیچھے ہوتے ہوتے بیڈ کی کراؤن سے جا لگی تھی،کمرے میں وقفے وقفے سے ہچکیوں کی آواز پھیل رہی تھی

KZwrites

"اس سے پہلے تمہارے گھر والوں نے میری ماں کے دشمنوں کی طرف دوستی کا ہاتھ بھی تو نہیں بڑھایا تھا، اگر یہ بات پہلے میرے علم میں آ جاتی تو میں اس دن رخصتی کی بات کبھی نہ کرتا، لیکن چلو جلد یا دیر آنا تو تمہیں اسی گھر ہے نا۔۔۔عقل ٹھکانے لگا دوں گا ایک ایک کر کے سب کی۔۔۔" شازم اتنے دنوں کی بھڑاس اب اس پر واضح کر رہا تھا آنکھوں کی سرخی مزید بڑھتی جا رہی تھی

KZwrites

"ک۔۔۔کون سے دشمن ۔۔کیسی دوستی۔ی۔۔مجھے

آپکی بات کی بالکل سمجھ نہیں آ رہی آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔۔" شازما اپنے آنسوؤں کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان بمشکل بولی تھی

"یہ سب تم اپنے باپ اور دادا سے پوچھنا۔۔۔لیکن میں تمہیں ایک بات پہلے ہی بتا دوں۔۔۔میرے لیے اس دنیا میں میری ماں سے بڑھ کر عزیز کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔تم لوگوں کی طرف سے پہلے ایک غم میری ماں کو مل چکا ہے لیکن اب ایسا نہیں ہوگا۔۔۔اب تم لوگوں کو اینٹ کا جواب پتھر سے ملے گا۔۔۔کسی نے میری ماں کے مجرم

KZwrites

سے ہاتھ ملانے کی کوشش بھی کی تو میں تم سب کا مجرم بننے میں ایک پل نہیں لگاؤں گا..." شازم اسکے چہرے کو بے رحمانہ طریقے سے بائیں ہاتھ میں جکڑ کر جھٹکہ دیتے بیڈ سے اتر کر کھڑا ہو گیا تھا

KZwrites

شازمہ اسکے اتنی شدت سے جھٹکنے پر منہ کے بل بیڈ پر دوسری جانب گری تھی،لمبے بال پوری طرح کھل کر کمر پر بکھر گئے تھے...شازم بیڈ کے پاس کھڑے ایک بازو سینے سے باندھے ، دوسرے ہاتھ کو اپنے چہرے پر پھیرتے اپنے حواس کو قابو کرنے کی کوشش میں گردن کو دائیں بائیں حرکت دیتے الٹے قدموں سے

دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا

"شازم میری بات سنیں۔ں۔ں۔۔پلیز میری بات
سمجھیں۔۔۔میرا تو ان سب باتوں سے کوئی لینا
دینا نہیں ہے نہ۔۔۔میرے علم میں بالکل بھی نہیں
ہے کہ ایسا کچھ ہو رہا ہے۔۔۔اگر مجھے بھنک
بھی ہوتی ایسی کسی بات کی تو میں کیوں
چھپاتی آپ سے۔۔۔میں آپ کی بیوی ہوں
شازم۔۔۔آپ کسی کا بدلہ مجھ سے کیسے لے
سکتے ہیں۔۔۔؟ میرا دل کیوں دکھا رہے ہیں۔۔۔"
شازمہ اسکے چہرے پر عجیب سی کشمکش لیے
باہر کو جاتا دیکھ کر بیڈ سے اتر کر،دل میں

KZwrites

امید کی رمق لیے اس کے پاس آئی تھی

"تم سے کوئی بدلہ لینے کا ارادہ تھا تو نہیں لیکن اب بن گیا ہے.. تمہارے حق میں یہی بہتر لبھی ایسا قدم نہ اٹھانے ہے کہ خالو کو کوئی دینا جس سے میری ماں کو تکلیف پہنچے...میں اس گھر میں تمہارے چاچو اور ان کے خاندان کے کسی فرد کا داخلہ برداشت نہیں کروں گا...اگر ان میں

سے کوئی بھی آیا تو پھر تم یہاں دوبارہ قدم نہیں رکھ سکو گی..سمجھی.ی.ی..." شازم نے اس کو کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا تو شازمہ

KZwrites

نے اسکے دھاڑنے جیسے لہجے پر آنکھیں میچ لی تھیں،اسکی انگلیاں بری طرح بازوؤں میں دھنستی ہوئی محسوس ہوئی تھیں

"چھوڑیں مجھے..." شازما لرزتی ہوئی آواز میں بولی تھی

KZwrites

"کیا یار ایک ہی رٹ لگائی ہوئی ہے چھوڑیں مجھے چھوڑیں مجھے، شوہر ہوں تمہارا کبھی بھی اپنا حق لے سکتا ہوں...اس بات کو یاد رکھا کرو...اور فضول کی گردان بند کرو...پاس آؤ میرے..." شازم نے ایک جھٹکے سے اس کو

کھینچ کر خود کے قریب کیا تھا،شازمہ کے بدن سے اٹھتی خوشبو شازم کو پھر سے اپنی طرف متوجہ کرنے لگی تھی

"دیکھو...اگر ماما خوش ہوں گی تو میں سکون میں رہوں گا،اور میں سکون میں ہوں گا تو ہی تم بھی سکون سے رہ سکو گی....سمجھ رہی ہو نا...." اسکے چہرے پر جھولتی لٹوں کو آہستگی سے ایک ایک کر کے کان کے پیچھے اڑیستے شازم نے جھک کر اپنے ہونٹ اس کی گردن سے مس کیے تو شازمہ اپنا چہرہ گردن میں چھپاتے

KZwrites

اسکے بدلتے لہجوں پر خوفزدہ سی ہونے لگی تھی، ہتک کے احساس سے اسکا دل شازم کی قربت میں ویسے خوشی محسوس نہیں کر رہا تھا جیسی پہلے محسوس کرتا تھا۔۔شازم اس کی حالت سے محظوظ ہوتے ہوئے اس کے سرخ ہوتے ہونٹوں پر جھک کر اسکی سانسوں کو اپنی سخت گرفت میں لے گیا تھا۔۔ شازمہ کا نازک دل اسکی ظالم سی سختی پر سست رفتا سا ہونے لگا تھا۔۔۔خاموش سے آنسو آنکھوں سے بہہ بہہ کر شازم کے چہرے پر جذب ہونے لگے تو شازم نے پراسرار سا مسکراتے اس کو خود سے الگ کیا تھا

KZwrites

"آئندہ مجھے جھٹکنے کی غلطی کبھی نہ کرنا، جانتا ہوں کہ تم بہت بیکورڈ سوچ رکھتی ہو لیکن تم اتنی خوبصورت ہو کہ میں تم سے دوری رکھ ہی نہیں سکتا، اور تمہارے ان ملائم سے ہونٹوں میں تو مجھے پہلے سے ہی نشہ محسوس ہوتا ہے، عادت ہو چکی ہے انکی مجھے...رو کیوں رہی ہو...؟ پہلی بار تو نہیں پاس آرہا تمہارے..." ٹھہر ٹھہر کر بولتے شازم دوبارہ سے اس کے ہونٹوں پر جھک گیا تھا ، اپنے ہاتھوں کو اس کی بیک کمر پہ پھیرتے ہوئے کمر کے خم کو جان بوجھ کر انتہا کی سختی سے مٹھی میں بھرنے لگا تو شازمہ نے خود کو اس سے چھڑوانے کی کوشش شروع کر دی ،وہ

KZwrites

بری طرح مچلنے لگی تھی مگر وہ نہ تو اس کے
ہونٹوں کو چھوڑنے کے لیے تیار تھا اور نہ ہی
اس کو اپنی ہاتھوں کی بے رحم جسارتوں سے
آزادی دینے والا تھا

شازم کے رویے کے پیچھے چھپے غصے اور
نفرت کو سمجھتے ہوئے شازمہ اسکی تپتی
آگ جیسی قربت میں سلگتے ایک بار پھر پھوٹ
پھوٹ کر رونے لگی تھی...جو جرم اس نے کیا
ہی نہیں تھا جس معاملے سے اس کا دور دور
تک کوئی تعلق ہی نہیں تھا وہ اس کی سزا اپنے
من پسند شخص سے بھگت رہی تھی

KZwrites

"یہ تم کہاں سے ٹہلتی ہوئی آرہی ہو، وقت دیکھا ہے اور کتنا اندھیرا بھی ہو گیا ہے، پتہ بھی ہے کہ سردیوں میں جلدی شام ہو جاتی ہے پھر تم باز نہیں آتی دیر سے آنے سے۔۔۔بس کرو یہ جم کا ڈرامہ بھی اب۔۔۔گھر میں کیا کرو جو بھی کرنا ہوتا ہے۔۔" مشل گھر داخل ہوئی تو خانم خاتون نے اس کو آڑھے ہاتھوں لیا تھا

"ماما کل سنڈے ہے اس لیے تھوڑا زیادہ ٹائم

KZwrites

لگا لیا آج...شام ہی ہوئی ہے آدھی رات تو نہیں ہو گئی..." مشل آنکھیں چراتے ہوئے بولی

"زبان ذرا کم چلایا کرو مشل....اور یہ پھول کیا کر رہا ہے ہاتھ میں...؟ کہاں سے لائی ہو..."

KZwrites

"افففف کتنی تیز نظر ہے میری پیاری ماما کی...اممم.....یہ مجھے جم کے ٹرینر نے دیا ہے...خوش؟" مشل ماں کے گلے میں بازو ڈالتے ہوئے مذاق سے بولی

"بہت بدتمیز ہو جان کر ستاتی ہو ماں کو---
بیٹے میں سیریس ہوں میری جان--- بس کرو یہ جم وغیرہ جانا، تمہیں کوئی احساس بھی ہے کہ خرچے کتنے زیادہ ہیں، تمہارے بابا تمہیں خود کچھ نہیں بتاتے لیکن تمہیں تو احساس کرنا چاہیے نا---یہ ہزاروں کی ممبر شپس یہ ہر مہینے کی اتنی فیس---گھر پر رہ کر بھی فٹ رہا جا سکتا ہے---تم نے کونسا کوئی باڈی بلڈر بننا ہے---"

KZwrites

"ماما یہ مہینہ تو پورا ہو لینے دے نا اس کی فیس تو پہلے سے دی ہوئی ہے،

اور آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ مجھے

احساس نہیں ہے، مجھے بس جاب مل ہی

گئی ہے کچھ دنوں تک جانا شروع

کر دوں گی۔۔۔بہت دکھ ہوتا ہے مجھے جب آپ

کہتی ہیں کہ مجھے کوئی احساس نہیں ہے بابا

کا۔۔۔آپ دیکھیے گا کیسے میں جاب کر کے سب

بدل کر رکھ دوں گی۔۔۔بابا کو کام پر بھی نہیں

جانے دوں گی۔۔۔انشاءاللہ۔۔۔"

KZwrites

"مگر تم تو کہہ رہی تھی کہ انٹرویو صحیح

نہیں ہوا تھا"

"ماما ایک جگہ آن لائن انٹرویو دیا ہوا ہے،وہ لوگ بلائیں گے ایک دو دن تک فائنل انٹرویو کے لیے..." مشل ماں کے گلے سے

بازو ہٹا کر ہاتھ میں پکڑا پھول گھماتے ہوئے بولی

KZwrites

"جو بھی تمہارا آفس وغیرہ ہے نا اس کا ایڈریس اور نمبر مجھے بھی دے کر جانا، زمانہ بہت خراب ہے باہر..." خانم خاتون فکر مند ہوتے ہوئے بولیں

" ماما ترکی میں بھی تو کچھ ماہ ماموں کے

پاس میں نے جاب کی تھی، اور تب تو میں تھی بھی 14 سال کی، اس وقت آپ اتنا پریشان نہیں ہوتی تھیں"

"وہاں کا ماحول الگ تھا، یہاں کا ماحول اس سے بہت فرق ہے، اور ویسے بھی وہ میرے بھائی کی ورک پلیس تھی،تم تو وہاں بس اپنی بوریت دور کرنے جاتی تھی...اب تو...مجبوری..." کہتے کہتے وہ اٹکنے لگی تھیں

KZwrites

"اچھا ماما میں آپ کو ایڈریس ، فون نمبر ہر چیز لکھ کر دے دوں گی، آپ بس پریشان نہ

ہوں" مشل نے دوبارہ ماں کے گلے میں بازو ڈال کر انہیں اچھے سے دلاسہ دیا تھا۔۔۔پھر کچھ دیر ان سے باتیں کر کے کچھ سوچ کر اپنے فون پہ میسج ریکارڈ کرتے اوپر والے فلور پر آگئی تھی

"مجھے آپ سے ایک کام ہے گھر پہنچ کر پلیز مجھے کال بیک کیجئے گا" مشل نے ابھی وائس نوٹ شہریار کو سینڈ ہی کیا تھا کہ اس کا نمبر سکرین پر جگمگانے لگا تھا

"ہاں۔۔ ہیلو ۔۔بتاؤ کیا کام ہے؟ بڑی بات ہے آج خود سے میسج کر لیا۔۔۔" شہریار کان میں ایئر

KZwrites

پیس لگائے بول رہا تھا

"آپ سے میں نے کہا تھا کہ گھر پہنچ کر کال کریں، ابھی تو آپ ڈرائیو کر رہے ہوں گے نہ۔۔۔گھر جا کر کال کر لیجئے گا۔۔۔" مشل کمرے میں داخل ہوتے مفلر اتار کر صوفے پر اچھالتے بولی تھی

KZwrites

"اوہو۔۔۔تو میری فکر ہو رہی ہے جناب کو۔۔۔ابھی پسند نہیں ہوں تو اتنا خیال کر رہی ہو،جب پھار ہو جائے گا تب تو۔۔۔"

شہریار کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی مشل

نے عجلت بھرے لہجے میں اسکی بات کاٹی تھی

"جی نہیں میں صرف یہ چاہ رہی تھی کہ آپ تسلی سے میری بات سنیں۔۔۔" کہہ مشل نے آئی رول کرتے فون سکرین کی طرف دیکھ کر سر کو ہلکی سی جنبش دی تھی

KZwrites

"میں بہت تسلی سے آپ کی بات سن رہا ہوں، آپ حکم کریں میم۔۔" شہریار ائیر پیس کان میں ایڈجیسٹ کرتے باہر سڑک پر نظر دوڑاتے بولا تھا

"وہ... مجھے جاب کرنی ہے ارجنٹ، میں یہ تو نہیں کہہ رہی کہ آپ میری سفارش کر دیں لیکن اگر کہیں کوئی ویکنسی..ہو تو.. پلیز مجھے..." مشل اس کو کہتے ہوئے جھجک رہی تھی

"تو ہے نا ویکنسی.. میری پرسنل سیکٹری بن جاؤ..." کہتے ہوئے شہریار کی آنکھوں میں شریر سی چمک آئی تھی

KZwrites

"نہیں مجھے آپ کے افس میں جاب نہیں کرنی نہ...کہیں اور کرنی ہے...آپکے آفس میں کرنی ہوتی تو پہلے ہی اوکے نہ کر دیتی..ویسے بھی

وہ دور ہے کافی۔۔۔" مشل اس کے لہجے کو سمجھتے ہوئے بولی تھی

"کیوں بھئی میرے آفس میں کیا برائی ہے، تم ایک بار آ کر دیکھو تو سہی اگر تمہیں ماحول اچھا نہ لگا تو کہیں اور کروا لیں گے اہڈجیسٹ، میں تو تمہیں کب سے کہہ رہا ہوں کہ وزٹ کرو میرے آفس کا۔۔۔اتنا ہی دور ہے جتنا وہ کال سینٹر دور تھا۔۔" شہریار اب قدرے سیریس ہو کر بولا تھا

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن میں آپ کی سیکرٹری

KZwrites

نہیں بنوں گی.. آپ جان بوجھ کے مجھے تنگ کریں گے...ویسے بھی یہ پرسنل اسسٹنٹ ٹائپ جابز مجھے اچھی نہیں لگتیں...اور آپکی تو بلکل نہیں..." مشل اصل خدشہ زبان پر لائی تھی

KZwrites

"یار بالکل تنگ نہیں کروں گا آئی پرامس...آجاؤ میرے پاس...."

"آپ نہ رہنے ہی دیں.. مجھے آپ کو کہنا ہی نہیں چاہیے تھا...آپ بار بار سیف انوائرمنٹ کی بات کر رہے تھے تو میں نے سوچا آپ سے ہی

کہہ دوں...خیر...میں خود کچھ کر لوں گی کچھ..." مشل نے اسکے لہجے سے اکتا کر کال کاٹی تو شہریار نے اپنے ماتھے پر دائیں ہاتھ سے پنچ کر کے خود کو دل میں گالیاں دیتے،اس کو وائس میسج بھیجا

KZwrites

"سوری یار میں تو مذاق کر رہا تھا، میرا آفس واقعی تمہارے گھر سے کافی دور ہے...میں کچھ کرتا ہوں

..تمھیں ایک دو دن تک انفارم کروں گا ، ویسے مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ تم کالج کے ساتھ جاب کو مینج کیسے کرو گی آئی مین ٹائمنگز

دونوں کی سیم ہیں۔۔۔کالج سکپ کرو گی کیا۔۔۔؟
تھوڑا مجھے اس سلسلے میں بھی ذرا گائیڈ کر دینا باقی میں گھر جا کے کال کرتا ہوں۔۔۔غصے میں نہ رہنا مجھ سے۔۔" مشل اس کا میسج سن کر خود بھی پریشان ہو گئی تھی کیونکہ اس کو خود بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ پڑھائی کے ساتھ جاب کیسے کرے گی

KZwrites

"کالج میں لیو کی اپلیکیشن دے دیتی ہوں، کیا کروں کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔کال سینٹر اسی لیے تو سیلیکٹ کیا تھا۔۔۔کہ ٹائم سلاٹس

مینج ہو جائیں۔۔۔" ابھی مشل سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک نیچے سے خانم خاتون کے گھبرائی سی اونچی آوازیں آنے پر مشل نے فون وہیں پھینک کر نیچے کی جانب دوڑ لگائی تھی

"مشل۔۔۔گاڑی نکالو۔و۔و۔۔و۔۔۔دیکھو تمہارے بابا کو کیا ہو گیا،جلدی گاڑی نکالو۔۔" خانم خاتون صفدر صاحب کے سینے کو تو کبھی انکہ ہتھیلیوں کو مسلتے ہوئے مسلسل چلّا رہی تھیں، انکا چہرہ سرخ سے سرخ تر ہوتا جا رہا تھا۔۔۔باپ کی بگڑتی حالت دیکھ کر مشل کے ہاتھ پاؤں ہی پھول گئے تھے ،جس تیزی سے وہ نیچے آئی

KZwrites

تھی اسی تیزی سے وہ گیراج کی جانب بھاگ گئی تھی

"شازمہ تم بھی ہمارے ساتھ چلتی تو تمہیں اتنا مزہ آتا، اتنے نئے نئے ڈیزائن آئے ہوئے ہیں---"

kzwrites

سمینہ بیگم شاپنگ ٹیبل پر پھیلائے شازمہ کو دکھاتے ہوئے بولی تھیں جو شازم کی نظروں کو خود پر محسوس کرتے اسے مکمل نظر انداز کرتے سمینہ بیگم سے باتیں کر رہی تھی

" شازم تم کب ائے مجھے تو لگا تھا تمہیں آنے میں دیر ہو جائے گی" سامعہ شاہ بیٹے سے مخاطب ہوئی تھیں

"ماما بس دس منٹ پہلے ہی آیا ہوں" شازم نے شازمہ کی روئی روئی آنکھوں میں جھانک کر کہتے ،اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے قریب پڑی پلیٹ سے بسکٹ اٹھاتے ہوئے اسکی

ٹانگ سے انگلیاں مس کی تھیں، یہ حرکت وہ اکثر پہلے بھی کیا کرتا تھا لیکن آج اس کی اس حرکت سے شازمہ کو پیٹ میں تتیلیوں جیسی ہلچل کی بجائےخوف محسوس ہوا تھا اور اس

KZwrites

کی آنکھوں میں امڈتی بے چینی کو شازم نے
بخوبی محسوس کیا تھا

"موڈ ٹھیک کرو اپنا کیا رونی شکل بنائی ہوئی
ہے" شازم نے میسج ٹائپ کر کے شازمہ کو سینڈ
کیا اور آنکھ کے اشارے

KZwrites

سے اس کو پڑھنے کے لیے کہا تھا

"آپ کو میرے موڈ کی فکر کیوں ہو رہی ہے،
جتنا کچھ آپ نے اٹج مجھے سنایا ہے، اس
کے بعد ایسی ہی شکل بنتی ہے" شازمہ نے
میسج لکھتے ایک نظر اٹھا کر اس کی طرف

دیکھا تھا جس کے خوبصورت روشن چہرے پر کچھ دیر پہلے والے غصے کی کوئی بھی رمق نہیں تھی شاید وہ سارا غصہ اس معصوم دل میں جو انڈیل چکا تھا

"اچھا آئی ایم سوری بابا... اپنی اتنی پیاری اور حسین بیوی کے ساتھ خوبصورت لمحے گزارنے کی بجائے بگاڑ بیٹھا، اب افسوس ہو رہا ہے...اب ایسا نہیں ہو گا....پلیز موڈ ٹھیک کرو..." شازم نے مسکراتے ہوئے میسج ٹائپ کیا تھا ،سامعہ شاہ بیٹے کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ اور آنکھوں کی چھوٹی موٹی

KZwrites

شرارتوں کو مسلسل نوٹ کر رہی تھیں

"آپ واقعی سوری کر رہے ہیں۔۔۔؟ " شازمہ کو اسکے ایک دم بدلتے رویے پر حیرانی ہوئی تھی

" ہاں یار۔۔ بس جو بات تمھیں سمجھائی ہے نا ویسا ہی ہونا چاہیے۔۔ ماما سے ریلیٹڈ کسی بھی بات پر میں کمپرومائز نہیں کروں گا۔۔۔" شازم نے میسج ٹائپ کر کے بھیجا تھا

KZwrites

"آپ صرف اس ایک بات سے ہی نہیں اکھڑ ہے

آپ کو میری ذات سے بھی مسئلے ہیں..." شازمہ
نے نم آنکھوں سے لکھا تھا

" ہاں وہ تو ہے ہی.. مگر تمھاری پہننے اوڑھنے
کو میں اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لوں گا..
فی الحال تم سے جتنا کہا ہے نا بس اتنا کرو...."
شازم نے میسج لکھ کر بھیجا ہی تھا کہ اتنے
میں شہریار گاڑی کی کیز گھماتا بہت ہی
خوشگوار موڈ میں گھر میں داخل ہوا تھا

" السلام علیکم کیسے ہیں سب،بھئی بہت
رونق لگائی ہوئی ہے آج تو...." شہریار نے آگے

KZwrites

بڑھ کر خالہ سے سر پر پیار لے کر شازم کا کندھا تھپتھپاتے بھرپور گلے لگایا تھا

"ہم سب تو ٹھیک ہیں آپ بتائیں، بڑے خوش دکھائی دے رہے ہیں خیریت ہے نا، آج کل افس سے بھی کافی غیر حاضر

KZwrites

رہتے ہیں۔۔۔اچانک کبھی بھی کسی بھی وقت غائب ہو جاتے ہیں" شازم نے شہریار کو آڑے ہاتھوں لیتے ایک نظر شازمہ اور سمینہ بیگم کو دیکھا تھا

" اوئے پول تو نہ کھول میرے۔۔۔" شہریار نے

اسکی بات کو لائٹ سا لیتے شرارت سے جواب دیا تو شازم ہنسنے لگا تھا

"کیا مطلب کہ یہ آفس سے غیر حاضر رہنے لگا ہے..." سمینہ بیگم کے ذہن میں شہریار کی کی ہوئی باتوں کا جھماکا سا ہوا تھا

KZwrites

" ماں جی مذاق کر رہا ہے یہ، آپ اس کی باتوں کو سیریس لے رہی ہیں" شہریار نے شازم کو گھور کر دیکھا تھا

" نہیں خالہ جان میں سیریس بتا رہا ہوں ضرور کسی لڑکی کا چکر ہے، یہ صاحب ضرورت سے زیادہ تیار رہنے لگے ہیں،

اور اکثر آفس سے جلدی بھاگ جاتے ہیں"شازم بھی مذاق ہی مذاق میں آج پورے بدلے لینے پر اترا ہوا تھا

KZwrites

"اچھا تم دونوں اپنا یہ فضول مذاق بند کرو اگر دا جان نے سن لیا تو مسئلہ ہو جائے گا...انہیں ایسی بے حیائی کی باتیں نہیں پسند..." سمینہ بیگم بیزار سے انداز میں شہریار کو گھورتے ناراض لہجے میں بولی تھیں

"ہاں انہوں نے تو ناراض ہونا ہی ہے کیونکہ وہ اپنی اس گمنام بھتیجی سے جو شہریار کو باندھنا چاہتے ہیں۔۔۔ہونہہ۔۔۔" اب کہ سامعہ شاہ بولیں تو شہریار ایک دم چوکنا ہوا تھا،شاذمہ بھی ایک نظر شازم کو دیکھ کر ان کی طرف متوجہ ہوئی تھی

KZwrites

" کیا مطلب خالہ، یہ آپ سے کس نے کہا ہے۔۔۔" شہریار صوفے سے ٹیک ہٹا کر سیدھا ہو کر بیٹھا تھا،چہرے کی خوشگواری پل میں غائب ہوئی تھی

" تمہاری ماں نے ہی بتایا ہے۔۔۔" سامعہ شاہ شہریار سے کہہ کر شازم کو تیز نظروں سے دیکھی تھیں جو شازمہ کو یک ٹک دیکھے جا رہا تھا

KZwrites

"خالہ آپ تو جانتی ہیں نا کہ ایسا کسی بھی صورت میں ممکن نہیں ہے، آپ دادا جان کی باتوں کو دل پہ نہ لیں، میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گا آپ بے فکر رہیں، میں آپ سے اپنی ماما جتنا ہی پیار کرتا ہوں، جن لوگوں نے آپ کے ساتھ برا کیا تھا وہ میرے لیے کوئی معنی

نہیں رکھتے ۔۔میں ان کی بیٹی سے کوئی تعلق نہیں بناؤں گا۔۔۔ مدد امداد تک بات ٹھیک ہے لیکن اس سے آگے کچھ نہیں۔۔۔" شہریار سر جھکا کر آہستگی سے بولتے بات ختم کر کے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تو شازمہ بھی بے چین ہو کر بھائی کے پیچھے سیڑھیوں کی طرف بھاگی تھی۔۔۔شازم چہرے پر ہاتھ پھیرتے شازمہ کو آخر تک دیکھتا رہا تھا،اسکے چہرے کی معصومیت اسکی پریشانی دیکھ کر دل خود پر ملامت کرنے لگا تھا جبکہ دوسری طرف سامعہ شاہ شازم کو اس میں کھویا دیکھ کر دل ہی دل میں شازمہ کو صلواتیں سنانے لگیں تھیں

KZwrites

"میرا شہریار ہی رہ گیا نہ اس آوارہ کی بیٹی کے لیے۔۔۔پہلے ماں میری بہن کا سہاگ کھا گئی اب بیٹی آگئی ہے میدان میں،میرے بیٹے پر اپنا حق جتانے۔۔۔جنہوں نے میری بہن کا حق مارا میں کیوں انکو اپنے ہیرے جیسے بیٹے پر کوئی حق دوں۔۔۔تم فکر ہی نہ کرو۔۔۔" ثمینہ بیگم سامعہ شاہ کو تسلی دیتے بولیں تھیں،دونوں بہنوں کے چہرے پر پھیلا شدید غصہ انکی س الوں کی نفرت کا پتہ دے رہا تھا

KZwrites

"شہریار بھائی، آپ پلیز دادا جان کی باتوں میں مت آئیے گا،پلیز--- پلیز شہریار بھائی--- پلیز" شازمہ کمرے میں آتے ہی بھائی کے گلے لگ کر رونے لگی تھی

KZwrites

"پرنسیس---تم کیوں رو رہی ہو، ادھر --ادھر دیکھو میری طرف تم سے شازم نے کچھ کہا ہے---؟ خالہ نے کچھ کہا ہے بتاؤ مجھے---؟

"تمھاے رونے کا کیا تُک ہے اس بات میں---؟

شہریار نے اس کا چہرہ ٹھوری سے اونچا کر کے

اپنے سامنے کیا تو شازمہ بہتے آنسوؤں سے نفی میں سر ہلانے لگی

" دیکھو میری بات سنو، تمہارا اس بات سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔۔۔شازم اور تمہارا نکاح بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔۔ایسی کسی بھی بات سے میاں بیوی کے رشتے میں دراڑ نہیں آتی، یہ بات تم بھی سمجھ لو اور شازم کو بھی سمجھا دینا۔۔یا میں خود سمجھا دوں گا اسے۔۔۔مجھے تمہاری آنکھوں میں ایک بھی آنسو نہیں چاہیے۔۔" شہریار پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے بولا تھا،اپنا دل بھی تیز تیز دھڑک

KZwrites

رہا تھا

" شہریار بھائی تعلق ہے نہیں تو بن جائے گا اگر آپ نے تایا ابو کے خاندان سے کسی بھی قسم کا تعلق جوڑا تو میری زندگی پر بھی اس کا بہت برا اثر پڑے گا، شازم اور خالہ جان ان لوگوں سے نفرت کرتے ہیں.."

KZwrites

" تو میں بھی ان سے اتنی ہی نفرت کرتا ہوں جتنا باقی سب کرتے ہیں، تم اس بات کو لے کر بالکل پریشان نہ ہو میری چھوٹی سی

پرنسیس۔۔۔اور ہمارا کسی سے بھی تعلق بنے نا بنے اس بات سے شازم کو کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟ تمھارا یوں رونا میری سمجھ سے باہر ہے ۔۔

خبردار جو روئی اب۔۔۔س" شہریار اس کی بات کاٹ کر پیار سے اس کی سرخ ہوتی ناک کو چھیڑتے بولا تھا

KZwrites

""شہریار بھائی۔۔۔ایک بات پوچھوں

"جی پوچھو۔۔۔"

"کیا آپ واقعی کسی لڑکی کو پسند کرتے ہیں"

"یقیناً یہ تمہارے کان شازم نے بھرے ہیں۔۔۔میری جاسوسی کرتا ہے کیا وہ۔۔۔؟" شہریار ہنستے ہوئے بولا تھا

KZwrites

"بتائیں نا شہریار بھائی، اگر آپ کو کوئی پسند ہے تو جلدی سے اس کو دلہن بنا کر لے آتے ہیں۔۔۔ایسے دادا جان واکی بات بھی دب جائے گی اور آپکی بھی لو میرج ہو جائے گی۔۔۔" شازمہ شہریار کے گلے لگتے ہوئے بولی

"اچھا جی،اپنے فائدے سوچے جا رہے ہیں--اور میں تو لانا چاہتا ہوں لیکن ماما کچھ راضی نہیں لگ رہیں، تم ان کو مناؤ نا--" شہریار سر کھجاتے ہوئے بولا

KZwrites

"ہو جائیں گی وہ راضی شہریار بھائی میں منا لوں گی--- آپ لڑکی سے ملوائیں نا کون ہے کہاں رہتی ہے،کہاں ملی آپکو--- ہم رشتہ لے کر جائیں گے آپ کا پکا وعدہ--- بلکہ ماما کو ماننا ہی پڑے گا کیونکہ تایا ابو سے وہ بھی کوئی تعلق بنانا نہیں چاہیں گی--"

"ابھی بس تمہاری رخصتی ہو لے نا پھر اس کے بعد کچھ کرتے ہیں پرنسیس، ابھی تمہارا ٹائم ہے اس کو بھرپور

انجوائے کرو، خوش رہو اور کوئی بھی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے اگر شازم تمہیں ذرا سا بھی،کسی بھی حوالے سے تنگ کرے گا نا تو تم نے سب سے پہلے میرے پاس آنا ہے...مجھے بتانا ہے...دو سیکنڈ میں سدھار کر رکھ دوں گا اگر تنگ کرے گا میری بہن کو تو...شازمہ بچے تم زندگی ہو میری....اکیلی نہیں سمجھنا خود کو کبھی بھی... میں تمہارے

KZwrites

ساتھ ہوں۔۔۔زندگی کے ہر قدم پہ تم

اپنے بھائی کو اپنے ساتھ پاؤ گی۔۔۔" بولتے ہوئے شہریار نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تو شازمہ مسکراتے ہوئے اسکے گلے لگ گئی تھی

KZwrites

"آپ کو ان کی صحت کا بہت خیال رکھنا ہوگا، اگر آج آپ لوگ بروقت نہ آتے تو معاملہ بگڑ بھی سکتا تھا،ان کو مکمل ریسٹ کی ضرورت ہے، یہ دوائیاں اور کچھ ٹیسٹ آپ کو لکھ کر دے دیے ہیں یہ کمپلیٹ کروا کے آپ اگلے ہفتے

دوبارہ چکر لگائیں، دوائی آپ سامنے اس کاؤنٹر سے لے لیں" ڈاکٹر تفصیل سے ان کو سمجھا رہا تھا جبکہ مشل کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا ، اپنے بابا کو ایسی حالت میں دیکھ کر بری طرح پزل ہو گئی تھی... ڈرپ کمپلیٹ ہونے کے بعد صفدر صاحب کو سہارا دے کر دونوں ماں بیٹی گاڑی تک لائی تھیں

KZwrites

" مشل پلیز دھیان سے ڈرائیو کرنا بیٹا، مجھے تو تمہاری بھی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی خود کو سنبھالو، اب اپنے بابا کو بھی تو تم نے ہی سنبھالنا ہے نا..."خانم خاتون پچھلی سیٹ پر

صفدر صاحب کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں جب کہ صفدر صاحب کو تو جیسے چپ ہی لگ گئی تھی،مشل کو سار بھاگ دور مرتے دیکھ کر وہ اندر ہی اندر مر رہے تھے...گھر پہنچ کر مشل ان کو سہارا دیتے ہوئے کمرے تک لے کر آئی تھی اور وہیں پاس بیٹھ کر ان کا سر دبانے لگی تھی

KZwrites

" بابا آپ کو اچانک کیا ہو جاتا ہے، ایک دم آپ انکونشیس ہو جاتے ہیں، ایسی کیا سوچ ہے جو اپ کو اتنا ڈرین کر رہا ہے... کیا پریشانی ہے آپ کو بابا مجھ سے کیوں شیر نہیں کرتے.."

اتنی دیر ہمت کا مظاہرہ کرنے کے بعد مشل کی آنکھوں سے اب آنسو بہتے جا رہے تھے

"ایسی کوئی بات نہیں ہے بیٹے، بس اب عمر کا تقاضا ہے، تم مجھے آدھا کپ چائے بنا دو گی" صفدر صاحب بات کا رخ بدلتے آہستگی سے بولے تھے

KZwrites

"جی بابا میں ابھی بنا کر لاتی ہوں" انکے۔ منہ سے چائے کا کفظ سنتے ہی مشل نے آنسو پونچھتے کچن کی طرف دوڑ لگائی تھی

" آپ مشل کو سب بتا کیوں نہیں دیتے،کیوں ابھی تک اس سے چھپا کر رکھا ہے

سب ایک نہ ایک دن تو اس کو پتہ لگ ہی جائے گا" خانم خاتون مشل کے جاتے ہی بولی تھیں

" کیا بتاؤں اپنی بچی کو کہ میں اپنے باپ کو مرتے ہوئے چھوڑ آیا تھا، کیا بتاؤں میں اپنی بچی کو کہ میں اپنے بزنس کو بڑھانے کے لیے جائیداد کا بٹوارہ کر آیا تھا، کیا بتاؤں اسے کہ میں اپنے خاندان کی روایات کو توڑ آیا تھا،

اپنے بوڑھے باپ کا، اپنے سگے بھائی کا... سب کا مان توڑا تھا... میں تو آج تک خود

KZwrites

سے نظر نہیں ملا پاتا تو اپنی بچی کو سب بتا کر کیسے نظریں کیسے ملاؤں گا اس سے..."

صفدر صاحب رونے لگے تھے

" آپ نے اس وقت جذبات میں آ کر مجھ سے شادی تو کر لی تھی لیکن اس کے بعد سے آج تک آپ اس شادی پر پچھتا ہی رہے ہیں، میں بھی کبھی خود کو معاف نہیں کر پاتی کہ میں نے آپ کو مجبور کیا تھا اس وقت... میرے خیال میں ہمیں مشل کو سب سچ بتا دینا چاہیے...اس بار اسی لیے میں نے آپکو روکا نہیں...ورنہ مشل کا رشتہ تو..."

KZwrites

خانم خاتون نے دل پر پتھر رکھتے یہ بات کہی تھی،انکی شادی پسند کی ہونے کے باوجود اتنی خوشگوار نہیں رہی تھی

"بس۔۔۔رشتہ جہاں کرنا ہو گا میں کر لوں گا۔۔۔اپنے بھائی کو جواب دے دو۔۔۔پہلے بھی کہہ چکا ہوں تمھیں۔۔۔" خانم خاتون کی بات کاٹ کر صفدر صاحب بولے تھے۔۔۔اتنے میں مشل چائے بنا کر لے آئی تھی اور پھر سے صفدر صاحب کے پاس بیٹھ کر ٹانگیں دباتے ان سے باتیں کرنے لگی تھی۔۔۔خانم خاتون ان دونوں کو دیکھتے

KZwrites

اپنی سوچوں میں گم ہو گئی تھیں...

KZwrites

شہریار بے چین سا ہو کر کافی دیر سے مشل کو کال کر رہا تھا لیکن مشل کا فون پچھلے کافی گھنٹوں سے اوپر اسکے کمرے میں ہی پڑا تھا

"فون کیوں نہیں اٹھا رہی یار نہ ہی تم نے مجھے ریپلائے کیا ہے، کچھ بتاؤ گی تو میں تمہاری جاب کے لیے کچھ کروں گا نا..."

"غصہ ہو ابھی تک کیا...؟

KZwrites

"سیکرٹری والی بات مزاق تھی یار...."

"میرا تو میل سیکرٹری ہے

"آلریڈی بھئی---

"کال تو پک کرو نہ یار--تم ہر دفعہ ایسا ہی کرتی ہو--

"---شہریار نے لگاتار کافی وائس میسج بھیجے تھے لیکن نہ تو وہ کسی میسج کا جواب دے رہی تھی اور نہ ہی کال ریسیو کر رہی تھی---بے قراری سے یہاں وہاں ٹہلتے بلآخر کچھ سوچتے ہوئے شہریار کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی اور وہ اسی لمحے وہ دماغ میں سکیم کو فائنل کرتے فریش ہونے کے لیے باتھ روم چلا گیا تھا---

شاور لے کر وہ ٹی شرٹ اور جینز پہن کر باہر

KZwrites

آیا ، دراز میں سے مشل کے گھر کی کیز نکالی تھی جو اس دن اس کے بیگ سے شہریار کی گاڑی میں گر گئی تھیں

کچھ دیر کی ڈرائیو کے بعد شہریار نے اپنی گاڑی کو مشل کے گھر سے کچھ فاصلے پر پارک کیا اور کسی کو کال پر کچھ انسٹرکشن دینے کے بعد آن پرپز سست قدموں سے چلتا ہوا مشل کے گھر تک آیا تھا...اتنے میں ہی پورے علاقے کی لائٹ بجھ گئی تھی....جبکہ شہریار کی آنکھوں میں شرارت چمکنے لگی تھی

KZwrites

KZwrites

Kzwrites

" بیٹا تمہارے بابا سو گئے ہیں جاؤ تم بھی آرام کرو پہلے ہی دو دن سے تم کالج بھی نہیں گئی، صبح کالج لازمی چلی جانا، اٹھو جاؤ شاباش..." صفدر صاحب کو دیر تک دباتے دباتے مشل کی اپنی آنکھوں میں بھی نیند بھر گئی تھی

"جی ماما" مشل اپنے باپ کا ماتھا چوم کر،
اپنی آنکھیں ہاتھ کی پشت سے رگڑتے ہوئے اٹھ
کھڑی ہوئی تھی...تھکے تھکے قدموں سے وہ

لاؤنج کراس کر کے،بالوں میں ہاتھ پھیر کر
خود کو نیند کے خمار سے باہر لانے کی کوشش
میں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر اپنے فلور کی طرف
جا ہی رہی تھی کہ اچانک لائٹس آف ہونے سے
گھر میں مکمل اندھیرا ہو گیا تھا

kzwrites

"اب اس وقت کیوں لائٹ چلی گئی ،گھنٹہ
پہلے بھی تو گئی تھی...پاگل ہیں کیا یہ لوگ..."
مشل نیند سے پوری طرح باہر آتے اب

احتیاط سے سیڑھیاں چڑھتے بڑبڑانے لگی تھی۔۔۔اپنے روم میں جا کر مشل دروازے کو اندر سے لاک کر کے چارجنگ لائٹ اٹھا کر باتھ روم فریش ہونے چلی گئی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر میں ہی فریش ہونے کے بعد مشل باہر آئی اور چارجنگ لائٹ کو ڈریسنگ کے اوپر سیٹ کر کے ڈریسنگ مرر کے سامنے جھک کر اس کے دراز میں سے کچھ ڈھونڈنے لگی تھی۔۔۔

مشل ڈیپ نیک گرین ٹی شرٹ اور بہت چھوٹی

Kzwrites

سی ڈینم شارٹس جو اس کےمِڈ تھائیز تک آتی تھی، پہنے ہوئے تھی

گیلے گھنگریالے بال اس کی کمر کے ساتھ چپکے ہوئے تھے...اپنی ہئیر سیٹنگ کرلز کریم نکال کر بالوں میں اچھے سے لگا کر وہ ایک بار پھر باتھروم کی طرف چلی گئی تھی...نیم اندھیرے میں مرر کو دیکھتے، بالوں کو اچھے سے scrunch کر کے ہاتھ صاف کر کے وہ دوبارہ باہر ڈریسنگ ٹیبل کی طرف آ کر پھر سے دراز کھنگالنے لگی تھی

KZwrites

"کدھر گیا یار---"

"ہر دفعہ ہی گم جاتا ہے---"

"سارا کچھ آرگنائز ہونے والا ہو گیا ہے---"

KZwrites

"کدھر چلا گیا---"

"اتنے زیادہ ہو گئے ہیں بار بار خرید کر،مگر
مجال ہے کہ کوئی ایک بھی وقت پر مل

جائے..."

کافی دیر خود میں بڑبڑاتے بالاخر ایک نیل فائلر دراز سے نکال کر مشل نے اکتائی ہوئی نظر ڈریسنگ مرر پر ڈالی تو اپنے پیچھے کھڑے لمبے اونچے سے ماسک پہنے شخص کو دیکھ کر بری طرح بوکھلا کر چلانے ہی لگی تھی کہ اس نے سرعت سے آگے بڑھ کر مشل کو گردن کی پچھلی طرف سے بالوں سمیت زور سے تھامتے ہوئے اس کے منہ پر بائیاں ہاتھ رکھ دیا تھا...

Kzwrites

مشل کی خوفزدہ آنکھیں بالکل باہر آنے کو تھیں لیکن اپنے دماغ کو خاضر رکھتے اس نے ایک پل بھی ضائع کیے بغیر اپنے ہاتھ میں موجود نیل فائلر اس شخص کے بائیں بازو میں زور سے دے مارا تھا،مارتے ہوئے مشل مسلسل اپنے چہرے سے اسکا ہاتھ ہٹانے کی کوشش میں نیل فائلر کو مزید اسکے بازو میں کھبوئے جا رہی تھی---

KZwrites

اس شخص کی گرفت مشل کے چہرے سے ایک لمحے کو ڈھیلی ہو کر واپس ویسی ہی ہو گئی تھی---مشل نے کمرے میں شور پیدا کرنے کے لیے ساتھ ہی اپنی ٹانگ ہوا میں کرتے ڈریسنگ مرر

کو زور سے ہٹ کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔اس ساری گڑبڑ میں چارجنگ لائٹ ڈریسنگ مرر کے اوپر سے نیچے فرش پر گر چکی تھی اور کمرے میں روشنی نہ ہونے کے برابر ہو گئی تھی

"مشل۔ل۔ل۔ل۔۔۔۔ میں ہوں۔ں۔ں۔۔شہریار۔۔۔" مشل جو اس کی گرفت میں بری طرح مچلتے نیل فائر اس کے بازو میں کھبانے کے بعد خود کو چھڑوانے کے لیے اب اس کی ٹانگوں پر پاؤں سے دھکے مار رہی تھی ، اس کی آواز پہچان کر ایک پل کو رکی تھی اور اسی پل میں شہریار نے اس پر سے اپنی گرفت ہٹا دی تھی۔۔۔

kzwrites

اس

کی گرفت سے آزاد ہوتے ہی مشل نے بھاگ کر چارجنگ لائٹ اٹھائی اور اس کا رخ شہریار کی طرف کر دیا گویا تسلی کرنا چاہ رہی ہو کہ وہی ہے

شہریار کی بازو میں نیل فائلر ابھی تک بری طرح کھبا ہوا تھا اور وہاں سے خون کی ایک لہر بہہ کر اس کی کہنی سے نیچے تک آ رہی تھی، جیسے ہی شہریار نے اس نیل فائلر کو اپنی بازو سے کھینچ کر نکالا تو خون فوارے کی صورت نکل کے اس کی سفید ٹی شرٹ کو سرخ کرتے

Kzwrites

ہوئے فرش پر بھی گرنے لگا تھا...فائلر کھینچ کر نکلانے کے بعد شہریار نے درد سے میچی آنکھیں واپس کھولی تھیں،مشل کی اپنی طرف کی ہوئی لائیٹ سے اسکی آنکھیں چندھیانے لگی تھیں

"آپ...یہاں کیسے آئے ہیں اور کیوں آئے ہیں۔ ں-ں-ں..." کہتے ہوئے مشل اس کے خون کی پرواہ کیے بغیر ایک نظر اسکو دیکھتے،لائٹ ہاتھ ہاتھ میں لیے کھڑکی کی طرف بھاگی تھی جو کہ لاک تھی اس کا مطلب تھا کہ وہ کھڑکی سے تو نہیں آیا تھا

KZwrites

"مین گیٹ سے آیا ہوں یاررررر---" شہریار بازو ہوا میں اوپر کو کرتے ٹی شرٹ اتار کر اپنے بازو پر زور سے باندھنے لگا تھا جہاں سے خون مسلسل بہے جا رہا تھا، چہرے پر درد کے آثار بہت کم تھے،مشل اسکی بات پر کھڑکی سے پلٹ کر واپس ہوئی تھی،نظریں اب فرش پر گرے خون سے ہوتیں اسکے بازو پر ٹھہری تھیں

"آئی ایم--آئی--" مشل ایک لمحے کو اس کا خون دیکھ کر تھوڑا شرمندہ اور پریشان ہوئی تھی

kzwrites

"بلکہ میں کیوں سوری کہوں، آپ یوں چوروں ڈاکوں کی طرح گھر میں کیوں گھس آئے ہیں، آپ میں شرم اور تمیز نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے۔۔۔عجیب ہیں آپ۔۔جب دل کرتا ہے منہ اٹھا کر کہیں بھی چلے آتے ہیں، کوئی شرم ہوتی ہے کوئی بیسک ایتھکس ہوتے ہیں۔۔۔انسان کی کوئی لمٹس ہوتی ہیں۔۔۔مگر آپ تو بے شرمی کی انتہا پر پہنچ جاتے ہیں۔۔تکلیف کیاہے آپکو۔۔کیوں سکون سے رہنے نہیں دے رہے۔۔دماغ گھما کر رکھا ہوا ہے میرا۔۔میں بتا رہی ہوں آپکو آپ۔۔۔" دوسرے ہی لمحے مشل شرمندگی کو ایک طرف رکھتے اسکو

kzwrites

کھڑی کھڑی سنانے لگی تھی،آنکھوں میں مخصوص غصہ عود آیا تھا۔۔۔

مشل نان سٹاپ اس پر اپنا غصہ نکالے چلی جا رہی تھی کہ شہریار نے ایک ہاتھ سے ہی آخری گرہ ٹی شرٹ کو لگاتے اچانک آگے بڑھ کر اس کے چہرے کو پھر سے دبوچ لیا تھا اور چارجنگ لائٹ جس کا رخ اس نے کب سے شہریار کی طرف کیا ہوا تھا ،اسکے ہاتھ سے لے کر بیڈ پر اچھال دی تھی

Kzwrites

"چپ...بالکل چپ... ایک تو تم جان بوجھ
کر کئی کئی گھنٹے میرے میسج کا ریپلائیے
نہیں کرتی..اگنور کرتی ہو... میرے صبر کا
امتحان لیتی ہو اور اوپر سے جنگلی بلیوں کی
طرح اتنا برا اٹیک کر دیا ہے...." شہریار اپنا
چہرہ اس کے چہرے کے بالکل قریب لے آیا
تھا..اس کے بالوں سے اٹھتی خوبصورت سی
مہک شہریار کے حواسوں پر چھانے لگی
تھی...

kzwrites

جیسے لباس میں وہ اس وقت اس کے سامنے
موجود تھی شہریار پہلے ہی اپنے جذبات کو

بہت زیادہ قابو میں کیے صرف اسکے چہرے پر نظریں جمائے ،آنکھوں میں جھانک رہا تھا...ہاتھ کی گرفت اسکے گالوں پر سخت سے نرم ہو گئی تھی

"میرے خیال میں بات کرنے سے پہلے آپ کو بیسک مینرز سیکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ ایسے کسی کے گھر میں بارج اِن کرنا شریفوں کا کام نہیں ہوتا لیکن آپکا تو یہ معمول کا کام لگ رہا ہے... اگر اس وقت میرے پاس گن بھی ہوتی نا تو اس کی ساری کی ساری گولیاں آپ میں اتار دیتی بغیر کسی جھجھک کے...مجھے

KZwrites

ہلکا مت لیجئے گا..." کہہ کر مشل نے اسکی کلائی کو کھینچ کر اپنا چہرہ اس سے چھڑوایا تھا، جس کو شہریار نے بغیر کسی مزاحمت کے چھوڑ بھی دیا تھا

"یار..ایم سوری.. میں تمہیں کیسے بتاؤں کہ مجھ سے انتظار نہیں ہو رہا تھا بلکل بھی...کتنی دیر سے تمھیں میسجز کر رہا تھا...باتھ روم میں بھی فون ساتھ لیجا رہا تھا کہ تمھارا ریپلائے مس نہ کر دوں کہیں...لیکن تمھارا کچھ پتہ نہیں چلتا یار...ایک بات کرنے کو ترسایا ہوا ہے...ریسٹورانٹ میں بھی کچھ

kzwrites

نہیں سنا تم نے ،بس آئی اور بھاگ گئی واپس..." شہریار مسلسل بولتا جا رہا تھا اور مشل اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر برا سا منہ بناتے اسکے سامنے سے ہٹ کر ایک طرف ہو گئی تھی

KZwrites

"اتنے بھی اب ٹینٹرمز نہ دکھاؤ مشل... پہلے ہی میرے بازو کا برا حشر کر چکی ہو..." شہریار معصوم شکل بنائے دو لمبے قدم لیتے پھر سے اسکے سر پر پہنچ کھڑا ہوا تھا

"ڈسٹنس پلیز..." مشل نے آئی براؤز اچکاتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے برہنہ سینے پر رکھ کر اس کو پیچھے کیا تو احساس ہوا کہ وہ اس وقت شرٹ لیس ہے، اس کے سینے کی حدت اپنے ہاتھ پہ محسوس کر کے مشل خود بھی پیچھے کو ہٹی تھی

"اوکے اوکے...." شہریار نے نیم اندھیرے میں بھی اسکے سرخ پڑتے کنفیوز چہرے کو بھانپ کر دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھا کر کہا تھا...اگلے ہی پل پیچھے کو قدم لیتے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہوا تو نظریں مشل کے اوپر ٹھہر سی

Kzwrites

گئی تھیں

گرین ڈیپ نیک میں سے جھانکتے اس کے
خوبصورت دودھیا سراپے کو اس کی غصے سے
تیز ہوتی سانسیں مزید ابھار رہی تھیں جبکہ
اسکی آدھی تھائیز تک کورڈ خوبصورت ٹانگوں
کی کنفیوزن مدھم روشنی میں
الگ ہی منظر پیش
کر رہی تھی،جنہیں وہ اسکی نظروں پر ایک
دوسرے کے پیچھے کرتے آکورڈ سی ہو گئی تھی

KZwrites

اپنی طرف شہریار کو مسلسل ایسے ہی بے باکی
سے دیکھتا پا کر مشل نے کچھ سیکنڈز تو
برداشت کیا اور پھر دانت پیستے ہوئے تیزی سے
اسکی جانب بڑھ کر پنجوں کے بل اوپر کو
کھڑے ہوتے ہوئے اس کی گردن کو دبوچ لیا تھا

kzwrites

"یہاں کھڑے گھور کیا رہے ہیں ابھی کے
ابھی یہاں سے رفوچکر ہو جائیں ورنہ دوسرا
بازو بھی زخمی کرنے میں دیر نہیں لگاؤں
گی..."مشل کا نازک سا ہاتھ اپنی مضبوط گردن
پر محسوس کرتے ہوئے شہریار ہلکا سا
مسکرایا اور اس کو بھری کمر سے تھامتے

ہوئے اس کی ایڑیوں پر واپس کھڑا کیا تھا،

پنجوں کے بل کھڑے ہونے کی وجہ سے مشل کی

شرٹ اس کی کمر سے بھی

اٹھ چکی تھی جسکی

ملائمیت اور نازکی اپنے ہاتھ پر محسوس

کرتے ہوئے شہریار نے اسی وقت دماغ سے

فیصلہ کیا تھا کہ اس کو واقع ہی یہاں سے چلے

جانا چاہیے

KZwrites

"نہیں پلیز دوسرا بازو مت زخمی کرنا، ڈرائیونگ

کے قابل تو چھوڑ دو گینگسٹر گرل...اتنی دور

واپس جانا ہے یہ ظلم نہ کرنا...اب نہیں گھورتا بلکل بھی...یہ دیکھو آنکھیں نیچے ہیں میری... ویسے...تمہارے ہاں مہمانوں کا ایسے ہی استقبال کیا جاتا ہے؟" شہریار نے شرارت سے نظریں جھکاتے واپس اسکی غصے سے بھری آنکھوں میں دیکھتے ،پاس پڑی اس کی ورک ٹیبل پر سے اپنا فون اور گاڑی کی کیز اٹھائی تھیں جو اس نے یہاں آنے کے بعد وہاں پر رکھی تھیں...جب کہ نظریں مسلسل مشل کی آنکھوں میں تھیں

kzwrites

" مہمانوں کا تو پتہ نہیں البتہ ڈاکوؤں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جاتا ہے بلکہ اس سے بھی برا کرنا چاہیے..." مشل ورک ٹیبل پر پڑی اپنی چھوٹی سی شال کو اٹھا کر اپنے گرد لپیٹتے ہوئے بولی تھی یہ وہی شال تھی جو وہ پہن کر کچھ دیر پہلے اس سے ملنے گئی تھی

"لیکن میری ہی غلطی ہے کہ میں نے آپ جیسے انسان کو ڈھیل دے دی جس کا آپ اب نا جائز فائدہ اٹھا رہے ہیں... فورا سے پہلے اپنی شکل یہاں سے گم کریں ورنہ میں کچھ کر بیٹھوں

KZwrites

گی...دماغ میرا بہت تیزی سے پراسیس کر رہا ہے آپکی نظروں کو... یہ نہ ہو مارے جائیں آپ میرے ہاتھوں..."

مشل اس کی سرخ ہوتی آنکھوں سے اب نظریں چراتے دروازے کی طرف فنگر پوائینٹ کرتے ہوئے بولی تو شہریار نے اس کو کلائی سے کھینچ کر اسی ورک ٹیبل پر گرا دیا جس کی سائیڈ پر وہ کھڑا ہوا تھا اور اپنے دونوں ہاتھ اس کے ارد گرد ٹیبل پر جما کر اس پر جھک گیا تھا

kzwrites

"میں نے ابھی تک تو کوئی فائدہ نہیں اٹھایا تم سے... اس سے پہلے بھی مجھ سے مل چکی ہو ، میں صرف باتیں کرنا چاہتا ہوں تم سے،بتایا بھی ہے اتنی دفعہ... پھر بھی بار بار ایسے کہتی ہو جیسے میں کچھ غلط کرنا چاہ رہا ہوں...کہیں جان بوجھ کر provoke تو نہیں کر رہی ہوتی سلی گرل..." شہریار اس پر جھکے اپنا انگوٹھا اس کے کان کے پاس پھیرتے ہوئے ، خوبصورت گرین آنکھوں میں جھانک ہی رہا تھا کہ مشل نے برابر اس کی نظروں میں جھانکتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے اس کے بازو پر سے ٹی شرٹ کی گرہیں کھول کر بے دردی سے کھینچ کے اتاری اور اپنے ناخن اس کے زخم پر پوری

kzwrites

قوت سے گاڑھ دیے تھے "سوچئے گا بھی مت..."

"مشل.ل.ل...پاگل ہو کیا...ناخن دیکھو اپنے...کاٹتی نہیں کیا کبھی انکو..." شہریار درد کی شدت سے بری طرح بلبلا ایک جھٹکے میں اس پر سے پیچھے ہوا تو مشل طنزیہ ہنستے ہوئے ٹیبل سے سیدھی ہو کر اسکے مقابل کھڑے ہوتے بولی تھی

kzwrites

"کاٹنے ہی لگی تھی لیکں آپ پہلے تشریف اٹھا کر لے آئے...کیا فائدہ ویسے اس آئیڈیل ہائٹ کا جو ایک 5 فٹ 3 انچ کی لڑکی سے اتنی آسانی سے زیر ہو گئے...ٹچ ٹچ ٹچ..." مشل اسکے بازو سے پھر سے رواں خون اور اسکے چہرے پر تکلیف کے واضح آثار دیکھ کر اسے مزید تپانے لگی تھی

KZwrites

"زیر ہوا نہیں...ہونے دے رہا ہوں میری جان..." شہریار نے اس کو اسی بازو سے ہولڈ کرتے، کمر سے کھینچ کر خود سے لگایا تو اس کے برہنہ سینے سے مشل کا چہرہ ٹکرایا تھا...

طنزیہ ہنسی تو اسی وقت غائب ہو گئی تھی لیکن آواز بھی کہیں دب کر رہ گئی تھی۔۔۔گلے میں ایک گلٹی ابھر کے معدوم ہوئی مگر اگلے ہی پل مشل نے اپنے حواس قائم کر لیے تھے

"ل۔۔۔لائٹ ۔آ۔۔آنے والی ہے۔۔۔ پ۔۔پ۔۔۔پلیز جائیں یہاں سے اب۔۔۔بہت ہو گیا یہ ڈرامہ۔۔۔" مشل اپنی فور آرمز کا زور اس کے سینے پر ڈالتے ہوئے اپنا چہرہ اس سے پیچھے کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی ۔۔۔ شہریار نے اسکی مزاخمت پر بازو اسکی کمر سے ہٹاتے فوراً اس کو خود سے

Kzwrites

الگ کر دیا تھا... وہ خود بھی اس کے نرم و نازک جسم کی گرمی سے نا واقف ہی رہنا مناسب سمجھ رہا تھا

"جب تک میں جاؤں گا نہیں تب تک آپکی لائٹ آئے گی نہیں...اس کیے مجھے کوئی شرٹ لا دو پلیز اپنے ڈی ایس پی پاپا کی...ایسے میں کیسے جاؤں گا...ویسے بھی بغیر شرٹ کے ڈرائیو کرتے کسی کو پسند آگیا تو تم کیا کرو کی پھر..." شہریار لمبے ڈگ بھرتا بہت آرام سے اس کے بیڈ پر ٹانگیں پھیلا کر نیم دراز ہوا تو مشل

kzwrites

کا دماغ اسکی باتوں اور حرکتوں پر بھک سے اڑا تھا

"میرے بیڈ سے اٹھیں فوراً اور اس سے پہلے آپ نے کیا کہا جب تک آپ جائیں گے نہیں لائٹ نہیں آئے گی اس کا کیا مطلب تھا ،بتائیں نا ذرا..." مشل اس کو اسی بازو سے کھینچتے ہوئے اپنے بیڈ سے اٹھاتے ہوئے بولی تھی،اسکے پاس ہی بیڈ پر آڑھی ترچھی سے چارجنگ لائٹ پڑی ہوئی تھی

kzwrites

"ارے کوئی مطلب نہیں تھا یار اور ورک آؤٹ ذرا کام کیا کرو کچھ زیادہ ہی پاور آ گئی ہے میرے بے بی میں...بازو کا بس قیمہ بننا رہ گیا ہے..." شہریار اس کے کھینچنے پر ایسے کھنچتا ہوا بیڈ سے اٹھ گیا جیسے مشل میں بہت زیادہ طاقت ہو جب کہ وہ اس کو ایک انچ بھی نہیں ہلا سکتی تھی اگر وہ خود نہ چاہتا تو...

KZwrites

"یہی شرٹ پہنیں اور نکلیں یہاں سے،جلدی کریں..." مشل اسکی ایکٹنگ پر تپتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اسے کمر سے دھکا دیتے ہوئے بولی اور فرش پر پڑی اس کی خون سے بھری وائٹ ٹی شرٹ انگلیوں کی پوروں سے پکڑ کر ، برے برے سے منہ کے زاویے بناتے ، اٹھا کر اس کے سینے پر دے ماری تھی جو شہریار نے سینہ پہ لگنے سے پہلے ہی کیچ کر لی تھی

"بہت بری ہو یار قسم سے...دل کی بھی سخت ہو اور زبان کی بھی...کدھر سے جاؤں میں...یہی بتا دو...پلیز یہاں سے دھکہ دے کر نہ

kzwrites

پھینک دینا مجھے...ماں باپ کا اکلوتا بیٹا ہوں..." مشل کے تیز و تند لہجے پر مسکراتے، شہریار ٹی شرٹ کو دائیں بائیں کر کے دیکھنے لگا

"آئے کدھر سے تھے..." مشل نے ورک ٹیبل پر سے اپنی کھوئی ہوئی چابیاں اٹھا کر اس کی نظروں کے سامنے لہرائیں تو شہریار فوراً اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے،چہرے پر مصنوعی شرمندگی لاتے سر کو کھجانے لگا

Kzwrites

"یہ آپکے پاس ہی تھیں۔۔۔رائٹ۔۔۔؟ میری سوچ سے بھی زیادہ گھٹیا اور بے شرم ہیں آپ تو۔۔۔ آپ کی یہ فضول مسکراہٹ اس وقت مجھے سخت زہر لگ رہی ہے سمجھے

آپ۔۔۔شکل گم کریں اپنی۔ی۔ی۔۔۔" مشل اس کے چہرے کے پاس ہاتھ لاتے اکتائے ہوئے انداز میں چٹکی بجا کر اسے باہر نکلنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔اپنی گمی ہوئی چابیاں دیکھ کر وہ مزید غصے میں آگئی تھی کیوں کہ وہ پہلے بھی ان چابیوں کے بارے میں اس سے پوچھ چکی تھی

Kzwrites

"دل کے ہاتھوں مجبور ہوں ایسی بے شرمی کرنے پر، ورنہ قسم سے بہت شریف انسان تھا، تمھاری قسم..." شہریار نے اس کے گالوں کو اپنی انگلیوں سے مس کیا تو مشل نے اس کے ہاتھ کو چہرے سے ہٹا کر سر پر رکھا تھا

"قسم یہاں ہاتھ رکھ کر کھاتے ہیں...میرے فیس کو دوبارہ ٹچ کیا تو ہاتھ ضائع ہوجائے گا آپکا..." کہہ کر مشل نے اسکا ہاتھ سر سے بھی جھٹک دیا تھا

Kzwrites

"چلے جائیں یہاں سے اب..بہت ہو گیا ہے...پریشان کر دیا ہے مجھے آپ نے...تھک گئی ہوں اب میں..." شام کو اس سے ملنے سے کے کر صفدر صاحب کو ہاسپٹل لیجانے تک کے سب منظر یاد کرتے مشل کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں،دل تھوڑا بجھنے سا لگا تھا

Kzwrites

"اچھا جا رہا ہوں،رونا نہیں پلیز...تم لڑتی ڈانٹتی ہوئی اچھی لگتی ہو...بس یہ تمہارے لیے لایا تھا لیکن تمہارے

تیور دیکھ کر لگ رہا ہے کہ اگر تمہیں ابھی دیا تو تم اٹھا کے میرے سمیت اسے کھڑکی سے باہر

پھینک دو گی اس لیے یہاں رکھ رہا ہوں.."

شہریار اپنی جینز کی پاکٹ میں سے سفید ٹشو پیپر میں لپیٹی ہوئی کوئی چیز نکال کر مشل کی سائیڈ ٹیبل پر رکھنے لگا تو وہاں وہی پھول پڑا نظر آگیا تھا جو وہ اس کے دیے ہوئے بکے میں سے نکال کر وہ شام کو لے گئی تھی... شہریار کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی...مزید نظریں اس پر ڈالے بغیر شہریار نے فوراً سے اپنی خون

سے بھری ہوئی ٹی شرٹ کو ایک نظر دیکھا اور فون اور کیز ہاتھ میں پکڑے دروازے کی طرف بڑھنے لگا تو مشل نے اسکی ڈسکی سی مسکولرز بیک کو ایک نظر دیکھا تھا

kzwrites

"ایک منٹ ٹھہریں میں کوئی شرٹ لے کر آتی ہوں..." کہہ کر مشل اپنے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی تھی

"میں لڑکیوں والی شرٹس تو نہیں پہن سکتا کم از کم اب...ایسے ہی چلا جاتا ہوں...رہنے دووووو....کسی کو پسند آ بھی گیا تو آئی ڈونٹ کئیر...مجھے بس تم ہی پسند رہو گی ہمیشہ...ڈونٹ وری..." شہریار پیچھے کھڑا اسے نیم اندھیرے میں اپنی الماری سے کچھ تلا

KZwrites

اشتہ دیکھ کر ٹھپر ٹھہر کر بولتے سلو سے قدموں سے اسکی طرف بڑھنے لگا تھا

"وہیں کھڑے ہو کر بات کریں جدھر کھڑے ہیں..." اس کی آواز کو اپنی سمت آتا سن کر مشل غرائی

تو شہریار کے اٹھتے ہوئے قدم فوراً رک گئے تھے اور اپنے ماتھے کو تھپڑ مارتے اس نے دل میں خود کواچھی خاصی لعن طعن کی تھی... اتنے میں مشل ایک مردانہ شرٹ لے کر اس کے پاس آگئی تھی

Kzwrites

"یہ لیں... یہ میرے بابا کی پرانی شرٹ ہے جسکو اب میں اپنی ٹی شرٹس کے ساتھ پئیر کرتی تھی.." مشل نے غصیلی نظروں سے شرٹ اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تھا

"شرٹ دے رہی ہوں یا اپنا دل نکال کے دے رہی ہو جو اتنا غصہ دکھا رہی ہو..."

شہریار نے شرٹ اس سے پکڑ کر

فورا پہن لی تھی اور گہری نظروں سے اس کو دیکھتے بٹن اپ کرنے لگا تھا،بازو سے خون رسنا بند ہو گیا تھا مگر درد اب پہلے سے زیادہ تیز ہونے لگا تھا...مشل کے گیلے بال اب کافی حد

kzwrites

تک خشک ہو چکے تھے اور گھنگریالے ہونے کی وجہ سے کافی زیادہ پھول بھی گئے تھے، اس کی ٹی شرٹ کا گھرا گلا بھی مفلر کے پیچھے چھپا ہوا تھا،اس سے نیچے شہریار نے دوبارہ نظروں کا رخ نہیں کیا تھا...

شرٹ پہن کر سرخ ہوتی آنکھوں میں ان کہے جذبے لیے شہریار ایک بار پھر اس کے قریب آنے کی ڈھیٹ جسارت کر چکا تھا

"تمہیں بہت جلد میں یہاں سے لے جاؤں گا مشل... میں تمہیں خود سے بھی زیادہ پیار

kzwrites

کرنے لگا ہوں یار۔۔۔تمہارے دئیے اس زخم کو بھی اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھوں گا۔۔۔ دیکھو یہ ہے بھی میرے دل کے بالکل پاس" شہریار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل پر رکھ لیا تھا

" زخم اِدھر ہے ،اُدھر نہیں۔۔۔" مشل نے اپنا ہاتھ اس کے دل کے مقام سے ہٹا کر اس کے زخم کو زور سے دباتے ہوئے کہا تھا

"آؤچ۔۔۔اتنا ظلم یار مشل۔۔۔چڑیل ہو پوری۔۔۔" اپنے بازو کو پکڑتے ہوئے شہریار دیوار سے

Kzwrites

جا لگا اور قرورت سے زیادہ کراہتے ہوئے ایکٹنگ کی انتہا ہی کر دی تھی،آنکھیں بری طرح میچ لی تھیں

"ہاں ہوں۔۔۔چلیں نکلیں یہاں سے اب۔۔۔" مشل اس کو اس کی اسی بازو سے کھینچتے ہوئے کمرے سے باہر لے آئی تھی

KZwrites

"ان شارٹس میں باہر جاؤ گی تم۔۔۔ جاؤ ان کو چینج کر کے آؤ، شرم آنی چاہیے تمہیں۔۔۔"شہریار اس کے کمرے سے باہر راہداری میں سینے پر بازو باندھ کر کھڑا ہو گیا تھا

"او ہیلو۔۔میں ان شارٹس میں اس وقت اپنے گھر میں اور اپنے کمرے میں موجود تھی شرم آپ کو آنی چاہیے جو کہ میرے خیال سے

بالکل بھی نہیں آتی آپکو۔۔حد ہے ڈھٹائی کی۔۔۔نکلیں فوراً۔۔۔چلیں جلدی کریں۔۔۔" مشل نے آگے بڑھ کر پھر اس کو بازو سے کھینچتے ہوئے آگے کو گھسیٹا تھا

KZwrites

"ششہہہ۔۔۔آہستہ بولو تمہارے ماما بابا جاگ نہ جائیں"

جس بازو سے وہ شہریار کو گھسیٹ رہی تھی

شہریار نے اسی بازو سے اس کا رخ موڑ کر اپنی طرف کر لیا اور اس کے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ دی تھی

" ماما بابا کا تو پتہ نہیں لیکن اگر اب آپ یہاں سے سیدھی طرح گئے نا نا تو میں آپ کا سر ضرور پھاڑ دوں گی...بہت گرم ہو رہا ہے میرا دماغ اب بہت زیادہ...اس طرف سے آئیں..."

مشل نے اس کی انگلی اپنے ہونٹوں سے ہٹا کر مروڑی اور اس کو لے کر پچھلی سیڑھیوں کی طرف آگئی تھی

kzwrites

"اوکے بوس.. اپنی ماما سے میرا ذکر کر لینا ان کو بتا دینا کہ تمہیں ایک ہینڈسم ہنک پسند آگیا ہے، اور وہ جلد ہی تمہیں یہاں سے اڑا کر لے جائے گا" شہریار آہستگی سے اسکو فالو کرتے سیڑھیوں سے اترنے لگا تھا

KZwrites

"فضول کی باتیں بند کریں اور اگر آئندہ آپ نے ایسی کوئی جرآت کی نہ تو میں اب بالکل بھی لحاظ نہیں کروں گی آپ کی کمپلینٹ پولیس میں کروانے سے، میری بات یاد رکھیے گا...قسم سے بہت لحاظ کیا ہے آپکا...لیکن اب اوور ہو رہے ہیں آپ..." وہ دونوں گھر کے پچھلے حصے

سے چلتے ہوئے مین گیٹ کی طرف آ گئے تھے

"کچھ بھی نہیں کروں گا بس اپنا فون اٹھا لیا کرو یار، تمہیں نہیں بتا سکتا کہ میں کتنا تڑپنے لگتا ہوں جب تم سے بات نہیں ہوتی، کسی انہونی کے ہونے کا اندیشہ رہتا ہے، تمہارے ایک چھوٹے سے ریپلائے سے ہی مجھے سکون ہو جاتا ہے نیند آ جاتی ہے یار مگر تم جان بوجھ کر مجھے ایسے ترپاتی ہو۔۔صرف دو چار میسن تو کر ہی سکتی ہو نہ۔۔۔میں کونسا گندی باتیں کرتا ہوں۔۔۔حال چال ہی پوچھنا ہوتا ہے بس۔۔۔ "

شہریار نے مین گیٹ سے کچھ فاصلے پر رکتے ہوئے اس کا ہاتھ بہت نرمی تھاما تو مشل نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکال کر اس کو گیٹ

kzwrites

کی طرف جانے کا خاموش مگر غصے سے بھرپور اشارہ کیا تھا

"وہ رہا گیٹ، بہت ڈھیٹ ہیں آپ ویسے۔۔۔ کب سے آپکو دھکے دے رہی ہوں مگر آپ پھر بار بار۔۔۔" مشل کی ابھی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ شہریار نے اس کے گال کو کھینچ کر اسکے ابھرے گال سے ناک مس کرتے ہلکا سا ہونٹوں سے چھوا اور ماسک پہنتے ہوئے تیزی سے گیٹ سے باہر نکل گیا تھا

" گھٹیا انسان، اللہ کرے ایکسیڈنٹ ہو جائے

راستے میں پھر اس کو سمجھ آئے گی کہ ایسے
رات کو کسی لڑکی کے گھر میں گھستے ہیں یا
نہیں۔۔فضول انسان۔۔۔پریشان کر کے رکھ دیا
ہے۔۔۔پیار پیار پیار۔۔۔مائے فٹ۔۔۔زندگی میں اور
کوئی کام نہیں شادی کر کے بچے پالو
بس۔۔۔دماغ خراب۔۔" مشل اپنے گال کو زور سے
رگڑتے پہلے ہی شدید غصے

میں آئی ہوئی تھی اور دبے قدموں سے ابھی
اپنے پورشن کی سیڑھیاں واپس چڑھ ہی رہی
تھی کہ اچانک لائٹ بھی آگئی تھی

kzwrites

" جب تک میں جاؤں گا نہیں تب تک لائٹ نہیں آئے گی" مشل کو اس کی کہی بات یاد آئی تو دل میں اس کو ڈھیروں گالیوں سے نوازتے اوپر بڑھ گئی تھی

KZwrites

"تم وہاں کیوں اتنا مسکرا رہے تھے، اپنے آپ کو ذرا کنٹرول میں رکھو زیادہ اس کے آگے بچھنے

کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔مرد کو اپنا آپ عورت کے سامنے اتنا بچھانا نہیں چاہیئے۔۔۔ابھی سے قابو میں رکھو گے تو رہے گی۔۔۔ورنہ سر پر چڑھے گی۔۔۔دیکھتے نہیں کیسے عالم بھائی آج تک سمینہ کو ٹوک کر رکھتے ہیں۔۔۔اور تم۔۔۔تمھاری نظریں ہی اس سے ہٹ نہیں رہیں تھیں۔۔۔خود تم کم ہو کسی سے کیا۔۔۔اسکے بھائی سے ہزار گنا خوبصورت اور ہینڈسم ہو۔۔۔ایسے اپنی ویلیو نہ کم کیا کرو۔۔۔" سامعہ شاہ گھر آتے ہی بیٹے کو سنانے لگی تھیں

kzwrites

"میں کب مسکرا رہا تھا ماما.... پہلے ہی آپ کے کہنے پہ میں نے اس کو اچھی خاصی سنائی ہیں... اب آپ مزید کیا چاہتی ہیں...کیا گلا دبا دوں اسکا..... ویسے بھی خالہ جان نے کہا تو ہے کہ شہریار کا رشتہ دیکھنے لگی ہیں شاید وہ کسی لڑکی کو پسند بھی کرتا ہے...تو ختم بات..." شازم مسلسل انکی ڈانٹ سن کر اب بیزاری سے بولا تھا

"پتہ نہیں کب سنائی ہیں تم نے اسے...لگ تو نہیں رہا تھا ایسا...ہر بات کا ایسے لیا دیا سا

جواب دے دیتی ہے منہ پر۔۔۔ساس تو سمجھتی ہی نہیں ہے مجھے۔۔۔نہ کسی کھاتے میں لاتی ہے۔۔۔نہ شاپنگ پر ساتھ آئی میڈم۔۔۔ابھی ہی نخرے اتنے ہیں تو یہاں آ کر پتہ نہیں کیا کرے گی۔۔۔بہر حال تم اس کو ذرا قابو میں ہی رکھو تو بہتر ہے۔۔۔ان لوگوں کو اپنی بیٹیاں اچھے سے بسانی آتی ہیں لیکن دوسروں کی بیٹیوں کے گھر اجاڑنے میں یہ لوگ ذرا دیر نہیں لگاتے۔۔۔شازمہ کو بھی بسا لیا اور اب دوسری کو بھی بسانے چلے تھے۔۔۔ہونہہ۔۔۔اور میرے بیٹے کو دیکھو۔۔۔میری ساری تکلیفوں کا۔۔۔اذیتوں کا گواہ ہوتے بھی مسکرا مسکرا کر دکھا رہا تھا وہاں۔۔۔بھول گئے ہو کیسے تمھارا

kzwrites

باپ حشر بگاڑتا تھا میرا...جیسے میری طلاق میرا کوئی جرم ہو...ساری زندگی یہی طلاق گ الی بنی رہی میرے لیے ان سب کی وجہ سے ہی...اور تم..." سامعہ شاہ انتہائی نفرت امیز لہجے سے کہتے پھوٹ کر رو پڑیں تو شازم کا دل لرز کر رہ گیا تھا،اپنی جگہ سے اٹھ کو وہ فوراً ماں کے پاس آیا تھا...ماتھے کی رگیں بری طرح پھولنے لگی تھیں

kzwrites

"ماما آپ کیا سمجھتی ہیں میں آپ کے دکھوں سے آشنا نہیں، کیسے ساری زندگی آپ نے اپنے

نہ کردہ گناہ کی پاداش میں بابا کے طعنے سہے ہیں۔۔۔ کیسے وہ بات بات پر آپ کو طلاق یافتہ ہونے کا طعنہ دیتے تھے، کیسے وہ بات بات پر آپ کی اس بات پر توہین کرتے تھے جو آپ کے اپنے بس میں ہی نہیں تھی۔۔۔اور۔۔۔اور آپ کیا سمجھتی ہیں کہ اگر یہ لوگ دوبارہ سے کوئی زیادتی کریں گے یا آپکے مجرموں سے کوئی رشتہ بنائیں گے تو میں ان کو ایسے جان دوں گا۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔ میں ایسی نوبت آنے ہی نہیں دوں گا۔۔۔اور اگر ایسی نوبت آ بھی گئی تو۔۔۔شازمہ سمیت ان سب کی زندگی اجیرن کر دوں گا یہ میرا آپ سے وعدہ ہے ماما۔۔۔آپکے ایک ایک آنسو کا حساب لوں گا ان سے۔۔۔" شازم نے

kzwrites

مضبوط لہجے میں کہتے نظروں میں ہی شازمہ
کا معصوم رویا رویا چہرہ امیجن کرتے سر کو
بری طرح سے جھٹک دیا تھا

KZwrites

"ایک تو پہلی ہی زندگی کو ٹینشنز نے گھیرا ہوا ہے اور اوپر سے اس مونسٹر نے الگ تنگ کر رکھا ہے...اب پتہ نہیں اس ٹشو پیپر میں کیا ہے..."

مشل نے کمرے میں آ کر لائٹس آن کرتے ٹیبل پر پڑے ٹشو پیپر کو کھولا تو اس میں ایک گولڈ کی بہت خوبصورت رنگ موجود تھی...

رنگ کا ڈیزائین ٹپیکل بڑی بڑی رنگز کی بجائے

KZwrites

بہت یونیق اور ڈیلیکیٹ سا تھا۔۔مشل نے گھبرا کر فورا رنگ کو واپس ٹیشو پیپر میں ریپ کر دیا تھا۔۔۔

"کہیں انہوں نے میری بات سن تو نہیں کی تھی ریسٹورنٹ میں۔۔۔؟ خود میں بڑبڑاتے ہوئے مشل وہاں پڑا پھول اور ٹیشو پیپر میں موجود رنگ کو اٹھا کر اپنی الماری میں پھینکنے والے انداز میں رکھ آئی تھی۔۔۔ بیڈ سے اٹھا کر چارجنگ لا ئٹ آف کرتے اس کی نظر شہریار کی سفید ٹی شرٹ پر پڑی جو سرخ رنگت کی ہوئی فرش پر پڑی ہوئی تھی۔۔۔پاس ہی فرش پر اسکا خون بھی بکھرا ہوا تھا

Kzwrites

"افففف....اس کو کیوں یہاں پر چھوڑ گئے ہیں...کلیننگ بھی کرنی پڑے گی اب...کیا یاررررر...سونا بھی تھا۔ا۔ا۔ا...ہائے...اتنا زیادہ بلڈ...زیادہ ہی زور سے مار دیا شاید..." مشل نے ٹی شرٹ کو جلدی سے فرش سے اٹھایا اور اس کو طے کر کے ورک ٹیبل ہر پڑے ایک پیپر بیگ میں رکھ کر اپنے کالج بیگ میں ڈال لیا تھا...اتنے میں اس کے فون پر رنگ بجینے لگی تھی

"یقینا اس مونسٹر کا ہی فون ہوگا یہ

KZwrites

میری جان پتہ نہیں کیسے چھوڑے گا...."

مشل نے اپنا موبائل اٹھا کر دیکھا تو واقعی اس کی کال تھی

"ابھی تو آپ کو گئے ہوئے پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے اب فون کیوں کر رہے ہیں...کیا بے چینی ہے آپکو...میری بات سنیں مجھے تنگ کرنا چھوڑ دیں اب، میں سچ میں اب اریٹیٹ ہونے لگی ہوں...نہ آپ کو اپنی لمٹس کا پتہ ہے اور نہ آپ کو احساس ہے کہ آپ کی ان حرکتوں کی وجہ سے میرے کریکٹر پر بھی انگلی اٹھ سکتی ہے...پتہ نہیں کس کس نے دیکھا ہو

KZwrites

گا آپکو..." مشل نے کال اٹھاتے ہی اس پہ بھراس نکالنا شروع کر دی تھی

"یار..ایم رئیلی سوری...آئندہ نہیں آؤں گا گھر کبھی...میری بات سنو..." شہریار سیریس سے لہجے میں بولا تھا

Kzwrites

"میں آپ کی اب کوئی بھی بات نہیں سنوں گی، ایک تو آپ نے میرے بیگ سے میرے گھر

کی کیز چرائیں، دو دفعہ آپ میرے گھر میں گھس آئے۔۔۔میری پکچر پر پرائیویسی لگائی۔۔۔ مجھ پر پابندیاں لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔ میرے منع کرنے کے باوجود بھی مجھے بار بار ٹچ کرتے ہیں،

Consent نام کا لفظ تو سنا ہی ہوگا پڑھے لکھے لگتے ہیں آپ، اپنی حد میں رہنا سیکھیں ورنہ میں بہت برا پیش آؤں گی اب۔۔۔"

kzwrites

مشل اب اس کی کوئی بھی بات سننے کو تیار نہ تھی،لہجہ وارننگ والا تھا

"جب میں تمہارے گھر میں تھا تب تو تم اتنے غصے میں نہیں لگ رہی تھی اچانک کیا ہو گیا ہے یار، مجھے اتنا زخمی بھی تو کر لیا ہے اور کیا چاہتی ہو کیسے غصہ ختم ہوگا تمھارا بتاؤ جیسے کہو گی ویسے معافی مانگنے کے لیے تیار ہوں...کہہ تو رہا ہوں اب نہیں آؤں گا گھر کبھی ایسے...معاف کر دو یار...جتنا کلوز ہونے کی کوشش کرتا ہوں اتنا ناراض ہو جاتی ہو...کلوز...کلوز سے مطلب فزیکل نہ سمجھ لینا اب....دل کی بات کر رہا ہوں..." شہریار ایک ہاتھ سے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے بولا تھا ،دوسرا بازو تھائی پر ٹکایا ہوا تھا...فون کا سپیکر آن تھا

kzwrites

"آپ اتنی مہنگی رنگ کیوں دے کر گئے ہیں مجھے... یہ میں آپ کو کل ہی واپس کر دوں گی، مجھے ایڈریس بتائیں جہاں میں اس کو ریٹرن کر سکوں...مجھے نہیں چاہیے یہ...اپنی مما کو پہنائیں جا کر...." مشل کا غصہ اسکے لہجے سے صاف واضح ہو رہا تھا

KZwrites

"مما کو بھی لے دوں گا...مگر اس رنگ کا ایڈریس تمہاری خوبصورت سی انگلی ہے، اگر خود نہیں پہنو گی تو میں خود پہنا دوں

گا۔۔۔پھر نہ کہنا کہ میں نے زبردستی کی ہے۔۔۔"
شہریار نے جان بوجھ کر لہجہ بدلا تھا

" ایک طرف آپ معافی مانگنا چاہتے ہیں اور دوسری طرف آپ مجھے دھمکیاں دے رہے ہیں۔۔۔سمجھتے کیا ہیں آپ کہ میں آپ سے ڈر جاؤں گی۔۔۔بھول ہے آپکی۔۔۔میں آپکو ایسی عقل دلاؤں گی کہ دوبارہ کسی لڑکی کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں۔۔۔" مشل کا لہجہ بدستور سخت تھا

Kzwrites

"میں نے تمہیں کب کہا ہے کہ میں تمہیں ڈرانا چاہتا ہوں، تمہیں ڈرانا ہوتا تو تمہارے زخم کا جواب تمہارے خوبصورت ہونٹوں پر زخم دے کر بھی دے سکتا تھا..." شہریار کی نظروں میں اسکے گلابی ہونٹ آئے تو بھرپور مسکرانے لگا تھا

KZwrites

"کوئی بہت ہی چیپ انسان ہے آپ...گندی باتوں پر بھی آگئے آہستہ آہستہ..." کہہ کر مشل نے فون رکھ دیا تو بیل پھر سے ہونے لگی تھی

" کیا مصیبت ہے۔ے۔ے۔ے۔ے۔۔۔" مشل کال اٹھا کر چلاتے ہوئے زچ ہو کر بولی تھی

"جب تک میری بات مکمل نہ ہو فون نہ رکھا کرو۔۔۔سمجھ رہی ہو میری بات۔۔۔میں تمہیں لاسٹ ٹائم کہہ رہا ہوں مشل۔۔۔میری بات پوری سنا کرو۔۔۔" اب کی بار شہریار نے بھی اپنا لہجہ سخت کیا تھا

KZwrites

"میں آپ کی گھٹیا باتیں نہیں سن سکتی...میرے سر پہ ہی سوار ہو گئے ہیں آپ...آپ کو سمجھ نہیں آ رہی کہ میں آپ

سے بات نہیں کرنا چاہتی۔ی۔ی... کوئی سیلف رسپیکٹ ہے آپ میں.....؟ ہے یا

نہیں۔ں۔ں...؟ " مشل کا غصہ بھی بے قابو ہو رہا تھا

Kzwrites

"مشل میں بہت ضبط کے ساتھ تمہاری بدتمیزی مسلسل برداشت کر رہا ہوں اپنی زبان کو ذرا لگام دے کر رکھو...کیا بار بار گھٹیا گھٹیا کہے جا رہی ہو...یہ میری ڈھیل ہے کہ تم مجھے اتنا کچھ سناتی چلی جا رہی ہو میں چاہوں تو ایک منٹ لگاؤں تمہیں قابو کرنے میں...اتنے دنوں سے بکواس کر رہا ہوں کہ صرف بات کرنا چاہتا ہوں...گھر والوں کو ملوانا ے کی بات کرنی تھی جو اب تک نہیں کر پایا تم سے...سنتی ہی نہیں ہو تم کوئی بات...تم نے مجبور کیا ہے مجھے بار بار گھر آنے پر...سن لو میری کبھی تو بات اتنی نہ بڑھے..." شہریار کا لہجہ بھی سخت ہوتا چلا جا رہا تھا

kzwrites

"اچھا۔۔۔؟ نہیں سنوں گی تو کیا کریں گے۔۔۔؟ دوبارہ میرے گھر میں کو آئیں گے۔۔؟ آجائیں پھر سے۔۔۔ اس سے زیادہ آپ کر بھی کیا سکتے ہیں شہریار صاحب۔۔" مشل بھی برابر انگارے چبا رہی تھی

"صرف شہریار کہو تو زیادہ اچھا لگے گا۔۔"اس کے منہ سے اپنا نام سن کر شہریار

KZwrites

کا لہجہ نرم پڑا تھا،ماتھے کے بل ہلکے ہوئے تو ہونٹوں پر معنی خیز سا تبسم بڑھ گیا تھا

"بس کر دیں پلیز میرا سر درد ہونے لگا ہے اب...پہلے میں جم گئی تھی وہاں سے پھر آپ سے ملنے کے لیے آئی تھی...اس کے بعد اپنے بابا کو لے کر اتنی دور ہاسپٹل گئی تھی اس کے بعد پھر آپ گھر پہ آٹپکے،مشکل سے جان چھوٹی اور اب آپ نے پھر فون کر دیا ہے، آپ اگر اب بھی باز نہ آئے نا تو میں اپنا فون ہی کھڑکی سے باہر پھینک دوں گی..."

مشل روہانسی ہونے لگی تھی

kzwrites

"کیا ہوا ہے تمہارے بابا کو، مجھے بلا لیتی میں لے جاتا ان کو ہاسپٹل ،تمہیں تو ویسے ہی ڈرائیو کرنا نہیں آتا صحیح سے اور... پلیز فون نہ پھینکنا ورنہ مجھےتمہیں نیا لے کر دینا پڑے گا کیونکہ تم سے بات کیے بغیر تو میرا گزارا نہیں

ہوتا...کیا ہوا تھا انکل کو...؟ اب ٹھیک ہیں...؟ میری کوئی بھی مدد چائیے ہو تو بتانا لازمی..." شہریار کا ابھی بھی کال بند کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا

KZwrites

"میں سو جاؤں۔۔۔؟" مشل اپنے دانت پیستے ہوئے بولی تو اس کو شہریار کا زوردار قہقہہ سنائی دیا تھا

"ہاں سو جاؤ مگر یاد رکھنا کہ تمہیں ساری زندگی یہی گھٹیا سی بک بک سننی ہے اس لیے اپنے آپ اپ کو ابھی سے عادت ڈال لو۔۔۔"

KZwrites

"In Your Dreams-" کہہ کر مشل نے فون بند کر دیا تھا جبکہ شہریار اپنے زخم پہ ہاتھ رکھ کے اس کے تیز ہوتے درد کو محسوس کرنے لگا تھا

"جاب کے لیے کیا کروں یار، کہیں سے بھی پازٹیو رسپانس نہیں آتا۔۔۔سب کہہ دیتے ہیں کہ ایجوکیشن کم ہے۔۔۔کل جاتی ہوں دوبارہ ایک دو جگہ ٹرائی کرنے کے لیے اور اب اس پاگل مونسٹر کے آفس سے بہت دور ہی کہیں جاؤں گی تاکہ یہ دوبارہ نہ آ ٹپکے۔۔۔"

KZwrites

"بابا کی طبیعت پتہ نہیں کیوں اتنی خراب رہنے لگی ہے ایسے اچانک ان کانشیس ہو جانا بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے، اگر مجھے کوئی اچھی جاب مل جائے تو بابا کو ریسٹ تب ہی مل سکے

گا۔

"۔

"صبح تو بابا کو بالکل بھی نہیں جانے دوں گی، ہمت کر کے مجھے کچھ نہ کچھ کرنا ہی پڑے گا...یااللہ مدد کر میری...مجے بابا کو صحت دے دے...مجھے بھی ہمت عطا کر کہ میں بابا کا سہارا بن سکوں..." اپنی عمر سے بڑی زمہ داریوں کا سوچتے سوچتے مشل کی آنکھ نہ جانے کس پہر لگ گئی تھی

Kzwrites

" شازمہ تمہاری رخصتی میں 20 دن ہی رہ گئے ہیں، اتنی ڈھیروں تیاریاں کرنی ہیں اور تم روز کالج چلی جاتی ہو اور واپس آ کر تم میں شاپنگ کرنے کی بھی ہمت نہیں رہتی، چپ چاپ کل اپنے کالج میں لیو بھجواؤ اور میرے ساتھ شاپنگ پہ جایا کرو میں ساری ذمہ داریاں اکیلے نہیں سنبھال سکتی، بھلا ہو تمہاری خالہ کا جو روز آ کر مجھے لے جاتی ہیں اور شازم مجھے واپس چھوڑ کے جاتا ہے...تمھارے باپ کو تو کوئی پرواہ ہی نہیں..." سمینہ بیگم شازمہ کو کالج سے آتا دیکھ کر سے ناراض ہوتے ہوئے

KZwrites

بولیں

"ماما آپ نے ڈیٹ فکس کرنے سے پہلے سب سے پوچھ لیا لیکن صرف مجھ سے ہی نہیں پوچھا، یہ اہمیت ہے میری آپ لوگوں کی نظر میں۔۔۔؟ میرا پینٹنگ کامپیٹیشن سر پر ہے۔۔وہ تو گزر جانے دیتے سکون سے۔۔۔" شازمہ نے بھی شکایت کی تھی،دل شازم کی باتوں سے ٹوٹا ہوا تھا

kzwrites

"میری گڑیا آج نہیں تو کل یہ ہونا ہی تھا ایسے ناشکری نہیں کرتے، دل سے اپنی شادی کی تیاری کرو یہ موقع بار بار تھوڑی آئے گا...کالج پڑھائی وغیرہ تو تمہاری چلتی ہی رہے گی...تمہاری خالہ بھی تو اکیلی ہوتی ہیں نا تم جاؤ گی تو ان کے گھر بھی رونق لگ جائے گی، انکی بھی تنہائی ختم ہو گی...اور پھر ہم بھی اپنے گھر کی رونق لانے کی تیاری کریں گے"
سمینہ بیگم شازمہ کے پاس بیٹھ کر بولیں تھیں

"ماما...بھائی جس لڑکی کو پسند کرتے ہیں آپ اس کے گھر رشتہ لے کر جائیں نا، ایسے دادا

kzwrites

جان ان پر پریشر نہیں ڈال سکیں گے اور میری شادی ہوتے ہی بھائی کی بھی شادی کر دیں...تایا ابو والا قصہ شروع ہی نہ ہونے دیں..."   شازمہ شازم کی باتوں کے زیراثر بولی تھی

KZwrites

"میرا ایک ہی اب تو بیٹا ہے میں بھی کچھ دیکھ بھال کر بہو لانا چاہتی ہوں مجھے کیا پتہ کیسے لڑکی پسند کر بیٹھا ہے کیسی نہیں، جو پہلے ہی اس کے پیچھے مرا جا رہا ہے...نہ شوہر اپنا ہوا ساری زندگی نہ بیٹا ہاتھ میں رہے گا..." سمینہ بیگم اپنا سر دونوں ہاتھوں میں

تھامتے ہوئے بولیں

"ماما اچھی ہی لڑکی ہوگی تبھی بھائی نے پسند کی ہے نا، پلیز آپ کچھ کریں نا، آپ کو پتہ ہے شازم نے مجھے اتنی باتیں سنائی ہیں۔۔۔ابو اور دادا جان کے درمیان جو بھی باتیں ہوئیں وہ آپ نے کیوں خالہ جان کو کیوں بتائیں۔۔۔؟ آپ کو پتہ ہے نا وہ لوگ کتنی چڑ کھاتے ہیں چاچو سے۔۔۔ پلیز گھر کی باتوں کو ان سے ڈسکس نہ کیا کریں۔۔۔" شازمہ نے بالآخر ماں کو بتا دیا تھا

"کیوں شازم کو کیا ضرورت پڑی تھی تمہیں

KZwrites

کچھ سنانے کی، میں اپنی بہن سے اپنے دل کی بات بھی نہیں کر سکتی کیا اب، یہ تو بڑی غلط بات ہے کہ شازم نے تمہیں اس حوالے سے تنگ کیا ہے،میں بات کروں گی سامعہ سے...وہ سمجھ جائے گی...اسکا دل ایسا نہیں ہے...مگر یہ شازم...اسکا کیا کام تھا کہ تمھیں باتیں سناتا..." سمینہ بیگم کو سخت برا لگا تھا

KZwrites

"نہیں ماما پلیز آپ کوئی بات نہیں کریں گی ان سے اس حوالے سے ورنہ شازم پھر مجھ سے ناراض ہوں جائیں گے...اپ بس چاچو کی فیملی سے ریلیٹڈ کوئی بھی بات ان سے نہ کیا کریں

احتیاط کیا کریں" شازمہ گھبرائی تھی

"نہیں لیکن شازم کا کیا کام بنتا ہے تمھیں اس حوالے سے کچھ کہنے کا، وہ باتیں تو پرانی ہو گئی ہیں، ویسے بھی ایسی کسی بات سے تم دونوں کے رشتے پہ کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے سامعہ نے دل سے تمہارا رشتہ خود مانگا تھا...

بات تو میں ضرور کروں گی سامعہ سے..." سمینہ بیگم کا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا

"ماما پلیز ایسے نہیں کریں، شازم نے مجھے

Kzwrites

باتیں ضرور سنائی تھی لیکن پھر مجھ سے سوری بھی کر لیا تھا، اس لیے اگر اب آپ نے کوئی بات کی تو وہ مجھ پر غصہ کریں گے۔۔۔وہ معافی مانگ چکے ہیں مجھ سے۔۔۔"شازمہ ماں کو سمجھاتے ہوئے بے چینی سے بولی تھی

" اچھا نہیں کہتی کچھ، مگر شازم نے اگر دوبارہ تم سے کوئی ایسی بات کی تو مجھے ضرور بتانا، چلو اٹھو تیار ہو جاؤ۔۔۔تمہاری خالہ آنے والی ہوں گی آج اکٹھے چلیں گے۔۔۔کل بھی تمھیں یاد کرتی رہی تھی وہ۔۔۔اتنا پیار کرتی ہے۔۔۔خوش قسمت ہو ایسی ساس مل رہی ہے

kzwrites

تمھں۔۔۔ایک ہماری ساس تھی۔۔۔زندگی اجیرن کر رکھی تھی۔۔۔" سمینہ بیگم اٹھتے ہوئے بڑبڑائی تھیں

KZwrites

مشل نئے آفس کے باہر گاڑی پارک کرتے ہوئے اپنے ڈاکومنٹس گاڑی سے نکال رہی تھی کہ اچانک اس کا فون بج پڑا جس پر ہمیشہ کی طرح شہریار کا ہی نام جگمگا رہا تھا جس کو

رات کو ہی اس نے چینج کر کے Monster رکھ دیا تھا۔

"In college"

KZwrites

مشل نے کال کاٹ کر میسج لکھ کر سینڈ کیا اور اپنے ڈاکومنٹس سنبھالتے ہوئے گاڑی لاک کر کے بلڈنگ کے اندر چلی گئی تھی۔۔۔اس نے لائٹ بلیو جینز کے ساتھ چھوٹی سی ٹاپ کے اوپر لانگ براؤن کوٹ پہنا ہوا تھا، جو اس کی پرسنالٹی کو چار چاند لگا رہا تھا اور کانفیڈنس

میں تو وہ ویسے ہی بہت اچھی تھی اس کی
کانفیڈینٹ واک دیکھ کر لگتا

ہی نہیں تھا کہ وہ 17 سال کی ہے ...بلا کا
اعتماد تھا اس کی چال ڈھال میں اور اس کی
وجہ شاید اس کا اپنی زندگی کا زیادہ حصہ
ترکی میں گزارنا تھا جہاں وہ اپنے ماموں کے
ساتھ اکثر آفیشل میٹنگز یونہی شوقیہ اٹینڈ
کرتی رہتی تھی۔۔

KZwrites

مشل بلڈنگ میں داخل ہوئی اور مطلوبہ آفس
تک جانے کے لیے لفٹ کا راستہ دیکھنے لگی، پھر
اپنی فائل میں سے ایڈریس نکال کر آفس کا

فلور نمبر دیکھ کر لفٹ کا بٹن دباتے اندر داخل ہو گئی تھی۔۔۔جیسے ہی لفٹ مطلوبہ فلور پر پہنچی تو مشل اپنی فائلز میں سر گھسائے بے دھیانی میں لفٹ سے باہر نکلی اور اچانک اس کا ٹکراؤ لفٹ میں داخل ہوتے ہوئے آفتاب احمد سے ہو گیا تھا

KZwrites

"اوہ۔۔۔ایم سوری میں نے دیکھا نہیں" مشل فورن ایکسکیوز کرتے آگے بڑھ گئی تھی

"مگر میں تو دیکھتا ہی رہ گیا" یہ بات

آفتاب احمد صرف سوچ ہی سکا تھا اور اس کو اپنے ہی آفس کی طرف جاتا دیکھ کر لفٹ میں جانے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے وہ واپس اپنے آفس میں آگیا تھا ،اسکے کوٹ سے چھلکتے سکن فٹڈ ٹاپ پر اسکی نظریں فکس ہی ہو گئی تھیں...بالوں کو ڈیڈ سٹریٹ کر کے ہائی پونج ٹیل بنائے وہ مزید جاذب نظر لگ رہی تھی

KZwrites

.شل کاؤنٹر پر کھڑے ہو کر اپنی سی وی ڈراپ کرنے کے بارے میں بات کر رہی تھی تو آفتاب احمد اپنی سیکرٹری کو اندر آنے کا اشارہ

کرتے ہوئے اپنے آفس روم میں چلا گیا تھا

" ایکسکیوزمی مس مشل آپ یہاں تشریف رکھیں میں ابھی اٹتی ہوں..." سیکرٹری مشل کو وہاں بٹھا کر اپنے

باس کی بات سننے کے لیے چلی گئی تھی

KZwrites

" یہ جو ابھی میم آئی ہیں ان کی سی وی میرے روم میں رکھ دینا اور ان کو کل آنے کا کہہ دو..." آفتاب احمد نے اپنی سیکرٹری کو انسٹرکشن دے کر بھیجا تھا اور خود

کیمرے سے مشل کو بغور دیکھنے لگا تھا

"جی اوکے سر۔۔۔جہاں سیکسی لڑکی دیکھتا ہے فورا لٹو ہو جاتا ہے ٹھرکی کہیں کا۔۔۔ہونہہ ٹکتی کوئی بھی نہیں اسکے ساتھ۔۔۔سب چھوڑ جاتی ہیں۔۔۔ایک میں ہی ہوں جو ارنے عرصے سے یہاں ہوں۔۔۔اس کو صرف میں ہی نظر نہیں آتی۔۔۔" آفتاب احمد کی سیکرٹری اسکو مسکرا کر جواب دیتے کمرے سے باہر آگئی تھی

kzwrites

"مس مشل اپ اپنی سی وی یہاں دے جائیں ہم آپ کو کال کر کے انفارم کر دیں گے"
سیکرٹری نے باہر آ کر مشل کو انفارم کیا تھا

"ذپ کو کیا لگتا ہے یہاں میرے لیے کوئی ویکنسی ہوگی پلیز مجھے اس کی بہت سخت ضرورت ہے..." مشل نے اس سے پریشان لہجے میں پوچھا تھا

"میم آپ کے لیے ویکنسی نہیں ہوگی تو پھر کس کے لیے ہوگی ضرور مل جائے گی، میں آپ کو کل کال کر کے بتا دوں گی..." سیکرٹری نے عجیب اکھڑے سے لہجے میں کہا تو مشل نا سمجھی سے اس کو دیکھنے لگی اور پھر کچھ لمحے وہاں ٹھہر کر واپس نکل گئی تھی

kzwrites

" یار اتنی ہاٹ لڑکی...ڈریسنگ بھی کتنی زبردست کی ہوئی ہے فل آفس لُک...جلدی ہی سیٹ ہو جائے گی لگتا ہے...ضرورت مند بھی لگ رہی ہے....دل تو کر رہا تھا ابھی ہی اس کو اپنے آفس بلا لوں مگر یہ باہر سارا سٹاف جو بیٹھا ہوتا ہے نا نظر رکھے ہوتا ہے...اور یہ بکواس سی سیکرٹری ...بھئی کام کے کیے رکھا ہے تجھے...ڈورے ڈالتی رہتی ہے...سیکرٹری بھی خوبصورت رکھ کی تو کام کون کرے گا پھر...او بھائی صاحب پراپر مزے ہونے والے ہیں...کیا چیز ہے.ے.ے...روز نئی نئی ڈریسز میں نئے نظارے ہوں گے...سو ہاٹ یار..." آفتاب احمد اس

KZwrites

کو آفس سے نکل کر لفٹ کی طرف جاتا ہوا دیکھ کر کمینی نظروں سے اسے سکین کرتے سوچنے لگا تھا

مشل گاڑی کے پاس پہنچی تو پھر سے اس کا فون بجنے لگا تھا جس پر مونسٹر کا نام پورے آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا ، مشل گھبرا کر غیر ارادی طور پر اپنے دائیں بائیں دیکھنے لگی تھی

"کہیں اس نے مجھے دیکھ تو نہیں لیا جو باہر آتے ہی کال آگئی ہے، کیا کروں اٹھاؤں یا نہ

KZwrites

اٹھاؤں۔۔۔" سوچتے ہوئے مشل نے گھبراتے ہوئے
کال پک کر لی تھی

"ج۔۔۔جی۔۔؟"

مشل ایسے بول رہی تھی جیسے اس کی طرف
سے کنفرم کرنا چاہ رہی
ہو کہ اس نے اس کو دیکھا تو نہیں

" کیا ہوا ہے اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو۔۔۔"
شہریار نے اسکی آواز بھانپے ہوئے کہا تو مشل
کے چہرے پر خوف چھا گیا تھا اپنی گاڑی کے
پیچھے چھپتے ہوئے نظریں ہر جگہ گھمانے لگی

kzwrites

تھی

"ہیلو کہاں غائب ہو گئی ہو۔و۔و۔و۔۔۔۔میں تو انتظار کر رہا تھا کہ کال پک کرتے ہی پنجے مارو گی مگر تمہارا تو موڈ نہیں لگ رہا لڑائی کرنے کا۔۔۔" شہریار نے کہا تو مشل نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سانس خارج کیا تھا

kzwrites

"وہ۔۔میں گھر جا کر بات کرتی ہوں" مشل ماتھے پر آتا پسینہ صاف کرتے بولی تھی

"میں تو سمجھ رہا تھا کہ تم اب تک گھر آگئی ہو گی دو بجنے والے ہیں" شہریار اپنے آفس کی ونڈو کے پاس کھڑا اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرتا بات کر رہا تھا

"انسان کو کوئی کام بھی ہو سکتا ہے آپ کیا انویسٹیگیشن کرنے بیٹھ جاتے ہیں....اتنی تو میرے گھر سے کالز نہیں آتیں جتنی آپ کرتے ہیں...فون رکھ رہی ہوں..." مشل اپنی رو میں واپس آئی اور کال کاٹ کر گاڑی میں بیٹھ کر اس کو سٹارٹ کر دیا تھا،دماغ گھر کے مسئلوں میں بری طرح پھنسا ہوا تھا

Kzwrites

شازمہ اپنی برات والے دن کے لیے
خوبصورت بلڈ ریڈ کلر کا لہنگہ ٹرائی کرنے
کے لیے ٹرائی روم کی طرف جا رہی تھی کہ اس
کو موبائل پر شازم کی کال آگئی تھی

"جی شازم" شازمہ نے فورا پک کی تھی

" فوراً اپنے سامنے والے آئس پارلر پر آؤ، جس

KZwrites

ڈیزائنر پہ تم اس وقت ہو اس کے بالکل سامنے ہی ہے آئس پالر ہے، جلدی کرو" شازم جلدی میں بولا تھا

"مما اور خالہ پاس ہی کسی آؤٹ لیٹ میں ہیں کہیں وہ دیکھ نہ لیں..." شازما نے لہنگہ وہیں چھوڑا تھا

"یار دائیں بائیں کی باتیں نا کرنا شروع کر دیا کرو جتنا کہا ہے نا اتنا کرو جلدی پہنچو..." شازم سخت لہجے میں بولا تھا

KZwrites

"اچھا اتی ہوں" شازم کے لہجے سے ہمیشہ شازمہ کو ہتک کا احساس ہی ہوتا تھا

"جب دل کرتا ہے پیار سے بات کر لیتے ہیں اور جب دل کرتا ہے اتنی بدتمیزی کرتے ہیں.." شازمہ خود میں سوچتے اپنا بیگ اٹھا کر آؤٹ لیٹ سے باہر آ گئی تھی

"اتنی دیر لگا دی یار اتنی سست کیوں ہو تم..." شازمہ کو دیکھتے ہی شازم کے ماتھے پر بل آئے تھے

KZwrites

" وہ ۔۔میں۔۔ مجھے ڈر۔۔" شازمہ اس کو غصے میں دیکھ کر

ٹوٹے پھوٹے لفظ ادا کرنے لگی

" کانفیڈنس نام کی کوئی چیز نہیں ہے تم میں شازمہ، گرو اپ یار"

شازم اس کو دیکھ کر تپتے ہوئے بولا تھا

"آپ نے مجھے یہ بتانے کے لیے یہاں بلایا ہے کہ مجھ میں کیا کیا خامیاں ہیں۔۔۔" شازمہ کی آنکھیں نم ہوئی تھی ، وہ ابھی تک کھڑی ہی

Kzwrites

تھی شازم نے اسے بیٹھے کا بھی نہیں کہا تھا

"نہیں یار۔۔کچھ اور بات بھی کرنی ہے۔۔۔چلو بیٹھ بھی جاؤ اب کہ تمہیں پکڑ کے بیٹھانا پڑے گا۔۔۔؟" شازم نے اس کو بیزار سا اشارہ کرتے ہوئے بیٹھنے کا کہا تو شازمہ چیئر گھسیٹ کر بے دلی سے بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"میں نے سوچا تھا تھوڑے دن بعد ہماری شادی ہے تو کچھ اچھی باتیں کر لیں گے لیکن تم جان بوجھ کر میرا موڈ خراب کر دیتی ہو" شازم نے اشارے سے ویٹر کو بلایا تھا

" مجھے دیکھ کے آپ کا موڈ اچھا ہوتا ہی کب ہے" شازمہ ٹوٹے ہوئے دل سے بولی تھی

"تو تمہارا کام ہے نا کہ تمہیں دیکھ کر میرا موڈ اچھا ہو بیوی ہو تم میری

تمہیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے،

میری پسند ناپسند کا احساس کرنا چاہیے..."

شازم نے اس سے پوچھے بغیر ہی ویٹر کو اپنی مرضی کی آئس کریم فلیور آرڈر کر دی تھی

kzwrites

"جی" شازمہ اتنا ہی کہہ سکی تھی

"صرف جی سے کام نہیں چلے گا، میری بات کو سمجھو... اچھا گھر جا کر نا

مجھے اپنی شاپنگ کی تصویریں بھی سینڈ کرنا...سمجھ رہی ہوں نا کون سی شاپنگ کی بات کر رہا ہوں...بہت بے چین ہو رہا ہوں یار..."

شازم نے معنی خیز نظروں سے اس کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

kzwrites

" ڈریسز کی بات کر رہے ہیں۔۔۔؟" شازمہ ناسمجھی سے بولی تھی

"جو ڈریسز کے نیچے پہنتی ہو اس کی بات کر رہا ہوں بدھو۔۔۔مجھے ایسی پکچرز چاہئیں جن کو دیکھ کر میں پراپر انجوائے کر سکوں۔۔۔سمجھ رہی ہو نا۔۔۔" شازم کی بات پر شازمہ کے کانوں کی لوئیں تک سرخ پڑ گئیں تھں، نظریں جھکا کے رہ گئی تھی

"میری طرف دیکھو" شازم نے ٹیبل پر پڑے اس

Kzwrites

کے ہاتھ کو تھاما تھا

"جی" شازما نظریں اٹھا کر بولی اور اس کی آنکھوں میں سرخی پا کر لرزری پلکیں پھر سے جھکا گئی

"ویسے میرا فیورٹ کلر بلیک ہے...بہت ہاٹ لگو گی بلیک میں...ہر اینگل سے پکچر ہونی چاہیے...چھپے ہوئے بھی سب نظر آنا چاہیے..."شازم اس کو سرخ کرتے دیکھ کر محظوظ ہو رہا تھا...اتنے میں ویٹر آئس کریم لے کر آگیا تھا، شازمہ نے ویٹر کی موجودگی میں

KZwrites

گھبرا کر اپنا ہاتھ اس سے چھڑوا لیا تو شازم نے ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی تھی

" کتنی بے وقوف ہو تم اتنا obvious کرنے کی کیا ضرورت تھی ایسے ہاتھ چھڑوا کر۔۔۔آئس کریم۔۔۔" شازم نے آئس کریم کا کپ اپنی طرف کر لیا تھا جبکہ اس کا کپ وہیں پر ہی رہنے دیا تھا۔۔۔شازمہ کو بہت انسلٹ فیل ہو رہی تھی۔۔۔

کچھ دنوں بعد جس شخص کے حوالے اپنی ساری زندگی کرنے جا رہی تھی اس شخص کو اس کی عزت کا اس کی سیلف رسپیکٹ کا اس کے جذبات

KZwrites

کا ذرا بھی خیال نہیں تھا

"میں یہ فلیور نہیں کھاتی..." شازمہ کا دل بری طرح دکھ رہا تھا

"بعض اوقات ناپسندیدہ فلیور مجبورا کھانا ہی پڑتا ہے...مثال تمھارے سامنے موجود ہے...شکر کرو کر رہا ہوں شادی تم سے...ورنہ بلکل بھی میری ٹائپ کی نہیں ہو..." شازم نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو شازمہ کی آنکھوں سے آنسو نکل ائے تھے

Kzwrites

"مجھے دیر ہو رہی ہے میں چلتی ہوں۔۔"شازمہ اپنی چادر کو سنبھالتے ہوئے اٹھی تھی

" ہاں بھئی جاؤ۔۔۔"شازم آئس کریم کھاتے ہوئے بولا تو شازمہ اپنی بھیگتی آنکھوں سے اس کو ایک دفعہ دیکھ کر وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔ ڈیزائنر کے پاس واپس آکر اپنا لہنگہ لے کر دوبارہ ٹرائیل روم میں گئی اور وہاں بیٹھ کر شدت سے رونے لگی تھی۔۔۔دل تار تار ہو گیا تھا۔۔۔آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے

kzwrites

"ناپسندیدہ فلیور۔۔۔" اسکا انسلٹنگ لہجہ ،ذلیل

کرتی نظریں سوچتے دماغ کی نسیں پھٹنے و
الی ہونے گئی تھیں

" تمہارا انٹرویو کیسا ہوا مشل"خانم خاتون نے
مشل کو گھر داخل ہوتے دیکھ کر کہا تھا

" ماما وہ کہہ رہے تھے کہ کل بتائیں گے" مشل
اپنا لونگ کوٹ اتارتے ہوئے بولی تھی

kzwrites

" مشل یہ تم کیا پہن کر گئی تھی، تمہیں پتہ
بھی ہے باہر لوگوں کی نظریں کیسی کیسی
ہوتی ہیں، ہر کوئی نوچنے

کو بیٹھا ہوتا ہے، تمہیں اب اپنے ڈریسنگ کو
بدلنا چاہیے۔۔۔یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے
ایسے کپڑوں میں گھومنا۔۔۔"

خانم خاتون نے اس کا چھوٹا سا ٹاپ
دیکھتے ہوئے کہا

KZwrites

" ماما یہ سب باتیں آپ پاکستان آنے کے بعد ہی
کیوں کرنا شروع ہو گئی ہیں پہلے تو آپ نے
مجھے کبھی ایسا نہیں کہا تھا۔۔نہیں پہنی

جاتیں مجھ سے شلوار قمیضیں۔۔کیا

کروں میں۔ں۔ں۔۔" مشل اکتائے سے لہجےمیں

بولی تھی

" پہلی بات تو یہ کہ تب تم چھوٹی تھی اور اب

تم بڑی ہو گئی ہو، دوسری بات یہ کہ ہمارا

مذہب بھی ایسی ڈریسنگ کی اجازت نہیں دیتا

اور تیسری بات یہ کہ جیسا دیس ویسا بھیس

لہذا میں تمہیں کچھ پیسے دوں گی جا کر اپنے

لیے شاپنگ کر کے آنا، اس حلیے میں تمہارے بابا

بھی تمہیں آفس نہیں جانے دیں گے، شکر ہے

کہ کالج کا یونیفارم ہی شلوار قمیض ہے

Kzwrites

تو تم پہن لیتی ہو آفس کا بھی یونیفارم ہی ہونا چاہیے ویسے۔۔بات سمجھا کرو بیٹے" خانم خاتون اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں تو مشل اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی

" ماما آپ پیسوں کو سنبھال کر رکھیں میں اپنی پہلی پے سے ہی اپنے لیے شاپنگ کروں گی تب تک مجھے یہی سب پہن لینے دیں نہ۔۔۔ ویسے بھی سردی بہت زیادہ ہے جینز کے بغیر میرا گزارا نہیں ہوتا بھائی۔۔پیاری کیوٹ سویٹ ماما۔"   کہہ کر مشل نے خانم خاتون کے گال پر لاڈ سے کس کر دی تھی

Kzwrites

" مشل تمہاری زبان بہت زیادہ چلتی ہے ویسے"
خانم خاتون اس کے مسکے لگانے پر بولی تھیں

"او ہو ماما ایسے نہیں کہتی چھوٹوں کو بری
بات---ہی ہی، اچھا بابا سو رہے ہیں کہ جاگ رہے
ہیں جلدی سے بتائیں"

"ابھی ابھی ہی سوئے ہیں تمہارا پوچھ رہے تھے
تم جا کے فریش ہو کر آؤ پھر ملو آ کر بابا
سے--اور اتارو یہ چار سال پرانا ٹاپ--پھنسا پڑا
ہے---"

KZwrites

"اوکے۔ے۔ے۔۔۔ماما" کہہ کر مشل نے خانم خاتون کو زور ہگ کیا اور اپنا بیگ اٹھا کر سیڑھیوں کی طرف بھاگ گئی تھی۔۔۔ اوپر آ کر مشل نے اپنا فون چیک کیا تو اس پر شہریار کی سات مسڈ کالز آئی ہوئی تھیں

"اس مصیبت کو کال بیک کر لیتی ہوں یہ نہ ہو کہ گھر ہی آجائے مونسٹر کہیں کا۔۔۔" کہہ کر مشل نے اس کو کال ملائی تھی

KZwrites

KZwritesnovel

" کہاں غائب تھی، کب سے کالز کر رہا ہوں جان بوجھ کر ایسے کرتی ہو کہ چڑ جائے اگلا بندہ..." شہریار اسکے کال پک کرتے ہی تپے ہوئے لہجے میں بولا تھا

"آپ ایسے بات تو ایسے کر رہے ہیں جیسے مجھ پر کوئی حق رکھتے ہوں، سوتی کب ہو ، جاگتی

کب ہو ،کہاں جاتی ہو کہاں سے آتی ہو، کتنے بجے جاتی ہو کتنے بجے آتی ہو کیا ، آپ ہر وقت میرے ساتھ حساب کتاب کرتے رہتے ہیں، اتنا تو مجھ سے میرے پیرنٹس سوال جواب نہیں کرتےجتنا آپ کر لیتے ہیں۔۔۔ایسا کریں ایک بار آپ بھی میری گاڑی کو ہٹ کر لیں حساب برابر ہو اور جان چھٹے میری آپ سے۔۔۔" مشل نے بھی برابر تپے ہوئے لہجے میں ہی جواب دیا

"میں نوٹ کر رہا ہوں مشل کہ تمہاری زبان کچھ زیادہ ہی میرے سامنے چل رہی ہے ،میں چاہوں تو تمہاری زبان کو بڑے اچھے طریقے سے لگام دے سکتا ہوں لیکن یہ میری نرمی ہے جس کا

kzwritesnovel

تم فائدہ اٹھا رہی ہو... اور جہاں تک بات ہے حق کی تو میں ابھی اسی وقت تمھیں لے سکتا ہوں اپنے حق میں... لیکن یہ میرا پیار ہے جو مجھے زور زبردستی کرنے پر مجبور نہیں کر رہا، یہ میرا پیار ہے جو میں تمہاری حد سے بڑھتی بدتمیزی کو برداشت کر رہا ہوں کیا کیا نہیں تم مجھے سناتی رہتی...سیدھی طرح بھی بات ہو سکتی ہے کبھی یار...مجھے بتاؤ میں آج ہی رشتہ بھجوا دیتا ہوں تمھاری گھر...کم از کم حق والی بات کے طعنے تو ختم ہوں...بدتمیزی برداشت نہیں ہوتی مجھ سے تمھاری اب..." بات کرتے کرتے شہریار کا لہجہ سخت سے قدرے نرم ہوا تھا

kzwritesnovel

"ا و ہ ہ ہ۔۔وہ کیا کہتے ہیں الٹا کوتوال چور کو ڈانٹے، آپ پر نا یہ کہاوت بہت

اچھے سے فٹ آ رہی ہے اس وقت۔۔۔ہر جگہ آپ گھسے چلے جاتے ہیں۔۔۔ساری لمٹس آپ نے کراس کی ہیں اور ابھی بھی آپ۔پ۔پ

مجھے۔ے۔ے کہہ رہے ہیں کہ میں بدتمیزی کر رہی ہوں۔۔۔خود آپ سے بڑا بدتمیز بھی کوئی ہو گا۔۔؟" مشل کے لہجے میں تو برابر ہی غصہ تھا

"پہلی بات تو یہ کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے،یہ کہاوت ہے۔۔ اور دوسری بات یہ کہ میں نے اپنی

kzwritesnovel

کوئی بھی لمٹ کراس نہیں کی جب میں نے اپنے لمٹ کراس کی نا تو تمہیں

لگ پتہ جائے گا مشل۔۔۔دماغ آدھا کر دیا ہے تم نے پکڑ کر یار۔۔ " شہریار آہستگی سے ڈھیلے سے لہجے میں بولا تھا

Kzwritesnovel

"پہلے سے ہی آدھا تھا بہرحال۔۔۔میرے پاس ان فضول باتوں کے لیے بالکل بھی وقت نہیں ہے آپ مجھے بتائیں کہ اب چاہتے کیا ہیں، بلکہ میں آپ سے کیوں پوچھوں کہ آپ کیا چاہتے ہیں ، میں آپ کو بتاتی ہوں کہ میں کیا چاہتی ہوں۔۔میں۔۔"

مشل کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی
کہ شہریار اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا تھا
"نہیں میں تم سے نہیں پوچھ رہا کہ تم کیا
چاہتی ہو...تم میری ڈھیل کا کافی فائدہ اٹھا
چکی ہو...اب ایسے تو ایسے ہی سہی...شام پانچ
بجے میں اسی ریسٹورنٹ میں تمہارا سیم ٹائم
پر ویٹ کروں گا آ جانا"

KZwritesnovel

"میں تو کسی بھی قیمت پر نہیں آؤں گی---"
مشل ڈٹ کر بولی تھی

"اوکے پھر رات کو تمہارے کمرے میں ہی

ملاقات ہوگی اور یہ ملاقات تمہارے لیے بہت جان لیوا ہو گی مشل میں تمہیں بتا رہا ہوں میں سب لحاظ بالائےطاق رکھ کے آؤں گا پھر نا کہنا کہ میں اپنی لمٹس کراس کرتا ہوں...میں واقعی سب لمٹس کراس کر دوں گا اب..." شہریار کے لہجے میں خماری جھلکنے لگی تھی

KZwritesnovel

"آپ بھول رہے ہیں کہ آپکی چرائی ہوئی چابیاں میرے پاس ہیں اب..." مشل طنزیہ ہنستے ہوئے بولی تھی

"مس مشل بھول آپ رہی ہیں کہ چابیاں کچھ دن میرے پاس رہی تھیں۔۔۔اور۔۔۔۔میں ان کے ڈپلیکیٹ بنوا چکا ہوں۔۔۔" شہریار کی بات پر مشل کی طرف سے بالکل خاموشی ہو گئی تھی

"پانچ بجے ویٹ کروں گا اور مجھے انتظار نہ کرنا پڑے آج بلکل بھی۔۔۔پانچ کا مطلب پانچ ہے۔۔۔اور آج تم نے صرف میری سننی ہے۔۔۔

کچھ ایسا ویسا نہیں کرنا یار میں نے۔۔۔سیریسلی۔۔۔۔خاموش مت ہو ایسے۔۔۔۔ میں نے اپنے بارے میں سب بتانا ہے تمھیں،اپنی

kzwritesnovel

فیملی کے بارے میں بتانا ہے،اپنی ایجوکیشن اپنے بزنس اپنے شوق۔۔۔سب تم سے ڈسکس کرنا ہے۔۔۔تمھاری فیملی کو جاننا ہے۔۔۔تمھیں جاننا ہے۔۔۔بس تھوڑا سا ٹائم چائیے تمھارا۔۔۔آئی پرامس تمھیں اچھا لگے گا بات کر کے۔۔۔اوکے۔۔۔؟ جسٹ آ کیجوئل میٹ اپ۔۔۔پورے پانچ بجے۔۔۔۔

" ٹھہر ٹھہر کر کہتے شہریار نے کال

بند کر دی تھی اور اپنی

چیئر کو گھماتا ہوا اپنے ہاتھ

اپنے سر کے پیچھے لے جا کر مشل کے

غصے والے تاثرات یاد کرتے مسکرانے لگا تھا

KZwritesnovel

"اتنا کمینہ اور ڈھیٹ شخص ہے نہ یہ، ماما ٹھیک ہی کہتی ہیں کہ ہر کوئی نوچنے کو تیار بیٹھا ہے باہر۔۔ کیا کروں ماما کو بتا دوں۔۔۔؟ ماما پہلے ہی بابا کو لے کر اتنی پریشان ہیں اوپر سے اگر میں نے یہ بھی بتا دیا تو

ویسے ہی میرا باہر

جانا بند کر دیں گے۔۔۔یا ایک بار مل کر اسکو آرام سے سمجھا دوں۔۔۔؟ شاید سن ہی لے۔۔۔میرا جاب کرنا بھی ضروری ہے۔۔۔یہ تو مجھے سکون سے کام ہی نہیں کرنے دے گا۔۔۔"مشل بہت زیادہ پریشان ہو گئی تھی، اس نے گھڑی کی طرف نظر دورائی تو تین بج رہے تھے

Kzwritesnovel

"یار کیا مصیبت ہے، ابھی تو میں بابا سے بھی نہیں ملی۔۔۔

5بجے تک تو بابا نے بھی

جاگ جانا ہے۔۔۔تھکی بھی اتنی ہوئی ہوں۔۔"

مشل حقیقتاً شہریار کے رویے سے تنگ آنے لگی تھی

KZwritesnovel

" اسلام علیکم بابا جان کیسے ہیں آپ..." چار بجے کے قریب شہریار آفس سے گھر واپس آ گیا تھا...گھر داخل ہوتے ہی اس کی ملاقات عالم شاہ سے ہو گئی تھی...شہریار نے آگے بڑھ کر ان کو گلے لگایا تھا

"وعلیکم السلام بیٹے....آج کچھ جلدی نہیں آگئے..." عالم شاہ نے گھڑی کی طرف نظر دوڑائی تھی

kzwritesnovel

"بابا جان وہ مجھے اپنے دوست سے ملنے جانا تھا اس لیے آج ذرا جلدی آ گیا..." شہریار ان

سے نظریں چراتے ہوئے نارمل سے لہجے میں بولتے صوفے پر بیٹھ گیا تھا

"آج کی بات تو نہیں ہے...میں کافی دنوں سے نوٹ کر رہا ہوں کہ تمہارے آنے جانے کی ٹائمنگز بدلی ہوئی ہیں ورنہ تو تم بہت پابند رہے ہو ہمیشہ وقت کے...کبھی جاتے لیٹ ہو...کبھی نکل جلدی آتے ہو...کبھی دوپہر کو غائب ہوتے ہو...کیا چل رہا ہے...؟" عالم شاہ بھی کہاں اس کو جلدی بخشنے والے تھے

kzwritesnovel

"پیارے بابا جان آپ کیوں مجھ معصوم پر شک کر رہے ہیں، ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے جو آپ سوچ رہے ہیں" شہریار نے مسکراتے ہوئے باپ کے گلے میں بازو ڈالے تو وہ بھی مسکرا دیے تھے

"میں تو کوئی شک نہیں کر رہا لیکن جیسے تم صفائیاں دے رہے ہو مجھے تمہاری داڑھی میں تنکا ضرور لگ رہا ہے...بتاتا ہوں تمہارے دادا کو ابھی...خود ہی سیدھا کریں گے..." عالم شاہ کی بات پر دونوں نے زوردار قہقہہ لگایا تھا...پھر عالم شاہ نے بات کا رخ بدلتے شازمہ کی شادی

kzwritesnovel

کی تیاریوں کو ڈسکس کرنا شروع کر دیا تھا...مہمانوں کے فرسٹ سے لے کر باقی تمام انتظامات کو ڈسکس کرتے کرتے شہریار بے چینی سے مسلسل وال کلاک کو دیکھے جا رہا تھا

"بابا جان نے دیر کروا دی مجھے" شہریار آج پچھلی دفعہ کے برعکس کیجوئل بلیک شرٹ اور بلیو جینز پہنے جلدی جلدی تیار ہوا تھا...گاڑی کی چابیاں پکڑ کر باہر بھاگ کر آتے

KZwritesnovel

عجلت میں گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اپنے موبائل پر ٹائم دیکھنے لگا تھا...پانچ بجنے میں دس منٹ ہی رہ گئے تھے جب کہ وہ ریسٹورنٹ 20 سے 25 منٹ کی ڈرائیو پر تھا...شدید مظرب سی حالت میں ڈرائیونگ کرتے ابھی پانچ منٹ ہوئے تھے کہ اس کے فون پر مشل کی کال آگئی تھی

KZwritesnovel

"میں بس دس منٹ میں پہنچ جاؤں گا یار..." شہریار نے کال اٹھاتے ہی کہا تھا،مشل کی کال سے اسکے پریشان چہرے پر بہت خوشگوار سی مسکان ابھری تھی

" وہ ..میں نے...ایک...بات کرنی تھی..."

"ہاں ہاں...بولو کیا بات ہے...سن رہا ہوں..."

لہجہ بے حد دھیما اور نرم تھا

"آج مجھے گھر میں کچھ کام ہے... ہم کسی اور دن مل لیں...پرامس میں ملوں گی لیکن آج نہیں..."

kzwritesnovel

"مشل میں راستے میں ہوں بہانے نہ بناؤ...میں سمجھا تم پہنچ گئی ہو وہاں...کہتی ہو تو پک کر لیتا ہوں گھر سے...بس بیس تیس منٹ لوں گا تمھارے یار...مہربانی کرو تھوڑی اب...

کتنے دن سے کھپ رہا ہوں یار...ترس کھاؤ...

" شہریار منت والے لہجے میں بولا تھا

KZwritesnovel

"کسی اور دن پلیز...."

" کیا کام ہے تمھیں گھر میں..؟ بتاؤ نہ ذرا مجھے..."

"میں تھکی ہوئی ہوں ابھی ،کالج میں بہت بزی دن گزرا ہے..."

"تھکاوٹ مل کر اتار لیں گے تمھاری...ڈرامے بند کرو اب...خود آؤ گی یا آؤں گھر تمھارے..."

"یہ تو آپ مجھے بلیک میل کر رہے ہیں..." مشل ناک چڑھا کر فون کو کان سے ہٹا کر برا سا منہ بناتے ہوئے بولی تھی،

دل اوازار سا ہو گیا تھا

kzwritesnovel

"تمہارے خیال میں اگر میں نے بلیک میل کرنا ہو تو اتنے بورنگ طریقے سے کروں گا...چلو پہنچو فورا...اس دن ہی پراپرلی بات کر لیتی تو میں دوبارہ ملنے کا کہتا ہی نہ..."

" میں نہیں ملنا چاہتی" مشل اب روہانسی سی ہوئی تھی،بوجھ سا محسوس ہونے لگا تھا

"لیکن میں ملنا چاہتا ہوں..." شہریار بغیر توقف کے بولا تھا

kzwritesnovel

"میرے بابا کی...طبیعت ٹھیک نہیں ہے میں ان کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی ہوں...آپکو بتایا تھا پہلے بھی۔ی۔ی..." کہتے ہوئے اچانک سے وہ رو پڑی تو شہریار نے بری طرح شرمندہ ہوتے گاڑی کو بریک لگائی تھی

"یارررر مشل تم رو رہی ہو۔و۔و...۔و یار تم ضرور ٹائم سپینڈ کرو میں تمہیں تنگ نہیں کروں گا اب...سوری یار...ایم رئیلی سوری...تم نے مجھے پہلے بھی بتایا تھا پتہ نہیں میرے دماغ سے کیسے نکل گیا...ویری سوری... میں گاڑی ابھی بیک کر رہا ہوں... تم رونا بند کرو پلیز...میں واقعی

kzwritesnovel

شرمندہ ہوں کہ تمھیں اتنا پریشان کرتا رہا ہوں۔۔۔ہم پھر کبھی مل لیں گے۔۔۔کوئی جلدی نہیں ہے۔۔۔ویسے کیا ہوا ہے تمھارے بابا کو۔۔۔؟ کون ہوتا ہے انکے پاس۔۔۔؟" اس کا نم لہجہ سن کر شہریار کو خود پر اپنے دھونس جمانے پر شدید غصہ آنے لگا تھا

"تھینکس۔۔۔۔میں اور ماما ہی ہوتے ہیں انکے پاس۔۔۔" مشل اپنے گال پر بہتے آنسو صاف کرتے بولی تھی

Kzwritesnovel

"تمہیں کسی بھی ہیلپ کی ضرورت ہو تو
تم نے مجھے ضرور بتانا ہے

،i will be there

for you...."

شہریار کا لہجہ ابھی بھی شرمندگی میں ڈوبا ہوا تھا

KZwritesnovel

"اوکے..." مشل نے تشکر کا سانس لیا تھا

"ok take your time-" کہہ کر شہریار نے کال کاٹ دی تھی.. مشل فون ایک طرف رکھتے اپنے

آنسو مزید اچھے سے صاف کرتے سیڑھیاں نیچے اتر گئی تھی۔۔۔ اس کا دل بہت بری طرح سے بھر آیا تھا۔۔۔وہ خود میں کمزور بالکل بھی نہ

تھی لیکن بدلتے حالات کی وجہ سے،باپ کی گرتی صحت کے باعث قدرے سہم سی گئی تھی۔۔

kzwritesnovel

"کیسا ہے میرا بچہ۔۔۔" صفدر صاحب بیٹی کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر نقاہت زدہ چہرے پر مسکراہٹ لیے اٹھ کر بیٹھ گئے تھے

"آپ کیسے ہیں بابا آپ اپنا بتائیں میں تو بالکل

ٹھیک ہوں..."

مشل نے آتے ہی ان کے پاس کھڑے ہو کر ماتھے پہ ہاتھ رکھ کے مساج کرنا شروع کر دیا تھا

"بس دن پورے کر رہا ہوں...کوئی امید نہیں نظر آرہی...لگتا ہے بس ٹائم پورا ہو گیا ہے..." صفدر صاحب آنکھوں میں آنسو لیے بولے تو مشل نے پھٹتے دل کے ساتھ، اپنا ہاتھ ان کے ماتھے سے ہٹایا اور سینے پر اپنے بازو باندھتے ہوئے ناراضگی کا اظہار کیا تھا...انکی بات نے دل بری طرح سے ہلا کر رکھ دیا تھا لیکن انکو محسوس نہ کروانے کی خاطر وہ اپنے مخصوص انداز

kzwritesnovel

میں لاڈ کرتے ناراض ہو کر دکھا رہی تھی،آنسو بمشکل پلکوں کی بار میں اٹکائے ہوئے تھے

"اچھا معافی سے دو اپنے بابا کو۔۔۔آؤ پاس بیٹھو۔۔۔" صفدر صاحب اسے ناراض دیکھ کر اسے منانے لگے تھے

KZwritesnovel

"بابا آپ جان بوجھ کہ میرا دل دکھانے کے لیے ایسی باتیں کرتے ہیں نا کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔"

دل تو پہلے ہی بھرا ہوا تھا اب بات کرتے کرتے

وہ پھر سے رونے لگی تھی

" آپ دونوں کیوں دکھی ہو رہے ہیں۔۔۔خود بھی رو رہے ہیں اور ساتھ مجھے بھی رلائیں گے۔۔۔ اللہ خیر کرے گا آپ مکمل صحت یاب جائیں گے۔۔۔فکر مت کریں۔۔۔" خانم خاتون بھی انکے پاس بیٹھتے نم آنکھوں سے بولی تھیں

"بابا اٹھیں ابھی۔۔۔ہاسپٹل چلتے ہیں آپ کا پراپر علاج کرواتے ہیں یہ کیا بات ہوئی۔۔۔کیوں ہو گا آپکو کچھ۔۔۔جب سے ہم پاکستان آئے ہیں۔۔۔یہی۔۔۔یہی سب ہو رہا ہے ماما۔۔۔" مشل

KZwritesnovel

ماں کی طرف دیکھتے ہچکیاں لے کر رونے لگی تھی

"کیا علاج کروانا ہے بیٹا جب تشخیص ہی کچھ نہیں ہوتا... نہ ہی دل کا دورہ پڑتا ہے نہ دماغ کی شریانیں پھٹتی ہیں، بس انجانی اذیت میں مبتلا ہوں...جانے کب سکون ملے گا..." صفدر صاحب نظروں میں باپ کا چہرہ لاتے خود بھی رونے لگے تھے...خانم خاتون پاکستان واپس آنے والی بات پر صفدر صاحب کا چہرہ دیکھتے سر جھکا گئی تھیں

kzwritesnovel

"بابا ایسی کیا بات ہے...؟ کیوں ہو گا آپکے دل کو کچھ...؟ کیوں ایسی باتیں کرنے لگے ہیں بابا آپ.... مجھ سے کیوں شیئر نہیں کرتے...

کیوں اپنے دل

کا بوجھ ہلکا نہیں کرتے...ماما آپ کچھ بول کیوں نہیں رہیں۔ں۔ں...دیکھیں بابا رو رہے ہیں..." مشل نے روتے روتے اپنا سر ان کے سینے پر رکھ دیا تھا

kzwritesnovel

"کچھ بھی نہیں ہے بیٹے بس دل دکھ رہا ہے کہ میری چھوٹی سی بیٹی کے کندھوں پر اتنی کم عمر میں بڑی ذمہ داریاں پڑ گئی ہیں...میں تو

ناکارہ ہو کر بوجھ بنتا جا رہا ہوں...کیسے
تم...اکیلے باہر جا کر...کام کرو گی...تمھارے
پڑھائی کے دن تھے...میری وجہ سے تم..."صفدر
صاحب آنسو پیتے مشل کے سر پر پیار سے ہاتھ
پھیرتے ہوئے بولے تھے،خانم خاتون پرانے دن یاد
کرتے سر مزید جھکا گئی تھیں

KZwritesnovel

...کئی سالوں پہلے پاکستان ترکی کے کسی
پراجیکٹ کے حوالے سے دونوں کا آمنہ سامنہ
پاکستان میں منعقد کسی ایونٹ پر ہوا
تھا...صفدر صاحب نے پہلے اظہار محبت کیا اور

دونوں کافی وقت ساتھ گزارنے لگے...پھر اپنے گھر والوں سے بات کی تو کمال شاہ نے صاف انکار کر دیا... وہ کسی صورت ماننے کو تیار نہ تھے...کسی کے ذریعے ایک دو بار خانم خاتون جو دھمکیاں بھی دلوائیں اور سخت برا بھلا بھی کہا...جس کی وجہ سے صفدر صاحب گھر والوں سے مزید منحرف ہونے لگے...

KZwritesnovel

انکے نکاح کا علم جب خانم خاتون کو ہوا تو....
پہلے تو دونوں میں کچھ دوری آئی مگر پھر دوبارہ بات چیت ہونے لگی..صفدر صاحب نے انکی خاطر اپنے بچپن کا نکاح بھی سامعہ شاہ

سے ختم کر دیا تھا...خانم خاتون نے اس کے بعد سے انکے پیار کو دل میں بسانا شروع کر دیا تھا...دونوں کو ایک دوسرے کے بغیر جینا نا ممکن لگنے لگا تھا.....

....بالآخر کچھ خانم خاتون کی ضد پر اور کچھ صفدر صاحب کی اپنی رضامندی ہونے پر سب چھوڑ چھاڑ کر وہ انکے ساتھ ترکی چلے گئے تھے لیکن وہاں جاتے ہی گھر کی یاد ستانے لگی...خانم خاتون کے والد اور بھائیوں نے بھی جلد انکو قبول نہیں کیا تھا...کئی دفعہ انہوں نے پاکستان واپس آنے کا ذکر کیا مگر خانم

Kzwritesnovel

خاتون انکے گھر جا کر وہاں رہنے سے صاف انکار کر دیتی تھیں کیونکہ وہ انکے گھر سے سب مکینوں کی خود سے نفرت سے آگاہ تھیں....

....انہیں ساری الجھنوں میں مشل کب پیدا ہوئی اور کب جوان ہوئی پتہ ہی نہیں لگا تھا...صفدر صاحب اندر ہی اندر گھلتے جا رہے تھے...کوئی بزنس فائدہ مند ثابت نہیں ہوتا تھا...میاں بیوی ساتھ رہتے ہوئے بھی ایک دوسرے سے دور ہو گئے تھے....بات جب خانم خاتون کے بھائیوں سے مدد لینے پر آنے لگی تو

kzwritesnovel

اب صفدر صاحب فیصلہ کر کے واپس پاکستان آ ہی گئے تھے لیکن اتنی ہمت اکٹھی نہیں کر پائے تھے کہ جا کر اپنے باپ سے مل پاتے۔۔۔

۔۔۔وہ باپ سے مل کر مشل کے لیے بات کرنا چاہتے تھے لیکن خانم خاتون اسکا رشتہ اپنے بھائی کے بیٹے سے کرنا چاہتی تھیں۔۔۔وہ جانتی تھیں کہ مشل کو وہ لوگ کبھی بہوکے طور پر خوشی سے قبول نہیں کریں گے۔۔۔

انہی لڑائی جھگڑوں میں یہاں بھی جب

مالی حالات بگڑنے لگے تو

حالات کے ساتھ صفدر صاحب کی طبیعت

kzwritesnovel

بھی ناساز رہنے لگی تھی---

"بابا جب میں پریشان نہیں ہو رہی تو آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں---آپ نے میری ٹینشن بالکل بھی نہیں لینی میں تو اپنی خوشی سے جاب کرنے لگی ہوں---میرے کندھوں پر کوئی بھی بوجھ نہیں ہے بابا--آپکا تو بلکل نہیں بابا---" مشل سر اٹھا کر انکے چہرے کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی تو صفدر صاحب بھی اس کی ہمت دیکھ کر مسکرا دئیے تھے

kzwritesnovel

"مجھے خود رابطہ کر لینا چاہئیے کمال شاہ سے...فائدہ واپس آنے کا جب یہ ملاقات ہی نہیں کر پا رہے...مجھے کچھ کرنا ہو گا ورنہ یونہی یہ گھلتے رہیں گے....جتبی بھی ناراضگی ہو اپنی اولاد سے تو وہ مل ہی لیں شاید...مجھے نہ بھی قبول کیا تو میں واپس چلی جاؤں گی..." خانم خاتون باپ بیٹی کو دیکھ کر دل ہی دل میں سوچنے لگی تھیں

"تم جلدی نہیں واپس آگئے...؟ مل بھی کیا

kzwritesnovel

دوست سے۔۔۔؟ شہریار جب گھر واپس آیا تو لونگ روم میں سب لوگ موجود تھے۔۔۔ عالم شاہ اسکو اندر آتا دیکھ کر بولے تھے

"نہیں بابا وہ آفتاب کو ضروری کام تھا۔۔اس نے آنے سے منع کر دیا تو میں واپس آ گیا پھر۔۔کل چکر لگا کوں گا دوبارہ۔۔" شہریار نے اپنے قریبی دوست کا نام لے کر جھوٹ بولتے باپ اور دادا کی طرف دیکھا تھا

kzwritesnovel

"اچھا اچھا آفتاب کی طرف گئے
تھے۔۔۔خیر۔۔چلو بہت اچھا ہوا کہ تم آ گئے
واپس۔۔۔میں کافی دنوں سے تم سب سے ایک
ضروری بات کرنا چاہ رہا تھا لیکن تم سب لوگ
اکٹھے ایک جگہ بیٹھتے ہی نہیں ہو، آج تم بھی
ہو۔۔ عالم بھی ہے،بہو اور شازمہ بیٹی بھی
ہیں۔۔ تو اس سے بہتر کوئی موقع نہیں ہو
سکتا۔۔" شہریار کو دیکھ کر
کمال شاہ خوشگوار لہجے میں بولے تو سمینہ
بیگم اور شازمہ کے تیور بگڑے تھے

Kzwritesnovel

"آپ۔۔۔ہمیں بتا دیتے تو ہم سب خود آپ کے پاس حاضر ہو جاتے۔۔۔اصل میں شادی کی تیاریوں نہ گھیرا ہوا ہے۔۔۔ویسے۔۔۔ ایسی بھی کیا ضروری بات تھی بابا جان۔۔۔" عالم شاہ ذرا ہچکچاتے ہوئے باپ سے مخاطب ہوئے تھے۔۔۔ جب کہ شہریار پورے دھیان سے دادا کی بات سنتے انکے بلکل پاس آ کر بیٹھ گیا تھا

KZwritesnovel

"آپ حکم کریں دادا جان۔۔۔" شہریار کمال شاہ سے بولا تھا

"میں نے شہریار کو کہہ کر کچھ بندے رکھوائے تھے صفدر کے گھر کے آس پاس---

ان کے حالات جاننے کے لیے----

لیکن وہاں تو معاملہ بگڑا ہی ہوا ہے--- ہماری پوتی اس ذلیل عورت کی گود میں پل کر اچھی تربیت نہیں پا سکی--- چھوٹے کپڑوں میں گھر سے آتی جاتی ہے---آوارہ گھومتی نظر آتی ہے---مجھے تو سوچ کے شرم آ رہی ہے کہ جن بندوں کو میں نے ان کی خبر گیری کے لگوایا تھا وہ سب یہ دیکھ چکے ہیں---ہمارے گھر کی عورتوں کے چہرے سے بھی ہمارے ملا

kzwritesnovel

ازم ناواقف ہوتے ہیں اور وہاں۔۔۔وہاں ہماری پوتی ہمارا نام ایسے روشن کر رہی ہے،

لا حول ولا قوۃ۔۔۔کیا اسکا باپ بھی اندھا ہو چکا ہے۔۔۔؟ توبہ۔۔۔" کمال شاہ تفصیل سے سارا معاملہ بتا رہے تھے

K7writesnovel

"تو آپ کیا چاہتے ہیں دا جی۔۔۔؟ میں اس گند کی پوٹلی کو اٹھا کر اپنے بیٹے کے ماتھے پر سجا دوں۔۔۔؟ یہی چاہتے ہیں نا آپ۔۔۔؟ سن رہی ہوں میں کتنے دنوں سے میں یہ چہ مگوئیاں۔۔۔ پتہ نہیں کون ہے کیسی ہے۔۔۔کیا کرتی ہے کیا

نہیں۔۔۔پتہ نہیں اس کی رگوں میں ہمارا خون ہے بھی یا نہیں جو آپ۔۔۔" سمینہ بیگم کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ کمال شاہ شدید غصے میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھی

"بسسسس۔۔ اس سے آگے ایک لفظ اور نہیں۔۔ہم اپنی پوتی کو یہاں لائیں گے اور شہریار سے۔۔"

KZwritesnovel

"ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔میرے شہریار کو اس معاملے سے دور رکھیں۔۔دا جی سچ تو یہ ہے کہ آپ کو آج بھی صرف انہی کی فکر ہے۔۔۔ہم تو کسی فہرست میں آتے ہی نہیں۔۔وہ زیادتیاں

کریں اور ہم بس بھگتتے رہیں انکی ناانصافیوں کو۔۔۔ہونہہ۔۔۔آپ چاہتے ہیں کہ میں اپنے ہیرے جیسے بیٹے کو کیچڑ میں پھینک دوں۔۔۔میرا بیٹا اتنا فالتو نہیں ہے کہ دوسروں کا پھیلایا گند سمیٹ۔۔۔" اب کہ سمینہ بیگم کی بات کو

عالم شاہ نے کاٹا تھا

KZwritesnovel

"بس سمینہ بیگم بہت ہو گیا۔۔۔ تم حد سے بڑھ رہی ہو اب۔۔۔میں کسی کو بھی بابا جان سے اس لہجے میں بات کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔۔۔ بابا جان آپ جیسے کہیں گے ویسے ہی

ہوگا۔۔بس بات ختم۔۔۔" کہہ کر وہ وہاں رکے بغیر کمرے سے چلے گئے تو سمینہ بیگم شہریار کو آنکھوں سے اپنے کمرے میں آنے کا اشارہ کرتے وہاں سے اٹھ گئی تھیں،شازمہ بھی انکے پیچھے پیچھے نکل گئی تھی

"تم بھی ایسے ہی زبان چلاؤ گے اب میرے سامنے۔۔۔جیسے تمھاری ماں ذلیل کر کے گئی ہے۔۔۔" کمال شاہ نے ساکت بیٹھے شہریار کو مخاطب کیا تھا

kzwritesnovel

"ج...جی..جی....میرا مطلب نہیں دادا جان...بلکل نہیں...اور ماما کی طرف سے دل برا مت کریں...وہ...وہ تھوڑا..وہ..." بات کا جواب دیتے دیتے شہریار کو اپنا دماغ معاؤف ہوتا محسوس ہو رہا تھا

"کیا تم بھی اپنے چچا کی طرح میرا دل دکھاؤ گے... اپنی ماں کی طرح میرے سامنے میرے خون کو گندا کہو گے...اتنا میں تمھیں بتا دوں کہ اب میں سہہ نہیں پاؤں گا...اپنی اولاد سے زیادہ تم پر مان ہے مجھے اب..."

کمال شاہ لاٹھی کو پکڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے

Kzwritesnovel

"ن۔۔نہیں۔۔۔د۔۔دادا جان۔۔۔" شہریار کی نظروں کے سامنے مشل کا چہرہ آیا تھا،دل بری طرح سے جکڑا گیا تھا

"اوہ شہزادہ میرا۔۔دل خوش کر دیا دادے کا۔۔۔اٹھ گلے لگ۔۔۔" کمال شاہ نے اسکو گلے لگایا تو شہریار نے ہونٹوں پر زبردستی مسکراہٹ لاتے دونوں بازو انکے گرد کرتے انہیں خود میں بھینچ لیا تھا۔۔۔چہرہ پل میں بلکل اتر گیا تھا

Kzwritesnovel

"ماما آپ پلیز یہ سب روکیں ---ماما پلیززززز"
شازمہ اپنے کمرے میں آ کر پھوٹ پھوٹ کر
رونے لگی تھی

"تم فکر نہ کرو، پریشان نہ ہو بالکل بھی---اس
منحوس عورت نے اپنی خوبصورتی دکھا دکھا
کر پہلے میری بہن کا گھر اجاڑا اور اب خالی
ہاتھ ہو کر پھر واپس آگئی ہے منہ اٹھا کر--اور
رہ چاہ رہی ہے کہ اسکے جیسی اسکی آوا
بیٹی کو میں اپنا بیٹا تھما دوں---ممکن ہی
نہیں ہے--- تم نے شازم سے اس بات کا کوئی

kzwritesnovel

ذکر نہیں کرنا سمجھی...نہ ہی میں اب

سامعہ سے کچھ کہوں گی...معاملہ یہیں ختم

کر لوں گی بس...پریشان مت ہو...پتہ نہیں کیا

پٹیاں پڑھا رہے ہوں گے شہریار کو اب وہاں بٹھا

کر..." سمینہ بیگم نے غصے سے بے حال ہوتے

شازما کو گلے لگایا تو وہ شازم کا تصور کرتے

ہوئے مزید خوفزدہ ہو کر انکی آغوش میں

چھپنے لگی تھی

شازم کا گزرے دنوں میں الگ الگ طرح سے

زچ کرنا کبھی ایک دم پیار کا دکھاوا کرنا

پھر اچانک سے واپس سرد مہر ہونا شازمہ کو

ذہنی اذیت میں مبتلا کیے ہوئے تھا

KZwritesnovel

شہریار جب سے کمرے میں آیا تھا تب سے سگریٹ پر سگریٹ پھونکے چلا جا رہا تھا کتنی دیر وہ اس کا دھواں اپنے اندر اتار کر اپنا غم غلط کرتا رہا تھا مگر دل کی بے سکونی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی

"کتنے سالوں بعد زندگی میں کوئی نیا سا احساس آیا تھا...خوش رہنے لگا تھا...ان لوگوں کی لگائی ہوئی آگ بجھاتے اتنے سال لگ گئے اور

KZwritesnovel

اب یہی لوگ دوبارہ سے میری زندگی ویران کرنے آگئے ہیں.... میں آپ کو کیسے سمجھاؤں دادا جان....میں آپ کو بھی انکار نہیں کر سکتا....آپ کو پھر سے اسی اذیت سے دوچار نہیں کر سکتا جو آپکو چاچو نے نافرمانی کی صورت میں دی تھی... یا اللہ میں کیا کروں...

میں نے کتنے سچے اور صاف دل سے مشل سے پیار کیا ہے... میں اس کے علاوہ کسی کو اپنے دل میں اپنی

زندگی میں جگہ نہیں دے سکتا... مجھے امتحان میں نہ ڈال..." شہریار نے پورے دل سے خدا کو مخاطب کیا تھا...ساری رات سوچوں میں گزر گئی تھی...مشل کو کال کرنے کا سوچ

Kzwritesnovel

کر پھر ارادہ بدل لیا تھا کہ کہیں وہ غصہ نہ کو جائے۔۔۔صبح جب وہ اٹھا تو اس کا سر بری طرح دکھ رہا تھا۔۔۔ بے دلی سے تیار ہو کر آفس جاتے ہیں پہلی کال مشل

کو ملائی تھی

"جی۔۔۔" مشل نے فورا کال پک کی تھی

" "کیسی ہو۔۔تمھارے بابا کیسے ہیں اب۔۔؟ شہریار کے لہجے میں سنجیدگی سی تھی

" ٹھیک ہوں۔۔وہ بھی۔۔ٹھیک ہیں۔۔۔م میں نے

KZwritesnovel

آپ سے کہنا تھا کہ کچھ دن کے لیے پلیز مجھ سے رابطہ نہ کریں، میں گھر کے کچھ مسئلوں میں ذرا بزی ہوں...میں آپ سے خود رابطہ کر لوں گی کچھ دنوں تک...لیکن مجھے ابھی سپیس چائیے..پلیز منع نہ کیجئے گا...میں تھوڑا ریلیکس ہو کر آپ سے کانٹیکٹ کر لوں گی...پھر ہم...ہم مل کر بات بھی کر لیں گے...." مشل کو آفتاب احمد کے آفس سے جوائننگ کال آچکی تھی,وہ اپنا پورا دھیان جاب کی طرف کرنا چاہتی تھی

"چلو ٹھیک ہے...میں ڈسٹرب نہیں کروں گا اب... کر لو گی نہ رابطہ خود سے....؟ بھول تو

kzwritesnovel

نہیں جاؤ گی...؟ میں انتظار کروں گا ہر وقت تمھارا..." شہریار کا بجھا سا لہجہ مزید بجھ گیا تھا

"جی..جی" مشل عجلت میں بولی تھی،اسکے اتنے آسانی سے مان جانے پر کچھ حیرانی بھی ہوئی تھی

KZwritesnovel

"اوکے...میری کوئی بھی ضرورت ہوئی تو مجھے ضرور بتانا....میں انتظار کروں گا تمھارا مشل...اللّٰہ خافظ..." کہہ کر شہریار نے کال کاٹ دی تھی اور اپنے ماتھے پر زور سے انگلیاں

پھیرنے لگا تھا۔۔اس کا دماغ اور دل ابھی تک کمال شاہ کی خواہش کو پروسیس نہیں کر پائے تھے۔۔۔الجھن بڑھتی ہی چلی نا رہی تھی۔۔زبان اور چہرے کی ساری شوخی غائب ہو گئی تھی

"ان ایکسپیکٹیڈ۔۔۔اتنی جلدی مان گئے۔۔۔ تھوڑا سا بھی رزسٹ نہیں کیا نہ کوئی دھمکی لگائی۔۔سٹرینج۔۔" کال کٹنے پر مشل نے حیرانی سے فون کو غور سے دیکھا اور پھر سر جھٹکتے آفس جانے کے لیے ریڈی ہونے لگی

kzwritesnovel

"ویسے مجھے اخلاقاً کم از کم انکا حال پوچھ لینا چائیے تھا..." آفس کی طرف ڈرائیو کرتے بار بار ذہن میں شہریار کا بدلا بدلا بجھا سا لہجہ آنے لگا تو مشل نے خود کو سکولڈ کرتے دھیان ادھر اُدھر کر لیا تھا

"" کیسی ہیں مس مشل...ویلکم ٹو آر کمپنی... آفتاب احمد نے اس کو اپنے کمرے میں بلا کر بہت خوشگوار انداز میں گریٹ کیا تھا

KZwritesnovel

"آئی ایم فائن سر۔۔۔ہوپ ہو آر ٹو۔۔۔"

"آپ کی کوالیفکیشن تو ابھی بالکل نہ ہونے کے برابر ہے، لیکن آپ کے کانفیڈنس کو دیکھ کر میں اٹپ کو یہ جاب دے رہا ہوں، کمپیوٹر کی تو آپ کو ہو گی ہی۔۔۔بس know how بیسک زیادہ نہیں تھوڑی بہت۔۔۔۔"

" یس سر آئی کین آپریٹ اِٹ ویری ویل۔۔۔" مشل نے ہلکا سا مسکرا پر پروفیشنل انداز میں جواب دیا تھا

KZwritesnovel

"ویل دیٹس گریٹ دین...کمپنی کے تمام میلز کو آپ ہینڈل کریں گی...میری میٹنگ کے سکیجول اور پریزنٹیشنز کو فائنل کرنا یہ سب کام آپ کے ذمے ہوں گے...اگر کسی بھی قسم کی کوئی پرابلم آئے گی تو آپ سیدھا میرے پاس آئیں گی....آپکو یہاں کسی بھی قسم کا کوئی مسئلہ نہیں ہو گا...ہم اپنے املپلائیز کا بلکل فرینڈز اینڈ فیملی کی طرح خیال رکھتے ہیں...اس فائل کو اچھے سے پڑھ کر سائن کر دیں...یہ کانٹریکٹ ہے آپکا..." آفتاب احمد نے اس کا

kzwritesnovel

بھرپور جائزہ لیتے ہوئے لفظ فرینڈ پر کافی زور دیا تھا

بلیک ہائی نیک کے ساتھ لائٹ بلیو لوز کٹ جینز پہنے وہ بہت اٹریکٹو لگ رہی تھی۔۔۔ ایسی ڈریسنگ آفس میں اور لڑکیوں نے بھی کی ہوتی تھی لیکن مشل کا سراپہ،اسکا ڈریس کو کیری بلکہ اون کرنے کا انداز دیکھنے والے کو نظر ٹھہرانے پر مجبور کر دیتا تھا۔۔۔اسکی خوبصورت آنکھوں سے نظریں ہٹانا کسی کے کیے بھی مشکل ترین امر ہوتا تھا

kzwritesnovel

آفتاب احمد کی بھی نظریں اب آنکھوں سے ہٹ کر نیچے کی جانب آنے لگی تھیں... جبکہ مشل فائل پر اپنے ایگریمنٹ پیپرز دیکھنے میں مصروف تھی...اسکی ہائی نیک پر جھولتی باریک سی سلور چین سے مزید نیچے کو دیکھتے آفتاب نے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبایا تھا،اسکا بھرا بھرا سراپہ دیکھتے وہ کالر جھاڑتے اپنے پسینے کو ہوا دینے لگا تھا

kzwritesnovel

"سر میں ابھی جوائن کر لوں یا کل سے آؤں..."

مشل نے سر اٹھایا تو آفتاب نے فوراً نظریں اس

کے جسم سے ہٹا کر اس سے ملائی تھیں

"چاہیں تو آپ ابھی ہی اپنی سیٹ سنبھال لیں---یا کل سے---جیسے آپکی مرضی---اسے اپنا ہی آفس سمجھیں مس مشل---" آفتاب احمد نے مسکراتے ہوئے کہا تو مشل بھی جوابا مسکرائی تھی "سر میں آج سے ہی جوائین کرنا چاہتی ہوں---"

"دیٹس گریٹ---" ضرورت سے زیادہ مسکراتے آفتاب نے بیل بجا کر اپنی سیکرٹری کو اندر بلا لیا تھا

KZwritesnovel

""مس مشل صفدر کو ان کا کیبن دکھا دیں...
اسکے کہنے پر سیکرٹری مشل کو لے کر اس کے کیبن کی طرف چلے گئی تھی جب کہ آفتاب احمد کیمرے سے اس کو مسلسل دیکھے جا رہا تھا، شیطانی مسکراہٹ اس کے چہرے پر اور ویسی ہی سوچیں دماغ پر چھائی ہوئی تھیں

Kzwritesnovel

مشل اور شہریار کی بات ہوئے سات آٹھ دن گزر چکے تھے اور یہ دن جس طرح شہریار نے گزارے تھے یہ وہی جانتا تھا...ہر وقت نظروں کا رخ فون پر رہتا تھا...گھر میں بھی سب ایک دوسرے سے اکھڑے اکھڑے سے رہنے لگے تھے...سمینہ بیگم اس سے مشل کے بارے میں پوچھنے لگی تھیں اور وہ مشل کے رابطہ کرنے کے انتظار میں انہیں ٹالتا جا رہا تھا اور یہی بات انکے دل میں وسوسے پیدا کرنے لگی تھی کہ شہریار کمال شاہ کی ایموشنل بلیک میلنگ میں آگیا ہے

kzwritesnovel

دوسری جانب مشل بھی اپنے آفس میں،نئے نئے کام میں اتنا زیادہ بزی ہو گئی تھی کہ اس کو دن کے وقت تو شہریار جیسے بھول ہی جاتا تھا۔۔۔لیکن اکثر رات کے کسی پہر سب کاموں سے فری ہو کر دل ہی دل میں وہ اسکو تھوڑا سا یاد بھی کر لیتی تھی۔۔۔آفس آتے جاتے گاڑی کو پارک کرتے بھی اکثر چہرے پر مسکراہٹ آجاتی تھی جو آفس داخل ہوتے ہی بری طرح کاموں میں مصروف ہوتے نلکل غائب ہو جاتی تھی۔۔۔

kzwritesnovel

شہریار کا آفس میں بالکل دل نہیں لگتا تھا...اس کا دل مشل کو دیکھنے کے لیے اس سے بات کرنے کے کیے بے چین رہنے لگا تھا... اسکو سپیس دے کر وہ اسکے دل کے قریب ہونے کی کوشش میں خود مزید ڈاؤن ہوتا جا رہا تھا...

غیر حاظر دماغ سے میٹنگز اٹینڈ کرنے کے بعد شہریار اپنی ڈریس پینٹس کی پاکٹ سے فون نکال کر واٹس ایپ کھول کر مشل کی ڈسپلے پکچر دیکھنے لگا...

kzwritesnovel

اسی ریڈ ٹاپ میں لگی اس کی پکچر دیکھ کر شہریار کا دل بے قابو سا ہونے لگا تھا۔۔۔برداشت نے جواب دیا تو شہریار نے ہلکی سی آنکھیں سکیڑتے ڈرتے وہیں سے اس کو کال ملا دی تھی

"Busy,will get back to you later....."

مشل آفتاب احمد کے افس میں موجود تھی,شہریار کا نمبر سکرین پر دیکھ کر رسیو کرنے کا دل چاہا مگر سامنے پڑی فائلز دیکھ کر مشل نے کال بیک کرنے کی نیت سے کال کاٹ کر اسے میسج بھیج دیا تھا۔۔۔

kzwritesnovel

آفتاب احمد باتوں کے برعکس سارا وقت اس کو بزی رکھنے لگا تھا....

بار بار اپنے آفس کے چکر لگواتا تھا...کئی کئی گھنٹے اپنے سامنے بٹھا کر اسے فائلز تھمائے رکھتا تھا...

KZwritesnovel

اس کے کم گو ہونے کی وجہ سے اسکے ساتھ ابھی تک کوئی فضول بات کرنے کی ہمت بھی نہیں کر پایا تھا...مشل کا کانفیڈینٹ لیا دیا سا انداز آفتاب کو بات شروع کرنے کا حوصلہ ہی

نہیں ہونے دیتا تھا۔۔جب وہ اسکے روم میں نہیں ہوتی تھی تو وہ اس کو اپنے کیمرے سے دیکھتا رہتا تھا۔۔دل ہی دل میں مشل کے کانفیڈنس سے وہ بہت زیادہ مرعوب بھی ہوا تھا کہ اتنی سی عمر میں اس کے کمپیوٹر سکلز بھی کافی سٹرانگ تھے ۔۔۔چند دنوں میں ہی وہ کافی کام سیکھ چکی تھی۔۔۔

"مس مشل اگر اپ مائنڈ نہیں کریں تو پلیز کافی بنا دیں گی۔۔۔؟ " آفتاب احمد نے موقع ملتے ہی اپنی سیکرٹری کی ہاف لیو ایکسیپٹ کر لی تھی اور کچھ دیر بعد اس کے کیبن کو ناک کرتے ہوئے اندر آ گیا تھا

kzwritesnovel

"سر آپ نے جو کام دیا تھا وہ ابھی بہت زیادہ رہتا ہے اور مجھے لیٹ بھی ہو رہا ہے۔۔۔میں نے آپکو بتایا تھا نہ مجھے آج زرا جلدی جانا ہے۔۔ آپ پلیز کسی اور سے کہہ دیں۔۔۔"

مشل نے سہولت سے انکار کیا اور کمپیوٹر سکرین پر نظریں جما لیں تو آفتاب احمد نے خون خوار نظروں سے اس کی بھری بھری خوبصورت کمر کو گھورا تھا

kzwritesnovel

"دراصل میرا دوست آیا ہے میں کسی اور کو کہہ کر رسک نہیں لے سکتا۔۔۔سنا ہے آپ اچھی

کافی بناتی ہیں۔۔پلیز آپ دو منٹ نکال کے بنا دیں۔۔۔پھر بے شک کام آپ گھر لے جائیے گا آرام سے کام کیجئے گا گھر جا کر۔۔۔لیٹ سیٹنگ کرنے کی بھی ضرورت نہیں

"

"اوکے سر۔۔۔میں بنا دیتی ہوں۔۔۔" کام گھر لیجانے کا سن کر مشل کچھ ریلیکس ہوئی اور فائلز سمیٹ کر کچن کی طرف بڑھ گئی تھی

kzwritesnovel

"کدھر رہ گیا تھا یار تُو تو کافی لینے گیا تھا....

آفتاب احمد واپس اپنے روم میں آیا تو شہریار فون ہاتھ میں لیے ایک نظر اس کو دیکھ کر سست سے لہجے میں بولا تھا،نظریں واپس فون سکرین پر مشل کے میسج پر جما لی تھیں،اتنے دنوں کے بعد اسکا میسج دیکھ کر موڈ تھوڑا سا بہتر ہوا تھا

KZwritesnovel

"یار شاہ تجھے بتا کے آنا چاہیے تھا تو نے میرا سارا پلان خراب کر دیا ہے...اوپر سے کافی کی فرمائشیں..." آفتاب بدمزہ ہوتے ہوئے بولا تھا

"کیوں تیری کسی سہیلی نے آنا تھا کیا...؟ جو میرے بغیر بتائے آنے سے تکلیف ہو رہی ہے..؟" شہریار فون سکرین سے نظریں ہٹا کر ہنستے ہوئے بولا تھا

"تو تُو بھی بنا لے نہ گرل فرینڈ...تُو کیوں چھڑا پھرتا رہتا ہے...کوئی گرل فرینڈ ہوتی تو ابھی آفس سے فری ہوتے ہی اسکے ساتھ ٹائم سپینڈ کرتا،یہاں میری پلیننگ پر پانی نہ پھیرتا....
" آفتاب احمد نے کمینا سا ہنستے ہوئے اس کو چھیڑا تھا

kzwritesnovel

"تیرا زیادہ ضروری کام ہے تو میں چلتا ہوں پھر۔۔۔" شہریار فون پاکٹ میں ڈال کر چئیر پر مزید پھیل کر ڈھیلے سے انداز میں بیٹھتے،اپنے ایکٹس کے برعکس ہنستے ہوئے بولا تھا

" یٹھا رہ اب۔۔۔تو بھی پیس دیکھ کے جا آج۔۔۔کیا مال آیا ہے یار۔۔۔ترکی سے آئی ہوئی ہے لڑکی۔۔۔ قسم سے یار کیا سیکسی بچی ہے یار۔۔۔اوپر سے لے کر نیچے تک ایک ایک پوئنٹ بلکل

on point

ہے لڑکی کا۔۔۔

kzwritesnovel

جہاں جہاں

thickness

ہونی

چائیے وہیں وہیں پر ہے...آج میں نے اس بھدی سیکٹری کو بھی جلدی آف دے دیا تھا تاکہ اس ہاٹ پیس پہ لائن مار سکوں... پر ذلیل انسان تو نے آ کے نا پانی پھیر دیا سارے موڈ پر...اب بس اسکے ہاتھ کی کافی پر ہی گزارا کرنا پڑے گا...

" شہریار اس کی باتیں ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکالتے سرسری سا ہنسنے لگا تھا

kzwritesnovel

"یار ویسے تُو بدلا نہیں کالج سے لے کر اب تک۔۔۔بندہ تھوڑا میچور ہو جاتا ہے ایج کے ساتھ۔۔۔پر نہیں۔۔۔تو صرف لڑکیوں کے چکر میں ہی پڑا ہوا ہے۔۔۔میں نکلتا ہوں پھر،تو انجوائے کر کافی۔۔۔" جلد از جلد گھر پہنچ کر مشل سے دوبارہ رابطہ کرنے کا سوچ کر شہریار نے فون پھر سے پاکٹ سے نکال لیا تھا

KZwritesnovel

"ابھی اب رک نا۔۔۔جب کافی دینے آئے گی تو دو منٹ بعد چلا جائیں اٹھ کے۔۔۔اسکو میں نے تیرا کہہ کر ہی کافی بنوائی ہے۔۔۔آئے گی تو ڈریسنگ دیکھیں یار۔۔۔ایسے چوکس کپڑے پہنتی ہے کہ بندے کا ایمان ہی ڈگمگا جائے۔۔۔بلکہ دو تین بار

تو میرا ڈگمگا بھی گیا تھا پھر ارجنٹلی باتھروم جا کر خود کو ہلکا کرنا پڑا۔۔۔ویسے سامنے آتی ہے تو زبان پتہ نہیں کیوں شل ہو جاتی میری۔۔۔ ہمت نہیں ہو پاتی کہ پھنسانے کی ٹرائے مار سکوں۔۔۔لیکن آج تو قابو کر ہی لینا ہے۔۔۔اوپر کمر خالی ہے ایک۔۔۔اسی کام کے کیے رکھا ہوا ہے،شک بھی نہیں جاتا کسی کو۔۔۔سیدھا لیجاؤ اور مزے کر کے واپس۔۔۔" شہریار کو اس کی باتوں سے اب کوفت ہونے لگی تھی کہ اتنے میں دروازہ ناک ہو گیا تھا

"کم اِن۔۔۔پلیز۔۔۔"

Kzwritesnovel

آفتاب احمد نے قدرے اونچی آواز میں اسے
رسپانس کر کے ٹیبل کے نیچے سے اپنی ٹانگ
شہریار کو مارتے ہوئے مشل

کی طرف دیکھنے کا اشارہ کیا تھا جس پر
شہریار نے نظروں سے ہی اس

کو منع کر دیا تھا

Kzwritesnovel

"سر دِس اِز یور کافی...امmm...مے آئی لیو
ناؤ..." مشل اپنے دھیان میں کمرے میں داخل ہو
کر چلتی ہوئی آگے آئی اور ٹیبل پر کافی رکھ کر
عجلت میں بولی تھی...

مشل کی آواز کانوں میں پڑتے ہی شہریار

کے تمام حواس بیدار ہو گئے تھے، بے اختیار
نظر اس کی طرف اٹھی تو اسے دیکھتے ہی
فوراً اپنی جگہ سے
کھڑا ہو گیا تھا۔۔

مشل جو اس وقت چہرے پر سارے جہاں کی
بے فکری لیے،جلدی آف لینے کی غرض سے مکمل
طرح سے آفتاب احمد کی طرف متوجہ تھی
اس کے دوست کے اچانک کھڑے ہونے پر چونک
کر اس کی طرف دیکھی تھی

----

kzwritesnovel

میں تیرا بسمل ہو گیا

میں تیرا بسمل ہو گیا
قسط نمبر11
K writes

"Sir here is your coffee,Ummm....may i leave now?..."

مشل اپنے دھیان میں کمرے میں داخل ہو کر چلتی ہوئی آگے آئی اور ٹیبل پر کافی رکھ کر عجلت میں بولی تھی.... مشل کی آواز کانوں میں پڑتے ہی شہریار کے تمام حواس بیدار ہو گئے تھے، بے اختیار نظر اس کی طرف اٹھی تو اسے دیکھتے ہی فوراً اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا

مشل جو اس وقت چہرے پر سارے جہاں کی بے فکری لیے،جلدی آف لینے کی غرض سے مکمل

kzwritesnovel

طرح سے آفتاب احمد کی طرف متوجہ تھی اس کے دوست کے اچانک کھڑے ہونے پر چونک کر اس کی طرف دیکھی تھی

شہریار پر پہلی نظر پڑتے ہی مشل کی آنکھوں میں سکون ختم اور طلاطم برپا ہوا تھا...اس کی آنکھوں کی سرخی چہرے کی سنجیدگی دیکھ کر مشل کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا...

kzwritesnovel

بے یقینی سے شدید بوکھلائے انداز میں پلکیں جھپکتےشہریار سے نظریں ہٹا کر ایک نظر آفتاب احمد کو دیکھتے ہوئے وہ وہاں سے الٹے قدموں اپنے کیبن کی طرف بھاگی تھی اور جاتے ہوئے دروازہ بھی کھلا ہی چھوڑ گئی تھی

KZwritesnovel

"کہا تھا نا تجھے بڑی ہاٹ بچی ہے۔۔۔تیرے جیسے زاہد کو بھی کھڑا کر دیا۔۔ایسے کیا دیکھ رہا ہے اوئے۔۔۔پر وہ بھاگ کیوں گئی تجھے دیکھ

کر..." شہریار وہاں کھڑے اپنا دماغ تیزی سے
پراسیس کرتے آفتاب احمد کے پاس کئے ہوئے
کمنٹس اور مشل کو وہاں دیکھ کر ابھی اس کے
پیچھے لپکنے ہی والا تھا کہ آفتاب کی معنی
خیز گھٹیا بات سن کر مٹھیاں سختی سے
بھینچتے ٹیبل کراس کرتے اس کی کرسی تک
پہنچا اور اس کو کالر سے بری طرح
کھینچ کر اٹھاتے بغیر کسی لحاظ کے منہ پر
انتہائی زور سے پنچز مارنے لگا تھا،آفتاب کی
ناک پر ضرب لگتے ہی خون اسکی ٹھوڑی تک
بہنے لگا تھا

kzwritesnovel

"ٹو پاگل تو نہیں ہو گیا۔ا۔ا۔ا۔ا۔۔۔۔" آفتاب ناک سے خون بہتا محسوس کر کے مشتعل ہو کر اسکی جانب جوابی کاروائی کی غرض سے بڑھتے غرایا تھا ، اسے یوں اچانک منتشر ہوتا دیکھ کر وہ تھوڑا کنفیوز بھی ہو گیا تھا

KZwritesnovel

"اگر ٹو ایک لفظ بھی اور بولا تو خدا کی قسم تیری زبان کاٹ ڈالوں گا۔۔۔سمجھا۔ا۔ا۔۔بیٹھا رہ یہاں چپ چاپ۔۔وہیں گاڑھ دوں گا ورنہ جہاں کھڑا ہے۔۔۔" انتہائی اونچے اور بھاری لہجے میں

پھنکار کر کہتے شہریار نے اس کو پیچھے کی جانب کرسی پر دھکا دینے والے انداز میں پھینکا تھا

"بدمعاشی کیوں کر رہا ہے ...لگتی ہے وہ تیری کچھ کیا...جو آگ لگ گئی ہے اسے یہاں دیکھ کر..." آفتاب دُکھتی ہوئی ناک کو ہاتھ سے چھو کر دیکھتے واپس چئیر سے کھڑا ہوا تو شہریار باہر کو جاتے جاتے واپس مڑ کر اسے گریبان سے کھینچ کر اوندھے منہ شیشے کے ٹیبل پر گرا کر اس پر جھک گیا تھا

Kzwritesnovel

"خبردار۔ر۔ر۔ر۔۔۔۔خبرادار جو دوبارہ تیرے منہ سے کوئی بکواس نکلی تو۔۔۔ادھیڑ کر رکھ دوں گا تجھے۔۔۔دوبارہ آواز نکلی تو سانسیں بند کر دوں گا۔۔۔مر ادھر۔ر۔ر۔۔۔" اسے بالوں سے کھینچ کر واپس اسی طرح چئیر پر دھکیلتے شہریار لمبے لمبے ڈگ بھرتا تیزی سے باہر کی طرف نکل گیا تھا۔۔۔آفتاب کرسی پر بیٹھا اپنے حواس بحال کرتے اپنے خون کو دیکھ کر شدید اشتعال میں آگیا تھا،کیمرے سے اسے مشل کے کیبن کی طرف جاتے بھی دیکھ لیا تھا

kzwritesnovel

"مشل----calmdown,calmdown----کچھ نہیں ہوتا---ایزی---ایزی---

he is just another guy , got no rights on you

---ڈرنے کی ضرورت نہیں بلکل بھی---اپنی ورک پلیس پر ہو تم

بس---no worries----" مشل اپنے کیبن میں جا کر گہرے سانس لے کر خود کو کول ڈاؤن کرتے جلدی جلدی سے اپنی گاڑی کی کیز ، فائلز ، موبائل فون اپنے بیگ میں ڈالتی جا

Kzwritesnovel

رہی تھی جبکہ چہرے پر گھبراہٹ کے آثار

بڑھتے ہی جا رہے تھے

"مشل گھبرانے کی بالکل ضرورت نہیں ہے، وہ تمہارا باپ نہیں ہے جو تمہیں کہیں آنے جانے کے لیے اس کو بتانا پڑے گا.... be confident ....رکھ کے لگانا ایک اگر پیچھے آ کرand brave پریشان کرے گا تو...." مشل اپنا بیگ اپنے کندھے پر ڈالتے ہوئے تیزی سے لفٹ کی جانب بڑھی اور گراؤنڈ فلور سلیکٹ کرتے ہوئے باہر کو دیکھی تھی....لفٹ تک جاتے جاتے بھی وہ غیر

kzwritesnovel

ارادی طور پر پیچھے مڑ مڑ کر بھی دیکھے جا
رہی تھی۔۔۔لفٹ کا دروازہ بالکل بند ہونے ہی وا
لا تھا کہ شہریار نے شعلہ برساتی نظروں سے
مشل کی طرف دیکھتے ہوئے اپنا پاؤں رکھ کر
لفٹ کا دروازہ بند ہونے سے روک دیا تھا۔۔

KZwritesnovel

شہریار کو پورے قد کے ساتھ اپنے سامنے کھڑا
دیکھ کر مشل کی سانس سینے میں اٹک کر رہ
گئی تھی لیکن اس نے گھبراہٹ کو اپنے چہرے
پر آنے سے کافی حد تک روکنے کی کوشش کی

تھی۔۔۔خود کو کالم رکھنے کی بہت کوشش کے باوجود بھی ماتھے پہ نمودار ہوتے ہوئے ننھے پسینے کے قطرے اس کے خوف کی گواہی دینے لگے تھے۔۔۔

Kzwritesnovel

شہریار نے لفٹ میں اینٹر ہوتے ہی ٹاپ فلور کا بٹن دبایا تو لفٹ نیچے جانے کی بجائے اوپر کی طرف جانے لگی تھی۔۔۔ مشل کو اس ایک پل میں اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔جس خوف کو وہ کب سے اپنے اندر دبانے کی کوشش کر رہی تھی وہ اب امڈ کر اس کی آنکھوں

میں سرخ باریک ڈوروں کی صورت واضح ہونے لگا تھا....

ٹاپ فلور کا بٹن پریس کرتے ہی شہریار اپنی شرٹ کو پینٹس کی بیک میں ٹک اِن کرتے مشل کی طرف بڑھا اور اس کو کندھے سے دبوچ کر اپنے بلکل سامنے لفٹ کے درمیان کھڑا کر لیا تھا جو غیر ارادی طور پر شہریار کے اندر داخل ہوتے ہی لفٹ کے کونے میں دبک گئی تھی....

kzwritesnovel

"میں تمہیں جتنا معصوم سمجھتا تھا تم اتنی

ہی جھوٹی اور مکار ہو.... مجھے اپنی باپ کی بیماری کا بہانہ کر کے تم یہاں پتہ نہیں جب سے جاب کر رہی ہو اور میں تم پہ یقین کرتا رہا...کیوں جھوٹ بولتی رہی ہو مجھ سے..بولو۔ و-و.."

دبے دبے اور گھٹے سے لہجے میں بولتے شہریار نے اس کے دائیں کندھے کو اتنی زور سے دبوچا ہوا تھا کہ مشل کو لگ رہا تھا اس کی انگلیاں ماس پھاڑ کر اندر گھس جائیں گی...اس کے حواس بند لفٹ میں اچانک معطل ہوئے تھے آنکھیں گھبراہٹ کے مارے آنسو چھلکانے کو بھی تیار نہ تھیں...لیکن اسکی آنکھوں میں بے خوفی سے بغیر پلکیں جھپکائے وہ مسلسل

kzwritesnovel

جھانکے جا رہی تھی

"بہت شوق ہے نہ تمھیں ایسے کپڑے پہننے کا.....آج میں کھل کر تمہیں دیکھوں گا بھی اور تمہاری تعریف بھی کروں گا...سیدھا کرتا ہوں تمھیں میں اچھی طرح آج..." لفٹ ٹاپ فلور پر آ کر رکی تو مشل کی ساری ہمت بھی غائب ہو گئی تھی...زبان تو پہلے ہی سلب ہو گئی تھی...اپنے ماتھے کو بائیں ہاتھ کی بیک سے پونجھتے مشل نے گلے کو تر کرتے نظریں اسکی آنکھوں سے ہٹائیں تھیں

kzwritesnovel

شہریار اس کا ہاتھ پکڑ کر لفٹ سے باہر سنسان انڈر کنسٹرکشن فلور کی جانب بڑھا جہاں صرف ایک ہی کمرہ کنسٹرکٹڈ تھا...باقی ساری جگہ پر اینٹیں اور کنسٹرکشن کا سامان پڑا ہوا تھا...شام ہونے والی تھی...مشل کا دل اسکے سختی سے ہاتھ پکڑنے پر سلگنے لگا تھا...شہریار نے اس کا

دروازہ کھولتے ہوئے مشل کو اندر تقریباً دھکے و الے انداز میں دھکیل کر دروازے کو اندر سے لاک کر لیا تھا...

KZwritesnovel

مشل نے اسکے دروازہ بند کرتے ہی سیکنڈ کے ہزاروں حصے میں اپنے بیگ میں کچھ ٹٹولنا شروع کیا تو شہریار نے تیزی سے اس کی طرف لپکتے ہوئے ، بیگ کھینچ کر سامنے دیوار میں دے مارا تو اس کا فون گاڑی کی کیز اور باقی سب چیزیں بیگ سے نکل کر فرش پر بکھر گئیں تھیں۔۔۔کمرے میں چیزیں گرنے سے شور پیدا ہوا تھا۔۔مشل پھٹی آنکھوں سے شہریار کے چہرے کی طرف دیکھتے پیچھے کو فرش پر بکھری چیزوں کی جانب قدم لینے لگی تھی۔۔۔

kzwritesnovel

"تم کیا سمجھتی ہو تمہارے اس معمولی سے نیل فائلر سے تم اپنے ساتھ ہونے والی کسی انہونی کو روک سکتی ہو۔۔۔؟" شہریار نے اپنے غصے کو کم کرنے کے لیے اپنی گردن کے پیچھے ہاتھ پھیر کر اس کو دائیں بائیں سٹریچ کرتے ہوئے مشل کی طرف قدم بڑھایا تو مشل کا دل پھٹنے کو آیا تھا

"ہاں۔۔۔۔ر۔۔۔روک سکتی ہوں۔ں۔۔۔" مشل شہریار

kzwritesnovel

کی سلگتی آنکھوں سے خوف کھاتے ہوئے ہکلانے لگی تھی ، قدم مسلسل پیچھے کو لیتے ہوئے دیوار سے

جا لگی تھی---

Kzwritesnovel

"تمہیں جب میں نے کہا تھا کہ میں خود دیکھ بھال کر تمھارے لیے جاب ارینج کروں گا تو تم کیوں یہاں پہنچی ہوئی ہو---؟ ہاں-ں-ں-ں---؟ اور یہ ڈریس---کیوں-ں-ں---کیوں تمھارے دماغ میں میری کہی بات نہیں گھستی-ی-ی--

--کیوں تم میرے غصے کو آواز دیتی ہو---نہیں ب

لا رہا تھا میں تمھیں اپنے آفس میں-ں-ں

تمھارے کہنے پر ہی تمھارے لیے جاب دیکھ....

رہا تھا نہ..تو کیوں چیٹ کیا مجھے...مجھے

ویٹ کرنے کا کہہ کر تم...یہاں....کیوں

مشل....کیوں-ں-ں...." شہریار نے بری طرح

غراتے ہوئے اس کے چہرے کے پاس اپنے دونوں

ہاتھ دیوار پر اتنی زور سے مارے کہ مشل نے

اسکی دھاڑ پر سہمتے

اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے

تھے...جواب ہوتے ہوئے بھی وہ اب بول نہیں پا

رہی تھی

KZwritesnovel

" کتنے پیار سے سمجھایا تھا میں نے...کتنے نخرے اٹھا رہا تھا تمہارے میں....مگر تم اس قابل نہیں کہ تم سے پیار سے بات کی جائے...جھوٹی ہو تم....مجھے اتنے دن سے انتظار کی سولی پر لٹکا کر باپ کی بیماری کا سنا کر خود تم

یہاں مصروف تھی....کیا ہو جاتا اگر تم مجھے بتا دیتی تو....میں تمہیں اتنا تو بتا دیتا کہ وہ کتنا گھٹیا شخص ہے جس کے پاس تم کام کر

kzwritesnovel

رہی ہو جس کی نظروں کے سامنے تم اتنے دنوں سے ہو وہ کیا سوچ رکھتا ہے لڑکیوں کے لیے۔۔۔میں تو تمھیں اتنی سپیس دے رہا تھا یار تمھاری مان رہ تھا۔۔" شہریار مسلسل اپنے ہاتھ دیوار پر مارتا چلا جا رہا تھا۔۔۔اسکے مسلسل چلّا کر بولنے پر مشل کے آنکھوں نے بھی آنسوؤں کے بند توڑ دیے تھے

KZwritesnovel

"مم۔م۔۔میں نے جھوٹ۔۔۔ن۔۔۔نہیں۔۔۔" مشل ہکلاتے ہوئے بمشکل بولی تھی

"شششششہ... تمہیں پتہ بھی ہے...کچھ اندازہ بھی ہے کہ وہ تمھیں یہیں لانے والا تھا جہاں میں تمہیں اب لے کر آیا ہوں....یاررر تمھارے پیچھے جگہ جگہ جا کر جاب کرنے سے روکنا میرا مقصد نہیں ہے۔ے۔ے... مشل...تمھارے گھر سے کوئی یہاں آیا وزٹ کرنے کے لیے...؟ نہیں نا...؟ تم نہیں جج کر سکتی یہاں کسی کے بھی ماحول کو...بہت چھوٹی ہو یار تم ابھی اتنی بڑی کمپنیز میں جابز کے لیے...وہ کال سینٹر...وہاں کے اونرز پر پہلے بھی دو بار سنگین کیسز ہو چکے ہیں...اور جہاں تم اب آئی ہو...یہ بندہ.....میرا تو دماغ سوچ کر پھٹ رہا ہے مشل کہ اگر میں خدا کی طرف سے

kzwritesnovel

یہاں نہ آتا تو۔۔۔" شہریار نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کو چپ کروا دیا تھا،اسکی باتوں پر مشل کا غصہ یک دم پھٹ کر باہر آیا تھا

"چٹاخ ح ح۔۔۔" اپنے چہرے سے اسکا ہاتھ ہٹا کر ایک زوردار تھپڑ مشل نے پورا اسکے دائیں رخسار پر چھاپ دیا تھا۔۔تھپڑ اتنا بھرپور اور زوردار تھا کہ شہریار کی سانولی رنگت پر سرخی پھیل گئی تھی

Kzwritesnovel

"اپنی بکواس بند کریں۔ں۔ں۔ں۔۔۔بند کریں اپنی بکواس۔س۔س۔س۔۔۔۔ہر کسی کو آپ نے اپنے جیسا سمجھا ہوا ہے۔ے۔ے۔۔۔۔ہر کوئی آپ کی طرح گنڈا بدمعاش نہیں ہے جو نہ دن کی پرواہ کرے اور نہ رات کی اور کسی لڑکی کے گھر میں آ دھمکے۔۔۔دل کرے تو ہاتھ پکڑ کے اپنی premises میں لے جائے اور دل کرے تو کسی سنسان جگہ روک کر زبردستی گاڑی میں بٹھا لے۔۔۔۔" شہریار اُن ایکسپیکٹڈ تھپڑ پڑنے سے دوسری جانب مڑے ہوئے چہرے کو واپس اسکی طرف کرتے،دانت سختی سے پیستے ہوئے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے خونخوار آنکھوں سے اسکو خود پر غراتا دیکھ رہا تھا۔۔۔دماغ میں امڈتے

kzwritesnovel

شدید غصے کو بائیں ہاتھ کی مٹھی بنا کر زوروں سے بھینچتے خود کو بمشکل کمپوز کرنے لگا تھا

Kzwritesnovel

"ترکی سے آئی ہے---" آفتاب کا دہرایا جملہ ، مشل کی سبز مانوس سی آنکھیں ،گاڑی سے اسکی گاڑی کا ٹکڑانا جب وہ اپنی کزن کے گھر کے پاس اپنے بندوں کا انتظار کر رہا تھا،یہ سب باتیں لنک کرتے اسکا دماغ الگ الجھ رہا تھا،ہاتھ چہرے سے تھوڑا نیچے کرتے وہ ضبط کی انتہا

پر پہنچا ہوا تھا

"اور آپ ہوتے کون ہیں۔ں۔ں۔۔۔ میرے کریکٹر پر انگلی اٹھانے والے۔۔۔۔مجھے جھوٹا کہنے والے ۔۔۔۔مجھ پر انگلی اٹھانے سے پہلے اپنی ذات میں جھانک کر دیکھیں۔۔۔ میں کہیں بھی جاتی ہوں میں جیسی بھی ڈریسنگ کرتی ہوں میں جو مرضی کرتی ہوں آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا مجھ پر انگلی اٹھانے کا مجھ سے سوال کرنے کا میں اپنی زندگی کی اپنے

kzwritesnovel

فیصلوں کی خود مالک ہوں۔۔۔۔ سمجھے آپ۔۔۔سمجھے کہ نہیں۔۔ں۔ں۔۔۔" مشل نے اب اسکا گریبان دونوں ہاتھوں سے جکڑ لیا تھا، آنسوؤں سے بھری آنکھوں میں اذیت جھلکنے لگی تھی

KZwritesnovel

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا مشل نہ ہی تمھارے کریکٹر پر کوئی بات کی ہے۔۔۔میں خود نہیں جانتا تھا کہ تم یہاں ہو گی اور۔۔۔اور وہ ذلیل مجھے تمھارے بارے میں یوں بتائے گا۔۔۔تمھیں خود کو یہاں کے ماحول کے مطابق تھوڑا بدلنے

کا کہا ضرور تھا لیکن میرا مطلب یہ نہیں تھا کہ تم غلط ہو..جو دیکھنے والے ہیں وہ تو غلط ہیں نہ مشل...میں نے کبھی تمھارے کردار پر بات نہیں کی،نہ یہ کہا ہے کہ ایک دن میں سب بدل جائے...بلکہ اب تو میں کچھ کہہ ہی نہیں رہا تھا مشل...میں نے سوچا تھا کہ تم پر کچھ امپوز نہیں کروں گا زبردستی...جب تمھارا دل چاہے گا تمھیں ٹھیک لگے گا تم خود دیکھ لو گی...ابھی...صرف...اتنا چاہ رہا تھا کہ تم مجھ سے شئیر تو کرتی جاب کا..." شہریار کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹ گیا تھا جہاں ابھی مشل نے اپنی انگلیوں کا گہرا نشان چھوڑا تھا...لہجہ نرم ہوا تھا اسکی آنکھوں میں خون

kzwritesnovel

اترتا صاف دکھائی دے رہا تھا،وہ اس کے تھپڑ کا جواب نہ دے کر اپنے ضبط کی آخری حد کو چھو رہا تھا۔۔۔ماتھے کی رگیں تنی ہوئی تھیں جبکہ چہرہ لال بھبھوکا ہوئے جا رہا تھا۔۔

KZwritesnovel

"کہا ہے آپ نے۔۔کہا ہے۔ے۔ے۔۔۔کہ میری ڈریسنگ ایسی ہے کہ آپ کھل کر مجھے دیکھیں گے۔۔بات کو بدلیں مت۔۔۔اوررر نہیں کرنا تھا مجھے شئیر آپ سے کچھ۔ھ۔ھ ۔۔۔نہیں ہے میرے پاس ان چیزوں کا وقت۔۔"

مشل چہرہ اوپر کیے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر چلائی تھی

"نہیں چائیے آپکی پروٹیکشن...نہیں کرنا آپکی بتائی ہوئی جگہ پر کام...نہیں دیکھنی مجھے آپکی شکل بھی۔ی۔ی..."شدید غصے کے باوجود بھی وہ خود کو مسلسل کمپوز کرتے اپنے بھڑکتے غصے کو اندر ہی اندر مینج کرتے مشل کی باتیں اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سن رہا تھا....دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر وہ خود کو اس تھپڑ کو برداشت کرنے کی تگ و دو

KZwritesnovel

میں اپنے دانت پیس رہا تھا۔۔۔خون میں ابال اٹھ رہے تھے۔۔۔پورا چہرہ غصے کی تمانت سے سرخ ہوئے جا رہا تھا اوپر سے مشل کا چلانا الگ ٹرگر کر رہا تھا جسکا غصہ تو تھپڑ مارنے کے بعد بھی کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا

KZwritesnovel

"مجھے کوئی گری پری لڑکی سمجھا ہوا ہے جو آپ کی ویلیڈیشن حاصل کرنے کے لیے آپ کی مرضی کے مطابق خود کو ڈھال لے گی۔۔۔ابھی کیا کبھی بھی میں نہیں بدلوں گی خود کو۔۔۔میں جیسی ہوں ویسی ہی رہوں گی۔۔۔۔آپ

کیا سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی میری عزت پر
ہاتھ ڈالے گا تو میں اس کو ایسے ہی جانے
دوں گی۔۔۔میں آنکھیں ہمیشہ کھلی اور حواس
ہر وقت قائم رکھنا جانتی
ہوں۔۔۔میں۔۔مشل۔۔۔صفدر۔۔۔شاہ۔۔ہوں۔۔۔میں
اس انسان کی آنکھیں بھی نوچ سکتی ہوں جو
مجھے گندی نظر سے دیکھے۔۔۔۔" ٹھہر ٹھہر کر
اپنا نام لیتے وہ اسکا گریبان کھینچ کر
جھنجھوڑتے بھیگی سی آواز میں اسکے چہرے
پر غرائی تھی

kzwritesnovel

مشل کی آخری بات پر شہریار کے ذہن میں

زوردار دھماکہ ہوا تھا... صفدر شاہ کا نام تو

اسکے دل و دماغ پر بہت اچھے سے درج تھا..

شدید غصے کی جگہ ایک انجانے سے

احساس نے اسکو یک دم گھیرا تھا

KZwritesnovel

"کیا یہ واقعی...مشل صفدر..." وہ یک ٹک اسے

بے یقینی سے دیکھے چلا جا رہا تھا جبکہ مشل

ابھی بھی دیوار سے لگی اس کا گریبان جکڑ کر

خون خوار نظروں سے برابر اسے گھورتے

ہوئے بولے چلی جا رہی تھی لیکن شہریار تو

جیسے حرکت کرنا ہی بھول گیا تھا

"مشل صفدر شاہ...ترکی سے آئی ہے...بلکل ماں جیسی سبز خوبصورت آنکھیں...مشل صفدر شاہ..." اس کا دماغ بری طرح الجھتے سائیں سائیں کرنے لگا تھا ، مشل کا کہا ایک لفظ بھی اب سنائی نہیں دے رہا تھا نہ اسکا گریبان کھینچنا برا لگ رہا تھا

Kzwritesnovel

اس کو ایسے ساکت دیکھ کر مشل نے موقع سے فائدہ اٹھاتے بھاگ کر اپنے بیگ میں چیزیں رکھیں اور فوراً دروازے کی طرف لپکی تو شہریار نے اپنے حواس قائم کرتے ہوئے اس کو اس کی کہنی سے کھینچ کر واپس وہیں پر اپنے سامنے کیا تھا جہاں پر وہ پہلے کھڑی تھی

KZwritesnovel

"آہ ہ ہ.. اندھے ہیں کیا...." اسکے یوں کھینچنے پر رزسٹنس میں مشل کی کمر وہاں دیوار کے پاس پڑی ٹوٹی ٹیبل سے بری طرح ٹکرائی تھی

مشل آنکھیں میچ کر تکلیف سے کراہی تھی ،
سفید رنگ کے خوبصورت ڈیزائنر پینٹ کوٹ..
میں پنک کلر کی ٹاپ پہنے مشل کی صبح والی
فریشنیس بلکل ختم ہو گئی تھی....

Kzwritesnovel

"ہوں تو نہیں لیکن لگتا ہے ہونا پڑے گا..."
شہریار کا لہجہ سخت سے نرم اور اب نرم سے
مزید دھیما ہوا تھا

"لگتا ہے ایک تھپڑ سے آپ کی عقل ٹھکانے پر نہیں آئی--- آپکو مزید ڈوز چائیے شاید---"

مشل اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے ہوئے ایسے بول رہی تھی جیسے وہ اس کے تھپڑ سے سہم گیا ہو

KZwritesnovel

"کبھی کبھار اتنا کانفیڈنس بھی اچھا نہیں ہوتا مس شاہ، لینے کے دینے بھی پڑ جاتے ہوتے ہیں---" خمار بھرے لہجے میں بولتے شہریار نے اس کے قریب آ کر اپنا ایک ہاتھ اس کے

چہرے کے پاس دیوار پر رکھ کر دوسرے ہاتھ سے اس کے پھولے گال کو بہت حق سے بھرپور چھوا تو مشل اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کو دھکا دینے کی کوشش کرنے لگی تھی--- لیکن شہریار کی آنکھوں میں ایک نئی ہی چمک گھر کر گئی تھی ، وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس ہونے کو تیار نہ تھا اسکا ہاتھ مسلسل مشل کے غصے سے سرخ پڑتے گالوں کی تپش محسوس کر رہا تھا اور مشل بدستور اسکو خود سے دور دھکیلنے کی ناکام کوشش کیے جا رہی تھی

kzwritesnovel

"آپ جیسا خراب شخص میں نے آج تک
نہیں دیکھا،...جو دوسروں پر الزام لگاتا ہے اور
خود اتنی گری ہوئی حرکتیں کرتا
ہے---Shame on youuu---پیچھے ہٹیں-ں-ں-
ں..." اسکے ڈھٹائی سے اتنے قریب کھڑے ہونے
پر مشل کی آنکھوں میں خوف کی رمق
ابھری تھی کبھی وہ اپنے چہرے سے اس کا
ہاتھ ہٹانے کے لیے اپنے ہاتھ سے اس کو
جھٹک رہی تھی تو کبھی اس کے سینے پر ہاتھ
رکھتے ہوئے دھکے دے رہی تھی

KZwritesnovel

"بس یے بی بس...اب بس...." اسی کھینچا تانی

میں اچانک شہریار نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے

مضبوط قبضے میں لے کر اس کے سر کے اوپر

سے گزارتے ہوئے دیوار کے ساتھ لگا دیے تو مشل

نے سہم کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے

جیسے اپنا سانس روک لیا تھا...اسکا شارٹ

کوٹ بازو اوپر ہونے سے کمر سے کافی اوپر ہو

گیا تھا

KZWritesnovel

وہ جتنا بھی خود کو بہادر پریٹینڈ کر رہی تھی لیکن دل اندر سے بری طرح پھڑپھڑا رہا تھا۔۔۔اسے اتنا گھبرایا دیکھ کر شہریار نے اپنے ہونٹ اس کے چہرے کے قریب کیے تو مشل نے اپنا چہرہ اس سے موڑ کر دیوار کی طرف کر لیا۔۔۔آنسو رخساروں پر تیزی سے بہنے لگے تھے

KZwritesnovel

شہریار اسکے چہرہ موڑنے پر ایک ہاتھ اسکے چہرے کے پاس کرتے کان کی لو کو اپنی انگلیوں کی پوروں میں مسلنے لگا تو مشل غصے سے

سرخ پڑتی بھیگی نگاہوں سے اسے گھورنے لگی آنکھیں نم سے نم ہوتی جا رہی تھیں.. اپنی بازو اسکے بائیں ہاتھ کی گرفت سے چھڑانے کی مسلسل کوشش کر رہی تھی لیکن وہ اتنی آہنی گرفت میں تھے کہ "شاید" ہی کبھی چھڑوا پاتی ...شہریار کی کھردری انگلیوں کا لمس اور اسکی سانسوں کی تپش کو وہ اپنے کان کے پاس بالکل بھی برداشت نہ کرتے ہوئے اپنی گردن کو اپنے کندھے میں بار بار سمیٹ رہی تھی

kzwritesnovel

"آ..آ..پ..آپ..اپنی..ل...لم...آپ..." مشل بہت مشکل سے بول پا رہی تھی،زبان اسکی گھری قربت میں کپکپانے لگی تھی

"میں یقیناً اپنی لمٹس کراس کر رہا ہوں یہی کہنا چاہ رہی ہو نا...." شہریار نے اپنی ناک کو اس کی گردن سے مس کیا تو مشل بری طرح مچل گئی تھی، اپنے بازؤں کو اس کی گرفت سے چھڑوانے کے لیے اپنے گھٹنے کو پوری قوت سے اس کی ٹانگوں کے بیچ بہت ہی بری طرح مارا تو شہریار اچانک حملے سے یک

Kzwritesnovel

دم تکلیف سے بلبلاتے ہوئے اسکے ہاتھوں کو چھوڑتے پیچھے ہٹ گیا تھا،اچھا خاصا ٹرانس ٹوٹا تھا... مشل نے اسے کھڑے کھڑے خود میں سمٹا دیکھ کر بھاگ کر اپنا بیگ پکڑا اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر کو بھاگ گئی تھی

KZwritesnovel

"آج کسی بھی طرح بس گھر پہنچ جاؤں دوبارہ کبھی یہاں نہیں آؤں گی....کچھ کچھ تو مجھے فیل ہو رہا تھا سر آفتاب کے رویے سے مگر یہ کیوں آجاتا ہے ہر جگہ....اس پاگل کی تو کمپلینٹ کروانی ہی پڑے گی اسکو بھی نہیں

چھوڑوں گی اب۔۔۔یہ سمجھتا ہے میں قابو آ جاؤں گی اس سے۔۔۔نیور۔۔یہ خود سب سے بڑا جرک ہے۔۔۔۔" مشل لفٹ تک گئی تھی اور زور زور سے ہاتھ مارتے ہوئے لفٹ کے بٹن کو پریس کیے جا رہی تھی

KZwritesnovel

باہر کافی اندھیرا ہو چکا تھا۔۔۔مشل بار بار مڑ کر پیچھے اس کمرے کی طرف بھی دیکھ رہی تھی جہاں سے شہریار ابھی تک نہیں نکلا تھا۔۔۔۔لفٹ چلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

اسکو دو تین بار ٹرائے کرنے بعد مشل بھاگ کر سیڑھیوں کی طرف آئی تھی۔۔۔سیڑھیاں بہت زیادہ خطرناک تھیں ابھی ان کا سٹرکچر کچا تھا اور کناروں پر ریلنگ بھی نہیں لگی ہوئی تھی، مشل اپنا بیگ تھامے احتیاط سے سیڑھیوں کے بالکل درمیان میں سے آہستہ آہستہ اترنے لگی تھی، بار بار مڑ کر پیچھے بھی دیکھے جا رہی تھی۔۔۔نچلے فلور پر اترتے ہوئے اچانک مشل اندھیرے میں کسی وجود سے ٹکرا کر چلانے ہی لگی تھی کہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے خود ہی اپنی چیخ کو اپنے اندر روک لیا تھا

kzwritesnovel

"آپ۔۔آپ۔۔تو اوپر۔ر۔ر۔۔۔۔" مشل نے پھر مڑ کر پیچھے دیکھا تھا کیونکہ وہ پیچھے سے تو نہیں آیا تھا وہ وہاں پر پہلے سے ہی موجود تھا

"بھوت ہوں شہریار کا۔۔۔" شہریار ہنستے ہوئے بو لا تو مشل خواس باختہ ہو کر وہاں سے بھاگنے ہی لگی تھی کہ شہریار نے اس کو کھینچ کر واپس خود کے قریب کر لیا تھا

Kzwritesnovel

" تم یہاں سے نہیں جا سکتی مشل۔۔۔"

"مجھے جانے دیں۔ں۔ں پلیز مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ ے۔ے۔۔" مشل باقاعدہ رو پڑی تھی۔۔۔مکمل اندھیرا ہو چکا تھا۔۔۔شام رات میں ڈھل چکی تھی

KZwritesnovel

"کیسا ڈر۔۔۔تم تو بہت بریو ہو اوپر مجھ پر چڑیلوں کی طرح حملہ کر کے آئی ہو۔۔۔ کیوں اپنا نقصان کرنے پر تلی ہوئی ہو مس مشل شاہ۔۔۔پچھتاؤ گی بتا رہا ہوں۔۔۔" شہریار معنی

خیز انداز میں بولا تو مشل نے ناسمجھی سے
اس کی طرف دیکھا تھا

"مجھے گھر جانا ہے۔ے۔ے ابھی۔۔۔پلیز لیٹ می
گو۔۔۔" مشل گھپ اندھیرے کی وجہ سے غیر
ارادی طور پر ہی اس سے دور نہیں ہوئی تھی

"جانے دوں گا مگر شرط ہے میری ایک اور وہ

Kzwritesnovel

تمہیں ہر حال میں ماننا ہوگی" شہریار نے اس کے ماتھے پہ آتے پسینے کو اپنی ہتھیلی سے صاف کیا تھا

"میں سب کچھ مان لوں گی...جو آپ کہیں گے۔ے۔ے...مجھے بس ابھی یہاں سے نیچے لے جائیں..." مشل نے اندھیرے سے گھبراتے ہوئے اس کی شرٹ کو بازو سے دبوچا تھا

"شرط یہ ہے کہ کل سے تم میرا آفس جوائن کرو گی...میں تمھیں نظر بھی نہیں آؤں گا کبھی

وہاں مشل۔۔۔تم سے انٹینشلی دور رہوں گا۔۔۔تم مجھ سے دل سے کوئی تعلق نہ بھی رکھو بے شک۔۔۔لیکن تم وہاں سیفلی کام کر سکتی ہو۔۔۔ریٹرن میں اور کوئی ڈیمانڈ نہیں ہے میری۔۔۔تمھیں اپنے لیے تو مناتا رہوں گا لیکن تمھاری جاب اور میں بلکل الگ الگ ہوں گے۔۔۔آئی پرامس یار۔۔۔میری ٹیم ہی تمھیں مینج کرے گی وہاں۔۔۔ i swear i will not even look at you

۔۔۔" جس ہاتھ سے مشل نے شہریار کی شرٹ کو دبوچا ہوا تھا شہریار نے اس پر اپنا ہاتھ نرمی سے رکھتے ہوئے بات مکمل کی تھی

kzwritesnovel

"میں آ جاؤں گی۔ی۔ی۔۔۔پلیز اب جانے دیں۔ں۔۔۔"

مشل کے کہتے ہی شہریار کے ہونٹوں پر ایک مطمئن مسکراہٹ ٹھہری تھی، اس نے بے ساختہ ہوتے ہوئے مشل کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر اس کے ماتھے کو چوم لیا تو مشل اس کے لمس پر بگڑ کر اندھیرے میں ہی دو قدم پیچھے کو ہٹی تھی کہ شہریار نے اس کو کھینچ کر خود میں بھینچ لیا تھا

"پاگل ہو۔و۔و۔۔۔گر جاتی تو۔۔۔"

Kzwritesnovel

شہریار اسکے کان کے بالکل پاس غرایا تھا،وہ پیچھے کو قدم لیتے سیڑھیوں کے دہانے پر ہو گئی تھی

"آپ بہت...بہت ڈھیٹ ہیں ویسے...گندے۔ے..."

مشل اپنے ماتھے سے اس کا لمس ہاتھ کی پشت سے رگڑ کر صاف کرتے ہوئے بولی تو شہریار نے اس کا ہاتھ کھینچ کر نیچے کر دیا تھا

Kzwritesnovel

"آئندہ یہ حرکت کی نا تو خود تمہیں یہاں
سیڑھیوں سے دھکا دوں گا...کیوں بھاگتی ہو
مجھ سے یار...پیار کرتا ہوں تم سے..."

"کیونکہ آپ بھی میرے لیے نا محرم ہی ہیں
جیسے باقی مرد ہیں...جیسے میرے باس ہیں...
اگر دوسرے مجھے دیکھیں یا میرے بارے
میں ایسا سوچیں...تو آپ کو برا لگتا ہے اور
خود آپ..اتنی..اتنی چیپ حرکتیں کرتے ہیں.ں
...منع کیوں نہیں ہوتے آپ.پ.پ..مجھے ہاتھ
بھی اب لگایا تو میں آپکو بغیر کسی second

Kzwritesnovel

thought کے دھکا دے دوں گی

نیچے یہاں سے...سمجھے آپ

مرنا پھر وہاں بیٹھ کر۔ر۔۔ر....حد ہوتی ہے۔ے۔
ے..." مشل کا لہجہ بے بسی سے بھیگا ہوا تھا
مگر آواز میں غصہ بھرپور تھا

KZwritesnovel

"چپ کیوں ہیں اب۔ب۔ب...شرم نہیں آتی آپکو۔و
۔و....؟ ذرا سی بھی...؟ خود کو تو کنٹرول کرنا
سیکھیں پہلے....آپکی انٹینشنز شادی کی ہیں
اگر...پیار کرتے ہیں اگر...تب بھی آپکو کیا رائٹ
ہے مجھے ایسے...ایسے ٹیز کرنے کا...مجھے سب

سے بڑے آپ لگتے ہیں۔ں۔۔"

"س۔۔۔سوری مشل۔۔۔میں۔۔۔۔"

k7writesnovel

"کیا سوری۔۔۔؟ ہاں۔۔؟ آپ کو اصل میں واقعی
نکیں اپنی لمٹس کا پتہ۔۔۔آپکو پہلے خود ٹھیک
ہونے کی ضرورت ہے۔ے۔ے۔۔۔"

"بلکل ٹھیک کہہ رہی ہو یار تم۔۔۔میں نے بس تمھیں اتنا سوچا ہے کہ مجھے اپنی ہی لگنے لگی ہو تم۔۔اور۔۔۔میں اپنا بنا بھی لوں گا تمھیں۔۔۔خیر۔۔۔ آئندہ نہیں کروں گا۔۔۔ بلکل بھی نہیں چھوؤں گا۔۔۔آئی پرامس کبھی نہیں ہاتھ لگاؤں گا جب تک محرم نہیں بن جاؤں گا تمھارا۔۔۔اور۔۔۔لمٹ میں رہوں گا بلکل۔۔۔اوکے۔۔۔؟ "

شہریار نے اپنا لہجہ نرم کر لیا تھا اور اس کا ہاتھ تھام کر باقی کی سیڑھیاں اختیاط سے اس کو اتروانے لگا تھا،اسکی باتوں سے دل میں حقیقتاً شرمندہ بھی ہو رہا تھا

kzwritesnovel

اگلے ہی فلور پر بجلی موجود تھی۔۔۔۔شہریار اس کا ہاتھ یونہی پکڑے لفٹ میں لے آیا تو اسکی تیز روشنی میں مشل کی سرخ ہوتی آنکھیں اور ناک پر شہریار کی نظریں ٹھہر گئی تھیں۔۔۔وہ چہرے پر بغیر کوئی تاثر لیے سوں سوں کرتی اسکی نرم گرفت سے ہاتھ نکال کر لفٹ کے ایک کونے میں دبک کر کھڑی ہو گئی تو شہریار خاموشی سے اس کے بالکل سامنے اپنے سینے پر بازو باندھے کھڑا ہو گیا تھا

kzwritesnovel

"اس دن جب میں دادا جان کے کہنے پر
صفدر چاچو کے محلے میں بندوں کو لے کر گیا
تھا تب میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میں
انہی کی بیٹی کو پہلی بار دیکھتے ہی اپنا دل
دے بیٹھا ہوں۔۔۔شاید اسی لیے مجھے پہلی بار
دیکھتے ہی اس سے اپنایت محسوس ہوئی
تھی۔۔۔۔اسکی چاچی جیسی ہو بہو
آنکھیں۔۔۔کتنی اٹریک کی تھیں مجھے یہ
آنکھیں۔۔۔ شاید یہ اللہ نے میری ہی قسمت میں
لکھی تھی۔۔۔جس شدت سے میں دعا کرتا تھا
مجھے بالکل بھی یقین نہیں تھا کہ میری دعا
اتنی جلدی قبول ہو جائے گی۔۔۔اور یوں قبول ہو

kzwritesnovel

گی... یقین نہیں ہو رہا اللہ تعالی کہ آپ
مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں..." شہریار مشل
پہ نظریں گاڑے اپنی ہی سوچوں کی دنیا میں
گم تھا کہ لفٹ گراؤنڈ فلور پر رک گئی
تھی...مشل فورا نکل کر اپنی گاڑی کی طرف
بھاگی تو شہریار بھی اس کی طرف آگیا
تھا...اسے اپنے پیچھے آتا دیکھ کر نا چاہتے ہوئے
بھی وہ گاڑی کے پاس رک گئی تھی..دل میں
جلد از جلد گھر جانے کی عجلت تھی

kzwritesnovel

"مشل میں تمھیں اب بلکل بھی تنگ نہیں کیا

کروں گا...نہ ہی...کبھی اب inappropriately
ٹچ کروں گا...جتنا بھی تمھیں ٹیز کر چکا ہوں
اسکے لیے...اسکے لیے مجھے معاف کر دو.... میں
تمھاری اپیرینس کو لے کر بھی کوئی زور
زبردستی نہیں کروں گا...جو میرے دل میں ہو
گا وہ تمھیں کہہ ضرور دیا کروں گا لیکن جیسے
تم چاہو جیسے خود مناسب سمجھو وہی
کرنا....تم...تم جتنا مرضی وقت
لو...سوچو...سمجھو....لیکن ایک بات یاد
رکھنا... تم، تمہارے پاس میری امانت ہو
اب....اور یہ بات میں پورے وثوق سے کر رہا
ہوں...اس لیے...صرف تھوڑی سی...تھوڑی سی
میری بھی سن لیا کرو پلیز...مانو بے شک

kzwritesnovel

مت...لیکن سن لیا کرو....اتنا بھی برا نہیں ہوں یار...میری طرف دیکھو...." شہریار نے وہیں کھڑے کھڑے اس کے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی کے ناخن کو اپنی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان رکھ کر دباتے ٹھہر ٹھہر کر بات مکمل کی تھی

kZwritesnovel

"م...مجھے دیر ہو رہی ہے..." مشل بیزار سی نظریں چراتے ہوئے بولی تو شہریار نے اس کی انگلی کو چھوڑ دیا تھا

"اوکے ٹھیک ہے پھر... گھر جا کر کال کروں گا
اور اگر نہ پک کی نا تو تم جانتی ہو پھر
مجھے....پہنچ تو جاتا ہوں ہر جگہ میں..."
شہریار اسے ناک پر غصہ جمائے دیکھ کر،گاڑی
کی چھت پر ہاتھ رکھتے تھوڑا جھک کر بولا
تو مشل نے فوراً اسے اپنی مخصوص اور
بھرپور گھوری سے نوازا تھا ....شہریار جان
بوجھ کر اسکی آنکھوں میں معنی خیز انداز
سے جھانکتے اسکی گاڑی کا دروازہ کھول کر
اندر بیٹھے کا اشارہ کرتے اپنی گاڑی کی
طرف بڑھ گیا تھا

kzwritesnovel

"امانت مائے فُٹ..." مشل اسکی تمام باتیں اگنور کر کے اندر ہی اندر اسے سبق سکھانے کا سوچ کر گاڑی میں بیٹھ گئی تھی

kzwritesnovel

قدرے تیزی سے ڈرائیو کرتے مشل کو محسوس ہوا کہ شہریار کی گاڑی اس کو مسلسل فالو کر رہی ہے تو مشل گاڑی کو نہر پر سڑک کنارے روک کر اس میں سے باہر آگئی تھی...اسے رکتا دیکھ کر شہریار نے بھی اپنی گاڑی کو بریک لگائے تھے... مشل نے اس کی گاڑی کی طرف آ

کر اس کی سائیڈ ونڈو ناک کی تو شہریار نے
مرر فوراً ہی نیچے کر دیا تھا

"آپ مجھے فالو کیوں کر رہے ہیں۔۔۔چل کیا رہا ہے۔۔۔؟" مشل کی آنکھیں پھر سے بھیگی ہوئی تھیں جیسے وہ روتے ہوئے گاڑی ڈرائیو کر رہی ہو

Kzwritesnovel

"یار تم اپ سیٹ ہو۔۔ گاڑی کہیں ٹھوک نہ دو

صرف اس لیے تمہارے پیچھے آ رہا ہوں...پریشان نہ ہو تمہارے گھر کے پاس پہنچ کر واپس چلا جاؤں گا...آئی پرامس...ویسے بھی رات ہو رہی ہے...احتیاط ضروری ہے..." شہریار چہرے پر سارے جہاں کی سنجیدگی لیے بولا تھا

kzwritesnovel

"ہونہہ...آپ ایسے میرے دل میں جگہ نہیں بنا سکتے کبھی بھی..." مشل اپنی سرخ ہوتی آنکھیں سکیڑ کر طنزیہ لہجے میں بولی تھی، گاڑی کے مرر پر جھک کر کھڑے ہونے سے پنک ٹاپ بلکل شہریار کی نظروں کے سامنے آرہا

تھا۔۔۔نہر پر تیز ہوا کی وجہ سے اسکے ہائی ٹیل میں مقید بال اڑ کر آگے کو آرہے تھے

"تم میرے دل میں جگہ بنا چکی ہو میرے لیے یہی کافی ہے باقی سب میں خود کر لوں گا میری جان۔۔۔ جاؤ گاڑی میں بیٹھو ویسے بھی تمہاری ڈریس کو دیکھ کر میرے دماغ کی رگیں پھٹ رہی ہیں جلا دوں گا کسی دن تمہارے ان سب فضول کپڑوں کو۔۔۔پہنچو گاڑی میں ورنہ مجھے غصہ آجائے گا۔۔۔" شہریار آفتاب کی باتیں یاد کرتے ناچاہتے ہوئے بھی ایک

kzwritesnovel

دم بھڑک اٹھا تھا

"فضول پاگل انسان۔۔۔چڑ ہو گئی ہے مجھے آپ سے۔ے۔ے۔۔۔۔" مشل اس کی گاڑی کے مرر پر مکا مار کر تیز قدم لیتے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی تھی

KZwritesnovel

"یار مجھے تو اس کے ساتھ رہنے کے لیے کراٹے سیکھنے پڑیں گے۔۔کیا ظالم مارتی ہے۔۔۔بازو کا

زحم ٹھیک ہوا نہیں تھا کہ اب ادھر سے بھی ہلا کر رکھ دیا ہے۔۔۔شکر ہے بچت ہو گئی۔۔۔" شہریار گاڑی سٹارٹ کرتے پینٹ کی بیلٹ ان بکل کرتے تھوڑا ایزی کو کر بیٹھتے بولا تھا،مشل کی کِک نے دن میں تارے دکھا دئیے تھے

KZwritesnovel

"زبان کے ساتھ ہاتھ بھی بہت چلتے ہیں اس کے۔۔۔تھپڑ بھی اتنا کڑارا لگایا تھا چھوٹے سے ہاتھ سے۔۔۔پر اچھا ہے۔۔۔ لڑکی کو واقعی سیلف ڈیفینس آنا چاہئے۔۔۔میرا کیا ہی برا امپریشن جا رہا ہے یار۔۔۔ماننے کی بجائے مزید

اکھڑتی جا رہی ہے...مگر بہت فٹنگ میں ہوتے ہیں یار کپڑے اس کے...تھوڑا تو لوز ہوں...چلو...ہو سکتا ہی خود ہی سوچے اس بارے میں...میں بار بار کہنے سے چڑ گئی ہے...اب نہیں کہنا کچھ...باز رہ شہریار...اب نہیں کوئی بک بک کرنی...بس..." شہریار اپنی ہی بات پر خود ہی مسکراتے خود کو سمجھانے لگا تھا

KZwritesnovel

"بچ گیا ہے وہ سالا میرے ہاتھوں سے آج....جتنا غصہ مجھے اس بے غیرت انسان کی باتوں سے

آیا ہوا تھا نا۔۔ میرا دل چاہ رہا تھا کہ وہیں اس کو آگ لگا دوں۔۔۔"

"اور سیدھا کر دوں اسے بھی۔۔بات ہی نہیں سنتی کبھی تسلی سے۔۔۔ویسے مجھے بھی اتنی دھونس نہیں جمانی چاہئیے تھی۔۔۔کچھ علاقہ ایسا ہے جہاں رہتی ہے۔۔۔کچھ ترکی کے لِونگ سٹائل کا اثر ہو گا۔۔۔لیکن بات کوئی غلط نہیں کرتی وہ۔۔۔لاجواب کر دیتی ہے۔۔۔اب مجھے بھی ذرا قابو میں رہنا ہو گا،اوور نہیں ہونا اب زیادہ۔۔۔"

kzwritesnovel

"میری زندگی کی اتنی بڑی مشکل اتنی آسانی سے ختم ہو جائے گی میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔ مجھے تو اب تمھارے لیے اپنے گھر بات ہی نہیں کرنی پڑے گی ، کچھ ہی دنوں میں دادا جان نے تمہیں میرے لیے اڑا کر لے آنا ہے۔۔۔"

KZwritesnovel

"Mashal you can't even imagine that how much you means to me---"

"یار اچھا بھلا تو ہوں...انڈر ایسیمیٹ کرتی ہے خوامخواہ مجھے

. "...شہریار نے بالوں کو ایک ہاتھ سے سنوارتے ہوئے مرر میں خود کو دیکھا تھا

"بچّو تمہیں تو میں تب تک نہیں بتاؤں گا کہ میں تمہارا کزن اور ہونے والا بندہ ہوں...جب تک تمہیں خود نہیں پتہ لگ جاتا.... ایسے زیادہ مزہ آئے گا تمہیں ستانے کا...تمھارے یوں چڑنے کا...اتنی باتیں سناتی ہو نہ...لگ پتہ جائے گا اب..."   شہریار مشل کی گاڑی کو فالو کرتے ہوئے اب مسلسل مسکرا رہا تھا

kzwritesnovel

"شازم پلیز جلدی سے شاپنگ کر لیتے ہیں، میں گھر جھوٹ بول کر آئی ہوں کہ میں رابعہ کے ساتھ شاپنگ پہ جا رہی ہوں..." شازمہ نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اپنا چہرہ چادر سے ڈھانپا ہوا تھا

kzwritesnovel

"ایک تو تمہارے گھر والے کچھ زیادہ ہی دقیانوسی ہیں میاں بیوی کو بھی شادی سے پہلے ملنے کی اجازت نہیں عجیب لوگ ہیں یار۔۔۔خود عیاشیاں ہو رہی ہیں اور بہن پر پابندیاں۔۔۔" شازم ہمیشہ کی طرح بیزار لہجے میں بولا تھا

KZwritesnovel

"کونسی عیاشی۔۔۔؟اور وہ لوگ نہیں وہ میرے بابا اور دادا ہیں۔۔۔" شازمہ کا دل ہمیشہ کی طرح اس کی باتوں سے دکھ گیا تھا، وہ ہمیشہ اس

کے نرم لہجے کی متلاشی رہتی تھی،

ہمیشہ اس کی طرف سے کسی ایسی بات کی
خواہش مند ہوتی تھی جس سے اس کے لیے
پیار چھلکے ،عزر نظر آئے مگر ایسا کم ہی ہوتا
تھا

KZwritesnovel

"تمہارے نزدیک صرف میری اہمیت ہونی چاہیے
میں تمہارا شوہر ہوں ، میں تمہارے لیے کسی
سے بھی بڑھ کر ہونا چاہیے ہوں۔۔۔بس کرو یہ
باپ دادا کا کلام پڑھنا۔۔۔"

شازم لفظ چباتے ہوئے بولا تھا

"کیا آپ کو ابھی بھی نہیں پتہ کہ میرے دل میں آپ کی کتنی اہمیت ہے...کتنا چاہتی ہوں میں آپ کو...جب سے آپ کے نام سے باندھی گئی ہوں میں نے کبھی تصور میں بھی آپ کے علاوہ کسی کو نہیں سوچا...آپ سے بڑھ کر میرے دل میں کسی کی کوئی جگہ نہیں..."

شازمہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بول رہی تھی مگر اس ظالم نے اس کی طرف ایک بھی نگاہ نہیں ڈالی تھی جب سے وہ گاڑی میں آ کر بیٹھی تھی

kzwritesnovel

"امتحان لے لوں تمہارا کہ واقعی تمہارے دل میں میری کوئی اہمیت ہے یا نہیں...؟" شازم کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ پھیلی تھی

"کیا مطلب کیسا امتحان" شازمہ نا سمجھی سے بولی تھی

KZwritesnovel

"یہی کہ تمہارے دل میں اپنے شوہر کی کتنی عزت ہے...کتنا مان رکھتی ہو تم اپنے شوہر کے حکم کا..." شازم اس کی طرف دیکھے بغیر بولا اور گاڑی کو اسی ہوٹل کے باہر روکا

جہاں وہ ایک دفعہ پہلے بھی آچکے تھے

شازما دیکھتے ہی اس جگہ کو پہچان گئی تھی

"آپ تو کہہ رہے تھے کہ آپ مجھے شاپنگ کروانے لیجا رہے ہیں..." شازمہ اسکی طرف پھٹی ہوئی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی

KZwritesnovel

"بس نکل گئی ساری ہوا، شاپنگ میں کر چکا ہوں بس اب دیکھنا چاہتا ہوں کہ

وہ شاپنگ تم پر جچتی ہے یا نہیں..." کہہ کر شازم نے گاڑی کو ایک طرف پارک کیا اور اس

کی طرف کا گیٹ

کھولا تھا تو شازمہ اس ایکٹ پر حیران رہ گئی کیونکہ اس نے اس سے پہلے کبھی اس کے لیے گاڑی کا دروازہ نہیں کھولا تھا

"مم م...میں نے آپکو پکچرز بھی بھیجی تھیں۔ں ..تب بھی آپ نے امتحان کا کہا تھا..اب...اب پھر..."

Kzwritesnovel

"شِٹ پکچرز تھیں وہ...لٹرل شِٹ...اس سے بہتر چادر میں ہی بھیج دیتی...بہر حال..میں خود دیکھ لوں گا جو مجھے دیکھنا ہے..." شازم کا

لہجہ انتہائی ذلیل کرنے والا تھا۔۔۔شازمہ اسکی بات پر خفت سے دوچار ہوتے اسکے اشارے پر چپ چاپ باہر آگئی تھی

"اتنا گھبرا کیوں رہی ہو اپنے شوہر کے ساتھ ہی ہو۔۔۔چلو تو تیز۔۔۔" لفٹ کے ذریعے اوپر جاتے ہوئے شازم اسکے ہونٹوں کو غور سے دیکھ ریا تھا جو گھبراہٹ کے مارے وہ مسلسل چبا رہی تھی، اسکے بات کرنے کے باوجود شازمہ اپنی چادر کو زور سے بھینچے

Kzwritesnovel

ہوۓ اس سے بالکل نظر نہیں ملا رہی تھی

مطلوبہ فلور پر آتے ہی لفٹ رک گئی ، شازم اکیلے ہی لفٹ سے باہر نکل گیا تو وہ سٹپٹا کر اس کو فالو کرنے لگی----

وہ اس کا شوہر تھا اس کا محافظ تھا، اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ اتنا مضبوط ہو کہ وہ اس پر یقین کر سکے---اسکا دل چاہتا تھا کہ وہ بھی اس کی نظروں

میں ویسا ہی پیار دیکھے جیسا وہ اس کے لیے محسوس کرتی ہے---اسکا دل چاہتا تھا کہ اسکی نظروں میں باتوں میں اسکے لیے عزت ہو لیکن

kzwritesnovel

شازم کے پل میں تولا اور پل میں ماشہ ہونے والے رویے سے اسکے نازک دل کو وسوسوں نے گھیرا ہوا تھا...

وہ اس کے ناراض ہونے کے ڈر سے اس کی کسی بات کو انکار کرنے کی بھی ہمت نہیں رکھتی تھی ،

KZwritesnovel

کمرے میں داخل ہوتے ہوئے شازم نے اپنی جیکٹ اتار کر صوفے پر پھینکی اور اپنے جسم کو سٹریچ کرنے لگا تھا

"آؤ بیٹھو..." اس کو دروازے کے پاس کھڑا

دیکھ کر شازم

نے اس کو بیڈ کی طرف بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ دھیرے قدموں کے ساتھ چلتے ہوئے بیڈ تک آگئی تھی

"اس ترپال کو بھی اتار دیا کرو خود ہی یہ الگ ہی مصیبت گلے میں لٹکائی ہوتی ہے..... اپنے شوہر کے ساتھ ہو یار خود دھیان رکھا کرو....." کہتے ہوئے شازم نے ہمیشہ کی طرح اس کی چادر کو اتنی بری طرح کھینچا کہ شازمہ کے بال اس کے کیچڑ کے چادر میں اٹکنے سے کھنچ گئے تھے...شازمہ بالوں کے کھنچنے

kzwritesnovel

سے ہونے والے درد کو کنٹرول کرتے ہوئے
چجھینپ کر فورا اپنے بالوں کو ماتھے سے
ٹھیک کرنے لگی تو شازم نے گھری نظروں سے
اسکو دیکھا ...

قدرے ڈھیلی مگر خوبصورت سفید شلوار
قمیض میں اس کا نازک سا مومی سراپہ کسی
سانچے میں ڈھلا ہوا لگ رہا تھا....سفید دودھیا
رنگت، خوبصورت چھوٹی سی پیاری سی ناک
جو اس کے چہرے کی خوبصورتی میں بہت
زیادہ اضافہ کرتی تھی...اور بال تو اس کو
ہمیشہ سے ہی شازمہ کے بہت پیارے لگتے
تھے...بے حد خوبصورت،لمبے سلکی براؤں بال

kzwritesnovel

تھے.....شازمہ نے اسکے گھری نظروں کی چبھن
سے گھبراتے اپنے بال اپنے سینے پر کر لیے تھے ،
بار بار ان کو اپنے کانوں کے پیچھے اڑیس
رہی تھی کہ اچانک شازم نے اس کو کلائی
سے کھینچ کر بیڈ پر ایسے گرا لیا کہ اس کا
چہرہ شازم کے سینے سے ٹکرایا تھا..وہ اس پر
مکمل طرح سے چھا گیا تھا

Kzwritesnovel

میں تیرا بسمل ہو گیا
قسط نمبر12
Kz writes

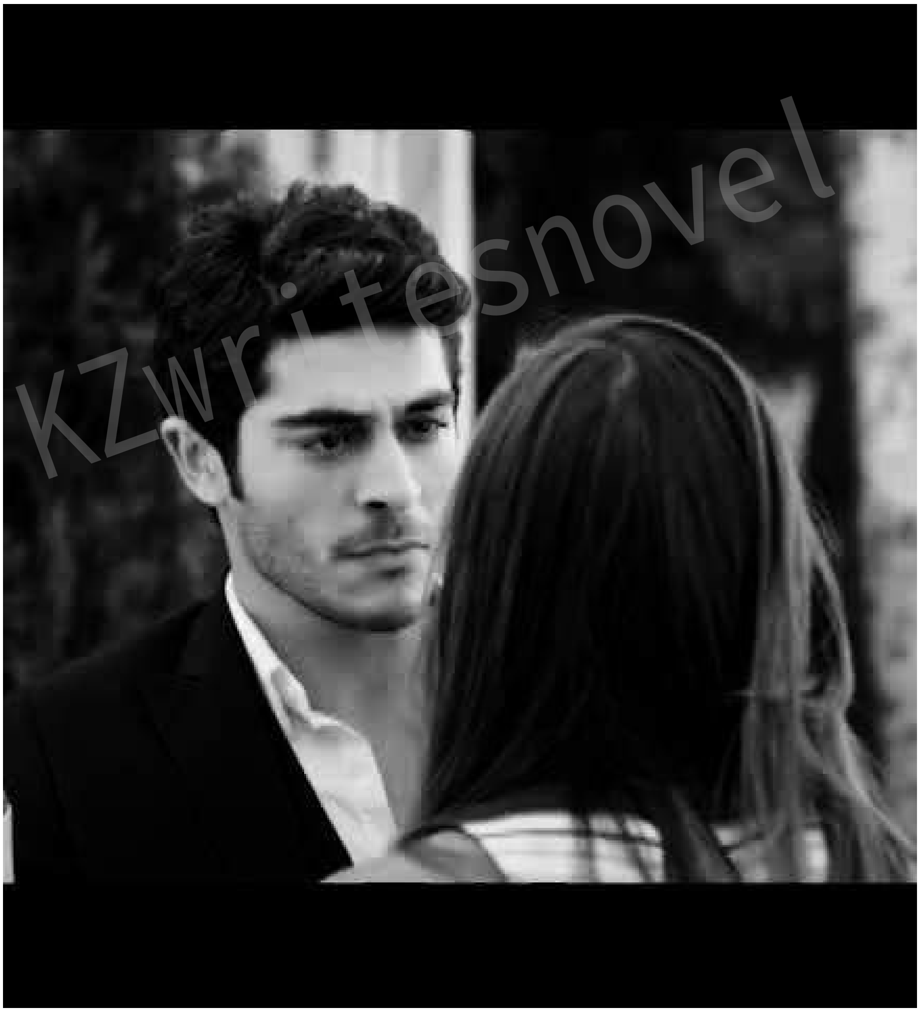
KZwritesnovel

"سفید رنگ میں بہت ہی پیاری لگتی
ہو۔۔۔بہت شفاف۔۔ مسز شازم۔۔۔" شازم اسی
پوزیشن میں اس پر چھائے بال اس کے چہرے
سے ہٹا کر گردن کے پیچھے کرتے اپنا ہاتھ اس
کی سائیڈ گردن پر بہت نرمی سے پھیرنے
لگا۔۔۔کان کے پاس گردن سے چپکی بالوں کی
ایک لٹ پر انگوٹھے کو نرمی سے سرکاتے شازم
نے نظریں وہاں سے ہٹا کر اسکی جانب دیکھا
تھا۔۔۔شازمہ کے جسم کی لرزش اسکا اپنے گلے
کو مسلسل تر کرنا وہ اسکی گردن پر موجود
اپنی ہتھیلی پر بخوبی محسوس کر رہا
تھا۔۔اسکی پلکوں کی جھلمن بڑھتی

kzwritesnovel

جا رہی تھی

"یار ایسے شرمایا نہ کرو...مجھے شرماتی ہوئی لڑکیاں بہت بری لگتی ہیں...اگر اپنے شوہر کو اچھی لگنا چاہتی ہو تو یہ جھجھکنا چھوڑ دو...بولڈ ہو جایا ان لمحوں میں..." شازمہ کی تیز ہوتی سانسیں اور سرخ پڑتے چہرے پر بھرپور نظر ڈالتے ہوئے شازم اس کی گردن کو وہیں سے اچانک سختی سے ہولڈ کرتے ، گلابی ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں بے رحمی سے لیتے اسکے چہرے پر جھک گیا تھا... شازمہ دم

KZwritesnovel

سادھے بت بنی اس کی پناہوں میں جیسے
جکڑی سی گئی تھی...بولڈ ہونے کی کوشش
میں وہ صرف اتنا ہی کر پا رہی تھی...شازم
اسکی شہہ رگ پر انگوٹھا جمائے انگلیوں سے
سائیڈ نیک کو دبوچے اسکے ہونٹوں کو مسلسل
محسوس کیے جا رہا تھا...اسکے انگوٹھے کے
نیچے بالوں کی لٹ کھنچنے پر شازمہ نے
رزسٹنس میں اسکی شرٹ کی سلیو کو زور سے
کھینچا تو شازم نے ایک لمحے کو اس کے
ہونٹوں کو آزادی دی تھی

kzwritesnovel

"کم آن...کہا ہے نہ تم بھی ساتھ دو میرا...ایسے ڈیڈ ڈمیز کی طرح بیہیو نہ کرو....ایکوئل پارٹیسیپیشن چائیے تمھاری مجھے...." کہتے ہوئے اسکے بال گردن سے مکمل پیچھے کرتے شازم نے پھر سے اس کے ہونٹوں کو اسی سختی سے اپنے ہونٹوں میں دبایا تو شازمہ درد کی شدت سے آنکھیں میچتے ہلکا سا سسکی تھی

KZwritesnovel

"Give me your tongue...منہ کھولو...."

ذرا سا توقف لیتے شازم اسکی آنکھوں میں

خماری سے جھانکتے ہوئے بولا اور پھر سے ملا ئم ہونٹوں کو اپنے قبضے میں نئے انداز سے بھر کر اس کو جھکا کر بیڈ پر لٹاتے خود اس پر حاوی ہو گیا تھا

KZwritesnovel

"بہت گرم ہو تم تو یار..." اسکا کا ایک ہاتھ شازمہ کی قمیض کے اندر سے ہوتے ہوئے اس کے پیٹ پر سرکنے لگا تھا ، دوسرے ہاتھ سے وہ اس کی گردن کو اسکی طرح دبوچے زبان کو زوروں سے سک کرتے ہوئے بار بار اس کے ہونٹوں پر اپنی زبان پھیر رہا تھا...اسکے پیٹ کی گرم

حساس جلد کو انگلیوں میں بھینچتے وہ ہونٹوں پر شدت بڑھاتا جا رہا تھا،شازمہ کے ہونٹ اسکی کمزوری بنتے جا رہے تھے...جتنا چومتا تھا طلب بڑھتی جاتی تھی...

KZwritesnovel

اسکی اتنی زیادہ قربت میں شازمہ کا برا حال ہو رہا تھا... خود کو اسکی نظروں میں بولڈ بنانے کی خاطر کوئی رزسٹنس نہ کرتے جسم اب ٹھنڈا پڑنے لگا تھا....

شازم کے شدید بے رحم لمس نے اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر دیا تھا...وہ مزاحمت کرنے

کی بھی ہمت محسوس نہیں کر رہی تھی...اسکی کہنی کو ایک ہاتھ سے دبوچے وہ بلکل سیدھی لیٹے بس اسکے ایکٹس کو بند دماغ سے پراسیس کیے جا رہی تھی

kzwritesnovel

"ایک منٹ...اس جھنجھٹ کو اتارو...." شازم گھرے سانس لیتے ایک لمحے کے لیے اس سے الگ ہوا اور بازو سے کھینچ کر لفٹ کرتے اس کی قمیض میں نیچے کی جانب سے ہاتھ ڈال کر کھینچنے لگا تو شازمہ نے ہوش کی دنیا میں واپس آتے اپنی قمیض کو اسی جگہ سے دونوں

ہاتھوں سے قدرے زور سے جکڑا لیا تھا

"یہ۔۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔"

"اتارنے دو آرام سے مجھے۔۔۔سر گرم ہو رہا ہے میرا۔۔اتارنے دو ورنہ میں ان کو پھاڑ دوں گا شازمہ۔۔" شازم کی آنکھیں عجیب طرح سے نم اور سرخ سی ہو رہی تھیں۔۔ شازمہ کی جان اس کی بہکی بہکی آنکھوں سے ،اسکے عجلت

kzwritesnovel

بھرے انداز سے خوف کھاتے ہوئے لبوں پر آئی تھی

"آپ ایسا نہیں کریں
شازم...ہماری...ہماری...کچھ دن بعد ہی تو ہماری شادی ہے...آپ تب...." شازمہ کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ شازم نے بالوں سے دبوچ کر اسکا چہرہ بلکل اپنے سامنے کر لیا تھا...شازمہ کی تھائی پر اسکا گھٹنہ بری طرح کھب سا رہا تھا،وہ گھٹنوں کے بل اسکے مقابل بیٹھے گھری

Kzwritesnovel

سانسیں اسکے چہرے پر چھوڑنے لگا تھا

"پھاڑ دوں۔۔؟" شازم نے اپنی خون چھلکاتی آنکھوں سے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا تو شازمہ نفی میں سر ہلانے لگی

"گڈ گرل۔۔۔ہاتھ پیچھے کرو۔۔۔۔" شازم اسے تحکمانہ لہجے میں کہتے قمیض کو کھینچ کر اتارتے ایک طرف اچھال چکا تھا۔۔۔نظروں کا رخ اسکے گداز خوبصورت سینے پر ہی تھا

Kzwritesnovel

"یاررر۔۔۔تم اتنی خوبصورت ہو سکتی ہو میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔کیا کمال چیز ہو اندر سے۔۔۔صحیح کہتے ہیں۔۔۔never judge a booo by its cover

۔۔۔۔اوپر چادر اور اندر یہ سب۔۔" شازم بغیر چھوئے ابھی نظروں سے ہی اسے پگھلائے جا رہا تھا،وہ سانسیں روک کر بیٹھی اسکی نظروں سے جھلس رہی تھی،جھجھک کے مارے ہاتھ بار بار نیول کے پاس لاتے وہ خود کو اسکی جانچتی نظروں سے تھوڑا چھپانے کی ناکام

kzwritesnovel

سی کوشش بھی کیے جا رہی تھی

"خوش قسمت ہو کہ تم میری تعریف سن رہی ہو۔۔۔ورنہ عام طور پر مجھے لڑکیوں کے پروپورشنز کچھ خاص پسند نہیں آتے۔۔۔ but look at youuuu dammnnnn

۔۔۔کیا کھاتی ہو۔۔۔" شازم کی نظریں اور اس کے جسم سے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں۔۔۔بلاؤز کے اوپر سے اپنی انگلیوں سے اسکے بھرے بھرے جسم کو بے باکی سے چھیڑتے ہوئے شازم نے اسے مزید خود میں سمٹنے پر مجبور کر دیا تھا، شازمہ کو

KZwritesnovel

کپکپی سی طاری ہونے لگی تھی۔۔۔دل میں انزائٹی سی،ایک چبھن سی محسوس کرتے اسکا برا حال تھا۔۔سانسیں بگڑ رہی تھیں۔۔۔انہیں بکھرتی سانسوں کے درمیان اس کا ابھرا جسم مزید خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا

kzwritesnovel

"اب پہن لوں قمیض۔ض۔۔۔؟" کپکپاتے لبوں سے کہتے شازمہ نے اسکا ہاتھ خود پر سے ہٹایا تھا، آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔اسکی تعریف ، تعریف کم اور کسے جانے والے جملے زیادہ لگ رہے تھے۔۔۔خود کا دوسری لڑکیوں سے کمپیریزن

بھی عجیب سا لگا تھا۔۔اسکو مزید خود پر حاوی ہوتا دیکھ کر شازمہ بیڈ پر ہی اس سے پیچھے ہٹنے لگی تھی

"جب کہوں گا تب۔۔۔ابھی نہیں۔۔۔سب دیکھنا ہے مجھے۔۔۔شادی سے پہلے ایک بار چیک تو کروں کہ کیوں اتنا رزسٹ کرتی ہو۔۔۔" شازم نے چہرے پر ایک بھی نگاہ ڈالے بغیر اس کو بازو سے کھینچتے ہوئے واپس اپنے قریب کر لیا تھا۔۔۔

اپنے دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے لے جاتے ہوئے اس کی برا سٹریپ کا ہک باآسانی دیکھے

kzwritesnovel

بغیر ہی کھول لیا تو شازمہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے شدت سے رونے لگی تھی، اپنے دونوں بازو اپنے سینے پر زور سے جکڑ لیے "شازم یہ نہیں کریں...ابھی نہیں کریں..."

Kzwritesnovel

"ایسے نہیں۔ں۔ں کرو پاگل....ایسے تم مجھے اور طیش دلا رہی ہو...روکو مت مجھے...مت روکو...میرا ہی نہ سب کچھ تو دیکھنے سے کیا ہو جائے گا...کل کو آنا بھی تو میرے پاس ہی ہے نا...پندرہ دن بعد دیکھوں یا پندرہ دن پہلے...کیا فرق پڑتا ہے...بیوی ہو تم میری...چلو

شاباش۔۔۔پیچھے کرو ہاتھ۔۔۔غصہ بہت برا آئے گا ورنہ مجھے۔۔۔ہٹاؤ انہیں۔۔۔" نرم سے لہجے میں بات کرتے،اسکے چہرے پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے شازم نے اس کے دونوں بازوؤں کو کلائیوں سے جکڑ کر اس کی کمر کے پیچھے لاک کر دیا تھا۔۔۔۔ برا کھینچ کر بیڈ پر ایک طرف پھینک دی تھی۔۔۔اس کے آنسوؤں اور احتجاج کی پرواہ کیے وہ پہلی نظر اسکے ابھاروں پر ڈالتے ہی اسے بے باکی سے چھونے لگا تھا

kzwritesnovel

"I never imagined that you would be

this much...these are fucking my type...."

ہونٹ کھول کر ہلکا سا دانتوں میں دبا کر کہتے شازم نے اس کے ہاتھوں کو چھوڑا اور اس کو بیڈ پر گرا کر اپنا چہرہ اس کے بھرے بھرے جسم پر جھکا لیا تھا... شدت سے اپنے ہونٹوں کا لمس اسکے گلابی بکھیرتے سینے پر چھوڑنے لگا تھا....دونوں ہاتھوں سے دیوانہ وار اسکو چھوتے پہلی بار میں ہی اپنی دانتوں کی بے رحمی سے اسے اذیت دیتے خود میں سکون اتارنے لگا تھا...شازمہ آنکھیں میچتے اسکی بئیرڈ کی چبھن ،اسکے بے دردی سے نازک حصوں کو کھینچنے سک کرنے پر وہ اسکے منہ

kzwritesnovel

سے نکلتی آوازوں پر خاموش آنسو بہاتے اسے سہنے لگی تھی

کچھ لمحوں میں ہی اسکے سفید شفاف گداز بدن پر ڈھیروں سرخ نشان ڈالنے کے بعد انہیں ہاتھوں سے دبوچتے وہ اسکے پیٹ کی طرف آتے زبان پھیرنے لگا... شازمہ کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہونے لگ تھا..وہ عجیب تشنگی سے اسے محسوس کر رہا تھا،پیار کی کوئی رمق نہ تھی...نہ شازمہ کے آنسوؤں کی کوئی پرواہ...

kzwritesnovel

"شازم ---پلیز---" شازمہ بہت مشکل سے بولی تھی---اسکا جسم منجمند سا ہو گیا تھا جبکہ شازم کی شدتیں بڑھتی جا رہی تھیں--- شازم کے ہاتھ اسکے سینے کو مسلسل محسوس کر رہے تھے،ہونٹ اس کی سائیڈ کمر کی نزاکت کو نازکی کو محسوس کر رہے تھے،

وہ اس کی کسی بھی

مزاحمت کو خاطر میں نہیں لا رہا تھا---کمر کے خم پر قدرے زور سے دانت گاڑھتے شازم نے اسکی شلوار کو انگلیوں سے نیچے کو سرکانے کے کوشش کی تو شازمہ نے اسکے کندھے کو

KZwritesnovel

زور سے پکڑ لیا تھا

"شاز۔۔پلیز۔۔پیچھ۔۔پیچھے ہٹیں۔۔یہ نہیں۔۔" شازمہ اسکی گرفت میں مچلنے لگی تھی،اسکا یوں خود پر ٹوٹ پڑنا ٹانگوں کو بے سدھ کرنے لگا تھا

KZwritesnovel

"ششہہہہ۔۔۔ ہمیشہ کی طرح رونا دھونا کر کے میرا موڈ نہ خراب کر دینا پلیز۔۔۔جس دن سے تمہیں اس بلیک گاؤن میں دیکھا تھا نا اس دن سے ہی تمہارے خوبصورت بدن کا دیوانہ ہو گیا تھا۔۔۔اس سے پہلے کوئی خاص انٹرسٹ فیل

نہیں ہوتا تھا مجھے... تم ہمیشہ چادر میں لپٹی مجھ سے اپنا یہ حسن چھپاتی ہی رہی ہو....اتنا وقت ضائع کروا دیا میرا....مجھے پہلے پتہ ہوتا تو...خیر....شادی کے بعد دیکھنا کتنی ماڈرن ڈریسنگ کرواؤں گا تمھیں...یہ سارا پینڈو پن ختم کر دوں گا..." شازم کے ہاتھ شلوار کے اوپر سے ہی اب اسکی تھائیز پر سرکنے لگے تھے...بات کرتے کرتے وہ گھٹنوں سے اسے چھوتے چھوتے بہت آہستگی سے اوپر کی جانب بڑھ رہا تھا

kzwritesnovel

"م...مم.مجھے اچھا.. نہیں ...لگ رہا...یہاں

سے ہاتھ۔۔۔ہٹائیں پلیز۔۔" شازمہ ٹوٹے پھوٹے لفظ بول رہی تھی،اتنے سارے پلوں میں شازم نے ایک بار بھی اسکے چہرے کو نہیں دیکھا تھا

" کیا بکواس کر رہی ہو۔۔؟ تمھیں میری قربت اچھی نہیں لگ رہی۔۔؟ اپنے شوہر کا چھونا برا لگ رہا ہے۔۔؟ کیا ملتا ہے تم لڑکیوں کو یہ پریٹینڈ کر کے کہ بہت شریف ہو تم لوگ۔۔؟" شازم نے سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ اس کے بالوں کو دبوچ کر اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا تھا

kzwritesnovel

"آپ میرے شوہر ہے لیکن آپ کی باتوں سے کہیں بھی مجھے اپنے لیے پیار نہیں سنائی دے رہا...آپ مجھ سے میری مرضی پوچھنا گوارا بھی نہیں کرتے...کچھ پیار سے کہتے نہیں ہیں..اور...کون لڑکیاں...؟ " شازمہ ہمت کر کے بولی تھی

kzwritesnovel

"کب سے تو تمہارے جسم کی اتنی تعریف کر رہا ہوں شوہر سے تم اس سے زیادہ کیا ایکسپٹ کرتی ہو...؟ اب کیا آنکھوں سے،بالوں سے تعریف کا آغاز کروں...؟

bullshit---"

شازم اس کے بالوں کو جھٹکے سے چھوڑتا ہوا بے دلی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا تو شازمہ بھیگی آنکھوں کے ساتھ خود کو وہاں پڑے کمفرٹر سے ڈھکنے لگی تھی،وہ بات سننے سمجھنے کی بجائے مزید بگڑ گیا تھا

KZwritesnovel

"تم اگر ایسی فضول شکلیں بناتی رہی نا یوں۔۔یوں روری رہی نہ تو میرا تم سے رشتہ صرف بیڈ تک ہی رہے گا۔۔۔صرف میری ضرورت کے وقت کا سامنا بن جاؤ گی وہ بھی بس اپنے اس جسم کی وجہ سے۔۔۔میرے ساتھ اگر دنیا میں قدم سے قدم ملا کر چلنا ہے تو میری سوچ

کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا ہوگا۔۔یہ بھیگی
بلی بنی لڑکیاں مجھے بالکل پسند نہیں ہیں
تمہیں کئی بار باور کرا چکا ہوں۔۔۔مجھے بولڈ
بلنٹ کانفیڈینٹ لڑکی ایز آ پارٹنر چائیے۔۔۔اور یہ
پیار وغیرہ جیسی فضول باتیں دوبارہ میرے
سامنے مت کرنا۔۔۔جاؤ اسے
پہن کر آؤ اور آج کوئی بہانہ نہیں چلے
گا۔۔۔ٹراوزر اتارنے میں مسئلہ ہو رہا ہے نہ تو
جاؤ۔۔۔یہ پہنو خود۔۔۔"شازم نے اس کو پھر سے
نائٹی والا ڈبہ ہی پکڑایا تھا اور شازمہ جو
کمرے میں داخل ہونے پر سائیڈ ٹیبل پر پڑے
اس باکس کو دیکھ کر سمجھ رہی تھی کہ وہ
اس کے لیے کوئی نیکلس وغیرہ لایا ہے اس ڈبے

kzwritesnovel

کو دیکھتے ہوئے اپنی عقل پہ ماتم کرنے لگی۔۔۔شازم کا سامان اس ہوٹل روم میں پڑے رہنا بھی عجیب سا تاثر دیتا تھا

"آپ نے یہ شاپنگ کی تھی میرے لیے۔۔۔؟" شازمہ ڈبے کو ہاتھ میں پکڑے خود کو ابھی تک کمفرٹر میں چھپائے ہوئے تھی۔

Kzwritesnovel

"جلدی پہنو۔و۔و یارررر۔۔۔کیا یار ڈرامے بازی کر رہی ہو۔۔۔جاؤ۔ؤ۔ؤ۔۔۔" شازم چہرے کے بیزار سے تاثرات بناتے غرایا تو شازمہ اس نائٹی کو اپنے سینے سے لپٹائے باتھ روم کی طرف بھاگ گئی

تھی... باتھ روم میں آ کر شازمہ شیشے میں خود کو دیکھتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی...

اس کی گردن سے لے کر نیچے تک ڈھیروں سرخ جامنی سے نشانات تھے جن سے پیار کا تو کوئی احساس اسے محسوس نہیں ہوا تھا

KZwritesnovel

"کیا میں اپنے ہی شوہر کے پیار کے قابل بھی نہیں ہوں...کیا میں واقعی بہت بری لگتی ہوں انہیں..."

"کیا میری ذات اتنی ہی ارزاں ہے کہ صرف

میری خوبصورتی کو ہی سراہا جائے وہ بھی اتنے...اتنے برے الفاظ کے ساتھ"

"پہلی بار مجھے چھو رہے تھے...کچھ تو نرمی ہو سکتی تھی...کچھ تو میرا...میرا احساس ہو سکتا تھا..."

KZwritesnovel

"پہلی بار میں ہی کیسے وہ ایکسپیکٹ کر رہے ہیں کہ مجھ میں جھجھک نہ ہو..میں کیسے...میں نہیں کر سکتی...اتنا ذلیل کر رہے ہیں وہ مجھے...." شازمہ آئینے میں کبھی خود

کو دیکھ رہی تھی اور کبھی اپنے ہاتھ میں موجود نائٹی اور اپنے آدھ برہنہ جسم پر پڑے کئی نے درد سے نشانوں کو...دماغ ایک دم متنفر ہوا تھا...پھر کچھ سوچتے ہوئے سامنے بڑے ٹاول کو اپنے گرد لپیٹتے وہ باہر آ گئی تھی

KZwritesnovel

"یہ کیا...؟ what the hell is this؟...گھنٹے سے تم اندر یہ کر رہی تھی... "

شازم اس کو تولیے میں لپٹا دیکھ کر اس کے سر پر آن پہنچا تھا

" میں یہ نہیں پہن سکتی مجھے ابھی اپنے گھر

واپس جانا ہے" شازمہ سرد لہجے کے ساتھ بولی تھی

"تم مجھے نہ کر رہی ہو۔۔سمجھ رہی ہو اس بات کا مطلب کیا ہے اپنے شوہر کو نہ کر رہی ہو تم۔۔۔شازم کو نہ کر رہی ہوں۔۔۔ تمھیں پتہ بھی ہے کہ میں تمہارے ساتھ زبردستی بھی کر سکتا ہوں۔۔۔چیڑ کر رکھ سکتا ہوں تمھیں ابھی اور اسی وقت۔۔اور چاہوں تو بعد میں تمھیں کبھی منہ بھی نہ لگاؤں پہلے سے استعمال شدہ کہہ کر۔۔۔میرے رحم و کرم پر ہوتے ہوئے مجھ سے اکھڑ رہی ہو۔۔۔؟" شازم اس

kzwritesnovel

کی طرف حقارت سے دیکھتے ہوئے بولا اور قدم بڑھا کر اسکا ٹاول بائیں ہاتھ سے ایک جھٹکے سے کھینچ کر اسکے جسم سے الگ کر دیا تھا

"آپ ابھی بھی زبردستی کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ میری بےعزتی بھی کر رہے ہیں...مجھے اس وقت صرف اپنے گھر جانا ہے....آپ مجھے ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے اب....میں بھائی کو کال کر دوں گی ورنہ...مجھے اپنے کپڑے پکڑنے دیں..پیچھے ہٹیں..." شازمہ نے خود کو اپنے بازؤں

kzwritesnovel

سے ڈھانپا تھا،آنکھوں سے آنسو بہتے جا رہے تھے،آواز میں شدید کپکپاہٹ تھی،اپنا جسم یوں اس پر واضح ہونا مزید تکلیف دہے رہا تھا

"گھمنڈ کس بات کا ہے تمہیں...کس بات کا گھمنڈ۔ڈ۔ڈ ہے تمھیں..." شازم نے اسکی برہنہ م بازوؤں کو سختی سے جھنجھوڑا تھا ,شازم

kzwritesnovel

"دو لفظ تعریف میں بول دئیے ہیں تو سمجھ

رہی ہو کہ مر مٹا ہوں تم پر۔۔۔شاید یہ بات بھول رہی ہو کہ تم میری بیوی ہو معشوقہ نہیں۔۔۔میں اگر چاہوں گا نا تو ایک منٹ لگاؤں گا تمھیں ذلیل و رسوا کرنے میں۔۔پھر تمہارا بھائی کیا، باپ کیا، تمہارا وہ قرب المرگ دادا بھی تمہیں مجھ سے نہیں بچا سکے گا۔۔۔کسی بھول میں نہ رہنا اور آئندہ مجھے ایسی گھٹیا دھمکیاں دی تو تمہارا منہ توڑ کے تمہارے ہاتھ میں بھی پکڑا دوں گا سمجھی۔۔۔اگر ابھی رخصتی سے انکار کر دوں نا تو ساری زندگی ایسے میرے نام پہ ہی اپنے گھر میں بیٹھی پڑی سڑتی رہو گی۔۔۔ اپنے بھائی کے دروازے پر ہی جس کی مجھے دھمکی دے رہی ہو۔۔مذاق بنا

kzwritesnovel

کر رکھ دوں گا تمھیں میں..." شازم اس کے چہرے کو بری طرح سے جھنجھوڑتے ہوئے چلایا تو شازمہ سینے پر بازو رکھے بری طرح سے لرزنے لگی تھی،اسکی باتوں نے دل مزید بوجھل کر دیا تھا

Kzwritesnovel

"اب تک تم نے تین دفعہ مجھے دھتکارا ہے...تم دیکھنا کہ میں تمہارا حشر کیا کروں گا...دفعہ ہو پہنو جا کر کپڑے اور باہر مرو....میں مزید تمہاری یہ شکل نہیں برداشت کر سکتا....آج ہی ماما سے کہہ دوں گا کہ رخصتی کی بات واپس لے لیں اور پھر ایسا

لٹکاؤں گا نہ کہ ساری زندگی یاد رکھو
گی۔۔ساری اکڑ نکال کر ہتھیلی پر نہ رکھ دی نہ
تو میرا شازم نہیں۔۔۔بھائی کو کال کرے
گی۔۔۔مائے فٹ۔۔" شازم نے اس کی بیڈ سے لٹکتی
فرش پر جھولتی قمیض اٹھا کر اس کے چہرے
پر حقارت سے ماری تھی

kzwritesnovel

"ش۔۔شازم۔۔۔" شازمہ کا دل اسکی باتوں سے
گھبرا گیا تھا

"دو منٹ میں باہر نہ آئی تو میں یہیں چھوڑ
کر چلا جاؤں گا۔۔۔ خود ہی جاتی رہنا واپس

پھر۔۔۔ٹائم ضائع نہ کرو میرا۔۔بیوی کے ہوتے ہوئے ضرورت پوری نہ ہو تو کیا فائدہ ایسی بیوی کا۔۔۔؟ پہنچو باہر۔۔۔"شازم نے اس کی طرف دیکھے بغیر ہی سائیڈ ٹیبل سے اپنے گاڑی کی چاپیاں اٹھائی اور کمرے سے باہر نکل گیا تھا

KZwritesnovel

"ہاں جی میڈم۔۔۔۔کیا نام ہے بندے کا جو آپکو ہریس کر رہا ہے۔۔۔؟؟" پولیس والے نے گہری نظر مشل پر ڈالی تھی جب کہ پیچھے کھڑے

کانسٹیبل کے چہرے پر کمینگی بھری مسکراہٹ تھی

"شہریار۔۔شہریار نام ہے سر اسکا۔۔" مشل فورا بولی تھی

KZwritesnovel

"پورا نام بتائیں بی بی۔۔۔شہریار نام کے تو ہزار لوگ ہوں گے شہر میں۔۔کیوں سر جی۔۔۔کیا ایک ایک کو جا کر پوچھیں گے کہ بھائی تم نے کیا ہریس۔۔؟ کہ تم نے کیا۔۔۔؟ " کانسٹیبل نے اپنے افسر کو دیکھ کر فضول سا ہنستے ہوئے کہا تھا

"شہریار عالم شاہ نام ہے پورا--- and thats not funny btw---" مشل سیریس سے لہجے میں آدھی بات افسر کو دیکھ کر اور باقی آدھی بات اس کے پیچھے کھڑے کانسٹیبل کو دیکھ کر بولی تو تھانے دار نے کانسٹیبل کی بجائے مشل کو ہی تعجب سے گھورا تھا

kzwritesnovel

" کب سے ہریس کر رہا ہے اور کس قسم کا ہریس کر رہا ہے بی بی ذرا تفصیل سے بتائیں نہ---" مزید سوال ہوا تھا

"سر ایک بار روڈ ایکسیڈنٹ میں آمنا سامنا ہوا تھا اس کے بعد سے وہ مسلسل ہر جگہ فالو کرتا ہے---جہاں جاتی ہوں وہاں آجاتا ہے---پریشان کرتا ہے---" مشل بولی تو تھانے دار اور پیچھے کھڑے کانسٹیبل دونوں نے ہی مشل کو اوپر سے لے کر نیچے تک ایسے گھورا کے مشل بھی انکی نظروں سے کنفیوز سی ہو گئی تھی جیسے کچھ انہونا بول دیا ہو

"ہممم--- بس فالو ہی کرتا ہے کہ کچھ اور بھی کرتا ہے-- میرا مطلب کہ کوئی سٹرانگ بات

kzwritesnovel

بتائیں نا کہ جس سے ہمیں پتہ بھی لگے کہ واقعی ہراسمنٹ کا ہی چکر ہے یہ نہ نہ ہو کہ وہ اپنے ہی کسی کام جا رہا ہو۔۔۔ویسے بھی بیبیوں کو شوق ہے راہ چلتے شریف آدمیوں پر الزام لگانے گا۔۔۔بس اسی کیے بی بی ذرا کھل کر بتائیں ہمیں۔۔" تھانے دار دونوں کہنیاں ٹیبل پر رکھتے مشل کو بغور دیکھتے بولا تھا

KZwritesnovel

"سر وہ ایک دو دفعہ میرے گھر بھی آچکا ہے۔۔۔جس آفس میں میں کام کرتی ہوں وہاں پر پھر آج آگیا تھا۔۔۔ سر پلیز آپ کمپلین درج کریں میری اور اسے وارن کریں۔۔ ۔۔۔جلد از جلد اس

بندے کی عقل ٹھکانے لگائیں..."

" ہمم...کوئی فون نمبر شون نمبر ہے آپ کے پاس اس کا بی بی..."

"جی بلکل ہے سر نوٹ کریں..." مشل نے کوٹ کی پاکٹ سے فون نکال کر کانسٹیبل کو نوٹ کروایا تھا

"ویسے بی بی آپ کے پاس اس کا فون نمبر کیسے آیا..."

kzwritesnovel

تھانے دار نے سوال کیا تھا

"جی وہ.. میں نے..."

"میڈم لگتا ہے کچھ چھپا رہی ہیں آپ...صاحب کو سب تفصیل سے بتائیں..." کانسٹیبل نے تفتیشی نظروں سے اسی کو دیکھنا شروع کر دیا تھا

kzwritesnovel

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں، ایکسیڈنٹ کی وجہ سے اس کو مجھے اپنا نمبر دینا پڑا تھا

کیونکہ میں نے اس کے پیسے دینے
تھے۔۔۔تھوڑا۔۔۔تھوڑا نقصان ہو گیا تھا مجھ سے
اس کی گاڑی کا۔۔" مشل تھوڑا جھجھکتے ہوئے
کرتے ہوئے بولی

"تو۔و۔و پھر دے دیے پیسے۔۔۔کتنے تھے
پیسے۔۔" اگلا سوال ہوا

"جی نہیں"مشل اتنا ہی بول سکی تھی

KZwritesnovel

"یہ تو بتائیں کہ اس کی گاڑی کا کتنا نقصان ہوا تھا..." ایک اور سوال آیا تھا

"کوئی چالیں پچاس ہزار کا...."

"ہہ تو کافی زیادہ رقم ہے بی بی... ابھی تک آپ نے ان کا ازالہ کیوں نہیں کیا...پیچھے تو ائے گا نہ پھر...بلکہ یہ تو جان بوجھ کر پیچھے لگانے والی بات ہے..." تھانےدار سوال پر سوال کرتا چلا جا رہا تھا،لہجہ بھی بدتمیزی پر اتر رہا تھا

kzwritesnovel

"دیکھیں میں نے ان سے کہا تھا کہ میں ان کو پیسے دے دیتی ہوں تو انہوں نے لینے سے انکار کر دیا تھا اور ویسے بھی ایکسیڈنٹ میں میری گاڑی کو بھی نقصان ہوا تھا۔۔۔ اور اس وقتمیں صرف ان کی طرف سے ہونے والی مسلسل ہراسمنٹ کر بات کر رہی ہوں۔۔۔آپ پلیز ارجنٹ ایپلیکیشن درج کریں اور ان کو وان کریں کہ وہ ہر جگہ میرے پیچھے مت آیا کریں بلکہ میرے راستے میں آیا ہی نہ کریں۔۔" مشل کا لہجہ بھی سخت ہوا تھا

kzwritesnovel

"بی بی ایسے تو نہیں ہوتی نا ایپلیکیشن درج۔۔۔سارا کچھ پوچھیں گے تو ہی بات کی تہہ تک پہنچیں گے نا۔۔۔آپ کی گاڑی تو میں نے ابھی دیکھی تھی باہر وہ تو بالکل ٹھیک ہے۔۔۔کب ہوا تھا ایکسیڈنٹ اور کہاں سے گاڑی صحیح کروائی آپ نے اپنی۔۔۔ایکسیڈنٹ کی جگہ بھی بتائیں۔۔۔"

تھانے دار مزید بولا تھا

kzwritesnovel

"جی وہ۔۔۔میرے گھر کے پاس۔۔۔میڈیکل سٹور ہے۔۔۔وہاں ہوا تھا چھوٹا سا ہی ایکسیڈنٹ۔۔تھا۔۔۔اور۔۔۔ انہوں نے ٹھیک کروا دی تھی میری گاڑی۔۔۔۔اپنی مرضی سے کروائی تھی میں نے نہیں کہا تھا۔۔۔۔" مشل کو بے اختیار یاد آیا تھا

KZwritesnovel

"بی بی۔۔۔۔ہراسمنٹ کا ہی کیس ہے نا۔۔۔۔؟ مجھے تو یہ کوئی اور ہی سین لگ رہا ہے۔۔۔کوئی لڑائی شرائی ہوئی ہے اپنے بوائے فرینڈ سے تو تھانے ہی آگئیں ہیں آپ بی بی۔۔۔۔کوئی آپس میں بھی

معاملہ حل کر لیتے ہیں... بہرحال ہم نے آپ کی کمپلینٹ نوٹ کر لی ہے...کرتے ہیں کچھ...آپ یہ نمبر رکھ لیں اگر وہ دوبارہ تنگ...میرا مطلب ہراس کرے تو اس نمبر پر کال کر دیجیے گا...یہ پرچے پر ذرا ستھری لکھائی میں لکھ بھی دیں جو جو مسائل ہیں..." تھانے دار نے پیچھے کھڑے کانسٹیبل کو دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا تھا... مشل انکے لہجوں پر تپ کر رہ گئی...ان سے نمبر والی پرچی پکڑتے ہوئے مشل نے تیز تیز دوسرے کاغذ پر کافی کچھ لکھ دیا تھا...اور اسی عجلت میں،انکی نظروں اور معنی خیز ہنسی سے آکورڈ ہوتے اپنا بیگ اٹھایا اور وہاں سے تیز قدموں سے باہر نکل آئی تھی

Kzwritesnovel

شہریار اس کو اس کے گھر سے کچھ فاصلے پر چھوڑ کر واپس چلا گیا تو مشل نے گاڑی ریورس کی اور اپنے علاقے کے تھانے میں چلی گئی تھی...وہ بس جلد از جلد اس جھنجھٹ سے چھٹکارا جاتی تھی...اسکی باتوں سے دھونس سے وہ بہت الجھنے لگی تھی... اس کو اپنے باپ کی مدد کرنے کے لیے اس ہی جاب کی ضرورت تھی کیونکہ یہ باقی جگھوں کے برعکس بہت اچھا پیکج دے رہے تھے...وہ یہ جا چھوڑ کر شہریار کے آفس بلکل نہیں جانا چاہتی تھی...اتنے دن لگا کر تو وہ یہاں

kzwritesnovel

ایڈجیسٹ ہوئی تھی۔۔۔اور اب تک آفتاب نے بھی ڈائریکٹ اس سے کوئی ایسی ویسی باتیں نہی کی تھی اس لیے وہ آفتاب کے مقابلے میں شہریار کو ہی غلط کنسڈر کر رہی تھی

"سر آفتاب کام کا برڈن ضرور ڈالتے ہیں لیکن پیکج بھی تو اچھا ہے۔۔۔یہ شہریار تو میرے سر پر سوار رہے گا اگر اسکے آفس چلی گئی تو۔۔اور احسان الگ۔۔۔جیسے یہ آفیسر بکواس کر رہا تھا کہ کوئی اور چکر لگ رہا ہے۔۔۔ہونہہ۔۔۔سر آفتاب دیکھتے ویسے کچھ عجیب سا ہیں۔۔۔پہلی سیلری ملے گی تو کپڑوں کا بھی کچھ کروں گی

kzwritesnovel

نہ۔۔۔میں خود بھی سوچ ہی رہی تھی یہ خوامخواہ نمبر بنانے آجاتا ہے۔۔۔۔عجیب لوگ ہیں یار۔۔۔کیا کروں میں۔۔۔" ماتھے پر بل ڈالے مشل کا دماغ انتہائی تیزی سے چلتے اسے مزید الجھائے جا رہا تھا

KZwritesnovel

"جب تک آنلائین کوئی جاب نہیں مل جاتی تب تک یہیں کر لیتی ہوں۔۔۔اس شہریار کو ایسے ہی عقل آنی تھی۔۔۔گھر پولیس جائے گی تو لگ پتہ جائے گا۔۔۔ہیرو بنا پھرتا ہے۔۔۔پولیس والے کتنا آکورڈ کر رہے تھے۔۔۔میں شہریار سے ملنے

ریسٹورنٹ بھی کیوں گئی یار۔۔خود پھنسایا میں نے اپنے آپ کو۔۔۔اب اس بات کو پکڑ نہ لے کوئی بس کوئی پولیس والا۔۔۔الٹا مجھ پر بلیم نہ آجائے۔۔۔یا تو جاتی ہی نہ پولیس سٹیشن۔۔۔شہریار بات تو تمیز سے کر رہا تھا بعد میں۔۔۔ہوسکتا واقعی نہ کرتا تنگ۔۔۔" تھانے میں کمپلینٹ کروا کر بھی مشل کے دل کو تسلی نہیں ہوئی تھی۔ ۔۔۔بہت زیادہ بہادر ہونے کے باوجود بھی ایک انجانے سے خوف نے اس کو مسلسل اپنے گھیرے میں لیا ہوا تھا۔۔۔دل و دماغ میں عجیب سی جنگ چھڑی ہوئی تھی

----

kzwritesnovel

"یار۔۔ یہ واقع مشل صفدر شاہ۔۔وہی والی مشل ہو گی نا۔۔۔"

"مارتی بہت زور سے ہے یارررر۔۔"

KZwritesnovel

"اتنا کو انسیڈنس کیسے ہو سکتا ہے کہ مجھے جو لڑکی پسند ہے وہ وہی ہو جس سے میرا رشتہ طے کر رہے ہیں دادا جان"

"کیا میں واقع اتنا لکی ہوں کہ مجھے میری محبت اتنی آسانی سے مل رہی ہے"

"مگر چاچو... گھر میں تو کوئی بھی ان سے رشتہ رکھنے کو تیار نہیں ہے.. میں خود بھی تو ان سے نفرت..."

KZwritesnovel

"مگر دادا جان کا حکم بھی تو ماننا پڑے گا نا..."

"اس گھٹیا آفتاب کو تو میں نہیں چھوڑوں

گا...حشر بگاڑ دینا ہے اسکا..." شہریار واپسی کا سفر کرتے ہوئے اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیر کر سوچتا چلا جا رہا تھا

"مشل اب صرف میری محبت ہی نہیں میری عزت اور غیرت کا بھی معاملہ ہے....میں مزید اس کو ایسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا.. اتنی سی عمر میں جاب کرنے نکلی ہوئی ہے...اسکا کالج کیسے مینج ہو گا...پڑھائی ڈسٹرب ہو گئی یار اسکی....پتہ نہیں کتنے دنوں سے کامج سے آف کر رہی ہے...انکے حالات تو واقعی صحیح نہیں ہیں...گھر بھی رینٹ کا ہے..."

KZwritesnovel

شہریار کی سوچیں مسلسل منتشر ہو رہی
تھی

"کچھ ایسا مینج کروں گا کہ صبح پہلے کالج
چلی جائے اور وہاں سے دوپہر کو گاڑی اسے پک
کر لے...ڈائریکٹ ہیلپ کا کہا تو غصہ ہو جائے
گی...ابھی ایک اور کِک افورڈ نہیں کر
سکتا...کام تمام ہی نہ کر دے کہیں میرا..."

Kzwritesnovel

"اگر اس کو اپنے آفس میں جاب کے لیے بلاؤں گا بھی تو... بابا جان اور شازم کی نظروں میں آ جائے گی...."

"چلو کوئی نہیں پہچان بھی لیں تو...اب اپنانا ہے تو سب کو فیس تو کرنا پڑے گا..." شہریار خود میں ہی مسکرایا تھا

Kzwritesnovel

شازم نے اس کو گھر سے کچھ فاصلے پر ڈراپ کر دیا تھا۔۔راستے میں دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔شازم کی ریش ڈرائیونگ نے اسکو ہلکان کر دیا تھا۔۔۔وہ ڈولتے قدموں کے ساتھ اپنے گھر تک پیدل چلتی ہوئی آئی تھی اور دبے قدموں سے چلتی ہوئی لونگ روم کراسکر کے اپنے فلور کی سیڑھیاں چڑھ گئی تھی۔۔ اس کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔قدم من من بھاری ہو رہا تھا

"کیا ملتا ہے تم لڑکیوں کو یہ پریٹینڈ کر کے کہ

Kzwritesnovel

بہت شریف ہو تم لوگ۔۔؟"

"عام طور پر مجھے لڑکیوں کے پروپورشنز کچھ خاص پسند

نہیں آتے--- but look at youuuu

dammnn"

KZwritesnovel

"دو لفظ تعریف میں بول دئیے ہیں تو سمجھ رہی ہو کہ مر مٹا ہوں تم پر۔۔۔شاید یہ بات بھول رہی ہو کہ تم میری بیوی ہو معشوقہ نہیں۔۔۔میں اگر چاہوں گا نا تو ایک منٹ لگاؤں گا تمھیں ذلیل و رسوا کرنے میں۔۔" اتنی ذلت

و تکریم اس کے ہاتھوں جس

کی وہ عزت بننے جا رہی تھی۔۔۔یہ سوچ کر شازمہ کمرے کا دروازہ بند کر کے اوندھے منہ بیڈ کر گر کر شدت سے رونے لگی تھی

Kzwritesnovel

"اگر ابھی رخصتی سے انکار کر دوں نا تو ساری زندگی ایسے میرے نام پہ ہی اپنے گھر میں بیٹھی پڑی سڑتی رہو گی۔۔۔ اپنے بھائی کے دروازے پر ہی جس کی مجھے دھمکی دے رہی ہو۔۔۔مذاق بنا کر رکھ دوں گا تمھیں میں۔۔۔"

اسکے سخت الفاظ یاد کرتے شازمہ ہچکیاں

بھرنے لگی تھی

" اگر انہوں نے واقعی رخصتی سے انکار کر دیا تو..تو...ماما بابا کو کیا جواب دوں گی.ی.ی ...کیسے بتاؤں گی انکو کہ کیوں انکار کیا ہے شازم نے...دادا جان تو میری جان نکال دیں گے اگر انہیں پتہ لگا کہ میں ملنے گئی تھی شازم سے.ے..." شازمہ کی ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے تھے...بوجھل ہوتے سر میں تیز ٹیسیں اٹھنے لگی تھیں

KZwritesnovel

"جو بھی ہے وہ میرے شوہر ہیں مجھے ان سے تمیز سے ہی بات کرنی چاہیے تھی۔۔۔ان کو شہریار بھائی کی دھمکی نہیں دینی چاہیے تھی۔۔" شازمہ گھبراہٹ کے مارے اپنے دماغ کو شازم کے حق میں کرنے کے تانے بانے بننے لگی تھی جبکہ دل اسکی بے رحم گفتگو سے چھلنی ہوا پڑا تھا

"مگر وہ ہمیشہ میرے لیے اتنے برے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔۔۔میرا بھی دل ہے۔۔۔"

KZwritesnovel

"ہو سکتا ہے آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائیں...انکا بچپن بھی تو کتنا برا گزرا ہے...مجھے ہی انکی مان لینی چاہئیے تھی...انکا حق تو ہے مجھ پر..."

"مجھے ان سے سوری کہنا چاہیے..." شازمہ ابھی انہی سوچوں میں گم تھی کہ سمینہ بیگم اس کے کمرے میں ناک کرتے ہوئے داخل ہو گئی تھیں

KZwritesnovel

"کیا ہوا شازمہ...تم گھر آتے ہی اوپر آگئی... شاپنگ نہیں کی کیا...؟ رابعہ بھی ساتھ نہیں

آئی آج۔۔۔گاڑی میں نہیں آئی اسکی۔۔۔؟"

"ماما میری طبیعت کچھ اپسیٹ ہو گئی تھی۔۔ بس اسی لیے واپس آگئی جلدی۔۔۔ سامان رابعہ کی طرف ہی پڑا ہے۔۔۔میں۔۔۔میں ذرا پیچھے اتر گئی تھی گاڑی سے میرا دل خراب ہو رہا تھا۔۔۔و ۔۔۔وومٹنگ سی ہو رہی ہے۔۔۔" شازمہ ماں کے سامنے اٹکتے ہوئے نظریں چراتے بولی تھی

kzwritesnovel

رخصتی پاس آ رہی ہے نا اس لیے تمہاری طبیعت اپ سیٹ رہنے لگی ہے۔۔۔ ایسے ہی ہوتا

ہے بیٹے۔۔۔بس خوش رہا کرو دیکھو اپنی آنکھوں کا ، سکن کا کیا حال کیا ہوا ہے تم نے۔۔۔کچھ اپنا دھیان رکھو۔۔۔سیلون سے کوئی ٹریٹمنٹس لو۔۔۔اتنی پیاری میری بچی ہے۔۔۔بس اپنے اپ میں گم رہتی ہو نا۔۔۔اسی لیے اپنا زیادہ خیال بھی نہیں رکھتی۔۔۔لیکن اب تمہاری شادی قریب ہے۔۔۔تھوڑا کئیر کرو اپنی۔۔۔" سمینہ بیگم نے اس کے پاس بیٹھ کر اس کا سر اپنی گود میں رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تھا

"ماما شوہر کا آپ پر کتنا حق ہوتا ہے۔۔۔" شازمہ نے ماں سے پوچھا

kzwritesnovel

"اتنا کہ اگر اللہ اپنے علاوہ کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو اپنے شوہر کو سجدہ کرنے کا حکم ہوتا۔۔اپنی ماں کو ہی دیکھ لو۔۔۔۔آج تک کبھی تمھارے باپ سے اونچی آواز میں بات نہیں کی۔۔۔کبھی آواز اونچی ہو بھی جائے تو کیسے ٹوک دیتے ہیں۔۔۔مقام ہی ایسا ہوتا ہے نہ شوہر کا۔۔۔آپکا سربراہ ہوتا ہے،گھر چلاتا ہے۔۔۔تو اسکا حق بنتا ہے کہ عورت جی جان سے اسکی خدمت کرے۔۔۔"سمینہ بیگم پیار سے اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے بولیں تو شازمہ کا دل عجیب سا ہوا تھا

kzwritesnovel

"اور اگر شوہر اونچی آواز میں بات کرے تو...؟

وہ غصہ کرے تو...؟ "

"تو آپ خاموش ہو جاؤ...اور کیا...آدمی غصے

کے تیز ہوتے ہی ہیں...بس تھوڑی برداشت سے

کام لینا چائیے..."

kzwritesnovel

"اور اگر شوہر بے جا ذلیل کرے تو...؟"

"کہتے ہیں اپنے ماریں بھی تو چھاؤں میں رکھ کر مارتے ہیں۔۔۔ذلیل وغیرہ کچھ نہیں ہوتا۔۔۔عورت کے تحمل سے پروان چڑھتا ہے یہ رشتہ عورت اب برابری پر،بدزبانی پر اتر آئے تو پھر رشتے ختم ہی ہوتے ہیں نہ۔۔۔۔اور تم کیوں اتنا سوچ رہی ہو، شازم بہت اچھا لڑکا ہے تمہیں رانی بنا کر رکھے گا۔۔۔وہ تو بولتا بھی اتنا مدھم سا ہے۔۔۔اکثر تو دوبارہ پوچھنا پڑتا ہے کہ کیا بولا ہے وہ۔۔۔اتنا دھیمے مزاج کا ہے وہ ۔۔۔ تمہیں پتہ ہے سامعہ بتاتی ہے کہ کئی سوسائٹی کے لوگ اسے اپنی بیٹیوں کے لیے مانگ چکے ہیں اور جب ان کو پتہ لگتا ہے کہ وہ نکاح یافتہ ہے تو

حیران ہی رہ جاتے ہیں۔۔۔ہے بھی تو اتنا خوبصورت ماشاءاللہ۔۔۔نظر ٹکتی ہے چہرے پر اسکے۔۔۔ذہین بھی اتنا زیادہ ہے۔۔ دیکھو کتنی جلدی بزنس کو بھی سمجھنے لگا ہے۔۔۔شہریار بھی اسکی اتنی صفت کرتا ہے۔۔۔تم بہت قسمت والی ہو کے شازم جیسا انسان تمہاری قسمت میں آیا ہے۔۔" سمینہ بیگم روانی کیں بولتی چلی جا رہی تھیں اور شازمہ کی نظروں میں تمام منظر ایک ایک کر کے گزرے تھے جب جب شازم نے اس کی اپنے لفظوں سے اپنے ایکٹس سے تذلیل کی تھی،

kzwritesnovel

"وہ تو مجھ پر مجھ سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے۔۔۔کہیں میں نے اس کی بات نا مان کر گناہ تو نہیں کیا۔۔مگر بات صرف یہ تو نہیں ہے کہ وہ مجھ سے رخصتی سے پہلے ہی قربت مانگتا ہے۔۔بات صرف یہ نہیں ہے۔۔۔ وہ میری ذات کی۔۔۔میری سوچ کی توہین کرتا ہے۔۔۔وہ کبھی تنہائی میں مدھم لہجے سے مجھ سے بات نہیں کرتا۔۔لیکن ماما کہہ رہی ہیں کہ عورت کو تحمل کا مظاہرہ کرنا چائیے۔۔۔ورنہ رشتے۔۔۔ختم ہو جاتے ہیں۔۔۔میں تو پیار کرتی ہوں نہ شازم سے۔۔۔وہ بھی بدل جائے گا۔۔۔مجھے اسے منا لینا چاہئیے۔۔۔اتنا ناراض کر دیا اسے۔۔۔چاہتا تو کچھ

kzwritesnovel

بھی کر سکتا تھا۔۔۔لیکن جانے دیا اس نے۔۔۔کیوں میں نے اتنا غصہ دلا دیا اسے۔۔۔"

شازمہ کا دماغ باتوں کو تیزی سے پراسیس کرتے مسلسل چل رہا تھا۔۔۔ سمینہ بیگم ابھی بھی اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے اسکی چھوٹے چھوٹے سوالوں کے جواں دیتے جا رہی تھیں۔۔۔جسم میں ہلکا ہلکا سا درد محسوس مرتے شازمہ کی تھوڑی دیر میں ہی ماں کی گود میں آنکھ لگ گئی تھی

----

kzwritesnovel

"اسلام علیکم۔۔۔شاہ صاحب بات کر رہے ہیں۔۔۔؟" شہریار نے کال پک کی تو دوسری طرف سے آواز آئی تھی

"جی بات کر رہا ہوں ،کون۔۔۔؟" شہریار ابھی ہی فریش ہو کر باتھ روم سے باہر آیا تھا

KZwritesnovel

"شاہ صاحب یہاں صدر تھانے سے بات کر رہا ہوں انسپکٹر جلال۔۔۔آپ سے پہلے بھی ملاقات ہو چکی ہے ایک بار۔۔آپ کو یاد ہوگا۔۔"

"اممم..." شہریار اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچنے لگا تھا

"شاہ صاحب.. وہ جب میں معطل ہوا تھا تو پھر بڑے شاہ صاحب سے کہہ کر معطلی بحال کروائی تھی....آپ کے گھر آیا تھا میں درخواست لے کر...بڑے شاہ صاحب کے دوست کا بیٹا تھا نہ اس وقت ہمارا افسر...آپ سے بھی ملاقات ہوئی تھی تب...یاد ہو گا میری چھوٹی بچی بھی ساتھ تھی..."

kzwritesnovel

"اوہ ہ ہ..جی کچھ کچھ یادآ رہا ہے...خیریت دوبارہ معطل ہو گئے گیا..." سے یاد کیا..؟ شہریار ہنستے ہوئے بولا تھا

" نہیں نہیں شاہ صاحب، آج معاملہ ذرا اور ہی ہے....اصل میں وہ....ایک لڑکی مشل نام کی....ابھی تھانے آئی تھی....چھوٹے سے کپڑے پہنے تھے...عمر کوئی 16 17سے زیادہ نہیں ہو گی...کہتی ہے کہ آپ سے اسے عزت کا خطرہ ہے...دکھا کاغذ ایپلیکشن والا...جی شاہ صاحب...لکھ کر گئی ہے کہ آپ اسکے گھر جا کر اسکے ساتھ زبردستی کرتے ہیں...باہر کالج میں

kzwritesnovel

بھی ایسا ہی کچھ معاملہ لکھا ہے اور آج...آج بھی اسے جاب والی جگہ پر ہریس کیا ہے جی...اسکا کہنا ہے کہ آپ اسے ہر جگہ فالو کرتے ہیں...اسے انتہائی ذہنی اذیت کا سامنہ ہے آپکی وجہ سے...جی سر...آپ کو وٹس ایپ پر فارورڈ کر دوں یہ پرچہ..؟ تسلی سے دیکھ لیں اور پھر بتا دیں کیا کرنا ہے...جیسے آپ نے کہنا ہے وہی ہونا ہے...." شہریار جوں جوں سنتا جا رہا تھا توں توں اسکے ماتھے پر بل بڑھ رہے تھے....غصے کی شدت سے اسکی گردن کی مخصوص رگ پھول گئی تھی...جن آنکھوں میں ابھی بے انتہا سکون ٹھہرا ہی تھا چند لمحوں میں وہی آنکھیں آگ برسانے لگی

kzwritesnovel

تھیں۔۔۔مشل کے لیے دل میں پیدا کوا سافٹ کارنر یک دم ختم ہو گیا تھا

"مشل صفدر۔۔میں تمہاری عزت کا دشمن نہیں بلکہ تم میری عزت بگاڑنے پر تلی ہوئی ہو۔۔کتنے پیار سے سمجھا کر آیا تھا۔۔۔تمھاری مان کر آیا تھا۔۔لیکن تم۔۔۔تم اس قابل ہو ہی نہیں کہ تم شہریار کی نرمی دیکھو۔۔تمھیں اب اپنے طریقے سے ہی سیدھا کروں گا۔۔۔آئی ول سی یو۔۔"

----

kzwritesnovel

Yeah,oh...

So seductive...

I'll take you to the candy shop...

I'll let you lick the lollipop...

Go 'head, girl, don't you stop...

Keep going till you hit the spot, woah

I'll take you to the candy shop (Yeah)

kzwritesnovel

Keep going till you hit the spot, woah

Get on top, then get to bounce

around like a low rider...

After you work up a sweat,

you could play with the stick...

I'm trying to explain, baby,

the best way I can...

I'll melt in your mouth, girl,

not in your hand, ha-ha

K7writesnovel

I'll take you to the candy shop

I'll let you lick the lollipop

Go 'head, girl, don't you stop

Keep going till you hit the spot, woah

...50cent...

Kzwritesnovel

یہ ایک نائٹ کلب کا منظر تھا۔۔۔لڑکیاں نہایت شارٹ ڈریسز پہن کر میوزک کی بیٹ پر ڈانس کر رہی تھیں۔۔۔جب کہ وہاں موجود مرد اپنی نظروں کے ساتھ ساتھ ہاتھوں کو بھی سیک رہے تھے۔۔۔ایلیٹ کلاس کے اس کلب میں ہلکا ہلکا دھواں ہو رہا تھا۔۔روشنی بہت مدھم تھی۔۔۔ایک

خوبصورت سی بار پر شراب اور اسکے جیسے دوسرے مشروبات کو سرو کیا جا رہا تھا۔۔۔بیک گراؤنڈ میں مسلسل گانے چل رہے تھے

Give it to me, baby, nice and slow

Climb on top, ride like you in a rodeo

Soon as I come through the door,

she get to pulling on my zipper...

It's like it's a race,

who could get undressed quicker...

Isn't it ironic, how erotic it is to

watch her in thongs?

Kzwritesnovel

Had me thinking about that

ass after I'm gone...

I touched the right spot...

Lights on or lights off...

She like it from behind...

So seductive...

You should see the way she whine

Her hips in slow-mo on the floor

when we grind...

kzwritesnovel

ایک لمبی سمارٹ خوبصورت جسم کی مالک

لڑکی بلیک آف شولڈرز ٹاپ اور سکرٹ پہنے جو اس کی اپر تھائز تک بمشکل آ رہی تھی۔۔۔ادا سے ٹیبل پر اپنی کہنی رکھے اپنی نازک کمر کو ہلکا سا خم دیے کسی بزنس اونر کے ساتھ کھڑے مسکرا کر باتیں کر رہی تھی کہ اسکی نظر دور بیٹھے ہاتھ میں شراب کا گلاس لیے شازم پر پڑی ۔۔۔۔ بغیر کسی تاخیر کے اس نے اپنا گلاس اٹھایا اور معذرت کرتے لمبی ہیلز میں خوبصورت چال چلتے ہوئے شازم کی پھیلی ٹانگوں پر ایسے بیٹھی اس کی برہنہ سڈول شفاف تھائز نہ صرف شازم کی نظروں کا مرکز بن گئی تھیں بلکہ وہ اپنی سوچوں سے باہر آتے اسے اپنے اتنے قریب دیکھ کر اسکی

kzwritesnovel

تھائیز پر اپنا ہاتھ بے باکی سے پھیرنے لگا تھا

"آج بہت دن بعد آنا ہوا آپ کا۔۔۔ میری نظریں تو آپ کی ہر وقت آپکی متلاشی رہتی ہے شاہ جی۔۔۔کیوں اتنی اتنی دیر بعد آتے ہیں۔۔۔پہلے تو آپ اپنی جگہ پر بلا کر ہی تھوڑی تسلی کر دیا کرتے تھے لیکن اب تو یہاں بھی کم کم ہی آتے ہیں۔۔۔" صندل نے اسکا ہاتھ تھام کر اپنی کمر کے خم میں حائل کیا تو شازم نے شراب کا گھونٹ بھرتے ایک جھٹکے سے اس کو خود میں بھینچ لیا

KZwritesnovel

"تو آج ایسے خود میں مجھ کو شامل کرو کہ تمہاری نظروں گی....جسم کی پیاس ختم ہو جائے..ویسے بھی میں تمہارے بے باک انداز کو بہت مس کرتا ہوں...جیسے تم اپنے اندر مجھے سموتی ہو ویسا مزہ کہیں نہیں ہے..." شازم کے ہاتھ اسکی کمر سے نیچے ہوتے ہوئے اسکے خوبصورت تراشے

ہوے جسم کو بے باکی سے مس کرنے لگے تھے،نشہ ان دونوں میں ہی سرائیت کر چکا تھا...شازم کی سرخ ہوتی آنکھوں میں اپنی طلب دیکھ کر صندل اسکا کندھا تھام کر بار کے

KZwritesnovel

پیچھے بنے رومز کی جانب دیکھتے کھڑی ہوئی تو شازم نے اسکو پھر سے اپنی گود میں ایسے گرا لیا تھا کہ صندل اسکی ٹانگوں کے بلکل درمیان آگئی تھی،اسکی کمر شازم کی طرف اسکی نظروں میں آگئی تھی

KZwritesnovel

"مجھ سے زیادہ تو تمھیں جلدی ہوتی ہے۔۔۔اس بڈھے سے دل نہیں بھرتا کیا۔۔۔؟" اسکے شارٹ سلکی بال کمر سے ہٹا کر شازم نے گدگدانے والے انداز میں وہاں اپنی انگلیاں سرکائی تھیں

"اس سے صرف بینک بیلنس بڑھتا ہے...دل نہیں بھرتا...دل تو صرف آپ سے بھرتا ہے...جب آپ کا ساتھ ہوتا ہے تو بینک بیلنس کی پرواہ بھی نہیں رہتی مجھے...آپکی قربت کو تو ترستی ہوں میں...جیسی آگ آپ میرے جسم میں لگا چکے ہیں وہ بجھا بھی آپ ہی سکتے ہیں بس..." صندل نے دونوں ہاتھ اسکی گھٹنوں پر رکھتے لوئر باڈی کو ہلکی سی جنبش دیتے اسکے جذبوں کو مزید ہوا دی تو شازم نظریں اسکی کمر سے نیچے جماتے ہاتھ بھی وہاں رکھ کر خود کو آؤٹ آف کنٹرول محسوس کرنے لگا تھا

kzwritesnovel

"م۔۔۔مم۔مجھے اچھا۔۔ نہیں ۔۔۔لگ رہا۔۔۔یہاں سے ہاتھ۔۔۔ہٹائیں پلیز۔۔۔"شازمہ کے کہے لفظ کانوں میں گونجے تو شازم نے صندل کی سکرٹ سے چھلکتی برہنہ ہپس کو زور سے انگلیوں میں بھینچتے اسکی گہرائی کو پیچھے سے بے باکی سے چھوا تو صندل نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے اپنے بال بائیں ہاتھ سے ہٹا کر پیچھے کو مڑ کر اسے بے باک نظروں سے دیکھتے خود کو اس سے مزید مس کرنے لگی تھی۔۔۔۔اپنے ایکٹ سے صندل کی آنکھوں میں پیدا پوتی چمک

K7writesnovel

دیکھ کر شازم مزید بے قابو ہوتے اسے یونہی ایک ہاتھ سے لفٹ کرتے بار کے پیچھے رومز کی طرف بڑھ گیا تھا...

ساری رات شازم اس پر قہر بن کر برستا رہا تھا اور وہ اسے اسکی مرضی کے مطابق خود میں گھولتی رہی تھی...سائیڈ ٹیبل پر،کمرے کی مین ٹیبل پر شراب کی بوتلیں کمرے میں انکا من پسند ماحول بنا رہی تھی...صندل کا بڑھ چڑھ کر اسے خود میں سمونا اسے بے حد پسند تھا.... ہر بولڈ ایکٹ پر اسکا شازم کی مردانگی کو

kzwritesnovel

سراہنا شازم کو مزید جوش دلا رہا تھا۔۔بیڈ شیٹ بیڈ سے سلپ ہو کر فرش پر پڑی تھی۔۔۔دونوں کے کپڑے کمرے میں جگہ جگہ بکھرے پڑے تھے۔۔۔

"آپ مجھے ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے اب۔۔۔میں بھائی کو کال کر دوں گی ورنہ۔۔۔مجھے اپنے کپڑے پکڑنے دیں۔۔" ان لمحوں میں بھی شازم کے کانوں میں مسلسل شازمہ کے کہے لفظ گونج رہے تھے۔۔۔شازمہ کا کترانا یاد کرتے شازم صندل کو اٹھا کر بیڈ پر اوندھے منہ پھینکتے بے دردی سے اس میں خود کو شامل کرنے لگا تو صندل

kzwritesnovel

کی حد سے زیادہ جان لیوا سسکیاں کمرے میں گونجنے لگی تھیں...شازم اسکی بیک گردن کو دبوچے سخت شدت سے اسکی حدوں میں خود کو پیوست کرتے اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا...صندل خود کو اسکی جانب موو کرتے اسے مزید اگنائیٹ کرتے اسکا ساتھ دینے لگی تو شازم بھی بپھرے شیر کی طرح اسے بے حال کرنے لگا تھا

kzwritesnovel

"مشل صفدر...میں تمہاری عزت کا دشمن نہیں بلکہ تم میری عزت بگاڑنے پر تلی ہوئی ہو...کتنے پیار سے سمجھا کر آیا تھا....تمھاری مان کر آیا تھا...لیکن تم....تم اس قابل ہو ہی نہیں کہ تم شہریار کی نرمی دیکھو...تمھیں اب اپنے طریقے سے ہی سیدھا کروں گا....آئی ول سی یو..."

"میں اسکی حقیقت جاننے کے باوجود بھی اس سے نفرت نہیں کر پا رہا مگر یہ مجھے مجبور کر رہی ہے کہ میں اسکے ساتھ اب سختی سے ہی پیش آؤں۔۔۔اتنے پیار سے یار بات کی ہے میں نے اس سے۔۔۔پراپر سیرنڈر کیا ہے اسکے سامنے اور یہ پھر بھی کاٹ کھانے کو دوڑ رہی ہے۔۔۔"

"یہ اپنی ڈریسنگ نہیں چینج کرنا چاہتی تو دیٹس فائن۔۔۔میں نے اس پہ بھی اسے زبردستی مجبور نہیں کیا ابھی تک پیار سے ہی سمجھاتا آ رہا تھا۔۔آج تو میں نے بلکہ معافی بھی مانگی ہے اپنے ایکٹس کی۔۔۔"

"کیا عزت کو کر دیا ہے میں نے اسکی جو اتنا بڑا سٹیپ لینے پر مجبور ہوئی ہے۔۔۔مکے چپیڑیں ساری خود ماری ہیں۔۔۔بازو الگ خراب کیا ہے میرا۔۔۔پھر بھی کچھ نہیں کہا اسکو میں نے۔۔۔" شہریار فون ہاتھ میں پکڑے اپنے بازو کے زخم کو ہلکا سا چھوتے ہوئے سوچ رہا تھا۔۔چہرے پر غصہ کے آثار کم ہونے کی بجائے مزید بڑھ گئے تھے

"چاہتا تو ایک دن میں تمھیں اپنی پسند میں ڈھال سکتا تھا مس مشل لیکن میں نے تمہیں بہت وقت دیا۔۔بہت بدتمیزیاں دیکھیں تمھاری۔۔۔کیونکہ میں پیار میں زور زبردستی کا قائل نہیں ہوں۔۔۔۔اپنی سناتا ہوں تو تمھاری بھی سنتا ہوں۔۔۔ لیکن اب تم ایسے تھانوں میں جا کر بغیر کسی وجہ کے ڈھنڈورے پیٹو گی تو تمہیں سبق سکھانا ہی پڑے گا۔۔۔کرتا ہوں تمھیں اچھے سے سیدھا اب۔۔۔میرے سامنے ہر بات پر ہاں ہاں کر کے بعد میں یہ سب ڈرامے کرتی ہو۔۔۔ساری چ الاکیاں سارٹ آؤٹ کرتا ہوں تمھاری میں کل۔۔۔" شہریار شدید غصے کے عالم میں اپنے بالوں میں مسلسل انگلیاں پھیرتے خیالوں میں اسے

مخاطب کرتے سوچ رہا تھا ، کمرے میں دائیں سے بائیں چکر کاٹتے ہوئے خود کو کالم ڈاؤن کرنے کی کوشش میں دروازے پر ناک ہونے کی آواز پر سوچوں سے باہر آتے چونکا تھا

"کون ہے ے ے ے " شہریار غصے میں غرایا تھا

" صاحب جی بڑے صاحب آپ کو بلا رہے ہیں" باہر سے ان کے گھر کی خاص ملازمہ رخشندہ بی نے ڈرتے ہوئے کہا تھا

"آ رہا ہوں۔ں۔۔۔" شہریار نے انکی آواز سن کر اپنی آواز ہلکی کرتے ہوئے کہا تھا

"جی چھوٹے صاحب۔۔۔" کہہ کر رخشندہ بی دروازے سے ہٹ گئی تھیں۔۔۔شہریار نے ایک نظر خود کو دیکھ کر اپنے ماتھے پر پڑی سلوٹوں کو کم کرتے ،خود کو مزید کول کرتے باتھ روم کا رخ کیا اور فریش ہونے کے بعد کمال شاہ کے کمرے کی طرف چلا گیا تھا

"اسلام علیکم دادا جان۔۔۔" شہریار کمرے میں داخل ہوا تو کمال شاہ اس کی سرخ

آنکھوں کو دیکھتے ہوئے اس کی غصے کی شدت کا اندازہ تو لگا چکے تھے لیکن اسکے پیچھے کی وجہ انکو سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔شہریار انکے سامنے کھلی کتاب کی طرح تھا۔۔۔کرکٹ کھیلتے ہوئے دوستوں سے لڑائی ہونے کے بعد اکثر واپسی پر اسکا چہرہ ایسے ہی سرخ ہوا کرتا تھا

"کیا بات ہے بھئی شہریار اتنے غصے میں کیوں ہو۔۔۔؟ میری باتوں سے تو اپ سیٹ نہیں ہو۔۔؟ یا ماں نے کچھ کہا ہے۔۔۔؟ " کمال شاہ نے پوچھا تو شہریار اپنے ماتھے پر اپنی انگلیاں

رگڑنے لگا تھا

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں دادا جان...کسی کی بات سے اپ سیٹ نہیں ہوں... آپ نے کسی خاص کام سے بلایا تھا کیا...؟ حکم کریں..." اندر ہی اندر وہ شدید بے چین ہو رہا تھا

"ہاں...کام تو خاص ہے...اصل میں میں نے تمہیں بتانے کے لیے بلایا تھا کہ شازمہ کی رخصتی کے بعد میں صفدر کی بیٹی کا اور تمہارا نکاح بھی کروانا چاہتا ہوں...میں

چاہتا ہوں کہ جلد از جلد وہ یہاں آجائے...

اور ہماری مرضی کے مطابق رہے...جانے کہاں آتی جاتی رہتی ہے اکیلی بلکل...میرا تو دماغ گھوم جاتا ہے جب بندے مجھے اسکی سرگرمیاں بتاتے ہیں...جلد از جلد یہ قدم اٹھانا ہو گا ورنہ تب تک وہ ہمارے سروں میں دھول ہی جھونکتی رہے گی..."

کمال شاہ کے چہرے پر شدید غضبناکی جھلکنے لگی تھی،شہریار الگ اپنی مٹھیاں بھینچے انکی باتیں خاموشی سے سنتا جا رہا تھا

"میں شرمندہ ہوں شہریار بیٹے کے تمہیں ایک ایسی لڑکی سے منسوب کر رہا ہوں جو ہمارے ماحول میں پلی بڑھی ہی نہیں ہے...جانے کیسا اٹھنا بیٹھنا ہے اسکا...جانے عادت کی کیسی ہو گی...تمہارے قابل ہو گی بھی یا نہیں...جیسی اسکی ماں تھی...ویسی ہی وہ بھی ہو گی...مگر میرا خون کھولتا ہے بیٹے اسے یوں گمراہ ہوتا دیکھ کر...ننگے سر کر جگہ جاتا سن کر...ہماری عورتوں کا کبھی کسی نے بال بھی نہ دیکھا اور صفدر کی بیٹی...ہونہہ....

خود بھی گمراہ ہوا اور اب بچی کو بھی

ہدایت نہیں دی۔۔۔میں جانتا ہوں تم میرے فیصلے سے نا خوش ہو۔۔لیکن میرا مان نہ توڑنا شہریار۔۔" کمال شاہ اسے خاموشی سے نظریں جھکائے خود میں کڑھتا دیکھ کر شرمندہ ہوئے تھے

" دادا جان۔۔۔میں آپ کے فیصلے سے بالکل بھی نا خوش نہیں ہوں۔۔لیکن۔۔۔پلیز آپ اسکے بارے میں ایسے الفاظ استعمال نہ کیا کریں۔۔اگر آپ یہ سب کچھ بولیں گے تو۔۔تو گھر میں باقی سب بھی یہی سب۔۔سوچیں گے اسکے بارے

میں۔۔۔اگر اسے اس گھر میں لانا ہے،اپنی زندگیوں میں شامل کرنا ہے تو۔۔ایسی باتوں کو بار بار دہرانا ضروری نہیں ہے دادا جان۔۔۔میں۔۔۔میں بس چاہتا ہوں کہ۔۔کہ۔۔۔"

شہریار شدید غصے کے باوجود بھی مشل کے بارے میں کمال شاہ کے کہے سخت جملے سن نہیں پا رہا تھا

"ہاں بولو۔۔کیا چاہتے ہو تم۔۔کھل کر بات کرو۔۔"

کمال شاہ جہاں شہریار کی بات پر خوش ہوئے تھے وہیں اسکی ادھوری بات پر کچھ پریشانی

نے بھی دماغ میں گھیرا کیا تھا

"جلد نکاح...میں جلدی نکاح کرنا چاہتا ہوں اس سے....میرا....اس پر کوئی حق ہو گا تو میں اسے..." شہریار نے ٹھوڑی پر ہاتھ پھیرتے ،چہرہ جھکائے صاف گوئی سے کام لیا تھا...اور اپنی بات ادھوری چھوڑ کر نظریں اٹھا کر کمال شاہ کے چہرے کی طرف دیکھا تھا

"ٹھیک ہے....ہو جائے گا...جیسا تم چاہو گے ویسا ہی ہو گا.... میں ابھی عالم سے بات کرتا ہوں...آجکل میں ہی تمہارا نکاح اس کے

ساتھ کروا دیں گے...دراصل میں خود بھی یہی چاہتا تھا لیکن میں تمہیں کہنے سے گھبراتا تھا.." کمال شاہ بھی ختمی لہجے میں بولے تھے

"دادا جان آپ جلدی ان سے کوئی میٹنگ رکھیں...کوشش کریں کہ وہ لوگ یہاں رہیں ہمارے ساتھ...اسی گھر میں...وہ بھی یہاں رہے گی تو ہمارے ماحول میں ایڈجیسٹ کر پائے گی...چاچو کی صحت بھی بہتر ہو گی...اور پلیز...جو بھی بندے آپ نے رکھے ہیں...انکو منع

کر دیں کہ وہ نظر نہ رکھیں اس پر۔۔۔برا لگتا ہے مجھے سن کر بھی۔۔۔میں دیکھ لوں گا خود ہی اسے۔۔۔" آخری بات کہہ کر شہریار انکے پاس سے اٹھ کر کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔اس کی نظروں کے سامنے گزرے دن کہ سب منظر ایک فلم کی طرح چل رہے تھے اور غصہ کسی صورت کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے فون پاکٹ سے نکال کر مشل کا نمبر واٹس

ایپ پر چیک کیا تو وہ آن لائن تھی پر پھر کچھ سوچ کے شہریار نے فون کو سائیڈ پر رکھا اور بیڈ پر لیٹ کر آنکھیں موند لیں تھیں۔۔۔دماغ مسلسل اسے مجبور کر رہا تھا کہ وہ ایک بار پھر سے اسکے گھر جا کر اس سے سوال کرے۔۔۔اس سے اپنی باتوں کے جواب لے۔۔۔اسی کشمکش میں،خود کو سمجھاتے بجھاتے صبح کا انتظار مشکل ہو رہا تھا اور نیند بھی آنکھوں سے جیسے کوسوں دور ہو گئی تھی

مشل فون ہاتھ میں لیے کب سے بیڈ پر لیٹے خود کو کوس رہی تھی۔۔۔وٹس ایپ پر اسکا نمبر نکال کر اسکے پرانے میسجز دیکھتے وہ اسکو پولیس والی بات سے آگاہ کرنے کا سوچ کر بار بار اپنے ذہن کو جھٹک رہی تھی۔۔۔

" کیا میں نے پولیس اسٹیشن میں رپورٹ کروا کے ٹھیک کیا ہے۔۔۔" وہ لوگ تو مجھ سے ہی الٹا انویسٹیگیشن کرنے لگ گئے تھے"

"اگر انہوں نے شہریار کو اریسٹ کر لیا تو..."

"اور جب وہ جیل سے باہر آ جائے گا تو پھر میرا کیا حشر کرے گا...اسکا تو دماغ ہی گھوم جائے گا..."

"مجھے اتنا ایکسٹریم سٹیپ نہیں لینا چاہیے تھا...با خفاظت مجھے گھر تک چھوڑ کے گیا تھا...بات مان رہا تھا تمیز سے...مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا..."

"لیکن دھونس کیوں جما رہا تھا کہ میں اسکی ہوں..امانت یہ وہ..."

"کیا کروں۔ں۔ں۔ں...ان کو کال کر کے بتا دوں...؟ سوری بھی کہہ دوں گی...آنلائن تو شو ہو رہے ہیں...آج گھر جاتے ہی مجھے کال بھی نہیں کی ورنہ تو ہمیشہ کال کرتے ہیں...نہ ہی کوئی میسج آیا..."

"میں ڈر کیوں رہی ہوں...پولیس والوں کا کام تحفظ دینا ہی تو ہے...میں نے کچھ غلط نہیں کیا...میں واقعی چاہتی ہوں کہ وہ مجھے فالو

نہ کریں ہر جگہ...مگر مجھے ہریس والی بات نہیں کہنی چاہیے تھی کم از کم..."

"ان کے پاس تو گھر کی کیز بھی ہیں....کہیں رات میں ہی پولیس نے انکو انویسٹیگیشن کے لیے بلا لیا تو واپسی پر سیدھا یہیں آئیں گے..."

"صبح آفس جاؤں یا نہ جاؤں....اتنی مشکلوں سے تو ایسی جاب ملی تھی اور ابھی تو ایک بھی سیلری نہیں ملی..نو دس دن کام کیا ہے اور اس بندے نے وہاں پہنچ کر بھی مجھے تنگ کرنا شروع کر دیا ہے...صحیح کیا

میں نے کمپلین کر کے---"

" اگر صبح نہ گئی تو ماما بابا سے کیا کہوں گی"
مشل نے وٹس ایپ بند کر دی تھی

"تین ہفتوں سے تو بابا بھی کام پر نہیں جا رہے--- میرے خیال میں مجھے ابھی کانٹینیو کرنا چاہیے پولیس خود ہی شہریار کو ہینڈل کر لے گی---اور اگر میں چلی بھی گئی اسکے آفس تو کیا پتہ کیا ڈیمانڈز کرے،کچھ بھی ہو سکتا ہے---ابھی جان بوجھ کر اچھا بن کر دکھا رہا ہو اور اصل میں کوئی ٹریپ ہو یہ---" باپ کی

بیماری،گھر کے حالات اور شہریار کو مسلسل سوچتے ہوئے لیٹ نائٹ سی اسکو نیند آئی تھی... صبح آٹھ بجے کے قریب اس کی آنکھ کھلی تو مشل نے جلدی میں اٹھ کر تیار ہونا شروع کر دیا تھا

"شِٹ...اتنی دیر ہو گئی۔ی۔ی...تیسری لیٹ انٹری پر ایک دن کی سیلری کٹ جاتی ہے یارررر...کیسے پہنچوں گی ٹائم پر..." بلیک کلر کے ویلوٹ کے فل سلیو ٹاپ کے ساتھ سکن کلر کی سکن فِٹ جینز پہن لی تھی...بالکل ہلکا سا

نوڈ لپ کلر لگا کر بھی اس کا چہرہ دمکنے لگا تھا۔۔۔بالوں کو ہلکا سا سیٹ کر کے اپنا بیگ اٹھا کر بغیر کوئ مفلر لیے آج وہ ایسے ہی نیچے آگئی تھی

"ماما ناشتہ۔۔۔" سیڑھیوں سے ہی مشل نے آواز لگائی تھی

" ناشتہ تیار ہے بیٹے تم ہی لیٹ آرہی ہو"

"ماما بس رات کو سوتے دیر ہو گئی تھی" مشل کی آنکھیں ابھی بھی نیند سے بھری ہوئی تھیں،دماغ کو آفس میں قائم رکھنے کے لیے وہ ناشتے کے بغیر گزاراہ نہیں کر سکتی تھی

"مشل رات کو تمہارے مامو کا فون آیا تھا،وہ ہم سب کو واپس بلا رہے ہیں، میرے خیال میں ہمیں سب وائنڈ اپ کر کے واپس چلے جانا چاہیے، تمہارے بابا نے بہت غلطی کی یہاں پرآ کے، نہ ہی تم سیٹ ہو پا رہی ہو اور نہ ہی میرا یہاں

دل لگتا ہے اور خود بھی ان کی حالت یہاں پہ آ کر کتنی بگڑ گئی ہے۔۔۔وہاں کم از کم تمھارے ماموں کی سپورٹ تو ہے نا ہمارے ساتھ۔۔۔تمھیں یوں خوار تو نہیں ہونا پڑے گا۔۔۔میرا دل پھٹتا ہے تمھیں ایسے دیکھ کر۔۔۔"

"آپ نے بابا سے بات کی ماما؟ انکو منائیں پلیز ۔۔میرا بھی یہی خیال ہے کہ ہمیں واپس چلے جانا چاہیے۔۔۔ آپ ماموں سے کہیں کہ پلیز ہمیں واپس بلوا لیں۔۔۔میں وہاں پر اپنی سٹڈیز بھی کنٹینیو کر لوں گی اور سکون سے جاب بھی کر

لوں گی۔۔۔بابا پتہ نہیں کیوں یہاں آگئے۔۔۔۔ہمارا کوئی ہے بھی نہیں یہاں پر۔۔۔ نہ یہاں کا ماحول اچھا ہے ماما۔۔۔ بابا بھی جب سے یہاں آئے ہیں سیٹل ہی نہیں ہو پائے۔۔۔اور میرا بھی دل اداس رہتا ہے۔۔۔" مشل کی آنکھوں میں شہریار کا عکس آیا تھا جس سے اس نے جھرجھری لیتے سلائیس منہ میں ڈال کر سر کو نفی میں ہلکی سی جن ش دی تھی

"ہاں بات کی تو ہے،۔۔۔۔سوچ رہے ہیں وہ بھی چلو دیکھو کیا ہوتا ہے تم جاؤ آفس اور کتنے

بجے تک آؤ گی کل کی طرح دیر نہ کرنا"

"نہیں ماما دیر نہیں ہوگی کل بھی تو میں نے آپ کو کال کر کے انفارم کر دیا تھا نا...

آپ ٹینشن نہ لیا کریں آپ کی بیٹی بہت بہادر ہے" کہتے ہوئے مشل نے کچھ سوچ کر ماں سے نظر بچاتے کاؤنٹر پر سے ایک تیز فروٹ نائف اٹھا کر اپنے بیگ میں ڈال لی تھی

"ماما پیسے...گاڑی بالکل خالی ہوئی پڑی ہے..." مشل نے چائے کا سپ لیتے ماں سے کہا

"بیٹا ماموں آج میرے اکاؤنٹ میں پیسے ٹرانسفر کریں گے تو آتے ہوئے نکلواتی لانا۔۔۔ابھی تو میرے پاس کیش بالکل ختم ہو گیا ہے بس اتنے ہی ہیں۔۔۔جاؤ بھاگو اب۔۔۔لیٹ ہو رہی ہو۔۔۔" خانم خاتون نے دھیرے سے کہا اور سو کے کچھ نوٹ اسکی طرف بڑھا دئیے تھے

"چل جائے گا کام ماما۔۔۔جاتے ہوئے پٹرول ڈلوا لوں گی اور واپسی پر اکاؤنٹ سے پیسے نکلوا لوں گی۔۔۔لو یو۔۔۔۔" کہتے ہوئے مشل نے پیار سے ماں کا چہرہ چوما اور اپنا گھبراتا سا بے چین

دل لیے باہر آگئی تھی...گاڑی ڈرائیو کرتے مسلسل دل عجیب سا دھڑک رہا تھا

"انہوں نے کوئی کانٹیکٹ کیوں نہیں کیا کل سے...کیا پولیس نے اریسٹ کر لیا ہو گا...؟ اگر کیا ہے تو مجھے کیوں کوئی کال نہیں آئی...یا پولیس نے کوئی ایکشن ہی نہیں لیا...؟ اگر نہیں لیا تو شہریار نے کیوں رابطہ نہیں کیا..."

قریبی پیٹرول سٹیشن پر رک کر مشل گاڑی سے باہر کھڑے ہو کر پٹرول فِل کرواتے سوچ ہی رہی تھی کہ پٹرول پمپ کا ایمپلائی جو مشل کی گاڑی میں پٹرول فل کر رہا تھا وہ

مشل کو بغور دیکھتے ساتھ والے بندے کو نظروں سے گندے اشارے کرتے کمینا سا مسکرا رہا تھا جبکہ مشل کا سارا دھیان پٹرول کے یونٹس کاؤنٹ کرنے میں تھا

پٹرول فل ہونے پر مشل نے اپنے بیگ سے پیسے نکال کر اس بندے کو پکڑائے ہی تھے کہ اس نے مشل کی انگلیوں کو جان بوجھ کر ندتمیزی سے ٹچ کیا تھا... اس سے پہلے کہ مشل کوئی ری ایکشن دیتی اس کی نظر مخالف سمت سے آتی گاڑی کی طرف پڑی جس کو وہ دیکھتے ایک پل میں ہی پہچان گئی تھی...اس گاڑی کی غیر معمولی رفتار دیکھ کر مشل نے فورا

ڈرائیونگ سیٹ کی طرف دوڑ لگائی لیکن اتنے میں شہریار گن کو لوڈ کرتے ہوئے اپنی گاڑی سے باہر نکلا اور گن کو سیدھا لا کر اس بندے کی کنپٹی پر تان دیا تھا...شہریار کی دھاڑ اور اسکے ہاتھ میں موجود فن کو دیکھ کر خوف کے مارے مشل سمیت وہاں موجود سب لوگوں کو سانپ سونگھ گیا تھا

"کیا کر رہا تھا سالے ابھی تیرے ہوش ٹھکانے لگاتا ہوں..."

کہہ کر شہریار نے کسی جنونی کی طرح اس بندے کو اپنی پستول کے بٹ سے مارنا شروع

کیا اور اتنا مارا کہ اسکا پورا چہرہ لہو لہان ہو گیا تھا۔۔آس پاس کھڑے دوسرے ایمپلائیز بھی بغیر آگے بڑھے خاموشی سے اسکو شہریار سے پٹتا دیکھ رہے تھے

مشل شہریار کو شدید غصے میں پاگل ہوتا دیکھ کر کانپنے لگی تھی اس میں اتنی ہمت بھی نہیں ہو رہی تھی کہ اپنی ہی گاڑی میں بیٹھ سکے۔۔۔یا آگے بڑھ اس بندے کو شہریار کے عتاب سے بچا ہی لے۔۔۔اسکے قدم اپنی جگہ پر منجمند ہو گئے تھے

"پہلے بھی اسکو ایک بار وارننگ ملی تھی ہیڈ
کی طرف سے..."

"ہاں تب بھی مکڑ گیا تھا کہ عورت کو غلط
فہمی ہوئی ہے..."

"یعنی وہ خاتون بھی سچ بول رہی تھی کہ
چھیڑا ہے اس نے..."

"تو اور کیا..."

"تو چپ کر...تو بھی برابر دیکھ کر نظروں سے اشارے کر رہا تھا...بچ گیا ہے تو چپ کر کے بیٹھ...ورنہ تیری بھی یہی حالت ہو گی...." آس پاس کھڑے ایمپلائیز اب چئہ مگوئیاں کرنے لگے تھے

"آئندہ ایسی حرکت کرنے سے پہلے ہزار بار سوچے گا اب یہ...." مشل وہیں اپنی جگہ پر کھڑے بالکل سن ہو چکی تھی کہ شہریار اس بندے کو وہیں فرش پر گرانے کے بعد گن بائیں

ہاتھ میں ہولڈ کیے مشل کی طرف بڑھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی گاڑی تک لے گیا تھا

"اُس گاڑی کو بلڈنگ پر پہنچا دو..." شہریار نے اپنے ایک بندے کو مشل کی گاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور اپنی گاڑی کا دروازہ کھول کر انتہائی سنجیدگی سے مشل کو پیسنجر سیٹ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تو مشل بغیر کسی احتجاج کے خاموشی سے سر جھکائے اسکی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی...وہ پہلی بار اس کی دہشت کے خوف سے تھر تھر

کانپ رہی تھی---

اسکے گاڑی میں بیٹھتے ہی شہریار نے اسکی طرف کا دروازہ دھاڑ سے بند کرتے ،گاڑی کراس کرتے خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر گن کو سامنے ڈیش بورڈ پر پورے زور سے پھینکتے بہت تیزی سے ٹرن لیتے ہوئے گاڑی کو وہاں سے بھگا لے گیا تھا۔۔گن کے مرر سے ٹکڑانے کی آواز پر مشل کا دل سوکھے پتے کی مانند کانپا تھا

"مجھے فلیٹ پر لیجا رہے ہیں---؟"

"میری بات سنیں گے پلیز۔ز۔۔۔"

"میں نے آپکو۔۔ابھی کانٹیکٹ کرنا تھا۔ا۔ا۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں۔ں۔ں۔۔۔" مشل اسکی نظریں سامنے سڑک کر جمی دیکھ کر ،بری طرح گھبرا رہی تھی۔۔۔۔اسکی خاموشی زیادہ خطرناک لگ رہی تھی۔۔۔۔ شہریار اسکی باتوں کو مکمل اگنور کر کے گاڑی ڈرائیو کرتے اپنے ماتھے پر ، کبھی چہرے پر انگلیوں کو رگڑ رہا تھا۔۔۔اس کی

نظروں کے سامنے مسلسل وہی منظر گھوم رہا تھا جس میں وہ بندہ مشل کو گندی نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کے ہاتھ کو چھونے کی کوشش کر رہا تھا...

وہ مشل کو اسکے گھر سے بہت فاصلے سے فالو کرتے صرف یہ جاننا چاہ رہا تھا کہ وہ اسکی کمپلین کروانے کے بعد آج پھر سے آفس جائے گی یا نہیں لیکن راستے میں ہی اس منظر کو دیکھتے شہریار کا ضبط جواب دینے لگا تھا...بائیں ہاتھ سے ڈرائیو کرتے وہ دائیں کہنی ونڈو پر جمائے اپنے سلگتے دماغ کو نارمل کرنے کی کوشش میں سامنے سڑک پر دیکھتے گاڑی

کی سپیڈ اور تیز کرنے لگا تھا

"آ۔۔آپ۔۔۔پ۔۔۔" اسے اتنی تیزی سے ڈرائیو کرتا دیکھ کر خوف سے کانپتے ہوئے مشل ہچکیوں سے رونے لگی تھی،دونوں ہاتھ سامنے ڈیش بورڈ پر رکھے وہ اسکی طرف دیکھتے بمش بولی تھی

"اگر تمہارے خلق سے ایک بھی لفظ نکلا اب مشل تو میں یہیں پر تمہارا گلا دبا دوں گا اینڈ آئی مین اٹ۔۔۔" شہریار اس کی طرف دیکھے بغیر اتنی زور سے غرایا کہ مشل اپنے ہاتھ ڈیش

بورڈ سے اٹھا کر کانوں پر ہاتھ رکھنے پر مجبور ہو گئی تھی...گاڑی کی سپیڈ کے ساتھ اس کی ہچکیوں نے بھی تیزی پکڑ لی تھی...وہ اس سے نہایت خوفزدہ ہو گئی تھی

"رونا دھونا بند کرووووووو..." اب کہ شہریار اس کی طرف دیکھتے ہوئے چلا کر بولا تو مشل نے یک دم سانسوں کو بھی روک لیا تھا اور اپنے آنسوؤں کو اپنی ہتھیلی کی پشت سے رگڑ کر صاف کرنے لگی تھی...شہریار کی دھاڑ ست بری طرح سہم کر بیٹھے اب ہر تھوڑی دیر بعد اس کی ہچکیاں گاڑی میں گونج پیدا کر کے شہریار کے غصے اور اشتعال میں مزید اضافہ کر رہی

تھیں

تھوڑی ڈرائیو کے بعد وہ اس کو لے کر اپنے فلیٹ پر پہنچ گیا تھا... گاڑی بلڈنگ کی بیسمنٹ میں پارک کر کے اس کی طرف کا دروازہ کھولا تو وہ چپ چاپ خود ہی گاڑی سے اتر آئی تھی.... اپنا بیگ مضبوطی سے اپنے سینے سے لگا لیا تھا، اسکی اس حرکت کو شہریار نے بخوبی نوٹ کرتے ہوئے بھی اگنور کر دیا تھا

"میں۔۔۔م۔۔آ۔۔۔آپ کے فلیٹ پر نہیں جاؤں گی۔۔۔" مشل نے گاڑی سے باہر نکلتے ہی حوصلہ پکڑتے بھیگی آنکھوں سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو شہریار نے وہیں اس کو گاڑی کے ساتھ پن کر کے اپنے ہاتھ اس کے ارد گرد حائل کر لیے تھے

"تمہارا تو باپ بھی جائے گا۔۔۔نخرے نہیں دیکھنے لایا تمھارے میں یہاں۔۔سیدھی طرح چلو۔و۔و۔۔۔" یہ ایک چھ منزلہ عمارت تھی

جہاں پر صرف اور صرف فلیٹ ہی تھے...صبح کا وقت ہونے کی وجہ سے پارکنگ ایریا میں بھی کوئی موجود نہ تھا...مشل نے ارد گرد نظر دوڑا کر دیکھی تو سنسان پارکنگ دیکھ کر اس کے گلے میں ایک گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی انکھوں میں شدید خوف چھا گیا تھا،شہریار کا آنکھوں میں انگارے لیے خود پر جھک کر کھڑے ہونا اسکی الگ جان نکال رہا تھا

"چلنا ہے کہ نہیں...."شہریار اس کو گھبرائی نظروں سے دائیں بائیں دیکھتا پا کر مزید اسکے

چہرے کے پاس جھکتا ہوا بولا تو مشل کی سانسیں تو جیسے تھم ہی گئی تھیں۔۔۔

بغیر چھوئے ہی شہریار کے چہرے کی گرمی اسے اپنے چہرے میں دھنستی ہوئی محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔اس نے آنسو پیتے ہوئے سر فوراً ہاں کی صورت میں ہلایا تو شہریار نے اس کو اپنے بازوں کے حلقے سے آزاد کر دیا تھا

"فالو می۔۔۔" کہہ کر شہریار لفٹ کی طرف بڑھ گیا تھا۔

مشل ایک دفعہ پہلے بھی اس جگہ آ چکی تھی اس لیے اس کے ذہن میں کچھ کچھ نقشہ موجود تھا۔۔لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے مشل نے اسکو خود سے کافی آگے فاصلے پر چلتا ہوا دیکھ کر ،سینے سے بیگ لگائے پیچھے کو آہستگی سے قدم لیتے سیڑھیوں کی طرف دوڑ لگائی تو شہریار نے مڑ کر اسے دیکھتے، ایک پہ جست میں اس کو جا لیا تھا

"کس بات کے خوف سے بھاگ رہی ہو۔۔۔؟ میرے ہاتھوں اپنی عزت لٹنے کے خوف سے۔۔؟ ہے نا۔۔؟ " شہریار نے اس کو باآسانی سیڑھیوں کی

ریلنگ سے پن کر کے اسکے گرار کے تمام راستے بند کر دئیے تھے...مشل اسکے اتنی تیزی سے خود کو قابو کر لینے پر نم سہمی آنکھوں سے اسے دیکھتے نفی میں سر ہلانے لگی تھی...کچھ دیر میں ہی آنسو بہا بہا کر اس نے اپنی آنکھوں کا حشر کر لیا تھا

"مجھے جانے دیں....آپ غصے میں...غصے میں ہیں-ں-ں....میں آپ کے ساتھ اوپر نہیں جاؤں گی-ی-ی..." مشل کی نظر اسکی سائیڈ کمر پر بلیک پینٹ میں ٹک اِن گن پر پڑی تو اسکے آواز ہچکیوں کے درمیان بنٹنے لگے تھے

"کیوں میرے ساتھ نہیں جاؤ گی۔۔۔میرے ساتھ ہی تو جاؤ گی تم۔۔۔۔آج اب تم سے سارے حساب کتاب برابر کرنے ہیں میں نے۔۔۔جی بھر کے تمہیں دیکھنا ہے۔۔۔ محسوس کرنا ہے۔۔۔۔ہرہس کرنا ہے تمھیں۔۔۔۔اب الزام لگا ہے تو اچھے سے فائدہ بھی اٹھاؤں گا نہ اسکا۔۔۔" شہریار نے ریلنگ پر اس سے قدرے فاصلے پر جمے اپنے ہاتھ کو اسکی جانب آہستگی سے حرکت دی تو مشل مزید اندر کو دبک گئی تھی۔۔۔بھیگی نظریں اسکی آنکھوں سے ہٹا کر جھکا لی تھیں

"اوپر دیکھو میری طرف....میری طرف دیکھو۔ و۔و۔و...کیا کہا تھا تم نے تھانے میں... تمہاری عزت کا دشمن ہوں نہ...تو آج تمہیں اصل دشمن بن کر دکھاؤں گا...آج تمھاری یہ بگڑی ہوئی بدتمیز سی جان نکال کر ہتھیلی پر نہ سجا دی تو میرا نام بدل دینا..." کہتے ہوئے شہریار نے اسی ہاتھ سے اس کے چہرے پہ ٹھہری بالوں کی ایک لٹ پکڑ کر اپنی جانب کھینچی تھی...

بال کی کٹ کھنچنے پر مشل کے مجبورا نظر اٹھا کر دیکھنے پر شہریار کی آنکھوں نے

لمحے میں اپنے رنگ بدلے تو مشل مزید بری طرح کانپنے لگی تھی

"مجھے آپ لاسٹ چانس دے دیں گے ... مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ے۔ے...مجھے.....مجھے غصہ آگیا تھا رات کو۔و۔و...میں نے کمپلین واپس لینی تھی آج....میں....میں آپ سے رات کو ہی فون پر سوری کہنا چاہ رہی تھی۔ی۔ی مگر..." مشل سنسان سیڑھیوں میں کھڑی اسکے ہاتھ میں اپنے بالوں کی سٹرینڈ مسلسل کھنچتی محسوس کر کے ،اسکی آنکھوں کا بہکا

پن ،چہرے کی سنجیگی دیکھ کر سیرنڈر کرتے
اپنے دونوں ہاتھ اسکے سامنے جوڑنے لگی تھی،
آنکھوں سے رخسار اور خساروں سے گردن تک
آنسوؤں روانی سے بہہ رہے تھے

"مگر کیا۔۔مگر۔ر۔ر کیا۔ا۔ا۔ا۔ا۔۔۔۔۔

رات کو تم سوری کہنا چاہ

رہی تھی اور صبح تم پھر ایسے ہی حلیے میں
باہر آ کر پھر سے اسی آفس جانے کی تیاری کر
رہی تھی۔۔۔؟ جہاں پر جانے سے تمہیں میں نے
کل لاکھ بار منع کیا تھا۔۔۔؟ مجھے تمھارے

کمپلین کروانے پر اتنی تکلیف نہیں ہوئی جتنی
تمھیں اس راستے پر دیکھ کر ہوئی ہے جو اسی
آفس کو جاتا ہے جہاں سے کل تمھیں نکال کر لا
یا تھا میں۔ں۔ں۔۔۔میرے ہر دفعہ منع کرنے کے
باوجود تم اس سے بڑھ کے اگلا سٹیپ لیتی ہو۔
و۔و۔و۔۔۔" شہریار اسکے بال چھوڑ کر ریلنگ پر
ہاتھ مارتے اسکے چہرے پر دھاڑا تو مشل نے
سہم کر آنکھیں میچی تھیں
بندھے ہاتھ بھی نیچے کر لیے تھے

"میری سوچ سے بھی زیادہ ڈھیٹ اور بدتمیز

لڑکی ہو تم۔۔۔تم کیا سمجھتی ہو میں تمہیں
ہینڈل نہیں کر سکتا۔۔۔تم میرے منہ پر میری
بات مان کر بعد میں اپنی مرضی کرو گی اور
میں ایسے جانے دوں گا تمھیں۔۔۔؟ ہر دفعہ تم
سے تھپڑ کھا کر خاموش ہو جاؤں گا۔۔؟ نہیں
مشل۔۔۔نہیں۔۔میں چاہوں تو ابھی تمہاری اکڑ
خاک میں ملا دوں۔۔۔لیکن میں ایسا نہیں چاہا
کبھی۔۔میں چاہتا تھا کہ تم پیار سے سمجھ
جاؤ میری بات کو۔۔ کبھی تو دل سے بات سن
سمجھ کو میری۔۔۔ لیکن تم۔۔تم نے ہمیشہ میرے
ضبط کو میرے صبر سے بڑھ کر آزمایا ہے۔۔آج

کسی صورت معافی نہیں ملے گی مشل کسی بھی صورت نہیں۔۔۔بند کرو یہ آنسوؤں کا ڈرامہ۔۔۔"

کہہ کر شہریار اسکی کلائی کو اپنے مضبوط ہاتھ کی گرفت میں جکڑ کر اسے اپنے ساتھ چلاتے لفٹ کی جناب بڑھنے لگا تھا۔۔۔مشل اچانک اس کے ہاتھ پکڑنے پر بری طرح ڈر گئی تھی۔۔۔اسکے لمبے قدموں کا مقابلہ کرتے تقریباً بھاگ کر اسکے ساتھ چلتے ہوئے مسلسل پوری قوت سے مزاحمت کرتے وہ اس سے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن شہریار

کہاں اس کی کسی مزاحمت کو خاطر میں لانے والا تھا۔۔۔اسی سختی سی اسکی کلائی پکڑے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اسے لفٹ تک لے آیا تو مشل اندر آتے ہی اسکی گرفت سے ہاتھ نکال کر بھاگ کر ایک کونے سے جا لگی تھی۔۔۔تیز تیز سانسیں لیتے اپنی سرخ ہوتی کلائی سے نظریں ہٹا کر خود سے تھوڑے فاصلے پر کھڑے شہریار کو لفٹ کے بٹن پریس کرتے ایک گھبرائی سی نظر سے دیکھا تھا

بلیک ویلوٹ کی ٹاپ آڑھی ترچھی ہو رہی تھی مگر اس کو بالکل بھی کسی چیز کا ہوش نہیں تھا۔۔۔اپنے ہاتھ لفٹ کی دیوار سے لگائے وہ شہریار کو دیکھتے ہوئے بری طرح سے خوف کھا رہی تھی جبکہ شہریار بھی اپنی آنکھوں میں شدید اشتعال لیے اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

سخت سردی میں بھی وہ بلیک ڈریس پینٹ پر صرف بلیک ڈریس شرٹ پہنے ہوئے تھا۔۔۔ایک ہاتھ لفٹ کے دروازے پر اونچا کر کے ٹکائے،

دوسرا ہاتھ گن کے پاس کمر پر رکھے بے چینی سے اسکے کھلنے کا انتظار کرتے وہ اپنی انٹینس نظروں سے ہی مشل کی جان سکھا رہا تھا۔۔۔اسکا لمبا قد ،آنکھوں کی تپش مشل کو اندر ہی اندر بے حال کیے جا رہی تھی۔۔۔ مطلوبہ فلور پر پہنچ کر شہریار نے لفٹ کا دروازہ کھلنے پر بغیر اسے دیکھے جھک کر ہاتھ تھاما اور اسکی مزاحمت کے باوجود بھی اس کو کھینچتا ہوا فلیٹ تک لے گیا۔۔۔ کارڈ سوائپ کر کے اندر داخل ہونے کے بعد،دائیں ہاتھ سے دروازہ بند کرتے شہریار نے اس کو بیڈ پر بے دردی سے دھکا دے دیا تھا۔۔۔مشل نے ابھی بھی اپنا بیگ اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا

"کیا بدتمیزی ہے۔ے۔ے...دھکا کیوں دیا ہے۔ے
....آپ کیا چاہتے کیا ہیں مجھ سے۔ے۔ے...کیوں
زبردستی کر رہے ہیں میرے ساتھ۔ھ۔ھ کیوں بار
بار مجھے یہاں لے آتے ہیں...کیوں میری زندگی
کو اذیت بنا رہے ہیں آپ میرے لیے...آپکی
شکایت نہ کروں تو کیا کروں۔ں۔ں....جہاں جاتی
ہوں آپ میرے راستے میں آ جاتے ہیں..." مشل
بیڈ پر پیچھے کی طرف کو ہٹتے ہوئے زور زور
سے بولنے لگی تھی...شہریار اسکے یوں چلّانے پر
اس کو لوئر لیگز سے کھینچ کر بیڈ کے کنارے پر

کرتے اس کے چہرے کے گرد اپنے ہاتھ رکھ کر جھکا تو مشل کی زبان اسی لمحے تھم گئی تھی،ہچکیاں سسکیوں کی صورت میں گلے میں گم ہو گئی تھیں

"نہیں آؤں گا راستے میں اب...بلکہ میں تمہیں یہاں ہمیشہ کے لیے قید کر لوں گا... میں چاہتا ہوں کہ تم پر اب کسی غیر کی گندی نظر بھی نہ پڑے..کوئی بھی تمہیں چھو نہ سکے جیسے آج اس غلیظ شخص نے چھوا ہے...مجھ سے کرو میری شکایت بے شک جتنا مرضی غصہ

اتارو مجھ پر۔۔۔لیکن اب تم یہیں رہو گی بس میرے پاس۔۔۔ٹھیک ہے نا۔۔۔؟ " اسکے چہرے پر جھک کر کہتے ہوئے شہریار کی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھیں، ماتھے کی رگیں بھی ابھر کر واضح ہونے لگی تھیں۔۔۔

چہرہ اپنے چہرے کے بے حد قریب ہونے کی وجہ سے وہ اس کی سانسوں میں موجود شدید غصے کی تپش کو اپنے چہرے پر جلن کی طرح محسوس کر رہی تھی۔۔۔اس کے منہ سے بالکل کوئی لفظ ادا نہیں ہو پا رہے تھے۔۔۔اس سے اپنی

صفائی میں،اپنے حق میں بھی کچھ نہیں بولا جا رہا تھا۔۔۔

اس کی اتنی شدید قربت میں مشل آج پہلی بار بری طرح جھلس رہی تھی۔۔۔اس سے پہلے بھی وہ اس کے کافی دفعہ قریب ا چکا تھا لیکن اسکی نظروں کی،اسکے لفظوں کی اتنی شدت اس کو پہلے کبھی محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"بولو۔۔۔رکھ لوں پاس اپنے۔۔۔؟ " مشل نے ایک ہاتھ سے اپنے بیگ کو اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا جب کہ دوسرے ہاتھ سے شہریار کو خود

سے دور کرنے کے لیے اس کے سینے پر زور
ڈالتے سر کو نفی میں جنبش دینے لگی تو
شہریار نے اس کا وہی ہاتھ اپنے ہاتھ میں
مضبوطی سے لیتے ہوئے بیڈ پر اسکے چہرے کے
پاس رکھ کر لاک کر دیا تھا

"آج تمہاری کسی مزاحمت کو حاطر میں
نہیں لاؤں گا مشل۔۔۔تم نے اب تک صرف میری
نرمی دیکھی ہے۔۔۔میرا پیار دیکھا ہے۔۔۔۔مگر اب
تم صرف پاگل پن دیکھو گی اینڈ آئی گارنٹی یو
کہ تم وہ سہہ نہیں پاؤ گی۔۔۔حشر بگاڑ دوں گا
تمھارا میں آج۔۔۔" شہریار نے اپنے ایک ہاتھ سے

مشل کا ہاتھ لاک کیا ہوا تھا جبکہ

دوسرا ہاتھ مشل کی گردن کے

پیچھے جا پہنچا تھا اور نظریں اس کے

خوبصورت کپکپاتے ہونٹوں پر ٹھہر گئی تھیں۔۔۔

ہاتھ گردن کے پیچھے رکھنے کی وجہ سے مشل

کا چہرہ بیڈ سے کافی اوپر کو اٹھ کر شہریار کے

چہرے کے بالکل قریب آگیا تھا۔۔۔ان کے

ہونٹوں میں فاصلہ بالکل نہ ہونے کے برابر تھا

ہلکی سی حرکت پہ ہی ان کے ہونٹ ایک

دوسرے سے ٹچ کر سکتے تھے۔۔۔۔مشل نے ہونٹ

ٹک اِن کرتے اپنی کانپتی سانسوں کو بھی روک

لیا تھا

"چلاؤ زبان اب۔۔۔کہاں غائب ہو گئی زبان۔۔۔کل ہی تمھاری عقل صحیح سے ٹھکانے لگائی ہوتی تو آج دوبارہ تمھاری جرآت نہ ہوتی انہیں سڑکوں پر نکلنے کی۔۔۔" بھاری رعب دار سے لہجے میں کہتے شہریار مشل کے اندر کو دھنسے ہونٹوں کی کپکپاہٹ کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کے آنسو روانی سے بہہ بہہ کر اس کے گالوں کو بھگو رہے تھے جبکہ نظریں التجا

سے بھری ہوئی تھی۔۔۔ مشل کی ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹکی ہوئی تھی جن کو مشل اوپر کو لفٹ کرنے لگی تو شہریار نے انہیں بھی اپنی ٹانگوں سے وہیں لاک کر دیا تھا۔۔۔۔مشل نے جھکی ہوئی نظریں اٹھا کر شہریار کی آنکھوں میں دیکھا تو اس کو وہاں اپنے لیے صرف غصہ ہی دکھائی دے رہا تھا جو اس سے پہلے اس کی آنکھوں میں کبھی اتنی شدت سے نہیں دیکھائی دیا تھا

"سو۔۔سس۔۔۔سوری۔۔۔"

"میں...م...." مشل کبھی نظریں اٹھا کر اس کی طرف سمہی نظروں سے دیکھ رہی تھی اور کبھی واپس جھکاتے ہوئے اٹک اٹک کر بولنے کی کوشش کر رہی تھی... شہریار نے التجا بھری آنسوؤں سے بھیگی اپنی من پسند خوبصورت سبز آنکھوں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کی گردن کے پیچھے سے ہٹا لیا تو توازن برقرار نہ رہنے کی وجہ سے مشل پہلے بیڈ پر وہیں گری اور پھر فوراً سنبھلتے ہوئے واپس اٹھ بیٹھی تھی...جبکہ شہریار بھی بیڈ سے پیچھے ہٹتا ہوا

اسکے بالکل سامنے دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔اسکے دور ہونے پر مشل کی تھمی ہوئی سانسیں بحال ہوئی تھیں

"کل پولیس سٹیشن کس وقت گئی تھی۔۔۔؟ اسی وقت چلی گئی تھی جب میں تمہیں گھر چھوڑ کر گیا تھا یا بعد میں گئی تھی۔۔۔؟

اٹنینٹو ہو بیٹھو۔و۔۔۔بیگ چھوڑو یہ۔۔۔"

شہریار آنکھوں میں شدید غصہ لیے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بپھرے لہجے میں بولا تو مشل اسکی گرجدار آواز پر بدک کر ایک دم

سیدھی ہوئی تھی،بیگ سینے سے تھوڑا نیچے کیا تھا

"اس۔۔۔اسی۔۔۔وقت۔۔۔جب۔۔۔جب آپ کی گاڑی نے ٹرن لے لیا تھا۔ا۔ا۔۔۔" مشل نے ہچکیاں لیتے ہوئے بمشکل بولا تو شہریار نے ایل ای ڈی ٹیبل پر پڑے گلاس واز کو اٹھا کر اپنی پوری شدت سے دیوار میں دے مارا تھا۔۔۔اور اگلے ہی پل بیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے مشل کو کلائی سے کھینچتے ہوئے اٹھا کر دیوار کے ساتھ ایسے پن کیا کہ مشل کا دایاں کندھا دیوار کے ساتھ جبکہ بایاں کندھا شہریار کے سینے سے لگ

رہا تھا...گلاس واز کے ٹوٹنے کی آواز اور شہریار کا یوں اپنی جناب بڑھنا مشل کا thought process بلکل سلب کر گیا تھا...اس نے اپنی گردن خوف کے مارے اپنے بائیں کندھے میں بھینچی ہوئی تھی...دیوار اور شہریار کے درمیان وہ آڑھی ترچھی سی دھنسی ہوئی تھی، بیگ ابھی بھی ہاتھ سے چھوڑا نہیں تھا

"یعنی تم اُسی گھٹیا حلیے میں وہاں چلی گئی تھی...کوئی اندازہ بھی ہے کہ انہوں نے کن نظروں سے تمہیں دیکھا ہوگا...کچھ...کچھ پتہ بھی ہے کہ وہ لوگ کیسے وکٹم کو ہی بلیک

کرتے ہیں۔۔۔اور کل۔۔۔کل میں نے تمہیں ایسا کیا

کہہ دیا تھا۔۔۔؟ تمہاری عزت پر ایسا کون سا

حملہ کر دیا تھا کہ میں نے کہ وہاں جانے کی

ضرورت پڑ گئی تمھیں۔ں۔ں۔۔۔تم نے مجھے تھپڑ

مارا تھا نہ۔۔۔؟ میں چاہتا تو اسی وقت تم سے

تھپڑ کا ایسا بدلہ لیتا کہ تم ساری زندگی یاد

رکھتیں۔۔۔لیکن میں نے تمھیں کچھ کہا۔۔۔؟ میرا

دماغ پھٹ رہا تھا اس وقت غصے سے۔۔۔لیکن

میں نے ضبط کیا۔۔۔ تم نے مجھے اتنا سٹرانگ

ہٹ کیا مگر میں نے تمہیں بالکل نہیں

روکا۔۔۔میں چاہتا تو جواب میں تمہارا وہ حشر

کرتا کہ تم اپنے قدموں پر واپس نہ جا پاتی۔۔۔"
شہریار نے اپنے نچلے وجود کا دباؤ اسکے سائیڈ
جسم پر بڑھایا تو مشل دیوار سے لگے اپنی
کہنی چہرے پر رکھتے بلبلا کر رونے لگی تھی

"رونا بند۔۔۔بلکل بند۔د۔د۔۔۔۔تم نے مجھے بازو پر
زخم دیا نہ۔۔۔؟ تم کیا سمجھتی ہو میں
مزاحمت نہیں کر سکتا تھا۔ا۔ا۔ا۔۔۔؟ میں تمہیں
روک نہیں سکتا تھا۔۔۔؟ جوابی کاروائی نہیں کر

سکتا تھا...؟ میں صرف تمہاری ایگو کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا مشل...مجھے تمھارا یوں سٹرانگ ہونا...سیلف ڈفینسو ہونا اچھا لگا تھا...میں تمہیں پیار سے ہی ڈیل کر رہا تھا نہ...؟ تمھارے کہنے پر خود کو اپنے قابو میں رکھنے کا وعدہ کیا تھا...لیکن تم....تمھیں آؤٹ آف دا وے جانا پسند ہے...." شہریار نے اس کے بازو کو کندھے کے پاس سے اپنے بائیں ہاتھ میں بے دردی سے دبوچا ہوا تھا ، مشل کا سارا جسم شہریار کے جسم سے جڑا ہوا تھا ، وہ مشل کی بڑھتی کپکپاہٹ کو بہت اچھے سے محسوس کر رہا تھا...مشل جو ہمیشہ ہر سیچویشن میں اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روک لیتی تھی آج اس

کے آنسو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

"بول کیوں نہیں رہی کچھ...بولو نا...کیا خطرہ تھا تمہاری عزت کو مجھ سے.... مجھے بتاؤ کہ کیا میں نے تم سے کبھی کوئی غلط ڈیمانڈ کی ہے۔ے...؟ میں نے کبھی تمھیں اکیلے ملنے کا کہا ہے...؟ صرف ایک ملاقات پر تم نے اتنا ایشو بنایا ہے..."

"کپڑوں والی بات پر اتنی ضد لگائی ہے... تم نے مجھے اپنے ماتھے پر کس کرنے سے منع کیا تو

میں نے فوراً تمہاری بات مان لی تھی نہ...ضد تو نہیں لگائی تھی میں نے جو تم مجھے جیل کروانے پہنچ گئی...اس عزت کو تب کبھی خطرہ محسوس نہیں ہوا جب اس جسم پر سب کی نظریں ٹھہرتی ہیں...پینٹ دیکھ رہی ہو اپنی...؟ تھوڑا سا بھی بدلاؤ خود میں لانے کو تیار نہیں ہو تم....ایسے کیسے چلے گا یاررر...."

شہریار کا ایک ایک لفظ اس کو اپنے کان میں جلتے ہوئے انگارے کی طرح گھلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا، مشل نے کہنی چہرے پر رکھے ہاتھ کی پشت سے اپنے کان کو ڈھکنے کی کوشش کی تھی،وہ اس کے سخت لہجے کی تپش کو بالکل بھی سہہ نہیں پا رہی تھی

"اور یہ جو بیگ تم اپنے سینے سے لگائے کھڑی
ہو مجھے پتہ ہے کہ اس میں بھی ضرور کوئی
نیل فائلر ہے...لیکن میں نے ایک دفعہ بھی تم
سے تمہارا بیگ چھیننے کی کوشش نہیں کی..
کیونکہ مجھے تمہاری عزت پر حملہ کرنا ہی
نہیں ہے یار....میں تمہیں اپنی عزت سمجھتا
ہوں مشل...کتنی ہی بار تمہیں بتایا
ہے....سمجھانے کی کوشش کی ہے اپنے دل کی
حالت....پتہ نہیں میں تمہیں سمجھا نہیں پا رہا
یا میرا سمجھانے کا طریقہ غلط ہے..."

شہریار نے اس کے بازو کو چھوڑتے ہوئے اس سے کچھ فاصلہ کرتے ہوئے اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرنا شروع کر دی تھیں،لہجہ پہلے سے قدرے دھیما ہو گیا تھا

"غ...غلط ہے طریقہ بھی اور..اور دھونس ہے صرف یہ...میں جیسی مرضی حالت میں جاؤں کہیں بھی...مجھے ڈکٹیٹ کیوں کرتے ہیں آپ.پ.پ..." شہریار کو اتنے قریب محسوس کرتے ہوئے مشل کا شدید سردی میں بھی پسینوں سے برا حال تھا،شہریار کے

غصے کو کم پڑتا دیکھ کر مشل کی سانسیں کچھ بحال ہوئی تھیں اور زبان کی لرزش بھی کم ہو گئی تھی

"ششہہہ...نہیں...یہ بکواس نہیں سنوں گا اب...اب تو بلکل نہیں..." اسے واپس اپنی رو میں آتا دیکھ کر شہریار نے سائیڈ کمر سے اپنی گن نکال کر لوڈ کی اور آنکھوں کو عجیب سی حرکت دیتے لمبے قدموں سے چلتا ہوا مشل کے پاس آگیا تو مشل کی بڑی بڑی خوبصورت سبز

آنکھوں میں

پھر سے خوف شدت سے امڈ آیا تھا...اسکی نظروں میں پٹرول اسٹیشن والے اس بندے کا لہو لہان چہرہ گھوم گیا تھا....اسے گن لوڈ کرتا دیکھ کر مشل کی دھڑکن یک دم بڑھی تھی...بیگ ہاتھ سے چھوٹ کر زمین بوس ہوا تھا

"اب یہ زبان بھی صرف میری مرضی سے کھلے گی..." شہریار نے اپنی لہو رنگ آنکھیں مشل کی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے گن کو اس کے ماتھے

پر رکھا تو مشل نے سانسوں کے ساتھ ساتھ اپنے دل کو دھڑکنے سے بھی روک لیا تھا

"آج کے بعد اس حلیے میں باہر نکلو گی..." شہریار گن سے ماتھے پر ہلکا سا دباؤ ڈالتے اس کے جسم پر نگاہ ڈالتے ہوئے بولا تو مشل نے ہانپتے ہوئے سر کو ہلکی سی جنبش دی تھی

"آج کے بعد مجھ سے جھوٹ بول کر کہیں جاؤ گی..." شہریار نے گن کو ماتھے سے کھسکاتے

ہوئے،کنپٹی سے گزار کر اس کے گال میں دھنسایا تو اس بار مشل اپنے سر کو بھی جنبش نہیں دے پائی تھی، بس اپنی بھیگی آنکھوں سے خاموشی سے شہریار کو دیکھنے لگی تھی

"آج کے بعد کسی غیر کی نظر خود پر پڑنے دو گی..." شہریار نے اسکے پھولے گال سے گن کو کھسکا کر اسکے اپر لپ پر دباؤ ڈالتے کہا تو مشل کا نچلا لب کپکپانے لگا تھا،چہرہ خوف کی زیرِاثر تیز تیز شِور کرنے لگا تھا

"میرے سامنے فضول زبان چلاؤ گی۔۔؟" شہریار نے اس کے ہونٹ پر سے گن کو ایسے نیچے کیا کہ اس کا نچلا ہونٹ گن کے نیچے دب کر اس کی ٹھوری سے جا لگا تھا۔۔اسکے خلق سے باقاعدہ لرزش کی آواز آنے لگی تھی۔۔ بال خوف سے آتے پسینے سے بھیگ کر اسکی گردن سے چپک رہے تھے ، خوف سے وہ کھل کر سانس بھی نہیں لے پا رہی تھی تو اسکی۔ ات کا جواب دینا تو دور کی بات تھی۔۔شہریار نے گن کو ہونٹوں سے ہٹا کر اس کے ٹھوڑی سے نیچے لے جاتے ہوئے اس کے دل کے پاس رکھا کر اسکے سینے میں ہلکا سا دھنسایا تو مشل کی دھڑکن بلکل ہی تھم گئی تھی

"آج کے بعد مجھ سے دور بھاگنے کی کوشش
کرو گی۔۔۔؟" شہریار نے اپنا دوسرا ہاتھ اس کی
گردن کے پیچھے سے گزارتے ہوئے اپنا چہرہ اس
کے چہرے کے قریب کر لیا تھا۔۔۔انگلیاں اسکے بِ
الوں میں سرکنے لگی تھیں جب کہ گن ابھی
بھی اس کے ابھار میں دھنسی ہوئی تھی۔۔خوف
سے مشل کی ہچکیاں دوبارہ رواں ہوئی تھیں۔۔۔
اس کے ہچکیاں لینے سے شہریار کی گن بھی
اسکے ہاتھ میں ہچکولے کھانے لگی تھی

"یہ ۔۔یہ۔۔چ۔۔چل جائے گی۔ی۔۔۔۔" مشل اپنی ہچکیوں کو ضبط کرتے بمشکل بولی تھی جبکہ اس نے اپنے ہاتھ بالکل سیدھے اپنی تھائیز کے ساتھ جوڑ لیے تھے،خود کو بلکل بے حس و حرکت کیے وہ سہمی نظروں سے شہریار کو دیکھی تھی

"یہ میری اجازت کے بغیر نہیں چلتی۔۔۔" شہریار نے اپنا سر اسکے ماتھے سے ٹکاتے اس کے کان میں سرگوشی کی اور گن کو سینے سے نرمی سے سلپ کر کے نیچے کی جانب کھسکایا

تھا،دل کے پاس سے گن کے سرکنے پر مشل نے یک دم گھری سانس لی تھی

"اور نہ ہی تم اب کبھی بھی میری مرضی کے خلاف کچھ کرو گی---" گن کو اس کے پیٹ سے کھسکاتا ہوا بائیں ہاتھ سے اسکے شارٹ سے ویلوٹ کے ٹاپ کو تھوڑا سا اوپر کر کے، شہریار نے اس کی جینز کو پیٹ کے پاس سے تھوڑا کھینچ کر اسے اپنی طرف کرتے زپ والے حصے میں گن کو ایسے اڑا دیا تھا کہ گن کا پچھلا ٹھنڈا حصہ مشل کی ناف سے تھوڑا نیچے تھا

جبکہ اگلا حصہ اسکی جینز کے اندر اسکی
نازکی کے سروں کو چھو رہا تھا

"گاٹ اِٹ...؟" شہریار مشل سے فاصلہ کرتے الٹے
قدم لیتا کمرے میں بکھرہ کانچ پر سے چلتے
ہوئے سامنے صوفے پر جا بیٹھا تھا...مشل نے
بری طرح آپنی انکھیں میچ لی تھیں،گن کی
میٹل باڈی سے اسکو اپنے پورے جسم میں
کیڑے پھیلتے محسوس ہونے لگے تھے...جسم کا
کانپ کانپ کر برا حال ہو رہا تھا...سانس
کھینچن کر لینے سے گن نیچے کو سرکنے لگی تو

مشل نے سانس کو ایک بار پھر روکا تھا۔۔۔ہونٹوں خود بخود آدھے سے کھل گئے تھے

"پلیز۔۔ پ۔۔پ۔۔۔اسکو۔۔۔ہٹا دیں۔۔" گن کی باڈی کی ٹھنڈک سے اسکے چل جانے کے خوف سے مشل کی آواز گھٹ سی گئی تھی

"شہر۔۔۔ش۔۔۔شہر۔۔یار۔۔۔پ۔لیز۔۔۔چل جائے گی۔ی۔۔۔" مشل آنکھیں میچے ہچکیاں لیتے ہوئے

بری طرح کانپتے ہوئے رو پڑی تھی۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو مٹھیوں کی صورت بند کر کے اپنے جسم کی کرزش پر قابو پانے کی ناکام سی کوشش کی تھی۔۔۔اس میں بالکل بھی ہمت نہیں تھی کہ وہ اپنے ہاتھ سے خود اس گن کو باہر نکالے۔۔۔وہ ہمت بلکل ہار گئی تھی۔۔۔ التجائی نظروں کا رخ شہریار کی طرف ہی تھا۔۔۔شہریار اس کی حالت کو دیکھ کر بالکل بھی اچھا محسوس نہیں کر رہا تھا ، اندر ہی اندر خود پر شدید غصہ آنے لگا تھا

"میں کسی ضروری کام جا رہا ہوں۔۔۔۔تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔۔۔تب تک۔۔۔سوچ کر رکھنا کہ کیا فائینل ڈسی‌ژن ہے تمھارا۔۔۔۔" کہہ کر شہریار اپنی بلیک شرٹ کا اوپری نٹن ایک ہاتھ سے کھولتے صوفے سے اٹھا تو مشل آواز کے ساتھ رونے لگی تھی

"نہیں۔۔۔پل۔۔پلیز۔۔۔اسکو۔۔۔نکال کر جائیں۔۔۔پلیز۔۔۔" شہریار اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔اسکے جانے کے بعد

مشل کا رو رو کر مزید برا حال تھا۔۔۔شہریار کا خوف اس کے دل میں بری طرح بیٹھ گیا تھا

"میں کیوں پولیس سٹیشن چلی گئی۔۔۔ مجھے نہیں جانا چاہیے تھا۔۔" مشل خود سے بخث کرتے ہوئے وہیں سٹل کھڑے روئے جا رہی تھی اور اپنی جگہ سے بالکل بھی ہل نہیں پا رہی تھی

"واپس آجائیں پلیزز.ز...شہریار.ر.ر..."

"بابا.ا...." کب سے خود پر ضبط کیے کھڑی رہ رہ کر مشل کی ٹانگوں سے جان ختم ہو رہی تھی...بار بار وال کلاک کی طرف نظریں ڈالے وہ ایک ایک منٹ گن کر گزار رہی تھی

پندرہ سے بیس منٹ بعد شہریار

فلیٹ میں واپس داخل ہوا

اور مشل کو وہیں کھڑے روتے ہوئے پایا تو

اس کے قریب آ کر اپنا ہاتھ دیوار کے ساتھ

اسکے سر کے اوپر رکھتے ہوئے اپنا چہرہ اس کے

قریب کر لیا "جی میم...عقل کچھ ٹھکانے آئی ہے یا نہیں...؟"

میں تیرا بسمل ہو گیا
قسط نمبر 14
Kz writes

میں تیرا بسمل ہو گیا

پندرہ سے بیس منٹ بعد شہریار اپنی بلیک ڈریس شرٹ کی سلیوز فولڈ کیے فلیٹ میں واپس داخل ہوا اور مشل کو وہیں کھڑے روتے ہوئے پایا تو اس کے قریب آ کر اپنا ہاتھ دیوار کے ساتھ اسکے سر کے اوپر رکھتے ہوئے اپنا چہرہ کچھ جھکا کر اس کے قریب کر لیا تھا

"جی میم...عقل کچھ ٹھکانے آئی ہے یا نہیں---؟ یا ابھی مزید ڈوز چائیے...؟

"آئی---آئی ہے۔ے..." مشل نے روتے ہوئے ہاں کی صورت میں سر ہلایا تھا

Kzwritesnovel

"ابھی بس میرے سامنے آئی ہے یا واپس جا کر پھر کوئی پلین بنانا ہے۔۔؟ " شہریار نے اسکو خود سے گھبرا کر ٹھہر ٹھہر کر سانس لیتے دیکھ کر دائیاں ہاتھ پیچھے کو لیجا کر اپنی کمر پر باندھ لیا تھا

"نہیں۔ں۔ں کرنا۔ا۔۔اسکو نکال دیں۔ں۔ں۔۔۔مجھے کچھ ہو گیا تو۔۔۔تو۔۔" مشل بلکل سیدھا کھڑی اسکے خود پر جھکے چہرے سے اپنا چہرہ تھوڑا

KZwritesnovel

سا ٹلٹ کرتے فرش پر بکھرے کانچ کو دیکھ کر مزید شدت سے رونے لگی تھی

"نہیں ہونے دیتا تمھیں کچھ...چپ کر کے کھڑی رہو.و.و...منہ اوپر کرو...میری طرف دیکھو..." بھاری سے لہجے میں کہہ کر شہریار بائیاں ہاتھ دیوار پر تھوڑا اوپر کو کھسکاتے قدرے سیدھا ہوا تو مشل چہرہ واپس تھوڑا اوپر کرتے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر اپنے آنسو حلق میں اتارنے لگی تھی

kzwritesnovel

"رونا بند کرو..." شہریار نے اپنا دائیاں بازو کمر کے پیچھے فولڈ کیے ، مشل کی آنکھوں میں سنجیدگی سے دیکھ کر کہتے، نظروں کا رخ نیچے کی جانب کیا تو مشل اسکی نظروں کی سمت خود کو دیکھتے مزید دل چھوڑ گئی تھی

KZwritesnovel

"آپ نے نہیں نکالنا نہ...." سانس لینے سے گن کا ہلکا سا سرکنا بھی مشل کے چہرے کی ہوائیاں اڑا رہا تھا...ٹانگیں اتنی دیر سے ایک ہی جگہ جم کر کھڑے ہونے سے سن ہونے لگی تھیں

"جب تک میری کہی سب باتوں کو ماننے کا وعدہ نہیں کرو گی۔۔۔تب تک نہیں۔۔۔مجھ سے تو تم ڈرتی نہیں ہو۔۔۔میری گن سے ہی سہی۔۔۔"
زیرِلب ہلکا سا مسکرا کر کہتے شہریار نے نظروں کا رخ اسکی پینٹ کے اندر اٹکی پستول سے ہٹا کر واپس اسکے چہرے کی طرف کیا تھا ۔۔۔
شہریار کی دائیں بازو دیوار سے لگی مشل کے سر کو چھو رہی تھی۔۔وہ اسکے بے حد قریب کھڑا تھا۔۔۔مشل کے بال اسکے کندھوں پر بکھرے ،گردن کے قریب پسینے سے چپکے ہوئے تھے

KZwritesnovel

"م..میں نے مانا تو ہے.ے.ے...." بولتے ہوئے مشل کا نچلا لب کانپنے لگا تھا،سہمی ہوئی آواز کی لرزش بڑھ گئی تھی

KZwritesnovel

"ایسا تو ہر دفعہ ہی مان جاتی ہو تم....مجھے یقین نہیں ہے تم پر اب...دو منٹ بعد مکڑ جاؤ گی...تمھارا پتہ نہیں چلتا بلکل بھی...بس لڑتی رہتی ہو مجھ سے خوامخواہ..." شہریار نے بے اختیار ہو کر دائیاں ہاتھ کمر سے ہٹا کر اسکے گ

ال پر بہتے موٹے سے آنسو کو اپنے انگوٹھے میں جذب کر کے اسکے بھیگتے لبوں کو انگلیوں کی پشت سے صاف کیا تھا،چہرے کی سنجیدگی بہت کم ہو گئی تھی۔۔مشل کا یوں اتنے خوفزدہ ہو جانے پر دل میں الجھن سی ہونے لگی تھی

"آ۔۔۔آپ۔۔۔بھی تو۔۔۔" مشل اسکے چھونے پر اپنا چہرہ دوسری طرف کرتے دبے دبے سے غصے میں بہت ہی مدھم سی آواز میں بولی تھی، پاؤں شدید بھاری ہونے لگے تھے،مزید اپنے قدموں پر کھڑے رہنا ناممکن سا لگنے لگا تھا

kzwritesnovel

"میں کیا۔۔۔؟ یہ لو بھئی واپس کر لیتا ہوں
ہاتھ۔۔تب سے روک کر ہی رکھا ہے اس
کو۔۔دیکھ لو۔۔میں تمھاری ہر بات کو سنتا ہوں
دل سے۔۔سمجھتا ہوں۔۔۔مانتا ہوں۔۔اور صرف
اتنا ہی تم سے بھی چاہتا ہوں مشل۔۔۔پتہ ہے
جب پاس ہوتی ہو تو اتنا بے اختیار ہونے لگتا
ہوں۔۔لیکن۔۔۔اب کوشش کر رہا ہوں کہ ایسا
کچھ نہ کروں۔۔لممممٹ میں رہوں۔۔بس تم
بھی اب تھوڑا باتیں سمجھنے کی طرف
آؤ۔۔۔ناشتہ کر کے آئی تھی۔۔؟" لفظ لمٹ پر زور

kzwritesnovel

دے کر کہتے شہریار اپنا دوسرا بازو بھی دیوار سے ہٹاتے اس سے کچھ انچ کے فاصلے پر سیدھا کھڑا ہو گیا تھا،نظروں میں اسکا ہوش اڑاتا سراپا آیا تو شہریار نے نظروں کا رخ اسکی آنکھوں کی طرف کر لیا تھا

"اس۔۔۔ اس۔۔۔کو تو نکال دیں۔۔۔" مشل کی سانسیں بدستور اٹکی ہوئی تھیں

KZwritesnovel

"خود کیوں نہیں نکالی۔۔۔؟ میں تو سمجھ رہا تھا کہ میرے آنے تک تم نے گن کو نکال بھی لیا

ہوگا بلکہ میں تو ایک آدھا فائر ایکسپیکٹ کر رہا تھا...کم آن،چھڑی چاقو کے زمانے گئے اب...کچھ نیا سیکھو..." شہریار نے وہ تھوڑا سا فاصلہ ختم کر کے گن کے پچھلے حصے پر اپنا ہاتھ رکھا تو اس کی انگلیاں مشل کے پیٹ سے مس ہوئی تھیں...مشل نے اسی لمحے سانس کھینچ کر اپنا پیٹ اندر کی طرف کیا تھا تاکہ اس کی انگلیوں کے لمس سے بچ سکے ، شہریار اس کے اس ایکٹ کو نوٹ کرتے ہوئے زیرلب ہلکا سا مسکرایا تھا...گن کے پچھلے حصے پر ہاتھ کا دباؤ بڑھنے سے اسکی نوزل مشل کو پینٹی کے اوپر سے اپنے نازک حصے سے مس ہوتی محسوس ہوئی تو اس کے حلق سے

Kzwritesnovel

بھرپور آواز والی ہچکی برآمد ہوئی تھی

"ممم۔م۔۔مجھے۔۔۔ ڈر لگ رہا ہے۔ے۔۔۔" اس نے ملتجی نظروں سے شہریار کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بلیک ویلوٹ کی ٹاپ کے ایک طرف جھلکنے کی وجہ سے اس کا چمکتا ہوا دودھیا کندھا جس سے اسکی برا کی بلیک سٹریپ صاف دکھائی دے رہی تھی شہریار کی نظروں میں آئی تھی۔۔۔شہریار کا ہاتھ ابھی بھی گن کے پچھلے حصے پر ہی موجود تھا ، مشل کے

kzwritesnovel

سانس لینے کی وجہ سے اس کا پیٹ کبھی شہریار کی انگلیوں سے مس ہو رہا تھا تو کبھی سانس اندر کو کھینچنے سے اسکی انگلیوں کی تپش سے کچھ دیر کو رہائی مل رہی تھی

kzwritesnovel

"یہ سب پہن کر تم دوبارہ اس کے آفس جا رہی تھی نہ...بلکہ جا ہی کیوں رہی تھی..." ہلکا سا تھما ہوا غصہ اسکے کندھے سے ڈھلکتی لوز سی ٹاپ دیکھ کر پھر سے دماغ میں بھڑکا تھا...اس کی آنکھوں میں پھر سے لہو اترتا دیکھ کر مشل کی بچی کچھی جان بھی ختم

ہوئی تھی۔۔۔

"جرات کیسے ہوئی تمھارے پھر سے اس راستے پر آنے کی مشل۔۔۔" شہریار نے گن کو وہیں رکھے اس کا دباؤ نیچے کی جانب بڑھایا تو مشل کا حلق اچھل کر منہ کو آیا تھا ، ساری ہمت اکٹھی کر کے اپنا ہاتھ شہریار کے ہاتھ پر رکھ کر اس کو التجا بھری بھیگی نظروں سے دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگی تھی

"اب۔۔۔کبھی۔۔۔کبھی۔ی نہیں جاؤں گی۔ی۔ی

kzwritesnovel

---نہیں جاؤں گی-ی-ی---" مشل کی آواز خوف سے لڑکھڑائے جا رہی تھی،پورا جسم ہچکولوں کی نظر ہونے لگا تھا

"دھوکہ دیتی ہو---جھوٹ بولتی ہو مجھ سے---جب جب میں نے تم پر ٹرسٹ کیا ہے تب تب تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے---اب ایسا کیا ہے تمہاری بات میں کہ میں یقین کر لوں---"

Kzwritesnovel

شہریار اپنے ہاتھ پر دھڑے اسکے کانپتے ہاتھ کو ایک نظر دیکھ کر ، گن کی muzzel پر بہت ہلکا سا پریشر بڑھاتے بولا تو مشل نے اپنی گہرائیوں پر اس

کے

اتنی زور سے مس ہونے پر سانس اندر کو کھینچتے خوف سے بھرپور سسکی لی تھی

"آپ۔پ۔۔۔پ۔۔۔۔جیسے۔۔۔ک۔۔۔جیسے کہیں گے۔۔۔میں و۔۔۔ویسے کروں گی۔۔ی۔۔۔" مشل نے دونوں ہاتھوں سے شہریار کے ہاتھ کو زور سے پکڑ کر روکنے کی کوشش کی تھی، اتنی سردی میں بھی پسینے سے شرابور ہوتے پورا جسم کانپ رہا تھا،وہ اسکے ہاتھ کو اوپر کی جانب ہلکا سا کھینچتے ادھ کھلے ہونٹوں سے روئے جا رہی

kzwritesnovel

تھی

"تو آج ویسے کیوں نہیں کیا۔۔۔؟ جیسا میں نے کل کہا تھا۔۔۔" اسکے نازک سے کانپتے ہاتھوں کی سہمی ہوئی معصوم سی کوششوں کی لاج رکھتے شہریار نے گن کو آہستگی سے گھسیٹتے ہوئے اس کی جینز سے نکال کر کمر کے خم پر ٹاپ کے اوپر سے رکھتے اپنا چہرہ اس کے چہرے کے بالکل قریب کر لیا تھا

"میں۔۔۔م۔۔مجھے۔۔جاب کی ضرورت ہے۔۔۔" اس

kzwritesnovel

کی بے بسی اسکے چہرے سے واضح ہو رہی تھی۔۔۔اپنے حساس حصے سے گن کے ہٹنے پر مشل کی جان بحال ہونے سے پہلے ہی موزل کمر کی جلد میں کھبنے سے پھر سے ہلکان ہونے لگی تھی۔۔اپنا ہاتھ جینز کی ویسٹ لائین پر رکھے مشل بلبلاتے لبوں سے بولی تھی

KZwritesnovel

"تو میری جا۔ن۔ن۔ن۔۔۔کب سے تو آپکی منتیں کر رہا تھا کہ ایک بار مل لیں آفس دیکھ لیں۔۔بات کر لیں۔۔۔پر آپ راضی ہی نہیں ہو رہی تھیں۔۔" شہریار نے گن کو اس کی کمر سے ہٹا

کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا تو مشل نے دیوار سے لگے ہی ، آنکھیں زور سے میچ کر دونوں بازوؤں سے اپنا چہرہ ڈھانپ کر شدت سے رونا شروع کر دیا تھا

"اچھا روؤ مت۔۔۔ششہہہ۔۔۔چپ۔۔۔ہممم۔۔۔بلکل چپ۔۔۔بتاؤ مجھے کیوں نہیں آنا چاہتی تھی میرے پاس۔۔۔؟ " شہریار نے اسکے دونوں بازو کہنیوں سے پکڑ کر نیچے کرتے اپنے ایک ہاتھ میں نرمی سے جکڑتے اسکی ٹھوڑی کو ہلکا سا چھو کر چہرہ اوپر کو کیا تھا،مشل نے اسکے

kzwritesnovel

کہنے پر اپنے آنسو ضبط کر لیے تھے

"کیونکہ۔۔۔مجھے ٹھ۔۔۔ٹھیک نہیں لگتا۔۔۔" مشل نے اسکی انگلیوں سے ٹھوڑی کھسکا کر چہرے پر بیزار سے ناراض تاثرات لیے اپنا چہرہ ذرا پیچھے کیا تھا،سر جھکا کر انگلیوں کو میچ کر پاؤں میں چبھتی سوئیوں کو وہ ٹھیک کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔اسکے دوبارہ سے یوں اکڑنے پر شہریار اسکے بازو چھوڑ کر ٹھنڈی آہ بھرتے دونوں ہاتھوں سے اپنے بال سنوارتے ایک طرف ہو گیا تھا

kzwritesnovel

"بہرحال۔۔۔اب سے تم مجھے یہ فضول تنگ
بلکل نہیں کرو گی۔۔۔مجھ سے دور بھاگنا چھوڑ
دو گی۔۔۔اوووور۔۔۔جیسے میں کہوں گا ویسے
ہی چلو گی۔۔۔سمجھی۔۔۔۔اب کوئی گڑبڑ کرنے
کی کوشش کی نا تو بہت برا پیش آؤں گا
مشل۔۔۔۔" شہریار نے سائیڈ ٹیبل پر پڑے ٹشو
کے ڈبے میں سے کچھ ٹشو نکال کر اس کا ماتھا
خود بہت پیار سے

صاف کرتے نرمی سے بات کرتے یک دم لہجہ
سخت کیا تو مشل نے ماتھے پر بل ڈالتے ،

kzwritesnovel

آنکھوں میں دبا دبا سا غصہ لیے ٹیشو اسکے ہاتھ سے پکڑ کر ماتھہ پیچھے کر لیا تھا

"چلو آؤ ناشتہ کرتے ہیں..." شہریار اس کے بدلتے رنگ دیکھ کر سر کو نفی میں جنبش دے کر تھوڑا کُھل کر ہنستے اسے کلائی سے نرمی سے پکڑ کر کچن تک لے آیا تھا....اسکی چال میں لرزش سی محسوس کر کے شہریار نے اچانک مڑ کر اسکے چہرے کو دیکھا تو مشل نے ڈرے ڈرے سے انداز میں اسے گھورتے کچھ سیکنڈز میں

kzwritesnovel

ہی نظریں جھکا لی تھیں۔۔۔ہاتھ کو اسکی گرفت سے نکالا بھی نہیں تھا۔۔۔شہریار کے اس روپ نے اس کو اندر تک ڈرا دیا تھا۔۔۔ابھی بھی اپنی ٹانگیں کانپتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں جبکہ بولنے کی بھی ہمت اکٹھی نہیں کر پا رہی تھی

KZwritesnovel

"بات سمجھ آگئی نہ۔۔۔؟ کہ سمجھاتے رہنا پڑے گا بار بار۔۔۔؟" شہریار اسکا ہاتھ چھوڑ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔کچن فلیٹ کے حساب سے بہت چھوٹا تھا لیکن ضرورت کی ہر چیز

سے مزین معلوم ہو رہا تھا...فریج سے کچھ
سامان نکال کر کاؤنٹر پر رکھتے شہریار نے ایک
کرسی گھسیٹ کے مشل کو اس پر بیٹھنے کا
اشارہ کیا تو مشل کا دل خود کو اسکے اشاروں
پر مجبورا عمل کرتے دیکھ کر ضبط سے اندر ہی
اندر بھر سا گیا تھا،گلے میں اٹھتا درد اسے
جواب دینے سے بھی روک رہا تھا

KZwritesnovel

"ہاف فرائے یا فل فرائے...؟" شہریار نے وہیں
کھڑے کھڑے مشل کی طرف دیکھتے ہوئے
پوچھا تو مشل ضبط سے بے حال ہوتے چئیر پر

بیٹھتے ہوئے اس سے نظریں ملنے پر اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپاتے ایک بار پھر شدت سے رونے لگی تھی.... شہریار اسکے اچانک پھوٹ کر رونے پر شرمندہ سا ہوتے تیز قدموں سے چلتے اسکے پاس آگیا تھا....

اپنا ایک بازو اس کے کندھے پر پھیلاتے ، دوسرا بازو ٹیبل پر رکھتے ہوئے اس کی طرف جھک گیا تھا

"کیا ہوا میری جان.."

kzwritesnovel

" آئی ایم سو سوری یار--"

"مشل یار قسم سے گن لے کر تمھیں فالو نہیں کر رہا تھا--لائسنسڈ گن ہے ، پڑی ہی ہوتی ہے گاڑی میں میرے یار---"

"سوری-ی-ی---؟ لاسٹ چانس پلیز--؟ بس بلکل لاسٹ---؟ " شہریار نے اسکے کندھے کو پیار سے

KZwritesnovel

اپنی بازو سے جھنجھوڑتے اسکے سر کو سائیڈ سے ہلکا سا تھپتھپایا تو اسکے بدلتے رویے پر بھی مشل کی ہچکی بندھ گئی تھی

"مشل میں۔۔۔اوہ یاررر۔۔۔کیا کر رہی ہو۔و۔و۔۔۔"

اسکے اتنی شدت سے رونے پر ایک دم ڈھیروں شرمندگی نے شہریار کو گھیرے میں لیا تھا، وہ سمجھ گیا تھا کہ مشل ابھی تک گن کے ڈراما سے نہیں نکلی

kzwritesnovel

"تم رکھ لو وہ گن یار۔۔میں کبھی ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا دوبارہ۔۔نہ تمھیں نہ اسے۔۔۔میرے باپ کی بھی توبہ ۔۔۔" یونہی جھک کر کھڑے شہریار نے وہی ہاتھ سر سے ہٹا کر اسکی بازو کو اوپر سے نیچے کی جانب سہلایا تو مشل کا سائیڈ جسم اسکے سینے میں گم سا ہو گیا تھا

KZwritesnovel

"رہنے دیں۔ں۔۔۔" مشل نے اسکا بازو اپنے کندھے سے ہٹانے کے لیے اپنے کندھے کو الجھے سے اکتائے انداز میں جھٹکا دیا تو شہریار اپنا بازو فورا اس کے کندھے سے ہٹا کر اسکے پاس ہی

ٹیبل پر ہاتھ رکھ کر سیدھا کھڑا ہو گیا تھا

"خود چھڑی چاقو سے حملے کرتی رہتی ہو اور اپنی دفعہ ایک چھوٹی سی گن سے ڈر گئی ہو۔۔۔میں اپنے ڈفینس میں کوئی ہتھیار پاس نہ رکھوں کیا۔۔۔؟ تم تو کسی بھی وقت ٹانگ مار کر مجھے ناکارو کر دو یار۔۔" شہریار اسے سر جھکائے بیٹھا دیکھ کر ٹیشو باکس اسکے قریب گھسیٹتے اسکے بلکل پاس ہی ٹیبل پر چڑھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔ اس کی ٹانگیں مشل کی تھائیز کے پاس لٹکی ہوئی تھیں۔۔بائیاں ہاتھ مشل کے

kzwritesnovel

سامنے ٹیبل پر دھڑے وہ دائیں ہاتھ سے اپنے بالوں میں انگلیاں چلاتے اسکے بجھے چہرے کو دیکھ رہا تھا

مشل کسی بھی بات کا جواب دئیے بغیر مسلسل نظریں جھکائے ٹیبل کے کنارے کو اپنے ناخن سے کھرچے جا رہی تھی۔۔۔آنسو کچھ تھم گئے تھے لیکن وقفے وقفے سے مدھم سی ہچکی سے جسم کانپ جاتا تھا۔۔اسے اتنا مضطرب دیکھ کر شہریار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ میں لیتے تھائی پر رکھ لیا تھا

kzwritesnovel

"دیکھو مشل...میں ایسا بلکل نہیں ہوں جیسا اب تمھاری نظروں میں میرا امیج بن گیا ہے...بہت سوفٹ ہارٹڈ ہوں یار....میرے ساتھ جب رہو گی تو ہی تمھیں اندازہ ہو گا کہ کتنا دل سے پیار کرتا ہوں تم سے...یا اپنے کسی بھی رشتے سے..." شہریار اپنے دونوں ہاتھوں میں اسکا ہاتھ سیدھا کر کے نرمی سے تھامے،اسکی پسینے سے بھیگی ہتھیلی کو دونوں انگوٹھوں سے بہت پیار سے ہلکا ہلکا سا دبانے لگا تھا

kzwritesnovel

"جی بلکل ...اپنی بہن کے ساتھ بھی ایسے ہی زبردستی کرتے ہوں گے...؟ ہے نا...؟ " مشل بھرائے سے لہجے میں بولتے اپنے ہاتھ کو اسکے ہاتھوں سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی تو شہریار کے انگوٹھوں کا دباؤ بڑھنے پر اسکی نظروں کا رخ خودبخود اسکے چہرے کی جانب ہوا تھا،اسکی آنکھوں کے سرخ ڈورے دیکھ کر دل میں اسکے غصے کا خوف گھرا تھا

"وہ...نہیں...میرا مطلب تھا کہ...." آنکھوں کی

kzwritesnovel

سرخی اور اپنی ہتھیلی پر اسکے انگوٹھوں کی سختی سے آواز پل میں کانپی تھی،بات کر کے اب دل بری طرح گھبرا گیا تھا

"نہیں۔۔۔بلکل نہیں کرتا اسکے ساتھ زبردستی۔۔۔ہم دونوں سب کچھ ڈسکس کر لیتے ہیں آرام سے۔۔۔کبھی میں اسکی سن کر مان لیتا ہوں اور کبھی اسکو پیار سے سمجھا کر اپنی منوا لیتا ہوں۔۔۔" شہریار لہجہ نرم رکھ کر آنکھوں میں سوفٹلی جھانک کر بات مکمل کرتے اسکی ہتھیلی کو اسی پیس پر پھر سے دبانے،

kzwritesnovel

لگا تو مشل کا اٹکا ہوا سانس بحال ہوا تھا

"ہاں تو۔۔۔وہ۔۔۔بہن جو ہے آپکی۔۔۔اس لیے۔۔۔"

مشل ٹھہر ٹھہر کر اسی بھرائے سے لہجے میں بولی تھی،ہاتھ پر اسکے ہاتھوں کی تپش سہنا مشکل لگنے لگا تھا،دائیاں ہاتھ اسکے حصار میں ہونے کی وجہ سے مشل کا رخ بھی قدرے اسکی طرف ہو گیا تھا

kzwritesnovel

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔تمھیں پہلے دن سے

کہہ رہا ہوں یار کہ تمھیں پسند کرتا ہوں۔۔۔شادی
کرنا چاہتا ہوں تم سے۔۔۔میرا طریقہ۔۔۔۔ہمارے
ملنے کے circumstances کچھ ایسے ہو گئے
ہیں کہ زیادہ برا لگ رہا ہوں تمھیں۔۔۔پر بے فکر
رہو یار۔۔۔۔نہیں کروں گا کوئی زبردستی تم
سے۔۔۔بس تم نے ایک چھوٹا سا کام کرنا
ہے۔۔۔۔میری بات سننی ہے،سمجھنی ہے۔۔۔اور کچھ
بھی نہیں۔۔۔۔تھوڑا سا بھی کارپوریٹ کر لو گی
تو ہم دونوں کے لیے آسانی ہو جائے
گی۔۔۔۔تمھاری اہمیت بہت زیادہ ہے میرے دل
میں مشل۔۔۔اور اس سے کہیں زیادہ تمھاری
عزت ہے میری نظر میں۔۔۔" شہریار نے اپنے
ہاتھوں میں اسکے خوبصورت سے ہاتھ کو

Kzwritesnovel

پگھلتا دیکھ کر لہجے کو مزید دھیما کر لیا تھا

"نہیں ہے عزت کوئی۔۔۔کیونکہ آپ کو لگتا ہے کہ میری اور میرے کپڑوں کی غلطی ہوتی ہے اگر کوئی آدمی مجھے دیکھ رہا ہوتا ہے

یا۔۔یا۔۔مجھے۔۔" مشل نے اسکے چہرے کی طرف دیکھتے دیکھتے اسکی نظریں اپنے ہاتھ سے ہٹ کر اپنی طرف اٹھتی دیکھ کر بات ادھوری چھوڑی تھی ،ہاتھ مسلسل اسکے ہاتھوں میں ہونے کی وجہ سے بازو کہنی کے پاس سے دکھنے لگا تھا

kzwritesnovel

"ایسا نہیں ہے مشل...مکمل ڈھکی چھپی خواتین کے ساتھ بھی ایسے انسیڈنٹ ہو جاتے ہیں،...میں نے...میں نے کبھی تمھارے کردار کے بارے میں ایسا کچھ نہیں کہا یار...نہ میں نے صبح پٹرول سٹیشن والی بات پر تمھیں بلیم کیا ہے...میں صرف اتنا کہتا ہوں کہ خود کو تھوڑا ڈھانپ کر رکھا کرو...جیسے کپڑے کالج پہن کر جاتی ہو...کچھ ویسے پہن لیا کرو...یا جن میں تمھیں خود بھی محسوس ہو کہ کوئی غیر ضروری نظریں تم پر نہیں پڑ رہیں...تم

kzwritesnovel

جیسے ان کپڑوں میں اتنی پیاری لگتی ہو،ویسے ہی ان کپڑوں میں بھی پیاری لگو گی۔۔۔زیادہ نہیں لیکن تھوڑا تو بدلاؤ آسکتا ہے۔۔۔میں نے بھی تمھارے کہنے پر ہئیر کٹ چینج کیا تھا۔۔۔اور تم نے دیکھا تک نہیں۔۔۔۔کچھ نئی شرٹس بھی لی ہیں تاکہ تمھیں آفس والی فیلنگز نہ آئیں۔۔۔مگر تم لڑنے سے باز آؤ تو میری ایفرٹس نظر آئیں تمھیں۔۔۔" شہریار نے بات کرتے کرتے بائیاں ہاتھ اسکی کہنی کے نیچے رکھ کر اسکی بازو کو سہارا دیا تو مشل نے نظریں اسکی آنکھوں سے ہٹا کر جھکا لی تھیں،اپنی پوری بازو کے نیچے اسکی فولڈڈ سلیو بازو کا لمس اسے ویلوٹ کے ٹاپ کے اوپر سے بھی

kzwritesnovel

محسوس ہو رہا تھا۔۔سست پڑتی دھڑکنیں اسکے نرم ہوتے لہجے کی وجہ سے تیز ہونے لگی تھیں

"تمھارا کل پولیس میں کمپلین کروانے سے بھی زیادہ برا مجھے تمھارا آج واپس اسی آفس جانا لگا ہے۔۔۔مشل میں تمھاری اس حرکت کو بہت مشکل سے جانے دے رہا ہوں۔۔۔اس کے بعد میں تمھاری طرف سے ہونے والی کسی بھی غلطی کو اتنی آسانی سے معاف نہیں کروں گا۔۔۔
میرے ضبط کو بس اب اتنا ہی آزمانا ہے جتنا تم

kzwritesnovel

سہہ بھی سکو بعد میں۔۔۔تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ تم تمہارے پاس میری امانت ہو اب اگر اس میں ذرا سی بھی خیانت ہوئی نا تو میں تمہیں ہمیشہ کے لیے قید کر کے رکھ لوں گا اپنے پاس۔۔۔۔پھر کوئی سیکنڈ چانس نہیں ملے گا۔۔۔"

کہتے ہوئے شہریار نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے تھامے اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کے سب سے چھوٹی والی انگلی کو پیار سے مسلنے لگا تھا۔۔۔ دیکھ بھی اس کے ہاتھ کی طرف ہی رہا تھا۔۔۔شہریار کے مضبوط سانولے ہاتھوں میں اس کا نازک سا ہاتھ چمک رہا تھا

kzwritesnovel

دونوں میں کچھ لمحوں کی خاموشی ہو گئی تھی۔۔۔مشل کو اس کے ہاتھوں کی سخت گرفت میں اپنے ہتھیلی دبتی ہوئی محسوس ہونے لگی تھی لیکن اس کے چہرے اور لہجے کی سنجیدگی دیکھتے ہاتھ پیچھے کرنے کی ہمت بھی نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔ٹیبل پر بیٹھ کر شہریار کی ٹانگیں مسلسل ہلنے کی وجہ سے مشل کی تھائیز سے ٹچ ہونے لگی تھیں۔۔۔مشل کے جھجکنے پر شہریار نے خود کو ٹیبل پر گھسیٹ کر اس سے تھوڑا فاصلہ بنایا تھا

kzwritesnovel

"...میرا فون..." کہتے ہوئے مشل اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے اسکی طرف دیکھی تھی

"میں لے کے آتا ہوں..." شہریار اس کا ہاتھ چھوڑ کر ٹیبل سے اتر کر کمرے کی طرف چلا گیا تھا

"مجھے ناشتہ نہیں کرنا...میں گھر جانا چاہتی ہوں...." شہریار اس کا بیگ پکڑے کچن میں داخل ہوا تو

Kzwritesnovel

مشل اس کو دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی، چہرے پر مٹے مٹے آنسوؤں کے نشان تھے

"بالکل نہیں...آج سارا دن تم میرے ساتھ یہیں پر گزارو گی...رات سے سویا نہیں ہوں یار...ریسٹ چائیے دماغ کو بھی اور باڈی کو بھی..." شہریار نے بیگ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے جان بوجھ کر معنی خیز لہجے میں کہا تو مشل گھبرائی نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگی تھی

"صرف سوئیں گے اور کچھ نہیں..." مشل کو

kzwritesnovel

کنفیوز سا اپنی طرف دیکھتے پا کر شہریار نے ٹیزنگ سے انداز میں وِنک کیا تو مشل پریشان سا ہو کر اٹھتی جھکتی پلکوں سے اسے دیکھنے لگی تھی

"مذاق کر رہا ہوں۔ں۔ں پاگل۔۔۔مرنے والے کیوں ہو رہی ہو۔۔۔نکلتے ہیں ابھی بس۔۔" شہریار نے ہنستے ہوئے مشل کے گال کو انگلی اور انگوٹھے سے پکڑ کر پیار سے نرمی سے کھینچا تھا

"م۔۔۔میری گاڑی۔۔۔"مشل یاد آنے پر ہچکچاتے ہوئے بولی تھی

kzwritesnovel

"آپ کی گاڑی نیچے ہی پارک ہے...میں ذرا ناشتہ کر لوں پھر اپنے آفس لے کر چلتا ہوں...." شہریار کچن کاؤنٹر کے بلکل سامنے والی کرسی گھسیٹ کر اس کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے خود ناشتہ بنانے لگا تھا

KZwritesnovel

"جو رنگ میں نے تمہیں دی تھی ،تم نے ایک دفعہ بھی

پہن کرنی نہیں دیکھی نہ..." شہریار نے چائے بناتے ہوئے دونوں کے درمیان خاموشی کو توڑتے اس سے پوچھا تو مشل نے نفی میں سر ہلا دیا

تھا

"مشل کچھ بول کیوں نہیں رہی ہو یار۔۔۔ڈر رہا ہوں اندر ہی اندر کہیں پیچھے سے کوئی حملہ نہ ہو جائے اچانک مجھ پر۔۔۔۔ڈر کا ماحول ہے بھائی۔۔۔" شہریار اپر کیبن سے چائے کے کپ نکالتے ہوئے ایک نار پیچھے کو مڑ کر اسکی طرف دیکھا تھا جو نظریں جھکائے سوچوں میں گھری گم تھی۔۔۔ چہرے پر ابھی بھی خوف کے آثار تھے۔۔۔وہ پہلے کی طرح اس کی کسی بات کا بھی اکھڑے لہجے میں بھی جواب نہیں

kzwritesnovel

دے رہی تھی

"مشل..."

"جی...." شہریار کے ایک بار پکارنے پر وہ فوراً بولی تھی

"تم میری کمپنی میں جاب اس لئے نہیں کر رہی تھی کہ میں تمہیں وہاں تنگ کروں گا؟ یا فائدہ اٹھاوں گا کوئی..؟ تمھیں اپنے پاس جاب

KZwritesnovel

دے کر۔۔۔؟" شہریار کے پوچھنے پر مشل نے صرف اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تھا، جواب اب بھی نہیں دیا تھا

"میرے آفس کو اپنا ہی آفس سمجھو مشل۔۔۔میں تمہیں جس ڈیماٹمنٹ میں ہائر کروں گا۔۔۔ میرا وہاں ایون آنا جانا بھی زیادہ نہیں ہو گا۔۔۔۔تم بے فکر ہو کے وہاں پر آ سکتی ہو۔۔۔۔بس مجھے تسلی ہو گی کہ تم مخفوظ ہو۔۔۔میرے آس پاس ہو۔۔۔گاڑی تمھیں پک اینڈ

kzwritesnovel

ڈراپ بھی کر دے گی...میں اس میں بھی تمھیں بلکل تنگ نہیں کروں گا پرامس...تم ایک بار جوائن تو کر کے دیکھو...دو دن میں ایڈجیسٹ ہو جاؤ گی...نہ میں تم سے کوئی بینیفٹ ڈیمانڈ کر رہا ہون نہ تمھیں دوں گا...جو سب کی سیلری ہوتی ہے وہی تمھیں بھی ملے گی...نو فیورز..." شہریار پین پر انڈے کو فلپ کرتے ،پلیٹ میں نکلاتے مسلسل بولتا جا رہا تھا...بیک کانٹینیولی مشل کی طرف تھی

"اگر...میں..." مشل نے بہت دیر بعد بولنے کی

Kzwritesnovel

کوشش کی تھی،شہریار کی باتوں اور نرم لہجے کے باوجود بھی وہ اسکا کچھ دیر پہلے والا رویہ بھول نہیں پا رہی تھی،اپنی بگڑتی حالت، جسم کو چھوتی گن کو یاد کرتے بازوؤں کے مسام پھولتے محسوس ہو رہے تھے

"ہممم...؟" شہریار ہلکا سا مڑ کر اسکے چہرے کی طرف دیکھا تھا جہاں صرف اضطراب پی اضطراب تھا

kzwritesnovel

"اگر میں نہ آؤں آپکے آفس تو۔۔۔تو۔۔۔کیا ہو گا۔۔۔کیا کریں گے۔۔۔آپ۔۔۔صرف۔۔۔پوچھ رہی ہوں بس۔۔۔" بات مکمل کرتے کرتے مشل نے آخری جملہ اسکے غصے کو ہوا نہ دینے کی خاطر بولا تھا

KZwritesnovel

"کچھ نہیں کروں گا یاررر۔۔۔کچھ نہیں کروں گا۔۔۔ایزی ہو جاؤ۔۔۔کہیں اور جوائن کر لینا۔۔۔بس دیکھ بھال لیں گے تھوڑا۔۔۔کئی اچھی کمپنیز ہیں یار۔۔۔کہیں بھی جا سکتی ہو۔۔۔وہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔نہ ہی تھوپ رہا ہوں تم پر کہ

میرے پاس ہی کام کرو...گھر جاؤ،آرام سے سوچو...پھر ڈیسائیڈ کر لینا جو بھی دل مانے...بس ایک مہربانی کرنا...مجھ سے رابطے میں رہنا...دوسرا بازو زخمی کروانے کا موڈ نہیں ہے میرا فی الحال..." شہریار سلائس ٹوسٹر سے نکالتے ہنستے ہوئے اسکی طرف مڑا تو مشل جو مسلسل اسے کاؤنٹر پر انگیج دیکھے جا رہی تھی،فورا ادھر اُدھر دیکھنے لگی تھی

"سوچنے کا ٹائم ہی تو نہیں ہے میرے پاس...پہلے ہی اتنے دن ضائع گئے

kzwritesnovel

ہیں...میں...آج سے جوائن کر لوں کیا...؟" مشل بولی

"آج سے کر لو یا کل سے کر لو....جب تمہارا دل کرے مشل... ویسے تم کالج سکپ کر کے اچھا نہیں کر رہی...بغیر پڑھے کیا ایگزامز دو گی...؟ فائنل ائیر ہے یار...اگر تم کالج کانٹینیو کرنا چاہتی ہو تو

اس سے بہتر آئیڈیا کوئی نہیں ہے... میں تمہیں آن لائن کام دے دیا کروں گا...بولو کیا کہتی ہو...میرا دل نہیں مانتا کہ تم اتنی سی ایج میں جاب شروع کر دو.... اس میں برائی کوئی نہیں

KZwritesnovel

ہے لیکن پھر بھی تمھیں اپنی سٹڈیز کو فرسٹ

پرائورٹی پہ رکھنا چاہیے۔۔۔ تھوڑی سی بڑی ہو

جاؤ گی تو تمہیں انسانوں کو پرکھنے کی بھی

سمجھ آ جائے گی۔۔۔وہسے تو تم ابھی بھی بہت

کانفیڈینٹ ہو۔۔۔سمجھدار ہو۔۔۔بس جاب سے

زیادہ پڑھائی ضروری ہے ابھی۔۔۔۔ earningکے

لیے آنلائن بھی کر سکتے ہیں ہم کچھ۔۔" شہریار

چائے کو کپوں میں انڈیلتے ہوئے بول رہا تھا

شہریار کو اتنا کنسرننگ انداز میں باتیں کرتا

kzwritesnovel

دیکھ کر مشل کو احساس ہو رہا تھا کہ وہ پہلے

دن سے ہی اس کے ساتھ اچھی انٹینشن سے

بات کر رہا تھا۔۔ ایک کر کے سب باتیں اس کی

نظروں کے سامنے فلم کی طرح چل رہی تھیں

اور وہ بے دھیانی میں ایک بار پھر شہریار کی

کمر کو گھورے جا رہی تھی کہ اچانک شہریار

چائے کا ٹرے تھامے اس

کی طرف مڑا تو دونوں کی نظروں کا تصادم

ہوا تھا۔۔۔

مشل نے کنفیوز ہو کر فورا نظریں جھکا لیں

kzwritesnovel

اور خفت چھپانے کے لیے اپنے سامنے کب سے پڑے ہوئے بیگ میں اپنا فون ڈھونڈنے لگی تھی... اسے یوں نظریں چراتا دیکھ کر شہریار کا دل گدگدایا تھا... اسے اپنے اتنے قریب ،خود پر متوجہ،خود پر ٹرسٹ کرتا دیکھ کر اطمینان ہوا تھا

KZwritesnovel

"مشل تم میرے ساتھ بالکل سیف ہو گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے...نہ ہی ایسی ویسی کسی بھی سوچ کو دماغ میں لانے کی ضرورت

ہے۔۔۔ساری ٹینشنز دماغ سے نکال دو۔۔۔" شہریار چائے کا ٹرے ٹیبل پر رکھ کر اپنے ناشتے کی پلیٹ کینے واپس کچن کاؤنٹر کی طرف گیا تھا

"اگر جاب کروں گی تو۔۔۔شادی کے لیے بھی انسسٹ کریں گے آپ پھر۔۔؟" مشل نے فون دونوں ہاتھوں میں زور سے پکڑ کر اپنے دماغ میں امڈتا سوال کیا تھا،شہریار اسکے بلکل سامنے والی چئیر پر بیٹھ گیا تھا

kzwritesnovel

"شادی کو جاب سے لنک نہ کرو نا یار...اسے الگ
رہنے دو...اور...ابھی اتنا مت
سوچو...پکڑو....چائے پیو میرے ہاتھ کی...."
شہریار اس کی بجھی سی آنکھوں میں دیکھتے
ہوئے اپنا لہجہ ضرورت سے زیادہ دھیما کر کے ،
چائے کا کپ اسکے پاس رکھتے ہوئے بولا تھا

KZwritesnovel

"نہیں...میرا دل نہیں چاہ رہا..." مشل چائے کے
کپ کو خود سے تھوڑا فاصلے پر کرتے ہوئے
بولی تھی،دل خراب سا ہونے لگا تھا

"کچھ نہیں ملایا میں نے اس میں یار۔۔۔تمہارے ساتھ زبردستی کرنے کے لیے مجھے تمھیں بے ہوش کرنے کی ضرورت بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔اس کے لیے بغیر بلٹس والی گن ہی کافی ہے۔۔۔"شہریار نے ہنستے ہوئے سلائیس کا نوالہ منہ میں ڈالتے اسکی روئی روئی آنکھوں میں دیکھا تھا

KZwritesnovel

"واقعی اس میں بلٹس نہیں تھیں۔۔۔؟" مشل اپنی آنکھیں حیرت سے پھیلائے چونک کر اس کو دیکھی تھی

"امم...ہممم.." شہریار نے نچلا ہونٹ ہلکا سا دانتوں تلے دباتے اپنی مسکراہٹ قابو کرتے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلایا تھا

"تو گن کو لوڈ کیوں کیا تھا پھر...؟ "

"کب کیا میں نے...؟"

"نہیں کیا تھا...؟"

"نہیں...میں پاگل لگتا ہوں لوڈڈ گن کو تمہارے

KZwritesnovel

قریب بھی کرتا۔۔تھیں ہی نہیں اس میں بلٹس ویسے بھی۔۔۔تم نے خوامخواہ رو رو کر جان آدھی کی ہے۔۔۔میں تو سیریسلی ایکسپیکٹ کر رہا تھا کہ آج بھی مار کھا کر واپسی ہو گی میری۔۔۔پر تم نے ہمت ہی ہار دی۔۔۔"شہریار نے قدرے اونچا ہنستے ہوئے اپنے دونوں بازو ہوا میں کرتے سر کے پیچھے باندھ لیے تھے

KZwritesnovel

"یہ فضول ہنسنا نہ بند کریں آپ۔۔۔مجھے آپ کی یہ ہنسی سخت۔۔سخت زہر لگ رہی ہے۔۔۔آپ کو اندازہ بھی ہے کہ میں کتنا ڈر گئی تھی۔۔۔کتنا

برا میرا دل دھڑک رہا تھا۔۔۔" مشل اپنے جگہ سے کھڑے ہو کر ٹیبل پر ہاتھ مارتے اس کی طرف جھکتے ہوئے غرائی تھی

"تو ایسی حرکتیں نہ کیا کرو نا کہ مجھے تمہیں پھنسانا پڑے۔۔ اتنا ہی اگر تنگ ہو رہی تھی مجھ سے تو گھر

kzwritesnovel

میں اپنے ماما پاپا کو بتانا تھا پہلے۔۔۔اگر ان کے ساتھ شیئر کر لیتی ،میری شکایت لگا دیتی تو میں تم پر اتنا غصہ نہ کرتا۔۔کوئی بھی مسئلہ ہوتا ہے تو آپ پہلے اپنے پیرنٹس سے،بہن

بھائیوں سے شیئر کرتے ہو نا۔۔۔۔عجیب ہی

حرکت کی ہے ویسے تم نے مشل۔۔۔۔جتنا میں

غصے میں تھا نا رات کو۔۔۔۔میں تمہیں بتا نہیں

سکتا۔۔۔بیٹھ جاؤ واپس،گھورے کیوں جا رہی

ہو۔۔۔" شہریار بازو سر کے پیچھے سے ہٹا کر ٹیبل

پر رکھتے بولا تو مشل گہری سانس بھر کر اپنا

غصہ کم کرتے سیدھی کھڑی ہوئی تھی

Kzwritesnovel

"میرا کوئی بھائی بہن نہیں ہے۔۔۔اور۔۔۔میرے بابا

کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی میں۔۔۔ان کو

پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی...ورنہ کب کا انہیں بتا دیا ہوتا آپکا اور ابھی یہاں نہ پھنسی ہوتی آپکے ساتھ.." مشل کے منہ سے اس کے باپ کا ذکر سن کر شہریار کے ماتھے پر ہلکے سے بل پڑے تھے

"ہاں پھر تم سیدھا اپنے سسرال آتی...." شہریار کا لہجہ اور چہرے کے تاثرات ایک ساتھ سرد ہوئے تھے...کمال شاہ کی بیماری کا دور یاد کرتے اپنے چاچو کے لیے دل میں کوئی نتم گوشہ نہیں بن پا رہا تھا

kzwritesnovel

"فضول باتیں نہیں کریں،مجھے جانا ہے واپس بس اب..." مشل آہستہ اہستہ واپس اپنہ رو میں آنے لگی تھی

"چلتے ہیں...بیٹھو اِدھر..." شہریار چائے کا سپ لے کر پھر سے ناشتہ کانٹینیو کرتے تحکمانہ سے لہجے میں بولا تو مشل دانت پیستے چئیر پر بیٹھ گئی تھی

kzwritesnovel

"کیا ہوا ہے تمہارے بابا کو۔۔۔کہاں سے ٹریٹمنٹ چل رہا ہے۔۔۔؟" شہریار نے نہ چاہتے ہوئے بھی پوچھ لیا

" کچھ پراپر ڈائگنوز نہیں ہوا ابھی تک، وہ اچانک بس انکونشئس ہو جاتے ہیں۔۔سٹریس ہے بہت انہیں۔۔۔کسی بات کو لے کر بہت زیادہ پریشان ہیں مگر وہ بتاتے نہیں ہیں۔۔۔شاید ہم۔۔۔فائنینشلی۔۔۔پتہ نہیں۔۔۔بس ٹھیک ہو جائیں وہ۔۔۔"

مشل اس سے باتیں کرتے ہوئے کافی حد تک

Kzwritesnovel

ریلیکس ہو گئی تھی

"تمہارے کوئی اور رشتہ دار ہیں۔۔۔؟" شہریار چائے کا سپ لیتے ہوئے اس کی طرف دیکھے بغیر بولا تھا

"جی۔۔ میرے ماموں ہیں۔۔۔وہ ترکی ہوتے ہیں۔۔۔انکی فیملی بھی وہیں ہے۔۔۔" مشل بولی تو اس کے ذہن میں خانم خاتون والی بات آگئی تھی کہ اس کے ماموں ان کو واپس بلانا چاہ رہے ہیں تو مشل کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی جس کو شہریار نے نوٹ کیا تھا

kzwritesnovel

"مجھ سے شادی کرو گی۔۔۔؟" شہریار نے نہ جانے کیا سوچتے ہوئے اس سے پوچھ لیا تھا

"جی۔۔۔؟" مشل حیرانی سے شہریار کو دیکھنے لگی

" اتنی جلدی مان بھی گئی۔۔۔؟ مجھے لگا تھوڑے نخرے کرو گی" شہریار ہنستے ہوئے بولا

KZwritesnovel

"آپ پلیز جلدی ناشتہ ختم کر لیں۔۔۔مجھے یہاں سے جانا ہے" مشل اس کے سوال سے پچکچائی تھی

"نکاح خوان کو تو نہیں بلانے لگا جو اتنا گھبرا گئی ہو۔۔۔تمھارے بابا کی موجودگی میں ہی ہو گا سب کچھ۔۔۔انشاءاللّٰہ۔۔۔" شہریار اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولا تو مشل نے اپنے بیگ کو مضبوطی سے تھام لیا تھا،شہریار کی اس دن کی فلیٹ سے نکلتے ہوئے کی حرکت یاد کرتے وہ تھوڑا آکورڈ سی ہوئی تھی

kzwritesnovel

"چلو چلیں.. میرے ساتھ گاڑی میں چلو گی یا اپنی گاڑی خود ڈرائیو کر کے آؤ گی؟ آفس وزٹ کرتے ہیں..." شہریار ٹیشو سے ہاتھ صاف کرتے کمرے کی طرف جاتے ہوئے بولا

"میں اپنی گاڑی میں آ جاؤں گی"

KZwritesnovel

" ٹھیک ہے لیکن اس سے پہلے ہم شاپنگ پہ چلیں گے.."

"شاپنگ کیوں۔۔؟" مشل اپنے ٹاپ کو خود پر ترتیب دیتے بولی تھی،ٹانگوں میں ابھی بھی شدید درد ہو رہا تھا

"کیونکہ یہ کپڑے مناسب نہیں لگ رہے۔۔۔تمھاری پسند کے کچھ اچھے سے ڈریسز لیتے ہیں۔۔۔کچھ تم مجھے بھی سجیسٹ کر دینا۔۔۔میری بھی وارڈروب مزید اپڈیٹ ہو جائے گی۔۔۔" شہریار نے ماحول کو لائٹ رکھتے ہوئے کہا تھا

kzwritesnovel

"میں ایک ماہ بعد شاپنگ کر لوں گی ابھی میرے پاس پیسے نہیں ہیں، میں نے اپث کے

پچھلے پیسے بھی دینے ہیں ابھی۔۔۔اپنی گاڑی و الے بھی دینے ہیں۔۔۔" مشل پریشان ہوتے ہوئے نظریں یہاں وہاں گھماتے ہوئے بولی تھی

"میں تمہاری سیلری میں سے کاٹ لوں گا۔۔۔چلو اب۔۔۔یا۔۔ یہیں میرے ساتھ کچھ دیر اور گزارنے کا ارادہ ہے۔۔۔؟ میں پڑ گیا بیڈ پر تو شام کو ہی نیند کھلے گی۔۔۔" شہریار اپنی کیز پکڑتے ہوئے بولا تو مشل اس سے تھوڑا فاصلہ بنا کر فورا اس کے پیچھے چل پڑی تھی

kzwritesnovel

"میرا فون تو..." شہریار اچانک کچھ یاد آنے پر دروازے پر رک کر پیچھے کو مڑا تو مشل گھبراہٹ میں اسے راستہ دینے کی بجائے وہیں ممجمند ہوتے اسکے سینے میں سمائی تھی...مشل نے جھینپ کر پہلے دونوں ہاتھوں سے شہریار کی بازوؤں کو پکڑا اور پھر اگلے ہی پل ہڑبڑا کر وہ دو قدم لیتے اس سے الگ ہو کر پیچھے کو ہوئی تھی "س..سوری میں..."

kzwritesnovel

"کہا تو تھا کہ اب نہیں کروں گا کِس وغیرہ...کیوں اکسا رہی ہو...؟" شہریار اسکے

گالوں کو ایک ہاتھ میں نرمی سے پکڑ کر ہلکا سا سکوئیز کر کے،اسے کراس کر کے سینٹرل ٹیبل کی طرف بڑھ گیا تھا

"نہیں میرا دھیان کہیں اور تھا۔۔" مشل ماتھے پر آتے پسینے کو صاف کرتے شولڈر پر بیگ کو سیٹ کرتے کمرے سے باہر کھڑی ہو گئی تھی

kzwritesnovel

"تمھیں صرف اپنے دھیان میں لگا دوں گا جلدی ہی۔۔" شہریار اسکو اپنا فون دکھا کر روم لاک

کرتے لفٹ کی طرف بڑھا تو مشل پلکیں تیز تیز جھپکاتے اسے فالو کرنے لگی تھی

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ...؟ جب ایک دفعہ میں نے بکواس کر دی ہے کہ میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتا تو کیوں بار بار کالز کر رہی ہو...پیچھے پی پڑ جاتی ہو..." شازم ابھی باتھ روم سے فریش ہو کر نکلا ہی تھا کہ کال اٹھاتے ہی اس پر برس پڑا تھا جبکہ بیڈ پر مختصر

kzwritesnovel

کپڑوں میں لیٹی صندل اس کی دھاڑ پر چونک کر اٹھ بیٹھی تھی

"کون تھی شاہ جی..."

صندل کھڑے ہو کر شازم کے ٹاول میں ویسٹ کے پاس انگلیاں پھنساتے ہوئے بولی تھی

" کوئی نہیں...سپنے کام سے کام رکھا کرو دس دفع کہا ہے تمھیں بھی..." شازم کو اس کا ایسے سوال کرنا سخت ناگوار گزرا تھا..رات کا نشہ ٹوٹا تو ہمیشہ کی طرح خود پر افسوس ہونے لگا تھا اوپر سے شازمہ کے بار بار کالز کرنے پر

KZwritesnovel

اس پر بھی غصہ آنے لگا

"ہمیشہ رات گزرنے کے بعد آپ کا لہجہ کیوں مجھ سے یوں بدل جاتا ہے۔۔۔جتنا رات کو میرے قریب ہوتے ہیں،میری گہرائیوں میں گھل کر مجھے خود میں سموئے رکھتے ہیں۔۔۔۔دن کا اجالا ہوتے ہی اتنا دور کیوں کر دیتے ہیں خود سے۔۔۔ ہمیشہ میرے احساسات اور جذبات کو اپنے پاؤں تلے روند کر چلے جاتے ہیں آپ۔۔۔۔میں آپ سے اس کے علاوہ بھی تعلق رکھنا چاہتی ہوں شاہ جی۔۔۔میرا دل نہیں لگتا آپکے۔۔۔"

صندل نے ایک ہاتھ ٹاول میں پھنسا کر اپنا

kzwritesnovel

جسم اسکے برہنہ جسم سے مس کرتے دوسرے
ہاتھ سے شازم کے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرنا
شروع کیا تو شازم نے بے دردی سے اسکے دونوں
ہاتھ جھٹک کر اسے خود سے دور دھکا دیا تھا

"رات کو ہی نکل جایا کرو کمرے سے
تم...مجھے صبح اپنے بستر پر کسی کی بھی
صورت برداشت نہیں ہوتی...پیسے آجاتے ہیں نہ
اکاؤنٹ میں تو سر پر سوار ہونے کی کیا
ضرورت ہوتی ہے...ہٹو..." صندل لڑکھڑا کر
پیچھے کو گر کر سنبھلتے زخمی نظروں سے
اسے دیکھی تھی...جب سے وہ شازم سے ملنا

kzwritesnovel

شروع ہوئی تھی اس کی پرسنالٹی کے چارم سے مرعوب ہو چکی تھی۔۔۔اس کے بعد صندل کی نظر کسی کے چہرے پر ٹکتی ہی نہیں تھی اور دل کسی اور کی طرف راغب ہوتا ہی نہیں تھا نہ ہی جسم کو کسی اور جسم سے ویسی تسکین ملتی تھی۔

KZwritesnovel

شازم اسے بلکل اگنور کیے بلیک پینٹ کے اوپر سفید شرٹ پہنے اپنی شرٹ کو کہنیوں

تک فولڈ کیے گھڑی پہن رہا تھا۔۔ اور تھوڑی ہی دیر میں وہ تیار ہو کر صندل پر ایک بھی نظر

ڈالے بغیر عجلت میں باہر چلا گیا تھا

"شاہ جی واپس تو آپ میرے پاس ہی اٹئیں گے کیونکہ صندل کے علاوہ آپ کو کہیں نہ ایسا سکون ملے گا نہ ہی کوئی سہہ پائے گی آپکے ظلم۔۔۔مجھے تو لت ہے آپکی سختی کی۔۔۔"

صندل اپنے موبائل میں اس کے ساتھ کھینچی ہوئی

سیلفیز دیکھ کر مسکرانے لگی تھی جو اس نے شازم کے سوئے ہوئے میں اس کے ساتھ کھینچی تھیں۔۔۔شازم برہنہ حالت میں اس سے چپک کر لیٹے بے خبر سو رہا تھا اور صندل نے ہر

KZwritesnovel

زاویے سے اسے خود کے ساتھ کیپچر کیا ہوا تھا...پکچرز کو سوائپ کر کے مسکراتے وہ اپنی ہیلز پہننے لگی تھی

Kzwritesnovel

" میں سوچ رہا ہوں کہ شہریار کو اس بار کراچی بھیج دیتا ہوں، گھر میں شازمہ کی شادی کی تیاریاں ہیں میں ابھی رسک نہیں لے سکتا یہاں سے جانے کا..." عالم شاہ باپ سے مخاطب ہوئے تھے

"ہاں چلو ایک ہفتے کی ہی تو بات ہے بھیج دو شہریار کو ہی... اور وہ جو دوسری بات میں نے تم سے کی تھی صفدر سے متعلق... اس کا کیا سوچا ہے" کمال شاہ اپنی لاٹھی ہاتھ میں پکڑ کر فرش پر سیدھی کھڑی کرتے بولے تھے

" بابا جان میرا دل تو نہیں مانتا لیکن آپ کی بات کے آگے میری کوئی دو رائے نہیں ہے...جیسا آپ چاہیں گے جیسا آپ حکم کریں گے ہم حاضر ہیں... اور سب سے بڑی بات کہ شہریار کو کوئی اعتراض نہیں تو پھر مجھے کیس ہی اعتراض ہوگا..بس یہ ہے کہ

KZwritesnovel

سمینہ اس لڑکی کی یے راہ روی بالکل بھی برداشت نہیں کرے گی اس کو یہاں پر ہمارے ماحول کے مطابق رہنا ہوگا نہ کہ اپنی مرضی سے...شازمہ

بھی تو ہے نا اس پر بھی برا اثر پڑے گا ورنہ..."عالم شاہ جھجھکتے ہوئے اپنی بیوی کے تاثرات ان تک پہچاتے ہوئے بولے تھی

Kzwritesnovel

"اس بات کی تو تم فکر ہی نہ کرو شہریار ہے نہ.. اس کو سیدھا کر لے گا.... میں جلد ہی بس ان دونوں کا نکاح کروانا چاہتا ہوں...صفدر کی طرف پیغام

بھجوا دو جلد ہی...بلکہ اسے کہو کہ حکم ہے میرا...."

" ابا جا شازمہ کی رخصتی ہو لینے دیں اس کے بعد اس معاملے کو دیکھتے ہیں، معاملہ نہ بگڑ جائے کوئی...

مجھے بہت ٹینشن ہے اس بات کی،بیٹی کا معاملہ ہے خیر و عافیت سے ہوجائے تو پھر اس

معاملے کو شروع کرتے ہیں..." عالم شاہ بیٹی کی فکر میں بولے تھے

KZwritesnovel

"ہممم... چلو شہریار بھی کراچی سے ہو آئے ، شازمہ کی رخصتی بھی ہو لے بس اس کے بعد میں کوئی دیر برداشت نہیں کروں گا،جتنا جلدی ہو سکے ہمیں اس معاملے کو بھی حل کرنا ہے..." کمال شاہ نے ختمی لہجے میں کہا تھا

KZwritesnovel

میں تیرا بسمل ہو گیا
قسط نمبر 15
Ks writes

"اب تو نہیں جاؤ گی کہیں میری شکایت لگانے...؟ صلح ہو گئی ہے نا ہماری...؟" شہریار گاڑی سے نکل کر سن گلاسز اتار کر ہاتھ میں پکڑتے ہوتے بولا تو مشل اپنی طرف کا دروازہ بند کر کے بیگ کندھے پر ڈالے ایک نظر اسکی طرف دیکھی تھی...بلیک ڈریس شرٹ کی سلیوز کہنیوں سے تھوڑا نیچے تک فولڈ کیے وہ گاڑی کے دروازے پر بازو رکھے دور کھڑے ہی مشل سے مخاطب تھا

"میرا فون سائلنٹ پر تھا،وہ...کالز آئی ہوئی ہیں مجھے...پولیس اسٹیشن سے..." مشل بار بار کندھے پر بیگ کو ایڈجیسٹ کرتے فون بائیں ہاتھ میں پکڑے نظریں جھکا کر بولی تھی، دھوپ میں شہریار کا سانولا رنگ اسے بے حد اٹریکٹو لگا تھا... بغیر تھری پیس سوٹ ، فلی سیٹ بالوں کے دیکھ کر وہ دل ہی دل میں اسے پہلے کی نسبت کچھ اچھا لگا تھا... اسکا بدلا ہوا ہئیر کٹ بھی اب نظروں میں آیا تھا... کچھ اسکا یکدم نرم ہوتا رویہ بھی مشل کی توجہ اپنی طرف مبزول کروانے میں کامیاب ہوا تھا... گاڑی میں بھی وہ چپ چاپ مشل کا سارا غصہ بغیر کسی آرگومنٹ کے سنتا آیا تھا

"تم ناراض نہیں ہو اب تو میرے خلاف ایپلیکیشن withdraw کروا دو نہ...پلیز..." شہریار گلاسز بائیں ہاتھ میں شفٹ کرتے زیرِلب مسکرایا تو مشل نے ایک بار پھر نظر اٹھا کر اسکی مقناطیسی مسکراہٹ کو بغور دیکھا تھا

"جنہوں نے میرے نکلتے ہی آپکو انفارم کر دیا وہ کیا ہی ایکشن لیتے ہوں گے وکٹمز کے لیے بھی...ہونہہ..کر دیں گے وہ ایپلیکشن بھی خود

ہی withdraw ---آپکو ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں..." کہہ کر مشل چہرہ جھکائے چھوٹے چھوٹے دو چار قدم لیتے گاڑی کے بونٹ کے پاس آکر کھڑی ہوئی تھی...آنکھوں میں ابھی غصے سے زیادہ اداسی اور بے بسی سی نظر آ رہی تھی

"یار جان پہچان تھی ان سے ورنہ اتنا بھی اب influential نہیں ہوں کہ لاہور کی پولیس میرے اشاروں پر چلتی ہو...کسی اور سٹیشن گئی ہوتی تو رات

کو میرے گھر پر پہنچے ہوتے اگلے...اور...آپ اگر
نہیں ہیں سیٹسفائے تو میں
انکوwritten
statement
سبمٹ کروا دیتا ہوں....کہ نہیں ہو گی دوبارہ
کوئی شکایت claimant
کو...پیپر پر صلح کر لیتے ہیں..." گاڑی کا دروازہ
بند کر کے،اسے ساتھ چلنے کا اشارہ کرتے شہریار
مال کی اینٹرنس کی طرف بڑھا تو مشل نے
بیزار سی شکل بناتے اسے دیکھا تھا "ایسے کیا
فائدہ...مزہ تب آتا جب آپکو وہ گھر جا کر
انویسٹیگٹ کرتے پراپرلی اور آپکے گھر والوں

کو بھی پتہ لگتا کہ آپ باہر کیا کرتے پھر رہے ہیں--- رہنے دیںwritten agreement ---"

"تم تو مجھ سے بھی زیادہ غصے والی ہو یار---جانے نہیں دیتی بات کو---میں اتنا اپنے اینگر کو دبا رہا ہوں،قابو کر رہا ہوں تمھارے لیے اور تم برسے ہی جا رہی ہو مجھ پر---رحم کرو تھوڑا تم بھی---اس طرف آؤ---" شہریار اسے ایک جانب اشارہ کرتے بولا تو مشل اس سے ایک قدم کا فاصلہ رکھتے فالو کرنے لگی تھی

"آپ کو کسی نے انوائیٹ نہیں کیا تھا کہ آ کر غصہ دکھائیں پہلے اور بعد میں اسے قابو کرنے کا احسان جتائیں...

This is me، being forced to change against my will"

مشل بیگ کی ایک سٹریپ کندھے سے ہٹا کر فون بیگ میں ڈال کر واپس سٹریپ کندھے پر کرتے دونوں ہاتھ آپس میں جوڑ کر اسکے پیچھے چلتے ہوئے بول رہی تھی کہ اسکے ٹھہرنے پر مشل کے قدم بھی رکے تھے

"Somwtimes ،a minor transformation becomes necessary ،not only for you ، but also for the people connected to you...

ضروری نہیں کہ تم اسے زبردستی ہی سمجھو...دل سے بھی رضامند ہو سکتی ہو...تم اتنی پیاری لگو گی نہ مشل اتنی گریسفل...جیسے تم ان ڈریسز کو اتنا اچھا کیری کرتی ہو ان سے کہیں زیادہ ایسٹرن میں اچھی لگو گی..." شہریار نے ایک آؤٹ لیٹ کے باہر کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر بہت

ہی دھیمے سے لہجے میں بات کی تھی، مشل کے انتہائی شارٹ ٹاپ اور لائیٹ سکن کلر کی جینز پر ایک نظر ڈال کر بہت سوفٹ نظروں سے اسکے چہرے کی طرف دیکھا تھا

"میں کسی کو اچھا لگنے کے لیے نہیں پہنتی۔۔۔اپنا کمفرٹ دیکھ کر پہنتی ہوں۔۔۔" مشل نے نظریں اس سے پھیر لی تھیں

"اپنے مذہب، انوائرنمنٹ ،کلچر کو بھی تھوڑا مدّنظر رکھنا ہوتا ہے نہ۔۔۔قسم سے ڈر رہا ہوں تم

سے بات کرتے بھی..." شہریار بات کو لائٹ رکھتے ہوئے آوٹ لیٹ میں داخل ہوا تھا

"صحیح بات ہے،آپ بھی آفس شلوار قمیض پہن کر جایا کریں...ٹھیک ہے...؟ " مشل اسکے پیچھے اندر داخل ہوئی تو شہریار اسے ہینگرز پر لٹکے کپڑے ٹٹولتے دیکھ کر خاموش ہو گیا تھا...اسکی سکڑی ہوئی آنکھیں دیکھ کر شہریار کا اپنا دل بھی تھوڑا ڈاؤن سا ہو رہا تھا...جاب کی خاطر وہ چھوٹی سی عمر میں اسے اتنا فکرمند ہوتے دیکھ کر اسے زیادہ مینٹلی ڈسٹرب

بھی نہیں کرنا چاہتا تھا

"کچھ پسند آیا۔۔؟" اسے کافی سارے سیکشنز میں سٹریٹ ایکسپریشنز کے ساتھ گھومتے دیکھ کر شہریار نے اسے کچھ منٹس کے بعد مخاطب کیا تھا

"میں نہیں پہن سکتی ایسے بڑے بڑے دوپٹوں و الے ڈریسز۔۔۔ایسے تو میری ماما نے بھی نہیں پہنے کبھی۔۔۔آپ۔۔آپ کیوں مجھے۔۔۔" اسے دیکھ

کر بات آدھی ادھوری چھوڑ کر وہ پھر سے وہی سب ڈریسز دوبارہ دیکھنے لگی تھی۔۔۔شہریار کا اپنا دماغ بھی اسے انسسٹ کرنے سے تھکنے سا لگا تھا

"اچھا آؤ کسی اور آؤٹ لیٹ پر چلتے ہیں۔۔۔شاید تمھیں کچھ مل جائے اپنی چوائس کا۔۔۔" شہریار نے اسکے کندھے کے گرد بازو پھیلاتے بہت سوفٹلی اسکا رخ وہاں سے موڑ کر باہر کی جناب کرتے بازو واپس ہٹا لیا تھا

"آپکے گھر والے بھی ایسے ہی تنگ نظر ہیں۔۔۔؟" مشل اسکے ساتھ دوسری آؤٹ لیٹ میں داخل ہوتے بولی تھی

"شہریار تمھارے دادا خود بتا رہے ہیں کہ وہ لڑکی ننگے پیٹ گھومتی ہے اور خود ہی اسے تمھارے سر باندھ رہے ہیں۔۔۔دیکھو شازمہ کو۔۔۔کیسے چادر کے بغیر تمھارے یا بابا کے سامنے بھی نہیں آتی۔۔۔برداشت کر لو گے کہ وہ ساری دنیا کو جسم دکھاتی پھرے۔۔۔پتہ نہیں

کس آوارہ ماحول سے آئی ہے...ماں جیسی...میں بتا رہی ہوں...میری طرف سے صاف انکار ہے...ماں کی ناراضگی بھی مول لو گے دادا کی بات مان کر اور رسوا بھی ہو جاؤ گے زمانے میں...." شہریار کے کانوں میں اپنی ماں کے کہے جملے آئے تو شہریار کے چہرے پر سنجیدگی پھیلی تھی،اسکی بات کا جواب دئیے بغیر وہ اسے اس آؤٹ لیٹ کے کپڑوں میں تھوڑا انٹرسٹ لیتا دیکھ کر بازو سینے پر باندھے ایک طرف کھڑا ہو گیا تھا...گم سم سی نظریں مشل کے گھنگھریالے بالوں پر ٹھہری ہوئی تھی

"اپنی پسند کی لڑکی سے شادی کریں نا۔۔یہ کیا بات ہوئی کے کوئی مختلف لڑکی پسند کر کے پھر اسے اپنی مرضی سے بدلا جائے۔۔۔" مشل کے لفظ یاد آئے تو شہریار کا دل مزید بوجھل سا ہوا تھا

"یہ لے لوں۔۔۔؟ دوپٹہ وغیرہ نہیں ہے اسکے ساتھ

but i can style it with some scarf..."

مشل کچھ دیر بعد خود ہی قدرے خوشگوار

موڈ میں اسکے پاس آئی تو شہریار کے پریشان سے چہرے پر تھوڑی مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔مشل ایک سٹائلش کورڈ سیٹ ہاتھ میں لیے اسکے پاس آئی تھی

"پرفیکٹ ہے۔۔۔بہت اچھا ہے۔۔۔آؤ اور بھی دیکھتے ہیں ایسے۔۔۔" شہریار بازو سینے سے ہٹا کر،اسکے ہاتھ سے وہ ہینگر پکڑتے ہوئے بولا تو مشل اسے ہاتھ کے اشارے سے اسی سیکشن میں لے گئی تھی جہاں سے وہ ڈریس پسند کیا تھا

"اب یہ تو نہیں کہیں گے کہ بڑے بڑے دوپٹے لوں ساتھ اسکے..." مشل ویسا ہی ذرا مختلف پرنٹ کا ڈریس نکالتے ہوئے بولی تھی

"میں کچھ نہیں کہہ رہا یار...میرا مقصد تمھیں ٹارچر کرنا نہیں ہے...جتنا ایزیلی مینج کرسکتی ہو...بس اتنا ہی کافی ہے....بس جسم ظاہر نہ ہو زیادہ....ہاں یہ بھی پیارا ہے..." شہریار نے اسکے ہاتھ سے دوسرا ڈریس بھی پکڑا تو ایک اٹینڈینٹ نے پاس آ کر اسکے ہاتھ سے دونوں

ڈریس پکڑ لیے تھے

"میم آپکو کیسے ڈریس چائیں..."

"کچھ ماڈرن...ایزی ٹو وئیر...آفس کے لیے ہوں..." مشل اسکو اپنی پریفرنسز سمجھاتے ہوئے بولی تو وہ اسے دوسرے سیکشن میں لے گیا تھا...تہن سے چار اور ڈریسز فائنل کر کے مشل شہریار کو ڈھونڈتے ہوئے کاؤنٹر تک آئی تھی،جہاں وہ اپنے دھیان میں کھڑے فون پر کچھ سکرول کر رہا تھا

"شہریار۔۔؟" مشل نے اس سے تھوڑا فاصلے پر کھڑے ہو کر اسے مخاطب کیا تو شہریار چونک کر فون پاکٹ میں ڈالتے اٹینٹو ہوا تھا "بس۔۔۔ہو گئے۔۔۔؟"

"جی۔۔۔چھ ڈریس لیے ہیں۔۔۔"

"اور دیکھ لو کچھ۔۔۔کہیں اور چلیں۔۔۔؟"

"نہیں پسند آرہا نہ۔۔۔اور کچھ۔۔۔میں۔۔۔جینز نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔مجھے بہت عادت ہے اسکی۔۔۔میں لانگ شرٹس پہن لوں گی ساتھ۔۔"

"ڈن۔۔۔جیسے تم کمفرٹیبل فیل کرو ویسے ہی صحیح ہے۔۔۔جتنا تم کر رہی ہو اتنا بھی بہت ہے یار۔۔۔سیریسلی میں بہت خوش ہوں کہ تم اتنے اچھے سے ڈیل کر رہی ہو۔۔۔ i really appreciate you for this---"

"ہمم۔۔۔میں پیمنٹ خود کر لوں گی۔۔۔" مشل

ہلکا سا آئی رول کر کے بیگ سے کارڈ نکال کر کاؤنٹر پر رکھنے لگی تو شہریار نے اسکا کارڈ پکڑ کر اپنا کارڈ وہاں رکھ دیا تھا

"تمھارے پاس تو پیسے نہیں تھے،اگلے ماہ تم نے شاپنگ کرنی تھی نہ۔۔۔جھوٹی۔۔۔" شہریار کارڈ پر خانم خاتون کا نام دیکھ کر مسکراتے تھوڑا سا سنجیدہ سا ہوا تھا

"تمھاری ماما کا کارڈ ہے۔۔۔؟ وہ بھی جاب کرتی ہیں۔۔۔؟"

"نہیں...نہ ماما جاب کرتی ہیں اور نہ ہی اب بابا...پیسے...میرے ماموں بھیجتے ہیں...ہم...کوئی غریب نہیں ہیں..بس میرے بابا بیمار ہیں...ایک سال سے زیادہ ہو گیا ہے...اور یہاں رہ کر شاید میں بھی ہو جاؤں گی..." مشل اسکے ہاتھ سے اپنا کارڈ پکڑتے ہوئے بولی تو شہریار کو ڈھیروں شرمندگی نے گھیرے میں لیا تھا،جو لوگ انکی ذمہ داری تھے انکے فرض کوئی اور ادا کر رہا تھا

"اگر اب بھی دادا جان یہ سب نہ سوچتے تو ہم

تو لاپرواہ ہی رہتے چاچو سے..." شہریار نے سر کو جھٹکتے اپنے دماغ پر سوچوں کو حاوی ہونے سے روکا تھا

"نہیں ہو گی تم بیمار...تمھارے بابا بھی ٹھیک ہو جائیں گے...سب صحیح ہو جائے گا مشل....تم مجھ سے اپنی باتیں شئیر کر رہی ہو ، بہت اچھا لگ رہا ہے...تھینک یو فار ٹرسٹنگ می...." کیشئیر نے کارڈ واپس کیا تو وہ دونوں باہر آگئے تھے

"اس لیے بتا رہی ہوں کہ آپکو سمجھ آئے کچھ...کہ پیار محبت اور اس آوارگی کے علاوہ بھی لائف ہوتی ہے...میں سٹرگلنگ فیز میں ہوں اپنی زندگی کے مشکل فیز میں ہوں...مجھے ایسے مینٹلی ڈسٹرب نہ کریں..." مشل کا لہجہ روہانسا ہوا شہریار نے سر نفی میں ہلاتے اسے پیار سے پچکارا تھا

"رونا نہیں....کوئی ڈسٹرب نہیں کر رہا تمھیں...بلکل بھی نہیں...تم ٹرسٹ کرو مجھ پر یار میں نہیں ہوں آوارہ..میں آفس میں نظر

بھی نہیں آنے والا تمھیں کبھی... ویسے بھی بزی ہونے والا ہوں....میری چھوٹی بہن کی شادی ہے...اس سے پہلے پہلے بس تمھیں سیفلی یہاں ایڈجیسٹ کرنا چاہتا تھا..اور کوئی بات نہیں ہے...ایزی ہو جاؤ بس اب...اپنا کام کرو، سٹڈیز کرو...اور موڈ اچھا اچھا رکھو..." شہریار نے گاڑی انلاک کی تو مشل اپنی طرف کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی تھی

"آپکی بس ایک بہن ہے...؟"

"ہاں...8سال چھوٹی ہے مجھ سے..."

"کیوں آٹھ سال کیوں چھوٹی ہے۔۔۔؟"

"یہ مجھے نہیں پتہ مشل۔۔۔جب آؤ گی تو پوچھ لینا اپنی ساس سے۔۔۔" شہریار نے سامان پیچھے رکھ کر گاڑی سٹارٹ کرتے اسے دیکھ کر کِھل کر ہنستے ہوئے گلاسز لگائیں تو مشل نے اسکی شانداز پرسنالٹی سے دل ہی دل میں متاثر ہوتے نظریں پھیر کر سامنے سڑک پر کر لی تھیں،بلیک سن گلاسز اسکے چہرے پر بہت ہی زیادہ جچ رہی تھیں،اس ہئیر کٹ نے بھی اسکے فیس کو بہت اچھی لُک دی تھی

"واٹ ساس...؟ آپ نے پرامس کیا تھا کہ آپ مجھے ڈسٹرب نہیں کریں گے اپنے پاس جاب کرنے کے بعد...شادی کا کوئی لنک نہیں ہو گا...میں ویسے بھی چھوٹی ہوں...آپ کو خود بھی سوچنا چائیے..." مشل نے نظریں سڑک پر فکس کر لی تھیں،دل تھوڑا الگ انداز میں دھڑکنے لگا تھا

"تو میں کونسا ابھی شادی کرنے لگا ہوں تم سے...کوئی ڈاکٹر، انجینئر ،بزنس ومن بن

جاؤ...پھر کر لیں گے شادی...تب تک ایک چھوٹا سا نکاح کر کے افئیر رکھتے ہیں بس..." شہریار نے اپنے بے چین ہوتے بائیں ہاتھ کو مشل کو چھونے سے روکنے کے لیے سٹئیرنگ پر رکھ کر دائیاں بازو سائڈ ونڈو میں اڑا لیا تھا،مشل کو نکاح کا کہہ کر اپنے دل میں بھی برقی رو دوڑتی محسوس ہوئی تھی

"میں تو ایسے نکاح کر کے خود کبھی باؤنڈ نہ کروں کسی کا..."

"کسی کا نہیں...میرا..."

"آپکا تو بلکل بھی نہیں نہ..آپ زیادہ بدتمیز ہیں..." مشل نظریں ایک ہی جگہ فکس کیے جواب دئیے جا رہی تھی

"تو تم بھی کم نہیں ہو...زبان کے ساتھ ساتھ ہاتھ بھی چلتے ہیں تمھارے...بلکہ ٹانگیں بھی...مشکل کام ہے تمھیں قابو کرنا...بازو ابھی

تک دُکھتا ہے میرا...شکر ہے میجز انجری سے بچ گیا ہوں..." کہتے ہوئے شہریار نے جان بوجھ کر دائیاں بازو ونڈو سے ہٹا کر اپنی بائیں بازو کو ہلکا سا دبایا تو سائید آئی سے اسے نوٹس کرتے مشل کا چہرہ ایک دم مسکرانے سے سرخ پڑا تھا ،اپنے ہونٹ آپس میں میچ کر اس نے فوراً ہی خود کو کمپوز کیا تھا

"This is the price you pay for your reckless actions....

شکر کریں آپکی صبح والی حرکت کا جواب

نہیں دیا میں نے۔۔۔لیکن آپ نے اب بار بار یہ نکاح افئیر والی باتوں پر فورس کیا تو میرا دماغ گھوم جائے گا۔۔۔"

"اوکے یار نہیں کرتا۔۔۔دماغ جگہ پر ہی رکھو بس۔۔۔" شہریار نے دونوں ہاتھ سٹئیرنگ پر رکھتے گاڑی کی سپیڈ تھوڑی بڑھا دی تھی،مشل کا اپنی ٹانگیں بلکل سمیٹ کر تھائیز پر بیگ رکھے مسلسل باہر دیکھے جانا وہ مسلسل نوٹس کر رہا تھا۔۔۔دونوں میں کچھ دیر کے کیے خاموشی قائم ہو گئی تھی۔۔۔شہریار نے گاڑی کو

اسی بلڈنگ میں لا کر روکا تو مشل نے سیدھا ہو کر بیٹھتے بیگ سے اپنی گاڑی کی کیز نکال لی تھیں "آپ نے اب پیچھے پیچھے نہیں آنا میرے۔۔۔نہیں جاؤں گی پولیس اسٹیشن۔۔۔"

"اور آفس۔۔۔؟ "

"کل سے آجاؤں گی۔۔۔" کہہ کر مشل نے گاڑی کا دروازہ کھول دیا تھا

"ویری ویل۔۔۔کوئی بھی بات ہوئی تو مجھے میسج کال کر سکتی ہو کسی بھی وقت۔۔۔"

شہریار اپنی طرف کا دروازہ کھول کر باہر آتے اسکی گاڑی کے پاس کھڑا ہو گیا تھا،پارکنگ میں ڈھلتی دوپہر کے وقت ہی اندھیرا سا ہو گیا تھا

"بائے۔۔" مشل اسے اپنے بلکل پاس کھڑے دیکھ کر اپنی گاڑی انلاک کرتے اس سے انٹینشلی تھوڑا دور ہوئی تھی

"تمھارے بیگز۔۔۔ایک منٹ۔۔" شہریار اسکے کندھے کو اپنے کندھے سے جان بوجھ کر ہٹ کرتے ساتھ ہی کھڑی اپنی گاڑی کی بیک سیٹ کا دروازہ کھولنے لگا تو مشل اسکے کندھے کی بیک کو گھور کر آئی رول کرتے اپنی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی اور شہریار کو اپنی طرف واپس آتا دیکھ کر دروازہ بھی جلدی سے بند کر لیا تھا

"رات کو کال کروں گا۔۔اللہ خافظ۔۔" شہریار نے اسکو ہچکچاتا گھبرایا سا دیکھ کر ہلکا سا مسکراتے ونڈو کے راستے ہی اسے بیگ پکڑائے

تھے

"میں نہ پک کر سکی تو گھر مت آئیے گا...میں آپکے علاقے کے تھانے میں بھی ایپلیکشن دے سکتی ہوں..."مشل بیگ پکڑ کر پیسنجر سیٹ پر رکھتے وہاں سے گاڑی بھگا لے گئی تو شہریار دونوں ہاتھ سر کے پیچھے لیجا کر کِھلکھا کر ہنسنے لگا تھا...اسکے ساتھ گزارا وقت اب کئی دنوں تک اسکے دل و دماغ پر حاوی رہنے والا تھا

کچھ دن بعد

شازمہ شدید پریشانی میں گِھر کر شازم سے
پچھلے ایک ہفتے سے رابطہ کرنے کی کوشش کر
رہی تھی لیکن وہ اس کو بالکل بھی رسپانس
نہیں دیتا تھا۔۔۔ابھی تک اس نے رخصتی نہ
کرنے کی بھی کوئی بات نہیں کی تھی لیکن
شازمہ کو یہ خوف اندر ہی اندر کھائے جا رہا

تھا کہ اگر عین موقع پر شازم نے انکار کر دیا تو کیا ہوگا۔۔۔اتنے دنوں سے یہ سوچ ، یہ خوف اسکے دل و دماغ پر سوار تھا۔۔۔راتوں کی نیند تک اڑی ہوئی تھی کبھی اسے اور کبھی خود کو بلیم کرتے وہ ادھ موی ہوئے جا رہی تھی۔۔۔اسکا نمبر مسلسل ڈائل کرتے شازمہ نے اپنا ماتھا چھوا تو بخار کی حدت سے ہاتھ جلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔دل بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔گھر والوں کو اپنی تکلیف ظاہر نہ کرنے کی خاطر وہ اندر ہی اندر گھل رہی تھی،ماں سے بھی اپنی کیفیت شئیر نہیں کی تھی

روزانہ کی طرح شام ہوتے ہی وہ خود کو

فریشن اپ کرتے اپنے کمرے سے نکل کر نیچے آگئی تھی...ڈوبتے دل اور دکھتے سر کے ساتھ کچن میں کھڑی چائے بنا ہی رہی تھی کہ اچانک اس کو باہر شازم اور خالہ کی آوازیں آنے لگی تھیں...یک دم دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں

" کہیں یہ لوگ انکار کرنے تو نہیں آئے..."

"شازم کے غصے کا کوئی پتہ نہیں کہ کیا وجہ بتائیں...یااللہ...پلیز ایسا کچھ نہ ہو...میں سب کو کیا جواب دوں گی..." آنکھ سے آنسو بہہ کر بخار کی شدت سے سرخ ہوتے رخسار پر بہہ گیا

تھا

"کیا کروں باہر جاؤں یا نہ جاؤں۔۔۔"

"صرف ایک بار شازم مان جائیں تو آئندہ ان کی کہی کسی بات سے بھی کبھی بھی انکار نہیں کروں گی۔۔۔پر۔۔۔مناؤں کیسے۔۔۔وہ تو جھڑک دیتے ہیں جب بھی کال کروں"

"وہ چھوڑ دیں گے کیا مجھے۔۔۔؟ میں۔۔۔کیسے

باہر جاؤں-ں-ں---" شازمہ چولہے کے پاس کھڑے ابھی سوچتے سوچتے ہلکان ہو ہی رہی تھی کہ شازم کچن میں داخل ہو گیا تھا

"ا--اسلام علیکم"

شازمہ نے اس کو دیکھتے ہی گھبراہٹ سے اپنی چادر ٹھیک کرنا شروع کر دی تھی،دل بری طرح دھڑکا تھا--پورے جسم میں عجیب سی سنسنی ہوئی تھی

"وعلیکم السلام---مما کو ایک گلاس پانی لا

دو" اس کی طرف دیکھے بغیر کہہ کر شازم باہر نکل گیا تو شازمہ کی آنکھوں سے آنسو روانی سے بہنے لگے تھے۔۔۔جس کے چہرے سے وہ نظریں ہٹانا بھول جاتی تھی وہ اسکی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کر رہا تھا

خود پہ قابو پاتے ہوئے فوراً وہ پانی کا گلا س بھر کر باہر آگئی تھی۔۔۔۔اتنے میں شہریار بھی خلافِ توقع ذرا جلدی گھر آ گیا تھا۔۔۔سب وہاں بیٹھ کر شادی کے حوالے سے گپ شپ کرنے لگے تھے۔۔۔۔ شازم نے رخصتی سے ریلیٹڈ کوئی بھی بات نہیں کی تھی وہ شہریار سے

اسکے کراچی جانے کے حوالے سے ڈسکشنز کرتے اسی کے ساتھ مکمل محو تھا...دونوں کے بات کرتے ہوئے صرف شہریار کے قہقہے سنائی دے رہے تھے جبکہ شازم بہت کمپوزڈ اور دھیمے لہجے میں باتیں کر رہا تھا

شازمہ بھی کچن سے چائے کے ساتھ کچھ لوازمات لے کر وہاں آ کر بیٹھ گئی تھی...شہریار فریش ہونے کے لیے ایکسکیوز کرتے وہاں سے اٹھ گیا تھا

"تم ٹھیک ہو بچے...؟ نخار تو نہیں..؟" شہریار نے شازمہ کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ کر پوچھا تو شازم نے سنتے ہوئے بھی اگنور کیا تھا

"جی بھائی...میں ٹھیک ہوں...آپ جلدی آئیں فریش ہو کر...چائے پیتے ہیں اکٹھے...." شازمہ بولی تو شہریار اسکے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے رخشندہ بی کو چائے سرو کرنے کا اشارہ کرتے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا تھا

شازم اسکے جاتے ہی اپنے فون میں مصروف ہو کر شازمہ کو مسلسل اگنور کرنے لگا تو شازمہ

نے ہمت کر کے میسج ٹائپ کر کے شازم کو بھیجا تھا اور اسکے دیکھنے کا انتظار کرنے لگی تھی۔۔۔وہ دونوں اکثر ایسے ہی سب کی موجودگی میں میسجز پر باتیں کیا کرتے تھے

"i am sorry"

میسج کی بیپ بجتے ہی شازم نے ایک شارپ سی نظر اٹھا کر شازمہ کو دیکھا تھا۔۔۔پہلی ہی نظر میں اس کی رو رو کر

سوجھی ہوئی آنکھیں نوٹس کی تھیں، شازم کے اچانک ہوں ڈائریکٹ دیکھتے ہی شازمہ نے سٹپٹا کر اپنی نظریں دائیں بائیں کر لیں

تھیں،دل میں یک دم ہلچل ہوئی تھی

"Do you mean it....?

اتنے دنوں کے نعد شازم کا ریپلائے دیکھ کر شازمہ کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی جس کو شازم نے بغیر دیکھے بھی محسوس کر لیا تھا...اس کو اپنے پیچھے یوں خوار ہوتا دیکھ کر شازم کے دل کو ایک تسکین سی محسوس ہوئی تھی

"Yes i do.."

شازمہ نے فورا ریپلائے کیا تھا

"Soch lo...yeh bilkul last chance hoga....ab mera mood to nai kharab kro g na....? Pehle hi bata do....main aazma loon ga is (yes i do) ko"

شازم نے رپلائے کیا تو یہ سوچ کر شازمہ کے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھیں کہ کیا وہ پھر سے کوئی مطالبہ کرنے والا تھا...وہ اب اس کا موڈ

بالکل بھی آف نہیں کرنا چاہتی تھی... ابھی شازمہ ریپلائے سوچ ہی رہی تھی کہ شازم کا اگلا ٹیکسٹ آگیا تھا....

"Kal sbha mily ao g..? Usi hotel room main?"

"Aajaon g"

"Sirf ana nai hai...dil aur damagh to samjha k ana hai k apny shohar sy

milny aarhi ho...this time i wont tolerate any resistances..."

سکرین پر میسج جگمگایا تو شازمہ نے اڈے پڑھتے ہوئے غیر ارادی طور پر تھوک کو نگلا تھا

"I'd love to see you in red with some bold emergy..."

ریپلائے کا انتظار کیے بغیر ہی شازم نے اگلا ٹیکسٹ کیا تھا۔۔۔میسج بھیج کر شازم اسکی کی طرف گہری نظروں سے دیکھنے لگا تھا۔۔شازمہ نظریں جھکائے بے چینی سے اپنی انگلیوں کو کی بورڈ پر دائیں بائیں پھیر رہی

تھی،اسکی باتوں کے جواب میں وہ کچھ ٹائپ نہیں کر پا رہی تھی، گھبراہٹ کے مارے اس کا چہرہ پہلے سے زیادہ سرخ ہو رہا تھا...سامعہ شاہ انکی طرف نہ دیکھتے ہوئے بھی ان دونوں کو ایک دوسرے میں محو دیکھ کر سب کچھ سینس کر رہی تھیں...شازمہ کے چہرے کی سرخی انہیں ایک آنکھ نہیں بھا رہی تھی

"Main koshish krun g poori...ap naraz to nai ab...?

اسکا ریپلائے دیکھ کر شازم کے سنجیدہ سے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی، شازم

کو اپنی طرف مسکراتا دیکھ کر شازمہ کے دل کو کچھ تسلی سی ہوئی تھی

"Will decide tomorrow..."

شازم نے اسکے معصوم سے چہرے کو گرم نظروں میں لیے، بغیر فون سکریں دیکھے ٹیکسٹ بھیجا تھا...اسکا سیاہ چادر میں گم سراپا دیکھتے،نظروں میں ہوٹل روم والا روپ آیا تو بے چین سا ہو کر اپنے نچلے ہونٹ پر شہادت والی انگلی پھیرنے لگا تھا...شازمہ سے لڑائی کے دوران صندل سے ہونے والی دو ملا قاتوں میں وہ چاہ کر بھی اس پر سے دھیان ہٹا

نہیں پاتا تھا...اور شازمہ کو اپنے لیے اتنا بے تاب دیکھ کر بھی الگ سی تسکین نے دل میں گھر کیا تھا...وہ اسکی مرضی کے مطابق بولڈ نہ ہونے کے ناوجود بھی اسکے حواسوں پر چھا گئی تھی...شازم خود بھی اپنی بدلتی کیفیت کو سمجھ نہیں پا رہا تھا...شازمہ کی جھکی پلکیں اسکا بار بار دیکھ کر نظریں چرانا شازم کے دل میں ایسا احساس پیدا کرنے لگا تھا جو اس نے کبھی محسوس نہیں کیا تھا

"There....?"

شہریار فریش ہو کر فون ہاتھ میں لیے
سیڑھیوں سے نیچے اترتے مشل کو وٹس ایپ
کرتے شازم کے ساتھ بیٹھا تو شازمہ نے فوراً اپنا
فون ہاتھ سے رکھ دیا تھا

"چائے لاؤں شہریار بھائی...؟

"نہیں نہیں میں خود لے لیتا ہوں...تم کچھ
فریش نہیں لگ رہی مجھے...ریسٹ کرو
بس...کوئی کام شام کرنے کی ضرورت
نہیں...کدھر ہیں رخشندہ بی...تمھیں جانے

دیتی ہی کیوں ہیں کچن میں..." شہریار اسکے چہرے کی طرف دیکھتے بولا تو سامعہ شاہ نے نظروں ہی نظروں میں شازم کو معنی خیز سا اشارہ کیا تھا،شہریار کا بہن کو سب کے سامنے اتنی اہمیت دینا لاڈ سے بات کرنا شازم کو بھی چبھا تھا

"تمھارے دادا جان کو شازمہ کے علاوہ پسند ہی نہیں آتی چائے کسی کے ہاتھ کی...میری بچی ہے بھی اتنی فرمانبردار...اتنا خیال کرتی ہے سب کا..." سمینہ بیگم بولیں تو شہریار مسکرا

دیا تھا

"دادا جان کو اب عادت ڈالنی پڑے گی نئے ہاتھوں کے ذائقوں کی...میں آیا چائے لے کر..." شہریار ہنس کر کہتے ہوئے کچن کی طرف بڑھا تو سامعہ شاہ نے سمینہ بیگم کو کہنی ماری تھی "یہ زیادہ ہی نہیں دادے کا سگا...کونسے نئے ہاتھوں کا کہہ کر گیا ہے...؟ دادے سے زیادہ تو یہ راضی لگ رہا ہے..."

"خوامخواہ...صاف منع کر دیا ہے میں نے تو...ماں کے خلاف جائے گا تو دوزخ ہی کمائے

گا..." سمینہ بیگم شہریار کو اتنا اچھے
خوشگوار موڈ میں دیکھ کر سامعہ شاہ کی بات
پر تھوڑا خود بھی پریشان ہو گئی تھیں

"Ji....?"

مشل کا ریپلائے دیکھ کر شہریار برنر سلو کرتے
اچھل کر کاؤنٹر پر بیٹھ گیا تھا

"Kahan ghayeb ho yaar,itny din sy na koi call na message....tarsa dia ha

mujhy apni awaaz ko bhi...Dp hi badal lia kro kabhi..."

"Kyun?"

مشل چائے کا سپ لیتے رجسٹر پر فزکس کے نومیریکلز سالو کرتے کرتے اسکا میسج دیکھ کر تھوڑا سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی...وہ ان اینڈ آف اسے ایک آدھا مسیج کر دیا کرتا تھا

"Aisy hi... presence feel ho tumhari kuch to... Kya kar rai ho abhi...?"

شہریار نے کاؤنٹر پر بیٹھے بیٹھے ہی مشکلوں سے چائے کپ میں انڈیل لی تھی

"Parh rai hoon..."

مشل نے بال پوائنٹ دانتوں میں دباتے سیریس سا میسج ٹائپ کیا تھا جبکہ چہرے پر اسکے برعکس تھوڑی مسکراہٹ ابھری تھی...شہریار کا آفس میں بلکل بھی سامنے نہ آنا اسے بہت اچھا لگا تھا...وہ اپنی ورک پلیس پر بہت سیف بھی فیل کرتی تھی...وہاں کا ماحول بھی بہت بہتر تھا..

"Oh ok ... Bad main kr lu messgae...?

Bat kro g....?"

شہریار پاؤں کراس کیے گہرا سا مسکرا رہا تھا

"Ok"

مشل جو اپنی بک اور رجسٹر بند کر کے سر تکیے پر رکھ کر فون ہاتھ میں لیے سیدھا لیٹ گئی تھی اسکا میسج دیکھ کر اپنے ماتھے پر تھپڑ مارتے واپس اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔زندگی کی پریشانیوں میں اسکا دن کے مختلف پہروں میں بغیر کسی رسپانس کے مطالبے کے اسکا میسجز کرنا مشل کے دل میں اسکی جگہ بنانے

لگا تھا

کس طرف ہے آسمان کس طرف زمیں---

خبر نہیں---خبر نہیں---

جب سے آیا ہے صنم،مجھ کو خود کی بھی---

خبر نہیں---خبر نہیں---

ہوش گل---سپنوں کے باندھوں پل---

آنکھ کب کھلی---خبر نہیں---

Got to be love..

Because its really got me going...

Got me going...

جانے کب کہاں کیسے...

تیرے ہو گئے کیسے...

ہم تو سوچتے ہی رہ گئے...

اور پیار ہو گیا...

تجھ کو دیکھ کر...

ایسا تو کئی بار ہو گیا...

تو کہے---

دل یہ تیرا ہی رہے--

اور کیا کہوں---خبر نہیں---

"10 bajay...?"

شہریار نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے میسج بھیجا تھا،اتنے دنوں کے بعد مشل کا ریپلائے دیکھ کر چہرے پر الگ ہی خوشی تھی

"👍🏻"

مشل نے فون ایک طرف رکھتے مختصر سا جواب دیا تھا،کچھ لمحے اپنے ماتھے کو ہاتھ کا پنچ بنا کر سٹرائک کرتے اس نے یک دم کمرے میں نظر دوڑاتے شہریار کی وہاں پریزینس کو یاد کیا تھا،خود میں ہنستے ہوئے مشل نے فون الٹا کرتے کتاب کھول لی تھی

"Ok then,sharp 10... "

شہریار کاؤنٹر سے جمپ کرتے نیچے اترا تھا ، پاوں تو اب زمین پر ٹک ہی نہیں رہے تھے---دوسری جانب مشل فون واپس سیدھا کر کے اسکا میسج دیکھ کر اپنے ماتھے پر ہاتھ

رکھتے چور نظروں سے سکرین پر وقت دیکھنے لگی تھی

Got to be love..

Because its really got me going...

Got me going...

Its got to be love...

Really got me going...

"مشل-ل-ل----" خانم خاتون کی آواز سن کر

مشل ٹرانس سے باہر آتے سب چھوڑ چھاڑ کر نیچے کو بھاگی تھی

"جی ماما۔ا۔ا۔۔۔" سیڑھیاں اترتے ہوئے وہ قدرے اونچی آواز میں بولی تھی

"بیٹے یہاں بابا کے پاس بیٹھو۔۔۔سوپ پلاؤ انہیں۔۔۔مجھ سے تو نہیں پی رہے۔۔۔ڈاکٹر پر نہ لجائیں۔۔۔؟ یا بلوا لیں گھر۔۔۔؟" خانم خاتون بولیں تو مشل انکے ہاتھ سے باؤل لے کر صفدر صاحب کے پاس بیٹھ گئی تھی

"لیجانا پڑے گا ماما۔۔۔شام تک تو باتیں کر رہے تھے اتنی اچھی۔۔۔ بابا۔۔بابا جانی۔۔۔تھوڑا سا منہ کھولیں۔۔۔" انکی لو ہوتی طبیعت پر مشل کا دل یک دم نچڑ سا گیا تھا۔۔۔بیٹی کی آواز سن کر انہوں نے ہمت کر کے تھوڑی سی آنکھیں کھولی تھیں

"میں۔۔۔ٹھیک۔۔۔ہوں بیٹے۔۔۔ٹھیک ہوں۔۔۔کہیں نہیں جانا بس۔۔۔سونے دو مجھے۔۔۔" بہت مشکل سے انہوں نے لفظ ادا کیے تھے

"تھوڑا سا یہ پئیں نہ سوپ...پھر سوجانا...میں آپکے پاس ہی ہوں....چلیں کھولیں منہ...تھوڑا سا بس..." مشل انکو پیار پیار سے بلاتے،متوجہ کرتے سوپ پلانے لگی تھی..اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں فریش کر کے وہ ہاسپٹل چکے گئے تھے...مشل سارا دن آفس گزارنے کے بعد،کچھ گھنٹے پڑھ کر اور اب ہاسپٹل میں مسلسل چکر کاٹتے بری طرح سے تھک گئی تھی لیکن ڈاکٹرز کے تسلی دینے پر الجھا ہوا ذہن تھوڑا پرسکون ہوا تھا...ہر طرح کی ذمہ داری اسکے کندھوں پر پڑ گئی تھی...گھر واپس آ کر نیچے ماں باپ کے پاس لیٹتے خود کو صبح آفس جانے کے لیے زبردستی نیند دلانے کی کوشش میں رات کے

کسی پہر وہ شدت سے رونے لگی تھی۔۔۔دل کے ساتھ جسم بھی دُکھنے لگا تھا۔۔۔دوسری جانب شہریار وقفے وقفے سے اسے کال میسجز کر کے بے چین ہوئے جا رہا تھا

"Ok"

"👍🏻"

اسکے آخری دو میسج دیکھ کر اسے انکا فارمل سا ہونا محسوس ہوا تھا۔۔۔خود کو سمجھاتے بجھاتے بھی وہ ساری رات سو نہیں پایا تھا

"کیسی ہو---" گاڑی میں بیٹھتے ہی شازم نے خلاف توقع شازمہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ میں لیتے اسکی پشت کو نرمی سے چوما تھا

"میں ---میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں---" شازمہ اس کے اس ایکٹ پر دل ہی دل میں بہت خوش ہو گئی تھی کیونکہ وہ عام طور پر ایسے

gesture

کم ہی کرتا تھا

"میں بلکل فِٹ...کیا ارادے ہیں پھر آج..ہاتھ گرم ہے تمھارا،بخار اترا نہیں..." کہتے ہوئے شازم نے اسکا ہاتھ اپنی ٹانگ پر رکھ لیا تھا

"رات کو ٹھیک تھا...ابھی شاید دوبارہ ہوا ہے...ناراض تو نہیں ہیں نہ آپ اب...؟" اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیکھ کر اسکے لہجے میں آئی

خوشگوار تبدیلی محسوس کرتے شازمہ کا دل خوشی پھٹنے والا ہو گیا تھا،اسکا یوں طبیعت دریافت کرنا شازمہ کے لیے بلکل نیا تھا

"میری ناراضگی تو تم نے خود ختم کرنی ہے...یہ اب تم پر ہے کہ تم آج مجھے اچھے سے مناتی ہو یا نہیں... پھر ہی میں کوئی فیصلہ کر سکوں گا..." شازم نے اس کے ہاتھ کی پچھلی جانب اپنا انگھوٹھا پھیرتے ہوئے معنی خیز لہجے میں کہا تو شازمہ جو گھر سے سوچ کر ائی تھی کہ آج شازم کو کسی صورت ناراض نہیں کرے گی ایک دم کانپ کر رہ گئی تھی

لیکن اسکے لہجے کی نرمی نے ابھی تھوڑا حوصلہ دیا ہوا تھا

" تمھیں پتہ ہے نا کہ تمہارا نام شازمہ میں نے خود رکھا تھا... جب تم پیدا ہوئی تھی تو ماما نے مجھے دکھانے کے کیے تمھیں میری گود میں رکھا تھا... مجھے تب ہی تم بہت پیاری لگی تھی...ماما نے مجھ سے پوچھا تھا کہ اس چھوٹی سی گڑیا کا کیا نام رکھیں تو میں نے سجیسٹ کیا تھا تمہارا نام اپنے نام سے ملتا جلتا....اچھے لگتے ہیں نہ تمھیں ہمارے نام...؟ "

شازم پہلی بار شازمہ سے اتنے پیار سے بات کر

رہا تھا۔۔۔ایک ہاتھ سے گاڑی ڈرائیو کرتے دوسرے ہاتھ سے شازمہ کے ہاتھ کو مسلسل سہلائے جا رہا تھا،شازمہ کے دل کی دھڑکنیں تو سر پٹ دوڑنے لگی تھیں،اسکا یہ روپ تو وہ خیالوں میں ہی سوچتی رہتی تھی

"جی اچھے لگتے ہیں۔۔۔یہ واقعی شازم ہی ہیں نا۔۔" شازمہ مختصر سا جواب دیتے دھڑکتے دل سے صرف سوچ ہی سکی تھی

"ساری رات سوچتا رہا ہوں تمھیں یار۔۔مما کی طبیعت تھوڑی اپ سیٹ تھی تمھارے گھر سے آنے کے بعد سے۔۔۔تو انکے پاس سو گیا ورنہ کال کرتا تمھیں۔۔۔انہیں اپ سیٹ دیکھ کر میں خود بھی ڈاؤن ہو گیا تھا تھوڑا

But i genuinely missed you---"

شازم نے اسکا ہاتھ ایک بار پھر شدت سے چوما تو شازمہ نے نظر اٹھا کر اسکے چمکتے چہرے کو دیکھا تھا۔۔۔شازم نے گاڑی پارک کر کے شازمہ کے لیے خود دروازہ کھولا تھا

"کیا ہوا تھا خالہ کو۔۔۔اب کیسی ہیں۔۔۔؟" شازمہ اسکی اتنی توجہ پر ہی گھائل ہو گئی تھی

"بہتر ہیں۔۔۔اور مجھے اب تم نے بہتر کرنا ہے۔۔۔" شازم اسکا کا ہاتھ تھامے ہوئے اس کو ہوٹل کے کمرے میں لے آیا تو شازمہ کا چہرہ دہکنے لگا تھا

"ہم اج تیسری دفعہ یہاں پر آ رہے ہیں۔۔۔"

شازم نے اس کو کندھے سے تھامتے ہوئے صوفے پر بٹھایا اور اس بار دھیرے سے اس کی چادر کو اس کے جسم سے جدا کیا تھا۔۔۔ شازمہ کے خوبصورت لمبے بال کیچر میں قید تھے جن کو اس نے کھینچے بغیر نرمی سے آزاد کیا تھا

"تمہارے بال بہت خوبصورت ہیں۔۔۔" شازم نے آگے بڑھ کر اسکے قریب ہوتے گردن سے تھامتے ہوئے اس کے بالوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتارا تھا۔۔شازمہ نے خود کو اس کے سامنے کنفیوز ظاہر نہ کرنے کے لیے اپنا ہاتھ اسکی بازو

پر رکھا تھا، جب کہ دل اس کی اتنی قربت میں اچھل کر حلق کو آرہا تھا

"کیسے مناؤ گی مجھے..." شازم نے اس کے بالوں کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے کان میں سرگوشی کی تو شازمہ کو اپنی ساری بہادری ہوا ہوتی محسوس ہونے لگی تھی

"و...وہ...آپ..." شازم اپنے چہرے کو بہت پیار سے اس کے چہرے سے مس کرنے لگا تھا ، گرم ہاتھ اس کی گردن کے آس پاس بے چینی سے سرک رہے تھے

"ہمم بتاؤ..." شازم اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں کے بالکل پاس کر کے بولا تو شازمہ نے بولڈ موو کرنے کے لیے ہلکے سے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوا اور خود ہی گھبرا کر فوراً اپنا چہرہ پیچھے کیا تو شازم نے اسکے بلنٹ موو پر بے تاب ہوتے اس کا چہرہ واپس اپنے چہرے کے پاس کر کے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں شدت سے سمو لیا تھا.. دونوں ہاتھوں میں اس کی نازک کمر کو قید کیے وہ اپنی طلب مٹانے لگا تھا... کمر کی نازکی اور

ملائیمیت کو محسوس کرتے اس کے ہونٹوں پر شدت بے انتہا بڑھ گئی تو شازمہ کو اپنے ہونٹوں پر شدید جلن ہونے لگی تھی مگر وہ اس کو پیچھے کرنے کی غلطی نہیں کرنا چاہتی تھی...اسکی سخت سے سخت ہوتی شدت بھی وہ برداشت کیے جا رہی تھی...شازم کے ہاتھ بے رحمی سے اسکی کمر کو ہپس کو دبوچتے ہوئے محسوس کر رہے تھے...وہ انتہائی شدت سے اسکے نچے لب کو چوستے ایک دم اس سے الگ ہوا تھا

چند لمحے اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکا کر گھرے سانس لیتے ایک جست میں اس کی

قمیض کو اس کے جسم سے جدا کر کے دوبارہ سے ہونٹوں پر جھکتے ہوئے اسے صوفے پر بے ترتیب سا گرا دیا تھا۔۔اپنے ہاتھوں سے اس کے سینے کو زور زور سے مسلنے لگا تو شازمہ اس کی سخت پناہوں میں بری طرح مچلنے لگی تھی۔۔۔پہلے سے بخار سے گرم جسم مزید تپنے لگا تھا

"شاز۔۔" شازم کے ہونٹوں کے بے رحم قبضے میں وہ بمشکل بولی تھی،شازم کا پورا بھار ، سینے پر اسکے ہاتھوں کی سخت ترین گرفت پر

وہ اسکی شرٹ کو کھینچتے اب تھوڑا رزسٹ کرنے لگی تھی

"میری جان...میرا ساتھ دو بس...جان نکل رہی ہے تمھیں اس رنگ میں دیکھ کر...." شازم اس کے دونوں ہاتھ اپنے ایک ہاتھ میں قید کر کے صوفے کے بازو سے ٹکاتے اسکی گردن پر جھک کر وہاں پر اپنا دہکتا ہوا لمس بکھیرتے ہوئے آہستہ آہستہ نیچے کی جانب بڑھنے لگا تھا اس کی شدتوں میں تیزی آنے لگی تھی...اسکے سینے کے ابھار کی جلد کو ہونٹوں میں سختی

سے بھرتے وہ کھینچنے لگا تھا،آنکھوں میں تڑپ بڑھتی جا رہی تھی... شازمہ نہ چاہتے ہوئے بھی درد محسوس کرتے اپنے ہاتھ اس سے چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی تو شازم ماتھے پر بل لاتے اپنے دانتوں سے اس کے برا سے ابھرے حصوں کو کاٹنے لگا تھا...دانتوں میں دبا کر سک کرتے وہ شدتوں میں نے رحم ہو گیا تھا

"شازم.م.م.م....ایسے نہیں کریں.ں.ں ....بس...صرف...یہ نہ کریں.ں.ں..." اپنے ہاتھ چھڑوانے کی تگ و دو میں آنکھیں نم ہوئی

تھیں۔۔۔بخار زور پکڑنے لگا تھا

"ششہہہ۔۔۔روکنا مت اب۔۔ہر بار معافی نہیں کروں گا۔۔"

کہہ کر شازم نے اوپر کو اٹھتے اس کے جسم سے باقی پردے بھی گرا دیے تو شازمہ خود میں سمٹ کر رہ گئی تھی۔۔ شازم اس کو یونہی گود میں اٹھا کر بیڈ تک لایا تو شازمہ اسکی ظالم سی نظروں کو اپنے سینے پر گڑھتا محسوس کر کے تیزی سے اس سے رخ موڑ گئی اس کی شفاف دودھیا بھری کمر شازم کی نظروں

میں آئی تھی ... وہ اس کے جسم کے ہر حصے کے حسن میں کھو گیا تھا اس ایک لمحے میں نہ جانے کیوں اس کو شازمہ کا ہچکچانا بھی اچھا لگا تھا...وہ اچھی طرح محسوس کر رہا تھا کہ شازمہ صرف اس کو ناراض نہ کرنے کی خاطر خود کو مجبور کر

رہی ہے...اسکی کمر کے درمیان میں اوپر سے نیچے کی جانب اپنی چاروں انگلیاں سرکاتے اسکی آنکھوں کی سرخی بڑھتی ہی جا رہی تھی...شازمہ کا کپکپاتا تپش زدہ انتہائی ملائم شفاف جسم شازم کو مکمل بہکا چکا تھا،اسکی کمر کے خم کو مٹھی میں بڑھتے وہ اس پر جھک کر کندھے کے پاس سے سے اسے نرمی سے

چومنے لگا تھا

"مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے
شازمہ۔۔۔کہ۔۔۔تم مجھے منانے کے لیے آئی
ہو۔۔۔تم چاہو تو مجھے پوری طرح اپنے قبضے
میں کر سکتی ہو۔۔۔مجھے اپنا دیوانہ بنا سکتی
ہو۔۔۔یہ جسم تو خوبصورت ہے ہی۔۔۔اپنی
سوچوں کو بلکل ایسا ہی بولڈ کر کے تم مجھے
بس خود میں شامل کیے رکھو تو کبھی بھی تم
سے الگ نہ ہوں۔۔۔" شازم اس کی کمر سے نچلے
حصوں کو انگلیوں سے دبوچتے ، کمر پر جگہ
جگہ لب رکھتے مدہوش لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر

بول رہا تھا، شازمہ کی بے ترتیب ہوتی سانسیں اس کے جسم کے اتار چڑھاؤ میں اضافہ کرتے ہوئے شازم کو مزید بہکا رہی تھیں۔۔۔

"مجھے خود کو مکمل دیکھنے دو شازمہ۔۔۔"

شازم نے اس کی انتہائی گرم ہوتی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کھینچ کر اس کا رخ اپنی طرف موڑ لیا تو اسکی نظر شازمہ کے خوبصورت مومی گداز بھاری سینے پر ٹھہر گئی تھیں۔۔۔کمر کی نازکی کے اوپر بھرا بھرا سا سراپہ بالکل ایسا تھا جیسے کسی سانچے میں

ڈھلا ہو۔۔۔شازمہ نے گھبرا کر خود کو اپنے ہاتھوں سے ڈھانپنے کی کوشش کی تو شازم نے اسکی کوشش ناکام بناتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو سائیڈ پہ کر کے اس کے گلابی سروں کو قدرے نرمی سے اپنے لبوں میں لے لیا تو شازمہ نے اسکی سلیوز کو دونوں ہاتھوں سے جکڑ لیا تھا،پورا جسم اسکی قربت میں دہکنے لگا تھا۔۔شازم کے نرم لمس میں اسے بھی عجیب سا سرور محسوس ہوا تھا، آنکھوں سے آنسو بھی خشک ہو گئے تھے۔۔۔دماغ میں شازم کا نرم رویہ بھی اسے اسکی جانب مائل کر رہا تھا

"تم کچھ بولتی کیوں نہیں ہو۔۔سانس کیوں

روک کے لیٹ جاتی ہو۔۔۔۔تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ ساتھ دیا کرو۔۔۔۔دونوں کو سکون ملے گا ایسے۔۔۔" شازم نرم سے لہجے میں بولتے بازو اس سے چھڑوا کر اسکے جسم کی گرمی کو محسوس کرنے لیے ایک پل کو اس سے الگ ہوا اور اسکے حسیں جسم پر اپنے دئیے تازہ نشانوں کو نظروں میں لیے اپنے کپڑے جسم سے جدا کرتے ہوئے واپس اسکے پاس آکر لیٹا تو شازمہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی

"ہاتھ اِدھر کرو۔۔۔" شازم نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے پاس کیا تو شازمہ نے گھبرا کر اپنا ہاتھ

واپس کھینچا تھا

"بے بی۔۔کم آن۔۔۔" شازم نے زبردستی اس کا ہاتھ مطلوبہ جگہ پر رکھ دیا تھا

"سارا کچھ تمھیں سکھانا ہی پڑے گا۔۔۔" شازمہ آنکھیں میچے شرم سے سرخ پڑتے ہوئے وہیں پر منجمند ہو کر لیٹی تھی

"شازم۔۔پلیز۔۔۔" شازمہ کو اپنا جسم کپکپاتا ہوا محسوس

ہونے لگا تھا

"دیکھو میری بات سنو۔۔۔میرے کچھ رولز
ہیں مجھے

زبردستی کرنا بالکل بھی پسند نہیں
ہے۔۔۔مجھے اچھا لگے

گا اگر تم خود اپنی مرضی سے میرا ساتھ
دو گی تو۔۔۔مجھے سیٹسفائی کرو گی۔۔۔ایسے
شرمانا گھبرانا اِز ناٹ مائے تھنگ۔۔جتنی جلدی
اس بات کو سمجھ لو گی تمہارے

لیے بہتر ہوگا۔۔۔ اب ہی اتنا کانپ رہی ہو تو
جب پوری طرح تمھیں اپناؤں گا تو تب کیا کرو

گی..." شازم نے اسکو کھینچ کر اپنے قریب کیا اور اس پر حاوی ہو کر جھکتے ہوئے اسکی کانپتی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں میں لاک کرتے ہوئے اسکی گردن پر اپنی زبان پھیرتے ہوئے نیچے آنے لگا تو شازمہ کو اپنے جسم میں بجلیاں دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگی تھیں...

شازم کے سلگتے جسم سے اپنا جسم یوں مکمل مَس ہونے پر اسکے پسینے چھوٹ گئے تھے...وہ مزید نیچے کو جھکتا اسکے سینے کو لبوں میں بھرتے ایک دم شدت پسند ہوا تو شازمہ بھی پھر سے مچلنے لگی تھی

"شازم۔م۔م۔۔۔ایسے درد ہوتا ہے یہاں۔۔۔" اسکے بالوں کو ہلکا سا کھینچ کر شازمہ ذرا سا اونچا بولی تو شازم اسے شدت سے چوم کر سیدھا ہو کر اسکی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تھا

"اور کہاں کہاں درد ہو سکتا ہے تمھیں۔۔۔آج دیکھ ہی لوں سب۔۔۔" شازم نے اس کی دونوں ٹانگوں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر اس کے پیٹ کے ساتھ لگاہا تو شازمہ کی اپنی سکت ختم ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔اسکی نظروں کو بے باکی سے خود کو جانچتا دیکھ کر وہ رونے والی ہو گئی تھی

"شازم۔۔پلیز۔۔۔" شازمہ نے اس کی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو نیچے لیجاتے خود کو ڈھانپنے کی کوشش کرنے لگی تھی

"اپنی مرضی سے اپنی خوشی سے آئی ہو تو پھر یہ جھجک کیسی ہے۔۔۔آنسو کیسے ہیں۔۔۔کچھ نہیں ہوتا۔۔۔" شازم اس کے ہاتھ ہٹا کر وہاں اپنی سخت انگلیاں پھیرنے لگا تھا۔۔۔لہجہ ابھی بھی نرم تھا لیکن ایکٹس سخت ہوتے جا

رہے تھے

"شہہ کچھ نہیں ہوتا۔۔۔اتنی خشک کیوں ہو یار۔۔۔" اپنی انگلیوں کو اس کے نازک حصے میں مختلف انداز سے سختی سے سرایت کرنے کی کوشش میں شازمہ کو تکلیف سے سسکنے پر مجبور کر دیا تھا،شازم کے زبردستی اسکی نازک جلد میں انگلی سے سرایت کرنے پر وہ تکلیف سے بری طرح بلکنے لگی تھی

"شازم۔م۔۔۔ بہت درد ہو رہا ہے۔ے۔ے۔۔۔" شازم اس

کے آنسو بالکل بھی خاطر میں نہیں لا رہا تھا ، اسے اسی انٹینسٹی سے چھوئے جا رہا تھا جیسے اسے دوسری لڑکیوں سے یہ سب کرنے کی عادت تھی

"نہ۔نہیں۔۔پلیز۔۔۔ایسے نہیں۔۔۔" شازمہ کا جسم شازم کے کسی ایکٹ کا رسپانس نہیں دے رہا تھا

"پیار نہیں کرتی نہ مجھ سے۔۔۔" شازم اسے اتنا رجڈ ہوتا دیکھ کر مزید سخت ہوا تھا

"کرتی ہوں۔۔کر۔۔ت۔۔۔" وہ اسکی انگلی کی فرکشن خود میں محسوس کرتے درد سے نے حـ ال ہونے لگی تھی۔۔۔ٹانگوں تک میں تکلیف سرائیت کرنے لگی تو وہ بخار کی تپش اور شازم کے ظالم ایکٹ پر ہوش سے ہی بیگانی ہو گئی تھی

"شازمہ۔۔یاررر کیا حرکت ہے یہ۔۔۔" شازم اسکو ویسے ہی چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا،ہاتھ پر خون کی بہت ہلکی سی نمی دیکھ کر وہ

اپنے ہونٹ میچتے ہوئے مسکرایا تھا

"بہت ہی نازک جان ہے یہ تو۔۔ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں اور بے ہوش ہو کر بیٹھ گئی ہے۔۔۔خود سے پارٹیسیپیٹ کرے تو کچھ بنے نا۔۔" اسے کچھ لمحے یونہی گھور کر اپنا ہاتھ ٹیشو پیپر سے صاف کرتے شازم نے خود ڈریس اپ ہو کر سگریٹ سلگا لی تھی۔۔ بیڈ کے گرد چکر کاٹتے ہوۓ اپنی نظروں سے شازمہ کا مکمل جائزہ لے رہا تھا جو ہوش و خرد سے بیگانہ آنکھیں موندے سفید بستر پر ویسے ہی آڑھی ترچھی پڑی تھی۔۔بے ہوشی کی حالت

میں بھی وہ وقفے وقفے سے مدھم سی سسکی بھر رہی تھی

شازم اس کے خوبصورت جسم کو دیکھتے ہوئے اپنے آپ میں اعتراف کر رہا تھا کہ اس نے اس سے پہلے ایسی خوبصورت ان چھوئی لڑکی نہیں دیکھی تھی...شازمہ کا اپنے ہونٹ خود اسکے ہونٹوں سے چھونا یاد کر کے شازم مزید کِھل اٹھا تھا ...سگرہٹ ختم کر کے اسکے ریڈ انڈر گارمنٹس بھی اسے پہنا دئیے تھے جو وہ اس کی فرمائش پر ہی پہن کر آئی تھی..اتنے حسین جسم کو دیکھ کر صرف اپنی ملکیت کا احساس شازم کے دل کو الگ لے پر دھڑکانے لگا

تھا۔۔۔یک دم اسے باقی سب لڑکیوں سے نفرت سی محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔دل ہمیشہ کے لیے صرف شازمہ سے ہی ناطہ رکھنے پر اکسانے لگا تھا۔۔۔ ایک بار پھر سگریٹ سلگاتے ہوئے شازمہ کے قریب آ کر بیٹھ گیا اور اس کے پاؤں کو آہستگی سے چھوتے ہوۓ اسکے گھٹنوں تک آگیا تھا۔۔۔۔نظریں اسکی خوبصورت تراشی ہوئی تھائیز پر جم گئی تھی۔۔ہاتھ مزید اوپر کو لیجاتے وہ اسکی نازکی کے ملائم سے سرخ ہوتے حصوں کو چھوتے بے قابو سا ہونے لگا تھا۔۔۔

اسکا بے ہوش وجود اب اسے مزید بے چین کرنے لگا تو

اسے ہوش میں لانے کی خاطر اپنی سلگتی ہوئی

سگریٹ اس کی تھائی پر رکھی تو شازمہ نے جلن کے شدید احساس سے نم آنکھیں کھولی تھیں

"آہہہہہ----" شازمہ بری طرح تڑپی تھی

"ایم---ایم سو سوری،غلطی سے---غلطی سے ہاتھ لگا،میں تمھیں ڈریس اپ کر رہا تھا---" شازم نے اسے یوں سسکتے دیکھ کر عجیب سی تسکین محسوس کرتے سگریٹ فوراً پھینک دی تھی---- خود کو اس حالت میں شازم کے سامنے ایسے لیٹا پا کر وہ رونے لگی تھی---جلن اور تکلیف کے

احساس سے

اسکی آنکھیں سرخ پر رہیں تھیں

"آپ نے۔۔۔کچھ۔۔۔" اپنی گھرائی میں جلن محسوس مرتے وہ آنسو بہاتے ڈرتے بولی تھی۔۔۔شازم نے اس کی کیفیت کو سمجھتے ہوئے آگے بڑھ کر پہلی نار اسکا ماتھہ چوم کر اس پر کمفرٹر اوڑھا دیا تو شازمہ بے یقینی سے اس کی طرف دیکھنے لگی تھی

"کچھ نہیں کیا میں نے۔۔ تمہاری جو یہ

معصوم شکل ہے

نا۔۔تمہارے بہت کام آ جاتی ہے۔۔۔تم مجھے خود منانے آئی ہو میرے لیے یہی بہت ہے۔۔۔تمھیں تمھارے ہوش میں ہی چھوا ہے بس۔۔۔بے فکر رہو۔۔۔۔یہ پہناتے ہوئے سگریٹ والا ہاتھ لگا ہے بس۔۔۔۔فریش ہو جاؤ پھر لنچ کرنے چلتے ہیں۔۔اور کوئی آئینمنٹ بھی لیتے ہیں راستے سے۔۔۔" شازم اسکے پاس لیٹنے والے انداز میں بیٹھ کر کمفرٹر سے چھلکتا برہنہ کندھا نرمی سے چومنے لگا تو شازمہ اسکی سب سختی بھلا کر اسکی نرم گفتگو پر خود کو ہواؤں میں اڑتا ہوا محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔شازم کا یوں احساس کرنا، شازمہ کو

"مس مشل آئی ہیں...؟ اوکے ان کو میرے آفس میں بھیجیں..." شہریار نے انٹرکام پر اسکے ڈیپاٹمنٹ سے رابطہ کیا تھا..رات کو اسے میسج کرنے کا کہہ کر رسپانس نہ دینا اسے بہت بے چین کر رہا تھا...آج کراچی کی فلائیٹ بھی تھی جس کے بارے میں وہ مشل کو رات کو

بتانا چاہتا تھا

میں تیرا بسمل ہو گیا
قسط نمبر 16

kzwritesnovel

"مس مشل آئی ہیں...؟ اوکے ان کو میرے آفس بھیجیں..." شہریار نے انٹرکام پر اسکے ڈیپاٹمنٹ سے رابطہ کیا تھا..رات کو مشل کا میسج کرنے کا کہہ کر بعد میں رسپانس نہ دینا اسے بہت بے چین کر رہا تھا...آج کراچی کی فلائیٹ بھی تھی جس کے بارے میں وہ مشل کو رات کو ہی بتانا چاہتا تھا...اسکے انتظار میں فون ہاتھ میں لیے چئیر کو مسلسل گھماتے ہوئے شہریار رات کو ہوئی چند میسجز کی چیٹ کو بار بار دیکھ رہا تھا کہ مشل بہت آہستگی سے ناک کرتے شہریار کے روم میں داخل ہوئی تھی

kzwritesnovel

"اسلام علیکم۔۔۔" مشل دروازے سے تھوڑا اندر آ کر اس سے نظریں ملا کر مخاطب ہوئی تھی۔۔۔بلیک اینڈ کریم کلر کا میچنگ co-ord سیٹ پہنے اس نے ایک کندھے پر وائٹ سٹالر رکھا ہوا تھا۔۔۔ گھنگھریالے بال ایک میسی سے ہئیر ٹائی میں مقید تھے۔۔۔۔آنکھیں بجھی بجھی سی تھیں چہرے پر کوئی رنگ بھی نظر نہیں آرہے تھے

kzwritesnovel

"وعلیکم سلام۔م۔۔آؤ بیٹھو۔۔۔" شہریار فون ایک طرف رکھ کر چئیر کو سیدھا کرتے ،اپنے بازو ٹیبل پر رکھ کر آگے کو ہوتے بولا تھا۔۔۔نظروں نے ایک لمحے میں ہی اسکو اوپر سے نیچے تک جانچ لیا تھا،ہاتھوں کی انگلیوں کا آپس میں پھنسنے ہونا ، چہرے پر چھائی پریشانی ، آنکھوں کی مخصوص رونق کا غائب ہونا شہریار اسکے دور کھڑے ہی نوٹس کر چکا تھا

kzwritesnovel

"آپ نے۔۔۔بلایا تھا سر۔۔"

مشل وہیں دروازے کے پاس ہی کھڑے ہوئے بولی تھی

" اوئے۔۔۔باس نہیں ہوں میں تمہارا۔۔۔بے وقوف۔۔۔بیٹھ جاؤ پلیز۔۔۔" شہریار نے ہاتھ کے اشارے سے اس کو سامنے چئیر پر بیٹھنے کا کہا تو مشل دونوں ہاتھ آپس میں مزید بھینچتے وہاں بیٹھ گئی تھی

kzwritesnovel

"کیسی ہو...؟ وہ نظریں اسکے چہرے پر جمائے بولا تھا جہاں اداسی چھائی محسوس ہو رہی تھی

"میں ٹھیک ہوں...آپ نے بلایا کیوں...؟ " مشل دونوں ہاتھ گود میں رکھے اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی,ماتھے پر ہلکے سے بل نمودار ہوئے تھے

kzwritesnovel

"رات کو کہاں غائب ہو گئی تھی...؟ جلدی سو گئی تھی کیا...؟ میں انتظار کرتا رہا تمھارا...سب ٹھیک ہے نا..؟ پریشان سی لگ رہی ہو...."

"آپ نے یہ پوچھنے کے لیے بلایا ہے...؟ ہمارے درمیان ڈیسائیڈ ہوا تھا کہ آپ مجھے آفس میں...مجھے..." مشل نے اپنی رات والی فیلنگز کو دل میں کہیں دور چھپا لیا تھا،رات کو صفدر صاحب کی بگڑتی حالت اور اپنی ختم ہوتی ہمت اسکے باقی تمام جذبوں پر حاوی ہوگئی تھی...دل عجیب اچاٹ سا ہو گیا تھا

kzwritesnovel

"نہیں نہیں۔۔۔وہ اصل میں ، میں ایک ہفتے کے لیے کراچی جا رہا ہوں تو۔۔۔میں پوچھنا چاہ رہا تھا کہ تمہیں یہاں پر آفس میں کوئی مسئلہ تو نہیں ہے۔۔۔رات کو بھی بس یہی بتانا تھا۔۔۔اگر۔۔۔اگر تمہیں کوئی مائنر سا بھی ایشو آئے یا کوئی بھی بات کرنی ہو۔۔۔تو۔۔۔تم مجھے کسی بھی وقت کال کر سکتی ہو۔۔۔صدیق صاحب یہاں مین ڈیسک پر ہوتے ہیں،ان سے بھی تم۔۔۔" اسکے روکھے سے رویے پر شہریار نے فوراً اپنا لہجہ فارمل کیا تھا

kzwritesnovel

"نہیں یہاں کوئی بھی ایشو نہیں ہے۔۔" مشل نے اسکی لمبی ہوتی بات کو کاٹ کر مختصر سا جواب دیا تھا،دماغ مسلسل باپ کی خراب ہوتی حالت میں اٹکا ہوا تھا۔۔۔جو چہرے پر اب پہلے سے زیادہ عیاں ہونے لگا تھا

KZwritesnovel

"مشل۔۔۔امم۔۔۔ پلیز ڈونٹ مائینڈ۔۔لیکن میں سچ میں جاننا چاہ رہا ہوں کہ کوئی پریشانی ہے کیا۔۔۔؟ تم بتا سکتی ہو مجھے۔۔۔ بلکل فریش نہیں لگ رہی ہو۔۔۔" شہریار اسکو خلافِ توقع

اتنا بجھا بجھا دیکھ کر خود بھی ڈاؤن سا ہو گیا تھا

"ایسی کوئی بات نہیں ہے... پہلی بار جاب کر رہی ہوں تو... کچھ ہیکٹک سا فیل ہو ...." مشل کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی شہریار نے پہلے ہی اسکی بات کاٹ دی تھی

KZwritesnovel

"تمہیں جب بھی آف چاہیے ہو تم آرام سے آف لے سکتی ہو..کوئی مسئلہ نہیں ہے...بلکہ تم اگر ہمت کرو تھوڑی تو صبح اپنے لیکچرز لے کر 1 بجے یہاں آجایا کرو...اور اگر کالج نہیں جانا تو

شام میں کوئی کوچنگ سینٹر جوائن کر لو،یہاں آفس سے جلدی آف لے لیا کرو...مجھے لگ رہا ہے تم اپنی پڑھائی کو لے کر بھی ڈسٹرب ہو...کل بھی پڑھ رہی تھی تم جب میں نے کال کی تھی..." شہریار اسکی اتری ہوئی صورت دیکھ کر مسلسل بولے جا رہا تھا

"شکریہ میں سوچوں گی اس بارے میں... میں...جاؤں اب...؟ کام کر رہی تھی..." مشل سٹریٹ سے لہجے میں بولی تو شہریار اس کی طرف دیکھتے ہوئے معصوم سی شکل بنا کر مخاطب ہوا تھا

kzwritesnovel

"سنو۔۔۔آئی لو یو۔۔۔بہت مِس کروں گا تمھیں کراچی جا کر۔۔۔سات آٹھ دنوں کا کام ہے۔۔۔بات کرو گی وقت نکال کر مجھ سے۔۔۔؟" کہتے ہوئے شہریار اسکی طرف سے ہونے والے متوقع غصے سے بھی تھوڑا ڈر رہا تھا

KZwritesnovel

"شاید آپ نے مجھ سے پرامس کیا تھا کہ آپ مجھ سے یہاں ایسی کوئی فضول بات نہیں کریں گے اور آپکی اسی زبان پر میں یہاں جاب

بھی کر رہی ہوں...اب ہفتہ گزرا نہیں ہے اور آپ نے مجھے یہاں اپنے روم میں بلا لیا ہے...ہر وقت آپ میسجز کرتے رہتے ہیں...دن میں دس مسڈ ک الز آئی ہوتی ہیں...اور ب دوسرے شہر جاتے ہوئے بھی آپکو اپنی باتوں کی فکر ہے...

Do you think of me as a form of some entertainment??

پورا دن آفس میں گزارنے کے بعد، ورک لائف کے ساتھ پڑھائی کو مینج کرنا میرے لیے جتنا ہیکٹک ہے یہ میں ہی جانتی ہوں...میرے پاس نہ کوئی وقت ہے ان سب کاموں کا،نہ ہی مجھے کوئی انٹرسٹ ہے...آپ کے لیے بھی اب بہتر ہوگا مجھے اتنے میسجز کرنا چھوڑ دیں...اپنی زندگی

پر بھی کوئی توجہ دیں...اور مجھے اپنی پر فوکس کرنے دیں...اس طرح ہی اگر...." مشل نان سٹاپ بولنے لگی تو شہریار اسکے ایکسپیکٹڈ رسپانس پر سر کو ہلکا سا نیچے کی جانب جھٹکتے دھیما سا مسکرایا تھا

KZwritesnovel

"چابی کدھر ہے...؟"

"کونسی چابی...؟" مشل اسکے آؤٹ آف کانٹیکسٹ سوال پر اچنبھے سے اسکی جانب دیکھی تھی

"جس سے تم یوں ٹرٹر بولنا بند کرتی ہو۔۔۔میں نے یار صرف تمہیں یہ بتانا کہ بلایا تھا کہ میں کراچی جا رہا ہوں اور اگر تمہیں کوئی کام ہو تو تم۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار مزید کِھل کر مسکرانے لگا مشل کو حقیقی معنوں میں اس سے الجھن ہوئی تھی،ماتھے پر آئے بل مزید گہرے ہوئے تھے ،آنکھوں میں اداسی کی جگہ غصے نے لے لی تھی

kzwritesnovel

"آپکو تو شاید اپنی زبان کا بھی پاس نہیں ہے...خیر...مجھے چلنا چائیے کیونکہ میرے پاس آپکے جتنا فالتو وقت اور انرجی نہیں ہے...جو ضائع کروں..." مشل سٹالر کو کندھے پر ٹھیک کرتے اسکی بات درمیان میں کاٹ کر اٹھ کر کھڑی ہوئی تو شہریار بھی اپنی چئیر دھکیلے کھڑا ہو گیا تھا...اسے اچانک کھڑا ہوتے دیکھ کر مشل اپنی جگہ پر سٹل ہوئی تھی

"کیا ہے...؟" مشل اسے سنجیدہ سے چہرے کے ساتھ ٹیبل کراس کر کے اپنی طرف آتے دیکھ کر

kzwritesnovel

ذرا کنفیوز ہو کر بولی تھی

"سامنے آؤ نہ ذرا..." شہریار نے ٹیبل کے پاس کھڑے ہو کر اسکی کلائی پکڑ کر اسے اپنے سامنے کیا تو مشل نے اپنے ہونٹ ضبط سے آپس میں بھینچے تھے

KZwritesnovel

"ہاتھ چھوڑ کر بات کریں..." مشل نے اپنی کلائی چھڑوانے کی کوشش کیے بغیر اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے کہا تو شہریار اسکا ہاتھ

چھوڑ کر ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھ کر ذرا ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا،مشل اسے اپنے پہلو میں اسے بہت چھوٹی سے لگ رہی تھی

"اتنا روڈ کیوں ہو رہی ہو یار۔۔۔ابھی بھی اچھا نہیں لگتا تمھیں۔۔۔؟"

"نہیں۔ں لگتے۔۔۔" مشل نے بغیر کسی توقف کے اسے اسکے سوال کا جواب دیا تھا،شہریار کا لمبا

KZwritesnovel

قد،اسکے ٹیبل سے لگ کر کھڑے ہونے کا بے باک سا انداز مشل کہ سانسیں تیز کرنے کا سبب بن رہا تھا،دل ہی دل میں وہ اسکے فلیٹ والے روئیے سے ابھی بھی تھوڑا خوفزدہ سی رہتی تھی

"نہ کیا کروں تمھیں کالز۔۔؟" شہریار نے سنجیدہ سی نظر سے اسکی غصے سے بھری آنکھوں میں دیکھا تھا

kzwritesnovel

"کتنی دفعہ اور کہوں گی تو آپکو سمجھ آئے گی۔۔۔یا کہیں لکھ کر دوں آپکو۔۔۔؟ چلیں آپ کی تسلی کے لیے ایک دفعہ اور بتا دیتی ہوں

That i am not interested..."

KZwritesnovel

"میں نے اگر واقعی تم سے ہر رابطہ ختم کر دیا تو یاد کرو گی مجھے پھر۔۔" شہریار نے اپنے ہاتھ کو یونہی ٹیبل پر ذرا سا موو کیا تو مشل غیر ارادی طور پر تھوڑا پیچھے کو ہوئی تھی

"آپ میری فکر نہ کریں۔۔۔آپ بس مجھے بار بار ڈسٹرب کرنا چھوڑ دیں۔۔۔میری زندگی میں ان باتوں کے علاوہ بھی بہت سی چیزیں ہیں۔۔۔۔آپ کا شاید شادی کا وقت نکلا جا رہا ہے اس لیے آپ کے دماغ پر یہ باتیں سوار ہو گئی ہیں۔۔۔پر میری لائف کے گولز ابھی مجھے اچیو کرنے ہیں۔۔۔میرا وقت قیمتی ہے۔۔۔آپ سے ریکویسٹ ہے کہ بار بار پلیز اپنی یہ شکل مجھے مت دکھایا کریں۔۔۔" لہجے میں اچاٹ پن لیے مشل اپنی بات کہہ کر مزید پیچھے کو قدم لیتے دروازے کی طرف مڑی تھی

kzwritesnovel

"نفرت کرتی ہو مجھ سے۔۔۔؟" شہریار وہیں ٹیبل پر بیٹھے بیٹھے قدرے اونچی آواز میں بولا تھا، اسکے اتنے دھتکارنے پر اب خود پر بھی غصہ آنے لگا تھا

KZwritesnovel

"جی ہاں۔۔۔ہے نفرت۔۔۔برے لگتے ہیں آپ۔۔۔پہلے بھی آپکو بتایا تھا لیکن شاید آپ کسی delusion

میں رہتے ہیں اور خود کو کوئی بہت بڑی چیز سمجھتے ہیں...جاب دی ہے اور اب بہانے سے میرے حواسوں پر زبردستی چھانے کی کوشش کر رہے ہیں...بس کریں یہ سب...آپ اپنا کام کریں اور مجھے اپنا کرنے دیں سکون سے... ورغلائیں مت مجھے ان کاموں کے لیے..." مشل دروازے سے ہٹ کر واپس اسکی طرف آتے ہوئے انگلی سے وارننگ کا اشارہ دیتے بولی تو شہریار نے سختی سے اپنا جبرہ بھینچتے ہوئے اسے دیکھا تھا

"کیا ورغلایا ہے تمھیں میں نے...؟" شہریار

Kzwritesnovel

کا لہجہ سخت ہوا تھا،چہرے پر سرخی بڑھنے لگی تھی

"یہ ورغلانا ہی ہے جو آپ کر رہے ہیں،ہر وقت میسج کرنا۔۔ہر جگہ سامنے آ جانا۔۔۔مسلسل رابطے میں رہنے کی کوشش کرنا۔۔دل کیا تو تمیز سے بات کر لی اور دل کیا تو دھونس جما کر بات منوا لی۔۔۔اور یہی سب حرکتیں کر کے دوسرے بندے کو اپنی طرف متوجہ رکھنا۔۔کہ اسے آپ کی عادت ہونے لگے۔۔۔

kzwritesnovel

But... I'm very clear in my mind that I don't want any of this.... And I hope that's clear to you as well..."

"یہ سب تو بعد کی باتیں ہیں نا۔۔۔اگر اتنی ہی نفرت کرتی تھی تو اس دن ریسٹورنٹ میں ملنے کے لیے کیوں آئی تھی۔۔۔کیوں اس بکے سے پھول نکال کر لے گئی تھی۔۔۔کیوں اسے اپنی سائیڈ ٹیبل پر سجایا ہوا تھا۔۔۔" شہریار نے ٹینل سے اتر کر پھر سے اسکے بازو کو کہنی سے کھینچتے ہوئے اپنے سامنے کھڑا کیا تھا

kzwritesnovel

"وہ پھول اسی رات کچرے میں پھینک دیا تھا
جب آپ اندھیرے میں میرے گھر چوروں کی
طرح گھسے تھے۔۔۔

I hate you even more since then...

بازو چھوڑیں میرا۔ا۔ا۔۔۔جو تھوڑی بہت رسپیکٹ
میرے دل میں آئی بھی ہے نا ، وہ بھی ختم کر
رہے ہیں آپ۔پ اب۔۔۔"

مشل نے اپنی کہنی اسکے ہاتھ کی نرم سی
گرفت سے چھڑوائی تو شہریار نے اسے فور آرم
سے کھینچ کر اپنے مزید قریب کر لیا تھا۔۔۔مشل

kzwritesnovel

کی ٹانگیں اسکی ٹانگوں سے ٹکرائیں تو مشل نے اِم بیلینس ہوتے اسکی اپر تھائی پر ہاتھ رکھ کر خود کو بیلینس کرنے کی کوشش کی تھی

"چھوڑ رہا ہوں۔۔۔چھوڑ رہا ہوں ابھی تمہارا ہاتھ۔۔ لیکن واپس آ کر ایسا پکڑوں گا نہ کہ کبھی چھڑوا نہیں سکو گی۔۔۔بھولنا مت۔۔۔"

بھنوؤں کو وارننگ والے انداز میں حرکت دے کر کہتے شہریار نے نرمی سے اس کا بازو چھوڑا تو مشل نے اسکی تھائی سے ہاتھ ہٹاتے پیچھے کو قدم لیے تھے

kzwritesnovel

"آپکا تو روز کا ہے۔۔۔دیکھا جائے گا۔۔۔" مشل نے اسکی ٹانگ پر لگے اپنے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے جھاڑتے ہوئے لوز سے لہجے میں کہتے اسے مزید اگنائٹ کر دیا تھا

KZwritesnovel

"ہاں۔۔۔دیکھنا تو پڑے گا جب پابند ہو جاؤ گی میری۔۔۔" شہریار ٹیبل سے ٹیک ہٹا کر سیدھا کھڑے ہوتے بھاری سے لہجے میں معنی خیز انداز میں بولا تو مشل کا پارہ بھی ہائی ہوا تھا

"بکواس بند کریں اور دوبارہ مجھے یہاں اپنے آفس میں بلانے کی ہمت کی تو پورے آفس کے سامنے بےعزت کر کے جاؤں گی----" مشل اسکی آنکھوں میں اپنی بڑی بڑی آنکھیں ڈال کر کہتے پاس پڑی چئیر پر پاؤں مارتے وہاں سے نکلی تو شہریار نے بھی اسی چئیر کو ویسے ہی ٹانگ مارتے کمرے کے دوسرے کونے میں پہنچا دیا تھا

kzwritesnovel

"تم بھی بند کرو.و.و...اور...

..جاؤ کام کرو جا کر...

نہیں بلا رہا تمھیں اب میں...

" شہریار کی دھاڑ اور چئیر کے دیوار سے لگنے کی آواز کو مکمل نظر انداز کرتے مشل اسکے منہ پر دروازہ بند کر گئی تھی

"سمجھتی کیا ہے خود کو..."

"پاگل ہوں گا جو دوبارہ بات بھی کی اس سے...بدتمیز"

KZwritesnovel

"ذرا سی بات کرتا ہوں،بتنگڑ بنا کر چھوڑتی ہے اسکا..."

"کہا کیا ہے میں نے اسے...جلی بھنی رہتی ہے ہر وقت..."

"بھاڑ میں جائے اب..."

"مجھے بھی کوئی کنسرن نہیں...جو مرضی کرے..." سائڈ گردن کو بائیں ہاتھ سے رب کرتے

KZwritesnovel

شہریار وہیں کھڑا جبڑہ بھینچتے ہوئے خود کو شدید ملامت کرنے لگا تھا،دماغ مشل سے زیادہ اپنے اسکے لیے بے چین ہونے پر سلگ رہا تھا

"گھر جب کبھی آئے گی تب دیکھا جائے گا۔۔۔"

"خود سے اب میں بھی بات نہیں کروں گا۔۔۔"

"اتنا بھی کیا سر پر چڑھے جا رہی ہے۔۔۔"

Kzwritesnovel

"میں خود ہی ذلیل ہو رہا ہوں جان بوجھ کر اسکے ہاتھوں..."

"کیا ضرورت تھی ساری رات جاگنے کی..."

"اب فلائٹ میں بیزار رہوں گا..."

"اس سے بہتر نیند ہی پوری کرتا اپنی..." شہریار انٹرکام پر کافی کا کہتے کمرے میں ہی چکر کاٹنے لگا تھا،فلائٹ تک کا وقت وہیں گزار کر اسے ائیرپورٹ کے لیے نکلنا تھا...کوٹ اتار کر

KZwritesnovel

شرٹ کا اوپری ایک بٹن کھول کر وہ اپنا غصے سے بھرا دماغ ٹھنڈا کرنے کے لیے فریش ہونے باتھروم کی طرف بڑھ گیا تھا

"پاگل انسان...تھپڑ کھانے والے کام کرتا ہے فضول میں..."

KZwritesnovel

"میری اپنی ٹینشنز ختم نہیں ہو رہی اور اسکا فلرٹ نہیں رکنے کا نام لیتا..." مشل اپنے کیبن

میں جا کر سکرین آن کرتے سر دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر بیٹھ گئی تھی

"آف کا کہہ رہا تھا تو آف کر کے چلی ہی جاتی ویسے..."

"میں نے بھی ساری ہی فرسٹریشن نکال دی اس پر...مجھے کیا ہو جاتا ہے یاررر..."

"پتہ نہیں کیا کیا کہہ کر آئی ہوں...سمجھ بھی نہیں آرہا تھا بولتے ہوئے..." ماتھے کو ہلکا ہلکا

KZwritesnovel

سا دباتے مشل نے گھڑی کی طرف نظر دوڑاتے کی پیڈ پر تیزی سے ہاتھ چلانے شروع کر ڈئیے تھے ،کام کرتے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ گھر سے خانم خاتون کی کال آنے لگی تھی

"ہیلو...جی ماما.. چار گھنٹے تک ہو گا آف ... نہیں میں آجاتی ہوں اگر ضرورت ہے تو...آپ مجھے ٹیکسٹ کر دیں جو میڈیسن چاہئیے...بابا نے کھایا کچھ...؟ نہیں...؟ اچھا میں دیکھتی ہوں...چلیں میں آتی ہوں..." کہہ کر مشل نے کال کاٹ دی تھی،رات کا دُکھتا ہوا سر مزید درد ہونے لگا تھا

kzwritesnovel

"اب آف کا کہا تو عجیب لگے گا..."

"کس سے آف لینے کا کہہ رہے تھے...؟ مجھے نام بھی یاد نہیں رہا..."

"ٹیم ہیڈ سے بات کرتی ہوں..." سوچتے ہوئے مشل اپنا فون ہاتھ میں لیے مین ڈیسک کی طرف آئی تھی

kzwritesnovel

"امم..ایکسکیوز می سر مجھے ہاف لیو چاہئے ہے...؟ کس سے پرمیشن لینی ہو گی...؟" مشل کاؤنٹر پر آئی تو وہاں موجود اٹینڈینٹ نے اسکے سامنے لیو ایپلیکیشن لیٹر رکھ دیا تھا "اسکو فِل کر کے صدیقی صاحب سے سائن کروا لیں...ویسے وہ ابھی شاید میٹنگ میں ہیں...پندہ سے بیس منٹ انتظار کرنا پڑے گا...."

"پر مجھے جلدی نکلنا ہے...اچھا فارم تو پکڑائیں..." مشل وہیں کھڑے کھڑے اسے فِل کرنے لگی تھی

KZwritesnovel

"سر شہریار۔۔۔ایکسکیوز می۔ی۔ی۔۔۔سر۔۔۔کچھ چیک سائن کروانے ہیں۔۔۔" فی میک اٹینڈینٹ نے بہت فارمل انداز میں وہاں سے اپنے دھیان میں گزرتے شہریار کو مخاطب کیا تو مشل بغیر اسکی طرف دیکھے جھکا ہوا سر مزید جھکا کر اپنا فارم فِل کرنے لگی تھی۔۔۔شہریار اسکے پاس آ کر کھڑا ہوا تو مشل ایک چور نظر سے اسے دیکھی تھی،چہرے پر غصے کی گہری رمق صاف واضح تھی

KZwritesnovel

"جی۔۔۔" وہ مشل کو مکمل اگنور کیے اسکے پاس ہی کھڑا ہوتے بولا تھا،نظریں اپنے فون پر جمائی ہوئی تھیں۔۔۔اٹینڈینٹ نے کچھ چیک شہریار کے سامنے رکھے تو شہریار فون ایک طرف رکھتے تیزی سے انہیں سائن کرنے لگا تھا

kzwritesnovel

"آپ سر سے ہی سائن کروا لیں۔۔۔صدیقی صاحب کو ابھی وقت لگے گا۔۔" اٹینڈینٹ نے مشل سے کہا تو وہ پیپر ہاتھ میں کیے اپنے کان کی بیک کھجاتے شہریار کی جانب پھر سے دیکھی تھی جو ذرا سا جھک کر کاؤنٹر پر پڑا آخری چیک

سائن کر رہا تھا۔۔۔اسکے کاتعلق سے روئیے پر اسے مخاطب کرنا شدید مخال لگ رہا تھا۔۔۔آنکھوں کو یہاں وہاں گھماتے وہ میٹنگ روم کی طرف بھی ایک نظر دیکھی تھی۔۔۔چہرے پر کنفیوژن بڑھنے لگی تھی، شہریارکو آف کے لیے کہنا جان جوکھوں کا کام لگ رہا تھا

KZwritesnovel

"اور کچھ۔۔۔؟" شہریار چیکس والی فائل کاؤنٹر پر آگے کو دھکیلتے ہوئے بولا تھا

"جی سر اگر آپکے پاس ٹائم ہے تو یہ مس مشل کی ہاف لیو بھی کر دیں ...صدیقی صاحب میٹنگ میں ہیں..." اٹینڈینٹ بولی تو ایک ساتھ چہرے اٹھنے پر شہریار اور مشل کی نظریں یک دم ملی تھیں...کچھ دیر پہلے کی ہوئی سخت بحث کے بعد دونوں ہی نے ایک دوسرے سے ہچکچا کر نظریں دائیں بائیں کیں تھیں...

مشل نے دائیاں ہاتھ ایپلیکیشن پر رکھ کر کنفیوز سے انداز میں اسے شہریار کی جانب آہستگی سے دھکیلا تو شہریار نے اپنا بائیاں

kzwritesnovel

ہاتھ پیپر پر رکھتے سر جھکا کر اس پر سائین کر دئیے تھے...دونوں کے ہاتھ پیپر پر بہت قریب تھے

"تھینک...تھینک یو سر..." مشل شرمندہ سی ٹون میں بولی تو شہریار کاونٹر سے فون پکڑ کر اسے مزید شرمندہ کرنے لیے ایک گہری سی نظر سے آنکھوں میں جھانکتے اسے کراس کر کے وہاں سے تیزی سے نکل گیا تھا

"شکر ہے گیا...چار دن سکون سے گزریں گے..."

kzwritesnovel

منہ میں بڑبڑاتے مشل نے ماتھے پر آتے پسینے کو ٹیشو سے صاف کرتے واپس اپنے کیبن کا رخ کیا تھا

"ہے اچھا ویسے...کام تو آجاتا ہے بغیر کسی مطلب کے...لیکن ...نہیں کوئی نہیں اچھا...اچھا ہو یا برا...مجھے کیا لگے..." مشل سر کو جھٹکتے اپنا بیگ کندھے پر ڈال کر عجلت میں باہر نکل گئی تھی...پارکنگ میں اسکی نظر شہریار اور اسکے بندوں پر پڑی تھی جو ایک گاڑی سے دوسری گاڑی میں اسکے سوٹ کیس

KZwritesnovel

رکھ رہے تھے

"فل اگنور کرنا ہے اب۔۔۔بس اور نہیں اوور ہونا۔۔۔خود دیکھے جا رہی ہے۔۔۔جب میں دیکھوں گا تو 50 باتین سنائے گی۔۔۔" شہریار نے اسکی موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے بھی ایک نظر اٹھا کر اسے نہیں دیکھا تھا،سائیڈ آئی سے مشل کی گاڑی پارکنگ سے باہر جاتی دکھائی دی تو مڑ کر اس پر ایک نظر ڈالتے چہرے پر خودبخود مسکراہٹ پھیل گئی تھی جسے اس نے فوراً غائب کر لیا تھا

kzwritesnovel

----

kzwritesnovel

"یہ تمہارے آفس والوں نے بہت اچھا کیا ہے کہ وہاں پر ڈریس کوڈ ہے...تمہیں نئے کپڑے خریدنے ہی پڑے... اتنی پیاری لگ رہی تھی ان میں..." صفدر صاحب مشل کو آفس سے آکر فورا کپڑے بدل کر روٹین کے کپڑوں میں دیکھ

کر مسکراتے ہوئے بولے تو مشل لاڈ سے ناراض صورت بناتے صوفے پر ان کے بلکل پاس کندھے پر سر رکھ کر بیٹھ گئی تھی "بابا میں نہیں بولتی آپ سے..."

"نہ ایسے نہ کہو...میری بیٹی مجھ سے نہیں بولے گی تو میں تو مر ہی جاؤں گا..." صفدر صاحب نے بہت پیار سے اسکا گال تھپتھپایا تو مشل انکا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر رخ موڑ کر بیٹھ گئی تھی

kzwritesnovel

"آفس سے جلدی آپکی ایسی باتیں سننے نہیں آئی میں...جان بوجھ کر بری باتیں منہ سے نکال کر ہرٹ کرتے ہیں...میں بلکہ واپس ہی چلی جاتی ہوں...اکیلے ہی کھانا کھائیں اب..." کہتے کہتے مشل صوفے سے اٹھنے لگی تو صفدر صاحب کا کھلکھلا کر ہنسنا اور پھر ہنستے ہنستے کھانسے لگنا مشل کی آنکھیں نم کر گیا تھا...کتنے دنوں بعد وہ یوں بھرپور مسکرا رہے تھے...ہنس رہے تھے...باتیں کر رہے تھے...رات سے بہتر ہوتی انکی طبیعت پر وہ دل ہی دل میں خوش ہوئی تھی

kzwritesnovel

"بڑی جلدی غصہ آجاتا ہے میری بیٹی کو....بچپن سے ہی غصیلی...تھی تم...ذرا تمھارے کھانے میں...ماں...دیر کر دیتی تھی تو...ٹیبل پر چمچ مارنے لگتی تھی...مرضی کی ڈریس نہیں ملتی تھی... تو....سکول سے دیر کروا دیتی تھی...بیٹھ جا میرے پاس میرا....غصیلا بچہ..." صفدر صاحب کی نظروں میں اسکا بچپن تیزی سے گزرنے لگا تو وہ کھانس کھانس کر بات کرتے خود بھی آبدیدہ ہوئے تھے

kzwritesnovel

"میں پانی لاتی ہوں..." مشل جھک کر انکی کمر پر ہلکا سا ہاتھ پھیر کر کچن کی طرف بھاگی تھی

"مشل پوچھو اپنے بابا سے پھر کیا سوچا ہے انہوں نے ترکی واپس جانے کا" مشل کے گھر آنے سے پہلے خانم خاتون اور صفدر صاحب میں کافی بحث چل رہی تھی ترکی واپس جانے کی مگر صفدر صاحب بالکل نہیں مان رہے تھے

kzwritesnovel

"بابا مان جائیں نا...ہمارے یہاں کون سے کوئی رشتہ دار ہیں جو ہم یہاں پر بیٹھ گئے ہیں آ کر...واپس چلیں نا بابا میرا بھی یہاں دل نہیں لگتا...وہاں میرا سارا بچپن گزرا ہے..."

مشل باپ کو پانی کا گھونٹ پلاتے ہوئے لاڈ سے بول رہی تھی

KZwritesnovel

"چلیں گے بیٹا لیکن ایک کام کے بعد...ادھر بیٹھو میرے پاس آ کر...ایک بات کرنی تھی تم سے..." صفدر صاحب کی کھانسی تھوڑی تھمی تو مشل گلاس ایک طرف رکھتے انکے پاس بیٹھ

گئی تو صفدر صاحب کی سوچیں مشل کے بچپن سے پیچھے جاتے اب اپنی جوانی پر آ رکی تھیں

"بیٹا۔۔۔میں۔۔۔میں۔۔۔آہ۔۔۔ہائے۔۔۔" بات شروع کرتے ہی پہلے کھانسی سی محسوس کرتے انہوں نے گلے پر ہاتھ پھیرا اور پھر درد کی ایک تیز شدید تیز لہر کو دل میں اتارتا محسوس کرتے وہ ہاتھ سینے پر پھیرتے یک دم سرخ ہونے لگے تھے۔۔۔آنکھوں ہی آنکھوں میں وہ بری طرح تڑپتے وہ صوفے سے نیچے کو کھسکنے لگے تھے

kzwritesnovel

"کیا ہوا ہے بابا.. بابا... کیا ہوا ہے.ے.ے
...ما...ماما...."

مشل باب کو تھامتے تھامتے ماں کو پکارنے لگی خانم خاتون کچن سے بھاگتی ہوئی ان تک آئی تھیں

Kzwritesnovel

"ماما... ماما ..بابا کو... دل کو کچھ.. ہو رہا ہے ماما میں... گاڑی نکالتی ہوں بابا ..کو لے کر ہاسپٹل..." مشل ٹوٹے پھوٹے لہجے میں بولتے باپ کا چہرہ تھپتھپاتے انہیں ماں کے حوالے کر کے شدید پریشانی کے عالم میں بیگ سے گاڑی کی کیش نکال کر باہر دروازے کی جانب بھاگی تھی...ہارھ پاؤں بری طرح پھول گئے تھے،چہرہ باپ کی تکلیف دیکھ کر آنسوؤں سے بھر گیا تھا..گاڑی سٹارٹ کر کے واپس اندر کو بھاگتے سیڑھیوں میں بوکھلا کر گرنے سے مشل کے پاؤں میں درد کی تیز ٹیس اٹھی تھی، اپنی تکلیف کو پوری طرح نظر انداز کرتے وہ باپ کو بمشکل سہارا دیتے باہر لائی تھی،خانم

kzwritesnovel

خاتون انہیں پچھلی سیٹ پر بٹھانے لگیں تو مشل نے روتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کرتے ریسکیو پر بھی کال کر دی تھی

"Tabiyat kesi hai ab....? Fever kam hua? "

شازمہ شام کی چائے بناتے کچن میں کھڑے فون سکرین پر اسکا میسج دیکھ کر گہرا مسکراتے ہوئے اپنے ارد گرد دیکھنے لگی تھی

KZwritesnovel

"Main theek hun ab...bs thora naraz hun apsy"

شازمہ نے ذرا سا ڈرتے ہوئے مگر ہمت کر کے لاڈ سے اسے مسیج کیا تھا

KZwritesnovel

"Kun naraz ha meri itni pyari wife..."

شازم کے اس میسج نے تو شازمہ کو کانوں تک سرخ کر دیا تھا

"Mujhy itni jalan horai hai...mainy apko ciggerete nai peeny dena karna shadi k bad..."

شازمہ وہیں چئیر گھسیٹ کر بیٹھ گئی تھی، تھائی پر سگریٹ کی جلن کے ساتھ اپنے نازک حصے میں بھی اسے ہلکی ہلکی تکلیف سی محسوس ہو رہی تھی

kzwritesnovel

"Tum hukam kro to shadi sy pehle hi chor dun ga...lekin uska alternative phr tumhay bnaon ga...Roz mil lia kro na thora thora jab tk shadi nai hojti..."

اسکا ذومعنی میسج پڑھ کر شازمہ کے چہرہ شرم سے لال ہونے لگا تھا

"Koi nai milna mainy apsy ab..."

KZwritesnovel

"Acha jalan Ku horai ha,yeh to btao... ointment nai lagai??? Ya kahin or bhi horai hai jalan...? 😉"

"Tyaar raho ,abhi to properly krna ha sb kuch...bger kuch kiye hi surkh hogai thi hr jagah sy...."

KZwritesnovel

"Bohat pyari lagti ho yar tum mjhy Shazma..."

"Main apny hathon par abbi tk tumhri softness feel kr rha hoon... khud ko sai tarah mery hawaly kro to jalan b na ho tumhy...khamkha dard sehti ho.."

kZwritesnovel

شازم کے ایک کے بعد ایک مسیجز آتے جا رہے تھے اور شازمہ بغیر ریپلائے کیے سین کیے جا رہی تھی,چہرے پر کبھی مسکراہٹ تو کبھی درد کے آثار ٹھہر رہے تھے

"Raat ko aown tumhry ghr? Pichli side sy uper le ana...tumharay bhai saab b aj ghar nai hon gy..."

"Bolo to sai... Bs thora sa krain gy,ziada nai... ciggerete main ajsy hi chorna chahta hoon...those pretty nips are healthy alternative for sure..."

شازم کے مسیجز پڑھ کر اسکی اگلی ڈیمانڈ سن کر اسے اپنے پیٹ میں ہلچل ہی محسوس ہونے

kzwritesnovel

لگی تھی

"Shazam ap bohat rought hojatay hain...mujhy to abhi bhi dard horha hai..."

KZwritesnovel

"Sab kuch theek kr dun ga yaar... I promise bohat pyaar sy krun ga... Raat ko 11 bjy aown ga sbha 4,5 bjy

wapis chala jaon ga.... Yar shadi k bad yeh time yad kr k bohat maza aya kry ga..."

"Done ha na phir.... Pakka wada kar rha hon bohat softly krun ga jo bhi krun ga... Bht craving hony lag gyi ha tmhri yaar... Literally mara ja rha hoon tmhry liye...aur khud ko tumahry liye badlna b paray ha to badlun ga.... missing you so much yar..."

kzwritesnovel

شازم کا میسج پڑھتے ہوئے اچانک شازمہ کو باہر لاؤنج میں شور سا سنائی دیا تو وہ سرعت سے اٹھ کر پتیلی سے ابل ابل کر باہر گرتی چائے کے نیچے چولہا بند کر کے باہر کو بھاگی تھی

kzwritesnovel

"بابا ہاسپٹل سے صفدر کی بیٹی کا فون آیا ہے۔۔۔صفدر کی حالت بہت خراب ہے وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔۔۔ہمیں جلدی نکلنا ہو گا۔۔۔شازمہ رخشندہ کو بھیجو باہر،گاڑی نکالنے کا کہہ کر آئے ڈرائیور کو۔و۔و۔۔" عالم شاہ اپنا فون ہاتھ میں لیے کمال شاہ کے کمرے میں کھڑے تھے۔۔۔

شازمہ سمینہ بیگم کو پریشانی سے ایک نظر دیکھ کر انہی قدموں سے پلٹ کر رخشندہ کو پکارتے ہوئے لاؤنج کی طرف بھاگی تھی...شازم کے اتنے پیار سے بات کرنے کے بعد اس اچانک افتاد نے اس کا معصوم سا دل ایک بار پھر پریشان کر دیا تھا

KZwritesnovel

"ماما...خالہ کو نہ بتائیے گا کہ بابا اور دادا چاچو کے پاس گئے ہیں...پلیز ماما..." شازمہ عالم شاہ اور کمال شاہ کے جاتے ہی ماں کے گلے لگ کر رونے لگی تھی،فون پر ابھی بھی شازم

کے پیار بھرے میسجز آرہے تھے

"کچھ نہیں ہوتا تم پریشان نہ ہو...مجھے لگ ہی رہا تھا کوئی نہ کوئی مسئلہ کریں گے یہ نیچ لوگ...بہن کے بعد اب میری بچی کی خوشی کو بھی نظر لگانے آگئے ہیں...تم فکر نہ کرو...کچھ الٹا سیدھا ڈیمانڈ کریں گے تو شہریار سے رم خود بات کرنا...دھڑکا لگا رہے گا جب تک واپس نہیں آجاتے...بہت مکار ہے تمھارا چاچا بھی...اپنا فائدہ جہاں ہوتا ہے وہاں پہنچ جاتا ہے...ایسی خراب طبیعت تب بھی ہوتی تھی

kzwritesnovel

اسکی جب دادا جان مانتے نہیں تھے شادی کو...ہونہہ...چپ کرو میرا بچہ...ششششہہ..."

سمینہ بیگم شازمہ کو گلے لگا کر اسے دلاسہ دینے لگی تھیں

"Shazma mainy aj socha hai k ab tumhy kabhi koi aziyat nai dun ha,jaisy tum mjhsy pyar krti ho waisy hi main tmhy pyar dun ga..."

Kzwritesnovel

"Jabsy tumsy mil k aya hoom dmagh par chai hui ho tum...jo aj tum mjhy manany ai ho na.

...that means so much to me...tumahray sirf aur sirf mery hony k ahsas sy I'm over the moon..."

KZwritesnovel

"Reply kr bhi do...meri nazrain nai hat raen clcok sy...kab rat ho g aur kab main aown ga tumhri trf...."

اسکے مسیج دیکھ کر شازمہ بری طرح کانپنے

لگی تھی،پل بھر کو ملی ہوئی خوشیوں کو واقعی نظر لگتی محسوس ہونے لگی تھی

KZwritesnovel

افراتفری میں کمال شاہ اور عالم شاہ ہاسپٹل پہنچے تھے ، تقریبا 20 سال بعد وہ تینوں ایک دوسرے سے ملے تھے

"مجھے...مجھے معاف کر دیں بابا جان....مجھے معاف کر دیں   جب تک آپ مجھے معاف نہیں کریں گے میری جان اٹکی رہے گی میں اذیت میں مبتلا رہوں گا....آپکو جس ح الت میں چھوڑ گیا تھا آج اسی حالت کو پہنچ گیا ہوں.ں.ں....بہت تکلیف میں ہوں بابا جان..."

صفدر صاحب ہاسپٹل بیڈ پر بے حال لیٹے کمال شاہ کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بول رہے تھے جبکہ مشل دروازے سے لگی کھڑی دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے روئے جا رہی تھی.. ایک ساتھ اتنے سارے راز فاش ہونے پر،باپ کی حالت دیکھ کر مشل کا دماغ بالکل بھی پروسیس نہیں کر پا رہا تھا... ڈاکٹرز کی طرف سے جواب ملنے پر وہ

kzwritesnovel

پہلے ہی ادھ موئی ہوئی پڑی تھی

"تم بھی مجھے معاف کر دو عالم۔۔۔یہ دیکھو میرے ہاتھ جڑے ہیں۔۔۔آپ سب سے دور رہ کر ساری زندگی میں نے اذیت میں گزاری ہے۔۔۔میں گنہگار ہوں۔۔۔ دل دکھایا۔۔میں۔۔۔ دھوکہ دیا۔۔مجھے۔۔ معاف ۔۔میں اذیت میں ہوں بڑی۔۔۔ "

صفدر صاحب ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے بوک رہے تھے کہ مشل ضبط ختم ہوتے ہی بھاگتی ہوئی ان سے آ کر لپٹ گئی تھی

KZwritesnovel

"خدا کے لیے بابا ایسی باتیں مت کریں بابا
میں آپ کے پاس ہوں نا بابا۔۔۔ میرا دل پھٹ
جائے گا بابا۔۔۔آپ ٹھیک ہو جائیں گے میں۔۔۔"
ڈاکٹر کا جواب صفدر صاحب کو بتایا نہیں گیا
تھا مگر وہ ادھ کھلی آنکھوں سے سب کو پاس
دیکھ کر خود کو اندر سے ختم ہوتا محسوس
کر رہے تھے

KZwritesnovel

"ہم نے تمہیں معاف کیا صفدر۔۔اللہ تمھیں
میری بھی عمر لگا دے۔۔۔میری بیٹے۔۔۔" کمال شاہ
لاٹھی کے سہارے بمشکل کھڑے صفدر کے سر پہ

ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے تھے، اپنی اولاد کو اپنے سامنے اس حال میں دیکھ کر ان کے دل کو بھی شدید تکلیف پہنچ رہی تھی ، عالم شاہ بھی بھائی کا ہاتھ تھامے پریشان کھڑے تھے

خانم خاتون شوہر کے قدموں میں بیٹھے انکو اپنی نظروں کے سامنے ختم ہوتے دیکھ کر بلکل خاموش ہو گئی تھیں۔۔۔نہ آنکھوں سے آنسو بہہ رہا تھا نہ کچھ بول پا رہی تھیں

"بابا یہ میری مشل ہے۔۔۔بابا۔۔۔اسکے سر پر

kzwritesnovel

ہاتھ رکھ دیں تو...تو..." صفدر صاحب باپ کی طرف دیکھتے بمشکل آنکھوں کو کھلا رکھ پا رہے تھے

"مشل یہ تمہارے...تایا..." کہتے ہوئے صفرر صاحب کی نظریں عالم شاہ سے ملیں تو یک دم آنکھ کے خشک کنارے سے آنسو بہا تھا

kzwritesnovel

"تم پریشان نہ ہو صفدر ہم تمہارے ساتھ ہیں....ہمت پکڑو...کچھ نہیں ہوتا...تمھاری بیٹی میری بیٹی ہے...بے فکر رہو...بس ہمت لاؤ خود

میں...میں ڈاکٹر کو دیکھ کر آتا ہوں..." عالم شاہ نے صفدر شاہ کے ماتھے پر ہاتھ پھیر کر کہتے انکے سینے پر سر دھڑے روتی ہوئی مشل کے سر پر ہاتھ رکھا تھا...اتنے سال بعد اپنے بھائی کو اس حالت میں دیکھ کر ان کا دل بھی پسیچ گیا تھا

KZwritesnovel

"ماما۔ماما پلیز یہ سب ہونے سے روک دیں ماما..." گھر صفدر صاحب کے فوت ہوجانے کی

اطلاع ، خانم خاتون اور مشل کے لیے کمرہ تیار کرنے کے حکم پر شازمہ روتے ہوئے اپنی ماں کے گلے لگے بلک رہی تھی

"آپ پلیز بابا سے بات کریں نا ماما...خالہ اور شازم بالکل برداشت نہیں کریں گے یہ سب...میری زندگی تباہ ہو جائے گی ماما آپ بول کیوں نہیں رہیں...وہ لوگ اپنے گھر رہیں نا...بابا ویسے ہی انکی مدد کر دیں انکو جو چائیے وہ انکو دے دیں...پر یہاں مت لائیں انکو..."

kzwritesnovel

"شازمہ تمہاری زندگی کیوں تباہ ہو گی اس بات سے...؟ سامعہ یا شازم کا کیا لینا دینا ہے ہمارے گھر کسی کے انے جانے سے...؟ یہ ہمارے گھر کا مسئلہ ہے...تم پریشان نہ ہو اول تو ایسا کچھ ہوگا نہیں اور دوسرا یہ کہ اگر ہو بھی جائے تو میں بات کر لوں گی سامعہ سے..." سمینہ بیگم شازمہ کو کندھوں سے تھامتے ہوئے بولی تھیں ، جس کی حالت بگڑتی جا رہی تھی

"ماما..وہ دونوں چاچو اور ان کی فیملی کو پسند نہیں کرتے، آپ لوگ بھی تو ان سے نفرت

کرتے ہیں نا تو پھر اب یہ سب کیوں۔۔ شہریار بھائی کبھی یہ نہیں مانیں گے۔۔۔ہے نا ماما۔۔۔" شازمہ شازم کو صاف لفظوں میں وارن کر چکا تھا کہ وہ ایسی کوئی بھی بات برداشت نہیں کرے گا جس سے

اس کی ماں کو دکھ ملے

kzwritesnovel

"شہریار کی بات بعد میں آتی ہے۔۔۔میں ہوں نا میں یہ رشتہ کبھی بھی نہیں ہونے دوں گی۔۔۔کچھ دن رہیں۔۔۔اور۔۔۔جائیں واپس ترکی۔۔۔ہمیں کیا لینا دینا۔۔ میں کیوں اپنا بیٹا اس گند کی پوٹلی کو تھماؤں گی۔۔۔۔تمہارے بابا

بتا رہے تھے کہ بڑے ہی نازیبا کپڑوں میں وہاں ہسپتال میں آئی ہوئی ہے... شہریار تو کبھی بھی برداشت نہیں کرے گا کہ اس کو کسی ایسی لڑکی سے منسوب کریں جو ادھ ننگی پھرتی ہو...تمھارے بابا خود پریشان ہیں... بس باپ کے سامنے بولتے نہیں ہیں...." سمینہ بیگم نفرت بھرے لہجے میں بول رہی تھیں

KZwritesnovel

"ماما مجھے کچھ نہیں پتا آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ یہ سب نہیں ہونے دیں گی.. آپ نے ابھی تک خالہ کو تو نہیں بتایا نا کچھ..."

شازمہ کا دل بری طرح ٹوٹ چکا تھا، اپنی ہمت سے بڑھ کر تو وہ پہلے ہی شازم سے مل کر آچکی تھی۔۔۔ اس کو منا چکی تھی۔۔۔وہ مان بھی گیا تھا۔۔۔اسکے کیے خود کو بدلنے کو تیار بھی تھا۔۔۔لیکن اب اس کو سب کچھ پھر سے بکھرتا ہوا نظر آ رہا تھا

"تو بتانا ہی پڑے گا،چھپانا کیسے ہے۔۔۔؟ شازمہ تم اپنا کیا حشر کر رہی ہو ہوش میں آؤ، رو رو کے تم نے اپنی انکھیں سوجھا لی ہیں۔۔۔بس بھی کرو اب تم تو مجھے اور زیادہ پریشان کر رہی ہو۔۔" سمینہ بیگم اس کو ڈانٹتے ہوئے بولی

kzwritesnovel

تو شازمہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے
اپنےسیڑھیوں کی طرف بھاگ گئی تھی

"بابا--- آنکھیں کھولیں--- بابا خدا کے ---خدا کے
واسطے آنکھیں کھولیں-- بابا مجھے ایسے
چھوڑ کے نہیں جا سکتے ---بابا ---جانی--- بابا--"
صفدر صاحب کمال شاہ کے ہاتھوں میں ہاتھ
دیے اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے---چہرے
سے سارا کرب،تمام تکلیف غائب ہو چکی تھی---
خانم خاتون مشل کے پاس بیٹھے پتھرائی

kzwritesnovel

آنکھوں سے صفدر صاحب کو دیکھ رہی تھیں...دل میں کہیں نہ کہیں انکی اس حالت پر خود کو ذمہ دار ٹھہراتے وہ خود بھی اپنی جان ختم محسوس کر رہی تھیں

"بابا میں ایسے مر جاؤں گی بابا میں آپ کے بغیر زندہ نہیں رہ سکوں گی بابا خدا کے لیے بابا..." مشل اونچا اونچا چلاتے ہوئے رو رہی تھی جبکہ عالم شاہ مشل کے سر پر ہاتھ پھیرتے جا رہے تھے...گھر کال کر کے اطلاع بھی دے دی تھی

kzwritesnovel

کمال شاہ صفدر صاحب کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے پیچھے کرسی پر جا بیٹھے تھے... ان کو بھی اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا...عالم شاہ کو شہریار کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی تھی لیکن سمینہ بیگم کے سختی سے بیٹے کو اطلاع دینے سے منع کرنے کی وجہ سے کچھ سوچتے ہوئے انہوں نے شازم کو کال ملا دی اور ساری صورتحال سے آگاہ کرتے ہوئے اس کو ہاسپٹل بلا لیا تھا تاکہ وہ کمال شاہ،خانم خاتون اور مشل کو گھر لیجائے اور باقی معاملات وہ ہینڈل کر سکیں...مشل کا رو رو کر برا حال ہوئے جا رہا تھا...باپ سے الگ ہونے کو وہ تیار ہی نہ تھی...باپ کے ساتھ ہی اسے اپنی دنیا ختم

kzwritesnovel

ہوتی محسوس ہو رہی تھی...کمال شاہ پوتی کو یوں روتا دیکھ کر گہرا سانس بھر کر رہ گئے تھے

تھوڑی ہی دیر میں شازم ہاسپٹل آ گیا تھا... عالم شاہ ایمبولنس کے ساتھ تھے ... گاڑی میں کمال شاہ شازم کے ساتھ بیٹھے تھے جبکہ پچھلی سیٹ پر مشل اور خانم خاتون تھیں...شازم اچانک آنے والی کال پر جتنا اندر ہی اندر غصے سے گھل رہا تھا،ہاسپٹل میں مشل کو دیکھ کر اسکا دھیان بٹ گیا تھا...اس نے

Kzwritesnovel

ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہی فرنٹ مرر کو ایسے سیٹ کیا تھا کہ اس سے صاف مشل کو دیکھ سکتا تھا

مشل نے بلیک سکن فِٹ جینز کے ساتھ شارٹ وائٹ کلر کی خوبصورت سی نیٹ کی قدرے لوز ٹاپ پہنی ہوئی تھی،جس سے مشل کے دودھیا بازو صاف دکھائی دے رہے تھے...مسلسل رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں بری طرح سوجھ رہی تھیں....خانم خاتون نے مشل کے گرد اپنے ہاتھ

kzwritesnovel

رکھ کر اس کو سہارا دیا ہوا تھا... شازم وقفے وقفے سے مرر میں مشل کو ستائش بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا..کچھ دیر گزرنے کے بعد مرر کو تھوڑا نیچے کرتے اسکے جسم پر فکس کر دیا تھا

kzwritesnovel

"یار کیا قسمت پائی ہے سالے نے....اتنی آسانی سے تو میں اتنی سیکسی بچی کو تیرا نہیں ہونے دوں گا سالے.ے.ے....میرے منہ پر اپنی تنبو میں لپٹی ہوئی بہن مار رہے ہیں اور خود ایسا مال پھونکنے کی تیاری ہو رہی ہے..."

"دادا صاحب اب اندھے ہو گئے ہیں شاید۔۔۔بیٹے
کے ساتھ ہی انکو ہارٹ اٹیک نہیں آیا،پوتی کو
ان کپڑوں میں دیکھ کر۔۔۔۔"

KZwritesnovel

"اسکی جینز کی فِٹنگ تو جنازے پر سب کی
جان آدھی کرنے والی ہے۔۔۔۔کتنی ہاٹ ہے
یار۔۔۔پتہ لگ رہا ہے ترکی سے آئی ہے۔۔۔"شازم اپنے
نچلے ہونٹ کو دانتوں میں چباتے ہوئے
مسلسل مشل کو اپنی نظروں میں لیے ہوئے

تھا

تھوڑی سی ڈرائیو کے بعد ہی شازم گاڑی کو لے کر شاہ ہاؤس پہنچ گیا تھا...ایمبولنس وہاں پہلے سے ہی پہنچ چکی تھی....

kzwritesnovel

شازمہ زندگی میں پہلی بار ہی اپنے چاچو کو دیکھ رہی تھی اور وہ بھی اس حالت میں... ان سے ہونے والی شدید نفرت کے باوجود بھی ان کو اس حالت میں دیکھ کر بہت برا لگ رہا تھا.... کچھ دیر پہلے کی کی ہوئی اپنی باتوں پر دل میں شرمندگی ہونے لگی تھی... مشل اور

خانم خاتون کو روتا دیکھ کر وہ خود بھی رونے لگی تھی

"دادا جان... حوصلہ کریں...پلیز روئیں نہیں آپکی طبیعت خراب ہو جائے گی۔ی۔ی..." شازمہ کمال شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بول رہی تھی جو بیس سالوں کے بعد بیٹے کو گھر میں یوں بسترِ مرگ پر پڑا دیکھ کر بری طرح سے بکھر چکے تھے....جب کہ سمینہ بیگم خون خوار نظروں سے

مشل کی ماں کو دیکھ رہی تھیں...جو ایک بار

kzwritesnovel

پھر انکی زندگی میں آگئی تھی۔۔۔

"شہریار کو فون کیا ہے یا نہیں کسی نے ابھی تک۔۔۔ اس کو بتاؤ کہ اس کا چاچا اس دنیا سے چلا گیا ہے۔۔واپس ائے فلائیٹ پکڑ کے۔۔"

کمال شاہ نے عالم شاہ کو پاس بلا کر کہا تھا

"بابا جی اس کو فون کرنے کی کوشش کی تھی۔۔لیکن رات ہو رہی ہے آدھی۔۔شاید وہ سو

kzwritesnovel

گیا ہے...تھک گیا ہو گا آفس سے سدیھا فلائیٹ پکڑ کر گیا تھا، اب صبح ہی اس کو اطلاع جا سکتی ہے..." سمینہ بیگم نے عالم شاہ سے پہلے خود ہی جواب دے دیا تھا

KZwritesnovel

مشل رو رو کر ڈھال ہوتے اب نیم بے ہوشی کے عالم میں اپنے باپ کی لاش سے لپٹی ہوئی تھی خانم خاتون کی اپنی حالت بھی ٹھیک نہیں تھی لیکن وہ حواس قائم رکھتے بیٹی کو مسلسل سنبھال رہی تھیں اور سمینہ بیگم کی

نظروں میں موجود ناپسندیدگی کو بہت اچھی طرح محسوس کر رہی تھیں

شازم ایک کونے میں کھڑا ایک نظر شازمہ کو اور ایک نظر مشل کو دیکھ کر ان کا کمپیریزن کر رہا تھا... شازمہ نے خود کو اچھی طرح سفید چادر میں لپیٹا ہوا تھا جس سے اس کے بال بھی نظر نہیں آرہے تھے...دوسری طرف مشل کو دیکھ کر شازم کے دل میں ایک عجیب سی بجلی دوڑ رہی تھی...اس کو ہمیشہ سے ہی ایسی لڑکیاں پسند تھیں... شازم اپنی ہلکی ترسشی ہوئی بیرڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے۔گھری سوچوں میں گم تھا لیکن نظریں مشل سے ہٹ

kzwritesnovel

نہیں رہی تھیں۔۔۔شازمہ دادا کے پاس سے ہٹ کر چلتی ہوئی اس کے پاس آئی تو شازم نے بیزاری سے بھنویں اچکا کر اپنے ہاتھ کے اشارے سے اس کو وہیں روک دیا تھا

شازم کی سخت سی نظر پر شازمہ کی آنکھوں کے کناروں پر اٹکے آنسو اسکے تن فن کرتے اندرونی دروازے سے باہر چلے جانے پر پلکوں کی بار پار کرتے شدت سے بہنے لگے تھے۔۔۔ڈرا ہوا دل مزید سہم کر بلکل بجھ گیا تھا

kzwritesnovel

اگلے دن

"میں نے کال نہیں کی تو گھر سے بھی کسی کا فون نہیں آیا۔۔بھول گئے مجھے سب کے سب۔۔"

شہریار ضروری میٹنگز سے نبٹ کر کراچی والے آفس میں بیٹھے ماں کے نمبر پر وڈیو کال ملانے ہی لگا تھا کہ اس کو اس کے سیکرٹری نے انٹرکام پر کمال شاہ کی کال کی اطلاع دی تھی

kzwritesnovel

"اسلام علیکم دادا جان...کیسے ہیں...آپ نے میرے فون پر کال کیوں نہیں کی..." شہریار فون پر سمینہ بیگم کی کال کاٹ کر پی ٹی سی ایل پر کمال شاہ سے مخاطب ہوا تھا

KZwritesnovel

" وعلیکم سلام...بیٹا رات سے تمہارا نمبر ٹرائی کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن مسلسل بند جا رہا تھا..تمھیں کچھ پتہ بھی ہے پیچھے کیا قیامت ٹوٹ پڑی ہے تمہارے دادا پر... اور تم اپنا فون بند کیے بیٹھے ہو.." کمال شاہ شہریار

کی آواز سن کر بے اختیار ہوتے رونے لگے تھے، اپنی اولاد اپنی نظروں کے سامنے ایسے دنیا سے چلی جائے تو باپ کے دل پر کیا گزر سکتی تھی، اولاد بھی وہ جو اتنے سالوں سے اس کی نظروں سے دور رہی ہو

"دادا جان رات کو فون کی بیٹری ڈیڈ ہو گئی تھی لیکن صبح سے تو آن ہے...کیا ہوا ہے...؟ سب ٹھیک ہیں نہ...؟"

شہریار کا دل انکے یوں رونے سے ہل کر رہ گیا تھا

kzwritesnovel

"پہلی فلائٹ سے واپس لاہور پہنچو۔و۔۔۔صفدر اس دنیا میں نہیں رہا۔۔۔" کمال شاہ روتے ہوئے بولے تو شہریار کے دماغ میں دھماکے بجنے لگے

KZwritesnovel

"انا للہ وانا الیہ راجعون۔۔۔۔میں آتا ہوں دادا جان۔۔۔ آپ ہمت نہ ہاریں میں۔۔۔ پہلی ہی۔۔۔ فلائٹ سے واپس آرہا ہوں۔۔۔۔" شہریار نے ان کو حوصلہ دینے کی کوشش کی تھی جب کہ اپنا لہجہ بھی لڑکھڑانے لگا تھا نظروں میں مشل کا چہرہ چھا گیا تھا

"او گاڈ...یہ کیا ہو گیا...ایک ہی دن میں...میں کیوں کراچی آگیا... اگر میں وہاں ہوتا تو شاید... میں تمہاری کوئی مدد کر پاتا مشل..." شہریار کچھ لمحے سر تھام کر بیٹھنے کے بعد فون پر مشل کا نمبر ڈائل کرتے عجلت میں آفس سے باہر نکل گیا تھا

"پتہ نہیں کدھر ہو گی یار..." شہریار اسے مسلسل کالز کرتے مین ڈیسک پر آ کر سیکرٹری کو سب سے ارجنٹ فلائیٹ بک کرنے کا کہہ کر

KZwritesnovel

ہوٹل کے لیے نکل گیا تھا

"شہریار۔۔پتہ تو لگ گیا ہو گا تمھارے چاچا
فوت ہو گئے ہیں۔۔۔وہ دونوں ماں بیٹی بیٹھ گئی
ہیں یہاں پر آ کر۔۔۔باپ کی باتوں میں آنے کی
بالکل ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی کسی اور کے
دباؤ میں آنا۔۔۔بڑی ہی کوئی خبیث لڑکی ہے،
دیکھو گے تو تمہارا سر گھوم کر رہ جائے
گا۔۔۔خبردار جو تم نے کسی کے پریشر میں آ کر
خامی بھری کوئی۔۔۔نہ ہی کوئی ضرورت ہے کام
چھوڑ چھاڑ کر واپس آنے کی۔۔۔مرنے والا تو چلا

kzwritesnovel

گیا۔۔۔اب کیا ہی رکھا ہے پیچھے۔۔۔تسلی سے اپنا کام ختم کر کے واپس آؤ ورنہ پھر دو دن بعد تمہارے باپ کو چکر لگانا پڑے گا۔۔۔" شہریار کو ہوٹل پہنچ کر فون پر سمینہ بیگم کی آڈیو رسیو کوئی تو وہ اپنا گھومتا ہوا سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا ۔۔۔فلائٹ شام کی بک ہوئی تھی۔۔۔فون پر مشل کا لاسٹ سین کل دوپہر کا دیکھ کر وہ آنکھیں رگڑتا ایک ایک پل گن گن کر گزار رہا تھا۔۔۔سمینہ بیگم کے مسیج کے بعد تو شام تک کا انتظار انتہائی مشکل ہو گیا تھا

----

kzwritesnovel

کمال شاہ نے سمینہ بیگم کو کہلوا کر خانم خاتون اور مشل کے لیے اوپر والے پورشن میں ایک الگ کمرہ سیٹ کروایا تھا تاکہ خانم خاتون وہاں پر اپنی عدت تسلی سے گزار سکیں۔

اسی پورشن میں شہریار اور شازمہ کے کمرے بھی تھے۔

KZwritesnovel

مشل اور خانم خاتون کل سے اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی تھیں کیونکہ مشل کی حالت بہت خراب تھی۔۔۔کمال شاہ رخشندہ کے ہاتھ پیغام بھجوا کر مشل کو اپنے پاس کئی دفعہ بلا

چکے تھے لیکن مشل کا دل کسی کا سامنا کا
نہیں تھا... شازمہ اوپر والے فلور پر ہونے کے
باوجود بھی ان کے کمرے کی طرف نہیں جاتی
تھی...وہ خود کل سے اپنے کمرے میں بند
تھی...رخشندہ بی کھانا ان سب کے کمروں میں
پہنچا دیتی تھیں...

"کیا ضرورت تھی خانم کو یہاں پر رکھنے
کی...جہاں پہلے رہ رہی تھی وہیں جا کر رہتی نا
وہیں پر اسے خرچہ پانی دے دیتے گھر میں لانے
کی کیا پڑی تھی...جوان میرا بیٹا گھر میں
ہے...اب نہیں دادا جان کو کوئی فکر...کہ آوارہ
پوتی یہاں اسکے سامنے رہے گی..یا سارے

kzwritesnovel

قاعدے قانون میری بیٹی کے لیے تھے..." سمینہ بیگم مغرب کی نماز ادا کرتے ہی عالم شاہ کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر جھگڑنے والے انداز میں بولیں

"سب سے پہلے تو یہ کہ اپنے لہجے کو قابو میں رکھو... تمہیں میں نے کب سے اتنی اجازت دی کہ تم اس طرح بدتمیزی سے مجھ سے مخاطب ہو...دوسری بات یہ کہ وہ گھر کی بہو ہیں...جب تک صفدر وہاں تھا تب تک کی بات اور تھی اب ہم ان کو یوں جوان بیٹی کے ساتھ اکیلا نہیں چھوڑ سکتے... جتنی جلدی ہو سکے

Kzwritesnovel

سارے معاملے کو ختم کرو...جب بابا جان ان کو معاف کر چکے ہیں تو تمہیں بھی اپنا دل بڑا کرنا پڑے گا شازمہ کی رخصتی کے ساتھ شہریار کا اور مشل کا نکاح بھی ہو جائے گا تو یہاں رہنے میں بھی کوئی عار نہیں ہو گی..."

عالم شاہ شدید غصے والے لہجے میں بولے تھے، بھائی کی اچانک موت سے ان کو بھی شدید صدمہ پہنچا تھا بلکہ وہ اس گلٹ میں مبتلا تھے کہ اگر پہلے دوریاں ختم ہو گئی ہوتی تو شاید یہ نوبت نہ آتی لیکن نہ انہوں نے پہل کی اور نہ ہی صفدر صاحب کی طرف سے پہل ہوئی اور آج وہ اس حال کو پہنچ گئے تھے

kzwritesnovel

"میرا شہریار کبھی بھی اس آوارہ لڑکی سے شادی نہیں کرے گا۔۔یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔۔۔ اور شازمہ کی رخصتی میں اس طرح کا کوئی زہر گھولنے کی ضرورت نہیں ہے، شازم اور سامعہ ہماری بیٹی کے سسرال والے بھی ہیں، ان کو ہلکا لینا چھوڑ دیں۔۔۔اپنی بیٹی کی خوشیوں کو نظر نہ لگائیں کسی کی۔۔۔اور وہ آدھی ننگی لڑکی۔۔۔توبہ۔۔۔میں کبھی گھر نہ رکھوں۔۔۔جتنے لوگ ائے تھے افسوس کرنے سب اسکو اس حالت میں دیکھ کر گئے ہیں۔۔۔" سمینہ بیگم نے بھی

kzwritesnovel

برابر غصیلے لہجے میں جواب دیا تھا

"اپنی زبان کو قابو میں رکھو تو تمہارے لیے بہتر ہوگا... سسرال والے ہیں تو کیا ان کے ڈر سے ہم اپنے گھر کے فیصلے لینا چھوڑ دیں یا ان کی مرضی سے اپنے گھر کے فیصلے لینا شروع کر دیں...کچھ عقل کے ناخن بھی لو... جو بات بابا جان نے کہہ دی ہے اب بس وہی ہوگا... پھر چاہے تمہاری مرضی ہو یا نہ ہو... شہریار کی مرضی شامل ہو یا نہ ہو...

میں بابا جان کو اتنے دکھوں کے بعد اب مزید کوئی دکھ نہیں دے سکتا..." کہتے ہوئے عالم

kzwritesnovel

شاہ کمرے سے باہر نکلے تو شازمہ کو باہر کھڑے باتیں سنتے ہوئے پایا جو شدت سے رو رہی تھی۔۔۔ باپ کو باہر آتا دیکھ کر شازمہ نے فورا اپنے

دوپٹے کے پلو سے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔

۔۔۔عالم شاہ نے گہرا سانس بھرتے بیٹی کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔دو دن سے شازم نہ شازمہ کے کسی مسیج کا ریپلائے کر رہا تھا نہ ہی کسی کال کا جواب دے رہا تھا۔۔۔گھر میں جب بھی آمنہ سامنہ ہو رہا تھا وہ اس سے بلکل لاتعلق رہ رہا تھا۔۔۔شازمہ جو شازم کے رویے سے پہلے ہی چکنا چور ہو چکی تھی ایک بار پھر اس کا دل ڈوبنے لگا تھا

kzwritesnovel

شہریار رات کے 11 بجے گھر پہنچا تھا... لاؤنج بلکل سنسان تھا...سب اپنے اپنے کمروں میں تھے...شہریار نے کمال شاہ کے کمرے میں جھانک کر دیکھا تو وہ سو رہے تھے...وہ خاموشی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اپنے فلور کی طرف آیا تو اس کو اپنے کمرے سے کچھ فاصلے پر موجود کمرے سے غیر معمولی شور سنائی دیا تھا اور اس شور میں اسے سب سے اونچی آواز مشل کی سنائی دے رہی تھی...اپنے بوکھلا

kzwritesnovel

ائے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے مسلتے وہ اختیاط سے اس کمرے کی طرف آیا تھا

"آپ۔پ۔پ میری ماما سے اس لہجے میں بالکل بھی بات نہیں کر سکتیں۔۔۔سمجھیں آپ۔۔۔یہ لاسٹ ٹائم وارن کر رہی ہوں کیونکہ میں کل سے آپ کی باتیں برداشت کر رہی ہوں جو آپ آتے جاتے میری ماما پر تھرو کر رہی ہیں۔۔۔آپکی بہن کے ساتھ جو بھی ہوا وہ بابا کا اور آپکا لوگوں کا معاملہ تھا۔۔۔میرے بابا اب نہیں رہے۔۔۔جان چھوڑیں ہماری اور جائی۔ جہاں

kzwritesnovel

سے۔ے۔ے..."

"اپنی زبان قابو میں رکھ کر بات کرو لڑکی...ہمارے گھر میں ایسی تیز چلتی ہوئی زبانیں کاٹ دی جاتی ہیں...اپنی تربیت کہیں اور جا کر دکھانا..." سمینہ بیگم کی آواز پر شہریار نے گہرا سانس لیا تھا

"مشل تم چپ رہو...بڑوں سے ایسے بات نہیں کرتے بیٹا..."

KZwritesnovel

خانم خاتون مشل کو روکتے ہوئے بولی تھیں

"زبان تو آپ کی اپنی بھی کم نہیں چل رہی،یہ کیوں نہیں کٹی اب تک...؟ کب سے آپ مجھ پر میری ماما پر الزام لگائے چلے جا رہی ہیں...سوچئے گا بھی مت کہ میں ایسی فضول باتیں برداشت کروں گی...جائیں اپنے بیٹے کو سنبھال کے رکھیں میں تھوکتی بھی نہیں نا آپ پر اور نہ آپ کے فضول بیٹے پر..." مشل ان سے بڑھ کر سخت غصے میں بول رہی تھی

kzwritesnovel

"مشل منہ بند رکھو اپنا..." خانم خاتون دونوں کے درمیان بری طرح گھبرا گئی تھیں

"ماما یار ان سے کہہ کون رہا ہے بار بار اپنے بیٹے کو پیش کریں...؟ خومخواہ بیٹا بیٹا لگائی ہوئی ہے صبح سے..." مشل بھرپور بھراس نکال رہی تھی

Kzwritesnovel

"توبہ....یہ تربیت کی ہے تم نے اپنی بیٹی کی...؟ نہ پہننے اوڑھنے کی تمیز اور نہ ہی زبان کو لگام...گھٹیا ماں کی گھٹیا بیٹی...منہ اٹھا کے آگئی ہیں قبضہ کرنے...اوپر سے دیدہ دلیری دیکھو...ہر جگہ سے فقیر ہو کر اب ہمارے در پر..."ابھی سمینہ بیگم اپنی بات پوری نہیں کر پائی تھیں کہ مشل بلیوں کی طرح ان پر جھپٹی تھی،اچانک سے کمرے میں شور زیادہ ہوا تھا،شہریار نے ہاتھ پینڈل ہر رکھ کر اپنے ماتھے کو زور سے رگڑا تھا،وہ خود بھی اتنی انٹینس باتیں سن کر پریشان ہو گیا تھا

kzwritesnovel

"لگام تو ان کی اپنی زبان پر ڈلنے کی ضرورت ہے۔ے۔ے۔۔۔" خانم خاتون نے مشل کے منہ پر ہاتھ رکھتے اسے کھینچ کر بیڈ پر دھکا دیا تھا

kZwritesnovel

"بکواس بند کرو اپنی مشل۔ل۔ل۔۔بڑی ہیں تم سے۔ے۔ے تمہیں بات کرنے کی تمیز نہیں۔ں۔ں۔۔۔یہ سکھایا ہے میں نے تمہیں۔ں۔ں۔۔" خانم خاتون کا گلہ ان دونوں کی بخث ختم کرواتے رندھ گیا تھا

"ماما میرے سامنے کوئی بڑا ہو یا چھوٹا
میں کسی کی فضول بات برداشت نہیں کر
سکتی...آپ بھی جانتی ہیں اور یہ تو کب سے
آپ پر کیچڑ اچھالے چلی جا رہی ہیں....اس میں
اب آپ کی کیا غلطی ہے کہ ان کی بہن آج تک
اپنے ایکس ہسبینڈ کو بھلا نہیں سکیں..." مشل
کی بات پر سمینہ بیگم سرخ ہوتی آنکھوں سے
اس کو دیکھنے لگی تھیں

kzwritesnovel

"بدتمیز بے حیا لڑکی...صبح ہوتے ہی یہاں سے دفع ہو..."

کہہ کر سمینہ بیگم کمرے سے باہر نکلی تو شہریار کوریڈور کی آڑ میں چھپ گیا تھا

"ہاں ہاں چلے جائیں گے.... مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے یہاں پر رہنے کا اور آپ کی بہن کے دکھ سننے کا یا آپ کے فالتو فضول بیٹے سے نکاح کرنے کا..." مشل انکے پیچھے زور سے چلائی تھی

kzwritesnovel

"ماما۔۔ہم یہاں نہیں رہیں گے۔۔۔صبح ہی ہم یہاں سے چلے جائیں گے سور آپ گھر جاتے ہی ماموں سے بات کریں گی۔۔ ہمیں واپس ترکی بلا ئیں وہ۔۔۔مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔یہ آنٹی کل سے اتنا ذلیل کر چکی ہیں۔۔میں جانتی بھی نہیں انکو اور یہ گالیاں تک دے رہی ہیں۔ں۔۔"

مشل تائی کے کمرے سے نکلتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی

kzwritesnovel

اچانک حالات نے ایسا پلٹا کھایا تھا کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ مشل کو اس حالت میں پائے گا۔۔ اپنی ماں کے لہجے کی

نفرت تو سن ہی چکا تھا اب مشل کی جوابی

کاروائی بھی اس کے اوسان خطا کر گئی

تھی...اسکے رونے کی آواز سن کر وہ ایک نظر

سیڑھیوں سے شدید غصے میں اترتی سمینہ

بیگم کو دیکھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

تھا...کمال شاہ کی اجازت کے بغیر وہ

انکے کمرے میں جانے سے فی الحال

گریز ہی کر رہا تھا.... ساری رات ایک بار جاگتے

ہوئے کٹی تھی ...

اتنے قریب ہوتے ہوئے بھی وہ اسکو

کوئی دلاسہ نہیں رے پا رہا تھا یہ بات اسے

شدید اذیت میں مبتلا کر رہی تھی

kzwritesnovel

سمینہ بیگم نے صبح صبح ہی رخشندہ بی کو سختی سے مشل اور خانم خاتون کے کمرے میں ناشتہ بھیجنے سے منع کر دیا تھا....صبح کا ناشتہ اور دوپہر کا لنچ نہ کرنے کی وجہ سے خانم خاتون کی طبیعت ڈاؤن ہونے لگی تھی...وہ دونوں پچھلے تین دن سے ویسے بھی بہت کم کھا رہی تھیں...مشل بھی سارا سارا

KZwritesnovel

وقت ایک ہی جگہ لیٹے بس روئے چلی جاتی تھی۔۔۔

"ماما میں کچن سے کچھ کھانے کے لیے لے کر آتی ہوں۔۔۔آپ نے کل سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔"

مشل رو رو کر بالاخر تھک گئی تھی۔۔۔خود کو سمجھا بجھا کر اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے وہ ماں کی خاطر اٹھ بیٹھی تھی

"رہنے دو مشل رات کو کچھ کھا لیں گے۔۔۔"

خانم خاتون اسکے نیچے جانے کر سن کر گھبرا

kzwritesnovel

کر بولی کیونکہ وہ مشل غصے سے واقف تھیں

"ماما رات کا کھانا اب ہم گھر جا کر ہی کھائیں گے...میرا سر بہت سخت درد ہو رہا ہے میں چائے بنا کر لاتی ہوں...اور انکل سے بھی بات کرنی ہے مجھے...گھر واپس جانا ہے بس آج ہی..." کہہ کر مشل کمرے سے نکل آئی تھی

KZwritesnovel

کمرے سے باہر نکل کر مشل نے اس فلور کا پورا جائزہ لیا تو وہاں پر بھی ایک کچن موجود تھا...وہ شکر کا سانس لیتے ہوئے کچن میں داخل ہوئی تھی کہ اس کو نیچے جا کر سمینہ

بیگم کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا...گہری سوچوں میں گم اپنے آنے والے دنوں کا لائحہ عمل تیار کرتے وقفے وقفے سے باپ کو یاد کر کے آنسو بہاتے وہ چائے بنا رہی تھی...

شہریار نے اپنے فون کے کیمرہ سے مشل کو کچن میں جاتا دیکھا تو فورا اپنے بیڈ سے اٹھ کر وہ کچن کی طرف

آ گیا تھا... صبح سے اسکے باہر نکلنے کا انتظار کرتے اسکا صبر بھی اب ختم ہوتا جا رہا تھا...مشل کا فون بھی شاید اسکے پاس نہیں تھا جو شاید بند ہونے کی وجہ سے اس پر کال بھی جانا بند ہو گئی تھی

kzwritesnovel

شہریار بلیک کلر کی کاٹن کی شلوار قمیض
پہنے بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کرتا بہت
نارمل سے انداز میں کچن میں داخل ہوا تو اپنے
پیچھے کسی کے بھاری قدموں کی آواز سن کر
وہ ابھی پلٹی ہی تھی کہ اپنے سامنے شہریار کو
دیکھتے ہی مشل کے ہاتھ سے چائے کا کپ
چھوٹ کر گر گیا تھا

"آپ۔پ پ۔۔یہ۔۔۔" مشل انتہائی خوفزدہ
نظروں سے اس کی طرف دیکھی تھی

Kzwritesnovel

شہریار بلیک کلر کی کاٹن کی شلوار قمیض پہنے سلیوز کو کہنیوں تک فولڈ کرتا بہت نارمل سے انداز میں کچن میں داخل ہوا تو اپنے پیچھے کسی کے بھاری قدموں کی آواز سن کر وہ ابھی پلٹی ہی تھی کہ اپنے سامنے شہریار کو دیکھتے ہی مشل کے ہاتھ سے چائے کا کپ چھوٹ کر گر گیا تھا

kzwritesnovel

"آپ۔پ پ۔۔یہ۔۔۔" مشل انتہائی خوفزدہ نظروں سے اس کی طرف دیکھی تھی۔۔ قدرے لوز سی سفید قمیض شلوار پہنے وہ کپ گرتے ہی دو قدم پیچھے کو ہوئی تھی

KZwritesnovel

"جی میں۔۔۔فون کیوں بند کیا ہوا ہے۔۔؟ میں دو دن سے مسلسل ڈائل کر رہا ہوں تمھارا نمبر یار۔۔۔۔" شہریار اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے، کپ کے کانچ کو جوتے سے ایک طرف کرتے بہت

دھیمے لہجے میں بولتے ہوئے اسکے بلکل سامنے آ کر کھڑا ہوا تو مشل کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے تھے...بوکھلاہٹ سے وہ اسکے بازو کی اور سے دائیں بائیں دیکھنے لگی تھی

kzwritesnovel

"آپ یہاں...یہاں کیسے...کراچی تھے آپ تو..."

اسے اپنے سامنے دیکھ کر مشل کا تنفس بگڑنے لگا تھا،گھبراہٹ سے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے

"تمہیں پتہ تو ہے کہ تم جہاں بھی جاتی

ہو میں وہاں پہنچ ہی جاتا ہوں کسی نہ کسی

طرح...تم اتنے بڑے غم سے گزری ہو،میں کیسے

نہ آتا...." شہریار نے اسکے میسی سے جوڑے

میں مقید بالوں کو گہری نظر سے دیکھا

تھا..نظریں بالوں سے چہرے کی طرف منتقل

ہوئیں تو اسکی روئی روئی آنکھیں توجہ کا

مرکز بنی تھیں

"Are you for real..?

یہ میرا.ا.ا گھر نہیں ہے.ے.ے...جو آپ یہاں تک

آگئے ہیں-ں-ں۔۔۔" مشل کا دماغ بلکل بند ہونے کو آیا تھا،ابھی بھی وہ اسکو اپنے سامنے دیکھ کر پراسیس نہیں کر پا رہی تھی،آواز میں باقاعدہ لرزش آئی تھی

"تمھارا ہی ہے۔۔۔میرے ساتھ آؤ۔۔۔ادھر سے۔۔۔"

بہت نرم شفیق سے لہجے میں کہتے ہوئے شہریار اس کا ہاتھ پکڑ کے کچن سے باہر آیا اور ایک نظر دائیں جانب اسکے کمرے کی طرف ڈال کر چھت پر جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا تھا

KZwritesnovel

"آپ یہاں آئے۔ے کیسے ہیں۔۔۔؟ یہاں کا۔۔یہاں کا کیسے پتہ لگا۔۔۔او۔۔اوپر کدھر لیجا رہے ہیں۔۔۔" مشل اسکی موجودگی سے الگ خوفزدہ ہو گئی تھی اور گھر میں کسی کے انہیں ساتھ دیکھ لینے کا ڈر الگ اسکی جان آدھی کر رہا تھا۔۔۔وہ گھٹی گھٹی سی آواز میں بولتے اسکے ساتھ کھنچتے ہوئے سیڑھیاں چڑھتی جا رہی تھی

kzwritesnovel

"ششہہ۔۔۔اوپر جا کر بات کرتے ہیں۔۔" اس کو لے کر چھت پر آتے شہریار دروازے کو اندر سے لاک کر کے خود اسی دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔ مشل اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دئیے سانس تھامے اسکے بلکل سامنے کھڑی تھی۔۔گلے کو تر کرتے اس نے اپنے آس پاس نظر دوڑائی تھی۔۔شام ابھی ڈھلی نہیں تھی لیکن ماحول میں خنکی سی چھائی ہوئی تھی

Kzwritesnovel

"ڈرو مت۔۔۔کوئی نہیں آئے گا۔۔میں بہت دیکھ بھال کر آیا ہوں۔۔" شہریار نے اسکے ہاتھ

کو ہلکا سا کھینچ کر اسے اپنے قریب کیا تھا

"آپکو کسی نے دیکھ لیا میرے ساتھ تو بہت مسئلہ ہو جائے گا میرے لیے...یہ لوگ پہلے ہی مجھے اچھا نہیں سمجھتے...

میری زندگی کو مزید مشکل نہ بنائیں..."

مشل نے بے دھیانی میں اپنے ہاتھ پر سے اسکے انگوٹھے کو پکڑ کر ہلکا سا دباتے التجا کی تھی، آنکھوں میں خوف کی نمی ابھری تھی

"مشل میں نے کہا ہے نا کہ ڈرو نہیں... کوئی

kzwritesnovel

نہیں دیکھے گا تمہیں میرے ساتھ...کوئی نظر آرہا ہے یہاں...؟ ایزی ہو جاؤ...رونا نہیں ہے بلکل بھی...میں تمھارے ساتھ ہوں..." شہریار نے ہاتھ چھوڑ کر اس کے ڈھیلے جوڑے سے نکل کر چہرے پہ آتے بالوں کو کان کے پیچھے اڑیستے ہوئے اس کے چہرے کو نرمی سے اپنے ہاتھوں میں لیا تھا...سفید قمیض ڈھیلی ڈھالی سی قمیض میں وہ اسے پہلے سے بہت چھوٹی سی دِکھ رہی تھی

Kzwritesnovel

"آپ نہیں سمجھ رہے نا...پہلے کی بات اور تھی۔
ی....میرے ماما بابا آپکو دیکھ بھی لیتے تو بھی
مجھ پر ٹرسٹ کرتے...لیکن یہ نہیں کریں گے۔ے۔
ے..." مشل اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بات
کرتے روہانسی ہوئی تھی،چہرہ اسکے ہاتھوں کے
پیالے سے نکالا نہیں تھا

KZwritesnovel

"اچھا...میں چلا جاؤں گا ابھی...بس دو
منٹ...میں صرف تمھارے...تمھارے بابا.."
شہریار ابھی اتنا بولا ہی تھا کہ مشل کے رکے
ہوئے آنسو تیزی سے اسکی آنکھوں سے بہہ

کر شہریار کے ہاتھوں میں جذب ہونے لگے تھے

"میرے بابا۔ا۔ا مجھے چھوڑ کے چلے گئے ہیں۔ں۔۔" مشل اپنے چہرے پر موجود اسکے ہاتھوں کی کلائیوں پر اپنی ہتھیلیاں رکھ کر یک دم رو پڑی تو شہریار نے دروازے سے ٹیک ہٹا کر،اسکے آنسوؤں سے نم ہوتے اپنے ہاتھ اسکے چہرے سے پیچھے کو لیجاتے اسکے سر کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا

kzwritesnovel

"بہت بڑا نقصان ہوا ہے تمھارا مشل۔۔۔میرے پاس کوئی الفاظ نہیں ہیں جن سے میں تمہارا دکھ کم کر سکوں۔۔۔" شہریار بہت نرمی سے اسے خود میں سموئے اس کے بالوں پر اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تھا،اسکا اپنا دل بھی انکا آخری دیدار نہ کر سکنے پر بجھا بجھا سا تھا

KZwritesnovel

"میں۔۔۔میں بلکل اکیلی رہ گئی ہوں۔ں۔۔۔" مشل کے آنسوؤں نے ہچکیوں کی صورت اختیار کر لی تھی۔۔۔شہریار کے سینے سے سر لگائے وہ دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھے روندھے ہوئے لہجے میں

بولی تو شہریار نے اپنے دونوں بازو اسکے گرد کرتے اسے مزید خود میں بھینچ لیا تھا

"مشل.ل.ل...تم بلکل اکیلی نہیں ہو....تمھاری ماما تمھارے ساتھ ہیں...تمھارے گھر والے ہیں سب...میں ہوں تمھارے ساتھ...تمارے بابا کی کمی تو کوئی پوری نہیں کر سکتا لیکن خود کو سنبھالنا پڑے گا نہ یار...اپنی ماما کے لیے...خود کے لیے...تم تو اتنی ہمت والی ہو..." شہریار اسے پیار سے پچکارتے بائیاں بازو اسکے گرد حائل کیے دائیں ہاتھ سے اسکے سر کو سہلا رہا

kzwritesnovel

تھا۔۔مشل کا کانپتا ہوا جسم شہریار کا دل بھی ہولا رہا تھا

"نہیں ہے مجھ میں ہمت۔ت۔۔۔بلکل نہیں ہے۔ے ۔۔۔" مشل اسکے سینے سے لگے کر کہتے اچانک کچھ خیال آنے پر اس سے سرعت سے الگ ہوئی تو شہریار واپس پیچھے کو ایک قدم لیتے دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا تھا

"کیوں نہیں ہے ہمت۔۔۔؟ جیسے تم انکی زندگی میں انکے سامنے اتنی ذمہ داریاں اٹھاتی رہی تھی۔۔۔وہ تو بہت خوش ہوں گے تم سے۔۔۔اب

kzwritesnovel

بھی ہمت نہیں ہارنی تم نے..."

"آپ ابھی...ابھی یہاں سے جائیں پلیز...مجھ پر الزام لگ جائے گا کہ میں نے خود آپ کو بلایا ہے..." کچھ پل سب بھول کر وہ اسکے سینے سے لگ کر اپنا دل ہلکا کرتے پھر سے خوف اس پر طاری ہوا تھا...اسکی کہی باتوں کے برعکس جواب دیا تھا

kzwritesnovel

"مشل کسی کو بھی نہیں پتہ کہ میں یہاں پر ہوں۔۔۔نہ ہی کسی کو پتہ ہو گا کہ تم اوپر آئی ہو۔۔۔ پریشان نہ ہو یار۔۔۔اور تم کب سے اتنا ڈرنے لگ گئی ہو لوگوں سے۔۔؟ یا ابھی بھی مجھ سے ڈر رہی ہو۔۔۔؟"

kzwritesnovel

"میں آپ سے نہیں ڈر رہی۔۔۔اس گھر میں رہنے والے لوگوں سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔" مشل ہتھیلیاں آنکھوں پر رگڑ کر آنسو صاف کرتے ہوئے بولی

"ہاں مجھ سے تو تم کبھی نہیں ڈرتی۔۔۔تم نے تو کہا تھا تمہارے کوئی رشتہ دار نہیں

ہیں۔۔۔صرف ایک ماموں ہیں تو یہاں کیسے۔۔۔؟ مجھے پتہ لگا ہے کہ یہ تمھارا دادا ابو کا گھر ہے۔۔۔" شہریار اسکے آنسوؤں سے میلے ہوتے شفاف چھرے پر گھری نظریں ڈالتے ہوئے لائٹ سے لہجے میں بولا تھا

"مجھے ایسا کچھ نہیں پتہ تھا۔۔۔میرے تو خود یہ سب نیا ہے۔۔۔"

"اب یہیں رہو گی۔۔۔؟ "

KZwritesnovel

"بابا نے تو انکے حوالے ہی کیا ہے۔۔۔لیکن یہ لوگ بالکل ویسے نہیں ہیں جیسے بابا نے بتایا تھا۔۔۔جو میرے دادا ہیں۔۔۔

وہ میرا نکاح اپنے پوتے سے کروانا چاہتے ہیں۔۔۔بلکہ بابا ہی کہہ گئے ہیں انہیں۔۔میرا تو دماغ ہی بند گیا ہے یہاں آ کر۔۔۔میرے بابا میرے پاس نہیں رہے اور ان سب کو ان باتوں کی پڑی ہے۔۔۔کوئی میرے کپڑوں پر مجھے ذلیل کر رہا ہے۔۔۔تو کوئی اپنے بیٹے کا نام لے کر باتیں سنا رہا ہے۔۔۔میں تو آج ہی یہاں سے چلی جاؤں گی۔۔۔اپنے گھر واپس۔۔۔" مشل بھیگے لہجے میں

kzwritesnovel

بول رہی تھی

"اگر انہوں نے نہ جانے دیا تو۔۔۔؟ اس سے شادی کرنی پڑ گئی تو۔۔؟" شہریار نے ہلکا سا سر جھکا کر انگلیوں کی پشت سے اسکے گال سے آنسو ہٹایا تھا

KZwritesnovel

"کبھی نہیں کروں گی۔۔۔مجھے روک بھی کوئی نہیں سکتا۔۔۔میرے ماموں ہیں۔۔۔وہ ہمیں

لیجائیں گے واپس..." مشل نے ایک بار پھر اپنی آنکھوں کو رگڑ کر صاف کیا تھا

"مجھے تو پتہ لگا ہے کافی influential لوگ ہیں..شاید اتنی آسانی سے جانے نہیں دیں گے تمھیں..." شہریار ٹیک ہٹا کر سیدھا کھڑا ہوتے بولا تو مشل پریشانی سے اسکی آنکھوں میں جھانکی تھی

kzwritesnovel

"تو زبردستی نکاح کروائیں گے کیا...؟ میں تو نہیں کروں گی کبھی بھی..اتنا بدتمیز سا ہے

وہ...اور...اور اسکی ماں بھی ویسی ہی ہے...میں کیا کروں...؟ اگر انہوں نے زبردستی کی کوشش کی تو میں کہاں کمپلین کروں گی...میرے پاس تو فون بھی نہیں ہے..."

"تم نے دیکھا اسے...؟ کیسا ہے...؟ " شہریار کا دماغ ساری بات چھوڑ کر "بدتمیز" پر اٹکا تھا

"ہاں میں نے دیکھا...دیکھنے میں تو اچھا تھا لیکن نظریں بہت عجیب سی لگی.... دیکھتا جاتا ہے...گندی سی نظریں تھی اس کی...اور اسکی ماما...وہ اتنا فلانٹ کرتی ہیں اسے...میں

KZwritesnovel

تو منہ بھی نہ لگاؤں۔۔۔مجھے بالکل اچھا نہیں لگا وہ۔۔اچھا ہوتا بھی تو میں شادی تو نہیں کر سکتی نا ایسے ہی کسی سے۔۔۔ اور نہ ہی کوئی میرے ساتھ زبردستی کر سکتا ہے"

مشل کے اتنے تفصیل سے بتانے پر شہریار کے ماتھے پر بل آئے تھے

KZwritesnovel

"کس کی بات کر رہی ہے یہ؟ کون دیکھ رہا ہے گندی نظر سے۔۔۔شازم کے علاوہ تو کوئی آتا نہیں اندر۔۔۔اور وہ تو نظریں اٹھاتا تک نہیں۔۔۔گھر سے باہر کسی کو سمجھ رہی ہے۔۔۔؟ " شہریار

سوچتے ہوئے غور سے اسکی آنکھیں دیکھے جا رہا تھا

"آپ پلیز اب یہاں سے جائیں...میں جب آفس..." کہتے ہوئے مشل اس کو بازو سے دھکیل کر دروازے سے ہٹانے ک کوشش کرنے لگی تو شہریار نے اسکی بات کاٹ دی تھی

KZwritesnovel

"وہ دیکھنے میں اچھا ہے تمہیں کیسے پتہ چلا یہ...؟ دوبارہ کسی کی طرف نہیں دیکھو گی

تم۔۔۔چاہے کوئی بھی ہو۔۔۔"

شہریار ماتھے پر بل لاتے ہوئے سیریس لہجے میں بولا تو مشل نے آنکھیں ہلکی سی سکیڑی تھیں

" ایک منٹ۔۔ ایک منٹ۔۔آپ بھی یہاں پر مجھ پر ہی رعب جمانے کے لیے آئے ہیں۔۔۔؟ کمال ہے۔۔۔ انکا تو چلو کوئی تعلق ہے مجھ سے۔۔۔ آپ خوامخواہ ہی۔۔۔چپ چاپ یہاں سے چلے جائیں ورنہ یہیں چھت سے ہی نیچے دھکا دے دوں گی۔۔۔زندگی میں پہلے مسئلے کم ہیں

KZwritesnovel

جو آپ ہر جگہ آجاتے ہیں..."

مشل نے اس کو پھر سے دروازے سے ہٹانے کی کوشش کی تو شہریار نے اس کو کلائی سے کھینچ کر اپنی طرف کر لیا تھا

"رعب نہیں جما رہا...حق جتا رہا ہوں اور بہت پیار سے جتا رہا ہوں... کوئی تمھارا زبردستی نکاح نہیں کروا سکتا کسی سے...زبردستی ہی کرنی ہوتی تو میں نہ کر لیتا تم سے...میں خود ابھی تک تمھیں منا رہا ہوں..."

kzwritesnovel

"آپ کو شاید میری بات سمجھ نہیں آئی۔۔۔میں نے آپ سے کہا ہے کہ یہاں سے جائیں۔۔۔حد ہے ویسے۔۔۔میری عزت کی ہی پرواہ کر لیں۔۔۔" مشل شہریار کی فولڈڈ سلیوز کو اپنے بائیں ہاتھ سے کھینچ کر اسکے ہاتھ کی گرفت سے اپنی کلائی چھڑوانے لگی تھی۔۔۔وقت زیادہ گزرنے کا احساس اسے پریشان کر رہا تھا

kzwritesnovel

"تمھاری عزت کی صرف پرواہ نہیں کرنی نہ۔۔۔تمھیں اپنی عزت ہی بنا لینا ہے۔۔۔تم میرا ساتھ تو دو۔۔۔" شہریار نے رزسٹ کرنے پر اس

کی کلائی کو چھوڑا تھا تو مشل نے سر نفی میں ہلایا تھا

"میں اتنی دور سے تمھارے پاس آیا ہوں مشل...صرف اس لیے کہ تمھارے رزسٹ کرنے کے باوجود بھی مجھے لگتا ہے کہ تم میرے ساتھ کمفرٹیبل فیل کرتی ہو...شاید مجھے یاد بھی کرتی ہو...میں..."

KZwritesnovel

"مجھے آپکی یاد آتی تو میں رابطہ نہ کر لیتی آپ سے...؟ پیچھے ہٹیں، میری مما میرا

ویٹ کر رہی ہوں گی۔۔۔دروازہ کھولیں پلیز۔۔"
مشل نے نظریں جھکا کر کہتے اسکے بازو پر
ہاتھ رکھ کر ہلکا سا اسے دھکیلنے کی کوشش
کی تو شہریار نے خود ہی دروازہ کھول دیا تھا

"فون ہوتا تمھارے پاس تو تم ضرور بات
کرتی مجھ سے۔۔۔"

KZwritesnovel

"بات پتہ ہے کیا ہے۔۔۔مجھے اپنے دل پر ،دماغ پر
بہت کنٹرول ہے۔۔۔میں ایسی باتوں کو اپنے
دماغ پر حاوی نہیں ہونے دیتی۔۔۔جو مجھ کسی
بھی لمحے میں کمزور کریں۔۔اگر ابھی ہمیں

کسی نے دیکھ لیا نہ تو صرف میری عزت خراب ہو گی...آپ جس راستے سے آئے ہیں وہیں سے بھاگ جائیں گے واپس...اس لیے کوئی گمنام رشتہ بنانے سے بہتر ہے میں آپکو آپکی جگہ پر ہی رکھوں..." مشل دروازے سے اندر قدرے اندھیری جگہ پر کھڑے ہو کر دبے دبے سے لہجے میں بولی تھی،بات کرتے ہوئے اسکی آنکھیں مسلسل آنسوؤں سے بھر رہی تھیں....شہریار کا چہرہ اسے اس وقت سب چہروں میں بہت اپنا اپنا سا معلوم ہو رہا تھا

kzwritesnovel

"نہیں بھاگوں گا کہیں تمھیں چھوڑ کر...کہتی
ہو تو ابھی نیچے جا کر سب کے سامنے تمھارا
ہاتھ مانگ لیتا ہوں...تم کبھی کہو تو سہی...اور
کسی نے ابھی دیکھ بھی لیا تو بھی تمھارے
ساتھ ہی کھڑا رہوں گا مشل...تم مجھے ایک بار
موقع تو دو یار...تمھاری آنکھوں میں یہ آنسو
کبھی نہیں آنے دوں گا..." شہریار نے اسکی
باتوں میں اپنے لیے الگ سی اپنائیت محسوس
کرتے صرف ایک قدم اسکی جانب بڑھایا تو
دونوں ہی دروازے کی اوٹ میں ہو گئے تھے،
مشل دیوار سے لگے اسکی آنکھوں میں
جھانکتے ہوئے اسکی آخری بات پر نظریں جھکا
کر خاموش آنسو بہانے لگی تھی

Kzwritesnovel

"مجھے۔۔۔مجھے قدر ہے آپکے۔۔۔ایموشنز کی۔۔لیکن میرا راستہ بہت الگ ہے آپ سے۔۔۔اور بابا کے جانے کے بعد تو مجھے ابھی کچھ سمجھ بھی نہیں آرہا کہ ہو کیا رہا ہے۔ے۔۔۔میرے ساتھ۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔" مشل ایک ہاتھ سے دروازے کا کنارہ کھرچتے نظریں اٹھا کر پھر سے اسکی طرف دیکھی تھی

kzwritesnovel

"تم بلکل نہیں ڈرو کسی سے بھی...کچھ برا
نہیں ہو گا تمھارے ساتھ....میں ہوں نا...تم
جیسی ہو بس ویسی ہی رہو...بابا کے جانے سے
کمزور تو نہیں پڑنا نہ اب...مزید سٹرانگ ہونا
ہے....اچھا سنو....فون کہاں ہے تمھارا مجھے
بتاؤ ، میں لا دوں گا... دھیان تھوڑا بٹے گا تو
بہتر محسوس کرو گی... " شہریار نے اسکے کان
کے پاس گال پر ہاتھ رکھتے پیار سے اسکی
بھیگی آنکھوں میں جھانکا تھا

Kzwritesnovel

"آپ لا دیں گے۔۔۔؟ آپ دوبارہ آئیں گے یہاں۔۔؟
کیوں اتنے ضدی ہیں۔۔؟ مجھے الجھن ہوتی ہے
آپکی اسی عادت سے۔۔۔ابھی واپس کہاں سے
جائیں گے آپ۔۔؟ مجھے پھنسوا دیں گے آپ۔پ
۔۔۔" مشل ایک نظر نیچے سیڑھیوں پر ڈال کر
واپس اسکی جانب دیکھتے ،اپنے چہرے پر رکھا
اسکا ہاتھ بے چین سا ہوتے اپنے دونوں ہاتھوں
سے پکڑ کر نیچے کر دیا تھا

KZwritesnovel

"نہیں کر رہا کوئی ضد یار۔۔اور یہیں اوپر سے
جاؤں گا واپس۔۔تم تھوڑی دیر رکو نہ ابھی

میرے پاس۔۔۔تمھیں دیکھے بغیر اتنا ڈاؤن فیل کر رہا تھا۔۔۔اب ملی ہو تو جان میں جان آئی ہے۔۔۔تمھیں بھی اچھا لگ رہا ہے نہ۔۔۔؟ " کہتے ہوئے شہریار نے دروازے کو مزید دھکیلا تو وہاں روشنی بہت کم ہو گئی تھی،اسکا بائیاں ہاتھ مشل کے دونوں ہاتھوں میں تھا

KZwritesnovel

"لگ رہا ہے پر۔۔۔" مشل نے بغیر کچھ بولے صرف سوچ کر ہی گھبراہٹ سی محسوس کرتے اسکا ہاتھ اچانک چھوڑ دیا تھا ،دل ایک بار پھر اسکے سینے سے لگ کر ڈھیر سارا رونے کو مچلنے لگا

تھا

"ش۔۔شام ہو رہی ہے۔ے۔۔۔میں نے آج واپس گھر بھی چلے جانا ہے۔۔۔پھر۔۔۔بات کروں گی آپ سے۔۔۔" اپنی سوچ کو جھٹک کر مشل اندھیرے میں اسکے اتنے قریب ہونے سے گھبرا کر سیڑھیوں کی طرف ہوئی تھی۔۔ نیچے سے کسی کے اوپر آجانے کا خوف پریشان کیے جا رہا تھا لیکن شہریار کا یوں اچانک گھر تک آجانا دل ہی دل میں اسے ایک انجانی سی تسلی بھی دے رہا تھا

Kzwritesnovel

"مشل ابھی نہ جاؤ...یہاں سب تمھارے اپنے ہیں...تمھاری ماما بھی عدت میں ہیں...تم بھی ابھی اتنی ٹھیک نہیں لگ رہی...دو دنوں میں چہرہ بلکل اتر گیا ہے تمھارا یار....اپنا خیال رکھو...رونا نہیں ہے بار بار....جاؤ نیچے شاباش....ریسٹ کرو...کچھ دن ٹھہر کر چلی جانا،ابھی جلد بازی نہ کرو...میں چلتا ہوں،اس سے پہلے کہ تمھیں غصہ آنے لگے....پھر ملاقات ہو گی..." شہریار نے اسکے ماتھے پر بل پڑتے دیکھ کر دروازہ ہلکا سا کھول کر سیڑھیاں

kzwritesnovel

روشن کیں تو مشل ایک سیڑھی اتر کر کھڑی ہوئی تھی

"پھر سے ملاقات نہ ہی ہو تو بہتر ہے...ابھی گھر واپس نہ بھی گئی تو شاید تھوڑے دنوں میں یہاں سے فلائے ہی کر جاؤں گی..." کچھ دیر پہلے اپنا بے اختیار ہو کر اسکے سینے سے لگنا یاد کر کے مشل نے نیچے جاتے جاتے اسے اپنی طرف سے کوئی گرین سگنل نہ دینے کی کوشش کی تھی

kzwritesnovel

"اچھا۔۔۔؟ جیسے میں اتنی آسانی سے آپکو جانے دوں گا کہیں۔۔۔؟ بس میرے ساتھ ہی اب فلائے کرو گی جہاں بھی کرو گی سلی گرل۔۔۔ادھر آؤ، دل چھوٹا نہیں کرو۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

شہریار اسکی بات کے برعکس اسکی آنکھیں پڑھتے ہوئے ہلکا سا مسکرا کر اسکے قریب ہوا تھا ،دونوں بازو اسکے گرد پھیلاتے ایک بار پھر اسے اپنے سینے سے لگایا تو ایک سیڑھی نیچے کھڑے ہونے کی وجہ سے مشل کا گرم سلگتا سا چہرہ اسے اپنے سینے سے تھوڑا نیچے محسوس ہوا تھا۔۔۔مشل نے اپنی مٹھیاں بھینچ کر کچھ لمحے سر اسکے سہارے رکھے اپنی ہچکی اپنے

Kzwritesnovel

اندر ہی گھوٹ کر چند آنسو بہائے تھے اور پھر ضبط ٹوٹنے پر اس سے الگ ہوتے بازو سے اپنی آنکھیں صاف کرتے وہ بھاگتے ہوئے نیچے اتر گئی تھی

"پھر رو رہی تھی یاررر---"

"مجھے یہاں پر دیکھ کر بھی اسے سمجھ نہیں لگی کہ میں کون ہوں---"

"میں تو بتانے کی نیت سے آیا تھا"

kzwritesnovel

"کزن کس کو سمجھ رہی ہے۔۔۔؟"

"یار یہ میرے گھر میں ہے۔۔۔؟ میرے پاس۔۔۔؟ "
شہریار تھکا تھکا سا مسکراتے ہوئے وہیں چھت پر واک کرنے لگا تھا۔۔۔قمیض کی جیب سے فون نکال کر اسے کچن کے کیمرے سے کانچ صاف کرتے دیکھ تک چہرے سے مسکراہٹ یک دم مسکراہٹ غائب ہوئی تھی

----

kzwritesnovel

"Tum mujhy ab tab messgae krna jab yeh mehman wapis chalay jain... main tb tk tumsy bat nai krun ga jab tk wo tumhary ghr hain...aur agr unko stay krwanay ka,unsy rishty mazboot krne ka plan ha to bethi raho udhr hi tum bhi...."

KZwritesnovel

"یہ بھیجا ہے اسے ابھی...کرے جا رہی تھی میسج...دماغ گھما کر رکھا ہوا ہے کب سے...ماما

یہ زیادتی کریں گے اگر ہمارے ساتھ تو میں انکے ساتھ انکی سوچ سے زیادہ برا کروں گا۔۔۔ہر دفعہ ہم ہی کیوں سہیں انکی زیادتیاں۔۔۔پہلے اسی عورت کی وجہ سے آپ سے رشتہ ختم کیا اور اب واپس اسی کو گھر میں لا کر بٹھا لیا ہے بیٹی سمیت۔۔۔اب کروائیں کے شہریار سے اسکی شادی۔۔اور سب کے سامنے اپکی تذلیل ہو گی۔۔۔جو میں تو بلکل برداشت نہیں کرنے والا ۔۔۔" شازم شازمہ کو بھیجا ہوا میسج پڑھ کر سامعہ شاہ کو سناتے شدید بھڑکا ہوا تھا

kzwritesnovel

"شازم ہوش کے ناخن لو...تمہیں شازمہ کو یہ سب کہنے کی کیا ضرورت تھی...اس چالاکو نے اگر سمینہ سے ذکر کر دیا تو خواہ مخواہ بات کا بتنگڑ بنے گا...چھوڑو مجھے تم....میرے ساتھ تو جو ہونا تھا ہو گیا...میرا کیا ہے...جہاں اتنا ذلیل ہوئی وہاں اور سہی...." سامعہ شاہ اپنی بھیگی آنکھیں دوپٹے کے کنارے سے صاف کرتے بولیں تو شازم ماں کو دیکھ کر تڑپ اٹھا تھا

kzwritesnovel

"تو آپ کیا چاہتی ہیں وہ لوگ آپس میں رشتے جوڑتے رہیں اور ہم بیٹھ کر منہ دیکھتے رہیں ان کا....نہ انہوں نے آپ سے مشورہ مانگا نہ انہوں نے آپ کی اجازت مانگی... جو دل میں آتا ہے کر لیتے ہیں....وہاں دونوں بیٹھ کر شہریار کا نکاح میرے۔ے سامنے۔ے ڈسکس کر رہے تھے اور ساری بات کر کے آخر میں مجھ سے پوچھا کہ تم کیا کہتے ہو... دل تو کیا مکہ مار کر منہ اڑا دوں دادا صاحب کا....میری ماں کے ساتھ ہوئی زیادتی بھول گئی ہے اس بڈھے کو تو پوتی کا حشر کر کے واپس یاد دلا دوں گا..."

شازم فون پر شازمہ کے جوابی لمبے لمبے مسیج دیکھ کر غصے سے سر جھٹک کر مٹھیاں

kzwritesnovel

بھیجتے ہوئے بولا

"تمہیں ہی رخصتی کی جلدی پڑ گئی تھی اچانک...رہنے دیتے تو معاملہ رفع دفعہ ہی رہتا...تیل دیکھتے تیل کی دھار دیکھتے...پھر رخصتی کی بات کرتے...." سامعہ شاہ بھی بد دلی سے بولیں تھیں

"غلطی ہو گئی ہے بس ماما...غلطی ہو گئی ہے...اسکو گھر بٹھا کر انکی آنکھوں کے سامنے کوئی اور لایا نہ جب...تو لگ پتہ جائے گا..."

KZwritesnovel

شازم کی نظروں میں مشل کا سراپا آیا تھا۔۔۔ایسی لڑکیاں اس کو ہمیشہ سے ہی اٹریکٹ کرتی تھیں۔۔۔ بولڈ، کانفیڈنٹ ، ویل ڈریسڈ

"بس کرو۔۔اب چپ کر کے رخصتی ہونے دو باقی کے معاملات بعد میں دیکھے جائیں گے۔۔۔ صبح لے کر چلو مجھے

سمینہ کی طرف۔۔۔دیکھوں تو سہی کہ کیا صورتحال ہے، ورنہ سوچیں گے کہ میں نے چکر ہی نہیں لگایا۔۔کب تک طبیعت خراب کا کہہ کر ٹالوں گی۔۔۔میری تو جان اٹکی رہتی ہے اکیلے

KZwritesnovel

میں پتہ نہیں کیا کیا پٹیاں پڑھا دیں تمھیں وہ لوگ..."

"میں اتنا کچا نہیں ہوں ماما...اسے بھی ایسا سیدھا رکھا ہوا ہے اب جب سے آپ نے سمجھایا ہے....صبح آفس جانے سے پہلے آپ کو وہاں چھوڑ دوں گا اور واپسی پر پک کر لوں گا....منہ نہ لگائیے گا کوئی ماں بیٹی میں سے سامنے آئے تو.... "

شازم نے مشل کے بارے میں سوچتے ہوئے فوراً حامی بھر لی تھی

kzwritesnovel

"تم گئے نہیں آج آفس...؟ صبح سے اوپر ہی تھے...؟"

شہریار کمال شاہ کے کمرے میں ڈنر لگواتے ہوئے انکی تفتیشی باتوں کے سوچ سمجھ کر جواب دے رہا تھا

"کل سے جاؤں گا دادا جان...آج تو سوتا ہی

kzwritesnovel

رہا بس...دو دن سفر میں رہ کر تھکاٹ ہو گئی تھی کافی..." شہریار انکے سامنے پلیٹ سیٹ کرتے ہوئے بولا تھا

"وہ دونوں ماں بیٹی بھی اوپر ہیں...شازمہ کے ساتھ والے کمرے میں....تمھارا سامنہ ہوا...؟" کمال شاہ بھنویں اچکاتے ہوئے شہریار سے مخاطب ہوئے تھے

kZwritesnovel

"نہیں میرا سامنہ نہیں ہوا کسی سے۔۔۔ابھی تھوڑی دیر پہلے سو کر اٹھا ہوں اور سیدھا نیچے آیا ہوں آپ کے پاس۔۔" شہریار پلیٹ میں چاول انڈیلتے ہوئے نظریں ان سے ملائے بغیر بو لا تھا

KZwritesnovel

"اپنی چاچی سے تعزیت کر لیتے۔۔آ کر سونا زیادہ ضروری تھا۔۔؟ یا دل میں نفرت لے کر بیٹھے ہو ماں کی طرح۔۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے دادا جان۔۔۔رات کو

دیر سے آیا تھا تو مناسب نہیں سمجھا انکے کمرے میں جانا۔۔ابھی مل لوں گا ان سے۔۔۔"

"ہمم۔۔کوشش کرنا مشل سے آمنہ سامنہ نہ ہی ہو تمھارا۔۔۔پتہ ہے نہ مجھے پسند نہیں ہے لڑکے لڑکیوں کا یوں بات چیت کرنا۔۔۔اور یہ شازم بھی روز روز آنے لگا ہے۔۔پتہ نہیں کیا ہی چل رہا ہے اس گھر میں۔۔۔اپنے باپ سے کہو کہ داماد کو منع کرے کہ روز مت آیا کرے۔۔۔جب رخصتی ہو جائے گی ایک بار تو اس کے بعد بے شک جب مرضی آئے۔۔" کمال شاہ اپنی سٹک کو ایک طرف رکھ کر شہریار کو سوچ میں ڈوبا دیکھ

kzwritesnovel

کر کھانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے تھے

"خالہ نے آنا ہوتا ہے تو شازم ہی انہیں پک اینڈ ڈراپ دے گا نہ دادا جان...کول رہیں تھوڑا...بہت غصہ کر رہے ہیں آپ آج..." شہریار نے چونک کر انکی طرف دیکھتے دماغ کو خاضر رکھ کر جواب دیا تھا

KZwritesnovel

"ہر وقت اکیلا آیا ہوتا ہے تبھی کہہ رہا ہوں...خیر...ایک اور بات کرنا چاہ رہا تھا بیٹے....مشل غیر ملک میں پلی بڑھی ہے...وہیں

کا بیہودہ سا حلیہ اپنایا ہوا ہے لیکن تم نے پریشان نہیں ہونا نہ گھبرانا ہے۔۔۔آہستہ آہستہ ڈھل جائے گی یہاں کے ماحول میں۔۔۔ماں کو سمجھاؤ تھوڑا۔۔۔۔بہت برہم رہتی ہے۔۔۔شازمہ کی رخصتی والے دن ہی تم دونوں کا نکاح بھی کروا دینا ہے میں نے تو سب کو دل سے راضی کرو۔۔شازمہ کی رخصتی بھی سادگی سے ہی کرنی ہے اب تو۔۔۔اور اپنا کمرہ بھی کہیں اور سیٹ کرواؤ۔۔۔۔اوپر اگر وہ دونوں رہیں گی تو تمھارا اوپر رہنا مناسب نہیں۔۔۔"

kzwritesnovel

"نیچے تو کوئی روم ہے نہیں۔۔۔اوپر ہی ایکسٹرا رومز ہیں۔۔۔میں کچھ دن کے لیے فلیٹ سٹے کر لوں گا۔۔۔" شہریار پانی کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولا تھا

-

"کچھ دن کے لیے کیوں۔۔۔؟"

"شازمہ کی رخصتی تک کی بات کر رہا ہوں۔۔۔تب میرا اور مشل کا۔۔۔نکاح بھی تو ہو

KZwritesnovel

جائے گا نہ.."

"تو صرف نکاح ہی ہے نہ...یوں آمنے سامنے کمروں میں رہنا مناسب نہیں....میں کرواتا ہوں کوئی بندوبست...عالم اور سمینہ اوپر شفٹ ہو جائیں تو مشل ماں کے ساتھ نیچے آجائے...پھر خیر ہے کہ تم اوپر اپنے کمرے میں ہی رہو...فی الحال رات تم یہاں نہیں رکو گے...چلے جاؤ فلیٹ پھر ..." شہریار کمال شاہ کی پلیننگ سنتے دھیما سا مسکرایا تھا

"مجھے بتا دیتے اتنی سختی ہے تو میں رات کو ہی وہاں چلا جاتا..گھر آتا ہی نہ.."

kzwritesnovel

"اب بتا دیا نہ...چاچی سے ملاقات کرو ایک اور جاؤ فلیٹ...یا نہیں جانا تو یہاں میرے ساتھ ہی سیٹ کر لو اپنا بستر پھر..." کمال شاہ تھوڑا سا کھانا کھا کر پلیٹ ایک طرف کرتے بولے تو شہریار نے خاموشی سے سر کو خم دیا تھا

"رات رکتا تو مشل سے ایک ملاقات اور کر لیتا کسی بہانے..."

KZwritesnovel

"خود کو کتنا روک رہی تھی میرے سامنے اوپن اپ ہونے سے..."

"اسے سمجھ کیوں نہیں آئی کہ میں ہی اسکا کزن ہوں...اتنی بدھو کیسے ہو سکتی ہے اتنی تیز ہو کر بھی..."

"ماما کے پاس بھی جانا ہے ابھی...وہ بھی غصے

KZwritesnovel

میں بیٹھی ہیں...چلو اب منانا ہے تو غصے بھی سہہ لیں گے سب کے...مشل کے لیے تو کچھ بھی...." سوچتے ہوئے شہریار کی مسکراہٹ گہری ہوئی تو کمال شاہ کے اپنے دھیان میں چئیر گھسیٹنے پر شہریار نے فورا اپنے چہرے کے تاثرات نارمل کیے تھے

KZwritesnovel

----اگلے دن-----

"ماما میں نیچے جا رہی ہوں... بات کرنے... ہمیں یہاں نہیں رہنا مزید....رات کو کھانا لینے گئی تھی تب بھی وہ آنٹی مسلسل کچھ نہ کچھ بولے جا رہی تھیں...مجھ سے تو اب برداشت نہیں ہو رہا...اس گھر میں تو کھانا بھی ایسے چوروں کی طرح مل رہا ہے..." مشل فریش ہو کر باتھروم سے باہر نکلتے ہی اپنی ماں سے مخاطب ہوئی تھی

kzwritesnovel

"دیکھ لو مشل جیسے تمہیں ٹھیک لگے۔۔۔ یہاں
نہیں رہنا چاہتی تو میں تمہارے ساتھ
زبردستی نہیں کروں گی مجھے خود بھی
یہاں رہنا اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔تم نے بھی کبھی
ایسا

ماحول نہیں دیکھا تم بھی اس کی عادی
نہیں ہو۔۔۔میں فرمان سے بات کروں گی کہ
ہمارے ٹکٹس بھجوائے اور ہمیں یہاں سے بلوا
لے۔۔۔خوامخواہ ہلکان کیا ہوا ہے تمھیں بھی۔۔۔"

خانم خاتون بھی بار بار ہونے والی جھڑپ
سے پریشان ہو گئی تھیں

kzwritesnovel

"ہمم۔۔۔ میں فائنل بات کر کے آتی ہوں۔۔۔"

"کپڑے تو پہن جاؤ جو بجھوائے تھے انہوں نے۔۔۔تم نے پھر اپنے وہی پہن لیے ہیں۔۔۔جان کر بات کرنے کا موقع دو گی اگلوں کو۔۔۔"

"کر کے دیکھے کوئی بات۔۔۔" سر جھٹک کر کہتے مشل نیچے اتر گئی تھی۔۔نیچے آتے ہی اس نے کمال شاہ کے کمرے میں

جھانکا تو وہاں پر عالم شاہ ،سمینہ بیگم، سامعہ شاہ اور شازمہ موجود تھے

Kzwritesnovel

"ان میں سے تو کسی کے بھی منہ نہیں لگنا۔۔دادا ابو اکیلے ہوں گے تو جاؤں گی۔۔۔ماما کا بریک فاسٹ بنا لیتی ہوں۔۔۔" اس نے سب کی موجودگی میں وہاں جانا مناسب نہیں سمجھا تھا اور خاموشی سے اپنے قدم کچن کی طرف بڑھا لیے تھے

KZwritesnovel

"اوہ ہائے۔۔۔گڈ مارننگ۔۔۔کیسی ہیں آپ۔۔۔"

مشل کچن میں داخل ہوئی تو اس کو دیکھتے

ہی شازم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی

"آپ کھانا دینے کے لیے کیوں نہیں آتیں اوپر۔۔؟ کسی نے خاص منع کیا ہے کیا۔۔۔؟ " مشل ایک اچٹی سی نگاہ شازم پر ڈالتے ہوئے اکھڑے سے لہجے میں رخشندہ بی سے مخاطب ہوئی تھی

KZwritesnovel

"وہ...میں..بیگم صاحب.." رخشندہ بی مشل کے اچانک سوال کرنے پر گڑبڑا گئی تھیں

"یقینا تائی امی نے منع کیا ہوگا...او گاڈ اتنی فضول اور چیپ حرکت...اب سمجھ آرہی ہے کہ کیوں بابا یہاں سے سب چھوڑ چھاڑ کر اپنی جان چھڑوا کر بھاگے تھے..." مشل نے شازم کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑتے ہوئے کہا تھا جیسے اس کو سنانا چاہ رہی ہو....

جبکہ شازم تو اس کو اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھنے میں کھویا ہوا تھا کہ اسے اپنی ماں

kzwritesnovel

کے بارے میں کہی بات بھی سنائی نہیں دی

تھی... اس کی سرخ ہوتی خوبصورت

آنکھیں...آنکھوں سے قہر ڈھاتا غصہ...اسی

سفید ٹاپ میں سے جھانکتی نازک سی

کمر...نیٹ کی سلیوز سے جھلکتے سڈول

بازو...نم سے گھنگریالے بال...پنکھڑیوں جیسے

گلابی ہونٹ...

ان سے امڈتے ہوئے بے باک لفظ...اسکے چلنے

کے انداز تک سے غصہ ظاہر ہو رہا تھا

kzwritesnovel

"ایسی لڑکی کو قابو کرنے میں مزہ ہے...کتنی اکڑ ہے... بولڈ اینڈ فئیرس...ایسی چلتی ہوئی زبان زیر کرے بندہ....جس کی زبان ہی نہیں کھلتی اسکو کیا ہی انجوائے کرے بندہ..." شازم ارد گرد کی پرواہ کیے بغیر اسے کاؤنٹر پر دائیں بائیں چیزیں پٹختے دیکھ کر سوچ رہا تھا

KZwritesnovel

"رخشندہ بی فورا سے ناشتہ بنائیں مشل کے لیے...آپ بیٹھ جائیں پلیز...." مشل کے اچانک مڑ کر دیکھنے پر شازم پہلے بوکھلاتے ہوئے بولا تھا اور پھر جان بوجھ کر اسکی آنکھوں میں

بلنٹلی جھانکنے لگا تھا

"کوئی ضرورت نہیں ہے ناشتے کی،میں اپنے گھر جا کے کر لوں گی۔۔۔" اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھ کر کہتے مشل اسکی عجیب سی نظروں سے الجھ کر کچن سے باہر نکل گئی تو شازم کی نگاہوں نے اس کا تب تک پیچھا کیا جب

تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی تھی

KZwritesnovel

"یارر۔۔کیا قیامت ہے یہ یار۔۔اتنا سپارک۔۔یہی تو چاہیے تھا یار یہی تو چاہیے تھا۔۔کیسے آنکھوں میں دیکھ کر بات کرتی ہے۔۔۔آئی کانٹیکٹ ہی تو اصل چارم ہے۔۔" شازم اپنی بیرڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسی طرف دیکھے چلا جا رہا تھا جہاں مشل گئی تھی

"اس سے شادی کروانی تھی میری انہوں نے۔۔؟ عجیب ہی وائبز آتی ہیں اس سے تو۔۔ان کمفرٹیبل کر دیتا ہے۔۔ناٹ مائے ٹائپ۔۔اس سے شادی۔۔نیور۔۔۔اس گھر میں بھوکا ہی مروں گی۔۔۔" سوچتے ہوئے مشل نے پھر سے کمال

Kzwritesnovel

شاہ کے کمرے کا رخ کیا تھا

"اسلام علیکم..." مشل نے کمرہ خالی دیکھ کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تھا

"وعلیکم السلام بیٹا وعلیکم السلام...میں تو آپ کو کل سے یاد کر رہا تھا مگر آپ آئی ہی نہیں...کیسی ہیں آپ ماما کیسی ہیں...آپ

KZwritesnovel

لوگوں کو کسی چیز کی کمی تو نہیں ہے نا یہاں۔۔۔میں بیٹے سیڑھیاں چڑھ نہیں پاتا ورنہ خود آ کر ملتا آپ سے۔۔۔" کمال شاہ مشل کو دیکھ کر اپنی سٹک سنبھالتے اٹھ کھڑے ہوئے تو ان کی طرف سے توقع کے برعکس والحانہ پیار دیکھ کر مشل کو شدت سے اپنے بابا کی یاد آئی تھی

KZwritesnovel

"ن۔۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔ انکل۔۔" مشل کی آنکھیں انکا ایسا لہجہ سن کر پل میں نم ہوئی تھیں

" انکل۔۔۔؟ بیٹی میں انکل نہیں تمہارا دادا ہوں۔۔۔ دادا جان بولو مجھے" کمال شاہ نے مشل کو سر پر پیار دیتے ہوئے کہا تو مشل خود سے اختیار کھوتے فورا ان کے گلے لگ گئی تھی۔۔ انکے گلے لگ کر اپنے باپ کی خوشبو محسوس کرتے مزید آنسو بہنے لگے تھے

KZwritesnovel

"دادا جان۔۔" مشل انکے مسلسل سر پر ہاتھ پھیرنے پر اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی

"میرا بچہ...یاد ہے نا کہ تمہارے بابا تمہارا ہاتھ مجھے تھما کر گئے ہیں...کوئی مسئلہ ہو کوئی پریشانی ہو تو سیدھا میرے پاس آؤ گی...میں تمہارا دادا بھی ہوں اور تمہارا باپ بھی...یہ تمہارا گھر ہے...خود کو غیر نہیں سمجھنا..."

کمال شاہ نے بھیگے لہجے میں کہتے اس کے ماتھے کو چوما تھا...صفدر صاحب سے یوں گلے لگنے کی چاہت نظروں کے سامنے ختم ہونے کے بعد وہ مشل کے اختلاف رکھنے کے باوجود بھی اسے دیکھ کر فرط جذبات میں آنسو بہانے لگے تھے

Kzwritesnovel

"دادا جان....میں آپ سے...ایک بات کرنے
آئی ہوں...میں اور ماما واپس اپنے گھر جانا
چاہتے ہیں..آپ کے پیار میں کوئی کمی نہیں ہے
لیکن یہاں باقی سب لوگ مجھ سے اور
ماما سے نفرت کرتے ہیں...ان کچھ دنوں میں
ہی مجھے اچھے سے اندازہ ہو گیا کہ میری اور
مما کہ اس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے...ہم
دور رہ کر بھی اچھے تعلقات رکھ سکتے
ہیں...میں آپ سے ملنے آیا کروں گی...." مشل نے
انکو کندھوں سے تھام کر بیڈ پر بٹھاتے ہوئے کہا
تھا

kzwritesnovel

"کون نفرت کرتا ہے آپ سے بیٹے۔۔۔آپ کے تایا جان آپ سے پیار کرتے ہیں۔۔۔شازمہ بھی اتنی پیاری بچی ہے، میں آپ سے اتنا پیار کرتا ہوں۔۔۔اتنا یاد کرتا رہا ہوں آپکو ہمیشہ۔۔۔بس آپ کی تائی جان تھوڑی سخت مزاج ہیں وہ بھی وقت کے ساتھ ساتھ ٹھیک ہوتی جائیں گی۔۔۔میرا پوتا ماشاءاللہ اتنا خوش مزاج ہے۔۔۔کچھ وقت گزارو گی تو سب کو جان جاؤ گی، اور سب سے بڑھ کر میں ہوں نا اپٹ کے پاس۔۔۔میں نہیں جلدی چھوڑ کر جانے والا۔۔۔"
کمال شاہ نے مسکراتے ہوئے مشل کو اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا

kzwritesnovel

"لیکن مجھے..."

"بس بات ختم....میں نے رخشندہ بی سے کہہ دیا ہے... آپ ان کے ساتھ جائیں گاڑی میں اور اپنا ضروری سامان لے آئیں...یہاں آپکو کوئی تکلیف نہیں ہو گی....آپ کو پتہ ہے نا تھوڑے دنوں میں آپ کا نکاح ہے..." کمال شاہ نے بہت اطمینان سے کہتے اسکا کندھا تھپتھپا کر کہا تو مشل نے چونک کر ان کی طرف دیکھا تھا

K/writesnovel

"دادا جان،۔۔۔میں ابھی دماغی طور پر اس بات کے لیے بالکل بھی تیار نہیں ہوں۔۔۔پلیز اس بات کو ابھی رہنے دیں۔۔۔" مشل ذرا سخت لہجے میں بولی تھی

kzwritesnovel

"دیکھو بیٹی۔۔۔صفدر کیسے ہماری نظروں کے سامنے چلا گیا۔۔۔وقت کا کوئی بھروسہ نہیں جان کا کوئی بھروسہ نہیں کہ میں بھی کب چ لا جاؤں۔۔۔تمہارا باپ تمہاری ذمہ داری مجھے سونپ کر گیا ہے۔۔۔ تم جس کی امانت ہو میں جلد از جلد تمہیں اس کے نام کرنا چاہتا

ہوں...تمھارے باپ کی بھی آخری خواہش یہی تھی...میرا پوتا تمہیں بہت خوش رکھے گا اس بات کی تمہیں میں گارنٹی دیتا ہوں...اس لیے اس معاملے میں تمہاری بالکل بھی نہیں سنی جائے گی...اچھی بیٹیاں بڑوں کے سامنے یوں بحث نہیں کرتیں...شاباش..."

کمال شاہ نے بھی اب کی بار اسی کے لہجے میں جواب دیا تو مشل نے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باغی سے انداز میں دیکھا تھا...دونوں کے درمیان چند پل پہلے والا پیار یک دم ہوا ہو گیا تھا

kzwritesnovel

"جاؤ شاباش... شازمہ سے کوئی چادر لے کر اوڑھو.... اور... رخشندہ بی کے ساتھ جا کر گھر سے اپنا اور بھو کا سامان لے آؤ...اور اسکے علاوہ جو بھی چائیے اپنی تائی کے ساتھ جا کر لے لینا...بھو عدت میں ہے تو وہ تو باہر نہیں جا سکتی ابھی...." کمال شاہ تحکمانہ سے لہجے میں بولے تو مشل انکی باتوں سے گھٹن محسوس کرتے انکو کوئی جواب دئیے بغیر تن فن کرتی کمرے سے نکل گئی تھی

"اتنے پیار سے بات کی ہے لیکن یہ پیار سے سنجھنے والی نہیں لگ رہی...دیکھ لیتے ہیں کیا

kzwritesnovel

کرنا ہے..." کمال شاہ ماتھے پر بل ڈالے اسے مختصر سے کپڑوں میں باہر جاتا دیکھ کر غصے میں پھنکنے لگے تھے

" دیکھا شازمہ تم ہی پریشان ہو رہی تھی کچھ بھی نہیں کھٹا نہ سامعہ نے اور نہ ہی شازم نے..." ان کے جاتے ہی سمینہ بیگم نے شازمہ سے کہا تھا

KZwritesnovel

"ماما اس بات کا کیا مطلب ہے۔۔۔؟ اگر انہوں نے کچھ کہا نہیں تو کیا آپ واقعی مشل کا شہریار بھائی سے۔۔" شازمہ بھی شازم کو آس پاس مسکراتے پھرتے دیکھ کر کچھ ریلیکس ہوئی تھی

kzwritesnovel

"امم ہمم۔۔ پاگل دکھتی ہوں کیا۔۔۔اس بد زبان بدتمیز لڑکی کو اپنے بیٹے کے نام لگاؤں گی۔۔۔تمھیں اندازہ ہی نہیں کتنی بدتمیز ہے کہ توبہ توبہ۔۔۔اللہ کی پناہ۔۔۔" سمینہ بیگم کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولیں تھیں

"جی ماما...ڈریسنگ دیکھی ہے آپ نے اُس کی اتنی ماڈرن ڈریسنگ کرتی ہے وہ بھی اتنے کانفیڈینس سے.... ویسے پیاری بھی لگتی ہے...بلجل اپنی ماما جیسی ہے...آئیز بھی کلرڈ ہی.... اگر یہ سب مسئلے نہ ہوتے تو بہت اچھی لگتی وہ شہریار بھائی ساتھ..." شازمہ کی نظروں میں مشل کا چہرہ آیا تھا

" ایسی ڈریسنگ کو ماڈرن نہیں گندی ڈریسنگ کہتے ہیں... میں نے سنا تھا تمہارے دادا اسے

kzwritesnovel

کہہ رہے تھے جاتے ہوئے شازمہ سے چادر لیتی جانا...مجال اس لڑکی کے کان پر جوں بھی رینگی ہو ... ایسے ہی ننگے سر ننگے جسم چلی گئی ہے...رخشندہ کو بھی دو دندناتی ہوئی کھڑی کھڑی سنا گئی...ہر مالی...ہر گارڈ نے دیکھا ہو گا اسے...اللہ جانے اب اس گھر کے مردوں کی آنکھوں کو کیا ہو گیا ہے جو ان کو یہ سب نظر ہی نہیں آرہا، ہمارا بال نظر آ جائے تو ان کی آنکھیں باہر آ جاتی ہیں....وہ ننگی گھوم رہی ہے اور سب اسکے موڈ دیکھ رہے ہیں... بدتمیزیاں دیکھ رہے ہیں..."

kzwritesnovel

"ماما اس نے آپ سے بدتمیزی کی تھی تو آپ نے بابا جان کو کیوں نہیں بتایا، اور آپ تو کہہ رہی تھی کہ وہ چلی جائے گی یہاں سے مگر چاچی تو اوپر ہی ہیں۔۔۔وہ کہاں گئی ہے۔۔۔؟"

"بہت ڈھیٹ ماں بیٹی ہیں اتنی آسانی سے جان کہاں چھوڑیں گی۔۔۔ان کی بار بار بے عزتی کرنی پڑے گی۔۔۔ اوقات یاد کروانی پڑے گی۔۔۔تب بھی شاید ہی شرم آئے۔۔۔" سمینہ بیگم نفرت سے بولی تھیں

Kzwritesnovel

"ماما ویسے چاچی تو بالکل بھی بات نہیں کرتیں... بالکل چپ سی رہتی ہیں، مجھے جب بھی آواز آتی ہے صرف مشل کی ہی آتی ہے..."

"اچھا بس کرو ان کی گردان...دنوں میں تمہاری رخصتی ہے کچھ اپنا خیال کرو، ٹینشن لینا چھوڑو، اتنے پیارے چہرے کو بے رونق کیا ہوا ہے"

"ماما...سمپل سی تو تقریب ہونی ہے گھر کے اندر ہی اب..."

شازمہ اداسی سے بولی

Kzwritesnovel

"چلو کوئی نہیں ولیمہ تو گرینڈ ہی ہوگا نا بعد میں، اب گھر میں موت ہوئی ہے تو فنکشن چھوٹا ہی کریں گے، تھوڑے دن ٹھہر کر دنیا سے رخصت ہو جاتے تو..."

kzwritesnovel

"ماما...کم آن... ایسے تو نہ کہیں.. جو بھی ہے... تھے تو وہ میرے چاچو ہی نا، مجھے دکھ بھی بہت ہو رہا ہے ان کے دنیا سے جانے کا...میں نے تو کبھی ان کو دیکھا بھی نہیں تھا....اور اب دیکھا بھی ہے تو کس حالت میں....دل تو میرا چاہتا ہے چاچی سے جا کے تھوڑی بات

کروں۔۔۔وہ بھی کیا سوچتی ہوں گی کہ نا آپ نے ان سے کوئی بات کی نا میں نے۔۔۔" شازمہ حقیقتا دکھی ہوئی تھی

"رہنے دو تم۔۔۔ابھی شازم نے کچھ کہہ دیا تو ساتھ ہی مرنے والی ہو جاؤ گی ۔۔اپنے چاچو اور ان کے سگوں کے ذکر سے بھی دور ہی رہو تو بہتر ہے۔۔۔بعد میں روتی ہوئی آجاتی ہو میرے پاس۔۔۔ان کو ذرا سا بھی منہ لگا کیا نا تو سر پر بیٹھ جائیں گی۔۔۔بات تو تمہارا پہلے ہی کبھی میری سنتا نہیں اب بیٹا بھی ہاتھ سے جائے گا میرے۔۔۔نہ مجھ سے تمہارا یہ اترا ہوا چہرہ

دیکھا جاتا ہے..." سمینہ بیگم بھی شازمہ کے دل سے واقف تھی کہ کتنی جلدی اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے

دل آوارہ...

میرا دل آوارہ...

سمجھ نہ آوے سمجھاں تو..

وس وچ نہ آوے کسے ہور تو..

دل آوارہ..ہو...

KZwritesnovel

میرا دل آوارہ...

دل تینوں پچھدا تیرا کی جواب..

تیری ہاں وچ مر مر کے بنی بیٹھا خواب..

جد ہوش تو میرے کھوویں..

کچھ دل میرے نو ہووے...

کیسے ہور تو قابو آیا نہ دل میرا..

نا مندا اے میرا کہنا...

تیرے نینا وچ اے رہنا...

--if I tell you

--if I tell you

تباہ ہی ہو جانا.....

KZwritesnovel

گاڑی میں گانا گونج رہا تھا جبکہ شہریار کا دل ایک الگ ہی لے پر دھڑک رہا تھا.. ..دل اپنی خوش قسمتی پر ناز کر رہا تھا..چہرے پہ مسکراہٹ نے گھر کیا ہوا تھا.. جتنے سچے دل سے اس نے مشل کو پیار کیا تھا... اللہ نے اس کو اتنی اسانی سے اس کے حوالے کر دیا تھا..رات کو وہ مشل کو سب بتانا چاہتا تھا لیکن مشل کی معصومیت دیکھتے ہوئے اس کا ارادہ پھر سے بدل گیا تھا... کچھ سوچتے ہوئے اس نے مشل کا نمبر ڈائل کیا تو غیر متوقع طور

Kzwritesnovel

پر کال چلی بھی گئی تھی اور ریسیو بھی ہو گئی تھی

"ہیلو..." مشل کی آواز سن کا شہریار نے گانے کی آواز ہلکی کی تھی

"کہاں ہو مشل...فون منگوا لیا...؟" شہریار نے فورا ائیر پیس کان سے لگائے تھے

kzwritesnovel

"جی۔۔۔گھر آئی ہوئی تھی۔۔۔ابھی پاس ہی بینک گئی تھی۔۔۔۔" مشل نے کہا تو شہریار نے فورا اپنی گاڑی کو بریکس لگائی تھیں

"تو اب واپس گھر جا رہی ہو۔۔۔؟ آئی مین اپنے دادا کے گھر۔۔۔؟"

KZwritesnovel

"نہیں ابھی تو واپس اُدھر ہی جا رہی ہوں۔۔۔۔آپ کو کوئی کام تھا۔۔۔۔؟ "مشل کے دماغ میں مسلسل کمال شاہ کا باپ کی آخری خواہش و الی بات گھوم رہی تھی۔۔۔لہجہ شہریار سے پھر

اکھڑ سا گیا تھا

"میں تم سے ملنا چاہتا ہوں تمہارے گھر آ جاؤں.. تمہارے ساتھ کون ہے؟ اپنی گاڑی میں جا رہی ہو یا کسی کے ساتھ جا رہی ہو؟ "

شہریار نے سوالوں کی بارش کر دی تھی

KZwritesnovel

"آئی انکی گاڑی میں تھی...اب اپنی گاڑی میں جا رہی ہوں...آپ کیوں اتنا انویسٹیگیٹ کر رہے ہیں....؟ کل اگر میں نے اگر کچھ دیر آپ سے...بات...کر لی تھی تو اس کا مطلب یہ نہیں

ہے کہ میں آپ میں انٹرسٹڈ ہوں۔۔۔"

"تو کیا مطلب تھا اس کا۔۔؟ تم اپنے گھر جا رہی ہو تو میں آ جاؤں۔۔۔؟ مل کر بات کر لیتے ہیں۔۔" کہتے ہوئے شہریار اس کے گھر کی طرف گاڑی موڑ چکا تھا

"آپ کدھر آ جائیں اور کیوں آ جائیں۔۔؟ ابھی میں نے آپ کو ایک بات کلیئر کی ہے آپ کو سمجھ نہیں آئی کیا۔۔" مشل ڈرائیو کرتے ہوئے فون کا لاؤڈ سپیکر آن کر کے بات کر رہی تھی۔۔دماغ میں باپ کی آخری وقت میں کہی

k7writesnovel

باتیں گونج رہی تھیں

"مشل...مجھے پتہ ہے اوپر اوپر سے تم مجھے اگنور کرنے کی کوشش کر رہی ہو لیکن دل سے تم بھی مجھے...." شہریار کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ مشل نے اس کی بات کو کاٹ دیا

"نہ دل سے اور نہ ہی دماغ سے...." مشل کہ خاظر جوابی پر شہریار کا قہقہہ گاڑی میں گونجا تھا

KZwritesnovel

"اس میں ہنسنے والی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔میں اس وقت دماغی طور پر اس سٹیٹ میں نہیں ہوں کہ میں کسی کو بھی ایکسیپٹ کر سکوں،۔۔۔ابھی بابا کو گئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں، آپ تو چلو پہلے سے ہی میرا دماغ کھا رہے ہیں لیکن یہ لوگ جو مجھے اپنا اپنا کہتے ہیں یہ لوگ بھی زبردستی نکاح کے لیے مجبور کر رہے ہیں۔۔۔" اس سے دل کی بات کرتے کرتے مشل روہانسی ہوئی تھی

kzwritesnovel

"ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔ان کو بالکل ایسے مجبور نہیں کرنا چاہیے۔۔پہلے آئیں پہلے پائیں۔۔۔میں پہلے سے دماغ کھا رہا ہوں تو باقی کا دماغ کھانے کا حق بھی میرا بنتا ہے۔۔۔" شہریار اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا تھا

"میں۔۔۔ میں آپ سے بات کر ہی کیوں رہی ہوں۔۔۔کیوں کرتی ہوں میں آپ سے بات۔ت۔ت ۔۔۔مجھے آپ سے بھی بات نہیں کرنی چاہیے۔۔۔بلکل نہیں کرنی چاہئے۔۔۔" مشل نے دل کے ہاتھوں تنگ ہوتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔دماغ بری طرح الجھ کر رہ گیا تھا

kzwritesnovel

کیسے ہور تو قابو آیا نہ دل میرا..

نا مندا اے میرا کہنا...

تیرے نینا وچ اے رہنا...

--if I tell you

--if I tell you

تباہ ہی ہو جانا......

سمجھ نہ آوے سمجھان تو..

وس وچ نہ آوے کسے ہور تو..

KZwritesnovel

دل آوارہ۔۔ہو۔۔۔

میرا دل آوارہ۔۔۔۔

شہریار نے مشل کی گاڑی کو اس کے گھر کی روڈ پر آتے دیکھ لیا تھا۔۔۔ دل نے ایک بیٹ مس کی تو میوزک بند کر کے اپنی گاڑی اس کے گھر سے کچھ فاصلے پر کھڑی کر کے وہ پیدل اس کے گھر کی طرف کو آنے لگا تھا

KZwritesnovel

مشل گاڑی سے اتر کر الجھے سے انداز میں چابیاں ٹٹول ٹٹول کر اپنے گھر کے دروازے کو لگا رہی تھی کہ مالک مکان اس کو دیکھتے ہوئے

اس کے پاس آگیا تھا " کیسی ہو مشل بیٹی بہت افسوس ہوا صفدر صاحب کا۔۔"

"جی انکل۔۔۔بس۔۔"

"بیٹا آپ کا دو ماہ کا کرایہ رہتا ہے۔۔۔آپ تو اب گھر خالی کر دیں گی تو کرایہ۔۔۔۔اصل میں صفدر صاحب نے گھر لیتے وقت سکیورٹی بھی جمع نہیں کروائی تھی۔۔۔ورنہ میں انہی سے کرائے کاٹ لیتا اور آپ کو زحمت نہ دیتا" ابھی مالک مکان کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ شہریار ان تک پہنچ گیا تھا

kzwritesnovel

"آپکے سب بقایا جات کلیئر ہو جائیں گے آپ پلیز ذرا راستہ دے دیں" کہہ کر شہریار مشل کے ہاتھ سے کیز لے کر دروازہ کھولتے اسکا ہاتھ تھام کر اسے اندر لے آیا تھا...دروازہ مالک مکان کے منہ پر بند ہوا تو وہ کانوں کو ہاتھ لگاتے وہاں سے ہٹ گیا تھا

KZwritesnovel

"یہ کیا..ا..ا..حرکت تھی...میرے مما بابا میرے ساتھ نہیں ہیں تو آپ زیادہ تیز ہو رہے ہیں...پھر آپ کہتے ہیں کہ

میں آپکی کمپلینٹ کیوں کرتی ہوں...بتائیں مجھے میں کیا کروں آپ کا...کیوں آپ میرے سر پر سوار رہتے ہیں-ں-ں..." مشل اس کے سینے پہ دونوں ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دیتے ہوئے بولی تھی

"تمہاری ہیلپ کے لیے آیا تھا کہ اگر تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو...بات بھی...کرنی تھی..." شہریار اسکے ہاتھوں اچھے خاصے زور سے دھکیلے جانے پر اس سے قدرے فاصلے پر بازو سینے پر باندھ کر کھڑا ہو گیا تھا

Kzwritesnovel

"نہیں ضرورت مجھے کسی چیز کی۔ی۔ی
۔۔۔دفع ہو جائیں یہاں سے سمجھ آئی آپ
کو۔۔۔۔نہیں کرنی مجھے آپ سے کوئی بات۔۔۔۔
نہیں کرنی بات۔ت۔ت۔۔۔کتنی۔۔۔کتنی دفعہ
بتاؤں۔۔۔میرے سر میں درد رہنے لگا ہے آپ کی
وجہ سے۔۔۔مجھے میرے فیصلوں میں مشکل ہو
رہی ہے آپ کی وجہ سے۔۔۔۔چلے جائیں۔ں۔ں۔ں
۔۔۔۔چھوڑ دیں میرا پیچھا۔ا۔ا۔ا۔۔۔۔" مشل نے آگے
بڑھ کر پھر سے اسی شدت سے اس کو دھکا دیا
تھا

kzwritesnovel

"مشل اب تم بدتمیزی کر رہی ہو۔۔آرام سے بات کیا کرو۔۔۔" شہریار نے اب کی بار اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں جکڑ لیا تھا

"میں بدتمیزی کر رہی ہوں۔ں۔ں۔۔۔۔لیچچ بن کر تو آپ مجھے چپکے ہوئے ہیں۔۔۔ہر جگہ۔۔۔ ہر ہر جگہ پہنچ جاتے ہیں۔۔۔کل کیوں آئے تھے وہاں پر۔۔۔ بتائیں مجھے کیوں آئے تھے وہاں۔ں۔ں۔۔۔میری ایموشنل سائڈ کا فائدہ اٹھا کر آپ مجھے اپنی طرف اٹریکٹ کرنا چاہتے ہیں تو یہ آپ کی بھول ہے۔۔۔۔میں آپ سے کبھی کوئی تعلق نہیں رکھوں گی۔۔۔۔اور یہ جو بھی ٹریکنگ

kzwritesnovel

سسٹم آپ نے میری گاڑی میں لگوایا ہے نا میری گاڑی ٹھیک کرواتے ہوئے... اس کو نکال کے پھینکیں باہر..بولیں لگوایا ہے نا آپ نے..." مشل اسکے ہاتھ کی سخت گرفت سے اپنے ہاتھ چھڑواتے ہوئے رندھے ہوئے گلے کے ساتھ بولے جا رہی تھی

KZwritesnovel

"ہاں لگوایا ہوا ہے ٹریکنگ سسٹم.... لیکن تمہاری گاڑی میں نہیں...تمہارےے.ے اندر لگایا ہے...اور وہ تم چاہ کر بھی نہیں نکال سکتی.....ہر جگہ پہنچوں گا میں...جہاں جہاں تم جاؤ گی ہر اس

جگہ پر آؤں گا میں۔۔۔تم مجھ سے دور نہیں
بھاگ سکتی۔۔۔اب تو بلکل نہیں۔۔۔کل تمہاری
آنکھوں میں ، میں نے اپنے لیے وہ دیکھا ہے جو
تم خود دیکھنے سے انکاری ہو۔۔۔ایک چھوٹے
سے اقرار سے کیا چلا جائے گا تمہارا۔۔۔؟ چلو تم
نہ اقرار کرو۔۔۔میں تو تمھارے نکاح والے دن
بھی پہنچ جاؤں گا۔۔بولو۔۔کیا کر لو گی۔۔۔"
اسکے مسلسل چھڑوانے کے باوجود بھی
شہریار نے اس کے ہاتھوں کو آزادی نہ بخشتے
ہوئے اسے کلائیوں سے کھینچ کر مزید اپنے
قریب کر لیا تھا

k2writesnovel

"میں آپ کی دھمکیوں سے ڈرنے والی نہیں ہوں...اور...میری آنکھوں میں کل کچھ نہیں۔ں۔ں تھا....میں نے کہا نا....آپ میرے کمزور لمحوں کا فائدہ اٹھا کر مجھ پر حاوی نہیں ہو سکتے...میری نظر میں آپ کی کوئی اہمیت نہیں ہے...اپنی یہ دھمکیاں اپنے پاس سنبھال کر رکھیں...." مشل نے اپنی بڑی بڑی خوبصورت بھیگی آنکھیں اسکی سرخ ہوتی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے کہا تھا،کلائیاں ابھی بھی اسکے ہاتھ کے سخت قبضے میں تھیں...چہرے بے حد قریب ہو گئے تھے

kzwritesnovel

KZwrite novel

"ہاں لگوایا ہوا ہے ٹریکنگ سسٹم.... لیکن تمہاری گاڑی میں نہیں...تمہارےے۔ے اندر لگایا ہے...اور وہ تم چاہ کر بھی نہیں نکال سکتی.....ہر جگہ پہنچوں گا میں...جہاں جہاں تم جاؤ گی ہر اس جگہ پر آؤں گا میں....تم مجھ سے دور نہیں بھاگ سکتی...اب تو بلکل نہیں....کل تمہاری آنکھوں میں ، میں نے اپنے لیے وہ دیکھا ہے جو تم خود دیکھنے سے انکاری ہو....ایک چھوٹے

kzwrites

سے اقرار سے کیا چلا جائے گا تمہارا۔۔۔؟ چلو تم نہ اقرار کرو۔۔۔میں تو تمھارے نکاح والے دن بھی پہنچ جاؤں گا۔۔بولو۔۔کیا کر لو گی۔۔"

اسکے مسلسل چھڑوانے کے باوجود بھی شہریار نے اس کے ہاتھوں کو آزادی نہ بخشتے ہوئے اسے کلائیوں سے کھینچ کر مزید اپنے قریب کر لیا تھا

KZwrites

"میں آپ کی دھمکیوں سے ڈرنے والی نہیں ہوں۔۔اور۔۔میری آنکھوں میں کل کچھ نہیں۔ں۔ں تھا۔۔۔میں نے کہا نا۔۔۔آپ میرے کمزور لمحوں

کا فائدہ اٹھا کر مجھ پر حاوی نہیں ہو سکتے...میری نظر میں آپ کی کوئی اہمیت نہیں ہے...اپنی یہ دھمکیاں اپنے پاس سنبھال کر رکھیں..." مشل نے اپنی بڑی بڑی خوبصورت بھیگی آنکھیں اسکی سرخ ہوتی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے کہا تھا،کلائیاں ابھی بھی اسکے ہاتھ کے سخت قبضے میں تھیں...چہرے بے حد قریب ہو گئے تھے

KZwrites

"میں نے تمھیں بھی سنبھال کر رکھنا ہے نہ یار اپنے پاس..."

شہریار نے اسکے دونوں بازو ہاتھوں میں پکڑ کر سینے سے لگائے اپنا چہرہ اسکے چہرے کے مزید قریب کرتے کہا تو مشل چہرہ دوسری طرف کرتے ،اسکے ہاتھ کی قدرے ڈھیلی ہوتی گرفت سے اپنے ہاتھ نکال کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی

KZwrites

"مجھے بتانا ہی نہیں چائیے تھا کہ میں اکیلی ہوں گھر...مجھے نہیں پتہ تھا آپ...." مشل بائیاں بازو کمر پر رکھ کر دائیں ہاتھ سے اپنا سر سنبھالتے ہوئے گھرا سانس بھر کر آنکھیں میچتے ہوئے زچ سے انداز میں بولی تھی

"What's done is done...

اب لے چلو اندر...آ ہی گیا ہوں تو..." کہتے ہوئے شہریار ہاتھ میں پکڑے ہوئے اسکے گھر کی کیز کے سیٹ میں سے اندرونی دروازے کی چابی نکال کر اسے کھولتے ہوئے خود ہی اندر داخل ہوا تو مشل کمر سے ہاتھ ہٹا کر ضبط سے ناک پھلاتے اسکے پیچھے اندر داخل ہوئی تھی...

اسکی پہلی نظر سائیڈ ٹیبل پر پڑے خالی گلاس پر پڑی تھی جس سے صفدر صاحب نے آخری بار مشل کے ہاتھ سے پانی پیا تھا...صوفے پر

Kzwrites

پڑے بے ترتیب سے کشنز کو دیکھ کر اسے اپنی گلے میں شدید تکلیف محسوس ہونے لگی تھی۔۔آنکھوں کو نم ہونے میں ایک پل نہیں لگا تھا۔۔۔لاؤنج کی سب لائیٹس پہلے سے ہی آن تھیں

KZwrites

"مشل۔ل۔۔۔" شہریار اسے دروازے کے پاس کھڑے صوفے کی طرف یک ٹک نظریں جمائے دیکھ کر وہیں اسی صوفے پر بیٹھا تو مشل اپنے گال پر بہے آنسو کو ہتھیلی کی پشت سے صاف کرتے صوفے تک آئی تھی

"میں بابا کے پاس۔۔۔یہیں۔۔۔اسی جگہ۔۔۔" ٹوٹے پھوٹے سے لہجے میں کہتے وہ صوفے کی بازو سے ذرا سی ٹیک لگائے کھڑی ہوئی تھی،ہاتھ سے اس کشن کو پکڑ کر سیدھا کرتے اسکے آنسو تیزی سے بہنے لگے تھے

Kzwrites

"مجھے پتہ ہے تم بہت یاد کر رہی ہو انہیں۔۔۔میرے لیے یہ کہنا تو آسان ہے کہ مت روؤ لیکن بہت مشکل ہو گا تمھارے لیے خود کو

سمجھانا۔۔۔ پھر بھی کہہ رہا ہوں ہوں کہ ایسے روؤ مت بار بار۔۔۔جب بھی خیال آتا ہے تو۔۔۔انکے بارے میں کچھ اچھا یاد کر کے۔۔کچھ اچھا سوچ کر مسکراؤ۔۔۔خوش رہو۔۔۔" شہریار ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ کراس کر کے مزید ریلیکس ہو کر بیٹھتے ہوئے بولا تو مشل اس صوفے سے ہٹ کر ساتھ ہی پڑے سنگل صوفے پر بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"خوش۔۔۔ہونہہ۔۔۔میرا اتنا دل تھا کہ میں یہیں پر واپس آتی۔۔۔بابا تو چلے گئے۔۔۔انکی سب چیزیں

یہاں ہیں۔۔۔اُس گھر جا کر تو میں۔۔۔وہاں تو میں کھل کر رو بھی نہیں سکی۔۔۔قید لگ رہی ہے وہاں مجھے۔۔۔سانسیں ہی گھٹ جائیں گی اگر وہاں رہی تو۔۔۔" مشل کہنیاں گھٹنوں پر جمائے سر دونوں ہاتھوں میں لیے باقاعدہ رونے لگی تو شہریار ٹانگ واپس فرش پر رکھتے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا،اندرونی دروازے سے اندر آتی ہوئی دھوپ میں مشل کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ کر وہ خود بھی اداس ہو گیا تھا۔۔۔ذہن میں اسکی اور سمینہ بیگم کی بخث گھومنے لگی تھی

kzwrites

"تم میرا ساتھ دو تو میں تمھارے گھر بات کر سکتا ہوں۔۔۔آج۔۔۔ابھی ہی کر سکتا ہوں۔۔۔ہم صرف نکاح کریں گے۔۔۔تم اگر اُس گھر میں نہیں رہنا چاہتی تو یہیں اِسی گھر میں رہ لینا۔۔۔اپنی مرضی سے سکون سے رہنا۔۔۔پڑھنا۔۔۔جاب کرنا۔۔۔جو دل چاہے وہ کرنا۔۔۔میں تم سے کوئی ڈیمانڈ بھی نہیں کروں گا یار۔۔۔صرف اپنی ماما کے ساتھ رہنا۔۔۔پھر جب کبھی تمھارا دل مانے گا ہم تب شادی کر لیں گے۔۔۔بولو مشل۔۔۔کروں بات۔۔۔؟"

kzwrites

"آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔۔۔اس گھر میں نہ رہنے کا اور آپ سے نکاح کرنے کا کیا تعلق ہے آپس میں۔۔۔؟ ہر بات کا حل اپنی مرضی کا نہ نکالا کریں۔۔" مشل بازو گھٹنوں پر رکھے ہاتھ چہرے سے ہٹاتے ہوئے بھیگی آواز میں غرائی تھی

KZwrites

"مشل نکاح صرف اس لیے کہ خیال رکھ سکوں تمھارا بغیر کسی رکاوٹ کے۔۔ابھی اس وقت سیریسلی میرا اور کوئی مطلب نہیں ہے۔۔۔شادی

کا اسی لیے نہیں کہہ رہا کہ تم ابھی چھوٹی ہو۔۔۔اپنا یہ وقت تم اپنی مرضی سے گزارو۔۔۔اور۔۔۔مجھے تم جانتی بھی ہو پہلے سے۔۔۔کم از کم اس نئے کزن سے تو زیادہ ہی جانتی ہو۔۔۔اتنا تو میری زبان پر یقین کرو۔۔۔"

معصوم سی شکل بنا کر بات کرتے کرتے شہریار اپنی جگہ سے کھسک کر صوفے پر بلکل بائیں جانب کو ہوا تو مشل اسکی لمبی ٹانگیں قریب ہونے پر اپنے سنگل صوفے پر تھوڑا سا کھسک کر اس سے دور ہوئی تھی

kzwrites

"اپنے اپنے ہی ہوتے ہیں...آپ تو اجنبی ہیں میرے لیے...اور ویسے بھی میرے بابا نے مجھے کہا تھا کہ...میں وہیں...انکے ساتھ رہوں..." مشل اپنا چہرے کو بلکل خشک کرتے ہوئے بولی تھی اور بات مکمل کرتے کرتے نچلا ہونٹ شدت سے لرزنے لگا تھا

KZwrites

"تو پھر وہیں رہنا ہے...؟" شہریار اسی کے انداز میں بازو گھٹنوں پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں جکڑتے ہوئے اسکی سوجھی ہوئی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تھا

"میں جہاں بھی رہوں یہ میرا مسئلہ ہے آپکا
نہیں--- اور آپ ابھی تک یہاں کر کیا رہے ہیں---؟
پلیز آج ہی یہ معاملہ یہاں ختم کر کے
جائیں---میں اس چیز کو مزید پرولانگ نہیں کر
سکتی----

i...i don't have feelings for you
so....lets put an end to this..."

KZwrites

"Fine----let's just drop it here but can we be honest،atleast....?"

کہتے ہوئے شہریار کے چہرے پر سخت سے تاثرات آئے تھے

KZwrites

"میرے دل میں جو ہے وہ میں نے صاف صاف بتا دیا ہے آپکو۔۔۔شاید آپ ہماری آفس میں ہوئی آخری ملاقات بھول گئے ہیں۔۔۔؟

that has always been my stance

مجھے آپ نہیں پسند...آپ سے بہتر وہ کزن ہی ہے میرا...اور...کل جو میں نے آپ سے...تھوڑی بات کی وہ بس......"

KZwrites

"Okkkkk fine....

ہو سکتا ہے مجھے غلط فہمی ہوئی ہو....ٹھیک ہے...تم نہیں بھی پسند کرتی....لیکن مجھے۔ے۔

ے تب بھی تم ہی چائیے ہو...

and i will not retract my stance

میں آؤں گا تمھارے دادا سے بات کرنے...معاملہ پھر آج ہی حل کرتے ہیں..." اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی شہریار پاؤں اسکی طرف کرتے اپنے شوز سے اسکے جوتے کو آگے کو کھسکاتے صوفے سے ٹیک لگا کر ڈھیلے سے انداز میں بازو پھیلا کر بیٹھا تو مشل کا دماغ اسکے جواب پر سلگنے لگا تھا

Kzwrites

"آپ کا دماغ تو نہیں خراب۔۔۔؟ پاگل ہو گئے ہیں کیا۔۔۔؟ میں آپکو جتنا پولائٹلی سمجھا رہی ہوں منع کر رہی ہوں،آپ اتنا ہی سر چڑھ رہے ہیں۔ں۔ں۔۔۔" اسکے جوتے کو دھکیل کر واپس اسکی جگہ پر کرتے مشل کی آنکھوں میں بے پناہ غصہ عود آیا تھا

KZwrites

"ہاں پاگل ہوں اور جلد ہی تمھیں بھی کر دوں گا۔۔۔تم تیاری کرو بس قبول ہے ،قبول ہے بولنے کی۔۔۔باقی میں دیکھ لوں گا کہ کس کا دماغ کیسے ٹھکانے لگانا ہے۔۔۔" اسی جیسے سلگتے

لہجے میں جواب دیتے شہریار باہر جانے کی غرض سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔مشل کے منہ سے اپنے کزن کی بات سن کر غصہ سا آنے لگا تھا

"آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔ے۔ے۔ے۔۔۔" مشل اسکی دیدہ دلیری پر ماؤف ہوتے ہوئے دماغ سے بولی تھی،لہجہ فورا دھیما کیا تھا۔۔۔ذہن میں شہریار اور کمال شاہ کے آمنے سامنے ہونے کے منظر سے بنے تو دل مزید گھبرا گیا تھا

kzwrites

"تم اگر مجھے روک سکتی ہوئی مشل تو روک لینا کیونکہ میں۔ں۔ں تو ایسا ہی کروں گا۔۔۔"

شہریار نے صوفے پر جھک کر اس کے گرد اپنے بازو رکھتے،بے باکی سے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے قدرے دھیمے سے لہجے میں کہا تو بھی مشل کی آنکھوں میں خوف صاف دکھائی دینے لگا تھا

"آپ۔۔آپ کیوں۔۔۔ایسا کریں گے۔ے۔ے۔۔۔"

مشل کی آنکھیں پھر نم ہوئی تھیں

Kzwrites

"کیونکہ پیار کرتا ہوں تم سے یار۔۔۔۔تمھیں
خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔تمھارے آس پاس
رہنا چاہتا ہو مشل۔۔۔تم صرف میری ہو۔۔۔تمھیں
کبھی کسی اور کا نہیں ہونے دوں گا۔۔۔کبھی
بھی نہیں۔۔۔میرے ساتھ تمھیں کوئی بھی جگہ
قید نہیں لگے گی یار۔۔۔نہ ہی تمھاری سانس
گھٹیں گی۔۔۔میرا اعتبار تو کرو۔۔۔میں تمھیں اکیہ
لا نہیں چھوڑوں کا کبھی بھی۔۔۔" شہریار کو
اس کی آنکھوں میں خوف بالکل اچھا نہیں
لگ رہا تھا۔۔۔لہجے کی سختی بلکل ختم کرتے

KZwrites

وہ صوفے سے بازو ہٹاتے ہوئے وہیں اس کے پاس گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھا تو مشل اپنی ٹانگیں صوفے پر کرتے ہوئے خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔ایک نظر اٹھا کر باہر کے کھلے دروازے کی طرف دیکھتے اس نے نظریں شہریار پر واپس کی تھیں۔۔۔دل اسکے یوں اتنے پاس بیٹھنے پر عجیب سا گھبرایا تھا

KZwrites

"ریلیکس مشل۔۔۔باہر ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔؟" شہریار نے صوفے پر دھڑے اس کے ایک ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں پیار سے تھام

کر اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کی تھی

"آپ ابھی یہاں سے جائیں گے نہیں کیا۔۔۔؟ مجھے عجیب لگ رہا ہے۔۔۔"

KZwrites

"ڈر کیوں رہی ہو۔۔۔؟ تم کوئی ڈرپوک تھوڑی ہو اگر میں کچھ ایسا ویسا کروں تو۔۔تو۔۔۔یہ گلدان میرے سر میں رکھ کے مار دینا، وہیں میرا کام تمام ہو جائے گا۔۔" شہریار نے اس کے

ہاتھ کی پشت پر اپنے انگوٹھے کا دباؤ دیتے ہوئے کہا تو مشل مزید خود میں سمٹتے ہوئے آنسو بہانے لگی تھی۔۔۔دل کی کیفیت خود بھی سمجھ نہیں آرہی تھی

"مشل تم واقعی مجھ سے گھبرا رہی ہو؟ یا کوئی اور بات ہے۔۔۔؟ اچھا چلو رؤو نہیں۔۔۔میں واپس چلا جاتا ہوں پاگل۔۔۔رلانے نہیں آیا تھا تمھیں۔۔۔" شہریار اسکا ہاتھ واپس اسی طرح صوفے پر رکھ کر فرش سے اٹھتے ہوئے بولا تھا

Kzwrites

"بابا یاد آرہے ہیں یہاں آ کر..." مشل کے آنسوؤں کی شدت بڑھی تھی،شہریار کی موجودگی میں اب ڈر ہی تو نہیں محسوس ہو رہا تھا لیکن باپ کی کہی باتیں دل کو اسکی طرف بڑھنے سے روک رہی تھیں

KZwrites

"اوہ یار..." شہریار نے اسے یوں روتے دیکھ کر صوفے کی بازو پر بیٹھ کر اس کا سر اپنے سائیڈ سینے سے لگاتے دل میں اسی پل خود سے عہد کیا تھا کہ وہ اس کی آنکھوں میں

دوبارہ غم کے آنسو نہیں آنے دے گا۔۔۔دائیں
کہنی اسکے کندھے پر رکھے شہریار نے پیار سے
اسکے بالوں کو سہلایا تو مشل کا ذہن یک دم
اپنے دل کی کیفیت پر حاوی ہوا تھا

KZwrites

"آپ جائیں یہاں سے اب پلیز۔۔۔۔۔مجھے اپنا
سامان لے کر واپس جانا ہے۔۔۔اور۔۔۔دوبارہ
کبھی میرے سامنے مت آئیے گا۔۔۔بس یہ سب
یہیں ختم۔۔۔" مشل اسکا بازو اپنے کندھے سے ہٹا
کر اچانک اٹھ کھڑی ہوئی تھی

"مجھے اور میرے پیار کو ٹھکرا رہی ہو....ٹھیک نہیں کر رہی تم مشل..." شہریار بھی اسکے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا...دونوں ہاتھ پینٹ کی پاکٹس میں ڈالے وہ اسکا جبڑ کر کے،اپنے دل کی نفی کر کے خود سے دور ہونا بخوبی دیکھ رہا تھا...بھنویں ہلکی سی سکیڑے وہ انتہائی سنجیدہ سے لہجے میں بولا تھا

Kzwrites

"آپ واقعی کچھ کریں گے کیا..." مشل اسکی بدلی سی نظر دیکھ کر گھبراتے ہوئے بولی تھی

" تمہیں کیا لگتا ہے..." بہت دھیما سے لہجے میں کہہ کر اس کی پلکوں کی بار پر ہمیشہ کی طرح ٹھہرے ایک آنسو کو شہریار نے اپنی انگلیوں کی پوروں پہ چن لیا تھا

KZwrites

"مجھے ڈر لگ رہا ہے آپکی باتوں سے....اگر یہ سب نہ ہوا ہوتا تو شاید...لیکن اب کچھ ممکن نہیں ہے.ے..." مشل نے دل کو بوجھل سا محسوس کرتے بات ادھوری چھوڑی تھی

"شاید کیا مشل...؟" شہریار کے چہرے پر کھوئی ہوئی مسکراہٹ واپس آئی تھی

KZwrites

"کچھ نہیں۔ں۔ں...آپ پلیز میرے راستے سے ہٹ جائیں۔۔ں۔ں۔ں....کیوں مجھے تنگ کر رہے ہیں۔ں۔ں...میں نہیں ابھی اتنا کچھ پراسیس کر سکتی۔ی۔ی..." مشل اسکے مخصوص انداز میں مسکرانے پر اپنے الجھتے دل سے لڑتے اس سے نظریں چراتے ہوئے بولی تھی

"میں ہٹ گیا تو دوبارہ نہیں آؤں گا مشل..." شہریار نے ایک قدم پیچھے کو لیا تو مشل کو یک دم اپنا آپ اکیلا لگنے لگا تھا...نظروں میں کمال شاہ،عالم شاہ،شازم،سمینہ بیگم کے چہرے گھومنے لگے تھے...ان سب چہروں میں صرف شہریار کا چہرہ اسے مانوس سا لگا تھا

kzwrites

"مت آئیں...جائیں..." شدید درد ہوتے گلے کو نم کرنے سے اسے مزید درد محسوس ہوا تھا

"لو ہٹ گیا...اب نہیں نظر آؤں گا...خوش رہو..."
کہتے ہوئے شہریار نے الوادائی نظروں سے
دیکھتے ہوئے اس کے گالوں کو اپنی انگلیوں سے
بہت ہلکا سا مس کیا تھا اور انہی قدموں سے
پلٹتے وہ وہاں سے چلا گیا تو مشل نے اسکو آخر
تک جاتے ہوئے دیکھا تھا

Kzwrites

"کیا مجھے واقعی یہ اچھے لگنے لگے تھے...؟
اس سے پہلے کیوں مجھے کبھی ایسا

محسوس نہیں ہوا تو اب کیوں ہو رہا ہے---"
گھر کا دروازہ بند ہونے کے آواز پر مشل کو اپنے
دل میں ٹیس سی اٹھتی محسوس ہوئی
تھی---نظریں خودبخود باپ کے کمرے کی طرف
اٹھی تھیں

KZwrites

"جب سے میرے نکاح کی بات ہوئی ہے تب
سے میرے ذہن میں ان کا چہرہ کیوں آنے لگا
ہے---میرا دماغ شاید بس ایسکیپ چاہ رہا
ہے---مجھے سٹرانگ رہنا ہے---ہاں---" مشل کو
اپنے دل کی کیفیت بہت عجیب ہوتی

محسوس ہو رہی تھی...سر جھٹک کر آنسو صاف کرتے اس نے باپ کے کمرے کی طرف قدم بڑھائے تھے اور کمرے میں داخل ہوتے ہی ایک مانوس سی خوشبو محسوس کرتے اسکا ضبط ختم ہوا تھا...اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھام کر وہیں فرش پر بیٹھتے وہ زاروقطار رونے لگی تھی

KZwrites

"بابا کیوں گئے ہیں آپ...کیوں-ں-ں..." فرش پر بیٹھے اس نے نظریں بیڈ کی جانب کی تھیں..تکیہ اسی انداز میں دھرا ہوا پڑا تھا

جیسے صفدر صاحب اسے ڈبل کر کے اپنے بازو کے نیچے پھنسا کر رکھتے تھے۔۔۔بیڈ شیٹ پر پڑی سلوٹوں سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی ابھی وہاں سے اٹھ کر گیا ہو۔۔۔گلے میں اٹھتا درد ناقابلِ برداشت ہونے لگا تھا

KZwrites

"مجھے آپ سے بہت باتیں کرنی تھیں بابا۔۔۔بہت کچھ کہنا تھا آپ سے۔۔۔آپکی طرح کوئی بات نہیں سنتا میری۔۔۔کسی کو میں اچھی نہیں لگتی۔۔۔آپکے بابا کو بھی نہیں۔۔۔کوئی آپکی طرح شفقت سے بات نہیں کرتا مجھ سے بابا۔۔۔" فرش

سے خود کو گھسیٹ کر وہ بیڈ پر پائندی کی جانب سر رکھ کر بلکنے لگی تھی۔۔۔آنسو مسلسل بہنے سے کنپٹی میں ٹیسیں اٹھنے لگی تھی لیکن دل کا غم بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔کتنی ہی دیر وہاں اپنا دل ہلکا کرتے وہ سائیڈ ٹیبل پر پڑا خانم خاتون کا فون پکڑ کر بوجھل قدموں سے اور اوپر اپنے فلور کی طرف چلی گئی۔۔

KZwrites

حواس قائم کرنے کے لیے باتھروم میں جا کر مشل نے خود کو تھوڑا فریش کیا تھا۔۔۔ الماری سے ضروری ڈاکیومنٹس اور چند کپڑے بیگ

میں رکھے تو شہریار کی دی ہوئی رنگ ٹشو
پیپر میں لپٹی گلاب کے سوکھے پھول سمیت
اس کے قدموں میں آ گری تھی۔۔۔پہلے سے بے
حال ہوتے دل کی دھڑکن مزید سست ہوئی
تھی۔۔۔ بے اختیار ہو کر مشل نے جھک کر ٹیشو
پیپر اور پھول کو اٹھا لیا تھا۔۔۔خشک سوجھی
ہوئی آنکھوں کو جھپکتے مشل نے ٹشو پیپر
میں سے نکال کر رِنگ کو دیکھا تو اس کی
نظروں کے سامنے وہ منظر گھوم گیا تھا جب
اس نے شہریار کے بازو میں نیل فائلر مارا
تھا۔۔۔بجھے بجھے سے چہرے پر مدھم سی
مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔۔

Kzwrites

کچھ پل رِنگ اور سوکھے پھول کو یونہی گھور کر دیکھتے مشل نے رنگ کو اپنی درمیانی انگلی میں پہن لیا تھا پھر اچانک کچھ یاد آنے پر وہ اپنا کالج بیگ ڈھونڈنے لگی تھی جو اسکو اپنی ورک ٹیبل پر پڑا ہوا دِکھ گیا تھا....مشل نے فوراً اس کو کھولا تو اس میں اس دن کی رکھی ہوئی شہریار کی سفید ٹی شرٹ بھی نظر آگئی تھی جس پر خون کے دھبے لگے اب خشک ہو چکے تھے.. مشل کا دل بے احتیار ہو رہا تھا...کبھی اپنے ہاتھ میں موجود رنگ کو دیکھے جا رہی تھی تو کبھی اس ٹی شرٹ کو اور کبھی گلاب کے سوکھے پھول کو۔

KZwrites

"شاید مجھے غلط فہمی ہو رہی ہے۔۔۔مجھے یہ کیوں اچھے لگیں گے۔۔۔؟ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔تایا ابو کا بیٹا اچھا نہیں لگا نا شاید اس لیے یہ اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔نہیں۔۔۔مجھے ایسا نہیں سوچنا۔۔بلکل نہیں۔۔۔" خود میں سوچ کر باقی کا سارا وقت وہ انھی سب باتوں میں الجھی رہی تھی

KZwrites

"اسلام علیکم... میں...اندر آ سکتا ہوں"شہریار خانم خاتون کے کمرے کو ناک کرتے ہوئے بولا تو خانم خاتون نے فوراً دروازہ کھول دیا تھا

Kzwrites

"جی...وعلیکم السلام...آپ...؟" خانم خاتون اپنے سر پر چادر کو ٹھیک کرتے ہوئے بولی تھیں، ساتھ ہی اسے اندر آنے کا راستہ بھی دیا تھا

" شہریار ہوں۔۔۔میں شہر سے باہر تھا اس لیے پہنچ نہیں سکا وقت پر۔۔۔بہت۔۔۔افسوس ہوا چاچو کے یوں چلے جانے سے۔۔۔آپ۔۔۔آپ کیسی ہیں،ٹھیک ہیں۔۔۔؟" شہریار کمرے میں داخل ہو کر ہاتھ سے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کرتے بولا تھا

KZwrites

" اللہ کا شکر ہے بیٹے۔۔۔" خانم خاتون شہریار کے اتنے دھیمے لہجے پر حیران سی ہوئی تھیں، وہ انکو بیٹھنے کا اشارہ کر کے خود ابھی تک کھڑا ہی تھا

"چاچی جی۔۔۔دادا جان بتا رہے تھے کہ آپ لوگ یہاں سے جانا چاہتے ہیں۔۔۔۔کیا میں وجہ جان سکتا ہوں۔۔۔؟ اتنے سالوں کے بعد تو ہم مل پائے ہیں۔۔۔ہم تو چاہتے ہیں کہ آپ یہیں رہیں۔۔۔اور سچ تو یہ ہے کہ دادا جان پہلے سے ہی رابطے کی کوشش میں تھے، بس اچانک یہ معاملہ ہو گیا۔۔۔"

شہریار انکے بیٹھتے ہی خود بھی صوفے پر بیٹھ گیا تھا

KZwrites

"بیٹا۔۔ آپ وجہ جانتے ہی ہوں گے۔۔۔ ہمیں یہاں
اسی لیے روکا گیا ہے کہ آپ کا اور مشل کا
نکاح ہو سکے۔۔۔لیکن نہ تو آپکی والدہ ایسا
چاہتی ہیں اور نہ ہی میری مشل۔۔۔ اور سمینہ کا
حق بھی ہے۔۔۔۔اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ
ایک ماں کا پورا حق ہوتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کا
فیصلہ لے سکے۔۔۔اسی طرح میں بھی اپنی بیٹی
کی مرضی کو اہمیت دوں گی۔۔۔۔زبردستی کا
جوڑ نبھانا مشکل ہو جائے تو ساری زندگی
خراب ہو جاتی ہے دو انسانوں کی۔۔" خانم
خاتون شہریار کے چہرے کو غور سے دیکھتے
ہوئے بول رہی تھیں،اسکے تحمل سے توجہ سے
بات سننے کا انداز بلکل ویسا تھا جیسے شروع

kzwrites

کے دنوں میں صفدر شاہ کا ہوتا تھا

"چاچی جان اگر میں آپ سے کہوں کہ۔۔ میں خود چاہتا ہوں مشل سے نکاح کرنا۔۔ اس لیے نہیں کہ چاچو نے دادا جان سے ایسا کہا تھا یا بابا ایسا چاہتے ہیں یا کچھ بھی۔۔۔ بلکہ میں خود اس کو اپنانا چاہتا ہوں۔۔۔اپنی خوشی سے۔۔۔ بغیر کسی دباؤ کے۔۔۔اور اس رشتے سے اسکی زندگی بھی خراب نہیں ہونے دوں گا۔۔۔یہ وعدہ ہو گا میرا آپ سے بھی اور اس سے بھی۔۔۔" شہریار ٹھہر ٹھہر کر اپنی بات مکمل

kzwrites

کر رہا تھا

"میں آپ کی بات سمجھ رہی ہوں لیکن بیٹا اگر ایسے رشتے میں آپ کے ماں باپ یا کسی ایک پیرنٹ کی رضامندی شامل نہ ہو تو کچھ عرصے بعد آپ خود ہی اس رشتے سے تنگ آنے لگتے ہیں۔۔۔مشل نے اپنی نظروں کے سامنے اپنے ماں باپ میں دوریاں آتے دیکھا ہے اسی وجہ سے۔۔۔لیکن وہ ہماری دوری کی اصل وجہ سے ہمیشہ لاعلم رہی ہے۔۔۔میں نہیں چاہتی کہ میری بیٹی کسی ایسی اذیت سے گزرے۔۔۔" کہتے ہوئے

Kzwrites

خانم خاتون صفدر صاحب کا اپنے باپ کو یاد کرتے ڈپریشن میں جانا یاد آیا تھا

"مما کو میں منا لوں گا، چاچی جان.... مجھے بس آپ کے ساتھ کی ضرورت ہے...آپ پلیز مشل کو واپس ترکی نہ لے کر جائیں...اور میں بالکل نہیں چلتا کہ کوئی ہمارا زبردستی نکاح کروائے بلکہ مشل کی پوری رضامندی چاہتا ہوں...میں چاہتا ہوں کہ سب خوشی سے اس رشتے کو قبول کریں...

میرا یقین کریں کہ مشل کو یہاں کوئی تکلیف

kzwrites

نہیں ہوگی۔۔۔

میں اس کو کسی شرط کے تحت نہیں بلکہ
سچے دل سے اپناؤں گا۔۔یہ میرا آپ سے
وعدہ ہے کہ آپکو ہمیشہ وہ مسکراتی ہوئی
ہی نظر آئے گی۔۔۔" شہریار اتنی سنجیدگی سے
بول رہا تھ کہ خانم خاتون ایک لمحے کو تو اس
کودیکھتی رہ گئی تھیں۔۔۔اسکا لہجہ اپنی ماں
کے لہجے سے بلکل الگ تھا۔۔۔ شہریار کے لہجے
کی سچائی ، صاف نیت اسکے لہجے سے
آنکھوں سے جھلک رہی تھی۔۔۔خانم خاتون کا
دل اسکے لیے رضامند سا ہونے لگا تھا۔۔۔صفدر
صاحب کی خواہش اب انہیں قابل غور لگی
تھی

KZWrites

مشل کافی دیر کے بعد اپنا سامان لے کر گھر میں داخل ہوئی تو امدرونی دروازے پر ہی رخشندہ بی نے اس کو آگاہ کر دیا تھا کہ کمال شاہ اس کو بلا رہے ہیں...وہ گھرا سانس بھر کر پورے گھر پر ایک نظر ڈالتے سیدھا ان کے کمرے تک آگئی تھی... اس نے شہریار والی شاپنگ سے ایک سفید رنگ کی ہاف سلیو پرنٹڈ لانگ فراک پہنی ہوئی تھی جس کے نیچے پہنی ٹائٹس اسکے ٹخنوں سے اچھی خاصی اونچی

kzwrites

تھی۔۔۔سینے پر ڈھیروں چنٹیں اسکے جسم کو مزید واضح کر رہی تھیں۔۔۔دوپٹے کا کوئی نام و نشان نہیں تھا۔

"اسلام علیکم۔۔آپ نے مجھے بلایا۔۔۔؟" مشل نے کمرے میں داخل ہوتے ہی خود کو سمجھاتے بجھاتے لہجہ نرم رکھتے انہیں مخاطب کیا تھا

"وعلیکم السلام بیٹا۔۔جی میں نے ہی بلایا۔۔۔آپ سے میں نے کہا تھا کہ رخشندہ بی کو ساتھ لے کر جائیں تو آپ کیوں نہیں لے گئیں۔۔۔نہ ہی آپ

Kzwrites

نے شازمہ سے چادر لی۔۔۔کم از کم آپ ڈرائیور کو ہی ساتھ لے کر چلی جاتیں۔۔۔ہمارے ہاں لڑکیاں خود ڈرائیو نہیں کرتیں۔۔۔۔اور ابھی بھی آپ بغیر کسی چادر کے آ رہی ہیں۔۔ ہمارے گھر کی خواتین کبھی یوں ننگے سر نہیں پھریں۔۔۔بہتر ہے کہ اپ اس گھر کے طور طریقوں کو جلدی ہی سمجھ لیں۔۔۔۔ میں جو بات ایک دفعہ کہہ دیتا ہوں اس کو بار بار دہرانے کی مجھے کبھی ضرورت

نہیں پڑی الحمدللہ اتنے فرمانبردار بچے ہیں میرے۔۔۔اور میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی فرمانبرداری کا ہی مظاہرہ کریں۔۔۔کچھ سوچ کر ہی آپ کے بابا اپ کو ہمارے حوالے کر کے گئے

kzwrites

ہیں۔۔۔چلو شاباش میرا بچہ۔۔۔فورا سے پہلے شازمہ کو اپنے ساتھ لے کر جاؤ۔۔کچھ ڈھنگ کی شاپنگ کرو۔۔۔۔یہ ایسا حلیہ میں اب ہرگز برداشت نہیں کروں گا۔۔کچھ دنوں تک آپ کا نکاح ہے تو بہتر ہے کہ خود کو اب پردے کی عادت۔۔۔" مشل کمال شاہ کے لہجے کے سختی کو محسوس کرتے ہوئے بھی انکی بات سنتی جا رہی تھی لیکن نکاح کے لفظ پر شدید غصے میں آتے بغیر انکی بات مکمل ہوئے کمرے سے باہر نکل کر سیڑھیوں کی طرف بھاگ گئی تھی

Kzwrites

شہریار نے اپنے فلور کے ٹیرس پر کھڑے مشل کی گاڑی گھر میں آتی دیکھ کر فورا پاکٹ سے فون باہر نکالا تھا...اسکے لاؤنج سے گزر کر کمال شاہ کے کمرے میں جانے سے لے کر اسے روتا ہوا اپنے کمرے کی طرف جاتا بھی دیکھ چکا تھا...اس ہی کی دلائی ہوئی سفید لانگ فراک میں اسے دیکھ کر شہریار بجھا بجھا سا مسکرایا تھا

KZwrites

"دادا جان نے ضرور کہا ہوا گا کچھ سخت اس سے...کیوں آرام سے بات نہیں کر رہے یار

سب۔۔تین چار دنوں میں کیا ایکسپیکٹ کر رہے ہیں اس سے۔۔۔" اسکے کمرے کے دروازے کی بند ہونے کی دھاڑ سنتے ہی ایک لمحے کی بھی تاخیر کیے بغیر شہریار نیچے کمال شاہ کی طرف چلا گیا تھا

"آئیے۔۔۔آئیے۔۔۔ آج کل تو نا آپ کے آنے کا پتہ لگتا ہے اور نہ ہی جانے کا۔۔۔ کیسا ہے میرا شیر ببر۔۔۔دوپہر کو ہی واپس آگیا۔۔۔فلیٹ سے سیدھا آفس چلا گیا تھا نہ۔۔۔؟"

کمال شاہ پوتے کو دیکھ کر ہمیشہ کھل اٹھتے تھے

KZwrites

" میں ٹھیک ہوں دادا جان۔۔۔جی ذرا جلدی نکل آیا تھا۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے چاچی سے ملاقات ہوئی ہے۔۔۔مشل آگئی تھی تو۔۔۔نیچے آگیا ہوں۔۔"
شہریار ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا تھا

KZwrites

"ہاں آگئی ہے وہ۔۔۔بڑی ویسے منہ زور ضدی سی ہے۔۔۔۔شہریار ایک بات کروں۔۔۔ میں سوچ رہا ہوں کہ صرف نکاح کی بجائے مشل کی اور تمہاری بھی باقاعدہ رخصتی کروا دی جائے۔۔۔کہاں تم بھی خوار ہوتے پھرو گے کبھی گھر کبھی آفس کبھی فلیٹ۔۔۔۔رخصتی ہی کرتے

ہیں سیدھا۔۔ویسے بھی نکاح ہی سب کچھ ہوتا ہے۔۔۔"

کمال شاہ مشل کے رویے سے پریشان ہو گئے تھے،دماغ میں اسکا موازنہ مسلسل شازمہ سے کیے جا رہے تھے جو کبھی انکے سامنے سر بھی نہیں اٹھاتی تھی

KZwrites

"دادا جان کیا ہو گای ہے۔۔۔مشل تو شازمہ سے بھی چھوٹی ہے۔۔۔میں تو شازمہ کی بھی اتنی جلدی رخصتی نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔پڑھائیاں ڈسٹرب ہو جاتی ہیں ایسے لیکن چلیں اب وہ کہہ رہے تھے تو بات ہو گئی۔۔۔۔ہمارا نکاح ہو تو

رہا ہے۔۔۔رخصتی ایک سال ٹھہر کے بھی ہو سکتی ہے۔۔۔اسے پہلے ایڈجیسٹ ہونے دیں یہاں۔۔۔"انکی بات سن کر ہی شہریار کو اپنے دل میں اتھل پتھل سی محسوس ہونے لگی تھی، خود کو قابو میں رکھتے شہریار قدرے نارمل لہجے میں بولا تھا

KZwrites

"چھوٹی ہے تو کیا ہوا۔۔۔گھر میں ہی رہنا ہے نا۔۔۔شازمہ کو دیکھو۔۔۔اس سے چند ماہ ہی بڑی ہے لیکن کتنی با ادب ہے۔۔۔سلجھی ہوئی ہے۔۔۔سمجھدار ہے۔۔۔اور یہ لڑکی۔۔۔بہت خود سر

سی ہے...اور کیا میں تمہاری طبیعت سے واقف .کسی غیر کے حوالے تھوڑی کر رہا ہوں نہیں.. جو مجھے کوئی پریشانی ہو...بس اس کی طرف سے مجھے ذرا کھٹکا ہے...

ابھی میں نے ذرا چادر نہ لینے پر ذرا سی بات کیا کر دی، منہ بنا کر ایسے میرے سامنے سے گئی جیسے میری کوئی اہمیت ہی نہ ہو...شازمہ بھی تو ہے نا اس بچی کی تو کبھی جرات نہیں ہوئی کہ میری بات مکمل ہوئے بغیر آگے سے بول بھی پڑے...لیکن مشل...اس میں باپ و الی ہی عادتیں ہیں....ضدی ہے...اس کو اب تم نے ہی سیدھا کرنا ہے شہریار...میں اپنے گھر میں ایسی بے حیائی برداشت نہیں کروں

kzwrites

گا...یونہی ننگے سر کھلے سینے سے دندناتی پھرتی ہے ملازموں کے سامنے بھی...کوئی پرواہ نہیں اسے عزت کی نہ اپنی نہ ہماری...."

کمال شاہ سخت لہجے میں بولتے چلے جا رہے تھے،مشل کا انہیں اس طرح اہمیت نہ دینا بری طرح غصہ دلا گیا تھا

KZwrites

"سیدھا کرنے والی کیا بات ہے دادا جان...انسان ہے جانور نہیں...آپ بھی تھوڑا وقت دیں اسے...ابھی تو وہ چاچو کے غم سے ہی باہر نہیں آئی ہو گی اور ہم ایسے زور زبردستی کرنے لگیں گے تو وہ مزید متنفر ہو جائے گی ہم سے...آپ

ابھی صرف نکاح تک ہی بات رہنے دیں۔۔۔نکاح سے بھی مجھے حق مل جائے گا۔۔۔میں اسے سمجھا لیا کروں گا۔۔۔"

"یہاں سارے ہی خود سر ہوئے پڑے ہیں۔۔۔میں تو پہلے ہی کہتا تھا کہ تم میں بھی اپنے چاچے کی ہی جھلک ہے۔۔۔اپنی بات کو ہی صحیح سمجھنا ہے بس۔۔۔بڑے تو فالتو بیٹھے ہیں نا۔۔۔۔ساری اولا د ہی نافرمانی پر اتری ہوئی ہے۔۔۔کچھ نہیں کمایا میں نے ساری زندگی۔۔۔" کمال شاہ اس سے رخ موڑ کر بیٹھ گئے تھے

Kzwrites

"اچھا میری بات سنیں...آپ مشل سے پیار سے بات کر کے دیکھیں...اگر وہ مانتی ہے تو کر لیں گے...آپ بس بات آرام سے کریں اس سے...بات کو سمجھیں نا اس نے ابھی تو اپنے باپ کو کھویا ہے...جیسے آپ اپنے بیٹے کو کھو کر اداس ہیں تو سوچیں کہ وہ کتنا دل چھوڑ کر بیٹھی ہوگی...اس کو دیکھ کر ہی پتہ لگ رہا ہے کہ چاچو نے کتنے لاڈوں سے پالا ہے اسے....وہ ہم سب کے سخت رویے برداشت نہیں کر سکے گی

دادا جان۔۔۔اسے پیار سے منائیں اگر وہ مان جاتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔" شہریار انکے کندھے پر بازو رکھ کر انہیں بہت آرام سے سمجھانے لگا تھا

"ٹھیک ہے کر لوں گا اس سے بات بھی لیکن میرا فیصلہ اٹل ہے۔۔۔۔۔ عالم سے بات کرتا ہوں۔۔۔گھر میں پی چھوٹا سا فنکشن رکھ کر دونوں بیٹیوں کے فرض ہے سبکدوش ہوتے ہیں۔۔گرینڈ فنکشن ولیمے کا انشاءاللہ بعد میں ہوتا رہے گا۔۔۔تم بھی تیاری پکڑو بس۔۔۔۔" کمال شاہ اپنے فون ہر بیٹے جا نمبر نکالتے ہوئے بولے تو شہریار

KZwrites

اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا ،دل میں عجیب سی خوشی تو ہو رہی تھی لیکن مشل کے دل کا سوچ کر اپنا دل بے چین سا ہوئے جا رہا تھا۔۔۔تھوڑی دیر وہاں بیٹھنے کے بعد شہریار کمرے سے باہر نکلا تو رخشندہ بی نے شہریار کو سمینہ بیگم کا پیغام دیا تھا

KZwrites

"چھوٹے صاحب، بیگم صاحبہ آپ کو کب سے بُلا رہی ہیں۔۔۔" شہریار انکی بات سن کر فوراً ماں کے کمرے کی طرف بڑھا گیا تھا

"اسسلام علیکم ماما۔۔۔کیسی ہیں۔ں۔ں۔۔۔"

شہریار نے کمرے میں داخل ہوتے ہی انکے متوقع غصے سے ڈرتے ہوئے ماں کے گلے میں بازوئیں ڈالی تھیں

"ہممم۔۔۔ وعلیکم السلام۔۔۔ چاچی سے بھی مل لیا۔۔دادے کو بھی خاضری دے لی۔۔۔ماں کی باری بھی اب کبھی آیا کرے گی یا نہیں۔۔۔؟" سمینہ بیگم انتہائی سخت اور معنی خیز سے لہجے میں بولی تھیں

"سب سے پہلے آپ ہی ہیں ماما۔۔آپکو پتہ ہی ہے۔۔۔ابھی بس کچھ معاملے سے چل رہے ہیں

KZwrites

کہ---"

"چھوڑ دو ان معاملوں کو یہیں---مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے" سمینہ بیگم نے اسکی بات کاٹ دی تھی

KZwrites

"جی ماما حکم کریں--" شہریار اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تھا اس کو یقین تھا کہ بات مشل سے نکاح نہ کرنے کے متعلق ہوگی

"جس لڑکی کو تم پسند کرتے ہو....میں وہاں رشتہ کرنے کے لیے تیار ہوں.. تمہیں اپنے دادا جان کے دباؤ میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں....میں ان ماؤں میں سے نہیں ہوں جو بیٹے کی پسند کو ترجیح نہ دیں... تم جس کو پسند کرتے ہو وہی میری بہو بنے گی" سمینہ بیگم بولی تو شہریار انکی بات پر ہونق رہ گیا تھا

"کون سی لڑکی مما....؟ " شہریار حیرانی سے بولا تھا

KZwrites

"وہی لڑکی جس کا تم نے ذکر کیا تھا مجھ سے بھی اور شازمہ سے بھی، جس کے بغیرتم کنوارے رہنے پر بھی تیار تھے۔۔۔وہی لڑکی"

سمینہ بیگم شہریار کو اس کا کہا ہوا جملہ یاد کرواتے ہوئے بولیں تو شہریار نے تھوک نگلتے اپنے گلے کو تر کیا تھا

KZwrites

"مما۔۔ اس کو تو میں بہت پہلے کا ریفیوز کر چکا ہوں۔۔۔آپ نے پہلے تو منع کر دیا تھا۔۔۔اور ویسے بھی جب دادا جان نے مجھ سے مشل کے بارے میں بات کی تھی میں نے تب بھی اس لڑکی کو بھی کہہ دیا تھا۔۔۔کہ۔۔۔

کہ مجھے بھول جائے وہ۔۔۔میرے گھر والے راضی نہیں ہیں۔۔۔" شہریار کان کھجاتے ہوئے ماں سے جھوٹ بولنے لگا تھا

"تو بیٹے میرے جیتے جی ایسا تو نہیں ہونے والا۔۔۔کنوارے ہی رہو پھر۔۔مشل کو تو بہو میں کبھی نہیں بناؤں گی۔۔۔" سمینہ بیگم اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں

kzwrites

"سمینہ بیگم آپ کے جیتے جی ہی ایسا ہوگا۔۔۔کیونکہ یہ بابا جان کا حکم ہے۔۔۔اور اس

گھر میں کوئی بھی اب بابا جان کی حکم عدولی نہیں کرے گا۔۔۔میں بابا کو مزید پریشان نہیں دیکھ سکتا۔۔۔پہلے ہی صفدر کی جدائی نے انہیں آدھا کر دیا تھا اور اب اسکی موت نے انہیں مزید کمزور کر دیا ہے ۔۔۔لہذا جیسے وہ کہیں گے ویسا ہی ہو گا۔۔۔تم بھی یہ بات کان کھول کر سن لو شہریار۔۔۔۔بات ختم۔۔۔"

Kzwrites

عالم شاہ کمال شاہ سے مل کر اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولے تھے

"مت بھولیے کہ حکم عدولی کا رواج بھی آپ کے اسی بھائی نے ہی ڈالا تھا۔۔۔۔شروعات وہ

کریں اور ختم ہم کریں۔۔ہم ہی رہ گئے ہیں س
قربانیوں کے لیے۔ے۔ے۔۔۔" سمینہ بیگم کا لہجہ
سخت سے سخت ہوتا جا رہا تھا

"بیگم میں آپ کو پہلے بھی باور کرا چکا ہوں کہ
میں اس معاملے میں کوئی بحث نہیں کروں
گا۔۔شہریار تم جاؤ یہاں سے" عالم شاہ بھی
سمینہ بیگم کے بار بار انکار کرنے پر
شدید غصے میں آئے تھے

"ماما میری بات سنیں۔۔۔ایسا نہیں ہے کہ میں
دادا جان کی بات مان کر آپ کو ناراض کروں

گا...پلیز آپ بھی دل سے اس فیصلے کو مان لیں...چاچو تو ویسے بھی

اب دنیا میں نہیں رہے تو اس لکیر کو پیٹنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہے مما....میں آپ کو ناراض کر کے کوئی بھی قدم نہیں اٹھا سکتا...آپ میری بات مان کر ایک بار سوچیں تو سہی...مشل کوئی غیر نہیں ہے ہمارے لیے...اس سے اتنی نفرت مت کریں..." شہریار ماں کو گلے لگاتے ہوئے بولا تھا

KZwrites

"آپ دونوں نے اس لڑکی کے رنگ ڈھنگ دیکھے نہیں کیا... کیسے ادھ ننگی پھرتی ہے گھر میں. ں.ں...صبح صبح شازم آیا تھا ماں کے ساتھ...اسکو بتا رہی تھی کہ میں نے ان کے کمرے میں کھانا نہیں بھجوایا...کوئی اس کو لحاظ نہیں کہ گھر کے داماد سے کیا بات کرنی ہے اور کیا نہیں... اس کے سامنے بھی یوں ننگے پیٹ گھومے جا رہی تھی رخشندہ نے بتایا مجھے...اکیلے کچن میں گھسی ہوئی تھی اسکے ساتھ...حیا تو اس کو جیسے چھو کر ہی نہیں گزری ذرا سی بھی..." شازم کا ذکر سن کر شہریار کے ماتھے کی رگیں غیر مخصوص انداز میں پھولی تھیں...اپنے غصے کو قابو کرنے کے

Kzwrites

لیے وہ عادتاً اپنی کنپٹی سہلانے لگا تھا

"جب شہریار کے نکاح میں آئے گی تو شہریار اس کو اپنے رنگ میں ڈھال لے گا، ابھی نئی نئی یہاں آئی ہے آہستہ آہستہ اس ماحول میں ڈھل جائے گی۔۔۔تم اس کی تائی بن کر تودیکھو۔۔۔تم ابھی سے اس کی ساس بننے لگی ہو۔۔۔آج بابا جان نے بھی اس کو سمجھایا ہے سمجھ جائے گی۔۔۔" عالم شاہ اب کی بار اپنا لہجہ دھیما کر کے بولے تھے

Kzwrites

"ہاں دیکھا ہے میں نے جیسا سمجھی ہے
وہ...دروازہ ان کے منہ پر مار کر چلی گئی تھی
انکے...سامعہ اور شازم کے سامنے اتنی
شرمندگی ہوئی مجھے....قسم سے اتنا اتنا پیٹ
نظر آرہا تھا اسکا...سارے ملازموں نے دیکھا ہو
گا اسے...سب کو خفظ ہو گیا ہو گا اسکا
جسم...توبہ...مجھے تو شرم آتی ہے سوچ کر
بھی...کہ میرا شہریار ایسی لڑکی سے...."
سمینہ بیگم مسلسل بولے جا رہی تھیں ،شہریار
انکی باتوں پر خود میں مشل کے خلاف غصہ
بھرتا محسوس کرتے وہاں سے اٹھ کر نکل ہی
گیا تھا

kzwrites

"ماما مجھے رہنا نہیں یہاں۔ں۔ں۔۔۔ابھی کہ ابھی چلیں یہاں سے۔۔۔ماموں کے پاس نہیں بھی جانا تو گھر واپس چلیں۔ں۔ں۔۔۔" مشل نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سامان والے بیگز فرش پر دے مارے تھے

"مشل جان ہوا کیا ہے۔۔۔۔" خانم خاتون جو

KZwrites

شہریار سے مل کر کافی مطمئن ہو گئی تھیں مشل کو یوں آگ بگولہ دیکھ کر پریشان ہوئی تھیں

"ماما بس۔۔۔میری برداشت ختم ہو رہی ہے۔ے۔ے۔۔۔میں نہیں رہ سکوں گی یہاں۔ں۔ں۔۔۔" مشل فرش پر گرے بیگز کے پاس ہی صوفے پر سر تھام کر بیٹھ گئی تھی

"کچھ بتاؤ تو سہی کیوں اتنا غصے میں

kzwrites

ہو۔۔جاتے وقت تو اچھی بھلی تھی اب اچانک کیا ہو گیا ہے ،کیا کہہ دیا کسی نے تمہیں۔۔۔" خانم خاتون اس کے پاس بیٹھ کر پوچھنے لگیں

"ماما وہ دادا جان۔۔۔انہوں نے اتنی باتیں سنائی ہیں مجھے۔۔۔اکیلی کیوں گئی۔۔۔چادر کیوں نہیں لے کر گئی۔۔ میں یہ پسند نہیں کرتا ،میں وہ پسند نہیں کرتا۔۔۔ اور تو اور مجھے کہتے کہ میں تمہارا یہ حلیہ برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ماما اتنا بری طرح ڈانٹا انہوں نے مجھے۔۔۔۔بابا نے تو کبھی ایسے بات نہیں کی تھی مجھ سے۔ے۔ے ۔۔۔یہ لوگ ایسے ہی زبردستی میرا نکاح بھی اس

kzwrites

عجیب سے بندے سے کروا دیں گے۔۔۔ماما پلیز
کچھ کریں ماموں سے رابطہ کریں پلیز۔۔۔ مجھے
لگتا ہے کہ یہ لوگ مجھے یہاں پر قید کر لیں
گے۔۔۔ہمیں یہاں آنا ہی نہیں چائیے تھا۔۔ا۔ا۔۔۔صبح
بھی انہوں نے آپکو ساتھ نہیں جنانے دیا میرے
عدت کا کہہ کر۔۔۔حالانکہ کوئی اتنی بڑی بات
نہیں تھی۔۔۔یہ لوگ بہت تنگ نظر ہیں ماما۔۔۔۔"
مشل کہتے کہتے رو پڑی تھی،چہرے پر
چھائی بیزاری اس بات کی گواہ تھی کہ وہ کس
قدر ذہنی الجھن کا شکار تھی

kzwrites

"مشل۔۔۔رونا بند کرو۔۔۔میری بات سنو۔۔آرام سے تسلی سے۔۔پہلی بات تو یہ ہے کہ تمہارا حلیہ واقعی ٹھیک نہیں ہے۔۔ تمہارے بابا بھی تو تمہیں ہر وقت کہتے رہتے تھے نا۔۔

تم کیا ان کی بات کا بھی ایسے ہی غصہ کرتی تھی۔۔۔؟

نہیں نا۔۔یہ تو پھر تمہارے بابا کے بھی بابا ہیں۔۔عمر کے ایسے حصے میں ہیں کہ انکا دیکھنے کا نظریہ ایک جگہ فکس ہو گیا ہو گا تو اگر ذرا سخت لہجہ استعمال کر لیا تو اتنا دل پر نہ لو۔۔اتنا جلدی ری ایکٹ مت کیا کرو۔۔انکے پاس بیٹھو۔۔۔انہیں سنو۔۔سمجھو۔۔وہ تمھارے بابا سے بہت پیار کرتے تھے۔۔۔تمھارے بابا انکے

KZwrites

پیار کو ہی یاد کرتے گھلتے رہے ہیں مشل..."
خانم خاتون اسکا سر پیار سے سہلاتے ہوئے بولی تھیں

"ماما وہ پیار سے بات نہیں کرتے مجھ سے۔ے۔ے یہاں سب ہی...."

"تم اب بڑی ہو گئی ہو بات کی نوعیت کو سمجھا کرو مشل...کبھی نہ کبھی تو میچورٹی لانی ہے نہ خود میں....تم بھی تھوڑا بدلو خود کو...." خانم خاتون اسکے چہرے پر چھائی

KZwrites

اداسی دیکھ کر خود بھی رو دینے کو دیں

"ماما میں نے شادی نہیں کرنی۔ی۔ی اس سے۔ے۔ے۔۔۔میں اپنی پسند سے۔۔۔" مشل اپنی آنکھیں صاف کرتے بولی ہی تھی کہ خانم خاتون نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا تھا

kzwrites

"بس۔س۔س۔۔۔ یہ بات دوبارہ نہ کرنا مشل۔۔۔یہ خماقت مت کرنا۔۔جو میں کر چکی ہوں۔۔۔کیا م لا مجھے آخر میں۔۔۔؟ کچھ بھی نہیں

مشل۔۔۔بڑے جو فیصلہ کر رہے ہیں وہ مان لو۔۔۔میں سچ میں تمھیں یوں انسسٹ نہ کرتی لیکن میں ملی ہوں اس سے۔۔۔انتہائی سلجھا ہوا لڑکا ہے۔۔۔ تمہاری تائی امی سے بہت الگ ہے۔۔۔دل کی تو وہ بھی بری نہیں ہوں گی۔۔۔لہجے کا بھی بہت دھیما سا ہے۔۔۔ جیسے تمہارے بابا تھے نا سافٹ سپوکن۔۔۔پیار سے بات کرنے والے ۔۔بالکل ویسا ہی ہے۔۔۔مجھے تو اس میں تمہارے بابا کی جھلک نظر آئی ہے۔۔۔سچ کہوں تو مجھے اچھا لگ گیا ہے وہ تمھارے

kzwrites

لیے۔۔۔اسکے لہجے میں شفقت سی محسوس ہوئی ہے مجھے۔۔۔۔اور پیار سے زیادہ مرد کو شفیق ہونا چاہئے۔۔۔ وہ تمہیں خوش رکھے گا مشل۔۔۔" خانم خاتون کی نظروں میں شہریار کا عکس آیا تو دوسری جانب مشل کو بھی شہریار ہی یاد آنے لگا تھا،دل مزید ٹوٹ گیا تھا

KZwrites

"ماما۔۔۔۔آپ بھی ان کی باتوں میں آگئی ہیں۔۔۔" مشل اپنا نچلا ہونٹ باہر نکال کر رونے و الے انداز میں بولی تو خانم خاتون نے اسکی بے رونق آنکھیں دیکھ کر اسے گلے لگا لیا

"اصل میں تم اس وقت اپنے آپ کو اکیلا محسوس کر رہی ہو۔۔ہر بات زیادہ دل پر لگ رہی ہے تمھارے۔۔۔مشل بھروسہ رکھو اپنے بابا پر۔۔انہوں نے کچھ سوچ کر ہی تمھارے کیے یہ فیصلہ لیا ہو گا۔۔وقت کے ساتھ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔میں ہمیشہ تمہارے ساتھ کھڑی ہوں۔۔آرام سے سوچو پھر فیصلہ کرنا۔۔"

خانم خاتون نے اسکو خود میں بھینچتے اسے پیار سے کہا تو باپ کے ذکر پر وہ مزید بکھر کر رونے لگی تھی

KZwrites

"Kya decide hua ha phir...?"

شازم کا میسج سکرین پر جگمگایا تو شازمہ اپنے آنسو صاف کرتے ماں کے چہرے کی طرف دیکھی تھی جو خود غصے میں بھری بیٹھی تھیں

KZwrites

"Shazam ap mjhy kun in baton main shamil kr rhy hainn...Dada jan ya Baba mujhsy poch k to kuch decide nai krain gy na... Ap please mery sath aisy na krain..."

دل اسکے سوکھے سے روئیے پر بلکل بجھ چکا تھا

KZwrites

جڑے جو تیرے خواب سے...

تو ٹوٹے ہم نیند سے...

یہ کیسا تیرا عشق ہے...

تو میرے ہاتھوں میں تو ہے میرے...

ہے کیوں نہیں لکیروں میں---

تو ساتھ ہیں اگر---

تنہا کیوں ہے سفر---

اتنا بتا مجھے---

کیوں مجھ سے ہے بے خبر---

KZwrites

جڑے جو تیرے خواب سے----

تو ٹوٹے کم نیند سے----

یہ کیسا تیرا عشق ہے---

"Oh shut uppp....kya kia ha tumahry sath....? Tumahra alag hi apna rona chalta rehta ha...dmagh kharab kiye rkhti ho....jo pochta hoon uska jawab dia kro..."

شازم کا اگلا مسیج دیکھ کر شازمہ کا ٹوٹا ہوا دل مزید کرچی کرچی ہوا تھا

kzwrites

"Unka b nikah hoga hmri shadi walay din..."

کانپتے پاتھوں سے اسکی مرضی کے مطابق مختصر سا جواب لکھ کر شازمہ نے اسے بھیج دیا تھا

"Bhench... ho tum saray....bhar ma jaoooo...."

KZwrites

شازم کا میسج دیکھ کر شازمہ ہتک کی انتہا محسوس کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کر ماں کی گود میں سر رکھ کر رونے لگی تھی

"میری جان...شازو...میری بچی کا دن بھی خراب کریں گے یہ لوگ...ستیا ناس ہو ان ماں بیٹی کا...بیٹے کو بھی پھنسا لیا میرے دو منٹوں میں...پتہ نہیں کیا جادو ہے انکے پاس آدمیوں کو گھیرنے کا م... ماں نے بھی ایسے ہی جسم دکھا کر صفدر بھائی کو گرویدہ کیا ہو گا...سامعہ کو طلاق ہوئی تو میرا اپنا اتنا برا حال ہو گیا تھا....دواؤں پر لگ گئی تھی میں ٹینشن سے....لگتا تھا دوبارہ کبھی گود نہیں بھرے گی میری شہریار کے بعد...پھر سامعہ کی شادی کی تو وہ بھی ذلیل نکلا....کتنے کتنے دن شازم ہمارے پاس رہتا تھا اور سامعہ پاسپٹل...مار مار کر حشر بگاڑ دیتا تھا وہ....پھر

KZwrites

تم گود میں آئی میرے۔۔ہائے۔۔تب کہیں جا کر
زندگی بہتر لگنے لگی تھی۔۔۔وہ ذلیل مرا تو
سامعہ ، شازم کی جان بھی بحال ہوئی
تھی۔۔پھر لگا تھا کہ کوئی غم اب نہیں آئے گا
لیکن یہ پھر سے آگئیں۔۔سب اجاڑنے۔۔۔میرے
بیٹے کو بھی۔۔۔"

سمینہ بیگم شازمہ کو اداس دیکھ کر اپنے گزرے
دن یاد کرتے مزید کڑھنے لگی تھیں

Kzwrites

"ماما ہم ان سے بات کریں۔۔کیا پتہ۔۔وہ چلی
جائیں۔۔" کہتے ہوئے شازمہ کو خود بھی دُکھ

سا ہوا تھا

"میں منہ بھی نہ لگاؤں انہیں۔۔۔جیسی وہ ہے دو دن میں شہریار کے دل سے اترے گی۔۔۔ بد زبان ۔۔۔ جتنی بھی خوبصورتی ہو زبان اس جیسی ہو تو آدمی منہ توڑنے میں منٹ نہیں لگاتے۔۔۔" سمینہ بیگم نے نخوت بھرے لہجے میں کہا تھا

kzwrites

"تم خیر سے اپنے گھر کی ہو جاؤ گی۔۔۔یہاں کی فکر مت کرو۔۔۔میں دیکھ لوں گی اِنہیں۔۔۔میری بہن کو طلاق کروائی تھی نہ۔۔۔میں بھی تین لفظ انکے منہ پر مار کر نکالوں گی انہیں۔۔۔"

سمینہ بیگم کا لہجہ مزید متنفر ہوا تھا

KZwrites

\-----------

"شازم کیوں بار بار آجاتا ہے۔۔۔دادا جان ٹھیک کہہ رہے تھے۔۔۔اسکو منع ہی کرنا پڑے گا۔۔۔"

"نئے لوگ گھر میں آئے ہیں وہ خود تو ایڈجیسٹ ہو لیں پہلے...مشل بھی انکمفرٹیبل ہوتی ہے اس سے..."

"وہ بات ہی کیوں کرتی ہے اس سے..." نہ چاہتے ہوئے شہریار کے کانوں میں اس کی ماں کی کہی باتیں گونج رہی تھیں کہ وہ کیسے شازم سے باتیں کر رہی تھی...اس کے نظروں میں مشل کا صبح والا ڈریس آیا جس میں اس نے نیٹ کی شارٹ سی ٹاپ کے ساتھ سکن فٹ

KZwrites

جینز پہنی ہوئی تھی...بھنویں خود بخود سکیڑی گئی تھیں,مٹھیاں بھینچتے اسے یک دم مشل پر شدید غصہ آیا تھا

"نہیں یار...غصے پر قابو پانا ہے اگر واقعی شادی کرنی ہے تو....اس ٹیمپر کے ساتھ نہیں چلے گا سب...."

Kzwrites

"خود ایسے بیہیو کروں گا تو باقی سب تو مجھ سے بڑھ کر۔۔۔نہیں نہیں۔۔۔"

"جو بھی کرنا ہے پیار سے کرنا ہے۔۔۔میں تو اسکے دل کو سمجھتا ہوں نہ۔۔۔زبردستی سے مزید ضدی ہو جاتی ہے۔۔۔اور اب تو ویسے ہی اتنا ٹوٹی ہوئی ہے۔۔۔اب تو بلکل نہیں روڈ ہونا کبھی اس سے۔۔۔کچھ نہیں ہوتا۔۔۔سب ٹھیک ہو ہی جانا ہے۔۔۔۔"چہرے پر ہاتھ پھیرتے وہ چھت پر کھڑا اپنے دماغ کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا

KZwrites

"دادا جان کی بات کا جواب دیے بغیر ان کے منہ پر دروازہ مار کر کیوں چلی گئی۔۔۔ایسے کیوں کرتی ہے یار۔۔۔بڑوں سے تو کم از کم آرام سے بات کرے۔۔۔نکال کے مجھ ہر غصہ سارا اپنا۔۔۔لیکن باقی سب سے تو بہتر رہھے رویہ۔۔۔۔یا بتا ہی دیتا ہوں اسے سب سچ سچ۔۔۔۔شاید بہتر فیل کرے۔۔۔۔" شہریار سوچوں میں گم اپنے بازؤں کو سٹریچ کرتے ہوئے چھت کے چکر پہ چکر کاٹے جا رہا تھا کہ اچانک اس کو کسی کے

KZwrites

تیز تیز سیڑھیاں چڑھنے کی آواز آئی تو وہ
وہیں سے مڑ کر پیچھے کے راستے سب سے اوپر
والی چھوٹی چھت پر آہستگی سے چڑھ گیا تھا
اور اسکے اوپر پہنچتے ہی مشل چھت پر آ گئی
تھی---

KZwrites

شام گہری ہو رہی تھی---سورج کے ڈوبنے سے
آسمان کا رنگ بہت خوبصورت لگ رہا تھا---
مشل نے خود کو شازمہ کی دی ہوئی چادر میں
لپیٹا ہوا تھا جسے شہریار نے پہچان لیا تھا
جبکہ اپنی دلائی ہوئی سفید ڈریس تو وہ پہلے

ہی دیکھ چکا تھا

"یار مان تو لیتی ہے ہر بات کو۔۔۔تھوڑا ٹھہر کر ہی سہی۔۔۔پہلے میں نے اتنا ستایا اور اب سب مل کر۔۔کیا کروں۔ں۔ں۔۔۔" شہریار اوپر والی چھت پر ذتا پیچھے کو ہو کر کھڑے اس کو مکمل اپنی نظروں میں لیے ہوئے تھا۔۔۔مشل روتے ہوئے چھت کے ایک اونچے بنے پر بازو رکھے کھڑی ہو گئی تھی اور اپنے ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسوؤں کو رگڑ کر بار ابار صاف کر رہی تھی کہ اچانک شہریار کی نظر اس کے ہاتھ

میں موجود اپنی دی ہوئی انگوٹھی پر پڑی تو شہریار کے چہرے پر حیرانی اور مسکراہٹ ایک ساتھ آئے تھے...رہا سہا غصہ بھی ہوا ہوتا محسوس ہوا تھا

KZwrites

"Udaas to nahi ho mjhy inkaar kr k...?"

شہریار نے اپنا فون نکال کر مشل کو میسج ٹائپ کر کے بھیجا تھا...میسج کی بیپ بجنے پر مشل نے نوٹیفکیشن سے ہی میسج دیکھا اور اچانک گھبرا کر اپنے دائیں بائیں دیکھنے لگی

تھی... غیر ارادی طور پر انگوٹھی والے ہاتھ کو اپنے چادر میں چھپایا تھا

"Ap ko ilhaam ku ho rhy hain...?

مشل نے آس پاس کسی کو نہ پا کر میسج ٹائپ کیا تھا، اسکا میسج دیکھ کر پہلی بار اتنا اچھا لگا تھا

kzwrites

"Love sharpens one's intuition....jbsy chor k aya hu tumhy tbsy lag rha ha k tum khush nai ho....lekin kya kr skty hain"

وہ اسے اپنا مسیج پڑھتے دیکھ کر گہرا سا مسکرانے لگا تھا...چادر میں الجھے ہوئے اسکے ب ال مسلسل شہریار کی نظروں میں تھے

kzwrites

"Kuch nai kr skty...na hi kuch karna hai...ap mjhy distract mat krain..."

اپنے دل کے خلاف جا کر مسیج لکھتے ہوئے

مشل سر بنے پر رکھ کر شدت سے رونے لگی تھی

"Nai krun ga....ab tumhy disturb nai krun ga....tumhy agr kabhi meri zaroorat hui to main hazir hoon ga Mashal...akele nai smjhna khud ko..."

شہریار کو اسکا یوں رونا ایک دم تکلیف دینے لگا تھا۔۔۔اسکو ہلکی سی تسلی دیتے شہریار نے فون پاکٹ میں ڈال لیا تھا۔۔۔کتنی ہی دیر وہ اسے اپنے اتنے پاس دیکھتا رہا تھا۔۔۔اسکا

KZwrites

رونا...خود کو سنبھالنا اور کچھ دیر میں پھر سے اپنا ضبط کھو دینا....مشل کے دل کی پل پل بدلتی حالت شہریار کے دل کو بھی اسی طرح متغیر کر رہی تھی

دو ہفتوں بعد

"شازمہ کے فرنیچر کا پتہ کروایا...؟ آج ہی

KZwrites

پہنچوا دو انکی طرف..." عالم شاہ ہاتھ میں نوٹ پیڈ لیے اس پر اپنی یاد دہانی کے کیے کچھ ضروری باتیں لکھتے شہریار سے مخاطب ہوئے تھے

kzwrites

"جی بابا تیار ہے بلکل...میں رات کو لیٹ خود پہنچا کر آؤں گا...اس وقت انکے گھر کی سائیڈ پر رش ہوتا ہے کافی..." شہریار کا اس دن کے بعد سے مشل سے کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا...سارا دن آفس میں گزار کر وہ شام کو کچھ دیر گھر میں وقت گزار کر وہ اپنے فلیٹ چلا

جاتا تھا۔۔۔مشل سے سامنہ ہونے سے وہ مسلسل خود کو بچا رہا تھا۔۔۔دل میں اب اسے سرپرائز دینے کا ارادہ مصمم ہو گیا تھا

"تم بھی اپنا کمرہ تیار کروا لو خود ہی۔۔۔تمھارے سسرالی تو خود تمھارے در پر پڑے ہیں۔۔۔"

سمینہ بیگم نفرت آمیز لہجے میں بولیں تو شہریار کے ماتھے پر بل آئے تھے

Kzwrites

"کوئی بہت فخر کی بات تو نہیں ہے لڑکی کے گھر والوں سے بیڈ صوفے لینا...اور میرے در پر کوئی نہیں پڑا ہوا انکا بھی گھر ہے یہ...میں تو ایکسپیکٹ کر رہا تھا کہ شازم کی طرف سے ایسی کوئی بات نہیں ہو گی لیکن خالہ نے تو خود ہی باتوں باتوں میں آپکو سنا دیا کہ شازم اوپر والے فلور میں سیٹ ہونا چاہ رہا ہے...لسٹ دیکھ رہی ہیں آپ...؟ پورا فلور فرنش کروا رہے ہیں بابا...مجھے تو عجیب ہی لگ رہا ہے..."

شہریار لیے دئیے لہجے میں بولا تو سمینہ بیگم اسے انکی طرفداری اور اپنی بہن کے خلاف بولتا دیکھ کر اندر ہی اندر غصے سے بھڑکنے لگی تھیں لیکن عالم شاہ کی موجودگی کا خیال

kzwrites

کرتے وہ شہریار پر برسی نہیں تھیں

"شہریار تم اپنے لیے بھی کچھ دیکھ لو...." عالم شاہ ایک کٹیلی سی نظر سمینہ بیگم پر ڈالتے ہوئے بولے تو اسی لمحے شازمہ چائے لیے کمرے کیں داخل ہوئی تھی

Kzwrites

"نہیں بابا...ابھی کچھ نہیں بدلنا چاہ رہا میں...مشل کو کوئی چینج چائیے ہوا بعد میں تو تب کروا لوں گا...ابھی تو ایسے ہی صحیح

لگ رہا ہے مجھے..." شہریار نے مصروف سے انداز میں جواب دے کر شازمہ کے ہاتھ سے چائے لے کر خود سب کو سرو کی تھی...شازمہ اور سمینہ بیگم نے اسکے جواب پر آپس میں نظریں ملائی تھی

KZwrites

"میری گڑیا کیسی ہے..ے...دیکھ لو تمھارے دادا جان نے مجھے گھر سے بے دخل کیا ہوا ہے...کوئی ریکوئسٹ کرو یار انہیں..." شہریار نے شازمہ کو اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا تو شازمہ زبردستی مسکراتے ہوئے اسکے پاس بیٹھ

گئی تھی

"کوئی بات نہیں۔۔۔میں جاؤں گی تو۔۔۔آپ واپس آجائیں گے گھر۔۔۔آپکا ہی گھر ہے یہ۔۔۔اصل بے دخل تو میں ہو رہی ہوں۔۔۔" کہتے ہوئے شازمہ کا دل بھر سا گیا تھا

KZwrites

"عورت کا اصل گھر شوہر کا ہوتا ہے۔۔۔اپنے اصل گھر جا رہی ہو بیٹے۔۔۔" عالم شاہ نے نوٹ پیڈ بند

کرتے عینک آنکھوں سے اتار کر شازمہ سے کہا تھا

"جی نہیں بابا۔۔۔یہ گھر سب سے پہلے میری گڑیا کا ہے۔۔پھر کسی اور کا۔۔سن رہی ہو تم۔۔۔وہ بھی ہو گا تمھارا گھر لیکن یہ گھر تو پکا پکا میری گڑیا کا ہے۔۔سن لیں سارے۔۔۔آپ بھی سن لیں بابا۔۔۔" شہریار نے اسکے کندھے پر بازو پھیلا کر اسکے سر پر چادر کے اوپر سے پیار سے بوسہ دیا تو شازمہ کے چہرے پر اب اصل مسکراہٹ بکھری تھی

KZwrites

"ایسے دماغ نہیں خراب کرتے بہنوں کا۔۔۔کوئی عقل کی بات بھی کر لیا کرو شہریار۔۔۔ایک طرف اس مشل کو ڈھیل دی جا رہی ہے یہ کہہ کر کہ وقت دیں اسے۔۔۔۔ دوسری طرف بہن کو شیر کر رہے ہو۔۔۔مرد بنو یار۔۔۔" عالم شاہ شہریار کو ڈپٹنے والے لہجے میں کہہ کر کمرے سے باہر چلے گئے تھے

KZwrites

"اوئے تم نے بابا کی بات نہیں سننی بلکل بھی۔۔۔جو میں کہہ رہا ہوں وہ سننا ہے بس۔۔۔یہ سب تمھارا ہے،ہم تمھارے ہیں۔۔۔کبھی دل میں کوئی ایسی دقیانوسی بات نہیں لانی کہ گھر پرایا ہو گیا تو یہ وہ۔۔۔میں ہمیشہ اپنی گڑیا۔۔۔"

KZwrites

"شادی ہو لینے دو اِسکی بھی۔۔۔پھر دیکھنا کونسا بھائی کہاں کا بھائی۔۔۔یہ ساری باتیں ابھی کی ہیں۔۔۔جیسی اسکی بیوی ہے کوئی بعید نہیں کہ یہ سب چھوڑ چھاڑ کر چاچے کی طرح باہر چلا جائے۔۔۔" سمینہ بیگم نے شہریار

کی بات کاٹی تو شہریار کا اونچا سا قہقہہ کمرے میں گونجا تھا

"ماما جان آپ کیوں اتنا خلاف ہو گئی ہیں میرے...کہیں نہیں جاؤں گا میں کسی کو چھوڑ کر....سب یہیں رہیں گے ایک ساتھ اور آپ بھی اب دل بڑا کر لیں مشل کے لیے...تم بھی میرے بارے میں یہی سوچتی ہو...؟ ہممم...؟ شہریار نے شازمہ کے کندھے سے اپنا کندھا ٹیزنگ انداز میں لگایا تو شازمہ نفی میں سر ہلاتے ہنسنے

kzwrites

لگی تھی،شہریار کی باتیں اسے اس وقت سب سے کمفرٹنگ لگ رہی تھیں

"رخشندہ...برتن لیجاؤ..." سمینہ بیگم نے آواز لگائی تو وہ فورا کمرے میں آئی تھیں

KZwrites

"مشل آگئی واپس...؟"

"نہیں بی بی ابھی تک تو نہیں آئیں وہ..." رخشندہ بی جواب دے کر برتن سمیٹنے لگی

تھیں

"دیکھ لو اب...کب سے نکلی ہوئی ہے کالج کا کہہ کر...شام ہونے کو آئی ہے...واپسی کا کوئی پتہ نہیں..." سمینہ بیگم شہریار سے مخاطب ہوئیں تو شہریار نے ماتھے پر بل ڈالتے انہیں ملازمہ کے سامنے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا

"ماما وہ دادا جان سے کہہ کر گئی تھی کہ لیٹ آئے گی...کسی دوست کی طرف جائے گی واپسی پر..." شازمہ نے ماں اور شہریار دونوں

KZwrites

کو اکٹھے مطلع کیا تھا

"تم گئی ہو کبھی سہیلیوں کے گھر آج تک۔۔۔؟

تمھارے ساتھ ہی اسکی بھی رخصتی ہے لیکن اسکے تو مزاج ہی نہیں مل رہے۔۔۔آوارہ پھرے جا رہی ہے۔۔۔" سمینہ بیگم رخشندہ بی کے نکلتے ہی پھر سے بولی تھیں

Kzwrites

"بس کریں یاررر۔۔۔بس کر دیں۔۔۔" شہریار اکتائے سے لہجے میں بولتا ہوا اٹھ کر کمرے سے نکلا تو سمینہ بیگم نے شازمہ کو سختی سے گھورا تھا

KZwrites

"Baat hoskti hai...?"

مشل نے کمال شاہ کے کمرے میں داخل ہوتے شہریار کے نمبر پر ایک مسیج بھیجا تھا۔۔۔سارا دن کالج میں گزار کر وہ دماغ میں پلتی سوچوں کے ہاتھوں بے حد مجبور ہو گئی تھی۔۔۔اِس گھر میں کچھ دن گزار کر اسے اپنا

سانس بند ہوتا محسوس ہونے لگا تھا۔۔

کچھ وقت کالج میں بغیر کسی کام کے گزار کر اسے اپنا آپ آزاد سا محسوس ہوا تھا۔۔۔پورا دن شہریار کو کوئی میسج نہ کر کے،گھر آتے ہی کسی ٹرانس کی کیفیت میں جاتے وہ اسے مسیج کر بیٹھی تھی ۔۔۔شازم سے ایک دو بار آمنہ سامنہ ہونے پر وہ اس سے مزید بد دل ہوئی تھی،اسکا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر صرف اور صرف گھورے جانا اسے شدید زہر لگتا تھا۔۔اسکی نظروں میں اپنے لیے ویسی

Kzwrites

کوئی بات نظر نہیں آتی تھی جو خانم خاتون یا کمال شاہ بتاتے تھے

"کافی دیر کر دی تم نے آنے میں---" کمال شاہ گھڑی کی طرف دیکھتے مشل سے مخاطب ہوئے تھے

"دیر---؟ 5 بجے ہیں---" مشل کندھوں پر چھوٹی سی شال لپیٹے اترے ہوئے چہرے سے انکے سامنے صوفے پر بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"ہو گئے نہ سب کام۔۔۔؟ "

"جی ہو گئے۔۔۔" مشل بے رنگ سی آنکھوں سے بولی تھی۔۔۔اس نے اپنا لہجہ بلکل روکھا سا کر لیا تھا

KZwrites

"کبھی شازمہ کے ساتھ جا کر اپنے کیے شاپنگ بھی کر لو...چند دنوں میں شادی ہے تمھاری بھی..." کمال شاہ اسکا بجھا سا چہرہ دیکھ کر تھوڑے افسردہ سے ہوئے تھے

kzwrites

"شازمہ کون...؟ میرا شاید ہی کبھی سامنا ہوا ہو اس سے...ہوتا بھی ہے تو وہ اگنور کر کے گزر جاتی ہے اور آپ مجھے اسکے ساتھ جانے کا کہہ رہے ہیں...؟ نہیں کرنی مجھے کوئی شاپنگ..." مشل ٹیبل پر پڑے گلاس میں اپنے لیے پانی ڈالتے ہوئے بولی تھی

"تو تم بلا لیتی...وہ دل کی بہت اچھی بچی ہے...میرا یقین کرو...اور بھائی اسکا اس سے بھی اچھے دل کا ہے...مشل تم خوش رہو گی بیٹے میرا وعدہ ہے تم سے...."

KZwrites

"میری خوشی کی تو خیر ہے...میں اوپر چلتی ہوں...ماما ویٹ کر رہی ہوں گی..." کہتے ہوئے مشل اپنی انگلی میں موجود رِنگ کو ہلکا سا گھماتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی کہ میسج کی

ٹون بجنے پر فون کو ہاتھ میں زور سے جکڑے وہ کمال شاہ کے کمرے سے نکل کر اوپر کو جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھی ہی تھی کہ سمینہ بیگم راستے میں کھڑی مل گئی تھیں

"بہت بھڑکیں ماری تھیں تم نے تو...کہ چلی جاؤ گی ماں کو لے کر...مگر ارادے تو ہمیشہ کے لیے قیام کرنے کے دِکھ رہے ہیں...."

KZwrites

"تو آپ نکلوا دیں دادا جان سے کہہ کر...میں انکی بات نہیں ٹال سکتی..."

"تم انکی بات ٹال نہیں سکتی کہ نظر رکھ لی ہے اس گھر پر ---"

"آپ کے گھر سے بہت بڑا اور شاندار گھر میرے ماموں کا بھی ہے---جہاں میں ہمیشہ رہتی آئی ہوں---"

Kzwrites

"تو ابھی تک دفع کیوں نہیں ہوئی وہاں۔۔۔بلکہ انہوں نے تو دو سال پہلے مصیبت سے جان چھڑوا کر فارغ کر دیا تھا۔۔۔ دوبارہ سے کون بوجھ اٹھائے۔۔۔تبھی تو یہیں ہمارے گھر میں ڈیرے جما لیے ہیں۔۔۔" سمینہ بیگم بولیں تو مشل کا دماغ سلگنے لگا تھا

KZwrites

"یہ میرا بھی گھر ہے۔۔۔" مشل کی آواز ان سے بات کرتے پہلی بار بھیگی تھی

"یہ بھی صحیح ہے۔۔۔پہلے باپ نے لوٹ کھایا سب۔۔۔اب باقی کا بیٹی ہڑپنے آگئی ہے۔۔۔ اور تو ملا نہیں کچھ باپ سے وراثت میں علاوہ دوسروں کے مال پر نظر رکھنے کے۔۔۔ہونہہ۔۔۔رُلو کی تم بھی ماں کی طرح۔۔۔دو دن ٹکنے نہیں دوں گی۔۔۔یاد رکھنا۔۔۔پتہ نہیں سارا دن کہاں گزار کر آئی ہے۔۔۔بعد میں پتہ لگے جی کوئی باہر چکر ہے پہلے سے ہی۔۔۔" کہہ کر سمینہ بیگم لاؤنج کے صوفے پر بیٹھ گئی تھیں

KZwrites

"آپ بات کرنے سے پہلے یاد رکھیں کہ آپکی اپنی بھی بیٹی ہے۔۔۔اور۔۔اور۔۔ٹکنا چاہتا کون ہے یہاں۔۔اہہ۔۔" بات کر کے ہچکی سی بھرتے وہ سیڑھیاں چڑھ گئی تھی،اسکی بات پر سمینہ بیگم غصے سے اٹھتے اسکی شکایت کرنے کمال شاہ کے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھیں

KZwrites

"Kya baat....?"

شہریار کا مسیج دیکھ کر مشل وہیں کچن میں چئیر گھسیٹ کر بیٹھ گئی تھی،باپ کے بارے

میں ایسے الفاظ سن کر دل پھٹنے سا لگا تھا...سکرین پر ہاتھ پھیرتے وہ شدید کشمکش کا شکار ہوئے اس سے بات کرنے کے لیے لفظ ڈھونڈنے لگی تھی

"Ap ny dobara...kabhi rabta nai kia...."

Kzwrites

"You asked me to got over you....thats what i did...."

شہریار کا ریپلائے دیکھ کر مشل کو یک دم خود پر غصہ آیا تھا...اپنا آپ ارزاں ہوتا محسوس ہوا تھا

"Mainy b bs khariyat pochny k liye hi message kia tha..."

KZwrites

میسج تیزی سے ٹائپ کر کے مشل شال اتار کر ٹیبل پر رکھتے کچن کے سنک میں اپنا چہرہ دھونے لگی تھی....خود کو فوراً اپنے قابو میں کرنے کی کوشش میں گلے میں سوئیاں سی چبھنے لگی تھیں...سوچوں کو کوئی کنارہ نہیں

مل رہا تھا۔۔باپ کی یاد کے ساتھ موجودہ حالا
ت نے اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا

"I don't know but its feels like something else is up..."

شہریار بیچ سڑک کھڑے فون پر کیمرے کی ونڈو منیمائز کرتے اسے میسج کا ریپلائے کر کے پھر سے کچن کی سکرین دیکھنے لگا تھا۔۔۔مشل کا اتنے دن بعد اچانک مسیج دیکھ کر اسکا بگڑا ہوا موڈ یک دم خوشگوار ہوا تھا۔۔فلیٹ کی طرف جاتے گاڑی روک کر ٹیک لگائے کھڑے وہ

KZwrites

دماغ میں شادی کے دنوں کا حساب کر رہا
تھا۔۔۔ان گزرے دنوں میں وہ دن میں کئی کئی
بار کیمرہ سکرینز چیک کرتے اسکے کچن میں
آنے کا انتظار کرتا تھا۔۔کیمرے دونوں فلورز کے
کچن اور لاونج میں فکس تھے

KZwrites

"Nai aisi bat nai hai....i was just checking up on you....ok...bye..."

مشل کا میسج دیکھ کر شہریار کا دل الگ ہی لے
پر دھڑکنے لگا تھا

"Fine...bye"

شہریار کا مسیج دیکھ کر نظروں کے سامنے ہی اسے آفلائن ہوتا دیکھ کر مشل کا دل مزید ڈاؤن ہو گیا تھا

KZwrites

"یہ غصے میں ہیں یا واقعی بھول گئے مجھے..."

"میں نے کیوں کیا میسج-ج-ج..."

"میں کیوں۔۔۔مجھے تائی امی کی باتوں پر دھیان نہیں دینا چاہئیے۔ے۔ے۔۔۔"

مشل فون پر ایک بار پھر نظر ڈال کر سست قمدموں سے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔کچھ دیر ماں سے باتیں کر کے وقت گزارنے سے لے کر رات کا ڈنر کرنے تک اسکے دماغ میں شہریار چھایا ہوا تھا۔۔۔اسکے روکھے سے روئیے کی وجہ سے اسکا پچھلا رویہ شدت سے یاد آنے لگا تھا۔۔۔اپنی انا ایک طرف رکھتے اس نے پھر سے اسے کال ملا دی تھی جو پوری

KZwrites

بیلز کے بعد بند ہو گئی تھی

"اسے کیا ہو گیا ہے آج۔۔۔دس دن صبر کر لے اب۔۔بات کی اس سے اگر تو سرپرائز میرا خراب ہو جانا ہے سارا۔۔" شہریار رات کو فریش ہو کر

بالوں کو ٹاول سے خشک کرتے فون پر اسکی مسلسل آتی کالز کو دیکھ کر خود میں ہنسنے لگا تھا

kzwrites

"کال پر تو بلکل نہیں ہے بی...اب تڑپو ذرا جیسے مجھے تڑپاتی رہی ہو..." سوچتے ہوئے شہریار نے اسکی چوتھی کال کاٹ کر اسے اب ؟ بھیجا تھا

"Ap ny kaha tha k main khud ko akela na smjhun....aur ab ap call b nai pick kr rhy..."

مشل کمرے کی لائٹس آف کیے اسے میسج بھیجتے ہوئے اپنے تکیے کو آنسوؤں سے بگھوئے جا رہی تھی

KZwrites

"Ku k tumhari shadi hony wali hai.... kya krun ga call pick kr k....? Khair....Kya bat hai...? Preshan ku ho?"

شہریار ٹاول ایک طرف رکھ کر صرف ٹراوزر پہنے صوفے پر نیم دراز ہوا تھا،کیمرے سوئچ کرنے پر وہ اسے کہیں دکھائی نہیں دی تھی

kzwrites

"Mera dil nai maan rha yahan rehne k liye....."

مشل نے اپنی ساری ہمت اکٹھی کر کے شہریار کو یہ میسج بھیجا تھا

"To kahan rehna ha....mery pas....?"

میسج لکھ کر شہریار نے mery pas والا ٹیکسٹ مٹا دیا تھا

Kzwrites

"Apny ghar...."

مشل کا جواب پڑھ کر اسے اس سے کہی ہوئی اپنی بات یاد آئی تو شہریار اٹھ کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا

KZwrites

"Sochun ga..."

شہریار اس سے مزید بات کر کے خود بھی کمزور نہیں پڑنا چاہ رہا تھا

"پتہ نہیں سارا دن کہاں گزار کر آئی ہے...بعد میں پتہ لگے جی کوئی باہر چکر ہے پہلے سے ہی" شہریار کا مسیج پڑھتے اسے سمینہ بیگم کے کہے لفظ یاد آئے تو کروٹ لے کر فون ایک طرف رکھتے خاموش آنسو بہانے لگی تھی...اسکے بعد اس نے شہریار کو کوئی میسج نہیں کیا تھا نہ ہی اسکا دوبارہ کوئی ریپلائے آیا تھا

KZwrites

......یونہی ایک ایک کر کے مزید کئی دن گزر
گئے تھے....مشل اٹھتے بیٹھے شہریار کا آخری
میسج اور لاسٹ سین دیکھتی رہتی تھی....اس
دوران اس نے کئی بار شہریار کو کالز کی تھیں
جو رسیو نہیں ہوتی تھیں...کئی بار وہ خود
میں ٹوٹی تھی....کئی دفعہ خود کو واپس جوڑا
تھا...کتنی ہی بار کمال شاہ سے نکاح روکنے کی
بات کی تھی کتنی ہی بار باپ کو یاد کر کے وہ
بکھری تھی...

kzwrites

گھر کے لان کو آج بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا.....شازمہ اور مشل دونوں کو تیار کروانے کے لیے بیوٹیشنز کو گھر ہی بلا لیا گیا تھا... بہت قریبی صرف چند ہی لوگ وہاں مدعو تھے...شازمہ نے تو اپنی مرضی کا سرخ جوڑا اپنے لیے پسند کیا تھا جبکہ مشل ایک دفعہ بھی اپنے لیے کچھ لینے نہیں گئی تھی نہ ہی گھر سے اسکے لیے کسی نے کچھ کیا تھا...اس کے لیے شہریار نے اپنی ہی پسند کا بہت خوبصورت سا ڈیپ بلڈ ریڈ لہنگہ لیا تھا

Kzwrites

"یہ اتنا تنگ ہے مجھے یہاں سے..." مشل بے دلی سے میک اوور کرواتے بار بار کندھے سے بلاوز کو سیٹ کیے جا رہی تھی

kzwrites

"آپ نے پہن کر ٹرائے نہیں کیا تھا کیا...؟ " بیوٹیشن اسکا ہئیر بن سیٹ کرتے ہوئے بولی تھی

"یہ کیا کر دیا ہے میرے فیس کو...بلش آن لائٹ کرو پہلے..." بیوٹیشن مشل کے مسلسل بدلتے موڈ سونگز پر خود بھی بوکھلائی ہوئی تھی

"جی میم... میں ابھی کرتی ہوں..."

KZwrites

"لپ کلر بھی ہلکا کریں..." مشل کا دل بہت عجیب سا ہو رہا تھا...مسلسل شہریار کے خیال اسکے دماغ پر چھائے ہوئے تھے...اسکا اتنے دل سے یوں اگنور کرنا،کال نہ اٹھانا میسج کا

ریپلائے نہ کرنا اسے دو ایکسٹریم سوچیں دے

رہا تھا۔۔کچھ سوچ کر مشل نے اسے پھر کال ملا دی تھی جو ہمیشہ کی طرح کٹ گئی تھی

"میں کیوں غلط کام کر رہی ہوں۔۔۔اگر کسی کو پتہ لگا تو۔۔میں ایسی تو نہیں تھی۔۔۔" کال کٹنے پر مشل خود کو پھر سے کوسنے لگی تھی۔۔۔دل مزید بوجھل ہو گیا تھا

KZwrites

"گھٹیا انسان۔۔۔کبھی نظر آیا تو منہ توڑ دوں گی۔۔۔کیسے باتیں کرتا تھا اتنی سچی۔۔۔میں نے کیوں اسے اپنے دل میں تھوڑی سی بھی جگہ

دی... بابا نہیں تھے میرے پاس صرف اس لیے
میں کمزور ہوئی تھی....ورنہ میں منہ نہ لگاؤں
کسی کو....بابا مجھے چھوڑ کر نہ جاتے تو میں
ایسےان سب لوگوں کے ہاتھوں کھلونا نہ
بنتی....بابا آپ بہت جلدی میرا ساتھ چھوڑ گئے
ہیں....." مشل سوچتے ہوئے اپنا دوپٹہ خود
سیٹ کرنے لگی تھی،آنکھوں میں نمی سی اترنے
لگی تھی.....خانم خاتون کمرے میں داخل ہوئی
تو مشل کو دیکھتی رہ گئی تھیں

"مشل...میری ڈول...اتنی حسین..."

kzwrites

"ماما۔۔۔بابا۔۔بابا۔۔۔نہیں ہیں۔ں۔۔۔" ماں کے گلے لگتے ہی اسکی کی آنکھوں سے ایک دم آنسوؤں کا ڈھیر بہنے لگا تھا

"پلیز روئیے گا مت میک اپ خراب ہو جائے گا۔۔۔" بیوٹیشن نے فورا مشل کے آنسوؤں کو ٹشو پیپر سے جذب کیا تھا

"مشل میری بچے تم بہت خوش رہو گی۔۔۔مجھے پورا یقین ہے۔۔۔تمہارے بابا بھی آج بہت خوش ہوں گے۔۔۔"

kzwrites

خانم خاتون نے اس کو گلے سے لگایا تھا

"آجاؤ بیٹا.. نیچے نکاح خوان آگیا ہوا ہے....بس تمہارا ہی انتظار کر رہے ہیں سب ....پہلے تمہارا نکاح ہوگا اور اس کے بعد شازمہ کی رخصتی..... میں ابھی دیکھ کر آئی ہوں ماشاءاللہ اس پر بھی بہت حسن آیا ہے...بس اداس وہ بھی تمھاری طرح ہی ہے...." بات کرتے کرتے خانم خاتون مشل کو لے کر کمرے سے باہر آئیں تو سیڑھیاں نیچے اترنے سے پہلے مشل نے اپنے ہاتھ میں موجود شہریار کی دی ہوئی انگوٹھی کھینچ کر اتارتے کچن کی طرف پھینک

kzwrites

دی تھی

"آپ بہت زیادہ پیاری لگ رہی ہیں بالکل   گڑیا جیسی۔۔آپ کے ہسبینڈ تو آپ

کو آج دیکھتے ہی رہ جائیں گے۔۔۔" بیوٹیش شازمہ کو مکمل تیار کر چکی تھی،شازمہ واقعی بے حد حسین لگ رہی تھی

KZwrites

"یہاں سے دوپٹہ تھوڑا سیٹ کر دیں۔۔۔" بیوٹیشن نے شازمہ کے دوپٹے کو بالکل سائیڈ پہ رکھ کر سیٹ کیا تھا جو شازمہ کو ذرا عجیب سا محسوس ہو رہا تھا

"آج کل تو ایسے ہی چلتا ہے، پورا ڈھک دیں گی تو آپ کی شرٹ کا کام کیسے نظر آئے گا۔۔۔آپکی بھابھی نے اتنا اچھا دوپٹہ سیٹ کیا ہے،میں ابھی نظر ڈال کر آئی ہوں۔۔۔لیکن جیولری آپکی زیادہ اچھی لگ رہی ہے۔۔اس نے تو کچھ خاص پہنا ہی نہیں۔۔۔"

بیوٹیشن نے شازمہ کے کہنے کے مطابق اس کے دوپٹے کو اس کے سینے پر پھیلاتے ہوئے کہا تھا

kzwrites

"نہیں سب ہوں گے وہاں...مجھے کورڈ ہی صحیح لگتا ہے..." شازمہ نے دوپٹے کو سینے پر مزید ایڈجسٹ کیا تھا...مکمل تیار ہو کر وہ بیوٹیشن کے ہمراہ ہی نیچے آئی تھی..سمینہ بیگم مہمانوں کے پاس مصروف اسے نیچے آتے دیکھ کر نم آنکھوں سے اسے پیار کرتے کمال شاہ کے کمرے کی طرف لے آئی تھیں...خانم خاتون نے مشل کو بھی وہیں پر بٹھا دیا تھا....ان دونوں پر نظر پڑتے ہی سمینہ بیگم نے حقارت اور نفرت سے نظروں کا رخ پھیرتے شازمہ کا دوپٹہ سیٹ کرنے لگیں تو مشل نے بھی برابر برا سا منہ بنا کر اپنا رخ پھیر لیا تھا کہ اچانک مشل کے موبائل پر بار بار میسج بیپ

kzwrites

بجنے لگی تھی

"Calls kr kr k preshan kr dia ha tmny to yaar"

"Kya kaam hai?"

KZwrites

"Ku tang kr rhi ho....?"

شہریار کے نمبر سے اچانک میسج دیکھ کر مشل بری طرح گھبرائی تھی

"Koi kaam nao ha, dobaea messaged na aye apja"

کانپتے ہاتھوں سے مشل نے آس پاس سب کی طرف نظر دوڑاتے الٹا سیدھا سا میسج ٹائپ کیا تھا

kzwrites

"Kbsy to tm calls kr rhi ho,mene kb kia message koi? Aur ku hr waqt calls ati hain tmhri....? Itna hi pasand tha to pehle ku nakhry krti thi....? "

شہریار کے مسیج پر مشل کو اپنا دل بیٹھتا ہوا محسوس ہوا تھا،اپنی عقل پر ماتم کرتے وہ ایک بار آس پاس دیکھی تھی...

kzwrites

اسی لمحے شازم کو نکاح خواں سمیت بلیو سوٹ میں نک سک تیار اندر داخل ہو کر اپنی طرف مسکراتا دیکھ کر دل خوف سے دھڑکنا بھول گیا تھا...اسی کی طرف دیکھتے وہ تیز

تیز پلکیں جھپکتے شہریار کے مسیج کو دماغ میں پراسیس کر ہی رہی تھی کہ پھر سے مسیج ٹون بجی تھی...اسکے میسج دیکھنے سے پہلے ہی خانم خاتون نے سمینہ بیگم کے کہنے پر اس پر چادر اوڑھا دی تھی

KZwrites

"Arha hun tumhy lene ab....hmesha k liye..."

خود پر چادر کو ٹھیک کرتے اور اسکا مسیج پڑھتے مشل اپنا بی پی انتہائی لو سا محسوس کرتے یک دم اٹھ کھڑی ہوئی تو فون ہاتھ سے

چھوٹ کر شازمہ کے قدموں میں لہنگے کے پاس جا گرا تھا... مشل تیزی سے چلتے اسکے لہنگے کے پاس گرا اپنا فون اٹھانے لگی تو شازم نے پہلے جھک کر اسکا فون اسے تھما دیا تھا....اسکے ہاتھ سے اپنا فون لیتے مشل کو اپنے ہاتھ کانپتے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے...جان حلق میں اٹک کر رہ گئی تھی...سب کی خود پر گڑھی نظریں محسوس کر کے وہ ایک قدم پیچھے کو ہوئی تو دروازے سے

اسے عالم شاہ اندر داخل ہوتے دکھائی دئیے تھے...انکے کے چہرے پر غصہ دیکھ کر مشل کو اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھاتا محسوس ہوا تھا

kzwrites

"آجاؤ شہریار ،کدھر رہ گئے تھے..." عالم شاہ کی غصیلی سی آواز پر بلیک تھری پیس پہنے... بالوں کو سلیقے سے سیٹ کیے...چہرے پر بیک وقت شریر اور شرمندہ سی مسکراہٹ لیے شہریار بھرپور مردانہ وجاہت کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا تھا... مشل نے یونہی کھڑے کھڑے لرزتی ہوئی پلکیں اٹھا کر شہریار کی طرف دیکھا تھا،نظریں ملیں تو شہریار نے دونوں آنکھوں کو ایک پل کو بند کر کے اسے نظروں سے ہی تسلی سی دی تھی..

KZwrites

"حد ہے یار شہریار بھائی....کب سے مولوی صاحب آئے بیٹھے ہیں...کدھر رہ گئے تھے...آج تو بڑے سیٹ لگ رہے ہی...." شازم شہریار کی کمر تھپتھپاتے اسے مشل کے قریب لے گیا تو کمال شاہ نے پوتی کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے بھی صوفے پر شہریار کے ساتھ بٹھا دیا تھا

KZwrites

مشل کچھ بھی نہ سمجھتے ہوئے اپنے ہوش و حواس کھونے لگی تھی....کب نکاح ہوا اور کب مشل کو شہریار کے ساتھ لا کر سٹیج پر بٹھا دیا گیا مشل کو کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا

"یار اپنے ایکسپریشنز تو ٹھیک رکھو، وہ پیار سے دیکھنے کو کہہ رہی ہیں اور تم آگ کے شعلے برسا رہی ہو اپنی اتنی حسین آنکھوں

سے۔۔۔سارا غصہ ہی کیپچر ہوئے جا رہا ہے۔۔۔"

فوٹوگرافر کے بتائے ہوئے پوز بناتے ہوئے شہریار نے مشل کو شرارت سے کہا تھا جو خون خوار نظروں سے شہریار کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ہاتھ شہریار کے بازو پر رکھے وہ اپنی انگلیاں اس میں دھنسائے ہوئے تھی۔۔۔سٹیج سے ایک طرف سائیڈ پر کھڑے وہ دونوں بلکل ایک دوسرے میں گم تھے

"۔۔۔اتنا دھوکہ۔۔۔اتنے ٹریپ۔۔۔بے وقوف بناتے رہے ہیں آپ مجھے۔۔۔حد ہوتی ہے۔۔۔ہارٹ اٹیک

آتے آتے بچا ہے بس...میرا تو دل چاہ رہا ہے کہ میں آپ کو کچا چبا جاؤں...." مشل بغیر پلکیں جھپکے اسکے بازو میں اپنی انگلیاں مزید سختی سے دھنساتے غرانے والے انداز میں بولی تھی...شازم دور کھڑا شازمہ کی اوٹ سے مشل اور شہریار کو آپس میں اتنا محو دیکھ کر مسلسل شازمہ کو کچھ نہ کچھ ٹوکتا جا رہا تھا

"پاگل اس کو کچا چبانا نہیں کہتے،اس کو لو بائٹس کہتے ہیں اور کمرے میں جا کر کریں گے نا، دل کو تھوڑا قابو میں رکھو....تمھیں تو مجھ

سے بھی زیادہ جلدی ہے..." شہریار نے مشل کے جھمکے کو فوٹوگرافر کے کہنے پر اپنے ہاتھ میں تھامتے ہوئے اسکے کان میں مدھم سی آواز میں شرارت سے کہا تھا..سمینہ بیگم شہریار کو ہنستے ہوئے اس سے باتیں کرتا دیکھ کر اپنے چہرے پر ناگواری کے تاثرات لانے سے خود کو روک نہیں پا رہی تھیں

"لمٹس میں رہیں آپ اپنی سمجھ آئی..." مشل نے شہریار کی اوٹ میں ہو کر اپنے بلاوز کو کندھوں سے تھوڑا سا فکس کرتے بھڑک کر اپنے

مخصوص انداز میں جواب دیا تھا

"سوری مگر اب تو لمٹس والا چیپٹر کلوز ہو گیا ہے ہمارے درمیان میری جان..." مشل کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ کر وہ نظر بچا کر اسکے کان پر گرم سی سانس چھوڑتے اسے مزید ستانے لگا تھا

"میں کوئی بھی آپ کی جان وان نہیں ہوں....نہ

آپ میرے میسجز کا جواب دیتے تھے... نہ ہی آپ میری کالز اٹھاتے تھے... اپنی مرضی ہوتی تھی تو ہر وقت مجھے چپکے رہتے تھے پہلے،ہر جگہ آ جاتے تھے..." مشل نے فوٹوگرافر کے کہنے پر شہریار کی گردن پر ہاتھ رکھا تھا اور اسی کی طرح نظریں بچاتے ہوئے شہریار کی گردن کی پچھلی طرف اپنے تیز ناخن گاڑ دیے تھے

"آؤچ چ چ...جب میں تمہیں چپکا ہوتا تھا تب تم بھی تو اتنے نخرے کرتی تھی...اپنے پیچھے کہاں کہاں نہیں خوار کیا تم نے مِس

مشل شہریار۔۔اب ہی تو وقت آیا تھا تمھاری ساری اٹینشن اپنی طرف کروانے کا۔۔۔"

شہریار نے اس کی کمر میں اپنے ہاتھ ڈال کر اسے اپنے نزدیک کیا تو مشل کے ناخنوں کی گرفت خود بخود ہی ڈھیلی پڑ گئی تھی

"سچ بتاؤں تو مجھے بالکل یقین نہیں آ رہا۔۔۔لگ رہا ہے۔۔۔جیسے کوئی خواب دیکھ رہی ہوں۔۔۔"

مشل شہریار کی نظروں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی،آنکھوں سے ساری پریشانی غائب ہوئی نظر آرہی تھی

"ہے نا۔۔۔حسین خواب۔۔۔" شہریار بھنووں کو غرور سے اچکاتے ہوئے مسکرایا تھا

"جی نہیں۔۔۔انتہائی ڈراؤنا خواب۔۔۔" مشل ناک پھلاتے مصنوعی غصے سے بولی تھی

"اوہ۔ہ۔ہ۔۔۔اتنا ہی ڈراؤنا لگتا ہوں تو تڑپ کیوں رہی تھی میری یاد میں۔۔۔" شہریار نے بھی اس

کی طرف دیکھتے ہوئے طنزیہ انداز میں جواب دیا تھا

"ہیں---؟ کچھ بھی---؟ میں کب تڑپ رہی تھی---" مشل خفت چھپاتے ہوئے دائیں بائیں دیکھ کر اسکی بات کا اثر ذائل کرتے بولی تھی

"دکھاؤں میسج اور کال ہسٹری اپنی---؟ شرم نہیں آئی اپنے کزن سے شادی کرتے مجھ سے

رابطے رکھے ہوئے تھے... بتاؤں دادا جان کو...؟"
شہریار نے اس کی کمر پر اپنے ہاتھ کا دباؤ ڈالا
تو مشل نے تیز نظروں سے اسے دیکھا تھا

"میں بھی بتاؤں آپکی ساری حرکتیں پھر...؟
دادا جان ویسے بہت سختی کرتے ہیں،آپ پر
کوئی کنٹرول نہیں انہیں...؟ کیسے آپ مجھے بے
وقوف بناتے رہے ہیں..."

"قسم سے مجھے بالکل ضرورت نہیں پڑی تمھیں بے وقوف بنانے کی..."

"آپ کے کہنے کا کیا مطلب ہے میں بے وقوف ہی تھی...؟"

"تو ظاہر ہے....مجھے گھر کے اندر دیکھ کے بھی تمہارے چھوٹے سے دماغ میں یہ بات نہیں آئی کہ میں کون ہوں...اوپر سے شازم کو اپنا کزن

سمجھتی رہی ہو۔۔۔پاگل ہو تھوڑی سی کیا۔۔۔؟
"

"No I'm not....

شازم شازمہ کے نام بھی ایک جیسے ہیں اور شکلیں بھی ایک جیسی پیاری پیاری۔۔۔ ایسے میں مجھے الہام ہونا تھا کہ آپ۔پ۔پ شازمہ کے بھائی ہیں۔۔۔؟ افکورس شازم ہی مجھے اسکا بھائی لگا تھا۔۔۔ ویسے بھی آپ لگتے ہی نہیں اسکے بھائی۔۔۔۔مجھے تو آپ ابھی بھی کوئی اور ہی لگ رہے ہیں۔۔۔"

"کیوں نہیں لگتا اسکا بھائی...؟ ہاں...؟ " شہریار نے لہجے میں مصنوعی غصہ لاتے ہوئے اسے گھور کر دیکھا تھا ،اپنی باتوں میں مگن وہ درمیان درمیان میں فوٹوگرافر کے کہنے پر ایک دوسرے کو دیکھ کر سمائلز بھی دے رہے تھے

"اب میں کیا۔ا۔ا ہی بولوں...شادی ہو رہی ہے آپ سے...تیار بھی اتنا ہو کر آئے ہیں....لگ بھی ٹھیک رہے ہیں.....دل نہیں توڑنا آپکا...ویسے

بھی کسی کی شکل کو برا نہیں کہتے---" مشل اسے زبردستی سا مسکرا کر چڑاتے ہوئے بولی تھی

"اسی شکل کو دیکھ کر آپ کی سوئی ہوئی صورت کِھل اٹھی ہے میڈم---دو منٹ اور نہ نظر آتا تو اٹکی ہوئی جان نکل ہی جانی تھی---" شہریار نظروں کو گھرا کرتے ہوئے بولا تو مشل نے کچھ دیر پہلے والی اپنی کیفیت کو سوچ کر جھرجھری سی لی تھی

"ہاں---

I admit that the moment i saw you i felt a sigh of relief....

مجھے ڈر بھی اتنا لگ رہا تھا کہ آپ کریں گے کیا---لیکن تسلی ہو گئی تھی کہ کچھ تو اچھا ہو گا---"

"کچھ نہیں بہت کچھ اچھا ہو گا---تم دیکھتی جاؤ بس----" کہتے ہوئے شہریار نے غیر

مخصوص انداز میں اسکے دوپٹے کو سینے پر تھوڑا سا پھیلایا تو مشل نے مسکراہٹ دبانے کے لیے اپنے ہونٹ میچ کر خود ہی دوپٹے کو مزید ٹھیک کر لیا تھا...فوٹوگرفر سے ایکسکیوز کر کے شہریار مشل کے ساتھ چلتے ایک طرف کھڑا ہو گیا تھا

"آپ نے پہلے دن سے ہی اتنی زبردست پلاننگ کی ہوئی تھی کہ مجھے بھنک ہی نہیں پڑی...آپ کو تو چلو پتہ تھا کہ آپ کی میں کزن ہوں لیکن مجھے تو نہیں پتہ تھا کہ میرا

کوئی کزن ہے بھی یہاں۔۔۔" مشل اپنا سائیڈ جھومر ٹھیک کرتے ہوئے بولی

"کوئی پلاننگ نہیں تھی۔۔۔میں خود حیران ہوں جو کچھ بھی ہو رہا ہے۔۔۔ قسمت میں ہم دونوں کا ملنا لکھا تھا بس۔۔۔بچپن میں نہیں بھی نکاح تھا ہوا تو اب ہو گیا۔۔۔جب تمہیں پہلی دفعہ دیکھا تھا تو بالکل نہیں جانتا تھا کہ تم کون ہو، لیکن دل میں عہد ضرور کر لیا تھا کہ یہ میری ہے۔۔۔" شہریار اس کا ہاتھ ہٹا کر خود اس کے جھومر کی پن سیٹ کرنے لگا تھا

"اوررر۔۔۔اپنا بنا بھی لیا تمھیں۔۔۔" کہہ کر شہریار نے دونوں ہاتھ اپنے پیچھے باندھتے اسے والہانہ نظروں سے دیکھا تھا

"جھوٹ۔۔۔آپکو سب پتہ تھا پہلے ہی۔۔۔" مشل نے شرماتے ہوئے پوری طرح بلش کرتے آئی رول کیا تھا

"بلکل سچ بول رہا ہوں یار۔۔ابھی آؤ شازمہ کے پاس چلتے ہیں۔۔۔اداس اداس سی لگ رہی ہے وہ۔۔پھر بعد میں تمھیں ڈیٹیل سے بتاتا ہوں سب۔۔۔" شہریار مشل کے کندھے کے پار دور سے ہی شازمہ کے بجھے سے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا ہی تھا کہ سمینہ بیگم چلتے ہوئے ان کے پاس آگئی تھیں جو کافی دیر سے ان دونوں کو آپس میں کچھ زیادہ ہی گھلتا ملتا دیکھ کر غصے کے گھونٹ پی رہی تھیں

"شہریار شاید تم بھول رہے ہو کہ تمہاری بہن کی رخصتی ہے۔۔۔اُدھر آ کر شازم کو اٹینڈ کرو۔۔۔" سمینہ بیگم نے مشل پر ایک نفرت بھری نگاہ ڈالتے ہوئے شہریار سے کہا تو مشل انہیں مکمل اگنور کر کے اپنا لہنگا سنبھالتے ہوئے سائیڈ پرے صوفے پر جا کر بیٹھ گئی تھی

"جا ہی رہا تھا ماما۔۔۔چلیں آپ۔۔۔آؤ مشل تم بھی۔۔۔" شہریار نے مشل کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کرتے قدرے اونچی آواز میں کہا تو سمینہ بیگم بیٹے پر ایک غلط نگاہ ڈالتے ہوئے اسکے ساتھ چلنے کی بجائے وہاں سے ہٹ کر

دوسری جانب بڑھ گئی تھیں

"آپ چلے جاتے انکے ساتھ ہی۔۔۔" مشل صوفے سے اٹھ کر اپنا لہنگا دونوں ہاتھوں سے سنبھال کر چلتے اس تک آئی تھی

"ششش۔۔۔آجاؤ۔۔۔بھابھی ہو شازمہ کی تم۔۔۔گلے لگ کر رخصت کرنا اسے۔۔۔۔ماما کو میں لے آتا ہوں۔۔۔" شہریار مشل کو شازم اور شازمہ

کے پاس چھوڑ کر سمینہ بیگم کی طرف بڑھ گیا تھا...ڈنر کے بعد شازم اور شازمہ کے ساتھ سب کا اچھا سا فوٹوشوٹ ہوا تھا...رخصتی کے وقت بھی شازم کی بجائے سامعہ شاہ نے مسلسل شازمہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا،انکے ہاتھ کے دباؤ کی وجہ سے وہ مشل سے بھی کھُل کر ملی نہیں تھی...مشل سامعہ شاہ کی کنٹرولنگ نیچر اور شازمہ کو دبا دبا سا دیکھ کر عجیب سا محسوس کر رہی تھی اسکے برعکس شازم شہریار سے بہت ہنس کر باتیں کرتے اپنا خوشگوار سا امپریشن اس پر چھوڑ رہا تھا...

شازمہ کو خیر و عافیت کے ساتھ رخصت کرنے کے بعد سب کمال شاہ کے کمرے میں

اکٹھے ہو گئے تھے

"اللّٰہ میری دونوں بچیوں کے نصیب اچھے کرے ان کو ان کے گھروں میں ہنسا بستا آباد رکھے ...اپنے آپ کو جتنا ہلکا پھلکا میں آج محسوس کر رہا ہوں شاید ہی پہلے کبھی کیا ہو..." کمال شاہ سب سے مخاطب ہو کر آبدیدہ ہوئے تھے جبکہ عالم شاہ بھی بیٹی کو رخصت کر کے بلکل خاموش سے ہو کر بیٹھے ہوئے تھے

"آپ بھی اب جا کر ریسٹ کریں..." عالم شاہ شہریار کو دیکھتے ہوئے بولے تو سمینہ بیگم نے انکی بات کاٹی تھی"شہریار صبح ناشتہ لیجانا ہے...وقت پر اٹھ جانا..."

"ناشتہ...؟ شہریار کمال شاہ کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے ماں کی طرف تعجب سے دیکھا تھا

"شازمہ کی طرف۔ف۔ف..." سمینہ بیگم اسے گھورتے ہوئے بولیں تھیں

"اوہ...جی ماما...ڈونٹ وری..." کہہ کر شہریار مشل کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا

"چلو جاؤ ریسٹ کرو تم لوگ بھی اب....ہم بڑوں کو کچھ باتیں کرنی ہیں..." اب کی بار کمال شاہ بولے تو شہریار مشل کا ہاتھ پکڑے اسے کمرے سے باہر لے آیا تھا،خانم خاتون تب سے خاموش بیٹھے مشل کے اتنے پرسکون سے چہرے کو دیکھ کر دل میں انتہائی خوش ہو رہی تھیں، صفدر صاحب کا فیصلہ انہیں اب بہترین محسوس ہوا تھا

سامعہ شاہ شازم اور شازمہ اکٹھے گھر میں داخل ہوئے تھے۔۔۔شازم ماں کا ہاتھ تھامے انہیں لاؤنج تک لایا تھا۔۔۔ شازمہ اپنا گھیر دھار لہنگا بمشکل سنبھالتے ہوئے انکے پیچھے پیچھے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔سارا راستہ ماں اور بیٹا گاڑی میں آگے بیٹھے مشل اور شہریار کو ڈسکس کرتے رہے تھے

"اففف...سر دکھ گیا قسم سے...ہمارے فنکشن میں خواہ مخواہ سالے کا نکاح گھسا دیا....دو دن ٹھہر کر کر لیتے...اتنی بھی ویلیو نہیں تمھاری شازمہ اپنے گھر میں...ایک ہی ایک ہو پھر بھی ایک سیپرٹ فنکشن نہیں ارینج ہو سکا..."

شازم کی بات پر شازمہ نے پہلے حیرت سے اسے دیکھا اور پھر اسکی بات پر خاموشی سے غور کرتے اسے واقعی اپنی اہمیت کم سی محسوس ہوئی تھی

"ہاں یہ بات تو ہے ایک فنکشن میں ایک ہی کپل ہو تو بہتر رہتا ہے...ایسے اب ساری لائم لائٹ ان دونوں پر تھی..." سامعہ شاہ نے بھی شازم ہاں میں ہاں ملائی تھی

"شہریار کو تو اپنی بیوی سے فرصت ہی نہیں تھی کہ آ کر ملتا ہم سے....ہمیں بھی ٹائم دیتا...اسکی تو لاٹری نکل آئی ہے...اتنی ماڈرن، باہر سے آئی ہوئی لڑکی مل گئی...دیکھا نہیں آپ نے اسے...شازمہ کی طرح جیولری میں لدی نہیں ہوئی تھی...میک اپ بھی لائٹ سا ہی

تھا۔۔سینس ہے اسے ان چیزوں کی۔۔۔" شازم سر جھٹکتے ہوئے بولا تھا

"ہاں۔ں۔ں۔۔۔لگ بھی پیاری رہی تھی۔۔شازمہ بھی پیاری لگ رہی ویسے تو۔۔۔" شازمہ انکی بات پر زبردستی مسکرا کر سر جھکائے ان کی باتیں سنتے وہیں انکے پاس صوفے سے لگ کر کھڑی تھی۔۔۔دل گھر سے جدا ہونے پر الگ بوجھل سا تھا،رہ رہ کر آنسو آنکھوں میں جمع ہو کر خشک ہو رہے تھے

"شازم جاؤ ذرا چائے تو بنا لاؤ...سر بہت درد ہو رہا ہے...میں بنا لیتی خود،ابھی جان نکلی ہوئی ٹانگوں سے بلکل...بیٹھو شازمہ..." سامعہ شاہ نے نام تو شازم کا لیا لیکن دیکھ شازمہ کو رہی تھیں

"خالہ میں بنا لیتی ہوں چائے آپکے لیے..." شازمہ اپنا بھاری کامدار لہنگا سنبھالتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

"او تھینک یو...بس پلیز ویسی سٹرونگ نہ بنانا جیسے تمہارے گھر جا کر پینی پڑتی ہے ... ہمیں ذرا لائٹ پسند ہے..." شازم بولا تو شازمہ کو اپنے قدم بھاری ہوتے ہوئے محسوس ہوئے تھے...دل کو وہ خوشی نہیں محسوس ہو رہی تھی جو ہونی چائیے تھی...نہ ہی انکے روئیوں سے کوئی پیار جھلک رہا تھا...کچن میں جا کر شازمہ نے بمشکل چائۓ بنائی تھی کیونکہ دوپٹے کی سیٹنگ اور جیولری کی وجہ سے اسے بہت دقت ہو رہی تھی...چائے بناتے ہوئے اس نے دل برداشتہ ہو کر اپنے ایک ہاتھ سے کنگن بھی اتار دئیے تھے...آنسو بس پلکوں کے کنارے اٹکے ہوئے

تھے

چائے بنا کر شازمہ باہر لونگ روم میں آئی تو وہ دونوں اب وہاں پر موجود نہیں تھے... اپنے لہنگے کو سنبھالے بغیر چائے کا ٹرے لے کر سامعہ شاہ کے کمرے کی طرف بڑھی کیونکہ وہاں سے ان دونوں کی آوازیں آ رہی تھیں... جیسے ہی وہ ٹرے تھامے اندر داخل ہوئی پاؤں میں لہنگا اٹکنے کے باعث ٹرے اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے جا گرا تھا اور وہ خود بھی لڑکھڑا سی گئی تھی

"اوہ۔۔۔کیا ہو گیا۔۔۔" شازم غیر ارادی طور پر اس کی طرف بڑھا ہی تھا کہ سامعہ شاہ نے اس کو ہاتھ کے اشارے سے روک دیا تھا

"تم اواز دے کر بلا لیتی شازم کو۔۔۔اس طرح خود آنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔اب مجھے سب صاف کرنا پڑے گا۔۔۔پہلے ہی ہمت نہیں بچی کوئی۔۔۔چلو جاؤ تم دونوں آرام کرو جا کر۔۔۔صبح سہی چائے اب۔۔۔" سامعہ شاہ شدید کڑوے لہجے میں بولیں تو شازم کے ماتھے پر بل

"م۔۔۔میں سمیٹ لیتی ہوں خالہ۔۔۔"شازمہ زمین پر بیٹھی ٹوٹے ہوئے کپ کی کرچیاں سمیٹ کر ٹرے میں رکھ رہی تھی، گھبراہٹ اور سب سے زیادہ خفت کے مارے اس کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔۔۔سامعہ شاہ اپنا کام والا دوپٹہ اتار کر کراہتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہوئی تھیں

"آپ بیٹھیں پلیز۔۔۔میں چائے بناتی ہوں دوبارہ۔۔۔" شازمہ شازم کی سرخ ہوتی نظروں سے سہم سی گئی تھی

"سمیٹو یہ سارا اور بناؤ چائے۔۔۔مما آپ چینج کر لیں میں ریز لگا دیتا ہوں آپکی کمر پر۔۔لگتا ہے درد پھر نکل رہا ہے آپکا۔۔" شازم نے اونچے لہجے میں کہا تو شازمہ کا دل لرز کر رہ گیا تھا

"نہیں صدقے جاؤں تم جاؤ آرام کرو۔۔جاؤ شاباش۔۔میں بس دو گھونٹ چائے پی کر نماز پڑھ لوں۔۔جاؤ اتارو یہ سوٹ۔۔ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔"

"اوکے مما...چائے تازی بنانا شازمہ..."

"ج...جی..." شازمہ ٹرے اٹھا کر نم آنکھوں سے شازم کو کمرے سے باہر جاتا دیکھنے لگی تھی

"یہ کیا بات کرنے لگے ہیں....؟" کمرے سے باہر آتے ہی مشل نے شہریار سے ہاتھ چھڑوا کر بلاؤز کو کندھے سے ٹھیک کرتے بہت تعجب سے

پوچھا تھا

"جو بھی بات کرنی ہو۔۔ہمیں کیا۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار سیڑھیوں کی جانب بڑھا تو مشل کو دروازے کے پاس رکے دیکھ کر واپس مڑا تھا

"سسنے تو دیں۔۔۔ماما پہلی بار ان سب کے ساتھ اکیلی بیٹھی ہیں،کنفیوز نہ ہو جائیں۔۔۔" مشل دروازے سے کان لگاتے ہوئے بہت آہستگی سے

بولی تھی،اندر ہی اندر اسکے ساتھ یوں اکیلے اوپر جانا ذرا عجیب سا لگ رہا تھا

"بری بات یار... اگر انہوں نے ہمارے سامنے کرنی ہوتی ہے تو ہمیں جانے کا نہ کہتے چلو اوپر چلو..." شہریار نے بہت نرمی سے اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کمرے سے ہٹا کر اسکا رخ سیڑھیوں کی جانب کرتے عجلت بھرے لہجے میں بولا تھا

"کیا بری بات...؟ آپ نے نہیں کبھی کسی کی باتیں سنی...؟ کیا سر ہلائے جا رہے ہیں منہ سے جواب دیں.... نہیں سنی کیا...؟ " سیڑھیوں کی طرف آ کر مشل نارمل سے تاثرات لیے دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے بولے جانے لگی تو شہریار نے اسکی باتوں پر معنی خیز سا ہنستے ہوئے ذرا ڈا جھک کر ایک دم اسے گود میں اٹھا لیا تھا "تمھاری سننی ہیں نہ ابھی اوپر جا کر...کیوں جان بوجھ کر ٹائم ویسٹ کر رہی ہو...."

" نیچے اتاریں مجھے۔۔۔یہ کیا کر رہے ہیں۔ں۔ں ۔۔۔آپکو تمیز نہیں ہے۔ے۔ے۔۔۔۔" مشل کو اچانک ڈھیروں شرم نے آ گھیرا تھا

"اپنی پیاری سی دلہن کو سیڑھیاں چڑھنے کی زحمت سے بچا رہا ہوں۔۔۔اس سے زیادہ کتنا تمیزدار بندہ چاہئیے۔۔؟" شہریار اس کو لے کر تیزی سے چڑھتا ہوا ساری سیڑھیاں کراس کرتے اپنے کمرے تک آگیا تھا،اسے اسی طرح فرش پر کھڑا کرتے شہریار نے گہرا سا مسکرا کر اپنے ہونٹوں پر ہتھیلی کی پشت

بہت ہی کنفیوزنگ انداز میں پھیرتے اپنی انتہا کو پہنچتی ایکسایٹمنٹ کو قابو کرنے کی کوشش کی تھی

"میں...میں آپ کے روم میں نہیں جاؤں گی...میرے ساتھ دھوکا ہوا ہے..." مشل شہریار کی طرف دیکھے بغیر گھبرا کر بات کرتے غیر ارادی طور پر دوپٹے سے اپنے سینے کو ڈھانپنے لگی تھی

"کیوں نہیں آؤ گی...؟ دھوکہ کیسا...؟ پہلے بتاتی کہ گود میں ہی کمرے تک جانا ہے میری جان نے..." شہریار نے اس کا ہاتھ نرمی سے تھام کر ایک قدم اسکی جانب بڑھایا تھا...پہلی بار اسکے چہرے پر اپنی قربت میں ایسے شرم و حیا کے رنگ دیکھے تھے...پہلی ہی بار وہ اسکی موجودگی میں خود کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی

"دادا جان نے۔۔۔پہلے۔۔۔پہلے صرف نکاح کی بات کی تھی

اور اب۔۔۔ایسے زبردستی کی شادی کو میں نہیں مانتی۔۔۔" مشل ماتھے پر بل لاتے ہوئے شہریار کی طرف دیکھے بغیر ہی بات کیے جا رہی تھی، پہلی بار وہ اس سے یوں نظریں جھکائے بات کر رہی تھی۔۔۔شہریار اسکی کلائی جکڑے مزید ایک قدم اسکے قریب ہوا تو مشل شدید کنفیوز ہو کر چہرہ اس سے موڑتے سامنے دیوار کو گھورتے تیز سانس لینے لگی تھی۔۔۔ماتھے پر پسینے کی نمی سی آنے لگی تھی

"سنننے میں آیا تھا کہ صبح تم بلیوں کی طرح لڑ رہی تھی دادا جان سے کہ نہیں کرنی تمھیں شادی...لیکن مجھے دیکھنے کے بعد تو تم نے دادا جان سے کوئی اعتراض نہیں کیا...نہ ہی ابھی نیچے تمھیں کوئی مسئلہ تھا...نیت بدل گئی تھی نا مجھے دیکھ کر...؟" شہریار اس کے ہاتھ کو چوڑیوں سمیت دیوار سے لگاتے اپنا بائیاں ہاتھ اسکی کمر پر رکھ کر سارا فاصلہ ختم کرتے اسکے قریب ہوا تو اسکی مخصوص فریگرینس سے مشل حواس کھونے لگی تھی..دیوار سے چوڑیاں لگنے کی آواز نے پورے لاؤنج میں شور پیدا کرتے الگ سا سماں بنایا تھا

"ج۔۔ج۔جی نہیں ،ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔ آپ کو دیکھ کر اچانک شاک لگا تھا تو م۔۔۔م۔۔میرے ذہن سے نکل گیا۔۔" مشل اسکے ساتھ گزارے کچھ لمحے یاد کرتے شدید کنفیوز ہونے لگی تھی۔۔۔اس سے نظریں ملا کر بات کرنا ناممکن سا لگنے لگا تھا۔۔۔اسکا جسم یوں اپنے پورے جسم سے مس ہونے پر جان ہتھیلی پر دھڑکنے لگی تھی

"اندر جا کے باقی باتیں کر لیں کہ یا یہیں کھڑے کھڑے ساری رات گزارنی ہے۔۔۔آج تو تمہیں میں نے تفصیل سے بتانا ہے کہ میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں۔۔۔ اس سے پہلے تو تم نے مجھے کبھی اظہار کا موقع ہی نہیں دیا مشل۔۔۔۔جتنا تم نے اپنے پیچھے خوار کیا ہے نہ۔۔۔آج پورے حق کے ساتھ اظہار کروں گا تم سے۔۔۔جو کچھ ذہن میں رہ گیا ہے نہ،وہ بھی نکل جائے گا میری قربت میں۔۔۔" شہریار کلائی سے ہاتھ آہستگی سے نیچے کو کھسکا کر پورے ہاتھ کو چھو کر اسکی پسینے سے بھیگتی ہتھیلی پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے بولا تو اسکی آخری بات پر مشل کی جھکی پلکوں کی لرزش نے شدت پکڑی تھی

"وہ...و...مجھے...بھوک...لگی ہے...صبح سے
کچھ کھایا نہیں میں نے...ضروری ہے گیارہ بجے
کمرے میں گھس کر ایسی...باتیں
کرنا...جب...جب آپکی برائڈ ہی بھوکی ہو..."

مشل اس سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے شدید
گھبراہٹ کا شکار ہوتے ہوئے کلائی میں موجود
چوڑیوں کو ترتیب دیتے بولی تو شہریار کا
خوشگوار قہقہہ لاؤنج میں گونجا تھا

"کیا کھانا ہے میری چھوٹی سی دلہن نے.."
شہریار نے اس کے کندھے پر بازو رکھ کر اسے دیوار سے ہٹا کر خود ٹیک لگا لی تھی...نظریں اسکے سٹل سے میک اوور پر ٹھہر گئی تھیں...اپنی قربت میں اسکے رخسار اسے پہلے سے زیادہ گلابی دِکھ رہے تھے

"مجھے کے.ایف.سی کھانا ہے..." مشل کمرے میں نہ جانے کی خاطر شہریار کا دھیان کہیں اور لگانا چاہ رہی تھی...وہ شہریار کی نظروں کی تپش اپنے چہرے پر سہہ نہیں پا رہی

تھی...دل جتنا اسکی پناہ میں آ کر مطمئن ہوا تھا اتنا ہی اب گھبرا بھی رہا تھا

"اس وقت کے ایف سی...؟ چلو میں آڈر کر دیتا ہوں..." شہریار نے بھنویں سکیڑ کر مصنوعی غصے سے اس کو گھورا تو اتنی دیر میں پہلی بار مشل نے اسے نظریں اٹھا کر دیکھا تھا

"تو اس وقت کیا ہے...؟ ابھی پیار پیار لگے ہوئے تھے اور ساتھ ہی ہوا نکل گئی ہے...؟
اور...مجھے ویسے بھی باہر جا کر کھانا ہے..."

مشل اسکا بازو اپنے کندھے سے ہٹاتے ہوئے آنکھیں گھماتے ہوئے بولی تھی،شہریار کا کھانے کے لیے خامی بھرنا اسکے کھوئے ہوئے حواس بحال کرنے کے کام آیا تھا

"اچھا آہستہ تو بولو... اندر آؤ پہلے...میں ذرا کپڑے بدل لوں...تم بھی کچھ ایزی سا پہن لو...پھر چلتے ہیں..."

شہریار اس کا بازو تھامتے ہوئے دروازے کی نوب پر ہاتھ رکھنے ہی والا تھا کہ مشل نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے اسے روک دیا تھا

"ایسے ہی چلتے ہیں نا چینج کرنے کی کیا

ضرورت ہے۔۔۔؟ میں نے بھی تو اتنا ہیوی ڈریس پہنا ہوا ہے میں تو چینج نہیں کرنا چاہ رہی۔۔۔ایسے مزہ آئے گا۔۔۔"

"ہاں تم نے مجھ سے جو کروانا ہو گا۔۔۔

Love you for this...."

شہریار نے معنی خیز لہجے میں کہتے ہوئے اسے دیکھا تو مشل نے اپنا سرخ پڑتا چہرہ فورا اس سے موڑ کر ہاتھ اسکے ہاتھ سے اٹھا لیا تھا

"اچھا کیز تو لانے دو گاڑی کی...." کہہ کر شہریار نے کمرے کا دروازہ پورا کھول کر سائیڈ ٹیبل سے گاڑی کی کیز پکڑنے اندر داخل ہوا تو کمرہ کھلنے سے گلاب کے پھولوں کی خوابیدہ سی مہک مشل اور شہریار دونوں کو اپنی لپیٹ میں لے گئی تھی...نظریں ملیں تو مشل دھڑکتے دل کے ساتھ کمرے کے دروازے سے ہٹ کر تھوڑا پیچھے کھڑی ہو گئی تھی...دن کے وقت اسی کمرے کے لیے پھول جاتے دیکھ کر مشل نے شہریار کو شدت سے یاد کیا تھا

"یار... اللہ تعالی مجھے نہیں پتہ تھا کہ آپ میری دعا اتنی ایگزیکٹ قبول کر لیں گے...."

مشل کو اپنے دل کی دھڑکن اپنے قابو سے باہر نکلتی محسوس ہوئی تھی

"آؤ..." شہریار کمرے کا دروازہ کھلا چھوڑ کر اس کے پاس آیا تو اسکے ہاتھ میں اپنی گرم شال تھی

"ن-ن---نہیں---" مشل اس سے فاصلہ کرتے دو قدم پیچھے ہوتے بولی تھی،اسکی چوڑیوں کا شور شہریار کی آنکھوں کی سرخی بڑھائے جا رہا تھا

"ابھی تو تم کہہ رہی تھی کہ تمہیں بھوک لگی ہے---کمرہ دیکھ کر نیت خراب ہو گئی ہے---؟" شہریار نے شرارت سے کہتے اسکی خوبصورت سبز آنکھوں میں جھانکا تو مشل نے فوراً اپنی نظروں کا رخ بدلا تھا

"ج۔جانا ہے۔۔میں کچھ اور سمجھی تھی۔۔۔"
مشل شرمندہ ہو کر اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی تھی جو سمجھ رہی تھی کہ شہریار اسے کمرے میں جانے کا پوچھ رہا ہے

"جو تم سمجھی ہو وہ بھی ہو جائے گا، ساری رات پڑی ہے۔۔۔۔ مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔۔۔جب میری جان ریلیکس ہو جائے گی تب چلیں گے کمرے میں۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار نے مشل پر اپنی براؤن شال اوڑھ دی تھی

"یہ کیوں۔۔۔میں اس کو کیسے سنبھالوں گی۔۔ میرا ڈریس پہلے ہی بہت ہیوی ہے۔۔۔" مشل اتنی بڑی چادر اپنے گرد لپٹی دیکھ کر ناگواری سے بولی تھی

"میں تمہیں بھی سنبھال لوں گا ، تمہارے ہیوی ڈریس کو بھی اور اس چادر کو بھی۔۔۔چپ کر کے چلو اب۔۔یہ تمھاری ہیلز کی آواز بھی نہ۔۔۔"
شہریار اس کا ہاتھ تھام کر اسے سیڑھیوں

کی طرف لے آیا تھا اور پھر سے اسکو گود میں اٹھا لیا تھا،اب کی بار مشل نے اسے خود بھی بازوؤں سے تھام لیا تھا

نیچے لیونگ روم میں آئے تو ابھی بھی کمال شاہ کے کمرے سے سب کی آوازیں آرہی تھیں....شہریار مشل کو لے کر دبے پاؤں گھر کے اندرونی دروازے سے باہر نکل آیا تھا

"آپ نے مجھے اگر ایک دفعہ بھی اب ایسے گود میں اٹھایا نا تو پھر دیکھنا..." مشل اسکی گود سے اترتے ہی اپنے جھومر کو سیٹ کرنے لگی تھی،لہجے میں اپنی مخصوص اکڑ سی آگئی تھی

"گود میں بھی اٹھاؤں گا اور دیکھ بھی لوں گا، ابھی آپ گاڑی میں بیٹھیں..." شہریار نے اس کی طرف کا دروازہ کھولتے ہوئے اس کو کندھے سے ہلکا سا دھکیل کر اندر کی طرف کیا تھا.... اس کے بیٹھنے کے بعد اس کا لہنگا اٹھا کر پاؤں کے پاس جھکتے ہوئے گاڑی کے فلور پر سیٹ کیا

تھا،اسے یوں اپنے قدموں میں جھکا دیکھ کر مشل نے چادر کندھوں پر خود ہی درست کر لی تھی---

لہنگا سیٹ کرنے کے بعد جب شہریار واپس اوپر کو ہوا تو اس نے اپنا چہرہ مشل کے چہرے کے بلکل قریب کرتے ایک گہری سی نظر اسکے ماتھے سے آنکھوں اور آنکھوں سے مزید انٹینسٹی سے نیچے کی جانب ڈالی تھی---

اسکے دیکھنے کے انداز پر مشل کا دل دھڑک کر بری طرح بے قابو ہونے لگا تھا---اپنی جگہ پر

سٹل ہوئے وہ اس فاصلے پر بھی پگھلنے لگی تھی...اسکی نظروں کو اپنے ہونٹوں پر ٹھہرا دیکھ کر اپنے ہونٹ آپس میں میچتے اس نے شہریار کے گرم سلگتے چہرے پر پورا ہاتھ رکھ کر اسے ذرا سا خود سے دور دھکیلا تو شہریار نے نچلا لب دانتوں میں دبا کر ہنستے ہوئے اسکی طرف کا دروازہ بند کر دیا تھا

"پہلے کیسے کھینچا تانی کر کے تمہیں اس گاڑی میں بٹھانا پڑتا تھا...آج تم اتنے پیار سے خود ہی بیٹھ گئی ہو...یقین نہیں آرہا مشل....

This feels like a dream,i am in awe literally..."

شہریار نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے مشل کی طرف انتہائی پیار سے دیکھتے ہوئے کہا تو مشل نے فوراً نظریں پھیر لیں تھیں جو پہلے سے ہی اسے گاڑی میں بیٹھتے دیکھ رہی تھیں...شہریار کی آنکھوں میں اپنے ساتھ کی خوشی اسکے دل کو مزید مطمئن کر رہی تھیں

"دیکھ لو کھل کے دیکھ لو تمہارا ہی ہوں...جیسا بھی ہوں اب..." اپنی طرف اس کو

چور نظروں سے دیکھتا پا کر شہریار مسکرایا تھا

"میں آپ سے ناراض ہوں۔۔۔اتنے دن۔۔۔۔ اتنے دن مجھے بہت ستایا ہے آپ نے۔۔۔میں اتنی ٹینشن میں رہی ہوں۔۔۔ اتنا پریشان رہی ہوں۔۔۔آپکو کوئی خیال نہیں آیا میرا۔۔۔بابا کی الگ یاد آتی تھی اور آپ نے تو اور دُکھی کر دیا تھا مجھے۔۔۔" مشل مسکراتے مسکراتے اچانک خفا ہوئی تھی،دونوں بازو سینے پر باندھتے اس نے چہرے کو مکمل پھلا لیا تھا

"یار تم نے ہی مجھے کہا تھا کہ تمھارے راستے سے ہٹ جاؤں،تو بس۔۔۔غائب ہو گیا پھر۔۔۔اور کتنا مناتا تمھیں اپنے لیے۔۔۔" شہریار نے اس کا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑ کر ہتھیلی کی پشت کو چوما تو مشل نے فورا اپنا ہاتھ اس سے چھڑوا لیا تھا

"تو میری کال کیوں نہیں اٹھاتے تھے۔۔۔؟ تب اکڑ آگئی تھی۔۔۔؟"

"اکڑ تو کبھی بھی نہیں تھی۔۔۔کال اس لیے نہیں اٹھاتا تھا کہ تمہاری تڑپ جان سکوں۔۔۔اور۔۔۔اس لیے بھی کہ تم اپنی فیلنگز کو سمجھ سکو۔۔۔جتنا تمہارے پیچھے آتا تھا نا تم اتنے ہی نخرے دکھاتی تھی۔۔۔شاید تمہیں وقت اور موقع ہی نہیں ملتا تھا کہ تم بھی میرے بارے میں سوچ سکو۔۔۔جیسے ہی تم سے دور ہوا ۔۔۔ساتھ ہی تمہیں میری یاد ستانے لگی۔۔۔ ایسا ہی ہے نا۔۔۔؟ " شہریار نے پھر سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا تو مشل نظریں جھکا گئی تھی

"آپ یہ سوچتے تھے نہ کہ میں۔۔۔آپ کو میسجز کرتی ہوں تو۔۔۔میں۔۔۔ dishonest ہوں اپنے۔۔۔"

"کچھ نہیں سوچتا تھا،دونوں صورتوں میں میرے پاس ہی آنا تھا تم نے...میرا دل سکون میں تھا اور اب تمھارا دل بھی ہمیشہ سکون میں رہے گا...آئی پرامس..." کہتے ہوئے شہریار نے اپنے ہاتھ میں موجود اسکا ہاتھ اپنے ہونٹوں کے پاس کیا تو مشل ہلکا سا زور لگاتے ہاتھ واپس اسکے سینے تک لے آئی تھی...اسکا یوں کترانا ،گھبرانا شہریار کو مزید بے چین کرنے لگا تھا

"تم آج اتنی پیاری لگ رہی ہو نا کہ میں پتہ نہیں کیسے اپنے دل پر پہرے بٹھائے بیٹھا ہوں۔۔۔جب سے تمہیں پہلی جھلک دیکھا ہے نکاح کے وقت۔۔۔تب سے میرا وقت بہت سست سا گزر رہا تھا پتہ نہیں کیوں۔۔۔انتظار ہی نہیں ہو رہا کہ کب تمہاری خوبصورتی کو کُھل کر سراہ سکوں گا۔۔۔کب تمھیں بتا سکوں گا کہ تمھیں حاصل کر کے کتنا مکمل ہو گیا ہوں میں۔۔۔نظریں کیوں نہیں ملا رہی بھئی۔۔۔؟ شرماتی بھی ہو۔۔۔؟" شہریار دائیاں ہاتھ سٹئیرنگ پر رکھے ذرا سا اسکی طرف جھکتے ہوئے بولا تو مشل ہنستے ہوئے اپنی طرف کی

کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی

"نہیں دیکھیں مجھے۔ے۔ے۔۔۔" مشل نے اسکی طرف سے خاموشی سی محسوس کرتے اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی غرض سے دوبارہ اسکی طرف دیکھا تو شہریار کی معنی خیر نظروں سے کنفیوز ہوتے پھر سے چہرہ دوسری جانب کر لیا تھا۔۔۔دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ کر سرخ ہوئے جا رہے تھے

"کیوں نہ دیکھوں۔۔۔؟ آج تمہیں بالکل بھی رعایت نہیں بخشوں گا۔۔۔آج کوئی لمٹس نہیں۔۔۔نہ ہی آج تمہاری کوئی دھمکی تمھارے کام آئے گی۔۔نہ کہیں ایپلیکشن دے سکتی ہو۔۔اب آئی ہو نہ قابو میرے صحیح سے۔۔"

شہریار اس کے ہاتھ کو اپنے سینے پر پھیرتے ہوئے بول رہا تھا ، مشل کو اپنی کان کی لوئیں تک گرم ہوتی محسوس ہو رہی تھیں

"آپ پلیز مجھ سے ایسی باتیں نہ کریں۔۔"

مشل کو اپنی جان ہوا ہوتے محسوس ہو رہی

تھی

"اب رات کے اس وقت اٹھا کے مجھے کے ایف سی لے آئی ہو تو صرف باتیں ہی کر سکوں گا نا... سکون سے گھر میں ٹکتی تو عمل بھی کر کے دکھاتا..." شہریار اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے کے ایف سی کے ڈرائیو تھرو سے آرڈر کرتے ہوئے بولا تھا

"کیا لو گی.." شہریار نے اس کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا تھا جو اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو تروڑ مروڑ رہی تھی

"کچھ بھی لے لیں.." گھر واپسی کا سفر شتوع ہونے کا سوچ کر ہی مشل کی ساری بھوک بھی اڑ گئی تھی... کچھ منٹس کے ویٹ کے بعد شہریار نے آرڈر ریسیو کر مےٹ گاڑی کو کے۔ایف۔سی کی پارکنگ میں ہی ایک سائیڈ پر لگا لیا تھا۔

مشل اپنا پیپر بیگ ہاتھوں میں لیے صرف اس کو دیکھے ہی جا رہی تھی، ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ اس کو کھول کر کھا سکے... جبکہ شہریار مزے سے اپنا برگر انجوائے کر رہا تھا اور

مشل کی غیر ہوتی حالت کو دیکھ کر محظوظ ہو رہا تھا...بار بار اسے کنفیوز ہوتا دیکھ کر ہنستے وہ اسے جان بوجھ کر مزید کنفیوز کیے جا رہا تھا

"اس سے بائٹ لے لو..." شہریار نے اپنا برگر اس کے آگے کیا تو مشل نے اسکو گھورتے ہوئے اپنا باکس کھول لیا تھا...فرائز نکال کر کھاتے وہ کبھی اپنا جھومر سیٹ کیے جا رہی تھی تو کبھی چادر کو کندھوں پر درست کرتے اسے گھور رہی تھی... شہریار کی گہری نظروں کو تب سے خود پر فکس دیکھ کر وہ بہت گھبرا

رہی تھی۔۔ایسی گھبراہٹ پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی جس میں شرم سی محسوس ہو

"آپ مجھے کیوں دیکھے جا رہے ہیں تب سے۔ے۔ے۔۔۔ایسے مجھ سے نہیں کھایا جائے گا۔۔ آپ کو پتہ ہے یہ بات مینرز میں نہیں آتی کہ کسی کو کھاتے ہوئے دیکھا جائے۔۔۔" مشل کچھ دیر برداشت کرنے کے بعد بالآخر تپتے ہوئے بولی تھی

"نہیں مجھے نہیں پتہ کہ اپنی خوبصورت بیوی کو دیکھنا مینرز کے خلاف ہے، اور اگر خلاف ہے بھی تو میں تو دیکھوں گا...

I'll gladly be a little reckless for you..."

شہریار نے آگے بڑھ کر اس کے گلابی ہوتے گالوں کو چھوا تو مشل مزید خود میں سمٹ گئی تھی

"یہاں نہیں کھایا جا رہا تو گھر جا کے کھا لینا اور تم کب سے اتنا کنفیوز ہونے لگی تم تو دوسروں کو کنفیوز کر دو اتنی تیز ہو..."

شہریار کے ذہن میں اس دن کا ریسٹورنٹ

والا منظر آیا تھا جب وہ اس کو تیار ہو کر آنے پر ستا رہی تھی

"آپ آج بھی کچھ زیادہ ہی تیار شیار ہو کر آئے ہیں..." بات کے برعکس مشل کا چہرہ اداس سا ہوا تھا

"بھئی اپنی شادی پر آیا ہوں،اتنا تو بنتا ہے...اچانک منہ کیوں اتر گیا ہے...؟ کیا بات ہے...؟"

"میں نے گھر نہیں جانا..." مشل روہانسی ہوئی تھی

"تو میرے فلیٹ چلیں..؟" شہریار اس کی حالت کو بخوبی سمجھتے ہوئے مزید ستانے لگا تھا

"جی نہیں...وہاں تو بلکل نہیں...." مشل فورا بولی تھی، اس کے ذہن میں اس دن کی گن والی بات آئی تو اس گلے میں ایک گلٹی سی ابھری تھی... شہریار گاڑی کو گھر کی سڑک پر ڈال چکا تھا

"تم نے وہ رنگ کیوں اتار دی...؟" کچھ توقف سے شہریار بولا تو مشل نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تھا

"آپ کو کیسے پتہ کہ میں نے وہ پہنی ہوئی تھی...؟"

"دیکھا تھا میں نے...."

"آپ میرا ہر ایکٹ کیسے دیکھ لیتے ہیں...کبھی کبھی مجھے بہت عجیب بھی لگتا ہے..."

"آج بتاؤں گا نا کیسے دیکھ لیتا ہوں۔۔۔پھر کچھ عجیب نہیں لگے گا۔۔۔"

" شہریاررر۔۔"

" یار ایسے میرا نام نہ لو اتنے پیار سے۔۔۔" شہریار نے گاڑی کی سپیڈ تیز کر دی تھی

"مجھے کوئی شوق بھی نہیں ہے آپ کا نام لینے کا۔۔۔میں پریشان ہو رہی ہو اتنا اور

آپ...مجھے نہیں بات کرنی آپ سے..." کہہ کر مشل نے اپنی جھولی میں پڑے باکس کو اٹھا کر گاڑی کی پچھلی سیٹ پر رکھ دیا اور گاڑی کی ونڈو نیچے کرتے ہوئے اپنا چہرہ باہر نکال کر وہاں اپنی بازویں ٹکا لی تھیں...

تیز ہوا سے مشل کی چادر اس کے کندھوں سے سرک کر نیچے گر گئی تھی جہاں سے اس کے

بلاؤز سے جھانکتی دودھیا کمر شہریار کی نظروں میں آئی تھی...شہریار نے نظریں واپس سڑک پر کرتے بغیر دیکھے وہاں اپنی انگلیاں

مس کی تو مشل کرنٹ کھا کر واپس پیچھے ہوئی تھی

"شہریارررر.." مشل نے دوبارہ اس کا نام لیا تو شہریار کا جاندار قہقہہ گاڑی میں گونجا تھا

"مارنا مت کچھ...." بائیاں ہاتھ اسکے سامنے کر کے ڈرنے والے انداز میں کہتے شہریار نے میوزک آن کر دیا تھا

تیرا ہونے لگا ہوں---

جب سے ملا ہوں---

کھونے لگا ہوں----

جب سے ملا ہوں---

ویسے تو من میرا ---

پہلے بھی راتوں میں---

اکثر ہی چاہت کے ----

سپنے سجاتا تھا---

پہلے بھی دھڑکن یہ ----

دھن کوئی گاتی تھی۔۔۔

پر اب جو ہوتا ہے۔۔۔۔

پہلے نہ ہوتا تھا۔۔۔۔

شہریار ساتھ ساتھ خود بھی گنگنا رہا تھا
کہ فیمیل سنگر کی آواز گونجنے لگی

ہوا ہے تجھے جو بھی۔۔ جو بھی۔۔

مجھے بھی اس بار ہوا۔۔۔

تو کیوں نہ میں بھی کہہ دوں۔۔۔ کہہ دوں۔۔

ہوا مجھے بھی پیار ہوا۔۔۔۔

سن کر مشل کی آنکھیں بھک سے باہر آگئی تھیں... اپنے دل کی حالت تو وہ پہلے ہی سمجھنے سے قاصر تھی اوپر سے ایسے اقرار والے لیرکس سن کر اُس کو ڈھیروں شرم نے گھیر لیا تھا مشل نے شہریار کو گھورتے ہوئے آگے بڑھ کر میوزک آف کیا تو شہریار مسکرائے بغیر نہ رہ سکا تھا...تھوڑی ہی دیر میں ہی وہ گھر پہنچ گئے تھے

"میں خود چلی جاؤں گی..." شہریار کو اپنی طرف آتا دیکھ کر مشل نے اس کو روکا تھا...لہجے میں اب سختی لا کر اسے زیر کرنے کی کوشش شروع ہوئی تھی

"اچھا آجاؤ..." شہریار نے پیار سے اس کا ہاتھ تھام کر اس کو سیڑھیوں کی جانب کیا تھا

"دھیان سے..." شہریار نے اسے لڑکھڑاتے دیکھ کر جھک کر اس کے لہنگے کو پکڑتے ہوئے سائیڈ پر کیا تھا

"چھوڑ دیں،میں کر لوں گی...." مشل ایک بار پھر بھڑک کر بولی تھی

"اوکے باس..." شہریار نے دونوں ہاتھ ہوا میں کیے تو مشل اس سے نارمل سا رسپانس ملنے پر

اوپر والے فلور پر آ کر ایک بار پھر اپنا دماغ چلانے لگی تھی

"میں چائے بناؤں..." مشل کنفیوز ہوتے ہوئے اپنا جھومر بار بار ٹھیک کرنے لگتی تھی

"جو مرضی کر لو جتنا بھی ٹائم لے لو... جانا ہم نے اینڈ پر کمرے میں ہی ہے سلی گرل...کیوں گھبرا رہی ہو یار...." شہریار نے اس کے سر پر پیار سے ہلکی سی چپت لگائی تو مشل کنفیوز ہو کر کچن کی طرف دیکھنے لگی، لہجہ پھر سے بدل گیا تھا

"نہیں..سچ میں.. سر درد ہو رہا ہے...بہت.. "

"بہت...؟ چلو میں بنا کر لاتا ہوں...تم جا کر ریسٹ کرو...تھک رہی ہو خوامخواہ..." شہریار نے ہلکا سا مسکراتے پیار سے اس کے پھولے گالوں کو چھوا تھا

"ن...نہیں یہیں بیٹھ کر پیتے ہیں نا.."مشل نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اس کو کچن کی طرف کھینچا تو شہریار ہنستے ہوئے اس کے پیچھے آیا تھا

"کیا کر رہی ہو یار۔۔۔ تم میری دلہن بن کر اتنا شرمانے کیوں

لگ گئی ہو، یہ رنگ ڈھنگ مجھے پہلے کیوں نظر نہیں آئے کبھی۔۔۔پہلے بھی کئی دفعہ ہم کمرے میں اکیلے وقت گزار چکے ہیں۔۔۔آج ہو کیا گیا ہے۔۔۔؟ یہ تو کوئی اور ہی مشل لگ رہی ہے۔۔۔" شہریار کچن میں آ کر چائے کا سامان نکالتے ہوئے بول رہا تھا کہ اس کی نظر فرش پر گری ہوئی اس انگوٹھی پر پڑی جو مشل نکاح سے پہلے وہاں پھینک کر گئی تھی

"یہ یہاں کیوں پھینکی ہوئی ہے---"
شہریار رنگ اٹھا کر اس کی طرف کرتے ذرا سنجیدگی سے بولا تو مشل کندھوں پر چادر ٹھیک کرتے اپنی گھبراہٹ چھپانے لگی تھی

"وہ--- میں نے غصے میں پھینکی تھی---مجھے لگا تھا آپ نہیں آئیں گے---آپ---بات ہی نہیں کر رہے تھے تو--اسکا کیا---کرتی میں---"

مشل اس سے رخ موڑ کر کچن سے باہر کو نکلنے ہی لگی تھی کہ شہریار نے اسکا رخ موڑ کر اپنی

طرف کر لیا تھا "اگر میں تمہارا کزن نہ ہوتا اور ایسے ہی آ جاتا تمھیں لینے آج...تو کیا تم میرے ساتھ چلتی..؟"

"مجھے نہیں پتہ مجھ سے مشکل سوال نہ کریں پلیز..." مشل روہانسی ہو کر نظریں جھکا کر بولی تھی

"چلو میں تمھیں بتا دیتا ہوں۔۔۔میں نے تم سے
ایز آ کزن پیار نہیں کیا۔۔۔ جب تمہیں پہلی دفعہ
میڈیکل سٹور کے باہر دیکھا تھا نا تو مجھے
بالکل نہیں پتہ تھا کہ تم کون ہو اور پہلی نظر
میں ہی تمہیں دل دے بیٹھا تھا۔۔۔مجھے ایک
کشش سی محسوس ہوئی تھی تم
میں۔۔۔تمھارے بات کرنے کے انداز میں۔۔۔ایک
اپنائیت کی جھلک۔۔۔ اپنے دل کی ایسی حالت
میں نے کبھی محسوس نہیں کی جیسے چند
مہینوں میں کی ہے۔۔۔میرا دل۔۔۔میرا دماغ صرف
تم پر اٹک کر رہ گیا ہے۔۔۔تم میری کزن نہ بھی
ہوتی تو۔۔۔میں نے تمھیں کہیں جانے نہیں دینا
تھا۔۔۔منا لینا تھا تمھیں اپنے لیے۔۔۔" بات کرتے

کرتے شہریار نے رنگ اس کی انگلی میں دوبارہ سے پہنا دی تھی۔۔۔رنگ پہنتے ہی مشل نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے کھینچا تو شہریار کے چہرے کے تاثرات یک دم سخت ہوئے تھے

"ہاتھ کیوں کھینچا ہے۔۔۔؟ ۔۔۔دوبارہ اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے ایسے نہ کھینچنا۔۔۔بہت برا پیش آؤں گا۔۔۔سیدھی ہو جاؤ اب تم۔۔۔" شہریار ابھی بول ہی رہا تھا کہ مشل نے گھبرا کر اپنا ہاتھ واپس اس کے ہاتھ کے پاس کر دیا تھا۔۔۔شہریار نے اس کو ہاتھ سے کھینچتے ہوئے اپنے سینے

سے لگا لیا تھا

"آئی لو یو سو مچ مشل...مجھ سے ایسے دور ہونے کی کوشش نہ کرنا کبھی اب...تم بھی تو پیار کرتی ہو نا مجھ سے...تو کیوں ایسے پریشان ہو رہی ہو...ریلیکس ہو جاؤ...اپنے گھر میں ہو تم...میں تمھارا ہوں...سب ٹھیک تو ہے اب..." کہتے ہوئے شہریار نے اس کو چادر سمیت خود میں بھینچ لیا تھا...دونوں بازو اسکے گرد پھیلائے شہریار نے اسکے سر کو پیار سے چوما تھا ... مشل اسکی آہنی گرفت میں حرکت کرنے

کی کوشش بھی نہیں کر رہی تھی...اس کا دل بھی اسکو پا کر مطمئن تھا لیکن اسکی قربت کا سوچ کر دل گھٹتا جا رہا تھا

"تم کمرے میں چلو میں چائے بنا کر لاتا ہوں..." شہریار نے اس کو خود سے الگ کیا تو مشل اب کی بار بغیر کسی چوں چراں کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی

ڈیپ ریڈ لہنگے کے ساتھ بہت ہلکے سے میک اوور نے اس کے حسن کو پہلے ہی چار چاند لگائے ہوئے تھے اس پر شہریار کو اپنا ہمسفر جان کر، اسکا پیار پا کر مشل کے چہرے پر ایک الگ سی ہی خوبصورتی آگئی تھی...اس نے گلاب کی خوشبو سے بھرے کمرے میں داخل ہوتے ہی مم گھڑی کی طرف نظر دوڑائی تو ایک بج رہا تھا....اسے کتنی ہی دیر سے اپنے کندھے پر شدید چبھن محسوس ہو رہی تھی...

کندھے کو ہاتھ سے چھوتے وہ شہریار کے کمرے
کا جائزہ لینے لگی تھی...سائیڈ ٹیبلز پر ,
ڈریسنگ مرر پر پھولوں کے بڑے بڑے گلدستے
پڑے ہوئے تھے...کچھ پھولوں کی پتیاں بیڈ پر ،
فرش پر بکھری ہوئی تھیں...کمرے کی روشنی
کافی مدھم سی تھی...چادر اتار کر ایک طرف
رکھتے مشل نے تیز لائٹس آن کر کے شیشے کے
سامنے کھڑے ہو کر بلاؤز کو اپنے کندھے سے ذرا
سا ہٹا کر دیکھا تو اس کے کام کی وجہ سے،
تھوڑا تنگ ہونے کی وجہ سے مشل کے کندھے پر
شدید سرخی ہو گئی تھی...ابھی وہ اپنے کندھے
کی صورتحال کا جائزہ لے ہی رہی تھی کہ
شہریار چائے کا ٹرے تھامے اندر داخل ہوا

تھا...صوفے کے پاس پڑے ٹیبل پر ٹرے رکھ کر اس نے مشل کو نظروں میں لیے دروازہ لاک کرتے اپنا کوٹ اتار کر صوفے پر رکھا تھا

"کیا فکس کر رہی ہو...ایسے ہی رہنے دو....کانشئیس مت ہو زیادہ...." شہریار نے اس کو مرر میں دیکھتے ونک کیا تو مشل غصے سے اس کی طرف گھوری تھی"ویسا کچھ نہیں کر رہی جیسا آپ سوچ رہے ہیں"

"تمہیں کیسے پتہ کہ میں کیا سوچ رہا ہوں..."

کہتے ہوئے شہریار لمبے سے قدم بھرتے اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا تھا

"کیونکہ آپ نے پوچھا ہے کہ میں کیا 'فکس' کر رہی ہوں"

مشل لفظ چبا چبا کر بولی تھی

"ہاں تو میں نے خود دیکھا ہے تمھیں اپنا بلاؤز فکس کرتے ہوئے.... میرے کمرے میں آنے سے پہلے خود کو سیٹ کر رہی تھی...چلو اچھی

بات ہے اگر کانشس ہو رہی ہو میرے لیے..."
شہریار اس کو چھیڑنے سے باز نہیں آ رہا تھا
جبکہ مشل اسکی باتوں پر اندر ہی اندر بے حد
گھبرا سی گئی تھی

"کرو میرے سامنے...جو کر رہی تھی..." شہریار
اسکا رخ خود سے موڑ کر مرر کی طرف کرتے
اپنا ہاتھ اسکی فرنٹ گردن پر دھیرے سے
پھیرنے لگا تھا

"م...مجھے...تنگ نہ کریں پلیز..." مشل اس کی دہکتی ہوئی انگلیوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے لرزی تھی،ہاتھ خودبخور بہ لاوز سے ہٹ کر نیچے ہوگئے تھے

"ساری رات تمہیں تنگ ہی تو کرنا ہے میری جان..." شہریار نے اس کے کندھے سے بلاؤز کو تھوڑا ہٹاتے ہوئے اس کی سرخ ہوتی سکن پر اپنے لب رکھے تو مشل نے تو جیسے اپنی سانسیں ہی روک لی تھیں،اسکے گرم ہونٹوں کا لمس اتنی حساس سی جگہ پر محسوس کرتے اسکے رہے سہے اوسان بھی خطا ہونے لگے تھے

"ڈریس اریٹیٹ کر رہی ہے تو اتار لیتے
ہیں..." مرر میں اسکے لرزتے جسم کو دیکھ کر
کہتے شہریار نے اس کے دوپٹے سے پنوں
کو اتارنا شروع کر دیا تھا اور تھوڑی دیر میں
ہی اس کا دوپٹہ اس سے الگ کر کے احتیاط
سے صوفے کی بیک پر ڈال دیا تھا... مشل صرف
گھبرا کر یہاں وہاں دیکھنے میں اور اپنے ہاتھوں
کی انگلیوں کو مروڑنے میں مصروف
تھی...دوپٹہ رکھنے کے بعد شہریار نے مشل پر
ایک گہری بھرپور نگاہ ڈالی تھی...وہ اس کے
پسند کیے ہوئے ریڈ بلاؤز اور لہنگے میں موجود
اس کے سامنے گھبرائی سی کھڑی اس کے ہوش

اڑا دینے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔شہریار کی نظروں کی تپش سے گھبرا کر مشل پیچھے کو ہوتی ہوئی ڈریسنگ ٹیبل سے جا لگی تھی

"مم۔۔میں چینج۔۔۔" مشل اپنے نچلے ہونٹ کو دانتوں سے کچلتے ہوئے بولی تھی

"ششہہ۔۔۔" شہریار اسکے ہونٹوں کو دیکھ کر بے اختیار ہوتے ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر یہ

فاصلہ دو قدموں میں سمیٹ کر اس کی نازک
کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کو خود کے قریب
کرتے اس کے ہونٹوں پر جھک گیا تھا

اچانک حملے سے مشل اپنے دونوں ہاتھوں
کو ہوا میں پوری طرح پھیلا کر فریز ہوئے اس
کا شدت بھرا لمس اپنے ہونٹوں پہلی بار
محسوس کرتے ہوئے فنا ہونے لگی تھی...نیا سا
احساس دونوں کو ہی ٹرانس میں لے گیا
تھا...شہریار کبھی نرمی سے تو کبھی شدت سے
اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لیے اس کو
اپنے پیار سے آشنا کر رہا تھا...وہ اس کی گردن
کو پیچھے سے سہارا دئیے اس کے ہونٹوں پر
جھکتا ہی چلا جا رہا تھا جبکہ مشل اسکی

شدت پر بے حال ہوتے پیچھے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف گرتے اپنے ہوا میں پھیلے ہوئے ہاتھوں کو ڈریسنگ ٹیبل پر اڑا کر ان سے سہارا لینے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔۔

وہ پہلی ہی بار میں اسے اتنی شدتوں سے محسوس کرتے اسکی جان لبوں پر لے آیا تھا۔۔۔اپنے ہونٹوں کو اسکی سخت ہوتی دسترس میں قید پا کر جب مشل کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا تو مشل نے اپنے ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھام کر پیچھے کرتے ہوئے

مزاحمت سی کی تھی جبکہ شہریار تو اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے الگ کرنے کو تیار ہی نہیں تھا،وہ مزید اس پر جھک گیا...ہاتھ مشل کی گردن سے ہٹا کر اسکے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے وہ اسے اپنے گرم لمس سے بھگوئے جا رہا تھا...مشل اسکے پہلے پہلے لمس کی شدت پر ہی سہم کر رہ گئی تھی...آنکھ سے آنسو بہہ کر شہریار کے چہرے میں جذب ہوا تو اسکا مچلنا شہریار کو ٹرانس سے باہر آیا تھا...

گھری سانس بھر کر اس کے نچلے ہونٹ کو کھینچتے ہوئے چھوڑا تو مشل فورا اس کے سامنے سے ہٹتے ہوئے دیوار سے جا لگی تھی...نم آنکھوں سے تیز تیز سانس لیتے وہ سہمی نظروں سے شہریار کی جانب دیکھے جا رہی تھی....تیز

تیز سانس لینے کی وجہ سے اس کے جسم کے ابھار اس کے حسن کو مزید اجاگر کر رہے تھے....تنگ سے بلاؤز سے اسکا جسم ابھر کر نمایاں ہوتے شہریار کے ہوش معطل کرنے لگا تھا...وہ اس کو اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھتے ہوئے چلتا ہوا پھر سے اس کے پاس آیا تھا...اس کی دہکتی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر مشل کا دل

لرزنے لگا تھا۔۔۔

اس کو پھر سے اپنے اتنے پاسدیکھ کر مشل نے اپنے ہونٹوں کو اسی شدت سے بچانے کے لیے اس کی طرف سے رخ پھر کر اپنا چہرہ دیوار کی طرف موڑ لیا تو شہریار نے اس کے پاس پہنچ کر اس کی بیک گردن پر اپنے لب رکھ دئیے تھے۔۔۔ مشل نے مچل کر اپنی گردن کو اپنے کندھے میں چھپانے کی کوشش کی تھی۔۔۔اپنا آپ اسکے سامنے بہت چھوٹا سا لگنے لگا تھا۔۔۔آواز نکالنے کی بھی ہمت نہیں بچی تھی

"تمھیں ایسے اتنا گھبراتا دیکھ کر میرا دل بہت بی ایمان ہو رہا ہے مشل..." کہہ کرشہریار نے اس کی گردن سے اپنی انگلیاں سرکاتے ہوئے اس کے بلاؤز کی زپ کو آہستگی سے کھولنا شروع کیا تو اس کی دودھیا شفاف کمر عیاں ہو گئی تھی... اپنی کمر پر اس کی انگلیوں کا لمس اور نظروں کی حدت محسوس کرتے ہوئے مشل نے اپنا رخ پھیرتے ہوئے دوبارہ سے شہریار کی طرف چہرہ کر لیا تھا

"شہریار۔۔۔میں نے۔۔۔بات کرنی ہے۔۔۔" مشل نے شہریار کی طرف التجا بھری نظروں سے دیکھا تو اس کی آنکھوں کے سرخ ڈوروں نے مشل کو نظریں جھکانے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔ہونٹوں پر ہوتی جلن کو وہ بار بار زبان سے تر کرتے کم کرنے کی کوشش کرتے شہریار کو انجانے میں مزید بھڑکائے جا رہی تھی

"جی شہریار کی جان۔۔۔۔آپکی باتیں سننے کے لیے ہی تو آپکو اپنے پاس لایا ہوں۔۔۔" کہتے ہوئے

شہریار نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کو اپنے تھوڑا قریب کر کے ٹھنڈے پڑتے کندھوں پر سے بلاؤز کو آہستگی سے سرکا کر نیچے کرتے بدن سے جدا کر دیا تھا....مشل خوبصورت سی ریڈ نیٹ کی برا میں اس کے سامنے کھڑے گہری سانس بھرتے اسکے اوسان خطا کر گئی تھی... اس سے پہلے کہ مشل خود کو اپنے ہاتھوں سے ڈھانپتی شہریار اس کے دونوں بازوؤں کو اس کی کمر کے پیچھے لاک کرتے اسکے انتہائی سرخ ہوتے کندھے پر اپنا ہاتھ پھیرنے لگا

"درد ہو رہا ہے یہاں۔۔۔؟ اتنے برے زخمی ہو گئے ہیں یار تمھارے کندھے۔۔۔ مجھے پہلے ہی اتار دینا چاہیے تھا تمھارا بلاؤز۔۔۔۔صحیح نہیں تھا کیا۔۔۔؟" اسکی سانسوں کے زیر و بم شہریار کے دل میں ہلچل پیدا کیے ہوئے تھے۔۔۔سرخ رنگ سے چھلکتا اسکا خوبصورت بھرا بھرا سراپا شہریار کے جسم کی تپش بڑھانے لگا تھا۔۔۔ اسکے کندھے میں دھنسی سرخ باریک سٹریپ کو شہریار نے ہلکا سا ایک طرف کیا تو مشل نے فوراً اسکے ہاتھ کو زور سے پکڑ لیا تھا

"تنگ تھا بہت۔ت۔۔۔س۔۔۔سائز ٹھیک نہیں تھا۔۔۔"
اسکی گرم نگاہوں سے گھبرا کر مشل کی سانسیں سست رفتار ہونے لگی تھیں،ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھے مشل نے اسے مزید آگے بڑھنے سے روک دیا تھا

"مجھے پتہ نہیں تھا یار کہ کیسے لیتے ہیں۔۔۔جہاں سے شازمہ کا لیا تھا بعد میں وہیں سے جا کر یہ بھی لے لیا تھا میں نے۔۔۔تم بھی تو

نخرے اتنے کرتی ہو یار،کچھ نہیں کیا تم نے خود اپنے لیے۔۔۔اب حشر دیکھو۔۔۔" شہریار نے اسکے کندھے سے ڈھلکتی سٹریپ پر ہی اپنا ہاتھ روکا ہوا تھا،نظریں اسکی نازک سی جلد پر پڑی کھرونچوں پر ٹھہری ہوئی تھیں

"غصہ نہیں کریں۔۔۔درد۔۔ن۔۔۔ن۔۔تو نہیں ہو رہا۔۔۔" مشل بمشکل بولی تھی شہریار کی آنکھوں میں پرتے سرخ ڈورے مشل کے دل کو بے چین کر رہے تھے،بس نہیں چل رہا تھا کہ بھاگ کر کمرے سے نکل جائے۔۔۔اسکا حق سے اتنے قریب ہونا اور

پھر آنے والے پلوں کا سوچ کر اسکی جان حلق میں پھنسی تھی

"پھر کیا ہو رہا ہے---" شہریار نے ہاتھ کندھے سے ہٹا کر کان کی لو کو مسلتے اسکی سہمی سی نظروں میں جھانکا تھا

"ہاتھ---چھوڑ دیں میرے---" مشل نے اسکے ہاتھ میں قید اپنے ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا تھا--شہریار کے ہاتھ اسے کچھ زیادہ ہی گرم

محسوس ہو رہے تھے

"بات کیا کرنی تھی۔۔۔؟ ریلیکس ہو کر بتاؤ۔۔۔" شہریار اس کے ہاتھوں کو چھوڑتے ہوئے اپنی شرٹ ایک ہی جست میں اتار کر سلگتے برہنہ سینے پر ہاتھ پھیرنے لگا تو مشل نے کندھے پر سٹریس کو فوراً درست کیا تھا۔۔۔کب سے روکی ہوئی سانسیں بحال ہوئی تھیں۔۔۔ مشل اس کو ایک دفعہ پہلے بھی شرٹ لیس دیکھ چکی تھی لیکن ابھی اس کے شرٹ اتارنے پر اس کا دل کانپ گیا تھا،ساری بہادری ہوا ہوتی محسوس

ہو رہی تھی

"مجھے..میں کیسے بتاؤں..." بوکھلاہٹ سے کہتے ہوئے مشل نے شہریار کے سنجیدہ سے تاثرات سے نظریں ہٹا کر اسکی گردن کی طرف دیکھا تو اسکی پھولی رگوں نے اسے آنکھیں میچنے پر مجبور کر دیا تھا

"آنکھیں کھولو مشل...ایسے تو صرف میں ہی تمہیں دیکھتا رہوں گا...مجھے بھی دیکھو نا تم...یا مشکل لگ رہا ہے دیکھنا بھی...؟ "

شہریار نے شرٹ ایک طرف اچھالتے اس کو کمر سے کھینچ کر اپنے پاس کیا تھا...مشل کے جسم کی لرزش شہریار کو اپنے بھاری ہاتھ پر محسوس ہو رہی تھی..

"کہو جو کہنا ہے...میں خود بھی خیال رکھوں گا تمھارا مشل..." کہتے ہوئے شہریار نے دائیں ہاتھ سے اسکی کمر کو اپنی طرف کیے بائیاں ہاتھ سیدھا اسکے ابھرے حصے پر رکھا تو مشل کی آنکھیں خود بخود پوری کھل گئی تھیں.. اس کو خمار آلود آنکھوں میں سرخی لیے اپنی

طرف تکتہ پا کر مشل کی جان لبوں پر آئی تھی۔۔۔اسکے گرم ہاتھ کے نیچے گہری کنفیوز سے سانس لیتے مشل نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ لیا تھا تاکہ شہریار کا ہاتھ مزید کوئی بے باکی نہ کرے

"تم بہت پیاری ہو یار۔۔۔میری سوچ سے بھی زیادہ۔۔۔" مشل کا یوں بار بار ہاتھ روکنا شہریار کو بلکل برا نہیں لگ رہا تھا،اس نے ہاتھ مشل کے سینے پر ایک ہی جگہ پر سٹل رکھے اس کے کپکپاتے لبوں پر اپنے لب رکھے تو مشل نے بے

اختیار ہو کر اس کی برہنہ کمر پر دوسرا ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔شہریار کے ہاتھ کی گرفت بھی مشل کی کمر پر پہلے کی نسبت سخت ہوئی تھی ، اس کے ہونٹوں کے گھرے شدت بھرے لمس کو ایک بار پھر سے جھیلتے وہ اندر تک لرز گئی تھی، اس کے جسم پر طاری ہوتی کپکپاہٹ بڑھنے لگی تھی۔۔۔وہ اپنا ہاتھ بدستور شہریار کے ہاتھ پر زور سے رکھے اسے سینے پر کوئی حرکت نہیں کرنے دے رہی تھی

"مشل کالم ڈاؤن۔۔۔کانپ کیوں رہی ہو یار۔۔۔اتنے

پیار سے تو چھو رہا ہوں تمھیں..." شہریار اس کے ہونٹوں کو آزادی دیتے ہوئے اس کے نرم گلا بی گال سے اپنی بیرڈ کو آہستگی سے مس کر رہا تھا...اسکے نرم سے سینے پر دھڑا ہاتھ اب باقاعدہ مشل نے پکڑ لیا ہوا تھا

"آپ بہت پاس آ رہے ہیں...مجھے..گ..گھبراہٹ ہو رہی ہے..."

مشل روہانسی ہونے لگی تھی

"میری جان۔۔۔تم نکاح میں ہو میرے۔۔ اب تمہارے پاس نہیں آؤں گا تو اور کیا کروں گا۔۔۔ریلیکس رہو۔۔۔اتنا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میں تم پر سخت نہیں ہوں گا بلکل بھی۔۔۔" نرم سے لہجے میں کہتے ہوئے شہریار نے اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکال کر برا کی باریک سی سٹریپ کو اس کے کندھے سے اتار کر نیچے بازو کی طرف دھکیلا تھا تو مشل کی پھر سے جان پر بنی تھی۔۔۔اپنی بات اس سے کہنے کی بھی ہمت نہیں ہو پا رہی تھی

"کہو نہ کیا کہنا ہے۔۔۔؟" شہریار نے اس کے گالوں کو چومتے ہوئے اپنے لبوں کو اس کی گردن کی طرف سرکاتے ہوئے کندھوں کا رخ کیا تھا۔۔۔ہاتھ کمر سے اوپر کو لیجاتے کچھ دیر اسکی بیک سٹریپ سے الجھ کر وہ اسے بھی اسکے جسم سے الگ کر چکا تھا۔۔۔شہریار کے لب مشل کے کندھوں کو نرمی سے چھو رہے تھے۔۔۔دونوں ہاتھ وہ اسکی کمر پر سرکاتے گھرے سانس لینے لگا تھا۔۔۔دونوں کے جسم آگ بڑھکانے لگے تھے

"جتنا انتظار کیا ہے تمھارا مشل۔۔۔اتنا ہی محسوس کرنا چاہتا ہوں تمھیں۔۔۔۔" شہریار کے ہاتھ کمر سے پیٹ کی طرف بڑھتے آہستہ آہستہ اوپر کی جانب سرکنے لگے تھے، مشل نے بری طرح گھبرا کر رخ پھیرنے کی کوشش کی تو شہریار نے اسی سپیڈ سے اس واپس کھینچ کر خود میں بھینچا تھا

"کیا ہو گیا ہے یار۔۔۔کہا ہے نا مجھ سے دور نہ ہوا کرو۔۔۔میں تمہیں اپنے دل کے قریب رکھنا

چاہتا ہوں،بہت قریب...کچھ برا لگ رہا ہے تو بتاؤ مجھے..." اسے خود میں بھینچ کر شہریار نے اس کا سر اپنے سینے پر رکھا لیا تھا...دونوں کے درمیان مشل کے بازو رکاوٹ بنے ہوئے تھے پھر بھی شہریار کے جسم کی حدت مشل کو بری طرح لرزنے پر مجبور کر رہی تھی...اسکا اپنے سینے کو یوں چھپانا...شہریار کے وہاں چھونے سے ہچکچانا شہریار کو مزید بے قابو سا کرنے لگا تھا

"مشل۔ل...کچھ بولو...پانی چائیے...؟" دونوں

بازو مشل کے گرد پھیلائے شہریار نے اسکے جھومر پر اپنا سر رکھا تو اسکی ٹھنڈک سے آنکھوں کی خماری بڑھنے لگی تھی...مشل کا اپنی بازوؤں کو رکاوٹ بنا کر خود کی ہی پناہ میں سمٹنا شہریار کی سانسیں بوجھل کر رہا تھا

"نہیں-ں-ں---"

"رو رہی ہو...؟" شہریار نے بائیں ہاتھ سے اندازے

سے اسکے جھومر کو بالوں سے اتارا تو مشل سر نفی میں ہلاتے اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے اس سے ذرا سی الگ ہوئی تھی "نہیں--رو نہیں رہی-ی---"

"میں اچھا نہیں لگتا--؟ پریشان ہو مجھ سے شادی کا ڈسی‌ژن لے کر---" شہریار نے اسکے کترانے کا ممکنہ مطلب نکالتے جھومر ہاتھ میں پکڑے اسکا چہرہ ٹھوڑی سے اونچا کر کے اپنی طرف کیا تو مشل فوراً اسکی آنکھوں میں جھانکی تھی،ہاتھ کی گرفت بھی شہریار کی

کمر پر زیادہ ہوئی تھی

"آپ۔۔لگتے ہیں اچھے۔۔" مشل کا اس بات پر فورا سے رسپانس دینا شہریار کے پریشان سے ہوتے دل کو تسلی دے گیا تھا۔۔اسکے ہاتھ کا اپنی کمر پر بڑھتا دباؤ شہریار کے چہرے پر گہری مسکراہٹ بن کر ابھرا تھا

"تو کیا بات ہے۔۔؟ ہممم۔۔۔؟ آرام سے تسلی سے بتاؤ۔۔میں سن رہا ہوں۔۔۔ابھی یہ ریلیشن نہیں

بنانا چاہتی مجھ سے...؟ جو بھی دل میں ہے ، شئیر کرو مجھ سے.." شہریار نے دونوں بازو اسکے کندھوں کے گرد پھیلا کر اسکے دیوار سے لگاتے اپنا سر جھکا کر اسکے ماتھے سے ٹکایا تو نظریں اسکے اسکے سینے پر بندھی چوڑیوں سے بھری کلائیوں پر پڑی تھیں...ان سے اتری سنہری چمک مشل کے سفید ابھرے حصوں پر لگی ہوئی تھی...کمرے کے تیز روشنی میں اسکا ادھ چھپا سا حسن شہریار کا امتحان بنا ہوا تھا

"مجھے ہمارے درمیان۔۔۔ایک بات کلیئر کرنی تھی۔۔" مشل اسکی انگلیوں کو اپنی بیک گردن پر مساج والے انداز میں سرکتے محسوس کر کے تھوڑا ہمت کر کے بولی تھی

"بتاؤ۔۔۔" شہریار نے بہکتی نظروں کا رخ بمشکل اسکے ابھاروں سے ہٹا کر اسکی آنکھوں میں جھانکا تھا،دل اسکی بات پر عجیب سی گھبراہٹ کا شکار ہوا تھا

"I... I'm...میں.... I'm not ready for pregnancy ...

مجھے..." مشل نے اٹک اٹک کر بولتے اپنی بات مکمل کی تو شہریار نے ایک لمبا گہرا سانس بھرتے اسکے ہاتھ سینے سے کھینچ کر نیچے کرتے اسے اپنے سینے میں سمو لیا تھا...مشل کا گداز جسم خود سے لگا کر شہریار نے اسکی کمر کے گرد بازو زور سے باندھ کر کتنے ہی پل صرف اسکی چھوٹی چھوٹی سانسوں کو اپنے سینے پر محسوس کیا تھا...ہاتھ بے چینی سے اسکی کمر پر پر جانب سرکاتے شہریار نے اسکے سر کو بہت پیار سے چوما تھا

"آپکو میری بات سمجھ آئی ہے۔۔۔؟" مشل اسکے سینے پر سر دھڑے اسکے آگ جیسے سلگتے جسم کی گرمی اور اسکی خاموشی سے گھبرا سی رہی تھی

"سب سمجھ آگیا ہے،تم بے فکر رہو۔۔۔"

"تمھیں کچھ بھی کہنا ہو تم مجھے کہہ سکتی ہو..."

"ہم میں کوئی پردہ نہیں ہے نہ اب...نہ جسم کا..نہ دلوں کا..."

"اپنے دل میں کوئی بات رکھنے کی ضرورت نہیں ہے..."

"میں تمھاری ہر بات سنوں گا..." ایسے ہی بات کرتے کرتے اسے خود سے لپٹائے شہریار اس کو لے کر پھولوں سے مہکتے بیڈ کی طرف لے آیا تھا...اسے بیڈ کے کنارے بٹھا کر اسکے بالوں کو جوڑے سے آزاد کر کے اسکے کندھوں پر بکھیرتے شہریار نے اسکے کانوں سے جھمکے بھی اتار دئیے تھے...مشل کو پھر سے خود کو بازوؤں کی اوٹ میں چھپتے دیکھ کر شہریار نے کمرے کی لائٹس بہت ڈم کر دی تھیں

"تم بھی میری پر بات سنو گی نہ..." جھک کر اسکی سائیڈ گردن کو بہت آہستگی سے چومتے شہریار نے اسے بیڈ پر لٹا کر اسکے سرخ ہوتے لبوں پر اپنا دہکتا لمس رکھا تھا

"بولو...مانو گی نہ..." بائیں بازو پر اسکا سر رکھ کر بھاری سانسوں کے درمیان مدہوشی سے کہتے شہریار ٹھہر ٹھہر کر اسکے نرم سے لبوں کو سک کرتے اپنی انگلیوں اسکے لہنگے میں الجھانے لگا تھا

"میں۔ں مان رہی ہوں۔ں---" اپنے لہنگے کی سائیڈ زپ میں اسے الجھتے دیکھ کر مشل کی آواز کانپنے لگی تھی

"I adore you for this...مشل

جیسے تم نے اپنا آپ پورے دل سے میرے حوالے کیا ہے---یہ بہت بڑی بات ہے میرے لیے----

I'm grateful for your trust...."

کہتے ہوئے شہریار نے ہونٹوں کا رخ اسکے چہرے

سے گردن کی جانب کیا تو مشل کا اپنے سینے پر ہاتھوں کو مضبوطی سے باندھنا اسے عجیب سا لگا تھا

"یہ نیچے کر لوں۔۔۔؟" اسکی گردن میں چہرہ چھپائے اسے اپنے لبوں سے نرمی سے چھو کر کہتے ہوئے شہریار نے اسکی کمر کو خود ہی تھوڑا اوپر کو لفٹ کرتے اسکا لہنگہ نیچے کیا تو مشل نے کوئی مزاحمت کیے بغیر خود کو اسکے حوالے کر دیا تھا۔۔۔شہریار اسے یونہی اپنے بازو پر لٹائے دائیں ہاتھ کو اسکی کمر سے نیچے

لیجاتے لیگنگز کو کھینچ کر اتارتے،اسکے جسم
کو نرمی سے چھو کر محسوس کرنے لگا تو
مشل نے آنکھیں میچ کر اپنا ہاتھ اسکی گردن
میں زور سے حائل کر لیا تھا...اسکے ہاتھوں کے
اپنی پینٹی کے آس پاس بے باکی سے سرکنے پر
مشل نے اپنی ٹانگیں سکیڑ لی تھیں...پورے
جسم میں سنسنی سے دوڑ گئی تھی...اسکے ملا
ئم گداز جسم کو چھور کر شہریار کی اپنی ح
الت بگڑنے لگی تھی...اسکی تھائیز پر ہاتھ
پھیرتے شہریار اسے اپنی انگلیوں میں نرمی سے
بھینچ کر محسوس کرتے اسکے کان پر لب رکھے
اسے بھی اپنے ساتھ بے حال کرنے لگا تھا

"مشل سانس لو..."

"میری جان..." اسے سانسیں روکے خود میں سمٹتا دیکھ کر شہریار نے اسکے کان میں مدھم سی آواز میں کہتے ہاتھ اسکے سینے پر بندھے بازوؤں پر رکھے تو مشل کی سست رفتار سانسیں مزید تھم گئی تھیں

"Let go of all tensions

مشل میں تمھارے ساتھ ہوں۔۔۔جسٹ ریلیکس۔۔۔" شہریار نے ہاتھ اسکے بازوؤں پر رکھے اسکا ماتھہ چوما تو مشل کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں

"شہ۔۔ریار۔۔۔" مشل کا جسم شرم و حیا کی وجہ سے لرزنے لگا تھا۔۔۔شہریار کو اپنی بازوؤں کو سینے سے سرکاتا دیکھ کر وہ شدید گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی۔۔۔جسم گرم سا ہونے لگا تھا۔۔

"ششہہہ...کچھ نہیں ہو گا..." شہریار نے اسکے ہونٹوں کو چومتے ہوئے اسکے دنوں ہاتھ کھینچ کر اسکے پیٹ تک کرتے،

اپنے چہرے کا رخ نیچے کیا تو مشل سہمی ہوئی نظروں سے اسکو دیکھنے لگی تھی...سانسیں بلکل تھم گئی تھیں...

دونوں بازوؤں کے درمیان اسکے بھرے بھرے گداز ابھار شہریار کی آنکھوں کا مرکز بنے تو وہ بے خودی کی انتہا پر پہنچتے خود پر سے قابو

کھو کر اسے اپنے لبوں سے محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔اسکے ابھرے حصوں پر نرمی سے لب رکھتے شہریار نے اسکی بائیں کلائی کو بیڈ سے لگایا تو پورے کمرے میں چوڑیوں کی کھنک بکھری تھی۔۔۔اسکا سر بازو پر ٹکائے شہریار اپنا تھوڑا بوجھ اس کی ٹانگوں پر منتقل کیے اسکے ابھرے سرے کو پہلی بار اپنے ہونٹوں میں بھرتے سک کرنے لگا تو مشل کی گہری تیز ہچکی نے اسے ٹرانس سے باہر نکالا تھا

"مشل۔۔۔؟ کیا ہوا ہے۔۔۔" اس مومنٹ میں بری

طرح کھوئے ہوئے شہریار اپنی سرخ انگارہ ہوتی آنکھوں سے مشل کے چہرے کی طرف دیکھا تھا۔۔اسکا وہ ادھورا لمس اپنے ہونٹوں پر بے چینی سے محسوس کرتے شہریار کا خود پر قابو پانا انتہائی محال سا ہونے لگا تھا مگر مشل کے آنسوؤں

کی شدت نے شہریار کو رکنے پر مجبور کر دیا تھا

"میری جان۔۔۔ادھر دیکھو۔۔رو۔و۔و کیوں رہی ہو۔۔۔؟" شہریار اس کے اوپر سے ہٹتے ہوئے سائیڈ پر ہوا تو مشل نے اس کی نظروں سے

بچنے کے لیے اسی کی جانب کروٹ لے کر خود کو اس میں چھپا لیا تھا

"مجھے شرم آرہی ہے۔ے۔ے۔۔۔" مشل نے اپنا چہرہ اس کی گردن میں چھپاتے ہوئے بھیگے لہجے میں کہا تھا

"یہ کونسی مشل آگئی ہے میرے پاس بھئی۔۔۔تم تو ایسے روتی نہیں ہو یار۔۔۔اور لان میں تو تم مجھے لو بائٹس کرنے کا کہہ رہی تھی اور اب میری جان اتنا شدید شرما رہی ہے کہ مجھ سے

نظریں بھی نہیں ملا رہی۔۔۔ڈونٹ وری۔۔۔ساری رات ساری زندگی پڑی ہے۔۔۔جیسے تم کہو گی ویسے ہی کریں گے۔۔۔" شہریار اس کی کمر پر نرمی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے پینٹی میں انگلیاں پھنساتے اسکی نچلے وجود کو ہتھیلوں میں بھر کر محسوس کرتے اسکے کان کے پاس گردن پر لب رکھنے لگا تھا۔۔۔اسکی دھڑکنوں کے نے ترتینی اپنے سینے پر محسوس کرتے شہریار کی سانسیں اکھڑ سی رہی تھیں

وہ دونوں سائڈ کروٹ سے لیٹے ہوئے

تھے۔۔۔شہریار کی بازو مشل کی گردن کے نیچے

تھی۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے مشل کے جسم کی

ملائمیت کو محسوس کرتے ہوئے ہر ہر حصے پر

اپنا حق جتا کر اس کے کنفیوز سے مومنٹس

کو محسوس

کرتے وہ اسکی پینٹی کے اوپر سے اسے

چھوتے خود میں بھینچ رہا تھا۔۔ مشل نے ابھی

بھی اپنا چہرہ اسکی گردن میں چھپایا ہوا تھا،

اسکے کھردرے ہاتھ کی بے باک گستاخیوں

کی تاب نہ لاتے وہ مزید اس میں گم ہو رہی

تھی

"مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تم اتنا شرماؤ گی۔۔۔میں تو امیجن کر رہا تھا کہ رات بھر لڑائی ہوتی رہے گی کسی نہ کسی بات پر۔۔جتنا تم ہیزیٹیٹ کر رہی ہو یوں شرما رہی ہو، میرے اندر شدت اتنی ہی بڑھتی جا رہی ہے مشل، بہت مشکل سے قابو کر رہا ہوں۔۔۔" کہتے کہتے شہریار نے اپنا ہاتھ اس کی تھائز پر پھیرتے اس کے کان کی لو کو ہونٹوں میں بھر کر کھینچا تو مشل اسکی کمر کو دبوچ کر بری طرح گدگداتے ہوئے مچلی تھی

"ٹھہرو...میں ابھی آتا ہوں..." شہریار کچھ یاد آنے پر اسکے اوپر سے گزر کر بیڈ سے اترا تو مشل فورا تکیے کو کھینچ کر خود کو ڈھانپ کر اٹھ بیٹھی تھی

"شکر ہے تمہارا پیارہ سا چہرہ تو نظر آیا.... کب سے میری گردن میں گھسی ہوئی تھی..میں اپنی طرف سے اتنا پیار سے پیش آرہا ہوں اور تم میری سوچ سے بھی زیادہ گھبرائی ہوئی ہو..." بات کرتے کرتے شہریار سائیڈ ٹیبل سے ایک ڈارک بلیو جیولری کیس نکال کر مشل کے پاس آ بیٹھا تھا

"اگر...آپ مجھے...آپکو واقعی میرا چہرہ دیکھنا ہے تو پلیز مجھے کوئی شرٹ دے دیں...مجھے بہت عجیب سا فیل ہو رہا ہے..." مشل تکیے کو سینے سے لگائے ٹانگیں سمیٹ کر بیٹھے التجائیہ سے لہجے میں بولی تھی

"یاررر....دن بھر تمہارا چہرہ دیکھا کروں گا لیکن رات کو یہ سب نہیں چلے گا...میری طرف سے تو صاف انکار ہے...پیچھے کرو یہ تکیہ..."

اسی ادھورے سے حسین لمس کو یاد کرتے شہریار اسکا تکیہ کھینچنے لگا تو مشل نے اسے مزید زور سے جکڑ لیا تھا...شہریار نے ماتھے پر بل ڈالے سخت سی نظروں سے مشل کو دیکھا تو مشل نے تکیے ہر گرفت تھوڑی ڈھیلی کی تھی

"پلیز۔ز۔ز..." آواز میں لرزش نمایاں ہوئی تھی

"آ..آپ تو میری بات فورا مان جاتے ہوتے ہیں..."

"آپ کو میرا خیال نہیں ہے۔ے۔۔۔؟" مشل نے معصومیت سے ایک کے بعد ایک جملہ بولا تو شہریار سر جھکا کر بالوں میں ہاتھ پھیرتے باقاعدہ ہنسنے لگا تھا

"جب تمہاری باتیں مان جاتا ہوتا تھا،تب تم پہ حق نہیں رکھتا تھا۔۔۔

Now I've got all rights to feel or see you..."

شہریار نے اس کو اسی کے لہجے میں جواب دیا تھا

"آپ نے خود بھی تو پینٹ پہنی ہوئی ہے---"

مشل ماتھے پر بل لاتے ہوئے بولی تھی

"شکر کرو کہ پہنی ہوئی ہے---- تمہاری غیر ہوتی حالت دیکھ کر ہی ابھی تک نہیں اتاری---کہو تو اتار دیتا ہوں میری جان---مجھے کیا پرابلم ہو سکتی ہے--

I'd love to be naked together...."

کہہ کر شہریار اٹھ کھڑا ہوا تو مشل نے اپنا چہرہ بھی تکیے میں گھسا کیا تھا

"نہیں ں ں----" مشل کے اونچا بولنے پر شہریار کے ہنسنے کی آواز گونجی تھی--- مشل نے تھوڑا سا تکیہ نیچے کر کے دیکھا تو شہریار

واپس بیڈ پر بیٹھ چکا تھا

"یہ میں تمہارے لیے لایا ہوں..." شہریار نے وہ کیس کھول کر اس کے آگے کی تھی

"بہت...خوبصورت ہے..." مشل خود کو تکیے کی اوٹ میں کیے اسکے ہاتھ میں کھلا ہوا کیس دیکھ کر بولی تھی...نظریں شہریار کے برہنہ جسم پر پڑیں تو خودبخود جسم میں ایک جھرجھری سی پیدا ہوئی تھی،اسکے گندمی

چوڑے کندھے...ٹانگ پر دھڑی مسکولز فور آرم پر ہلکے سے بالوں کے درمیان واضح ہوتی وینز...بھاری سا ہاتھ....مشل نے اسکے اچانک اپنی طرف دیکھنے پر فوراً نظروں کا رخ اسکی طرف کیا تھا

"پہنا لوں..." شہریار بھنویں اٹھا کر بولا تو مشل نے چمکتی آنکھوں سے ہلکا سا مسکراتے دونوں ہونٹ آپس میں بھینچ کر چہرے پر شرم اور مسکراہٹ کا امتزاج کیے سر کو مثبت سی جنبش دیتے اس کو دیکھا تو شہریار اس کو

دیکھتا ہی رہ گیا

"یاررر تم نے آج جان نکال لینی ہے میری....چلو ٹانگ ادھر کرو..." شہریار نے بیڈ پر کہنی کے بل نیم دراز ہو کر اسکی ٹانگ کا نچلا حصہ کھینچنے کی کوشش کی تھی...اسکی ملائم سی جلد..بھری بھری سی شفاف ٹانگیں...خوبصورت سرخ گلابی سے پاؤں پر شہریار کی نظریں ٹھہر گئی تھیں

"ٹانگ کیوں... یہ تو نیکلس ہے نا..." مشل نے اپنی ٹانگ اسکے ہاتھ سے ہلکی سی مزاخمت سے واپس چھڑوا لی تھی,اسکا یوں چھونا مشل کو سرخ کیے جا رہا تھا

"نہیں نیکلس نہیں ہے...یہ تمھاری تھائی پہ پہناؤں گا..." ٹانگ پھر سے کھینچتے ہوئے شہریار نے اسکو ونک کیا تو مشل کے چہرے کے رنگ حیا سے بدلے تھے

"پلیز... مجھے اپنی شرٹ دے دیں بس...اس کے

علاوہ میں آپ سے کوئی ڈیمانڈ نہیں کروں گی.. جیسے آپ کہیں گے ویسے ہی ہو گا..."

مشل اس کے ٹانگ کھینچنے رکھنے پر بولی تھی،شہریار اسکی پنڈلی کو انگوٹھے سے ہلکا سا دباتے ہوئے اسکی بات کو سن کر سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

"صرف شرٹ چاہئے...؟ یہاں سے خیر ہے...؟ "

کہتے ہوئے شہریار نے ہاتھ پنڈلی سے اوپر کو لیجاتے اسکی سمٹی ہوئی تھائیز کو اندر کی جانب سے چھوا تو مشل کی سٹی گم ہوئی تھی

گلے کو تر کرتے اس نے سر کو بمشکل ہاں میں،
ہلایا تھا

"سوچ لو..." شہریار شرارت بھرے لہجے میں بو
لا تو مشل نے ایک بار پھر اپنا چہرہ تکیے میں
چھپا لیا تھا "پلیززززز...شہریار.."

"یار مشل-ل-ل...بہت بری ہے یہ ڈیمانڈ
تمھاری...چلو کرتے ہیں کچھ..." شہریار اس کی

ٹانگ کو گھٹنے کے پاس سے چوم کر اٹھ کھڑا ہوا اور ڈریسنگ روم سے اپنی ایک بلیک ٹی شرٹ لے آیا تھا

"یار کوئی نہیں پہننا کچھ...پیچھے پھینکو اسے..." شہریار اس کے پاس آ کر اس کی بیک گردن پر بالوں کے اوپر سے ہاتھ رکھتے ہوئے بولا اور مشل کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ تکیہ کھینچ کر بیڈ پر دوسری جانب پھینک دیا تو مشل نے فوراً خود کو اپنے ہاتھوں سے ڈھانپنے کی کوشش میں نظریں جھکا لی

تھیں،جسم ایک دم کانپ سا گیا تھا... شہریار نے جھک کر اس کا چہرہ اونچا کیا تو مشل بلکل رونے والی صورت بنا کر اسکی جانب دیکھی تھی

"رو نہ پڑنا...یہ لو پہن لو...مذاق کر رہا تھا silly..."

شہریار ٹی شرٹ اسکے گھنٹوں پر رکھتے ہوئے اسکی بیج گردن کو ہلکا سا سکوئیز کرتے ہوئے بولا تو مشل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے ہی اس کے ہاتھ سے ٹی شرٹ لے کر فوراً

پہن لی تھی

"We'll only do....what you're....ok with...Ok?"

شہریار اس کے سامنے بیٹھ کر اس کی ٹانگ کو اپنی طرف کرتے خوبصورت سی باریک چین اسے پہنا کر تھائی پر اوپر نیچے کو کھسکاتے ایڈجیسٹ کرتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر بہت ہی پیار سے بولا تھا...مشل کی نظریں بھی اپنی ٹانگ پر چمکتی چین پر ٹھہری ہوئی تھیں

"میں۔۔ابھی بس تھوڑی۔۔نروس۔۔۔ہو رہی ہوں۔۔میں ہوں نہیں ایسی۔۔" مشل شرٹ پہن کر دونوں ہاتھ اپنی تھائیز کے نیچے باندھ کر اسکی گہری نظروں اور گرم انگلیوں کو اپنی تھائیز پر سرکتے دیکھ کر بولی تو شہریار چین لاک کرتے ایک نظر اسے دیکھ کر مسکرایا تھا

"تھوڑی نروس۔۔۔؟ تم تو بہت آرام سے قابو آگئی ہو میرے۔۔۔"

"مجھے یقین ہی نہیں آرہا کہ تم نے اتنے دل سے

میرا ساتھ قبول کر لیا ہے...تمھارے اتنے مسیجز اور کالز کے باوجود بھی مجھے یہی لگ رہا تھا کہ شاید تم بس مجھے as an escape اپروچ کر رہی ہو...شاید تمھیں وقتی یہ سب محسوس ہو رہا ہو...میں ذہنی طور پر تیار تھا کہ تم شاید مجھے دل سے ایکسیپٹ کرنے میں وقت لو..."

شہریار کا ہاتھ اب اس کی چین سے ہٹ کر انر تھائیز میں سرکنے لگا تھا...اسکی تھائیز میں ہاتھ سے فاصلہ بنا کر وہ انگلیوں کو اسکی پینٹی کے اوپر سے آہستگی سے اوپر سے نیچے کی جانب پھیرنے لگا تو مشل کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہونے لگی تھی,اسے اپنے پاس نیم دراز بیٹھے دیکھ کر مشل نے بے

بس سا ہوتے اسکے کندھے کو ہی دبوچ لیا تھا

"مجھے آپ۔۔پہلے بھی تھوڑے۔۔۔اچھے لگتے تھے لیکن۔۔۔" اسکے دھیرے دھیرے سے چھونے پر مشل کے لفظ اٹکنے لگے تھے

"اسی لیے جب بھی نظر اتا تھا زخمی کر کے واپس بھیجتی تھی۔۔۔؟ یاد ہے جب تم نے مجھے بازو پر نیل فائلر مارا تھا۔۔۔ کتنے ہی دن تک اس

کی درد بھی مجھے سکون دیتی تھی..." بھاری سے لہجے میں کہتے شہریار اسکی پینٹی کو وہاں سے ذرا سا کھسکا کر انگوٹھے سے نرمی سے ٹٹولتے اسکی تھائی پر اپنے چہرے کو رگڑنے لگا تھا...مشل اسکی باتوں کو سننے کی بجائے اسکی انگوٹھے کی بے باکی پر منجمد ہو گئی تھی،بیڈ پر ایک ہاتھ کا سہارا لے کر بیٹھے وہ دائیں ہاتھ سے شہریار کے کندھے کو اپنے ناخنوں سے دبانے لگی تھی

"جب اس زخم نے دُکھنا چھوڑ دیا تو مجھے برا لگنے لگا تھا۔۔وہ ہلکی سی درد مجھے تمہارے ہونے کا احساس دیتی تھی۔۔" شہریار کہنی کے بل اسکی ٹانگوں لے پاس لیٹے اسکی تھائی کر مسلسل مگر بہت آہستگی سے چومنے لگا تھا۔۔۔آواز کا بوجھل پن مشل ، لبوں کی گستاخیاں بڑھتی ہی جا رہی تھی

"تمھیں بھی اچھا لگے گا جب۔۔۔" اپنی انگلیوں پر اسکی رضامندی بکھرتی محسوس کر کے شہریار نے تھوڑا سا اوپر کو ہو کر اسے وہیں لٹا

دیا تھا...مشل کا ہاتھ خودبخود اسکے کندھے سے سرک کر بیڈ پر گرا تھا...چوڑیوں کی کھنک کے دوران مشل نے آنکھوں کے کناروں پر ٹھہرے آنسوؤں کے درمیان اسے اپنے جسم سے باقی سب پردے آزاد کرتے دیکھ کر خوف کی ہچکی سی بھرتے آنکھیں میچ لی تھیں

"تھوڑے سے درد کے بعد تمھیں سکون ملے گا..." بھکی سی نظروں سے کہتے شہریار نے اس پر جھک کر پینٹی کو کھینچتے ہوئے اسکی ٹانگوں سے نکال کر فرش پر پھینک دیا تھا...مشل نے

ٹی شرٹ کو اپنے پیٹ پر ٹھیک کرتے دونوں ہاتھ خود پر رکھتے شہریار کی آنکھوں میں دیکھا تھا

"ریلیکس رہنا ہے بس۔۔۔" شہریار گھٹنے کے بل اس پر جھکتے اب کی بار بہت نرمی سے اسکے کانپتے ہوئے ہونٹوں کو محسوس کرتے اسکی اپر تھائیز سہلانے لگا تھا

"عجیب سا۔۔ہو رہا ہے۔ے۔ے۔۔۔" مشل اسکی کمر پر ہاتھ رکھے اپنے آپ کو اس کے حوالے کرتے ہوئے بہت ہی مدھم سی آواز میں گھبرائے سے لہجے میں بولی تو شہریار نے اسکے ہونٹ چھوڑ کر گال پر لب رکھے تھے

"مجھے بھی۔۔۔ہو رہا ہے۔۔۔" شہریار نے اپنے بے قابو ہوتے جسم کو اسکی گہرائی سے ذرا سا ہی مس کیا تو دونوں کی سانسیں ایک ساتھ تیز ہوئی تھی۔۔۔ کمرے کی مدھم سی روشنی اور گلاب کی مسخور کن خوشبو دونوں کو ہی

مدہوش کرنے لگی تھی

"اچھا لگ رہا ہے لیکن...." شہریار اسکی نازکی میں خود کو دھیرے سے سہلاتے اپنا بائیاں بازو اسکے سر کے پیچھے رکھ کر اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بول رہا تھا... مشل کی تیز ہوتی سانسوں پر اس نے اپنے ہونٹوں کا رخ چہرے سے نیچے کو کیا تو مشل کا ہاتھ اسکی کمر سے کندھے پر آگیا تھا...شہریار اسکی تھائیز کو پاتھ سے بھرپور چھوتے ہوئے لب اسکی ٹانگوں کے درمیان نیچے کو آنے لگا تھا...ہونٹوں کو شرٹ

کے پاس پیٹ پر رکھتے وہ اسکی ملائم سی جلد پر زبان پھیرتے ،اپنے ساتھ اسکی بے چینیوں کو بھی بڑھانے لگا تھا

"تمھیں لگ رہا ہے۔۔۔؟" اپنا ہاتھ اسکی ٹانگ سے ہٹا کر مسلسل بڑھتی نمی پر پھیرتے شہریار نے نیول کے پاس سے شدت سے سک کرتے اسکی پہلی بھاری سسکی سنی تھی

"آہہہہ..." مشل اپنی جلد اسکے ہونٹوں میں کھنچنے پر ہونٹ کھول کر سسکتے اسکے چہرے کو ہاتھ سے ہلکا سا دھکیلنے لگی تھی...اسکے ہاتھوں کی تپش الگ جان آدھی کر رہی تھی...جسم باقاعدہ لرز رہا تھا...آنکھیں پہلے ہی بھیگنے لگی تھیں

"میری جان...." واپس اوپر کی جانب آتے اس کے آنسوؤں کو اپنے چہرے میں جذب کرتے شہریار نے اسے پیار سے پچکارا تھا....اسکے چہرے سے اپنا چہرہ جوڑے ، بہت پیار سے

اسکے کان میں سرگوشیاں کرتے شہریار نے اسکی ٹانگوں میں فاصلہ بناتے خود کو پھر سے اسکی نازکی پر سہلانا شروع کیا تو مشل نے دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کے گرد موجود اسکی کہنیوں سے اسے تھام لیا تھا

"میری طرف دیکھو..."

"مجھے دیکھو مشل..." کہتے ہوئے شہریار نے اندازے سے خود کو اس میں سمانے کی کوشش کی تو مشل نے اسے دیکھنے کی بجائے آنکھیں

میچ کر خود کو اکڑا سا لیا تھا،اسکے جسم کے سخت دباؤ نے ہی اسے بری طرح بوکھلا دیا تھا

"آرام سے۔۔ے۔۔۔" آنکھیں میچے میچے ہی مشل نے ہچکی بھری تو شہریار نے اسکے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ،گردن کو اچانک شدت سے ہونٹوں میں بھر کر ایک بار پھر سے اسکی نمی میں خود کو دھکیلا تو مشل کی ہچکیوں میں ڈوبی چند سسکیاں کمرے میں گونجی تھیں

"بس۔۔۔س۔۔۔بس۔۔۔" اسکا تپتا ہوا سخت جسم خود میں ذرا سا شامل ہونے پر ہی مشل کے آنسو تیزی سے بہنے لگے تھے،ہاتھوں سے اسکے بازوؤں کو زور سے جکڑے مشل نے جیسے اسے روکا ہوا تھا

"It's just the tip....relax....

،میں زیادہ نہیں کروں گا۔۔۔ریلیکس ہو جاؤ بلکل زیادہ فیل کرو گی تو لگے گا زیادہ درد ہے۔۔۔

" کہتے ہوئے شہریار نے ہونٹ اسکے ماتھے پر رکھ کر،اس میں سے خود کو نکال کر دوبارہ سے

شامل کیا تو اب کی بار مشل نے درد ہونے پر بھی آواز نہیں نکالی تھی،آنسو گالوں پر بہے جا رہے تھے...شہریار واقعی بہت اختیاط سے ،نرمی سے اس میں شامل ہو رہا تھا...اسکے ماتھے کو مسلسل چومتے ،اسکی تھائیز کو سہلاتے وہ اپنی بے قابو ہوتی طلب کو دباتے اس میں خود کو بہت آہستگی سے موو کر رہا تھا...اس میں شامل ہوتے وہ خود بھی نئے احساس سے روشناس ہوتے تھوڑا گھبرا رہا تھا

"دیکھا۔۔نہیں ہو رہا نہ درد۔۔۔" کہتے ہوئے اسکا دھیان بٹا کر شہریار نے اپنا نچلا لب دانتوں تلے دباتے،ذرا سا سختی سے ایک سٹروک دیتے خود کو اس میں بھرپور طرح سے دھکیلا تو مشل ایک دم بری طرح سے سسکی تھی "ہو رہا ہے۔۔۔۔"

"پہلے جتنا نہیں ہو گا اب۔۔۔تھوڑا سا اس طرف آجاؤ۔۔۔" خود کو اس سے الگ کیے بغیر شہریار نے اسے تھوڑا ایک طرف کرتے اپنی حرکت اس میں تیز کی تو مشل سانس روک کر اس نئی

سی درد کو برداشت کرنے لگی تھی،شہریار

اس میں مسلسل سماتے اس عمل کو صحیح سے سمجھ کر ہر اگلی سٹروک پچھلی سے سخت کرنے لگا تو مشل کے ہاتھ بیڈ شیٹ بھی نہیں پکڑ پا رہے تھے...آنسووں میں اسکی سسکیاں گم ہونے لگی تھیں...شہریار کا اس لمحے میں اسے خود سے الگ کرنا بہت مشکل تھا

اسکی نازک گرم گہرائیاں اسے خود میں شدت سے دھنسنے پر مجبور کرنے لگی تھیں،

اسے سہمے سے انداز میں خود کو یوں سہتا دیکھ کر شہریار اس میں بہت آہستگی سے شامل ہو رہا تھا لیکن مشل کے لیے اس کی اتنی سی بھی سختی برداشت کرنا ناممکن ہو گیا تھا ،وہ اپنے بازو بیڈ شیٹ سے ہٹا کر اسکی کمر کے گرد لپیٹے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتے بری طرح تڑپنے لگی تھی----وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شہریار کی شدت اور مشل کے آنسوؤں میں اضافہ ہونے لگا تھا،وہ اس کے گالوں پر ہاتھ پھیرتے ،اپنی رفتار کم زیادہ کرتے اس کو ساتھ ساتھ ریلیکس رکھنے کی بھی کوشش کر رہا تھا

"شہر۔۔یار۔۔رک جائیں۔ں۔۔پلیز ابھی۔ی۔۔" مشل اسکا بازو دباتے ہوئے بولی تو شہریار ضبط کی شدت سے سرخ ہوتے اس سے الگ ہوا تھا

دل میں اسکی تکلیف کا احساس اپنے سکون سے زیادہ ہو رہا تھا

"اچھا یہ لو۔۔۔رک۔گیا۔۔ کیوں رو رہی ہو۔و۔۔بس اتنی سی ہی بات تھی۔۔" مشل کے آنسوؤں کے ہچکیوں کی صورت اختیار کرنے پر شہریار اپنی جان مصیبت میں ڈال کر اس سے الگ ہوا

تھا۔۔۔اسکے پیچھے ہٹتے ہی مشل اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے اس سے رخ موڑ گئی تو شہریار اسکے پاس لیٹ کر اسکی ٹانگ پر دھیرے سے مساج کرنے لگا تھا

جیسے اس کو ریلیکس کرنا چاہ رہا ہو۔۔۔ وہ خود بھی پسینے سے شرابور اپنی سانسوں کو کنٹرول کر رہا تھا

"ناراض کیوں ہو گئی ہو،اتنے پیار سے تو۔۔۔" ابھی شہریار کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ مشل بول پڑی تھی

"جھوٹ۔۔" اپنی ہتھیلی کی پشت سے اپنے آنسو صاف کرتے وہ مسلسل روئے جا رہی تھی

"اچھا ناراض نہ ہو۔۔۔ادھر آؤ تمھاری خدمت کرتا ہوں۔۔۔" شہریار اٹھ کر بیٹھتے اس کی ٹانگوں کو باقاعدہ دبانے لگا تھا۔۔۔مشل کی ٹی شرٹ کو شہریار نے بہت دل ہونے کے باوجود بھی اس کے جسم سے الگ نہیں کیا تھا

"صرف تمہاری خاطر تم سے الگ ہوا ہوں اور بہت ہی مشکل سے ہوا ہوں میری جان--- چہرہ تو میری طرف کرو یار---" شہریار نے اس کا رخ اپنی طرف موڑا تو مشل اچانک اٹھ کر بیٹھ گئی تھی

"کہاں جا رہی ہو۔و---" شہریار اسکے یوں اچانک اٹھنے پر گھبرایا تو مشل خود کو اسکے سینے میں چھپا کر ہلکی آواز سے رونے لگی تھی

"آئی لو یو سو مچ مشل..." شہریار اسکے یوں خود سے گلے لگنے پر دل سے پرسکون ہوتے، اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس سے اقرار کر رہا تھا

"ڈو یو..." شہریار اسکے بالوں کو چومتے ہوئے بولا تو مشل نے اس کے سینے میں چھپے

چھپے ہی سر ہاں کی صورت میں ہلا دیا،وہ ابھی بھی گھٹا گھٹا سا سسک رہی تھی۔۔۔شہریار نے اس کو خود سے ذرا سا الگ کر کے اس کے ماتھے کو شدت سے چوما تو مشل نے نم آنکھوں سے اسکو مسکرا کر دیکھتے اپنا چہرہ صاف کیا تھا

"کرتی ہوں پیار آپ سے۔۔۔" اسکی آواز میں موجود ایسی کھنک شہریار پہلی بار سن رہا تھا

"پیار کرتی ہو تو خود سے الگ کیوں کیا تھا..." شہریار نے اس کے کان میں شرارت سے سرگوشی کی تو مشل نے مصنوعی غصے سے اس کی طرف دیکھا تھا

"کیونکہ آپ..." مشل شدید سرخ پڑتے ہوئے اپنا جملہ خود ہی مکمل نہیں کر پائی تھی، کوشش کے باوجود بھی ابھی شہریار کے سامنے زیادہ بولا نہیں جا رہا تھا

"Say it." شہریار نے اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کرتے ہوئے کہا تو مشل نے چہرہ

چھپا کر نفی میں سر ہلایا تھا

"غصہ تو نہیں ہو مجھ سے..." شہریار نے اس کو بازوں سے اٹھا کر اپنی گود میں ایسے بٹھا لیا تھا کہ مشل کی سائیڈ کمر اس کے سینے سے لگ گئی تھی اور اسکی دونوں ٹانگیں شہریار کے ایک طرف آگئی تھیں... مشل اسکے جسم کی حدت کو محسوس کرتے ہوئے اس میں ہی سمٹ رہی تھی.... شہریار اسکی شرٹ سے اندر ہاتھ ڈالے اس کی کمر پر مساج کرتے دوسرےہاتھ سے اسکی تھائی چین کو چھیڑنے

لگا تھا۔۔مشل کی ہچکیاں بھی تھمنے لگی تھیں

"آپ نے ایسا گفٹ دیا ہے جو میں کسی کو دِکھا بھی نہیں سکتی" مشل شرٹ میں اسکے ہاتھ کی حرکت پر گدگدا کر مسکراتے ہوئے بولی تھی

"ہاں تو یہ میں نے صرف اپنے دیکھنے کے لیے دیا ہے۔۔۔" شہریار نے اس کی تھائی پر چین کے پاس انگلیاں سرکاتے اسے ہلکا سا پنچ کیا تو مشل نے اسکا ہاتھ فوراً ہی پکڑ لیا تھا

"اب تو ریلیکس ہو گئی ہو نا میرے ساتھ..."
شہریار اسکو مسکراتا دیکھ کر بولا تو مشل
اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے فورا سر
نفی میں ہلانے لگی "ابھی نہیں ہوئی.ی...."

"نہیں کرتا کچھ یار...سیریس پوچھ رہا
ہوں.." شہریار اسکو گھبراتا دیکھ کر ہنسنے لگا
تھا

"سچ بول رہی ہوں۔۔اور نہیں بس۔۔۔اتنا کافی تھا۔۔۔" مشل روہانسی ہو کر اسکی گود سے پیچھے ہٹنے کی کوشش کرنے لگی تو شہریار نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر مضبوطی سے اس کو اپنی لیپ میں لاک کر لیا تھا

"بھاگ کدھر رہی ہو جان۔۔اب تمھیں ہر وقت اتنا ہی پاس رکھوں گا بلکہ اس سے بہت زیادہ۔۔۔" شہریار اسکی خوبصورت سبز روئی

روئی سی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا اور اپنا ہاتھ تھائی سے کھسکا کر اوپر کی جانب لے جانے لگا تو مشل نے قدرے زور سے اسکے ہاتھ پر تھپڑ مارا تھا

"کہا نہ بس۔۔۔اب نیکسٹ ٹائم باقی۔۔۔" اسکی سخت پناہوں سے نکلتے ہی ہاتھ کے ساتھ زبان چلنے لگی تھی

"یہ۔۔۔بدمعاشی۔۔۔اب نہیں چلے گی۔۔۔۔"

کہتے ہوئے شہریار نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اس کی کمر کے پیچھے لاک کرتے ہوئے اپنا ہاتھ اسکی تھائیز کے درمیان لے جاتے ہوۓ بلکل اسی جگہ پر ہلکا سا گدگدانا شروع کیا تو مشل بری طرح مچلنے لگی تھی"نہ کریں پلیزز۔۔۔۔ززز۔ "

"پہلے سوری بولو اور کہو کہ دوبارہ نہیں مارو گی۔۔۔پھر چھوڑوں گا۔۔۔شوہر ہوں اب تمھارا یار۔۔" شہریار مسلسل اپنی من مانی کرتے ہوۓ مشل کی جان لبوں پر لے آیا تھا،اسکے

ہاتھ سختی سے جکڑے وہ مسلسل اسکے حساس حصے کو اوپر کی طرف سے چھیڑے جا رہا تھا

"س۔۔۔سوری۔۔۔سوری۔۔۔" مشل کی ہنسی اور سسکیاں آپس میں مل سی گئی تھیں، خود کو چھڑوانے کی کوششیں کرتے وہ مزید اسکے قبضے میں آتی جا رہی تھی

"اونچا بولو،آواز نہیں آ رہی۔۔۔" شہریار نے

اپنا ہاتھ اب اسکے پیٹ پر سرکا کر وہاں باقاعدہ گدگدانا شروع کیا تو مشل اسکی پناہوں میں ہی لوٹ پوٹ ہوتے پیچھے کو گرنے لگی تھی، اسکی انگلیوں کا پیٹ پر سرکنا ہی اسکے پورے جسم میں بجلیاں دوڑانے لگا تھا

"چھوڑیں پلیز... پلیززز...نہیں-ں-ں--"

شہریار کو ایک منٹ میں ہی اسکے سب حساس پوائینٹس کی سمجھ آگئی تھی اس سے تو جسم کے کسی حصے پر بھی گدگدی بالکل برداشت نہیں ہو رہی تھی،مشل کی آنکھیں ہنستے ہوئے بھی بھیگ رہی تھی

"ایک شرط پہ چھوڑوں گا۔۔۔پہلے مجھے یہاں کس کرنے دو۔۔۔" شہریار نے اس کو بیڈ پر لٹا کر ، گردن پر اپنی بئیرڈ رگڑتے اسکے سینے کو ایک طرف سے شرٹ کے اوپر سے ہلکا سا چھوا تھا

"نہیں۔ں۔ں۔۔۔" مشل نے اپنے سینے پر اپنے دونوں بازوؤں کو باندھ کر کہا تو شہریار نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اس کے چہرے سے ہٹا کر اپنے قبضے میں لیتے ہوئے اس کے سر کے

پیچھے لے جا کر لاک کر دیا اور دوسرے ہاتھ سے پھر اسکی تھائیز کو گدگدانے والے انداز سے سہلانے لگا تھا

"صرف ایک کس...بہت تڑپا رہی ہو یار...صرف محسوس کرنے دو تھوڑا سا انہیں..."

ٹانگوں پر اسکے ہاتھوں کا سرکنا مشل کو مچلنے پر مجبور کر رہا تھا ،وہ پھر بھی سر نفی میں ہلائے جا رہی تھی

"نہیں ماننا...؟" شہریار نے پانچوں انگلیوں سے اسے انر تھائی میں پنچ کیا تو مشل پھر سے سر نفی میں ہلاتے اسکی بے باک حرکت پر بری طرح مچلی تھی

"ہمم اسکا مطلب ہے

you are enjoying it and don't want me to stop"

کہہ کر شہریار اسکی کلٹ کو انگلیوں سے چھیڑتے شرٹ کے اوپر سے اپنا چہرہ اسکے سینے سے سہلانے لگا تو مشل دونوں ٹانگیں

آپس میں جوڑے اسکے ہاتھ سے خود کو بچانے کی کوشش کرنے لگی تھی

"کر لیں کِس...شہریارر..." مشل کے ہاتھ وہاں سے کھینچ کر نکالنے پر شہریار اٹھ کر اسکی ٹانگوں کے درمیان آتے،اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے خود کو اس پر ایڈجیسٹ کرتے اس بار پہلے کی نسبت کافی سختی سے اس میں سمایا تو اسکے اچانک ایکٹ پر مشل کی صحیح معنوں میں آنکھیں باہر آئی تھیں...شہریار کا اپنی سختی خود پکڑ کر

نازکی میں زور سے سمانا اسے انتہائی تکلیف سے دوچار کر گیا تھا، مشل نے اپنے پاؤں کی انگلیاں تک میچ لی تھیں

"اب بات کِس سے آگے نکل چکی ہے...چپ کر کے میرا ساتھ دو اب..." شہریار ایک ہاتھ سے اسکی کلائی کو چہرے کے پاس بیڈ پر رکھے ، دوسرے ہاتھ سے اسکو کندھے سے زور سے تھامے اس میں شدت سے پینیٹریٹ کرنے لگا تھا...مشل اپنی کلائی کو اسکی گرفت میں ہلا بھی نہیں پا رہی تھی...

اسکی گرم سانسیں مشل کو اپنی گردن کے آس پاس محسوس ہو رہی تھیں...طلب سے بھرپور شدتوں میں مزید اضافہ کرتے ہوئے شہریار اس کی گردن سک کرتے اپنا ہاتھ اسکے کندھے سے ہٹا کر نیچے کو لاتے اسے محسوس کرنے لگا تھا

"شہریار...ایک منٹ.ٹ...زور سے نہیں کریں.ں..." مشل نے رزسٹ کرتے ہوئے اپنی کلائی اس سے چھڑوا کر اسی کے بالوں کو زور سے جکڑ لیا تھا...اسکی تیز ہوتی گھری سٹروکس پر اسے اپنے پیٹ میں درد بڑھتی محسوس ہونے لگی

تھی۔۔اسکا سلگتا جسم ،شہریار کا اتنی بے تابی سے ابھاروں کو چھونا ،مشل خود بھی اسکی قربت میں محو ہونے لگی تھی لیکن درد کی ایک رمق اسے بار بار ٹرانس سے باہر لے آتی تھی

"بس تھوڑا سا مشل"

"ابھی ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

"روکنا مت اب..." شہریار اس کی تیز ہوتی سسکیوں پر ہونٹوں کو نرمی سے چومتے اسکے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں بھیجتے ہوئے اپنی انتہا کو پہنچنے کی خاطر ایک آخری بار شدت سے اس میں سمانے لگا تو مشل بری طرح رونے لگی تھی

"میری جان....آگھہ...تھوڑا سا برداشت کرو..." بھاری ہوتی سانسوں کے درمیان اسے پیار سے پچکارتے،شہریار اسکے ہونٹوں سے نیچے چہرہ لیجاتے اسکی بے ترتیب ہوئی شرٹ کو دانتوں

سے اونچا کرتے اسکے بھرے بھرے سینے کو بے تابی سے چومتے اپنے جسم کو اس میں تیزی سے موو کرنے لگا تھا۔۔۔مشل کا پورا جسم اسکی شدت سے ہلنے لگا تھا۔۔وہ کبھی اسکے بال تو کبھی کندھے تھام کر اسے خود سے دور دھکیلنے کی ناکام کوشش میں اپنی ٹانگیں اکڑا کر اسکا بھاری وجود خود میں سہہ رہی تھی

"آگگھہ۔۔۔"اسکے نپل کو ہونٹوں میں زور سے بھر کر سک کرتے آخری ظالم سا جھٹکا دیتے وہ یک دم اس سے الگ ہوا تو مشل کو ایک تیز درد

کی لہر اپنی ٹانگوں میں پھیلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔شہریار اپنے وجود کی ساری گرمی اسکی سرخ ہوتی گہرائیوں پر بکھیرتے ہوئے خود بھی پسینے سے بھر گیا تھا۔۔۔اسے گہرے بھاری سانس لیتے خود پر نظریں گاڑھے ، اپنی ٹانگوں کے درمیان بیٹھے دیکھ کر مشل کے آنسو اسی طرح بہے جا رہے تھے

"مشل۔۔۔" اسکی تھائیز میں خشک ہو کر جمی سرخیوں کو دیکھتے شہریار یونہی اس پر جھک کر گہرے سانس لینے لگا تھا،مشل کی

شرٹ قدرے اوپر ہو چکی تھی۔۔۔اسکے ابھاروں کی نرمی اپنے سینے پر محسوس کرتے شہریار اسکے گالوں کو چومنے لگا تھا۔۔۔۔مشل کا ناراض سا چہرہ اسے ابھی بے حد پیارا لگ رہا تھا۔۔۔وہ۔ سوں سوں کرتی اس سے چہرہ موڑے ہوئے تھی

"میری جان،اب اور نہیں کروں گا۔۔۔ادھر تو دیکھو۔۔۔" شہریار نے تھوڑا اوپر ہو کر اسکی ناک سے اپنی ناک مس کی تو مشل نے شرٹ واپس نیچے کھینچ کی تھی،آنکھیں پوری نم تھیں

"آپ کو اجازت اس لیے نہیں دی تھی کہ آپ بار

بار۔۔ایسے کریں۔۔۔"

"بار بار کب کیا ہے۔ے۔۔؟ ایک بار ہی ہوا ہے۔۔۔" شہریار اسکے اوپر سے ہٹ کر بیڈ سے اترا اور اسکی ٹانگیں کھینچ کر اسے اپنے پاس کیا تو مشل کنفیوز نظروں سے اسے دیکھی تھی "کیا کرنے لگے ہیں۔ں۔۔۔شہریار۔۔۔لڑائی ہو جائے گی۔۔۔میری برداشت ختم ہو گئی ہے اب۔۔۔"

"اب لڑائیاں یہاں بیڈ پر ہی سولو کیا کروں گا۔۔یہ یاد رکھنا لڑنے سے پہلے۔۔" شہریار اسے صاف کرتے ہوئے بولا تو مشل غصے سے بھری آنکھوں سے دیکھتے اسکا ہاتھ جھٹک کر دونوں ہاتھ بیڈ پر رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی

شہریار کے سامنے اتنا کھل کر لیٹنا بہت عجیب سا لگ رہا تھا۔۔درد کے باوجود بھی وہ باتھروم چلی گئی تھی

"اوئے کدھر۔ر۔ر۔۔؟" شہریار ٹیشو پیپر ہاتھ میں پکڑے اسے لڑکھڑاتے، ڈولتے ہوئے غصے سے سرخ

ہو کر باتھ روم کی طرف جاتے دیکھ کر ہنسنے لگا تھا۔۔۔اپنی ٹی شرٹ میں چھپا اسکا خوبصورت سا جسم ،کلائیوں میں پہنی چوڑیاں،الجھے سے بال،روئی روئی غصے سے بھری آنکھیں۔۔۔شہریار کا دل اپنے کمرے میں اتنا بدلاؤ دیکھ کر خوشی سے بھر گیا تھا۔۔۔اسکو اسکی رضامندی سے پا لینے کا احساس سب جذبوں پر بھاری تھا

"جہاں بھی جا رہی ہوں۔۔۔اب دوبارہ پاس نہ آئیے گا میرے۔۔۔" کہتے ہوئے مشل نے باتھروم کا

دروازہ دھاڑ سے بند کیا تھا ۔۔۔اسکو اپنا سارا جسم شدید دُکھتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔فریش ہو کر خود کو شیشے میں دیکھتے مشل کو اپنی صورت الگ انداز میں پیاری سی لگی تھی۔۔۔شہریار کے پاس باہر جانے کا سوچ کر ہی چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی

......کچھ دیر بعد....

"مجھے بابا یاد آرہے ہیں..." مشل اوندھے منہ لیٹے تکیے کے بغیر سر بیڈ پر رکھے مدھم مدھم سا رو رہی تھی

"رو کر یاد نہ کیا کرو مشل..." شہریار کمفرٹر دونوں پر پھیلائے، سائیڈ کروٹ لیے ہاتھ شرٹ کے اندر سے اسکی کمر پر پھیر رہا تھا

"وہ پہلے سب بتا دیتے تو شاید۔۔۔ہم سب پہلے مل لیتے۔۔۔بابا کو کچھ نہ ہوتا اگر دادا جان سے صلح ہو جاتی تو۔۔۔وہ ہر وقت روتے رہتے تھے اور مجھے پتہ ہی نہیں تھا کچھ بھی۔۔۔وہ بہت۔۔۔شرمندہ تھے۔۔۔مجھے بتایا انہوں نے۔۔۔وہ کہتے تھے کہ آپ سب ان سے نفرت کرتے ہوں گے۔۔۔آپ کرتے تھے نگرت ان سے؟؟؟۔۔۔" کہتے ہوئے مشل کے آنسو تیز ہوئے تھے

"نہیں مشل۔۔۔نہیں کرتا تھا۔۔۔" ہاتھ اسکی شرٹ سے نکال کر اسکے سر پر پیار سے پھیرتے، شہریار نے پرانی سب سوچوں کو جھٹک دیا تھا

"آپ مجھ سے کبھی کوئی بدلہ تو نہیں لیں گے۔۔۔؟" مشل کے ذہن میں ایک کہ بعد ایک بات آنے لگی تھی

"بدلہ۔۔۔؟ کس چیز کا۔۔۔" شہریار اپنا بازو پھیلا کر اس پر اپنا چہرہ رکھتے ،مشل کے بالوں پر بہت پیار سے ہاتھ پھیر رہا تھا

"آپکی مما کہہ رہی تھیں کہ میں بہت ڈھیٹ ہوں جو یہاں سے جا نہیں رہی...آپ کبھی انکی باتوں میں تو نہیں آجائیں گے...؟" مشل کہ اتنی ڈائریکٹ بات پر شہریار کے ذہن میں دونوں ساس بہو کی بخث آئی تھی

"مشل میں ہمیشہ تمھارے ساتھ ہوں...جتنی مخنت سے تمھیں منایا ہے اپنے لیے،تمھیں لگتا ہے کہ کبھی الگ ہو سکوں گا تم سے...؟ ماما کا

بھی دل صاف ہو جائے گا جب ہمیں دیکھیں گی ساتھ...تم بھی ان سے اچھے سے بات کیا کرنا..." شہریار نے اسکے بالوں میں انگلیاں پھنسا کر اسکے چہرے کو اپنی طرف کرتے اسکے گال پر لب رکھے تھے

"کسی کو بتانا نہیں کہ ہم اہک دوسرے کو جانتے ہیں...اوکے...؟ سب پہلے ہی مجھے اچھا نہیں سمجھتے..." مشل کے ایموشنز اس وقت اسکے دماغ پر حاوی ہو رہے تھے...اپنی درد ہوتی ٹانگوں کو بار بار یہاں وہاں حرکت دیتے

وہ وقفے وقفے سے آنسو بہا رہی تھی

"مجھے کوئی شرم نہیں سب کو بتانے میں کہ میں تمھیں پہلے سے پسند کرتا ہوں...بتا دیتے ہیں بلکہ...سب کو پتہ ہو گا پھر کہ تم صرف میری بیوی نہیں ہو...میرا پیار ہو..." شہریار نے اپنی بھاری ٹانگ اسکی بے چین ہوتی ٹانگوں پر رکھی تو مشل کو سکون ہوا تھا

"مجھے لگ رہا ہے میں کوئی خواب دیکھ رہی ہوں..." مشل نم آنکھیں موندتے ہوئے بولی تھی، لہجہ بھی بھیگا ہوا تھا

"ڈراؤنا...؟" شہریار نے گھٹنے کا دباؤ اسکی تھائیز پر ڈالا تو مشل کھلکھلا کر ہنستے ہوئے سیدھا ہوئی تھی

"ویسے تو اچھا خواب ہے۔۔۔لیکن اب آپ نے اسے تھوڑا خوفناک کر دیا ہے۔۔۔مجھ سے دیکھا بھی نہیں جا رہا آپکی طرف۔۔۔نظر ملتے ہی آپ۔۔۔عجیب سے ہو جاتے ہیں۔۔" شرما کر کہتے ہوئے مشل نے سر اٹھا کر اپنا چہرہ اپنے بازو میں چھپا لیا تھا

"مشل سچ میں کچھ نہیں ہوا ہمارے درمیان۔۔۔اتنا میکینیکل سا کیا ہے ہم نے۔۔۔جیسے بس چیک کر رہے ہوں کہ ہوتا ہے یا نہیں۔۔۔اور اتنے میں ہی تم شرم سے چھپی جا رہی

ہو..صبح تمھیں بتاؤں گا کہ صحیح خوفناک کہتے کسے ہیں---

Now is know the game "

شہریار نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتے اپنی ٹانگ کا بوجھ مزید اس پر ڈال دیا تھا

"صبح میں پاگل ہوں جو آپکے پاس بیٹھوں گی....." مشل نے بازو سے اپنا چہرہ تھوڑا سا باہر کرتے اسکی جانب دیکھا تو شہریار نیم اندھیرے میں بھی اسکی آنکھوں میں شرارت

دیکھ کر مسکرانے لگا تھا

"ہاں تم پاس نہیں سیدھا اوپر بیٹھو گی۔۔۔"
شہریار دونوں بازووں کا ہالہ اسکے گرد بناتے
اپنا پورا بوجھ اس پر ڈالے ،اسے چومے جا رہا
تھا۔۔۔مشل کی گدگداتی کھلکاریاں کمرے میں
گونج رہی تھیں

"جو مرضی کہیں۔۔۔میں نہیں اب۔۔۔بس۔۔۔" مشل
بار بار اپنا چہرہ بازو میں چھپا رہی تھی

"تم بس پاس پاس رہو میرے اب۔۔۔اور کچھ نہیں چائیے۔۔۔" شہریار نے اپنا چہرہ اسے سر پر رکھ کر خود بھی آنکھیں موند لی تھیں،سائیڈ کروٹ لیے آدھا جسم اس پر منتقل کیے وہ اپنے ذہن میں ان پلوں کو مخفوظ کر رہا تھا۔۔۔پہلی بار کی قربت اسے انتہائی قیمتی محسوس ہو رہی تھی

"اور کچھ نہیں چائیے تو کیا کیوں ہے سب...؟ "
مشل کی دبی دبی سی آواز آئی تو شہریار لیٹے لیٹے نیند سے بھری آنکھوں سے مسکراتے ہوئے سر کو پھر سے کہنی کے بل،ہتھیلی کے سہارے رکھ کر تھوڑا سدیھا ہوا تھا "تم نے بھی ترسا ترسا کر خود کو مجھے سونپا ہے...یہاں سے دیکھنا نہیں ہے،یہاں سے ہاتھ نہیں لگانا...پتہ تھا مجھے کہ مشکل ہو گی تم،لیکن اتنی زیادہ..."

"نہیں پسند آئی۔۔۔؟" مشل لہجے میں جان بوجھ کر اداسی لاتے بولی تھی

"پسند ہی پسند ہو یاررر۔۔۔جتنی بھی ملو اتنی ہی پسند ہو۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار نے ٹانگ تھائیز پر کرتے اسکی لوئیر بیک پر ہاتھ کا ہلکا سا دباؤ ڈالا تو مشل نے درد کو سکون محسوس کرتے دائیاں ہاتھ باہر نکال کر اسے تھمبز اپ کیا ، اسکی حرکت پر شہریار کا قہقہہ کمرے میں گونجا تھا

"ایک بات پوچھوں..." اسکے ہاتھ کا دباؤ پوری کمر پر محسوس کر کے مشل کا دل تو اسکے لیے بلکل ہی پگھل گیا تھا

"پوچھو۔و..." شہریار ہاتھ کے سہارے اپنا سر رکھے کمفرٹر میں چھپے اسکے وجود کو دیکھتے ہوئے بولا تھا،صرف اسکے بال ہی کندھوں پر بکھرے دکھائی دے رہے تھے

"جیسے آپ مجھے مناتے رہتے تھے...ہر وقت...چاہے جو بھی ہو...جتنا بھی میں غصہ ہو جاؤں آپ پر...اب بھی ویسے ہی رہیں گے...؟ یا شوہر بن کر بدل جائیں گے...؟ اتنے دنوں سے جاب آپ نے مجھ سے بات کرنا چھوڑ دی تھی نہ...مجھے اتنا یاد آتے تھے آپ...میرا دل چاہتا تھا آپکے آفس جا کر بات کروں آپ سے...لیکن یہ لوگ ڈرائیور کے بغیر اب جانے نہیں دیتے تھے..."

"یہ لوگ۔۔۔؟ سسرال ہے تمھارا بھئی۔۔۔" شہریار نے بے دھیانی میں اسکی پہلی بات کا جواب نہیں دیا تو مشل نے دوبارہ سوال دہرایا بھی نہیں تھا

"پتہ ہے۔۔۔کہ سسرال ہے۔۔۔" گم صم سے لہجے میں مشل بولی تو شہریار نے اس پر سے ٹانگ ہٹا لی تھی

"سیدھی ہو ذرا،شکل دیکھوں اداس سی..."
شہریار نے خود ہی اسے کندھے سے پکڑ کر سیدھا کیا تو مشل نے کمفرٹر کو خود پر کرتے ، شہریار کی طرف اسکے بازو پر سر رکھے کروٹ لے لی تھی "نہیں تو...اتنی سینسٹو نہیں ہوں میں..."

"وہ تو دیکھ لیا ہے میں نے،جتنی سینسٹو ہو...اوپر سے کچھ اور ہو اندر سے کچھ اور..."
شہریار نے بازو اسکی کمر میں ڈالتے اسے اپنے قریب کر لیا تھا

"میں جیسی اوپر سے ہوں ویسی ہی اندر سے ہوں۔۔۔بس ابھی آجکل ذرا ڈاؤن ہوں۔۔۔تو۔۔۔زیادہ خوش نہ ہوں۔۔۔" مشل اپنی مخصوص ٹون میں بولی تو زاویار نے جھک کر اسکے کان پر لب رکھے تھے "مجھے تم ہر طرح سے پسند ہو۔۔۔اور میں بھی بلکل ویسا ہی ہوں۔۔۔جیسا پہلے تھا۔۔۔" شہریار مدھم سی آواز میں بولا تو اپنا جواب پا کر مشل کے چہرے پر گہری مسکراہٹ پھیلی تھی

"مجھے۔۔۔یہ۔۔۔سب پسند نہیں ہے اتنا۔۔۔میں نے بس آپکے لیے۔۔۔میرا مطلب ہے کہ۔۔۔میرا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔میں۔۔۔" ٹھہر ٹھہر کر کہتے مشل نے بات ادھوری ہی چھوڑ دی تھی،شہریار کی گرم سانسیں کان کے پاس گردن پر محسوس کرتے ویسے ہی آواز سلب ہو گئی تھی

"This means everything to me....

تم نے مجھے سوچا۔۔۔مجھے کنسڈر کیا۔۔۔مجھے دیکھ کر خوش ہوئی۔۔۔مجھے اپنے دل میں جگہ

دی...اپنا جسم مجھے سونپا...تمھارا ہر ایکٹ میرے دل میں ہے مشل...

I'll be very gentle with your heart...

....میں تم پر کوئی زور زبردستی کرنا بھی نہیں چاہتا مشل..." شہریار نے اسے خود میں بھیچتے ہوئے پھر سے آنکھیں موند لی تھیں...کتنی ہی دیر یونہی چھوٹی چھوٹی باتیں کرتے وہ دونوں نیند میں چلے گئے تھے

-----صبح-----

فریش ہونے کے بعد شہریار سفید شلوار قمیض پہنے،ہلکے گیلے بالوں کو سیٹ کیے ڈریسنگ روم سے باہر آ کر سلو سے قدم چلتا ہوا مشل کی طرف آیا تھا۔۔۔کمرے میں آج الگ ڈا ہی سماں تھا۔۔۔اپنے ارد گرد نظر دوڑاتے شہریار نے کمفرٹر سے باہر نکلا ہوا بیڈ سے لٹکتا اسکا ہاتھ نرمی سے پکڑ کر تکیے پر کیا تھا۔۔۔کلائی میں موجود چوڑیوں کی کھنک نے ساری رات اسے اپنی طرف متوجہ کیے رکھا تھا۔۔۔کچھ پل یونہی انہیں چھو کر محسوس کرتے مشل کے چہرے سے کمفرٹر ہٹایا تو اس کی بند آنکھیں

بھی قدرے سوجھی ہوئی محسوس ہوئی تھیں

"میری جان۔۔۔اٹھو فریش ہو جاؤ شاباش ۔۔الماری میں تمہارے ڈریسز پڑے ہیں،وائٹ پہن لو ان میں سے۔۔۔میں مسجد جا رہا ہوں۔۔۔" شہریار اس کے ماتھے پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے نرم سے لہجے میں بولا تو مشل نے اپنا نچلا ہونٹ باہر نکال کر نفی میں سر ہلاتے ہوئے ناراضگی کا اظہار کیا تھا

"اٹھو نا۔۔میں نماز پڑھ کر آتا ہوں تو تمہارے لیے اچھی سی چائے بناؤں گا،پلیز اٹھو۔۔۔فریش

"ہو جاؤ پلیز۔۔۔پھر سو جانا بے شک دوبارہ۔۔۔
شہریار نے اس کا کمفرٹر ذرا سا کھینچا تو مشل اپنی بے ترتیب ہوئی شرٹ کو ٹھیک کرتے فورا اٹھ گئی تھی

"مجھے ابھی تو صحیح نیند آئی ہے۔۔د۔رد بھی اتنا ہو رہا ہے۔۔" مشل اپنی آنکھیں ملتے ہوئے بولی تھی

"اچھا نا۔۔۔ہاٹ باتھ لو تھکاوٹ اترے گی۔۔۔میں میڈیسن بھی دے دوں گا چائے کے ساتھ"
شہریار نے جھک کر اس کے ماتھے کو پیار سے

چوما تو مشل کے چہرے پر ایک پراپر نڑی سی سمائل آئی تھی

"اٹھو شاباش اب..." کہتے ہوئے وہ ڈریسنگ روم سے ایک سادہ سا خوبصورت وائٹ ڈریس نکال کر لے آیا تھا

"میں نکل رہا ہوں... میرے آنے تک تم مجھے ریڈی ملو..."

شہریار نے جوڑا صوفے پر رکھتے ہوئے کہا

تھو

"میرا سارا جسم درد ہو رہا ہے..." مشل خود کو سہارا دیتے اٹھنے لگی تو شہریار نے فورا آگے بھر کر اس کو پکڑا تھا

"زیادہ pain ہے؟" شہریار اسکو کندھوں سے تھامتے ہوئے بولا تو مشل نے ہاں میں سر ہلایا تھا

"یارررر۔۔اتنا تو مساج کرتا رہا ہوں ساری رات۔۔۔اچھا آؤ میں لے چلتا ہوں۔۔" شہریار اس کو پکڑ کر اٹھاتے ہوئے بولا تھا

"اوہ ہو۔۔۔اتنا تو میں ٹھیک ہوں۔۔۔چلی جاؤں گی خود۔۔۔آپ جائیں۔۔دیر ہو جائے گی آپکو۔۔۔۔" مشل کپڑے پکڑ کر ڈریسنگ روم کی طرف ہوتے ہوئے بولی تو شہریار نے ایک نظر اسکی مڈ تھائیز تک آتی اپنی ٹی شرٹ کو مسکراتے ہوئے دیکھا تھا

"Are you sure -" شہریار پریشانی سے

بولا تو مشل نے

مسکرا کر سر ہاں کی صورت میں ہلاتے

اسے ہاتھ سے ویو کرتے دروازہ بند کر لی...کافی

دیر بعد مشل فریش ہو کر باتھ روم سے نکلی تو

کمرے میں شہریار نہیں تھا

نماز پڑھ کر وہ اپنے

بالوں کو ہیئر ڈرائیر سے ڈرائی کرتے اسکا انتظار

کر رہی تھی... تھوڑی دیر اس کا انتظار کرنے کے

بعد مشل کمرے سے باہر آ کر کچن میں اسکی

موجودگی محسوس کرتے اس طرف آگئی

تھی...شہریار سلیوز رول کیے کچن میں کھڑا چائے کے ساتھ ناشتہ بنا رہا تھا

"میں ہیلپ کروں.." مشل اس کے پاس آ کر کھڑی ہوئی تو شہریار نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا تھا...سفید رنگ کی شلوار قمیض جس پر بہت لائٹ سا سفید اور سلور کام ہوا تھا، پہنے ہوئے مشل شدید خوبصورت لگ رہی تھی...وہ دوسری بار مشل کو شلوار قمیض میں دیکھ رہا تھا...گھنگریالے ہلکے نم بال کندھوں پر بکھیرے وہ دھلے دھلے چہرے کے ساتھ اسکے

دل کو تیز دھڑکانے لگی تھی

"اتنی زیادہ پیاری لگو گی تو میں تم سے کیسے کوئی کام کرواؤں گا۔۔۔تم بس میرے سامنے بیٹھ جاؤ۔۔۔تمہیں دیکھتے دیکھتے میں اچھا سا ناشتہ بنا لوں گا۔۔" شہریار آنکھوں میں چمک لیے اسکی آنکھوں میں جھانک کر بولا تو مشل کے چہرے پر وہی شرمیلی سی مسکراہٹ بکھر گئی تھی

"کیا واقعی اچھی لگ رہی ہوں---؟"

"اور تعریف سننا چاہتی ہو تو اندر جا کر سنا دیتا ہوں--"

کہتے ہوئے شہریار نے اسے ونک کیا تو مشل نے ہنستے ہوئے اس کے بازو پر مکہ مارا تھا

"یار مارتی بہت ہو---"

"تو آپ کیوں ایسی باتیں کرتے ہیں---"

"اب تو کھلی اجازت دے دو ایسی باتوں کی یار...اچھا وہ چین تو نہیں اتاری نا..." شہریار پین پر آملیٹ کو پلٹتے ہوئے بولا

"امم ہمم...نہیں... نہ وہ اتاروں گی اور نہ ہی یہ رنگ..."

مشل مسکراتے ہوئے بولی تو شہریار اس کی خوبصورت ہنسی میں کھو گیا تھا,وہ ایک رات میں اس سے اتنا گھل مل جائے گی یہ شہریار کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا

"یار تمہیں پتہ ہے اللہ تعالی کا کتنا شکریہ ادا کر کے آیا ہوں کہ تم نے مجھے دل سے قبول کیا ہے۔۔۔کل تک تو مجھے لگتا تھا کہ ہماری شادی ہو بھی گئی تو بھی تم مجھ سے ہمیشہ ناراض ہی رہو گی۔۔۔ویسے۔۔۔ میں واقعی تمھیں اچھا نہیں لگتا تھا کیا۔۔۔؟ " شہریار نے پلیٹ میں آملیٹ اور سلائس رکھتے ہوئے پوچھا تھا

"آپ کب سے اتنے کانشئیس ہو گئے۔۔۔؟ آپ تو اتنے کانفیڈینٹ ہیں خود کو لے کر۔۔۔"

"وہ تو ہوں ہی...مگر ہونے والی بیوی اتنی باتیں سنائے تو بندہ ڈاؤٹ میں آ ہی جاتا ہے..."

"ہاں-ں-ں شروع شروع میں اچھے نہیں لگتے تھے.." مشل نے صاف گوئی سے کام لیا تھا

" تو کب اچھا لگنا شروع ہوا پھر..." شہریار نے اشتیاق سے پوچھا تھا

"میں کیوں بتاؤں.."مشل نے شرارت سے اپنے کندھے اچکائے تھے

"تمہیں پتہ ہے نا پھر میں اپنی مرضی کیسے منواتا ہوں...سیدھی طرح بتاتی ہو یا اگلواؤں اندر لیجا کر...." شہریار نے بھی شرارت بھرے انداز میں جواب دیا تھا

"میں نہیں بتاؤں گی"

مشل ایک ایک لفظ کو وقفے سے بولتے ہوئے کمرے کی طرف بھاگ گئی تو شہریار ہنستے

ہوئے ناشتے کا ٹرے لے کر اسکے پیچھے کمرے کی طرف آ گیا تھا۔

ٹرے کو ایک ہاتھ میں تھامے شہریار نے ایک ہاتھ سے دروازہ ناک کیا تھا

"اوہ۔۔۔آپ کو دروازہ ناک کرنے کی کیا ضرورت تھی میں سمجھی کوئی اور آگیا ہے۔۔۔" مشل نے فوراً دروازہ کھولا اور شہریار کے ہاتھ سے ٹرے لے کر صوفے کے پاس پڑی ٹیبل پر رکھا تھا

"رات کو آپ نے مجھے چائے پینے کی مہلت

بھی نہیں دی،ضائع ہو گئی..." شہریار گھڑی پر نظر ڈالتے مشل کے پاس آ کر صوفے پر بیٹھا تو مشل اسے دیکھ کر مخاطب ہوئی تھی

"رات کو اپنی ہمت سے بڑھ کر مہلتیں دیتا رہا ہوں ورنہ جتنی تم خوبصورت لگ رہی تھی نا...بس نہیں چل رہا تھا کہ...بار بار وہ سکون لوں جو پہلی بار میں محسوس ہوا تھا..." شہریار نے اسکا رات کی نسبت اب زیادہ خوشگوار موڈ دیکھ کر کہا تو مشل کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا

"ایک بات آرہی میرے ذہن میں---" مشل نے بات کا رخ بدل دیا تھا

"کیا--؟"

"آپکی مما تو مجھ سے بہت زیادہ نفرت کرتی ہیں وہ مجھے کیسے ایکسیپٹ کریں گی...آپ تو نہیں انکی طرح مجھے بلیم کریں گے۔ کسی بات پر--؟"

"نہیں ایسی بات نہیں ہے، میری-ی-ی تربیت دیکھ کر کہیں سے تمہیں لگ رہا ہے کہ میری مما ایسی ہوں گی...بس چاچو اور خالہ کو لے کر کافی ایشو رہے تھے ماضی میں...سچ بتاتا ہوں....میں بھی اس بات کو لے کر کافی غصہ کرتا تھا...مگر میں ایسی باتوں کو ایشو بنا کر تمھاری زندگی تو نہیں خراب کروں گا نہ یار...یا تو بندہ رشتہ جوڑے ہی نا لیکن اگر جوڑ لیا ہے تو اس کو دل سے نبھائے..مما بھی آہستہ آہستہ تم سے اٹیچ ہو جائیں گی....بس تم نے ہمیشہ گھر کے بڑوں سے تمیز سے پیش آنا ہے اچھے بچوں کی طرح...جو بات کسی کی بری لگے

مجھے آ کر بتانا۔۔میں آہستہ آہستہ سب ٹھیک کر دوں گا۔۔" شہریار اس کو پیار سے سمجھا رہا تھا جبکہ مشل اس کے چہرے کو غور سے دیکھے جا رہی تھی

"جلدی سے ناشتہ ختم کرو ، تمہیں میڈیسن دیتا ہوں۔۔آرام سے سو جانا پھر۔۔" شہریار چائے کا کپ اٹھا کر بیڈ کی طرف بڑھا تو مشل فوراً برتن سمیٹ کر ٹرے میں رکھنے لگی

"اوئے تم ناشتہ کرو بس۔۔ یہ میں کر لوں گا۔۔چھوڑ دو۔۔" شہریار اس کو برتن سمیٹتا

دیکھ کر بولا تھا

"جی..." مشل چائے کا سپ لیتے ہوئے مسلسل اس کو دیکھے جا رہی تھی جو اپنے فون میں مصروف,کسی کو مسیج بھیجتے چائے پی رہا تھا..سفید شلوار قمیض میں بھرپور مردانہ وجاہت لیے ،اپنی باتوں اور ایکٹس سے وہ اس وقت سیدھا مشل کو اپنے دل میں اترتا محسوس ہو رہا تھا

ٹوٹے کپوں کے کرچیاں سمیٹتے ہوئے دل کی طرح اس کے ہاتھ بھی ایک دو جگہ سے زخمی ہو گئے تھے... وہ اپنا بھاری کام دار لہنگا سنبھالتے دوبارہ سے کچن میں آگئی تھی...شازم کے ساتھ ساتھ اسکو اپنی خالہ کا رویہ عجیب سا محسوس ہوا تھا...وہ تو اکثر اس کا دل توڑ دیا کرتا تھا مگر سامعہ شاہ اس سے کبھی ایسے بات نہیں کرتی تھیں...

تھوڑی دیر میں چائے بنانے کے بعد وہ دوبارہ سے ناک کرتے ہوئے سامعہ شاہ کے کمرے میں آئی تو وہ کپڑے بدل کر بیڈ پر نیم دراز تھیں

"خالہ چائے۔۔۔آپکی طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔ سر دبا دوں۔۔" شازمہ نے چائے کا ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ کر کہا تو انہوں نے ہاں کی صورت میں سر

کو ہلا دیا تھا۔۔شازمہ ہلکے ہاتھوں سے ان کا سر دبانے لگی تھی ، اس کو اپنا سر بھی چکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔کافی دیر تک ان کو دبانے کے بعد جب تک وہ نیند میں

نہیں چلی گئی تھیں شازمہ وہاں سے اٹھی نہیں تھی۔۔۔چائے ویسی کی ویسی وہیں پڑی رہ گئی تھی۔۔۔ ان کو سوتا پا کر شازمہ نے لائٹ آف کی اور دبے قدموں سے کمرے سے باہر آ گئی

تھی

کمرے سے باہر آ کر شازمہ دائیں بائیں دیکھنے لگی تھی ، کمال شاہ نے اس کو کبھی یہاں آنے کی اجازت نہیں دی تھی اس لیے اسے ذہن میں بہت پرانا سا گھر کا عکس تھا...

دماغ پر زور ڈالتے ہوئے شازمہ نے آگے بڑھ کر ایک کمرے کا دروازہ ناک کیا لیکن کوئی جواب نہیں آیا تھا، شازمہ نے اس کو کھولنے کی کوشش کی تو وہ لاکڈ تھا۔ پریشان ہو کر شازمہ لونگ روم میں آ کر بیٹھ گئی تھی اور یہ سوچ کر کہ شازم اسکو لینے خود آجائے گا ، صوفے پر

بیٹھے بیٹھے ہی اس کی آنکھ لگ گئی تھی جو شازم کے بری طرح چلّانے پر کھلی تھی

"کیا ڈرامے بازی ہے کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں..." شازم نے اس کو بازو سے کھینچتے ہوئے کھڑا کیا تھا

"وہ...میں..مجھے...کمرہ نہیں...مل رہا تھا... " شازمہ بری طرح گھبرا گئی تھی

"یہ فضول بونگے پن والی حرکتیں اب میرے سامنے بالکل نہ کرنا۔۔پاگل ہو تمھیں نہیں پتہ اوپر والا پورشن سیٹ کیا ہے۔۔۔" شازم نے آگے بڑھ کر اس کو چہرے سے بری طرح دبوچا تو شازمہ کو اپنے حلق میں کانٹے چبھتے ہوئے محسوس ہوئے تھے

"سنا تھا میں۔۔۔میں نے۔۔۔ابھی نہیں آیا تھا ذہن میں۔۔مجھے لگا۔۔۔" شازمہ اسکی آنکھوں کی یک دم بڑھی ہوئی عجیب سی سرخی دیکھ کر

گھبرانے لگی تھی

"منہ بند کرو۔۔۔اور۔۔اوپر آؤ۔۔۔" شازم بدتمیزی سے کہتا ہوا اس کو اوپر کی جناب اشارہ کرتے کندھے سے بے عزت کرنے والے انداز میں دھکیلتا ہوا اپنے ساتھ لے گیا تھا

Trigger warning

شازمہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی شازم کے پیچھے

اوپر والے فلور کی سیڑھیاں چڑھ رہی تھی...دل تیز تیز دھڑک کر منہ کو آئے جا رہا تھا

"یہ تم لوگوں نے فیمیل فوٹوگرافر کیوں بلوائی ہوئی تھی۔۔۔اس سے بہتر تھا میں اپنا خود ارینج کر لیتا۔۔۔سارا دھیان تو اسکا ان دونوں پر تھا۔۔۔شوٹ تو ایسے کروا رہے تھے جیسے لو میرج ہو رہی ہو۔۔۔کب سے جانتے ہوں ایک دوسرے کو۔۔۔اور ہماری اتنی فضول آرہی تھیں پکچرز۔۔۔" شازم سیڑھیوں سے کمرے تک آتے مسلسل کچھ کچھ نہ بولے جا رہا تھا، چال میں عجیب سی لڑکھڑاہٹ تھی۔۔۔مناسب سائز کا یہ کمرہ شازمہ کے طرف سے دیے گئے جہیز کے خوبصورت سامان سے مزین تو تھا لیکن شادی کی رات کو خوبصورت بنانے کے لیے

پھولوں کی ذرا سی بھی سجاوٹ نہیں کی گئی تھی

"شہریار بھائی نے ہی ہائر کی تھی...اور...مجھے تو اچھی لگ رہی تھیں پکچرز ہماری ..." شازمہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ہر طرف نظر دوڑاتے ہوئے بولی بے دلی سی بولی تھی،نہ اسکے گھر میں آنے کی کوئی خاص خوشی کسی کے چہرے پر تھی نہ ہی اسکے لیے کوئی خاص اہتمام تھا

"تمہارا شہریار بھائی تم سے بلکل اوپوزٹ ہے
...بہت بڑی تیز چیز ہے...باہر بھی بچی سیٹ
کی ہوئی تھی پہلے اور اب شادی بھی اتنے
سیکسی لڑکی سے کر لی ہے...کوئی چوں چراں
کوئی احتجاج بھی نہیں کیا...ہوتی نہ تمھارے
جیسی کوئی تو دیکھتا میں کہ کیسے راضی
ہوتا ہے...ہونہہ...کہنے کو بڑی سختی رکھی
ہوئی ہے گھر میں...لیکن بیٹے کو پوری آزادی
ہے... قسمت بھی کیا ہائی ہے سالے نے... باہر
بھی سویٹ ڈش گھر میں بھی ڈیزرٹ....شکل
ہے اسکی کہ اتنی ہاٹ لڑکی ملتی اسے...میلا
لگتا ہے میرے سامنے...." شازمہ دروازے کے پاس

کھڑے کھڑے اس کی انسلٹنگ گفتگو سن رہی تھی "وہ میری بھابھی ہے اور اس رشتے سے وہ آپ کی بھی بھابھی لگتی ہے، آپ اس کے بارے میں ایسے بات کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔اور شہریار بھائی میں کیا کمی ہے۔۔۔؟ "

"خوبی کیا ہے اس میں۔۔۔؟ اور میرے سامنے زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں ہے، صرف اور صرف ماما کے کہنے پر تمہیں رخصت کر کے لایا ہوں۔۔۔ورنہ جو حرکت تمہارے گھر والوں نے اس لڑکی کو بہو بنا کر کی ہے نا۔۔۔میں ہمیشہ

تمہیں وہاں پڑا رہنے دیتا سڑنے کے لیے۔۔۔اس لیے زیادہ سے زیادہ کوشش کرو کے منہ بند ہی رہے تمھارا۔۔تشریف اندر لے آؤ۔ؤ۔ؤ۔و۔۔۔کیا بت بن کر کھڑے گھور رہی ہو۔۔۔پتہ ہے مجھے بھائی کے خلاف بات سن کر تمھیں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔۔"

شازم نے دروازے کے پاس آ کر اسکو کندھے سے دھکیل کر اندر کی جانب کیا تو شازمہ مڑ کر بھیگی آنکھوں کے اسکے حقارت بھرے رویے کو دیکھتے وہیں صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔سر چکرانے سے دل بھی متلا سا رہا تھا

"ویسے مجھے پتہ نہیں تھا کہ تمہاری زبان بھی اتنی چلتی ہے...بہرحال آئندہ میرے سامنے اپنی زبان کو لگام میں ہی رکھنا...جیسی گھر میں گونگی بن کر رہتی ہو نا...اپنے لیے کوئی آواز نہیں اٹھاتی...بلکل ویسے ہی یہاں بھی رہو...کب سے تمہارا ویٹ کر رہا تھا کیا کرنے لگ گئی تھی نیچے...." شازم کی آنکھوں کی سرخی اور لہجے میں الگ طرح کا بدلاؤ دیکھ کر شازمہ صوفے کے بازو کو بائیں ہاتھ سے زور سے تھامے بیٹھی تھی,شازم کا چہرہ نظروں کے سامنے گھومنے لگا تھا

"وہ...میں خالہ کا سر دبا رہی تھی...وہ تھک گئی تھیں نہ..." شازمہ تھوڑا ڈرتے ہوئے کنفیوز سے لہجے میں بولی تھی .... شازم کے اتنے انسلٹنگ بیہیویئر کے باوجود بھی اس کے دل کو ایک امید سی تھی کہ وہ ٹھیک ہو جائے گا، لیکن مشل اور شہریار کے بارے میں ایسی گفتگو سن کر اس کو بہت عجیب محسوس ہوا تھا...جب سے مشل گھر میں آئی تھی شازمہ نے اس سے ایک دفعہ بھی آمنہ سامنا نہیں کیا تھا تاکہ شازم کو برا نہ لگے، لیکن اس کے منہ سے

مشل کے بارے میں یہ سب سن کر شازما کا دل ٹوٹ رہا تھا...جس بھائی سے وہ اتنے اچھے سے ملتا تھا اسکی غیر موجودگی میں اسکے لیے

اتنے نفرت بھرے لفظ استعمال کر رہا تھا

"جھو۔و۔و۔ٹ بول رہی ہو , تم تو لیونگ روم میں آرام فرما رہی تھی۔۔۔سو رہی تھی۔۔۔میں نے آ کر اٹھایا تھا تمھیں۔۔۔یہ ساس کے پاس دو گھڑی بیٹھ کر شوہر کو جتانے والی چالاکیاں میرے سامنے نہیں چلیں گی۔۔۔بدھو سمجھا ہوا ہے۔۔۔؟" کھڑے کھڑے بھنویں اچکا کر کہتے ہوئے شازم نے ٹیبل پر پڑی ادھ بھری وائن کی بوتل کو اٹھایا تھا

"میں سمجھی تھی آپ کا روم نیچے والے فلور پر ہے، میں وہیں رومز چیک کر رہی تھی...لیکن سب لاکڈ تھے...پہلے آپکا روم نیچے ہی ہوتا تھا..." شازمہ ناسمجھی سے اس کے ہاتھ میں موجود وائن کی بوتل کو دیکھ رہی تھی

"ہاں میرا روم نیچے ہی تھا اور آلریڈی فرنشڈ تھا...یہ خوامخواہ خالہ نے کروا دیا اوپر....بیٹی بھیجنے سے پہلے ہی تیاری کروا دی ماں سے

دور کرنے کی۔۔۔خیر۔۔۔ تم یہاں اوپر ہی رہو گی میرے ساتھ جب تک میں گھر ہوں گا۔۔۔باقی سارا وقت تم ماما کے پاس رہو گی۔۔۔" کہتے ہوئے شازم نے بوتل کھول کے ایک گھونٹ بھرا تو شازمہ کو اسکی مشابہت شراب کی بوتل جیسی لگی تھی

"جا کر یہ بورنگ دلہنوں والا ڈریس اتارو اور کچھ سیکسی سا پہن کر آؤ، کتنی دفعہ بتا چکا ہوں مجھے ایسے بڑے بڑے ڈریسز پسند نہیں

ہیں، یہ چوڑیاں یہ جیولری... یہ شرمانا یہ گھبرانا، جاؤ شاباش کبرڈ میں سے کوئی ہاٹ سا ڈریس نکال کے پہن کر آؤ...ڈریسز منگوائے ہوئے ہیں کچھ میں نے...اور پلیز یہ میک اپ بھی دھوؤ جا کر.." شازم نے ایک بار پھر بوتل منہ سے لگائی تھی

"جی.." دل میں اس بوتل کو کوئی جوس کی بوتل ہونے کا دلاسہ دے کر شازمہ اسی ڈوبتے دل کے ساتھ ڈریسنگ روم کی طرح بڑھ گئی

تھی...کتنے شوق سے اس نے یہ لہنگہ اپنے لیے پسند کیا تھا...کتنی ہی دیر تو اس ڈریس کو پہن کر وہ شیشے میں خود کو گھومتے ہوئے دیکھتی رہی تھی اور مقابل کو اس کی اس ساری تیاری سے کوئی غرض نہیں تھی...نظروں میں مشل اور شہریار آئے تھے جن کی اچانک شادی ہوئی تھی ، شہریار نے اسکے لیے خود جوڑا سیلیکٹ کیا تھا اور نظروں میں اسکے کیے ستائش بھی صاف دکھائی دے رہی تھی

"کوئی بات نہیں شازمہ...جس چیز میں شازم

کی خوشی ہے تمہیں وہی کرنا چاہیے...جس رنگ میں وہ چاہتا ہے تمہیں اسی رنگ میں ڈھل جانا چاہیے...کوئی بھی جوڑا ہو...شوہر کو اچھی لگنی چائیے ہوں بس..." سر جھٹک کر خود کو حوصلہ دیتے ہوئے وہ کبرڈ میں سے ڈریسز دیکھ رہی تھی کہ شازم اس کے پیچھے آگیا تھا

"میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم کیا پہنو آج... بلیک میں بھی تمہیں دیکھ چکا ہوں... ریڈ

میں بھی دیکھ چکا ہوں،،،امممم ہاں یہ وائٹ والا پہن لو..." شازم نے وائٹ خوبصورت سی شارٹ ڈریس نکال کر شازمہ کے آگے کی تھی

"اور پھر کہہ رہا ہوں کہ یہ لال و لال میک اپ بھی اتار کر آنا... کچھ سافٹ سا میک اپ کرو اور جلدی آؤ...بہت بے صبری سے انتظار کر رہا ہوں..." آخری جملہ جھک کر اسکے کان میں پیار سے کہہ کر شازم ڈریسنگ روم سے باہر چلا گیا تھا....شازمہ نے اسکے جاتے ہی خود کو ایک نظر دیکھ کر اپنا لہنگا چینج کر کے وائٹ ڈریس

پہن لیا تھا...پورا میک اپ اتار کر بال کھول کر اس نے ڈریس کے حساب سے سب سٹائل کر لیا تھا....ڈریس کی لینتھ اپر تھائز تک آ رہی تھی جبکہ آگے اور پیچھے دونوں نیک بہت ڈیپ تھیں...شازم کی اونچی سی پکار پر شازمہ گھبرا کر اپنی تھائیز پر ہاتھ رکھتے تو کبھی اپنے ڈریس کی نیک کو پیچھے کرتے ہوئے ڈریسنگ روم سے باہر آئی تو شازم سرخ پڑتی آنکھوں سے اسکو دیکھ کر مسکراتے ہوئے اس کے پاس آ گیا تھا

"سو ہاٹ...ٹھیک سے ڈریس کو کیری نہیں کیا مگر تم پر جچ بہت رہا ہے...ہر چیز بلکل ویسی ہے تمھاری شازمہ...جیسے مجھے پسند ہے..." شازم نے ایک ہاتھ ڈریسنگ مرر پر رکھ کر دوسرے ہاتھ سے اس کے بازو پر اپنی انگلیاں سرکاتے ہوئے بہت پیار بھرے لہجے میں کہا تو شازمہ کا چہرا شرم سے سرخ ہوا تھا

"آپکو جیسے پسند ہے میں ویسی ہی ہونے کی کوشش کروں گی شازم...آپ...آپ بھی مجھ سے پیار سے بات کیا کریں...میں...میں بہت دل سے

اس گھر نیں میں آئی ہوں...میں..." شازمہ ٹھہر ٹھہر کر بول رہی تھی اور شازم انگلیوں کو اسکے بازو سے سرکاتے سرکاتے اسکی گردن تک ہاتھ کے آیا تھا

"ششہہہ...." شازم نے دوسرا ہاتھ دیوار سے ہٹا کر کمر پر رکھتے، اس کے مزید قریب آتے ہوئے گردن سے ذرا نرمی سے جکڑ کر لبوں سے لب ملائے تو شازمہ کو اس کے منہ سے ایک انتہائی عجیب سی سمیل کا احساس ہوا تھا

"ابھی بس میری سنو...میری سمجھو...شازمہ..." کہتے ہوئے وہ اچانک اتنی شدت سے اس کے ہونٹوں کو سک کرنے لگا کہ شازمہ کو اپنی سانسیں یک دم رکتی ہوئی محسوس ہونے لگی تھیں،ہونٹ بری طرح اسکے ہونٹوں کی دسترس میں جانے سے تیز درد بھری جلن کا احساس ہوا تھا...

آنکھیں زور سے میچے وہ اس سے آتی الگ سی سمیل اور اسکی سخت شدت سہتے نڈھال ہونے لگی تھی،شازم کے

ہاتھ اسکی کمر پاس ہر جگہ سرک رہے تھے۔۔۔اس کی آنکھیں شراب پینے کی وجہ سے حد درجہ تک سرخ ہو چکی تھیں،اسکا انداش جنونیت بھرا تھا،وہ شازمہ کے رکتی سانسوں کی پرواہ کیے بغیر شدت سے اسے اپنے ہونٹوں میں تو کبھی دانتوں میں دبائے سک کرنے میں بری طرح مصروف تھا کہ شازمہ کو اپنے منہ میں خون کا ذائقہ گھلتا محسوس ہونے لگا تھا، اسکے منہ کا کڑوا سا ذائقہ خلق میں اترنے لگا تو شازمہ نے مزاحمت کرتے ہوئے شازم کو سینے پر دونوں ہاتھ رکھتے زور سے دھکا دیا تھا،

شازم اچانک اسکے یوں دھکیلنے پر لڑکھڑاتے قدموں سے پیچھے ہوا تھا۔۔

"کیا کر رہے ہیں آپ۔پ۔پ۔۔۔میرے ہونٹ۔۔۔"
شازمہ درد کی تیزی سے بلبلاتے ڈریسنگ مرر کی طرف بھاگتے ہوئے اپنے ہونٹوں کا برا حال دیکھتے کانپنے سی لگی تھی جن سے دانتوں کے دباؤ کی وجہ سے خون رسنے لگا تھا

"خبردار۔۔۔اگر دوبارہ مجھے روکنے کی کوشش کی تو۔۔۔آج کچل کر رکھ دوں گا تمھاری ہر مزاحمت کو شازمہ۔۔۔آج کوئی ڈرانے بازی

نہیں۔۔۔" شازم لڑکھڑاتے قدموں اور لڑکھڑاتے ہی لہجے کے ساتھ آگے بڑھ کر اس کو اس کی نازک سی کمر سے کھینچتے ہوئے پھر سے اس کے ہونٹوں پر جھک کر اسی شدت سے دوبارہ ان سسکتے ہونٹوں کو تکلیف پہنچانے لگا تھا

شازمہ کی آنکھوں سے آنسو تیزی سے بہہ رہے تھے،تکلیف ناقابلِ برداشت ہونے لگی تھی۔۔۔وہ اس کی اذیت بھری پناہ میں بری طرح روتے ہوئے مچلنے لگی تھی۔۔۔اسکی نہ تھمتی ہوئی جارحیت پر اپنے آپ کو اس سے چھڑوانے کے

لیے شازمہ نے اس کی گردن کے پچھلی طرف اپنے ناخن مارے تو شازم اسکے چہرے کو ہاتھ سے جھٹک کر اپنے ہونٹوں پر ہاتھ پھیرتا ہوا طنزیہ مسکراتے ہوئے اس سے پیچھے ہٹا اور پیچھے کی طرف چلتے ہوۓ کمرے میں صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھتے ہوئے وائن کی بوتل کو پکڑ کر منہ سے لگایا تھا

اس کی چال کی لڑکھڑاہٹ اور منہ سے آنے و الی عجیب سی بدبو... لال انگارہ ہوتی آنکھوں اور اتنے بگڑے ہوئے روئیے کو دیکھ کر شازمہ سمجھ گئی تھی کہ اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل ہے جو اب تک آدھی سے زیادہ ختم بھی ہو

چکی تھی

"یہ ۔۔یہ۔۔۔کیا ہے شازم۔م۔م۔۔۔۔بتائیں مجھے کیا ہے یہ۔۔۔" وہ ہونقوں کی طرح قدرے اونچی آواز میں چلاتے ہوئے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے شاید ان کی تکلیف کی شدت کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔جن سے بولتے ہوئے بھی اسے سخت تکلیف محسوس ہو رہی تھی

"آہستہ آواز میں بکواس کرووووو۔۔۔سمجھ

آئی۔۔ی۔ی۔۔۔" شازم نے صوفے سے یک دم سیدھا کھڑے ہو کر اس کے چہرے کو اتنی زور اپنی انگلیوں سے بھینچا کہ اسکی انگلیاں شازمہ کو اپنے جبڑے میں گڑھتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں،شازم کا لہجہ دھیما اور خطرناک سا تھا

"پ۔۔پی۔۔۔ پیچھے ہٹیں۔۔۔۔اس ح۔۔حرام چیز کو ہاتھ لگاتے ہوئے آپ کو۔۔۔آپ کو شرم نہیں آئی۔۔۔۔ دور رہیں مجھ سے پلیز۔۔۔میرے قریب بھی مت آئیے گا اس حرام چیز کی زیرِاثر ہوتے ہوئے۔۔۔چھوڑیں۔ں۔ں۔۔۔" کہتے ہوئے شازمہ اپنے

چہرے کو اس سے چھڑوانے کی

کوشش کر رہی تھی لیکن شازم نے اتنی مضبوطی سے اس کا چہرہ بھینچا ہوا تھا کہ وہ ذرا سا بھی چہرے کو ہلا نہیں پا رہی تھی، جسم کے ساتھ دل بھی اس انکشاف کی اذیت سے دوچار ہوا تھا

"دور رہوں۔۔۔ایسے کیسے دور ہوں۔۔۔؟ مفت میں نہیں لایا تمھیں۔۔۔حق مہر بھروں گا۔۔یہ لو تم بھی پیو۔۔ پھر ہی تم بھی میرا ساتھ دے سکو گی،ورنہ ایسے ہی شرماتی رہو گی۔۔پیو تو سہی۔ی۔۔" شازم نے اس کا بھینچا ہوا چہرہ

مزید دبا کر زبردستی کھولتے ہوئے اس کو شراب پلانے کی کوشش کی تو شازمہ نے اپنا چہرہ دائیں بائیں کرنے کی تگ و دو میں پورا زور لگا کر اس کو دھکا دیا تھا مگر پھر بھی شراب اس کے چہرے گردن اور سینے پر گر گئی تھی۔۔۔شازمہ اس کو دھکا دینے کے بعد ٹوٹے پھوٹے قدموں سے خوف کے زیرّاثر بمشکل ہی دروازے کی طرف بھاگی تھی کہ شازم نے ایک جست میں اسے جا لیا تھا

"کدھر سویٹ ہارٹ۔۔۔کہاں بھاگ رہی ہو اس

حلیے میں۔۔۔چکھنے تک نہیں دے رہی تم خود کو۔۔۔آج تو ایسے نہ کرو۔۔۔" شازم نے اس کو بازو سے بے دردی سے کھینچ کر دیوار کے ساتھ پن کرتے اس کے اوپر جھک کر گردن اور سینے کے ابھرے حصوں پر گری وائن پر اپنی زبان پھیرنا شروع کی تو شازمہ نے بری طرح روتے ہوئے پھر سے اسکو دھکا دیا تھا۔۔۔اور ایک بار پھر سے دروازے کی طرف جانے کی کوشش کی تو شازم کا ہاتھ شازمہ کی ڈریس کے پچھلے نیک پر پڑا اور نیٹ کی بنی ڈریس پیچھے سے پھٹ گئی تھی۔۔۔ڈریس کے پھٹتے ہی شازمہ کے قدم خود بخود تھم گئے تھے۔۔۔شازم چہرے پر مکار مسکراہٹ لیے اس کو دیکھ کر اونچی آواز میں

ہنسنے لگا تھا

"آپ اس قدر گھٹیا ہو سکتے ہیں میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ی۔ی۔۔۔میں نے آپکی ہر بدتمیزی برداشت کی ہے لیکن یہ۔۔۔یہ نہیں۔۔۔میں ابھی جا کر خالہ کو بتاؤں گی کہ آپ۔۔۔" وہ رندھے ہوئے لہجے میں بولتے ہوئے اپنی ڈریس کو کندھوں سے پکڑ کر مزید نیچے سرکنے ڈے روک رہی تھی، ابھی اسکی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ شازم نے اس کو کلائی سے کھینچ کر اپنے پاس کرتے ٹیبل سے شراب کی بوتل اٹھا

کر باقی کی بچی ہوئی شراب ڈریس کھینچ کر اندر اس کے سینے پر انڈیل دی تھی

"جا بتا جا کر۔۔۔نکل میرے کمرے سے۔۔۔"

اسکا برا حشر کر کے شازم نے دروازہ کھول کر اس کو باہر دھکا دے دیا تھا۔۔

شازمہ کی ڈریس پیچھے سے پوری طرح پھٹ چکی تھی اور آگے سے شازم نے اسے گیلا بھی کر دیا تھا۔۔ہونٹوں ہر ہوا ستم الگ اسے بے بسی کی انتہا پر دکھا رہا تھا

"جا رہی ہوں-ں-ں---"

"غلطی ہوئی مجھ سے کہ میں نے گھر آپکی حرکتیں نہیں بتائیں-ں-ں اور آپ کو موقع دیتی رہی-ی-ی---"

"لیکن آپ---آپ اس قابل نہیں تھے-ے-ے---"

شازمہ اس وقت وہاں ایک منٹ نہیں ٹھہرنا

چاہتی تھی...اس کے ہاتھ میں موجود حرام چیز دیکھ کر شازمہ نے اسی وقت فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب مزید وہاں نہیں رکے گی،اپنی اجڑی حالت کی پرواہ کیے بغیر وہ اس پر چِلائے جا رہی تھی

"تو نکل نہ..." شازم نے اسے ایک بے عزت سا دھکہ اور دیتے سیڑھیوں کی جانب دھکیل دیا تھا

"آپ جیسے گھٹیا انسان کے ساتھ میں ایک منٹ بھی رکنا نہیں چاہتی مزید...میں ابھی ہی اپنے گھر واپس بھی جاؤں گی...." اسی طرح چلا کر کہتے ہوئے شازمہ اپنی ڈریس کو سینے سے لگائے بھیگی آنکھوں کے ساتھ سیڑھیاں اترنے ہی لگی تھی کہ شازم نے آگے بڑھ کر جھٹکے سے اس کی کلائی کھینچ کر اس کو واپس اپنی جانب کھینچ لیا تھا،آنکھوں

میں شدید اشتعال جھلکنے لگا تھا

"میں گھٹیا ہوں...؟ ادھر آؤ نہ ذرا...گھٹیا ہوں

میں-ں-ں-ں---" اسے پکڑ کر واپس اندر کو دھکیلے شازم نے اسکے بالوں کو بھی کھینچا تو شازمہ بے اختیار ہو کر اس کے

منہ پر پوری قوت سے تھپڑ مار کر اس کے رسپانس کی پرواہ کیے بغیر نیچے کی جانب کانپتے دل کے ساتھ بھاگی تھی---سیڑھیاں اترتے ہوئے اس کو اپنی ٹانگیں بے جان ہوتی محسوس ہو رہی تھیں بس ہوش تھی تو اس بات کی کہ اسے شازم کے ساتھ اس گناہ میں شامل نہیں ہونا تھا --اسکے ساتھ نہیں رہنا تھا

"تیری اتنی جرات کہ تو نے شازم شاہ کو تھپڑ مارا... اپنے شوہر کو تھپڑ مارا...تجھے تو آج ایسا سبق سکھاؤں گا نا کہ یاد رکھے گی ....." شازم نے اپنی بات ادھوری چھوڑ کر گالیاں بکتے نیچے کی جانب اس کے پیچھے دوڑ لگائی اور آدھی سیڑھیوں میں ہی اس کو گردن سے دبوچ کر پھر سے اسی طرح بالوں سے کھینچتے ہوئے واپس اوپر لے آیا تھا

"چھوڑیں مجھےےے... آپ اپنے حواس میں نہیں ہیں چھوڑیں مجھے..خالہ خالہ...خالہ ہہ.."

شازمہ بالوں کے کھنچنے سے تکلیف کی شدت سے رونے لگی تھی۔۔۔شازم اس کو یونہی بالوں سے جکڑے گھسیٹتا ہوا اوپر تک کے آیا تھا، شازمہ مسلسل چلاتے ہوئے سامعہ شاہ کو آوازیں دے رہی تھی،ٹانگوں نے بلکل کام کرنا چھوڑ دیا تھا،جان بلکل آدھی ہو کر رہ گئی تھی

"مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی جرات بھی کیسے کی۔۔۔اس رات کو تمہارے لیے اتنا دردناک بنا دوں گا کہ پوری زندگی اس اذیت بھری رات کو بھول نہیں پاؤ گی تم شازمہ۔۔۔اگر کبھی اپنی

یادداشت بھی کھودو گی تو اس رات کا اذیت بھرا ہر لمحہ تمہارے دماغ میں نقش رہے گا..." کہتے ہوئے شازم نے اسے بیڈ پر دھکیلتے ایک جھٹکے سے اس کی پھٹی ہوئی ڈریس کو پورا پھاڑ کر اس کے جسم سے جدا کر دیا تھا

"ہوش میں آئیں-ں-ں بیوی ہوں میں آپ کی-ی-ی...آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں-ں..." شازمہ کا گلہ بلکل بیٹھ گیا تھا،رندھی ہوئی آواز میں بولتے وہ بیڈ پر پیچھے کو کھسکی تھی

"میں۔ں۔ں۔۔۔ایسا ہی کروں گا۔۔۔۔"شازم کی آنکھوں اور لہجے کی وخشت نے اسکا نازک دل چیڑ کر رکھ دیا تھا

"آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔آپ گناہ کر رہے ہیں۔۔آپ زبردستی نہیں کر سکتے" شازمہ اس کی لال انگارہ ہوتی آنکھوں سے خوفزدہ ہوتے ہوئے خود کو ہاتھوں سے ڈھانپنے کی کوشش میں مزید پیچھے ہوئی تھی

"تمہیں اپنی بیوی ہی سمجھتا تھا تبھی آج تک تمہارے ساتھ اکیلے میں بھی زبردستی نہیں کی تھی۔۔۔ بولو۔و۔و۔۔۔۔ کتنی دفعہ تم مجھ سے اکیلے ملی ہو کبھی زبردستی کی۔ی۔ی۔ی۔ی۔ی۔۔۔"

شازم نے جھک کر فرنٹ گردن سے دبوچتے ہوئے اس کے کان میں چلا کر کہا تو شازمہ بلکتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگی تھی

"پچھلے مہینے میں ہم کتنی دفعہ ہوٹل میں

ملے...کتنی دفعہ تمہارے کمرے میں تنہا
ملے... شدید طلب کے باوجود بھی کبھی تمہارے
ساتھ زبردستی نہیں کی صرف اور صرف
یہی سوچ کر کہ بیوی ہو میری....جتنی بار تم
نے مجھے دھتکارا میں زبردستی بھی کر سکتا
تھا تم سے ے۔ے...بولو۔و۔و۔ ...دھتکارا تھا
نا..." شازم ہاتھ گردن سے ہٹا کر اس کے کندھوں
کو زور سے ہلاتے ہوئے دھاڑا تو شازمہ ہاں کی
صورت سر ہلاتے خوف سے بھرے خاموش آنسو
بہانے لگی تھی

"تب بھی تمھیں فورس نہیں کیا میں نے، بولو...کیِا میں نے فورس تمھیں..." شازم اس کے کانوں میں انتہائی اونچی آواز میں چلا رہا تھا ، شازمہ کے آنسو تیزی سے ٹوٹ کر اس کے سرخ ہوتے رخسار پر بہہ رہے تھے

"بولووو...کیِا میں نے تب گناہ.....؟ کی میں نے زبردستی۔ی۔ی۔ی...؟" شازم کے جنونی انداز میں چلّانے پر شازمہ کا نازک سا دل خوف کے مارے پھڑپھڑانے لگا تھا

"بولووووو۔۔۔منہ سے بولو۔و۔۔و۔" شازم ہذیانی انداز میں چلاتے اس پر جھک کر اسکا جبڑہ جھنجھوڑتے ہوئے دھاڑا تو شازمہ اپنے بھیگے کانپتے ہوئے چہرے کو نفی کی صورت میں ہلانے لگی "ن۔۔ن۔۔نہں۔۔۔"

" لیکن آج کروں گا "

ٹھہر ٹھہر کر کہتے شازم اس کو جھٹکے سے چھوڑ کر پیچھے کو دھکا دیتے بیڈ سے ذرا فاصلے پرکھڑے ہو کر اپنے کپڑے اتار کر پھینکنے

لگا۔۔انگارہ ہوتی آنکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑے وہ اسکے حلیے کو دیکھ کر ،اسکا مارا تھپڑ یاد کرتے مزید مشتعل ہوئے جا رہا تھا

"شازم آپ غلط کام کر رہے تھے۔۔گناہ کر رہے تھے۔۔۔شراب پینا گناہ ہے۔۔۔ آپ مجھے بھی یہ گناہ کرنے پر مجبور کر رہے تھے تو۔و۔و میں نے آپکو روکا۔ا۔ا۔۔۔" شازمہ اس کو بپھرتا دیکھ کر بیڈ کے دبیچ و بیچ کپکپاتے جسم کے ساتھ سمٹے بیٹھی تھی،رو رو کر آنکھیں سوجھ چکی تھی بال الجھے بکھرے ہوئے تھے۔۔۔نظروں میں شازم کا خوف چھایا ہوا تھا

"غلط کام...؟ تم مجھے بتاؤ گی غلط صحیح...؟ تم روکو گی مجھے...؟ شازم نے اسکو کلائی سے کھینچ کر بیڈ سے اتارا تو شازمہ نے دائیاں ہاتھ اسکے سینے پر رکھ کر اپنا چہرہ اسکے چہرے سے موڑنے لگی تھی

"سیدھی کھڑی ہو.و..و.و" دھاڑ کر کہتے ہوئے شازم نے اسے اپنے بلکل سامنے کھڑا کر کے اتنی زور سے تھپڑ مارا کہ شازمہ لڑکھڑاتی ہوئی ڈریسنگ مرر کے پاس منہ کے بل جا گری

تھی...پورا دماغ اس تھپڑ کی شدت سے سن ہو گیا تھا،

ٹوٹے ہوئے کپ کی کرچیاں اٹھانے سے اس کے ہاتھ پہلے ہی زخمی تھے اور اب ہاتھوں کے بل سہارا لینے سے ان سے بھی خون رسنے لگا تھا...

وائٹ انڈر گارمنٹس میں اس کا خوبصورت مرمریں

گداز جسم شازم کی نظروں میں آیا تھا....اسکے نازک مگر بھرے بھرے بدن کا تو وہ پہلے ہی دیوانہ تھا... فرش پر گری شازمہ اپنے

گال پر ہاتھ رکھ کر سہمی نظروں سے شازم کی طرف دیکھی تھی جس کی نظروں میں خمار، وحشت، شدت، اشتعال،غصے جیسے سب رنگ تھے

"م۔۔۔میں۔۔۔آ۔۔۔آپ ابھی اپنے ہوش و حواس س میں نہیں ہیں۔۔پ۔۔ پلیز مجھے جانے دیں یہاں سے۔۔۔" شازمہ نے ہچکیاں لیتے ہوئے وہیں فرش پر بیٹھے اس کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ دیے تھے،پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا ،آواز بھی بھرائی ہوئی تھی

"میں ہوش و حواس میں نہیں ہوں گا تو کیا مجھے ایسے چھوڑ کر چلی جاؤ گی....؟ تم تو کہتی تھی کہ تم نے ہمیشہ سے مجھ سے پیار کیا ہے...." شازم سست سے قدم چلتے اپنے سخت ہوتے وجود کو ہاتھ میں پکڑ کر سہلاتے اسکی جانب بڑھنے لگا تو شازمہ اپنے پاؤں بھینچ کر پیچھے جو کھسکنے کی کوشش کے باوجود بھی اپنی جگہ سے سرک بھی نہیں پائی تھی،جسم بلکل منجمد ہو گیا تھا

" یہ ہے تمہارا پیار۔۔۔۔؟ ایک لمحہ نہیں لگایا تم نے مجھے چھوڑ کر جانے میں۔۔۔مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔مجھے ہمیشہ دھتکارا خود سے دور کیا۔۔۔ہمممم۔۔۔یہ ہے نہ تمھارا پیار۔۔۔" شازم نے اسکے پاس فرش پر بیٹھ کر پھر سے اس کے بالوں کو کھینچتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کیا تھا

تو شازمہ خوف سے پلکیں جھپکنا بھی بھول گئی تھی۔۔۔اسکے کپکپاتے سرخ زخمی ہونٹ شازم کو اپنی طرف متوجہ کر گئے تھے

"بولو۔و۔۔۔" اب کی بار اسکے مدھم پر اسرار سا بولنے پر شازمہ کی سانسیں تک تھم گئی تھیں،التجا بھری بھیگی نظروں سے وہ اسے سہمے انداز میں دیکھے جا رہی تھی

"آج تمہارا وہ حشر کروں گا کہ تم مجھے چھوڑ کے تو کیا اس کمرے سے باہر نکلنے کا بھی نہیں سوچو گی۔۔۔رائٹ۔۔۔؟ اس ہاتھ سے تھپڑ مارا تھا نا۔۔۔" پرسکون سے لہجے میں کہتے ہوئے شازم نے اس فرش پر دھڑا زخمی ہاتھ پکڑ کر بری

طرح مروڑا تو شازمہ بیلینس بگڑنے اور ہاتھ میں اٹھتی تکلیف کے باعث شدت سے کراہنے لگی تھی

"ش۔۔۔شاز۔۔۔پلیز۔۔مجھے درد۔۔شاز۔۔۔نہیں۔ں۔ں ۔۔۔" وہ اسے بلکتا دیکھ کر مزید بری طرح اسکی کلائی کو مروڑنے لگا تھا،انگلیوں سے اسکے رستے زخموں پر مزید دباؤ ڈالتے وہ اسکے تکلیف کی شدت سے کُھل کر کانپتے ہوئے زخمی سے ہونٹوں کو بہکی نظروں سے دیکھ رہا تھا

"ہمیشہ تمہیں مارجن دیا ہے لیکن آج ذرا بھی ترس نہیں کھاؤں گا اس معصوم شکل پر..."شازم نے اسکے خون رنگ ہونٹوں کو اپنے قبضے میں لے کر اپنی وحشت پھر سے ان پر اتارنا شروع کر دی تھی....اسکا یک دم شازم کے کندھے دبوچنا،خود کو چھڑوانا اسکی مزاحمت...ہر چیز سے محظوظ ہوتے وہ اسکے ہونٹوں کو چوستے ہوئے جان بوجھ کر دانتوں سے اسے تکلیف پہنچانے لگا تو شازمہ درد کی شدت سے نڈھال ہونے لگی تھی،آنکھیں میچ کر اسے سہتے وہ مزاحمت بھی اب روک چکی تھی

"اٹھو۔و۔۔۔" شازم نے اسکو بازو سے کھینچ کر اپنے ساتھ کھڑا کرتے ڈریسنگ مرر کی طرف اس کا رخ موڑ کر اسکے جسم پر اٹکی برا کھینچ کر پھاڑ کر اتار پھینکی تھی،نظریں شیشے میں اسکے جان لیوا عکس پر ٹھہر گئی تھیں

اسکے کے بال بری طرح بکھرے ہوئے تھے۔

آنکھوں کا کاجل بہہ کر گالوں پر آیا ہوا تھا۔

ہونٹ بری طرح زخمی تھے۔

پورا جسم کانپ رہا تھا۔

ایک ہاتھ سینے پر دھڑے وہ دوسرے ہاتھ سے زخمی ہونٹوں کو چھو کر دیکھتے روئے جا رہی تھی۔

....شازمہ خود کو شیشے میں دیکھ کر ہی سہم گئی تھی۔۔اپنا اجڑا ہوا حلیہ دیکھ کر دل بھی خون کے آنسو رونے لگا تھا۔۔اسکے عکس کو دیکھتا ہوا مقابل اس پر بالکل بھی ترس نہیں

کھانے والا تھا۔۔۔

"یہ ساری خوبصورتی آج بگاڑ کر رکھ دوں گا۔۔۔" کہتے ہوئے شازم نے اسکے بال کندھے سے ہٹا کر، اپر آرم کو انگلیوں سے سختی سے دباتے اس کی سائیڈ گردن پر اپنے دانت گاڑے تو شازمہ نے تڑپ کر سسکی بھری تھی

"شراب سے زیادہ تو تمھارے اس حسین بدن کو دیکھ کر بہک جاتا ہوں۔۔۔ہممم۔۔۔" کندھے پر،

گردن دانتوں کا دباؤ بڑھاتے وہ بے رحمی سے اسکی نازک جلد کو داغدار کیے جا رہا تھا ، شازمہ کی سسکیاں اسکی انا کو تسکین پہنچا رہی تھیں۔

"شازم نہ۔۔۔نہیں کریں۔ں۔۔۔مجھے۔۔۔د۔۔م۔۔۔" بلک بلک کر بولتے وہ متواتر روئے جا رہی تھی ، شازم نے اس کی مدھم پڑتی مزاحمت پر ہی دونوں کلائیاں اس کی کمر کے پیچھے لاک کر کے اپنے ایک ہاتھ میں جکڑ کی تھیں ، اسکا بھیگا ہوا چہرہ مرر کی طرف تھا۔۔۔

اسکی گردن کو سامنے سے مضبوطی سے جکڑے
ہوئے وہ اسے ڈریسنگ ٹیبل پر جھکا کر کندھے
سے تھوڑا نیچے کمر پر اپنا وحشی لمس بکھیر
کر اسکی سسکیوں میں اضافہ کرتے ہوئے اب
اسکے سینے کو شیشے میں دیکھنے بے قابو ہونے
لگا تھا...خود کو اسکے کمر سے نیچے ابھرے
حصے پر پھیرتے وہ اس دوسرے ہاتھ سے اسکے
نپل کو چھیڑنے لگا تھا...دائیاں ہاتھ اسکی گردن
پر جمائے شازم نچلے جسم کا دباؤ اس پر ڈالتے
گہری بھاری سانسیں لینے لگا تھا...اسکے ہاتھوں
کی سختی پر شازمہ پل پل ٹوٹ رہی تھی،درد
سے آنکھیں میچ رہی تھی

"آنکھیں کھولو..." شازم نے اسکے نپل کو انگلیوں کی پوروں میں پھر کر دبایا تو شازمہ تکلیف سے بری طرح کانپی تھی،بھیگی ہوئی آنکھیں پوری کھول کر وہ ہاتھ شیشے پر رکھتے سیدھا کھڑے ہونے کی کوشش کرتے اس سے خود کو چھڑوانے کی تگ و دو کرنے لگی تھی

"د..درد.د.د...آہہہہہہ..." اسے اذیت میں دیکھ کر شازم دونوں ہاتھوں سے اسکے سینے

کو انتہائی زور سے مسلتے ،دباتے وہ کبھی اسکے آنسوؤں سے بھرے بلکتے چہرے کو دیکھ رہا تھا تو کبھی اسکے گداز سینے کو انگلیوں سے بھینچ بھینچ کر دباتے اسے مزید تکلیف سے دوچار کر رہا تھا،اسکا رونے...مچلنے اور سسکنے پر وہ اسے اتنا ہی اور رلائے جا رہا تھا

"درد ہی چائیے...تمھارا پورا جسم تکلیف میں چائیے...روؤ.

...سسکو..اور زور سے روؤ..." شازمہ نے اس کی حد سے بڑھتی بد تمیزی پر اذیت سے روتے

ہوئے اپنی آنکھیں میچ لیں تو شازم نے اس کے چہرے پر تھپڑ مارنا شروع کر دیے تھے

"آنکھیں کھولو اور دیکھو سامنے..." شازم کا برہنہ جسم شازمہ کو اپنی کمر سے مس ہوتے دہکتے الاؤ جیسا محسوس ہو رہا تھا جس میں نفرت اور غصے کی آگ بھڑک کر اسے

جھلسا رہی تھی....اسکے بے رحم تھپڑوں پر اسکے گال کا برا خشر ہو گیا تھا, انگلیوں کے نشانوں سے جلد سوجھ سی گئی تھی

"میں۔۔۔م۔۔۔آہہ۔۔۔" شازمہ ایک دم شدت سے بلک کر ڈریسنگ مرر سے ہاتھ ہٹاتے اپنے چہرے اور سینے سے اسکے ہاتھوں کو کھینچ کر پیچھے کرنے لگی تو شازم ایک لمحے کو اسے چھوڑ کر کچھ تلاش کرنے لگا تھا۔۔۔آس پاس دیکھ کر ٹائی ملنے پر وہ واپس ڈریسنگ مرر کی طرف آیا تو شازمہ اس کے ارادے سمجھتے ہوئے زور سے رونے لگی

"یہ نہیں کریں۔۔۔پلیز۔ز۔زز۔۔۔مجھے معاف کر

دیں۔ں۔ں۔۔۔۔شازم۔۔۔میرے ساتھ ایسے نہیں کریں
۔ں۔۔۔" شازمہ ڈریسنگ ٹیبل سے ہٹ کر دیوار کی
طرف کو سرکنے لگی تو شازم نے اسکے سسکنے
کی پرواہ کیے بغیر،اسکا رخ دیوار کی ظرف
کرتے ، دونوں ہاتھوں کو کمر کے پیچھے زور سے
باندھ کر انہی بندھے ہاتھوں سے اسے کھینچ کر
بیڈ تک لاتے اوندھے منہ بیڈ پر دھکا دے دیا
تھا۔۔۔شازمہ کی آنکھوں میں اندھیرا سا اتر آیا
تھا

"زیادہ شور مچایا تو منہ بھی بند کر دوں گا تیرا

میں..." شازم جھک کر پینٹی کو کھینچ کر
اتارتے اسکے ابھرے حصوں کو ہاتھوں سے دباتے
خود کو اسکے جسم پر سہلاتے ہوئے نظریں بھی
وہیں گاڑے بھاری اونچے سانس لینے لگا
تھا...اسکی کمر پر بندھے ہاتھ،کانپتا ہوا ملائم
سا جسم ،بھری بھری ٹانگیں...جسم کا ہر حصہ
شازم کو اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا
تھا...بائیں ہاتھ سے اسکی گداز سے جسم کو
جکڑے وہ مسلسل اس کے درمیان خود کو سہلا
ئے جا رہا تھا

"کیا چیز ہو یار تم...اتنی صاف ستھری...پیاری..." شازم اسکے پچھلے حصے پر دباؤ ڈالتے خود کو اگنائٹ کرنے لگا تو شازمہ اسکے عمل سے خوف کھاتے بیڈ پر بمشکل آگے کو کھسکتے تو کبھی پاؤں ہوا میں کر کے خود کو موو کرنے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ شازم اسکے سفید شفاف جسم پر خود کو رگڑتے اپنے دماغ پر چھائے غبار سے بے حال سا ہونے لگا تھا

"شاز۔۔۔مجھے چھوڑ دیں۔ں۔ں۔۔۔میں۔۔۔مر جاؤں گی۔۔۔میرے ساتھ یہ نہیں ک۔۔۔" شازمہ بندھے ہوئے ہاتھوں سے کندھوں تک تکلیف محسوس کرتے گھٹے لہجے میں دبا دبا سا بول رہی تھی، آواز خلق سے نکلنا بھی بند ہو گئی تھی

"مر جاؤ بے شک لیکن مجھے چھوڑ کے جانے کی،مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی جرات دوبارہ نہیں ہونی چاہیے۔۔۔آج رات کا سبق تمھیں ہمیشہ سیدھا رکھے گا۔۔۔چل سیدھی ہو شاباش۔۔۔" شازم اسکا سر پکڑ کر بیڈ میں دھنساتے وحشی

جانور کی طرح اس پر حاوی ہو گیا تھا۔۔۔ہاتھوں کو پکڑ کر کمر پر ذرا اونچا کرتے وہ اسکی لوئر بیک پر زبان پھیرتے اسکی جلد کی نرمی پر اسکے جسم کا مزید دیوانہ ہوئے جا رہا تھا۔۔۔اسکی مناسب سی بھری بھری سائیڈ کمر کو ہونٹوں میں بھر کر سک کرتے وہ مسلسل اپنی سختی سے کمر سے نچلے حصے پر سوپر اوپر سے دباؤ سا ڈالتے اپنے اندر الاؤ دہکائے جا رہا تھا۔۔۔

"گناہ کر رہے آپ۔پ۔پ۔۔۔پیچھے ہٹیں ۔۔" شازمہ

اسکی حرکت پر خود کو بے انتہا موو کرتے اسے بار بار پیچھے ہٹنے پر مجبور کرنے لگی تو شازم نے اسے سیدھا کر دیا تھا

"بس پھر میرے گناہ گنتی رہنا آج ساری رات...صبح تک تمھیں گنتی بھی بھول جائے گی...میرا وعدہ ہے..اففف...." اسکی آنکھوں میں جھانک کر کہتے کہتے شازم نے نظروں کا رخ نیچے کیا تو اسکے بھاری گداز سے سینے کو دیکھ وہ اسکی ٹانگیں پوری کھول کر گھٹنوں کے بل اس پر جھک گیا تھا...

ہونٹوں سے دانتوں سے اسکے نازک حصوں کو نوچنے لگا تھا...شازمہ کی ہر سسکی پر...ہر مزاخمت پر وہ مزید بے رحمی سے اسکے سینے کو کھینچ رہا تھا...گردن پر ، کندھوں پر...سینے پر نیلاہٹیں پھیل گئی تھیں...وہ نازک جسم کو بری طرح روند رہا تھا ...اس کے سینے کو دانتوں سے کچلتے وہ اپنی وحشی پاگل ہوتی شدتوں سے اسے بری طرح جھنجھوڑے جا رہا تھا

ٹانگوں میں فاصلہ بنا کر انہیں پورا کھول کر وہ شازمہ کی بگڑتی حالت کی پرواہ کیے بغیر اس

کی نازکی میں سمانے کی بھرپور کوشش میں ناکام ہونے پر اسکے چہرے پر تھپڑ مارنے لگا تھا

"میرے ساتھ ایسے خشک ہو جاتی ہے...تیری تو آج میں..." اسکے پہلے سے ہی سرخ ہوتے گالوں کا مزید حشر بگارتے وہ بغیر کسی نرمی کے اسکی جلد کو چیڑتے ہوئے اس میں داخل ہوا تو شازمہ کی چیخ اسکی بند ہوتی سانسوں میں گم ہو گئی تھی...وہ درد کی انتہا پر پہنچتے سسک بھی نہیں پائی تھی...پورے جسم میں تکلیف کی لہر گزری تھی لیکن ہوش سلب ہونے

لگے تھے..بندھے ہوئے ہاتھ کمر کے نیچے ہونے سے اسکا جسم اوپر کو اٹھا ہوا الگ تکلیف کا باعث بن رہا تھا...کندھے پیچھے کو کھنچتے ہوئے اسے اتنی اذیت میں مبتلا کر رہے تھے کہ شازم کا اسکے سوکھے ہوئے جسم میں سمانا اسے احتجاج کی بجائے اب ہوش سے بیگانہ سا کرنے لگا تھا

"آئندہ چھوڑنے کا کہو گی...." کہہ کر شازم نے پورا خود کو اس سے الگ کر کے دوبارہ سے اس میں سماتے تکلیف کی اتنی شدت سے روشناس

کروایا کہ وہ بے اختیار نفی میں سر ہلانے لگی تھی۔۔۔آنسو آنکھوں سے نکل کر کنپٹی پر بہتے بہتے بالوں میں جذب ہونے لگے تھے

"دوبارہ زبان چلے گی میرے سامنے۔۔۔" کہہ کر شازم نے ایک جھٹکے سے اس میں قدرے اندر تک سماتے درد کی انتہا پر پہنچایا تو وہ جلن اور درد کے مارے بلک بلک کر نفی میں سر ہلانے لگی تھی، اسکا سلگتا ہوا سخت مضبوط جسم خود میں اتنے بے رحم طرقے سے شامل ہونے پر وہ دانتوں کو آپس میں جوڑ کر پھٹی پھٹی

آنکھوں سے چھت کو گھورنے لگی تھی

"دوبارہ ہاتھ اٹھے گا مجھ پر۔۔۔" کہہ کر شازم نے ایک لمحے کو خود سے الگ کرتے ہوئے کہنی سے کھینچ کر اس کو کھڑا کرتے ہاتھ کھول کر اوندھے منہ پھر سے بیڈ پر دھکا دے کر گراتے اتنی ظالم شدت دکھائی کہ وہ چند لمحوں میں ہی اس تکلیف کی تاب نہ لاتے ہوئے ہوش کھو بیٹھی تھی۔۔۔

مزاخمت بلکل تھم گئی تھی لیکن شازم ابھی بھی اپنی بربریت دکھانے سے باز نہیں آیا تھا ،

اسکے بیہوش وجود کو کتنی ہی دیر جھنجھوڑتے ہوئے وہ اسکے ادھ موے جسم کو سسکنے پر مجبور کر کے اپنی انتہا کو پہنچ کر ہی اس سے الگ ہوا تھا...ظلم کی بھی انتہا ہو گئی تھی...وہ نازک وجود ساری رات بے ہوشی میں بھی بلکتا سسکتا رہا تھا

صبح 8 بجے فون بجنے پر شازم کی آنکھ کھلی تو سامعہ شاہ کا نمبر دیکھ کر آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھا تھا...اسکو اپنا دماغ شدید سن ہوتا محسوس ہو رہا تھا...اٹھ کر بیٹھنے سے ہی جسم میں درد کا ، اکڑاو کا احساس ہوا تھا

"ماما اس وقت فون...سو رہا تھا۔ا۔ا..." کال اٹھا کر ناگواری سے بولتے شازم نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تو بازوؤں تک میں درد ہوا تھا

"ماما انکو منع کر دیں... کوئی ضرورت نہیں ناشتہ لانے کی...اتنی صبح کون پاگل ناشتہ کرتا ہے...اوہ پلیز ماما...آپ منع کریں ان کو...کیا سارے پاگل سر پر سوار ہو جاتے ہیں...."

بدتمیزی بھرے لہجے میں کہہ کر اس نے گردن کو ہلکا سا موڑ کر ایک نظر پاس بڑے بے ہوش زخمی وجود کی طرف دیکھا تو اسکی نظروں میں رات کے سارے منظر گھوم گئے تھے...سن ہوا دماغ ہوش میں آیا تو آنکھیں پوری کھول کر وہ اپنے ارد گرد دیکھا تھا

"O God what I have done to her"

شازم نے بیڈ پر اسکی طرف ہو کر اسکے برہنہ وجود کو دیکھا تھا جس پر ہر طرف وحشتوں کے نشان تھے...رات اسکے ہوش میں آنے پر بھی وقفے وقفے سے وہ اسکا جسم اتنی بری طرح نوچ چکا تھا کہ اب وہ پورے ہوش کھوئے آڑھی ترچھی سی بیڈ پر سیدھے منہ پڑی تھی...اسکے سینے اور گردن کے نشان دیکھ کر شازم نے جھرجھری سی لی تھی....ایک دم خود پر انتہا کا غصہ آیا تو گھٹنوں کے بل اسکے قریب ہوتے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دیکھا تھا جو بری طرح تپ رہا تھا

"کیا کر دیا میں نے۔۔۔یار۔ر۔ر۔۔۔" اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھام کر وہ اندر ہی اندر اسکی حالت دیکھ کر گھبرا گیا تھا

"شازمہ۔۔۔"

"شازمہ۔۔۔" اس کو کندھے سے ہلاتے وہ مسلسل اسکا نام پکار رہا تھا مگر وہ بلکل بے سدھ پڑی تھی۔۔۔چہرے اور جسم سے ایک رات میں رونق ختم ہو گئی تھی۔۔ہونٹ زخمی ہوئے آدھے سے کھلے ہوئے تھے

"شاز۔۔۔اٹھو۔۔۔" شازم نے اسکی نبض دیکھتے اسے پھر سے پکارا تھا،جو سست رفتاری سے چل رہی تھی۔۔۔۔اسے دیکھ دیکھ کر اپنے رات کے عمل پر شدید غصہ آنے لگا تھا

""نہیں یاررر نہیں۔۔۔۔

"How did i become so cruel with her"

اسکی حالت دیکھ دیکھ کر شازم کو اپنا دماغ ماؤف ہوتا محسوس ہونے لگا تھا...کچھ سوچ کر بیڈ سے اٹھا تو چکرا کر گرنے ہی لگا تھا کہ بیڈ کراؤن کا سہارا لیا

"کیا حشر کر دیا ہے یار...دماغ کو کیا ہو گیا میرے...یہ سب تو نہیں کرنا تھا میں نے۔ے۔ے ..." ابھی وہ اپنے سست ہوتے دماغ کو پروسیس کرنے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ اس کی نظروں میں شازمہ کا تھپڑ مارنا آیا تو ماتھے

کی رگیں یک دم غصے سے تنی تھیں

"یہ مجھے کیسے گھٹیا کہہ سکتی ہے...کیسے مجھ پر ہاتھ اٹھا سکتی ہے...لیکن پھر بھی...یہ سب..." اپنے سر کے بالوں کو زور سے کھینچتے ہوئے وہ خود کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا...کھڑے کھڑے پیچھے مڑ کر ایک نظر پھر اس پر ڈالی تو اسکی بکھری حالت....بے ہوش زخموں سے چور وجود کو دیکھ کر شازم کا اپنا دل اسکے منہ کو آگیا تھا

"کیا کروں۔ں۔ں۔۔۔یہ تو بخار میں بھی تپ رہی ہے۔۔۔"

شازم اسکے بکھرے وجود پر کمبل ڈال کر اسکے پاس فرش پر

بیٹھ گیا تھا، اسکے تپتے ہوئے ماتھے پر ہاتھ رکھا تو شازمہ کے چہرے پر بے ہوشی میں بھی تکلیف کے آثار صاف دکھائی دئیے تھے۔۔۔الجھے ہوئے بکھرے بال گزری رات کے مظالم کے گواہ تھے۔۔۔ معصوم چہرے پر آنسو بہہ بہہ کر جم چکے تھے۔۔۔کمبل کے پاس سلوٹ زدہ چادر پر لگے اپنی بربریت کے نشان دیکھ کر شازم کی اپنی سانس بھی پھول گئی تھی

اپنے کیے جارحانہ عمل نظروں میں گھومنے لگے تو پورے جسم کے مسام کھڑے ہو گئے تھے...گلے میں کانٹوں جیسی چبھن ہونے لگی تھی...اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے شازم نے اس کے خوبصورت چہرے پر گہری نگاہ ڈالی

تو نظر اسکے زخمی ہونٹوں پر ٹھہر گئی...

گردن بھی نشانوں سے چوڑ تھی۔

شاید پورا جسم ہی۔

اور روح بھی۔

شازم اس کے پاس سے اٹھ کر ڈریسنگ روم سے اس کا ایک ڈریس نکال کر لے آیا تھا۔۔۔۔اپنی آنکھوں میں چھائی سرخی سے خود بھی جلن کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔اسے کپڑے پہناتے گھبراہٹ کے عالم میں گھڑی کی جانب دیکھتے ہوئے ایک نظر اسکے جسم کو دیکھا تو اس کے جسم پر اپنی وحشتوں کے نشان دیکھتے ہوئے نظریں چرا گیا تھا۔

"یہ تو ہوش میں ہی نہیں آرہی...کوئی آگیا اسکے گھر سے تو..." شہریار نظروں میں آیا تو شازم کا دماغ یک دم جاگ سا گیا تھا...کچھ سوچتے ہوۓ دماغ میں اگلا لائحہ عمل ترتیب دیتے اس سے دور ہٹ کر شازم عجلت میں باتھروم کی جانب فریش ہونے کے لیے بڑھ گیا تھا

"ہاں وہ لوگ تو نہیں جاگ رہے بھئی...تم ناشتہ رہنے دو وہ شام کو خود ملنے کے لیے آ جائیں

گے۔۔۔شازم تو پھر جاگ گیا ہے۔۔۔شازمہ کی آنکھ نہیں کھل رہی۔۔۔پتہ تو ہے پھر۔۔۔" سامعہ شاہ نے خوشگوار سے لہجے میں سمینہ بیگم کو کال پہ بتایا تو دونوں بہنیں آپس میں دبا دبا سا ہنسنے لگی تھی

"اچھا چلو ٹھیک ہے وہ شازمہ فون نہیں اٹھا رہی تھی

نا اس لیے ذرا پریشانی ہو گئی تھی۔۔۔8:30 تو ہوئے ہیں۔۔۔چلو ٹھیک ہے شام کو ہی مل لیں گے۔۔۔"

""ہاں ہاں---

""شازم تو آف کرے گا نہ کچھ دن آفس سے---

"ہاں۔ں۔ں---ہفتے بھر کی چھٹیاں لی ہیں---ماشاء اللہ نظر نہ کٹگے بہت ہی پیارے لگ رہے تھے دونوں---" سامعہ شاہ کے کہجے کی مٹھاس پر

سمینہ بیگم کا دل پرسکون ہو گیا تھا

"چلو...تم بھی ساتھ آنا پھر...ڈنر ہمارے طرف ہی کرنا..." کافی باتیں کر کے ثمینہ بیگم نے فون رکھ دیا تو شہریار کو مکمل فریش اپنی آستینیں فولڈ کرتا سیڑھیوں سے نیچے اترتا دیکھ کر چہرے پر خوشگوار سے آثار آئے تھے

"گڈ مارننگ ماما...کیسی ہیں...ں...بات ہوئی شازو سے...؟ مجھے بتائیں جلدی سے

ناشتہ میں کیا کیا لے کر آنا ہے۔۔۔؟ کتنے بجے تک پہنچانا ہے۔۔۔؟" شہریار نیچے آتے ہی ساری باتیں ایک سانس میں کہہ کر ماں کے کندھے پر بازو رکھ کر انکے بلکل پاس بیٹھ گیا تھا

"انہوں نے ناشتہ لانے سے منع کر دیا ہے۔۔۔ سامعہ کہہ رہی تھی کہ وہ شام کو ملنے کے لیے آئیں گے۔۔۔" سمینہ بیگم شہریار کے بازو پر اپنا ہاتھ پیار سے پھیرتے ہوئے بولیں تھیں۔۔۔انکے کہے کے مطابق وہ پورے وقت پر نیچے آگیا تھا۔۔۔کال کرنے سے پہلے گھڑی کی جانب دیکھتے وہ اندر

ہی اندر مشل اور شہریار کو سوچتے ہوئے کڑھ رہی تھیں

"رئیلی۔۔شکر ہے ۔۔مجھے بھی یہ رسم فضول ہی لگتی ہے۔۔۔ ابا کدھر ہیں۔۔۔؟" شہریار لاؤنج میں دائیں بائیں نظر دوڑاتے ہوئے بولا تھا

"تمھارے لیے ناشتہ بنا دوں۔۔۔؟ تمہارے بابا تو ناشتہ کر چکے ہیں ، آفس جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔۔۔تھک گئے تھے رات کو سارا ایونٹ مینج کر کے۔۔۔شازمہ کی طرف سے دل الگ اداس تھا۔۔۔تم

ٹھیک ہو نا؟ سارا دن تمھارا بھی کل کاموں میں گزرا تھا۔۔۔اتنی دیر سے گھر پہنچا تھا میرا بچہ۔۔۔" سمینہ بیگم پیار سے اسکے ماتھے سے بال ہٹاتے ہوئے بولیں تھیں

"ماما جان۔۔۔۔میں تو فِٹ ہوں بلکل۔۔۔بھو کا نہیں پوچھیں گی کچھ۔۔۔؟" شہریار نے ماں کے گلے میں بازو مزید ٹائٹ کی تھی

"میں نہیں اس کو اپنی بہو مانتی۔۔۔۔جو صاف
بات ہے۔۔۔گھسی چلی آئی ہے زبردستی میرے
بیٹے کی زندگی میں۔۔۔اور دانت کیسے نکال رہی
تھی رات کو،اتنا برا لگا نہ مجھے۔۔۔۔باپ کو مرے
مہینہ ہوا ہے اور خوش ہو کر دکھا رہی
تھی۔۔۔اور تم۔۔۔تم بھی بیٹے اتنے نرم دل۔۔۔کوئی
تو رعب رکھو۔۔۔یوں اتنی ڈھیل دے کر رکھی تو
ایسے ہی ننگے سر اور ننگے جسم نہ پھرتی
رہے گھر میں۔۔۔ داماد کا بھی گھر آنا جانا لگا
رہے گا اب تو قابو میں ہی رکھنا اپنی بدتمیز
بیوی کو۔۔۔شازمہ میری کے آنسو نہیں تک رہے
تھے بیچاری میری بچی کا دل اتنا گھبرا رہا
تھا۔۔۔اور ایک یہ ہے۔۔۔توبہ۔۔۔چہرے پر کوئی رنگ

ہی نہیں تھا حیا کا" سمینہ بیگم نفرت آمیز لہجے میں بولے چلی جا رہی تھیں اور شہریار نے آنکھوں کو ایک لمحے جو میچ کر بالوں کو ماتھے سے جھٹکتے خود کو ریلیکس کیا تھا

"ماما...بیوی ہے میری...خیال رکھ کر بات کریں اس کے بارے میں پلیز...آئی ریکویسٹ یو... ایسے اتنا غصہ اچھا نہیں ہوتا...دل کو بڑا کریں..." شہریار نے ماں کے گال کو چومتے ہوئے پیار سے کہا تھا

"تو اب مجھے تم اس کی وکالت کر کے دکھاؤ گے۔۔۔؟ شہریار ابھی ہی بتا رہی ہوں اتنا سر پر چڑھانے کی ضرورت نہیں ہے اس سر پھری کو۔۔۔اتنی بدتمیزی کرتی ہے مجھ سے اتنی زبان چلاتی ہے میرے آگے۔۔۔تم خوش ہو گے کہ تمھاری ماں سے زبان درازی کرے تمھاری بیوی۔۔۔؟ بڑی چالاک ہے میں بتا رہی ہوں۔۔۔مرد کو قابو کرنا ہی تو آتا ہے ماں بیٹی کو۔۔۔باہر تو لڑکیوں کے دوست بھی اتنے ہوتے ہیں۔۔۔پتہ نہیں میرے بیٹے کے حصے پاک لڑکی آئی بھی ہے یا۔۔۔"

"ماما۔۔بس۔۔بس ماما۔۔۔" شہریار کے چہرے کے تاثرات یک دم سخت ہوئے,آواز میں غصہ جھلکا تو سمینہ بیگم نے بات کا رخ اسی وقت بدل دیا تھا

"ابھی بھی اس کو کوئی خیال آیا ہے کہ آ کر ساس سے ملتی۔۔۔؟ تم آئے ہو نہ اسکے سامنے ہی نیچے۔۔۔تو آجاتی ساتھ۔۔۔مگر اکڑ آسمانوں پر ہے اسکی۔۔۔کل بھی گھور گھور کر آنکھوں میں دیکھ رہی تھی میرے وہ۔ہ۔ہ۔۔۔" بات کرتے کرتے

سمینہ بیگم نے آخر میں اپنا لہجہ بھی سخت کر لیا کیا تھا

"سو رہی ہے وہ..." شہریار مختصر جواب دے کر بازو انکے کندھے سے ہٹا کر اپنے گھٹنوں پر رکھتے قدرے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا،ماتھے کے بل گئے نہیں تھے

"اچھا ہے...سوئی رہے...آتی بھی تو زبان ہی چلنی تھی اسکی بس ...چلو تم آفس کی تیاری

"کرو۔۔۔اٹھو۔۔۔باپ اکیلا کیا کیا سنبھالتا پھرے۔۔۔
سمینہ بیگم اسکی آنکھوں میں چھائے غصے کو مکمل نظر انداز کرتے اس کے پاس سے اٹھتے ہوئے بولیں تو عالم شاہ لاؤنج داخل ہوئے تھے

"کوئی ضرورت نہیں آفس جانے کی ابھی۔۔۔کچھ دن آرام کرے بیوی کو گھمائے پھرائے۔۔۔"

"ہاں اور آپ سارا بوجھ اکیلے دیکھیں۔۔۔اس سے زیادہ کل آپ نے کام کیا ہے۔۔۔بلکہ آپ ریسٹ کریں۔۔۔بڑے کوئی شوق سے بیاہ کر لائے ہیں

جو گھمائے پھرے...ہونہہ..." کہتے ہوئے سمینہ بیگم اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں تو شہریار کہنیاں گھٹنوں پر رکھ کر بھنویں سکیڑے انکے ایک ایک لفظ کو پراسیس کرتے خود میں ہی سلگنے لگا تھا

درد سے چور جسم کو جنبش دیتے اس کی آنکھ کھلی تو نظروں میں وہی چھت کا پنکھا آیا تھا جو ساری اذیتیوں کے دوران اسکی نظروں کا مرکز رہا تھا۔۔۔آنسوؤں سے بننے والی گرد سے اٹی ہوئی پلکوں کو ذرا سا جھپکتے اس نے دھند لائے ہوئے منظر کو بہتر کرنے کی کوشش کی تو اپنے پورے جسم میں ایسی ایسی ٹیسیں اٹھتی محسوس ہوئی تھیں کہ پلکوں کے علاوہ جسم کا کوئی حصہ ہلانا بھی ناممکن سا لگا تھا

کمر کے بل سیدھا لیٹے اس نے دائیں ہاتھ کو
تھوڑا سا ہلانا چاہا تو کلائی میں اٹھتی درد کی
تیز لہر آنکھوں سے ایک خاموش سا آنسو بن کر
بہہ گئی تھی...منظر مزید صاف ہوا تو پلکیں
ایک بار پھر جھپکتے اس نے گہری اذیت بھری
سانس لی تھی...خشک زخمی ہونٹوں کو زبان
سے ہلکا سا تر کیا تو تکلیف سے نم آنکھیں ڈبڈبا
گئی تھیں

جسم پر کپڑوں کے ہونے کا احساس ہوا تو
دوسرے ہاتھ کو ذرا سی حرکت دے کر کمبل کا
بوجھ دُکھتے ہوئے سینے سے ہٹایا تھا...قمیض
جسم سے مس ہونے پر بھی زخم اتنے تکلیف دہ
محسوس ہوئے کہ سخت دُکھتی ہوئی مڑی
ہوئی کلائی کھینچ کر قمیض کو سینے سے ذرا
اوپر کیا تھا...قمیض سینے سے ہٹی تو کلائی کی
تکلیف نے پھر سے بلبلانے پر مجبور کیا تھا

کلائی واپس نیچے رکھتے اس نے ٹانگ سے کمبل خود پر سے ہٹایا تو اصل اذیت سے بھری درد نے اسے آنکھیں زوروں سے میچ کر رلا ہی دیا تھا...اس انتہا کو چھوتی درد کی لہر نے ہوش تک بحال کر دئیے تھے...باقی سب تکلیفیں اسکے سامنے ماند پڑتی محسوس ہوئیں تھیں...وہی مڑی ہوئی کلائی ناف کے پاس رکھتے اس نے پیٹ کے نچلے حصے میں بندھتی درد کی گرھوں کو کھولنے کی ناکام سی کوشش کی تھی

آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے تو بائیں بازو سے چہرہ صاف کرتے اس نے کمرے میں نظر دوڑائی تھی...دروازہ ادھ کھلا تھا...شاید وہ باہر گیا تھا...زخموں کی تکلیف ہر ہر حصے میں محسوس کرتے کھلا دروازہ دیکھ کر سب سے پہلا خیال جو آیا تھا وہ وہاں سے بھاگ جانے کا تھا لیکن جسم اپنی جگہ سے ہلنے کی بھی اجازت نہیں دے رہا تھا...

گہری سی سانس لے کر آنسوؤں میں بھیگی آواز سے روتے وہ ہمت کر کے اٹھ بیٹھی تو ٹانگوں کے درمیان اٹھتی درد کی تیز ٹیس پر وہ منہ پورا کھول کر تڑپتے ہوئے سسکی تھی...چند لمحوں کی اس تیز درد کی لہر نے پورے جسم سے جان جیسے نچوڑ لی تھی...چھوٹے چھوٹے سانس لیتے بلکل منجم ہو کر بیٹھے اسکی نظر فرش پر پڑی ٹائی پر پڑی تو کندھوں میں جو اکڑاؤ محسوس ہوا اسے محسوس کر کے ہی وہ نچلا زخمی لب ہونٹوں میں دبائے چھت کی طرف دیکھی تھی...اوپر کی جانب سیلنگ جو گھورتے ہوئے درد سہنا جیسے تھوڑا آسان ہوا تھا

"شاز۔۔۔" خود کو بیڈ پر ذرا سا سرکاتے اتنے اذیت کے لمحوں میں پہلا لفظ زبان سے ادا ہوا تو اپنی آواز سن کر کانوں میں میں رات بھر کی اپنی گھٹی گھٹی سی سسکیاں گونجنے لگی تھیں

"ن۔۔نہیں۔۔۔" خود ہی اپنے منہ سے نکلے نام سے خوف کھاتے وہ کسی بھی درد کی پرواہ کیے

بغیر تیزی سے بیڈ سے اتری تو پوری ٹانگیں کھنچی ہونے کی وجہ سے بیڈ کا ہی سہارا لے کر اس نے خود کو تھوڑا مستحکم کیا تھا،ایک دم کھڑے ہونے سے دماغ اپنی جگہ سے ہلتا ہوا محسوس ہوا تو اپنا سر تھامے وہ بہت دھیمے سے قدم چلتے ڈریسنگ ٹیبل تک آئی تھی۔۔۔ایک ایک قدم کی دھمک دماغ میں محسوس ہوئی تھی

شیشے پر نظر پڑی تو اپنے ہونٹوں کی حالت دیکھ کر وہ با آواز پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔نچلے ہونٹ پر ایک جانب اچھا خاصا گہرا

زخم تھا جس پر خون خشک ہو کر جما ہوا تھا۔۔۔گردن پر ہر طرف دانتوں کے نشان تھے۔۔۔پوری پوری جلد سرخ ہوئی پڑی تھی۔۔۔آنسوؤں کے گردن تک آنے سے شدید جلن کا احساس بھی آنسوؤں پر بندھ نہیں باندھ پا رہا تھا

دل پر ہاتھ رکھ کر شیشے سے مڑتے اپنے ارد گرد بکھری چیزوں پر نظر دوڑاتے جب نظر بیڈ پر پڑی تو اپنے ساتھ ہوا بے رحمانہ سلوک بلکل تازہ سی درد کی صورت میں جسم میں سرایت ہوتا لگا تھا۔۔۔رات کی تکلیف چادر پر پھیلے دھبوں

کی صورت میں نظر آئی تو شازمہ نے گرتے پڑتے لڑکھڑاتے قدموں سے کھلے ہوئے دروازے کی طرف دوڑ لگائی تھی...

بال الجھے ہوئے تھے...

جسم وخشت کا نشانہ بنے زخموں سے چور تھا...قدم کہیں رکھ رہی تھی اور پاؤں کہیں پڑ رہے تھے...چکراتے سر کو تھامتے وہ بغیر دوپٹے کے سیڑھیوں کی طرف آئی تھی...پہلی سیڑھی پر قدم رکھتے ہی دل نیچے کمرے سے آتی شازم کی اونچی آوازوں سے خوف کے مارے ایسا برا دھڑکا تھا کی قدم

ویسے ہی واپس پیچھے رکھتے وہ ریلنگ کو دونوں ہاتھوں سے جکڑ کر بے آواز رو پڑی تھی

"اچانک کیسے جا سکتے ہو شازم تم۔۔۔؟ اس کو ملوایا بھی نہیں اس کے گھر والوں سے۔۔۔انہوں نے شام کو دعوت رکھی ہوئی ہے۔۔۔اتنی بھی کیا جلدی پڑی ہے تمھیں گھمانے لیجانے کی اسے۔۔۔؟ جو دو پیسے جمع کیے ہیں سارے اڑا دو گے ان چیزوں میں ہی۔۔۔حد ہوتی ہے۔۔۔ماں کو عین وقت پر بتایا جا رہا ہے ساری پلیننگ پہلے سے

kzwritesnovel

کر کے..." سامعہ شاہ شازم کی بات پر بھڑک اٹھی تھیں

"ماما میں بحث نہیں کرنا چاہتا گھنٹے تک نکل رہا ہوں بس...ٹائم نہیں ہے ابھی،سمجھا کریں... آ جاؤں گا دو تین دن تک واپس..." عجلت بھرے لہجے میں کہہ کر شازم کمرے سے نکل گیا تھا

"کیا سمجھوں-ں-ں...؟ یہ لڑکا ہمیشہ صرف اپنی ہی من مانی کرتا ہے دوسرے کی بات کو تو

kzwritesnovel

کوئی اہمیت دیتا ہی نہیں ہے... اب کیا کہوں گی
میں سمینہ کو کیسے اچانک پلان بن گیا اس
کا...خود تو اس نے کسی کو فیس کرنا نہیں ہوتا
میرے لیے مشکل کھڑی کر دیتا ہے....گھومنے
جانا ہے.ے.ے... شادی ہوتے ہی آگ لگ گئی ہے
ناردرن ایریاز کی..." شازم کو جاتا دیکھ کر
سامعہ شاہ غصے میں خود سے بات کرنے لگی
تھیں....کمرے سے باہر آتی انکی قدرے اونچی
آواز کو سنتے ہوئے شازم کوریڈور سے نکل کر
ابھی سیڑھیوں کی طرف مڑا ہی تھا کہ شازمہ
دبے پاؤں سیڑھیاں اترتے ہوئے، شازم کو دیکھ
کر بری طرح ٹھٹھکی تھی....اس کو دیکھتے ہی
اس کی آنکھوں میں خوف چھا گیا تھا...پورے

kzwritesnovel

جسم نے ایک جاندار سا خوف بھرا جھٹکا کھایا تھا

"کدھرررررر۔۔۔؟" لاؤنج سے سیڑھیوں تک کا فاصلہ بہت سست قدموں سے طے کرتے شازم نے اسکے شدید کانپتے ہوئے جسم کو دیکھ کر نظریں آنسو بھری آنکھوں میں گاڑتے ہوئے اپنی آنکھوں میں مخصوص بے رخی لاتے کہا تھا

kzwritesnovel

"م۔۔۔میں گھر۔۔۔مجھے خالہ سے۔ے بات کرنی تھی۔ی۔۔۔" شازمہ قمیض کی آستین سے اپنا بھیگا چہرہ صاف کرتے گھر جانے کی بات ادھوری چھوڑ کر اسکی نظروں کی تیزی سے گھبراتے سامعہ شاہ کے کمرے کی طرف اشارہ کرتے کپکپاتے لہجے میں بولتے ایک سیڑھی پیچھے کو چڑھی تھی،ٹانگوں میں گزری رات کی سہی تکلیف اور شازم سے اچانک سامنہ ہونے پر واضح لرزش ہونے لگی تھی

"لیجاتا ہوں تمھیں گھر اچھی طرح۔۔۔۔ اوپر چلو

kzwritesnovel

نہ ذرا۔۔۔" شازم اس کو کندھے کے پاس سے بازو سے سختی سے دبوچتے ہوئے بولا تو شازمہ کی آواز اس کے حلق میں پھنس کر ہچکی کی صورت میں بے ساختہ گونجی تھی

kzwritesnovel

"بے ہوشی کا ڈرامہ کر رہی تھی تاکہ میں کمرے سے نکلوں تو فورا بھاگ سکو۔۔۔اتنی چالاکی کب سے آ گئی تم میں۔۔۔؟"

وہ اس کے کان میں غراتے ہوئے زبردستی سیڑھیوں پر اوپر جی جانب دھکیلنے لگا تو شازمہ نفی میں سر ہلاتے ہچکیوں سے رونے لگی

تھی،جتنی ہمت جمع کر کے وہ نیچے آئی تھی اب اتنی ہی خود میں سے سکت ختم ہوتی محسوس ہو رہی تھی

"میں۔۔۔م۔۔۔ج۔۔۔ جب اٹھی تھی تو آپ۔پپ کمرے میں نہیں تھے۔۔۔" شازمہ اٹکتے ہوئے لہجے میں بمشکل بولی

"اچھا تو مجھے ڈھونڈتی ہوئی نیچے آئی ہو۔۔۔؟

kzwritesnovel

"شازم گردن کو اپنے ہاتھ سے سہلاتے ہوئے دائیں بائیں سٹریچ کرتے سیڑھیوں کے بیچ و بیچ اسے لے کر کھڑا ہوا تو شازمہ اس کے لہجے کو بھانپتے ہوئے بغیر کچھ بولے خود ہی دو سیڑھیاں پیچھے کی طرف چڑھ گئی تھی...اس کی خوبصورت معصوم سی براؤن آنکھوں میں بے پناہ خوف دیکھ کر شازم مسکرایا تھا

Kzwritesnovel

"باقی کی سیڑھیاں بھی خود چڑھو گی یا میں لیجاؤں....؟ " کہتے ہوئے شازم نے سیڑھیوں کے

ان دو سٹیپس کو ایک جست میں عبور کرتے ہوئے اپنا فاصلہ بے حد کم کر لیا تو شازمہ الٹے لڑکھڑاتے قدموں سیڑیاں چڑھنے لگی تھی، اس کے الجھے بال۔۔۔زخمی ہونٹ۔۔۔سوجھی ہوئی آنکھیں۔۔۔گزری رات کی داستان صاف بیان کر رہے تھے

KZwritesnovel

"بھاگ کدھر رہی ہو اب۔۔ہاں۔ں۔ں۔۔۔مجھے دھوکہ دے کر نکلنے لگی تھی نہ۔۔۔" سیڑھیاں عبور کر کے ٹیرس کی جانب بھاگتا دیکھ کر شازم اسے کلائی سے جکڑ کر کھینچتا ہوا کمرے

میں لایا اور صوفے پر دھکا دیا تو شازمہ کلائی میں اٹھتی تکلیف سے بلبلاتی کمرے کا دروازہ بند ہونے کی آواز پر شدید سہم گئی تھی

"کیا کرنے جا رہی تھی نیچے---مما کو بتانے جا رہی تھی---

بولووو----؟ یا اپنے گھر جا رہی تھی---؟ ہا ں---؟ شازم دونوں ہاتھ چہرے کے ارد گرد رکھ کر اس پر جھکتے ہوئے چلایا تو اس کو اپنی دھڑکنیں بند ہوتی محسوس ہوئی تھیں ---بے اختیار ہو کر شازمہ نے دونوں کانوں پر ہاتھ

kzwritesnovel

رکھ کر اپنی ٹانگوں کو فرش سے ہلکا سا اوپر اٹھایا تھا، جیسے اس سے بچنا چاہ رہی ہو۔۔۔نازک سا جسم بیڈ کے کنارے سمیٹے وہ خوف سے لرزے جا رہی تھی

kzwritesnovel

"مم۔۔۔میں۔۔" شازمہ کی آنکھوں سے,اسکے کانپنے کی شدت سے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ پھر سے ہوش کھو دے گی

"کیا۔ا۔ا۔ا۔۔۔میں میں۔۔ دوبارہ تمہاری جرات نہ

ہو مجھ سے پوچھے بغیر ایک بھی قدم اٹھانے کی۔۔۔یہ ٹانگیں ہی توڑ دوں گا تمہاری میں۔۔۔سمجھی۔ی۔ی۔۔۔" شازم نے اس کی سمٹی ہوئی ٹانگ کو گھٹنے کے پاس سے پکڑ کر اسکے پورے جسم کو دوسری جانب کروٹ دی تو شازمہ کے ہاتھ اسکے کانوں سے ہٹ کر بیڈ پر آگئے تھے،اوندھا چہرہ بیڈشیٹ کو آنسوؤں سے بگھو رہا تھا

KZwritesnovel

"دماغ میں پڑی میری بات یا سمجھاؤں اچھے سے۔۔۔؟ بے ہوش ہونے سے یاد داشت بھی کھو

دی ہے شاید۔۔۔؟ کہتی ہو تو یاد کروا دیتا ہوں سب کچھ دوبارہ۔۔۔؟" شازم اسکی سائیڈ تھائی کو شلوار کے اوپر سے انگلیوں سے سختی سے بھیچتے ہوئے بولا تو شازمہ اپنا چہرہ سیدھا کرتے سر کو نفی میں جنبش دیتے اسکے چہرے کی طرف دیکھی تھی،رات کی تاریکی یاد کرتے حلق سے آواز نکلنا محال ہوا تھا

KZwritesnovel

"ہم تھوڑی دیر میں اسلام آباد کے لیے نکل رہے ہیں۔۔۔اٹھ کر خلیہ درست کرو اپنا۔۔۔جلدی۔ی۔ی ۔۔۔" آخری لفظ قدرے بھاری آواز میں کہہ کر

شازم اسے کانپ کر چونکتا دیکھ کر زیرلب
مسکراتے ڈریسنگ مرر کی طرف بڑھتے اپنے بـ
الوں میں برش کرنے لگا تھا

"اسلام۔۔۔آباد۔۔۔ہم وہاں۔۔۔ کیسے۔۔۔ جا سکتے
ہیں۔۔۔" شازمہ حیران ہوتے ہوئے اٹھ کر بیٹھی
تھی ، پہلے ہی اپنا دماغ چکراتا ہوا محسوس ہو
رہا تھا اور شازم کی بات نے اس کو مزید بوکھلا
کر رکھ دیا تھا

kzwritesnovel

"بائے روڈ جائیں گے اور کیسے..." شازم ہیئر برش کو ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالتا ہوا اس کی طرف آیا تھا...سفید ڈریس شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ پہنے وہ بے پناہ خوبصورت بھرپور وجیہہ لگ رہا تھا....

KZwritesnovel

....وہ ہمیشہ سے ہی اپنے اٹھنے بیٹھنے والوں میں سب سے ہینڈسم لگتا تھا...شہریار بھی اکثر اس کو مذاق سے کہا کرتا تھا کہ وہ اسکے

سامنے بہت ڈارک کمپلیکشن کا لگتا ہے اور یہ بات سن کر شازم اندر ہی اندر خوش بھی ہوتا تھا...

شازمہ جب سے اس کے نام ہوئی تھی تب سے خود کو سب سے خوش قسمت لڑکی سمجھتی تھی کہ اس کا شوہر اتنا ہینڈسم اور سمارٹ ہے...کالج میں جب اپنی دوستوں کو فون میں شازم کی پکچرز دکھاتی تو وہ بھی کھل کر اس کی تعریف کرتی تھیں...اسکی قسمت پر رشک کرتی تھیں... لیکن آج اس کو دیکھتے ہوئے شازمہ کو عجیب گھن محسوس ہو رہی تھی... رات کو کیا گیا شازم کا ایک ایک ظالم عمل اس کی نظروں میں گھومنے لگا

kzwritesnovel

تھا۔۔اپنے جسم کے دُکھتے زخموں پر تکلیف محسوس کرتے یہ حسین ترین صورت اس وقت بے پناہ بدصورت دکھائی دے رہی تھی

"کیا۔۔۔؟ گھوری کیوں جا رہی ہو۔۔۔؟ لگتا ہے اسلام آباد کا سن کر خوشی ہوئی ہے۔۔۔ تمہارے گھر والے تمہیں ہمیشہ قید ہی رکھتے تھے۔۔۔ میرے ساتھ رہو گی تو گھماتا پھراتا رہوں گا۔۔۔"

شازم نے کہنی کے بل اس کے پاس گرنے والے انداز میں نیم دراز ہو کر بکھرے بالوں کو کمر کے پاس سے چھیڑا تو شازمہ نے کرنٹ کھاتے

kzwritesnovel

اس کا ہاتھ بری طرح سے جھٹک دیا تھا

"مجھے آپ کے ساتھ کہیں بھی جانے میں کوئی بھی خوشی محسوس نہیں ہوگی،آپ کے ساتھ گھومنے پھرنے سے بہتر مجھے میرے گھر کی قید منظور ہے...مجھے گھر چھوڑ کر آئیں ابھی فوراً ... میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی۔ ی۔ی...اور اگر آپ نہیں بھی لیجائیں گے تو...تو امی بھائی آتے ہی ہوں گے...میں...میں انکے ساتھ چلی جاؤں گی..." بیڈ پر ایک طرف کو کھسکتے اس نے دماغ میں وقت کو ترتیب دیتے

kzwritesnovel

ناشتے کے لیے گھر والوں کے یہاں آنے کو سوچ کر خود کو تسلی دی تھی

"ہاتھ جھٹکا ہے میرا..."

"ہاں---"

"پھر سے جھٹکا ہے مجھے---؟"

"لگتا ہے ابھی تمہارے ہوش صحیح سے ٹھکانے

KZwritesnovel

نہیں لگے..."

"مجھے تم پر ذرا بھی ترس نہیں کھانا چاہیے تھا..." ٹھہر ٹھہر کر بولتے شازم اپنی انگارہ ہوتی آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑتے ہوئے وہیں سے اسکا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے پاس گرا کر، اسکی پہلے سے دُکھتی کلائی شدت سے مڑوڑنے لگا تو شازمہ تکلیف سے بلبلا کر روتے ہوئے تڑپنے لگی تھی "چ..چھوڑیں...پلیز.ز"

"...آہ...شازم.م.م..."

kzwritesnovel

"مجھے تمہارا یہ رویہ بالکل بھی برداشت نہیں ہے شازمہ... میرے سامنے زبان چلانے کی، مجھے جھٹکنے کی، میری کسی بھی بات سے انکار کرنے کی جرآت کی تو برا حشر کر دوں گا۔ا۔ا ...یہ ماں بھائی کی دھمکی تمھارے کسی کام نہیں آنے والی...سمجھی..." شازم نے اس کا پورا بازو مزید بری طرح مروڑ کر ایک جھٹکے سے اسے اپنے ساتھ بیڈ سے کھڑا کیا تو شازمہ دو قدم اس سے دور ہو کر اپنی کہنی سہلاتے ہوئے ہچکیوں سے رونے لگی تھی

kzwritesnovel

"ڈرامے بازی بند کرو اور الماری سے نکال کر کچھ اچھی سی ڈریسز رکھ لو اپنی..." شازم اسکے ہچکولے لیتے جسم کو بغور دیکھتے ہوئے بولا تھا

kzwritesnovel

"کوئی ٹینٹ ٹائپ کپڑے نہ رکھ لینا..اور....ذرا جلدی کرو ہمیں نکلنا ہے..."

"میں نہیں جانا۔ا۔ا۔۔۔" شازمہ بھیگی آواز میں بولتے دیوار پر لگے کلاک کی طرف دیکھی تھی

"اُدھر دیکھنا بند کرو۔و۔و۔۔۔کوئی نہیں آرہا تم سے ملنے۔۔۔تمھارا بھائی مصروف ہے اپنی حسین بیوی کے ساتھ۔۔۔اسے تمھاری کوئی پرواہ نہیں فی الحال۔۔۔تمھارے لیے ابھی یہی بہتر ہے کہ چپ چاپ تیار ہو جاؤ۔۔گاٹ اِٹ۔۔۔؟" اسکے آنسوؤں سے تر چہرے کو انگلیوں سے تھپڑ والے انداز میں دھکیلتے شازم اسکی حالت سے محظوظ ہو کر قہقہہ لگاتے ہوئے کمرے سے نکل

kzwritesnovel

گیا تھا

شہریار کچھ دیر نیچے باپ کے ساتھ بیٹھ کر اب واپس اوپر اپنے فلور کی طرف آگیا تھا۔۔۔کمرے کا دروازہ اختیاط سے کھولنے پر نیم اندھیرے اور پھولوں کی مسخور کن خوشبو نے اسکا والہانہ استقبال کیا تھا۔۔۔ مشل بیڈ کے بیچ و بیچ لاپرواہ سے انداز میں گھری نیند سو رہی تھی۔۔۔اسے دیکھتے ہی شہریار کے تنے ہوئے

kzwritesnovel

چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔۔شازمہ کی طرف ناشتہ لے جانے کے لیے وہ ابھی تک جاگ رہا تھا ورنہ اس کو بھی ڈھیروں نیند نے گھیرا ہوا تھا

دروازہ آہستگی سے بند کر کے وہ اپنا فون قمیض کی جیب سے نکال کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتے بیڈ پر ایک ٹانگ فولڈ کر کے بیٹھ گیا تھا۔۔۔نظروں کا رخ مشل کی جانب تھا جو بے فکری سے اوندھے منہ لیٹے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔پھولے ہوئے گھنگھریالے بال کمر پر اور بیڈ پر پھیلے ہوئے تھے۔۔۔سفید شفون کی قمیض سے واضح ہوتا اسکی کمر کا خم۔۔۔کہنی

kzwritesnovel

سے کھنچتی ہوئی آستین...قمیض کے پچھلے
گلے سے چھلکتی ہوئی دودھیا گردن اندھیرے
میں بھی شہریار کو چمکتی ہوئی دکھائی دیتے
اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی...رضائی اسکی
ٹانگوں سے صرف تھوڑا اوپر تک اسے ڈھانپ
رہی تھی...بیڈ شیٹ پر بکھری کچھ پتیاں
اسکے سفید جوڑے کا حسن اور بڑھا رہی تھیں

KZwritesnovel

کچھ دیر اسے یونہی دیکھتے رہنے کے بعد کہنی
کے بل ہو کر شہریار نے رضائی کا ایک کونا اٹھا
کر ہلکا سا کھینچتے ہوئے اپنی طرف کیا تو

مشل نے نیند میں کسمساتے رخ موڑ کر شہریار کی طرف اپنا چہرہ کر لیا تھا۔۔۔اپنی ہتھیلی پر گال دھڑے دوسرا بازو سائیڈ کنر پر ٹکائے وہ مزے سے بے فکری کی نیند سوئے شہریار کی آنکھوں سے نیند اڑانے کا سبب بنی تھی۔۔۔اسکو اتنا پرسکون ہو کر اپنے بستر میں سوئے دیکھ کر شہریار کے ذہن سے ہر خلش نکل گئی تھی جو اسے اپنے زور زبردستی کے رویے کو لے کر تھی,اسکی گہری سانسوں کو خاموشی سے سنتے وہ رضائی کھینچ کر اپنی ٹانگوں پر کرتے اسکے قریب ہو کر لیٹ گیا تھا۔۔۔کہنی کے بل ہتھیلی پر چہرہ دھڑے لیٹے شہریار کو دل و دماغ میں مشل کی موجودگی سے ایک خوشی

KZwritesnovel

کی،اطمینان کی لہر دوڑتی محسوس ہو رہی تھی،چہرے پر مسلسل ایک مسکراہٹ تھی جو مشل کے ذرا سا بھی حرکت کرنے پر پورے جسم پر کرنٹ کی صورت دوڑ جاتی تھی

کچھ لمحوں تک اس کے معصوم چہرے کو دیکھنے کے بعد بے اختیار ہو کر شہریار نے اس کے چہرے پر آتی لٹ کو اس کے کان کے پیچھے سرکایا تو مشل نے نیند سے بھری آنکھیں بہت تھوڑی سی کھول کر اس کی طرف دیکھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی شہریار نے اس کو

kzwritesnovel

کمر سے کھینچ کر اپنے قریب کر لیا تھا...مشل کا چہرہ اسکے سینے سے تھوڑا نیچے ٹکرایا تھا...رضائی میں دونوں کی ٹانگیں آپس میں چھونے لگی تھیں...شہریار کا ہاتھ مشل کی قمیض کے اوپر سے اسکی کمر کے خم پر ذرا سختی سے دھڑا تھا

KZwritesnovel

"سونے دیں...جگایا کیوں ہے..." مشل نے اپنی مسکراہٹ چھپا کر چہرہ اسکے سینے سے تھوڑا پیچھے کر کے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا،دل میں ایک دم گدگدی سی ہوئی تھی

"تو مجھے کون سلائے گا..." کہتے ہوئے شہریار نے اس کو کمر سے مزید خود میں بھینچتے ہوئے ،کہنی اسکے سر کے پاس پھیلا کر جھکتے ہوئے اسکے ماتھے کو پرحدت طریقے سے چوما تو مشل بالکل اس میں چھپ سی گئی تھی

" جیسے پہلے سوتے تھے ویسے ہی سو جائیں...." مشل نے اسکے سینے میں چہرہ

KZwritesnovel

چھپائے ہوئے کہا تو شہریار نے اپنا بائیاں بازو اس کے سر کے نیچے کرتے اسے مکمل اپنے حصار میں کر لیا تھا

"پہلے کی طرح ہی سونا ہوتا تو پھر تمھیں کیوں لے کر آتا...مجھے سلاؤ پیار سے...."

شہریار اپنا چہرہ اسکے سوفٹ سے بالوں سے مس کرتے کان میں سرگوشی والے انداز میں بولتے اسکی کمر کو سہلانے لگا تو مشل کو اب اپنی نیند اڑتی ہوئی نظر آنے لگی تھی

kzwritesnovel

"مجھے اس لیے لائے ہیں...؟" مشل نے رضائی کے اندر سے اسکی کمر پر ہاتھ رکھ کر خود کو تھوڑا پیچھے کو دھکیلا تھا

"نہیں بھئی...لیکن اب آ گئی ہو تو سارے کام کرنے پڑیں گے نہ..." شہریار نے اسکا ہاتھ اپنی کمر سے پکڑ کر سر میں کیا تو مشل نے اسکے گھنے بالوں میں انگلیوں کو ہلکی سی جنبش دی تھی...اسکی کلائی،بازو شہریار کے چہرے سے مس ہونے لگے تھے...اسکے کمر کے نیچے سے

kzwritesnovel

ہولڈ کر کے خود کے قریب کرتے درمیان کا ذرا سا فاصلہ ایک بار پھر شہریار نے بلکل ختم کر دیا تھا

"ایسے۔۔۔م۔۔۔مجھے نیند نہیں آئے گی" مشل انگلیوں کو اسکے بالوں میں پھیرتے بازو اکڑا کر ہوا میں کرتے معصومیت سے بولی تھی

"کیوں۔۔۔نیند کیوں نہیں آئے گی۔۔۔موڈ بن جائے گا۔۔۔؟" شہریار نے اسے ہپس سے دبوچ کر

kzwritesnovel

انگلیوں کی پوروں سے گدگدایا تو مشل مزید نیچے کو کھسک گئی تھی،سر شہریار کے بازو سے ہٹا تو شہریار نے اسے کسی گڑیا کی طرح ایک ہاتھ سے ہی واپس اپنے بازو پر کرتے پوری طرح خود میں سمو لیا تھا

KZwritesnovel

"جی نہیں ایسی کوئی بات نہیں---"

"ایسے تو مجھے سانس بھی نہیں آ رہا۔ا۔ا۔۔تو نیند کیسے آئے گی۔ی۔ی---تھوڑا تو پیچھے ہٹیں---" مشل اپنا چہرہ اسکے سینے سے نکال کر

دائیں بائیں کرتے بولی تھی،اسکی قمیض کے اوپری دو بٹن کھلے ہونے سے چہرہ اسکے برہنہ سینے سے مس ہو رہا تھا،سانسیں بے ترتیب ہونے لگی تھیں

"سانس نہیں آرہا تو میں دے دیتا ہوں...." کہتے ہوئے شہریار نے اپنا ہاتھ کمر سے ہٹا کر بالوں کو نرمی سے ہاتھ کی گرفت میں لیتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا اور اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے نرم ملائم ہونٹوں کو اپنے قبضے میں لے لیا تھا...کمرے میں بکھری

kzwritesnovel

گلاب کی خوشبو اور مشل کی قربت کے احساس نے شہریار کو بے اختیار سا کر دیا تھا، بہت نرمی سے وہ اس کے گلابی بھرے بھرے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے محسوس کر رہا تھا...بہت پیار سے اسکے بالوں میں اپنی انگلیاں الجھائے وہ اسکے ہونٹوں کو سک کرتے ،اپنی ایک ٹانگ کا بوجھ اس پر منتقل کرتے مزید اس میں کھونے لگا تھا...مشل کی طرف سے کوئی رسپانس نہیں تھا لیکن کوئی مزاخمت بھی نہیں تھی،وہ شہریار کی قمیض کی آستین کو مٹھی میں جکڑے اسکے لمس کو بلکل سٹل ہو کر محسوس کر رہی تھی

kzwritesnovel

"آئی۔۔۔لو یو۔۔۔مشل۔۔۔" اسکے نم ہونٹوں کو نرمی سے چومتے ٹھہر ٹھہر کر بولتے ، شہریار نے آہستہ آہستہ اب اسکی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں سے لاک ہی کر لیا تھا اور اپنا بوجھ اس پر تھوڑا سا منتقل کرتے قدرے شدت سے اسکے ہونٹوں کو سک کرنے لگا تو مشل نے سختی محسوس کرتے ہوئے اس کے بازو کو چھوڑ کر گریبان کو اپنے ہاتھوں سے پکڑا تھا۔۔۔شہریار کا بے خودی میں ہونٹوں کو انتہائی زور سے سک کرتے ہاتھوں سے سائیڈ کمر کو دبوچنے پر مشل نے بوکھلا کر اسکے گریبان کو پورے زور سے کھینچ ہی لیا تھا

kzwritesnovel

شہریار نے بھاری سی آواز کے ساتھ اس کے نچلے ہونٹ کو اپنے ہونٹوں میں بھر کر کھینچتے ہوئے چھوڑا تو مشل نچلے ہونٹ پر انگلیاں رکھ کر تیز تیز سانس لینے لگی تھی کہ اچانک دونوں کی نظریں ملی تھیں.. مشل نے فورا نظریں چرا کر بے دھیانی میں اپنے ہونٹوں سے اس کے لمس کو ہاتھ کی پشت سے رگڑ کر مٹاتے ایک بار پھر اسکی جانب دیجھا تو شہریار کے ماتھے پر پڑتے بلوں کر دیکھ کر گھبرا گئی

kzwritesnovel

"سو..." مشل کا سوری ابھی منہ میں ہی تھا کہ
شہریار نے پھر سے اس کے ہونٹوں کو اپنے
قبضے میں لے لیا اور اب کی بار اس کے چہرے
کو اپنے دونوں ہاتھوں سے تھام کر اس پر
مکمل حاوی ہوتے اپنی پوری تشنگی مٹانے کی
غرض سے اسے محسوس کرنا شروع کیا تھا،
پورا جسم اسکے جسم سے بے باکی سے مس
کرتے وہ ہونٹوں کو سک کرتے اسکی زبان کی
نوک کو کھینچنے کی کوشش میں شدت پسند
ہوئے جا رہا تھا جبکہ مشل اسکی قمیض کو

kzwritesnovel

دونوں ہاتھوں سے کمر سے دبوچے اپنا چہرہ اسکے گرفت سے نکالنے کی کوشش میں اسکے بھاری وجود تکے مچلنے لگی تھی

"اب کرو گی ایسے۔۔۔" شہریار اس کی مزاحمت پر پیچھے ہٹ کر سائیڈ کروٹ لے کر اسکے ساتھ لیٹتے ہوئے ہنس کر بولا تو مشل نے آنکھوں میں غصہ بھر کر اپنا چہرہ اس کے سامنے کرتے ہوئے پھر سے اپنے ہونٹوں کو ہتھیلی سے رگڑ کر صاف کیا تھا

kzwritesnovel

"ہاں کروں گی..." کہتے ہی مشل نے اسکے ذرا سا
اپنی جگہ سے ہلنے پر ہی ہونٹوں پر اپنے دونوں
ہاتھ سختی سے جما لئے تو شہریار اسکی
معصوم حرکت پر اونچی آواز میں ہنسنے لگا تھا

kzwritesnovel

"ابھی پتہ لگ جاتا ہے...." بہت آسانی سے اس
کے دونوں ہاتھ اس کے چہرے سے ہٹا کر شہریار
نے اپنے ایک ہاتھ میں جکڑ کر اسکے سر کے
پیچھے باندھ دئیے تو مشل تیز سانس لیتے
اسکی آنکھوں میں دیکھی تھی،رضائی دونوں

کے جسموں سے ہٹ کر پاؤں تک چلی گئی تھی...مشل کی قمیض بھی بے ترتیب سی ہو گئی تھی

" پھر سے بتاؤ، اب کرو گی..." کہہ کر شہریار نے اپنے ہونٹ اس کے ہونٹوں کے اتنے قریب کر لیے کہ ذرا سا ہلنے پر بھی

ٹچ ہو جاتے... مشل اپنی بوکھلائی سی بڑی بڑی سبز آنکھوں کو پھاڑے اس کو دیکھتے نفی میں سر ہلانے لگی تو شہریار نے اس کے ہونٹ کو ہلکے سے چوم کر اسکے ہاتھوں کو آزاد کر دیا

KZwritesnovel

تھا ،اسکے بھرے بھرے سراپے کو نظر بھر کر دیکھتے اسکو کھینچ کر پھر سے اپنے بہت پاس کر لیا تھا

"آرام سے تمیز سے خود ہی مجھے سلا دو ورنہ تمہیں نہیں سونے دوں گا میں...جتنی تم مزے کی لگ رہی ہو نا..." معنی خیر سے لہجے میں کہہ کر شہریار نے اپنی دائیں بازو اور دائیں ٹانگ اس کے اوپر رکھ دی تھی

kzwritesnovel

"ٹانگ تو اٹھائیں میرے اوپر سے مجھے مارنا ہے کیا..." مشل اپنی نیچر کے خلاف خود کو زیر ہوتا دیکھ کر غصے سے بولی تو شہریار نے اس کے اوپر سے ٹانگ اٹھا کر اس کے پاؤں کو اپنے پاؤں سے چھیڑنا شروع کر دیا تو مشل گدگدا کر ہنستے ہوئے پیچھے ہوئی تھی،چہرے سے پل میں سارا غصہ غائب ہوا تھا

KZwritesnovel

"نہیں مرتی تم...رات کو اتنا کچھ سہہ لیا اور اب تھوڑا سا وزن برداشت نہیں ہو رہا...؟ پاس رہو نہ،بار بار سلپ کیوں ہو رہی ہو اُدھر کو .."

شہریار نے اس کو کہنی سے کھینچ کر پھر سے اپنے پاس کر لیا تو مشل نے اب کی بار اپنی ٹانگ پہلے ہی شہریار کی ٹانگوں پر رکھ لی تھی ،اسے زیر کرنے کا فی الحال یہی طریقہ سمجھ آیا تھا

Kzwritesnovel

"بڑی-ی-ی---تیز ہو---" شہریار نے پیار سے اس کے گال کو چومتے ،اسکی ٹانگ کو کھینچ کر مزید اچھے سے اپنی لیگز پر کیا تو مشل نیند بھری آنکھوں سے مسکرائی تھی

"آپ سے زیادہ تیز نہیں ہوں۔۔۔" مشل نے اس سے تھوڑا فاصلہ بنانے کے لیے دونوں بازو اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھے

KZwritesnovel

"میں کہاں سے تیز ہوں یار میں تو معصوم سا ہوں۔۔۔تمھارے ساتھ رہ کر تھوڑی بہت چالاکی آئی ہے مجھ میں بس۔۔۔" شہریار نے اسکی جھجھک کو غیر مخصوص انداز میں نظر انداز کرتے اس کا بازو سینے سے ہٹا کر اپنی کمر کے

گرد کر لیا تھا،مشل کا گداز سینہ اپنے سینے سے مس ہونے پر شہریار کی سانس یک دم بوجھل سی ہوئی تھیں لیکن وہ خود پر قابو رکھے اسے کمفرٹیبل سا کرنے کی کوشش کر رہا تھا

"آپ پہلے سے ہی چالاک تھے۔۔۔وہ جو میرے گھر کی کیز چوری کی تھیں۔۔۔؟ وہ کسی معصوم بندے کا کام نہیں ہو سکتا۔۔" مشل کا چہرہ اسکی گردن کے بہت پاس ہو گیا تھا،بازو شہریار کی کمر میں حائل کیے وہ اسکی قربت میں سرخ ہوئے جا رہی تھی ، شہریار کا اپنے حصار

kzwritesnovel

میں لینے کا انداز اسے بھی اچھا لگ رہا تھا

"تمھارے دل کو چرانے کے لیے پہلے گھر کی چابیاں چوری کرنا ضروری تھا نہ یار۔۔۔بہت معصوم سی ایفرٹ تھی وہ میری،تمھارے دل تک پہنچنے کی۔۔۔اور تم نے ظالم بلی کی طرح حملہ کر کے زخمی بھی تو کر دیا تھا اتنا۔۔۔" شہریار نے اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے کہا تو مشل اس منظر کو یاد کرتے دھیما سا مسکراتے اپنا چہرہ اسکی گردن میں چھپانے لگی تھی،ٹانگ خودبخور اسکی ٹانگوں پر سے

kzwritesnovel

سلپ ہو کر نیچے گری تو شہریار دائیں ہاتھ سے اسکی تھائی کو نرمی سے سہلانے لگا تھا

"آپکو اتنی زور سے لگا تھا...غصہ نہیں آیا تھا مجھ پر....؟" مشل اپنی ٹانگ پر سرکتے اسکے ہاتھ کو روکتے ہوئے مدھم سی آواز میں بولی تھی،کمرے کا نیم تاریک خوبصورت ماحول، شہریار کی پیار اور عزت سے لبریز قربت اسکا نرمی سے چھونا مشل کو الگ احساس سے دوچار کر رہا تھا

kzwritesnovel

"بہت آیا تھا۔۔لیکن۔۔۔پھر سوچا کہ۔۔۔شادی کے بعد آرام سے۔۔۔سارے بدلے لوں گا۔۔" تقوف سے بولتے شہریار نے ہاتھ تھائی سے کھسکا کر اوپر کو لیجاتے اسکی سلک کی ملائم سی شلوار کو کمر کے پاس سے تھوڑا نیچے کو کھینچا تو مشل کے چہرے سے یک دم مسکراہٹ ہوا ہوئی تھی،ہاتھ سے فوراً شہریار کے ہاتھ کو زور سے جکڑ لیا تھا

kzwritesnovel

"شہریار۔ر۔۔" مشل بوکھلائی سی آواز میں بولتے اسکے چہرے کی طرف دیکھی تھی

"ہمم۔۔؟" اپنے ہاتھ پر اسکی گرم سی ہتھیلی کی گرفت پر شہریار بمشکل خود پر بندھ باندھتے ہوئے بولا تھا،آنکھوں میں نیند کی خماری کے ساتھ ایک الگ سی بے چینی نے جگہ لی تھی

kzwritesnovel

"میں نے سونا ہے۔۔۔میرا۔۔۔میرا دماغ فنکشن نہیں کرتا اگر نیند پوری نہ ہو تو۔۔۔" مشل اسکی آنکھوں کی تپش سے بری طرح گھبرائی تھی

KZwritesnovel

"میرا دماغ بھی فنکشن کرنا چھوڑ دے گا مشل اگر ابھی تم نے رزسٹ کیا تو۔۔۔" شہریار نے سنجیدہ سے لہجے میں مدھم سا کہتے اسکی شلوار کھینچ کر قدرے نیچے تھائیز تک کر دی تو اسکی کھردری انگلیوں کو اپنی ملائم جلد سے مس ہوتا محسوس کرتے مشل کو ٹانگوں

میں انجانا سا درد جاگتا محسوس ہوا تھا،
شہریار کے ہونٹوں کا لمس اپنے چہرے پر
بکھرتے دیکھ کر مشل کی ساری حساسیت بیدار
ہوگئی تھی اور اسکے جسم کی سختی اپنی
تھائیز سے مس ہونے پر سٹی گم ہو گئی تھی

Kzwritesnovel

"شہریار مجھے ریسٹ چائیے۔۔۔" مشل نے ہاتھ
اسکے ایبز پر رکھ کر خود کو اس سے ڈسٹنٹ
کرتے ذرا سٹریٹ سے لہجے میں کہا تو شہریار
اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کو زور سے رگڑتے
سیدھا ہو کر لیٹ گیا تھا،حالت قابو سے باہر

ہونے لگی تو رضائی کھینچ کر خود پر صحیح کرتے وہ بائیں ہاتھ سے مشل کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے اپنی دائیں ٹانگ کھڑی کر کے ہلانے لگا تھا۔۔آنکھیں بے دردی سے رگڑنے پر جلن سی ہونے لگی تھی

Kzwritesnovel

"م۔۔میں سلاؤں آپکو۔۔۔؟" مشل اسے اتنا بے چین سا دیکھ کر خود بھی پریشان سی ہوئی تھی،اسکی کیفیت سمجھ تو نہیں آئی تھی لیکن اسکا سرخ ہوتا سنجیدہ سا چہرہ دیکھ کر اپنے لیے گھبراہٹ سی ہونے لگی تھی

"مل کر سوتے ہیں۔۔۔ایزی ہو جاؤ۔۔۔" کچھ لمحوں میں خود کو کمپوز کر کے شہریار نے کروٹ اسکی جانب لیتے اسکے بے ترتیب ہوئے کپڑے اندازے سے درست کرتے پھر سے اپنے شفیق سے حصار میں لے لیا تھا

"میں سلاتا ہوں تمھیں۔۔۔"

KZwritesnovel

"اتنا پیارا سو رہی تھی..."

"نیند خراب ہو گئی...سو جاؤ..." شہریار اسکا سر اپنے بائسیپ پر رکھے دائیں ہاتھ سے اسکے پھولے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے مسلسل اسکے چہرے کو نرمی سے چومتے ہوئے وقفے وقفے سے بول رہا تھا...مشل بھی چھوٹے چھوٹے جواب دیتے اس نئی نئی مانوس سی ہوتی گرم قربت میں آنکھیں موند گئی تھی

Kzwritesnovel

"میں تمہیں کیا کہہ کر گیا تھا کہ سامان پیک کرو اپنا۔۔تم ابھی تک بت بنے یہاں پر کھڑی ہو۔ و۔و۔" شازم کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے بغیر کسی تیاری کے دیکھ کر غصے بھرے لہجے میں چلانے لگا تھا

KZwritesnovel

"مم۔۔۔۔۔م۔۔میری طبیعت۔۔۔" شازمہ سوچوں میں گم کھڑی اسکی دھاڑ پر سہم کر لڑکھڑاتے ہوئے صوفے پر گر سی گئی تھی،جسم کے ساتھ دماغ بھی بلکل سن ہوا پڑا تھا،بخار سے پھنک رہی

تھی

"کچھ نہیں ہوا تمہاری طبیعت کو۔و۔و۔۔۔ اٹھو جلدی۔ی۔ی۔۔۔" شازم نے جھٹکے سے کھینچ کر اس کو پراپر کھڑا کیا تو شازمہ کا بے جان ہوتا جسم اسکی بازوں میں ہی جھول گیا تھا

KZwritesnovel

"شازمہ یارررررر ڈرامے بند کرو فوراً اور اٹھو۔۔۔" شازم نے اس کے بازو سختی سے بھینچتے ہوئے

اس کو پھر سے اپنے سامنے کھڑا کر کے جھنجھوڑتے ہوئے غرا کر کہا تو وہ اپنا زخموں سے چور بدن اپنے کنٹرول میں کرتے ڈر کو تھام کر سیدھی کھڑی ہوئی تھی...آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تھا

kzwritesnovel

"مجھ سے نہیں.ں جایا جائے گا.ا.ا...." بند ہوتے دل سے وہ بمشکل بول پائی تھی

"بکواس بند کرو.و.و.... 5منٹ ہیں تمہارے

پاس...میں نیچے ویٹ کر رہا ہوں ماما کے کمرے میں.... اور...اگر کوئی فضول بات تمہارے منہ سے نکلی نہ نیچے ماما کے سامنے، تو تمہارا حشر بگاڑنے میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گا..."

شازم نے اس کو کندھے سے دھکا دیتے ڈریسنگ روم کی جناب دھکیلا تو شازمہ سوکھے ہونٹوں پر اپنی زبان پھیرتے ہوئے ہاں کی صورت میں سر ہلاتے مرے قدموں سے چلنے لگی تھی... بھوک اور نقاہت کی وجہ سے اس سے چلا بھی نہیں جا رہا تھا...سر بری طرح چکرا رہا تھا...مر جانے کو جی چاہنے لگا تھا...گرم شاور لے کر اپنے ہوش بحال کرنے کی کوشش میں وہ کتنے ہی گمنام سے آنسو بہاتی

kzwritesnovel

رہی تھی...شاور لے کر وقت زیادہ گزر جانے سے احساس سے وہ جلدی جلدی ڈریس اپ ہو کر کمرے میں آتے ارد گرد نظر دوڑاتے اپنا فون تلا شنے لگی تھی جو کہیں دکھائی نہیں دیا تھا...اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھام کر وہ ایک بار پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی...دماغ کی نسیں بھی اب آنسوؤں کے مسلسل بہنے سے دکھنے لگی تھیں

KZwr itesnovel

شازم نیچے لاونج میں بے چینی سے چکر لگاتے سیڑھیوں پر شازمہ کے قدموں کی آواز سن کر سرعت سے اس جانب مڑا تھا... بلیک کلر کی شفون کی خوبصورت سمپل سی لمبی فراک پہنے،جس کے گلے پر ہلکا سا سلور رنگ کا کام ہوا تھا، سر پر ویسا ہی شفون کا دوپٹہ لیے وہ نہایت سست رفتاری سے نیچے اتر رہی تھی...قدم رکھ کہیں رہی تھی اور پاؤں پڑ کہیں رہے تھے... ہاتھ میں طے ہوئی چادر موجود تھی جو اس نے سر پر لینی تھی... فریش ہونے کی وجہ سے لمبے کمر پر پھیلے بال ابھی ہلکے سے گیلے تھے۔

Kzwritesnovel

میک اپ سے آزاد شفاف چہرہ،روئی روئی آنکھیں...معصوم صورت...اسکے دیر سے نیچے آنے پر شدید غصے سے بھرے ہونے کے باوجود بھی ایک لمحے کو شازم سیڑھیوں سے اترتی ہوئی شازمہ کو دیکھتا ہی رہ گیا...پھر اگلے ہی پل اس کے ہونٹوں پر لگے گھرے زخم اور گردن پر موجود نیلے سرخ پڑتے نشانات دیکھ کر تیزی سے چلتے اس کے پاس آیا تو شازمہ نے اسکی نظروں سے ڈرتے فوراً اپنے دوپٹے سے اپنی گردن کو چھپایا تھا... شازم کو پاس آتا دیکھتے ہی اسکی آنکھیں بھیگنے لگتی تھیں۔

kzwritesnovel

"گڈ...کور کر کے رکھو اسے...ناشتہ باہر سے کر لیں گے ابھی چلتے ہیں بس...منہ بند رکھنا ہے بلکل اوکے...؟ ماما کو سلام کرو جا کر..."

شازم اس کے سر پر کھڑے ہو کر دوپٹے ہو مزید درست کرتے وارننگ والے لہجے میں کہتے اپنے انگھوٹے سے اس کے نچلے ہونٹ کے زخم کو محسوس کرنے لگا تو شازمہ درد محسوس کرتے ہوئے ایک لمحے کے لیے اس سے دو قدم پیچھے ہوئی تھی

"یہ ڈرنے والا تماشا ابھی بند کرو...نارمل کرو اپنے یہ ایکسپریشنز...سنمجھ آیا...آجاؤ..."

Kzwritesnovel

شازم اسکے تیزی سے سر ہلانے پر سامعہ شاہ کے کمرے کی طرف بڑھنے لگا تو شازمہ اپنا دوپٹہ اچھے سے سر پر جمائے اسکے پیچھے پیچھے اندر داخل ہوئی تھی

"اسلام علیکم۔۔خالہ۔۔" بہت کوشش کے باوجود بھی اسکا لہجہ آنسوؤں کی آمیزش سے بھر گیا تھا جسے اس نے شازم کی ایک نظر پر ہی قابو کر لیا تھا

Kzwritesnovel

"وعلیکم سلام۔۔شازمہ بہت بری بات ہے بیٹا۔۔۔ بجائے کہ گھر جا کر اپنے ماں باپ سے ملاقات کرتی۔۔۔تم نے شازم سے گھومنے جانے کی ضد شروع کر دی ہے۔۔۔" سامعہ شاہ فون کان سے لگائے بولیں تو شازمہ ناسمجھی سے شازم کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔شازم نے ماں کی بات سن کر شازمہ کو دیکھتے ہوئے بے باکی سے ونک کیا تو وہ نظریں جھکا کر رہ گئی تھی

"بچے بھی نہ۔۔۔۔دیکھو سمینہ بھی ناراض ہو رہی ہے۔۔۔لو بات کرو ماں سے۔۔۔" سامعہ شاہ نے

Kzwritesnovel

اپنا فون شازمہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جسکو فورا شازمہ نے پکڑ لیا تھا۔۔۔اس کے فون پکڑتے ہی شازم اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کے بالکل پاس آ کر بیٹھتے اپنا ہاتھ اس کی کمر میں ایسے حائل کر لیا کہ سامعہ شاہ کی نظروں میں نہ آسکے

KZwritesnovel

"اس۔۔۔اسلام علیکم م"

"میں۔۔ٹھیک ہوں۔۔ماما۔۔م۔۔۔" شازم نے اسکی

سائیڈ کمر میں اپنی انگلیاں کھبوئیں تو شازمہ کی جان ہوا ہونے لگی تھی ، لفظ منہ سے اٹک اٹک کر ادا ہوئے تھے

"جی ماما۔۔جی۔۔۔" شازمہ ہر بات کا بس یہی جواب دے پا رہی تھی،شازم کی انگلیوں کی گرفت جوں کی توں اسکی کمر کے خم پر سختی سے قائم تھی

"ادھر لاؤ فون۔۔۔میں بات کرتا ہوں تم کیا

Kzwritesnovel

جی جی بولی جا رہی ہو..." اسکے مزید قریب ہو کر کہتے شازم نے اس کے ہاتھ سے فون لے لیا تھا جب کہ ہاتھ مسلسل شازمہ کی کمر کو بے دردی سے گھیرے ہوئے تھا

"جی خالہ.. ایسے ہی شرمائے جا رہی ہے بس اب ... اسی نے ضد لگائی ہوئی تھی اتنے دنوں سے کہ شادی ہوتے ہی اسلام آباد جاؤں گی... ہا ہا ہا... اچھا چلیں آپ پریشان نہ ہوں،خالو کو میرا کہہ دیجیے گا کہ میرا پلین تھا....جی... ہم بس تین دنوں میں واپس آ جائیں گے...کام سے زیادہ آف بھی نہیں لے سکتا نہ...لیکن شازمہ کے لیے

kzwritesnovel

کچھ بھی.." کہتے ہوئے شازم نے اسکی جلد پر ایک دردناک سی چٹکی بھری تو شازمہ اپنی جگہ پر مچلتے بری طرح کسمسائی تھی...سامعہ شاہ اسے شازم کے اتنا قریب بیٹھے یوں مچلتے دیکھ کر اندر ہی اندر کڑھ رہی تھیں،شازم کا یوں اسے چھیڑنا،اس سے شرارت کرنا،اسے ساتھ لیجانا،ہنس کر باتیں کرنا ہر ایک بات انہیں شدید زہر لگ رہی تھی

Kzwritesnovel

" فون... شازمہ تمہارا فون کدھر ہے...؟ خالہ کہہ رہی ہیں کہ وہ تمہیں صبح سے کال کر رہی

ہیں تم پک نہیں کر رہی۔۔۔؟" شازم فون کان سے لگائے ہی شازما سے مخاطب

ہوا تھا،ہاتھ سائیڈ کمر سے سرک کر دوپٹے کے اندر سے ہی تھوڑا اوپر کو ہو گیا تھا

kzwritesnovel

"ف۔۔فون پتا نہیں۔۔۔ شاید رات کو کچن میں یا ل۔۔۔لونگ روم میں رہ گیا تھا" شازمہ اسکے ہاتھ کی بے باکیوں سے گھبرا کر بولتے،سامعہ شاہ کی نظروں سے پریشان ہو کر ہلکا سا کھسک کر اس سے دور ہوئی تھی

"چلیں خالہ میں فون اب رکھتا ہوں ، ہم بس
نکلنے لگے ہیں...شازمہ آپکو کال بیک کر لے گی
اگر وہاں سگنل کی پرابلم نہ ہوئی تو...جی
اسلام علیکم...." بہت ہی مہذب اور دھیمے
لہجے میں کہہ کر شازم نے کال کاٹ دی تھی...
ایک نظر خود سے ذرا دود کھسکی ہوئی شازمہ
پر
ڈال کر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا

KZwritesnovel

"شازم بیٹا...اپنا صدقہ بھی دیتے جانا... رات

سے سوچ رہی تھی کہ یاد کرا دوں۔۔۔ تم اتنے خوبصورت لگ رہے ہو نا کل سے۔۔۔ ماشاءاللہ اتنا ہینڈسم بیٹا ہے میرا۔۔ جانے کس کس کی نظر لگی ہوگی۔۔۔حاسدین بھی کم نہیں ہیں۔۔۔" سامعہ شاہ نے شازم کو نظر بھر کر دیکھتے ہوئے کہا تھا جو واقعی بے انتہا ہینڈسم لگ رہا تھا

KZwritesnovel

"ماما شازمہ بھی تو پیاری لگ رہی ہے۔۔۔رات سے زیادہ اب اچھی لگ رہی ہے۔۔ہے نا۔۔؟ " شازم نے اس کے چہرے پر ایک سوفٹ سی نظر ڈال کر کہا تو شازمہ آنکھوں میں بے انتہا

غصہ، غم اور نفرت لیے اس کی طرف دیکھ کر نظریں جھکا گئی تھی...ماں کی موجودگی میں اسکا یوں نظریں پھیرنا شازم کو سخت ناگوار گزرا تھا

KZwritesnovel

"ہاں پیاری لگ رہی ہے ابھی...ماشاءاللہ...رات کو تو بس تھوڑا...ہا ہا...کہنا نہیں چاہئے...ذرا عجیب سی لگ رہی تھی...کبھی دیکھا نہیں نہ اتنا میک اپ میں...سوٹ بھی نہیں کیا زیادہ..." سامعہ شاہ بات کرتے کرتے وقفے وقفے سے طنزیہ سا ہنستے ہوئے بول رہی تھیں ، شازمہ

انکی بات سنی ان سنی کر کے نظریں جھکائے اپنی روح کے چھلنی ہونے پر ماتم کناں تھی، چہرے کے خوبصورتی ہونا نہ ہونا اس وقت اسکے لیے معنی بھی نہیں رکھ رہا تھا

kzwritesnovel

"کم آن ماما۔۔۔اتنی بھی بات نہیں اب۔۔۔میری بیوی کو خومخواہ انڈر ایسٹیمیٹ نہ کریں۔۔۔ خوبصورتی میں کسی سے کم نہیں ہے۔۔۔" شازم پاکٹ سے کیز نکال کر دھڑام سے شازمہ کے پاس صوفے پر بیٹھ کر انگلی میں کی رنگ

گھمانے لگا تو شازمہ رات بھر کی تذلیل کے بعد اسکی سطعی سی تعریف پر مسکرا بھی نہیں پائی تھی

"چلیں بیگم صاحبہ۔۔۔؟" شازم ذرا سا جھک کر اسکے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو شازمہ کا نچلا ہونٹ اپنے آنسو روکنے کی وجہ سے ضبط سے کانپنے سا لگا تھا

"شازمہ تم جاؤ باہر۔۔۔مجھے بات کرنی ہے زرا

kzwritesnovel

شازم سے۔۔۔آتا ہے دو منٹ میں۔۔۔" سامعہ شاہ بولیں تو شازمہ جھولی میں رکھی چادر پکڑ کر سر پو دوپٹہ سنبھالتے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔کمرے سے نکل کر دروازہ بھی بند کر دیا تھا۔۔اسکا چلنے کا،لڑکھڑانے کا انداز دیکھ کر سامعہ شاہ تھوڑا ٹھٹھکی تھیں

KZwritesnovel

"ماما جا کر کال کر لوں گا،ابھی نکلنا۔۔۔" شازم بولا ہی تھا کہ سامعہ شاہ نے بات کاٹ دی تھی

"میری بات غور سے سنو...ابھی ولیمہ بھی کرنا ہے ہم نے تو کوئی فضول خرچی کرنے کی ضرورت نہیں...کوئی تخفے تخائف لے کر مت دینا...رات گزرتے ہی اولاد ایسے نظریں پھیر لیتی ہے مجھے یقین نہیں آرہا..." سامعہ شاہ کا لہجہ آبدیدہ ہو گیا تھا

KZwritesnovel

"ماما کچھ نہیں لے کر دے رہا....اور نہ ہی بدلا ہوں...اسکی حالت تھوڑی...وہ...ایسے ہی گھر جاتی تو...خوامخواہ..."

"کچھ نہیں ہوا اسکی حالت کو...یہ طریقے ہوتے ہیں بس شوہروں کو پھنسانے کے...نازک بن کر دکھاتی ہیں جان بوجھ کر...ماں نے یقیناً سکھا کر بھیجا ہو گا...اتنی ہی نازک ہوتی ہیں تو شادی ہی نہ کیا کریں....پیچھے پڑی ہوئی تھی کہ لے جاؤ بس رخصتی کروا کر...کوئی ضرورت نہیں ترس کھانے کی معصوم شکل پر...دن گزرا نہیں بچہ پریشان کر دیا میرا....." سامعہ شاہ نے اسے اشارے سے پاس بلا کر اسکا ماتھا چوم کر ، آنکھیں بند کر کے سورت پڑھ کر اسکے چہرے پر پھونکا تو شازم ماتھے پر بل ڈالتے انکی کہی بات کو دماغ میں پراسیس کرتے سوچنے لگا تھا

Kzwritesnovel

"شہریار... شہریار پیچھے ہٹیں..." دوپہر 1 بجے کے قریب مشل کی آنکھ کھلی تو خود کو شہریار کے سینے میں بھینچا ہوا پا کر،ٹانگوں کو زور سے حرکت دیتے وہ خود کو پیچھے کی جانب گھسیٹتے ہوئے اونچی آواز میں بولی تھی...ہمیشہ سے الگ تھلگ سونے کی عادت کے بعد اسکا یوں خود سے لگا کر سلانا بہت عجیب

Kzwritesnovel

سا بھی لگ رہا تھا

"سونے دو یار۔۔۔" شہریار نے نیند سے ڈوبی آواز میں بولتے اسکی مچلتی ٹانگوں کو ایک بار پھر قابو کر لیا تھا

"آپکو آواز نہیں آرہی۔۔؟ ہٹیں میرے اوپر سے۔ے ۔۔" مشل نے اب کی بار اسکا بھاری بھر کم بازو

KZwritesnovel

اپنے پیٹ سے ہٹاتے ہوئے اسے اچھا خاصا جھجھوڑا تھا

"کیوں ہٹوں پیچھے۔۔۔؟ "

شہریار نیند میں ہی اس کو اور مضبوطی سے کھینچتے ہوئے بولا تو مشل کو اپنی فطرت کے مطابق شدید غصہ آنے لگا

kzwritesnovel

"شہریار اٹھیں یہاں سے۔۔۔میں آئندہ آپ کے

ساتھ نہیں سوؤں گی اب...خود تو آپ سکون
سے سوئے رہے ہیں اور مجھے آپ نے بالکل بھی
سونے نہیں دیا سکون سے..."

"ایسے تو میرا سر درد ہوتا رہے گا سارا دن
اب...."

KZwritesnovel

"آپکو بتایا بھی تھا مجھے اپنی نیند بہت پیاری
ہے۔ے۔ے....شہریارررر...."

"پرسنل سپیس بھی کوئی چیز ہوتی ہے..."
مشل خود کو اسکے حصار میں قید دیکھ کر بیچارگی سے بولے جا رہی تھی...یک دم اپنے شادی شدہ ہونے کا سوچ کر عجیب سے احساسات سے دوچار ہونے لگی تھی

kzwritesnovel

"ایسے تو مجھے بیڈ الگ کرنا پڑے گا اپنا..."

"ہیلو-و---سن رہے ہیں-ں-ں---؟"

"پھر سو گئے---؟" اسکو گھرے سانس بھرتا دیکھ کر مشل پورا زور لگا کر سینے سے دھکیلتے ہوئے جھنجھلا ہی گئی تھی جبکہ شہریار کے سانس اب باقاعدہ گھرے اور تیز ہونے لگے تھے

kzwritesnovel

"ایسے تو میرا سر درد ہوتا رہے گا سارا دن اب۔۔۔"

KZwriteshovel

"آپکو بتایا بھی تھا مجھے اپنی نیند بہت پیاری ہے۔ے۔ے۔۔۔شہریارررر۔۔۔"

"پرسنل سپیس بھی کوئی چیز ہوتی ہے..."
مشل خود کو اسکے حصار میں قید دیکھ کر بیچارگی سے بولے جا رہی تھی...یک دم اپنے شادی شدہ ہونے کا سوچ کر عجیب سے احساسات سے دوچار ہونے لگی تھی

KZwritesnovel

"مجھے بیڈ الگ کرنا پڑے گا اپنا..."

"ہیلو-و---سن رہے ہیں-ں-ں---؟"

"پھر سو گئے---؟" اسکو گھرے سانس بھرتا دیکھ کر مشل پورا زور لگا کر سینے سےدھکیلتے ہوئے جھنجھلا ہی گئی تھی جبکہ شہریار کے سانس اب باقاعدہ گھرے اور تیز ہونے لگے تھے

"کیا ہے یار---اٹھتے ہی لڑنے لگ گئی ہو---ابھی

تمھیں سونے دیا ہے تو اتنی باتیں سنا رہی ہو
جب نہیں سونے دوں گا تب کیا کرو گی۔۔۔؟"
سینے پر مسلسل اسکے ہاتھوں کی دھکم پیل
کی وجہ سے نیند سے ہلکا سا بیدار ہوتے شہریار
نے اس کو تنگ ہوتا دیکھ کر مزید ٹیز کرنے کے
لیے اس کے گرد اپنی بازوؤں کا حصار مزید
سخت کر لیا تھا

KZwritesnovel

"شہریار مجھے اریٹیٹ کرنے کی ضرورت نہیں
ہے۔۔۔پیچھے ہو جائیں فوراً ورنہ میں اپنے
طریقے سے کروں گی تو آپ غصہ کریں گے

پھر..." مشل اس کے تنگ کرنے پر زچ ہوتے ہوئے بولی تھی

"ہاؤ رومینٹک...پلیز کرو نا اپنے طریقے سے" شہریار رضائی میں ٹانگیں پھیلا کر،ایک بازو ہوا میں کر کے انگڑائی لیتے بائیں بازو سے اسے پہلے سے زیادہ سکوئیز کرتے بولا تو مشل کے چہرے کے تاثرات مزید بگڑے تھے

"آرام سے خود ہی پیچھے ہو جائیں ورنہ مجھے

kzwritesnovel

غصہ آ جائے گا۔۔۔میں پہلے ہی بہت برداشت کر رہی ہوں۔۔۔کہاں پھنس گئی ہوں۔ں میں۔ں۔ں۔۔۔" مشل تپ کر بولی تھی

"یار دائیں بائیں کی باتیں نہ کرو۔۔۔چھڑوا سکتی ہو تو چھڑوا لو۔۔۔۔اپنے طریقے سے۔۔۔۔" کہہ کر شہریار نے مزے سے اس کے اوپر دائیں ٹانگ رکھ کر آدھے سے زیادہ بوجھ منتقل کرتے اسے ہلنے کے قابل بھی نہیں چھوڑا تھا۔۔۔مشل اپنی ٹانگوں کو اسکے نیچے حرکت دینے کی کوشش میں اسکے سینے پر بازوؤں کا دباؤ بڑھاتے خود

kzwritesnovel

کر سٹریچ کرتے تھک سی گئی تھی

"شہریار آپ بہت برے ہیں-ں-ں---جتنا آپ مجھے ٹیز کر رہے ہیں نہ،ایک بار میں کمرے سے نکل گئی تو واپس نہیں آؤں گی---بتا رہی ہوں-ں ---" مشل کا چہرہ شہریار کی گردن میں دھنسا ہوا تھا---وہ اسکی بات کا جواب دئیے بغیر اپنی ٹانگ پہلے سے زیادہ اسکے گرد ریپ کرتے،سائیڈ کروٹ میں ہی تھوڑا سا مزید اسکے اوپر ہو گیا تھا--- مشل کی رزسٹنس ، اسکی پھوں پھاں کرتی غصے سے پھنکتی سانسوں کی آواز پر

Kzwritesnovel

شہریار کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلتی جا رہی تھی

"نہیں چھوڑنا۔۔۔؟" مشل روہانسی ہو کر بولی تو بھی شہریار آنکھیں موندے یونہی اس پر ڈھیلا سا ہو کر بوجھ ڈالے نیند میں جائے جا رہا تھا، اسکی سائیڈ گردن کو اپنی دسترس میں دیکھ کر پہلے تو مشل تھوڑا جھجکی مگر پھر شہریار کے اتنے زیادہ تپا دینے پر اس نے شہریار کی گردن میں اپنے دانت زور سے گاڑ دئیے تھے

kzwritesnovel

"آؤچ۔چ۔چ..." اسکے دانتوں کی تیزی پر شہریار کی کچی ہوئی نیند اب بلکل کھل گئی تھی، گردن پر ہاتھ رکھ کر ایک لمحے کو مشل سے ٹانگ ہٹا کر وہ ذرا سا پیچھے ہوا تھا

KZwritesnovel

"مزہ آیا اب۔ب...؟..." اسے ایک دم کراہتا دیکھ کر مشل کے چہرے پر فخریہ سی مسکراہٹ آئی تھی،اسے پیچھے ہوتا دیکھ کر مشل دونوں ہتھیلیاں بیڈ پر رکھ کر سہارا لیتے اٹھنے ہی لگی تھی کہ پیٹ پر اسکے ہاتھ کی گرفت پر

چونک کر اسکی جانب دیکھی تھی

"ہاں۔۔۔بہت مزہ آیا پر اب میری باری۔۔۔"

کہہ کر شہریار اسے کھینچ کر بیڈ پر واپس گراتے،بہت آہستگی سے اس پر پورا حاوی ہو کر چہرے پر جا بجا اپنا لمس بکھیرنے لگا تھا۔۔۔مشل کی ٹانگوں کے درمیان گھٹنہ رکھ کر اسکی مووٗمنٹ رسٹرکٹ کرتے شہریار اس کے

بالوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کے پیچھے لے جاتے ہوئے اس کے چہرے کے ہر نقش کو دیوانہ وار چومنے لگا تھا

Kzwritesnovel

"Cant believe that I wake up next to you..."

شہریار اسے اپنے حصار میں دیکھ کر بے خود سا ہو رہا تھا

KZwritesnovel

"Love you so much sooooo muchh...."

اسکے چہرے کو بہت پیار سے چومتے ہوئے

شہریار نے ہونٹوں کا رخ گردن کی جانب کیا تو مشل کو پورے جسم میں گدگدی سی ہونے لگی تھی۔۔۔شہریار کی بئیرڈ کی چبھن اپنی گردن پر محسوس کرتے وہ خود میں سمٹ ہی رہی تھی کہ اسکے ہونٹوں میں اپنی سائیڈ گردن کی جلد سختی سے سک ہونے پر وہ بری طرح بے قابو سا مچلی تھی

KZwritesnovel

"ش۔۔شہریار۔ر۔ر۔۔۔" درد کی ہلکی سی رمق نے آواز میں کپکپی سے شامل کر دی تھی

"جی شہریار کی جان۔۔۔" شہریار نے وہیں پر نرمی سے لب رکھتے،چہرہ اس کی گردن سے ہٹا کر اس کے بلکل سامنے کیا تو اس کی سرخ ہوتی آنکھیں دیکھ کر مشل کے گلے میں گلٹی ابھری تھی

KZwritesnovel

"بہت جلدی تمھارے تیور بدلتے ہیں مشل۔۔۔کبھی اتنے پیار سے بات کرتی ہو اور کبھی اتنا کنفیوز ہو جاتی ہو۔۔۔اور۔۔کبھی غصے

سے بھر جاتی ہو۔و۔۔۔" شہریار نے اپنا ماتھا اسکے ماتھے سے ٹکا کر گہری سی سانس لیتے اسکی خوشبو کو اپنے اندر اتارا اور اگلے ہی پل دائیں ہاتھ کو اسکی قمیض کی سلٹ سے اندر لیجاتے اسکی تیز تیز سانسوں سے اوپر نیچے ہوتے پیٹ پر رکھ لیا تھا

KZwritesnovel

"مم۔مجھے۔۔۔" مشل اسکے گرم ہاتھ کی تپش اپنے پیٹ پر ایک ہی جگہ ٹھہرنے پر گھبراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔کمرے میں بہت ہلکی سی روشنی پردوں سے چھن کر اندر آرہی

تھی...شہریار کے جسم کی مخصوص خوشبو بھی اب اسے یاد ہونے لگی تھی،اسکے ہاتھ کے لمس نے جان الگ مشکل میں ڈالی ہوئی تھی

"ہممم..." شہریار نے بھاری خمار بھرے لہجے میں کہتے ہوئے چہرہ نیچے کو جھکاتے اسکی قمیض کو وہاں سے تھوڑا سا ہٹاتے کر اپنے لب رکھے تو مشل کرنٹ کھا کر بیڈ پر پیچھے کو ہوئی تھی،ہاتھ خودبخود اسکے بالوں میں آئے تھے

kzwritesnovel

"یہاں نہیں کریں۔ں۔۔" اسکے ہونٹوں کا نرم سا لمس بھی برداشت سے باہر ہوا تھا

"تم کہیں کرنے بھی دیتی ہو۔۔۔؟" گم سم سی مصروف آواز میں کہتے شہریار نے اسکی دودھیا سی جلد پر اپنے سلگتے ہونٹ ایک بار پھر سے رکھتے دائیاں ہاتھ اسکی تھائی پر رکھ لیا تو مشل نے خود کو بلکل سٹل کر لیا تھا۔۔۔شہریار اسکی نازک ملائم سی جلد کو بہت سوفٹلی کس کرتے،انگلیوں کو اسکی انر تھائیز

kzwritesnovel

پر سرکانے لگا تھا، سرخ ہوتی آنکھوں میں مزید خماری اترنے لگی تھی...اسکی سانس لیتی ملائم جلد کو ہونٹوں سے محسوس کرتے شہریار نے چہرے کا رخ نیچے کی جانب کرتے ہلکے سے ابھرے ہوئے پیٹ پر اپنی بئیرڈ رگڑی تو مشل کی ٹانگوں میں عجیب سے سنسی دوڑی تھی،ہلکا سا سرکنے پر ہی شہریار نے ہاتھ کی گرفت انر تھائی پر بڑھاتے اسے وہیں پر تھام لیا تھا

kzwritesnovel

"درد ہے ابھی بھی یہاں یا ختم ہو گیا...؟"

انگلیوں کو تھائی سے سرکا کر اندر کی جانب لیجاتے شہریار نے اوپر سے ہی اسے چھوا تو مشل اسکے سر کے بال کھینچتے ہوئے مچل کر بیڈ پر پیچھے کو کھسکی تھی

kzwritesnovel

"کدھر بھاگ رہی ہو۔۔۔ادھر آؤ۔۔۔" شہریار نے اس کو کھینچ کر واپس اپنے پاس کیا تو مشل آدھا سا اٹھ کر بیٹھ گئی تھی

"کیا بات ہے مشل۔۔۔؟ برا لگ ہے میرا پاس آنا۔۔۔؟

صبح بھی تم ایسے ہی بیہیو کر رہی تھی۔۔رات کو تو ٹھیک تھی۔۔۔صرف پیار کر رہا تھا یار۔۔۔" اسے انکمفرٹیبل سا دیکھ کر شہریار بھی بوجھل ہوتی سانسوں سے اسکے مقابل بیٹھ گیا تھا،وہ تو کسی صورت قابو میں نہیں آرہی تھی

KZwritesnovel

"م۔۔۔مجھے باتھ روم جانا ہے۔ے۔۔۔" مشل اپنے ماتھے کو سہلاتے ہوئے بولی تو شہریار اسکی بات پر شرمندہ ہو کر فوراً اس کے سامنے سے ہٹ گیا تھا

" پہلے بتاتی نا یار۔۔کہ فریش ہونا ہے۔۔" اپنی شرمندگی کو کم کرنے کے لیے شہریار بیڈ سے اتر کر خوامخواہ ہی رضائی بھی فولڈ کرنے لگا تو مشل آنکھیں کمرے میں یہاں وہاں گھما کر اپنی قمیض ٹھیک کرتے کھڑی ہو گئی تھی

KZwritesnovel

"آپ تو اپنی ہی سنانے میں مصروف رہتے ہیں۔۔میری سنیں تو میں کچھ بولوں نہ۔۔" فارمل سے لہجے میں کہتے ہوئے مشل دروازے کی طرف بڑھی تو شہریار رضائی وہیں

پھینکتے ایک جست میں دروازے تک پہنچا تھا

"اُدھر کدھر۔۔؟ باتھ روم اِس طرف ہے میڈم۔۔۔"
شہریار دروازے پر اوپر کی جانب ہاتھ رکھ کر کھڑے ہوتے مشل کا ہاتھ ہینڈل پر پڑے دیکھ کر بولا تھا

KZwritesnovel

"Umm ..Actually I cannot share bathroom"

مشل نظریں چراتے ہوئے بولی تھی

"what do you mean...? Its completely normal for spouses to share bathroom....

تم باتھ روم یہی یوز کرو گی بلکہ ہم شاور بھی اکٹھے لیں گے... آجاؤ...." کہتے ہوئے شہریار بڑے مزے سے اس کا ہاتھ پکڑ کر باتھ روم کی طرف لیجانے لگا تو مشل نے اپنا ہاتھ فوراً اس سے چھڑوایا تھا

kzwritesnovel

"ایک منٹ۔ٹ۔ٹ۔۔۔ایک منٹ۔ٹ۔ٹ اتنا فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میں آپکا باتھروم یوز نہیں کروں گی تو بات ختم۔۔۔۔شکر کریں کہ روم شئیر کر لیا ہے آپ سے۔۔۔یہی بہت بڑی بات ہے۔۔۔" مشل نے ہینڈل پر دباؤ ڈالتے لاپرواہ سے لہجے میں بولیتے دروازہ کھول لیا تھا

KZwritesnovel

"تم۔م۔م مجھے نہیں بتاؤ گی کہ مجھے کتنا فری ہونے کی ضرورت ہے اور کتنا نہیں۔۔۔۔یہ میں

ڈیسائیڈ کروں گا...بلکہ تم سے جتنا کہوں تم بس اتنا ہی کرو گی...سمجھی...زیادہ نخرے دکھانے کی ضرورت نہیں ہے.ے...جتنا سن رہا ہوں اتنا سر چڑھتی جا رہی ہو....دو منٹ لگاوں گا سیدھا کرنے میں..." شہریار نے چہرے پر مصنوعی سنجیدگی لاتے ہوئے ،اسکی آنکھوں میں جھانک کر بولتے دروازہ واپس بند کیا تو مشل ایک لمحے کو پریشان ہوئی تھی

Kzwritesnovel

"نخرے تو نہیں کر رہی..." مشل ہاتھ ہینڈل سے ہٹا کر ماتھے پر گھبراہٹ سے بل لاتے بولی تو

شہریار اس کو گھبراتا دیکھ کر بہت کنٹرول کے باوجود بھی ہنس پڑا تھا،بائیاں ہاتھ دروازے پر ٹکائے وہ مسکراتے ہوئے ایک قدم اسکے قریب ہوا تو مشل پھر سے ہاتھ ہینڈل پر رکھتے دروازے سے سائید ٹیک لگائے پریشان سی صورت بنائے کھڑی ہو گئی تھی

KZwritesnovel

"کیوں تنگ کر رہے ہیں-ں---مجھے جانے دیں ماما کے کمرے میں--ان سے رات سے نہیں ملی میں--آپ تو میری سن ہی نہیں رہے کچھ--" مشل نے رونی صورت بنا کر اس کی آنکھوں

میں دیکھ کر کہا مگر اس کی آنکھوں کی شرارت کی تاب نہ لاتے ہوئے واپس جھکا واپس لی تھیں

"جھوٹ بول کر بھاگ رہی ہو نا کمرے سے۔۔۔؟"

شہریار نے ایک قدم مزید اسکی طرف بڑھاتے کان کی لو کو اپنی انگلیوں سے کھینچ کر اس کے ہونٹوں پر اپنی نظریں جمائے خمار بھرے لہجے میں کہا تو مشل آنکھوں میں گھبراہٹ لیے اس کی طرف دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلا نے لگی

kzwritesnovel

"ماما کے روم میں جانا ہے۔۔۔؟" شہریار مسلسل اسکے کان کی لو کو نرمی سے مسلتے اسکو اپنا چہرہ گردن میں چھپانے پر مجبور کر رہا تھا، کچھ پل ہی ساتھ گزارنے پر وہ اسکی کمزوریاں سمجھنے لگا تھا۔۔۔نظریں وائٹ شلوار قمیض میں چھپے اجلے سراپے پر ڈالے وہ اسکے چہرے کی طرف دیکھے بغیر مخاطب ہوا تو مشل اسکی نظروں کو محسوس کرتے دونوں بازو سینے کے آگے کر کے اپنے بالوں کو ٹھیک کرنے لگی تھی ۔۔۔ شہریار کو اسکا یوں شرمانا الگ ہی

kzwritesnovel

مزہ دے رہا تھا

"جی...جانا ہے..." مشل اسکی انگلیوں کا لمس کان کے پاس گردن پر محسوس کرتے کنفیوز سا ہو کر بولی تھی،گردن کے آس پاس بھی اسکا چھونا پورے جسم میں سینسیشنز پھیلا رہا تھا،نظریں الگ پریشان کر رہی تھیں

"چونکہ تم بہت ضدی ہو...خوامخواہ دھونس جماتی رہتی ہو....جھوٹ بھی بہت بولتی

kzwritesnovel

ہو...اس لیے...آج سے...اپنی کوئی بھی بات منوانے کے لیے تمہیں مجھے کس کرنی ہوا کرے گی...پھر ہی تمھاری بات سنی اور مانی جائے گی..." شہریار نے شرارت سے آئی رول کرتے اسکا وہی کان کھینچا تو مشل کے ماتھے پر بل آئے تھے

KZwritesnovel

"آپ اگر ایسے شرطیں رکھیں نا تو پھر میں بھی ہر بات میں شرط ہی رکھا کروں گی...بلکہ مجھے کل رات ہی عقلمندی کرنی چائیے تھی...فری میں اتنی لفٹ کروا دی..." مشل اس

کا ہاتھ اپنے کان سے ہٹا کر آدھی بات اونچی اور آدھی بات منہ میں بڑبڑاتے بولی تھی۔۔۔سفید شلوار قمیض میں دروازے کے پاس ہاتھ اوپر کی جانب رکھ کر راستہ روکے کھڑے اسے شہریار کا قد اچھا خاصا اونچا لگا تو نظریں اس سے پھیر کر سامنے بیڈ کی جانب کر لی تھیں

KZwritesnovel

"Done boss...

آپکی تو ویسے ہی ہر بات منظور ہے۔۔۔بغیر شرط کے بھی ماننا ہی ہوتا ہے حکم آپکا۔۔۔۔چلو۔۔۔۔آجاؤ

ابھی کس کرو یہاں۔۔۔اگر کمرے سے باہر جانا ہے
تو۔۔۔" شہریار نے تھوڑا سا جھک کر اپنے ہاتھ کی
دو انگلیاں ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر اس کا
چہرہ اپنی طرف کیا تو مشل نے چار و ناچار
اپنی آنکھیں سکیڑتے ہوئے اسکے تپ کر سرخ
ہوتے گال پر چھوٹی سی کس کی اور اگلے ہی
لمحے شرم سے خود سرخ پڑتے دروازے سے لگ
کر اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر
مسکرانے لگی تھی۔۔۔اسکے حصار میں یوں
شرماتے ہوئے خود کو ہی اپنا آپ نیا نیا سا لگا
تو چہرے پر موجود اپنے ہاتھ کی انگلیوں
میں فاصلہ کرتے ہوئے ایک آنکھ سے اس کی
جانب دیکھی تو شہریار اس کی ایک ایک ادا پر

kzwritesnovel

دل ہارنے لگا تھا۔۔۔سفید رنگ میں پہلے ہی اسکا روپ نکھرا ہوا لگ رہا تھا،اس پر اسکا شرم کے مارے سرخ پڑنا ،چھپ چھپ کر مسکرانا اسکے حسن کو مزید دلکش بنا رہا تھا

kzwritesnovel

"جلدی سے ایک یہاں بھی کر دو ورنہ یہاں الجھن ہوتی رہے گی مجھے۔۔۔" شہریار نے اپنے دوسرے گال پر انگلی سے سٹرائیک کرتے ہوئے اشاری کیا تو مشل اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر، ایک ہاتھ سے دروازہ کھول کر دوسرے ہاتھ سے اسے سینے سے دور دھکیلتے ہنستے ہوئے باہر

بھاگی تو شہریار اپنی ٹھوڑی کو اپنے انگوٹھے اور اسی انگلی سے مسلتے ہوئے سست سا چلتا ہوا ڈریسنگ مرر کی طرف آگیا تھا۔۔۔۔ شیشے میں خود کو دیکھ کر مسکراتے دونوں بازو کھول کر انگڑائی لیتے چہرے کی مسکراہٹ میں مزید سرخیاں گھلنے لگی تھیں

kzwritesnovel

مشل کو اس رات پہلی بار دیکھنے سے لے کر، اس کے گھر تک جانا۔۔۔۔ ریسٹورنٹ کی ملاقات۔۔۔ اس کو اپنے فلیٹ لے جانا۔۔۔اس کے ساتھ لفٹ میں وقت گزارنا۔۔۔ اس کا کالج کے باہر انتظار کرنا۔۔۔ اپنی گاڑی میں اسے فالو کرنا۔۔۔ اس کے ریپلائے نہ کرنے پر اس کے گھر،اسکے کمرے میں

چھپ کر جانا۔۔۔اسکا نیل فائلر سے مارنا۔۔۔
اس کا تھپڑ۔۔۔اسکا غصہ۔۔۔اسکی ہر ایکٹ
نظروں میں گھومنے لگا تھا

نکاح سے پہلے رابطہ بند کرنے پر مشل کا بے
تاب ہو کر کئی دن تک مسلسل اس کو کالز
میسجز کرنا۔۔۔اداس ہو کر اسکی دی ہوئی رنگ
پہننا۔۔۔نکاح کے بعد اسکے چہرے پر پھیلا ہوا
اطمینان۔۔۔ابھی اسکی پناہوں میں ہوتے اسکے
کِھلتے ہوئے رنگ۔۔۔ہر ہر منظر شہریار کی آنکھوں
میں گھومتے اسے بہت خاشگوار سا احساس دلا

kzwritesnovel

رہا تھا...مڑ کر ایک نظر بند دروازے کی طرف دیکھتے شہریار نے اپنے بالوں میں دونوں ہاتھ پھر کر خود کو ذرا ہوش دلاتے مسکراتے ہوئے ڈریسنگ روم کا رخ کیا تھا

KZwritesnovel

"یار ماما۔۔ایک دن گزرا ہے ابھی بس اور آپ جانے کی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔آپ کیسے مجھے چھوڑ کے جا سکتی ہیں میں آپ کو نہیں جانے دوں گی۔۔۔یہ کیا بات ہوئی۔۔۔جانا ہی تھا تو مجھے ساتھ لے کر جاتیں۔۔۔مجھے کیوں اکیلا چھوڑ رہی ہیں یہاں۔۔۔" مشل خانم خاتون کے گلے لگتے ہوئے اداس لہجے میں بول رہی تھی

KZwritesnovel

"مشل مجھے پہلے تمہاری مجبوری تھی۔۔۔تمھارے باپ کی وصیت تھی کہ تمھیں شہریار کے نام کرنا ہے۔۔۔اس لیے یہاں رہی کہ تم یہاں اکیلی نہ رہو۔۔۔لیکن اب تو تم گھر کی

صرف بیٹی نہیں بہو بھی بن گئی ہو...اور سچ کہوں تو شہریار اتنا اچھا ہے کہ میں بے فکر ہو گئی ہوں بلکل...وہ بہت اچھا سمجھدار لڑکا ہے...جب تک اس سے ملی نہیں تھی دل گھبراتا تھا صفدر صاحب کی وصیت کا سوچ کر لیکن اب...اب بہت سکون میں ہوں... میرا ویسے بھی دل نہیں مانتا یہاں رہنے کے لیے تمہیں پتہ تو ہے..." خانم خاتون اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے بول رہیں تھیں،اسکے چہرے پر پھیلے نئے رنگ انہیں تسلی دے رہے تھے...اسکا کھلکھلاتے ہوئے کمرے میں داخل ہونا انہیں اطمینان دے گیا تھا

kzwritesnovel

"آپ کا اپنا دل نہیں مانتا یہاں رہنے کا تو مجھے کیوں یہاں چھوڑ کے جا رہی ہیں...جب میں نے کہا تھا کہ یہاں سے چلے جاتے ہیں تب آپ نے یہ سٹیپ کیوں نہیں لیا..اب بھاگنے لگی ہیں مجھے اکیلے چھوڑ کر..." کہتے ہوئے مشل نے زور سے ان کو خود میں بھینچ لیا تھا

KZwritesnovel

"کیسی باتیں کر رہی ہو مشل...بھاگ کب رہی ہوں....ویسے بھی اب تم شادی شدہ ہو گئی ہو...اپنا گھر سمجھ کر گھر سنبھالو...کالج جانا شروع کرو پڑھائی کرو....میں کچھ عرصہ وہاں

رہ کر پھر سے آ جاؤں گی نا بیٹے۔۔۔یا تم شہریار کے ساتھ مجھے وہاں ملنے کے لیے آ جانا۔۔۔ تم دونوں کا ہنی مون بھی ہو جائے گا۔۔۔۔" خانم خاتون نے پیار سے مشل کا چمکتا ہوا ماتھا چوما تھا

KZwritesnovel

"ماما یہ آپ میرے ساتھ زیادتی کر رہی ہیں۔۔۔ پہلے بابا مجھے چھوڑ کے چلے گئے۔۔۔ اب آپ مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کے جا رہی ہیں۔۔۔میں بالکل اکیلی ہو جاؤں گی۔۔۔آپ سمجھ کیوں نہیں رہیں۔۔۔مجھے ابھی نہیں لگ رہا یہ گھر

اپنا۔۔" مشل ایک دم دل برداشتہ سی ہو کر رونے لگی تھی

"اکیلی کدھر ہو جاؤ گی مشل۔۔۔شہریار ہے نا۔۔۔ شازمہ ہے۔۔۔ تمہارے دادا جان ہیں۔۔۔ تایا ابو ہیں تائی اماں ہیں۔۔۔ سب کے ساتھ گھل مل کر رہو میرے بچے۔۔۔تم تو اپنے ساتھ باقی سب کا دل بھی لگا لو گی مجھے پتہ ہے۔۔۔"

kzwritesnovel

"اور آپ کو بھی پتہ ہے کہ یہ سب مجھے کتنا پیار کرتے ہیں اور کتنا نہیں۔۔۔ ہر کوئی کھانے کو پڑتا ہے مجھے۔۔۔ شہریار کا بھی کیا پتہ کب بدل

جائیں میرے ساتھ... بابا نے تو...آپ سے لو میرج کی تھی نہ ...پھر بھی آپ دونوں میں ہمیشہ بابا کے گھر والے رہے...وہ انہیں ہی یاد کرتے رہے ... کیا پتہ... شہریار کو بھی میں بری لگنے لگوں... تائی امی کے بار بار کہنے پر ... زبان دیکھی ہے آپ نے تائی امی کی...؟ زبان چھوڑیں وہ تو نظروں سے ہی مجھے گالیاں دے لیتی ہیں..." کہتے ہوئے مشل ذہن میں اپنی اور شہریار کی شادی کو ماں باپ کی لو میرج سے کمپئیر کرنے لگی تھی

kzwritesnovel

"بری بات مشل کوئی سن لے گا... اپنی زبان کو قابو میں رکھو... تمہارے سسرال والے ہیں سب اب....حد ہوتی ہے...تمھارے شوہر کی ماں ہے وہ...کوئی تمہاری ماں کے بارے میں یہ ایسے لفظ بولے تو کیسا لگے گا تمہیں...؟ اپنی یہ تیز زبان کو ذرا لگام دو..." خانم خاتون اس کو ڈانٹتے ہوئے بولیں

KZwritesnovel

"کیوں بولے کوئی میری ماں کے بارے میں ایسے لفظ...؟ میری ماں نے کبھی کسی سے بدتمیزی کی ہے کیا...؟ بات چھوٹے بڑے کی نہیں

ہوتی...بڑوں کی اگر عزت ہے تو چھوٹوں کی بھی اتنی ہی عزت ہوتی ہے...کوئی کیوں خوامخواہ مجھے آنکھیں دکھائے...؟" مشل نے برابر جواب دیا تھا

KZwritesnovel

"بس کر دو مشل....شہریار کو خوامخواہ ناراض ہونے کا کوئی موقع نہ دے دینا...اتنا اچھا لڑکا ہے تمہارا بہت خیال رکھے گا بیٹا...تھوڑا صبر رکھو...سب ٹھیک ہو جائے گا..."

"ہمممم...ہیں تو اچھے وہ..." مسکرا کر کہتے
ہوئے مشل پیچھے کو گرتے بیڈ پر نیم دراز ہوئی
تو اسکے شرمانے کے انداز پر خانم خاتون بھی
مسکرا دی تھیں

Kzwritesnovel

"تمہارے چہرے کی رونق صاف بتا رہی ہے کہ
وہ کتنا اچھا ہے...میں تو پہلی ملاقات میں ہی
جان گئی تھی اور اس نے مجھے یقین دہانی
بھی کروائی تھی کہ وہ ہمیشہ تمہارا خیال
رکھے گا..تم بہت خوش قسمت ہو کہ تمہیں اتنا
سلجھا ہوا،عزت کرنے والا شوہر ملا ہے...جو یہ

گھریلو لڑائی جھگڑوں کو درمیان میں نہیں لے کے آیا۔۔تو تم بھی تھوڑا برداشت لاؤ خود میں۔۔۔"

"اچھا نہ ماما۔۔ ٹھیک ہے۔۔وہ۔۔۔میرا پارسل آیا یا نہیں۔۔۔؟" مشل لیٹے لیٹے اپنے گھنگھریالے بالوں کی ایک لٹ انگلی پر مڑورتے گردن پر ہوتی بہت ہلکی سی میٹھی جلن محسوس کرتے زیر لب مسکرائی تھی

kzwritesnovel

"مجھ تک تو کوئی پارسل نہیں آیا... کیا منگوایا تھا تم نے...؟"

"اچھا...؟ میں نیچے جا کے پتہ کر لیتی ہوں، شوز منگوائے تھے میں نے...میسج بھی آیا ہوا ہے ڈلیوری کا..." مشل ایک دم اٹھ کر بیڈ سے اترتے ہوئے بولی تھی

KZwritesnovel

"مشل بات سنو...کوئی دوپٹہ چادر لے کر جاؤ نیچے...پہلی بار نیچے جا رہی ہو نہ رات کے بعد سے...؟" خانم خاتون ہاتھ کے اشارے سے اسے روکتے ہوئے بولی تھیں

"ماما میں کون سا باہر جا رہی ہوں۔۔۔نیچے ہی جا رہی ہوں،ابھی آجاتی ہوں واپس بس پارسل پکڑ کر۔۔۔شہریار کے سامنے ایسے ہی نکلی تھی کچھ نہیں کہا انہوں نے۔۔۔ پوری کی پوری شلوار قمیض پہنی تو ہوئی ہے اب کسی کو کیا ہی اعتراض ہو گا۔۔۔۔اور کتنے پردوں میں چھپاؤں خود کو ان سب کے لیے۔۔۔۔"

kzwritesnovel

"مشل ایسے نہیں جاتے،شہریار کے ساتھ جانا

تیار ہو کر..."

"ماما وہ تو بعد میں جاؤں گی نہ،ابھی بس شوز کے کر آئی ایک منٹ میں بس....پہلے بھی ایک پارسل انہوں نے غائب کر دیا تھا جان بوجھ کر میرا..." عجلت میں کہہ کر مشل کمرہ بند کرتے نچلے فلور کی طرف بڑھ گئی تھی

kzwritesnovel

" رخشندہ بی... رخشندہ بی...." مشل سیڑھیاں اترتے ہی کچن کی جناب بڑھ کر آوازیں دینے لگی تو سمینہ بیگم جو شہریار کے صبح سے اوپر ہونے کی وجہ سے غصے میں پھنک رہی تھیں،مشل کی آواز سن کر اپنے کمرے سے نکل کر باہر آگئی تھیں

KZwritesnovel

"لڑکی کیوں چلا رہی ہو...آدھا دن گزار کر نیچے آئی ہو نہ کوئی سلام دعا نہ کوئی ادب لحاظ... شور مچایا ہوا ہے..."

"امم۔۔۔اسلام علیکم تائی جان۔۔وہ میں۔۔۔صرف پارسل کا پتہ کرنے آئی تھی۔۔۔ابھی آؤں گی نہ آپ سے ملنے۔۔۔اور۔۔۔اب تو مجھے لڑکی کہنا چھوڑ دیں۔۔۔اب تو میں آپ کی اکلوتی بہو ہوں۔۔۔" مشل نے تھوڑا میٹھے ، تھوڑے تیکھے لہجے میں جواب دیا تھا

Kzwritesnovel

"ہونہہ۔۔۔۔اکلوتی ہو لیکن زیادہ دیر رہو گی نہیں۔۔۔میرا بیٹا کسی لڑکی کو پسند کرتا ہے۔۔۔۔میں جلد ہی اپنے بیٹے کی پسند کو بیاہ

کر لاؤں گی۔۔تمھاری نظروں کے سامنے۔۔اور۔۔۔تم جیسی بہو تو کبھی قبول نہیں مجھے۔۔۔تمھارا تو معیار ہی نہیں ہے میرے بیٹے جیسا۔۔۔دو دن استعمال کر کے چھوڑ دینے والی اوقات ہے تمھاری۔۔۔ویسے بھی تم جیسیوں نے پہلے سے ہی بندوبست کر رکھے ہوتے ہیں اپنے۔۔۔" سمینہ بیگم بھنویں اچکا کر اسکی طرف دیکھتے انتہائی ہتک آمیز لہجے میں بولی جا رہی تھیں

"اچھا۔۔۔؟ آپ کا کوئی اور بیٹا بھی ہے۔۔۔؟ مجھے نہیں پتہ تھا۔۔۔شوق سے لائیں اسکی

kzwritesnovel

پسند کی لڑکی کیونکہ شہریار کو تو میں ہی پسند ہوں...اور میں ہمیشہ رہوں گی بھی یہیں آپکی نظروں کے سامنے...آپکو ہی کہیں اپنا بندوبست کہیں اور نہ کرنا پڑ جائے.." مشل نے دونوں بازو سینے پر باندھ کر طنزیہ ہنستے ہوئے جواب دیا تھا..انکے منہ سے بار بار اپنے لیے گرے ہوئے الفاظ سن کر اسکا دماغ کھولنے لگا تھا

kzwritesnovel

"کیا بدتمیزی کر رہی ہو لڑکی...نہ تمہیں بات کرنے کی تمیز ہے نہ ہی تمہیں اتنی حیا ہے کہ

ایک دن کی دلہن ہو ، سر پر دوپٹہ ہی اوڑھ لو...پہلے ہی دن ساس کو گھر سے نکلوانے کی دھمکیاں دے رہی ہو...؟ سلام ہے تمھاری جرآت کو..." سمینہ بیگم اسکی اوٹ سے کمال شاہ کو کمرے سے نکلتا دیکھ کر غصے سے کافی اونچا بولنے لگیں تو کمال شاہ شور سن کر لاٹھی کا سہارا لے کر تیز تیز چلتے ان دونوں کے قریب آگئے تھے

KZwritesnovel

"دیکھ لیں دا جی...میں نے بخوشی آپ کا فیصلہ قبول کیا اور یہ لڑکی دن دہاڑے مجھ

سے اتنی بدتمیزی کی زبان استعمال کر رہی ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتی۔۔۔ایسی آوارہ زبان ہے اس لڑکی کی۔۔۔مجھے کہہ رہی ہے اپنا بندوبست کہیں اور کر جا کر مائی۔۔۔" سمینہ بیگم کمال شاہ کو دیکھتے ہوئے دو آنسو بہاتے ہوئے بولیں تو اتنے میں شہریار بھی مشل کو اوپر والے فلور پر ڈھونڈتا ڈھونڈتا سیڑھیاں اترتا نیچے کی جانب آرہا تھا کہ کانوں میں مشل کی آواز پڑی تھی

kzwritesnovel

"آدھی بات کیوں بتا رہی ہیں۔ں۔ں۔۔ اپنی بات بھی بتائیں نا کہ آپ کیا کیا اول فول بول رہی تھیں میرے بارے میں۔۔۔میری کہی بات کو مولڈ مت کریں اپنے جھوٹے لفظوں سے۔۔۔" انہیں انگلی دکھا کر وارن کرتے مشل کا لہجہ کافی سخت اور اونچا ہو گیا تھا

KZwritesnovel

-

"مششششل۔۔۔" شہریار وہیں سے دھاڑتے تیزی سے باقی کی سیڑھیاں پھلانگ کر ان تک پہنچا تو کمال شاہ سر

تھام کر وہیں صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھ گئے تھے

"بدتمیزی کیوں کر رہی ہو ماما سے۔۔۔" اسکی ماں کی طرف اٹھی ہوئی نیچے کرتے شہریار کا لہجہ بھی کافی لاؤڈ ہو گیا تھا

kzwritesnovel

"میں نے کوئی بدتمیزی نہیں کی۔۔۔پہلے انہوں نے کی ہے۔۔۔ بدتمیزی۔۔۔میں نے۔۔۔" مشل بھی

برابر اونچی آواز میں بولتے شہریار کے مقابل ہوئی تو شہریار نے چہرے پر مکمل سنجیدہ سخت سے تاثرات لیے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے اسے مزید بولنے سے روک دیا تھا

Kzwritesnovel

"بس...آواز دھیمی رکھو...سب بڑے موجود ہیں یہاں پہ..." بہت تحمل سے کہتے شہریار کے ماتھے پر ڈھیروں بل آگئے تھے،مشل کا بپھرا ہوا انداز اور ماں کے بہتے آنسو دیکھ کر وہ ضبط سے اپنا جبڑہ بھینچنے لگا تھا

"لو جی۔۔۔اب بڑے بوڑھے بھی بدتمیز کہلائے جائیں گے یہاں۔۔۔شاباش ایسی تربیت پر۔۔۔"

سمینہ بیگم بھی کمال شاہ کے ساتھ ولای صوفے ہر بیٹھتے اپنا چہرہ چادر میں چھپا کر روتے ہوئے بولیں تو کمال شاہ نے ہاتھ کے اشارے سے خاموش کروایا تھا

KZwritesnovel

"شہریار۔۔بیٹے۔۔۔اس کو اوپر لے کر جاؤ اور خود ہی سمجھاؤ کہ بڑوں کی موجودگی میں کیسے بات کی جاتی ہے کیسے پہنا اوڑھا جاتا

ہے...دوبارہ ہم ایسی گستاخی برداشت نہیں کریں گے...تمھیں پہلے بھی کہا تھا اتنی ڈھیل مت دو اس لڑکی کو....آج تمہاری ماں سے ایسے بات کر رہی ہے کل کو مجھ سے بھی ایسے ہی بات کرے گی... اب کافی عرصہ بیت گیا ہے اس کو سمجھ جانا چاہیے سب کچھ...چھوٹی بچی نہیں ہے جو انگلی پکڑ کر سکھانا سمجھانا پڑے گا....تم سے قابو نہیں آ رہی تو ہمیں بتاؤ دو تھپڑ لگانے کا حق ہم بھی رکھتے ہیں....خود ہی ساری تمیز سیکھ جائے گی..." کمال شاہ سخت لہجے میں شہریار سے مخاطب ہوئے تھے

kzwritesnovel

"کیوں حق رکھتے ہیں آپ۔پ۔پ مجھے ہاتھ بھی لگانے کا۔ا۔۔ا۔ا۔۔؟ کیسے دماغ ہیں آپ بڑوں کے۔۔۔پھر کہتے ہیں۔ں۔۔۔پھر کہتے ہیں۔ں۔ں۔۔۔کہ میں بدتمیز ہوں۔ں۔ں۔۔۔" انکی طرف مڑ کر گلا پھاڑ کر بولتے مشل کا سانس آنسوؤں کی آمیزیش سے پھولنے لگا تو شہریار نے اسکے کندھے پر بازو رکھ کر،دوسرا بازو اسکے سینے سے تھوڑا اوپر رکھ کر اسے کمال شاہ سے پیچھے کی جانب دھکیلا تھا۔۔۔کمال شاہ کی کہی بات اسے بھی شدید ناگوار گزری تھی

kzwritesnovel

"مشل اوپر چلو...بات کرتے ہیں ہم..." شہریار نے لہجہ اب تھوڑا نرم کیا تو سمینہ بیگم کے چہرے پر بیٹے کے لیے ناگواری ظاہر ہوئی تھی

KZwritesnovel

"ذرا خیال سے سمجھانا بیٹا شہریار...جتنی یہ بدتمیز ہے اس کو شوہر کی عزت کرنے کا بھی نہیں پتہ ہو گا...چھوٹی کہہ کہہ کر بچہ بنایا ہوا ہے...جتنی زمین سے باہر ہے اتنی ہی اندر بھی ہے..." سمینہ بیگم کے نفرت بھرے لہجے

میں بولنے پر مشل ضبط سے اپنے ہونٹ بھینچتے ان کو گھور کر دیکھنے لگی تو شہریار نے بازو اسکے سامنے سے ہٹاتے اسے سیڑھیوں کی طرف جانے کا اشارہ کیا تھا

kzwritesnovel

"ماما بس۔۔ختم کریں اس بات کو اب۔۔۔"

شہریار ماں کو مدھم سے لہجے میں بولا تو کمال شاہ نے بھی سمینہ بیگم کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا

"ہاں ماں کو کروا لو چپ....جتنی بیوی تمھاری بدزبانی میں ماہر ہے اسے چپ کرواؤ پہلے...."

مشل جو شہریار کے اشارے پر پہلے ہی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی تھی سمینہ بیگم کے جملہ کسنے پر پھر رک گئی تھی

KZwritesnovel

"آپ نہ شروع کرتیں بات تو ...." مشل کا جملہ منہ میں ہی تھا کہ شہریار غصے سے پھنکتا ہوا اب اسکی کلائی پکڑ کر اسے کھینچتا ہوا سیڑھیوں سے اوپر لیجانے لگا تھا...اسکے یوں ک

لائی سے کھینچنے پر مشل کی نظروں میں اسکا رات والا روپ آیا تھا جب وہ اسکے قدم بھی ان سیڑھیوں پر نہیں پڑنے دے رہا تھا۔۔انہی سیڑھیوں پر تیزی سے کھنچتے ہوئے دل ایک دم ٹوٹ گیا تھا

KZwritesnovel

"تم ننگی نیچے آؤ اور ہم بات شروع نہ کریں۔ں۔ ں۔ں۔۔۔" پیچھے سے سمینہ بیگم کی اونچی آواز نے بھی اتنا دل نہیں بجھایا تھا جتنا شہریار کا ویسے ہی کھینچتے ہوئے کمرے تک لیجانا اسکی

آنکھوں میں پل بھر میں آنسو لے آیا تھا

"نیچے۔۔۔کیا کرنے گئی تھی تم اس حلیے میں۔۔۔؟ "کمرے میں داخل ہوتے ہی دروازہ دھاڑ سے بند کرتے شہریار نے اسے دروازے سے لگاتے سوال داغا تھا،آنکھوں کی سرخی کی کوئی حد نہیں تھی

kzwritesnovel

"کیا حلیہ ہے میرا۔ا۔ا۔ا۔۔۔اب اس شلوار قمیض پر بھی اعتراض ہے کیا سب کو۔و۔و۔۔۔۔۔؟ آپ کے سامنے ہی نکلی تھی نہ ایسے۔۔۔تب تو آپ نے منع نہیں کیا۔۔بتا دیتے کہ گھر کے اندر بھی سانس لینے کی اجازت نہیں ہے مجھے۔ے۔ے۔ے ۔۔۔" مشل آنسو ضبط کرتے کاٹ کھانے والے لہجے میں بولی تھی

"کس ٹون میں بات کر رہی ہو مشل۔۔میں آرام سے بات کر رہا ہوں نا تو تم بھی آرام سے بات

kzwritesnovel

کرو۔۔۔" شہریار کا چہرہ اسکے اتنا چلا کر بات کرنے پر لال انگارہ ہونے لگا تھا

"یہ وہی ٹون ہے جس میں آپ مجھ سے بات کر رہے ہیں۔ں۔ں۔ں۔۔۔۔جس میں آپ کی ماما نے مجھ سے بات کی ہے۔۔۔جس ٹون میں آپ سب مجھے باتیں سناتے ہیں۔ں۔ں۔۔۔" مشل ایک بار پھر چلا کر بولی تھی، اپنی انگلی کو اسکے سینے پر سٹرائیک کرتے اسکا لہجہ بھیگ رہا تھا۔۔۔کانپ رہا تھا۔۔۔یک دم شہریار کے موجودگی میں بھی قید کا احساس جاگا تو حلق میں

Kzwritesnovel

شدید درد اٹھا تھا

"مشل---listen---اپنی آواز کو بھی ہلکا رکھو اور اپنے لہجے کو بھی ٹھیک کرو---میں بتا رہا ہوں تمھیں--- تمھارا یہ لہجہ بالکل بھی برداشت نہیں کروں گا چاہے وہ میری ماما ہوں ، میرے بابا ہوں یا دادا جان ہوں---سب ہمارے بڑے ہیں---ان کے سامنے یہ سب نہیں چلے گا اب---

you need to fix this attitude real

kzwritesnovel

soon...."

شہریار نے اس کے پوائنٹ کی ہوئی انگلی اپنے سینے سے پکڑ کر اس کا ہاتھ نیچے کیا تھا، نظروں کے ساتھ لہجہ بھی سخت ہی تھا

kzwritesnovel

"اوہ ہ ہ... تو آپ کہنا چاہ رہے ہیں کہ کوئی مجھے کچھ بھی سنا لے میں چپ رہوں آگے سے...ہے نا۔ا۔ا۔ا میں بت بن کر سب سنتی رہوں---؟

thats not goona happen---

بھول جائیں کہ میں یہ سب خاموشی سے

برداشت کروں گی..." مشل کے لہجے کے ساتھ آنکھیں بھی آنسوؤں سے بھرنے لگی تھیں،اپنی کلائی کو دوسرے ہاتھ سے پکڑتے وہ شہریار کو اجنبی سی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی تھی

KZwritesnovel

"مشل..صبح تمھیں کتنے پیار سے سمجھایا تھا میں نے کہ بڑوں کے ساتھ بالکل بھی سخت نہیں بولنا... تم مجھے جو بھی سناتی رہتی ہو میں تمہیں کچھ بھی نہیں کہتا آگے سے..لیکن بڑوں کا ایک مقام ہوتا ہے گھر میں...تمھیں اگر

کوئی کچھ سخت کہہ بھی دیتا ہے تو تم مجھے بتاؤ آ کر... مجھ سے ڈسکس کرو...میں اس بات کو خود sort out کروں گا یار ٹرسٹ می... ایسے خود ہی زبان چلاتی پھرو گی سب کے ساتھ تو میں تمہیں کیسے ڈیفینڈ کروں گا...میں نے تمھیں اپنے ساتھ لیجانا تھا نیچے یار...میرے ساتھ جاتی تو کوئی کچھ نہیں کہتا تمھیں..." مشل کی نم ہوتی آنکھیں دیکھ کر شہریار کا لہجہ نرم پڑا تھا،بات کرتے کرتے اسکا وہی ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر پیار سے سہلاتے شہریار نے بات مکمل کی تو مشل کوئی جواب دینے کی بجائے اپنا ہاتھ اس سے چھڑوا کر سامنے صوفے پر جا کر

kzwritesnovel

بیٹھ گئی تھی---

اسے چہرہ دونوں ہاتھوں سے کور کر کے اپنے چھلکتے آنسو صاف کرتے دیکھ کر شہریار اپنے ماتھے کو سہلاتے،خود کو بھی کالم کرتے چند قدم چل کر اس کے پاس گھٹنوں کے بل کارپٹ پر بیٹھ گیا تھا

"دیکھو مشل 'اول فول' لفظ ایسا ہے کیا کہ اس کو کسی بھی بڑے کے ساتھ استعمال کیا جائے---؟ چاہے وہ تمہاری ماما

Kzwritesnovel

ہوں یا میری ماما ہوں۔۔۔کوئی بھی بڑا ایسی بات سننا ڈیزرو نہیں کرتا یار۔۔۔" شہریار نے اس کے دونوں ہاتھوں کو چہرے سے ہٹا کر اپنے ہاتھوں میں لے کر اسکی گود میں رکھا تھا

"آپ نے میری بات سن لی۔۔۔لیکن انکی نہیں سنی۔۔۔چھوٹے بھی بار بار کریکٹر اسیسینیشن ڈیزرو نہیں کرتے۔۔۔میرے کردار میں کیا خرابی ہے جو وہ بار بار مجھے کہتی ہیں کہ میں۔۔۔میں۔۔۔" رو کر بولتے ہوئے لفظ اٹکنے لگے تو مشل اس سے ہاتھ چھڑوا کر پھر سے چہرہ کور کرتے بے بسی سے ہچکیاں بھرنے لگی تھی

kzwritesnovel

"نہیں مشل میں نے نہیں سنی ان کی بات۔۔وہ جو بھی کہہ رہی تھیں تم مجھے تو بتاتی یار۔۔۔کیا مجال ہے کسی کی کہ وہ تمھارے کردار پر بات کرے۔۔۔۔میرا وعدہ ہے دوبارہ کوئی تم سے ایسے بات نہیں کرے گا۔۔بس میری ایک بات مان لو۔۔تم کسی کو ایسے جواب نہیں دو گی۔۔۔تمھاری عزت کروانا میرا کام ہے۔۔۔یہ نوبت ہی نہیں آتی اگر تم میرے ساتھ ہی نیچے جاتی۔۔رونا بند کرو شاباش۔۔" شہریار نے اس کے چہرے سے ہاتھوں کو پکڑ کر نیچے کرتے

kzwritesnovel

اپنی ہتھیلی سے اسکے آنسو صاف کیے تو مشل کو اور رونا آنے لگا تھا

"کیسے کروائیں گے عزت۔۔۔؟ سب کے سامنے مجھے چپ کروا دیا تو اب کیوں پوچھ رہے ہیں کہ کیا کہا انہوں نے۔۔۔؟اب رہنے دیں۔۔ جو بھی کہا۔۔۔میں چپ رہوں گی بس اب۔۔۔۔جو آپ چاہتے ہیں۔۔۔" مشل آنسو بہاتے اپنے ہاتھ اس سے چھڑوانے لگی تو شہریار نے ان کو اور زور سے تھام لیا تھا

kzwritesnovel

"تو تم مجھے اپنی ماما کے کمرے کا کہہ کر
نیچے کیوں گئی تھی۔۔۔؟ میں پہلے سے ہی تم
پر غصہ تھا کہ اکیلے چلے گئی ہو۔۔۔مجھے بتاتی
کہ تم نیچے جا رہی ہو تو تمہیں کہتا کہ اچھا
سا تیار ہو کر اکٹھے چلتے ہیں۔۔۔میں یہاں کب
سے کمرے میں ہی تمہارا انتظار کر رہا تھا کہ
ابھی آتی ہے،ابھی آتی ہے اور تم نیچے پہنچی
ہوئی تھی۔۔۔" شہریار دوسری ہتھیلی سے اس
کے آنسوؤں کو صاف کرتے اب کارپٹ سے اٹھ کر
اسکے برابر بیٹھا تو مشل نے دوسری جانب
کھسکتے اس سے فاصلہ بنایا تھا

kzwritesnovel

"میں اپنا پارسل لینے گئی تھی نیچے بس۔۔۔اور آپکی ماما کہنے لگ گئیں کہ وہ۔۔۔" مشل اب خود اپنے آنسو صاف کرتے بولی تھی

KZwritesnovel

"ہمم۔۔" شہریار نظریں اسکے ہاتھوں سے ہٹا کر مکمل اس کی طرف متوجہ ہو کر بولا تھا

"وہ آپکی دوسری شادی کروا دیں گی آپکی
پسند کی لڑکی سے۔۔۔اور یہ بھی کہ۔۔۔میں
صرف دو دن۔۔۔کے لیے۔۔۔" انکی کہی بات بگی
اس سے دہرائی نہیں جا رہی تھی،بولتے بولتے
وہ مشل پھر سے رونے لگی تو شہریار اندر ہی
اندر ماں کی بات پر شرمندہ ہوا تھا،ذہن میں
سمینہ بیگم کی صبح والی بات بھی گردش
کرنے لگی تھی جس میں وہ مشل کی پاکدامنی
پر سوال اٹھا رہی تھیں

"پاگل وہ تمہاری ہی بات کر رہی تھیں۔۔۔ جب تم

kzwritesnovel

سے ملا تھا نا تو میں نے ماما کو بتایا تھا کہ مجھے کوئی لڑکی پسند آگئی ہے... وہ اسی حوالے سے بات کر رہی ہوں گی... تم بھی نہ یار مشل بونگی ہی ہو..." بات کا رخ بدل کر شہریار اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے اٹھ کھڑا ہوا تو مشل اسکو گھورنے لگی تھی "مجھے پتہ ہے کہ میں ہی تھی وہ...لیکن انکی باقی باتیں اچھی نہیں ہوتیں شہریار..."

KZwritesnovel

"بہرحال مشل...ان سے میں بات کر لوں گا آج ہی.... یہ پہلی اور آخری وارننگ ہے تمھیں

بھی... کسی بھی فرد سے کوئی

مسئلہ ہے تو تم مجھ سے بات کرو گی

پہلے... ماما کو...دادا جان کو بھی میں لازمی

کہوں گا کہ تم سے دوبارہ ایسی بات نہ

کرے...مجھے انکی عزت کی جتنی پرواہ ہے

اتنی ہی تمھاری عزت بھی میرے لیے مقدم

ہے...ایسا نہیں ہے کہ صرف تمھیں خاموش

کروا کر میں انہیں اجازت دے رہا ہوں کہ وہ

تمھیں کچھ بھی لیں...نہیں...سب کو تمھیں

بھی برابر عزت دینی ہو گی... لیکن اس سب کے

لیے تم بھی اپنی زبان کو اب کنٹرول میں رکھو

گی ?Got it" شہریار نے سنجیدہ سے لہجے

میں کہا تو مشل نے جواب دینے کی بجائے اِدھر

kzwritesnovel

ادھر دیکھنا شروع کر دیا تھا

"اِدھر۔ر۔ر۔۔۔" شہریار نے کھڑے کھڑے اسکے چہرے کو ٹھوڑی سے پکڑ کر اونچا کرتے اپنی جانب کیا تو وہ بھیگی سبز خوبصورت آنکھوں کو تیزی سے جھپکاتے اسکی آنکھوں میں دیکھی تھی

"کیا گھور رہی ہو۔۔۔؟ ہاں یا نہ تو کرو۔۔۔بات سمجھ آئی ہے یا اوپر سے گزر گئی ہے۔۔۔؟"

kzwritesnovel

شہریار نے انگلیوں سے ٹھوڑی کو تھامے اسکے گال کو ذرا سختی سے انگوٹھے سے سہلایا تو مشل اسکی حد سے بڑھتی نزدیکی پر حرارت سی محسوس کرتے چھری چھڑوا کر صوفے پر پیچھے کو کھسک گئی تھی

KZwritesnovel

"میں۔۔میں نے آپ سے شادی اس لیے کرنی تھی کیونکہ آپ کوئی اور تھے۔ے۔۔۔اس لیے میں آپ سے رابطہ کرتی تھی۔ی۔۔۔مجھے پتہ ہوتا کہ آپ ہی میرے کزن ہیں تو میں آپ سے رابطہ ہی نہ کرتی۔۔۔میں تو پھر وہیں پھنس گئی نہ۔۔۔"

کہتے ہوئے مشل کا چہرہ بلکل بجھ سا گیا تھا ، اسکے اتنے معصوم سے انداز میں شکوہ کرنے پر شہریار کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ بکھر گئی تھی

KZwritesnovel

"اوہ ہو۔۔"

"اب تو پھنس گئی۔۔۔"

"کیا کر سکتے ہیں..." شہریار اسکے پاس صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھ کر،اسکے پیچھے بازو پھیلاتے شرارتی سے لہجے میں بولنے لگا تو مشل نے اسکا بازو اپنے پیچھے سے ہٹا کر اسکی گود میں پھینکنے والے انداز میں رکھ دیا تھا

KZwritesnovel

"کچھ نہ کریں آپ...دھوکہ تو میرے ساتھ ہوا ہے...آپ سے نہ بھی رابطہ کرتی تو بھی آپ ہی ملنے تھے مجھے...نہ ہی اتنے میسجز کرتی...خوامخواہ آپکو اہمیت دی اتنی..." کہہ کر مشل ٹانگیں اوپر صوفے پر کرتے اپنا چہرہ

گھٹنوں میں چھپا کر دکھی سے لہجے میں بولی تھی

"اب تو مجھے پتہ لگ چکی ہے اپنی اہمیت۔۔۔میں تو روزانہ پڑھا کروں گا تمھارے لو کنفیشنز۔۔۔" شہریار نے ہنستے ہوئے اسکی بازوؤں میں چھپی ہوئی گردن کو ذرا سا انگلیوں سے چھیڑا تو مشل چہرہ گھنٹون سے ہٹا کر اسے سخت نظروں سے گھوری تھی مگر آنکھیں اداس تھیں

kzwritesnovel

"اچھا نہ یار یوں اداس نہ ہو۔۔۔مجھے نہ سمجھو کزن۔۔ میں وہی ہوں جو پہلے تھا ۔۔۔ سب سیٹل ہو جائے گا آہستہ آہستہ۔۔ اتنا مت سوچو۔۔۔آؤ ریڈی ہو کر نیچے چلتے ہیں۔۔میں ڈریس لایا تھا ایک۔ک۔۔۔رکو دکھاتا ہوں۔۔۔"

شہریار نے قدرے نرم لہجے میں بولتے پھر سے اسکے گال چھوئے اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا اور الماری میں پڑے چند ڈریسز میں سے ایک ٹیل بلیو کلر کے خوبصورت شیڈ اور گولڈن کام سے مزین ڈریس لے کر باہر آیا تھا

kzwritesnovel

"چلو شاباش اس کو پہنو اب اور پیارا سا میک اپ کرو۔۔۔ غصہ تھوک دو فوراً۔۔دیکھو خود ڈریسز لیے میں نے تمھارے سب ۔۔ پتہ نہیں یہ تمھیں ٹھیک ہو گا یا نہیں۔۔۔ پہن لیتے ہیں نہ گھر میں یہ۔۔؟ نئی نئی دلہن ہو تم۔۔۔ "

شہریار نے ڈریس اس کے سامنے کیا تو مشل اتنے بھاری ڈریس کو دیکھ کر اسے گھورتے ہوئے ،اسکے ہاتھ سے تقریبا کھینچتے ہوئے پکڑ کر ڈریسنگ روم کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔ کافی دیر کے بعد وہ اس گھیردار لمبی انگرکھا سٹائل فراک ساتھ شرارہ پہنے باہر آئی تو شہریار اس کو دیکھ کر

kzwritesnovel

مبہوت سا رہ گیا تھا جو ہاتھ میں بلیک چھوٹا سا باکس لیے اسکے انتظار میں بیٹھا تھا۔۔۔ڈریسنگ روم کے سفید فولڈنگ دروازوں کے درمیان کھڑے مشل اپنی فراک اور شرارے کو سنبھالتے ہوئے اسے دیکھی تو شہریار فوراً باکس ہاتھ سے ایک طرف رکھ کر کھڑا ہوا تھا

KZwritesnovel

"م۔۔۔مجھے ڈرائیر چائیے۔۔۔اندر نہیں تھا۔۔۔" کہہ کر اس سے نظریں چراتے وہ واپس اندر کو پلٹ گئی تھی۔۔۔ ہلکے گیلے بالوں کو کندھے سے پیچھے کرتے دوپٹے سے بے نیاز اسکا سراپا اس

جوڑے میں قیامت ڈھا رہا تھا۔۔۔اسکا جھجھک کر بات کرنا،نظریں نہ ملانا شہریار کو بہت پیارا لگا تھا۔۔۔ چھوٹے قدموں سے چلتا ہوا وہ ڈریسنگ روم میں داخل ہو کر اس کے پاس آیا تو مشل اسکی دھیمی سی چال سے گھبراتے ڈرائیر کی تلاس میں پہلے سے دیکھی ہوئی الماری ھر سے کھنگالنے لگی تھی

KZwritesnovel

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ایسے ہی رہنے دو بال۔۔۔نہ کرو ڈرائے۔۔۔" شہریار اس کو پیچھے سے ہگ کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اس کے پیٹ

پر جماتے، بالوں سے آتی خوشبو محسوس کرنے لگا تو مشل کا چہرہ لال گلابی ہوا تھا...کمرے کے تمام پردے ہٹے ہونے کی وجہ سے دن کی روشنی پورے کمرے کے ساتھ ڈریسنگ روم کو بھی روشن کر رہی تھی

KZwritesnovel

"تھوڑے سے تو کرنے ہیں نہ..." چھوٹی چھوٹی تیز سانسوں کے درمیان کہتے ہوئے مشل نے دھیرے سے الماری بند کرتے مڑنے کی کوشش کی تو شہریار نے بند الماری پر ہارھ رکھ لیا تھا

"نہیں۔۔۔تھوڑے سے بھی نہیں کرنے۔۔۔" شہریار نے اسکے نم بال کندھے سے ہٹاتے اپنے لب وہاں رکھے تو مشل کو اپنی کان کی لوئیں تک دہکتی محسوس ہوئیں تھیں

KZwritesnovel

"میں۔۔۔میں پوچھ نہیں رہی،بتا رہی ہوں۔۔۔" مشل نے اپنی آواز اونچی کرتے زبردستی رخ موڑ کر دوسری الماریاں کھولنا نند کرنا شروع کیں تو شہریار آنکھیں پوری کھول کر ٹرانس

سے باہر آتے اپنی بئیرد پر ہاتھ پھیرتے ڈریسنگ روم سے باہر آگیا تھا۔۔۔مشل کمرے میں آ کر لا پرواہ سے انداز میں الگ الگ سوئچ بورڈز پر ڈرائیر لگا کر چیک کرتے اسے پوری طرح نظر انداز کرتے بال خشک کرنے لگی تو شہریار اسکو اپنی رو میں واپس آتا دیکھ کر ہنسنے لگا تھا۔۔وہ پورے حق سے کمرے میں گھومتے کہیں کھڑے میک اپ کر رہی تھی تو کہیں کھڑے ہو کر بال سیٹ کر رہی تھی۔۔شہریار ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے دونوں بازو صوفے پر پھیلائے پرشوق نگاہوں سے اسے کمرے میں یہاں سے وہاں چکر کاٹ کر تیار ہوتے دیکھتے وال کلاک کی طرف بھی مسلسل نظر دوڑا رہا تھا

Kzwritesnovel

"سٹریٹنر بھی نہیں ہے۔۔۔" وہ خود میں بڑبڑاتے اپنے گھنگھریالے بالوں کو بے دلی سے سیٹ کرتے لائٹ سے میک اپ کو فائنل ٹچز دینے لگی تھی

KZwritesnovel

"چلیں۔۔۔؟" الجھے سے تاثرات لیے وہ اپنی تیاری سے ناخوش سی شہریار کی طرف دیکھی تھی،

جو دل و جان سے اسکی تیاری کو بھرپور انجوائے کر چکا تھا

"میرے پاس تو بیٹھو۔۔۔" وہ مسکراتے کر صوفے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تو مشل اسکے پاس پڑے باکس کو دیکھ کر اسکے بلکل قریب بیٹھ گئی تھی

"This is for you...

kzwritesnovel

"سب کو دکھانے کے لیے----

اسکے کان پر جھک کر شرارت سے کہتے شہریار نے باکس کھول کر اس کے سامنے کیا تھا جس میں چمکتی ہوئی چھوٹے چھوٹے ڈائمنڈز سے جڑی ایک خوبصورت سی رنگ تھی---نفاست سے بنی اس رنگ کا سینٹرل ڈائمنڈ سٹون باقی سٹونز سے قدرے بڑا اور خوبصورتی سے جڑا اس رنگ کا حسن مزید بڑھا رہا تھا

kzwritesnovel

"میرے لیے---" مشل حیران ہو کر کبھی باکس

کو تو کبھی شہریار کو دیکھ رہی تھی

"جی بلکل آپکے لیے۔۔۔اور رنگ کا سائز پرفیکٹ ہے مجھے پتہ ہے۔۔۔۔

May i?"

شہریار نے باکس سے رنگ نکال کر مشل سے اس کو پہنانے کی اجازت مانگی تو مشل نے ہونٹ بھینچ کر دبا دبا ڈا مسکراتے سر ہاں کی صورت میں ہلا کر اپنا ہاتھ اسکے سامنے کر دیا تھا۔۔۔شہریار نے اپنی دی ہوئی گولڈ کی رنگ کو دوسرے ہاتھ کی انگلی میں کرتے،اُس انگلی میں

kzwritesnovel

یہ ڈائمنڈ رنگ پہنا دی تھی۔۔۔مشل کے مومی سے ہاتھ میں یہ رنگ اور بھی زیادہ پیاری لگ رہی تھی

"I love ittt...."

Kzwritesnovel

مشل اپنے ہاتھ میں رنگ دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولی تو شہریار بھی جوابا مسکرا کر اپنا ہاتھ اس کی تھائی تک لے

گیا تو مشل کرنٹ کھا کر صوفے پر پیچھے کو ہوئی تھی

"پہنی ہوئی ہے شہریار۔ر۔ر ر۔ر۔۔۔ "

"چیک کر رہا تھا یار...تمھارا کوئی پتہ لگتا ہے
جب غصے میں آؤ اور کب اتار کر پھینک دو...."
شہریار اسکے ایک دم بدکنے پر ماتھے پر بل لاتے
اٹھ کھڑا ہوا تو مشل نے بھی سر کو جنبش
دیتے رنگ والے ہاتھ سے ہی اپنی فراک ٹانگوں
پر درست کی تھی

kzwritesnovel

"ایسے کبھی بھی مت ہاتھ لگا لیا کریں کہیں بھی۔۔۔انسان اپنے دھیان میں بھی ہوتا ہے۔۔۔" رنگ کو سراہنے کے ٹرانس سے باہر آتے مشل کا موڈ بھی بگڑا تو وہ بھی باہر جانے کی غرض سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

KZwritesnovel

"بھاگ لو ابھی جتنا بھاگنا ہے مجھ سے۔۔۔۔رات کو ایسا قابو کروں گا کہ ہل بھی نہیں سکو گی۔۔۔پھر سارے دھیان بھی اپنی طرف کروا لوں گا تمھارے۔۔۔" شہریار نے معنی خیز لہجے میں

کہتے ہوئے اس کو کمر سے کھینچ کر اپنے پاس
کیا اور اسکے گلاب ہوتے نرم لبوں پر جھکتے
ہوئے انہیں اپنے لبوں میں نرمی سے لے گیا تو
مشل نے اسکے اچانک حملے پر توازن قائم کرنے
کے لیے اسی کے بازو تھام لیے تھے۔۔۔شہریار کے
دونوں ہاتھ مشل کی گردن کے گرد تھے۔۔۔
اسکے قدرے خشک بالوں سے اٹھتی کنڈشنر
کی مہک اسکے حواس معطل کرنے لگی
تھی۔۔۔ وہ بےخود سا ہوئے اسکے بھرے بھرے
ہونٹوں کو بہت پیار سے محسوس کرتے ایک پل
کو رک کر اسکی آنکھوں میں جھانکا تو مشل نے
ہاتھ اسکی بازو سے اوپر لیجاتے اسے ہاتھ تھام
کر اپنی گردن سے نیچے کیے تھے۔۔۔اس پل میں

kzwritesnovel

کھو کر دونوں کی پلکوں کی جنبش تیز ہو گئی تھی

"ن۔۔۔نیچے جانا تھا۔۔ا۔۔" مشل لرزتی پلکوں اور شدت سے دھڑکتے دل سے بولی تھی

KZwritesnovel

"اوہ۔۔۔ہاں۔۔۔کیا کرتی ہو یار۔۔۔چلو۔۔۔۔" ٹھہر ٹھہر کر کہتے شہریار نے اس کے نچلے لب کو ایک بار پھر اپنے انگوٹھے سے چھوا تو مشل اسکا ہاتھ پکڑ کر کِھل کر مسکرانے لگی تھی،اسکا ہونق سا

ہوتا سرخ سانولا چہرہ اس وقت بے حد پیارا لگا تھا

"آپ بھی چینج کریں...مجھے اتنا ہیوی ڈریس پہنایا ہے تو خود بھی تھوڑی سی ایفرٹ کریں....صرف آفس کے لیے ہی تیار نہیں ہونا ہوتا...." مشل اسے ڈریسنگ روم کی طرف دھکیلتے ہوئے بولی تو شہریار نے سر کو ہاں کی صورت خم دیتے ،جاتے جاتے اسکے گال کو سختی سے کھینچا تو مشل کا دھکہ بھی جاندار ہو گیا تھا

kzwritesnovel

"کیا ہو جاتا ہے یار ان کے سامنے۔۔۔میں اور بلش کر رہی ہوں۔ں۔ں۔۔۔؟ ان بلیویبل۔۔۔" مشل اسکے جاتے ہی بھاگ کر دیوار میں لگے سکوئیر شیپ مرر میں خود کو دیکھتے اپنے ماتھے پر ہلکی سی چپت لگاتے پھر سے اپنا میک اپ فکس کرنے لگی تھی

kzwritesnovel

"آپ مجھے کیوں لے کر جا رہے ہیں۔۔۔؟ اس لیے نہ کہ میں کسی کو سچ نہ بتاؤں۔۔۔؟ کب تک چھپائیں گے آپ۔۔؟ " کافی وقت گزرنے کے بعد شازمہ نے اس سے پوچھ ہی لیا تھا

kzwritesnovel

"نہیں۔۔۔تمھاری اتنی ہمت نہیں کہ تم میری مرضی کے بغیر کسے کے سامنے کچھ بک سکو۔۔۔صرف اس لیے لیجا رہا ہوں کہ تمہارے ساتھ کچھ وقت سکون سے اپنی مرضی سے گزار

سکوں۔۔تمہاری اچھے سے ٹریننگ کر سکوں کہ

مجھے تم کیسی بیوی کے طور پر چاہیے ہو...." شازم نے گاڑی کی سپیڈ پہلے سے کم کرتے معنی خیز انداز میں شازمہ کی طرف دیکھا تھا

kzwritesnovel

"آپ غلط سمجھ رہے ہیں...میں سب کو بتا دوں گی کہ آپ ڈرنک کرتے ہیں...اتنی ہمت ہے مجھ میں..." شازمہ کانپتے لہجے میں بولی تو شازم کا ہتک آمیز قہقہہ گاڑی میں گونجا تھا

"اچھا... اوئی بڑا ڈر لگ رہا ہے...پلیز نا بتانا یار...اپنے سڑے ہوئے بھائی کو تو بلکل نہ بتانا...ہاتھ جوڑتا ہوں تمھارے سامنے...مجھے ایکسپوز مت کرنا...میں کہیں کا نہیں رہوں گا..." کمینے سے لہجے میں بولتے شازم اسے ٹیز کرنے لگا تو شازمہ اپنے آنسو چھپاتے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی

KZwritesnovel

"طلاق کا ایوارڈ لے کر گھر جانا ہے تو شوق سے بتاؤ جس کو بھی بتانا ہے...میں کوئی مر نہیں رہا تمھارے عشق میں...تم۔جیسی بیس مل

جائیں گی۔۔اور جاؤ گی کہاں۔۔۔؟ اپنے باپ کے گھر۔۔۔؟ ۔۔۔سب سے پہلے تمھاے بھائی کو ہی موت پڑے گی کہ لو۔۔۔واپس آگئی۔۔۔میرے سر پر۔۔۔اور تمھاری بھابھی۔۔۔ہونہہ۔۔۔دو دن نہیں رکھے گی تمھیں۔۔۔۔اور پھر رہنا کسی بڈھے سے شادی کر کے۔۔۔نظر آیا فیوچر۔۔۔؟ ہاں۔۔۔؟ " شازم وقفے وقفے سے بولتے اسے مسلسل چرائے جا رہا تھا،شازمہ رخ اس سے موڑے کہیں نہ کہیں دماغ میں اسکی کہی سب باتیں امیجن کرتے مزید رونے لگی تھی

Kzwritesnovel

"قدر کرو میری۔۔۔مل گیا ہوں تو۔۔۔چلو بتاؤ۔۔۔ناشتہ کیا کرو گی؟" تھوڑی ڈرائیو کے بعد شازم نے گاڑی ایک چھوٹے سے ریسٹورنٹ کے سامنے روکی تھی

kzwritesnovel

"مجھے بھوک نہیں ہے،آپ کر لیں۔۔" شدید بھوک کے باوجود شازمہ نے انکار کر دیا تھا

"سوچ لو، پہنچنے سے پہلے ہی بے ہوش ہو کر

میرا پروگرام نہ خراب کر دینا..." شازم کی بات کا جواب نہ دیتے ہوئے

وہ بدستور ونڈو سے باہر دیکھ رہی تھی مگر کھانے کا سن کر دل بری طرح کانپنے لگا تھا...کل دوپہر سے کچھ کھائے بغیر زندگی کے اتنے بڑے اتار چڑھاؤ سے گزر کر اسکی جان آدھی سی رہ گئی تھی

kzwritesnovel

"قدر کرو میری...مل گیا ہوں تو....چلو بتاؤ...ناشتہ کیا کرو گی؟" تھوڑی ڈرائیو کے بعد شازم نے گاڑی ایک چھوٹے سے ریسٹورنٹ کے سامنے روکی تھی

KZwrites

"مجھے بھوک نہیں ہے،آپ کر لیں..." شدید

بھوک کے باوجود شازمہ نے انکار کر دیا تھا

"سوچ لو، پہنچنے سے پہلے ہی بے ہوش ہو کر میرا پروگرام نہ خراب کر دینا..." شازم کی بات کا جواب نہ دیتے ہوئے

وہ بدستور ونڈو سے باہر دیکھ رہی تھی مگر کھانے کا سن کر دل بری طرح کانپنے لگا تھا...کل دوپہر سے کچھ کھائے بغیر زندگی کے اتنے بڑے اتار چڑھاؤ سے گزر کر اسکی جان آدھی سی رہ گئی تھی

kzwrites

"اوکے مرضی ہے---" اسے رخ موڑے بیٹھا دیکھ
کر شازم کندھے اچکا کر ویٹر کو ناشتے کا آرڈر
دے کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے بیٹھے ہی
شازمہ کی پشت کو دیکھنے لگا تھا،جو خود کو
چادر سے اچھی طرح سے لپیٹے سردی سے کانپ
رہی تھی---

پیروں کو چھوتی شفون کی سیاہ فراک اور بڑی
سی میرون چادر میں وہ بلکل چھپی ہوئی

تھی۔۔سر پر بھی چادر کو اتنے اچھے سے اوڑھا ہوا تھا کہ بال بھی دکھائی نہیں دے رہے تھے۔۔۔شازم ہونٹوں پر انگلیاں پھیرتے مسلسل اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے وہ راستے میں مسلسل مرر اوپر نیچے کرتی آئی تھی۔۔۔کھڑکی سے آتی ٹھنڈی ہوا سے اسکی سرخ ہوتی ناک شازم کی نظروں میں آئی تھی

"ونڈو بند کر دو اب۔۔۔سردی لگ جائے گی۔۔۔"

اس سے لاپرواہ رویہ برتنے کے ناوجود شازم یے

KZwrites

اختیار ہو کر بولا تھا

"آپ۔پ کو کیا فرق۔ق پڑتا ہے،مجھے۔ے جو بھی۔ی تکلیف پہنچے۔ے۔۔" اسکے مخاطب کرتے ہی شازمہ کے کب سے اٹکے آنسو ،پلکوں کی جھالر توڑ کر اسکے شفاف گالوں پر بہنے لگے تھے،آواز میں بھی آنسوؤں کی آمیزش سے لرزش پیدا ہوئی تھی

"تو میں نے کب کہا ہے کہ تمہیں سردی لگ جائے

Kzwrites

گی۔۔۔؟ میں اپنی بات کر رہا ہوں۔۔۔" بدلحاظی سے کہہ کر شازم نے اس کی طرف کی ونڈو کو اپنے پینل پر بٹن دباتے ہوئے آٹومیٹکلی نیچے کر کے اسکا بازو کھینچ کر اسے اندر کی جانب کیا تو شازمہ اسکا جواب سن کر خود کو کوسنے لگی تھی کہ اس نے کیسے سوچ لیا کہ وہ اسکا خیال کر سکتا ہے۔۔۔ اتنے میں شازم کی سائیڈ ونڈو ناک ہوئی اور وہی ویٹر ناشتہ ٹرے میں لیے آگیا تھا

kzwrites

"یار ایسا کرو اندر ہی سرو کر دو۔۔۔امم۔۔۔۔آؤ

گی تم ساتھ۔۔۔؟" شازم نے گاڑی کو اَن لاک کر کے ویٹر کو ناشتہ اندر لیجانے کا کہتے باہر آ کر شازمہ کو مخاطب کیا تھا،اسکی بگڑتی ہوئی

حالت،آنکھوں کی بے رونقی ، چہرے کا زرد پن شازم کو تشویش میں مبتلا کرنے لگا تھا

KZwrites

"نہیں۔۔۔" اب کی بار شازمہ بھوک کے ہاتھوں مجبور ہو کر تھوڑا سیدھا ہو کر بیٹھی تھی لیکن متلاتے دل نے اسے ایک لفظ سے زیادہ بولنے ہی نہیں دیا تھا

"یار آ جاؤ ناشتہ کر لو...آگے لمبی ڈرائیو ہے پتہ نہیں کچھ ملے یا نہیں کھانے کو...نخرے نہ کرو" شازم گاڑی کے اندر اپنا چہرہ کرتے ہوئے تھوڑا نرم لہجے میں بولا لیکن شاید گاڑی رکنے سے شازمہ کا دل پہلے کی نسبت زیادہ خراب ہونے لگا تھا

KZwrites

" میں نے آپ سے کہا نا...مجھے بھوک نہیں ہے آپ جائیں اور ناشتہ کریں..." شازمہ نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر اپنے دھندلاتے

منظر کو بہتر کرنے کی کوشش میں بغیر اسکی طرف دیکھے بہت مشل سے جواب دیا تھا،لفظ ادا کرتے کرتے ابکائی کی سی کیفیت ہونے لگی تھی... نئے نئے گھاؤ کی وجہ سے خود کو اسکے سامنے کمزور نہ ثابت کرنے کے لیے وہ اپنی بگڑتی طبیعت ، بھوک سے اندر ہی اندر لڑتے گھلے جا رہی رھی

KZwrites

"Go to hell then"

حقارت سے کہہ کر شازم گاڑی کا دروازہ دھاڑ سے بند کرتے اندر کی طرف بڑھ گیا تھا

"میں کیوں جاؤں جہنم میں...جہنم میں تو آپ جائیں گے..." دل میں سوچتے ہوئے شازمہ نے چادر تھوڑی سی سرکاتے اپنا سر گاڑی کی بیک سیٹ سے لگایا تھا...طبیعت بوجھل ہونے سے گھٹن کا احساس شدت پکڑ رہا تھا...کچھ پل سر ٹکا کر ٹوٹے دل سے ماں کو یاد کرتے اچانک کچھ خیال آنے پر شازمہ یک دم سیدھی ہو کر گاڑی کے فرنٹ پر موجود باکس کو کھول کر کھنگھالنے لگی تھی

KZwrites

"میرا فون کدھر رکھا ہو گا شازم نے..."

"مجھے جب بھی موقع ملا میں شہریار بھائی کو کال کروں گی...وہ میری بات...لیکن مشل..."

"وہ تو مشل کے ساتھ ہوں گے...مشل کیا سوچے گی...میرے بارے میں..."

kzwrites

"وہ دونوں آپس میں میری باتیں ڈسکس کریں گے۔۔۔مشل تو مذاق اڑائے گی میرا۔۔۔"

kZwrites

"نہیں شہریار بھائی کو نہیں۔۔ماما کو کروں گی"

"ماما کتنا ہرٹ ہوں گی۔۔۔"

"کیا کہوں گی ماما سے۔ے۔۔۔اور۔۔۔اور۔۔۔بابا کو کیسے فیس کروں گی۔ی۔ی۔۔۔" باپ کا رخصتی کے وقت پریشان سا چہرہ یاد کرتے شازمہ شدت سے رونے لگی تھی

KZwrites

سر میں درد اور بھوک کی شدت سے ٹیسیں سی اٹھنے لگی تھیں۔۔۔فرنٹ گلو باکس سے فون نہ ملنے پر شازمہ نے ایک نظر پچھلی خاکی سیٹ پر دیکھ کر مایوس ہوتے آنکھیں موند کر پھر سے اپنا سر بیک سیٹ سے ٹکا لیا

تھا۔۔۔سست سی ہوتی سانسوں کے درمیان شازمہ نیند کے جھونکے میں جانے ہی والی تھی کہ اچانک گاڑی کا سائیڈ مرر ناک ہونے سے بدک کر اس کی آنکھ کھلی تھی ،ایک درمیانی سی عمر کا لڑکا چہرے پر عجیب سی ہنسی سجائے اسکو گاڑی کا شیشہ نیچے کرنے کا اشارہ کر رہا تھا

KZwrites

"ک۔۔کیا ہے۔۔۔" گھبرا کر منہ میں بڑبڑاتے شازمہ نے ایک نظر ریسٹورنٹ کی طرف دیکھا تو وہاں اس کو شازم کہیں نظر نہیں آیا

تھا...گنجان سی سڑک پر اس چھوٹے سے ریسٹورنٹ کا کوئی عملہ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا..اس کے مسلسل ناک کرنے پر خوفزدہ ہوتے شازمہ نے خود کو ونڈو سے تھوڑا دور کر لیا تو وہ لڑکا خباثت سے اس کو دیکھتے پورے ہاتھ سے ونڈو کو زور سے ناک کرنے لگا تھا...

KZwrites

اس لڑکے کی بگڑی دماغی خالت کو مدنظر رکھ کر شازمہ خود کو تھوڑی تسلی دیتے نظر جھکا کر سائیڈ پر بیٹھے اسے اگنور کرنے لگی لیکن اس کے بار بار مختلف اندار میں مرر کھٹکھٹانے

پر نظر اٹھا کر دوبارہ دیکھا تو وہ لڑکا اب خباثت کی انتہا پر پہنچتے ہوئے پورے دانت نکال کر اس کو ہاتھوں سے چومنے کے اشارے کرنے لگا تھا...شازمہ تیز تیز سانس لیتے اس کے چہرے کے تاثرات سے خوف کھاتے پیچھے کو کھسکتے کھسکتے ڈرائیونگ سیٹ تک ہو گئی تھی،وہ لڑکا اسے بوکھلاتا دیکھ کر مزید شیر ہوتے اسے اب انتہائی گندے اشارے کرتے اونچی اونچی سی آوازیں نکالنے لگا تھا... اسکا ذہنی توازن خراب ہونے کے باوجود اسکا اتنے گھٹیا اشارے کرنا، مرر کو چومنا شازمہ کی ٹانگیں سن کر گیا تھا... وہ خود کو اکیلا پا کر خوف کے مارے بری طرح کانپنے لگی تھی.... ٹانگیں

kzwrites

اپنی سیٹ کی جانب رکھے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے اپنے سر کندھوں سے سرکتی چادر سے بے نیاز اس لڑکے کو اپنی ونڈو سے ہٹ کر بھاگ کر گاڑی کو کراس کرتے اب اس جانب آتے دیکھ کر سہمتے ہوئے،بمشکل سن ہوتی ٹانگوں کو حرکت دیتے واپس اپنی سیٹ پر ہوئی ہی تھی کہ شازم کو ڈرائیونگ سیٹ کے پاس آتے دیکھ کر اسکی تھوڑی جان بحال ہوئی تھی...شازم نے اس لڑکے کو گاڑی کے پاس یوں مڈلاتے دیکھ کر بغیر کسی دیری کے اسکے منہ پر مکوں کی برسات کر دی تھی...شازمہ کے دیکھتے دیکھتے ہی اس لڑکے کی قمیض پر ناک سے بہا خون گرنے لگا تھا...وہ بلکل مزاخمت کیے بغیر شازم

kzwrites

سے مار کھاتے خود کو اسکے حوالے کر چکا تھا۔۔۔ریسٹورنٹ سے ایک دو ویٹر بھاگ کر اس طرف آئے اور شازم سے اس لڑکے کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگے تھے۔۔۔ایک گاڑی بھی وہاں رکی تھی۔۔۔اس سے نکلتے کچھ سٹوڈنٹ لڑکے بھی معاملے کو دیکھ کر گاڑی میں سہمی بیٹھی شازمہ اور پاگلوں کی طرح خونخوار ہوتے شازم کو دیکھنے لگے تھے

kzwrites

شازمہ اندر بیٹھے سارا منظر دیکھتے ہوئے بلکل منجمند ہو گئی تھی ، جسم بری طرح کانپ رہا

تھا لیکن خود کو ذرا بھی جنبش دینے کی سکت نہیں تھی۔۔۔ بند کھڑکیوں کے باوجود بھی اس کو شازم کا چلانا اور غرّانا صاف سنائی دے رہا تھا۔۔۔ شازم نے مار مار کر اسکے چہرے سے بہت خون نکال دیا تھا۔۔۔اسکی طرف سے کوئی مزاحمت نہ ہونے کی وجہ سے شازم نے اسے اچھا خاصہ ہی پیٹ ڈالا تھا

"صاحب جی جانے دیں اس کو۔۔۔"

"دماغ کا تھوڑا کھسکا ہوا ہے یہ باس۔۔۔"

KZwrites

"مر جائے گا ،جانے دیں---"

ریسٹورنٹ کے بندوں نے شازم

سے اس کو بمشکل چھڑوایا تھا ورنہ

شازم کے سر پر تو جیسے خون سوار

تھا---اس کی اپنی سفید شرٹ بھی خون سے

بھر گئی تھی---آنکھوں میں جنونیت سی اتر

آئی تھی--شازمہ اپنی سیٹ پر بے حال سی

بیٹھے شازم کے چہرے پر اتری وخشت کو دیکھ

کر مزید خوفزدہ ہو گئی تھی---دور سے ہی اسکا

مخصوص انداز میں تیز تیز سانس لینا شازمہ

kzwrites

کی جان مشکل میں ڈال رہا تھا

سب کے معاملہ رفع دفع کروانے پر شازم گاڑی
کی طرف بڑھتے اسکی طرف بھی انہی خون
خوار نظروں سے دیکھتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ
پر آیا تو شازمہ ہوش میں آتے فوراً خود کی حـ
الت درست کرتے اپنے ماتھے پر آئے ٹھنڈے
پسینے کو چادر سے ہی صاف کرنے لگی
تھی...دل ابھی تک اس لڑکے کی حرکتوں اور
اسکے بعد شازم کی مار دھاڑ دیکھ کر شدت سے
دھڑکے جا رہا تھا...

kzwrites

"میرے۔ے۔ے سامنے تو تمہارے سر سے چادر
ہلتی ہی نہیں ہے۔ے۔ے۔ے دونوں ہاتھوں سے
جما کر رکھتی ہو اس کو سر پہ اور اب تمہاری
زلفیں نکل نکل کے باہر آرہی ہیں دس بندے
اکٹھے کر لئے میرے واپس آنے تک۔ک۔ک۔۔۔"
شازم باہر کھڑے لڑکوں کے ٹولے کی طرف نظر ڈ
ال کر زور سے گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے
غرّایا تو شازمہ نے گھبرا کر فوراً اپنی چادر کو
مزید درست کیا تھا جو واقعی اس کے کندھوں
سے ڈھلک رہی تھی۔۔بال بھی چہرے پر جھول

KZwrites

رہے تھے

"م...مجھے پتہ نہیں چلا میری شاید آنکھ لگ گئی تھی...دل...خراب...ہو رہا تھا۔ا۔ا۔۔" شازمہ اپنی چادر کو سر پر بار بار ٹھیک کرتے ہوئے اٹک اٹک کر بول رہی تھی،چادر ٹھیک کرتے ہاتھ تک کپکپا رہے تھے،آواز میں بھیگا پن تھا۔۔شازم اپنا رخ اس کی طرف کیے اس کے چہرے پر خونخوار نظریں جمائے ہوئے تھا...اس لڑکے کے واہیات اشارے یاد کرتے شازم کی آنکھوں میں پھر سے خون اترا تو سٹئیرنگ پر جاندار مکہ

KZwrites

مارتے وہ خوفزدہ بیٹھی شازمہ کو مزید سہمنے پر مجور کر گیا تھا،اس کے حلق سے گم سم سی چیخ سن کر شازم نے گھرا سانس لیتے اسے دیکھا تھا۔۔۔بلیک فراک کے اوپر ڈارک میرون چادر کے ساتھ اپنے انتہائی معصوم اور حسین چھرے پر بے پناہ خوف لیے وہ شازم کو مزید طیش دلا گئی تھی

KZwrites

"میرے ساتھ اندر آتے تکلیف ہو رہی تھی۔ی۔ی۔ی لیکن یہاں بیٹھ کر لڑکوں کو اپنا حسن دکھاتے تمھیں کوئی ایشو نہیں تھا۔ا۔ا۔ا

ب-ں-ں-تمھیں گھور رہے تھے سارے کے سارے....
...." شازم نے اسکا بازو کہنی سے بے رحمی سے
دبوچ کر اسکا رخ اپنی جانب کیا تو شازمہ کی
آنکھیں اسکی جان لیوا دھاڑ پر شدت سے
برسنے لگی تھیں،جسے ان لڑکوں کے آنے اور
رکنے کا پتہ بھی نہیں چلا تھا

KZwrites

"بس ایک یہی کام تمہیں کرنا آتا ہے اور کچھ
نہیں...ڈرامے باز لڑکی .." شازم نے اس کی بازو
بری طرح جھٹک کر چھوڑی اور ڈرائیونگ سیٹ
سے پیچھے کی طرف مڑتے ہوئے اپنے بیگ میں

سے کوئی ٹی شرٹ نکال کر خون آلود شرٹ بدلنے لگا تو شازمہ اس سے چہرہ موڑ کر ہوش کھوتے حواسوں کو بحال کرنے کی کوشش میں اپنی گود میں موجود ہاتھوں کو مسلتے ہوئے دیکھے جا رہی تھی... آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے...شازم کے اس لڑکے کو اتنی بری طرح لہولہان کرنے پر شازمہ کے دل میں اسکا خوف مزید بیٹھ گیا تھا...رات نشے کی حالت میں وہ جو اسکا خشر کر چکا تھا ،وہ پہلے ہی زخموں سے گھائل تھی

kzwrites

"رونا بند کرو اپنا۔۔سر نہ درد کرواؤ میرا۔۔۔عذاب بن گئی ہو۔و۔و۔۔و۔۔۔" شازم اس شرٹ کو اتار کر باہر پھینکتے ہوئے دھاڑا تو شازمہ نے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھتے اپنے مدھم سی آواز کو بھی خود میں گھونٹ لیا تھا۔۔۔ہمت اب جواب دینے لگی تھی۔۔۔گاڑی سٹارٹ ہونے پر وہ کچھ دیر حواس قائم رکھتے بالآخر اندر ہی اندر گھلتے گھلتے ہوش کھو کر شازم کے کندھے پر آ گری اور اگلے ہی پل خود کو ہوش میں لانے کی کوشش کرتے ہوئے سیدھی ہو کر اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔ہوش ختم ہونے پر بھی وہ شازم سے ٹکڑا کر اسکے اشتعال سے بری طرح سہم گئی تھی

KZwrites

"Are you ok....?

گر کیوں رہی ہو...؟" شازم نے اسے حواس باختہ دیکھ کر گاڑی کو بریکس لگائی تھیں...شازمہ کی بند ہوتی آنکھیں،ماتھے پر آتی پسینے کی بوندیں دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کی

حالت بہت خراب ہو رہی ہے

KZwrites

"وہ..گ...م.." شازمہ اپنی چادر ٹھیک کرتے ہوئے بمشکل بول پا رہی تھی

"کھانا ہے کچھ یا اکڑ میں ہی رہنا ہے...؟ بہت بے وقوف ہو تم... مجھ پر غصہ خود بھوکا رہ کر نکال رہی ہو...؟ بیمار پڑ جاؤ گی تو اپنا ہی نقصان کرو گی...فائٹ بیک کے لیے کچھ تو تیاری رکھو..." بات کرتے کرتے شازم نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا جو کمزوری سے ٹھنڈا پرتا بلکل بے جان محسوس ہو رہا تھا،نبض بھی سست رفتاری سے چل رہی تھی

" پیو تھوڑا...مرر نیچے کروں...؟" پانی کی

KZwrites

بوتل تھماتے شازم نے اس کا ہاتھ اس کی جھولی میں واپس رکھ کر گاڑی سٹارٹ کر کے آس پاس ہی کوئی ہوٹل ڈھونڈنا شروع کر دیا تھا...سائیڈ مرر نیچے کرنے پر شازمہ کھڑکی کی جانب کھسکتے چادر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر کھلی فضا میں سانس لینے لگی تھی

KZwrites

"بہتر ہوا کچھ...؟" کہتے ہوئے ایک ہوٹل نظر آنے پر شازم نے وہاں گاڑی روکی تو اس کا فون بجنے لگا تھا...شازمہ نے فورا نظر اسکے فون سکرین پر دوڑائی تو شہریار کا نام جگمگاتا

دکھائی دیا تھا۔۔۔دل کو ایک تسلی سی ہوئی تھی

"وعلیکم سلام۔۔۔جی شہریار بھائی ہم یہاں راستے میں ہی سٹے کرنے لگے ہیں۔۔۔وہ۔۔۔شازمہ کی طبیعت تھوڑی بگڑ رہی ہے۔۔۔ Nauseaہو رہا ہے۔۔۔جی۔۔۔جی۔۔۔ اسکے فون کی بیٹری ڈیڈ ہے پہنچ کر چارج کرے گی۔۔۔ن۔۔۔نہیں میرا خیال ہے کہ پھر یہیں پر سٹے کریں گے تو اس کے بعد پھر کل آگے جائیں گے۔۔ جی میں آپ کو لوکیشن بھیج دیتا ہوں ابھی۔۔۔ ڈونٹ وری۔۔جی خدا

KZwrites

حافظ..." کہہ کر شازم نے فون کاٹ دیا تھا،
شہریار سے بات کرتے کرتے وہ بار بار تھوڑا
کنفیوز بھی ہو رہا تھا،اسکا تفتیشی سا انداز
بری طرح چبھا تھا

Kzwrites

"سالا باز نہیں آتا آرڈر کرنے سے... آفس میں
بھی اس کا آرڈر سنو اور اب اپنی پرسنل لائف
میں بھی اس کی سنو... بھیجتا ہوں تجھے
اچھی طرح لوکیشن...سنتا ہے میرے منہ سے
کچھ...." شازم فون ڈیش بورڈ پر پھینکتے
قدرے اونچی اواز میں بڑبڑایا تھا مگر شازم

تو ہوش و خرد سے بیگانہ بیک سیٹ سے اپنا
سر لگائے سٹل ہوئی پڑی تھی۔۔۔فون سے آتی
ہلکی سی شہریار کی پریشان سی آواز نے جہاں
دماغ کو تھوڑا سا ریلیکس بھی کیا تھا وہیں
اسے اپنی فکر کرتے سن کر دل بھر سا بھی گیا
تھا

KZwrites

"ڈیڈ نے اپنی عیاشیوں کی وجہ سے بزنس
نہ تباہ کیا ہوتا تو آج اپنے بزنس کے بل بوتے پر
سب سیکھتا میں۔۔۔ یوں ان کی کمپنی جوائن

کر کے نہ ملازم بننا پڑتا مجھے.. کوئی نہیں بہت جلد ان سے بھی بڑی ایمپائر کھڑی کروں گا...بزنس اسکلز تو میرے شہریار سے بھی اچھے ہیں...اس سالے کا غرور بھی توڑنا ہے...اکڑا پھرتا ہے بڑا..." شازم سوچتے ہوئے گاڑی ہوٹل کی پارکنگ میں لے آیا تھا ،سر جھٹک کر باہر آتے شازمہ کی طرف کا دروازہ کھولا تھا

KZwrites

"شازمہ.." اس نے جھک کر اسکا کندھا ہلا یا تو شازمہ نے سرخ ہوتے رخساروں پر پھیلی گھنی پلکیں آہستگی سے کھولی تھیں

"جی.." رو رو کر آنکھیں شدید سوجھی ہوئی تھیں،آواز بھی بھاری ہو رہی تھی

"اٹھو... چیک اِن کرنا ہے..." شازم نے نرمی سے کندھے پر پھیلی چادر کو سہلایا تو شازمہ ٹیسوں کو کنٹرول کرنے کے لیے سر کو بلکل سٹل کیے گیٹ سے باہر نکلنے لگی تو ایک دم اٹھنے کی وجہ سے اتنا ہی بری طرح چکرا کر شازم کی بازوؤں میں جھول گئی تھی

kzwrites

"شاز...اندر تک تو چلو یار...ہمت

کرو...شاباش..."

شازم نے اسکے گال تھپتھپائے تو شازمہ اپنا سر تھامتے بمشکل چلنا شروع ہوئی تھی

"م...مجھے..." شرمندگی،گھبراہٹ شدید متلی محسوس کرتے ابھی شازمہ نے بولنے کی کوشش ہی کی تھی کہ اسکو وومٹ ہوگئی تھی...پارکنگ کی دیوار پر ہاتھ رکھے وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھے بے بس سی ہو کر رو پڑی تھی...شازم اسکو دیوار کے ساتھ کھڑا دیکھ کر بھاگتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھول کر اس کے لیے پانی کی بوتل نکال کر لایا تھا،اسے اتنا بے

kzwrites

حال ہوتے دیکھ کر وہ خود بھی مضطرب ہو گیا تھا

"شازمہ...ابھی ٹھیک ہو جائے گا...کالم ڈاؤن...." پانی کی بوتل اسکی طرف کرتے ہوئے وہ اسکی کمر پر ہاتھ پھیر کر اسکو ریلیکس کرنے کی کوشش کر رہا تھا

"ہونے دو،ہونے دو...کوئی بات نہیں..." شازمہ

kzwrites

کی آنکھیں پوری طرح کھل گئی تھیں،شازم کے سامنے یوں حالت بگڑنے پر وہ منہ پر ہاتھ رکھے خود کو بندھ باندھنے کی ناکام کوشش میں مزید نڈھال ہونے لگی تھی۔۔اسے بار بار اپنی چادر ٹھیک کرتے دیکھ کر شازم نے کھینچ کر چادر اسکے

جسم سے الگ کر دی تو شازمہ نے اسے گھبرا کر دیکھتے دوپٹہ سر پر کیا تھا۔۔۔آس پاس ایک ڈو اور لوگوں گی موجودگی پر دماغ میں راستے والا منظر گھومنے لگا تھا

kzwrites

"چھوڑو اس کو۔۔کوئی نہیں دیکھ رہا۔۔چلو ہاسپٹل چلتے ہیں۔۔۔ہمت کرو۔۔بہت کمزوری ہو گئی ہے تمھیں۔۔۔ڈرپ لگے گی شاید۔۔" شازم اس کی بگڑتی حالت دیکھ حقیقتا کر پریشان ہو گیا تھا،بوتل اسکے ہاتھ میں تمھاتے شازم نے بہت نرمی سے اسکے کندھوں پر بازو پھیلا کر اسے اپنے حصار میں لیا تھا

KZwrites

"مجھے سونا ہے بس۔س۔۔" شازمہ پانی سے چہرہ صاف

کرتے ہوئے بولی تھی،شازم کا یوں حصار میں

لینا اسے فی الوقت بہت پر سکون کر گیا تھا

"اچھا...ریلیکس رہو...ریسٹ ہی کرتے ہیں...دل ٹھیک ہوا کچھ....؟" شازم بوتل اسکے اہتھ سے لے کر، اسے یونہی اپنے حصار میں لیے لفٹ کی طرف آ گیا تھا...شازمہ کی حالت دیکھ کر اس کو اپنے آپ پر شدید غصہ آنے لگا تھا...اختیاط سے اسے روم میں لا کر شازم نے اسکو صوفے پر بٹھایا تھا

kzwrites

"ناشتہ منگواتا ہوں...تھورا سا کھاؤ کچھ... پھر سو جانا"

نرم سے لہجے میں کہتے ہوئے شازم کمرے کے انٹرکام سے ناشتہ آرڈر کرنے لگا تو شازمہ نے سائیڈ ٹیبل پر اس کو اپنا

فون رکھتے دیکھا تھا...اسکے لہجے میں اپنے لیے نرمی دیکھتے ہوئے بھی دماغ میں بس یہی تھا کہ وہ اپنی ماں کو بتا دے کہ شازم ڈرنک کرتا ہے اور اسکے ساتھ کتنا برا

سلوک کر چکا ہے...دو نرم بولوں سے اسکے ساتھ نہ رہنے کا فیصلہ بدلا نہیں تھا...گزری رات اور گزرتے دن میں وہ اپنے لفظوں سے،اپنے عمل

KZwrites

سے جتنی اذیت اسکے جسم کو،دماغ کو پہنچا چکا تھا وہ اتنی جلدی بھلا دینے والی نہیں تھی

" کوئی آئے تو دروازہ مت کھولنا... میں خود کھولوں گا...اتنی سیف جگہ نہیں ہے یہ ..."

شازم ناشتہ آرڈر کر کے فریش ہونے کی غرض سے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا تھا...

شازمہ نے تحمل سے ہاں کی صورت سر ہلاتے اس کے جاتے ہی بھاگ کر اپنا فون پکڑ لیا تھا... ہاتھ تک دم بری طرح کانپنے لگے تھے...فون سوئچ آف تھا...بٹن لانگ پریس کرتے کرتے

kzwrites

اچانک دروازے کی آواز سن کر شازمہ فوراً فون وہی واپس رکھا کر بیڈ کی طرف بھاگی تو چکرا کر ایک دم کھڑے کھڑے منجمد ہو گئی تھی

KZwrites

"کیا کر رہی تھی-ی----" شازم نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسکو تھام کر بیڈ پر بٹھایا تھا

'ک--ک--کچھ نہیں---" شازمہ اسکے یوں اچانک باہر آنے پر باقائدہ کانپنے لگی تھی

"کس کو کال کرنی ہے،بتاؤ میں کروا دیتا ہوں۔۔۔" شازم نے ایک ہاتھ بیڈ کراون پر رکھ کر اس پر جھکتے طنزیہ لہجے میں کہا لیکن شازمہ لہجے کی نرمی کو جانچے بغیر سمجھی کہ وہ واقعی بات کروانے کے لیے کہہ رہا ہے

"ماما کو کرنی ہے۔۔۔" وہ معصومیت سے بولی تھی،نظریں شازم کی نظروں سے ملیں تو یک دم اسکے لہجے کے طنزیہ ہونے کے احساس

Kzwrites

پر ڈھیروں شرمندگی نے آگھیرا تھا،اپنا ہی فون پکڑنے پر چوری کرنے جیسا محسوس ہوا تھا

"مجھ سے پوچھا تم نے...؟ اس کا لہجہ سخت ہوا تو شازمہ کوئی جواب دیے بغیر نظریں جھکا کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے خود میں سمٹنے لگی تھی

KZwrites

"میرے خیال میں تمہیں ریسٹ کرنے کی ضرورت ہے ...یہ چالاکیاں کسی اور ٹائم کر

لینا۔۔۔کروا دوں گا بات تمھاری۔۔۔" شازم نے بازو بیڈ کراون پر پھیلاتے مزید جھک کر اسکے ٹھنڈے پڑتے گال کو انگوٹھے سے چھوا تو شازمہ کے پورے بدن میں کپکپی کی لہر دوڑی تھی جسے دیکھ کر شازم کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی

KZwrites

"اور ہاں اپنے گھر کچھ بھی بتانے سے پہلے یہ ضرور سوچ لینا کہ جواب میں۔۔۔میں کیا کیا ان کو بتاؤں گا۔۔۔تمہارا مجھے unknown بن کر مسیجز کرنا۔۔۔اپنے گھر کے پچھلے لان میں

چھپ چھپ کر مجھ سے ملنا... کالج سے
جھوٹ بول کر میرے ساتھ آنا.... اپنے کمرے
میں مجھے راتوں کو بلانا...اور...جب میں نے
شادی کرنے سے انکار کر دیا تو مجھے ہوٹل میں
آ کر منانا... ہر وقت کالز اور میسجز کر کے
میرے پیچھے پڑے رہنا...آفٹر آل پیار جو کرتی
ہو...پیار سے تمھارے منانے کے ایک ایک پل کو
جب سب کے سامنے بیان کروں گا تو اس ساری
معصومیت کے پیچھے چھپی تمھاری باغی
طبیعت پر سب حیران رہ جائیں گے...واپس
میرے منہ پر ہی مار دیں گے...سمجھی
کچھ...؟" ٹھہر ٹھہر کر کہتے ہوئے شازم نے
اس کی ٹھوڑی کو اپنی انگلیوں سے اونچا کرتے

KZwrites

ہوئے بے باکی سے ونک کیا تو شازمہ اسکو
بھیگی نظروں سے دیکھنے لگی تھی

"مجھے یقین نہیں ہوتا کہ آپ میرے شوہر ہیں،
جس کے ساتھ مجھے تحفظ کا احساس ہونا
چاہیے..مجھے ہمیشہ
اس سے اپنی عزت اور جان کا خطرہ
لگا رہتا ہے...مجھے سمجھ نہیں آتا کہ آپ کو
مجھ سے دشمنی کیا ہے...میرے ساتھ آپ ایسے
کیوں کرتے ہیں...میں سب برداشت کر ہی رہی
تھی نہ...لیکن...آپ کو اگر یہ گناہ والے کام کرنے

KZwrites

تھے تو آپ مجھے چھوڑ دیتے...مت اپناتے...صاف بتاتے مجھے....آپ کو اچھے سے پتہ تھا کہ مجھے یہ سب حرام چیزیں قطعی قابل قبول نہیں ہیں...اسی لیے مجھے بے خبر رکھا نہ...ورنہ میں کبھی آپکو منانے بھی نہ آتی

"...ب۔ب۔سب یہ پسند نہیں مجھے....ی۔ی۔

شازمہ ہمت کر کے بول ہی پڑی تھی،آنکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑے دل کانپے جا رہا تھا مگر ہمت کر کے وہ اسے سب کہنا چاہتی تھی

" نہیں پسند تو پسند کرنے لگو گی....شوہر کے

KZwrites

رنگ میں تو ہر عورت ڈھل ہی جاتی ہے...تم کیا
چیز ہو..." اسکا چہرہ الٹے ہاتھ سے دبوچ کر
بولتے ہوئے شازم دروازہ ناک ہونے پر وہاں سے
ہٹ کر ناشتہ رسیو کر کے واپس بیڈ تک آیا تھا

"آپکی غلط فہمی ہے۔ے...میں آپ کے رنگ میں
ضرور ڈھل

جاتی اگر آپ اللّٰہ کی بنائی ہوئی حدود و قیود
کا کم از کم لحاظ رکھتے...شراب پینا حرام
ہے۔ے...مگر...مگر آپ کو نہ ہمارے رشتے کا
احساس تھا کبھی نہ ہی کسی اور بات کا...میں

kzwrites

اگر آپ سے ملتی تھی تو آپ کو اپنا شوہر سمجھ کر ملتی تھی۔۔۔اس بات کا بھی آپ مجھے طعنہ دے رہے ہیں اور خود آپ۔۔خود آپ گناہ میں مبتلا ہیں۔۔۔۔۔۔مجھے اگر کبھی پہلے پتہ ہوتا کہ آپ۔۔آپ۔۔۔" بھرائے سے لہجے میں شازمہ نے اپنا سر تھام لیا تھا بولتے

KZwrites

"اب پتہ چل گیا نا۔۔۔؟ چلو چپ کر کے ناشتہ کرو اور جان چھوڑو میری۔۔۔ سر درد نہ بنا کرو۔۔۔سٹوپڈ۔۔۔" بدلحاظی سے کہہ کر شازم نے

ناشتہ ٹیبل پر رکھا اور اپنی پینٹ کی پاکٹ سے کیس نکال کر سگرٹ سلگاتے ہوئے ٹیرس کی طرف چلا گیا تھا...دوپہر ڈھل کر شام میں بدل رہی تھی،ماحول کی خنکی میں بھی دماغ جل رہا تھا... اپنا غصہ دھوئیں میں اڑاتے وہ ایک کہ بعد ایک کش لیتا جا رہا تھا...شازمہ کی پارکنگ میں بگڑی حالت یاد کرتے کر اپنے بچپن کا ایک ایک منظر نظروں میں آنے لگا تھا جب وہ خود سہم کر اس جیسی حالت سے گزرتا تھا

kzwrites

" گھٹیا عورت اس نے تجھے طلاق دے کر میرے

متھے مار دیا...سارے جہاں کی منخوسیت لے کر تو میرے گھر آ گئی ہے... جب سے ماں نے تجھے میری زندگی میں شامل کیا ہے میری ہر چیز ٹھپ ہوتی جا رہی ہے میرا بزنس میرا

لائف سٹائل، سب تو نے تباہ کر دیا...منحوس عورت..." 8 سالہ معصوم شازم اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے روزانہ کی طرح اپنے ماں باپ کی لڑائی سن رہا تھا

KZwrites

"میری وجہ سے نہیں آپ کی اپنی عیاشیوں کی وجہ سے آپ کا کاروبار میں نقصان ہوتا ہے،

اپنی غلط کاریوں کا الزام میرے سر نہ ڈالیں، میری طلاق اگر ہوئی تھی تو رشتہ لے کر آپ کی ماں ہمارے گھر آئی تھی میرے بابا نے آپ کو اچھا خاصا بزنس سیٹ کر کے دیا تھا جس کو آپ نے خود تباہ

کیا..." 10سالہ شازم اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے روزانہ کی طرح ماں کو اپنی صفائی میں جواب دینے پر باپ سے مار پڑتا دیکھ رہا تھا

KZwrites

"بکواس کرتی ہے میرے سامنے حرامزادی...اپنے باپ کے پیسوں کا طعنہ دیتی ہے...

چٹاخ......

چٹاخ......

دوبارہ ہمت نہ کریں میرے سامنے بھونکنے کی ذلیل عورت"

12سالہ شازم اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اپنے باپ سے تھپڑ پڑنے کے خوف سے سہما ہوا اپنی ماں کے پیچھے چھپنے کی کوشش کر رہا تھا

Kzwrites

جا اپنی بہن کے خاوند سے پیسے مانگ کر لا ورنہ تجھے طلاق دے دوں گا...شازم کو اچھے وقتوں میں داماد بنایا اب برے وقتوں میں کدھر غائب ہیں...تیرے نصیب میں طلاق ہی

لکھی ہے منخوس عورت...جا دفعہ ہو جا یہاں سے...پیسے لا ورنہ رہیں وہیں پر..." باپ کو بے رحمی سے دھکے دیتے دیکھ کر جوان خون بھڑکا تھا

KZwrites

"ڈیڈ دور رہیں ماما سے ورنہ...." 14 سالہ شازم آج اپنی ماں کے آگے اسکو بچانے آکھڑا ہوا تھا

"ورنہ کیا۔۔۔بول۔۔ورنہ کیا۔۔

چٹاخ۔۔۔

چٹاخ۔۔۔

بول بغیرت۔۔۔تیری تو میں کھال ادھیڑتا ہوں آج۔۔۔" تھپڑ کھا کھا کر شازم کا منہ لال سرخ ہو گیا تھا۔۔۔ہونٹ کا کنارہ پھٹ گیا تھا۔۔۔پیٹ میں ٹھڈے پڑنے سے بے حال ہوتے اسکو ابکائی ہونے لگی تھی مگر وہ اپنی ماں کے آگے سے نہیں ہٹا تھا

Kzwrites

16سالہ دل و دماغ سے ٹوٹا ہوا ،سہما ہوا

جسمانی زخموں سے چور شازم اپنے باپ کی

لاش کے سامنے کھڑا سوچ رہا تھا کہ وہ اپنے ظ

الم باپ کے مرنے پر روئے یا خوش ہو... جو

نشے میں ڈرائیو کرتے کار کریش کا شکار ہوا

تھا...نشے میں دھت وہ اسکی ماں پر اور اس پر

شدید تشدد کے بعد برے

KZwrites

حال میں ان کو گھر میں بند چھوڑ کر چلا گیا

تھا اور خود حادثے کا شکار ہو گیا تھا...شازم کا

خوبصورت اور معصوم چہرہ اپنی ماں کی

ڈھال بننے میں بری طرح گھائل تھا...آج

16سال کی عمر میں بھی وہ اتنا سہما ہوا تھا

کہ باپ کی بے سدھ پڑی لاش کے قریب جانے کی بھی ہمت نہیں تھی

عالم شاہ نے شازم کی پڑھائی کا بوجھ اٹھایا،ان کے گھر کے خرچے سنبھالے اور اکثر باتوں باتوں میں وہ جتا بھی دیا کرتے تھے کہ اسکا نشئی باپ سب کچھ ڈبو گیا اور اب سب کچھ عالم شاہ دیکھ رہے ہیں تو شازم کو اپنا آپ ڈھیروں پانی میں محسوس ہوتا تھا

kzwrites

"ماما ہم ان سے پیسے نہیں لیں گے میری
پڑھائی کے۔۔۔میں جاب کروں گا ساتھ ساتھ
اب۔۔۔" 18 سالہ شازم ماں سے مخاطب تھا۔۔۔دل
ہی دل میں سوچتا تھا کہ وہ انکی ایک ایک
پائی لوٹا دے گا وقت آنے پر۔۔۔ڈپریشن نے اسکو
گھیر لیا تھا۔۔۔ جو بھی ہو جائے اپنی پڑھائی کو
کبھی کمپرومائز

نہیں کرتا تھا۔۔۔کبھی شازمہ سے سامنہ ہوتا تھا
تو حق کے باوجود، پسندیدگی کے باوجود بھی
اس کو ہمیشہ اگنور کرتا تھا۔۔۔کچھ دل کی

کدورتوں نے بھی بندھ باندھے ہوئے تھے

KZwrites

"ان لوگوں نے ہی پہلے میری ماں کو طلاق دی اور پھر یہی مرہم رکھ کر احسان جتاتے ہیں...میں کیوں انکی بیٹی کو اہمیت دوں...دیکھوں گا بھی نہیں اسکی طرف..." 20 سالہ شازم جوان جذبوں کو بمشکل سلاتے خود میں سوچتا تھا،ماں سے چند بار جلد شادی کے تذکرے پر انکی بگڑتی دماغی کیفیت اسے خاموش کروا دیتی تھی

kzwrites

سامعہ شاہ کی دماغی حالت بھی اتنے سال
اذیت بھری زندگی گزار کر خراب رہتی تھی۔۔۔
صبح یونیورسٹی ۔۔پھر ہوم ٹیوشنز۔۔۔
پارٹ ٹائم عالم شاہ کے آفس میں بزنس
ڈیلنگز کرنا اور رات کلب میں اس مشروب کو
پی کر اپنے غم بھلانے میں وقت گزرنے لگا
تھا لیکن جسم پر لگے زخم اور دل پر لگے گھاؤ
کسی صورت کم نہیں ہوتے تھے

KZwrites

شام کافی گہری ہو گئی تھی۔۔۔شازم سگرٹ پر سگرٹ پھونکے جا رہا تھا۔۔۔سر شدید دکھ رہا تھا۔۔۔آنکھیں رگڑ کر صاف کرتے کمرے میں واپس آکر ڈریسنگ مرمر کو دیکھتے ہوئے اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا تو شیشے میں ، گہری نیند سوئی ہوئی شازمہ کا عکس نظر آیا تھا۔۔۔سفید تکیے پر بکھرے سلکی براؤن لمبے بال۔۔۔چہرے کے پاس سیاہ چنٹوں والی شفون کی آستین سے چھلکتی دودھیا کلائی۔۔ادھ کھلے سے بھرے بھرے گلابی خوبصورت ہونٹ کے کنارے پر زخم۔۔۔معصوم چہرے پر گھلتی زردیاں۔۔۔لمبی گھنی خم دار پلکیں۔۔۔شفاف گردن پر اپنی دی کوئی گہری سرخیاں۔۔۔کتنے ہی

KZwrites

پل اسے یونہی دیکھتے نفرت ، پیار ، غم ، غصے ، محبت ،تکلیف کے ملے جلے جذبات لیے وہ اس سے نظریں پھیر گیا تھا

KZwrites

"آپ بھی چینج کریں۔۔۔مجھے اتنا ہیوی ڈریس پہنایا ہے تو خود بھی تھوڑی سی ایفرٹ کریں۔۔۔۔صرف آفس کے لیے ہی تیار نہیں ہونا ہوتا۔۔۔" مشل اسے ڈریسنگ روم کی طرف دھکیلتے ہوئے بولی تو شہریار نے سر کو ہاں کی

صورت خم دیتے ،جاتے جاتے اسکے گال کو سختی سے کھینچا تو مشل کا دھکہ بھی جاندار ہو گیا تھا

"کیا ہو جاتا ہے یار ان کے سامنے۔۔۔میں اور بلش کر رہی ہوں۔ں۔ں۔۔۔؟ ان بلیویبل۔۔۔" مشل اسکے جاتے ہی بھاگ کر دیوار میں لگے سکوئیر شیپ مرر میں خود کو دیکھتے اپنے ماتھے پر ہلکی سی چپت لگاتے پھر سے اپنا میک اپ فکس کرنے لگی تھی

Kzwrites

شہریار فریش ہو کر باہر آیا تو مشل پہلے کے برعکس ریڈ

لپ کلر لگائے ،بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے سیدھا اسکے دل میں اتری تھی...اسکے ہونٹوں کو پہلی بار وہ اس رنگ میں دیکھ کر خود بھی سرخ ہونے لگا تھا

KZwrites

"یار.ر.ر ایسے نہ کر.و.و...مر جاؤں گا..."

دل پر ہاتھ رکھ کر اسے پھنسانے والے انداز میں کہتے شہریار چہرے پر حیران ہو جانے والے

تاثرات لیے اسکے پاس آ کر کھڑا ہوا تو مشل ہونٹ گھما کر مرر میں ایک بار پھر سے خود کو اسکی نظر سے دیکھتے ہیلز پہننے لگی تھی،اپنی خوبصورتی کا احساس تو تھا لیکن شہریار کا والہانہ انداز اسے ہواؤں میں اڑانے لگا تھا

KZwrites

"آپ تو ایسے کرتے ہیں جیسے مجھ سے پیاری کوئی لڑکی دیکھی ہی نہ ہو۔۔ہاؤ سلی۔۔۔" مشل ڈھکا چھپا سا بلش کرتے ہوئے مرر میں مڑ کر خود کو دیکھتے ،بیڈ سے اورگینزرا کا دوپٹہ پکڑ کر سینے پر پھیلاتے دروازے کی طرف بڑھی

تو شہریار تیز قدم لیتے اسکا ہاتھ تھام کر سیڑھیوں کی طرف اسکے ساتھ چلنے لگا تھا، مشل کے اتنی عجلت میں کمرے سے بھاگنے والے انداز میں نکلنے پر شہریار نچلا ہونٹ دانتون تلے دبائے ہنس رہا تھا

KZwrites

"اس میں سلی نیس کیا ہے بھئی۔۔۔
واقعی تم سے پیاری کوئی نہیں دیکھی۔۔
بلکہ کوئی دیکھی ہی نہیں کبھی نہ
ضرورت پڑے گی دیکھنے کی کیونکہ یو آر
مائے ون اینڈ اونلی گرل۔۔۔" مشل فراک سنبھال

کر سیڑھیاں اترتے اسکی بات سن کر مغرور سی ہوئی تھی۔۔۔دونوں کے چہرے پر اطمینان کے رنگ دیکھ کر سمینہ بیگم نے سب سے پہلے اپنے چہرے کا رخ ان سے بدلا تھا

نیچے سب کے ساتھ لنچ کرتے ہوئے شہریار مسلسل ٹیبل کے نیچے سے اس کے پاؤں کو اپنے پاؤں سے چھیڑے جا رہا تھا،اسکے گدگدی سے انتہائی زیادہ الرجک ہونے کا راز رات کو ہی وہ جان گیا تھا

KZwrites

"Na krain,mjhy hansi ajaye giiiiii"

مشل نے ہنسی دباتے میسج لکھ کر بھیجا تھا

"To jaldi khatam kro na...khati ja rai ho...."

KZwrites

شہریار نے ریپلائے کرتے کرتے اس کے پاؤں پر اپنا پاؤں پھیرتے بے دھیانی میں قدرے زیدہ دباؤ ڈال دیا تھا

"آؤچ۔چ۔چ..." مشل انگوٹھے کے ناخن پر اسکی ایڑھی کے دباؤ پر بے ساختہ ہو کر بولی تھی

" کیا ہوا بیٹا..." عالم شاہ مشل سے مخاطب ہوئے تو شہریار نے چہرہ بلکل سنجیدہ کرتے خود بھی نظریں فون سے ہٹا کر مشل کی طرف کی تھیں

kzwrites

"نہیں تایا ابو کچھ نہیں وہ...وہ...منہ میں کالی مرچ آگئی تھی..." مشل کنفیوز ہو کر تایا کو دیکھتے،اچانک شہریار سے نظریں ملنے پر کالی مرچ پر الزام ڈالتے بولی تو شہریار اسکے اس حوالے پر تپ اٹھا تھا

KZwrites

"Mujhy daikh k kaali mirch yad ai ha...? Bacho tum mjhsy ab zara... Tumhary mun ka tatse to main uper ja k theek krta hoon...."

شہریار نے سنجیدہ چہرے سے میسج ٹائپ کر

کے سینڈ کیا تو مشل کے چہرے کے فک ہوتے رنگ دیکھ کر دل ہی دل میں مزہ آنے لگا تھا

"مشل آپ کالج کب سے جانا شروع کریں گی..." عالم شاہ اس سے مخاطب ہوئے تو سمینہ بیگم نے ناگوار نظر اٹھا کر مشل کی طرف دیکھا تھا جسکو شہریار نے بخوبی نوٹ کیا تھا

"ہفتہ تو ہو لینے دو شادی کو پھر جاتی رہے گی کالج بھی... میں تو کہتا ہوں تم دونوں بھی شازم اور شازمہ کی طرح کہیں گھومنے پھرنے

kzwrites

جاؤ... مشل کی ماں کی بھی فلائٹ

ہے پرسوں...اس کے بعد تم دونوں بھی نکل

جانا..." کمال شاہ ٹھہر کر آرام آرام سے

بولنے لگے تو شہریار انکی بات کو پوری توجہ

سے سنتے،

پورا دھیان انکی طرف کیے،ٹیبل کے نیچے اپنا

جوتا اتار کر مشل کے پاؤں پر اپنے پاؤں کی

نچلی سائیڈ بہت ہی سینسوئل سے انداز میں

پھیرنا شروع کی تو آہستہ آہستہ پاؤں کو

شرارے کے اندر اوپر کی جانب جاتا محسوس

کر کے پانی پیتی مشل کے منہ سے پانی فوارے

کی صورت میں نکل کر شہریار کے اوپر ہی گر

kzwrites

گیا تھا

" کیا کر رہی ہو یا۔ر۔ر۔ر مشل۔۔۔۔ اب کیا آگیا منہ میں۔۔۔" شہریار انجان بنا ،اپنی شرٹ کے کالر کو جھاڑتے مصنوعی غصے سے مشل سے مخاطب ہوا تو مشل اسکو دانت پیستے ہوئے گھورنے لگی تھی

kzwrites

"Ap jaan k reason bana rhy hain mjhy tease krne ki....pata ha na nai brdasht hota mjhsy to ku chera chari kr rhy hain...."

کھانا چھوڑ کر مشل نے جلتے بھنتے تیز تیز مسیج ٹائپ کیا تھا ،ساس کی کٹیلی نظروں ہر الگ شرمندگی ہو رہی تھی اور شہریار کے یوں بار بار گدگدانے پر اور پھر دھمکانے پر الگ بوکھ لاہٹ ہو رہی تھی

KZwrites

"Abhi kidhr ki ha???? Uper ja k krni ha proper chera chari..."

"یہ بلیک پیپر پاس کرنا ذرا..." میسج بھیجتے ہی شہریار نے اسے مخاطب کرتے،نظر ملنے پر معنی خیز نظروں سے دیکھا تو مشل نے اس سے نظریں چرا کر فون سکرین کو دیکھا اور سکرین پر اسکا مسیج دیکھ کر نظرین مزید ہی جھک گئی تھیں...نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبائے وہ ٹیبل کے نیچے سے ہونے والی کاروائیوں کو بمشکل ہی سہہ پا رہی تھی

kzwrites

کھانے سے فری ہو کر وہ دونوں اوپر آرہے تھے تو شہریار نے اسکو رات کی طرح پھر سے گود میں اٹھا لیا تھا اور باقی کی سیڑھیاں اس سے اپنی کمر پر مکے کھاتے آیا تھا

KZwrites

"ایک تو تمہاری ہیلپ کر رہا ہوں کہ ہیلز میں پاؤں نہ دُکھیں میری بیوی کے...اوپر سے مجھ پر ہی ہاتھ چلاتی ہو...بدتمیز

لڑکی۔۔۔تمھیں تو میں سیدھا کرتا ہوں ابھی۔۔کیا بولا تھا نیچے مجھے۔۔۔" وارننگ بھرے انداز میں بولتے شہریار اسے کندھے پر ڈالے، کمرے کے دروازے کے پاس اتار کر اپنے تنگ خصار میں لیے دروازے سے پن کر چکا تھا

KZwrites

"م۔۔میں نے تو کچھ نہیں بولا تھا۔ا۔ا۔۔آپکو تو بلکل نہیں بولی میں کچھ۔ھ۔۔۔۔" مشل حقیقی معنوں میں اسکی سرخ ہوتی سنجیدہ سی آنکھوں میں بھی شرارت بھانپ کر گھبرا گئی تھی،اسکے اٹھانے سے اپنے بے ترتیب ہوئے

کپڑوں کو درست کرتے وہ خوامخواہ ہی اپنے دوپٹے کو سینے پر سیٹ کرنے لگی تھی،نظریں بھی ہمیشہ کے برعکس جھکی ہوئی تھیں

"کالی مرچ...کس کو کہہ رہی تھی...؟ بہت غرور ہے اپنے گورے ہونے کا...؟ ہمم..." شہریار نے اپنے ہونٹ اس کے کان

کے پاس کرتے ہوئے سرگوشی سی کی تو

مشل کو اپنی جان ہوا ہوتی محسوس

ہوئی تھی...سنسان سے لاونج میں ٹیرس سے

تیز ہواؤں کے جھونکے داخل ہو کر اسکے بالوں

kzwrites

کو اڑانے کا سبب بن رہے تھے...صبح سے اسکی پناہوں سے بچتے بچتے اب اسکی اتنی سی قربت بھی محال لگ رہی تھی

"نہیں تو ..مجھے اچانک کچھ سمجھ نہیں آیا...تو..تو منہ سے یہ نکل گیا میرے..." مشل نے اٹک اٹک کر بولتے شہریار کے چہرے کو چھوتی اپنی لٹ پکڑ کر اپنے کان کے پیچھے اڑیسی تھی

kzwrites

"اچھا...؟ مجھے دیکھ کر یہی کیوں نکلا منہ سے...؟ " دھیمے سے لہجے میں کہتے شہریار نے وہی لٹ واپس اسکے چھرے پر کی تو ہوا کے رخ نے لٹ مشل کے چھرے پر بکھیر دی تھی...سرخ ہونٹوں کو ڈھانپتے بالوں کو شہریار ایک ایک کر کے خود ہٹا رہا تھا،چھرہ اسکے چھرے کے بلکل قریب تھا...دوسرا ہاتھ اسکی گردن کے پاس دیوار پر تھا

KZwrites

"اوہ ہو...آپکو دیکھ کر نہیں کہا نہ...آپ اتنا دل پر کیوں لیتے ہیں خوامخواہ...مجھے تو اتنی

پسند ہے یہ سپائیس..." مشل ہاتھ چہرے پر لیجاتے خود بالوں کو پیچھے کرتے،وہی ہاتھ اپنے کان پر ہاتھ رکھ کر اسکی گرم سانسوں سے فاصلہ کرتے ہوئے بولی تھی جن سے وہ کب سے اسکی گردن جھلسائے جا رہا تھا

KZwrites

"اتنا تو رات کو نہیں شرما رہی تھی جتنا صبح سے شرما رہی ہو،کیا ہو گیا ہے۔ے...؟" اسے یوں کتراتا دیکھ کر شہریار کی آنکھوں میں چمک سی آئی تھی،جذبے اسکی ادا پر منہ زور ہوئے تھے

"رات کو...اندھیرا تھا...مجھے پتہ ہی نہیں لگا..." مشل صاف گوئی سے بولی تو شہریار کا جاندار قہقہہ لاؤنج میں گونجا تھا،اسکے چہرے پر حیا کے رنگ بہت ہی نرالے لگ رہے تھے

KZwrites

"اب لگواتے ہیں پتہ اچھے سے....رات کو مجھے بھی سمجھ نہیں آیا کچھ....تمھیں پتا ہے Black pepper کنزیوم کرنے سے مرد کی پرفارمنس بہت اچھی ہو جاتی ہے...." شہریار

نے اس کا ہاتھ بہت نرمی سے اس کے کان سے پکڑ کر نیچے کرتے وہاں اپنے لب رکھے تو مشل گدگدا گئی تھی،نظریں ملانا بھی مشکل لگنے لگا تھا

"کیسی پرفارمنس..." سمجھتے ہوئے بھی مشل نے ناسمجھی کا مظاہرہ کیا تھا

kzwrites

اندرجا کر بتاتا ہوں.."

شہریار اس کے اسی کان میں مدھم لہجے میں کہتے ہوئے اچانک اس کی کلائی کھینچتے اسے کمرے میں لے آیا اور آتے ہی اپنی شرٹ اتار کر صوفے پر پھینک دی تو مشل نے نچلے خشک ہوتے لب کو دائیں ہاتھ سے رگڑتے خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کی تھی...دوپٹہ سینے سے ڈھلک کر بازوؤں میں جھول گیا تھا...اسے شرٹ لیس اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر مشل چند قدم پیچھے کو ہوتی دروازے سے جا لگی تو شہریار

نظریں اسکی ٹیل بلیو فراک کی سینے سے بھرپور فٹنگ میں جچتے ہوئے جسم پر گاڑے دونوں ہاتھ بالوں میں پھیرتے مشل کے سر پر آ

KZwrites

پہنچا تھا...

اسکے سینے کی حد سے بڑھتی سرخی،

اسکی بے باک نظروں کا رخ خود پر دیکھ کر مشل

لرزتی پلکیں جھپکتے ہوئے نظریں چرا گئی تھی

KZwrites

"کالی مرچ سے میرا testosterone level کافی بڑھ گیا ہے مشل...کچھ کرو اسکا...."

شہریار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھا تو اسکا دوپٹہ دوسرے بازو میں اٹک کر رہ گیا تھا...مشل کا دودھیا ہاتھ شہریار کے دہکتے سرخ سانولے سینے پر چمک رہا تھا...اپنے کپکپاتے ہاتھ پر اسکی تپش محسوس کرتے مشل نے تھوک نگل کر گلہ تر کیا تھا...جان مشکل میں پھنستی نظر آرہی تھی...اس سے بھاگنے کا بہانہ بھی نہیں بن پا رہا تھا نہ اسکی قربت میں رہا جا رہا تھا...اس سے شرمانا خود کو بھی نیا نیا اور الگ سا لگ رہا تھا

KZwrites

"شہریار۔۔آپ غصے میں ہیں۔۔۔اب ایسا کچھ نہیں کہوں گی آپکو۔۔۔۔سوری۔۔۔" مشل معصوم شکل بنا کر ،اسکی کہی بات کو جان بوجھ کر اگنور کرتے معاملہ رفع دفع کرنے لگی تھی،اسکے ہاتھ میں جکڑی اپنی کلائی اور سینے پر دھڑے اپنے ہاتھ پر نظریں جمائے بول رہی تھی

KZwrites

"غصے میں testosterone نہیں بڑھتا میری جان اور نہ ہی غصے میں کوئی اپنے اور اپنی خوبصورت سی، پیاری سی بیوی کے کپڑے اتارتا ہے۔۔۔" کہہ کر شہریار نے اس کا دوپٹہ بازو

سے نکال کر پیچھے کی جانب بیڈ پر اچھالا تو مشل نے ہاتھ اسکے سینے سے ہٹا کر نیچے کرنا ہی چاہا تھا کہ شہریار وہی کلائی دیوار سے لگاتے اسکی گردن کو پیچھے سے تھام کر چہرے قریب کرتے اس کے سرخ لبوں پر شدت سے جھک گیا تھا

KZwrites

Kzwrites

"شہریار..آپ غصے میں ہیں...اب ایسا کچھ نہیں کہوں گی آپکو....سوری..." مشل معصوم شکل بنا کر ،اسکی کہی بات کو جان بوجھ کر اگنور کرتے معاملہ رفع دفع کرنے لگی تھی،اسکے ہاتھ میں جکڑی اپنی کلائی اور سینے پر دھڑے اپنے ہاتھ پر نظریں جمائے بول رہی تھی

"غصے میں testosterone نہیں بڑھتا میری
جان اور نہ ہی غصے میں کوئی اپنے اور اپنی
خوبصورت سی، پیاری سی بیوی کے کپڑے
اتارتا ہے..." کہہ کر شہریار نے اس کا دوپٹہ بازو
سے نکال کر پیچھے کی جانب بیڈ پر اچھالا تو
مشل نے ہاتھ اسکے سینے سے ہٹا کر نیچے کرنا
ہی چاہا تھا کہ شہریار وہی کلائی دیوار سے
لگاتے اسکی گردن کو پیچھے سے تھام کر چہرے
قریب کرتے اس کے سرخ لبوں پر شدت
سے جھک گیا تھا

kzwrites

"اب بھاگ کر دکھاؤ کہیں..." ہونٹوں کو بھرپور سک کر کے شہریار نے خمار بھری آنکھوں سے مشل کے چہرے کی طرف دیکھتے،اسکی دیوار سے لگی کلائی چھوڑ کر وہی ہاتھ اسکی فراک کے اوپر سے بھرے بھرے سینے پر پھیرنا شروع کیا تو مشل نے سانس اندر کو کھینچتے اسکے ہاتھ کو پکڑ کر روکنے کی کوشش کی تھی

Kzwrites

"اونہہ...نہیں...روکنا نہیں...جتنا گھمایا ہے نا اپنے پیچھے...اتنی ہی چھیڑا چھاڑی ہو گی اب..." کہتے ہوئے شہریار ایک بار پھر شدت سے اس کے ہونٹوں کو چومتے ہوئے بیڈ کی جانب بڑھتے مسلسل اسکے سینے کو بے باکی سے چھوتے انگرکھے پر لگی ڈوریوں سے الجھنے لگا تو مشل اپنی رزسٹنس ہوا ہوتی دیکھ کر گھبرانے لگی تھی

KZwrites

"میں آئندہ نہیں کچھ بولوں گی ایسا۔ا۔ا۔ا۔..."
شہریار نے اسکے بالائی لب کو قدرے جھینچ کر

چھوڑتے ،دائیں کندھے پر ہاتھ کا دباؤ ڈالتے اسے بیڈ پر گرانے والے انداز میں بٹھایا تو مشل چہرہ اوپر اسکی طرف کرتے لرزتی آواز میں بولی تھی،چہرے پر جتنی معصومیت لائی جا سکتی تھی وہ لے آئی تھی۔۔۔دونوں ہاتھ بیڈ پر اپنی ٹانگوں کے پاس شرارے پر رکھے وہ خوبصورت سبز پریشان سی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

KZwrites

"بولنے دوں گا بھی نہیں مائے سلی گرل۔۔۔ اسی سانولے رنگ کی طلب اتنی بڑھا دوں گا کہ اور

کوئی رنگ جچے گا ہی نہیں تمھاری ان خوبصورت آنکھوں کو....." ملائم گال پر گرم ہتھیلی رکھے،اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے شہریار بائیں ہاتھ سے اپنی شرٹ ان بٹن کرنے لگا تو مشل نے نظریں اسکی بہکی آنکھوں سے ہٹا کر تھوڑی سی جھکا لی تھیں، سانسیں تیز ہونے لگیں تو پلکوں کی جھلمن میں بھی اضافہ ہوا تھا،اسی جھلمن میں شہریار کے پورا انڈریس ہونے پر مشل نے اپنے گال پر اسکے گرم لمس سے آئے پسینے کی بوندوں کو صاف کیا تھا

kzwrites

"ابھی۔۔۔پھر سے۔۔۔میں۔۔۔۔" مشل اس کے یک دم خود پر جھکنے پر اپنی ہتھیلیوں سے بیڈ شیٹ جکڑے ٹوٹے پھوٹے لفظ بولنے لگی تو شہریار نے اسکے ہونٹوں کو چومتے کمر کی پچھلی جانب ہاتھ پھیرتے جیسے کچھ ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی

"ہاں پھر سے۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار نے کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے تھوڑا سا اوپر کرتے بھاری سا

Kzwrites

فراک کھینچ کر اتارا تو مشل نے فوراً وہی فراک واپس خود پر پھیلاتے شہریار کی بے چین نظروں سے پناہ لی تھی، فراک کے کام میں اٹکنے سے سر پر لگی کچھ ہئیر پنز بھی ڈھیلی ہوئیں تو بال کندھوں پر بکھر کر الجھ سے گئے تھے

KZwrites

"اور اب کی بار بغیر اندھیرا کیے۔۔" شہریار ہاتھ شرارے کی ویسٹ لائین کے پاس لایا تو اسکی گرم انگلیوں کی جنبش اپنے پیٹ پر محسوس کرتے مشل نے بیڈ پر پیچھے کو کھسکتے اپنی

آنکھیں میچی تھیں ،سینے پر ابھی بھی فراک اتنا زیادہ پھیلایا ہوا تھا کہ پہنا ہوا کوئی رنگ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا

"لائٹ کیوں نہیں بند کرنی۔ی۔۔۔" حلق سے پھنسی ہوئی آواز نکلی تھی

Kzwrites

"تاکہ۔۔۔۔میری بیوی کو۔۔۔۔" ٹھہر ٹھہر کر بولتے شہریار نے اسکا گھیر دار شرارہ زمین بوس کیا تو مشل ٹانگیں سکیڑتے،فراک سینے سے لگائے

مزید پیچھے کو ہوتے بیڈ کے بلکل درمیان میں آگئی تھی...گداز مخملی ٹانگوں پر نظر پڑتے ہی شہریار نے بائیاں ہاتھ چین کے پاس سے اندر کی جانب تھائی پر رکھ کر دھیرے سے سہلاتے اسکی آنکھوں میں جھانک کر بات مکمل کی تھی "سب سمجھ آسکے ٹھیک سے..."

KZwrites

"نہیں...لائٹ آف کریں پلیز...یہ بدتمیزی ہے۔ ..." شہریار کا گرم بھاری ہاتھ تھائی میں بہت آہستگی سے سرکنے پر مشل کے پورے جسم کے مسام ابھرنے لگے تھے...ٹانگیں آپس میں جڑی

ہونے کی وجہ سے ہاتھ دونوں تھائیز میں پھنس رہا تھا۔۔۔انگلیوں کی جنبش چین پر جاری تھی

"اسے ہٹاؤ،پھر بُجھاؤں گا لائٹس۔۔۔" شہریار ایک ہاتھ بیڈ پر جمائے دائیں ہاتھ سے اسکی ملائیم جلد کو دھیرے سے چھوتے نظریں اسکے سینے پر پھیلے فراک پر کرتے بھاری سے لہجے میں بولا

Kzwrites

"پہلے میری بات مانیں۔ں۔۔۔،پھر۔۔پھر آپکی
مانوں گی۔ی۔۔۔" کنفیوز سا بول کر مشل اسکا
ہاتھ ٹانگوں کے درمیان سے پکڑ کر ہٹاتے گھٹنوں
کے بل بیٹھتے خود پر فراک پھیلا کر کور کرنے
لگی تو شہریار معنی خیز سا مسکرا کر پیچھے
کو ہوتے بیڈ سے اتر کر کھڑا ہوا اور لائٹس ڈم
کرتے سیدھا فراک کھینچ کر ایک طرف پھینکتے
اسے بولنے کا بھی موقع دئیے بغیر اس پر حاوی
ہو گیا تھا۔۔۔سیاہ جالی کی برا ، سکن کلر کی
پیڈنگ میں اسکے گداز ابھرے حصے کو نظروں
میں لیے شہریار نے خمار بھری آنکھیں وہیں
مرکوز کیے شدت سے لب رکھے تو مشل نے گھرا

KZwrites

سانس بھرتے اسکے ہونٹوں کی سخت ہوتی انٹینسٹی سہی تھی،اسکے جسم کی بھرپور سختی ٹانگوں کے قریب محسوس کرتے دل و دماغ میں عجیب سی کیفیت طاری ہونے لگی تھی

KZwrites

"م۔۔۔میں۔۔۔" مدھم سا منماتے وہ اسکے کندھے سے اسے ہولڈ کرتے کمزور سا رزسٹ کرنے لگی تو شہریار دائیاں ہاتھ اسکے ابھار پر رکھ کر سکوئیز کرتے وہیں سے جلد کو ہونٹوں میں بھر کر چومتے مزید اس پر اپنا بوجھ ڈالے،بائیں

ہاتھ سے اسکی ٹانگوں میں گیپ بناتے نچلے جسم کو اسکی تھائیز میں مس کرنے لگا تھا...کمرے میں خشک ہوئے گلاب کے پھولوں کی خوشبو ابھی بھی رچی بسی تھی

"اتنے تیز تیز سانس کیوں لے رہی ہو یارر...ریلیکس رہو..." لب اسکے شدت سے دھڑکتے سینے سے ہٹاتے شہریار نے دونوں بازو اسکے چہرے کے گرد رکھتے سرخ ہوتے گال کو نرمی سے چوما تو مشل نے کھینچ کر ایک لمبی سانس لی تھی

kzwrites

"ڈر لگتا ہے۔ے۔۔۔"

"مجھ سے۔۔۔؟ میں تو اتنے پیار سے چھوتا ہوں تمھیں۔۔۔" ایک بار پھر اسی گال کو شدت سے چومتے شہریار نے کہنی کے بل تھوڑا سا اوپر کو ہوتے اسکی پینٹی میں انگلیاں پھنسا کر نیچے کو کھسکانا شروع کیا تو مشل نے خود کو کمر سے لفٹ کرتے اپنے آپ کو اسکے حوالے کیا تھا۔۔۔اسکی بوکھلائی سی آمادگی پر شہریار کو اس پر مزید پیار آنے لگا تھا۔۔۔ہونٹوں کو چہرے

kzwrites

سے نیچے لاتے گردن میں چہرہ چھپاتے وہ اسکی خوشبو کو محسوس کرتے بے خود ہونے لگا تھا۔۔۔اتنے قریب ہونے پر اسکی تیز دھڑکن اپنے دل میں سنائی دینے لگی تھی

KZwrites

"ہمیشہ پیار سے ہی چھوؤں گا،ڈرنا نہیں ہے۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے پینٹی اسکی ٹانگوں سے نکال کر بیڈ پر ایک طرف رکھتے دونوں ہاتھ اسکی شفاف تھائیز پر پھیرتے نظروں کا رخ اسکے چہرے کی جانب کیا تھا ،جو لرزتی پلکوں کے سائے میں ابھی پہلے

سے بھی معصوم لگ رہا تھا۔۔۔ تھائیز پر اسکی کپکپاتی ٹانگوں کی جنبش ،انکی گرمی ،نرمی محسوس کرتے شہریار کا پورا جسم تپنے لگا تھا۔۔۔نظریں خودبخود آنکھوں سے ہٹ کر سیاہ پردے میں مقید سینے پر ٹھہریں تو مشل نے اسکی سرخ ہوتی نظروں کو سہہ نہ پاتے دونوں بازو خود پر رکھتے انجانے میں اس منظر کو اس کے لیے مزید دلچسپ بنا دیا تھا

kzwrites

"ہاتھ پیچھے کر لو۔۔۔" شہریار اسکی انر تھائیز پر اب قدرے سختی سے ہاتھ پھیرتے انگلیوں

سے اسکے بھرے بھرے جسم کو تھوڑا تھوڑا بھیچتے مدھم سے لہجے میں بولا تو مشل نے سر شدت سے نفی میں ہلاتے اپنی ٹانگیں اسکی پناہ میں تھوڑی سی سکیڑنے کی کوشش کی تھی...اسکے بضد ہونے پر شہریار اسے یونہی خود پر ایڈجیسٹ کیے نظریں اسکے سینے سے ہٹاتے گھری سانسوں سے اندر کو کھنچتے پیٹ پر منتقل کرتے ،ایک نظر اسکی گھبرائی آنکھوں میں دیکھ کر اس پر جھک گیا تھا...

kzwrites

دونوں ہاتھوں سے اسکے بازو جکڑ کر بیڈ سے لگاتے شہریار سینے کی بجائے پیٹ پر لب رکھتے اسکی ملائم سی جلد کو چومنے لگا تھا...مشل

اسکے ہونٹوں کی حدت اپنی کمر کی خم پر محسوس کرتے جی جان سے کانپنے لگی تھی...ٹانگیں اسکی تھائیز کے ارد گرد ہونے کی وجہ سے وہ پوری اس پر عیاں تھی...اسکے حصار میں قید تھی...

KZwrites

دیوانہ وار اسکے پیٹ پر اپنا لمس بکھیرتے وہ اپنے ساتھ مشل کو بھی مدہوش کرنے کے درپے تھا...ہونٹوں کی ایک ایک جنبش پر وہ مشل کا لرزنا ،اسکا مچلنا بخوبی محسوس کر رہا تھا، مزاخمت تھم رہی تھی...وہ پگھل رہی

تھی۔۔۔اسے اپنے لمس سے مانوس ہوتے دیکھ کر بائیاں ہاتھ اسکے بازو سے ہٹا کر شہریار نے اسکے لوئر بیلی کو ہونٹوں میں بھرتے،انگلیاں برا سٹریپ میں پھنسائی تو مشل کے اپنے نیچے اچانک شدت سے مچلنے پر وہ ایک دم خود بھی گھبرایا سا گیا تھا،خمار یک دم ٹوٹا تھا

KZwrites

"کیا ہوجاتا ہے۔ے۔ے تمھیں مشل۔۔۔؟" چہرہ اسکے پیٹ سے ہٹاتے شہریار نے دونوں ہاتھ بیڈ پر اسکی کمر کے ارد گرد رکھ کر قدرے سنجیگی سے اسکے چہرے کی جانب دیکھا تھا،

سٹریپ وہ واپس اپنے کندھے پر کر چکی تھی، سرخ ہونٹ ادھ کھلے سے تھے ،سانسیں پھر سے تیز ہو گئی تھیں

"آپ نے۔۔۔سب۔۔آپ۔۔" مشل ہاتھ کندھے پر ہی رکھے اسکے ماتھے پر بل پڑے دیکھ کر گھبرا گئی تھی

kzwrites

"ہاں۔۔؟ " شہریار نے ہاتھ بیڈ پر آگے کو کھسکاتے آنکھیں اسکی پریشان نظروں میں

ڈالے ،اب کی بار پیار سے پوچھتے اسکی ٹانگیں
اپنی تھائیز ہلکی سی پھیلاتے خود کو اسکی
گرم نازکی پر رکھا تو نظروں کے ملن میں ہی
مشل کو اسکی آنکھوں میں خماری اترتی
دکھائی دی تھی،سانولے چہرے پر سرخی پھیلی
تو مشل بھی اس سے نظریں ہٹا نہیں پائی تھی،
بالوں کی ایک سٹرینڈ اسکے ماتھے پر گری
اسکے چہرے کے تاثرات کو مزید جازب نظر بنا
رہی تھی

kzwrites

"بتاؤ۔۔۔؟ " خود کو ہلکی سی حرکت دیتے شہریار نے ٹپ کو اسکی نازکی پر ذرا سا پھیرا تو مشل نے ٹرانس سے باہر آتے ادھ کھلے ہونٹ آپس میں میچتے پلکوں کو ایک دم تیزی سے جھپکا تھا

KZwrites

"یہ نہ اتاریں۔ں بس۔۔پلیز۔۔۔سب اتارا آپ نے،میں نے روکا نہیں۔۔۔میں بس۔۔۔" اٹک اٹک کر کہتے مشل نے دونوں ہاتھ کندھوں پر رکھے تو شہریار بے قرار نظریں اسکے پہلے سے ابھرے ہوئے شفاف سینے پر کرتے نچلا لب دانتوں میں

کچلتے پھر سے اسکی نظروں میں جھانکا تھا

"ابھی یا کبھی بھی نہیں...؟"

"اب...ابھی...بس.." اپنے چہرے پر گھبرائے سے تاثرات لیے مشل نے اسکے سرخ ہوتے رخسار پر ہاتھ رکھتے کہا تو شہریار اسکا وہی ہاتھ پکڑ کر شدت سے ہتھیلی کو چومتے اس پر سے ہٹ گیا تھا

kzwrites

"جیسے اور جتنا تم ایزی ہو...ویسے ہی کریں گے..." خود کو پکڑ کر پھر سے اسکی گہرائی پر ذرا سا دباؤ ڈالتے شہریار نے بمشکل اپنا دھیان ہٹانے کی کوشش کرتے کہا تھا،مشل کے خود تک مکمل رسائی نہ دینے پر جسم میں ہلچل پہلے سے زیادہ بڑھنے لگی تھی،بائیں ہاتھ سے اسکی ٹانگ گھٹنے سے پکڑ کر ایک طرف کھینچتے وہ خود کو اسکی نم ہوتی نازکی پر سہلاتے بھاری سانس بھرتے ہلکا ہلکا سٹرائیک کرتے مسلسل نچلے لب کو بے چینی سے کچل رہا تھا ،نظروں کا رخ ایک بار پھر اسکی خمدار کمر سے ہوتے اوپر کی جانب ہوا تو بے قابو ہوتے اسکے چہرے پر جھک گیا تھا...ٹھنڈے پڑتے گال کو قدرے

kzwrites

سختی سے چومتے ،بئیرڈ کو اسکی نازک جلد سے مس کرتے وہ دونوں بازو اسکے سر کے گرد تکیے پر رکھے اپنی لوئر باڈی کا دباؤ اس پر بڑھانے لگا تھا

"تھوڑا سا...آگھہ...کھولنے دو..." سلگتے چہرے کو اسکے چہرے سے بھرپور مس کر کے گھمبیر لہجے میں کہتے شہریار اسکی سمٹی تھائیز کو پکڑ کر پورا کھولتے ، ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لے کر شدت سے سک کرتے پینس کو اسکی نمی پر رکھ کر دباؤ بڑھانے لگا تو مشل اسکی

KZwrites

گرفت میں باقاعدہ کانپنے لگی تھی۔۔۔دونوں بازو اسکی کمر کے گرد حائل کرتے مشل نے ہونٹ اسکی سخت گرفت سے نکالنے کی سعی میں اسکے بندھے ہوئے جذبوں کو مزید مشتعل کر دیا تھا

KZwrites

"شہریار۔ر۔۔۔"

"ششہہ اور کوئی روک ٹوک نہیں۔۔۔ورنہ سب بھول جاؤں گا۔۔۔بلکل چپ۔۔۔ساتھ دو میرا

اب..." مشل ہونٹوں کے ایک پل کو آزاد ہوتے ہی سختی سے کھنچنے پر لرزتی آواز میں سسکی تو شہریار اسکے اسی لب کو پھر سے شدت سے اپنے قبضے میں لیتے کانپتے جسم پر خود کو آہستگی سے

پیوست کرنے لگا تھا...

KZwrites

ایک بھرپور کوشش سے اسکی نازک گہرائی میں شامل ہونے پر مشل کی ہچکی اپنے ہونٹوں میں گم ہوتی محسوس کر کے وہ چہرہ اس پر سے ہٹاتے بہت آہستگی سے خود کو اسکی نرم تنگ

سی پناہ میں سموتے ادھ کھلے ہونٹوں سے بھاری سانس لینے لگا تھا،چہرہ تپ کر انگارہ ہوئے جا رہا تھا...آنکھوں سلگنے لگی تھیں...مشل کے چہرے پر پھیلی تکلیف کی رمق پر خود کو قابو کرنے کے باوجود بھی وہ اپنے وجود کی سختی کو اس میں آخری حد تک لے گیا تھا

KZwrites

"میری جان-ن..." دائیاں ہاتھ اسکے ماتھے پر رکھ کر بائیں بازو سر کے پاس پھیلائے اسے اپنے حصار میں لیے ،نم سی آنکھوں میں جھانک کر

پیار سے پچکارتے کچھ لمحوں میں ہی اسکی نرمی شدت شدت احتیار کرنے لگی تو مشل کی آنکھوں کی نمی آنسوؤں میں بدلنے لگی تھی...اسکے گرم ہاتھ کا دباؤ ماتھے پر محسوس کرتے مشل نے اسکی سخت سٹروک پر آنکھیں میچتے اونچی سی سسکی بھری تو شہریار اسکے کانپتے ہونٹوں پر نرمی سے لب رکھتے دونوں کی بے ترتیب ہوتی سانسیں یکجا کرتے مزید شدت پسند ہونے لگا تھا

kzwrites

"ابھی بھی درد ہو رہا ہے۔۔۔؟" اسکے آنسوؤں کو روانی سے بہتے دیکھ کر شہریار نے اسکے ہچکولے لیتے جسم کو اپنے سینے کی پناہوں میں لے کر اسکی دھڑکنوں کو خود میں سمیٹتے بہت اپنائیت بھرے لہجے میں کہا تو مشل نے اسکی کمر پر موجود اپنے بازووں کی گرفت سخت کرتے سر کو ہاں میں جنبش دیتے چہرہ اسکی گردن میں چھپا لیا تھا

KZwrites

"نہیں ہو گا۔۔۔سانس مت روکو۔۔" اسکے نرم سینے کی گرمی خود سے مس ہوتی محسوس

کر کے شہریار قابو کھوتے،نیچے کی جانب خود کو گہری سی حرکت دیتے اسکی چند لمحوں کو تھمی ہوئی سسکیوں کو پھر سے جگا گیا تھا۔۔۔مشل کے ہاتھ کی گرفت کمر پر سخت ہوئی تو دائیاں بازو ماتھے سے ہٹا کر تکیہ اسکے سر کے نیچے سے نکال کر سائیڈ پر اچھالتے گھٹنوں کے بل سیدھا ہو کر وہ اسے تھائیز سے پکڑ کر اپنے قریب کرتے بیڈ پر بکھرے بالوں کے درمیان آنسوؤں سے تر چہرے کو دیکھتے جاندار جھٹکے سے اس میں سمایا تھا

kzwrites

"آہ۔۔۔ہہہ۔۔۔" مشل نے اسکی سختی خود میں آخری حد تک بے رحمی سے جذب ہونے پر سرخ ہوتے ہونٹ کھول کر سسکاری بھرتے دونوں ہاتھ لوئر بیلی سے تھوڑا نیچے رکھتے شہریار کے سلگتے چہرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔اسکی گہری نظروں کا رخ نیچے کی جانب دیکھ کر اپنے پاؤں کی انگلیاں میچتے وہ اسکی تیز ہوتی شدتوں پر لرزنے لگی تھی

kzwrites

اسکی انر تھائیز پر ہاتھ پھیرتے،ٹانگیں پوری طرح پھیلائے وہ اسکی سرخ پڑتی گہرائیوں پر

پوری جان سے نچھاور ہوتے بے چینیوں کی انتہا پر تھا،اس نئے سے ملن کے احساس نے اسے اپنے حصار میں بلکل بے بس کر دیا تھا...اسکے جھٹکوں میں شدت آنے لگی تو مشل کا پورا جسم ہچکولوں کی زد میں آیا تھا،ہاتھ پیٹ سے ہٹا کر اس جلن جیسے درد کو سہتے وہ بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں جکڑنے لگی تھی

KZwrites

" کیا یار پیچھے کی طرف کیوں سرکے جا رہی ہو..." مشل اسکی جان لیوا پناہوں سے پھسل کر پیچھے کو ہونے لگی تو شہریار نے اس کو

ٹانگوں سے کھینچتے ہوئے اپنی طرف کیا تھا

"اب تو اتنا درد بھی نہیں ہو رہا، i know ---
آرام سے ہو رہا ہے سب... آگھہہ .. " اسکے
بھیگے جسم میں خود کو پکڑ کر شامل کرتے
شہریار کے خلق سے بھاری سی آوازیں نکلنے
لگیں تو مشل نے اسکے مانوس سے چہرے پر
نئے بے باک رنگ دیکھ کر اپنا ہی چہرہ دونوں
ہاتھوں سے چھپا لیا تھا

kzwrites

"مجھے نہیں پتہ کچھ.... مجھے شرم

آ رہی ہے۔ے۔ے۔۔" بازو سینے پر رکھ کر چہرے

کو خوبصورت ہاتھوں کے حصار میں لیے وہ

انگلیوں کے معمولی سے گیپ سے شہریار کی

نظروں کو نیچے کی جانب دیکھ کر پوری گلاب

ہوئے جا رہی تھی،شہریار کے چہرے کے بے تاب

بپھرے سے تاثرات اسکے چہرے کے سرخی مزید

بڑھا رہے تھے،ایک ہاتھ سے مشل کے پیوبک ایریا

پر دباؤ ڈالے،دائیاں ہاتھ اسکی تھائی پر رکھ کر

خود کو اس میں بے رحمی سے پینیٹریٹ کرتے

شہریار نے ایک نظر اسکے چہرے کی طرف

kzwrites

دیکھا تو ماتھے پر بل آئے تھے

"آنکھوں سے ہاتھ پورا ہٹا کر میری طرف دیکھو ، چھپ جر دیکھتے شرم نہیں آرہی۔۔۔؟"

کہتے ہوئے شہریار نے اس کے دونوں ہاتھوں کو چہرے سے ہٹا کر اپنے دائیں ہاتھ کے قبضے میں کر کے اسکے پیٹ پر اپنا ہاتھ رکھ لیا تو مشل نے اسکی نظروں کا رخ اب ابھاروں کی طرف دیکھ کر اپنی آنکھیں زور سے میچ لی تھیں۔۔۔خود کا یوں اسکی پناہوں میں بکھرنا،سمبھلنا۔۔۔

سنبھل کر پھر بکھرنا مشل کی جان ہلکان کرنے

kzwrites

لگا تھا

"آپ بہت برے ہیں۔ں۔۔۔"

"میں اب آپ کے ساتھ کمرے میں اکیلے کب۔۔ک

۔۔کبھی نہیں آؤں گی۔ی۔ی۔۔۔۔"

"آہہہ۔۔آرام سے۔۔۔"

kZwrites

"م۔۔۔مت دیکھیں میری طرف۔ف۔ف۔۔۔" مشل شرم سے سرخ پڑتے لرز رہی تھی، آواز تک کانپ رہی تھی۔۔۔ اس کی شدتوں سے زیادہ اسکی نظریں سہنا محال ہو رہا تھا

KZwrites

"بہت بولتی ہو یار۔ر۔ر۔۔۔لگاؤں گا ایک۔۔۔۔" اپنی انتہا پر پہنچتے پہنچتے اسکے مسلسل کوئی نہ کوئی شکایت کرنے پر شہریار نے چہرے پر غصے سے بھرپور تاثرات لیے اسکی تھائی پر موجود چین کے پاس ہلکا سا تھپڑ لگایا تو مشل گھبرا

کر خود کو کمر سے لفٹ کر کے پیچھے کو کھسکی تو اس سے الگ ہوتے ہی بے دھیانی میں پاؤں انتہائی زور سے شہریار کو ڈائریکٹ ٹانگوں کے درمیان میں آ کر لگا تھا

KZwrites

"آؤچ۔چ۔چ۔۔۔کیا کرتی ہو یار۔ر۔ر۔ر۔ر۔

پاگل ہو۔و۔و۔و۔۔۔"

شہریار خود کو سنبھال کر اس سے ذرا دور کرتے ،اپنا سر پکڑے وہیں سٹل ہو کر رہ گیا تھا، تکلیف کی شدت نے آنکھوں کے سامنے تارے

گھما دئیے تھے،ساری بے تابی جھاگ ہوئی تھی

"سو...س..سوری..شہریار...؟ م...؟ اوہ نو...." شہریار کو تکلیف میں دیکھ مشل خور بھی بے انتہا ڈر گئی تھی

KZwrites

"بھاڑ میں گئی تمھاری سوری.... ...سارے testosterones

کی ایسی کی تیسی کر دی ہے پکڑ کے..."

شہریار ہاتھ سر سے ہٹا کر تکلیف سے کراہتے بیڈ

سے ہی اتر گیا تو مشل نے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھام لیا تھا۔۔۔ شہریار خود کو ہلکے ہاتھ سے ٹٹول کر چیک کرتے کرتے پیچھے صوفے پر ڈھے گیا تھا

KZwrites

"آئی ایم سو سوری۔۔۔مجھے پتا نہیں لگا سچ کہہ رہی ہوں۔ں ں۔۔۔زیادہ لگ گئی ہے۔۔۔؟" مشل وہیں پر بیٹھے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے دو انگلیوں کے درمیان سے اسکو تھوڑا تھوڑا دیکھ رہی تھی اور شرمندہ ہونے کے ساتھ ساتھ اسے یوں دونوں ہاتھ اپنی تھائیز کے درمیان رکھے

گہرے سانس پھونکوں کی صورت خارج کرتے
دیکھ کر اپنی ہنسی بھی دبا رہی تھی

"پیچھے ہی پڑ گئی ہو یار ہاتھ دھو کر میرے۔۔۔"
شہریار اپنے ہونٹوں کو گول کرتے ،آنکھیں پوری
وا کیے درد کو کنٹرول کرتے اوپر سیلنگ کو
گھور رہا تھا

KZwrites

"جان کے کرتی ہو نا۔۔۔" درد تھوڑا کم ہونے پر
نظروں کا رخ مشل کی طرف کرتے وہ بولا تو
مشل نے فورا سر کو نفی میں جنبش دی تھی

"نہیں ں ں ں---آئی پرامس خود ہی لگ گیا---

i didn't intend to hit you this time ,I swear...."

وہ ابھی بھی اسکو اپنی انگلیوں میں سے ہی جھانک کر دیکھ رہی تھی اور اپنی نہ رکتی ہوئی ہنسی کو بمشکل ہی دبایا ہوا تھا کہ شہریار کو اپنی جگہ سے اٹھتا دیکھ کر مشل کا دل خلق میں آیا تھا،ہونٹوں سے امڈتی ہنسی کو خودبخود بریکس لگی تھیں

kzwrites

"م---"

"میری بات "

"بات سنیں۔۔پلیز۔۔م۔۔۔میں نے بالکل۔۔۔" مشل دونوں ہاتھ نیچے کرتے ایک لمحے میں اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر، بیڈ پر پیچھے کھسکتے ہوئے جلدی جلدی بولنا شروع ہوئی ہی تھی کہ شہریار گھٹنہ بیڈ پر رکھ کر اسکو ایک ہاتھ سے کھینچ کر بیڈ کے کنارے پر گراتے اس ہر حاوی ہوا تھا

KZwrites

"صرف۔۔۔یہ بتاؤ۔۔۔جان کر مارتی ہو نا مجھے۔۔"
اسکے دونوں ہاتھ پیٹ پر باندھ کر،ٹانگیں بیڈ
سے نیچے لٹکائے شہریار جھک کر اسکے چہرے
کو سنجیدہ سی نظروں سے دیکھتے بھاری
لہجے میں بولا تو مشل نے تیز تیز سر نفی میں
ہلایا تھا،اسکے خطرناک ارادے دیکھ کر مشل
کی ساری شرارت ہوا ہوئی تھی،چہرے پر
گھبراہٹ کے واضح آثار اگئے تھے

Kzwrites

"سچ بولو...جان بوجھ کے کرتی ہو نا..." اب کی بار شہریار نے دھیرے سے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے ،گھٹنہ بیڈ پر اسکی تھائی کے پاس رکھے دوسرا ہاتھ اس کے پیٹ سے نیچے کی جناب سرکایا تو مشل نے نفی میں سر ہلاتے اس سے اپنے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی تھی...شہریار نے اسکے ہاتھ مزید سختی سے پیٹ پر رکھ کر دبوچے ،دائیاں ہاتھ باقاعدہ اسکی تھائیز کے درمیان پھیرنا شروع کیا تو مشل صحیح معنوں میں مچلی تھی

KZwrites

"م۔۔۔نے۔۔۔غلطی سے کر دیا ا۔ا۔۔۔پرامس اب نہیں ہو۔و۔و۔آہہ۔۔۔نہہیں۔ں۔ں۔۔۔" شہریار اسکے بولتے بولتے بے باکی سے اسکی نازک تہوں کو انگلیوں سے چھیڑنے لگا تو مشل اسکی پناہ میں بری طرح مچلنے لگی تھی

KZwrites

"دوں درد۔۔۔۔جیسا تم دیتی ہو۔۔۔؟ ہمم۔۔۔" اسکی ملائم پھسلتی نازکی کو انگلیوں کی پوروں میں بھر کر کھینچتے شہریار نے اسکے چہرے کی طرف دیکھتے وارننگ سی دی تو مشل معصوم شکل کو مزید بیچارہ سا بناتے نچلا ہونٹ باہر

نکال کر آخری ہتھیار بناتے اسے گھیرنے لگی تھی

"جب میں نے تمھیں اصل میں ستانا شروع کیا نا مشل...تب یہ ایکٹنگ کسی کام نہیں آئے گی..." شہریار اپنی ہتھیلی کا دباؤ ڈال کر اسکی سرخ گہرائیوں کو مسلتے ہوئے بولا تو مشل اسکے ہاتھ پر بکھرنے لگی تھی

kzwrites

"شہریار۔ر میں نے جان کے نہیں کیا۔۔"

"میں کیوں کروں گی ایسے۔ے۔۔۔"

وہ اسکے ہاتھ کی بے باکیوں سے شدید گھبرا گئی تھی،ہر احساس نیا سا تھا۔۔اسکے یوں چھونے ،پنچ کرنے پر اپنا بھیگنا اسے خود کو معیوب سا لگ رہا تھا۔۔سب سمجھ سے باہر لگ رہا تھا۔۔۔اسکے چہرے پر پریشانی دیکھ کر شہریار نے ہاتھ وہاں پر بھرپور پھیرتے ہوئے اسے پوری طرح ٹیز کر کے ہی چھوڑا تھا

Kzwrites

"میں نے یہ ضرور کہا تھا کی تمھارا دیا ہوا درد اچھا لگتا ہے مگر پلیز...اس بات کو اتنا سیریس نہ لو...تمھاری مہربانی ہو گی....میں اپنے الفاظ بھی واپس لیتا ہوں...." کہتے ہوئے شہریار نے ہاتھ پیچھے کیا تو مشل ٹانگیں جوڑ کر رخ موڑ گئی تھی،اسکی انگلیوں کا لمس ابھی بھی محسوس ہو رہا تھا

"سوری۔ی..." گھٹی گھٹی سی آواز سن کر مسکراتے ہوئے شہریار نے کندھے سے پکڑ کر بہت

Kzwrites

پیار سے اسکا رخ واپس اپنی طرف کیا تو اسکے گداز جسم پر نظر پڑتے ہی نظر ہٹانا بھول گیا تھا...بلیک رنگ میں مقید مگر بے قابو سا ہوتا اسکا گداز جسم اسکی ساری توجہ اپنی طرف مبذول کر گیا تھا...جتنا وہ اس پر پابندی لگا رہی تھی وہ اتنا ہی اسے چھونے کو،محسوس کرنے کو،کم از کم دیکھنے کو بے چین ہونے لگا تھا...اپنا درد بھی اس خوبصورت نظارے میں گم ہوتا محسوس ہوا تھا

kzwrites

"باز نہیں آتے۔۔۔؟" مشل نے ہاتھ بئیرد کے پاس ٹھوڑی کے نیچے رکھتے،اسکے چہرے کا رخ اوپر کیا تو نظریں بھی نظروں سے مل گئی تھیں

"نہ آؤں تو۔۔؟ کیا کر لو گی۔۔۔؟ " قدرے بے باک سے لہجے میں کہتے شہریار نے بھنوئیں اچکا کر جواب دیتے جھک کر اسکے بازوؤں کے درمیان ابھرے ہوئے شفاف ابھار کو ہونٹوں میں بھرا ہی تھا کہ مشل نے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھام کر واپس اونچا کر دیا تھا

kzwrites

"ادھر دیکھیں...میری طرف...شادی ہوتے ہی رنگ بدلنا شروع کر دیے ہیں نا...آپ نے کہا تھا آپ...مجھے سمجھیں گے..." مشل خود کو اپنے بازؤں سے ڈھانپتے ہوئے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لیے بولی تو شہریار نے اسکے بازو پکڑ کر اپنی کمر کے پیچھے کرتے، ماتھا اسکے ماتھے سے ٹکایا تھا

kzwrites

"مشکل ہے بہت..." گہرا سانس لیتے شہریار نے اسکے گداز جسم کو خود میں بے چینی سے بھینچا تھا

"لیکن کوشش کر رہا ہوں...سمجھنے کی...اور...تب تو تمھیں منا رہا تھا تو کہہ دیا ہو گا...اب پاس آگئی ہو تو کیسے یہ مزاخمت برداشت کروں...اب تو خود نخرے دکھانے کا دل کر رہا ہے..." شہریار نے شرارت سے کہتے اسکے گال پر بھرپور کس کی تو مشل نے مصنوعی غصے سے نظریں پھیری تھیں

kzwrites

"میں تو نہ دیکھوں کسی کے نخرے....." بات کے برعکس مشل کا لہجہ اپنی حالت اور شہریار کو غلطی سے مار دینے پر اب روہانسا سا ہونے لگا تھا

"ہمم...تبھی دن رات میسیجز آتے تھے جب میں غائب ہوا تھا..آپ کدھر چلے گئے ہیں...آپ کال کیوں پک نہیں کرتے میری...شہریار شہریار شہریار..." شہریار نے اسکے پاس سائیڈ کروٹ

KZwrites

سے لیٹتے ہوئے اسے بھی کھینچ کر بیڈ پر تھوڑا اوپر کی طرف کیا تو مشل کے روئے روئے سے چہرے پر شرم سے بھرپور مسکراہٹ صاف دکھائی دینے لگی تھی،اپنے کیے ہوئے میسجز کا ذکر سن کر چہرہ اسکی گردن میں چھپانے لگی تھی

KZwrites

"ابھی بھی باز آجاؤ مشل ورنہ میں نے پھر اپنے طریقے سے سمجھایا تو...پلیز نہیں ،پلیز نہیں...کی گردان شروع ہو جانی ہے تمھاری...دوبارہ مت اب چالاکی کرنا کوئی

میرے ساتھ..." بائیاں بازو کہنی کے بل مشل کے سر کے پاس رکھے، ہتھیلی پر چہرہ دھڑے شہریار نے اسکے پیٹ پر اپنی انگلیاں سرکاتے ہاتھ نیچے کو لے جاتے ہوئے کہا تو مشل نے فوراً اسکا ہاتھ پکڑ کر ٹانگوں کو گھٹنوں کے بل کھڑا کیا تھا

KZwrites

"پلیز نہیں.." مشل کے منہ سے وہی لفظ بے ساختہ نکلا تو

شہریار پھر سے ماتھا اسکے سر سے ٹکائے ہنسنے لگا تھا "بڑی تیز ہو یار...مجھے آدھے

راستے میں ہی گھما کر رکھ دیتی ہو۔۔یہاں ہاتھ نہیں لگانا،ادھر دیکھنا نہیں ہے۔۔۔"

"آپ کو غصہ آرہا ہے مجھ پر اب۔۔۔۔" کہتے ہوئے مشل خود بھی تھوڑا ڈاؤن سی ہوئی تو شہریار نے پیار سے اسکو خود میں زور سے بھینچ لیا تھا "نہیں۔ں۔ں۔ں یار،پیاری لگتی ہو ہر طرح سے۔۔۔لیکن پتہ نہیں کیوں لگتا ہے جیسے تم انوالو نہیں ہو پاتی ٹھیک سے میرے ساتھ۔۔۔کچھ دل میں ہے کیا۔۔۔؟ کوئی سوچ پریشان کر رہی ہے۔۔۔؟ تو شئیر کرو مجھ سے۔۔۔"

kzwrites

"بس میں۔۔۔اداس ہو ابھی شاید۔۔۔۔مجھے ماما کے روم جانے دیں۔۔۔ انہوں نے پھر چلے جانا ہے واپس۔۔۔" مشل نظریں جھکائے اسکے بازو کو کہنی کے پاس ہلکا سا کھرچتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"تو۔۔۔؟" شہریار اسکے چہرے پر چھائی اداسی سے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوۓ اسکو بیڈ پر پیچھے کو گرا کر پھر سے اس پر حاوی ہوا تھا

"تو یہ کہ مجھے ٹائم سپینڈ کرنا ہے انکے
ساتھ...." مشل اپنی رو میں واپس آتے ہوئے
اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے دھکیلتے
ہوئے بولی تو شہریار بھی اسکی اگلی ممکنہ کِک
سے ڈرتے ہوئے خود میں ٹیس اٹھتی محسوس
کر کے فوراً ہی پیچھے ہو گیا تھا....مشل بیڈ کے
کنارے پر پڑی اسکی شرٹ کو پہننے لگی تو وہ
اسکی پھرتیوں پر وہیں لیٹے لیٹے اسے گھورنے
لگا تھا

KZwrites

"یار نہ جاؤ نہ پلیز۔۔میرے پاس بیٹھ جاؤ تھوڑی دیر۔۔باتیں کریں گے بس۔۔۔رات کو چلی جانا۔۔۔" شہریار نے اسکی کلائی پیار سے کھینچ کر اسے اپنے سامنے کرتے معصوم سے لہجے میں کہا تھا

KZwrites

"ابھی جانے دیں نا پلیز۔۔رات بہت دور ہے۔۔۔ہم تو یہیں ہیں،ماما نے چلے جانا ہے۔۔" مشل نے کھڑے کھڑے اسکے گال کو ہاتھ سے چھوتے ہوئے منانے والے انداز میں کہا تو شہریار اسکے

انداز پر ہی ڈھیر ہو گیا تھا، بار بار یوں چہرہ چھو کر اپنی بات منوانا اسے اتنا اطمینان تو دلا رہا تھا کہ وہ صرف جسمانی رشتے میں تھوڑا ہچکچا رہی ہے،دل سے اسکے ساتھ ہے

"اچھا جاؤ...فون ساتھ لیجانا،میسج ہر ہی بات کر لیں گے..." کہتے ہوئے شہریار نے اسکی کلائی چھوڑ دی تھی،اپنی شرٹ میں اسکا چھپا ہوا سراپا بے حد حسین لگ رہا تھا

kzwrites

"اچھا وہ۔۔۔درد تو نہیں ہو رہا نہ اب۔۔؟" کلائی آزاد ہوتے ہی مشل نے اسکے چہرے پر جھک کر پریشان سی شکل بناتے طنزیہ سے لہجے میں کہا تو شہریار کے قابو کرنے سے پہلے ہی اس نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے ڈریسنگ روم کی جانب دوڑ لگا دی تھی

KZwrites

"جان لے لے گی یہ میری۔۔" شہریار اسے اتنی تیزی سے غائب ہوتا دیکھ کر بالوں میں ہاتھ پھیرتے خود میں مسکرانے لگا تھا

کافی دیر بعد مشل فریش ہو کر ڈدیسنگ روم سے باہر آئی تو بلیو جینز پر بلیک ڈھیلی سی ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔بال اندر سے ہی آدھے سے ڈرائے کر کے آئی تھی۔۔۔شہریار صرف بلیک باکسرز پہنے بیڈ پر نیم دراز موبائل یوز کرتے ہوئے اسکو ان کپڑوں میں باہر جانے کی تیاری میں دیکھ رہا تھا

"مشل ادھر آؤ" وہ بہت نرمی سے بولا تھا

Kzwrites

"میں ماما کے روم میں ہی جا رہی ہوں میں کونسا..." مشل اسکا لہجہ سمجھتے ہوئے وہیں کھڑے بولنا شروع ہوئی تو شہریار نے پاس بیٹھنے کا سنجیدہ سا اشارہ کرتے اسکی بات کو کاٹا تھا "میں نے کہا ہے ادھر آؤ..."

"میں چ...چینج..." مشل صبح والا جھگڑا یاد کرتے شہریار سے تھوڑا ڈر گئی تھی

"اوہ سر درد۔د۔د۔۔۔کہہ رہا ہوں نہ ادھر آؤؤؤ۔۔۔"
شہریار اب کی بار بے قابو سی ہنسی ہنستے ہوئے بولا تو مشل ماتھے پر ہاتھ پھیرتے خود کو دل ہی دل میں باتیں سناتے اسکے پاس آکر بیٹھ گئی تھی کہ اتنا بھی ڈرنے کی کیا ضرورت

"جی۔۔"

Kzwrites

"اتنی فرمانبرداری؟؟؟" شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی چوڑی سی تھائی پر رکھ لیا تھا

"نہیں وہ ..مجھے لگا آپ ڈانٹنے لگے ہیں..." مشل کی انگلیاں تھائی سے مس ہوئیں تو شہریار نے، خود کو قابو میں رکھنے کے لیے اسکا پورا ہاتھ ہی اپنے قید کر لیا تھا

KZwrites

"اس فلور پر جو بھی پہنو۔۔۔نیچے ایسے نہیں جانا۔۔۔ان کپڑوں میں کمفرٹیبل فیل کرتی ہو تو اوپر یہاں پہنے رکھا کرو بے شک۔۔۔نیچے تھوڑی سی اختیاط بس۔۔۔اوکے؟ "

شہریار نے ٹیک بیڈ کراون سے ہٹا کر نرمی سے اسکی ہتھیلی پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے کہا تو مشل نے سر کو ہلکی سی جنبش دی تھی

Kzwrites

"میں آپکے کہنے سے پہلے ہی اختیاط کرتی ہوں اب ویسے۔۔۔صبح بھی کوئی اتنی خرابی نہیں

تھی میرے کپڑوں میں...جتنا تائی امی نے...."
نظریں اپنی ہتھیلی پر سرکتی اسکی انگلیوں پر
جمائے وہ مدھم سی آواز میں بولتے باف کو
ادھورا چھوڑ کر اسکی طرف دیکھی تھی

KZwrites

"میں بات کر لوں گا ان سے...کوئی کچھ نہیں
کہے گا تمھیں اب.... کسی کو کوئی حق نہیں ہے
تمھارے ساتھ سخت لہجہ رکھنے کا...اور نہ ہی
تم کسی سے اب زیادہ بحث کرو گی....سب کو
اپنا سمجھ کر رہنا ہے بس...پہلے بھی بہت دفعہ
کہہ چکا ہوں...پھر سے کہہ رہا ہوں...کوئی بھی

بات ہو،پریشانی ہو مجھ سے کہہ سکتی ہو...شوہر نہیں تو شہریار سمجھ کر...پہلے والا ...جسے میسجز کرتی تھی..." کہتے ہوئے شہریار نے شرارت سے اسکی ہتھیلی کو گدگدایا تو مشل کے بجھے سے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی"آپ سے ہی کر لوں گی شئیر سب...آپ بھی اچھے ہیں...."

KZwrites

"تو کیا لگتا ہے کب تک کرو گی سب شئیر...؟" بائیں ہاتھ میں اسکا ہاتھ لیے،شہریار نے معنی خیر سے لہجے میں کہتے دائیں ہاتھ سے اسکے

گال کو چھوا تو مشل اسکی بات کا مطلب سمجھتے شرمایا سا مسکرا کر ہاتھ اس سے چھڑوانے لگی تھی "وہ پتہ نہیں مجھے ابھی۔۔۔میں۔۔۔جاؤں ماما پاس۔۔۔؟"

"بھاگ جاؤ۔۔۔جلدی آنا۔۔۔" شہریار نے مصنوعی رعب سے کہتے ہوئے اسکا ہاتھ چھوڑ کر دوبارہ فون پکڑ لیا تھا

kzwrites

"جلدی مطلب۔۔؟ میں رات ماما پاس ہی سوؤں گی۔۔۔۔" مشل بیڈ سے اٹھتے ہی اپنی ٹون بدلتے ہوئے بولی تو شہریار

اسکے موقع کی مناسبت سے پل پل بدلتے لہجے پر ہنسنے لگا تھا

KZwrites

"تمھیں میں اچھی طرح سونے دوں گا اپنے بغیر۔۔۔" اسکو عجلت میں فون پکڑ کر کمرے سے باہر جاتا دیکھ کر شہریار نے اونچی سی آواز میں کہا تو مشل نے جاتے جاتے اسے انگوٹھا ہلا

کر انکار کر دیا تھا

رات 8 بجے کے قریب شازمہ کی آنکھ کھلی تو کمرے کی لائٹس آف تھیں۔۔۔نائٹ بلب آن تھا جس کی مدھم روشنی

میں اس نے پاس سوئے ہوئے شازم کو دیکھا تھا۔۔۔خود کو پہلے کی نسبت ہلکا پھلکا محسوس کرتے وہ اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔طبیعت بہت بہتر لگ رہی تھی۔۔۔کچھ دیر سر کو تھام کر بیٹھے رات اور صبح کا سارا منظر ری کال

kzwrites

کیا تو جھرجھری سی آئی تھی۔۔۔سر کو جھٹک کر نیم اندھیرے میں ادھر اُدھر دیکھتے دوبارہ شازم پر نظر ڈالی تو گزرا وقت نظروں کے سامنے آنے لگا تھا

یہ وہی تھا جس سے وہ ہمیشہ سے پیار کرتی آئی تھی، بچپن میں وہ اسکو مائے پریٹی ڈول کہہ کر بلایا کرتا تھا۔۔۔جب کبھی بھی اپنے ماں باپ کے ساتھ وہ ملنے آتا تو اس کے لیے لازمی چاکلیٹس لایا کرتا تھا۔۔۔نکاح کے کچھ عرصے بعد جب اچانک انکے مالی حالات بدل گئے تو انکا آنا جانا بھی کم ہو گیا تھا۔۔۔جبکہ کمال شاہ نے تو نکاح کے بعد سے شازمہ کے خالہ کے گھر

جانے پر پابندی لگا دی تھی...اسکے باپ کی وفات کی بعد بہت سالوں تک ان دونوں کا سامنہ بھی نہیں ہوا تھا...دل ہی دل میں شازم کا پیار اس کے دل میں پنپتا رہا تھا...

پھر اب سے کچھ سال پہلے جب شہریار کے ساتھ پارٹ ٹائم بزنس سیکھنا شروع کیا تو شازم اور خالہ نے انکے پھر سے گھر آنا جانا شروع کر دیا تھا ، کبھی کبھی آمنہ سامنہ ہوتا تو شازمہ کے دل کی دھڑکنیں اسے اپنے ارد گرد دیکھ کر ہی تیز ہونے لگتی تھی جبکہ وہ اسکو مکمل اگنور کر کے گزر جایا کرتا تھا....اسکا یوں بے اعتنائی برتنا شازمہ کو برا بھی لگتا تھا لیکن

kzwrites

شازم کے اس رویے کو وہ ہمیشہ یہی سوچ کر سہہ جاتی تھی کہ باپ کے جانے کے بعد سے وہ تھوڑا سخت دل ہو گیا ہے

کالج میں اپنی فرینڈز کو اسکی تصویریں دکھاتی تو سب اسکو اکساتی تھیں کہ وہ اسکو میسج کرے،اس سے بات کرے۔۔۔ایک دن اس نے اپنی سہیلیوں کے اکسانے پر شہریار کے فون سے اسکا نمبر نکال کر سیو کیا اور اگلی صبح سب سہیلیوں کی موجودگی میں اپنے فون سے اسکو میسج کیا تھا

KZwrites

"Hi there...."

"یار ریپلائے تو نہیں آیا کوئی بھی۔۔۔میں نے کہا
تھا نا کہ نہ کرواؤ میسج۔۔بہت مغرور ہیں
وہ۔۔۔نہیں کریں گے بات ایسے کسی سے۔۔۔"
شازمہ اپنی سب سہیلیوں کو ایک ساتھ
مخاطب کرتے تر و تازہ سے لہجے میں بولی تھی
، چمکتے ہوئے چہرے کا حسن کھلکھلاتی آواز
کے ساتھ مل کر اسے اور رونق بخش رہا تھا

"پاگل دو منٹ صبر تو کر۔۔ابھی تو میسج پہنچا

KZwrites

بھی نہیں

ہوگا ان تک..." وہ سب شازمہ کی بے چینی پر ہنسنے لگی تھیں

"دیکھ لینا نہیں آئے گا ریپلائے...وہ مجھ سے بات نہیں کرتے تو کسی اور سے کیسے کریں گے..." اسکے اپنے لہجے میں بھی غرور آیا تو سب لڑکیاں اونچی آوازیں نکالتے اسے چھیڑنے لگی تھیں،سب ہی اسکے شازم کے لیے دیوانے پن سے آگاہ تھیں،اتنے سالوں سے اٹھتے بیٹھے صرف اسی کا ذکر سنا تھا...وہی بچپن میں دی

kzwrites

ہوئی کسی چاکلیٹ کا قصہ اور وہی اسکے ساتھ کمپیوٹر پر کوئی گیم کھیلنے کی کہانی وہ سب بیسیوں بار سن سن کر رٹ چکی تھیں

"باز آجاؤ تم سب۔۔۔مجھے پھنسوا نہ دینا۔۔۔مجھے پہچان کر اگر انہوں نے میری شکایت لگا دی نا تو دادا جان نے تو میرا سر ہی اتار دینا ہے۔۔۔پتہ ہے نا پھر دادا جان کا۔۔۔سوئی ایک منٹ بھی آگے ہو جائے تو ڈرائیور کو کال آجاتی ہے انکی۔۔۔" شازمہ موبائل کی سکرین پر اپنے ہاتھ پھیرتے ہوئے

kzwrites

اسکو بھیجا ہوا میسج دیکھ کر بولے جا رہی تھی

"Whose there?"

موبائل پر میسج کی ٹون بجتے ہی شازمہ نے اونچا سا چیختے ہوئے اپنا فون دور اپنی سہیلی پر پھینک کر چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا تھا

"آ۔آ۔آ۔آ۔آ۔۔۔۔۔ میں تو گئی۔ی۔ی۔ی۔۔۔مجھے بچا لو۔۔۔"

kzwrites

صرف میسج کی ٹون پر ہی شازمہ کی ہارٹ بیٹ اتنی تیز ہو گئی تھی، اسکی سہیلیاں اس کی بگڑتی حالت پر ہنسنے لگی تھیں

"پہلے دیکھ تو لے انکا میسج ہے بھی یا نہیں---"

KZwrites

"یہ تو کہہ رہی تھی وہ ریپلائے ہی نہیں کریں گے---"

"فون تو پکڑو کوئی...ٹوٹ ہی نہ گیا ہو..."

" پیار بھی کرتی ہے اور اتنا ڈرتی بھی ہے..."
وہ سب ہی اس کی کیفیت کا مذاق اڑاتے ہنس رہی تھیں

KZwrites

"انہی کا میسج تھا،مجھے نام نظر آیا تھا..."
شازمہ نے انگلیاں آنکھوں سے نیچے کرتے دور گرے فون کو ایک نظر دیکھتے شدید گھبراتے

دل سے کہا تھا،دل واقعی اسکا نام اپنے فون کی سکرین پر دیکھ کر ڈر گیا تھا...گھر والوں کا بھی خوف تھا لیکن اس سے زیادہ دل میں شازم کے دیکھ کر بھی انجان سا بننے کی الجھن رہتی تھی

KZwrites

"یارررر میسج کھول کر تو دیکھو کہہ کیا رہا ہے..." ایک دوست نے کہتے ہوئے فون اٹھا کر شازمہ کی طرف بڑھایا تھا ...لیکچر بنک کر کے وہ سب اپنے ڈیپارٹمنٹ سے نکل کر کسی اور

ڈیپارٹمنٹ کی گراؤنڈ میں بیٹھے تھے

"وہ تو پوچھ رہے ہیں کہ میں کون ہوں---"
شازمہ نے میسج پڑھ کر اپنی سہیلیوں کو بے دلی سے بتایا تھا،دل میں اسکے ریپلائے کر دینے پر عجیب سا محسوس ہوا تھا

"آئیڈیا---اجنبی بن کر بات کر لے" ایک دوست نے مشورہ دیا تھا

kzwrites

"یار تم لوگ مجھے پھنسوا نہ دینا۔۔۔ بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔" شازمہ ایک طرف بار بار اس کے میسج کو پڑھ کر،اسکا نام سکرین پر دیکھ کر خوش ہو رہی تھی تو دوسری طرف دل تھوڑا اداس سا بھی ہو رہا تھا

KZwrites

"اچھا زیادہ ایکٹنگ نہ کر نا یار۔۔میسج دیکھ دیکھ کر تیرے دانت تو اندر جا نہیں رہے اور ڈرنے کی باتیں کر رہی ہے۔۔" ایک سہیلی نے اسکی دبی دبی سی مسکراہٹ پہچان لی تھی

" اچھا بتاؤ نا کیا ریپلائے کروں۔۔۔؟" شازمہ چہرے کو فوراً سنجیدہ کرتے بولی تھی

KZwrites

"لکھو۔۔میں عینا ہوں اور آپ سے دوستی کرنا چاہتی ہوں۔۔ابھی پتہ لگ جائے گا بھائی صاحب کتنے پانی میں ہیں۔۔۔"

ایک دوست نے فرضی نام بتایا تو شازمہ نے بوجھل دل سے فوراً میسج لکھ کر بھیج دیا اور

فون ہاتھ میں لے کر ریپلائے کا انتظار کرنے لگی تھی

"How do you know me?"

KZwrites

" And why do you want to be my friend?"

" Where did you get my number from?

"

شازم کے مسیجز کی ایک کے بعد ایک ٹون بجنے لگی تھی

"ہار اس نے تو انجان لڑکی سے باتیں کرنا شروع کر دی ہیں بہت ہی جلد دوستی بھی کر لے گا یہ تو شازمہ۔۔۔ٹھیک نہیں لگ رہا کچھ۔۔۔" ایک سہیلی نے کہا تو شازمہ کا دل بھی برا ہو گیا تھا

KZwrites

"ہاں یار واقعی۔۔۔تبھی مجھے اگنور کرتے ہیں شاید۔۔۔ دوسری لڑکیوں سے باتیں کرتے ہوں گے۔۔۔ یونیورسٹی میں کلاس فیلیوز بھی ہوں گی نا۔۔۔وہ تو ہوتی بھی اتنی ماڈرن ہیں۔۔۔"

شازمہ کا دل اسکے میسجز دیکھ کر فوراً ہی ٹوٹ گیا تھا

"اچھا ریپلائے تو کرو دیکھو کہ کہاں تک جاتا ہے۔۔۔"

Kzwrites

"کہو ایسے ہی نمبر ٹرائی کیا تھا۔۔دیا کسی نے نہیں۔۔۔"

"کہہ دو آپ کی واٹس ایپ پر ڈی پی دیکھی تو آپ بہت اچھے لگے اس لیے دوستی کرنا چاہتی ہوں۔۔لکھو جلدی۔۔۔" سب سہیلیاں مشورے دینے لگیں تو شازمہ نے ایک ہی لمبا میسج لکھ کر اس کو سینڈ کر دیا تھا

kzwrites

"Send your picture..."

"I'd like to see who

I'm interacting with..."

شازم کا ریپلائے آیا تو شازمہ کا چہرہ دیکھنے

والا تھا

KZwrites

" یار یہ تو سیٹ ہو گیا ہے..." شازمہ کی دوست

سکرین پر میسجز دیکھ کر بولی تھی

"ہینڈسم لڑکوں کا یہی ہوتا ہے--- پتہ نہیں کتنی لڑکیاں آگے پیچھے ہوتی ہوں گی اس کے---تُو تو ایویں ہی ہے شازمہ---"

دوسری دوست نے بھی آگے ہو کر سکرین پر میسجز دیکھے تھے

KZwrites

" اچھا یار اس کا دل تو برا نہ کرو نا اب----رپلائے ہی آیا ہے،اٹھ کر ملنے تو نہیں آگیا --" ایک اور سہیلی شازمہ کی ڈھارس بندھانے کو بولی ہی تھی کہ اتنے میں شازم کا ایک اور میسج

آگیا تھا

"Picture please?"

یہ میسج دیکھ کر شازمہ کی بس ہوئی تھی، آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو اس نے اپنا فون ہی آف کر دیا

KZwrites

"یار اتنا چھوٹا دل ہے تیرا...صرف پکچر ہی تو مانگ رہا ہے...ہو سکتا اسکو لگ رہا ہو کہ اسکا کوئی دوست پرینک کر رہا ہے...رو تو نہ"

اب ان سب کے دلاسوں کے باوجود بھی شازمہ

کا چھوٹا سا دل کرچی کرچی ہو گیا تھا... کالج کا باقی ٹائم ایسے ہی رو رو کے گزار کر وہ گھر آگئی تھی.... شام کو لاؤنج سے شازم اور شہریار کی آواز آئی تو کچن میں چائے بناتی شازمہ کا دل اسکی آواز سن کر ہی تیزی سے دھڑکنے لگا تھا

KZwrites

"میں آج انکو دیکھوں گی بھی نہیں...سمجھتے کیا ہیں اپنے آپ کو...مجھے بھی اگنور کرنا آتا ہے..." شازمہ اپنے آنسو صاف کرتے خود میں ہی سوچنے لگی تھی

"وہ کونسا مجھے دیکھتے ہیں جو انکو کوئی فرق پڑے گا۔۔۔" شازمہ چائے لیے لونگ روم میں آئی تو شہریار نے اٹھ کر اس سے چائے کا ٹرے تھاما تھا "شکریہ گڑیا۔۔۔"

KZwrites

خود کو اتنا سمجھانے کے باوجود بھی شازمہ نے اس کی طرف نظر اٹھا کر اپنی بھیگی آنکھوں سے دیکھ ہی لیا تو خلاف توقع وہ اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کو اتنے عرصے بعد پہلی دفعہ اپنی طرف دیکھتا پا کر شازمہ کا دل تو الٹ

پلٹ ہو کر سر پٹ دھڑکنے لگا تھا...اپنی چادر سنبھالتے ہوئے بھاگ کر وہ اپنے فلور کی طرف بڑھ گئی تھی...اسکی ایک نظر سے ہی سانسیں اتنی تیز ہو گئی تھیں کہ سینے پر ہاتھ رکھ کر خود کو بحال کرتے وہ کچن کاؤنٹر کا سہارا کیے نیچے سیڑھیوں کی طرف دیکھنے لگی تھی

KZwrites

"I know its you"

فون پر میسج ٹون بجنے پر شازمہ نے بھاگ کر کمرے میں جاتے ہی فورا میسج دیکھا تو شازم

کا میسج دیکھ کر

پسینے ہی چھوٹ گئے

"Please kisi ko btaye ga nai...i am sorry...pleaseeee.."

شازمہ نے کانپتے ہاتھوں سے فوراً میسج بھیجا تھا،اسکے شہریار کے پاس بیٹھ کر یوں مسیج کرنے پر جان ٹانگوں سے نکل کر پاؤں میں اٹک گئی تھی

Kzwrites

"انکو میرے نمبر کا کیسے پتا اور اگر پتا تھا تو صبح انجان کیوں بنے"وہ سوچ رہی تھی کہ دوبارہ میسج ٹون بجی تھی

KZwrites

"Meet me in your backyard right now or else I'll ask shahryar about this number that's been reaching out to me...."

اسکا اتنا لمبا مسیج دیکھ کر رہی سہی جان

بھی نکل گئی تھی،کانپتے قدموں سے بھاگتے ہوئے شازمہ نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے پردہ ہٹا کر دیکھا تو وہ گھر کی پچھلی طرف کھڑا تھا۔۔شازمہ نے بھاگ کر کمرے سے باہر دیکھا تو شہریار کو اپنے کمرے کی طرف جاتا دیکھ کر وہ چادر اچھے سے لپیٹے نیچے لان کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔

دل گھبرا بھی رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ شازم کے بلانے پر ایک الگ سے احساس نے بھی سر اٹھایا تھا،وہ اسکا محرم تھا تو دل میں اسکے لیے پہلے سے ہی بہت جگہ تھی

KZwrites

"کیسی ہو عینا" شازم نے اسے اتنا گھبرا کر اپنے پاس آتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو شازمہ لرزتی پلکوں کی اقٹ سے بمشکل اسکی طرف دیکھ پائی تھی

KZwrites

"وہ...و.." لفظ اٹکنے لگے تھے...ڈھلتی شام سے لان میں روشنی قدرے کم ہو گئی تھی

"Do you love me?"

شازم نے اسکی بات کاٹ کر قدرے بے باکی سے کہا تو شازمہ کو لگا اسکا دل اسکے سینے سے نکل کے باہر آجائےگا،سالوں اس سے نظرانداز ہونے کے بعد آج اچانک اس سیچؤیشن میں وہ نروس ہوتے بغیر کوئی جواب دئیے اسکی بات کی تاب نہ لاتے ہوئے اٹکے قدموں وہاں سے بھاگنے لگی تو شازم نے اسکی کلائی کھینچ کر واپس اپنے قریب کیا تو شازمہ اسکے سینے سے آلگی تھی۔۔۔چادر سے بالوں کی لٹیں نکل کر چہرے پر آئیں تو شازم نے لٹ ہٹا کر سیدھا اسکے گلابی لبوں کو چوم لیا تھا۔۔۔ایک ساتھ اتنا کچھ ڈائجیسٹ کرتے ہونٹوں کے ساتھ ساتھ

KZwrites

شازمہ کی آنکھیں پھٹنے کی حد تک کھل گئی تھیں

"I know you do...."

اسکے ادھ کھلے ہونٹوں کو انگوٹھے سے چھو کر وہ اسے وہیں چھوڑ کر اپنی مخصوص مغرورانہ چال چلتا ہوا چلا گیا تھا...جبکہ شازمہ سٹل کھڑی ابھی تک اپنا آپ ری اسٹارٹ نہیں کر پائی تھی...اسکا میسج کر کے نیچے بلانا...اتنا بے باک سا سوال کرنا....کلائی پکڑنا...خود کے قریب کرنا...ہونٹ چومنا...یہ سب ایک ساتھ

kzwrites

پراسیس کرنا شازمہ کے نازک دل کے لیے بہت
زیادہ تھا

اس وقت کی خوشی۔۔۔گھبراہٹ۔۔۔۔وہ ڈھلتی شام۔۔۔وہ پیارا سا موسم۔۔۔وہ اپنے محرم کا پہلا نرم لمس یاد کرتے شازمہ کی بھیگی آنکھیں لمحے کو مسکرائیں تھیں اور پھر شازم کے کروٹ لینے پر وہ سوچوں کی دنیا سے یک دم باہر آئی تو گزری رات کی اذیت دوبارہ تازہ ہو گئی تھی

kzwrites

"شازم کاش آپ ایسے نہ ہوتے تو میں سب سہہ لیتی،میں آپ سے تب سے پیار کرتی ہوں جب مجھے اسکا مطلب بھی نہیں پتہ تھا اور آپ اچھے سے جانتے بھی تھے۔۔۔آپکو میرا پتہ تھا۔۔۔سب پتہ تھا۔۔۔۔اب بھی اگر آپ یہ سب چھوڑ دیں تو۔۔۔۔" شازمہ سوچتے ہوئے خاموش آنسوؤں سے روتے اسکی جاذب نظر چہرے کو دیکھ رہی تھی کہ سائیڈ ٹیبل پر پڑا شازم کا فون بجنے لگا ،اوپر صندل کا نام روشن ہوا تھا

----

kzwrites

میں تیرا بسمل ہو گیا
قسط نمبر 26

میں تیرا بسمل ہو گیا

"کس کا فون ہے یار اس وقت۔ت۔ت۔۔۔" شازم نے کروٹ لیتے سائیڈ ٹیبل پر پڑے اپنے فون کو بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ دیکھا تو سکرین پر صندل کا نام جگمگاتا دیکھ کر ایک دم اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔نیند اسی لمحے آنکھوں سے غائب ہوئی تھی۔۔۔فورا کال ریسیو کر کے فون کان سے لگائے وہ پاس بیٹھی شازمہ پر نگاہ ڈالتا ٹیرس کی طرف بڑھ گیا تھا

kzwrites

"فون کیوں کیا ہے...میں نے تمہیں اپنا نمبر اس لیے نہیں دیا ہوا کہ جب دل کرے منہ اٹھا کر کال کر لو..." ٹیرس کی طرف آتے ہی شازم پیچھے مڑ کر کمرے کی طرف دیکھتے ہوئے قدرے ہلکی آواز میں فون پر اس سے مخاطب ہوا تھا تاکہ آواز شازمہ تک نہ جا سکے

KZwrites

"شاہ جی آپ نے شادی کر لی اور مجھے خبر تک نہیں ہونے دی....یہ کیا کِیا آپ نے...ابھی تو اتنے دن آپ نے میری سنگت میں گزارے ہیں..." صندل بھیگے لہجے میں بولی تھی

"تمہیں کس چکر میں خبر دیتا میں...؟ تم نے میرے نکاح پر ناچنا تھا...؟ ہم شریف لوگ ہیں، تم جیسیوں کو قریب بھی نہیں بھٹکنے دیتے... جلدی بکو کیا چاہیے...." شازم بدتمیزی کی حدیں پار کرتے ہوئے بولا تھا،لہجہ عجلت بھرا تھا

Kzwrites

"آپ ہمیشہ پہلے مجھ سے ایسے ہی بات کرتے ہیں شاہ جی...اور ہمیشہ ہی پھر واپس بھی

میرے پاس آتے ہیں۔۔۔آپ کو کوئی احساس بھی ہے کہ آپ کے یوں بات کرنے سے میرا دل کتنا ٹوٹتا ہے۔۔جب میری پناہوں میں ہی سکون لیتے ہیں تو کم از کم مجھ سے لاتعلقی تو مت دکھایا کریں۔۔دل دُکھتا ہے میرا۔۔۔آپکے سخت الفاظ سے۔۔" بولتے ہوئے صندل رو رہی تھی

KZwrites

"او میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے تمہاری بک بک سننے کا۔۔۔روز کتنے آدمیوں سے بولتی ہو یہ سارا کچھ۔۔۔؟ سیدھی طرح بتاؤ بتاؤ کتنے پیسوں سے جڑے گا تمہارا دل۔۔ جلدی بکو

اور آئندہ مجھے کال کرنے کی جرات نہ کرنا۔۔۔۔ پیسے تمھیں مل جائیں گے۔۔۔" دبے دبے سے لہجے میں غراتے ہوئے شازم بار بار مڑ کر ٹیرس اور کمرے کے درمیان موجود کھڑکی کو تو کبھی دروازے کو دیکھ رہا تھا

KZwrites

"کسی سے نہیں کہی کبھی ایسی بات۔۔۔دل میں صرف آپ بستے ہیں شاہ جی۔۔۔مجھے صرف آپ چاہئیں ہیں۔۔۔" صندل اپنی بات دہراتے ہوئے بولی تو شازم کو اس کی ڈھٹائی پر مزید غصہ آنے لگا تھا

"زیادہ چالاکی دکھانے کی کوشش کی تو تجھے
ٹھکانے ہی لگوا دوں گا سمجھی۔۔۔میرے غصے
کو آواز نہ دے لاسٹ ٹائم وارن کر رہا
ہوں۔۔۔تیرے جیسی دس بھی غائب ہو جائیں تو
کسی کو فرق نہیں پڑتا۔۔۔اوقات میں رہ۔۔۔"
کہہ کر شازم کال کاٹتے ہی اس کا نمبر بلاک
لسٹ میں ایڈ کرنے لگا تھا اور وہیں کھڑے
کھڑے اپنے دل کی کیفیت کو سمجھنے کی
کوشش کرنے لگا تھا

kzwrites

"میں اتنا گھبرا کیوں رہا ہوں۔۔۔پہلے تو کبھی ایسا محسوس نہیں ہوا۔۔"

"شازمہ کی وجہ سے؟ ۔۔۔ہونہہ۔۔۔"

"اگر اس کو پتہ لگتا بھی ہے تو لگ جائے۔۔"

"میں کون سا ڈرتا ہوں کسی سے۔۔اور کر بھی کیا لے گی۔۔۔؟ "

KZwrites

"صرف ڈرنک کرنے پر تھپڑ مار کر جانے لگی تھی اگر صندل کا پتہ لگ گیا تو۔و۔و۔۔۔نہیں رکے گی۔۔۔نہیں برداشت کرے گی۔۔۔"

"نہیں نہیں۔۔۔"

KZwrites

"شازمہ کو صندل کا نہیں پتہ لگنا چاہیے۔۔۔اس صندل کا منہ ہی بند کروانا پڑے گا بڑی اماؤنٹ دے کر۔۔۔"

"جو بھی ہے۔۔۔بیوی ہے میری اب۔۔۔گھر بس گیا ہے میرا۔۔۔" شازمہ کا چہرہ نظروں میں آیا تو دل کی کیفیت بدلی تھی

kzwrites

"مجھے رات کو اس طرح کا سلوک نہیں کرنا چاہیے تھا شازمہ کے ساتھ۔۔۔" کانوں میں میں اسکی اذیت بھری سسکیاں ،اسکی التجائیں گونجنے لگی تھیں

"اس ڈرنک کی وجہ سے ہی جانور بن گیا میں۔۔۔" اپنا جنگلی پن اور اسکی حالت یاد کرتے خود ہی جھرجھری سی لی تھی

KZwrites

"غلط ہو گیا ہے۔۔۔بہت غلط۔۔۔" ریلنگ کو دونوں ہاتھوں سے جکڑے شازم اندھیرے میں کہیں کہیں جگمگاتی روشنیوں کو دیکھ رہا تھا

"اب تو بالکل ہی بد زن ہو گئی ہے مجھ سے۔۔۔"

"بد زن ہو گئی ہے تو ہوتی رہے مجھے کیا ہی فرق پڑتا ہے۔۔۔" خیال دل میں گھر کرتے کرتے یک دم غصہ حاوی ہوا تھا

KZwrites

"جب ان لوگوں کو میری ماں کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔نہ پہلے اور نہ اب۔۔۔تو میں کیوں انکی بیٹی کی پرواہ کروں۔۔۔میری ماں کو پہلے

بھی طلاق کا داغ دیا اور اب پھر اسکی نظروں کے سامنے اس عورت کی بیٹی کو بسا لیا ہے جس عورت نے گھر اجاڑا میری ماں کا..."

ریلنگ پر ہاتھوں کی گرفت سخت ہو گئی تھی، آنکھوں میں نیند کی خماری کی جگہ وحشتوں سی سرخی آگئی تھی

KZwrites

"کیسے دھڑلے سے مشل کو گھر لے آئے ہیں...اتنی آسانی سے تو سالے کا گھر نہیں بسنے دوں گا اس لڑکی کے ساتھ..."

"جس کے باپ نے میری ماں کو اتنے سال اپنے نکاح میں رکھنے کے بعد طلاق دے دی،اسکی زندگی کو سوالیہ نشان بنا دیا سب کی نظروں میں۔۔۔اسکی بیٹی کو بھی بسنے نہیں دوں گا۔۔۔ساری زندگی بغیر کسی جرم کے میری ماں سزا بھگتتی رہی اور اسی کی اولاد کو گھر لے آئے ہیں۔۔"

Kzwrites

"اب یا تو اسے بسا لیں۔۔۔یا اپنی بیٹی کو۔۔۔"

چہرے پر شیطانی سی مسکراہٹ ابھری تھی

"ویسے بھی شہریار کیا کرے گا اتنی سیکسی لڑکی کا۔۔۔اسے تو کوئی معمولی سی بھی مل جاتی تو صبر شکر کر لیتا۔۔۔مجھے نہیں لگتا کہ اس کے قابو آئے گی۔۔۔ہونہہ۔۔۔کیسے دانت نکل رہے تھے۔۔۔لاٹری ہی نکل آئی سالے کی۔۔۔"

Kzwrites

"یہ جاگ رہی ہے تو ابھی تک میرے پیچھے کیوں نہیں آئی۔۔۔؟"

"اسکی تو ساری اکڑ نکال کر رکھ دوں گا..."

" کیا اکڑ نکالنی ہے بیچاری کی...کیوں اتنا
ظالم بن رہا ہوں...پیار کرتی ہے مجھ
سے...اسکو کس بات کی سزا دوں ..." شازم پل
پل بدلتی سوچوں کا انبار لیے اپنے بالوں میں
انگلیاں پھیرتا ٹیرس پر پی چکر کاٹنے لگا
تھا...دوسری طرف صندل ہاتھ میں فون لیے
اپنی اور شازم کی تصویروں کو دیکھتے ہوئے
اسکے حقارت بھرے لفظ ذہن میں دہراتے آنسو

KZwrites

بہا رہی تھی

"شازم شاہ... رہ لو کچھ دن بیوی کے ساتھ...آنا تم نے میرے پاس ہی ہے....میں تمہیں کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی....میرے پاس ہی آنا ہو گا تمھیں...اس بار بھی....تمھیں پہلے کوئی نہیں جچی تو اب کیسے کوئی پسند آئے گی....اور...میرے پاس نہیں آؤ گے تو تمہیں ایسا بدنام کروں گی کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گے... کبھی خوش نہیں رہ سکو گے..."

Kzwrites

"Ajao ab Mashal....Neend arai hai...dinner pr b nai ai tum.... Chachi keh rhi theen tum so rai ho,kitna sona ha???... missing you yar ,shakal hi dikha do apni 🥹"

شہریار نے بلیک ، نیون گرین جیکٹ اور بلیک جینز پہنے مرر میں بال سیٹ کرتے کھڑے کھڑے ہی میسج ٹائپ کر کے مشل کو سینڈ کیا تھا

KZwrites

"Main dinner itni jaldi nai krti...aur neend arai ha to sojain....waisy bhi mainy nai sona apk sath ab...ap bohat tang krty hain...."

kzwrites

ڈریسنگ ٹیبل پر پڑے اپنے فون کی سکرین پر مشل کا ریپلائے دیکھ کر شہریار جیکٹ کو زِپ اپ کرتے ہوئے ہنسنے لگا تھا

"Bae aik din main kya hi tang kr lia ha mainy tumhy....???? Jitna mjhy tang kia ha na tmny uska koi hisab nai hai... Soch raha hoon haath paon bandh kr aik bar main hi sari kasar nikal doon.... "

شہریار نے ہونٹ سکیڑ کر مسکراتے ہوئے مسیج ٹائپ کر کے بھیجا ، اسکی جانب سے کوئی جواب نہ آنے پر مسکراہٹ مزید گھری ہو گئی تھی

KZwrites

"Mazak kr rha hoon...Aajaooo nai krta kuch.... Promise 😁"

"Yaar nai ana na maainy....Mama k sath time spend krna hai....btaya hua ha apko,phr b ap insist kr rhy hain....tang nai krain...aur main darti nai hun aisi baton sy,got it?"

KZwrites

"Also dont use these emojis,you aren't a teenager...."

اسکے پچھلے میسج پر اچھی طرح گھبرا کر ، پریشان ہو کر ،اسے پراسیس کرتے مشل نے کچھ منٹس بعد ایسے رپلائے کیا تھا جیسے اسے کچھ محسوس ہی نہ ہوا تھا جبکہ دل کی حالت اتنی خراب ہوئی پڑی تھی کہ بھوک کے باوجود بھی وہ نیچے ڈنر کرنے نہیں گئی تھی کہ شہریار سے سامنہ نہ ہو جائے۔۔۔اسکی قربت میں جسم عجیب کپکپی کا شکار ہونے لگتا تھا،خود ہی اپنی کیفیت سمجھ نہیں آرہی تھی

kzwrites

"Tum to ho na teenager....aur bdtmeezi sy kyun bat kr rhi ho...? Tone thek rkha kro apni mery sath... Aram sy bat kr rha hoon na,to itna fed up ho kr dikhanay ki kya zroorat hai? Pohancho kamry main foran...."

kzwrites

شہریار اپنے مسکراتے تاثرات کے برعکس میسج میں اپنی ٹون سخت رکھتے شو ریک میں سے اپنے مطلوبہ بائک رائڈنگ ،سائکلنگ والے جوتے تلاش کرنے لگا تھا

"Dekha...apko b nuqs nazar anay lg gye hain meri tone mian...wo b over the text..."

KZwrites

"Biwi bn gyi hun na ab to qadar khatam hogai hai..."

"Pehle tarasty thy mery aik reply k liye bhi,phr chahy jis b tone main ho...."

"Ab khud b bdtmeez keh dia ha..."

مشل اسکے میسج سے اچھا خاصا تپ کر تیز تیز ٹائپ کرتے جواب دینے لگی تھی،ہونٹ تک غصے سے بھینچ لیے تھے

kzwrites

"Yar pyar sy kaha ha, literal matlb na lia kro hr bat ka... Aur taras to ab bhi raha hun tmhry liye,bs nayi nayi dulhan ho yei soch kr janay de rha hun daen baen...jb chachi jan chali jain g tb kdr chup kr betho g...? Keh raha hoon na k ajao,nai krain gy kuch... Sirf soyen gy hug kr k... Bhaag to aisy rhi ho mujhsy jaisy mainy zabrdsti ki ho tmsy koi... "

KZwrites

شہریار نے جوگرز پہنتے ہوئے رک رک کر میسج ٹائپ کرتے،ایک بار خود دوبارہ پڑھ کر

سینڈ کیا تھا،صوفے پر بیٹھے وہ سکرین پر نظریں جمائے اب اسکے ریپلائے کا انتظار کرنے لگا تھا

"To kr lain zabrdsti bhi...koi zroorat nai nayi dulhan smjh k space dainy ki... Ahsan nai chahye... 😕😕😕"

مشل کا میسج دیکھ کر شہریار نے تعجب سے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے اسکے اتنے غصے سے بھرے لہجے کی وجہ جاننے کے لیے ایک بار پھر اپنا میسج پڑھا تھا

Kzwrites

"Nai mujhy koi jaldi nai hai,tum konsa bhagi ja rai ho...pas hi ho ab to mery hmesha k liye...aur kal sy to poora floor khali hojye ga....phr yeh room ho ya koi aur.. Tum aur main hi hongy bs 😉"

اسکے تپے ہوئے لہجے کو مزید ہوا دینے والا مسیج کر کے شہریار ہنستے ہوئے صوفے سے اٹھ کر کھڑا ہوا اور ڈریسنگ روم سے اپنی ایک سیاہ ہوڈی نکال کر صوفے پر رکھتے کمرے سے باہر

Kzwrites

آگیا تھا

"Main to sony lagi hun mama sy hug kr k... Kuch jawab du g to apny kehna ha badtmzi ha,islye ap bolty rahain akele...bye bye"

KZwrites

مشل نے بے چینی سے ناخن چباتے ابھی میسج لکھ کر سینڈ کیا ہی تھا کہ دروازہ ناک ہوا تھا

" دروازہ کھولو مشل۔۔۔شہریار نہ ہو
کہیں۔۔۔پوچھ رہا تھا ڈنر پر تمھارا۔۔۔" خانم
خاتون اپنا ضروری سامان پیک کرتے بولی
تھیں،مشل نے خشک ہوتے ہونٹوں کو آپس میں
بھینچ کر نم کرتے ہوئے دروازہ کھولا تو سامنے
شہریار کو اتنا تیار دیکھ کر بھنویں سکیڑتے
ایک نظر فون کو دیکھ کر واپس اسکی طرف
دیکھا تھا

"چلیں۔۔۔" شہریار اسکے دروازہ کھولتے ہی
قدرے اونچی آواز میں بولا تھا

KZwrites

"کہاں...؟"مشل حیران ہو کر اس کے مطمئن سے چہرے کو دیکھی تھی

"۔ KFCاور کدھر...کب سے تو ضد کر رہی ہو کہ تمہیں کے ایف سی کھانا ہے...ڈنر بھی اسی لیے نہیں کیا تم نے..." شہریار نے لہجہ بلکل لیا دیا سا رکھ کر ونک کرتے،خانم خاتون سے نظر بچا کر اسکے گال کو بہت پیار سے کھینچ کر سکوئیز کیا تو مشل اسکو آنکھیں سکیڑتے ہوئے

KZwrites

گھورنے لگی تھی

"چلو آ بھی جاؤ اب...کم آن....چاچی آپ کو کچھ منگوانا ہے تو بتا دیں...ویسے ہمیں دیر ہو جائے گی آتے آتے...مشل نے شاپنگ بھی کرنی ہے...." دروازے کی اوٹ میں کھڑے ہو کر کہتے شہریار نے ہونٹ سکیڑتے ہوئے مشل کو دور سے ہی کِس کی تو مشل اسکے اشاروں پر تپ کر انار ہوتے، اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اسے باہر کی جانب دھکیلتے ہوئے خود بھی باہر نکل آئی تھی

kzwrites

"نہیں نہیں بہت شکریہ بچے بس خیر سے جاؤ آپ دونوں..." خانم خاتون بولیں تو شہریار نے مشل کے دھکیلنے پر اسے ہی حصار میں لیتے ، باہر کو نکلتے نکلتے انکے کمرے کا دروازہ بند کر دیا تھا

KZwrites

"یہ کس خوشی میں ایسی ڈریسنگ کی ہے...؟ ایک تو مجھے آپکی ڈریسنگ سینس کی سمجھ نہیں آتی،کہیں بھی کچھ بھی پہن لیتے ہیں...اور جھوٹ کیوں بولا....؟ کہاں لیجا رہے

ہیں مجھے کے ایف سی کے بہانے۔۔۔؟ میں نہیں جا رہی کہیں آپکے ساتھ۔۔۔" مشل نے دروازہ بند ہوتے ہی ہاتھ اسکے چہرے سے ہٹا کر، سینے پر بازو باندھ لیے تھے

Kzwrites

"یار لڑائی نہ کرتی رہا کرو خوامخواہ۔۔۔نہیں لیجا رہا کسی بند کمرے میں جو دور دور ہو رہی ہو،اپنی بیوی بائیک کی رائیڈ کروانی ہے، چلو میرے ساتھ۔۔۔" کہہ کر شہریار اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے کی طرف لے جانے لگا تو مشل نے پاؤں فرش پر جما کر زبردستی اس سے اپنا ہاتھ

چھڑوایا تھا

"آپ اپنی بائیک کیا بیڈ روم میں پارک کرتے ہیں جو ادھر لے کر جا رہے ہیں...شہریار مجھے تنگ نہ کریں ایسے..."

KZwrites

"ڈرپوک...مجھ سے زیادہ تمہارا دماغ اسی طرف رہتا ہے.. تمہاری ڈریسنگ میں تھوڑی سی اپگریڈیشن کرنے لگا ہوں بس...رکو یہیں...آتا ہوں...عجیب پاگل سی ہو..." ماتھے پر بل لا کر کہتے شہریار اسے وہیں چھوڑ کر کمرے میں گیا

اور کچھ ہی سیکنڈز کے بعد وہی بلیک ہوڈی لے کر باہر آگیا تھا

"پہنو اس کو اور یہ بیڈ روم میں آنے سے اتنا گھبراتی کیوں ہو...؟ شوہر ہوں تمھارا یار... ایسے نہیں کرتے ...." شہریار ہوڈی اسکو پکڑا کر بہت پیار سے اسکے پھولے گھنگھریالے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا تو ذرا سے اٹکنے پر ہی مشل نے بغیر دیکھے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے بالوں سے پیچھے کر دیا تھا

KZwrites

"یہ۔۔۔یہ تو آپ کی جیکٹ ہے، میرے تو گھٹنوں تک آئے گی۔۔۔میں اپنی نہ پہن لوں کوئی۔۔۔؟" مشل جیکٹ کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کنفیوز سے لہجے میں بولی تھی جو واقعی اسے تھائیز تک کور کر رہی تھی۔۔۔شہریار کی انگلیاں بالوں میں اٹکنے پر دل ہی دل میں اپنے گھنگھریالے بالوں پر شدید غصہ آنے لگا تھا

"تو اسی لیے تو لایا ہوں کہ اوور سائز ہے تمھارے لیے۔۔۔کیوٹ لگے گی، پہنو تو۔۔۔" شہریار

نے اسکے ہاتھ پیچھے کرنے پر تھوڑا عجیب سا محسوس کرتے بغیر کچھ کہے وہی ہاتھ دیوار پر ٹکا لیا تھا

"آپ کیوں مجھے کارٹون بنا رہے ہیں۔۔۔؟ اس سے اچھا ہے کہ میں شلوار قمیض ہی پہن جاؤں۔۔۔ عجیب ہی لگوں گی۔۔۔" مشل شہریار کے سائز کی ہوڈی سر سے گزار کر وہیں اٹکائے ہوئے ناگواری سے بولی تھی

kzwrites

"تم شاید پہلے کبھی بائک پر بیٹھی نہیں ہو اس لیے تم ابھی شلوار قمیض پہن کر ہیوی بائک پر بیٹھنے میں کمفرٹیبل نہیں ہوگی ورنہ تمہیں وہی پہنا کر لے جاتا۔۔۔اب زیادہ نخرے نہ دکھاؤ اور پہنو اسے۔۔۔ ابھی ویسے بھی رات ہے اِٹ وِل بی فائن۔۔۔"

شہریار ساتھ ساتھ بول رہا تھا اور ساتھ ساتھ اس کے سر سے ہوڈی گزار کر مکمل پہنواتے،کیپ اسکے سر پر سیٹ کر رہا تھا

KZwrites

" اتنی پیاری لگ رہی ہو یار۔۔یہ باندھ سکتے ہیں ہم۔۔۔؟ یا کوئی دوپٹہ پہن لو۔۔۔" شہریار سے کیپ سر پر کرتے اسکے پھولے بال ایڈجیسٹ نہیں ہو پا رہے تھے

KZwrites

"خاک پیاری لگ رہی ہوں۔۔پہلے بتاتے تو میں بال سٹریٹ ہی کر لیتی۔۔پہن کر آتی ہو کچھ۔۔۔" مشل اسے کراس کر کے اپنے بالوں کو پکڑ کر جوڑا بناتے بیڈروم کی طرف بڑھ گئی اور دو منٹ میں سر پر سیاہ دوپٹے اور پاؤں میں بند

جوتے پہن باہر آئی تھی

"لاؤ میں کرتا ہوں صحیح...موڈ نہ آف کرو یار...اتنی کانشئیس کیوں ہو جاتی ہو اچانک... خوبصورت لوگوں کا بھی الگ ہی چل رہا ہے..."
شہریار اسے اپنے بالوں کو سختی سے چھوتے دیکھ کر کیچر اسکے ہاتھ سے لے کر خود اسکے بال سیٹ کرنے لگا تھا

kzwrites

"دوپٹہ اتنا ٹائٹ نہیں کریں۔ں۔ں۔۔۔دم گھٹ جائے گا میرا تو۔۔۔" مشل چہرے کے گرد دوپٹے کو کستے ہوئے محسوس کر کے بولی تھی

بے وقوف اس کے اوپر تمہیں ہیلمٹ پہنانا ہے اس لیے اتنا ٹائٹ کیا ہے تاکہ کھلے نہ۔۔۔ہر بات پر ہتھیار نکال کے نہ بیٹھی رہا کرو کسی بات کو پوزیٹو سینس میں بھی دیکھا کرو۔۔۔"

kzwrites

"آپکو بہت سیٹ کرنے آتے ہیں بال اور دوپٹے۔۔۔پہلے بھی کسی لڑکی کو بائیک پر بٹھایا ہے ایسے۔۔۔؟ " مشل نے اسکی بات کے برعکس جواب دیا تھا

KZwrites

"ہاں کوشش تو کی تھی لیکن وہ بیٹھی نہیں تھی ساتھ۔۔۔پر تم پر بھروسہ ہے،تم ڈئیرنگ ہو۔۔۔" کہہ کر شہریار اس کا ہاتھ پکڑ کے گھر کی پچھلی سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگا تھا

"شازمہ کو...؟ " مشل نے اترتے ہوئے سوال کیا تھا

"تو اور کون...وہ بہت ڈرپوک ہے بھئی...بیٹھتی ہی نہیں بائیک پر کبھی بھی...یہ میری تیسری بائیک ہے....آؤ دکھاؤں..." بات کا جواب دے کر شہریار نے ایکسائٹمنٹ سے بائیں ہاتھ سے اسکے چہرے کو پیار سے سکوئیز کیا تو مشل کے تنے ہوئے نقوش میں نرمی آئی تھی،اتنی دیر میں اب نظر بھر اسکی جانب دیکھا تھا...سیاہ اور نیون گرین جیکٹ پہنے اسکا لمبا قد بہت زیادہ

Kzwrites

پرامیننٹ ہو رہا تھا...جینز وہ کم ہی پہنتا تھا مگر جب بھی پہنتا تھا مشل کی نظریں اس سے ہٹ نہیں پاتی تھیں

"مجھے تیز کہتے ہیں لیکن آپ خود بہت چالاک ہیں...میں کمرے میں نہیں آئی تو مجھے لینے آگئے..."

kzwrites

"تمہاری چالاکی بھی میں دیکھ چکا ہوں تم تو

کہہ رہی تھی کہ اپنی ماما سے ہگ کر کے سونے لگی ہو، جب کہ وہ تم سے 10 فٹ کے فاصلے پر بیٹھی پینکنگ کر رہی تھیں

"---مجھے جیلس کرنا چاہ رہی تھی نا---؟

kzwrites

"میرے اپنی ماما کو ہگ کرنے سے آپ جیلس ہوں گے--؟ وہ میری ماما ہیں کم آن--" مشل ہنستے ہوئے اسکے ساتھ چلتے ہوئے بولی تھی

"بھئی میں تمھاری کسی کے ساتھ بھی کلوزنس برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ تم بس میرے گلے لگ کے سویا کرو۔۔۔میں کس لیے اکیلا سڑتا رہوں شادی کر کے بھی۔۔۔؟ " شہریار بائیک پڑا ہیلمٹ اتار کر اس کو پہناتے ہوئے بولا تھا

KZwrites

"آپ بس ہگ نہیں کرتے نہ۔۔۔پتہ لگ گیا ہے مجھے آپکا۔۔۔اور۔۔یہ۔۔۔ یہ تو بہت اونچی ہے، میں گر تو نہیں جاؤں گی۔۔۔؟" مشل ہیوی بائک کی بیک سیٹ کو دیکھتے ہوئے بولی جو واقعی ہی کافی اونچی تھی

"مجھے زور سے ہگ کر لینا پھر نہیں گرو گی۔۔۔اور بس ہگ ہی کرنا ہے۔۔۔یہ نہ ہو تمھیں پیار آجائے اور دونوں ہی گرے پڑے ہوں کہیں۔۔۔" شہریار اسکی بات پر کھلکھلا کر ہنستے ہوئے اب خود بھی ہیلمٹ پہن رہا تھا

Kzwrites

"بڑا کانفیڈینس ہے آپ میں ویسے۔۔۔" مشل اسکی بات پر بھنویں اچکا کر طنزیہ مسکراتے ہوڈی کو تھائیز سے فولڈ کر کے تھوڑا اوپر کو

سیٹ کرتے ہوئے بولی تھی، دونوں ہی جینز اور ہیلمٹ پہنے بہت زبردست لگ رہے تھے

"وہ تو ہے۔۔۔اسے گھر سے باہر جا کر سٹارٹ کروں گا اس طرف سے پیچھے آؤ میرے" شہریار بغیر سٹارٹ کیے بائیک کو مین گیٹ سے باہر نکالتے ہوئے بولا تھا،گیٹ کیپر کو دروازے کھولتے دیکھ کر مشل نے ہوڈی واپس ان فولڈ کر کے نیچے کو کر لی تھی

Kzwrites

"تائی امی دیکھ لیں تو کتنا مزہ آئے گا...بہت ڈانٹ پڑے گی آپ کو..."

"تو میں کہہ دوں گا کہ تم ضد کر رہی تھی..."

KZwrites

"تو میں کہہ دوں گی کہ آپ نہ مانتے میری ضد..."

"زبان ذرا کم چلاؤ اور کس کر پکڑ کر بیٹھو، یہ نہ ہو میں چلتی بائک سے گرا دوں..." شہریار بائک گھر سے نکال کر سٹارٹ کیے بغیر بیٹھتے ہوئے بولا تھا

KZwrites

"نہیں گرائیں گے..."

"کیوں جی کیوں نہیں گراؤں گا...؟"

"کیونکہ آپ کو دوبارہ میری جیسی خوبصورت لڑکی نہیں ملے گی..."

"ا و ہ ہ ہ ہ...آپ میں بھی کانفیڈینس تو ہے..." شہریار سر کو طنزیہ سی جنبش دیتے ہیلمٹ کو بائیں ہاتھ سے فکس کرتے بولا تھا

kzwrites

"ا و ہ ہ ہ ہ ہ" مشل نے بھی اس کے لہجے میں ہی اس کی نقل اتاری تھی،نظریں بائیک پر ترچھی ہوتی اسکی لمبی ٹانگوں پر اٹک سی گئی تھیں،دونوں ہاتھ ہینڈلز پر پھیلائے وہ اس

ڈریسنگ میں انتہا کا ہینڈسم لگ رہا تھا

"ایسی آوازیں کمرے میں جا کر نکالنا ابھی میرا موڈ نہ بناؤ..." شہریار بائک سٹارٹ کرتے ہوئے بولا تو مشل نے ہنستے ہوئے اس کی کمر پر ہلکا سا مکہ مارتے بے دھیانی میں اسکے بازو کو بائیں ہاتھ کے حصار میں لے لیا تھا

kzwrites

"بیٹھ جاؤ۔۔یا واپس چلیں۔۔۔؟" شہریار اپنے بازو پر لپٹے اسکے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے بولا تو مشل نے جھینپ کر فوراً ہاتھ ہٹا لیا تھا

"ڈر لگ رہا ہے تھوڑا۔۔اسکی ہائٹ تو۔۔۔واقعی زیادہ ہے۔ے۔۔"

مشل ڈرتے ڈرتے اس پر بیٹھی ہی تھی کہ شہریار کے ریس دینے پر اس نے کمر کو زور سے اپنے بازوؤں میں بھینچ لیا تھا

KZwrites

"نہیں۔ں۔ں۔۔۔ایک منٹ ایک منٹ۔ٹ۔۔۔" اسے بعد مشل چلاتی گئی تھی مگر شہریار بائیک کو تیز رفتاری سے مین روڈ پر لے آیا تھا۔۔۔رات کا وقت اور خنکی کے باعث بہت سڑکیں بلکل خالی تھیں

KZwrites

"اچھی طرح پکڑ کر رکھو۔۔۔گر جاؤ گی۔۔۔" شہریار بائیک کو بار بار ریس دیتے بولا تو مشل کا خلق منہ کو آنے لگا تھا ،بازو اسکی کمر میں حائل کیے وہ پورا اس کی بیک سے چپکی ہوئی تھی

"اور کتنا زور سے پکڑوں۔ں۔ں۔۔۔ آپ کے کندھوں پر چڑھ جاؤں کیا۔۔۔"

"آہستہ چلائیں ں ں ں"

"شہریار ر ر ر "

"پلیز ز ز ز ز "

KZwrites

"آ آ آ آ---"

اسکے مسلسل شور مچانے پر شہریار نے اپنے پیٹ پہ موجود اس کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا، مشل نے گھبرا کر اپنا ہاتھ فورا پیچھے کیا تو ایک لمحے کو لڑکھڑائی اور پھر ویسے ہی شور مچاتے اب کی بار مزید مضبوطی سے اس کی کمر کے گرد اپنے ہاتھ باندھ لیے تھے

KZwrites

"ہاں بتاؤ نہ ذرا اب---میرے ساتھ سونا ہے یا نہیں---" شہریار نے اسکے ہاتھ کو گدگداتے بائیک کو ریس دے کر تیزی پکڑی تھی،مشل کا یوں

پورا خود سے چپکے ہونا اندر کی انا کو تسکین دے رہا تھا

"نہیں۔ں۔ں وہ تو اب کبھی نہیں۔۔۔" مشل ہوا کے تیزی سے کراس ہونے کی وجہ سے چلا کر بولی تھی

KZwrites

"اچھ۔ھ۔ھ۔۔۔پھر پوچھ رہا ہوں۔۔۔سونا ہے یا نہیں۔ں۔ں۔۔" شہریار نے فل ریس دی تو بائیک

کی خوفناک اونچی آواز سے مشل کا دل
کانپ گیا تھا،حالانکہ وہ صرف ریس ہی
زیادہ دے رہا تھا بائیک کی سپیڈ ابھی اتنی تیز
نہیں تھی

Kzwrites

"نہیں سونا۔ا۔ا۔ا۔۔۔کیوں تنگ کر رہے ہیں۔ں۔ں۔ں
۔۔۔اتاریں مجھے۔ے۔ے۔ے۔۔۔سونا تو دور آئندہ
بیٹھنا بھی نہیں آپکے پاس۔س۔۔۔ " اسکے بولتے
بولتے ہی شہریار نے ہینڈل کو گھما کر آواز کو
مزید خوفناک کرتے بائیک کو دائیں بائیں سڑک
کی جانب لین کرنا شروع کیا تو مشل نے اپنا

ہیلمٹ بھی اسکی کمر سے لگاتے اس کو زور سے بھینچتے جیکٹ کو سختی سے جکڑ لیا تھا

"سونا ہے۔ے۔ے۔۔۔ سونا ہے آپکے ساتھ۔ھ۔ھ۔۔۔"

KZwrites

"شہر۔۔۔یار۔ر۔ر۔۔بس۔س۔س۔۔پلیز۔ز۔ز۔۔" بری طرح گھبراتے ہوئے مشل نے سرنڈر کیا تھا

"آ جاؤں گی۔ی۔ی۔۔ی۔۔ی۔۔۔" مشل کی کانپتی آواز سن کر اسکے دبوچنے کا سہما انداز دیکھ کر شہریار نے بائیک قدرے سیدھی کر لی تھی

"گڈ گرل۔۔۔"

"ناراض ہو کر تو نہیں کہہ رہی۔۔۔؟"

KZwrites

"اوئے بولو تو صحیح کچھ..." وقفے وقفے سے بولتے شہریار نے بائیک کو کے ایف سی کے واک تھرو کے پاس روک کر اپنا آرڈر پک کیا تھا

"مجھے نہیں بولنا کچھ....اب آرام سے چلائیے گا بس ورنہ مجھے کچھ ہو جائے گا..." مشل نے بائیک سلو ہونے پر اب اسکی جیکٹ کی سلیو کو کنارے سے ہلکا سا پکڑا ہوا تھا ،غصے سے ناک پھولی ہوئی تھی

Kzwrites

"وہ تو تمہیں بیڈ روم میں ہی ہو گا اب۔۔۔جو کچھ بھی ہو گا۔۔۔" شہریار نے پیپر بیگ اسے پکڑاتے بائیک کی سپیڈ تھوڑی تیز کرتے معنی خیز لہجے میں کہا تو مشل نے اس کے بازو کو زور سے تھام لیا تھا،ایک ہاتھ پیپر بیگ پکڑنے سے انگیج تھا

KZwrites

"بہت برے ہیں آپ۔۔۔کبھی گن سے ڈراتے ہیں کبھی بائیک سے،آپکا

اپنا کوئی رعب نہیں۔۔۔"

"تو تم بھی تو خالی گن سے ڈر جاتی ہو اور اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ خود سے پکڑ بھی سکو۔۔۔کبھی صرف بائیک کی آواز سے ڈر جاتی ہو۔۔۔ میٹر میرا 90 سے اوپر نہیں گیا

اورشور تم نے ایسے مچایا ہوا تھا جیسے میں 200کی سپیڈ پہ اڑ رہا ہوں۔۔۔۔اوپر اوپر سے ہی تیز ہو بس تم۔۔۔اندر سے بلکل زیرو۔۔۔۔" واپسی پر شہریار نے بائیک قدرے آرام سے چلائی تھی ، مشل کا ہاتھ جو اسکے پیٹ پر موجود تھا

اس پر مسلسل اپنا بائیاں ہاتھ پھیر رہا تھا

Kzwrites

گھر پہنچ کر شہریار کے بائیک پارک کرتے ہی مشل نے اپنے سر سے ہیلمٹ اور سٹالر اتار کر اس کی بائیک پر ہی رکھ دیے تھے۔۔۔اور اسکا انتظار کیے بغیر ہوڈی اتارتے ہوئے اوپر کو جانے والی سیڑھیاں غصے میں پھوں پھوں کرتی چڑھنے لگی تھی

kzwrites

"کدھر بھاگ رہی ہو یار۔۔۔کیا ہوا۔ا۔ا۔ا۔۔۔"

شہریار کے ایف سی کا بیگ بائیک سے اٹھا کر ہاتھ میں لیے اس کے پیچھے پیچھے اوپر آیا تھا

"بیڈ روم میں جا رہی ہوں آپکے اور کدھر جانا ہے میں نے۔۔۔پھنس گئی ہوں شادی کر کے۔۔۔پہلے بھی اپنی منواتے تھے اب بھی وہی سب۔۔۔" مشل نے تپ کر کہتے ہوئے ہوڈی اس کے سینے پر ماری تھی

"اوہ ہو یار سیریسلی بس تنگ کر رہا تھا۔۔ یہ پکڑو اپنا آرڈر جاؤ مما پاس۔۔۔نہ آؤ میرے بیڈروم میں۔۔۔" شہریار نے ہنستے ہوئے اسکے لال دھواں ہوتے چہرے کو دیکھتے جھک کر

KZwrites

اسکے ماتھے کو زور سے چوم لیا تھا،جوڑے سے اڑے اڑے بال،آنکھوں میں شدید غصہ لیے بیڈروم کی طرف جاتے دیکھ کر شہریار کو اور ہنسی آئے جا رہی تھی

KZwrites

"مذاق کر رہا تھا یار۔۔ڈنر نہیں کیا تم نے اس لیے میں نے آرڈر کر دیا تھا۔۔اس وقت ڈلیوری کی آپشن نہیں آ رہی تھی تو پک کرنے جانا پڑا، سوچا تمھیں بھی ساتھ لے جاؤں۔۔۔یار پرامس سچ بول رہا ہوں۔ں۔ں۔۔۔

میں سو لوں گا تمھارے بغیر ہی یاررر۔۔ناراض

کر کے نہیں لیجا سکتا تمھیں اندر۔۔۔سوری نہ۔۔۔

پلیز غصے سے مت آؤ۔۔۔مذاق تھا۔ا۔ا۔۔۔" شہریار

اپنے بیڈروم کے آگے بازو پھیلا کر اسکا راستہ

روکتے ہوئے تیز تیز بولتے صفائی دینے لگا تو

اسے یوں دونوں بازو پھیلائے آرڈر اور ہوڈی ایک

ہاتھ میں پکڑے کھڑا دیکھ کر مشل کو بھی

ہنسی آگئی تھی،اسکا یوں پریشان سا ہو کر

منانے والا چہرہ دل کو بے حد اچھا لگا تھا

kzwrites

"Aww۔۔۔تو پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔۔ جان بوجھ

کے راستے میں تنگ کرتے رہے ہیں آپ۔۔۔پکڑائیں

مجھے یہ...بھوک تو واقعی لگی ہے..." اسکے ہاتھ سے بیگ پکڑتے مشل مسکراتے شرماتے بولی تھی

"اوہ تھینک گاڈ...میرا برگر تو دو....

ڈرا ہی دیا یار..." شہریار نے فیک پسینہ ماتھے سے صاف کرتے اسکے ہاتھ میں موجود بیگ سے ایک باکس نکال لیا تھا

kzwrites

"اور پہلے بتا دیتا تو یہ سرخ ہوتا چہرہ کیسے دیکھتا۔۔۔؟ اب بھاگ جاؤ یہ نا ہو کہ برگر کی جگہ تمھاری بائیٹ لے لوں۔۔۔" شہریار نے برگر

والا باکس ہاتھ میں پکڑے ،ہوڈی کندھے پر ڈال کر اسے پیار سے سائیڈ ہگ کیا تو مشل نے اپنے پاؤں اونچے کرتے ہوئے اس کے چہرے کو تھام کر چھوٹی سی کس اسکے گال پر کی دی تھی۔۔۔کس کرتے ہی کنفیوز ہوتے وہ بھاگنے ہی لگی تھی کہ شہریار نے اس کو وہیں سے کہنی سے کھینچ کر واپس اپنے حصار میں کیا تھا

kzwrites

"اس والے کا کیا قصور ہے یار... اسکو ہر دفعہ چھوڑ جاتی ہو...ادھر بھی کرو ایک..."

شہریار نے دوسرا گال آگے کیا تو

مشل نے آنکھیں میچ کر دوسری طرف بھی کس کی اور شدید بلش کرتے کہنی اسکی ہلکی سی گرفت سے چھڑوا کر بھاگ گئی تھی

KZwrites

ایک نظر میں بھی پیار ہوتا ہے...

میں نے سنا ہے۔ے۔ے...

دو باتوں میں بھی اقرار ہوتا ہے...

میں نے سنا ہے۔ے۔ے۔۔۔

سماں رنگیں سا ہونے لگتا ہے۔۔۔

جہاں حسین سا لگنے لگتا ہے۔۔۔

kzwrites

کمرے میں جا کر خانم خاتون کی پیکنگ میں ہیلپ کرواتے مشل نے کانوں میں ہینڈز فری لگا کر ایف ایم آن کیا تو اپنے موڈ کے مطابق گانا سن کر مزید سرخ ہونے لگی تھی

چمکتے ہیں چہرے

چمکتی ہے دنیا

دہکتی ہیں سانسیں بھی

نظر سے نظر جو ملا لوں اگر تو

دھڑکتی ہے دھرکن بھی میرے لیے..

اثر کچھ ہواؤں کا بھی ایسا ہوتا ہے..

میں نے سنا ہے۔ے۔ے...

جہاں حسین سا لگنے لگتا ہے....

کوئی دل پہ چھا جائے تو ایسا ہوتا ہے...

میں نے سنا ہے۔ے۔ے

KZwrites

برگر کی بائٹ لے کر اپنی نہ رکنے والی مسکرہاٹ دباتے مشل نے بالآخر میوزک ہی بدل دیا تھا

"Kash aik bite tumhary cheeks ki hi le leta... This doesn't taste good 👎🏻"

سکرین پر شہریار کا ٹیکسٹ اور برگر کی پکچر دیکھ کر دبی ہوئی مسکراہٹ پھوٹ کر باہر آئی تو مشل نے رخ ہی ماں سے موڑ کر دوسری جانب کر لیا تھا ، دل تو شہریار کے پیار نے بلکل ہلکا سا کر ہی دیا تھا چہرے کی کھوئی رونق،

Kzwrites

مسکراہٹ بھی آہستہ آہستہ واپس آنے لگ تھی

"Guriya kahan ho yar..? Jb b phone on kro g mjhy call krna foran...intazar kr rha hoon..."

شہریار کا اگلا میسج دیکھتے ہی مسکراہٹ فورا غائب ہوئی تھی

"Kon guriya..? Ks ka phone off hai...?"

KZwrites

تیزی سے مسیج ٹائپ کرتے مشل نے کانوں سے ہینڈز فری اتار دی تھیں

"Oh Sorry,Shazma ko karna tha... Btao phr burger ka kya krun...?"

kzwrites

شہریار نے وہی میسج کاپی کر کے شازمہ کے نمبر پر بھیج کر مشل کو ریپلائے کیا تھا،ایک طرف مشل کے ساتھ جتنا وقت اچھا گزر رہا تھا دوسری جانب شازمہ کو لے کر دل تھوڑا بجھا سا بھی تھا

"Krna kya ha..? Khayen usy hi..."

مشل نے ہینڈز فری واپس کانوں میں لگاتے دھیما سا مسکرا کر میسج ٹائپ کیا تھا

"Hmm kha rha hun usy hi.... 😕"

KZwrites

"Miss kr rhy hain Shazma ko...?"

"

Han,kr rha hun...pehli bar itna waqt gzuara hai usy dekhy bgair...bs isilye..."

KZwrites

"Bohat pyari ha wo..."

ٹائپ کرتے ہوئے مشل کی نظروں میں اسکے لمبے سلکی بال آئے تھے

"To meri behan ha pyari hi ho g meri tarha..."

شہریار کا مسیج پڑھ کر برات والی رات اپنی کہی باتیں یاد کرتے مشل بھنویں اچکا کر ہنستے ہوئے اب اپنے ٹھنڈے ہوئے برگر کی بائٹس لینے لگی تھی

KZwrites

"کیسی طبعیت ہے اب..." شازم نے ٹیرس کا دروازہ بند کر کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے

کہا تو شازمہ کمبل اپنے پیٹ تک کرتے ہوئے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اس کی طرف دیکھے بغیر ہی سخت لہجے میں بولی تھی "میرا فون---"

Kzwrites

"تمہاری طبیعت پوچھ رہا ہوں---تمہارے فون کی نہیں---" شازم بلکل سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اسکو بغور دیکھ رہا تھا---بلیک شفون کی فراک سے اسکی دودھیا بازو جھلک رہی تھیں، بالوں کا میسی بن بنائے وہ سوجھی آنکھوں ساتھ انتہا کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی،

معصوم چہرے پر پہلی بار ایسے غصے کے آثار دیکھے تھے

"جو سلوک آپ نے کیا ہے اسکے بعد کیسی ہو سکتی ہے طبعیت...؟ فون دیں میرا،کل سے بات نہیں کی ماما سے...ڈریں مت...نہیں بتاؤں گی انکو کچھ..." شازمہ اب بھی اسکی طرف نہیں دیکھ رہی تھی

kzwrites

"میں ڈر رہا ہوں...؟"

" بات کیسے کر رہی ہو...؟ "

"ادھر دیکھو..."

"اگر اب تم نے مجھے دیکھے بغیر بات کی نا تو تمہارے ساتھ دوبارہ وہی سلوک ہو گا...ادھر دیکھو میری طرف ف ف ف..." شازم وہیں بیٹھے بیٹھے آرام سے بات کرتے کرتے صوفے سے ٹیک ہٹا کر ایک دم آگے کو جھک کے غرایا تو شازمہ نے سہم کر فورا اسکی طرف دیکھا تھا

kzwrites

"نخرے پتہ نہیں کس خوشی میں دکھا رہی ہے---"

"ترس کھا کر حال کیا پوچھ لیا دماغ پر سوار ہونے لگ گئی ہے---" شازم اسے سہما دیکھ کر بڑبڑاتے ہوئے سائیڈ ٹیبل سے اسکا فون پکڑنے کے لیے اٹھ کر کھڑا ہوا تھا

KZwrites

"مجھ پر ترس کھانے کی کوئی ضرورت نہیں آپ کو...مجھے میرا فون پکڑائیں مجھے ماما سے بات کرنی ہے..." اسکے منہ سے مسلسل ہتک آمیز باتین سن کر دل برداشتہ ہوتے شازمہ نظریں سامنے بند ایل ای ڈی پر جمائے بولی تھی

KZwrites

"ترس نہ کروں....؟ سوچ لو..." شازم نے چل کر اسکی طرف آتے معنی خیز لہجے میں کہا تو شازمہ نے نفرت سے اس کو گھور کر دیکھا تھا

"فون دیں..." لہجے قدرے اونچا تھا،نظریں ابھی بھی اس سے ملائی نہیں تھیں...دل ایک دم بغاوت پر اتر آیا رہا

KZwrites

"Check your tone first, i won't tolerate this way of talking"

شازم سے اسکا یہ لہجہ قطعی برداشت نہیں ہوا تھا،اس نے ہمیشہ سے ہی اپنے سامنے اسے ڈرے

سہمے ہی پایا تھا،اسکا یوں سخت ہونا ہضم نہیں ہو رہا تھا

"کیا ہے میرے لہجے کو۔۔۔کیا چاہتے ہیں آپ کہ میں رو رو کر آپ سے بھیک مانگوں کہ مجھے میرا ہی فون واپس چاہیے۔۔۔کل سے آپ نے مجھے فون نہیں دیا۔۔۔" شازمہ بھیگے لہجے میں سختی سے بولنے کی کوشش کر رہی تھی مگر شازم کی لال انگارہ ہوتی آنکھیں دیکھ کر اندر سے وہ کانپنے لگی تھی

Kzwrites

" ہاں یہی تو چاہتا ہوں۔۔۔چلو مانگو پھر سے۔۔۔" شازم اسکا فون اپنی انگلیوں میں گھماتے ہوئے پھر صوفے پر بیٹھ گیا تو شازمہ نے اسکے ذلیل کرنے والے لہجے پر غصہ ضبط کرتے ہوئے اپنے گلے میں تھوک نگلی تھی،بے بسی کی انتہا ہوئی تھی

KZwrites

"مانگو نا شاباش۔۔۔ہاتھ بھی جوڑو۔۔۔۔جیسے رات کو گڑگڑا رہی تھی۔۔۔" شازم چہرے پر شیطانیت لیے اسکا تپتا چہرہ دیکھ کر مخظوظ

ہو رہا تھا

"میں نہیں مانگوں گی...آپ اب خود ہی دیں گے...کیونکہ پہلے ہی آپ اتنا گھبرا رہے ہیں مجھے فون دینے سے کہ کہیں میں آپ کی اصلیت ماما کو نہ بتا دوں...." شازمہ خود کو مضبوط کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تھی لیکن لہجہ کانپ رہا تھا

KZwrites

"Do you really think I am afraid of anyone?"

فون ہاتھ میں گھما کر کہتے شازم کی نظروں میں تیزی سی آئی تھی

KZwrites

"ڈرتے ہیں تبھی تو مجھے فون دینے سے گھبرا رہے ہیں--- لیکن کب تک آپ مجھے روک لیں گے---؟ شہریار بھائی مجھ سے بات کیے بغیر ایک دن بھی نہیں رہ سکتے---وہ یہاں بھی پہنچ جائیں گے اگر انہیں ذرا سا بھی شک ہوا تو---

اتنا میں آپ کو بتا دوں"

"لگتا ہے تمھارا Clotting system بہت اچھا ہے تبھی اپنے زخم جلدی بھول جاتی ہو...لیکن پریشانی کی کوئی بات نہیں میں تمہارے زخموں کو ہمیشہ تازہ رکھوں گا...سرخیاں کبھی مانند نہیں پڑنے دوں گا..." کہہ کر شازم اس کا فون صوفے پر پھینکنے والے انداز میں رکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھا اور کمبل کھینچ کر اس کے اوپر سے اتار دیا تھا

KZwrites

"دور رہیں مجھ سے۔ے۔ے۔۔۔" شازمہ اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے سہمے ہوئے انداز میں اپنی ٹانگوں کے بل بیڈ پر پیچھے کی طرف کھسکی تو شازم نے اپنے ایک ہاتھ سے ہی اسکا پاؤں پکڑ کر بہت ہی آرام سے اسے اپنی طرف کھینچ لیا تھا

KZwrites

"اتنی لمبی بکواس کرنے سے پہلے سوچنا تھا یہ۔۔۔مجھے لگ رہا ہے کل رات میں ہوش میں نہیں تھا ،اس لیے ٹھیک سے تمھیں تمھاری

اوقات سمجھا نہیں پایا ہوں گا.... بٹ ڈونٹ وری آج میں بالکل ہوش میں ہوں اور تمہارے ہوش بھی بہت اچھے سے ٹھکانے لگاؤں گا ڈئیر وائف..." شازم نے اس کا پاؤں چھوڑ کر اسے کہنی سے کھینچتے ہوئے کھڑا کیا تھا

KZwrites

"شازم...نہیں کریں پلیز.." شازمہ اپنے بازو میں دھنستی اسکی انگلیوں کو ہٹانے کی کوشش کرتے یک رو پڑی تھی،

آنکھیں تو ابھی پچھلی رات کی اذیتوں کے درد سے ہی بوجھل تھیں

"کیا کروں۔۔۔بہت ڈر لگ رہا ہے یار کہیں شہریار مجھ سے اپنی ہی بیوی کو یہاں لے آنے پر غصہ نہ کر جائے۔۔۔" شازم نے اسکے ہونٹ کے زخم پر اپنے انگوٹھے کا دباؤ ڈالتے ہوئے نظریں اس کے سرخ ہوتے ہونٹوں پر ہی جمائے ہوئے بدتمیزی والے انداز میں کہا تو شازمہ اسکے اتنے سختی سے ہونٹ کے مسلنے پر بلبلا اٹھی تھی، اسکی پناہوں میں کھڑے قدم بری طرح لڑکھڑانے لگے تھے

Kzwrites

"تمھیں پتہ ہے شازمہ...تم چاہو تو میں ڈرنک کرنا چھوڑ سکتا ہوں... اگر اپنے ان خوبصورت ہونٹوں کو ہمیشہ میری دسترس میں رکھو..." اسے کپکپاتے ہونٹوں کو دیکھ کر وہ بوجھل سے لہجے میں کہتے زخمی لبوں کو سختی سے اپنی گرفت میں لے گیا تو شازمہ کے آنسوؤں کی رفتار بڑھی تھی...ذرا سا سک کرتے ہی خون کا ذائقہ شازم کو اپنے خلق میں اترتا ہوا محسوس ہوا تو طنزیہ سا ہنستے ہوئے اس نے ہونٹوں کو دانتوں سے کھینچ کر چھوڑا تھا،شازمہ اسکی بے رحمی پر تکلیف سے تڑپ ہی گئی تھی

kzwrites

"اوہ۔۔۔ابھی یہ زخم بھی ہرا ہے تو باقی زخم بھی یقینا تازہ ہی ہوں گے۔۔۔ذرا سی چوٹ پر وہ بھی یونہی رِسنے لگیں گے۔۔۔" شازم نے اسکی ہپس پر ہاتھ کا دباؤ ڈال کر اسے خود سے سختی سے لگاتے تنبیہہ والے انداز میں بولتے اسے ہونٹوں کے پاس اسی سختی سے لب رکھے تو چہرے کی جلد تک سرخ ہو گئی تھی۔۔۔شازمہ کا بازو شازم کے ہاتھ کی سخت گرفت میں ابھی تک قید تھا،اسکی باتوں سے ہی جسم میں وہی اذیت محسوس ہونے لگی تھی

KZwrites

"جتنی نازک ہو نہ...اتنا ہی خود کو مصیبتوں میں ڈالتی ہو...." شازم دوسرا ہاتھ بھی پیچھے لیجا کر اسے خود میں بھینچتے اب اس کے دوسرے گال کو ہونٹوں سے سک کرنے لگا تو شازمہ کے سسکنے کی آواز تک خلق میں دب گئی تھی... جسم جان چھوڑتا ہوا محسوس کرتے ہوئے مزاحمت کرنے کے قابل بھی نہیں رہا تھا

kzwrites

"بول کیوں نہیں رہی۔۔۔زبان کدھر گم گئی۔۔۔دکھاؤ ذرا۔۔۔" گال پر سختی دکھاتے دکھاتے شازم نے اسکے نچلے ہونٹ کو اپنے انگوٹھے سے کھینچ کر باہر کی طرف کیا تو شازمہ نے درد سے بلبلاتے اپنا چہرہ ابھی ذرا سا پیچھے کیا ہی تھا کہ

شازم نے ایک ہاتھ سے اسکی گردن کو بالوں سمیت دبوچا اور پھر سے اسکے ہونٹوں کو اسی شدت سے اپنی گرفت میں لے گیا۔۔۔شازمہ درد سے باآواز مچلتے خود کو چھڑوانے لگی تو وہ اپنی شدت کم کرتے اسکے ہونٹوں پر بئیرڈ پھیرنے لگا تھا

KZwrites

"I want your response,take out your tounge..."

شازم نے اسکی گردن کو مضبوطی سے اپنی گرفت میں لیا ہوا تھا اسکی سرخ ہوتی آنکھیں ، وہی جارحانہ پن دیکھ کر پھر سے دونوں ہاتھ جوڑ کر نفی میں سر ہلانے لگی تھی...اب کی بار ہمت یہی جواب دے گئی تھی...مزید سہتی تو جان سے جاتی

kzwrites

"کیا ہوا یارر۔۔۔رو کیوں رہی ہو۔و۔۔اچھا نہیں لگ رہا۔۔؟ یا غصہ آرہا ہے۔۔؟ فون دوں۔۔۔؟ بلا لو بھائی کو۔۔۔"شازم نے اپنا چہرہ اس سے صرف اتنا پیچھے کیا کہ اسکی پلکیں شازمہ کے بھیگے رخساروں کو چھو رہی تھیں،اسکی گردن پر ہاتھ کی گرفت ابھی بھی ویسے ہی سختی سے ہی قائم تھی،اسکے ٹیز کرنے والے لہجے پر شازمہ بغیر آواز کے رو رہی تھی

KZwrites

"کچھ تو بولو نا۔۔۔یہ پسند نہیں آرہا تو کچھ اور ٹرائی کر لیتے ہیں۔۔

something more intense.....what do you say"

شازم گردن سے اپنا ہاتھ اب اسکی کمر پر بالوں کے اوپر سرکانے لگا تو شازمہ نے جڑے ہوئے ہاتھوں سے اپنا چہرہ ڈھانپ کر بلکنے لگی تھی، ہونٹوں میں اٹھتی تکلیف نے شازم کے کہے کے عین مطابق ہر درد تازہ کر دیا تھا...اسکا کمر پر سرکتا ہاتھ قدموں کے نیچے سے زمین سرکانے لگا تھا

KZwrites

"کیا ہوا یارر۔۔۔رو کیوں رہی ہو۔و۔۔۔اچھا نہیں لگ رہا۔۔؟ یا غصہ آرہا ہے۔۔؟ فون دوں۔۔۔؟ بلا لو بھائی کو۔۔۔"شازم نے اپنا چہرہ اس سے صرف اتنا پیچھے کیا کہ اسکی پلکیں شازمہ کے بھیگے رخساروں کو چھو رہی تھیں،اسکی گردن پر ہاتھ کی گرفت ابھی بھی ویسے ہی سختی سے ہی قائم تھی،اسکے ٹیز کرنے والے لہجے پر شازمہ بغیر آواز کے رو رہی تھی

kzwrites

"کچھ تو بولو نا۔۔۔یہ پسند نہیں آرہا تو کچھ اور ٹرائی کر لیتے ہیں۔۔۔

something more intense.....what do you say"

شازم گردن سے اپنا ہاتھ اب اسکی کمر پر بالوں کے اوپر سرکانے لگا تو شازمہ نے جڑے ہوئے ہاتھوں سے اپنا چہرہ ڈھانپ کر بلکنے لگی تھی، ہونٹوں میں اٹھتی تکلیف نے شازم کے کہے کے عین مطابق ہر درد تازہ کر دیا تھا۔۔۔اسکا کمر پر سرکتا ہاتھ قدموں کے نیچے سے زمین سرکانے لگا تھا

kzwrites

"نہیں۔ں۔۔۔" ہچکیوں کے درمیان بمشکل آواز نکلی تھی

" ایسے ہی نہیں۔۔۔چلو جاؤ کچھ اچھا سا پہن کر آؤ۔۔۔ایک انٹینس سا سیشن تو بنتا ہے اتنی زبان درازی کے بعد۔۔۔۔go۔۔۔" شازم نے اس کو کندھے سے پکڑتے ہوئے دھکا دے کر ڈریسنگ روم کی طرف کیا تھا

KZwrites

"میں نہیں پہنوں گی کچھ بھی۔۔۔ میں نہیں بنوں گی آپ کی ہوس کا نشانہ،سمجھے آپ۔۔۔"
شازمہ گرتے گرتے بولی تھی

KZwrites

"واٹ۔۔۔؟ مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔؟ ہاتھ لگاتا ہوں تو مرنے والے ہو جاتی ہو اور چھوڑتا ہوں تو اکڑ کے دکھاتی ہو۔۔" تیز قدموں سے چلتے شازم نے اس کو کلائی سے کھینچ

کر ڈریسنگ روم کی دیوار کے ساتھ لگایا تھا

"مجھے گھر واپس لے کے جائیں ،مجھے یہاں نہیں رہنا آپ کے ساتھ اور یہ میرا فائنل ڈسی ژن ہے۔۔۔چھوڑیں۔۔۔"شازمہ اپنی کلائی چھڑواتے ہوئے بولی جو شازم نے بری طرح مروڑی ہوئی تھی

"تم کب سے ڈسی ژن لینے لگی ہو پہلے یہ تو بتاؤ

KZwrites

مجھے" شازم نے اس کی بازو کو اس کی کمر کے پیچھے فولڈ کیا تو وہ تکلیف سے کراہی تھی،اسی ایک بازو کو وہ کل سے اپنے اعتاب کا نشانہ نبائے ہوئے تھا

KZwrites

"آپ انسان نہیں ہیں آپ جانور ہیں۔ں۔۔۔ بلکہ جانور سے بھی بدترین ہے، ہمیشہ مجھے ایسے ہی تکلیف پہنچاتے ہیں اور بعد میں ایکسپیکٹ کرتے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آؤں۔۔۔آپ دیکھیے گا۔۔۔میں کیا کرتی ہوں۔۔۔ایک بار میں واپس چلی جاؤں

بس۔۔۔" ہچکیوں سے روتے ہوئے شازمہ خود کو شازم کی پناہوں میں رول کرتے ہوئے الٹی سمت کی طرف ہوئی تھی تاکہ اپنی مڑی ہوئی بازو کو سیدھا کر سکے

"جانور ہوں میں۔۔۔؟ ہونہہ۔۔۔وہ تو کچھ نہیں تھا۔۔۔؟ آج صحیح طریقے سے بتاتا ہوں کہ جانور ہوتا کیا ہے، تمھارا لحاظ کر رہا تھا لیکن تم لحاظ کے قابل نہیں ہو۔۔۔" کہہ کر شازم نے اس کو ڈریسنگ روم میں دھکا دیا اور خود بھی اندر آگیا تھا

kzwrites

"آپ مجھے ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے بہت سہہ لیا آپ کا ظلم اب میں اور برداشت نہیں کروں گی..." شازمہ اسکے بے دردی سے دھکیلنے پر الماری کے پاس فرش پر گری تھی آنکھوں میں خوف بھرا ہوا تھا لیکن وہ اس کا مقابلہ کرنا چاہتی تھی

Kzwrites

" ابھی کہاں سہا ہے تم نے کچھ، ابھی تو تمہیں بہت سے مرحلوں سے گزرنا ہے، میری

نفرت۔۔۔میرا غصہ۔۔ سب برداشت کرنا ہے تم نے۔۔۔" شازم فرش پر پاؤں کے بل بیٹھ کر اس پر جھکتے ہوئے تنبیہی انداز میں غرایا تھا،ان طلسماتی آنکھوں کی وہ دیوانی تھی جن میں اس وقت سرخی کی کوئی حد نہیں تھی

KZwrites

" کون سا غصہ کون سی نفرت۔۔۔ میں نے کیا بگاڑا ہے آپ کا،

کیا قصور ہے میرا۔۔۔ اگر آپ کو مجھ سے نفرت تھی تو آپ شادی سے انکار کر دیتے۔۔۔ آپ مجھے بتا دیتے۔۔۔کیوں آپ نے میری طرف

اپنا قدم بڑھایا... کیوں آپ نے مجھ سے اپنی اصلیت چھپائی کہ آپ نشہ کرتے ہیں... آپ کو پتہ بھی ہے یہ سب کتنا بڑا گناہ ہے،حرام ہے..."

شازمہ روتے ہوئے پیچھے دیوار کے ساتھ جا لگی تھی

KZwrites

"قدم تو تم نے میری طرف بڑھائے تھے... بھول گئی ہو کیا ڈارلنگ... میں نہیں آیا تھا تمھارے پیچھے..." شازم نے اس کے ماتھے پر چپکی بے ترتیب سی لٹ کو اس کے چہرے سے پیچھے کرتے کہا تھا

"مجھے نہیں پتہ تھا کہ آپ کی یہ ایکٹیوٹیز ہیں---"

KZwrites

"ہونہہ--بس کرو---اتنی دھتکار کے باوجود بھی پیچھے پڑی رہتی تھی---جانتی تھی نہ کہ کوئی اور ٹھکانہ نہیں ہے میرے علاوہ---"

"میں سمجھتی تھی کہ آپ کو صرف میرے پہننے اوڑھنے کا انداز پسند نہیں ہے لیکن آپ تو...آپ تو انسان ہی اچھے نہیں ہیں۔ں..." شازمہ اس کا اپنے چہرے پر مسلسل سرکتا ہاتھ پیچھے کرتے بولی تو شازم کی نظروں میں اپنے سب گناہ گھومنے لگے تھے جن سے وہ بے خبر تھی

KZwrites

"تو تم مجھے ٹھیک کر دو نا... میں ٹھیک ہونا چاہتا ہوں.. اس بری عادت سے بھی جان چھڑوا لوں گا اگر تم میرا ساتھ دو گی تو.. ویسے بھی

میں کوئی ایڈکٹ نہیں ہوں بس کبھی کبھی.."

شازم اس سے تھوڑا دور ہو کر الماری سے ٹیک لگا کر فرش پر بیٹھ گیا تھا

"گناہ گناہ ہوتا ہے اس کی تعداد اس کے کم یا زیادہ ہونے کا تعین نہیں کرتی" وہ بھیگے لہجے میں بولی تھی،اسکا یوں پیچھے ہٹ کر ڈھیلے سے انداز میں بیٹھنا شازمہ نے بخوبی نوٹس کیا تھا

KZwrites

"اچھا یار...ٹھیک کہہ رہی ہو...میں مانتا ہوں

اس بات کو.. تم میرا ساتھ دو نا میں چھوڑ دوں گا سب کچھ... تنہا رہ رہ کر یار میں ان چیزوں کی طرف مائل ہو گیا تھا... تم نہیں جان سکتی کہ تنہائی کتنا بڑا زہر ہوتی ہے دھیرے دھیرے انسان کو اندر ہی اندر مار دیتی ہے...اور میں تو بچپن سے ہی اکیلا ہوں...بلکل اکیلا.."

KZwrites

" تمھیں اگر پہلے ہی سب بتا دیتا تو تم کبھی مجھ سے شادی کے لیے حامی نہ بھرتی... تم پیار کرتی ہو نا مجھ سے شازمہ...بولو...کرتی ہو

نا..." توقف سے بولتے ہوئے شازم کی پلکیں نم ہوئیں تو شازمہ کی نظریں ان آنکھوں پر ٹھہر گئی تھیں

"اس کو دھوکا کہتے ہیں جو آپ نے مجھے دیا ہے...م...میں آپ سے پیار ضرور کرتی ہوں لیکن..."شازمہ کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ شازم اپنے ہاتھوں کے بل اس کے قریب ہوا تھا

kzwrites

"لیکن ویکن کو چھوڑو.. ایک دفعہ میرا ساتھ دے کر دیکھو... دوبارہ تم مجھے کبھی ڈرنک کرتے نہیں دیکھو گی...کل بھی پتہ نہیں کیوں...میرا ارادہ نہیں تھا بلکل بھی...میرا یقین کرو ایک بار...میں نہیں چاہتا تھا یہ سب...نہ اب چاہتا ہوں...میرے...میرے دماغ کو کوئی راستہ چاہئے شازمہ...میرا ساتھ دو یار..."

شازمہ نے اسکے قریب بیٹھ کر اسکا وہی ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر بھیگی آنکھوں سے لگایا تھا،لہجہ التجا بھرا تھا

kzwrites

"مگر آپ تو کہہ رہے تھے کہ آپ مجھ سے نفرت کرتے ہیں،مجھ پر اپنا غصہ نکالنا چاہتے ہیں..."

شازمہ کا دل اپنے من پسند شخص کو ایسے اداس گڑگڑاتا دیکھ کر نرم پڑنے لگا تھا

Kzwrites

"تم سے نفرت نہیں کرتا یار ان فیکٹ کبھی تم سے نفرت کی ہی نہیں ہے... بس تمہارے گھر والوں نے جو کچھ کیا اس کے بعد میرا بالکل دل نہیں مانتا کہ میں وہاں جاؤں یا تم ان سے کوئی رابطہ رکھو... میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا

کہ میں اپنی ماما کو لے کر بالکل کمپرومائز نہیں کر سکتا...

تمہارے گھر والوں نے پہلے بھی میری ماما کے ساتھ برا سلوک کیا اور اب پھر سے انہی لوگوں کو سر پہ لا کے بٹھا لیا ہے...جو دن صرف ہمارا تھا اس میں میرے دشمنوں کو شامل کر دیا...لیکن وہ سب گزر گیا..میں اپنا رشتہ تم سے خراب نہیں کرنا چاہتا شاز...مجھ سے غلطی ہو گئی کل...پلیز مجھے معاف کر دو..." شازم نے اس کے ہاتھ نرمی سے اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے جھولی میں رکھے تھے،نظریں جھکا کر اسکی زخمی کلائی کو انگوٹھے سے چھونے لگا تھا

kzwrites

"شازم میں بھی ان کے فیصلے سے کوئی خوش نہیں ہوں.. آپ کو پتہ ہے کہ جب سے مشل آئی ہے میں نے کبھی اس سے یا اس کی ماما سے بات بھی نہیں کی.. حالانکہ ان کا کمرہ میرے کمرے کے بالکل ساتھ تھا پھر بھی اتنے عرصے میں، میں نے ان کو بلایا تک نہیں...سامنہ ہو جانے پر نظر تک نہیں ملائی ان سے...آپ مجھے کیوں ان سب باتوں میں گھسیٹتے ہیں جو میں نے کی بھی نہیں ہیں..." شازمہ اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی اور شازم اسکے

Kzwrites

نرم پڑتے لہجے کو اچھی طرح جانچ رہا تھا

"آئی ٹرسٹ یو یار...بس تم جو بار بار اپنی ماما سے اور شہریار سے بات کرنے کی ضد کرتی تو میرے غصے کو ہوا ملتی ہے... تم ان سے ملو ضرور ملو...لیکن ذرا لمٹڈ رہ کر ملو..اب تمہاری پہچان مجھ سے ہے میں تمہارا شوہر ہوں تمہیں میری عزت کا بھی خیال ہونا چاہیے...لیکن تم میری عزت رکھنے کی بجائے میری معمولی سی غلطیوں کو اچھال رہی ہو....جو گناہ تمہارے بڑوں نے کیے ان سے حساب کون لے گا...؟ بیوی

kzwrites

ہو میری تم۔۔۔پیار کی دعوایدار ہو۔۔۔اتنا بھی ساتھ نہیں دے سکتی میرا۔۔؟ شازم نے اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگایا تو شازمہ پلوں میں پگھل گئی تھی،اسکا یہ لہجہ، یہ باتیں سب اذیتیں بھلانے لگا تھا

"میں مانتا ہوں شازمہ کہ مجھ میں بہت خامیاں ہیں بہت بدتمیز اور سر پھرا انسان ہوں۔۔۔مگر تم چاہو تو سب ٹھیک ہو سکتا ہے۔۔۔کچھ تم میری باتیں مانو اور کچھ باتیں میں تمہاری مان لوں گا۔۔۔ایسے ہی چلتا ہے نا یہ

KZwrites

رشتہ..." شازم نے اس کی گال پر پھسلتے آنسوؤں کو اپنے ہاتھوں سے چنا تھا

"کل رات نشے کی حالت میں جو سلوک آپ نے میرے...جو..جو زیادتی آپ نے میرے ساتھ کیا ہے میں اس کو کبھی نہیں بھلا سکتی شازم..."
شازمہ غیر ارادی طور پر اپنے ساتھ ہوئے ظلم کی دہائی اسی ظالم کے سامنے دینے لگی تھی

kzwrites

"یار مجھے احساس ہے اسی لیے تو تمھیں وہاں سے نکال کے یہاں لے آیا تھا۔۔ تاکہ تم ریلیکس کر سکو۔۔۔ہم۔۔۔ ہم دونوں ایک دوسرے کی بات سن سکیں، سمجھ سکیں۔۔۔ اس رشتے کو ایک چانس دو پلیز۔۔میں صبح سے تم سے پیار سے بات کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن تم۔۔۔تم مجھے موقع ہی نہیں دے رہی۔۔۔مجھے اکیلا مت چھوڑو۔۔۔پھر سے تنہا ہوا تو۔۔تو مر جاؤں گا۔۔۔" بھیگے سے لہجے میں کہتے شازم نے اسکو اپنے سینے سے لگایا تھا تو شازمہ نے خود کو اس کے حوالے کرتے ہوئے اس کے سینے میں سر چھپا لیا تھا۔۔۔ہاتھ اسے دلاسہ دینے کے لیے کمر پر

KZwrites

رکھ لیے تھے۔۔۔دل اسکے یوں اپنے سامنے جھکنے پر پسیچ گیا تھا

"تھینک یو شازمہ۔۔۔تم بہت اچھی ہو۔۔۔۔بہت زیادہ۔

۔۔" شازم نے سامنے دیوار کی طرف دیکھتے اپنی آنکھوں کو ایسے رول کیا تھا جیسے سر سے بھاری بوجھ اتر گیا ہو،کمر پر سرکتے اسکے ہاتھ نے اطمینان دلا دیا تھا

kzwrites

"اچھا بات سنو موڈ ٹھیک کرتے ہیں..."

"اداس نہیں ہوتے...."

"آؤ باہر کھانا کھانا چلتے ہیں..."

"کل سے لڑتے ہی چلے جا رہے ہیں ہم..."

"تمھاری طبیعت اب خراب نہیں ہونی چاہئیے...اوکے...؟" ٹھہر ٹھہر کر کہتے شازم نے اس کو خود سے الگ کرتے ہوئے اس کا چہرہ

KZwrites

ٹھوڑی سی اونچا کرتے ہوئے کہا تھا

"پہلے آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ دوبارہ کبھی کسی غلط کام کی طرف نہیں جائیں گے... کوئی بھی ایسا کام نہیں کریں گے جو اسلام کے دائرے سے باہر ہو...اپنے...اپنے غصے پر بھی قابو رکھیں یے اب..." شازمہ اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی تو شازم نے کانوں کو ہاتھ لگا کر مسکراتے ہاں کی صورت میں سر ہلایا تھا

Kzwrites

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے... لیکن تمہیں بھی میری باتیں ماننی ہو گی... میرا ساتھ دینا ہوگا، ہر وقت شہریار ، شہریار نہیں کرنا...عجیب ہے تمہارا بھائی بھی جو اس کے ساتھ شادی

کر کے بیٹھ گیا ہے...پتہ تھا نہ اسے کہ اور کوئی ملنی نہیں...چلو جو ہاتھ آ رہا وہی پکڑ لو..."

شازم فرش سے اٹھتے ہوئے بولا تو شازمہ کے ماتھے پر بل آئے تھے

KZwrites

" شہریار بھائی نے اپنی خوشی سے شادی نہیں

کی اس سے۔۔۔دادا جان نے ان کو مجبور کیا تھا

ورنہ وہ تو کسی اور

لڑکی کو پسند کرتے ہیں۔۔۔اور وہ بھی

افکورس انہیں پسند کرتی تھی۔۔۔اور آپ شہریار

بھائی کے لیے ایسے کیوں بات کرتے ہیں۔۔۔؟ انکے

لیے بہت پرپوزلز آتے رہتے ہیں،وہی انٹرسٹڈ

نہیں تھے ابھی شادی میں۔۔۔" شازمہ بھی اٹھ

کھڑی ہوئی تھی

KZwrites

"وٹ ایور۔۔۔ تم شہریار سے ذرا ڈسٹنس پر ہی

رہنا اب اور اس مشل سے بھی... اپنی اہمیت بنانا سیکھو...جتنا ڈسٹنس رکھو گی، بھائی کی نظر میں اتنی ہی اہمیت ہو گی تمھاری..."

شازم سخت لہجے میں بولا تھا

kzwrites

"آپ مشل کے بارے میں اچھی زبان استعمال نہیں کرتے مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا جو بھی ہے لیکن وہ ن کی بیوی ہے اب...آپکی بھابھی ہے...ایسی زبان اپنے رشتوں کے لیے استعمال کرنا اچھی بات نہیں ہے شازم..."

"اوہ یار اچھا سا بس کرو ...ریڈی ہو جاؤ،باہر چلتے ہیں...یہ تبلیغ اب بعد میں کر لینا...اتنا کافی ہے فی الحال کے لیے...."

شازم وہیں ڈریسنگ روم میں کپڑوں والے سوٹ کیس سے ایک خوبصورت سی ڈریس نکال کر شازمہ کو پکڑاتے ہوئے بولا تو شازمہ اس سے وہ ڈریس لے کر باتھ روم میں فریش ہونے چلی گئی تھی

KZwrites

"افففف، شکل سے جتنی معصوم لگتی ہے اندر سے اتنی ہی تیز ہے۔۔۔اتنی مشکلوں سے باتوں میں آئی ہے۔۔۔ہونہہ دعوی کرتی ہے پیار کا اور اپنی ٹرمز پر ساتھ رہے گی میرے۔۔۔اس کو تو ایسا گھماؤں گا کہ سمجھ نہیں پائے گی کہ مجھ سے پیار کرنا ہے یا نفرت۔۔۔۔" شازم اپنے ہونٹوں کو گول کر کے سیٹی بجاتا ہوا شیشے میں اپنا عکس دیکھتے سوچ رہا تھا

تھوڑی ہی دیر میں شازمہ خوبصورت سے ریڈ شارٹ فراک کے ساتھ ریڈ ہی سٹریٹ پینٹس پہنے باہر آئی تو شازم کی نظر اس پر

kzwrites

پری اور جیسے ٹھہر ہی گئی تھی۔۔۔ہلکے گیلے بال جو اس کی گردن اور کمر کے ساتھ چپکے ہوئے تھے، شازم کی بہکتی نظروں کو اپنی طرف متوجہ کر گئے تھے۔۔۔دھلے دھلے چہرے پر کِھلا ہوا سرخ رنگ حسین چہرے کو انتہائی حسین بنا رہا تھا

KZwrites

"شازم اس کی فٹنگ کچھ زیادہ ہی نہیں۔۔۔میرے سائز کا نہیں ہے۔۔۔" شازمہ نے معصومیت بھرے انداز میں ڈریسنگ مرر میں خود کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

"اپنے سائز کا پتہ بھی ہے کچھ تمھیں بدھو۔۔۔؟
فِٹ لگ رہا ہے تم پہ۔۔کپڑے اپنی فٹنگ کے
حساب سے ہی پہنا کرو نا۔۔ پتہ نہیں تم کیوں
ہمیشہ سائیں بنی رہتی ہو۔۔۔پرفیکٹ فِٹ ہے
یہ۔۔۔" شازم اپنی مخصوص چال میں چلتا ہوا
اس کے پاس آیا تھا اور اس کے گردن سے گیلے
بال ہٹا کر اس کی کمر پر کرتے نظریں اسکی
فرنٹ شفاف گردن پر فکس کر لی تھیں

KZwrites

"میں نے شروع سے ہی کبھی فٹنگ والے کپڑے

نہیں پہنے اس لیے مجھے ذرا عجیب لگتا ہے لیکن اگر آپ کو اچھے لگتے ہیں تو میں کوشش کروں گی کہ اس حساب سے ڈریسز بنوایا کروں..." شازمہ اس سے تھوڑا فاصلہ کرتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"اُدھر کیوں بھاگی جا رہی ہو یہاں میرے پاس آؤ نا..." شازم نے پیچھے کھڑے کھڑے اسکے بازو سے پکڑ کر واپس اپنے قریب کیا تھا

"میری مرضی کے مطابق کپڑے پہنو گی اس کا مطلب کہ تم نے مجھے معاف کر دیا ہے..."

شازم نے اس کی کمر میں بازو حائل کر کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اسکی پشت کو خود میں بھینچ لیا تھا،لہجہ انتہائی نرم تھا

KZwrites

" آپ نے مجھ سے وعدہ کیا کہ آپ آئندہ کسی غلط کام کی طرف نہیں جائیں گے...اس لیے میں اٹپ کو لاسٹ چانس دے رہی ہوں..."

شازمہ نے اس کی بازو کو اپنے ہاتھ سے تھاما تھا

"بڑی جلدی مان گئی ہے ویسے۔۔۔دس منٹ تک تو واپس جانے کے لیے مچل رہی تھی۔۔مجھے آئیڈیا نہیں تھا کہ میں اتنی اثر انگیز گفتگو کرتا ہوں۔۔۔اسے پھنسانا تو بڑا آسان تھا۔۔۔" شازم نے صرف سوچا ہی تھا

KZwrites

"چلو چلیں۔۔۔صبح کا ناشتہ ہی بس کیا ہوا ہے بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔ تم نے تو وہ بھی ٹھیک سے نہیں کیا تھا۔۔۔"

شازم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی جانب گھمایا تو اسکے دھیمے سے لہجے پر شازمہ کا

"ایک منٹ میں۔۔۔میں چادر لے لوں۔۔" اسکی نظروں سے گھبرا کر شازمہ ہاتھ چھڑواتے بھاگ کر بیڈ کی طرف گئی جہاں اس کی چادر پڑی ہوئی تھی

KZwrites

"یار چھوڑ دو اس چادر مبارک کی جان۔۔۔ اس ڈریس کا دوپٹہ کدھر ہے وہ لے کے آؤ۔۔۔"

شازم نے اس کے ہاتھ سے چادر پکڑ کر صوفے پر پھینک دی تھی

" اس کا دوپٹہ تو بہت باریک ہے...سی تھرو ہے..." شازمہ نے دوپٹہ اپنے گرد لپیٹتے ہوئے ڈریسنگ مرر میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے کہا تھا

"جیسا بھی ہے لے لو یار...اور گلے میں کرو

Kzwrites

ایسے...میں چادر میں لپٹے ہوئے تمہیں مزید نہیں دیکھ سکتا...مجھے کوفت ہوتی ہے تمہاری اس بڑی چادر سے...گھٹن ہوتی ہے تمھارے گھر جیسی..." اسکا دوپٹہ گلے میں کر کے شازم دروازے کی طرف بھرا اور کارڈ سوائپ کر کے دروازہ کھول دیا تھا تو شازمہ دوپٹے کو اپنے گرد اچھے سے لپیٹے ہوئے سر پر اوڑھے بغیر اپنے بالوں کو دوپٹے سے اندر کرتے ہوئے باہر آگئی تھی،اپنا آپ عجیب سا لگ رہا تھا

kzwrites

"گھونگٹ بھی نکال پی لو...سٹوپڈ..." شازم اس کی طرف دیکھتے ہوئے طنزیہ لہجے میں بولا اور لفٹ کی طرف

بڑھ گیا تو شازمہ اندر ہی اندر خود سے لڑتے ہوئے،ارد گرد دیکھ کر پھر سے دوپٹے کو ویسے سیٹ کرنے لگی تھی جیسے شازم نے خود کیا تھا

KZwrites

"Flight kitny bjy ki hai...?"

شہریار نے میسج ٹائپ کر مشل کو سینڈ کیا

تھا... گھڑی پر تین بج رہے تھے اور نیند ابھی تک آنکھوں سے کوسوں دور تھی

"میں تو اس لڑکی سے صرف میسج پہ چیٹ کرنے کے لیے

ہی رہ گیا ہوں، ہاتھ ہی نہیں آرہی یار..."

شہریار میسج سینڈ کرنے کے بعد موبائل کی سکرین پر مسلسل نظریں جمائے اس کے ریپلائے کا انتظار کرتے ہوئے اپنی ٹانگ ہلا رہا تھا، پچھلے چند گھنٹوں میں وہ کتنی ہی بار میسجز پر بات کا آغاز کر چکا تھا

kzwrites

"آپ کو میں نے بتایا تھا کہ ماما کی فلائٹ شام 5بجے کی ہے، بھول کیسے جاتے ہیں---؟"

کچھ منٹس کے بعد مشل کا آڈیو نوٹ آیا تھا

kzwrites

"ذہن سے نکل گیا تھا یار---" شہریار نے سر کھجاتے ہوئے وائس میسج بھیجا تھا

"ذہن سے نکل گیا تھا یا بات کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔؟" مشل کا میسج آیا تو شہریار کھکلکھا کر ہنسا تھا

"اب ایک گھر کے اندر رہتے ہوئے بھی تم مجھ سے دور بھاگو گی تو بات کرنے کے بہانے ہی ڈھونڈوں گا نا۔۔۔ویسے چاچی جان تو سو گئی ہوں گی۔۔۔" فورا ہی مطلب کی بات پر آیا تھا

"ہاں ابھی سوئی ہیں وہ،مجھے بھی نیند آگئی ہے ویسے اب تو۔۔۔" مشل کا وائس نوٹ آیا

kzwrites

تھا جس کے آخر میں نیند سے بھری yawn
بھی تھی

"مجھے نہیں آ رہی۔۔۔آ کر مجھے سلا دو
پلیز۔۔۔پرامس صرف ماتھے پر تھوڑی سی مالش
کرواؤں گا اور کچھ نہیں۔۔۔" شہریار نے وائس
نوٹ بھیجا جو فوراً ہی مشل نے سن لیا تھا
لیکن ریپلائے نہیں آیا تھا

KZwrites

"Miss Kar rha hun yar..."

"Is bar sirf hug kr k soyen gy promise...."

"Sojaon to beshak wapis chali jana...."

KZwrites

"Kuch to bolo...tmsy koi zabrdati nai ho yar kabhi bhi...its just that i am in need of your presence to calm my nerves down to sleep..."

شہریار سوچ سوچ کر میسج ٹائپ کرتے ساتھ ساتھ ٹھوڑی پر اپنا ہاتھ پھیرتے اسے کمفرٹ کرنے کے لیے مزید بہتر باتیں سوچ رہا تھا

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن مجھے نہیں آتا یہ مساج وغیرہ..."

اب کی بار مشل کا فورا جواب آیا تھا

KZwrites

"اچھا یار نہ کرنا مساج...تم آنے کی تو کرو، میں کر دوں گا تمہیں..." شہریار اپنے ماتھے پر انگلیاں پھیرتے ہوئے بولا تھا ،آواز کا بوجھل پن اسکی طلب کو بخوبی واضح کر رہا تھا

"مجھے مساج کروانا بھی اچھا نہیں لگتا نہ..." مشل اسکی آواز کی گھمبیرتا سے ہی تھوڑا کنفیوز ہو گئی تھی

Kzwrites

"Give it a try then 😉"

شہریار نے نچلا لب دانتوں تلے دباتے ہوئے مسکرا کر میسج ٹائپ کیا تھا،صرف جینز پہن کر لیٹے وہ اپنی ٹانگ کی موومنٹ روک چکا تھا

"مجھے کروانا ہی نہیں ہے۔۔۔" مشل بھی ڈھیٹ بنی ہوئی تھی

KZwrites

"Ok..sai ha...bye"

شہریار کا خشک سا ریپلائے آیا تو مشل فون

کو گھورتے ہوئے کمبل سے منہ نکال کر اٹھ بیٹھی تھی

"لگتا ہے ناراض ہو گئے ہیں۔۔۔مجھے چلے جانا چاہیے۔۔۔" مشل ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ دروازہ بہت ہی ہلکا سا ناک ہوا تھا ، مشل نے خانم خاتون کے نیند میں جاگنے سے پہلے ہی بھاگ کر دروازہ کھولا تھا سامنے شہریار آنکھوں میں ڈھیروں نیند لیے اس کے سامنے موجود تھا۔۔۔ایک نظر خانم خاتون پر ڈال کر مشل فون ہاتھ میں لیے دھیرے سے دروازہ بند کر کے

kzwrites

کمرے سے نکل آئی تھی

"بہت تیز ہیں آپ پ پ.. بہت تیز ہیں...میسج ایسے کرتے ہیں کہ ٹینشن ہو جاتی ہے...شرٹ تو پہن لیتے.ے.ے...ایسے کون باہر نکلتا ہے روم سے..." مشل اپنے بالوں کو جوڑے سے کھول کر کندھوں پر ڈالتے ہوئے بولی اور نظریں چرا کر اسے کراس کرتے کچن کی طرف بڑھ گئی تھی

KZwrites

"پھر بھوک لگ گئی ہے کیا۔۔؟" شہریار اس کو کچن کی سلیب پر بیٹھتے دیکھ کر بولا تھا

"بھوک تو نہیں۔۔۔چائے بناتے ہیں نا۔۔۔مزے سے پئیں گے۔۔۔"

مشل سلیب پر دونوں ہاتھ رکھ کر بیٹھے ٹانگیں ہلاتے ہوئے بولی تھی،اس نے بھی ابھی تک وہی جینز اور ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی

KZwrites

"بناتے ہیں سے آپکا کیا مطلب ہے میم۔۔۔؟"
شہریار نے سلیب پر اس کے دائیں بائیں ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے قریب ہو کر کہا تو مشل اسکے جسم کی گرمی اپنے چہرے پر محسوس کرتے پیچھے کو کھسکی تھی

KZwrites

"وہ میں ایک دن کی دلہن ہوں۔۔۔اس لیے میں تو نہیں بنا سکتی نہ۔۔۔" مشل نے پیچھے کو جھکے جھکے ہی کہا تو شہریار نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کر لیا تھا،مشل کی ٹانگیں اب اسکے درمیان میں ہونے کی وجہ سے

قدرے سپریڈ ہو گئی تھیں،چہرے مقابل ہوئے تھے

"میں بھی تو ایک دن کا دولہا ہوں... رات کو بھی باہر لے کر گیا، پھر چائے بنا کر دی... پھر صبح ناشتہ بنا کر دیا.. ابھی پھر باہر لے کر گیا...میرے سے ہی ساری مزدوری کروانی ہے کیا...؟ کچھ تو تم بھی کرو..." آخری جملہ کہتے ہوئے شہریار نے مشل کے گال سے اپنا تپتا ہوا گال مس کیا تو اسکی بئیرڈ کی چبھن پر مشل نے ٹانگیں سکیڑنے کی ہلکی سی کوشش

kzwrites

کی تھی

"میں.. میں کیا کروں..." مشل اس کی گھری سانسوں کو اپنی گردن کے پاس محسوس کرتے ہوئے بولی تھی،اسکے شرٹ لیس جسم کی حدت ،سٹرانگ خوشبو حواسوں پر چھائی تو وہی قربت دماغ میں چلنے لگی تھی جس سے وہ کترا رہی تھی

KZwrites

"خود کچھ نہیں کرنا تو مجھے کرنے دو مشل...اب ویسے سختی سے نہیں کروں گا...

پرامس..." شہریار نے اپن ناک کو اس کی گردن سے مس کرتے ہوئے ، کان کی لو کو اپنے ہونٹوں میں لیتے ہوئے نرمی سے کھینچا تو مشل ہمیشہ کی طرح گدگدا کر مچلتے ہوئے مزید پیچھے کو کھسکی تھی

KZwrites

" یارررر...میں نے نا اب تمھیں باندھ کے..."

شہریار نے اس کے کاؤنٹر پر کھسک کر پیچھے ہونے پر اس کو اس کی تھائیز سے کھینچ کر

واپس اپنی طرف کیا تھا،چہرے پر یک دم
سنجیدگی پھیلی تھی

"مجھے باندھ کر کیا۔۔۔؟" مشل نے اس کی
ادھوری چھوڑی بات کو پکڑا تھا،دونوں ہاتھ
اسکی بازوؤں پر ٹھہر گئے تھے

KZwrites

" تمہاری مما ذرا جالیں نا کل پھر تمھیں اچھی
طرح بتاؤں گا۔۔کہ باندھ کر کیا کرنا ہے۔۔۔"

شہریار نے اس کے گال پر لب رکھتے اپنے ہاتھ کی دو انگلیوں کی مدد سے اس کی ٹھوری سے اس کا چہرہ دوسری طرف موڑ کر دوسرے گال کو چوما تو اسکی اتنی سی ہی قربت پر مشل کی سانس اٹکی تھی

KZwrites

"اگر مجھے ایسی دھمکیاں دیں گے تو میں ماما کے ساتھ ہی چلی جاؤں گی واپس...آپ پرامس کچھ کرتے ہیں اور کرتے کچھ ہیں...." مشل کے گلابی گال اسکے پرحدت لمس سے مزید دہک گئے تھے،گھبرائی سی آنکھیں خود بخود ہی

"یہ تو اور بھی اچھی بات ہے... ایسا کرو چلی جاؤ ، پھر میں اگلی فلائٹ پکڑ کر تمہارے پیچھے آ جاؤں گا اور ہمارا ہنی مون بھی ہو جائے گا...بلکل اکیلے ہوں گے تو زیادہ بہتر طریقے سے سمجھ سکیں گے ایک دوسرے کو...بولو کیا کہتی ہو..." شہریار نے ناک کی ٹپ کو نرمی سے چومتے اپنا ہاتھ اس کی کمر پر پھیرتے ہوئے اسکی ٹانگوں کو مزید سپریڈ کر کے اسے اپنے بے حد قریب کر لیا تھا

kzwrites

"شہریار۔۔۔ہم کچن میں ہیں۔۔۔" مشل اسکی قربت سے ،اسکے لمس سے گھبرا رہی تھی،لاؤنج کی بہت مدھم سی روشنی کی وجہ سے رات کے گہرے ہونے کا احساس زیادہ ہونے لگا تھا

"کمرے میں تم آتی نہیں ہو۔۔۔"

"تو جہاں موقع ملے گا وہیں یہ سب کروں گا نہ۔۔۔" ایک بار پھر ناک کو چومتے ہونٹوں کا رخ

KZwrites

ملائم گالوں کی طرف ہوا تھا

"تھوڑے سے پیار کو بھی ترسا رہی ہو..." گال کے ابھرے حصے کو چومتے ہوئے شہریار نے اس کی ٹانگوں کو اپنی کمر کے پیچھے کر دیا تو مشل نے اپنے بازو بھی شہریار کی گردن کے گرد باندھ لیے تھے

KZwrites

"کب تک میری مانتے رہیں گے...؟" مشل نے اسکی سرخ آنکھوں میں جھانکا تھا

"ہمیشہ مانوں گا۔۔یہ کیسا سوال ہے۔۔۔؟ بلکہ تمھیں مناتا رہوں گا۔۔۔" شہریار نرمی سے مسلسل اسکے اسی گال کو چوم رہا تھا،ہاتھ اسکی کمر پر بندھے تھے

KZwrites

"آپ ہمیشہ مجھے ایسے ہی چاہیں گے۔۔۔؟ یا بس ابھی شروع شروع میں۔۔؟ " ان دونوں کے چہرے بالکل پاس تھے،اسکی گہری سانسوں کی حدت میں مشل کی آنکھیں بھی جلنے لگی تھیں۔۔اسکا یوں نرمی سے اپنے لب مس کرنا

بہت اچھا لگ رہا تھا

"نہیں صرف ایسے ہی کیوں۔۔۔؟ میں ساتھ ساتھ تمہیں بتاتا رہوں گا نہ کہ میں تمہیں کیسے کیسے چاہتا ہوں۔۔۔ ایسے ایک ہی رات میں تو میں تمہیں نہیں بتا سکتا نا۔۔الگ الگ پوزیشنز ہوتی ہیں الگ الگ انداز۔۔۔" شہریار کی ذو معنی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ مشل نے کہنی اسکے کندھے پر ٹکائے اس کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تو شہریار نے اس کی ہتھیلی کو بھی چوم لیا تھا

kzwrites

"ابھی تو اسی ٹرانس سے باہر نہیں آیا کہ تم مل گئی ہو...پہلے یہ یقین تو ہو لینے دو ٹھیک سے..." اس کو کاؤنٹر سے اٹھا کر اپنی گود میں لیتے وہ کچن سے باہر نکلا تو مشل نے اسے بازؤں سے اچھے سے ہولڈ کر کے ٹانگیں اسکے گرد بھینچ لی تھیں

"آپ نے اپنی من مانی کر ہی لی ہے آخر..."

شہریار اس کو لے کر بیڈ روم کی طرف آیا تو

KZwrites

مشل نے اس کی گود سے اترتے ہوئے مصنوعی غصے سے کہا تھا

"تو ہمیشہ اپنی ہی من مانی کرتا آیا ہوں...تمہیں پتہ ہونا چاہیے اس بات کا...خوامخواہ ضد لگاتی ہو..." شہریار نے اسے بیڈ کے قریب اتار کر ہاتھ بڑھا کر کمرے کی لائٹس آف کر کے سائیڈ لیمپ جلایا اور مشل کو ایک دم ہگ کرتے ہوئے خود ایسے بیڈ پر گر گیا کہ وہ اس کے سینے کے اوپر آ گئی تھی....اس کے گھنگریالے بال شہریار کے چہرے کے ہر طرف

Kzwrites

"تمھارے بال بہت خوبصورت ہیں مشل..."
شہریار دائیں ہاتھ سے اس کے بالوں کو ایک طرف سے اٹھا کر دوسری طرف اکٹھے کیا اور اپنا دوسرا ہاتھ اسکی کمر پر رکھے نرمی سے سہلانے لگا تو مشل اپنے بازو اسکے سینے پر رکھ کر ان پر اپنا چہرہ ٹکاتے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی تھی

Kzwrites

"رئیلی... مگر مجھے نہیں اچھے لگتے اپنے بال...
مجھے شازمہ کے بال بہت پیارے لگتے ہیں..بہ
الکل سلکی اور سٹریٹ....میں تو اپنے بالوں
کو مینج کر کر کے تھک ہی جاتی ہوں...آپ
میرا دل رکھنے کے لیے تو نہیں کہہ رہے...؟"
مشل کے ماتھے پر یک دم بل آئے تھے

KZwrites

"او نہیں دل نہیں رکھ رہا...سچ کہہ رہا
ہوں...تمھارے چہرے پر اتنے اچھے لگتے ہیں
ایسے بال...پہلی نظر میں ہی اٹریکٹ ہو گیا تھا
میں تو..." شہریار اپنے ہاتھ سے مسلسل اسکے

بالوں کو چھو رہا تھا

"میں نہیں مانتی یہ بات۔۔۔سوچ رہی ہوں ریباؤنڈنگ ہی کروا لوں۔۔۔" مشل نے اب چہرہ اس کے سینے پر رکھ کر اپنے بازو اس کے پاس بیڈ پر پھیلا لیے تھے۔۔۔کمر پر ایک حد تک سرکتا اسکا ہاتھ بھی اچھا احساس دلا رہا تھا

"وہ کیا ہوتا ہے۔۔۔؟" کہتے ہوئے شہریار نے اپنا

KZwrites

ہاتھ اسکی کمر پر سرکاتے ٹی شرٹ کے اندر کر لیا تو مشل کے جسم میں ہوتی ہلکی سی جنبش اپنے پورے جسم پر محسوس ہوئی تھی،اسکی ملائم جلد اپنے ہاتھ سے چھوتے شہریار کے اندر بے قراری منہ زور ہونے لگی تھی

KZwrites

"اس سے نا بال بالکل ڈیڈ سٹریٹ ہو جاتے ہیں، فل سلکی ہو جاتے ہیں جیسے شازمہ کے ہیں--- manageableہو جاتے ہیں--- ایسے پھولے پھولے نہیں رہتے---اصل میں نہ بالوں کے جو بانڈز ہوتے ہیں انکو ری شیپ کر دیتے

ہیں...ماما بابا کہتے تھے کہ جو بھی کروانا ہے

18کے بعد کروانا...میرا بہت کچھ کروانے کا دل

چاہتا ہے...اپنی ہر وہ چیز بدلنے کا دل کرتا ہے

جو مجھے پسند نہیں ہے..." مشل تھوڑا

ایکسائٹڈ ہو کر اسے ری باؤنڈنگ کا پراسیس

سمجھاتے سمجھاتے تھوڑا اداس سی ہونے لگی

تھی جبکہ شہریار کا ہاتھ اب اس کی ٹی شرٹ

کے اندر سے ہوتا ہوا اس کی سٹریپس کو چھو

کر مزید اوپر ہوتا کندھوں تک جا پہنچا تھا

kzwrites

"کیا بدلنا ہے---؟ مجھے تو ایسے ہی پسند ہو یار--پرفیکٹ ہو تم بلکل---کم آن---" شہریار نے مخمور لہجے میں کہتے اسکے کندھے کو سہلاتے پیار سے اسکے بالوں کو چوما تھا

kzwrites

"اچھا چھوڑیں یہ بات------ میں نے نا بہت فٹ سے جاگنگ شوز آرڈر کیے تھے لائم ییلو کلر کے---آپ کو دکھاؤں لا کر---؟

ہم واک کیا کریں گے ساتھ--

مجھے واک کرنا بہت پسند ہے---" مشل اچانک یاد آنے پر بولی تھی---شہریار کے ہاتھ کندھے

سے ہٹ کر اب اس کی کمر سے نیچے ہوتے جینز کے اوپر سے ہپس پر سرکنے لگے تھے،دماغ میں صرف ایک طلب شدت پکڑنے لگی تھی،باقی سب سینسیز جیسے غائب ہو گئی تھیں

kzwrites

"یار کوئی ضرورت نہیں rebounding کی۔۔۔اتنے اچھے تو لگتے ہیں۔۔۔" شہریار اپنی ہی رو میں بولا تو مشل نے چہرہ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا جہاں آنکھوں میں بھکا پن صاف عیاں تھا

"میں کیا بات کر رہی ہوں اور آپ کیا جواب دے رہے ہیں، آپ میری باتیں نہیں سن ہی نہیں رہے۔۔۔آپ بس۔۔۔" مشل کی بات ابھی زبان میں ہی تھی کہ شہریار اس کو ایک جھٹکے سے بیڈ پر کرتے ہوئے خود اس کے اوپر آ گیا تھا

KZwrites

"صبح دیکھ لوں گا تمہارے لائم گرین شوز یار۔۔۔ابھی مجھے بس اپنی جان کو دیکھنا ہے۔۔۔ پیار کرنا ہے۔۔۔" شہریار نے اس کے ماتھے پر اپنا پورا ہاتھ رکھ کر گال کو شدت سے چوما اور

اسی ٹرانس میں اسکے چہرے کے ہر نقش پر ہی اپنے لب رکھنے لگا تھا...اپنے منہ زور ہوتے جذبوں کی بے چینی وہ اسکی تھائیز پر سہلاتے اسکے چہرے کو ، گردن کو بے قراری سے چومے جا رہا تھا...سانسیں بھاری ہونے لگی تھیں

kZwrites

"آپ...آپ نے کہا تھا کہ بس مساج کروانا ہے....ماتھے پر..."

مشل اپنی رزسٹنس کے جواب میں اسے خود پر سے اٹھ کر پینٹ ریموو کرتے دیکھ کر بری طرح بوکھلائی تھی

"اور تم نے کہا تھا کہ تم نہیں کرو گی---"

شہریار صرف باکسرز پہنے واپس اس پر جھکتے ہوئے بولا اور کہنی کے بل ہوتے دائیاں ہاتھ اسکی ٹی شرٹ میں گھسا کر سائیڈ کمر کو چھوتے پھر سے ٹھوڑی کے پاس لب رکھ لیے تھے

Kzwrites

"ہاں تو اپ نے کہا تھا کہ میں صرف آجاؤں---آپ مجھے کر دیں گے---" مشل نے ہاتھوں سے بیڈ

شیٹ کو دبوچا ہوا تھا،شہریار اب اسکی گردن میں گم ہو چکا تھا۔۔۔اسکی اریکشن وہ اپنی تھائیز میں دھنستی محسوس کر کے پاؤں کی انگلیاں میچنے لگی تھی

Kzwrites

"ہاں جی اور آپ نے کہا تھا کہ آپ نے کروانا بھی نہیں ہے۔۔۔" شہریار اس کو یاد کرواتے ہوئے خمار آلود لہجے میں بولا اور لیٹے لیٹے ہی گھٹنوں کے بل ہوتا ہوا اس کی شرٹ اس کے پیٹ سے کھسکا کر اوپر کرتے وہاں اپنے لب رکھنے لگا تھا، نیول کے آس پاس سکن ہونٹوں میں بھر کر

سک کرتے وہ مزید نیچے ہونٹ سرکانے لگا تو
مشل نے آنکھیں بھی میچ لی تھیں

"تو... پھر اس کے بعد...آ آپ نے میسج کیا تھا
..کہ...کہ تم ایک دفعہ کروا کے تو د..دیکھو.."
مشل کو پیٹ پر اسکے ہونٹ دہکتے انگارے
جیسے محسوس ہو رہے تھے،وہ اسکے ہلکے سے
ابھرے ہوئے لوئر بیلی کو چومتے انگلیوں کو
اسکی جینز کی ویسٹ لائین میں پھنسانے لگا
تھا...مشل کے لفظوں کے ساتھ سانسیں بھی
اسکے ہونٹوں کے بے رحم ہوتے لمس پر اٹکنے

Kzwrites

لگی تھیں

"تو کرنے دو نا میری جان۔۔۔" شہریار نے اس کے پیٹ پر اپنی بئیرڈ رگڑی تو مشل کو ریڑھ کی ہڈی تک سنسنی پھیلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی،وہ بہت نرمی سے جگہ جگہ سے اسکی ملائم جلد کو ہونٹوں میں بھر کر کھینچ رہا تھا چوم رہا تھا،

"م۔۔۔ماتھے۔۔۔۔پر۔۔۔کریں نہ۔۔۔یہاں نہیں۔ں۔ں۔۔۔" مشل بمشکل بول پا رہی تھی اسے روکنے کی

KZwrites

خاطر اسکے ہاتھ غیر ارادی طور پر شہریار کے سر پہ موجود اسکو مزید بہکا گئے تھے۔۔۔وہ اب اس کی کسی بات کا جواب دینے کی بجائے جینز کو کھینچ کر ویسٹ سے نیچے کرتے لوئر بیلی سے چہرہ سہلاتے اسے چومے جا رہا تھا، اسکے جسم کی خوشبو نے جذبوں کو ہوا دے دی تھی

KZwrites

"شہریار۔۔۔ایک بات سن لیں بس۔۔۔" مشل اپنے پیٹ کے نچلے حصے پر اب اس کے ہونٹوں کے لمس کو برداشت نہ کرتے ہوئے اس کے سر کے ب

الوں کو کھینچنے لگی تھی،ٹانگیں اسکے وجود کے نیچے مچلنے لگیں تو وہ خود کو زیادہ موو ہونے سے روکنے کی بھی کوشش کرنے لگی تھی کہ کہیں اسے پھر سے ہٹ نہ کر بیٹھے

" سن رہا ہو... بولو..." شہریار اس کے پیٹ سے چہرہ ہٹا کر اپنے ہاتھ کو جینز کی ذپ کی طرف لے جا کر اسکو ان زِپ کرنے لگا تو بلیک نیٹ کی پینٹی دکھی تھی... مشل کی تیز ہوتی سانسیں اس کے پیٹ کو اوپر نیچے کرتے ہوئے الگ منظر پیش کر رہ تھیں،شہریار اس کی

kzwrites

ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں میں لاک کیے بیڈ پر گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا تھا...نظریں اسکی پینٹی سے جھلکتے شفاف حصے پر ٹھہر گئی تو چہرے کے رنگ بدلنے لگے تھے

KZwrites

"I'm---- I'm not---"

مشل اپنی ٹی شرٹ کو کھینچ کر پیٹ سے نیچے کرتے ہوئے بولی تھی

"You what----?"

شہریار کی نظریں تو مشل کے چہرے کی طرف ہو گئی تھیں جب کہ انگلیاں اس کی پینٹی پر گھومنے لگی تھی،انگوٹھے سے اسکے پیوبک ایریا کو سہلاتے وہ مزید اس پر جھک کر بولا تھا

KZwrites

"I am not ready

میں نے...کہا تھا آپ سے پہلے بھی..." مشل کلٹ پر سرکتے اس کے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑتے ہوئے بولی تھی،ٹانگیں بلکل بے حس

و حرکت ہو گئی تھیں

"You are not ready for what...?

اتنا کلوز تو ہم پہلے بھی ہوئے ہیں مشل...اب کیا ایشو ہے...؟ مجھے بتاؤ تو..." شہریار بازوؤں کے بل اس کے چہرے پر جھکا تو پینس سے اسکی پینٹی کے اوپر سے نازک جلد پر دباؤ ڈالنے لگا تھا...خود پر قابو پانا بے حد مشکل ہو گیا تھا

kzwrites

"آپ نے کہا تھا زبردستی نہیں کریں گے..." مشل خود کو اس کی گرفت میں پھنسا دیکھ کر بولی تو آنکھیں نم ہونے لگی تھیں...شہریار خود کو مسلسل اسکی کلٹ پر سہلاتے اسکی پینٹی کو بھی بھگو چکا تھا

KZwrites

"شہریار۔ر۔۔آپ چیٹ کر رہے ہیں مجھے..." مشل دائیاں ہاتھ اسکی کمر پر رکھ کر ناخنوں کا دباؤ ڈالتے ہوئے بولی تھی

"نہیں کر رہا چیٹ بے وقوف...صرف مساج ہی کروں گا..."

کہہ کر شہریار نے گہرا بوجھل سانس کیتے خود کو اس سے بمشکل الگ کیا اور گھٹنوں کے بل ہوتے اس کی جینز کھینچ کر اتاری تو تھائی چین نظروں میں آئی تھی

Kzwrites

"تو آپ..." مشل نے جینز کے اترتے ہی اپنی ٹانگیں سمیٹی تھیں،ہاتھ پینٹی پر ایسے رکھ لیے تھے کہ وہ اتار نہ سکے

"میں کیسے کر سکتا ہوں زبردستی...؟ ابھی جو تم بھیگی بلی بنی ہوئی ہو نا، تمہیں جنگلی بلی بن کر کِکس مارنے میں دیر نہیں لگنی...میں تو ڈرتا ہوں تم سے..." کہتے ہوئے شہریار نے اس کی ٹی شرٹ کو بھی کھینچ کر اس کے جسم سے الگ کیا تو مشل اسے اپنی باتوں کے برعکس ایکٹس کرتے دیکھ کر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوۓ رخ بدل کر خود میں سمٹنے لگی تھی...بازوؤں سے خود کو ہمیشہ کی طرح کور کر لیا تھا

KZwrites

"میں بھی تو ٹی شرٹ کے بغیر ہوں , تمھیں شرٹ اتارنا پسند کیوں نہیں ہے...؟ صرف شرٹ ہی تو اتاری ہے یار...." شہریار اسے خفا ہوتے دیکھ کر،سیرنڈر کرتے مشل کے برابر لیٹ کر اس کے سر کے نیچے اپنی بازو رکھ کر رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے بولا تھا...ضبط سے دماغ بلکل بند سا ہوتا محسوس ہوا تھا...غصے نے دل میں تھوڑا سر اٹھایا تھا جسے اس نے فوراً سلا دیا تھا

KZwrites

"شرم آتی ہے۔ے۔ے..."مشل نے بیڈ پر پڑی رضائی کو اپنے
پاؤں کے انگوٹھے سے کھینچ کر ٹانگوں پر کیا تو شہریار نے ضبط بھرا مسکراتے اٹھ کر وہ کمبل مشل کے اوپر پورا ہی ڈال دیا

KZwrites

"اب تو نہیں آئے گی نا..." شہریار نے اس کو اپنے بازوؤں میں بھر کر رضائی اپنے اوپر بھی کر لی تھی،لوئر باڈی کو قصداً اس سے تھوڑا فاصلے پر رکھا تھا،دماغ میں گرمی سی محسوس ہونے

لگی تھی

"نہیں اب صحیح ہے، چلیں کریں میرے سر میں مالش.." مشل نے پرسکون ہو کر اس کے سینے میں اپنا چہرہ دے کر آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو شہریار فورا اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف لے گیا اور نرمی سے اس کے بالوں میں ہاتھ ڈال کر سہلانے لگا تھا...اپنی طلب پر بھاری کچھ کٹھن پل خاموشی میں گزر گئے تھے

kzwrites

"ایک بات پوچھوں مشل..." خود کو اندر ہی اندر تھوڑا کالم کرتے شہریار نے اپنی ٹانگ اس کی ٹانگوں پر رکھتے ہوئے اس کو خود میں سمیٹتے ہوئے کہا تھا

"جی... پوچھیں..." مشل کو سر میں اسکی انگلیوں کا سرکنا بے انتہا سکون دے رہا تھا...وہ آہستہ آہستہ خود کو

نیند کی وادیوں میں اترتا محسوس کرتے آنکھیں موندے پرسکون لیٹی ہوئی تھی

kzwrites

"How much time will it take...?"

شہریار نے اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے سوال کیا تھا،اپنا بیک آف کرنا خود پر جتنا بھاری گزرا تھا وہ ابھی تک اپنی سینسز میں واپس نہیں آیا تھا

KZwrites

"مطلب...؟ میں سمجھی نہیں..." مشل نے اپنی آنکھیں ہلکے سے کھولتے ہوئے اس کے چہرے کی جانب دیکھا تھا

"I mean when you'll be up

for love making...

کہہ تو دیتا ہوں لیکن انتظار کر نہیں پا رہا میں---

There is this constant burden on my chest to feel you...

کم از کم اتنا ہی بتا دو کہ کب شرم آنا بند ہو گی---؟ یا کیسے ہو گی---؟" شہریار نے اپنا لہجہ بدلتے ہوئے ہاتھ سر سے ہٹا کر رضائی میں نیچے کو لیجاتے اسکی چین کے پاس سرکانے لگا تو مشل نے اس کے سینے پر کہنی اڑاتے پھر سے

KZwrites

"آؤچ۔۔۔جنگلی بلی ہو یار تم تو پوری۔۔۔" شہریار نے درد کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا تو مشل نے اس کے ہاتھ کو دوبارہ اپنے سر پر رکھ دیا تھا

KZwrites

"بہت سکون آ رہا تھا کرتے رہیں جب تک میں سو نہ جاؤں۔۔۔" مشل آنکھیں بند کر کے دوبارہ سے مزہ بناتے ہوئے بولی

"جناب میں آپ کو لے کر آیا تھا کہ آپ مجھے سہلائیں گی اور ادھر آپ اپنی خدمت کروانے لگ گئی ہیں۔۔۔" شہریار پھر سے اس کے سر میں ہلکے ہاتھ سے مالش کرنے لگا تھا

KZwrites

"جھوٹ نہ بولیں۔۔۔آپ جس کام کے لیے لائے تھے وہ مجھے پتہ لگ گیا ہے۔۔۔" مشل انگلیوں کی جنبش پر نیند میں جاتے ہوئے ،اسکی نیند اڑا چکی تھی

"تو یہ جھوٹ بولنے کی سزا ہے۔۔۔؟"

"اب سے صرف سچ ہی بولا کروں گا۔۔۔"

"یار صبح تو پھر تم تھوڑا مان گئی تھی۔۔"

"اب بھی اتنا ہی مان جاؤ۔۔۔"

"بلکہ رہنے ہی دو۔۔۔ایسے ہی ٹھیک ہے۔۔۔" بدلتے

Kzwrites

موڈ سونگز سے شہریار اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے خود کو بھی نیند میں لیجانے کی ناکام کوشش میں وقفے وقفے سے بول رہا تھا ،نظریں مشل کے چہرے پر ٹھہری ہوئی تھیں

"آپ ناراض ہو رہے ہیں---؟" نیند میں ڈوبی آنکھیں کھول کر مشل اسکے چہرے کی طرف دیکھی تھی

kzwrites

"ہاں..." شہریار نے ہاتھ اسکے بالوں سے نکال کر نیچے لیجاتے اپنی ٹانگ پر سٹریٹ رکھ کر آنکھیں موند کیں تو مشل نے نچلا ہونٹ باہر نکال کر اسکے سلگتے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھ لیا تھا...شہریار کی بند آنکھیں فوراً کھلی تھیں

KZwrites

"کیا ہے اب...؟ سونے دو..." اسکے ہاتھ کا نرم لمس بہت بھلا لگا تھا

"ابھی دو دن ہوئے ہیں شادی کو اور اتنی

کامپلیکیشن ہونے لگ گئی ہیں...آپ...ناراض تو نہ ہوں...شادی صرف یہی سب ہوتی ہے کیا...؟" کہتے ہوئے مشل کا لہجہ تھوڑا ڈاؤن ہوا تو شہریار نے بازو اپنی ٹانگ سے ہٹا کر اسکی کمر میں پیار سے حائل کر لیا تھا

KZwrites

"تم پہلے ہی منع کر دیتی تو ہم ابھی اتنا پاس آتے ہی نہ...انتظار کر لیتا میں...اب تھوڑا سا قریب آ کر جو تم رزسٹ کر رہی ہو...مجھے فیل ہوتا ہے کہ تمھیں میں...اچھا نہیں لگتا...کامپلیکیٹ تو تم کر رہی ہو نہ...." ہاتھ

بھری بھری کمر کے درمیان پھیرتے وہ بھی بجھے سے لہجے میں بولا تھا

"اچھے لگتے ہیں...تبھی تو آپکے پاس آجاتی ہوں...آپ ناراض ہوتے ہیں تو پریشان ہو جاتی ہوں..." مشل نے اسکے چہرے پر رکھے ہاتھ کے انگوٹھے کو ہلکی سی جنبش دیتے آنکھ کے پاس پیار سے سہلایا تو شہریار کی آنکھوں میں چمک پھیلی تھی

KZwrites

"نہیں ناراض نہیں ہوں،پریشان نہ ہو...بس تھوڑا سا اور پاس ہو جاؤ میرے..." کہتے ہوئے شہریار نے ہاتھ سے کمر پر دباؤ ڈالتے اسے اپنی جانب دھکیلا تو نرم گرم بستر کی حدت کم کرنے کو مشل نے اسکے سینے سے لگے، رضائی ایک ہاتھ سے اوپر کرتے ہوا کا گزر بنایا تھا

KZwrites

"بس کافی ہے..." کہہ کر شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑ کر واپس اپنے چہرے پر رکھتے رضائی دونوں پر کر لی تھی...اسکے سینے کی نرمی اپنے سینے پر محسوس کرتے خماری ایک بار پھر

بڑھی تھی۔۔۔پاؤں سے اسکی ٹانگیں قریب کرتے ان پر اپنا تھوڑا بوجھ منتقل کر دیا تھا۔۔۔دونوں کی سانسیں پھر سے گرمی بڑھانے لگی تھیں

"اور کتنا پاس کریں گےےے۔۔۔" مشل خود کو اس میں پورا دھنستا ہوا محسوس کرتے بولی تھی، برہنہ جسموں کی حدت دونوں کی سانسیں بوجھل کر رہی تھی

Kzwrites

"اتنا کہ تم اور میں ایک ہو جائیں..." ہاتھ میں کمر کے خم کو بھرتے ہوئے شہریار نے لب اسکے ماتھے پر رکھے تو مشل اسکے بھاری لہجے پر اپنا گلہ تر کرتے بلکل خاموش ہو گئی تھی

"لیکن کروں گا نہیں اتنا پاس ابھی..."

KZwrites

"ڈونٹ وری...شادی بس یہی تھوڑی ہوتی ہے..."

"اور تم صرف بیوی نہیں ہو میری...پیار ہو

میرا..."

"جان ہو میری...اوئے اِدھر تو دیکھو..." شہریار نے اسے بے حس و حرکت ہوتا دیکھ کر بائیں بازو پر دھڑے اسکے چہرے کو اپنے قریب کرتے مزید شدت سے اسکا ماتھا چوما تو مشل نے اپنا چہرہ اسکے سینے سے لگا لیا تھا

KZwrites

"مجھ سے تنگ نہیں ہونا پلیز...میں بھی کرتی ہوں پیار آپ سے...ے...مجھ سے بس...میری عجیب فیلنگز ہیں...بات یہ ہے کہ آپ....آپ سن

لیتے ہیں تو میں کہہ دیتی ہوں جو دل میں ہوتا
ہے---میں رزسٹ کرنا نہیں چاہتی---میرا بس---"
ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بولتے وہ رو دینے کو
تھی

kzwrites

"اوہ یار---نہیں ہو رہا تنگ---بلکل نہیں ہو رہا-ا--ا
----رونا مت---اچھا سنو---اب نہیں کریں گے
ایسی ڈسکشن---تم ایزی رہو

i can---

wait

---اوکے---؟ اور تنگ ہو کر نہیں کہہ رہا،پیار سے

کہہ رہا ہوں۔۔۔تمھارے دل میں جو بھی وہ کہو کھل کر۔۔۔میں سن رہا ہوں۔۔۔کیا بات ہے۔۔۔؟"

شہریار نے ہاتھ کو کمر تک محدود رکھے اسکے بالوں پر لب رکھے تھے

"بات کوئی بھی نہیں ہے بس مجھے۔۔۔بس شرم آتی ہے آپ کے دیکھنے سے۔۔۔" مشل اپنا چہرہ اسکے سینے میں مزید دھنساتے ہوئے بولی تو شہریار باقاعدہ ہنسنے لگا تھا

kzwrites

"کل پہلا کام یہی کرنا ہے بس...بلائنڈ فولڈ لانا ہے...تاکہ میری بیوی کو شرم نہ آئے دیکھنے سے...." شہریار نے ہاتھ کمر سے نیچے لیجاتے اسکی تھائیز کے درمیان انگلیاں پھیریں تو مشل نے مچل کر خود کو اسکی جانب دھکیلا تھا

"نہیں کریں۔ں..."

KZwrites

"ابھی بھاگ کر نہ لے آؤں...؟" شہریار انگلیاں وہاں سے ہٹا کر تھائی پر چین کے پاس رکھ کر انگوٹھے سے اسے چھونے لگا تو مشل نے گدگداتے ہوئے اسکی کہنی کو زور سے تھاما تھا

"آپ بلائنڈ فولڈ پہن کر کیسے کریں گے سب۔۔؟"
مشل ذہن میں اسے بلائینڈ فولڈ میں امیجن کرتے بولی تھی

KZwrites

"میں نے کب کہا میں پہنوں گا۔۔؟ جسے شرم آتی ہے میرے دیکھنے سے اسے پہناؤں گا نہ۔۔اور پھر۔۔جو۔۔مرضی۔۔کروں گا۔۔ساتھ ہاتھ بھی بندھے ہوئے ہوں تو اور انٹرسٹنگ لگے گا سب۔۔"
ٹھہر ٹھہر کر معنی خیز لہجے میں کہتے شہریار

ہاتھ کو چین سے سرکا کر انر تھائیز میں لیجاتے پینٹی پر سے اسے بے باکی سے چھونے کی کوشش کرنے لگا تو مشل اسکی بات پر خفا ہوتے اسکا ہاتھ پکڑ کر واپس اسکی ٹانگ پر رکھتے رخ اسکی بازو پر موڑ گئی تو شہریار نے ہنستے ہوئے ہاتھ اسکی کمر میں ڈال کر اسے اپنے قریب کیا تھا

KZwrites

"جائیں لے کر آئیں جو بھی لانا ہے اور کر لیں جو بھی کرنا ہے...اب نہیں روکوں گی..." مشل خود کو واپس آگے کو دھکیل کر اس سے فاصلہ

بناتے بولی تو شہریار اسکے سیریس لہجے سے گھبرا گیا تھا

"مذاق کر رہا تھا یار..."

"تم بھی نہ...میں پاگل ہوں جو ایسا کچھ کروں گا..."

"ویسے اتنی بہادر بنتی ہو اور دو منٹ میں ساری پھونک نکل جاتی ہے تمھاری..."

KZwrites

"چلو پاس ہو میرے...مجھے کرنا ہی نہیں کچھ..بس مساج کرنا ہے تمھیں..."

"واقعی غصہ کر گئی ہو...؟"

KZwrites

"مشل...؟" شہریار نے ڈرتے ڈرتے اسکا بازو ہلکا سا چھوا تو مشل نے پیچھے ہو کر اس میں سماتے ہاتھ پکڑ کر اپنے بالوں میں رکھ دیا تھا...شہریار اسکی چالاکی پر ہنستے ہوئے اب چپ چاپ اسکے سر میں مالش کرنے لگا تھا...سر چڑھتے جذبوں کو خاموش نیند سلاتے

وہ اسے بہت پیار سے خود میں بھینچتے اپنا
چہرہ اسکی بیگ گردن پر رکھے اسکے ساتھ
خود بھی گہری نیند میں جانے لگا تھا۔۔۔

کچھ وقت گزرنے کے بعد مشل نے نیند میں
ڈوبی آنکھیں ہلکی سی کھول کر اسکی گہرم
سانسیں اپنی گردن پر محسوس کیں تھیں۔۔۔

Kzwrites

وہ کتنی ہی دیر تک اسے یونہی مالش کرتے اب
گہری سانسیں لے رہا تھا۔۔۔مشل نے ذرا سا اپنی
بازو کو موو کیا تو شہریار نے نیند سے ہلکا سا
بیدار ہوتے پھر سے وہیں پر انگلیاں سرکانا

شروع کر دیں تھیں جہاں اسکا ہاتھ نیند میں جانے سے ٹھہرا تھا....

مشل سٹل ہوئی تو شہریار بھی چند پلوں میں پھر سے نیند میں چلا گیا تھا...ہاتھ کی حرکت پھر سے رک گئی تھی لیکن مشل کے چہرے پر مسکراہٹ نے گھر کر لیا تھا...اسکا بوجھ اپنے آدھے سے جسم پر محسوس کرتے وہ کتنی ہی دیر ہونہی آنکھیں کھولے سائیڈ کروٹ لیے تقریبا اوندھے منہ لیٹے اسکی سانوں کو اپنی گردن پر بکھرتے محسوس کرتی رہی تھی

Kzwrites

"ہم واپس کب جائیں گے، میرے خیال میں ابھی یہاں سٹے کرنے کو پوسٹ پون کر دیتے ہیں پھر کبھی آ جائیں گے... ابھی میرے کالج کا حرج ہو گا...ٹیسٹ سیشن ہے میرا..." ریسٹورنٹ میں ڈنر کرتے ہوئے شازمہ نے اس سے کہا تھا

kzwrites

"تین سے چار دنوں میں کیا ہی حرج ہو جائے گا تمہارا... ٹھیک ہے کہ میرے جتنی انٹیلیجنٹ نہیں ہو لیکن پھر بھی کر ہی لو گی تم مینج....زیادہ نکمی نہیں ہو...اور فیل ہو بھی گئی تو کیا فرق پڑتا ہے...؟ جس کے نصیب پھوٹنے تھے پھوٹ گئے..." شازم بدلحاظی سے بولا تھا

"آپ کو کیا شوق ہے دوسرے انسان کو لیٹ ڈاؤن کر کے اپنے آپ کو بڑا ثابت کرنے کا...؟"

KZwrites

"اور تمہیں کیا شوق ہے کہ نئی نویلی دلہنوں کی طرح بیہیو کرنے کی بجائے فضول بکواس باتیں کر کے اپنا اور میرا موڈ خراب کرنے کا...؟ مری جا رہی تھی شادی کے لیے اور اب ہو گئی ہے تو ڈرامے نہیں ختم ہو رہے..." شازم اسی لہجے میں بولا تو شازمہ نظریں جھکا کر اپنی پلیٹ میں چمچ دائیں بائیں ہلانے لگی...کِھلا ہوا دل ایک دم جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا

kzwrites

"کالج چلی جاؤں...پڑھائی کا حرج ہوگا...کپڑے فٹنگ میں ہیں...دوپٹہ سی تھرو ہے...یہ فضول باتیں نہیں ہیں تو اور کیا ہے...نکل آؤ اس دقیانوسی ماحول سے..." شازم اس کو خاموش دیکھ کر مزید بولا تھا

KZwrites

"کچھ رومینٹک بولا کرو... ایسی باتیں کیا کرو جن سے میرا

موڈ فریش رہے میں تمہیں اس لیے نہیں لے کے آیا کہ تم مجھے یہاں آ کر بھی بور کرو..."

شازم بولے چلے جا رہا تھا جبکہ شازمہ کی

آنکھیں پھر سے بھیگنا شروع ہو گئی تھیں

"او گاڈ... اچھا ادھر دیکھو میری طرف رونے کیوں لگ گئی ہو اب، یار تمہیں بتاؤں گا نہیں کہ مجھے کیا پسند ہے اور کیا نہیں تو کیسے چلے گا تم بھی مجھے اپنی پسند، نا پسند بتایا کرو نا..."شازمہ اس کی طرف دیکھے بغیر اپنی پلیٹ پر نظریں جمائے آنسو بہانے لگی تھی

"مجھے کوئی بات سمجھ نہیں آرہی تھی اس

kzwrites

لیے میں نے کالج کی بات کر دی۔۔۔" شازمہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی

"اگر کوئی بات سمجھ نہیں آرہی ہوتی تو رومینٹک بات کرتے ہیں کچھ اچھا ٹاپک سوچتے ہیں بجائے کہ ایسی بات کریں کہ اگلے کا دماغ غصے سے تپ جائے۔۔"

"بس ایک بات ہے کہ خوبصورت تم بے انتہا ہو لیکن تمہاری باتیں بالکل ہی بورنگ ہیں، تمہارے گھر والوں نے ہمیشہ تمہیں چار دیواری کے اندر

KZwrites

رکھا ہے اس لیے تمھیں دنیا کا کچھ پتہ ہی نہیں ہے،...لاہور واپس جا کے میں تمہیں اپنے ساتھ پارٹیز میں لے کے جایا کروں گا پھر دیکھنا کہ تم کیسے گروم کرتی ہو...کوئی فرینڈز بناؤ اچھی سی...کانفیڈینس لاؤ..." شازم بے دھیانی میں بول گیا تھا

KZwrites

"کیسی پارٹیز، جہاں آپ جا کر ڈرنک کرتے تھے وہ پارٹیز...؟ وہاں آپ مجھے لے کر جائیں گے شازم...؟" شازمہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی

"ارے...ارے نہیں ... دیکھا پھر فضول ہی سوچا
نا... یار میرے فرینڈز کا سرکل ہے، آفس کولیگز
ہیں ہم سب مل کے

گیٹ ٹو گیدر کرتے رہتے ہیں...انکی وائفس
ساتھ اتی ہیں اینڈ ٹرسٹ می...کیا ہاٹ لگتی
ہیں سب....اپ ٹو ڈیٹ اینڈ ویل ڈریسڈ..."

شازم فورا بات سنبھالتے ہوئے بولا تو شازمہ
اسکے لفظوں کے چناؤ پر کشمکش کا شکار ہو کر
بظاہر خود کو کھانے میں مصروف ظاہر کر رہی
تھی مگر دل کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی

KZWrites

کچھ دیر بعد

"اب ناراض تو نہیں ہونا مجھ سے۔۔۔" ہوٹل روم واپس آ کر شازم نے دروازہ بند کرتے ہوئے اس سے پوچھا تھا

"اگر آپ خود کو بہتر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو میں آپ کا ساتھ ضرور دوں گی۔۔۔"

kzwrites

شازمہ نے محبت بھرے لہجے میں کہا تو شازم مسکرا کر چلتے ہوئے اس کے قریب آیا تھا

"کتنا ساتھ دو گی..." شازم نے اس کا دوپٹہ جسم سے الگ کیا تو وہ اسکی نظروں کو اپنی جانب جھکا دیکھ کر تھوڑا ہچکچائی تھی

"ہمیشہ...ہ... ہمیشہ ساتھ دوں گی.."

"ہمیشہ کو چھوڑو....میں تو ابھی سے تمہارا

kzwrites

ساتھ چاہتا ہوں..." شازم نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ میں قید کرتے ہوئے اس کو دیوار سے لگا دیا اور اس کی گردن کے پاس اپنا چہرہ کیے گہری سانسیں لینے لگا تو شازمہ نے نچلا لب تر کیا تھا

"بولو دو گی میرا ساتھ.." شازم نے اپنے دائیں ہاتھ میں اس کے دونوں گالوں کو بھرا،جس سے شازمہ کے ہونٹ اس کی نظروں کے سامنے نمایاں ہوئے تھے

"شازم...مجھے ابھی..." شازمہ پوری طرح اس

kzwrites

کی گرفت میں تھی،ہاتھ بھی اسکے ہاتھ کے
قبضے میں تھے

"میرا ساتھ دو گی تو بہت اچھا لگے گا تمہیں
بھی...اور...مجھے بھی" شازم اپنی ہی بات کرتے
ہوئے اس کے زخمی ہونٹوں پر شدت سے جھک
گیا تو شازمہ مچلی تھی... اس کے ہونٹوں کو
شدت سے سک کرتے ہوئے وہ اب اپنی زبان اس
کے منہ میں داخل کرنے لگا تو شازمہ نے یک دم
اپنا چہرہ پیچھے کیا تھا...ہونٹوں کے صرف
کھلنے سے ہی زخم پر تکلیف کا احساس ہوتا تھا

KZwrites

"یار اتنی دفعہ سکھانے کی کوشش کی ہے لیکن تمہیں نہیں آئی ابھی بھی پراپر فرینچ کس پر...چلو زبان دو مجھے اپنی.." کہہ کر وہ پھر سے اس کے ہونٹوں کو اپنے قبضے میں لے گیا اور اسکے ہاتھوں کو آزاد کرتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑ کر کس کرتے ہوئے مدہوش ہونے لگا تھا

اس کی اکھڑتی رکتی سانسوں کی،اسکی تکلیف کی پرواہ کیے بغیر شازم بے خود ہوتے ہوئے اپنی من مانی پر اترتے آہستہ اس

kzwrites

کے کپڑوں کو بھی اس کے جسم سے جدا کر چکا تھا

"شازم...م... میں ٹھیک نہیں ہوں ابھی..." شازمہ نے التجا بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے خود کو اسی

میں چھپایا تھا،ابھی کل رات ہی تو وہ اسکے سخت اعتاب کا نشانہ بنی تھی

"یہ تو تب کہنا جب تم چلنے پھرنے کے قابل بھی نہیں رہو گی، ابھی تو بالکل ٹھیک ہو تم میری جان..." کہہ کر شازم نے اس کو کمر سے

KZWrites

کھینچ کر اپنے قریب کیا اور اسکے خوبصورت دودھیا نازک سے سراپے کو اپنی نظروں سے ٹٹولنے لگا

"These are my favourite

یار۔۔۔کتنی حسین ہو تم۔۔۔کوئی عیب نہیں۔۔۔تراشا ہوا جسم ہے تمھارا۔۔۔" اپنے ہاتھوں سے اس کے سینے کو جانچتے ہوئے وہ اس پر جھک گیا اور اپنے ہونٹوں سے اس کی نازکی کو محسوس کرنے لگا تو اس کے ہاتھوں کی گرمائش اور ہونٹوں کے گرم لمس سے شازمہ کا دل مٹھیوں میں آگیا تھا۔۔۔ہونٹ آزاد ہوئے تو

KZwrites

جان میں تھوڑی جان بھی آئی تھی لیکن اگلے ہی پل ہونٹوں کی سختی نے سینے پر درد کا احساس جگا دیا تھا

"آج تو تمہیں اتنے پیار سے چھو رہا ہوں، پھر کیوں اتنا کانپ رہی ہو۔۔آنکھیں کھولو اپنی۔۔۔"

شازم نے اس کے سینے سے اپنا چہرہ ہٹاتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو کر اس کی آنکھوں میں جھانک کر کہتے اسے بیڈ پر بٹھا دیا تھا۔۔

"لائٹ۔۔" شازمہ نے بیچارگی سے کمرے کی

kzwrites

جلتی روشنی کی طرف اشارہ کرتے خود کو ایک ہاتھ سے ڈھانپا تھا

"کل تو اس سے بھی تیز روشنی میں مدہوشی کی حالت میں بھی تمہارے حسین جسم کے ایک ایک حصے کو یاد کر چکا ہوں، اب یہ شرمانا گھبرانا تمہارے کسی کام نہیں آنے والا ---تمھارا ہر نقش---ہر رنگ میرے ذہن میں ہے---

come on undress me---"

کہہ کر شازم نے اس کے ہاتھ اپنی پینٹ پر رکھے تو شازمہ بوکھلا گئی تھی،ہاتھوں کو کوئی حرکت نہیں دی تھی

kzwrites

"Totally dumb , behaving like a dummy...."

شازم نے صرف خود میں سوچا اور اپنے کپڑے خود ہی اتار کر کمرے کی لائٹس بھجاتا اسکو بیڈ پر گرا کر اس پر حاوی ہو گیا تھا

"شازم بس ایک رات...آج بس.." شازمہ اسکے

kzwrites

برہنہ کندھوں پر ہاتھ رکھ کر التجا بھرے لہجے میں بولی تھی

"بس ایک بار۔۔زیادہ نہیں کروں گا۔۔" کہہ کر شازم اسکے سینے کو ہاتھوں کی سخت گرفت میں لے کر نپل کو ہونٹوں سے سختی سے سک کرتے خود کو اس سے مس کرتے ایک دم تنگ سی گہرائی میں سمایا تو شازمہ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے تھے،درد کی انتہا ہوئی تھی

kzwrites

بھرے بھرے سانچے میں ڈھلے ابھرے سینے کو ہاتھوں سے دبا کر محسوس کرتے وہ رخ بدل بدل کر نپلز کو سک کیے جا رہا تھا،ہر سٹروک کے ساتھ اسکے جسم کی مووومنٹ کو ہاتھوں سے قابو کرتے وہ اسے مکمل اپنے بس میں کیے ہوئے تھا...زخمی جسم مزید کھوکھلا ہونے لگا تھا...نہ کوئی رس گھولتا جملہ تھا نہ کوئی پیار میں ڈوبا ایکٹ...صرف اور صرف سختی تھی

بیڈ کے بیچ و بیچ اس پر ظالم شدتیں نچھاور

kzwrites

کرتے اسکا رخ بدل کر اسی سختی سے اس میں
سماتے وہ اسکی کمر کو ہولڈ کیے بغیر ڈیپ
سٹروکس سے اس میں سماتے اسکی سسکیوں
کے تیز ہونے پر مزید بے قابو ہوئے جا رہا
تھا...اسکے کمر سے ایک طرف کو بکھرے لمبے

بال مٹھی سے کھینچ کر ہاتھ میں پکڑے کو
شازمہ کا سر بری طرح پیچھے کو کھنچا
تھا...آنسو بہہ بہہ کر گردن بگھوئے جا رہے تھے ،
کچے زخموں پر اسکا اتنا ظلم سہنا موت کے
برابر لگ رہا تھا

kzwrites

بالوں کو کھینچ کر اسے مزید پیچھے کو کرتے
بیک پوزیشن میں ہی گود میں بٹھاتے وہ اسکے
سینے کو دونوں ہاتھوں سے مسلتے اس میں
اپورڈ سٹرائیک کرتے گھرے بھارے سانس بھرنے
لگا تو شازمہ اسکی سختی کو اندر تک پیوست
ہونے پر بلبلا اٹھی تھی...سینے پر اسکی انگلیوں
کی بے رحم حرکت الگ درد کا باعث بن رہی
تھی...وہ اس میں سماتے اسکی جان لبوں پر لا
تے اسکے نپلز کو دیوانگی سے کھینچ کھینچ کر
سرخ کرتے اپنے سکون کی انتہا پر پہنچتے اسے
آخری جاندار سٹروک دے کر یک دم اس سے الگ
ہو کر ،کندھے سے اسے دبوچ کر گداز جسم پر
ایجیکولیٹ ہوا تھا...چند پل اسے یونہی ہولڈ

kzwrites

کیسے عادتاً کسی بے رحم کی طرح اسے ایک طرف دھکیل دیا تھا۔۔۔اوندھے منہ گرے شازمہ اسکے اتنے برے روئیے پر اسی حالت میں بے سدھ سی گر گئی تھی

"کاش یہ پہلے مجھے مل جاتی یار۔۔۔ٹوٹل سیکسی شِٹ۔ٹ۔۔۔" اسکی بات سن کر شازمہ کے سسکیاں اب ہچکیوں کی صورت اختیار کرنے لگی تھیں

"پہلے مل جاتی تو کیا ہوتا۔۔۔" شازمہ بھیگے

KZwrites

لہجے میں بولی تھی

" کیا۔۔۔؟ میں یہ بول رہا تھا؟ مجھے لگا کہ میں سوچ رہا ہوں۔۔۔" شازم خود کو صاف کرتے یک دم چونکا تھا

"آپ بول رہے تھے تو ہی میں نے سنا ہے نا۔۔۔اب آپ کی سوچیں تو میں نہیں پڑھ سکتی۔۔۔نہ کبھی پڑھ پائی ہوں۔۔۔" شازمہ نے بھرائے لہجے

KZwrites

میں جواب دیا تھا

"تمہیں پتہ ہے کہ میں پچھلے دو سال سے مما سے کہہ رہا تھا کہ مجھے تمھاری رخصتی چاہیے لیکن وہ بات ہی نہیں کرتی تھیں خالہ سے...اب پتہ لگ رہا ہے کہ کیا مِس کیا ہے میں نے اتنے سال...دو سال پہلے تو تم اور بھی مزے کی ہو گی...اب ہی دیوانہ بنا نتا رہی ہو اپنا.." شازم جذبات سے بھرے لہجے میں جواب دیتے اوندھے منہ لیٹی شازمہ کو نظروں میں لیے ہونہی اس پر حاوی ہوا تھا

kzwrites

"شازم۔۔۔بس کریں۔۔مجھ سے اب اور برداشت نہیں ہوگا۔۔۔"

شازمہ اس کو خود پر پھر سے جھکتا دیکھ کر بھیگے تھکے سے لہجے میں بولی تھی۔۔۔ذرا سا بھی ہلنے کی ہمت نہیں رہی تھی

"اوکے اوکے۔۔۔اتنی نازک ہو نا تم یار کیسے ساری

kzwrites

ساری رات میری شدتیں سہا کرو گی تمہاری تو دو دن میں ہی جان نکلنے والی ہو گئی ہے...لک ایٹ یو...ایسے پڑی ہو جیسے دسواں راؤنڈ ہو...." شازم نے اس پر سے ہٹتے، اسے کندھے سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف موڑا تھا

KZwrites

"میں بہت کنفیوز ہوں...مجھے آپ کی بالکل سمجھ نہیں آ رہی..."

"کبھی آپ اتنے غصے والے ہو جاتے ہیں... اور
کبھی"

"پیار تو کبھی نہیں کرتے آپ..."

"عجیب عجیب سی باتیں کرتے ہیں جو میرے
سر کے اوپر سے گزر جاتی ہیں..."

"کبھی لگتا ہے مجھے سب سمجھ آگیا ہے اور
کبھی مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں کبھی آپ
کو سمجھ نہیں پاؤں گی..."

KZwrites

"شازم میں کبھی سمجھ نہیں پاؤں گی آپکو..."

شازمہ خود میں سمٹے دردوں سے چور،

بھیگی آنکھوں سے اس کو دیکھتے ہوئے بولی

تھی

"کون سی بات سر سے گزر گئی ہے تمہارے...؟"

شازم اس کے سلکی بالوں میں اپنا ہاتھ پھیرتے

ہوئے ان کی خوشبو کو محسوس کر رہا

تھا...شازمہ کے صرف اپنا ہونے کا ،اسکے ان

چھوئے ہونے کا احساس الگ ہی سکون سے

KZwrites

دوچار کر رہا تھا۔۔ذہن میں صندل اور اس جیسی کئی لڑکیوں کے فیک مونز کے مقابلے میں شازمہ کی اذیت بھری سسکیاں اسکے آنسو دیکھ کر اپنی مردانگی پر غرور ہوا تھا

"کہ آپ خالہ سے جلدی رخصتی کی بات کرتے تھے لیکن دوسری طرف آپ نے کبھی بھی مجھ سے رابطہ نہیں کیا تھا۔۔۔رابطہ ہوا بھی تو۔۔۔آپ پیار تو کرتے نہیں تھے ۔۔اگر آپ جلدی شادی کرنا چاہتے تھے تو آپ نے کبھی مجھ سے بھی ڈسکس نہیں کیا۔۔۔کیوں کرنی تھی آپکو مجھ

kzwrites

سے جلدی شادی...؟" اپنے نازک حصوں میں اٹھتی تکلیف سے بوجھل لہجے میں سوال کیا تھا

"تمہیں صاف لفظوں میں بتاتا ہوں... میری سیکشول ڈیزائرز بہت زیادہ ہیں... شروع شروع میں میں سمجھتا تھا کہ شاید مجھے کوئی فزیکل پرابلم ہے... سمجھ رہی ہو نا ایکسیسو ڈیزائرز... پھر میں نے اپنا پراپر چیک اپ کروایااپنے ڈاکٹر سے اپنے سائیکائٹرس سے ڈیٹیل میں ڈسکس کیا،تو انہوں نے ہی مجھے بتایا کہ مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے...اٹس

KZWrites

نیچرل.. تمہیں پتہ ہے جو تم سے تین دفعہ ملا
قات ہوئی اور تم نے مجھے اپنے قریب نہیں آنے
دیا تھا،حق ہونے کے باوجود بھی...بہت مشکل
سے خود پر قابو کیا تھا میں نے.. لیکن اب جب
تم میرے پاس آگئی ہو تو تمہیں کبھی مہلت
نہیں دیا کروں گا...مجھے بس تم چاہئے ہو ہر
وقت...انکار نہیں پسند مجھے...مجھے غلط
کاموں سے روکنا ہے تو اچھی بیوی کی طرح ہر
وقت خود کو تیار رکھا کرو میرے لیے..." وہ جو
شازم کے ایکٹس سے پہلے سے ہی ڈری ہوئی
تھی اسکی ایسی باتیں سن کر مزید سہم گئی
تھی... آنکھوں میں خوف اتر آیا تھا... ان دو
راتوں میں اسکے وجود کی شدتوں کو سہتے

kzwrites

سہتے وہ بے حال ہو چکی تھی اور اب اسکی باتوں سے مزید خوف میں مبتلا ہو گئی تھی

"آ۔۔آپ اس لیے جلدی رخصتی چاہتے تھے کہ۔۔۔" شازمہ نے آنکھوں میں ڈھیروں خوف ،بے یقینی لیے اس سے آدھا سا سوال کیا تھا

KZwrites

"ہاں یار، یہی سچ ہے... اور اس میں کوئی غلط بات بھی نہیں ہے، میرا تم سے نکاح ہو چکا تھا میرا حق تھا تم پر لیکن پیرنٹس یہ بات کہاں سنتے سمجھتے ہیں.. ویسے بھی مجھے مما کی ہر بات ہر حکم بہت عزیز ہوتا ہے بس اسی لیے چپ رہتا تھا... ورنہ تم 18 کی ہوتے ہی میرے پاس ہوتی...کہاں دو سال بعد مل رہی ہو..."

شازم نے اس کو کمر سے سے کھینچ کر قریب کرتے اس کی ٹانگ پکڑ کر اپنی ٹانگوں کے اوپر کی اور ہاتھ پیچھے لیجاتے اسکی انر تھائز کو چھونے لگا تو شازمہ کو اپنے حلق میں چھبن سی محسوس ہونے لگی تھی...بغیر کوئی حرکت کیے وہ اسکے مطابق خاموشی سی

kzwrites

ایڈجیسٹ ہوئے جا رہی تھی...جلن سے برا حال تھا...جسم جیسے تکلیف سے ادھ موا ہوا پڑا تھا

"میں جتنا بولڈ ہوں نا تم اتنی ہی دبّو ہو رومانس کے معاملے میں لیکن آہستہ آہستہ میرے رنگ میں رنگ ہی جاؤ گی...مجھے بہت اچھا لگے گا اگر تم خود سے میرے پاس آؤ...خود یہ سب کرو....بولڈ ہو جاؤ تھوڑی سی..." اس کے ہاتھ شازمہ کی تھائی سے ہوتے اوپر کی جانب سرکنے لگے تو تو شازمہ کی بھیگی آنکھوں سے مزید آنسو بہنے لگے تھے

KZwrites

"کیا ہوا رونے کیوں لگ گئی ہو یار...اب تو میں نے اتنی دیر سے تمہیں خود سے الگ کیا ہوا ہے...پھر یہ آنسو کیوں.. ریلیکس کرو اب یا میری باتوں سے ڈر گئی ہو...؟ " شازم کے ہاتھ مسلسل بہکتے ہوے اسکی تھائیز کے ارد گرد گھوم رہے تھے اس کی بات سن کر شازمہ نے ہاں کی صورت میں سر ہلایا تو شازم ہنسنے لگا تھا

KZWrites

"آپ۔۔پیا۔۔" شازمہ نے کچھ پوچھنا چاہا تھا

" اب تمھیں بات پوچھنے کے لیے لفظ نہیں مل رہے ہوں گے یقینا۔۔"شازم نے اس کو اٹکتے دیکھ کر کہا تھا اور اسے مزید ٹیز کرنے کے لیے اپنی انگلیوں سے اسکو بے رحمی سے چھونے لگا تو شازمہ نے ہچکی بھری تھی۔۔۔مزاخمت تو کب سے دم توڑ گئی تھی

KZwrites

"آپ پیار نہیں کرتے مجھ سے۔ے۔۔۔آہہ۔۔۔"

شازمہ اسکی ظالم حرکتیں سہتے خود کو بمشکل کمپوز کرتے ہوئے بولی۔۔۔ایک ہی رخ پر لیٹے وہ اسکی انگلیوں کے بے رحمی سے اپنے اندر سرائیت کرنے پر سسکتے ہوئے آنکھیں میچ گئی تھی

KZwrites

"چلوووو۔۔۔یہ جو میری بانہوں میں سمٹی ہوئی ہو یہ پیار ہی تو ہے۔۔۔ اور کس کو پیار کہتی ہو تم لڑکیاں۔۔۔؟ پھول لا کر دوں کیا۔۔۔؟ اینڈ میں جب یہی سب کرنا ہے تو سیدھا

پوائینٹ پر آئے بندہ..." شازم نے کہتے ہوئے انگلیوں کو مزید اندر کی جانب سرائیت کرتے انگوٹھے سے کلٹ پر دباؤ بڑھایا تو اسکی سوزش محسوس ہوئی تھی

" شازم اس کو پیار نہیں کہتےےے.." وہ اس کی آنکھوں میں کرب بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی تھی

kzwrites

"پھر کس کو کہتے ہیں پیار۔۔؟ " شازم انگلیوں کو باہر نکال کر اسکے بے سدھ سے وجود کو نظروں میں لیے پوری طرح

اس کی طرف متوجہ ہوا تھا،وہ واقعی اس کی بات سننا چاہتا تھا۔۔ہاتھ وہاں سے ہٹا کر تھائیز پر کیا تو شازمہ کے چہرے پر اذیت کے آثار کم ہوتے نظر آئے تھے

KZwrites

"پیار میں۔۔۔صرف۔۔اپنا نہیں سوچتے۔۔۔"

بھیگی آواز میں جواب آیا تھا

" اپنے سے پہلے دوسرے کے بارے میں سوچا جاتا ہے..." کہتے ہوئے ہچکی بھری تھی

،

"کوئی...کوئی زور زبردستی نہیں ہوتی..." سینے پر اپنے بازو کا دباؤ پڑنے سے تکلیف سے سسک کر بولی تھی

kzwrites

"صرف ایک نہیں--ں... دونوں ہی وقت کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے رنگ میں ڈھلنے کی کوشش کرتے ہیں پیار میں..." شازمہ ٹھہر ٹھہر کر بول رہی تھی اور شازم اس کی تھائی پر ہاتھ پھیرتے آدھی بات سن رہا تھا اور آدھی ہوا میں اڑا رہا تھا

KZwrites

"تو تم مجھ سے پیار کرتی ہو نا...تم نے بتایا تھا کہ تم شروع سے مجھ سے پیار کرتی ہو جب سے میرے نکاح میں آئی تھی،پہلے خود کو ثابت کرو نا اپنا پیار دکھاؤ مجھے...ہو سکتا ہے کہ...

شاید... پھر میں بھی تم سے پیار کرنے

لگوں--you never know ----ابھی تو مجھے

بس یہی پیار کرنا آتا ہے---اور تم سے بھی یہی

چاہئیے---ساری دنیا ایسے ہی کرتی ہے-----کچھ

انوکھا نہیں ہے جو انسو نہیں تھمتے تمھارے---"

شازم تھائیز کے درمیان ہاتھ لے جاتے اسکو

پھر سے چھونے لگا تھا

KZwrites

"شاز---نہ-نہیں---اور نہیں---پلیز--ز--ز---" شازمہ

اسکے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑتے

ہوئے بولی تو شازم اسکے ہونٹوں کو اپنے قبضے

میں لیتے ہوئے ایک بار پھر اس کو خاموش کر گیا تھا

...ساری رات اسے تڑپا تڑپا کر رلاتے اس کانچ کی گڑیا کو اس نے توڑ کر رکھ دیا تھا...

KZwrites

"شہریار..." مشل کی آنکھ کھلی تو شہریار پورے کا پورا اس پر حاوی ہوا ،چہرہ اسکی کمر پر ٹکائے بے سدھ سو رہا تھا...اس نے بمشکل کروٹ لیتے اس کے بھاری بازو اپنے کندھوں سے ہٹائے تھے...اتنے گھنٹے ایک ہی پوزیشن میں سونے سے اپنا پورا جسم اکڑا ہوا محسوس ہو رہا تھا

KZwrites

"ہمم..." شہریار نے گھری نیند میں مزید پھیلتے ہوئے پھر سے اس پر اپنا بازو رکھ لیا تھا

"اور کتنا سوئیں گے...اٹھیں اور مجھے بھی اٹھنے دیں... 11بج گئے ہیں...ماما کیا سوچ رہی ہوں گی کہ میں رات کو یہاں آگئی...اففف کتنی امبیریسمنٹ ہو گی۔ی۔ی..." مشل گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

KZwrites

"میں ابھی اور سوؤں گا یار...کونسا آفس جانا ہے جو جلدی اٹھ جاؤں...اممم...لو یو۔و۔و..." شہریار اس پر اپنی بازو اور ٹانگیں بدستور جمائے اسکے گال کو زوروں سے چومتا ہوا آخری

جملہ بولا تھا

"پرسنل سپیس بھی کوئی چیز ہوتی ہے---اوپر چڑھے ہوئے ہیں آپ میرے---آدھا جسم سن ہو گیا ہے میرا---" مشل اس کے بازو کو اپنے اوپر سے پھر سے دھکیلنے لگی تھی

"ہاں ساری رات مزے سے مالشیں کرواتی رہی ہو اور اب پرسنل سپیس یاد آ گئی ہے--- کتنی

kzwrites

مطلبی ہو تم یار...جاؤ بھاگو یہاں سے..."
شہریار نے خود کو اس سے الگ کرتے کروٹ لیتے ہوئے کہا اور رضائی سارے کی ساری خود پر کرتے سر تک کور کرتے پھر سے گہرے سانس بھرنے لگا تھا...اسے رضائی میں غائب ہوتا دیکھ کر مشل رات کے منظر یاد کرتے ہوئے خود میں ہنسنے لگی تھی کہ کیسے وہ دیر تک اپنے سر پہ مساج کرواتی رہی تھی...کمرے کی لائٹس آن کر کے وہ پاس پڑی ٹی شرٹ پہن کر واپس بیڈ پر آئی تھی

kzwrites

"میں چلی جاؤں اکیلے پھر باہر۔۔؟ بعد میں غصہ نہ ہونے لگ جانا کہ ساتھ نہیں گئی۔۔"
مشل رضائی کے اوپر سے اسکے سر پر اپنا سر رکھ کو دونوں بازوئیں اسکے گرد رکھتے لاڈ سے بولی تھی

KZwrites

"تم تیار ہو جاؤ نہ۔۔۔پھر ماما پاس جاتے ہوئے مجھے جگا دینا۔۔نیچے اکٹھے چلیں گے۔۔"
شہریار نے رضائی سے بازو نکال کر اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو مشل نے گھٹنوں کے بل اسکے پاس بیٹھے چہرے سے رضائی تھوڑی

سے ہٹائی تھی، شہریار نے روشنی پڑنے سے
آنکھیں میچتے ہوئے ہاتھ چہرے پر رکھا تو
مشل کی نظریں اسکے چہرے پر پڑے اپنی برا
کی بیک جیسے نقشوں پر ٹھہر گئی تھی

"آپ ناراض تو نہیں ہوئے نہ رات کو مجھ
سے...؟" مشل نے ہاتھ اسکے بالوں میں پھیرتے
ہوئے پوچھا اور اسے روشنی سے بچانے کے لیے
اپنے بال اسکے چہرے پر کرتے مزید اسکے قریب
ہوئی تو شہریار کی نیند سے بھری آنکھیں
مسکرائی تھیں...مشل کی نظریں ٹھنڈک جیسی

Kzwrites

محسوس ہوئی تھیں

"رات کو تو نہیں ہوا لیکن تمھارا دل چاہ رہا ہے تو ابھی ہو جاتا ہوں ناراض۔۔۔پھر منا لینا آج رات۔۔۔" اسکی گردن پر انگلیاں رکھ کر کان کے پاس , گال پر انگوٹھا سہلاتے بولا تو مشل نے ہنستے ہوئے رضائی واپس اسکے چہرے پر کر دی تھی

kzwrites

"ہنس کیوں رہی ہو بھئی۔۔۔اندر ہی اندر گلٹ ہو رہا ہے نا کہ رات ضائع کیوں کی۔۔۔؟" شہریار نے رضائی واپس نیچے کرتے گردن اوپر جو اٹھا کر اسکے سرخ ہوتے گال کو چوما تو مشل نے شرمایا سا دبا دبا ہنستے ہوئے سر نفی میں ہلایا تھا "گلٹ کس بات کا۔۔۔؟ ایسے ہی ترس آرہا تھا آپ پر بس۔۔۔"

KZwrites

"اوہ۔ہ۔ہ۔۔۔۔چلو کوئی نہیں۔۔۔آج رات سے نہیں آیا کرے گا آپکو مجھ پر ترس۔۔۔" شہریار نے اسکے گال کو تھپتھپا کر پچکارتے معنی خیز لہجے

میں کہا تو مشل کی ہنسی کو بریکس لگی
تھیں۔۔۔آنکھوں میں فوراً بے رخی اتار کر
رضائی اسکے چہرے پر کرتے مشل پھرتی سے
بیڈ سے اتر گئی تھی

"اب کیا ہوا۔ا۔ا۔۔۔؟ اپنی دفعہ بھاگ کیوں جاتی
ہو بات کر کے۔ے۔ے۔ے۔۔۔" شہریار تیز روشنی
سے آنکھیں ہلکی سی میچتے ہوئے رضائی
واپس چہرے پر کرتے اسے ڈریسنگ روم میں
جاتا دیکھ کر ہنستے ہوئے اونچی آواز میں بولا
تھا ،باتھروم کا دروازہ دھاڑ کی آواز سے بند

Kzwrites

ہونے پر وہ مزید کِھل کر ہنستے ہوئے مزے سے اوندھے منہ ہو کر آنکھیں موند گیا تھا

"واہ جی... ماشاءاللہ ماشاءاللہ آج تو میری بیٹی نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی ہے..." مشل لانگ کامدار بلیک نیٹ کی شرٹ اور سٹریٹ پینٹس پہنے بالکل ہلکے سے میک اپ پر ریڈ لپسٹک لگائے،بال ڈیڈ سٹریٹ کیے ،منیمل

KZwrites

سی جیولری پہنے واقعی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔نیٹ کی بازوؤں پر ہوئے بھاری کام سے چھلکتے دودھیا بازو مرر میں دیکھتے وہ بار بار ایڈجیسٹ کر رہی تھی

Kzwrites

"یہ چبھ رہا ہے ماما دیکھیں۔۔۔شہریار نے اتنے ہیوی ہیوی ڈریسز سے الماری بھری ہوئی ہے میری۔۔۔میں کیسے پہنوں گی وہ سب ڈریسز۔۔۔"

مشل شفون کا دوپٹہ،جس کے کناروں پر بھی کام ہوا تھا، تہہ کیے ہوئے ہی صوفے کی بیک پر رکھتے ہوئے بولی تھی

"جیسے ابھی پہنا ہوا ہے میری جان...دیکھو تم پر جچ بھی تو کتنے رہے ہیں...موسم بدل گیا تو پھر نہیں پہنے جائیں گے یہاں گرمی کا تو پتہ ہے تمھیں...اسے یوں لو...اچھا لگے گا..." خانم خاتون نے اس کا دوپٹہ پکڑ کر اس کے کندھوں پر پھیلایا تھا

"ماما آپ مجھے مس کریں گی نا....میرے دل کو کچھ ہو رہا ہے آپکے جانے کا سوچ کر..." مشل

kzwrites

اسی لمحے دوپٹہ اتار کر صوفے پر پھینکتے ماں کے گلے لگ گئی تھی

" ہاں بیٹے بہت زیادہ مس کروں گی۔۔۔دل بھی تمھارا ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ملنے آنا نا مجھ سے ۔۔"

"آؤں گی جلدی۔۔۔۔ آپ نے لینڈ کرتے ہی مجھے کال کرنی ہے۔۔"

kZwrites

"ہاں ضرور کروں گی کیوں نہیں کرنا میں نے...اچھا میری بات سنو یہ دوپٹہ لو سر پہ اچھے طریقے سے اور جاؤ نیچے جا کر سب سے ملو...دیکھو وقت کیا ہو رہا ہے...اب دل یہاں لگاؤ میری جان..."

KZwrites

"ماما ابھی میں بس آپ کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی ہوں...ان سے تو میں ملتی ہی رہوں گی...ویسے بھی یہاں کوئی مجھ سے سیدھے منہ بات تو کرتا نہیں...شہریار نے کہا تھا انکے ساتھ جاؤں نیچے..." مشل منہ بنا کر بولی

"آہستہ بولا کرو مشل،اتنا بے باک ہو کر گفتگو نہ کیا کرو۔۔ شادی ہو گئی ہے اب تمہاری۔۔۔"

خانم خاتون اسکی اونچی آواز سے گھبراتے ہوئے بولیں

KZwrites

"شادی ہونے سے آہستہ بولنے کا کیا تعلق ہے ماما۔۔۔" مشل پریشان ہو کر سر کھجاتے ہوئے بولی

"اچھا چپ کرو فضول نہ بولو.. جو میں کہہ رہی ہوں جو سمجھا رہی ہوں اس کو دھیان سے سنو اور سمجھو...بچے گھر کے جو طور طریقے ہیں انہیں اپنانا پڑے گا تمھیں...دیر یا سویر کبھی تو شادی ہونی ہی تھی نہ...یہ دوپٹہ..اسے اچھے طریقے سے اوڑھونا شروع کرو...روزانہ اٹھتے ہی جا کر نیچے سب سے پہلے دادا جان کو سلام کیا کرنا اور پھر تائی کے کمرے میں

ہمیشہ ناک کر کے جانا اور ان کے ساتھ کچھ وقت گزارنا شروع کرنا ہے... تبھی تو تمہیں منہ

kzwrites

لگائے گا کوئی..یوں چھپ کر بیٹھے رہنے سے تھوڑی کوئی گھل مل سکتا ہے کسی سے..."

خانم خاتون اس کو سمجھاتے ہوئے بولی تھیں

KZwrites

"ماما آپ کو لگتا ہے کہ اگر کوئی مجھے نہیں بلا تا یا مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتا تو میں اس کے پیچھے لگ کے اس کو مناؤں گی کہ پلیز پلیز مجھ سے بات کرو مجھ سے دوستی کر لو...مائے فٹ...لمٹڈ سی ہیلو ہائے کافی ہے..."

مشل پھر تیز لہجے میں ہی بولی تھی

"آہستہ بولو پاگل، کیا کر رہی ہو...تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا... شوہر کی ماں ہے وہ... حد ہو گئی ہے بیٹے...تم تو ایسی بدتمیز نہیں تھی...کیا کرو گی تم..م۔م..." خانم خاتون سر پکڑ کر رہ گئی تھیں

"اچھا ماما ناراض تو نہ ہوں...وہ بھی تو مجھ سے ایسے ہی بات کرتی ہیں..."

kzwrites

"ناراض نہ ہوں...؟ میں تو پریشان ہو رہی ہوں تمہیں لے کے... تمہارا یہی رویہ اور طور طریقہ رہا ہو تو شہریار تم سے بد ذن ہو جائے گا مشل...پھر کیا کرو گی، اور ویسے بھی ان سے تمہارا خون کا رشتہ ہے،کچھ عقل کرو اور اپنی زبان کو لگام دے کر رکھو..."

KZwrites

"سوری نہ ماما...میں دھیان رکھوں گی.. تھوڑی دیر تک جا کر سب.ب.ب کو سیلوٹ پیش کروں گی...لیکن ابھی نہیں...ابھی مجھے پیار کریں آپ..." مشل بیڈ پر لیٹ کر سیلوٹ کرنے کی

پراپر ایکٹنگ کرتے لاڈ سے بولی تھی

"اچھا مشل زبان چلانا بند کرو اب...دل نہ دکھاؤ میرا...وہ تمہارے ماموں کہہ رہے تھے کہ تم دونوں بھی ترکی آ جاتے ساتھ، لیکن میں نے ہی شہریار سے نہیں کہا کہ کہیں یہ گھر والے برا نہ مان جائیں، ظاہر ہے ان کی مرضی کے حساب سے ہی چلنا ہوگا نا اب تمہیں...کچھ دن ٹھہر کر خود بات کرنا شہریار سے...پھر آنا ملنے..."

kzwrites

"ماما معظم بھائی کی شادی فکس کروائیں نا جلد از جلد.. پھر میں اور شہریار ان کی شادی پر آئیں گے...آپکو پتہ شازمہ ہنی مون پر گئی ہے کسی اور سٹی...کہیں یہ لوگ مجھے آپ سے ملنے سے روک تو نہیں دیں گے...اگر انہوں نے ترکی نہ آنے دیا تو...؟" ماں کے ہاتھ پر چہرہ رکھے وہ پٹر پٹر بے ربط سا بولے چلے جا رہی تھی

----

kzwrites

شہریار کی آنکھ کھلی تو مشل کو بلیک کلر کے خوبصورت ڈریس میں،دوپٹہ ہاتھ میں تہہ کیے ہوئے پکڑ کر کمرے سے نکلتا دیکھ کر مسکرایا تھا " پتہ نہیں نیچے گئی ہو گئی یا اپنی ماما کے پاس گئی ہو گی...خود تو نہیں اٹھایا اپنے شور سے نیند اچھی خاصی اڑا دیتی ہے.. فریش ہو جاتا ہوں...اس سے پہلے کہ کل والا سین ہو..." شہریار بستر پر قلابازی لگاتے ہوئے اٹھا اور کبرڈ میں سے بلیک ہی شلوار قمیض نکال کر فریش ہونے کے لیے باتھ روم چلا گیا تھا..

kzwrites

تھوڑی دیر میں

ہی فریش ہو کر وہ باہر آیا اور بال ہاتھوں سے سیٹ کرتے خانم خاتون کے کمرے کی طرف بڑھ گیا

"ماما اتنے کوئی زیادہ ہینڈسم۔م۔م۔م ہیں وہ۔ہ۔ہ۔ہ اتنے سپر ہاٹ۔۔۔ ان کو تو آسانی سے کوئی بھی لڑکی مل جائے گی۔۔ قسم سے وہ تو میرے آئیڈیل ہیں۔۔ ٹال۔۔دیٹ بئیرڈ۔۔ دوز گرین آئز۔۔ بالکل میرے جیسی۔۔ہے نا۔۔۔اورکمپلیکشن تو ان کا اتنا زبردست ہے نا کہ بس۔۔ضرور کوئی

KZwrites

سکن کئیر روٹین فالو کرتے ہیں وہ لازمی۔۔۔ایسے ہی نہیں اتنا چمک رہے ہوتے۔۔۔گلو کرتی ہے سکن۔۔۔" فون پاکٹ سے نکال کر مشل کو میسج کرنے کا سوچتے ساتھ ہی وہ دروازہ ناک کرنے لگا تو پہلے ہی مشل کی ایکسائٹڈ سی آواز اس کے کانوں میں پڑ گئی تھی۔۔ شہریار نے ناک کرتے کرتے اپنا ہاتھ روک لیا تھا۔۔۔

پوری بات وہ سن چکا تھا ،اسکے منہ سے کسی مرد کی اتنی تعریف سن کر برا ضرور لگا تھا لیکن سر کو جھٹکے وہ پھر سے دروازہ ناک کرنے لگا تو خانم خاتون کی بات سن کر ٹھٹھکا تھا

kzwrites

"تمہارے ماموں تو تمہارے لیے رشتہ مانگتے تھے معظم کا... میرا بھی بہت دل تھا ویسے...بس تمہارے بابا ہی نہیں مانتے تھے...انہیں تھا کہ شہریار سے ہی کرنا ہے...سالوں سے ایک ہی رٹ تھی...کئی بار ہماری بخث بھی ہوئی تھی اس بات کو لے کر..." سن کر شہریار نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھیں ،نا چاہتے ہوئے بھی وہ مشل کا جواب سننے کو مزید وہاں ٹھہر گیا تھا

kzwrites

"کیوں ماما وہ کیوں نہیں مانتے تھے۔ے۔۔؟
اور آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں کبھی بتائی
یہ بات۔۔۔؟ پتہ ہے سکول میں جب کبھی وہ
مجھے پک کرنے آتے تھے تو میری کلاس فیلوز
مجھے ان کے ساتھ شِپ کرتی تھیں۔۔۔" مشل کی
بات اور اسکا کِھلکھلاتا لہجہ سن کر شہریار کے
ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔جبڑہ بھینچتے ہوئے
اسکی گردن کی رگیں پھولنے لگی تھیں

"کیا فائدہ ہونا تھا تمہیں بتانے کا۔۔۔کہہ تو رہی
ہوں بڑی دفعہ تمہارے بابا سے بات کی تھی

kzwrites

لیکن وہ یہی کہتے تھے کہ وہ تمہارا رشتہ اپنے بھائی کے بیٹے سے ہی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ بس پھر میں بھی چپ رہی۔۔۔ماموں تو کل کال پر اتنا ذکر کر رہے تھے کہ کیوں مشل کو وہاں پھنسایا۔۔" خانم خاتون بولیں تو اس سے آگے شہریار کے قدموں نے اس کو وہاں کھڑے ہونے کی اجازت نہ دی اور وہ چپ چاپ وہاں سے ہٹتے سیڑھیاں نیچے اتر گیا تھا

"پھر میں نے کہا کہ بھئی پھنسایا نہیں ہے، شہریار جتنا اچھا اور کالم سا لڑکا ہے۔۔۔آدمی کو

kzwrites

ایسا ہی ہونا چاہئیے...مشل تو خوش قسمت ہے میری..." خانم خاتون نے بات مکمل کی تھی

"ماما آپ دونوں مجھ سے ہر بات چھپاتے کیوں رہے ہیں...؟ نہ آپ لوگوں نے مجھے تایا ابو کی فیملی کے بارے میں کچھ بتایا تھا، نہ ہی آپ نے مجھے یہ بات بتائی، ایک بات سمجھ نہیں آتی کہ آپ لوگ مجھ سے باتیں چھپاتے کیوں تھے...؟ میں اتنی بھی چھوٹی بچی نہیں تھی" مشل ناراض ہو کر ماں کی گود سے سر اٹھاتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"جیسے تمہارے بابا کہتے تھے میں ویسے ہی کرتی تھی بس۔۔۔بحث سے پہلے ہی اکتا جاتے تھے وہ۔۔۔میں تو چاہتی تھی تمھیں سب حقیقت پہلے سے پتہ ہوتی۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ویسے بہت اچھا کیا بابا نے کہ میرے لیے شہریار کو چنا، ماما وہ میری اتنی کیئر کرتے ہیں نا کہ میں کیا بتاؤں۔۔۔ بہت پیار سے بات کرتے ہیں۔۔۔پیار سے سنتے ہیں میری۔۔۔اپنے گھر والوں سے بلکل ہی الگ ہیں۔۔۔" مشل کھڑے ہو کر

KZwrites

دوپٹہ اپنے شانوں پر پھیلاتے ہوئے شیشے میں دیکھ کر مسکراتے بولی تو خانم خاتون خود بھی اس کو مسکراتا دیکھ کر کھل اٹھی تھیں

"ماما آپ میرے برتھ ڈے تک تو رک جاتیں، میرا برتھ ڈے ہے اور یہاں پر تو کسی کو پتہ بھی نہیں ہوگا کہ میرا برتھ ڈے ہے آپ اور بابا کتنی سیلیبریشن کرتے تھے نہ...ہاہ...." مشل شیشے میں کھڑے کھڑے اپنے بالوں کو سیٹ کرتے کرتی رکی تھی...نظروں میں وہ پل آئے تھے جب باپ کو اپنے ہاتھوں سے جاتا دیکھ رہی تھی

KZwrites

"تو تم شہریار کو بتاؤ نا کہ تمہارا برتھ ڈے ہے۔۔وہ بھی ضرور سیلیبریٹ کرے گا۔۔۔اچھا جاؤ بہت ٹائم ہو گیا باتیں کرتے ہوئے جاؤ نیچے جا کر سب سے ملو، پھر دوبارہ آجانا بے شک۔۔۔میرا سامان بھی فائنل کرنا ہے پھر۔۔۔"

"جی ماما جا ہی رہی ہوں بس۔۔۔" کہہ کر مشل آنکھوں کے کنارے آتے آنسو کو صاف کر کے روم سے نکل کر اپنے بیڈ روم کی طرف چلی گئی

kzwrites

تھی

" یہ کدھر چلے گئے۔۔۔یہ تو سو رہے تھے۔۔۔" مشل نے خالی بیڈ اور کمرے کی تمام لائٹس آف دیکھیں تو وہیں سے الٹے قدموں باہر آئی اور اپنے قدم نیچے کی طرف بڑھا لیے تھے

اپنے دوپٹے کو مشکل سے سنبھالتے ہوئے ہائے ہیلز پہنے وہ بہت دھیان سے سیڑھیوں سے اتر رہی تھی جبکہ شہریار سامنے ہی صوفے پر بیٹھا اس کو نیچے اترتا دیکھ کر نظریں

اس سے موڑ گیا تھا،جسکو مشل نے بخوبی

kzwrites

محسوس کیا تھا۔۔مشل کے منہ سے اسکے کزن کی اتنی تعریفیں سننے کے بعد شہریار خود پر کانفیڈینس ہونے کے باوجود بھی تھوڑا ڈاؤن ہو گیا تھا۔۔۔ جس طرح وہ بڑھا چڑھا کر اس کے ہینڈسم ہونے کو بیان کر رہی تھی شہریار کو سوچ سوچ کر ہی شدید غصہ آئے جا رہا تھا اس پر خانم خاتون کے رشتے والی بات الگ دماغ سلگا رہی تھی

"کبھی اپنا کزن اس کو ہینڈسم لگتا ہے تو کبھی شازم پیارا لگتا ہے۔۔۔میرے کمپلیکشن کو

KZwrites

پوائنٹ کرنے سے بھی چوکتی نہیں ہے۔۔۔اسکو

بالکل احساس ہی نہیں ہے ۔۔۔کچھ زیادہ ہی

اوپن مائنڈ بنتی ہے۔۔۔میں نے رات غلطی سے

شازمہ کا مسیج اسے بھیج دیا تو کیسے

انویسٹیگیٹ کرنے لگ گئی تھی۔۔۔اور خود۔۔۔کیا

واقعی اچھا نہیں لگتا اسکو میں۔۔۔؟ " شہریار

ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے اپنی سوچوں میں گم

فون استعمال کرتے جتنا اس سے نظریں پھیر

رہا تھا وہ اتنا ہی پورے حق سے اسکے ساتھ

آ دھڑام سے بیٹھ گئی تھی۔۔۔ سمینہ بیگم بھی

وہیں صوفے پر

انکے سامنے بیٹھی ہوئی تھیں

kzwrites

"اسسلام علیکم تائی جان..." مشل نے شہریار کے ساتھ جڑ کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے ان کو سلام کیا اور مسکرا کر شہریار کے بجھے سے چہرے کو تعجب بھری نظر سے ناسمجھی سے دیکھا تھا

kzwrites

"وعلیکم سلام.. ہوگئی آپکی صبح..." سمینہ بیگم بیٹے کی موجودگی میں مختصر سا بولی تھیں

"میں تو کافی دیر سے اٹھی ہوئی ہوں۔۔اوپر مما پاس تھی۔۔" مشل نے فوراً جواب دیا

"جاؤ اپنے دادا ابو سے بھی سلام لے لو۔۔۔پھر پورا دن تم دونوں نے غائب ہی رہنا ہے۔۔۔" سمینہ بیگم طنزیہ سے لہجے میں بولیں تو مشل شہریار کو سوچوں میں گم دیکھ کر اسکے پاؤں پر جان بوجھ کر ہیل رکھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

kzwrites

"آہ...ؤوچ..." شہریار اپنی کیفیت سے باہر آتے فون سکرین آف کر کے اسکو گھورتے ہوئے بے ساختہ کراہا تھا

"زیادہ لگ گئی کیا...سو سوری...مجھے پتا نہیں لگا..." مشل چہرے پر فکر اور معصومیت لیے شرارت بھری نظروں سے اسے دیکھتے دادا ابو کے کمرے کی طرف بڑھ گئی تو شہریار ماتھے پر بل لیے،دانت پیستا ہوا

فون قمیض کی جیب میں ڈالتا اٹھ کھڑا ہوا تھا

"ماما میں بھی مل کے آتا ہوں دادا جان سے..."

kzwrites

تیز قدم چلتے شہریار نے کمال شاہ کے کمرے کو جاتے کوریڈور میں ہی مشل کو بازو سے دبوچ کر دیوار ساتھ لگا دیا تھا،چہرے پر اجنبیت سی لا کر وہ اسکے چہرے پر جھکا تھا "جان بوجھ کر چوٹ پہنچاتی ہو مجھے۔۔۔مسئلہ کیا ہے تمھارے ساتھ۔۔باز آجاؤ ورنہ۔۔" شہریار کی گرفت اسکی بازو پر کچھ زیادہ ہی سخت ہوئی تھی۔۔پاؤں میں اسکی باریک ہیل اچھے خاصے درد کا باعث بنی تھی

kzwrites

"ورنہ کیا۔۔۔؟ ہاں۔۔؟

بازو تو چھوڑیں،کیا کر رہے ہیں۔ں۔ں۔۔۔درد ہو رہا ہے۔۔۔" مشل ایک نظر اپنی فور آرم میں دھنسی اسکی انگلیوں کو دیکھ کر غصے اور بوکھلاہٹ کے ملے جلے عنصر سے بولی تھی

"رئیلی۔۔۔؟ دوسرے کو درد دیتے نہیں پتہ لگتا تمھیں۔۔۔؟ پریزلی کرتی ہو نا ہٹ

kzwrites

مجھے۔۔۔بولو۔۔۔" شہریار نے آنکھیں ماتھے پر رکھے ،چہرے پر شدید غصے کے تاثرات رکھے بازو کو اسی سختی سے دبوچے رکھا تو مشل نے بھی دانت پیستے ہوئے اسے برابر غصے سے دیکھا تھا

KZwrites

" ابھی بھی آپ پوچھ رہے ہیں۔؟

Howww sillyyyy

۔۔۔" مشل اس کے چہرے پر موجود غصے سے گھبرانے کی بجائے طنزیہ سا ہنسنے لگی تو شہریار نے اسکا بازو چھوڑ کر اپنا وہی ہاتھ

دیوار کے ساتھ مارتے ہوئے اس کے چہرے کے پاس رکھا تھا "یہ فضول ہنسنا بند کرو مشل۔۔۔اوور ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" شہریار کا لہجہ بدستور سخت تھا،آنکھوں میں مکمل اجنبیت چھائی ہوئی تھی۔۔۔دل اندر سے اسکی باتوں سے تھوڑا بجھا ہوا تھا جو غصے کی صورت باہر آرہا تھا

KZwrites

"کیوں ہنسنا بند کروں۔ں۔ں۔۔۔؟ پاؤں پر ہی ہیل لگی ہے نا آپ کے دل پر تو نہیں لگ گئی جو اتنا شور کر رہے ہیں۔۔۔" اسکے دیوار پر اتنے زور سے

ہاتھ مارنے پر مشل ایک دم کانپ سی گئی تو اپنا آپ اسکے سامنے نیچا ہوتا محسوس ہوا تھا...مسکراہٹ فوراً غائب ہوئی اور دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اس کو پیچھے کی طرف دھکیلتے مشل نے بھی آنکھوں میں اجنبی پن اتار لیا تھا

KZwrites

"دل پر ہی لگی ہے۔ے۔ے..." شہریار اس کے دھکیلنے پر پیچھے ہٹتے ہوئے سامنے دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوتے بولا تو مشل غصہ بھلا کر اسکے بجھے سے چہرے اور دکھی سے لہجے پر

پھر سے ہنسنے لگی

"دل پر لگی ہے تو چہرہ کیوں اتنا سرخ ہو رہا ہے آپکا .. سیدھی طرح کہیں کہ صبح آپ کو سویا چھوڑ کر ماما پاس چلی گئی تھی اس بات سے ناراض ہیں...ہے نا؟ تبھی اکیلے نیچے بھی آگئے...اور نظریں بھی نہیں ملا رہے تھے...ویسے بڑا ہی چھوٹا دل ہے آپکا..." مشل اسی دیوار سے ٹیک لگائے اس کی طرف اپنی انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے

اسکا مزاق اڑانے لگی تھی

KZwrites

"جی نہیں۔۔۔وہ بات نہیں ہے۔۔۔" شہریار آئی رول کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔مشل کا یوں خوشگوار ہو کر اچھے موڈ سے بات کرنا آدھے وسوسے غائب کر چکا تھا

KZwrites

"وہی بات ہے۔۔۔کمرے میں تو مجھ سے نظریں ہٹاتے نہیں ہیں اور ابھی جب میں سیڑھیاں اتر رہی تھی تو میری طرف سے نظریں پھیر رہے تھے۔۔۔اچھاچھوڑیں سب۔۔۔ مجھے بتائیں کہ میں

کیسی لگ رہی ہوں...." مشل اسکے سامنے اپنا دوپٹہ پھیلا کر گھوم کر اسے اپنا ڈریس دکھاتے ہوئے بولی تو شہریار نے نظر بھر کے اسکو دیکھا تھا...بال سٹریٹ ہونے کی وجہ سے کمر تک آئے ہوئے تھے...سیاہ رنگ سے چھلکتا اسکا گورا چمکتا جسم دیکھ کر شہریار بے خودی میں مسکراتے مسکراتے یک دم سنجیدہ ہوا تھا

KZwrites

"تم بتاؤ کہ تمہیں میں کیسا لگتا ہوں..." دل کی بات زبان پر آئی تھی

"اممم...آپ بھی اچھے لگ رہے ہیں... ٹھیک.ک.ک ہی لگ رہے ہیں...بس یہ شکر ہے آپ گھر میں شلوار قمیض پہن رہے ہیں...ورنہ آپ کو پینٹ کوٹ ٹائی سوٹ بوٹ تھری پیس میں دیکھ دیکھ کر میں تو پک گئی تھی... باس والی فیلنگز آتی تھیں بس...یاد ہے جب ریسٹورنٹ میں آئے تھے تب بھی اوپر سے لے کے

kzwrites

نیچے تک ایسے تیار تھے جیسے کسی کا رسیپشن اٹینڈ کرنے آئے ہوں... کالج بھی آپ ایسے ہی ڈریسنگ کر کے آتے تھے..." مشل منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی دباتے ہوئے بولے چلی جا رہی تھی تو شہریار اسکے کِھلے ہوئے چہرے اور رونق بھرے لہجے کو سن کر خود بھی مسکرانے لگا تھا

"یار کالج تو آفس سے آتا تھا نا اس لیے ایسی ڈریسنگ ہوتی تھی،اب تو گھر میں ہوں..." کہتے ہوئے شہریار دیوار سے ٹیک ہٹا کر سست سے

KZwrites

قدم چلتے اسکے ساتھ آ کر کھڑا ہوا تو مشل نخرہ کرتے اس سے ذرا ہٹ کر دیوار کے ساتھ لگے لگے آگے کو کھسک گئی تھی،چہرے پر نکھری سی مسکراہٹ تھی "تو آفس کب سے جانا ہے...؟ "

KZwrites

"جب رات کو نیند اچھے سے پوری ہونا شروع گی...تب سے..." شہریار دیوار سے ہٹ کر رخ اسکی طرف موڑ کر سائیڈ ٹیک لگاتے دھیمی سی آواز میں بولتے اسکی چمکتے چہرے کی طرف دیکھ کر بولا تو مشل نے دونوں ہونٹ

گول کرتے اپنی گہری ہوتی مسکراہٹ دبائی تھی

"تو جلدی سویا کریں نہ..." نظریں ملائے بغیر جواب دیا تھا،بلیک شلوار قمیض میں اسکا لمبا قد مشل کو سیڑھیوں سے اترتے ہی بے حد اٹریکٹو لگا تھا اور اب یوں سینے پر بازو باندھے پاس کھڑے وہ ویسے ہی اسے بے حد پیارا لگ رہا تھا

"آج تو ڈیفینیٹلی جلدی سوئیں گے..."

kzwrites

شہریار نے کھڑے کھڑے اپنی ٹانگ دوسری ٹانگ سے کراس کی تو اسکے اس سلو سے ایکٹ سے ہی مشل کا دل گدگدانے لگا تھا

"آپ سونا جلدی،میں کیوں...آپ نے آفس جانا ہے میں نے نہیں-ں..." مشل بات کو گول کرتے نظریں سامنے کمال شاہ کے کمرے پر فکس کیے ہی جواب دئیے جا رہی تھی،اسکی نظروں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کرتے لہجہ تھوڑا لڑکھڑانے لگا تھا

kzwrites

"مجھے تھکا کر جلدی سلانے کی محنت تو آپ نے ہی کرنی ہے نا آج...خود بھی تھک...."

اسکی جانب مکمل جھک کر

بہکے سے لہجے میں کہتے شہریار کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ اچانک دروازہ کھلا اور کمرے سے کمال شاہ باہر آ گئے تھے...دونوں کی سٹی ایک ساتھ گم ہوئی تھی...فورا ایک دوسرے سے اوپوزٹ کھسکتے دونوں نے فاصلہ بڑھایا تھا

KZwrites

"اے ماشاءاللہ آج تو مشل بیٹی کو پہلی بار کھلکھلا کر ہنستا دیکھا ہے...شہریار کا کمال ہے، ورنہ تو جب سے یہاں آئی تھی ہر وقت کسی نہ کسی بات پر روتے ہی نظر آتی تھی..." کمال شاہ نے باہر آ کر مشل کے سر پر پیار دیا تو سمینہ بیگم بھی وہیں آگئیں...مشل دوپٹے کو کندھوں پر درست کرتے چور نظروں سے شہریار کو دیکھی تھی جو خود کنفیوز ہوئے ناک کی ٹپ کو

kzwrites

چھیڑتے یہاں وہاں دیکھے جا رہا تھا

"آنسو بہاتے ہوئے بھی بدتمیزی بدزبانی اور بدلحاظی کا دامن نہیں چھوڑا کبھی۔۔۔یہ بھی تو بتائیں نہ۔۔۔" جیسے ہی سمینہ بیگم بولیں مشل کے مسکراتے چہرے کے تیور بگڑے تھے اور اس نے آنکھیں گھما کر ان کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھا ہی تھا کہ شہریار سے نظر مل گئی،تو وہ اسکو بھی اسی نظر سے گھورتے ہوئے کمال شاہ سے سر پر پیار لیتے لیتے وہاں سے ہٹ کر لاؤنج کی طرف چلی گئی تھی

Kzwrites

"Whaaaat? This isn't right Mama

کر رہی ہیں۔۔۔کیا ignite آپ اس کو کیوں بار بار ضرورت تھی اس بات کی۔۔۔؟ ماما پلیز۔۔۔۔ختم کریں یہ سلسلہ اب۔۔۔اس کو دل سے قبول کریں اور پچھلی باتوں کو بھول جائیں۔۔۔" شہریار اس کو اترے چہرے سے جاتا دیکھ کر ماں سے بولا تھا

kzwrites

"بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے شہریار۔۔یہ کیا طریقہ ہوا بات کرنے کا۔۔۔ملنے آئی تھی بچی ناراض کر کے واپس بھیج دیا۔۔" کمال شاہ بھی سمینہ بیگم سے غصے میں مخاطب ہوئے تھے

kzwrites

"آپ دونوں کی موجودگی میں معصوم بن کے چلی گئی، جب اکیلی ہوتی ہے نا تو دو بدو جواب دے کے میرا دل جلاتی ہے۔۔۔یہ خاموش رہنا پہلے تو نہ ہوا کبھی۔۔۔اور تم شہریار۔۔تم نے اسکو دل سے قبول کر لیا ہے تو اتنا ہی کافی ہے۔۔اپنی ماں کو نا سبق پڑھاؤ۔۔کہ کب اور کیا

بولنا ہے...جیسی میں اندر سے ہوں ویسی ہی باہر سے بھی ہوں...یہ چالاکیاں تمھاری بیوی کو ہی دکھانا آتی ہیں مجھے نہیں..."

سمینہ شاہ بولیں تو شہریار پریشانی سے اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرنے لگا تو کمال شاہ سر کو نفی میں جنبش دیتے واپس کمرے میں چلے گئے تھے

KZwrites

"ماما ہنسی خوشی مل جل کر رہنے میں مسئلہ کیا ہے...؟ شازمہ بھی چلی گئی ہے باقی ہم لوگ

ہی کتنے ہیں۔۔۔مشل کے ساتھ دل لگائیں نہ۔۔۔ آپ کی بھی تنہائی دور ہوگی۔۔۔کیوں سٹریس لے رہی ہیں اتنا۔۔۔ادھر آئیں میرے ساتھ۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار ماں کو لے کر لاؤنج کی طرف بڑھا تھا

KZwrites

"میرے پاس آتی ہی کتنا ہے وہ۔۔۔ اور جب بھی آتی ہے بد زبانی ہی کرتی ہے۔۔۔ذرا برداشت کا مادہ نہیں ہے اس لڑکی میں، سمجھا کر رکھو ذرا اس کو۔۔۔اور اسے کہہ دینا ایسے آنکھیں

گھما کر نہ میری طرف دیکھا کرے،میرے بچوں کی جبھی اتنی جرآت نہیں ہوئی...توبہ...ہماری کوئی من چاہی بہو نہیں ہے وہ... نہ ہی تمہاری من چاہی بیوی ہے جو اتنا اتراتی پھرتی ہے...حیا ہی نہیں....کیسے

جڑ کر بیٹھی تھی تم سے..." سمینہ شاہ بولیں تو شہریار ایک ساتھ اتنے اعتراضات سن کر اپنا کان کھجانے لگا تھا

KZwrites

"اچھا ماما میں تو آپ کا من چاہا بیٹا ہوں نا...مجھ سے کیوں خفا رہنے لگی ہیں..."

شہریار ماں کے گلے میں بازو ڈالے انہیں صوفے تک لے آیا تھا،نظروں نے مشل کو ارد گرد تلاشا تھا جو کہیں نظر نہیں آئی تھی

"تم میں تو میری جان بستی ہے بیٹے..." سمینہ شاہ اس کی کمر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں تھیں

"آپ کی دوسری جان کی خیر خبر ہے کوئی...؟

KZwrites

میں تو جب بھی رابطہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں یا تو فون بند ہوتا ہے ہا شازم ہی پک کرتا ہے۔۔۔بڑا عجیب سا لگ رہا ہے۔۔۔جب تک دیکھ نہیں لوں گا چین نہیں آئے گا۔۔۔" شہریار بولا تو سمینہ بیگم کے چہرے پر بھی فکرمندی سی آئی تھی

KZwrites

" ٹھیک ہی ہو گی خیر سے۔۔۔خود ضد کر کے گئی ہے وہاں اور شازم نے بھی فورا ہی اس کی ضد مان لی۔۔۔بڑا اچھا ہے وہ ویسے۔۔۔ اللہ خوش رکھے میری بیٹی کو۔۔۔ ہنستا آباد رکھے

ہمیشہ...بہت سیدھی سادھی سی ہے...آجکل والی لڑکیوں جیسی ہوشیاریاں نہیں آتیں میری بچی کو....اللّٰہ بری نظروں سے مخفوظ رکھے..." بات کرتے کرتے سمینہ بیگم لہجہ نم ہوا تھا،اندر ہی اندر اس سے بات نہ ہونے پر وہ بھی گھل رہی تھیں

KZwrites

" تھوڑی سی دعائیں بیٹے کو بھی دیں" شہریار انکی نم آنکھیں صاف کرتے شرارت سے بولا تھا

"خوش رہو تم بھی...میری تو یہی دعا ہے
تمھارے لیے بھی...قسمت تھی بس...جو
زبردستی اس لڑکی کو..."

"ماما میری اس۔س۔س لڑکی سے شادی ہوئی ہے
اور میں نے پورے دل سے اس کو قبول کیا
ہے...پلیز آپ بھی دل بڑا کریں...میری
خاطر...اس کو لڑکی کہنے کی بجائے اپنی بہو
یا بیٹی کہیں،دل کی بری نہیں ہے وہ۔۔ٹرسٹ
می ماما...میں خوامخواہ وکالت نہیں کر
رہا...جینوئنلی چاہتا ہوں کہ گھر کا ماحول

kzwrites

ٹھیک ہو جائے اب..." شہریار ان کی بات کاٹتے ہوئے بہت ہی سوفٹ سے لہجے میں بولا تھا

" تو میں کون سا اس پر ظلموں کے پہاڑ توڑ رہی ہوں، تمھیں پتہ ہے کہ میری ایسی عادت نہیں....میں نے جیسے تم دونوں بچوں کی تربیت کی ہے، اتنا ادب اتنا لحاظ...مجال ہے میری شازمہ نظر اٹھا کر بھی بات کرے کسی سے...اور اس مشل میں ویسی ایک جھلک بھی نہیں دیکھی میں نے...منہ پھٹ سے سراسر...آنکھوں سے بھی ایسے بدتمیزی سے

kzwrites

دیکھتی ہے حساب نہیں کوئی۔۔"

"ماما آپ کے ساتھ رہے گی نا تو اچھی بچی بن جائے گی

آئی پرامس اینڈ آئی بلیو اِن یو۔۔۔آپکا نرم رویہ اسے خودبخود ٹھیک ہونے پر مجبور کر دے گا۔۔ایک بار پیار سے بات کر کے تو دیکھیں۔۔آپ پیار سے بات کریں اور وہ آپکے آگے پیچھے نہ گھومے تو میرا نام بدل دیجئے گا۔۔آپکی پرسنالیٹی اتنی کول ہے ماما۔۔آپ یہ غصے والا موڈ سائیڈ پر کریں اب پلیز۔۔" شہریار ماں کا

kzwrites

موڈ بہتر کرنا جانتا تھا

"دیکھ لوں گی پیار سے بھی بات کر کے۔۔۔لگ جائے گا پتہ کتنے پانی میں ہیں۔۔۔میں کونسا ظالم ساس بنے بیٹھی ہوں۔۔۔بھوؤں والے طور طریقے بھی تو ہوں نہ سامنے والی کے۔۔۔شوہروں سے بس سیدھی رہتی ہیں یہ۔۔۔باقیوں سے لیا دیا۔۔۔تم نہیں جانتے ایسی لڑکیوں کو۔۔۔"

Kzwrites

"ماما پیاری ماما ایسا نہیں۔ں۔ں ہے۔۔۔میں کہہ رہا ہوں نہ۔۔۔مجھ پر یقین نہیں آپکو۔۔۔؟ "

"اچھا اچھا۔۔۔میرا صاف دل کا بچہ۔۔۔ اللہ کرے خوش رہے تم بھی۔۔۔" اب سمینہ بیگم کا لہجہ تھوڑا خوشگوار ہوا تو شہریار کا دل بھی تھوڑا سکون میں آیا تھا،دھیان مسلسل مشل کی جانب لگا ہوا تھا۔۔۔ کچھ دیر ان سے مزید باتیں کرنے کے بعد شہریار بے چین سا ہوتے اوپر کی طرف بڑھ گیا تھا

kzwrites

"Don't tell meeee you're cryingggg...."

شہریار کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کو اوندھے منہ بیڈ پر پڑا دیکھ کر سلیوز رول اپ کر کے ہنستے ہوئے اسکے پاس بیڈ پر گرنے والے انداز میں بیٹھا تھا...اسکی کمر پر بکھرے سٹریٹ بالوں کو دیکھا تو ہچکیوں سے ہچکولے لیتا جسم بھی نظروں میں آیا تھا

KZwrites

"جن لڑکیوں کے شوہر ان کا ساتھ نہیں دیتے وہ ایسے روتی

ہی ہیں..." مشل اپنا سر اٹھا کر ہتھیلوں سے

آنسو صاف کرتے ہوئے بولی اور سائیڈ پر پڑے تکیے کو کھینچ کر اپنا منہ اس میں چھپا لیا تو شہریار اسکی بات سن کر اونچا اونچا ہنسنے لگا تھا

kzwrites

"یہ اتنا بڑا ڈائیلاگ کہاں سے سیکھا میری چھوٹی سی بیوی نے۔۔۔؟ اور کب ساتھ نہیں دیا تمھارا میں نے۔۔؟ ہاں۔۔۔؟" شہریار نے کہنی کے بل اسکے پاس لیٹ کر کمر پر بکھرے بالوں کو انگلیوں سے چھو کر دیکھا تھا۔۔۔نیٹ کی سلیوز سے چھلکتے دودھیا بازو،شفاف ہاتھ پر لگا

ڈھیروں سرخ رنگ جو شاید لپ کلر تھا۔۔۔انگلیوں میں پہنی خوبصورت رنگز، تکیے میں چھپا ہوا چہرہ۔۔۔شہریار ایک ایک چیز بغور دیکھتے ٹھہر ٹھہر کر بول رہا تھا

KZwrites

"بتاؤ۔۔ؤ۔۔۔" بولتے ہوئے شہریار نے ہنس کر اسکا کندھا ہلایا تھا جو بغیر کوئی رسپانس دئیے بس روئے جا رہی تھی

"ہنسنا بند کریں۔۔۔" مشل بے دھیانی میں نیچے

کوریڈور میں شہریار کا بولا ہوا جملہ دہرا گئی تھی

"کیوں ہنسنا بند کروں بھئی۔۔۔؟ لگتا ہے ساس کی باتیں کسی کے دل پر لگ گئی ہیں۔۔۔"

شہریار بالوں پر ہاتھ پھیرتے پھیرتے اسکی کمر میں گدگدانے والے انداز میں انگلیاں کھبوتا ہوا اسی کی طرح لفظ دل پر زور دیتے ہوئے بولا تھا

Kzwrites

"چھوڑیں مجھے۔۔۔آپ کو کیا لگے۔۔۔" مشل نے آنسوؤں سے بھیگا چہرہ اٹھا کر اس کا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹایا اور دوبارہ سے سر تکیے میں دے دیا تو شہریار مزید ہنسنے لگا تھا

" نیچے تو بڑے دانت نکل رہے تھے، بڑے Taunt مارے جا رہے تھے, اب کیا ہوا...؟ ہاں..؟ اچھا میری طرف دیکھو... اٹھو شاباش...رونا بند کرو..." شہریار نے پھر سے اس کے بالوں میں پیار سے انگلیاں پھیریں تو مشل نے چہرہ تکیے میں دئیے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر بالوں

Kzwrites

سے پیچھے کر دیا تھا

"میری جان...اٹھو تو سہی..." شہریار نے اٹھ کر بیٹھتے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر ہاتھ پھر اس کے سر پر رکھا تو مشل نے الٹا لیٹے لیٹے اسکی جانب کھسک کر اسکی گود میں سر رکھے اپنے بازو اسکے ارد گرد کر لیے تو شہریار اسکے یوں قریب آنے پر دل ہی ہار گیا تھا

kzwrites

"مشل...ایسا نہیں ہے کہ میں نے ماما سے بات نہیں کی...یا تمھارا ساتھ نہیں دیا... سمجھایا ہے انہیں...مجھے پتہ ہے کہ ان کو صرف وقتی غصہ ہے جو بہت ہی جلدی بیٹھ جائے گا...سب نارمل ہو جائے گا... اور ایک بات پر تمھیں بھی appreciate کرنا چاہتا ہوں ویسے...." شہریار اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بولا تو مشل چہرہ اسکی گود سے ہٹا کر اسکی جانب دیکھتے اٹھ کر بیٹھ ہی گئی تھی

kzwrites

"کونسی بات..." مشل اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی تھی،اسکے بلکل قریب بیٹھے مشل نے دونوں ہاتھ اسکی تھائیز پر رکھے ہوئے تھے،آنکھوں کا کاجل گالوں پر بہا ہوا تھا،ہونٹوں پر لگا رنگ مانند پڑتے ہوئے بھی بے حد حسین لگ رہا تھا

KZwrites

"وہ..." مشل کی بھیگی ہوئی حسین سبز آنکھیں، معصومیت سے لبریز تاثرات ، ہلکی سی اوپر کو اٹھی بھونیں...دیکھ کر شہریار اپنی بات ہی بھول گیا تھا

"بتائیں نا...کونسی بات..." مشل تجسس سے بولی تھی،.آنسو بھی خشک ہونے لگے تھے

"کیا کہہ رہا تھا میں۔ں..." شہریار اس کے گال سے چپکے

ہوئی بالوں کی لٹ ہٹاتے ہوئے ٹیک ہٹا کر ذرا آگے کو کھسک کر اسکے قریب ہوا تھا

KZwrites

"کہ آپ میری کسی بات کو appreciate کرنا چاہتے ہیں..." مشل اپنے چہرے پر سرکتی اسکی انگلیوں کو سائیڈ آئی سے دیکھتے ہوئے بولی تھی،اسکی اپنے چہرے پر جمی سوفٹ سی نظریں بہت شفیق سے محسوس ہوئی تھیں

KZwrites

"اوہ ہاں...اس بات کو ایپریشییٹ کرنا چاہتا ہوں کہ آج تم اتنا پیارا ڈریس اپ ہو کر نیچے گئی...اچھے سے ماما سے ملی...دادا جان سے ملی...ایسے ہی ایفرٹس کرو گی تو گھر میں

سب کے دلوں میں اپنی جگہ بنا لو گی۔۔۔آئی بلیو اِن یو۔۔۔تم اتنی سویٹ ہو مشل۔۔۔میں چاہتا ہوں باقی سب بھی تمھارا یہ روپ دیکھیں۔۔۔"

شہریار ماں کے ساتھ بولا ہوا جملہ اب بیوی کے ساتھ بولا تو وہ بھی اسکی بات پر مسکراتے ہوئے واپس بیڈ پر اسکے بلکل پاس ہی سیدھا لیٹ گئی تھی

KZwrites

بلیک کلر کی قدرے فٹنگ والی قمیض جس پر بہت خوبصورت کام ہوا تھا ، مشل کی لیٹنے پر شہریار کی نظروں میں آئی تھی۔۔۔مدھم سے

سرخ ہوتے ہونٹوں میں تو وہ پہلے ہی شہریار کا دل انجانے میں اپنی طرف مائل کر چکی تھی... بائیاں ہاتھ پیٹ پر رکھے وہ مسکراتے ہوئے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی

kzwrites

"تھوڑی دیر میں پھر تمہاری مما جا رہی ہیں....اداس بھی ہو نہ،تبھی رو پڑی تھی...؟ " شہریار اس کے وجود سے نظر ہٹا کر آنکھوں میں جھانکتے مخاطب ہوا تھا...بلیک شفون کا دوپٹہ بیڈ سے ایک جانب لٹک رہا تھا

"ہمممم..." مشل نے اپنا نچلا ہونٹ باہر نکال کر اداس لہجے میں کہا تو شہریار نے جھک کر اس کے ہونٹ کو نرمی سے چوم لیا تھا

"اسکو ابھی اندر ہی رکھو...." کس کر کے شہریار نے پیچھے

ہٹ کر اس کو چھیڑتے ہوئے کہا تو مشل نے پہلے تو شرما کر ہنستے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا اور پھر اگلے ہی پل ماتھے پر بل لاتے اسے گھورنے لگی تھی

kzwrites

"میں کیوں اس کو اندر رکھوں۔۔؟ آپ خود پہ
کنٹرول رکھا کریں۔۔۔" کہہ کر مشل نے جان
بوجھ کر ہونٹ پھر سے باہر نکالا تھا

KZwrites

"اگر ایسی ہی بات ہے تو پھر میں بھی کیوں
خود پر کنٹرول

رکھوں۔۔؟۔۔" آنکھوں میں خماری سی جگا
کر کہتے شہریار نے اس پر جھک کر اسکے اسی

ہونٹ کو اپنے قبضے میں

لے لیا تو غیر متوقع طور پر مشل نے بھی اب کی بار کچھ لمحے اسکا ساتھ دیا تھا...اپنا بالائی ہونٹ اسکی نرم سی گرفت میں محسوس کر کے شہریار نے اس گداز سے لمس سے بے خود ہو کر ہاتھ اسکے رخسار پر رکھا ہی تھا کہ مشل ایک جھٹکے سے اسکی نرم سی گرفت سے ہونٹ نکال کر تیزی سے پیچھے کو رول ہوتے بیڈ سے اتر گئی تھی...اسے اپنا سرخ ہوتا چہرہ ایک ہاتھ سے چھپا کر مرر کے سامنے کھڑا ہوتا دیکھ کر شہریار دونوں ہاتھ بالوں میں پھیرتے وہیں بیڈ پر ڈھے گیا تھا

Kzwrites

"واپس آؤ یار مشل۔ل۔ل۔ل۔۔۔کیا تم ہمیشہ آدھے راستے سے ہی بھاگ جاتی ہو۔۔۔" شہریار ماتھے پر بل ڈالے اپنے ہونٹ پر اسکے ذرا سے لمس کو یاد کرتے بے چین سا ہو کر اپنا رخ مرر کی جانب موڑتے اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا جو شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا چہرہ ٹشو پیپر سے صاف کر رہی تھی

KZwrites

"میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔؟ تم جان بوجھ کر میرا امتحان لیتی ہو۔۔۔کوئی مسئلہ نہیں ہے

تمھیں۔۔۔سمجھ آ رہا ہے مجھے سب کچھ۔۔۔"
کہتے ہوئے شہریار اٹھ کر بیٹھا تو مشل فیشل وائپ سے آنکھوں کا پھیلا کاجل صاف کرتے کرتے اسکے ماتھے پر پڑے بلوں کو دیکھ کر گھبرانے کی ایکٹنگ کرتے دروازے کی طرف بھاگنے کے انداز میں چلنے لگی تھی

KZwrites

"میں ماما کے پاس جا رہی ہوں۔ں۔۔۔" کہہ کر مشل دروازے نے دروازہ کھولا تو شہریار نے بیڈ کے کنارے سے اسکا دوپٹہ تھامے ایک ہی جست میں کھڑے ہو کر اسکا ہاتھ پکڑ کر دروازہ واپس

بند کر دیا تھا

"مشل یہ جو تم مجھ سے دور بھاگ رہی ہو نا بار بار۔۔جان بوجھ کر مزے لے رہی ہو میری پیشنس آزما کر۔۔۔آج سارے حساب برابر کر دوں گا۔۔۔تیار رہنا۔۔۔آج کوئی ڈرامے نہیں دیکھوں گا۔۔۔اسی دوپٹے سے باندھ کر ایسا سیدھا کروں گا تمھیں کہ دوبارہ بیچ راستے میں کبھی نہیں بھاگو گی۔۔۔جاؤ ابھی۔۔۔" سخت اور فائینل سے لہجے میں کہہ کر شہریار نے اس کے ہاتھ میں دوپٹہ پکڑا کر دروازہ کھولتے اسے باہر کی طرف

Kzwrites

دھکیل دیا تھا۔۔۔ اور خود واپس بیڈ پر آ کر مزے سے بازو دوبارہ اپنے سر کے پیچھے رکھ کر مطمئن سے انداز میں ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر ہلاتے اس کو دروازے میں ہونق سا ہوئے کھڑے دیکھ کر سوالیہ انداز میں زرق بے رخی سے بھنویں اچکائیں تھیں۔۔۔مشل وہیں کھڑے اسے گھورے جا رہی تھی،کچھ لمحوں تک جب مشل وہاں سے نہیں ہلی تو شہریار نے شرارتی نظروں سے اسکو ونک کیا تھا،اس معنی خیز سے اشارے پر تو مشل جل بھن گئی تھی

KZwrites

"یار میں کب دور بھاگ رہی ہوں سارا ٹائم آپ کے ساتھ ہی تو ہوتی ہوں۔۔۔ابھی بس یاد آیا کہ ماما نے بلایا تھا کام سے۔۔۔ مجھے نہیں سمجھ آ رہی آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔" مشل فورا لہجہ بدل کر وہیں کھڑے ہو کر اس سے سوال کرنے لگی تھی،چہرے پر وہی دھوکے باز سی معصومیت عود آئی تھی

"تمھیں سب سمجھ آ رہا ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔بھاگ جاؤ ابھی بس۔۔۔رات کو آجانا ڈنر

کرتے ہی اپنی جگہ پر..." شہریار بیڈ پر لیٹے لیٹے اپنے پاؤں ہلاتے ہوئے اس کے چہرے کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے محظوظ ہو رہا تھا جبکہ مشل ابھی بھی کھلے دروازے سے ٹیک لگائے،دوپٹہ ہاتھ میں پکڑ کر سینے پر بازو باندھے اس کو گھورے جا رہی تھی

KZwrites

"جاؤ بھی مما پاس اب...یہاں کھڑے مجھے کیوں چبا جانے والی نظروں سے دیکھی جا رہی ہو...؟ لیو..." شہریار نے مصنوعی بیزاری سے بولتے ریموٹ اٹھا کر ٹی وی آن کر لیا تھا

"پہلے اپ اپنی یہ دھمکیاں واپس لیں فورا مجھے ایسے ٹینشن ہوتی رہے گی..." مشل دوپٹہ کندھوں پر ڈال کر اس کے پاس آ کر کھڑی ہوئی تو شہریار زیر لب ہلکا سا مسکرایا تھا

KZwrites

"بھاگو یہاں سے، کوئی دھمکی واپس نہیں لوں گا..." شہریار نے نظریں اس سے ہٹا کر بے رخی سے کہتے ٹی وی کا چینل بدلا تھا

"شہریاررر۔۔ایسے میں پریشان رہوں گی۔ی۔ی ۔۔۔آپ سمجھ نہیں رہے۔ے۔ے۔۔۔" مشل نے اسکے قریب ہوتے دائیاں ہاتھ اسکے گال پر رکھا تو شہریار نے چہرہ اسکے ہاتھ سے سرکا کر ذرا پیچھے کو کیا تھا

KZwrites

"میں تو سمجھ گیا ہوں، اب تمھیں سمجھانا ہے۔۔۔جو مجھ سے خوامخواہ دور بھاگنے کے لیے کبھی ماما کا بہانہ کرتی ہو کبھی نیند کا

ڈرامہ۔۔۔اور کچھ نہیں سمجھ آتا تو کِک مار
دیتی ہو۔۔۔ہاتھ پاؤں بندھے ہوں گے نہ یہاں بیڈ
سے تو ساری مستیاں ختم ہو جائیں گی۔۔۔چلو
جاؤ ابھی یہاں سے۔۔۔سکون سے ٹی وی
دیکھنے دو۔۔۔۔" ٹیزنگ سے لہجے میں کہہ کر
شریار پاؤں ہلاتے ہوے ٹی وی دیکھنے لگا تو
مشل نے اسکے یوں اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹانے
پر تپ کر آگے بڑھتے ٹی وی کا سوئچ ہی اتار دیا
تھا۔۔۔ شہریار اسکی حرکت پر سخت نظروں سے
گھورتے ابھی بیڈ سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ مشل
تیزی سے بھاگتے ہوئے کمرے سے نکل گئی تھی

kzwrites

"بچو تم مجھ سے اب۔ب۔ب...بدتمیز..." شہریار نے اسے لاونج میں بھاگتے دیکھ کر دھاڑتے ہوئے کہہ کر کُھلا ہوا دروازہ زور سے بند کیا تھا

KZwrites

شازمہ کی دوپہر کے وقت آنکھ کھلی تو خود کو غیر حالت میں بیڈ پر پڑے پایا تھا...اٹھنے کی بالکل ہمت اور سکت نہ تھی...وہیں پر لیٹے لیٹے چھت کو گھورنے لگی

تھی...ایک اور اذیت بھری رات گزار کر وہ خشک آنکھوں سے کتنی

دیر سے سٹل ہو کر لیٹے یک ٹک ایک ہی جگہ گھورے جا رہی تھی...جس بندھن کو وہ ہمیشہ سے ایک فیری ٹیل سمجھتی تھی وہ اس فیری ٹیل کے بالکل اپوزٹ ہو گا اس کا کچھ اندازہ تو اس کو پہلے ہی ہو گیا تھا لیکن پچھلے گزرے ان دنوں میں تو وہ خود کو بھی پہچان نہیں پا رہی تھی،شازم کے بدلتے رنگوں اور ظالم قربت نے اسے اندر اور باہر سے تڑور مروڑ کے رکھ دیا تھا

kzwrites

"میرا سر درد ہو رہا ہے پلیز ذرا چائے تو بنا لاؤ اینڈ گیٹ ڈریس اپ.. ایسے ہی کیوں لیٹی ہوئی ہو تب سے..." شازم اسکے پاس ہی بیڈ پر لیٹے لیٹے فون یوز کرتے اسے نیند سے جاگ کر بھی گم سم لیٹے دیکھ کر بولا تھا

"جی..." گزری راتوں کی میں سہی اذیت کے بعد شازمہ میں اس کو انکار کرنے کی تو بالکل سکت نہ رہی تھی،مختصر سا جواب دے کر

Kzwrites

خود پر جبر کر کے اٹھنا ہی مناسب سمجھا...
اپنا کرچی ہوا دل اور ٹوٹا پھوٹا جسم لے کر
شازما فریش ہونے چلی گئی تھی

"جلدی چائے بناؤ لاؤ یار گھنٹہ لگا دیا ہے تم
نے...بی کوئیک پلیز..." شازم اس کو ڈریسنگ
مرر میں کھڑا اپنے گردن پر موجود نشانات،
جو اب پیلے پر چکے تھے، دیکھتے ہوئے اکتا
کر بولا

Kzwrites

"آپ ہوٹل سروس سے ناشتہ آرڈر کر لیتے،یہاں تو ٹی بیگ

نہیں پڑے ہوئے..." شازمہ نے گھومتے سر کے ساتھ ٹی اینڈ کافی ٹیبل موجود سامان کا جائزہ لیا تھا

KZwrites

" ناشتہ تو میں کر چکا ہوں کب کا... تم اپنی چیزیں ریڈی کر لو ہم نے کچھ دیر تک واپسی کے لیے نکلنا ہے مجھے آفس میں ضروری کام پڑ گیا ہے..." شازم نے فون پر نظریں کرتے اس کو

کہا تو شازمہ کے دل کو تھوڑا سکون محسوس ہوا تھا

"میں اپنے لیے چائے منگوا رہا ہوں، تمہارے لیے منگوا لوں ناشتہ؟ یا نخرے کرنے ہیں---؟"
شازم انٹر کام سے کال ملاتے ہوئے بولا تھا

KZwrites

"منگوا دیں---" شازمہ کے حواس واپسی کا سن کر کچھ بحال ہوئے تھے،شازم نے آڈر کر کے شازمہ کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا تو وہ فوراً اسکے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی

" گھر واپس جا کر تمہیں تمہارے گھر ملوانے کے لیے لے کر جاؤں گا...چپ چاپ وہاں سب سے ملنا...کوئی فضول بات اگر تم نے میرے متعلق کی، کوئی ہوشیاری یا چالاکی کرنے

کی کوشش کی تو تمہاری عقل ٹھکانے میں دو منٹ نہیں لگاؤں گا...اپنے شوہر کی عزت کی حفاظت کرنا تمہاری

ذمہ داری ہے، i knowتمہیں ٹف ٹائم دیا ہے میں نے لیکن سب ٹھیک ہو جائے گا....کسی باہر کے بندے کو ہماری کوئی بات پتہ لگی تو مجھے درندہ بننے میں دیر نہیں لگے گی...یاد رکھنا

KZwrites

میری بات۔۔۔" شازم نے بات کرتے کرتے ہی اپنی ٹون نرم سے سخت کی تھی

" سمجھ رہی ہو نا میری بات کو۔۔" شازم نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر ذرا سختی سے دبایا تو شازمہ نے بغیر کسی توقف کے سر ہاں کی صورت میں ہلایا تھا

kzwrites

"ہمم...good girl..." کہہ کر شازم ذرا ایزی ہو کر بیٹھا تو دروازہ ناک ہوا تھا

" Can you attend please

"مجھے کال کرنی ہے...

KZwrites

شازم فون پر کوئی نمبر ڈائل کرتے بولا تو شازمہ اپنا دوپٹہ اچھے سے اپنے گرد لپیٹ کر دروازے پر چلی گئی تھی...دل گھر جانے کا سن کر ایسا ریلیکس ہوا تھا جیسا پہلے زندگی میں کبھی نہ ہوا ہو... واپسی کے سفر پر بھی شازم مسلسل اسکو کوئی نہ کوئی بات انسٹرکٹ کرتا

آیا تھا،کچھ گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ گھر پہنچ گئے تھے

"اسلام علیکم ماما کیسی ہیں آپ"

"اسلام علیکم خالہ"وہ دونوں سامعہ شاہ کے کمرے میں ایک ساتھ داخل ہوئے تھے

"وعلیکم السلام۔۔میرا بیٹا آ گیا۔۔ کیسی ہو شازمہ۔۔" سامعہ شاہ نے دونوں کے سر پر پیار

kzwrites

دیا تھا

"ٹھیک ہوں خالہ،آپ کیسی ہیں"

"میں نے کیسا ہونا ہے بچے..بس کبھی شازم
سے ایک دن بھی دور نہیں رہی نا تو
دل ذرا عجیب سا ہو رہا
تھا لیکن اب اس کو دیکھ کر
کھل اٹھا ہے...اب نہ میرے بیٹے کو
لے کر جانا کہیں....وہ تو اچھا ہوا کام نکل
آیا...مجھ سے تو نہیں رہا جا رہا تھا..."

KZwrites

سامعہ شاہ بولیں تو شازمہ شازم

کی طرف بے نور سی نظروں سے دیکھنے لگی

تھی

میں نے خود بہت مس کیا آپکو...نیکسٹ ٹائم

ساتھ چلیں گے....ایسے میرا دھیان بھی آپکی

طرف رہتا ہے...." شازم نے ماں کا ہاتھ چوما تھا

"میرا پیارا بیٹا..." سامعہ شاہ اسے خود کے لیے

پریشان دیکھ کر خوش ہوئی تھیں

kzwrites

"ماما میں ذرا تھوڑا ریسٹ کر لوں بہت تھکا ہوا ہوں...شازمہ لنچ دیکھ لینا تم..." کہہ کر شازم سامنے والے کمرے کو کھول کر ادھر چلا گیا تو شازمہ کو یاد آیا کہ شازم کا ایک کمرہ نیچے بھی تھا،وہ وہیں خالہ کے پاس بیٹھی اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو مسلتے ہوئے اپنی جھولی میں ہی دیکھے جا رہی تھی "کیا..بنانا ہے لنچ میں خالہ..."

Kzwrites

"وہ چھوڑو....میں بنا کوں گی...تم بتاؤ کیا سوچ رہی ہو...اداس لگ رہی ہو،خوش نہیں ہو کیا....؟" سامعہ شاہ اسکو گہری سوچ میں ڈوبا دیکھ کر بولیں

kzwrites

"ن..نہ.. نہیں کچھ نہیں خالہ...ایسی تو...بات نہیں ہے..." شازمہ انکی بات پر بوکھلا گئی کیونکہ شازم نے اس کو سختی سے کہا تھا کہ وہ اپنا موڈ سب کے سامنے بالکل ٹھیک اور فریش رکھے

"شازم نے کچھ کہا ہے کیا۔۔۔؟ میں ابھی پوچھتی ہوں اس کو۔۔۔دیکھو ذرا،کیسے منہ چھوٹا ہوا لگ رہا ہے میری بچی کا۔۔۔" سامعہ شاہ نے اسکو گھبراتے دیکھا تو دل ہی دل میں خوش ہوئیں کہ شازم نے اس کو زیادہ سر نہیں چڑھایا

KZwrites

"نہیں خالہ نہیں۔۔انہوں نے کچھ نہیں کہا آئی پرامس،میں بس ویسے ہی۔۔۔کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔"

"ہمم... چلو جاؤ تم بھی ریسٹ کر لو تھوڑا...رات کو جانا ہے پھر تم نے سمینہ کی طرف...جاؤ میرا بچہ..." سامعہ شاہ میٹھے سے لہجے میں بولیں تو شازمہ سر ہاں کی صورت میں ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل کر کوریڈور میں ہی کھڑی ہو گئی تھی...شازم کے رویے کو سوچ کر آنسوؤں کی ایک لڑی بہہ کر اس کے شفاف گالوں پر پھسلی تھی...گھر جا کر سب بتانے اور نہ بتانے کی کشمکش میں وہ سوچوں کے دھاڑے میں پھنسے ہلکان ہوئے جا رہی تھی

KZwrites

مشل اور شہریار خانم خاتون کو ائیر پورٹ ڈراپ کر کے ابھی گاڑی کی طرف واک کرتے واپس آرہے تھے کہ مشل کا فون بجنے لگا

KZwrites

"ہیلو مسٹر معظم۔۔۔آپکی پھوپو کو ابھی ڈراپ کر کے آئی ہوں۔۔جی جی۔۔ہا ہا۔۔جی نہیں۔۔یہ مسکے کسی اور کو لگائیے گا۔۔۔جیسے مجھے پتہ نہیں آپکا۔۔ہاں ہاں سارا پتہ ہے مجھے۔۔اوکے اوکےi will drop a text "

کہہ کر مشل نے وڈیو کال کاٹی تو شہریار اسکی باتوں کو بغور سنتے ہوئے بھی اگنور کرنے کی کوشش کرتے ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھ گیا تھا،معظم کا کھلکھلاتا انتہائی فرینک لہجہ اس پر مشل کا برابر رسپانس سلگا کر رکھ گیا تھا

KZwrites

"آج میرے لیے دروازہ نہیں کھولیں گے---"

شہریار کو ڈرائیونگ سیٹ کی طرف جاتا دیکھ کر مشل فورا بولی تھی

"Does it matter to you....?"

شہریار عجیب سے لہجے میں کہتے سست سا چلتا ہوا پیسنجر سیٹ کی طرف

آ کر اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے دروازہ کھولتے ہوئے بولا تھا

KZwrites

"Ofcourse it doessss"

مشل دروازے پر دھڑے شہریار کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر بولی تھی...اسکا پل پل بدلتا لہجہ

تھوڑا پریشان بھی کر رہا تھا

"تو خود بھی خیال رکھا کرو۔۔میرے لیے بھی کچھ باتیں بہت میٹر کرتی ہیں۔۔۔" شہریار ہاتھ اسکے ہاتھ کے نیچے ڈے نکال کر اسکا گال تھپتھپاتے واپس ڈرائیونگ سیٹ کی طرف چلا گیا

KZwrites

"آپ کا صبح سے موڈ کیوں آف ہے۔۔۔؟ بتاتے بھی نہیں ہیں اور ناراض سے رہ رہے ہیں۔۔۔مجھے سیریسلی بہت الجھن ہوتی ہے آپکے ایسے بیہیویر سے۔۔۔" شہریار کے ڈرائیونگ

سٹارٹ کرنے پر مشل نے ٹانگیں اوپر کر کے گاڑی کی سیٹ پر رکھ کر اپنا رخ اس کی طرف موڑ لیا تھا

"نہیں تو۔۔ناراض تو نہیں ہوں۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار نے اپنا بائیاں ہاتھ اسکی ٹانگ پر رکھ کر ہلکا سا سہلایا تھا

KZwrites

"نہیں۔۔۔مجھے بتائیں کیا بات ہے۔۔۔؟ "مشل نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس ذرا سی

حرکت کو بھی روک دیا تو شہریار نے اپنی آنکھوں ہلکی سے بند کر کے چہرہ اسکی طرف موڑ کر انٹینس سی نظر سے اسے دیکھا تھا,اسکی رزسٹنس ابھی بہت ناگوار گزری تھی

"مجھے چھوڑو تم اپنا بتاؤ...آج کہاں چھپنا ہے؟ ...آج تو خیر نہیں تمھاری...دماغ گرم ہو رہا ہے میرا بہت سخت ابھی...صحیح بتا رہا ہوں..." بھاری سے لہجے میں کہتے ہوئے شہریار نے اسکا نازک سا ہاتھ اپنے سخت ہاتھ میں دبوچا تو مشل کا چہرہ یکدم سرخ ہوا تھا...نظریں اسکے

KZwrites

ہاتھ کی موو ہوتی وینز پر پڑی تو گلے میں گلٹی سی ابھری تھی

"ایک...بات پوچھوں..." مشل اسکے ہاتھ کی سخت گرفت سے ہچکچاتے ہوئے بولی تھی،ہلکی سی ہی رزسٹنس ہر شہریار نے مزید سختی سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں گم کیا ہوا تھا

"پوچھو..." لہجہ سنجیدہ ہوا تھا

kzwrites

"آپ.. آپ واقعی اب مجھے سپئیر نہیں کریں گے..یا..." مشل اپنا آخری خربہ آزماتے ہوئے اسکے ہاتھ پر لاڈ سے انگوٹھا پھیرتے ہوۓ معصوم سے لہجے میں بولی تھی،دائیاں ہاتھ اسکی گرفت میں بری طرح جکڑا ہوا تھا

Kzwrites

"یا.." شہریار اسکا دوسرا ہاتھ بھی اسی ہاتھ کے قبضے میں کرتے رف سی ٹون میں بولا تھا، چہرے پر چھائی سنجیدگی مشل کو بری طرح

"یا آپ بس مجھے ڈرانے کے لیے مذاق کر رہے ہیں۔۔۔ہے نا۔۔۔"

مشل اپنی سبز آنکھوں میں معصومیت کے ساتھ شرارت لیے بولی تو شہریار نے سنجیدہ سی نظر اس پر ڈالی تھی، اپنے دونوں ہاتھ اسکی سخت گرفت میں دیکھ کر ذہن میں اسکے ہاتھ باندھنے والی بات آنے لگی تو ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہونے لگے تھے

KZwrites

"میرا تم سے کوئی مزاق نہیں ہے مشل---بہت سپیس دے دی ہے---

Now i'll not spare you for even a bit

چپ چاپ خود کو میرے حوالے کر دینا بس--ورنہ اپنی ہی جان مشکل میں ڈالو گی---"

شہریار بھنویں ہلکی سی سکیڑے نظریں ونڈ سکرین پر جمائے بولا تو مشل نے اسکا ہاتھ اپنی ٹانگ سے اٹھا کر اسکی طرف جھٹک کر اپنا رخ ونڈو کی طرف کر لیا اور اسکے منانے کا انتظار کرنے لگی تو شہریار اسکو پورا پورا ستانے کا

kzwrites

ارادہ رکھتے ہوئے چپ چاپ ڈرائیو کرتا گھر تک پہنچ گیا تھا۔۔۔اسکی خاموشی نے مشل کو اچھا خاصا پریشان کر دیا تھا

گھر آ کر اس نے مشل کی طرف کا دروازہ آٹومیٹک لاک سے کھولا تو مشل نے فوراً دروازہ کھول کر باہر نکلنے کے ارادے سے جیسے ہی دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا تو شہریار نے پھر سے اسکو آٹومیٹک لاک کر دیا تھا

Kzwrites

" تنگ نہ کریں میں ناراض ہوں۔۔۔" مشل نے اسکی فولڈ ہوئی سلیو سے چھلکتے بازو کو زور سے پکڑ کر کہا تھا

"کوئی بات نہیں رہو ناراض۔۔۔ رات کو تفصیل سے مناؤں گا ایک بار ہی۔۔۔" شہریار نے اسی ہاتھ سے اسکے کان کی لو کو

چھیڑ کر معنی خیز لہجے میں کہا تو مشل کا پہلے سے ہی گلابی ہوتا چہرہ مزید دہکنے لگا تھا۔۔۔ہاتھ خود بخود شہریار کے بازو سے ہٹ گیا تھا

Kzwrites

"آپ ایسے بات نہیں کریں مجھ سے...میری ہارٹ بیٹ اتنی تیز ہو رہی ہے پہلے ہی..." مشل ٹانگیں سکیڑے دونوں ہاتھ گود میں رکھ کر آپس میں مسلتے پریشان نظروں سے اسے دیکھی تھی جو نظریں باہر جمائے گاڑیوں کو دیکھ رہا تھا...شہریار کی گندمی رنگت میں گھلتی سرخیاں ،اسکی خمار آلود سی آنکھیں دیکھ کر مشل کی جان اٹکنے لگی تھی

kzwrites

"ڈرامے نہیں مشل۔۔باہر نکلو۔۔" شہریار گاڑی انلاک کرتے خود بھی باہر آیا تو مشل نے آئی رول کرتے باہر نکل کر دروازہ دھاڑ سے بند کیا تھا

KZwrites

"بیہیو یور سیلف مشل۔۔" دروازہ انتہائی زور سے بند ہونے پر شہریار نظریں شازم کی گاڑی سے ہٹا کر تیز قدم چلتے اسکے سر پر آ کھڑا ہوا تھا،لہجہ بے حد سخت اور آنکھیں سرخ انگارہ ہوئی تھیں

"ڈانٹ کیوں رہے ہیں۔۔؟" مشل اب حقیقتاً اس سے گھبراتے بلکل سیدھی ہو کر کھڑی ہوئی تھی

KZwrites

"اب نہیں کروں گی ایسے بند۔۔" شہریار کے مسلسل سنجیدہ رہنے ڈے اسے انزائٹی سی ہوئی تھی

"تم اب کر کے دیکھو ایسے بند..." کہتے ہوئے شہریار اندر کی طرف بڑھا تو مشل تیز قدم چلتے اسکے پیچھے آئی تھی

"تو کیا ہو گا...؟ بتانا ذرا...؟ ماما کے جاتے ہی شیر ہو گئے ہیں آپ...؟" لڑتے بھڑتے لاؤنج میں داخل ہوئے تو سامنے شازم اور شازمہ سب کے ساتھ بیٹھے تھے...شہریار نے آگے بڑھ کر سب سے پہلے شازمہ کو گلے لگایا تھا

Kzwrites

"میری ڈول۔۔۔میری جان۔۔کانٹ بلیو تمھیں اتنے دن بعد دیکھ رہا ہوں،کیسا ہے میرا بچہ۔۔۔۔"

شہریار نے بےساختہ اسکے سر کو چومتے دونوں بازو اسکے گرد حائل کرتے اسے گلے لگایا تھا۔۔۔۔

KZwrites

"آپ کیسے ہیں،میں بلکل ٹھیک ہوں ۔۔۔۔" بھائی سی مل کر خوشگوار سے لہجے میں کہتے وہ اسکے ساتھ ہی صوفے

پر بیٹھ گئی تو مشل یہاں وہاں نظر دوڑاتے

خالی جگہ دیکھ کر شازم کے ساتھ بیٹھ گئی

تھی..جو اسکو اندر داخل ہوتے سے اب تک مسلسل اپنی نظروں میں لیے ہوئے تھا...

بلیک نیٹ کی فل لانگ فٹنگ میں قمیض،نیٹ کا ہی دوپٹہ گلے میں لیے ریڈ لپس کے ساتھ سبز خوبصورت آنکھیں...باریک سٹائلش ہیلز...اسکا چلنے کا کانفیڈینٹ انداز...وہ تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا...وہ ہر طرح کی ڈریسنگ میں بولڈ لگتی تھی...اس سے پہلے وہ ہمیشہ اسکو شارٹ ٹاپ اور جینز میں ہی دیکھتا آیا تھا، لیکن وہ اس ڈریس کو بھی بہت اچھے سے ماڈرن انداز میں کیری کیے ہوئے تھی

KZwrites

"کیسی ہیں آپ..." شازم اسکے بے تکلف انداز میں اپنے ساتھ بیٹھنے پر بےساختہ مسکراتے صوفے پر مزید کھل کر بیٹھ گیا تھا

"میں بالکل ٹھیک،آپ کیسے ہیں شازم بھائی..." مشل اسکی طرف رخ کر کے بہت تمیز سے بولی تو شازم کی مسکراہٹ فوراً ہی ہوا ہوئی تھی

kzwrites

"اللہ کا شکر۔۔آنٹی بہت جلدی چلی گئیں۔۔"
شازم نے دانت پیستے ہوئے گفتگو شروع کی
تھی

"ام جی۔۔۔انکا پروگرام تو پہلے ہی تھا جانے
کا۔۔۔بس۔۔۔" مشل نے فارمل ساجواب دیا تھا ،یہ
ان دونوں کی اتنے عرصے میں پہلی ڈائریکٹ
بات چیت تھی

Kzwrites

"تو آپ دونوں کا کوئی پلین نہیں بنا جانے کا...؟
ترکی تو پیارا ملک ہے..." شازم کی نظریں اسکے
چمکتے چہرے پر گھری ہوئی تھیں

kzwrites

"مشل بیٹا آپ کی مما کب تک لینڈ کریں گی
وہاں..." کمال شاہ مشل اور شازم کو باتیں کرتا
دیکھ کر غصے سے پھنک رہے تھے انہوں نے
کبھی شازمہ اور شازم کو بھی آپس میں ایسے
ملاقات یا بات نہیں کرنے دی تھی جب سے ان
کا نکاح ہوا تھا... تو وہ مشل اور شازم کی بات

چیت کو

کیسے گوارا کر سکتے تھے۔۔۔بہت جبڑ کر کے انہوں نے مشل کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا

"داداجان تقریبا 12 سے 1 کے درمیان۔۔۔"

مشل انکے لہجے کی سختی کو پنپ نہیں پائی تھی،ٹانگ پر ٹانگ چھڑھا کر مزید ریلیکس ہو کر بیٹھتے اس نے اپنا بازو صوفے کی بازو پر ٹکاتے چور نظروں سے شہریار کو دیکھا تھا جو تب سے ہی شازمہ سے بات کرتے کرتے اب کمال شاہ کی طرف متوجہ ہوا تھا

kzwrites

"مشل ایک گلاس پانی لا دیں گی پلیز..." شازم نے کمال شاہ کو چرانے کی خاطر جان بوجھ کر مشل سے کہا تھا...کمال شاہ کی کے ساتھ اب سمینہ بیگم بھی خونخوار نظروں سے مشل کو دیکھ رہی تھیں

KZwrites

"میں لے آتی ہوں پانی" شازمہ ماحول کو سینس کرتے ہوئے بولی تو شازم نے نارمل سے انداز میں سر ہلایا تھا...شازمہ کے شہریار کے

پاس سے اٹھتے ہی شہریار کی مشل سے نظر ملی تو اس نے مشل کو اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا...جسے مشل جان بوجھ کر نظر انداز کرتے نظریں شہریار سے ہٹا کر کہیں اور مرکوز کرتے بدستور شازم کے ساتھ بیٹھی رہی تھی...دونوں کے درمیان بے حد فاصلہ تھا اور مشل اس معاملے کی نزاکت کو اور سب کی نظروں کو محسوس بھی نہیں کر پا رہی تھی

kzwrites

"Mashal yahan aa k betho mery pas,utho wahan sy.."

شہریار نے میسج ٹائپ کر کے سینڈ کیا تھا وہ سمینہ بیگم اور عالم شاہ کی تلخ نظروں کو سمجھ رہا تھا اور اسکو خود بھی مشل کا شازم کے ساتھ اتنا بے تکلف ہو کر بیٹھنا

اچھا نہیں لگ رہا تھا...لیکن لہجے کو اس نے قدرے نارمل ہی رکھا تھا

KZwrites

"Main naraz hu apsy,koi nai ana mene apk pas"

مشل نے معصوم شکل بنا کر میسج سینڈ کیا تو میسج رسیو ہوتے ہی شہریار کے ماتھے پر بل

پڑے تھے،اسکا ضد لگانا اس وقت اچھا نہیں لگا تھا

"Mashal don't test my patience... idhr betho aa kr...."

شہریار کا میسج پڑھ کے اور اسکے چہرے کے اتنے سخت ایکسپریشن دیکھ کر مشل فورا اپنی جگہ سے اٹھ کر شہریار کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔۔۔اسکی سیریسنس سے پریشان ہو کر وہ اس سے ذرا فاصلے پر ہی بیٹھی تھی۔۔۔شازم سیچوئشن سے لاتعلق بنا شازمہ کے ہاتھ سے پانی لے کر اس سے ایسے باتیں کرنے لگا تھا

Kzwrites

جیسے اس پر جان نچھاور کرتا ہو،سمینہ بیگم
بیٹی اور داماد کو خوش دیکھ کر مسکرانے لگی
تھیں...مشل سب کو ہنستا مسکراتا دیکھ کر
شہریار کی طرف دیکھی تھی جو اپنا ہاتھ
تھائی پر رکھ کر مسلسل انگوٹھے اور شہادت
کی انگلی کو آپس میں مسل رہا تھا...مشل اسے
خود سے ناراض اور اکھڑا اکھڑا دیکھ کر بے حد
ڈاؤن ہوئی تھی

KZwrites

"Tantrums ku itny dikha rhy hain....?"

مشل نے خود کو کمپوز کرتے شہریار کو میسج

بھیجا تو فون کی بیپ بجنے پر شہریار نے
اسکے سامنے ہی میسج کو نوٹیفکیشن سے دیکھ
کر فون قمیض کی جیب میں ڈالتے عالم شاہ
سے آفس سے ریلیٹڈ کچھ ڈسکس کرنا شروع
کیا تو مشل کے چہرے سے رونق یک دم غائب
ہوئی تھی،فون ایک طرف رکھتے وہ ٹیک ہٹا کر
اب سیدھا ہو کر بیٹھ گئی تھی...بھرے پرے لا
ؤنج میں سب کی کھلکھلاتی ہنسی اور باتوں
کے درمیان یک دم اپنا آپ غیر سا ، تنہا سا
محسوس ہوا تھا

kzwrites

"کتنا insecure ہے تمھارا بھائی قسم سے----"

"-cant believe----ہا ہا ہا---شکل دیکھنے والی تھی سالے کی---پیاری لڑکی کیا ہاتھ لگ گئی---سنبھال سنبھال کر رکھ رہا تھا---"

"قسمت سے مل گئی ہے تو بڑا اکڑ رہا ہے---ہونہہ---اتنا باندھ باندھ کر رکھے گا تو بھاگ ہی جائے گی بیچاری---"

kzwrites

"مزہ ہی آگیا آج ...بھائی صاحب کی اندر تک جل گئی تھی...ہا ہا ہا..."

"یہ بندہ تو صحیح شکی مزاج شوہر بنے گا...کوجوں کو جب خوبصورت بیویاں ملتی ہیں نہ تو ایسے ہی کمپلیکس کا شکار ہو جاتے ہیں...ٹچ ٹچ ٹچ..." شازم واپسی پر گاڑی میں بیٹھے ہنستے ہوئے مسلسل شہریار کا مذاق اڑائے جا رہا تھا

KZwrites

"کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ...شہریار بھائی
بھی کسی سے
کم نہیں ہیں...پرفیکٹ ہیں وہ.ہ.ہ...صرف رنگ
سانولا ہونا کوئی عیب نہیں ہے.ے.ے...اتنے
شاندار لگتے ہیں وہ..." شازمہ اسکی طرف دیکھ
کر قدرے سخت لہجے میں بولی تھی

KZwrites

"بہرحال مجھ سے تو کم ہی ہے...شاید اسی لیے گھبرا گیا تھا مشل کے میرے ساتھ بیٹھنے پر...craaaazyyy man....میسج پر مسیج کیے جا رہا تھا بیوی کو...پھٹ رہی تھی پراپر بھائی صاحب کی..."

KZwrites

"کوئی کم نہیں ہیں-ں-ں...آپکے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں تو آپ سے اتنے ہائٹڈ لگتے ہیں..."

"اوہ شٹ اپ۔پ۔پ۔۔۔میکس دو انچ زیادہ ہو گا سالا۔۔۔ہونہہ۔۔۔اور وہ تمھارے دادا جان۔۔۔lol۔۔۔انکی شکل بھی دیکھنے والی تھی جب بچی میرے پاس آ کر بیٹھی تھی۔۔۔

i mean thats true I got the personality

اب میرا کیا قصور کے وہ خود ہی کھنچی چلی آئی۔۔۔دادا جان کو تو موت نظر آگئی ہو گی کہ مشکلوں سے پوتے کو کوئی لڑکی ملی ہے اور وہ ساتھ بیٹھنا بھی پسند نہیں کر رہی۔۔۔ٹچ ٹچ۔۔ترس آتا ہے اس پر بھی۔۔۔خود کیا ہے اور ملا کیا ہے۔۔۔" شازم ڈھٹائی سے ہنسے جا رہا تھا

KZwrites

"دادا جان کو کسی کا بھی ایسے بے باک ہو کر رہنا پسند نہیں ہے۔۔۔اور آپ کیا بچی بچی لگے ہوئے ہیں،ایک طرف آپ کہتے ہیں آپ کو وہ پسند نہیں اس سے نفرت ہے دوسری طرف اسکے بارے میں ایسے بولتے رہتے ہیں،کیا ہے یہ سب۔۔۔بولتے ہوئے کم از کم کفظ تو اچھے استعمال کیا کریں۔۔۔"

شازمہ کی ضبط ختم ہوتی جا رہی تھی

KZwrites

"بس۔س۔س ایک دفعہ کی پیاس ہے۔۔۔" شازم بہت ہلکی آواز میں بولا تھا

"کیا کہا؟"

"کچھ نہیں۔۔۔بک بک بند کرو اپنی۔۔۔منہ نہ ہی کھولا کرو تم تو۔۔۔" شازم کے تیور بگڑے تھے

kzwrites

"تمیز سے بات کریں اور فضول گوئی آپ خود کر رہے ہیں تب سے۔ے۔۔۔" شازمہ نم آنکھوں

سے بولی تھی

"او جسٹ شٹ اپ۔پ۔پ۔پ...دوبارہ منہ کھولا تو الٹے ہاتھ کی کھائے گی....بند رکھ بکواس اپنی...شوہر سے زیادہ بھائی کی طرفداری کی پڑی ہے تجھے...مجھ سے زیادہ اسکے قصیدے پڑھ رہی ہے۔ے۔ے....."شازم بد لخاظی سے دھاڑا تو وہ بری طرح سہم گئی تھی...گھر پر وہ اس سے ایسے باتیں کر رہا تھا جیسے اس سے Polite کوئی ہو ہی نہ اور اب اسکے بدلے تیور دیکھ کر

Kzwrites

شازمہ کا دل پھر سے بھر آیا تھا

"میں انکی طرفداری نہیں کر رہی لیکن آپ کم از کم شہریار بھائی کے لیے ایسی زبان---"

KZwrites

"بکواس بند۔د۔۔د۔۔د۔د۔د---" گلا پھاڑ کر دھاڑتے شازم نے گاڑی کو بریکس لگائی تو شازمہ کا سر ڈیش بورڈ سے ٹکراتے ٹکراتے بچا تھا۔۔دل اسکی اتنی سخت دھاڑ پر اچھل کر خلق کو آیا تھا

"نکل باہر ۔۔۔چل اندر۔۔۔" اسکی طرف کا دروازہ کھول کر شازم نے اس کا ہاتھ پکڑا اور گاڑی اندر پارک کیے بغیر مین گیٹ سے گھسیٹتے ہوئے سیدھا لے جا کر لاؤنج میں اسے دھکا دے دیا تھا

KZwrites

"کیا کر رہے ہیں آپ،ہوش کریں" شازمہ کا سر سینٹرل ٹیبل سے ٹکراتے ٹکراتے بچا تھا

"منہ بند۔۔۔زبان نہ چلے اب یہ میرے سامنے۔۔ہوتی کون ہو مجھے تمیز سکھانے والی تو۔۔۔میرے سامنے۔۔۔شازم شاہ کے سامنے زبان چلانے والی۔۔۔"

شازم نے اسکو کندھوں سے اٹھا کر بری طرح جھنجھوڑ ڈالا تھا

Kzwrites

"کیونکہ آپکو ضرورت ہے تمیز سیکھنے کی-ی-ی

---آپ خود جیلس ہیں سب سے اور---اور---"

اسکی انگلیوں کی گرفت شازمہ کے بازوؤں میں بڑھتی جا رہی تھی

KZwrites

"کیا شور مچایا ہوا ہے تم دونوں نے----حد ہو گئی ہےےے---" سامعہ شاہ کمرے سے باہر آئی تھیں

"خالہ۔۔۔یہ مجھے۔۔۔" شازمہ خود کو اس سے چھڑوا کر بھاگ کر انکے پیچھے چھپی تھی

"کیا تجھے۔۔بول۔۔۔" شازم اسی تیزی سے غراتے ہوئے اسکو بازو سے کھینچ کر نچلے کمرے کی طرف لے گیا تھا

kzwrites

چٹاخ۔خ۔خ

"بول کیا بکواس کر رہی تھی ماما سامنے۔۔۔منع کیا تھا نہ کسی کے سامنے منہ نہیں کھولنا یہ۔۔۔بول۔۔۔" شازم نے دروازہ دھاڑ سے بند کر کے اسکو اتنی زور سے تھپڑ مارا تھا کہ اسکی آنکھوں کی سامنے اندھیرا چھا گیا تھا۔۔ سرخ ہوتا چہرہ اسکی ظالم گرفت میں جکڑا گیا تھا

KZwrites

"بول ل ل ل--- جتنا تجھے پیار سے سمجھاتا ہوں تو اتنا سر پر چڑھتی ہے میرے---زبان چلا تی ہے۔ے۔ے---" شازم نے اسکو منہ سے ہی جھٹک کر فرش پر بے دردی سے دھکا دے دیا تھا

KZwrites

"آپ کب پیار سے سمجھاتے ہیں۔ں۔ں---آپ صرف تشدد کرنا جانتے ہیں۔ں۔ں کبھی ذہنی کبھی جسمانی--کبھی میرے جسم کو زخمی کرتے ہیں تو کبھی میری روح کو۔و۔و--ذہنی بیمار

ہیں آپ۔پ۔پپ۔۔۔" شازمہ منہ پر ہاتھ رکھ کر اٹھتے تڑپ کر چلائی تھی

چٹاخ۔۔۔

چٹاخ۔۔۔

ایک کے بعد دوسرے تھپڑ سے اس نے شازمہ کے چہرے کو داغا تھا۔۔۔پورا کمرہ ان بھاری تھپڑوں کی گونج سے لرز اٹھا تھا

KZwrites

"بہت زبان چلنے لگی ہے دو دن میں

ہی۔۔۔ہاں۔۔۔ابھی بندوبست کرتا ہوں تیرا۔۔۔۔رک

تو۔۔۔۔" کہہ کر شازم نے اپنی بیلٹ اتاری اور

شازمہ کے بال کھینچ کر اسکا رخ موڑتے اس کی

کمر پر ایک کے بعد دوسرا ہی

وار کیا کہ وہ تڑپ کر

بلکنے لگی تھی

KZwrites

"چھوڑیں۔ں۔ں۔۔۔خالہ۔ہ۔ہ۔ہ۔۔۔۔" شازمہ اسکے

دھکیلنے پر اوندھے منہ بیڈ پر گری تھی۔۔۔شازم

کی اپنی آنکھوں کے سامنے بھی ماضی کا پردہ

آگیا تھا...دھندلائے سے منظر میں کھو کر وہ بے
رحمی سے اس پر وار کیے جا رہا تھا

"خدا کے واسطے نہ کریں...ماما ا۔ا۔ا...آ...آ
...خدا کے واسطے...مت ماریں۔ں۔ں۔ں"

شازمہ تکلیف سے بری طرح
کراہتے اوندھے منہ بیڈ پر پڑی ہوئی
تھی،شازم نے اس پر جانے کتنوا وار کر کے
بیلٹ اسکے اوپر ہی اچھال دی تھی

kzwrites

"آئندہ مجھے تمیز سکھانے کی کوشش کرے گی،
بول..." شازم نے اس پر جھک کر اسکا چہرہ
سیدھا کیا تو شازمہ

ہچکیاں لیتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگی
تھی...تکلیف کی انتہا پر پہنچ کر سانس تک
اکھڑنے لگا تھا

kzwrites

"You better not"

کہہ کر شازم اسکا چہرہ بری طرح جھٹک کر کمرے سے نکل گیا تھا

"شازم۔م۔م۔۔۔۔ادھر آؤ۔۔۔" سامعہ شاہ باہر صوفے پر بیٹھی سب سن چکی تھیں

kzwrites

"جی۔۔۔" شازم ماتھے پر ہاتھ پھیرتے چہرے پر شدید غصے سے بھرے تاثرات لیے چلتا ہوا ماں

پاس بیٹھ گیا،سانس بری طرح پھولی ہوئی تھی

"کیا ہے یہ سب... تم بھی اپنے باپ کے نقش قدم پر چل پڑے...."

KZwrites

"ماما آپ نے کبھی بابا سامنے ایسے زبان نہیں چلائی جیسے یہ چلاتی ہے...میری ہر بات کو کاٹتی ہے...

مجھے ذہنی بیمار

بول رہی تھی یہ۔۔۔

"

شازم اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو

ایک دوسرے میں الجھا کر اپنی بے چینی کم کر

رہا تھا،چہرہ تپ کر تندور بنا ہوا تھا

KZwrites

"ہوش کے ناخن لو شازم۔۔۔ایسے تو تم مجھے

زلیل کروا دو گے میری بہن سامنے۔۔اس نے بتا

دیا ماں کو تو۔۔۔"

"اول تو نہیں بتائے گی اور اگر بتا

بھی دے تو لے لیں

طلاق----

i don't care

----" کہہ کر شازم گھر سے

باہر نکل آیا تھا

KZwrites

"ہونہہ---تمھیں ہی جلدی پڑی تھی شادی

کی---چلو اچھا ہے جلدی بھوت اتر گیا---" سامعہ

شاہ مسکرا کر دل میں سوچتے شازم کے کمرے
کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئیں

تو شازمہ بیڈ پر سمٹی بیٹھی اپنی کمر پر ہاتھ
لے جا کر،قمیض کو پرے کرتے درد کی شدت کم
کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی
تھی...زاروقطار روتے وہ بلک رہی تھی

KZwrites

"شازمہ میرے بچے...کیا ہوا میری

جان-ن-ن...یا اللہ...." سامعہ شاہ اسکی بگڑی

حالت دیکھ کر فکرمند لہجے میں کہتے اسکے

پاس آ کر بیٹھیں تھیں...نظروں میں اپنی سہی

"خ۔۔خالہ۔۔۔خالہ۔۔۔م۔۔۔مجھے بچا لیں
پلیز۔۔شا۔۔شازم نے یہاں۔۔یہاں بھی۔۔خالہ بہت
درد۔۔۔" شازمہ تڑپتے ہوئے رو رہی تھی۔۔۔کمر کو
ذرا سا ہلانا بھی اذیت کا باعث بن رہا تھا

kzwrites

"نہ میرا بچہ۔۔بہت سنائی ہیں میں نے اس
بدتمیز کو ۔۔اب نہیں کرے گا کبھی۔۔۔کبھی نہیں

کرے گا اب۔۔۔آدمیوں کے ایسے ہی گرم دماغ ہوتے ہیں۔۔۔" سامعہ ساہ اسکو گلے لگا کر بولیں تھیں

"خالہ۔۔۔ان کو نہ بتانا کہ۔۔۔میں نے آپ سے ک۔۔ک۔۔۔ کچھ کہا،آپ ماما سے کہیں مجھے لے جائیں ، پلیز آپ کہہ دیں گی نہ۔۔۔۔شازم کو بتائے بغیر ماما کو۔۔۔ماما کو کال کر دیں خالہ۔۔۔" شازمہ ہچکیاں لیتے بول رہی تھی

Kzwrites

"نہیں بتاتی اسے۔۔۔ماں کو کیا بتاؤ گی کہ شوہر سے دوسرے دن ہی بدزبانی شروع کر دی ہے۔۔۔؟ صبر کرو میرا بچہ۔۔۔بس شوہر کے مزاج کا خیال رکھا کرو کہ کس بات سے غصہ کرتا ہے۔۔۔کہہ رہا تھا تمھیں کہ چپ ہو جاؤ۔۔۔مگر تم بہت جواب دیتی ہو۔۔۔۔کوشش کیا کرو کہ بس اسکی ہاں میں ہاں ملاؤ۔۔۔"

KZwrites

"دیکھو شوہر کا رتبہ بہت بڑا ہوتا ہے۔۔۔خیال رکھنا ہوتا ہے کہ آواز بھی اونچی نہ ہو اسکے سامنے۔۔۔"

"اور سسرال کی باتیں گھر نہ کرنا کبھی میرے بچے۔۔۔وہ دیکھو مشل کو۔۔پرائی ہو کر بس گئی تمھارے گھر۔۔اب وہ تمہیں تھوڑی برداشت کرے گی اگر تم ناراض ہو کر گئی تو۔۔۔وہ اسکا گھر ہے اب۔۔اور یہ گھر تمھارا ہے میری جان۔۔۔"

وہ الگ الگ طرح کی باتیں کرتے اسکو الٹا الجھانے لگی تھیں۔۔تھوڑی دیر اسکو دلاسہ دے کر وہ واپس چلی گئیں تو شازمہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ کر آنسو بہانے لگی تھی

KZwrites

شازم کو تیز ڈرائیور کرتے گھنٹے سے اوپر ہو گیا تھا

"کیوں کیا میں نے ایسا..."

"کیوں اتنا گھٹیا بن جاتا ہوں..."

KZwrites

"کیوں کیوں کیوں..." اس نے سٹیرنگ وہیل پر مکوں کی برسات کی تھی

"کیسے تڑپنے لگی تھی..واسطے دے رہی تھی..."

"کیوں میں نہیں رکا،کیوں میرے خون میں یہ سب گردش کرتا ہے"

"کاش میں ایسا نہ ہوتا۔۔۔"

KZwrites

"معافی مانگ لوں گا۔۔۔اب نہیں کروں گا ایسے کبھی۔۔۔"

شازم گاڑی کو سڑک کنارے روک کر ٹیک لگائے سگرٹ پہ سگرٹ پی رہا تھا اور خود کو ہمیشہ

کی طرح ظلم کرنے کی بعد ملامت کر رہا تھا

"شہریار بیٹے دو دن سے پانی ہی ڈلیور نہیں ہوا۔۔۔تم خود جا کے لے آؤ ذرا۔۔۔ختم ہونے والا ہے۔۔۔یا ماجد کو بھجوا دو باہر سے۔۔۔۔سن رہے ہو۔و۔و۔۔۔؟ تم سے کہہ رہی ہوں۔۔" شازمہ کے جانے کے بعد مشل سمینہ بیگم کے ساتھ مل کر برتن سمیٹنے لگی تو وہ اچنبھے سے اسے دیکھ کر شہریار سے مخاطب ہوئی تھیں جو بظاہر تو

kzwrites

فون میں گم تھا لیکن ماتھے پر پڑے بل،بے
چینی سے ہلتا پاؤں الگ ہی داستان بیان کر رہا
تھا۔۔سائیڈ آئی سے وہ مشل کو ماں کی ہیلپ
کرواتے بھی دیکھ رہا تھا

kzwrites

"جی۔۔۔جی ماما۔۔۔میں خود ہی لے آتا ہوں۔۔۔"
شہریار فون سکرین بند کرتے فوراً اٹھا اور ٹیبل
پر پڑی گاڑی کی کیز پکڑ کے باہر کو نکلا تو
مشل برتنوں والا ٹرے رکھ کر کچن سے نکل کر
بھاگتے ہوئے اسکے پیچھے گئی تھی

"میں بھی آجاؤں---" شہریار کے غصہ ہونے اور یوں اگنور کرنے پر وہ دل بری طرح ہار رہی تھی

"تم ناراض رہو اور اندر بیٹھو---" شہریار فون قمیض کی جیب میں ڈالتے اسے دیکھے بغیر جواب دئیے لمبے لمبے ڈگ بھرتا گاڑی تک چلا گیا تو مشل ہیلز میں ہی تقریباً بھاگتے ہوئے اسکے پاس آئی تھی

kzwrites

"کیا ہو گیا ہے یار۔۔آپ اتنا روڈ کیوں ہو رہے

ہیں۔ں۔۔۔مجھے ساتھ جانا ہے بس۔۔۔" مشل اسکا

بازو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کے اپنے مخصوص

لاڈ بھرے لہجے میں بولی تو شہریار نے اسکا

ہاتھ اپنے بازو سے ہٹا کر گاڑی کو آٹومیٹکلی

انلاک کیا تھا۔۔مشل کے چہرے پر پھیلی

زبردستی کی مسکراہٹ بھی اسکے سرد روئیے

سے اسی لمحے ماند پڑ گئی تھی

KZwrites

"مشل میں سو میں سے ایک آدھی بات کا ہی غصہ کرتا ہوں۔۔باقی 99 باتیں میں ویسے ہی جانے دیتا ہوں لیکن اگر اس ایک بات پر میرا دماغ گھوم جائے تو پھر میں لحاظ نہیں کرتا۔۔۔جب کہہ دیا ہے ایک دفعہ کہ نہیں لیجا رہا ساتھ تو بات ختم۔۔۔جاؤ اندر۔۔" گاڑی کا دروازہ کھول کر ہاتھ روف پر رکھتے ،ابھی بھی اسکی جانب دیکھے بغیر بہت ہی سٹریٹ سے لہجے میں لفظ چبا چبا کر کہتے شہریار گاڑی میں بیٹھ کر فل سپیڈ سے ریورس کرتے گھر سے باہر نکل گیا تھا۔۔مشل وہیں کھڑے اسکے اس نئے روپ کو دیکھ کر منجمند سی ہو گئی تھی۔۔۔ چوکیدار نے گیٹ بند کیا تو وہ ہوش کی

KZwrites

دنیا میں واپس آئی تھی۔۔۔اپنے ضد کرنے پر پہلی بار اتنی شرمندگی ہوئی تھی

"صبح سے ہی ایسے بیہیو کئے جا رہے ہیں۔۔"

"نا بتاتے ہیں نا ہی منہ سیدھا کر رہے ہیں۔۔۔"

KZwrites

"بول کر کیسے گئے ہیں۔۔۔اتنا روڈ۔۔۔" بند دروازے کو دیکھ کر سوچتے ہوئے مشل کو گلے میں درد محسوس ہوا تھا۔۔۔اسکی نظروں کی بے رخی یاد کرتے آنکھیں نم سی ہوئی تو

مشل نے آنکھیں پوری کھول کر آنسو حلق سے اندر ہی اتار لیے تھے

KZwrites

"بہت سپیرئیر محسوس کر رہے ہوں گے مجھے گھر چھوڑ کر۔۔۔ساتھ نہ لیجا کر۔۔اور۔۔۔اب میرا لحاظ بھی نہیں رہا۔۔۔صحیح بات ہے۔۔۔اب مجھے باندھ جو لیا ہے یہاں۔۔۔" اسکے کہے لفظ

دہراتے اپنا آپ بہت چھوٹا سا محسوس ہوا تھا

"یہ سب کچھ دھوکہ تو نہیں تھا۔۔۔انکا پلین تو نہیں تھا۔۔۔ایسے تو بات نہیں کرتے۔۔۔میں نے کیا کیا ہے۔۔۔؟ شازم بھائی کے ساتھ بیٹھنا اتنا برا لگا ہے۔۔۔؟ یا کوئی اور بات ہے۔۔۔۔؟

بے ترتیب سی سوچیں دماغ میں لیے وہ مسلسل گلے میں تکلیف محسوس کر رہی تھی، ماں کے چلے جانے سے الگ دل کٹ رہا تھا

Kzwrites

"بیٹے ڈنر تیار ہے..." مشل کو سیڑھیاں چڑھتے دیکھ کر عالم شاہ بولے تھے

"مجھے بھوک نہیں ہے تایا ابو..." اپنے آنسو چھلکنے سے روکنے کے لیے وہ بغیر رکے کہہ کر اوپر فلور پر آ گئی تھی... اپنے بیڈ روم کی طرف جاتے جاتے شہریار کا اپنی طرف دیکھے بغیر بات کرنا یاد کرتے یک دم پھوٹ کر روتے وہ مڑ کر خانم خاتون والے کمرے کی طرف چلی گئی تھی...دوپٹے سمیٹ بیڈ پر اوندھے منہ

kzwrites

گرتے وہ اپنے ماما بابا کو یاد کر کے مزید دل برداشتہ ہوئی تھی...دل میں درد کے ابال اٹھنے لگے تھے

"میں نہیں اب ان سے کوئی...کوئی بات کروں گی۔ی..."

"ماما...مجھے کیوں اکیلا چھوڑ گئی ہیں آپ۔پ..."

KZwrites

"میں کس سے بات کروں گی۔ی۔ی اب۔ب۔۔۔"

"یہاں سب مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔۔۔شاید شہریار بھی۔ی۔۔۔" اسکا ہاتھ جھٹکنا سوچ کر مشل ہچکیوں کی صورت رونے لگی تھی۔۔۔صبح سمینہ بیگم کے رویے سے بھی ابھی دل سنبھلا نہیں تھا لیکن شہریار کے سرد رویے نے تو دل کے ٹکڑے کر دئیے تھے۔۔۔یونہی روتے روتے کروٹیں بدلتے وال کلاک پر وقت دیکھ دیکھ کر ماں کی فلائیٹ کی لینڈنگ کا حساب لگاتے اس نے وٹس ایپ کھول کر معظم کو میسج کیا تھا

Kzwrites

"Mama k land krty hi meri video py bat krwani hai---"

اسے مسیج بھیج کر شہریار کی چیٹ کھول کر اپنے

unseen

Kzwrites

میسج دیکھ کر پھر سے رونا آنے لگا تھا...جو بندہ اسکے ایک مسیج کے لیے ترستا تھا اب اسے یوں ان سین پر رکھ رہا تھا...باتوں کو آپس میں لنک کرتے کرتے مزید افسردہ ہو کر کتنی ہی دیر تک روتے روتے کسی پھر اسکی آنکھ لگ گئی تھی

شہریار تھوڑی دیر میں ہی گھر واپس آیا تو ڈنر سرو ہو رہا تھا...مشل سے سخت لہجے میں بات کر کے اپنا دل بھی عجیب سا ہو رہا تھا...ڈائیننگ روم میں داخل ہوتے ہی نظریں مشل کی متلاشی ہوئی تھیں

"ماما شازمہ اور شازم کھانے پر کیوں نہیں رکے، جلدی ہی چلے گئے..." ارد گرد نظر دوڑاتے

kzwrites

شہریار نے جیب سے فون نکال کر ٹیبل پر رکھتے مشل کی چیٹ کھولی تھی

"Main naraz hu apsy,koi nai ana mene apk pas"

KZwrites

"Tantrums ku itny dikha rhy hain....?"

"شازمہ کہہ رہی تھی انہوں نے باہر ڈنر کرنا ہے...اور ابھی تو بس اچانک آگئے ملنے...ہم کل

پرسوں پراپر انوائیٹ کریں گے تیاری کے ساتھ...." سمینہ بیگم نے جوب دیا تو شہریار سر کو خم دیتے اسکے آخری دو میسجز پڑھ رہا تھا

"Dinner kro nichy aa kar....."

شہریار ابھی ٹیکسٹ ٹائپ کر ہی رہا تھا کہ عالم شاہ نے کھنکھارتے ہوئے اسے مخاطب کیا تھا

"شہریار بیٹے اچھی بات ہے کہ تم نے بیوی کے ساتھ نرمی کا رویہ رکھا ہے...پچھلی باتوں کو بھلا کر اسے اپنی زندگی میں جگہ دی

Kzwrites

ہے....لیکن کوشش کرنا تمھاری نرمی کا ناجائز فائدہ نہ اٹھایا جائے...اسکو بتاؤ کہ گھر کے داماد ساتھ بہو کا یوں گھلنا ملنا اچھا نہیں سمجھا جاتا...بہت نامناسب تھا اسکا شازم کے ساتھ بیٹھنا....

"

KZwrites

"جی میں کہہ دوں گا بابا جان...ویسے اتنی...." شہریار کی بات ابھی منہ میں ہی تھی کہ کمال شاہ نے اسکی بات کاٹ دی تھی

"ساتھ بیٹھنا تو دور ایسے بڑھ چڑھ کر باتیں کرنا بھی غلط ہے...کوئی جھجھک ہوتی ہے عورت میں...اس لڑکی میں کوئی جھجھک ہی نہیں ہے...." کمال شاہ نے مزید سخت الفاظ میں تائید کی تو شہریار نے بغیر میسج سینڈ کیے فون ایک طرف رکھ دیا تھا،اپنی بات بھی ادھوری چھوڑ کر وہ خود پر ضبط کرتے تنے ہوئے اعصاب سے پلیٹ میں چاول نکالنے لگا تھا...دماغ پہلے ہی مشل کے معظم سے اتنا

Kzwrites

فرینک ہو کر باتیں کرنے پر مشتعل سا تھا لیکن خود کو سمجھا بجھا کر وہ ایسی باتوں سے اوور کم کرنے کی کوشش کر رہا رہا اس پر باپ اور دادا کے سخت الفاظ نے مزید غصہ دلا دیا تھا۔۔۔خون ایک فطری سے انداز میں بھڑکنے لگا تھا

KZwrites

"پہلے بھی شازم کے سامنے بے باکی سے ہی گھومتی تھی۔۔آدھا پیٹ ننگا کر کے۔۔۔جو مرضی ہو عورت کو پتہ ہوتا ہے کہ نظریں مجھ

پر پڑیں گی ایسے بے حیائی والا لباس پہن کر...جان بوجھ کر اسکے سامنے آتی جاتی تھی ..اور اب اتنا پاس براجمان ہوگئی تھی...حیا چھو کر نہیں گزری اسے تو..

توبہ توبہ..." سمینہ بیگم بھی انگارے چبانے لگیں تو شہریار نے سر جھکائے سب کی سنتے بمشکل ایک نوالہ نگلا تھا...گردن کی رگیں خطرناک حد تک پھولنے لگی تھیں...سب باتیں پس پشت ڈال کر یک دم مشل پر شدید غصہ آیا تھا

kzwrites

"کھانے پر کیوں موجود نہیں ہے وہ۔۔۔؟ اسکو کہو ساتھ ہاتھ

نہیں بٹانا تو کم از کم ساتھ بیٹھ ہی جایا کرے ہمارے۔۔یا بس مہمانوں کے سامنے ہی۔۔۔" سمینہ بیگم بول ہی رہی تھیں کہ شہریار مٹھیاں بھینچتے کھانا چھوڑ کے اٹھ گیا

"Excuse me"

Kzwrites

"کھانا تو کھاؤ..." سمینہ بیگم اسکے سرخ ہوتے
چہرے کو دیکھ کر پریشان ہوئی تھیں

"I am full...."

سنجیدہ سے لہجے میں کہہ کر شہریار فون ہاتھ
میں لیے سرعت سے سیڑھیوں کی جانب بڑھ
گیا تھا،سب کی باتیں سن سن کر پہلے سے
الجھا ہوا دماغ مزید بھڑک گیا تھا

kzwrites

"ہاتھ ذرا ہلکا رکھا کریں سب۔۔۔ایسے مل کر نہ
شروع ہو جایا کریں۔۔۔ہمارے ہی کہنے پر اس نے
رشتہ جوڑا ہے اب ہم ہی اسے بھڑکا رہے ہیں
بچی کے خلاف۔۔۔ وقت دیں دونوں کو ایک
دوسرے کو سمجھنے کا۔۔اور بات اچھے لفظوں
میں بھی کی جا سکتی ہے۔۔" عالم شاہ شہریار
کو کچھ بھی کھائے بغیر غصے سے اٹھ کر جاتا
دیکھ کر بولے تھے

KZwrites

شہریار سیڑھیاں پھلانگ کر چڑھتے اپنے بازو
سٹریچ کرتا ہوا اوپر آیا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتے

سیدھا اپنے بیڈروم کی طرف بڑھ گیا تھا...ماتھے کی،گردن کی رگیں غصے کی شدت سے ابھری ہوئیں تھیں...دل میں کہیں نہ کہیں جلن کا عنصر بھی جاگ رہا تھا

KZwrites

مشل کو کمرے میں نہ پا کر بند ہوتے دماغ سے اس نے دوسرے کمرے کا رخ کیا اور جلتی روشنی دیکھ کر گہرا سانس بھر کر خود کو

کالم کرتے ہلکا سا دروازہ ناک کیا تھا...ایک سے دو بار ناک کرنے پر جواب نہ آیا تو ماتھے پر بل ڈالے اس نے آہستگی سے دروازہ کھولا

تھا۔۔۔کمرے کی درمیانی سی روشنی میں سامنے ہی بیڈ پر مشل بے ترتیب سا لیٹ کر سوئی ہوئی نظر آئی تو شہریار نے اندر داخل ہو کر دروازے کو اسی آہستگی سے بند کر دیا تھا۔۔۔کمرے کی روشنی کو تھوڑا تیز کرتے وہ سست سے قدم چلتا بیڈ کے پاس آیا تھا۔۔۔ماتھے کے بلوں میں خودبخود کچھ کمی آئی تھی

KZwrites

مشل بکھرے بالوں کے ساتھ چہرے پر جمے آنسوؤں سمیت قدرے گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔ریڈ لپس بھی صبح کی طرح پھر سے

مدھم پڑ گئے تھے...فل سلیو لمبی سی قمیض میں بھی اسکا نازک سراپا قیامت ڈھا رہا تھا...ایک ہاتھ اپنے

پیٹ پر رکھ کر دوسرا ہاتھ اپنے سر کے پیچھے تکیے پر رکھے وہ سوتے ہوئے بھی کچھ بے چین سی لگ رہی تھی...سر کے پاس ہی تکیے پر فون بھی پڑا ہوا تھا

KZwrites

شہیریار کھڑے کھڑے اسے یونہی کچھ لمحے دیکھ کر بیڈ کے پاس پڑے صوفے پر بالکل اسکے سامنے بیٹھ گیا تھا...

اسکی نظروں میں وہ منظر گھوم گیا جس میں وہ پہلی بار مشل سے ملا تھا...تب وہ آف شولڈر ریڈ ٹاپ اور بلیک جینز میں تھی...پھر نظروں میں وہ منظر آیا جب وہ اسکے ساتھ شاپنگ پر گئی تھی اور وہی کپڑے پہن کر آفس بھی آتی تھی..اور آج وہ بلکل ایسٹرن ڈریس پہنے خوشی سے شہریار سے پوچھ رہی تھی کہ وہ اسے کیسی لگ رہی ہے

KZwrites

ہر منظر کو تنے نقوش سے یاد کرتے اسکا صبح دوپٹہ خود پر پھیلا کر سیٹ کرتے،اپنی تیاری پوچھنے کا انداز شہریار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ لے آیا تھا

Kzwrites

"یار اتنا بدلا تو ہے اس نے خود کو...اب اور کیا کرے وہ،میں ایسے سب کے کہنے پر اسکو مزید پریشرائز نہیں کر سکتا...پیار سے ہی بات کروں گا...جو بھی کروں گا..."

"مجھے غصہ آیا ہی کیوں---؟ she didn't sign up for this

ہم سب نے ہی کسی نہ کسی طرح مجبور کیا--- ہے اسے اس رشتے ،اس ماحول کے لیے---"

KZwrites

"لگتا ہے رو کے سوئی ہے پاگل لڑکی--اسکو ساتھ لے ہی جاتا خوامخواہ غصہ دکھا دیا میں نے اتنا---" سوچتے سوچتے شہریار اٹھ کر اسکے پاس بیڈ پر آ کر بیٹھا اور اسکے پیٹ پر دھڑے ٹیڑھے سے ہوئے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تو مشل نے اسکے لمس کو محسوس کرتے ہی نیند کے

گہرے جھونکے سے جاگ کر ہلکی سے آنکھیں کھولیں اور اسے اپنے اتنے قریب دیکھ کر گڑبڑاتے اٹھ کر ہی بیٹھ گئی تھی

"میں...م...سو گئی تھی..." مشل سوجھی بند ہوتی آنکھوں سے اسکو دیکھتے ہوئے بولی تھی، جالی کے دوپٹے سے رگڑ کے باعث چہرے کے ایک طرف تھوڑی سی سرخی زیادہ ہو رہی تھی

Kzwrites

"وہ تو میں دیکھ ہی رہا ہوں کب سے کہ سو رہی ہو مزے سے...اپنے بیڈ روم میں کیوں نہیں سوئی...؟ " شہریار اسکے دونوں گالوں کو اپنے بائیں ہاتھ سے سکوئیز کرتے پیار سے بولا تو مشل اسکے نرم لہجے پر روہانسی ہوتے بیڈ پر اسکی جانب کھسک کر اسکے گلے لگ کے رونے لگ گئی تھی....دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کر اسکے سینے میں سمائے وہ کانپ سی رہی تھی.....شہریار اسکے اچانک اس طرح جاگتے ہی رونے پر گھبرا گیا تھا

Kzwrites

"کیا ہوا یاررررر...صبح سے

بار بار رو رہی ہو تم..."

شہریار نے اسکی کمر کے گرد دونوں بازوؤں کا گھیرا بناتے ہوئے اسے نرمی سے خود میں بھینچ لیا تھا

KZwrites

"بولو مشل...ماما کو مس کر رہی ہو...؟" جانتے بوجھتے بھی شہریار نے اپنے روئیے کا ذکر نہیں کیا تھا،دل اسکے اپنے سامنے رونے پر تھوڑا گلٹی ہو گیا تھا

"آپ..پ...م... مجھے اکیلا نہ چھوڑنا

پ..پلیز میرے پاس

بابا بھی نہیں ہیں اور ماما...ماما بھی اتنی دور ہو گئی ہیں...میرے پاس بس آپ ہیں..مجھے ایسے اکیلے نہ چھوڑیں....میں نے آپ پر ٹرسٹ کیا تھا شہریار.ر..." مشل باقاعدہ روتے ہوئے اسکی قمیض کو آنسوؤں سے بگھو رہی تھی، لہجہ بہت ٹوٹا ہارا ہوا تھا

Kzwrites

"میں کیوں اکیلا چھوڑوں گا یار تمھیں...اتنی مشکلوں سے تو ملی ہو...اب تو کبھی نہیں دور کروں گا خود سے...بتاؤ کیا بات تنگ کر رہی ہے تمھیں...مجھ پر غصہ ہے...؟ "

شہریار پیار سے اسکی کمر سہلاتے ہوئے بول رہا تھا، سٹریٹ سلکی بال پوری کمر پر پھیلے ہوئے تھے

KZwrites

"مشکلوں سے ہی تو نہیں ملی تبھی آپ بدل رہے ہیں... صبح سے ناراض ہیں مجھ سے...باہر گیراج میں اتنا روڈلی بات کی...مجھے ساتھ

بھی نہیں لے کر گئے۔۔۔دو دن میں تو اتنا مت بدلیں۔ں۔ں۔۔۔مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔ا۔ا۔۔۔"

مشل ذرا سا پیچھے ہو کر اپنی ہتھیلی سے آنسو صاف کرتے ہوئے بھرائے لہجے بولی تو شہریار ماتھا مسلتے ہوئے دل میں گلٹ سا لیے روکھا سا مسکرایا تھا

KZwrites

"دو دن کیا اور سو دن کیا۔۔۔میں نہیں بدل رہا کبھی بھی۔۔۔مجھے نہیں اندازہ تھا کہ تم اتنا محسوس کر رہی ہو گی۔۔۔ایم سوری یار رئیلی۔۔۔چلو آؤ اب لے جاتا ہوں باہر۔۔۔ڈنر کرتے

ہیں اچھا سا..." شہریار نے اسکے آنسو خود صاف کیے تھے،اسکے اوپوزٹ ڈائریکشن میں ٹانگیں بیڈ سے لٹکا کر بلکل قریب بیٹھے وہ بائیں ہاتھ سے اسکے چہرے کو پیار ڈے چھو رہا تھا

KZwrites

"میں نے نہیں جانا کہیں اب..." مشل دوبارہ اسکے سینے میں چہرہ چھپائے آنسو بہانے لگی تھی...اسکے حصار میں دل ہلکا ہونے لگا تھا

"ساتھ ہی نخرے شروع...چلو اپنے کمرے میں تو چلو...یہاں نہیں آیا کرو اب...تمھارا کمرہ وہ ہے....جتنا بھی ناراض ہو،وہیں پر رہا کرو...میرے سامنے...اٹھو شاباش..." شہریار نے اسکی کمر کے خم میں اپنی انگلیاں کھبو کر گدگدی سی کی تو مشل پھدک کر پیچھے ہوئی تھی

KZwrites

"ایسے کیوں کرتے ہیں-ں-ں..." وہ اسکے گدگدانے پر ہنس بھی رہی تھی اور ساتھ آنسو بھی بہہ رہے تھے

" ایک کام کرو یا تو ہنس لو یا رو لو..."

"میں تو اتنا ناراض بھی نہیں ہوا تھا جتنے تم نے آنسو بہا لیے ہیں بے وقوف..." شہریار نے اسکا کندھا اپنے سینے سے لگاتے پیار سے بالوں میں انگلیاں گھمائی تھیں

kzwrites

"تو آپ نے ڈانٹا کیوں مجھے...." اسکے لہجے کی نرمی سے مشل کو تسلی سی ہوئی تھی

"میسج پر ہی ڈانٹا ہے یار،اس سے کئی گنا زیادہ تو تم۔م۔م لڑ لیتی ہو مجھ سے۔۔۔وٹس دا بگ ڈیل۔۔۔؟" کہتے ہوئے شہریار نے بیک گردن اپنے ہاتھ میں پھنسا کر اسکا چہرہ اپنے سامنے کیا تو مشل ماتھے پر مصنوعی بل لائی تھی "میسج والا نہیں کہہ رہی،جو گیٹ کے پاس بولے تھے اتنا۔۔۔اسکی بات کر رہی ہوں۔۔۔مجھے لگا تھا شادی کے بعد آپ پولائٹ ہو گئے ہیں۔۔۔لیکن آپ اصل میں ویسے ہی ہیں۔۔"

Kzwrites

"کیسا ہوں بھئی اصل میں۔۔؟" اسے اپنی مخصوص ٹون میں بولتا دیکھ کر شہریار ہنستے ہوئے خود کو اس سے الگ کر کے بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا

KZwrites

"سٹرکٹ سے۔۔۔اور کیسے۔۔۔میری ماما سے ایسے بات نہیں کرنی۔۔۔دادا جان کے سامنے اونچا نہیں بولنا۔۔۔یہ نہیں پہننا وہ نہیں کرنا۔۔۔کسی اور کے ساتھ بیٹھنا نہیں۔۔۔کچھ بولنا نہیں۔۔۔ویسے ہی ہیں آپ جیسے تھے پہلے۔۔۔پتہ نہیں کیوں میں

آپکی باتوں میں آگئی..." اسکے الگ ہونے پر مشل سائیڈ سے تکیہ پکڑ کر بیڈ کے دوسری جانب رکھ کر چہرہ اس میں دھنسائے لیٹ گئی تھی

KZwrites

" میں نے تو بیک آف کر لیا تھا تمھارے کہنے پر...تم خود مِس کرنے لگ گئی تھی میری پابندیاں...اب بھگتو..." سوفٹ سے لہجے میں کہتے شہریار کی نظریں اسکے سمٹے ہوئے جسم پر ٹھہر گئی تھیں،پاؤں بیڈ کراؤن سے لگائے

سائیڈ کروٹ لیے وہ بغیر کوئی جواب دئیے افسردہ سی شکل بنائے ہنوز لیٹی ہوئی تھی...آف وائٹ بیڈ شیٹ پر سیاہ نیٹ کی ڈریس میں وہ چمک رہی تھی

KZwrites

"چلو آؤ نہ کھانا کھانے چلتے ہیں....میں نے بھی ڈنر نہیں کیا..." شہریار نے کھڑے کھڑے نظریں اسکے خوبصورت سراپے سے ہٹاتے ہاتھ میں پہنی رنگز پر کر لی تھیں...مشل کے نظریں ایک ہی جگہ فکس کیے خاموشی سے لیٹے رہنے پر

شہریار نے ذرا جھک کر وہی ہاتھ پکڑتے اسے ہلکا سا جھنجھوڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا

"اٹھو مشل..."

"تو آپ نے کیوں نہیں کیا...آپ کر لیتے..." مشل اسکے تحکمانہ لہجے پر چہرے کے تاثرات بگاڑتے گھوم کر بیڈ سے اتر کر دوپٹہ کندھے پر ٹھیک کرتے اسکے ساتھ باہر کی جانب کھنچی چلی گئی تھی

KZwrites

"تمھارے بغیر کیسے کھاتا"

"آپ کھا لیں جا کر...میں نے نہیں کھانا..."

کمرے سے نکل کر اسے سیڑھیوں کی جانب جاتا دیکھ کر مشل ہاتھ چھڑواتے بولی تھی

"اب ناراض کیوں ہو...؟ کہاں جا رہی ہو...؟"

اسے بیڈروم کی طرف جاتا دیکھ کر شہریار تیز قدم چلتے اسکے پیچھے آیا تھا

KZwrites

"کیونکہ آپ۔پ۔پ بتا نہیں رہے کہ آپ کیوں ناراض تھے۔۔۔اور اتنا ناراض کہ گیسٹس کے سامنے بھی مجھے اگنور کیا۔۔۔

پہلے بھی آپ تائی امی اور دادا ابو کے سامنے سے مجھے کھینچ کر اوپر لائے تھے۔۔۔میرے لیے یہ بیہیویر۔۔یہ بیہیویر ایکسپٹیبل نہیں ہے۔۔۔"

مشل بیڈروم کے سامنے دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے آخری جملہ بولتے ہوئے تھوڑا ہچکچائی تھی

Kzwrites

"تو میرے لیے بھی ایکسپٹیبل نہیں ہے تمھارا کسی غیر سے گھلنا ملنا...اچھا نہیں لگتا مجھے...اور تم بات سمجھنے کی بجائے الٹا ایٹیٹیود دکھانے لگ جاتی ہو...شازم کے پاس سے اٹھنے کے لیے میں نے کوئی لاوڈلی شاؤٹ نہیں کیا تھا تم پر...میسج ہی کیا تھا پیار سے...اور تم بحث کرنے لگ گئی وہیں بیٹھے بیٹھے..." شہریار بائیاں ہاتھ دیوار پر اسکے سر سے تھوڑا اوپر رکھ کر تیز سے لہجے میں بولا تو مشل نے ہونٹ بھینچ کر کٹیلی نظروں سے اسے دیکھی تھی

KZwrites

"ہم پہلے سے ہی آرگومنٹس کر رہے تھے، ناراض تھی میں۔۔۔"

KZwrites

"ناراض تھی بھی تب بھی تمھیں بات مان لینی چاہئے تھی۔۔۔" شہریار نظریں اس سے پھیرتے ہاتھ دیوار سے ہٹا کراسکے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا،بولتے ہوئے اسکے لہجے میں بھی غصہ چھلکنے لگا تھا

"شازمہ آپکے ساتھ بیٹھی صوفے پر تو بس وہی جگہ بچی تھی ، میں بیٹھ گئی شازم بھائی کے ساتھ اور اس میں ایسی کون سی بات ہے جس کا برا مانا جائے اتنا..." مشل اسکے سخت لہجے پر تپتے ہوئے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے بولی تھی...دونوں ایک دوسرے کو دیکھے بغیر نظریں بیڈروم کے دروازے پر ٹکائے کھڑے تھے

kzwrites

"جب میں-ں-ں کہہ رہا ہوں کہ مجھے نہیں پسند تو مزید بحث کی کیا ضرورت ہے۔۔۔؟ آرام سے بات کر رہا تھا نہ۔۔۔کوئی سر پر تلوار لے کر تو نہیں کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔جو تم اتنا برا منا رہی ہو، جب کہہ دیا ہے کہ ڈسٹنس رکھنا ہے تو بات ختم۔۔۔بحث نہیں چاہئیے مجھے۔۔۔

" کہہ کر پھولا سانس لیتے شہریار نے بھی بازو سینے پر باندھ لیے تھے۔۔۔

KZwrites

دونوں کچھ پل یونہی غصے میں پھنکتے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑے رہے تھے۔۔۔مشل نے بیڈروم کے دروازے سے نظریں پھیر کر دیوار سے ٹیک

ہٹاتے یہاں وہاں دیکھ کر پھر سے دوسرے کمرے کی طرف رخ کرنا چاہا تو شہریار نے اسے کہنی سے پکڑ کر بیڈروم کی طرف دھکیلا تھا

"کمرے میں چلو..." شہریار نے رعب سے بھاری لہجے بھاری آواز میں کہا تو مشل کی فطری انا آڑے آئی تھی

kzwrites

"آپ چاہتے ہیں کہ میں بس آپکے کمرے میں قید ہو جاؤں تو ایسا نہیں ہو گا..." مشل اس سے

کہنی چھڑوا کر باغی سے لہجے میں بولی تھی

"بلکل ایسا ہی ہوگا...چلو اندر..." کہہ کر شہریار چہرے پر سنجیدہ سے تاثرات لیے بائیں ہاتھ سے دروازہ کھول کر دائیاں بازو اسکے گرد پھیلا ئے اسے اندر لے گیا اور کمرے میں داخل ہوتے ہی دروازہ لاک کر لیا تو مشل کے ذہن میں شہریار کی ائیر پورٹ سے واپسی والی دھمکیاں آئی تھیں...اسکا بگڑا رویہ دیکھ کر تھوڑا سا گھبراتے مشل نے پینترا بدلا تھا

Kzwrites

"ب..بھوک..لگی رہی ہے...میں نے کھانا کھانا ہے..." اسے قمیض کی جیب سے فون وغیرہ نکال کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتے دیکھ کر مشل نے کندھے سے ڈھلکتے دوپٹے کو پکڑ کر سینے پر پھیلاتے ہوئے کہا تھا

KZwrites

"بہانے نہیں چلیں گے ابھی مشل..." شہریار اپنی قمیض کے سلیوز ان فولڈ کرتے اسکی آنکھوں میں بولڈ نظروں سے جھانکتے ہوئے بولا تو مشل اسکو ویسی ہی تیز نظروں سے گھورنے لگی

تھی

"کوئی بہانہ نہیں ہے۔۔۔آپ نے ہی کہا تھا کہ باہر چلتے ہیں۔۔۔ناراض رہیں بے شک۔۔۔پر مجھے ڈنر کرنے جانا ہے۔۔۔" اسی کے لہجے میں بول کر مشل اس سے نظریں چراتے تیز قدم چلتے ہوئے ڈریسنگ مرر سامنے آئی اور اپنی آنکھوں سے پھیلا کاجل وائپ سے صاف کرنے لگی تو شہریار نے گردن جھکا کر گہرا سانس بھرتے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر سلو سے قدم چلتے اسکے پیچھے کھڑے ہو کر اسکی کمر میں بازو

kzwrites

حائل کر کے ہاتھ پیٹ پر باندھ لیے تھے

"پہلے یہ بتاؤ کہ اتنی باتیں تو سنا دیتی ہو سامنے والے کو تو پھر خود روتی کیوں ہو بعد میں...؟ ابھی اتنی پیاری آنکھیں رو رو کر کیوں سوجھائی ہوئیں ہیں....؟ تمھیں تو رونا نہیں چاہئے ..سوٹ نہیں کرتا بلکل بھی..." نرم سے لہجے میں کہتے اسکے بال سائیڈ گردن سے ہٹا کر شہریار نے تھوڑا جھک کر وہاں پر اپنے ہونٹ رکھے تو مشل کا یک دم کپکپانا اسے بخوبی محسوس ہوا تھا...مشل نے رخ موڑ کر گردن کو

kzwrites

اندر کی جانب ذرا سا خم دیتے کندھے کی کنفیوز سی موومومنٹ سے شہریار کا چہرہ خود سے دور کیا تھا

KZwrites

"Whats wrooong

یارررررر "

"تمھیں میرا پاس آنا اچھا نہیں لگتا۔۔۔؟ نہیں پسند تو صاف بول دو۔۔۔" اسکی آنکھوں میں

انٹینس نظروں سے جھانک کر کہتے شہریار کا لہجہ بگڑا تو مشل نے فوراً اسکا بازو کہنی کے پاس سے تھاما تھا

"نہیں۔ں۔ں لگتا ہے اچھا۔۔۔اچھا۔۔لگتا ہے۔۔۔" مشل اپنی حرکت پر خود ہی گھبرا کر ٹوٹے پھوٹے لہجے میں بولی تھی

"Then why do you resist this muchhhh---"

kzwrites

شہریار نے اسے دیوار میں لگے مرر سے لگاتے اسکے کندھے سے بار بار ڈھلکتے دوپٹے کو اتار کر بیڈ پر اچھال دیا تھا

"جب بھی قریب ہونے لگتا ہوں،سٹرینج سا بیہیو کیوں کرتی ہو....اچھا لگتا ہے تو

Why you always react the same way...."

Kzwrites

شہریار نے اسکا دوپٹہ اتارا تو مشل ہونٹوں پر زبان پھیر کر انہیں گیلا کرتے کنفیوز نظروں سے اسے دیکھی تھی،کچھ کہنے کو ہونٹوں کو بار

بار حرکت دینے کی کوشش میں مزید کنفیوز ہوئے جا رہی تھی

"ڈسکس کرو یار مجھ سے...جو بھی بات ہے...کچھ بتاؤ گی تو سمجھ آئے گا نہ مجھے...؟ یا ہم بغیر ڈسکس کیے ہی ایک دوسرے سے انڈرسٹینڈنگ ایکسپیکٹ کرتے رہیں گے...؟ "

کہتے ہوئے شہریار نے لہجہ بے حد نرم رکھا تھا، اپنے لاؤڈ ہونے پر اسکا گھبرانا اچھا نہیں لگا تھا

kzwrites

"شہریار مجھے سچ میں برا نہیں لگتا۔۔۔بس
بہت شرم آتی ہے۔۔ایسے۔۔عجیب سا فیل ہوتا
ہے جیسے میرا blood تیزی سے سرکولیٹ کر
رہا ہو۔۔"

KZwrites

"جیسے۔۔۔جیسے میری سانس اٹکنے لگی ہو۔۔۔۔"
مشل اسکو اپنی فیلنگز سمجھاتے ہوئے اٹک اٹک
کر بولنے لگی تو شہریار گہرا سا مسکراتے ہوئے
بائیاں ہاتھ مرر پر رکھ کر بہت ہی پیار سے

اسکے گال کو انگوٹھے اور انگلیوں کی پوروں سے چھوئے جا رہا تھا

"اور کیا ہوتا ہے...؟" گھمبیر سے لہجے میں کہتے شہریار نے نظروں کا رخ اسکی نیٹ کی قمیض کے اوپری حصے کی طرف کیا تھا...انگوٹھے سے بہت آہستگی سے مسلسل اسکے چہرے کو سہلا رہا تھا

Kzwrites

"میری ہارٹ بیٹ پھر اتنی۔۔۔اتنی تیز ہو جاتی ہے کہ۔۔۔مجھ سے۔۔۔مجھ سے کنٹرول نہیں ہوتا تو۔۔۔آپکو پیچھے کر دیتی ہوں۔۔۔" مشل اسکی آنکھوں کے بدلتے رخوں پر نظریں جھکاتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"آپ۔۔دیکھتے بھی ہیں تو۔۔۔تو۔۔۔" مشل کے بولتے بولتے شہریار نے نظریں اسکے سینے پر جمائے ہاتھ چہرے سے ہٹا کر وہاں رکھا تو مشل کے لفظوں کو لگام لگ گئی تھی

"صرف دیکھنے سے بھی ہارٹ بیٹ بڑھتی ہے---؟ " کہتے ہوئے شہریار کے ہاتھ کا دباؤ اسکے دل کے مقام پر بڑھا تو مشل نے دونوں ہاتھوں سے اسکی کلائی کو تھام کر گھبرائی سی نظروں سے اسے دیکھا تھا

KZwrites

"ابھی بھی ایسا محسوس ہو رہا ہے--؟ " اسے بوکھلایا محسوس کرتے شہریار نے خمار آلود نظروں سے اسے دیکھتے ہاتھ مزید نیچے لیجا

کر سلٹ سے اندر کرتے اسکے پیٹ کو انگلیوں سے چھوا تو مشل نے نظریں جھکاتے اب کی بار خود پر قابو رکھتے اسکے ہاتھ کو جھٹکا نہیں تھا..نیول کے آس پاس اسکی سرکتی انگلیوں کی سست رفتار جنبش کو سہنے سے ہی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں

KZwrites

اسکی طرف سے خاموشی سن کر شہریار نے چہرہ ذرا سا جھکا کر اسکی گردن کے نزدیک کرتے ہاتھ قمیض کے اندر سے ہی تھوڑا اور اوپر کیا تو مشل کی جان ہی لبوں پر سجی تھی

"ہو۔و۔۔ہو رہا ہے۔ے تھوڑا۔ا۔۔۔" کچھ پل پہلے کے پوچھے ہوئے سوال کا جواب اب دیتے مشل کو اپنی گردن کی سکن پر اسکی گرم سانسیں پھیلتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔اسکے جسم سے اٹھتی سٹرانگ خوشبو،اسکے ہاتھوں کی بڑھتی بے باکی نے اسے مزید کنفیوز کر دیا تھا

"تو زیادہ کب ہوتا ہے۔۔۔" شہریار نے اسکے کان کے قریب ہو کر کہتے وہیں پر گرم سا لمس

kzwrites

چھوڑا تو مشل نے کرنٹ کھا کر پیچھے ہونا چاہا مگر اسکے حصار میں مکمل قید ہونے سے وہ ایک انچ بھی ہل نہیں سکی تھی،قمیض کی بے ترتیبی الگ پریشان کر رہی تھی۔۔۔وہ تب سے نظریں جھکا کر اس سے باتیں کر رہی تھی

KZwrites

"مجھے نہیں پتا۔۔۔چھوڑیں۔۔۔مجھے۔۔۔آپ جان بوجھ کر مجھے تنگ کر رہے ہیں۔۔۔" اسکے ہاتھ کو قمیض کے اوپر سے پکڑ کر پیچھے کرتے مشل نے اسکے ہاتھ کی گرفت سینے سے ذرا سا نیچے برہنہ سائیڈ کمر پر سخت ہوتی محسوس کر کے

اسے ملتجی نظروں سے دیکھا تو شہریار اسکے اتنے کنفیوز چہرے،معصوم سی رزسٹنس کو دیکھ کر ٹرانس سے باہر آتے باقاعدہ ہنسنے لگا تھا

Kzwrites

"ایسے تو نہیں جانے دوں گا پہلے مجھے بتاؤ کہ کب تمہارا بلڈ بہت تیزی سرکولیٹ کرتا ہے جو کہ ابھی کم کر رہا تھا۔۔۔قمیض بہت فِٹ ہے یہاں سے،ہاتھ ویسے بھی اندر نہیں جا رہا۔۔۔" ہاتھ قمیض سے نکال کر بے شرمی سے اسکے سینے کو ایک طرف سے دباتے ہوئے وہ بولا تو

مشل کا چہرہ سرخ انار ہوا تھا،جتنا وہ شرم سے نظریں جھکائے کھڑی تھی وہ اتنا ہی تیز ہو رہا تھا

"اگر اپ ایسے تنگ کریں گے تو پھر میں آپ سے اپنی کوئی بات شیئر نہیں کیا کروں گی آئندہ..." مشل اپنے چہرے کی تپش خود بھی محسوس کرتے اس کی سرخ ہوتی آنکھیں دیکھ کر گھبرائی تھی...شہریار کا ہاتھ اب سینے سے ہٹایا نہیں تھا لیکن مووومنٹ رسٹرکٹ کرنے کے لیے کلائی پھر سے پکڑ لی تھی...اسکے

KZwrites

اتنے قریب ہونے سے دماغ اسکی متوقع اریکشن پر گیا تو مشل نے ذرا سا فاصلہ بناتے خود کو مزید دیوار میں دھنسا لیا تھا

"تو نہ کرو شیئر۔۔پھر میں بھی اپنی مرضی کروں گا۔۔۔تمہاری بالکل نہیں سنوں گا۔۔۔"

کہہ کر شہریار نے اسی پوزیشن میں کھڑے کھڑے مزید قریب ہو کر فاصلہ ختم کرتے اس کے سینے پر ہاتھ کا دباؤ بڑھاتے ، گال کو اپنے ہونٹوں میں ذرا سختی سے بھرا تھا، مشل نے چہرے پر اسکے لمس اور لوئیر بیلی پر اسکے

Kzwrites

جسم کی سختی محسوس کرنے پر سسک کر اس کے دائیں کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے اس کو دھکیلنا چاہا تو شہریار نے دوسرے گال کو بھی یونہی سرخ کر دیا تھا

"کیا مسئلہ ہے اب...؟ " شہریار کی نظریں انگارہ ہوئیں تو مشل نے گھبرا کر کندھے پر رکھے ہاتھ سے اسے واپس اپنی جانب کیا تھا

Kzwrites

"تو نہ کرو شیئر...پھر میں بھی اپنی مرضی کروں گا...تمہاری بالکل نہیں سنوں گا..." کہہ کر شہریار نے اسی پوزیشن میں کھڑے کھڑے مزید قریب ہو کر فاصلہ ختم کرتے اس کے سینے پر ہاتھ کا دباؤ بڑھاتے ، گال کو اپنے ہونٹوں میں ذرا سختی سے بھرا تھا، مشل نے چہرے پر اسکے لمس اور لوئیر بیلی پر اسکے جسم کی سختی محسوس کرنے پر سسک کر اس کے دائیں کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے اس کو

kzwrites

دھکیلنا چاہا تو شہریار نے دوسرے گال کو بھی یونہی سرخ کر دیا تھا

"کیا مسئلہ ہے اب۔۔۔؟ " شہریار کی نظریں انگارہ ہوئیں تو مشل نے گھبرا کر کندھے پر رکھے ہاتھ سے اسے واپس اپنی جانب کیا تھا

Kzwrites

"مشل ایسے سٹیپ بیک کرنا بہت مشکل ہوتا ہے یارررر۔۔۔جیسے تم کر رہی ہو نہ، اب پاس آئے تو تمھارے۔ے۔ے۔ے لیے مشکل ہو جائے گی،بتا رہا

ہوں..." کہتے ہوئے شہریار نے صرف لوئر باڈی اس سے پیچھے کی تھی

اس دل کو خود ہی کنٹرول کرنا سیکھ لو ورنہ اگر میں نے بندوبست کیا تو..." بات ادھوری چھوڑ کر شہریار نے ہاتھ اس پر سے ہٹا کر ایک قدم پیچھے لیا تو مشل نے دل میں انزائٹی سی محسوس کرتے وہیں سینے پر اپنا ہاتھ رکھ لیا تھا

Kzwrites

"شہریار... مجھے واقعی بھوک لگی تھی..." مشل کچھ نہ سمجھ آنے پر بولی تو شہریار نے چہرے پر ضبط اور الجھن کے ملے جلے تاثرات لیے اسکے پیٹ پر ہلکا سا مکہ مارا تھا "میری آگ کی خیر ہے لیکن تمھارے اس چھوٹے سے پیٹ کی آگ بجھنی چاہیے پہلے...تاکہ کم از کم باقی کی رات یہ ڈسٹرب نہ کرے..."

KZwrites

"آؤچ...مار کیوں رہے ہیں..." اسکے لہجے کے ذرا سا نرم پڑتے ہی مشل درد ہونے کی مصنوعی ایکٹنگ کرتے ہوئے مرر سے ہٹ کر ایک طرف

ہوئی تھی

"ایکٹنگ بند کرو جلدی نیچے چل کر کھانا کھاؤ..." شہریار نے بیڈ پر پڑے اس کے دوپٹے کو اٹھا کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو مشل کی نظر اسکے چہرے کی سرخیوں پر پڑی تھی...سانولے سے چہرے پر سرخیاں گھلنے سے طلب کی شدت واضح ہو رہی تھی،کنپٹیوں کے پاس سے باریک رگیں تک نظر آرہی تھیں..دل مائل ہونے کی بجائے مزید بہانے بنانے لگا تھا

kzwrites

"میں پہلے چینج کر لوں--- بہت تھک گئی ہوں اس ڈریس کو کیری کرتے کرتے---" مشل دوپٹہ مفلر کے انداز میں اپنے گلے میں ڈالتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

" کھانا کھا لو اس کے بعد میں خود چینج کر دوں گا---ٹائم نہیں ضائع کرو فضول میں---" شہریار اسی مرر کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال سیٹ کرتے سر کو جھٹک کر خود کو کالم کرنے لگا تو مشل نے اسکے فور آرمز کے مسلز کو

دیکھ کر نظریں پھیری تھیں

"بات کیسے کر رہے ہیں...؟ میں نے گھر کا کھانا نہیں کھانا

مجھے کے ایف سی کھانا ہے... باہر لے کر جائیں

as you promised..."

Kzwrites

مشل اس کے ساتھ آ کر کھڑے ہوتے اپنے بھی بال سیٹ کرنے لگی تو شہریار نے جبڑہ بھینچتے ہوئے اسے دیکھا تھا

"بہت بڑی ایکٹر ہو...ابھی ایک منٹ پہلے اس طرح پاس کھڑے ہونے پر ایسے شرما رہی تھی جیسے میں نے پتہ نہیں کیا کر دیا ہو...اب نہیں تمہاری دھڑکنیں تیز ہو رہیں..." شہریار بھنویں غصے سے اچکا کر اسے مرر میں دیکھتے ہوئے بولا تو مشل دبا دبا سا مسکراتے بالوں کی سائیڈ پارٹیشن کر کے ہاتھ پیٹ پر رکھتے ،قدرے اونچا بول کر دروازے کی طرف بڑھ گئی تھی "آپ نارمل ہوتے ہیں تو ہارٹ بیٹ بھی نارمل ہو جاتی ہے...کے ایف سی ی-ی-ی-----"

KZwrites

"چپ کر کے گھر کا کھانا کھاؤ کوئی فاسٹ فوڈ نہیں کھانا اب سے... چار دنوں میں دو دفعہ kfc کھا چکی ہو...خود بھی پھیل جاؤ گی اور مجھے بھی موٹا کر دو گی...." شہریار کمرے کا دروازہ بند کر کے اسکے پیچھے باہر آیا تھا

kzwrites

"یعنی میرا ویٹ زیادہ ہو جائے گا تو پیار نہیں کریں گے..."

مشل منہ بناتے ہوئے کمرے کے سامنے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی

"یار جیسے بھی ہو جاؤ گی پیار کر لوں گا اگر کرنے دو۔و۔و۔و گی تو۔۔۔اور ابھی یہ والا سیزن تو انجوائے کرنے دو ظالم لڑکی۔۔۔جان مشکل میں ڈالی ہوئی ہے میری۔۔۔عجیب ہی۔۔۔" سر کو جھٹک کر کہتے شہریار نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے سیڑھیوں کی جانب دھکیلا تو مشل اسکے بے بس سے چہرے کو دیکھ کر باقاعدہ ہنسنے لگی تھی

Kzwrites

"اچھا KFC تو میں نہیں لے جاؤں گا اب...کسی ریسٹورنٹ چلتے ہیں...کچھ اچھا سا کھاؤ...."

سیڑھیاں نیچے اترتے ہوئے شہریار بولا تو مشل ہیلز میں قدرے آرام آرام سے اترنے لگی تھی،لاؤنج میں اسکی ہیل کی آواز کا شور گونجا تو وہ باقی کی سیڑھیاں مزید دھیان سے اتری تھی

"نہیں گھر کا کھانا ہی کھا لیتے ہیں آپ نے تو

kzwrites

مجھے ڈرا ہی دیا ہے..." مشل کچن میں داخل ہوتے ہوئے بولی تھی

"اوئے مذاق کر رہا تھا...آؤ چلتے ہیں..."

KZwrites

"نہیں سیریسلی گھر کا ہی کھا لیتے ہیں میں تو بس آپ سے دور بھاگنے کے لیے باہر جانا چاہتی تھی..."

"آج نہیں بھاگنے دے رہا کہیں تمھیں۔۔۔ابھی تک تو اپنی مرضی سے ہی جانے دے رہا تھا لیکن آج نہیں۔۔۔آج دل کو تمھارے سمجھانا ہے بھئی اب یہی سب کچھ ہے۔۔۔"

شہریار ہلکی سی آواز میں کہتے اسکے پیچھے کچن آگیا تو مشل ماتھے پر بل ڈالتے اسکی طرف دیکھی تھی "کیوں یہی سب کچھ ہے۔۔۔؟"

"یہ اوپر جا کر بتاؤں گا۔۔۔یہاں مناسب نہیں لگے گا سمجھانا۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار نے فریج

kzwrites

کھولی تو مشل نے ہاتھ بڑھا کر فریج کا دروازہ بند کر دیا تھا "ایسے نہیں کھانا کھانا مجھے جیسے قربانی سے پہلے زبردستی بکرے کو کھلا تے ہیں---"

"ڈرامے نہیں مشل---" شہریار نے اسکا ہاتھ ہٹا کر فریج دوبارہ کھولی تو مشل منہ پھلا کر چئیر پر بیٹھ گئی تھی---یونہی لڑتے جھگڑتے کھانا کھا دونوں تقریباً آدھے گھنٹے تک واپس اوپر آئے تھے

KZwrites

"تھوری واک کر لیں۔۔زیادہ کھا لیا ہے میں نے شاید۔۔۔" مشل اوپر آتے ہی بولی اور اپنا رخ چھت کو جانے والی سیڑھیوں کی طرف کر لیا تھا

KZwrites

"دوسرا بہانہ۔۔۔مشل تم اپنی شامت کو بلا رہی ہو یہ سب کر کے۔۔۔" شہریار نے اسکے کان کو کھینچ کر اسکا رخ اپنی جانب کیا تھا

"یارررر--اوکے آجائیں بیڈروم میں ہی---

Enough with these threats"

مشل ماتھے پر بل ڈالے کمرے کی طرف جانے لگی تو شہریار نے گردن کی بیک سے پکڑ کر اسکو اپنے ساتھ دھکیلتے ہوئے چھت کا رخ کیا تھا

KZwrites

"چلو اوپر ہی---"

"میں تمھاری مان رہا ہوں پھر اپنی بھی منواؤں گا۔۔۔"

"کالج کب سے جانا شروع کرنا ہے۔۔۔" اوپر آکر دونوں بنیرے سے لگ کے کھڑے ہوگئے تھے۔۔۔رات کافی گہری ہو رہی تھی۔۔۔ہوا کی یخ بستگی نے مشل کو لپیٹ میں لیا تو وہ اسکے تھوڑا قریب ہوئی تھی

kzwrites

"آپ کو یاد ہے کہ ہم پہلی بار اس گھر میں چھت پر ہی ملے تھے۔۔۔" مشل جالی کی قمیض سے سردی اندر جو دھنستے محسوس کر کے گھٹے سے لہجے میں بولی تھی

kzwrites

" پہلی بات تو یہ کہ ہم چھت پر نہیں کچن میں ملے تھے، میں تمہیں بعد میں چھت پر لے کے آیا تھا اور دوسری بات یہ ہے کہ میں تم سے

کالج کا پوچھ رہا ہوں اور تم میری یادوں میں کھوئی ہوئی ہو،خیر تو ہے نا۔۔۔ابھی تھوڑی دیر پہلے افسوس ہو رہا تھا کہ مجھ سے کیوں

شادی کر لی..." شہریار نے اسے قریب ہوتا دیکھ کر اپنی بیک بنے سے لگا کر چہرہ اسکی جناب کرتے بازو اسکے سامنے بنے پر پھیلا لیا تھا

"ویسے ہی سوچ کر اچھا لگتا ہے کہ آپ..." مشل دور نظر آتی روشنیوں میں کھوئے ہوئے بولتے بولتے رک گئی تھی،دونوں ہاتھ اسکے بازو پر رکھ کر وہ اسکی آڑ میں کھڑی ہوگئی تھی

kzwrites

"پورا بتایا کرو نا ہمیشہ آدھی بات کھا جاتی ہو...." شہریار نے اسکی کھوئی کھوئی آنکھوں کے سامنے اپنا ہاتھ لہرایا تھا

"سوچ کر اچھا لگتا ہے کہ آپ مجھے اتنا پروٹیکٹ کرتے تھے...میں نے آپکو تھپڑ بھی مارا تھا وہاں آفس کے سب سے اوپروالے فلور پر...میں اندر سے بہت زیادہ ڈر گئی تھی...آپکا فیس اتنا زیادہ ریڈ ہو گیا تھا...آپکی آنکھیں...صاف پتہ لگ رہا تھا آپ بہت غصے میں ہیں...مجھے تو لگا آپ اب میرا کچومر ہی

KZwrites

نکال دیں گے...لیکن آپ نے...آپ نے سلیپ بیک بھی نہیں کیا..."

مشل آخری بات کرتے اسکے چہرے کی طرف دیکھی تو شہریار کو خود کی طرف ایسا دیکھتے

پایا جیسے وہ اسکی بہت قیمتی چیز ہو...وہ نظروں کا رخ بدل بدل کر اسکے چہرے کے ہر نقش کو دیکھتے اسکی بات سن رہا تھا...ہوا کا رخ اوپوزٹ ہونے کی وجہ سے شہریار کے بال اسکے ماتھے پر بکھر رہے تھے

KZwrites

"آج نکال لوں کچومر تمھارا۔۔۔؟" شہریار نے جھک کر ٹھنڈ سے اسکی سرخ ہوتی ناک سے اپنی ناک مس کی تو مشل اسکی بات پر پوری کی پوری سرخ پڑ گئی تھی

KZwrites

"میں Monday سے کالج جانا شروع کروں گی۔۔ ٹھ۔۔۔ٹھیک ہے نا؟۔۔۔" پچھلی کسی بات کا جواب دیتے مشل اپنا چہرہ دائیں بائیں گھماتے ہوئے بولی تھی

"ٹھیک ہے جناب Monday سے ہی سہی---اور کوئی حکم ہے تو بتائیں---؟" شہریار نے اسکے گھبرائے سے نقوش کو دیکھتے ناک پر ہی لب رکھے مشل نے سٹپٹا کر فورا ہاں میں سر ہلایا تھا

KZwrites

"حکم کرو--" ہوا سے اڑتے بالوں کو شہریار نے دونوں ہاتھوں سے پیچھے کو سنوارا تو مشل رخ بدل کر اسکے ساتھ ،بنے سے ٹیک لگا کر کھڑی ہوگئی تھی

"میں اپنی گاڑی میں جایا کروں گی"

"وہ کیوں۔۔۔؟ یہاں سے تو تمھارا کالج اور بھی دور ہے یار۔۔" شہریار نے بازو اسکی کمر کے پیچھے بنے پر پھیلا لیا تھا

"مجھے خود آنا جانا اچھا لگتا ہے۔۔انڈیپینڈینٹ رہنا۔۔مجھے پک اینڈ ڈراپ سروس اچھی نہیں

kzwrites

لگتی...پابند ہونا پڑتا ہے ڈرائیور کا..مجھے اپنی مرضی سے آنا جانا اچھا لگتا ہے...دادا ابو تو جانے نہیں دیتے کہیں اکیلے...آپ مجھ پر اتنی لمیٹیشنز مت لگانا..."

KZwrites

"اگر میں ہی تمھارا ڈرائیور بن جاؤں تب بھی نہیں...؟" شہریار دائیاں بازو اسکی کمر کے پیچھے سے گزار کر سائید کمر پر ہاتھ رکھتے پیار سے بولا تو مشل اپنے سینے پر بندھے بائیں ہاتھ سے اسکے ہاتھ کو پکڑ کر مسکرانے لگی تھی...دونوں خود ہی ایسے نظروں سے اوجھل

ہاتھ پکڑنے پر ایک دوسرے کو دیکھے بغیر مسکرائے جا رہے تھے

"تم اچھے سے پڑھو بھی...اینڈیپینڈنٹ بھی بنو...اپنے سب خواب پورے کرو تمھارے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی مشل ، نہ ہی میں تمھارے ڈرائیو کرنے یا اکیلے کہیں آنے جانے کے خلاف ہوں...میں کوئی قید نہیں کرنے لگا تمھیں...اور دادا جان بھی بس سیفٹی کے لیے اکیلے نہیں جانے دیتے...ہم کوئی درمیانی راستہ نکال لیں گے...بغیر کوئی انا درمیان میں

Kzwrites

لائے...ہر بات پابندی نہیں ہوتی،کچھ باتیں ہم پیار سے بھی کہہ رہے ہوتے ہیں مشل...تھوڑی خود مانو،تھوڑی اپنی منواؤ..." آخری جملہ کہتے ہوئے شہریار نے انگلیوں سے اسکی ہتھیلی کو آہستگی سے گدگدایا تو مشل ہنستے ہوئے مزید اسکے قریب ہوئی تھی

KZwrites

"آپ شادی کے بعد ویسے بہت بہتر ہوگئے ہیں...اتنا پیار سے سمجھاتے ہیں دل ہی نہیں کرتا انکار کرنے کا....پہلے اتنا دھونس جماتے تھے نا کہ چڑ ہونے لگ جاتی تھی مجھے..."

مشل دونوں ہاتھ ہوا میں کر کے مٹھیاں بھیچ کر اپنی کیفیت کا اظہار کرتے بولی تھی

"غصے کا تھوڑا تیز تھا یار۔۔۔بلکہ ہوں،لیکن کنٹرول کرتا ہوں اب۔۔۔اور تم میرے اتنے پاس جو ہو۔۔۔تو مجھے تسلی رہتی ہے کہ آرام سے ہر بات ڈسکس کر لوں گا۔۔۔ویسے پہلے تم بھی سنتی نہیں تھی۔۔۔یا شاید میں ہی زیادہ تنگ کرتا تھا۔۔۔" وہ دونوں ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے واک کرنے لگے تھے

KZwrites

"شاید نہیں...واقعی آپ ہی زیادہ تنگ کرتے تھے..." تیز ہوا سے مشل کے سٹریٹ ہوئے بال اڑ کر چہرے پر آنے لگے تو شہریار نے انہیں نرمی سے چھو کر دیکھا تھا "ایسے بھی اچھے لگ رہے ہیں..."

KZwrites

"آپکو پتہ ہے...جب سے یہاں آئی ہوں شازمہ مجھ سے بات بھی نہیں کرتی...مجھے دیکھ کر راستہ بدل لیتی ہے اپنا...نظریں بھی پھیر لیتی ہے...آج بھی میں نے کوشش کی کہ ملوں اس

سے لیکن...اس نے مجھے دیکھ کر بھی اگنور کر دیا تھا..." مشل بالوں کے ذکر پر شازمہ کا چہرہ نظروں میں آنے پر بولی تھی

"شازمہ شروع سے کچھ introvert ہے...گھلتی ملتی کم ہے.... confidenceبھی ہمیشہ سے کم تھا...یہ تو اب کالج جا کر تھوڑا بہتر ہوئی ہے...کچھ نیچرلی بھی ایسی تھی اور کچھ گھر کے بڑوں کی سختیوں سے بھی....وہ تم سے بات نہیں کرتی تو تم پہل کر کے دیکھو....دوستی کرو...بہت اچھا بچہ ہے وہ میرا..."

kzwrites

"اچھا...اب جب آئے گی تو میں کر کے دیکھوں گی بات...ویسے شازم بھائی بالکل اوپوزٹ ہیں...کم از کم بات تو سیدھے منہ کرتے ہیں...
حالانکہ مسئلہ انکو ہونا چاہئیے مجھ سے...پر کبھی کبھی تھوڑا عجیب سی بھی وائبز آتی تھیں ان سے...میں جب سمجھتی تھی کہ وہ میرے کزن ہیں میرا تو دل ہی برا ہو گیا تھا...عجیب طرح گھورتے تھے ایسا کبھی آپ کے ساتھ محسوس نہیں ہوتا تھا...ویسے انکو تو پتہ تھا کہ میری شادی آپ سے ہونی ہے تو وہ

Kzwrites

کیوں مجھ سے بات کرنے کی کوشش کرتے تھے..."

مشل سوچ سوچ کر ٹھہر ٹھہر کر اس سے باتیں کیے جا رہی تھی

kzwrites

"امم ہممم تمھیں غلط فہمی ہوئی ہو گی بہت نائس بچہ ہے وہ بھی... اصل میں تم اسکو اپنے ظالم کزن کے طور پر دیکھ رہی ہو گی نہ اس لیے ایسا لگا ہو گا..." شہریار اسکے ہاتھ کی انگلیوں کو نرمی سے اپنے ہاتھ میں پھنسائے اسکی طرح ہی سلو سا چل رہا تھا

"سردی لگ رہی ہے---"

"میں بھی یہی سوچ رہا تھا بھئی کہ اور کتنی واک کرنی ہے--- 2بج رہے ہیں---پر کہا نہیں کچھ کہ پھر باتیں سناؤ گی کہ مجھے نیچے جانے کی جلدی ہے---" شہریار جیب سے موبائل نکال کر وقت دیکھتے ہوئے بولا تھا

KZwrites

"تھک گئے ابھی یا نہیں۔۔۔؟" مشل نے چور نظروں سے پوچھا تھا

"جتنا بھی تھکا لو ، ساری تھکاوٹ تم میں ہی اتاروں گا۔۔۔سو نو وریز۔۔۔" اسکے کندھے کو کندھے سے ہٹ کر کے دھکیلتے ہوئے بولا تو مشل کا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکل گیا تھا

"سب کپڑے کہاں سے لیے ہیں آپ نے۔۔۔ہر ڈریس چبھتا ہے مجھے۔۔۔یہ اس والے کے بازوؤں میں مسلسل اریٹیشن ہو رہی ہے۔۔۔" مشل باتوں کو

kzwrites

بنا بنا کر چہرے پر تنگی کے آثار لیے بولے جانے لگی تو شہریار نے کچھ پل اسے گھور کر دیکھتے اچانک جھک کر اسکو تھائیز سے لفٹ کر کے اپنے ایک کندھے پر ڈالا اور سیڑھیاں نیچے اترتے ہوئے بیڈ روم میں آ گیا تھا

KZwrites

"دروازہ بند کرو...اتار لیتے ہیں ابھی اس پرابلمیٹک ڈریس کو..." کہتے کہتے شہریار خود ہی دروازہ بند کرتے اسکی طرف بڑھا تو مشل دو قدم پیچھے ہوئی تھی

"م۔۔۔میں چینج کر کے آتی ہوں۔۔۔یہ نشان ڈل جائیں گے ایسے اتارا تو۔۔۔" کہہ کر مشل ڈریسنگ روم کی طرف بھاگی تو شہریار اس کے پیچھے آ گیا تھا

KZwrites

"ہاں کچھ کمفرٹیبل سا پہن کر آؤ۔۔۔میں نکالتا ہوں۔۔۔" کہہ کر شہریار نے وائٹ کلر کا شارٹ ڈریس اس کی طرف بڑھایا تو مشل شرارتی سی نظروں سے اسے دیکھی تھی

"میں پھر یہ پہن کر رکھوں گی۔۔۔اتاروں گی

"نہیں---

" چپ کر کے نا پہن کے آؤ---شرطیں نہ لگایا کرو میرے ساتھ ہر وقت---" شہریار ذرا سخت لہجے میں بولا تو مشل ڈریس پکڑے بھاگ کر فورا باتھ روم گھس گئی تھی

Kzwrites

شازم رات گئے گھر واپس آیا تو سیدھا ماں کے کمرے میں گیا تھا

"شازم اسکو قابو میں رکھو...یہ ماں کو بتانے پر تلی ہوئی ہے اور اپنا بھی ہاتھ ہلکا رکھا کرو ابھی دو دن کی بیاہی ہے...میری بھی ناک کٹواؤ گے اور خود بھی پھنسو گے...مناؤ اسے جا کر...منتیں کر رہی تھی کہ ماں سے بات کرواؤ...میرا تو تب سے سر دکھ رہا ہے سوچ سوچ کر...صحیح کہتے ہو زبان قینچی جیسی ہے،گھر لا کر پتہ چلا ہے..." شازم خاموشی سے سب سنتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

KZwrites

تھا۔۔کمرے کا دروازہ کھولا تو شازمہ اسی

حالت میں اوندھے منہ لیٹی سسک رہی تھی۔۔۔ دروازہ کھلنے کی آہٹ پر فورا چونک کر بیٹھتے وہ خوف زدہ نظروں سے شازم کی طرف دیکھنے لگی تھی۔۔۔ جوں جوں شازم اپنے قدم اس کی طرف بڑھا رہا تھا،شازمہ بیڈ پر کھسک کر پیچھے کو ہوتی جا رہی تھی،اسکا کھلا گریبان سرخ آنکھیں دیکھ کر اسکے شراب پئیے ہونے کا گمان ہوا تھا

"م۔۔۔م۔۔ میرے پاس نہ آئیں۔ں۔۔۔" شازمہ کے چہرے پر تھپڑوں کے نشان واضح تھے

KZwrites

"تمہارا شوہر ہوں۔۔۔تمہارے پاس ہی آؤں گا نہ۔۔۔" مدھم سے لہجے میں کہہ کر شازم اس کے بالکل پاس بیڈ پر بیٹھ کر اس کے پاؤں کو اپنے ہاتھ سے چھونے لگا تو شازمہ نے کرنٹ کھا کر اپنے پاؤں پیچھے کیے تھے

KZwrites

"شازمہ آئی ایم سوری۔۔۔پلیز۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔مجھے فضول میں ہی۔۔۔غصہ آگیا تھا۔۔۔پر میرا یقین کرو۔۔اب کبھی وعدہ نہیں توڑوں گا۔۔۔کبھی ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا تم پر۔۔۔" ٹھہر

ٹھہر کر بولتے شازم نے اسکے پاؤں واپس کھینچ
کر اپنے پاس کیے اور اسکی پاؤں کے اوپری
شفاف حصے پر اپنا ہاتھ آہستگی سے پھیرنے لگا

"مجھے بس چھوڑ دیں پلیز...مجھے یہاں سے
جانا ہے۔ے..."

KZwrites

شازمہ اس سے شدید خوفزدہ ہو رہی
تھی،اپنے گھر اس نے
کم از کم ایسا ماحول نہیں دیکھا تھا...عالم شاہ
اور سمینہ بیگم بھی لڑتے جھگڑتے تھے مگر
کبھی ہاتھ اٹھانے والی گھٹیا حرکت اس نے

نہیں دیکھی تھی...صرف ایسی باتیں اس نے سن رکھی تھیں...سامعہ شاہ کے متعلق...

"کیا مطلب چھوڑ دوں....کدھر جانا ہے...؟" شازم کا لہجہ پھر سے بدلا تھا ، پاؤں پر گرفت سخت ہوئی تھی

KZwrites

"م۔ممیرا۔۔مطلب۔۔" شازمہ پاؤں پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسکے ہاتھ کی گروت کو کم کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی،اسکے ہاتھ کا انگوٹھا تلوے میں دھنستا ہی جا رہا تھا

"دوبارہ میں تمھارے منہ سے یہ لفظ نہ سنوں---
لاسٹ ٹائم وارن کر رہا ہوں---got it?---کیوں بار
بار بھڑکانے کی کوشش کرتی ہو جان بوجھ
کر--کیوں نہیں اچھی بیویوں کی طرح رہ
سکتی--؟ "شازم کا ہاتھ اب اسکے پاؤں سے ہٹ
کر ٹانگ کی طرف بڑھ رہا تھا ، وہ دیکھ بھی
اسکی ٹانگ کی طرف ہی رہا تھا۔۔اسکی شرٹ کا
کھلا گریبان ،آنکھوں کی سرخی،ہاتھ کی بڑھتی
حرکت--- شازمہ کو موت جیسے نظر آرہے تھے

KZwrites

"نہیں---ن---پلیز---" وہ بری طرح کانپنے لگی تھی
،کمر کا درد الگ اذیت میں مبتلا کیے ہوئے تھا

"سوری کہا ہے نا میں نے---پھر کیوں ایسے گھبرا رہی ہو---نہیں ہوں میں ظالم یار---تم۔م۔م بنا رہی ہو مجھے---ایسے دور دور رہ کر---" شازم اسکے ٹراوزر کے اندر سے ٹانگ پر ہاتھ پھیرنے لگا تھا---شازمہ اپنے گھٹنوں پر دونوں ہاتھ رکھے کانپتے ہوئے رو رہی تھی ،اسکے گھمبیر سے لہجے سے خوف کھاتے وہ مزاخمت ترک کر

kzwrites

چکی تھی

"آؤ اوپر چلتے ہیں" شازم اچانک اٹھ کھڑا ہوا تو شازمہ نے ہذیانی انداز میں فورا نفی میں سر ہلایا تھا "اوپر...اوپر نہیں...اوپر نہیں جاؤں گی..."

"اٹھو شاباش..." شازم نے اسکو بازو کے اوپری حصے سے پکڑا تو وہ بغیر کسی مزاحمت کے اٹھ

KZwrites

کھڑے ہوتے اسکے ساتھ چلنے لگی تھی۔۔۔کمر میں تکلیف کی شدت سے جلتی ہوئی ٹیسیں اٹھتی محسوس ہو رہی تھیں

"مجھے اوپر نہ لے جائیں۔ں۔۔۔" شازمہ کے آنسو بھل بھل بہہ رہے تھے۔۔۔سیڑھیوں پاس آکر بلکتے ہوئے التجا کی تھی

kzwrites

"کچھ نہیں کہوں گا۔۔۔آجاؤ" شازم نے پیار سے اسکے گال تھپتھپائے تھے،اسکا نرم انداز بھاری

لہجہ مزید خوفزدہ کر گیا تھا

"آ۔۔آپ۔۔۔ہمیشہ ایسے ہی کہتے ہیں، آپ اوپر لے جا کر مجھے۔۔م۔ماریں گے۔ے۔ے۔۔۔" شازمہ کا چہرہ تکلیف اور خوف کے ملے جلے اثرات سے بھیگا ہوا تھا،آنسو متواتر بہہ بہہ کر چہرے سے ہوتے گردن تک پہنچ رہے تھے

"اوپر چلو۔و۔و۔۔؟دماغ نہ خراب کرو میرا۔ا۔ا۔ا

kzwrites

----" کہہ کر شازم نے اسکو بازو سے ہی آگے

دھکیلا تو کمر کی تکلیف کے

ساتھ بے عزتی کے احساس نے اسکو مزید رلا دیا

تھا...خاموشی سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر والے

کمرے میں آ کر شازمہ دروازے کے پاس ہی

کھڑی ہو گئی تھی جبکہ شازم ڈریسنگ روم و

الی کبرڈ سے ایڈ باکس نکال لایا تھا

Kzwrites

"دروازہ بند کر کے ادھر آؤ...." شازم نے صوفے پر

بیٹھ کر اسکو اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا تو

شازمہ دروازہ بند کر کے مرے قدموں سے چلتی

ہوئی اس کے پاس آ کے بیٹھ گئی۔۔ہچکیاں لینے سے اسکا نازک سا بدن کانپے جا رہا تھا۔۔۔

چند دنوں میں ہی سرخی مائل چہرے کی رنگت بے حد مانند پڑ گئی تھی

kzwrites

"کمر اس طرف کرو۔۔۔" کہتے ہوئے شازم نے اسکو کندھے سے پکڑ کر اسکا رخ موڑا تو شازمہ نے آنکھیں زور سے میچ لی تھیں،اسکے ہاتھ میں مرحم کا سامان دیکھ کر بھی اب اعتبار محسوس نہیں ہوا تھا

"میں۔۔۔خود کر لوں گی۔ی۔۔۔" شازمہ بھیگے لہجے میں ہچکچاتے ہوئے بولی تھی،اسکے چھوئے بغیر ہی درد انتہا کو پہنچ رہا تھا

Kzwrites

"کیسے خود کر لو گی،چپ کر کے بیٹھو بس۔۔۔" کہہ کر شازم نے اسکی شرٹ اتار دی تو بلیک برا میں اسکی زخمی دودھیا کمر اسکے سامنے آئی تھی۔۔۔ایک ساتھ ٹیڑھے میڑھے کئی واضح لمبے نشان اسکی نازک جلد کو داغدار کیے ہوئے تھے

شازم کے چہرے پر افسوس کے آثار ظاہر ہوئے

تھے۔۔۔ برا کو اسکے جسم سے اختیاط سے الگ کیا تو شازمہ کی درد بھری

چیخ ابھری تھی جسے وہ کب سے دبائے کوئے تھی۔۔۔شازم کی انگلیوں کی جنبش زخموں پر نحسوس ہوئی تو خود کو اپنے ہاتھوں سے ڈھانپ کر آنکھیں اذیت کی شدت سے میچ لی تھیں

KZwrites

"یار ایم سوری۔۔۔"

"مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے تمھیں یوں دیکھ

کر..."

"مجھے یہ سب...یہ ہاتھ اٹھانا...مارنا...نفرت ہے مجھے اس سب سے..."

"غلطی ہو گئی مجھ سے شازمہ..."

KZwrites

"تم تو اتنی پیاری ہو..."

"میری بیوی ہو..."

"میرا یقین کرو میں اب کبھی ایسے نہیں کروں گا ۔۔"

"صرف پیار کروں گا تم سے۔۔۔" شازم اسکے زخموں پر آرام سے مرحم لگا رہا تھا اور ساتھ ساتھ معافی سے بھرے کلمات بولے جا رہا تھا لیکن شازمہ کو اسکا مرحم لگانا بھی

تکلیف دے رہا تھا،اسکا لمس اسکو کسی بھی صورت میں درد دینے کا باعث بن رہا تھا۔۔آنسو تھم ہی نہیں رہے تھے۔۔۔اسکے چھونے سے ہی محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ابھی مزید اذیت دینے کا ارادہ رکھتا ہو

KZwrites

"تم نے مجھے معاف کر دیا نا شاز۔۔۔" شازم نے اسکے برہنہ کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر اسکو کمر کے بھار اپنے سینے پر ڈھا لیا تو شازمہ نے اپنے ہاتھوں کی گرفت سینے پر سخت کی تھی۔۔۔دل میں بیٹھا خوف جاگ گیا تھا

KZwrites

"بتاؤ نہ پلیز شاز۔۔۔مجھ سے ناراض تو نہیں اب۔۔۔" شازم نے اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر اسکے سینے سے ہٹا کر اپنا چھرا اسکی گردن کے پچھلے حصے مس کرتے ہوئے اسکے کندھوں پر

رکھا تو شازمہ کے آنسوؤں میں روانی آئی تھی...وہ پھر سے اسکے درپے ہونے والا تھا...

"روؤ مت شازمہ..." کہتے ہوئے شازم نے اپنے ہاتھ اس کے برہنہ سینے پر جما لیے تھے...نظریں بھی اسکے حسین دودھیا جسم پر جمائی ہوئی تھیں...اپنی نظروں سے اور ہاتھوں سے اسکے خوبصورت جسم کا جائزہ لینے لگا تھا

Kzwrites

"پیار کرتا ہوں تم سے۔۔۔" مدھم سے بہکے لہجے میں کہتے ہوئے وہ اسکے ابھاروں کو دونوں ہاتھوں سے دبانے لگا تھا۔۔۔انگلیوں سے پوروں سے اسکے نپلز کو نرمی سے چھوتے وہ اسکی سائیڈ گردن چومنے لگا تو شازمہ نے اپنی کمر اسکے سینے سے کٹا کر سیدھا ہونے کی کوشش کی تھی

KZwrites

"بیٹھی رہو ایسے ہی،دوائی خشک ہونے دو۔۔۔" کہہ کر شازم بدستون اسکے سینے کو مسلے جا رہا تھا،ہاتھوں کی گرفت سخت ہوتی جا رہی

تھی۔۔۔ہونٹوں کا لمس گردن پر بکھرے جا رہا

تھا۔۔شازمہ کا جسم تپ رہا تھا۔۔۔وہ اسکو نہ

کوئی جواب دے رہی تھی نہ ہی کوئی مزاحمت

کر رہی تھی۔۔۔شازم کتنی ہی دیر سے اسکے

سینے کو نرمی سے سہلاتا جا رہا تھا

"تمھیں بخار ہے۔۔۔؟"

kzwrites

شازم نے اچانک اسکو خود سے الگ کر کے اسے

سیدھا بٹھایا اور خود اسکے سامنے آ کر

بیٹھ گیا تو شازمہ کے حواس کچھ

بحال ہوئے تھے مگر پھر

بھی وہ خود کو ڈھانپنا بھول چکی

تھی،ایسا پہلی بار ہوا تھا۔۔

وہ یونہی اجڑی سی حالت میں بے ترتیب سی بیٹھے اسکے چہرے کو دیکھتے اگلے کسی حکم کا جیسے انتظار کرنے لگی تھی۔۔۔شازم کی نظریں اسکے جسم کو ٹٹولتے مزید سرخ ہونے لگیں تو یک دم اسکے سامنے سے بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا "بیڈ پر چلو۔۔۔"

KZwrites

"نہ۔۔ن۔۔نہیں۔۔" وہ خوف کی شدت سے کانپ اٹھی تھی،شازم نے ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا تو ہوش مزید بحال ہوئے تھے

"کچھ نہیں کر رہا میری جان۔۔۔آرام سے سو جاؤ۔۔۔دوائی خشک ہو گئی ہے۔۔۔" شازم اسکو بیڈ پر لے گیا تھا۔۔۔پین کلر دے کر اسکو ایسے ہی بغیر کسی کپڑے کے سائیڈ کروٹ لیٹا کر کمبل اوڑھا دیا تھا۔۔۔

کمبل لے کر وہ پھر شدت سے رونے

لگی تھی،اسکا دل چاہ رہا تھا کہ وہاں سے بھاگ کر اپنی ماں کے پاس چلی جائے اور ان کو سب بتا دے۔۔

اسکا ضبط اسکی ہمت جواب دے چکی تھی۔۔

KZwrites

لیٹے لیٹے اس نے خود میں عہد کیا تھا کہ اب جب بھی اپنے گھر جائے گی سب کچھ ماں کو بتا دے گی لیکن تب تک تو اسکو شازم کا یہی سلوک سہنا تھا...ابھی شازم کا جان بخش دینا ہی نعمت لگ رہا تھا...زخموں میں ہوتی تکلیف سے بے حال ہوتے وہ کمبل پورا خود پر کیے خاموش آنسو بہائے جا رہی تھی....شازم ٹیرس میں کھڑا سگرٹ پر سگرٹ اڑا رہا تھا...اسکے کمرے میں بار بار آنے جانے سے اسکی موجودگی کے احساس سے بھی وہ سو بھی نہیں پا رہی تھی....جسم درد کی شدت سے چھلنی ہو چکا تھا...روتے روتے شائد دوائی کے زیرِاثر کب اسکی آنکھ لگی اسکو پتہ نہ لگا

kzwrites

تھا...

Trigger warning ⚠

شازم تقریبا گھنٹہ ٹیرس میں سخت سردی میں
گزانے کے بعد کمرے میں واپس آیا تو شازمہ
ہوش و خرد سے بیگانہ اوندھے منہ سو رہی
تھی....اپنے زخموں کو تکلیف سے

بچانے کے لیے وہ الٹا لیٹ کر سو رہی
تھی...کمبل اسکے کندھوں سے سرک کر اسکے
آدھے سے بھی کم جسم کو ڈھانپے ہوئے
تھا...سردی کی شدت سے یا شاید مسلسل رونے

KZwrites

سے اسکا جسم نیند میں بھی ہلکا ہلکا کانپ بھی رہا تھا۔۔

شازم جن جذبات کو قابو کرنے کے لیے کب سے ٹیرس میں برف جیسی ٹھنڈی ہواؤں میں کھڑا تھا،اسکو دیکھتے ہی ان جذبات نے زور پکڑ لیا تھا۔۔۔ٹیرس کا دروازہ بند کر خود پر کوئی قابو نہ ہونے کے باعث وہ اسکی زخموں سے چور کمر کو نظروں میں لیے خود کو انڈریس کرنے لگا تھا۔۔۔دماغ پھر غبار آلود ہوا تھا

Kzwrites

کندھے پر شازم کے شدت بھرے لمس اور اپنی کمر کے دکھتے زخموں سے نیند میں سسکی بھرتے اسکی آنکھ کھلی تو شازم کو کھڑے کھڑے خود پر جھکا ہوا پایا تھا

KZwrites

"ش..شازم ...ک...کیا..کیا کر رہے ہیں ..." وہ تڑپ گئی تھی

"نہیں رک سکتا ابھی..." شازم اسکو اوندھے منہ ہی کھینچ کر بیڈ کے کنارے کی طرف کرتا اس پر مکمل شدت سے حاوی ہو گیا تھا

Kzwrites

"شازم۔م۔م آج نہ ک...کریں..میں...بس آج...." شازمہ کو جان جاتی نظر آنے لگی تھی

"نہیں دور رہ سکتا یار۔۔اچھی بیوی ہو نہ۔۔۔منع نہیں کر سکتی مجھے میرا حق لینے سے۔۔۔" اس کی دونوں کلائیاں کمر کے پیچھے اپنے ہاتھ کے قبضے میں لے کر وہ اسکی التجائیں ان سنی کرتے اسکی کمر پر دباؤ ڈالے اس میں اپنی

ظالم شدتیں انڈیلنے لگا تھا۔۔۔اسکے جسم کی،دل کی پرواہ کیے بغیر وہ اپنا سخت وجود بڑی بے رحمی سے اس میں شامل کرنے لگا تھا

"نہیں ں۔ں۔۔۔آج چھوڑ دیں۔ں

۔۔۔آہہہ۔۔۔نہیں۔۔۔شازم۔۔م۔۔۔" اسکے ایک کے بعد

ایک بے درد جھٹکوں سے وہ بلبلا اٹھی تھی۔۔۔سوکھی سی رگڑ سے جلن کے احساس نے باقی تکلیفیں تک بھلا دی تھیں

"آج بھی نہیں اور کبھی بھی نہیں،میں تمھیں خود سے دور نہیں رہ سکتا۔۔تمھیں مجھے سہنا ہی ہو گا۔۔۔میرا حق مجھے دینا ہو گا یونہی۔۔۔آگہہ۔۔۔"

شازم ایک ہاتھ سے اسکے بالوں کو زور سے دبوچے اب اس پر قدرے جھک کر اسکے زخموں کی پرواہ کیے بغیر کہنی کا دباؤ

Kzwrites

کمر پر ڈالے اپنی وحشت

دکھا رہا تھا۔۔۔اسکے پاؤں بیڈ سے لٹکے کبھی
زمین پر پڑ رہی تھے تو کبھی ہوا میں معلق ہو
رہے تھے،شازم کی بے دردی کا کوئی حساب نہیں
تھا۔۔۔اسکی آخری حدوں کو چیڑتے وہ
اسےتھائیز سے پکڑ کر ہوا میں کرتے اپنی جانب
دھکیل دھکیل کر اس میں سمانے لگا تھا

KZwrites

شازمہ کے آنسوؤں سے بیڈشیٹ بھیگ گئی تھی
مگر وہ ترس کھانے کو تیار نہ تھا۔۔۔وہ بے رحم
بنا اسے سیدھا لٹا کر،گھٹنوں کو اسکے پیٹ سے

لگاتے کھڑے کھڑے ہی اس میں جنگلیوں کی طرح سمانے لگا تھا۔۔۔کمر بیڈ شیٹ سے لگنے سے شازمہ کمر کو اوپر اٹھا اٹھا کر ایک اذیت سی بچنے کی کوشش کرتی تو دوسری اذیت آخری حدوں کو چھوتے جان نکال دیتی تھی۔۔۔شادی کی رات سے اب تک ایکرات بھی اسکی وحشتوں کو سہے بغیر نہیں گزاری تھی

KZwrites

جسم کا پور پور تو اتنے دنوں

میں ٹوٹ ہی گیا تھا ساتھ

ہی دل بھی اسکی جان لیوا وحشی

قربت میں پھٹتا

محسوس ہوتا تھا۔۔

اسکو بے سدھ پڑتا دیکھ کر شازم نے خود مکمل سکون پا کر اسکو آزادی بخشی تو شازمہ میں کروٹ لے کر خود کو ڈھکنے کی بھی سکت نہ بچی تھی۔۔

ہچکیاں بھی مدھم پڑ چکی تھیں۔۔۔

شازم نے بیڈ شیٹ پر خون کے دھبے دیکھ کر اپنی ٹھوڑی سے بہتے پسینے کے قطروں کو صاف کرتے اس پر جھک کر کروٹ بدلوا کر

KZwrites

زخموں کو ہاتھ سے چھو کر دیکھا تو ان سے خون رِس رہا تھا... زخم دکھنے سے شازمہ کی بند ہوتی آنکھیں پوری کھل گئی تھیں...جسم مکمل برہنہ ہونے کے باوجود بھی اپنا کوئی ہوش نہ تھا...اذیت اتنی تھی کہ بس جان نکل جانے پر سکون ملتا

KZwrites

"اوہ...یہ تو گہرے زخم ہیں...درد ہو رہا ہے؟؟؟" شازم فکرمندی سے بولا تو شازمہ نے بھیگی آنکھوں سے مسکرا کر سر نفی میں ہلاتے چہرہ اس سے موڑ لیا تھا...بے ترتیب سے انداز میں

بیڈ کے بیچ و بیچ لیٹے اسکے پاؤں ،آدھی ٹانگیں نیچے کو لٹک رہی تھیں...آنکھیں منجمد ہوئے کھلی ہوئی تھیں جن سے آنسو اب خشک ہو گئے تھے...کچھ دیر یونہی یک ٹک سامنے پڑے صوفے کو گھورتے اسے ایک بار پھر اپنی ٹانگیں کھلتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں...سائیڈ کروٹ پر لیٹے ہی پورا جسم کھنچ کر بیڈ کے بلکل کنارے پر ہوا اور سخت وجود بے درد جھٹکے سے خود میں سمایا تو کھلی ہوئی آنکھیں مزید باہر آئی تھیں...ایک گم سم سا آنسو آنکھ کے کنارے سے بہہ کر چادر میں جذب ہوا تھا...باقی رات بھی وہ اسی پیار کی لپیٹ میں بکھرتی رہی تھی،ٹوٹتی مرتی رہی تھی لیکن مزاحمت

KZwrites

نہیں کی تھی...پہلے سے ہی بے جان جسم سے جان نچوڑ نچوڑ کر شازم اندھا دھند اس پر برستا رہا تھا

kzwrites

...صبح کی روشنی کی کرنیں کمرے میں پردوں سے داخل ہو رہی تھیں....ٹیبل کے کنارے پر پڑی بوتل رات کے جس پہر ختم ہوئی شازم اسکے سمیت صوفے پر ٹیڑھا میڑھا سا گرا ہوا تھا....دونوں وجود ہوش سے بیگانے بے حس و حرکت پڑے تھے

شہریار اسکے باتھروم جاتے ہی کمرے کی تیز
لائٹس آف کر کے قمیض اتار کر،سائیڈ ٹیبل سے
اپنا فون پکڑتا ہوا بیڈ پر نیم دراز ہوتے اس کے
باہر آنے کا انتظار کرنے لگا تھا۔۔۔صرف سیاہ
شلوار پہنے وہ اپنے بے چین وجود میں ہوتی
ہلچل کو ایک نظر دیکھ کر ڈریسنگ روم کے
دروازے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

Kzwrites

اس وائٹ ڈریس میں مشل کو امیجن کیا تو بے
چینی مزید بڑھی تھی...ماتھے کو بائیں ہاتھ
سے سہلاتے وہ فون بیڈ پر ایک طرف رکھ کر
کمر کو تھوڑا اوپر کر کے ذرا سیدھا ہو کر بیٹھ
گیا تھا...بے قرار نظریں بار بار گھڑی کی طرف
اٹھ رہی تھیں...مشل کو گئے دس سے پندرہ
منٹ ہونے کو آئے تھے...اسکے شاور لینے کا گمان

kzwrites

ہوا تو شہریار نے خود کو کالم کرنے کے لیے سائیڈ ٹیبل پر پڑی پانی کی بوتل کو منہ لگا کر ایک سانس میں کافی زیادہ پانی اپنے خشک ہوتے خلق میں اتار لیا تھا...

پاؤں فرش پر رکھ کر کہنیاں گھٹنوں پر جمائے، وہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پھنسائے انگوٹھے ایک دوسرے سے سٹرائیک کرتے اسکے انتظار میں پاگل ہوئے جا رہا تھا...ضبط سے برا حال تھا...آج اپنی ساری طلب اس سے مٹانے کا ارادہ تھا اور وہ اتنا ہی اسے گھمائے جا رہی تھی...

KZwrites

گزرے دنوں کی نامکمل مگر خوبصورت سی قربت یاد کرتے وہ گہرا سانس بھر کر ہاتھ سر کے پیچھے لیجا کر بیڈ پر ڈھیلے سے انداز میں ڈھے گیا تھا۔۔۔اپنی گردن سے،کندھوں سے سیک سا نکلتا محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔دھیان بٹانے کو پھر سے فون پکڑ کر وہ ایک ٹانگ بیڈ پر کھڑی کرتے سکرین بے وجہ سکرول کرنے لگا تھا

مشل باتھ روم میں موجود خوبصورت اور بڑے سے شیشے میں صرف برا اور پینٹی پہن کر خود کو ہر طرف سے چیک آؤٹ کر رہی

kzwrites

تھی...وائٹ ڈریس ایک طرف ہینگ ہوا تھا...

اپنے پاؤں کی ایڑیاں اٹھا کر وہ کبھی خود کو دائیں طرف سے دیکھ رہی تھی تو کبھی بائیں طرف سے...برا کو خود پر ایڈجیسٹ کرتے ساتھ ساتھ وہ اپنے گیلے بال ڈرائی کر رہی

تھی...

نم گھنگھریالے بال اسکی کمر پر پھیلے ہوئے تھے...نم ہونے کی وجہ سے ابھی بالوں کی لینتھ بھی قدرے زیادہ لگ رہی تھی...ڈرائیر ایک طرف رکھ کر وہ کنفیوز سی ہو کر پھر سے برا سٹریپ اوپر کو کھینچ کر ایڈجیسٹ کرتے مرر میں خود کو شہریار کی نظروں سے دیکھنے لگی تھی

KZwrites

"میں یہ ڈریس اتاروں گی نہیں۔۔۔"

"آج کوئی شرط نہیں۔۔۔" شہریار کے لفظ یاد کرتے اپنے جسم کو تنقیدی نظروں سے دیکھتے وائٹ ڈریس پکڑ پر پہن لیا تھا

"واؤ۔ؤ۔۔۔ؤ۔۔۔پرفیکٹ۔۔۔اتنی اچھی شیپ آرہی ہے اس سے تو۔۔۔" وائٹ باریک فرلڈ سٹریپس شولڈرز پر ایڈجیسٹ کرتے وہ ڈریس کو تھائیز

KZwrites

کے پاس سے پکڑ کر نیچے کی جانب کرتے مرر

میں خود کو ہر اینگل سے دیکھتے

مسکرا رہی تھی

K7writes

"یہ ڈریس نہ اتاریں تو سب کتنا اچھا لگے---

They are properly uplifted---

یہاں سے بھی اتنی اچھی فٹنگ ہے---" کمر کے

پاس سے ڈریس کو کھینچ کر اپنی بھری بھری

ویسٹ کو دیکھ کر وہ مڑ مڑ کر مرر میں اپنی

بیک کو دیکھ رہی تھی

تو کبھی سینے کی فٹنگ مزید ایڈجیسٹ کر رہی تھی...اپنا آپ اچھا لگنے لگا تو وہ بال ڈرائے کرتے گنگنانے لگی تھی...مرر میں اپنی تھائی چین دیکھ کر مسکراتے وہ ذرا جھک کر اسے گھما کر ایڈجیسٹ کرنے لگی تو ایک نظر اپنے سراپے کو دیکھ کر خود ہی شرم آگئی تھی

KZwrites

شہریار کو باہر بیڈ پر لیٹے

25منٹ ہو چکے تھے اور ایسی سچویشن میں انتظار کرنا اس کے لیے پہلے ہی مصیبت بنا ہوا

تھا کہ اچانک مشل کے گنگنانے کی ہلکی سی آواز نے اس کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔۔۔ماتھے پر تیوریاں سجائے وہ ہاتھ سر کے پیچھے سے نکال کر بالاخر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ڈریسنگ روم میں داخل ہو کر باتھروم کا دروازہ ناک کرتے کرتے رک کر، ایک سرسری نظر اپنے برہنہ سینے پر ڈالتے اس نے بھی ہاتھ باندھ کر اپنے مسکولر شولڈرز کو مرر میں دیکھا تھا۔۔۔شلوار کو ویسٹ سے پکڑ کر ٹھیک کرتے چہرے پر بے انتہا سرخی لیے اس نے واپس باتھروم کے دروازے کے طرف رخ کیا تھا جہاں سے گم سم سی گنگنانے

KZwrites

کی آواز آرہی تھی

I am gonna take

your breath away

K7writes

Don't stop running

to me

Cause I will hold you baby

You're my ocean

I am you waveee

دل تینوں دے دتا میں تا سوہنیا....

جان تیرے قدماں اچ رکھی ہوئی اے.....

KZwrites

I am gonna take

your breath away

Don't stop running

to me

KZwrites

Cause I will hold you baby

You're my ocean

I am you waveee

دل تینوں دے دتا میں تا سوہنیا....

جان تیرے قدماں اچ رکھی ہوئی اے.....

KZwrites

شہریار نے دروازے کو ہلکا سا دو سے تین دفعہ نوک کیا لیکن مشل اب قدرے اونچی آواز میں گنگنا رہی تھی...ڈرائیر کے چلنے کی آواز بھی آرہی تھی... شہریار نے دروازے کی نوب کو ہلکا

سا گھمایا تو دروازہ تو کھل گیا لیکن شہریار خود پیچھے ہی رہا تھا۔

مرنا میں تیریاں باہاں اچ چن وے۔۔۔

سو تیرے پیار دی چکی ہوئ اے۔۔۔۔

kzwrites

شہریار نے اس کی انگریزی نما پنجابی سن باتھ روم کا دروازہ پورا کھول دیا اور خود پیچھے کو ہٹتے ہوئے ڈریسنگ روم کی کبرڈز کی طرف آگیا تو مشل دروازہ کھلتے ہی غصے سے بھری ہوئی اپنے ہاتھ میں ہیئر ڈرائیر لیے، جس کو یقینا اس نے مائک بنایا ہوا تھا،باہر

آگئی تھی

"What was thissss....? How could you....u..."

kzwrites

مشل باہر آتے ہی اس کی طرف دیکھ گھورتے ہوئے دیکھ کر بولی تھی،ماتھہ غصے سے بھرپور سلوٹوں سے بھرا ہوا تھا کہ بات مکمل کیے بغیر ہی دانٹ پیستے اسے گھورنے لگی تھی،ایک ہاتھ باتھروم کے ادھ کھلے دروازے پر رکھے بائیں ہاتھ میں ڈرائیر پکڑے چہرے پر غصہ سجائے

وہ غضب کی حسین لگ رہی تھی

"مجھے بھی اپنے کنسرٹ پر بلا لیا کرو...."

شہریار کبرڈ سے ٹیک لگائے ایک بازو سینے پر باندھ کر دوسری بازو اسکے سہارے کھڑی کر کے اپنی ٹھوڑی معنی خیز انداز میں سہلاتے اسکے وائٹ شارٹ ڈریس میں آدھے ادھورے سے ڈھکے جسم کو بے باک طریقے سے اپنی نظروں کے گھیرے میں لے چکا تھا،اپر تھائیز تک آتے ڈریس سے تھائی چین اسکی سڈول ٹانگ پر چمکتے شہریار کی نظروں کا رخ بدل گئی تھی

Kzwrites

"میں اسی لیے باتھ روم شیئر نہیں کرنا چاہتی تھی انسان کی کوئی پرائیویسی نہیں رہتی۔۔۔حد ہو گئی ہے سچ میں۔۔۔" مشل اسے یوں تسلی سے اپنی طرف دیکھتا پا کر شرم سے سرخ ہوتے اسکی نظروں کا رخ سمجھ کر ڈریس کو تھائیز سے کھینچ کر نیچے کرتے اسکی جانب مزید غصہ سے دیکھنے لگی تو شہریار نے بازو سینے سے ہٹا کر اسکی طرف آتے، اس کے ہاتھ سے ہیئر ڈرائر لے کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے باتھروم کا دروازہ بند کر کے اسے بازو سے

kzwrites

کھینچ کر اپنے قریب کر لیا تھا۔۔۔ڈریسنگ روم میں صرف کمرے کی بہت ہلکی سی روشنی داخل ہو رہی تھی

KZwrites

"پرائیویسی کا اتنا ہی خیال ہوتا۔۔۔تو۔۔۔۔دروازہ تم اندر سے لاک رکھتی، جان بوجھ کر کھلا چھوڑا تھا نا۔۔؟ گنگنا بھی اسی لیے رہی تھی کہ میں سن کر اِس طرف آؤں۔۔۔" خمار آلود لہجے میں کہتے شہریار نے اس کی نازک سی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے ڈریسنگ روم اور کمرے

کی درمیانی چھوکٹ کی دیوار سے لگاتے بائیاں

ہاتھ اسکے سر سے ذرا اوپر دیوار پر رکھ کر ذرا

جھکتے، اسکے ٹھنڈے ٹھنڈے چھرے سے اپنا

سلگتا چھرہ مس کرتے بوجھل سی آواز میں

بولنا شروع کیا تو اسکے چھرے کی حدت

محسوس کرتے مشل کا سارا خون اسکے چھرے

پر سمٹ آیا تھا،بغیر کوئی جواب دئیے مدھم

سی روشنی میں اسکے برہنہ سینے سے اٹھتی

سٹرانگ سی خوشبو سے خود میں سمٹتے وہ

اسکی بئیرڈ کی چبھن پر چھرے کو تھوڑا ادھر

اُدھر کرتے دونوں ہاتھوں سے اپنی ڈریس کو

تھائیز کے پاس سے پکڑے منجمد سی ہوئے

کھڑی تھی۔۔۔شہریار کا ہاتھ کمر پر ہونے سے

KZwrites

بالوں کی نمی سے اسے اپنی ڈریس تھوڑی بھیگتی محسوس ہو رہی تھی

"ویسے بھی۔۔۔تم میری بیوی ہو میں دروازہ کھول کر اندر بھی آ سکتا تھا۔۔۔یہ تو میری شرافت ہے کہ اندر نہیں آیا۔۔۔ورنہ شاور کیبن سیشنز سیمز سو ہاٹ ٹو می۔۔۔ لیکن۔۔۔اب۔۔۔ باقی کی رات مجھ سے شرافت کی بالکل امید نہ رکھنا۔۔۔" ٹھہر ٹھہر کر کہتے ہوئے شہریار اپنا ہاتھ نم ہوتی ڈریس کے اوپر سے اس کی کمر پر بے باک انداز سے سرکاتے ہوئے نیچے کی طرف

Kzwrites

لے جا کر ابھرے سے ہپس کو اپنی مٹھی میں بھر بھر کر پیار سے دبوچتے ہوئے ڈریس کو وہاں سے کھسکا کر اوپر کرتے اسکے نم تر و تازہ لبوں کو شدت سے اپنی دسترس میں لے گیا تھا...

KZwrites

جب بھی وہ مشل کے ہونٹوں کو اپنے قبضے میں لیتا تھا اس کے ہاتھ ہمیشہ ہوا میں اٹھ جاتے تھے...ہاتھ تھائیز سے ہٹا کر وہ ہوا میں معلق کیے ایک ساتھ دو جگھیں اسکی دسترس میں آنے پر بلکل ہی سٹل ہو گئی تھی... ملائم

ہونٹوں پر شہریار کے ہونٹوں کی گرفت سخت ہوئی تو ٹھنڈے نچلے جسم پر ہاتھ کی بے باک حرکت بھی سخت ہونے لگی تھی۔۔۔بائیاں ہاتھ دیوار سے ہٹا کر اسکے چہرے پر رکھتے شہریار نے آنکھیں موند کر اسکے ہونٹوں کی نمی کو خود میں اتارنا شروع کیا تو مشل کے ہوا میں معلق ہاتھ اسکے فور آرمز پر ٹھہرے تھے

KZwrites

شہریار دائیں ہاتھ سے اسکی ڈریس کو اوپر اٹھائے ہپس کو اپنے سخت ہاتھ سے گریب کر کے نچلے لب کو سک کرتے اپنے انگوٹھے اور

انگلیوں سے اسکے چہرے کو ٹھوڑی کے پاس
سے ہولڈ کیے اسکے مزاخمت کرنے پر ایک پل کو
اس سے الگ ہوا اور پھر بھیگے ہونٹوں پر اسکے
لمس کو محسوس کرنے کو بے چین ہوتے اسکے
چہرے کو خماری سے دیکھتے دیکھتے اسے کمر
کے نیچے سے ہی تھام کر ایک جھٹکے سے
اپنی گود میں لے کر دیوار سے لگاتے اسکے لبوں
کو اپنے قبضے میں لے گیا تھا۔۔۔

kzwrites

مشل کے ہاتھ اب اسکے سر کے بالوں کو کھینچ
کر اسکی شدتیں کم ہونے کے ملتجی تھے،اسے

ڈر بھی لگ رہا تھا کہیں وہ شہریار کی بازوؤں سے چھوٹ کر نیچے نہ گر جائے اس لیے اس نے اپنی ٹانگیں شہریار کی کمر کے گرد لپیٹنے کی کوشش کی تو شہریار مدہوش ہوتے اسکی سانسیں مزید گھونٹ چکا تھا...مشل کو بار بار لفٹ کرنے سے وہ بھی اسکے ہولڈ کرنے کے طریقوں کو سمجھنے لگی تھی...

KZwrites

دونوں بازو اسکے کندھے پر پھیلا کر اسے مضبوطی سے پکڑے وہ اپنی تھائیز میں کھنچاؤ سا محسوس کرتے اسکے ہونٹوں کی بے

رحمی پر مچلنے لگی تو شہریار نے بھاری گہرے سانس لیتے اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشی تھی... وہ خود بھی تیز تیز سانس لینے لگی تھی.. شہریار کے بال ابھی بھی اس کے ہاتھوں میں تھے اور اس کی کمر کے گرد مشل کی ٹانگوں کا سخت گھیرا تھا

KZwrites

"آپ...اتنی زور سے کیوں کرتے ہیں کِس...یوں تو نہیں کرتے.ے...آپکو آرام سے...." مشل ہاتھ اسکے بالوں سے ہٹا کر اپنے شدت سے سک ہوئے ہونٹوں پر ابھی بھی اسکے ہونٹوں کا دباؤ

محسوس کرتے انہیں چھو کر دیکھتے ناراض لہجے میں بول ہی رہی تھی کہ شہریار نے جان بوجھ کر اسے سیکنڈ کے ہزارویں حصے کے لیے اپنی گرفت سے ڈھیلا کیا تو مشل بوکھلا کر اسے واپس سر سے ہولڈ کرتے مزید اسکو خود میں بھینچ گئی تھی

KZwrites

"کبھی تسلی سے خود کو محسوس کرنے دو تو پیار سے بھی کروں..." شہریار کا چہرہ اب مشل کے بھرے بھرے سینے سے مس ہونے لگا تھا بلکہ

مشل نے گھبراہٹ کے مارے اسکے چہرے کو خود میں سکوئیز سا کیا ہوا تھا...اپنی تھائیز سپریڈ ہونے کی وجہ سے اسکے ایبز کی گرمی تک اسے خود پر محسوس ہو رہی تھی

kzwrites

"گرائیں نہیں-ں-ں..." گرنے کے ڈر سے بوکھلا کر بولتے مشل کی بے ترتیب ہوتی اتھل پتھل دھڑکنوں کی آواز شہریار کو صاف سنائی دے رہی تھی،مشل نے تھوڑا سنبھلنے پر اسکے چہرے کو خود سے تھوڑا الگ کرنے کی کوشش میں دیوار سے ٹیک لگائی تو شہریار اس کی

ٹیک دیوار سے ہٹا کر کمرے کے بیچوں بیچ آ گیا تھا۔۔۔دیوار کا سہارا ختم ہونے پر مشل پھر سے اس پر اپنی گرفت سخت کی تو شہریار اسکے ابھرے سینے سے اپنے گال مس کرتے اسے نرمی سے چومنے لگا تھا۔۔۔

بہت آرام سے اسے لفٹ کیے شہریار کا ایک ہاتھ اس کی کمر میں جب کہ دوسرا ہاتھ اس کی برہنہ تھائی پر موجود تھا۔۔۔ہونٹ اسکے بازوؤں کے درمیان ابھرے ہوئے خوبصورت ابھاروں پر نرمی سے سفر کرر ہے تھے

kzwrites

"اتار دیں،میں گر جاؤں گی ایسے۔ے..." مشل سینے پر اسکے گرم لمس سے گھبرا کر بولی تھی ،گرنے کے خوف سے وہ اسکی گردن میں دونوں بازو ڈالے وہ اسے اپنی جانب بری طرح اٹریکٹ کر رہی تھی

KZwrites

"اتنا تم جم کرتی تھی اور ابھی گرنے سے ڈر رہی ہو،کبھی hanging bar پر pull ups نہیں کیے کیا...؟ یا بس پکچرز بنانے جاتی تھی جم...؟" شہریار یونہی اسے گود میں لیے اس کی تھائی پر ہاتھ پھیرتے پھیرتے ہپس کے پاس

سے پینٹی میں انگلیاں پھنسا کر اسے تنگ
کرنے لگا تو مشل نے بے چین ہو کر ماتھے پر
بل ڈالتے ،زور سے اس کو بالوں کو کھینچ کر
اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا تھا

" نیچے اتاریں مجھے فورا یا ہاتھ ہٹائیں اپنا..."
مشل اسکا ہاتھ اپنی پینٹی سے ہٹانے کی
کوشش کرتے ہوئے بولی تو شہریار نے اس کا وہ
ہاتھ بھی اس کی ٹانگ کے ساتھ اپنے قبضے
میں لے لیا تھا

kzwrites

"مجھے آپشنز دینے کی ضرورت نہیں نہ ہاتھ ہٹاؤں گا اور نہ ہی نیچے اتاروں گا۔۔۔جو دل چاہے گا میرا ،وہی ہو گا بس۔۔۔" شہریار نے اپنے لب اس کے ابھرتے حصوں پر رکھے تو اسکے گرم آگ لمس سے اسکی پہلے سے بے قابو ہوتی دھڑکنیں مزید بے لگام ہوئی تھیں۔۔۔سخت لہجے سے وہ نہ مانا تو مشل نے لہجے کے ساتھ چہرہ بھی معصومیت میں بدل لیا تھا

KZwrites

"شہریار۔۔۔میں تھک رہی ہوں ایسے۔۔۔" مشل روہانسی ہوئی تھی

"گود میں تمھیں میں نے اٹھایا ہوا ہے اور تھک بھی تم گئی ہو۔۔۔تھکنے والا کام تو ہم نے کرنا ہے ابھی۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار نے اسے نرمی سے بیڈ پر بے ترتیب پڑی آف وائٹ رضائی کے اوپر گرایا تو مشل اس نرم سی رضائی پر سلپ سی ہو کر بیڈشیٹ پر ہوئی تھی۔۔۔تیز سانسیں لیتے اس نے شہریار کی جانب دیکھا تھا جو اسے بیڈ پر گرا کر گرم نظریں اسکی تھائیز پر گاڑے

Kzwrites

دونوں ہاتھوں سے اپنی شلوار کے ویسٹ بینڈ
کو کھول رہا تھا...اسکی گرہ کھلتے ہی مشل
فوراً نظریں اس سے پھیر کر اٹھ کر بیٹھنے لگی
تو شہریار پاؤں سے فرش پر گری شلوار ایک
طرف کرتے ایک گھٹنے کے بل اس پر جھک گیا
تھا...مشل اسکے خود پر جھکنے پر واپس
پیچھے کو بیڈ پر گر گئی تھی

kzwrites

"ٹانگیں قابو میں رکھنا ورنہ واقعی باندھ دوں گا آج..." اسکی آنکھوں میں جھانک کر کہتے شہریار نے دائیں ہاتھ سے اسکی ملائم سی تھائی کو بھرپور چھوا تھا...ہاتھ کو نیچے سے اوپر کو لیجاتے وہ ڈریس کو تھائیز سے بلکل اوپر کرتے اسکی سبز آنکھوں میں جھانک رہا تھا جہاں اب غصہ غائب تھا اور اسکی جگہ گھبراہٹ نے لی ہوئی تھی

KZwrites

"نہیں باندھنا نہیں۔ں۔۔۔میں تو مر جاؤں گی ایسے۔۔۔" مشل دونوں ٹانگیں آپس میں جوڑے اسکے سرخ چہرے کو دیکھتے چھوٹے چھوٹے تیز سانس لے رہی تھی،پچھلے دنوں کی نسبت آج شہریار کی نظروں میں اتنی نرمی نہیں دکھائی دے رہی تھی نہ ہی وہ اپنے حصار سے اسے آسانی سے جانے دے رہا تھا۔۔۔اسکے بولتے بولتے ہی شہریار نے ڈریس اسکے لوئیر بیلی تک کر دی تھی

kzwrites

"اور تمھیں نہ باندھا تو تم مجھے اوپر پہنچا دو گی۔۔۔انہیں کنٹرول میں رکھو

And just obey me like a good girl...."

کہتے کہتے شہریار نے اسکے لوئر بیلی پر جھک کر نیول کے پاس لب رکھے تو مشل نے ٹانگوں کو ہلکی سی محدود حرکت دیتے خود کو تھوڑا سا کروٹ پر کیا تھا،پیٹ پر اسکے ہونٹوں کی پل پل بدلتی حرکت پر پورے جسم میں ناقابلِ برداشت سی ہلچل ہونے لگی تھی۔۔۔شہریار کی بئیرڈ کی چبھن پیٹ پر محسوس کرتے مشل ہونٹ ہلکے سے کھول کر دل کو سمجھاتے اسکے لمس کو گھرے سانس بھر کر سہنے لگی تھی۔۔۔شہریار کے ہونٹوں کا رخ پیٹ پر اوپر کو

KZwrites

ہونے لگا تو مشل نے آنکھیں میچ کر دونوں ہاتھ اسکے بالوں میں پھنسائے تھے۔۔۔بہت ہلکی سی سائیڈ کروٹ پر لیٹے ٹانگیں آپس میں جوڑے وہ اسکے بھاری جسم کو مکمل خود پر حاوی ہوتا محسوس کر رہی تھی

KZwrites

"یہاں سے اوپر ن۔۔۔" شہریار بائیں بازو کی کہنی کے سہارے اس پر جھکے ڈریس کو پیٹ سے کھسکا کر اوپر کرنے لگا تو مشل نے ہاتھ اسکے سر سے ہٹا کر ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ کر رزسٹ کرنے کی کوشش کی تھی ،شہریار نے

اپنے ہاتھ پر دھڑا اسکا ہاتھ دیکھ کر انگارہ ہوتی نظروں کا رخ اسکے سینے سے ہٹا کر اسکے چہرے کی جانب کیا تو مشل کے ہاتھ کی گرفت خودبخود ختم ہو گئی تھی،اسے یونہی خمار بھری سخت نظروں سے دیکھتے شہریار نے ڈریس کھینچ کر سینے سے بھی اوپر کر دیا تھا

KZwrites

"ادھر دیکھو میری طرف مشل۔۔" ڈریس کے اوپر ہوتے ہی مشل کی سانوں کو بگڑتا دیکھ کر شہریار نے بمشکل خوبصورت اتار چڑھاؤ سے نظریں ہٹا کر اسکے چہرے کی جانب دیکھا تو

مشل نے خلق کو تر کرتے اس سے نظریں ملائی تھیں

"گھبراتے نہیں ہیں ایسے میری جان۔۔۔" پیار سے کہتے ہوئے شہریار اس پر جھکے جھکے ہی بہت نرمی سے اسکے پھولے سرخ ہوتے گالوں کو چومنے لگا تو دونوں کی دھڑکنیں ایک ساتھ دھڑکنے لگی تھیں۔۔۔مشل کی سانسوں کو اپنے سینے پر بکھرتا محسوس کر کے شہریار بہت پیار سے اسکے ہر نقش کو لبوں سے چھو رہا تھا

KZwrites

"تم میری ہو نا...ساری کی ساری..." مخمور سے لہجے میں نرمی سے کہتے شہریار نے اسکے کندھے پر...بازو پر نرمی سے لب رکھے تھے...اپنے نیچے اسکے کروٹ لیے وجود سے خود کو مکمل مس کرتے وہ اپنا چہرہ اسکے بازو سے سہلانے لگا تو اسکی اریکشن اپنی سائیڈ تھائی میں دھنستی محسوس کر کے مشل کی کچھ کچھ بحال ہوئی سانسیں پھر سے اکھڑی تھیں

KZwrites

"ہم پیار کرتے ہیں...ایک دوسرے... سے..." اسے اپنے گرم حصار میں لیے پیار بھرے لہجے میں بات کرتے اسکی جھجھک کو کم کرنے کی خاطر شہریار اپنے بے چین ہوتے جسم کو اس سے مس کرتے بے قابو سا ہونے لگا تھا،سانسوں میں گرمی بڑھنے لگی تھی

KZwrites

"ایک دوسرے پر...پورا حق ہے ہمیں..." چہرے کو بازو سے مس کرتے کرتے شہریار نے ٹھوڑی کے دباؤ سے ہی اسکے کندھے کو زرا سا سیدھا کیا تو مشل نے خود ہی کروٹ ختم کی

تھی۔۔دونوں بازو بیڈ پر اپنے جسم کے ساتھ بے جان سے رکھے وہ اپنے اندر بہت ہمت پیدا کر کے اسکے سامنے سیدھا لیٹی تھی۔۔۔پلکیں کبھی اوپر کو اٹھ کر شہریار کی نظروں کے رخ دیکھ رہی تھیں تو کبھی انہی نظروں کی تپش پر پلکیں جھک رہی تھیں

KZwrites

"تم اتنی پیاری ہو مشل۔۔۔میری ہو تم۔۔۔" اسے پہلے کی نسبت کمفرٹیبل ہو کر خود سے سیدھا ہوتا دیکھ کر شہریار مزید لفظوں کے جال میں اسکی جھجھک کو الجھاتے ان حسین گہرائیوں

پر جھک گیا تھا جنکی طلب اسے بے حال کئے ہوئے تھی۔۔۔برا کے اوپر سے اسکے ابھاروں پر ایک جانب لب رکھتے وہ ہاتھ سے دوسری طرف سے برا کھینچ کر نیچے کر چکا تھا

KZwrites

اسکے چہرے کو دوسری جانب ہوتا دیکھ کر مشل کے ہاتھ بیڈ سے خودبخود ہٹ کر شہریار کے کندھوں پر آئے تھے،اسکے ہونٹوں کا نرم لمس گرم سی چبھن محسوس کرتے مشل نے

سانس روک کر اسکے کندھے کو زور سے دبوچا تھا

"کیا ہوا۔۔؟ ہارٹ بیٹ زیادہ تیز ہو رہی ہے۔۔؟" نپل کو ہونٹوں میں نرمی سے بھر کر اسکی ساخت کو زبان سے محسوس کرتے شہریار نے اپنے کندھے پر ناخنوں کے بڑھتے دباؤ پر ہونٹوں کا رخ پھر سے بدل کر دل کی جانب کیا تھا۔۔وہاں سے برا کو اسی طرح کھینچ کر نیچے کرتے شہریار نے چہرے کو وہاں یوں رکھا تھا جیسے دھڑکن سن رہا ہو۔۔ ملائم سی جلد اور

Kzwrites

اسکی مخصوص خوشبو شہریار کے حواس سلب کیے جا رہی تھی

"یہ تو بہت سلو چل رہا ہے۔۔۔تیز تو کرنی پڑے گی ہارٹ بیٹ۔۔"اسکی سست ہوتی دھڑکنوں کو اطمینان سے سن کر وہ بائیں ہتھیلی سے دوسرے گیلے ہوئے نپل کو سہلاتے ، اسکی تیز تیز سانسوں کو پھر سے اپنی زبان کی تیز گردش سے لگام دینے لگا تو مشل کو پورے جسم میں انوکھی سی سینسیشنز محسوس ہونے لگی تھیں

kzwrites

شہریار گھٹنوں کے بل اس پر حاوی ہوئے بہت نرمی مگر بے قراری سے کبھی اس سے اپنا چہرہ مس کر رہا تھا تو کبھی اسکے سانس بحال ہوتے دیکھ کر ان ملائم سروں کو ہونٹوں سے چھو کر اپنے حصار میں قید اسکے وجود کو مچلنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔ ہونٹوں کے ساتھ زبان کا سلگتا لمس بے لگام ہونے لگا تو مشل ہاتھ اسکے کندھے سے ہٹا کر بالوں میں انگلیاں پھنسا کر اسکے چہرے کو خود سے دور کرنے لگی تو شہریار ہونٹوں کا رخ وہیں سے اسکی گردن کی جانب کرتے شدت سے سک کرنے

kzwrites

لگا تھا...مشل کو واپس اسی طرح کروٹ پر کرتے وہ اسکی سائیڈ گردن کو سک کرتے بائیں ہاتھ سے سینے کو مسلنے لگا تو مشل اپنے بے ترتیب ہوئے posture اور الجھے ہوئے کپڑوں سے الجھن کا شکار ہونے لگی تھی

KZwrites

"میں عجیب تو نہیں لگ رہی ہوں گی...؟"

"ڈریس اوپر ہوا ہے، برا نیچے...یہ کیا کر رہے

ہیں---"

"اتنی زور سے کیوں پکڑ رہے ہیں مجھے----"

KZwrites

"لیٹی ہوئی پتہ نہیں کیسی لگتی ہوں گی---" ان لمحوں میں ہونے کے باوجود اسکا دماغ ادھر اُدھر بھٹک ہی رہا تھا کہ ایک بار پھر سے اسکی سختی اپنی تھائی پر محسوس کرتے مشل کو گردن پر ہوتی اسکے ہونٹوں کی گردش بھی

بھول گئی تھی

"میری ٹانگ پر گیلا گیلا کیا لگ رہا ہے۔۔۔"

"انہیں کہا بھی ہوا ہے کہ یے بی نہیں چاہئیے۔۔۔"

KZwrites

"کونڈم کیوں نہیں پہن رہے۔۔۔" مشل مومنٹ میں کھونے کی بجائے دماغ میں چلتی دائیں بائیں کی بے ربط باتوں پر فوکس کرتے ہے

دھیانی میں برا پھر سے اوپر کرنے لگی تو

شہریار نے اسے کہنی سے پکڑ کر بٹھا ہی دیا تھا

،اپنے بے ترتیب وجود کو دیکھ کر مشل نے ابھی

خود کو ڈھانپنے کے لیے بازو آگے کرنا ہی چاہے

تھے کہ شہریار نے برا کی ہک کھول کر اسے

جسم سے الگ کرتے ،ڈریس بھی کھینچ کر اتار

دی تھی...گھنگھریالے ہلکے سے نم بال بکھر کر

مشل کے کندھوں سے ہوتے شہریار کی تھائیز کو

چھوئے تھے جو اسکے بلکل قریب گھٹنوں کے

بل بیٹھے اسکے مخملی جسم کو دیکھتے بے

قابو ہوا تھا...بالوں سے چھلکتے شفاف کندھوں

سے نظروں کا سفر شروع ہوا تھا جو اسکے

بازوؤں میں ڈھکے ابھاروں پر ٹھہرا تھا...بھاری

kzwrites

سی سانس لیتے شہریار ہاتھ مشل بالوں میں سے گزار کر اسکے کندھوں کو پیچھے سے سہلاتے،ذرا سا اوپر کو ہو کر بائیں ہاتھ سے اپنا انڈروئیر نیچے کرنے لگا تو مشل نے بری طرح گھبراتے چہرہ تھوڑا سا دوسری جانب پھیر لیا تھا،ہاتھ بدستور سینے پر تھے

KZwrites

"میری طرف کیوں نہیں دیکھنا...؟ " اسے نظروں کا رخ بدلتے دیکھ کر شہریار نے انڈر ویئر قدرے نیچے کرتے دائیاں ہاتھ سے اسکی بیک گردن کو بالوں سمیت بھرپور سہلاتے سہلا

اتے یک دم اسکا چہرہ واپس اپنی جانب ٹرن کیا تو مشل نے فوراً بازو سینے سے ہٹا کر اپنی آنکھوں کو ڈھک لیا تھا

kzwrites

"مجھے ڈر لگتا ہے۔ے۔۔۔میں نہیں دیکھ سکتی۔ی۔۔۔" دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپائے وہ کانپتے ہوئے لہجے میں بولی تو شہریار کی نظریں اسکے گداز جسم پر ٹھہری تھیں جسے بے دھیانی میں وہ اس پر مکمل عیاں کر گئی تھی

"یہ ڈر بہت پیارا لگ رہا ہے---" بازوؤں کے سمٹے ہونے سے اسکی سانسوں کا خوبصورت اتار چڑھاؤ دیکھ کر شہریار نے پینس ہولڈ کیے اس کے ابھار کے پاس سائید کمر پر آہستگی سے سہلایا تو اسکی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے اپنی بازو سے ذرا نیچے گرم سی حدت اور سختی محسوس کرتے مشل نے دھیرے سے ہاتھ آنکھوں سے نیچے کر کے کہنیوں سے خود کو کور کیا تھا،پریشان سی آنکھوں سے وہ شہریار کی طرف دیکھنے کی بجائے سامنے پڑے صوفے

kzwrites

کو گھوری جا رہی تھی...شہریار اسکے سمٹے
ہوئے جسم کے پاس گھٹنوں کے بل سٹریٹ کمر
کیے بیٹھے دائیں ہاتھ کو اسکے کندھے پر بالوں
کے اوپر سے رکھے بائیں ہاتھ سے پینس ہولڈ کر
کے سہلاتے اسکی جان آدھی کر رہا تھا،کندھے پر
،گردن پر وقفے وقفے سے سرکتا اسکا
ہاتھ...انگلیوں کی گردش سے مشل کا چہرہ گلا
ب کی مانند سرخ پڑ رہا تھا

"یہ کیا کیے جا رہے ہیں اس سے..."

kzwrites

"ادھر کیوں ٹچ کر رہے ہیں---" مشل سامنے دیوار کو گھورتے اپنے چہرے کی بوکھلائے ہوئے تاثرات سے بے خبر،بلکل منجمند ہو کر بیٹھے کچھ نہ کچھ سوچے جا رہی تھی

Kzwrites

"مشل یہاں سر رکھتی ہو---" شہریار نے بیڈ سے اتر کر کراؤن کے پاس سے تکیہ اٹھا کر بیڈ کے بیچ و بیچ رکھتے ہوئے کہا تو مشل وہی تکیہ پکڑ کر ورٹیکلی خود پر رکھتے اسکی بتائی جگہ پر ٹانگیں سمیٹ کر لیٹ گئی تھی---گھٹنے اوپر کر کے لیٹے وہ تکیہ خود پر رکھ کر تھوڑا

کمفرٹیبل سا محسوس کرتے اب شہریار کو سائیڈ آئی سے دراز کے پاس کھڑے پلاسٹک کا ریپر دانتوں سے پھاڑتے دیکھنے لگی تھی اور اسکے دیکھنے سے پہلے پہلے ہی نظریں دوسری طرف موڑ گئی تو اگلے ہی پل اپنے بائیں پاؤں کے کھنچنے پر بیڈ کے کنارے پر بری طرح گھسیٹی گئی تھی

KZwrites

"صحیح طرح دیکھ لو...جن فضول کاموں میں الجھایا ہوا ہے..." شہریار کے پاؤں کھینچنے سے تکیہ لڑھک کر ایک طرف جا گرا تھا...ایک ٹانگ

دوسری ٹانگ سے الگ طرح سے ہی دور ہوئی تھی۔۔۔اپنے جسم کی بے ترتیبی پر مشل نے فوراً سنبھل کر خود کو ممکنہ حد تک ٹھیک کیا تھا

"ٹھیک سے محسوس بھی نہیں کر سکتا تمھیں۔۔"

"ابھی جو حال ہو رہا ہے نہ میرا۔۔۔"

"ایک بار تم میں سمایا تو الگ ہونا مشکل ہو

KZwrites

جائے گا مشل..." کونڈم کو خود پر ایڈجیسٹ کرتے ماتھے پر ڈھیروں سلوٹیں لیے شہریار نے ٹھہر ٹھہر کر بھاری سے لہجے میں بولتے اسکی جانب دیکھا تھا جو پاس پڑے تکیے کو واپس خود پر رکھنے کی نیت سے پکڑ رہی تھی

KZwrites

"Fuccccck this off...."

تکیہ پکڑ کر زمین پر اچھالتے شہریار غصے سے بھرپور گھمبیر لہجے میں غرایا تو مشل کی سانس بری طرح اکھڑی تھی،نیم اندھیرے میں

بھی اسکے چہرے کے سخت تاثرات نے ٹانگوں سے جان ہی نکال دی تھی...چپ چاپ بازو سیدھے بیڈ پر رکھ کر ٹانگیں تھوڑی سی خود ہی کھول دیں تو شہریار اسکے کانپتے جسم اور کنفیوز ایکٹس کو دیکھ کر غصے نیں بھی زیرِلب مسکرایا تھا جس مسکراہٹ کو اس نے فوراً ہی اپنے چہرے سے غائب کر دیا تھا

KZwrites

"کچھ نہیں چھپانا اب۔ب..." سخت لہجے میں کہتے شہریار پینس ہولڈ کیے اسکی کمر کے خم سے تھوڑا اوپر بھرے بھرے سینے پر ابھرے ملا

ائم سی ساخت کے گلابی سے ایرولا بمپ کو دیکھتے ہوئے نظر مشل کے چہرے کی طرف کرتے اسی ٹون میں بولا تو مشل نے گھبرا کر ذرا سی کھلی ہوئی ٹانگیں واپس جوڑ لی تھیں ، تقریبا بے لباس لیٹے اسکی نظروں سے ہی وہ کانپنے لگی تھی

KZwrites

"شہریار زور سے نہیں کرنا۔ا۔۔۔غصے سے نہیں۔۔۔" کانپتی لرزتی آواز میں بولتے مشل نے خود کو ہپس سے لفٹ کرتے بیڈ پر تھوڑا پیچھے کو کھسکایا تھا

"نہیں کرتا مشل ایزی رہو یار..." شہریار نے لہجے کو نرم کرتے اسکے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر آہستگی سی نیچے کو لاتے کالف مسلز سے کھینچ کر اسے بیڈ کے بلکل کنارے پر کیا تھا، اسکے سینے کو بھرپور نظروں میں لیے اس دلکش سی حرکت پر شہریار کی آنکھوں میں گہرا خمار اترا تھا ،خود کو اسکی پناہوں میں بے بس سا محسوس کرتے مشل کے چہرے کے رنگ اڑنے لگے تھے

kzwrites

"پینک نہیں ہو...پہلی بار تو نہیں کر رہے...مشل..." بائیاں ہاتھ بیڈ پر اسکی کمر کے پاس رکھ کر کہتے شہریار نے پینس کو اسکی آپس میں جڑی ہوئی تھائیز کے درمیان رکھ کر رگڑتے ہوئے نظریں اسکے چہرے سے نیچے کو کی تھیں... اسکی ملائم ٹانگوں کے درمیان رگڑ سی محسوس کرتے شہریار کی سانسیں بھاری ہونے لگی تھیں

KZwrites

"میری طرف کرو خود کو تھوڑا سا...پیچھے

نہیں ہونا آج...." کل کی بات کا حوالہ دیتے دائیں ہاتھ سے اسکی تھائی پر ہاتھ پھیرتے پھیرتے شہریار نے پینس کو دھکیل کر اسکی تھائیز کے درمیان کیا تو مشل نے خود سے ٹانگوں میں تھوڑا سا فاصلہ بنایا تھا ،پاؤں کی گرپ بیڈ شیٹ پر کرتے وہ اسکی طرف دیکھی تو شہریار اسکی پینٹی کھینچ کر اتارتے دائیں ٹانگ اپنے حساب سے ایک طرف کو ایڈجیسٹ کرتے اس پر مکمل جھک گیا تھا

kzwrites

"رنگ کیوں اڑے ہوئے ہیں...؟ آج تو۔و۔و تم گئی..." اسکی اڑی رنگت اور رکی ہوئی سانسیں دیکھ کر شرارت سے کہتے شہریار نے اسکے گال کو چومتے خود کو اسکے اگینسٹ سہلانا شروع کیا تو مشل نے اسکے پورے جسم کی گرمی خود میں جذب ہونے پر بے اختیاری میں دائیاں بازو اسکی کمر پر رکھ کر اسی کا سہارا لیا تھا

KZwrites

"نہیں۔ں..." اسکے گرم لبوں کی حدت چہرے سے گردن کی جانب گامزن دیکھ کر مشل اسکی بات کے جواب میں منمنائی تھی

"کیوں اپنے پیچھے خوار کرتی ہو
اتنا...ہمم...."مدھم سے لہجے میں کہتے ہوئے
شہریار نے پینس کو اسکی بہت تھوڑی سی نم
وجائنہ پر سلو سی حرکت دینا شروع کی تو
مشل نے دونوں ٹانگیں اسکے جسم کے گرد
بھینچ لی تھیں...شہریار کے دہکتے لب گردن سے
نیچے کا رخ کرنے لگے تھے...اسکی نازک سی
جلد کو گرم بھرپور کسز کرتے وہ اسکے سینے
سے نرمی سے چہرہ مس کرنے لگا تو مشل نے
بائیں ہاتھ سے بیڈشیٹ زوروں سے میچی

KZwrites

تھی۔۔۔اتنی دیر سے منتشر سوچیں اسکی سلو سلو سی مووامنٹس پر اب ایک جگہ اکٹھی ہونے لگی تھیں

"اب نہیں کیا کروں گی شہریار۔۔۔پرامس۔س ۔۔آہہ۔۔۔۔" دائیاں بازو شہریار کی کمر کے گرد پھیلائے مشل نے نپل اسکے ہونٹوں میں کھنچنے پر درد بھری سسکی لیتے اسکے بھاری وجود کے نیچے خود کو اوپر کی جانب اٹھانے کی کوشش کی تھی

KZwrites

"پہلے تو اِن دو راتوں کا حساب پورا ہو گا شہریار کی جان۔۔۔" ہونٹوں میں نپل ذرا سختی سے بھر کر چھوڑتے شہریار نے وہیں گیلے لب رکھتے کہا تو مشل نے ضبط سے آنکھیں میچتے اٹھے ہوئے جسم کو واپس بیڈ پر کیا تھا،شہریار کی مضبوطی اپنے نازک حصے سے مسلسل مس ہونے پر بے چینی سی محسوس ہونے لگی تھی

KZwrites

"نہیں۔۔۔ن۔۔۔پ۔۔۔ پلیز۔۔۔" مشل اسکی زبان کی تپش پر پگھلنے لگی تھی۔۔۔۔شہریار لب اسکے سینے سے ہٹا نہیں پا رہا تھا۔۔۔مشل کے جسم کی بڑھتی نمی پر خود کو سہلاتے شہریار نے اندازے سے ہول پر ٹپ کو رکھ کر دھکیلنے کی کوشش کی تو پینس آگے کی جانب کلٹ پر سلپ ہو گیا تھا

KZwrites

"آرام سے۔ے۔ے۔۔۔" مشل اسکے دھکیلنے پر ہی گھبرا کر ذرا بلند آواز سے چیخی تھی

"اوکے اوکے...ایزی..." اسکے کانپتی لرزتی آواز پر پیار سے اسے پچکارتے شہریار اسکے گال پر لب رکھتے سیدھا کھڑا ہو کر اسکی ٹانگیں پراپر پھیلاتے اسکی نم گہرائیوں پر خود کو موو کرتے ہول پر دباؤ ڈال کر بہت سلولی اور تھوڑا سا اس میں شامل ہوا تو مشل نے ہونٹ بھینچ کر اس سے نظریں ملائی تھیں...ایک سخت سی چبھن سے آنکھیں نم ہوئی تھیں

KZwrites

"خود کو ریلیکس کرو گی تو نہیں ہو گا درد مشل۔۔۔تھوڑی سویلنگ لگ رہی ہے۔۔۔" شہریار دونوں ہاتھوں سے اسکی انر تھائیز سہلاتے اسکی سرخ ہوتی گہرائی میں مزید سمایا تو مشل نے اپنا ہاتھ پیوبک ایریا پر رکھ کر میچے ہوئے ہونٹ کھول کر سانس لیتے اسے سہا تھا

KZwrites

"اس سے کچھ ہوتا تو نہیں۔ں۔۔۔مجھے چبھن سی ہو رہی ہے ۔۔۔" نم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے مشل نے اسکی بھرپور سختی کو خود میں دھنسا محسوس کرتے اپنی کیفیت اسے بتانے

کی کوشش کی تو شہریار کے آہستگی سے مگر انٹینسلی موو کرنے پر وہ نم آنکھیں میچ گئی تھی

"کچھ۔ھ۔ھ بھی نہیں ہوتا۔۔۔ا۔۔۔" بھاری آواز میں بولتے شہریار گرم سلگتی پناہ میں خود کو آہستگی سے حرکت دیتے اسکی ٹانگیں واپس جوڑ کر اس میں سمائے ہوئے ہی اسے اپنی جانب ذرا سا گھسیٹتے ہوئے بولا تو مشل نے ٹانگیں جڑنے پر پینس کے آخری حد تک ہٹ ہونے سے ایک تیز سینسیشن محسوس کرتے آنکھیں

kzwrites

پھر سے کھولی تھیں،پاؤں اسکے سینے پر ٹکائے وہ اپنی تھائیز اسکے بازو کے حصار میں دیکھ کر وہیں نظریں ٹکا گئی تھی

"آگھہہ...ٹھیک ہو نا مشل...؟ " اس کے پاؤں سینے سے لگائے،تھائیز کو مسلسل سہلاتے وہ اسکی بڑھتی نمی میں خود کو آہستگی سے مسلسل سمو رہا تھا...خود کو آخری حدوں تک لیجا کر واپس کناروں پر لاتے شہریار کے سانس گھرے ہوتے جا رہے تھے...کبھی اسے تھوڑا سا اوپر کو لفٹ کر کے تو کبھی خود ذرا سا جھک

Kzwrites

کر وہ ڈیپ پینیٹریٹ کرتے خود کو تیز حرکت دینے سے روک رہا تھا...مشل کے چہرے پر پھیلے درد کی رمق مسلسل اسکی نظروں میں تھی،سر کو ہاں کی صورت ہلکی سی جنبش دیتے مشل نے اپنے پاؤں کی انگلیاں اسکے سینے پر سختی سے دھنسائی تھیں

KZwrites

"میری طرف دیکھو..." اسکی ایڑھی کے پاس نرمی سے لب رکھتے شہریار اسکی ٹانگیں اپنی کمر کے گرد سپریڈ کرتے مکمل جھک گیا تھا

"گم صم کیوں لگ رہی ہو...." چہرہ اسکے چہرے کے پاس کرتے وہ اسی نرمی سے اسکی ٹھوڑی کو چومتے ہوئے بولا تھا

"نہیں تو..." اسکے جسم کی گرمی اپنے سینے پر محسوس کرتے مشل نے گہری سانس لیتے شہریار کے سر میں انگلیاں ہلکی سی سہلائی تھیں

kzwrites

"تو پھر کمر سے اچھے سے ہولڈ کرو نہ مجھے۔۔۔ٹائٹلی۔۔۔" اسکے گال کو کان کے پاس سے چومتے شہریار نے اپنی رکی ہوئی حرکت بحال کی تو مشل نے تیز دھڑکتے دل کو قابو کرتے اپنی ٹانگوں کی گرفت اسکے گرد سخت کی تھی۔۔۔شہریار کا اتنے پیار سے پرحدت لبوں سے چومنا ،مدھم سی آواز میں سرگوشیاں کرنا مشل کو بہت پرسکون سا کر رہا تھا

kzwrites

"ایسے۔۔۔آہہ۔۔۔" اسکے کہنے پر کمر کے گرد ٹانگوں کا حصار بناتے بناتے مشل نے اسکی

سختی کو پہلے کی نسبت اچانک خود میں
بڑھتا محسوس کیا تو مدھم سا سسکتے ہوئے
اسکے ہونٹ کھلے تھے

"بلکل ایسے ہی۔۔۔بازو بھی رکھو یہاں گردن
پر۔۔۔" مشل میں پوری طرح سماتے اسکو پہلے
سے بہتر رسپانس دیتے دیکھ کر شہریار نے
اسکے بازو پکڑ کے اپنی گردن کے گرد خائل کرتے
اپنی طلب کو منہ زور ہوتا محسوس کر کے لوئر
باڈی کو تیزی سے اس میں موو کرنے لگا تو
مشل نے اسکی گرم سانسوں کو اپنے کندھے پر

Kzwrites

بکھرتا محسوس کر کے اپنی گرفت اسکے گرد بڑھائی تھی

"آگہہہ---"

"میری جان---"

"میری جان مشل---" اسکی گردن پر مسلسل لب رکھ کر کہتے شہریار اپنا ماتھا اسکے گال سے لگائے بے خود سا ہوئے اس میں اب سختی سے

KZwrites

سمانے لگا تو شہریار کے ٹکڑانے سے بھاری سی معنی خیز آواز پیدا ہونے لگی تھی

اسکے بھاری بھر کم وجود تلے دب کر مشل ہل بھی نہیں پا رہی تھی،شہریار کی بھرپور سٹروک پر مشل کی ٹانگوں کی گرفت خودبخود ڈھیلی ہوئی تو شہریار نے اوپر کو اٹھ کر اس سے بے چینی سے الگ ہوتے تکیہ پکڑ کر بیڈ کے بلکل کنارے رکھتے اسے لوئر لیگز سے کھینچتے تکیے پر کیا تھا۔۔۔مشل اسکے اچانک الگ ہونے اور پھر اپنا آپ اسکے سامنے اتنا عیاں ہونے پر

KZwrites

کنفیوز سی ہوئے سینے پر بازو رکھے اسے ہی دیکھ رہی تھی جو کونڈم کھینچ کر اتارتے بلکل بئیر پینس کو ہاتھ سے ذرا سا سہلاتے ہوئے اسی لیفٹ تھائی کو بائیں ہاتھ سے چھوتے ایک بار پھر سے اس میں ذرا دباؤ ڈال کر سختی سے سمایا تھا

KZwrites

"پریشان نہیں ہونا..."

"میں پل آؤٹ کر لوں گا..."

"اوکے..." گھری گرم سانسوں کے درمیان ٹھہر ٹھہر کر بولتے شہریار اپنی سلگتی تپش اس میں قدرے سختی سے اتارے ڈیپلی سٹرائک کرتے اسکی تھائی کو چین سمیت انگلیوں سے جکڑ کر بے قابو سا ہونے لگا تھا،اسے اپنے لیول پر کر کے اس میں سماتے شہریار اسکی گہرائیوں میں گم ہوئے جا رہا تھا...مشل کا رزسٹ نہ کرنا،وقفے وقفے سے نظر ملانا کبھی خود کو بازوؤں میں چھپانا کبھی درد سے آنکھیں میچنا تو کبھی سسکتے ہوئے ہونٹ کھولنا...اسکا ایک ایک ایکٹ شہریار کی نظروں کا مرکز بنا ہوا تھا

kzwrites

"آپ نے اتارا کیوں ہے اسے۔۔ے۔۔آہ۔ہ۔ہ۔۔ہہہ۔۔۔۔"
اسکی کہی بات سمجھ نہ آنے پر مشل نے دماغ
میں چلتی بات اس سے پوچھی ہی تھی کہ
اسکے یک دم اگریسو ہونے پر درد بھری سسکیاں
خلق سے برآمد ہونے لگی تھیں

KZwrites

"تمھیں اچھے سے محسوس کرنے کے لیے۔۔۔بہت
سوفٹ ہو یار تم۔۔۔بہت گرم ہے یہ۔۔۔" ہاتھ اسکے
پیوبک ایریا پر رکھ کر ذرا سا دباؤ ڈالتے،ایک پل
کو الگ ہو کر شہریار ٹپ کو اینٹرنس پر سہلاتے

ایک بے رحم دھکے سے پھر سے شامل ہوا تو مشل کی ٹانگیں باقاعدہ کانپنے لگی تھیں

دونوں ہاتھ پیوبک ایریا کے بلکل پاس تھائیز پر رکھ کر اس میں پینیٹریٹ کرتے شہریار اس گرم سی قربت میں کئی بار شدت پسند ہوتے، مشل کا چہرہ دیکھ کر خود کو ذرا روک کر اس میں شامل کر رہا تھا

Kzwrites

...طلب روک کر مشل کی پرواہ کر کے سلولی
سٹروکس دیتے اب بے قراری کی انتہا سے
سانسیں انتہائی تیز ہونے لگی تھیں...

پچھلے کئی گھنٹوں کی بے چینی ان لمحوں میں
جب ایک ساتھ عروج کو پہنچی تو چاہ کر بھی
وہ اب قابو کھونے لگا تھا...اس پر جھک کر
سینے سے اسکے بازو پکڑ کر بیڈ سے لگاتے
شہریار نے کلائیوں پر دباؤ ڈال کر اسکی
آنکھوں میں جھانکتے نیچے کی جانب تیز تیز
سٹروکس دینا شروع کیں تو مشل کا پورا جسم

KZwrites

"ابھی نہیں مشل..." اپنی بازوئیں اسکی قید میں ہونے پر مشل نے اپنے ہلتے ہوئے وجود پر نظر ڈالتے شرم سے بے حال ہوتے ذرا سا رزسٹ کرتے ہاتھوں کو حرکت دینے کی کوشش کی تو شہریار نے اسکے ہفور آرمز پر دباؤ بڑھاتے نظروں کا رخ چہرے سے نیچے کرتے ان لمحوں کو نظروں میں لیا تھا...

KZwrites

ہر سٹروک پر اسکے سینے کی بے ربط حرکت پر
شہریار اپنا رخ بدل بدل کر شدت سے اس میں
سماتے کبھی اپنے لب بھینچ رہا تھا تو کبھی
اسکی گرم گہرائیوں کی حدت محسوس کرتے
وہی لب آدھے سے کھول کر گہرے سانس لیتے
اس میں بھرپور سمائے جا رہا تھا...نظروں میں
چھائے اس حسین منظر سے مزید بے قرار ہوتے
شہریار ان پر جھک کر ابھرے حصوں کو چومتے
چومتے نپل سک کرتے خود کو اس میں مکمل
سمائے بغیر کسی سٹروک کے صرف لوئر باڈی کو
اس سے رگڑنے لگا تو مشل کی نمی بھی پہلے
سے تھوڑی بڑھنے لگی تھی

KZwrites

"اچھا۔۔لگ رہا ہے۔۔۔؟ " نپل سے اپنا گال رگڑتے شہریار خود کو اس کی نمی میں تھوڑا گھماتے ہوئے بولا تھا،بے چینیاں عروج پر تھیں۔۔۔پینس حرکت رکنے پر اسکی گہرائی میں جیسے پمپ ہوتا محسوس ہو رہا تھا

KZwrites

"پتہ نہیں۔۔۔مجھے۔۔مجھے۔۔۔" مشل اپنی فیلنگز نہ سمجھتے ہوئے بولی ہی تھی کہ اسکے ایرولا پر زبان پھیرتے شہریار اپنی رکی ہوئی حرکت کو سٹروکس میں بدلتے ایک دم بے رحم ہو کر

پھر سے اسی جگہ کو سختی سے سک کرنے لگا

تو مشل اپنی کھلی ہوئی ٹانگیں اس کے گرد

کرتے آنکھیں میچے ان بے درد جھٹکوں کو

سہتے نڈھال ہوئی تھی

Kzwrites

"اب لگ رہا ہے۔ے اچھا۔۔۔؟" تیز تیز سٹروکس کے

درمیان شہریار نے چہرہ اسکے سینے سے ہٹا کر

بازو آزاد کرتے دونوں ہاتھ اسکی کمر کے پاس

بیڈ پر رکھتے بھاری سانسوں کے درمیان اس

سے پھر سے پوچھا تھا،اپنے جذبات اس نہج پر

پہنچتے محسوس ہو رہے تھے کہ رکنا محال ہو

گیا تھا۔۔۔مشل کو اپنے ساتھ سکون پہنچانے کی غرض سے وہ کتنی ہی دفعہ خود کو سلو ڈاؤن کرتا رہا تھا لیکن اسکے چہرے پر کبھی درد کے تو کبھی گم صم سے تاثرات دیکھ کر شہریار کا ضبط اب ختم ہونے لگا تھا

KZwrites

"میں کر لوں پھر۔۔۔؟ پکڑ کر رکھو مجھے بازو سے۔۔۔" اسے کنفیوز سے تاثر سے چہرے کو دیکھ کر شہریار نے پھر سے جھک کر اسکے گال کو چوما تھا جس پر پسینے کی بوندیں چمکنے لگی تھی۔۔۔مشل نے سر ہاں میں ہلاتے اسکی کہنیوں

کو تھام لیا تھا۔۔اپنے جسم سے حرارت نکلتی تو محسوس ہو رہی تھی لیکن ان لمحوں کی حدت میں ابھی کوئی سکون جیسی فلینگ پیدا نہیں ہو پا رہی تھی،درد ،شرم اور ہچکچاہٹ کے عنصر ابھی بھی حاوی ہو رہے تھے

KZwrites

"آئی لو دِس۔س۔۔۔ہہہ۔۔۔" خود کو تھامنے کا کہہ کر خود ہی بے قرار سا ہوتے ایک ہتھیلی بیڈ پر جمائے شہریار نے تکیے کو کھینچ کر اسکے نیچے سے نکالتے دوسرا ہاتھ بھی بیڈ سے ہٹا کر اسے کمر سے پکڑ کر اپنی جانب سٹرائک کرتے اب

اپنی سلگتی سختی کو اس میں بھرپور شامل کرتے اپنی انتہا کو پہنچتی ہوئی گرمی کو اس میں شدت سے ڈالنا شروع کیا تو مشل کے خلق سے نکلتے بے ربط الفاظ بھی شدت میں کمی کی بجائے اضافہ کرنے لگے تھے...

KZwrites

پورا جسم اس وقت صرف اس ایک پوائنٹ کو پہنچنے کو بے چین تھا...اسے کمر سے دبوچ کر اوپر کو کیے خود کی جانب ہٹ کرتے کرتے شہریار کی گرم نگاہوں کا رخ کبھی نیچے کی جانب تو کبھی سینے کی ان خوبصورت

جنبشوں کی جانب ہو رہا تھا جنہیں مشل چاہتے ہوئے بھی اب ہاتھوں سے روک نہیں پا رہی تھی...اسکے کانپتے وجود میں پوری شدت سے مکمل سکون حاصل کرتے ہی شہریار آخری پل میں اس سے یک دم الگ ہوا تو مشل کو اپنا پورا وجائینل ایریا بھیگتا محسوس ہوا تھا...

KZwrites

خاموشی سے ٹانگیں کھول کر اسی طرح لیٹے وہ شہریار کو تیز تیز سانسیں لیتے دیکھ کر پریشان سی نظروں سے ایک بار خود کی جانب دیکھتے سرخ سی ہوئی تھی...شہریار کے چہرے

پر اترا سکون دیکھ کر اپنے دل کی حالت بھی عجیب سی ہوئی تھی،اچانک نظریں ملیں تو مشل نے بوکھلا کر ہنستے فوراً چہرے کو ہاتھوں سے چھپا لیا تھا۔۔۔

شہریار زیر لب مسکرا کر سیدھا کھڑے ہوتے اسکے خوبصورتی سے بکھرے وجود کو نظروں میں لیے ابھی اسی احساس میں گم تھا جو آج پہلی مرتبہ اس نے مکمل محسوس کیا تھا کہ مشل کے مسکرا کر شرمانے نے دل تیزی سے دھڑکایا تھا۔۔۔اس سارے عمل میں اسکا ساتھ کم ہونے کے باوجود اسکا یوں مطمئن سا ہونا بے حد پیارا لگا تھا

kzwrites

کچھ دیر بعد....

"میری ٹانگ کندھے پر نہ رکھیں اپنے۔ے۔ے...."

صرف وائٹ ڈریس پہنے مشل بیڈ کے دوسرے کنارے پر لیٹے شہریار کے ایک جاندار سٹروک پر سسکتے ہوئے چلائی تھی

kzwrites

"جیسے میری جان کہے گی..." معنی خیز سے
لہجے میں کہہ کر شہریار اسکے پاؤں کو کندھے
سے پکڑ کر ، اس پر جھکتے وہی ٹانگ اسکے
پیٹ سے لگاتے پہلے سے بھی سخت جھٹکوں
سے اس میں بھرپور طرح سمانے لگا تھا...مشل
کا ڈریس اسکے سینے سے تھوڑا نیچے اکٹھا سا
ہوا تھا...سانسیں بری طرح پھول رہی تھیں...بـ
ال کمر کے نیچے بیڈ پر بکھرے ہوئے تھے...لیٹے
ہونے سے ڈریس سے اسکے ابھرے حصے صاف
واضح ہو رہے تھے...جسم ایک بار پھر ہچکولوں
کی زد میں آیا تو اس بار شہریار کے چہرے کے
بے چین سے پرسکون ہوتے پورے تاثرات مشل
نے دیکھے تھے...پسینے سے بھیگتے چہرے کو

kzwrites

مشل کی گردن پر رکھ کر بوجھل سانس لیتے شہریار اس میں اپنا جنون اتار کر اسی پر ڈھیر ہو گیا تھا

Kzwrites

"شکر ہے آج کِک نہیں پڑی مجھے---" رات کے کسی پہر اس پر ایک بار برس کر سکون حاصل کرتے شہریار اسکی گردن چومتے ہوئے بولا تھا ، مشل نے اسکی بات ہنستے ہوئے اسکو خود پر سے دھکیلا تو شہریار اس سے الگ ہو کر بیڈ پر سیدھا لیٹ کر پھولے ڈانس خارج کرنے لگا

تھا...مشل کے سائیڈ پر کھلی ہوئی رضائی کا کنارہ پکڑ کر خود کو اس میں چھپا لیا تھا

"تم کہاں گم ہو جاتی ہو آدھے راستے میں...؟ ذرا نظر مل جائے تمھیں مزہ آنا بند ہو جاتا ہے، سوکھ جاتی ہو فوراً ہی..." اسکی بے باک بات پر مشل نے رضائی میں سے ہاتھ نکال کر اس کا چہرہ اندھیرے میں ٹٹولتے ہوئے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تاکہ وہ اس سے آگے کچھ نہ بول سکے...

شہریار نے ہنستے ہوئے اسکی انگلی اپنے

kzwrites

دانتوں میں دبا لی تو مشل سسکتے ہوئے

خود بھی رضائی سے برآمد ہو گئی تھی

"چپ کریں نا پلیز۔۔باتیں کیوں کرنے لگ جاتے ہیں۔۔" خفگی سے کہہ کر مشل دوبارہ رضائی میں چھپ گئی تھی تاکہ اس سے نظریں نہ مل جائیں لیکن رضائی کے اندر سے اس کی گھٹی گھٹی شرماتی ہوئی ہنسی کی آواز شہریار کو صاف سنائی دے رہی تھی،اسے یوں ڈسکس کرنے سے گھبراتا دیکھ کر وہ ٹیشو سے کونڈم اتار کر مشل کے بلکل پاس آ کر لیٹ گیا تھا

KZwrites

"منہ کیوں چھپا رہی ہو،ابھی 5 منٹ پہلے تو تم مجھے انسٹرکٹ کر رہی تھی کہ کیسے تمھاری ٹانگ کو ایڈجیسٹ کر کے..." شہریار کی بات پھر سے مکمل نہیں ہوئی تھی کہ مشل بھی رضائی خود پر سے اتارتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اور اس کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ اس کو چپ کرانے لگی تھی

KZwrites

"میں نے اس سینس میں نہیں کہا تھا۔ا۔ا۔۔۔،میں انکمفرٹینل ہو رہی تھی۔۔۔" شہریار کی آزاد بھکتی نظریں خود پر گڑھی محسوس کرتے مشل نے اپنا وہی ہاتھ اسکے چہرے سے ہٹا کر اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر اپنے ڈھلتی ڈریس کو ایک ہاتھ سے کھینچ کر پیچھے کرنے لگی تھی

KZwrites

"ٹانگ کندھے سے اتروا کر ڈیپ۔۔۔" شہریار نے اسکا ہاتھ ہونٹوں سے ہٹتے ہی بات کو پھر شروع کیا تو مشل نے سرخ پڑتے جھک کر اب

اسکے لبوں پر اپنے لب رکھ دئیے تھے... ایک پل
کو اسکے انیشئیٹو پر حیران ہوتے اگلے ہی پل
شہریار نے نرمی سے اسکے ہونٹوں کو اپنے
ہونٹوں میں بھر

لیا تھا...اسکو کمر سے کھینچ کر اپنے اوپر کرتے
شہریار نرمی سے ہاتھ کمر سے نیچے لیجاتے
برہنہ ابھرے جسم کو گریب کرتے اسکے ہونٹوں
کے لمس کو محسوس کرنے لگا تھا

بائیں ہاتھ سے اسکی گردن کو پیچھے سے

بالوں سمیت اپنے قبضے میں لیے وہ نرمی سے

اسکے تر ہونٹوں کو سک کرتے مشل کو بھی

KZwrites

بار بار ٹرن لینے کا موقع دے رہا تھا۔۔ اس پر جھکے کچھ پل پہلے اپنا بے خود ہونا یاد کرتے مشل کو یک دم ڈھیروں شرم نے آ گھیرا تھا

"مجھے نیند آ رہی ہے۔ے۔۔۔" مشل نے سرخ پڑتے چہرے کو اسکے چہرے سے تھوڑا دور کرتے ہوئے کہا تو شہریار اس کے کِھلتے ہوئے چہرے کو گرم نظروں سے دیکھتے رول اوور ہو کر اسے اپنے نیچے کر کے خود اس پر گھٹنوں کے بل بیٹھنے والے انداز میں حاوی ہو گیا تھا۔۔۔جتنا اسے محسوس کرتا جا رہا تھا بار بار اسکی طلب

KZwrites

جاگنے لگ جاتی تھی ..اسکے دونوں بازو اسکے سر سے پیچھے لے جا کر لاک کرتے اسکی ٹانگوں میں گھٹنے رکھ کر فاصلہ بناتے شہریار نے اسکے ڈریس کو پیٹ سے اوپر کرتے سینے کو ایک طرف سے باہر نکال کر ہاتھ سے سہلانا شروع کیا تھا،نظریں اسے دیکھتے ہی گرم آگ ہوئی تھیں

KZwrites

"کوئی نہیں سونا،اتنے دن سے بھاگ رہی تھی نہ اب سارے حساب پورے کرو..."

دو بار اس سے سکون حاصل کر کے وہ پھر سے اپنی آنکھوں میں اگلا پیغام لیے اس پر حاوی ہوئے بیٹھا تھا...مشل اسکے ہاتھ پر ایک ہاتھ رکھے دوسرے ہاتھ سے ڈریس کو ٹھیک کرتے گھبرائی نظروں سے اسے دیکھی تھی

KZwrites

"شہریار اب نہیں بھاگا کروں گی پرامس کیا تو ہے میں نے آپ سے...ابھی بس...میرا ڈریس ٹھیک کریں....آپ میری سنتے نہیں ہیں..." مشل ہاتھوں سے زور آزمائی کرتے خود کو اس سے چھڑوانے لگی تھی

"ایک شرط ہے پھر۔۔" اسکی بات کے برعکس
شہریار اس پر جھک کر ڈریس دونوں جانب سے
اونچی کرتے بہت نرمی سے اسکی ملائم جلد کو
چومتے چومتے زبان سے اسکی ساخت
محسوس کرنے لگا تھا

KZwrites

"کوئی شرط نہیں۔۔۔بس اب بس۔س۔۔۔" مشل
اسکے بال کھینچتے ہوئے سخت لہجے میں بولی
تو شہریار نے ہونٹوں کا رخ نپلز سے ہٹا کر نیچے
کی جانب کرتے نیول تک ہونٹ رگڑے تو مشل

کو پورے جسم میں کرنٹ سے محسوس ہوئے تھے

"مجھے منظور ہےےےےے...." اپنے پیٹ کے نچلے حصے پر اسکے لبوں کی حدت شدت محسوس کرتے وہ تڑپ ہی گئی تھی،آواز بے حد لڑکھڑائی تھی...شہریار جتنی نرمی سے اپنے ہونٹ پیوبک ایریا کے پاس رگڑ رہا تھا مشل اتنی ہی بکھر رہی تھی،ایک پل میں بغیر سنے ہی اسکی شرط پر حامی بھری تھی

Kzwrites

"جب تک میں سو نہیں جاتا مجھے مساج کرو گی آج---"

شہریار اسکے پیٹ سے چہرہ ہٹاتے ہوئے اسکے حساس حصوں کو انگوٹھے سے اوپر سے نیچے کی جانب سہلاتے ہوئے بولا تھا

KZwrites

"مجھ سے نہیں کی جاتی ی ی ی---کوئی اور---ہہہ----" مشل کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ شہریار نے پھر سے جھک کر اسکے بیلی بٹن کے پاس اپنے دانتوں سے ہلکی سی بائیٹ کر کے

کلٹ کو انگوٹھے سے سختی سے ٹٹولتے ہوئے مشل کو درد بھری میٹھی سسکی لینے پر مجبور کر دیا تھا...مشل اسکی انگلیوں پر ہی پگھلنے لگی تھی

"اوکےےےے میں..." اس کی آواز دب کر رہ گئی اسے اپنی ایکٹ سے پہلی بار بے چین سا ہوتا محسوس کر کے شہریار اسکو مکمل اپنے حصار میں لے کر اپنا آپ اس پر نچھاور کرنے لگا تھا...کلٹ کو مسلسل چھوتے وہ اسکو بھی انوالو کرنے کی کوشش کر رہا تھا،پچھلے دونوں

KZwrites

ایکٹس میں وہ اسکے ساتھ سکون کی انتہا کو نہیں پہنچ پائی تھی

"بتاؤ کہاں رکھوں ٹانگ اب..." شہریار سلولی پینیٹریٹ کرتے بولا تو مشل نے اس بار سب سے الگ سا محسوس کرتے اپنی فلینگز سے خود ہی گھبرا کر ایک دم خود کو رجڈ سا کر لیا تھا...ڈریس کو کھینچ کر نیچے تک کرتے اسے یک دم اپنا آپ خشک ہوتا محسوس ہوا تھا

KZwrites

"اوۓ یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔" شہریار نے اسے ڈریس فکس کرتے دیکھ کر شدت دکھائی تو مشل نے سسکی بھرتے ہوئے اسے دیکھا تھا

"اب۔۔ب آپ۔۔پ سے مساج کرواوں گی صبح تک۔ ک۔ک۔۔۔مجھے درد ہو رہا ہے۔ے۔۔۔" مشل اپنے بدلتے ایموشنز کے درمیان کانپتے لہجے میں بولی تھی،اس بار گدگداتا سا جو احساس ہوا تھا وہ پھر سے ٹھہر سا گیا تھا

KZwrites

"شوق سے کروں گا اپنی پیاری سے جان کو مساج..." شہریار نے اسکے بدلتے تاثرات دیکھ کر خود بھی سخت سی رگڑ محسوس کرتے خود کو اس سے الگ کر دیا تھا

Kzwrites

"مجھ میں کوئی خرابی تو نہیں...مجھے کیا ہو جاتا ہے بار بار..." صرف سوچتے ہوئے مشل نے اس کے الگ ہوتے ہی کروٹ اس سے موڑ لی تھی

"یار ناراض تو نہیں ہو گئی۔۔۔؟ مشل۔۔۔؟"

"تھوڑے دن میں ہم ایڈجیسٹ ہو جائیں گے، ابھی نیا نیا ہے نا دونوں کے لیے۔۔۔" شہریار نے رضائی دونوں پر کرتے خود بھی سائید کروٹ لیتے اپنا بائیاں بازو اسکے سر کے نیچے کیا تھا

KZwrites

"مالش۔۔۔" اسکی باتوں کے برعکس جواب دے کر مشل نے اسکا دائیاں ہاتھ اندازے سے پکڑ کر اپنے کندھے کی جانب کیا تھا

"آئی لو یو۔۔" سائید گردن پر نرمی سے لب رکھتے شہریار اسکے کندھے پر انگلیاں سرکانے لگا تھا،اسکے کان میں وقفے وقفے سے کچھ نہ کچھ کہتے وہ واقعی تب تک اسے کبھی کندھے پر تو کبھی کمر پر مساج کرتا رہا تھا جب تک وہ گہری نیند سو نہیں گئی تھی۔۔اسکے سو جانے پر شہریار اسکے پیٹ پر اپنے بازو کا بوجھ ڈالے خود بھی پرسکون ہو کر نیند کی وادی میں اتر چکا تھا۔۔۔

KZwrites

مشل اسکے حصار میں بلکل گھری نیند سو رہی تھی بلکہ رات کئی بار وہ رخ بدل کر بار بار اسکے سینے میں سما رہی تھی۔۔۔کئی بار اس نے شہریار کے چہرے کو چوما بھی تھا۔۔نیند میں کئی بار ایک دوسرے کے ذرا سی حرکت کرنے پر دونوں نظریں ملا کر مسکرائے بھی تھے۔۔۔ایک دوسرے کو سمجھنے ،سمجھانے کی کوششوں میں انکا رشتہ جلدی ہی گہرا ہونے لگا تھا

KZwrites

صبح 10 بجے مشل کی آنکھ کھلی تو خلاف معمول شہریار بستر پر موجود نہیں تھا...رضائی چہرے سے ہٹا کر مشل نے ادھر ادھر دیکھا تو کمرے میں میں ابھی بھی اندھیرا تھا...بلائنڈرز کے ذرا سا کھسکے ہونے کی وجہ سے صرف مدھم سی ہی دن کی روشنی اندر آرہی تھی

KZwrites

مشل رات کے کچھ پل یاد کرتے مسکراتی ہوئی اٹھ کر بیٹھ گئی تھی...رات کے کچھ زیادہ معنی خیز منظر اسکی نظروں میں گھومے تو اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر ہنستے ہوۓ اپنے ماتھے پر تھپڑ مار کر اپنے ہاتھ میں موجود دونوں رنگز دیکھنے لگی تھی...ایک گولڈ کی رنگ جو اس کے گھر

آ کے شہریار نے دی تھی اور ایک ڈائمنڈ کی جو شادی کی رات گفٹ ملی تھی...مشل ابھی اپنے آپ میں گم تھی کہ موبائل پر میسج کی بیپ بجی تھی

KZwrites

"Jab b utho fresh ho k ajana nichy...main mama k room main hu... nashta kr rha hun"

مونسٹر کے نام سے سکرین پر میسج جگمگایا تھا...نظروں میں ایک منظر آیا تو مشل نے شریر سا مسکراتے اسکا نام ایڈٹ کر کے مونسٹر سے BigMonster کر دیا اور خود ہی لوٹ پوٹ ہو کر بے پناہ ہنستے رضائی میں چہرہ چھپا کر پھر سے لیٹ گئی تھی

KZwrites

دو دن بعد

"یہ کیا بکواس ہے...کیوں خالہ روز روز بلانا شروع کر دیتی ہیں....ابھی چار دن پہلے جان چھڑوا کر آیا تھا آج پھر بلا لیا ہے...اپنا بغیرت بیٹا تو آ نہیں رہا کام پرجب سے شادی ہوئی ہے...مجھے یہاں مسلی بنایا ہوا ہے.ے..."

شازم لیپ ٹاپ پر شہریار کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھاتے کمپنی کی ڈیٹیلز چیک کرتے ، ماں کے بار کال کرنے پر بگڑے لہجے میں بولا تھا

kzwrites

"میں نے تو بہت منع کیا تھا لیکن وہ نہیں مان رہی تھی۔۔۔اللہ جانے اوپر شازما کی طبیعت کیسی ہے صبح سے نیچے نہیں اتری وہ۔۔۔ نہ رات نظر آئی وہ مجھے۔۔۔پتہ نہیں کیا کرتے پھر رہے ہو تم۔۔۔۔شکل صورت خراب کر کے رکھ دی ہے اسکی ۔۔۔اب آج اس کی ماں اس کو دیکھے گی تو کیا کریں گے،جلدی گھر آؤ اور اس کو اچھی طرح سمجھا کر اپنے ساتھ لیجاؤ۔۔۔۔کمر بھی اکڑا کر چلتی ہے ابھی تک۔۔۔زخم پتہ نہیں بہتر ہوئے ہونگے یا نہیں۔۔۔"

KZwrites

سامعہ شاہ شازمہ کا بگڑا حلیہ یاد کرتے اکتائے سے لہجے میں بولی تھیں

"اس کو تو اچھی طرح سمجھا بھی لوں گا اور زبان کوبھی قابو میں کر لوں گا لیکن آپ نے بھی ساتھ سے چلنا ہے آج میرے ... میں اکیلے نہیں جاؤں گا..."

kzwrites

"ہاں مجھے بھی انوائٹ کیا ہوا ہے پہلے تو میں نے سوچا تھا کہ نہ ہی جاؤں لیکن شازمہ کی حالت دیکھ کر سوچ رہی ہوں کہ ساتھ جانا ہی بہتر ہے---"

kzwrites

" کچھ نہیں ہوا مما اس کی حالت کو اس کو ، آپ ٹھیک کہہ رہی تھیں ضرورت سے زیادہ ڈرامہ کرنے کی عادت ہے اسے----ٹھیک کر لوں گا---کال کرتا ہوں اس کو ابھی آ جائے گی نیچے--- آپ بھی سمجھائیے گا---سارے زخم سیٹ ہو جائیں گے ایک الٹے ہاتھ کی پڑے گی

تو...." کہہ کر شازم نے کال کاٹی اور شازمہ کے
نمبر پر کال ملانے لگا، دو سے تین دفعہ کال ملا
نے پر جب اس نے کال ریسیو نہ کی تو شازم کو
یاد آیا کہ وہ تو اسکا فون اپنی کبرڈ میں لاک کر
آیا تھا...نظروں میں پچھلا پورا ہفتہ گزرا تو
شازم نے گھری سانس بھرتے اپنا ماتھہ سہلایا
تھا....صبح اس سے ہونے والی بخث یاد آئی
تھی جس کے نتیجے میں وہ ایک بار پھر اسے
بے دردی سے روند چکا تھا...پانی کا گلاس خلق
سے اتارتے گاڑی کی کیز پکڑ کر وہ آفس سے باہر
نکل آیا تھا

kzwrites

"اسلام علیکم تائی امی..." مشل دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوئی شہریار اکیلا ہی سمینہ بیگم کے کمرے میں صوفے پر بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا

"وعلیکم سلام م م م...آپ کدھر...؟" شہریار نے ستائش بھری نظروں سے اسکا اوپر سے نیچے

kzwrites

تک جائزہ لیتے کہنیاں صوفے کی بیک پر ٹکاتے
ٹیز کرنے والے انداز میں پوچھا تھاق...میرون
چکن کاری والی خوبصورت سی لانگ گرم شرٹ
کے ساتھ ہم رنگ سٹریٹ ٹراؤزر پہنے وہ دوپٹہ
کندھے پر سنبھالتے اپنے دھیان میں اندر آئی
تھی...بال بہت ہلکے سے نم تھے....قمیض کا گلا
فرنٹ سے کافی اونچا تھا جس کی وجہ سے
اسکی گردن پر پڑے شہریار کی شدتوں کے
نشان کافی حد تک ڈھک گئے تھے جو اس نے
پچھلی رات ہی مزاحمت کے زیرِاثر مشل کو
نوازے تھے

kzwrites

"تائی امی کدھر ہیں۔۔۔؟ " مشل اس کو اپنی طرف یوں

تکتا دیکھ کر ایک لمحے کو کنفیوز ہوئی اور پھر ماتھے پر تیوریاں چڑھا کر نظریں پھیرتے سوال کیا تھا

KZwrites

" تائی امی کا تو پتہ نہیں لیکن میں ادھر ہوں، میری طرف تو دیکھو۔۔" مشل کو دائیں بائیں اور دروازے کی طرف بلا مقصد دیکھتا پا کر شہریار مسکراتے ہوئے بولا تو مشل اسکو غصے سے گھورتے اپنا ڈھلکتا دوپٹہ پھر سے اپنے

کندھوں پر کرنے لگی

"یہ کونسا روپ ہے بھئی،میری بیگم تو اتنی شرمیلی شادی سے پہلے بھی نہیں تھی۔۔۔" اس کو بار بار دوپٹہ ٹھیک کرتے دیکھ کر شہریار ہنستے ہوئے اٹھ کر اس کے پاس آ گیا تو مشل دو قدم پیچھے ہٹی تھی

"کوئی آ جائے گا یہاں۔۔۔اور۔۔۔میں شرما نہیں

KZwrites

رہی،غصے میں ہوں۔۔۔" مشل اسکو پاس آتا دیکھ کر گھبراتے ہوئے بولی تھی،اسکے صوفے سے اٹھتے ہی گردن پر پڑے تازہ سر نشانوں پر جلن سی محسوس ہوئی تھی

Kzwrites

"غصے نہیں دکھانے مجھے۔۔۔یا چاہ رہی ہو تمھیں واپس اوپر لے جاؤں۔۔۔؟" شہریار نے کھلے دروازے پر ہاتھ رکھ کر ایک نظر باہر دیکھتے ہوئے اس کے سرخ پڑتے گال کو پیار سے کھینچا تو مشل اس سے پیچھے ہٹ کر اسے کراس کرتے دروازے سے باہر نکلنے ہی لگی تھی کی

شہریار نے اسکے بازو سے پکڑ کر واپس اندر کیا تھا "بھاگ کدھر رہی ہو...کھڑے ہو کر بات سنو میری..."

"میں تائی امی کو سلام کرنے آئی تھی یہاں...آپ سے باتیں کرنے نہیں..." مشل نے غصے سے تپی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا

kzwrites

"کیا ہو گیا ہے یاررر...؟ ایک دن تمھارا موڈ اچھا ہوتا ہے تو اگلے دن خراب...چلتا کیا رہتا ہے تمھارے دماغ میں...؟ " شہریار نے دوپٹے سمیت بازو جکڑے اسے اپنے سامنے کیا تھا

KZwrites

"آپ بھی ایک دن بات مانتے ہیں اور اگلے دن سے پھر وہی سب...چھوڑیں بازو ابھی میرا موڈ نہیں ہے بخث کرنے کا..." مشل بازو اس سے چھڑوا کر لاتعلق سی نظریں باہر ٹکائے اسکے دروازے سے ہٹنے کا انتظار کرنے لگی تو شہریار نے اسکی نظروں کے سامنے ہی دروازہ بند کر دیا

تھا "ایسے نہیں جاؤ گی باہر تم،بتاؤ کیا بات ہے۔۔؟"

"بولووو۔۔۔؟ رات بھی تم اتنی بدتمیزی سے کروٹ لے کر لیٹ گئی تھی بغیر کوئی بات کیے مجھ سے۔۔۔" شہریار اسے ماتھے پر بل ڈالے سٹل نظریں دروازے کی طرف کیے کھڑے دیکھ کر انگلیوں سے اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے بولا تھا

kzwrites

"بات کیا کرتی۔ی۔۔۔؟ جب میری نہیں سننی ہوتی اور صرف اپنی من مانی کرنی ہوتی ہے تو مجھے بدتمیز ہی رہنے دیں۔۔۔آپ کی ہر بات مانتی جاؤں تو ٹھیک ہے ورنہ بدتمیز بنا دیتے ہیں۔۔۔خیر ہے۔۔۔بدتمیز ہی سہی۔۔۔دروازہ کھولیں، میں نے ناشتہ کرنا ہے۔۔۔" مشل دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر گھماتے ہوئے بولی تو شہریار نے اسے پیار سے کندھوں سے تھام کر اپنے سامنے کیا تھا "مجھے تھوڑا سا ہنٹ دو گی کہ کیوں ناراض ہو رات سے۔۔۔؟ اینڈ آئی ایم سوری ،میں تمھیں بدتمیز لٹرل سینس میں نہیں کہہ رہا تھا۔۔اٹس جسٹ کہ مجھے برا لگا جب رات کو تم منہ دوسری طرف کر کے لیٹ

kzwrites

گئی تھی---i felt bad--- مجھے کڈل کرنا ہوتا ہے تم سے یار---"

"مجھے بھی بہت باتیں بری لگتی ہیں

but you don't care

---راستہ دیں---" مشل کندھوں سے اسکے ہاتھ ہٹا کر پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ اور روکھے لہجے میں بولی تو شہریار نے پریشان سا ہو کر ماتھہ سہلاتے اسے اب کی بار دروازہ کھولنے دیا تھا

KZwrites

"رکو میں بھی آتا ہوں..." اسے باہر نکلتے ہی شہریار بھی اسکے پیچھے آیا تھا

KZwrites

"ام..اسلام علیکم تائی امی..." باہر نکلتے ہی سمینہ بیگم کو کمرے کی طرف آتا دیکھ کر مشل کے قدم رکے تھے

" وعلیکم السلام۔م۔م۔۔۔شکر ہے آج تمہاری شکل بھی جلدی دیکھنے کو ملی۔۔۔روزانہ دوپہر کے کھانے کی تیاری کے وقت تمھارا ناشتہ ہوتا ہے۔۔۔" سمینہ بیگم بولیں تو مشل شہریار کے اپنے ساتھ آ کر کھڑے ہونے پر ایک نظر اسے دیکھ کر خاموش ہی رہی تھی

KZwrites

"جاؤ شہریار کے ساتھ جا کر ضروری گروسری کر کے آؤ میں نے لسٹ بنا کے رکھی ہے۔۔۔شام کو شازمہ اور شازم نے آنا ہے ڈنر پر۔۔۔ پہلی بار آ رہے

ہیں وہ دونوں۔شادی کے بعد تو کوئی کمی نہیں رہنی چاہیے۔۔۔سب کام سب انتظامات تم نے خود دیکھنے ہیں کچن کے۔۔۔لگے ہاتھوں کچھ میٹھا بھی بنا لینا۔۔تمھاری بھی رسم ہو جائے گی۔۔"

سمینہ بیگم کی باتوں نے مشل کے ہاتھ پاؤں ہی پھلا دیے تھے ، پریشان نظروں سے شہریار کی طرف دیکھی تو وہ اپنی ہنسی دباتے ہوئے رخ موڑ کر کچن کی طرف بڑھ گیا تھا

kzwrites

"ج۔۔جی تائی امی۔۔" مشل کے خلق سے بمشکل ہی اتنا لفظ نکلا تھا جبکہ سمینہ بیگم اس کا

جواب سنے بغیر ہی کمرے میں چلی گئی تھیں

"آپ ہنس رہے ہیں۔۔۔؟ مجھے کچھ بھی نہیں بنانا آتا۔۔میں کیسے کروں گی یہ سب۔۔؟ " مشل انہیں کمرے میں جاتا دیکھ کر شہریار کے پیچھے کچن میں آئی تھی

KZwrites

"کہاں ہنس رہا ہوں۔ں۔ں۔۔؟ کچھ نہیں ہوتا یوٹیوب کھول کر دیکھ لو کیسے بناتے ہیں ڈنر

8,9بندوں گا۔۔۔ناٹ آ بگ ڈیل۔۔۔" شہریار فریج کھول کر کچھ تلاش کرنے کی اداکاری کرتے اپنی ہنسی دبا کر لاپرواہ سے لہجے میں بولا تھا

" 8,9 بندے۔۔۔؟ مجھے تو بریک فاسٹ بھی صرف اپنا ہی بنانا آتا ہے شہریار۔۔ اور میں بھی تو نئی نئی دلہن ہوں۔۔۔ کیسے کچن میں اتنا کام کروں گی۔۔۔؟ اپنی طرف سے جلدی نیچے آئی ہوں کہ تائی امی کا اعتراض دور ہو گا اوپر سے کام اتنا بتا دیا ہے۔۔۔ نیند بھی میری پوری نہیں ہوئی نہ ابھی میں نے ناشتہ کیا ہے۔۔۔بولیں نہ

kzwrites

کیا کروں-ں... " مشل پریشانی کے عالم میں شہریار کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو مروڑتے ہوئے بولے چلی جا رہی تھی اور شہریار اس کی ساری باتوں کو چھوڑتے ہوئے درمیان میں سے ایک بات نکال کر بولا

KZwrites

" نیند کیوں پوری نہیں ہوئی تمہاری کیا کرتی رہی ہو ساری رات...؟ جاگتی رہی ہو رضائی میں چھپ کر...؟ میں نے تو 1 بجے ہی فری کر دیا تھا تمھیں..." شہریار شریر نظروں سے اس

کو دیکھتے ہوئے بولا تو مشل نے اس کے بازو پر مکہ مارا تھا "آپ تو بات ہی نہ کریں مجھ سے..."

"لڑ بعد میں لیجیے گا میم...پہلے گروسری کرنے چلتے ہیں...راستے سے ناشتہ بھی کر لیں گے.."

شہریار نے اپنے بازو پہ مکے کی صورت میں پڑا ہوا اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی مٹھی میں بھینچا تھا

KZwrites

"آپ تو ناشتہ کر چکے ہیں۔۔" مشل اپنا لہجہ اب نرم کرتے ہوئے بولی تھی

"کوئی بات نہیں دوبارہ کر لوں گا۔۔۔ ویسے بھی جس دن سے شادی ہوئی ہے دو دو دفعہ ناشتہ کر رہا ہوں ایک دفعہ تمہارے ساتھ اور ایک دفعہ مما کے ساتھ۔۔۔" شہریار ہنستے ہوئے بولا تو مشل نے اس کو مصنوعی غصے سے گھورا تھا

KZwrites

"میرے ساتھ نہ کیا کریں۔۔۔جب پہلے ہی کر لیا ہوتا ہے۔۔"

"تو تم میرے ساتھ کر لیا کرو نہ جلدی اٹھ کر..."

"آئی تو ہوں آج جلدی...آج بھی آپ نے کر لیا ہوا تھا..."

"جھوٹ نہ بولو مشل...تم میرے ساتھ ناشتہ کرنے کے لیے جلدی نہیں آئی...مجھ سے تو ناراض تھی تم..."

KZwrites

"میری ناراضگی کو چھوڑیں۔۔۔وہ۔۔۔شازمہ کب تک آئے گی۔۔۔؟ رسم کونسی کرنی ہے میری۔۔۔؟ میری رسم میں،میں ہی کھانا بناؤں۔۔۔؟ یہ کیا لوجک ہے۔۔۔؟" ٹھہر ٹھہر کر کہتے مشل نے پانی کا گلاس بھر کر پیا تھا

KZwrites

"رسم ہی یہی ہے کہ تم اب سے ساری کُکنگ کیا کرو گی۔۔۔

Its a traditional ceremony

جس میں کچھ میٹھا پکانے کے بعد بہو ہی کچن کے سارے کام کرتی ہے۔۔۔" کہتے ہوئے

شہریار نے چہرے پر ہمدردی کے تاثرات لیے اسکے خالی ہوئے گلاس کو پھر سے پانی سے بھر کر اسے تھما دیا تھا...مشل اسکی بات سن کر ہونقوں کی طرح اسے گھورنے لگی تو شہریار کی یک دم ہنسی چھوٹ پڑی تھی

KZwrites

"شہریار میں کیسے اتنا کچھ کروں گی.ی.ی آپ کیوں ہنسے جا رہے ہیں...؟ میرا تو سر درد ہونے لگ گیا ہے پہلے ہی..." کہتے ہوئے مشل پانی کا گلاس کاؤنٹر پر رکھ کر شہریار کے پیچھے چلتے ہوئے باہر گیراج میں آگئی تھی

"گھر کی بہو ہو ،اب ذمہ داریاں سنبھالو نا جلدی سے۔۔۔ساری زندگی ماما نے کیا ہے۔۔۔اب تمھاری باری۔۔۔" شہریار اس کو مزید ستاتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا

KZwrites

"یہی فرق ہوتا ہے بیٹی اور بہو میں، بیٹی کی دعوت کی جا رہی ہے اور بہو سے کام کروایا جائے گا...حالانکہ اکٹھے شادی ہوئی ہے ہماری۔۔۔"

مشل پیسنجر سیٹ پر بیٹھے دوپٹہ اتار کر

گود میں اکٹھا کر کے رکھتے ہوئے بولی تھی

"ہاں بالکل...میری بہن کی آؤ بھگت میں بالکل کمی نہیں ہونی چاہیے تمہاری طرف سے...سمجھی! ڈنر آن پوائینٹ ہونا چاہئے آج....ہر ڈش بہترین..." شہریار اپنا لہجہ مصنوعی سخت کرتے ہوئے بولا تو مشل نے حقیقتاً غصے میں آتے اسکی بات کاٹی تھی

"رئیلی-ی-ی اگر اتنا ہی خیال ہے اپنی بہن کا تو کچن میں جا کر خود بریانی بنا لیجئے گا،

Kzwrites

سمجھے ے ے ے!" مشل نے اسکو اسی کے لہجے میں جواب دیا

"اگر میں نے کچن میں جا کر خود ہی بریانی بنانی ہے تو پھر تمہیں کس لیے لے کر آیا ہوں---چپ کر کے کام لگو---" شہریار جان بوجھ کر سنجیدہ سی صورت بنائے اسکو تنگ کیے جا رہا تھا

kzwrites

"آپ کو میں پسند تھی اس لیے آپ مجھے لے کر آئے ہیں بریانی بنانے کے لیے لے کر نہیں آئے اتنا مجھے پتہ ہے۔۔" مشل کانفیڈنٹ لہجے میں بولی تھی

kzwrites

"شروع شروع میں یہی کہنا ہوتا ہے کہ پسند ہو ،پیاری لگتی ہو۔۔پیار کرتا ہوں۔۔۔لیکن بعد میں تو گھر کے کام ہی کروانے ہوتے ہیں نہ۔۔۔تم پتہ نہیں کس ڈیلوژن میں ہو۔۔۔" شہریار اپنی اسی ٹون میں بولا تو مشل نے بالآخر اپنا چہرہ کھڑکی سے باہر کر لیا تھا آنکھوں میں اب

کانفیڈنس کے باوجود بھی ہلکی سی نمی تیر گئی تھی

"ہاں۔۔۔؟ رونا کب شروع کرو گی اب۔۔۔؟" شہریار اس کو چہرہ دوسری طرف موڑتے ہوئے دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ وہ اپنے آنسوؤں کو چھپانے کی کوشش کر رہی ہے،تبھی وہ لہجہ نارمل کرتے بولا تھا،رسپانس میں مشل نے گود میں رکھا اٹھا کر اچھے سے کندھوں پر ڈال کر چہرہ بلکل ہی باہر کی جانب فکس کر لیا تھا

Kzwrites

" یارررر ابھی تک رونے کی آواز نہیں آئی مجھے..." اسکی طرف سے جواب نہ پا کر شہریار نے اس کے دائیں بازو کو کھینچ کر اسے اپنی طرف کیا جو اس نے اپنے سینے پر باندھا ہوا تھا

KZwrites

"نہیں کریں.." مشل نے اسکی طرف دیکھے بغیر اپنا بازو واپس اپنے سینے پر باندھ لیا

"اچھا یار ناراض تو نہ ہو... تم بھی نہ بہت بڑی بے وقوف ہو بات سنو میری..." شہریار نے اس کا بازو دوبارہ کھینچ کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اپنی ٹانگ پر رکھ لیا تھا

KZwrites

"ادھر ہو کر بیٹھو... مشل..." اسکے ہاتھ کی پشت پر انگوٹھا پیار سے سہلاتے شہریار نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا تھا

"بے وقوف لڑکی...ماما نے صرف تمہیں بہو ہونے
کی حیثیت سے یہ سب کہا تھا...ان کی بیٹی
اور داماد نے آنا ہے تو ان کو بھی پتہ ہے کہ تم
یہ سب مینج نہیں کر سکتی... وہ کون سا تم
سے کھانے بنوانے لگ جائیں گی...رخشندہ بی
ہیں، باقی ملازمہ ہیں جو روزانہ کوکنگ میں
ہیلپ کرتی ہیں وہی آج بھی کریں گے... جیسے
ماما ان کو سپروائز کرتی ہیں ،تھوڑا خود کرتی
ہیں... ویسے تم بھی پاس کھڑے ہو جانا
بس...ایسے ماما سے اچھی ہیلو ہائے بھی ہو
جائے گی تمھاری...وہ چاہتی ہیں کہ تم نیچے
انکے پاس ٹھہر کر کچھ وقت ساتھ گزارا

kzwrites

کرو..." شہریار اس کے ہاتھ کو ہلکا ہلکا دباتے بہت پولائیٹ لہجے میں اسے سمجھایا تھا

" اور جو کچھ آپ نے کہا وہ..." مشل اب اسکی طرف مڑتے ہوئے بولی

KZwrites

"کیا کہا میں نے...؟"

شہریار انجان بنتے ہوئے بولا

"کہ شروع شروع میں ایسی باتیں کی ہیں کہ پیار کرتا ہوں ،یہ وہ.... بعد میں.." مشل اسکی طرف مزید مڑ کر اسکے مسکراتے چہرے کو دیکھ کر بولی تو شہریار ہنستے ہوئے گاڑی کو شاپنگ مال کی پارکنگ میں لے گیا جو انڈر گراؤنڈ تھی اور قدرے اندھیری بھی تھی

KZwrites

"بتائیں نا...میں کہا تھا نہ آپ سے کہ مجھے بہت پریشانی ہوتی ہے جب آپ ایسے...." مشل ماتھے پر شکنیں بکھیرے روہانسے لہجے میں بول ہی رہی تھی کہ شہریار نے سیٹ پر سے

اسکی طرف جھکتے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کے قبضے میں لیتے ہوئے اس کی بات کو وہیں روک دیا تھا... مشل کے ہاتھ حسب عادت ہوا میں منجمد ہو گئے

KZwrites

"رات اتنی تفصیل میں بتاتا تو ہوں کہ پیار ہی کرتا ہوں پھر بھی تم بار بار پوچھتی ہو...کیوں ہوتی ہو پریشان اتنا...؟ " شہریار نے اس کے ہونٹوں کو نرمی سے چومتے ہوئے اپنا بازو اسکے کندھے پر پھیلایا ہوا تھا

"بہت ڈاؤٹس آتے ہیں میرے دماغ میں۔۔۔پیار صرف اسی چیز سے تو پتہ نہیں لگتا جو آپ کہہ رہے ہیں۔۔اور مجھے ابھی اس میں بھی کبھی کبھی۔۔۔عجیب محسوس ہوتا ہے۔۔۔میں اپ سیٹ رہتی ہوں۔۔۔" مشل اپنی طرف کا دروازہ کھولتے ہوئے بجھے سے لہجے میں بولی تھی

"یار تم میری زندگی میں آنے والی پہلی لڑکی ہو مشل۔۔۔ اس لیے میں بھی تمہارے ساتھ ساتھ

KZwrites

ہی سمجھ رہا ہوں یہ سب۔۔تم مجھے کھل کر بتایا کرو نہ کہ کیا بات اپ سیٹ کرتی ہے تمھیں۔۔۔؟ اپنی طرف سے تو میں اتنا خیال کرتا ہوں تمھارا یار۔۔ " شہریار نے اسکی طرف کے کھلے دروازے کو آٹومیٹکلی لاک کر کے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے تھے

KZwrites

"آپ خیال کرتے ہیں یہ مجھے پتہ ہے۔۔بس میں۔۔" مشل اس سے نظر ملنے پر فورا سٹئیرنگ پر نظریں جماتے بولی تھی

"ایسے ہی تم گم صم ہو جاتی ہو تب بھی۔۔۔اور کبھی کبھی اتنا اچھا انوالو ہو جاتی ہو کہ میں خود حیران ہو جاتا ہوں۔۔۔" شہریار نے ٹھوڑی کے نیچے دو انگلیاں رکھ کر اسکا چہرہ واپس اپنی طرف کیا تھا

KZwrites

"میں بس ایسی ہی ہوں شاید۔۔۔چ۔۔چلیں اندر۔۔۔" مشل نے اسکی وہی انگلیاں پکڑ کر اسکا ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا تھا

"No I'm really concerned about it....

ایسے تم انکمفرٹیبل رہو گی یا کوئی بات تمھیں
تنگ کرتی رہے گی تو چڑچڑی ہو جاؤ گی
تم....مجھے تمھارا سکون بھی چاہئے
مشل...ابھی جیسے تم رات سے بجھی بجھی ہو
مجھے نہیں اچھا لگ رہا بلکل بھی...مجھے پلیز،
بتاؤ کیا بات تمھیں bother کر رہی ہے..."

شہریار نے چہرہ ذرا سا جھکا کر اسکی آنکھوں
میں جھانکا تو مشل نے جھکی نظریں اٹھا کر
اسے دیکھا تھا

kzwrites

"وہ۔۔آپ۔۔۔" اپنے ماتھے کو ذرا سا کھجاتے مشل نے نچلا لب کترنا شروع کیا تو شہریار نے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکا کر اسے دیکھا تھا

kzwrites

"مجھے شرم آتی ہے کہتے ہوئے۔۔۔" مشل نے اپنا ماتھہ اسکے کندھے پر رکھ کر تیزی سے کہا تو شہریار نے ہنستے ہوئے اسکی کمر پر ہاتھ پھیرتے ہلکا سا تھپتھپایا تھا

"اچھا اس وقت پوچھ لوں آج۔۔؟ تب بتا دینا۔۔۔"
شہریار نے ہاتھ کمر سے اوپر لیجاتے اسکی بیک
گردن کو بالوں سمیت سہلایا تھا

"آپکو بتاتی۔ی۔ی ہوں تب تو آپ سنتے ہی نہیں
ہیں،یہی تو مسئلہ ہے شہریار۔۔۔" مشل اسکا بازو
دونوں ہاتھوں سے ہولڈ کیے ماتھہ کندھے سے
ٹکائے ہوئے لاڈ سے بولی تھی

kzwrites

"میرے دیکھنے سے ڈسٹریکٹ ہوتی ہو۔۔۔؟"
شہریار دماغ پر زور ڈالتے ہوئے گردن کو پکڑ کر اسکا چہرہ اپنے سامنے کرتے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

kzwrites

"اُس سے بھی۔ی۔ی۔۔۔" مشل نے معصوم سی شکل بناتے اسے ایک نظر دیکھ کر نظریں جھکائی تھیں

"اسکے علاوہ...؟ میرا کہیں ٹچ کرنا برا لگتا ہے...؟ دیکھو اپنی اور میری حالت...کہاں بیٹھے یہ ڈسکشن کر رہے ہیں...." پاس ایک گاڑی کے رکنے پر شہریار نے ہنستے ہوئے اس سے تھوڑا فاصلہ بنایا تو مشل نے بھی چہرے پر ہاتھ پھیرتے دوپٹے کو خود پر سیٹ کیا تھا

KZwrites

"چلتے ہیں اندر...میں تو کہہ رہی تھی آپ سے پہلے ہی..." مشل نے لاک ہوئے دروازے کو کھولتے ہوئے کہا تھا

"نہیں پہلے بتاؤ جو پوچھ رہا ہوں۔۔۔کیا کہتی ہو تم جو میں سنتا نہیں ہوں۔۔۔؟ " شہریار کہنی سٹئیرنگ پر رکھے پوری سنجیدگی سے بولا تھا

"آپ۔۔۔آپکو شرٹ اتارنے سے منع کرتی ہوں۔۔۔آپ۔۔۔"

"اپنی یا میری۔۔۔؟" شہریار بھنویں سکیڑ کر بولا تھا

kzwrites

"ظاہر ہے میری-ی---" مشل کہنیاں تھائیز پر رکھ کر اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپاتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"مگر کیوں-ں-ں--- مجھے یاد ہے تم رات کو منع کر رہی تھی

But i thought that you're just being shy...

اتنا کیوں طاری کرتی ہو اس چیز کو خود پر...؟" کہہ کر شہریار نے اسکے جھکے ہوئے سر کو چوما تھا

"میں نہیں ہوتی نہ کمفرٹیبل...آپ کو سمجھ کیوں نہیں آتا...اتنی بار کہتی ہوں میں ایک ہی بات۔ت۔ت..." مشل ہاتھ چہرے سے ہٹا کر اسکی طرف دیکھی تو اسکے چہرے کے الجھے ہوئے تاثرات دیکھ کر شہریار نے اپنے بالوں میں ایک ہاتھ پھیرتے پھیرتے کہنی سٹئیرنگ سے ہٹا کر دونوں ہاتھوں سے بال سلجھا کر سر کو جھٹکا

kzwrites

تھا

"اوکے اوکے کالم ڈاؤن..."

"مجھے نہیں اندازہ تھا اور واقعی ابھی بھی سمجھ نہیں پا رہا بات کو..."

"پر تم اتنا پریشان نہیں ہو پلیز...اچھا نہیں لگتا تمھارا یہ بگڑا ہوا موڈ..."

kzwrites

"میں اوپر اوپر سے ہی کام چلا لوں گا،نہیں اتاروں گا اب شرٹ۔۔۔۔" ٹھہر ٹھہر کر کہتے ہوئے شہریار نے اسکے سینے پر دوپٹے کے اوپر سے ہی پنچ کیا تو مشل نے اسکے ہاتھ کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر ہچکچائی سی نظریں جھکا لی تھیں۔۔۔چہرہ اسکی بات پر سرخ ہوا تھا

KZwrites

"بات سنو مشل۔۔۔ریلیکس رہو بالکل۔۔۔ہم ہر بات آپس میں ڈسکس کر کے ہی کچھ بھی کیا کریں گے اوکے۔۔۔؟ بس تمھارا اتنا سا کام ہے کہ تم نے منہ بنانے کی بجائے ہر بات مجھ سے کرنی

ہے...ایسے ناراض ہو کر نہیں گھومتے رہنا...ویک اینڈ نہیں سپائل کرنا..." شہریار گاڑی انلاک کرتے اسے باہر لے آیا تھا...مشل کے چہرے پر پہلے کی نسبت قدرے سکون پھیل گیا تھا

KZwrites

"باقی میں گھر پہ ہی ہوں...سارا وقت تمہارے ساتھ ہی رہوں گا... پریشان نہیں ہونا تم نے بالکل بھی کسی کام کو لے کر...بس ماما کا ہاتھ بٹانا ہے..." شہریار اس کا ہاتھ پکڑ کر لفٹ کی طرف بڑھا تو مرر میں مشل کے ساتھ اپنا

عکس نظر آیا تھا...بلیک کیجوئل شرٹ اور سکن جینز پہنے وہ باقاعدہ مشل کے بلکل ساتھ کھڑا ہو گیا تھا

"جب سے شادی ہوئی ہے بچی بوکھلائی بوکھلا ئی پھر رہی ہے..." شہریار اسے مرر میں چور نظروں سے اپنی جانب دیکھتا پا کر ہنستے ہوئے بولا تھا

Kzwrites

"آپ نہ چپ کر کے اندر چلیں... مجھے ابھی تک ناشتہ نہیں کروایا آپ نے...مجھے اپنی نیند اور بھوک بہت پیاری ہے...یاد رکھا کریں..." مشل اسکے کو بازو سے تھام کر لفٹ سے نکلتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"ایک ایک کر کے سب کچھ یاد کر رہا ہوں،ٹینشن نہیں لینی...چلو پہلے ناشتہ کرتے ہیں،پھر گروسری ہوتی رہے گی..." کہہ کر شہریار اسے واپس لفٹ میں لیجاتے دوسرے فلور پر لے گیا تھا..ناشتہ کر کے گروسری کرتے اور پھر گھر آنے

تک دونوں کی پراپر دوستی ہو چکی تھی

"اچھا سا تیار ہو یار یہ کیا فضول سا ڈریس پہن کے آگئی ہو....جنازے پر جا رہی ہو کسی کے۔ے۔ے...؟" شازم اسے وائٹ سمپل ڈریس میں دیکھ کر جھنجھلا کر بولا تھا

K7writes

"اچھا تو لگ رہا ہے شازم کیوں ہر بات پر بحث کرتے ہو اس سے۔۔۔؟ " سامعہ شاہ نے شازمہ کی سائیڈ لیتے ہوئے شازم کو گھور کر کہا تھا

"رہنے دیں خالہ میں چینج کر آتی ہوں۔۔۔"
شازمہ الٹے قدموں واپس اوپر والے فلور کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بولی تو شازم بھی اس کے پیچھے اوپر آ گیا تھا۔۔۔ کمرے کے باہر ہی اس کی کلائی کو کھینچتے ہوئے اسے دیوار میں تقریباً دھکا دیا تو شازمہ کمر دیوار سے ٹکرانے

KZwrites

سے سخت بری تکلیف سے دوچار ہوئی تھی

"اتنی فرمانبرداری کس خوشی میں ہو رہی ہے۔۔؟ صرف میکے جانے کی خوشی میں۔۔۔؟ یہاں وہاں جا کر ہمیشہ کے لیے رہنے کے ارادے کی خوشی میں۔۔؟ نہ زبان چل رہی ہے نہ آنسو نکل رہے ہیں۔۔۔؟ کیا ارادے ہیں۔۔؟ " شازم طنزیہ لہجے میں بولا تو وہ اپنی تکلیف بھول کر اس ظالم کو دیکھنے لگی جس کو وہ ہمیشہ سے اپنا آئیڈیل سوچتی آئی تھی لیکن حقیقت اتنی دردناک ہوگی اس نے کبھی نہیں

kzwrites

سوچا تھا

"وہاں ہمیشہ رہنے کا تو پتہ نہیں لیکن یہاں سے ہمیشہ کے لیے جانے کی بہت خوش ہوں۔۔۔وہاں اگر کوئی مجھے نہیں بھی رکھے گا تو بھی یہاں واپس نہیں آؤں گی اب۔۔۔آج روک کر دیکھ لیں مجھے۔۔۔زیادہ سے زیادہ کتنے دن مجھے قید رکھ سکتے تھے آپ۔۔۔؟ " شازمہ مضبوط لہجے میں بولی

Kzwrites

"جب اس معصوم شکل کے ساتھ اتنی زبان چلا
تی ہو نہ۔۔۔بائے گاڈ۔۔۔دل تو چاہتا ہے کہ آگ لگا
دوں اس وجود کو۔۔۔۔ہونہہ۔۔۔پھر سب سوال
کرتے ہیں کہ بھوؤں کو ہی کیوں آگ لگتی
ہے۔۔۔زبانیں نہیں کوئی دیکھتا انکی۔۔۔"

شازم اسکی کلائی دیوار سے لگائے آنکھوں میں
وخشت لیے بولا تو شازمہ کا دل اسکی بات پر
اندر تک لرز گیا تھا

KZwrites

"اتنی نفرت ہوگئی ہے مجھ سے تھوڑے سے
دنوں میں ہی؟" اسکے چہرے کے بدلتے رنگ

دیکھ کر شازم اسکے گال پر اپنی انگلی ٹریس کرتے اسکی گردن تک آیا تھا "کہ مجھے ہمیشہ کے لیے چھوڑ کے جانے کو بے تاب ہو۔۔۔؟"

"اس سے بھی زیادہ نفرت، جتنی آپ سوچ رہے ہیں۔۔۔ابھی تک ہاتھ نہیں اٹھایا مجھ پہ۔۔۔بے چینی تو ہو رہی ہو گی نہ۔۔۔مار لیں تھوڑا اور۔۔۔مار ہی دیں مجھے۔۔۔" شازمہ بھیگے لہجے میں بولتے اپنی گردن سے اسکا ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولی تھی،دل چاہا تھا کہ وہ واقعی مر ہی جائے

kzwrites

"نہیں ہو رہی بےچینی تم پہ ہاتھ نہ اٹھا کر...بلکہ تمھارے جانے کا سوچ کر صبح سے پریشان ہی رہا ہوں آفس میں...جانتا ہوں تم اب واپس نہ آنے کے ارادے سے جاؤ گی..."

شازم نے لہجہ یک دم بدلتے اسکے ہاتھ اپنے قابو میں کرتے اسکے گال پر نرمی سے لب رکھے تھے

KZwrites

"میں اب آپکی باتوں میں نہیں آؤں گی...مجھے چینج کرنے دیں ڈریس....دیر ہو رہی ہے..."

شازمہ نے اپنا چہرہ اس سے

موڑ کر خود کو اسکی گرفت سے چھڑوانے کی کوشش میں کہا

"کوئی ضرورت نہیں چینج کی۔۔۔بس تمھیں اوپر لانے کے لیے کہا تھا۔۔اتنی پیاری لگ رہی ہو انہی میں۔۔۔صبح جلدی آفس چلا گیا تھا،کچھ دیر باتیں کرنا چاہتا ہوں تم سے یار۔۔" شازم نے بہت نرمی سے اسکے دوسرے گال کو بھی چوما تھا۔۔اسکے ہاتھ شازم کی مضبوط گرفت میں جکڑے ہوئے تھے

kzwrites

"مجھے جانا ہے اب بس.." شازمہ کے آنسو اسکی نرمی پرچھلکے تھے،جس نرمی جس پیار کی اسے چاہ تھی اسکی کوئی رمق بھی اسے شازم سے نہیں ملی تھی...اسکے بدلتے روئیوں کی وہ عادی ہونے لگی تھی

KZwrites

"آؤ تمھارا فون دے دوں تمھیں...." شازم اسکا ہاتھ نرمی سے پکڑے اسے کمرے میں لے گیا تو شازمہ دروازے پر ہی ٹھہر گئی تھی

"اندر آجاؤ۔۔۔فون لے لو اپنا۔۔۔۔" شازم نے کبرڈ سے موبائل فون نکال کر اپنے ہاتھ میں پکڑ کر آن کرتے ہوئے کہا تھا

KZwrites

"میں اب اس کمرے میں کبھی بھی نہیں آؤں گی۔۔۔ میرا فون دینا ہے تو دیں نہیں تو میں نیچے جا رہی ہوں۔۔۔" شازمہ وہیں کھڑے کھڑے بولی تھی،دل میں اسکے پاس جانے سے خوف سا ابھر رہا تھا

"اتنے پیار سے بلا رہا ہوں۔۔۔آجاؤ۔۔۔۔ ورنہ دوسرا طریقے سے بھی تمہیں اندر بلا سکتا تھا۔۔۔"

شازم لہجہ پھر سے بدلتے ہوئے قدم اسکی جانب بڑھاتے ہوئے بدلا تو شازمہ نے گھبرا کر اسی پل الٹے قدم لیے تھے

"شازمہ۔۔۔"

KZwrites

"Come back...."

"میرے صبر کا امتحان نہ ہی لو تو بہتر ہے---"

"چپ کر کے اندر آؤ مجھے تم سے ضروری باتیں کرنی ہے----"

"شازمہ۔ہ۔ہ۔ہ۔ہ----" شازم کمرے سے باہر آتے ہوئے دھاڑا تو سیڑھیاں اترتے اترتے وہ لرز کر رہ گئی تھی

KZwrites

"آپ مجھے ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے اب...اگر اب آپ نے مجھے کچھ کہا تو شہریار بھائی آپ کو نہیں چھوڑیں گے...میرے سب نشان تازہ ہیں...میں ایک ایک ظلم سب کو بتا دوں گی آپکا..." شازمہ کی آنکھوں میں خوف واضح تھا لیکن گھر جانے کی امید میں وہ حوصلہ کر کے بولے جا رہی تھی

"ارے یاررر.ر.ر....پھر وہی بات....کتنی دفعہ کہا ہے اس سالے کا نام نہ لیا کرو میرے

KZwrites

سامنے۔۔۔تمہارے خیال میں کیا بگاڑ لے گا وہ میرا زیادہ سے زیادہ۔۔۔؟ الٹا یہ نہ ہو کہ میں تم سے چِڑ کر اس کو اوپر ہی پہنچا دوں کسی دن۔۔۔ایک کو انہوں نے طلاق دی تھی ایک عدد بیوہ بھی تو ہونی چاہئیے۔۔۔مجھے لائٹ مت لو شازمہ۔۔۔۔جو میں کہہ رہا ہوں،کر بھی سکتا ہوں۔۔۔" وارننگ والے انداز میں کہتے شازم اسکے سر پر آ پہنچا تھا

KZwrites

"بکواس بند کریں آپ۔پ۔پ۔پ۔۔۔اپنی غلیظ زبان سے میرے بھائی بھابھی کے بارے میں ایسی

"بات کرتے ہوئے آپ کو شرم نہیں آئی۔۔ی۔ی۔۔۔"
شازمہ اسکی بات پر تڑپ ہی گئی تھی

"پوری بات تو سن لو ڈارلنگ ، پھر اپنی معصوم سی شکل پر اتنا غصہ لے کر آنا۔۔۔تمھاری بیوہ بھابھی کو تمھاری نظروں کے سامنے سہارا بھی دوں گا۔۔۔۔پھر یہاں گھل مل کر رہنا اپنی ہاٹ بھابھی کے ساتھ۔۔۔بڑق تمھیں پیار آتا ہے نہ اس پر۔۔۔" شازم نے سیڑھیوں کے کنارے کھڑے اس کے چہرے کو اتنی بری طرح سے دبوچا کہ شازمہ کے

Kzwrites

گالوں میں اس کی سخت انگلیاں دھنس گئی تھیں

"مجھے آپ کی کوئی گھٹیا بات نہیں سننی۔ی۔ی ۔۔۔چھوڑیں مجھے۔۔ے۔ے۔۔۔" وہ نفرت سے کہتے پورا زور لگا کر اس سے اپنا چہرہ چھڑوانے لگی کہ شازم نے اچانک سے اس کا چہرہ چھوڑ دیا تھا۔۔۔ بیلنس بگڑنے کی وجہ سے شازمہ پیچھے کو لڑکھتے سیڑھیوں میں بہت بے ہنگم طریقے سے سر کے بل گرتی چلی گئی تھی

KZwrites

"شاز۔ز۔۔ز۔زمہ۔ہ۔ہ۔۔۔" شازم نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کو پکڑنے کی کوشش کی تھی لیکن صرف اسکا دوپٹہ شازم کے ہاتھ میں رہ گیا تھا۔۔۔اسکے بھاگتے بھاگتے ہی وہ ساری ہی سیڑھیاں گر چکی تھی۔۔۔شازم انتہائی بدحواس ہو کر اسکی طرف لپکا تھا۔۔۔اسکا بے ہوش وجود دیکھ کر وہ خود بھی گھبرا گیا تھا

kzwrites

"شاز۔۔۔شازمہ۔۔۔اٹھو۔۔ماما۔۔" شازم کے چلانے سے پہلے ہی شازمہ کے گرنے کا شور سن کر سامعہ

شاہ وہاں پہنچ گئی تھی۔۔۔شازمہ کا ڈوپٹہ شازم کے ہاتھ میں تھا جب کہ اسکی ہیلز پاؤں سے نکل کر سیڑھیوں میں رہ گئی تھی

"یہ کیا کیا تم نے شازم۔م۔م۔۔۔تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا۔۔۔۔ مر مرا گئی تو۔و۔و۔و ۔۔۔"سامعہ شاہ بولیں تو شازم دوپٹہ ایک طرف پھینک کر کوئی بھی تاخیر کیے بغیر اس کو گود میں لیے مین گیٹ کی طرف بھاگا تھا اور اتنی ہی تیز رفتاری سے وہ اسکو گاڑی کی پچھلی سیٹ تک لے آیا تھا۔۔۔ساتھ اس

Kzwrites

کے گال تھپتھپا کر آوازیں دے کر جگانے کی کوشش بھی کر رہا تھا

" کہاں لے کے جا رہے ہو شازم اسے۔۔۔ اگر کچھ ہو گیا تو مصیبت پڑ جائے گی۔۔۔پہلے خود تو اس کو جگانے کی کوشش کرو۔۔۔ہاسپتال والوں کے زخم دیکھ لیے تو پولیس بلا لیں گے۔۔۔مت لیجاؤ ہسپتال۔۔۔ٹھہرو میں پانی کا چھڑکاؤ کرتی ہوں،ڈرامہ ہی نہ کر رہی ہو۔۔۔"

سامعہ شاہ چلاتے ہوئے اسکے پیچھے بھاگتی ہوئی آئی تھیں

kzwrites

"ماما پلیز۔۔ابھی نہیں۔۔۔جائیں آپ اندر۔۔۔" شازم ختمی لہجے میں کہتا ہوا گاڑی سٹارٹ کر کے گیٹ خود کھول کر، واپس گاڑی میں بیٹھے اسے بھگا لے گیا تھا۔۔۔سامعہ شاہ کھلا دروازہ دیکھتی رہ گئی تھیں

KZwrites

"آئی ایم سوری شازمہ۔۔۔۔"

"یار۔ر۔ر۔۔۔۔۔۔۔"

"ہوش میں آؤ۔ؤ۔ؤ۔۔۔۔"

"پلیز۔۔ز۔ز۔ز۔۔ یار پلیز۔۔۔"

kzwrites

"میں تمھیں خود تمہارے گھر چھوڑ دوں گا پلیز یار۔۔۔ہوش میں آؤ" شازم کو اپنا آپ کانپتا ہوا محسوس ہو رہا تھا,اسے یوں بے حال پڑا دیکھ کر دل میں کئی برے خیالات آئے جا رہے تھے۔۔۔سٹئیرنگ پر ہاتھ مارتے وہ مسلسل گلا پھاڑ کر چلا رہا تھا۔۔۔ گاڑی عجلت میں ڈرائیو کرتے ہوئے وہ بار بار مڑ کر شازمہ کے بے ہوش

پڑے وجود پر بھی نظر ڈال رہا تھا

"او گاڈ..."

"اس بات معاف کر دو یار..وعدہ کرتا ہوں آئندہ نہیں ہو گا ایسا کچھ.ھ.ھ...."

"میں نے جان کر نہیں کیا ایسے.ے.ے...تم ہاتھ سے نکل گئی میرے.ے.ے...مائے گاڈ..." شازم ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرتے ہوئے مسلسل دوسرے ہاتھ سے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر رہا تھا...

KZwrites

قریبی ہسپتال میں لے جا کر شازم نے اس کو گود میں اٹھائے سیدھا اندر چلا گیا تھا...شازمہ کے متعلق ڈیٹیلز معلوم کرنے کے بعد وہاں موجود عملے اسے ایڈمٹ کرنے کے شازم کے سائن لے کر اسے کمرے سے باہر ٹھہرنے کا کہا اور شازمہ کو سٹریچر پر ڈالتے ہوئے اندر لے گئے... جب تک شازمہ اندر موجود تھی شازم بے چینی سے یہاں وہاں چکر کاٹ رہا تھا،کچھ نرسز شازم کی بے چینی کو نوٹ کرتے ہوئے آپس میں ایک دوسرے سے نظروں میں چہ مگوئیاں کر رہی تھیں....شازمہ کے ہاتھوں پر دھندلی ہوئی مہندی انکے نئے شادی شدہ جوڑے ہونے کا ثبوت تھی...

kzwrites

شازم کا فون رنگ کرنے لگا ، اس پر شہریار کی کال دیکھ کر شازم نے فورا کال کاٹ دی تو اگلے ہی لمحے سامعہ شاہ کی کال آگئی تھی

Kzwrites

"جی ماما۔۔بتا دیں۔۔۔ جی بتا دیں۔۔۔۔ جی اسی ہسپتال ہوں۔۔۔ نہیں ابھی ڈاکٹر چیک اپ کر رہا ہے پلیز دعا کریں سر پر چوٹ نہ آئی ہو۔۔۔پتہ نہیں ان کانشئیس کیوں ہوئی ہے۔۔۔ میں۔۔۔میں آپ کو کال بیک کرتا ہوں۔۔۔آپ بتا دیں اسکے گھر والوں کو جو بھی بتانا ہے۔۔۔آئی ڈونٹ کئیر۔۔۔"

کہہ کر شازم نے کال کاٹ دی تھی

"شازمہ آئی ایم سوری، تم ٹھیک کہتی ہو کہ میں ذہنی بیمار ہوں، حیوان ہوں میں۔۔ پلیز ایک دفعہ ٹھیک ہو جاؤ میں تمہیں تمہارے گھر خود چھوڑ آؤں گا،پلیززززز۔۔۔میں نہیں ہوں تمھارے قابل۔۔۔مجھے خود کو ہی ختم کر لینا چاہئیے۔ے۔۔۔یا اللہ۔۔۔ایک موقع اور۔۔۔صرف ایک موقع۔۔۔میں اپنا علاج کرواؤں گا۔۔۔آپکو تو پتہ ہے نہ اللہ تعالیٰ۔۔۔میں نے جان بوجھ کر نہیں گرایا اسے۔۔۔میرے ہاتھوں سے نکل گئی وہ میری

Kzwrites

نظروں کے سامنے...مجھے ایک موقع چاہئے بس..." شازم ویٹنگ ایریا میں کرسی پر بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر جمائے شدت سے خدا سے التجا کر رہا تھا،آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے

KZwrites

"کتنا پیار کرتا ہے اپنی بیوی سے..." ایک نرس نے دوسری نرس سے کہا تھا

"ہاں دیکھو تو سہی تب سے بے چین ہے .."

" کیا کہہ رہے تھے ڈاکٹر کہ کیوں بے ہوش
ہوئی ہے"

" ڈاکٹر کہہ رہے تھے کہ سیڑھیوں سے گرنے کی
وجہ سے بے ہوش نہیں ہوئی... سٹریس کی
وجہ سے بے ہوش ہوئی ہے... شاید سیڑھیوں
سے گرتے ہوئے خوفزدہ ہو گئی ہوگی...چوٹ
تو نہیں ہے کوئی خاص...پھر بھی سکین وغیرہ
چل رہے ہیں..." وہ دونوں آپس میں باتیں کر
رہی تھی کہ اندر سے نرس نے آ کر شازم کو
کمرے میں بلایا تھا

kzwrites

"آئیے۔۔۔آپ ان کے ہسبینڈ ہیں۔۔" درمیانی عمر کا ایک ہینڈسم سا میل ڈاکٹر شازمہ کے بیڈ کے کنارے اسکی کلائی تھامے کھڑا تھا اور وہی نرس دوسری طرف کھڑی تھی

KZwrites

"ج۔۔جی۔۔۔یہ کیسی ہیں اب۔۔۔؟" شازم کی نظر شازمہ کی کلائی اور ڈاکٹر کے ہاتھ کی طرف تھی،جسکو ڈاکٹر نے ضرورت سے زیادہ ہی اپنے قریب کر کے پکڑا ہوا تھا۔۔شازم کے کمرے میں داخل ہوتے ہی ڈاکٹر نے تیزی سے اسکا ہاتھ

فاصلے پر کیا تھا جسے شازم کی تیر جیسی
نظروں نے فوراً جانچ لیا تھا

شازمہ کا دوپٹہ تو گھر میں ہی کہیں گر چکا تھا
وہ اس وقت صرف سفید شلوار قمیض میں
تھی...بے ہوشی کی حالت میں اسکا سراپہ
جس کو وہ ڈھک کر رکھتی تھی،یونہی
پڑا تھا... کھلے سلکی بال بیڈ پر بکھرے
الگ منظر پیش کر رہے تھے... شازم نے تیز
قدموں سے بیڈ تک کا فاصلہ طے کرتے اسکے
سینے تک کمبل اوڑھا دیا تھا اور اسکا ہاتھ بھی

Kzwrites

تقریبا کھینچتے ہوئے ڈاکٹر کے ہاتھ سے لے کر خود تھام لیا تھا

"میں نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے کوئی چوٹ وغیرہ نہیں ہے ان کو...خوف کے زیرِ اثر ہیں...کافی کمزوری بھی لگ رہی ہے.... میں نے ان کو ڈرپ لگائی ہے... تھوڑی دیر میں ہوش میں بھی آ جائیں گی، پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے..." ڈاکٹر اسکی اس حرکت سے تھوڑا خائف ہوا تھا مگر پروفیشنل لہجے میں اپنی بات جاری رکھی تھی

Kzwrites

"میں رکھ لوں گا شکریہ،تم جا سکتے ہو...چلو شاباش..." شازم نے ڈاکٹر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بدلحاظی سے کہا تھا...اتنی دیر اسکے شازمہ کے ساتھ کمرے میں اکیلے ہونے کا سوچ کر خون میں ابال اٹھنے لگے تھے

KZwrites

"تم اسکا ہاتھ نہیں پکڑ سکتی تھی۔ی۔ی....؟ نبض تم بھی چیک کر سکتی تھی...یا بتانا چاہئیے تھا کہ اندر میل ڈاکٹر ہو گا۔ا۔۔ا" شازم

ڈاکٹر کی موجودگی میں ہی اسی بدلحاظی سے نرس پر غرایا

"ایکسکیوز می سر...ڈاکٹر صاحب انکا چیک اپ کر رہے تھے آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں..." نرس بھی جوابا سخت لہجے میں بولی تھی

"تو تم یہاں کیا کر رہی تھی...؟ تمھیں کس لیے رکھا ہوا ہے

"انہوں نے، صرف کھڑا ہو کر دیکھنے کے لیے۔۔۔؟
شازم اسی لہجے میں غرایا تھا۔۔آواز باہر تک جا رہی تھی

"سر اگر آپ صرف فیمیل ڈاکٹر سے اپنی بیوی کا چیک اپ کروانا چاہتے تھے تو آپ کو یہ بات پہلے ہی خود بتانی چاہیے تھی۔۔۔میں یہاں کا پرمانںٹ ڈاکٹر ہوں آپ میرے ساتھ اس طرح بیہیو نہیں کر سکتے۔۔۔باہر ایمرجنسی میں اس وقت میرے نام کا بورڈ بھی لگا ہوا ہے۔۔۔"
ڈاکٹر بھی اسی لہجے میں بولا تو شازم نے

KZwrites

اسکا گریبان پکڑ لیا اور بات پکڑ دھکڑ تک پہنچ گئی تھی

"تو سالے مجھے بتائے گا.." شازم اس پر ٹوٹ ہی پڑا تھا... اتنے میں عالم شاہ اور شہریار ہسپتال داخل ہوئے تو مین کاؤنٹر کے پاس شازم کو یوں ڈاکٹر سے لڑتا دیکھ کر عالم شاہ خود آگے بڑھ کر انکو چھڑوانے لگے تھے...سیکیورٹی گارڈز بھی وہیں موجود شازم سے ڈاکٹر کو چھڑوانے کی کوشش کر رہے تھے

KZwrites

"شازمہ کیسی ہے کدھر ہے...؟" شہریار نے عجلت میں

پاس کھڑی نرس سے پوچھا کہ مبادہ شازمہ کو تو کچھ نہیں ہوا....دل شازم کو یوں لڑتا دیکھ کر یک دم خلق کو آگیا تھا

KZwrites

"سر وہ بالکل ٹھیک ہیں.... بس انکے ہسبینڈ نے اتنا ایشو کریٹکیا ہوا ہے،بات ایسی کوئی نہیں تھی.." نرس نے جواب دیا تو شہریار کی سانس بحال ہوئی تھی...سب نے مل کر وہاں صلح

صفائی کروائی تھی...وہ تینوں اب شازمہ کے پاس کھڑے تھے،ساتھ نرسز بھی موجود تھیں

"شازم بیٹے تھوڑا غصے پر قابو رکھنا چاہیے تھا آپ کو...جان بچ گئی...کیا فرق پڑتا ہے میل ڈاکٹر بھی تھا تو..." عالم شاہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا

"ہو کیا گیا تھا اتنا کیوں غصہ آگیا تجھے.."

شہریار بھی اسکے کندھے پر بازو رکھ کر بڑھ
بھائیوں کی طرح بولا تھا

"چھوڑیں شہریار بھائی۔۔۔کچھ نہیں۔۔شازمہ
کی ڈرپ پوری ہوتی ہے تو بس گھر کو نکلتے
ہیں۔۔" شازم اس سے نظریں چراتے ہوئے بولا تھا

kzwrites

"ہاں ہاں،ڈونٹ وری۔۔حوصلہ کر۔۔۔یہ ہیلز مسئلہ
کرتی ہیں بس۔۔ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔" شہریار

شازم کندھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تھا

"ہم لوگ تو بس آپ کی طرف نکلنے ہی لگے تھے کہ بس.."

شازم بولا تو عالم شاہ نے بھی اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

KZwrites

"کوئی بات نہیں بیٹے ڈنر ہی تھا دوبارہ ہو جائے گا..بس قسمت میں کبھی کبھار انہونی لکھی ہوتی ہے...اپنا ہی گھر ہے پھر کبھی آجانا..."

"میں گھر جانا چاہتا ہوں شازمہ کو لے کر۔۔۔ مجھے یہاں کا ماحول اچھا نہیں لگ رہا آپ لوگ بھی پلیز گھر جائیں۔۔۔"

ڈرپ ختم ہوتے ہی شازم بولا تھا شازمہ ہلکا ہلکا ہل رہی تھی لیکن آنکھیں ابھی بھی بند تھیں

KZwrites

"میں تم دونوں کو ڈراپ کر دیتا ہوں تم پیچھے شازمہ کو لے کر بیٹھ جانا۔۔۔۔" شہریار شازمہ کے سر پر پیار کرتے ہوئے بولا تھا،اسکی پیلی رنگت اور گردن پر پڑے نشان کچھ زیادہ ہی عجیب

سے لگے تھے

"ہاں ٹھیک ہے گاڑی میں بعد میں

پک کر لوں گا۔۔ "

شازم عجلت میں بولا اور شہریار کے دیکھتے ہی
دیکھتے شازمہ کے گرد اپنی جیکٹ ڈال کر اسکو
گود میں لیے باہر آگیا تھا

kzwrites

"کیسی ہے شازمہ کیا ہوا تھا اسے۔۔۔؟" شہریار اور شاہ عالم شاہ کے گھر میں داخل ہوتے ہی سمینہ بیگم پریشانی کے عالم میں فوراً اٹھ کھڑی ہوئی تھیں

KZwrites

"سیڑھیوں سے گر گئی تھی۔۔۔اللہ کا شکر ہے کہ بچت ہو گئی،ویسے تو کوئی ظاہری اور اندرونی چوٹ نہیں آئی شازم بھی بروقت ہاسپٹل لے گیا تھا۔۔ بس خوف کی وجہ سے بے ہوش ہو

گئی تھی۔۔۔ابھی گھر واپس چھوڑ آئے ہیں ان کو کل چلیں گے انشاءاللہ خبر لینے۔۔۔"

عالم شاہ نے تفصیل سے بتایا تھا

"ابھی نہ چلیں۔۔میرا تو دل ابھی بے چین ہو رہا ہے ملنے کے لیے۔۔کہا بھی تھا مجھے ساتھ لیجاؤ۔۔" سمینہ بیگم روتے ہوئے بولی تھیں

kzwrites

"اگر آپ جانا چاہتی ہیں ابھی تو میں لے جاتا ہوں آپ کو..." شہریار دل ہی دل میں خود بھی فکرمند ہوتے ماں سے بولا تھا...نظروں میں شازمہ کا زرد پڑتا بے ہوش وجود آیا تھا

kzwrites

"نہیں...ابھی رہنے دو...رات ہو گئی ہے...جاتے جاتے اور دیر ہو جائے گی...صبح آرام سے چلے جانا...بیٹیوں کے گھر ایسے منہ اٹھا کر نہیں چلے جاتے ... ابھی وہ بھی ریسٹ کر رہی ہوگی..." عالم شاہ ڈانٹنے والے لہجے میں بولے تھے

"وقت کا تو بالکل اندازہ ہی نہیں ہوا لیکن اگر ماما ملنا چاہ تہی ہیں تو کوئی خرج بھی نہیں ہے۔۔۔" شہریار باپ سے بولا تو عالم شاہ ان دونوں کو گھورتے ہوئے کمال شاہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئے تھے

Kzwrites

"رہنے دو۔۔۔میں صبح چلی جاؤں گی۔۔۔" سمینہ بیگم بولیں تو شہریار سر کو ہلکی سی جنبش دیتے صوفے پر ڈھے گیا تھا

"ٹھیک ہے ماما... چائے بنوا دیں،مشل کدھر ہے اسکو کہیں چائے کا"

"مشل کو میں نے ہی اوپر بھیج دیا تھا کافی دیر سے یہاں بیٹھے انتظار کر رہی تھی آپ لوگوں کا... میں بنوا دیتی ہوں چائے میرا بچہ..." سمینہ بیگم اٹھ کر کچن کی طرف بڑھی تھیں

kzwrites

"شازمہ کے ہاتھ کی چائے اتنی عادت ہو گئی تھی نا کہ اب دل ہی نہیں کرتا کسی اور کے ہاتھ کی چائے پینے کا، اللہ میری بچیوں کو خوش رکھے ہمیشہ، بری نظر سے بچائے...میری شازمہ مجھے بڑی یاد آتی ہے..." کمال شاہ جو کافی دیر سے خاموش بیٹھے تھے،خود بھی شازمہ کو یاد کرتے بولے تھے

KZwrites

"میرے دل کا بھی کچھ ایسا ہی حال ہے،مگر آج جب شازم کو اس کے لیے اتنا پوزیسو دیکھا نا تو دل کو تسلی سی ہو گئی ورنہ شازم کی

طرف سے مجھے کھٹکا سا ہی رہتا تھا..."

عالم شاہ باپ سے باتوں میں مصروف ہوئے تو شہریار نے پینٹ سے فون نکال کر مشل کی وٹس ایپ چیٹ کھولی تھی

KZwrites

"Chaye pio g....?"

شہریار نے میسج ٹائپ کر کے مشل کو بھیجا تھا

"Ap agye....? Shazma kesinhai...?

مشل کا ریپلائے آیا اور شہریار ابھی جواب ٹائپ کر ہی رہا تھا کہ مشل سیڑھیاں اترتی نیچے آگئی تو شہریار نے مسکراتے ہوئے موبائل سامنے ٹیبل پر رکھ دیا تھا

KZwrites

"شازمہ ٹھیک تھی---؟ اسکو یہاں لے آتے ہم سب اچھے سے

کئیر کر لیتے--" مشل نیچے آتے ہی بولی تھی

"ہاں ٹھیک تھی وہ...کل چلیں گے ملنے، اگر اسکا موڈ ہوا تو واپسی پر ساتھ لے آئیں گے....میرا بھی دل چاہ رہا ہے بہت اسے ملنے کا...." شہریار نے بھی اداس سا چہرہ بناتے جواب دیا تھا

"ہمم یہ سہی ہے...کل چلیں گے....چائے بناؤں...؟" مشل اسکے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی تھی

Kzwrites

"ماما گئی ہیں کچن میں..." شہریار نرمی سے

بولا تو مشل فوراً اٹھ کر کچن میں چلی گئی تھی

"ہٹیں تائی امی میں کرتی ہوں..."

"نہ بیٹا...تم نے سارا دن پہلے ہی کافی جان ماری ہے،اب رہنے دو بس...مہمان بھی نہیں آئے..." سمینہ بیگم بولیں تو مشل انکے منہ سے بیٹا سن کر حیران ہی ہو گئی تھی

kzwrites

"آپ بیٹھیں ،میں کپس میں ڈال لاتی ہوں----"
مشل نے کنفیوز سے لہجے میں کہا تو سمینہ بیگم اسکو سر پہ پیار دیتی باہر نکل گئیں تو شہریار کچن میں آگیا تھا

"خیر ہے،اتنا سلوک---"

KZwrites

"لگتا ہے تائی اماں کو بھی مجھ سے پیار ہونے لگا ہے آپکی طرح---اور آپ میتی بات سنیں-ں--- آج میرا ڈھیروں مساج

بنتا ہے آپکی طرف----میں نے جتنا کچھ آج کیا ہے نا ساری لائف بھی اتنا نہیں کیا ہو گا اور ڈنر

پھر بھی رہ گیا..." مشل چائے کا کپ اسکی طرف بڑھاتے ہوئے بولی تھی

"فکر نہ کرو،ساری تھکن اتار دوں گا اپنی جان کی...بس مجھے بتا دینا کہاں سے کیا اتارنا ہے ، کہاں دیکھنا ہے اور کہاں نہیں..." شہریار نے چائے کا کپ پکڑتے ہوئے اسکی آنکھوں میں جھانک کر بیچارگی سے کہا تو مشل آئی رول کرتے مسکراتے ہوئے اس سے چہرہ چھپا کر کچن سے باہر نکل آئی تھی

KZwrites

"ماما آپ بہت سیلفش ہو کر سوچ رہی تھیں۔۔ں۔
ں۔۔۔کیوں نہ لیجاتا ہاسپٹل۔۔۔۔؟ مرنے دیتا ایسے
ہی۔۔۔؟ " شازم جب سے گھر آیا تھا ماں اور بیٹے
کی بحث ہو رہی تھی

KZwrites

"سیڑھیوں سے دھکا تم نےدیا اور سیلفش میں
ہوں۔۔۔؟

میں نے صرف تمھاری سیفٹی کے لیے کہا تھا کہ
پہلے اسکو گھر میں چیک کرو۔۔۔اسکا تو کام ہے
منٹ منٹ بعد بیہوش ہونا۔۔۔نہیں ہوا تھا نہ

"کچھ...؟ ہونہہ...ڈرامے سارے کے سارے....

سامعہ شاہ بولیں

"میں نے دھکا دیا ہوتا تو میں کیوں لے کر جاتا

ہاسپٹل...؟

اٹ واز این ایکسیڈینٹ ماما....میں نے نہیں دیا

دھکا۔ا۔ا۔ا..."

شازم یہ بات کتنی دفعہ ہی دہرا چکا تھا

kzwrites

"اور جو دو دن پہلے تم نے اسکا حشرکیا تھا وہ بھی ایکسیڈینٹ تھا نہ۔۔۔؟ اپنے دشمن خود بنے ہو اور الزام مجھے دیتے ہو۔۔" سامعہ شاہ اسے شازمہ کے کیے فکرمند ہوتا دیکھ کر کڑھنے لگی تھیں

KZwrites

"ماما میں کوشش کرتا ہوں

کنٹرول کرنے کی،مگر۔۔"

شازم اپنے سر کے بال تقریباً کھینچتے ہوئے بولا تھا

"اگر مگر چھوڑو۔۔۔جیسے ہی وہ ہوش میں آئے گی یہاں سے جانے کا ہی کہے گی۔۔۔ہر کوئی میری طرح وفادار نہیں ہوتی جو سب ظلم سہہ کر بھی ساتھ نبھائے۔۔یہ دو دن نہیں ٹکے گی لکھوا لو۔۔۔تمھاتی ماں جیسی نہیں ہے یہ۔۔۔نہ کوئی ہو گی۔۔۔" سامعہ شاہ لہجے میں نفرت لیے بولی تھیں

KZwrites

"آپکے ظلم سہنے نے ہی مجھے اس حال پہنچایا ہے۔۔۔آج بھی وہ تعفن زدہ ماحول۔۔۔وہ خوف کا

موسم میرے دل و دماغ سے نہیں جاتا ماما ..میں چاہ کر بھی خود کو اس اذیت سے نہیں نکال پاتا...آپ بابا کو چھوڑ دیتیں تو آج میں بیمار نہ ہوتا...نارمل لائف گزار رہا ہوتا شاید..." شازم اپنی لال انگارہ آنکھیں مزید مسلنے لگا تھا

KZwrites

"ہمم...تو جانے دو شازمہ کو...کیوں لے آئے ہو ساتھ...میرا تو کوئی سہارا نہیں تھا تو میں تمہارے باپ ساتھ جڑی رہی....اسکے تو سب ہیں...چھوڑ دو اسکو...دے دو طلاق...جانے دو اسکو...وہ بھی کونسا رہنا بسنا چاہتی ہے تمہارے ساتھ...ختم

کرو سب اس سے پہلے کہ دوسرا شازم پیدا ہو...." سامعہ شاہ بولیں تو شازم ڈھیروں باتیں ایک ساتھ سوچتے ہوئے انکے کمرے سے نکل کر اوپر والے فلور کی طرف بڑھ گیا تھا

کمرے میں داخل ہوا تو شازمہ نیند سے ہلکا ہلکا ہوش میں آ رہی تھی...شازم نے کمبل اچھے سے اس پر کور کر دیا تو وہ دوبارہ گہری نیند میں چلی گئی تھی

اسکی معصوم صورت دیکھ کر شازم کو اپنے

KZwrites

دل کی کیفیت

عجیب سی ہوتی محسوس ہو رہی تھی....گزرے دنوں کے منظر اسکی نظروں میں گھومنے لگے تھے...شازمہ سے الگ ہونے کا سوچ کر بی چینی بڑھی تھی

KZwrites

کچھ دیر اسے یونہی دیکھتے رہنے کے بعد شازم نے اپنی گھڑی اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور صوفے پر نیم دراز ہو گیا تھا

"I don't deserve you Shazma---"

"I'll let you go..."

"I don't deserve you..."

KZwrites

"You were right....i am sick...."

"I am mentally unstable..."

"مجھے اپنے جیسا ایک شازم اور نہیں

چاہئیے..."

کرب سے سوچتے ہوئے سامعہ شاہ کے طلاق کے الفاظ اسکے کانوں میں گونج رہے تھے

KZwrites

رات کے کسی پہر شازمہ کی آنکھ کھلی تو کمرے میں نائٹ بلب جل رہا تھا....اپنے ماتھے کو ہلکا ہلکا دباتے ہوئے یاد کرنے کی کوشش کرنے لگی کہ وہ کدھر ہے

"مجھے تو ماما کے گھر جانا تھا...کیا وہ ابھی تک یہیں ہوں...؟"

kzwrites

سر شدید بھاری محسوس ہو رہا تھا...

اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش میں اسکی نظر صوفے پر سوئے شازم پر پڑی تو خوف کی لہر اسکو اپنے پورے جسم میں دوڑتی محسوس ہوئی تھی...پچھلے چند دنوں میں وہ اسکا جو حال کر چکا تھا، ایک چھت تلے اسکے ساتھ ہونے کا احساس ہی شازمہ کی روح تک کو جھنجھوڑ دیتا تھا

kzwrites

"میں گھر کیوں نہیں گئی..."

"انہوں نے ضرور کوئی بہانہ کر کے مجھے روک لیا ہو گا..."

"میرا سر..."

"میرے کندھے کیوں اتنے دکھ رہے ہیں..."

"سیڑھیوں سے گرایا تھا شازم نے مجھے...تاکہ میں جا نہ سکوں..." کھنچے ہوئے کندھوں پر ہاتھ رکھے سٹف ہوئی گردن کو مشکل سے

KZwrites

حرکت دیتے شازمہ خاموشی سے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی... آنکھیں تک جلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں،جسم تو ویسے ہی اتنے دنوں سے گھائل تھا...آج پھر وہ نہیں جا سکی تھی اور اس سے آگے کا سوچ کر اسکا سر مزید درد سے پھٹنے لگا تھا...

KZwrites

کتنی ہی دیر وہ یوں ہی بیٹھ کر اپنا ماتھا سہلا ئے جا رہی تھی،شازم صوفے پر آڑھا ترچھا بیٹھا سو رہا تھا...شازمہ نے نظریں اٹھا کر اس ستمگر کی طرف دیکھا تھا

اسکی خوبصورت شاندار پرسنالٹی بہت آسانی
سے کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کر سکتی
تھی شازمہ تو پھر کئی سالوں سے اسکے نکاح
میں تھی۔۔۔ہوش سنبھالتے ہی وہی پہلا شخص
تھا جس کے خواب آنکھوں میں سجائے
تھے۔۔۔جس کی ایک پل بھر کی نظر پر وہ کئی
کئی دن مسکراتے گزار دیا کرتی تھی۔۔۔اسکی
آنکھیں ہمیشہ سے ہی شازمہ
کو اٹریکٹ کرتی تھیں،لیکن اب انہی آنکھوں
میں دیکھنے سے بھی اسکو خوف محسوس ہوتا
تھا

kzwrites

کچھ دیر شازم کو سوئے دیکھ کر اس کی نظر پاس پڑے اپنے فون پر پڑی تو جھپٹ کر شازمہ نے اسے پکڑا تھا... فون آن دیکھ کر شازمہ نے کپکپاتے ہاتھوں سے فورا شہریار کا نمبر نکال کر میسج ٹائپ کرنا شروع کر دیا تھا

kzwrites

"Shahryar Bhai mjhy ghar lejain wapis. Apko jab b mily messgae please usi waqt ajana"

شازمہ تیزی سے کانپتے ہاتھوں سے میسج ٹائپ

کر رہی تھی اور ساتھ ساتھ شازم پر بھی نظر دوڑا رہی تھی۔۔۔اپنے ہی بھائی کو یوں میسج کرتے دل خوف کی انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔۔۔ذہن میں شازم کی شہریار کے متعلق دی ہوئی دھمکیاں باز گشت کر رہی تھیں

KZwrites

"کیا میں نے شہریار بھائی کو یہ میسج بھیج کر ٹھیک کیا ہے۔۔۔؟ انہوں نے کال بیک کر دی تو۔۔؟ یہ۔۔۔یہ تو مجھے مار ہی دیں گے۔۔۔" سوچتے ہوئے شازمہ کو ریڑھ کی ہڈی میں درد کی ایک تیز لہر اُٹھتی محسوس ہوئی تھی

"اگر مشل نے میسج دیکھ لیا تو۔و۔۔۔تو وہ پتہ نہیں کیسے ری ایکٹ کرے گی۔۔۔"

"ماما کو کال کرتی تو شازم جاگ جاتے۔۔۔میں ابھی میسج ہی کر سکتی تھی۔ی۔۔۔" اپنی بے بسی پر رونا آنے لگا تھا

KZwrites

"بابا کو کیا بتاؤں گی۔۔میں کیسے بتاؤں گی۔ی۔ی
----"

"میری ہمت ختم ہے اب۔ب۔ب یا اللہ۔۔۔ " اپنی کمر کے زخموں پر اکڑاو محسوس کرتے شازمہ کے آنسو مزید تیزی سے بہنے لگے تھے۔۔۔کوئی دوا نہ لگانے کی وجہ سے زخم خراب سے ہو گئے تھے

kzwrites

"میں مزید نہیں سہہ سکتی،مجھے شہریار بھائی نے کہا تھا کہ کچھ بھی ہو انکو بتا سکتی ہوں۔۔۔اور کس سے کہوں میں سب۔۔۔"

"اگر۔۔۔شازم اور شہریار بھائی کی لڑائی ہو گئی تو۔۔۔تو مسئلہ زیادہ ہو جائے گا۔ا۔ا۔۔۔مجھے نہیں بتانا چاہیئے تھا۔۔۔"

"لیکن اگر یہاں ہی رہی تو شازم تو کسی دن مجھے جان سے بھی مار دیں گے۔۔ے۔۔۔" خیالوں میں الجھے پیاس کی طلب پر شازمہ نے پاس سائیڈ ٹیبل پر پڑا جگ اٹھا کر گلاس میں پانی

KZwrites

ڈالنا چاہا تو کمزوری کی وجہ سے جگ ہاتھ سے سلپ ہو کر فرش پر جا گرا تھا .. اسکے شور سے شازم جاگ کر آنکھیں ملتا اٹھ کر سیدھا شازمہ کے پاس آگیا تھا

KZwrites

"تمھیں پانی چاہیے تھا،مجھے بتا دیتی..." نیند سے بھرے لہجے میں بلا کی فکرمندی تھی

"وہ..و...م..میرے ہاتھ...سلپ.." اسے یکدم اپنی طرف آتا دیکھ کر فون کو فوراً تکیے کے نیچے

چھپا کر شازمہ گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی

"اٹس اوکے،میں لاتا ہوں پانی۔۔۔تم پیچھے رہو کرچیوں سے۔۔۔" شازم فرش پر بیٹھ کر بڑی بڑی کرچیاں اپنے ہاتھ سے اٹھانے لگا تھا

KZwrites

"تم بیٹھو نہ۔۔۔میں لاتا ہوں پانی" شازمہ ابھی کھڑے کھڑے اسکا بدلتا نرم رویہ پروسیس کر ہی رہی تھی کہ وہ پانی کا گلاس لے آیا تھا

"بیٹھو پلیز۔۔" شازم نے اسکو گلاس پکڑا کر کندھوں سے تھام کر بیڈ پر بٹھا دیا تھا

"کیسی ہو اب،طبیعت ٹھیک ہے نا۔۔۔" شازم نے اسکے پاس بیٹھ کر ماتھے پر ہاتھ رکھا تو شازمہ نے خوف کھاتے اپنا چہرہ اس سے پیچھے کیا تھا۔۔۔اسکے لہجے کی نرمی کے بعد کا طوفان اسکے حواس معطل کرنے کو کافی ہوتا تھا

kzwrites

"میں ٹھ..ٹھیک ہوں"

شازمہ نے ہاتھ میں پکڑے گلاس

پر اپنی گرفت سخت کی تھی،دل میں خوف تھا

کہ کہیں اسکا دھیان فون کی طرف نہ چلا جائے

KZwrites

"تم...میرا مطلب ہم...جا رہے تھے..تو...تم سٹیرز

سے سلپ ہوگئی تھی....." شازم ٹوٹے لفظوں

میں اسکو بتا رہا تھا

"آپ مجھے بس وہاں جانے نہیں دینا چاہتے
نہ۔۔۔" شازمہ اسکی طرف دیکھے بغیر بولی تھی،
ہاتھ مسلسل گلاس پر

موجود تھے

KZwrites

"نہیں۔۔۔ایسی بات نہیں،شاز۔۔" شازم نے اپنے بازو
اپنے گھٹنوں پر ٹکا کر جھکتے ہوئے کہا

"تو مجھے جانے دیں پلیز شازم۔۔۔میرا سانس

رکتا ہے یہاں...مجھے گھر یاد آ رہا ہے بہت..."

شازم کے یوں قریب بیٹھنے پر ہی جسم اتنا کانپ رہا تھا کہ پانی کے گلاس سے پانی چھلک کر شازمہ کی قمیض بھگو رہا تھا

Kzwrites

"تم ایک لاسٹ چانس..." شازم کی بات ابھی منہ میں ہی تھی تو شازمہ نے نفی میں سر ہلایا تھا

"تم ایک بار ٹرسٹ کر کے تو دیکھو،میں تمھیں بلکل کچھ نہیں کہوں گا۔۔۔صرف ایک بار۔۔۔"

"آپ روز یہی کہتے ہیں اور ہر گزرتے دن کے ساتھ آپکی دی اذیتوں میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔۔۔آپکو اپنے غصے۔۔اپنے غصے پر کوئی قابو ہی نہیں ہے۔ے۔ے۔۔۔یہ دیکھیں میرا چہرہ۔۔

اتنے دن نہیں ہوئے آپکے پاس آئے جتنے اس چہرے نے تھپڑ کھائے

ہیں۔۔یہ۔۔۔یہ۔۔۔میرے بال۔۔اس کمرے میں بکھرے پڑے رہتے ہیں۔۔میری کمر کے زخم روازنہ تازہ

KZwrites

"ہوتے ہیں۔۔۔میرے بازو۔۔۔

شازمہ اپنی تکلیفیں گنواتے مزید درد میں مبتلا ہوتے طرح رونے لگی تھی

"میرے جسم سے درد نہیں جاتا شازم۔۔میں مر جاؤں گی یہاں رہی تو۔و۔۔۔"

kzwrites

"تم صرف ایک بار موقع تو دو۔۔۔" شازم اسکے گھٹنے پر ہاتھ رکھتے بولا تو شازمہ بیڈ پر

سائیڈ کو کھسکی تھی جو شازم کو بے حد ناگوار گزرا تھا،شازمہ کی ذرا سی رزسٹنس بھی دماغ گرم کر دیتی تھی

"آپ صرف ایک بار مجھے جانے دیں--ں-ں
...مجھے ملنے تو دیں ماما بابا سے----"

" کیسی بیوی ہو تم۔م۔م۔م---- اتنے پیار سے شوہر ریکویسٹ کر رہا ہے اور تم ہو کہ نخرے

KZwrites

دکھائے جا رہی ہو، ماما ٹھیک ہی کہتی ہیں کہ تم دو دن نہیں ٹکو گی۔۔۔تم وہ نسل ہی نہیں ہو جو گھر بسانا چاہے۔۔۔"

شازم کا لہجہ فورا ہی بدلا تھا

kzwrites

"اور وہ آپ کے بارے میں کیا کہتی ہیں۔۔؟ کیا ان کو پتہ ہے کہ آپ ڈرنک کرتے ہیں،مجھے ہر روز ابیوز کرتے ہیں۔۔۔؟ یقیناً ان کو پتہ ہی ہوگا کیونکہ ماں سے بڑھ کر اپنی اولاد کی فطرت کو کوئی نہیں جان سکتا،مجھے آپ کی فطرت پتہ ہوتی تو کبھی آپ سے محبت کرتی

ہی نہ۔۔۔یہ محبت میری سب سے بڑی غلطی تھی۔ی۔ی۔۔۔" شازمہ تکیے کے نیچے ہاتھ ڈالے موبائل کو پرے دھکیلتے ہوئے بولی تھی

"زبان سنبھال کر۔۔دوبارہ ڈرنک کرتے دیکھا ہے مجھے؟؟ بار بار وہ بات کیوں دہراتی ہو جو ختم ہو چکی ہے۔۔۔؟ ایسے بھڑکاؤ گی تو چہرہ بھی پہچاننے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔۔۔زبان قابو میں رکھ کر بولا کرو میرے سامنے۔۔۔"

شازم کا لہجہ سخت ہوا تھا

kzwrites

"آپکو اپنی غلطی نظر ہی نہیں آتی تو میں کیا ہی بحث کروں..." شازمہ پانی کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولی تھی،دل میں کہیں نہ کہیں اب سکون تھا کہ شہریار اسکو کبھی بھی لینے آجائے گا

KZwrites

"یار کہہ تو رہا ہوں کہ ایک بار ٹرسٹ کرو،میں خود کو بدلنے کی کوشش کروں گا..." شازم اسکا ایروگینٹ رویہ دیکھ کر اپنے غصے پر قابو پاتے بولا تھا،ذہن میں تھا کہ اسکے گھر والے خبر لینے بھی آسکتے ہیں

"آپ مجھے ایک دفعہ جانے دیں میں اس کے بعد سوچوں گی...شاید دور رہ کر آپ بھی بہتر سوچ سکیں..."

KZwrites

"تم چلی جاؤ گی تو میں کیسے بہتر رہوں گا یار...مجھے تم چاہئے ہو بس..."شازم نے اسکے ہاتھ سے گلاس لے کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں تھام لیا تھا

"جیسے پہلے رہتے تھے ویسے ہی رہے گا..."

شازمہ نظریں جھکائے بولی تھی

KZwrites

"ویسے ہی تو نہیں رہنا چاہتا یار..." اسکو کندھے سے قریب کرتے اسکے لبوں پر جھکنے ہی لگا تھا کہ شازمہ نے اپنا چہرہ اس سے موڑ کر کندھا بھی پیچھے کیا تھا

" تمہیں پتہ ہے نا کہ مجھے تمہارا جھٹکنا بہت برا لگتا ہے تو کیوں بار بار ایسے کرتی ہو کیوں ہر دفعہ میرے صبر کا امتحان لیتی ہو اور بعد میں جب میں غصہ کرتا ہوں تو مجھے ہی الزام دیتی ہو..." شازم نے سرخ آنکھوں سے اسکو اسی کندھے سے دبوچا تھا،جس سے اس نے شازم کو جھٹکا تھا

Kzwrites

"چھوڑیں مجھے....مجھ میں ہمت نہیں ہے آپ کو سہنے کی اب...دُکھتے ہیں میرے

ہونٹ۔۔۔میرے جسم کا ایک ایک حصہ درد ہوتا ہے۔۔۔ایک دن بھی آپ نے مجھ پر ترس نہیں کھایا۔۔۔میں مر جاؤں گی لیکن میں آپ کے ساتھ نہیں رہوں گی اب۔۔۔پیار نہ کرتے تب بھی قبول تھا۔۔لیکن آپ درندگی پر اترے ہوئے ہیں۔۔۔۔ظالم ہیں آپ۔۔۔" گزری راتوں کی تکلیف اذیت یاد کر کے شازمہ مزید پیچھے ہٹی تھی

KZwrites

"اچھا۔۔۔تو کیا بتاؤ گی گھر جا کر کہ کیوں واپس آئی ہو؟ اس لیے کہ میں اپنا حق لیتا ہوں ؟ یہ بتاؤ گی؟ کوئی نیا کام کیا ہے۔۔۔؟ میں

تمھارے کرتوت کھولنے پر آیا نا تو لگ سمجھ جائے گی..." شازم کا دماغ پھر سے خراب ہو رہا تھا

"ہاں میں بتاؤں گی سب بتاؤں گی،اپنے سب زخم دکھاؤں گی،میں کوئی لاوارث نہیں ہوں کہ آپ مجھے مارتے پیٹتے رہیں، سیڑھیوں سے دھکے دیں اور میں چپ چاپ سہتی جاؤں..." شازمہ بھی چلائی تھی

kzwrites

"جتنا میں تم سے پیار سے بات کرتا ہوں تم

...،اتنا ہی تم ،،، میرے سر چڑھتی جاتی ہو

ٹھیک ہے جانا ہے تو جاؤ..."

شازم نے اسکا کندھا جھٹکتے بیڈ سے اٹھ

کھڑا ہوا تھا

Kzwrites

"بس اتنی ہی برداشت ہیں آپ میں...تھپڑ نہیں

مارے ابھی تک..ویری سٹرینج..."

شازمہ اپنا کندھا سہلاتے ہوئے بھیگے

لہجے میں بولی تو شازم نے جھک کر

اسکا چہرہ دبوچ کر اپنے سامنے کیا "برداشت

ہی کر رہا ہوں ورنہ ابھی تم بیڈ پر ہوتی،اور

قابل رحم حالت میں ہوتی۔۔

"سمجھی۔ی۔ی۔۔۔

"اب میں آپ کی ہوس کبھی پوری نہیں کروں گی نہ ہی آپکے تعصب کا نشانہ بنوں گی۔۔۔آپ کو لگتا ہے کہ میں چپ چاپ ظلم سہتی رہوں گی تو ایسا نہیں ہو گا۔۔۔"

شازمہ اپنا چہرہ چھڑوا کر کانپتے لہجے میں بولی تو شازم اپنے پورے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے خود کو کالم ڈاؤن کرنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔اسکی سلگتی لال انگارہ ہوتی آنکھوں میں

KZwrites

جنونیت اترتی صاف دکھائی دے رہی تھی،گھری
گھری سانسیں بھر رہا تھا

"کیا چاہتی ہو...." اپنے دونوں بازو اسکے گرد
کرتے

شازم پھر سے اس پر جھکا تو شازمہ نے بیڈ پر
پیچھے کو جھکتے تکیے کے نیچے ہاتھ ڈالے
موبائل کو مزید دور دھکیلا تھا...دل بری طرح
دھڑک رہا تھا،چہرے پر گھبراہٹ کے آثار
صاف تھے

Kzwrites

"گ..گھر واپس ج..ج..جانا ہے..."

شازمہ کے کپکپاتے سرخ ہوتے ہونٹ اسکی نظروں میں آئے تھے

"صبح چھوڑ آؤں گا تمھیں..." کہہ کر شازم نے اسکے پہلے جھٹکنے کے باوجود پھر سے اسکے ہونٹوں کو نرمی سے اپنے قبضے میں لیا تھا...شازمہ کا ایک ہاتھ تکیے کو مضبوطی سے تھامے ہوئے تھا اور دوسرے ہاتھ سے وہ خود کو سہارا دینے کے لیے بیڈ شیٹ کو بھینچ رہی تھی اسکی اتنی نرمی غیر متوقع تھی...وہ جب،

kzwrites

بھی اسے چھوتا تھا اسکے انداز میں جنونی پن ہوتا تھا،اسکی درد تکلیف کی پرواہ کیے بغیر وہ اس سے اپنا حق وصولتا تھا

"لیکن ایک شرط پر۔۔" شازم نے اسکے ہونٹوں کو اسی نرمی سے کھینچ کر چھوڑتے ہوئے کھڑے ہو کر کہا

"پوچھو گی نہیں کہ کیا۔۔" شازم اسکو یوں چپ چاپ

Kzwrites

تکیہ اور بیڈشیٹ بھینچے دیکھ کر تھوڑا ٹھٹھکا تھا،جیسے وہ کچھ چھپانا چاہ رہی ہو

"ک..کیا..." شازمہ خود کو کمپوز کر کے سیدھا ہو کر بیٹھی تھی

KZwrites

"تم میری پچھلی سب باتیں معاف کر کے جاؤ گی..." کہتے کوئے شازم اسکے پاس اس طرف بیٹھ گیا جس طرف فون پڑا تھا تو شازمہ کا

دل اسکے خلق میں آگیا تھا،شہریار کو کیا ہوا میسج وہ دیکھ لیتا تو کیا خشر کرتا یہ سوچ کر ہی دل کانپ رہا تھا

"بولو نا یار۔۔میں دل سے کہہ رہا ہوں۔۔۔میں خود کو ٹھیک کرنے کی کوشش کروں گا۔۔تم اتنی سخت دل تو نہیں تھی شازمہ۔۔۔" شازم نے پھر سے اسکا ہاتھ پکڑا تھا

kzwrites

"زبان تمھاری تلوار کی طرح چل رہی ہے اور ہاتھ ایسے کانپ رہے ہیں جیسے پتا نہیں کتنا ڈر

رہی ہو..."وہ اسکے ہاتھ کی پشت پر اپنا انگوٹھا پھیر رہا تھا،شازمہ نظریں جھکائے دائیں بائیں دیکھ رہی تھی

"میرا س...سر درد ہو رہا ہے.." شازمہ اسکو وہاں سے اٹھانا چاہ رہی تھی

KZwrites

"میڈیسن کا اثر ہو گا،چائے پیو گی۔۔۔؟یا کچھ کھا لو" شازم کو اپنا نرم لہجہ خود کو بھی بناوٹی لگ رہا تھا

"آؤ چلتے ہیں کہیں باہر۔۔تازہ ہوا میں وقت گزارتے ہیں۔۔" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کے اٹھ کھڑا ہوا تو شازمہ نے اسکے ہاتھ سے ہاتھ نکال لیا تھا

Kzwrites

"م۔۔۔میں فریش ہو کے آتی ہوں آپ چلیں۔۔۔میں آتی ہوں پھر۔۔۔" وہ بیڈ پر بیٹھے بیٹھے بوکھلا ئے سے لہجے میں بولی تھی تاکہ شازم نیچے چلا جائے اور وہ فون سے میسج ڈیلیٹ کر سکے، کیونکہ شازم اسکو خود صبح گھر لے جانے کا کہہ رہا تھا۔۔۔شہریار کو مسیج بھیج کر ویسے بھی دل گھبرا سا رہا تھا

KZwrites

"ہمم۔۔۔چلو میں یہیں ویٹ کرتا ہوں۔۔۔" شازم جانے جی بجائے واپس وہیں بیٹھ گیا تو شازمہ کو چار و ناچار اٹھنا ہی پڑا،ڈریسنگ روم سے ڈریس نکال کر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ

گئی تھی...دماغ مسلسل اسکے بلکل پاس پڑے تکیے کے نیچے فون پر تھا

شازم وہیں بیٹھے پاکٹ سے اپنا موبائل نکال کر دیکھنے لگا تو صندل کے وائس میسیجز کے نوٹیفکیشن سکرین پر جگمگا رہے تھے

"شاہ جی پلیز ایک بار مل لیں..."

"شاہ جی آپکی بہت طلب ہوتی ہے..."

kzwrites

"صندل کو ایک موقع دیں خوش کرنے کا شاہ جی اپنی خدمت کرنے کا۔۔بڑے دن ہو گئے اس بار۔۔۔"

"اس سالی کا نمبر تو بلاک کیا تھا،اب نمبر بدل کے شروع ہوگئی ہے۔۔" مسیجز سن کر شازم نے فورا وہ نمبر بھی بلاک کیا تھا

"اگر میں شازمہ سے پیار نہیں کرتا تو کیوں اسکو اتنا منا رہا ہوں.."

"جانے کا کہتی ہے تو کیوں بے چین ہو جاتا ہوں..."

KZwrites

"اپنا وعدہ پورا بھی کر پاؤں گا یا نہیں...اگر پھر سے غصے میں ہاتھ اٹھ گیا تو...؟" ابھی شازم انہیں سوچوں میں گم تھا کہ شازمہ چینج کر کے آگئی تھی...گلابی

رنگ کی سمپل سے شلوار قمیض میں اسکا
بھجا بھجا چہرہ بھی بے حد حسین لگ رہا تھا،بـ
الوں کے ڈھیلے سے جوڑے سے نکلتی لٹیں
اسکی معصومیت کو اور بڑھا رہی تھیں...اسی
ڈریس کا ہلکا سا دوپٹہ لیے وہ شازم سے قدرے
فاصلے پر کھڑی ہو گئی تھی،شازم ابھی بھی
اسکے فون کے بالکل پاس بیٹھا ہوا تھا

KZwrites

"چلیں.."

"ہاں چلو...سردی تو نہیں لگے گی اس ڈریس میں...؟ چادر لینی ہے تو لے لو..." کمرے سے نکلتے شازم مڑ کر بولا تو شازمہ جو بیڈ پر سے فون ڈھونڈ رہی تھی،وہیں منجمند ہوگئی تھی

KZwrites

"آ...آپ..نے چادر لینے سے منع کیا تھا.ا..." شازمہ ہاتھ تکیے کے نیچے سے نکالتے خوفزدہ ہو کر بولی تھی

"ابھی لے لو۔۔۔تمھاری طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔کیا چھپا رہی ہو۔۔۔؟" شازم ایک نظر اسکے ہاتھ کی طرف دیکھ کر چلتے چلتے اسکے پاس آگیا تھا

"ک۔۔۔کچھ نہیں شازم۔۔ک۔۔کچھ۔۔" اسکے بیڈ تک واپس آنے ہر وہ برح طرح گھبرا گئی تھی۔۔۔شازم نے کمبل اور تکیے اٹھا کر دوسری طرف کیے تو سامنے ہی شازمہ کا فون پڑا نظر آ گیا تھا

KZwrites

"وہ۔۔وہ۔۔۔" شازمہ کی آنکھوں میں خوف امڈ آیا تھا،اگر اس نے میسج دیکھ لیا تو۔۔۔وہ تو پہلے ہی شہریار سے بہت
چڑ جاتا تھا

KZwrites

"اسکو چھپا رہی تھی۔۔۔؟" شازم نے جھک کر فون پکڑا اور
اسکی طرف بڑھا دیا تھا

"یہ لو پکڑو،اب نہیں لاک کروں گا تمھارا فون...میں نے خود نکال کر رکھا تھا تمھارے پاس...." نرم سے لہجے میں بولا تو

شازمہ نے فورا فون پکڑ لیا تھا....دوپٹہ سر پر کرتے وہ اسکے پیچھے چل پڑی تھی

KZwrites

"جا رہے ہو چھوڑنے...." انکو نیچے اترتا دیکھ کر سامعہ شاہ طنز کرتے ہوئے بولی تھیں جو لونگ روم میں بیٹھی نماز پڑھ رہی تھیں

"نہیں،صبح جاؤں گا۔۔آپ سوئیں نہیں ماما۔۔۔؟"شازم انکے پاس بیٹھ گیا اور شازمہ کو بھی اپنے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا

"کیسے سو سکتی ہوں۔۔۔؟ میری بہوکو اتنا ناراض کیا ہوا ہے تم نے،اپنے گھر جا کر تمھاری حرکتیں بتائے گی تو کیا عزت رہ جائے گی میری۔۔۔میری بہن کے سامنے۔۔۔؟ سوچ کر میرا تو سکون برباد ہوا ہے بی پی بھی لو ہوا پڑا ہے۔۔۔

"

Kzwrites

سامعہ شاہ شازم کو اپنا کندھا شازمہ کے پیچھے صوفے پر پھیلاتا دیکھ کر بمشکل خود پر ضبط کرتے بولیں تھیں

"ماما آپکی بہو کو منانے ہی لے کر جا رہا ہوں...آپ بھی ریکوئسٹ کر دیں گی تو شاید مان بھی جائے..." شازم شازمہ کی طرف دیکھتے بولا تو شازمہ زبردستی مسکرائی تھی

kzwrites

"خالہ آپ میڈیسن لیتی ہیں نہ...بی پی کیوں لو ہے آپکا..." ان دونوں کے پل پل بدلتے رویوں سے شازمہ کو خود پر ہی ڈاؤٹ ہونے لگتا تھا

"میری میڈیسن تو میرے بچے ہیں،یہ خوش رہیں تو میں بھی خوش رہوں گی...چلو جاؤ خیر سے بس جلدی آجانا،رات ہو رہی ہے..."

انکے کہتے ہی شازم نے اٹھ کر ان سے سر پر پھار لیا تو شازمہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی...شازم کو اسکا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر جاتا دیکھ کر انکے چہرے کے رنگ بدلے تھے

Kzwrites

"آج نہیں تو کل کو تجھے جانا ہی پڑے گا واپس۔۔۔تیرا شازم کے ساتھ گزارا نہیں ہونے والا ۔۔۔ابھی تو اتنے زخموں پر تڑپ گئی ہے آگے کیا کرے گی۔۔۔اسکے باپ کا خون ہی اسکی بھی رگوں میں دوڑ رہا ہے۔۔۔آج منا رہا ہے کل پھر تیرے زخم ہرے کرے گا۔۔۔ہونہہ۔۔۔"

سامعہ شاہ جائے نماز پر بیٹھے ہلکے سے مسکرائی تھیں اور مسکراتے مسکراتے چہرے پر پر اسرار سی اداسی بھی پھیل گئی تھی

KZwrites

"سمینہ خود وہاں بس گئی تھی اور مجھے بسانے کے لیے کوئی ہاتھ پاؤں نہیں مارے...بیٹا تھا اسکا...چاہتی تو اپنی منوا سکتی تھی سسرال میں....لیکن نہیں..."

kzwrites

"اپنی نظروں سامنے مجھے طلاق ہوتے دیکھتی رہی...اور اب اس صفدر کی ہی بیٹی کو بھی بسا لیا..."

"سب کے ساتھ اچھا ہو جاتا ہے علاوہ میرے۔۔۔نہ میرا پہلا گھر بسا نہ دوسرا۔۔"

"سب مجھے ہمیشہ ہمدردی، ترس بھری نظروں سے دیکھتے آئے ہیں۔۔ تو میں کیوں اسکی بیٹی کے لیے شازم کو سمجھاؤں، اپنا دل بہلا ئے اور چلتا کرے میری طرف سے۔۔۔انکو عقل آئے کہ میرا دکھ کتنا بڑا تھا۔۔" سامعہ شاہ کے چہرے پر بیک وقت دکھ،نفرت، غم و غصے کے ملے جلے آثار تھے

kzwrites

"آپ کیوں کبرڈ میں گھسے ہوئے ہیں اتنی دیر سے۔۔۔؟ کیا ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔" مشل فریش ہو کر وائٹ سٹرائپس والا ریڈ کراپ ٹاپ اور بلیو ڈینم شارٹس پہنے باتھروم سے باہر آئی اور بیڈ پر بیٹھ کر نیل فائلز سے اپنے ہاتھ کے ناخن تراشتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

اسکی سفید دودھیا شفاف ٹانگیں

جن کو وہ جم کر کے کافی خوبصورت

شیپ میں رکھے ہوئے

تھی،دلکش منظر پیش کر رہی تھیں۔۔۔شہریار رخ اس سے موڑے الماری سے اپنی شرٹس نکال

kzwrites

رہا تھا

"کل سے آفس جانا ہے یار کپڑے نکال رہا ہوں، ساتھ ٹینشن ہو رہی ہے کہ اب روز تم مزاق اڑایا کرو گی میری ڈریسنگ کا...کمپلیکس سا ہو رہا ہے مجھے..." شہریار ڈریسنگ روم سے باہر آتے ہوئے لائٹ سے موڈ میں بول ہی رہا تھا کہ نظر مشل پر پڑتے ہی ایک دم ٹھٹھک گیا تھا ... اتنے دنوں سے اسے دیسی ڈریسنگ میں دیکھتے دیکھتے اچانک سے اتنے شارٹ ڈریس میں دیکھنا تھوڑا ان ایکسپیکٹڈ تھا

kzwrites

"نہیں اڑاتی مزاق۔۔۔آپ اور کمپلیکس۔۔۔؟ یہ تو آپ خود ہی مذاق کر رہے ہیں۔۔۔" مشل ہنستے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی اور نیل فائلر ، ٹیشو وغیرہ لے کر ڈرسینگ روم کی طرف بڑھ گئی تو شہریار کی نظروں نے دو لمحوں میں ہی اسکا پورا معائنہ کر لیا تھا۔۔۔کراپ ٹاپ سے چھکتی اسکی خوبصورت پتلی گوری کمر۔۔۔شارٹس سے نظر آتی سڈول بھری بھری ٹانگیں۔۔۔شہریار بیڈ پر ٹانگیں لٹکا کر ڈھیلے سے انداز میں ڈھے کر اسے ڈریسنگ روم میں دراز کھولتے بند کرتے

KZwrites

دیکھ رہا تھا۔۔۔جھکنے سے مشل کے ہلکے نم بال نیچے کو ڈھلک رہے تھے۔۔۔۔ڈینم شارٹس تھائیز پر مزید اوپر کو کھسک کر جان لیوا نظارہ پیش کر رہی تھیں۔۔۔بے ترتیب ہوئی ریڈ شرٹ سے چھلکتی کمر کو دیکھ کر شہریار کی نظروں میں پل بھر میں خمار اترا تھا

KZwrites

"آپ چلے جائیں گے تو میں بور ہو جایا کروں گی-ی-ی۔۔۔"

مشل کمرے میں واپس آتے بیڈ پر اسکے پاس اسی کے انداز میں گرنے والے انداز میں نیک دراز

ہو کر لاڈ سے بولی تھی

"تم۔۔۔ام۔۔۔تم بھی کالج جانا شروع کرو۔۔۔بزی ہو جاؤ گی تو مجھے پوچھو گی بھی نہیں۔۔۔"

شہریار نے ٹرانس سے باہر آتے اسکے ایک طرف کو ڈھلکے بالوں میں پیار سے ہاتھ

پھیر کر کہا تو مشل نے نچلا ہونٹ باہر نکال کر نفی میں سر ہلایا تھا

Kzwrites

"یہ نہ ہو کہ آفس جا کر آپ مجھے پوچھنا چھوڑ دیں..." اسکا وہی ہاتھ پکڑ کر مشل اپنے گال سے لگاتے ہوئے بولی تو شہریار اسکے ٹھنڈے پڑتے گال کو بھرپور تھامے نرمی سے انگوٹھے سے سہلانے لگا تھا

KZwrites

"اتنے شارٹ کپڑے پہنو گی تو بلکل نہیں بھولوں گا...." کہتے ہوئے شہریار نے پاؤں سے اسکے بیڈ سے لٹکے ہوئے پاؤں کو گدگدایا تو مشل نے کرنٹ سا کھا کر ہنستے ہوئے اپنے دونوں پاؤں بیڈ پر کر لیے تھے،پاؤں اوپر کرتے

کرتے اپنی جگہ سے کھسک کر اسکا چہرہ
شہریار کے بالکل قریب ہو گیا تھا

"میری جان لینے کا ارادہ ہے...؟ اتنا پیارا کیوں
ہنستی ہو...؟ " شہریار نے ہاتھ چہرے سے ہٹا کر
اسکی تھائیز پر ہاتھ پھیرتے ملائم ٹھنڈی ٹھنڈی
سی جلد کو بھرپور چھوا تو مشل مزید خود
میں سمٹی تھی

KZwrites

"اوئے یہ کیا ہے۔۔۔؟" تھائیز پر ہاتھ پھیرتے پھیرتے شہریار کو ہاتھ کے نیچے ایک بمپ سا محسوس ہوا تھا

"یہاں نہیں ہاتھ لگائیں۔ں۔۔۔" مشل نے کنفیوز ہو کر اسکا ہاتھ لوئر تھائی سے پکڑ کر اپر تھائی پر کر دیا تھا

kzwrites

"کیا ہوا۔ا۔ا۔ا۔۔۔؟ ایسے ہاتھ کیوں ہٹا دیتی ہو

یار۔۔اب شرٹ تو نہیں اتار رہا۔۔۔" شہریار کے ماتھے پر بھی بل پڑے تھے،ہاتھ اسکی ٹانگ سے ہٹا کر یونہی کروٹ کے بل لیٹے لیٹے اپنی سائیڈ کمر پر رکھ لیا تھا

"سوری سوری۔۔۔مجھے یہاں بچپن میں چوٹ لگہ تھی تو اس کا نشان ہے وہاں۔۔۔سکن تھوڑی سی۔۔۔خراب سے تو۔۔۔" مشل اٹھ کر بیٹھتے اسکا وہی ہاتھ پکڑ کر واپس اپنے گال سے لگاتے منانے والے انداز میں بولی تھی

Kzwrites

"تو...؟ نشان سے کیا ہوتا ہے...؟ دکھاؤ مجھے..."
ماتھے پر بل ڈالے شہریار نے اسکی ٹانگ پکڑ کر آؤٹر تھائی کو اپنی طرف کیا تو مشل نے دائیاں بازو اسکے کندھے پر رکھتے بیلنس خراب ہونے سے خود کو بچایا تھا...شہریار نے اسکی ٹانگ اچھی خاصی موڑ دی تھی

KZwrites

"تو اس کو میرا ہاتھ لگ جائے گا تو کیا ہوگا....؟
" اسکے زخم کے مندمل سے ہوئے نشان کو چھوتے ہوئے شہریار نے نظریں اسکی آنکھوں

"مجھے عجیب سا لگا تھا...کہ آپکو برا نہ لگے یہ سپاٹ..." مشل اسکے پیار سے چھونے پر خود بھی اپنی جلد کے ابھرے سے حصے کو ذرا سا چھوتے ہوئے نظریں اسی طرف ٹکائے بولی تھی

KZwrites

"سپاٹ لیس ہونے کی ڈیمانڈ کب کی میں نے تم سے...؟ تم سے زیادہ میرے جسم پر ایسے نشان

ہیں۔۔۔بلکہ کچھ تو تم نے بھی دئیے ہیں۔۔۔میں تو نہیں چھپاتا۔۔" شہریار انگلیاں اسکی تھائی پر رکھے انگوٹھے سے مسلسل اسی بمپ کو چھوتے چہرہ مشل کی جانب جھکا کر اسکی آنکھوں میں جھانک رہا تھا،چہرے پر اب ہلکی سی مسکراہٹ بھی ابھر آئی تھی

KZwrites

"ایسے ہی۔۔۔میرا دل کرتا ہے میں بلکل پرفیکٹ لگوں آپکو۔۔۔" کہتے ہوئے مشل نے لرزتی پلکوں کی اوٹ سے اس سے نظر ملائی تھی

"تو تم پرفیکٹ ہو یار۔۔لگتا کیا ہے۔۔؟ اس سے دس گنا بڑا نشان میرے بازو پر ہے۔۔یہ دیکھو۔۔" شہریار نے سنجیدہ صورت بنا کر لیٹے لیٹے اپنی ٹی شرٹ کا بازو اوپر کیا تو مشل نے ہنستے ہوئے چہرہ دوسری جانب موڑا تھا

KZwrites

"کیا ہوا۔۔؟ دیکھو اپنی کارستانی اب۔۔" شہریار نے کان کو کھینچ کر اسکا چہرہ واپس اپنی طرف کیا تو مشل نے پھر سے معصوم شکل بنا کر اسے دیکھا تھا "سوری۔ی۔ی۔۔۔"

"کوئی سوری نہیں۔۔ٹچ کرو اسے۔۔۔" شہریار ماتھے پر مصنوعی بل ڈالتے بولا تو مشل نے اسے تنگ کرنے کے لیے دونوں ہاتھوں سے اسکے بائیسیپ کو پکڑ کر زور سے دبا دیا تھا

KZwrites

"اب درد نہیں ہوتا بچّو۔۔ٹھہرو تم ذرا۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار نے اسکی تھائی کو وہیں سے انگلیوں سے دبوچا تو مشل ہنستے ہوئے اسکے کندھے پر سر رکھ کر لوٹ پوٹ ہونے لگی تھی

"اور کہاں کہاں ہیں ایسے سکارز۔۔چیک کرواؤ مجھے۔۔" کہتے ہوئے شہریار نے اسے خود سے الگ کر کے رول کرتے بیڈ پر الٹا لٹا دیا تھا،مشل کے بال ہر طرف پھیل گئے تھے

"نہیں۔ں۔ں۔۔" اسکے کہیں چھوئے بغیر ہی وہ اپنے پورے جسم پر سینسیشنز محسوس کرتے اوندھے منہ لیٹے بیڈ پر مچلے جا رہی تھی

KZwrites

"دیکھنے تو دو۔و۔و۔۔۔" بائیاں بازو اسکی گردن پر بالوں سے اوپر ہی رکھ کر اسے اپنے زیر کیے شہریار جان بوجھ کر بہت آہستگی سے اسکی ٹانگوں کو گدگدانے والے انداز میں چھوتے اسے مچل مچل کر ہلنے بھی نہیں دے رہا تھا

"بس یہی تھا۔ا۔ا۔ایک۔۔۔شہریار۔ر۔ر۔۔۔چھوڑ دیں۔ں

Kzwrites

...." اسکی انگلیوں کی سیسوئل سی جنبش پر ہنستے ہنستے مشل کے آنسو باہر آنے لگے تھے

"اور بھی ہیں..." شہریار نے اٹھ کر پراپر بیٹھتے گردن کو بائیں ہاتھ سے جکڑ کر اسکی تھائی پر جھکتے دانتوں سے ہلکا سا بائٹ کیا تو مشل اسکے دانتوں کی چبھن پر بری طرح مچل گئی تھی

KZwrites

"آ-آ-آ---نہیں کریں-ں-ں---" شہریار اسکی التجائیں ان سنی کر کے ہنستے ہوئے دائیاں ہاتھ اسکی لوئر لیگز پر رکھے تھائی پر وہیں آس پاس بائیٹس کرتے اسے خوب ستائے جا رہا تھا

"دیکھو اب---" شہریار نے اسکے بے تحاشا مچلنے پر اب اپنی گرفت سے آزاد کیا تو مشل ایک ساتھ ہی ہنستے روتے اٹھ کر بیٹھی تھی

KZwrites

"کیا بدتمیزی ہے ے۔ے..." اپنی تھائی پر اندر کی جانب ہاتھ رکھتے وہ آنسو بہاتے ہوئے بھی ہنس رہی تھی

kzwrites

"اور پہنو اتنے ہاٹ شارٹس اور کرو ایسی ہی ف التو باتیں...جہاں جہاں تمھیں امپرفیکشن نظر آتی ہے نہ خود میں ،وہ سب ایسے ہی کھا جانا ہے میں نے...." شہریار کہنی کے بل بیڈ پر واپس سائید کروٹ پر لیٹے اسے اپنی تھائی موڑ موڑ کر دیکھتے ہنسے جا رہا تھا

"وہ ہیوی ڈریسز پہن پہن کر اب میرے کندھے دکھنے لگ گئے تھے۔ے۔ے۔ے۔۔۔۔اس لیے پہنا یہ۔۔۔آپ نے تو واقعی نشان ڈال دئیے ہیں یارررر۔۔۔" مشل اپنی تھائی کو ہاتھ سے موڑ کر اندر کی جانب دیکھتے اس پر موجود شہریار کے دانتوں کے نشان دیکھ کر مصنوعی خفگی سے بولی تھی

KZwrites

"چلو شاپنگ کریں گے۔۔۔لائٹ سے ڈریسز لے لیں گے۔۔اور خبردار جو اب کچھ الٹی سیدھی بات کی اپنی باڈی کو لے کر مشل۔۔۔اتنی پیاری ہو کر ایسی باتیں کرتی ہو یار۔۔مت کیا کرو۔۔۔"

شہریار اسکی چین والی تھائی میں ہاتھ رکھ اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بہت ہی شفیق سے لہجے میں بولا تو مشل نے بیڈ کو خود کو گھسیٹ کر مزید اسکے پاس کرتے دونوں ہاتھ اسکی گردن کے گرد باندھ لیے تھے "اور مجھے ٹریڈمل بھی چاہیئے۔۔۔اچھی والی،جیسی جمز میں ہوتی ہیں۔۔"

KZwrites

"تم جم میں دو گھنٹے بھاگتی ہی رہتی تھی لگتا ہے---

Look at your hamstrings...."

شہریار نے اسکی تھائی کے بیک مسلز کو گریب کرتے کہا تو مشل نے شرما کر ہنستے ہوئے اپنی تھوڑی اسکے سر پر رکھ کی تھی،بازو ابھی بھی اسکی گردن کے گرد تھے...مشل کے جسم سے اٹھتی تازہ سی مہک کو محسوس کرتے شہریار نے ڈرتے ڈرتت اپنے سر کو ذرا سا اسکے سینے پر ٹکایا تھا اور پھر اسکی جانب سے کوئی مزاخمت نہ دیکھ کر بہت نرمی سے اسکی شرٹ

KZwrites

پر لب رکھ دئیے تھے۔۔ہاتھ ابھی بھی اسکی تھائی پر چین کے پاس تھا

"اچھے مسلز ہیں نہ۔۔۔؟ میں بہت رننگ کرتی تھی۔۔۔ آپ گھر ہی مجھے منگوا دیں ٹریڈ مل ، یہاں اس قید خانے سے جم جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔۔" مشل قدرے لوز لہجے میں بولی تو شہریار نے سر اسکے سینے سے ہٹا کر چہرہ سیدھا کیا تو مشل نے بھی اپنی ٹھوڑی اس پر سے ہٹا لی تھی، ہاتھوں کی گرفت بھی اسکی گردن کے گرد ڈھیلی ہوئی تھی

KZwrites

" سوچ کر بولا کرو مشل۔۔۔تمھارا گھر ہے یہ۔۔"

شہریار نے اسکے ٹانگ پر ہی ہلکی سی چپت لگائی تھی

KZwrites

"اپنا گھر وہ ہوتا ہے جہاں اپنی مرضی سے کچھ کر سکیں۔۔یا چلو میکسیمم اپنے ہسبنڈ کی مرضی سے۔۔یہاں تو دس اور لوگوں سے پرمیشن لینی پڑتی ہے۔۔۔مجھے فی الحال بس ٹریڈ مل چاہیے اور بھی کچھ ایکوپمنٹس یا

پھر میں

جم جاؤں گی،آپکو پتہ ہے مجھے عادت ہے...ماما بابا تو کبھی نہیں روکتے تھے مجھے..." مشل تیز لہجے میں بولی تھی

"کون روک رہا ہے تمھیں کہیں جانے سے...؟ سب کچھ لے لیں گے یار...بس اپنے ایکویپمنٹ کو ذرا کم چلایا کرو...مہربانی کرو...." شہریار نے کہنی سیدھی کر کے ہتھیلی کے بل ہوتے مشل کے گال کو زوروں سے کھینچا تھا

KZwrites

"آہ۔ہہہ۔۔۔کونسا ایکوئپمنٹ۔۔۔؟" مشل اپنے گال پر ہاتھ رکھ کر بھنویں سکیڑتے ہوئے بولی تو شہریار نے جھک کر اسکے ہونٹوں کو اپنے قبضے میں لیتے ہی اسکی زبان قدرے کو شدت سے سک کیا تھا۔۔۔مشل کا چہرہ تک اسکے اچانک اتنی زور سے ڈیپ کس کرنے پر اسکی طرف کھنچا گیا تھا،دونوں ہاتھ شہریار کے کندھوں پر رکھے وہ اسکے اتنی سختی سے سک کرنے پر بوکھلا ہی گئی تھی۔۔۔شہریار بائیں ہتھیلی بیڈ پر رکھے دائیاں ہاتھ اسکے چہرے پر رکھے مسلسل کبھی اسکے ہونٹوں کو تو کبھی زبان کو کھینچ کر اپنے ہونٹوں کے حصار میں قید کر

KZwrites

رہا تھا۔۔۔ہاتھ چہرے سے ہٹا کر اسکی تھائی پر رکھتے وہ اندازے سے اسکے زخم والے نشان کو ڈھونڈتے اب اسکی زبان آزاد کرتے ہونٹوں پر ہونٹ رکھ کر اسے چومنے لگا تو مشل نے خود اسکا ہاتھ پکڑ کر زخم پر رکھ دیا تھا۔۔۔پل بھر کو دونوں کی نظر ملی تو مشل نے ہنستے ہوئے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا "اب نہیں چلاؤں گی یہ ایکوئپمنٹ۔۔۔پرامس۔۔۔"

kzwrites

"چلاؤ گی بھی تو ایسا سیدھا کروں گا کہ یاد رکھو گی۔۔۔" شہریار نے جھک کر اسکی تھائی پر

وہیں لب رکھے تھے

"ایسے ہی بول دیتی ہوں بس کبھی کبھی۔۔۔پھر بعد میں احساس ہوتا ہے کہ زیادہ ہو گیا۔۔۔"

مشل نے اعتراف کیا تھا

KZwrites

"کوئی نہیں جہاں تھوڑے سے دنوں میں اتنا بد لاؤ آیا ہے تم میں،باقی سب بھی بہتر ہوتا جائے گا۔۔۔فی الحال تو یہ بتاؤ کہ۔۔۔آئی مین۔۔۔اتنی

چھوٹی سی بات پر بھی تم انسیکیور ہوسکتی ہو۔۔۔یقین نہیں آ رہا۔۔۔" بات کرتے کرتے شہریار نے اسکے تقریباً 2 انچ لمبے scar کو پھر سے چھو کر دیکھا تھا

kzwrites

"آپ کو برا نہیں لگ رہا تو مجھے بھی اب نہیں لگ رہا۔۔۔میری ایک دوست کا بھی تھا بہت بڑا سکار۔۔۔اس نے کاسمیٹک سرجن سے اتنا اچھا فکس کروایا لیا تھا۔۔۔ترکی میں تو کاسمیٹک سرجریز اتنی اچھی ہوتی ہیں،پوری دنیا سے لوگ آتے ہیں وہاں۔۔۔" مشل اپنے سکار کو دیکھتے

ہوئے بولی تھی

"اگر زیادہ مسئلہ ہو تو فکس کروانے میں کوئی خرج نہیں ،پر یہ تو بہت چھوٹا سا ہے...ویسے فکس تو یہ کروانا بنتا ہے...." کہتے ہوئے شہریار نے اپنا بائیسیپ اسکے سامنے کیا تو مشل اسکا لمبا سا نشان دیکھ کر اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے چھپا کر شرمندہ سا ہنسنے لگی تھی...اسکو یوں کھسیانا سا ہنستا دیکھ کر شہریار نے ہاتھ اسکے ٹاپ سے چھلکتی کمر پر رکھ کر انگوٹھے کو نیول کے پاس ذرا سی

KZwrites

حرکت دی تو مشل کے ہاتھ فوراً اسکے چہرے سے نیچے آئے تھے ،شہریار کی نظریں اپنے پیٹ پر دیکھ کر مشل کو جسم میں ایک کھلبلی سی ہوئی تھی...شہریار اسے رزسٹ نہ کرتے دیکھ کر انگلیوں کو زرا سا نیچے لاتے شارٹس کی ویسٹ لائین سے چھونے لگا تو اسے پیٹ اندر کی جانب کھینچتا دیکھ کر شہریار کی آنکھوں میں خمار اترا تھا...وہ لوئیر بیلی کو نرمی سے چھوتے اب اسکی آنکھوں میں جھانکا تو مشل کی تیز ہوتی سانسیں اسے اپنے ہاتھ پر محسوس ہونے لگی تھیں.... انگلیوں کو ویسٹ لائین میں پھنسا کر اندر کرنے کی کوشش میں شہریار نے مشل کو وہیں سے ذرا سا اپنی جانب کھینچ کر اسکے

kzwrites

ہنوٹون پر جھکا تو یک دم فون کی تیز بیل نے ماحول کا سکوت توڑ دیا تھا۔۔۔مشل کو دائیں بائیں فون کی تلاش میں ہاتھ مارتا دیکھ کر شہریار خود کو کمپوز کرتے اس سے الگ ہو کر بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا تھا

KZwrites

"م۔۔۔ماما کی کال ہے۔۔۔" مشل اپنے ہونٹوں پر ہاتھ پھیرتے بال کانوں کے پیچھے کرتے گہرا سانس بھرتے بولی تھی

"سن لو اور... ماما کو بولو تم جلدی سو جاتی ہو..."

شہریار سر جھٹکتے مصنوعی غصہ دکھاتے بولا تو مشل کھلکھلا کر ہنسی تھی

Kzwrites

"ہیلو ماما...مس یو سووووو مچچچ...اتنی کالز کی میں نے شام کو...آپ کہاں تھیں.ں..." مشل وڈیو کال رسیو کرتے ہی پرجوش طریقے سے بولی تھی،شہریار بیڈ سے اٹھتے آواز کی کھنک پر ایک نظر اسے دیکھ کر مسکرایا تھا

"نہیں ماما۔۔۔وہ لوگ نہیں آئے شازمہ سیڑھیوں سے گر گئی تھی تو وہ نہیں آسکے۔۔۔جی۔۔۔۔جی ماما۔۔۔وہ ٹھیک ہے اب۔۔کل ہم جائیں گے ملنے۔۔۔نہیں بس اچانک ہی ہو گیا۔۔۔ہمممم۔۔۔آپ بتائیں۔۔۔کیا کر رہی تھیں۔۔۔۔" مشل وہیں لیٹے لیٹے باتیں کرنے لگی تو شہریار کو وہاں بیٹھنا مناسب نہ لگا تھا۔۔۔ایک آدھا منٹ کمرے میں اِدھر اُدھر ٹہل کر اپنا فون پکڑے وہ باہر کو بڑھ گیا تھا تاکہ مشل ایزی ہو کر بات کر سکے

KZwrites

"آپ کدھر جا رہے ہیں۔۔ں۔ں۔۔۔" مشل کال کے دوران ہی اسکو باہر جاتا دیکھ کر بلند آواز میں بولی تھی

kzwrites

"آتا ہوں۔۔۔تھوڑی واک کرنے جا رہا ہوں اوپر۔۔"

شہریار نے مڑے بغیر جواب دیا تھا

"میں بھی آجاؤں ں ں.." مشل نے اٹھ کر بیٹھتے پھر سے آواز لگائی تھی

"نہیں۔ں۔ں۔ں....اگر آنا بھی ہوا تو کپڑے بدل کر آنا ہے بی...." شہریار اونچی آواز میں کہتا اوپر چلا گیا تھا

kzwrites

"جی ماما۔۔وہ چلے گئے۔۔واک کرنے۔۔۔اچھا آپکو پتا آج تائی امی نے مجھ سے اتنے پیار سے بات کی۔۔۔جی۔ی۔ی۔۔۔انہوں نے مجھے بیٹا کہا۔۔اور تو اور۔۔کچن میں مجھے ایک بار کرسی بھی گھسیٹ کر دی بیٹھنے کے لیے۔۔۔اب بس کل میں نے جلدی سے اٹھ کر نیچے جانا ہے۔۔۔آج بھی کوشش کی تھی مگر دیر ہو جاتی ہے ہر دفعہ ہی۔۔۔"

kzwrites

"بہت اچھی بات ہے...کالج جاؤ گی تو صبح اٹھنے کی روٹین بھی سیٹ ہو جائے گی...یاد آیا تمھارے ماموں کہہ رہے تھے کہ تم دونوں چکر لگاؤ یہاں استنبول کا....ماموں ساری ارینجمنٹس کر دیں گے، تم شہریار سے بات کر کے بتاؤ نہ..."

KZwrites

"کل سے تو وہ آفس جا رہے ہیں...پر میں بات کر کے بتاؤں گی میرا اپنا بھی بہت۔ت۔ت۔ت دل چاہ رہا ہے وہاں آنے کا...پھر سوچتی ہوں کے فائنلز قریب ہیں...ایک بار ہی فری ہو کر آؤں...."

مشل فون ہاتھ میں لیے کمرے سے نکل کر کچن میں چلی گئی اور کاؤنٹر پر فون ڈیکوریشن پیس کے ساتھ ایڈجیسٹ کر کے کینبز سے آئیس کریم باول نکالتے ماں سے باتیں کرنے لگی تھی۔۔۔فون سکرین پر مشل پوری کی پوری نظر آ رہی تھی

KZwrites

"شہریار منع نہیں کرتا اب ان ڈریسز سے۔۔۔؟ کہاں سے نکال لیتی ہو مشل اتنے چھوٹے کپڑے۔۔" خانم خاتون سر کو جنبش دیتے ہوئے بولی تھیں

"پرانی ہے مما....اور اپنے فلور پر تو ہوں،شہریار نے کہا تھا یہاں جو مرضی پہنوں...میں کونسا نیچے جا رہی ہوں، ویسے بھی سارا دن انکی مرضی کی لک میں ہی ہوتی ہوں،آپکو پکچرز بھیجتی تو ہوں...جن پر آپ ہارٹس بھیج رہی ہوتی ہیں..." مشل ہنستے ہوئے فریزر میں سے آئسکریم نکال کر پلیٹ میں ڈالتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"کالج کا بتاؤ کب سے جاؤ گی۔۔۔؟ اتنے مہینوں کا حرج ہوا ہے تمھارا کیسے کور کرو گی۔۔"

"ماما کالج بھی جاؤں گی اور اب کوئی اچھی سی اکیڈمی بھی جوائن کرنی پڑے گی تاکہ جلدی کور کر سکوں۔۔۔کتابیں کھولتے ہوئے بھی ڈر لگ رہا ہے اب تو۔۔۔" دونوں میں کافی لمبی بات چیت چلتی رہی تھی۔۔۔مشل تیسری بار آئس کریم لے لینے کے لیے چئیر سے اٹھ کر دوبارہ فریزر کی طرف گئی تو اتنے میں خانم خاتون کا فون معظم نے ہائی جیک کر لیا اور

kzwrites

شہریار بھی کافی لمبی واک کر کے سیڑھیاں نیچے اتر رہا تھا...مشل رخ فریج کی طرف کیے فریز میں پڑے باکس سے ڈائریکٹ آئس کریم نکال کر باؤل میں ڈال رہی تھی،شہریار کی نظر اوپر سے ہی اس پر پڑی تو ہنستے ہوئے فون پر کسی بندے کو ٹیکسٹ کرتے کرتے آہستگی سے نیچے آرہا تھا

KZwrites

"اوئے ہوئے لڑکی،اتنی سردی میں بھی آئس کریم کے مزے لیے جا رہے ہیں، دھیان سے کہیں گلا نہ خراب ہو جائے..."

معظم بولا تو مشل نے پلٹ کر دیکھتے فریزر بند کیا تھا،نظر ابھی شہریار پر نہیں پڑی تھی جبکہ فون پر کسی مرد کی آواز سن کر شہریار کے مسکراتے چہرے کے تاثرات یک دم بدلے تھے

kzwrites

"آپکی طرح کے نازک آرگن نہیں میرے جو اتنی جلدی گِھس جائیں..." مشل فریج کے پاس کھڑے کھڑے بول کر ٹیبل کی طرف بڑھی ہی تھی کہ اتنے میں شہریار تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا فون تک آیا تھا... فون کی سکرین کو سائیڈ سے دیکھ کر شہریار نے اس میں مشل کا

پورا عکس دیکھا تھا۔۔۔معظم کا مسکراتا چہرہ بھی شہریار کی نظر میں آیا تھا

اسے اتنی شارٹ ڈریس میں بے فکری سے معظم کے سامنے ایک ہی فریم میں دیکھ کر شہریار کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔۔۔دانت پیستے ہوئے آگے بڑھ کر سامنے آئے بغیر فون کو زور سے ٹینل پر upside down کرتے وہ مشل کی کلائی پکڑ کر کھینچتے کمرے تک لے آیا تھا۔۔۔اندر آ کر اس نے مشل کو بیڈ پر دھکیلنے والے انداز میں گرایا تھا۔۔۔ پیچھے فون سے مسلسل معظم کے ہیلو ہیلو کرنے کی آوازیں

Kzwrites

آنے لگیں تھیں، شہریار نے پاؤں دروازے پر مار کر دروازے کو دھاڑ سے بند کر دیا تو اسکی آواز آنا بھی بند ہو گئی تھی..جبڑہ غصے کی انتہا سے بھینچتے وہ اپنے سرخ ہوتے چہرے پر ہاتھ پھیرتے نظروں سے وہ فریم ہٹانے کی کوشش کرنے لگا تھا جس میں معظم کا چہرہ کیمرے کے بر حد قریب تھا اور مشل کی پورا جسم دکھائی دے رہا تھا

KZwrites

" کیا بدتمیزی ہے یہ...ہوش میں تو ہیں آپ.پ.پ.پ..." مشل کو کچھ پل یہ سب سمجھنے

میں لگے تو یک دم بیڈ سے اٹھتے ہوئے چلائی
تھی

"منہ بند....اگر تمہارے منہ سے ایک بھی فالتو لفظ نکلا تو تمہارا منہ توڑ کے تمہارے ہاتھ میں پکڑا دوں گا مشل...." شہریار گلا پھاڑ کر اس پر غرایا تھا،آنکھیں خون اگل رہی تھیں

kzwrites

"تمیز سے بات کریں۔ں۔ں۔۔۔" مشل انگلی اسکی جانب اٹھا کر اسکے برابر ہی چلا کر بولی تھی

"شٹ اپ۔پ۔پ۔پ۔۔میں تمھیں بتا نہیں سکتا تھا کہ میرے دماغ میں کیسی آگ جل رہی ہے۔۔تم اتنے بے ہودہ کپڑوں میں کسی غیر مرد کے سامنے اتنے آرام سے کھڑی ہو اور میں تمیز سے بات کروں۔ں۔ں۔۔ شرم نہیں آئی تمھیں۔۔۔کب تمھیں احساس ہو گا کہ چھوٹی بچی نہیں ہو تم۔م۔م۔م۔۔۔" شہریار نے ہذیانی

Kzwrites

انداز میں اسکا چہرہ دبوچ کر خون آشام نظریں اس پر گاڑی تھیں

"چھوڑیں مجھے پاگل ہو گئے ہیں کیا آپ۔پ۔پ۔۔" آواز میں لرزش سی آئی تھی۔۔۔مشل اسکی آنکھوں میں بھرکتی وحشت سے ایک لمہے کو گھبرائی تھی،اسکی گردن کی ابھرتی رگیں دیکھ کر اس کا دل لرز ہی گیا تھا۔۔۔وہ اسکا یہ روپ تو بالکل بھول ہی چکی تھی

kzwrites

"ہاں ہو گیا ہوں پاگل-ل-ل---پاگل ہوگیا ہوں میں
-ں-ں---میری بیوی ایسے کپڑوں میں کسی مرد
کے سامنے کمفرٹیبل ہو کر کھڑی ہے--- باتیں کر
رہی تھی---پاگل ہی ہوا نہ میں---پاگل ہوں جو
تمھیں سپیس دئیے جاتا ہوں،گھر کے اندر اور
باہر کا کوئی فرق ہی نہیں تمھیں-ں-ں-ں---"
شہریار کی گرفت اسکے چہرے پر مزید سخت
ہوئی تھی

kzwrites

"میں کوئی سپیشل ان سے بات نہیں کر رہی
تھی---میں ماما سے بات کر رہی تھی تو اچانک

وہ سامنے آگئے، بچپن سے ان کے ساتھ رہی ہوں اسی حلیے میں۔۔۔اس لیے کمفرٹیبل بھی ہوں۔۔آپ کو اپنی سوچ کو براڈ کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔سارا سارا دن میں اتنے بڑے بڑے کپڑے پہنتی ہوں۔۔۔ آپ پ پ پ کی خوشی کے لیے۔۔۔ آپ پ پ پ کی مرضی کے لیے۔۔۔ اب آپ پ پ مجھ پر میری سانسیں بھی بند کرنا چاہتے ہیں تو ایسا نہیں ہو گا۔ا۔ا۔ا۔ا۔۔۔"

مشل رندھے سے لہجے میں چلائی تھی

kzwrites

"اگر دوسروں کے سامنے ایسے کپڑے پہن کر جانے سے تمہاری سانسیں بحال ہوتی ہیں تو تمہاری سانسیں واقعی بند۔کر دوں گا،یاد رکھنا۔۔۔اب مزید یہ سب برداشت نہیں کروں گا۔۔۔۔" شہریار نے اس کا چہرہ جھٹکے سے چھوڑا تو مشل لڑکھڑا کر بیڈ پر جا گری تھی

KZwrites

"کیا مرد مرد لگائی ہوئی ہے۔ے۔ے۔۔۔۔ کزن ہے وہ میرے۔۔۔ جیسے آپ میرے کزن ہیں۔ں۔ں۔۔۔۔"
مشل بیڈ پر گرے ہوئے ہی چلائی تھی

"میں۔۔۔تمہارا۔۔۔شوہر۔۔ہوں۔۔" شہریار اس پر جھکتے جبڑہ بھینچتے ہوئے بولا تھا

" شوہر ہیں تو کیا کروں آپ کے نام کی اب تسبیح پڑھنے لگوں جیسا آپ کہیں ویسے ہی کروں۔۔۔ آپ کے لیے نہ جتنا بھی کر لوں وہ کم ہے۔۔۔آپ ہر دفعہ کوئی نیا ڈرامہ نکال کر لے آتے ہیں۔۔۔" مشل اسکے اشتعال کو خاطر میں نہ لا تے ہوۓ اسکی آنکھوں میں جھانک کر بولی تھی،لیکن جتنا بھی

KZwrites

نڈر ہو کر بات کر رہی تھی شہریار کے اچانک ایسے رویے سے اسکا دل ڈر گیا تھا،آنکھیں بھی نم تھیں مگر وہ خود پر قابو کر رہی تھی

" تمہاری یہ جو زبان چل رہی ہے نا اس کو کاٹ کر رکھ دوں گا مشل.... تم میری نرمی کا واقعی ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو...میں تمہیں جتنا ڈفینڈ کرتا ہوں...سینت سینت کے رکھتا ہوں تم اتنا ہی بگڑ رہی ہو....بے قابو ہو رہی ہو

And i am warning you for

the one last time....

kzwrites

برداشت تو مجھ سے ابھی بھی نہیں ہو رہا کہ
کیسے تم اسکے سامنے...لیکن اس بار پھر جانے
دے رہا ہوں....مگر آئندہ....آئندہ بھول کر بھی
تمھارے جسم پر کسی کی نظر نہ پڑے ...تم
کوئی چھوٹی بچی نہیں ہو جس کو بار بار
سمجھانا پڑے کہ اس کی لمٹس کیا ہیں...ایک
ایک کا نام لے کر بتانا پڑیں یہ باتیں... تمہارے
لیے یہی بہتر ہے کہ اب خود ہی سمجھ جاؤ
کیونکہ اگر ابھی بھی مجھے ہی سمجھانا پڑا تو
میں نرمی سے بالکل نہیں سمجھاؤں گا"

اس پر جھکے ، ٹھہر ٹھہر کر وارننگ جیسے
لہجے میں بولتے شہریار نے اس کے ٹاپ سے
چھلکتے پیٹ کو اپنے ہاتھ میں سختی سے

kzwrites

بھینچتے ہوئے کہا تو مشل کی آنکھوں میں ٹھہرے آنسو جھلک پڑے تھے

"پیچھے ہٹیں..." وہ باقاعدہ رو پڑی تو شہریار اس پر سے ہٹ کر کمرے میں ٹہلنے لگا تھا...غصے کی شدت کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی.... ایک غصیلی نظر مشل پر ڈالی تو اسکی شارٹس میں سے نظر آتی برہنہ ٹانگیں دیکھ کر شہریار نے سائڈ ٹیبل پر پڑا شہشے کا واز اٹھا کر دیوار میں لگے مرر میں دے مارا تھا... دونوں کرچی کرچی ہو کر فرش پر

kzwrites

بکھر گئے تھے۔۔۔

مشل اتنی تیز آوازوں پر خوف زدہ ہو کر بیڈ کے کراؤن سے جا لگی تھی۔۔۔خاموش بہتے آنسو اب ہچکیوں کی صورت اختیار کر گئے تھے۔۔۔ شادی کے بعد ہمیشہ اس کا پیار بھرا رویہ ہی دیکھا تھا۔۔۔ اس کو اس روپ میں دیکھ کر مشل کا دل بری طرح کانپنے لگا تھا۔۔۔ٹانگیں سمیٹ کر روتے وہ پلکیں بمشکل اٹھا کر اسکی طرف دیکھی تھی جو سر جھکائے، کرچیوں کے پاس کھڑا گہرے سانس بھرتے اپنی آنکھیں ہتھیلیوں سے زور سے مسلے جا رہا تھا۔۔۔۔

KZwrites

مشل کے دیکھتے دیکھتے ہی دونوں کی نظر ملی تو شہریار نے یک دم اسکی طرف قدم بڑھائے تھے،مشل اسے یوں سرخ انگارہ آنکھوں سے اپنی طرف آتا دیکھ کر ایک گھری ہچکی بھرتے بیڈ پر مزید اندر کو کھسکی تھی...خوف سے دل اتنا تیز دھڑکا تھا کہ کانوں میں دھڑکن سنائی دینے لگی تھی....

KZWrites

"پیچھے ہٹیں..." وہ باقاعدہ رو پڑی تو شہریار اس پر سے ہٹ کر کمرے میں ٹہلنے لگا تھا...غصے کی شدت کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی.... ایک غصیلی نظر مشل پر ڈالی تو اسکی شارٹس میں سے نظر آتی برہنہ ٹانگیں دیکھ کر شہریار نے سائڈ ٹیبل پر پڑا شہشے کا واز اٹھا کر دیوار میں لگے مرر میں دے مارا تھا... دونوں کرچی کرچی ہو کر فرش پر

Kzwrites

بکھر گئے تھے...مشل اتنی تیز آوازوں پر خوف زدہ ہو کر بیڈ کے کراؤن سے جا لگی تھی...خاموش بہتے آنسو اب ہچکیوں کی صورت اختیار کر گئے تھے... شادی کے بعد ہمیشہ اس کا پیار بھرا رویہ ہی دیکھا تھا... اس کو اس روپ میں دیکھ کر مشل کا دل بری طرح کانپنے لگا تھا...ٹانگیں سمیٹ کر روتے وہ پلکیں بمشکل اٹھا کر اسکی طرف دیکھی تھی جو سر جھکائے، کرچیوں کے پاس کھڑا گہرے سانس بھرتے اپنی آنکھیں ہتھیلیوں سے زور سے مسلے جا رہا تھا....

kzwrites

مشل کے دیکھتے دیکھتے ہی دونوں کی نظر ملی تو شہریار نے یک دم اسکی طرف قدم بڑھائے تھے،مشل اسے یوں سرخ انگارہ آنکھوں سے اپنی طرف آتا دیکھ کر ایک گہری ہچکی بھرتے بیڈ پر مزید اندر کو کھسکی تھی۔۔۔خوف سے دل اتنا تیز دھڑکا تھا کہ کانوں میں دھڑکن سنائی دینے لگی تھی۔۔۔سلگتے دماغ پر قابو محسوس نہ کرتے ہوئے اسکے قریب والے سائیڈ ٹیبل پر جھک کر شہریار اپنی بائیک کی کیز پکڑ کر ایک قہر آلود نظر اس پر ڈالتے باہر کا رخ کیا تو دروازے کے بند ہونے کی دھاڑ بھی اسے ہلا گئی تھی

kzwrites

شہریار سخت سردی میں صرف ٹی شرٹ جینز پہنے اپنی ہیوی بائیک پر باہر نکل گیا تھا۔۔۔لمبی لمبی سڑکوں پر بائیک دوڑاتے وہ اپنے غصے کو اڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔اگر وہ تھوڑی دیر بھی اس سے مزید بحث کرتا تو غصے میں کچھ سخت کہہ یا کر سکتا تھا،جو وہ بلکل نہیں چاہتا تھا۔۔۔اسکو اپنی آنکھیں جلتی اور سینہ سلگتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔سرد ہوا کے جھونکوں سے چہرہ یخ ٹھنڈا ہو رہا تھا

Kzwrites

"شازم کے سامنے ننگے پیٹ گھومتی ہے---"

"حیا چھو کر نہیں گزری اسے...نہ دوپٹہ پہننے کا ہوش نہ جسم ڈھکنے کا...بچی بنی پھرتی

توبہ ہے...توبہ

" سمینہ بیگم کے بار ہا دہرائے ہوئے جملے اسکے کانوں میں گونج رہے تھے، غصے کی شدت کم

KZwrites

ہونے کی بجائے بڑھتی چلی جا رہی تھی

مشل کو معظم کے سامنے بھی اسی حالت میں دیکھ کر شہریار کا بس نہیں چل رہا تھا اسکے ہوش اچھے سے ٹھکانے لگا دے۔۔۔اپنے بڑھتے غصے سے وہ مسلسل لڑ رہا تھا۔۔۔اپنے غصے سے واقف تھا اس لیے اس لمحے گھر سے نکل جانا ہی بہتر لگا تھا

kzwrites

" ماما اتنے کوئی زیادہ ہینڈسم۔م۔م۔م۔م ہیں وہ۔ہ۔ہ۔ہ اتنے سپر ہاٹ۔۔۔ ان کو تو آسانی سے کوئی بھی لڑکی مل جائے گی۔۔۔ قسم سے وہ تو میرے آئیڈیل ہیں۔۔۔ ٹال۔۔۔دیٹ بئیرڈ۔۔۔ دوز گرین آئز۔۔۔ بالکل میرے جیسی۔۔۔ہے نا۔۔۔اورکمپلیکشن تو ان کا اتنا زبردست ہے نا کہ بس۔۔۔ضرور کوئی سکن کئیر روٹین فالو کرتے ہیں وہ لازمی۔۔۔ایسے ہی نہیں اتنا چمک رہے ہوتے۔۔۔گلو کرتی ہے سکن۔۔۔"

Kzwrites

" تمہارے ماموں تو تمہارے لیے رشتہ مانگتے تھے معظم کا... میرا بھی بہت دل تھا ویسے...بس تمہارے بابا ہی نہیں مانتے تھے...انہیں تھا کہ شہریار سے ہی کرنا ہے...

سالوں سے ایک ہی رٹ تھی...کئی بار ہماری بخث بھی ہوئی تھی اس بات کو لے کر..." سن کر شہریار نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھیں ، نا چاہتے ہوئے بھی وہ مشل کا جواب سننے کو مزید وہاں ٹھہر گیا تھا

kzwrites

"کیوں ماما وہ کیوں نہیں مانتے تھے۔ے۔ے۔۔؟
اور آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں کبھی بتائی
یہ بات۔۔۔؟ پتہ ہے سکول میں جب کبھی وہ
مجھے پک کرنے آتے تھے تو میری کلاس فیلوز
مجھے ان کے ساتھ شِپ کرتی تھیں۔۔۔"

KZwrites

"کیا فائدہ ہونا تھا تمہیں بتانے کا۔۔۔کہہ تو رہی
ہوں بڑی دفعہ تمہارے بابا سے بات کی تھی
لیکن وہ یہی کہتے تھے کہ وہ تمہارا رشتہ اپنے
بھائی کے بیٹے سے ہی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ بس
پھر میں بھی چپ رہی۔۔۔ماموں تو کل کال پر

اتنا ذکر کر رہے تھے کہ کیوں مشل کو وہاں پھنسایا..."

مشل اور خانم خاتون کی گفتگو جو شہریار نے کچھ دن پہلے سنی تھی، دوبارہ سے اسکے کانوں میں گونجنے لگی

KZwrites

تھی،اس دن بھی بہت مشکل سے اس نے خود کو سمجھایا تھا اور غیر ارادی طور پر مشل سے کافی ناراض بھی رہا تھا،لیکن اب اسے کو اپنی کن پٹیوں تک سے تپش نکلتی محسوس ہو رہی تھی...معظم سے اسکا اتنا فرینک ہو کر باے کرنا

اسے برداشت نہیں ہو پایا تھا اور اب مشل کو اسکے سامنے ان کپڑوں میں دیکھ کر دل سلگے جا رہا تھا

"" بیٹھا رہ اب۔۔۔تو بھی پیس دیکھ کے جا آج۔۔۔کیا مال آیا ہے یار۔۔۔ترکی سے آئی ہوئی ہے لڑکی۔۔۔ قسم سے یار کیا سیکسی بچی ہے یار۔۔۔اوپر سے لے کر نیچے تک ایک ایک پوائنٹ بلکل on point ہے لڑکی کا۔۔۔جہاں جہاں "ہونی چائیے وہیں وہیں پر ہے--- thickness

آفتاب احمد کی آواز اسکے کانوں میں

Kzwrites

گونجی تھی، ہینڈلز پر گرفت لوز ہونے سے بائیک یک دم ڈگمگائی تو اس نے فورا بریکس لگائی تھیں۔۔۔ تراشی ہوئی بئیرڈ پر ہاتھ پھیر کر خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش میں وہ بائک پر بیٹھے بیٹھے اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے مسل کر خود کا کالم کر رہا تھا۔۔۔جو باتیں دماغ کے پوشیدہ خانوں میں کہیں غائب ہو کر رہ گئی تھیں اب وہ بھی یاد آنے لگی تھیں

kzwrites

"میں نے اس پر کوئی پابندیاں نہیں لگائیں
صرف خود کو ڈھکنے کا ہی کہتا ہوں۔۔کیا میں
غلط ہوں۔۔۔؟ "

"نہیں منع کیا اسکو اپنے کزن سے بات کرنے سے
بھی۔۔۔لیکن ایسی حالت میں۔۔؟ "

kzwrites

"کسی غیر کے سامنے کیسے اس حالت میں آگئی
جب اسکو پتہ بھی ہے کہ نہیں برداشت ہوتا

مجھے یہ سب..." آنکھوں کو ہتھیلی ڈے رگڑ کر شہریار نے گہرا سانس خارج کیا تھا

"میں جتنا اپنے غصے کو قابو کرنے کی کوشش کر رہا ہوں،خود کو بدل رہا ہوں یہ اتنا ہی مجھے....اتنا ہی میری پیشنس آزمائے جا رہی ہے---"

kzwrites

"اسکو بڑی چادریں لینے کا نہیں کہا کبھی کہ اسکا دم گھٹتا ہے۔۔۔حالانکہ کتنی ہی بار دادا جان کہہ چکے ہیں کتنی ہی بار وہ فورس کر چکے ہیں مجھے۔۔۔پر میں نے اس کو مجبور نہیں کیا،کہا تک بھی نہیں اسے۔۔۔اس سے زیادہ کیا سپیس چاہئیے اسے۔۔۔" نظروں میں شارٹ ڈینم زے چھلکتی اسکی سڈول ٹانگیں آئیں ، فون کی سکرین پر فریم میں نظر آتا معظم کا چہرہ آیا تو پہلے کی نسبت کالم ہوا دماغ پھر سے بھڑکا تھا،ہاتھوں کی گرپ ہینڈلز پر بڑھ گئی تھی

kzwrites

"غصے سے سمجھایا ہے۔۔پیار سے سمجھایا ہے لیکن نہیں سمجھتی یار یہ۔۔۔نہیں سمجھتی۔۔۔"

"کیسے سمجھاؤں یار۔۔۔نہیں کرنا چاہتا دھونس زبردستی میں۔۔۔نہیں کرنا چاہتا۔۔۔" سر کو جھٹکتے شہریار نے اب بائیک کو اسٹارٹ کر کے پھر سے تیزی سے سڑکوں پر دوڑانا شروع کر دیا تھا

kzwrites

"اسکے جتنے ناز اٹھاتا ہوں۔۔۔جتنا اسکو سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں یہ اتنی ہی سر چڑھتی ہے۔۔۔سیدھا ہی کرنا پڑے گا اسے اب سختی سے۔۔۔" بائیک کی سپیڈ کافی تیز ہونے کی وجہ سے شہریار کا چہرہ ٹھنڈا برف ہو رہا تھا۔۔۔ہیلمٹ نہ پہننے سے بال ہوا کے رخ اڑ رہے تھے

Kzwrites

"اب سخت بول کر آیا ہوں تو کہے گی کہ بدل گیا ہوں،شادی ہو گئی ہے اس لیے ایسے کر رہا ہوں۔۔۔اپنی حرکتیں نہیں دیکھ رہی یہ۔۔۔"

یخ ہواؤں کے تھپیڑے بھی اسکے جلتے سینے کو ٹھنڈا نہیں کر پا رہے تھے

"تم نرمی کے قابل ہو ہی نہیں مشل۔۔۔"

Kzwrites

"ٹھیک ہے میں بھی غلط تھا کئی جگھوں پر۔۔۔اب بھی ہو سکتا ہوں۔۔۔لیکن میری نرداشت سے بڑھ کر تو امتحان نہ لو یار۔۔۔۔"

"سب کے کہنے کے باوجود تم پر تم پر کوئی سختی نہیں کی،اپنے آپ سے لڑتا ہوں تمھاری ماننے کے لیے---"

"میرے حد سے زیادہ پیار کو تم ہلکے میں لے رہی ہو---تمھیں تڑپانے پہ آیا نہ تو بھول جاؤں گا کہ تمھیں کتنا چاہتا ہوں---" سوچتے سوچتے نظروں میں اسکا سہما ہوا چہرہ آیا تو شہریار نے ایک بار پھر بائیک کو بیچ سڑک بریک لگا لی تھی

KZwrites

"ابھی تک رو رہی ہو گی۔۔۔؟"

"چلا جاتا ہوں واپس۔۔۔بیٹھ کر آرام سے بات کر لینی چاہئے تھی۔۔۔"

"سخت زبان استعمال کر لی تھی تو سخت ہاتھ نہیں لگانا چاہئے تھا۔۔۔کیا فائدہ ایسے کنٹرول کا جو وقت پر نہیں دکھا سکا میں۔۔۔" ذہن میں وہ منظر آیا تھا جب اس نے مشل کے پیٹ کو سختی سے مٹھی میں بھرا تھا۔۔۔آنکھوں کو میچتے ہوئے اسے اب خود پر غصہ آنے لگا

KZwrites

تھا۔۔۔اپنے دماغ کو ہر اینگل سے مسئلے کی نوعیت سمجھاتے وہ کافی حد تک کول ڈاؤن ہوا ہی تھا کہ اسکے فون پر میسج کی ٹون بجی تھی

Kzwrites

"Shahryar Bhai mjhy ghar lejain wapis. Apko jab b mily messgae please usi waqt ajana"

شہریار نے موبائل نکال کر دیکھا تو شازمہ کا نام اور میسج سکرین پر جگمگا رہے تھے۔۔۔اسکے میسج میں لکھا پلیز پڑھ کر سوچے

سمجھے ایک لمحے کی بھی تاخیر کیے بغیر اس نے بائیک کا رخ شازم کے گھر موڑ لیا تھا

"اگر شازمہ نے میرے ساتھ واپس آنا ہوا تو اس کو بائیک پر بٹھاؤں گا کیسے...وہ تو کبھی اس پر نہیں بیٹھے گی..."

KZwrites

"ایسے اچانک میسج کیوں کیا خیریت سے ہو سہی بس..."

"رات کے اس وقت...؟؟ مجھے ویسے ہاسپٹل سے ہی گھر لے آنا چاہئیے تھا،مما بھی اتنا پریشان تھیں..." انکا گھر اس طرف سے بالکل اپوزٹ تھا....تیز رفتاری سے وہاں جاتے جاتے بھی اسکو تقریبا 30 منٹ لگ گئے تھے... دو سے تین بار دروازے پر بیل دینے کے بعد سامعہ شاہ باہر آئی تھیں

"شہریار بیٹے ، تم....اس وقت..." لہجہ ذرا گھبرایا سا تھا

KZwrites

"جی خالہ...اندر نہیں آسکتا کیا...؟" شہریار بائیک سے اترتے بولا تھا...بائیک گھر سے باہر ہی پارک کر دی تھی

KZwrites

"ام...آؤ آؤ..." سامعہ شاہ نے دروازے سے ہٹ کر کچا کچا سا مسکراتے اس کو اندر آنے کا اشارہ کیا تو شہریار نے اندر داخل ہوتے ہوئے نوٹس کیا تھا کہ اندر شازم کی گاڑی نہیں تھی

"آپ کی۔۔۔طبیعت کیسی ہے خالہ۔۔۔؟ سو تو نہیں رہی تھیں اور۔۔۔شازم کدھر ہے گاڑی نہیں ہے اسکی۔۔۔" بولتے بولتے شہریار کے دماغ میں دس برے خیال آنے لگے تھے ،شازمہ کا اس وقت میسج کرنا اور شازم کی گاڑی نہ ہونا پریشان سا کر رہا تھا

KZwrites

"میری طبیعت بس ٹھیک ہی ہے۔۔۔بی پی تھوڑا لو تھا۔۔وہ دونوں ڈنر کرنے گئے ہیں باہر،ل ۔۔۔شازمہ کا ڈنر جو رہ گیا تھا آج تم لوگوں کی

طرف۔۔۔تو۔۔۔پھر اس لیے میں نے شازم سے کہا کہ جاؤ بچی کو لیجاؤ باہر۔۔دل بہل جائے گا تھوڑا۔۔دوا کے زیراثر سوئی رہی نا تو فریش ہو جائے گی۔۔"

سامعہ شاہ بہت ہی میٹھے لہجے میں بولیں تو شہریار مسکرایا تھا،تیز دھڑکتا دل قدرے پرسکون ہوا تھا

KZwrites

"اداس ہو رہی ہوگی اس لیے میسج کیا ہوگا مجھے۔۔۔میرے ساتھ جاتی تھی نہ باہر گھومنے اس وقت۔۔" اداس سا مسکراتے ہوئے شہریار

سوچ ہی رہا تھا کہ اتنے میں شازم کی گاڑی کی آواز آئی تھی----

شازم نے بھی سڑک ہر مڑتے دور سے ہی شہریار کی بائک کو دیکھ لیا تھا--- شازمہ گاڑی سے اترتے بائک کو دیکھ کر خود بھی بے حد کنفیوز ہو رہی تھی----ڈنر کرتے ہوئے شازم نے سارے جہاں کا نرم رویہ رکھتے شازمہ کو کافی حد تک منا ہی لیا تھا---اس سے وعدہ کیا کہ وہ اب کبھی اس سے سخت رویہ نہیں رکھے گا---اسے کبھی گھر جانے سے منع نہیں کرے گا نہ ہی

Kzwrites

اسکے گھر والوں کے لیے دل میں کوئی گرج رکھے گا

"واٹ آ سرپرسئیز۔۔اس وقت یہاں کیسے۔۔۔"

شازم اندر داخل ہوتے ہی اس سے گلے ملتے ہوئے بولا۔۔۔ان اور دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی شہریار شازمہ کو دیکھ کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔بہن کو دیکھ کر چہرے پر چمک آگئی تھی جو دوپہر کو اسے ہاسپٹل کے بیڈ پر نے ہوش پڑا دیکھ کر مانند سی ہوگئی تھی

kzwrites

"چیک کرنے آیا تھا کہ میری بہن کا خیال ٹھیک طرح سے رکھا جا رہا ہے یا نہیں--- جب سے شادی کر کے آئی ہے تب سے تو نے تو اس کا رابطہ ہی ہم سے بند کروا دیا ہے سالے---باز رہ تجھے بتا رہا ہوں---"

شہریار ہنستے ہوئے مصنوعی وارننگ والے انداز میں اسے کہہ کر شازمہ کو گلے لگاتے بولا تھا

KZwrites

"سالے رشتے میں تو میرا سالہ لگتا ہے---اور کل آجائیں گی میڈم آپ سے ملنے بھی اور رہنے بھی--" شازم اندر ہی اندر اسکے لہجے پر چڑ کر بولا

Kzwrites

"کیسے ہو میرے بچے-- طبیعت کیسی ہے اب----؟ " شہریار نے اس کو گلے سے لگائے پیار سے اسکا کندھا تھپتھپایا

تھا،،شازمہ نے نظروں ہی نظروں میں شہریار کو سر نفی میں ہلاتے کچھ بھی بتانے سے منع کر دیا تھا جس کو وہ فورا سمجھ بھی گیا تھا

"ٹھیک ہوں بھائی...صبح آؤں گی میں
انشاللہ..."

شازمہ فورا بولی تھی،شہریار کے آنے سے بے حد
اطمینان ہوا تھا

"میں چائے بنا کر لاتا ہوں آپ لوگ بیٹھیں..."
شازم بولا تو شازمہ کے ساتھ ساتھ سامعہ شاہ
بھی حیران ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگی
تھیں

KZwrites

"کیا یہ سچ میں خود کو اتنا بدل رہے ہیں میرے لیے۔۔؟ کیا واقعی یہ میرے جانے سے اتنا پریشان ہو رہے ہیں۔۔؟ " اسے شرٹ کی سلیوز فولڈ کرتے کچن کی طرف جاتا دیکھ کر شازمہ کی سالوں کی محبت شازم کے لیے پھر سے جاگ گئی تھی۔۔۔شہریار سے الگ ہو کر وہ شازم کے پیچھے کچن کی طرف بڑھی تو سامعہ شاہ کے چہرے کے رنگ بدلے تھے "اسکی ماں کو ضرور کوئی جادو ٹونہ آتا ہے۔۔۔اپنا بھی گھر بسا لیا اور اب بیٹی بھی ہوشیاریاں دکھا

kzwrites

رہی ہے۔۔۔شازم اور کچن میں جائے۔۔؟ کبھی ماں کو ایک کپ نہ بنا کر دیا چائے کا۔۔ہونہہ۔۔۔نامرد کہیں کا۔۔"

"خالہ آپ بھی آجایا کریں۔۔۔اکیلے بور ہوتی ہوں گی۔۔۔ڈاکٹر سے پراپر چیک اپ بھی کروائیں، کیوں بی پی لو رہ رہا ہے آپکا۔۔۔" باتیں کرتے ہوئے اچانک شہریار کا فون بجا تو اس پر مشل کی کال دیکھ کر وہ ایکسکیوز کرتا فون ہاتھ میں لیے عجلت میں لاؤنج سے نکل کر باہر آ گیا تھا۔۔اپنے چہرے کو ہاتھ سے ملتے وہ سکرین کو

Kzwrites

دیکھتے دائیں بائیں نظر دوڑاتے گیراج سے ملحقہ بہت چھوٹے سے لان کی طرف آگیا تھا

"کیا ہے۔۔۔؟" آخری لمحوں پر کال پک کرتے ہی شہریار جان بوجھ کر بیزاری سے بولا تھا،دل و دماغ سے اتنی دیر میں کافی غبار نکل گیا تھا، گھر واپس جا کر اس سے آرام سے تحمل سے بات کرنے کا ارادہ تھا

KZwrites

"آپ۔۔۔آ۔۔۔پ کدھر ہیں۔۔ں۔۔۔" مشل کا بھیگہ لہجہ فورا ہی اس نے بھانپ لیا تھا۔۔۔ایک پل کو

اسکی آواز سن کر اسے اپنا دل نچڑتا ہوا محسوس ہوا تھا مگر اگلے ہی پل اس نے خود کو کمپوز کر لیا تھا

"کیوں...کیا کام ہے مجھ سے...؟" اکھڑے لہجے میں جواب دیتے شہریار نے ماتھے کو بے چینی سے سہلایا تھا

Kzwrites

"و..واپس آجائیں..اتنی رات ہو رہی ہے..." مشل کا لہجہ بدستور بھیگا ہوا تھا...رونے سے آواز

کانپ سے رہی تھی

"میں..." اسی کپکپاتی آواز پر اسی لمحے اپنی اکڑ چھوڑ کر اسے دلاسہ دینے کی خاطر شہریار لہجہ نرم رکھے بولنے ہی لگا تھا کہ شازمہ اسے ڈھونڈتے ہوئے دروازہ کھول کر باہر آئی تھی

"چائے تیار ہے...آجائیں..." شازمہ وہیں کھڑے کھڑے بولی تو شہریار نے اسے پیار سے پچکارا تھا

Kzwrites

"تم چلو میں اندر آ کر پیتا ہوں..." اسکے چومنے کی آواز پر مشل کا بھیگا ہوا لہجہ یک دم اکھڑا تھا

"کون تھی یہ...؟"

KZwrites

"گھر آ کر بات کرتا ہوں..." مشل کے ٹون بدلنے پر شہریار نے بھی فورا ہی لہجہ واپس بدل لیا تھا

"میں جو پوچھ رہی ہوں مجھے اس کا جواب چاہیے۔۔۔کس کی آواز تھی یہ۔۔۔کہاں ہیں آپ۔۔" مشل کا لہجہ انتہائی سخت ہو گیا تھا

"اتنی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے جس کی بھی آواز تھی۔۔۔ضروری نہیں ہر کسی کو ہی تمھاری طرح مجھ میں عیب نظر آتے ہوں۔۔۔" سر کو نفی میں جنبش دیتے شہریار نے کال کاٹ کر اندر کو جاتے جاتے قدم روکے تھے

KZwrites

"بات سنو شازمہ بچے..." ماتھے پر بل ڈالے شہریار نے وہیں کھڑے کھڑے شازمہ کو آواز دی تھی

"جی شیری بھائی..." شازمہ فورا باہر آئی تھی

" خیریت تھی نا...تم نے اچانک مجھے میسج کیا...دیکھو اگر تمہیں کوئی بھی پرابلم ہے تو

kzwrites

تم مجھ سے شیئر کر سکتی ہو...کسی سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کبھی بھی..."

شہریار نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار سے کہا تھا

Kzwrites

"م...میں...بس سب کو مس کر رہی تھی...اس لیے آپ کو میسج کیا تھا لیکن....شازم نے کہا ہے کہ وہ صبح مجھے لے آئیں گے گھر..."

شازمہ اس سے نظریں چراتے ہوئے بولی تھی،دل میں شازم کے ٹھیک ہوجانے کی امید تھی

"آر یو شور۔۔؟ " شہریار نے یقین دہانی کرنا چاہی تھی تو شازمہ نے سر کو ہاں کی صورت ہلاتے مسکرا کر اس کا ہاتھ پکڑا تھا

"جی۔۔آپ آئیں اندر،چائے پئیں۔۔بائیک پر کیوں آئے اتنی رات۔۔۔" کہتے ہوئے شازمہ اس کو اندر کی طرف لے گئی تھی۔۔وہاں سے گھر واپس آتے آتے شہریار کو 3 بج گئے تھے۔۔مشل نے ٹیرس سے شہریار کو گھر داخل ہوتے دیکھ لیا تو اسکے اوپر پہنچتے ہی وہ پنجے جھاڑ کر اس

KZwrites

تک پہنچی تھی

"کہاں تھے آپ۔۔" مشل اسکی ٹی شرٹ دبوچ کر غرائی تھی

KZwrites

"اپنے کام سے کام۔م۔م رکھو مشل۔۔۔" بھاری سے لہجے میں بول کر شہریار اپنی ٹی شرٹ با آسانی اس سے چھڑوا کر ایک طرف ہوتے کمرے کی طرف بڑھ گیا تو مشل کی غصے سے بھری بھیگی آنکھیں پھر سے برسنے لگی تھیں

"کیوں اپنے کام سے کام رکھوں۔۔۔؟ آدھی رات کو آپ کسی لڑکی کے ساتھ تھے اور مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں اپنے کام سےکام۔م۔م رکھوں۔ں۔ں۔ں کہاں گئے تھے آپ کو مجھے ابھی بتانا ہوگا ورنہ۔۔۔"

مشل ہذیانی انداز میں چلّاتے اسکے پیچھے کمرے میں آئی تو شہریار نے آنکھوں کو بیزاری سے رول کرتے اسکی جانب دیکھا تھا

KZwrites

"ورنہ۔۔۔؟ کیا ورنہ۔۔۔۔۔۔؟ ہاں۔۔۔؟ واپس ترکی چلی جاؤ گی۔۔۔؟ جاؤ جلدی کرو۔۔۔۔" قدرے لا پرواہی سے کہتے شہریار نے جھک کر بیڈ سے تکیہ اٹھایا اور اسکے کندھے سے کندھا ٹکرا کر گزرتے کمرے سے بھی نکل گیا تھا

KZwrites

"میں نے اپنے کزن سے صرف بات کر لی تو آپ کو اتنی تکلیف ہوئی اور خود آپ رات کے اس وقت کسی لڑکی ساتھ تھے۔ے۔ے۔۔۔اور اس پر اتنا اکڑ بھی رہے ہیں۔ں۔ں۔۔۔آپکو لگ رہا ہو گا یہ پاگل سی ہے میرے پیچھے پیچھے رہے گی لیکن

یہ آپکی بھول ہے...میں ایک بار چلی گئی تو واپس کبھی نہیں آؤں گی.ی.ی....آپ دھوکہ نہیں دے سکتے مجھے.ے.ے..." مشل اسکے لمبے قدموں جتنا فاصلہ تیز تیز چل کر طے کرتے اسکے پیچھے باہر آئی تھی....شہریار اسکی طرف دیکھتے ہوئے باہر لاؤنج میں پڑے دیوان نما صوفے پر بیٹھ کر تکیہ سر کے پیچھے رکھتے ایزی سا ہو کر ایک ٹانگ زمین پر رکھ کر لیٹ گیا تھا...دوسری ٹانگ کو صوفے پر گھٹنے کے بل کھڑے کر کے ہلاتے وہ سکون سے مشل کو چلاتا دیکھ رہا تھا...مشل کی باتوں ، اسکے لہجے سے اسکا معصوم نازک سا دل صاف جھلک رہا تھا

kzwrites

"- Correct yourself،مجھے تمہارے اپنے کزن سے بات کرنے پر تکلیف نہیں ہوئی...تمہارے یوں بے باک ہونے پر تکلیف ہوئی تھی...لیکن اب نہیں ہو گی، جو مرضی کرو تم...میں تو تھک گیا ہوں سمجھا سمجھا کر...سختی سے نات کرو تو دس اور باتیں سننے کو مل جاتی ہیں..."

شہریار نے

ذرا سا اٹھ کر تکیہ اچھے سے سر کے

نیچے سیٹ کرتے ہوئے قدرے نارمل سے لہجے

میں کہا اور پھر سے لیٹ کر فون کی سکرین

سکرول کرنے لگا تو بیک گراونڈ میں مشل

KZwrites

کی سسکیوں کی آواز صاف سنائی دینے لگی تھی

"خود ہی خوامخواہ لڑکی لڑکی لگی ہوئی ہے...میں کیوں بتاؤں کہ شازمہ تھی...سمجھتی رہے جو مرضی...اسکی یہی سزا ہے...ویسے یاد نہیں رہتا تھا اسے،اب ضرور یاد رہے گا...." مچلا ہونٹ دانتوں سے تھوڑا سا چبا کر اپنی مسکراہٹ دباتے شہریار سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک مشل نے اسکے ہاتھ سے فون چھین لیا تھا

kzwrites

"کیا بدتمیزی ہے مشل۔ل۔ل فون واپس کرو میرا۔ا۔ا۔۔۔" شہریار اسے لمحے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ہاتھ سامنے پھیلاتے مشل پر بھرپور نظر ڈالی تو وہ اب شارٹس کی جگہ سادہ سا ٹراوزر پہنے ہوئے تھی۔۔۔آنکھیں رو رو کر سوجی ہوئیں تھیں۔۔۔بالوں کو ڈھیلے سے جوڑے میں قید کئے صوفے کے پاس ہی کارپٹ پر بیٹھی روتے روتے انہماک سے اسکا فون جلدی جلدی میں چیک کر رہی تھی۔۔۔شہریار پاؤں زمین پر رکھ کر اسے کبھی وٹس ایپ چیٹس کھنگالتے

KZwrites

دیکھ رہا تھا تو کبھی کال لوگ چیک کرتے...جیسے ہی مشل نے فیس بک میسنجر کھولا شہریار نے ایک ہی جست میں اپنا فون اس سے کھینچ لیا تھا

kzwrites

"کیا تھا اس میں...؟ ہاں۔ں۔ں...؟ "

"کیا چھپا رہے ہیں مجھ سے....؟"

"صحیح بات ہے۔ے۔ے۔۔۔ آپکو تو عادت ہے لڑکیوں سے ایسے ملنے کی۔ی۔ی۔۔انکے گھروں میں راتوں کو گھسنے کی۔ی۔ی۔۔۔افففف میں کتنی پاگل تھی آپکے پیار کو سچ سمجھ لیا۔۔آپ تو انہیں چیزوں کے عادی ہیں۔۔"

اسکے فون چھیننے پر اور کوئی جواب نہ دینے پر مشل اسکے پاس کارپٹ پر بیٹھے اپنی آنکھیں رگڑ کر صاف کرتے ہوئے بولے جا رہی تھی،لہجہ رندھا ہوا تھا

KZwrites

"بجائے کہ تم اپنے۔ے۔ے کیے پر شرمندہ ہو۔۔۔الٹا میرا حساب کتاب کر رہی ہو۔و۔و۔۔۔ تم نے اگر اپنی ہی مرضیاں کرنی ہیں تو میں بھی جو مرضی کروں پھر،جس سے مرضی ملوں۔۔۔میں جھوٹا بھی ہوں میرا پیار بھی جھوٹا ہے تو اِدھر کیوں بیٹھی ہوئی ہو۔۔۔؟ شکل گم کرو اپنی یہاں سے۔۔۔"

KZwrites

شہریار قدرے بدتمیزی سے بولا تو اسکا ایسا لہجہ سن کر مشل کا دل مزید ٹوٹ گیا۔۔وہ اس سے کبھی بھی اس لہجے میں بات نہیں کرتا تھا

"بس دل بھر گیا مجھ سے۔ے۔ے۔۔۔؟ "

"صرف اپنی ضد پوری کرنی تھی نہ شادی کرنے کی۔ی۔ی۔۔۔"

"خود مجھے ایسے کپڑوں میں نہیں دیکھا تھا میرے گھر۔۔۔؟ "

"بولیں۔۔۔؟ چھوا نہیں تھا مجھے۔ے۔ے۔۔۔؟"

KZwrites

"نظر نہیں رکھی تھی مجھ پر۔ر۔ر۔۔۔" مشل نیچے ہی بیٹھے آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لیے اسکا بازو جھنجھوڑتے ہوئے اسکی آنکھوں میں جھانک کر سوال کرنے لگی تو شہریار سر جھکائے بائیں ہاتھ میں اپنا فون پکڑے بلکل خاموش ہو گیا تھا

KZwrites

"خود تو اتنی شرم۔نہیں تھی کہ ایک ڈسٹنس مینٹین کر لیں۔۔۔مجھے کِس تک کیا تھا آپ نے۔۔۔اپنی یہ اوقات ہے آپکی۔۔۔کیا لگتے تھے میرے۔ے۔ے۔۔۔؟ بولیں۔ں۔ں۔ں۔۔۔؟"

"اصل میں خود ایسے ہیں نہ اس لیے آپکو لگتا کہ باقی بھی ایسے ہوں گے۔ے۔ے۔۔۔" اسکی باتوں پر رگیں سلگ تو رہیں تھیں لیکن اپنے حواس قائم رکھتے وہ اسکی باتوں کی گہرائی جانچ رہا تھا۔۔۔دل ہی دل میں اپنی غلطی کا اعتراف کر رہا تھا لیکن زبان کی اکڑ اقرار کرنے سے روک رہی تھی،نظریں جھکائے وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا

kzwrites

"اب ہوس پوری نہ مجھ سے آپکی...تو..تو اب کہیں اور منہ مارنے چلے گئے.ے.ے....میں نہیں تو کوئی اور سہی.ی.ی..."

اپنی باتوں کی اسکی طرف سے کوئی تردید نہ پا کر مشل مزید رونے لگی تھی

KZwrites

"واٹ.ٹ.ٹ.ٹ.....کونسی ہوس...؟ دس دنوں میں گن کہ دو بار تمھارے پاس آیا ہوں گا مشل..." اب تو واقعی دکھتی رگ پر پاؤں آیا تھا نظریں اٹھا کر اسکے چہرے کی طرف دیکھا، تھا..لہجہ قدرے دھیما تھا

"خیر اب کبھی نہیں آؤں گا پاس بھی...جاؤ یار اندر...سونے دو مجھے صبح آفس بھی جانا ہے..." اسے صرف اپنی جانب گھورتا دیکھ کر شہریار تکیہ ایڈجیسٹ کرتے واپس لیٹ گیا تھا.... دل میں اسکی کہی بے وقوفانہ بات پر افسوس بھی کر رہا تھا

"دو نہیں تین بار.ر.ر.." مشل اسے اتنے آرام سے لیٹتے دیکھ کر آنسوؤں کے درمیان بولی

تھی۔۔۔اسکی بات سن کر شہریار نے سر جھٹکتے کروٹ موڑ کر اپنی ٹانگ اوپر کر کے صوفے کی بیک پر رکھ کر اپنی آنکھیں موند کر فون تکیے کے نیچے رکھ لیا تھا۔۔۔۔اسکی ہوس والی بات پر دماغ اکسانے لگا تھا کہ ابھی کمرے میں لیجا کر اسے اس لفظ کا مطلب سمجھا دے لیکن اپنی غلطیاں بھی مسلسل دماغ میں گھوم رہی تھیں جنہیں مشل نے بہت اچھے سے اسکے منہ پر دے مارا تھا

kzwrites

"اسکو کس بھی کر رہے تھے آپ..." مشل ہچکیوں کے درمیان بولی تو ماتھے پر پڑے گہرے بل یک دم ختم ہوئے تھے ،اتنی ٹینشن میں بھی شہریار زیرِلب مسکرایا دیا تھا

Kzwrites

"ہاں کر رہا تھا.....تو...؟..ویسے بھی وہ تمھاری طرح بد تمیز نہیں ہے..بات مانتی ہے میری...جو سمجھاؤ سمجھتی ہے..فضول کی ضد نہیں کرتی،بحث نہیں کرتی..تمھارے ساتھ وقت گزارنے پر شک بھی نہیں کرتی..شادی کے بعد سے آج گیا ہوں اس سے ملنے اور تم تماشا

کھڑا کر کے بیٹھ گئی ہو۔۔۔" شہریار اسی پوزیشن میں لیٹے لیٹے بولا تو مشل کے آنسوؤں کی شدت صاف محسوس ہوئی تھی

"آپ مجھے چھوڑ دیں پھر۔۔اسکو لے آئیں۔۔۔" مشل ہاتھ صوفے پر رکھ کر وہاں سے اٹھ کر فائنل لہجے میں بولی تھی،اسکے اعتراف پر دل میں ایک تیز درد اترتا محسوس ہوا تھا

Kzwrites

"لے آؤں گا اسکو بھی اور تمھیں بھی نہیں جانے دوں گا۔۔۔یہیں قید رہو گی تم میرے پاس۔۔۔فی الحال جان چھوڑو ابھی۔۔۔سونے دو۔۔۔۔" شہریار نے اسکو مزید تپایا

تو مشل اسکی پشت کو گھورتی رہ گئی تھی، ایک بار پھر اپنا اپ بے بس سا لگا تھا

KZwrites

"میں نہیں رکوں گی یہاں۔ں۔۔۔دیکھ لینا آپ۔۔۔میں اتنا بھی پیار میں نہیں پڑی آپکے کہ ایسی گھٹیا حرکتیں برداشت کروں آپکی۔۔۔مائنڈ اِٹ۔۔۔" آنسو پی کر بھرے ہوئے لہجے میں بات مکمل کرتے کرتے رو پڑنے پر مشل وہاں سے

تقریباً بھاگتے ہوئے بیڈروم کی طرف چلی گئی تھی

"ذرا سی بات کیا ہوئی کسی اور لڑکی کے پاس چلے گئے----"

"اس حد تک گرے ہوں گے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی---"

KZwrites

"پہلے سے جانتے ہوں گے تو گئے تھے نہ---"

"میں کیوں سوچ رہی ہوں-ں-ں---وہ تو بلنٹلی اپنی حرکتیں مان رہے ہیں---"

KZwrites

"میرا بھی جو دل میں آئے گا میں بھی اب وہی کروں گی---" کمرے میں جا کر فرش پر بکھری کرچیاں دیکھ کر غصہ مزید عود آیا تھا،دروازہ بند کیے بغیر وہ اونچا بول رہی تھی

"میرے کپڑوں سے مسئلہ ہے نہ۔۔۔اب روک کر دکھائیں مجھے۔ے۔ے۔۔۔"

"آپکے لیے ہی خود کو بدلا نہ میں نے۔۔۔اب دیکھنا آپ ہی۔۔۔میں کیا کرتی ہوں۔۔۔ہونہہ۔۔۔قید کر کے رکھیں گے۔ے۔ے۔۔۔ابھی جانتے نہیں آپ مجھے۔ے۔ے۔۔۔"

مشل نے آخری بات کرتے آواز مزید اونچی کی

KZwrites

تھی۔۔۔شہریار اسکے شور مچانے پر ہنستے ہوئے صوفے سے اٹھا اور کمرے میں اپنے ایئر پیس لینے کی غرض سے داخل ہوا تو مشل بازو سینے پر باندھ کر اکڑ کر کھڑی ہو گئی تھی

"اب کیوں آئے ہیں کمرے میں۔۔۔؟ میں آپکو اب اتنی آسانی سے معاف نہیں کروں گی آپ نے بے وفائی کی ہے مجھ سے۔۔۔چلے جائیں یہاں سے نہیں تو میں چلی جاتی ہوں۔۔"

مشل اس کے اندر داخل ہوتے ہی مقابل کھڑے ہو کر غرا کر بولی تو شہریار نے اس کی نظروں

kzwrites

میں نظریں گاڑھے طنزیہ سا ہنس کر اسے کراس کیا اور جھک کر سائیڈ ٹیبل پر پڑے اپنے

ایئر پیس پکڑ کر ویسے ہی اسے کراس کرتے کمرے سے نکل گیا تو مشل ہتک کے

احساس سے دوچار ہو کر بیڈ پر اوندھے منہ گر کر گم آواز سے رونے لگی تھی

KZwrites

" تم نے دل سے مجھے معاف کیا ہے نا شازمہ...."
شہریار کے جانے کے بعد سامعہ شاہ کے پاس
کافی دیر بیٹھ کر شازم اور شازمہ رات کے 4
بجے کمرے میں آئے تھے

kzwrites

"مجھے ابھی خود نہیں پتا،آپ مجھے وقت دیں
سوچنے کے لیے..." شازمہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے
پانی کا گلاس بھر کر پیتے ہوئے بولی تھی...اتنے
دنوں کے بعد آج دل کو تھوڑا سا سکون
محسوس ہوا تھا

"کل جا تو رہی ہو... آرام سے دل بھر کر سوچنا لیکن فیصلہ تمہارا میرے حق میں آنا چاہیے..." شازم صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس کے گال کو نرمی سے سہلاتے ہوئے ، اسکے دوپٹے کو اس کے جسم سے الگ کرتے ہوئے بولا تو شازمہ اسکی آواز کی گہرائی پہچان کر اسکی طرف دیکھی تھی

KZwrites

"شازم...میں..." اس کی آنکھوں میں موجود خمار اور سرخی کو سمجھتے ہوئے وہ پانی کا گ

لاس ایک طرف رکھتے بوکھلائے سے لہکے میں بولی تھی

"ششششہہہ۔۔۔پتہ نہیں کتنے دن کے لیے جا رہی ہو، تمھیں اچھی یادیں دے کر بھیجنا چاہتا ہوں ورنہ تم وہاں جا کر میری ظالم شدتوں کو یاد کر کے فیصلہ کہیں میرے خلاف ہی نہ دے دو۔۔۔بہت پیار دوں آج تمھیں شازمہ۔۔۔"

کہتے ہوئے شازم اسی شدت سے اسکے لبوں پر جھکا اور اپنی طرف سے کافی نرمی لیے چند

Kzwrites

پلوں میں ہی شازمہ کی جان لبوں پر لے آیا تھا...

شازمہ کے ہاتھ اسکے چہرے کو تھامے اسکی شدتیں کم کرنے کی ملتجی تھے مگر شازم اپنے جذبوں کو بے لگام کیے اس پر حاوی ہو چکا تھا، اسکی کمر پر ہاتھ پھیرتے وہ آہستہ آہستہ اسکو سب پردوں سے آزاد کرتے بیڈ پر لے آیا تھا

KZwrites

"شازم مجھ سے نہیں برداشت ہوگا۔ا..."

وہ آنسوؤں کو پیتے ہوئے بولی تھی، ایسے کوئی رات نہیں گزری تھی جس میں شازم نے اسکو

خود سے رہائی بخشی ہو،وعدہ کر کے بھی وہ رات کے کسی نہ کسی پہر اسکو قابو کر لیتا اور کسی صورت اسکو الگ نہیں ہونے دیتا تھا

"ہو جائے گا برداشت میری جان...ساتھ دو گی تو ہو جائے گا..."

شازم نے آگے بڑھ کر لائٹس آف کی اور بیڈ پر اسکے برابر لیٹ کر اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکا رخ اپنی طرف کر لیا

KZwrites

"تم ساتھ نہیں دیتی اس لیے تمھیں تکلیف کا احساس ہوتا ہے،پہلے بھی سمجھایا تھا تمھیں۔۔۔ساتھ دو گی نہ آج۔۔۔؟ اتنا پیار کرتی ہو مجھ سے تو کیا بھی کرو نہ۔۔۔"

شازم اسکے سلکی براؤن بالوں کو کمر سے ہٹاتے وہاں اپنا ہاتھ پھیر رہا تھا ،پہلی بار تھا کہ وہ اس سے ان لمحات میں "بات" کر رہا تھا۔۔۔

KZwrites

شازمہ نے تھوک نگلتے بمشکل سر ہاں کی صورت میں ہلایا تھا

"گڈ گرل..." شازم اپنے دہکتے ہاتھ اسکی پشت

پر پھیرتے اسے سیدھا کر کے سینے پر اپنے لبوں

کا لمس بکھیرتے،اس پر جھکنے کے انداز میں

لیٹے ہوئے بے قابو ہو رہا تھا

KZwrites

اپنے ہاتھوں سے اسکو نرمی سے محسوس کرتے

وہ اپنے ہاتھ اسکے پیٹ پر پھیرتے آہستہ آہستہ

نیچے کو موو کرتے بے حد بے باک ہوتے اسکو

بھی مد ہوش کرنے لگا تھا....

اسکا یوں چھونا شازمہ کے لیے بلکل نیا تھا۔۔۔

وہ بلکل سیدھا لیٹے ہوئے نا چاہتے بھی اسکے لمس پر پگھلتے ہوئے خود کو اسکے سپرد کر چکی تھی

KZwrites

"Do me a favour ..please..."

آپس میں جڑی ٹانگوں کو کھولتے ہوئے کہتے شازم نے اسکی ایک ٹانگ اپنی ٹانگوں میں لاک

کر کے ، ہاتھ سے اسکے جسم کے ہر نازک حصے
کو چھونا شروع کر دیا تھا...شازمہ اسکے نئے
انداز دیکھ کر کچھ پل کو واقعی ان لمحوں میں
کھو کر خود کو اسکے حوالے کیے ہوئے تھی کہ
اچانک انگلیوں نے گہرائیوں میں سفر کرتے
سختی اختیار کی تو وہ مچل کر پیچھے ہوئے
تھی

KZwrites

"کدھر بھاگنا چاہ رہی ہو۔۔۔؟ ابھی صبح تو نہیں ہوئی۔۔۔"

شازم اسکے کان میں سرگوشی کرتے اسکی ٹانگ آزاد کر کے اب اس پر مکمل حاوی ہو گیا تھا۔۔۔اسکی قربت نرمی سے سختی میں کب ڈھلی،ان کو خود بھی احساس نہیں ہوا تھا۔۔۔آج پہلی بار شازمہ کی سسکیوں میں پہلے جیسی جلن نہیں تھی۔۔۔ساری رات اسے قابو کیے وہ اس پر نئے اندازوں سے اپنی شدتیں لٹاتا رہا تھا۔۔۔اسکا انداز کبھی ہمیشہ کی طرح کی سختی لیے ہوتا تو کبھی اسکو سسکتا پا کر وہ ایسی نرمی سے روشناس کرواتا کہ وہ خود اس کی پناہوں میں بکھرنے لگتی۔۔۔پہلی بار وہ

kzwrites

اسکی بانہوں میں یوں گہری نیند سوئی تھی

"آپ نے مجھے بھی ڈراپ کرنا تھا۔ا۔ا۔۔۔"

صبح 9 بجے کے قریب شازم آفس کے لیے تیار ہو رہا تھا تو شازمہ کی آنکھ کھلی تھی

"تم سو رہی تھی اس لیے نہیں جگایا میری جان۔۔۔سوچا واپسی پر چھوڑ آؤں گا۔۔۔نیند پوری کر لو تب تک تم۔۔۔" شازم شرٹ پہنتے ہوئے

KZwrites

اسکے پاس آیا اور جھک کر اسکے ماتھے کو چوما تو شازمہ اسکے نرم لہجے پر دل ہی دل میں فدا ہو گئی تھی

"نہی ابھی۔ی---"

کمبل کندھوں پر کرتے وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی

kzwrites

"چلو تیار ہو جاؤ پھر--لیکن---پہلے---" شازم نے جھکے جھکے ایک بار پھر اسکا سر چوما اور

دراز سے ایک سرخ ڈبی نکال کر اسکی طرف بڑھائی تھی

"یہ کیا ہے..."

"تمھاری منہ دکھائی..لی تو شادی پر تھی مگر خوشی سے تم نے مجھے رات کو ہی قبول کیا ہے...اس لیے تخفہ بھی اب

دے رہا ہوں...کھول کر دیکھو..."

شازم اپنے کف کنکس بند کرتے ہوئے بولا تھا

kzwrites

"پیاری ہے..." شازمہ نے باکس کھول کر دیکھتے ہوئے کہا تھا،اس رنگ جیسی کئی رنگز اسکے پاس پہلے سے تھیں لیکن اسکو دیکھ کر ایک مسکراہٹ چہرے پر پھیل گئی تھی

KZwrites

"پہنا دوں..." کہتے ہوئے شازم اسکے ہاتھ سے باکس لے کر پاس ہی بیٹھ گیا اور گولڈ کی وہ رنگ اسکو پہنا دی تھی،باقی کا وقت بھی دونوں نے بہت خوشگوار گزارا تھا

....کچھ دیر بعد....

"لینے کب آؤں واپس...؟ " شازمہ کو گھر ڈراپ کرتے وہ بے قراری سے بولا تھا

KZwrites

"میں آپکو بتا دوں گی میسج پر..." کہہ کر شازمہ اسکے نازو پھیلانے پر اسکے گلے لگتے مسکراتے ہوئے گاڑی سے اتر کر اندر چلی گئی تھی...اور شازم ،کمال شاہ کے آفس کی بجائے اپنے نئے بزنس پارڑنر آفتاب احمد کے آفس کی

طرف روانہ ہو گیا تھا...

جس سے وہ شہریار کے ذریعے ہی کچھ عرصہ پہلے ملا تھا...اور ایک جیسی محفلوں میں اٹھنے بیٹھنے کی وجہ سے انکی دوستی بھی جلدی ہوگئی تھی

KZwrites

ساری رات رو رو کر مشل کی آنکھیں سخت بری طرح سرخ ہو چکی تھیں...غصے میں جل جل کر دماغ بلکل منخرف ہو گیا تھا...شہریار سے

سب باتوں کے بدلے لینے کی کشمکش میں الجھے وہ ٹھیک سے سوئی بھی نہیں تھی۔۔۔ دوسری طرف شہریار کی حالت بھی کچھ الگ نہ تھی، مشل کا صرف اس کے ساتھ ایک بستر میں ہونا بھی شہریار کو سکون کی نیند سلاتا تھا۔۔ کل کی رات پاس ہوتے ہوئے بھی دور رہ کر اس نے کانٹوں پر گزاری تھی

KZwrites

صبح 8 بجے کے الارم پر شہریار کی آنکھ کھلی تو وہ عجلت میں اٹھ کر تیار ہونے کے لیے کمرے میں آیا تھا۔۔۔پہلی نظر ہی اندھیرے میں رضائی

میں گھس کر لیٹی ہوئی مشل پر پڑی تھی... شہریار کو کمرے میں آتا دیکھ کر وہ مزید اندر دبک گئی تھی...سوں سوں کرتی ناک کی آواز شہریار کو بے قرار سا کر گئی تھی...لیٹ ہونے کا سوچ کر اسے مکمل اگنور کرتا وہ اپنے کپڑے نکال کر باتھ روم میں چلا گیا تو مشل فورا اٹھی اور بھاگ کر ڈریسنگ روم سے ایک انتہائی چھوٹا سا ٹاپ نکالتے، وہیں کھڑے کھڑے پہن کر ، بالوں کو برش کر کے اندازے سے سیٹ کرنے لگی تھی کیونکہ کمرے کا مرر تو وہ رات کو توڑ چکا تھا

kzwrites

پلیننگ میں اسکو اس سے بھی زیادہ اگنور کرنا اور ویسے ہی کپڑے پہن کر ستانا تھس جن سے وہ چڑتا تھا۔۔۔

"آپ اگر ایک رات میں بے وفائی کر سکتے ہیں مشل بھی اب آپکو بتائے گی کہ وہ آپ کے لیے مری نہیں جا رہی۔ی۔۔۔"

بلیک آف شالڈر چھوٹا سا ٹاپ اور فٹ سکن کلر کہ جینز پہنے وہ اس کے باتھ روم سے نکلنے کے انتظار میں یہاں وہاں ٹہل رہی تھی کہ جیسے ہی وہ باتھ روم سے نکلے تو وہ اس کو دکھاتے

KZwrites

ہوئے اس ڈریس میں کمرے سے باہر جائے...کچھ یاد آنے پر بھاگ کر الماری کا دروازہ کھولتے اس نے ایک بیگ پکڑ کر کندھے پر ڈالتے خود کو مرر میں دیکھا تھا

KZwrites

جیسے ہی وہ فریش ہو کر بالوں کو ٹاول سے رگڑتے باہر آیا تو مشل مے جان بوجھ کر اپنے بال دوبارہ سے سیٹ کیے اور آف شالڈر ٹاپ کو اپنی چھوٹی سی ویسٹ پر ایڈجسٹ کرتے ہوئے مرر میں دیکھتے دیکھتے اسے اگنور کیے ڈریسنگ روم سے باہر کو نکلنے لگی تو شہریار

نے تولیہ ایک طرف پھینک کر ایک ہی جست میں اس کو کلائی سے کھینچ کر ڈرسینگ ٹیبل سے لگا لیا تھا...مشل کا بیگ کندھے سے سرک کر اسی کلائی میں ڈول گیا تھا جسے شہریار نے سختی سے پکڑا ہوا تھ.... شہریار اس وقت صرف پینٹ پہنے ہوئے تھا،اسکے سینے پر پانی کے قطرے نظر آرہے تھے بال بھی ابھی وہ ٹاول سے مکمل خشک نہیں کر پایا تھا

kzwrites

"What is this nonsense Mashal....?"

شہریار کی آنکھوں میں رات جاگنے اور یک دم غصہ آنے کی وجہ سے سرخ ڈورے پڑ گئے تھے

KZwrites

"برا لگ رہا ہے۔۔۔۔؟ "

کلائی اس سے چھڑواتے مشل نے طنزیہ سی نظریں اسکی آنکھوں میں گاڑی تھیں

"ہاں لگ رہا ہے۔۔۔کیوں بدتمیزی پر اتر آتی ہو مشل۔۔بات کمرے میں ہوئی ہے نہ کمرے رکھو اسے۔۔" شہریار نے تحمل سے کہتے اسکا ہاتھ تو چھوڑ دیا تھا لیکن اسکے سامنے سے ابھی ہٹا نہیں تھا

KZwrites

"ابھی آپ نے میری بدتمیزی دیکھ کہاں ہے یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔آپکی سوچ سے زیادہ بدتمیز ہوں میں۔۔ میرا جیسے دل کرے گا میں ویسے ہی ڈریس اپ ہوں گی۔۔اب آپ کی میں کسی بات کو نہیں مانوں گی۔۔سمجھے

آپ...؟

Get aside...

مجھے کالج کے لیے دیر ہو رہی ہے..."

مشل اپنی بڑی بڑی مغرور سبز آنکھیں اس پر جمائے فل کانفیڈنس سے بولی تھی لیکن شہریار کی سرخ انگارہ ہوتی آنکھوں میں جھانک کر اسکی ہوائیاں اڑ گئی تھیں

kzwrites

"ہٹیں نا...چھ...چھوڑیں میرا راستہ۔ہ..." اسکی نظروں کی تپش سے ہی آواز میں لڑکھڑاہٹ آگئی تھی

"چھوڑتا ہوں تمھیں اچھی طرح....تم پیار کی زبان نہیں سمجھتی ، دوسرے طریقے سے سمجھانا پڑے گا..." کہہ کر شہریار لمبے ڈگ بھرتے ڈریسنگ روم سے باہر نکل کر کمرے کا دروازہ لاک کر کے واپس مشل تک آیا تو بت بنی مشل کا بیگ اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گیا تھا

kzwrites

"ادھر آؤ نہ ذرا تم...."

شہریار اسکی کلائی وہیں سے پکڑ کر اسے کمرے کی طرف لیجاتے بولا تھا،فرش پر ابھی بھی کانچ بکھرا ہوا تھا،باہر نکلتے نکلتے شہریار نے اسکے پاؤں کی طرف دیکھا تھا کہ کہیں وہ ننگے پاؤں نہ ہو

KZwrites

"کالج ایسے جا رہی ہو نا...؟ اتنی سمپل...؟ نو میک اوور...؟" اسے صوفے پر دھکیلتے شہریار پینٹ سے کھینچ کر بیلٹ نکالتے اسکی طرف بڑھا تو مشل کے چہرے کے رنگ اڑ گئے تھے

"میرے قریب بھی مت آئیے گا۔ا۔۔۔"

کہتے ہوئے مشل سرعت سے صوفے سے اٹھ کر باہر کے دروازے کو لپکی تو شہریار نے اسے وہیں دروازے سے لگاتے،فرنٹ گردن سے جکڑ کر اسکی سائیڈ گردن پر نرمی سے اپنے دانت گاڑھ دیئے اور اسی نرمی سے اسی جگہ کو آنکھیں بند کیے سک کرنے لگا تو مشل نے نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے بازو کو سختی سے دبوچ لیا تھا۔۔۔مشل کی مزاحمت پر اس نے اسکے دونوں ہاتھ اسکی کمر پیچھے لے جا کر اپنے ایک ہاتھ

kzwrites

میں لاک کیا اور پھر سے اسکی گردن پر اپنی شدتوں کے گہرے نشان چھوڑنے لگا تھا...نازک سی جلد کو ہونٹوں میں بھر کر سک کرتے شہریار نے دائیاں ہاتھ اسکی برہنہ کمر پر رکھ کر اپنی سخت انگلیوں سے اسے ہولڈ کیا ہوا تھا

KZwrites

مشل زبان کی نمی محسوس ہونے پر گدگدا کر مچلتے اپنے ہاتھ اس سے چھڑوانے میں کامیاب ہو کر اسے سینے سے دھکیل کر ایک طرف ہوئی تو شہریار نے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ کی پشت پھیرتے اسے پل میں جا لیا تھا

"تھوڑا سا اور بس۔۔۔ہوس تو پوری کرنے دو نہ ٹھیک سے۔۔۔"

اسکے بازو کو سختی سے کھینچ کر اپنے پاس کرتے وہ اس کی گردن کو مسلسل چومتے ہوئے اسے بیڈ تک لے آیا تھا۔۔۔کندھے پر لب رکھ کر اسے بیڈ پر گرا کر اپنے زیر کرتے وہ پھر سے اسکی گردن کو سک کرتے ایک ہی جگہ پر چپک سا گیا تھا۔۔۔ایک لمحے کو مشل سے الگ ہو کر اس کی گردن پر نظر دوڑائی تو وہ ہر طرف سے سرخ ہو چکی تھی۔۔۔نظریں گردن سے ہٹ کر

KZwrites

نیچے کی طرف ہوئیں تو چھوٹی سی لمبائی کے رخ کی خوبصورت سی نیول نظر آنے شہریار کی آنکھوں میں خمار سا اترا تھا

"آپ جو مرضی کر لیں،میں ایسے ہی کالج جاؤں گی۔ی۔ی---"

مشل اسے تھمتا دیکھ کر غرائی تو شہریار کی آنکھوں کی خماری کی جگہ پھر سے غصہ عود آیا تھا---نیول کے پاس لب رکھے شہریار نے دانت گاڑے تو مشل اسکی پناہ مین بری طرح مچلی تھی

Kzwrites

"شہریار ---ن---نہں---نہیں کریں---ایسے مجھے درد ہو رہا ہے۔ے---"

مشل اسکو سر سے پکڑ کر روکنے لگی تو شہریار اسکے ہاتھ پھر سے اپنے قبضے میں لے کر اس کے سینے پر باندھتے اس کے پیٹ پر شدت سے جھکتے ہوئے اسکے ہوش ٹھکانے لگا گیا تھا---

مشل کا مچلنا ہوا کیے وہ اپنے نرم لمس سے ہی اسے تڑپانے لگا تھا---بئیرڈ کی چبھن سے ہی مشل کی لوئیر بیلی سرخ پڑ گئی تھی اس ہر ہونٹوں کا سخت لمس اسے مزید سلگا چکا تھا۔

kzwrites

"یہ لو۔۔۔نہیں کر رہا۔۔۔اب جا کر دکھاؤ باہر ایسے۔۔۔" اتنے قریب آ کر اس سے الگ ہونا اسکے اپنے لیے امتحان بن گیا تھا ، بمشکل اس سے الگ ہو کر وہ کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔فرش پر گری بیلٹ پکڑ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتے شہریار نے ایک نظر اسے غصے سے اپنی جناب دیکھ کر بھنویں اچکا کر سوالیہ نظروں سے دیکھا تو مشل نے نفرت سے چہرہ اس سے موڑ لیا تھا

KZwrites

"I hateeee youuu...hate you...."

اسکے یوں بھنویں اچکانے پر سلگ کر مشل اٹھ کر بیٹھ گئی تھی, اپنے چہرے کو اپنے گھٹنوں پر رکھے وہ اچانک شدت سے رونے لگی تھی

KZwrites

"ہاں ٹھیک ہے ٹھیک ہے--- hate youبھی چلے گا---میں نیچے جا رہا ہوں، پانچ منٹ میں تم مجھے نیچے نظر آؤ---ناشتہ بناؤ آ کر میرا---" شہریار ریڈی ہوتے ہوئے حکمیہ لہجے میں بولا تھا

"جس کے پاس رات کو گئے تھے اسی سے ناشتہ بنوا لیں۔۔۔ میں آپ کا کوئی کام نہیں کروں گی۔۔۔سمجھے آپ۔پ۔پ پ۔۔۔"

مشل روتے ہوئے اونچی آواز میں غرائی تھی

KZwrites

"اگلے دس منٹ میں مجھے ٹیبل پر ناشتہ نہ ملا تو تمہارا وہ خشر کروں گا کہ تم اٹھ کر چلنے کے قابل بھی نہیں رہو گی مشل۔۔۔فضول میں

بات بڑھاؤ نہیں۔۔۔پہلے بھی کہا ہے اور اب پھر کہہ رہا ہوں۔۔۔ہمارے آپس کی لڑائی ہے تو اسی کمرے تک رہنے دو۔۔۔باہر سب کے سامنے تماشہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔اٹھو چیج کرو شاباش۔۔۔۔"

شہریار شرٹ پہن کر اسکی طرف آتے سرخ پڑتے جسم پر گہری نگاہ ڈالتے سخت لہجے میں بولا تھا

KZwrites

"کمرے سے باہر آپ گئے تھے رات کو۔۔میں نہیں۔۔" روتے ہوئے مشل کا نچلا ہونٹ کانپنے لگا تھا

"میں باہر ضرور گیا تھا لیکن کسی کے سامنے تم سے لڑا نہیں ہوں مشل۔۔۔ساری رات غصہ نکالتی رہی ہو نہ۔۔؟ میں نے منع کیا۔۔؟ اس وقت نہیں یہ سب کرو۔۔آئی پرامس تم خوامخواہ خود کو ہلکان کر رہی ہو۔۔"

اسے اتنا روتا دیکھ کر شہریار شرٹ پینٹ میں ٹک اِن کرتے ایک نظر وال کلاک کو دیکھ کر

Kzwrites

اسکے قریب آیا تھا،لہجہ اب قدرے نرم تھا...دل ہی دل میں ایک بار پھر خود پر غصہ آنے لگا تھا

"جو بھی ہے...میں نے نہیں رہنا یہاں-ں-ں ...مجھے واپس جانا ہے ترکی..." مشل نے اسکے پاس آنے پر اپنا چہرہ گھٹنوں میں چھپا لیا تھا

Kzwrites

"میں نہیں آؤں گی نیچے...."

مشل کی گھٹی گھٹی سی آواز آئی تو شہریار

نے گہرا سانس بھر کر سر کو جھٹکتے اپنے ہاتھوں سے نم بال سنوارے تھے

"آجاؤ مشل۔۔۔بس کرو رونا دھونا۔۔۔کوئی ایسی بات نہیں ہے جو خون جلا رہی ہو اپنا۔۔۔"

شہریار نے اسکے بازو کو ہلکا سا چھو کر کہا تھا

kzwrites

"نہیں آؤں گی نیچےے۔ے۔ے۔۔۔۔"

مشل ایک دم چلاّ کر بولی تو شہریار نے وہیں سے اسکا چہرہ اپنی مٹھی میں دبوچ لیا تھا

"چیخ کر کیوں بات کرتی ہو۔۔؟ تمہاری آواز اس کمرے سے باہر نہ نکلا کرے۔۔ساری رات بھی تم بکواس کرتی رہی ہو اتنا اونچی۔۔۔اٹھو۔ و۔و یہاں سے۔ے۔ے۔۔" تپ کر انتہائی غصیلے لہجے اور بھاری آواز کہتے شہریار نے اسکا چہرہ خود ہی چھوڑ دیا تھا

kzwrites

"حلیہ درست کرو اپنا یا

میں خود کرواؤں..."

اسی ٹون میں بولتے شہریار نے اسکے ٹاپ کو کندھے سے کھینچ کر چھوڑا تو مشل کانپتے ہونٹ آپس میں بھینچ کر اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی،اسکو اپنی گردن پر شدید جلن محسوس ہو رہی تھی...اسے اپنی گردن پر ہاتھ پھیرتے ، خاموش آنسو بہاتا دیکھ کر شہریار نے اگے بڑھ کر خود ہی اسے سائیڈ ہگ کر لیا تھا

KZwrites

"میری طرف سے لڑائی بلکل ختم ہے
مشل...مجھے پتہ ہے تم چھوٹی ہو یار
ابھی...بچوں کی طرح لڑ رہی ہو،فائٹ بیک کر
رہی ہو،شک کر رہی ہو،غصہ دکھا رہی ہو....

Its not worth it یار

میں ایسے نہیں لڑنا چاہ رہا....مجھے صرف ایک
بات کنوے کرنی تھی تمھیں جو نہیں کر پایا
صحیح سے...غصے میں ہم دونوں کے دماغ
گھوم گئے ہیں شاید...اچھا سا شاور لو...فریش
ہو جاؤ....ویٹ کر رہا ہوں نیچے تمھارا...اگر
نہیں۔ں۔ں آئی نہ تو آفس سکپ کر دوں گا
پھر....آگے کا مجھے بتانے کی ضرورت نہیں

KZwrites

ہے..." اسے اکڑے کو جسم کو زبردستی خود
سے لگائے وہ اسکی کمر سہلاتے پیار سے بول رہا
تھا،آخر میں نرمی سے ہی بولتے دھمکی بھی
دے دی تھی

KZwrites

"You can't get away with this mess without answering everything...

مجھے آپ جیسا انسان نہیں چاہئیے جو اپنی
چوری پکڑے جانے پر مجھ سے زبردستی صلح
کی کوشش کرے...مجھے سب سچ بتائیں پھر
آگے بات ہو گی..."

اسکا بازو کندھے سے ہٹا کر کہتے مشل ڈریسنگ روم کی طرف بھاگ گئی تو شہریار نے اپنا سر دونوں ہاتھوں سے زور سے تھاما تھا

"تم شک کرو اور میں تمھیں صفائیاں دوں۔۔۔دیتا ہوں اچھی طرح جواب تمھیں۔۔۔"

سر کو جھٹک کر اب وہ کمرے سے نکل گیا تھا، اتنا تو پتہ تھا کہ اب وہ الٹے سیدھے کپڑوں میں نیچے نہیں آئے گی

KZwrites

"واٹ۔ٹ۔ٹ۔۔؟ پرنسیس آئی ہوئی ہے۔ے۔۔"

سیڑھیاں نیچے اترتے ہی اسے شازمہ سامنے صوفے پر بیٹھی نظر آئی تو اسکا مرجھایا چہرہ کھل اٹھا تھا

KZwrites

"شہریار نہ جاؤ آج آفس تم....بہن آئی ہے اتنے دنوں بعد...میں دیکھ لوں گا آفس....تم شازمہ اور مشل کو شاپنگ کروانے بھی لے جانا...موسم ایک دم بدلنے لگ گیا ہے...رات سرد ہو رہی ہے اور دن گرم..." عالم شاہ شہریار کو نیچے آتا دیکھ کر بولے تھے

KZWRITES

"بابا میں جلدی واپس آجاؤں گا...اب ریڈی ہو گیا ہوں تو چکر لگا ہی آؤں ایک...اور بھئی....کیسی ہو...شازم باہر سے پی ڈراپ کر کے چلا گیا...؟" شہریار شازمہ کے پاس بیٹھ کر جگ سے جوس گلاس میں انڈیلتے ہوئے بولا تھا

KZWRITES

"جی وہ کہہ رہے تھے کہ آفس ٹائم پر پہچنا ہے...." شازمہ مختصر سا جواب دیتے خود اس سے جگ پکڑ کر جوس انڈیلنے لگے تھی

"کیا بات ہے۔۔۔؟ بڑی ماڈرن ہوتی جا رہی ہو۔۔۔چادر کہاں گئی۔۔۔؟ " شہریار نے ایک نظر ء الم شاہ کی طرف دیکھتے جھک کر اسکے کان میں شرارت سے کہا تھا۔۔۔شازمہ گھر میں ہمیشہ چادر لیتی تھی ،اس لیے اسے دوپٹے میں خود بھی انکمفرٹیبل سا ہوتا دیکھ کر وہ پوچھ بیٹھا تھا

KZWRITES

"شازم کو بڑی چادریں نہیں پسند۔۔۔" شازمہ جگ ٹیبل پر رکھتے مدھم سی آواز میں بولی تو شہریار مسکرا کر جوس کے سپ لینے لگا تھا

"لگتا سب ہی ماڈرن ہو گئے ہیں۔۔۔ایک میں ہی بیک ورڈ رہ گیا ہوں۔۔" شہریار ابھی بول ہی رہا تھا کہ مشل ڈارک بلیو بہت ہلکے سے کام والی

لانگ شرٹ کے ساتھ سٹریٹ ٹراؤزر پہنے، دوپٹے کو اچھی طرح اپنے سر اور کندھوں پر جمائے سیڑھیاں نیچے اترتی ہوئی نظر آئی تھی۔۔۔اسکے بجھے سے چہرے پر چھائی سنجیدگی ، خفگی ،ناراضگی دیکھ کر شہریار کا دل عجیب سا ہوا تھا۔۔۔روئی روئی آنکھیں جھکائے وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے اسکی طرف

KZWRITES

دیکھی بھی نہیں تھی۔۔۔شہریار کے پاس شازمہ
کو بیٹھے دیکھ کر وہ بغیر اس سے نظر ملائے ع
الم شاہ کہ طرف بڑھ گئی تھی

"آؤ مشل بیٹے۔۔نند سے ملو اپنی۔۔۔"

KZWRITES

عالم شاہ نے مشل کو پاس بلا کر سر پر ہاتھ
پھیرا تھا تو مشل شازمہ کو زبردستی سا مسکرا
کر سلام کرتے عالم شاہ کے پاس بیٹھ گئی
تھی۔۔۔ابھی تک شہریار کی طرف ایک نظر بھی
نہیں دیکھا تھا۔۔۔اسکے اتنا اگنور کرنے پر کبھی
شہریار کے ماتھے پر بل پڑ رہے تھے تو کبھی اپنا

رات کو کیا ہوا غصہ یاد کرتے وہ سر جھٹک کر خود کو ملامت کر رہا تھا۔۔۔اسے اپنے سامنے اتنی سنجیدگی سے بیٹھ کر ناشتہ کرتے دیکھ کر شہریار سے اسکا اپنی طرف نہ دیکھنا برداشت ہی نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔تیزی سے ناشتہ کرتے وہ چائے جا ایک گھونٹ بھر کر اٹھ کھڑا ہوا تھا

KZWRITES

"دوپہر میں آؤں گا پھر ریڈی رہنا۔۔۔"

شازمہ کو کہہ کر ٹیشو سے ہاتھ صاف کرتا وہ

بھی اب اس پر ایک نگاہ ڈالے بغیر باہر کر نکل گیا تھا،مشل کی آنکھیں ویسے بھی نم تھیں اسکے صرف شازمہ سے بات کر کے باہر جانے پر ایک آنسو بھی بہہ گیا تھا جسے اس نے بہت خاموشی سے صاف کر کے اپنا دھیان ناشتے کی طرف کر لیا تھا

KZWRITES

"اتنے برے ہو سکتے ہیں یہ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی...اپنی اصلیت دکھانے لگ گئے ہیں...خود معظم کو ایک وڈیو کال پر برداشت نہیں کر سکتے اور سمجھ رہے ہیں کہ

میں انکی اس گھٹیا حرکت کو اتنی آسانی سے جانے دوں گی۔۔۔۔" مشل کا دل رات والی کال پر لڑکی کی آواز اور شہریار کا اسے پیار سے پچکارنا یاد کرتے ، پھر سے سلگنے لگا تھا

"اوہ۔۔۔شہریار بھائی کا سیل

فون تو یہیں رہ گیا۔۔۔"

شازمہ ٹیبل سے فون اٹھا کر عالم شاہ سے مخاطب ہوئی تو مشل ٹھٹھکی تھی

KZWRITES

"ابھی تو نکلا ہے،باہر ہی ہوگا...جاؤ

مشل دے کہ آؤ اسے...."

سمینہ بیگم کچن سے نکل کر ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے بولیں تو مشل شازمہ سے فون پکڑ کر لاونج سے باہر آگئی تھی...فون اپنے دوپٹے میں چھپا کر وہ دبے قدموں سے باہر لان میں جھانکی تھی

KZWRITES

شہریار کسی ملازم سے بات کرتے کرتے اپنے دھیان گاڑی میں بیٹھ گیا تھا،مشل چھپ کر

اسکو جاتا دیکھتے اسکا فون ہاتھ میں دبائے کھڑی تھی۔۔۔جیسے ہی اسکی گاڑی باہر نکلی وہ اندرونی دروازہ بند کر کے بھاگ کر لان میں موجود جھولے پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ اسکا فون آن کر کے سیدھا وٹس ایپ نکال لی۔۔۔وہاں کچھ نہ ملا تو اسکی کال ہسٹری کھنگالنے لگی۔۔۔

وہاں بھی کچھ نہ ملا تو اسکے فون کی گیلری میں گھس گئی۔۔۔وہ اتنے انہماک سے فون چیک کرنے میں بزی تھی کہ اسکو شہریار کے اندر آنے اور آ کر اپنے پاس کھڑے ہونے کا پتہ ہی نہیں چلا تھا

KZWRITES

"ڈیلیٹ کیا ہوا ہے سب کچھ،بہت تیز ہیں۔۔۔"

مشل دوبارہ سے کال ہسٹری چیک کرتے ہوئے فون کی برائیٹنیس فل کرتے ہوئے بربرائی ہی تھی کہ شہریار اسے خود میں اتنا گن دیکھ کر اسکے پاس جھولے پر بیٹھ گیا تو مشل گربڑا کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی "آپ۔۔آ۔۔پ۔۔۔"

KZWRITES

"شرم نہیں آتی کسی کی پرائویسی میں گھستے ہوئے۔۔۔پکڑاؤ ادھر۔۔۔" شہریار اسکے ہاتھ سے فون پکڑتے ہوئے بولا تھا

Look whose talking-",جو آدھی راتوں کو دوسروں کے گھروں میں گھس جاتا تھا اور غلط حرکتیں کرتا تھا۔۔۔اور سٹل ابھی تک یہ عادت گئی نہیں۔۔" کہہ کر مشل وہاں سے جانے لگی تو شہریار نے اسکا بازو کھینچ کر اسے جھولے پر اپنے ساتھ بٹھا لیا تھا

"تو تمھاری کیا سزا ہے پھر۔۔" شہریار بات کا الٹا جواب دیتے بولا تو مشل ناسمجھی سے

KZWRITES

اسکی طرف دیکھی تھی

"کس بات کی سزا...؟ "

"جب میں آدھی رات کسی کے گھر گھسا تھا تو

بازو زخمی کر کے نکالا گیا تھا...

اس لیے پوچھ رہا ہوں کہ فون میں بغیر

پوچھے گھسنے کی کیا سزا دوں...؟" اسکی

غصے سے بھری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا

تھا...مشل کا بازو ابھی بھی اسکی گرفت میں

تھا

KZWRITES

"آپکی صورت میں مل تو گئی ہے سزا۔۔اور کیا باقی رہتا ہے۔۔؟ مجھے قید کر لیا ہے اور خود۔۔۔خ۔۔۔۔۔چھوڑیں مجھے۔۔بات ہی نہیں کرنی آپ سے۔ے۔۔" بولتے بولتے لہجہ رندھا تو آنسو اسکے گلابی گالوں پر بہنے لگے تھے۔۔بازو اس سے چھڑوا کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی

"مجھے بھی نہیں کرنی۔۔۔اور۔۔آئندہ ہاتھ نہ لگانا میرے فون کو۔و۔۔"

KZWRITES

اندر کی جانب جاتا دیکھ کر اسے مزید تپانے کو کہتے ہوئے شہریار وہاں سے اٹھ کر باہر کی جناب بڑھ گیا تو مشل بھی بغیر مڑے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچتے اندر چلی گئی تھی

KZWRITES

"مشل۔۔۔مشل بیٹے ناشتہ تو کرو۔۔۔" اسکو اوپر جاتا دیکھ کر سمینہ بیگم ذرا اونچی آواز میں بولیں تو وہ سیڑھیوں میں ہی آنسو صاف کر کے واپس ناشتے کی ٹیبل پر آگئی تھی۔۔

شازمہ نے اسکے آنسو نوٹس کیے تھے

"لگتا ہے بھائی نے اسکو ابھی تک ایکسیپٹ نہیں کیا۔۔کہیں وہ ابھی تک اس لڑکی ساتھ رابطے میں تو نہیں جس سے شادی کرنا چاہتے تھے۔۔"

شازمہ ناشتہ کرتے سوچنے لگی تھی،نظریں اپنی ماں پر بھی تھیں جو مشل کے کپ میں چائے ڈ ال رہی تھیں۔۔۔سمینہ بیگم کو مشل سے گھلتا ملتا دیکھ کر شازمہ کو یک دم اپنا آپ اکیلا سا محسوس ہوا تھا۔۔۔ناشتے کے بعد سمینہ بیگم دونوں کو اپنے کمرے میں لے گئی تھیں

KZWRITES

"Nashta kr lia Shaz??? Missing you"

بیٹھے بیٹھے اچانک شازم کا میسج دیکھ کر شازمہ خود کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کرنے لگی تھی،وہ کہاں اس سے ایسے بات کرتا تھا۔۔۔مشل شازمہ کو مسکراتا دیکھ کر اسکے پاس آگئی تھی۔۔۔شازمہ کو خود سے بات نہ کرتا محسوس کر کے اس نے پہل کرنا چاہی تھی

KZWRITES

"بڑا مسکرا رہی ہو،لگتا ہے شازم بھائی کا میسج ہے۔۔۔"

مشل بولی تو شازمہ سرخ پڑ گئی تھی۔۔۔اس سے پہلے ان دونوں کی کبھی کوئی بات چیت نہیں ہوئی تھی

"ہمم۔۔۔ہاں۔۔"

شازمہ اسکی طرف دیکھے بغیر لیا دیا سا بول کر شازم کو ریپلائے کرنے لگی تھی۔۔۔ مشل سے بات کرتے تھوڑا کترا بھی رہی تھی کہ کہیں شازم برا نہ مان جائے

KZWRITES

"مشل۔۔۔تمھاری اور شہریار کی

کوئی بات ہوئی ہے کیا۔۔۔؟ "

سمینہ بیگم ان دونوں کے سامنے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولیں تو مشل جو پہلے ہی آنسو روکے بیٹھی تھی ،شازمہ کے سوکھے سے رسپانس پر اور شہریار کے بارے میں کیے جانے ولاے سوال پر ضبط کھو کر یک دم رو پڑی تھی

KZWRITES

"ن۔۔۔نہیں تائی امی۔۔۔"

"ہو ہائے۔۔۔تو رو کیوں رہی ہو۔و۔و۔۔۔" سمینہ بیگم تھوڑی شرمندہ ہوگئیں تھیں کیونکہ دو

دن پہلے تک انکا رویہ بھی

مشل کے ساتھ اچھا نہیں تھا...مگر کل شازمہ

کے ڈنر کی تیاری میں جیسے مشل سارا دن انکے

ساتھ ساتھ رہی تھی سمینہ بیگم کا دل نرم پر

گیا تھا...فطرتا بھی وہ ظالم نہیں تھیں...اپنے

دونوں بچوں کی پرورش بہت اچھے سے کی

تھی،بڑوں کی عزت کرنا اور دردِدل رکھنا

سکھایا تھا

KZWRITES

"کچھ نہیں۔۔۔بس ماما یاد آرہی ہے۔۔۔"

مشل بات بدلتے ہوئے آنسص صاف کرتے بولی تھی

"تو کال کر لو نا انہیں۔۔۔شہریار سے کہو وقت نکال کر تمھیں ملوا بھی لائے گا۔۔۔ہنی مون بھی ہو جائے گا تم دونوں کا۔۔۔رو نہیں بیٹے۔۔۔"

سمینہ بیگم اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تو شازمہ نے سائیڈ آئی سے ان دونوں کو دیکھا تھا

KZWRITES

"تائی امی آپ مجھ سے ناراض تو نہیں اب...؟"

مشل بھیگے لیجے میں بولی تھی،یوں پہلے کبھی کسی کی ویلیڈیشن نہیں مانگی تھی لیکن اب اکثر ہی اپنا آپ اکیلا محسوس ہوتا تھا

KZWRITES

"بلکل نہیں ....جب تم نے خود کو اتنا بدلا ہے ہماری خاطر... تو ہم کیوں پیچھے ہٹیں... تم ہمارا مان رکھتی ہو تو ہم بھی رکھیں گے نا...سب سے بڑھ کر شہریار...وہ تمھیں تمھاری جگہ دے چکا ہے تو ہمیں بھی دل سے تم قبول

ہو..." شازمہ ساس بہو کی گفتگو صرف سن رہی تھی،اس میں شامل نہیں ہو رہی تھی....تھوڑی دیر وہاں بیٹھنے کے بعد مشل ایکسکیوز کرتی ہوئی اپنے فلور کی طرف چلی گئی تھی،وہ شازمہ کے مسلسل اگنور کرنے کو اچھے سے محسوس کر رہی تھی کہ وہ اس سے بات کرنے میں ذرا بھی انٹرسٹڈ نہیں ہے

KZWRITES

"نہیں کرتی بات تو نہ کرے...اپنے گھر جا کر بیٹھے...اکڑ دیکھو ذرا اسکی..."

"منہ نہ لگاؤں میں اسے کبھی۔۔۔فضول بیٹھ گئی پاس اسکے۔۔۔"

KZWRITES

"چادر سے دوپٹے پہ کیا آگئی خود کو کوئی توپ چیز سمجھ رہی ہے،زیرو ڈریسنگ سینس ہے اس کی۔۔۔"

مشل خود سے باتیں کرتے کرتے اوپر آگئی تھی

"دونوں بہن بھائیوں میں اتنی اکڑ ہے۔۔۔"

"میں نے بہت غلط کیا شہریار سے اپنے پیار کا کنفیشن کر کے۔۔۔جب تک نہیں کیا تھا تب تک کیسے میرے آگے پیچھے رہتے تھے۔۔۔"

KZWRITES

"ایک رات بھی ماما کے پاس سونے نہیں دیتے تھے مسلسل میسجز کرتے رہتے تھے اور کل

رات... سوچتے ہوئے مشل پھر سے رونے لگی

"مجھے بھی پیار کوئی نہیں ہے...نہ میں اب ان سے کوئی تعلق رکھوں گی..."

KZWRITES

"کیا کر رہی ہو گی یار وہ...بس گھر جا کر اب ڈرامہ ختم کرنا ہے سارا..."

دوسری طرف شہریار کا آفس میں بلکل دل نہیں لگ رہا تھا،اتنے دن بعد آفس آیا تھا وہ

بھی اس سے لڑ کر

"کیسے فون چیک کرتی ہے بار بار۔۔۔ٹرسٹ ہی نہیں بےوقوف کو ذرا سا بھی۔۔۔"

KZWRITES

"بات میرے غصے سے شروع ہوئی تھی اور الٹا مجھ پر ہی الزام لگ گیا ہے۔۔۔"

"مجال ہے کہ ذرا بھی شرمندہ ہوئی
ہو اپنے کیے پر..."

"اس نے بھی جان بوجھ کر معظم سے بات نہیں کی تھی یار...آگیا ہو گا چاچی سے بات کے دوران...گھر جا کر سب سارٹ کر لوں گا...ایسے اتنی لڑائی ٹھیک نہیں ہے یار..." شہریار بار بار ٹائم دیکھ رہا تھا جو گزرنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا...پھر کچھ یاد آنے پر فون نکال کر انٹرنیٹ پر ٹریڈ ملز سرچ کرنے لگا جس کی اسکی غصیلی بیوی نے فرمائش کی تھی اور

KZWRITES

ایک ہیوی ڈیوٹی ٹریڈ مل آرڈر کر کے کچھ کام نبٹا کر وہ بے چین سا دل لیے آفس سے نکل آیا تھا

"ماما آپکی بہت دوستی ہو گئی ہے اس سے۔۔۔" مشل کے اوپر جاتے ہی شازمہ نے ماں سے کہا تھا

KZWRITES

"اچھی بچی ہے،تم نے ذرا بات نہیں کی اس سے۔۔۔تمہارے پاس آکر بیٹھی تھی وہ۔۔" سمینہ بیگم بولیں تو شازمہ فون ایک طرف رکھ کر سیدھی ہو کر بیٹھی تھی

"ماما شازم کو نہیں اچھا لگتا۔۔۔"

KZWRITES

"شازم کو کیا لگے...؟ تمھاری بھابھی ہے تمھیں خود بات کرنی چائیے تھی اس سے...شہریار اتنا کرتا ہے تمھارا تو اسکی بیوی کی بھی ویسے ہی عزت کرنی چائیے تمھیں...شازم کو بھی سمجھاؤ..." سمینہ بیگم ناراض ہوتے ہوئے بولیں

تو شازمہ کو بھی احساس ہوا کہ اس نے مشل کو بہت اگنور کیا تھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ شازم کے پیار بھرے میسجز میں کھو گئی تھی جو اسے مسلسل آرہے تھے

KZWRITES

"شازمہ تم تیار ہو جاؤ میں فریش ہو کہ آتا ہوں بس۔۔۔مشل کو بھی چیک کر لوں اگر اس نے بھی ساتھ چلنا ہوا تو۔۔۔" دوپہر کو 2 بجے کے قریب شہریار گھر واپس آیا تو مشل کو نیچے نہ پا کر سیدھا اوپر چلا آیا تھا۔۔۔

کمرے میں آیا تو مشل سب لائٹس آف کیے رضائی میں گھسی بہت گہرا سو رہی تھی۔۔۔شہریار بیڈ کی دوسری سائیڈ آکر بیٹھ گیا اور اسکے چہرے کو بغور دیکھنے لگا تھا جس پر آنسوؤں کے آثار واضح تھے

KZWRITES

"مشل۔۔۔" شہریار نے ہلکی سی آواز دی لیکن وہ بہت گہرے سانس بھر رہی تھی۔۔۔پرسوں رات شہریار نے اسکو سونے نہیں دیا تھا اور کل سارا دن وہ کچن میں بزی رہی تھی، رات بھی وہ سوئی نہیں تھی۔۔۔شہریار کو خود پر غصہ اور اس پر ڈھیروں پیار آرہا تھا۔۔۔۔اسکو منانے کی غرض سے اوپر آیا تھا لیکن اسکی نیند ڈسٹرب کرنا بھی مناسب نہیں لگ رہا تھا

KZWRITES

"چلو نیند پوری کر لو چھوٹے مونسٹر۔۔۔"

شہریار نے پاس پڑا اسکا فون اٹھایا اور کیمرہ

آن کر کے اپنا چہرہ اسکے قریب کر کے دو سے تین سیلفی لے لی تھیں... فون اسکے

پاس واپس رکھ کر وہ اختیاط سے دروازہ بند کر کے کمرے سے نکل آیا تھا....4 بجے کے قریب مشل کی آنکھ کھلی تو

ایسے ہی اٹھ کر بال باندھتے،غیر ارادی طور پر تقریبا بھاگتے ہوئے نیچے آگئی کہ شہریار نے جلدی آنا تھا... آدھی سیڑھیاں اتری تو سب

لاؤنج میں بیٹھے نظر آگئے تھے....سمینہ بیگم شہریار اور شازمہ کی شاپنگ دیکھ کر ساتھ ساتھ عالم شاہ کو بھی دکھا رہی تھیں... شہریار جو گھر آتے ہی اوپر جانے کو

KZWRITES

بے قرار تھا،مسلسل سیڑھیوں کی طرف
دیکھ رہا تھا۔۔۔آدھی سیڑھیوں میں ٹھہری
مشل اور اسکی نظر ملی تو مشل آنکھوں
میں بے حد غصہ لیے اسے برے سے انداز میں
گھور کر الٹے قدموں واپس اوپر چلی گئی
تھی۔۔۔اسے آئی رولز کرتے واپس جاتا دیکھ کر
شہریار اسکو مزید ستانے کے لیے اسکے
پیچھے اوپر آگیا تھا اور اسکے بیڈروم تک
پہنچنے سے پہلے ہی وہ دروازہ کھول کر اندر
داخل ہو گیا تھا۔۔۔مشل کی سوں سوں سے
صاف پتا لگ رہا تھا کہ اسے زکام سا ہو رہا ہے

KZWRITES

شہریار لاپرواہ سے انداز میں ہونٹوں کو گول کیے سیٹی بجاتے ، اس پر نظر ڈالے بغیر کمرے میں داخل ہوا اور سیدھا ڈریسنگ روم گھس گیا تھا... اگلے ہی لمحے سیٹی بجاتا وپ کپڑے ہاتھ میں لیے باتھ روم گھس گیا... مشل بت بنی کمرے کے دروازے کے پاس کھڑے اسکی سب حرکتیں نوٹ کر رہی تھی...اسکے اس بیہیویر پر وہ اپنے آنسو اچھے سے صاف کرتی ، موبائل پکڑ کر صوفے پر بیٹھ گئی اور اسکے باہر آنے کا انتظار کرنے لگی تھی

KZWRITES

"آج فائینل بات ہو جانی چاہئے۔۔۔"

"یہ سب اب بہت اوور ہو رہا ہے۔۔۔"

KZWRITES

"ایسے نہیں چلے گا۔۔۔"

"میں کیوں اسیے خود کو خوار کروں انکے
پیچھے۔۔۔انہیں مناؤ،گھر والوں کو مناؤ۔۔۔بہن کے
نخرے دیکھو۔۔۔سمجھتے کیا ہیں یہ سب خود

کو..."

"اور مجھے کیوں اتنا لائیٹ کے رہے ہیں..."

KZWRITES

"مما کی بجائے ڈائریکٹ ماموں سے کہتی ہوں کہ مجھے واپس بلوا لیں...بہت ہو گیا...ایموشنل نہیں ہونا اب...دماغ سے سوچنا ہے..."

"دل سے نہیں..."

"نہ یہ بندہ اس قابل ہے کہ

اسے اتنی اہمیت دوں..."

موبائل کو اپنی ہتھیلی پر مارتے وہ بے چینی سے بار بار باتھ روم کا دروازہ دیکھ رہی تھی... کچھ دیر میں ہی شہریار ٹاول سے بال خشک کرتا، صرف بلیو جینز پہنے باہر آگیا تھا...اپنے دھیان میں ہی صوفے پر پڑی ٹی شرٹ اٹھا کر پہننے لگا تو مشل اٹھ کر اسکے پاس آگئی تھی

KZWRITES

"مجھے بات کرنی ہے آپ سے..."

لہجہ بہت اٹل تھا

"ابھی میرے پاس وقت نہیں ہے...میں اپنے
خاص دوست سے ملنے جا رہا ہوں"

شہریار بال سیٹ کرتے ہوئے بولا تھا

KZWRITES

"میں کوئی بیچاری گری پری لڑکی نہیں ہوں جو آپکی یہ حرکتیں اگنور کر دوں...یہ سب بکواس حرکتیں کرنی ہیں تو یاد رکھیں کہ میں آپکے ساتھ نہیں رہوں گی...میں دو دن میں آپکی نظروں کے سامنے یہاں سے چلی جاؤں گی..."

مشل اسکو کندھے سے کھینچتے بھیگی آنکھوں سے بولی تھی

KZWRITES

"اپنی دھمکیاں اپنے پاس رکھو...فارغ وقت میں دیکھوں گا ڈرامہ تمھارا.."

شہریار اسکے پاس سے ہٹ کر واپس ڈریسنگ

روم میں جا کر بھر بھر کر پرفیوم لگاتے بولا تھا

"شہریار میں نیچے سب کو بتا دوں گی کہ آپ میرے ساتھ..."

مشل نے اسکا پرفیوم کھینچ کر صوفے پر پھینکا تھا

"جاؤ بتاؤ...جس کو جو بتانا ہے...

as if I care for you anymore...."

KZWRITES

شہریار نے اسکو اسکے کندھے سے نرمی سے پیچھے دھکیل کر طنزیہ کہتے اپنے سامنے سے ہٹا کر باہر کا رخ کیا تھا

"آپکو پہلے سے ہی نہیں تھی کوئی کئیر۔۔۔یہ سب آپکا پلان تھا بس۔۔۔جھوٹے نکلے آپ۔۔۔"
مشل کے دل کی بات اسکی زبان پر آگئی تھی، اسکے ایسے پیچھے ہٹانے پر مشل کو ہتک کے احساس نے گھیرا تھا

KZWRITES

"تم بھی جھوٹی ہو...تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اب تم پر کبھی کسی کی نظر نہیں پڑے گی نہ تم کسی کے سامنے یہ سب پہنو گی...کیا تم نے اپنا وعدہ پورا...؟ " کہتے ہوئے شہریار کی آنکھیں رات کی طرح پھر سے سرخ ہوئیں تھیں...خود کو اتنا سمجھانے کے باوجود بھی مشل پر پھر سے غصہ آنے لگا تھا...نظروں سے چاہ کر بھی وہ منظر ہٹ نہیں پا رہا تھا

KZWRITES

"میں نے نہیں توڑا وعدہ۔ہ۔ہ..." مشل نے اپنی ساری ایگو سائیڈ رکھ کر بمشکل کہا تھا...آنسو

بہہ بہہ کر ملائم گالوں کو بھگونے لگے تھے

"م...مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ

آجائے گا۔ا...میں ماما سے..."

"اوکے اوکے...وہ تو ہو گیا...میں نے مان بھی لیا... صبح کس خوشی میں ویسے کپڑے پہنے تھے...؟ سب کے سامنے صرف مجھے نیچا دکھانے کے لیے...؟ میری بات رد کرنے کے لیے...؟ میں نہ روکتا تو چلے جانا تھا نہ تم نے ویسے ہی نیچے...؟"

شہریار اس کی آنکھوں میں دیکھے بغیر بولا

KZWRITES

تھا اور سائیڈ ٹیبل سے اپنی سلور گھڑی اٹھا کر پہننے لگا،اسکی آنکھوں میں دیکھتا تو اپنا کنٹرول لوز کر جاتا،مشل کا اسے یوں روتے ہوئے اپنی صفائی دینا اسکے دل کو پہلے ہی موم کر چکا تھا

KZWRITES

"وہ میں نے آپکے غصے کے رسپانس میں نہیں پہنے تھے۔۔۔ میں خود غصے میں تھی۔۔۔کیونکہ۔۔۔کیونکہ آپ رات کسی لڑکی کے ساتھ تھے۔۔۔اگر آپ مجھے جان بوجھ کر تنگ کر رہے ہیں تو پلیز نہیں کریں۔۔۔مجھے سچ

بتائیں سب..

ورنہ میں چلی جاؤں گی شہریار یہاں سے.ے.ے

"...مجھے اور برداشت نہیں....

"غصہ تھی...؟ اب نہیں ہو...؟

میں تو جا رہا ہوں اسکے پاس

ہی ابھی بھی...جو کرنا ہے کر لو....پیچھے

ہٹو..." مشل کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ

شہریار اسکی بات کاٹ کر بولا

اور تیزی سے کمرے سے نکل گیا تھا

KZWRITES

"لعنت ہے مجھ پر...."

"مجھے کیا ہوگیا ہے...میں کیوں اس بدتمیز انسان کو صفائی دینے لگ گئی تھی.."

"یہ اس قابل ہی نہیں ہیں کہ میں انکو منہ بھی لگاؤں..."

KZWRITES

"بھاڑ میں جائیں میری طرف سے،

i don't care too..."

" کیسے جھٹکتے ہیں مجھے..."

KZWRITES

"میں نہیں رہوں گی یہاں اب، میں ماما پاس چلی جاؤں گی...میری ساری ایگو کا کچومر نکال کر رکھ دیا سے اس بندے نے..."

"کوئی محبت نہیں انکو مجھ سے،سب بکواس جھوٹ..."

"انکو تو میں بتاؤں گی اب...ایک ایک کے سامنے اصلیت کھولوں گی انکی...." مشل اپنے آنسو اچھے سے صاف کرتے فون پکڑ کر صوفے پر بیٹھ گئی تھی،خانم خاتون کا نمبر ڈائل کر دیا تھا جو پوری بیلز کے بعد بند ہو گیا تھا

KZWRITES

"تائی امی جس لڑکی کا ذکر کر رہی تھیں---یہ وہی ہو گی---"

KZWRITES

"پر انہوں نے تو کہا تھا وہ میں ہی تھی---"

"کل ہی کیوں گئے اس سے ملنے---؟ پہلے تو کبھی ایسا فیل نہیں ہوا کہ انکی زندگی میں کوئی اور ہو سکتا ہے--گئے بھی اتنی رات کو--؟ کوئی کیسے اپنے گھر آنے دے سکتا ہے رات کے وقت--اگر انکی زندگی میں کوئی ہے تو میں تو نہیں برداشت کر سکتی یہ--بلکل نہیں---

No second thoughts...

انکو ایسا ذلیل کروں گی کہ یاد کریں گے---

"

KZWRITES

"ماما آپ مجھے اکیلا چھوڑ گئی ہیں
یہاں...کوئی بھی میرا نہیں ہے...بابا میں آپ سے
بھی ناراض ہوں اتنی جلدی چلے گئے اپنی مشل
کو چھوڑ کے...لیکن کوئی نہیں...مشل اتنی ویک
نہیں ہے کہ کوئی اسے ایسے ٹریٹ کرے...میں
اتنی سٹرانگ ہوں کہ مقابلہ کر سکتی ہوں ان
سب کا..."

آنسو صاف کرتے مشل کچھ سوچ

کر صوفے سے اٹھ کر بھاگتے

ہوئے ٹیرس پر جا کر شہریار کی گاڑی کی

KZWRITES

طرف دیکھنے لگی تھی جو ابھی تک وہیں موجود تھی۔۔۔آگے کو جھک کر بائیک بھی چیک کی وہ بھی اپنی جگہ موجود تھی

KZWRITES

"گئے نہیں ابھی تک۔۔۔؟

نیچے جا کر انکو سبق سکھاتی ہوں۔۔۔سمجھا کیا ہوا ہے مجھے۔۔۔کہ میں انکی ایسی گھٹیا حرکتوں پر آنسو بہاؤں گی۔۔میں مشل ہوں۔۔۔یہ مجھے ابھی جانتے نہیں شائد ابھی صحیح سے۔۔" خود کو سٹرونگ کرتے وہ نیچے کی طرف

بڑھ گئی تھی،سیڑھیاں اترتے اپنی گردن کے گرد دوپٹہ اچھے سے لپیٹ لیا تھا جہاں شہریار کی شدتوں کے چمکتے نشان اسے انتہائی برے لگ رہے تھے

"کیا کہہ رہا ہے یارررررر----یہ اسکی بیوی ہے-ے-ے-ے---؟"

KZWRITES

آفتاب احمد حیران ہوتے ہوئے بولا تھا

"ہاں یار۔۔تو کیسے جانتا اسکو۔۔۔؟ کزن سے اسکی یہ۔۔۔" شازم اسکی انکھوں میں پہچان کی رمق دیکھ کر بولا تھا

KZWRITES

"یار یہ یہیں اس آفس میں میرے پاس جاب کرتی تھی۔۔ایک دن شہریار نے اسکو یہاں دیکھا تو ساتھ لے گیا تھا اوپر فلور پر۔۔۔۔کافی دیر

دونوں لگے رہے تھے اوپر۔۔۔مجھ پر بھڑک بھی گیا تھا کافی۔۔" آفتاب احمد نے آنکھ مارتے آدھی

ادھوری بات بتائی تھی

KZWRITES

"نہیں یارررر۔۔۔ایسا کیسے ہو سکتا۔۔۔کب کی بات ہے یہ۔۔۔"

شازم بات کی گہرائی تک جانے کے موڈ میں تھا

"یار کوئی 3 ماہ پہلے شاید۔۔۔لگتا ہے تو نے اپنے سالے کو بتایا نہیں کہ میرے ساتھ پاٹنرشپ کر رہا ہے۔۔ورنہ وہ ضرور تجھے منع کرتا۔۔"

آفتاب احمد کے دماغ میں اس دن والی بے عزتی گھومنے لگی تھی

KZWRITES

"بتا دوں گا اسکو بھی۔۔۔فی الحال یہ بتا کہ وہ منع کیوں کرے گا۔۔تیرا کوئی پنگا ہوا ہے اسکے ساتھ۔۔؟ " شازم نے کیوریس ہو کر پوچھا

"ایے ہاں یار۔۔۔یہی اسکی گرل فرینڈ پر میری نظر تھی۔۔۔اسکو پتا چلا تو مرنے مارنے پر تل گیا تھا سالہ حرامی۔۔

اوپر سے نیک بن کے دکھاتا ہے سرکل میں اور اندر ہی اندر۔۔۔خیر معشوقہ ہو گی تبھی شادی بھی کر لی۔۔۔ویسے تھی بہت فٹ۔۔۔اپنے تو ہاتھ آتی آتی رہ گئی تھی۔۔"

آفتاب احمد بےشرمی کی حد کراس کرتے ہاتھ ملتے ہوئے بول رہا تھا، شہریار کا مارا ہوا مکہ اسکی کی ہوئی تذلیل پھر سے تازہ ہوئی تھی

KZWRITES

"کزن ہی اسکی یہ۔۔۔سالہ بڑی تیز چیز ہے۔۔۔کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہونے دی اور یہاں سب سمجھ رہے کہ ارینج میرج ہے انکی۔۔۔میرا تو دماغ ہی گھوم گیا ہے سن کر۔۔۔"

شازم کو شازمہ پہ غصہ آنے لگا تھا جو کہتی تھی کہ دادا جان کے کہنے پر شادی کی ہے ورنہ شہریار کرنا نہیں چاہتا تھا

KZWRITES

"یار اتنی فٹ کزن ہو تو اور کیا چاہیے۔۔۔اوہ۔۔فٹ سے یاد آیا وہ صندل بڑا دماغ کھاتی ہی یار۔۔کچھ کر اسکا۔۔لٹو ہے تیرے

پیچھے۔۔۔ہفتہ پہلے میرا چکر لگا تھا بار کا۔۔بہت منتیں کر رہی تھی کہ میٹنگ کروا دوں تم دونوں کی۔۔بتایا بھی اسے میں نے یہ تیری شادی ہو گئی ہے۔۔۔پھر بھی ضد پر اڑی تھی۔۔" آفتاب اسے تفصیل سے بتاتے ہوئے بولا تھا

KZWRITES

"چھوڑ اس **** کو۔۔۔مجھے تو شہریار والی بات ہضم نہیں ہو رہی۔۔کتنا حرامی نکلا یار۔۔تو بتا رہا ہے کہ اس کو کافی دیر اوپر لے کر گیا رہا تھا۔۔پہلے سے ہی چالو تھے دونوں یعنی۔۔"

شازم ٹیبل پر بے چینی سے اپنا ہاتھ سٹرائیک کر رہا تھا،نظروں میں برات والی رات میں انکا ہنس ہنس کر باتیں کرنا آیا تھا

"یار قسم سے۔۔۔کوئی کم از کم دو گھنٹے تو اوپر رہے تھے وہ۔۔۔بعد میں گاڑی میں بھی اکٹھے نکلے تھے۔۔ہو سکتا راتیں شاتیں گزرتی ہوں رنگیں۔۔۔ہمیں کونسا بتاتا تھا وہ کچھ۔۔۔"
آفتاب احمد ڈھٹائی سے بولا،جو تھوڑی بہت ہچکچاہٹ تھی وہ بھی شازم نے دور کر دی تھی آفتاب سمجھ گیا تھا کہ شازم بھی شہریار کے،

KZWRITES

خلاف ہے

"یار۔۔۔اس شہریار کا کچھ کر۔۔۔ایک تو یہ سالا اپنے آفس میں لڑکیاں ہائر نہیں کرتا زیادہ۔۔۔سیکٹری بھی میل رکھے ہوئے۔۔ورنہ اسکو پھنساتا میں اچھے سے۔۔اسکی شرافت کا تو پردہ اترتا اسکے گھر والوں کے سامنے۔۔۔"

شازم اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تھا

KZWRITES

"کرتے ہیں...کچھ کرتے ہیں...اپنے ولیمے پہ تو بلا
ئے گا نہ تو مجھے...اسی بہانے اس پٹاخے کا
دیدار بھی ہو جائے گا..."

آفتاب احمد کی نظروں میں مشل کا سراپا چمکا
تو شیطانی مسکراہٹ چہرے پر چھائی تھی

KZWRITES

"تیری بے قراری دیکھ کر سوچ رہا ہونبلا ہی
لوں...اس کمینے کو بھی سرپرائز دے دوں گا..."
شازم نے آنکھ ماری تھی

"یار اسکی پکچر تو واٹس ایپ کر مجھے ذرا۔۔۔مجھے تو یقین نہیں آ رہا کہ یہ کزن ہے اس کی۔۔۔اوپوزٹ ہیں دونوں۔۔۔"

آفتاب احمد بولا تو شازم نے مشل اور شہریار کی پکچر اسکو بھیج دی تھی جس میں وہ دونوں سٹیج پر کھڑے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے،آفتاب نے شہریار کو کروپ کر کے مشل کی پکچر سیو کر لی تھی

KZWRITES

"ایسے بچوں کی ہی

مائیں

کہتی ہیں کہ جب یہ چھوٹا تھا تو اسے بخار ہو گیا تھا...تبھی رنگ جل گیا..." شازم بولا تو دونوں کا قہقہہ کمرے میں گونجا تھا

KZWRITES

"اس بیچارے کے حصے بھی اسکی بہن ہی آئی ہے...جیسا شہریار ہے ویسی بہن بھی ہو گی...شازم اتنا خوبصورت...ہونہہ...شہریار کی تو قسمت چمک گئی بھئی..." آفتاب احمد نے شازم کو ہنستا کر سوچا تھا

"آ۔۔ام۔۔۔مشل۔۔۔مجھے قہوہ بنا دو ذرا۔۔۔"

مشل چہرے پر خطرناک حد تک غصہ لیے بھیگی آنکھوں کے ساتھ نیچے اتری اور سیدھا کمال شاہ کے کمرے کی طرف بڑھنے لگی تو شہریار نے خطرے کی گھنٹی محسوس کرتے آواز دے کر اسکو روکا تھا۔۔لاؤنج میں اسے ساتھ سمینہ بیگم اور شازمہ بھی بیٹھے ہوئے تھے

KZWRITES

"جس کے ساتھ رات چائے پی رہے تھے۔۔۔اسی سے قہوہ بنوا لیں۔۔۔میں جا رہی ہوں کلئیر اینڈ کٹ بات کرنے دادا جان سے۔۔۔۔

Will see you...."

KZWRITES

مشل نے رک کر شہریار کو اسکے ہی کہے الفاظ دہرا کر دو ٹوک جواب دیا تو شہریار نے ماں اور بہن کی موجودگی میں اپنا پول کھلنے پر ایسے سر دونوں ہاتھوں سے تھام لیا تھا جیسے واقعی ایسا کچھ ہو۔۔۔وہ مشل سے اتنا بلنٹ سب کے

سامنے یہ بول دینا ایکسپیکٹ ہی نہیں کر رہا تھا

"ایکسکیوزمی...اپنی لڑائی میں مجھے کیوں گھسیٹ رہی ہو....انکے چائے پینے سے تمھیں کیا مسئلہ ہے....؟ " شازمہ رات چائۓ والی بات سن کر غصے پھنکتی بولی تھی

KZWRITES

"تم۔م۔م۔م سے بات نہیں کر رہی میں۔۔۔

You better stay away...."

مشل نے بھی شازمہ کو اسی لہجے میں کافی لا ؤڈ جواب دیا تھا

KZWRITES

"کیا ہو گیا ہے تم سب کو۔۔۔؟ شازمہ تم مت بولو بیچ میں انکے۔۔۔اور مشل تم۔۔۔یہ کیا طریقہ ہے شوہر سے بات کرنے کا۔۔۔؟ کہہ رہا ہے تو بنا کر دو

قهوہ۔۔۔پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔" سمینہ بیگم بیٹی بہو دونوں کو آپس میں الجھتا دیکھ کر غصے سے بولیں تو شہریار معاملہ ہاتھ سے نکلتا دیکھ کر کان کھجاتا اٹھ کھڑا ہوا تھا

KZWRITES

"پلیز بات سنو میری۔۔۔میں تمھیں ایکسپلین۔۔۔" شہریار مشل کو بازو سے پکڑ کر باہر کی طرف لے جانے لگا تو مشل نے کھینچ کر اپنا بازو اسکے ہاتھ سے نکالا تھا

"Don't you dareeee Mr Shahryar...

میں۔ں۔ں اب کچھ نہیں سنوں گی۔۔۔اور خود کم تھے آپ جو اب یہ بھی مجھ سے ایسے بات کرے گی۔ی۔ی۔۔۔

"

KZWRITES

"تکلیف تمھیں ہو رہی ہے ہر بات سے اور کوئی تمھیں کچھ کہے بھی نہ۔۔۔واؤ۔ؤ۔ؤ۔۔۔" شازمہ اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑے ہوتے غرائی تھی ، مشل کا شہریار کا اپنے گھر آنے پر اعتراض کرنا شازمہ کو بے حد برا لگا تھا

"کونسی تکلیف ہو رہی ہے مجھے۔۔۔؟ وہ تو تمھیں ہو رہی ہے۔ے۔۔۔ کہا ہی کیا ہے میں نے تمھیں جو صبح سے ایسے سے بیہیو کر رہی ہو۔۔۔بات کا سیدھے منہ جواب تک تو دیتی نہیں ہو۔۔۔۔" مشل کا لہجہ اب شدید غصے میں بھی رونے والا ہوا پڑا تھا۔۔بازو شہریار سے چھڑوا کر وہ شازمہ کی طرف مڑی تھی۔۔۔۔ان دونوں کو بحث کرتا دیکھ کر شہریار کے تو اوسان ہی خطا ہو گئے تھے۔۔۔ایک نظر بہن کو تو دوسری نظر مشل کو دیکھتے وہ ہاتھوں سے اشارے سے

KZWRITES

دونوں کو ریلیکس کرنے کی کوشش میں ناکام ہی ہو رہا تھا

"شازمہ پلیز تم میری بات سن لیتی ہو ایک منٹ میں تمھیں..." شہریار کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ شازمہ مشل کو جواب دینے لگی تھی

KZWRITES

"پہلے تمیز سیکھو پھر مجھ سے بات کرنا...سمجھ آئی...

یہی تکلیف ہے نا کہ شہریار بھائی تمھیں نہیں لے کر گئے شاپنگ پر اور مجھے لے گئے...ماما آپ دیکھ لیں ایک دن نہیں یہ مجھے برداشت کر رہی یہاں... کیسے طعنہ دیا ہے کہ شہریار بھائی میرے گھر رات چائے پی رہے تھے... اسکو تکلیف کیا ہے۔ے۔ے میرا بھائی رات میرے گھر آیا تھا تو۔و۔و۔و....میری ماما، میرا بھائی سب کو چھیننا چاہتی ہے مجھ۔ھ۔ھ سے۔ے۔ے..." کہتے کہتے شازمہ نے بھی رونا شروع کر دیا تو

KZWRITES

شہریار کا سر ہی گھوم گیا تھا،دونوں ہی اسکی سننے کو تیار نہیں تھیں

"کیا مطلب...کیا کہہ رہی ہے یہ...؟" مشل شازمہ کی بات سن کر شہریار کو دیکھ کر بے یقینی سے بولی تو شہریار نے اسکے بازو پر اپنا کندھا رکھ کر اسکو اپنے ساتھ صوفے پر بٹھایا تھا

KZWRITES

"مشل یار اسکے گھر گیا تھا رات کو۔۔۔اس نے بلا یا تھا۔۔" شہریار بہت آہستگی سے بولا تھا

"تو بتایا کیوں نہیں۔۔" مشل گم صم سی بولی تھی،آنکھوں سے آنسو بھل بھل بہہ رہے تھے

KZWRITES

"یار روؤ نہیں اب۔۔۔تم تنگ ہو رہی تھی تو کرتا گیا بس۔۔۔اور تم تو نکلوانے لگی تھی نہ ابھی مجھے گھر سے۔۔۔کیا کہنے جا رہی تھی دادا جان

کو،ہاں۔۔۔؟" شہریار ماتھے پر ہاتھ پھیرتے مشل کے سرخ ہوتے چہرے کی طرف دیکھا تھا

"شازمہ بچے۔۔۔تم نے آنا تھا کل ڈنر پر تو مشل سارا وقت تیاریوں میں مصروف رہی تھی۔۔۔رات بھی حال چال پوچھتی رہی تھی تمھارا بلکہ آج ہمارے ساتھ آنا بھی تھا تمھاری طرف۔۔۔ایسی بات نہیں ہے اسے کیوں مسئلہ ہوگا شہریار کے تمھارے گھر آنے پر۔۔۔۔شہریار کیا مسئلہ ہے بات کیوں نہیں کلئیر کر رہے بہن سے۔۔۔۔"

دوسری طرف سمینہ بیگم کھڑے شازمہ

KZWRITES

کو سمجھاتے بجھاتے شہریار کو صوفے پر مشل

کے ساتھ بیٹھے منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی دباتا

دیکھ کر تپے ہوئے لہجے میں بولیں تھیں

"ماما یہ نند بھابھی مجھے بولنے کا موقع دیں

تو بولوں نہ...اور شازمہ کی آپ باتیں سن رہی

ہیں...؟ دیکھ رہی ہیں مما

شازم کا اثر...میں تو پہلی بار اسے ایسے بولتا

دیکھ رہا ہوں..."

شہریار نے بیٹھے بیٹھے ہی شازمہ کو چھیڑا تھا،

اسکا بازو اب مشل کے کندھے پر تھا...مشل اور

KZWRITES

شازمہ دونوں ہی رو رہی تھیں

"مشل تم بتاؤ کیوں صبح سے ایسے روتی پھر رہی ہو،کیا کہا ہے اس نے تمھیں..." سمینہ بیگم اب بیٹی کو چھوڑ کر مشل سے مخاطب ہوئیں تھیں...مشل جو سمجھ چکی تھی کہ شہریار رات شازمہ کے گھر گیا تھا،وہ الگ خفا ہوئے

بیٹھی تھی...دل میں شازمہ کے سخت بولنے کا بھی دکھ ہوا تھا جو اتنے دنوں کے بعد پہلی بار گھر آئی تھی

KZWRITES

"آئی ایم سوری شازمہ۔۔۔

i didn't mean to hurt you,really am sorry"

مشل سمینہ بیگم کی بات کے جواب میں شازمہ سے مخاطب ہوئی اور شہریار کا بازو کندھے سے اتار کر لاؤنج سے باہر لان کی طرف بڑھ گئی تھی

KZWRITES

"کیا کھچڑی پکا رہے ہو شہریار،دونوں بچیوں کو رلا دیا ہے...شازمہ جاؤ منا کر لاؤ بھابھی کو...سوری بول کر گئی ہے تمھیں...جاؤ تم لے کر آؤ اسے اندر...صبح بھی تم نے ٹھیک سے بات نہیں کی تھی اس سے..." سمینہ بیگم شہریار کو گھور کر اب شازمہ سے مخاطب ہوئی تھیں

KZWRITES

"سوری مما...میں نہیں جاؤں گی...." شازمہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تو شہریار اٹھ کر اسکے پاس آگیا تھا

"پیارے بچے،اتنا غصہ کیوں ہو مشل پر۔۔۔

بار بار تکلیف کا ورڈ یوز کر رہی تھی۔۔۔

بری بات ہے۔۔۔آپ تو ایسے لفظ نہیں

یوز کرتی تھی کبھی بھی۔۔۔کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟

ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے پہلے سے ہی تم اس

پر غصہ ہو۔۔۔" شہریار نے پیار سے اسکے سر پر

ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا

KZWRITES

"شازم پٹیاں پڑھاتا ہے اسکو،اور کیا..." سمینہ بیگم بولیں تو شازمہ غصے سے پاؤں پٹختی اندر چلی گئی تھی

"خالہ ٹھیک ہی کہہ رہی ہیں تھیں یہ گھر مشل کا ہے اب، میرا نہیں ہے... ماما کو بھی صرف مشل کہ پرواہ ہے اور شہریار بھائی کو بھی صرف اسکی ہی پرواہ ہے...اتنا برا لگ گیا کہ میں نے مشل سے روڈلی بات کی... میری کسی کو پرواہ نہیں ہے یہاں پر...سب مشل کے ہوگئے ہیں..." شازمہ کمرے میں جا کر اوندھے منہ بیڈ

KZWRITES

پر گر کر روتے ہوئے سوچنے لگی

"جاؤ شہریار تم مشل کو دیکھو...جاؤ صبح سے رو رہی ہے بچی..." کہہ کر سمینہ بیگم شازمہ کے پیچھے کمرے کی طرف چلی گئیں تھیں...شہریار باہر آیا تو مشل لان میں موجود جھولے پر بیٹھی تھی...اس نے اپنی ٹانگیں بھی جھولے پر رکھی ہوئی تھیں...شہریار کے بیٹھنے کی وہاں جگہ نہیں تھی...اسے دور سے دیکھ کر وہ خاموشی سے چلتا ہوا اسکے پاس آکر بلکل کونے پر اپنے دھیان میں بیٹھا تو جھولا اچانک

KZWRITES

بیلنس خراب ہونے سے آگے کو لڑھک سا گیا تھا

"آ۔آ۔آ۔۔ؤچ۔چ۔چ ۔۔۔" مشل بلکل سنجیدہ بیٹھے اچانک گرنے کے خوف سے کھولے کر پکڑ کر چلا ئی تھی

KZWRITES

"ایک منٹ ایک منٹ ۔۔۔" شہریار پاؤں زمین پر اڑا کر،ایک بازو مشل کے اگے پھیلا کر جھولے کو گرنے سے بچاتے ہوئے شرمندہ ہو کر فورا اٹھ کھڑا ہوا تھا

"آئی ایم سوری۔۔۔سو سوری۔۔۔"

"کیا چاہتے ہیں آپ پ پ پ پ۔۔۔۔" مشل نے اسکے سہارا دینے پر اسکے اسی بازو پر تھپڑوں کی برسات کر دی تھی

KZWRITES

"کچھ نہیں یار بیٹھنے لگا تھا بس۔۔۔"

شہریار معصومیت سے بولتے خاموشی سے

اسکے نازک سے تھپڑ اپنے

بازو پر محسوس کرتے پھر سے اسکے

ساتھ بہت اختیاط سے بیٹھ گیا تھا

"جان کر گرایا آپ نے۔ے۔ے۔ے۔۔۔آپ

بیٹھیں اب یہاں۔۔۔"

KZWRITES

مشل اٹھنے لگی تو شہریار نے فورا اسکی طرف

کے جھولے کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسکا

راستہ روکا تھا

"نہ جاؤ نہ...دیکھو آج فل مون ہے..

شہریار کے جو منہ میں آیا تھا اس نے بول دیا تھا

"آپ خود دیکھیں فل مون اس

روشنی میں بیٹھ کر...مجھے نہیں بیٹھنا آپکے ساتھ...نہ مجھے آپ میں کوئی انٹرسٹ ہے نہ ہی فل مون میں..." مشل اسکی بازو ہٹانے کی کوشس کرتے بولے جا رہی تھی،بھری دوپہر میں وہ اس سے بیہودہ سا فلرٹ کر کے منانے کی کوشش کر رہا تھا

KZWRITES

"مجھ میں تھوڑا سا تو ہو گا...؟ شہریار گھمبیر لہجے میں بولتا خود کو جھولے پر کھسکا کر اسکے نزدیک ہوا تھا

KZWRITES

"میں اس وقت آپ سے یہ چیپ رومینس ایکسپیکٹ نہیں کر رہی....آپ نے کل سے جتنا مجھے خوار کیا ہے نا...آپ کو شرم آنی چاہئے

مجھ سے بات کرتے ہوئے بھی..."

مشل اسکے قریب ہونے پر جھولے کے کونے سے جا لگی تھی

"آرہی ہے شرم مجھے اور میں چاہتا ہوں تھوڑی سی تمھیں بھی آئے...جونسا رومینس تم ایکسپیکٹ کر رہی ہو وہ میں یہاں نہیں کر سکتا...آجاؤ اوپر چلیں...دھوپ واقعی بہت تیز ہے..."

کہتے ہوئے شہریار اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اٹھ کھڑا ہوا تو مشل نے اسکا بازو اپنی کمر سے

KZWRITES

ہٹا دیا تھا

"شہریار پلیز... میں مزاق کے موڈ میں نہیں ہوں...میں نے فیصلہ کر لیا ہے اب...میرا اور آپ کا گزارا نہیں ہو سکتا ساتھ...

We should part our ways...."

مشل سیریس لہجے میں بولتے اندر کی طرف بڑھنے لگی تو شہریار نے دو لمبے ڈگ بڑھتے اسکے سامنے آ کر اسکا راستہ روک دیا تھا...چمکتی دھوپ میں ڈارک بلیو دوپٹے کے

KZWRITES

ہالے میں اسکا چہرہ بے حد روشن لگ رہا تھا...اسکی معصوم سنجیدہ سی صورت اور اسکی کہی بات نے دل جھنجھوڑ سا دیا تھا

"مشل یار میں تمہیں بالکل ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا... تم نے خود ہی غلط اندازے لگا لیے تو پھر میں نے بھی بس..."

KZWRITES

"آپ کو مجھے بتانا چاہیے تھا، آپ کو پتہ ہے کہ

میں کتنی اذیت سے گزری ہوں...میں یہاں اپنے
ماں باپ کے بغیر بالکل اکیلی آپ پر ڈیپینڈنٹ
ہوئی پڑی ہوں اور آپ ہی میرے ساتھ ایسا
سلوک کر رہے ہیں...جتنا بھی آپ کے لیے خود
کو بدل رہی ہوں ، جتنی بھی کوشش کر رہی
ہوں سب ضائع جا رہی ہیں....نہ آپ خوش ہوتے
ہیں نہ ہی کوئی اور...صرف میرا۔ا۔ا دم گھٹتا جا
رہا ہے اس سب میں...آپ کے لیے یہ سب مذاق
ہو گا لیکن میرا آپ سے پہلے کبھی کسی کے
ساتھ کوئی ایسا افیئر نہیں رہا جو میں آپ کا
برداشت کرتی...اگر اب نہیں بھی ہے آپ کا
افیئر....تب بھی..آپ میرے دل سے اتر گئے
ہیں...راستہ چھوڑیں میرا..."

KZWRITES

مشل اس کی آنکھوں میں جھانکتے ٹھہر ٹھہر کر بولتے چلی جا رہی تھی

"مائی فالٹ یار ساری میری غلطی ہے۔۔۔ایم رئیلی سوری۔۔بس تمھیں تنگ کر رہا تھا یار۔۔۔ہم بیٹھ کر سارٹ کر لیتے ہیں ساری بات۔۔۔ ابھی ایک دم اتنا غصہ مت کرو۔۔۔"

شہریار کان پکڑتے ہوئے بولا

KZWRITES

"اگر اس طرح کا تنگ میں آپ کو کروں، تو کیسا لگے گا آپ کو...؟ میں کوئی ریلیشن شپ ایسے آپ پر فیک کروں تو کیا فیل کریں گے آپ...؟"

مشل اپنے آنسو ضبط کرتے بولی تھی

KZWRITES

"مر جاؤں گا یار...."

شہریار نے آگے بڑھ کہ اسکو خود میں

بھینچ لیا تھا "مشل آئی ایم سوری۔ی...."

"آپ نے مجھے فارگرانٹڈ لیا ہے نا۔۔ آپ نے سوچا کہ اب تو یہ مجھ سے پیار کرنے لگی ہے میرے نکاح میں ہے۔۔۔میرے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔۔اس کو تڑپاتا ہوں اچھی طرح،رہنے دیتا ہوں ڈاؤٹ میں۔۔ہے نا۔۔۔گھر کی مولی کھیت برابر۔۔"

KZWRITES

مشل کے آنسو بہہ بہہ کر اس کے گالوں کو بھگو رہے تھے، شہریار بھی بوجھل دل سے اس کی پوری بات کو بغور سن رہا تھا لیکن اس کی آخری بات پر شہریار کے چہرے پر خودبخود مسکراہٹ آگئی تھی

"آپ ابھی بھی ہنس رہے ہیں---؟ کوئی کیسے اتنا اِن سینسٹو ہو سکتا ہے---؟ پیچھے ہٹیں، مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی چاہیے تھی---"

مشل اس کو سینے سے دھکا دیتے ہوئے اندر کی طرف دوڑ گئی تھی

"یاررر----گھر کی مرغی دال برابر ہوتا ہے---"

KZWRITES

شہریار اپنے دونوں ہاتھ اپنے سر کے پیچھے باندھے اونچی آواز میں بولا تھا لیکن تب تک مشل اس کو ایک بار مڑ کر شدید غصے سے گھورتے ہوئے اندر جا چکی تھی

"اتنی آسانی سے نہیں ماننے والی اب یہ..."

شہریار اسکے غائیب ہوتے ہی اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرتا اندر لاؤنج میں داخل ہوا اور سیدھا اوپر چلا گیا تھا

KZWRITES

"مشل،،،مشل۔۔۔کدھر ہو یار۔۔۔"

اپنے بیڈ روم میں دیکھنے کے بعد شہریار مشل کو ڈھونڈتا ہوا دوسرے کمرے تک آیا تو وہ اندر سے لاکڈ تھا

KZWRITES

"یار۔۔۔ایسے نہیں کرو مشل۔۔۔دروازہ کھلو پلیز۔۔۔ایک بار آرام سے بات کر سکتے ہیں ہم۔۔۔؟"

شہریار دروازے کو ناک کرتے ہوئے بولا تھا

" مجھے نا آپ سے بات کرنی ہے اور نہ ہی آپ کی شکل دیکھنی ہے چلے جائیں یہاں سے..."

مشل کہ آواز سے پتہ لگ رہا تھا کہ وہ ابھی بھی رو رہی ہے

KZWRITES

"اچھا میری جان رونا تو بند کرو..."

"دروازہ کھولو..."

"تمھارے پاؤں پکڑنے کو تیار ہوں مجھے

معاف کر دو یار۔۔ پلیز۔۔۔"

"یہ واقعی غلط کیا ہے میں نے۔۔۔ out of nowhere

ہو گیا یار یہ سب مجھ سے۔۔"

" دروازہ کھول دو مشل۔۔۔مجھے بہت الجھن ہو رہی ہے ایسے۔۔" شہریار مسلسل دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے بول رہا تھا

KZWRITES

"آپ کے پاس اس دروازے کی چابیاں تو

ہوں گی نا۔۔؟ لا کر کھول لیں۔۔۔ویسے بھی

آپ کو ہر چیز زبردستی کرنے کا تو بہت شوق

ہے۔۔۔صرف اپنی مرضی چلانا بہت اچھا

لگتا ہے آپ کو۔۔۔دوسرے کا کوئی احساس

نہیں۔۔۔آپکی وجہ سے شازمہ بھی ہرٹ

ہوئی ہے۔ے۔ے۔۔۔"

مشل اب دروازے کے قریب کھڑے ہو کر بول

رہی تھی

KZWRITES

"مشل۔۔۔میری بات سنو۔۔تم نے کال پر خود ہی
سوچ لیا کہ میں کسی لڑکی کے ساتھ
ہوں۔۔۔تمہیں بھی تو مجھ پر ٹرسٹ ہونا
چاہیے تھا نا۔۔۔تم میری زندگی میں آنے
والی پہلی لڑکی ہو اور یہ بات میں تمہیں
ہزاروں دفعہ بتا چکا ہوں۔۔۔ کیا میرے کسی عمل
سے تمہیں لگتا ہے کہ میری زندگی میں کوئی
اور ہو سکتی ہے۔۔۔؟ یار ایسے نہیں کرو۔۔۔پلیز۔۔۔"
شہریار بھی دروازے کے اس طرف کھڑے ہو
کر بول رہا تھا جس طرف اس کو مشل کی آواز
محسوس ہو رہی تھی

KZWRITES

"پہلی اور آخری بھی مشل---بس

تم ہی ہو یار---"

اس کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر شہریار پھر سے بولا تھا

KZWRITES

"مشل--میرا بھی دل دکھا تھا جب تمھیں معظم کے سامنے ایسے دیکھا--یار پہلے کی بات اور تھی---اب تم---" کچھ دیر تک اسکی طرف سے جواب نہ آنے پر شہریار نے ماتھے کو جکڑتے

اپنی بات دہرائی تھی

"میں نے آپ کو اسی وقت بتایا تھا کہ وہ اچانک آگیا تھا سامنے...مما سے بات کرتے کرتے...اور کتنی دفع ایکسلیپن کروں ایک ہی بات کو...؟ "

مشل جو کافی دیر سے خاموش صرف اس کی باتیں سن رہی تھی فورا بولی تھی

KZWRITES

"تم نے یہ بھی کہا تھا کہ مجھے اپنی سوچ بڑی کرنے کی ضرورت ہے،میں پاگل ہوں۔۔۔ہوش میں نہیں ہوں۔۔۔"

شہریار اسکو یاد کرواتے ہوئے بولا

KZWRITES

"میں مان رہا ہوں مجھے غصہ آگیا تھا اور

بہت زیادہ آگیا تھا لیکن تم نے بھی تو

مشل اتنے الزام لگائے مجھ پر۔۔۔

ہوس پوری ہوگئی،دل بھر گیا۔۔یار۔۔۔ مجھے

بھی برا لگا ہے کہ تمھیں مجھ پر ٹرسٹ نہیں ہے... بار بار میرا فون چیک کرتی رہی ہو...اس سے اچھا اگر تم اپنا فون چیک کر لیتی تو تمہارے گلے شک سے دور ہو جاتے...شازمہ والی نوبت ہی نہ اتی... "

اس کی طرف سے ایک بار پھر خاموشی پا کر وہ بولا تھا

KZWRITES

"کیا ہے میرے فون میں...؟" مشل دروازے کے قریب ہو کر فورا بولی تھی

"تمہارا فون کمرے میں ہے، آ کر
دیکھ لو...کھولو اسے..."
شہریار دروازہ پھر سے ناک کرتے ہوئے بولا تھا

KZWRITES

"میں نہیں آؤں گی اُس کمرے میں اب
کبھی...آپ لڑائی میں واک آؤٹ کر سکتے ہیں تو
میں بھی کر سکتی ہوں..."

مشل دو ٹوک لہجے میں بولی تھی

"یار یہ ظلم نہ کرو۔وو۔۔۔۔بہت

ستاتی ہو تم قسم سے۔۔۔"

KZWRITES

"میں تو غصہ ٹھنڈا کرنے باہر گیا

تھا مشل۔ل۔ل۔۔۔۔"

شہریار اپنے سینے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے گھرا

سانس خارج کرتے بولا تھا

"آپ غصے میں اتنا ڈانٹ کر خود باہر جا سکتے ہیں مجھے اکیلا چھوڑ کر تو میں بھی یہ کر سکتی ہوں۔۔۔اور یہ پہلی بار نہیں ہے۔۔۔

You made me feel alone manyyy times....

میں کبھی روتی نہیں ہوں لیکن آپ نے بہت رلا یا ہے مجھے۔۔۔"

مشل کی آواز دور سے آتی ہوئی

KZWRITES

محسوس ہو رہی تھی

"یار پاس تو آؤ...آواز بھی نہیں آرہی تمھاری.."
شہریار قدرے اونچا بولا تھا

KZWRITES

"آپ کو ہی میرے اونچا بولنے پر بھی اعتراض ہے...صبح آپ نے بہت اچھے سے میری آواز بھی بند کی تھی..." مشل دروازے کے پاس آ کر لفظ

چبا چبا کر بولی تھی

"اچھا غصیلے مونسٹر...دروازہ کھولو

شاباش...جیسے کہو گی ویسے کر لیں گے...میں

ہر ہر بات کی تلافی کروں گا جس سے تمھیں

تکلیف پہنچی ہے....لاسٹ وارننگ دے دو بے

شک...اسکے بعد میں نے غصہ کیا یا تمھیں اکیلا

چھوڑا تو بے شک جو مرضی سلوک کر لینا...

کان پکڑ کر دادا جان پاس لیجانا...."

شہریار بے حد پیار سے بول رہا تھا

KZWRITES

"مجھے میرا فون چاہیے ---"

مشل کا آرڈر آیا تھا،لہجہ بہت سپاٹ تھا

"اچھا---میں لے کر آتا ہوں---"

شہریار تقریباً بھاگتا ہوا کمرے میں گیا تھا اور رضائی اچھال کر ادھر اُدھر پھینکتے فون تلاش کر کے لے آیا تھا "یہ لو---کھولو دروازہ--ہ--"

KZWRITES

"آپ اندر نہیں آئیں گے---"

"کیوں بھئی--مجھے کیوں ٹھنڈ میں مار رہی ہو---قہوہ بھی نہیں بنا کر دیا تھا---شام ہو رہی ہے یار----"

KZWRITES

"فون دیں---"

مشل دروازہ کھول کر صرف ہاتھ نکالتے ہوئے بولی تو شہریار اسکا نازک سا ہاتھ دیکھ کر دل

سے مسکرایا تھا

"یہ لیں میڈم..."

شہریار اسکے غصے سے ڈرتے ہوئے زبردستی اندر داخل مہیں ہوا تھا بلکہ دروازے سے ہی ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا،مشل بھی دروازے کی دوسری طرف ٹیک لگائے اپنا فون دیکھ رہی تھی، جس میں اسکے سوئے ہوئے شہریار نے اسکے ساتھ سیلفی لی ہوئی تھی...پکچر کے اوپر 2بجے کا ٹائم بھی آرہا تھا

KZWRITES

"کچھ رعائیت کرو میری سزا میں پلیز۔۔۔ایک آخری چانس۔۔۔مجھے ہوش و حواس میں رہنا چاہئیے تھا۔۔۔اتنا غصہ نہ کرتا اور نہ اتنی بات بڑھتی۔۔۔"

فون دینے کے بعد اسکی طرف سے کوئی رسپانس نہ پا کر شہریار کچھ توقف کے بعد بو لا تھا

"آپکو اتنی ہی سردی لگ رہی ہے تو اپنے کمرے میں چلے جائیں،میں نے نہیں آپکو کہا یہاں

KZWRITES

کھڑے ہونے کا...کل جب میں منانے آئی تھی تو کیسے منہ موڑ لیا تھا مجھ سے....کبھی کبھی تو آپ ایسے فیل کرواتے ہیں جیسے آپ نہیں میں آپکے پیچھے پاگل ہوئی تھی شادی کے لیے...."

مشل کا دل ان پکچرز کو دیکھ کر نرم تو ہوا تھا مگر اسکو شہریار کا مسلسل چڑانا یاد آیا تو اسکا غم و غصہ پھر سے تازہ ہوا تھا

KZWRITES

"یار مشل۔ل۔ل..."

شہریار اپنے رات والا رویہ یاد کرتے خود بھی

شرمندہ ہونے لگا تھا

"جائیں ں ں ں---"

مشل قدرے اونچا بولی تو شہریار کھڑے کھڑے دروازے کو گھورنے لگا تھا

KZWRITES

"اگر لاک کھول لیا تو سر ہی پھاڑ دے گی---"

شہریار کان کھجاتے ہوئے کمرے کے باہر چکر کاٹتا سوچ رہا تھا اور پھر فریش ہو کر دوبارہ

سے منانے کا سوچ کر اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا تھا

مشل نے اپنا واٹس ایپ آن کیا تو اس پر شہریار نے دوپہر 12 بجے ایک پکچر سینڈ کی ہوئی تھی جس میں ٹریڈ مل کے آرڈر کا سکرین شاٹ تھا... اس نے تو صبح سے اپنا فون ہی چیک نہیں کیا تھا...ورنہ شہریار اسکو ہنٹس دے رہا تھا کہ جیسا وہ سوچ رہی ہے ویسا کچھ نہیں ہے

KZWRITES

"آپ جو بھی کر لیں۔۔۔آپ نے مجھے

جیسے اکیلا کر دیا تھا نہ مجھ سے

برداشت نہیں ہو رہا۔۔۔

جو پیار کرتا ہے

وہ ایسے

نہیں کرتا۔۔

"

KZWRITES

"آپ کو پتہ ہے نا کہ میں اب آپ پر ڈپینڈینٹ

ہوں اسی لیے آپ نے ایسا کیا میرے ساتھ۔۔۔"

"آپ کیا سمجھتے ہیں آپ میری کمزوری بن جائیں گے۔۔۔ایسا نہیں ہو گا۔۔۔مشل بریو ہے۔۔۔"

کافی دیر سے شہریار کی کوئی آواز نہیں آئی تو مشل نے دروازے سے کان لگا کر باہر سے کچھ سننے کی کوشش کی تھی

KZWRITES

"بس اتنا ہی منانا تھا،ذرا سی سردی نہیں برداشت کر سکے۔۔۔"

"شادی سے پہلے میرا ریپلائے نہیں آتا تھا تو گھر میں گھس آتے تھے اور اب...."

"نہیں تو نہ سہی...مجھے بھی پرواہ نہیں..."

سوچتے سوچتے کمرے میں ٹہلتے ،خود میں کڑھتے ہوئے مشل کی آنکھ لگ گئی تھی

KZWRITES

"مشل..؟ "

"چائے لاؤں...؟"

شہریار فریش ہو کر گرم بلیک سویٹ شرٹ اور گرے ٹراؤزر پہنے گیلے بالوں کو ہاتھوں سے مینج کرتے اسکے کمرے تک آیا تھا

KZWRITES

"سو تو نہیں گئی...؟ چائے نہیں پینی تو ڈنر کر

لیتے ہیں کہیں باہر۔۔۔؟ 7 بج رہے ہیں،لنچ بھی نہیں کیا آج تو۔۔۔" شہریار نے بولتے ہوئے ہلکا سا دروازہ ناک کیا تھا لیکن آگے سے جواب ندارد۔۔۔کمرے کی لائیٹس آن دیکھ کر وہ یہاں وہاں ٹہلتے کچھ سوچ کر اب کچن کے کینبینٹ میں پڑی اس روم کی کیز لے کر آیا تھا۔۔۔دل تیز تیز دھڑک رہا تھا۔۔۔بہت آہستگی سے کمرے کا دروازہ انلاک کیا تو پہلی نظر ہی صوفے پر سوئی مشل پر پڑی تھی۔۔۔ دروازہ کھلنے کی بہت ہلکی سی آواز پر کمرے کی تیز روشنی میں مشل کے چہرے لے تاثرات ذرا سے بدلے تھے جو گہری نیند کی وجہ سے پھر سے مندمل ہو گئے تھے۔۔۔کچھ لمحے اسے یونہی دیکھ کر گہرے

KZWRITES

سانس بھرتے شہریار مین لائیٹ آف کر کے نائٹ بلب جلاتے دروازہ اندر سے لاک کر کے باہر نکل آیا تھا

کمرے کے باہر راہداری میں ٹہلتے تو کبھی کچن میں چائے بنا کر پیتے اس نے کتنا ہی وقت اپنے رویے کو لے کر سوچ سوچ کر گزار دیا تھا...مشل کی ایج،اسکے ماحول جہاں اس نے سولہ سترہ سال گزارے تھے،اسکے اور اپنے ایج ڈفرنس....ہر ایک پہلو کو سوچتے ہوئے اس نے خود سے ،خود میں ٹھہراؤ لانے کے بہت وعدے کر ڈالے تھے...

KZWRITES

تھوڑی ہی دیر میں نیند کا غلبہ طاری ہوا تو وہ ایک نظر مشل کے کمرے پر ڈال کر لاؤنج کی تمام لائیٹس آف کر کے گھپ اندھیرا کرتے اپنے بیڈروم کی طرف بڑھ گیا تھا...

KZWRITES

فون پر لاونج کا کیمرہ آن کر کے اس نے دوسرے تکیے کے ساتھ فون سیٹ کر کے آنکھیں موند لی تھیں...رضائی میں دبک کر نیند کے جھونکوں میں گزرتی رات کے ساتھ وقفے وقفے

سے کیمرہ چیک کرتے شہریار نے اچانک لاونج
میں مشل کے کمرے کی لائٹ کی روشنی
محسوس کی تو رضائی اڑا کر پھینکتے وہ فون
وہیں چھوڑ کر بھاگتا ہوا جا کر اسکے کمرے کے
سامنے فرش پر لیٹ گیا تھا

KZWRITES

رات کے کسی پہر مشل کو بھوک محسوس
ہوئی تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی،موبائل پر ٹائم
دیکھا تو 1 بج رہے تھے....شہریار کی بے رخی پر
دل میں اسکو کوستے ہوئے کچن جانے کے ارادے

سے دروازہ کھولا تو سامنے کا منظر دیکھ کر اسکا منہ کھلا رہ گیا تھا

"شہریار۔ر۔ر۔۔۔

"

KZWRITES

""شہریار...اٹھیں۔ں۔ں----

KZWRITES

"یار۔ر۔ر...کیا حرکت ہے یہ...اٹھیں نہ...." مشل نے جھک کر فرش پر بیٹھتے اسکو کندھے سے پکڑ کر دو ڈے تین بار ہلایا تو شہریار جو گھری نیند میں ہونے کی ایکٹنگ کر رہا تھا ،آنکھیں

ہلکی سی کھول کر کھلے دروازے سے آتی کمرے کی تیز روشنی میں آنکھیں میچتے اسکی جانب دیکھا تھا

""اتنے ٹھنڈے فرش پر کیوں لیٹے ہوئے ہیں---
اسکی آنکھوں میں پڑتی روشنی دیکھ کر مشل تھوڑا سا اسکے سامنے ہو کر پاؤں کے بل بیٹھی تھی

KZWRITES

"ہاں۔۔ں۔۔۔ہاں" اسکے اتنے پریشان ہونے اور اپنا پلین کامیاب ہوتا دیکھ کر شہریار آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھا تھا

"ادھر کیوں سو رہے تھے یار آپ۔۔۔" مشل اسکے ٹھنڈے چہرے پر اپنا چھوٹا سا ہاتھ رکھ کر فکرمندی سے بولی تھی۔۔۔پاؤں کے بل تھکنے پر وہ ایک گھٹنا فرش پر رکھ کر اسکے مزید قریب ہوئی تھی۔۔۔چند منٹ ہی ٹھنڈے فرش پر لیٹنے سے شہریار کے گال سردی کے باعث واقعی سرخ پڑ رہے تھے

KZWRITES

"تاکہ تم سے دور نہ ہوں مشل..." آنکھوں میں اداس سی خماری لاتے مدھم مسخورکن لہجے میں کہہ کر شہریار نے اسکو انکمفرٹیبل سا ہو کر بیٹھے دیکھ کر کمر سے کھینچ کر اپنی لیپ میں بٹھا لیا تھا

KZWRITES

"ٹھنڈ لگ گئی تو..." اسے یوں فرش پر اپنے کمرے کے باہر سویا دیکھ کر مشل نے ساری ناراضگی پس پشت ڈال کر اسکی گردن میں

اپنے بازو ڈال لیے تھے...ڈارک بلیو کلر میں مشل کا سویا سویا چہرہ بے حد دمک رہا تھا...گھنگھریالے بال بکھرے بکھرے مگر بہت ملائم سے ہو رہے تھے

KZWRITES

"ٹھنڈ لگ جائے بے شک لیکن بیوی ناراض نہیں رہنی چاہئیے..." شہریار نے اپنا ٹھنڈا گال اسکے گرم ملائم رخسار سے مس کیا تو مشل کو اسکی گرم سانسیں اپنے چہرے پر،گردن پر گدگداتی ہوئی محسوس ہوئیں تھیں...شہریار کا ایک ہاتھ نرمی سے اسکی کمر پر دھڑے ہوئے

تھا...دیوار سے ٹیک لگائے دوسرے ہاتھ سے مشل کے دوسرے رخسار کو چھوتے شہریار نے فرش پر خود کو ذرا سا آگے کو کھسکا کر لفٹ کرتے مشل کو گود میں اچھے سے ایڈجیسٹ کیا تھا...

KZWRITES

مشل کے دونوں پاؤں ایک طرف زمین پر تھے...شہریار کو یوں چہرہ اتنے قریب کر کے مشل کو گود میں کیے خود کو لفٹ کر کے ایڈجیسٹ کرنا مشل کو گدگدا گیا تھا،پورے جسم میں ایک سنسی سی پھیلی تھی

"میں ناراض ہی ہوں...ابھی بھی..." اپنے چہرے پر دھڑا شہریار کا ہاتھ اور چہرے سے مس ہوتا چہرہ چند پلوں میں ہی اسے ٹھنڈے سے گرم ہوتے محسوس ہوئے تو مشل نے اسکی گردن کے گرد بازوؤں کا گھیرا تنگ کر لیا تھا...نظریں ایک پل کو ملیں تو مشل نے اسکے چہرے پر پھیلی معصوم سی سنجیدگی سے نظریں پٹا کر اپنا سر اسکے کندھے پر سر رکھ کر چہرہ اسکی گردن میں چھپا لیا تھا

KZWRITES

"تو میں منانے ہی تو بیٹھا ہوں یہاں اپنی جان کو..." اسکے بالوں پر لب رکھتے شہریار نے اپنا ایک ہاتھ مشل کے دونوں پاؤں کے نیچے رکھ کر دوسرے بازو کے حصار میں اسے مضبوطی سے لے لیا تھا...مشل کا نرم پڑتا رویہ دیکھ کر دل میں اطمینان سا اتر آیا تھا

KZWRITES

"یہ کیا۔ا۔ا...کر رہے ہیں..." مشل نے سر اٹھا کر نیچے دیکھتے فوراً اپنے پاؤں ہٹانے چاہے تو شہریار نے انکو مضبوطی سے اپنے ہاتھ کے

قبصے میں کر لیا تھا لیکن فرش پر پڑنے نہیں دیا تھا "فرش ٹھنڈا ہے میری جان---"

"میں تو نہیں ماننے والی ایسے---" آنکھیں سکیڑ کر اسے مصنوعی ناراضگی سے دیکھتے مشل نے دوبارہ اپنا سر اسکے کندھے پر رکھ کر اسکی گرم ہتھیلی پر اپنے پاؤں دبا کر رکھے تو شہریار نے اسکے ناز نخرے پر بھرپور مسکراتے اپنا سر پیچھے دیوار سے ٹکا کر آنکھیں ایک پل کو موند کر پھر سے کھولیں تھیں

KZWRITES

مشل کے ملائم سے پاؤں کا مسلسل پڑتا دباؤ اپنے ہاتھ پر پھولوں سا محسوس ہو رہا تھا...مشل جان بوجھ کر اسکے ہاتھ پر دباؤ ڈالے اسکے مسکراتے چہرے کو دیکھ رہی تھی....

KZWRITES

شہریار نے اسکی ایڑھیوں سے ہتھیلی کھسکا کر پنجوں کو ہاتھ میں زور سے پکڑ کر دباتے، بغیر کچھ بولے اسکی شرارت کا جواب دیتے ایک بار پھر سے خود کو فرش سے اوپر کو لفٹ کرتے مشل کو گود میں پراپرلی سیٹ کیا تھا....

اسکے بے باک سے انداز پر مشل نے ٹیک اسکے سینے سے ہٹا کر ،اپنے گٹھنوں پر سر رکھ کر چہرہ دوسری جانب موڑ کر نچلا لب دانتوں تلے دبا کر اپنی مسکراہٹ کو قابو کیا تھا اور پھر اگلے ہی پل اسکا کل والا رویہ یاد آنے پر یہ پل ایک دم پھیکا سا محسوس ہوا تھا۔۔۔

KZWRITES

بہت دل سے اس پل میں کھوئے ہوئے بھی گزری رات والا اسکا روپ یاد کرتے مسکراہٹ غائب ہونے میں دیر نہیں لگی تھی۔۔۔چہرہ دوسری طرف کیے کیے ہی مشل تھوڑی غیر خاضر سی ہوئی تھی

"کیا ہوا...؟ گو آن...ڈالو زور..." دائیاں بازو اسکی بینڈ ہوئی کمر پر نرمی سے دھڑے سر کو پیار سے انگلیوں سے سہلاتے شہریار نے اسکے پاؤں کے انگوٹھے کو نیچے سے ذرا سا گدگدایا تو مشل ٹرانس سے باہر آتے ،اسکے مسکراتے چہرے کو ایک نظر دیکھ کر واپس اسکے سینے سے لگ کر اپنا چہرہ اسکے کندھے سے ٹکا گئی تھی

KZWRITES

"آپکو پتا ہے میں کل اتنا روئی ہوں آپکی وجہ سے...اتنی بار اپنی ایگو سائیڈ پر رکھ کر آپکے پاس آتی تھی بات کرنے...لیکن ہر دفعہ آپ نے..." مشل کا آنسو شہریار کو اپنی گردن میں جذب ہوتا محسوس ہوا تو دل میں اپنے لیے غصہ بھر آیا تھا

KZWRITES

"مشل یار ساری میری غلطی ہے،ایک دم بس غصہ حاوی ہو گیا تھا دماغ پر...کہتی ہو تو ایک ٹانگ پہ کھڑا ہو جاتا ہوں باہر ٹیرس پر...بس

ناراضگی چھوڑ دو یار..مجھے خود پر اتنا غصہ آرہا ہے کہ بتا نہیں سکتا...آئندہ نہیں ایسے ہو گا...آئی پرامس...جتنی بھی لڑائی ہو آرام سے بیٹھ کر تمھاری سنوں گا پہلے...." شہریار نے اسی ہاتھ سے اسکی کمر کو سہلاتے ہوئے کندھے پر دھڑے سر پر لب رکھے تھے...دوسرا ہاتھ ابھی بھی مشل کے پاؤں کی نیچے تھا

KZWRITES

"آپکی ساری غلطی ہو یا نہ ہو...بات تو آرام سے کرنی چاہئیے نا...آپ نے جب سب سے پہلے مجھے کال کی تھی...یاد ہے...تب بھی آپکا لہجہ

دھمکی والا ہی تھا۔۔پیار سے بات کرنا نہیں آتا آپکو۔۔۔؟ " مشل نے کندھے پر سر رکھے رکھے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا تو شہریار نے شرمندہ ہوتے سر جھکا کر اپنا گال اسکے ماتھے سے جوڑ لیا تھا

KZWRITES

"آتا ہے پیار سے بات کرنا۔۔۔کرتا بھی ہوں۔۔۔بس ٹرگر ہو گیا تھا ایک دم۔۔۔نہیں ہوتا برداشت یار۔۔۔لیکن مجھے پتہ بھی ہے کہ تم نے

اتنا۔ا۔ا۔ا زیادہ بدلا ہے خود کو۔۔۔ابھی نہیں۔۔۔بلکہ تب سے جب شادی کے لیے رضامند نہیں بھی

تھی تم...اس لیے تو کہہ رہا ہوں کہ ساری غلطی میری ہے...مجھے آرام سے بات کرنی چاہئے تھی..." شہریار بازو اسکے گرد پھیلائے ، ماتھے پر آہستگی سے لب رکھتے تو کبھی گال سے سہلاتے ٹھہر ٹھہر کر بول رہا تھا...رات میں بڑھتی سردی کی شدت اسے اتنے قریب ہونے سے کافی حد تک کم ہو گئی تھی مگر مشل کا وجود ہلکا ہلکا سا کانپتے اس میں سمٹ رہا تھا...

اس سے یوں لپٹے اسکی گود میں حق سے بیٹھے وہ میں اسکے دل میں ہلچل مچائے ہوئے تھی...اپنے بہکتے بھڑکتے جذبات پر بہت ضبط کیے وہ اپنی ناراض بیوی کو بہت دل سے منا رہا

KZWRITES

تھا۔۔منانے میں اب وہ زبردستی بلکل نہیں کرنا چاہتا تھا

"آرام سے بات تو چھوڑیں۔۔۔میرا دل توڑنے کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ آپکو لگا کہ میں جان بوجھ کر معظم کے سامنے ایسے کھڑی ہوں۔۔۔اتنی بار۔ر۔۔۔اتنی بار میں میں نے آپکو بتایا کہ ماما سے بات کر رہی تھی میں۔۔۔وہ اچانک آگیا۔۔۔آپکو لگا کہ میں ڈِس اونسیٹ ہوں آپکے ساتھ۔ھ۔۔۔؟ " کہتے ہوئے اسکا گلا رندھ سا گیا تو شہریار نفی میں سر کو جنبش دیتے

KZWRITES

خاموشی سے اسکے تلوں کے نیچے ہاتھ دھڑے
انگوٹھے کو اوپری سطح پر پھیرنے لگا تھا

""میں نے نہیں صلح کرنی،جانے دیں مجھے---
اپنی باتوں سے ایک بار پھر خود ہی دل برداشتہ
ہوتے مشل ہاتھوں کا دباؤ اسکی تھائیز پر ڈالتے
اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تھی

KZWRITES

""نہیں یار.ر.ر...نہیں جاؤ....

"دیکھو میری بات سنو...مجھے بتاؤ کیسے غصہ کم ہو گا تمھارا...؟ یا تو ایک بار صلح کر کے آزما لو مجھے یا سزا دے لو یار..." شہریار نے اسے سختی سے خود میں دبوچ کر اٹھنے سے روک دیا تھا...مشل کا اسکی گود میں

بار بار ایڈجسٹ ہونا شہریار کو الگ امتحان میں ڈال رہا تھا...

KZWRITES

اپنی گردن میں اسکی

آنچ دیتی سانسیں ،گم ہوتے نم آنسو شہریار کے ضبط کو آخری حدوں پر لے جا رہے تھے

"میں آپکی طرح سنگدل نہیں ہوں کہ سزا دوں...جب میرا آپ سے کوئی تعلق نہیں تھا تو مجھے آپکی پرواہ بھی نہیں ہوتی تھی...پھر چاہے آپ زخمی ہوں یا کچھ بھی ہو...میرا دل مطمئن ہی ہوتا تھا..." مشل اسکے بجھے سے لہجے سے موم ہوتی پھر سے اس سے لپٹے بول رہی تھی

KZWRITES

"ہمم۔۔۔اور اب۔۔۔؟ اب تو ہے نا اتنا پیارا تعلق ہمارا۔۔؟" شہریار اسکی سائیڈ کمر کو سہلاتے اپنے دل کی دھڑکن کو تیز ہوتا محسوس کر رہا تھا،مشل کا اٹھ کر جاتے جاتے اسکے روکنے پر ٹھہر جانا اسے ایک قیمتی سا احساس لگا تھا۔۔وہ دونوں ہاتھ اپنی گود میں رکھے بہت ڈھیلے ڈھالے انداز میں اسکے سینے سے لگے بیٹھی تھی

KZWRITES

"وہی تو...اب مجھے پرواہ ہے آپکی...کل بھی آپ اتنی سردی میں بائیک پر چلے گئے تھے...میں نے غصہ چھوڑ کر کال می آپکو...اور...آپ.پ..خیر...ایسے بعد میں سوری کرنے یا منانے کا کیا فائدہ...؟ جب اس وقت نہیں سنی میری بات..." مشل کندھے سے سر اٹھا کر شہریار کے ماتھے پر آئے بالوں کو اپنے ہاتھ سے آہستگی سے ہٹاتے اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی تھی

KZWRITES

"اب ہمیشہ سنوں گا تمھاری مشل۔۔۔ایک لاسٹ چانس کی ریکوئسٹ ہے یار۔۔۔ورنہ پڑا رہوں گا باقی کی رات بھی یہیں۔۔۔" چہرے پر انتہائی معصومیت اور بیچارگی لیے شہریار نے التجا بھری نظروں سے اسے دیکھا تو مشل نے یک دم مسکراتے، اسکے بار بار ماتھے پر آتے بال پیچھے کو لیجا کر سر پر ہی ہولڈ کرتے اسکے گال پر لب رکھے تو اسکے اتنے اَن ایکسپیکٹڈ ری ایکشن پر شہریار کو اپنے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہوا تھا۔۔۔مشل کے نرم سے لبوں کے لمس نے دل بے حد ہلکا کر دیا تھا ،اسکے چہرے پر پھیلی

KZWRITES

مسکراہٹ پر دھڑکن مزید تیز ہوئی تھی

"مشل سچ بتاؤں تو مجھے اندازہ ہی نہیں تھا کہ تمھیں مجھ سے سچ میں اتنا پیار ہو جائے گا..."

KZWRITTES

"مجھے لگتا تھا کہ تم نے شادی تو کر لی ہے مجھ سے لیکن شاید میری اتنی جگہ نہیں بنے گی تمھارے دل میں..."

"مجھے واقعی نہیں پتا تھا کہ تم اتنا سینسٹیولی ری ایکٹ کرو گی۔۔اسی لیے تمھاری کال پر میں۔۔۔میں سمجھا کہ صرف باتیں سناؤ گی مجھے۔۔۔غصہ کرو گی کہ میں کیوں ایسے بیہیو کر کے گیا۔۔۔" وقفے وقفے سے بولتے وہ اسکی کمر کو اوپر سے نیچے تک بہت ہی پیار سے دھیرے دھیرے سہلا رہا تھا۔۔۔شہریار کا چہرہ مشل کے چہرے کے بالکل قریب تھا۔۔۔وہ اپنا گرم چہرہ اسکے نم سے گالوں سے ہلکے ہلکے مس کر رہا تھا۔۔۔اسے بات کے دوران بار بار چوم رہا تھا

KZWRITES

"پھر کال پر...تمھیں لگا کہ...میں کسی لڑکی کے ساتھ ہوں تو مجھے عجیب سا لگا سن کر...یار...تمھارے گھر آگیا تھا اسکا مطلب یہ تو نہیں کہ میں عادتاً ایسا ہوں...صرف تمھارے لیے پاگل ہوا تھا ایسا مشل...اور ایسے ہی پاگل رہوں گا..." اسکے بولتے بولتے مشل نے پھر سے اسکے ماتھے پر گری سٹرینڈ پیچھے کی تو شہریار کی آنکھوں میں خماری بڑھی تھی...مشل کا خود سے کس کرنا ، اسکے بال سنوارنا شہریار کے دل کو الگ ہی لے پر دھڑکانے لگا تھا

KZWRITES

"آپ میرے شوہر ہیں۔۔۔جیسے آپ میرے لیے
سینسٹو ہیں میں بھی ہوں۔۔۔کیوں آپ نے اسی
وقت نہیں بتایا کہ شازمہ کی طرف
ہیں۔۔۔ہمم۔۔۔بتائیں۔۔۔آئندہ کریں گے ایسا کچھ
پریٹینڈ۔۔۔؟ " مشل نے بھنویں سکیڑ کر اسکے
کان کی لو کو زوروں سے اپنی انگلیوں سے
کھینچتے ہوئے اسکی گود میں تھوڑا سا مڑ کر
ایڈجسٹ ہوتے ہوئے کہا تو شہریار کی بے چینی
انتہا کو پہنچی تھی۔۔۔

اسکا گود میں بیٹھنا۔۔۔بار بار موو ہونا۔۔۔اسے
چومنا۔۔۔اسکا روٹھنا۔۔۔ناراضگی دکھانا اور پھر
فوراً ہی مان جانا۔۔۔اسے ہر ایک ایکٹ نے شہریار

KZWRITES

کو بے خود سا کر دیا تھا... آنکھوں میں جھانک کر اسکی بات سن کر شہریار نے ایک جھٹکے سے اسکو یونہی اپنی گود میں لیا اور کھڑے ہو کر سیدھا اپنے بیڈ روم کی طرف رخ کیا تھا...راہداری میں اس کمرے کی روشنی سے مدھم سا اجالا ہوا ہوا تھا...رات کے گھرے ہونے سے سردی بھی زیادہ محسوس ہو رہی تھی

KZWRITES

""کیا کر رہے ہیں-ں----

'ایسے بار بار اٹھا کیوں لیتے ہیں۔ں۔ں۔۔شہریار۔ر ۔۔۔" اسے اچانک بیڈروم کی طرف لیجاتا دیکھ کر بھی مشل نے زیادہ مزاحمت نہیں کی تھی بلکہ ہاتھ سے اسکی سویٹ شرٹ کو سختی سے جکڑ لیا تھا

KZWRITES

"یار۔ر۔ر۔ر قلفی جم گئی ہے میری وہاں فرش پر سوئے سوئے۔۔۔کوزی سی رضائی میں گھس کے باقی باتیں کرتے ہیں نہ۔۔۔" شہریار نے اسکو بیڈ پر بٹھا کر تکیے پر سیٹ ہوا فون اٹھا کر سکرین آف کرتے ایک طرف رکھ کر اسکے لیے تکیہ

سیٹ کیا تھا۔۔۔رضائی کو پکڑ کر پورے بیڈ پر پھیلاتے لمبے قدم بھر کر لائٹس آف کرتے ہوئے تقریبا جمپ کر کے بیڈ پر اسکے بہت قریب گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا

" "دوستی تو ہو ہی گئی ہے اب ہماری۔۔۔ہے نا؟

اسکی ناک سے اپنی ناک مس کرتے شہریار نے گال کی ٹپ کو ایکسائٹمنٹ جیسے انداز میں چوما تھا۔۔۔جذبات یک دم منہ زور ہونے لگے تھے۔۔۔اتنے دنوں میں جتنا خود کو روک روک کر رکھا تھا اب اتنا ہی جسم میں اسکی طلب

KZWRITES

اٹھنے لگی تھی اور بہت شدت سے اعصاب پر حاوی ہونے لگی تھی

"مجھے منایا ہے نہیں ٹھیک سے اور بیڈ پر لے آئے ہیں۔۔۔بس یہی چاہتے ہیں آپ۔۔" مشل نے ماتھے پر مصنوعی بل لاتے پیچھے کو کھسک کر رضائی خود پر لے لی تھی

KZWRITES

"یار طعنے تو نہیں دو۔۔۔ کب سے تمھیں منانے کے لیے ہی سردی سے مر رہا تھا اُدھر۔۔۔ چلا

جاؤں واپس۔۔۔؟" شہریار نے وہیں بیٹھے بیٹھے معصومیت سے کہا تو مشل نے اپنے پاس سے رضائی کو ایک طرف سے اٹھا کر

اسکو بغیر کچھ کہے اندر آنے کی دعوت دی تو وہ ایک ہی جست میں رضائی میں گھستے اسکے گرد بازوؤں کا مضبوط حصار بنا کر اسکو خود میں سمیٹ گیا تھا

KZWRITES

"اوئے تمھیں واقعی لگتا ہے کہ میں بس بیڈ تک لانے کے لیے سب کرتا ہوں۔۔۔؟ " شہریار نے رضائی کو اپنے پاؤں کے نیچے

فولڈ کرتے ہوئے اپنے ٹھنڈے پاؤں اسکے پاؤں سے گرم کرنے کی کوشش کی تو مشل نے ہنستے ہوئے اسکا بازو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے پاؤں تھوڑے سے اوپر کو کھینچ لیے تھے "ابھی تو یہی لگ رہا ہے---"

KZWRITES

"تو اس میں غلط ہی کیا ہے---؟ اتنی پیاری گرم گرم سی بیوی ہو تو انسان کیوں نہ اس میں گھس کر سوئے---؟"

شہریار نے بازو اسکے ہاتھوں سے نکال کر

کندھوں پر پھیلا کر رکھتے اسے خود میں
بھینچ لیا تھا،پاؤں پھر سے رضائی سے اندر
اسکے پاؤں کے متلاشی ہوئے تھے

"ہاں اور اگر بیوی آپکا حکم پورا نہ کرے تو
فرشتوں سے کہہ کر لعنت بھی بھجوائیں۔۔۔ہیں
نا۔۔؟" مشل نے اپنے کندھے پر پھیلے بازو کو
پکڑ کر اسکی طرف دیکھتے دیکھتے اسکی
مضبوط کلائی کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ
لیا تھا،جو مشل کے کندھے کے پاس تھی

KZWRITES

"ارے نہیں یار۔۔تمھاری مرضی کی تو ساری اہمیت ہے۔۔۔"

"سنا ہے کہ شوہر ناراض ہو تو فرشتے ایسا کرتے ہیں۔۔لیکن میں کم از کم اس بات کو لے کر ناراض نہیں ہو سکتا تم سے۔۔۔"

KZWRITES

"جتنا تم انتظار کرواتی ہو کرتا تو ہوں اتنے صبر سے...حالانہ اب بہت مشکل ہونے لگا ہے انتظار... تم صرف ساتھ بھی ہوتی ہو تو مجھے سکون رہتا ہے کہ پاس ہو...."

KZWRITES

"لیکن ابھی اس سے بھی زیادہ سکوں چاہئے تم سے مشل..." پیار سے بولتے لہجے میں خماری جھلکنے لگی تھی....جذبے بے قابو ہونے لگے تو بے خودی میں وہ اسکی سائیڈ گردن پر ، کان پر اپنے لب رکھتے اس پر ہی جھکنے لگا تھا...پاؤں سے اسکی پنڈلیوں تک بھی رسائی پا

لی تھی

""تو کل رات اپنے سکون کو مِس نہیں کیا۔۔۔؟

مشل نے کندھے کے زور سے اسے واپس دھکیل کر آنکھوں میں جھانک کر کہا تو شہریار نے اسکے گرد گرفت ڈھیلی کی تھی

KZWRITES

"مشل میں جیسے خود کو کنٹرول کیے بیٹھا ہوتا ہوں یہ مجھے ہی پتہ ہے۔۔۔تمھیں ابھی سمجھ نہیں آرہا شاید یہ سب۔۔۔رات سے ہی یے

چین ہوں یار..." کہتے ہوئے شہریار نے بیٹھے بیٹھے اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں نرمی سے تھام کر ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کے حصار میں لے لیا تھا

KZWRITES

"ہر وقت ہی کریو کرتا ہوں تمھاری خوشبو کو مشل..." بہت سوفٹلی اسکے ملائم سے ہونٹوں کو چومتے تھوڑا تھوڑا سا ہونٹوں سے کھینچتے وہ اپنے انگوٹھوں سے اسکے گال بھی نرمی سے سہلا رہا تھا...

مشل کے ہاتھ ہمیشہ کی طرح ہوا میں اٹھے تو شہریار نے اسکے ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے پر رکھ لیے تھے...دونوں کے چہرے بے حد قریب تھے...دونوں کی ہی دھڑکنیں منتشر تھیں

KZWRITES

اپنے چہرے پر مشل کی انگلیوں کی معمولی سی جنبش پر قدرے شدت سے اسکے ہونٹوں پہ حاوی ہوتے شہریار گہرا بھاری سانس لیتے یک دم اس سے الگ ہوا اور اپنی سویٹ شرٹ اتار پھینکی تھی...ویسے ہی گہرے سانسوں کے درمیان وہ گھٹنوں کے بل بیٹھتے مشل کے چہرے کے ہر نقش پر اپنے لب رکھنے لگا

تھا...مشل کے ہاتھ اسے چہرے سے خودبخود ہٹ کر اسکی تھائیز پر ٹھہر گئے تھے...وہ ابھی بھی آدھی رضائی میں تھی...چہرہ اب اوپر کی جانب اٹھا ہوا تھا...شہریار کا بے تابی کی انتہا سے اسکے چہرے پر جگہ جگہ لب رکھتے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھنا مشل کو بھی اس میں محو کرنے لگا تھا...جیسے جیسے وہ اسکے چہرے کو چوم رہا تھا مشل کی گرفت اسکی ٹراؤزر پر بڑھتی جا رہی تھی...اسکے سلگتے لب مشل کو بھی پگھلانے لگے تھے

KZWRITES

"ذرا سا بھی ناراض نہیں رہنا

مجھ سے تم نے۔۔

"

"تھوڑا سا بھی نہیں۔۔۔" اسکے ماتھے کو چومتے شہریار نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے سنجیدہ لہجے ، مگر بہت ہی لاڈ سے کہا تھا

KZWRITES

"نہیں ہوں۔ں ناراض۔۔۔آ۔۔۔آپ کو تو سردی لگ رہی تھی،شرٹ کیوں اتاری ہے۔۔۔" مشل نے اسکے بات کرنے پر ہوش میں آتے اپنا ہاتھ اسکی تھائی سے فوراً ہٹایا تھا،نظریں اسکے چہرے پر ہونے کے باوجود بھی گرے ٹراؤزر میں اسکی بڑھتی اریکشن دکھائی دی تو دوسرا ہاتھ بھی اپنی طرف کھسکا لیا تھا۔۔۔خلق یک دم خشک ہوتا محسوس ہوا تھا

KZWRITES

"تم سے گرمی لوں گا نہ۔۔میرے ریڈ ہاٹ مونسٹر۔۔۔" اسے ہاتھ واپس کھینچتا دیکھ کر شہریار وہیں بیٹھے بیٹھے اپنا ٹراوزر نیچے کھسکا کر گھٹنوں کے بل ہی تھوڑا سیدھا ہوا تو مشل کی حالت بگڑی تھی،اسے اپنے اتنے پاس اتنی بے باکی سے بیٹھا دیکھ کر وہ بیڈ پر تھوڑا سا پیچھے کھسکی تھی۔۔۔کمرے کی ڈم سی روشنی میں اسکی پھولتی رگیں ،وہ مضبوطی اسکی نظروں میں آئی تو مشل نے اپنا چہرہ ہی چھپا کیا تھا

KZWRITES

"یہ کیا کر رہے ہیں ں ں۔۔۔تھوڑا سا پیچھے ہی ہو جائیں۔۔۔" مشل نے گھبراتے ہوئے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور اب کی بار انگلیوں سے چپ کر دیکھنے کی غلطی بھی نہیں کی تھی

KZWRITES

"اندھیرے میں بھی اتنا شرما رہی ہو مجھے دیکھنے سے۔۔۔کم آن۔۔۔دور کیوں ہوں میں۔۔۔؟ بلکہ تم پاس آؤ میرے۔۔۔" کہتے کہتے شہریار نے خود بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھتے پاؤں کی مدد سے پورا ٹراوزر کھینچ کر اتار دیا

تھا...اسکے چہرے پر دھڑے ہاتھ سے پکڑ کر اسے اپنے قریب کرتے ویسے ہی اپنی گود میں بٹھا لیا تھا جیسے وہ باہر اسکی لیپ میں بیٹھی تھی...

مشل نے اسکی تھائیز پر بیٹھتے ہوئے بہت اختیاط سے پینس سے فاصلہ مینٹین کیا تھا پھر بھی ٹراؤزر سے اسکا ٹچ ہونا محسوس کرتے مشل نے اپنے پاؤں کی انگلیاں سختی سے میچتے سانس روک ہی لی تھی

KZWRITES

"چلو اب۔ب۔ب کس کرو یہاں۔۔۔" شہریار نے
شرارت سے انگلی اپنے چہرے پر اسی جگہ
رکھتے ہوئے کہا جہاں مشل نے اسے پہلے چوما
تھا۔۔مشل نے ٹانگیں سکیڑ کر اسکی گود میں
ذرا سی بھی موومنٹ کیے بغیر نفی میں سر ہلا
یا تھا،بازو بھی گود میں جوڑ کر رکھے تھے

KZWRITES

"کیوں۔ں۔ں یار۔۔۔ظلم نہ کرو۔۔۔باہر
بھی تو کہ تھی نہ۔۔۔"کہتے ہوئے شہریار نے سر
جھٹک کر جان بوجھ کر بال اپنے ماتھے پر
واپس کیے تھے تاکہ مشل انکو ویسے ہی ہٹا کر

اسے پیار کرے۔۔۔اسکے اس ایکٹ اور معصوم سی صورت پر مشل کے موتی جیسے دانت اسکی نظروں میں آئے تو شہریار خود بھی اپنی حرکت پر ہنسنے لگا تھا "کیا۔ا۔ا۔۔۔؟"

KZWRITES

"تب۔۔تو۔۔۔ پیار آیا تھا آپ پر۔۔۔" نظروں میں نظریں گاڑے مشل مسکراتے ہوئے بولی تو یک دم شہریار کے ہاتھ اپنی تھائیز پر سرکتے محسوس کرتے اسکی مسکراہٹ شرمانے میں ڈھل گئی تھی

"اب نہیں آرہا پیار۔۔۔؟ یہ لو۔۔۔" سر کو پھر سے جھٹکتے شہریار نے بال مزید ماتھے پر گرائے تو مشل نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے ایک بازو اسکی گردن میں ڈال کر دوسرے ہاتھ سے بال ماتھے سے اسی طرح پیچھے کرتے ، اسکے گال پر جھک کر کس کی بجائے دانتوں سے ہلکی سی بائیٹ کر لی تو شہریار کی گرفت اسکی تھائی پر سخت ہوئی تھی

KZWRITES

مشل کی شرارت اسکے رگ و پے میں بجلی کی مانند دوڑی تھی... انگلیوں کا دباؤ اسکی اِنر تھائی پر بڑھاتے شہریار نے اسی پل دوسرے ہاتھ سے اسکی گردن کو بالوں سمیت پکڑ کر چہرے کو اپنے چہرے کے سامنے کرتے اسکی سبز آنکھوں میں جھانکا تھا...مشل کی کھلکھلا تی ہنسی میں شہریار کے یوں دیکھنے پر پلکوں کی یک دم تیز ہوتی جنبش شامل ہوئی تھی

KZWRITES

"آپ بھی تو ایسے ہی کرتے ہیں۔ں--" مشل اپنی مسکراہٹ دباتے اسکی نظروں میں جھانکتے ہوئے لاڈ سے بولی تھی

KZWRITES

"یار پتہ ہے---تم ہنستی ہو تو تمھاری آنکھیں بھی مسکراتی ہیں---" کہتے ہوئے شہریار نے اپنا چہرہ اسکی طرف کیا تو مشل نے آنکھوں پر کس ایکسپیکٹ کرتے زور سے انہیں میچ لیا تھا

"پوری کوشش کروں گا کہ ان آنکھوں میں میرے وجہ سے کبھی آنسو نہ آئیں...تمھاری اس مسکراہٹ کے لیے تو جان بھی خاضر ہے..." کہتے ہوئے شہریار نے اسکی میچی ہوئی آنکھوں پر نرمی سے لب رکھے تو مشل نے آہستگی سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا "جان نہیں چاہئیے،بس اب وعدہ نہیں توڑنا آپ نے..."

KZWRITES

"جو حکم میڈم...یہ سلپ کیوں ہوتی جاتی ہیں آپ بار۔ سر ،واپس آئیں یہاں..." کہتے کہتے شہریار نے اسے کمر سے ہولڈ کر کے واپس اپنی

جانب کھینچا تو مشل نے اسکی گردن کے گرد رکھے بازو سے اسے پراپر ہولڈ کر لیا تھا

"میرے کپڑے سلپ ہونے والے ہیں..." مشل کے بولنے کے دوران ہی وہ اسکے کان کو چومتے چومتے گردن پر جھک گیا تھا...آنکھیں موندے اسکی سائیڈ گردن پر ہونٹ رگڑتے شہریار نے تھائیز پر سے سرکی ہوئی قمیض کو پورا ایک طرف کرتے جڑی ہوئی تھائیز کے بلکل درمیان انگوٹھے اور انگلیوں کی بے باک سخت سی جنبش سے مشل کو اپنی گود میں مچلنے پر

KZWRITES

مجبور کر دیا تو وہ اچھل کر پھر سے اسکی تھائی پر بیٹھی تھی

"آؤچ۔۔۔یار لگاؤں گا ایک رکھ کہ اگر مجھے زخمی کرنے کی کوشش کی اب تو۔۔" شہریار نے اسکی ٹانگیں ہاتھ سے پکڑتے ہوئے غصے سے کہا تو مشل نے بھی برابر غصے سے اسے دیکھا تھا

""ابھی تو آپ جان دینے لگے تھے میرے لیے۔۔۔

KZWRITES

"لے۔ے۔ے لینا جان یار تم۔۔۔" ماتھے پر بل ڈالے شہریار نے اسکی تھائیز پر ہاتھ رکھے وہیں سے اسے گود سے بیڈ پر شفٹ کرتے ٹراؤزر کھینچ کر اتارا تو مشل نے اپنی قمیض کو ذرا سا کھینچ کر پینٹی پر کیا تھا۔۔۔انتہائی بے ترتیبی سے لیٹے وہ شہریار کے ماتھے کے بل ماپتے ہوئے اسکی نظروں کے رخ بھی دیکھ رہی تھی

KZWRITES

"لیکن جب تک زندہ ہوں تب تک تو میری چیزیں صحیح سلامت رہنے دو...." اب کی بار نرمی سے کہتے ہوئے اسکے یوں لیٹے لیٹے ہی شہریار آپس میں جڑی ہوئی ٹانگوں میں فاصلہ بناتے شفاف بھری بھری تھائیز پر اپنا گرم آگ ہوتا ہاتھ اندر کی جانب پھیرنے لگا تھا.... نظریں بھی وہیں جماتے ہوئے اسکی چین کو چھیڑا تھا...سفید جلد سے دکھتی بہت باریک سی وینز پر وہ چین واقعی بہت حسین منظر پیش کر رہی تھی

KZWRITES

"کتنی جچتی ہے یہ تم پر..." شہریار نے جھک کر وہاں سلگتے لب رکھے تو مشل نے تڑپ کر آنکھیں میچتے قمیض کو مزید نیچے کیا تھا، اسکا لمس بلکل بھی سہا نہیں گیا تھا

KZWRITES

""آپکو...یہ...یہی دینے کا آئیدیا کیوں آیا تھا۔ا... اسکے سامنے نیم عیاں اپنی ٹانگیں سکیڑنے کی کوشش میں وہ ٹوٹا پھوٹا سا بولی تو شہریار اسکی جھجھک محسوس کرتے چہرہ اوپر کر کے وہاں پھر سے ہاتھ پھیرنے لگا تھا...اپنا ہاتھ تھائی پر اسے پاتھ کے پاس رکھ کر وہ مسلسل

اسکے ہاتھ کو ڈکٹیٹ کرنے لگی تھی کہ وہ اپنی لمٹس میں رہے

"اور بھی بہت آئیڈیاز ہیں...تم کھلی اجازت دو تو میں تمھیں بتاؤں نہ کیا کیا سوچتا ہوں میں...ابھی تو ایک پرسنٹ بھی اپنے خیال تم پر رویل نہیں کیے...تھوڑا سا بھی پیار نہیں دکھایا تمھیں..." شہریار کا ہاتھ اِنر تھائیز پر آہستہ آہستہ سے مزید اوپر کو سرکنے لگا تو مشل نے بمشکل خود کو ہلنے سے روکا تھا لیکن خود پر سے ضبط تب ختم ہوا جب ایک اور

KZWRITES

سلگتی سی تپش اسی تھائی پر پیچھے کی جانب گڑھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی---

ہاتھ سے اسکے ہاتھ کو پکڑ کر مزید اوپر جانے سے روکتے مشل نے لوئر باڈی کو بہت ہلکا سا بیڈ پر پیچھے کو کھسکاتے اس سے فاصلہ بنایا تھا...دور ہونے پر بھی وہ گرم لمس ٹانگ پر جیسے ٹھہر سا گیا تھا

KZWRITES

"اپنے اس گینگسٹر ہاتھ کو تو پیچھے

کرو،یہ کیوں میرے راستے میں آ رہا ہے بار بار۔۔۔ اس کو پھر میں نے لاک کر دیا نا تو پھر صبح ہی کھولوں گا۔۔۔" شہریار نے اسکا ہاتھ کلائی سے پکڑا تو مشل نے سر نفی میں ہلاتے ہاتھ اس سے چھڑوا کر سینے سے ذرا نیچے پیٹ پر رکھ لیا تھا

KZWRITES

"اب یہ یہیں رہے۔۔۔اوکے۔۔۔" ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے کہتے ہوئے شہریار گھٹنوں کے بل ہی اسکے قریب ہوا تھا،ٹانگیں اسکے اتنے قریب

ہونے پر مزید پھیلیں تو اگلے ہی لمحے مشل کو
اپنی تھائیز سے پینٹی اترتی دکھائی دی
تھی۔۔۔ایک ہاتھ اپنے سر کے پاس اور دوسرا ہاتھ
پیٹ پر رکھے وہ اسکی نظروں کو دیکھتے
گہرے سانس لینے لگی تھی۔۔۔قمیض بے ترتیب
ہو کر پیٹ تک ہو گئی تھی

KZWRITES

"ابھی آپ نے ایک پرسنٹ بھی پیار نہیں کیا
تو۔۔۔تو اتنے دن سے ک۔کیا کر رہے ہیں ہم۔۔۔"
مشل تھائیز پر سختی سے سرکتے اسکے ہاتھوں
کے گرم لمس پر پگھلنے لگی تھی۔۔۔انگلیوں کی

حرکت تھائیز سے ہو کر اندر کی جانب نازک سی جلد پر بڑھنے لگی تو ایک خوشگوار سی جنبش سے اسے بے چینی سی محسوس ہوئی تھی...اسکی مضبوط تھائیز پر دھڑی اپنی تھائیز پر اسے شہریار کے جسم سے حرارت اپنے جسم میں منتقل ہوتی لگ رہی تھی

KZWRITES

اسکی تیز سانسوں کا اتار چڑھاؤ قمیض کے پیچھے سے نظر آتا ادھورا سا دکھائی دیا تو شہریار نے جھک کر قمیض تھوڑی اوپر کرتے پیٹ کے نچلے حصے کو عیاں کیا تھا...دائیاں ہاتھ اسکی ٹانگ پر پھیرتے وہ بائیں ہاتھ سے

اسکی کلٹ سے بھی تھوڑا اوپر اس بھری بھری سی جگہ کو سہلاتے اسکی آنکھوں میں جھانکا تھا

"تم بتاؤ...تمھیں آج کتنی پرسنٹیج چاہیے...؟ ہم تھوڑا تھوڑا کر کے شروع کرتے ہیں نہ..." کہتے ہوئے شہریار نے ہاتھ پیٹ سے سرکا کر قمیض میں لیجاتے اسکی برا ایک طرف سے اوپر کی تو مشل نے کنفیوز ہو کر ہاتھ خود پر رکھے تھے...اسکے سلو سے ایکٹس اسے آہستگی سے ہی پگھلا رہے تھے

KZWRITES

"ریلیکسسس...شرٹ پہنی ہوئی ہے نا..." نظروں میں نظریں گاڑے شہریار نے دوسری جانب سے بھی برا اوپر کی تو مشل نے اپنی قمیض کو مضبوطی سے پکڑ لیا تھا

KZWRITES

"آپ سے کل....کل صبح بات کی تھی میں نے ایک....."

مشل اٹکتے ہوئے اسے کچھ یاد کرواتے بولی تھی

"یاد ہے مجھے تمھاری بات...کہہ رہا ہوں نہ کہ ریلیکس...پینک مت کیا کرو ایسے...." شہریار نے ہاتھ اسکے پیٹ پر پھیرتے ذرا سا جھک کر اسکے گھٹنے پر ،گھٹنے کے پاس اندر کی جانب لب رکھے تھے

KZWRITES

"بھولنا نہیں۔ں۔۔۔" مشل کو الفاظ نہیں سمجھ آرہے تھے لیکن یاد دہانی کروانا چاہ رہی تھی، آواز کانپنے لگی تھی

KZWRITES

"نہیں بھولتا میری جان نہیں بھولتا۔۔۔آہستہ آہستہ ہی ایک دوسرے کی سمجھ آتی ہے۔۔۔مجھے اب سمجھ آئی ہے کہ تم کمفرٹیبل نہیں فیل کرتی تھی ایسے۔۔۔

we will sort out it together

فی الحال اپنی کوئی ٹی شرٹ۔۔۔

پہننی ہے؟ لا دوں؟...ادھر دیکھو، موڈ نہیں ڈاؤن کرنا اپنا تم نے...." شہریار نے ضبط سے کہتے پورا جھک کر اسکے ماتھے کو چوما تو مشل نے سر ہاں کی صورت ہلایا تھا

KZWRITES

"اچھا لاتا ہوں...ایک سیکنڈ بس..." کہہ کر شہریار پیچھے کو ہوتا بیڈ سے اتر کر ڈریسنگ کی طرف بھاگا تھا،حواسوں پر مشل کے جسم کی خوشبو چھائی ہوئی تھی،بے لگام ہوتے جذبوں سے بوجھل وہ انہی قدموں سے پلٹ کر کمرے میں آیا تھا

یہ لو..." وہ اسکے لیے الماری سے بلیک کراپ ٹاپ نکال لایا تھا جو فل سلیو تھا اور اسکے پیٹ کے درمیان تک آرہا تھا

KZWRITES

"یہ تو میرا نہیں ہے...یہ شاپنگ کب کی آپ نے...؟" مشل اسکے واپس آنے پر اٹھ کر بیٹھے برا کو واپس خود پر فکس کرتے کرتے رکی تھی

"اتار دو اسے اور قمیض کو بھی۔۔۔یہ پہنو۔۔۔میں نہیں دیکھتا۔۔۔" شہریار نے کھڑے کھڑے اسکی قمیض سے ہاتھ اندر کرتے بیک ہک کھول دی تو مشل نے نظریں جھکائے جھکائے کی ٹاپ کا ٹیگ کھینچ کر اتارا اور پھر شہریار نے مڑنے پر ویسے ہی بیٹھے بیٹھے جلدی سے قمیض اور برا اتار کر ٹاپ پہن لیا تھا جو فلیکسیبل ہونے کے ناوجود اسے سینے اور بازوؤں سے اچھا خاصا فٹ تھا

"پ۔پہن لیا ہے۔۔۔" مشل کی آواز پر واپس مڑتے شہریار اسکے پاس پڑے کپڑوں کو نیچے پھینک کر اسے ٹاپ خود پر ایڈجیسٹ کرتے دیکھ کر اسے کوئی مہلت دئیے بغیر یونہی بیڈ پر گراتے

KZWRITES

خود اس پر جھک گیا تھا

"اب ہر شاپنگ کا سکرین شاٹ تو تمہیں نہیں بھیج سکتا نا۔۔۔ابھی مجھے بتاؤ کہ تمہیں کتنی پرسنٹیج چاہیے آج۔۔۔"

شہریار اسکے سینے پر ٹاپ کے اوپر نرمی سے لب رکھتے دونوں بازو بیڈ پر اسکی کمر کے ارد گرد رکھے خود کو اسکی ٹانگوں کے درمیان ایڈجیسٹ کرتے جسموں کو بے باکی سے مس کرنے لگا تھا

KZWRITES

"بتاؤ مشل۔۔۔اچھا لگ رہا ہے ایسے۔۔۔؟ " اسکی نازک نرم سی تہوں پر پینس کو پریس کر کے رب کرتے شہریار نے ہونٹوں کا رخ ذرا سا ہی نیچے پیٹ کی جانب کیا تو اسکی سختی پر وہ اندر ہی اندر مچلنے لگی تھی،بے چین ہونے لگی تھی مگر کہنے کو کوئی لفظ نہیں مل رہے تھے

KZWRITES

"مجھے نہیں پتہ۔۔۔" مشل نے شرم سے سرخ پڑتے اپنے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے تو شہریار نے لب اسکے پیٹ پر رکھے آہستگی سے دانتوں

سے کاٹتے اسے شدید مچلنے ہر مجبور کر دیا تھا..پیٹ کو چومنے سے نچلے جسم کچھ پل کو الگ ہوئے تھے لیکن اسکی بات کے برعکس اپنے سر میں سرکتا مشل کا ہاتھ محسوس کر کے وہ اپنے ہونٹوں کا رخ مزید نیچے کرتا جا رہا تھا...

مشل کی آنکھیں بھی اسکے چہرے کی طرح سرخ ہونے لگی تھیں... پیٹ پر شہریار کا شدت بھرا لمس محسوس کرتے مشل اپنی کمر غیر ارادی طور پر اوپر کو اٹھا رہی تھی،ہاتھ اسکے بالوں میں گرفت پکڑتا جا رہا تھا

KZWRITES

"چلو میں آپشنز دیتا ہوں---100٪----؟ آج سارا پیار کر لیں---؟" شہریار نے اپنے ہونٹ اسکے پیٹ کے نچلے حصے پر رکھتے نرمی سے سک کرتے پوچھا تو مشل نے بے قراری سے نفی میں سر ہلایا تھا،سانسیں اسکے ہونٹوں کے بکھرتے لمس پر بے حال ہونے لگی تھیں---شہریار نے دونوں ہاتھوں سے اسکی کمر ہولڈ کر کے اسے بیڈ پر تھوڑا پیچھے کو کرتے اب لب نیول پر رکھے تو مشل نے ہاتھ اسکے سر سے نکال کر اپنے بال جکڑتے آنکھیں میچی تھی---اسکے ہر چھوٹے سے چھوٹے لمس پر بھی وہ خود کو نم ہوتا محسوس کر رہی تھی

KZWRITES

"۔90٪...؟" اپنے سر سے اسکا ہاتھ ہٹتا محسوس کر کے شہریار نے نظروں کا رخ اوپر کو کیا تو کراپ ٹاپ سے اسکے سینے کی ہلکی سی مگر انتہائی خوبصورت بھری بھری سی جھلک نے حالت بلکل بے قابو کر دی تھی...پیاسی نظروں کو نیچے کیے شہریار نے اپنی زبان اسکی نیول کے پاس پھیری کر اسکی ملائم سے جلد کو سک کرتے ہونٹوں میں بھرا تو مشل نے کمر اوپر کو اٹھاتے شدت سے نفی میں سر ہلایا تھا...

KZWRITES

اسکی اپنی حالت بھی بگڑنے لگی تھی،آج پہلی بار اس سے فاصلہ ہونے پر خود میں ایک کمی سی محسوس ہوئی تھی

"بری بات یار....اچھا70 ٪ تو ٹھیک ہے نا،اس سے زیادہ بارگنگ نہیں ہو سکتی اب..." سر اٹھا کر کہتے شہریار کی نظروں میں وہی حسین منظر پھر سے آیا تو آنکھیں موندے اپنے ہاتھ سے اسکا ٹاپ ایک طرف سے اوپر کو سرکاتے وہ تھوڑا اوپر ہوا تھا... اسکے ابھرے حصے کو چومتے وہ اندازے سے نپل کو منہ میں

KZWRITES

لیے شدت سے چوسنے لگا تو تو مشل نے ایک بار پھر اسکے سر کے بال زور سے کھینچے تھے

"شہریا۔۔ر۔ر۔۔۔"

"آنکھیں بند ہیں میری۔ی۔۔" ایک نم سی آواز سے ہونٹوں کو نپل سے الگ کرتے شہریار نے بوجھل سے لہجے میں کہہ کر پھر سے اسے لبوں میں قید کیا تھا۔۔۔یے چینی ایسی تھی جیسے اب اس سے کبھی الگ نہیں ہو گا۔۔۔اوپر کو ہونے سے شہریار کا سارا جسم مشل کے جسم سے مس ہونے لگا تو مشل نے بھی اس کمی پر سخت سا

KZWRITES

دباؤ محسوس کرتے اب مزاخمت نہیں کی تھی۔۔۔شہریار دوسری جانب ٹاپ کے اوپر سے ہاتھ رکھ کر مسلتے ،زبان سے اسے گیلا کرتے مسلسل سک کیے جا رہا تھا

KZWRITES

"ہہہ۔۔۔" وہ جتنا اسے ہونٹوں سے چھو رہا تھا اتنا ہی اسے خود پر پگھلتا محسوس کر رہا تھا۔۔۔پہلی بار اسے یوں بغیر مزاخمت کے اتنا انوالو دیکھا تھا۔۔۔اسکی مدھم مدھم سی آوازیں بھی مسلسل کان میں پڑ رہی تھیں۔۔۔اپنے بال کو اسکی انگلیوں میں پھنستا

محسوس کرتے شہریار لوئر باڈی کو مسلسل
اسکی بھیگتی گہرائی پر سہلاتے وجائنل ہول پر
دباؤ ڈالتے دوسری جانب سے ٹاپ سرکا کر وہاں
بھی زبان پھیرنے لگا تو مشل تڑپ کر دوسرا
ہاتھ اسکے کندھے پر رکھنے کو مچلنے لگی تھی

KZWRITES

"سہہہ...آں..." شہریار کا زبان سے ہونٹوں تک
چھونا خاموشی سے برداشت کرتے اب دانتوں
کی گرفت نپلز پر محسوس کرتے وہ اونچا سا
سسکتے ہوئے اسکی پناہ میں مچلی
تھی..دانتوں کا حصار بہت معمولی سا تھا مگر

اسکے آہستگی سے کھینچنے سک کرنے پر مشل کو اپنے بندھ ٹوٹتے محسوس ہونے لگے تھے...اسے اپنی حدوں میں محسوس کرنے کی بے چینی انتہا کو تھی لیکن اقرار کرنا یا کہنا ناممکن سا تھا

KZWRITES

"مشل..." اسکو مدہوش ہوتا دیکھ کر شہریار نے چہرہ اوپر اٹھاتے اس ہلکے سے ابھرے ہوئے نپل کو چوم کر اسکے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اسکو اپنی طرف متوجہ کیا تو اسکی آواز کا رخ اپنے چہرے کی جانب محسوس کر کے مشل کی بند

پلکیں بھی لرز اٹھی تھیں،فورا سے نچلے ہونٹ پر زبان پھیر کر مشل نے اپنے چہرے کے تاثرات بلینک کیے تھے

"ج..جی..." اپنی میچی ہوئی آنکھیں کھول کر وہ بولی تھی...تیز ہوتی سانسوں سے اسکے ادھ کھکے ہونٹ شہریار کی نگاہوں کا مرکز بنے تھے

KZWRITES

"May i....?"

شہریار نے مزید اوپر کو اٹھتے اسکی آنکھوں میں اپنی سرخ انگارا ہوتی آنکھیں گاڑھے ہوئے،اسکی اِنر تھائی پر اپنی ہتھیلی جمائے پوچھا تو مشل نے بہت۔ت۔ت آہستگی سے سر ہاں میں سر ہلاتے اپنا بازو اپنی آنکھوں پر رکھ کر اسکی نظروں کو مزید گرما دیا تھا

KZWRITES

"Are you sure...?"

پوچھتے ہوئے شہریار نے اسکی نمی میں خود ذرا سا دھکیلا تو مشل نے ٹانگوں کو ذرا سا

کھولتے ادھ کھلے ہونٹ آپس میں بھینچ کر بازو چہرے سے ہٹا کر اسے دیکھا تھا

"بس 70 تک ہی رہنا۔ا۔ا۔۔۔" اسکی صرف ٹپ کو ہی محسوس کرکے مشل نے پرسنٹیج سیٹ کر دی تھی۔۔۔بازو نیچے کرنے پر خود پر نظر پڑی تو ٹاپ کو کھینچ کر نیچے کرتے وہ اپنی ہی کھلی ٹانگیں دیکھتے کنفیوز ہونے لگی تھی

KZWRITES

"جتنا تم کہو..."

شہریار بہکتی آنکھوں سے اسکے پورے وجود کو اپنی نظروں میں لیے کچھ پل ٹپ کو اندر تو کبھی باہر کرتے وہیں پر رگڑنے لگا تو مشل قدرے نارمل ہو کر اس لمس کو محسوس کرنے لگی تھی لیکن اگلے ہی پل شہریار سارے ضبط ایک طرف رکھتے یک دم پورا اس پر حاوی ہوا تو مشل کی بے ساختہ سسکی کی گونج پورے کمرے میں پھیلی تھی...ہاتھ واپس آنکھوں پر آگئے تھے...

KZWRITES

مکمل اندر سماتے وہ کچھ پل ٹھہر کر اسکی تھائیز سہلانے لگا تو مشل چھوٹی چھوٹی سانسیں بھرتے اسکی سلگتی سختی پر خود کو سمجھا بجھا ہی تہی تھی کہ شہریار کے ہلکا ہلکا سا موو ہونے پر پورے جسم میں عجیب سے احساس کی لہریں دوڑنے لگی تھیں جنہیں سہنا بہت مشکل لگا تھا

KZWRITTES

"-50%..... 50شہریار50 ...." کچھ پل ہی اس حرکت کو سہنے کے بعد مشل بمشکل بول پائی تھی۔۔۔سانسیں ایسی تیز ہوئی تھیں کہ اپنا آپ،

خود اپنے قابو میں نہیں لگ رہا تھا

"پہلے بتانا تھا نا۔۔اب بیچ راستے میں نہیں۔۔۔"

شہریار نے جھک کر آخری حدوں میں خود کو ٹھہراتے، اسے کندھے سے جکڑ کر اسکا رخ سائیڈ کو موڑا اور اس میں خود کو اب شدت سے اس میں شامل کرنا شروع کیا تو مشل اسکی گرم سانسوں کو اپنی گردن پر محسوس کرتے خود بھی ان پلوں میں سکوں تلاشنے لگی تھی۔۔۔۔لیکن چہرے کو بلکل بے تاثر سا

رکھا تھا کہ شہریار کچھ جانچ نہ لے۔۔۔جو

KZWRITES

مسلسل اپنے انگوٹھے سے اسکے کان کی لو پچھلی طرف کو سہلاتے اس پر جھک کر اس پر سارا بوجھ ڈالے گہرے سانس بھرتے اپنے عمل میں تیزی لاتا جا رہا تھا

KZWRITES

"شہریار۔ر۔۔۔سنیں نا۔۔۔" مشل بیڈ شیٹ کو ایک ہاتھ سے زور سے بھینچتے ہوئے اس کے ڈیپ سٹروکس پر اپنا آپ اسکے حوالے کرتے ہوئے بھی بار بار مچل رہی تھی

"جی۔۔۔ہہ۔۔۔۔حکم۔۔۔" شہریار گہرے سانس لیتے اسکے سر کے گرد اپنے دونوں بازو جمائے پیار سے اسکے گالوں

کو چومتے اپنا ماتھہ اسکی کنپٹی سے ٹکاتے ,خود کو پورا اسکی گہرائی سے باہر نکال کر وہیں پر تھوڑا سا پھیر کر نمی سمیت ایک بار پھر اس میں بھرپور سمایا تھا

KZWRITES

"آہہہ۔۔۔ایسے ایک دم نہیں کیا کریں۔۔۔بس۔۔۔ابھی40 پرسنٹ جتنا کر لیں۔۔۔"

مشل اسکے بدلتے انداز پر نڈھال ہوتے ہوئے بولی

تو شہریار نے ہاتھ نیچے کو لیجاتے اسکی ہپس کو دبوچ کر بلکل اسی طرح ایک بار پھر پورا خود کو باہر نکال کر ویسے ہی وہاں نمی پر پینس کو سہلاتے کبھی اسکی تھائیز کے درمیان تو کبھی ہول میں اینٹر کرنا شروع کیا تو مشل کی جان پل پل نکلنے لگی تھی

KZWRITES

"شہہہر۔۔ا۔۔ر۔۔۔" اسکے سلو ایکٹس بھی جان لیوا ثابت ہو رہے تھے۔۔۔کروٹ پر لیٹے وہ بس اتنا ہی موو ہو پا رہی تھی جتنا وہ اسے ہونے دے رہا تھا

"چپ کرو...میں نے کوئی مشین نہیں لگائی ہوئی جسکو مینوئلی فکس کرتا جاؤں...دھیان باتوں پر نہیں،میری طرف رکھو بس...محسوس کرو مجھے..." شہریار نے اسکے کان پر لب رکھتے ،یک دم اسکا رخ کروٹ سے الٹا کیا تو مشل بیڈ پر اسکے حصار میں ہی ناسمجھی سے ادھر اُدھر دیکھنے لگی تھی...شہریار نے اسے تھائی سے کھینچ کر بیڈ سے نیچے کرتے اس پر جھکے جھکے ہی پینس کو وہاں رگڑتے ارادی طور پر اپنے انداز میں سختی لیے اسکو مکمل اپنے قابو میں کر کے پینیٹریٹ کر کے ہولڈ کیا تو

KZWRITES

مشل کی ٹانگیں تک اسکے عمل پر کانپ گئی تھیں۔۔۔ایک پاؤں فرش سے لگ رہا تھا تو دوسرا پاؤں ذرا سا اوپر کو اٹھا ہوا تھا

"پاؤں ٹھیک سے رکھو۔۔۔میری جان۔۔۔" پیار سے پچکارتے شہریار نے اسکی گردن سے بال کٹا کر وہاں لب رکھے تو اسکے حصار میں رہتے ہوئے ہی مشل نے خود کو ایڈجیسٹ کیا تھا

KZWRITES

"ہاں،ایسے ہی..." ہاتھ اسکے پیٹ کے نیچے کر کے اسے اپنے حساب سے تھوڑا اوپر کرتے وہ تقریباً سیدھا کھڑا ہو کر اس میں آہستگی سے موو ہونے لگا تو کان اسکے منہ سے وہی سسکیاں دوبارہ سننے کو بے تاب ہونے لگے تھے...نظریں اسکے بھرے بھرے ہپس پر گاڑے شہریار خود کو اس کے وجائینل ہول میں موو ہوتے دیکھ کر اب آہستگی سے شدت اختیار کرنے لگا تو اسکی مطلوبہ آوازیں خود بخود مشل کے خلق سے برآمد ہونے لگی تھیں...ایک ہاتھ بلکل نیچے لوئیر بیلی پر رکھے،دوسرا ہاتھ لوئیر بیک پر رکھے وہ خود کو اس میں تیزی سے موو کرتے خود بھی گہرے سانس بھرنے لگا

KZWRITES

تھا لیکن مشل کی کانپتی ٹانگیں،اسکا بار بار سر اٹھا کر سسکنا محسوس کرتے شہریار نے خود کو اس سے الگ کیا تھا

KZWRITES

"سیدھا کر دوں۔۔۔؟" اسکی لوئیر بیک پیار سے سہلاتے شہریار نے جھک کر ٹاپ کو ذرا سا اوپر کر کے اسکی اپر بیک پر لب رکھے تو مشل تیز تہز سانس لیتے خود ہی سیدھی وہ گئی تھی۔۔۔شہریار وہی شِور کرتی لیگز پکڑ کر اپنے کندھوں پر رکھتے بے رحمی سے ایک جست میں

اسکی نمی کو چیڑتے ہوئے اس میں سمایا اور اس بار تب تک اس سے الگ نہیں ہوا تھا جب تک کافی حد تک اسے بھی اپنے ساتھ انتہا پر نہیں پہنچا دیا تھا...مشل کے بار نار ڈائورٹ ہوتے دھیان آج پہلے کی نسبتاً بہت کم تھے....کئی بار مشل نے خود کو مکمل اسکے حوالے کرتے آنکھیں موند کر اسے محسوس کیا تھا تو کئی بار خود بھی چھوٹی چھوٹی سی پیش رفتیں کرتے اسے اپنے قریب کیا تھا

KZWRITES

"رک جائیں۔۔۔ایک منٹ۔ٹ۔۔۔میرے پاس رہیں۔ں ۔۔۔" رات کے کسی پہر،شہریار کا ساتھ دیتے دیتے اچانک سے خود سکون کی انجانی سے انتہا پر پہنچ کر مشل نے اسے اپنی بازوؤں سے ہولڈ کیا تو شہریار اسکے پسینے سے تر چہرے کو دیکھ کر خوشی کے احساس سے دوبار ہوتے بے ساختی مسکرایا تھا۔۔۔

KZWRITES

مشل کے چہرے کے نئے رنگ دیکھ کر وہ سچ میں تھم گیا تھا۔۔۔دل بھر کر اسکی گھری بے ترتیب تھکی تھکی سی سانسوں کو دیکھا

تھا..جی بھر کر اسکے تر چہرے کو چوما
تھا...اور پھر یکدم اسکی گہرائی میں خود کو
بے قابو ڈاث محسوس کرتے اس بار اتنی شدت
سے برسا تھا کہ چند پلوں میں وہی رنگ شہریار
کے اپنے چہرے پر بھی بکھر گئے تھے...مشل کو
اپنے ساتھ محو دیکھ کر اس بار شہریار کو بھی
ایسا سکون محسوس ہوا تھا جو اب تک کہیں
کھویا ہوا تھا...دونوں پسینے میں بھیگے بیڈ کے
کنارے پر ایک دوسرے سے لپٹے پڑے تھے...مشل
کے جسم سے وہ ٹاپ ساری رات نہیں اترا تھا
لیکن اندھیرے میں شہریار نے اسکے جسم کے ہر
حصے کو ہی اپنے لبوں سے محسوس کر لیا
تھا...مشل کی خود سپردگی آج دونوں کو ہی

KZWRITES

الگ جہاں میں لے گئی تھی۔۔۔اسکے دونوں ہاتھ شہریار کی کمر پر بندھے تھے،وہ اسے نیند میں بھی خود سے دور نہیں جانے دے رہی تھی

KZWRITES

"He fell first but she fell for him even harder"

صبح کے قریب کروٹیں بدلتے مشل کی نظر اسکے چہرے پر پڑی تو تو ایک کوٹیشن خود پر رکھ کر سوچتے ہوئے وہ بے ساختہ مسکرائی

تھی۔۔۔یہ سانولا چہرہ اسے کبھی بھی برا نہیں لگا تھا۔۔۔کئی بار اسکا دل دکھانے کو وہ اسے کچھ نہ کچھ کہتی رہی تھی لیکن اب تو یہ چہرہ اسے اپنی کل کائنات ہوتا نظر آرہا تھا۔۔۔اسکے رخساروں پر پھیلی سرخی۔۔۔ تکیے پر بکھرے اسکے فریش ٹرمڈ بال۔۔۔مشل کی نظروں میں رات والا شہریار کا ایکٹ آیا تو نے خود ہوتے اس نے بال اسکے ماتھے سے ہٹائے تھے

KZWRITES

"آجاؤ۔۔۔" نیند سے ڈوبی آنکھیں کھول کر شہریار نے اسکو رضائی کے اندر کر کے پھر سے

اپنے بازوؤں میں بھر لیا تھا

"شہریار۔۔" مشل مدھم سی آواز میں بولی تھی۔۔۔ساری رات وہ یونہی اسے بار بار اپنے قریب کرتا رہا تھا

KZWRITES

"ہممم۔۔" آنکھیں موندے ہی جواب آیا تھا

"لو یو..." سر اٹھا کر اسکے ماتھے کو چومتے ہوئے بولی تھی

"لو یو ٹو میرے مونسٹر..." شہریار نے اسکو پورے کا پورا رضائی میں چھپا لیا اور ہلکے سے اسکی کمر پر مالش کرنے لگا تو مشل نے اسکا وہی ہاتھ کھینچ کر اپنے بالوں میں کر لیا تھا

KZWRITES

"آپ مجھے مونسٹر کیوں کہتے ہیں..ں؟
آپ...آپکو کیسے پتہ میں نے آپکا نام مونسٹر

سے سیو کیا ہے۔۔۔؟ " مشل نے دل میں چھپا سوال کیا تھا

"ساتھ رہتی ہو میرے۔۔۔لگ گیا تھا پتہ۔۔۔لیکن مونسٹر سے بگ مونسٹر کب کیا یہ نہیں پتہ چلا۔۔۔ کس دن کیا تھا ویسے۔۔۔؟

curious to know...."

KZWRITES

آنکھیں کھول کر شہریار نے شرارت سے ونک کیا تو مشل نے شرما کر ہنستے ہوئے اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپا لیا تھا

"مالش کریں چپ کر کے...سلائیں

مجھے..."

"اسکے میں چارجز نہ لینا شروع کر دوں،تمھیں

تو چسکا لگ گیا ہے...."

شہریار اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتا

پھیرتا نیند میں جانے لگا تو مشل نے اپنا سر ہلا

کر اسکو پھر سے جگا دیا تھا

KZWRITES

"نیند آرہی ہے یار۔۔۔"

شہریار نیند میں بولتا پھر سے اسکے

سر میں انگلیاں چلانے لگا تھا،مشل نے منہ بنا کر

کروٹ اس سے موڑ کر اسکی طرف اپنی بیک کر

لی تو شہریار نے اسکی ٹاپ سے چھلکتی برہنہ

نازک کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو خود میں

بھینچا تھا "ناراض کیوں ہو رہی ہو،کر تو رہا

ہوں"

KZWRITES

"صحیح نہیں کر رہے۔۔۔اس کام میں100 ٪ نہیں

دیتے آپ اپنا۔۔" مشل طنزیہ سے لہجے میں

بولتے آگے کو کھسک کر فاصلہ بناتے بولی
شہریار اسکی بات پر خود کو چیلنج کرتے نیند
سے چور آنکھیں ملتا اٹھ کر بیٹھ گیا اور سر
اپنی گود میں رکھے تب تک اسکا اچھے سے
مساج کرتا رہا تھا جب تک وہ سو نہیں گئی
تھی...اور پھر خود ویسے ہی آدھا لیٹا آدھا
بیٹھا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سو گیا تھا

KZWRITES

کچھ گھنٹوں بعد مشل کی آنکھ کھلی تو اپنا
سر اسکی گود میں دیکھ کر چہرہ اوپر
کرتےشہریار کو بیٹھے ہوئے انکمفرٹیبل ہو کر
سویا دیکھ کر اس پر ٹوٹ کر شدید پیار آیا تھا

"شہریار ر ر۔۔۔ٹھیک ہو کر لیٹیں۔۔۔"

مشل نے اسکو کندھے سے ہلایا تو شہریار نے آنکھیں ہلکی سے کھول کر اپنی ظالم بیوی کو دیکھا اور پھر اسکو قابو کر کے رضائی میں گھس کر سو گیا تو مشل اسکی کمر کو پیار سے سہلاتی رہی تھی۔۔۔

KZWRITES

دل بے حد ریلیکس تھا۔۔۔اہسی خوشگوار صبح پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔کبھی مسکراتے تو کبھی باقاعدہ ہنستے وہ کبھی شہریار کے کندھے کو چوم رہی تھی تو کبھی اسکی کمر کو اچھے

سے سہلاتے رات نیٹھ کر گزارنے کا مداوا کر رہی تھی

KZWRITES

"Wapis Kab ana hai? Lene aown?"

شازمہ ناشتہ کر رہی تھی کہ شازم کا میسج آگیا تھا،رات بھی وقفت وقفے سے اسکے مسیجز آتے رہے تھے

"Ajto apko or khala ko dinner py bulana ha mama ne..."

شازمہ نے چائے کا سپ لیتے ریپلائے کیا تھا

KZWRITES

"ہاں تو واپسی پر ساتھ آجانا نہ...تمھیں پتا ہونا چاہئیے خود کہ تمھارے بغیر نہیں رہا جاتا اب..."

شازم کا وائس میسج آیا تھا

"اچھا میں ماما سے پوچھ کر بتا دوں گی .."

شازمہ نے بھی اب جوابا وائس نوٹ بھیجا تھا

KZWRITES

"یہ شہریار آج اٹھا نہیں...نہ رات کا کھانا کھایا دونوں نے...یہ مشل کھاتی پیتی بھی کچھ نہیں اوپر سے شہریار بھی اسکا خون جلاتا ہے...اتنا روئی کل وہ سارا دن...اتنے دن پہلے میں زیادتی کرتی رہی ہوں..."

سمینہ بیگم اسکے پاس بیٹھتے بولیں تو شازمہ کا دھیان میسج سے ہٹ کر ماں کی طرف ہوا تھا،چہرے پر غصے کے تاثرات آئے تھے لیکن جواب نہیں دیا تھا

KZWRITES

"Mama andr arhi hain,

drwaza khulwao...."

شازم کا میسج دیکھ کر شازمہ ٹیبل سے اٹھ کر باہر کو بھاگی تھی

"واپسی پر ساتھ چلنا ہے...تیار رہنا" شازم نے اسے ایکسایٹمنٹ سے باہر آتا دیکھ کر گاڑی سے نکل کر اسے گلے سے لگاتے کان پر جھک کر کہا تھا

KZWRITES

"اسلام علیکم خالہ..." شازمہ اسکے یوں گلے لگانے پر جھینپ کر سرخ پڑتے اس سے الگ ہو کر سامعہ خاہ سے ملی تھی "وعلیکم سلام ،جا رہا تھا آفس تو میں نے کہا بھئی مجھے اتارتے

جاو،واپسی پر پل کر لینا۔۔اہسے دوبارہ لینے اتا تو پٹرول ہی ایکسٹرا جلتا۔۔۔"

"آپکا گھر ہے خالہ۔۔۔آئیں اندر آئیں۔۔۔شازم آئیں۔۔"

KZWRITTES

"نہیں میں نکل رہا ہوں بس۔۔مما کو لیجاؤ اندر۔۔" اسکے کندھے کو تھپتھپاتے شازم واپس گاڑی میں بیٹھا تو اسکے ان ایکٹس پر شازمہ کا

دل ہی مچل گیا تھا۔۔

اسے اتنا بدلا دیکھ کر خوشی کا ایک تر و تازہ سا احساس اسے اپنی لپیٹ میں لے گیا تھا

"بھئی اپنی بہو کو میں آج ساتھ ہی لے کر جاؤں گی،ہمارا گھر اب سونا سونا لگتا ہے اسکے بغیر، شازم کا بھی دل نہیں لگ رہا کل سے۔۔"

سامعہ شاہ اندر داخل ہو کر سمینہ بیگم کے گلے لگتے بولی تھیں

KZWRITES

"ہاں ہاں ہماری رونق اب آپکی ہوگئی ہے۔۔۔"
سمینہ بیگم اپنی نم آنکھیں صاف کرتے بہن سے
بولیں تھیں

KZWRITES

"بس ایسے ہی ہے۔۔۔شہریار اور عالم بھائی تو
آفس ہوں گے نہ۔۔۔بہو نیچے نہیں آئی ابھی تک
تمھاری،نو بج رہے ہیں ۔۔۔" سامعہ شاہ ادھر ادھر
نظر دوڑاتے بولی تھیں

"نہیں...سو رہے ہیں...شہریار بھائی آفس نہیں گئے..." شازمہ گھڑی دیکھتے ہوئے بولی تھی، اسے خود بھی وقت کا اندازہ نہیں ہوا تھا

"شازم تو اس معاملے میں بہت دھیان رکھتاہے ویسے...جو بھی ہو آفس سے آف نہیں کرتا...حا لانکہ اپنا الگ کام بھی شروع کر رہا ہے پھر بھی شہریار کے آفس کو بھی پورا پورا ٹائم دیتا ہے... دھیان سے بہن...کہیں شہریار گھر پر رہ رہ کر نکمہ ہی نہ پڑ جائے..."

KZWRITES

"نہیں سامعہ،کل گیا تھا وہ۔۔آہستہ آہستہ ہی اب روٹین سیٹ ہو گی۔۔" سمینہ بیگم بول رہی تھیں کہ انکی بات سامعہ شاہ نے کاٹ دی تھی

KZWRITES

"ابھی سیٹ نہ ہوئی تو پھر کبھی سیٹ نہیں ہو گی۔۔۔ایسی آوارہ لڑکیاں سست کر دیتی ہیں مردوں کو۔۔۔نہ خود اٹھتی ہیں جلدی، الٹا شوہر بھی سست ہو جاتے ہیں۔۔۔شہریار سے کہو کچھ بھی ہو 7 بجے نیچے اتر آیا کرے۔۔ڈھیل کیوں دیتی ہو۔۔ہفتہ بہت ہوتا ہے چھٹیوں کے لیے۔۔"

سامعہ شاہ سمینہ بیگم سے مخاطب ہوتے بولے چلی کا رہی تھیں

KZWRITES

KZWRITES

"شہریار آفس کیسے جائیں گے...آپ تو اتنا سوئے ہی نہیں..." مشل شہریار کے فون پر تیسرا ، چوتھا الارم بجتا سن کر رضائی میں بازو پھیلا کر انگڑائی لیتے ہوئے بولی تھی

"اب سمجھ آئی ہے نیولی میرڈ بندے کیوں آئے روز لیٹ آتے ہیں آفس،میں خومخواہ ڈانٹ پلاتا تھا سب کو....اب سمجھ آیا انکا دُکھ...."
شہریار آنکھیں ملتے ہوئے اٹھ کر بیٹھا اور فون پر سے snooze ہٹا کر الارم آف ہی کر دیا تھا...گھڑی پر نظر ڈال کر وہ واپس مشل کے سینے پر سر رکھتے رضائی کھینچ کر خود پر کرتے لیٹ گیا تھا...مشل کے ہلکے نم بالوں سے اٹھتی خوشبو نے پھر سے نیند کی وادیوں میں بھیجنا شروع کر دیا تھا

KZWRITES

"آج چھٹی کر لیں۔۔۔آپکا اپنا ہی بزنس ہے نہ بھی جائیں تو خیر ہے۔۔۔" مشل اسکے سر میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی تو شہریار نے سر اٹھا کر چہرے کا رخ اسکے چہرے کی طرف کرتے قمیض کے اوپر سے وہیں پر زور سے لب رکھے تھے

KZWRITES

"یہ انفارمیشن کس نے دی ہے کہ اپنے بزنس میں خیر ہوتی ہے نہ جانے سے۔۔۔؟ " شہریار نے اپنے دونوں بازو اسکے گرد پھیلائے ہوئے تھے

"بس ہے مجھے ساری انفارمیشن۔۔۔آپ

نہ جائیں نہ آج۔۔۔"

مشل اسکے بالوں میں مسلسل انگلیاں چلا رہی تھی،سینے پر پڑا اسکے چہرے کا بوجھ اچھا لگ رہا تھا

KZWRITES

"گھر رکھ کر کیا کرنا ہے میرا۔۔۔؟

Do you want another round?"

شہریار نے اپنا ہاتھ اسکی کمر پر گدگدانے والے

انداز میں پھیرتے ہوئے سر اٹھا کر اسے ذو معنی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو مشل نے شرما کر ہنستے ہوئے اسکا سر واپس نیچے کر دیا تھا

"جی نہیں---already had enough،میں صرف آپکی نیند کی وجہ سے کہہ رہی تھی---لیکن لگتا ہے نیند پوری ہو گئی ہے آپکی----چلیں اٹھیں ریڈی ہوں اور جائیں آفس---" مشل مصنوعی غصے سے بولی تو شہریار نے بھی ایک غصے بھری نظر اسے دیکھ کر سینے پر چہرہ رکھے ایک جانب دانتوں سے

KZWRITES

ہلکی سی بائیٹ کر دی تھی

"آ۔۔ؤچ۔۔۔کیا ہے۔۔۔۔ے۔۔۔۔ے۔۔۔" مشل نے اسکا چہرہ دھکیلتے ہوئے ہوئۓ سسکی بھری تھی

KZWRITES

"بھوک لگی ہے یار۔۔۔رات سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔" شہریار نے جہاں بائیٹ کی تھی وہیں پر لب رکھتے چہرہ رگڑتے بولا تھا

"تو ناشتہ کریں نہ..."

"شہریار ایسے نہ کیا کریں،درد ہو رہا ہے.ے..."
مشل اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر سہلاتے ہوئے
غصے سے بولی تھی

KZWRITES

"سوری.ی...پر زیادہ زور سے تو نہیں کیا میں
نے..." شہریار چہرہ اٹھا کر معصوم شکل بناتے

بولا تو مشل اسکے کندھے کا سہارا لے کر اٹھ کر بیٹھ گئی تھی

"ناشتہ ہی کر لیں...آپکو واقعی بھوک لگی ہے..." مشل اٹھ کر بیٹھی تو شہریار اسکی گود میں سر رکھ کر سیدھا لیٹ گیا تھا

KZWRITES

"نیچے جانے کا موڈ نہیں ہو رہا ابھی....اوپر سامان ختم ہوا ہے شاید...چیک کر کے آتی ہو...؟" شہریار نے لیٹے لیٹے اسکے گال کو پیار

سے چھو کر کہا تھا،آنکھوں میں بار بار نیند امڈ رہی تھی

"اوپر دودھ نہیں ہے۔۔۔میں بنا لاؤں ناشتہ۔۔۔؟ آف کر رہے ہیں نہ پھر۔۔؟ بس آج کر لیں۔۔۔کل پرسوں سے بلکہ میں بھی کالج جانا شروع کروں گی۔۔۔ایسے اکیلا اکیلا سا لگتا ہے آپکے بغیر۔۔۔آج ہم شاپنگ کر لیتے ہیں۔۔میں نے ضروری چیزیں لینی ہیں۔۔۔مجری تو بکس بھی مس پلیس ہو گئی ہوئی ہیں۔۔۔" مشل نے بھی جوابا اسکے گال کو سہلاتے ہوئے پیار سے کہا تو

شہریار اسکے قدرے فریش چہرے کو دیکھ کر کِھل کر مسکرایا تھا

"چلو صحیح ہے۔۔۔آجاؤ پھر ابھی پیار کر لیں تھوڑا۔۔" شہریار نے اسکی ٹانگوں پر سر رکھے تھائی پر بہت ہی لائیٹ سی بائیٹ کی تو مشل نے ہلکا سا اسکے چہرے پر تھپڑ لگایا تھا

KZWRITES

"ہٹیں میں ناشتہ بنا کر لاؤں...آپ تو عجیب ہی..." بات ادھوری چھوڑتے مشل نے سرخ پڑتا چہرہ اس سے چھپاتے بیڈ پر خود کو کنارے کی جناب کھسکایا تو شہریار کا سر اسکی گود سے ہٹ گیا تھا

KZWRITES

"ٹھہرو....میں بنا لاتا ہوں...کھلا تم دینا" شہریار نے اسکی کلائی پکڑ کر اسے اپنے پاس گرایا تو چہرے قریب ہوئے تھے

"جی نہیں۔۔۔میں بنا لاتی ہوں۔۔۔بس کھا آپ خود لیجیے گا۔۔۔ایسے کاٹی جا رہے ہیں۔۔۔" مشل نے تھائی سہلاتے ہوئے ناراضگی سے کہا تو شہریار نے اسے کمر سے ہولڈ کر کے مزید قریب کرتے چہرہ اسکی گردن میں چھپا لیا تھا

KZWRITES

"رات کو تو منع نہیں کر رہی تھی۔۔۔دن کے وقت آنکھیں ہی بدل لیتی ہو۔۔۔اور مفت میں چھٹی کیوں کروں میں۔۔۔؟ کوئی تو perks ہونی چاہئیے نہ۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار نے گردن کی گرم جلد ہونٹوں میں بھر کر سختی سے سک

کرتے دانتوں سے اسے ٹیز کرنا شروع کیا تو مشل نے بھی مچلتے ہوئے اسکے گال کی ٹپ پر دانت گاڑ دئیے تھے...ایک دوسرے سے بدلے پورے کرتے وہ دونوں کتنی ہی دیر پیار سے لڑتے جھگڑتے رہے تھے...گزری رات کے خوبصورت لمحوں نے دونوں کو ایک دوسرے کے بے حد قریب کر دیا تھا

KZWRITES

"ابھی سیٹ نہ ہوئی تو پھر کبھی سیٹ نہیں ہو گی۔۔۔ایسی آوارہ لڑکیاں سست کر دیتی ہیں مردوں کو۔۔۔نہ خود اٹھتی ہیں جلدی، الٹا شوہر بھی سست ہو جاتے ہیں۔۔۔شہریار سے کہو کچھ بھی ہو 7 بجے نیچے اتر آیا کرے۔۔۔ڈھیل کیوں دیتی ہو۔۔ہفتہ بہت ہوتا ہے چھٹیوں کے لیے۔۔۔"

سامعہ شاہ سمینہ بیگم سے مخاطب ہوتے بولے چلی کا رہی تھیں

KZWRITES

"آتا ہے تو بات کرتی ہوں۔۔اب اچھا بھی نہیں لگتا نہ نئے شادی شدہ جوڑے کو جگانا۔۔اسکے

بابا بھی غصہ کر رہے تھے آج تو..." سمینہ بیگم بولیں تو سامعہ شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

"ہاں تو اور کیا...وہ بھی اترے گی تو دو سنا دینا....اچھا تھوڑی لگتا ہے 9 بجنے کو آئے ہوں اور کمرے میں گھسیں رہیں بہو بیٹا... شازمہ تو 8بجے نیچے میرے پاس ہوتی ہے چائے کا کپ لے کر...آج یہ نہیں تھی تو اتنا خالی خالی سا لگ رہا تھا..." سامعہ شاہ نے شازمہ کے سر پر ہاتھ پھیرا تو شازمہ انکو پیار کرتا دیکھ کر

KZWRITES

مسکرانے لگی تھی

"میری شازمہ تو ہے ہی بہت اچھی۔۔۔ملازمائیں ہیں پھر بھی کبھی باپ بھائی کو اپنے ہاتھ کی چائے بغیر آفس نہیں جنانے دیا تھا۔۔۔جاؤ شازمہ چائے بنا کر لاؤ اپنی خالہ کے لیے۔۔۔شاباش۔۔۔چلو سامعہ اندر بیٹھیں۔۔۔شازمہ چائے اندر ہی لے آنا۔۔۔" سمینہ بیگم بات اٹھتے ہوئے بولیں تو شازمہ چائے بنانے چلی گئی تھی

KZWRITES

"سب چیزیں آگے پیچھے کر دی ہیں اس لڑکی نے...کہاں گئی پتی...." شازمہ کچن کا لوئر شیلف کھولتے ہوئے چائے کا سامان ڈھونڈ رہی تھی

"یہاں سے مجھے نکالنے میں کنوینینٹ فیل نہیں ہوتا تھا تو میں نے اوپر شفٹ کر دیا سب..."

مشل جو ناشتہ بنانے کے غرض سے کچن میں داخل ہو رہی تھی اس کو بربراتا دیکھ کر تحمل سے بولی

KZWRITES

"میں نے ہمیشہ سے چائے کا سامان یہیں پہ رکھا ہے کیونکہ چائے میں ہی بناتی تھی سب کے لیے..." شازمہ نے پنجوں کے بل اوپر ہوتے مشل کے بتائے ہوئے کیبنٹ سے چائے کا سامان نکال کر واپس اسی کیبنٹ میں شفٹ کرتے ہوئے کہا تھا ، اپنی ماں کی اسکی طرفداری یاد کرتے خوامخواہ اس پر غصہ آنے لگا تھا

"میں بناتی ہوں کبھی کبھی تو میں نے وہاں رکھ دیا..." مشل نے بغیر پراپر دیکھے سائیڈ آئی

KZWRITES

اسے پتی اور چینی کا باکس واپس نچلے کیبینٹ میں رکھتے دیکھ کر جواب دیا اور فریج سے دودھ نکال کر ایک الگ پین میں دودھ ڈالنے لگی تھی

"تم کہنا کیا چاہ رہی ہو...؟ میں تمہاری بتائی ہوئی بات فالو کروں اب...؟ جہاں میرا دل چاہے گا میں وہیں رکھوں گی..." شازمہ دل میں نفرت لیے بولی تھی،اسے ایسا محسوس ہو تھا جیسے سب بس مشل مشل ہی کر رہے ہوں

KZWRITES

"تو رکھ لو۔۔۔کون روک رہا ہے تمھیں۔۔۔؟ صبح صبح موڈ خراب کر رہی ہے۔۔" پہلی بات لاوڈلی کہتے آخری بات مشل نے دل میں سوچی تھی

KZWRITES

"روک نہیں رہی تو کہنا ضروری تھا کہ اب تم کچن ہولڈ کرتی ہو۔۔" شازمہ نے بھی الگ پین لے کر دودھ اس میں انڈیلا تھا

"میں نے ایسے کہا تو نہیں لیکن اگر تم سمجھنا چاہتی ہو تو سمجھ لو...ویسے مجھے یہ ٹپیکل نند بھابھی کی لڑائیاں پسند نہیں ہیں سو مجھے پلیز کام کرنے دو اپنا...

I am not interested...."

مشل نے اب کی بار بہت تنگ ہو کر جواب دیا تھا

KZWRITES

"Shut uppp....even i am not interested....

پتہ نہیں کہاں سے آگئی ہے---" شازمہ بھی بھڑکی تھی

KZWRITES

"You want me to shut myyyy mouth....? better watch yours first...

اور فی الحال میں نہیں تم آئی ہوئی ہو---"

مشل نے برابر بھڑک کر جواب دیا تھا

"گرلز کیا ہو گیا ہے یارررر۔۔۔حد ہو گئی ہے۔۔۔" شہریار لاؤنج تک انکی آوازیں آتی سن کر کچن میں داخل ہوتے بولا تھا

KZWRITES

"یہ کیا چاہتی ہے۔۔اس سے پوچھ لیں ایک بار ہی۔۔ٹینٹرمز ہی ختم نہیں ہو رہے۔ے۔۔" مشل

شہریار کو ساس پین ہینڈ اوور کر کے باہر لا
ؤنج میں صوفے پر آ کر بیٹھ گئی تھی

"میں تو کچھ نہیں چاہتی لیکن تم جو چاہتی
تھی وہ تمہیں مل گیا ہے نہ تو منہ بند رکھو
اب۔۔۔چاچو تو سب برباد کر کے چلے گئے تھے
اور اب دوبارہ سے سب ٹھیک ہو گیا تو تم لوٹنے
آ گئی ہو۔۔اوپر سے میرے آنے پر بھی تکلیف ہو
رہی ہے اتنی۔ی۔ی۔۔۔" شازمہ شہریار کو کراس
کرتے باہر آ کر بولی تو سمینہ بیگم شور سن کر
کمرے کا دروازہ بند کر کے تینوں کو ہاتھ سے

KZWRITES

خاموش رہنے کا اشارہ کرتے باہر آ گئی تھیں

"جو بھی لوٹوں گی اپنے شوہر کا لوٹوں گی، تمہیں کیا تکلیف ہے۔۔۔؟" کہتے ہوئے مشل روہانسی ہوئی تھی،سمینہ بیگم اور شہریار کے خاموش کرنے والے اشارے دیکھ کر اسے اپنا آپ شازمہ کے آگے انفیرئیر محسوس ہوا تھا

KZWRITES

"شازمہ بچے----

its enough

مشل تم بھی بس کرو...اب نہ لڑتے دیکھوں میں
تم دونوں کو...ایک دفعہ بیٹھ کر آرام سے بات
"کرو...کیا بچوں کی طرح لڑے جا رہے ہو...
شہریار نے شازمہ کے کندھوں پر اپنا بازو پھیلا
کر دونوں کو ایک ساتھ مخاطب کیا تھا

KZWRITES

"شہریار ساری تمھاری لگائی ہوئی آگ ہے۔۔۔فساد کی جڑ۔۔اور شازمہ تم تو بس کرو خدا کے لیے۔۔تمھاری خالہ کیا سوچے گی،کیا ہو گیا ہے تم سب کو،اندر تک آوازیں آ رہی ہیں۔۔۔" سمینہ بیگم نے کمرے کے دروازے کی طرف دیکھتے اسے بھی جھاڑ پلا دی تھی

KZWRITES

"آپ دونوں مجھے ہی کہیں گے بس۔۔۔اسکو کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ا۔ا۔ا۔۔۔۔اور آپ بس اسکے شوہر بن گئے ہیں۔۔۔میرے بھائی نہیں رہے۔۔۔سمجھ آگئی ہے مجھے میری سائید کوئی

نہیں لے گا اب...." رندھے ہوئے لہجے میں کہتے شازمہ نے اپنے کندھے سے شہریار کا بازو ہٹایا تھا

"شازمہ بچے....سائیڈ لینے کی بات نہیں ہے مشل آپ کی بھابھی ہے نہ...آپ کو اس سے عزت سے بات کرنی چائیے....لڑ لو بے شک...لیکن ایسے پرانی باتوں کے طعنے نہیں دینے....یہ تو میں بالکل برداشت نہیں کروں گا کہ کوئی بھی اس کو اس طرح باتیں سنائے...چاچو بھی اب نہیں ہے ،کتنا ہرٹ ہوتی ہے وہ اس بات سے...سوچا

KZWRITES

ہے کبھی۔۔۔؟ دونوں ہی دل صاف کرو ایک دوسرے سے شاباش۔۔۔۔گلے ملو جلدی سے۔۔۔مشل ادھر آؤ۔۔۔۔تم نے بھی شازمہ سے اب نہیں الجھنا خوامخواہ۔۔۔سمجھ آئی۔۔۔" شہریار نے آخر میں مشل کو مخاطب کیا اور اسکے رجڈ ہو کر کھڑے رہنے پر خود آگے ہو کر ہاتھ پکڑ کر اسے شازمہ کے قریب کیا تھا

KZWRITES

"Come on girls

بہت ہوگئی لڑائی۔۔۔بس کرو اب۔۔۔" شہریار نے

مشل کا ہاتھ پکڑ کر، شازمہ کی کمر پر ہاتھ رکھتے اسے بھی مشل کے قریب کیا تھا۔۔۔سمینہ بیگم صوفے پر بیٹھے ان دونوں کو صبح صبح آنسو بہاتا دیکھ کر پرہشان ہوئی پڑی تھیں

KZWRITES

"نہیں۔۔۔یہ میرا گھر ہی نہیں رہا۔۔میں چلی جاؤں گی شام کو اور دوبارہ نہیں آؤں گی۔۔۔اسے کہیں تب تک برداشت کر لے مجھے۔۔۔" شازمہ ان دونوں سے فاصلہ کرتے باقاعدہ رو پڑی تھی

"میرے بچے میری جان۔۔۔یہ سب سے پہلے آپکا گھر ہے۔۔" شہریار نے فورا شازمہ کے گرد پھر سے بازو کا حصار بناتے بہت لاڈ سے اسے پچکارا تو وہ مزید رونے لگی تھی

KZWRITES

"ایسے نہیں کرو نہ گڑیا یار۔۔۔بس کرو۔۔" شہریار نے مشل کا ہاتھ تھامے شازمہ کو گلے لگایا تھا تو وہ اپنا ہاتھ اس سے چھڑوانے لگی تھی جسکو شہریار نے مزید مضبوطی سے جکڑ کر اسے بھی مزید قریب کر لیا تھا

"میری بات تحمل سے سنو۔۔۔مجھے پتہ ہے تم
دونوں ہی دل کی اتنی اچھی ہو۔۔۔صرف غلط
فہمی بڑھ رہی ہے۔۔۔ایک بار اکٹھے باہر گھومنے
پھرنے جاؤ۔۔۔دیکھنا کیسے سب سیٹل ہو جائے
گا۔۔۔شازمہ کوئی نہیں جانا تم نے شام کو
کہیں۔۔۔رات کو باہر چلیں گے ہم تینوں۔۔۔ٹھیک
ہے۔ے۔ے۔۔۔؟ شہریار نے ایک ساتھ دونوں کے
بازو پیار سے سہلاتے پوچھا تھا

KZWRITES

"پہلے آپ اِس سے پوچھ لیں ،ساتھ لیجائیے گی مجھے۔۔۔؟ اسکی زیادہ اتھارٹی ہے اب آپ پر۔۔" کہتے ہوئے شازمہ واپس کچن کی طرف بڑھ گئی تو مشل شہریار کو گھورتے اوپر کو جانے و الی سیڑھیوں کی طرف بھاگ گئی تھی۔۔۔دونوں کے جانے کے بعد شہریار کی نظریں ماں سے ملیں تو وہ اسے انتہائی غصے سے گھور رہی تھیں،انہیں اپنی جانب یوں دیکھتا پا کر شہریار بھی الٹے قدموں کچن میں چلا گیا تھا

KZWRITES

"یار شازمہ کیا ہو گیا ہے،تم تو ایسے غصہ نہیں کرتی تھی کبھی۔۔۔کیا بات ہے۔۔۔بتاؤ مجھے۔۔۔"
کچن میں داخل ہو کر دو الگ پینز میں چائے ابلتی دیکھ کر شہریار نے دونوں چولہے ہینڈل کرتے رخشندہ بی کو آواز دی تھی

KZWRITES

"انکی طبیعت صحیح نہیں ہے۔۔۔میں صاف کرتی ہوں،آپ پیچھے ہٹیں۔۔۔" بھائی کو چولہے سے پتلیلیاں ہٹا کر کچن ٹاولز سے صفائی کرتے دیکھ کر شازمہ بازو سے آنسو صاف کرتے بولی تھی

"تم سے جو پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ،یہ میں کر لوں گا...لڑائی ہو بھی رہی تھی تو چاچو والی بات کا ذکر ضروری تھا...؟ غلط بات ہے شازمہ..." شہریار بچی کھچی چائے کپوں میں انڈیلتے ہوئے بولا تھا

KZWRITES

"بھائی وہ بھی ٹیز کرتی ہے مجھے...میں نے چیزیں واپس جگھوں پر رکھی تو کہہ رہی تھی کہ اسے اپنے حساب سے سب سیٹ رکھنا

ہے...کیا ہو جاتا اگر میرے جانے کے بعد واپس کر لیتی تو...؟ اتنے اوپر کیبینٹ میں رکھا ہوا تھا سب..." کہتے کہتے شازمہ پھر سے رو پڑی تھی

"اوہ ہو....تو بھئی کوئی درمیانی جگہ سیٹ کر لو...یہاں سامنے کاؤنٹر پر ہی رکھ لیا کرو جو بھی رکھنا ہے...اس میں لڑائی کی کیا بات ہے...؟ رونا بند کرو شاباش...مجھے پتہ ہے تم سینسٹو ہو رہی ہو...مشکل ہوتا ہے کسی نئے انسان کو دل میں...اپنے گھر میں جگہ دینا...بھائی کے لیے دل بڑا نہیں کر سکتی...؟ کتنے کپ چائے چاہئیے

KZWRITES

تھی۔۔۔؟ ناشتہ کر لیا ہوا ہے۔۔۔؟" شہریار نے بات کرتے کرتے ٹرے نکال کر کپ اس میں رکھے تھے

"دو کپ۔۔۔ماما اور خالہ کا۔۔۔" شازمہ نے سوں سوں کرتے جواب دیا تھا

KZWRITTES

"یعنی نہیں دل بڑا کرنا۔۔۔؟ " کہتے ہوئے شہریار نے ٹرے اسکی جانب بڑھایا تھا

"دل وہ بڑا کرے جو یہاں رہتا ہے...میں صرف دو دن کے لیے ہی آئی تھی اور دو دن برداشت نہیں ہوئی کسی سے..." شازمہ بھرائے لہجے میں بولتے کچن سے باہر نکلی تو شہریار سر کو زور سے جھٹک کر گہرا سانس خارج کرتے ناشتہ تیار کرتے اب اوپر والی پارٹی کو آنسو بہاتا امیجن کرتے، منانے کی پلیننگ کرنے لگا تھا

KZWRITES

"آپ مجھے میری ماما پاس بھیج دیں۔۔۔میں یہاں نہیں رہوں گی اب۔۔یہ میرا فائینل ڈسی‌ژن ہے۔۔۔" مشل لاؤنج میں بیٹھے شہریار کو ٹرے تھامے اوپر آتا دیکھ کر وہاں سے اٹھ کر تیز قدم چلتے اپنے بیڈ روم میں داخل ہوتے ہوئے بولی

تو شہریار نے ٹرے ایک طرف رکھتے اسکو کندھوں سے تھام کر اپنے قریب کیا تھا

KZWRITES

"آئی ایم سوری یار۔۔آئی ڈونٹ نو شازمہ کو کیا ہو گیا ہے وہ بلکل ایسی نہیں ہے جیسے بیہیو

کر رہی ہے۔۔۔آئی سویر۔۔ابھی ذرا فری ہو لے وہ
تو بات کروں گا۔۔ہو سکتا ہے کوئی بھڑکا رہا ہو
اسے۔۔۔وہ جیسے بیہیو کر رہی ہے بلکل اوپوزٹ
ہے اسکے۔۔۔اور تم بھی یار تھوڑا سا بس جانے
دیا کرو بات کو۔۔۔"

KZWRITES

"کیا جانے دوں بات کو۔۔۔؟ سب کچھ تو وہ
کہتی رہی ہے مجھے۔۔۔شہریار آپکو پتا ہے نا
مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں آپکے پیسوں
میں۔۔۔نہ پہلے تھا نہ اب ہے۔۔۔میں خود بھی جاب
کر کہ رہ سکتی ہوں۔۔۔میرے بابا اتنے بیمار تھے

میں نے تب بھی جاب کرنا پریفر کیا تھا۔۔میں کیوں آپکو لوٹوں گی۔۔۔مجھے تو پتہ بھی نہیں تھا کہ آپ ہوں گے میرے کزن۔۔۔" مشل بولتے ہوئے خاموش سے آنسو بہانے لگی تھی

KZWRITES

"یار۔۔پلیز۔۔۔رونا مت اب۔۔اتنے دن سے تم خود کو خوار کر رہی ہو۔۔۔بس کرو پلیز۔۔۔چھوڑو اس سب بکواس کو۔۔۔مجھے پتہ نہیں کیا تمھارا۔۔۔؟ میں نے دیکھا ہے تمھیں سٹرگل کرتے۔۔۔تم نے مجھے اس شاپنگ کے لیے بھی نہیں کرنے دیا تھا یار میں جانتا ہوں تمھیں اچھے سے

مشل۔۔۔اور صفائی دے ہی کیوں رہی ہو۔۔؟ میں تمھارے ساتھ ہوں میرا سب تمھارا ہے۔۔۔تم ایسا کچھ بھی نہ سوچنا کبھی۔۔۔اور جیسے

نیچے کانفیڈینس سے بول رہی تھی نہ کہ اپنے شوہر کو لوٹو گی تو ویسی ہی رہو۔۔۔مجھے تمھارا حق جتانا اتنا اچھا لگا ہے۔۔" کہتے ہوئے شہریار نے اسکے ماتھے کو چوم لیا تھا

KZWRITES

"تم میری جان ہو یار۔۔میں نے اتنے سال بس کام کرتے بزنس کو سنبھالتے گزارے ہیں۔۔لیکن تم جب سے زندگی میں آئی ہو میں اتنا خوش رہنے

لگا ہوں ایک الگ ہی انرجی آگئی ہیں مجھ میں...میں نہیں چاہتا ان فضول باتوں میں ہم اپنا خوبصورت وقت ضائع کریں...تم صرف مجھ پر توجہ دو،

چھوڑو باقی سب...شازمہ بھی بس تمھاری طرح سینسٹو ہوئی ہوئی ہے آجکل،اسکے لیے بھی اچانک سب بدلا ہے نا...ٹھیک ہو جائے گی وہ بھی...ماما کو دیکھا ہے نہ کتنا بدل رہی ہیں تمھارے ساتھ ،ایسے ہی شازمہ بھی گھل مل جائے گی...ڈونٹ وری..." شہریار اسکو سینے سے لگائے اس کی کمر بہت پیار سے آہستگی سے سہلا رہا تھا

KZWRITES

"لیکن میں نیچے نہیں جاؤں گی۔۔۔آپ انکو انٹرٹین کر لیں خود ہی۔۔۔آپکی خالہ بھی مجھے اتنا نفرت سے دیکھتی ہیں۔۔۔میں کس کس کے سامنے چپ رہوں۔۔۔؟ بدتمیز کہلوانے سے بہتر ہے میں ہیں اپنے کمرے میں رہا کروں بس۔۔۔" مشل اسکے سینے میں خود کو چھپائے بول رہی تھی

KZWRITES

"ہم کیوں خالہ کی وجہ سے چھپ کر بیٹھیں یہاں۔۔۔؟ ماما تو تم سے ٹھیک ہیں نا اب۔۔۔انکی خاطر چلنا نیچے۔۔۔چلو فی الحال ناشتہ تو کرو

نہ۔۔۔آجاؤ۔۔۔" شہریار اسکا چہرہ سینے سے الگ کرتے ہوئے بولا تو مشل اسکے ساتھ صوفے کی طرف آگئی تھی

"رویا نہ کرو یار۔۔۔سٹرانگ ہو تو پتہ بھی تو چلے۔۔۔"

KZWRITES

"نہیں روؤں گی اب۔۔۔ناشتہ میں نے بنانا تھا اور۔۔۔بنانا آپکو پڑ گیا۔۔۔" مشل سلائس اسکی

طرف بڑھاتے ہوئے بولی تھی

"کوئی بات نہیں...کل تم بنا لینا نہ ٹائم سے...روز نیا بہانہ نکال لیتی ہو کام نہ کرنے کا..." شہریار نے گھنٹہ اسکے گھنٹنے سے ٹکراتے کہا تو مشل چمکتی آنکھوں سے مسکرانے لگی تھی... یونہی باتیں کرتے کرتے ناشتہ ختم کر کے مشل برتن سمیٹ کر ایک طرف کرتے وہیں صوفے پر لیٹ گئی تو شہریار بھی فون پکڑ کر اسکے پاؤں اپنی گود میں رکھتے آفس کی میلز وغیرہ چیک کرنے لگا تھا

KZWRITES

"میرا بھی فون پکڑا دیں..." مشل لیٹے لیٹے بولی تو شہریار نے اٹھ کر اسکا فون چارجنگ سے اتار کر اسے پکڑا دیا تھا...اسکی لوئیر لیگز اپنی ٹانگوں پر رکھ کر شہریار پھر سے فون میں گم ہو گیا تھا...بائیاں ہاتھ سے مسلسل اسکے پاؤں کے انگوٹھے کو الٹ پلٹ رہا تھا

KZWRITES

"میں نے کچھ بکس لینی ہیں.. بال پوائینٹس ، رجسٹرز بھی...اور..." مشل فون چلاتے پاؤں پر

ہلکی سی گدگدی محسوس کرتے ہوئے بولی تو شہریار نے اسکی بات کاٹی تھی "شام کو چلیں گے،جو لینا ہوا لے لینا...کل تم سوئی ہوئی تھی ورنہ کل ہی لے لیجاتا..."

KZWRITES

"کل ساتھ جاتی تو آپکی بہن پتہ نہیں اور کیا کیا کہتی مجھے شاپنگ کرتا دیکھ کر آپکے پیسوں سے..." مشل منہ میں بربرائی تو شہریار نے آئی رول کر کے اسے گھورتے پاؤں پر ہی تھپڑ لگایا تھا "باز آجاؤ مشل،کم نہیں ہو تم بھی...رو کر بھی دکھا دیتی ہو اور حساب بھی پورا کر

لیتی ہو..."

"اسکا میں ضرور جواب دیتی لیکن ابھی میرا موڈ نہیں ہے..." مشل فون سکرین بند کر کے پیٹ پر رکھتے آنکھیں موند گئی تھی

KZWRITES

"مہربانی ہے جناب کی کہ انکا موڈ نہیں ہے ابھی..." شہریار نے ہنستے ہوئے ایک نظر اسے دیکھا تھا جو پاؤں اسکی گود میں ہلاتے شاید

پھر سے سونے کی تیاری میں تھی

"لائٹ آف کر دوں...؟" شہریار فون پر مصروف کچھ لمحوں کے بعد اسے بے چین سا ہو کر کروٹ لیتے دیکھ کر بولا تھا

KZWRITES

"آپ جا رہے ہیں کیا نیچے...؟" مشل نے آنکھیں موندے ہی جواب دیا تھا

"نہیں،آدھے گھنٹے تک جاؤں گا۔۔کر دوں آف۔۔۔؟ بیڈ پر لیٹ جاؤ ایزی ہو کر۔۔۔" شہریار اسکی ٹانگ کا نچلا حصہ سہلاتے ہوئے بولا تو مشل نے ڈھیروں سکون محسوس کرتے خود کو گھسیٹ کر مزید نیچے کی جانب کر لیا تھا

KZWRITES

"نہیں۔۔۔یہیں لیٹنا ہے۔۔۔لائٹ بھی آن رہنے دیں۔۔۔جب جائیں گے آپ،تب بند کر دینا۔۔۔" جسم میں اکڑاؤ سا محسوس کرتے مشل اسکے ہلکے ہلکے مسلسل ہوتے مساج سے نیند میں چلی گئی

تھی...تھوڑی دیر بعد شہریار فون سے نظریں ہٹا کر اسے گھرے سانس لیتے دیکھ کر ،اسکی ٹانگیں اختیاط سے صوفے پر منتقل کرتے اٹھ کھڑا ہوا تھا...کبرڈ سے ایک کنفرٹر نکال کر اس پر ڈالتے،اسکے پیٹ سے فون پکڑ کر ٹیبل پر رکھتے ، لائیٹس ڈم کر کے کمرے سے نکل گیا تھا

KZWRITES

دوپھر میں

"تمھیں سب سے پہلی دفعہ یہاں بلایا تھا ملنے

کے لیے یاد ہے۔۔۔؟" گھر کے لان کے پچھلے حصے میں کھڑے شازم نے شازمہ کا ہاتھ تھام کر کہا تھا

"جی یاد ہے۔۔۔" شازمہ مسکراتے ہوئے بولی

KZWRITES

"پتہ ہے شازمہ۔۔۔تم مجھے شروع سے اچھی لگتی تھی۔۔۔لیکن بس۔۔۔" شازم اسکا ہاتھ تھام کر چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلتے ہوئے بولا

تھا

"لیکن کیا۔۔" شازمہ اسکے ساتھ کھنچی چلی جا رہی تھی

KZWRITES

"بس۔۔۔تمھارے گھر کے بورنگ ماحول نے ہمیں قریب آنے کا موقع نہیں دیا کبھی۔۔۔میں خود بھی تم سے کانٹیکٹ کرنے سے گھبراتا تھا۔۔۔جب تم نے مجھے میسج کیا تو مجھے یقین ہی نہیں آیا تھا کہ تم خود رابطہ کر سکتی ہو مجھ

سے---

I never thought someone could love me...

میں نے بہت برا کیا ہے تمھارے ساتھ پتہ نہیں کیوں لیکن---لیکن اب میں چاہتا ہوں ہمارے درمیان س صحیح ہو جائے---نارمل ہو جائے سب---" شازم نے اپنی گھنی پلکیں جھپکتے شازمہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تو اسکے لہجے کی سچائی نے شازمہ کو نظریں جھکا ے پر مجبور کر دیا تھا

KZWRITES

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔یہ دو دن بہت مشکل سے گزرے ہیں میرے۔۔۔آج سے تمھاری ہر رات صرف میری ہو گی اینڈ آئی پرامس اب سے تم رویا نہیں کرو گی۔۔۔" اسے اپنے قریب کرتے شازم نے بازو اسکے کندھے پر پھیلایا تو شازمہ گھبرا کر آس پاس دیکھنے لگی تھی

KZWRITES

"شازم۔م۔م۔م۔۔۔ڈرائیور کھڑا ہے۔۔۔" شازمہ اسکی سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کرتے مچل کر کافی دور ڈرائیور کے کیبن کی طرف دیکھا تھا

"کھڑا رہنے دو یار....چھوڑو ڈنر ونر...گھر چلو بس..." شازم نے اسکو کھینچ کر اپنے بازؤں میں جکڑ کر اسکے خوبصورت سلکی بال کانوں سے پیچھے کرتے اسکے چہرے کے ہر نقش کو چومنا شروع کر دیا تھا

KZWRITES

"کوئی آجائے گا شاز..." شازمہ اسکی قربت کے حصار میں پہلی بار اتنی خوشی محسوس کر رہی تھی،اسکے پیار کا انداز،اسکا لہجہ ،اسکی

"اسی لیے تو کہہ رہا ہوں کہ چلو بس۔۔ویسے بھی اندر تمھاری سو کالڈ بھابھی کو دیکھ کر موڈ آف ہوتا ہے میرا۔۔۔پھر اسکی شکل دیکھنی پڑے گی۔۔۔" شازم بولا تو شازمہ کے چہرے پر بھی ناپسندیدگی کے آثار نمایاں ہوئے تھے

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں اس کی موجودگی میں

KZWRITES

مجھے بھی بہت غصہ آتا ہے..بس جلدی چلیں گے واپس...ماما نے ڈنر کی تیاری کی ہوئی ہے...میں جلدی لگوا دوں گی..." شازمہ اسکے گلے لگے بولی تھی

KZWRITES

"ہاں یار...سکون سے گھر جائیں گے...تمھیں تمھارے نیک شریف بھائی کی حرکتیں بھی بتاؤں گا گھر جا کر..."

"کیا ہوا ہے....؟ کونسی حرکتیں"

"کہا نا گھر جا کر بتاؤں گا...ابھی تمھارا موڈ خراب کرنے کا دل نہیں ہے... ناراض تو نہیں ہو نا اب مجھ سے..." بات کرتے کرتے شازم نے اسکو خود میں بھینچا ہوا تھا...شازمہ نے نفی میں سر ہلایا تو اس نے مزید اسے بھینچ کر سینے میں گم کر لیا تھا

KZWRITES

"توبہ ہے بھئی...اتنی اکڑ ہے اُس لڑکی میں...نند کے سسرال والے آئے اور وہ نیچے تک نہیں آئی...صبح صبح ہی نند سے جھگڑ کر اوجھل ہونے کا بہانہ ڈھونڈ لیا..."

KZWRITES

"...نہ نیچے آؤ نہ کام کرنے پڑیں کوئی...کیا جادو کر دیا یے شہریار پر بھی اس نے...اتنی ڈھیل دے رکھی ہے..."

"عالم بھائی تو تمھاری ماں کو سکون کا سانس نہیں لینے دیتے ،اب تک بھی گھر کی ذمہ داری پوری تمھاری ماں کی ہے اور شہریار نے بیوی ہاتھ کا چھالا بنائی ہوئی ہے---"

سامعہ شاہ گھر داخل ہوتے ہی بولنا شروع ہو گئی تھیں

KZWRITES

"چھالا اس لیے بنائی ہوئی ہے کیونکہ لو میرج ہے انکی---پہلے سے ناجائز تعلقات تھے دونوں کے---اب نخرے کو دیکھے گا نہ اسکے---اور تم

سے کیا بکواس کی اس نے..؟ مجھے بتاتی میں وہیں منہ توڑ کر آتا اسکا...اوقات میں رہتی آئندہ...رکھیل سالی..." شازم شرٹ کے بٹن ڈھیلے کرتے ہوئے بولا تو شازمہ اور سامعہ شاہ حیران ہو کر اسکو دیکھنے لگیں

KZWRITES

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے...؟ ہم تو اسکو جانتے بھی نہیں تھے...بھائی نے تو نکاح سے پہلے اسکو دیکھا بھی نہیں تھا...وہ تو ک...کسی اور لڑکی کو..." شازمہ آنکھیں حیرت سے پھیلائے ہوئے بولی تو شازم نے اسکی بات کاٹ دی تھی

"کسی اور نہیں،مشل ہی وہ لڑکی تھی۔۔۔کافی عرصے سے افئیر تھا دونوں کا۔۔۔ہوٹلز میں لے جاتا تھا اسے تو کبھی اپنے فلیٹ پر بھی ۔۔۔ناجائز رشتے میں تھے کب سے۔۔۔اکثر ہی جلدی نکل جاتا تھا آفس سے۔۔۔ہو سکتا ہے باپ بھی اسکا خود ہی مروایا ہو تاکہ شادی کرنا آسان ہو جائے۔۔۔بہت بگڑا ہوا ہے شہریار،بس شریف بن کر دکھاتا ہے سب کو۔۔۔"

شازم غصے سے تپے لہجے میں بولتا جا رہا

KZWRITES

تھا۔۔شازمہ کو بھی مشل اور شہریار کی پہلے دن کی ہی فرینکنس یاد ائی تو شازم کی باتیں درست لگنے لگی تھیں

"ہم سب کو بیوقوف بناتا رہا ہے ۔۔۔اپنے گھر اتنی سختی کہ بہن سانس بھی نہ لے سکے ۔۔اور خود باہر یہ سب۔۔۔وہ لڑکی تو ہے ہی گھٹیا ، گندی ماں کی پیدا کی ہوئی۔۔۔۔گر تمھارا بھائی بھی کم نہیں ہے۔۔۔۔میرے بزمس پارٹنر کے سامنے ذلیل کروا دیا مجھے۔۔۔وہ مجھے انکے کالے کرتوت بتاتا رہا اور میں سر جھکائے سنتا رہا۔۔۔"

KZWRITES

"توبہ ہے توبہ...ماں کو کیا کہتے ہو...باپ بھی
ایسا ہی تھا اسکا...جیسا باپ ویسے بیٹی،
ہونہہ.....میرے ساتھ نکاح میں ہوتے اسکے باپ
کے ناجائز تعلق تھے اس عورت سے...آگے سے او
لاد بھی تو ویسی ہی نکلنی تھی نا...شہریار
میں بھی چاچے کی فطرت آگئی..." سامعہ شاہ
بولیں تو شازمہ غصے سے پاگل ہوتی کمرے سے
نکل گئی تھی،شہریار پر بے تحاشہ غصہ آنے لگا
تھا

KZWRITES

"شازمہ...شازمہ...میری بات سنو.." شازم بھی اس کے پیچھے جانے لگا تو سامعہ شاہ نے آواز دے کر روکا تھا

"یہ بھی اسی کی بہن ہے،وہی خون ہے...نظر رکھنا اس پر بھی...مجھے تو ٹینشن ہو گئی ہے...کل کو یہ بھی کوئی گل نہ کھلا دے...ہائے ہائے...." سامعہ شاہ نے بات مکمل کی تو شازم بغیر جواب دئیے کمرے سے نکل گیا تھا

KZWRITES

"چلا گیا بیوی کے پیچھے آتے ہی۔۔۔"

"یہ بھی کم نہیں ہے۔۔۔ادھر بھی ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر واک ہوتی رہی ہے۔۔۔اب آتے ہی اوپر۔۔۔"

KZWRITES

"اتنا نہیں کہ ماں کو چائے کا ایک گھونٹ پلا دے۔۔۔میسنی نے رو کر جو دکھا دیا ہے۔۔۔سنوں

تو سہی کیا باتیں کرتے ہیں..." سامعہ شاہ نے بڑبڑاتے ہوئے باہر لاؤنج کا رخ کیا تھا

"شہریار بھائی اتنے جھوٹ بولیں گے مجھے بلکل یقین نہیں آرہا.... تبھی وہ آج مجھ پر غصہ کر رہے تھے بجائے کہ مشل کو کچھ کہتے...آج سے پہلے کبھی شہریار بھائی نے مجھے ایسے ڈانٹا نہیں جیسے آج انہوں نے مجھے سب کے درمیان ٹوکا کہ مشل بھابھی ہے تمھاری...اسکی عزت کرو..."

KZWRITES

شازمہ روتے ہوۓ بولی تھی

"تو ان سب سے ملنا جلنا کم کر دو یار مجھے تو پہلے ہی فیک ہوتا تھا کہ وہ تمھیں اگنور کرتا ہے...دیکھا نہیں تھا شادی پر بھی کیسے کھینچ کھینچ کر اسے بلانا پڑا تھا رخصتی کے لیے...تمہاری ہی ضد ہوتی ہے کہ مجھ سے بھاگ کر وہاں جانا ہے... کتنا روک رہا تھا تمہیں...کروا لی نہ بھائی سے بے عزتی...؟ اب سکون ہے...؟"

شازم کمرے میں چکر کاٹتے ہوئے بولا تھا

KZWRITES

"تمہارے گھر کی پابندیوں کی وجہ سے کبھی ہم دونوں ٹھیک طرح سے مل بھی نہیں سکے تھے اور ان دونوں کو دیکھو۔۔۔بغیر نکاح کے ہی سب کچھ کر لیا ہوا تھا۔۔۔تمہارے دماغ میں الگ خناس بھرا رہتا تھا۔۔حالانکہ میں تمہارا شوہر تھا پھر بھی تم پاس نہیں بھٹکنے دیتی تھی۔۔ اور اب اپنے بھائی کے کرتوت دیکھ لو۔۔۔تمھیں پتہ ہے میری میرے بزنس پارٹنر کے سامنے کتنی بےعزتی ہوئی ہے تمہارے بھائی کی وجہ سے۔۔۔۔اتنی آخر ہوئی ہوتی تھی کہ اس کے آفس کے اوپر والے فلور پر بھی یہ دونوں کئی کئی گھنٹے سپینڈ کرتے تھے۔۔۔اور تم مجھے حیا کی پٹیاں پڑھاتی رہتی ہو اب شادی کے بعد

KZWRITES

بھی..." شازم ماتھا سہلاتے اسکے پاس بیٹھ کر بولا تھا

"آئی ایم سوری شازم رئیلی سوری...مجھے بس ڈر لگتا تھا۔ا...مجھے نہیں روکنا چاہئے تھا آپکو تب..." شازمہ نے آگے بڑھ کر اس کے گرد بازو پھیلائے تو شازم کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی

"دیکھو تمہارا اصلی گھر اب یہ ہے شازمہ...وہاں جانے کی ضد مت کیا کرو...ایک تو تم وہاں

KZWRITES

جا کر اپنے بھائی بھابھی سے انسلٹ کرواتی

ہو تو مجھے اچھا نہیں لگتا...دوسرا

یار میرا ویسے ہی تمہارے بغیر گزارا نہیں ہوتا

قسم سے ساری ساری رات جاگ جاگ کر

گزاری ہے میں نے تمہارے بغیر...اب نہیں جانے

دینا تمھیں..." بات کرتے کرتے شازم نے اس کے

دوپٹے کو اس کے جسم سے

جدا کرتے ہوئے فرش پر دور پھینک دیا تھا

KZWRITES

"شازم آپ...آپ بھی تو میری عزت نہیں کرتے

تھے..." شازمہ نے بھیگے لہجے میں کہا تو شازم

نے اسکے آنسو اپنے پوروں پر چن لیے تھے

"اب کبھی ایسا نہیں ہو گا شازمہ۔۔۔بس تم میرے رنگ میں رنگ جاؤ، میں سارا کا سارا تمھارا ہو جاؤں گا۔۔آئی پرامس۔۔۔"

KZWRITES

"شازم۔۔آپ مجھ پر اب کبھی ۔۔۔۔" شازمہ کی بات ابھی زبان پر ہی تھی کہ شازم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اسکی

گردن کو جکڑے اسکے چہرے کو چومنا شروع کر دیا تھا

""ششششہہہہ---شہہہ--

"ایسی باتوں میں وقت برباد نہ کرو پلیز..."

"یہ باتیں دن کی روشنی میں کیا کرتے ہیں..."

"رات کے اس پہر صرف ایک دوسرے کو محسوس کیا جاتا ہے..." ٹھہر ٹھہر کر کہتے

KZWRITES

شازم اسکے جسم سے سب پردے آزاد کرتا جا رہا تھا

"شازمہ...

You're so beautiful...cant even express in words....

KZWRITTES

بہت زیادہ حسین ہے تمھارا ہر نقش....جسم کا ہر حصہ..."

شازم اسکو کھڑا کرتے شیشے کے سامنے لے آیا تھا،اسے اپنے آگے کھڑا کیے وہ خود بھی انڈریس ہو رہا تھا...نظریں اسکے گداز حسن کر ٹھہری

ہوئی تھیں

"شازم مجھے شرم۔۔" شازمہ شیشے میں اپنے اور اسکے عکس کو یوں دیکھ کر ہچکچا رہی تھی

KZWRITTES

"ششششہہہ۔۔۔" شازم اسکی پشت کو اپنے برہنہ سینے سے لگائے اپنی دائیں ہاتھ کی انگلی اسکی گردن پر رکھ

کر نیچے کو ٹریس کرتے کرتے بھرے بھرے سینے
کو ہاتھ کی مٹھی میں دبانے لگا تھا...بائیاں
ہاتھ اسکے بیلی بٹن پر رکھ کر وہاں اپنی پوری
ہتھیلی کا ذثور ڈال کر اسکی پشت کو مزید
اپنے اندر بھینچا تو شازمہ کی سانسوں کی
بڑھتی رفتار کا منظر ڈریسنگ مرر میں دیکھ کر
شازم اسکے اس بھرپور حسن میں مکمل کھونے
لگا تھا ،ایک رات کی دوری کا بدلہ وہ آج بھرپور
طریقے سے لینے کا ارادہ رکھتا تھا...دائیں ہاتھ
سے اسکے ابھار کو ملستے وہ ہاتھ دوسرے
جانب لیجاتے اسی طرح دباتے وہ مرر میں اسے
دیکھتے خود کو اسکی ہپس پر سہلانے لگا
تھا...بیک گردن پر چھوٹی سی کسز

KZWRITES

کرتے وہ شازمہ کی سانسیں بھی تیز کر رہا تھا

شازمہ اسکے جسم کی تپش اپنے اندر منتقل ہوتی محسوس کرتے مزید گھرے سانس لینے لگی تھی۔۔۔شازم کے جسم سے اٹھتی سٹرانگ فریگنینس اس کے حواسوں پر چھانے لگی تھی،اسکے ہاتھوں کا بھکتا گرم لمس اسکی دھڑکنوں کو بڑھا رہا تھا۔۔۔وہ خود میں سمٹنا چاہتے ہوئے بھی سمٹ نہیں پا رہی تھی، شازم اسکے سینے کو اپنے دونوں ہاتھوں کے شکنجے میں لیے اپنی نظروں سے اسکی رکتی

KZWRITES

بڑھتی سانسیں ماپ رہا تھا

"میری طرف دیکھو..." شازم نے اسکی جھکی نظروں کا رخ اپنی طرف کرنے کے لیے اسکی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر اسکا دھیان اپنی طرف کروایا تو شازمہ نے فورا خود کو ڈھانپنے کے لیے اپنے ہاتھ خود ہر رکھے تو اس منظر نے شازم کو مزید بھکایا تھا...اسکے خوبصورت ہاتھ اس کے جسم کو چھپانے کی بجائے مزید عیاں کر رہے تھے

KZWRITES

"خود کو چھپاتی کیوں ہو مجھ سے۔۔۔؟ جتنا میں کل رات بے چین رہا ہوں نہ اس منظر کو دیکھنے کے لیے۔۔۔آج تو تمھیں چاہئے وہ سب خود کرو جو میں چاہتا ہوں۔۔۔"

کہتے ہوئے شازم نے اسکی کلائیاں پکڑ کر آہستگی سے نیچے کرتے اسکے گلابی حصوں پر انگلیوں کی پوروں کو سرکایا تو شازمہ اسکے پہلی بار یوں اتنی نرمی سے چھونے پر خود بھی مدہوش ہی ہوئی تھی

KZWRITES

بائیاں ہاتھ اسکے سینے پر ٹکائے دائیں ہاتھ کو
پیٹ سے سرکا کر نیچے کی طرف لاتے وہ اسی
نرمی سے انگلیوں سے اسکے نرم سے نازک
پردوں کو آہستگی سے سہلانے لگا تو شازمہ نے
مچل کر اپنا سر پیچھے کو کرتے اکسے کندھے
سے ٹکایا تھا... اس کے مچلتے عکس کو مرر
میں دیکھ کر وہ خود بھی اپنے عمل میں نیا پن
محسوس کر رہا تھا...انگلیوں کی اس ملائم
جگہ پر ہوتی ہلکی سی جن ش پر بھی شازمہ
کے ہلکے ہلکے سسکنے کی آواز اسکو
اپنے دل میں بجتی محسوس ہو رہی تھی

KZWRITES

انگلیوں کی جنبش ان پردوں سے مزید اندر کو سرکی تو شازمہ

کا پورا جسم لرزنے لگا تھا۔۔۔اسکو یوں بہکتا مچلتا دیکھ کر شازم نے اپنے لب اسکی

سائیڈ گردن پر رکھے تو اپنے حصار میں قید اسکا عکس مرر میں بے حد خوبصورت لگا تھا۔۔گردن پر ٹھہرے لب،گہرائیوں میں سرکتی انگلیاں،ہاتھ کی بندش میں دھڑکتا دل۔۔شازم اسکے حسن میں ہوش کھونے لگا تھا

KZWRITES

اسکے دائیں ہاتھ کی تیز ہوتی رفتار نے
شازمہ کو سب بھلا دیا تھا۔۔۔وہ اسکی کمر
پر مکمل جھکے ان نم گہرائیوں کو بھرپور چھو
رہا تھا۔۔لب مسلسل کندھے پر محو حرکت تھے
۔۔۔۔شازنہ نے بے بس ہوتے اپنے دونوں ہاتھ سر
کے پیچھے سے گزار کر شازم کے بالوں کے چہرے
کو تھاما تو شازم نے اسی نمی میں انگلی کو
اندر کی جانب دھنساتے،

مرر میں اسکے لبوں کو وا ہوتے دیکھا تھا۔۔اپنے
حصار میں پہلی بار اسے یوں مکمل کھوئے
دیکھنا ایک الگ سے احساس سے دوچار کرنے لگا
تھا

KZWRITES

سائیڈ گردن پر اپنا لمس بکھیرتے وہ اپنے بائیں ہاتھ سے اسکے جسم کا گداز پن محسوس کرتے اچانک اسکو اپنے دائیں ہاتھ کے زور سے اٹھا کر بیڈ پر اسی پوزیشن میں لے آیا تو انگلی کو اپنے اندر تک گم ہوتا محسوس کر کے شازمہ نے تیز سسکاری بھری تھی...درد سے آنکھیں میچیں تو چہرے پر اسکے ہونٹوں کے نرم لمس پر نے یقین سا ہو کر آنکھیں کھولی تھیں....نظروں سے نظریں ملیں تو شازم نے رخ الٹاتے اسکی کمر پر ویسا ہی لمس بکھیرتے ان گہرائیوں کو پورے ہاتھ سے چھوتے ہر طرف نمی پھیلا دی تھی

KZWRITES

اس پر جھکے بائیاں ہاتھ اسکی لوئیر بیک پر بکھرے بالوں کے اوپر رکھے وہ اس نمی میں ایک جھٹکے سے سمایا تو شازمہ نے بیڈ میں چہرہ چھپاتے اپنی سسکی کو خاموش کیا تھا...اسے سہنے سے ہمیشہ ہی جان لبوں پر ٹھہر جاتی تھی...کچھ لمحوں کو آنکھیں میچے وہ اسکی ظالم بھرپور سٹروکس پر جان نکلتی محسوس کر کے خود کو بلکل ساکن کر گئی تھی...وہ اپنے ہاتھ سے اسکی کمر پر دباؤ ڈالے اس میں مکمل کھو گیا تھا...عمل میں کوئی نرمی تو نہیں تھی لیکن اسکا وقفے سے

KZWRITES

چومنا...کمر سہلانا ہی شازمہ کو اپنایت جیسا احساس دے رہا تھا...وہ ہولے ہولے سانس بحال کرتے اسے خود میں شامل ہوتا محسوس کر رہی تھی

KZWRITES

شازم اسے

بالوں سے زور جکڑ کر پورا بیڈ پر بیڈ کرتے، مکمل اپنے قبضے میں کیے اس پر کبھی اپنا سارا بوجھ ڈالتا تو کبھی

کھڑا ہو کر اسکو شدت سے سسکنے پر مجبور کر رہا تھا،شازمہ بیڈ شیٹ کو کھینچ کر خود

کو اسکے حصار میں تڑپتے تقریبا ساری بیڈشیٹ کو ہاتھوں میں لے چکی تھی۔۔۔گزرتے وقت کے ساتھ وہ مزید بے رحم ہوئے جا رہا تھا۔۔۔اسکے نچلے نازک حصوں کو سختی سے چھوتے، انگلیوں سے پنچ کرتے وہ جانداز جھٹکوں سے اسے لرزا رہا تھا۔۔۔اوندھے منہ بینڈ ہو کر لیٹے وہ مسلسل سسک رہی تھی۔۔۔پورے کمرے میں شازم کی شدتوں سے معنی خیز شور برپا ہوا پڑا تھا

KZWRITES

کافی دیر کے بعد شازم نے گھرے سانس لیتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے سیدھا کیا تو اسکی متروم آنکھوں اور سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ کر احساس ہوا کہ وہ اسکی بے رحم سے نڈھال ہوئی پڑی تھی

KZWRITES

شازم نے اسکے بکھرے بال جو اسکی مٹھی میں رہ کر بری طرح الجھ چکے تھے،ان میں پھر سے اپنی انگلیاں جمائے اپنا سارا بوجھ اس پر منتقل کیا تھا۔

"Sorry, Cannot step back....

اور سسکو۔۔۔بہت سکون مل رہا ہے۔۔" شازم اسکی گردن میں اپنا چہرہ دیے پھر سے اس پر حاوی ہو چکا تھا۔۔اسکی گردن پر اپنا لمس بکھیرتے وہ اب نیچے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

اسکے سینے کی نرمی کو ایک پل کو آنکھوں سے جانچتے وہ اپنے لب ان پر رکھتے شدت اختیار کر چکا تھا۔۔کبھی اپنی زبان سے اسے نرمی سے چھو رہا تھا تو کبھی لبوں میں انہیں سمیٹ کر بے خود ہوا جا رہا تھا۔۔کتنی ہی دیر اسے سک کرتے اب اپنے دانتوں سے کھینچ کھینچ کر وہ اسکے گلابی بدن کو جگہ جگہ سے سرخ کر چکا تھا۔۔۔شازمہ کا سسکنا ،مچلنا اسکی شدت میں

KZWRITES

اضافہ کر رہا تھا۔۔۔

نپلز کو کھینچ کھینچ کر چوستے وہ اس میں ایک بار پھر سے شامل ہوتے اب مزید بے رحم ہوا تھا۔۔۔اسکی تیز ہوتی سسکیوں کی پرواہ کیے بغیر اسکے چہرے پر ہاتھ دھڑے اس میں انتہائی تیزی سے خود کو سمو رہا تھا۔۔۔اسکے لب مسلسل اسکے سینے پر محو تھے۔۔۔شازم کی بڑھتی رفتار،اسکا جارحانہ پن پچھلے دنوں کی کسر پوری کرتے شازمہ کو بے حال کر چکا تھا۔۔۔کمرے میں گونجتی جسم سے جسم ٹکرانے کی جان لیوا آوازوں میں شازمہ کی سسکیاں بھی برابر گونجتے شازم کو مزید بھڑکائے جا

KZWRITES

رہی تھیں

کافی دیر اس سے تسکین حاصل کرنے کے بعد شازم نے اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لے کر اپنی بے ترتیب ہوتی سانسوں کو ترتیب دینے کی کوشش کی تھی...وہ تیز تیز سانسیں لیتا پسینے میں شرابور اپنی ڈارک براؤن انکھیں اس کی آنکھوں میں ڈالے اسکے گلاب چہرے کو دیکھنے لگا

تھا جس پر آنسو جمے ہوئے تھے...

KZWRITES

اپنے ہاتھ اسکی سائیڈ کمر پر پھیرتے وہ اپنے ساتھ اسکی سانسوں کو کافی حد تک نارمل کر چکا تھا

"مجھ سے ناراض نہیں ہونا شازمہ..." اسے حاصل کرنے سے پہلے اسکا خود میں مگن ہونا نظروں میں آیا تو شازم نے اسکے چہرے کو شدت سے چومتے ہوئے کہا تھا...شازمہ جیسا سکون تو اسکو پہلے کبھی محسوس نہیں ہوا تھا لیکن اب وہ خود کو اسی سکون کا دیوانہ

KZWRITES

سا ہوتا محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔جتنا اس بات سے نظریں چراتا تھا اتنا ہی وہ خود کو اسکی جانب کھنچتا محسوس کرتا تھا

اسکا نظریں نہ ملا پانا شازم کو مزید بے چین کرتا تھا،اسکو تو ہمیشہ سے بولڈنیس پسند تھی لیکن یہ جھکی گھبرائی نظریں بے حد پیاری لگنے لگی تھی۔۔۔لب اسکے چہرے سے ہٹ نہیں پا رہے تھے۔۔۔وہ مسلسل اسے چوم رہا تھا۔۔۔پہکے کبھی پرسکون ہونے کے بعد اسے خود سے قریب نہیں رہنے دیا تھا لیکن آج وہ اسے ہر نقش کو چومے

KZWRITES

جا رہا تھا۔۔جسم ابھی بھی ملے ہوئے تھے۔۔وہ جیسے مکمل اس میں محو تھا

"ش۔۔شازم آپ ٹھیک ہیں۔۔" اسکا بدلتے انداز شازمہ کو بھی نئے لگ رہے تھے

KZWRITES

"ہونہہ۔۔۔ ہاں۔۔۔مجھے کیا ہوسکتا ہے۔۔" شازم اپنے خیال جھٹکتا اسکی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسکے چہرے کے قریب ہوتے اکبار پھر اسکے لبوں پر جھکا تھا

"آئی ایم سوری اگر میں نے تمھیں ہرٹ کیا ہے...مجھ سے دور نہ جایا کرو...مجھے یہ جسم ہر وقت اپنے پاس چاہئیے...ہر وقت...جب میرا جی چاہے میں اسے دیکھوں...اسے چھو سکوں...." کہتے ہوئے وہ اسکے سویل سے ہوئے نپلز پر جھکا تو شازمہ نے درد سے آنکھیں میچی تھیں

KZWRITES

"اب نہیں جاؤں گی۔۔پلیز۔۔آرام سے۔ے۔۔"شازمہ سسکتے ہوئے بولی تو شازم نے پہلی بار خود پر قابو کرتے نرمی اختیار کی تھی۔۔لیکن ہےاس سے دور ہونا ابھی بھی محال لگا تھا۔۔۔نرمی سے ان گلاب سے سروں کو سک کرتے وہ پھر سے اس میں کھو گیا تھا

KZWRITES

"مشل آجاتی نیچے۔ے۔۔۔ماما بابا ناراض ہو رہے تھے۔۔دادا جان نے بھی غصہ کیا اتنا۔۔"شہریار ڈنر سے فری ہو کر مہمانوں کو بھیج کر سب

بڑوں سے باری باری ڈانٹ کھا کر اب اوپر آ کر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا تھا

"میرا دل نہیں تھا شہریار۔۔۔شاپنگ پر بھی نہیں گئی میں۔۔۔ حالانکہ اتنا دل تھا میرا۔۔آپ کیا اب پچھتا رہے ہیں میری بات مان کر۔۔۔؟"

مشل شیشے کے سامنے کھڑے اپنے بال سٹریٹ کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔شام دیر تک سوتے اسے اپنا سر بھی بوجھل ہوتا محسوس ہو رہا تھا

KZWRITES

"اوہ نہیں یار۔۔۔تمھیں بس کہنا چاہ رہا ہوں کہ ایسے بیک آف نہیں کرتے،تم اگر غلط نہیں ہو تو تمھیں ایسے چھپ کر نہیں بیٹھنا چاہیے میری پیاری سی جان۔۔۔" شہریار اسکو پیچھے سے آکر ہگ کرتے ہوئے بولا تو مشل نے پیٹ پر اسکے بازوؤں کا دباؤ محسوس کرتے شیشے میں اسے آنکھوں سے اشارہ کرتے کہا تھا "لوز کریں انہیں۔۔۔"

"اوکے اوکے ۔۔بالوں کو کیا کر رہی ہو۔۔۔اتنے زیادہ

KZWRITES

سٹریٹ کیوں کر دیے یاررر..." بازو ڈھیلے کرتے شہریار کی نظر اسکے بالوں پر پڑی تو حیران ہوتے ہوئے بولا

"کیونکہ مجھے ایسے اچھے لگتے ہیں..." مشل جلتا ہوا سٹریٹنر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کر بالوں کو آگے ایک طرف کر کے سیٹ کرتے ہوئے بولی تھی

KZWRITES

"ہاں لگ تو اچھے رہے ہیں پر ڈیمج ہوں گے ایسے تو...جلنے جیسی سمیل بھی آئی تھی اچانک سے..." شہریار اسکے بالوں کو نرمی سے چھو کر دیکھ رہا تھا جو اچھے خاصے لمبے ہوئے لگ رہے تھے،بائیاں ہاتھ اسکے پیٹ پر نرمی سے دھڑا تھا

KZWRITES

"کبھی کبھی کرنے سے نہیں ہوتے...آئیں آپکے بھی کرتی ہوں...یہ سپرے لگائیں تو ڈیمج بھی نہیں ہوتے..." مشل نے شیشے میں دیکھتے بازو پیچھے کو لیجا کر اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے

ہوے کہا تھا

"او نہیں بھائی۔۔۔مجھے نہیں

کروانے۔ے۔ے۔۔۔پہلے ہی

سٹریٹ ہیں میرے اتنے۔۔۔منہ پر آئی جاتے

ہیں۔۔" شہریار اسے دوسرے ہاتھ سے سٹریٹنر

پکڑتے دیکھ کر گھبرا کر پیچھے کو ہٹا تھا

KZWRITES

"کروا کہ تو دیکھیں،بہت سلکی ہو جائیں گے...پھر یہ والا سپرے کریں گے تو ہلیں گے بھی نہیں اپنی جگہ سے..."

مشل نے ایک دوسرے سپرے کی طرف اشارہ کرتے اسکو کھینچ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے ایک چھوٹے سیٹی پر بٹھا لیا تھا

KZWRITES

"مجھے نہیں کروانا یار..." کہتے ہوئے شہریار اٹھ کھڑا ہوا تھا

"ٹرسٹ می۔۔۔کہہ رہی ہوں نا اس کے بعد یہ والا سپرے کروں گی تو ایسے سیٹ ہو جائیں گے اگلے دن بھی نہیں ہلیں گے۔۔۔پھر آپ نے روز مجھے کہنا ہے کہ سیٹ کرو میرے بال۔۔۔" مشل نے اسے بازو سے پکڑ کر واپس بٹھایا تھا

KZWRITES

"بہت ضدی ہو یارررر۔۔۔دھیان سے

پلیز۔۔۔جلا نہ دینا۔۔۔"

شہریار اپنے بال اسکے حوالے کرتے ہوئے

فکرمندی سے بولا تھا

"آپ ہلنا بند کریں نہ۔۔۔ادھر ادھر مت دیکھیں۔۔۔"

مشل بہت دھیان سے اسکے بالوں پر گرم گرم سٹریٹنر پھیر رہی تھی۔۔۔ایک طرف سے بال سٹریٹ کرنے کے بعد مشل گھوم کر اسکے سامنے آئی تھی۔۔۔اب رخ شہریار کے چہرے کے بلکل مقابل تھا۔۔۔ایک ہی جگہ پر سر سٹل کیے شہریار کی گردن دکھنے لگی تھی۔۔۔ نظر مشل کی سرخ ہوتی گردن پر پڑی تو بے دھیانی میں وہ اسے چھو بیٹھا تھا،بال سٹریٹ کرنے میں

KZWRITES

محو مشل نے اسکے چھونے پر

گدگدا کر سٹریٹنر

غلطی سے اسکے کان سے لگا دیا تھا

"آؤچ۔چ۔چ۔۔۔یار۔۔جلا دیا۔ا۔ا۔۔ا۔۔۔" شہریار کا کان

سٹریٹنر کے لگنے سے واقعی لال سرخ ہو گیا تھا

KZWRITES

"یار۔ر۔ر۔۔۔تم پاگل تو نہیں ہو۔و۔و۔۔۔" جلن نے

ایک دم شدت پکڑی تھی

"آپ کو کس نے کہا تھا کہ مجھے چھیڑیں..."
مشل سٹریٹنر فورا فرش پر پھینک کر اسکے کان پر پھونکنے لگی تو کبھی ہاتھ سے ہوا دیتے اسکی جلن کو کم کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی

KZWRITES

"یار گرم سانسیں نہ ڈالو اب...اور جلن ہو رہی ہے..." شہریار کھڑا ہو کر شیشے میں اپنا سرخ ہوتا کان اور آدھے سے سٹریٹ ہوئے بال دیکھ کر

برے برے سے منہ بنا رہا تھا

"آپ کی اپنی غلطی ہے۔۔۔ہر وقت دوسرے کاموں کی طرف دھیان رہتا ہے آپکا۔۔۔۔جب کہا تھا کہ آرام سے بیٹھیں، دائیں بائیں نہ دیکھے تو کیا ضرورت تھی مجھے ہاتھ لگانے کی۔۔۔"

شہریار کے ڈانٹنے پر وہ بھی منہ بناتے بیڈ پر بیٹھ کر آئی رول کرتے ہوئے بولی تھی

KZWRITES

"ایک تو کان جلا دیا اوپر سے ایٹیٹیوڈ دکھا رہی ہو...ذرا سا ہاتھ لگاؤ تو اچھلنے لگ جاتی ہے....ٹھہرو نہ زرا تمھارے ہوش ٹھکانے لگاتا ہوں..." ماتھے پر بل ڈالے شہریار اسکی طرف بڑھنے ہی لگا کہ جلتے سٹریٹنر پر پورے جسم کے دباؤ سے پاؤں آگیا تھا

KZWRITES

"آ---آ-----fuckkkkk...." شہریار کی چیخ کمرے میں گونجی تو مشل بدحواس ہو کر سوئچ کی طرف بھاگی اور سٹریٹنر کھینچ کر اتارتے سائیڈ پر رکھا تھا جو تب سے سلگ رہا تھا

"شہریار۔۔۔سو سوری ی ی ی ی۔۔۔" مشل کی جان پر ہی بن گئی تھی

KZWRITES

"مشل کی بچی۔۔۔تم نہیں بچتی آج۔۔۔۔" سنجیدہ سے لہجے میں کہتے ہوئے شہریار بمشکل بیڈ تک پہنچ کر بس گر ہی گیا تھا۔۔ پاؤں کے پورے تلے پر سرخ لکیر سی پڑ گئی تھی

"شہریار میں نے جان کر نہیں کیا۔۔" مشل سچ میں اسکی دھمکی سے ڈر گئی تھی،اسکا سرخ پڑتا چہرہ الگ پریشان کر رہا تھا

"جان کر کیا ہے یا نہیں۔۔۔تمھاری عقل ایسی ٹھکانے لگاؤں گا نہ کہ یاد کرو گی۔۔" ڈرار سے کوئی آئمنٹ نکال کر شہریار نے پاؤں پر لگاتے ہوئے کہا تھا

KZWRITES

"مجھے دیں۔۔۔میں لگاؤں۔۔۔" مشل اسکے قریب کھڑے ہوتے بولی تو شہریار نے ایک پاؤں کے سہارے کھڑے ہو کر اسی گردن کی اسی سرخی پر لب رکھے تھے جو وہ اس وقت چھو رہا تھا

KZWRITES

"سسسہہہ۔۔۔شہریار۔ر۔۔۔" مشل اسکی دونوں کہنیوں کو جکڑتے اسکے لڑکھڑا کر جھولنے پر خود بھی گرتے سنبھلی تھی

"لیٹو ادھر۔۔۔اتارو کپڑے۔۔۔" شہریار کا چہرہ یک دم سخت سرخ ہو گیا تھا،چہرے پر سرد پن سا آیا تھا

"اب نہیں کروں گی سٹریٹ۔ٹ۔۔اپنے بھی نہیں کروں گی کبھی۔۔۔۔" شہریار کو شرٹ اتارتا دیکھ کر مشل گھبرا کر اس سے کچھ قدم پیچھے کو ہٹی تو شہریار اس سے نظریں ملائے بیڈ کے کنارے بیٹھ گیا تھا۔۔۔جلا کوا سرخی مائل پاؤں بیڈ پر پھیلا لیا تھا

KZWRITES

"کپڑے اتارو سارے...اور بیٹھو ادھر آ کر.."

شہریار اپنی لیپ کی طرف اشارہ کرتے بولا تو مشل نے معصوم سے شکل بناتے ماتھا کھجایا تھا

KZWRITES

"وہ تو مین بیٹھ جاؤں مگر پہلے میری بات سنیں..." وہ وہیں کھڑی کھڑے اپنی انگلیاں مڑورتے ہوئے بولی تھی

"ادھر بیٹھو نا۔۔۔پھر سنوں گا۔۔" شہریار نے پھر سے اپنی تھائی پر ہاتھ رکھ کر آنکھوں سے بھی اسے بیٹھنے کا کہا تھا

"میں نہیں بیٹھ سکتی نہ۔۔" مشل کنفیوز ہوتے ہوئے بولی تھی

KZWRITES

"کیوں نہیں بیٹھ سکتی؟ نہ اتارو کپڑے،ایسے ہی بیٹھ جاؤ۔۔تھوڑا دھیان ہی بٹا دو میرا ظالم

لڑکی۔۔۔یا تمھیں بھی سٹریٹنر لگا ہے کہیں۔۔۔؟" اپنی بات پر خود ہی ہنستے ہوئے بولا تو مشل اسکی بات کا برا مان کر سامنے صوفے پر بیٹھ گئی

"اوئے۔۔۔۔ مزاق کر رہا تھا ،ادھر آؤ نہ یار۔۔۔ترس کھاؤ تھوڑا۔۔۔۔ میں ابھی پاؤں پر وزن نہیں ڈال سکتا۔۔۔" شہریار بیڈ پر مزید نیم دراز ہوتے بولا تو مشل منہ پھلا کر اٹھنے کی بجائے صوفے پر ہی لیٹ گئی

KZWRITES

"نہیں آنا۔۔۔؟ شہریار اونچی آواز میں بولا تھا

"امم ہمم۔۔۔"

مشل نے لیٹے لیٹے سر نفی میں ہلایا تو

شہریار بمشکل اٹھ کر چلتا ہوا اسکے پاس آگیا تھا

KZWRITES

"اتنی ضدی کیوں ہو یاررر۔۔۔ایک تو مجھے تکلیف پہنچائی اور اوپر سے نخرے بھی خود کر رہی ہو۔۔۔طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔؟ صبح سے ذرا سلو

سی لگ رہی ہو..." شہریار اسکے پاؤں کی طرف بیٹھ کر اسکے پاؤں اپنی گود میں رکھتے بولا تو مشل نے آنکھوں پر بازو رکھ لیا تھا

"بتاؤ کیوں نہیں بیٹھ سکتی میری گود میں...؟ کل تو چپک چپک کر میرا برا حال کیا ہوا تھا..."

KZWRITES

"مجھے بھوک لگی ہے،میں نیچے جا رہی ہوں...." مشل اسکی گود سے اپنے پاؤں ہٹا کر اٹھنے ہی

لگی تھی کہ شہریار نے اسکو ٹانگوں سے کھینچ کر مزید اپنی طرف کرلیا تھا۔۔۔اب مشل آدھی لیٹی ہوئ تھی اور اسکی تقریباً آدھی ٹانگیں شہریار کی گود میں اسکے قبضے میں تھیں

KZWRITES

"میں نے بھی نہیں کھایا تھا تمہارے بغیر۔۔۔ابھی چلیں گے تو اکٹھے کھائیں گے۔۔۔پہلے مجھے بتاؤ میری گود میں کیوں نہیں بڑھ رہی تھی۔۔۔۔" شہریار نے اسکے ٹراوزر کو اونچا کرتے پنڈلیوں پر اپنا ہاتھ پھیرنا شروع کیا تو مشل نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا تھا "شہریار میری

"طبیعت...ٹھیک نہیں ہے...

"وہی تو پوچھ رہا ہوں کیا ہوا ہے...؟ کتنے گھنٹے تم بے سدھ سوتی رہی ہو...." شہریار نے بائیاں ہاتھ اسکی پنڈلی پر جمائے دائیں ہاتھ سے اسکا ماتھہ چیک کیا تھا "ٹمپریچر تو نارمل ہے..."

"وہ...دوپہر کو...پیرئڈز ہو گئے تھے..."

KZWRITES

مشل ہچکچاتے ہوئے بولی تو شہریار مسکراتے ہوئے شرارت سے بولا تھا

"Means your jenny has a red dress on"

KZWRITES

"یار۔۔۔آپ کتنے بدتمیز انسان ہیں۔۔۔" مشل نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سرخ پڑتے چہرے کو چھپایا تھا،شہریار کی بات پر

اسکے کان تک لال پڑ گئے تھے

"کس بات پر اتنی شرم آرہی ہے...؟ اسے jenny کہنے پر..."

KZWRITES

"یارYou have to sit on my lap,no matter what,Come onnn

آجاؤ مشل..." شہریار نے اسکو کھینچ کر اپنی گود میں بٹھا ہی لیا تھا

"میری جان ہو تمممم...بہانے نہ کیا کرو دور بھاگنے کہ...ابھی چھٹی پر چلی گئی ہو ورنہ بدلے لیتا تم سے سارے..."

شہریار نے اسکی کمر میں اپنے ہاتھ ڈال کر اپنا چہرہ اسکی گردن میں کیا تو مشل نے اسکو زور سے گلے لگا لیا تھا

"I'm sorry...

غلطی سی ہوا ہے...

So sorryyyy"

KZWRITES

"اچھا بتاؤ کیا کھانا ہے...باہر چلتے ہیں...دوپہر کو اسی لیے منع کیا تھا شاپنگ پر جانے سے...؟" شہریار اسکی کمر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار سے بولا تھا،ساتھ مسلسل اپنا پاؤں ہلاتے جلن بھی کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا

KZWRITES

"آپ نے KFC تو کھانے نہیں دینا...میں نیچے سے کچھ لے آتی ہوں....اور...میری تھوڑی سی طبیعت ڈاؤن ہو گئی تھی ورنہ میں شاید آ ہی

جاتی نیچے..." مشل نے اسکی گردن کے گرد
بازوؤں کا حصار سخت کیا تھا

"کیوں نہیں کھانے دینا،یہ پورا ویک صرف
تمھاری مرضی چلے گی...کوئی بات نہیں آج
نیچے نہیں آئیں تو ،نیکسٹ ٹائم سہی..."
شہریار اسکی کمر پر انگلیوں کا پریشر ڈال کر
اسکو ریلیکس کر رہا تھا ،اپنے پاؤں کی جلن
بھی بڑھتی محسوس ہونے لگی تھی

KZWRITES

"امم--- Crampsہو رہے ہیں---؟ " شہریار نے اسکی گردن چومتے ہوئے نرمی سے سوال کیا تھا

"نہیں---ٹھیک ہوں بلکل----مجھے اتنا خاص درد نہیں ہوتا----بس تھوڑا بہت ہی---باہر تو جا سکتی ہوں اب ویسے --" مشل کمر پر اسکے ہاتھوں کی مسلسل ہوتی حرکت سے پرسکون ہوتے اس کی گود میں قدر ریلیکس ہو کر بیٹھی ہوئی تھی----اسے گال پر کس کرتے بولی تو شہریار کی دھڑکنیں ہمیشہ کی طرح تیز ہوئی

KZWRITES

تھیں

"Ok let's go"

شہریار اسکو گود میں لیے ہی اٹھا تو پاؤں پر وزن پڑنے سے اچانک بلبلا اٹھا اور اپنا درد بھول کر مشل کو زور سے جکڑ لیا تھا

KZWRITES

"آپکو پین ہے۔۔۔باہر نہیں جاتے۔۔۔آپ مجھے اتاریں میں آپکو آئمنٹ لگاتی ہوں

دوبارہ۔۔۔ساری تو اتر گئی ہے۔۔۔"

مشل اسکے کندھوں پر زور ڈال کر خود ہی اتر

گئی تھی

"نہیں،رہنے دو۔۔۔ایم فائن۔۔۔ٹوٹلی۔۔۔" شہریار ٹیبل پر پڑی گاڑی کی کیز پکڑتے ہوئے بولا تو مشل نے اسکے ہاتھ سے کیز لے کر بیڈ پر اچھال دی تھیں

KZWRITES

"چپ کر کے لیٹ جائیں۔۔۔میں آتی ہوں۔۔۔" کہہ کر مشل اسے بازو سے پکڑ کر بیڈ تک لائی اور دراز سے وہی آئنمنٹ نکال کر اسے بیڈ پر دھکیل کر لٹاتے پاؤں اپنی گود میں رکھ کر احتیاط سے

اسے دوا لگانے لگی تھی

"مشل میں خود لگا لوں گا۔۔" شہریار نے ہچکچا کر اپنا پاؤں اس سے پیچھے کیا تو مشل نے اسکے پاؤں پھر سے اپنی گود میں رکھ کر اسے سبز آنکھوں سے سخت گھور کر دیکھا تھا

"آپ میری اتنی کئیر کرتے ہیں تو میں نہیں کر سکتی کیا۔۔؟"

KZWRITES

"یار اب تو نہیں ہلیں-ں-ں--" ایک اور گھوری
آئی تھی

"اب پتہ لگا ہے کتنی گدگدی ہوتی ہے اپ
خوامخواہ مجھے مجھے چھیڑتے رہتے ہیں اور
پھر ایکسپیکٹ کرتے ہیں کہ میں ہی لوں بھی
نا--"

KZWRITES

"مت ہلیں۔۔۔پہلے بھی ایسے ہی آپ نے کام خراب
کیا ہے سارا۔۔" مشل انہماک سے اسکے پاؤں پر
جھکے بولتی جا رہی تھی اور شہریار اسکو
مسلسل دیکھتا جا رہا تھا جو اسکو شاید اتنی
ہی شدت سے چاہنے لگی تھی،جتنی شدت وہ
اسکے لیے رکھتا تھا

KZWRITES

کچھ دن بعد

KZWRITES

"شازم ایک منٹ۔۔۔میری کلر پیلٹ اوپر رہ گئی ہے۔۔۔بس وہ لے آؤں۔۔۔" شازمہ سامعہ شاہ کو ناشتہ دے کر سیڑھیوں کی طرف بھاگی تو شازم نے چائے کا گھونٹ بھرتے اسے اشارے سے

روکا تھا

"رکو میں لے آتا ہوں،کدھر پڑی ہے۔۔۔تم یہ دو نوالے کو تب تک۔۔۔بغیر ناشتے کے نہ جایا کرو۔۔۔واپسی پر بیہوش ہونے والی ہوئی ہوتی ہو۔۔۔" اسے اپنی پلیٹ تھما کر شازم ہاتھ ٹشو پیپر سے صاف کرتا ہوا سیڑھیاں چڑھ گیا تھا

KZWRITES

"دو سلائس زیادہ سیک لیتی تو تو کم از کم وہ تو اپنا ناشتہ پورا کر لیتا۔۔خود تو ڈھنگ سے کھانا نہیں اس کا بھی ناشتہ برباد کرنا ہوتا ہے۔۔۔" شازم کو سیڑھیوں میں غائب ہوتا دیکھ کر سامعہ شاہ شازمہ سے مخاطب ہوئی تھیں

KZWRITES

"خالہ مجھے بھوک نہیں لگی تھی اس لیے نہیں بنایا میں نے۔۔۔یہ کھا لیں گے وہ ہی۔۔۔" شازمہ نے پلیٹ جوں کی توں واپس رکھ دی تھی

"اور رات کو یہ ساری چیزیں سمیٹ کر ایک دفعہ رکھ لیا کرو۔۔۔کیا یہ صبح اٹھ کے اس کے چکر لگواتی ہو۔۔۔اتنا سکون سے چائے کے دو گھونٹ پی پاےا ہے وہ نہ ڈھنگ سے ناشتہ۔۔۔ماں کے گھر کس کو دوڑاتی تھی بار بار۔۔؟ یا یہیں آ کے شروع کیے ہیں یہ چونچلے۔۔" شازم کا ہاتھ میں اسی کلر پیلٹ لیے اترتا دیکھ کر سامعہ شاہ نے اپنی آواز دھیمی کی تھی

"میں کل سے۔۔" شازمہ ابھی بولی پی تھی کہ

KZWRITES

شازم نے کلر پیلٹ سے اسکا کندھا تھپتھپاتے، جھک کر اپنا چائے کا کپ تھام لیا تھا

"تھ۔۔تھینک یو۔۔۔"

"نکلیں۔۔۔؟ اوکے ماما،دوپہر کو ملاقات ہوتی ہے۔۔۔" شازم نے کپ خالی کرتے جھک کر سر پر پیار لیتے عجلت میں باہر کا رخ کیا تو شازمہ نے سامعہ شاہ کی نظروں کا مطلب سمجھے فٹافٹ سب برتن سمیٹ کر کچن میں پہنچائے تھے۔۔۔بھاگ کر اپنا بیگ کندھے پر ڈالتے دوپٹہ سر پر سیٹ کرتے ہیں وہ گاڑی تک پہنچی تھی

KZWRITES

"برتن اس کی ماں دھوئے گی نا آ کر...باتیں سن لو بس،میری شازمہ یہ تو شازمہ وہ...ایک نمبر کی سست ہے پوری...اس کو تو ذرا سیدھا کرواتی ہوں نا شازم سے کہہ کر....بڑے دن ہو گئے ہڈی پسلی اس کی ایک نہیں ہوئی...سر پر چڑھ گئی ہے میرے...." کہتے ہوئے سامعہ شاہ اپنی پلیٹ پکڑ کر کچن کی طرف بڑھ گئی تھیں

"یار آفس سے دیر ہو جاتی ہے ، جلدی کیا کرو

KZWRITES

شازمہ۔۔اور واپسی پر میرے میسج کرتے ہی باہر ہو تم ، مجھے وہاں کھڑے ہو کر انتظار نہ کرنا پڑے۔۔" گاڑی میں بیٹھتے ہی شازم نے بھی ڈانٹ پلا دی تو شازمہ سر کو ہاں کی صورت جنبش دیتے خاموش سی ہو کر بیٹھ گئی تھی

KZWRITES

"وہ۔۔مجھے۔۔کچھ کلرز چاہئے تھے۔۔وہ۔۔" کالج پہنچنے سے تھوڑا پہلے وہ خاموشی توڑتے ہوئے بولی تھی

"یار تم تو مجھے خالی کر دو گی۔۔۔ابھی دو ہفتے پہلے تو اتنے کلرز لئے تھے۔۔" شازم نے قدرے نرمی سے ہی جواب دیا تھا

KZWRITES

"جو۔۔۔تھیم میم نے دی ہے۔۔اس کے لیے ڈفرنٹ کلر پیلٹ چاہئیے۔۔اچھا چلیں میں۔۔سکپ کر دیتی ہوں اس بار۔۔" شازمہ بے دلی سے بولی تھی

"نہیں نہیں ، لے لیتے ہیں---کب چاہیے---؟
ابھی---؟"

"آج کل میں ہی لے دیں---" چہرے پر یک دم مسکراہٹ پھیلی تھی

KZWRITES

"واپسی پر لے لیں گے, صرف یہی سب کرتی ہو کالج میں یا کچھ پڑھ بھی رہی ہو---؟ " شازم

نے گاڑی کو کالج کے باہر روک کر مسکراتے ہوئے پوچھا تو شازمہ کے چہرے پر اسکے مسکرا کر بات کرنے پر ڈھیروں رنگ پھیل گئے تھے

"پڑھتی بھی ہوں---"

KZWRITES

"چلو گڈ--رزلٹ آئے گا تو دیکھ لیں گے کہ کیا پڑھا ہے اور کتنا پڑھا ہے---" شازم نے اسکے شفاف چہرے پر پڑھتی دھوپ دیکھ کر گاڑی کو تھوڑا سا آگے کیا تو شازمہ کو دور کھڑی اپنی سہیلیاں دکھائی دیں تھیں---انکو اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ مزید سرخ ہوئی تھی

"جاؤں...؟"

"جاؤ اور واپسی پر پلیز ٹائم پر آ جانا...." کہہ کر شازم نے اس کی طرف کا دروازہ باہر نکل کر کھولا تو شازمہ کو دور سے ہی اپنی سہیلیوں کے ہنسنے اور شاؤٹ کرنے کی آوازیں آنے لگی تھیں...شازم کی گاڑی نظروں سے اوجھل ہوئی تو شازمہ بھاگتے ہوئے اپنی سہیلیوں کے جھرمٹ میں کھو گئی تھی جو اسے شازم کے حوالے سے باتیں کرتے ستائے جا رہی تھیں

KZWRITES

"تائی امی آج بریانی بنوا لیں لنچ میں...کل میرا بہت مشکل ٹیسٹ ہے...مجھے انرجی چاہئیے..."

مشل نے گھر آتے ہی سمینہ بیگم کے کمرے میں دھاوا بولا تھا...ہاتھ میں روزانہ کی طرح کوئی نہ کوئی فریش جوس پکڑے وہ سپ پر سپ لیے جا رہی تھی

"صبح کہہ کر جاتی نا بیٹے۔۔اب تو سالن بن گیا ہے۔۔ڈنر میں بنوا دوں گی۔۔۔"

"اچھا۔ا۔ا۔۔۔" مشل بیزاری سے بولی تھی

KZWRITES

"چاول بہت کھاتی ہو تم۔۔۔اتنے نہیں کھاتے۔۔" سمینہ بیگم مصنوعی ناراضگی سے بولی تھیں

"روٹی نہیں اچھی لگتی نا مجھے۔۔۔میں آرڈر کر لیتی ہوں کچھ۔۔۔اوپر جا رہی ہوں میں اب شام کو ہی آؤں گی ایک بار ہی سارا ٹیسٹ یاد کر کے۔۔۔پرامس آج چائے میں بناؤں گی۔۔۔" کہتے ہوئے مشل جوس کے آخری سپ لیتے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

KZWRITES

"آجانا۔۔پتہ ہے نہ دادا ابو پھر بولتے ہیں۔۔۔کھانا بھی ملازموں کے ہاتھ کا کھائیں تو چائے بھی ملازموں کے ہاتھ کی پئیں۔۔۔چینی پتی تم اچھی سیٹ کر لیتی ہو تو خوش ہو جاتے ہیں۔۔۔"

"آجاؤں گی تائی امی آجاؤں گی پرامس۔۔۔آپکو ہگ ضرور کرتی لیکن آج پسینہ بہت آیا ہے۔۔۔بعد میں اوووکے۔ے۔۔۔" کہتے ہوئے مشل بیگ پکڑے کمرے سے نکل گئی تھی

KZWRITES

"Mery account main paisy transfer krain...mene kuch online shopping krni hai urgent..."

مشل نے سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے شہریار کو مسیج بھیجا تھا

"Kya shopping...? Ghar aown ga to mery phone sy kr lena..."

KZWRITES

"Kyun apk phone sy kyun...? Meri apni koi privacy Nahi...?"

"Nahi...."

"Acha cahlain 1000,2000

hi bhej dain abhi ..."

KZWRITES

مشل نے چھوٹے بیڈروم میں داخل ہو کر پنکھا آن کر لیا تھا،مطلوبہ کتابیں اور نوٹس نکال کر سٹڈی ٹیبل پر سیٹ کرتے وہ غصے سے بھرے تاثرات سے مسیج ٹائپ کرنے لگی تھی

"Ghar jo bana ha na

wahi khao Mashal...."

شہریار کا مسیج پڑھ کر مشل نے فون کو منہ چڑھاتے ایک طرف رکھ کر چارجنگ پر لگا دیا تھا

KZWRITES

یونیفارم بدل کر مکمل فریش ہوتے وہ جوں دوپہر کو پڑھنا شروع ہوئی مغرب کے

الارم پر ہی اپنی جگہ سے اٹھی تھی...وضو کر کے نماز ادا کرتے وہ فون اور کتابیں ہاتھ میں لیے نیچے کی جانب بھاگی تھی...

بھوک تو اڑ گئی تھی لیکن مسلسل پڑھنے

سے چائے کی شدید طلب ہو رہی تھی

KZWRITES

"کدھر۔ر میڈم۔۔۔؟؟" جتنی تیزی سے مشل ہاتھ میں کتاب پکڑے اتر رہی تھی اسی تیزی سے شہریار نے سیڑھیاں اوپر چڑھتے ،ٹائی ناٹ ڈھیلی کرتے اسکا راستہ روکا تھا

Kzwrites

"جدھر بھی۔ی۔ی۔۔۔" ذرا سا ٹھہر کر اسکی آنکھوں میں جھانک کر بے رخی سے کہتے مشل نے اسے کراس کر کے نیچے اترنا چاہا تو شہریار کہنی سے پکڑ کر اسے ٹرن کرتے اپنے ساتھ اوپر کھینچ لایا تھا "لگتا ہے بھوکی ہے میری جان دوپہر سے۔۔۔"

KZwrites

"او پلیز۔۔میرا موڈ نہیں ہے پھر سے شروع کرنے کا سب۔۔۔۔بازو چھوڑیں،میں چائے بنانے جا رہی تھی۔۔۔" کتاب اور فون ہاتھ میں پکڑے کچن کاؤنٹر سے ٹیک لگا کر کھڑے مشل نے اپنا بازو

اس سے چھڑواتے ناک پھلا کر سانس لیتے غصے کا اظہار کیا تو شہریار نے اسکے ہاتھ سے دونوں چیزیں لے کر پاس ہی کاؤنٹر پر رکھ دی تھیں

"روز بھی تو لیٹ ہو جاتی ہو چائے کے لیے۔۔۔ایک دن اور سہی۔۔۔" اپنی ڈھیلی ٹائی گردن سے نکال کر کرسی کی بیک پر رکھتے شہریار نے کوٹ بھی اتار کر وہیں رکھ دیا تھا۔۔۔۔ دونوں ہاتھ اسکے گرد پھیلا کر کان پر جھکتے مدھم سے لہجے میں کہا تو مشل اسکے چہرے کی جانب دیکھے بغیر اسکے اپر آرم پر ہاتھ سے دباؤ

Kzwrites

ڈال اسے دھکیلنے کی کوشش کرنے لگی تھی

"آج ٹائم پر بنانی ہے۔۔۔راستہ دیں مجھے۔۔۔"

"نہیں ملے گا راستہ۔۔۔پہلے بتاؤ کیا منگوانا تھا آن لائن۔۔۔؟" شہریار نے جھکے جھکے پیار سے اسکے گال کو چوما تو مشل نے دانت پیستے ،آنکھیں سکیڑ کر اسے گھورا تھا "اب پوچھنے کا فائدہ۔۔۔؟ آپکو لگتا ہے اب میں بتاؤں گی۔۔۔؟ آئندہ آپ سے اب کبھی کوئی ڈیمانڈ ہی نہیں کرنی۔۔۔"

kzwrites

"تم نے واقعی کچھ منگوانا تھا تو میرے کارڈ سے کر لیتی نہ پیمنٹ....جیسے ہمیشہ کرتی ہو...آج کیا ایسا پرسنل منگوانا تھا جو اپنے کارڈ میں پیسے چاہئیے تھے...؟" شہریار نے اسکی غصے سے بھری آنکھوں میں جھانک کر اسی جیسے سخت لہجے میں جواب دیا تھا،دونوں ہاتھ ٹیبل پر اسکے گرد رکھے ابھی بھی اسکا راستہ روکا ہوا تھا

Kzwrites

"آپکو پتہ ہے کیا منگوانا تھا۔۔" مشل اسے
پیچھے ہٹتا نہ دیکھ کر بازو سینے پر باندھتے
اب غصے اور لاڈ کے ملے جلے تاثرات لیے بولی تو
شہریار نے سر جھٹک کر ہنستے ہوئے پھر سے
اسکا وہی گال چوم لیا تھا "ایک ہفتہ تم ڈپریشن
میں رہتی ہو کہ ویٹ بڑھ رہا ہے ، پھر ایک ہفتہ
ڈائٹ ہوتی ہے۔۔۔اور باقی دو ہفتوں میں دس
آرڈر کرتی ہو باہر سے۔۔۔کم کھایا کرو جنک۔۔۔
کالج میں بھی پتہ نہیں کیا کیا کھاتی ہو
گی۔۔۔"

KZwrites

"آپ ٹریڈمل اسیمبل کر کے دیں نہ۔۔۔میں۔۔۔برابر کر لوں گی۔۔۔ سب کچھ۔۔۔" اسکی بئیرڈ کی چبھن اور چہرہ مس کرنے کے مخصوص انداز پر مشل کے لفظ ٹوٹنے لگے تھے

KZwrites

"کچھ برابر نہیں کرنا۔۔۔۔ایسے ہی پیاری لگتی ہو۔۔۔۔بس یہ اوٹ پٹانگ کھانا بند کر دو۔۔۔۔" شہریار نے دائیاں ہاتھ ٹیبل سے اٹھا کر اسکے چہرے پر رکھتے کان کے پاس سے گال کو آہستگی سے نرمی سے سک کیا تو مشل نے سرخ

پڑتے خود کو اسکے ہونٹوں کی حدود سے کھسکا کر چہرہ پیچھے کیا تھا "ن۔۔۔نیچے چلیں۔۔۔تائی امی انتظار کر رہی ہوں گی۔۔۔چائے بنانی ہے میں نے۔۔۔"

KZwrites

"بن جائے گی بن جائے گی۔۔۔ٹیسٹ پریپئیر ہو گیا ہے تمھارا۔۔۔؟" شہریار دوسرا ہاتھ بھی ٹیبل سے ہٹاتے سیدھا کھڑا ہوا تو مشل اب کی بار صرف اپنا فون ٹیبل سے اٹھا کر ایک طرف ہوئی تھی

"ام۔۔نہیں۔۔۔ابھی نہیں ہوا۔۔۔چھ چیپٹرز ہیں۔۔۔تھوڑا ریسٹ کر کے باقی پریپئیر کروں گی۔۔۔۔ابھی تیسرے پر ہوں۔۔۔" کہتے ہوئے مشل نے ایک نظر اسے دیکھا تھا جو کرسی کی بیک سے اپنا کوٹ اٹھا رہا تھا

KZwrites

"کھانا نہیں کھایا تھا پھر۔۔۔؟ اتنی مشکل پڑھائی کر رہی ہو،کھانا کھا لیا کرو ٹائم سے۔۔۔سر درد ہوتا رہتا ہے پھر رات کو تمھارا۔۔۔" شہریار نے

کوٹ بازو پر ڈالے ٹیبل سے اسکی فزکس کی کتاب اٹھا کر سرسری سا اسے کھول کر دیکھا تھا

"نہیں۔۔۔اور نہ ہی کھانا ہے اب۔۔۔ہوتا رہے سر درد۔۔۔" مشل نے سیڑھیوں کی طرف جاتے جاتے روکھا سا جواب دیا تھا

kzwrites

"دبانا تو مجھے پڑتا ہے نہ پھر بعد میں...اس لیے کہہ رہا ہوں..." طنزیہ سے لہجے میں کہتے کتاب ہلکی سی اسکے سر کی بیک پر مار کر شہریار نے اسکی طرف بڑھائی تو مشل نے اسکے ہاتھ سے کھینچ کر کتاب پکڑتے چڑ کر اسے گھورا تھا..پیٹ میں واقعی اب بھوک سے بے چینی ہونے لگی تھی "آئندہ یہ بھی نہیں کہوں گی آپکو....جس جس بات سے میری مسئلہ ہے نہ آپکو...میں نوٹ کر رہی ہوں...نہیں کہا کروں گی اب سے..."

KZwrites

"یہ تو تم روز کہتی ہو۔۔۔۔خیر۔۔۔چائے بنا کر میرے لیے اوپر لے آنا۔۔۔فریش ہونے جا رہا ہوں۔۔۔"

اسکے گھورنے کو خاطر میں نہ لاتے شہریار بیڈروم کی طرف بڑھ گیا تو مشل نے اسکی بیک کو غصے سے دیکھتے اپنا رخ نیچے کی جانب کیا تھا

KZwrites

"ہیں تو شوہر ہی نہ۔۔۔برا لگتا ہو گا کہ بیوی موٹی نہ ہو جائے۔۔۔ہونہہ۔۔۔ویسے بہت باتیں

کرتے ہیں کہ جیسی بھی ہوجاؤ،اچھی لگو گی..."

"اکیلی ہوتی تھی تو جو مرضی کھاتی پیتی تھی...اتنی جلدی شادی کر کے ہر بات پر ہی پہرہ لگ گیا ہے..."

"اتنے آوور تک پڑھائی پوری کرو...یہ کھاؤ وہ نہیں کھاؤ...گھر ہوتی تھی تو ماما خود چائے بنا

KZwrites

کر دیتی تھیں جب ٹیسٹ سیشن ہوتے تھے۔۔۔انہیں چائے بھی اوپر چاہئیے۔۔۔"

"کسی کو احساس نہیں میرا۔۔۔سر درد نہ ہو تو اور کیا ہو۔و۔و۔۔۔" خود میں بربراتے وہ سیڑھیاں نیچے اتری تو لاؤنج میں کمال شاہ بیٹھے چائے پیتے دکھائی دئیے تھے۔۔۔ساتھ ہی سمینہ بیگم اور عالم شاہ بھی بیٹھے تھے

kzwrites

"وہ..مجھے..." مشل سمینہ بیگم کو دیکھ کر گربڑائی تھی

"کوئی نہیں آجاؤ اب...بنا لی ہے میں نے....جاؤ کچن سے ڈال لو اپنے لیے .." انکا لہجہ بھی تھوڑا اکھڑا سا محسوس ہوا تو مشل کا چہرہ مزید بجھ گیا تھا...ایک دم ماں کی یاد شدت سے ستانے لگی تھی

kzwrites

"شہزادہ کدھر ہے اپنا...؟ ملا نہیں آج آ کر مجھے..." کمال شاہ مشل سے مخاطب ہوئے تھے

KZwrites

"صبح کراچی کے لیے نکلنا ہے اس نے...پیکنگ کر رہا ہوگا..." عالم شاہ بولے تو مشل نے چونک کر ان دونوں کو آپس میں بات کرتے دیکھا کر ماتھے پر بل ڈالے قدم کچن کی طرف بڑھا دئیے تھے

"مشل بی بی۔۔۔یہ چھوٹے صاحب رکھ کر گئے ہیں آپکے لیے۔۔۔اور یہ صاحب کی چائے۔۔۔۔میں ڈال رہی ہوں۔۔۔یہ بھی لے جائیے گا۔۔۔" مشل کو کچن میں داخل ہوتا دیکھ کر رخشندہ بی نے کے ایف سی کا بیگ اسکی طرف بڑھایا تو ماتھے پر پڑے بل یک دم غائب ہوئے تھے۔۔۔چہرے پر فوراً ہی مسکراہٹ پھیل گئی تھی جو شہریار کے کراچی جانے کا سوچ کر پھر سے غائب ہو گئی تھی۔۔۔نظروں میں وہ دن گھوم گئے تھے جب وہ ایک بار پہلے کراچی گیا تھا

Kzwrites

"چائے آپ نے بنائی ہے۔۔" ٹرے میں اپنا پیپر بیگ اور چائے کا کپ رکھتے مشل نے رخشندہ بی سے پوچھا تھا

KZwrites

"نہیں جی۔۔۔بڑی بیگم صاحبہ نے۔۔"

"ہممم۔۔اچھا۔۔۔ڈنر میں کیا بنا ہے۔۔۔؟" دھیما سا کہہ کر مشل نے ٹرے اٹھا لیا تھا

"بریانی بنانے کو کہا ہے بڑی بیگم صاحبہ نے سپیشل آپ کے لیے۔۔۔کہہ رہی تھیں کہ آپ نے دوپہر کو بھی کچھ نہیں کھایا۔۔۔وہ چاول بگھوئے ہیں ابھی۔۔۔" رخشندہ بی نے اشارہ کرتے بتایا تو ٹرے میں پڑا برگر کا بیگ اور کاؤنٹر پر پڑے بھیگے چاول دیکھ کر مشل کو اپنا ایکسٹریم سوچنا غلط لگا تھا

kzwrites

"سب کرتے تو ہیں پیار۔۔انداز الگ ہیں لیکن اتنا خیال کرتے تو ہیں یہ۔۔۔اور گھر کی طرح یہاں تو کلیننگ بھی خود نہیں کرنی پڑتی۔۔نہ اپنے کپڑے خود دھونے پڑتے ہیں نہ برتن۔۔۔"

KZwrites

"ماما کے ساتھ زیادہ نہیں لیکن تھوڑی ہیلپ تو کرواتی ہی تھی نہ۔۔۔یہاں بھی اگر ٹائم سے چائے بنا لوں تو کیا ہی ہو جائے گا۔۔۔"

"غصہ تو ماما بھی کر ہی لیتی تھیں۔۔۔بلکہ زیادہ ہی کرتی تھیں جب باہر سے کچھ آرڈر کرتی تھی۔۔۔" ٹرے تھامے وہ کچن سے نکلتے ہوئے اب الگ رخ سے سوچنے لگی تھی

KZwrites

"دیر نہیں ہو گئی آج آتے ہوئے۔۔۔؟ فٹافٹ دو پیاز کاٹ دو ذرا۔۔" شازمہ اندر داخل ہوئی تو سامعہ شاہ نے کچن کے دروازے میں کھڑے کھڑے اسے مخاطب کیا تھا

KZwrites

"جی خالہ۔۔۔" شازمہ بیگ وہیں رکھ کر بازو فولڈ کرتے کچن میں آگئی تھی

"اتنی لیٹ آج...؟" سامعہ شاہ نے سوال دہرایا تھا

"خالہ تھوڑا ٹائم ایکسٹرا رکنا پڑا تھا...پینٹنگ کمپلیٹ کر رہی تھی....او...اور بھی لڑکیاں تھیں ساتھ..." شازمہ نے فورا پلیٹ میں پڑی سبزی کاٹنا شروع کر دی تھی

Kzwrites

"کیا نیا کام شروع کر دیا ہے یہ پینٹنگ کا...وقت کا ضیاع خوامخواہ....بجائے گھر سنبھالو الٹا آدھا دن گھر سے باہر گزار آتی ہو... 4بجے کون آتا ہے کالجوں سے..."

KZwrites

"خالہ میں نے بتایا ہوا تھا شازم کو...ویک مین دو دن لیٹ ہو جایا کرے گا..."

"ہاں شازم گھر کا بڑا ہے نہ۔۔۔اسے بتا دیا بات ختم۔۔۔"

"ن۔۔۔نہیں۔۔۔آپکو ابھی آج بتانا تھا۔۔۔" شازمہ نے پیاس محسوس کرتے ہوئے بھی پہلے تیزی سے سب کچھ باریک سلائس کر دیا تھا

kzwrites

"رہنے دو اب۔۔۔اتنا احساس ہو تمھیں میرا تو کم از سالن بنا لیا کرو۔۔۔میری شادی ہوئی تھی تو

اگلے دن ہی میں نے ہانڈی روٹی سنبھال لی تھی گھر کی...." سامعہ شاہ پانی کا گلاس بھر کر پیتے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی تھیں

"م...میں بنا لیتی ہوں خالہ...آپ...آپ ریسٹ کریں..." شازمہ نے ایک نظر گندھے ہوئے آٹے کی طرف دیکھا تھا

KZwrites

"رہنے دو بیٹے۔۔۔جب بہو بنے تھے تب بھی خود کیا۔۔اب بہو آگئی ہے تو تب بھی خود ہی کر لیں گے۔۔۔" کہتے ہوئے سامعہ شاہ کرسی سے اٹھیں تو شازمہ نے شرمندہ ہو کر فوراً آگے بڑھ کر انہیں واپس بٹھایا تھا "خالہ کہہ رہی ہوں نہ آپ آرام کریں۔۔۔میں کر لوں گی سب۔۔۔"

KZwrites

"چلیں کمرے میں چلیں آپ۔۔۔آئیں۔۔۔بس مجھے اتنا بتا دیں کہ کتنی روٹیاں بنانی ہیں ساتھ۔۔۔" شازمہ انہیں لے کر کچن سے باہر آگئی تھی

"دو ابھی بنا لو۔۔ایک اپنی ایک میری۔۔۔پھر شازم آئے گا تو اسکی تازہ بنا لینا۔۔کر لو گی نہ۔۔" سامعہ شاہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی تھیں

KZwrites

"جی خالہ میں سب کر لوں گی۔۔۔کوشش کروں گی کہ کل صبح سے فجر کے بعد ہی سالن بنا کر رکھ جایا کروں۔۔۔ واپسی پر پھر بس روٹیاں بنانی ہوا کریں گی۔۔ایسے آپکا لنچ بھی لیٹ نہیں ہو گا۔۔" شازمہ نے خوشدلی سے کہا تھا

"شاباش میرا بچہ...ایسے ہی ماں کی تربیت روشن کرو...خوش رہو....اللہ ڈھیروں کامیابی عطا کرے...." سامعہ شاہ نے اسے پیار سے گلے لگایا تو شازمہ کے دل میں انکی خدمت کر کے پیار لینے کا مزید جذبہ بڑھا تھا....ایک گھنٹے میں سب تیار کر کے انکے سامنے رکھ دیا تھا...برتن سمیٹ کر ،دھو کر کچن کلین کر کے وہ انہیں سوتا دیکھ کر اب اپنے فلور پر آگئی تھی...

Kzwrites

اوپر آتے ہی نیند نے یک دم آگھیرا تو یونہی کپڑے بدلے بغیر وہ بیڈ پر ڈھے کر سو گئی تھی۔۔۔مغرب کی اذان پر آنکھ کھلی تو تیزی سے اٹھ کر الماری سے کپڑے نکال کر وہ فریش ہونے بھاگی تھی۔۔۔نماز ادا کر کے دعا مانگتے اسے شازم کی گاڑی کی آواز آئی تو بھاگ کر سیڑھیاں اترتے وہ باہر آئی تھی

KZwrites

"پلیز آتے ہی اپنے کلرز کا نہ پوچھنے لگ جانا۔۔۔" شازم نے گاڑی اندر پارک کر کے مین گیٹ لاک کرتے اسکے ایکسائیٹڈ سا ہوتے دیکھ کر بیزاری

سے کہا تھا

"نہیں نہیں۔۔۔میں۔۔۔میں تو آپکو دیکھنے آئی تھی۔۔۔" شازمہ خود میں شرمندہ ہوتے ہوئے بھی مسکرا کر بولی تھی

KZwrites

"پتہ ہے مجھے۔۔۔دوپہر کو بھی میری شکل دیکھتے ہی کلرز یاد آگئے تھے تمھیں۔۔۔" کہتے ہوئے شازم اسے کراس کر کے اندر بڑھ گیا تھا

"اسلام علیکم ماما۔۔۔کیا کر رہی ہیں آپ۔پ۔پ ۔۔۔" اندر داخل ہوتے ہی سامعہ شاہ کو کچن سے ٹرے تھامے نکلتا دیکھ کر شازم نے ان سے ٹرے پکڑ لیا تھا

KZwrites

"چائے بنا رہی تھی۔۔آؤ بیٹھو۔۔کیسا رہا دن۔۔؟ دونوں جگہ گئے تھے۔۔۔؟ سامعہ شاہ مسکراتے ہوئے بولیں تو شازم نے ایک نظر گھور کر شازمہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔نظریں اسکے بھیگے بالوں

پر ٹھہریں تو ماتھے پر بل آئے تھے

"نہیں ماما ،آج ادھر ہی اتنا کام تھا۔۔۔شہریار پھر جا رہا ہے کراچی ، تو سارا برڈن مجھ پر آجائے گا۔۔ تنخواہ ایک بندے کی ملتی ہے اور کام دس بندوں کا لیتے ہیں یہ لوگ۔۔۔ان کے ساتھ رہتے ہوئے تو میں اپنا الگ کام مشکل سے ہی شروع کر سکتا ہوں۔۔۔" شازم نے اس سے نظریں ہٹاتے ٹرے سے کپ نکال کر ماں کی طرف بڑھایا تو شازمہ آکورڈ سا محسوس کرتے شازم کی بجائے سامعہ شاہ کے پاس بیٹھ گئی تھی

kzwrites

"میں بات کرتی ہوں سمینہ سے....یہ کیا بات ہوئی بھلا...سارا کام میرے بیٹے نے ہی کرنا ہے...کم از کم انسان اتنا ہی خیال کر لے کہ دماد ہے اب..." سامعہ شاہ بھڑکی تھیں

KZwrites

"داماد تو پچھلے کئی سالوں سے ہوں لیکن نوکر بنا کر رکھا ہوا ہے ہمیشہ سے..بیٹی کی ہی نہیں کوئی ویلیو ان کی نظر، تو داماد کی کیا ہی ہو گی...لگ پتا جائے اِن کو اگر آج شازمہ اپنا حصہ

خود مانگ لے اُن سے تو۔۔شہریار صاحب تو ایسے مالک بنے بیٹھے ہیں جیسے شازمہ کچھ لگتی ہی نہیں ہے۔۔۔سب پرافٹس خود ہضم کیے جا رہا ہے سب فائدہ خود اٹھائے جا رہے ہیں۔۔۔"

شازم کے لہجے سے بغاوت جھلک رہی تھی

KZwrites

"تو یہ کرے نا بات اپنے باپ بھائی سے۔۔۔جائیداد میں سے بے شک حصہ نہ مانگے لیکن مہینے کا خرچ تو ملے نہ پراپر کوئی۔۔۔ہم نہیں بھائی کہتے کہ حصے مانگو یا نہ مانگو۔۔۔لیکن جتنا حق بنتا ہے اتنا تو ملنا چاہیے

نا۔۔۔یہ لوگ تو بیاہ کر ایسے سائیڈ پر ہو گئے ہیں جیسے یہ ان کی کچھ لگتی ہی نہیں تھی۔۔۔مہینے کا خرچ ملتا ہو تو جو اس کا دل چاہے خریدے جو دل چاہے کرے۔۔۔کونسا ہم نے لے لینا ہے اس سے۔۔۔اسکے ہی کام آئے گا نہ۔۔۔صرف پڑھائیاں ہی اتنی مہنگی ہیں آجکل۔۔۔" سامعہ شاہ بولیں تو شازم نے سر جھٹکے چائے کا گھونٹ بھرا تھا "رہنے دیں ماما۔۔۔"

"کیا میں بھائی سے بات کروں۔۔۔؟ "

kzwrites

"کیسے بات کروں گی میں۔۔۔"

"فیس تو میری انہوں نے دی ہوئی ہے۔۔۔اور کیا مانگوں ان سے۔۔۔؟" ان دونوں کو آپس میں باتیں کرتا دیکھ کر شازمہ شش و پنج میں مبتلا ہاتھوں کی انگلیوں آپس میں مسلنے لگی تھی۔۔۔چائے کے برتن سمیٹ کر کچن صاف کرتے شازمہ مضطرب ہی رہی تھی۔۔۔باہر سے مسلسل آتی آوازوں میں سے نفرت تو چھلکتی محسوس

KZwrites

ہو رہی تھی لیکن شازم کے اتنے زیادہ ورک لوڈ کا سن کر غصہ اب عالم شاہ اور شہریار پر بھی آنے لگا تھا

KZwrites

......کچھ دیر بعد......

"شازم کی دو بنا لینا..." توے پر پہلی روٹی ڈ

التے اسے باہر سے سامعہ شاہ کی آواز آئی تھی

"جی خالہ..." اندر سے ہی جواب دیتے شازمہ نے ہاتھ تیزی سے چلانے شروع کیے تھے...کاؤنٹر پر پڑے فون پر سہیلیوں کے گروپ چیٹ کے میسجز کی مسلسل آواز اسکے کانوں میں پڑتے اسے بے چین کر رہی تھی

"یہ سب کل کی پینٹنگ کو ڈسکس کر رہی ہوں گی..."

kzwrites

"میں نے ذرا سی بھی نہیں شروع کی
ابھی۔۔۔کم از کم سکیچ تو بنا کر لے جاؤں
نہ۔۔۔کلر ادھر کر لوں گی۔۔۔"

KZwrites

"اتنی چھوٹی سی بنانی ہے۔۔۔ابھی اسکے لیے
ٹائم نہیں مل رہا تو جب لائیو بنانی ہوا کرے گی
تب کیا کروں گی۔۔۔"

"کلر بھی نہیں آئے۔۔۔گھر کا چکر لگے تو وہاں سے ہی لے آؤں پرانے والے۔۔۔اتنے زیادہ پڑے ہیں گھر۔۔۔"

kzwrites

"ایک بار کہتی تھی شہریار بھائی کو اور چیز آجاتی تھی گھر۔۔۔"

"شازم کو اتنی کم پے ملتی ہے کیا۔۔۔؟ کام تو یہ

بھی اتنا ہی کرتے ہیں۔۔۔جتنا شہریار بھائی۔۔۔میرا حق تو واقعی بنتا ہے۔۔۔لیکن کہوں کیسے۔۔۔" سوچتے سوچتے خود ہی کنفیوز ہوتے شازمہ نے بغیر چمٹے کے روٹی کو پلٹا تو دائیں ہاتھ کی انگلیاں توے پر لگنے سے یک دم سرخ ہوئی تھیں

KZwrites

"آہھؤچ۔۔۔" پھونک مار کر انگلیوں پر جلن سہتے الٹے ہاتھ سے اس نے روٹی پلٹی تھی۔۔۔دماغ بری طرح الجھا ہوا تھا۔۔۔سر بھی ہلکا ہلکا سا دُکھنے لگا تھا

"ماما سالن آپ خود بنایا کریں پلیز۔۔یہ کیا کھانا
پڑ رہا ہے۔۔۔؟ ڈنر تو ڈھنگ کا ملے کم از کم۔۔۔"
شازم کھانا کھاتے ہوئے بولا تو شازمہ اسکا بدلتا
رویہ دیکھ کر بلکل بے جان سی ہوئی
تھی۔۔کانوں میں سہیلیوں کی صبح والی باتیں
گونجنے لگی تھیں جب وہ اسے دنیا کی سب
سے خوش قسمت لڑکی کہہ رہی تھیں

"سالن بھی میں بناؤں ، چائے بھی میں

kzwrites

بناؤں۔۔۔پھر روٹیاں ہی بچتی ہیں وہ بھی میں خود ہی بنا لوں گی۔۔۔کمال ہے۔۔۔اچھا بھلا تو ہے سالن۔۔۔شازمہ تم دل چھوٹا نہ کرو اسے عادت ہے خوامخواہ کیڑے نکالنے کی۔۔۔" سامعہ شاہ بدمزگی سے بولیں تو شازمہ انکی آخری بات پر پرامید نظروں سے مسکرائی تھی "ک۔۔کیا کمی ہے۔۔میں۔۔کل خالہ سے پوچھ کر بنا لوں گی۔۔۔"

KZwrites

"چھوڑو۔۔اس سے نہ پوچھو کیا کمی ہے۔۔بلکل صحیح ہے۔۔دو چار دن بناؤ گی خود ہی ہاتھ

سیٹ ہو جائے گا..." سامعہ شاہ نے جان چھڑوانے والے انداز میں کہا تھا..یونہی کچن ایک بار پھر سمیٹتے ، سامعہ شاہ کے بیڈ کو سیٹ کرتے باقی کے کام نپٹانے اسے نیچے ہی دس بج گئے تھے...تھکی ہاری اوپر آئی تو شازم شاور کے کر ڈرسینگ روم سے باہر آیا تھا

KZwrites

"اتنی دیر لگا دی...؟ کیا کر رہی تھی...؟ " شازم نے نرمی سے سوال کیا تو شازمہ گہرا سانس لیتے صوفے پر بیٹھ گئی تھی

"کام کر رہی تھی۔۔۔تھوڑا۔۔۔" شازمہ کو اپنی ٹانگوں میں کھنچاؤ سا محسوس ہو رہا تھا

"ہمارے گھر۔۔۔تمھارے گھر جیسے ملازم نہیں ہیں شازمہ،نہ میں ابھی افورڈ کر سکتا ہوں۔۔۔لیکن۔۔وعدہ کرتا ہوں۔۔۔جب اپنا کام شروع کروں گا۔۔۔تب تمھیں ہر سہولت دینے کی کوشش کروں گا۔۔۔ابھی۔۔۔ابھی۔۔۔مجھے ساتھ چاہئیے تمھارا۔۔۔دو گی نہ۔۔۔؟ " شازم سر جھکائے اسکے پاس ہی صوفے پر بیٹھا تو اسکے

kzwrites

بجھے سے لہجے پر شازمہ کا دل بھر آیا تھا

"ضرور دوں گی ساتھ شازم۔۔۔ضرور دوں گی۔۔۔مجھے نہیں چاہئیے کوئی ملازم۔۔۔جیسے آپ رکھیں گے میں ویسے ہی رہوں گی،آپکا بھی خیال رکھوں گی اور خالہ کا بھی۔۔۔پلیز آپ دل چھوٹا نہ کریں اپنا۔۔۔انشاءاللہ آپ بہت زیادہ کامیاب ہوں گے۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔" شازمہ نے پیار سے اسکی کمر کو سہلایا تو شازم نے مسکراتے ہوئے اسے سینے سے لگا لیا تھا

Kzwrites

"تم بہت اچھی ہو شازمہ...کبھی کبھی تو مجھے یقین نہیں آتا کہ میری قسمت اتنی اچھی کیسے ہو سکتی ہے کہ مجھے تم جیسی بیوی ملی ہے..." شازم کے لب اسکی گردن پر محو حرکت ہوئے تھے

KZwrites

لبوں کی گردش بڑھی تو جسموں سے ایک ایک کر کے پردے ہٹنے لگے تھے...شازم کے گیلے بالوں نے شازمہ کے برہنہ سینے کو مکمل نم کر دیا تھا...صوفے پر ہی اسے اپنے حصار میں لیے وہ

اس پر ٹوٹ کر برسا تھا۔۔۔کمرے میں وقفے
وقفے سے کبھی شازمہ کی دلخراش سسکیاں
گونجنے لگی تھیں تو کبھی شازم کی بھاری
سانسوں کی آوازیں۔۔۔شازمہ کے جسم پر
سرخیاں بڑھنے لگیں تو وہ شازم کو روکنے کی
ملتجی ہوئی تھی جسے مکمل نظر انداز کرتا وہ
اسے لیے بیڈ پر آگیا تھا۔۔۔۔

KZwrites

اسکے سینے کو اپنے لبوں سے،دانتوں سے بے
رحمی سے چھوتے وہ پیٹ کی جانب بڑھا تو
شازمہ اسکی پناہوں میں مچل کر تڑپنے لگی

تھی۔۔۔ہونٹوں کا سفر مزید نیچے کو گامزن ہوا تو شازمہ نے سسک کر اسکا چہرہ خود سے دور کرنے کی کوشش کی تو شازم نے وہیں دانت گاڑھتے اسکی بلند ہوتی چیخ کو ہاتھ رکھ کر دبا تو دیا تھا لیکن اسکا مچلتا ہوا ضدی جسم اسکے قابو سے باہر ہونے لگا تھا۔۔۔۔

KZwrites

اسکا انکار شازم کو بھڑکا گیا تھا۔۔۔اسکی نازک جلد کو بے رحمی سے دانتوں سے کاٹتے شازم نے سرخیوں کی انتہا کر دی تھی۔۔۔۔اسکو بری طرح روتا دیکھ کر چہرہ واپس اوپر کرتے وہ ظالم

شدت سے اس میں پھر سے سمایا تو آنسوؤں کا سیلاب شازمہ کی آنکھوں سے رواں ہوا تھا...گہرائیاں درد سے چور ہو کر پھٹتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں....سر کو دائیں بائیں پٹختے شازمہ کی نظر کمرے کے کونے میں ٹیبل کے پاس پڑی اسی جانی پہچانی سی بوتل پر پڑی تو وہ یک دم بے حس و حرکت ہوئی تھی...نظریں جیسے ساکت ہوئی تھیں....دماغ وہیں بے سدھ ہو گیا تھا

----

kzwrites

"آپ کراچی جا رہے ہیں اور مجھے بتایا تک نہیں۔۔۔" مشل بیڈروم میں داخل ہوتے ہوئے بولی تو شہریار صوفے پر نیم دراز اسے دیکھ کر فون ایک طرف رکھتے اٹھ کھڑا ہوا تھا

Kzwrites

"مجھے خود اب کنفرم ہوا ہے،بابا نے بتایا تمھیں۔۔؟ " شہریار نے کپ نکال کر ٹرے مشل

کے ہاتھ سے لے کر ٹیبل کر رکھا تو وہ اسکی کمر میں دونوں بازو ڈال اداس سے انداز میں سر اسکے سینے سے ٹکا گئی تھی "نہ جائیں۔ں۔۔۔"

"ہیں۔ں۔ں۔۔؟ ابھی تو تم ناراض نیچے گئی تھی۔۔۔اور اب لگ رہا ہے جیسے کوئی بات ہی نہیں ہوئی۔۔۔" شہریار نے اپنا بازو لمبا کرتے چائے کا کپ اس سے دور کرتے کہا تھا،مشل کے یوں چپکنے پر ہنسی آنے لگی تھی

kzwrites

"پہلے بھی آپ گئے تھے تو...کچھ بھی اچھا نہیں ہوا تھا...مجھے عجیب سا لگ رہا ہے..."

مشل ٹھوڑی اسکے سینے پر ٹکاتے ہوئے بولی تو شہریار نے ذرا سا جھک کر چائے کا کپ ٹیبل پر رکھ کر اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لے لیا تھا

KZwrites

"کچھ عجیب نہیں ہے مشل...کل جاؤں گا صبح اور پرسوں لیٹ نائیٹ کی فلائیٹ سے واپس...ایسے زندگی رکتی نہیں ہے یار...ضروری نہیں ہے کہ ہر دفعہ کچھ برا ہی ہو...ایسے اداس

"نہیں ہو۔۔۔دل بڑا کرو اپنا۔۔۔کچھ نہیں ہو گا۔۔"

شہریار نے اسکے ماتھے پر لب رکھتے اسے

بھرپور چوما تھا

"فون آف نہیں کرنا آپ نے کسی بھی وقت۔۔۔"

مشل نے اسکی شرٹ پر اپنا چہرہ سہلایا تو

شہریار نے اسے مزید خود میں بھینچ لیا تھا

Kzwrites

"بلکل آف نہیں کروں گا فون۔۔اور ہاں۔۔۔پیسے

تمھارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر رہا ہوں۔۔۔جو چاہئیے ہو گا آرڈر کر لینا۔۔۔" شہریار ابھی بول ہی رہا تھا کہ مشل ہنسی دباتے ہوئے مزید اس میں گھسنے لگی تھی "رہنے دیں۔ں۔ں۔۔"

"اچھا۔۔۔؟ چلو رہنے دیتا ہوں۔۔۔۔" شہریار بھی ہنسی چھپاتے سیریس سے لہجے میں بولا تو مشل نے سر اسکے سینے سے ہٹا کر اسے گھورا تھا

Kzwrites

"ڈراؤ نہیں-ں-ں مذاق کر رہا ہوں بھئی...چیک کر لو اکاؤنٹ... بھیج دئیے ہوئے ہیں...." شہریار اسکے تنے ہوئے نقوش دیکھ کر اس سے الگ ہو کر دونوں ہاتھ جوڑتے مصنوعی ڈرتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا تھا

KZwrites

"یہ بھی پہلے کا ہی لائے ہوئے تھے...سمجھ نہیں آتا اتنا ڈرامہ کیوں کرئیٹ کرتے ہیں پھر..." مشل اپنے بیگ سے فرائیز نکال کر اس کے پاس ہی پاؤں صوفے پر رکھ کر بیٹھی تو شہریار نے

چائے کا سپ لیتے بائیاں بازو اسکے گرد پھیلا لیا تھا

"مزہ آتا ہے تمھیں غصہ کرتے دیکھ کر...اچھا صبح تو میں کالج ڈراپ کر دوں گا تمھیں، پرسوں آف کر لینا اگ رموڈ ہوا تو....یا پھر ڈرائیور ساتھ چلی جانا...." شہریار نے ہاتھ اسکے بالوں پر پھیرتے ایک اور گھونٹ بھرا تھا

kzwrites

"نہیں آف نہیں کر سکتی بلکل بھی-ی-ی
---مہینے بعد ایگزامز ہیں میرے---پہلے ہی اتنا
خرج ہو گیا ہے---لاسٹ کے اتنے چیپٹرز میں
مجھے پرابلم ہوتی ہے---ابھی فرسٹ ہاف بُک کا
ٹیسٹ ہے تو بھی مجھے لگ رہا ہے جیسے سب
بھولا ہوا ہے-ے---میں اتنی ٹینشن میں
ہوں---یہی حالت رہی تو اینٹری ٹیسٹ کی بھی
خاک ہی تیاری ہو گی---" اپنی پریشانی بیان
کرتے مشل کی فرائز کھانے کی سپیڈ بڑھتی جا
رہی تھی اور شہریار کے چہرے کی مسکراہٹ
بھی

kzwrites

"اچھا بس دو دن دو مجھے۔۔۔واپس آتا ہوں تو کسی ٹیوٹر کا بندوبست کرتے ہیں۔۔۔ایسے ٹینشن لے کر پڑھو گی تو کوئی فائدہ نہیں ہو گا،الٹا بیمار ہو جاؤ گی۔۔۔" شہریار نے اسی ہاتھ سے اسکا کندھا تھپتھپایا تھا

KZwrites

"سچ میں۔۔۔؟ میرا دل تھا کہ آپ سے کہوں۔۔۔کسی اکیڈمی یا کوچنگ سنٹر کا۔۔۔۔میری سب فلیوز جاتی ہیں۔۔۔" مشل اسکی طرف مڑ کر بیٹھی تھی

"تو کہا کیوں نہیں۔۔۔؟ تمھاری کتاب دیکھ کر تو
میں بھی چکرا گیا تھا۔۔۔کرتا ہوں کچھ۔۔۔یہاں
ہیں کچھ اکیڈمیز بھی۔۔۔۔دیکھ لیں گے جو
کنوینئینٹ ہوا۔۔۔وقت پہلے ہی بہت ضائع ہوا
ہے۔۔۔" شہریار کے بولتے بولتے ہی مشل اسکی
گود۔میں سر رکھ کر لیٹ گئی تھی

Kzwrites

"آپ ہیں تو ویسے اچھے۔۔۔بس کبھی کبھی
مجھے غصہ آجاتا ہے آپ پر بہت۔۔۔۔" مشل نے

لیٹے لیٹے فرائز کھانا شروع کی تو شہریار نے تھائی پر تھائی کراس کرتے اسا سر اپنی گود میں تھوڑا اونچا کر دیا تھا

"لاسٹ ٹائم کب بہت۔ت۔ت غصہ آیا تھا مجھ پر۔۔۔؟ " چائے کا آخری گھونٹ بھرتے شہریار نے دونوں بازو ہی صوفے کی بیک پر پھیلا لئے تھے، ذہن میں کام کی مصروفیات نے بھی گھیرا کیا ہوا تھا،شازم پچھلے دو ماہ میں تین دفعہ انکریمنٹ لگوا چکا تھا اور آج چوتھی دفعہ پھر سے تنخواہ بڑھانے کی بات پر شہریار تھوڑا

Kzwrites

عجیب بھی محسوس کر رہا تھا...سارا سارا وقت اسکا آفس سے غیر خاضر رہنا بھی پنچ کرتا تھا...عالم شاہ سے ڈسکس کرنا چاہتا تھا مگر سمینہ بیگم ہر بار منع کر دیتی تھیں...اسی الجھن میں الجھے وہ تھوڑا اپ سیٹ سا تھا

KZwrites

"بھول جاتی ہوں ہر دفعہ غصہ کر کے....آپ مناتے ہی اتنا اچھا ہیں...." مشل اسکی گود سے سر اٹھا کر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی

"اتنا اچھا ہوں تو آج میرے پاس رک جاؤ۔۔۔صبح چلے جانا ہے میں نے۔۔۔اور۔۔۔ڈر نہیں لگتا اُدھر اکیلے سوتے ہوئے۔۔۔؟ " شہریار نے شرٹ ان بٹن کرتے مشل کی آنکھوں میں جھانکا تو مشل نے فرائز آدھا دانتوں سے کاٹ کر آدھا منہ میں پھنساتے ہنستے ہوئے سر نفی میں ہلایا تھا

KZwrites

"اور جو دو دوگھنٹے باتیں کرتی ہو اپنی ماما سے،تب نہیں دھیان ڈائیورٹ ہوتا پڑھائی سے۔۔۔؟ " شہریار شرٹ اتار کر اٹھ کھڑا ہوا تو مشل اسکے چہرے پر چھائی فرسٹریشن دیکھ

کر صوفے پر ریلیکس ہو کر اب برگر نکال کر کھانے لگی تھی

"اس سے تو موڈ فریش ہو جاتا ہے۔۔۔پھر زیادہ اچھا پڑھا جاتا ہے۔۔۔" اسے مزید چراتے ہوئے مشل نے برگر کی بڑی سی بائیٹ لی تو شہریار پینٹ سے بیلٹ نکالاتے اسکی طرف مڑا تھا

"نہیں رکنا میرے پاس۔۔۔؟"

Kzwrites

"ام ہمم..." مشل نے شرارت سے سر نفی میں ہلا
یا تو شہریار نے اسے کہنی سے پکڑ کر کھڑا کر
دیا تھا

"رات کو بھی نہیں آؤ گی...؟" کہتے ہوئے
ماتھے پر بل گہرے ہوئے تھے...آئے روز اسکا
کمرے سے جانا رات جلتے انگاروں پر سونے کا
باعث بنتا تھا...آج شدت سے اسکی طلب جسم
میں جاگ گئی تھی

Kzwrites

"آج تو بالکل نہیں،فزکس کا ٹیسٹ ہے..." مشل دائیں ہاتھ میں برگر اور بائیں ہاتھ میں فرائیز کا باکس پکڑے معصوم شکل بنائے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے جواب دے رہی تھی

KZwrites

"اوکے نکلو پھر..." اسے یونہی کہنی سے دھکیلتے ہوئے شہریار دروازے کی طرف لایا تو مشل اسے تپتا دیکھ کر ہنسنے لگی تھی "سنیں تو..."

"سنیں تو میری...اچھا سنیں تو..." ہنستے ہوئے مشل نے خود کو دروازے کے آگے پاؤں جما کر روک لیا تھا

"ناؤ واٹ...؟" اسے یوں رزسٹ کرتے دیکھ کر شہریار نے لہجہ نرم کیا تھا،ماتھے کے بل بھی کم ہوئے تھے

Kzwrites

"وہ۔۔میری ڈرنک تو پکڑا دیں۔۔" مشل ہنسی دباتے ہوئے بولی تو شہریار نے اسکو ہنستا دیکھ کر دانت پیستے ، لمبے ڈگ بھر کر ڈرنک کا کین اسکے فرائیز والے ہاتھ میں تھمایا جسے مشل نے بمشکل پکڑے سینے سے لگایا تھا

KZwrites

"اب نظر نہ آنا مجھے۔۔۔" کہہ کر شہریار نے دروازہ کھولتے اسے باہر دھکیل دیا تھا

"ہاں ہاں بائے بائے۔۔۔" اونچی سی آواز میں کہتے

مشل نے اسکا خون مزید جلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔لیٹ نائٹ اپنا ڈنر بھی اوپر کمرے میں منگوا کر کر لیا تھا۔۔۔دو سے تین بار وہ کچن میں چائے بنا کر پی چکی تھی۔۔۔

Kzwrites

نظریں بار بار شہریار کے کمرے کی طرف اٹھتی تھیں جہاں شام سے ہی گھپ اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔۔۔آخری چیپٹر کو اچھے سے میمرائیز اور پریکٹس کرتے مشل نے رات کے تین بجے بیڈروم کا رخ کیا تو شہریار گھری نیند سو رہا تھا۔۔۔خاموشی سے رضائی میں گھس کر وہ اس

سے ذرا فاصلے پر لیٹ گئی تھی۔۔۔اتنے گھنٹے مسلسل پڑھنے سے نیند نے اسے چند پلوں میں ہی اپنے حصار میں لے لیا تھا۔۔۔رضائی میں پھیلی شہریار کی مخصوص خوشبو میں کھوئے وہ جلد ہی گہری نیند میں ڈوب گئی تھی

KZwrites

"میں بہت غصے میں ہوں مشل۔۔۔" جانے کس پہر گہری نیند میں اسکے کانوں میں شہریار کی نیند سے بوجھل آواز پڑی تھی اور اگلے ہی پل اسے گرم سا ہاتھ قمیض کے اندر سے اپنی کمر

سے سرکتے آگے پیٹ کی جانب جاتا محسوس ہوا تھا

"کیوں۔ں۔ں۔۔۔" مشل کی نیند بھک سے اڑی تھی

KZwrites

"تمھیں پتہ ہے کہ کیوں۔۔۔" نیند سے ڈوبی آواز میں خماری چھلکنے لگی تھی۔۔۔اسکے پیٹ پر ہتھیلی کا دباؤ ڈالتے وہ اسکی پشت کو خود میں دھنساتے ہوئے بول کر بیک گردن پر پرحدت لب رکھنے لگا تو اسکی سخت اریکشن اپنی

تھائیز پر محسوس کرتے مشل کا پورا جسم کانپا تھا

"میں آ گئی تھی-ی-ی"

KZwrites

"آ...آپ ہی سو رہے تھے..." اپنے ڈیفینس میں بولتے مشل نے خود کو ذرا سا آگے کھسکایا تو شہریار نے ہاتھ پیٹ سے نیچے لیجاتے تھائیز کے درمیان زبردستی گھسا کر پوری وجائینہ پر ہتھیلی کا دباؤ ڈالتے اسکے واپس پیچھے کو

بھینچ کر،ہلکی سی کروٹ لیتے اپنا آدھا بوجھ اس پر منتقل کر دیا تھا

"تم ہلی اب نہ تو..." اسے اپنے نیچے قید کیے شہریار نے اسکی تھائیز کے درمیان دیے ہوئے ہاتھ سے مزید دباؤ ڈالا تو مشل نے مچل کر کمر اوپر کو اٹھائی تھی...اوندھے منہ کروٹ کے بل لیٹے ٹراؤزر کے اوپر سے ہی شہریار کا گرم جسم اسے خود میں گڑھتا محسوس ہوا تھا...سائیڈ گردن پر مسلسل اسکے ہونٹ محو حرکت تھے

kzwrites

"نہیں ہلتی-ی-ی پر جو بھی کرنا ہے غصے سے تو نہ کریں---میں آپکے لیے ہی آئی ہوں-ں-ں---"

مشل اسکے نیچے بلکل دب ہی گئی تھی---اسکی انگلیوں کی ذدا ذرا سی جنبش پر وہ خود کو ہلنے سے روک بھی نہیں پا رہی تھی

KZwrites

"جب کہتا ہوں تب کیوں نہیں آتی---؟ ہاں--؟"

خود کو ذرا سا اوپر کو لفٹ کرتے شہریار نے ہاتھ ٹراؤزر سے اندر کرتے اسکی ملائم سی جلد پر انگلیوں کا دباؤ ڈالتے ہاتھ سے سہلانا شروع

کیا تو مشل نے چہرہ تکیے میں دھنساتے اس گدگداتے لمس پر آنکھیں ہی میچ لی تھیں

"مجھے سیدھا ہونے دیں۔ں۔ں۔۔۔" مشل نے التجا بھرے لہجے میں کہا تو شہریار نے اسے یونہی اپنے نیچے لیے بازو سے پکڑ کر سیدھا لٹا دیا تھا۔۔۔نظریں ملیں تو نیم اندھیرے میں شہریار کے چہرے کی آنکھوں کی خماری نے اندر تک ہلا دیا تھا

Kzwrites

"بات کا جواب دو مجھے..." اپنا باکسر ریموو
کرتے شہریار نے رضائی سے نکال کر باہر
پھینکتے ہاتھ مشل کے ٹراؤزر پر تھائیز کے اوپر
رکھ لیا تھا

KZwrites

"ایسے تو جب میں آئی تھی آپکو بھی پھر
جاگ جانا چاہئیے تھا...آپ کیوں...کیوں سوئے
رہے...حساب برابر کو گیا ہے۔ے..." مشل کے
بولتے بولتے ہی پہلے ٹراؤزر ٹانگوں سے سرکا اور
پھر پینٹی...چند پلوں میں ہی وہ صرف
ضروری پردے الگ کرتے اس کی گہرائیوں میں

سما گیا تھا

"اچھے سے معذرت کروں گا آج اپنی جان سے..." تکیہ اسکے سر کے نیچے سے نکالتے نرمی سے اسکے چہرے کو چومتے وہ گھٹنوں کے بل اس میں سماتے رضائی کندھوں سے سرکا کر پیچھے کو پلٹا کر پھینکتے اب زور پکڑنے لگا تو مشل نے اپنی ٹانگیں اسکی کمر کے گرد لاک کرتے خود کو زیادہ موو ہونے سے روکنے کی کوشش کی تھی

kzwrites

نہ وقت کا اندازہ تھا نہ کسی اور بات کا۔۔۔لیکن
اسکی پناہ میں پگھلتے وہ اسے اپنی قمیض کے
اوپر سے سینے پر چہرہ بے چینی سے سہلاتے
دیکھ کر اتنا اچھا محسوس کر رہی تھی کہ
کمرے میں اندھیرا دیکھ کر خود ہی اپنی
قمیض پیٹ سے تھوڑی ایسے سرکائی تھی کہ
اسکا عمل شہریار کی نظروں میں نہ آسکے

Kzwrites

شہریار نے اس پر مکمل جھکے دونوں بازو
اسکی گردن کے نیچے رکھ کر طلب سے بھرپور
بھاری سٹروکس دیتے چہرہ سینے سے سرکا کر
اسکی گردن میں گم کر لیا تھا۔۔۔اپنی کمر پر
سرکتے اسکے ہاتھوں سے جذبے مزید منہ زور
ہونے لگے تو خود کو پورا اس سے الگ کرتے پھر
سے اس میں ایک جاندار جھٹکے سے سماتے
ہونٹوں میں اسکی گردن کی نازک سی جلد کو
بھر کر سک کیا تھا۔۔۔یہی عمل بار بار دہراتے وہ
اسکی نازک جان پر بھاری ثابت ہونے لگا
تھا۔۔۔پورا وجود بار بار اسکے وجود سے الگ کر
کے ایک بھاری نم آواز سے اسکے حساس حصے
سے ٹکڑا کر اس میں سماتے وہ اپنا نچلا لب

kzwrites

دانتوں تلے دبائے دیوانہ وار اس میں شامل ہوتے
اپنی تشنگی اس کے وجود سے مٹائے جا رہا
تھا۔۔۔پورے کمرہ ان بھاری آوازوں سے لرز رہا
تھا۔۔گردن پر مسلسل لبوں سے پیار کی بوچھاڑ
کرتے وہ اسے ساتھ ساتھ ریلیکس کرتے ہوئے
بھی جان ہلکان کیے ہوئے تھا

KZwrites

مشل اسکے ہر ایکٹ پر مچلتے، ہر لمس پر
بکھرتے ٹوٹتے اسی میں پناہ تلاش کر رہی
تھی۔۔۔اسکے جسم کی حدوں میں گم شہریار
کو اسکا وہ ایکٹ محسوس بھی نہیں ہوا

تھا۔۔۔اسکی کہی بات کی لاج رکھنا جیسے
اسکے عمل کا حصہ سا بن گیا تھا۔۔۔اسے اسکی
بتائی ہوئی حدوں میں رہ کر محسوس کرتے
بھی شہریار نے کئی بار قمیض کے اوپر سے ہی
اسے چھوا تھا۔۔لبوں سے محسوس کیا
تھا۔۔اپنے عمل میں کھو کر بھی مسلسل اسکی
تھائیز کو سہلاتے تو کبھی ٹانگوں کی پوزیشنز
بدلتے اپنے ساتھ اسکی بے چینیوں کو بھی
پرسکون کر گیا تھا

"میں دو دن بہت مِس کروں گا تمھیں۔۔۔مجھ

kzwrites

سے بھی وڈیو کال پر بات کرو گی..؟" اسکے
اوپر پورا بوجھ ڈال کر لیٹے شہریار گھرے
سانس بھرتے ہوئے بولا تھا...مشل کے سانس
بھی آپس میں نہیں مل رہے تھے...اسکے ساتھ
آچری چند لمحوں میں خود کو اپنی مرضی سے
moو کرتے تو کبھی شہریار سے اپنے اِس ایکٹ
کو چھپاتے چہرہ پسینے سے بھر گیا تھا لیکن آج
پچھلی ہر بار کی نسبت سے زیادہ سکون
محسوس ہوا تھا

KZwrites

"اب۔ں تو نہیں کروں۔ں گی..." مشل کی دبی

دبی سی سسکتی ہوئی آواز پر شہریار نے سر اٹھا کر اسکے لرزتے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔آنکھوں میں ہلکی سی آنسوؤں کی آمیزش تھی

KZwrites

"کیوں۔۔؟ تم تو خود آئی تھی میرے پاس۔۔؟ پھر کیوں ناراض ہو۔۔۔؟" اسکے ٹھنڈے پڑتے گال چوم کر شہریار نے وزن اس پر سے ہٹاتے اسے بازوؤں میں بھر کر اپنے سینے پر منتقل کیا تو مشل نے بازو اسکے سینے پر پھیلاتے اپنا چہرہ ہی چھپا

لیا تھا

"بتاؤ۔۔؟ اب تو اتنا اچھا پارٹیسپیٹ کرتی ہو میرے ساتھ۔۔۔یہ جو ایک دو دن کا گیپ آتا ہے نہ اس سے تم واپس بند ہو جاتی ہو۔۔ایسے ہی روز پاس آجایا کرو میرے۔۔۔" شہریار پیار سے اسکی کمر سہلاتے ہوئے بولا تو مشل نے اسکی بات پر سرخ پڑتے چہرہ بلکل ہی چھپا لیا تھا

Kzwrites

شہریار کے برہنہ سینے پر پھیلا پسینہ مشل کی قمیض میں جذب ہو رہا تھا جسے شہریار نے چاک سے کھینچ کر پیٹ سے ایک طرف کرتے نچلے وجود کے درمیان خائل ہوتی رکاوٹ کو ختم کیا تھا...مشل کی ملائم ٹانگیں اسے اپنی ٹانگوں سے جڑی بہت اچھی لگ رہی تھیں...دائیاں ہاتھ اسکی ہپ پر پھیرتے شہریار نے اس کی ملائیمیت کو محسوس کرتے ایک دم سختی سے انگلیوں میں بھینچا تو مشل نے خود کو سکیڑ کر پاؤں کے ناخن اسکی لوئیر لیگز میں دھنسائے تھے

kzwrites

"آپ مجھے نشان ڈال دیتے ہیں پھر میری فرینڈز مذاق کرتی ہیں۔۔۔گردن پر نہ کیا کریں۔۔۔"

مشل بات بدلتے اسکے سینے سے رول ہو کر کروٹ کے بل لیٹی تو شہریار بھی کروٹ بدل کر پھر سے وہیں ہاتھ رکھ کر اسے سہلانے لگا تھا

"اتنا زیادہ جو میک اپ لیا ہوا ہے،چھپا لیا کرو نہ اس سے۔۔۔ہر بات سے نہ روکا کرو مجھے یار۔۔۔"

Kzwrites

"نہیں روک نہیں رہی۔۔ی۔ی۔۔۔اچھا کر لیا کریں۔۔۔" مشل نے یک دم ایموشنل ہو کر اسکے گال پر لب رکھے تو شہریار نے گھوم کر پھر سے اسے اپنے نیچے کر لیا تھا

kzwrites

"نہیں اب نہیں کروں گا یہاں۔۔۔تم دوپٹے سے تھوڑا کور کر لیا کرو،نظر نہ پڑنے دیا کرو کسی دوست کی بھی۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار پھر سے رکاوٹ بنتی اسکی قمیض کو پیچھے کر کے سیمی اریکٹ ہوتے پینس کو اس کی تھائی پر سہلانے لگا تو مشل نے اسکے بالوں میں انگلیاں

سرکاتے اسکے کان کو انگوٹھے سے پیار سے چھوا تھا "میں بھی مِس کروں گی آپکو...."

"I know....

مجھ سے زیادہ تم مجھے مِس کرو گی...بس اوپر اوپر سے مجھے دور دھکیلتی ہو اور اندر ہی اندر سارا دھیان تمھارا میری طرف ہی ہوتا ہے....تم جب..." شہریار اسکے چہرے کو دیکھ کر ہر نقش آہستگی سے،بہت پیار سے چومتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر بول رہا تھا کہ مشل نے اسکی اریکشن کو اپنی تھائی میں بڑھتا پھولتا

kzwrites

محسوس کر کے ذرا سا گیپ بنایا تھا...اسکے ایکٹ پر شہریار اپنی بات بھول کر بے خود سا ہوتے پینس کو نم ہوتی تھائی سے سرکا کر وجائینل لپس پر آہستگی سے سہلاتے آنکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑے ،اپنے پاؤں سے اسکی لوئر لیگز سپریڈ کرنے لگا تھا

KZwrites

"آپ...اب جب بھی بلایا کریں گے...آجایا کروں گی..." مشل اپنے نازک حصے پر اسے مسلسل ٹپ سہلاتے محسوس کر کے پہلے سے زیادہ بے چین

ہونے لگی تھی،بہت سوچ کر ان لفظوں کا چناؤ کر کے اسے کچھ اچھا محسوس کروانا چاہا تھا

"آؤ یا نہ آؤ۔۔۔تم جان ہو میری۔۔۔جیسے بھی، جتنا بھی ملتی ہو،مجھے اچھا ہی لگتا ہے۔۔۔مجھے خود بھی کبھی کبھی احساس ہوتا ہے تمھاری پڑھائی ڈسٹریکٹ ہوتی ہے اس سب سے۔۔۔" شہریار اسکی بھیگتی وجائنہ پر خود کو بہت ہی آہستگی سے موو کرتے جان بوجھ کر اسکے چہرے کے بدلتے رنگ،بکھرتی الجھتی سانسوں کو دیکھ رہا تھا۔۔جتنا وقت ساتھ گزر

KZwrites

رہا تھا اتنی ہی اسکی سمجھ بھی آنے لگی تھی

"ن۔۔نہیں۔۔۔ہوتی۔ی۔۔۔آہ۔۔۔" مشل چاہتے ہوئے بھی اپنی سانسوں کو بے ترتیب ہونے سے روک نہیں پا رہی تھی۔۔۔شہریار اسکے ہر قطرے کو اپنی سختی سے چھو کر واپس اسکی ہی نازکی پر پھیلاتے ان ادھ کھلے لبوں کی جنبش سے مخظوظ ہوتے اسے اور تڑپانے لگا تھا۔۔۔اسے بے خود ہوتا دیکھنے لگا تھا

kzwrites

"ہوتی ہے ڈسٹریکشن..." شہریار نے ٹپ کو تھوڑا سا بھرپور نمی میں پینیٹریٹ کر کے واپس نکالا تو مشل اسکے سلو سے ایکٹ پر ضبط سے بے حال ہوتے اپنے تاثرات اس سے چھپانے کی خاطر چہرے کو بازو سے کور کر گئی تو شہریار نے گھٹنوں نے بل ہو کر اسکی کانپتی ٹانگیں کندھوں پر رکھ کر باقاعدہ اسے ٹیز کرنا شروع کر دیا تھا

KZwrites

اسے خود بھی اب سمجھ آنے لگی تھی کہ جتنا اسے یوں چھوتا تھا وہ اتنا ہی بے چین ہو کر

اسکے لیے مچلتی تھی...خود کو اس ہر ظاہر نہ
کرتے ہوئے بھی وہ اپنے جسم کی معنی خیز
جنبشوں کو اسکی نظروں سے چھپا نہیں پا
رہی تھی...بائیاں ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھے مشل
اسکے ہاتھوں کو انز تھائیز پر سختی سے سرکتا
محسوس کر کے مچل رہی تھی...کلٹ پر اسکی
سلوپ کا مسلسل پڑتا دباؤ اسکی بے چینیوں کو
بڑھا رہا تھا...پیٹ سے اپنی قمیض کو دبوچے
مشل نے دوسرے ہاتھ سے بیڈ شیٹ کو دبوچا
، تو شہریار نے خود بھی اس پل ضبط کھوتے
تکیے کے نیچے سے کونڈم کا پیکٹ نکال کر پھاڑا
تو مشل بازو چہرے سے ہٹا کر اسکی طرف
دیکھی تھی

kzwrites

"پہناؤ گی۔۔۔؟" اس کے بولتے بولتے ہی مشل نے سرخ پڑ کر سر نفی میں ہلاتے واپس بازو چہرے پر کیا تو شہریار چاروناچار خود ہی پہن کر ایک سلو سی سٹروکس سے آہستگی سے اس میں سمایا تھا۔۔۔اندر تک اس میں دھنس کر شہریار نے اب کی بار بہت آسانی سے اسے اپنے اشاروں پر تڑپایا تھا۔۔۔اسے مچلتے دیکھا تھا۔۔۔ اپنا آپ تھوڑا تھوڑا سونپ کر اسے خود کے لیے ترستے دیکھا تھا

KZwrites

"بازو ہٹاؤ مشل..." نظروں سے اسکے ہر ایکٹ کو اپنے حصار میں لیے شہریار نے اسکے چہرے پے حد پر سکون اترتے بھی دیکھا تھا جسے مشل مسلسل چھپا رہی تھی... اسکے سامنے یہ سب ماننے سے جھجھک سی آرہی تھی...اسکے دو سے تین بار کہنے پر مشل نے بازو ہٹایا تھا، نظریں ایک پل کو ملیں تو مشل کی شرمائی سی مسکراہٹ پر وہ خود بھی مسکرا دیا تھا...گزرتے دن کے ساتھ یہ پل مزید خوبصورت ہوتے جا رہے تھے

KZwrites

کب شازمہ اسکی بڑھتی شدتیں سہتے بے حال ہوئی اور کب صبح کی اذان پر وہ ہوش میں آئی کچھ سمجھ ہی نہیں آیا تھا....

تکلیف سے جوڑ جوڑ دُکھ رہا تھا....

دماغ میں اسکی رات کی کی ہوئی زیادتیوں تک کو سوچنے کی ہمت نہ تھی...رو رو کر شاید آنسو بھی سوکھ گئے تھے....اپنا مردہ ہوتا جسم گھسیٹ کر وہ بیڈ سے اٹھ گئی تھی....انہیں خشک آنکھوں سے سجدہ ریز ہو کر بغیر اپنے

KZwrites

لیے کچھ مانگے وہ نیچے آگئی تھی۔۔۔دوپہر کے لیے سالن اور ابھی کے لیے ناشتہ تیار کر کے وہ 7 بجے کے قریب چپ چاپ اپنا یونیفارم پریس کر رہی تھی کہ شازم کو بوکھلایا ہوا نیچے آتا دیکھ کر وہ لاؤنج کے ایک کونے میں سیٹ ہوئے استری سٹینڈ سے دو قدم پیچھے ہوئی تھی

KZwrites

"شازمہ۔۔۔شازمہ میری بات۔۔میری بات سنو۔۔میں۔۔۔میں بہت ڈپریس تھا یار رات کو۔۔میں۔۔۔میں ہوش میں نہیں رہا تھا۔۔یار۔۔۔اوپر آؤ۔۔میری بات سنو پلیز۔۔" وہ

استری آف کر کے ماں کے کمرے کی طرف دیکھتا ہوا اسے کہنی سے پکڑ کر سیڑھیوں کی جانب کھینچنے لگا تھا

"آپ نے وعدہ توڑا ہے...آپ نے...بہت غلط کیا ہے...بہت زیادہ...مجھ سے بات...بات مت کریں مجھ سے...آپ ایک کے بعد ایک غلط کام کرتے جا رہے ہیں شازم....آپکا ساتھ دے کر میں گنہگار ہو رہی ہوں...." ایک آنسو بہت دیر بعد اسکی آنکھ سے بہا تھا

KZwrites

"یار تمھیں پتہ ہے میں نے تمھاری خاطر پینا چھوڑ دیا تھا۔۔۔کل آفس سے اتنا سٹریس میں آیا تھا کہ۔۔۔مجھ سے۔۔رہا نہیں گیا۔۔۔تم پلیز میری بات سنو۔۔میں ہر بات کی معافی مانگوں گا۔۔۔میں اللہ سے بھی معافی مانگوں گا یار خدا کے لیے میری بات سنو۔۔۔میرا ساتھ دو،میں سب چھوڑ دوں گا۔۔۔" کہتے ہوئے شازم اسے اپنے ساتھ اوپر لے گیا تھا۔۔کتنی ہی دیر اس سے معافی تلافی کرتے شازم نے شراب کی آدھی ہوئی بوتل باتھروم میں اسکے سامنے بہا دی تھی

KZwrites

"یہ کیا ہوا ہے..." نظر اسکی انگلیوں کے سرخ پوروں پر پڑی تو شازم نے ان پر نرمی سے لب رکھتے پوچھا تھا...شازم کا حال بھی عجیب سا ہو رہا تھا...آنکھیں سرخ تھیں...جسم ہلکا ہلکا سا کانپ رہا تھا

KZwrites

"جل گئی تھیں رات کو..." اسکے احساس کرنے پر شازمہ کا دل بھر سا آیا تھا

"یارررر کیسے۔۔۔دھیان کیوں نہیں رکھا تم نے۔۔۔تم بیٹھو یہاں۔۔۔چائے میں بناتا ہوں۔۔۔اتنا کام تم نے جلے ہاتھ سے کیا ہے یار۔۔۔کیا کرتی ہو شازمہ۔۔۔" شازم اسے لیے نیچے آگیا تھا۔۔فریج سے برن کریم نکال کر اسکی انگلیوں پر لگاتے وہ چائے خود بنانے لگا تھا

KZwrites

"انکا تو روز کا یہی ہے۔۔۔جانے جب انجام کو پہنچے گا یہ سب۔۔۔" سامعہ شاہ انہیں کچن

میں بخث کرتا سن کر بیزار سے لہجے میں بربڑائی تھیں۔۔۔شازم کو اسکے آگے پیچھے پھرتا دیکھ کر انکا موڈ سخت خراب ہو گیا تھا۔۔۔انکے گھر سے نکلتے ہی انہوں نے کچن کا رخ کیا تھا۔۔۔سمٹا ہوا کچن اور تازہ پکا ہوا سالن دیکھ کر سکھ کا سانس لیتے وہ کمرے میں چلی گئی تھیں

KZwrites

"مجھے ابھی دیر ہو رہی ہے۔۔۔شہریار نے نکلنا ہے کراچی کے لیے تو بہت کام ہیں میرے ذمے۔۔۔واپسی پر لیجاؤں گا تمھیں،جو بھی لینا

ہوا لے لینا..." کہتے ہوئے شازم اسے عجلت میں ڈراپ کر کے گاڑی اڑا لے گیا تھا..اڑتی ہوئی دھول میں اس کو غائب ہوتا دیکھ کر شازمہ نے اپنے آنسوؤں کو ضبط کرتے بوجھل قدموں سے کالج کے اندر قدم رکھے تھے،آس پاس دوستوں کو نہ پا کر وہ اپنے ڈیمارٹمنٹ کی بجائے دور کسی دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں جا کر کسی کونے میں دب کر بیٹھ گئی تھی...

KZwrites

کتنی ہی بار خاموشی سے آنسو بہاتے جانے کتنی ہی بار ان آنسوؤں کو حلق سے اتارے اس نے سارا وقت وہیں گزار دیا تھا......ایک خول سا تھا جس میں وہ قید ہونے لگی تھی...سب

کے ہوتے ہوئے بھی اپنا آپ اکیلا لگنے لگا تھا۔۔۔۔

آنے والے دن بھی اس نے یونہی اپنی سہیلیوں سے،گھر والوں سے اپنے پیار کرنے والوں سے اپنا غم چھپاتے،خود سے لڑتے ،صحیح غلط کو سمجھتے اس نے ایسے ہی گم صم سے ہی گزارنے تھے

KZwrites

----ایک ماہ بعد-----

KZwrites

"پیپر کیسا ہوا مشل..." 5 بجے کے قریب شہریار ایگزامینیشن سینٹر کے باہر گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا

"یاررر---نہیں ہوا اچھا--بس ٹھیک ہی ہوا ہے---
لاسٹ کوئیسچن آدھا ابھی رہتا تھا اور ٹائم
اوپر ہو گیا---سپریٹینڈنٹ نے لٹرلی پیپر میرے
ہاتھ سے یوں-ں-ں کھینچ لیا تھا---" مشل سنٹر
سے باہر نکل کر منہ بنا کر چلتے،مسلسل بولتے
ہوئے گاڑی تک آئی تھی

KZwrites

"تم لڑکیوں کو کیا شوق ہوتا ہے کہنے کا کہ اچھا
نہیں ہوا پیپر--بعد میں99 پرسنٹ سکور بھی
کیا ہوتا ہے--پورے پوری مارکس لے کیسے لیتے

ہو تم لوگ...؟ ایم شیور جو کوئسچن تمھارا رہ گیا ہے وہ ایکسٹرا والا ہی ہو گا... " شہریار اسکی طرف کا دروازہ کھولتے ہوئے بولا تھا

"سچ کہہ رہی ہوں،آج تو واقعی اچھا نہیں ہوا...رات میں جلدی سو گئی تھی اور صبح بھی آنکھ نہیں کھل رہی تھی...آپ کال نہ کرتے تو میں دوپہر کو ہی جاگتی...." مشل گاڑی میں بیٹھ کر ہمیشہ کی طرح اپنی ٹانگیں سیٹ پر رکھ کر چہرہ شہریار کی طرف کرتے بولی

Kzwrites

"مجھ پہ اتنی ریسکٹریکشنز لگا کر بھی جب تم نے صرف سونا ہی تھا تو مجھے بھی ساتھ سلا لیتی...میں کم از کم تمہیں صبح جگا تو جاتا آفس جاتے ہوئے...روائیز اچھا ہو جاتا سب..."

شہریار نے جیومیٹری باکس اسکی گود سے نکال کر ڈیش بورڈ پر رکھتے، ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ کی انگلیوں میں پھنسا کر ماتھے پر مصنوعی بل لاتے اسے دیکھا تھا

"اچھا چلو بتاؤ کھانا کیا ہے..."

KZwrites

"کچھ نہیں،بس گھر چلتے ہیں میرا موڈ نہیں ٹھیک..." مشل سیٹ سے ٹیک لگائے بولی

"کیوں یار...؟ اگلے پیپر کی تیاری فِٹ سی کر لینا نا، ابھی تو موڈ اچھا کرو...شاباش...گن کر بیس بائیس دن تم کوچنگ بھی گئی ہو...جاتے رہتی جب تک اگزامز تھے..."

KZwrites

"مجھ سے بس اکیلے کمرے میں لاک ہو کر تیاری کی جاتی ہے۔۔۔آپ نہیں سمجھیں گے۔۔۔۔مجھے کٹ آف ہونا پڑتا ہے سب سے۔۔۔۔"

kzwrites

"سمجھ رہا ہوں بھئی۔۔۔اگلا کب ہے پیپر اب۔۔۔؟"

"تین آف ہیں۔۔۔انگلش میں پتہ نہیں کیوں اتنے آف دے دئیے ہیں،میں آج کیمسٹری کے چیپٹرز

کروں گی پھر کل سے انگلش..."

"اتنا سٹریس نہیں لو یار...آج ریلیکس کرو تھوڑا...سو جانا گھر جا کر...سیکنڈ ٹائم کی وجہ سے سکیجوئل ایڈجیسٹ نہیں ہو پا رہا تمھارا،تبھی نیند بھی ڈسٹرب رہتی ہے..."

kzwrites

"ہمممم...شہریار...جیسے ہی میرے پیپر ختم ہوں گے، میں نے ماما کے پاس جانا ہے...آپ بھی

میرے ساتھ چلیں... میں سچ میں ان کو بہت مس کر رہی ہوں اب....میں کہتی نہیں ہوں لیکن میری برداشت ختم ہو رہی ہے اب..." کہتے کہتے مشل کا لہجہ روہانسا ہوا تو شہریار نے ہاتھ میں چھپا ہوا اسکا ہاتھ اپنے چہرے کے پاس کرتے چوم لیا تھا

KZwrites

"یار میں ابھی کام میں بہت پھنسا ہوا ہوں قسم سے...تم مجھے ایک سے دو ماہ کا ٹائم دے دو پھر چل سکوں گا کہیں.... تم اگر جانا چاہتی ہو تو پیپرز ختم ہونے کے بعد مل آنا...." شہریار نے

اسکے ہاتھ کو اپنی بئیرڈ پر سہلاتے گاڑی کو ایک جوس کارنر پر روکا تھا جہاں سے وہ ہمیشہ کہیں سے بھی واپسی پر اسے فریش جوس پلواتا تھا

"آپ مجھے جانے دیں گے ان سے ملنے کے لیے---؟ اکیلے---؟ آر یو سیریس--" مشل حیران ہوتے ہوئے بولی تھی

Kzwrites

"جا سکتی ہو یار۔۔۔ضروری تو نہیں کہ میں ساتھ ہوں گا تو ہی جا سکو گی۔۔۔وہ الگ بات ہے کہ تمھیں مس بہت زیادہ کروں گا اور اندر سے چاہوں گا کہ تم نہ ہی جاؤ۔۔۔"

شہریار نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں جکڑے ونک کرتے آخری بات کہی تو مشل نے ہنستے ہوئے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا

Kzwrites

"معظم بھی ہوتا ہے وہاں۔۔۔آپ پھر غصہ کریں گے میرے آس پاس نظر آگیا تو۔۔۔" مشل کن اکھیوں سے اسکو جوس آرڈر کرتے دیکھ کر کچھ توقف سے بولی تھی

KZwrites

"کم آن مشل فضول غصہ نہیں کرتا یار اب تو۔۔۔۔تم اتنا مان رکھتی ہو میری کہی بات کا کہ دل ہی دل میں حیران ہوتا ہوں اکثر ہی۔۔۔۔اس وقت۔۔۔بس قابو نہیں کر پایا تھا خود پر۔۔۔بلکل برداشت نہیں ہوا تھا مجھ سے۔۔۔۔" شہریار

جوس کا ڈسپوزبل گلاس اسکی طرف بڑھاتے ہوئے بولا تو مشل نے گلاس واپس اسکی طرف کرتے پہلا سپ اسے دلوایا تھا

"مجھے سیریسلی ایسا کوئی کنسرن نہیں ہے اب ،تم نے میرے کہنے پر ماڈریٹ ڈریسنگ اپنا لی ہے ، گھر سب کے ساتھ اتنا گھل مل گئی ہو، میرے لیے یہی بہت ہے ورنہ کوئی خود کو کسی کے لیے اتنا نہیں بدلتا..."

kzwrites

"اور یار شک تب بھی نہیں کیا تھا ،میں جانتا تھا تمھاری نیچر کو...پھر بھی اس وقت بس غصہ دماغ پر حاوی ہو گیا تھا..."

"اب سوچتا ہوں تو خود ہی آکورڈ فیل کرتا ہوں---"

"تم کہتی ہو تو بُک کروا دوں ٹکٹ....؟"

KZwrites

"ہوسکتا ہے میں واپسی پر لینے آجاؤں تمھیں---"

"ابھی بتانا مت کسی کو،سرپرائیز دینا بس اچانک جا کر

---" شہریار گاڑی سٹارٹ کر کے گھر کی سڑک پر ڈالتے بولے جا رہا تھا اور مشل سِپ پر سِپ لیتے اسے دلچسپی سے سنے جا رہی تھی

KZwrites

کچھ دیر بعد.........

"مشل بیٹے چائے تو بنا دو،کمرے میں دے جانا..." ڈنر کے بعد کمال شاہ نے پوتی سے کہا تو مشل بھاگ کر کچن میں چلی گئی تھی

"ایک کپ اپنے ڈرائیور کو بھی بنا دو.." شہریار

kzwrites

کھلا ہوا لیپ ٹاپ ہاتھ میں لیے اسکے پیچھے کچن میں داخل ہو کر کیبینٹ پر بیٹھتے بولا تھا

"آپ کو تو میں نے پہلے ہی کہا تھا میں خود ڈرائیو کر کے چلی جایا کروں گی،اب تنگ آگئے ہیں نا مجھے آکورڈ ٹائمنگز پر پک اینڈ ڈراپ دیتے...." مشل Tea Strainer سے اسکی طرف اشارہ کرتے بولی تھی

kzwrites

"بندہ ڈرائیونگ سے تنگ نہیں آیا،بندہ بیڈروم میں اکیلے اکتا گیا ہے..." شہریار نے tea strainer اسکے ہاتھ سے لے کر اسکو اپنے قریب کر لیا تھا

" 2 پیپر ہی تو ہوئے ہیں،ابھی 6 باقی ہیں...کیا بنے گا آپ کا....؟ ٹچ ٹچ ٹچ...." مشل ہنستے ہوئے بولی تو شہریار نے اسکے سر پر پیار سے اپنا لیپ ٹاپ مارا تھا

kzwrites

"بڑی ظالم بیوی ہو یار۔۔۔اپنے معصوم شریف شوہر کی کوئی پرواہ ہی نہیں ہے۔۔کبھی ٹیسٹ، کبھی پیپر۔۔پھر یونیورسٹی شروع ہو گئی تو مجھے بھول ہی جاؤ گی تم۔۔۔"

شہریار نے اسکا پھولا پھولا مسکراتا گال کھینچتے ہوئے کہا تھا

"نہیں بھولتی۔ی۔ی ابھی چائے بنانے دیں نہ۔۔۔دادا جان انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔" مشل اس سے سٹرینر چھین کر برنر کی طرف بڑھی تھی

KZwrites

"تم جاؤ اوپر۔۔تیاری کرو پیپر کی۔۔۔میں بنا کر دے دوں گا چائے دادا جان کو۔۔تم پیو گی۔۔۔؟ "

شہریار نے لیپ ٹاپ ایک طرف رکھ کر کیبینٹ سے اتر کر اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھے اسے پیچھے کو دھکیلا تو مشل نے مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھ کو اپنے ماتھے سے پکڑ کر نیچے کیا تھا

"خود ہی بنائیں گے نہ۔۔۔؟ رخشندہ بی سے نہ

کہہ دینا پلیز...دادا جان کو پتہ لگ جاتا ہے..."
مشل اپنے دونوں ہاتھ اسکے بازو کے گرد
باندھتے لاڈ سے بولی تھی

"ہاں ہاں خود ہی بناؤں گا...تم جاؤ
شاباش...ابھی ہی شروع کر دو اور جلدی وائنڈ
اپ کر کے سو جانا...صبح جگا دوں گا جلدی
تمھیں..." شہریار نے ساس پین چولہے پر
رکھتے ہوئے کہا تو مشل نے اسکو پیچھے سے
ٹائٹ ہگ کر لیا تھا

kzwrites

"تھینک یو ...تھینک یو...کبھی کبھی دل چاہتا ہے بائٹ کر لوں یہاں" کہتے ہوئے مشل نے اسکے بائیسیپ پر شرٹ کے اوپر سے دانت گاڑے تو شہریار نے ہنستے ہوئے اسکے تیز دانتوں سے اپنا بازو چھڑوایا تھا

KZwrites

"بھاگ جاؤ ورنہ پھر مجھے بھی بتانا پڑے گا کہ میرا دل کیا کیا چاہتا ہے..." شہریار نے ایک نظر کھلے دروازے پر ڈالتے ہوئے شرارت سے کہا تو مشل فوراً ہی بھاگ گئی تھی... اوپر آکر دوسرے

بیڈروم کی بجائے اپنے بیڈروم میں کا رخ کیا تھا

"آج انہیں سرپرائز کرتی ہوں...اتنا بھی تنگ کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ےے...." سوچتے ہوئے مشل ڈریسنگ روم میں گھس گئی تھی

KZwrites

شہریار چائے کا کپ ہاتھ میں لے کر سیڑھیاں چڑھتا اوپر آیا اور سیدھا مشل کے کمرے کی طرف گیا لیکن پھر اسکو ڈسٹرب نہ کرنے کا

سوچ کر اپنے بیڈروم کی طرف بڑھ گیا تھا...چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ ڈھیلے سے انداز میں صوفے پر ڈھے کر اپنے فون کو سکرول کرنے لگا اور سکرول کرتے کرتے چائے کا کپ منہ سے لگایا تو اچانک ڈریسنگ روم سے مشل کو انتہائی باریک سٹریپس والی شارٹ ریڈ شارٹ ڈریس میں باہر نکلتا دیکھ کر شہریار کے منہ سے چائے فوارے کی صورت باہر آگئی تھی....بال سٹریٹ کیے ریڈ لپس اور باریک سے آئی لائینر میں بے حد پیاری لگ رہی تھی

kzwrites

"کیا ہوا۔ا۔ا۔۔۔۔؟ اچھی نہیں لگی کیا۔۔؟"

مشل اسے سیدھا ہو کر بیٹھا دیکھتے کر ناراض ہوتے بولی تو شہریار ٹیشو سے خود کو صاف کرتے ہنستا ہوا چل کر اس کے پاس آگیا تھا

kzwrites

"تم تو کسی بھی تیاری کے بغیر بھی سیدھا میرے دل میں اترتی ہو پاگل۔۔۔

Its just i wasn't expecting you----

اور یوں تو بلکل نہیں۔۔۔" شہریار نے اسکی گردن پر ہاتھ رکھ کر اسکے ناراضگی سے پھولے گال کو نرمی سے چوما تھا

"تو چائے کیوں پھینکی ایسے۔۔۔جیسے ڈر گئے ہوں دیکھ کر مجھے۔۔۔"مشل اپنے بازو اپنی کمر پر لڑنے والے انداز میں رکھ کر بولی تھی

KZwrites

"مجھے لگا تھا تم اپنے روم میں پڑھ رہی ہو گی، یقین ہی نہیں آیا دیکھ کر۔۔۔اتنی پیاری بھی لگ رہی ہو اوپر سے۔۔۔"

شہریار کی آنکھیں اسی پل خمار آلود ہوئی

تھیں،اس کے دوسرے گال پر بھی نرمی سے کب رکھتے اسے اپنے سینے میں چھپا لیا تھا

"آپکو سرپرائز کرنے آئی تھی...اتنے دنوں سے آپ اکیلے اکیلے گھوم رہے ہیں،تھوڑا ترس آنے لگا تھا اب..." مشل اسکی کمر کے گرد بازو خائل کیے بولی تو شہریار نے ہنستے ہوئے ہاتھ کمر سے ہٹا کر نیچے لیجاتے ہلکا سا اسے مارا تھا "ترس کی بچی...جب تمھیں ساتھ لے کے کر گھوما نہ پھر یہ چالاکی ساری نکل جائے گی..."

Kzwrites

"آج پڑھائی کیسے سکپ کر دی...؟ مجھے تو لگ رہا تھا اب پریکٹیکلز کے بعد ہی واپس ملو گی...

It's such a hot surprise...."

اسکی کندھے پر اپنا ہاتھ پھیرتے وہ اسکی ڈریس کی سٹریپ میں اپنی انگلی پھنسا کر نظریں اسکے ابھرے ہوئے سینے پر جماتے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تو مشل نے اسکی کمر کے گرد اپنے بازو مزید مضبوطی سے باندھ لیے تھے

KZwrites

"Because you were missing me

مجھے فیل ہو رہا تھا..." مشل اپنا چہرہ اسکے سامنے کرتے قدرے گھبرائے مگر پیارے سے لہجے میں بولی تھی،شہریار کی بہکی نظروں کا رخ خود پر دیکھ کر شرم سے خودبخود ہی کندھے سکڑنے سے لگے تھے

KZwrites

"تو اب میری اداسی کیسے دور کرے گی میری پیاری سی بیوی...جو ابھی ہی شرمانے لگی ہے..." شہریار نے اسے جھینپتا دیکھ کر سٹریپ واپس کندھے پر درست کرتے ایک بار دونوں بازو اسکے گرد کرتے اچھے سے اسے خود میں سمویا تھا...کافی دنوں کے بعد اسے یوں دیکھ کر تو اچھا لگ ہی رہا تھا لیکن اسکا خود سے ایفرٹ کرنا زیادہ خوبصورت احساس دلا رہا تھا

kzwrites

"آپ سے زیادہ سارا پیار کروا کے۔۔۔ڈھیر سارے ایسے ہگز۔۔۔اور تھوڑا سا مساج۔۔" مشل نے اپنا چہرہ نرمی سے اسکے سینے پر سہلاتے مزے سے جواب دیا تھا

kzwrites

"یہ آپ میری اداسی دور کرنے کی نیت سے آئی ہیں یا خود ریلیکس ہونے آئی ہیں۔۔؟ بس میرا فائدہ اٹھائی جاؤ،خود کوئی سروس نہ دینا۔۔۔" شہریار نے اسکی کمر پر پھیلے بالوں کو ہلکا ہلکا چھوتے،گردن کے پاس سے نرمی سے جکڑ کر اسکا چہرہ اپنے سامنے کرتے مصنوعی ناراضگی

سے کہا تھا۔۔جسم میں اسکی قربت سے ہی حرارت سی بڑھنے لگی تھی

"آپ نے خود ہی کہا تھا آپ بیڈروم میں اکیلے بور ہو گئے ہیں۔۔مجھے مس کرتے ہیں۔۔۔تو۔۔۔تو۔۔" مشل کی ادھوری بات کو شہریار نے مکمل کر کے اسکے ہونٹوں پر اپنے لب رکھے تھے "تو تم مجھے پیار کرو نا۔۔"

KZwrites

"آپ کریں یا میں کروں ،ایک ہی بات ہے نا...اس لیے آپ کریں...مجھے نہیں کرنا آتا...." مشل نے اپنا گال اسکے سامنے کرتے انگلی سے کِس کرنے کا اشارہ کیا تو شہریار نے اسکی ادا پر ہنستے ہوئے گال کی ٹِپ کو نرمی سے سک کر کے چوما تو مشل اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے پیچھے ہوئی تھی "آؤچ...نشان پڑ جائے گا.ا.ا.ا....صرف کس مانگی تھی ی.ی..."

"میں تو پھر ایسا پیار ہی کروں گا آج....اتنے دنوں بعد ملتی ہو جب تو نرمی ایکسپیکٹ نہ

KZwrites

کیا کرو...." شہریار نے کھینچ کر اسکو واپس قریب کرتے پھر سے اسکی گال پر اسی جگہ بئیرڈ رگڑی تو مشل نے چبھن سے سسک کر اسے پیچھے کو دھکیلا تھا

KZwrites

"جلدی ملوں یا دیر سے...آپ ایسے ہی نشان ڈ ال دیتے ہیں...

I should probably get going, surprise mood is over..."

مشل اپنا سرخ ہوتا گال سہلاتے اسے کراس کر کے گزرنے ہی لگی تھی کہ شہریار نے الٹے قدم لیتے خود کو صوفے پر گراتے ، لمبی ٹانگیں پھیلا کر اسکو اپنی تھائی پر بیٹھنے کا بے باک سا اشارہ کیا تھا "اوور اب تب ہو گا جب میں چاہوں گا---یہاں بیٹھو آ کر--چیک تو کروں کیا تیاری کی ہے---"

KZwrites

"Just a lip color,see....

کوئی خاص تیاری نہیں---" مشل اپنے ہونٹوں کی طرف اشارہ کرتے بولی تو شہریار نے نظریں

جان بوجھ کر چہرے سے ہٹا کر سینے پر ایک پل کو ٹھہرا کر واپس اسکی آنکھوں میں جھانکا تھا

"خود ہی ڈیمانڈ کر رہی تھی کہ میں پیار کروں تمہیں ،اب کر رہا ہوں تو بھاگ کیوں رہی ہو...؟ " شہریار کی بے باک نظروں نے اسے کونشئیس سا کرنے لگی تھیں،صوفے پر ڈھیلے سے انداز میں بیٹھے وہ ڈریس سے چھلکتی اسکی شفاف تھائیز کو دیکھنے لگا تو مشل نے کنفیوز سے قدم اسکی طرف بڑھا دئیے تھے

kzwrites

"اتنے دنوں بعد ملی ہوں۔۔۔آپ کو پیار سے ٹریٹ کرنا چائیے مجھے۔۔پیار سے کس کرنا چائیے نا کہ ایسی ظالم بائٹس۔۔۔"

کہتے ہوئے مشل خود ہی اسکی گود میں بیٹھ کر اپنے گھٹنے صوفے پر رکھ کر اسکے سامنے اپنا چہرہ ایڈجیسٹ ہوتے بولی رہی تھی

Kzwrites

"اوئے تم بائٹس کی بات کر رہی ہو،میں تمھیں پورا کھا جاؤں گا

You have no idea how much i crave you---

بھوکا ہوا پڑا ہوں تمھارے لیے---" شہریار نے اسکی کمر کے بیچ و بیچ ہاتھ رکھ کر اسے اپنے قریب دھکیل لیا تو مشل نے دونوں ہاتھ اسکے کندھوں پر جما لیے تھے---اسکی گود میں یوں بیٹھنا اب معمول بننے لگا تھا

Kzwrites

"صرف بھوک ہے میری،پیار کوئی نہیں کرنا۔۔۔۔؟" شہریار کی سرخی چھلکاتی آنکھوں میں اپنی سبز چمکتی آنکھوں سے جھانکتے بولی تو شہریار نے چہرہ جھکا کر سینے سے تھوڑا اوپر اپنا چہرہ سہلاتے لب رکھے تھے

KZwrites

"نہیں صرف بھوک نہیں ہے۔۔۔" شہریار نے کمر پر ہاتھ پھیرتے ڈریس کی باریک ریڈ سٹریپ اسکے چمکتے دودھیا کندھے سے سرکائی تو مشل نے سرخ پڑتے اپنا چہرہ اسکے چہرے سے مس کرتے نظر چرائی تھی

"پیاس بھی ہے..." اسکے کندھے پر آگے کی جانب لب رکھتے وہ مشل کے پور پور میں سنسنی کا باعث بنا تھا... اسکی بے باک بات سن کر وہ اپنا چہرہ اسکے چہرے سے کھسکا کر اب گردن میں فکس کر چکی تھی...اسے شرماتا دیکھ کر شہریار کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہی نہیں ہو رہی تھی

KZwrites

"میرے اندر گھسنے کا ارادہ ہے کیا..." شہریار نے اسکا چہرہ اسکے بالوں سے بہت نرمی سے کھینچ کر اپنے سامنے کرنے کی کوشش کی مگر مشل مزید اس میں ہی چھپتے اپنے بازو اسکے سر کے پیچھے باندھ چکی تھی

KZwrites

"نہیں تو-و-و..."

مشل کی تیز ہوتی سانسیں،بگڑتی دھڑکن اسکو بہت قریب سے سنائی دے رہی تھیں...شہریار کے گرم ہاتھ اسکی کمر پر

مسلسل گھوم رہے تھے..جتنا وہ اس میں خود کو چھپا رہی تھی اُتنا ہی وہ اسے خود میں بھینچ رہا تھا

KZwrites

"چہرہ تو سامنے کرو میرے..." شہریار نے پیار سے اسکے کندھے کو ہلایا تھا،ایک ہاتھ اسکی پشت پر موجود تھا

"ہمم..." مشل نے مسکراتے ہوئے بمشکل اپنا چہرہ اسکی گردن سے نکالا تھا،گلابی گال شرم سے تپ کر انار ہو رہے تھے

kzwrites

"حال دیکھ رہی ہو میرا...؟" شہریار نے خود کو تھوڑا سا پیچھے کر کے لیپ کے درمیان مشل کو ایڈجیسٹ کرتے گھمبیر سے لہجے میں کہتے اسکی آنکھوں میں جھانکا تو مشل کی پلکیں تیزی سے لرزنے لگی تھی...کندھوں سے سرخ سٹریپس ڈھلکی ہوئی تھیں...سینے کے ابھار

فٹنگ والے ڈریس سے خوبصورتی سے واضح ہو رہے تھے

"آج صبح جب اٹھا تھا نہ تو بلکل یہی سیچویشن تھی..." کہتے ہوئے شہریار نے کمر سے ہاتھ سرکا کر نیچے لیجاتے اسکی ڈریس کو کھینچ کر ہپس سے اوپر کر کے کمر تک کر دیا تھا...ہاتھ پینٹی کے آس پاس بے باکی سے سرکنے لگے تھے..مشل کا ہلکا ہلکا سا موو ہونا اسکے وجود میں مزید سختی پیدا کر رہا تھا

Kzwrites

"ہر رات۔۔ہر صبح تمھارے انتظار میں ایسے ہی گزارتا ہوں مشل۔۔"

"بہت ضبط کرتا ہوں۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار نے دونوں ہاتھ کمر کے بیک سے پینٹی میں کھسکاتے اسکے نرم گداز وجود کو سہلانا شروع کیا تو مشل نے آگے کو ہوتے اسکی گردن پر بازوؤں کی گرفت بڑھائی تھی۔۔۔۔

kzwrites

شہریار کا چہرہ اسکے ابھرے سینے سے مس ہوا تو اسکے وجود کی ہلچل مشل کو اپنی نازک سی جگہ پر گڑھتی محسوس ہوئی تھی...کمرے کی تیز روشنی میں اپنے تاثرات بھی چھپانا مشکل ہو رہا تھا

KZwrites

"تمھیں میری طلب نہیں ہوتی ایسے...؟ جب رات کو سوتی ہو...؟ نیند آجاتی ہے یوں میرے بغیر...؟" شہریار کی آنکھوں میں بے حد خمار اتر آیا تھا...سر کو صوفے کی بیک پر ٹکاتے شہریار نے سوال کرتے اسکی آنکھوں میں

جھانک کر جواب ڈھونڈنے کی کوشش کی تو مشل نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا تھا "م۔۔۔مجھے لگتا ہے کہ۔۔۔شاید بس لڑکے کو ایسا ہوتا ہے۔۔۔م۔۔۔وہ۔۔۔"

"یعنی اس لڑکی کو نہیں میری کمی محسوس ہوتی۔۔۔؟" شہریار نے ہاتھ اسکی بیک سے ہٹا کر برہنہ کندھوں پر رکھ کر انگوٹھوں کو سینے کی ابھری جگہوں پر نرمی سے سہلاتے نظریں اسکی آنکھوں پر ہی تھیں

kzwrites

"ہوتی ہے۔ے...یاد آتے ہیں آپ...میں اکثر آپکا روم کا دروازہ بھی دیکھتی ہوں اٹھ کر..." مشل دونوں کندھوں پر اسکے گرم ہاتھوں کے لمس پر بلکل سٹل ہوئے اسی کو دیکھ رہی تھی...
سانس لینے پر نظروں کے دائرے میں اپنا خوبصورتی سے موو ہوتا دکھائی دیتا جسم الگ اسے گلاب کر رہا تھا اس پر شہریار کا اتنی آہستگی سے اتنے پیار سے چھونا،اپنے بارے میں سوال کرنا...مشل کے لیے آئی کانٹیکٹ مینٹین کرنا مشکل ہونے لگا تھا

kzwrites

"میں جو پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ نہ۔۔۔" شہریار نے دائیاں ہاتھ کمر پر رکھتے اسے یونہی لفٹ کرتے بیڈ کا رخ کیا تو مشل نے گھبرا کر ہاتھوں سے اسکی گردن کو مضبوطی سے تھام لیا تھا لیکن اتنے میں ہی وہ اسے بیڈ پر گرا کر پینٹی ریموو کرنے لگا تھا

"بتاؤ۔۔۔"

KZwrites

"کبھی خود دل چاہتا ہے کہ پیار کرو مجھے۔۔۔؟"

"یا دل چاہا ہو کہ میں کروں تمھیں"

" یہاں۔۔۔کمی محسوس ہوتی ہے اسکی۔۔۔؟" اپنا ٹراوزر اتار کر شہریار نے ایک ہاتھ سے اسکی ٹانگ پکڑ کر اوپر کو بینڈ کرتے،پینس کو سیدھا ہول پر رکھا تو مشل نے سر کو ہاں میں جنبش دیتے دیتے اسکی آخری بات پر خود کو سٹل سا کر لیا تھا

kzwrites

"پتہ نی۔ی۔ی۔۔۔" کانپتی ہوئی آواز میں جواب آیا تھا لیکن ٹپ پر اچانک محسوس ہوتی ہلکی سے نمی شہریار کے چہرے پر مسکراہٹ لے آئی تھی

"ہوتی نہیں یا پتہ نہیں لگتا تمھیں۔۔؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ پتہ نہ لگے۔۔۔؟" بہت آہستگی سے وہاں خود کو سہلاتے شہریار نے نظروں کا رخ اسکے چہرے سے سینے پر کرتے دونوں ہاتھ اسکے چہرے کے پاس رکھ لیے تھے۔۔اسکا گداز جسم ریڈ ڈھلکی ہوئی

kzwrites

سٹریپس سے اچھا خاصہ چھلک رہا تھا

"مجھ سے باتیں نہ کیا کریں۔ں۔ں اُس وقت۔۔۔"

کہتے ہوئے مشل نے ایک ساتھ،بازوؤں سے اپنا چہرہ اور سینہ ڈھانپا تو شہریار کا قہقہہ کمرے میں گونجا تھا۔۔۔اسکا یوں شرمانا ،کوئی اقرار کرتے گھبرانا بہت خوبصورت لگتا تھا

KZwrites

"کِس وقت۔۔۔؟ میں نے تو سنا ہے اپنے پارٹنر کو باتوں سے ریلیکس کرنا چاہئیے ساتھ ساتھ۔۔۔"

ٹپ کا دباؤ ہول پر بڑھاتے شہریار جھک کر اسکے ڈھلکتے سینے کو چومنے لگا تو مشل نے ہونٹوں پر زبان پھیری تھی۔۔۔اسکا اتنی نرمی سے چومنا اسے بے حد اچھا لگ رہا تھا۔۔۔سینے پر اسکے ہونٹوں کے گرم لمس سے وجائنہ میں حرارت سی محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔یہی لمس مزید محسوس کرنے کو دل مچلنے لگا تھا لیکن شہریار صرف اتنا ہی چھو رہا تھا جتنا وہ اسے عیاں تھی

KZwrites

"بولو...؟ یا کچھ ہوتا ہے میری باتوں سے...؟ "
شہریار نے اسکے سینے کی درمیانی جگہ سر رکھ کر پیار سے چہرہ ان گداز گہرائیوں میں شیک سا کیا تو مشل کے کمر اوپر کو لفٹ کرنے سے ٹپ کا دباؤ مزید بڑھ گیا تھا

Kzwrites

"یا نہیں پتہ کہ کچھ ہوتا ہے...؟" شہریار اسکی بات کو پکڑ کر اسے ٹیز کرتے کرتے اسے اپنے ایکٹس میں انوالو ہوتا محسوس کر رہا تھا

"مجھے بتایا کرو کچھ تو مشل..."

"میرا دل چاہتا ہے کہ کبھی تم خود کہو کہ میں تمھیں چاہئیے ہوں..." ٹپ کو ذرا سا دھکیل کر اس میں پینیٹریٹ کرتے شہریار نے ہونٹوں سے اسکے ابھرے کو سک سا کیا تو مشل کا مچلتا جسم اسکی رگوں میں گرمی بن کر دوڑنے لگا تھا

KZwrites

"چائیے ہوں۔۔؟" ٹپ کو پینیٹریٹ کر کے بغیر موو کیے شہریار اسکے سینے سے چہرہ مس کرتے گھرے سانسوں کے درمیان بولا تھا۔۔پورا جسم اس میں مکمل سمانے کو بے چین ہونے لگا تھا

KZwrites

"تنگ نہ کریں۔۔۔" مشل نے بے چینی محسوس کرتے چہرے پر انوکھے سے تاثرات بنائے تھے جنہیں شہریار بغیر دیکھے پڑکھ نہیں پایا تھا ،

لیکن لفظوں سے الجھن چھلکتی محسوس ہوئی تھی

"تنگ ہو رہی ہو۔۔؟" چہرہ اسکے سینے ہٹا کر شہریار نے ہاتھوں سے بل تھوڑا اوپر کو اٹھا تو نچلا جسم مزید اس میں دھنسا تھا۔۔پھولتی ہوئی رگوں کو مزید حرارت ملی تو اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے شہریار آہستگی سے اس میں خود کو حرکت دینے لگا تھا

KZwrites

"نہیں ہو رہی تنگ...شہریار..." مشل نے جلن سی محسوس ہونے پر نچلا لب دانتوں تلے کچل کر اسکو اندر تک جاتا محسوس کیا تھا

"کوئی نہیں...ہو لو آج تھوڑا سا تنگ...." اسکے پاؤں پکڑ کر کندھوں پر رکھتے شہریار لوئیر لیگز سے اسے کھینچ کر بیڈ کے کنارے پر کرتے، خود سیدھا کھڑا ہوا تو مشل کا جسم قدرے ہوا میں معلق ہوا تھا...پینس ہو اسکی حدوں میں شامل کرتے شہریار نے بھرپور طاقت سے اسے ایک جاندار جھٹکا دیا تو مشل نے سسک کر

kzwrites

بیڈشیٹ زور سے تھامی تھی۔۔۔میٹھی سی جلن اور گرم سی چبھن کے احساس سے دانتوں تلے کچلا لب خودبخود آزاد ہوا تھا۔۔۔پورے جسم کا صرف ایک حصہ ڈھکا ہوا تھا۔۔۔سرخ جالی کا ڈریس اسکے سینے اور آدھے پیٹ کو چھپائے ہوئے بھی چھپا نہیں پا رہا تھا۔۔۔ایک بھرپور سٹروک نے ہی اسے بے ترتیب کر دیا تھا

KZwrites

"بلکہ تھوڑا زیادہ تنگ کروں گا آج۔۔۔۔" شہریار نے دونوں ہاتھوں سے ہپس کو ہولڈ کرتے ایک اور

سخت بھاری سٹروک دیتے اسکے ہلتے بے ترتیب وجود سے نظروں کو گرمایا تھا...سرخ پردوں سے چھلکتے شفاف جسم کی خوبصورتی کی انتہا نہ تھی

KZwrites

"آرام سے کریں۔ں..." مشل نے ڈھکی ہوئی سٹریپس کندھوں پر کرتے ڈریس کو ترتیب دینے کی کوشش کی تو شہریار نے ٹانگوں سے کھینچ کر اسے اپنے جسم سے ٹکڑاتے اپنی رفتار کو یک

دم تیز کرتے اسکے اس جالی کے پردے کو مزید بے ترتیب کر چھوڑا تھا...بیڈ سے الجھ الجھ کر ڈریس سینے سے بے حد نیچے آگیا تھا...ہر شدت پکڑتی سٹروک سے اسکے نپلز کا ہلکا سا نظر آنا اور پھر واپس گم ہونا اسکے جسم میں منہ زور طوفانوں کا باعث بننے لگا تھا

KZwrites

"مجھ سے پیار چاہئیے تو ابھی تو ایسا ہی ملے گا..." اپنی شرٹ اتار کر پھینکتے شہریار اسکے ہوا میں معلق ہوئے جسم کو کھینچ کر قریب کر

کے پھر سے اس میں بے دردی سے سمایا تھا۔۔۔اسکا بھیگتا جسم اس بار خود بھی کسی رکاوٹ کا باعث نہیں بنا تھا

"بہت دنوں کی بے چینی ہے یہ مشل۔۔۔"

"تمھیں بھی ہو گی۔۔۔"

kzwrites

"ہے نا۔۔؟" اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے شہریار نے کھڑے کھڑے اسکی نازکی کے بھرے بھرے سروں کو انگلیوں کی پوروں سے نرمی سے چھو کر سہلانا شروع کیا تو مشل کے چہرے کے بدلتے رنگوں سے ہی جواب ملا تھا، لفظ تو جیسے اس کی زبان سے ادا ہونا ہی بند ہو گئے تھے

KZwrites

"آگہہ۔۔ہہہ۔۔" مشل کا اپنی انگلیوں کی جنبشوں پر مچلنا شہریار کی سانسیں بھاری کرنے لگا تھا۔۔۔وہ کسی بات کا رسپانس نہ دیتے

ہوئے بھی اسکے ہر سوال کا جواب خود بنی ہوئی تھی---

ہر سٹروک پر وہ سسکتے ہوئے کبھی اسے تھام رہی تھی تو کبھی خود کو---کبھی آنکھیں شرم سے بند ہو رہی تھیں تو کبھی سکون کی انتہا سے خودبخود وا ہو رہی تھیں---انہی بوجھل سانسوں کے درمیان پسینے کی زد میں وہ ایک دوسرے سے الگ ہوئے تو مشل کی نظریں اسکے ماتھے پر ٹھہری تھیں جہاں بال چپکے ہوئے تھے

KZwrites

"آپ ناراض کیوں نہیں ہوتے مجھ سے..." مشل اسکے ماتھے پر آتے بالوں کو انگلیوں سے ہٹاتے ہوئے لاڈ سے بولی تھی

KZwrites

"کس بات پر...؟ " شہریار کہنی کے بل اسکے ساتھ سائیڈ کروٹ پر لیٹے آہستگی سے اسکے نیول کے آس پاس فنگر گھما رہا تھا

"میں یہ اتارنے جو نہیں دیتی۔۔۔آپ۔۔کا دل چاہ رہا ہوتا ہے۔۔۔" کہتے ہوئے مشل نے چوروں کی طرح نظریں چرائی تھیں

"امم ہمم۔۔۔ناراض کیوں ہوں گا اتنی سی بات پر اپنی جان سے۔۔۔" شہریار نے بھی اسکے ڈریس کی سٹریپ واپس کندھے ہر درست کرتے نظریں چرائی تھیں جو بہانے سے کئی بار اس کی جھلک دیکھتا رہا تھا۔۔۔دونوں ایک دوسرے کے تاثرات دیکھ نہیں پائے تھے

Kzwrites

"آپ کو... شاید ...پسند...." مشل نے ہمت کر کے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بولنا چاہا تھا

"شاید نہیں یقیناً پسند ہیں مجھے....لیکن تم access ہی نہیں دیتی....کیا کر سکتے ہیں۔ں۔ں...." شہریار نے مسکراتے ہوئے اسکے سینے پر چہرہ رکھ کر ہلکا سا سہلایا تھا

KZwrites

"آپ اگر۔۔۔" مشل کی بات منہ میں ہی تھی کہ شہریار نے اسکی بات کاٹی تھی۔۔۔ایک تو اجازت دینا جان پر بن رہا تھا،دوسرا لفظوں سے بیان کرنا مشکل ہو رہا تھا

KZwrites

"But I can wait till you allow me....

تم کسی بات سے بھی گلٹ فیل نہ کیا کرو۔۔۔میں تو ایسے ہی چھیڑتا ہوں تمھیں بس۔۔۔" شہریار نے چہرہ اسکے سینے سے ہٹا کر

ماتھے پر لب رکھے تو مشل نے اپنا چہرہ اسکے قریب کیا تھا "شہریار ..."

"جی میری جان..." اسکے بولتے ہوئے ہی کروٹ لیتے مشل نے اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں کے قریب کیے تھے,اسکی آنکھیں بھی سرخ ہونے لگی تھیں

KZwrites

"I love you ---"

مشل نے کہہ کر اسکے ہونٹوں پر چھوٹی سی کس کر دی اور پھر سے اسکی گردن میں چھپ گئی تو شہریار اسکے اقرار اور اسکے یوں چہرہ چھپانے پر مزید اسکا دیوانہ ہوا تھا

KZwrites

"مجھے تو مشل تم اتنی قمیتی لگتی ہو کہ دھیان دھیان سے ،تمھاری مرضی سے تمھیں چھوتا ہوں---ڈر لگتا ہے کہ کہیں کبھی تمھیں کچھ برا نہ لگے جائے----جتنی تم سینسٹو ہو

اتنی ہی سر پھری بھی ہو...ڈر ڈر کر پیار کرتا
ہوں...کہ چھوٹی ہے ابھی اتنی..." شہریار نے
اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے آخری بات کرتے
اسکا گال پیار سے کھینچا تو مشل نے بے اختیار
ہو کر پھر سے اسکو ہونٹوں کو چوم لیا تو
شہریار اسکو واپس سیدھا کرتے شدت سے
اسکے گلاب ہوتے ہونٹوں پر جھکا اور دھیرے
دھیرے انکو بہت نرمی سے سک کرنے لگا تھا

kzwrites

"Being with you is my cloud nine Mashal...

تم...جب جب بھی ساتھ ہوتی ہو میں ایسا ہی محسوس کرتا ہوں..." شہریار اسکے ہونٹوں کر نرمی سے چھوڑ کر اسکے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکاتے بولا تھا،مشل کو اپنے چہرے سے حرارت نکلتی محسوس ہونے لگی تھی...کبھی اسکی آنکھوں میں جھانک رہی تھی تو کبھی نظریں جھکا کر ہلکا ہلکا مسکرا بھی رہی تھی

kzwrites

"پاس آؤ میرے..." شہریار نے اسکی کمر کو اپنے قریب کیا تھا...وہ ابھی بھی دھکیل کر اسے سائید کروٹ پر ہی تھا

"اور کتنا پاس آؤں..." مشل نے اس سے نظریں م لا کر کہا تو شہریار کروٹ مزید موڑ کر اس پر جھک گیا تھا

"That close,we start

to share same scent

Kzwrites

اب اسکے بعد پتہ نہیں کتنے دنوں بعد ملو...مجھے ابھی ساری کلوزنیس چاہئیے

" شہریار اپنا بوجھ آدھا سا اس پر ڈالے اسکے گرم سے جسم سے اپنے پورے جسم کو مس کرتے جیسے واقعی اسے خود میں جذب سا کرنے لگا تھا...

لب تیزی سے چہرے کے نقوش چھو رہے تھے...وقفے وقفے سے اسکے حسن کو اسکی موجودگی کو اسکی اہمیت کو پیار بھرے لفظوں سے بیان کرتے وہ اسے اپنے حصار میں قید کرتے پھر سے اپنا بنا گیا تھا

kzwrites

TW

"شازمہ یار کب فری ہو گی تم...کبھی کچن میں گھسی رہتی ہو اور کبھی کتابوں میں...میرے لیے وقت نہیں تمھارے پاس..تمھیں ضرورت سے زیادہ ہی چھوٹ دے دی ہے میں نے...کبھی تمھارے مڈز آجاتے ہیں کبھی تم کوئیز کی تیاری کر رہی ہوتی ہو... اور یہ الگ تماشہ لگا رہتا ہے کمرے میں..." شازم ڈنر کے بعد کافی دیر نیچے

KZwrites

وقت گزار کر 11 بجے کے قریب اوپر آیا تھا، اسکا پینٹگ ہولڈرز ہلا کر کہتے لہجہ بھی اکھڑا سا تھا

"پ...پرسوں کامپیٹیشن ہے کالج میں پینٹنگ کا، دوسرے کالجز کی سٹوڈنٹس بھی ہوں گی....م ...میں بس اپنا سامان چیک کر رہی تھی شازم...پرسوں گھر آتے ہی یہ سب سمیٹ دوں گی آئی پرامس..." شازمہ جلدی سے اپنا بیگ بند کرتے ہوئے اٹھ کر پینٹنگ کا سامان سمیٹنے لگی تھی

Kzwrites

"کیسا کامپیٹیشن...؟ کس سے پوچھ کر participate کیا ہے؟؟؟ کب کیا ہے...؟ تم دائیں بائیں کی ان فضول ایکٹیویٹیز کے لیے ہی بس ک الج جاتی ہو اور گھر میں بھی اپنا وقت برباد کرتی ہو...پڑھائی تو بہانہ ہے بس...بجائے کہ مجھے توجہ دو...فائینلز کی تیاری کرو..تم ان فضول چیزوں میں حصے لے رہی ہو اور وہ بھی بغیر بتائے...؟ " شازم نے اسکو بازو سے کھینچ کر اپنے قریب کیا تو اسکے ہاتھ سے برشز والا بیگ نیچے گر کر بکھر گیا تھا

kzwrites

"شازم اس میں پوچھنے والی کیا بات تھی...؟ ک
الج سے باہر تو نہیں جانا،کالج میں ہی
کامپیٹیشن تھا تو میں نے بھی نام لکھوا
دیا...پہلے بھی پارٹیسیپیٹ کرتی رہی ہوں
ہمیشہ...مجھے شوق ہے آپکو پتہ تو..." شازمہ
اس سے کہنی چھڑواتے ہوئے بولی تھی

kzwrites

"زبان نہ چلاؤ زیادہ میرے سامنے سمجھی،تم کل یا پرسوں کبھی کالج نہیں جاؤ گی...اور جاؤ گی بھی تو کوئی پارٹیسیپیٹ نہیں کرنا ان چیزوں میں...شوق کی حد تک ٹھیک تھا مگر یہ ڈرامے نہیں....آج دوسرا کالج آیا ہے کل اب کہو گی کہ تمھیں دوسرے کالج جانا ہے...ہمارے گھر یہ سب نہیں چلے گا اوکے ...؟ سمیٹو یہ سب اور پہنچو بیڈ پر...اور بدلو ان بدبو دار کپڑوں کو...اس حالت میں میرے پاس بھی مت بھٹکنا...فریش ہو کر آؤ...." شازم نے اسکا دوپٹہ اس سے الگ کر کے قمیض کو نفرت سے دیکھتے ہوئے بولا تھا

kzwrites

"شازم کیوں۔۔۔پلیز ایسے نہ کریں،میں نے اتنی پریکٹس کی ہوئی ہے سب ضائع جائے گا۔۔۔۔صرف اس بار کرنے دیں۔۔۔۔"

شازمہ اسکے ہاتھ کی سختی اپنے کندھے پر محسوس کرتے روہانسی ہوئی تھی

Kzwrites

"یار صاف سی بات ہے نہ مجھے پسند ہے یہ سب نہ ماما کو۔۔۔پھر بھی میں تمھیں سپورٹ

کرتا رہتا ہوں کہ چلو تم شوق پورا کر لو... لیکن یہ ایگزیبیشنز ، دوسرے کالجوں سے مقابلے یہ سب تمھیں الاؤ نہیں کر سکتا... شادی سے پہلے بھی صرف پڑھائی کی بات ہوئی تھی... یہ باقی چونچلے نہیں بتائے تھے تمھارے گھر والوں نے... وہ بھی اتنے مہنگے....جاؤ چینج کر کے آؤ...تھکا ہوا آیا ہوں...بیڈ پر آؤ جلدی...." شازم بیزار سے لہجے میں بول کر شرٹ ان بٹن کرتے بیڈ پر نیم دراز ہوا تو شازمہ اپنی آنکھیں کلائی کی پشت سے صاف کرتے اسکے پاس آ کر بیڈ پر بیٹھی تھی

kzwrites

"شازم۔۔بس ایک بار۔ر۔۔جہاں میں روزانہ کرتی ہوں پینٹنگ وہیں کھڑے ہو کر صبح بھی کرنی ہے۔ے۔۔مجھے بس لاسٹ ٹائم کرنے دیں،میں لیٹ بھی نہیں ہوں گی،جلدی آجاؤں گی واپس۔ں۔۔" بولتے بولتے شازمہ کا لہجہ کانپنے لگا تھا، منت کرتے ہوئے اپنا آپ بہت معمولی سا محسوس ہو رہا تھا

KZwrites

"اچھا۔۔۔ایک شرط ہے پھر میری۔۔میرے شرط

پوری کرو تو میں سوچ سکتا ہوں اس بارے میں..." شازم نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے قریب کر کے اسکی سائیڈ کمر کو اپنی مٹھیوں میں بھرتے سختی سے سہلانا شروع کر دیا تھا

KZwrites

"ک..کیا...ک..ش..شرط..." شازمہ اسکے ہاتھوں کا مضبوط شکنجہ اپنی کمر پر محسوس کرتے گھبرانے لگی تھی...اسکی روز کی نئی فرمائشیں ، شدت اختیار کرتی شرطیں،بے حد ظ الم قربتیں سہتے سہتے وہ بے حال ہو جاتی

تھی

"جو کل کام ادھورا چھوڑا تھا اسکو آج پورا کرو۔۔خاموشی سے میرا کام کرو۔۔۔صبح میں خاموشی سے تمھیں کالج جانے دوں گا۔۔" شازم ونک کرتے اپنی ویسٹ اتار کر صوفے پر جا بیٹھا تھا

KZwrites

"نہیں۔۔۔شا۔شازم۔۔مجھ سے نہیں ہو۔۔۔" شازمہ

کے الفاظ گزری رات کو سوچ کر لڑکھڑائے تھے۔۔۔جب شازم اپنی فرمائش پوری نہ ہونے پر شدید غصے میں آکر اسکے اوپر ڈھیروں ستم کرتا گیا تھا،شازم کی سرخ ہوتی آنکھیں دیکھ کر اسکا نازک دل پھڑپھڑانے لگا تھا

KZwrites

"ہو جائے گا،اتنا بھی مشکل نہیں ہے۔۔۔میں سکھا دوں گا۔۔۔جاؤ۔۔۔کوئ ہاٹ سا بلیک ڈریس پہن کر آؤ۔۔۔

Tie your hair up...

جلدی جلدی۔۔۔"

شازم اسے بت بنا بیٹھے دیکھ کر اپنے سینے کو سہلاتے ہوئے بولا تھا

"میں نے نہیں جانا کالج۔ج۔ج...میں نہیں کروں گی۔ی..." آواز کی لرزش حد سے بڑھنے لگی تھی

kzwrites

"کالج مت جاؤ میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ لیکن مجھے وہ چاہئیے ہے جو میں کہہ رہا

ہوں۔۔۔ابھی اور اسی وقت۔۔۔" شازم بیلٹ نکالتے ہوئے رف سے لہجے میں بولا تو شازم بیڈ اسے اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی

"نہیں۔۔۔آپ فورس نہیں کر سکتے مجھے۔ے۔ے ۔۔۔میں آپکو کبھی منع نہیں کرتی لیکن یہ کام میں نہیں کروں گی۔۔ی۔ی۔۔۔" شازمہ نے آنسو صاف کرتے اٹل لہجے میں کہا تھا

Kzwrites

" *****آتی ہے یا لگاؤں منہ پر ایک---" اسکو اپنی جگہ پر ہی کھڑا دیکھ کر شازم شدت سے دھاڑا تو شازمہ بدک کر ڈریسنگ روم کی طرف بھاگی تھی

KZwrites

"جو کہا ہے وہ پہن کر باہر نکل---"

"بکواس کرتی ہے آگے سے---"

"دو منٹ میں نکل باہر۔ر۔ر۔ر۔۔۔۔" شازم باہر بیٹھا مسلسل دھاڑے جا رہا تھا۔۔۔وہ ڈریسنگ میں کھڑے کانپتے ہاتھوں سے بلیک نیٹ کی شارٹ ڈریس پہنتے آنسو بہائے جا رہی تھی۔۔۔۔ڈریس کا گلا آگے اور پیچھے سے کافی ڈیپ ہونے کی وجہ سے اسکی خوبصورتی کو مزید انہینس کر رہا تھا،

اسکا سفید دودھیا سراپا نیٹ کی ڈریس سے صاف جھلک رہا تھا۔۔۔ کمر سے نیچے تک آتے سلکی سنہرے بال شازم کے ہوش اپنے قبضے

KZwrites

میں کر لیتے تھے جنہیں وہ نفرت بھرے چہرے

سے سمیٹ کر اکٹھا کر رہی تھی،اپنے انہیں ب

الوں سے اسے گھن آنے لگی تھی...مرر میں خود

کو دیکھ کر بلبلا کر روتے وہ مرے ہوئے قدموں

سے باہر آئی تھی

KZwrites

"یہاں آؤ..." شازمہ کو ڈریسنگ روم کے پاس

کھڑا دیکھ کر

شازم نے اسکو اپنی گود میں آنے کا اشارہ کیا تو

شازمہ دھڑکتے دل کے ساتھ اس تک پہنچی

تھی....شازم نے بیٹھے بیٹھے ایک جھٹکے سے

اسکو اپنی گود میں گرا کر، بالوں کو

آگے کر کے، اسکی کمر کو اپنے سینے سے لگاتے

پیٹ پر اپنا ہاتھ سختی سے جما لیا تھا

"پتہ نہیں اتنا نخرہ کیوں کرتی ہو تم..."

KZwrites

"نئے سٹیپس لینے سے گھبراتی کیوں ہو اتنا..."

'ایک بار کرو گی تو آئی پرامس،بار بار کرو گی

"خود...

"I want you to wake me up this way...."

KZwrites

"Every fucking morning...."

ایک ہاتھ پیٹ پر جمائے بائیاں ہاتھ اسکی برہنہ تھائیز ہر پھیرتے وہ اسکی پچھلی گردن کو،

جو ہر وقت اسکے دیے

زخموں سے چور رہتی تھی،وہاں اپنے لب رکھے ٹھہر ٹھہر کر بول رہا تھا... اسکے پیٹ اور تھائیز پر ہاتھوں کا دباؤ بڑھاتے وہ اپنی لوئر باڈی کو ہلکے ہلکے حرکت دے کر شازمہ کو مچلتا،روتا دیکھ کر مخظوظ ہو رہا تھا

KZwrites

اپنا دائیاں ہاتھ آہستہ آہستہ اسکے پیٹ سے اوپر لیجاتے،نیٹ کو نیچے کی جانب کھینچ کر اسکے سینے کو دباتے ، بائیاں ہاتھ اسکی اِنر تھائیز میں شدت سے پھیرتے اپنے انگلیاں ان میں

کھبونے لگا تھا،شازمہ کا مچلنا آنسو بہانا اسکو مدہوش کر رہی تھا

اسکے ابھاروں کو مسلتے،نپلز کر بے دردی سے کھینچتے اب وہ کمر پر سے نیٹ کی ڈریس اوپر کرتے دونوں ہاتھوں سے سینے کو دباتے اس میں مکمل محو ہوتا اپنے ہونٹوں سے اسکی ملائم شفاف کمر پر زبان پھیرنے لگا تھا....شازمہ کمر پر اسکے لمس پر کرنٹ کھا کر اسکی گود سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی مگر اپنے سینے پر اسکے ہاتھوں کی سخت ہوتی گرفت نے اسے ناکام کر دیا تھا

kzwrites

"آج نہیں۔۔۔آج جتنا بھی رزسٹ کر لو،نہیں چھوڑوں گا۔۔۔" وہ اسے اپنی گود میں بٹھائے دونوں ہاتھوں سے بھرے بھرے سینے کو بے باکی سے ٹٹول رہا تھا۔۔۔اسکی ذرا سا حرکت کرنے پر نپلز کو انگلیوں کی پوروں میں دبا کر اسے تکلیف دیتے وہ اسکے سسکنے پر بے قرار ہو کر کمر کو دانتوں سے کاٹے جا رہا تھا۔۔۔نظریں اسکی شفاف کمر پر گاڑے گود میں اسکے مچلنے پر مزید بہکے جا رہا تھا

kzwrites

"شا۔۔ش۔۔شاز۔۔" شازمہ اسکی گرم سانسیں اپنی کمر پر محسوس کرتے مچل رہی تھی، اسکے ہاتھوں کی گرفت پر اپنے ہاتھ رکھے وہ اسکو روکنے کی ناکام کوششوں میں مگن تھی جب شازم نے اسکو ایک جھٹکے سے اٹھا کر اسکو بیڈ پر اوندھے منہ گرا دیا تو شازمہ اسکی طرف پلٹ کر اٹھ بیٹھی تھی۔۔ سہمی نظروں سے اسکی طرف دیکھنے لگی تھی جو شرٹ لیس کھڑا پینٹ کے اوپری بٹن کو کھول رہا تھا

kzwrites

"کم آن۔۔۔اَن زِپ مائے جینز۔۔" شازم نے اسکو آرڈر دیا تو وہ اپنا ڈریس،جسکو شازم نے بے ترتیب کر دیا تھا، بیٹھے بیٹے ٹھیک کرتے اسکی آنکھوں میں بے بسی سے جھانکی تھی۔۔۔

شازم نے اسکے سر پر اپنا دائیاں ہاتھ جماتے چہرہ بلکل اپنے سامنے کرتے،اسکا کانپتا ہاتھ اپنی جینز کے پاس کیا تھا

kzwrites

"شاباش،کھوو اسے۔۔۔کھولو۔و۔و۔۔۔"

"مجھے گھن آ رہی ہے۔ے۔ے۔۔۔"

K7writes

"کھو۔و۔و۔و۔ل**** ۔۔۔"شازم نے اسکے ہاتھ کو بے حد سختی سے جھٹکا دیا تو شازمہ نے فورا اسکی بات پر عمل کرتے زپ نیچے کھسکائی تھی۔۔۔حلق منہ کو آنے لگا تھا

"گڈ۔۔ناؤ ریموو مائے پینٹس۔۔" شازم نے اسکی کلائی جکڑ کر اپنے قریب کی تھی

"شازم صرف یہ نہ کروائیں۔ں۔۔۔میں آپکی ہر بات مانوں گی ی۔۔۔"

KZwrites

"ایک لفظ بھی اور نکلا نہ اس منہ سے

To I'll fuck this pretty mouth so bad....

پہلی بار کا لحاظ بھی نہیں کروں گا۔۔۔پیار سے کروا رہا ہوں تو پیار سے کر۔۔۔سمجھی۔۔۔ورنہ حشر کر دوں گا بتا رہا ہوں۔۔۔" اسکی آنکھوں میں بھرا جنون دیکھ کر شازمہ چپ چاپ اسکی کہی انسٹرکشنز پر عمل کرتی جا رہی تھی،اسکو نہ کہنے یا ریزیسٹ کرنے کا مطلب اسکا موڈ خراب کر کے اسکے غصے کو آواز دینا تھا ،جسکو سہنا اسکے بس کی بات نہیں تھی

kzwrites

"ویری امپریسو۔۔ناؤ ٹیک اٹ اِن یور ہینڈز۔۔" خود اسکے دونوں ہاتھ کلائیوں سے پکڑ سیمی

اریکٹ پینس پر رکھتے شازم نے گہرا سانس بھرتے اسکے سرخ ہوتے بھیگے چہرے کو دیکھا تھا

kzwrites

"تمھارے ڈرامے یار۔ر۔ر۔۔۔" کہتے ہوئے شازم اسے پکڑ کے صوفے کی طرف لے گیا تھا۔۔۔اسکے کندھوں پر دباؤ ڈال کر فرش پر بٹھاتے ہاتھ پھر سے وہیں پلیس کیے تھے

"چلو۔۔۔" شازم نے اسکے بالوں کو سے ہولڈ کر کے

اسکا چہرہ اپنے نزدیک کیا تھا،وہ گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھی بری طرح کپکپا رہی تھی

"نہیں کروں گی-ی-ی---کبھی نہیں ک--کروں گی---" چہرہ اس سے پیچھے کرتے شازمہ نے نفرت سے اسے دیکھا تھا

KZwrites

"نہیں کرے گی---؟ " شازم نے بال پکڑے،خود کو صوفے پر گھسیٹ کر ذدا سا آگے کرتے اسکی

آنکھوں میں عجیب طریقے سے جھانکا تھا

"نہیں۔ں۔۔۔" شازمہ کی برداشت نے جواب دیا تو وہ بھیگے لہجے سے اس سے مخاطب ہوتے اسکی طرف دیکھی تھی،سونی سونی آنکھوں سے آنسو بھل بھل بہہ رہے تھے

"تیری تو۔۔۔" شازم نے اسکے چہرے کو دبوچ کر

kzwrites

اپنے پاس

کیا تو شازمہ لے لب اس کی گرم جلد سے ٹکرائے تھے

"چھوڑیں میرے بال۔ل۔ل۔۔۔" اپنا چہرہ چھڑوا کر پیچھے

ہوتے اپنے ہاتھوں کے زور پر ٹھنڈے فرش پر پیچھے کو کھسکی تھی

KZwrites

"تجھے تو میں بتاتا ہوں۔۔۔" کہتے ہوئے شازم نے اسے گردن سے ہولڈ کرتے صوفے کی سیٹ پر اسکا سر رکھتے زبردستی اسکے ہونٹوں پر خود کو سہلانا شروع کیا تو شازمہ ہونٹ میچے چہرے کو ادھر اُدھر ماتے تڑپنے لگی تھی

"شازم پلیز۔۔پلیززز۔۔۔" شازمہ اپنے گالوں پر ہاتھ رکھ کر ہونٹوں تک ہاتھوں کی رسائی پانے میں بمشکل بول پائی تھی۔۔سانس جیسے رک ہی گئی تھی

Kzwrites

"Do as I say or I'll fuck this shit"

شازم نے اسکی بڑھتی رزسٹنس پر کلائی سے کھینچ کر کھڑا کیا اور اسکو کندھوں سے دبوچتے سہمی آنکھوں میں اپنی وحشت ٹپکاتی نظروں سے دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر کہتے کھینچ کر اسکا ڈریس پھاڑ کر اتار پھینکا تھا

KZwrites

"نہیں۔۔۔آپ کی ہر ناجائز۔۔ بات میں نہیں مان سکتی ی ی ۔۔۔آپ سب حدیں پار کر رہے ہیں ں۔ ں۔۔۔" شازمہ قدرے اونچی آواز میں بولی تھی

لیکن اگلے ہی پل اسکا چہرہ شازم کے ہاتھوں
سختی سے دبوچ لیا گیا تھا

"ضد لگا رہی ہو میرے ساتھ..." شازم نے اسکے گ
الوں کو اتنی زور سے بھینچا کہ اسکے ہونٹ
کھل کر شازم کی نظروں میں آئے تھے

Kzwrites

"میں..ض.. ضد نہیں کر رہی...آ..آ.پ پ
زبردستی کر رہے ہیں.ں.." شازمہ گھٹی گھٹی

آواز میں بولی تھی

"تمھارا اتنا خیال رکھتا ہوں۔۔۔تمھاری خاطر مما سے بھی لڑ جاتا ہوں اور تم یہاں مجھے ہی اکڑ دکھاتی ہو۔۔" شازم نے اپنی انگلیاں مزید اسکے چہرے میں کھبو دی تھیں

kzwrites

"چھوڑ۔۔۔۔دیں۔۔" شازمہ اسکے ہاتھوں میں اپنی انگلیاں

ڈال کر اپنا چہرہ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی،آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں

"تو جو کہہ رہا ہوں۔۔۔چپ چاپ کرو۔۔زیادہ ایشو بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ہمارے درمیان کی باتوں کو ایسے مسئلہ نہ بنایا کرو شازمہ۔۔۔"

KZwrites

شازم نے اسکو صوفے پر دھکا دے کر بالوں سے کھینچ کر اسکا چہرہ اپنے قریب کیا تو شازمہ نے اپنا چہرہ موڑ کر دوسری طرف کیا تھا

"Don't..... Don't you dare"

شازم نے بے دردی سے سنہری بال کھینچ کر اسکا چہرہ اپنے پاس کیا اور اسکے ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کرتے اس سے اپنی من مانی کروانے لگا تھا

KZwrites

"You're gonna love it---take it in...."

شازم اسکی پچھلی گردن سے اسکو دبوچے چہرے کو پھر سے قریب کیا تو شازمہ نے پھر سے اپنا چہرہ موڑا تھا،اسکے ہاتھ صوفے کی سیٹ جکڑے ہوئے تھے ،گردن بلکل اکڑائی ہوئی

تھی کہ شازم زبردستی بھی نہیں کر پا رہا تھا

"مسئلہ کیا ہے تمھارے ساتھ،کیوں اکسا رہی ہو کہ چہرہ بگاڑ کر رکھ دوں تمھارا۔۔۔" شازم اسکو دھکا دے کر اسکا سر صوفے کی ٹیک سے لگا کر اس پر جھکا تھا

KZwrites

"تمھاری اکڑ نکالنے پر آیا تو سہہ نہیں پاؤ گی۔۔۔" دونوں ٹانگیں اسکی ٹانگوں کے گرد

رکھتے شازم نے اسے چہرے کو پورا زور لگا کر صوفے کی بازو تک لیجاتے اسے مکمل اپنے میں کر لیا تھا

"شازم میں---ن--- نہیں---" شازمہ کو اپنی ٹانگیں بے جان ہوتی محسوس ہونے لگی تھیں

"میں تمھارا اتنا خیال رکھتا ہوں---ہر ہر چیز تمھیں دلاتا ہوں----تمھاری ہر ضرورت کا دھیان ہوتا ہے مجھے اور تم میرے ضرورت نہیں

kzwrites

سمجھ رہی ...میں نے تمھاری خاطر خود کو اتنا بدلا ہے،تمھاری خاطر ..." اسکے گال پر خود کو آہستگی سے سہلاتے شازم کی بات ابھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ شازمہ چلا اٹھی تھی

"آپ کا فرض ہے میرا خیال رکھنا،ل...آپکا فرض ہے میری ضرورت پوری کرنا....نہیں چاہئیے مجھے کچھ آپ سےے..ے...بیوی ہوں آپکی لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ آپ اپنی ہر ناجائز..."

kzwrites

"چٹاخ خ خ۔۔۔" شازم کا ہاتھ اسکے چہرے ہر وہیں ایک گہرا نشان چھوڑ گیا تھا

"اور ماریں۔ں۔ں۔۔۔"

KZwrites

"ماریں اور۔ر۔ر۔۔۔" شازمہ اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے ہذیانی انداز میں چلاتے اسکو دیکھی تھی لیکن اگلے ہی لمہے شازم اسکو چہرے سے پکڑ

کر اپنے پاس کرتا اپنی مرضی کرنے لگا تھا۔۔۔شازمہ کی ہر ہر مزاحمت کو وہ تھپڑوں تلے روندتا صبح تک اسکا چہرہ لال سرخ کر چکا تھا

ساری رات اس پر ظلم کی انتہا کر کے اسکو نڈھال کرتے بے سدھ پڑا سو رہا تھا۔۔۔شازمہ کمرے کے کونے پر ٹھنڈے فرش پر بیٹھی کپکپاتے جسم کے ساتھ یک ٹک اسے اوندھے منہ بیڈ پر پڑا دیکھے جا رہی تھی۔۔۔جسم بلکل ٹھنڈا ہو رہا تھا۔۔۔بال الجھے بکھرے پڑے

KZwrites

تھے...آنکھیں خشک ہو چکی تھیں...فرش پر جگہ جگہ ابکائیاں پڑی کمرے میں رچ بس سی گئی تھیں...دماغ اتنا سن ہو چکا تھا کہ اٹھ کر خود کو بھی صاف کرنے کی ہمت نہیں بچی تھی

------کچھ دیر بعد-----

KZwrites

الارم پر شازم کی آنکھ کھلی تو شازمہ کو بیڈ پر نہ پا کر گھبراتے ہوئے یہاں وہاں دیکھ کر فورا آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھا تھا...نیم اندھیرے میں اسے ڈریسنگ مرر کے ساتھ فرش

پر بیٹھا دیکھ کر وہ تیزی سے اٹھتا ہوا اس تک آیا تھا

"شاز...تم سوئی نہی...؟ یہاں کیوں بیٹھی ہو..."شازم نے جھک کر اسکے کندھوں پر بازو پھیلایا تو شازمہ پیچھے کو کھسکی تھی،جسم تیز بخار سے تپ رہا تھا

KZwrites

"کیا کرتی ہو یار...؟ کیوں ایسے ماتم کرنے بیٹھ جاتی ہو جیسے تمھارے ساتھ ظلم ہوا ہے،کوئی انوکھا کام نہیں کرتی تم...مصیبت ہی گلے پڑ

گئی ہے میرے تو" شازم نے اسکو کہنی سے کھینچ کر اپنے سامنے کھڑا کیا تھا۔۔۔اسکا دھواں ہوتا چہرہ۔۔۔بھیگی آنکھیں۔۔۔ کانپتا ہوا جسم شازم کو پھر سے اپنی طرف اٹریکٹ کر گئے تھے۔۔۔اسکے برہنہ کندھوں پر ہاتھ پھیرتا وہ اسکو خود میں بھینچ گیا تھا،شازمہ نے اب کوئی مزاحمت نہیں کی تھی

KZwrites

"آج نہ میں آفس جاؤں گا نہ تم کالج جاؤ۔۔۔کل تمھارے پینٹنگ ایونٹ پر تمھیں خود چھوڑ کر آؤں گا۔۔۔" شازم اسکو خود میں چھپائے دھیرے

دھیرے اسکی کمر پر اپنی انگلیاں سرکاتے اسکےجسم کو مٹھیوں میں بھرنے لگا تھا،شازمہ بے جان بت بنی اسکے سینے سے لگی تھی

"میری جان ناراض تو نہیں ہو۔۔؟"۔شازم اسکی گردن پر اپنا لمس بکھیرتے اسکے۔جسم کے پور پور کو ہاتھوں سے محسوس کرنے میں محو ہو چکا تھا

Kzwrites

"مجھے بس غصہ آگیا تھا۔۔۔ایک گھٹیا دوست

نے کوئی میڈیسن دے دی تھی سر درد کی گولی
کہہ کر...بس اس سے دماغ ماؤف ہو گیا تھا لگتا
ہے...پتہ نہیں کیا پلا دیا مجھے..." شازم نے
اسکا رخ موڑ کر اسکی پشت کو اپنے سینے سے
لگایا اور اسکے پیٹ پر اپنا ہاتھ پھیرنے لگا
تھا...شازمہ کا سوکھی سی ہچکیاں لیتے جسم
کا عکس شیشے میں دیکھتے وہ اپنے ہواس پھر
سے کھونے لگا تھا،اپنی سرخ ہوتی آنکھیں اس
کے جسم پر جمائے وہ اپنے ہاتھوں سے اسکو
چھوتے بے قابو ہونے لگا تھا

kzwrites

"آئیندہ کبھی تم پر ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا،آئی
پرامس۔۔۔چاہے تم میری بات مانو یا نا
مانو۔۔۔ہاتھ اٹھانے کی نوبت نہیں آئے گی اب
کبھی۔۔۔" شازم اپنے ہاتھوں سے اسکے سینے پر
قبضہ کرتے،اسکے بالوں سے آتی مخصوص
کنڈشنر کی خوشبو میں کھو کر بے قابو ہوتے
اس کو ڈریسنگ مرر پر ہی جھکا دیا
تھا۔۔۔کمرے میں پھیلی عجیب سی بدبو بھی
اسکے ہواسوں کو بحال نہیں کر پائی تھی

"آئی ایم سوری شازمہ۔۔۔میری جان۔۔" شازم کا

بار ہا دہرایا جملہ ابھی اسکے کانوں سے ٹکرایا ہی تھا اور وہ ایک بار پھر اسکے بخار سے تپتے جسم کو زیر کرتے اس پر حاوی ہو چکا تھا

"ناشتہ اوپر کیوں جا رہا ہے آج۔۔۔"

سامعہ شاہ نے شازم کو ناشتے کا ٹرے تھامے سیڑھیاں چڑھتے دیکھ کر کہا

kzwrites

"ماما شِی اِز ناٹ ویل.."

شازم نے مختصر جواب دیا

"زیادہ لاڈ نہیں دیکھنے لگ گئے تم،آفس

بھی نہیں گئے آج...کمال ہے...یہ سب

چلتا رہا تو ہو گئے تم کامیاب...

پچھلے ہفتے بھی تم نے دو بار آف کیا تھا....کیا

چل کیا رہا ہے....

"

KZwrites

"ناشتہ اوپر کیوں جا رہا ہے آج..."

سامعہ شاہ نے شازم کو ناشتے کا ٹرے

تھامے سیڑھیاں چڑھتے دیکھ کر کہا

Kzwrites

"ماما شِی اِز ناٹ ویل.."

شازم نے مختصر جواب دیا

"زیادہ لاڈ نہیں دیکھنے لگ گئے تم،آفس

بھی نہیں گئے آج...کمال ہے...یہ سب

چلتا رہا تو ہو گئے تم کامیاب...پچھلے ہفتے بھی

تم نے دو بار آف کیا تھا...کیا چل کیا رہا ہے...

"

KZwrites

"ماما رات کو غصے میں..."

شازم ٹرے ایک طرف رکھ کر سست سے قدم چلتا ہوا انکے پاس آیا تھا

KZwrites

"چلو.و.و...یعنی پھر اب مہارانی کے نخرے اٹھانے پڑیں گے.... منانا پڑے گا.... شازم بیٹے کب تک ایسے چلے گا...؟ کسی دن اس نے بتا دیا اپنی ماں کو تو شہریار تمہارا حشر کر دے گا...بہن میں

جان بستی ہے اسکی...پچھلے ہفتے بھی

اچانک ہی آگیا تھا،پہلے تمھارا پوچھا اور

پھر سیدھا اوپر بہن پاس...شکر ہے اس

وقت موڈ ٹھیک تھا میڈم کا...اختیاط کیا

کرو،ہاتھ ہلکا رکھا کرو...ایسی عورتیں بڑی

ہوشیار ہوتی ہیں،ایک کی دس لگا کر بتاتی

ہیں...ہونہہ...چل بھئی اٹھ ,خود بنا اپنا

ناشتہ بندے..." سامعہ شاہ بیڈ سے اٹھ کر

کچن کا رخ کرتے آخری بات ہم کلامی میں

بولی تھیں

kzwrites

"اس سے پہلے کہ شہریار میرا حشر بگاڑے،میں اسکو اتنا بدنام کر دوں گا کہ منہ چھپاتا پھرے گا...اسکی اپنی کیا اوقات ہے کہ مجھے کچھ کہے..." شازم کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا

KZwrites

"کیا کرتے پھر رہے ہو شازم،فکر رہتی ہے مجھے تمھاری میرے بچے..."

"ماما فی الحال میں اوپر جا رہا ہوں،بخار ہے اسکو..بعد میں بات کرتا ہوں اور پلیز اپ بھی ذرا بیہیویر ٹھیک رکھیے گا آپ پتہ نہیں کیوں روڈ رہتی ہیں ہر وقت اسکے ساتھ..."

شازم ٹرے تھامے سیڑھیاں چڑھتے بولا تھا

KZwrites

"مار مار کے شکل تم بگاڑو اور روڈ میں ہوں،ہا ہا ہا...کمال ہے...میری جوتی کو پرواہ نہیں..."

سامعہ شاہ سوچتے ہوئے ہنسی تھی

"شازمہ...اٹھو میری جان..."

کمرے میں آ کر ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ اسکے پاس بیڈ پر بیٹھ کر بہت نرمی سے اسکے تپتے ماتھے پر ہاتھ پھیرنے لگا تھا

"شاز..ویک اپ..."

KZwrites

شازمہ کا وجود ساری رات اسکی جنونیت اور وحشت سے بھرپور زبردستی برداشت کرتے کرتے بے جان سا ہو گیا تھا،نیند تو اسکی آنکھوں سے کوسوں دور ہو گئی تھی،بخار سے تپتا وجود ہلکا ہلکا سسک رہا تھا

KZwrites

"مجھے چھوڑ دیں،مجھے نہیں اٹھنا۔۔"

شازمہ رخ موڑے نظریں ایک جگہ ٹکائے ہوئے بولی تھی

"یار...اٹھو نہ...ایسے بخار تیز ہوجائے گا،ناشتہ کرو شاباش جلدی سے،پھر میڈیسن لے کر سو جانا..."

شازم اسکے کندھے کو مسلسل سہلا رہا تھا جس پر اسکی وحشت کے نشان لہو چھلکا رہے تھے

kzwrites

" ہو جانے دیں تیز بخار....مجھے مر جانے دیں...." شازمہ تکلیف کی شدت،روندھے جانے کے احساس سے رو دی تھی

" یار پلیز اٹھو نا....اگر تم نہیں اٹھو گی تو میں بھی ناشتہ نہیں کروں گا، معافی مانگ رہا ہوں نا کہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا، مرد ہو کر تم سے معافی مانگتا ہوں پھر بھی تم مجھے کسی خاطر میں نہیں لاتی یار..." شازم نے اسکا کندھا اپنی طرف کھینچ کر اس کا رخ موڑا تھا

Kzwrites

" شازم پلیز مجھے چھوڑ
دیں،اکیلا چھوڑ دیں مجھے..."
شازمہ اپنا کندھا چھڑواتے نفرت سے
پیچھے کو ہوئی تھی

KZwrites

" شازمہ تمہارے اسی رویے سے میں کچھ کر
لوں گا خود کو، جتنا تمہیں منانے کی کوشش
کرتا ہوں تو اتنا ہی روٹھتی جاتی ہو، کیوں
ایسے کرتی ہو یار کیوں کھیلتی ہو میرے

جذبات سے..."

"جب کہہ رہا ہوں کہ آئندہ رکھوں گا دھیان....اور کس زبان میں اعتراف کروں اپنی غلطی کا...؟"

KZwrites

" مجھے نہیں اندازہ تھا کہ تمھیں اتنا برا لگے گا..." شازم اپنی جگہ سے اٹھ کر بیڈ پر اسکی طرف آ کر فرش پر گھٹنوں کے بل اس کے مقابل بیٹھ گیا تھا

"اچھا چلو اٹھو شاباش ناشتہ کرو ، پھر ہم باہر چلیں گے--"

Kzwrites

" ڈھیر ساری شاپنگ کریں گے

تمہارے لیے نئے پینٹس بھی

خریدیں گے جس چیز پر ہاتھ رکھو گی مل جائے گی--"

"بس بھول جاؤ گزری رات کو۔۔آئی پرامس ایسا نہیں ہوگا دوبارہ۔۔۔زبان دے رہا ہوں تمھیں۔۔۔"

"آپ ہر دفعہ یہی کہتے ہیں،آپ نے مجھے ناپاک کر دیا ہے ،مجھے گھن آرہی ہے خود سے۔۔آپ سے۔۔غلیظ حرکت کی ہے آپ نے۔ے۔ے۔ے۔۔۔"

شازمہ دکھ اور تکلیف سے گم صم سا سسک رہی تھی ، دنوں سے ہفتے اور ہفتوں سے مہینے گزرنے لگے تھے اسکی ظالم شدتیں سہتے سہتے۔۔مگر وہ ہر گزرتے دن کے ساتھ رنگ بدلتا

kzwrites

جا رہا تھا...شازنہ کا چہرہ پیلا زرد ہونے لگا تھا...فون ہمیشہ کی طرح شازم کے قبضے میں تھا

"فضول ایشو نہ بنایا کرو ہر بات کا، ہر چھوٹی بات کو لے کر ہی بیٹھ جاتی ہو تم...اپنا بھی دماغ خراب کرتی ہو اور مجھے بھی غصہ دلاتی ہو...کیا کر دیا میں نے ایسا....؟"

kzwrites

"شوہر ہوں تمہارا۔۔حق رکھتا ہوں تم پر ہر طرح کا،پھر بھی بکواس کیے جا رہا ہوں تب سے کہ نہیں کروں گا دوبارہ ایسے۔۔۔ضرورت سے زیادہ بکواس کرو گی نا تو ہوش دوبارہ ٹھکانے لگا دوں گا، سمجھی۔۔۔"

KZwrites

"اٹھو ناشتہ کرو فوراً۔۔تمھارے لیے آئے دن آفس سے آف کر کے بیٹھ جاتا ہوں،پتہ بھی ہے کتنا نقصان ہو جاتا ہے میرا۔۔ماما کی ڈانٹ الگ سننی پڑتی ہے۔۔"

"تمھارے باپ بھائی جتنا امیر نہیں ہوں جو گھر بیٹھا رہوں بس۔۔۔اور کوئی فرق نہ پڑے۔۔۔"

"جتنا لحاظ کرو اتنا نخرے آتے ہیں اسے۔۔۔"

شازم چہرے پر ناگوار تاثرات لیے اٹھ کھڑا ہوا تھا

kzwrites

"دوبارہ نہ کہنا پڑے مجھے ،اٹھو جلدی۔۔۔ورنہ اپنے طریقے سے اٹھایا نا تو پھر چیخنے چلانے لگو گی۔۔ظلم ہو گیا،زیادتی ہو گئی۔۔۔" اسکے مسلسل چلانے پر شازمہ فوراً اٹھ بیٹھی تھی، آنسو بہہ بہہ کر آنکھوں کو بے رونق کر رہے تھے، شازم سے کوئی بعید بھی نہ تھی کہ پھر سے اس پر برس پڑتا

KZwrites

"ادھر آؤ میرے پاس۔۔۔" شازم نے اسکو صوفے پر اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا تو شازمہ باتھروم کی طرف جاتے جاتے رک کر، مرے قدموں سے

چلتی اسکے پاس آگئی تھی،

سیاہ سادی سی شکن زرہ شلوار قمیض میں اسکا روکھا سا چہرہ بھی چمک رہا تھا۔۔۔شازم کی نظریں اس چہرے کی ،اسکے بے بس نقوش کی عادی ہو گئی تھیں

KZwrites

"بیٹھو۔۔" شازم نے اس کی کلائی پکڑ کر اس کو اپنے بالکل پاس بٹھا لیا تھا،اسکے الجھے بکھرے بال روئی روئی آنکھیں اسے اب یونہی اچھی لگتی تھیں

"جوس لو۔۔" شازم نے اسکو اپنی گہری نگاہوں کی زد میں لیتے جوس کا گلاس اسکی طرف بڑھایا تھا جسکو شازمہ نے کانپتے ہاتھوں سے تھام لیا تھا،اپنی بھیگی پلکیں ہلکی سی اٹھا کر شازم کے خوبصورت چہرے کو دیکھا،نظریں ملنے پر فوراً نظریں پھیر کر گلاس پر گرفت سخت کر لی تھی۔۔۔جسم کی لرزش صاف تھی

"پیو شاباش۔۔۔یا میں پلا دوں۔۔؟ ہمت پکڑو۔۔۔" شازم نے اسکے کندھوں پر دائیاں بازو جماتے اپنا

KZwrites

چہرہ اسکے کان کے قریب کرتے گال پر نرمی سے لب رکھے تو شازمہ نے نفرت سے آنکھیں میچ کر کانپتے ہاتھوں سے فوراً گلاس منہ سے لگا لیا تھا۔۔۔دل میں جیسے ابال اٹھنے لگے تھے، ایک گھونٹ اور پیتی تو سب اگل دیتی۔۔۔اگلے ہی پل گلاس لبوں سے ہٹا کر گہرا سانس لیتے وہ بے بسی سے فرش کو ہی گھورنے لگی تھی

KZwrites

"گڈ گرل۔۔۔" شازم نے بائیں ہاتھ سے اسکا چہرہ اپنے قریب کر کے اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں شدت سے بھر لیا تو شازمہ اسکی گرفت

میں بری طرح مچلی تھی،گلاس ہاتھ سے چھوٹ کر فرش پر گر گیا تھا

"جو سکون مجھے تم دیتی ہو نا وہ کہیں نہیں ہے۔۔۔تمھارے

"یہ ہونٹ۔۔۔۔۔معصوم آنکھیں۔۔۔یہ نازک گردن۔۔۔

شازم تھمتی سانسیں دیکھ کر اب اسکی گردن پر جھک گیا اور اسکے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑے گردن پر موجود سرخ نشانوں کو نرمی سے چومنے لگا تھا

Kzwrites

"تمھارے خوبصورت بال۔۔جان بسنے لگی ہے ان میں میری شازمہ۔۔۔جب بھی میرے ہاتھ میں آتے ہیں بے قابو ہونے لگتا ہوں۔۔۔" لب اب گردن سے اوپر ہوتے کان پر گردش کرنے لگے تھے

KZwrites

"اور مجھے آپ سے نفرت ہونے لگی ہے۔۔۔شدید نفرت۔۔۔بدبو آتی ہے مجھے آپ سے۔ے۔۔۔" شازمہ اسکو پیچھے دھکیلتے اپنے آنسو اپنی ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے کرتے اسکے لمس کو بھی اپنی گردن سے مٹانے لگی تھی

"ایسے نہ کہو...تم تو مجھ سے اتنا پیار
کرتی ہو ،تمھارا شازم ہوں...تم نہیں رہ
سکتی مجھ سے ناراض ہو کر..."
شازم اسکے چہرے کو اپنے انگوٹھے سے سہلانے
لگا تو شازمہ نے چہرہ نفرت سے پیچھے کیا تھا

KZwrites

"آپ کو میں نے سمجھنے میں غلطی کر
دی...بہت موقع دئیے ہیں آپکو لیکن آپ

بھروسے کے قابل نہیں ہیں...مر جانے کو

دل چاہتا ہے میرا اب..."

شازمہ روتے روتے اس سے دور ہو کر صوفے کی بازو سے جا لگی تھی

KZwrites

"شازمہ تم دل دکھا رہی ہو میرا مسلسل... پلیز ایسے نہ کرو،دل نہ توڑو میرا....میں کام کر رہا ہوں خود پر...میری...میری اپوائنٹمنٹ بھی ہے سائیکائٹرسٹ کے پاس یار...مجھے مت دھتکارو..." کہتے ہوئے شازم کی آنکھیں باقاعدہ نم ہونے لگی تھیں،اسکے گھٹنے پر دونوں ہاتھ

رکھتا وہ صوفے سے اتر کر اسکے سامنے سر جھکا کر بیٹھ گیا تھا

"آپ نے میری ہستی مٹا دی ہے...مجھے آپکے ساتھ رہنے سے موت آسان لگنے لگی ہے،میں نہیں برداشت کر سکتی آپکو مزید...پلیز آپ مجھے بخش دیں...میں مر جاؤں گی اگر آپکے ساتھ مزید رہی تووو....مجھے آزاد کر دیں.ں..."

شازمہ اسکے ہاتھ اپنے گھنٹوں سے ہٹاتی خود بھی شدت سے روئی تو شازم کے آنسو بھی بہنے لگے تھے....اسے یوں روتا دیکھ کر شازمہ

Kzwrites

ایک پل کو حیرانی سے اسکو دیکھنے لگی تھی

"تم کیوں مرو گی۔۔؟ تمھارا کیا قصور ہے۔۔؟
کچھ بھی نہیں۔۔۔تم بے قصور ہو شازمہ۔۔۔"

KZwrites

"میں برا ہوں نا۔۔میں مر جاتا ہوں۔۔تم آزاد ہو جاؤ گی ایک پاگل انسان سے۔۔" بہتے آنسوؤں کے درمیان وہ بھیگے لہجے میں بول رہا تھا، چہرہ جھکا ہوا تھا

"تمھیں گھن آرہی نہ مجھ سے...تمھیں....تمھیں نفرت ہو رہی ہے مجھ سے....مجھے...مجھے مر جانا چاہئے...مجھے..م...میں...." شازم ہذیانی انداز میں بھیگی آنکھوں،ٹوٹے لہجے سے بولتے یہاں وہاں دیکھ کر کچھ تلاش کرنے لگا تھا

"مجھے مر جانا چاہئیے...میرا حق نہیں زندگی پر...بہت برا انساں ہوں میں....مجھے پتہ ہے..." فرش پر بکھرے ٹوٹے

Kzwrites

گلاس کی بڑی سی کانچ اٹھا کر اس نے اپنی کلا
ئی پر رکھی تو شازمہ چلاتی ہوئی اسکی طرف
بڑھتے فرش پر جھکی تھی

"شازم کیا کر رہے ہیں ں---" شازمہ نے اسکی ک
لائی کھینچ کر کانچ کو اسکے ہاتھ سے دور
کرنے کی کوشس کی لیکن تب تک وہ اپنی کلا
ئی پر بے دردی سے کٹ لگا چکا تھا جو شازمہ
کے کھینچنے سے کلائی کے کونے پر لگا تھا---

KZwrites

"چھوڑیں-ں-ں---"

لگ جائے گا--کیا کر رہے ہیں-ں-ں----" شازم کی بے رنگ سی آنکھیں ،کلائی سے باریک دھاڑ کی صورت نظر آتا خون دیکھ کر شازمہ بری طرح پینک کر گئی تھی

KZwrites

"پیچھے ہو جاؤ شاز--میں زندہ نہیں رہنا چاہتا--سب مجھے دھتکار دیتے ہیں---میرا باپ---وہ--وہ بھی مجھے چھوڑ گیا--"

"ت۔ تم۔۔۔میں تم پر بھی اپنا حق نہیں جتا سکتا۔۔۔میں گناہ گار ہوں۔۔۔شازمہ مجھے مرنے دو۔۔۔تمھیں آزادی چاہئیے نہ۔۔۔میں دے دوں گا تمھیں آزادی۔۔۔" شازم نے ہاتھ اس سے چھڑوا کر کانچ پھر سے کلائی پر رکھی تو شازمہ نے پوری قوت سے اسکی کلائی اپنی طرف کھینچی تھی لیکن ایک اور زخم اسکی کلائی کو سرخ کر چکا تھا،

kzwrites

"شازم نہیں کریں پلیز۔ز۔۔" شازمہ کے پسینے

چھوٹ رہے تھے،اسکی آنکھوں میں اترا خون دیکھ کر بری طرح سہم گئی تھی،جو پر ایک رات اسکو اذیتیں دیتا تھا وہ اسکو ہی تکلیف سے بچانا چاہ رہی تھی۔۔۔شازم کی کلائی سے اب باقاعدہ خون رسنے لگا تھا

KZwrites

"خدا کے لیے چھوڑ دیں اسے۔۔"

"چھوڑیں کانچ۔۔۔میں بات کر رہی ہوں آپ سے۔۔۔میری نات سنیں۔ں۔ں۔۔" شازمہ اسکے گال

تھپتھپا کر اسے اپنی طرف متوجہ کرنے لگی تھی جو خالی آنکھوں سے بہتے خون کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

"تم مجھ سے نفرت کرتی ہو نہ....میں ڈیزرو کرتا ہوں یہ سب....تمھاری نفرت مجھے احساس دلا رہی ہے کہ مجھے زندہ رہنے کا حق بھی نہیں ہے...مجھے بہت پہلے ہی give up کر دینا چاہئیے تھا....بہت پہلے ہی..." شازم ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولا تو وہ شدت سے نفی میں سر ہلا نے لگی...شازم کا آنسوؤں سے بھیگا چہرہ

kzwrites

شازمہ سے دیکھا نہیں جا رہا تھا

"مجھے چھوڑ کر جانا چاہتی ہو نہ...جاؤ...چلی جاؤ..." شازم روتے ہوئے بول رہا تھا

KZwrites

"میں نہیں روکوں گا اب تمھیں...لیکن...تمھارے گھر پہنچنے سے پہلے پہلے...یہ جسم بے جان ہو چکا ہو گا..." ہاتھ میں ابھی بھی کانچ موجود تھا ، لہجہ بلکل ٹوٹا ہوا تھا

"میں کہیں نہیں جاؤں گی .... آپ ایسے نہ کریں

،میں...یہ مجھے پکڑائیں...آپ ٹھیک نہیں ہیں

ابھی..." شازمہ کے ہاتھ اسکے گال پر موجود

تھے،اسے ہلکا ہلکا سا جھنجھوڑتے وہ اسے ہوش

دلانا چاہ رہی تھی

KZwrites

"وعدہ کرو نہیں جاؤ گی...وعدہ کرو مجھ سے

شازمہ....ورنہ ابھی اپنی نظروں کے سامنے

میری جان جاتے دیکھو گی...."

شازم نے کانچ اپنی کلائی سے پیچھے کرتے
شازمہ کو اپنے قریب کیا تھا ،شازمہ کا ماتھہ
پسینے سے بھرا ہوا تھا

"پرامس میں نہیں جاؤں گی۔۔۔شازم۔۔۔" شازمہ
روتے ہوئے اس کے ہی گلے لگ گئی تو شازم
اسکی کمر پر دونوں ہاتھ رکھے ہلکا سا مسکرایا
تھا

"آپکا ہاتھ۔۔۔آپ۔پ۔۔۔" شازمہ اپنی کمر پر نمی

KZwrites

محسوس کرتے اس سے الگ ہو کر، کلائی کو دیکھنے لگی تھی جس سے خون رس کر اسکی ہتھیلی سے نیچے کو آرہا تھا

"م۔۔میں ایڈ باکس لاتی ہوں۔۔۔"

شازمہ بھاگتی ہوئی دراز سے باکس نکال لائی تھی

kzwrites

" مجھے تمہارے علاوہ کسی مرحم کی ضرورت نہیں ہے شازمہ۔۔۔بس تم مجھے نہ چھوڑنا میں سب کچھ ٹھیک کر لوں گا اپنی ہر بری عادت چھوڑ دوں گا۔۔۔جیسے تم کہو گی ویسے ہی رہوں گا پلیز شازمہ مجھ سے دور نہ جانا کبھی۔۔۔پلیز"

KZwrites

"۔۔میں بھٹکنا نہیں چاہتا۔۔۔تم مجھے ٹھیک کر سکتی ہو۔۔ تمھارا پیار۔۔۔میری ضرورت بن گیا ہے۔۔۔میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔۔میں اپنے ڈاکٹر سے بھی کنسلٹ کروں گا،تم۔۔۔تم بھی

" ساتھ دو گی نہ میرا...میں سب چھوڑ دوں گا ،
میں تمھاری مرضی کے بنا چھوؤں گا بھی نہیں
تمھیں...تم بس ساتھ دو میرا...ایک آخری بار..."
شازم نے اسکو کھینچ کر خود میں چھپایا تو
شازمہ نے بہتے آنسوؤں سے ہاں کی صورت
میں سر ہلا دیا تھا...اسکا بہتا گرم گرم خون
پھر سے اپنی گردن پر محسوس ہوا تو شازمہ کا
دل خلق کو آگیا تھا...اپنی سب ازیتیں بھول کر
وہ اسکے زخموں پر مرحم رکھنے لگی تھی

kzwrites

"یہ دیکھیں ں ں...اتنا ڈیپ نشان بن گیا ہے...اب میں کیا کروں گی شہریارررر..." مشل اپنا چہرہ شیشے میں دیکھ کر پریشانی سے بول رہی تھی

Kzwrites

"یاررر...تمھارے چیکس اب بار بار سامنے آجاتے

ہیں کیا کروں...اتنے پیارے لگنے لگ گئے ہیں..."
شہریار نے اسکے گال کو اپنی انگلی اور انگوٹھے
سے کھینچا تھا

"پہلے بھی سیم یہی گال تھے...اب کیا ہوگیا ہے
جو آپ پیچھے پڑ گئے ہیں ان کے...غصہ آرہا ہے
مجھے...منع بھی کرتی ہوں پھر بھی وہی
حرکت..." مشل اپنے لال ہوتے گال کی ٹپ پر
آئنمنٹ لگاتے ہوئے بول رہی تھی

Kzwrites

"اب KFC کھا کھا کر پھول گئے ہیں---اور کھاؤ تم فاسٹ فوڈ--میرا کوئی قصور نہیں اس میں---"

شہریار ہنستے ہوئے ڈریسنگ مرر سے برش اٹھا کر اپنے بالوں میں پھیرنے لگا تھا

KZwrites

"الٹے جواب ہی ملتے ہیں آگے سے بس---"

"اچھا دکھاؤ۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔" اسے ناراض ہوتا دیکھ کر شہریار نے اسکے پاس آکر گال نرمی سے چھوا تھا

"اب نظر نہیں آرہا۔۔۔کریم لگا لی ہے۔۔۔رہنے دیں آپ۔۔" مشل منہ میں ہی بڑبڑاتے ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھ کر تھائی چین کو ٹراؤزر کے اوپر سے ایڈجیسٹ کرنے لگی تھی

KZwrites

"ایسے اکڑ دکھاؤ گی تو دونوں گال برابر کر دوں گا..." شہریار نے اسکے گرد دونوں بازو جما کر دوسرے گال پر کس کر دی تو مشل نے آنکھیں دکھاتے اسکا گلا اپنے ہاتھوں میں دبوچ لیا تھا

"آپ بھی اپنی اکڑ سنبھال کر رکھیں،مجھے بھی اکڑ نکالنا آتی ہے اچھے سے...."

KZwrites

"نہیں ابھی لیٹ ہو رہا ہوں،واپس

آ کر نکلواؤں گا...

And i know ,you do

your part very well..."

ونک کرتے شہریار نے اسکے گال پر پھر سے لب رکھے تو مشل نے چڑ کر،سچ میں زور لگاتے اسکے گلے کو دونوں ہاتھوں سے دبا دیا تھا

KZwrites

"مرنے مارنے پر کیوں تل جاتی ہو یار۔ر۔ر۔۔۔۔"

شہریار نے سیدھا کھڑے ہو کر، بہت آسانی سے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں قابو کر کے پھر اسکو اسی گال پر شرارت سے کس کرتے فاتحانہ سی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے اپنا چہرہ اس

سے مس کیا تھا

"آؤ۔ؤ۔ؤ۔چ۔۔۔۔" مشل نے لمحہ ضائع کیے بغیر شہریار کے گال پر بائٹ کر دی تھی،اس کے دانتوں کے نشان شہریار کے گال پر اچھے خاصے گڑھ گئے تھے

KZwrites

"یارر۔۔۔ہڈی میں دانت گھسا دیے ہیں مشل۔۔۔میں نے آفس جانا ہے یاررر۔۔۔کیا کرتی ہو۔۔۔"

شہریار ماتھے پر بل ڈالے گال پر ہاتھ رکھتا مرر میں دیکھنے لگ گیا تو مشل زور سے ہنسنے لگی تھی

"حساب برابر۔۔اب آیا مزہ۔۔۔؟" مشل اچھل کر ڈریسنگ ٹیبل سے اتر گئی تو شیریار نے اسکو ک لائی سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا "ادھر آؤ نہ ذرا تم۔۔۔"

KZwrites

"کیا ہے۔ے۔۔۔" مشل اس سے اپنی کلائی چھڑواتے ہوئے بولی تو شہریار نے اسکی کہنی سمیت پورے بازو کو اپنی سینے سے لگاتے اسے مزید اپنے قریب کر لیا تھا

"نہیں آیا مزہ،سارا حساب برابر کرو۔۔۔ادھر بھی۔۔۔یہاں بھی۔۔۔" شہریار اسکی گردن اور بیوٹی بون پر اپنی انگلی ٹریس کرتے ہوئے بولا تو مشل کھانسنے لگی تھی

KZwrites

"ایکٹنگ نہیں کرو۔۔۔اتنی تیز بنتی ہو تو صحیح طرح حساب برابر کرو نہ۔۔۔یا صرف باتیں ہی ہیں۔۔۔؟" شہریار نے سائیڈ گردن کو دبوچ کر اسکا چہرہ اپنی گردن کے قریب کیا تھا

KZwrites

"آپ نے آفس کے لیے ریڈی ہونا تھا۔۔۔اور میں آپکے کپڑے نکالنے کے لیے اٹھی تھی۔۔۔حساب برابر کرنے نہیں۔۔۔آپ بہت پاگل کرتے ہیں مجھے۔۔۔چھوڑیں، میں کپڑے نکال کر دوں آپکو۔۔۔" مشل بازو چھڑواتے لاڈ اور ناراضگی کے

ملے جلے لہجے سے بولی تھی۔۔۔بہت ہلکے سے نم گھنگھریالے بال سیاہ فراک پر بے حد جچ رہے تھے

"میں نکال لوں گا خود ہی۔۔۔ تم سو جاؤ اب بس۔۔۔ رضائی میں گھس کر۔۔۔ایسے میرے سامنے گھومتی پھرو گی تو مجھے دیر ہو جائے گی آفس سے۔۔۔"

معنی خیز لہجے میں لہتے شہریار نے اسکی کمر پر پھیلے بالوں کو پیار سے ڈیپ کرتے ماتھے پر

kzwrites

لب رکھے تھے...اسکا نکھرا نکھرا سا چہرہ،گال پر لگی وائٹ آئنمنٹ اسے بہت پیارے لگے تھے...سیاہ رنگ میں اسکی دودھیا رنگت مزید چمکنے لگی تھی

KZwrites

"سو جاؤ شاباش الارم لگا کر...پیپر کی تیاری میں کمی رہ گئی تو مجھ سے لڑو گی پھر...پچھلا پیپر شکر ہے میری وجہ سے خراب نہیں ہوا..سوتی رہ گئی

تھی کل بھی..."

شہریار نے اسے نرمی سے خود سے الگ کیا تھا ،
اسکے بالوں سے آتی کنڈشنر کی مخصوص مہک
نے کچھ پل کو بہکا سا دیا تھا

"آپ آفس سے جلدی آ کر جگا دینا نا..."

مشل نے اسکے گلے لگ کر پیار سے کہا تو
شہریار اسے خود سے اتنا چپکتے دیکھ کر مزید
کنٹرول کھونے لگا تھا

kzwrites

"اب یہ نہ کہہ دینا کہ آفس جاؤں ہی نہ..."
اسکی کمر پیار سے سہلاتے شہریار ایک بار پھر اسے تھوڑا دور کر کے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا تھا

KZwrites

"ہاں تو نہ جائیں...میں بھی تو اپنا کام چھوڑ کر آپکے پاس آئی تھی رات کو...آپ نہیں کام چھوڑ سکتے اپنا...؟"

بولتے بولتے مشل اسکے پیچھے ڈریسنگ روم میں داخل ہوئی تو شہریار نے اسکے لہجے کو سمجھتے ہوئے بمشکل دل پر پتھر رکھ کر اسے دیکھا تھا۔۔۔ ۔۔۔سیاہ شفون کی فراک جس پر ہلکا ہلکا سا گولڈن سلور مکس کام ہوا تھا،جب بھی زیب تن کرتی تھی نظرین ہٹانا مشکل ہو جاتا تھا۔۔۔اسکے دیکھتے دیکھتے ہی مشل نے پھر سے اسکی کمر میں بازو حائل کرتے خود کو اسکے سینے میں جذب کر لیا تھا

kzwrites

"نہ کروووو مشل۔۔۔چلو گھسو

اندر رضائی کے۔۔۔فون کدھر ہے تمہارا۔۔۔"

شہریار بے بسی سے اسے خود سے الگ کر کے ،

کلائی سے پکڑ کر بیڈ تک لایا تھا۔۔کمفرٹر اٹھا

کر اسکو اندر دھکیلتے شہریار نے اسے پورا ہی

ڈھانپ دیا تھا

KZwrites

"پرامس میں آج بہت بزی ہوں یار۔۔۔۔ شازم

نے بھی آف لے لیا ہے تین دن کا، اسکا میسج

آیا ہوا ہے صبح کا۔۔۔ میٹنگز اکیلے دیکھنی

ہیں مجھے،کام بھی اس نے میل نہیں کیا

مجھے۔۔۔۔۔اس لیے چپ کر کے الارم لگاؤ۔۔

اور مجھے جانے دو

"

KZwrites

"تو کسی اور کو کہہ دیں نہ۔۔۔ہر روز ہی

وہ اگر یہ سب کرتا ہے تو۔۔۔کسہ اور کو رکھ

لیں اسکی جگہ۔۔۔" مشل برا سا منہ بناتے

کمفرٹر میں بیٹھے بیٹھے بولی تھی

"ایسے نہیں ہوتا نہ یار۔۔۔تم کیوں اتنا بے چین ہو رہی ہو۔۔۔؟ اب پتہ لگ رہا ہے۔۔۔؟ کہ کیا فیل ہوتا ہے مجھے۔۔۔؟ میں بھی یہی محسوس کرتا ہوں جب تمھیں روک رہا ہوتا ہوں اور تم بھاگ جاتی ہو۔۔۔چالاک لڑکی۔۔۔"

شہریار نے تھوڑا جھک کر اسکا چہرہ نرمی سے پیار سے دبوچ کر سوال داغا تو مشل نے نظریں چرائی تھیں "آئیں گے کب پھر۔۔۔؟"

kzwrites

"چار پانچ بجے تک انشاءاللہ۔۔۔ویسے میں ظہر کے وقت کال بھی کر دوں گا۔۔۔اٹھ جانا بس تم۔۔۔" کہہ کر شہریار اسکا چہرہ تھپتھپاتے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تو مشل تکیے پر ڈھے کر کمفرٹر سے خود کو پورا کور کر کے لیٹ گئی تھی

KZwrites

کچھ دیر بعد وہ فریش ہو کر باتھروم سے باہر آیا تو مشل کمفرٹر میں چھپے کروٹیں بدلتے دکھائی دی تھی۔۔۔اس سے وجود سے نظریں

چراتے وہ تیزی سے تیار ہونے لگا تھا...اسکے تیار ہوتے ہوتے مشل گہری نیند میں چلی گئی تھی...کمفرٹر چہرے سے تھوڑا ہٹ گیا تھا...شہریار شوز پہن کر صوفے سے اٹھتے کف لنکس بند کرتے ایک نظر اسکے سرخ رخسار کی طرف دیکھا تھا جہاں سے آئنمنٹ غائب تھی...سرخی مائل نشان اور مشل کو بیڈ پر اپنی جانب سویا دیکھ کر اسکے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی...سائیڈ ٹیبل سے فون اور گاڑی کی چابیاں پکڑ کر وہ نظریں اس سے ہٹاتے،لائٹس مکمل ڈم کر کے باہر نکل گیا تھا

KZwrites

"اچھا یار آج نہ آؤ۔۔۔پر کل فل ٹائم
آفس میں دینا ہو گا۔۔۔مجھے کل دو
تین گرلز کالج جانا ہے۔۔۔انوائٹ آیا ہوا
ہے۔۔۔صبح جلدی ہی جانا ہے۔۔۔تین بجے
تک فری ہو سکوں گا۔۔۔"

KZwrites

شازم کا چھٹی سے متعلقہ میسج دیکھ کر
آفتاب نے آڈیو میسج شازم کو بھیجا تھا

"حرامی تو کیا کرنے جا رہا ہے
گرلز کالجز۔۔۔؟ مجھے بھی لیجا۔۔آل
گرلز کالج کو اندر سے کبھی نہیں دیکھا
میں نے۔۔"
شازم نے وائس نوٹ بھیجا تھا

KZwrites

"یار ایز آ گیسٹ جا رہا ہوں۔۔۔بابا
ٹرسٹی ہیں لاہور کے بڑے کالجز کے۔۔۔پہلے
بھی جاتا رہا ہوں،کوئی پہلی بار نہیں جا رہا۔۔"

"موجیں ہیں بھئی...کل تو تو خوبصورتیوں

میں کھو جائے گا پھر...میری بات پر بھی

غور کر...ساتھ لیجا نہ...مل کر مزے کریں

گے..."

شازم نے آڈیو میسج بھیجا تھا

KZwrites

"شازم بس واپس چلیں اور کچھ نہیں چاۂیے..."

وہ اسکو فون پر بات کرتا دیکھ کر،غیر حاضر

دماغ سے بولتے اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی ہو گئی تھی...شازمہ کو اس نے ہائی کوالٹی پینٹس اور ہر طرح کی چیزیں لے کر دی تھیں جو اس نے اپنے کامپیٹیشن میں یا بعد میں استعمال کرنے تھے

KZwrites

"او نہیں یار...اُس نیت سے نہیں جا رہا...

چھوڑ دئیے ہیں وہ سب کام...بتایا تو تھا

تجھے جو انسیڈینٹ ہوا تھا....اب سعد بھائی کی بیٹی کو نئے سکول ڈراپ کرنے جاتا ہوں

تو ٹینشن ہوتی رہتی ہے کہ کوئی اسے

دیکھے نہ بری نظر سے...اسکے پچھلے

سکول میں جب سے بچی کے ساتھ ریپ

کیس والا معاملہ ہوا ہے تب سے نیندیں اڑ

گئی ہیں راتوں کی....نظر اٹھتی ہی نہیں اب

یار کسی کی طرف...."

آفتاب کا وائس میسج سن کر شازم نے کمینا سا

ہنستے ہوئے شازمہ کو دور سے ہی خاموش رہنے

کا اشارہ کرتے اس سے فاصلہ بنایا تھا

kzwrites

"ٹُو نے تو نہیں کیا نہ ریپ کبھی

کسی کا۔۔۔تجھے کیا خوف آنے لگ گیا

ہے۔۔۔؟ کنسینشوئل کی خیر ہوتی ہے۔۔۔چِلّ

کر۔۔۔اتنا سوار نہیں کرتے دماغ پر۔۔۔۔"

شازم لاپرواہ سے لہجے میں بولا تھا

KZwrites

"اوہ نہیں یار۔۔۔ٹُو نہیں سمجھے گا۔۔۔"

آفتاب کا ریپلائے شازم کان سے فون لگائے سن

رہا تھا

"او ٹھیک ہے بھائی۔۔۔کسی کو شادی کے لیے

ہی نظر اٹھا کر دیکھ لئیں۔۔۔کیا پتہ کوئی

پسند آجائے۔۔۔"

KZwrites

"دعا کر مل جائے کوئی۔۔۔جیسا میں

ہوں،مجھے نہیں لگتا میرے ساتھ کچھ

اچھا ہو گا۔۔۔عجیب بے چین سا رہنے لگا ہے

دل پچھلے دو ہفتوں سے۔۔۔"

آفتاب کا وائس نوٹ سن کر شازم نے بیزار سی

شکل بنائی تھی

"چل بعد میں بات کرتا ہوں۔۔"

کال کاٹ کر وہ چلتا ہوا شازمہ کے پاس آگیا تھا،

جو اپنے دھیان کھڑے دور لگی ایک ڈمی کو

گھورے جا رہی تھی

KZwrites

"ایک آف کر لو،دونوں آفسز سے کالز آنے لگ جاتی ہیں۔۔۔پہلے شہریار نے دس سوال کیے اور اب یہ۔۔۔۔خیر۔۔۔اور کچھ لینا ہے میری جان نے۔۔۔؟"

شازم نے شازمہ کے پاس آکر اسکے کندھے پر اپنا بازو پھیلاتے اسکے ہاتھ سے شاپنگ بیگز خود پکڑ لیے تھے

kzwrites

"ن.. نہیں..بس گھر چلیں...میرے جسم میں بہت درد ہے پلیز..." شازمہ ہلکے قدم چلتے ہوئے بولی تھی

"

بخار کی وجہ سے...ویسے ابھی تو نارمل ہے ٹمپریچر...چلو آج آرام سے ریسٹ کرو سارا دن...کل کمپٹیشن تک طبیعت بھی مکمل سیٹ ہو جائے گی....اور خبردار جو کچن میں نظر آئی تم مجھے...صرف اور

kzwrites

"صرف ریسٹ کرنا ہے----

شازم اسے لیے مال کے اندر موجود ریسٹورنٹ کی طرف بڑھ گیا تھا---اچھا سا لنچ کروا کر اس نے گھر کے لیے بھی کھانا پیک کروا لیا تھا

KZwrites

""آپ میرے بابا سے اب بھی ناراض ہیں کیا---؟

مشل شہریار کی کافی کالز کے باوجود بھی دیر

سے جاگی تھی...سب لنچ کر چکے تھے...اپنی کتاب اور چائے کا کپ ہاتھ میں کیے وہ کمال شاہ کے پاس بیٹھی پوچھ رہی تھی

"یہ پڑھائی کرتے کرتے کیا خیال آنے لگے ہیں میرے بچے کو...؟ "

کمال شاہ صبح والا اخبار تیسری دفعہ پڑھتے پوتی کے اچانک سوال پر حیران ہوئے تھے

kzwrites

"بتائیں نا دادا جان..."

مشل اپنی کتاب سائیڈ پر رکھ کر انکے پاس آگئی تھی

"نہیں میرا بچہ...نہیں ناراض...اولاد جو بھی کر لے ماں باپ کا دل بہت بڑا ہوتا ہے،کبھی اولاد دل سے نہیں نکلتی...اسے اپنے ہاتھوں سے جاتا دیکھ کر جو تکلیف اس وقت کوئی تھی،ابھی تک وہ محسوس ہوتی ہے..."

kzwrites

کمال شاہ نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا،آنکھیں

پل بھر میں نم ہوئی تھیں

"اچھا یہ بتائیں آپ نے مجھے کبھی

" نہیں دیکھا تھا پہلے---

مشل مزید سوال کرنے لگی تھی

KZwrites

"نہیں تمھارا باپ کبھی تمھیں لایا ہی نہیں

تھا۔۔۔ایک بار دل بڑا کر کے آجاتا تو میری

جان میرے آس پاس رہتی۔۔۔نہ وہ خود اتنی

جلدی جاتا..."

کمال شاہ آہ بھرتے بولے تھے،مشل کا چہرہ بھی بجھ سا گیا تھا

"اچھا تم بتاؤ،شہریار کیسا لگا...؟ میرا بڑا ہونہار بچا ہے...میری جان کا ٹکڑا ہے...بچپن سے بس محنتوں میں لگا ہوا ہے...میرے ڈوبتے نام کو اوپر سے اوپر لے جاتا جا رہا ہے... ماشاﷲ،بری نظروں سے حاسدوں سے دور رہے میری اولاد..."

kzwrites

"بہت اچھے ہیں وہ...کبھی مجھے احساس ہی نہیں ہونے دیا کہ میرے بابا نے انکے بابا کو چیٹ کیا تھا...کبھی ایسی کوئی بات ہی نہیں کرتے...بلکہ ماضی کا کچھ بھی ذکر نہیں کرتے وہ میرے ساتھ.....کبھی کبھی تو میں حیران ہو جاتی ہوں کہ انہیں واقعی کوئی فرق نہیں پڑتا ان باتوں سے..؟

بہت الگ ہیں وہ..." کہتے کہتے مشل کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی

KZwrites

"بس ایسا ہی ہے وہ...شہزارہ ہے میرا شہریار...دل میں باتیں نہیں رکھتا...میری تربیت کا اثر ہے..." کمال شاہ نے خوشی سے فخر سے سر اونچا کیا تھا

KZwrites

"مگر شازمہ...وہ بہت برا بولتی ہے مجھے .... طعنے دیتی رہتی ہے بابا کے...اسکو کچھ نہیں سمجھایا کیا آپ نے کبھی...؟ " مشل ناگواری سے بولی تھی

"ہیں۔۔۔؟ ۔۔نہیں نہیں۔۔۔اسکی ماں بولتی ہو گی۔۔۔ شازمہ تو بڑا بیبہ بچا ہے معصوم سا۔۔۔وہ تو کبھی ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔" کمال شاہ حیرانی سے بولے

KZwrites

"ہمم ہو سکتا ہے مجھے غلط فہمی ہوئی ہو۔۔۔اچھا چائے بنا کہ دوں آپکو بھی۔۔۔؟" مشل بات کا رخ بدلتے بولی تھی

"چائے بھی بنا دو اور پرچے کی تیاری بھی شروع کر دو اب..."

کمال شال عینک لگاتے اخبار سائیڈ پر رکھ کر اب فون پر نیوز دیکھنے لگ گئے تو مشل کتاب پر اپنا فون رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی

KZwrites

"کیا کیا ہو رہا ہے دنیا میں...یا اللّٰہ رحم...کیسے مار رہے ہیں مسلمانوں کو...کوئی مدد کو نہیں آرہا ان مظلوموں کی...اللّٰہ غارت کرے اس اسرائیل کو...معصوم بچے..." کمال شاہ فون پر

نیوز دیکھ کر بولے جا رہے تھے...کمرے سے نکلتے نکلتے مشل کے کانوں میں انکی آدھی ادھوری آواز پڑی تھی

KZwrites

"شازمہ کل میں تمھیں پک کرنے

نہیں آسکوں گا...."

"تم خود آجاؤ گی؟ نہیں تو شہریار
کو بلا لینا---"

"آج دونوں آفسز نہیں جا سکا تو کل اب آفتاب
کی طرف پہلے جانا ضروری ہے---"

شازم نے رات گئے فون پر نظریں جمائے شازمہ
سے کہا تھا جو کب سے کمبل میں خود کو
چھپائے لیٹی نیند کا انتظار کر رہی تھی

kzwrites

"میں کل نہیں جاؤں گی کالج...

"

شازمہ نے بغیر اسکی طرف دیکھے مختصر جواب دیا تھا

kzwrites

"کیوں نہیں جانا،اس کامپیٹیشن کے لیے تم اتنے دن سے مجھے اگنور کر رہی تھی اور اب کہہ رہی ہو نہیں جانا..."شازم فون سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اسکے قریب ہوا تھا،اپنی پشت پر شازم کے جسم کی گرمی محسوس کرتے وہ خود

میں سمٹی تھی جسکو شازم نے اچھے

سے محسوس کیا تھا،وہ اسکی قربت سہتے

سہتے اسکی عادی ہونے کی بجائے اس سے

فاصلہ بنانے کی کوشش کر رہی تھی،ایک پل

میں ہی شازم کے ماتھے پر بل آئے تھے۔۔اس سے

معافی مانگ کر وہ ایک ہی دن میں اس سے

بلکل نارمل رویہ ایکسپیکٹ کر رہا تھا

KZwrites

"میری طبعیت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"شازمہ بولی

تو شازم اسکو کندھے سے پکڑ کر اسکا رخ

اپنی طرف موڑتے ، اپنی ہتھیلی اسکے ماتھے
پر رکھ کر ٹمپریچر چیک کرنے لگا تھا

"یہ بخار کیوں چڑھا کر بیٹھ جاتی
ہو بار بار۔۔۔؟ مجھ سے دور بھاگنے
کے لیے۔۔۔؟ ہاں۔۔۔؟ "شازم اسکے کان پر جھک
کر گھمبیر لہجے میں بولتا اسکے گال پر اپنی
انگلی ٹریس کرتے کرتے گردن تک ہی پہنچا
تھا کہ شازمہ کے چہرے پر گھبراہٹ،خوف
کے آثار نمودار ہونے لگے تھے۔۔سانس بند ہوتا

kzwrites

محسوس ہونے لگا تھا

"شازم---ن---نہیں---پہلے ڈاکٹر سے آپ ملیں گے جو پرامس کیا ہے آپ نے---" وہ اسکے لہجے کی خماری پڑکھتے بری طرح گھبرا گئی تھی

KZwrites

"ڈاکٹر سے صرف میرے دماغ کی اپوائنمنٹ ہے---باقی سب تو فِٹ ہے میرا---کیوں اتنا گھبراتی ہو یار---ایسے کرو گی تو دوسری

شادی کرنے پر مجبور ہو جاؤں گا...پھر

تم جیسی عورتیں سوچتی ہیں کہ آدمی

ادھر اُدھر کیوں جاتے ہیں..."شازم اپنی انگلی

اسکی گردن سے کھسکاتا اسکی سینے کو

ہتھیلی میں بھر کر دبانے لگا تھا...ہونٹ گردن

پر سرکنے لگے تھے

KZwrites

"شاز..م...پلیززز...میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے

آج...." شازمہ اسکے ہاتھ کی سخت گرفت پر

سسکی تھی،اسکے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں

سے تھامے وہ التجا بھری نظروں سے اسکو

دیکھی تھی مگر شازم اسکی تکلیف کی

پرواہ کیے بغیر اسکی جسم کی گرماہٹ

کو محسوس کرنے کے لیے اسکی قمیض

کھینچ کر اتارنے لگا تھا

KZwrites

"کم آن..کچھ نہیں کروں گا،صرف ہگ کر

کے سوئیں گے...چھٹی نہ برباد کرو

میری...ٹراوزر نہیں اتاروں گا مجھے پتہ

ہے پیریڈز ہوئے ہیں تمھیں..." اسکی

ریزیسٹنس پر شازم نے کھینچ کر اسکے

جسم کو قمیض سے آزاد کرتے اسے سیدھا

لٹا لیا تھا...

شازم کے برہنہ سلگتے سینے کی تپش میں

شازمہ اپنی سانسیں روکے لیٹی ہوئی

تھی...شازم اس پر حاوی ہوتے دونوں

ہاتھوں سے اسکے ابھاروں کو دباتے برا کے اوپر

سے ہی بے چینی سے چومنے لگا تھا...

Kzwrites

ہونٹوں کی سختی پر شازمہ نے آنکھیں میچ لی

تھیں

"بہت مشکل ہے تم سے دور رہنا یار۔۔۔بہت ترساتی ہو۔۔مانگ مانگ کر ملتی ہو تم۔۔۔" کہتے ہوئے شازم نے برا اوپر کو کھینچتے، اسکے اندر کو دھنسے ہوئے نپلز کو ہونٹوں سے سک کر کے کھینچا تھا تو شازمہ کا آنکھیں میچے سسکنا نظروں میں آیا تھا

"اسے اتار دیا کرو خود ہی۔۔پہنا ہی نہ کرو

Kzwrites

رات کو..." برا جسم سے الگ کرتے شازم اب شدت سے اس پر حاوی ہوا تھا...اپنے نچلے جسم کو ٹراؤزر کے اوپر سے اس سے مس کرتے کرتے اس نے اپنا باکسر بھی اتار دیا تھا

""شازم مجھے پیریڈز...

KZwrites

"ششہہہ..." اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر شازم ناد کے گرد فلی اریکٹ پینس کو پھیرنے لگا

تھا...شازمہ کی ملائم جلد پر اپنی نمی سہلاتے
وہ گھٹنوں کے بل اسکے اوپر بیٹھا ہوا
تھا...دونوں ہاتھ سینے پر رکھے وہ آہستگی
سے خود کو اسکے پیٹ پر رگڑتے گہرے
سانس لینے لگا تھا...

KZwrites

شازمہ گزری رات کا منظر یاد کرتے ایک بار پھر
پچھتائی تھی...اسکے سینے کو مسلسل مسلتے
شازم نے جھک کر انہیں سک کرنا شروع کیا تو
پینس شازمہ کی تھائیز سے ٹچ ہونے لگا تھا...

اسکے وجود تلے دبے وہ اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر خود ہی اپنا ٹمپریچر دیکھنے لگی تھی...جسم سے پہلے ہی سکت ختم ہوتی محسوس ہو رہی تھی اور شازم کا اس حالت میں بھی پرواہ نہ کرنا الگ اذیت کا باعث تھا

KZwrites

"اپنے ہاتھ سے کر دو تھوڑا...ہاتھ نیچے کرو..."شازم نے اسکے ہاتھ ماتھے سے پکڑ کر نیچے لیجاتے پینس اسکے حوالے کیا تو اسکا ابھرتا سینہ پھر سے شازم کے لبوں کی زر ہوا

تھا۔۔۔شازمہ کے ہاتھوں کی سست سی حرکت پر بے چین سا ہوتے شازم نے نپل کو ہونٹوں سے بے دردی سے سک کیا تو شازمہ کی درد بھری سکی کمرے میں گونجی تھی

"تیز تیز کرو۔۔۔" اسکے کہنے کے باوجود بھی شازمہ کے ہاتھ چند پل تیز ہو کر واپس سست ہوئے تو شازم نے دانتوں میں اسی نپل کو اتنے ظالم طرح سے کھینچا کہ شازمہ کی دلخراش چیخ اسکے خلق سے برآمد ہو کر اسکے کانوں سے ٹکرائی تھی،یک دم خود بھی اپنی سختی

Kzwrites

کا اندازہ ہوا تو شازم نے فورا چہرہ وہاں سے ہٹا کر اسے دیکھا تھا

"س۔سوری۔۔۔یار۔۔یار سوری۔۔۔" اسکے نپل کی نازک ساخت سے سرخی کی ایک لہر نکلتی دکھائی دی تو شازم فورا اس پر سے ہٹا تھا۔۔۔شازمہ بھی سینے پر ہاتھ رکھے فوراً اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔اپنے سینے پر ہاتھ کا دباؤ بڑھا کر تکلیف کی تیز ترین لہر سہتے وہ اونچا اونچا رونے لگی تھی۔۔۔بائیاں ہاتھ

Kzwrites

ماتھے پر رکھ کر،دائیں ہتھیلی سینے پر
جمائے اسے اپنا سانس تک بند ہوتا لگنے لگا
تھا۔۔رونا چند پلوں میں ہی جیسے ہچکیوں
میں بدل گیا تھا

kzwrites

"دکھاؤ۔۔میں۔۔" شازم نے اسکو کندھے سے تھام
کر اپنےسامنے کرنا چاہا مگر شازمہ خود کو کمبل
سے ڈھکتے پیچھے کو کھسکی تھی

"اللہ جی-ی-ی----" روتے ہوئے اس نے تکلیف کی شدت سے خدا کو پکارا تھا

"یار غلطی سے ہوا ہے---میں آئنمنٹ لگا دیتا ہوں---"

KZwrites

"اللہ---" شازمہ کمبل میں خود کو چھپائے اسکے دیے زخم پر ہاتھ رکھے شدت سے روئے جا رہی تھی---بس روئے جا رہی تھی

"یار۔۔۔میں ساری رات تمھارے پاس بھی نہیں آؤں گا پلیز آینمنٹ لگواؤ،پلیز۔۔۔" شازم بیڈ ہر اسکی طرف بیٹھتے اسکے

کندھوں پر اپنا بازو جمائے اسکو پیار سے منا رہا تھا اور ساتھ ساتھ خود کو بھی کوس رہا تھا

KZwrites

"ن۔۔نہیں۔۔۔" شازمہ کے لہجے میں شدید تکلیف کی جھلک واضح تھی،پورا جسم اس سے کانپ

اٹھا تھا

"پلیز۔۔۔پلیز میری جان۔۔۔" شازم نے کمبل اس سے زبردستی ہٹاتے اسکے زخم کو دیکھا تھا۔۔۔اسکی جلد کے کنارے سے خون ہلکا ہلکا رِس رہا تھا۔۔۔

kzwrites

زخم کو کاٹن سے صاف کر کے

آئنمنٹ لگاتے وہ اسکی دھڑکوں کو تیزی سے

دھڑکتا دیکھ کر اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا

تھا

KZwrites

"سوری یار۔۔لیٹ جاؤ۔۔۔میں وہاں۔۔۔میں

الگ سو جاتا ہوں۔۔۔اللہ کا وعدہ اب نہیں

آؤں گا پاس بھی۔۔۔ "

"ناراض نہیں ہو

it was accident،

انٹینشلی نہیں کیا....

"میں نے۔ے۔ے...

KZwrites

"شازمہ ایم سوری...سو جاؤ تم بس...صبح جانا ہے نہ..." شازم سے پناہ لینے کی خاطر شازمہ نے سر ہاں کی صورت میں ہلا دیا تھا "جی....جانا ہے..."

""اوکے...سو جاؤ...میں صوفے پر جا رہا ہوں..
کہہ کر شازم اسکے پاس سے اٹھ کر سگریٹ
سلگاتا ٹیرس میں آگیا تھا

KZwrites

"ہاں...کیا رپورٹ ہے...؟" فون کان سے لگائے
شازم بولا تھا

"بات نہیں کرتا تو

Try to engage him in anyway"

KZwrites

"...کچھ بھی کرو...کوئی بھی ڈرامہ کرو...

I want him to be fully

involved in you....

پھنساؤ کسی بھی طرح یار بے شک ننگی

ہو جاؤ اسکے سامنے...مجھے ہر حال میں کوئی

فوٹیج چاہئیے ہے---

Got it....?

مجھے وہ تمھاری انگلیوں پر ناچتا دکھائی دینا چاہئیے---کتنا کہو گی اتنا مال ملے گا----"

KZwrites

"کام کچھ کیا نہیں اور پیسوں کی ڈیمانڈ پہلے---الّو سمجھا ہوا ہے مجھے---؟ کچھ اچھا سا کرواؤ نہ اس سے---اسی وقت اکاؤنٹ میں رقم آجائے گی---"

"ہاں ہاں پتا ہے،تم سب کی ماؤں کے ہی آپریشن ہونے ہوتے ہیں...کام کرو میرا اور فوراً اماؤنٹ تمھیں مل جائے گی...ایڈوانس پہلے ہی دے چکا ہوں....اس سے کروا لو ماں کا علاج شروع....فالتو بک بک تمھیں معلوم ہے میں نہیں سنتا...." کہہ کر شازم کال کاٹ کر اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے بے چینی سی محسوس کر رہا تھا،شازمہ کو پھر سے تکلیف دے کر خود پر شدید غصہ آرہا تھا

KZwrites

"شازم کے بچے اگر یہی سب کرتا رہا تو ہاتھ سے
نکل جائے گی،آج کے زمانے میں دوبارہ ایسی
معصوم لڑکی نہیں ملے گی،کیا کرتا ہے یار تو...."

KZwrites

"اسکے ناراض ہو کر جانے سے پہلے ہی شہریار کا
بندوبست کرنا ہو گا....اسکو سب کی نظروں
میں گرانا ہو گا،تبھی اسکو میری قدر ہو

گی...بڑا غرور ہے اسکو اپنے بھائی کا...جھوٹا س
الہ....مشل تو پرانی ہو گئی اب....کچھ نیا دیکھ
کر ضرور مچلے گا....."

"اس سے پہلے کہ یہ میری عزت اچھالے ،میں
اسکے بھائی کو کسی کو شکل دکھانے کے قابل
نہیں چھوڑوں گا....." شازم سگرٹ سلگاتا خود
کو نارمل کر رہا تھا

kzwrites

"کہاں تک پہنچی ہے تیاری بھئی..." شہریار ناک کر کے اسکے روم میں داخل ہوا تھا

kzwrites

"پڑھ رہی ہوں....نیند ہی نہیں کھل رہی تھی...ابھی اٹھی ہوں کوئی دو گھنٹے پہلے

ہی۔۔۔ویسے ابھی کل کا بھی دن ہے،تیاری کے لیے۔۔۔" مشل ٹانگیں بیڈ پر پھیلائے انگرائی لیتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔مڈ سیزن لان کی وائٹ لانگ شرٹ اور وائٹ ٹراوزر پہنے بہت نکھری نکھری لگ رہی تھی

KZwrites

"میری کوئی ہیلپ چاہیے۔۔۔؟ کھانا کھایا تھا دوپہر کو۔۔۔؟ "

شہریار اسکے پاس نیم دراز ہو کر اسکی کیمسٹری کی بک اور نوٹس کھول کر نظر

دوڑانے لگا تھا

"آپ کیا ہیلپ کر سکتے ہیں۔۔۔؟ آپ نے کامرس، بزنس پڑھا ہے آپکو کیا پتہ کیمسٹری،فزکس کا۔۔۔سائنس آپکے بس کی بات نہیں۔۔ویسے بھی میری تیاری اچھی ہو رہی ہے،دوسرا چیپٹر بھی ختم ہونے والا ہے۔۔" مشل آنکھیں مٹکا کر بولی

KZwrites

"اچھا جی۔۔۔آپ سکھا دیں فزکس ،کیمسٹری،بائیولوجی۔۔"شہریار کتاب بند کرتے اسکے مغرور چہرے کو دیکھنے لگا تھا

"آپ نے اب کیا کرنا ہے سیکھ کر۔۔۔آپکی عمر گزر گئی۔۔۔اب آپ بس بزنس کریں۔۔۔" مشل کتاب گود میں رکھ کر بولی تھی

kzwrites

"یار 27 کا ہوں 47 کا نہیں۔۔۔" شہریار مسکراتے ہوۓ اسکو دیکھ رہا تھا جس کا موڈ اس وقت

صبح سے بالکل برعکس تھا

"لیکن لگتے 37 کے ہیں، اچھا آپ چینج کر لیں
پھر کھانا کھاتے ہیں۔۔۔5 کا کہہ کر 6 بجے آئے
ہیں آپ۔۔۔میں نے سوچا لنچ سکپ کر دیتی ہوں،
اکٹھے ڈنر کر لیں گے جلدی۔۔۔" مشل کتابیں
سائیڈ کرتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی

kzwrites

"رئیلی...؟ خود کو بھوک لگی ہے تو مجھے زبردستی 6 بجے ڈنر کروانے لگی ہو...میں تو نہیں جا رہا ابھی نیچے...تھکا اتنا ہوا ہوں کہ کھانے کا بھی دل نہیں چاہ رہا..." شہریار سیدھا ہو کر وہیں کتابوں کے پاس لیٹ گیا تھا

KZwrites

"لنچ کیا تھا آپ نے آفس میں...؟" مشل کھڑے کھڑے تفتیشی انداز میں بولی تھی

"تھوڑا بہت..." شہریار نے لیٹے لیٹے ٹانگ ہلاتے جواب دیا تھا

"میں نے چھاپہ مار دینا ہے کسی دن آفس...مجھے شک ہو رہا ہے آپ پر...میرے کہنے پر آف بھی نہیں کرتے اب،نہ میرے ساتھ ڈنر کر رہے ہیں..." بازو سینے پر باندھے مشل کٹیلی نظر سے اسے دیکھی تھی

kzwrites

"چیکس دکھاؤ،لگتا ہے ریڈنیس کم ہو گئی ہے صبح والی۔۔"شہریار اسکی شک کرنے کے انداز پر یک دم سیدھا کھڑا ہو کر اسکے پاس آگیا تھا

"آپ نہ کل تک دور رہیں مجھ سے اب۔۔۔صبح رکے نہیں اور اب پاس پاس ہو رہے ہیں۔۔۔"مشل اسے کراس کرتے تقریباً بھاگ کر کمرے سے نکلنے لگی تھی کہ شہریار نے ایک لمحے میں ہی اسکو واپس کھینچ لیا تھا۔۔۔

Kzwrites

وائٹ ڈریس شرٹ پر گرے ویسٹ کوٹ اور گرے ہی پینٹ پہنے سانولی رنگت میں مردانہ وجاہت سے بھرپور لگ رہا تھا...بالوں کو بھی ہمیشہ ہی ٹِپ ٹاپ رکھتا تھا...پورا دن کام پر گزار کر اب ذرا سا رف ہوا حلیہ زیادہ جاذب نظر لگ رہا تھا

KZwrites

"دکھاؤ تو سہی..." شہریار اسکا ایک ہاتھ اپنے قابو میں کرتے اسکے گال کو شرارت سے اپنی طرف کرتے دیکھنے لگا تو مشل کی نظر اسکے چہرے کے شارپ سے نقوش پر پڑی تھی

"یار یہ تو بلکل ٹھیک ہو گیا ہے۔۔" شہریار اسکے گال پر وہیں پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے بولا تو مشل جو اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ کی مضبوط گرفت میں ہونے پر پہلے ہی گھبرا سی گئی تھی،اب اسکی نظروں کا رخ گال پر دیکھ کر مزید کنفیوز ہوئی تھی

Kzwrites

Mtbh 43

"آپ نہ کل تک دور رہیں مجھ سے اب...صبح رکے نہیں اور اب پاس پاس ہو رہے ہیں..." مشل اسے کراس کرتے تقریباً بھاگ کر کمرے سے نکلنے لگی تھی کہ شہریار نے ایک لمحے میں ہی اسکو واپس کھینچ لیا تھا...وائٹ ڈریس شرٹ پر گرے ویسٹ کوٹ اور گرے ہی پینٹ پہنے

سانولی رنگت میں مردانہ وجاہت سے بھرپور لگ رہا تھا۔۔۔بالوں کو بھی ہمیشہ ہی ٹِپ ٹاپ رکھتا تھا۔۔۔پورا دن کام پر گزار کر اب ذرا سا رف ہوا حلیہ زیادہ جازب نظر لگ رہا تھا

Mtbh 43

"دکھاؤ تو سہی۔۔۔" شہریار اسکا ایک ہاتھ اپنے قابو میں کرتے اسکے گال کو شرارت سے اپنی طرف کرتے دیکھنے لگا تو مشل کی نظر اسکے چہرے کے شارپ سے نقوش پر پڑی تھی

"یار یہ تو بلکل ٹھیک ہو گیا ہے.." شہریار اسکے گال پر وہیں پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے بولا تو مشل جو اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ کی مضبوط گرفت میں ہونے پر پہلے ہی گھبرا سی گئی تھی،اب اسکی نظروں کا رخ گال پر دیکھ کر مزید کنفیوز ہوئی تھی

Mtbh 43

"کور کیا ہوا ہے میں نے شہریار، نہ کریں نہ ایسے

ٹچ---"

مشل اپنے گال پر ہاتھ رکھتے معصوم شکل

بنا کر بولی

Mtbh 43

"اچھا ایک شرط پر پھر--" شہریار نے اسکا یہ

ہاتھ بھی اسکے گال سے ہٹا کر اپنے قبضے میں

کر لیا تھا

"کوئی شرط ورط نہیں۔۔ہاتھ چھوڑیں ابھی۔۔۔"

مشل کے دونوں ہاتھ اسکے ایک ہاتھ کے قبضے میں تھے،دوسرے ہاتھ سے اسکے کان کی لو کو چھیڑتے شہریار بہت سوفٹ سی نظروں سے اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا

Mtbh 43

"ابھی چھوڑ دوں۔۔۔؟ بعد میں پکڑنے دو گی۔۔؟"

شہریار نے اسکے کان کی لو کو نرمی سے مسلا تھا،نظریں اسکے سفید لوز سی قمیض پر ٹھہری تھیں جس میں گم وہ بہت چھوٹی سی لگ رہی تھی

Mtbh 43

"ہاں۔۔۔ابھی بھوک لگی ہے ،دیکھیں آپکے بغیر میں کھانا بھی نہیں کھاتی اب۔۔۔" مشل کان اسکے ہاتھ سے چھڑوا کر سینے سے لگتے لاڈ سے بولی تو شہریار نے اسکے ہاتھ آزاد کر دیئے تھے

"جھوٹی۔۔۔سارا دن سوئی رہتی ہو اور رات ساری کھاتی پیتی رہتی ہو۔۔۔پتہ نہیں جیسے مجھے تمھاری نیند اور کھانے پینے کے پیٹرن کا۔۔۔۔سنک بھرا ہوتا ہے صبح برتنوں کا۔۔۔رونق لگی رہتی ہے کچن میں ساری رات۔۔۔الٹا احسان مجھ پر۔۔۔" شہریار نے اسکے سر پر ہلکا سا تھپڑ لگاتے کہا تو مشل چہرہ اس سے چھپاتے دبا دبا سا ہنسنے لگی تھی

Mtbh 43

"چلو یہاں کس کرو پہلے جلدی سے...پھر ہی کچھ کھانے کو ملے گا تمھیں...نہ ٹھیک سے پیار کر کے آفس بھیجتی ہو نہ واپسی پر اٹینڈ کرتی ہو پیار سے...." شہریار نے اپنے ہونٹوں کی طرف اشارہ کرتے کہا تو مشل آنکھیں نکال کر اسے گھوری تھی

Mtbh 43

"میں نے کہا نا ابھی کوئی شرط نہیں...صبح آپ

رکے میرے کہنے پر...؟؟؟؟ مجھے آپ ایک دفعہ

کہہ دیں کہ مِس کر رہا ہوں تو مجھے ٹینشن

ہوتی رہتی ہے جب تک آپکے پاس آ نہ

جاؤں...اور خود آپ مجھے چپ کروا کر بھاگ

گئے تھے...میں نے پڑھنا ہے اب بس کھانا کھا

کر..." مشل نے مصنوعی غصہ دکھاتے اسکے

چہرے کو جھنجھوڑا تو شہریار نے مسکراتے

ہوئے اسکا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹایا تھا "اچھا

Mtbh 43

نہ یار،کس تو کر دو ایک...تھکا ہارا آیا ہوں...لڑائی اور پڑھائی کے لیے ساری رات پڑی ہے..."

Mtbh 43

"نہیں ایسے کہہ کر نہیں ہوتی مجھ سے...جب میرا دل چاہے گا میں خود کر لوں گی...ابھی پیار نہیں آرہا مجھے..." مشل اسکے حصار سے نکل کر بیڈ پر پڑا شفون کا گہرے رنگوں سے

مزین ،وائٹ ڈریس سے کنٹراسٹ دوپٹہ کندھے پر ڈال کر جوتا پہنتے ہوئے لاپرواہ سے لہجے میں بولی تھی

Mtbh 43

"کیا یار.ر.ر...کیسے آئے گا پیار پھر...؟ صبح اچھے خاصے موڈ میں چھوڑ کر گیا تھا..."

شہریار ویسٹ کوٹ اتارتے ہوئے بولا تو مشل سٹڈی ٹیبل کی چئیر پر ایک ہاتھ رکھے بات ان

سنی سی کرتے بیڈ پر بکھری کتابوں کو گھورنے لگی تھی

"کوئی اچھے موڈ میں نہیں چھوڑ کر گئے تھے..." مشل نظریں مسلسل کتابوں پر جمائے بولی تھی،شفون کا دوپٹہ بار بار کندھے سے پھسل کر بازو میں آرہا تھا جسے وہ بار ہا واپس اپنے کندھے پر ٹکا چکی تھی

Mtbh 43

"لیٹ ہو رہا تھا یارررر ورنہ اتنا اچھا موڈ کر کے جاتا کہ فون میں میرا نام پھر سے بدلنا پڑنا تھا تمھیں..." شہریار ویسٹ کوٹ بیڈ پر اسکی کتابوں کے پاس رکھ کر اسکی طرف قدم بڑھاتے بولا تو اسکی گھری نظروں سے بوکھلاتے ہوئے مشل نے نظریں چراتے دوپٹہ پکڑ کر دونوں کندھوں پر ہی پھیلا لیا تھا...ایک پل کو دونوں کے درمیان خاموشی ہوئی تھی...مشل ہاتھ چئیر کی بیک پر ٹکا کر ناراض سی نظریں

Mtbh 43

جھکائے،دوپٹے کو سینے پر ٹھیک کرتے اسکی کہی بات پراسیس کرتے نچلا ہونٹ کنفیوزن میں چبائے جا رہی تھی۔۔۔اسے اپنے قریب دونوں ہاتھ پاکٹس میں ڈالے خاموش کھڑا دیکھ کر مشل نے بالآخر نظریں اٹھائیں تو اسکے بھنویں اچکانے پر شرمانا گھبرانا ایک طرف کرتے پھر سے لاؤڈ ہوئی تھی

Mtbh 43

"ایسے نہ دیکھا کریں مجھے..." بازو سینے پر باندھ کر کہتے مشل نے رعب سے اسکی آنکھوں میں جھانکا تو دوپٹہ پھر سے کندھوں سے ڈھلک گیا تھا

Mtbh 43

"تو کیسے دیکھوں-ں-ں-ں...؟ تم بتا دو خود ہی آج... ہر طرح سے ہی دیکھنے پر اعتراض کرتی ہو....اب پورے کپڑوں میں دیکھنے پر بھی کوئی

رولز اینڈ ریگولیشنز ہیں۔۔۔؟؟؟" شہریار نے دوپٹہ اسکے بازوؤں سے نکال کر کرسی پر ڈالا تو مشل دونوں بازو سیدھے کر کے کنفیوز سے انداز میں کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔اسکی نظروں کی تپش ،اسکے چھونے کا انداز لہجے کے بلکل برعکس تھا

Mtbn 43

"ہاں۔۔۔ہیں۔ں۔۔۔" کچھ سمجھ نہ آنے پر مشل بظاہر ڈھٹائی سے بولی تھی مگر اپنا آپ تھوڑا آکورڈ سا بھی محسوس ہو رہا تھا

"تو ہوتے رہیں-ں-ں-ں---ایسے کرو گی تو میں نے
بغیر کپڑوں کے بھی اب کچھ نہیں سننی
تمھاری---بہت ہو گئے نخرے---" شہریار نے اسے
اپر آرم سے پکڑ کر اپنے پاس کرتے لہجے کے
برعکس اب بہت لاڈ سے اسکا چہرہ چوما تو
مشل کی تھوڑی سانس بخال ہوئی تھی

Mtbh 43

"چپ کیوں ہو جاتی ہو...اب بولو کچھ...؟"

" بھوک کی وجہ سے اتنا غصہ آئے جا رہا ہے یا

صبح ٹھنڈا نہیں کر کے گیا اس لیے تپ رہی ہو

ابھی تک...؟"

Mtbh 43

"ریپلائے بھی بہت جلے بھنے آتے رہے ہیں آج سارا دن...." شہریار اسکے کندھے پر بازو پھیلا کر اسے پیار سے اپنے پہلو میں لیتے باہر آگیا تو مشل اسکی باتوں پر کان اور زبان بلکل ہی بند کیے خاموشی سے ساتھ چلتی جا رہی تھی...ایک بار پھر خاموشی چھا گئی تھی

Mtbh 43

"دوپٹہ کدھر ہے...؟" شہریار نے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا تو مشل اپنے کندھے سے بازو ہٹا کر

واپس سیڑھیاں اوپر جانے لگی تھی "آپ نے اتارا تھا...میں لے آتی ہوں..."

"کوئی نہیں....آجاؤ....ویسے ہی پوچھ رہا تھا...." شہریار نے بازو لمبا کر کے ہاتھ کے اشارے سے اسے واپس نیچے بلایا تھا

Mtbh 43

"میں لے آتی ہوں..." مشل سیڑھیوں میں مڑ کر بولی تھی...کندھوں پر پھیلے گھنگھریالے بال قدرے پھولے ہوئے تھے،چہرہ بلکل شفاف تھا بلکہ اس وقت اصلی معصومیت بھی پھیلی ہوئی تھی

Mtbh 43

"آجاؤ آجاؤ..."

"سوچ رہا تھا کہ اگر نیچے سے باہر جانے کا موڈ ہوا تو تمھیں دوپٹہ لانا پڑے گا،اس لیے پوچھا تھا بس۔۔۔ابھی ڈنر تو کریں نہ۔۔۔" شہریار نے اسکی کلائی پکڑ کر اسے واپس نیچے اتارا تھا

Mtbh 43

"نہیں کہیں نہیں جانا۔۔۔ آج ساری رات جاگ کر پڑھنا ہے بس۔۔۔"

"کل ویسے ہی نہیں پڑھا تھا کہ ابھی دو دن باقی ہیں،اوپر سے آج بھی لیٹ اٹھی ہوں۔۔۔اور پیچھے اب بس کل کا دن بچا ہے۔۔۔"

Mtbh 43

"اب رات کو آدھی تیاری کر کے ہی سونا ہے۔۔۔۔"

مشل اسکے ہاتھ کی نرم سی گرفت میں اپنا ہاتھ دئیے نیچے اترتے بولے جانے لگی تو شہریار کو اسکا یوں مسلسل بولنا بے حد دلفریب لگا تھا

"میں ویسے اپنی طرف سے رات کا موڈ بنا کر آیا ہوا تھا..."

"تم جاگ جاتی یار ٹائم سے...دن میں سوتی ہو رات کو پڑھتی ہو...." شہریار کی بات پر ایک دفعہ پھر سے خاموشی چھا گئی تھی

Mtbh 43

"سنا ہے آج دادا جان سے میری تعریفیں کی جا رہی تھیں۔۔۔اور مجھے اتنے روکھے روکھے ریپلا ئے آرہے تھے۔۔۔" کچن میں ہی ڈنر کرتے شہریار نے مشل کو خاموشی سے کھانے میں مگن دیکھ کر کہا تو مشل نے نظریں مزید اپنی پلیٹ میں گاڑھ لی تھیں

Mtbh 43

"کبھی میرے سامنے بھی میری تعریف کیا کرو نہ۔۔۔میرے سامنے بس غصہ آتا ہے تمھیں۔۔۔باقی

سب ایموشنز چھپانے کی کوشش کیوں کرتی ہو۔۔۔؟"

"صرف سرسری بات ہی ہوئی تھی،اتنی خوش فہمی پالنا بھی اچھی بات نہیں ہوتی۔۔۔" مشل نے اسکو دیکھے بغیر کہا تو شہریار نے چند پل اسے نظریں جھکائے اپنی پلیٹ میں مصروف دیکھ کر اسکی پنڈلی پر اپنا پاؤں مارتے اسے اپنی طرف متوجہ کیا

Mtbh 43

"جی۔۔" مشل نے یونہی سر جھکائے صرف نظریں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا تو شہریار نے اسکی سبز کھوئی کھوئی سی آنکھوں میں و الہانہ انداز میں دیکھ کر گہرا لمبا سانس خارج کرتے،اپنے ہاتھ پلیٹ سے کھینچ کر سر کے پیچھے باندھ لیے تھے۔۔۔نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے انداز پر مشل کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی

Mtbh 43

"شہریار ایکٹنگ بند کریں اور کھانا کھائیں چپ کر کے... آپ زیادہ ہی..." مشل نے اپنی آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھتے نظریں واپس جھکائی تھیں

Mtbh 43

"رومانٹک ہوتا جا رہا ہوں...؟" شہریار مسلسل اسکی پنڈلی پر اپنا پاؤں پھیرنے لگا تھا،لہجہ بھی بھاری اورمعنی خیز ہوتا جا رہا تھا

"چپکو ہوتے جا رہے ہیں----" مشل نے بیٹھے بیٹھے خود کو اس سے ذرا دور گھسیٹا تو پاؤں اسکی پنڈلی سے ہٹنے پر شہریار برا سا منہ بنا کر کھانا کھانے لگ گیا تھا

Mtbh 43

"یہ پیپرز ختم ہوتے ہیں تو کمرے میں واپس پہنچو---"

"کوئی ایکسکیوز نہیں ہوتا یہ الگ الگ کمروں میں سونے والا---" پانی کا گلاس خلق سے اتارتے ہوئے بولا تو مشل نے چور نظروں سے اسے دیکھا تھا،موڈ اس سے ناراض ہونے کا نہیں تھا پر باتوں کے رخ بدلتے بدلتے آرگومنٹس شروع ہو گئے تھے اور اب الٹا وہ ناراض ہو گیا تھا

Mtbh 43

"دن میں پڑھو اور رات میں سوؤ چپ کر کے----"

"ابھی پتہ ہی نہیں ہے تمھیں کہ چپکو ہوتا کیا ہے---" اسکی نظروں میں دیکھ کر بولا تو مشل نے اسکا چھوڑا ہوا ایک گھونٹ پیتے پھر سے نظریں جھکائی تھیں

Mtbh 43

"ساری رات اکیلے جھک مارتے گزار دیتا ہوں کہ تم ڈسٹرب نہ ہو...یہ اب ایگزامز ختم ہو لیں نہ زرا

Then you'll get to know the real meaning of clingy...."

Mtbh 43

شہریار نظریں جھکا کر تپے ہوئے لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر بربرائے جا رہا تھا

"ایسے نہ بولیں۔ں۔ں۔۔۔پھر مجھ سے

پڑھا نہیں جائے گا۔۔۔"

مشل چہرہ اٹھا کر ڈھیلے سے لہجے میں بولی

تھی

Mtbh 43

"کیوں پڑھا نہیں جائے گا۔۔؟ ڈرامے نہ کیا کرو

میرے ساتھ،نہیں پڑھا جاتا تو نہ پڑھا جائے۔۔۔"

"ہر وقت اپنی مرضی چلاتی ہو ابھی بھی تم راضی نہیں ہو..." شہریار بھی ماتھے پر بل ڈالے بولا تھا

Mtbh 43

"راضی ہوں-ں-ں---"

"ایسے تو آپکی دھمکی دماغ میں گھومتی رہے گی میرے..." مشل اسکے سامنے والی چئیر پر بیٹھے اپنی ٹانگ لمبی کرتے اسکے پاؤں تک بمشکل لے گئی تھی

Mtbh 43

"آپ واقعی ناراض ہو گئے ہیں ....؟" اسکی پینٹ کو پاؤں سے ہلکا سا چھیڑتے مشل نے چہرہ ٹیبل پر جھکا کر ہاتھ اسکی نظروں کے سامنے ہلایا

تھا

"ہاں ہو گیا ہوں..." سنجیدہ سے لہجے میں کہتے وہ ٹیبل سے اٹھ کر نظریں اس سے ملائے بغیر موبائل سکرین سکرول کرتے گھر کے اندرونی دروازے سے لان کی طرف چلا گیا تھا....مشل اسکو اتنا سیریس دیکھ کر پریشان ہوتے اسکے پیچھے آگئی تھی

Mtbh 43

"شہریاررر۔۔سنیں۔۔۔سنیں نہ۔۔۔" مشل بھاگتی ہوئی باہر آئی تو شہریار کو مین لان کراس کر کے پیچھے کی جانب جاتا دیکھ کر وہ بھی اس طرف بڑھ گئی تھی

Mtbh 43

"شہریار ۔۔۔چیکو کہنے پر ناراض ہوئے ہیں کیا۔ا۔ا۔ا۔۔۔" مشل اسکے لمبے قدموں کا مقابلہ نہ کر پاتے ہوئے لان کے بیچوں بیچ رک کر اونچی آواز

میں بولی تھی

"تمھیں نہیں پتہ۔۔۔؟؟؟ جو دل میں

آتا ہے کہہ دیتی ہو۔۔۔"

Mtbh 43

شہریار اسکی طرف مڑ کر بولا تو مشل بھاگ کر

اسکی طرف آئی اور اسکی چوڑی کلائی کو اپنے

دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا تھا

"شولی ی ی ---)سوری("

نچلا ہونٹ باہر نکال کر اپنی خوبصورت آنکھوں میں معصومیت بھرے بولی تو شہریار نے آئی رول کرتے اسکے ہاتھوں سے کلائی نکال لی تھی

Mtbh 43

"جاؤ یار،پیپر کی تیاری کرو---میں تمھارا ٹائم نہیں ویسٹ کرنا چاہتا---" کہہ کر وہ وہیں سٹیرز پر بیٹھ کر اپنے فون میں بزی ہونے کی ایکٹنگ کرنے لگا تو مشل بھی اس سے تھوڑے

فاصلے پر بیٹھ گئی تھی...ایک بار پھر سے خاموشی کا راج ہوا تھا

"مشل جاؤ نہ...کل کی رات بھی تمھاری ضائع کر دی میں نے...جاؤ شاباش..." کچھ توقف سے طنزیہ لہجے میں پچکارتے ہوئے شہریار اسکی طرف دیکھا تھا

Mtbh 43

"نہیں ہوئی تھی ضائع آئی پرامس۔س۔س

۔۔۔۔۔ضائع ہوئی ہوتی تو میں صبح روکتی

آپکو۔۔۔؟ کم آن یار، ایسے کون ناراض ہوتا ہے

اتنی سی بات پر۔۔۔یو آر 27 ناٹ17 ۔۔۔"

مشل فوراً کھسک کر اسکے قریب ہوتے بازو پھر

سے اسکی بازو میں ڈالتے بولی تو شہریار اسکے

منہ سے "صبح روکنے والی" بات سن کر بمشکل

ہی اپنی مسکراہٹ چھپا پایا تھا

Mtbh 43

"اب تم چپکو کیوں ہو رہی ہو..." شہریار مسکراہٹ چہرے سے غائب کر کے فون سکرین سکرول کرتے بولا تو مشل نے اس کے ہاتھ سے فون چھین کر اپنی گود میں رکھ کر اسکے سر بھی اسکے کندھے سے ٹکا لیا

Mtbh 43

"آپکی ناراضگی افورڈ نہیں کر سکتی نہ..." مشل اسکے کندھے پر لاڈ سے اپنا چہرہ سہلا رہی تھی،شہریار کا بازو سینے سے لگایا ہوا تھا

"As if you care ۔کہ میں ناراض ہوں یا نہیں۔۔۔دو دھمکیاں دی ہیں اس لیے منا رہی ہو۔۔۔سارا پتہ ہے تمھارا۔۔۔لاؤ فون دو میرا"

شہریار چہرہ جھکائے اسکی جھولی سے فون نکالنے لگا تو مشل نے اسکے گال پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسکا چہرہ اپنے قریب کرتے اسکے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ ہلکے سے رکھے تھے۔۔۔شہریار کا ایک بازو پہلے ہی اس نے سینے میں بلکہ دھنسایا ہوا تھا اور دوسرا ہاتھ بھی اب مشل کی گود میں

Mtbh 43

تھا

"اب کیوں۔۔۔؟" شہریار نے ہونٹ یونہی اسکے قریب رکھے مدھم سی آواز میں بولتے اس سے نظریں ملائی تھیں،اسکا چھوٹا سا لمس بھی بہت گہرا سا محسوس ہوا تھا

Mtbh 43

"کیونکہ اب مجھے پیار آرہا ہے..." مشل نے نظر ملنے پر پھر سے اسکے ہونٹوں پر چھوٹی سے کس کر دی تو شہریار نے

بھی ہاتھ اسکی گود سے نکال کر اسکے گال پر رکھتے ، چہرہ اپنے نزدیک کر لیا تھا

Mtbh 43

"تو جب مجھے آرہا ہو پیار...میں کیا کیا کروں تب...؟" نرمی سے اسکے نچلے ہونٹ کو سک کرتے شہریار کب اسکے لبوں سے جوڑے اسکی

ٹرن کا انتظار کرنے لگا تھا

"جب آپکو پیار آتا ہے آپ کر لیتے ہیں۔۔۔میری باری پر آپکو آفس سے لیٹ ہوئی ہے۔۔۔پہلی بار میں نے۔۔" کہتے کہتے مشل رک گئی تھی

Mtbh 43

"ہاں بولو۔۔۔؟" شہریار نے ہونٹوں کا فاصلہ کرتے ماتھا اس سے ٹکایا تھا

"آپکو پتہ ہے میں اتنا لیٹ کیوں جاگی ہوں۔۔۔؟ " مشل کے چہرے پر پھر سے ناراضگی کا عنصر نمایاں ہوا تھا

Mtbh 43

"کیوں۔۔۔؟ " شہریار نے ایک نظر اپنے دائیں بازو پر ڈالی تھی جسے مشل نے ابھی تک ویسے ہے تھاما ہوا تھا

Mtbb 43

"آپکے جانے کے بعد اتنی دیر تک مجھے نیند نہیں آئی تھی۔۔۔مجھے اتنا غصہ آرہا تھا خود پر کہ میں نے روکا ہی کیوں آپکو۔۔۔"

"روکنا چاہئیے تھا یا نہیں۔۔۔کہنا چاہئیے تھا یا نہیں۔۔۔اوپر سے۔۔۔"

"اوپر سے آپ رکے بھی نہیں تو مجھے۔۔۔"

Mtbh 43

"مجھے اتنا عجیب لگا۔۔۔"

"آپ کیا سوچتے ہوں گے میرے بارے میں۔۔۔"

"میں نے پکا سوچ لیا تھا کہ آئیندہ بس ایک حد میں رہ کر بات کرنی ہے آپ سے..." مشل نے توڑ توڑ کر بات مکمل کی تو شہریار نے بائیں ہاتھ سے اپنا ماتھا سہلاتے گہرا سانس خارج کیا تھا

Mtbh 43

"مشل کچھ نہیں سوچا میں نے...صبح سے اپنی حالت خراب تھی میری تمھیں منع کر کے...تمھیں کیا لگ رہا ہے میں مزے کرتا رہا ہوں آفس میں...؟ سارا وقت دھیان تم پر تھا...."

"تم نے جو ہگ کیا تھا صبح۔۔۔مشل میں سارا

وقت اسے محسوس کرتا رہا ہوں۔۔۔"

Mtbh 43

"ڈرتے ڈرتے تمھیں میسج کرتا تھا اور سڑا ہوا

ریپلائے دیکھ کر مزید پریشان ہو رہا تھا کہ

ناراض کر آیا ہوں۔۔۔"

"مجھے تو اتنا اچھا لگتا ہے تمھارا اوپن اپ ہونا۔۔۔چاہے تھوڑا تھوڑا سا بھی ہوتی ہو۔۔۔"

کہتے ہوئے شہریار نے بازو اسکی قید سے نکال کر ،اسکے کندھے پر پھیلاتے اسے اپنے حصار میں بھینچا تھا

Mtbh 43

"میں سیریسلی صبح نہیں رک سکتا تھا۔۔۔کام اپنا ہے تو ذمہ داری بھی اُتنی ہی ہوتی ہے نہ۔۔۔"

"تم نے ایسا کچھ نہیں سوچنا یار۔۔۔تم جو مرضی خواہش کر سکتی ہو،جب مرضی کر سکتی ہو۔۔۔ادھر دیکھو میری طرف۔۔۔" اسے بازو سے جھنجھوڑتے شہریار نے اپنی جانب متوجہ کیا تھا

Mtbh 43

"ہممم..." مشل نے چہرہ اسکی جانب کیا تھا

"دیکھو رات کو میں تمھاری منتیں کر رہا ہوتا ہوں،تب تم نے پڑھنا ہوتا ہے...صبح آج تم نے کہا..تو مجھے جانا تھا آفس..ایسے ہی ٹائمنگز کا مسئلہ ہے بس..ناراض نہیں ہونا یار...میں کبھی ہوا ہوں ناراض تم سے ان باتوں پر...؟ "

شہریار نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے بھنویں اچکائیں تو مشل نے ماتھا اسکے کندھے سے

Mtbh 43

ٹکاتے اپنا چہرہ اس سے چھپاتے سر نفی میں ہلایا تھا

"میں بھی اتنا ناراض نہیں تھی۔۔۔یہ باتوں سے باتیں نکلتے اِتنی بات ہو گئی بس۔۔۔" مشل سر اسکے کندھے میں گھساتے ہوئے منمنائی تھی

Mtbh 43

"اب ہونا بھی نہیں ناراض---اوکے---؟ " شہریار اسے چہرہ چھپاتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے اسکا سر چوم کر بولا تھا

Mtbh 43

"ناراض آپ-پ-پ ہوئے ہیں ابھی---میں آپکو منانے آئی ہوئی ہوں---" مشل نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھتے یاد دہانی کروائی تو شہریار کِھلکھلا کر ہنسنے لگا تھا

"یار میں۔ں۔ں ناراض نہیں ہوں---- صبح سے
تمھیں بہت ہی زیادہ مس کر رہا تھا---"

Mtbh 43

"جیسے تم---اتنے پیار سے روک رہی
تھی---بس---سارا دن آفس میں دھیان تمھاری
طرف ہی رہا ہے آج---" شہریار ماتھا اسکے
سائیڈ سر سے جوڑے اسے خود میں پھینچتے

ہوئے بولا تو مشل نے مسکرا کر اپنے ہاتھ اسکی تھائی پر رکھتے خود کو اسکے مزید قریب کیا تھا

Mtbh 43

"گھر آتے ہی میں سیدھا اوپر کو بھاگنے لگا تو دادا جان نے روک لیا۔۔۔ان سے باتوں میں سنا کہ تمھیں میں پسند ہوں اتنا تو۔۔۔اور شیر ہو گیا دل۔۔۔پکا سوچ لیا تھا کہ اب تو بس سیدھا لیجا کر کپڑے اتارنے ہیں۔۔۔" اسکی آخری بات سن کر مشل چہرہ اس سے دور کرتے اسے

گھوری تھی

"سوچا تھا۔ا۔ا۔ا۔۔۔۔"

Mtbh 43

"لیکن اب زیادہ نہیں تھوڑا سا پیار چاہیے

بس۔۔بس اتنا ہی۔۔۔جتنا ابھی کر رہے ہیں۔۔۔"

شہریار نے اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتے تیز

سانسوں سے آخری بات کی تھی لیکن نظریں

کچھ اور ہی چاہ رہی تھیں۔۔۔مشل کے دونوں
ہاتھ شہریار کی گود میں تھے،اس کی انگلیوں
کا گرم لنس مشل کو اپنے چہرے پر مسکسل
محسوس ہو رہا تھا۔۔اسکا اتنے پیار سے نرمی
سے چھونا دل تھوڑا نرم کر رہا تھا لیکن دماغ
میں اپنی تیاری کا ایسٹیمیٹ لگاتے دل واپس
سخت کیا تھا

Mtbh 43

"ابھی ملے گا بھی اتنا ہی پیار۔۔۔" مشل نے اپنا
چہرہ پھر سے اسکے کندھے پر رکھ لیا تھا،

شہریار کا دھواں ہوتا چہرہ ،کمر پر ایک ہی جگہ موجود اسکا ہاتھ دل کو بہکانے لگا تھا

"بدلہ لے رہی ہو صبح کا...؟" شہریار نے جذبات پر بندھ باندھنے کو ہاتھ اسکی کمر سے ہٹایا تو مشل نے بھی خود پر لگام ڈالتے اپنے ہاتھ اسکی ٹانگ سے ہٹا لیے تھے

Mtbh 43

"نہیں لیکن..." مشل بولتے رکی تھی

"لیکن کیا...؟ دل چاہ رہا ہے نہ میرے پاس آنے کا...؟ سچ سچ بتاؤ....بے شک اپنی مرضی سے آنا یا نہ آنا...جیسے تمھارا دل کرے....پر بتایا تو کرو کھل کر...." شہریار ہلکا سا اسکی طرف مڑ کر بیٹھا تھا

Mtbh 43

"مجھے پھر۔۔۔نیند بہت آتی ہے۔۔۔بعد میں۔۔۔ابھی میں رسک نہیں لے سکتی۔۔۔" مشل ٹھہر ٹھہر کر صاف گوئی سے دل کی بات کا اقرار کرتے اور نہ آنے کی وجہ ایک ساتھ بتاتے بولی تو شہریار سر جھٹک کر باقاعدہ ہنسنے لگا تھا

Mtbh 43

"ہنس کیوں رہے ہیں۔ں۔ں۔۔۔" مشل نے خود ہی اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے چھپا لیا تھا

"یارررر۔۔۔آئی لو یو سو مچ۔۔۔" شہریار نے مزید اسکی جانب مڑ کر اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے تو مشل نے اسکی چمکتی آنکھوں میں دیکھ کر پلکیں جھپکاتے ہوئے اسکے نچلے ہونٹ کو ایک سیکنڈ کے دسویں حصے جتنا سک کر کے اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپایا شہریار اسکے شرمانے پر ،اسکے ہاتھ چھوڑ کر کمر کو دونوں ہاتھوں سے سہلانے لگا تھا۔۔۔اسکے چھوٹے چھوٹے ایکٹس،اسکا الگ الگ اندازوں

Mtbh 43

میں اپنے جذبوں کا اظہار کرنا بہت پیار لگنے لگا تھا

"لو یو ٹو..." مشل نے دونوں بازو اسکی کمر میں ڈال کر کہا تو شہریار کی مسکراہٹ مستقل ہوئی تھی

Mtbh 43

"پرسوں ہے نہ اب پیپر...؟" کمر کو نرمی سے سہلاتے شہریار نے پوچھا تھا

"یاں جی اور پرسوں والا مارننگ میں ہے...بھولنا مت آپ..." مشل اسکے حصار میں ہلکا ہلکا سا جھولتے ہوئے بولی تھی

Mtbh 43

"تم بھول جاؤ گی،میں نہیں بھولتا۔۔۔ڈونٹ وری۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار نے اسکی کمر کے خم کو ایک طرف سے گدگدایا تو مشل کے کھلکھلانے کی آواز لان میں گونجی تھی،زیادہ moomنٹ سے شہریار کا فون بھی سلپ ہو کر اسکی گود سے سیڑھیوں میں گر گیا تھا

Mtbn 43

"اوئے آہستہ۔۔۔" شہریار نے وہیں کمر پر ہلکا سا تھپڑ لگایا تو مشل اس سے فوراً الگ ہوئی تھی

"تو گدگدی نہ نہ کیا کریں مجھے..."

"کہاں کی ہے گدگدی...؟ ایک انگلی سے ہی اچھلنے لگ جاتی ہو تم..." شہریار نے اپنا فون اٹھا کر آن کر کے چیک کیا تھا

Mtbh 43

"فون کا زیادہ دھیان نہیں رکھنے لگ گئے آپ...؟

اسے فون سکرین آن کرتے دیکھ کر مشل نے

تفتیشی لہجے میں کہا

"تو تم سے زیادہ فون کی ہی کمپنی ہوتی ہے

مجھے..."

Mtbh 43

شہریار فون پاکٹ میں ڈالتے ہنستے ہوئے اٹھ

کھڑا ہوا تو مشل بھی ساتھ ہی اٹھ کھڑی ہوئی

تھی "تو سوچ سمجھ کر شادی کرنی تھی نہ..."

"اس سے زیادہ کیا سوچتا سمجھتا...؟ پسند کر کے ہی کی ہے شادی..." شہریار نا سمجھی سے بولتے گھر کے اندرونی دروازے کی طرف جانے لگا تھا،مین لان میں آ کر دور کھڑے چوکیدار کو دیکھ کر مشل کو دوپٹے کے بغیر دیکھ کر بلکل اپنی اوٹ میں لیے وہ اندر داخل ہوا تھا

Mtbh 43

"اُس سے کرتے جس نے پڑھ لیا ہوتا...." مشل سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے بولی تھی

"وہ تو کوئی مسئلہ نہیں ،اب پڑھا لیں گے..." شہریار اسکے پیچھے پیچھے اوپر آکر اسکے کمرے کے باہر کھڑے ہوتے بولا تھا

Mtbh 43

"اب پڑھا رہے ہیں تو کمپنی نہیں مل رہی نہ صحیح سے آپکو۔۔کمرے بھی الگ الگ ہیں۔۔۔"

مشل بھی چھوٹے کمرے کے دروازے کے ہینڈل پر بائیاں ہاتھ رکھ کر, اسی سے ٹیک لگائے بولی تھی۔۔بائیاں بازو کمر کے پیچھے بلکل چھپ گیا تھا

Mtbh 43

"کمرے اس لیے الگ نہیں ہیں مشل کہ تم نے پڑھنا ہوتا ہے۔۔۔کمرے اس لیے الگ ہیں کیونکہ

میں پیار کرتا ہوں تم سے...اور مجھے اپنے پیار پر اتنا یقین ہے کہ آنے والے دنوں میں تم نے اپنے بیڈروم سے نکلنا ہی نہیں ہے..." شہریار نے قدم اسکی طرف بڑھاتے ایک بازو اسکے پیچھے دروازے پر ٹکا کر چہرہ قدرے جھکا کر گرم سے لہجے میں بات مکمل کی تو مشل کا سرخ ہوتا گ ال مزید دہکنے لگا تھا،بائیں ہاتھ کی گرفت دروازے کے لاک پر بڑھنے سے آواز سی پھیلی تھی...مشل کا چہرہ شہریار کے سینے کے بلکل پاس تھا کہ ذرا سی moovment سے بھی اس سے مس ہو جاتا...پھر سے معنی خیز سی خاموشی

Mtbh 43

چھا گئی تھی

"پھر ساری لڑائیاں،سب پڑھائیاں وہیں ہوا کریں گی---"

Mtbh 43

"جا رہا ہوں اب---"

"سوچتی نہ رہنا مجھے اب۔۔۔پڑھ بھی لینا۔۔۔"
شہریار اسکے چہرے پر چھائے خوبصورت رنگ
دیکھ کر ماحول کا فسوں توڑتے اسکے سر پر
ہلکا سا تھپڑ لگا کر پیچھے ہٹ گیا تھا

Mtbh 43

"آپ نے۔۔۔آپ نے چائے پینی ہے۔۔۔؟" اسے بیڈروم
کی طرف جاتا دیکھ کر مشل نے اسکی پشت کو
گھورتے ہوئے آواز لگائی تھی۔۔۔دل اسکی قربت
سے بھرا ہی نہیں تھا

"اپنے لیے بناؤ گی تو مجھے بھی دے دینا..."

شہریار نے بغیر مڑے جواب دیا تھا

Mtbh 43

"ہاں میں...بنانے لگی ہوں..." کہہ کر مشل لاک

سے ہاتھ ہٹا کر کچن کی طرف بڑھی تھی

"پندرہ بیس منٹ تک دینا۔۔۔ابھی تو فریش ہونے لگا ہوں۔۔۔انڈروئیر اکڑا پڑا ہے میرا،الجھن ہو رہی ہے۔۔۔" کمرے میں جاتے جاتے شہریار نے واپس مڑ کر آخری بات کی تو مشل دھیان سے بات سنتے سنتے یک دم بلینک ہوئی تھی۔۔۔اسکے منہ سے ایسی بات سن کر کانوں سے دھواں نکل آیا تھا۔۔۔بغیر کوئی ری ایکشن دئیے بلکل سٹریٹ فیس سے وہ کچن میں اینٹر ہو گئی تھی۔۔۔بیڈروم کا دروازہ بند ہونے کی آواز پر گہرا سانس لیتے مشل نچلا لب دانتوں تلے دباتے ہلکا سا مسکرائی تھی

Mtbn 43

"کوئی نہیں جانا چائے دینے انہیں۔۔۔"

Mtbh 43

"یہیں رکھ کر میسج کر دوں گی۔۔۔"

"ایسی بات بھی کیسے کی انہوں نے۔۔۔" سوچتے

ہوئے مشل کو اپنی سانس مسلسل تیز ہوتی محسوس ہو رہی تھی

----آدھے گھنٹے بعد----

Mtbh 43

"تم یہیں ہو ابھی تک..." شہریار گیارہ بجے کے قریب فریش ہو کر صرف بلیک ٹراؤزر پہنے نم بالوں کو سنوارتے ہوئے بیڈروم سے نکل کر کچن کی طرف آیا تو مشل کو کتاب سامنے

رکھے چائے کے سپ لیتے دیکھ کر ٹیبل کی طرف آگیا تھا...جسم پر پانی کے قطرے جگہ جگہ ٹھہرے ہوئے تھے...ہاتھ اٹھا کر سنورے ہوئے بالوں کو سیٹ کرتے وہ اسکے بلکل پاس آ کر ٹھہرا تھا

Mtbh 43

KZwrites

"چائے۔۔۔پی رہی تھی۔۔۔" مشل نے نہ دیکھتے ہوئے بھی اسے مکمل دیکھ لیا تھا،دل میں کب سے ہوتی اتھل پتھل اب مزید شدت اختیار کر گئی تھی،اسکا اتنے پاس کھڑے ہونا سانسوں کے

تیز ہونے کا سبب بنا تھا۔۔ہر دفعہ ہی قربت پر ایک نیا سا احساس ہوتا تھا لیکن اس وقت وہ احساس اداسی کی صورت اختیار کرتا محسوس ہو رہا تھا

KZwrites

"تو بکس کیوں یہاں لے آئی ہو۔۔۔؟ جان بوجھ کر آس پاس گھوم رہی ہو میرے۔۔۔" شہریار اسکا کتاب پر جھکا چہرہ ٹھنڈے ہاتھ سے ہلکا سا سکوئیز کرتے ،نارمل سے لہجے میں کہہ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھا تو مشل نے اپنی بے چینی

کو چہرے پر عیاں ہونے سے روکنے کے لیے گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔اپنی بیک پر کھڑے شہریار کا برنر آن کرنا،سٹینڈ میں سے مگ نکال کر کاؤنٹر پر رکھنا ،چائے گرم کرنا اسکا ایک ایک ایکٹ مشل بغیر دیکھے بھی دیکھ رہی تھی

KZwrites

"میں-ں-ں پڑھنے کے لیے آئی ہوں یہاں۔۔۔اُدھر۔۔۔کمرے میں بورنگ سا لگ رہا تھا۔۔۔م ۔۔۔مجھے جگہ بدل بدل کر پڑھنے کی عادت ہے۔۔۔" لہجہ کبھی تیز ہو رہا تھا تو کبھی اٹک کر

لفظ آگے پیچھے ہو رہے تھے،پشت پر چائے کپ میں انڈیلے جانے کی آواز پر مشل نے سر جھکا کر مزید کتاب میں گھسا لیا تھا

KZwrites

"کچھ بورنگ نہیں ہے وہاں،ابھی تم۔م۔م مجھے مِس کر رہی ہو۔۔۔صرف یہی بات ہے۔۔۔مان لو۔۔کیا جاتا ہے۔۔۔خوش ہو جاؤں گا میں۔۔۔"

شہریار تیز نظروں سے اسکی بیک کو گھورتے، ہلکا سا مسکراتے اسکے سامنے والی چئیر گھسیٹ کر بیٹھا تو مشل ہونق سا چہرہ لیے ،

ادھ کھلے ہونٹوں سے اسے دیکھی تھی۔۔۔اسکے چوڑے کندھے،اسکے دیکھنے کا انداز،بات کرنے کا لہجہ۔۔۔سب چیزیں ایک ساتھ مشل کو زیر کرنے لگی تھیں،دل کی بات اسکے منہ سے سن کر حیرانی بھی ہو رہی تھی

KZwrites

"آپ چائے اندر جا کر پی لیں۔۔۔میں پڑھ ہی رہی تھی۔۔۔" دل ہی دل میں اسے اپنے دل کی بات

جانتا دیکھ کر مشل نے خود سے لڑتے ،اپنی نظریں واپس کتاب پر جھکا لی تھیں،چہرے پر سنجیدگی اور ماتھے پر بل نمایاں ہوئے تھے

KZwrites

"تھی۔۔؟" شہریار نے چائے کا گھونٹ بھرتے کپ اسکے بلکل سامنے ٹیبل پر رکھا تو مشل نے اب دونوں ہونٹ گھما کر قدرے سختی سے اسکی طرف دیکھا تھا

"ہوں-ں-ں---" کہتے ہوئے نظریں اسکی آنکھوں میں گاڑی تو شہریار نے مسکراتے ہوئے ٹیک چئیر سے لگا لی تھی "تو آنکھیں اتنی ریسٹ لیس کیوں لگ رہی ہیں---؟ نیند تو پوری ہے تمھاری اب---"

"تھوڑی دیر میں ہو جاؤں گی فریش---آپ تنگ

Kzwrites

نہ کریں ایسے..." مشل نے نظریں واپس اس سے ہٹا کر،ماتھے پر بل بڑھاتے کتاب کے صفحے پلٹنا شروع کیے تو شہریار سر کو خم دیتے،چائے کا کپ لیے اٹھ کھڑا ہوا تھا "اتنا تو میں نے تنگ نہیں کیا،جتنا تم ہو رہی ہو..."

KZwrites

"میں ہی چلی جاتی ہوں..." مشل اسے اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر چئیر گھسیٹتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تو شہریار نے بائیں طرف ہوتے اسکا

راستہ روکا تھا

"اتنا تپی کیوں ہوئی ہو...؟ اچھا چلو نہیں کر رہی تم مجھے مِس...اوکے....؟

Scratch that, I'm the one who's missing you...

اب ٹھیک ہے...؟" ایک ہاتھ میں کپ پکڑے شہریار نے بائیاں بازو اسکے سامنے پھیلایا ہوا

Kzwrites

تھا،مشل کتاب ہاتھ میں پکڑے تنے ہوئے نقوش سے اسکی جانب دیکھی تھی

KZwrites

"کر رہے ہوں گے آپ لیکن میرے کچن میں بیٹھنے کا مطلب یہ تو نہیں تھا کہ آپکے لیے بیٹھی تھی--"

"یار اتنا بھڑک کیوں جاتی ہو۔۔؟ تم مجھے مِس کر لو گی تو کیا ہو جائے گا۔۔؟ بری بات ہے کوئی کیا۔۔؟" شہریار نے گھوم کر بائیاں بازو اسکے کندھے پر پھیلایا تو اسکی ٹھنڈی جلد مشل کی گردن پر پوری طرح مَس ہوئی تھی،اپنے بال وہ اب جوڑے میں مقید کئے ہوئے تھی

KZwrites

"بتاؤ۔ؤ۔ؤ۔۔۔؟ اور میں نے تمھارے کچن میں ہونے سے نہیں کہا تھا ایسا ،تمھاری یہ بجھی

بجھی سی صورت دیکھ کر کہا تھا...صبح بھی بلکل ایسی ہی شکل بنائی ہوئی تھی میرے لڑاکے مونسٹر نے..." شہریار نے کپ ٹیبل پر رکھتے اسکے ٹھوڑی کو پیار سے کھینچا تو مشل کے چہرے پر بہت ہلکی سی مسکراہٹ ابھری تھی

KZwrites

"کوئی بات ہے تو بتاؤ نہ...لڑے بغیر..."

"جو چل رہا ہوتا ہے دماغ میں وہ بولا بھی کرو...ایسے لگتا ہے بہت سوچ سمجھ کر بات منہ سے نکالتی ہو اب..." شہریار نے بازو اسکے کندھے سے اتار کر اسکے ہاتھ سے کتاب پکڑ لی تھی

"ایسے ہی انزائٹی سی ہو رہی ہے..."

KZwrites

"کس چیز سے...؟

What triggered you ...?"

KZwrites

"گھر میں...ماما بابا...میں نے بتایا نہ مجھے

جگہ بدل بدل کر پڑھنے کی عادت ہے تو...میں ایسے ہی..." بات مکمل ادا کرنا مشکل سا لگنے لگا تھا،گلے میں یک دم درد سا محسوس ہوا تھا

KZwrites

"ماما بابا کا کیا...؟ آرام سے بیٹھ کر بتاؤ..."

شہریار نے کتاب ٹیبل پر رکھ کر اسے بھی کندھوں سے تھام کر چئیر پر بٹھا دیا تھا

"فرسٹ ائیر کے ایگزامز میں۔۔۔میں رات کو۔۔۔جب اپنے روم سے بور ہو جاتی تھی تو۔۔۔پہلے اپنے روم سے باہر والے صوفے پر بیٹھ جاتی تھی"

"۔۔۔پھر۔۔۔وہاں سے بور ہو کر سیڑھیوں میں۔۔۔"

"پھر نیچے لاؤنج میں۔۔۔"

KZwrites

"پھر میں ماما بابا کے روم میں چلی جاتی تھی۔۔۔فجر ہو رہی ہوتی تھی۔۔۔بابا نماز پڑھنے گئے ہوتے تھے۔۔۔۔ماما سو رہی ہوتی تھیں۔۔۔۔میں کچھ دیر انکے صوفے پر بیٹھ جاتی تھی۔۔۔"

"پھر باہر لان۔۔۔میں سچ میں پورا گھر گھومتی تھی۔۔۔مجھے چل چل کر کام یاد ہوتا تھا۔۔۔پتہ نہیں میں کیا بول رہی ہوں۔ں۔۔۔" اسکی بات سنتے سنتے شہریار خود بھی اسکے مقابل چئیر پر بیٹھ گیا تھا،اسکی نم ہوتی آنکھیں دیکھ کر شہریار نے ٹیبل پر دھڑی اسکی کہنی کھینچ کر

kzwrites

ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا

"تو پڑھو اب بھی گھوم کر..."

KZwrites

"بند کیوں رہتی ہو کمرے میں...؟ "

"میں اسی لیے تو حیران ہوا تھا کہ آج کچن میں کیسے، کیونکہ پہلے تم اندر ہی رہتی ہو ہمیشہ جب بھی پڑھ رہی ہوتی ہو...تمھارا اپنا گھر ہے مشل...جہاں مرضی جاؤ..." مشل کے آنسو اسکی آنکھوں کے دہانے پر دیکھ کر شہریار اٹھ کھڑا ہوا تھا

KZwrites

"آجاؤ اپنے کمرے میں آجاؤ...میں سو جاؤں گا تم آرام سے پڑھ لینا....آجاؤ..." اسکا وہی ہاتھ

تھامے ،شہریار نے اسکی کتاب بھی پکڑ لی تھی

"نہیں۔ں۔۔۔" مشل نے ہاتھ اسکی گرفت سے نکال لیا تھا

"آجاؤ نا یار۔۔پرامس نہیں کروں گا تنگ بلکل بھی۔۔۔کوئی ایسی ویسی بات نہیں ہو گی۔۔۔جب پڑھنا ہے تو پڑھنا ہے بس۔۔۔"

KZwrites

"You're not alone مشل...

میں بھی فجر کے وقت ہی اٹھوں گا اب سو

کر...

hell tired...."

KZwrites

شہریار نے بازو اسکے گرد

حائل کیے تو مشل نے بھی خود کو اسکے سینے

میں سمو لیا تھا

"میں۔۔کر رہی تھی آپکو مِس۔س۔س۔۔" مشل نے چہرہ اسکے سینے میں چھپاتے بہت ہی مدھم آواز میں اعتراف کیا تھا

KZwrites

" یار

I knewwww you were...

اسی لیے تو کہتا ہوں کہ بات کیا کرو۔۔اپنے خول سے باہر آؤ بُدھو۔۔تمھارے کسی بھی کنفیشن

سے تمھیں فارگرانٹڈ نہیں لوں گا میں کبھی بھی مشل۔۔۔" شہریار نے اسکے سر کو چومتے اسے خود سے الگ کیا تو مشل نے اپنی آنکھیں فوراً صاف کی تھیں

KZwrites

"اور اگر آپ دل میں سوچ رہے ہوئے کہ میں کسی اور نیت سے آرہی ہوں۔۔۔تو پھر۔۔۔؟" بہت سنجیدہ لہجے میں مشل نے اس سے پوچھا تھا

"تو سوچنے دو میرے دل کو...جو بھی سوچ رہا ہے...ویسے بھی میری باڈی میں یہ کام دماغ کرتا ہے...سوچنے کا..." شہریار نے کنپٹی پر انگلی سے دستک سی دی تو مشل اتنی دیر میں اب کھلکھلا کر ہنسی تھی

KZwrites

"تمھیں کیا پرواہ ہے بھئی اتنی اپنے امیج کی میرے سامنے۔۔۔؟ کہ میں کب کیا سوچ رہا ہوں۔۔۔؟ ایک میں ڈھیٹ ہوں ہر وقت کھلے عام منتیں کر رہا ہوتا ہوں کہ کب تمھاری طرف سے گرین سگنل مل جائے۔۔۔یار میاں بیوی ہیں ہم۔۔۔ اتنا تو ایزی ہو جاؤ اب میرے ساتھ۔۔۔" شہریار نے آخری بات کہتے ٹھوڑی سے اسکا چہرہ اونچا کیا تو مشل جوابا صرف ہلکا سا مسکرائی تھی

kzwrites

"چلوآؤ ...صرف یہی بُک ہے یا اور بھی ہیں..."

چائے کا ٹھنڈا ہوتا گھونٹ بھر کر شہریار نے اس سے پوچھا تھا

"اور بھی ہیں...میں لاتی ہوں..." مشل کتاب پکڑ کر چھوٹے کمرے کی طرف بھاگی تو شہریار اسکی تیزی پر زیر لب مسکراتے کچن کاؤنٹر کلئیر کرنے لگا تھا

Kzwrites

"اوپس...لائٹس آن رکھنی پڑیں گی...یہ تو میں
بھول ہی گئی تھی...آپ سوئیں گے کیسے..."
ٹیبل پر کتابیں رکھ کر مشل پاس کھڑے
شرمندہ سا ہوتے اسے دیکھی تھی جو دروازہ
بند کرتے اپنا فون چارجنگ سے ہٹا رہا تھا

kzwrites

"میں نے تمھارے آنے کے بعد ہی لائٹس آف کرنا شروع کی ہیں ورنہ بس پڑ جاتا تھا آ کر۔۔۔ڈونٹ وری۔۔۔میں سو جاؤں گا۔۔۔ایزی ہو کر پڑھو تم۔۔۔"

شہریار فون ہاتھ میں لیے اسے کراس کر کے بیڈ کی دوسری جانب بیٹھ گیا تھا

KZwrites

"Are you sure the lights won't bother you while sleeping....?"

مشل جھجھکتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی تھی

"دیکھ لینا تم..." شہریار دھیان اس سے بلکل ہٹائے،لیٹ کر فون سکرین سکرول کرنے لگا تھا...سائیڈ آئی سے مشل کو بیٹھتے،کتابیں ایڈجیسٹ کرتے ،کبھی اپنی جانب دیکھتے تو کبھی کتاب کی طرف نظریں جمائے دیکھ کر شہریار خود بھی اچھا محسوس کر رہا تھا

Kzwrites

مشل کا اسکی موجودگی میں خود کو کمفرٹیبل
فیل کرنا،اسکی موجودگی کے احساس کو کریو
کرنا اسے الگ ہی تسکین پہنچا رہا تھا۔۔۔دھڑکتے
دل کو تھپتھپانے اور خود کو نیند کی وادیوں
میں لیجانے اسے زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔۔۔رات
کو کروٹیں بدلتے اس نے ہر گزرتے لمحے کے ساتھ
مشل کو کمرے میں چلتے پھرتے،بیٹھ کر لیٹ کر
پڑھتے دیکھا تھا۔۔۔کئی بار کمرے کا دروازہ کھلا
، بند ہوا تھا۔۔۔کمرے کی تیز روشنی میں ،ہلکے

kzwrites

سے شور میں بھی شہریار سکون کی نیند سویا تھا

kzwrites

"ششہہ...میں اٹھا دوں گا کال کر کے..." صبح 7بجے کے قریب شہریار نے اسے گھری نیند میں صوفے سے بیڈ پر منتقل کیا تو مشل اسکی بازؤں میں گھبرا کر ہڑبڑائی تھی

"آپ تیار بھی ہو گئے،میں کب سوئی...؟ ابھی تو ایک lesson رہتا تھا..." مشل بیڈ پر لیٹے آنکھیں ملتے بولی تھی

KZwrites

"تھوڑی دیر پہلے ہی سوئی تھی...سو جاؤ ابھی...میں جگا دوں گا...ڈونٹ وری..نیچے رخشندہ آپا کو بھی کہہ جاتا ہوں...آجکا پورا

دن پڑا ہے..." شہریار نے جھک کر اسکے ماتھے پر پیار سے ہاتھ پھیرتے کمرے کی لائٹس ڈم کر دی تھیں...نیم اندھیرے میں شوز پہنتے،فون پکڑتے کچھ فائلز نکالتے وہ آہستگی سے دروازہ بند کر کے نکل گیا تو مشل آنکھیں کھولے اندھیرے میں ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی

KZwrites

"کمرے اس لیے الگ نہیں ہیں مشل کہ تم نے پڑھنا ہوتا ہے....کمرے اس لیے الگ ہیں کیونکہ میں پیار کرتا ہوں تم سے...اور مجھے اپنے پیار

پر اتنا یقین ہے کہ آنے والے دنوں میں تم نے اپنے بیڈروم سے نکلنا ہی نہیں ہے۔۔۔" رات کے منظر یاد کر کے مسکراتے ،تھکاوٹ سے بھرپور گھری کروٹیں بدلتے شہریار کی جگہ پر ہوتے،بیڈشیٹ پر اسکی رچی بسی خوشبو محسوس کرتے وہ سو گئی تھی

KZwrites

"چلو شازمہ اب کالج آ ہی گئی ہو تو ایٹ لیسٹ پارٹیسیپیٹ تو کرو نہ...."

"طبیعت خراب تھی تو آتی ہی نہ یار....چہرہ دیکھو اسکا ،پیلا پڑرہا ہے..."

kzwrites

"ہاں اٹھو چلو شاباش...شازم بھائی کتنا چیئر اپ کر رہے تھے صبح اسکو... she is so lucky

یار"

"ہاں یار۔۔میں تو دیکھتی رہ گئی۔۔۔بات کرتے کرتے اسکے بالوں کو جب ہاتھ لگایا۔۔۔او گاڈڈڈ میں تو وہیں فلیٹ ہوگئی۔۔۔"

Kzwrites

"ہے نا۔ا۔ا۔ا butterflies in stomach والا

حساب ہو گیا تھا۔۔۔"

اللہ جی پلیز مجھے بھی ایک ایسا گڈ لکنگ اور

"کئیرنگ ہسبیڈ دینا پلیززز۔۔۔۔

Kzwrites

"یار اس دن جب لینے آئے تھے،کیسے اسکے لیے

گیٹ کھولا تھا۔۔ٹوٹلی پرنسس ٹریٹمنٹ دیتا ہے

وہ بندہ اسکو۔۔۔"

شازمہ کی فیلوز جو شازمہ سمیت شروع سے ہی شازم کی دیوانی تھیں،اسکو ڈسکس کرنا انکا روز کا ہی معمول تھا.... شازمہ بھی انکو سنانے کے لیے چھوٹی موٹی بات کر دیتی تھی، مگر کبھی کسی سے اپنے دل کی کوئی بات نہیں کی تھی

K7writes

"یار پلیز۔۔چپ ہو جاؤ تم سب۔۔۔مجھے کلاس روم میں ہی رہنا ہے۔۔۔جاؤ پلیز۔۔۔اگر میری طبیعت بہتر ہوئی تو آجاؤں گی بعد میں۔۔۔ابھی دل بہت خراب ہو رہا ہے میرا۔۔۔" شازمہ اکتا کر بولی تو وہ سب آپس میں ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھنے لگی تھیں۔۔۔اسکی طبیعت کی خرابی کو کچھ اور سمجھتے وہ سب وہاں سے کھی کھی کرتے کھسک گئیں تھیں

kzwrites

انکے جانے کے بعد شازمہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر تکلیف محسوس کرتے یک دم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔۔۔رونے سے بھی اپنے زخم پر ایسی تیز درد محسوس ہو رہی تھی کہ دھڑکن تک ساکت ہو جاتی تھی

KZwrites

"میں کہاں جاؤں۔۔۔یااللہ۔۔۔میری مدد کر۔۔۔" اپنے سینے پر ہاتھ رکھے آنسو بہاتے وہ درد کو بڑھتا محسوس کر رہی تھی

"میں کس کو بتاؤں،میں کیا کروں..."

"میں نہیں سہہ سکتی مزید...میں آج...میں ماما کو بتاؤں گی...مجھے ہمت کرنی پڑے گی..." کرسی سے ٹیک لگائے روتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ ایک ہیڈ گرل اندر داخل ہوئی تھی

KZwrites

"میم کہہ رہی ہے،سب رومز خالی کر کے ہال

میں جائیں...آپ بھی روم خالی کریں فوراً"

Kzwrites

"میری طبیعت نہیں ٹھیک..."

شازمہ سر اٹھا کر بھیگے چہرے سے اسکی

طرف دیکھتے ہوئے بولی

"تو گراؤنڈ میں چلی جاؤ نہ یار،روم خالی کرو

فوراً ،میں نے باقی رومز بھی چیک کرنے ہیں"

ہیڈ گرل اکتائے لہجے میں بولی تو شازمہ کو

روم سے نکلنا ہی پڑا تھا۔۔۔ڈولتے سر کے ساتھ

گراؤنڈ میں آ کر بیٹھی تو اسکو اپنی طبیعت

بحال ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔بیگ سے پانی

کی بوتل نکال کر چند گھونٹ پیتے کچھ دیر وہ

یونہی بیٹھی رہی تھی

kzwrites

اسکی سہیلیاں اس ہال میں موجود تھیں جہاں

آج اس نے مقابلے میں شرکت کی ہوئی تھی...سب ٹیچرز کو اسکی پینٹنگ سکلز بہت پسند تھے...ایک پینٹنگ مکمل کرنے کا وقت بھی وہ بہت کم لیتی تھی...کچھ دیر درخت کے سائے میں بیٹھے اس نے اپنے درد اور غم بھلانے کو ہمت پکڑی تھی

KZwrites

اپنے پینٹس بیگ سے نکال کر وہ اپنے کینوس کو گراؤنڈ میں سیٹ کرنے لگی تھی....دو سے تیں رنگوں کے پینٹ اس نے کلر پیلٹ پر نکال

لیے تھے۔۔۔ہلکی سی دھوپ میں کھڑے وہ پینٹنگ پر ایک نامکمل تاریخی عمارت کو مکمل کرنے لگی تھی۔۔۔شازمہ کی سلکی، ہلکی سنہری لٹیں بار بار اسکو ڈسٹرب کرنے لگیں تو اس نے جھک کر کلر پیلٹ زمین پر رکھتے،برش دانتوں میں دبائے اپنے لمبے بال پورے کھول کر اونچا کر کے بڑا سا جوڑا بنا لیا تھا۔۔۔پھر سے جھک کر کلر پیلٹ اٹھاتے برش دانتوں سے نکال کر وہ دھوپ میں چندھیاتی آنکھوں سے بھی تیزی سے ہاتھ کینوس پر چلانے لگی تھی

kzwrites

پھر کچھ لمحوں میں دھوپ سے تھوڑا ہٹ کر کینوس کا سٹینڈ گراؤنڈ کے کنارے پر سیٹ کرتے وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی۔۔۔چہرے پر مٹے مٹے آنسوؤں کے نشان تھے۔۔۔کچھ پل کو سب بھلا کر وہ اس عمارت کی اینٹوں میں کھو سی گئی تھی۔۔۔کھڑکیوں کی نوک پلک سنوارتے وہ دریچوں میں درخت کے پتوں جے سائے بھی بنا رہی تھی۔۔۔تھوڑی دیر میں ہی اسکا جوڑا پھر سے ڈھیلا ہو گیا تھا، بالوں کی چند سنہری لٹیں اڑنے لگی

kzwrites

تھیں...دھوپ میں اسکا گلابی چہرہ پوری آب و

تاب سے چمک رہا تھا...اپنے کام میں مکمل

غروب ہو چکی تھی...آس پاس کا شور،اپنے اندر

کا شور سب ان لمحوں میں غائب ہو گیا تھا

KZwrites

"آپ نے پارٹیسیپیٹ کیوں نہیں کیا...

I can bet you would have been the

winner for sure...."

وہ فون کان پر لگائے کسی کو انسٹرکشن دیتے

دیتے جانے کب سے کال کاٹ کر اسکو نوٹ کر

رہا تھا...نظریں اس پر پڑتے ہی جیسے ٹھہر سی

گئی تھیں...اسکا اپنے اپ میں مگن ہونا،اپنی

لٹوں کو بار بار سنوارنا...چہرے پر پھیلی

معصومیت...دھوپ میں چمک کر سرخ ہوتا

چہرہ...اسکا ہر خوبصورت نقش....نظر اس سے

ہٹانا مشکل ہو گیا تھا..کافی دیر اسکو دیکھتے

رہنے کہ بعد وہ ہمت کرتا اس تک آگیا تھا

kzwrites

شازمہ جو اپنی سوچوں میں گم،دوپٹہ کی

سائیڈ گرہ لگائے اپنی پینٹنگ میں کھوئی تھی،
کسی مرد کی بھاری آواز اپنی اتنے نزدیک سن
کر گھبرا کر اسکی طرف مڑی تو فاصلہ بہت کم
ہونے کی وجہ سے کلر پیلٹ آفتاب احمد کی
وائٹ ڈریس شرٹ کو رنگیں کر گئی تھی،
کھلبلی میں کلر پیلٹ کو ہولڈ کرنے جے چکر
میں شازمہ کی یونفارم کا بازو بھی انہیں
رنگوں سے بھر گیا تھا

kzwrites

"آئی ایم سوری...م..مجھے...آپ..پ...نظر نہیں آئے..." شازمہ بری طرح بوکھلا کر دائیں بائیں دیکھنے لگی...کسی انجان کا اتنے پاس کھڑے ہونا اور یوں بلا تکلف مخاطب کرنا اوسان ہی خطا کر گیا تھا... بوکھلاہٹ میں ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گرتی کلر پیلٹ کو پکڑنے کا سوچنے سے پہلے ہی آفتاب احمد نے جھک کر پیلٹ پکڑتے اسے تھما دی تھی جسے شازمہ نے بے دماغی سے بس تھام لیا تھا

kzwrites

"کوئی بات نہیں...پلیز آپ پریشان نہیں ہوں

I'll manage.... I'm... actually i was...."

کنفیوژن میں بولتے،اپنی شرٹ کو ہاتھ سے

چھوتث آفتاب احمد اس کے چہرے سے نظریں

ہٹا ہی نہیں پا رہا تھا....ڈھیلا ڈھالا سفید

یونیفارم پہنے،دوپٹہ ایک طرف باندھے بھی وہ

قیامت ڈھا رہی تھی،اس پر غصب چہرے پر

جھولتی اسکی سنہری زلفیں...گھبرایا سا سرخ

گلاب چہرہ...آفتاب پوری طرح دل ہار بیٹھا تھا

KZwrites

"سر احمد...آئی ایم رئیلی سوری....یہ کیا کر دیا تم نے...کس کلاس سے ہو تم..." وائس پرنسپل جو آفتاب کو اندر بلانے کے لیے آئی تھیں اسکو اس حالت میں دیکھ کر شازمہ پر برس پڑی تھیں... شازمہ کے اٹکے آنسو فوراً ہی اسکے گالوں پر بہہ گئے تھے...آفتاب کا دل ان موتی کی لڑیوں میں ہی اٹک گیا تھا

KZwrites

"نہیں انکی غلطی..." آفتاب نے بولنے کی کوشش کی ہی تھی کہ شازمہ وائس پرنسپل کے سخت اشارے پر وہاں سے ہٹ گئی تھی

KZwrites

"سر آپ پلیز اس طرف آئیں...تم آفس پہنچو میرے..."

وائس پرنسپل شازمہ کو کہتی آفتاب کو ساتھ لے گئیں تو شازمہ آنسو صاف کرتے اپنا بیگ اٹھا کر گراؤنڈ سے نکل کر انکے آفس کے باہر کھڑی

ہوگئی تھی۔۔درخت کی کوئی چھاؤں وہاں نہ
ہونے سے اسے اپنا سر پگھلتا ہوا محسوس ہونے
لگا تھا۔۔دل بری طرح کانپ رہا تھا۔۔۔اس
شخص سے ٹکڑانے کا خوف۔۔اسکی شرٹ خراب
ہونے کا خوف۔۔پرنسپل کے دیکھ لینے کا
خوف۔۔۔چند لمحوں کے لیے تکلیفیں بلانے کے
بدلے ایک دن ڈھیروں خوف نے آگھیرا
تھا۔۔آنکھیں برسے جا رہی تھیں۔۔سب درد
دوبارہ جاگ گئے تھے

kzwrites

"اگر میم نے کوئی فائن کر دیا یا۔۔۔یا گھر شکایت۔۔۔شازم۔۔۔شازم تو۔۔۔" شازم کا چہرہ نظروں میں آتے ہی قدموں پر کھڑا ہونا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔سینے میں تکلیف کی تیز لہر نے بے حال کر دیا تھا

KZwrites

"تمھیں پتہ بھی ہے کہ وہ کون ہیں،کالج کے اونر کے بیٹے ہیں اور تم نے کتنا شرمندہ کیا ہے مجھے انکے سامنے۔۔۔۔کہاں بھاگتی پھر رہی

تھی۔۔۔؟ تمھاری وجہ سے وہ اسی خراب شرٹ سے ایونٹ اٹیند کرنے پر مجبور ہیں۔۔۔بدتمیز لڑکیاں ہیں ساری ایک سے ایک۔۔۔کونسا ائیر ہے تمھارا۔۔۔؟ کارڈ یہاں رکھو اور جا کر سوری بول کر آؤ،پرنسپل روم میں ہیں وہ۔۔۔ابھی کال کرتے ہیں تمھارے گھر۔۔ساری حرکتیں بتاتے ہیں تمھاری۔۔۔"

KZwrites

"میم۔۔۔گھر نہیں۔ں۔ں۔۔۔میم ایم سوری مجھے نہیں پتہ چلا۔۔" شازمہ کا لہجہ ری طرح رندھ

گیا تھا،ننھا سا دل پھر مصیبت میں پھنس گیا تھا

"جا کر معافی مانگ کر آؤ...رٹن ایپلیکشن لکھ کر لیجانا...."اس کا دھوپ میں کھڑے پہلے ہی برا حال تھا،وائس پرنسپل نے اسے پرنسپل آفس بھیج دیا، شازمہ کا سر بری طرح چکرانے لگا تھا

Kzwrites

پرنسل آفس کے باہر کھڑے ہو کر شازمہ نے چکراتے سر کے ساتھ ایپلیکشن لکھی کر ہمت اکٹھی کر کہ دروازہ ناک کیا تو پرنسپل کا اٹینڈنٹ باہر آیا تھا

"وہ...سر..." شازمہ روتے ہوئے بمشکل بولی تھی

KZwrites

"سر تو ہال میں ہیں،گھنٹے تک آئیں گے وہ..." کہہ کر اٹینڈٹ بھی ہال کی طرف جانے لگا تو

آفتاب نے اسکو شازمہ کو اندر بھیجنے کا کہا تھا۔۔وہ ،پرنسپل آفس کے گلاس ڈور سے اسکو دیکھ چکا تھا

"آپ نے آفتاب سر کی شرٹ خراب کی ہے۔۔۔؟ بیچاروں جو نئی شرٹ منگوانی پڑی ہے گھر سے۔۔۔ویری بیڈ۔۔۔۔

۔۔۔جائیں وہ بلا رہے ہیں۔۔۔" کہہ کر اٹینڈینٹ بھی ہال کی طرف چلا گیا

Kzwrites

شازمہ شدید گھبراہٹ کا شکار ہوگئی تھی۔۔۔آس پاس کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔سب ہال میں ہونے والی فائینل سیریمنی میں بزی تھے۔۔۔کانپتے وجود کے ساتھ بمشکل ناک کرتے دروازے سے اندر داخل ہو کر کھڑی ہوئی تو آفتاب اپنی چئیر سے اٹھ کھڑا ہوا تھا

"آئیں پلیز۔۔۔"

KZwrites

"سر۔۔ آئی ایم۔۔۔سوری۔۔یہ۔۔۔یہ۔۔۔" شازمہ وہیں کھڑے کھڑے کانپتے لہجے میں ایکپیلیکشن دور سے ہی اسکے سامنے کرتے بولی تو آفتاب چلتے ہوئے تھوڑا اسکے قریب آیا تھا۔۔۔شرٹ کا ایک حصہ دل کے بہت پاس انہی رنگوں سے بھرا ہوا تھا جو رنگ شازمہ کی بائیں بازو پر بکھرے ہوئے تھے

KZwrites

"نہیں اٹس اوکے...میں نے منع بھی کیا تھا پھر
بھی انہوں نے آپکو بھیج دیا ایکسکیوز کے لیے...

Really its not a big deal...."

آفتاب اسکے بلکل قریب آیا تو اسکی روئی
روئی آنکھیں،خوف سے اتنا زیادہ کانپتا جسم
اسے تھوڑا تعجب میں ڈال گیا تھا

KZwrites

"آپ۔۔آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟ اسکے زیادہ قریب ہو کر پوچھنے پر شازمہ پیچھے کو قدم ہٹاتی واپس دروازے سے جالگی تھی،اسکا رونا گھبرانا،یوں کانپنا محسوس کرتے آفتاب نے اپنے قدم پیچھے لیے تھے

KZwrites

"سر۔۔اس پر۔۔س۔۔۔سائن۔کر دیں۔۔۔میرے گھر۔۔۔کمپلین نہ کریں۔ں۔۔۔" بولتے شازمہ

کی آنکھیں اس نے اوپر کو ہوتے دیکھی تھیں، اگلے ہی پل وہ چکرا کر گرنے ہی والی تھی کہ آفتاب نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسکو اپنے بازؤں میں تھام کر گرنے سے بچا لیا تھا

KZwrites

"آر یو اوکے۔۔۔مِس۔۔۔" شازمہ اسکے بازوؤں میں ہوش و خرد سے بیگانہ بری طرح جھول گئی تھی،اسکا پھول سا وجود بازوں کے سہارے خود سے لگائے آفتاب اسے کمرے میں موجود

صوفے تک لایا تھا۔۔نظریں اسکی گردن پر گھرے زخم پر پڑی تھیں جو گہرا جامنی اور پیلا سا پڑ رہا تھا۔۔۔۔عجیب نظروں سے اس نشان کو دیکھتے آفتاب اسکے گال کو ہلکے سے تھپتھپانے لگا تھا۔۔۔مگر پھر کچھ سوچ کر پاس پڑے جگ سے پانی لے کر اسکے چہرے پر چھینٹوں کی صورت ہلکا سا پھینکا مگر وہ شاید بلکل ہی ہوش کھو چکی تھی

kzwrites

تنہائی میں اسکی اتنی معصومیت اسکا پاک

چہرہ دیکھ کر آفتاب نے شدید خواہش کے باوجود بھی اس کو چھوا نہیں تھا...نظروں میں عقیدت سی تھی... شازمہ کا ہاتھ صوفے سے نیچے بری طرح لٹکا ہوا تھا، جو آفتاب کو بہت ناگوار گزرا تھا،فون پاکٹ سے نکال کر اپنے ڈرائیور کو کال کرتے وہ اسکا ہاتھ اٹھا کر اسکے پیٹ پر رکھ رہا تھا کہ اسی لمحے پرنسپل اند داخل ہوا جو اسکا دوست ہی تھا

"کیا کر رہا ہے یار...ہوش کر...پاگل تو نہیں ہو

kzwrites

گیا...کیا کیا ہے اسکو....؟ کیمرے لگے ہیں پاگل انسان...." پرنسپل اندر داخل ہوتے ہی آفتاب پر چڑھ دوڑا تھا

"کچھ نہیں کر رہا،یہ اچانک بے ہوش..."

آفتاب شرمندہ سا پیچھے ہٹا تھا

Kzwrites

"جانے دے،جیسے مجھے پتہ نہیں تیرا۔۔انکل کو پتہ لگا تو تیرا تو کچھ نہیں جانا ،میں مارا جاؤں گا۔۔۔ٹو تو بیٹا ہے بھائی انکا،میں ایمپلائے ہوں،سچ سچ بتا کیا کیا ہے۔۔۔؟ یہ تو اپنی سٹوڈنٹ ہے کوئی۔۔۔" پرنسپل پریشان ہو کر شازمہ کو دیکھ رہا تھا

KZwrites

"او نہیں کیا کچھ۔؟۔کچھ نہیں کیا۔ا۔ا۔ا۔۔۔۔ٹو ادھر دیکھ۔۔۔"

آفتاب نے اسکو پکڑ کے پیچھے دھکیلا تھا

"اوہ بھائی میری سب اسٹوڈنٹس میری بہنوں جیسی ہیں۔۔۔بیٹیاں ہیں سب میری۔۔۔۔اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے کیا۔۔۔؟ پیچھے ہٹ۔۔۔" پرنسپل نے اسے دھکیل کر باہر اٹینڈنٹ کی بیل بجائی تھی

"مجھے انہیں ہاسپٹل لیجانا ہو گا، یہ ہوش میں

Kzwrites

نہیں آ رہیں..." آفتاب نے موبائل جیب میں رکھ کر پھر اس پر پانی کے چھینٹے پھینکے تھے

"اسکے گھر والوں کو انفارم کیے بغیر نہیں لیجا سکتے...اور تُو تو بلکل نہیں لیجائے گا،میں کسی فیمیل ٹیچر سے بات کرتا ہوں....دور رہیں اس سے..." کہہ کر وہ آفس سے نکل گیا تو آفتاب بازو سینے پر باندھ کر اس چہرے کے ایک ایک نقش کو آنکھوں کے راستے دل میں اتارنے لگا

Kzwrites

تھا۔۔۔

اسکی مدھم چلتی سانسیں ،چہرے کی سرخی ، گالوں پر خشک ہوئے آنسو۔۔اسکا ہر نقش دل میں نقش ہونے لگا تھا۔۔اس بے جان سے وجود سے دل ایک دم مانوس سا ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔اپنی وجہ سے اسے اتنا گھبراتا دیکھ کر وہ خود بھی بت حد پریشان سا ہو کر کمرے میں چکر کاٹتے فیمیل ٹیچر کے آنے کا انتظار کرنے لگا تھا۔۔نظریں بارہا اسکی جانب اٹھیں تھیں اور بارہا اس نے نظروں کو سنبھالتے اس سے رخ

Kzwrites

پھیرا تھا

KZwrites

"Uth gai ho....?"

شہریار نے کال کٹ ہونے پر میسج ٹائپ کر کے

مشل کو بھیجا تھا اور میٹنگ کے کیے تیار ہو رہا

تھا کہ دروازہ ناک ہوا

"Yes come in..."

کہتے ہوئے شہریار کی نظریں فون پر تھیں،بلیک شارٹ فراک جسکا گلہ کافی ڈیپ تھا، کے ساتھ بلیک کیپری پہنے نازنین ایک ادا سے چلتی ہوئی اسکی ٹیبل تک آگئی تھی...جو کچھ دنوں پہلے ہی شازم کی سفارش پر ہائیر ہوئی تھی جو اسکے کسی دوست کی بہن تھی

KZwrites

"جی کیا کام ہے۔۔۔؟" شہریار نے فون سے نظر اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بات کی تھی

"سر یہ۔۔۔"

"مس نازنین آپکو کافی دفعہ میں بتا چکا ہوں کہ آپ ایسے میرے آفس نہیں آسکتیں بار بار۔۔۔

KZwrites

آپکو جو بھی کام ہوتا ہے آپ میرے سیکرٹ

KZwrites

"سر یہ ایک سائن مجھے تھوڑا..."

کہتے ہوئے نازنین نے اپنے بال سینے سے ہٹا کر پیچھے کیے تو شہریار اسکی حرکتوں کو سینس کرتے پئین کی بیل زور سے بجاتے اسی شدت سے اب اسکی جانب دیکھتے غرایا تھا

Kzwrites

"آئی سیڈ لیو۔و۔و۔۔" شہریار دھاڑا ہی تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور سامنے مشل کی مسکراتی شکل سے مسکراہٹ غائب ہوتے اس نے دیکھی تھی۔۔۔اسکی نظروں کا رخ پہلے شہریار کی طرف تھا جو اگلے ہی پل نازنین کی طرف منتقل ہوا تھا۔۔۔شہریار مشل کو دیکھتے خود بھی اپنی چئیر سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔کمرے میں ایک آکورڈ سا سناٹا چھایا تھا

KZwrites

"سنا نہیں---؟He is asking you to leave "

بلیک چکن کاری کی لانگ فراک پر چھوٹا سا ملٹی کلر سٹالر پہنے مشل ایک ہاتھ میں ہینڈبیگ تھامے،بائیں ہاتھ سے کمرے کا دروازہ بند کرتے کانفیڈینٹ قدم چلتی ہوئی شہریار کی چئیر کے پاس آگئی تھی---اسکے سامنے اور اسکے ہاتھوں بھی اپنی انسلٹ ہوتے دیکھ کر نازنین فوراً ہی رفوچکر ہو گئی تھی

kZwrites

"آپ یہاں کیسے جناب..."

شہریار چہرے کے تاثرات ٹھیک کرتے،مشل کے ساتھ اپنی چئیر کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا

KZwrites

"چھاپہ مارنے آئی تھی اور آپ پکڑے بھی گئے.."

مشل بازو سینے پر باندھے آنکھیں سکیڑ کر بولی تھی

"اوہ نو یاررر....اچھا چلو بیٹھو یہاں..."

شہریار نے اپنی چئیر کے پیچھے کھڑے ڈرامائی سے تاثرات کے ساتھ،چئیر گھما کر اسکی طرف کی تو مشل اسے گھورتے ہوئے بیگ ٹیبل پر رکھ کر پورے حق سے چئیر پر بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"یہ اتنی اونچی کیوں ہے---"

مشل چئیر کو گھما کر ٹیبل کے بلکل سامنے

کرتے بولی تھی،نظریں باہر کی طرف جمی تھی

جہاں سے نازنین نکل کر باہر گئی تھی

KZwrites

"ابھی ایڈجیسٹ کر دیتے ہیں---"

شہریار چئیر اپنی طرف گھماتے، مشل کے

چہرے پر جھک کر بائیاں ہاتھ چئیر کی

بیک پر رکھ پر دائیں ہاتھ سے لینتھ کو

اینڈجیسٹ کرتے اسکی اٹھی ہوئی بھنوؤں کو

گھری نظروں سے دیکھنے لگا تھا

"آپ تو کہتے تھے فی میل سٹاف نہیں رکھتا،

مجھے بھی وہ اتنے دور والے کیبن میں بٹھایا

تھا جب میں آپکے آفس آتی تھی---اور یہ---؟ یہ

آپکے آفس کے اندر گھسی ہوئی تھی---کیوں---؟

جا کیوں نہیں رہی تھی باہر یہ---؟"

شہریار کے چئیر ایڈجیسٹ کرتے ہی مشل

Kzwrites

نے بھراس نکالنا شروع کر دی تھی،شہریار اسے دیکھتے دیکھتے چئیر فرنٹ جی طرف گھما جر سیدھا کھڑا ہو کر اپنے دونوں بازو چئیر کی بیک پر رکھے اسکی بات مکمل سننے لگا تھا

KZwrites

"تمھیں تو کہا تھا میری پرسنل سیکرٹری بن جاؤ...تم ہی شرماتی تھی..." شہریار نے چئیر کراس کر کے،ٹیبل سے ٹیک لگاتے اسکی طرف

دیکھا تو مشل سنجیدہ شکل بنا کر دائیں طرف خالی جگہ کو گھورنے لگی تھی جہاں کچھ دیر پہلے نازنین کھڑی تھی

" میں سوچ رہا تھا کہ پڑھ رہی ہو گی گھر بیٹھ کر تم اور تم یہاں پہنچی ہوئی ہو...رات لگتا ہے کافی زیادہ تیاری کر لی تھی...؟" شہریار سیدھا کھڑے ہوتے گھڑی کی طرف۔دیکھتے بولا جو 10 بجا رہی تھی

KZwrites

"چھوڑیں میری تیاری کو۔۔۔آپ اپنا بتائیں۔۔۔آپ کس تیاری میں تھے۔۔؟" مشل چئیر گھما کر ٹیبل پر کہنیاں رکھتے بولی تو شہریار مسکراتا ہوا اسکے سامنے چئیر پر بیٹھ گیا تھا "پہلے یہ بتاؤ،ناشتہ کرنا ہے۔۔۔؟؟؟ ناشتہ کیے بغیر ہی آئی ہو گی۔۔۔"

kzwrites

"ناشتہ کرنا تو ہے پر لگتا ہے آپ بزی تھے..."

مشل اسے باتوں کے رخ بدلتے دیکھ کر چڑ گئی تھی

KZwrites

"یار دوسروں کے سامنے اتنا کانفیڈینس دکھاتی ہو اور بعد میں میرے سامنے ناراض ہو کہ بیٹھ جاتی ہو...ایسا کیوں...؟ " شہریار نے بھی

کہنیاں ٹیبل پر رکھ کر اسکے غصے سے بھرے
چہرے کی جانب دیکھا تھا

kzwrites

"اب اسکے سامنے تو آپ سے سوال نہیں کرنا تھا
نہ...اتنا تو نظر آرہا تھا کہ آپ اسے جانے کا کہہ
رہے تھے...مگر پھر بھی...دیکھ کر اچھا نہیں لگا
مجھے...پتہ نہیں کیا کیا ہوتا ہے یہاں آفس
میں...اور مجھے پتہ بھی نہیں ہوتا ہو گا..."

مشل شہریار کے لیٹر پیڈ پر اپنے سائن کرتے

نظریں جھکائے بولی تھی

KZwrites

"جب اسے کہہ ہی جانے کا رہا تھا تو مزید کیا

ایکسپلین کروں۔۔۔؟

جیسے تم نے اسے جانے کا کہا۔۔۔

I thought you trust me....

کچھ نہیں ہوتا یہاں آفس میں۔۔۔ایزی رہو۔۔۔

"

"ایسے کہتے ہیں جانے کا...؟ میرا آفس ہوتا تو
دھکا دے کر باہر نکالتی بلکہ جاب سے ہی نکال
دیتی...کیوں اتنا گر رہی تھی آپکے سامنے...؟
رکھا ہی کیوں ہے اسے...؟ اب نہیں دیکھا آپ نے
ڈریس کوڈ...؟ " مشل کا لہجہ تیز ہونے لگا تھا

KZwrites

"مشل یار۔۔۔میں جانتا بھی نہیں اسے،نہ میں نے ہائر کیا ہے۔۔۔بابا نے ہائیر کیا ہے،شاید شازم کے کہنے پر۔۔۔" شہریار اسکے سامنے صفائی دیتے خود بھی سنجیدہ سا ہوا تھا

KZwrites

"Whatever..."

"مجھے آنا ہی نہیں چاہئیے تھا..."

"موڈ ہی خراب کیا ہے آ کر..." مشل ٹیبل سے بیگ گھسیٹ کر اپنی طرف کرتے بڑائی تھی

KZwrites

"تم ہمیشہ یہی کرتی ہو..."

شہریار اسے تن فن کر کے بیگ کندھے پر ڈالتے اٹھ کر کھڑا ہوتے دیکھ کر اب ریلیکس سے انداز میں بولا تھا

"کیا کرتی ہوں ہمیشہ میں۔۔۔؟" مشل کھڑے کھڑے اسکی آنکھوں میں جھانکی تھی

KZwrites

"اس دن شازمہ کو کہہ رہی تھی کہ اپنے شوہر کو ہی لوٹوں گی،تمھیں کیا۔۔۔اور بعد میں اوپر جا کر مجھ سے ناراض ہو گئی تھی۔۔۔جیسے اب کر رہی ہو غصہ۔۔۔۔ویسے تمھاری

یہ عادت بھی دل کو لگتی ہے...اکیلے میں جتنا بھی ناراض ہو میں منا لوں گا،سب کے سامنے تمہارا کانفیڈینس مجھے بہت اچھا لگتا ہے...آئی لائک اِٹ..." شہریار بولا تو مشل بھنوؤں کو تھوڑا کالم کرتے اسکی طرف دیکھی تھی

KZwrites

"شازمہ میری وجہ سے گھر نہیں آتی کیا...؟" مشل کچھ سوچ کر توقف سے بولی تھی

"امم نہیں،ایسی بات نہیں،تمھارے پیپر ختم ہو

جائیں پھر چلیں گے اسکی طرف..." شہریار بول

ہی رہا تھا کہ دروازہ ناک ہوا تھا "یس..."

KZwrites

"سر..باس میٹنگ کے لیے بلا رہے ہیں آپکو.."

پی.اے اند داخل ہوتے ہوئے بولا تھا

"بابا ہیں نا میٹنگ میں...؟

میری طرف سے معذرت...

May be I'll attend the later one..."

شہریار مڑ کر بولا تو پی۔اے سر کو خم دیتے

باہر نکل گیا تھا

KZwrites

"چلو آؤ باہر چلتے ہیں...موڈ ٹھیک کرتے ہیں..."

شہریار ٹیبل سے فون اور گاڑی کی کیز پکڑتے بو

لا تو مشل سست سے قدم چلتے کمرے کے وسط میں آگئی تھی

"آپ بابا کے ساتھ آئی ہیں۔۔۔؟ "

شہریار اسکا ہاتھ انگلیوں سے تھامے کمرے سے نکل کر لفٹ کی طرف بڑھتے بولا

kzwrites

"جی..." مشل اپنے سٹالر کو کندھے پر درست کرتے اسکی جانب دیکھے بغیر بولی تھی

"موڈ آف ہو گیا ہے میری جان کا...؟ پہلی بار آفس آئی ہو میرے اور اتنا روٹھی روٹھی ہو...ایم شیور جب آئی تھی تب بہت فریش لگ رہی تھی..." شہریار لفٹ کی دیوار سے ٹیک لگائے مشل کو اپنی نظروں میں لیے بولا تھا

KZwrites

"تو آپکو کیا...؟ آپ نے کونسا

میرا وارم ویلکم کیا ہے..."

مشل نے ناراض نظریں لفٹ کے دروازے پر فکس کر لی تھیں

KZwrites

"ہممم...تو آپکو Warm ویلکم چاہئیے..."

شہریار معنی خیز لہجے میں لفظ وارم پر زور دیتے مشل کا ہاتھ اب پہلے کی نسبت مضبوطی

سے تھامے لفٹ سے نکلا تو مشل اسکے ہاتھ کی

تپش،اسکے تھامنے کا والہانہ انداز محسوس

کرتے تھوڑا پرسکون ہوئی تھی...شہریار اسکا

ہاتھ یونہی تھامے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہا

تھا اور مشل بغور اسکو اپنی نظروں میں لیے

ہوئے تھی... وائٹ ڈریس شرٹ پر بلیک ویسٹ

کوٹ اور بلیک پینٹ پہنے ہمیشہ کی طرح آن

پوائنٹ لگ رہا تھا

kzwrites

"میں نوٹ کر رہا ہوں کہ جتنا تم پیپرز کا بہانہ کر کے میرے روم سے شفٹ ہوئی ہو اُتنا ہے تم مجھے مس کرنے لگ گئی ہو۔۔۔ایسے پہلے تو کبھی میرے آفس نہیں آئی،مس کر رہی تھی۔۔۔؟ پلیز اب مان جانا بغیر نخرہ کیے۔۔۔" شہریار پیسنجر سیٹ کا دروازہ کھول کر اسکو بیٹھنے کا اشارہ کرتے بولا اور خود ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھ گیا تو مشل زیرِلب دھیما سا مسکراتے اندر بیٹھ گئی تھی

Kzwrites

"جی---پہلے کر رہی تھی مس--پر اب نہیں--"

شہریار نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تو مشل چہرے پر سنجیدگی لاتے بولی تھی

Kzwrites

"ٹانگیں کر لو اوپر--لڑنے کے لیے بھی کمفرٹیبل ہو کر بیٹھنا چاہئیے---" اسکو فارمل سا ہو کر بیٹھا دیکھ کر شہریار مسکراتے ہوئے بولا تو مشل بمشکل اپنی مسکراہٹ چھپائے ونڈو سے باہر دیکھنے لگی،وہ ایکسپیکٹ

نہیں کر رہی تھی

کہ شہریار اسکے بیٹھنے تک کی ڈیٹیلز یاد رکھتا

ہے

"ادھر منہ کر کے شرما لو۔۔۔میں نہیں دیکھتا۔۔۔"

شہریار اسکی طرف دیکھے بغیر اسکی ہر

حرکت کو نوٹ کر رہا تھا

Kzwrites

"آپ باز آجائیں۔ں۔ں۔۔۔میں واقعی کنسرن ہوں

کچھ باتوں کو لے کر۔۔۔مذاق نہیں ہو رہا یہاں۔۔۔"

مشل سیریس شکل بنا کر اسکی طرف رخ

موڑتے اسکے بازو پر مکہ مارتے بولی تو شہریار

نے پورے چہرے پر ہاتھ پھیرتے گہرا سانس لیا

تھا

KZwrites

"یار۔ر۔ر وہ لڑکی دو تین بار ایسے

گھسی ہے میرے آفس میں۔۔۔

I'll definitely look into it...

مجھے خود بھی برا لگ رہا ہے،بلکہ تھوڑا ڈر

بھی گیا تھا کہ تم کیا سوچو گی۔۔۔ابھی بھی ڈر

رہا ہوں کہ بھڑک نہ جاؤ تم۔۔۔ مجھ سے کوئی

کلیریفیکشن چاہئیے تو میں دے دیتا ہوں۔۔۔؟

میرا کوئی انٹرسٹ نہیں ہے ان کاموں میں،اگر

تمھیں لگ رہا ہے کہ میں یہی سب کرتا پھرتا

ہوں تو۔۔۔ ایسا نہیں ہے۔۔۔ میری طرف دیکھو

تو۔۔۔" شہریار نے گاڑی سٹارٹ کرتے اسکے گال کو

Kzwrites

اپنی دو انگلیوں سے نرمی سے چھوتے ہوئے کہا تھا

"آپکو پتہ تھا کہ میرا موڈ آف ہوا ہے اسکو آپکے پاس دیکھ کر،تو آپ تب سے دائیں بائیں کی باتیں کیوں کر رہے تھے۔۔۔جیسے میں کوئی بُدھو ہوں۔۔۔دھیان بدل جائے گا میرا یا بھول جاؤں گی بات کو۔۔۔" مشل ٹانگیں سیٹ پر رکھتی اسکی طرف مکمل مڑتے ہوئے بولی تھی

Kzwrites

"بس ایسے ہی،ایک دم سے تھوڑا

آکورڈ ہو گیا تھا..."

"پہلے دل میں آیا کہ تمھیں مجھ پر اتنا ٹرسٹ

ہونا چاہئیے کہ تم ایسی بات سوچو بھی نہ..."

"تمھیں پتہ ہونا چاہئیے نہ میرا کہ میں اِدھر

اُدھر دیکھنے والا بندہ نہیں ہوں...میرا سارا

kzwrites

دھیان ،ساری اٹینشن صرف تم پر ہی ہوتی

ہے---"

"بس اسی لیے پوائنٹ پر نہیں آرہا تھا---"

"لیکن تمھیں صفائی دینا بھی ضروری ہے---"

"تم بیشک کرتی رہا کرو ایسے ہی چیک---میں

منع نہیں کروں گا---پر ٹرسٹ تو پورا رکھو یار

مجھ پر---ایسے لگ رہا ہے جیسے واقعی کچھ

kzwrites

کرتے ہوئے پکڑا گیا ہوں---"

کہتے ہوئے شہریار نے اسکے پاؤں پر ہاتھ رکھ کر سول پر ہلکا سا انگوٹھا پھیرا تو مشل نے پاؤں فوراً پیچھے کیے تھے

KZwrites

"اور اگر آپ ایسے مجھے کسی کے ساتھ دیکھیں تو کیا آپ بھی مجھ پر ایسے ہی ٹرسٹ کریں گے جیسے مجھ سے ایکسپیکٹ کر رہے ہیں---؟"

مشل اسکے چہرے پر نظریں گاڑتے بولی تھی

"I won't doubt you for even

a second Mashal, i promise you...."

kzwrites

شہریار نے اسکی نظروں سے نظریں ملاتے کہا

تو مشل نے اسے دیکھ کر طنزیہ سر کو جھٹک

دیا تھا

"جھوٹ

"I'm dead certain you're all

mine, totally loyal to me

پتہ ہوتا ہے انسان کو اپنے پارٹنر کا...

And i know you know me well too...."

kzwrites

"میرا اتنا ہی پتہ تھا تو میں جب معظم سے
بات..." مشل کی بات ابھی منہ میں ہی تھی کہ
شہریار نے اسکی بات کاٹ دی تھی

KZwrites

"Let me clear one thing

میں نے کبھی تمھیں اس سے بات کرنے سے منع
نہیں کیا نہ میں نے شک کیا کہ تم مجھے چھوڑ

کر کسی اور میں-----

"

"یار میں نے اس وقت صرف تمھارے کپڑوں پر اعتراض کیا تھا مشل،تم یہ بات سمجھو نہ---

It was never about youuu talking to himmmm...."

kzwrites

"اور مجھے کوئی اعتراضات شکایات نہیں ہیں

تم سے اب...تم نے جو بھی ایفرٹس کی ہیں

میرے کہنے پر،میری خاطر...

i really really appreciate them---the

way you've changed

speaks volume یار

میری تو ہر ایفرٹ گم جاتی ہے تمھارے سامنے

مشل...میں کیا ہی بولوں اب..." شہریار نے ٹھہر

ٹھہر کر بات مکمل کرتے اسکی طرف دیکھا تو

KZwrites

مشل بھی اسکے چہرے کی طرف نرمی سے دیکھی تھی

"بہر حال....مجھے آئندہ کوئی نظر نہ آئے آپکے آس پاس...ٹرسٹ ہے لیکن یہ سب برداشت نہیں مجھے..." مشل نظروں کے ساتھ لہجہ بھی نرم کرتے بازو کو پکڑ کر اسکے گرد اپنے بازوؤں کا حصار بنا کر وارننگ والے انداز میں بولی تو

kzwrites

شہریار نے خود کو ذرا سا بائیں جانب دھکیلتے بازو پورا ہی اسکے حوالے کر دیا تھا "اوکے باس...آئیندہ آپکو کوئی شکایت نہیں ہو گی...اور کوئی حکم...؟"

KZwrites

"بس یہ آپ نہ کہا کریں مجھے...کیوں کہتے ہیں آپ مجھے آپ...؟" مشل نے پھر سے اسے گھورا تھا

"کیونکہ آج آپ۔پ۔پ پر بہت پیار آرہا ہے۔۔۔رات میرے پیچھے پیچھے کمرے تک آئی اور ابھی تو حد ہو گئی۔۔۔پہلی بار مجھے مس کرتے کرتے میرے آفس تک آگئی ہو۔۔۔

What else can one ask for....?"

KZwrites

"میں اتنا بھی پیچھے پیچھے پھرنے والی بیوی

نہیں ہوں۔۔۔جیسے آج آئی ہوں نہ ویسے ہی آتی رہوں گی،سیدھے رہیں گے تو لگ پتہ جائے گا خود ہی۔۔۔کہ پیار آتا ہے یا نہیں ایسے۔۔۔" مشل اسکا بازو تھامے ایک بار پھر وارننگ بھرے لہجے میں بولی تو شہریار اب کی بار صرف مسکرا دیا تھا

KZwrites

"اچھا بتاؤ کیا ناشتہ کرنا ہے،دیسی یا ولا

ائیتی..." کچھ توقف کے بعد شہریار اسکی گود

میں پڑے اپنے ہاتھ سے اسکی ٹانگ پیار سے

تھپتھپاتے بولا تھا

"میکڈونلڈز چلتے ہیں...وہاں کا بریک فاسٹ

بہت فِٹ ہوتا ہے..." مشل ایکسائٹڈ ہوتے پھر سے

اسکا بازو پکڑتے بولی تھی

Kzwrites

"یارررر۔۔۔صبح میکڈونلڈز رات کو کے ایف سی۔۔۔بس کرو اب۔۔۔آج مرغ چنے کھلاتا ہوں تمھیں سپیشل قسم کے تلوں والے نان کے ساتھ۔۔۔سوشل میڈیا پر دیکھ نہیں رہی لسٹس آرہی ہیں بائیکاٹ کی۔۔۔خیال کرو تھوڑا بے بی۔۔۔" شہریار کالم سے لہجے میں بولا تو مشل کے ماتھے پر بل پڑے تھے

kzwrites

"بہت دن سے فون نہیں دیکھا میں نے،اتنا بزی ہوتی ہوں۔۔۔اور مہمان آپ ہیں یا میں۔۔۔؟ اگر اپنی مرضی کرنی تھی تو مجھے کیوں پوچھا۔۔۔؟" مشل بات کی گہرائی میں گئے بغیر، اپنے دھیان میں بولی تھی

KZwrites

"ایسے ہی شغل کے لیے۔۔۔تمھاری مرضیاں اب سے ختم۔۔۔" شہریار نے کندھے اچکائے تھے

"ایسے ہی ختم...اب تو شروع ہوں گی..." مشل نے آنکھیں سکیڑتے اسکے گال کو بے انتہا زور سے کھینچ ڈالا تھا

KZwrites

"اوئے ئے ئے ئے...." شہریار ہوٹل کے باہر گاڑی روک کر اسکے طرف دیکھ کر غصے سے غرایا تھا،گال اس طرف سے لال سرخ پڑ گیا تھا

"اپنی دفع چیختے کیوں ہیں-ں-ں---؟ زیادہ درد ہوتا ہے --؟" مشل چہرے پر مصنوعی پریشانی لا تے بولی تو شہریار اسے غصے سے گھورتا،گاڑی کا دروازہ انلاک کرنے لگا تھا

KZwrites

"تمھیں تو آ کر بتاتا ہوں----" سر جھٹک کر کہتے شہریار گاڑی سے نکل کر ہوٹل کے اندر گیا اور ناشتہ پیک کروا کے باہر لے آیا تھا

"یہیں کر لیتے ناشتہ...اب واپس
آفس جائیں گے کیا...؟"

مشل اسکو سنجیدہ سا چہرہ لیے گاڑی میں بیٹھتا دیکھ کر باریک سی آواز میں بولی تھی...
گال کچھ زیادہ ہی زور سے کھینچا گیا تھا کہ سرخی ایک جگہ ٹھہر سی گئی تھی

Kzwrites

"بیوقوف ہوں کیا...؟ جو آفس لے

کر جاؤں گا واپس..."

شہریار گاڑی سٹارٹ کرتے بولا تو اسکے سٹریٹ

سے فیس نے مشل کو تھوڑا پریشان کر دیا تھا

KZwrites

"تو...؟ کہاں جا رہے ہم؟ گھر..."

مشل نچلے لب کا کنارہ دانتوں سے کھینچتے

ہوئے بولی تھی

"میرے فلیٹ پر..."

شہریار اسی بے تاثر سے لہجے میں بولا تو مشل کے دل نے اسکے فلیٹ کا سوچتے یک دم ایک بیٹ مِس کی تھی،لاسٹ ٹائم فلیٹ پر شہریار نے اسکو اپنی گن سے جیسے ڈرایا تھا،مشل کے دماغ میں وہ منظر گھوما تو پورے جسم میں سنسنی سی پھیلی تھی

kzwrites

"کیا ہوا سٹی کیوں گم ہو گئی ہے اب۔۔۔؟ خود ہی کہہ رہی تھی وارم ویلکم چائیے۔۔۔دیتا ہوں اچھا سا ویلکم تمھیں۔۔۔دس منٹ صبر کرو بس۔۔۔" شہریار اسکو سوچ میں ڈوبا دیکھ کر لہجہ بدلتے ذرا سا مسکرا کر بولا تو مشل اسکا بازو چھوڑ کر ،ٹانگیں سیٹ سے نیچے اتار کے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"ابھی رہتا ہے کافی راستہ۔۔۔تم پہلے

ہی تیار ہو گئی ہو۔۔۔"

اسے ایک دم سیدھا ہوتا دیکھ کر شہریار کی

مسکراہٹ مزید بڑھ گئی تھی

KZwrites

"اچھا بازو تو پکڑ لو۔۔۔مزا آرہا تھا ڈرائیو کرنے کا

ایسے خالی سا لگ رہا ہے۔۔۔"،

شہریار اپنا بازو اسکے آگے کرتا بولا تو

مشل نے خاموشی سے اسکا بازو تھام لیا تھا

تھوڑی سی ڈرائیو کے بعد ہی وہ فلیٹ کی بلڈنگ پہنچ گئے تھے...ایج ہاتھ میں ناشتے کا سامان پکڑے وہ دوسرے ہاتھ سے لفٹ کے مرر میں جیل لگے بالوں کو مزید سیٹ کرنے لگا تو مشل نے سر کو ہلکی سی جنبش دیتے اسے دیکھا تھا

KZwrites

"اتنی پیاری لگ رہی ہو بلیک میں...کیوٹ
سی...صبح صبح بال سٹریٹ کیے...؟؟؟ جب آیا
تھا تب تو کرلز تھے..." بال اچھے سے سیٹ کر
کے شہریار نے اسے اپنی جانب دیکھتا پا کر، اب
اسکا مکمل جائزہ لیتے کہا تو مشل اسکے گال
کے ساتھ ساتھ اسکی آنکھوں میں اترتی سرخی
دیکھ کر گھبرائی تھی

kzwrites

"میں نے گھر جلدی جانا ہے،پیپر ہے کل۔۔۔صرف آپ سے تھوڑا سا ملنے آئی تھی میں۔۔۔" مشل اسکو یاد کرواتے بولی تھی

Kzwrites

"تعریف کے جواب میں شرمانے کی بجائے تمھیں پیپر یاد آگیا ہے۔۔۔؟ میں نے بھی بس تھوڑا سا ہی ملنا ہے تم سے،ڈونٹ وری۔۔۔"

شہریار لفٹ کا دروازہ کھلنے پر اسکے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگا اور اسکے نکلنے پر

اسکے پیچھے آیا تھا

"کل مارننگ میں ہے پیپر۔۔۔تو۔۔"

مشل نظریں جھکا کر چلتے بولی تھی،فلیٹ کے منظر یاد کرتے دل ہی دل میں شہریار پر تھوڑا برہم بھی ہو رہی تھی لیکن اظہار کرتے بھی گھبراہٹ ہی ہو رہی تھی

kzwrites

"اچھا ناشتہ تو کرو،پھر ڈراپ کر دوں گا..."

شہریار کارڈ سوائپ کرتے فلیٹ میں داخل ہوا تھا،ناشتے کا سامان کچن میں رکھ کر اپنا ویسٹ کوٹ اور شرٹ اتار کر ہینگ کرنے لگا تھا، مشل کچن کے ٹیبل کے پاس کھڑے کھڑے اسے دیکھ رہی تھی

"شہریار اتارکیوں رہے ہیں سب..." وہیں سے بولی تھی

KZwrites

"سلوٹیں پڑ جائیں گی لیٹوں گا تو‌و۔و۔و۔۔"

شہریار نے بھی وہیں سے قدرے اونچی آواز میں جواب دیا تھا

KZwrites

"اور آپ لیٹیں گے کیوں۔ں۔ں۔ں۔۔۔"

مشل بھی اسی کی ٹون میں بولی تھی

"ناشتہ کر کے نیند آجائے گی نہ،پھر تم مجھے پیار سے سلاؤ گی۔۔۔اسی کو کہتے ہیں تھوڑا سا ملنا۔۔۔" شہریار مسکراتے ہوئے کچن میں داخل ہوا تو مشل اسکے مضبوط جسم کو بغیر شرٹ کے دیکھ کر ایک لمحے کو نظریں چرا گئی تھی۔۔۔اسکا چوڑا سینہ ، ایبز۔۔۔مضبوط بائیسیپس دیکھتے مشل نے یوں نظریں پھیریں تھیں جیسے پہلے کبھی اسے دیکھا نہ ہو

kzwrites

"آپ کپڑوں کے ساتھ الگ دکھتے ہیں اور کپڑوں کے بغیر بلکل ہی الگ۔۔۔یا شاید یہاں عجیب سا لگ رہا ہے۔۔۔" مشل دور کھڑے کھڑے بولی تو شہریار سلو سے قدم چلتا ہوا اسکے پاس آیا تھا۔۔ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے ، کچن کاؤنٹر پر بٹھا کر اسکے گھبرائے سے چہرے کو بغور دیکھنے لگا تھا

KZwrites

" Can you explain this further...?"

شہریار نے اسکی ٹانگوں کے گرد اپنے ہاتھ
کاؤنٹر پر رکھ کر قدرے جھک کر کہا تو مشل
اسکی گرم سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر
محسوس کرتے غیر ارادی طور پر پیچھے کو
ہٹی تھی... شہریار نے اپنی ہتھیلی فوراً اسکی
کمر کے بیچ و بیچ رکھ کر اسکو مزید خود سے
دور ہونے سے روک کر کندھے پر سے جھولتا
سٹالر اتار کر پاس پی ٹیبل پر رکھ لیا تھا

KZwrites

"میرا مطلب تھا کہ ایسے آپ بہت ڈفرنٹ لگتے
ہیں۔۔۔یا شاید یہ جگہ کوئی اور ہے
تو۔۔۔تھوڑا۔۔۔سٹریج لگ رہا ہے آپکو شرٹ لیس
دیکھ کر۔۔۔" مشل نے اپنا گورا نازک ہاتھ اسکے
ہلکے سانولے پھولے سینے پر رکھا تو شہریار نے
اسکے ہاتھ
کو پکڑ کر شدت سے چوم کر واپس اپنے سینے
پر رکھ لیا

KZwrites

"کبھی تم مجھے بھی اجازت دو تو میں بھی تمھیں بتاؤں کہ تم بغیر کپڑوں کے کیسی لگتی ہو مجھے..." شہریار کے لہجے میں خماری جھلکی تو مشل کان کی لوؤں تک سرخ پڑی تھی... سر ہلکا سا نفی میں ہلاتے وہ بمشکل اسکی آنکھوں میں دیکھی تو شہریار نے اسی پل نظروں کا رخ چہرے سے نیچے کیا تھا

kzwrites

"انہیں کھولو۔۔۔کھلے زیادہ اچھے لگتے ہیں۔۔"

کہتے ہوئے شہریار نے اسکا بن لوز کیا تو سٹریٹ بال فورا کندھوں پر بکھرنے لگے تھے۔۔بلیک چکن کاری کی قمیض کا چوکور،قدرے بروڈ گلے سے مشل کی دودھیا جلد واضح ہوتی اسکی نظروں میں چھا گئی تھی

KZwrites

"انکی بات تو کر سکتا ہوں نہ۔۔۔؟ "

بالوں کو اسکے سامنے پھیلاتے شہریار کے نکلز

اسکے سینے سے مَس ہوئے تو مشل کی پلکیں
لرزی تھیں

"بالوں کی بات کر رہا ہوں..." مشل کے اڑے رنگ
دیکھ کر شہریار نے نظروں کا رخ سینے سے ہٹا
کر اسکے چہرے کی طرف کیا تو مشل نے کمر پر
موجود اسکا ہاتھ پکڑ کر پیچھے ہٹا دیا تھا

KZwrites

"ناشتہ۔۔۔کرنے آئے ہیں۔۔۔ہم۔۔۔"

دبی دبی سی آواز میں بولی تو شہریار اپنے سینے پر بے چین سا ہاتھ پھیر کر،خود ہی اپنا دھیان جھٹکتے اسکے سراپے کو نظروں میں لیے ناشتہ سرو کرنے لگا تھا

KZwrites

مشل اپنے کھلے لمبے بال سیٹ کرتے کاؤنٹر کے سہارے نیچے اتر آئی تھی۔۔۔نظریں شہریار کے بیک ونگز پر ٹھہر گئی تھیں۔۔۔اسے کیبن سے پلیٹس نکال کر ٹیبل پر سیٹ کرتے دیکھ کر ہیلپ کرنے کی بجائے ایک کونے میں کھڑے اسے

ہی دیکھے جا رہی تھی۔۔۔چہرے پر انجانے میں

ایک مسکراہٹ بھی پھیل گئی تھی جسے

شہریار نے بھی محسوس کر لیا تھا

Kzwrites

"Have a seat ma'am...

یہاں بیٹھ کر بھی نظر آجاؤں گا میں۔۔۔" شہریار

اسکے لیے ایک چئیر گھسیٹتے ہوئے بولا تو مشل

فوراً چہرے سے مسکرانے کے تاثرات ذائل کرتے

ناشتہ سرو کرنے میں اسکا ہاتھ بٹانے لگی تھی

"انکو سوئیر سٹریس تھا،آپ پلیز انکے گھر والوں کو کہیں کہ جتنا ہو سکے انکو سٹریس سے دور رکھیں...بخار بھی دیکھیں،بہت زیادہ ہے...ریسٹ چاہئیے انہیں میکسیمم..." ڈاکٹر تھرمامیٹر آفتاب کو دکھاتے بولی تو ساتھ آئی فی میل ٹیچر اور آفتاب احمد نے ایک دوسرے

kzwrites

کو دیکھا تھا

"شازمہ آپ کیسا فیل کر رہی ہیں اب...؟" آفتاب نے شازمہ سے پوچھا تھا بیڈ سے اٹھ کر بیٹھتے اپنے دوپٹے کی گرہ کھول کر اسے اچھے سے اپنے گرد لپیٹ رہی تھی...معصوم سے چہرے پر گھبراہٹ سے زیادہ خوف جیسے تاثرات تھے

Kzwrites

"م۔۔۔میں ٹھیک ہوں سر۔۔۔" کانپتی سی آواز میں جواب آیا تھا

"دیٹس گڈ۔۔۔" اسے دوپٹہ خود پر سیٹ کرتے دیکھ کر آفتاب رخ اس سے موڑ کر ڈاکٹر سے میڈیسن والی سلپ پکڑ جر دیکھنے لگا تھا

Kzwrites

"کیا سٹریس ہو سکتا ہے اسکو۔۔۔؟ کیا کروں

میں،ابھی ڈائریکٹ پوچھنا بھی مناسب

نہیں۔۔۔کسی طرح اسکا سیل نمبر مل جائے تو

تسلی سے پوچھوں اس سے۔۔۔یا شاید گھر

شکایت لگنے کا سٹریس ہی لے لیا ہے۔۔۔" آفتاب

سوچ میں ڈوبا ہوا تھا کہ شازمہ کو ٹیچر کے

ساتھ باہر جاتا دیکھ کر وہ بھی انکے پیچھے

باہر آگیا تھا۔۔۔گاڑی کا دروازہ کھول کر شازمہ کو

پچھلی سیٹ پر بٹھاتے آفتاب نے ٹیچر کو

دوسرے جانب سے آنے کا اشارہ کیا تو دوسرا

دروازی کھول کر اندر کی جانب سے شازمہ کو

kzwrites

ہاتھ تھام کر بٹھانے لگی تھیں...آفتاب گاڑی کی
روف پر ہاتھ رکھے شازمہ کے بیٹھ جانے کے بعد
ایک نظر اسے دیکھ کر دروازہ بند کرتے
ڈرائیونگ سیٹ جی جانب بڑھ گیا تھا...سارا
راستہ وہ بے چینی سے شازمہ کو بیک مرر سے
دیکھتا رہا،اسکے چہرے پر چھائی اداسی دیکھ
کر آفتاب کا دل اس سے اسکی وجہ جاننے کو
بےتاب ہو رہا تھا...شازمہ مسلسل ونڈو سے باہر
نظریں جمائے اپنی سوچوں میں گم یک ٹک ایک
ہی جانب دیکھے جا رہی تھی...نہ کسی کی
نظروں کا ہوش تھا نہ ہی اپنا...دل و دماغ پر

Kzwrites

جیسے بس خوف کا قبضہ تھا...جلد ہی وہ لوگ کالج واپس پہنچ گئے تھے

"ہو گیا شوق پورا...اب بس کر...مزید فرمائشیں نہ سنا....پہلے ہی رسک سے بھیجا ہے تیرے ساتھ....یہ سب الاؤ نہیں ہے یار ،کیوں اپنی رنگیں مزاجی میں مجھے پھنسا رہا ہے..."

پرنسپل آفتاب پر برس پڑا تھا جب اس نے واپس آتے ہی شازمہ کے سیل نمبر کی ڈیماند

KZwrites

کی تھی

"یار بس نمبر ہی تو مانگا ہے،تیرے لیے کیا مشکل ہے...؟اپنے ڈیٹا سے نکال دے نا...سب سٹوڈنٹس کے کانٹیکٹ نمبر ہوتے ہی ہیں نہ پاس...یا اس سے بہانے سے لکھوا لے..." آفتاب منت کرتے بولا تو پرنسپل سر پکڑ کر رہ گیا تھا

Kzwrites

"یار میں تیری ان ڈیمانڈز کا مزید کچھ نہیں کر سکتا،مجھے تو ایسے کاموں سے دور ہی رکھ، تیرے باپ کو پتہ لگا تو پھانسی لگ جاؤں گا، رحم کر یار۔۔۔"

KZwrites

"یار یقین کر قسم سے بری نیت نہیں ہے میری۔۔۔تیرے سر کی قسم۔۔۔صرف اور صرف بات کرنی ہے میں نے۔۔۔میں نے نہیں کچھ غلط سوچا اسکے بارے میں۔۔۔" آفتاب بولا تو پرنسپل

نے ایڈمیشن والی فائلز میں سے ایک فائل نکال کر کھینچ کے اسکی طرف فائل اچھالی تھی

KZwrites

"بہت ڈھیٹ ہے تو یار۔۔۔لگتا ہے آج میں صحیح سلامت گھر نہیں پہنچوں گا،تو ہو اور ایک خوبصورت لڑکی پر تیری نیت خراب نہ ہو۔۔۔ایسا ممکن نہیں۔۔۔ڈھونڈ لے اس میں سے کچھ ملتا ہے تو۔۔۔"

"یار۔۔بلیو می۔۔نہ بول ایسے۔۔میں دل سے مانگ رہا ہوں اسکا نمبر۔۔تُو ایسے بول رہا ہے تو مجھے برا لگ رہا ہے۔۔یہ اسکی کلاس کی فائل ہے۔۔؟ "

آفتاب فائل کے صفحے اُلٹتے پلٹتے ہر صفحے پر اسکا نام تلاشتے بولا تو پرنسپل اسے دیکھ کر ہنسنے لگا تھا "اتنا ہی عاشق ہو گیا ہے تو خود مخنت کر۔۔ملتا ہے کچھ تو تیری قسمت۔۔پتہ نہیں بچی کے پاس موبائل ہے بھی یا نہیں۔۔"

KZwrites

"ہے اسکے پاس۔۔۔ابھی دیکھا تھا اسے بیگ سے نکالتے۔۔۔تُو بھاڑ میں جا۔۔۔میں ڈھونڈ لیتا ہوں خود ہی۔۔۔" فائل کھنگالتے کچھ نہ ملا تو آفتاب اسے دس باتیں سناتے آفس سے باہر آگیا تھا

Kzwrites

۔۔۔کچھ دیر بعد۔۔۔

"یہ آپکی ایپلیکیشن پر سائن بھی کر دئیے ہیں۔۔۔آپکو فکر کرنے کی ضرورت نہیں بلکل بھی کوئی کال نہیں جائے گی آپکے گھر۔۔۔آپ آف، کریں دو تین دن اور صرف ریسٹ کریں۔۔۔"
آفتاب اسے وائس پرنسپل کے آفس میں ،انکے سامنے ہی ایپلیکیشن ہینڈ اوور کرتے بولا تھا۔۔۔شرٹ بھی اب بدلی گئی ہوئی تھی۔۔۔شازمہ کو گھر سے لینے آنے تک وہاں بیٹھنے کو کہا گیا تھا

KZwrites

"تھینک یو سر..." شازمہ ایپلیکیشن پر احمد نام کے سائن دیکھ کر اسے فولڈ کر کے ہاتھ میں تھامے بولی تھی...کمرے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی

KZwrites

"آپ اپنی وہ پینٹنگ لازمی مکمل کیجیے گا...شاید آپ نے طبیعت ڈاؤن ہونے کی وجہ سے ہی پارٹیسیپیٹ بھی نہیں کیا تھا...بہت اچھا

اور فلوئینٹ ہاتھ چل رہا تھا آپکا اس پر..."

آفتاب نے اسے بار بار گھڑی کی طرف نظر ڈالتے
دیکھ کر کہا تھا

KZwrites

"ج..جی سر...میں کروں گی..." شازمہ مختصر
جواب دے کر کرسی پر ٹانگیں درست کیے
کنفیوز سی حالت میں بیٹھی تھی،چکراتا سر
اب تھوڑا بہتر ہوتا محسوس ہو رہا تھا،شاید
انجیکشن کا فوری اثر تھا جو طبیعت کچھ بہتر
محسوس ہونے لگی تھی یا شاید شہریار کے

لینے آنے کی خوشی تھی جو ذہن سے ایک بوجھ کم کر رہی تھی

"آپکو لینے آجائیں گے جلدی...؟ آف ہونے میں تو ٹائم ہے ابھی کافی..." آفتاب کا دل اسے گھر ڈراپ کرنے کی آفر دینے کا چاہا تھا لیکن حد میں وہ کر اس سے سوال کیا تھا

Kzwrites

"جی میرے بھائی آرہے ہیں..." شازمہ نے اب کی بار اسکی جانب دیکھ کر جواب دیا تو آفتاب اسکی ڈارک براؤن آنکھوں کو دیکھتا رہ گیا تھا...چہرے کی معصومیت پر اداس سی آنکھیں اسے بے حد پراسرار مگر اپنی اپنی سی لگی تھیں...اسکے ایک بار دیکھ لینے پر ہی مزید بات کرنے کا حوصلہ نہیں ہوا تھا... اپنی چئیر سے ٹیک لگائے وہ اب بلکل خاموش ہو گیا تھا...وائس پرنسپل آفس میں مسلسل کوئی نہ کوئی آ جا رہا تھا...کبھی سٹوڈنس تو کبھی امپلائیز...ایک آدھی نگاہ شازمہ کے سنجیدہ گم

kzwrites

صم سے چہرے پر ڈال کر وہ خود ہی کچھ دیر
بعد آفس سے نکل گیا تھا...قدموں کا رخ اب
ایڈمن کے کمپوٹر سسٹم کی طرف تھا

KZwrites

"شہریار اتنا زیادہ کھلا دیا ہے...میرا دل خراب ہونے لگ گیا ہے اب..." مشل پلیٹس ٹیبل سے اٹھاتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"تھوڑی دیر بعد زبردست سی چائے بنا کر دوں گا۔۔۔سب دل ول ٹھیک ہو جائے گا تمھارا۔۔۔ابھی ادھر آؤ میرے پاس ۔۔۔چھوڑو کاموں کو۔۔۔"

شہریار بیڈ پر لیٹتے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے اسکو اپنے پاس آنے کا اشارہ کرتے بولا تھا،جو کب سے کچن میں غیر ضروری چکر کاٹے جا رہی تھی

Kzwrites

"پہلے مجھے بتائیں۔ں۔ں آپکی وہ گن کدھر

ہے۔۔۔" مشل کچن سے نکلتے،اسکے پاس آ کر

بہت ڈھیلے سے انداز میں بولی تو شہریار نے

اسکو کلائی سے کھینچ کر اپنی گود میں گرا لیا

اور معنی خیز نظروں سے اسکی طرف دیکھتے

بولا تھا "کونسی گن۔۔۔"

Kzwrites

"جو آپ نے اس دن۔۔۔"

"جو خالی تھی بعد میں..."

بولتے بولتے اچانک اسے شہریار کی بات کا

مطلب سمجھ آیا تو اپنی بات میں اٹکتے ہوئے

وہ اسکے کندھے پر زور زور سے تھپڑ مارنے لگی

KZwrites

"کیا یار...تشدد کیوں کر رہی ہو...." شہریار

معصوم شکل بنا کر بولا تھا

"آپ کیوں ہر وقت ڈبل میننگ باتیں کرتے ہیں۔۔۔کونسی سے کیا مطلب ہے۔۔۔؟ ایک ہی گن تھی نہ ،تو ظاہر ہے اسی کی بات کر رہی ہوں گی۔۔۔" مشل ماتھے کی تیوریاں چڑھاتے بولی تھی،بے ترتیب سا اسکی گود میں بیٹھے،اسکی ٹانگیں بیڈ سے نیچے کو لٹک رہی تھیں

kzwrites

"یار میرے پاس واقعی دو گن ہیں،اس لیے پوچھا کہ کس کی بات کر رہی ہو..." شہریار سنجیدگی سے بولا تھا

KZwrites

"لیکن میں نے ایک ہی دیکھی ہوئی ہے..." مشل اسکی تھائی پر ہاتھ رکھ کر خود کو ایڈجیسٹ کرتے بولی تھی

"تو دوسری دکھاؤں۔۔۔؟" شہریار اسکی آنکھوں میں جھانک کر جان بوجھ کر اپنا لہجہ گھمبیر کرتے ہلکا سا خود کو اسکی ہپس کے اگینسٹ اوپر کو لفٹ کرتے بولا تو مشل یک دم سرخ پڑتے اسکی گود سے نکل کر کھڑی ہو گئی تھی

"آپ بہت بد تمیز ہیں ویسے۔۔۔"

KZwrites

"یار کم آن----

I never said anything like that...

تمھارا دماغ ہی تمھیں اکسا رہا ہے----" شہریار اپنے دونوں بازو سر کے پیچھے لے جاتے اسکو شرم اور غصے سے لال پیلا ہوتے صوفے پر بیٹھتا دیکھ کر کننگ سا مسکرانے لگا تھا

KZwrites

"اچھا ایسی بات ہے تو دکھائیں دوسری

گن...کدھر ہے...؟"

مشل صوفے پر بیٹھے قدرے اٹینٹو ہو کر بولی

تھی،دل ابھی بھی اسکی اریکشن کو اپنی

تھائیز کے آس پاس محسوس کرتے دھڑک رہا تھا

KZwrites

"ایسے نہیں،پاس آؤ پہلے۔۔۔پھر دکھاؤں گا۔۔۔"

شہریار اسی پوزیشن میں نیم دراز لیٹے بولا تھا

،وہ اس وقت صرف بلیک پینٹ پہنے ہوئے تھا،

جس سے اسکی سختی کسی حد تک نمایاں ہو

ہی رہی تھی،مشل کا پارہ اسکے اتنے اطمینان

سے بیٹھے ہونے پر ہائی ہونے لگا تھا

Kzwrites

"آپ اُدھر سے ہی دکھا دیں..." مشل اونچی آواز میں بولی تھی

"ہاتھ میں پکڑاؤں گا نہ...ادھر آؤ شاباش...ایسے دور سے ٹھیک سے دیکھ بھی نہیں پاؤ گی...ویسے بھی

Guns are just more fun when you hold them in your hands..."

KZwrites

شہریار تھائی پر ہاتھ سٹرائیک کرتے ذو

معنی لہجے میں بولتے اسکی جانب دیکھا تو

مشل نے پاس پڑا کشن اٹھا کر

شہریار کو دے مارا تھا

KZwrites

"بہت اوور ہو رہے ہیں آپ...بہت زیادہ...آپکو

لگتا ہے میں کبھی ہاتھ بھی لگاؤں گی...؟

never

...کیا آپ...عجیب..." مشل اپنا سر دونوں

ہاتھوں سے تھام گئی تھی

"تو پکڑے بغیر صرف دیکھ کر کیا کرنا ہے...؟ یا

مجھ سے کچھ کروانا ہے...؟" شہریار اسکی

حالت سے مخظوظ ہوتے بیڈ کراؤن سے ٹیک ہٹا

کر شریر سا مسکراتے اسکی طرف دیکھا تو

مشل نے برابر غصے سے بھرپور نظر ملائی تھی

KZwrites

"Wha.a.a..attt....? I'm only discussing

guns,why this angry stare....???

دماغ اپنا تمھارا گندہ ہے اور آنکھیں

مجھے دکھا رہی ہو..."شہریار باقاعدہ ہنستے

ہوئے اسے ٹیز کرتے بولا تو مشل صوفے سے اٹھ

کر برق رفتاری سے چلتے اس تک آئی تھی

KZwrites

"دکھائیں دونوں گن... فوراً ...جلدی کریں...ابھی پتہ لگ جاتا ہے...." مشل غصے سے بولتے اسکے سر پر کھڑی ہوگئی تھی

KZwrites

"دکھاتا ہوں دونوں گنز...لیکن ایک بات....اگر

میں انوسینٹ ثابت ہو گیا تو پھر تمھیں اپنی

سوچ کو عملی جامہ پہنانا پڑے گا

You'll have to hold it...."

شہریار اپنی تھائیز کی طرف آنکھوں سے اشارہ

کرتے بے باکی سے بولا تو مشل کے چہرے پر

سرخیوں کی حد ختم ہوئی تھی

Kzwrites

"دکھائیں۔ں۔ں۔۔۔مجھے پتہ ہے نہیں ہیں آپکے پاس دو گنز۔۔۔صرف تنگ کر رہے ہیں۔۔۔" مشل غرائی تھی

KZwrites

"بتا رہا ہوں کہ ہیں دو گنز۔۔۔خیر۔۔۔

I'm going to enjoy myself..."

شہریار ٹیزنگ لہجے میں بولتا اٹھ کھڑا ہوا اور اسکی کلائی پکڑے اسے اپنی کبڑڈ تک لے گیا اور

اس میں سے وہی گن نکال کر مشل کی طرف

بڑھائی جو اس دن مشل کی جینز میں اٹکائی

تھی

"تو دوسری۔۔۔؟ د۔۔۔دوسری کدھر ہے۔۔۔؟ " مشل

نے گن دیکھ کر یک دم پیچھے ہٹتے کہا تو

شہریار ایک جھٹکے سے اسکو کبرڈ کی دروازے

سے لگا کر اس پر مکمل چھا گیا تھا۔۔۔دائیاں

KZwrites

ہاتھ گن سمیت اسکی سائیڈ کمر پر رکھے

شہریار نے بائیں ہاتھ اسکے سر کے اوپر کبرڈ سے

ہاتھ ٹکایا ہوا تھا

k7writes

"You know,I am not innocnet...."

کہتیے ہی شہریار اسکے چہرے پر جھکا اور گن

کو اسکے پیٹ سے نیچے لیجاتے نازک سی جگہ

پر زور ڈالا تو مشل کی جان لبوں پر آئی تھی

"ن۔۔نہیں ہے نہ اور۔ر کوئی گن۔۔۔" مشل اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر گن کو خود سے دور دھکیلتے بولی تھی،سانسیں ایک دم تیز ہو گئی تھیں

kzwrites

"دوسری دیکھنی ہے تو پکڑنا بھی پڑے گا۔۔۔ہاتھ

میں اچھے سے ہولڈ کرنا پڑے گا۔۔کر لو گی۔۔۔؟"

اسکے تپتے رخسار سے اپنا چہرہ مس کرتے

شہریار دوسرے ہاتھ سے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی

پینٹ تک لے آیا تو مشل نے شدت سے نفی میں

سر ہلایا تھا،کلائی اسکی گرفت میں کھینچ کر

واپس اپنی طرف کرتے وہ بے بسی سے اسکی

آنکھوں میں جھانکی تھی

kzwrites

"کیا کر رہے ہیں۔۔۔یہ خالی ہے نہ۔۔۔؟ بتائیں۔۔۔"

کلائی چھڑواتے ہوئے شہریار نے گن سے اسکی

کلٹ کے آس پاس مزید دباؤ ڈالا تو مشل نے

خوف سے آنکھیں میچی تھیں

KZwrites

"یہ تو خالی ہے۔۔۔لیکن دوسری فل لوڈ ہوئی پڑی

ہے ابھی۔۔۔تم ہاتھ میں لو گی تو بس۔۔۔" شہریار

نے اسکے ہاتھ کی پشت پر اپنا انگوٹھا پھیرتے

بہت ہی بھاری سے لہجے میں کہا تو مشل نے

میچی ہوئی آنکھیں کھول کر اسے گھبرائے

لہجے میں اسے پکارا تھا "شہر۔۔۔یار۔۔۔"

KZwrites

"جی میری جان۔۔۔۔"

شہریار نے اسکی کنفیوز نظروں میں

میں جھانک کر دیکھا تھا،لہجے میں خماری حد

درجہ عود آئی تھی...ایک ہاتھ میں اسکا ہاتھ

تھا جسے وہ زبردستی اسکی پینٹ سے دور

رکھے ہوئے تھی اور دوسرا ہاتھ گن سمیت اسکے

نازک حصوں تک رسائی کی کوشش کر رہا تھا

KZwrites

"نہ کریں تنگ...آپ جھوٹے ہیں.ں..." مشل

روہانسی ہوئی تھی

"پھر وہی بات۔۔۔؟

I'm not lying to you

صرف اتنی سی عرض ہے کہ پکڑنا بھی ہے گن

کو۔۔ہمت دکھاؤ تھوڑی،کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟" کہہ کر

شہریار نے کبرڈ سے ایک اور بلکل ویسی ہی مگر

کور میں لپٹی گن نکالی تو مشل شرمندہ ہو کر

کبھی اُس گن کو دیکھنے لگی تو کبھی شہریار

KZwrites

کو۔

"یہ لوڈڈ ہے---

Told you..."

شہریار نے پہلی گن مشل سے ہٹا کر ٹیبل پر رکھتے،اِس گن کا کور ہٹا کر اس میں موجود بلٹس مشل کو دکھائیں تو وہ مزید شرمندہ سی ہو کر اسے دیکھنے لگی تھی

kzwrites

"آپ نہ۔۔۔بہت۔۔۔بہت ہی زیادہ۔۔۔" مشل شرمندگی اور گھبراہٹ کے ملے جلے تاثرات لیے اسکے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دیتے وہاں سی کھسک گئی تھی

KZwrites

"اپنے دماغ کو چیک کرواؤ،پھر مجھے کچھ

کہنا..." شہریار گن کو واپس کور میں ڈال کر

کبرڈ میں رکھتے،کھلکھلا کر ہنستا ہوا اس تک

آیا تھا

KZwrites

"مجھے گھر ڈراپ کریں، 2بجنے والے ہیں..."

مشل سیدھا کچن کاونٹر کی طرف جا کر اپنا

بیگ اٹھا کر کندھے پر ڈالتے ناراض لہجے میں

بولی تھی

"غلط خود سوچا ہے اور ایٹیٹیود بھی مجھے ہی دکھانا ہے۔۔۔؟" کہتے ہوئے شریار اپنی شرٹ پہننے لگا تو مشل نے تیز تیز سانس لیتے اسے گھورا تھا

KZwrites

"ویسے ہاتھ میں پکڑنے میں کیا برائی ہے۔۔۔؟

I crave for your touch یار this time I'm not referring to gun..."

شہریار شرٹ کے بٹن بند کرتے بولا تو مشل بدستور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کچا چبا جانے والی نظروں سے اسے دیکھے جا رہی تھی

KZwrites

"کوئی ہاں نہ نہیں۔۔۔؟" اسے چپ چاپ گھورتا
دیکھ کر شہریار خود میں ہی ہنستے ہوئے
ویسٹ کوٹ بازو ہر ڈالے اسکے پاس آ کر کھڑا ہو
گیا تھا۔۔اسے پاس آتے دیکھ کر مشل نے نظریں
پھیر کر ٹیبل پر پڑا سٹالر پکڑ کر کندھوں پر
مفلر والے انداز میں ڈال لیا تھا۔۔چہرہ اسکی
باتوں سے دہک رہا تھا

kzwrites

"آج رات مجھ پر مہربانی کر دو یہ..." شہریار ابھی بول ہی رہا تھا کہ مشل اسے کراس کرتے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تھی...کانوں سے دھواں نکلنے لگا تھا

kZwrites

"پاگل ہو گئے ہیں کیا یہ...کیا بولی جا رہے ہیں

اتنا اوپنلی..." ماتھے پر نمودار ہوتے پسینے کے

قطروں کو صاف کرتے مشل لفٹ تک پہنچی تو

شہریار بازو پر ویسٹ کوٹ ڈالے کمرہ لاک کر کے

سست سا چلتا اس تک آگیا تھا...نظریں ملیں تو

مشل کے نظریں پھیر لینے پر چہرے پر گہری

مسکراہٹ پھیل گئی تھی

Kzwrites

"کیا سوچا ہے پھر۔۔۔؟؟ کوشش تو کرنا نہ
یار۔۔۔کم از کم Never والی لسٹ سے تو نکالو یہ
ٹاسک۔۔۔" شہریار کافی لمبی خاموشی کے بعد
گاڑی میں ایک بار پھر بات شروع کرتے بولا تو
مشل نے سر نفی میں ہلا کر نظریں ونڈ سکرین
پر جمائے رکھیں تھیں

kzwrites

"میں تو ٹچ کر لیتا ہوں تمھیں،تم کیوں اتنا۔۔۔"

شہریار نے سٹیرنگ وہیل پر ہاتھ رکھے سیریس سا ہوتے بولا تو مشل نے تعجب بھری نظروں سے اسے دیکھتے،اپنا رخ بھی اسکی طرف کیا تھا

KZwrites

"سیریسلی۔۔؟ آپ بس یہی باتیں سوچتے رہتے ہیں۔۔؟"

"تو کیا برائی ہے سوچنے میں۔۔۔؟"

"یہ سب چل رہا ہوتا ہے آپکے دماغ میں یعنی۔۔۔؟

آپ آفس میں کام کرتے یہ سوچتے ہیں کہ کون

کس کو کہاں ٹچ کرتا ہے کہاں نہیں۔۔۔؟

عجیب۔ب۔ب۔۔۔" مشل اسے باتوں سے زیر کرنے

کی کوشش کرنے لگی تھی

Kzwrites

"آفس میں...؟ بلکل تنہائی میں بات کی ہے تم سے...اور سوچ تو کبھی بھی کہیں بھی آسکتی ہے..." شہریار گاڑی کو گھر کو جانے والی سڑک پر ڈالتے ہوئے بولا تھا،اپنا آپ ڈیسپریٹ سا محسوس ہوا تھا لیکن اپنی ڈزائیر پھر بھی اسکے سامنے رکھ دی تھی

kzwrites

"میں آپ سے ایسی باتیں ایکسپیکٹ نہیں کر رہی تھی..." مشل نے چہرہ اس سے موڑا تھا

"تم نے شروع کی تھیں...میں نے بس بتایا ہے جو میرا دل چاہتا ہے...تم بھی بتا لیا کرو جو تمھارا دل چاہے....ایسے زیادہ مزہ آتا ہے...میوچوئل انڈرسٹینڈنگ سے....بلیو می...."

KZwrites

"شہریار۔ر۔ر۔۔۔آپکو کیا ہوئے جا رہا ہے۔۔۔نہیں

کریں۔ں۔ں ایسی باتیں۔۔۔" مشل اپنا چہرہ

دونوں ہاتھوں میں تھام کر سر پکڑ کر ہی بیٹھ

گئی تو شہریار بائیاں ہاتھ اپنی تھائی پر رکھے ،

انگلیوں سے گھٹنے کو بے چینی سے سٹرائک

کرنے لگا تھا

kzwrites

"مشل تھوڑا عادت ڈالو سننے کی۔۔۔اور عمل کرنے کی۔۔۔" شہریار نے وہی ہاتھ اسکی تھائی پر رکھتے اسے کھینچ کر اپنی جانب کیا تو مشل نے اپنے دماغ میں اسکی کہی بات امیجن کرتے ، جھرجھری سی لی تھی

"N----Not possible....No---thats not my thing..."

KZwrites

"تم بچو مجھ سے اب 9 تاریخ کے بعد۔۔سب باتیں پاسیبل بنا دوں گا۔۔۔" شہریار سنجیدہ سے لہجے میں بولا تو مشل کے گلے میں گلٹی ابھری تھی،نظر اپنی تھائی پر شہریار کے ہاتھ کی سخت گرفت پر پڑی تھی۔۔۔سانولے سے بھاری ہاتھ کی رگیں پھول کر نمایاں ہو رہی

kzwrites

تھیں۔۔۔مشل نے تھوک نگلتے سائیڈ آئی سے اسے

ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرتے دیکھا ہی تھا کہ

ڈیش بورڈ پر پڑے شہریار کے موبائل پر میسج

ٹون بجی تھی

KZwrites

"چیک کرنا ذرا۔۔۔مستقیم صاحب

کا میسج تو نہیں۔۔۔"

اس نے مشل کو میسج دیکھنے کو کہا تھا

"نہیں۔۔۔شازمہ کا ہے،کہہ رہی ہے کہ کالج سے پک کر سکتے ہیں۔۔۔؟ دو بجے تک۔۔۔"

KZwrites

"اسکو ریپلائے کرو کے آرہا ہوں پانچ دس منٹ میں۔۔۔" شہریار نے شازمہ کے میسج کا سنتے ہی گاڑی اسکے کالج کی طرف ڈال دی تھی

"پوچھو اس سے طبیعت ٹھیک ہے اسکی..."

شہریار ہاتھ مشل کی ٹانگ سے ہٹا کر گاڑی کو الٹے ہاتھ سے ڈرائیو کرتے بولا تو مشل تیزی سے مسیج ٹائپ کرنے لگی تھی،شہریاڑ کے دھیان ہٹنے پر اسکی اپنی سانس بھی بحال ہوئی تھی

KZwrites

.....کچھ دیر بعد...

"مشل تم دھیان رکھنا شازمہ کہ نکلنے کا...میں سامنے سے آئسکریم لے آؤں..." شہریار گاڑی سے اتر گیا تو مشل بھی گاڑی سے باہر کھڑے سامنے کالج سے نکلتی لڑکیوں میں شازمہ کو ڈھونڈنے لگی

kZwrites

"یہ۔۔یہ تو سر آفتاب ہیں۔۔۔شاید۔۔۔"

"شاید نہیں بلکہ واقعی وہی ہیں۔۔۔"

"یہ کیوں اُن سے باتیں کر رہی ہے۔۔"

"یہ انکو کیسے جانتی ہے۔۔؟"

KZwrites

باتوں سے تو لگ رہا جیسے جانتی ہے اچھے سے،

مسکرائی بھی ہے..."

"او مائے گاڈ...یہ کیا چل رہا ہے..." مشل غور سے

ان دونوں کو دیکھ رہی تھی کہ اچانک شازمہ

کی نظر اس پر پڑ گئی تو مشل ہڑبڑا کر ادھر

اُدھر دیکھنے لگی تھی...اسے اپنی طرف دیکھتا

پا کر شازمہ کی حالت بھی ابتر ہو گئی تھی

kzwrites

"ت۔۔۔تمم۔۔۔۔۔"

شازمہ شدید کنفیوز ہوتے گاڑی تک آئی تھی کہ اگر مشل نے دیکھ لیا ہوا تو کہیں کسی کو بتا نہ دے

KZwrites

"و..وہ..شہریار اندر گئے ہیں....تمھارے لیے آ

..آئسکریم لینے..." مشل بھی اسکا سامنہ کرتے

کنفیوز ہوئی تھی کہ شازمہ کو شاید اسکا آنا

اچھا نہ لگا ہو...یا شازمہ نے اسے خود کی جانب

دیکھتا نہ پا لیا ہو...دماغ میں ڈھیروں سوال

اٹھنے لگے تھے

kzwrites

"اچھا...م...میں بیٹھ جاؤں..."

شازمہ کنفیوژن میں مشل سے گاڑی میں بیٹھنے کی اجازت مانگنے لگی تھی...ہاتھ میں اپنا کینوس پکڑا تھا جو کالج سے نکلتے وقت آفتاب نے اسے تھمائی تھی

KZwrites

"ہاں ہاں...بیٹھ جاؤ..." مشل نے پیچھے ہٹتے اسکو آگے والی سیٹ کا راستہ دیا تھا

"نہیں...تم آگے بیٹھو..میں پیچھے بیٹھ جاؤں گی..." کہتے ہوئے شازمہ پچھلا گیٹ کھولنے لگی تھی...دونوں ایک دوسرے سے نظریں چراتے بات کر رہی تھیں کہ اتنے میں شہریار آئس پارلر سے باہر آگیا تھا

kZwrites

"گرلز پلیز آج لڑائی نہ کرنا۔۔۔آپ دونوں کی مہربانی۔۔۔" شہریار ان دونوں کو آپس میں تمیز سے بات کرتا دیکھ کر جان بوجھ کر بولا تھا

"یہ لو مشل،یہ آپکا۔۔یہ شازمہ آپکا فلیور۔۔۔" شہریار آئسکریم پیچھے بیٹھی شازمہ کو پکڑاتے اسکی پریشان نظریں دیکھ چکا تھا "شازمہ بچے--is everything ok"

KZwrites

"جی...شہریار بھائی...شازم آج کہیں بزی تھے تو...." شازمہ آئسکریم ہاتھ میں پکڑے باہر دیکھتے بولی تھء

KZwrites

"پتہ ہے جہاں بزی ہے وہ...خیر..کدھر جانا ہے پھر...سسرال یا میکے..." شہریار منہ میں بڑبڑاتے گاڑی کو سٹارٹ کرتے بولا تھا...آفتاب اور شازم کے نئے سیٹ اپ کے بارے میں اسے

ساری خبر تھی لیکن عالم شاہ کے کہنے پر اس

نے کوئی انٹرفئینرنس نہیں کی تھی

"آ ۔۔۔آپکے گھر۔۔۔" شازمہ بے چین سے لہجے میں

بولی تھی،مشل کا سر احمد کو دیکھ لینا اسے

پریشان کر رہا تھا

k7writes

"اوئے پھر وہی بات..بولو اپنے گھر جانا ہے..."

شہریار نے شازمہ کو مصنوعی ڈانٹا تھا

"شہریار بھائی آپ بلکہ...خالہ کی طرف ہی

ڈراپ کر دیں...شازم غصہ نہ کر جائیں،انہوں نے

کہا تھا کہ آپ سے کہوں کہ..." شازم کا خوف

الگ گھبراہٹ میں ڈالے ہوئے تھا

فیصلہ بھی کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ اپنے

گھر واپس چلی جائے یا شازم کے گھر۔۔۔

"شازم کی ایسی کی تیسی نہ کر دوں اگر میری بہن پر غصہ کرے تو،میں میسج کر دوں گا اسکو۔۔تم پریشان نہ ہو۔۔۔"

"طبیعت بھی ڈاؤن لگ رہی ہے تمھاری بہت۔۔۔کمزور ہوئی پڑی ہو۔۔۔" شہریار وقتاً فوقتاً

KZwrites

اسے بیک مرر سے دیکھ کر مسلسل باتوں میں

انگیج کر رہا تھا

مشل کا دماغ آفتاب پر اٹکا ہوا تھا،نہ شازمہ سے

پوچھ سکتی تھی نہ شہریار کو بتا سکتی تھی

کہ کہیں شازمہ پھر سے اسکے خلاف نہ ہو جائے

کہ وہ بھابھی ہو کر اسکے پرسنل معاملات میں

انٹرفئیر کر رہی ہے یا اس پر شک کر رہی

Kzwrites

ہے...دوسری جانب شازمہ اور آفتاب کا آپس

میں لنک سمجھ نہ آنے کہ وجہ سے الگ ٹینشن

ہوئے جا رہی تھی

K7writes

"آپ دونوں جاؤ اندر،میں آفس کے لیے

نکل رہا ہوں...شام

کو ملتے ہیں..." شہریار نے مشل اور شازمہ کو

ڈراپ کر کے

گاڑی آفس کے راستے ڈال لی تھی

"شازمہ تم نے آئسکریم کھائی ہی

نہیں۔۔۔پکڑاؤ مجھے۔۔۔"

مشل اندر داخل ہوتے ہوئے اسکے ہاتھ سے میلٹ

ہوا کپ لے کر ڈسٹبن میں پھینکتے ہوئے بولی

تھی

kzwrites

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔ٹھنڈا کھایا نہیں جا رہا تھا۔۔" شازمہ کو پھر سے اپنا سر چکراتا محسوس ہونے لگا تھا

KZwrites

"اچھا،چائے بنا دوں تھوڑی۔۔۔؟ ناشتہ کیا ہوا ہے۔۔؟"

مشل نے اندرونی دروازے سے گھر میں داخل

ہوتے پوچھا تھا

"نہیں۔۔شکریہ۔۔۔بس میں سونا چاہتی ہوں۔۔۔ تم رخشندہ بی سے کہہ کر میرا روم سیٹ کروا دو گی پلیز۔۔۔؟ وہ۔۔۔آج پینٹنگ کامپیٹیشن تھا نہ تو۔۔۔دوسرے کالجز کے ٹیچرز بھی آئے تھے۔۔۔تھوڑا۔۔۔سٹریس فل ہو گیا تھا۔۔۔" شازمہ نے اپنی طرف سے ان ڈائریکٹ کلیریفیکشن دیتے ڈرتے ڈرتے مشل سے نظریں ملائی تھیں

KZwrites

"اوہ اچھا...میں کہہ دیتی ہوں ان سے کہ سیٹ کر دیں تمہارا کمرہ...چائے پیو گی نہ...؟" مشل اسکے چہرے پر جھوٹ جیسے تاثرات دیکھ کر فوراً ہی سمجھ گئی تھی کہ وہ کچھ چھپا رہی ہے ،لیکن پوری کوشش کر کے اپنا لہجہ نارمل ہی رکھا تھا

Kzwrites

ہاں..میں...ماما پاس..." شازمہ لڑکھڑاتے لہجے

میں بولتے سمینہ بیگم کے کمرے میں داخل

ہوئی تو مشل مسکرا کر سر کو ہاں میں جنبش

دیتے کچن کی طرف بڑھ گئی تھی

KZwrites

"یہ کمرہ کیوں سیٹ کروا رہی ہے...؟"

"اور آفتاب کب سے ٹیچر ہو گیا۔۔؟"

" کالج کے باہر کھڑا کیوں تھا وہ۔۔۔؟"

"شازم بھائی کے ساتھ کیوں نہیں گئی

یہ۔۔۔شہریار کو کیوں بلایا۔۔۔؟" سوچیں اور

سوال بڑھتے جا رہے تھے

KZwrites

"اوئے ماں صدقے،تم کیسے آ گئی دل بڑا کر کے---" سمینہ بیگم بیٹی کو دیکھ کر کِھل اٹھی تھیں کہ اچانک شازمہ کا فون بج اٹھا تھا

"جی---"

"میں شہریار بھائی کے ساتھ گھر آئی ہوں---"

"آپ نے ہی کہا تھا---"

KZwrites

"م۔۔میری۔۔۔" ابھی شازمہ بول رہی تھی کہ شازم نے کال کاٹ دی تھی

KZwrites

"کیا ہوا ،کیا کہہ رہا تھا،زیادہ ہی اتاولا ہوجاتا ہے ،ذرا نہیں تمھیں ٹکنے دیتا یہاں۔۔۔حد ہو گئی۔۔۔آج آئے گا تو بات کروں گی۔۔۔" سمینہ بیگم شازمہ کی پریشان بھانپتے ہوئے بولی تھیں

"مما میرا سر بہت چکرا رہا ہے... میں سونا چاہتی ہوں اور شازم کہہ رہے کہ وہ لینے آ رہے ہیں...میرا نہیں دل چاہ رہا جانے کا..." شازمہ ماں کے گلے لگتے ہوئے بولی تو اسکا گرم جسم سمینہ بیگم کو مزید پریشانی میں مبتلا کر گیا تھا

kzwrites

"تم سو جاؤ،میں سیدھا کرتی ہوں شازم

کو۔۔۔ایسے کیسے لینے آجائے گا وہ۔۔۔۔"

"جاؤ میرا بچہ تم ریسٹ کرو،بخار چڑھا پڑا

ہے۔۔۔دیکھو تو کیسے پیلی پڑ رہی ہو۔۔۔۔"

"میں مشل کو کہتی ہوں تمھارے روم کھانا

بھجوائے۔۔۔ڈاکٹر کو بلواؤں۔۔۔؟" سمینہ بیگم

KZwrites

بولیں تو شازمہ نے نفی میں سر ہلایا تھا

"ماما میری کالج میں طبیعت خراب ہوئی تھی۔۔۔وہ۔۔لے گئے تھے ڈاکٹر پر۔۔۔مجھے بس زیادہ سارا سونا ہے۔۔۔سکون سے ماما۔۔۔کوئی نہ جگائے مجھے۔۔۔" ماں کے گلے لگے وہ رو پڑی تھی

Kzwrites

"یااللہ اتنا کیا ہو گیا کہ کالج والوں کو ڈاکٹر کو دکھانا پڑ گیا۔۔۔؟ تم ٹھیک نہیں لگ رہی بچے۔۔۔" سمینہ بیگم اسے خود سے الگ کرتے بولی تھیں

KZwrites

"ماما میرا۔۔میں نے واپس نہیں جانا اب۔۔۔میرا سر بہت۔۔۔بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔" شازمہ بات کرتے کرتے رخ بدل گئی تھی،ماں کے چہرے پر

پھیلتی پریشانی سے دل ڈر سا گیا تھا

"جا میرا بچہ سو جا...کوئی ڈسٹرب نہیں کرے گا...کپڑے بدل کر سکون سے سو جا...میری بچی .." سمینہ بیگم نے اسکی جھولتی آنکھیں دیکھ کر مزید سوال کرنے کی بجائے اسکا چہرہ چوم کر اسے پھر سے گلے لگایا تھا...شازمہ اپنے دل کو تسلی دیتے اوپر والے فلور کی طرف بڑھ

K7writes

گئی تھی

اوپر آتے آتے دل میں خود سے عہد کیا تھا کہ اب مزید ظلم وہ نہیں سہے گی...کم از کم اپنی ماں سے بات کر کے آج وہ خود کو اس بوجھ سے کچھ آزاد کرنا چاہتی تھی...سینے پر ہاتھ رکھ کر کمرے میں داخل ہوتے اسکی نظروں میں گزرے سب دن گردش کرنے لگے تو کبھی خوف کے زیراثر وہ رونے لگتی تو کبھی خود کو حوصلہ دیتے وہ شازم سے الگ ہونے کا عہد کرتے اپنے آنسو خود ہی پونچھنے لگتی...

kzwrites

نیند تو آنکھوں سے کوسوں دور ہی بھاگ گئی

تھی۔۔۔کسی کروٹ چین محسوس نہیں ہو رہا

تھا۔۔۔ماں کو سب بتا کر باقی سب کو فیس

کرنے کا سوچ کر پھر سے آنسو بہنے لگے

تھے۔۔۔ایک راہ نظر آتی تھی تو سو مصیبتیں

بھی دکھائی دینے لگتی تھیں۔۔۔سوچتے سوچتے،

خود کو تسلیاں دیتے دیتے وہ بخار کی حدت

میں گم ہوتے آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔یونیفارم

کی بازو پر لگا پینٹ ،پسینے سے اسکے چہرے پر

پھیلنے لگا تھا۔۔۔نیند کچھ گہری ہو ہی گئی تھی

Kzwrites

کچھ دیر پہلے

KZwrites

"جلدی آگئے،تم نے تو 3 بجے آنا تھا..."

آفتاب کو ہنستا مسکراتا ہوا آفس میں داخل ہوتا دیکھ کر شازم کمپیوٹر سکرین سے نظریں

ہٹاتے وال کلاک کی طرف دیکھتے بولا تھا

"بس.. جلدی فری ہو گیا تھا...تم نے اپنی مسز
کو لینے جانا ہے تو جاؤ..." آفتاب اپنا سیل فون
نکال کر شازمہ کا نمبر
دیکھ کر مسکرانے لگا تھا جو ایڈمن آفس سے
اس نے باآسانی نکلوا لیا تھا

KZwrites

"بڑا مسکرایا جا رہا ہے...لگتا ہے بچی پھنس گئی ہے کوئی مزیدار سی..."

شازم بولا تو آفتاب کی نظروں میں شازمہ کا معصوم پاک سا سراپا لہرایا تھا،شازم کے لفظ بھی آج اسکو ناگوار گزرے ورنہ وہ دونوں ہمیشہ ایسے ہی بات کرتے تھے "فضول نہ بولا کر ہر وقت یار...."

kzwrites

"اوہوووو۔۔۔دل والا معاملہ لگ رہا ہے۔۔بتا تیرا رشتہ لے جاتے ہیں جلد از جلد۔۔۔" شازم اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ذرا سنبھل کر بولا تو آفتاب مسکرایا تھا "پہلے اس سے تو پوچھ لوں، خیر تُو جا نا۔۔۔"

KZwrites

"یاد آیا،تو ولیمے کی پکچرز کا پوچھ رہا تھا، آگئی ہیں...بھیجوں مشل کی...؟" شازم اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولا تو آفتاب نے بغیر اسکی طرف دیکھے ہاتھ سے اشارے سے اسے جانے کا کہا تو شازم اسے طنزیہ نظروں سے دیکھتے آفس سے نکل آیا تھا...شازمہ کو سرپرائز دینے اسکے کالج کی طرف گاڑی ڈال دی تھی... آف ٹایم پر جب سب باہر آرہے تھے تب شازمہ کی فرینڈز بھی باہر آئیں لیکن شازمہ ساتھ نہیں تھی...شازم گاڑی سے نکل کر انکی

Kzwrites

طرف بڑھا تو وہ سب شازم کو آتا دیکھ کر کھی کھی کرنے لگیں

"اسلام علیکم...شازمہ...کدھر ہے...؟"

KZwrites

"شازم بھائی،اسکی تو طبیعت خراب ہوگئی تھی،بے ہوش ہو گئی تھی وہ آج..."

"سر احمد اور مس کنول اسکو ہاسپٹل لے گئے

تھے۔۔۔اسکے بعد کا ہمیں پتہ نہیں۔۔۔"

"آپ آفس سے پتہ کر لیں"

"یا کال کر لیں شازمہ کو۔۔۔"

"اسے کوئی لینے آیا تھا شاید۔۔۔ہو سکتا اسکے

بھائی آئے ہوں۔۔۔"

KZwrites

وہ سب باری باری بول رہی تھیں اور شازم کے

چہرے کے اتار چڑھاؤ صاف نظر آرہے تھے

KZwrites

"ٹھیک ہے میں پتہ کر لیتا ہوں..." کہہ کر شازم

اسکا نمبر ملانے لگا تھا

"کدھر ہو..."

"کس سے پوچھ کر گئی ہو..."

"شہریار کو میسج کر دیا،مجھے نہیں کر سکتی
تھی...؟"

KZwrites

"ہاں میں نے کہا تھا بلا لینا اسے،لیکن تم ٹائم
سے پہلے نکل جاؤ گی یہ تو نہیں بتایا نہ تم
نے..."

"اور کس سے پوچھ کر وہاں دفع ہوئی ہو۔۔۔؟"

"کونسے سر کے ساتھ کس ہاسپٹل گئی تھی۔۔۔؟
بیہوش ہوئی تھی کہ مرنے لگی تھی۔۔۔؟ بکواس
نہیں چاہئیے۔۔۔"

KZwrites

"میں آرہا ہوں دو منٹ میں۔۔۔گیٹ پر
پہنچو۔۔فورا۔۔۔"

کہہ کر شازم نے کال کاٹ دی اور گاڑی شہریار کے گھر کے راستے پر ڈال دی تھی

"Kya decide kia phr...?"

KZwrites

شازمہ کو چائے دینے کے بعد مشل اپنے بیڈروم میں بیٹھ کر خالی دماغ سے پڑھتے ہوئے سکرین پر شہریار کا میسج دیکھ کر مسکرا دی تھی...پڑھائی کے دوران مسلسل شازمہ اور

آفتاب کو سوچتے وہ بے حد ڈسٹریکٹ ہو رہی

تھی

"انکو اپنی الگ ہی پڑی ہوئی ہے۔۔۔" مشل کتاب

ایک طرف کرتے دھیان بٹانے کو فون ہاتھ میں

لیے نیم دراز ہو گئی تھی

k7writes

"Ks baray main..?"

ٹائپ کر کے شہریار کو بھیجا تھا

KZwrites

"Hath sy kb hold kro g...?

You never touch me with love..."

"Apko kya hogya haaaa....kyu aisi batain kr rhy hain...rat tk to sai thy ap,sbha b thek hi bheja tha..."

مشل نچلا لب دانتوں تلے دباتے میسج ٹائپ کرنے لگی تھی

KZwrites

"Jo poch rha hun wo btao...i want your hands on me..."

"I'm damn serious and cannot wait..."

"Aj e..."

KZwrites

"Mery anay tak preparetion complete karo apni sari...4 din sy parh rhi ho...bs kro ab zualm karna..."

شہریار کے ایک کہ بعد ایک مسیج دیکھ کر

مشل آنکھیں سکیڑے فون چہرے سے دور کر کے پڑھنے لگی تھی،چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ بھی آرہی تھی جسے اکیلے میں وہ چھپا بھی نہیں رہی تھی

KZwrites

"Tyari to main kr lu g lekin wo nai krna jo ap keh rhy hain---"

مشل نے بہت سوچ کر میسج بھیجا تھا

"Tum bs tyari mukamal rkho,jo main keh rha hun wo main khud hi karwa luga..."

KZwrites

"Jaldi nikal aown ga aj...sbha tm jab agai thi na,tbsy e dil nai lag rha yahan...."

شہریار کے مسیج پڑھتے ,دھیما دھیما سا
مسکراتے اچانک اسکو شازمہ کے کمرے سے غیر
معمولی شور کی آواز آنے لگی تو اپنا فون اور
بکس وہیں چھوڑ کر کمرے سے نکل کر وہ اسکے
روم کی طرف بھاگی تھی

KZwrites

"کون...؟" نیند میں اپنے فون کی بیل پر شازمہ نے چونک کر فون پکڑا تھا،شازم کے لینے آنے کا سوچ کر نیند بری طرح اڑی تھی...چکراتے سر کے ساتھ وہ اٹھ کر بیٹھتے ،آنکھیں ملتے ہوئے سکرین پر ان نون نمبر دیکھ کر کال پک کرتے گم صم سی آواز میں بولی تھی

kzwrites

"السلام علیکم۔۔۔آپ۔۔۔آپ کیسی ہیں۔۔۔؟ میں آفتاب احمد بات کر رہا ہوں،صبح ہماری ملاقات ہوئی تھی۔۔۔" دوسری جانب سے لمبا چوڑا جملہ سن کر شازمہ نے حواس بحال کرتے ایک نظر فون سکرین کی جانب دیکھا تھا

Kzwrites

"جی۔۔۔سر۔۔" سوالیہ سے لہجے میں بولی تھی،

جیسے کال کا مقصد پوچھنا چاہ رہی ہو

"وہ ایکچوئلی۔۔۔اصل میں ایک تو میں نے آپ کا

حال چال دریافت کرنا تھا۔۔۔ا اور

دوسرا۔۔۔مجھے آپ کی۔۔۔"

Kzwrites

"و...وہ پینٹنگ کے بارے میں بات کرنی تھی جو آپ صبح بنا رہی تھیں...اس سلسلے میں آپ کا نمبر بھی میں نے لیا تھا...ایکچولی ہم ہر سال کامپٹیشن میں کچھ پینٹنگز خریدتے ہیں...اور آپ کی پینٹنگ دیکھنے کے بعد مجھے..."

KZwrites

"آئی مین...کوئی دوسری...پینٹنگ...میرے دل کو نہیں لگ رہی...

I really want to buy that one

جب آپ اسے مکمل کر لیں...کوئی جلدی نہیں ہے..." اسکی طرف سے مکمل خاموش محسوس کرتے وہ بس بولے چلا جا رہا تھا

KZwrites

"The thing is, once you've completed that painting, please let me know so I can get in touch with you and buy it....

آپ۔۔۔آپ سن رہی ہیں۔۔۔؟" اسکی طرف سے کوئی رسپانس نہ پا کر بالآخر وہ پوچھ ہی بیٹھا تھا

KZwrites

"جی لیکن میں نے تو کامپٹیشن میں پارٹیسپیٹ ہی نہیں کیا۔۔۔" شازمہ ماتھے پر ہاتھ پھیرتے کنفیوز سے لہجے میں بولی تھی

"لیکن مجھے وہ چاہیئے ہے---ہر قیمت پر---آپ میرا نمبر سیو کر لیں بس---جب بھی مکمل ہو گی آپ نے صرف مجھے بتانا ہے---آپ کو اندازہ ہی نہیں ہے کہ آپ نے کتنا اچھا اسے بنایا ہے----نامکمل ہوتے ہوئے بھی وہ پرفیکٹ دکھائی دے رہی تھی----

I believe thay finished painting will be a sight to behold----"

KZwrites

آفتاب کا لہجہ بے حد فارمل ہوتے ہوئے بھی

بہت نرم سا تھا

Kzwrites

"تھ...تھینکس...میں...بتا دوں گی

آپکو...شکریہ..." کہہ کر شازمہ نے کال کاٹ دی

تھی...فون گود میں رکھے وہ دونوں ہاتھوں سے

چہرہ ملتے نیم اندھیرے میں اپنے کمرے کو

گھورنے لگی تھی...پوری دنیا سے دور اپنے

کمرے میں ایک تخفظ کا احساس اسے بے حد پر سکون کر رہا تھا

"میں کبھی واپس نہیں جاؤں گی اب..."

"اگر اب میں واپس گئی تو یہ میری،میرے اپنے ساتھ زیادتی ہوگی..."

KZwrites

"میں بوجھ نہیں بنوں گی کسی پر بھی ...میں اپنا کیریئر بناؤں گی...."

"میں پینٹنگ کیا کروں گی..."

"کیا واقعی میں اتنا اچھا پینٹ کرتی ہوں کہ کوئی اسے خریدے گا...." سوچتے ہوئے شازمہ نے فون آن کر کے لاسٹ ڈائل نمبر سر احمد کے نام سے سیو کر لیا تھا،اسی نام سے سب اسے کالج میں پکار رہے تھے

KZwrites

"یا وہ میری طبیعت کے خراب ہونے کی وجہ

سے ایسا کہہ رہے تھے۔۔۔؟"

kzwrites

"نہیں،انھوں نے پہلی بات ہی یہی کہی تھی۔۔۔ہو

سکتا ہے واقعی انہیں اچھی لگی ہو۔۔۔جب بھی

ایگزیبیشن ہوتا ہے کالج کی پینٹنگز بکتی تو

ہیں۔۔۔" سوچتے ہوئے شازمہ نے اپنے کھلے بال

سمیٹتے ڈھیلا ڈا جوڑا بنایا تھا۔۔۔کمرے کی

لائٹس آن کر کے وہ ایک کونے میں پڑے اپنے بیگ اور ان کمپلیٹ پینٹنگ کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔ایسی کئی نامکمل پینٹنگز شازم کے کمرے میں موجود تھیں جو ہے وہ کسی نہ کسی وجہ کے باعث مکمل نہیں کر پاتی تھی۔۔۔۔کبھی اپنی بنائی ہوئی تحلیق پسند نہیں آتی تھی تو کبھی ان میں بھرے ہوئے رنگ بے نور سے لگتے تھے

Kzwrites

"میں ماما سے سب شئیر کروں گی آج۔۔۔مجھے اب کبھی واپس نہیں جانا۔۔۔کبھی بھی

نہیں...کچھ بھی ہو جائے...سب زخم دکھاؤں
گی آج ماما کو...سب بتاؤں گی انہیں...بتاؤں
گی انہیں کہ کتنا سہا ہے میں نے...کتنا برداشت
کیا ہے میں نے...." سینے میں یک دم اٹھتی ٹیس
سے بے حال ہوتے شازمہ نے برا کو خود پر سے
تھوڑا الگ کرتے باتھروم کا رخ کیا تھا...اپنے
زخم کو مرر میں دیکھ کر دل بھر آیا تو چہرے
پر آنسو بہنے لگے تھے...

ایرولا کے آس پاس والی جگہ سرخ ہو کر
سوجھی ہوئی تھی... کنارے پر کٹ سا لگا تھا

kzwrites

جو چھوئے بغیر بھی شدید تکلیف کا باعث بن رہا تھا۔۔۔پہلی بار خود پر ترس آیا تھا۔۔۔پہلی بار اپنے لیے لڑنے کا حوصلہ بھی آیا تھا۔۔۔اپنے آنسو صاف کرتے وہ منہ ہاتھ دھو کر خود کو فریش کرنے لگی تھی۔۔۔

دل میں نیچے جا کر ماں سے بات کرنے کے ارادے سے وہ خود کو خود ہی تسلیاں دے رہی تھی کہ باہر کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ یک دم چونکی تھی

k7writes

"باہر آؤ۔ؤ۔ؤ۔۔۔" شازم کی دھاڑ نے ساری ہمت ایک پل میں مٹی میں ملائی تھی۔۔۔دل اتنی بری طرح لرزا تھا کہ اسکی دھڑکن بھی تکلیف دینے لگی تھی۔۔۔ٹیپ جلدی سے بند کرتے ٹاول سے چہرہ اور ہاتھ ڈرائے کرتے وہ باہر آئی تھی

"آپ۔پ کیوں آئے ہیں یہاں۔۔۔" باہر آ کر پوری ہمت سے بولتے ہوئے بھی زبان لڑکھڑائی تھی

KZwrites

"تمہارے خیال میں کیوں آیا ہوں گا۔۔۔؟" شازم کمرے کا دروازہ بند کر کے لاک کرتے اسکے بالکل قریب آ کر کھڑا ہو گیا تھا

KZwrites

"آپ کو نیچے بیٹھنا چاہیے تھا۔۔۔آپ نیچے بیٹھیں۔۔۔میں نیچے آ کر بات کرتی ہوں آپ سے۔۔۔اب۔۔۔اب ہر بات مما کے سامنے ہو گی۔۔۔"

شازمہ نے خود کو تسلی دیتے،بہت ہمت سے اسکی آنکھوں میں جھانک کر جواب دیا تھا

"ہر بات...؟ اچھا...؟ شلوار بھی تیری انکے سامنے اتاروں...؟ بول... زبان چلا رہی ہے میرے سامنے..." شازم اسے اپنی آنکھوں سے آنکھیں ملا کر بات کرتا دیکھ کر بپھر گیا تھا, اس کا چہرہ بری طرح اپنے ہاتھ میں دبوچ کر وہ اسے دیوار سے لگا گیا تھا

Kzwrites

"دور رہ کر بات کریں۔۔۔چھوڑیں مجھے۔ے۔ے

۔۔۔یہ آپکا گھر نہیں ہے جہاں آپ یہ سب کریں

گے اور کوئی کچھ پوچھے گا نہیں آپ سے،یہ

میرا گھر ہے۔ے۔ے۔۔۔" اپنا چہرہ اسکے شکنجے

سے چھڑواتے وہ اسے تقریباً دھکیلتے ہوئے بولی

تھی

KZwrites

"میں تجھے تیرے گھر میں بھی پھاڑ کر رکھ

دوں گا ،چیلنج مت کر مجھے...بہتر یہی ہے کہ

خاموشی سے چل میرے ساتھ...ورنہ یہیں حشر

بگاڑ کر رکھ دوں گا...گھر والوں کے سامنے

لڑکھڑاتے پھرے گی اتنا برا حال کروں گا..."

شازم سب لحاظ ایک طرف رکھتے اسکی کلائی

کھینچتے ہوئے بولا جسے شازمہ نے پورا زور

لگوا کر چھڑوا لیا تھا

KZwrites

"میرا حال ایسا کر کے آپ صحیح سلامت واپس جائیں گے کیا۔۔؟ میں اب یہ سب برداشت نہیں کرنے والی۔۔۔بہت ہو گیا آپکا ظلم۔۔۔اب بس۔۔۔" شازمہ مڑی ہوئی کلائی چھڑوانے کی کوشش میں تکلیف سے تڑپ کر بولی تھی

KZwrites

"شازمہ۔۔۔شازمہ۔۔۔شازمہ۔۔۔میرے غصے کو آواز نہ دو میں آرام سے کہہ رہا ہوں تمھیں۔۔۔میرا دماغ گھوم گیا نہ تو جان سے جاؤ گی تم۔۔۔"

شازم سر کو ہلکی ہلکی سی جنبش دیتے وارننگ

والے لہجے میں بولا تو شازمہ کا دل بری طرح

گھبرا گیا تھا

"آپ...آپ مجھے چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔ے..."

کلائی کی تکلیف نے اسے رونے پر مجبور کر دیا

تھا

Kzwrites

"تم کیوں چھوڑنا چاہ رہی ہو ہاں۔۔۔؟ " شازم اسکی کلائی پر سے گرفت ڈھیلی کرتے ہنوز اسی انداز میں بولا تھا،آنکھوں میں جیسے پاگل پن سا چھلکنے لگا تھا

KZwrites

"آپ کو نہیں پتہ۔۔۔۔؟ میں فی الحال آپکے ساتھ نہیں جاؤں گی۔۔۔آپ نیچے چلیں۔۔۔" شازمہ کلائی اسکی گرفت سے نکالتے ہوئے بولی تھی

"اپنے گھر والوں سے شوہر کو ذلیل کروانا چاہتی ہو...؟ اتنی بغیرت عورت آج تک نہیں دیکھی میں نے..." شازم نے اسکا کندھا پکڑ کر اسے صوفے کی جانب دھکیلا تو شازمہ سینے پر ہاتھ رکھتے خود کو اذیت بھری درد سے بچانے کی کوشش کرتے،پھوٹ کر رو پڑی تھی،وہ درد ناقابل برداشت تھا

KZwrites

"آپ پھر مجھے کچھ دن یہاں رہنے دیں۔۔۔میں

نہیں کرتی کسی سے کوئی بات۔۔۔لیکن۔۔۔لیکن

ابھی میں آپکے ساتھ نہیں جاؤں گی۔۔۔آپ

پہلے۔۔۔خود کو ٹھیک کریں شازم۔۔۔ایسے۔۔۔ایسے

میں نہیں رہ سکتی آپکے ساتھ۔۔۔" شازم کو اپنی

طرف بڑھتا دیکھ کر شازمہ درد سے بے حال

ہوتے ملتجی لہجے میں بولی تھی

kzwrites

"صبح تک تو تمھیں ایسی کوئی تکلیف نہیں
تھی،اب کیسے اتنی زبان چل رہی ہے--؟ ہاں---
کیا ٹھیک کروں خود کو میں--؟ ہاں--؟ ٹھیک تو
تم ہونے والی ہوئی ہو--کیا بتاؤ گی گھر و
الوں کو میری خرابی---؟ کیا خرابی ہے مجھ
میں--؟" شازم نے جھک کر اسکے بالوں کو اپنی
مٹھی میں جکڑتے اتنی سختی سے کھینچا تھا
کہ شازمہ صوفے سے دو انچ اوپر کو اٹھ گئی
تھی،آنسو گالوں پر تیزی سے گرنے لگے تھے

kzwrites

"یہی خرابی ہے۔ے۔۔۔۔م۔۔۔میں ماما کو بتاؤں گی اگر آپ نے مجھے مارا تو۔۔۔چھوڑیں میرے بال۔ل۔۔۔میں سب بتاؤں گی ماما کو۔۔۔" شازمہ بال چھڑواتے رندھے ہوئے لہجے میں بولی تھی

"تیری اتنی جرات۔۔۔اب سمجھ آرہا ہے سب۔۔۔"

KZwrites

"تُو یعنی صبح مجھے دھوکہ دے کر گھر سے نکلی تھی.."

"اور پھر کالج میں بے ہوشی کا ڈرامہ کر کے وہاں سے بھی جلدی بھاگ آئی..."

KZwrites

"بہت ہوشیاری آ رہی ہے...ہاں...؟..خالہ کو بھی بتائے گی.."

"واؤ...ساری رات یہی سب پلین کرتی رہی ہے نا...؟ بول..." شازم اسکے بالوں کو زور زور سے جھٹکے دیتے بول رہا تھا کہ اتنے میں شازمہ کا بیڈ پر پڑا فون بجنے لگا تھا...اسے بے رحمی سے کھینچے ہوئے بالوں کو چھوڑ کر اسے صوفے پر واپس گراتے شازم نے آگے بڑھ کر فون پکڑا تھا

KZwrites

"کون ہے یہ...کس کی کال آرہی ہے...کون ہے احمد"

شازم واپس اسکی ظرف بڑھتے آنکھوں میں وخشت لیے بولا تھا،اس کے ہاتھ میں اپنا فون دیکھ کر شازمہ کی تو سانس ہی تھم گئی تھی

KZwrites

"ٹ...ٹیچر ہیں...آرٹ کے..." شازمہ اسکی بڑھکتی آنکھیں دیکھتے بری طرح۔بوکھلا کر کچھ بھی بول گئی تھی

"تو تجھے کیوں فون آرہا ہے؟ نمبر کیوں سیو ہے اسکا۔۔؟"

شازم نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا تھا

KZwrites

"وہ ۔۔۔ا انہوں نے نمبر لیا تھا میرا۔۔۔انہوں نے پ۔۔پینٹنگ خریدنی تھی جو۔۔جو۔میں بنا رہی تھی۔۔۔وہ ہر سال خریدتے ہیں۔۔۔م۔۔۔میری

پینٹنگ...کالج میں سب کو..."

شازمہ ٹوٹے پھوٹے لہجے میں بول ہی رہی تھی

کہ شازم کمرے میں دائیں بائیں نظر دوڑاتے

کونے میں موجود اِنکمپلیٹ پینٹنگ دکھنے پر

اسکو اٹھا کر شازمہ کے سامنے لے آیا تھا

KZwrites

"یہ پینٹنگ..."

"بول-ل-ل--" شازم اونچی آواز میں غرایا تو شازمہ نے ہچکی بھرتے فورا سر ہاں میں ہلایا تھا

KZwrites

"شازم ایسے نہ کریں--"

"پلیز--شازم--"

"میری اتنے ہفتوں کی محنت ہے--"

"ش۔۔شا۔۔۔پلیززززز۔۔۔" اسکے منتیں کرتے کرتے ہی شازم نے پاس پڑا پانی کا جگ اٹھا کر کینوس پر ڈال دیا تھا۔۔۔ہاتھ سے اسے مسلتے رنگوں کو بھی بکھیر کر رکھ دیا تھا

KZwrites

"آوارہ لڑکی۔۔۔لڑکوں سے رابطے رکھتی ہے۔۔۔تیرے یہ شوق مجھے اچھے سے معلوم ہیں۔۔۔" شازم نے اسکی گردن کو اپنے بائیں ہاتھ میں سختی

سے دبوچے اسکو کھانسنے پر مجبور کر دیا تھا، پینٹنگ کے خراب ہونے کہ دکھ سے وہ بری طرح رونے مچلنے لگی تھی

"تجھے ذرا ڈھیل کیا دی تُو آوارگی پر اتر آئی ہے...اسی لیے تیرے گھر والے تجھے چادروں میں رکھتے تھے...آوارہ بھائی کی گھٹیا بہن...پینٹنگ بیچے گی...ہاں...گندی عورت...." شازم اسکی گردن سختی سے دبوچے پھنکارتے ہوئے غرا رہا تھا

Kzwrites

"ش...شازم...چھوڑیں..سا..سانس..." شازمہ بری طرح اپنے دونوں ہاتھوں سے خود کو اس سے چھڑوا رہی تھی

KZwrites

"سانسیں تو میں تیری اب بند کروں گا...اٹھا اپنا بیگ اور چل واپس...مرمت کرتا ہوں تیری گھر لیجا کر..." شازم نے اسکی گردن چھوڑتے اسکو

بیڈ پر دھکا دیا تھا

"میں نہیں جاؤں گی۔ی۔ی۔۔۔" شازمہ بیڈ سے اٹھتے دروازے کی طرف بڑھی تو شازم نے کھینچ کر اسکو واپس بیڈ پر گرا لیا تھا

Kzwrites

"اگر ڈرامہ لگانے کی کوشش کی نہ تو سب کے سامنے تیرے پول کھول دوں گا۔۔۔تمیز سے چل

میرے ساتھ واپس..." شازم اسکی دونوں ٹانگوں کے درمیان اپنا گھٹنہ رکھے ،دائیں ہاتھ کا دباؤ سینے پر ڈال کر اس پر جھکتے بولا تھا، شازم کی انگارہ ہوتی آنکھوں سے جنونیت ٹپک رہی تھی،شازمہ کا سانس لینا پہلے ہی محال ہوا پڑا تھا اس پر اپنے زخم پر اسکے ہاتھ کے دباؤ نے تڑپا کر رکھ دیا تھا

Kzwrites

"شازم میں نے کچھ نہیں کیا۔ا...میں صرف کچھ دن اکیلے رہنا چاہتی تھی۔ی...اور کوئی

بات نہیں تھی۔ی۔ی۔۔۔" شازمہ اپنی عزت اسکے ہاتھوں خراب ہونے پر خوف میں مبتلا ہوگئی تھی۔۔۔اسکے جرم سب کی نظروں میں دھندلاتے دکھائی دینے لگے تھے اور اپنا غیر مرد سے بات کرنا سب سے بڑا جرم نظر آنے لگا تھا

KZwrites

"ایک دن بھی نہیں،تم اپنے یار کے ساتھ فون پر باتیں کرنے کے لیے یہاں رکنا چاہتی ہو نا۔۔۔"

شازم نے اپنے ہاتھ کا زور بڑھایا تو شازمہ درد

سے کراہنے لگی تھی،نفی میں سر ہلانے سے

ہچکیاں تیزی سے خلق سے نکلنے لگی تھیں

"شا۔۔زم۔۔میں جانتی بھی نہیں اسے۔۔۔پلیز

ہاتھ۔۔ہاتھ ہٹائیں۔۔۔ں۔۔" وہ شدت سے رونے

لگی تو شازم اس پر

ترس کھاتے پیچھے ہٹ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا

Kzwrites

"تو گھر کیوں نہیں جانا۔۔۔؟ مجھ سے کیوں
بھاگ رہی ہے اگر یار نہیں ہے وہ تیرا تو۔۔؟ "
بدلحاظی سے کہتے شازم پھر سے اس پر جھکا
تھا

KZwrites

"شازم میں۔۔میں تھک گئی تھی۔۔۔میرا جسم
دکھتا ہے بہت۔ت۔۔مجھے خوف۔۔خوف رہتا ہے
آپکا۔ا۔۔۔"

شازمہ ہچکیوں میں بول رہی تھی جبکہ شازم

اسکی قمیض کو اوپر کرتے ،برا کو کھینچ کر نیچے کرتے اپنے دئیے زخم کو ترس کی نگاہ سے دیکھنے لگا تھا

"تو خود کو کیوں تھکاتی ہو...؟آجاؤ نہ گھر...پلیز...میں خیال رکھوں گا تمھارا اب....اتنے دل سے تمھیں لینے آیا تھا کالج اور تم...تم مجھ سے دور بھاگ آئی ہو...اٹھو شاباش...چلو میرے ساتھ" شازم اسکے رستے ہوئے زخم پر نرمی سے انگوٹھا پھیرتے ہوئے یک

KZwrites

دم لہجہ بدل کر بات کرنے لگا تھا

"ن۔۔۔نہیں آؤں گی۔۔ا۔۔۔ ابھی۔۔۔" شازمہ اسکا

ہاتھ خود پر سے ہٹاتے تکلیف کی شدت سے

روئی تو شازم نے اسکے ابھار کو مٹھی میں بھر

کر سختی سے بھینچتے اسکی روح ہی فنا کر ڈ

الی تھی

Kzwrites

"آہ۔ہ۔۔۔نہیں۔ں۔۔۔" درد کی انتہا سے سانس بند ہوتی محسوس ہوئی تھی

"نہیں چلو گی تو تمھارے اس یار کا سب کو بتا دوں گا۔۔۔جس سے باتیں کرتی ہو مجھ سے چھپ چھپ کر۔۔۔کب سے چل رہا ہے چکر ہاں۔۔۔؟ " شازم اسے بدستور دبوچے غرایا تھا

Kzwrites

"کیا بکواس کر رہے ہیں۔۔ں۔۔میں جانتی بھی

نہیں اسکو۔۔۔آپ اپنی بیوی کے بارے میں ایسے

بات کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔چھوڑیں مجھے۔ے۔ے

۔ے۔۔۔" شازمہ خود کو چھرواتے دونوں ہاتھوں

سے اسکے ہاتھ کو کھینچتے ہوئے بھرائی آواز

میں چلائی تھی

KZwrites

مشل اپنے کمرے سے نکل کر انکے کمرے سے

قدرے فاصلے پر کھڑے انکی کافی گفتگو سن

چکی تھی۔۔۔اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ

دروازہ کھول کے اندر جائے اور شازمہ کو اسکے زدو کوب سے بچا لے...شازمہ کا سانس اکھڑ رہا تھا،وہ مسلسل کھانس رہی تھی...میاں بیوی میں کسی لڑکے کے حوالے سے بخث سن کر نظروں میں شازمہ اور آفتاب کا دوپہر والا منظر آیا تھا

KZwrites

"میں ایسے ہی بات کروں گا...تم اور تمھاری آوارہ دوستیں...سب کو جانتا ہوں ...جیسے تمھیں مجھ سے بات کرنے کی آگ تھی ویسے

ہی اب اور لڑکوں کو بھی پھنسانے لگ گئی ہو۔۔۔ میں اس معصومیت کے پیچھے چھپے چہرے کو سمجھ گیا ہوں شازمہ پھر بھی ساتھ رکھنے کو راضی ہوں۔۔۔چلو میرے ساتھ۔۔تم کسی آزادی کے قابل نہیں ہو۔۔"

کہہ رک شازم نے اسکو کھینچ کر اٹھایا اور دروازے کی طرف دھکیلتے دروازہ کھول کر باہر آگیا تھا۔۔۔ مشل بھاگ کر کچن کی اوٹ میں ہوئی تھی،دروازہ اچانک کھلنے پر اسکی اپنی ٹانگیں لرزنے لگی تھیں

KZwrites

"شازم میں نہیں جاؤں گی۔۔آپ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں۔۔۔"

شازمہ شدید تکلیف سے رو رہی تھی

KZwrites

"الزام؟ اچھا ؟ تمھاری فرینڈز نے بتایا کہ تم اسی بندے کے ساتھ گاڑی میں ہاسپٹل بھی گئی۔۔۔پر تم نے مجھے تو نہیں بتایا؟ اپنی ماما کو بتایا ؟ شہریار کو؟ امممم۔۔۔نمبر بھی

ایکسچینج ہوگئے...؟ تم کالج سے جلدی بھی نکل آئی...سب اتفاق ہے...؟ بولو.و.و...؟ بے حیا عورت... پتہ نہیں ہاسپٹل بھی گئی تھی کہ بہانہ تھا... یار کے ساتھ رنگ رلیاں منانے گئی تھی...چل پوچھتا ہوں تیری ماں سے میں..."

شازم اسکے بال جکڑے وحشت بھرے لہجے میں غرا رہا تھا

KZwrites

"یہ تو آفتاب کے ساتھ تھی...او گاڈ,کیا چل رہا ہے...؟ یہ کیوں اپنے ہسبنڈ کو چیٹ کر رہی

ہے۔۔؟ آفتاب اسکو ملا کیسے۔۔۔؟ یقیناً وہ شہریار کی عزت خراب کرنے کے لیے ان دونوں کے بیچ آیا ہے۔۔ مگر شازمہ ۔۔اسکو تو سوچنا چائیے تھا نہ۔۔" مشل کو کچن کے دروازے کی اوٹ میں کھڑے

اپنی ٹانگیں مسلسل کانپتی محسوس ہو رہی تھی،شازم کا غرانا،شازمہ کا بلکنا سن کر مشل کی جان ہوا ہوئے جا رہی تھی

KZwrites

"آئی ایم وارننگ یو....چلو ساتھ ،عزت سے...

ورنہ آج ایسا بے عزت کروں گا کہ تم اور تمھارے

گھر والے کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں

رہیں گے..." شازم نے اسکو بازو سے پکڑ کر

جھٹکے دیتے کہا تو شازمہ سر تھام کر کھڑے

آنسو بہانے لگی تھی

KZwrites

"شازم میں نہیں جانتی اسکو۔و۔و۔۔۔میرا کسی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ے۔ے۔۔۔"

"میں کیسے مان لوں۔۔۔؟ نہیں ہے تعلق تو میرے ساتھ جانے سے کیوں انکاری ہو۔۔۔؟ کیا کرنا ہے یہاں رہ کر۔۔۔؟ اِدھر سے کالج جایا کرو گی،اُس سے ملا کرو گی۔۔۔؟ ہے نا۔۔۔؟ " شازم اسے کندھوں سے جھنجھوڑتے ہذیانی انداز میں چلا

KZwrites

ایا تو شازمہ شدت سے سر نفی میں ہلانے لگی تھی کہ اچانک کچن کے دروازے کی اوٹ سے اسے مشل کا سایہ دکھائی دیا تھا،دل ایک دم تذلیل محسوس کرتا تھم سا گیا تھا

KZwrites

"سچی ہو تو جا کر بیگ پکڑو اپنا اور چلو میرے ساتھ...ورنہ نیچے جا کر ساری بچی کچھی عزت بھی خاک میں نلا دوں گا تمھاری...سب پول کھول دوں گا..." شازم اسے کمرے کی جانب دھکیلتے ہوئے بولا تو وہ چپ چاپ کمرے

میں جا کر اپنا بیگ اور دوپٹہ لے آئی تھی

"گڈ گرل..." شازم اسکا ہاتھ پکڑ کر نیچے لے گیا تھا

KZwrites

مشل کانپتے جسم کے ساتھ کچن سے باہر آئی تھی، شازمہ کے افئیر اور شازم کے غصے کو دیکھتے وہ شدید ٹینس ہو گئی تھی...اپنا دل بھی بند ہوتا محسوس ہونے لگا تھا

KZwrites

"یار۔۔کال ہی پک نہیں کی دوبارہ۔۔کیا میں نے جلدی کر دی کال کرنے میں۔۔؟"

"کچھ الٹا سیدھا تو نہیں بول دیا میں نے۔۔"

"اسکے بازو پر bruises تھیں---رپورٹ میں

لکھا ہے---صرف اس بارے میں جاننا تھا---گردن

پر بھی عجیب سا نشان تھا---اسکا باپ تو کہیں

وائلنٹ نہیں اسکے ساتھ---

یا کوئی سوتیلی ماں---" آفتاب فون پر اسکی

رپورٹ پڑھتے سوچ رہا تھا

KZwrites

"ایسا پہلے کبھی محسوس نہیں ہوا،جیسا آج ہو رہا ہے...کیوں اتنا انٹرسٹ لے رہا ہوں اس میں..."

KZwrites

"اتنی معصوم لڑکی ہے یار....کون اسکے ساتھ یہ سب کر سکتا ہے...مجھے بات کرنی چاہئیے اس سے...ہو سکتا ہے میں کچھ کر سکوں اُسکے لیے..."

"بخار بھی کتنا تیز تھا اسے..." آفتاب کے دل و دماغ پر شازمہ کا چہرہ ہی چھایا ہوا تھا....اسکا گھبرانا...بے ہوش ہونا...اسکے چہرے کی معصومیت...اسکے ساتھ گزرے چند پل آفتاب کے حواسوں پر مکمل چھائے ہوئے تھے

"میسج کرتا ہوں،ہو سکتا ہے کال پر بات کرتے

گھبرا رہی ہو۔۔۔میسج پر بات شروع کرتا ہوں۔۔۔یا اسے اسکی رپورٹ بھیجوں وٹس ایپ پر۔۔۔؟

نہیں،پہلے سمپل بات کر کے دیکھتا ہوں۔۔۔ایسے تھوڑی کسی اجنبی سے وہ کچھ شئیر کرے گی۔۔۔"

KZwrites

"Can we talk....?"

آفتاب میسج ٹائپ کر کے شازمہ کو بھیجتے بار بار اپنے فون کی سکرین دیکھنے لگا تھا

"Can we talk...?"

"Actually it's urgent..."

KZwrites

"Let me know please, when you're available..."

شازمہ کا فون شازم کے ہاتھ میں تھا جب آفتاب کے میسجز آنا شروع ہوئے تھے

"کیا ہے یہ---"

شازم نے میسج اوپن کر کے شازمہ کے سامنے لہرایا تو اسکا رنگ فق ہو گیا،شازم ڈرائیونگ کرتے ساتھ ساتھ شازمہ کے چہرے کے آتے جاتے رنگ دیکھ رہا تھا

kzwrites

"شازم آئی پرامس مجھے نہیں پتہ انہوں نے کیا کہنا ہے،شازم یقین کریں میرا۔۔۔وہ آ۔آرٹ کے ٹیچر ہیں انہوں نے کہا تھا کہ وہ میری پینٹنگ کو اپنے ایگزیبیشن میں۔۔۔"

شازمہ اپنے آنسو صاف کرتے بول رہی تھی، سکرین پر احمد نام سے آتے مسیجز دیکھ کر بے حد گھبراہٹ ہونے لگی تھی

kzwrites

"تمھاری تو میں رگ رگ سے واقف ہوگیا ہوں جو تمھیں فون پر باتیں کرنے کا چسکا ہے نا...آج ایسا علاج کروں گا کہ میرا دیا سبق آئندہ کبھی نہیں بھولو گی.." شازم کا چہرہ غصے سے لال سرخ ہو رہا تھا، بے چینی سے اپنا ہاتھ بار بار گردن پر پھیرتے،مرر نیچے کر کے آس پاس کے لوگوں پر اپنا غصہ نکالتے وہ شازمہ کو مزید سہما گیا تھا...ٹریفک پھنسی ہونے کی وجہ سے وہ بہت سلو سپیڈ پر جا رہے تھے

Kzwrites

"شازم ..میں ایسی نہیں ہوں...آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں..آپکو مجھ پر اتنا بھی ٹرسٹ نہیں ہے...؟ آپ مسلسل میری توہین کر رہے ہیں...میں نے کبھی آپکے علاوہ سوچا بھی نہیں کسی کو۔ و۔و.." آنسو مسلسل بہہ رہے تھے

KZwrites

"اب میں پسند جو نہیں آیا...تو مجھ سے بہتر کی تلاش میں ہو نہ..جو سگریٹ نہ پیتا ہو...ہے نا...شراب نہ پیتا ہو...پیاری پیاری باتیں

کریں...تمھارے یہ میسج والے چاکے پورے

کرے...پیچھے پیچھے پھرے تمھارے..." شازم

اسکی طرف دیکھتے بولا تو شازمہ نے اسکے منہ

سے اتنی حرافات سن کر نظریں ہی پھیر لیں

تھیں

KZwrites

"بہتر یا کمتر تو نہیں تلاش رہی ،لیکن آپ سے

دور جانا چاہتی ہوں...یہ سچ ہے...باقی

سب۔۔۔باقی سب جھوٹ ہے۔۔۔الزام ہے۔۔۔"

"کیوں مجھ میں کیا کمی ہے۔۔۔؟ ہینڈسم نہیں ہوں۔۔۔؟

?Am I not good in bed

مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟" شازم اپنے چہرے پر ہاتھ، پھیرتے اسکے کانپتے وجود کو دیکھتے بولا تو شازمہ نے اپنی نظریں اپنی گود میں ہی گاڑھے

KZwrites

رکھی تھیں

"آپ...انسان اچھے نہیں ہیں..." وہ بولی تو شازم نے تپتے ہوئے گاڑی کی سپیڈ بے انتہا تیز کر دی تھی، باقی سارا رستہ ان میں خاموشی رہی تھی

Kzwrites

"ماما کو سلام کر کے اوپر آؤ۔۔" سخت سے لہجے میں کہہ کر شازم اوپر والے فلور کی طرف بڑھ گیا

"اسلام علیکم خالہ۔۔۔" شازمہ سلام کرتے انکے کمرے میں داخل ہوئی

Kzwrites

"وعلیکم سلام۔۔۔آج زیادہ دیر نہیں لگا دی۔۔۔؟"

سامعہ شاہ بولیں تو شازمہ بغیر کوئی جواب دئیے کمرے سے نکل آئی تھی۔۔۔شازمہ کا فون شازم کے پاس ہی تھا،یہ بات شازمہ کو پریشان کر رہی تھی۔۔۔دل میں گھر مطلع کرنے کا خیال بار بار پنپ رہا تھا ،شازم سے اب کوئی بعید نہ تھی

KZwrites

"میں نے کیوں اپنا نمبر دے دیا۔۔۔مجھے کیوں یاد نہیں رہا کہ شازم میرے شوہر ہیں۔۔۔۔یہ کبھی مجھ پر یقین نہیں کریں گے۔۔۔کبھی

مجھے سکون سے سانس نہیں لینے دیں گے..."
شازمہ سوچتے ہوئے سیڑھیاں اوپر چڑھ رہی
تھی

"مجھے نہیں آنا چاہیے تھا ابھی
بھی.. ماما کو اعتماد
میں لینا چاہیے تھا...لیکن اگر سب نے شازم کی
بات کا یقین کیا تو؟ کیا کروں....وہ سر مجھے
میسج کیوں کر رہے ہیں-ں-ں..."

Kzwrites

"میں اِس شخص کے ساتھ نہیں رہوں

گی...مجھے فائنل ڈسی‌ژن لینا ہی ہو گا...اپنے

لیے----

i cannot humiliate myself

Kzwrites

anymore,at his hands

مجھے واپس چلے جانا چاہئیے---یہیں

سے..."شازمہ ابھی آدھی سیڑھیوں تک کھڑے

اپنی سوچوں میں گم تھی کہ شازم کے قدموں

کی بھاری آواز سے وہ ہوش کی دنیا واپس آئی تھی

"کیا سچ جھوٹ سوچ رہی ہو

یہاں کھڑے ہو کر۔۔۔؟ "

شازم سیڑھیوں میں کھڑے کھڑے بولا تھا

KZwrites

"میں جھوٹ نہیں بولتی...مجھے گھر جانا ہے واپس...یہ میرا فائینل فیصلہ ہے...آپ نے نہیں کیا لیکن میرے گھر والے میرا یقین ضرور کریں گے..." شازمہ مضبوط لہجے میں بولی تھی

KZwrites

"Not agaaaaain....

کہیں نہیں جا رہی تم....چپ کر کے اوپر آؤ...

جانتا ہوں کتنی سچی ہو تم....مکار..." شازم نیچے اتر کر اسکا ہاتھ پکڑتے کھینچتا ہوا اسے

کمرے میں لے آیا تھا

"آپ مجھ پر الزام لگائیں۔۔۔تشدد کریں۔۔۔مجھے ذہنی اذیت دیں اور جواب میں مجھ سے امید رکھتے ہیں کہ میں چپ چاپ سب سہتی جاؤں، بہت ہو گیا شازم۔۔۔میری برداشت جواب دے گئی ہے اب۔۔۔" شازمہ رندھے لہجے میں بول رہی تھی

Kzwrites

"برداشت تو آج۔ج۔ج جواب دے گی

تمھاری میری جان۔۔۔آج

تمھیں اپنا وہ روپ دکھاؤں گا کہ تمحاری روح تک کانپ جائے گی۔۔۔یہ جو اندر ہی اندر لڑکوں سے میسجز پر باتیں کرنے کا شوق ہے نا تمھیں، یہ ساری آوارگی آج نکال کر رکھ دوں گا تمھارے جسم سے۔۔۔" شازم کی آنکھوں کے ڈورے سرخ ہوئے تھے،اسے دیوار کے ساتھ لگاتے اس نے شدت سے شازمہ کے گال کو اپنے دانتوں میں چبا ڈالا تھا

Kzwrites

"دور ہٹیں۔ں۔ں۔۔۔اُسکے بعد پھر معافی مانگیں گے،کہ دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔۔۔؟ کب تک چلے گا یہ سب شازم۔۔۔نفرت ہے مجھے آپکے اس روئیے سے۔ے۔ے۔۔۔" شازمہ نے اپنا گال چھڑواتے کہا تو اسکے چہرے پر خون کی ننھی بوندھیں نمودار ہوئی تھیں،جنہیں اس نے بے دردی سے اپنی ہتھیلی کی پشت سے صاف کیا تھا۔۔۔اتنے میں ہی شازمہ کے فون پر آفتاب کی کال آگئی تھی جو شازم کی پاکٹ میں تھا

KZwrites

"اس سالے کی بے چینی تو ختم کرتا ہوں میں..." شازم کے فون نکالنے تک کال بند ہو گئی تھی...شازم کے کال بیک کرنے پر بیلینس نہ ہونے کی وجہ سے کال نہیں ہو پائی تھی...شازم نے ایک نظر شازمہ کے بوکھلائے چہرے کو دیکھتے اپنے فون سے وہ نمبر ڈائل کیا تو اوپر آفتاب کا نام ڈسپلے پر آگیا تھا

KZwrites

"یہ کیا بکواس ہے...؟" وہ سکریں پر آفتاب کا نام دیکھ کر فون بیڈ پر اچھالتا حیران پریشان سا شازمہ کی طرف بپھرے شیر کی مانند بڑھا تھا...حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہی تھی

"ک..کیا..." شازمہ ناسمجھی سے بولی

Kzwrites

"یہ تمہارا آرٹ ٹیچر ہے؟ گھٹیا عورت...میرے سامنے معصوم بنتی ہے میری پیٹھ پیچھے یہ سب کر رہی ہے...کیسے پھنسایا ہے اسے...بول..." شازم اسکی گردن میں ہاتھ ڈالے اسکا گلا دباتے ہوئے غرایا تو شازمہ ایک بار پھر کھانسے لگی تھی

KZwrites

"مجھے... نہیں ...سمجھ آرہا آپ.... کیا کہہ رہے ہیں...چھوڑیں مجھے،آپکا...دماغ خراب ہو گیا ہے کیا..."

،شازمہ خود کو چھڑواتے کھانسے جا رہی تھی شازم کے ہاتھوں کی گرفت گردن پر بے حد سخت تھی

KZwrites

"میری عزت نیلام کرتی پھر رہی ہے،مجھے کسی سے نظریں ملانے قابل نہیں چھوڑا غلیظ

عورت...میرے دوست کے ساتھ منہ کالا کرتی
پھر رہی ہے۔ے۔ے...کدھر گئی تھی اسکے
ساتھ۔ھ۔ھ..." شازم نے اسکی گردن دبوچے
مزید زور سے دبایا تو شازمہ کی آنکھیں ہی باہر
آگئی تھیں،وہ وخشی ہو گیا تھا

KZwrites

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا شازم،میری بات تو
سنیں۔ں۔ں..." وہ سانس نہ آنے پر بری طرح
کانپ رہی تھی،شازم کی آنکھوں میں جنون اترا

ہوا تھا

"کیا سنوں تیری...جھوٹ بولا مجھ سے کہ تیرے

کالج میں پڑھاتا ہے...کب سے بےوقوف بنا رہی

ہے مجھے...او خدایا کتنا گندا خاندان ہے...تُو

بھی اپنے بھائی جیسی نکلی...

آج تو تیرے خاندان کی ایسے دھجیاں

اڑاؤں گا کہ سارا زمانہ

دیکھے گا...گندے لوگ....تھو.و.و..." شازم

KZwrites

اسکے چہرے پر تھوکتے اسے بازو سے پکڑتے کمرے سے باہر آیا تھا

"م...میں نے آپ سے ڈر کر جھوٹ بول دیا تھا..مگر یہ سچ ہے کہ وہ میری پینٹنگ خریدنا چاہتے تھے وہ شاید گیسٹ تھے ہمارے ایونٹ میں...کسی اور کالج کے ٹیچر ہوں گے.ے.ے ...شازم...."

Kzwrites

شازمہ سیڑھیوں سے گرتی گراتی اسکے ہاتھ

کی مضبوط گرفت میں کھنچی چلی آرہی تھی

"تیرے نام نہاد گھر والوں کی

عزت تو آج دو کوڑی کی

ہو گی،سب کے بیچ تجھ جیسی گھٹیا کو

طلاق دوں گا۔۔۔تیری اور تیرے بھائی کی

اصلیت سب کے سامنے لاؤں گا۔۔۔تیرا کالا منہ

سب کو دکھاؤں گا آج۔۔۔" شازم اسکو کھینچتا

نیچے تک لایا اور سامعہ شاہ کے کمرے میں لیجا

Kzwrites

کر اسکو فرش پر پٹخ دیا تھا

"شازم....آپ جذباتی ہو رہے ہیں...ایسا کچھ

بھی نہیں ہے...آپ اسکو فون کر کے بے شک

پوچھ لیں...میرا اس سے کوئی

تعلق نہیں...پلیز میرے گھر والوں کو نہ لائیں

اس سب کے بیچ میں...دادا جان برداشت نہیں

کر پائیں گے شازم...خدا کے لیے...آپ کو غلط

فہمی ہو رہی ہے...." شازمہ روتے ہوئے بول رہی

KZwrites

تھی اور سامعہ شاہ ناسمجھی سے ان دونوں کو

دیکھ رہی تھیں

"شہریار کے گھر آنے سے پہلے مجھے آفتاب سے

بات کرنا ہو گی...اگر شہریار کو پتہ چلا یہ سب

تو وہ آفتاب اور شازمہ دونوں کو نہیں چھوڑیں

KZwrites

گے...کیوں یہ بندہ شہریار کی عزت خراب کرنے پر تلا ہوا ہے..."

"شازمہ کیوں سب کو چیٹ کر رہی ہے...؟"

"شازم تو مار رہا تھا اسے....کتنا رو رہی تھی وہ..."

KZwrites

"کیا کروں میں...شہریار کو بتانا پڑے گا...شازمہ

کو کیسے دھکے دے رہا تھا وہ...خدانخواستہ

زیادہ وائلنٹ ہو گیا تو....؟ شازمہ کی طبیعت تو

پہلے ہی خراب ہے...."

KZwrites

"کدھر ہے اسکا نمبر...وائس ریکارڈر آن کر کے ک

ال کرتی ہوں..."

"شازمہ کیسے اسکے چنگل میں پھنس گئی"

"اپنے شوہر کو چیٹ کر رہی ہے،آرٹ ٹیچر کہہ کر...یہ تو غلط ہے..."

"شازم بھائی کو پتہ چلا کہ وہ کوئی ٹیچر نہیں ہے تو کیا ہو گا،وہ تو ابھی ہی اتنا غصہ کر رہے ہیں، کوئی بھی شوہر برداشت نہیں کر سکتا یہ سب..." سوچ سوچ کر مشل کو اپنا دماغ معاوف ہوتا محسوس ہو رہا تھا،خود کلامی کرتے وہ فون میں سے آفتاب کے آفس کا نمبر

Kzwrites

نکال کر ،کال ملانے لگی تھی...ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے

"مس مشل؟ جی کروائیں بات..." آفتاب احمد نے انٹرکام پر جواب دیا تھا اور کچھ ہی لمہوں میں مشل سے کال کنیکٹ ہو گئی تھی

KZwrites

"آپ...آپ نے کیسے کال کی...؟" مشل کی آواز
پہچان کر آفتاب اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا

"تمھیں اچھے سے پتہ ہے کہ میں نے کال کیوں
کی ہے...تم بتاؤ کہ تم چاہتے کیا ہو، کیوں
شہریار کی اور ہم سب کی عزت خراب کر رہے
ہو...؟ کیا وجہ ہے اس سب گیم کے پیچھے...؟
تم تو دوست نہیں تھے شہریار کے...؟ یا یہ سب
کچھ اپنی انسلٹ کا بدلہ لینے کے لیے کر رہے
ہو...؟ "

Kzwrites

مشل لہجہ مضبوط کرتے ایک ہی سانس میں بولی تھی

"بھابھی آپ پلیز مجھے بات کرنے کا موقع دیں... یقیناً آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے...میں کوئی گیم نہیں کر رہا نہ میری شہریار سے کوئی لڑائی ہے....وہ بات وہیں ختم ہو گئی تھی...." آفتاب چئیر ایک طرف کرتے ٹیبل کے پاس کھڑا بولا تھا

kzwrites

"کہیں شازم نے اسکو بتا تو نہیں دیا کہ میں نے

اسکی پکچر لی تھی اُس سے،کمینے نے کدھر

پھنسا دیا ہے۔۔شہریار تک نہ بات پہنچ جائے۔۔۔"

آفتاب نے سوچا تھا

"غلط فہمی؟۔۔شرم نہیں آتی تمھیں یہ بات

کرتے ہوئے۔۔؟ پاگل سمجھ رکھا ہے سب کو۔۔؟

kzwrites

کس بات کا بدلہ لے رہے ہو شازم بھائی سے؟

کیوں کسی معصوم کو اپنے جال میں پھنسا کے

اسکا گھر خراب کرنے پر تلے ہو...اگر شہریار اور

شازم بھائی کو تمھاری اصلیت پتہ لگ گئی تو

مارے جاؤ گے...ابھی بھی یہ سب چھوڑ

دو...آئی ایم وارننگ یو...ہٹ جاؤ شازمہ کے

راستے سے..." مشل کا لہجہ بے حد سخت تھا

kzwrites

"میں بلکل نہیں سمجھ پا رہا آپ کیا کہہ رہی ہیں...پلیز کُھل کر بات کریں..." آفتاب ایک دم پینک ہوا تھا

KZwrites

"Ok lets come to the point

آپ اور شازمہ آج ساتھ کیوں تھے...؟ کیسے جانتے ہیں آپ دونوں ایک دوسرے کو...؟ کیوں آپ دونوں کا رابطہ ہے...؟ "

مشل شدید غصے سے لفظ چبا چبا کر بولی تھی

"Excuse me

آپ۔پ۔۔۔آپ اسکو کیسے جانتی ہیں۔۔۔شازمہ

کو۔۔۔کیسے جانتی ہیں آپ۔۔۔؟ " آفتاب کو اپنا

سر گھومتا محسوس ہوا تھا

KZwrites

"Oh come on

مسٹر آفتاب احمد،

Dont play such innocent

شازمہ شہریار کی بہن اور شازم کی بیوی

ہے...اور یہ بات آپ جانتے ہیں تبھی اسکو ٹریپ

کیا ہے...آپکے اور اسکے درمیان جو بھی تھا یا

ہے پلیز اسکو یہیں روک دیں..ورنہ آپ دونوں

کے ساتھ اچھا نہیں ہوگا..." مشل کی بات آفتاب

کو بری طرح پریشان کر گئی تھی،کھڑے کھڑے

اپنا سر تھامے اسکی نظروں میں شازمہ کا چہرہ

، اسکی گردن کا نشان...اسکا بخار میں تپتا

KZwrites

وجود...میڈیکل رپورٹس...سب کچھ نظروں میں گھوم گیا تھا

"بولیں...کیا مل رہا ہے آپ کو یہ سب کر کے؟ شہریار کو جب یہ سب پتہ چلا تو وہ آپکے ساتھ کیا کریں گے آپ سوچ بھی نہیں سکتے...وہ آپکو..." مشل بول رہی تھی کہ آفتاب نے خود کو سنبھالتے اسکی بات کاٹی

kzwrites

تھی "مس مشل۔۔میں سوچ سکتا ہوں کہ وہ کیا

کرے گا۔۔بٹ بلیو می۔۔۔مجھے بلکل پتہ نہیں تھا

کہ شازمہ۔۔۔میں تو آج پہلی بات ملا ہوں

ان سے۔۔۔مجھے۔۔۔میں آپکو کیسے یقین دلا

ؤں۔۔۔میری آج پہلی بار ہی ان سے ملاقات ہوئی

ہے،ہم نہیں جانتے ایک دوسرے کو۔۔۔" آفتاب اپنا

سر پکڑ کر رہ گیا تھا

KZwrites

"آپ اگر اس سے پہلی بار ملے ہیں تو وہ اپنے
شوہر سے جھوٹ کیوں بول رہی تھی کہ آپ
اسکے ٹیچر ہیں۔۔۔؟ بے وقوف بنانا بند کریں اور
اس کھیل کو ختم کریں۔۔۔وہ معصوم آپکی وجہ
سے اپنے شوہر کا تشدد برداشت کر رہی ہے۔۔۔وہ
آپکے اور اسکے تعلق سے آگاہ ہو گئے ہیں۔۔۔پتہ
نہیں اب کیا ہو گا لیکن آپ نے بہت برا کیا ہے،
اسکا خمیازہ آپکو بھگتنا ہی پڑے
گا۔۔۔خداحافظ۔۔۔۔"

kzwrites

"پلیز ایک منٹ میری بات سنیں۔۔۔

آپ یقین کریں مجھے بلکل

نہیں پتہ تھا کہ شازمہ میرڈ ہے۔۔۔اللہ کو خاظر ناضر جان کر کہہ رہا ہوں جو بھی کہہ رہا ہوں۔۔۔میرا یقین کریں پلیز بھابھی۔۔۔میں ایونٹ میں گیا تھا آج اور وہیں میرا اُن سے انٹریکشن ہوا تھا،اُنکی طبیعت خراب تھی تو میں ایک فیمیل ٹیچر کے ساتھ اُنہیں ہاسپٹل لے گیا تھا۔۔۔صرف اتنا ہی تعلق ہے ہمارا۔۔۔میں بلکل سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔میں مانتا ہوں کہ مجھے وہ اچھی لگی تھیں لیکن مجھے بلکل نہیں پتہ تھا کہ وہ

KZwrites

شازم کی....." آفتاب نے ڈیٹیل سے سب بات مشل کو خرف بخرف بتا دی تھی،جس میں شازمہ سے پہلی نظر کی محبت کا اقرار بھی کر دیا تھا

KZwrites

"میں کیسے مان لوں یہ سب سچ ہے...؟" مشل کالم ڈاؤن ہوتے بولی تھی

" بے شک شازمہ سے پوچھ

لیں...،آپ پلیز مجھے

غلط مت سمجھیں...میں شازم سے بھی معافی مانگنے کو تیار ہوں...میں بہت شرمندہ ہوں کہ انجانے میں میری وجہ سے یہ سب ہوا،شازم ابھی تک آفس واپس نہیں آیا میں...میں اسکے گھر جا کر اس سے معزرت کر لوں گا...میں شہریار سے بھی معافی مانگ لوں گا....شازمہ کی کوئی غلطی نہیں ہے،میں نے ہی اُنکا نمبر لیا تھا...او گاڈ..." بولتے بولتے آفتاب کا لہجہ مانند ہڑ گیا تھا،نظروں میں شازمہ کا معصوم چہرہ

KZwrites

چھایا تھا , شازم اور اسکے تعلق کا سن کر تو
جو دھماکے دل میں ہوئے تھے لیکن انکی
ناچاقی کی وجہ خود کو بنتا سوچ کر دل بہت
بری طرح بجھ گیا تھا

KZwrites

"شازم بھائی آپکے آفس کیوں آئیں گے---؟"

مشل بولی تھی

" شازم3 ماہ سے میرے ساتھ کام کر رہا ہے...مگر یقین کریں اس نے کبھی شازمہ کا ذکر نہیں کیا تھا،اگر مجھے اِس نام کی بھنک بھی ہوتی تو میں ایسا قدم کبھی نہ اٹھاتا...ابھی بھی میں نے صرف...صرف میڈیکل رپورٹس ڈسکس کرنے کے لیے...رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی...بلکہ میں...میں بات کرتا ہوں شازم سے...بلکہ شہریار سے بھی...مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا..."

کہہ کر آفتاب نے کال کاٹ دی تھی

kzwrites

"او گاڈ...یہ سب کیا ہو رہا ہے،ایک ہی دن میں اتنے دھچکے...اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو شازم بھائی...شازمہ کو کتنا ہیومیلیٹ کر رہے تھے...گھر جا کر تو اور غصہ ہو رہے ہوں گے...میں...میں شہریار سے بات کرتی ہوں..." مشل نے شہریار کو کال ملا دی تھی جبکہ دوسری جانب آفتاب شازم کی کال اپنے فون پر اتی دیکھ کر یک دم چونکا تھا...کال پک کرنے پر شازمہ کے رونے کی آواز اور شازم کے تھپڑوں

KZwrites

کی گونج نے اسے بری طرح ہلا کر رکھ دیا

تھا...شازم کی منہ سے گندی گالیاں اور شازمہ

کے خلق سے نکلتی منتوں کی،چیخوں کی

آوازیں آفتاب کے اوسان خطا کر گئی تھیں

KZwrites

"آپ پھر یہاں۔۔؟ چل کیا رہا ہے۔۔۔؟

What are you upto....?"

میٹنگ سے فری ہو کر اپنے آفس کی طرف آتے،

نازنین کو کمرے کے باہر کھڑا دیکھ کر شہریار

بدلحاظی سے بولا تھا

KZwrites

"سر مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔ارجنٹ۔۔۔"

نازنین کے چہرے پر پریشانی واضح تھی

"میرے پاس فالتو وقت نہیں ہے ان ڈراموں کا۔۔۔سر شازم کے کہنے پر آپکو ہائیر کیا ہے ورنہ۔۔۔"

KZwrites

"سر شازم کی ہی بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔پلیز سر بس دو منٹ دیں مجھے۔۔وہ آپکو چیٹ کر رہے ہیں،مینیپولیٹ کر رہے ہیں ،مجھے سب بتانا ہے

آپکو..." ایک سانس میں کہی اسکی بات پر

شہریار کے کان چونکے تھے

KZwrites

"ہو کیا رہا ہے کوئی مجھے کچھ بتائے گا۔ا۔ا۔ا۔۔۔"

سامعہ شاہ شازمہ کو فرش پر گرے دیکھ کر

بولی تھیں،اسکے الجھے بکھرے بال،دھواں ہوتا

چہرہ شازم کا کیا دھڑا بتا رہے تھے

KZwrites

"یہ بغیرت کی بچی میرے بزنس پارٹنر جو اس۔

س۔۔۔اس مشل کا عاشق بھی ہے۔۔۔اسکے ساتھ

رابطے میں ہے پتہ نہیں کب سے۔۔۔ملتی ہے اس

سے کالج کے بہانے۔۔۔اسکی خاطر مجھ سے جان

چھڑانا چاہتی ہے،طلاق مانگ رہی ہے۔۔۔" شازم

بوٹ پہنے ایک زوردار ٹھڈا شازمہ کی ٹانگ پر

مارتے غرایا تو سامعہ شاہ دونوں ہاتھ چہرے پر

رکھے بے یقینی سے ان دونوں کو دیکھنے لگی

تھیں "اللّٰہ۔۔۔میں بھی کہوں کہ کیا ہر وقت فون

میں گھس پھس لگی رہتی ہے،آوازیں مجھے آتی

رہتی تھیں پر میں بولی نہیں کچھ کبھی۔۔۔توبہ

kzwrites

یااللہ..."

"ماں...میں اسکو نہیں رکھ سکتا...اس نے مجھے کسی سے نظریں ملانے قابل نہیں چھوڑا...رسوا کر دیا ہے مجھے...یار بنائے پھر رہی تھی اِس کو..." شازم فون پر آن گوئنگ ک ال کی طرف اشارہ کرتے،شازمہ کو بالوں سے بے رحمی سے کھینچ کر سامعہ شاہ کی طرف دھکیلتے بولا تھا

kzwrites

"خالہ یہ غلط کہہ رہے ہیں۔۔۔ایسا نہیں ہے۔۔۔چھوڑیں میرے بال ،خبردار۔ر۔ر۔ر۔۔۔۔" روتے ہوئے وہ رندھے سے لہجے میں دبا دبا سا غرائی تھی۔۔۔ ابھی تک اپنے یونیفارم میں تھی،دوپٹہ سیڑھیوں میں کہیں گر گیا تھا۔۔۔بال کھل کر کندھوں تک آرہے تھے،آنکھیں رو رو کر سوجھ چکی تھیں

KZwrites

"اف خدایا زبان دیکھو۔۔۔یہ لڑکی کیا کرتی پھر رہی ہے۔۔۔اور تم اسکو فیشن کرواؤ۔۔۔کالج بھیجو،نخرے دیکھو۔۔اب سنو زبان اسکی کیسے چل رہی ہے۔۔۔یہ تو بھائی باغی ہوئی پڑی ہے۔۔آوارہ سے جان چھڑواؤ شازم۔۔بھاڑ میں جھونکو اسے۔۔۔خوار ہو رہا ہے میرا بچہ،جس دن سے یہ گھر آئی ہے۔۔" سامعہ شاہ نے جلتی پر تیلی پھینکی تھی

Kzwrites

"خالہ آپ میری بات بھی تو سنیں۔ں۔ں۔۔۔۔شازم ڈرنک کرتے ہیں میں نے کبھی ایسے شور نہیں مچایا،ہمیشہ پردہ رکھا ہے اِنکا۔۔۔یہ مجھے مارتے ہیں میرے ساتھ اتنا برا سلوک کرتے ہیں۔ میں نے سب برداشت کیا ہے۔۔۔آپ۔۔۔آپ تو دیکھتی رہی ہیں سب۔ب۔۔" شازمہ خود کو سنبھالتے اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی

kzwrites

"تو کیا تمھارے کالے کرتوت اسکے بدلے اپنے ذمے لے لیں۔۔۔؟ میں تو شکر کر رہی ہوں کسی اور کی اولاد ہمارے سر کا کر نہیں مار دی۔۔۔" سامعہ شاہ بولیں تو شازمہ اپنی خالہ کے منہ سے یہ سب سن کر ہکا بکا ہوئی تھی

KZwrites

"خا۔۔۔خالہ۔۔۔ یہ۔۔۔یہ الزام لگا رہے ہیں۔۔۔ میں نہ اسکو جانتی ہوں نہ مجھے پتہ تھا کہ وہ انکا بزنس پارٹنر ہے۔۔۔خالہ میں سچ کہہ رہی

ہوں...آپ لوگوں کے دلوں میں نفرت ہے تو ٹھیک ہے،میں خود ہی چلی جاؤں گی...مگر ایسے الزام نہیں لگائیں...خدا کو کیا منہ دکھائیں گے آپ دونوں...؟ بتائیں...؟ " شازمہ ان دونوں کو سوالیہ نظروں سے دیکھ کر جواب طلب ہوئی تھی کہ شازم کے فون پر آفتاب نے پچھلی کال ڈسکنیکٹ کر کے ،اب پھر سے کال کی تھی

kzwrites

"یہ لو کرو اپنے یار سے بات۔۔۔آگیا اسکا فون۔۔۔"

شازم نے کال پک کر کے شازمہ کو فون پکڑایا

جو اس نے بیڈ پر پھینک دیا تھا

"شازم میں نہیں جانتی اسکو۔و۔و۔و۔۔۔"

"میں کیسے یقیں دلاؤں آپکو۔۔۔"

Kzwrites

"میرا خدا جانتا ہے میں نے آپکے علاوہ کبھی
کسی کو دیکھا بھی نہیں..."

"میں...میں آپکے اتنے برے سلوک کے باوجود
بھی ہمیشہ...ہمیشہ اِن...ان زخموں کے باوجود
بھی میرے دل سے آپ...آپ اترے نہیں
تھے...میری غلطی ہے...میری غلطی ہے جو میں
نے...میں آپکو...میرا دل پھٹ رہا ہے آپکے ہاتھوں
اپنی کردار کشی ہوتے دیکھ کر شازم..."

Kzwrites

"میں نے آپکے ہر عیب پر۔۔ہر گناہ کا پردہ رکھا شازم اور آپ اتنی گری ہوئی بات مجھ سے منسلک کر رہے ہیں بغیر میری سنے۔۔۔بغیر تصدیق کیے۔ے۔۔۔خدا کو مانیں شازم۔۔۔"

شازمہ رو رو کر بلک بلک کر کبھی شازم کو تو کبھی سامعہ شاہ کو دیکھ رہی تھی ۔۔۔دوسری طرف سے آفتاب فون پر شازمہ کو روتے اور شازم کو غراتے سن کر شدید گِلٹ میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔۔شہریار کو بھی وہ دوسرے فون سے

KZwrites

مسلسل کچھ نہ کچھ اطلاع دئیے جا رہا تھا

"شرم کرو شازمہ شرم کرو۔۔۔میرے بیٹے پر ہر وقت الزام تراشی کرتی رہتی ہو تم۔۔اور اپنی کرتوت دیکھو۔۔۔توبہ دونوں بہن بھائی ہی ایک جیسے ہیں۔۔۔میرے نیک شریف لڑکے پر کیا کیا الزام لگا رہی ہے اپنا گناہ چھپانے کے لیے۔۔۔"

Kzwrites

"ماں جی چھوڑ دیں۔۔۔یہ خاندان ہی گندا ہے۔۔۔۔نکل باہر۔۔۔تیرے یار کو تو نبٹ لوں گا،پہلے تیرا بندوبست کرتا ہوں۔۔۔زبان تیری میں کاٹتا ہوں آج۔۔۔" شازم نے شازمہ کو بازو سے کھینچتے دیوار میں دے مارا تھا

KZwrites

"کیا کر رہے ہو۔و۔و۔و۔۔۔؟ پھر سے حلیہ نہ بگاڑ دینا مار مار کے۔۔۔پھر ہفتوں پڑی رہے گی میرے سر پر۔۔۔منہ بچا کر۔۔۔۔" سامعہ شاہ کی آواز ،بے

رحم لہجے پر آفتاب اپنی مٹھیاں بھینچ گیا تھا، خون کھولنے لگا تھا...پیچھے سے تھپڑوں کی آوازیں،شازم کی گرج اور شازمہ کی چیخ و پکار پر آفتاب اندھا دھن رفتار سے بھاگتا ،فوں کان سے لگائے پارکنگ میں گاڑی تک پہنچا تھا ، دوسرے ہاتھ میں دوسرا فون تھامے وہ شہریار کو وائس نوٹس کی صورت میں کال ریکارڈنگز بھیج رہا تھا

kzwrites

"چھوڑ دے شازم۔۔۔چھوڑ دے۔۔۔اسے بھی مارے گا خود بھی مرے گا،بس کر۔۔۔" سامعہ شاہ نے شازمہ کے پھٹے ہونٹ دیکھ کر اسے بمشکل شازم سے چھڑوایا تھا۔۔پے در پے تھپڑوں سے شازمہ کے پہلے کان سن ہوئے تھے۔۔۔پھر آنکھوں میں خون سا جم گیا تھا۔۔۔جسم بے حس و حرکت ہوتا بے جان سا ہونے لگا تھا

kzwrites

"نکل میرے گھر سے اپنا ناپاک وجود لے
کر...نکل..." شازم اسکو مارتا پیٹتا ،کھینچتا
کھنچاتا باہر گاڑی تک لے آیا تو سامعہ شاہ شازم
کا اور اپنا فون لے کر پیچھے پیچھے آئی تھیں

KZwrites

"ہاں...سالے...تجھ سے تو نبٹتا ہوں آکر حرامی...
مجھے مشل کی باتیں سنا کر میری ہی عزت پر
ہاتھ ڈالا رہا تھا...زندہ نہیں چھوڑوں گا
تجھے...." کہہ کر شازم نے کال کاٹی اور شازمہ

کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پر دھکا دے کر گرا دیا تھا۔۔۔اسکا سر انتہائی بری طرح ونڈو سے لگا تھا۔۔۔بغیر دوپٹے کے وہ غیر حالت میں بے جان سی پوری سیٹ پر گر گئی تھی۔۔۔یوں اِس حالت میں گھر جانے جا ،اپنے باپ کا دادا جا سامنہ کرنے کا سوچ کر رہی سہی جان بھی ختم ہو گئی تھی۔۔۔اپنے اوپر لگا الزام ،شازم کی جارحیت۔۔۔ وہ بلکل ٹوٹ گئی تھی

------

kzwrites

"رخشندہ جاؤ مشل اور شازمہ کو بلا کر لاؤ نیچے۔۔۔"

سمینہ بیگم کمرے سے نکلتے ہوئے بولی تھیں

KZwrites

"بیگم صاحب شازمہ بی بی کو تو شازم صاحب لے گئے تھے اور مشل بی بی بھی اپنے کسی کام سے باہر گئی ہیں،کہہ رہی تھیں گھنٹے تک آئیں گی۔۔۔" رخشندہ بی نے بتایا تھا

"شازم آیا تو مجھے کیوں نہیں بتایا شازمہ نے۔۔۔؟ کمال ہو گیا ہے۔۔۔شام ہونے کو آئی ہے مشل کدھر چلی گئی اس وقت۔۔؟ صبح بھی شہریار کے آفس چلی گئی تھی۔۔یہ بچے اپنی مرضیاں کرتے پھرتے ہیں۔۔نہ کوئی اجازت لیتا ہے نہ کوئی مطلع کرنا ضروری سمجھتا ہے۔۔"

سمینہ بیگم غصے میں بول رہی تھیں کہ مشل اندرونی دروازے سے گھر میں داخل ہوئی تھی

kzwrites

""اسلام علیکم تائی امی۔۔۔

"وعلیکم سلام۔۔کیا بات ہے بیٹے۔۔۔؟ سارا دن گھر سے باہر رہی ہو۔۔کل پیپر ہے۔۔۔کوئی تیاری نہیں کرنی کیا۔۔۔؟ اور شازمہ کے جانے کا بھی مجھے نہیں بتایا۔۔۔اسکی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی۔۔۔کال کروں ذرا میں اسے تو۔۔۔"

ثمینہ بیگم فکرمندی سے بولتے واپس کمرے کی طرف بڑھیں تو مشل اپنا فون نکال کر شہریار

Kzwrites

کا نمبر ڈائل کرتے

اپنے فلور کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔شہریار نے ک

ال کاٹ دی تو مشل نے دوبارہ کال ملا دی اور

ٹیرس سے باہر کی طرف دیکھنے لگی

تھی۔۔۔دوسری کال بھی کٹ گئی تو شہریار کا

میسج پوپ اپ ہوا

"busy,call you later"

"آف ٹائمنگز میں کیوں بزی ہو گئے ہیں۔۔۔؟"

KZwrites

"وائس نوٹ بھیجتی ہوں..." یے چینی،گھبراہٹ سے برا حال تھا،آفتاب سے بات ہوتے ہی وہ اپنی گاڑی پکڑے شازم کے گھر گئی تھی اور وہاں کسی کو نا پا کر وہ واپس گھر تک آئی تھی...سارا راستہ وہ شہریار کو کالز کرتی رہی تھی لیکن رابطہ نہیں ہو پا رہا تھا ،کبھی نمبر بزی ہوتا تھا کبھی وہ کال کاٹ دیتا تھا

KZwrites

"شہریار اٹس ارجنٹ، میں ابھی شازمہ کی طرف گئی تھی انکا گھر۔۔وہ لاک تھا۔۔۔شازم اسے زبردستی لے گیا تھا۔۔۔انکے درمیان کچھ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔وہ شازمہ کو ٹارچر کر رہا تھا۔۔۔آپ پلیز کچھ کریں،میں ابھی گھر واپس آئی ہوں وہ گھر بھی نہیں ہیں۔۔۔" مشل پھولے سانس سے ٹوٹا پھوٹا سا مسیج ریکارڈ کر رہی تھی کہ گیٹ سے شازم کی گاڑی داخل ہوتی نظر آئی تھی۔۔۔وہ شازمہ کو گھسیٹ کر گاڑی کے دروازے سے نکال رہا تھا۔۔۔

KZwrites

لان میں کھڑا مالی، دروازے پر کھڑا چوکیدار
بھی یک دم یہ سب دیکھ کر انکے قریب آئے
تھے...شازمہ یونفارم کی شلوار قمیض میں
بگڑی حالت میں پہچانی بھی نہیں جا رہی
تھی.... شازم کو داماد ہونے کا ایڈوانٹج مل رہا
تھا ،کوئی ملازم انکے قریب نہیں آیا تھا...اسے
شازمہ کی کلائی کھینچ کر باہر نکالتے دیکھ کر
مشل آگ سی بھڑکتی نیچے کو بھاگی اور
سیدھا لان تک آئی تھی...کتنی ہی دیر سے وہ
یونہی بھاگ دوڑ کر رہی تھی

kzwrites

"شازم پلیز۔۔۔ایسے نہ کریں۔۔دادا جان۔۔۔ٹھیک نہیں ہیں وہ سہہ نہیں سکیں گے۔۔ایسا الزام نہ لگائیں جو میں نے کیا نہیں ہے،ماما بابا برداشت نہیں کر پائیں گے۔۔خدا کے لیے۔۔آپ مجھے یہیں سے چھوڑ جائیں بس۔۔۔آپکو اللہ کا واسطہ ہے ے۔ے۔۔" شازمہ روتے ہوئے اسے سامنے ہاتھ جوڑتے بولی تو شازم نے اسکو بالوں سے دبوچ پر باہر نکال کھڑا کیا تھا

KZwrites

"واہ۔۔۔یعنی یہیں چھوڑ جاؤں اور تُو جھوٹ
سچ بتائے سب کو میرے بارے میں۔۔؟ میں
تیرے کرتوت آج سب کے سامنے لاؤں گا۔۔۔سب
کو تیری خصلت بتاؤں گا۔۔سب کے سامنے۔ے۔ے
تجھے طلاق دوں گا۔۔میں تیرے جیسی آوارہ
لڑکی ڈیزرو نہیں کرتا۔۔بدکردار۔ر۔ر۔"

KZwrites

"بکواس بند کرو۔و۔و۔۔۔چھوڑو اسکا ہاتھ۔ھ۔ھ
۔۔۔بال چھوڑو اسکے۔ے۔ے۔۔۔" مشل نے چیتے کی
سی تیزی سے آگے بڑھ کر شازمہ کے بال اسکے
ہاتھ کی مضبوط گرفت سے چھڑوانے کی
کوشش کرتے چلاتے ہوئے شازم کو للکارا تھا،
مشل کو دیکھ کر سامعہ شاہ بھی گاڑی سے باہر
آگئی تھیں

KZwrites

"تم۔م۔م ہمارے درمیان مت بولو۔۔۔۔" شازم نے اپنی انگلی کے اشارے سے مشل کو وارن کرتے کہا تو مشل نے اسکی انگلی اپنے ہاتھ سے سختی سے نیچے کرتے ،اسے کندھے سے دھکیل کر شازمہ کو خود گاڑی سے ہٹا کر ایک طرف کیا تو شازم اور سامعہ شاہ دونوں کی نظریں ملی تھیں

KZwrites

"تم سے کہا نہ انٹرفئیر نہیں کرو۔۔" شازم نے پھر سے شازمہ کی کلائی کھینچ کر اسے اپنی جانب

کیا تو مشل چہرے کے تاثرات بگاڑ کر پھر سے شازمہ کی کلائی اس سے چھڑوانے لگی تھی

"انٹرفئیر۔۔۔؟ منہ بھی توڑ کر رکھ دوں گی تمھارا میں۔ں۔ں۔۔ں دوبارہ ہاتھ بھی لگایا تو۔۔۔بات تم دونوں کے درمیان نہیں ہے نہ یہ تمھارا گھر ہے۔۔۔۔ چھوڑو ہاتھ ورنہ وہ حشر کروں گی کہ یاد رکھو گے۔۔۔" مشل نے شازم کے ہاتھ کو زور سے کھینچ کر اسے اچھا خاصہ دھکیل دیا تھا،گیٹ کیپرز بھی اب قریب آگئے

Kzwrites

تھے۔۔۔شازم انکو دیکھ کر دانت پیستے ایک قدم پیچھے ہو گیا تھا۔۔۔شازمہ سے زیادہ مشل پر غصہ آگیا تھا

Kzwrites

"تم میرے بیٹے سے دور رہو۔۔۔جب سے تم اس گھر آئی ہو سب برباد ہو گیا ہے۔۔۔شازمہ کو بھی تم نے بگاڑا ہے۔۔۔"

سامعہ شاہ شازم کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے مشل سے دور کرتے بولی تھیں

"اوہ پلیز آنٹی---

don't come at me، You'll regret it

سارا تماشہ ہی آپکا لگایا ہوا ہے----منہ نہ

کھلوائیں میرا---اس پاگل کو لے کر نکلیں یہاں

سے---" مشل سامعہ شاہ کی طرف دیکھتے شازم

کی طرف اشارہ کرتے بولی تو شازم بپھرتے ہوئے

مشل کی طرف بڑھا تھا

Kzwrites

"میری ماما سے بدتمیزی مت کرو،اپنی اوقات میں رہو سمجھی..." شازم نے مشل کو کندھے سے جھٹک کر پیچھے کو دھکیلا تو مشل نے اسکی طرف نفرت سے دیکھتے اگلے ہی پل اسکے چہرے پر ایک انتہائی زوردار تھپر رسید کر دیا تھا...

KZwrites

پورے لان میں تھپڑ کی آواز گونجی تھی...شازمہ ہونق ہوئے مشل کی جانب دیکھی تھی....شازم کا سفید شفاف چہرہ لال شرخ ہو گیا تھا...چہرے پر ہاتھ رکھے وہ ایک نظر ماں

اور دوسری نظر شازمہ کی طرف دیکھا تھا جو

دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کو حیرت سے

تھامے کھڑی تھی

"Dont you dare Mr Shazam

Kzwrites

زبان اور ہاتھ اپنے تک رکھو..."مشل اپنے کندھے

سے دوپٹہ ٹھیک کرتے سرخ ہوتی آنکھوں سے

بولی تھی...گارڈز معاملے کی سنجیدگی

دیکھتے قدرے قریب آچکے تھے،لیکن حکم کے

منتظر تھے...مشل شازم کی طرف انگلی پوائنٹ کیے شازمہ کو اپنی اوٹ میں کھڑے کیے شیرنی کی طرح اسکے چہرے پر غرا رہی تھی....سب کے بیچ مشل سے بے عزتی کرواتے شازم کا پارہ ہائی ہوا تھا

KZwrites

"تمھیں تو بعد میں دیکھتا ہوں میں،ایک گندی مچھلی دوسری گندی مچھلی کی طرفداری تو کرے گی ہی... اندر چلیں ماما....ان دونوں کے ہی پول کھولتا ہوں آج..." شازم ماں سمیت جلتا

بھڑکتا اندر کی جانب بڑھا تو مشل اور شازمہ اسکے پیچھے بھاگی تھیں

"خالہ... باہر آئیں...کدھر ہیں سب..."

شازم نے اندر داخل ہوتے ہی اونچی آواز میں سب کو پکارنا شروع کر دیا تھا...شازمہ مشل کو کراس کرتے شازم کے سامنے آئی تھی

Kzwrites

"شازم خدا کا خوف کریں،آپ بہتان لگا رہے ہیں مجھ پر۔۔میں کبھی معاف نہیں کروں گی آپکو۔ و۔و۔۔۔" شازمہ اسے شور مچاتا دیکھ کر گھبراتے ہوئے بولی تو شازمہ نے اسے سینے پر ہاتھ رکھ کر خود سے دور دھکیلتے صوفے پر گرا دیا تھا۔۔مشل اسکی بربریت پر شازمہ کو تکلیف سے کراہتے دیکھ کر پھر سے بھاگتی ہوئی اس تک آئی تھی۔۔لاؤنج میں ہلچل کا ساماں ہو گیا تھا

Kzwrites

"شازمہ...گھبراؤ مت... ڈرو مت پلیز....بھونکنے دو اسے...دفع کرو ،مت ہلکان کرو خود کو..."

مشل شازمہ کو سینہ تھام کر گہرا ڈانس بھر کر روتا دیکھتے اسکی کمر سہلاتے ٹھہر ٹھہر کر بول رہی تھی

KZwrites

"مشل اسے منع کرو.و.و...بابا...بابا مجھ پر غصہ کریں گے.ے.ے...دادا...یہ...یہ الزام لگا رہا ہے

مجھ پر۔۔۔دادا جان کو کیسے یقین دلاؤں گی

میں۔ں۔ں۔۔۔۔۔" شازمہ اسے کمال شاہ کا دروازہ

کھٹکھٹاتے دیکھ کر ہچکیوں سے روتے ہوئے

بولی تھی

KZwrites

"پلیز شازمہ۔۔۔ایسے شخص کی منتیں مت

کرو۔۔۔کرنے دو جو بھی کر رہا ہے۔۔۔کوئی تمھیں

کچھ نہیں کہے گا۔۔۔اف اللہ۔۔۔اپنا حشر دیکھو۔۔۔"

مشل کی اتنی دیر میں پہلی نظر اسکے پھٹے

ہونٹ پر جمے خون پر پڑی تو دل کانپ سا گیا تھا...اگلی نظر اسکی آنکھ کے کنارے پر ٹھہرے خون جیسے نشان پر پڑی تو مشل کی اپنی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے تھے

KZwrites

"کیا شور ہے یہ...." کمال شاہ اپنی سٹک کے سہارے باہر آئے تھے ،سمینہ بیگم بھی اتنا شور سن کر نماز توڑ کر گھبراتی ہوئی باہر آئی تھیں

"کیا ہوا ہے۔۔۔شازمہ۔۔۔کیا ہو کیا رہا ہے۔۔۔" سمینہ بیگم باہر سب کو دیکھ کر صوفے پر پڑی شازمہ کی طرف لپکی تھی،نماز پڑھتے ہوئے ہی دھیان مسلسل اسکی جانب تھا،نماز پڑھ کر اسے کال کرنے کا سوچتے وہ تین رکعت بھی پوری نہیں پڑھ پائی تھیں کہ شور سن کر انہیں نماز توڑنی پڑی تھی

KZwrites

"شازم کیا ہے یہ۔۔۔؟ سامعہ۔۔؟ " شازمہ کی بکھری حالت دیکھ کر کلیجہ منہ کو آگیا تھا جو دوپٹے جے بغیر ہوش و حواس کھوئے صرف روئے جا رہی تھی۔۔۔سفید یونفارم پر کہیں ڈھیروں رنگ لگے تھے تو کہیں مٹی سے اٹا پڑا تھا

KZwrites

"تم خود بتاؤ گی یا میں بتاؤں ں ں----" شازم

مشل کو شازمہ سے یوں لپٹے دیکھ کر غصے سے

پاگل ہوا جا رہا تھا،اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے

وہ یک دم صوفے پر ہاتھ رکھ کر شازمہ پر

جھکا تھا

KZwrites

"دور ہو کر بکواس کرو---" شازمہ کو خوفزدہ

ہوتا دیکھ کر مشل نے بیٹھے بیٹھے شازم کو

کندھے سے دھکیلا تو سامعہ شاہ نے بیٹے کو

بازو سے کھینچ کر اپنی جانب کیا تھا "نہ میرا

بچہ۔۔۔پتہ ہے دکھ بڑا ہے تیرا،جانے دے،چھوڑ

چل۔۔۔یہاں سے۔۔۔"

Kzwrites

'اسے کہیں یہ مت بولے۔ے۔ے۔۔۔" شازم مشل

کی جانب دیکھتے غراتے،ماں کے کھینچنے پر

صوفے سے دور ہوا تھا

شازمہ بری طرح کانپ رہی تھی۔۔۔دادا جان کے سامنے ان سب باتوں کو کرنے سے وہ شدید گھبرا رہی تھی۔۔۔کمال شاہ مرے مرے قدموں سے چلتے لاؤنج کے وسط تک آئے تھے

KZwrites

"شازم۔۔۔تم ہمارے سامنے ہماری بیٹی کو زدوکوب کر رہے ہو تو اکیلے میں کیا کرتے ہو گے۔۔۔؟ ہم تمھیں اسکی اجازت نہیں دیں گے۔۔۔چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔" کمال شاہ پوتی کو سہما دیکھ کر اسکے مزید قریب آئے تھے۔۔۔سر

پر ہاتھ پھیرا تو شازمہ یک دم پھوٹ پھوٹ کر

رو پڑی تھی۔۔۔دل چاہا تھا کہ بس وقت تھم

جائے اور شازم کے منہ سے مزید کوئی بات نہ

نکلے جو کمال شاہ برداشت نہ کر پائیں

KZwrites

"آپکی بیٹی شادی شدہ ہوتے غیر مردوں سے

تعلقات رکھ سکتی ہے اسکی اجازت ہے آپکے

ہاں۔۔؟ ہوتی ہو گی۔۔۔ضرور ہوتی ہو گی کیونکہ

آپکے ہاں یہی وطیرہ ہے سب کا۔۔۔لیکن میں۔ں۔

ں اتنا بغیرت نہیں کہ کھلی آنکھوں سے یہ سب

ہوتا دیکھوں۔۔۔" شازم انکی نظروں میں نظریں

گاڑے بولا تو کمال شاہ پتھرا گئے تھے۔۔۔شازم کا

صفدر شاہ جا حوالہ دے کر بات کرنا تو چبھا

ہی تھا لیکن شازمہ کے متعلق ایسی بات نے

انہیں توڑ کر رکھ دیا تھا

KZwrites

"کیا اول فول بول رہے ہو شازم۔م۔ن۔ن۔۔۔آپا آپ

روک کیوں نہیں رہی اسے۔۔" سمینہ بیگم کمال

شاہ کو پتھرایا دیکھ کر بوکھلاتے،سامعہ شاہ
سے مخاطب ہوئی تھیں

"کیسے روکوں...میرا بچہ تو خوار ہو گیا ہے اس کے پیچھے...آئے روز اسکا کوئی نیا مسئلہ ہوتا ہے...کبھی فونوں پر لڑکوں سے باتیں کرتی پکڑی جاتی ہے کبھی کالج سے ملاقاتیں کرتے....آج بھی گئی ہوئی تھی کسی کے ساتھ...اب بڑے ہی اس مسئلے کو حل کریں...ہم تو بدنام ہو کر رہ گئے ہیں....خدا جانتا ہے۔ے۔ے

Kzwrites

سامعہ شاہ کمال شاہ کی طرف دیکھتے "....
بولیں تو شازمہ سر نفی میں ہلاتے ہلاتے کمال
شاہ کے چہرے کی طرف دیکھنے لگی تھی...جو
سٹک پر ہاتھ رکھے،شرمندگی حیرانی تعجب
اور جانے کیا کیا تاثر آنکھوں میں لیے ،آنسو
ضبط کیے مسلسل شازم کے چہرے کی طرف
دیکھے جا رہے تھے

KZwrites

"دادا جان...ایسا کچھ نہیں ہے...میں...آپکو
بتاتی ہوں...شازم کو غلط فہمی ہوئی ہے...ایک

چھوٹی سے بات کو اتنا بڑھا دیا ہے۔۔۔جس کی

یہ بات کر رہا ہے وہ کالج کا کوئی اونر وغیرہ ہے

،صرف کسی سے کوئی بات کر لینے سے وہ

کریکٹرلیس نہیں ہو جاتا۔۔۔یہ دونوں ماں بیٹا

صرف بہانے ڈھونڈ رہے ہیں بدلے لینے کے۔۔۔ورنہ

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔آپ شازمہ کی طرف تو

دیکھیں دادا جان۔۔۔اسکی حالت دیکھیں۔۔۔اس

درندے نے آپکی شازمہ کو روند ڈالا ہے دادا

جان۔۔۔اسے دیکھیں۔۔۔" مشل کمال شاہ کے سینے

پر ہاتھ رکھتے بولے جا رہی تھی،انکے چہرے کو

چھوتے وہ انکا دھیان شازمہ کی جانب کروانا

kzwrites

چاہ رہی تھی لیکن انکا تو جیسے چہرہ ایک جگہ منجمند ہو گیا تھا...وہ خود جو ہلا ہی نہیں پا رہے تھے

KZwrites

"شازمہ نہیں جانتی....؟ تم تو جانتی ہو نہ اس کو....؟ اسی

کے آفس کی بلڈنگ میں شریار سے ملتی تھی نہ...ناجائز تعلقات بنا رکھے تھے...بولو...شازمہ

سے پہلے تمھارا قدردان تھا نہ وہ۔۔۔تبھی اتنی طرفداری ہو رہی ہے۔۔" شازم اپنے تھپڑ والے گال پر ہاتھ رکھ کر چہرہ مسلتے ہوئے بولا تو مشل اسکی طرف دیکھتی رہ گئی تھی،زبان یک دم کنگ ہوئی تھی

KZwrites

"چپ کیوں ہو گئیں۔۔۔؟ یہ سپیچ کانٹینیو کرو شاباش۔۔بتاؤ نہ اپنے پیارے دادا جان کو۔۔کہ شہریار کو کب سے جانتی ہو ۔۔کب سے افئیر تھا تم دونوں کا۔۔فلیٹ پر ہونے والی ان گنت م

لاقاتوں کا بتاؤ نہ...ناجائز تعلق کا بتاؤ نہ...گھور کیا رہی ہو،کرو بکواس اب...کریکٹر کیا ہوتا ہے یہ تمھیں کیا پتہ...؟ تمھارا تو کنفرم بھی نہیں ہے کہ انکی ہو بھی یا نہیں..." شازم اسکی آنکھوں میں جھانکے ہوئے بولا تو مشل اسکی آخری بات پر مشتعل ہوتے اسے چہرے ہر جھپٹ پڑی تو شازمہ مشل کو اپنی جانب کھینچنے لگی تھی لیکن تب تک مشل اسکے چہرے پر اچھے خاصے ناخن گاڑھ چکی تھی...سامعہ شاہ شازم کو جوابا مشل سے ہاتھا پائی کرتا دیکھ کر انکے درمیاں آگئی تھیں،کمال شاہ اتنا کچھ

kzwrites

سن کر دل پر ہاتھ رکھتے نیچے جو جھکتے صوفے پر بیٹھنے لگے تھے

" یہ سب کیا ہے...؟ مشل اور شہریار تو ایک دوسرے کو جانتے بھی نہیں تھے..." سمینہ بیگم بولتے ہوئے سسر کو بیٹھنے میں مدد کرنے لگی تھیں جبکہ کمال شاہ ابھی بھی پتھرائی آنکھوں سے ایک ہی جگہ دیکھے جا رہے تھے

Kzwrites

"میری بھولی خالہ۔۔۔آپکا شہریار پچھلے کئی مہینوں سے مشل سے رابطے میں تھا۔۔۔یہ شادی بھی دونوں کی مرضی کی تھی۔۔۔بس آپکو بےوقوف بنایا ہے شہریار نے۔۔۔ان کے تو جانے کب سے ناجائز مراسم۔۔۔۔" شازم بول ہی رہا تھا کہ مشل کا ہاتھ پھر سے اٹھا تھا جسکو شازم نے اسکی کلائی کو زور سے دبوچ کر روکتے خون آشام نگاہوں سے اسکی طرف دیکھنے لگا

"Not again"

KZwrites

"اور آپکی بیٹی...یہ بھی کتنے عرصے سے میرے
پیچھے پڑی تھی...ہر ثبوت ہے میرے
پاس...اسکے گھٹیا میسجز...حیا سے عاری فون
کالز...بھائی کے نقش قدم ہر چلتے اس نے بھی
مجھے رخصتی سے پہلے خوب ورغلایا تھا...یہ
میں تھا جو پھر بھی عزت ست رخصت کر کے
لایا...لیکن یہ...اسے مردوں سے دل بہلانے کی
عادت ہے۔ے..." مشل کو وارن کر کے شازم

Kzwrites

سمینہ بیگم اور کمال شاہ کے بلکل سامنے کھڑا مسلسل بوک رہا تھا کہ اس کا فون بجنے لگا۔۔جس پر آفتاب کی کال تھی۔۔۔اس نے لاوڈ سپیکر آن کر دیا تھا

KZwrites

"ہیلو۔۔ہیلو شازم۔۔یار پلیز۔۔شازمہ کو کچھ مت کہہ۔۔"

"سراسر میری غلطی ہے۔۔۔انکا کوئی قصور

نہیں---"

"تو پلیز مجھے موقعہ دے میں سب ایکسپلینن

کر دوں گا--"

"انہیں کچھ مت کہہ--"

Kzwrites

"کدھر ہے تو--میں تیرے گھر آیا ہوں--"

"بول شازم...غلط فہمی ہوئی ہے ساری...خدا کی قسم میں جانتا نہیں تھا انہیں....گھر بند ہے تیرا...کہاں ہے تو..." آفتاب تیز تیز سانسوں کے درمیان بولتا جا رہا تھا

KZwrites

"تجھے تو موقعہ تب ملے گا جب تو زندہ رہے گا....تجھے میں خود زمین کے اندر گاڑوں گا..." شازم کال لاؤڈ سپیکر پر کیے اس پر غرایا تھا، کمال شاہ کسی مرد کے منہ سے شازمہ کا نام

سن کر مزید بجھ گئے تھے۔۔۔نظریں جھک گئی تھیں

"یار تُو نے جو کرنا ہے کر لے میرے ساتھ ،میں خود آگیا ہوں تیرے گھر۔۔۔پر اُن کو کچھ مت کہہ۔۔۔وہ مجھے جانتی بھی نہیں ہیں میں خدا کی قسم کھا کر کہہ رہا ہوں۔۔۔میں خود نہ تیرے حوالے سے جانتا تھا انہیں نہ شہریار کے حوالے سے۔۔۔بات پر یقین کر میری۔۔۔" آفتاب مسلسل صفائی پیش کر رہا تھا اور پورے لاؤنج میں

Kzwrites

اسکی آواز گونج رہی تھی۔۔۔شازمہ آنسو بہاتے چور نظروں سے کمال شاہ کو دیکھ رہی تھی جو سر جھکائے خاموش بیٹھے سب سن رہے تھے

KZwrites

"سن لیں آپ سب بھی اسکے یار کی پکار،کیسے مرا جا رہا ہے۔۔۔مجھے تو لگتا ہے شادی سے پہلے سے اسکے روابط تھے اس سے۔۔۔گھر آنا جانا تھا اسکا،جیسے مجھ سے چھپ کر ملتی تھی اس سے بھی ملتی رہی ہو گی۔۔۔آواز تو پہچان لی ہو

گی کمال شاہ صاحب آپ نے۔۔۔پہچان لی ہے
نا۔۔۔؟ آفتاب احمد۔۔۔آپکے بیٹے کا پکا دوست۔۔۔کیا
ہوا۔۔۔؟ نظر نہیں رکھ پائے صحیح سے پوتی
پر۔۔۔؟ ہونہہ۔۔۔لیکن میں اندھا نہیں ہوں جو اس
گند کو کندھے پر لیتا پھروں۔۔۔۔آپکے سامنے اسے
تین لفظ بول کر جاؤں گا آج۔۔۔" شازم لفظ چبا
چبا کر بولا تو کمال شاہ اپنا دل تھامے ضبط سے
آڑھے ترچھے سے ہونے لگے تھے

kzwrites

"بس کر دیں۔ں۔ں۔ں۔۔۔خدا کو مانیں۔۔۔" شازمہ لڑکھڑاتے قدموں سے چلتے کمال شاہ کے پاس آ کر انکا سینہ سہلانے لگی تھی

"عالم کو فون ملاؤ۔۔شہریار کو بلاؤ۔۔۔" کمال شاہ بمشکل بولے تھے کہ مشل کا فون بجنے لگا تھا

Kzwrites

"ج...جی دادا جان...." مشل نے شہریار کا نمبر دیکھ کر فوراً کال پک کی تھی

"یہاں ہیں...سب...جلدی آجائیں یہ...یہ سب کو ہریس کر رہا ہے..." مشل فون کان سے لگائے ایک طرف ہو کر شہریار سے بات کرنے لگی تھی...شازمہ کے بگڑے حلیے کو ایک نظر دیکھ کر سمینہ بیگم بہن کے پاس جا کے کھڑی ہوگئیں تھیں

kzwrites

"سامعہ آرام سے بھی بات کی جاسکتی ہے،تم تو
جانتی ہو شازمہ کو،ایسی نہیں ہے وہ...شازم کو
سمجھاؤ مہربانی کرو...اتنے بڑے الزام نہ لگائے
میری بچی پر سامعہ...کیا ہو گیا ہے تم دونوں
کو...." سمینہ بیگم پر امید نظروں سے بہن کو
دیکھی تھیں

KZwrites

"سب اپنے کانوں سے سن کر بھی یہ کہہ رہی ہو...؟ دیکھا نہیں کیسے ایک غیر مرد تڑپ رہا ہے تمھاری بیٹی کے لیے...کیا لگتا ہے اسکا، پوچھو اس سے پہلے...خدا کی پناہ...ہم تو جس دن سے لے کر گئے ہیں اسے ،یہی سب ہو رہا ہے...تم نے اپنے دونوں بچوں کی تربیت ہی ٹھیک نہیں کی سمینہ....شہریار ہے تو وہ بھی ایسا نکلا...پوچھو بہو سے کیا کیا گل کھلاتے رہے ہیں دونوں....اور شازمہ ہے تو وہ بھی ویسی...جانے کب سے مراسم ہوں گے اسکے ساتھ،اتنا آتا جاتا تھا یہاں شہریار سے ملنے،کئی

kzwrites

بار میں نے خود بھی دیکھا ہوا ہے اسے...میں تو
کہتی ہوں انتہا ہو گئی...بہرحال....میرا بیٹا
اسکو نہیں رکھنا چاہتا اب...ہمارے طرف سے
فارغ سمجھو...." سامعہ شاہ گردن اکڑا کر بولیں
تو مشل کال بند کر کے انکی طرف بڑھی تھی

KZwrites

"آپ ہماری طرف سے فارغ ہیں۔ں۔ں سمجھے آپ
دونوں...کیا حق تھا آپکے پاس کہ یہ حال کیا

شازمہ کا۔۔شرم نہیں آئی آپکو۔۔؟ آتی بھی کیسے۔۔دماغ پر بدلہ جو سوار ہے۔۔پاگل ہو چکے ہیں آپ دونوں ہی۔ی۔ی۔۔۔ تائی امی منہ مت لگیں انکے،نکال باہر کریں انہیں۔۔" مشل سمینہ بیگم کا کندھا ہلاتے کوئے بولی تھی جو منہ ہر چادر رکھے روتے ہوئے اپنی بہن کو دیکھ رہی تھیں

KZwrites

" ہوش کے ناخن لو سامعہ۔۔میری بچی کو طلاق کا داغ نہ دو۔۔ہم بیٹھ کر بات کر لیتے

ہیں۔۔۔مجھے پتہ ہے غلط فہمی ہوئی ہے بہت بڑی۔۔۔" طلاق کا ذکر سن کر سمینہ بیگم کے ماتھے پر پسینے کے ننھے قطرے نمودار ہو گئے تھے۔۔۔مشل انکی بات سن کر دونوں ہاتھوں سے سر تھام جر صوفے پر بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"تائی امی آپکو حالت نظر نہیں آرہی شازمہ کی۔ ی۔ی۔۔۔؟ فار گاڈ سیک یار آپ کیا بول رہی ہیں۔۔۔اِنکے ساتھ واپس بھیجیں گی شازمہ کو۔۔؟ زندہ اچھی نہیں لگ رہی وہ آپکو۔و۔و۔۔؟ ہوش

کریں تائی جان...جان چھڑوائیں ان ماں نیٹے

سے،یہ سائیکو ہیں...میں بتا رہی ہوں..." مشل

مسلسل انہیں جھنجھوڑے جا رہی تھی جو

پرامید نگاہوں سے کبھی سامعہ تو کبھی شازم

کو دیکھ رہی تھیں....اتنے میں دھاڑ سے لاؤنج

کا دروازہ کھلا اور شہریار باپ کے ہمراہ گھر

میں داخل ہوا تھا...مشل شکر کا سانس اسکی

جانب بڑھی تھی

"آئیے آئیے..." شازم صوفے پر بیٹھے بیٹھے ٹانگ

kzwrites

ہلاتا بولا تھا

"کدھر ہے وہ۔۔۔ہاتھ اٹھایا تو نے میری بہن پر۔۔۔"

اندر داخل ہوتے ہی شہریار نے متلاشی نظروں سے ادھر اُدھر دیکھ کر سیدھا شازم تک پہنچتے اسے گریبان سے پکڑ کر اوپر کو لفٹ کرتے اپنے مقابل کھڑا کر لیا تھا،جسے شازم بلکل ایکسپیکٹ نہ کرتے ہوئے اپنے قدموں پر کڑکھڑا گیا تھا

kzwrites

"چھوڑ شہریار ،آرام سے بات کر اس سے۔۔۔داماد ہے۔۔۔" عالم شاہ کی نظر ابھی تک شازمہ پر نہیں پڑی تھی،شہریار کو مشتعل ہوتا دیکھ کر وہ بری طرح گھبرا گئے تھے

KZwrites

"تیری اتنی مجال-ل-ل۔۔۔تیری میں۔۔۔" شہریار گلا پھاڑ کر بولتے اندھا دھن اسکے چہرے پر مکوں کی برسات کرنے لگا تھا،فون پر آفتاب کی

بھیجی کال ریکارڈنگز میں شازم کے تشدد کی آوازیں شہریار کا دل چیر گئی تھیں،شازمہ کے رونے،خود کو بچانے کی آوازوں سے دماغ اتنا ماؤف ہو گیا تھا کہ وہ ابھی شازمہ کی طرف دیکھتے ہوئے بھی ڈر رہا تھا۔۔پے در پے مکوں سے شازم کے ناک سے خون بہنے لگا تھا

KZwrites

"گریبان چھوڑ۔۔تیرے جیسا بغیرت نہیں ہوں، جو اپنی بیوی کے یار کو برداشت کر سکوں۔ں۔ں ۔ں۔۔۔تجھے تو ملنی کوئی نہیں تھی اس لیے

خاموشی سے استعمال شدہ مال بھی لے کر
بیٹھ گیا ہے۔۔لیکن میں ذلیل نہیں ہوں تیرے
جیسا جو بیوی کی آواگی دیکھتا رہوں۔ں۔ں۔۔"
شازم اپنا گریبان چھڑواتے جوابا اس پر برسا تھا
،شازم کی انگلی میں موجود انگوٹھی شہریار
کے کان کے پاس سے جلد کو لہولہان کر گئی تو
ایک لمحے کو شہریار کے دماغ میں ٹیس سی
اٹھی تھی جو اگلے ہی پل غصے کی شدت سے
مندمل ہوتی اسے مزید طیش دلا گئی تھی

kzwrites

"تیرے جیسا گھٹیا شخص میرے گھر کی عزت پر بات کرے گا..؟ تیرے سب کرتوت سن کر ، دیکھ کر آرہا ہوں...تو زندہ نہیں بچے گا آج..."

شہریار اپنے بہتے خون کی پرواہ کیے بغیر اسکی گردن دبوچے لاؤنج کے بیچ و بیچ آگیا تھا ،دونوں برابر ایک دوسرے کے چہرے کو نشانہ بنائے مار رہے تھے لیکن شہریار کے تپتے اعصاب کا اب وہ زیادہ مقابلہ نہیں کر پا رہا تھا...شازمہ کمال شاہ کو چھوڑ کر شہریار کی طرف بھاگی تھی...مشل بھی شہریار کے چہرے سے بہتا خون دیکھ کر خوفزدہ ہو گئی تھی

kzwrites

"شہریار۔۔رک جاؤ۔۔بس کرو تم دونوں۔۔"

عالم شاہ دونوں کو پھڑتا دیکھ کر بولے تھے،

شہریار نے شازم کا چہرہ دبوچے اسے فرش پر گرانے کی کوشش میں اسکے جبڑے کو بھینچے اپنا سر اسکے ماتھے پر ہٹ کرنے لگا تھا۔۔سامعہ شاہ بیٹے کو یوں اسکے قابو میں دیکھتے دہائیاں دیتے ان تک آئی تھیں

Kzwrites

"شہریار بھائی۔۔۔رک جائیں ۔۔۔" شازمہ شہریار کا بازو کھینچتے ہوئے بولی تو شہریار پل بھر کو رک کر بہن کے چہرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔نظروں میں وہ رپورٹ آئی تھی جو آفتاب نے اسے وٹس ایپ کی تھی۔۔۔جس میں تشدد کا حدشہ درج تھا۔۔۔غم و غصے کی ایک لہر نے تیزی پکڑی تھی ،پورا چہرہ پھنک رہا تھا۔۔سارا خون جیسے چہرے پر ہی گردش کرنے لگا ہو

KZwrites

"پہلے بھی مارتا تھا یہ...؟ تم حکم کرو...تمھاری نظروں کے سامنے اسکا جنازہ اٹھواؤں گا..."

شازم کے ماتھے کی جلد اپنا سر مار مار کر پھاڑتے شہریار نے اسے پیچھے کو دھکا دیتے شازمہ کی جانب رخ کیا تھا...اسکا میلا کچیلا یونیفارم ،چہرے پر چھپے ہاتھ کا نشان...آنکھ میں ایک جانب اتری سرخی...پھٹا ہوا ہونٹ...اور جانے کتنے زخم جو عیاں نہیں تھے ، شہریار کے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کر گئے تھے

kzwrites

"بولو بیٹے...سچ سچ بتاؤ"

"...ڈرنا نہیں ہے..." شہریار نے بہن کے سر کے پیچھے ہاتھ رکھ کر پیار سے اسے پچکارتے دائیں بازو سے اپنی کان کے پاس سے رستے خون جو بے دردی سے صاف کیا تھا

KZwrites

"شہریار بھائی.ی..." شازمہ نے چہرہ اونچا کیے بھائی کو دیکھتے ہچکی بھری تھی

"شازمہ وہ شوہر ہے تمھارا۔ا۔ا۔ا۔۔۔گھر بسانا بھی ہے کہ نہیں۔ں۔ں۔ں۔۔۔مت سچ جھوٹ کرو بھائی کے ساتھ۔۔۔" سامعہ شاہ شہریار کی آنکھوں میں اترے خون کو دیکھ کر بھاگی بھاگی شازمہ کے پاس آئیں تو مشل نے انہیں بازو سے کھینچ کر اس سے دور کرتے نظروں سے انہیں دور رہنے کی تلقیں کی تھی۔۔شازمہ کی کمر تھپتھپاتے وہ اسے شہریار کو سب بتانے کا حوصلہ دینے لگی تھی

KZwrites

"شہریار بیٹھ کر معاملہ حل کرتے ہیں۔۔۔بڑوں
کی موجودگی میں تم زیادتی کر رہے ہو،دیکھ
رہے ہیں نہ سارے۔ے۔ے۔۔۔بیٹی بھی آپکی خراب
اور۔۔۔" سامعہ شاہ بولی ہی تھیں کہ شہریار بے
حد اونچی آواز میں غرایا تھا

kzwrites

"کوئی نہیں بولے گا۔ا۔ا۔ا۔۔۔سب

خاموش۔۔۔سب چپ۔پ۔پ۔۔صرف شازمہ بولے

گی۔ی۔ی۔۔۔" شہریار کی دھاڑ پر سامعہ شاہ

سہم کر پیچھے کو ہٹی تھیں،شازم سیڑھیوں

کی ریلنگ پر ہاتھ رکھے اپنے سن ہوتے دماغ کو

سر جھٹک کر بحال کرنے میں ناکام ہو رہا

تھا۔۔شہریار کے سر ہٹ کرنے پر انتہائی بری

طرح اسکا ماتھا تو پھٹا تھا ،آنکھوں میں دھندلا

پن بھی چھا گیا تھا

kzwrites

"شہریار بھائی میں۔۔۔میں احمد کو نہیں جاتی

یہ غلط۔۔۔الزام۔۔۔میں ایسی نہیں ہوں۔ں۔۔۔"

شازمہ پیچھے مڑ کر ایک نظر باپ اور دادے کو

دیکھتے واپس شہریار کو دیکھتے ہوئے بولی ہی

تھی کہ شہریار نے اسکی بات کاٹ دی تھی

KZwrites

"صفائی نہیں دینی تم نے اپنی۔۔۔ بلکل بھی

نہیں۔۔۔کس کو دے رہی ہو اپنی ایکسپلینیشن؟

مجھے نہیں چاہئیے۔۔۔کسی کو نہیں

چاہئیے۔۔۔کوئی حق نہیں کسی کا کہ تمھارا ایک بال بھی بیکا کر سکے۔۔۔سن رہی ہو شازمہ۔۔۔کیا کہہ رہا ہوں میں۔۔۔کیوں تم سہتی رہی ہو یہ سب بکواس۔۔۔؟ کیا حلیہ ہے یہ۔۔۔؟ " کہتے کہتے شہریار نے اسکی بازوؤں کو اپنے ہاتھوں میں کیے دیکھا تو سگریٹ سے جلے نشان ،اور جانے کیسے کیسے زخم سے دکھائی دئیے تو ضبط ایک بار پھر ٹوٹا تھا

kzwrites

"یہ...یہ...کیا ہے شازمہ یہ..." شہریار کے دیکھتے دیکھتے باقی سب کی نظر بھی اسکی نازک سی بازوؤں پر پڑے جامنی ،سرخ سے نشانوں پر پڑی تھی

KZwrites

"مارتے ہیں-ں-ں---"

"پہلے---پہلے دن سے مارتے ہیں-ں-ں---"

"میرا۔۔میرا سانس۔۔۔سانس بند کر دیتے
ہیں۔۔مجھے۔۔۔یہاں۔۔۔یہ۔۔۔" اپنی کلائی بھائی کو
دکھاتے وہ مزید بولنا چاہ رہی تھی لیکن گلے
میں ایسی درد اٹھی تھی کہ اگلا لفظ منہ سے
نکلنا محال ہوا تھا۔۔۔کلائی ان تین ماہ سے زائد
عرصے میں مڑ مڑ کر اب دُکھتی ہی رہتی تھیں

KZwrites

"یہ پکڑی جاتی تھی تو۔۔تو کیا کرتا میرا بیٹا
بیچارہ۔۔۔" سامعہ شاہ شہریار کو پھر سے شازم

کی طرف بڑھتا دیکھ کر ان دونوں کے درمیان

آئی تھیں

"آپکو بعد میں دکھاتا ہوں کہ آپکا بیٹا کیا کیا

کرتا ہے...پیچھے ہو جائیں ابھی...." شہریار سر

کو ہلکی سی جنبش دیتے ہذیانی سے انداز

میں خالہ سے مخاطب ہوا تھا

Kzwrites

"اپنی بہن سے پوچھو تو کیا کرتی رہی ہے،آج
کے دن تک بھی کالج سے بھاگی ہوئی تھی ی۔ی
۔۔۔خدا پوچھے تم لوگوں کو۔۔۔۔مارنا ہے کیا میرا
بچہ۔۔۔عالم بھائی روکیں اسے۔۔۔" شہریار کو ادھ
موئے ہوحے شازم کو پکڑ کر سدیھا کھڑا کرتے
دیکھ کر سامعہ شاہ اپنے پورے شور سے شہریار
کو کھینچتے ہوئے رونے لگی تھیں

kzwrites

"وہ کالج سے بھاگے یا گھر سے بھاگے...تم لوگوں نے یہ سلوک کیا کیسے...؟ آرام سے پیچھے ہو جائیں اور ویسے ہی یہ سب دیکھیں جیسے میری بہن کے ساتھ ہوتا دیکھتی رہی ہیں...پیچھے ہو جائیں پلیز ورنہ ہر لحاظ بھول جاؤں گا میں..." کہتے ہوئے شہریار نے انہیں ہاتھ سے ایک طرف ہونے کا اشارہ کیا تو وہ شہریار کا نازو چھوڑ کر شازم کو اپنی بازوؤں میں بھر کر اس کے اعتاب سے بچانے لگی تھیں

kzwrites

"طلاق دے شازمہ کو…." شہریار نے شازم کو گریبان سے دبوچ کر جھنجھوڑا تو شازم کا دماغ کچھ قائم ہوا تھا

KZwrites

"نہیں دوں گا…نہیں دوں گا طلاق….گھسیٹونگا تم لوگوں کو ساری زندگی…." شازم ماں کو ایک طرف دھکیلتے شہریار کو گھٹنے سے ہٹ کرنے ہی لگا تھا کہ شہریار نے اسی پل اسکا رخ

موڑتے اسکا چہرہ سیڑھیوں کی ریلنگ پر دے مارا تھا...شازم کا سامنے والا دانت اتنی شدت سے لکڑی پر لگا تھا کہ ہونٹ سمیٹ دانت میں بھی کریک آگیا تھا...خون تیزی سے بہنے کر سفید فرش پر گرنے لگا تھا

KZwrites

"خدا کے واسطے چھوڑ دو،مر جائے گا میرا بچہ..." سامعہ شاہ شہریار کو کھینچتے بول رہی تھیں جبکہ شہریار ہزیانی ہوا جا رہا تھا...ع الم شاہ معاملے کی سنگینی سے بے خبر ،سب کے

منہ سے الگ الگ باتیں سن کر بوکھلائے انداز میں شہریار کی جانب بڑھے تھے۔۔۔انکے بمشکل روکنے پر شہریار اس پر سے ہٹا تھا اور اپنی پینٹ کے پچھلے حصے سے گن نکال کر اس پر تان لی تھی

KZwrites

"طلاق دے میری بہن کو ابھی کے ابھی ورنہ اسکو بیوہ کرنے میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گا۔۔۔" شازم ہونٹوں پر ہاتھ رکھے بمشکل اسکی جانب مڑا تو اسکے ہاتھ میں گن دیکھ کر

"شازم دے دے طلاق۔۔۔بس کر دے۔ے۔۔۔" سامعہ
شاہ بیٹے کی زندگی خطرے میں دیکھ کر تڑپ
تڑپ کر روئے جا رہی تھیں۔۔۔شازمہ ایک کونے
میں کھڑی اپنے گزرے شب و روز یاد کرتے کانپے
جا رہی تھی۔۔۔طلاق کا لفظ اسکے دل کو بھی ہ
لا گیا تھا۔۔۔دماغ بلکل سن اور جسم بے حس و

Kzwrites

حرکت ہو گیا تھا

"خدایا۔۔۔کوئی اسکو پیچھے کرو۔۔پاگل ہو گیے ہو کیا۔۔" شہریار کو اسکی کنپٹی پر گن کی پچھلی سائیڈ مارتے دیکھ کر سامعہ شاہ شازم پر چھا گئی تھیں

Kzwrites

"خالہ اسکو بولیں ابھی آزاد کرے شازمہ کو ورنہ آپکی نظروں کے سامنے اسکو اوپر پہنچا دوں گا..." شہریار آگ برساتی آنکھوں سے اس پر نشانہ باندھے ہوئے تھا

KZwrites

"ہوش میں ہو شہریار... کیا بات کر رہے ہو،کوئی مجھے بتائے گا کہ ہو کیا رہا ہے..کہاں گئی تھی شازمہ اور معاملہ کیا ہے.ے....؟" عالم شاہ شہریار کے منہ پر ہاتھ رکھ کر بولے، طلاق کا

لفظ سن کر سب اپنی جگہ سٹل ہو گئے تھے

"بابا...یہ انسان میری بہن کے لائق نہیں ہے...شازمہ کے زخم دیکھ کر کوئی سوال کرنا باقی رہ گیا ہے...؟ کوئی میرے راستے میں نہ آئے ابھی...سب دور رہیں..."

شہریار واپس اس پر جھکتے ، زخمی چہرے کو اپنی مٹھی میں بھینچتے اسکے سر پر گن کے بٹ مارنے لگا

KZwrites

"طلاق دے۔ے۔ے۔ے۔۔۔"

شہریار غرایا تو شازم جو پہلے ہی ادھ موا ہو چکا تھا،آسانی سے ہی طلاق کے تین لفظ بول گیا تھا۔۔۔شہریار جو کسی جنونی کی طرح اسکو مار رہا تھا ،اسکے منہ سے طلاق کے لفظ سنتے ،چہرے پر نفرت سے تھوک کر اس پر سے ہٹا اور اسکے پیٹ میں لات رسید کرتے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔شہریار کے کھڑے ہوتے ہوتے پیچھے سے شازمہ ہوش و حواس کھوتے فرش پر ڈھے گئی

Kzwrites

تھی۔۔۔لاؤنج میں یک دم شور مچ گیا تھا

"گارررررڈزززز۔۔۔' شہریار نے بہن کو گرا دیکھ کر

گلا پھاڑ آواز دی کر شازم کو نکالنے کا کہا

تھا"اسکو اٹھا کر باہر پھینکو اور گاڑی نکالو

ہاسپٹل جانا ہے۔۔۔"

Kzwrites

سامعہ شاہ روتی تڑپتی بیٹے کے چہرے سے

بہتے خون کو اپنے دوپٹے سے صاف کر رہی

تھیں...کمال شاہ اپنے دل کو ہاتھ رکھتے صوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے

"کچھ نہیں ہوا،ٹھیک ہو جائے گی..." شہریار نے بہن کو گود میں لے کر باہر کا رخ کیا تو مشل بھی اسکے پیچھے بھاگی تھی....شازم کو گارڈز باہر لے گئے تھے،سامعہ شاہ بھی اسکے پیچھے نکل گئی تھیں

kzwrites

"اُسکو کچھ ہو گیا تو۔۔۔؟ حال دیکھو اسکا۔۔۔شہریار تمھیں معاملہ بڑوں تک لانا چاہیے تھا۔۔" عالم شاہ گاڑی ڈرائیو کرتے اس پر بھڑکے تھے

KZwrites

"کیا لاتا بڑوں تک۔۔۔؟ ہاں۔۔؟ آپ سب تو سوال کر رہے تھے کہ ہوا کیا ہے۔۔؟ کون کدھر گیا ہے کس سے ملا ہے۔۔؟ کیوں۔ں۔ں۔۔؟ کسی کی زندگی سے زیادہ یہ سوال ضروری ہیں۔۔؟ ساری

زندگی آپ لوگوں نے دم گھوٹے رکھا ہے شازمہ کا

اب اور کیا چاہتے ہیں۔۔؟ مر جائے وہ۔۔۔؟"

شہریار باپ کی بات ہر بھڑک گیا تھا۔۔پچھلی

سیٹ پر ایک نظر ڈالتے اس نے مشل کی گود

میں شازمہ کے زرد پڑتے چہرے کو دیکھ کر

آنکھیں میچ کر چہرہ واپس آگے کیا تھا

KZwrites

"کوئی میری بہن پر ہاتھ بھی اٹھائے میں

برداشت نہیں کر سکتا۔۔مجھے افسوس ہے کہ

مجھے غیروں سے پتہ لگا اپنی بہن کی حالت

کا...اس بیچاری نے ہمیں اس قابل نہیں سمجھا کہ اپنے دل کا حال بتاتی...کاش....کاش ہم نے اسے اتنا مان دیا ہوتا کہ وہ..." بولتے بولتے اسکا گلا رندھنے لگا تھا

KZwrites

"کس نے بتایا تمھیں...؟ معاملہ پتہ ہو تو انسان کچھ کرے نہ...اتنے بھی سنگ دل نہیں ہم...میری بھی اولاد ہے..." عالم شاہ کی آنکھ سے بھی آنسو گرا تھا

"مجھے آفتاب نے سب بتایا ہے۔۔۔جب شازم اسے مارتا ہوا یہاں لا رہا تھا،افتاب نے مجھے کال کر دی تھی۔۔۔شازم ایسا گندا انسان ہو گا میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔" شہریار نم آنکھوں سے بول رہا تھا،چہرے ہر خون جگی جگہ جم کر خشک ہوا تھا

kzwrites

"آفتاب ،وہ تمھارا دوست...جس سے شازم کے لنکس بن رہے تھے بزنس کے...؟ شازمہ سے کیا لینا دینا اسکا...؟" عالم شاہ گاڑی ڈرائیو کرتے خود چھی چکرا گئے تھے

"اور...شازمہ...اس نے کبھی بتایا کیوں نہیں...کیوں اسکے ہاتھوں ذلیل ہوتی رہی...؟ مجھے تو شازم شروع سے ہی ناپسند تھا...دل میں عجیب الجھن سی تھی میرے رخصتی کے وقت بھی..." عالم شاہ وہ پل یاد کرتے بولے تھے

KZwrites

"طلاق کا داغ کیسے دھلے گا میری بچی کا۔۔اتنی سی عمر میں کیا ہو گیا۔۔۔ابا جی کی طبیعت بھی صحیح نہیں لگ رہی۔۔کیا گزر رہی ہو گی انکے دل پر۔۔۔" عالم شاہ مسلسل بولے جا رہے تھے

KZwrites

"تایا ابو،طلاق یافتہ بیٹی زندہ لاش بنی ہوئی بیٹی سے بہتر ہے۔۔طلاق سے زندگی رکتی نہیں

ہے،آگے بڑھتی ہے...کیا شازمہ کو اپنی زندگی جینے کا حق نہیں ہے...؟ کیا اس سے مار کھانا اسکے پاگل پن کو سہنا اسکا مقدر رہنے دیتے..؟ آپکی بیٹی ایک انسان بھی ہے...جیتا جاگتا...باپ کو تو زندگی کے ہر مقام پر بیٹی کے ساتھ کھڑے ہونا چاہیے.. پلیز اسکے سامنے مت ایسا بولئیے گا.... اس کی طلاق پر افسوس کرنے کی بجائے اس کو سینے سے لگا کر تسلی دیجیے گا کہ زندگی اتنی بری نہیں ہے جتنی اس نے دیکھی ہے...پلیز تایا ابو....اسکو گلٹ میں مبتلا مت کیجیے گا..."

kzwrites

مشل شازمہ کو سنبھالے بیٹھے بولی تو عالم شاہ آنسو صاف کرنے لگے تھے

.....کچھ دیر بعد.....

"کتنی رہتی ہے ڈرپ...؟"

شہریار بیڈ کے پاس کھڑا اپنے چہرے کے زخموں کو کاٹن سے صاف کرتے بول رہا تھا...مشل بیڈ پر ایک جانب بیٹھے شازمہ کا ہاتھ تھامے بیٹھی تھی

Kzwrites

"بس20 پرسنٹ...سلو چل رہی ہے ذرا"

مشل شازمہ کی طرف دیکھتے گم صم سے
لہجے میں بولی تھی ،جو اب ہاسپٹل کے کپڑوں
میں موجود تھی...چہرہ پیلا زرد ہو رہا تھا

Kzwrites

"اس ماڈل اور شازم کی وڈیو تو ہر جگہ پھیل
گئی ہے..."

مشل مدھم سی آواز میں بولی تھی

"ہمممم..." شہریار اسکی طرف دیکھے بغیر پائیوڈین بند کرتے روم کے ایک کونے میں لگے صوفے پر بیٹھ گیا تھا...جس کے سامنے چئیر پر شازمہ کا یونیفارم پڑا تھا...نظریں اس پر ٹک گئی تھیں...دل شازمہ کی مکمل رپورٹس کے انتظار میں دھک دھک کر رہا تھا..وہ شدید سٹریس کے زیراثر ہوش میں نہیں آئی تھی

Kzwrites

"مجھے لینے آجائیں شہریار بھائی..." شازمہ کا ایک رات بھیجا ہوا مسیج مسلسل شہریار کے کانوں میں گونجنے لگا تو آنکھیب میچ کر ماتھہ سہلاتے اس نے خود پر ضبط کیا تھا...شہریار کے چہرے کو دیکھتے مشل ،شازمہ کا ہاتھ اسکے پیٹ پر اختیاط سے رکھ کر اسکی طرف آئی تھی

kzwrites

"نازنین...نے آپکو کیسے بتایا سب..."

مشل انگلیاں مڑورتے بولی تھی

KZwrites

"اسکو پیسے چاہیے تھے..."

شہریار نے مختصر جواب دیا

"آپ۔پ۔۔۔مجھ سے بات کیووں نہیں کر رہے۔۔۔؟"

مشل کی زبان پر دل کی بات آئی تھی۔۔۔دل میں کہیں نہ کہیں یہ احساس جنم کے رہا تھا کہ شازمہ کے ساتھ ہوئی زیادتیوں میں وہی پرانی باتیں ہیں۔۔۔سامعہ شاہ کو صفدر صاحب سے ہوئی طلاق کا بدلہ شازمہ کو بھگتنا پڑا ہے۔۔۔اپنا آپ اس سارے معاملے کا قصوروار لگنے لگا تھا

KZwrites

"کر تو رہا ہوں۔۔۔اپ سیٹ ہوں یار۔۔۔" شہریار نے

اسکا ہاتھ نرمی سے پکڑ کر اپنے پاس صوفے کی بازو پر بٹھایا تو مشل کی اٹکی جان تھوڑی بحال ہوئی تھی "ناراض ہیں مجھ سے کسی بات پر۔۔؟ "

KZwrites

"نہیں مشل۔۔ناراض کیا ہونا ہے کسی سے۔۔ٹوٹ گیا ہوں بلکل ہی۔۔"

"میری بہن میرے سامنے اس حال میں پڑی ہے

اور میں..."

"میں کچھ کر نہیں سکتا..."

"وقت کو پیچھے نہیں لیجا سکتا...کاش وقت
میرے بس میں ہوتا تو میں...میں..."

"دل پھٹ رہا ہے سوچ کر بھی کہ کیا کیا سہا ہو
گا اس نے..."

KZwrites

"میری بہن تو کبھی...میں تو..."

"مجھے بلایا تھا اِس نے ایک بار...میں کیوں
نہیں سمجھ سکا..." شہریار ٹوٹے سے لہجے میں
نامکمل باتیں کرنے لگا تو مشل کا دل اسکی ح
الت دیکھ کر پسیج گیا تھا،دونوں بازو اسکے
گرد پھیلاتے مشل نے اسکے کندھے تھپتھپائے
تھے

kzwrites

"تم...تم کیوں چلی گئی تھی اُس کے گھر..."

شہریار نے ہنت باندھتے،آنسو بہنے سے روک کر

بات کا رخ بدلا تھا

Kzwrites

"وہ جیسے لے کر گیا تھا نہ شازمہ کو...بس

مجھے خطرہ سا محسوس ہونے لگا تھا...میں

دومنٹ بعد ہی نکل گئی تھی لیکن...پہنچی دیر

سے تھی شاید...ورنہ...کم از کم شازمہ کو لازمی

لے آتی واپس میں..." مشل صوفے کی بازو پر

بیٹھے اسکی گردن ہلکی ہلکی سی دباتے بولی
تھی،کان کے پاس لگا لمبا سا کٹ ابھی بہت
خوفناک سا دکھائی دے رہا تھا

"شازمہ کے جسم پر بھی نشان ہیں ...جو اسکے
کپڑے چینج کروا رہی تھیں وہ بھی...وہ بھی
کہہ رہی تھیں کہ بہت ظلم ہوا ہے۔۔۔۔۔" مشل
ٹھہر ٹھہر کو بولی تو شہریار کو ابکائی سی
محسوس ہوئی تھی...دل اسکی بات سن کر
پھٹ سا گیا تھا...شازمہ کا معصوم چہرہ تصور

Kzwrites

کرتے ،یہ باتیں اسے کسی پستی میں ڈبو رہی تھیں

"چپ ہو جاؤ...مشل...چپ ہو جاؤ .." شہریار ابھی بولا ہی تھا کہ دروازہ ناک ہونے لگا تھا...ایک نرس ہاتھ میں رپورٹ لیے اندر داخل ہوئی تھی...رپورٹ شہریار نے تھام لی تھی لیکن کھولی نہیں تھی...نرس شازمہ کی ڈرپ چیک کرنے کے بعد اب اسکا بخاد دیکھنے لگی تھی...مشل اپنے فون پر آفتاب کی کال آتی دیکھ کر یک دم سائلنٹ کر کے باہر نکل آئی تھی

KZwrites

"ہیلو...؟ آپ اب کیا چاہتے ہیں...؟ شازم کا حال دیکھیں جا کر...مجھے لگتا ہے اگلی باری اب آپکی ہے...خبردار جو دوبارہ کال کی یا شازمہ کی طرف نظر اٹھا کر بھی دیکھا تو..." اسکی سنے بغیر سب کہہ کر مشل نے کال کاٹی تو سامنے ہی کوریڈور میں کھڑے آفتاب پر نظر پڑ گئی تھی...دونوں کی نظریں ملیں تو مشل ایک نظر کمرے ہر ڈالتے اسکی جانب بڑھی تھی

kzwrites

"کیوں جھوٹ کو سچ کرنے پر تلے ہوئے ہو۔۔۔؟
اپنی نہیں تو کسی کی عزت کی پرواہ کر لو۔و۔و
۔۔۔تمھاری وجہ سے وہ اس حال کو پہنچی ہے۔ے
۔ے۔۔۔" مشل اس پر ٹوٹ برسی تھی

KZwrites

"بھابھی ایکچوئلی میں ہی صبح یہاں لایا تھا
شازمہ کو۔۔۔اور ابتائی رپورٹ میرے پاس ہی
تھی۔۔۔پولیس آئی ہے باہر ،شہریار نے ہی ایف

آئی آر کروائی ہے تو...میں اسی سلسلے میں آیا تھا...شہریار کا فون...بند تھا تو..." آفتاب نے صفائی دیتے دیتے کمرے کی جانب بھی دیکھا تھا

KZwrites

"یہ سب تمھاری گیم ہے...اس معصوم کو دھوکے سے ہاسپٹل لائے تم اور پھر شازم کو بھی مطلع کر دیا...ڈبل گیم...واؤ....پولیس تمھیں ہی کیوں نہیں لے جاتی..." مشل کا دماغ اس وقت بھڑکے

جا رہا تھا

"بھابھی۔۔۔میں آج پہلی بار ملا ہوں ان سے اور۔۔۔اور یہ سب ہو گیا۔۔۔اور۔۔۔میں نہ بھی ملا ہوتا۔۔۔یہ زیادتی تو پتہ نہیں جب سے ہو رہی ہو گی،تب آپ لوگ کدھر تھے۔۔۔؟؟؟ میں جب انکو لایا ہاسپٹل تو آلریڈی انکے جسم پر تشدد کے نشان تھے۔۔۔" آفتاب ضبط بھرے لہجے میں بولا

تو مشل ایک پل کو خاموش ہوئی تھی

Kzwrites

"ک۔۔کیسی ہیں اب وہ۔۔؟ میرا یقین کریں

مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ شادی شدہ بھی

ہیں۔۔اسی لیے میں نے رابطہ کر لیا۔۔اور رابطہ

کرنے کی بھی نیت میں کھوٹ نہیں

تھا۔۔مجھے۔۔آئی مین میں انٹرسٹڈ تھا ان

میں۔۔یہ جو کچھ بھی ہوا یہ تو وہم و گمان

میں بھی نہیں تھا۔۔" آفتاب بول ہی رہا تھا کہ

پولیس اہلکار ،عالم شاہ کے ہمراہ نئی رپورٹ

ہاتھ میں تھامے ان تک آگیا تھا

KZwrites

"شہریار کو بلاؤ..." عالم شاہ کا چہرہ بلکل اترا ہوا تھا...سر جھکا ہوا تھا...انکے کہنے پر مشل اندر کی جانب بڑھ گئی تھی

KZwrites

"اتنا ظلم..." شہریار باتھروم میں کھڑے اپنے چہرے پر مسلسل پانی کے چھینٹے مار رہا تھا

رپورٹ میں ڈومیسٹک وائلنس صاف لکھا ہوا تھا...بازؤں اور گردن پر کئی تازہ نشانات کا ذکر تھا...سگریٹ سے جلائے جانے کی نشاندہی تھی...سینے جیسے نازک حصے پر بربریت کے تفصیل لکھی تھی...اسکے یوں نوچے جانے کا پڑھ کر شہریار نے کتنے ہی آنسو بہا دئیے تھے...پانی کی چھینٹوں میں اپنے آنسو چھپاتے

KZwrites

دل اچانک منہ کو آگیا تھا...ابکائی پر ابکائی کرتے اسکا دماغ بلکل غیر حاضر ہو گیا تھا...

پچھلے کچھ گھنٹے جتنی بھی تلکیف کا شکار ہوا تھا اس رپورٹ نے مزید اذیت سے روشناس کروا دیا تھا...بہن کے ساتھ ہوئی زیادتیوں کا سوچ کر دل مر ہی گیا تھا...اپنا آپ بہت کمتر محسوس ہونے لگا تھا....

Kzwrites

باتھروم کا دروازہ ناک ہونے لگا تو شہریار ساری کھوئی ہوئی ہمت اکٹھی کر کے چہرہ صاف کرتے باہر آگیا تھا

"باہر پولیس۔۔۔آئی ہے۔۔۔" آنکھیں بلکل خشک ہو گئی تھیں۔۔۔مضبوط دل کے ساتھ بہن پر نظر ڈالتے وہ مشل کو وہیں ٹھہرنے کا اشارہ کرتے باہر نکل آیا تھا۔۔۔ضروری کاروائی کر کے سب سے پہلے اس نے آفتاب کو وہاں سے جانے کا کہہ دیا تھا۔۔بہت لیے دئیے سے انداز میں آفتاب کا بیان

Kzwrites

ریکارڈ کروا کر وہ عالم شاہ کو لے کر ایک طرف ہو گیا تھا...آفتاب کا بڑا بھائی سعد بھی ہاسپٹل میں موجود تھا...عالم شاہ سارا معاملہ سمجھ کر بے حد بجھ سے گئے تھے...آفتاب سے منسلک کرنا انہیں واقعی ایک بہانہ لگا تھا...رپورٹس میں صاف واضح تھا کہ تشدد پہلے سے ہی ہوتا آ رہا تھا

KZwrites

"بابا آپ جائیں...میں اور مشل ہیں یہاں...آپ دادا جان کے پاس جائیں...ویسے ماما سے بات

ہوئی تھی،دادا جان ٹھیک ہیں---" لیٹ نائیٹ شہریار باپ سے مخاطب ہوا تھا جو کتنی ہی دیر سے دوائیوں کے زیراثر سوئی ہوئی شازمہ کے پاس کھڑے اسکے چہرے کو دیکھتے جا رہے تھے

KZwrites

"ہاں چلتا ہوں،ل---سمینہ بلا رہی ہے---اسے لانا ہے---اگر یہ جاگے گی تو فوراً کال کرنا---ویسے تو بس آنا جانا کرنا ہے---" عالم شاہ بے ترتیب سے

جملے بول رہے تھے...کچھ دیر ٹھہر کر وہ گھر سمینہ بیگم کو لینے چلے گئے تھے....مشل بھی صوفے پر کچھ دیر کو سو گئی تھی لیکن شہریار نے ساری رات جاگ کر چلتے پھرتے گزاری تھی...بہن کے ذرا سا ہلنے پر بھی وہ فوراً اسکے پاس آجاتا تھا

KZwrites

فجر کے وقت شازمہ نے ہلکی سی آنکھیں کھولیں تو سب سے پہلے ماں کا چہرہ دکھائی دیا تھا...پھر ایک ایک کر کے سب اسکی

نظروں میں آنے لگے تھے...ہر کوئی مسکرا رہا تھا...پیار کر رہا تھا...جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو...شازمہ کی ساکت آنکھوں میں سب کے ہنسنے مسکرانے کے باوجود بھی کوئی حرکت نہیں ہو رہی تھی...سب کے پیار سے باتیں کرنے کے باوجود آنکھوں میں کوئی چمک پیدا نہیں ہو رہی تھی...نظریں ان سب سے پھیر کر شازمہ نے چھت کی جانب دیکھا تو اپنا آپ اسی بستر پر محسوس ہوا تھا جہاں وہ روزانہ روندھی جاتی تھی..بلکل اسی انداز میں چھت کو گھورتے گھورتے اسکی سانسیں تیز ہونے لگی

kzwrites

تھی۔۔۔جسم سٹریس جے زیراثر ایک دم حطرناک
حد تک کانپنے لگا تھا۔۔۔پورا جسم کپکپا رہا
تھا۔۔۔نظریں سیلنگ پر جم گئی تھیں۔۔۔کانوں
میں سب کی آوازیں پڑ رہی تھیں لیکن اپنا
جسم منجمد ہوتا محسوس ہو رہا تھا ،چاہ کے
باوجود بھی وہ ہل نہیں پا رہی تھی۔۔۔کانپتے
کانپتے جب دوبارہ ہوش کھوئے اسے پتہ بھی
نہیں چلا تھا۔۔۔سمینہ بیگم کا اسکی یہ حالت
دیکھ کر رو رو کر برا حال تھا۔۔۔شہریار چہرے
پر ہاتھ رکھے ڈاکٹر کو اکسی ہارٹ بیٹ چیک
کرتے دیکھ کر اندر ہی اندر سلگ رہا رتھا۔۔۔مشل

KZwrites

کے پورے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔

عالم شاہ بیٹی کے ماتھے کو مسلسل سہلا رہے تھے

"یہ شاک کے زیراثر ہیں۔۔۔بخار اترے گا تو یہ بہتر ہونا شروع ہوں گی۔۔۔دھیان کیجے گا کہ کسی بھی بات سے ٹرگر مت ہوں یہ۔۔۔بہت کمزوری بھی ہو گئی ہے۔۔۔" ڈاکٹر نے نرس سے کہہ کر ڈرپ میں کوئی انجیکشن لگوا دیا تھا۔۔۔شہریار اسکے قدموں میں بیٹھے اپنا ماتھا سہلاتے سہلاتے ایک دم اٹھا اور کمرے سے نکلتے

kzwrites

ہاسپٹل کی مسجد کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔رب جے خضور سجدہ ریز ہو کر بہن کی تندرستی کی التجائیں کرتے بے بہا آنسو بہائے تھے۔۔۔شہریار کو وہاں آتا دیکھ کر آفتاب دوسرے دروازے سے باہر نکل گیا تھا جس نے ساری رات اپنے بھائی کے ساتھ وہیں گزاری تھی

KZwrites

"ایسے معاملات میں قتل بھی ہو جاتے ہیں آفتاب۔۔۔ابھی گھر چل۔۔۔میں خود تجھے بتا دوں گا جب اسے ہوش آئے گی۔۔۔ایک نرس ہے

جاننے والی،وہ بتا دے گی۔۔۔ایسے تو معاملہ اور خراب کر دے گا۔۔۔" سعد اسے سمجھاتے بجھاتے باہر لے آیا تھا

Kzwrites

"میرا گلٹ مار رہا ہے مجھے سعد بھائی۔۔۔میری وجہ سے اتنا کچھ ہو گیا ہے۔۔۔شہریار نے بھی میری کوئی بات نہیں سنی۔۔۔نہ مجھ پر کوئی غصہ نکالا ہے۔۔۔میرا دل پھٹ رہا ہے۔۔۔یہ گلٹ۔۔۔یہ۔۔۔" آفتاب پارکنگ میں کھڑے بے چینی

سے نامکمل باتیں کر رہا تھا۔۔۔پورے رات گزرنے کے بعد بھی جب اسکے ہوش میں آنے کی خبر کی بجائے کمرے میں افراتفری میں ڈاکٹر کو جاتے دیکھا تو دل مزید بوجھ تلے دب گیا تھا

KZwrites

"تو ابھی کیا چاہتا ہے تو۔۔۔؟ مزید اس لڑکی کے لیے پریشانی نہ بنا۔۔۔جب کوئی تعلق ہے نہیں تو کیوں لوگوں کے شک کو یقین میں بدلوانا ہے۔۔۔"

کہتے ہوئے سعد گاڑی کی جانب بڑھنے لگا تھا

"میں پریشانی ہی تو نہیں چاہتا انکے لیے۔۔۔میں نکاح کرنا چاہتا ہوں۔۔۔مجھے پسند آئی تھیں وہ۔۔۔میں۔۔۔" آفتاب اسکے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے بولنے لگا تو سعد نے مڑ کر اسے کندھوں سے جھنجوڑا تھا "پاگل ہو گیا ہے۔ے۔ے۔۔۔؟ عدت میں ہے وہ۔۔۔اور نکاح۔۔۔؟ کیوں ترس کھا رہا ہے اس پر جب تیرا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔یا

kzwrites

ہے کوئی قصور...؟ "

"ترس..؟ مجھے تو صبح تک پتہ بھی نہیں تھا کہ ان پر تشدد کرنے والا انکا شوہر ہے...سعد بھائی مجھے وہ اچھی لگی ہیں...آپ پلیز کچھ کریں...مجھ پر ترس کھائیں..." آفتاب بے چین دل سے بولا تھا

KZwrites

"تو نکل یہاں سے،خود بھی پھنسے گا مجھے بھی پھنسوائے گا۔۔۔بیٹھ اندر۔۔۔" سعد اسے زبردستی سیٹ پر بٹھا کر گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا

KZwrites

"کس نرس کو جانتے ہیں۔۔۔نمبر دیں اسکا۔۔۔ہمیں کیسے پتہ لگے گا خیریت کا۔۔۔" آفتاب ڈارا راستہ اسے یونہی ستاتا گیا تھا۔۔۔نرس کا نمبر لے کر اس سے شازمہ کی اپڈیٹس لیتے دن کے کسی

پھر اسکے ہوش میں آنے کا سن کر وہ خود بھی پرسکون ہوا تھا...دل میں جو عقیدت اسے پہلی نظر میں دیکھ کر محسوس ہوئی تھی وہ ایک نئے جذبے میں بدلنے لگی تھی...نظروں سے اسکا چہرہ اب جاتا ہی نہیں تھا

KZwrites

----دو ہفتے بعد----

"آج بھی نہیں جانا آفس---؟" نو بجے کے قریب آنکھیں ملتے ہوئے مشل کمرے سے باہر آئی تو شہریار کو اوندھے منہ لاؤنج کے صوفے پر سوئے دیکھ کر ،پیار سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اسے جگانے لگی تھی

KZwrites

"ہوں...جانا تھا..." کہنیوں کے بل سیدھا ہوتے
شہریار نے موندی ہوئی آنکھوں سے وال کلاک
کی جانب دیکھا تھا...رات دیر گئے تک کبھی لان
میں تو کبھی چھت پر گھنٹوں واک کرتے
شہریار سوچوں میں گم رہتا تھا...آئے روز آفس
سے چھٹی کر کے پورا دن سو کر گزارتا
تھا...شازمہ کی چپ نے اسے جھنجھوڑ کر رکھ
دیا تھا...اسکا خاموش چہرہ،بے رونق آنکھیں
اس سے دیکھی نہیں جاتی تھیں

kzwrites

"تو اٹھیں نہ...خود توڑیں اس سائیکل کو..."

"اٹھیں چلیں...آج جائیں کے آفس تو ہی رات کو ٹائم پر سوئیں گے...."

"شیو بھی کریں...اتنے دن سے ہئیر کٹ بھی نہیں کروایا..." مشل اسکے بالوں کو،چہرے کو پیار سے سہلانے لگی تو شہریار اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنا چہرہ اس پر رکھے پھر سے آنکھیں موند گیا تھا "کل سے..."

Kzwrites

"کوئی کل نہیں۔۔۔آپ اس شکل سے شازمہ کی فکر کریں گے تو کیسے وہ لائف کی طرف واپس آئے گی۔۔۔؟ بولیں۔۔۔؟"

KZwrites

"شہریار اٹھ کر بیٹیھیں نہ۔۔۔" مشل اپنا ہاتھ اسکے چہرے کے نیچے سے نکال کر،دونوں بازو اسکی کمر میں ڈال کر اسے پراپر لفٹ کرنے کی

کوشش کرتے بولی تو شہریار اسکی ایفرٹس پر
ہلکا سا مسکرایا تھا...بہت دنوں کے بعد چہرے
پر ایسی مسکراہٹ پھیلی تھی

"نہیں اٹھنا...؟" اسے مزید ڈھیلے ہو کر پڑے
دیکھ کر وہ غصے سے بولی تو شہریار اسکے
ہاتھ کا سہارا لیتے اٹھ بیٹھا تھا،اسکے بازو
کھینچنے سے مشل بھی بیلینس بگڑنے پر
شہریار کے پاس صوفے پر گر گئی تھی

Kzwrites

"اور حکم...؟" شہریار نے بازو اسکے کندھے پر پھیلایا تھا

KZwrites

"سارے رات آپ گرمی میں سوئے رہے ہیں یہاں...اندر کیوں نہیں آئے...؟ کب تک چلے گا ایسے...؟ آفس نہیں جانا آج بھی تو نہ جائیں...جا کر یہ حلیہ درست کریں اپنا..." مشل

نے اسکی بڑھی ہوئی بئیرد پر ہاتھ رکھتے ہلکا

سا اسے تھپڑ والے انداز میں دھکیلا تھا

"کہاں سویا ہوں یار۔۔نیند نہیں آتی مجھے۔۔۔

ابھی ابھی پتہ نہیں کیسے آنکھ لگ گئی تھی

بس۔۔۔۔دل مردہ ہوا پڑا ہے۔۔۔"شہریار نے ٹانگیں

اکڑا کر لمبی کرتے بازو سر کے پیچھے لیجاتے سر

صوفے کی بیک سے لگا لیا تھا

Kzwrites

"دل کو ٹھیک کریں نہ...بجائے شازمہ کو بہتری کی طرف لائیں ،آپ خود گم ہوتے جا رہے ہیں...پلیز شہریار...اٹھیں،میں خود کرتی ہوں آپکی شیو..." مشل کھڑے ہو کر اسکی کہنی کھینچتے بولی تو شہریار نیند سے بھری آنکھیں مسلتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا

KZwrites

"شازمہ جاگ گئی ہے...؟"

"میں تو خود ابھی اٹھی ہوں...ناک کروں اسکا روم...؟"

"نہیں نہیں رہنے دو...صحیح کہہ رہی ہو تم...پہلے اپنا حلیہ صحیح کرنا چاہئیے..."

شہریار آج بہت دنوں کے بعد خود کو پہلے کی نسبت تھوڑا فریش محسوس کر رہا تھا

Kzwrites

"میں بناتی ہوں نہ ناشتہ،تب تک آپ کم از کم شیو کر لیں...پھر مل کر شازمہ کو جگائیں گے..." مشل کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی تو شہریار نے آہستگی سے دروازہ بند کر کے اسے کلائی سے پکڑ کر دونوں بازوں کے حصار میں لیتے سینے میں دبوچ لیا تھا

KZwrites

"واٹ...؟" اسے اتنے دنوں بعد یوں خود سے

کوئی جیسچر کرتے دیکھ کر جہاں مشل کے

چہرے پر سرخی سی آئی تھی وہیں دل میں

اطمینان سا بھی اترا تھا...پچھلے کتنے ہی دنوں

سے وہ اپنے اپ میں گم صم سا رہنے لگا

تھا...چہرے پر کوئی رونق نہیں رہی تھی...نہ

زیادہ بات کرتا تھا نہ مسکراتا تھا...دوسری

طرف شازمہ کی بھی یہی حالت تھی

kzwrites

"تم بہت اچھی ہو مشل...آئی ایم سوری میں

اتنے دن سے تمھیں ٹائم نہیں دے پا رہا...

پھر بھی تم اتنے پیار سے رہتی ہو میرے

ساتھ.... غصہ بھی نہیں کرتی...."شہریار نے

نرمی سے اسکے سر کو چومتے بازوؤں کا حصار

اسکے گرد مزید مضبوط کیا تھا

KZwrites

"کوئی بات نہیں،ہم سب ہیں تو ساتھ ساتھ

نہ...مجھے پتہ ہے آپ جس فیز سے گزر رہے

ہیں---

غصہ بھلا کیوں کروں گی میں---" مشل نے اسکی ٹی شرٹ پر چہرہ سہلایا تو شہریار کے سوئے ہوئے جذبوں میں بھی زندگی آئی تھی

KZwrites

"تم نے آخری ایگرامز بھی ٹینشن میں دئیے ہیں، بغیر تیاری کے---ناراض تو نہیں ہو مجھ سے دل ہی دل میں---؟ " شہریار نے اسکا چہرہ سینے سے نکال کر اپنے سامنے کرتے ،گال پر نرمی سے

انگوٹھا سہلانا شروع کیا تو مشل کا چہرہ کِھل سا گیا تھا...اسکا یہ لمس..یہ لہجہ وہ بے حد مِس کرتی تھی...نفی میں سر ہلاتے وہ اسکی سرخی سے بھری آنکھوں میں جھانکی تھی...کمرے میں نیم اندھیرا تھا...کرٹنز سے باہر کی روشنی بہت کم اندر آرہی تھی...اے سی کی ٹھنڈک ،کمرے کی مخصوص خوشبو ماحول خوبصورت سا بنا رہی تھی

kzwrites

"تھوڑا سا اور نہ سو لوں۔۔۔؟ دس بجے اٹھ جائیں گے۔۔۔" انگوٹھے کو اسی پیس پر ملائم سے گال پر سہلاتے شہریار نے اسکی نظروں میں دیکھ کر مدھم سے لہجے میں کہا تو مشل پلکیں جھپکتے دائیں ہاتھ سے اسکی ٹی شرٹ تھامے ،چہرہ اونچا کیے اسکی طرف دیکھے جا رہی تھی۔۔۔شہریار کی آنکھوں میں یہ چمک،یہ سوال بہت دنوں بعد دیکھ کر مشل خود بھی بے قرار سی ہوئی تھی

kzwrites

"س۔۔سو جاتے ہیں۔۔۔مجھے بھی۔۔۔آرہی ہے نیند۔۔۔" خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے مشل نے بات مکمل کی تھی

"آرہی ہے نہ تمھیں بھی۔۔۔" شہریار نے بے خودی میں کہتے اسکے چہرے کو جھک کر چوما تو مشل نے اسکی ٹی شرٹ کو کمر کے پاس سے مزید زور سے جکڑ لیا تھا

Kzwrites

"تھوڑا سا اور نہ سو لوں۔۔۔؟ دس بجے اٹھ جائیں گے۔۔۔" انگوٹھے کو اسی پیس پر ملائم سے گال پر سہلاتے شہریار نے اسکی نظروں میں دیکھ کر مدھم سے لہجے میں کہا تو مشل پلکیں جھپکتے دائیں ہاتھ سے اسکی ٹی شرٹ تھامے ،چہرہ اونچا کیے اسکی طرف دیکھے جا رہی تھی۔۔۔شہریار کی آنکھوں میں یہ چمک،یہ

KZwrites

سوال بہت دنوں بعد دیکھ کر مشل خود بھی بے قرار سی ہوئی تھی

"س..سو جاتے ہیں...مجھے بھی...آرہی ہے نیند..." خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے مشل نے بات مکمل کی تھی

Kzwrites

"آرہی ہے نہ تمھیں بھی..." شہریار نے بے خودی

میں کہتے اسکے چہرے کو جھک کر چوما تو

مشل نے اسکی ٹی شرٹ کو کمر کے پاس سے

مزید زور سے جکڑ لیا تھا

Kzwrites

"میں بھی اتنے دنوں سے ٹھیک سے سوئی نہیں

ہوں شہریار۔۔۔آپ کو اتنے اتنے گھنٹے پریشان

پھرتے دیکھ کر مجھے خود اتنی الجھن ہوتی

ہے۔۔۔شازمہ بھی کوئی بات نہیں کرتی۔۔۔تائی

امی ،تایا ابو۔۔دادا جان۔۔۔سب کے سب چپ چپ

رہتے ہیں۔۔۔کیسے سب ٹھیک ہو گا۔۔۔؟ " اسکے

لمس پر پرسکون ہوتے مشل نے اپنا چہرہ اسکے سینے سے ٹکا کر ،بازوؤں کا حصار اسکی کمر کے گرد مضبوط کر لیا تھا

"پتہ نہیں مشل..."

"کیسے سب ٹھیک ہو گا..." شہریار نے گم صم سے لہجے میں کہتے اسکے وجود کو خود میں

KZwrites

بھینچتے جیسے سکون تلاشنا چاہا تھا...لہجہ

ٹوٹا سا تھا

"آپ کریں نہ ہمت...ریگولر آفس جانا شروع

کریں...سب کے پاس بیٹھا کریں...شازمہ

کو...اسے کہیں باہر لے کر جائیں...ایک کمرے تک

محدود ہو گئی ہے وہ بھی...اسکے ساتھ وقت

گزارا کریں...آپ نہیں اچھے لگتے ایسے چھپ کر

بیٹھے ہوئے..." دونوں ایک دوسرے کی کمر سہلا

رہے تھے

kzwrites

"مشل مجھے..."

"شرمندگی ہوتی ہے اُس سے بات کرتے بھی.."

نظریں نہیں اٹھا پاتا اسکے سامنے..."،

"بہت تکلیف ہوتی ہے...بہت زیادہ..."

KZwrites

"نظر ملتی ہے اُس سے تو...تو دل میرا پھٹنے لگتا ہے..."

"میرے بچوں جیسی ہے وہ...اور...میں...کچھ نہیں کر پایا اسکے لیے..."

Kzwrites

"میری اتنی معصوم بہن...تین ماہ اُس ٹارچر میں رہتی رہی ہے،سوچتا ہوں تو روح کانپنے لگتی ہے میری...خود سے نظریں نہیں ملا پاتا

تو۔۔۔اسکا کیسے سامنہ کروں میں۔۔۔" بولتے ہوئے شہریار کا گلا رندھا تو مشل نے اسے خود سے الگ کیا تھا

"میں بتاتی ہوں۔۔۔آپ لیٹیں،میں پردے ٹھیک کر کے آتی ہوں۔۔۔" مشل نے اسکی طرف دیکھے بغیر اسے خود کو کمپوز کرنے کی سپیس دی، تھی۔۔۔اسکے گلے میں اٹھتا درد مشل کو اپنے خلق میں محسوس ہوا تھا۔۔۔مشل اسے چھوڑ کر

Kzwrites

پردے برابر کرنے لگی تو شہریار انگوٹھوں سے آنکھوں کے نم کنارے صاف کرتے سست قدموں سے بیڈ کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔وائٹ ٹی شرٹ، ڈارک گرین ٹراؤزر پہنے وہ بہت دنوں بعد اپنے بیڈ پر نیم دراز ہوا تھا۔۔۔اے سی کی ٹھنڈک میں پسینہ قدرے خشک ہو گیا تھا

KZwrites

"چلیں لیٹیں نہ۔۔۔سب سے پہلے تو نیند پوری کریں اپنی۔۔۔ایسے جاگ جاگ کر آنکھیں خراب ہو رہی ہیں آپکی۔۔۔" مشل سیاہ لان کی ہم رنگ

کڑھائی والی شلوار قمیض پہنے،ایک پاؤں فرش پر اور بائیاں گھٹنہ بیڈ پر اسکے قریب رکھے اسکے سامنے چہرہ کرتے بہت پیار سے بولی تھی

"اب سے باہر نہیں سونا آپ نے...نہ ہی چھت پر جانا ہے اتنی گرمی میں...کچھ نہیں ملے گا خود کو ایسے پریشان کر کے...سن رہے ہیں..؟ "

دونوں ہاتھ اسکے چہرے پر رکھ کر آنکھوں میں آنکھیں ڈالے مشل نے بھنویں اچکائیں تو شہریار نے اسکے سمجھانے کے انداز پر مسکراتے،کمر

Kzwrites

میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی تھائی پر بٹھا لیا تھا

"مشل میں نے کبھی تمھیں ہرٹ تو نہیں کیا...؟"

اسے اپنی گود میں بیٹھ کر قمیض کو گلے سے فکس کرتے دیکھ کر شہریار نے پیار سے اسکے جوڑے سے نکلے کچھ روکھے سے بالوں کو چھو کر دیکھا تھا...وہ خود بھی بہت دنوں سے اپنا خیال نہیں رکھ رہی تھی...چہرہ اسکا بھی بجھا بجھا سا تھا لیکن لہجے میں،آنکھوں میں شہریار سے بات کرتے ہمیشہ چمک سی آجاتی

Kzwrites

تھی

"ہرٹ۔۔؟ " مشل ناسمجھی سے اسے دیکھ کر، سوال کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی تھی

"میرا مطلب۔۔فزیکلی۔۔۔کبھی تمھیں۔۔۔" شہریار نے ہاتھ اسکے جوڑے سے ہٹا کر کان میں موجود چھوٹے سے چمکتے نگ کو چھوا تھا

KZwrites

"اوہ نہیں شہریار۔۔کبھی نہیں،بلکہ کبھی میں ہرٹ کر دوں فزیکلی تو بھی آپ برداشت کر لیتے ہیں۔۔۔"

KZwrites

"میری طرف دیکھیں۔۔۔" مشل نے اسے اپنے ائیرنگ کی طرف متوجہ دیکھ کر،بازو اسکی گردن میں ڈالتے دھیان اپنی جانب مبذول کروایا تھا

"آپکو ہی دیکھ رہا ہوں۔۔۔" شہریار نے بائیں ہاتھ سے،اپنی گردن میں موجود اسکے ہاتھ کو کندھے کے پاس سے تھام کر خود کو بیڈ پر ذرا سا آگے کو دھکیلتے مشل کے لیے گود کو مزید آرام دہ بنایا تھا

"یہ سب سوچنا بند کریں یار آپ اور۔۔۔ایک نہ

KZwrites

ایک دن شازمہ کے زخم بھی ٹھیک ہو جاتے ہیں
شہریار۔۔۔ہمیں اسکے دل کو جوڑنا ہے۔۔۔اسکے
دماغ میں جو خوف ہیں انکو دور کرنا ہے
ہمیں۔۔۔ایسے اپنی غلطیاں تلاش کرتے کرتے،پرانے
زخموں کو دل سے لگائے رکھنے سے کوئی فائدہ
نہیں ہو گا۔۔۔آگے بڑھنا ہے تو یہ سب پیچھے
چھوڑنا پڑے گا۔۔۔" مشل نے دوسرا پاؤں بھی
اوپر کرتے رخ مکمل شہریار کی جانب کر لیا تھا

kzwrites

"اسی لیے کہہ رہی ہوں آپ سے کہ اپنا خیال

رکھیں سب سے پہلے...شازمہ کے سامنے بھی ایسے جایا کریں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں...اسے آپکو دیکھ کر یقین ہونے لگے کہ سب اچھا ہے...سب ٹھیک ہے..." اسکے کان کے پاس پڑی لمبی سی مدھم پڑتی خراش کو نرمی سے چھوتے بول رہی تھی۔

KZwrites

"آپکو یوں بجھا بجھا دیکھ کر کیا پتہ وہ خود بھی زیادہ برا محسوس کرتی ہو دل میں...اسے لگتا ہو گا کہ آپ اسکی وجہ سے ایسے ہو گئے

ہیں...غلط بات ہے...اسے نہیں ایسا فیل کروائیں

شہریار...اسے خوش رہ کر دکھائیں گے ہم تو وہ

بھی خوش ہو گی نہ...پہلے ہی عجیب ماحول

ہے آپکے گھر کا...یہاں تو اچھے بھلے بندے کا دم

گھٹ جائے..." بات کرتے کرتے مشل کا لہجہ بگڑا

تو شہریار ہنستے ہوئے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا

KZwrites

"اب تو نہیں ہے گھٹا ہوا ماحول یار...بہت بہتر

ہے پہلے سے..." شہریار نے اسکا ہاتھ چھوڑ کر،

گود میں سمٹے اسے پاؤں پکڑ کر انہیں اوپر کی جانب سے سہلانا شروع کر دیا تھا

"کیا بہتر ہے...؟؟؟ نہ کہیں باہر نکلتا ہے کوئی نہ ہی گھر میں کوئی انٹرٹینمنٹ...سارا سارا دن گھر پر رہو بس،پکانا کیا ہے کھانا کیا ہے بس اسی سب میں وقت گزرتا ہے...خود تائی امی کبھی گئی بھی ہیں کہیں باہر...؟ مجھے نہیں لگتا...آپ بتائیں...؟ کبھی لے کر گئے ہیں انہیں باہر...ڈنر پر...کبھی مووی دیکھنے...کبھی

KZwrites

یونہی موسم اچھا ہو تو ڈرائیو پر...شازمہ گئی کبھی کہیں...؟ اپنی فرینڈز کے ساتھ...تایا ابو تائی امی کے ساتھ؟؟؟ آپکے ساتھ...؟ یا آپ سب ایک ساتھ....؟ " مشل کا لہجہ متواتر بگڑے جا رہا تھا

KZwrites

"نہیں یار،شروع سے ہی نہیں گئے کبھی ایسے...بہت ہی کم...شاید سالوں میں ایک آدھی بار...اُس سے کیا ہوتا ہے...؟" شہریار ماتھے پر بل

ڈالے اسکی طرف دیکھا تھا

"وہی ہوتا ہے جو شازمہ کے ساتھ ہوا اور اسے

پتہ ہی نہیں لگا...اسے احساس ہی نہیں ہوا کہ

اسکے ساتھ ایسا نہیں ہونا چاہئیے تھا...وہ نہیں

ڈیزرو کرتی تھی یہ سب...کبھی آپ سب لنچ

اور ڈنر کے علاوہ روٹیں سے ہٹ کر ایک ساتھ

وقت سپینڈ کرتے تو پتہ لگتا نہ...بس جی اُس

نے اکیلے باہر نہیں جانا...کالج سے سیدھا گھر

واپس..پھر چائے بنا دو..کچن سنبھال لو...اسکے

KZwrites

علاوہ کیا۔۔۔؟ "

"مشل میں خود بھی تو کہیں نہیں جاتا۔۔۔گھر کا
بس سسٹم ہی ایسا تھا۔۔۔باہر آنا جانا ہی نہیں
رہا کبھی۔۔۔نہ کوئی ایسے خاص رشتے دار
تھے۔۔۔چاچو سالوں پہلے چلے گئے تھے۔۔۔خالہ
بھی ہماری طرف آجاتی تھیں تو بس۔۔۔" شہریار
کنفیوز سے لہجے میں بولا تھا،نظروں میں
داداجان کی ڈانٹ ڈپٹ گونجنے لگی تھی جب

Kzwrites

وہ شازمہ کو چھت پر جانے،باہر لان میں جانے،

سہیلیوں کی طرف جانے پر سخت سنا دیتے

تھے

Kzwrites

"میں نہیں مانتی کہ آپ کہیں نہ جاتے

ہوں۔۔۔میرے گھر تک گھس آتے تھے ،ایسے ہی

اتنے تیز نہیں ہو سکتے آپ۔۔۔دادا جان آپکو کچھ

نہیں کہتے تھے۔۔۔ صرف اس پر ہی سب پابندیاں

تھیں۔۔۔ جیسے مجھ پر ہیں اب۔۔۔ ذرا کبھی

اکیلے نکل جاؤ تو ساتھ ہی سو باتیں سننے کو

مل جاتی ہیں۔۔۔اور شازمہ تو کبھی جاتی بھی نہیں کہیں۔۔۔"

"اُسے اپنے گھر میں ہی اتنا پیار،اتنی آزادی ملنی چاہئیے تھی کہ اسے اپنی worth پتہ ہوتی۔۔۔اسے یہاں پیار ملا ہوتا۔۔۔یہاں اُسکی قدر ہوئی ہوتی تو وہاں اُسے اپنی بے عزتی ہوتے محسوس بھی ہوتی۔۔۔"

KZwrites

"کچن تک،اپنے کمرے تک محدود رکھ کر آپ سب نے اسے احساس دلایا کہ اسکا بس یہی مقام ہے۔۔۔جس کا دل چاہا جب دل چاہا ڈانٹ دیا۔۔۔ذلیل کر دیا۔۔۔تو کیسے اسے پتہ لگتا وہاں پر کہ اسکی حق تلفی ہو رہی ہے۔۔۔؟ اسے ٹارچر کیا جا رہا ہے۔۔۔؟ "

KZwrites

"آپکو بتاؤں،آپ سب نے اسے ذہنی غلام بنایا ہوا

تھا۔۔وہ آپ سب کو خوش کرنے کے لیے ، آپ
سب کی تعریفوں کی منتظر ہوتی تھی۔۔۔شازمہ
چادر بہت اچھے سے لیتی ہے،شازمہ آگے سے
جواب نہیں دیتی،شازمہ سر جھکا کر رکھتی ہے
،شازمہ چائے اچھی بناتی ہے۔۔۔بس یہ ہوتی ہے
تعریف ایک لڑکی کی۔۔۔؟ میں نے نہیں کبھی
کسی کے منہ سے سنا کہ شازمہ پینٹ بہت اچھا
کرتی ہے۔۔؟ شازمہ سٹڈیز میں کیسی ہے۔۔؟
شازمہ اپنے خوش ہونے کے لیے کیا کرتی ہے۔۔؟
اسکی اپنی خوشی کیا ہے۔۔؟ یا صرف آپ سب
کو خوش رکھنا،آپ سب کے تابع رہنا اسکا اچھا

kzwrites

پن تھا۔ا۔ا۔۔۔؟ تو کیسے ایکسپیکٹ کرتے ہیں کہ

وہ وہاں جا کر اپنے آپ کو کوئی عزت دے

پاتی۔۔۔؟ اسے آپ نے سکھایا ہی ،بتایا ہی

نہیں۔۔۔اسے آپ سب نے پتہ لگنے ہی نہیں دیا کہ

اسکی بھی کوئی عزت ہے۔۔۔ اسکی بھی کوئی

سیلف رسپیکٹ ہے۔۔۔اسکی بھی کوئی خواہش

ہے کوئی مرضی ہے۔۔۔"

KZwrites

"کیا ضرورت ہوتی ہے بچپن کے نکاح کی۔۔۔؟ ہاں

؟ کیا ضرورت ہوتی ہے جلدی شادیوں کی،جب

لڑکیاں اپنے پیروں پر کھڑی تک نہیں ہوتیں...کیا آپ اور میں بغیر شادی کے نہیں رہ سکتے تھے...؟ کیوں ڈیپینڈنٹ بنا کر بس شادی کر دیتے ہیں...پھر آگے سے شازم جیسا کوئی مل جائے تو...تو دیکھ لیں کیا ہوتا ہے..." بولتے بولتے مشل کو سانس چڑھ گیا تھا..ماتھے پر بل ڈالے اسکی گود سے نکل کر وہ بیڈ پر ٹانگیں کراس کر کے بیٹھ گئی تھی...دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے بیڈشیٹ کو سکریچ کرتے وہ تیز سانسیں لیتے پھنکنے لگی تھی

KZwrites

"میں رکھتا تھا خیال اسکا۔۔۔مشل۔۔۔میں پوری
کوشش۔۔۔" شہریار اسکی ساری باتیں خاموشی
سی سن کر،کچھ ٹھہر کر۔۔۔سب پراسیس
کرتے۔۔۔تھوڑے توقف سے بولا تھا

KZwrites

"سارا دن تو آپ گھر سے باہر ہوتے ہوں گے
شہریار،یہ پورے گھر کے ماحول کا اثر ہے۔۔۔دادا
جان۔۔۔تائی امی۔۔۔کے ساتھ وقت گزرتا ہو گا

اسکا اور سالہا سال سے گزر رہا ہے۔۔۔ابھی کل میرے سامنے اسکی کچھ فرینڈز آئی تھیں۔۔۔نہیں ملنے دیا دادا جان نے۔۔۔کیا ہو جاتا اگر وہ مل لیتی تو۔۔۔؟ کیوں کرتے ہیں دادا جان ایسے۔۔۔؟"

KZwrites

"تائی امی نے بھی مجھے کہہ کر بھیج دیا کہ منع کر دوں اُنکو۔۔۔کہ کہیں وہ باہر جا کر بتا نہ دیں کچھ نہ کچھ کسی کو۔۔۔یارررر کیا کرتے ہو آپ لوگ۔۔۔کیا ہو جائے گا زیادہ سے زیادہ۔۔۔؟"

"میرے خیال میں تو وہ مل لیتی اپنی دوستوں سے تو اسکا دل کتنا ہلکا ہو جاتا۔۔۔کتنا بہتر محسوس کرتی وہ۔۔۔ آپ تو بعد میں آتے ہیں، پہلے تائی امی کو تایا ابو کو اپنا رویہ بدلنا ہو گا۔۔۔"

"طلاق ہو گئی ہے تو کیا کرنا ہے اب۔۔۔؟ کس بات کی شرمندگی ہے انہیں۔۔۔؟ کیا اب مزید قید کر

KZWrites

کے رکھنا ہے اسے شہریار...؟ ایسے تو آپ سب

اسے پہلے سے بھی زیادہ ڈرپوک بنا دیں

گے...ختم کر دیں گے آپ اسے اپنے ہاتھوں

سے...کسی اور کی کیا ہی ضرورت پڑنی ہے..."

مشل کی آنکھ سے آنسو بہا تو شہریار اپنی

آنکھوں کو پورا کھول کر خود پر ضبط کرتے ،

ہونٹ گول سے کر کے گہرا ،بوجھ سے لدا ہوا

ڈانس خارج کرتے اسے دیکھا تھا جو کب سے

بول بول کر ہلکان ہوئے جا رہی تھی

kzwrites

"کیا کروں میں،کیسے سمجھاؤں دادا جان کو۔۔۔بابا کو۔۔۔ان سب کی سوچ اتنی پکی ہو چکی ہے کہ بدلنا ناممکن ہے۔۔۔" شہریار بے بسی سے بولا تھا

KZwrites

"تو آپکو کرنی پڑے کی اب ہمت۔۔۔ابھی بھی ایسے ہی بیٹھے رہنا ہے۔۔۔؟ کبھی تو بدلیں خود کو۔۔۔کیوں شازمہ کو دادا جان سے چھپ کر اسکی سہیلیوں سے ملواتے تھے آپ۔۔۔؟ کیوں

انکو بتا کر نہیں جاتے تھے۔۔۔؟ کوئی غلط کام تھا کیا جو چھپ کر کرتے تھے۔۔؟ آپ نہیں کبھی ملے اپنے دوستوں سے۔۔۔؟ تو شازمہ مل لیتی تو کیا تھا۔۔۔کم از کم۔۔۔ابھی۔۔۔اب نہیں روکنا چاہئیے تھا۔۔۔آپ لوگ تو سانس بھی مرضی سے نہ لینے دو۔۔۔پتہ ہے جب میں شازمہ کے روم میں گئی۔۔۔اس نے پوچھا کہ آئی میری فرینڈز۔۔۔تو رخشندہ بی نے اسے بتایا کہ دادا جان نے نہیں اجازت دی۔۔۔تو۔۔وہ بلکل خاموش ہو گئی۔۔۔نہ اس نے برا مانا۔۔۔نہ اسکا دل چاہا کہ وہ چھپ کر ہی مل لے۔۔۔یا آپ سے،یا مجھ سے کہہ

kzwrites

لے...نہیں...اسکو آپ لوگوں نے مار دیا ہے اندر سے..." مشل کے آنسو بہے جا رہے تھے،گلے میں درد کی ٹیس سے وہ اب خاموش ہو گئی تھی...شہریار بھی سر جھکائے اپنے انگوٹھے کے ناخن سے جڑی جلد کو،انگلی سے کھینچ کھینچ کر پیچھے کرتے،اپنی انزائٹی کو کم کرنے کے کوشش کر رہا تھا...دونوں کے درمیان اب گہری خاموشی چھا گئی تھی

kzwrites

"میں آج کہتا ہوں اسے کہ بلائے اپنی سہیلیوں

کو۔۔۔دیکھتا ہوں کون روکتا ہے۔۔۔تم کل ہی بتاتی مجھے۔۔۔" شہریار کی آنکھیں جلنے لگی تھی،لہجہ تکلیف سے عاری تھا،آنسو جیسے بس پلکوں کے کنارے اٹکے ہوئے تھے۔۔۔مشل نے بھیگی نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا تھا

KZwrites

"اچھا دل برا نہ کریں۔۔۔جو ہو گیا سو ہو گیا۔۔۔اب آگے سے ٹھیک کرنے کی کوشش کرتے ہیں ہم۔۔۔" مشل اسکے گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر

اسے قریب ہوئی تھی،شہریار کی حالت پہلے ہی دیکھے جانے کے قابل نہیں تھی،اس پر اسکا جھکا ہوا چہرہ مشل کو مزید پریشان کر گیا تھا۔۔وہ سر خم کیے جیسے سب کوتاہیاں مان رہا تھا

KZwrites

"ہمیں پہلے خود کو۔۔۔" مشل ابھی اِتنا ہی بولی تھی کہ شہریار نے اسکے منہ سے مسلسل "ہم" کا لفظ سن کر ضبط کھوتے اسے دونوں بازوؤں کے حصار میں لیتے خود میں بھنچ لیا

تھا۔۔۔اسکا کنسرن،اسے اپنے غم میں برابر کا
شریک پا کر وہ اسے خود میں سموئے ایک
سکون اپنے رگ و پے میں اترتا محسوس کر رہا
تھا۔۔۔اسکے ساتھ سے سب ٹھیک ہوتا دکھائی
دے رہا تھا

KZwrites

"آئی لو یو مشل۔۔۔"

"تم بہت۔۔۔بہت پیاری ہو یار۔۔۔"

"بہت سپیشل ہو تم میرے لیے..."

"تمھارا دل...اتنا خوبصورت ہے مشل..." شہریار اسے سینے سے لگائے،کمر سہلاتے بول رہا تھا...مشل کا بھیگا چہرہ اسے اپنی گردن پر محسوس ہو رہا تھا

"آپ کا دل بھی بہت خوبصورت ہے شہریار...آپ

Kzwrites

جیسا بھائی میں نے کبھی نہیں دیکھا جو بہن
کے غم کا اتنا درد لے۔۔۔مجھے یقین ہے آپ نے
سب ٹھیک کر لینا ہے۔۔۔" مشل اسکی گردن پر
لب رکھتے بولی تو شہریار اسے یونہی بیڈ پر
لٹائے اس پر چھا گیا تھا

KZwrites

"تم ساتھ ہو نہ۔۔۔تو ہو جائے گا سب ٹھیک۔۔۔"
شہریار نے اسکا بھیگا چہرہ چومتے ،نم آنکھوں
سے اسکی روئی آنکھوں میں دیکھا تھا

"میرے ساتھ رہیں تو پھر ہے نا۔۔۔اتنے دن سے تنگ کیا ہوا آپ نے۔۔۔کبھی آدھی رات کو چھت پر چیک کرنے جاؤ تو کبھی لان میں۔۔۔دادا جان کو چاہئیے سب سے پہلے آپکا چھت پر آنا جانا بند کر دیں۔۔۔" مشل لیٹے لیٹے اسکی گردن میں بازو ڈالے بولی تو شہریار کِھل کر ہنسا تھا

KZwrites

"اِس میں ہنسنے والی کیا بات ہے۔۔۔؟ آپ پر پابندیاں لگائی ہوتیں تو آپ الٹے سیدھے کام نہ کرتے۔۔۔آپ سے کیا انھوں نے کوئی سوال۔۔۔؟ اب تو پتہ ہے انکو آپکی حرکتوں کا بھی۔۔۔" مشل نے سوال کیا تو شہریار نے سنجیدہ سا ہوتے نفی میں سر ہلایا تھا

KZwrites

"دیکھا۔۔۔اصل تو آپ بگڑے ہوئے تھے۔۔۔۔آپکو قابو میں رکھنا چاہئیے تھا انہیں۔۔۔۔اب میں سیدھا

کروں آپکو۔۔؟" اسکا پھر سے بجھتا چہرہ دیکھ
کر مشل نے لاڈ بھرے لہجے میں بولتے اسکے گال
کی ٹپ کو بائٹ کیا تو شہریار کی تھمی ہوئی
کھلکھلاہٹ پھر بحال ہوئی تھی

KZwrites

"یاررر یہاں نہ کیا کرو۔و۔و۔۔۔باتیں بھی بگھو
بگھو کر لگاتی ہو اوپر سے مار پیٹ الگ۔۔۔"
شہریار اپنا گال سہلاتے،اس پر سے ہٹ کر بیڈ پر
سیدھا لیٹا تو مشل ہتھیلوں کے سہارے اسکے

اوپر آگئی تھی...آڑھا ترچھا سا لیٹے،اسے سینے پر چہرہ رکھے وہ بہت دنوں بعد اسکی دھڑکن سن رہی تھی

KZwrites

"آپ نے اب میرے پاس پاس رہنا ہے...مجھے اکیلے اچھا نہیں لگتا اب..." مشل خاموشی سے اسکی دھڑکن سنتے کچھ توقف سے بولی تھی...شہریار کا ہاتھ اپنی کمر پر محسوس کرتے وہ مزید کوزی سی ہوتے اسکے سینے پر بازو پھیلائے لیٹ گئی تھی

"اتنے طعنے دیتی ہو یار،شرمندہ شرمندہ پھرنا پڑتا ہے پھر تمھارے سامنے..." شہریار اسکی کمر سہلاتے ،بائیاں ہاتھ اسکے جوڑے میں لیجاتے بولا تھا

"تو ایسی ایفرٹس کریں نہ کہ شرمندہ نہ ہونا پڑے پھر...کیا کرنا اتنے پیسوں کا جب خرچ

KZwrites

نہیں کرنا...؟ پاکٹ ڈھیلی کریں اور شاپنگ
کروائیں آج مجھے اور شازمہ کو...ڈنر کروائیں
ہمیں...بلکہ تائی امی کو بھی لے کر چلیں...سب
سے پہلے انہیں بھی احساس دلوائیں کہ گھر
سے باہر بھی دنیا ہے...بس ہر وقت تایا ابو کے
پکڑے پکڑ کر گھبرائی سی پھرتی ہیں...ایک
سلوٹ رہ جائے تو ایسے پریشان ہوتی ہیں
جیسے پتہ نہیں کیا ہی ہو گیا ہے...کن کاموں
میں الجھایا ہوا ہے یار انہیں..." مشل لیٹے لیٹے
اسکے سینے پر ٹی شرٹ کے اوپر سے ہاتھ
پھیرتے ہوئے بولے جا رہی تھی...لہجہ پھر سے

kzwrites

تپ گیا تھا

"تم تو نہیں الجھی ہوئی نہ ان کاموں میں۔۔۔؟

میں تم سے نہیں کرتا ایسی کوئی بھی

فرمائیش۔۔۔میں نے کبھی ماما کو بھی نہیں کیا

تنگ ان باتوں کو لے کر۔۔۔بابا جان کا ایسی باتوں

پر ماما کو بلاوجہ ڈانٹنا مجھے بھی برا لگتا

تھا۔۔۔زیادہ سے زیادہ یہی کر پایا تھا کہ اپنا کام

kzwrites

خود کر لوں..." شہریار کی نظروں میں سالوں پہلے کے منظر گھومے تھے جب ماں باپ ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر الجھتے تھے...نظروں میں شازمہ کا سہمنا بھی آیا تھا

KZwrites

"میں الجھنے والی لگتی ہوں آپکو...؟ میں آپکو نہ الجھا کر رکھ دوں..." مشل چہرہ تھوڑا اوپر کر کے شریر سی نظروں سے اسے دیکھتے شوخ سے انداز میں بولی تو شہریار بے ساختہ ہنسنے

لگا تھا

"بڑی تیز ہو یار۔۔۔بہت مشکل ہے تمھیں قابو کرنا۔۔" شہریار کتنی دیر سے ان اینڈ آف بالوں کے جوڑے کو کھولنے کی ناکام کوشش کیے جا رہا تھا لیکن بال کچھ روکھے سوکھے،الجھے ہونے کے باعث کھول نہیں پا رہا تھا

Kzwrites

"تیز ہی ہونا چاہئیے۔۔۔انہیں کیوں کھول رہے ہیں،میں نے سٹریٹ نہیں کیے ہوئے۔ے۔۔" مسکرا کر کہتے کہتے یک دم ماتھے پر بل لاتے مشل نے اسکا ہاتھ بالوں سے ہٹایا تھا

KZwrites

"کھول دو نہ۔۔۔مجھے اچھا لگتا ہے۔۔" کہتے ہوئے شہریار نے اپنی ایک ٹانگ گھنٹے کے بل کھڑی کی تو مشل بلکل اسکی ٹانگوں کے درمیان آگئی تھی۔۔وہ ہلکا ہلکا سا ٹانگوں کو ہلاتے اسے بھی

اپنے ساتھ جھلانے لگا تھا

"ویسے اگر آپ خود اچھے نہ ہوتے تو شاید میں بھی مشکل میں پھنس جاتی یہاں۔۔۔لڑکی سے زیادہ لڑکے کی اچھی تربیت ہونا ضروری ہے۔۔۔یا لڑکے کا خود سے سینسیبل ہونا ضروری ہے۔۔۔"

Kzwrites

"مجھے شادی سے پہلے کوئی اٹریکشن محسوس نہیں ہوتی تھی آپ سے...شادی کے فوراً بعد بھی بہت تھوڑی سی ہوتی تھی...لیکن جتنا وقت آپکے ساتھ گزارا ہے نا...آپ اچھے لگتے جا رہے ہیں...ہر گزرتے دن کے ساتھ...جیسے آپ شازمہ کے لیے پریشان ہیں...مجھے بہت خوشی ہوتی ہے کہ میرا لائف پارٹنر اتنا اچھا ہے اپنے رشتوں کے ساتھ...تبھی تو آپ میرے ساتھ بھی اتنے اچھے ہیں..." مشل سینے سے سر اٹھا کر اسکی تھائیز پر ، ٹانگیں اسکی اطراف میں رکھ کر بیٹھے اپنے بال جوڑے سے کھولتے ہوئے بول

kzwrites

رہی تھی،مشل کا یوں خود پر بے فکری سے بیٹھا،اپنے بال کھولنا۔۔۔اسکی زبان سے اپنے لیے اچھے الفاظ سننا۔۔۔شہریار دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے بغور اسے دیکھے جا رہا تھا

KZwrites

"اتنا ہی اچھا لگتا ہوں تو کپڑے کیوں نہیں پریس کر کے دیتی مجھے۔۔۔؟ " شہریار ماتھے پر مصنوعی بل ڈالے اسکی نرم سے جسم کا بوجھ خود پر محسوس کرتے بے خود سا ہونے لگا تھا، نیند سے بھری آنکھیں نیم وا کئے وہ اسے اپنے ب

ال انگلیوں سے سلجھاتے دیکھ رہا تھا

"کیے تو تھے دو تین بار،ایگزامز سے پہلے..."

مشل شرمندہ سا مسکراتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"اور اسکے بعد جو دس بار مجھ سے اپنے دوپٹے

پریس کروا چکی ہو بدلے میں..." اسکے بازو کے

پاس جھولتی گنھگریالی لٹوں کو شہریار نے پکڑ

کر انکے کرلز میں انگلیاں الجھاتے کہا تھا

"دوپٹہ نہیں ہوتا مجھ سے پریس۔۔۔وہ آپ ہی کر کے دیا کریں گے۔۔۔" مشل بال کھول کر تھوڑے سے سلجھاتے،اب پھر سے اسے سینے پر سر رکھے لیٹ گئی تھی،ٹانگیں ابھی بھی شہریار کے اطراف میں تھیں۔۔۔اسکے یوں خود پر لیٹے ہونے سے شہریار کے جسم میں اسکی طلب جاگنے لگی تھی۔۔۔اتنے دنوں سے خود کو سپریس کیے اب یک دم اس میں خود کو شامل

KZwrites

کر کے سکون پانے کو دل مچلنے لگا تھا

"پینٹ بھی نہیں ہوتی تم سے..." شہریار اپنے کھنچتے ہوئے ٹراوزر کو تھائی سے تھوڑا کھینچتے ہوئے بولا تھا ،دماغ ہر بات سے ہٹ کر پوری طرح ایک ہی جانب مبذول ہوگیا تھا...جسم کو سکون چاہئیے تھا...نیند چاہئیے تھی

Kzwrites

"ہاں تو ایسا کرتے ہیں نہ میں آپکی شرٹ آئرن کر دیا کروں گی آپ میرا دوپٹہ...مل کر کام ہو جائے گا...ویسے بھی پانچ چھ ماہ بعد میری یونیورسٹی بھی سٹارٹ ہو جائے گی...آپ سے زیادہ میں نے بزی ہو جانا ہے...ابھی ایک ماہ بعد پریکٹیکلز ہیں...پھر تین ماہ نعد رزلٹ...پھر ایڈمیشنز..." حساب کتاب لگاتے ہوئے مشل نے اوندھے منہ لیٹے لیٹے اپنی ٹانگیں،اسکی ٹانگوں پر سیدھی کرنا چاہیں تو شہریار نے دونوں ہاتھ اسکی تھائیز پر رکھ کر اسے روک دیا تھا

kzwrites

"میرے لیے تو وقت نکال لیا کرو گی نہ...؟ "

شہریار اسکی تھائیز پر...ہپس پر شلوار کے اوپر سے ہاتھ پھیرتے جذبوں سے چور لہجے میں بولا تھا،دبے لفظوں میں اس سے اپنی طلب کا اظہار کرتے تھوڑا عجیب سا بھی لگ رہا تھا

"آپ کے لیے تو اب وقت ہی وقت ہے..." مشل

kzwrites

اسکے گرم ہاتھوں کے چھونے سے چند پلوں میں ہی خود بھی بے چین ہو گئی تھی...اسکا منہ زور ہوتا لمس اپنے لوئیر بیلی میں دھنستا محسوس کرتے وہ بہت نرمی سے اسکے گال کی ٹپ کو سہلاتے ،نظریں جھکائے اسکی بڑھی ہوئی بئیرڈ کو دیکھتے بولی تھی...اتنے دن دور رہنے سے دونوں کو تھوڑی جھجھک کا سامنہ تھا

"مجھے بہت زیادہ نیند آئی ہوئی ہے...دیر تک

Kzwrites

سونا ہے میں نے..." شہریار نے ہاتھ اسکی قمیض کے اندر کرتے گرم ہتھیلی اسکی سائیڈ کمر کر رکھی تو مشل نے نظریں اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا

KZwrites

"میں سلا دوں گی آپکو۔و۔۔" اسکا دوسرا ہاتھ شلوار کے اندر سے اپنی ملائم جلد پر سرکتا محسوس ہوا تو مشل کی آواز لرزی تھی

"تو سلاؤ پھر..." اسکی آنکھوں میں جھانکتے

شہریار نے ایک ہاتھ سے شلوار ہپس سے نیچے

کو کھسکا کر،اسی ہاتھ سے اسکے ابھرے حصوں

کو سہلاتے یک دم اسے اپنے نیچے کر لیا

تھا...گھنگھریالے بال کمفرٹر پر بکھر گئے

تھے...آڑھی ترچھی قمیض سے جھانکتا ہلکا سا

ابھرا ہوا پیٹ...سیاہ پینٹی اور سیاہ شلوار کے

درمیان سے دکھائی دیتی گوری بھری بھری

تھائیز...شہریار ایک ہاتھ بیڈ پر رکھے، اس پر

گھٹنوں کے بل چھائے دائیں ہاتھ سے شلوار

Kzwrites

کھینچ کر نیچے کرتے اسکی تھائیز پر ہاتھ

پھیرتا جا رہا تھا۔۔۔جذبوں پر کوئی لگام ڈ

النا۔۔۔انہیں روک کر رکھنا ناممکن سا ہوا تو

شہریار نے نظریں اسکی ٹانگوں پر جمائے اپنا

ٹراوزر،باکسر تھوڑا سا نیچے کر کے اس پر پورا

بوجھ ڈال کر جھکتے اسے چہرے کو چومنا

شروع کر دیا تھا

KZwrites

"سو جاؤں تو جگانا مت مجھے۔۔۔" اپنی سلگتی

ہوئی سختی سے اسکے نازک حصے پر پینٹی کے

اوپر سے پورا دباؤ ڈال کر رگڑتے ،وہ بوجھل سانسوں کے درمیان بولا تھا...لب مسلسل اسکے گالوں پر...کان کے آس پاس گردن پر سرک رہے تھے

KZwrites

"اِسے تو نیچے کریں..." مشل نے بات کے بر عکس ,ذرا سا اوپر کو ہو کر خود ہی اپنی پینٹی کو نیچے کھسکایا تو شہریار اسکے ادھ کھلے بے چین سے لبوں کو اپنے ہونٹوں میں لیتے پوری شدت سے اس میں داخل ہوا تھا...مشل کی

سسکی اسکے ہونٹوں میں ہی دب گئی
تھی...کمرے میں بہت ہی ہلکی سی روشنی
تھی...اے سی کی ٹھنڈک مانند پڑنے لگی تھی
"میری مشل..." اسکے وجود کی گرم گہرائیوں
میں سکون تلاشتے وہ مکمل بوجھ اس پر ڈالے ،
اسے پورا اپنے بس میں کیے تشنگی سے بھرپور
جاندار سٹروکس سے اسے اپنے وجود میں
سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا...جسم پسینے سے
بھیگنے لگے تھے...کمرے میں انکے بے چین
وجودوں کے آپس میں ملنے کی آوازیں گونج
پیدا کر رہی تھیں

KZwrites

وہ اسکے ہونٹوں کو چوم رہا تھا... گردن میں
چہرہ گم کیے،اسکی خوشبو اپنے حواسوں پر
چھانے پر مزید بے بس سا ہوتے اسکے وجود
میں خود کو سختی سے گم کرتے اپنے دل کی ،
دماغ کی تھکن ختم ہوتی محسوس کر رہا
تھا...مشل کا دھیما دھیما سا سسکنا...اسکا خود
کو وقفے وقفے سے اوپر کو اٹھانا...اسے اپنی
گہرائیوں کی سمتوں سے روشناس کروانا...کمر
کو دونوں بازوؤں سے بھینچنا...اپنا آپ اسکے

KZwrites

حوالے کرنا...ہر ایکٹ شہریار کو مزید اپنی جانب کھینچ رہا تھا

"ایسے درد تو نہیں ہو گا...؟" اسکی خوشبو میں گم ہو کر گردن کو شدت سے ہونٹوں میں بھرتے یک دم شہریار ٹھہرا تھا...پسینے سے تر وجود سکون کی انتہا کو پہنچتے پہچتے یک دم لرزا سا تھا...نظر میں مشل کی گردن کی سرخی آئی تو چہرے پر پریشانی کے بادل چھائے تھے

Kzwrites

"نہیں ہوتا...اچھا لگ رہا ہے..." مشل تیز
سانسوں کے درمیان بولتے،پسینے سے تر ہوتی
اپنی قمیض کھینچ کر تھوڑی اوپر کر کے، اسکے
چہرے کو واپس اپنی گردن میں چھپاتے بولی
تو شہریار اس کی نم گہرائی سے خود کو ایک
پل کو نکالتے تھوڑا سا سیدھا ہوا تھا

kzwrites

"اِسے اتار دوں۔۔۔؟" اپنی ٹی شرٹ اتار کر ایک ظرف پھینکتے،شہریار نے اسکی قمیض پکڑی کو

مشل نے سر ہاں میں ہلاتے خود ہی قمیض کو مزید اونچا کیا تھا

KZwrites

"میں اتارتا ہوں۔۔۔" بوجھل بے چین لہجے میں کہتے ہوئے شہریار نے قمیض اتارتے ،سیاہ جالی میں مقید اسکے بھرے بھرے جسم کو دیکھتے ایک بار پھر اسکے وجود میں خود کو اسی شدت سے اتارا تھا۔۔۔مشل نے دائیاں نازو ہوا میں

پھیلا کر ہاتھ سے اشارے سے اسے اپنے پاس آنے

کا کہا تو شہریار اس پر پہلے کی طرح جھکتے

پھر سے اسکی گردن میں محو ہوا تھا...لب

گردن سے نیچے کو سرکنے لگے تھے...دانتوں سے

برا کو کھینچ کر ایک جانب کرتے ،شہریار نے

آنکھیں موندے اسکی ملائم جلد کو ہونٹوں میں

بھرا تھا

KZwrites

"آگھہ...مش.شل..." اسکے نازک سے وجود سے

اپنا بھاری بھرکم وجود دور کر کے بار بار ٹکراتے

وہ مسلسل اسکے سینے کو چوم رہا تھا۔۔نرم ملا
ئم جلد کو زبان سے چھو رہا تھا۔۔۔وہ پوری طرح
اسکے بس میں ہو چکی تھی۔۔۔اسے خود میں
شامل ہوتا دیکھ رہی تھیں۔۔۔نظریں مل رہی
تھیں۔۔۔۔ایک دوسرے کی طلب وہ دیکھ پا رہے
تھے

KZwrites

"سب اچھا لگ رہا ہے۔۔۔" اسے اختیاط سے سینے
پر لب رکھتے دیکھ کر بری طرح بے چین ہوتے
مشل نے چھپے الفاظ میں کچھ کہنا چاہا تھا

"مجھے بھی..." شہریار کا دھیان سینے سے ہٹ
کر اب صرف اپنے سکون کے حصول کی طرف
ہوا تھا...وہ اپنی طلب کو مکمل کرنے کو تڑپ
رہا تھا...لیکن مشل کے چہرے کی بے قراری اسے
بے چین کر رہی تھی...اسکے جسم کے اشاروں
کو سمجھنے کی کوشش میں وہ سوجھی ہوئی
آنکھوں سے اسکی آنکھوں میں جھانکتے تیزی
سے اس میں سمانے لگا تھا...شدت اتنی تھی کہ
چہرہ خون جیسا ہونے لگا تھا

KZwrites

"آہہہ۔۔۔ن۔۔آہ۔۔۔" مشل کے منہ سے نکلتی نے
ترتیب آوازیں،اسکا یک دم تڑپ کر اسکی گردن
دبوچنا،خود کو ایک جگہ سٹل کرنا تو کبھی
آنکھیں میچنا۔۔۔شہریار ایک ایک حرکت پر نظر
رکھے بھاری سٹروکس دیتے پھر سے اسکے سینے
پر جھکا تھا

KZwrites

"بس۔۔س۔۔ہاہہ۔۔۔بس۔۔۔" ابھرے ہوئے نپل کو منہ میں لے کر زبردست سا سک کرتے شہریار نے اس سے کئی گنا زیادہ شدت سے اسکے وجود کو جھنجھوڑا تو مشل دونوں ہاتھوں سے اسکی بیک گردن کو جکڑے لرزتی آواز،کانپتے لہجے میں بولنے لگی تھی۔۔۔اسکے وجود کی نمی میں خود کو مزید گاڑھتے شہریار اسکے چھرے پر اتری تھکان۔۔۔پسینے کی بوندوں کو دیکھتے۔۔اسکے ادھ کھلے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں کیے مزید تڑپ سے اس میں سمانے لگا

KZwrites

تھا۔۔پھر اچانک گھٹنوں کے بل ہوتے ،اسکی

ٹانگیں بینڈ کیے وہ سیدھا ہو کر اسکے بے ترتیب

ہوئے جسم کو نظروں میں لیے بھرپور سٹروکس

دینے لگا تو برا سے چھلکتے شفاف جسم کی

خوبصورت حرکت سے آنکھوں میں جو خمار

اترا تھا ،اگلے ہی پل وہ خمار تڑپ میں بدل کر

مشل کے وجود کو زلزلوں کی زد میں لے آیا

تھا۔۔۔اتنے دنوں کی تھاوٹ اسکے جسم میں

انڈیلتے انڈیلتے یک دم خیال آنے پر شہریار نے

ساری گرمی اسکے سرخ ہوتے وجود پر اتار دی

تھی

kzwrites

ٹھوڑی سے پسینے کے قطرے مشل پر گر رہے

تھے۔۔۔دونوں ہاتھ اسکے گھٹنوں پر رکھے وہ

گہرے سانس لیتا مشل کے بکھرے وجود کو

دیکھ رہا تھا۔۔وہ مکمل اسکی تھی۔۔۔اسے بھی

اپنے لیے بے چین ہوتا یاد کرتے شہریار نے خشک

ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر نظروں کا رخ

اسکے چہرے کی طرف کیا تھا۔۔۔نظریں ملیں تو

مشل کی شرمیلی سی مسکراہٹ۔۔۔اسکے

Kzwrites

مخصوص انداز میں اپنا چہرہ بازو سے ڈھکنے پر شہریار چہرہ ایک طرف موڑتے بھرپور مسکرایا تھا...اتنے دنوں سے تھکا ہوا دماغ ریلیکس ہوتا محسوس ہونے لگا تھا...نیند بھی غائب سی ہوگئی تھی

KZwrites

"دیکھنے تو دیا کرو پیاری سی شکل..." شہریار اس پر تھوڑا سا جھکتے،بازو اسکے چہرے سے ہٹاتے بولا تو مشل مسکراتے نظروں سے اسے دیکھی تھی،بازو بغیر رزسٹ کیے ہٹا دیا

تھا۔۔۔پورا جسم تھکا تھکا سا محسوس ہوا تھا،
سکون پاتے ہی نیند کا غلبہ طاری ہوتا محسوس
ہوا تھا

KZwrites

"کمفرٹر کریں اوپر۔۔۔تھوڑا سو جاتے ہیں۔۔۔" مشل
اسکے دیکھنے پر شرماتے بات کا رخ
بدلتے ،منہ پر ہاتھ رکھ کر فیک سی جمائی لیتے
لیتے اصلی جمائی لینے لگی تع شہریار سر کو

جنبش دیتے باقاعدہ ہنسنے لگا تھا...موڈ ایک دم

اپ لفٹ ہوا تھا

"کوئی نہیں سونا ،ساری رات سوتی رہی

ہو...فریش ہو کر چلتے ہیں کہیں...اٹھو..."

شہریار نے اسے اسی بازو سے کھینچ کر اٹھایا

تھا

Kzwrites

"اوہ کہاں-ں-ں۔۔۔دھوپ ہے باہر۔۔۔"

"شہریار تھوڑا تو سوئیں،آپکو تو نیند آرہی تھی بہت۔۔۔" مشل اسکے ساتھ کھنچتی ہوئی،برا خود پر ٹھیک کرتے کرتے باتھروم تک آگئی تھی

"رات کو سوؤں گا۔۔۔روٹیں ٹھیک کرنی ہے یار۔۔تم بھی جاگو میرے ساتھ۔۔۔" شہریار نے اسے اپنے ساتھ کیے شاور آن کیا تو گرم جسم پر

KZwrites

یک دم پانی ٹھنڈا محسوس ہوا تھا...مشل نے آنکھیں میچتے برا سا منہ بنایا تھا

"بہت بدتمیز ہیں آپ...میرے سامنے شاور لینگے کیا اب...؟" مشل سٹریپ کو کندھے پر ٹھیک کرتے باتھروم کی قدرے تیز روشنی میں جھینپتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"نہیں،تمھیں لیتا دیکھوں گا..." شہریار نے
دونوں بازو اسکے کندھوں پر رکھ کر،ہاتھ ہوا
میں رکھے..اپنا سر بلکل شاور کے نیچے کرتے ب
الوں کو جھٹک کر کہا تو مشل چھینٹیں پڑنے
سے چہرہ ایک طرف کرتے مسکرائی تھی

KZwrites

"آپ لے لیں پہلے،مجھے ٹائم لگتا ہے...پرائیوسی
کا خیال ہی نہیں کوئی..." مسکرہسٹ دباتے
مشل مصنوعی غصے سے اسے دیکھی

تھی۔۔۔شہریار کی آنکھوں کی کھوئی ہوئی
چمک دوبارہ دِکھی تو مشل کے ماتھے کے بل
خود ہی ختم ہو گئے تھے۔۔۔اسے یوں اپنی طرف
دیکھتا پا کر شہریار نے بھنویں اچکائیں تو مشل
آئی رول کرتے یہاں وہاں دیکھنے لگی تھی

KZwrites

"پرائیوسی کیا ہوتی ہے۔۔۔؟ یہاں میس ڈال سکتا
ہوں تو کلین بھی کر سکتا ہوں نہ۔۔۔" اسے ادھر
اُدھر دیکھتا پا کر شہریار نے بے باکی سے اسے
انگلیوں سے چھوا تو مشل نے تڑپ کر اسکا ہاتھ

پیچھے کیا تھا " کیا کر رہے ہیں۔ں۔ں۔۔۔"

"کرنے تو دو۔۔۔پتہ لگ جائے گا۔۔۔" اسکا ہاتھ کمر کے پیچھے کرتے شہریار نے اسے بھی اپنے ساتھ شاور کے نیچے کیا تو مشل کی ٹانگوں سے اسکی بھرپور اریکشن ٹکرائی تھی

"کیا۔۔۔" گھبراہٹ سے مشل نے خود کو اس سے

KZwrites

زرا سا پیچھے کیا تھا،پانی دونوں پر گر رہا
تھا...اسکے پیچھے ہونے پر سیاہ جالی سے
جھلکتا مشل کا گلابی خوبصورت جسم شہریار
کی نظروں کا مرکز بنا تھا...شاور سے گرتے پانی
میں ہونٹ اسکے ہونٹوں کے قریب کرتے شہریار
نے ہپس سے کھینچ کر اسے اپنے اگینٹ سیٹ
کرتے ،نرمی سے اسے چوما تو مشل نے ساتھ
دیتے اسکے نچلے لب کو ہلکا سا سک کیا
تھا...جسم ایک بار پھر بے چین ہوئے تھے...بے
چین ہو کر ملنے لگے تھے...گرتے پانی میں گرمی
بڑھنے لگی تھی...مشل کا ہاتھ شہریار کی بڑھی

kzwrites

ہوئی داڑھی نیں سرکنے لگا تو شہریار نے قابو
کھوتے اسکا رخ بدل کر،ہاتھ دیوار سے لگاتے
اسے اپنے مطابق جھکا دیا تھا...فلی اریکٹ ہوئے
پینس کو ہاتھ سے اسکی ہپس پر سہلاتے سہلا
تے شہریار نے اسکی طرف سے کوئی رزسٹنس
نہ ہوتے دیکھ کر خود کو اسکی نم گھرائی میں
دھکیل دیا تھا

KZwrites

کمر پر گرتی پانی کی پھوار نے مشل کے پورے

جسم میں سنسی سی بکھیر دی تھی۔۔۔

شہریار کی سختیوں کو جھیلتے وہ تیز روشنی

کی وجہ سے کئی بار گھبرائی تھی۔۔۔شہریار کے

ہاتھوں میں اپنے گیلے بالوں کو دیکھ کر کتنی

بار اس نے پیچھے کو دیکھنا چاہا تھا۔۔۔

شہریار سخت جان بنا اسکے گرم وجود میں

خود کو مسلسل شامل کرتے،سینے کو ہاتھوں

kzwrites

سے دباتے،کبھی برا سے باہر نکال کر اسے قدرے سیدھا سا کر کے بے رحم سٹروکس دیتے وہ اسکی الجھی حالت نظروں میں لیے مزید تڑپنے لگتا تھا

KZwrites

جتنا اُس سے دور رہا تھا اب دل اتنا ہی اس سے الگ ہونے کی اجازت نہیں دے رہا تھا...

پانی مسلسل دونوں کو بگھو رہا تھا...

ملن کی آوازیں پانی کے نیچے مزید خوبصورت سنائی دے رہی تھیں...کمرے کی نسبت قدرے تیز روشنی میں اسکا شفاف جسم شہریار کو بے خود کیے جا رہا تھا...

کندھوں پر پڑے پانی کے قطرے اسکے بھرپور جھٹکوں سے نظروں کے سامنے بکھر رہے تھے...وہ سمٹ رہی تھی...مچل رہی تھی...سسک رہی تھی...دونوں ایک بار پھر گہری سانسوں کی زد میں ایک دوسرے پر آشکار ہوئے تھے...آنکھیں مسکرا رہی تھیں...

kzwrites

جسم پرسکون ہو گئے تھے

"بال سیٹ کرو اپنے...لگاؤ جو لگاتی ہو،اتنے سوکھ رہے ہیں..." شہریار نے اپنے کندھوں پر ٹاول رکھتے کاؤنٹر سلیپ سے اسے ایک باٹل پکڑائی تو مشل نے ہنستے ہوئے اسکے بازو پر وہی بوٹل دے ماری تھی "باڈی واش ہے یہ..."

kzwrites

"لگا دوں پھرباڈی پر ...؟" شہریار خود شاور لینے کے بعد مرر میں ٹاول سے اپنے بال رگڑتا اسکی طرف مڑا تو مشل الٹے قدم لیتے واپس شاور کیبن میں ہوگئی تھی

KZwrites

"اب آپ نکلیں یہاں سے...آپکی نیند کا خیال نہیں کرنا آئندہ سے اب...نہیں آتی تو نہ آئے...ویسے بھی کونسا سونا آپ نے اب..." مشل

کی شاور کیبن سے آتی آواز ہر شہریار ہنستے ہوئے باہر نکل آیا تھا

"میں بال سیٹ کروانے جا رہا ہوں،شیو بھی۔۔۔آدھے گھنٹے تک آؤں گا۔۔۔تیار ہو جانا، ناشتہ باہر کریں گے۔۔۔" کہتے ہوئے وہ پینٹ کے اوپر ٹی شرٹ پہنتے کمرہ اندر سے لاک کر کے نکل گیا تھا۔۔۔مشل فریش ہو کر بال ڈرائے کر کے۔۔اچھا سا سمپل سا تیار ہو کر کمرے سے باہر آئی تو کچن سے برتنوں کی آواز آئی تھی

KZwrites

"چائے بنانے لگی ہو۔۔؟" مشل نے بہت پیارے لہجے میں شازمہ کو مخاطب کیا تھا

KZwrites

"ہون۔۔؟ ہاں۔۔۔وہ۔۔۔دیر ہو گئی جاگنے میں آج۔۔۔شکر ہے اب یہ کچن بھی چلتا ہے۔۔۔ورنہ ماما سے ڈانٹ ہی پڑتی اس وقت ناشتہ کرتے ہوئے۔۔۔بنا لوں نہ یہاں چائے۔۔۔؟ " شازمہ گم صم

سے لہجے میں بولی تھی،خود میں کمتر سا
محسوس کرتے اس سے اجازت مانگنے لگی تھی

"اوہ ہو چھوڑو اس بورنگ چائے کو،سارا دن
یہی پیتے ہیں۔۔۔ابھی باہر چلتے ہیں ناشتہ
کرنے۔۔۔شہریار آنے والے ہیں۔۔۔تم پیارا سا تیار ہو
جاؤ بس۔۔۔۔" اسکے ہاتھ سے پتیلی پکڑ کر ایک
طرف رکھتے مشل نے اسکے چہرے کو لاڈ سے
سکوئیز کیا تھا۔۔۔دل اسکی کہی آخری بات پر
کٹ سا گیا تھا۔۔۔کچھ عرصہ پہلے نچلے کچن

KZwrites

میں ہوئی اسکی اور اپنی بخث یاد آئی تو دل

شرمندہ سا ہوا تھا

"باہر۔۔؟ شہریار بھائی آفس نہیں گئے۔۔؟"

شازمہ کو اسکی بات اور اسکے چہرہ چھونے کے

اپنائیت بھرے انداز نے حیران کیا تھا

"نہیں پھر سے آف کر لیا۔۔اچھا ہے نہ۔۔میں تو

Kzwrites

یہ آملیٹ بریڈ کھا کھا کر تنگ آگئی ہوں قسم سے۔۔۔باہر چلتے ہیں۔۔۔نان چنے وہاں گرم گرم کھانے کا بہت ہی مزہ آتا ہے سچ میں۔۔۔ایک بار کھلائے تھے غلطی سے شہریار نے اپنے آفس کے پاس سے وہ بھی میں آفس خود گئی تھی تو کھلائے۔۔۔۔اسکے بعد دوبارہ کبھی کھلائے ہی نہیں۔۔۔آج تو پھر میں نے ضد ہی پکڑ لی۔۔۔کہ باہر ہی جانا ہے۔۔۔" مشل اسکے کہنی سے پکڑ کر کچن سے باہر لیجاتے بولے جا رہی تھی

kzwrites

"تم آفس گئی بھائی کے..؟ میں نے تو آج تک دیکھا ہی کیسا ہے آفس انکا...کیسا ہے...؟ " شازمہ معصومیت سے بولی تھی

KZwrites

"بہت لگژری یاررررر....اتنا اپ ٹو ڈیٹ سارا فرنیچر ہے وہاں جا...اور گھر میں سب پرانا ہی پڑا ہے...تمھارے اور میرے کمرے کا چینج ہونا چاہئیے ویسے..." مشل شازمہ کے کمرے سے

ملحقہ دوسرے کمرے کی طرف اشارہ کرتے بولی تھی جہاں اکثر مشل سٹے کرتی تھی

"ہاں مجھے تو کئی سالوں سے یہ براؤن کلر بہت برا لگتا ہے۔۔۔اداس اداس سا۔۔" شازمہ کہنی اس سے چھڑوائے بغیر کمرے میں داخل ہوتے بولی تھی

kzwrites

"ہے نا۔ا۔ا۔ا۔۔۔مجھے خود۔۔۔چینج کرواؤ بھائی سارا کچھ۔۔۔اے سی بھی مر مر کر کولنگ کرتے ہیں ان دونوں رومز کے۔۔" مشل اونچی آواز میں بول ہی رہی تھی کہ شہریار بال پراپر سیٹ کروائے،فریش ٹرمڈ بئیرڈ کے ساتھ اندر داخل ہو گیا تھا

KZwrites

"کیا چینج کروانا ہے بھئی۔۔۔" کھنکتے لہجے میں بولتے اس نے شازمہ کے کندھے پر بازو پھیلائے

اسکے سر کو عقیدت سے چوما تھا

"سب کچھ...ایک ایک چیز....جیسا آپکے آفس کا

ماڑدرن فرنیچر ہے ویسا ہی ہمیں بھی

چاہئیے...." مشل نے شازمہ کو بھی اشارے سے

بولنے کو کہا تھا

Kzwrites

"نہیں رہنے دو یار،ایسے...ایسے بھی ٹھیک ہے۔

..." شازمہ دونوں کے درمیاں تھوڑا کنفیوز ہوئی

تھی،پہلے کبھی زندگی میں ایسی کوئی

فرمائیش کی بھی نہیں تھی بلکہ کبھی کوئی

چھوٹی سی بھی خوہش کسی کے سامنے نہیں

رکھی تھی...سوائے اپنے کلرز کے...وہ بھی

صرف شہریار سے....ورنہ باقی سب اسکو وقت

کا ضیاع کہہ کر ٹوک دیتے تھے

kzwrites

"توبہ جھوٹی۔ی۔ی....شہریار ابھی یہ کہہ رہی

تھی کہ اس براؤن فرنیچر سے اسے اداسی ہوتی

ہے..." مشل نے دونوں ہاتھوں سے شازمہ کی طرف اشارہ کیا تو شازمہ نہ چاہتے ہوئے اسکے انداز پر ہنس پڑی تھی

Kzwrites

"اچھا بھئی لڑنا مت بس تم دونوں....باقی ہم سب کچھ کر لیں گے..نکلیں...؟ لیٹ ہو گیا تو ناشتہ ختم ہوجانا ہے شاپس پر..." شہریار فون پر وقت دیکھ کر عجلت بھرے لہجے میں بول تھا

"میں بس دو منٹ میں آتی ہوں..." شازمہ اپنے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی تو مشل اور شہریار کی نظریں ملی تھیں

"ہم پھر نیچے انتظار کر رہے ہیں...لاونج میں...جلدی آجاؤ..." شہریار مشل کی جانب دیکھتے ،شازمہ سے مخاطب ہوا تھا

KZwrites

"ٹھیک ہے شہریار بھائی..." شازمہ کے لہجے میں موجود ایکسایٹمنٹ اور مشل کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ نے شہریار کے چہرے پر بھی دھنک بکھیر دی تھی

KZwrites

"کہاں جا رہے تم تینوں....؟ وہ عدت میں ہے شہریار....اسے کیوں لیجا رہے ہو..." کمال شاہ

اخبار ہاتھ میں تھامے لاؤنج کے صوفے پر بیٹھے بولے تو سمینہ بیگم نے کچن سے نکلتے شازمہ کو آنکھوں سے باہر نہ جانے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔اسکے چہرے پر پھیلی ساری مسکراہٹ الگ جھاگ ہوئی تھی،مشل اور شہریار کے سامنے دل زیادہ برا ہو گیا تھا۔۔ماں کے اشارے پر دو قدم پیچھے کو لیتے وہ اوپر جانے کو مڑنے لگی تو شہریار نے بہن کا ہاتھ چادر کے اوپر سے مضبوطی سے تھام لیا تھا

kzwrites

"کہاں جا رہے تم تینوں---؟ وہ عدت میں ہے شہریار---اسے کیوں لیجا رہے ہو--" کمال شاہ اخبار ہاتھ میں تھامے لاؤنج کے صوفے پر بیٹھے بولے تو سمینہ بیگم نے کچن سے نکلتے شازمہ کو آنکھوں سے باہر نہ جانے کا اشارہ کیا تھا--اسکے چہرے پر پھیلی ساری مسکراہٹ الگ جھاگ ہوئی تھی،مشل اور شہریار کے سامنے دل زیادہ برا ہو گیا تھا--ماں کے اشارے پر دو قدم

KZwrites

پیچھے کو لیتے وہ اوپر جانے کو مڑنے لگی تو

شہریار نے بہن کا ہاتھ چادر کے اوپر سے

مضبوطی سے تھام لیا تھا

"عدت میں ناشتہ کرنا بھی منع ہے دادا جان۔۔۔؟"

مشل ذرا طنزیہ لہجے میں بولی تو کمال شاہ کا

چہرہ غصے سے بھڑک گیا تھا

KZwrites

"تم تو سامنے ہی نہ آیا کرو میرے۔۔باپ پر گئی ہو پوری۔۔زبان دراز۔۔باغی۔۔دور رہو شازمہ سے بھی۔۔اسے بھی ورغلایا جا رہا ہے، سب سمجھ رہا ہوں میں۔ں۔۔" کمال شاہ انتہائی اونچے لہجے میں بولے تو شہریار سمیت مشل کے ماتھے پر بھی بل آئے تھے،باپ کا ذکر یوں سن کر دل یک دم کرچی کرچی ہوا تھا

kzwrites

"گاڑی میں بیٹھو،میں آتا ہوں..." شہریار نے کیز شازمہ کے ہاتھ میں تھماتے مشل کو بھی کندھے پر ہاتھ سے تھپتھپاتے آنکھوں سے اشارہ کیا تو مشل نے اسکا ہاتھ تھامے باہر کی طرف رخ کیا تھا...شازمہ سر جھکائے،ہچکچاتے ہوئے ہاتھ میں شہریار کی دی ہوئی کیز پکڑے مشل کے ساتھ ساتھ کھنچتی باہر آگئی تھی

kzwrites

"بچیوں کو شہہ دے رہے ہو.و.و...لوگ تو پھر کہیں گے نہ کہ کیا آخر ہوئی ہے باہر جانے

کی۔۔۔بیوی کی زبان تک تو سنبھلتی نہیں تم سے

بہن کو کیا سنبھالو گے۔ے۔ے۔۔۔" ان دونوں کو

باہر جاتا دیکھ کر کمال شاہ کی آنکھیں اپنی

حکم عدولی پر انگارہ ہوئی تھیں

KZwrites

"لوگ باہر کھڑے ہیں۔۔۔؟ دیکھنے کے لیے کہ ہم

کہاں جا رہے ہیں کہاں نہیں۔۔۔؟ دادا جان۔۔۔شہہ

کی بات نہیں ہے لیکن۔۔۔اب آپ بچیوں سے رویہ

درست کریں۔۔۔ایسے سختی سے بات نہیں کرے

گا کوئی اُن دونوں سے۔۔۔میرے خیال میں کافی

ہو گیا ہے اب...ماما آپ بھی...لہجہ نرم رکھا کریں...سامنے والے کی کیفیت کا بھی خیال کیا کریں...بند پڑی رہے کیا وہ اتنے مہینے...؟ پہلے ہی قید سے باہر آئی ہے..." شہریار کمال شاہ سے بات کرتے کرتے ماں سے مخاطب ہوا تھا،جو پریشان نظروں سے کمال شاہ کی جانب دیکھ رہی تھیں...دل ہی دل میں بیٹی کا اتنے دنوں بعد مسکراتا چہرہ بھلا معلوم ہوا تھا لیکن گھر کے ماحول کے مطابق اسے اوپر جانے کا اشارہ کرتے ،اسکے پل میں بجھتے چہرے نے اپنا دل بھی بجھا دیا تھا...خاموشی سے شہریار کی

kzwrites

بات بھی سن کی تھی لیکن دھیان کمال شاہ کی طرف تھا

"یہ احکام ہوتے ہیں،لحاظ رکھنا ہوتا ہے انکا...ہر جگہ اپنی من مرضی نہ کیا کرو...لگامیں تمھاری بھی کسنے والی ہیں...مل کر سب ذلیل کروانے پر تلے ہیں...عالم کے علاوہ کوئی اولاد فرمانبردار نہیں میری..." زندگی میں پہلی بار شہریار سے رخ موڑتے وہ سخت لہجے میں مخاطب ہوئے تھے

KZwrites

"دادا جان میرے ساتھ جا رہی ہے نہ...محرم ہوں اسکا،بھائی ہوں بڑا...تو کوئی کیوں کچھ کہے گا...ہوا اتنی تنگ مت کریں اُس پر اب...پہلے ہی ہماری مرضی جتنا سانس لیتی ہے وہ..." شہریار انکے مڑے ہوئے رخ کو ایک نظر دیکھ کر ،سامنے کی طرف صوفے پر انکے قریب بیٹھ گیا تھا

kzwrites

"کونسی ہوا تنگ ہو گئی ہے...؟ پہلے تو کبھی تنگ نہیں ہوئی تھی...یہ ساری پٹیاں وہ آوارہ پڑھا رہی ہے تمھیں...جب دل اسکا چاہتا ہے منہ اٹھا کر باہر نکل جاتی ہے خود بھی...سب دیکھتا ہوں میں...." کمال شاہ برے سے لہجے میں،باہر کی جانب اشارہ کرتے بولے تو شہریار نے ضبط سے مٹھی بھینچتے سر جھکایا تھا

kzwrites

"کام سے باہر جانے میں کیا خرج ہے۔۔۔؟ " سر جھکائے جھکائے شہریار خود کو کمپوز کرتے دھیمے لہجے میں ان سے مخاطب ہوا تھا

"کونسا کام۔۔۔؟ ابھی کونسے کام جا رہے تھے۔۔۔؟ ناشتہ کرنے۔۔۔؟ یہ آوارگی ہی ہے۔۔۔۔گھر لا کر دو انہیں جو کھلانا پلانا ہے۔۔۔۔لڑکیوں کا کیا کام ساتھ جانے کا۔۔۔؟ نئے تماشے چل پڑے ہیں یہاں۔۔۔ہوا تنگ۔گ۔گ نہ کریں۔ں۔ں۔۔۔جاؤ بیوی کو لیجاؤ اپنی۔۔۔شازمہ کو بھیجو اندر واپس۔۔۔عدت

KZwrites

کا مذاق بنا رہے ہو۔و۔و۔۔۔سوگ فرض ہوتا ہے عدت میں،یوں کھلکھلاتے نہیں پھرتے۔۔۔" کمال شاہ کا لہجہ مزید سخت ہوا تھا۔۔۔سمینہ بیگم ایک طرف کھڑے دادے پوتے کے سرخ ہوتے چہرے دیکھ کر گھبرا رہی تھیں،شہریار کا غصہ ضبط کیے مٹھیاں بھینچنا انہیں پریشان کر رہا تھا

KZwrites

"دادا جان...کول ہو جائیں،طلاق لی ہے ہم نے،وہ بیوہ نہیں ہوئی جو سوگ منائے بیٹھ کر....اور ناشتہ ایک طرف،شازمہ کو میں نے چیک اپ کے لیے بھی لیجانا ہی تھا آج...عدت کا احترام ہے مجھے،لیکن میری بہن جس دردناک اذیت سے نکلی ہے نہ....میں بلکل نہیں چاہتا کہ وہ کوئی سوگ منائے...ہنسنا مسکرانا چھوڑ دے...ایک کمرے میں بند ہو جائے...."

kzwrites

"جتنا جلدی ہو سکے گا میں اسے واپس زندگی کی طرف لاؤں گا،کالج بھی جائے گی وہ ،سب کام کرے گی جو ضروری ہیں۔۔۔"

"اور آپ لوگ کتنا وقت دیتے ہیں اُسے۔۔۔؟ نیچے آتی ہے تو کون دل بہلاتا ہے اُسکا۔۔۔؟ یار کیوں اُسے ایسا محسوس کروا رہے ہیں کہ کوئی عذاب آگیا ہے اسکی وجہ سے گھر میں۔۔۔۔" ماں کی طرف دیکھتے بولا تھا

KZwrites

"عجیب۔۔۔ایسی۔۔ایسی خاموشی چھائی ہوئی گھر میں جیسے مر۔ر۔ر گیا ہو کوئی۔۔۔بلکہ میرا تو خیال ہے شاید کوئی مر بھی جاتا تو ایسی خاموشی نہ ہوتی گھر میں،جیسی اب ہے۔۔۔افسوس ہے مجھے۔۔۔آپ سب کے رویوں پر۔۔۔افسوس ہے۔۔" آخری جملہ کمال شاہ کی آنکھوں میں جھانک کر کہتے شہریار انکے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا تو وہ غصے میں پھنک کر اسے گھورے جا رہے تھے

kzwrites

"ہم کوئی جلاد نہیں ہیں۔ں۔ں۔۔۔ہم بھی غم میں ہیں بیٹی کے۔۔۔آدھے ہو جاتے ہیں اسے یوں دیکھ کر۔۔۔" کمال شاہ سمینہ بیگم کی جانب دیکھ کر انکے ہاں میں ہاں ملانے کا انتظار کرتے بولے تو سمینہ بیگم نے فوراً سر ہاں میں ہلایا تھا

kzwrites

"تو مت ہوں نہ آدھے۔۔۔مت منائیں غم۔۔۔خوش ہوں کہ وہ واپس آگئی ہے۔۔۔میں تو یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ صحیح سلامت واپس آگئی ہے۔۔۔پتہ نہیں۔۔۔پتہ نہیں کیا بیتی ہے اسکے دل و دماغ پر۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار کو اپنے گلے میں کانٹے چبھتے محسوس ہوئے تھے،نظروں میں اسکا ادھ موا وجود آیا تھا جو ہاسپٹل میں کئی گھنٹوں کے بعد ہوش میں آیا تھا

kzwrites

"ماما آپ بھی۔۔۔سب سے زیادہ آپکے پیار آپکی

توجہ کی ضرورت ہے اُسے اس وقت....چھوڑ دیں یہ سب کام...بس کریں کچن میں وقت گزارنا...شازمہ کو وقت دیں اب...کچھ دن نہیں بھی ہم ہر وقت تازہ کھانا کھائیں گے تو چل جائے گا...بیٹی کو وقت دیں اپنا...اسکا حق سب سے زیادہ ہے آپ پر...." کہتے ہوئے شہریار نے باہر کی جناب قدم بڑھائے تو سمینہ بیگم بوکھلا ئی سی کمال شاہ کی طرف دیکھی تھیں

"عالم کو آ لینے دو ذرا آج....اس اُلو کے پٹھے کو

سیدھا کرواتا ہوں۔۔۔میں نے ہی بگاڑا ہے اسے لاڈ کر کے۔۔باپ بن رہا ہے سب کا۔۔کالج لیجائے گا اُسکو۔و۔و۔۔۔وہ نامراد آفتاب کالج میں ہی ٹکڑا تھا نا اُسے۔ے۔ے۔۔بات کرو تو پھر بکواس کرتے ہیں آگے سے۔۔اِسی لیے نظر رکھتا ہوں بچیوں پر۔۔دل سخت کرنے پڑتے ہیں بچیوں کے معاملے میں۔۔" کمال شاہ بولے تو سمینہ بیگم کا دل خلق کو آیا تھا

kzwrites

"وہ آفتاب سالہا سال یہیں باہر لان میں شہریار

کے ساتھ کھیلنے آتا رہا ہے،کبھی ایسا کچھ نہیں ہوا پہلے۔۔۔میری بہن نے ہی بسنے نہیں دیا میری معصوم بچی کو۔۔۔۔شازمہ تو ایسی ہے ہی نہیں مجھے پتہ نہیں کیا۔۔۔شازم بکواس کرتا تھا۔۔۔خود کے کرتوت پکڑے گئے تو کیسے سیدھا ہوا۔۔۔اللہ پوچھے گا ظالموں کو۔۔۔اتنی بدگوئی کی میری بچی کے بارے میں۔۔۔" سمینہ بیگم ہمت کر کے بولی تھیں

kzwrites

" کل کو لوگ بھی کرنے لگیں گے۔۔۔اگر یہ۔۔۔یہ ان کا یہی حال رہا تو۔۔۔دیکھو کیسے اکڑ کر نکلا ہے میرے سامنے۔۔۔" کمال شاہ باہر گاڑی سٹارٹ ہونے کی آواز پر مزید بھڑکے تھے۔۔۔سمینہ بیگم جواب دئیے بغیر کچن کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔۔رخشندہ بی کے ساتھ مل کر جلدی جلدی دوپہر کا کھانا تیار کرواتے دل میں شازمہ ہی گھومے جا رہی تھی۔۔۔آنکھوں سے متواتر آنسو بہے جا رہے تھے

kzwrites

"بیگم صاحب میں کر لوں گی،آپ جائیں اندر۔۔آرام کریں۔۔۔" رخشندہ بی انہیں گم آواز میں روتا دیکھ کر بولی تھیں،باہر ہوئی ساری بخث وہ سن چکی تھیں

KZwrites

"نہیں نہیں۔۔۔پکانا خود ہے میں نے۔۔۔تم سلاد بناؤ ،ظہر ہونے والی ہے دا جی نے نماز کے فوراً بعد کھانا ہے۔۔۔" سمینہ بیگم چہرہ خشک کرتے کام میں مصروف ہو گئی تھیں

"شہریار یہ والا دیکھیں---" مشل ایک ڈریس پر ہاتھ رکھتے بولی تو شہریار کلائی میں موجود گھڑی کو گھماتے مشل کی طرف شریر نظروں سے دیکھا تھا "اسکا گلا کچھ زیادہ ہی بڑا نہیں---؟ ڈائریکٹ کندھے کا کپڑا ہے بس---"

KZwrites

"تو میں نے کونسا باہر پہننا ہے...آپکو ہی پہن کر دکھاؤں گی نہ..." مشل دور کھڑی شازمہ کو ایک نظر دیکھ کر ،ہیلز ذرا سا اٹھاتے شہریار کے کان میں بولی تو شہریار ٹھوڑی پر ہاتھ پھیرتے مدھم سا مسکرایا تھا

KZwrites

"مجھے دکھانا ہی ہے تو پھر کچھ بھی مت لو...میں ویسے ہی دیکھ لوں گا..." شہریار بھی اسی کے انداز میں وسپر کرتے بولا تو مشل بھنویں اچکا کر حیران سی آنکھوں سے اسے طنزیہ دیکھی تھی "عید کی شاپنگ نہیں کروانی بس،سیدھا سیدھا کہیں..."

KZwrites

"روزے رکھو نہ پہلے...پھر شاپنگ بھی کر لیں گے...ابھی بس کام کی چیزیں پکڑو ،رحم کرو

میرے ہاتھوں پر..." شہریار ایک طرف پڑے ڈھیروں بیگز کی طرف اشارہ کرتے بولا تھا

"ہاتھوں پر یا پاکٹ پر...؟؟؟ سب سمجھ رہی ہوں میں...کوئی رحم نہیں آپ پر...میں لے رہی ہوں یہ،گھر جا کر ورنہ یاد آتا رہے گا مجھے یہ...." مشل وہی ڈریس پکڑ کر اپنے بازو پر فولڈ کرتے کاؤنٹر کی طرف بڑھی تو شہریار اسکے انداز پر مسکراتے بہن کی طرف بڑھ گیا تھا

kzwrites

"یہ بلیو والا لو۔۔ اچھا لگے گا۔۔۔میں نے بھی سیم اسی کلر کی شرٹ لی ہے ابھی۔۔۔" اسے ایک رو میں کھڑے ڈارک کلرز کے ڈریسز دیکھتے دیکھتے لائٹ رینج کی طرف جاتے دیکھ کر شہریار نے ایک خوبصورت سے رائل بلیو سا ڈریس کی طرف اشارہ کیا تھا

KZwrites

"نہیں،میں ویسے ہی دیکھ رہی تھی،میرے پاس ہیں کافی کپڑے ابھی...آپ نے کروائی تھی....مجھے شاپنگ..." شازمہ جھجھک کر بولی تھی

KZwrites

"گرمی ہو گئی ہے یار اب...پکڑو یہ والا..." شہریار نے وہی بلیو جوڑا نکال کر اسے تھماتے اسی رو میں سے دو تین اور جوڑے نکالے تھے

"آؤ اس طرف۔۔یہ کیسا ہے۔۔؟ " دوسری رو میں جا کر پاسٹل کلر کا ایک ڈریس نکال کر اسے تھماتے شہریار مزید آگے بڑھا تو شازمہ بازو پر کپڑے ڈالے اسکے پیچھے پیچھے کنفیوز انداز میں چلتی جا رہی تھی۔۔پچھلی بار سے اس بار اسکے کپڑے سیلیکٹ کرنے کی رفتار قدرے زیادہ تھی

kzwrites

"بس کریں شہریار بھائی۔ی..." شازمہ بوکھلائی سی بولی تھی

"یہ تو میں نے اپنی مرضی کے لیے ہیں تمھارے لیے،آؤ تم بھی سیلیکٹ کرو کچھ..." شہریار اسکے ہاتھ سے کپڑے پکڑتے اٹینٹنڈ کی طرف بڑھاتے بولا تھا

kzwrites

"میم یہ سائز آپ نے چیک کر لیے ہیں۔۔۔؟"

اٹینڈنٹ شازمہ سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔اتنے میں مشل بھی وہاں آگئی تھی

KZwrites

"میں نے ریڈی ٹو وئیر لیا نہیں کبھی،ان سٹچ لے کر سلواتی ہوں۔۔۔سائز کیسے دیکھوں۔۔۔؟ ان سٹچ نہ لے لوں۔۔۔" شازمہ مشل سے مخاطب ہوئی تھی

"اوہ ہو،چھوڑو ان سٹچ کو۔۔۔میں چیک کرتی ہوں،مجھے میڈیم ٹو سمال آجاتا ہے تو تمھیں سمال آسانی سے آجائے گا۔۔یہ دیکھو۔۔یہ والا کٹ تو شاید میڈیم ہی آئے گا تمھیں۔۔۔اور یہ کٹ تو ویسے ہی لوز ہے۔۔۔یہ سمال کر لو۔۔۔اسکی مجھے سمجھ نہیں آرہی،جاؤ پہن کر دیکھو ذرا۔۔۔" مشل ایک طرف کھڑے اسکے ساتھ ہر ڈریس کو چیک کرنے لگی تھی۔۔کچھ پیسز اسے دے کر چینجنگ روم میں بھیج کر

KZwrites

پہن کر چیک کرواتے دو دونوں بلکل کپڑوں میں
مشغول ہو گئی تھیں...سائز کنفرم کر کے شازمہ
نے انکے انسسٹ کرنے پر کچھ مزید ڈریسز اپنی
مرضی کے بھی لیے تھے...ڈریسز لیتے وقت
دوپٹوں کی کوالٹی کا دھیان بھی رکھ رہی
تھی...شازم کے کہنے پر خود کو بدلنے کی
کوشش میں اپنے آپ میں اچھا محسوس نہیں
ہوتا تھا...اپنی مرضی سے شفون کی بجائے لان
کے دوپٹوں والے ڈریسز سیلیکٹ کرتے وہ دونوں
اب جوتوں کی آؤٹ لیٹ کی طرف بڑھ گئی
تھیں...بہن کے چہرے پر اداسی کی بجائے

kzwrites

تھوڑی سی مصروفیت دیکھ کر دل میں اطمینان اترتا محسوس ہوا تھا

"بینک کیوں۔۔۔؟" گاڑی کو بینک کے باہر رکتا دیکھ کر مشل فریش جوس کا سِپ لیتے بولی تھی جو ہمیشہ کی طرح شہریار نے اسے لے کر دیا تھا

Kzwrites

"آؤ شازمہ۔۔۔اکاؤنٹ بنوانا ہے آپکا۔۔۔" شہریار سیٹ بیکٹ انبکل کرتے پیچھے مڑ کر دونوں کی جانب دیکھا تھا

"میرا اکاؤنٹ۔۔۔؟" شازمہ اچنبھے سے اسے دیکھی تھی

Kzwrites

"ہاں،دھوپ بہت تیز ہو رہی ہے۔۔۔یا ہاسپٹل سے

واپسی پر آجاتے ہیں۔۔۔"

"نہیں دیر ہو جائے گی،ابھی ہی ہو آئیں،واپسی
پر بینک کی ٹائمنگ نہ آف ہو جائے۔۔۔اپلائے ہی
کرنا ہے نہ ابھی بس۔۔۔" مشل بولی تو شہریار نے
خود باہر نکل کر شازمہ کی جانب کا دروازہ کھو
لا تھا۔۔۔اسے اپنے ہمراہ لیے وہ اسکے سر کے اوپر
اپنے ہاتھ کی مختصر سی چھاؤں بنائے دھوپ

Kzwrites

سے گزر کر بینک میں داخل ہوا تھا...مشل ان دونوں کو بینک میں جاتا دیکھ کر جوس کے سپ لیتے ہلکا سا مسکرائی تھی...شازمہ کے ساتھ وقت گزار کر محسوس ہوا تھا کہ اسے دنیا کی کوئی خبر ہی نہیں تھی...کوئی خواہش کوئی تمنا اسکی آنکھوں میں دکھائی ہی نہیں دیتی تھی...دل اسکے لیے بہت دُکھ سا رہا تھا

"اچھا ہی ہوا بابا ترکی چلے گئے تھے...ورنہ میں تو مر ہی جاتی یہاں..."

"مرتی کیوں بھئی...؟ بہت پہلے کا سیدھا کر دیا ہوتا ساروں کو..." خود میں مسکراتے مشل سیٹ کے درمیان میں ہو کر اے سی کی ہوا اپنے چہرے پر ڈالتے گھونٹ بھرنے لگی تھی...شازمہ کا ہاسپٹل سے چیک اپ کروا کر،فرنیچر کا کچھ سامان آرڈر کر کے وہ تینوں شام کو واپس لوٹے تھے

kzwrites

"میں...چائے بناتی ہوں..." لاؤنج میں اینٹر ہوتے ہی گھر کے سب بڑوں کو دیکھ کر شازمہ کی مسکراہٹ پھر سے غائب ہوئی تھی...باپ کے ماتھے پر بل دیکھ کر دل عجیب سا خوفزدہ ہوا تھا

KZwrites

"میری بغیر شوگر کے بنانا..." کہتے ہوئے مشل اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اسے کچن کی

جانب دھکیل کر لے گئی تھی۔۔

"اسلام علیکم بابا جان۔۔۔" شہریار باپ اور دادا کو اپنی طرف تنقیدی نظروں سے دیکھتا پا کر سست سے قدم چلتا انکے سامنے سنگل صوفے پر ڈھیلے سے انداز میں بیٹھ گیا تھا

kzwrites

"دیکھ رہے ہو اکڑ اسکی۔۔۔تمھیں سلام کر رہا ہے

بس...ایسے ہی،بلکل ایسے ہی آنکھوں میں
آنکھیں ڈال کر بات کرنے لگا ہے مجھ
سے...بچیاں تک سلام کر کے نہیں گئیں
مجھے...اب اس عمر میں یہ سلوک ہو گا میرے
ساتھ.ھ.ھ..." کمال شاہ تپے ہوئے لہجے میں
بیٹے سے مخاطب ہوئے تو شہریار سر جھکا کر
ذرا سا مسکراتے ،دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ
سہلاتے صوفے سے اٹھ کر کمال شاہ کے ساتھ
صوفے کی بازو پر بیٹھ گیا تھا

kzwrites

"وہ دونوں تو آپ سے ڈر کر بھاگ گئی ہیں...بلا

ئیں انہیں،پیار سے بٹھائیں پاس اپنے...پھر

کبھی آپکے پاس سے وہ اٹھ جائیں تو میرا نام

بدل دیجیے گا پیارے دادا جان..." شہریار نے

پیچھے سے انکے گلے میں دونوں بازو ڈالے تو وہ

غصے سے اس سے گردن چھڑوانے لگے تھے جسے

شہریار نے شرارت سے مزید زور سے جکڑ لیا تھا

"ہٹ جا پیچھے..." کمال شاہ اپنی لاٹھی پکڑے

شہریار کو جھڑک کر بولے تھے

"شہریار بس کر...نہ یہ آفس آتا ہے ٹھیک سے ، گھر میں الگ بدتمیزی کا طوفان کھڑا کیا ہوا ہے...کبھی مجھے دیکھا ہے بابا جان سے یوں گستاخی کرتے...چھوڑ انہیں..." عالم شاہ بھی اسے ڈپٹتے ہوئے بولے تھے

KZwrites

"گستاخی...؟ گلے لگنا گستاخی ہوتی ہے...؟ یہ عادت تو دادا ابو نے خود ڈالی تھی مجھے.... آج کیوں غصہ آرہا ہے بھئی سب کو...." کچن سے باہر جھانکتی مشل کو شہریار نے آنکھ کے اشارے سے ایزی ہو کر باہر آنے کا کہا تھا

KZwrites

"شہریار کیا چاہتے ہو تم...؟ کیوں ستا رہے ہو بابا کو...؟ جب بڑا کہہ دے کوئی بات تو انسان کم از کم لاج ہی رکھ لیتا ہے....بہت ضروری تھا

باہر جانا۔۔تم تو ایسے نہیں تھے کبھی بھی۔۔۔"

عالم شاہ باپ کی شکایت پر بیٹے کو جھڑکتے بولے تھے

"تو بدلاؤ ضروری ہو گیا ہے نہ اب بابا جان۔۔۔بدلنا پڑ رہا ہے خود کو۔۔۔ایسے ہی رجڈ رہیں گے تو یہ گھر کبھی صحیح راستے پر نہیں آئے گا۔۔۔پہلے چاچو اتنے سال دور رہے ہم سب سے۔۔۔صرف اس لیے کہ شادی مرضی کی کر لی۔۔۔؟ اتنا بڑا جرم تھا یہ۔۔۔؟ کہ ساری زندگی

Kzwrites

شکلیں تک نہ دیکھی جاتیں ایک دوسرے کی...؟ اب جو ہتک آمیز لفظ آپ لوگ میری بیوی کے لیے بہت آرام سے استعمال کر دیتے ہیں،مجھے بھی آپ مجبور کر رہے ہیں کہ میں بھی الگ ہو جاؤں اسے لے کر..." شہریار نے بہت دھیمے مگر تپے ہوئے لہجے میں جواب دیا تو کمال شاہ سلگتی آنکھوں سے اسکی جانب دیکھے تھے...شہریار کے ہاتھ بھی انکی گردن میں ڈھیلے پڑ گئے تھے جنہیں کمال شاہ نے بہت محسوس کیا تھا،چہرے کے تاثرات یک دم مانن پڑے تھے،شہریار کا ایک دن بھی نظر نہ آنا ان

kzwrites

سے برداشت نہیں ہوتا تھا

"بیوی کو مت سمجھانا کہ بڑوں سے۔۔۔" عالم شاہ بولے ہے تھے کہ شہریار نے بات کاٹ دی تھی

"کس کس کو کتنا سمجھاؤں بابا۔۔۔؟ عزت چھوٹے بڑے دونوں کی ہوتی ہے اس بات کو

KZwrites

بھی سمجھیں نہ اب...صرف دوسرے سے مت

ایکسپیکٹ کریں نہ کہ سارا وہی بدلے خود کو

آپکی مرضی کے مطابق...کچھ آپ بھی تو خود

کو ڈھالیں...دوسرا جتنی بھی ایفرٹ کر کے آپ

پھر کوئی نہ کوئی نقطہ ڈھونڈ ہی لیتے ہیں

برائی کا..." شہریار صوفے سے بازو سے اٹھ کر

واپس اپنی جگہ پر بیٹھ کر عالم شاہ سے

مخاطب ہوا تھا،لہجہ بلکل ڈھیلا اکتایا ہوا ہو

گیا تھا

kzwrites

"کس کا نقصان ہو رہا ہے ان سب باتوں سے دادا جان...؟ ہمارا اپنا ہو رہا ہے...اور ہوتا ہی جا رہا ہے...چاچو سے بیس سال دور رہے ہم اور جب ملے تو کس حال میں ملے...؟ اور اب شازمہ کس حال میں ملی ہے...؟ شکر ہے کہ چاچو جتنا عرصہ نہیں گزر گیا تھا ورنہ...ورنہ....پلیز بس کر دیں یار دادا جان اب...یہ سختیاں،یہ زور زبردستیاں بابا...کچھ نہیں ملے گا اس سے...صرف دل مردہ ہو رہے ہیں اور کچھ نہیں ہو رہا...." باپ سے بات کرتے کرتے شہریار اب کمال شاہ کی طرف متوجہ ہوا تھا جو ابھی تک

kzwrites

شہریار کے الگ ہونے والی بات پر اٹکے ہوئے تھے، جان انکی شہریار میں ہی بستی تھی۔۔۔سمینہ بیگم ایک کونے میں خاموش بیٹھے کبھی شوہر اور کبھی بیٹے کے چہرے کو دیکھ رہی تھیں

KZwrites

"اپنی اولاد کا دوست بن کر رہیں یار۔۔جیسے مجھ سے لاڈ کرتے رہے ہیں ویسے بچیوں سے بھی کریں۔۔۔انہیں بھی پیار دیں۔۔۔انکی بھی سنیں۔۔۔انکی بھی مانیں۔۔۔صرف اپنی نہ منوائیں دادا جان۔۔۔۔آؤ ادھر بیٹے،کھڑی کیوں ہو۔۔آجاؤ

شاباش..." باپ اور دادا سے بات کرتے کرتے

شہریار کی نظر شازمہ پر پڑی تھی جو ٹرے

ہاتھ میں تھامے کچن سے باہر آ کر صوفوں سے

ذرا دور ہچکچائے سے انداز میں کھڑی تھی

KZwrites

"چائے..." شازمہ نے ٹیبل پر ٹرے رکھ کر چائے کا

کپ کمال شاہ کی جانب بڑھایا تھا،ہاتھ گھبراہٹ

سے کانپ رہا تھا...عالم شاہ نے آگے بڑھ کر بیٹی

کے ہاتھ سے کپ پکڑ کر باپ کو تھمایا تھا جو
ناراض ہوئے شازمہ کی جانب دیکھ نہیں رہے
تھے

Kzwrites

"بابا جان غصہ تھوک دیں۔۔۔بچوں کو کرنے دیں
اب جو کر رہے ہیں۔۔۔سارے سمجھدار ہیں۔۔۔" ع
الم شاہ نے بھی تائید کی تو کمال شاہ گہرا
سانس بھرتے مزہد خاموش ہو گئے تھے

"بابا چائے..." شازمہ نے چائے باپ کی طرف بڑھائی تو عالم شاہ نے شفقت سے سر پر ہاتھ پھیرتے بیٹی کو مسکرا کر دیکھا تھا...اتنے میں ہی شازمہ کا چہرہ کھل اٹھا تھا...سمینہ بیگم بھی عالم شاہ کے نرم پڑتے رویے پر مسکرائی تھیں،جب سے شازمہ گھر آئی تھی اکثر رات کے کسی پہر انکی آنکھوں سے نمی چھلکتی دکھائی دیتی تھی لیکن بیٹی سے سامنہ ہونے پر جھجھک سی آجاتی تھی

Kzwrites

"طبیعت کیسی ہی میری بیٹی کی..." عالم شاہ صوفے پر اپنے ساتھ شازمہ کے لیے جگہ بناتے مزید بولے تھے.... پہلی بار دونوں باپ بیٹی کو یوں قریب بیٹھ کر بات کرتے دیکھ کر شہریار نے گہرا سانس خارج کیا تھا

kzwrites

"مشل ٹی کیک لاؤ دادا جان کے لیے..." شہریار

نے وہیں بیٹھے بیٹھے کمال شاہ کو تھوڑا لیفٹ آؤٹ سا ہوتا محسوس کر کے مشل کو قدرے اونچی آواز لگائی تھی۔۔۔اندازہ تھا کہ اتنی جلدی وہ بھی اپنی برسوں پرانی سوچ نہیں بدل سکتے تھے

KZwrites

"لے آئی۔۔۔یہ دادا جان کا فیورٹ فروٹ کیک۔۔۔اور یہ تائی امی کا سمپل کیک۔۔۔" مشل ٹرے میں دو طرح کے کیک رکھے لاؤنج میں داخل ہوئی تھی۔۔۔شہریار کے اشارے پر اس نے

کمال شاہ کے لیے پلیٹ میں سلائیسز نکال کر

انکی طرف بڑھائے تھے جو اب کی بار انہوں نے

خود ہی تھام لیے تھے...گھر کا ماحول پچھلے

دنوں سے نسبتاً بہتر ہوا تھا...ساس کو اکیلا اکیہ

لا سا بیٹھا دیکھ کر مشل انکے پاس بیٹھ گئی

تھی...مزید کوئی سخت گفتگو نہیں ہوئی

تھی...کمال شاہ کا بجھا چہرہ شہریار کو پنچ

کرنے لگا تو سب کے اپنے کمروں میں جاتے ہی

وہ انکے روم میں آگیا تھا

kzwrites

"دادا جان..."

"آئی ایم سوری...آپکا دل نہیں دکھانا چاہتا تھا بلکل بھی...." انہیں بیڈ پر سدیھا لیٹا دیکھ کر شہریار نے پاس بیٹھ کر انکے سینے پر سر رکھ لیا تھا

"خیر ہے پتر....تجھے چھالہ بنا کر رکھا میں نے ہمیشہ ہتھیلی کا...آج تو نے بھی آنکھیں دکھا

KZwrites

دیں صفدر کی طرح..." کمال شاہ بولے تو

شہریار نے انکے سینے پر لاڈ سے چہرہ رگڑا تھا

"کہیں نہیں جا رہا یار دادا ابو میں...ایسے ہی

دھمکا رہا تھا بس آپکو...کہ مجھ سے پیار کرنا

ہے تو میری بیوی اور بہن کو بھی پراپر

پروٹوکول ملنا چاہئیے..." شہریار نے سپیسفک

اپنے چھوڑ کر جانے کی بات پر انہیں ڈاؤن ہوتے

محسوس کر لیا تھا

kzwrites

"میری تو جیسے کچھ نہیں لگتیں نہ وہ۔۔۔اور یہ روز روز گھر کیوں بیٹھے رہتے ہو۔۔۔۔آفس باپ اکیلا سنبھالے یا دادے کو کام پر بھی لگانا ہے اب۔۔۔۔آفس جاؤ،وہاں دماغ خرچ کرو۔۔۔۔عورتوں میں نہ گھسے رہا کرو۔۔۔۔" کمال شاہ اسکے سر پر تھپڑ مارتے ہوئے بولے تھے

KZwrites

"پہلے مجھے گارنٹی ملے کہ میرے آفس جانے کے بعد تینوں عورتوں سے کوئی برے لہجے میں بات نہیں کرے گا تو میں تسلی سے جاؤں گا آفس۔۔۔ورنہ نہیں۔۔۔اُس دن بھی شازمہ کو گھر ڈراپ کر کے گیا تھا اور وہ بغیرت آپ سب کے ہوتے ہوئے اسے لے گیا تھا۔۔۔دوسروں کو چھوڑیں ،آپ خود نہیں دل سے بات کرتے اُس سے۔۔۔نہ مشل سے۔۔۔ماما سے بھی اب روڈ ہونا چھوڑ دیں۔۔۔وقت بدل گیا ہے،آب بھی بدلیں خود کو۔۔۔"

kzwrites

"اللہ آپکو ہمیشہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے،

میں چاہتا ہوں آپ سمیٹ کر رکھیں سب

کو۔۔۔سب آپکے آس پاس رہیں۔۔۔نا کہ آپکے ڈر

سے دور دور بھاگیں۔۔۔پلیز دادا جان۔۔۔غور

کریں۔۔۔" شہریار نے اٹھ کر بیٹھتے انہیں بھی

سہارا دے کر بٹھا لیا تھا

KZwrites

"غور نئی ہوئے گا تے فیر کی کر لیں گا۔۔۔" کمال

شاہ اسکے کندھے کو سختی سے تھپکاتے بولے

تو شہریار نے دو انگلیوں سے اڑنے کا اشارہ کرتے

ساتھ ہونٹوں سے آواز بھی نکال کر،گھر،

چھوڑنے کا اشارہ کرتے دھمکانے والے انداز میں

انہیں دیکھا اور دیکھتے دیکھتے ہنسنے لگا تو

کمال شاہ نے اسے کھینچ کر خود سے لگا لیا تھا

KZwrites

چار ماہ بعد

KZwrites

"شہریار آپ مجھے اور شازمہ کو واپسی پر پک کر لیں گے۔۔۔؟ ہم یہاں فوڈ کارٹ میں ہیں،شاپنگ کمپلیٹ ہو گئی ہے۔۔۔ڈرائیور بابا کو لینے گیا ہے کہیں سے۔۔۔" مشل فون کان سے لگائے بول رہی

تھی جبکہ شازمہ نظریں جھکائے سوچوں میں گم اپنی فیورٹ آئسکریم کو تقریبا میلٹ کر چکی تھی

"مشل میں نہیں جانا چاہتی ترکی۔۔۔بہت عجیب ساؤنڈ کر رہا ہے۔۔۔آپ دونوں کا پہلا وزٹ ہے۔۔۔اور۔۔۔پہلے ہی میری وجہ سے تم خود بھی نہیں گئی ملنے۔۔۔ورنہ شہریار بھائی تو کہتے رہتے تھے تمھیں کہ اکیلے مل آؤ۔۔۔" شازمہ کال بند ہونے پر جھجھکتے ہوئے بولی تھی

kzwrites

"اوہ کم آن۔۔۔سارا سارا دن گھر میں بند رہ کر تھکی نہیں تم۔۔۔۔میں تو یہ سمر سکیشنز پوری طرح یوٹیلائز کروں گی ۔۔۔تم چلو گی تو بہت مزا آئے گا۔۔۔فریش ہو جاؤ گی۔۔۔ویسے بھی میرا دل نہیں لگتا اب تمھارے بغیر۔۔۔میں نے اتنا کچھ دکھانا ہے تمھیں۔۔۔اپنا سکول بھی۔۔۔اور میرے جو معظم بھائی ہیں وہ تمھاری طرح آرٹ کے بہت شوقین ہیں،دل لگ جائے گا تمھارا،ڈونٹ وری۔۔۔" مشل اسکو چیئر اپ کرتے ساتھ ساتھ آئسکریم کھا رہی تھی

KZwrites

"آپ دونوں کا ہنی مون ہے نہ۔۔۔میں کباب میں ہڈی نہیں بننا چاہتی۔۔۔" شازمہ واقعی نہیں جانا چاہتی تھی،اپنا آپ آکورڈ سا لگ رہا تھا

KZwrites

"کونسا ہنی مون۔۔۔؟؟؟ بڈھے ہو گئے اب تو ہنی مون کے لیے۔۔۔" مشل ہنستے ہوئے بولی تو شازمہ بھی منہ پر ہاتھ رکھے مسکرانے لگی تھی

"ماما سے ملنا ہے بس میں نے،تم بھی فریش ہو جاؤ گی اور میں بھی۔۔۔پلیز شازمہ۔۔۔" مشل نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو شازمہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا

"آئس کریم جا مزہ نہیں آرہا۔۔ میں ذرا فرینچ

Kzwrites

فرایز پیک کروا لوں،تم ویٹ کرو۔۔۔ابھی آتی ہوں۔۔۔تمھاری بھی کروا دوں۔ں۔ں۔۔۔؟" اٹھتے اٹھتے مشل بولی تھی

"اوہ نہیں بس یار۔۔۔کھائے جا رہے ہیں جب سے آئے ہیں۔۔۔" شازمہ نے کانوں جو ہاتھ لگایا تو مشل اسے مصنوعی غصے سے دیکھتے ایک طرف چلی گئی تھی

KZwrites

شازمہ اپنے شاپنگ بیگز پکڑے ہلکے ہلکے واک

کرتے دائیں بائیں فوڈ کورٹس کو دیکھتے،مڑ مڑ

کر بار بار مشل کو چیک کرتے اچانک کسی

سخت وجود سے ٹکرا گئی تھی۔۔۔دونوں ہاتھوں

سے خود کو اس سے ٹکڑانے سے بچا کر ،

سنبھلنے کے چکر میں شاپنگ بیگز اسکے ہاتھ

سے چھوٹ کر گئے تو وہ دونوں ہی اکٹھے فلور

پر جھک کر شازمہ کے بیگ اٹھانے لگے تھے

KZwrites

"سو سوری۔۔۔میں۔۔۔" جیسے ہی وہ معذرت کرنے کے لیے اسکی طرف دیکھا تو نظریں ہٹانا بھول گیا۔۔۔کچھ ویسی ہی سفید رنگ کی شلوار قمیض پہنے اسکا خوبصورت

معصوم سنجیدہ چہرہ اسکو ایک بار پھر اپنے حصار میں لے گیا تھا،جس رنگ میں اسے پہلی بار دیکھا تھا

KZwrites

"اٹس فائن،میرا دھیان۔۔۔" سیاہ بڑی سی چادر

خود پر اوڑھے وہ چادر کو چہرے پر مزید

درست کرتے اسکی جانب دیکھی تو نظروں میں

شناسائی ابھری تھی۔۔۔زبان سے ادا ہوتے لفظ

وہیں رک گئے تھے

KZwrites

"آ۔۔۔آپ۔۔۔" شازمہ بوکھلا کر فوراً اٹھ کھڑی ہوئی

تھی،پلکوں کی جنبش یک دم بڑھی تھی

"ج...جی..." آفتاب اسکے سب بیگز ہاتھ میں لیے کھڑا ہو گیا تھا...اس گزرے عرصے میں ڈرتے ڈرتے چند ایک بار اسے کچھ پازیٹیو ،ماٹیویٹڈ فارورڈ میسجز اپنے دوسرے نمبر سے بھیجے تھے مگر میسج سین ہونے کے علاوہ کبھی کوئی رسپانس نہیں آیا تھا...لیکن ایک یہی کنکشن بھی اسے بہت مضبوط سا محسوس ہوتا تھا کہ اسکی بات شازمہ تک پہنچ رہی ہے...آج اچانک اسے اپنے سامنے پا کر تو آنکھیں چمک اٹھی تھیں

kzwrites

"یہ...آپکے...بیگز..." آفتاب نے شاپنگ بیگز اسکی طرف بڑھاتے کھنکتے لہجے میں کہا تھا

"ش...شکریہ...تھینک یو...." شازمہ فوراً اسکے ہاتھ سے اپنے بیگ لے کر نظریں جھکاتے آگے کو جانے لگی کہ آفتاب نے بازو اسکے سامنے،ذرا فاصلے پر پھیلا کر اسے پکارا تھا

Kzwrites

"آپ..ایک منٹ بات کر سکتی ہیں...صرف ایک

منٹ"

"جی...؟" شازمہ کنفیوزن میں چادر کو گردن پر ٹھیک کرتے بولی تھی

"آخری بار جب ہماری ملاقات ہوئی تھی،وہ..وہ دن آپکے لیے بہت برا رہا تھا....شاید آپکی زندگی کا سب سے برا دن...اپنا صدقہ دے دیجیے گا،

KZwrites

کہیں یہ ملاقات بھی ...." آفتاب نظریں جھکائے

اپنے ایک ہاتھ کی ہتھیلی کو دوسرے ہاتھ کی

انگلیوں سے مسلتے ہوئے بول رہا تھا

"میرا یقین کریں میں تب سے اب تک...بہت بے

چین رہتا ہوں...میری وجہ سے...."

KZwrites

"نہیں...ایسا نہیں ہے...اگر آپ سے اس دن ملا
قات نہ ہوئی ہوتی...تو...تو شاید...میں آج
تک....انفیکٹ آپکا شکریہ...انجانے میں ہی
سہی...آپ نے ساتھ دیا..." شازمہ بھی نظریں
جھکائے بولی تھی

KZwrites

"اس دن کے بعد سے ایک ایک پل میں نے گلٹ
میں گزارا ہے...ہر وقت خود کو کوستا رہا
ہوں...لیکن آج آپکی اِس بات

نے مجھے بہت مطمئن کر دیا ہے...شاید اب میں سکون کی نیند سو سکوں گا...آپکا دل صاف ہے نا میری طرف سے...؟"

آفتاب نے آخری بات کہتے اسکو ایک نظر دیکھا تھا اور نظریں پھر سے اپنی ہتھیلی پر جما لی تھیں

KZwrites

"جی..."

"م...میں چلتی ہوں..." شازمہ اٹھتی جھکتی

نظروں سے بول کر اسکو کراس کرتے گزر گئی تھی

"وہ...آپ سے ایک اور بات کرنی تھی..." ذرا اونچی آواز میں کہتے آفتاب اسکے پیچھے لپکا تھا

Kzwrites

"جی..." شازمہ پھر سے ٹھہری تھی

"میں آپکی وہ...پینٹنگ...ہماری بات ہوئی تھی کہ میں وہ خریدوں گا آپ سے..." آفتاب بات کرتے شدید کنفیوز ہو رہا تھا مگر اسکا پازیٹیو رسپانس دیکھ کر حوصلہ بھی بڑھ گیا تھا...اتنے عرصے سے شرمندگی کے ساتھ دل کی عجیب سی کیفیت میں مبتلا رہا تھا کہ اب یک دم دل نے تیزی سے دھڑکتے ان چند پلوں میں

Kzwrites

ہی اسے خوشی سے پھلا دیا تھا

"وہ پینٹنگ تو۔۔۔شازم نے بگاڑ دی ہوئی

ہے۔۔۔خریدنے کے قابل۔۔۔نہیں ہے اب وہ۔۔۔" شازمہ

اپنے ہاتھ سے چادر تھامے بولی تھی

kzwrites

"میں لینا چاہوں گا،چاہے وہ جس بھی حالت میں ہو۔۔پلیز۔۔اِٹس آ ریکوئسٹ۔۔۔مجھے چاہئیے ہے وہ۔۔۔آپ اسے پھر سے بنائیں،مجھے یقین ہے آپ اسی کینوس کو پہلے سے زیادہ خوبصورت بنا دیں گی۔۔۔" آفتاب بغیر توقف کے روانی میں کہہ رہا تھا،بہت پر اعتماد لہجے سے

KZwrites

"آپ اسکا کیا کریں گے۔۔۔؟ وہ واقعی بے رنگ ہو چکی ہے۔۔۔"

شازمہ دور سے آتی مشل کو دیکھ کر جلدی میں بولی تھی

"مجھے پسند ہے وہ،میں اسکو بہت سنبھال کر رکھوں گا،پلیز آپ وہ مجھے دے دیں۔۔۔میں خود۔۔۔خود رنگ بھر لوں گا۔۔۔آپ چاہیں تو مجھے ویسی ہی دے دیں،جیسی وہ ہے۔۔۔"

آفتاب اسکی طرف بھرپور نظر سے دیکھتے بول رہا تھا،اسکو دیکھ کر آج بھی دل ویسے ہی دھڑکا تھا جیسے آج سے اتنے ماہ پہلے دھڑکا

KZwrites

تھا...لفظوں کے کھیل میں وہ اظہار کرتے بھی چوک نہیں رہا تھا

"وہ...آپکے کسی کام کی نہیں...م...میں چلتی ہوں..." اس سے نظریں ملا کر عجلت میں کہتے وہ مشل کے دیکھنے سے پہلے ہی جلدی سے آگے بڑھ گئی تھی

Kzwrites

"آپ ہی تو میرے کام کی ہیں بس۔۔۔آپ نہیں تو شاید کوئی نہیں۔۔۔" آفتاب نے دل میں اسے مخاطب کیا تھا۔۔کالی چادر میں اسکا مکمل گم ہوا سراپا اتنے عرصے بعد دیکھ کر دل ایک نئی لے پر دھڑکنے لگا تھا۔۔اسکی آواز میں موجود اطمینان ،پہلے کی نسبت کچھ کچھ نظر ملا کر بات کرنا بہت حسین لگا تھا۔۔اسے مشل کے ساتھ سیڑھیوں سے نیچے کی طرف جاتا دیکھ کر فلور کے کارنر پر کھڑے ہو کر آفتاب نے اسے نچلے فلور کے مین گیٹ سے باہر جاتے تک نظروں میں رکھا تھا۔۔اتنے عرصے سے بجھا ہوا

kzwrites

چہرہ آج چمک اٹھا تھا

شام میں

KZwrites

"مشل ٹریڈ مل صرف دیکھنے لے لیے منگوائی تھی؟ اتنے مہینوں سے ایسے ہی پڑی ہوئی ہے۔۔کوئی حرکت دو یار اسکو۔۔۔تھوڑی تھوڑی کرنا شروع کرو گی تو عادت بنے کی نہ۔۔۔"

شہریار جم جانے کے لیے ٹی شرٹ پہنتے ہوئے بولا تو مشل کے منہ سے چائے فوارے کی صورت اچھل کر باہر آئی تھی

"اس میں اتنا اوور ہو کر ہنسنے والی کیا بات ہے---؟"

kzwrites

شہریار اسے طنزیہ سا ہنستے دیکھ کر مرر میں اپنے بال سیٹ کرتے مصنوعی غصے سے بولا تھا۔۔انکو شاپنگ مال سے پک کرنے کے بعد وہ

گھر آتے ہی جم کے لیے تیار ہو رہا تھا

"دو دن ہوئے نہیں جم جاتے ہوئے اور ساتھ ہی مجھے فٹنس ٹپس دینا شروع کر دی ہیں..."

مشل ٹیشو پیپر سے ٹیبل پر گری چائے صاف کرتے بولی تھی

"جناب 8،10 سال سے جم کر رہا ہوں،بس کبھی

Kzwrites

کبھی ہی بریکس لے لیتا ہوں...دو دن آپکو ہوئے

ہیں دیکھتے ہوئے..."

شہریار بال سیٹ کرتے کرتے ،مڑ کر اسکی جانب

آتے ،اس پر جھکتے صوفے پر بازو جماتے بولا

تھا...آنکھوں میں سرخی چھائی تھی

KZwrites

"اوووکے۔ے۔ے...لیکن اس میں اتنا رومینٹک

موڈ بنا کر دکھانے کی کیا ضرورت ہے....؟ نارمل

طریقے سے بھی بتایا جا سکتا ہے کہ اتنے سالوں

سے ورک آؤٹ کر رہے ہیں۔۔۔اوپر کیوں چڑھ رہے ہیں میرے۔۔" مشل اپنی ہنسی دباتے اسے طنزیہ لہجے میں کہہ کر ٹیبل پھر سے صاف کرنے لگی تھی

KZwrites

"نوٹ کر رہا ہوں تمھاری رکی ہوئی زبان پھر سے تیز ہونے لگ گئی ہے۔۔۔کچھ کرنا پڑے گا بندوبست۔۔۔۔" شہریار مسکراتے ہوئے اس پر سے ہٹ کر گاڑی کی کیز تلاشنے لگا تھا

"وہ تو صحیح ہے لیکن بال تو ٹھیک سے سیٹ کر لیں،جیل کم لگائی ہے آج لگتا ہے...تیاری اِن کمپلیٹ لگ رہی ہے...." مشل شرارت سے بولی تو شہریار نے ایک لمحےکو مڑ کو اسکی طرف دیکھا

Kzwrites

"کمپلیٹ کر لیتے ہیں...." اسکو مسلسل نظروں

میں لیے کیز واپس سائیڈ ٹیبل ہٹر رکھتے شہریار نے اپنی ٹی شرٹ اتار کر مشل کی طرف اچھال دی تھی

"شہریار۔۔مذاق۔ق۔ق کر رہی تھی۔ی۔ی۔۔۔چائے پیتے ہوئے تنگ نہ کیا کریں۔ں۔ں۔۔۔" مشل ٹی شرٹ واپس اسکی طرف اچھال کر صوفے پر ٹانگیں اوپر کر کے بیٹتے آنکھیں میچ گئی تھی، پھر یک دم لائٹس آف ہونے کی آواز سن کر آنکھیں کھولے اسکی جانب دیکھا تو نیم

Kzwrites

اندھیرے میں شہریار کو اپنی طرف آتے دیکھا تھا۔۔۔اسے سب کام چھوڑ کر اپنے پاس آتا دیکھ کر مشل کی آنکھوں میں شرارت،ہنسی،شرم سب

ایک ساتھ چمکنے لگا تھا

KZwrites

"تمہارے سب مذاقوں کی میں ابھی ایسی کی تیسی کرتا ہوں۔۔۔ مذاق اڑاتی ہو کہ میں زیادہ تیاری کرتا ہوں باہر نکلتے وقت۔۔۔؟ اپنی طرف

سے لُک ڈاؤن کرتی ہو نہ۔۔۔؟" شہریار نے اسکی سمٹی ہوئی ٹانگیں صوفے سے نیچے اتارتے اسے وہیں پر ہی قابو میں کر لیا تھا

kzwrites

"تو اس میں اتنا offend ہونے والی کیا بات ہے۔۔۔نہیں ہوتے تیار کیا۔۔۔؟ سر میں ہاتھ لگاؤ تو بال اکڑے پڑے ہوتے ہیں۔۔۔"

"کہیں اور ہاتھ لگا کر بھی دیکھ لیا کرو۔۔۔وہ بھی اکڑا ہوتا ہے۔۔۔پرامس بلکل بھی اوفینڈ نہیں ہوں گا۔۔۔" مشل کے دونوں بازو اسکے قبضے میں تھے، صوفے کے کونے میں وہ اسکا سر پھنسائے اپنا چہرہ اسکے چہرے کے قریب کرتے بولا تو مشل کا چہرہ گرم ہوا تھا

kzwrites

"اب...اتنا تیار ہو گئے ہیں تو...جائیں نہ

جم...چائے پینے دیں..." مشل کی زبان فوراً گنگ

ہوئی تھی،بات کا بلکل الٹ جواب دیا تھا

Kzwrites

"میں تو جا ہی رہا تھا... تمھیں ہی مسئلہ ہے

مجھ سے،کیوں پیچھے پڑی رہتی ہو...؟ اب کیا

تمھاری طرح الجھے بالوں ساتھ ہی باہر نکل

جایا کروں...؟ ہممم.... " شہریار چہرے پر جھکے

ہوئے اسکے بالوں میں بہت نرمی سے انگلیاں

پھیرتے بولا تو مشل کے ماتھے پر غصے سے بل آئے تھے۔۔۔شہریار کی انگلیاں ہمیشہ کی طرح اسکے گھنگھریالے بالوں میں پھنس گئی تھیں

"میرے کرلی بال ہیں جلدی الجھ جاتے ہیں،آپ میرے بالوں کی انسلٹ کر رہے ہیں۔۔۔؟ " مشل نے ناراضگی سے چہرہ موڑتے اس سے اپنے بازو چھڑوانے کی ناکام کوشش کی تھی،چہرے سے ساری شرارت غائب ہو گئی تھی

KZwrites

"تو تم کیوں میرے سلکی سٹریٹ خوبصورت بـ
الوں سے جیلس ہوتی ہو۔۔۔؟ جیل نہ لگاؤں یا
سپرے نہ کروں تو منہ پر گرتے ہیں پھر۔۔ تم
روزانہ مذاق اڑاتی ہو میرا اور اپنی بار آنسو لے
آئی ہو آنکھوں میں۔۔" شہریار شرارت سے بولتے
اسکے بالوں میں انگلیاں نیچے کو لانے کی
کوشش کرنے لگا تو کرلز میں انگلیوں کے مزید
الجھنے پرمشل سچ میں غصے میں آگئی تھی

KZwrites

"چھوڑیں میرے ہاتھ۔۔۔فورا۔۔جم جائیں

آپ۔۔آئندہ نہیں کہوں گی آپکو کچھ۔۔۔" مشل

اس کی طرف غصے سے دیکھتے حکمیہ لہجے

میں بولی تھی

KZwrites

"بس۔۔خود میں ذرا برداشت نہیں۔۔حالانکہ میں

نے کبھی مذاق نہیں اڑایا تمھارے بالوں کا،

مجھے تو پسند ہیں۔۔" شہریار ہاتھ چھوڑنے کی

بجائے اسکے بازو اپنے برہنہ سینے سے لگاتے نرم سے لہجے میں بولا تھا مگر نگاہوں میں واضح شریر سا طنز تھا

"آپکا مطلب جو تھا مجھے پتہ ہے...ابھی ہی انگلیاں گزار کر دیکھنی تھیں...؟ پاگل نہیں ہوں میں...." مشل سر جھٹک کر اپنے بال پیچھے کرتے بولی تھی،شہریار کے سینے کی گرمی سے سانس بھی پھول کر تیز ہو رہی تھی

KZwrites

"یار کوئی مطلب نہیں تھا۔۔۔تمھارے بال تو میرے فیورٹ ہیں مشل۔۔۔ صرف یہ کہہ رہا تھا کہ تم اکثر بغیر سلجھائے ہی باہر چلی جاتی ہو جوڑا سا بنا کر۔۔۔اس میں بالوں کے ٹیکسچر کا ذکر کہاں تھا۔۔۔؟ " شہریار نے پھر سے جان بوجھ کر اسکے بالوں میں اپنی انگلیاں پھنسائی تھیں

kzwrites

"شہریار۔۔۔۔۔اٹھیں۔۔۔پیچھے ہٹیں نہ۔۔ یہاں
سے۔۔۔جائیں جم۔۔مجھے بھی کام ہیں اپنے۔۔"
مشل اس سے اپنا ایک بازو چھڑوانے کی تگ و
دو میں دوسرے ہاتھ سے اسکے سینے کو
دھکیلتے بولی تھی،آواز بلکل غصے سے بھر گئی
تھی

KZwrites

"اووو کے۔ے۔ے۔۔۔اتنا ہائپر ہونے کی کیا ضرورت ہے،آرام سے بھی کہہ سکتی ہو کہ جم چلا جاؤں۔۔۔چمٹ کیوں رہی ہو۔۔۔یا کچھ اور ارادہ ہے۔۔۔؟ " شہریار اسی کے انداز میں بولتے ، بازو چھوڑ کر پاس پڑی ٹی شرٹ اٹھا کر پہننے لگا تھا۔۔۔مشل کا غصے سے سلگتا چہرہ دیکھ کر مزید ہنسی آئے جا رہی تھی۔۔۔اسے ٹیز کرتے کرتے خود ٹیز ہو کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔اسے مکمل نظر انداز کرتے اپنے فون کی سکرین سکرول کرتے وہ مسلسل غصے سے بھری گھری سانسیں لے رہی تھی،شہریار کا اسے اسی کے انداز میں

kzwrites

چڑانا بے حد چڑا گیا تھا

KZwrites

"Your curls are gorgeous and i lovvvveeeee themmm Yaar tumhy b pata ha achy sy....ab sara time ulta pulta na sochti rehna,acha sa mood chahye mjhy wapsi par apni biwi

ka,bohat dino sy yahan wahan bhagi

hoti ho,aj nai ...got it...?"

اسے فون میں گم دیکھ کر شہریار نے اپنا فون

پکڑ کر جلدی سے میسج ٹائپ کر کے اسکے

چہرے کے تاثرات دیکھنے لگا تھا...مشل نے بھی

فورا ہی نوٹیفیکشن سے اسکا میسج پڑھ

لیا تھا،اسکے چہرے پر ابھرتی مسکراہٹ دیکھ

کر شہریار فون پاکٹ میں ڈالتے,اسکے سر پر

پیار سے ہاتھ پھیرتے کمرے سے نکل گیا تھا

----

kzwrites

"اپنی شاپنگ ہی نہیں دکھائی تم دونوں نے۔۔۔"

سمینہ بیگم ڈنر کرتے شازمہ اور مشل کو آپس

میں باتین کرتا دیکھ کر بولیں تھی

KZwrites

"ماما ابھی نہیں نہ دکھا سکتے،مشل کہہ رہی

تھی جو جو ڈریسز ہم پہنیں گے اسکی آپکو

ساتھ ساتھ پکچرز وٹس ایپ کریں گے۔۔" شازمہ

مسکراتے ہوئے بولی

"جی تائی امی..پہلے ہی شاپنگ دکھا دی تو مزہ نہیں آئے گا...سب ڈریسز کو اچھے سے سٹائل کر کے آپکو پکچرز بھیجیں گے...ہم دونوں نے آلموسٹ سب کچھ سیم لیا ہے...بس کلرز کا ڈفرنس ہے...." مشل ایکسائٹڈ ہوتے بولی تھی

KZwrites

"کوئی میرے بیٹے کے لیے بھی کچھ خرید لینا

تھا...دونوں اپنی ہی الماریاں بھرتی جا رہی ہیں لگتا ہے..." عالم شاہ مشل اور شازمہ کی باتیں سنتے بولے تھے...رویہ اب شازمہ کے لیے بھی بے حد نرم ہو گیا تھا

KZwrites

"دیکھا....بیٹے کا کتنا خیال ہے...بیٹیوں کی کوئی فکر نہیں ہوتی آپکو..." مشل عالم شاہ کی طرف شرارات سے دیکھتے بولی تھی

"میرے اکلوتے بیٹے کو تم دونوں ہلکان کیے رکھتی ہو،لاڈ ہی اٹھاتا رہتا ہے تم دونوں گے جب دیکھو۔۔۔تو کم از کم میں تو اسکا خیال کروں گا نہ۔۔۔ہے کدھر صاحبزادہ۔۔۔"

KZwrites

"وہ جم گئے ہیں۔۔۔۔"مشل شازمہ کی پلیٹ میں کباب رکھتے بولی تو سمینہ بیگم مشل اور شازمہ کو آپس میں اتنا گھلتا ملتا دیکھ کر دل

سے خوش ہوئی تھیں...شازمہ کے کھلکھلاتے
چہرے کو دیکھ کر وہ بھی مسکرانے لگی تھیں

"کھانا کھا لیں پھر واک کرتے ہیں،آج کچھ زیادہ
ہی کھا لیا ہے...کل سے پکا ڈائیٹ اب یار..."
مشل ڈنر کرتے بولی تو شازمہ مسکرائی تھی
"تم روز یہی کہتی ہو مشل اور پھر اتنا زیادہ
کھا بھی جاتی ہو...بلکہ مجھے بھی عادت ڈال
دی ہے..."

KZwrites

"تم دونوں بہن بھائی میرے کھانے کو نظر لگا

کر رہو گے..."

مشل مصنوعی غصہ کرتے اٹھی تھی "میں دادا

جان کو چائے کا پوچھ آؤں،انہوں نے آج کھانا

جلدی کھا لیا تھا..."

کہہ کر مشل کمال شاہ کے کمرے کی طرف بڑھ

گئی تھی

Kzwrites

"ماما ہم جیسا مشل کے بارے میں سوچتے تھے
یہ بلکل مختلف ہے...کتنا برا بھلا کہہ دیتے تھے
ہم شروع میں اسکو....اب سوچتی ہوں تو اتنا
برا فیل ہوتا ہے...کتنا دل دکھایا ہم نے
اِسکا....اور اسکا دل ہمارے لیے بلکل ہی صاف
ہے...." شازمہ ماں کی طرف دیکھتے بولی تو ع
الم شاہ نے بھی سر ہاں کی صورت ہلایا تھا

KZwrites

"بس کبھی کبھی بلا وجہ اتنی نفرتیں پال لیتے ہیں ہم کہ اصل دشمن سے دھیان ہی ہٹ جاتا ہے مشل کو برا کہتے کہتے اپنی سگی بہن کی، نفرت کو ہی نہیں پہچان پائی میں..." سمینہ بیگم افسردگی سے بولی تھیں

KZwrites

"خس کم جہان پاک...جان چھوٹی,انکا تو ذکر بھی مت کیا کرو میرے سامنے....اللہ میری

شازمہ کی قسمت اچھی کرے بس۔۔۔خوش رہے یہ۔۔۔" عالم شاہ بولے تو سمینہ بیگم نے بھی آہ بھری تھی "آمین آمین۔۔۔اللہ جلدی نصیب کھولے میری بچی کے۔۔۔"

KZwrites

شازمہ نظریں جھکائے انکی باتیں سن رہی تھی، ذہن میں دوپہر کا منظر آگیا

"وہ پینٹنگ تو۔۔۔شازم نے بگاڑ دی ہوئی

ہے---خریدنے کے قابل---نہیں ہے اب وہ---"

"میں لینا چاہوں گا--"

"چاہے وہ جس بھی حالت میں ہو---"

"مجھے چاہئیے ہے وہ----"

"آپ اسے پھر سے بنائیں،مجھے یقین ہے آپ اسی

KZwrites

کینوس کو پہلے سے زیادہ خوبصورت بنا دیں گی---"

"آپ چاہیں تو مجھے ویسی ہی دے دیں،جیسی وہ ہے----"

KZwrites

"خود رنگ بھر لوں گا میں اس میں---" اسکی آواز ،اسکی باتیں پر تھوڑی دیر بعد کانوں میں گونجنے لگیں تو شازمہ نے سر جھٹکے اپنا فون پکڑ لیا تھا--وٹس ایپ کھول کر نہ چاہتے ہوئے

بھی ایک چیٹ کھول لی تھی جہاں ہر تھوڑے

دن بعد ایک گمنام سا مسیج آتا تھا جو عین

اسکی سیچویشن کے مطابق ہوتا تھا۔۔۔وہ چیٹ

بیک کر کے شازمہ نے احمد کا نمبر سرچ کر کے

پرانی چیٹ آپن کی تھی جہاں کئی ماہ پہلے کا

صرف ایک میسج تھا۔۔۔دونوں کو لنک کرتے ،

کنفیوز سا ہو کر فون سکرین آف کر کے اس نے

فون ایک طرف رکھ دیا تھا۔۔۔ماں باپ کی باتیں

سن کر مارتھے پر کچھ بل آئے تھے۔۔۔پھر سے

قسمت کھلنے کی بات نے خوفزدہ سا کر دیا تھا

kzwrites

"ماما۔۔۔مجھے جلد از جلد شادی کرنی ہے
اب۔۔۔بلکل گھریلو لڑکی ہونی چائیے۔۔ان
میرڈ۔۔کم عمر۔۔۔پتہ لگے انکو کہ انکی لڑکی ہی
نہیں بس سکی۔۔۔" شازم اپنے ہاتھ کی انگلیاں
بے چینی سے مسلتے بول رہا تھا۔۔جیل سے باہر
آئے دو ہفتے گزر گئے تھے۔۔کچھ دنوں سے کام

کے لیے بھی پرانے جاننے والوں کے پاس چکر لگانا شروع کیے تھے لیکن ابھی تک ناکامی کا سامنہ تھا

Kzwrites

"تم نے جتنی بدنامی اپنے اور میرے نام کی ہے اسکے بعد کیسے رشتہ ڈھونڈوں تمھارا،مجھے تو سمجھ نہیں آتا۔۔پلے کچھ چھوڑا بھی ہے۔۔؟ خبردار جو دوبارہ ان سے کوئی ٹانگ لڑائی تو۔۔ذلیل کروا دیا ماں کو انکے سامنے۔۔۔" سامعہ شاہ بستر پر لیٹے بولیں تھیں،انکی طبیعت بہت

خراب رہنے لگی تھی،بہت منتوں ، تھانے کے
ہزاروں چکروں ،شہریار کے پاؤں پڑنے کے بعد
اسکی رہائی ممکن ہو پائی تھی

KZwrites

"ماما۔۔مجھے نہیں پتہ کہ آپ کیسے ڈھونڈیں
گی۔۔۔مجھے بلکل اس شازمہ کی ٹکر کی لڑکی
چاہیے۔۔۔۔چاہے کسی غریب گھر کی کیوں نہ
ہو۔۔۔مگر خوبصورت ہو۔۔۔آپ کسی رشتے

والی سے کہیں...مجھے سکون چاہئیے میرا دماغ پھٹ رہا ہے...پورا پورا دن باہر پاؤں گھساتا پھرتا ہوں،اس حرمزادے کی وجہ سے کام بھی نہیں مل رہا..." شازم صوفے سے ٹیک لگائے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے بول رہا تھا

KZwrites

"اچانک کیا بھوت آگیا شادی کا،پہلے اپنا علاج مکمل کرو...میں بار بار ذلت نہیں سہہ سکتی...ہاتھ کچھ ہو گا تو شادی بھی ہو گی نہ..." سامعہ شاہ درد سے کراہتے بولی تھیں

"ذلت۔۔۔؟ آپ ہی تو چاہتی تھیں کہ میرا گھر نہ بسے شازمہ کے ساتھ۔۔۔آپ کو تو سکون ملا ہو گا۔۔۔اسے مجھ سے دور کر کے۔۔۔اچھا بھلا چل رہا تھا سب۔۔۔" شازم کی نظروں میں اسکا معصوم چہرہ آیا تو اپنا ہاتھ زور سے صوفے کے بازو پر دے مارا تھا

kzwrites

"میں نے دور کیا...؟ تمھاری اپنی حرکتیں کافی تھیں اسکو دور کرنے کے لیے...دوسری لا کر اسکے ساتھ بھی وہی سب کرو گے...." سامعہ شاہ بولیں تو شازم کے تیور بگڑے تھے

KZwrites

"یہ سب اپکی وجہ سے ہوا ہے...آپ مجھے روک بھی سکتی تھیں...الٹا آپ مجھے بھڑکاتی تھیں... آپ نے میرے دل میں نفرت ڈالی...ماما...میرا سب کچھ چھن گیا...وہ مجھ

سے پیار کرتی تھی... میرا ظلم بھی سہہ جاتی
تھی...وہ بھی گئی...میری ساری محنت بھی
گئی...سارا کام ختم ہو گیا میرا...شہریار کے
آفس میں،آفتاب کے آفس میں...ہر جگہ میں نے
ساری ساری مخنت کی ہوئی تھی...سب چھن
گای مجھ سے آپکی وجہ سے۔ے۔ے..." ہذیانی
انداز میں چلاتے شازم کی آنکھیں نم ہوئی تھیں

kzwrites

"ہاں...تمھیں غلط عورتوں پاس بھی میں
بھیجتی تھی نہ...اپنی کرتوتوں کے الزام مجھ

پر نہ ڈالو۔۔باپ کا خون دوڑ رہا ہے تم

میں۔۔۔اسکی قبر کو نوچو جا کر۔۔۔" سامعہ شاہ

کھانستے ہوئے اٹھ بیٹھی تھیں

"کیوں نہ دوں آپ پر الزام۔۔۔میں کتنا آپکو کہتا

تھا کہ مجھے جلدی شادی کرنی ہے۔۔۔آپ کی

وجہ سے ہی ہوا ہے سب۔۔۔میں بھٹک گیا

تھا۔۔۔آپکی ضد میں۔۔۔شادی کے بعد اس پر بھی

ظلم کرتا رہا آپکو خوش کرنے کے

لیے۔۔۔ماما۔۔۔میں روز پچھتاوے میں جل رہا

KZwrites

ہوں۔۔۔میرے پاس کچھ نہیں بچا۔۔ذلیل ہو کر
رہ گیا ہوں۔۔" شازم روتے ہوئے بول رہا تھا

"اچھا بس کر۔۔۔میں دیکھتی ہوں
رشتہ۔۔پریشان نہ ہو۔۔۔شازمہ سے بہت اچھی
لڑکی لاؤں گی۔۔جسکے آگے پیچھے کوئی نہ ہو،
جیسا مرضی رکھنا۔۔کوئی سوال کرنے والا نہیں
ہو گا۔۔بس اس منحوس شازمہ کو بھول
جا۔۔دن رات اسکا ذکر نہ کیا کر میرے
سامنے۔۔بدکردار تھی بھول مت۔۔۔"

Kzwrites

"نہیں تھی ماما۔۔نہیں تھی وہ۔۔۔" شازم گم آواز میں بولتے اپنا چہرہ صاف کرنے لگا تھا،دوائیوں کے زیر اثر نیند کا غلبہ دماغ پر طاری ہوا تو اٹھ کر ماں کے قدموں میں سر رکھ کر سونے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔پھر انکی مسلسل بڑھتی کھانسی سے بیزار ہوتے ،ڈولتے سر کے ساتھ اٹھ کر کمرے سے نکل کر باہر لاؤنج میں صوفے پر ڈھے کر سو گیا تھا

KZwrites

شہریار گھر آیا تو سب اپنے اپنے کمروں میں تھے۔۔۔ادھر ادھر نظر دوڑاتے وہ کمال شاہ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا

KZwrites

"آگیا میرا شہزادہ۔۔باڈی شاڈی بنا کہ۔۔۔بڑا زیادہ ٹائم لگا کر آیا ہے ۔۔۔" کمال شاہ اسکو دیکھ کر خوشگواری سے بولے تھے

"جی دادا جان بس ذرا دوستوں میں بیٹھ گیا تھا...آپ کیا بیڈ سے لگ گیے ہیں،کم از کم واک تو کیا کریں..ترکی سے واپس آکر روزانہ اپکو صبح واک پر لیجایا کروں گا...اچھی بھلی روٹین تھی آپکی..."

KZwrites

"جب سے شازمہ واپس آئی ہے تب سے بیڈ سے لگ گیا ہوں...بس اللہ اسکا جلد از جلد کوئی

اچھا جوڑ..."

کمال شاہ ابھی بول رہے تھے کہ شہریار نے بات کاٹ دی

"دادا جان...کیا جلدی ہے...اسکو دماغی طور پر سٹیبل ہونے دیں...پلیز..اسکی کوئی عمر نہیں نکلی جا رہی...نکل بھی رہی ہو تب بھی جب مناسب موقع اور وقت ہو گا...سب ہو جائے گا...میں اس پر ایسا کوئی پریشر نہیں ڈالنا

Kzwrites

چاہتا فی الحال اب۔۔آرام سے پڑھائی مکمل کرے اپنی بس۔۔۔" شہریار قدرے سختی سے بولا تھا

"اتنا اوکھا کیوں ہو رہا ہے۔۔۔میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں بس اپنے سامنے۔۔" کمال شاہ کی بات پھر شہریار نے کاٹ دی تھی "دادا جان آج سے20 سال پہلے تو آپکی زندگی کا بھروسہ تھا نہ۔۔۔کیوں آپ لوگ بچپن میں ہی نکاح کر دیتے تھے۔۔۔بڑا ہو کر چاہے کوئی شرابی ہو

Kzwrites

دماغی مریض

ہو،بیاہنا ہی پڑتا ہے۔۔ پلیز۔۔۔اس رسم کو ختم کریں اب۔۔۔۔جب دونوں فریق سمجھدار ہوں،اپنا فیصلہ خود کر سکیں

تب ہی انکا نکاح ہونا چاہیے۔۔۔۔اگر مشل یہاں ہوتی تو یقیننا اسکا اور میرا نکاح بھی بچپن میں ہو گیا ہوتا،لیکن جسکو قسمت نے ملانا ہو ویسے بھی ملا دیتی ہے۔۔۔۔پلیز۔۔۔دادا جان۔۔۔کم از کم۔۔۔اب میں شازمہ کے ساتھ ایسا نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔جب تک وہ خود نہ چاہے۔۔۔۔اس بار کوئی مرضی نہیں چلائے گا اس پر اپنی۔۔۔"

KZwrites

"اچھا اچھا۔۔۔ٹو تو مجھے سائیڈ کرتا جا رہا ہے آہستہ آہستہ۔۔۔" کمال شاہ ناراض ہوتے بولے تھے

Kzwrites

"پیارے دادا جان۔۔۔بس اپنے دل کی بات کر رہا ہوں آپ سے۔۔۔باقی حکم ہمیشہ آپکا ہی مانا ہے۔۔۔ہمیشہ آپکا ہی ماننا ہے۔۔۔بس کچھ آپ سے بھی گزارش ہے کہ سن لیا کریں ہماری بھی۔۔۔۔" شہریار انکی گود میں سر رکھتے بولا تھا

"ہاں۔۔ہاں۔۔۔معلوم ہے مجھے۔۔۔جتنا میرا حکم مانا۔۔۔پہلے سے ہی جانتے تھے مشل کو،کمال ایکٹنگ کی تم نے کمال شاہ کے سامنے بھئی واہ۔۔چاچے سے بھی دس ہاتھ آگے نکلے۔۔۔"

کمال شاہ مصنوعی غصے سے بولے تو شہریار انکی گود میں منہ چھپائے ہنسنے لگا تھا

KZwrites

کافی دیر انکے پاس بیٹھ کر باتیں کرتے وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا،تقریبا 11 بجے کے قریب شہریار اپنے بیڈروم داخل ہوا تو مشل اے سی 16 ٹمپریچر پر آن کیے کمفرٹر میں چھپی سو رہی تھی،کمرے کی لائٹس بھی آن تھیں...شہریار اس پر مسکراتی نظر ڈالے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ کر گرے شارٹس نکال کر باتھ روم فریش ہونے چلا گیا تھا

جب شاور لے کر نکلا تو کمرہ اے سی کے کم ٹمپریچر کی وجہ سے شدید ٹھنڈا محسوس ہوا

kzwrites

تھا،ٹھنڈے پانی سے شاور لینے کی وجہ سے اسکو زیادہ ہی سردی لگنے لگی تھی... بیڈ پر آکر نیم دراز ہوتے اے سے کا ریموٹ ڈھونڈنے لگا تھا جو شاید ہمیشہ کی طرح مشل کے تکیے کے نیچے تھا...وہ اے سی کا ریمورٹ اور فون اپنے تکیے کے نیچے رکھ کر سوتی تھی...شہریار نے جیسے ہی اسکے تکیے کے نیچے ہاتھ گھسایا مشل نے نیند میں اپنا رخ اسکی طرف موڑ کر اسکے بازو پر سر رکھ لیا تھا

kzwrites

کمفرٹر اسکے جسم سے سرک چکا تھا... مشل

سلکی سرخ سا شارٹ ٹاپ پہنے ہوئے

تھی...اسکے چہرے پر سجے رنگ...سرخ ہونٹ

نظروں میں آئے تو شہریار نے کروٹ کے بل لیٹے

لیٹے ماتھا سہلایا تھا...یعنی وہ آج اسکا انتظار

کرتے کرتے سو گئی تھی...شہریار کو لگنے والی

سردی اچانک کم پڑنے

KZwrites

لگی تھی،ٹھنڈک سے لال پڑتا چہرہ ایک لمحے

میں دہکنے لگا تھا....کمفرٹر صرف اسکے

کندھوں سے ہٹا تھا اور شہریار کو اپنی حالت

بگڑتی محسوس ہونے لگی تھی

شہریار کی انگلیاں خود بخود اسکے دودھیا

کندھے پر موجود سرخ باریک سٹیپ میں الجھ

گئی تھیں... ہونٹ اسکے گلابی ہوتے گالوں پر

جھک گئے تھے... مشل اپنے چہرے پر اسکی

سانسوں کہ تپش محسوس کرتے نیند سے ذرا

سا جاگی تو بوجھل نظریں ملی تھیں

kzwrites

شاور لے کر نکلا تو کمرہ اے سی کے کم ٹمپریچر

کی وجہ سے شدید سرد محسوس ہوا تھا،

ٹھنڈے پانی سے شاور لینے کی وجہ سے اسکو

زیادہ ہی سردی لگنے لگی تھی... بیڈ پر آکر نیم

دراز ہوتے اے سے کا ریموٹ ڈھونڈنے لگا تھا جو

شاید ہمیشہ کی طرح مشل کے تکیے کے نیچے

kzwrites

تھا۔۔وہ اے سی کا ریموورٹ اور فون اپنے تکیے
کے نیچے رکھ کر سوتی تھی۔۔۔شہریار نے جیسے
ہی اسکے تکیے کے نیچے ہاتھ گھسایا مشل نے
نیند میں اپنا رخ اسکی طرف موڑ کر اسکے بازو
پر سر رکھ لیا تھا

KZwrites

کمفرٹر اسکے جسم سے سرک چکا تھا۔۔۔ مشل
سلکی سرخ سا شارٹ ٹاپ پہنے ہوئے
تھی۔۔۔اسکے چہرے پر سجے رنگ۔۔۔سرخ ہونٹ
نظروں میں آئے تو شہریار نے کروٹ کے بل لیٹے

لیٹے ماتھا سہلایا تھا..یعنی وہ آج اسکا انتظار کرتے کرتے سو گئی تھی...

شہریار کو لگنے والی سردی اچانک کم پڑنے لگی تھی،ٹھنڈک سے لال پڑتا چہرہ ایک لمحے میں دہکنے لگا تھا....کمفرٹر صرف اسکے کندھوں سے ہٹا تھا اور دودھیا کمر خود پر عیاں ہوتے ہی اسے اپنی حالت بگڑتی محسوس ہونے لگی تھی

kzwrites

شہریار کی انگلیاں خود بخود اسکے دودھیا
کندھے پر موجود سرخ باریک سٹریپس میں
الجھ گئی تھیں جو اسکے کندھوں سے ہوتی
شفاف کمر پر بندھی ہوئی تھیں۔۔۔ہونٹ اسکے
گلابی ہوتے گالوں پر کان کے پاس جھک گئے
تھے۔۔ مشل اپنے چہرے پر اسکی سانسوں کی
گرمی محسوس کرتے نیند سے ذرا سا جاگی تو
بوجھل نظریں ملی تھیں

kzwrites

"کیا ہے۔ے۔ے۔۔۔؟ " کندھے سے سرکتی ہوئی

سٹریپس واپس ٹھیک کرتے،ہلکا سا چہرہ موڑ

کر اسے دیکھتے مشل نے نیند میں بھی

ناراضگی کا اظہار کیا تھا

KZwrites

""ہر دفعہ نخرہ دکھانا ضروری ہوتا ہے۔۔۔؟

بھاری سے لہجے میں کہتے شہریار نے اسکے ملا

ئم سے بازو کو اپنی سخت انگلیوں میں دبایا تو

مشل پھر سے چہرہ موڑ کر نیند میں ہی اسکو

غصے سے گھورنے لگی تھی

"Can't you just flow

with the moment...?"

KZwrites

شہریار نے کمفرٹر میں ہاتھ لیجاتے کمر پر

موجود ڈوریوں سے الجھتے اسکے پاؤں کو اپنے

پاؤں کی انگلیوں سے چھوتے پھر سے کان کے

پاس لب رکھ کر خود کو اسکی طرف دھکیلا

تھا...اسکے قریب آتے ہی اپنے جسم میں جو

سختی محسوس ہوئی تھی مشل کو اس سے روشناس کرواتے شہریار نے ہاتھ ڈوریوں سے سرکا کر پیٹ کی جانب لیجاتے اسے بھی خود کی طرف بھینچا تھا

KZwrites

"تو نہ دیکھیں آپ نخرہ..." مشل نیند سے پوری طرح جاگ کر اسکے سینے پر کہنی رکھ کر خود کو واپس آگے کو کھسکاتے بولی تھی،اسکا انتظار کرتے کرتے شدید غصے میں وہ سوئی تھی

"تو کیا دیکھوں پھر۔۔۔؟ ہون۔۔۔؟ " شہریار نے اسکی وہی کہنی کھینچ کر اسکا رخ سیدھا کر کے اس پر اپنی ٹانگ رکھ لی تھی،نظروں میں سلک کے ٹاپ سے چھلکتے ابھار آئے تھے۔۔۔جنہیں مشل نے فورا ٹاپ کی نیک ایڈجیسٹ کرتے کور کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ماتھے پر ڈھیروں بل سجے ہوئے تھے۔۔۔خود پر سے اسکی بھاری ٹانگ ہٹانے کی تگ و دو بھی شروع ہو چکی تھی

KZwrites

"جب آپکا اپنا موڈ ہوتا ہے تب آپ ایسے ہی سانس نہیں لینے دیتے اور جب میں...پیچھے..پیچھے کریں ٹانگ..." مشل روانی میں کہتے کہتے ایک دم چپ ہوئی تھی..بات بھی فوراً بدلی تھی

KZwrites

"واٹ۔ٹ۔ٹ...؟ جب تم کیا..؟ تمھارا بھی موڈ ہوتا ہے کبھی..؟ "اس کے چہرے پر شرارت آئی

تھی،ٹانگ کو مزید اسکی برہنہ سوفٹ سی

تھائیز پر پھیلاتے شہریار پاؤں سے اسکی لوئیر

لیگز کو سہلانے لگا تھا،مشل کے چہرے پر

چھائی فرسٹریشن سے تسکین سی محسوس

ہونے لگی تھی

KZwrites

"نہیں ہوتا۔ا۔ا۔۔۔۔" مشل اسکے چہرے پر پھیلی

چمک سے مزید اریٹیٹ ہوتے، اسکی خود پر

پھیلی ٹانگ زبردستی پیچھے کرتے واپس رخ

دوسری طرف موڑ گئی تھی

"موڈ ہے تو بتانے میں کیا شرم ہے...؟ دیر سے آیا

ہوں اس لیے غصہ ہو...؟؟ ایک مسیج کر دیتی

یار..." رخ موڑنے سے کمفرٹر پورا ہی اس سے

ہٹ گیا تھا،بھری بھری تھائی میں چمکتی

باریک سی چین کو انگلیوں سے چھوتے چھوتے

شہریار نے ہاتھ فرنٹ تھائیز پر لیجاتے اسکی

ہپس کو خود سے لگایا تھا...سلک کا سوفٹ سا

kzwrites

ڈریس بھی چھونے پر ایک الگ سی فیل دے رہا تھا

"آپ کو چاہئیے تھا آپ مسیج نہ کر کے جاتے...اگر بھولنا ہی تھا باہر جا کر تو..." مشل پیٹ پر موجود اسکے ہاتھ کو ہٹاتے ہوئے تھوڑا سا آگے کو کھسکنے کی کوشش میں بلکل بیڈ کے کنارے پر آگئی تھی

KZwrites

"میں تو روزانہ ہی ایسے مسیجز کرتا ہوں

"جنہیں تم اگنور کر دیتی ہو....

"میرا تو روز ہی موڈ ہوتا ہے پیار کرنے کا،اور

"میں کرتا بھی ہوں....

"اب درمیان میں تمھارے والے دن کا کیسے پتہ

چلے کہ آج تمھارا موڈ ہے...تمھیں کوئی سگنل

دینا چاہئیے تھا اوور دا مسیج یا فون کر

KZwrites

"لیتی۔۔۔

"بولو نا۔۔۔میرے ذہن میں خودبخود کیسے آجاتا

کہ آج میڈم کا

ovulation

پیرئیڈ چل رہا ہو

" سکتا ہے۔۔۔

"اسکے لیے تو تمھیں کچھ ایفرٹ کرنی چاہیے

تھی نہ۔۔۔؟" شہریار اسے پیٹ سے ہولڈ کیے

KZwrites

اسکے کان کے پیچھے لب رکھتے مسلسل چھوٹی چھوٹی کسز کرتے بول رہا تھا کہ مشل اسکے لمس پر گدگداتے اپنا چہرہ اس سے دور کرنے لگی تھی،مزید آگے کو کھسکنے کی جگہ بھی نہیں بچی تھی---

KZwrites

"تو اور کونسی ایفرٹ کروں---" مشل اپنی ڈریس کو تھائی کی طرف سے پکڑتے سخت روٹھے لہجے میں بولی تو شہریار نے اسکے غصے پر ہنستے ہوئے پیٹ کو مٹھی میں سکوئیز سا کرتے اسکے کان لی لو پر دانتوں سے ہلکی سی

بائیٹ کی تھی

"میڈم صرف ڈریس اپ ہونا ایفرٹ نہیں ہوتی...کبھی مجھے دیکھا ہے ایسے انڈرویر پہن کر کمبل میں ناراض لیٹے..." شہریار اسکی نقل اتارتا کمفرٹر خود پر کرتے ماتھے پر مصنوعی بل لاتے سیدھا ہو کر لیٹ گیا تو مشل نے ہنستے ہوئے رخ اسکی طرف موڑا تھا

Kzwrites

"بدتمیزی نہ کیا کریں...میں

ایسی شکل کوئی نہیں بناتی..." مشل نے اسکے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر کمفرٹر اس پر سے ہٹاتے اسکے سینے پر سر رکھ لیا تھا...ڈیڈ سٹریٹ کیے ہوئے بال ادا سے ایک طرف کرتے پھیلا لیے تھے... شہریار نے اسے خود سے پاس آتا دیکھ کر ،دل سے مسکراتے بائیاں ہاتھ سلک کی ڈریس کے اوپر سے اسکی ہپس پر رکھ کر آہستگی سے سہلانا شروع کر دیا تھا

KZwrites

"تو کمفرٹر میں کیوں چھپی ہوئی تھی۔۔۔؟ موڈ تھا تو مجھے پیارے پیارے مسیجز کرتی۔۔۔کمرے میں داخل ہوتے ہی مجھے اپنا ڈریس دکھاتی۔۔۔"

بات کرتے شہریار تھوڑا اٹھ کر بیٹھا تو مشل بھی اسکی گود میں بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"کچھ تو ایسا کیا کرو نہ کہ پتہ لگے کہ تم انٹرسٹڈ ہو۔۔۔میں تمھیں سویا سمجھ کر اتنی

دیر مزے سے شاور لیتا رہا ہوں کہ سوئی ہوئی

ہے۔۔۔اتنی اَن رومینٹک کیوں ہو۔۔؟ یا شرماتی

رہتی ہو بس۔۔؟" دائیاں ہاتھ گردن کے پیچھے

ہاتھ ڈالے اسکا چہرہ اپنے قریب کر کے گال پر

کس کی تو مشل نے بھی اسکی گردن کے

پیچھے ہاتھ رکھ کر اسکے ہونٹوں پر

جھک کر چھوٹی سی کس کر دی تھی

kzwrites

"یہ آپکا کام ہے...آپ خود ہی گیس کر لیا

کریں...جب سے آپ نے جم جانا شروع کیا

ہے..آپ تھکے ہوئے ہی آتے ہیں،مجھے اگنور کرتے

ہیں...روز کرتی ہوں نہ مسیج؟ آج نہیں کر رہی

تھی تو اسکا مطلب یہی ہوا نہ کہ انتظار کر رہی

تھی آپکا..." مشل نے کہتے ہوئے اپنا ناراض سا

چہرہ اسکے ہونٹوں سے پیچھے کیا تو اسکی

سبز آنکھیں نیند کے خمار سے بھرپور،شہریار کو

اپنی طرف اٹریکٹ کر گئی تھیں....اسکے شکوہ

کناں لہجے پر شہریار کو بے حد پیار آنے لگا تھا

KZwrites

"میسج نہ کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے۔۔۔؟ اب سے یاد رکھوں گا۔۔" شہریار نے اسے گود میں ٹھیک سے بٹھاتے،ایک طرف کو رکھے دونوں پاؤں اپنے ہاتھ میں جکڑ لیے تھے۔۔دائیاں بازو اسکی کمر کی لوز ہوئی سٹریپس میں الجھاتے شہریار گرم سے ہاتھ کو وہاں پھیرنے لگا تھا،انہیں کھولنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔مشل کی کمر پر خلاف توقع برا سٹریپ کا نہ ہونا شہریار کو بہت الگ سا محسوس ہوا تھا

kzwrites

"آپ فون دیکھیں گے تو یاد رکھیں گے...جم میں
آپ کو کوئی ہوش نہیں ہوتا میرے میسجز کا
بھی...نہ ہی میرا...جم سے پہلے پہلے ہماری لا
ئف اچھی تھی..." مشل نے پاؤں اپنے پاس کرتے
،گھٹنوں پر سر رکھ کر،ٹانگوں کے گرد بازو
باندھ لیے تھے...سلکی ڈارک براؤن بالوں سے
برہنہ کمر جھلک رہی تھی...شہریار کے ہاتھ
مسلسل ان گرہوں میں الجھ رہے تھے

K7writes

"جم سے بھی جیلس ہوگئی ہو۔۔۔؟ تمھارے لیے

ہی تو کر رہا ہوں پاگل۔۔۔کافی عرصے بعد جانا

شروع کیا ہے تو کھلیاں پڑی ہوئی ہیں۔۔اسی

لیے تھوڑا اِن ایکٹو ہوا ہوا تھا بیڈ میں۔۔" کہتے

کہتے شہریار نے اسکے بال کمر سے مکمل ایک

طرف کرتے،کمر پر موجود سٹریپس کو مکمل

لوز کر دیا تھا۔۔ڈریس کندھوں سے سرکی تو

مشل نے سر جھکائے جھکائے اسے سینے پر

،ہاتھوں سے تھام کر چہرہ ایک دم اٹھایا تھا

kzwrites

ڈریس کے لوز ہوتے ہی دل بہت زور سے دھڑکا

تھا۔۔۔شہریار کا ہاتھ اب پوری کمر پر بے باکی

سے گردش کرنے لگا تھا

KZwrites

"م۔۔۔میرے لیے کیوں کر رہے ہیں جم۔۔۔۔" مشل

سامنے سے ڈریس کو ایک ہاتھ سے تھامے اپنا

سر اسکے سینے پر رکھے، ناخنوں سے اسکے دل

کے مقام پر ہارٹ بنانے لگی تھی۔۔۔باتوں باتوں

میں اسکے ڈریس کھول دینے پر دل تیز تیز

دھڑکے جا رہا تھا،سانسیں بھاری ہو رہی

تھیں...اسکے ہاتھ کو کمر سے اندر کی جناب

سرکتا محسوس کرتے وہ مزید اسکے سینے میں

سمٹنے لگی تھی.. ابھار پر ایک جانب پیچھے

کی طرف سے اسکی انگلیوں کی سختی نے

مشل کی سانسوں کو تیز کر دیا تھا

kzwrites

"پہلے تم بتاؤ،تم نے کیسے ہمت کر لی آج...؟

تیاری تو واقعی کی ہوئی ہے..." شہریار اسکی

سائیڈ کمر پر ہاتھ سہلاتے اسکے بازوؤں کی آڑ سے سینے کو چھونے کی کوشش کر رہا تھا،جس پر مشل نے ڈریس کو مسلسل تھاما ہوا تھا

"کیا ہمت۔ت۔۔؟" مشل نے چہرہ اسکے کندھے سے ہٹاتے ڈریس کو دونوں ہاتھوں سے تھاما تھا، آنکھیں سرخ ہو رہی تھی،چہرے پر گھبراہٹ جیسے آثار آرہے تھے

KZwrites

"کچھ پہنا نہیں۔۔۔یہاں۔۔۔" شہریار نے ہاتھ اپر بیک سے آگے کو لیجاتے ابھار کے کنارے سے گدگدایا تو مشل اسکی گود میں پیچھے کو سرک کر دبا دبا سا مسکرائی تھی،اسکا نوٹ کرنا تو وہ محسوس کر چکی تھی لیکن یوں زبان سے ذکر کرنے پر پورے جسم میں سنسنی سی پھیلی تھی

KZwrites

"پتہ نہیں،بھول گئی ہوں گی...بتائیں نہ جم کا مجھ سے کیا تعلق ہے...مجھے تو بس آپ تھکے ہوئے ہی ملتے ہیں..." بات کا رخ بدلتے وہ گہرا سانس لیتے بولی تھی،ڈریسنگ روم سے آتی روشنی میں شہریار کی خمار آلود آنکھوں میں ذرا سا جھانکتے اس نے اسکے مسلسل دیکھے جانے پر کنفیوز سی نظریں جھکا لی تھیں...اپنی اِس ایفرٹ پر دل ہی دل میں خود بھی عجیب سا محسوس کر رہی تھی

kzwrites

""وہ تعلق تو ابھی سمجھ آجائے گا تمھیں...

"لیکن جو مجھے سمجھ آرہا ہے کیا وہ صحیح ہے۔ے...؟ "

"Did you do it deliberately for me...?"

"Am i allowed to hold them however i want...?"

KZwrites

"اسی لیے نہیں پہنی نہ...؟ یا ڈریس پہن کر رکھی ہے،کچھ تو بولو...؟ بے چین سا ہو کر ہاتھ کمر سے ہٹا کر اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھامے شہریار کبھی ہونٹوں کو تھوڑا تھوڑا سا سک کرتے بات کر رہا تھا تو کبھی ان کو نرمی سے چومتے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا...مشل کا گھبراہٹ سے نظریں چرانا اسے بے حد پیارا لگ رہا تھا

kzwrites

""مجھے نہیں پتہ---آپکی---آپکی مرضی ہے---

کہتے ہوئے مشل کے چہرے پر سرخیاں گھلی

تھیں،اپنا گلاب ہوتا چہرہ اسکے برہنہ کندھے پر

رکھا تو اسکے جسم کی تپش اپنے چہرے پر

محسوس کرتے مزید خود میں سمٹی

تھی---اسکے اِس چھوٹے سے جملے نے شہریار کے

رگ و پے میں آگ بھڑکا دی تھی

Kzwrites

"آج تمھیں اتنا تھکاؤں گا کہ پھر میرے تھکے

ہونے کی دوبارہ کبھی شکایت نہیں کرو گی..."

کہتے ہوئے شہریار نے اسکو یونہی کمر سے

تھامے بیڈ پر گرایا تو مشل کے سینے پر دھڑے

ہاتھ تھوڑے بے ترتیب ہوئے تھے جنہیں اگلے ہی

پل شہریار نے پکڑ کر اسکے چہرے کے اطراف

رکھتے نظروں کا رخ نیچے کی جانب کیا

تھا...سرخ سلک سے چھلکتے اسکے ملائم ابھار

بغیر کسی رکاوٹ کے بہت آسانی سے اسکی

ساری توجہ اپنی طرف مبذول کروا گئے

تھے...اس پر گھٹنوں کے بل حاوی ہوئے شہریار

kzwrites

دونوں ہاتھ اسکی بازوؤں پر رکھے گہرے سانسوں کے درمیان بس مسلسل اسے دیکھے جا رہا تھا

KZwrites

"سوری..م..میں دیر سے آیا..." مخمور لہجے میں کہتے شہریار نے اسکے ابھرے حصے پر لب رکھ کر گال کو وہیں پر دھیرے سے سہلایا تو سلک کے کپڑے کے نیچے سے نپل کے مس ہونے پر

شہریار کی آواز بھاری ہوئی تھی...مشل کی تیز سانسیں اسے اپنے چہرے کے نیچے محسوس ہو رہی تھیں

KZwrites

"ناراض تو نہیں ہو نا..اب سے دیر نہیں ہوا کرے گی،پرامس..." سلک کے اوپر سے نپل پر لب رکھتے شہریار نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تو اسکے لہجے کی سنجیدگی،آنکھوں کی تپش اور سب سے بڑھ کر ہونٹوں کی پرحدت حرکت سے مشل کی جان پل میں ہوا

ہوئی تھی

"مجھے اندازہ ہی نہیں تھا کہ تھوڑے دن دور رہوں گا تو اتنا مِس کرو گی مجھے...." کہتے ہوئے شہریار نے ٹاپ کو وہیں سے سرکا کر ، ہلکے سے ابھرے ہوئے نپل پر بھرپور زبان پھیرتے اسے ہونٹوں میں بھرا تو مشل نے آنکھیں میچ کر اسکے ہاتھوں میں موجود کلائیوں کو اس سے چھڑوانے کی ناکام سی کوشش کی تھی...ایک اونچی سے نم آواز سے شہریار نے نپل کو چھوڑ

Kzwrites

کر پاس والے ابھرے حصے پر لب رکھتے مزید

مضبوطی سے اسکی کلائیوں کو اپنے ایک ہاتھ

میں جکڑ کر بیڈ سے لگایا تھا...چہرہ ذرا سا

اوپر کرتے نظروں کا رخ مکمل سینے کی طرف

کرتے شہریار نے ڈھلکی ہوئی ڈریس کو اپنے

دوسرے ہاتھ سے کھینچ کر الگ کرتے بیڈ پر

پاس ہی رکھ دیا تھا

KZwrites

"یہ...ڈریس ایسا تھا۔ا۔ا...ہاتھ ت...تو

چھوڑیں..." اسے مکمل اپنی جانب دیکھاتا پا کر

مشل کی آواز روہانسی ہوئی تھی

"تمھیں تو آج تھوڑا سا بھی نہیں چھوڑنے والا

میں..." گہرا سا معنی خیز سا مسکرا کر کہتے

شہریار نے چہرہ جھکا کر پھر سے اسکے ابھرے

ہوئے نپل کو ہونٹوں میں بھرا تھا...

کچھ دنوں سے وہ واقعی اتنا قریب نہیں آئے

تھے اور اب اسے یوں اپنے سامنے ہر پردے سے

مکمل آزاد دیکھ کر شہریار کا جسم دہکنے لگا

Kzwrites

تھا،خون کی گردش ہر حساس حصے میں شدت پکڑ رہی تھی

"سسہہہ..." دونوں کلائیاں اسکے ہاتھ کی سخت گرفت میں تھیں...گرم بے تاب سے ہونٹ مسلسل سینے پر بہک رہے تھے...گھری سانسوں سے جھولتا وجود اسکی پناہوں میں دئیے مشل جہاں خود بھی بے قرار ہو رہی تھی وہیں دل میں عجیب سی الجھن بھی ہو رہی تھی...خود پیش رفت کرنے کے باوجود بھی دماغ پھر سے

KZwrites

الجھا رہا تھا..چہرے کے تاثرات بگڑنے لگے تھے

"مشل،گھبراؤ نہیں اتنا میری جان...کچھ نہیں ہو رہا...تم صرف مجھے محسوس کرو..." اس پر سے اٹھ کر شہریار نے سرخ تھونگ اسکی ٹانگوں سے نکالتے اسے دونوں ہاتھوں سے اپنا سینہ ڈھانپتے دیکھ کر نرم سے لہجے میں کہا تھا

Kzwrites

"میں۔ں عجیب تو نہیں لگتی ایسے۔۔۔؟" مشل نے

ہاتھ سینے سے ذرا سرکاتے شہریار کی آنکھوں

میں لرزتی پلکوں سے جھانکا تو شہریار ہاتھ

میں پکڑی تھونگ ایک طرف پھینکتے پھر سے

اس پر جھک گیا تھا

KZwrites

""ایسے ہی تو عجیب نہیں لگ رہی پاگل۔۔۔

ماتھے پر شدت سے لب رکھتے شہریار نے اسکی

پریشان آنکھوں میں جھانکا تھا

"آدھے سے ٹیڑھے میڑھے بلاؤز میں کچھ سمجھ ہی نہیں آتا تھا یار کدھر سے پکڑنا ہے کدھر سے پیار کرنا ہے---" شہریار اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے روانی میں بولا تھا، مشل نے اسکے سینے کے نیچے دبے ہوئے بازوؤں کو چہرہ ڈھانپنے کی نیت سے نکالنا چاہا تو شہریار نے نفی میں سر ہلاتے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھا تھا

KZwrites

"آج نہ یہ ایکسپریشنز چھپیں گے،نہ ہی کچھ اور...سب دیکھنا ہے آج مجھے...تم نے خود کہا ہے کہ میری مرضی ہے...." شہریار نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر سیدھا بٹھا دیا تھا،خود گھٹنوں کے بل اسے سامنے اونچے قد سے بیٹھے ،چہرے کو ٹھوڑی سے تھام کر تھوڑا سا اوپر کیا تھا

Kzwrites

"آپ نے نہیں دیکھے نہ میرے مسیج...میں...میں نے لکھا ہوا تھا کچھ۔ھ ضروری..." مشل چہرہ اونچا کیے ڈبڈبائی سی آواز میں بولی تو شہریار نے کیوریس ہو کر ایک طرف پڑا فون پکڑ لیا تھا

Kzwrites

"I did something..but you won't talk about it if it comes into your notice...ok? Waiting 🥺🥺🥺"

KZwrites

"I am confuse 🥲"

"Please just don't make it noticeable to me that you noticed it...please

please...."

مشل کے وٹس ایپ پر آئے سب سے نچلے

میسجز پڑھ کر شہریار نے ہاتھ کا مکہ بنا کر

اپنے ماتھے پر مارتے ، فون واپس رکھ دیا تھا

KZwrites

" "یہ تو معاملہ خراب ہو گیا...؟

""ناؤ واٹ...؟

"یار اتنی پیاری ہو تم مشل، کمپلیکس ہے کس
چیز کا یار۔ر۔ر۔۔۔مجھ سے شئیر تو کرو۔۔۔؟"
شہریار نے اسکے سمٹے وجود کو ایک نظر دیکھ
کر پیار سے اسکا کندھا سہلایا تو مشل نے نفی
میں سر ہلایا تھا "کوئی نہیں ہے۔ے۔۔۔"

kzwrites

"اگر ہمت کر ہی لی ہے تو اتنا فریک آؤٹ کیوں

ہو رہی ہو یے بی،کیا ہو گیا اگر میں نے نوٹس کر کے بتا دیا ہے تو...بلکل کالم رہو یار...تمھارے میرے درمیان ہی ہے سب..." شہریار نے ہاتھ کندھے سے پیچھے لیجا کر بالوں کے اوپر سے کمر کو سہلاتے جھک کر اسکے کندھے پر لب رکھے تھے،وہ مکمل خود میں سمٹی ہوئی تھی ،اے سی کی تھرو ڈائریک مشل کے بالوں پر پڑتے انہیں یخ ٹھنڈا کر رہی تھی...جسم ہلکا ہلکا سا کانپنے لگا تھا

KZwrites

"آپکو بُرا نہ لگے بس کچھ...باقی سب ٹھیک ہے..." مشل ٹھہر ٹھہر کر بولی تھی

"بُرا...؟ بے وقوف حالت خراب ہو رہی ہے میری اور ابھی ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں میں نے...اٹھو یہاں سے،ادھر آؤ میرے ساتھ..." اسکے ٹھنڈے بالوں پر ہاتھ پھیرتے پھیرتے شہریار نے اچانک اسے اپنے ساتھ بیڈ سے اتار لیا تھا

Kzwrites

"اُدھر۔ر کدھر۔ر جا رہے ہیں۔۔۔" شہریار اسکا ہاتھ

پکڑے صوفے کے پاس لے آیا تو کانپتی آواز میں

بولتے مشل یوں بغیر کچھ بھی پہنے،اسکے

ساتھ کنفیوز سا چلنے لگی تھی

KZwrites

"ہاتھ ہٹا لو،بیٹھو یہاں۔۔" صوفے پر نیم دراز

ہوتے کمرے کی مدھم سی روشنی میں وہ مشل

کے سمٹے وجود کو اپنی نظروں کے حصار میں
لیے ہوئے تھا۔۔اُسکا بالوں کی اوٹ میں چھپا
جان لیوا بھرا بھرا سراپا مکمل عیاں ہونے کا
سوچ کر ہی شہریار کی اریکشن بڑھنے لگی
تھی۔۔۔گرے ٹراؤزر پر تھائیز کے پاس دونوں
جانب پڑی ڈھیروں سلوٹوں کے درمیان اسکا
سخت ہوتا وجود مشل کی نظروں میں آیا تو
جسم کے پور پور پر سینسیشنز محسوس ہوئی
تھیں۔۔۔اسکے ٹراوزر پر یوں پڑی سلوٹیں ہمیشہ
اسے اٹریکٹ سا کرتی تھی

kzwrites

"اتار دوں۔۔۔؟" اسکی نظروں کو خود پر دیکھ کر شہریار نے اسی پل خود کو تھوڑا سا لفٹ کرتے ٹراوزر تھائیز ڈے نیچے کیا تو مشل گھبرا کر اسکے سامنے سے ہٹ کر صوفے کی بازو کے پاس ہوئی تھی۔۔۔تیز سانسوں سے محو حرکت اسکا پیٹ،کانپتی کنفیوز سی آپس میں جڑی ہوئی ٹانگیں۔۔۔تھائی پر چمکتی چین۔۔۔اسکا ہر گوشہ شہریار کی گرم نگاہوں کا مرکز بنا ہوا تھا۔۔۔آنکھوں کے اشارے سے اسے اپنی گود میں

KZwrites

بیٹھنے کا بے باک اشارہ کرتے شہریار نے اپنا بازو صوفے کی بازو پر پھیلاتے اسکی سائیڈ ہپ کو انگلیوں سے چھوا تھا

KZwrites

"آؤ۔۔۔کم آن۔۔۔" مشل کنفیوز سے ایکٹس کرتے،بہ ال دونوں ہاتھوں سے آگے کو کر کے شہریار کے کندھے کا سہارا لے کر اپنی ٹانگیں ایک سائیڈ کرتے اسکی تھائی پر اختیاط سے بیٹھ گئی تھی

"اونہہ ہونہہ۔۔۔یوں نہیں۔۔۔۔

sit properly....

ایسے۔۔۔"

شہریار نے اسکی ایک ٹانگ کھینچ کر اسکا رخ اپنی طرف موڑ لیا تو مشل نے ایڈجیسٹ ہوتے دونوں ہاتھ اسکے مضبوط کندھوں پر رکھ لیے تھے

kzwrites

"ہاتھ پیچھے رکھو،پرامس کچھ خاص نظر بھی نہیں آرہا...کمفرٹیبل رہو بس..ایسے میری جان.." اسے پیار سے پچکارتے شہریار نے اسکی سینے پر بینڈ ہوئی کہنیوں کو سیدھا کر کے اپنے کندھوں پر صحیح سے پھیلا لیا تھا...مشل اسکی گود میں تھوڑا مزید اسکی جانب کھسک گئی تھی...کمرے میں اس جانب اندھیرا ذرا زیادہ تھا ،بیڈ ڈریسنگ روم کی روشنی کا مرکز بنا ہوا تھا

kzwrites

"کمفرٹیبل ہو نا۔۔۔؟" بہت ہی بھاری اور گم سے

آواز میں کہتے شہریار نے اسکے کندھے سے

تھوڑا نیچے اپنا چہرہ رگڑا تھا ۔۔۔اسکا چہرہ

مشل کی دھڑکنوں کی بڑھتی رفتار کو

محسوس کرتے تپنے لگا تھا۔۔اسکے ابھرے حصے

پر اپنے لب رکھتے وہ بہت نرمی سے اسے

ہونٹوں سے چھونے لگا تھا۔۔دونوں ہاتھ اسکی

کمر پر نرمی سے سہلاتے شہریار بائیاں ہاتھ

نیچے کو سرکاتے ،خود پینس کو ہولڈ کر کے

اسکے نرم وجود پر پھیرنے لگا تھا

kzwrites

"کچھ بولا تو کرو یار۔۔۔اوٹ پٹانگ سوچنا بند کرو۔۔۔لُک ایٹ می۔۔۔" مشل کے نم وجود سے خود کو بے باکی سے مس کرتے شہریار اسکی کمر پر ایک بازو پھیلائے ،چہرہ اسکے سینے سے ہٹا کر اسکی آنکھوں میں جھانکا تھا

KZwrites

"مجھے سمجھ نہیں آتا کیا بولوں۔ں۔۔۔" مشل نے گرم آگ ہوتے وجود کو خود سے مس ہوتا

محسوس کر کے ذرا سا سسکتے،بائیں ہاتھ سے

اسکے سر کے پچھلے بالوں کو ہلکا سا پکڑا تو

شہریار نے کمر پر موجود بازو سے اس پر دباؤ ڈ

التے اسے خود میں مکمل بھینچ لیا تھا...اسکے

نرم گداز جسم کو اپنے سخت سینے پر

محسوس کرتے شہریار نے سر اسکے کان پر

گھری سانسیں چھوڑتے آہستگی سے خود کو اس

میں شامل کیا تھا

kzwrites

"اتنی زور سے۔ے۔ے۔۔۔" مشل کے یک دم تڑپتے وجود کو یونہی اپنے بازو سے جکڑے شہریار نے خود کو صوفے پر مزید لین کرتے اسے مکمل خود پر جھکا لیا تھا۔۔۔مشل کے گھٹنے صوفے میں دھنس گئے تھے۔۔ہاتھ بھی شہریار کے سر کے پیچھے صوفے کی بیک سے لگے تھے

KZwrites

"اب آیا نہ بولنا۔۔" اسکی ہپس کو دونوں ہاتھوں سے سختی سے ہولڈ کر کے ایک جانداز اپ ورڈ سٹرائیک دیتے شہریار نے بھاری سی آواز میں

کہا تھا،مشل چہرہ اسکی گردن سے نکال کر

آنکھیں میچتے،دائیاں ہاتھ اسکے سینے پر رکھ

کر اپنی گہرائیوں میں اسے بے رحمی سے گم

ہوتا محسوس کر کے سسک پڑی تھی

KZwrites

"بس ایسے ہی بولتے ہیں...بغیر سوچے

سمجھے..." اسکے اُٹھے ہوئے سر کو پیچھے سے

ہولڈ کر کے سختی سے واپس اپنی گردن میں

دھنساتے شہریار نے اسکے پورے وجود کو جکڑ

کر خود کو اس میں آہستگی سے سموتے اسکی

گہری سسکیوں کو اپنی گردن پر سلگتے

محسوس کیا تھا

""شہریار۔ر۔۔میں نہیں کر سکتی ایسے۔ے۔۔۔

کپکپاتی آواز میں کہتے مشل نے اسکے سر کے ب

الوں کو دونوں ہاتھوں سے جکڑے ان سلو مگر

بھرپور سٹروکس کو سہا تھا،وہ اسے خود میں

بھینچے بہت آہستگی سے خود کو اس میں

شامل کر رہا تھا ،وجود کی سختی اسکی نمی

kzwrites

میں شدت پکڑتے لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی

تھی

KZwrites

""تھوڑا سا بس،تھکو گی تو چھوڑ دوں گا....

اسکے کان پر لب رکھتے،وہیں مسلسل اپنی گرم

سانسیں خارج کرتے،دونوں بازوؤں سے اسے

مضبوطی سے ہولڈ کیے شہریار نے شدت پکڑنا

شروع کی تو مشل اپنی گہرائی کی حدوں میں

اسے پنپتا محسوس کرتے درد کی رمق سے مچلنے لگی تھی،سسکیاں اسکی گردن میں گم ہونے لگی تھی

Baby, you can

Ride it, ooh, yeah

Bring it over to my place

And you be like

"Baby, who cares?"

But I know you care

KZwrites

"میری جان-ن---" گھری بھاری سانسوں کے
درمیان اسے ہلکا سا خود پر سے اٹھا کر ،سختی
سے پھر سے فکس کرتے شہریار مزید بے رحم
ہوا تو مشل نے سر اسکے کندھے پر رکھے ،اسکے
بازوؤں کو ناخنوں سے جکڑ لیا تھا "تھک-ک ری
ہوں-ں-ں---" آواز میں کپکی چھائی ہوئی تھی

KZwrites

move"خود کرو،پھر نہیں تھکو گی----

them ----" پیار سے اسے پچکار کر ہپس کو بار

بار اٹھا کر خود پر سٹرائیک کرتے،شہریار نے

اسکے دل کی تیز دھڑکن اپنے سینے پر زوروں

سے دھڑکتی محسوس کی تھی،اسکے جسم کے

ملائم گوشوں کی ہلکی سی حرکت اسے بے قابو

کیے جا رہی تھی---وہ پسینے سے بھیگنے لگی

تھی---ہاتھ اسکے بازوؤں سے کندھوں پر لیجاتے

مشل نے ایک بار خود کو موو کرنے کی کوشش

کی اور ذرا سی نظر ملتے ہی ہمت ہارتے پھر سے

چہرہ اسکی گردن میں چھپا لیا تھا

kzwrites

""نہیں ہو رہا۔ا مجھ سے۔۔۔

"آرام سے کریں۔ں۔۔۔" شہریار کے کندھوں کو زور سے ہولڈ کیے وہ کمرے میں جسموں کے ملنے کی گونجتی بھاری آوازوں کو سنتے زیادہ پریشان ہو رہی تھی

KZwrites

"اور بولو۔و۔۔۔لوِنگ اٹ۔۔۔آگگھہہ۔۔۔" اسکے وجود میں خود کو اوپر کی جانب سخت جھٹکوں سے شامل کرتے شہریار اسکی سسکیوں کو ہونٹوں میں دباتے مزید شدت پسند ہوا تھا۔۔۔اتنے دنوں کی دوری کو مشل کے ایک ہی ایکٹ نے بھڑکا دیا تھا۔۔۔اسکے وجود کی گرمی مکمل طرح سے محسوس کرتے شہریار اپنی تسکین کے دہانے پر ہی تھا کہ مشل نے اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں سے الگ کرتے اسکے کندھے کو سختی سے جھنجھوڑا تھا

kzwrites

"میری بات سنیں،اترنے دیں مجھے..." شہریار کو
یوں بے باکی سے مسلسل خود میں شامل ہوتا
دیکھ کر مشل نے ٹانگوں میں درد اٹھتا
محسوس کرتے ،چہرہ اوپر کر کے غصے سے اسے
حکم دیا تھا ،آنکھوں میں معصومیت ، گھبراہٹ
اور چہرے پر غصہ سجا تھا...پورا جسم پسینے
کی لپیٹ میں تھا،سانسیں بکھر رہی تھیں

KZwrites

"نہ اترنے دوں تو۔۔؟" اپنا فلو ٹوٹنے پر شہریار نے ادھ کھلی سی آنکھوں سے اسکے چہرے کو دیکھا تھا،آنکھوں میں گہری سرخی چھائی تھی

KZwrites

"ایسے درد ہو رہا ہے لیگز میں۔۔۔مسل پُل ہو رہا ہے یہاں سے بھی۔۔" اپنی سائیڈ کمر پر ہاتھ

رکھ کر اسکی آنکھوں میں جھانکتے مشل نے لہجے کو نرم کیا تھا

"یہاں لٹا دوں---؟" کہتے کہتے ہی شہریار نے اسے گود میں ہی رکھے،صوفے پر لٹاتے سینے کی ان خوبصورت جنبشوں کو بھرپور نظروں سے دیکھا تھا

Kzwrites

"اس لیے کہتا ہوں،ٹریڈمل استعمال بھی کر لیا کرو..." ہلکا سا مسکرا کر کہتے شہریار نے خود کو پھر سے آہستگی سے سمونا شروع کیا تو مشل کے سینے کی حرکت نے اسے مشتعل سا کر دیا تھا ، اسکے ہاتھوں کو وہ پہلے ہی اسکے سر کے پیچھے رکھے،اسکے گرم وجود میں نیچے کی جانب سختی سے پینیٹریٹ کرتے شہریار کے چہرے سے پسینے کے قطرے مشل کے سینے سے تھوڑا نیچے پیٹ پر گرنے لگے تھے...ایک پاؤں صوفے سے نیچے رکھے شہریار اسکی لیگز سپریڈ کیے شدت سے اسکے بھیگے وجود سے

kzwrites

ٹکڑا رہا تھا...اسکے خوبصورتی سے ہلتے جسم
کو نظروں کی زد میں لیے وہ اسکی کمرے میں
گونجتی سسکیوں سے مزید جوش میں آ رہا تھا

"جان ہو میری تم---" سسکیوں میں گم ہوتی
مشل کی تیز تیز سانسوں کی آواز پر شہریار
اپنی شدتوں میں ہمیشہ کے برعکس آج مزید
شدت اختیار کر گیا تھا،اسکے جسم کی
مخصوص مہک ان لمحوں میں شہریار کو اس

KZwrites

سے ذرا بھی دور نہیں ہونے دیتی تھی، وہ
دیوانہ سا ہو جاتا تھا اور آج اسکے مکمل وجود
کو پاتے اسکی اپنی سانسیں بھی رفتار پکڑ رہی
تھی

KZwrites

"ایک منٹ۔ٹ۔۔۔ایک منٹ۔۔۔" اسکی شدتیں
عروج پر پہنچتے دیکھ کر مشل کو اپنے جسم
سے جان نکلتی محسوس ہونے لگی
تھی۔۔۔اسکی ٹریڈمل والی بات نے جسم میں
ایک دم خشکی سی پیدا کر دی تھی

I'm tryna give it to you again...

Pulling your hair...

So I can see your legs trembling...

I got it so wet easily...

That just like a pool...

Let me swim in...

And when we're all done...

KZwrites

"نہیں..ں...آج نہیں....لفٹ یور بیک اپ...اوپر کرو..." شہریار نے اسکے منہ پر دائیاں ہاتھ رکھ کر اسکی مزاحمتوں کو روک دیا تھا، دوسرے ہاتھ سے اسکے سر کو تھامے اس میں بھرپور سماتے اسکے گرم وجود پر جھک کر لب رکھے تھے...ہونٹوں سے اسکے ابھار کی نازک جلد کو سک کرتے شہریار نے اسکا پورا وجود اپنے بس میں کیا ہوا تھا...مشل اسکے بازوؤں کو اپنے ہاتھوں سے زور سے پکڑے اسکی جان لیوا شدتیں سہتے نڈھال ہونے لگی تھی لیکن اسکے گرم لبوں کے لمس نے جسم کی رطوبتیں دہکا

kzwrites

دی تھیں

"مجھے تھوڑا تھوڑا کر کے ملتی ہو تم مشل۔۔۔کیوں کرتی ہو ایسے۔۔۔" نپلز کو کھینچ کھینچ کر ہونٹوں میں بھرتے شہریار نے وہاں ادھ کھلے سے لب رکھ کر اسکے وجود کو لرزاتے، جذبوں سے لبریز لہجے میں کہا تھا

Kzwrites

"ایسا تو نہیں ہے۔ے۔۔" اسکے سر کے بالوں کو پیچھے سے جکڑے مشل نے بے ترتیب سانسوں کے درمیان جواب دیا تھا،اسکے وجود کی سختیوں نے مشل کو پھر سے مدہوش کر لیا تھا۔۔اسکے ہونٹوں کی بے باک حرکت نے اتنے عرصے کی تشنگی مزید بڑھا دی تھی

"آج تو واقعی ایسا نہیں ہے۔۔۔" کہتے ہوئے

KZwrites

شہریار انگلیوں کی پوروں سے اسکے نپلز کو چھیڑتے ، اچانک اس پر سے ہٹا تھا

"ادھر لیٹو ذرا..." شہریار اسے پکڑ کر کھڑا کرتے بیڈ تک لایا اور جھٹکے سے اسکو کمر کے بل الٹا کرتے خود اس پر مکمل حاوی ہو گیا تھا...دونوں ہاتھوں سے اسکے سینے کو جکڑے شہریار اسکی گداز گہرائی میں بہت نرمی سے سمایا تو مشل نے کمر کو اٹھاتے خود کو ہلکا سا اسکی سمٹ موو کیا تھا...نمی بڑھنے لگی تو

Kzwrites

شہریار کی رفتار بھی تیز ہونے لگی تھی،ہاتھوں کے گرفت بالوں پر سخت ہوئی تو مشل کا چہرہ اوپر کو اٹھا تھا۔۔۔ہر سٹرائک پر اسکی درد بھری سکسی کمرے میں الگ انداز میں گونجتے شہریار کو مدہوش کر رہی تھی

KZwrites

"ٹانگیں پکڑو ،کھینچو اپنی طرف۔۔۔" اسکا رخ سیدھا کرتے شہریار نے اسکے ہاتھ پکڑ کر اسکی تھائیز پر رکھتے ،اسے بیڈ کے کنارے پر گھیسٹ لیا تھا۔۔۔ اسکے وجود کے ہر حصے کو چھو کر

محسوس کرتے شہریار اسکے بکھرتے وجود کو

تسکین کی انتہا پر لا کر بار بار رخ بدل کر

اسکی طلب کو ترسائے جا رہا تھا۔۔۔اسے اپنے

بکھرتے وجود کی پرواہ بھی نہیں رہی تھی اور

یہی خوبصورت منظر شہریار کو نظروں میں

ٹھہرتے اچھے لگ رہے تھے

KZwrites

Girl that thing is bussing...

I am talking finger licking good...

Think you were made for me...

Yeah it aint even all the way in...

And you are looking like...

You can't take it anymore...

under the influence- by trevor jackson:

song name)

KZwrites

کچھ دیر بعد....

مشل کو ڈریسنگ روم اور کمرے کے درمیان کی دیوار سے لگا کر اسکے نم وجود میں سختی سے لیکن مشکل سے سماتے اسکے سینے پر بکھرے بالوں کو دوسرے ہاتھ سے ایک طرف کیا تھا۔۔ اسکی ایک ٹانگ ہوا میں کیے اسکے انکمفرٹیبل سا ہونے پر بمشکل اس میں سماتے شہریار نے اسے سیدھا کھڑا کرتے اسکا ہاتھ تھام کر پینس کی طرف کیا تو مشل نے فوراً ہاتھ واپس پیچھے کو کھینچا تھا "یہ نہیں...

KZwrites

"صرف ٹچ کرو...تھوڑا سا تو..." شہریار نے بے
خود سا ہوتے شہریار نے دوسرے ہاتھ سے اسکا
سر جھکا کر اپنی جانب اسے متوجہ کیا تو
مشل اسکی پھولتی رگوں کو دیکھ کر چہرہ
واپس اوپر کرتے پیچھے کو ہوئی تھی

KZwrites

"نہیں۔ں نہ۔۔۔" اس کا ہاتھ ابھی بھی شہریار کی گرفت میں تھا

"یار صرف دیکھنا ہے تمھارے ہاتھ میں۔۔۔"

شہریار نے کہتے ہوئے اسکا ہاتھ تھوڑا سا اپنی جانب کھینچا تو مشل نے اچھا خاصا زور لگا کر ہاتھ واپس کیا تھا "مجھے عجیب سا لگتا ہے۔ے ۔۔۔"

kzwrites

"چلو مڑو پھر۔۔۔" اسکا رخ موڑ کر اسے اسی

دیوار پر بینڈ کرتے شہریار خود کو ہاتھ سے سہ

لاتے سہلاتے یک دم اس میں سمایا تھا۔۔۔دونوں

ہاتھ آگے کی جانب اسکے پیٹ پر رکھ کر اوپر

کی جانب سٹروکس دیتے شہریار نے زوردار ظ

الم جھٹکوں سے اس میں سماتے اسے ایک بار

پھر سسکنے پر مجبور کر دیا تھا،ہاتھ دھیرے

دھیرے اوپر کر بڑھنے لگے تھے۔۔۔اسے مسلسل

ہلتے وجود کو ہاتھوں میں بھرتے شہریار مزید

Kzwrites

شدت پسند ہوا تھا۔۔ان گرم گہرائیوں کی بڑھتی نمی نے اسکے وجود کو سخت ترین کر دیا تھا

"بات سنیں۔ں۔ں۔۔۔" مشل درد اور سکون کی ملی جلی کیفیت لیے اسکو روک رہی تھی مگر شہریار اسکی بات اگنور کرتے اسکو اسکی پوزیشن میں اب پھر سے صوفے پر لے آیا تھا

Kzwrites

"ابھی میں تھکا نہیں ہوں میری جان...نہ تمھیں پسند ہوں تھکا ہوا...ہے نا..." اسکے کان پر کھک کر کہتے شہریار نے اسکے دونوں ہاتھ صوفے کی سیٹ پر رکھواتے اسکا چہرہ بھی وہیں دھنسا دیا تھا....اسکے اوپر کو اٹھے ہوئے وجود میں سختی سے شامل ہوتے شہریار کمر سے اسے ہولڈ کیے گھرے سانس بھرنے لگا تھا...اسکے گداز وجود میں گم ہوتے شہریار نے اسکا چہرہ ٹھوڑی سے سختی سے تھام کر اسکو ہلا کر رکھ دیا تھا

kzwrites

گزرتی رات کے ساتھ اسکی قربتیں سہتے مشل کبھی مسکرا رہی تو کبھی تھک ہار کر ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی---

دونوں کی تیز بے ترتیب ہوتی سانسوں اور مچلتی دھڑکنوں کا شور کمرے کے ماحول کو مزید مدہوش کر رہا تھا...کتنی ہی بار وہ دونوں پسینے میں تر ہوئے تھے...کتنی ہی بار شہریار نے اسکے سینے کو ہونٹوں سے بھرپور چھوتے اسے پھر سے اپنے وجود کا طلبگار بنایا تھا...وہ اس پر مکمل عیاں ہو کر اسے مزید اپنا دیوانہ بنا

kZwrites

چکی تھی...پہلی بار وہ اس پر یوں ٹوٹ کر

برسا تھا...جسم بالآخر تھک ہار کر بے سدھ ہو

گئے تھے

Oh knock konck,whose there

KZwrites

Girl let me in

We only on round 10...

I can see your legs trembling...

I got it so wet easily...

مشل کو اپنے مضبوط جسم کے حصار میں لیے شہریار گہری نیند میں جا چکا تھا،اسکے ملائم سینے پر ایک جانب اپنا ہاتھ جمائے اسکو خود سے بہت قریب رکھے دوسری طرف سے اسکی دھڑکنوں کو سنتے وہ بہت سکون سے سو رہا تھا۔۔۔مشل بھی بری طرح تھک کر اسکا بھاری بھرکم وجود آج مسلسل اپنے نازک جسم پر سہتے بے حال ہو کر سوئی تھی۔۔۔شہریار کے ہونٹوں کے لمس سے اسکا سینہ دمک رہا تھا۔۔۔نیند میں بھی وہ ایک پل کو اس سے دور

Kzwrites

نہیں ہوا تھا

"شہریار..." اسکا چہرہ اپنے سینے سے ہٹاتے مشل نیند سے چور آواز میں بولی تو شہریار نے نیند میں ہی اسکے نپل کو ابھار پر بے چینی سے تلاشتے شدت سے اپنے ہونٹوں میں دبایا تو مشل نے سسک کر اسکی کمر پر زور سے تھپڑ مارا تھا

Kzwrites

"کیا ہوا۔ا۔۔ا۔ا۔۔۔" شہریار نے اسے بھرپور کھینچ کر سک کرتے، ہلکا سا اپنا چہرہ اٹھا کر معصومیت سے پوچھا تھا

kzwrites

"صرف آج کے لیے تو نہیں کہا تھا میں نے۔۔۔اب تو چھوڑ دیں۔۔۔" اپنا ہاتھ وہاں رکھ کر مشل غرائی تھی

"اپنی جگہ پر ہو کر لیٹیں۔ں۔ں۔۔۔" اسے دوسری جانب پھر سے ویسے ہی متلاشی پا کر مشل شدید برہم ہوتے بولی تو شہریار نے آنکھیں موند کر مزید مزے سے اسکے نرم سے جسم کو ہونٹوں میں بھرتے کمفرٹس کھینچ کر دونوں پر

KZwrites

کر لیا تھا

"میری یہی جگہ ہے...سمجھی...دیر سے آیا ہوں تو اتنی جلدی پیچھے نہیں ہٹوں گا...سو جاؤ تم..." شہریار نپل سے گرم ہونٹ مس کرتے بات ختم کر کے اسے پھر سے اسے نرمی سے چوسنے لگا تھا

Kzwrites

"یار۔۔۔تھک گئی ہوں۔۔۔آئندہ نہیں آپکو الاؤ کرنا کچھ بھی۔۔۔" مشل روہانسی ہوئی تو شہریار نے اسکی رونی صورت دیکھ کر ہوش میں آتے خود کو گھسیٹ کر اوپر کرتے چہرہ اسکے مقابل کیا تھا

KZwrites

"تھک گئی ہو کہ ناراض ہو گئی ہو۔۔۔؟ رونا نہیں۔۔۔"

"مشل۔۔۔نیند میں تھا یار۔۔۔۔"

"دیکھو ،اوپر آگیا ہوں۔۔۔باقی کل اب۔۔۔جب میری جان کہے گی بس تب۔۔۔" دائیں ہاتھ سے اسکے سینے کو بہت نرمی سے سہلاتے شہریار نے اسکی جھکی پلکوں پر لب رکھے تھے

Kzwrites

"میری کمر میں بہت درد ہو رہا ہے آج...ٹانگوں میں بھی..." مشل اسکی کمر میں بازو ڈال کر سائیڈ کروٹ لیتے اسکے قریب ہوئی تو شہریار کی بے چینی کم ہوئی تھی

KZwrites

"یہاں تو نہیں ہے نا درد...؟ مجھے لگا نیند میں ہرٹ کر دیا ہے میں نے تمھیں..." شہریار نے کمر پر ہاتھ پھیرتے اسے نرمی سے اپنے سینے سے لگایا تھا....دوسرا بازو اسکے سر کے نیچے رکھتے

شہریار نے اسکے برہنہ کندھے پر لب رکھے تھے

"نہیں کیا ہرٹ...بس عجیب سا لگ رہا تھا..."

KZwrites

"جو جو کچھ تمھیں عجیب لگتا ہے مشل،وہی سب چاہئیے مجھے یار..." مخمور سے لہجے میں کہتے شہریار نے اپنی ٹانگ اسکی ٹانگوں پر رکھ لی تھی...ملائیم سموتھ سی ٹانگوں کے نرم سے

لمس پر شہریار کا ہاتھ کمر سے نیچے کو سرکنے لگا تھا

"وہی نہیں ملنا آپکو...ناراض ہو جاؤں گی اگر زبردستی کی تو...کوشش کر رہے تھے نہ آج بیچ بیچ میں...پتہ لگ رہا تھا مجھے..." مشل اپنا دہکتا گال اسکے سینے پر رکھے،اپنے ہاتھ سے اسکے سرکش ہوتے ہاتھ کو پکڑ کر واپس اپنی کمر پر لاتے بولی تھی

KZwrites

"ایسے ہی نہیں ملنا۔۔۔اب ناراض ہی رہا کرو گی پھر۔۔۔بہت ہو گیا۔۔اب زبردستی ہی ہو گی۔۔۔چلو پکڑو مونسٹر کرو۔۔" شہریار نے اسکا وہی ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کیا تو مشل نے خفگی سے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا

"کیا۔۔۔؟ اب سے کوئی فیور نہیں ملے گی۔۔۔بہت

ہوگئے

نخرے.... پکڑو اسے...." اسکا ہاتھ وہیں چھوڑ کر شہریار اسکی ہپس پر انگلیاں سرکاتے اسے خود میں بھیچنے لگا تھا

KZwrites

"پہلے کونسی فیور دیتے تھے....؟ ایک تو میں نے احساس کیا ہے آپکا ، اوپر سے آپ زیادہ اوور ہو کر دکھا رہے ہیں...." مشل اسکے جسم کی حرارت اپنی تھائیز میں محسوس کرتے اسکے

سینے سے ہٹنے کی کوشش کرتے بولی تھی،ہاتھ
واپس پیچھے کو کھینچ لیا تھا

"جدھر سے احساس کیا ہے ادھر ہی اوور ہو کر
دکھاؤں گا نہ...ترسایا ہوا تھا مجھے تم نے..."
شہریار اسکے ماتھے پر پڑی ننھی سی سلوٹوں
کو دیکھ کر اسکے برہنہ سینے کو انگلیوں کی
پوروں سے چھوتے شریر سا مسکرایا تھا

Kzwrites

"میں نے یہ والا اوپر نہیں کہا۔ا۔۔میرا مطلب کچھ اور تھا۔۔۔" مشل کروٹ واپس سیدھی کرتے ناراض لہجے میں بولی تھی

KZwrites

"اچھا اچھا غصہ نہیں کرو،تنگ کر رہا تھا۔۔۔سوری۔۔۔۔" باتیں کرتے کرتے شہریار کی آنکھوں سے نیند غائب ہو گئی تھی

"مجھے دھمکایا نہ کریں آپ۔۔۔فیورز تو یہ وہ۔۔۔نہ مجھے زبردستی پسند ہے ایسی۔۔۔۔" اسے نرم پڑتا دیکھ کر مشل نے بھڑک لگائی تھی

KZwrites

"اب جب فیورز نہیں ملا کریں گی،تب ہی پتہ چلے گا۔۔۔۔زبردستی کبھی نہیں کی میں نے، نہ نوبت آئے گی۔۔۔تم خود میری ہر طلب پوری کرو گی۔۔۔۔جیسے آج کی ہے۔۔۔۔" شہریار کمفرٹر کے

اندر سے ہی اسکے پیٹ پر آہستگی سے ہاتھ سرکانے لگا تھا

"میں آپکو ٹچ نہیں کروں گی کبھی..." مشل اسکے ہاتھ کی گرمی پر اپنی سانس روکتے ہوئے بولی تھی

kzwrites

"تم کرو گی۔۔۔اور اب میں یاد سے مسیجز بھی چیک کر کے آیا کروں گا کمرے میں۔۔۔کہ کب اور کیسے کیا رسپانس کرنا ہے میں نے۔۔۔سو ایکسایٹڈ۔۔۔" شہریار نے اسکی رُکی ہوئی سانس کو بخوبی نوٹس کرتے ہاتھ کو تھوڑا سا نیچے کو کھسکاتے اسکی حساس سی جلد کو بلکل اوپر کی جناب سے انگلیوں سے چھوا تو مشل کی آنکھوں سے بھی رہی سہی نیند اڑ گئی تھی لیکن انا آڑے آنے لگی تھی

kzwrites

"سونے دیں۔۔۔میرا آدھا جسم درد ہو رہا ہے پہلے ہی آپکی وجہ سے۔۔۔" مشل اسکا ہاتھ پیچھے کر کے اٹھ کر بیٹھتے تکیے کے پاس پڑا اپنا سلک کا ڈریس پکڑ کر الٹا پلٹا کر دیکھنے لگی تھی

KZwrites

"باقی بھی درد کرنے دو آج۔۔۔" شہریار نے سرخ ہوتی آنکھوں میں خمار لیے ڈریس کو اسکے ہاتھ سے پکڑ کر سائیڈ پر پھینکتے اسے واپس لٹا لیا تھا۔۔۔دائیں ہاتھ سے اسے وہیں سے

آہستگی سے چھوتے شہریار نے اسکے ہونٹوں پر لب رکھے تھے جو پلوں میں شدت اختیار کرتے ان گلاب لبوں کو سک کرنے لگے تھے

"پکڑنا نہیں ہے تو کرنے دو پھر بس تھوڑا سا..."

شہریار کمفرٹر خود سے ہٹا کر اسکی تھائیز کو کھینچ کر کھولتے اس پر حاوی ہوا تھا...صبح ہونے کو تھی...اس پل اسے اپنی سختی پہلے سے زیادہ محسوس ہوئی تھی

Kzwrites

"آرام سے کروں گا۔۔۔" خود کو اسکے نرم گوشوں پر سہلاتے شہریار اسکے چہرے کو چومنے لگا تھا

"کر لوں۔۔۔؟"

" ہوں۔۔۔؟"

KZwrites

"بس جلدی سے..."

"میری جان ..." گھمبیر سی آواز میں اسکے کان پر جھک کر اسے اپنے ساتھ انگیج کرتے شہریار اسکے نازک پردوں میں خود کو سہلائے جا رہا تھا...وجود بے چینی سے بھڑکنے لگا تھا...شدید طلب نے یک دم سر اٹھایا تھا جو اب اسکے وجود کی گرمی میں ہی ختم ہونی تھی

Kzwrites

"مجھے اٹھانا نہیں یہاں سے پھر..." مشل اپنی لیگز تھوڑی سی سٹریچ کرتے اسے رات کا حوالہ دیتے بولی تو شہریار نے اسکی اجازت ملتے ہی ماتھا اسکے ماتھے سے ٹکا کر ٹپ کو ایک دھکے سے اس میں اتارتے اپنے بھاری وجود کو اسکی ہلکی سی سوجھی ہوئی گھرائی میں بہت آہستگی سے منتقل کیا تھا

kzwrites

"بہت برے ہیں آپ...." مشل اسکی سلگتی تپش پر جلن سی محسوس کرتے بہتی آنکھوں سے بولی تو شہریار نے

لاڈ سے اسکو اپنی بازوؤں میں سمیٹ لیا تھا...بہت زیادہ طلب کے باوجود بھی اپنی moovment بلکل روک دی تھی لیکن خود کو اس سے الگ کرنا مشکل لگا رہا

kzwrites

"اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔؟؟؟؟ پیچھے ہو جاؤں۔۔۔؟ "

شہریار اسکے چہرے پر آتی لٹوں کو اپنی انگلیوں سے اسکے کان کے پیچھے کرتے پیار سے بولا تو مشل نے سر نفی میں ہلایا تھا

KZwrites

"تو رو کیوں رہی ہو۔و۔و۔و۔۔۔درد ہو رہا ہے؟؟ "

شہریار نے بہت آہستگی سے خود کو اس میں موو کرتے پوچھا تھا،جیسے اسے نارمل کرنا چاہ

رہا ہو

'ایک دم ہوا تھا پہلے..." مشل اپنی آنکھیں صاف کرتے بولی تو شہریار نے اپنی شدت پکڑتی طلب سے بے حال سا ہوتے اسکے گال سے اپنا چہرہ جوڑ کر خود کو باقاعدہ اس میں سمانا شروع کر دیا تھا،گیلی سی آوازوں نے پھر سے سر اٹھایا تھا

Kzwrites

"آپکو آج کیا ہو گیا ہے۔۔۔میں نے

نہیں اب سے کبھی۔۔۔"

مشل اسکی حد سے بڑھتی جنونیت سے خود میں سمتنے پر مجبور ہو گئی تھی،ادھوری سی بات کرتے اسکے ہونٹوں میں اپنے سینے کو گم ہوتا دیکھ کر مشل نے سکون سا محسوس کرتے ایک پل کو آنکھیں میچی تھیں

Kzwrites

"اب بس روز یہی ہوا کرے گا..."

"ہمیشہ تمھاری چلتی آئی ہے مشل..اب سے میری باری...مجھ سے ناپ تول کر پیار نہیں کیا جاتا..."

KZwrites

"اب تو بلکل نہیں...تم ساری کی ساری میری ہو...." ہونٹوں میں نپل بھر بھر کر چوستے شہریار اسکی گھرائی میں ایک ہی سمت میں سمائے جا رہا تھا،مشل کی میچی آنکھیں ،گھری

سانسوں سے ادھ کھلتے ہونٹ اسکی نظروں میں مسلسل آتے اسے مزید بھڑکا رہے تھے۔۔۔ایک نشہ سا تھا جو بار بار طاری ہو رہا تھا

Kzwrites

"کبھی شرٹ نہیں اتارنی،کبھی ایسے نہیں کرنا کبھی وہ نہیں کرنا۔۔۔اب سے بس میری مرضی۔۔۔اجازت دے دی ہے اب، تو بس دے دی۔۔۔" بھاری سانسوں کے درمیان مدہوش سے لہجے میں کہتے شہریار نے اپنے دانتوں سے بہت ہلکا سا کھینچا تو مشل نے شدت سے سسکی

بھری تھی...میچی ہوئی آنکھیں یک دم کھل گئی تھیں

"شہریار آپ کو کیا ہو گیا ہے..."۔مشل سچ میں اسکو اتنی شدت میں دیکھ کر گھبرا گئی تھی، پہلی بار وہ اسکی کسی بات کو خاطر میں لائے بغیر اس کے ہوش ٹھکانے لگائے جا رہا تھا

KZwrites

"جتنا آپکو منع کیا تھا ایسی باتوں سے اتنا ہی آپ..." بازو خود پر کرتے مشل نے اپنے سینے کو ڈھانپا تھا

"چھپانا نہیں اب..."

شہریار بازو اس پر سے ہٹانے لگا تو مشل نے مضبوطی سے اسکو پکڑ لیا

KZwrites

"شہریار۔ر۔۔۔"

مشل اسکی مزید کوئی بھی شدت سہنے

کی ہمت میں نہیں تھی،لاڈ سے ہونٹ باہر نکال

کر بولی تو شہریار کی خمار الود آنکھوں میں

غصہ سا اترا تھا

KZwrites

"پیچھے کرو اسے۔ے۔ے۔ے۔۔۔۔" اچانک سخت

لہجے میں بولتے شہریار نے ایک بھاری جھٹکہ

اسکے وجود میں اتارا تو مشل نے لرزتے ہوئے

فورا بازو پیچھے کر دیا تھا، معصوم شکوہ کناں
نظروں سے شہریار کو دیکھتے اپنے ہونٹ واپس
اندر کرتے سبز آنکھوں کو پھر سے نم کر لیا تھا

Kzwrites

"اوئے۔ئے۔۔اچھا سوری۔۔۔میری
غلطی ہے۔۔رونا نہیں۔۔۔"

شہریار اسکی آنکھوں میں یہ والے آنسو بلکل
برداشت نہیں کر پایا تو فورا اٹھ کر اس سے
الگ ہوتے ،کمفرٹر کھینچ کر دونوں پر کر لیا تھا

"دماغ خراب ہو رہا ہے اس وقت پتہ نہیں کیوں..." مشل کو بازو سے پکڑ کر اپنے قریب کرتے شہریار نے ماتھہ اسکے ماتھے سے ٹکاتے گھری بے سکون سی سانسیں بھرنا شروع کی تھیں،خود کو اسکے وجود سے الگ کرنا جان ہی نکال گیا تھا...دل جتنا اسکے وجود کو سختی سے بھرپور پانے کو...ان پسندیدہ حصوں کو پھر سے دیکھنے کو مچل رہا تھا وہ اس وقت اتنی ہی سینسٹو ہو رہی تھی

kzwrites

"میری جان ہو تمممم..." شہریار نے اسکے گال

پر بہتے چھوٹے چھوٹے آنسو اپنی ہتھیلی سے

صاف کر کے اسکو

بلکل کمفرٹر میں چھپا لیا کہ بس اسکا روتا ہوا

چہرہ ہی دکھائی دے رہا تھا

"غصہ کیوں کیا۔ا۔ا..." مشل روتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"کب...؟" شہریار نے افسوس سے آنکھیں میچ کر انجان سے لہجے میں جواب دیا تھا

"ابھی...آپ نے سچ میں غصہ کیا تھا مجھے پتہ ہے...آپکو میرا بار بار بازو...یہاں رکھنا اچھا نہیں لگتا...مجھے پتہ ہے۔ے۔ے..." مشل باقاعدہ رونے لگی تھی

KZwrites

"اوہ یار۔ر۔ر۔۔۔۔میں نے پہلے کبھی ڈانٹا ہے تمھیں ایسی کسی بات پر۔۔۔؟ ابھی بس۔۔۔سر پر سوار ہو گیا تھا کچھ۔۔۔آئی ایم سوری۔۔۔" شہریار کے بجھے سے نرم پڑتے لہجے پر مشل خود بھی مزید ایموشنل ہو گئی تھی

KZwrites

"کیا سوار ہو گیا تھا۔۔۔؟" مشل اس سے نظریں چراتے بولی تو شہریار کے چہرے پر طلب سے

بھرپور بے چین سی مسکراہٹ آئی تھی

"دل چاہ رہا ہے بغیر کسی شرم کے تمھیں چھوؤں...محسوس کروں...ہلا کر رکھ دوں تمھیں ابھی..." کمفرٹر کے اندر سے شہریار کا ہاتھ پھر سے اسکی کلٹ کو چھونے لگا تو مشل نے ٹانگیں زور سے بند کر لی تھیں

Kzwrites

"اب غصہ نہیں کروں گا..." اسکی تھائی پر موجود چین کو چھیرتے اچانک ہی وہ اسکی کمر کے خم کو چھوتے اسکے پیٹ پر ہلکا سا زور ڈالتے اسکو بیڈ پر بلکل سیدھا کر گیا تھا ، کمفرٹر میں تھوڑا نیچے کو ہوتے اسکی گردن کو ہلکے ہلکے سک کرتے اب نیچے کو بڑھنے لگا تھا

KZwrites

"آپ نے صبح آفس نہیں جانا..."

مشل اپنا بھیگا چہرہ صاف کرتے بولی تھی،

اسکا اتنی طلب سے چھونا اب اسے بھی پگھلا نے لگا تھا

"نہیں جانا،سنڈے ہے..." شہریار نے چہرہ تھوڑا اوپر کر کے اسکو یاد کرواتے دوبارہ سے اس کے سینے پر جھک گیا تھا...اپنے انگوٹھے کو اسکے ایک ابھار پر پھیرتے اپنے ہونٹوں سے وہ مسلسل اسی کو سک کر رہا تھا

Kzwrites

"اوہ...ہاں۔ں...." جواب سسکی میں بدل گیا تھا...اسکے لبوں کے لمس پر وہ بھی اب مدہوش ہوتے اپنی کمر کو بار بار اٹھا رہی تھی...شہریار اسکے کمر اٹھانے پر مزید دیوانگی سے اسکو سک کرتے اپنا ہاتھ پھر سے اسکی تھائز کے درمیان لے جا کر اسے مزید ایکسائیٹ کرنے لگا تھا...مشل اسکو پانے کے لیے بری طرح مچلنے لگی تھی لیکن شہریار اسکو مزید تڑپائے جا رہا تھا... اپنے ہاتھ کو تھائز میں اوپر لیجاتے اسکی

kzwrites

بھیگی جلد کو انگلیوں سے چھوتے وہ مشل کی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا،جو اسکی طلب کی صاف عکاسی کر رہی تھیں۔۔۔آنسوؤں کی جگہ وہی رنگ چھلک رہے تھے جو ساری رات وہ دیکھتا رہا تھا

KZwrites

"شہریار ۔۔۔"

مشل اپنے بالوں کو اپنے دونوں ہاتھ میں جکڑے بے چینی سے بولی تھی،اسکا ہوش ربا سراپا

اس پوزیشن میں شہریار کی نظروں کو مزید دلکش لگنے لگا،وہ جھک کر پھر سے اسکو گردن سے چومتے اسکے پیٹ تک آیا تھا۔۔۔،اسکے گرم دہکتے لبوں کا لمس اپنے پیٹ پر نچلی جانب محسوس کرتے

مشل مکمل سکون پانے کو تڑپ اٹھی تھی۔۔اس مقام پر اب اپنے حلیے کی،چہرے کے تاثرات کی بھی پرواہ نہیں رہی تھی۔۔طلب آخری حدوں کو چھونے لگی تھی۔۔۔

kzwrites

جن نظروں سے وہ اب شہریار کو دیکھ رہی

تھی وہ بھی مزید خود کو روک نہیں پا رہا تھا ،

مشل کی ٹانگیں یک دم اٹھا کر اپنے کندھوں پر

رکھتے مکمل شدت سے اس میں خود کو مکمل

سما دیا تھا کہ مشل کی دل خراش چیخ سے

کمرہ گونج اٹھا تھا۔۔۔اپنی دماغ پر حاوی ہوئی

سوچ کو عملی رنگ دیتے اسکی ٹانگوں کو اپنے

سینے سے لگائے وہ اتنی شدت سے اس میں

شامل ہو رہا تھا کہ اسکی کی سانسوں کی تپش

کمرے

میں اے سے کی ٹھنڈک کو بھی مات دے گئی

kzwrites

تھی۔۔۔وہ بھرپور اس میں سما رہا تھا ،اسے پل پل بکھرتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

شہریار نے ایک پل کو اسکی ٹانگوں سے گرفت ہٹائی تو مشل نے اپنی ٹانگیں اسکی کمر کے گرد لپیٹ لیں تھیں،اسکے اس ایکٹ پر شہریار نے قدرے جھکتے ہوئے اسکی گردن کو اپنے مضبوط ہاتھ سے دبوچ کر اس میں خود کو سمونا شروع کر دیا تو مشل اسکا بھرپور ساتھ دیتے مکمل مدہوش ہو گئی تھی۔۔۔اسکے سخت وجود

Kzwrites

نے مشل کو آج بری طرح سے نڈھال کر دیا تھا

"آؤ شاور لیتے ہیں۔۔۔نیند کہاں آنی ہے اب۔۔۔"

پردوں سے چھن کر آتی دن کی روشنی دیکھ کر شہریار بولا تو مشل پھٹی آنکھوں سے اسکو دیکھنے لگی

"میرا دماغ نہیں خراب ہوا ابھی۔۔" مشل تھک

کر چور ہوتے کمفرٹر کو اپنے سر تک لے گئی تھی

"چلو فریش ہو کے سو جائیں گے

نہ...آجاؤ...ایسے نہیں سوتے..." شہریار اسکی

بات ان سنی کرتے بازو سے کھینچ کر اسے باتھ

روم لے آیا تھا

"شہریار آپ میں شادی سے پہلے والی جھلک

Kzwrites

نظر آرہی ہے آج...میری کچھ نہیں سن رہے۔ے۔ے
...." مشل ایک ہاتھ اپنے کندھے پر رکھ کر
دوسرے ہاتھ کو سینے پر بینڈ کیے بولی تھی،
پانی میں بھیھتے اسکے سانولے سرخ کثرتی
جسم کو دیکھتے نظروں کا رخ بدلنا مشکل ہوا
تھا

KZwrites

"توبہ کرو یار...تب کب اکٹھے شاور لیا ہم نے..."
شہریار نے اسے شاور کے نیچے کرتے ، گیلے ہوتے

بالوں میں ہاتھ ڈال کر اس کا چہرہ اپنے چہرے
کے قریب کرتے نرمی سے اس کے نم ہوتے
ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لے کر سک کرنا
شروع کر دیا تو مشل کا ٹھنڈا پڑتا جسم مزید
سرخ ہو گیا تھا...شہریار کے ہاتھ مشل کے جسم
کے ہر حصے پر اپنا حق جماتے ہوئے یے باکیاں
کرنے میں مصروف تھے

Kzwrites

"شہریار ---ترس کھائیں---" شہریار نے کچھ پل بعد اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشی تو مشل نے دہائی دی تھی

"یہاں اسی لیے آ سکی ہو کیونکہ ترس کھا چکا ہوں---ورنہ بیڈ پر ہی ہوتی---" شہریار نے اسکے بھیگے چہرے کو ٹھوڑی سے تھامے ہلکا سا اونچا کیا تو مشل بھنویں اچکا کر اسے مصنوعی غصے سے دیکھی تھی "آپ بہت تیز ہو

KZwrites

رہے ہیں۔۔۔مجھے کچھ کرنا پڑے گا۔۔"

"تو کرو۔۔۔شاور سے اچھی جگہ کونسی ہو گی۔۔" کہتے ہوئے ابھی شہریار نے اسکی کلائی پکڑی ہی تھی کہ مشل اسے سینے سے دھکیلتے شاور کیبن سے باہر نکل آئی تھی

"یار آجاؤ۔ؤ۔و۔۔نہیں پکڑاتا۔۔۔" شہریار کے

kzwrites

جاندار قہقہے پر وہ باہر بیٹھی مزید تپ گئی

تھی "میں بعد میں الگ سے لے لوں گی شاور..."

"آپ کو کوئی خیال ہی نہیں اب میرا...جیسے

پہلے تھا....."

KZwrites

"تو تم کر لو میرا خیال اب پھر...میں کافی

عرصے سے کر ہی رہا تھا نہ..." اسکے غصے سے

مسلسل چلتے تیروں کا تھوڑا بہت جواب دیتے

شہریار نے شاور تیز کرتے سر کو جھٹک کر بالوں

میں ہاتھ پھیرتے خود کو ٹھنڈا کیا تھا،چہرے پر

مسلسل ایک مسکراہٹ نے گھر کر لیا تھا...گزری

رات میں اسے اپنے پورے وجود سے بھرپور

محسوس کر کے یہ نیا چڑھا ہوا دن بے حد

حسین لگ رہا تھا

kzwrites

"شازمہ شہریار سے ذرا پوچھ کر بتاؤ کہ کس

تاریخ کی ٹکٹس ہوئی ہیں تم تینوں

کی۔۔۔رخشندہ کو رات بھر کے لیے روک لیا کروں گی پھر،اسے بتانا ہے۔۔" سمینہ بیگم ناشتے کی ٹیبل پر بولی تھیں

"میرا خیال ہے ابھی اس نے بک نہیں کروائی، ایک دو دن تک آفس کے کام ذرا دیکھنے کے بعد پھر بک کروائے گا۔۔"

عالم شاہ نے جواب دیا تھا

kzwrites

"جی ماما...مشل کہہ رہی تھی کہ اگلے ہفتے کے شروع کی ٹکٹس کروائیں گے..." شازمہ باپ کے سامنے چائے کا کپ رکھتے بولی تھی

KZwrites

"ہمم اچھا...؟ ایڈوانس بُکنگ نہیں ہوتی...؟ " سمینہ بیگم ایک نظر وال کلاک پر اور دوسری نظر سیڑھیوں پر ڈالتے بولی تھیں

"ایڈوانس نہیں کروائی اس نے کہ بدلنا نہ پڑ

جائے عین وقت پر پروگرام---یہی پتہ ہے

مجھے---باقی وہ متھے لگے تو پوچھوں

نہ---شازمہ جاؤ دادا جان کو لے کر آؤ بچے---"

عالم شاہ بھی سیڑھیوں کی جانب دیکھتے

شازمہ سے مخاطب ہوئے تھے

kzwrites

"جی بابا...میں بلاتی ہوں...." کہہ کر شازمہ ٹیبل سے اٹھ گئی تھی

"یہ اوپر والوں کو بھی بلاؤ نیچے....حرام ہے کسی اتوار کو یہ بندہ ناشتے کی ٹیبل پر نظر آجائے....اس کی جب سے شادی ہوئی ہے آفس گھنٹہ لیٹ ہی پہنچتا ہے، ٹھیک ہے کہ اتوار ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ دوپہر دو بجے تک سوتے رہو....انسان خود شرم کر لیتا ہے کبھی...."

Kzwrites

عالم شاہ قدرے غصے میں بولے تو شازمہ خاموشی سے وہاں سے کھسکتے کھسکتے رک گئی تھی

"پر بابا ابھی تو صرف 10 بجے ہیں..." شازمہ ڈرتے ڈرتے بولی تو سمینہ بیگم نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔ٹیبل پر پڑا اپنا فون پکڑ کر وہ کمال شاہ کے کمرے کی طرف بڑھی تو وہ وہیں آرہے تھے ،انہیں اپنے کندھے کا سہارا دیتے وہ ٹیبل تک آئی تو فون پر مسیج کی ٹون بجی

Kzwrites

تھی

"There????"

احمد نام سے میسج سکرین پر ابھرا تھا....اسکا نام دیکھ کر شازمہ ایک پل کو ساکت ہوئی تھی...اس سے ہوئی ملاقات کو مسلسل سوچتے پہلے ہی وہ کنفیوژن کا شکار تھی کہ اسکے میسج نے مزید پریشان کر دیا تھا

Kzwrites

"Ji...?"

شازمہ نے تھوڑا سوچ کر ریپلائے کر دیا تھا ،ذہن میں اسکا نرم پولائیٹ سا لہجہ،بات کرنے کا سوفٹ سا انداز ہی اُسکا تعارف بن گیا تھا

KZwrites

"Can you make me for 5 minutes, I have something very important to discuss.. I promise I won't take your

much time... Please dont refuse... It took me a lot of reach out.... Just s quick one to one chat... Jahan b ap comfortable hon,we can meet there...."

آفتاب کا لمبا چوڑا میسج آیا تو شازمہ نے آدھا سا مسیج پڑھ کر اپنے ارد گرد سب بڑوں کو بیٹھا دیکھ کر فون یونہی ٹیبل پر رکھ دیا تھا

KZwrites

"Intazar kr rha hun apk jwab ka....i know this might sound weird to you but i am genuinely asking you for this favour..."

KZwrites

"Shazma...?"

"Main mil nai skti,ap

message pr bta dainn...?

میسج میں اپنا نام لکھا دیکھ کر شازمہ نے ریپلا

ئے کر دیا تھا

KZwrites

"Look,aisy message pr main apni bat

apko samjha nai paon ga,sirf aik

bar..jahan aaap easy ho wahan mil

lety hain...i know soon you're leaving for turkey...mjhy sirf 10minutes chahyen apk janay sy pehle pehle..."

آفتاب نے پھر ڈیٹیل میسج کیا تھا ،شازمہ میسج کو بار بار پڑھے جا رہی تھی،ناشتے کو بھول بھال کر وہ اپنی سوچوں میں گم ہو گئی تھی

KZwrites

"Ap trust kr skti jain mjh pr....agr ap chahain to apk college main hum mil lain gy...mjhy sirf apni bat ap tak pohnachani ha,its been weeks k main bat krna chah rha hun but..... circumstances didn't let me....please take some time out for me..."

جتنے آفتاب کے مسیجز لمبے ہوتے جا رہے تھے اتنی شازمہ کے دل میں انزائیٹی بڑھتی جا رہی تھی

KZwrites

"I dont know...."

شازمہ نے کافی دیر بعد میسج بھیجا تھا

KZwrites

"Ok fine,take your time...ma intazar krun ga...apny bs mjhsy lazmi milna ha janay sy pehle...do consider my request please..."

آفتاب کے سب میسجز پڑھتے شازمہ نے اس سے

ہوئی دونوں ملاقاتوں کو یاد کرتے بے چینی سے

اپنے سر کو جھٹکا تھا

"کیا بات کرنی ہے جو مل کر ہو گی۔۔۔؟"

KZwrites

"شازم کا کچھ بتانا ہے؟ پر مجھے کیوں۔۔۔؟

مجھے کیا لگے اب اس سے۔۔۔"

"یا پینٹنگ کا کہنا ہے۔۔۔؟"

"وہ تو فون پر بھی کہہ سکتے تھے۔۔۔"

"تو کیا بات ہو گی۔۔۔؟ جو کرنے کے لیے ملنا پڑے گا۔۔۔؟"

KZwrites

"مجھے کیا ضرورت ہے ایسے ہی کسی سے ملنے کی۔۔۔میں پاگل تھوڑی ہوں۔۔۔"

"نہیں کبھی نہیں۔۔۔"

"بلاک کر دوں کیا۔۔۔؟"

"نہیں بلاک نہیں۔۔۔کچھ فضول تو نہیں بول رہے وہ۔۔۔"

KZwrites

"مشل سے ڈسکس کروں۔۔۔؟"

"وہ کیا سوچے گی میرے بارے میں۔۔۔کہ اسی لڑکے سے بات کر رہی ہوں۔۔۔نہیں مشل سے

نہیں---"

"بس سمپل منع کر دیتی ہوں--جو کہنا ہے فون پر کہہ لیں---" سوچتے ہوئے شازمہ نے چیٹ بیک کرتے سکریں آف کر دی تھی لیکن دماغ کی سوئی وہیں اٹک کر رہ گئی تھی

Kzwrites

"شازم آج جلدی آجانا،لڑکی کے ماموں ممانی نے آنا ہے ملنے۔۔۔ماں باپ تو ہیں نہیں اسکے۔۔"

سامعہ شاہ نے کال پر شازم سے کہا تھا

KZwrites

"آجاوں گا ماما۔۔۔آپ نے انکو بتا دیا ہے نا کہ میری دوسری شادی ہے۔۔۔" شازم دوسری طرف سے بولا تھا

"وہ بھی بتا دوں گی،انکو بھلا کیا اعتراض ہونا ہے...انکی یتیم بھانجی کے لیے تم سے بہتر رشتہ کیا ہو سکتا ہے...لڑکی کی پکچر بھیجی ہے تمھیں،دیکھی تھی...؟"

سامعہ شاہ گردن اکڑا کر بولی تھیں

KZwrites

"جی دیکھی ہے...اسکا سوشل میڈیا بھی دیکھ رہا ہوں...کافی ماڈرن لگ رہی ہے،دیکھ بھال لیجیے گا..."

شازم کا جواب آیا تھا

"کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے...تم بس آجانا ٹائم سے...بن ماں باپ کی لڑکی قابو کرنا آسان ہوتا ہے ورنہ تو پچھلوں کا ہی رعب ڈالے رکھتی ہیں..."

KZwrites

"ماما ویسے آپ پہلے لڑکی، اسکا گھر بار دیکھ کر آتیں نا...انکو کیوں بلا لیا ہے..." شازم تشویس سے بولا

"پتہ نہیں بھئی...لڑکیوں کے دماغ کا...اسکے
ماموں کا کہنا ہے کہ وہ کہتی ہے کہ پہلے لڑکے
کو دیکھ کر آئیں،پھر ہی وہ لڑکے والوں کے
سامنے آئے گی...سوچیں بدل گئی ہیں بھئی ٹگے
ٹگے کی لڑکیوں کی بھی..."

kzwrites

سامعہ شاہ تعجب سے بولی تھیں

"چلیں ماما دیکھ لیتے ہیں..."

شازم اسکی پکچر کو دیکھتے بولا تھا

"لگی کیسی ہے،یہ تو بتاؤ..."

"دکھنے میں تو 10/10 ہے،لیکن شریف بھی ہونی چائیے...ماڈرن تو ٹھیک ہے پر زیادہ چالاک لڑکی کا میرے ساتھ گزارا نہیں...تیز لگ رہی ہے---"

KZwrites

"چلو...دیکھ لیتے ہیں...ہم کونسا ہتھیلی پر سرسوں جمانے لگے ہیں،زیادہ تیز ہے تو بیٹھی رہے وہیں..." سامعہ شاہ نے اطمیان سے کہہ کر کال کاٹ دی تھی

"شازمہ سے کم ہی ہے یار،بال بھی کوئی خاص نہیں... جلدبازی کر دی میں نے...بس ویسی ہی مل جائے دوبارہ کوئی..."

"اس بار عقل سے کام لوں گا...."

KZwrites

"اتنے لمبے ناخن۔۔۔؟ کیا بکواس ہے یار۔۔۔سب سے پہلے تو یہ کٹواؤں گا۔۔۔" تصویر کا مکمل معائنہ کرتے شازم سوچوں میں گم اپنے نئے آفس سیٹ اپ میں رینویشن کا کام کروا رہا تھا کہ رات و الے ون نائٹ سٹینڈ والی لڑکی کا میسج سکرین پر نمودار ہوا تھا

"Up for tonight....?"

KZwrites

میسج پڑھ کر شازم کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ چھا گئی

"Why not,my place or yours....?"

شازم نے فورا ریپلاے کیا تھا

"Off course my place,BTW you were

KZwrites

amazing last night... "

اسکا جواب آیا تھا

"Be ready for some more wildness

tonight"

KZwrites

اسکا کامپلیمنٹ سن کر شازم گردن اکڑا کر ریپلا

ۓ کرتے اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا

"اتنی دیر ہو گئی۔۔۔ڈیڑھ بج گئے۔۔۔"

"آہہ میری ٹانگ۔۔۔" اسکے وجود تلے اپنی سن ہوتی ٹانگ کو ذرا سا ہلاتے مشل نے پورے جسم میں کھنچاؤ محسوس کیا تھا

KZwrites

"اے سی بھی اتنا تیز۔۔" نظروں میں گزری رات سے صبح تک کے سب منظر گھومنے لگے تھے، شہریار کا بے باک پن اور اپنا بکھرا وجود یاد کرتے دھڑکن ایک دم تیز ہوئی تھی

"شہریار۔۔ٹانگ ہٹائیں۔۔" اسکے گہرے سانسوں کو سنتے مشل نے دھیمی سی آواز میں کہا تھا، نیند کھلتے ہی دل و دماغ میں بے چینی نے گھر کیا تھا

KZwrites

"کیسے ہل رہا تھا میرا جسم سارا۔۔یار۔ر۔ر۔۔" نچلا ہونٹ دانتوں تلے دباتے مشل نے کھلی ہوئی آنکھیں میچی تھیں

"مجھے نہیں اتارنی چاہئیے تھی برا۔۔۔کیسی عجیب سی شیپ آرہی تھی۔۔۔برا میں ہی اچھا لگتا ہے۔۔۔فرم رہتا ہے۔۔۔" میچی ہوئی آنکھیں کھول کر مشل نے ایک نظر اسکی بند پلکوں کو دیکھا تھا

Kzwrites

"میرا دل رکھنے کو بولا ہو گا جو بھی بولا ہو

گا...تبھی ضرورت سے زیادہ چپک رہے تھے...کہ

مجھے فیل نہ ہو...فیک کر رہے تھے..."

نظریں اس سے موڑ کر ماتھے پر بل

سجاتے مشل نے کمر کو ہلکی سی

جنبش دی تو تیز درد سے پھر سے

آنکھیں میچی گئی تھی

Kzwrites

"یہ میرے اوپر ٹانگ کیوں رکھ لیتے ہیں۔ں۔۔۔"

"میں نے صبح روکا کیوں نہیں۔۔۔خود کو اتنا ڈیسپریٹ دکھانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔"

"اچھا تھوڑی لگتا ہے لڑکی کا ایسے اوور ہونا۔۔۔کیا سوچا ہو گا میرے بارے میں۔۔۔"

KZwrites

"صوفے پر میں نے خود دیکھا تھا...اچھی نہیں لگ رہی تھی میں..."

"ان کی فزیک تو پرفیکٹ ہے...کہیں پر فیٹ تک نہیں ہے ایکسٹرا...میں کیسے اچھی لگ سکتی ہوں اِنکو..."

kzwrites

"کوئی خاص تعریف بھی تو نہیں کی۔۔۔"

"اسی لیے نہیں کی ہو گی۔۔۔"

"اچھی ہی نہیں لگی ہوں گی۔۔۔"

KZwrites

"شاید کی ہی ہو۔۔۔"

"نہیں کی۔۔۔کچھ بھی نہیں بولا خاص۔۔۔ورنہ مجھے یاد رہتا۔۔۔" سوچوں میں منتشر ہوتے وہ اسکی ٹانگ پر ہاتھ رکھے کتنی ہی دیر یونہی لیٹی رہی تھی۔۔۔سوچتے سوچتے اتنا زیادہ سوچ لیا تھا کہ سب کچھ یک دم برا سا محسوس ہونے لگا تھا

KZwrites

"شہریار--- 2بج رہے ہیں--اٹھ جائیں،بھوک لگ رہی اب مجھے---" مشل اداس سی آنکھوں سے اسکو ہلا کر جگاتے ہوئے بول رہی تھی---چھوٹی سی بازوؤں والی بلیک ٹی شرٹ اور شارٹس پہنے ہوۓ وہ شہریار کی بھاری بھر کم ٹانگ کی نیچے دبی ہوئی تھی--پورے جسم کے ایک ایک حصے میں اتنا سخت کھنچاؤ محسوس ہو رہا تھا کہ لیٹے لیٹے موو ہونا بھی مشکل لگ رہا تھا

kzwrites

"جا کر چائے بناؤ پہلے، پھر اٹھانا مجھے۔۔۔" نیند میں ڈوبے ہی شہریار نے اسکی تھائی کو اندر کی جانب سے بھرپور پنچ کرتے کہا تھا

"ٹانگ ہٹائیں گے تو اٹھوں گی میں۔۔ں۔ں۔۔۔"

جسم میں بڑھتے اکڑاؤ کو محسوس کرتے مشل بیزاری سے بولی تھی

Kzwrites

"آہستہ بولو۔۔۔ساتھ ہی لیٹا ہوا ہوں تمھارے۔۔۔"
شہریار بمشکل آنکھیں کھول کر،ٹانگ اس پر
سے ہٹا کر سیدھا لیٹتے کمفرٹر سارا خود پر کر
کے قدرے اونچی آواز میں بولا تھا

KZwrites

"ساتھ لیٹے ہیں لیکن آواز نہیں جاتی آپکو
میری۔۔۔ہلا تک نہیں جا رہا مجھ سے،اتنا درد ہو
رہا ہے لیگز میں۔۔۔" اسکے نیند میں ڈپٹنے پر

مشل مزید موڈ آف کر بیٹھی تھی

"چائے سٹرانگ بنانا نا...دونوں کی تھکاوٹ اتر جائے گی...اتنی پیاری رات گزار کر تھکاوٹ تو ہونی ہی تھی...میرا خود جسم کھنچا ہوا تھا آلریڈی جم کی وجہ سے..." اب کی بار شہریار نے لہجہ نارمل کرتے آنکھیں مزید کھولتے اسکی کمر کو پیار سے تھپتھپایا تو مشل خود میں آئی رول کرتے بیڈ سے کھسک گئی تھی

KZwrites

"میں نہیں بنا رہی چائے..." ڈھیلے سے لہجے میں کہتے مشل چارجنگ سے فون اتار کر سست سے قدم چلتے صوفے پر بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"Why do i feel sad and insecure about my breasts during...."

الجھن سی محسوس کرتے مشل نے سرچ انجن میں ٹائپ کیا تھا

why do i feel sad and...

All Forums Images Short videos Videos

AI Overview +19

Feeling sad or insecure about your breasts during sex can be a complex experience with various potential reasons, including **postcoital dysphoria (PCD), body image concerns, and psychological factors**. PCD, also known as post-sex blues, is a common phenomenon where individuals experience negative emotions like sadness, irritability, or anxiety after consensual sexual activity. Additionally, negative self-perception about your body, potentially related to breast size or shape, can contribute to feelings of insecurity during intimate moments.

kzwrites

"کیوں نہیں بنانی چائے۔۔۔" شہریار اسکے غصے سے بھری آواز سن کر بند ہوتی آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھا تھا

KZwrites

چلو میرا فون ہی پکڑا دو پھر۔۔۔میں بنا لیتا ہوں چائے دس منٹ تک۔۔۔" اسکی طرف غور سے دیکھتے ،کمفرٹر کو ٹانگوں پر ٹھیک کرتے شہریار نے نرم سے لہجے میں کہا تو مشل فون

سکرین دیکھتے دیکھتے بھنویں سکیڑ کر اٹھی اور فون چارجنگ سے اتار کر اسکی طرف آئی تھی

"یہ لیں---" مشل فون اسکی طرف بڑھا کر بول ہی رہی تھی کہ شہریار نے اسکا ہاتھ فون سمیت کھینچ کر اسکو بیڈ پر اپنے پاس گرا لیا تھا۔۔۔دونوں فون پکڑ کر ایک طرف رکھ دئیے تھے

KZwrites

"ادھر بیٹھو میرے پاس،بھاگ کدھر رہی ہو۔۔۔؟"

شہریار نے اسکا کترانا نوٹ کرتے، خوشگوار سے لہجے میں کہہ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک ہٹا کر اسے بازو سے کھینچتے مزید قریب کر لیا تھا۔۔۔لہجے کے بھاری پن میں نیند کی خماری بھی جھلک رہی تھی

Kzwrites

"میرا بازو نہ کھینچا کریں ایسے..." مشل بغیر اسکی طرف دیکھے سخت لہجے میں بولی تھی

"اچھا اوکے سوری،آرام سے پکڑ لیتا ہوں..." اسکے غصے کو مدنظر رکھتے شہریار نے اسکی بازو پر گرفت ڈھیلی کرتے،لاڈ سے تھائی پر ہاتھ ڈال کر اسے بیڈ کے اوپر کھینچ لیا تو مشل کا چہرے کے تاثرات مزید سخت ہوئے تھے

KZwrites

"میں سچ میں ناراض ہو جاؤں گی

آپ سے اب---"

مشل کے بال قدرے پھولے ہوئے تھے،آنکھوں میں

اعتاب لیے وہ اسکی آنکھوں میں جھانکی تو

شہریار حیرانی سے اسے دیکھا تھا

Kzwrites

"یار کیوں ناراض ہو جاؤ گی۔۔۔؟ میں کونسا کمرے سے نکلنے سے پہلے آخری راؤنڈ کی فرمائیش کر رہا ہوں۔۔" ہنس کر کہتے شہریار نے اسکی تھائی کو ذرا سا گدگدایا تو مشل اسکا ہاتھ خود سے ہٹا کر پیچھے کو کھسکی تھی، اسکے اکھڑے اکھڑے روئیے پر شہریار نے سر کھجا کر جھٹکتے خود کو نیند سے جگانے کی کوشش کی تھی کہ اسکے موڈ کو سمجھ سکے

kzwrites

"بس بہت ہو گیا ہے اب ایک حد میں رہیں۔۔۔پہلے ہی ساری رات آپ نے۔۔۔" مشل نے بدلحاظی سے بولتے اپنی بات ادھوری چھوڑی تو شہریار نے مسلسل اسکے روکھے روئیے پر تپ کر اسے اپر آرم سے کھینچ کر اپنے قریب کیا تھا

KZwrites

"سارا دن بھی یہی کرنے کا ارادہ ہے میرا۔۔۔" شہریار نے سختی سے بول کر بازو سے رف طریقے سے دھکیل کر اسے

اپنی بائیں طرف گرا لیا تو مشل نے فورا اسکے سینے پر ہاتھوں کا دباؤ ڈالتے خود کو بیڈ پر رول کرتے کنارے پر کر لیا تھا

"ادھر آؤ نہ ذرا تم...یہ ٹینٹرمز کسے دکھا رہی ہو خوامخواہ کے...کہا کیا ہے میں نے تمھیں..."

شہریار کمفرٹر اتار کر پھینکتے اسکے لیٹے لیٹے ہی اس پر گھٹنوں کے بل حاوی ہوا تھا

Kzwrites

"شہریار بس کریں اب۔ب۔ب۔۔" مشل خود کو اسکے ہاتھوں زیر ہوتا دیکھ کر شدید غصے اور ناراضگی کے ملے جلے تاثرات لیے چڑنے والے انداز میں بولی تھی

KZwrites

"ہوا کیا ہے یار۔ر۔ر۔۔اتنا کیوں بھڑک رہی ہو مجھ پر اچانک۔۔۔سوتے ہوئے تو سب ٹھیک تھا۔۔۔؟ خواب دیکھ لیا ہے کیا کوئی۔۔۔؟" شہریار نے

اسکے ناراض نقوش پر ہاتھ رکھ کر اسکے چہرے کو اپنی طرف کیا تو مشل کی نم آنکھیں اسکی نظروں میں آئی تھیں

"اچانک۔۔۔؟؟؟ آپکو پتہ بھی ہے رات آپ نے کیا حشر کیا ہے میرا۔۔۔؟ مجھ سے چلا بھی نہیں جا رہا ٹھیک سے۔۔۔"

مشل روہانسی ہوئی تھی

KZwrites

"تو ابھی تو اتنے پیار سے جگا رہی تھی ،مجھے لگا خوش ہو تم۔۔۔رات بھی ٹھیک ہی تھی۔۔۔درد ہے کہیں زیادہ۔۔۔؟ مجھ سے خود نہیں ہلا جا رہا ،میں بھی غصہ کروں کیا تم پر۔۔۔؟ لٹرلی یہ تھائیز کھنچی ہوئی ہیں قُل۔۔۔" شہریار پھر سے لہجہ نرم کرتے اسکے چہرے کو چھوڑ کر پیچھے ہٹتے بولا تو مشل فورا بیڈ کے کنارے سے اتر گئی تھی

kzwrites

"میں اب ایک ہفتے تک آپکے پاس نہیں آؤں

گی...آپ بلکل دور رہیں گے مجھ سے....سمجھے۔

ے۔ے...." مشل بیڈ کے سرہانے کھڑے ختمی

لہجے میں بولی تھی

KZwrites

"پیار سے بات کرو گی تو سمجھوں گا۔ا۔ا۔ا...یہ

فالتو کی دھمکیاں دو گی تو ابھی ہی کمرے سے

نکلنے نہیں دینا میں نے تمھیں...سمجھی۔ی۔ی

...رات بھی تمھیں بتایا ہے کہ تمھاری یہ ضدیں

نہیں چلیں گی...بہت ہو گیا آلریڈی یہ ہفتوں دور رہنا...میری بھی برداشت اب جواب دے رہی ہے...." اسی کے لہجے میں بولتے شہریار بھی کمفرٹر ہٹاتا اٹھ کھڑا ہوا تو اسکے نکلتے قد کو دیکھ کر مشل نے فورا نظریں جھکائی تھیں، چہرہ غصے سے جیسے پھول سا گیا تھا

KZwrites

"یہ ایموشنز کو ذرا مینج کرنا سیکھو،بات آرام
سے بھی ہو سکتی ہے۔۔۔۔اور یہ ہر دو دن بعد
دس دن کا بریک نہیں آئے گا اب۔۔۔نہیں ہوتا
ایسے یار۔ر۔ر۔۔۔۔خود بھی فرسٹریٹ ہوتی ہو
مجھے بھی کرتی ہو۔۔۔" اسے نظریں جھکائے
دیکھ کر لہجہ قدرے نرم کرتے شہریار بھرپور
انگڑائی لیتے لیتے اسکے قریب آ کر کھڑا ہوا تو
مشل نے ایک تیز نظر سے اسے گھورا تھا

kzwrites

"میں فرسٹریٹ کرتی ہوں۔۔۔؟ آپکا نہیں خیال آپ کچھ زیادہ ہی کمفرٹیبل ہوگئے تھے رات کو۔۔۔؟ مجھے آپکو لمٹ میں ہی رکھنا چاہئیے تھا۔۔۔" آخری بات مشل بہت مدھم آواز میں کہہ کر مڑی ہی تھی کہ شہریار نے اسے کہنی سے پکڑ کر واپس اپنی طرف موڑ لیا تھا

KZwrites

"تمھاری اجازت سے ہی کمفرٹیبل ہوا تھا آج سات ماہ بعد۔۔۔۔اور بتانا ذرا کیا لمٹ ہے

میری---؟ ہاں---؟

تم نے مجھے لمٹ میں رکھا ہوا تھا---؟

I was the one who always

gave you space....

"بھولا مت کرو یہ----

KZwrites

"کتنی بار جتائیں گے سپیس دے کر---؟"

مشل غرائی تھی

"جتنی۔ی۔ی بار تم بغیر کسی وجہ کے ایسا سلوک کرو گی۔۔۔دماغ پتہ نہیں کیوں پھر جاتا ہے تمھارا بار بار ۔۔۔" آواز اور لہجہ دونوں سخت ترین ہوئے تھے،آنکھوں تک میں غصہ عود آیا تھا

"پہلے بھی آپ سے کہا ہے مجھے ایسے کھینچا مت کریں۔ں۔ں۔۔۔" اسکی بات پر اندر تک سلگتے

KZwrites

مشل نے کہنی اس سے چھڑواتے کہا تھا جس پر شہریار کی گرفت سخت تھی ہی نہیں

KZwrites

"میرا جو دل چاہے گا میں کروں گا۔۔۔تم اب روک کر دیکھو مجھے۔۔۔" اسے اپنی نرم سی گرفت پر بھی بھڑکتے دیکھ کر وہ خود بھی سلگ اٹھا تھا،اسی ہاتھ کی مٹھی بھینچ کر ایک بڑا سا قدم اسکی طرف بڑھا کر لہجہ اتنا سخت کر لیا

تھا کہ مشل نے گھبرا کر وہی قدم دو تین

سٹیپس میں پیچھے کو لیتے اسکے بھرپور

وجیہہ لمبے چوڑے وجود کو دیکھا تھا

KZwrites

"پہلے بھی آپ سے کہا ہے مجھے ایسے کھینچا مت کریں۔ں۔ں۔۔۔" اسکی بات پر اندر تک سلگتے مشل نے کہنی اس سے چھڑواتے کہا تھا جس پر شہریار کی گرفت سخت تھی ہی نہیں

KZwrites

"میرا جو دل چاہے گا میں کروں گا۔۔تم اب روک کر دیکھو مجھے۔۔۔" اسے اپنی نرم سی گرفت پر

بھی بھڑکتے دیکھ کر وہ خود بھی سلگ اٹھا

تھا،اسی ہاتھ کی مٹھی بھینچ کر ایک بڑا سا

قدم اسکی طرف بڑھا کر لہجہ اتنا سخت کر لیا

تھا کہ مشل نے گھبرا کر وہی قدم دو تین

سٹیپس میں پیچھے کو لیتے اسکے بھرپور

وجیہہ لمبے چوڑے وجود کو دیکھا تھا

KZwrites

"آپ اب میری کوئی بات نہیں مانتے...یہ ٹھیک۔

ک نہیں ہے۔ے...خود ٹون دیکھ رہے ہیں آپ

اپنی..." اسکو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر مشل

ایک نظر اٹھا کر بولی تو اسکی گہری نظروں کی تاب نہ لاتے واپس نظریں جھکا لی تھیں، لہجہ کبھی سخت ہو رہا تھا ، کبھی نرم تو کبھی روہانسا

KZwrites

"میں مانوں گا سب مانوں گا۔۔۔اگر تم اچھے سے بات کرو گی تو کیوں نہیں مانوں گا۔۔۔؟ خوامخواہ لاؤڈ ہونا اچھا نہیں لگتا مشل۔۔۔اور کب نہیں مانی تمھاری کوئی بات۔۔۔؟ تم ابھی صرف بات برائے بات آرگومنٹس رکھ رہی ہو۔۔۔"

"ٹون اپنی بھی تو دیکھو نہ تم۔۔۔اتنے پیار سے بات کر رہا تھا تم نے ہی غصہ دلایا ہے۔۔۔" شہریار نے چہرہ تھوڑا سا جھکا کر اسکی جھکی نظروں میں جھانکا تھا

KZwrites

"رات کو ہر بات میں تمھاری مرضی شامل تھی، صبح اٹھ کر اب مجھے بلیم کرنے کی کوشش

کرو گی تو میں نہیں لوں گا ایسے بلیمز...میں
پہلے ہی بھرا پڑا ہوں خود کو کنٹرول کر کر
کے...اب تم بھی خود کو تھوڑا سیدھا
کرو...ورنہ پھر مجھے ہی کرنا پڑے گا...سمجھ
آرہا ہے...؟" شہریار نے اسکو اب مسلسل
خاموش دیکھ کر اسی کہنی سے نرمی سے پکڑ
کر اپنے قریب کر کے کہا تو مشل کچی سی
شکل سے اسکی جانب دیکھی تھی،شہریار کے
نرم سے لہجے پر ایک دم دل و دماغ نے پینترا
بدل لیا تھا

kzwrites

"میں نے نیچے جانا ہے۔۔۔۔" مشل چہرہ اس سے موڑتے ساری بات کے برعکس جواب دیتے ڈھیلے سے لہجے میں بولی تو شہریار اسکے چہرے پر پھیلی انجانی سی گھبراہٹ نوٹ کرتے کہنی چھوڑ کر ایک طرف ہو گیا تھا،

KZwrites

"ابھی جانے دے رہا ہوں۔۔۔رات جب میسج کروں تو بغیر کسی ڈرامے بازی کے کمرے میں پہنچ

جانا...روزانہ کہ طرح کا فضول کا ڈیلے نہ ہو کہ یہ کر رہی ہوں وہ کر رہی ہوں...رات تک دماغ خود ہی درست کر لو اپنا....اب جتنا دور بھاگا کرو گی اتنا زیادہ ہی ناراض رہا کرو گی پھر..." کہتے کہتے شہریار اس سے دور ہٹتے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تھا،اسکے جانے سے مشل نے کھل کر سانس تو لے لیا تھا مگر شدید گھبراہٹ کا شکار ہو گئی تھی

kzwrites

"ایک رات میں کیا ہو گیا ہے انہیں۔۔۔جم میں پروٹینز کی جگہ کچھ اور ہی لے رہے ہیں لگتا ہے۔۔۔"

"میں نے صرف برا اتاری تھی یہ تو نہیں الاؤ کیا تھا کہ سارا جسم ہی ہلا کر رکھ دیں۔۔۔"

"اوپر سے دھمکائی جا رہے ہیں۔۔۔"

KZwrites

"اور نہیں فیل ہوا مجھے کمفرٹیبل تو میں تو کہوں گی نہ۔۔۔"

"کبھی صوفے پر گرا رہے تھے کبھی کھڑے ہو کر۔۔کھڑے ہو کر کیسے ہو سکتا ہے بھلا ۔۔۔عجیب۔۔تھائیز اتنی کھین گئی ہیں میری۔۔۔" مشل آہستگی سے خود میں بول رہی تھی کہ شہریار سفید شلوار قمیض پہنے اسکے سر پر آکھڑا ہوا تھا "جی میڈم۔۔؟ اِدھر ہی کھڑے رہنا ہے۔۔۔؟ سنڈے ہے،ناشتہ ہی کروا دو اپنے ہاتھوں سے بنا کر۔۔اچھی سی چائے کے ساتھ۔۔۔۔"

KZwrites

"جی---"

مشل پوری آنکھیں کھول کر اسکی طرف دیکھنے لگی تھی کہ کہیں اس نے اسکی بڑبڑاہٹ سن نہ لی ہو

"چینج بھی کر لو--یا میں کروا دوں---؟ اب تو کوئی جھجھک باقی نہیں رہی نہ ہم میں--؟ اور

KZwrites

اگر اب بھی ہے تو میں آج رات وہ بھی باقی
رہنے نہیں دوں گا۔۔۔" شہریار نے اپنی قمیض کی
آستینیں فولڈ کرتے اسکے پاس کھڑے ہو کر
قدرے بھکی نظروں سے اسکے سراپے کا جائزہ
لیتے کہا تو مشل کا پہلے سے ہی گرا ہوا
کانفیڈینس مزید جھاگ ہو گیا تھا ، بھاگ کر
ڈریسنگ روم گھس گئی تو شہریار مسکراتے
ہوئے چہرے پر ہاتھ پھیرتے صوفے پر بیٹھ کر
اسکا انتظار کرنے لگا تھا

kzwrites

"سمجھ نہیں آتی اسکی تو مجھے،کبھی اتنی سویٹ ہو جاتی ہے کہ حد نہیں اور کبھی اُتنا ہی اوپوزٹ بیہیویر ہو جاتا ہے..." سوچتے ہوئے شہریار صوفے سے اٹھ کر بیڈ پر پڑا اپنا فون پکڑ کر وہیں بیٹھ گیا تھا...رخ ڈریسنگ روم کی جانب تھا

KZwrites

"اب غصے میں کچھ الٹا سیدھا نہ پہن کر آجائے..."

"پورا پورا آزماتی ہے صبر کو..." فون ہاتھ میں ہونے کے باوجود بھی سارا دھیان ڈریسنگ روم کے بند دروازے کی طرف تھا...تھوڑی ہی دیر میں ڈریسنگ روم کا دروازہ کھلا تو وہ فوراً فون چھوڑ کر اسکی طرف مکمل متوجہ ہو گیا تھا...میرون کلر کی فل سلیو لانگ شرٹ اور سٹریٹ ٹراوزر پر میرون ہی لان کا دوپٹہ لیے مشل ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال سلجھا رہی تھی

KZwrites

"دوپٹہ اتار کر بال سلجھاؤ...نہ دوپٹہ ٹِک رہا ہے نہ بال سلجھ رہے ہیں..."شہریار اسے خود سے الجھتے دیکھ کر بیڈ سے اٹھ کر اسکے پاس آگیا تو اس کی نظریں خود پر محسوس کرتے وہ آج پہلی بار ایسے کنفیوز ہوئی تھی...کمر پر دوپٹے کے اوپر ٹھہرا اسکا ہاتھ بہت گرم محسوس ہوا تھا

kzwrites

"میں۔۔اتارنے ہی لگی تھی۔ی۔۔" مشل اسے اپنی پشت پر اتنے قریب کھڑا دیکھ کر ڈریسنگ روم سے باہر نکل آئی تھی،ایک ہاتھ میں ہئیر برش پکڑے دوسرے ہاتھ سے دوپٹہ اتار کر بیڈ پر رکھنے لگی تو شہریار اسکے پیچھے ہی باہر آگیا تھا

KZwrites

"مجھے پکڑا دیں میم..." اس نے ہاتھ آگے کیا تو مشل نے دوپٹہ اسے ہی تھما دیا تھا، نظریں اس سے چراتے مرر کے سامنے آ کر اب بال سلجھانے لگی تو شہریار پھر سے اسکے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا...بازو پر اسکا دوپٹہ پھیلائے شہریار کبھی اسکی کوئی لٹ سلجھا رہا تھا تو کبھی سائیڈ کمر سے ہاتھ تھوڑا اوپر لیجاتے برا کو چھو کر اسکی کنفیوز نظروں میں معنی خیز انداز میں جھانکتے شاید رات کی کسی بات کا حوالہ دینے کی کوشش کر رہا تھا

KZwrites

"مشل ایک تو وہ تمھیں جان بوجھ کر کنفیوز کر رہے ہیں اور تم ہوتی جا رہی ہو،بی کانفیڈینٹ...وہی شہریار ہیں،خواہ مخواہ تیزی دکھا رہے ہیں بس..."

"تھوڑی دیر انکو اگنور خود ہی سیدھے ہو جائیں گے..."

Kzwrites

"مت دیکھو انکی طرف ذرا سا بھی---"

"رات تک ناراض رہو ذرا ایسے ہی،خود ہی پوچھیں گے کیا ہو گیا مجھ سے---ہرٹ تو نہیں ہو گئی---آئندہ جیسے کہو گی ویسے ہی ہو گا بس موڈ ٹھیک کر لو اپنا--" مشل بالوں میں برش کرتے کرتے کنفیوژن غائب کر کے ماتھے پر اچھے خاصے بل سجائے سوچ رہی تھی جبکہ شیریار اسکے پیچھے کھڑا اسکا دوپٹہ تھامے اب

Kzwrites

اپنے دونوں بازو سینے پر باندھے

اسکی پلیننگ کرتی آنکھوں کا عکس مرر میں دیکھ رہا تھا۔۔۔اسکے چہرے کے بدلتے رنگوں سے ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کچھ نہ کچھ پلین کر رہی ہے

KZwrites

"چلیں۔۔۔" مشل اسکی طرف دیکھے بغیر اپنا دوپٹہ اسکے ہاتھ سے لیتے باہر کو لپکی تو شہریار نے اپنے دائیں ہاتھ سے اسکی بائیں کلا

ائی کھینچ کر اسکو اپنے سامنے کھڑا کر لیا تھا

"کیا ارادے ہیں۔۔۔؟"

"کس کے کیا ارادے ہیں۔۔۔؟" مشل لاپرواہ سی نظروں سے اسے دیکھی تھی

KZwrites

"تمھارے اور کس کے۔۔۔؟ ابھی بھیگی بلی بنی ہوئی تھی اور اب کمرے سے نکلتے ہوئے پھر سے

پنجے نکال لیے ہیں...بھول کیوں جاتی ہو کہ واپس کمرے میں ہی آنا ہوتا ہے...؟ شہریار نے کندھے کے پاس سے اسکے سوفٹ سے کرل کو اپنی دو انگلیوں سے چھوتے تیز سے لہجے میں کہا تھا

KZwrites

"کیا پتہ میں نے واپس آنا ہی نہ ہو کمرے میں...مجھے اپنے کنٹرول میں رکھنے کی کوشش نہ کیا کریں آپ..." مشل ہاتھ اس سے چھڑوا کر دوپٹہ کندھوں پر درست کرتے بولی

تھی

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے اس خطرناک سے
بومب کو اپنے کنٹرول میں رکھنے کا لیکن کمرے
میں تو آج تم آؤ گی ہی آؤ گی رات کو...اسکی
کوئی چھٹی نہیں اب سے..." شہریار نے اسکے
پھولے ہوئے گال اپنے ہاتھ میں لے کر
جھنجھوڑے تو مشل نے سخت نظر سے اسے
گھورا تھا

Kzwrites

"چلو یہ لڑائی جھگڑا چھوڑو اب اور پیکنگ کمپلیٹ کرو۔۔۔سنڈے کی ٹکٹس کروا لی ہیں میں نے۔۔۔صبح 4 بجے کی فلائٹ ہو گی۔۔۔ٹکٹس بھیجی ہیں تمھیں وٹس ایپ پر۔۔" شہریار چہرے پر مسکراہٹ لیے بولا تو مشل نے ایکسائٹمنٹ سے چیخ مارتے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا

KZwrites

"سچچچچ....یہ نیکٹ سنڈے نہ....؟ او مائے گاڈ...." مشل خوشی سے بھری آواز میں انتہائی اونچا بولی تو شہریار نے اسے بغیر آواز کے ، آہستہ بولنے کا اشارہ کرتے، آگے بڑھ کر گلے سے لگا لیا تھا

KZwrites

"جی...بلکل سچ...لیکن اگر تم نے اب ان تھوڑے سے دنوں میں مجھے تنگ کیا نہ ذرا سا بھی،تو

ٹکٹس کینسل بھی ہو سکتی ہیں۔۔۔موڈ سونگز

قابو میں رکھو ذرا۔۔" شہریار نے شرارت سے

کہتے اسے خود میں بھینچا تو مشل نے بھی

پورے زور سے اسکی کمر کے گرد بازو ڈال کر

چہرہ اسکے سینے سے ٹکا لیا تھا

KZwrites

"تھینک یو سو مچ۔۔شہریار۔۔"

مشل نے سب بھول بھال کر لاڈ سے اپنا چہرہ

اسکے سینے سے پیچھے کرتے اسکی طرف دیکھا

تو شہریار نے اس کو مسکراتا دیکھ کر سکون کا

سانس لیا تھا

"اینڈ آئی لو یو سو مچ...مشل..."

شہریار نے اسی کے انداز میں جواب دیا تو مشل

نے مسکراتے شرماتے اپنا چہرہ واپس اسکے

سینے میں چھپا لیا تھا...محسوس ہی نہیں ہو

رہا تھا کہ ابھی کچھ دیر پہلے دونوں دانت

پیستے ایک دوسرے کے مقابل کھڑے تھے

kzwrites

"آپکو پتہ ہے میں اتنا مِس کر رہی تھی اب ماما

کو... اتنے۔ے۔ے۔ مہینوں کے بعد ان سے ملوں

گی...شاید اسی لیے موڈ خراب ہو جاتا ہے

میرا بار بار..."

مشل کی آنکھیں فورا نم ہوئی تھیں

KZwrites

"مجھے پتہ ہے میری جان...میں نے اسی لیے
تمھیں پہلے بھی کہا تھا کہ مل آؤ...تمھاری ضد
تھی مجھے ساتھ لے جانے کی...میں پھنسا ہوا
تھا شازمہ کے معاملات میں..."

شہریار اسکی کمر تھپتھپاتے بول رہا تھا

KZwrites

"ویسے...اب سوچ رہی ہوں اکیلی ہی مل
آؤں...آپ بہت تیز ہوتے جا رہے ہیں..." مشل کے
ذہن میں رات کے منظر گھومے تو جان بوجھ کر

کٹلیے سے لہجے میں بولی تھی

"سوچ لو۔۔۔اگر ساتھ نہیں گیا تو واپسی پر اکٹھا حساب کتاب دینا مشکل ہوجائے گا تمھارے لیے۔۔۔ابھی تو شروع کیا ہے تمھیں ٹرین کرنا اپنے حساب سے تو تپ رہی ہو صبح سے۔۔۔"

شہریار نے معنی خیز لہجے میں بولتے اسکی کمر سے نیچے بے باکی سے ہاتھ کا دباؤ بڑھایا تو مشل فورا اس سے الگ ہو کر پیچھے ہو گئی تھی

Kzwrites

"بھوک لگی ہوئی ہے۔ے۔ے۔۔۔آپ۔۔آپ بھی آجائیں نیچے اب۔۔۔" مشل بال کانوں کے پیچھے کرتے کمرے سے بھاگی

تو شہریار اسے پہلی بار اتنا کتراتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے اپنا فون لے کر کمرے سے باہر آگیا تھا

Kzwrites

"یار شازمہ...یہ دوپٹے شوپٹے سب یہاں چھوڑ کر جاؤ...کیا بھری جا رہی ہو سامان کو..." مشل سر پکڑتے بولی تھی

KZwrites

"یار..ایک دو چادریں تو رکھنے دو...ایسے اچھا نہیں لگے گا..." شازمہ کارپٹ پر بیٹھے سامان اپنے بیگ میں رکھ رہی تھی

"سارا ویٹ یہیں پورا کر دو گی تو واپسی پر شاپنگ کیسے لاؤ گی،لائٹ سا سامان رکھو بس--"

مشل بھی پاس ہی بیٹھ کر اسکے بیگ سے چادریں نکالنے لگی تھی

"تم خود بھی شہریار بھائی سے پٹو گی اور

Kzwrites

مجھے بھی باتیں سنواؤ گی۔۔۔باز آؤ مشل۔۔۔"

شازمہ اسکو کہنی مارتے بولی تھی

"یار اب اتنے۔ے۔ے لانگ کوٹ کے ساتھ مفلر ہی لیا جائے گا نہ۔۔۔۔یہ بڑی دیوہیکل چادر تو نہیں لی جا سکتی۔۔۔تمھارے شہریار بھائی اپنے فیشن تو پورے پورے کرتے ہیں۔۔۔یہ بالوں میں بھر بھر کر سپرے۔۔سوٹس سے بھری ہوئی الماریاں۔۔۔ہر دس بعد فریش ہئیر کٹ ۔۔۔خود تو بڑا خیال ہوتا ہے انکو تیار شیار رہنے کا۔۔۔۔تم سے پوچھ کر

Kzwrites

کرتے ہیں وہ یہ سب۔۔۔؟ جو تم ان سے ڈر رہی

ہو۔۔۔"

مشل اونچا اونچا بول رہی تھی

Kzwrites

"تو تم بھی بھر لو اپنی الماریاں،میرے پیچھے

کیوں پڑی رہتی ہو۔۔"

شہریار کمرے میں داخل ہوتا بولا تو مشل

اور شازمہ فورا سیدھا ہو کر بیٹھی تھیں

"وہ...میں اسکو کہہ رہی تھی کہ یہ چادریں مت رکھے ساتھ بس...اور تو کچھ نہیں...آپ سے ڈر رہی ہے وہ بیچاری..." مشل ٹھہر ٹھہر کر بولی تھی

KZwrites

"تم دونوں مجھ سے نہیں اللہ سے ڈر کر یہ سب ڈسی‌ژنز لیا کرو....میں کیا کہتا ہوں زیادہ سے زیادہ...؟ تمھیں کبھی ڈانٹا ہے میں نے شازمہ...؟

اور مشل تمھیں جو تھوڑا بہت کہا بھی ہے،
ٹھیک کہہ رہا تھا تو تم نے بھی مانا نا۔۔۔ورنہ
کہاں ماننا تھا تم نے۔۔۔؟ " شہریار دونوں سے
اکٹھے مخاطب ہوتے صوفے پر بیٹھا تو مشل نے
فورا اپنے ذکر پر گردن اکڑا لی تھی

KZwrites

"یہ دیکھیں۔۔۔ہمارے لانگ کوٹ ہیں تو ساتھ
سکارف ہی اچھے لگیں گے نہ۔۔۔۔آپ شازمہ کو
اوکے کر دیں نہ ورنہ تنگ کرتی رہے گی آپکا نام
لے لے کر۔۔۔میں آپکو دکھا بھی دیتی ہوں۔۔۔"

مشل کارپٹ سے اٹھ کا اسکے بلکل برابر آکر

صوفے پر بیٹھ گئی اور فون سے اسکو اپنے اور

شازمہ کے ڈریس دکھانے لگی تھی

KZwrites

"ہاں ٹھیک ہے بھئی---پہن لینا جو دل کرے،ابھی

ناشتہ دے دو کوئی پلیز---"

شہریار نے اپنے فون کو اپنے ہاتھوں میں

گھماتے ہوئے کہا تو شازمہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی

تھی

"میں لاتی ہوں ناشتہ آپ دونوں بیٹھیں.."

کہہ کر شازمہ کمرے سے نکل گئی تو شہریار

نے فوراً اپنا دائیں بازو مشل

کے کندھے پر رکھ کر اسکو اپنے قریب کر لیا تھا

"نہیں بنایا نہ ناشتہ میرے لیے...؟ تم اپنی ضد

کی پکی ہو تو میں بھی پھر اب ضد ہی لگایا

کروں گا تمھارے ساتھ..."

Kzwrites

"میں جانے۔ے۔ے لگی تھی ،وہ اٹھ گئی پہلے..." مشل چہرے پر معصومیت لاتے صفائی دینے والے انداز میں بولی تھی

KZwrites

"رہنے دو اب...کوئی ایسے سکارف یا مفلرز بھی لے لو جن سے تمھاری گردن بھی اچھے سے چھپ جائے...خیر نہیں ہے اب سے تمھاری..." شہریار نے چہرہ ذرا سا جھکا کر بال تھوڑے سے

ایک طرف کر کے سائیڈ گردن کو سختی سے

سک کرتے معنی خیز لہجے میں کہا تو مشل

سٹپٹا کر یہاں وہاں دیکھنے لگی تھی،آنکھیں

میچ کر اس درد کو برداشت کیا تھا

KZwrites

"دروازہ کھلا ہے شہریار۔ر۔۔" ہاتھ گردن پر رکھ

کر مشل اسکی طرف دیکھی تھی

"اور اگر میرا دل تمھارے ان پیارے پیارے گالوں
پر بھی آگیا تو ہو سکتا ہے تمھیں نقاب بھی کرنا
پڑ جائے..." اسکی بات نظر انداز کر کے کہتے
شہریار نے جھک کر اسکے بھرے بھرے گال کو
ہلکے سے دانتوں سے کاٹا تو مشل سسکی بھرتے
اسکا بازو اپنے کندھے سے ہٹاتے پیچھے ہوئی
تھی

KZwrites

"آپ کیوں دشمن بن گئے ہیں میرے...؟ کیا کھا لیا ہے...؟"

مشل اپنے گال پر ہاتھ رکھتے بولی تھے جو لال پڑ گیا تھا

KZwrites

"پہلے تم بتاؤ رات کو کیوں کہہ رہی تھی کہ شادی سے پہلے والی جھلک آرہی ہے مجھ میں..." شہریار نے اسکا ہاتھ گال سے ہٹا کر اسی جگہ کو نرمی سے چوم لیا تھا

"کیوں کہ شادی سے پہلے بھی آپ ایسے ہی تھے، اپنی مرضی تھوپنے والے۔۔۔وہی والا جن واپس آگیا ہے آپ میں۔۔۔پولائیٹنس ساری غائب ہو گئی ہے۔۔۔"

مشل اپنی سبز بڑی بڑی آنکھوں کو سکیڑ کر بولی تو شہریار اسکے کرلز کو چھیڑتے ہوئے مسکرایا تھا

KZwrites

"پہلے بھی پولائٹ ہی تھا تمھارے ساتھ،اب بھی ہوں میری جان...لیکن کچھ جگھوں پر رف ہونا ضروری ہو گیا ہے اب...بے چین رہتا ہوں ورنہ..."

وہ کبھی اسکے بالوں کو چھیڑ رہا تھا ،کبھی اسکے سرخ گال کو انگلیوں سے چھو رہا تھا

KZwrites

"نہیں...رات آپ بہت ہی زیادہ رفلی بیہیو کر رہے تھے...اتنا بھی نہیں ہوتا..." مشل نظریں

کارپٹ پر گاڑتے بولی تھی

"تم ہی کہہ رہی تھی کہ تھکا ہوتا ہوں دھیان نہیں دیتا تم پر...تو رات دل کھول کر دھیان دیا تم پر...بس اور کوئی بات نہیں...بیوی ہو میری یار...جب جیسے دل چاہے گا ویسے پیار کروں گا...اب تم سے نرمی برتنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے میں نے...دو دن دو مجھے،تمھیں بھی عادت ہو جائے گی...آئی پرامس..." کہتے ہوئے شہریار نے اسکی تھائی کو قمیض کے اوپر سے چھیڑا

Kzwrites

تو مشل اسکے پاس سے اٹھ کر کمرے سے باہر بھاگ گئی تھی

"شازمہ۔۔۔ناشتہ یارر۔۔۔" مشل جان بوجھ کر اونچا بول کر شازمہ کو بلانے لگی،وہ شہریار کو اپنے پیچھے آتا دیکھ چکی تھی

Kzwrites

"شہریار ادھر آؤ..." اسکو مشل کے پیچھے پیچھے کچن میں جاتا دیکھ کر عالم شاہ نے آواز دے کر روک لیا تھا،عالم شاہ کی آواز پر مشل کچن میں پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے داخل ہو گئی تھی

KZwrites

"جی بابا..." شہریار ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا، پتہ تھا دیر سے جاگنے پر اچھی خاصی سنوائی ہو گی

"یہ کیا طریقہ کار ہے...آدھا دن گزار کر اٹھ رہے ہو...بابا جان سے ملے ہو؟ حد کرتے ہو یار...آفس بھی لیٹ آتے ہو...گھر میں بھی وہی وطیرہ ہے...دس کام پڑے ہیں کرنے والے...اوپر بندے آئے کھڑے ہیں جا کر نگرانی میں کام کرواؤ،سولر دھلوانا ہے،ٹینکی صاف کرواؤ..." عالم شاہ گرجتے ہوئے بولے تو شہریار ہاتھ باندھے ہوئے انکے سامنے سر خم کرتا جا رہا تھا "جی بابا میں کرواتا ہوں..."

kzwrites

"یا کہتے ہو تو میں کھڑا ہو جاتا ہوں دھوپ میں

جا کر...." اسکے بات ماننے کے باوجود بھی عالم

شاہ کا غصہ کم نہیں پڑ رہا تھا

KZwrites

"کیا ہے بھئی...اس پر کیوں گرج رہے ہو،ساری

زندگی وقت پر ہی سوتا جاگتا آیا ہے....کیا ہو

گیا جو کچھ دن اپنی

مرضی کے گزار لے گا تو..." کمال شاہ اپنی چھڑی کے سہارے کمرے سے باہر آئے تو شہریار نے فورا آگے بڑھ کر انکو سنبھالا تھا،اتنے میں مشل ہنسی دباتے ناشتے کا ٹرے لیے باہر آگئی تھی

KZwrites

"مجھے تو آپ وقت کی پابندی کی تلقین کرتے ہیں اور پوتے کو ڈھیل دینے لگ گئے ہیں..یہ لیں...دوپہر کے 3 بجے ناشتہ کرنے لگے ہیں

صاحبزادے ..." عالم شاہ ناشتے کے ٹرے کی طرف دیکھتے بولے تو مشل کی کھی کھی کی آواز پر شہریار اسکو گھورا تھا

Kzwrites

"تمھارے کیوں دانت نکل رہے ہیں اتنے..." دادا جان کو صوفے پر بٹھا کر، ٹرے مشل کے ہاتھ سے لے کر شہریار ٹیبل پر رکھتے مدھم سی آواز میں غرایا تھا

"شکر ہے کسی نے تو آپکی بھی کلاس لی...کیسے ہاتھ باندھ لیتے ہیں....جیسے بڑے شریف ہوں..." مشل شرارتی نظروں سے بولی تھی

KZwrites

"ہاں تو میرا پوتا ہے ہی شہزادہ...شیر ہے میرا شہزادہ...جب مرضی اٹھے جب مرضی جائے

آفس۔۔سب اسی کا ہے۔۔۔تمھارا پوتا ہو گا تو تم

بھی لاڈ دیکھو گے۔۔اصل سے سود ہی پیارا ہوتا

ہے۔۔" کمال شاہ بولے تو شہریار نے شرارتی

نظروں سے مشل کو دیکھا تھا۔۔جو بات کا

مطلب سمجھتے اسکے پاس ہی بیٹھ کر فورا

ناشتے میں مگن ہو گئی تھی۔۔۔

شہریار نے اسکی کمر میں ہلکے سے کہنی ماری

تو مشل نے معصوم

نظروں سے اسکو منع کیا تھا۔۔کمال۔شاہ اور

عالم شاہ اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے تھے

KZwrites

"کب آنا ہے پھر بابا جان کا پوتا۔۔۔؟" شہریار بہت ہلکی سی آواز میں بولا تو مشل کی تو جان ہی ہوا ہو گئی تھی

KZwrites

"م۔میں۔۔۔چائے لاتی ہوں۔۔۔" کہہ کر مشل اسکے ہاتھ پکڑنے کے باوجود بھی چھڑوا کر کچن میں بھاگ گئی تھی

"مشل۔۔۔ایک بات کرنی ہے۔ے۔۔۔" شازمہ کچن میں پریشان کھڑے بولی تھی

KZwrites

"ہاں بتاؤ۔۔۔" مشل ایک نظر باہر شہریار کو دیکھ کر، شازمہ کی بات میں دلچسپی لیتے کاؤنٹر پر اچھل کر بیٹھنے ہی لگی تھی کہ ٹانگ میں کھنچاؤ سا محسوس ہوا تھا

"یہ سٹول کرنا ذرا ادھر۔۔" مشل نے شازمہ کو اشارہ کیا تو شازمہ نے سٹول اٹھا کر اسے پاؤں کے پاس کر دیا تھا ،جس پر پاؤں رکھ کر مشل کاؤنٹر پر بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"وہ۔۔۔احمد۔۔وہ یاد ہے نہ۔۔۔جو میرے کالج آئے تھے۔۔۔انکے۔۔۔مسیجز آرہے تھے۔۔۔" شازمہ اٹکتے

ہوئے بولی تھی

"ہاں ہاں بولو۔۔۔تنگ کر رہا ہے؟ بتاؤ؟ ابھی
شہریار سے کہہ کر سیدھا کروا دیتی
ہوں۔۔۔اسکی جرات۔۔۔" مشل کاؤنٹر پہ خود کو
پیچھے کو گھیٹتے روانی میں بولنے لگی تو
شازمہ نے اسکی بات کاٹی تھی

Kzwrites

"نہیں یاررررر۔۔بات تو سن لو۔۔وہ ملنا چاہتے ہیں۔۔۔کہہ رہے تھے کہ بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔میں نے صاف منع کر دیا۔۔کہ مل نہیں سکتی۔۔۔فون پر بھی تو بات کی جا سکتی ہے۔۔۔"

شازمہ کچن کے دروازے کو دیکھتے اختیاط سے بول رہی تھی

KZwrites

"میں بتاؤں کیا کہنا ہے اس نے۔۔؟" مشل شرارت سے بولی تھی

"تمھیں کیسے پتہ..کہ کیا کہنا ہے انہوں نے..."

شازمہ حیرت سے بولی تھی

Kzwrites

"بتایا تھا اُس نے مجھے...کہ تم سے پیار کرتا

ہے...اسکو پتہ بھی نہیں تھا کہ تم کون ہو...

you know he claims

کہ اسے پہلی نظر کا پیارررر ہو گیا تھا تم

سے...دل ہار بیٹھا ہے وہ تم پر پہلی ہی نظر

میں..." مشل اپنے دونوں ہاتھوں سے ہارٹ بناتے اسکو چھیڑنے لگی تھی

"بکواس نہ کرو...تم نے بتایا کیوں نہیں پہلے کبھی مجھے...مجھے لگا وہ شائید گلٹی ہیں کہ انکی وجہ سے وہ سب ہوا تھا... معافی مانگنا چاہتے ہیں....اف اللہ....خوامخواہ میں نے ریپلا ئے کیے...کہیں انہیں غلط سگنل نہ چلا گیا ہو کوئی میری طرف سے..." شازمہ اسکے ہارٹ پر

Kzwrites

تھپڑ مارتے بولی

"تو معافی ہی مانگنی تھی تو فون پر مانگ لیتا نہ...ملنے کی منتیں تو نہ کرتا...بولو تم کیا چاہتی ہو...ملنا ہے؟؟ ویسے ہو سکتا ہے initially معافی ہی مانگنی ہو..." اگلے ہفتے ترکی جانے کی خبر نے مشل کا موڈ ہی بدل کر رکھ دیا تھا، لہجے میں ایک کھنک سی آگئی تھی

KZwrites

" سمجھ نہیں آرہی۔۔۔کیا کروں۔۔۔لیکن میں ایسی ویسی کوئی بات نہیں کرنا چاہتی،صرف برا لگتا ہے یہ سوچ کر کہ کوئی انسان میری وجہ سے گلٹ میں رہے،جبکہ میں خوش ہوں اُس ریلیشن سے نکل کر۔۔" شازمہ انگلیاں مسلتے ہوئے بول رہی تھی

kzwrites

"اوہ یار سیدھی طرح بولو کہ ملنا چاہتی

ہو۔۔۔دیکھو مل تو سکتے ہیں لیکن۔۔۔۔شہریار کو

پتہ لگا نہ تو میرا تو وہ کنفرم قیمہ بنا دیں

گے۔۔۔سخت ناپسند کرتے ہیں آفتاب کو،لیکن میں

پھر بھی تمھارے ساتھ ہوں۔۔۔بس تم سوچ لو

کیا چاہتی ہو۔۔۔۔" مشل بولی تو شازمہ اسے

گھور کر دیکھی تھی

KZwrites

"نہیں مجھے کوئی نہیں ملنا۔ا۔ا۔ا۔۔۔

خواہ مخواہ کوئی ایشو

نہ بن جائے۔۔۔میں انہیں کہوں گی کہ فون پر ہی

ڈسکس کر لیں بس جو بھی ہے۔۔" شازمہ بول

ہی رہی تھی کہ اسکے فون پر میسج نمودار ہوا

تھا

KZwrites

"When and where....? Please inkar

mat Kijiye ga, sirf thori dair k liye

ajain..."

"کیا کرنا ہے پھر؟ اوپر پانچ منٹ کہہ رہا ہے،پھر دس منٹ...اوراب تھوڑی دیر...لڑکا تو گھوم گیا بس تمھارے لیے..." اسکا فون پکڑ کر مشل نے ایک نظر میں سب میسجز سکین کر لیے تھے، شازمہ گہری سوچ میں ڈوبے اسکو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی تھی

Kzwrites

"ویسے واقعی بہت کنسرن رہا ہے تمھارے لیے۔۔۔جس رات تم ہاسپٹل تھی یہ باہر دکھائی دیتا رہا تھا مجھے۔۔ایک دو بار شہریار کو کال بھی آئی تھی،شہریار نے اچھا خاصا جھڑکا بھی تھا بیچارے کو۔۔" مشل بولی تو شازمہ نے اسکے پاؤں کے نیچے سے سٹول کھینچ لیا تھا "تم میرا دل نہ نرم کرواؤ اسکے لیے خوامخواہ۔۔اسے بس پینٹنگ خریدنی ہے میری۔۔۔"

KZwrites

"پینٹنگ...؟ کونسی پینٹنگ...؟

دکھاؤ مجھے بھی..

ایسا کیا ہے اس پینٹنگ میں...پتہ تو چلے...

" مشل کاونٹر سے اتر کر پٹر پٹر بولتے اسکے

پیچھے پیچھے کچن سے باہر آگئی تھی

kzwrites

"آپ ماشاللہ کافی اچھا سیٹ اپ کر رہے ہیں..." نِشاء کے ماموں شازم سے مل کر کافی امپریس ہو گئے تھے

KZwrites

"میرا بیٹا بیت مختنتی ہے،دن رات لگا رہا ہے اپنے کام کو سیٹ کرنے میں...پہلے جن کے ساتھ کام کر رہا تھا وہ بھی بہت خوش تھے اسکے کام سے لیکن بات وہی ہے نہ کہ اپنا بزنس اپنا ہوتا

ہے---"

سامعہ شاہ ہنستے مسکراتے چہرے سے بولی تھیں

شازم بلیک شلوار قمیص پہنے بلا کا ہینڈسم لگ رہا تھا اور بات چیت کرنے میں تو وہ ہمیشہ سے ہی ماہر تھا،نِشاء اسکو پسند بھی آگئی تھی دکھنے میں بہت خوبصورت تھی لیکن اسکے ماموں ممانی سے بات کر کے پتہ لگ رہا تھا کہ وہ یتیم ضرور ہے مگر لاڈ پیار میں پلی بڑھی ہے

kzwrites

"بس جی...نِشاء کو لائر بننے کا شوق ہے،ہمیشہ
سے ڈریم جاب رہی ہے اسکی ...وہ چاہتی ہے کہ
پہلے ہی مل کر اسکی بات لڑکے والوں تک پہنچ
جائے اگر وہ راضی ہوں تو ہی بات آگے
بڑھے...وہ ایسے گھر بیٹھ کر ہانڈی روٹی کرنے
میں دلچسپی نہیں رکھتی اتنی...ہمارے ہاں
بھی کُک ہیں تو بچی چاہتی ہے آگے بھی اسے
ویسا ہی ماحول ملے...تاکہ اپنے کیرئیر پر
فوکس کر سکے..." لڑکی کے ماموں بولے تو شازم

KZwrites

فورا خوشدلی سے مسکرایا تھا

"آفکورس وائے ناٹ.....میں تو خود لڑکیوں کی

بہتریں پڑھائی کے حق میں ہوں..مجھے تو

کوئی اعتراض نہیں...جاب کرنے میں بھی کوئی

خرج نہیں آجکل تو انڈیپینڈنٹ ہونا ضروری ہو

گیا ہے لڑکیوں کے لیے....اور انکی یہ فلیڈ...یہ تو

مجھے بھی کافی پسند ہے...

She must be very intelligent...."

KZwrites

شازم بول رہا تھا جبکہ سامعہ شاہ اسکو آنکھیں نکال کر گھور رہی تھیں،انکے جاتے ہی انکار کرنے کی پکا ٹھان لی تھی

KZwrites

"یہ تو بہت اچھا ہو گیا۔۔میں واقعی آپ سے بہت امپریس ہوا ہوں۔۔۔آپ دونوں آئیے گا ہماری طرف۔۔۔شازم بیٹا آپ بھی آئیے گا۔۔۔ہمیں اچھا لگے گا۔۔۔۔لڑکا لڑکی خود بات چیت کر لیں،اس سے اچھا کیا ہی ہو سکتا ہے۔۔۔" مزید تھوڑی باتوں کے بعد وہ لوگ چلے گئے تھے

"تم نے کیوں حامی بھر لی اسکی پڑھائی اور

جاب کی۔۔۔اب یہی کام رہ گیا ہے

ہمیں۔۔۔پڑھائیاں کرواتے پھریں۔۔۔ہمارے گھر کُک

ہیں۔۔۔کُک ہیں تو ہم پر کس بات کا رعب

ہے۔۔۔دیتے دلاتے وقت اسی مامے نے خالی ہاتھ

بھیج دینی ہے لڑکی۔۔۔"

انکے جاتے ہی سامعہ شاہ بھڑک گئی تھیں

KZwrites

"ماما مجھے لڑکی پسند آئی ہے،فیملی بھی شریف ہے...آپ بس بات پکی کریں...باقی لڑکی کو میں ہینڈل کر لوں گا...آتے ہی اس بار بچہ پلین کر لینا ہے خود ہی سب شوق بھول جائے گی...آپ بس اِنکو میرا پاسٹ مت بتائے گا...آپ ڈن کریں یہ معاملہ بس...؟" شازم ہاتھ مسلتے بول رہا تھا

k7writes

"تو بعد میں پتہ لگا تب کیا کہو گے۔۔۔لڑکی کافی تیز لگ رہی ہے مجھے تو۔۔۔تھوڑا صبر کرو تو کوئی اور دیکھ لیتے ہیں۔۔۔"

سامعہ شاہ ماتھے پر ہاتھ رکھتے بولی تھیں

KZwrites

"ماما ساری تیزی نکال لوں گا آپ بس ڈن کریں، کس دن چلنا ہے؟" شازم بے چین ہو کر بولا تو سامعہ شاہ کے ماتھے پر بل آئے تھے

"طے کرتی ہوں دن کوئی ...بھلا لڑکے کو بھی کوئی بلاتا ہے رشتہ دیکھنے کے لیے...نئے نئے طریقے ہیں آجکل لڑکا قابو کرنے کے...پہلے ہی پھنسا لیتے ہیں..." سامعہ شاہ ناگواری سے بول رہی تھیں

KZwrites

"دیکھو اسکو کہو ترکی سے واپسی پر مل لوں گی..." مشل اور شازمہ کافی دیر سے لِونگ روم کے صوفے پر بیٹھے ایک دوسرے کے کانوں میں باتیں کر رہی تھیں...سامنے صوفے پر شہریار اور سمینہ بیگم بھی بیٹھے تھے...چھت پر کافی وقت گزارنے کے بعد،گھر کے دوسرے چھوٹے موٹے کام نبٹا کر شہریار پھر سے فریش ہو کر نیچے ڈنر کرنے آیا تھا

kzwrites

"آہستہ بولو پاگل۔۔۔بھائی نہ سن لیں۔۔۔"شازمہ نے اسکو کہنی ماری تو مشل اسے غصے سے گھوری تھی

"آؤچ۔۔بدتمیز۔۔پ" مشل اپنا بازو سہلاتے بولی تھی جو پہلے ہی کھنچا ہوا محسوس ہو رہا تھا

Kzwrites

"اچھا بتاؤ کہ کیا بھیجوں میسج...کچھ ریزرو سا جواب بتاؤ..." شازمہ ریپلائے والی سکرین کھول کر بیٹھی تھی

"لکھو...کہ ابھی نہیں مل سکتی،میرے لمبے چوڑے بھائی نے جم بھی جانا شروع کر دیا ہے اب تو....اگر تم ہاتھ لگ گئے تو اٹھا اٹھا کر زمین پر مار مار کر حشر کر دے گا...اس لیے تھوڑا صبر وبر کرے...اتنی بھی کیا جلدی ہے اگر پیار

Kzwrites

کرتا ہے تو انتظار کرے ذرا..." مشل اپنی نازو سہ

لاتے بولتی جا رہی تھی اور شازمہ کی ہنسی

نہیں رک رہی تھی

"پر انہوں نے تو مجھے کہا ہی نہیں کہ پیار کرتے

ہیں...میں ایویں خود سے ہی شروع ہو جاؤں،

کوئی تمیز والا جواب بتاؤ نہ یار...کیوں ذلیل

کروانے پر تلی ہو..." شازمہ اسکے کان میں بولی

تھی

Kzwrites

"ماما یہ ان دونوں کی دوستی کچھ زیادہ ہی نہیں ہو گئی...جب دیکھو کچھ نہ کچھ چل رہا ہوتا ہے اِنکا..."

شہریار انکو کانوں میں باتیں کرتا دیکھ کر پانی کا گھونٹ بھرتے بولا تو سمینہ بیگم مسکرا دی تھیں

Kzwrites

"شکر کرتی ہوں کہ گھر کا ماحول اچھا ہے،

شازمہ بھی خوش رہتی ہے،سارا کمال مشل کا

ہے ذرا نہیں اسکو اداس رہنے دیتی ،بہت ہی

اچھی لڑکی ہے..." سمینہ بیگم بولیں تو شہریار

نے نظر بھر کر اسکو دیکھا تھا جو شازمہ کے

ساتھ باتوں میں پوری مگن تھی

KZwrites

"ماما میں چلتا ہوں،نیند آرہی ہے...بہت تھک گیا

ہوں آج،صبح آفس بھی ہے...." شہریار ٹیشو

سے ہاتھ صاف کرتا اٹھ کھڑا ہوا تھا

"ابھی 9 بجے ہیں،اتنی جلدی۔۔۔یہ عالم بھی نہ۔۔۔سارے کام ہی آج کروانے تھے۔۔۔بیٹھ جاؤ تھوڑی دیر،مشل فروٹ لاؤ کاٹ کر۔۔۔" سمینہ بیگم ناراض ہوتے بولی تو مشل فوراً اٹھ کھڑی ہوئی تھی

kzwrites

"ماما صبح آفس ٹائم سے جانا ہے بابا ناراض تھے آج بھی...کافی غصہ کر رہے تھے...چلتا ہوں بس..." کہہ کر شہریار اس پر نظر ڈالتا اوپر فلور کی طرف بڑھ گیا،مشل اسکو اوپر جاتا دیکھ کر جان بوجھ کر نظریں چرا کر واپس بیٹھ گئی تھی لیکن ایک منٹ بعد ہی اس کا میسج سکرین پر نمودار ہوا تھا

"Come upstairs..."

Kzwrites

"چل شازمہ یار...اب صبح ملتے ہیں پھر..." کہہ
کر مشل فورا اٹھی تھی،شہریار کے سخت لہجے
کو وہ میسج سے ہی پہچان گئی تھی

KZwrites

"Coming..."

مشل نے سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے میسج ٹائپ
کر کے بھیج ہی رہی تھی کہ اوپر پہنچتے ہی

شہریار لاؤنج کے صوفے پر بیٹھا نظر آگیا تھا...
فون کو ہاتھ میں گھماتے تھوڑا کنفیوز ہوتے،
گھبراتے اس سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ کر مشل
نے فیک سی سمائل دی تھی "دیکھا میں آپکے
ایک میسج پر آگئی..."

KZwrites

"جی آج پہلی بار..." شہریار اپنے دونوں ہاتھوں
کا زور صوفے پر ڈالتے اسکے قریب ہو کر ، اسکا
ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ہتھیلی پر اپنا انگوٹھا

نرمی سے پھیرنے لگا تھا۔۔مشل نے اپنا میرون دوپٹہ اچھے سے خود پر پھیلایا ہوا تھا

"آئی تو ہوں نہ۔۔"

KZwrites

"آتی تو نہیں ہوتی،آج کیسے آگئی۔۔۔؟"

"نیند آرہی تھی مجھے بھی۔۔۔صبح جلدی اٹھنا ہے،روٹین ٹھیک کرنی ہے۔۔۔روز روز۔۔لیٹ

جاگنا...اچھا...نہیں لگتا نہ..." شہریار کا ہاتھ کمر پر سرکتا محسوس کر کے مشل کے لفظ اٹکنے لگے تھے

"گڈ گرل...روز ایسے ہی جلدی آجایا کرو...سلا تمھیں میں دیا کروں گا..." دائیاں ہاتھ اسکے بازو اور کمر کے درمیان اوپر کو لیجاتے شہریار ابھی بھی دوسرے ہاتھ سے اسکی ہتھیلی کو سہلا رہا تھا،ہاتھوں کی مومنٹ کے ساتھ لہجہ

Kzwrites

بھی قدرے گرم ہو رہا تھا

"شہریار آپ صحیح طرح بات کریں نہ۔۔ایسے اتنا بدلے بدلے لہجے میں بات کیوں کر رہے ہیں۔۔۔"

مشل اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسکو بغور دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔سٹریٹ بال ماتھے پر بکھرے اسکی گہری آنکھوں کو بہت کامپلیمنٹ کر رہے تھے

Kzwrites

"ایسی ہی بات کرتا ہوں میں...تم آج زیادہ غور

سے سن رہی ہو...." کہتے ہوئے شہریار نے کمر

میں بازو حائل کیے اسکو

آسانی سے اپنی گود میں گرا کر اسکے پیٹ پر

فارمل انداز میں اپنا بازو رکھ لیا تھا...کچھ پل

کو دونوں میں خاموشی چھائی تھی...مشل کے

دونوں ہاتھ شہریار کے بازو پر تھے...وہ ہاتھ سے

بہت سلو سی moومنٹ کرتے اسکی پیٹ سے

تھوڑا اوپر ابھرتی ہوئی ہڈی کو چھو رہا

تھا..انگلیاں برا سے بھی ٹچ ہو رہی

KZwrites

تھیں۔۔دوسرے ہاتھ سے وہ مسلسل اسکے بال چھو رہا تھا۔۔۔نظروں کی تپش بڑھتی جا رہی تھی

"آپ۔۔۔تھک گئے ہوں گے آج کافی۔۔۔گرمی بھی تھی چھت پر۔۔۔" مشل ماحول کا سکوت توڑنے کی خاطر بولی تھی،پیٹ پر اسکے نازو کا دباؤ بھی کچھ زیادہ محسوس ہونے لگا تھا

Kzwrites

"تمھیں دیکھ کر فریش ہو گیا ہوں۔۔۔باقی تھکاوٹ تو تم اتار ہی دو گی۔۔۔" شہریار نے سینے سے تھوڑا نیچے کمر کے خم کے پاس انگلیوں سے ذدا سختی سے سہلایا تو مشل نے نظریں اس سے ملائی تھیں

KZwrites

"شہریار آج نہیں۔۔۔"

مشل اسکی بہکی نظروں کو پہچانتے ہوئے،پیٹ

پر دھڑے اسکے بازو کو تھوڑا نیچے کر کے ،اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تھی

"مشل یار یہ کیا بات ہوتی ہے آج نہیں...ہر وقت بس تمھیں اپنی ٹانگ اوپر رکھنی ہوتی ہے...نہ کیا کرو ایسے،کل بھی کہا تھا کہ فلو میں جانے دیا کرو بات کو..." شہریار سخت چڑ کر بولا تھا

Kzwrites

"میں نے کب رکھی ٹانگ اوپر ، آپکی ٹانگیں

میرے اوپر ہوتی ہیں...اسی لیے تھک گئی ہوں

میں اتنا زیادہ کل...اوپر سے آپ اب غصہ بھی

کر رہے ہیں...غصہ کریں گے تو مان ہی جاؤں گی

پھر...پر سیریسلی مجھے بہت تھکاوٹ ہو رہی

ہے۔ے...خود تھکی ہوئی ہوں آپکو کیسے صحیح

کروں گی..." مشل اسکی گود میں لیٹے لیٹے

چہرہ اسکی طرف کرتے ناراض نظروں سے اسے

دیکھی تو شہریار اسکی بات پر شدت سے

مسکرایا تھا

kzwrites

"اچھا چھوڑو یاررر نہیں کرتے کچھ بھی۔۔۔موڈ ٹھیک کرو۔۔۔لڑنا شروع کرتی ہو تو پھر لڑتی جاتی ہو بس۔۔جب تک کوئی بڑی لڑائی نہ ہو جائے۔۔" شہریار اپنی ٹانگ مسلسل ہلا رہا تھا جسکی وجہ سے مشل کا چہرہ بھی ہلکے ہلکے موو کر رہا تھا

"پہلے آپ واپس ٹھیک کریں اپنا موڈ۔۔آپکا موڈ ٹھیک ہونا زیادہ ضروری ہے۔۔میرے کی خیر

KZwrites

ہے..." مشل نے اسکی کمر میں لاڈ سے اپنے بازو ڈالے تو شہریار اسکے ماتھے پر اپنا ہاتھ آہستگی سے پھیرنے لگا تھا

Kzwrites

"میرا موڈ تو بہت اچھا ہے میری جان،اور کیسے ٹھیک کروں...بس تمھاری مرضی چلتی رہے، تمھیں اور کیا چاہئیے..." شہریار پیار سے اسکے ماتھے کو سہلا رہا تھا،کل کے بعد سے جسم میں بے چینی غیر معمولی انداز میں مزید بڑھ گئی

تھی۔۔۔لہجہ ابھی بے حد نرم تھا لیکن اندر ہی اندر طلب کا جیسے الاؤ سا دہک رہا تھا

"کل جیسا دوبارہ نہیں کرنا۔۔۔اوکے؟" مشل انگلی سے وارننگ دیتے بولی تھی

kzwrites

"اوکے ویسا نہیں کروں گا۔۔۔اس سے تھوڑا کم ہی۔۔۔"

شہریار کی نظروں میں رات کے سب منظر

گھومے تو کان تک سلگنے لگے تھے

"بہت مشکوک ہو گئے ہیں آپ شہریار..."

مشل اسکی آنکھوں میں دیکھ کر شرارت سے

بولی تھی،اسکے منہ سے ادا ہوتے جملوں پر

پرسکون ہو رہی تھی

KZwrites

"اور تم بہت پیاری ہو گئی ہو۔۔۔"

دائیں ہاتھ سے اسکے ماتھے کو سہلاتے شہریار کی کلائی اسکے گال سے چھو رہی تھی

KZwrites

"وہ میں پہلے سے ہی تھی۔۔۔"

مشل اپنے چہرے کا رخ اسکی گود میں پیٹ کی طرف موڑتے خود بھی پوری اس طرف مڑ گئی اور اپنے بازو اسکی کمر میں مزید خائل کیے تو

شہریار نے اسکے بال بہت پیار سے چہرے سے پیچھے اپنی ٹانگ پر کر دئیے تھے

"No doubt---"

"تم پہلے سے ہی پیاری ہو---

"لیکن کل سے تو میرے ذہن سے جا ہی نہیں رہی ہو---" ٹھہر ٹھہر کر بولتے شہریار نے اسکے بالوں میں اپنا ہاتھ پھیرنا شروع کیا تو مشل کو

kzwrites

واقعی نیند آنے لگ گئی تھی...مساج سے پر

سکون ہوتے وہ اپنا چہرہ اسکے پیٹ سے بلکل

جوڑے جا رہی تھی...اسے خاموشی سے آنکھیں

مونڈے خود میں گھستے دیکھ کر شہریار نے

سر پیچھے کو صوفے پر گرا کر گہرا سانس

بھرتے اپنا دھیان ڈائیورٹ کرنے کی ناکام سی

کوشش کی تھی

KZwrites

"نیند آرہی ہے مشل؟ اندر چلیں...؟" شہریار پیار

سے بولا تو مشل اسکی طرف چہرہ کرتے

معصومیت سے نفی میں سر

ہلاتے دوبارہ اپنا چہرہ اسکے پیٹ سے لگا کر

مزید اسکی طرف مڑ گئی تھی

"آجاؤ اندر۔۔۔کردوں گا مساج۔۔۔ایزی ہو کر

سوجانا۔۔۔"

kzwrites

شہریار نے اسکی ٹانگ پر ہاتھ پھیرتے کہا تو

مشل نے اسکا وہ ہاتھ بھی پکڑ کر اپنے سر میں

رکھ دیا تھا،کمرے میں جانے سے بے حد کترا

رہی تھی

"مشل باہر تھوڑی سونا ہے ایسے،اٹھو

شاباش۔۔۔اندر چل کر سو جانا آرام سے۔۔۔"

شہریار نے دونوں ہاتھوں سے اسکے سکیلپ کو

اچھا خاصا مساج کرتے نارمل سے لہجے میں

اسے کہا تھا

Kzwrites

"نہیں جانا اندر..." مشل پھر سے ضدی انداز میں بولی تھی

"پیار کی زبان بولوں تو نخرے دکھانے لگ جاتی ہو...بتاتا ہوں تمھیں..." شہریار اسی ہاتھ کو اسکی گردن اور ٹانگوں میں رکھے ایک لمحے میں اسے اپنی گود میں لے کر کمرے میں آگیا تھا

kzwrites

"شہریار۔ر۔ر۔ر پرامس میں اٹھنے ہی لگی تھی۔۔۔نیند آگئی تھی ایک دم زیادہ ساری۔۔۔"

بیڈ پر گرتے ہی مشل ،آنکھیں پوری کھول کر اٹھ بیٹھی تھی

KZwrites

"مشل۔۔۔جھو۔و۔و۔ٹ نہ بولو۔۔۔اُدھر ہی سونا چاہ رہی تھی تم۔۔۔بلکہ یہ جو اوپر آگئی ہو،تم نے یہ بھی نہیں آنا تھا آج روزانہ کی طرح۔۔۔پہلے بھی

دو تین دن تم کانٹینئولی نیچے ماما اور شازمہ کے ساتھ سوئی ہو..." شہریار بازوؤں کے بل بیڈ پر اسکے قریب آیا تو مشل گھبرا کر پیچھے کو ہٹی تھی

KZwrites

"وہ تو پہلے کی بات ہے۔ے۔ے...ابھی تو آپکے ایک میسج پر آ...آئی ہوں نہ..."

"خود سے کیوں نہیں آتی۔۔۔؟ بلانا کیوں پڑتا ہے ہمیشہ۔۔۔؟" لہجہ بے حد سیریس تھا

"میں خود بھی آتی ہوں۔ں۔ں۔۔۔کل بھی تو آئی تھی آپ سے پہلے ہی۔۔۔"

Kzwrites

"تو آج کیوں ایسے ہیزیٹیٹ کر رہی ہو۔۔۔؟"

"میں...م..مجھے ڈر لگ رہا ہے آج...اس لیے.ے.."

مشل جھجھکتے ہوئے بولی تھی

"کس بات کا ڈر...." شہریار نے اسکا دوپٹہ اس سے الگ کرتے بیڈ سے کنارے رکھتے کہا تو اسکے سنجیدہ لہجے میں سوال جواب کرنے پر مشل کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں

KZwrites

"ک...کچھ نہیں..." آنکھیں اپنی ہتھیلی کی پشت سے صاف کرتے ڈگمگائے سے لہجے میں بولی تھی

KZwrites

"پرابلم ہے کوئی...؟ بتاؤ...؟ یا عادتا منع کر رہی ہو...؟ کچھ سپیرئیر فیل کرتی ہو منع کر کے...ہاں...؟" اسے اتنا پریشان دیکھ کر شہریار نے سر جھٹک کر ،اسکو بازو سے پکڑ کر اپنے

پاس کھینچ کر اس سے نظرین ملا کر سوال کیا تو مشل فوراً ہی پیچھے کو کھسک کر ناراض سے انداز میں اس سے تھوڑا دور ہو گئی تھی

"میں نے نہیں سونا یہاں..." اپنے بال کندھے سے پیچھے کرتے وہ باقاعدہ آنسو بہانے لگی تھی

KZwrites

"اچھا پاس تو آؤ...بتاؤ مجھے کیا کہیں درد ہو

رہا ہے...؟ شاباش...آؤ ادھر...ایسے تو نہیں بیہیو

کرو کہ میں نے کچھ غلط کر دیا ہے یار..."

شہریار اپنی طلب پس پشت ڈال کر ہاتھ اسکی

طرف بڑھاتے پیار سے پچکارتے ہوئے بولا تو

مشل

روبوٹک انداز میں اسکے بلکل پاس بیٹھ گئی

تھی

KZwrites

"نہیں..." نظریں بیڈ شیٹ پر جمائے بولی تھی

"تو پھر ہوا کیا ہے...کیا بات پریشان کر رہی ہے...؟ میں سن رہا ہوں...بتاؤ مجھے..." شہریار نے اسکا ہاتھ تھام کر اپنی گود میں رکھ لیا تھا...میرون ڈریس پر پری سلوٹیں اور اسکا رویا رویا چہرہ شہریار کو بلکل نہیں بھا رہے تھے...پورا دن اسکے ہنستے مسکراتے چہرے کو اب اپنے پاس یوں اداس ہوتا دیکھ کر ویسے ہی وہ اپنے رات کے ایکٹس کو بھی دل ہی دل میں کوئسچن کرنے لگا تھا

KZwrites

"آپ کل سے غصہ سے بات کر رہے ہیں۔۔۔مجھ سے برداشت نہیں ہوتا آپکا یہ رویہ۔۔۔مجھے پیار سے ڈیل کیا کریں،روڈلی نہیں۔۔۔" مشل ٹھہر ٹھہر کر بولی تو شہریار اپنی سلگتی آنکھیں ملتے ہوئے قدرے اونچی آواز میں ہنسنے لگا تھا

KZwrites

"یار میں نے کل سے کوئی غصہ نہیں کیا تم پر...آئی ڈونٹ نو تم کیوں ایسا محسوس کر رہی ہو...تم روڈ ہوئی تو میں بھی روڈ ہوا ہوں..." شہریار نے اسکے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے تھامے اپنے دل پر رکھا تھا

KZwrites

"میرا روڈ ہونا اتنا سخت نہیں ہوتا جتنا آپکا ہوتا ہے..." مشل اپر آرم سے چہرہ صاف کرتے بولی تھی

"چلو۔۔و۔۔و۔۔۔یہ کونسی سائنس ہے۔۔۔؟ " شہریار نے ٹیک بیڈ کراؤن سے لگاتے اسکے ہاتھ کی انگلیوں پر لب رکھے تھے

KZwrites

"ابھی آپ نے کہا کہ میں پیار کی زبان نہیں مانتی۔۔۔وہ غصے سے ہی کہا تھا نہ۔۔۔" مشل اسکو یاد کرواتے بولی

"اچھا چلو نہیں ہوں گا روڈ اب۔۔۔بس یہی بات تھی نہ،باقی سب تو اوکے ہے نہ۔۔۔؟" شہریار معنی خیز لہجے میں بولا تھا

"نہیں۔۔۔ایک اور بات بھی ہے۔۔۔"

مشل فورا بولی تھی

KZwrites

"بتاؤ اور بات بھی۔۔۔"

شہریار نے اسکا ہاتھ اب اپنے ہاتھوں میں لیے تھائی پر رکھ لیا تھا

KZwrites

"رات کو آپ نے بہت۔۔رف ہو کر کیا سب۔۔۔مجھے کل سے بہت تھکاوٹ ہوئی ہے میں سچ کہہ رہی ہوں، نیند بھی آئی ہوئی ہے۔۔۔" مشل سوچ سوچ کر بول رہی تھی،جسم میں ابھی واقعی کوئی

طلب نہیں جاگ رہی تھی،اگر کچھ محسوس ہو بھی رہا تھا تو کسی چھوٹی سی سوچ کے انے پر دھیان فوراً بدل جاتا تھا

"اچھا...چلو آج سو جاؤ..." شہریار آج پر زور دیتے بولا تو پہلے تو مشل اسے گھوری مگر پھر فوراً سے اسکی گود میں ہی سر رکھ لیا تھا...اسکی ٹانگ پر سر رکھ کر بازو بیڈ پر پھیلا تے مشل نے لاڈ سے اپنا چہرہ اچھا خاصا اسکی تھائی پر سہلایا تھا

KZwrites

"تھینک یو سو مچ...آپ بہت اچھے ہیں..."

مشل اپنے مخصوص انداز میں بولی تھی

KZwrites

"بھاڑ میں گیا میرا اچھا ہونا..." شہریار صرف سوچ ہی سکا تھا،اسکو سپیس دینے کی خاطر وہ اپنے شدت سے بھڑکتے منہ زور ہوتے جذبات کو بمشکل کنٹرول کر رہا

تھا..اپنی مرضی سے اسے سو جانے کا کہہ کر چھرے پر یک دم سخت تاثرات آئے تھے...کچھ پل کو اسکا یوں لاڈ دکھانا بھی چبھنے سا لگا تھا

KZwrites

"تھوڑا سا ایسے ایسے کر دیں..." مشل نے اسکا ہاتھ اپنے سر کی طرف کر کے اشارے سے اسے سمجھایا تو شہریار نیم دراز ہو کر اسکو مساج کرنے لگا تھا...وہ واقعی کچھ ہی دیر میں سو بھی گئی تھی... اسکی قربت پانے کو جتنی

بےچین ہو رہی تھی اب اسی بے چینی نے آنکھوں سے نیند بلکل اڑا دی تھی۔۔۔آنکھوں میں ہلکے ہلکے سے غصے سے بھرے سائے پھیل رہے رھے

KZwrites

"آئندہ نہیں اب اسکو خود سے کہوں گا۔۔۔بہت ہو گیا۔۔۔اب خود بھی کہے گی تو نہیں پاس آنے دینا اسے۔۔۔"

"اتنا بھی کیا ہو گیا تھا رات کو...کب تک ایسے
لمٹڈ سا رہ سکتا ہوں...حد ہوتی ہے..." کافی دیر
اپنی گود میں امتحان بن کر پڑے اسکے سر میں
مساج کرتے اب وہ مشل کا سر اختیاط سے تکیے
پر منتقل کرتے اس پر کمفرٹر اوڑھا رہا
تھا...اسکے نیند سے جاگ نہ جانے کی خاطر
اسے تکیے پر منتقل کر کے بھی وہ کچھ دیر
اسکے بالوں کو نرمی سے چھوئے جا رہا
تھا...اپنے ماتھے پر بل گھرے ہو رہے تھے لیکن

KZwrites

اسکے سکون کو ابھی بھی خود سے زیادہ

اہمیت دے رہا تھا

Kzwrites

"صرف اسی کا خیال رکھتا رہوں۔۔۔اسے میرا

کوئی خیال نہیں ہوتا کبھی بھی۔۔۔" چہرے پر

مسلسل ایک بیزار سی رمق پھیلی ہوئی

تھی۔۔۔بھنویں بھی سکڑ رہی تھیں۔۔۔دماغ بھی

گرم سا ہو رہا تھا۔۔۔کچھ دیر یونہی اسے مساج

کرنے کے بعد اب اسکے وجود پر ایک بھی نظر ڈ

الے بغیر دھیان ہٹانے کو فون نکال کر سکرین

سکرول کرتے کرتے 10 سے رات کے 3 بجا دئیے

تھے...کروٹیں بدل بدل کر،بیڈ سے صوفے،صوفے

سے بیڈ پر منتقل ہوتے مسلسل سکرین دیکھ

دیکھ کر آنکھیں لال سرخ ہو چکی تھیں...دو بار

وہ نیند خود پر طاری کرنے کی خاطر شاور بھی

لے چکا تھا لیکن جسم میں جو طلب تھی وہ

مزید بھڑک کر اسے نیند سے دور کیے جا

رہی تھی

KZwrites

"صرف اسی کی سپیس۔۔اسی کی مرضی۔۔۔میری مرضی میری فلینگز کی کوئی ویلیو نہیں۔۔" ایک ہاتھ سر کے پیچھے رکھے دوسرے ہاتھ سے مسلسل موبائل کی سکرین پر سکرول کرتے اس نے بہت دیر بعد ایک نظر پاس گہری نیند سوئی ہوئی مشل پر ڈالی تو اب کی بار مزید بے چین ہو گیا تھا۔۔جتنا آج وہ صبح سے رات ہونے کے انتظار میں تھا اُتنا ہی خود پر بندھ باندھنے پڑے تھے

kZwrites

"بات بھی نہیں کروں گا اب اس سے۔۔۔مذاق

بنایا ہوا ہے۔۔" مشل کی مرضی کے بغیر وہ

کبھی اسکے قریب نہیں آیا تھا نہ آج آسکتا

تھا۔۔ایک دن کی سختی بھی وہ برداشت نہیں

کر پائی تھی۔۔اسکے کمفرٹر میں گم وجود کو

دیکھتے شہریار نے ٹانگیں لمبی پھیلا کر پاس

پڑا پانی کا گلاس منہ سے لگا کر دو گھونٹ

بھرے اور سونے کی غرض سے بلکل سیدھا لیٹ

گیا تھا۔۔لیکن نیند نہیں آنی تھی اور نہ آئی

تھی۔۔۔جسم میں بڑھتی بے چینی اور تقاضوں

kzwrites

کو تھپتھپاتے وہ پھر سے فون میں مصروف ہو
گیا تو کچھ دیر میں ہی مشل نے گھری نیند میں
کروٹ لیتے حسب عادت اسکے سینے پر بازو
رکھ کر اپنا چہرہ اس کے بازو پر رکھ لیا
تھا...پورا جسم اسکے جسم سے مس کرتے وہ
بلکل اسے چپک گئی تھی

KZwrites

سینے پر دھڑا اسکا نازک سا بازو اس وقت کچھ

زیادہ ہی دل دھڑکانے لگا تھا... اسکی جسم کی

نازکی محسوس کرتے شہریار وہیں سٹل ہو کر

کبھی اپنا فون دیکھ رہا تھا تو کبھی خود میں

سمٹتے مشل کے وجود کو...کمفرٹر اس کے جسم

سے ہٹ کر بیڈ پر بائیں جانب پڑا تھا...مشل اے

سی کی ٹھنڈک محسوس کرتے اس میں گھستی

چلی جا رہی تھی...مشل کا ٹھنڈا پاؤں شہریار

کی لوئر لیگ سے مَس ہوا تو شہریار نے فون

اپنے پیٹ پر رکھ کر ہلکا سا مسکراتے اپنی

آنکھیں اسی ہاتھ سے رگڑ ڈالی تھیں

kzwrites

"باز آجاؤ مشل۔۔۔اب سوئی ہو تو سوئی
رہو۔۔۔میرے ہاتھ ابھی لگ گئی نہ تو پھر اگلے
کئی دن شکایتوں میں گزریں گے۔۔۔" دل میں
کہتے شہریار نے تھوڑا سا اٹھ کر،اسکے اوپر سے
بازو لمبا کر کے دور پڑا کمفرٹر پکڑ کر مشل پر ڈ
ال دیا تھا تاکہ وہ اسکو چپکنا بند کرے۔۔۔اسے
رول کرتے ہلکا سا خود سے دور بھی کر دیا
تھا۔۔۔لیکن اسکے چھونے سے،اسکے جسم کی بے
ترتیبی نے پہلے سے ہی بھڑکتے جذبات کو مزید

KZwrites

ہوا تو دے دی تھی اس پر ظلم یہ کہ اسے کروٹ دلاتے مشل نے آنکھیں بھی کھول دی تھیں۔۔۔نیند سے بھری سبز آنکھوں میں جھانکتے ہی شہریار کو خود میں شدید طلب کا احساس جاگتا محسوس ہوا تھا

KZwrites

"سوری تم۔۔۔جاگ گئی۔۔۔" فوراً اس پر سے ہٹ کر شہریار نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا لی

تھی۔۔۔کمرے میں مکمل اندھیرا نہیں تھا،ایل ای ڈی اور اے سی کی لائٹس سے مدھم سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ٹھنڈک بھی بے حد زیادہ ہو رہی تھی

KZwrites

"آپ سوئے نہیں ابھی تک۔۔۔" مشل اسکی ٹانگ پر پڑے فون کی چمکتی سکرین دیکھ کر پہلے آنکھیں رگڑتے اٹھ کر بیٹھی اور پھر کمفرٹر سمیت اس کے قریب ہو کر اسے بازو

سے پکڑ کر اپنا سر اسکے کندھے پر رکھ دیا تھا

"نہیں۔۔۔" شہریار بے چینی سے پاؤں ہلاتے اپنے فون میں دوبارہ سے مصروف اسکو اپنی طرف سے اگنور کر رہا تھا،خود کو نارمل ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن مشل کے یوں قریب ہونے نے دل بے ایمان کر دیا تھا،اتنی دیر میں جتنا بھی غصہ آیا تھا اس پر،وہ سب ہوا ہو گیا تھا

Kzwrites

"آپ ناراض ہیں نا مجھ سے۔۔۔؟" مشل نے اسکی
مضبوط بازو کو اپنے دونوں بازوؤں میں زور
سے پکڑ کر سینے میں بھینچتے، اپنا گال اسکے
کندھے سے مس کیا تو شہریار بے حال ہونے کے
باوجود بھی پیار سے اسکی نیند سے بھری
آنکھوں میں جھانکا تھا جو نیند میں بھی اور
نیند کھلتے ہی ،دونوں حالتوں میں بغیر کچھ
سوچے اس میں سمٹ رہی تھی۔۔۔اسکا یوں خود
سے قریب آنے کا احساس اسے پہلے دن سے بہت

KZwrites

خوبصورت لگتا تھا

"نہیں میری جان ناراض کیوں ہونا ہے...؟ آؤ

مالش کر دوں تھوڑی سی، نیند سے بھری ہوئی

ہیں تمھاری آنکھیں..." سارا غصہ ،فرسٹریشن

ایک طرف کرتے ،شہریار نے فون سائیڈ ٹیبل پر

رکھ کر اسکے ہاتھوں سے نرمی سے اپنا بازو آزاد

کرواتے اسے اپنی گود میں لٹا لیا تھا

KZwrites

"لیکن آپکی آنکھوں میں نیند کیوں نہیں ہے...کل سے صحیح طرح نہیں سوئے آپ...آفس کیسے جائیں گے پھر...؟" مشل اسکی گود میں سر رکھتے اپنا بازو لمبا کر کے اسکے آگ کی طرح تپتے گال پر اپنا ٹھنڈا ہاتھ پھیرتے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی تھی...پوری بازو ٹی شرٹ کے اوپر سے اسکے سینے سے مس ہو رہی تھی

KZwrites

"چلا جاؤں گا،جیسے پہلے جاتا ہوں...میری فکر چھوڑو..." شہریار نے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر آہستگی سے سہلانا شروع کر دیا تھا، اپنے چہرے پر اسکے ہاتھ کی مسلسل ہوتی حرکت نے جسم دہکا سا دیا تھا

KZwrites

"کیوں چھوڑ دوں...مجھے پتہ ہے آپ ناراض ہیں...ورنہ سو جاتے آپ..."

"جب غصہ ہوتے ہیں مجھ سے،تبھی نہیں سوتے آپ..."

KZwrites

"سوری۔ی۔ی...اب نہیں کروں گی تنگ..." مشل نے اسکی تھائی پر ہتھیلی رکھ کر تھوڑا اوپر کو ہوتے اسکے دہکتے سینے کو چوما تو شہریار کا

رہا سہا غصہ بھی بہہ گیا تھا،اسکا یہ ایکٹ

پوری رات کی بے چینی پر حاوی ہوا تھا

"پکا وعدہ کرو کہ اب نہیں کرو گی ایسے

تنگ..." شہریار نے گردن کے نیچے ہاتھ رکھتے

اسکا سر مزید اونچا کر کے اپنے ہونٹ اسکے

ہونٹوں کے صرف قریب کیے تو مشل اسکی گرم

آگ سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس

کرتے ایک پل میں لرز گئی تھی...اسکے لہجے کی

Kzwrites

خماری...بھاری گرجدار سی آواز...جسم کی تپش...گردن کو پیچھے سے پکڑنے کا انداز...مشل کو اپنی نیند بھی اڑتی محسوس ہوئی تھی

"ن...نہیں کروں گی...وعدہ..." غیر خاضر دماغ سے بولتے مشل نے ان سانسوں کی تپش کو کم کرنے کی خاطر اسکے گرم لبوں کو بہت ہلکا سا اپنے لبوں سے چھوا تھا...شہریار کے ماتھے پر بکھرے بال،اسکی آنکھوں کے سر ڈوروں سے چھلکتی بے چینی نے مشل کو بھی خود میں

KZwrites

ایک پل کو قید سا کر لیا تھا

"M...May i....?"

اسکے یوں خود سے چھونے پر بے قراری کی

انتہا ہوئی تھی،شہریار نے ایک بھرپور نظر

اسکے بھرے بھرے سرخ ہونٹوں کو دیکھا تھا،

اسکے خود سے پیش رفت کرنے کے باوجود

دوسری نظر اسکی بوجھل سی آنکھوں میں

جھانکتے اجازت بھی مانگی تھی...مشل نے

kzwrites

اسکی گرم سی نگاہوں کے حصار میں بے خود

سا ہوتے فوراً سر ہاں میں ہلاتے اسکے ہونٹوں

کو پھر سے چوم لیا تو وہ جو کب سے جلتے

کوئلوں پر بیٹھا تھا اتنی شدت سے اسکے

ہونٹوں پر ٹوٹ پڑا کہ مشل کی سانسیں تک

کھینچ لی تھیں

KZwrites

اسکے دونوں ہونٹوں کو سختی سے اپنے لبوں

میں لے کر سک کرتے شہریار نے اسکی گردن کو

پیچھے سے دونوں ہاتھوں سے تھاما ہوا

تھا...مشل نے اسکے اچانک اتنی زیادہ شدت

دکھانے پر اسکی ٹی شرٹ کو زور سے دبوچ لیا

تھا،سانسیں بری طرح بے ترتیب ہوئی

تھیں...شہریار اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے

پیالے میں بھرے لال سرخ جلتی

آنکھوں سے ایک نظر اسکو دیکھتے رکا تو مشل

تیز تیز سانسیں لیتے اپنی بگڑتا تنگس بحال

کرنے ہی لگی کہ وہ دوبارہ سے اسکے سرخ پڑتے

لبوں کو اپنے قبضے میں لے گیا...اسکے نچلے

ہونٹ پر قیامت ڈھاتے وہ جنون کی حد تک

شدت اختیار کر چکا تھا...مشل کے ہونٹوں کی

kzwrites

خوشبو تک وہ خود میں اتارتے مکمل بند

آنکھوں سے اسے محسوس کر رہا تھا

"آئی مسڈ یو سو مچ یار۔۔۔" کچھ پل کو ٹھہر

کر اسے بکھر کر سمٹا دیکھ کر شہریار نے پھر

سے اسکے بھیگے لب قید کر لیے تھے،ہاتھوں

میں اسکے بال الجھ رہے تھے۔۔۔ہونٹوں میں

اسکی زبان مچل رہی تھی۔۔۔مشل اپنے ہاتھ

اسکے کندھوں پر تو کبھی سینے پر دھڑتے اسکے

بڑھتے جنون کو سہتے بے حال سی ہو رہی

Kzwrites

تھی...کبھی اسکا ساتھ دے رہی تھی تو کبھی اسکی تپش کا مقابلہ نہ کر پاتے وہ خود کو اسکے حوالے کر رہی تھی

"اب دور نہ رہا کرو مجھ سے مشل..." کتنے ہی پل وہ اسے چومتے ، محسوس کرتے اسکے چہرے کے ہر نقش کو بھگو چکا تھا...صرف چہرے کو ہی وہ اتنا چوم رہا تھا کہ مشل کو اپنے باقی جسم کی فکر ہونے لگی تھی

Kzwrites

"شہریار آپ اتنے شریف تھے...آپکو کیا ہو گیا ہے اچانک...؟" مشل اسکے سختی سے سک کرنے پر اپنے سویل سے ہوتے نچلے ہونٹ پر اپنی انگلی پھیرتے بولی تھی...اس کی تیز ہوتی سانسوں کی مخصوص مہک شہریار کو دیوانہ کر رہی تھی اور اسکا کترانا اب وہ شاید کسی خاطر میں لانے والا نہیں تھا

Kzwrites

"شریف بندے کی شرافت کا ناجائز فائدہ اٹھاتی ہو تم...ابھی تک جو مزے سے سو رہی تھی...میری شرافت ہی تھی وہ....

" کہتے ہوئے شہریار نے اپنی ٹی شرٹ سر سے اتار کر بازوؤں سے کھینچ کر نکالتے دور اچھال دی تھی

Kzwrites

"اِتنے گھنٹوں سے میں تڑپ رہا تھا تمھاری اس خوشبو کے لیے مشل۔۔۔اتار دو اِسے۔۔۔" اسکی گردن پر لب رکھ کر کہتے ہوئے شہریار نے اسکی قمیض بھی چاک سے پکڑ کر اوپر کو لیجاتے کھینچ کر اتار دی تھی۔۔۔ڈھیروں گھنگھریالے بال اسکے کندھوں پر بکھر گئے تھے۔۔لائیٹ پنک برا جو صبح شاور کے بعد شہریار نے ہی اسکے لیے سیلیکٹ کی تھی،میں مشل کا سراپا نظروں میں آتے ہی اس کے دہکتے جذبات نے تیزی پکڑی تھی

KZwrites

مشل کی شور مچاتی چھوٹی چھوٹی سانسیں اسکے دودھیا حسن کو بڑھا کر پیش کر رہی تھیں،اسکی جسم سے جڑی ہوئی برا سے بھرا بھرا چھلکتا ہوا جسم اسے بے قرار کرنے لگا تھا...شہریار نے ٹرانس کی کیفیت میں اپنی انگلی اسکی گردن پر رکھ کر نیچے کی طرف لیجاتے اسکے دل کے مقام پر آ کر روکی تھی...ہونٹ مسلسل گردن کو نرمی سے چھو رہے تھے...

KZwrites

"کل سے میرے حواسوں پر چھائی ہوئی ہو تم

مشل..." اسکی برا کو تھوڑا نیچے کرتے،اسے بیڈ

پر لٹا کر حاوی ہوتے شہریار نے اپنے لب وہاں

رکھ کر برا میں انگلیاں پھنسائے سختی سے

اسکے تھوڑے سے چھلکتے نپل کو مکمل ہونٹوں

میں دبا کر کھینچ لیا تو مشل اسکی شدت پر

یک دم سسک اٹھی تھی "آہہ..شہ...شہر..."

kzwrites

"یہ خوشبو کل سے تڑپا رہی ہے مجھے..." اپنی
زبان وہاں پھیرتے وہ کبھی اسکی ملائمیت
محسوس کر رہا تھا تو کبھی شدت سے اپنے
ہونٹوں میں بھرتے وہ مشل کی دبی دبی
سسکیوں میں مگن ہوئے جا رہا تھا...مشل کا
کمر پر ناخن کھبونا اسے مزید بھڑکا رہا تھا

KZwrites

"کیا ہوا ہے۔ے۔۔۔؟ اسکو سسکتا محسوس

کرتے شہریار نے اپنا چہرہ اس کے سینے سے

ہٹاتے چہرے کے سامنے کر لیا تھا۔۔۔اسکے گال پر

بہتے تنہا سے آنسو کو اپنی بئیرڈ میں جزب

کرتے شہریار نے کچھ پل صرف اسکی دھڑکنوں

کو سن کر محسوس کیا تھا۔۔گھٹنوں کے بل اس

پر حاوی ہوئے وہ اسکے جسم کو تیز تیز

سانسوں سے ہچکولے لیتے محسوس کر کے بے

چین سا ہو رہا تھا

kzwrites

"مشل یار میری طرف دیکھو..."

"تمھاری خاطر اتنے مہینوں میں دور رہا ہوں

یہاں سے..."

KZwrites

"جیسے جیسے تم نے کہا ہے،ویسے ہی،بلکل اتنا

ہی محسوس کیا ہے تمھیں.."

"کہ تم کمفرٹیبل رہو..."

"تم نے کل کچھ سوچ کر ہی مجھے یوں اپنے قریب آنے دیا تھا نہ... اتنا انتظار کیا ہے میں نے مشل،اب ایسے نہیں کرو.."

Kzwrites

"اچھا پلیز رو نہیں اب...بری بات ہے...میں ہرٹ ہو رہا ہوں ایسے..." شہریار نے بہت پیار سے

اسکے گال کو چوم کر،ہاتھ سے نرمی سے سہلا

تے ہوئے کہا تو مشل کے آنسو مزید بہنے لگے تھے

"برا لگتا ہے میرا یہاں چھونا۔۔۔؟ یا درد ہوتا

ہے۔۔۔؟ " شہریار نے برا کو واپس ایڈجیسٹ کرتے

اسکے بھیگے گال صاف کرتے پوچھا تھا

Kzwrites

"اچھا لگتا ہے۔ے۔۔پر۔۔۔" مشل نے نم لہجے میں ادھورا سا ہی جواب دیا تھا

"اچھا اب بہت پیار سے کروں گا۔۔۔ایک اور چانس دے کر دیکھو۔۔۔ہو سکتا ہے تمھیں نیا نیا سا لگ رہا ہو تبھی کنفرٹیبل نہیں ہو پا رہی۔۔۔اگر نہیں صحیح لگے گا تو ہم ویسے ہی کریں گے جیسے تم کہو گی۔۔۔" شہریار نے اپنا ماتھا اسکے ماتھے سے ٹکا کر اسکے جسم کی نرماہٹیں سینے

KZwrites

پر محسوس کرتے اپنی تیز ہوتی دھڑکن کو اپنے کانوں میں بجتے سنا تھا

"سوری۔۔۔س۔۔۔سوری۔۔۔"

KZwrites

"میں آپکو بہت تنگ کرتی ہوں نہ۔۔۔پتہ نہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا۔۔۔" مشل اپنے آنسو سرخ ہوتی نازک انگلیوں سے صاف کرتے بولی تو شہریار نے مسکراتے ہوئے بہت پیار سے اسکی

انگلیوں کو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر چوما تھا

"تنگ کرتی بھی ہو تو بھی کوئی بات نہیں،

میری جان ہے تم میں یار...بس رونا مت

اب..سمجھ آئی..." شہریار نے نرمی سے اسکے

ماتھے کو چومتے اسکی آنکھوں میں دیکھا تو

مشل نے سر کو ہاں کی صورت جنبش دی تھی

Kzwrites

"آپ کو اِسی لیے نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔؟" مشل نے بائیاں ہاتھ اسکے کندھے پر رکھے ، کان کو انگلیوں سے چھوتے ہوئے پوچھا تو شہریار نے ہاتھ اسکی کمر میں ڈال کر اپنے نیچے ہی اسکا رخ پلٹ دیا تھا۔۔۔کمر پر بکھرے بال ہاتھ سے آہستگی سے ہٹاتے وہ برا سٹریپ کے پاس لب رکھتے اس پر جھک گیا تھا

KZwrites

"مجھے تمھارے بغیر کبھی بھی نیند نہیں آتی مشل..." اسکے کان پر جھک کر جذبوں سے بھرے لہجے میں کہتے ،گرم لبوں سے اسکی نازک جلد کو چھوتے شہریار نے

برا کی ہک کھولی تو مشل نے ایک پل کو آنکھیں میچ کر کھولی تھیں...اسکے لب مسلسل اسکی کمر پر محو حرکت تھے...ٹانگوں پر اسکے بھاری وجود کا بوجھ تھا...اسکی ہلکی سی داڑھی کی چبھن پوری کمر پر محسوس کرتے وہ اسکی پناہ میں مچل رہی تھی

kZwrites

"میرے پاس رہا کرو بس اب..." اسکے وجود

سے خود کو مس کرتے وہ پلوں میں اپنی تپش

اس کے ٹھنڈے پڑتے وجود میں منتقل کر چکا

تھا

KZwrites

"یہ دیکھو میری حالت..." اسے سیدھا کر کے ،

برا کو جسم سے جدا کرتے شہریار اپنے ہاتھوں

میں اسکے مومی جسم کو بھر کر بھرپور گھری

نظروں سے دیکھتے پینس سے اسکی تھائیز پر دباؤ ڈالے گھمبیر سے لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔برا کے جسم سے الگ ہوتے ہی مشل نے اپنا سانس روک لیا تھا مبادا کہ سانس لیا تو کیا ہی ہو جائے گا

KZwrites

"ساری رات انتظار کرتا رہا ہوں تمھارا۔۔۔"

شہریار نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ،سائیڈ کروٹ پر اسکے ساتھ لیٹا تو مشل بھی اپنا رخ اسکی طرف موڑنے لگی تھی

"تم ایسے ہی لیٹو،چھپو مت..." شہریار نے اسکے سینے پر بازو پھیلاتے اسے کروٹ لینے سے روکا تو مشل نے نچلے لب کو تر کرتے اپنی اٹکی ہوئی سانس بحال کرنے کی کوشش کی تھی،خود کو اسکی نظروں کا محور بنتے دیکھ کر دماغ میں سوال ابھرنے لگے تھے...بازوؤں کی اوٹ میں سینے کو گھیرے وہ تھوڑے سے ڈھلکتے ابھاروں کو اسکی نظروں میں خوبصورت بنانے کی اپنی سی کوشش کر رہی تھی

kzwrites

"سانس تو لو..." شریر سے لہجے میں کہتے
شہریار نرمی سے اپنی انگلیاں ابھرے حصوں پر
پھیرتے پھیرتے انگوٹھے کو نپل کے گرد گھمانے
لگا تھا...مشل کے بازو رکاوٹ محسوس ہوئے تو
شہریار نے بے دھیانی میں ہی انہیں نیچے کرتے
پھر سے اسکے گداز جسم کو ہتھیلیوں سے
محسوس کرنا شروع کیا تو مشل کے دل کی
دھڑکن سے زیادہ اسکے دماغ کی حسیات بیدار
ہو گئی تھیں...اسے اسکا چھونا برا نہیں لگتا تھا

kzwrites

لیکن اپنا آپ امپرفیکٹ سا محسوس کرتے وہ کھل کر اس عمل کو محسوس نہیں کر پاتی تھی

"مشل سانس کیوں روکا ہوا ہے۔۔۔؟" شہریار نے ہاتھ دونوں جانب پھیرتے تھوڑی پے باکی سے اسکے سینے کو مٹھیوں میں بھرنا شروع کیا تو مشل نے اسکی گرم ہتھیلیوں سے پگھلتے سانس مزید اندر کو کھینچ لیا تھا

KZwrites

"مجھے سانس نہیں آرہا۔۔۔" اسے واقعی اپنا

سانس تھمتا محسوس ہو رہا تھا،اسکی رینگتی

انگلیوں کا گرم لمس اب اپنے دل میں بھی

محسوس ہونے لگا تھا۔۔پل پل سوچ بدل رہی

تھی۔۔۔مسلسل جذبے نئے رنگ اپنا رہے تھے

KZwrites

"سانس بھی آنے لگے گا اگر ایسے ہی خود کو

میرے حوالے کر دیا کرو گی تو..." شہریار نے

اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں نرمی سے

بھرتے اسے اپنی آنکھیں میچنے پر مجبور کر

دیا تھا...اسے تھوڑا ریلیکس ہوتا دیکھ کر ہاتھ

پھر سے کندھوں سے ہوتے اسکے ابھاروں کو

چھونے لگے تھے...مشل کی سانسوں کے زیروبم

اسکے سینے کو دلکش حرکت دے رہے تھے

جسکو شہریار اپنے ہاتھوں کی گرفت میں

محسوس کر رہا تھا..کل سے وہ اس لمس کو

محسوس کرتے اسی لیے اتنا دیوانہ ہو رہا

تھا..اتنے عرصے کے بعد وہ اس طرح اسکی

KZwrites

دسترس میں آئی تھی...بار بار دل اسکی

قربت کے لیے مچل رہا تھا

ہونٹوں کو ایک لمحے کو آزاد کرتے ،گال کو

چومتے شہریار نے اس پر مکمل نظر ڈالی تو

مشل پھر سے خود کو بازوؤں میں سمٹینے لگی

تھی،اسکا یہ انداز شہریار کے جسم کو مزید

دہکا گیا تھا...ہاتھ سینے سے نیچے لیجاتے پیٹ

پر ہلکا سا دباؤ ڈالتے شہریار نے نظروں سے

kzwrites

تعاقب کرتے کرتے ان ابھرے گلابی حصوں پر لب

رکھے تو مشل کی ہلکی سی سسکی پر وہ زبان

وہیں پھیرتے اسے نم کرنے لگا تھا

Kzwrites

ہاتھ کو پیٹ سے سرکا کر نیچے کو لیجاتے

ٹراؤزر اور پینٹی اکٹھے کھسکا دئیے تھے...ہونٹ

مسلسل سینے میں گم تھے...خود کو بھی کپڑوں

سے آزاد کرتے شہریار چہرے کو اسکے نرم

گوشوں پر حرکت دیتے گھٹنوں کے بل اس پر

حاوی ہوا تھا...پورا جسم سلگ رہا تھا...نپلز کو

سک کرتے ،وہاں نمی بکھیرتے حلق سے مسلسل معنی خیز آوازیں برآمد ہو رہی تھیں۔۔۔سانسیں گھری ہو رہی تھیں

KZwrites

"پیار سے کروں گا۔۔۔" اسکے چہرے پر پھیلے پریشان سے تاثرات کو دیکھ کر شہریار لبوں کا رخ اسکے چہرے کی جانب کرتے اپنی شدتوں پر کوئی قابو نہ پاتے اپنی طرف سے بہت نرمی

اس میں سمایا تھا لیکن جذبوں کی منہ زور
ہوتی شدت نے مشل کو جھنجھوڑ سا دیا تھا،
اسکا پہلے سے سخت ہوتا وجود مشل کے لیے
یک دم سہنا مشکل ہوا تھا

KZwrites

"نہیں کر رہے پیار۔ر سے۔ے۔ے..." مدھم سی
کانپتی ہوئی آواز میں بولتے مشل نے اسکی
سلگتی کمر کو دونوں بازوؤں میں بھرا تھا،آواز
شاید شہریار کے کانوں تک گئی بھی نہیں تھی

"آگھہہ..مشل.ل.ل...لیگز کو کھولو تھوڑا سا اور..." اسکی گرم گہرائی میں اپنے سخت ہوتے وجود کو دھکیلتے شہریار پلوں میں ہی شدت اختیار کر گیا تھا...ہونٹ چہرے سے واپس نیچے کو سرک گئے تھے...سینے کو دونوں ہاتھوں میں بھر کر سک کرتے وہ سٹروکس کی انٹینسٹی بھی بڑھائے جا رہا تھا...عجیب سا نشہ تھا اسکی سانسوں کا،اسکے جسم کی اس نئی سی مہک کا...جسے کل سے وہ بھلا نہیں پا رہا

kzwrites

تھا..اسکے جسم کے ہر ہر حصے پر حق جتاتے، اسکو مکمل اپنا بناتے وہ اسکی رعنائیوں میں گم اپنا حق پوری طرح لیتے ہر چیز سے بے نیاز ہو کر صرف مشل میں کھو چکا تھا

KZwrites

اسکی ہر پل بڑھتی شدت پر مشل بری طرح سسک رہی تھی،بیڈ شیٹ دونوں ہاتھوں سے دبوچے وہ اسکی تیز ہوتی حرکت کو سہہ نہیں پا رہی تھی کہ شہریار نے اپنا لال سرخ تمتماتا چہرہ سینے سے اٹھا کر،اسکے چہرے کے پاس کر

کے اپنی گرم آگ سانسیں اسکے کان کے پاس

چھوڑتے اپنے بائیں ہاتھ سے اسکی گردن کو زور

سے دبوچتے اس میں اتنی شدت سے سمایا کہ

مشل کے ہاتھوں میں جکڑی بیڈشیٹ خودبخود

چھٹ گئی تھی...وہ ہمیشہ کی طرح پیچھے کو

گھسٹ گئی تھی لیکن آج شہریار نے اسے خود

سے زیادہ دور جانے ہی نہیں دیا تھا

kzwrites

اپنے سکون کے حصول میں گم شہریار نے اسکو

ویسے ہی گردن سے دبوچے ، اسکی دائیں کلائی

سے اسکو کھینچ کر واپس اسکی جگہ پر کیا

اور اسکے ہلتے ہوئے ابھاروں پر ہونٹوں سے

قبضہ جماتے مزید جنون خیزی اختیار کر لی

تھی...کب سے بندھے ہوئے بندھ اب کھلے تھے تو

سختی سے اس پر برسے تھے...کتنی ہی بار وہ

ان پلوں میں کھو کر سکون پاتے سست پڑا تھا

کتنی ہی بار وہ پھر سے اس پر ظالم گھٹا بن کر

چھایا تھا...صبح کی کرنیں کمرے میں داخل

ہونے لگی تھیں

kzwrites

"مشل تمھاری یہ خوشبو مجھے پاگل کر رہی

ہے....." جانے کتنی بار بھرپور سکون لینے کے بعد

اسکے سینے پر لب رکھتے مدہوش سے لہجے

میں بولتے اس کی مخصوص

مہک کو خود میں اتار رہا تھا....انگلیاں نرمی

سے اسکی گہرائیوں میں محو تھیں

KZwrites

"تم کیوں نہیں میرے ساتھ ویسے محسوس کر

رہی جیسے میں کرتا ہوں...کیا سوچتی رہتی

ہو۔۔؟ " اسے سوچوں میں گم دیکھ کر شہریار

نے انگلیوں سے وجائینہ کو بھرپور چھوا تو

مشل جو اسکے سخت وجود کو سہتے نڈھال ہو

رہی تھی،ہاتھ خود سے ہٹا کر اس سے قدرے

منہ موڑے،بے ترتیب سا لیٹے بیڈ کراؤن کو

گھورنے لگی تھی"آپ کا ہو گیا نہ۔۔۔اتنا ہی کافی

ہے۔۔۔"

KZwrites

"یہ کیا طریقہ ہے مشل۔۔۔؟

Why do you act like you are doing me a favour,like all of this wasn't mutual...?

بولو...منہ ادھر کرو.و.و..." شہریار اسکے یوں چہرہ موڑنے پر ،اسکی بات پر یک دم شدید اشتعال میں آگیا تھا،اسکے کندھے کو پکڑ کا اسکا رخ واپس اپنی طرف کیا تھا

kzwrites

"بازو چھوڑیں۔۔۔میں نے کوئی نہیں ایسا بیہیو کیا۔۔۔" مشل واپس اپنا رخ اس سے موڑ کر بولی تھی

Kzwrites

"تو اور کیا کر رہی ہو۔۔بات سمجھ نہیں آرہی، میں کہہ رہا ہوں نہ کہ منہ میری طرف کرو۔۔۔" شہریار نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے کافی رف طریقے سے پکڑ کر اپنی طرف کیا تو مشل کی آنکھیں بھڑک گئی تھیں

"As if you care

کہ میرا بیہیویر کیسا ہے کیسا نہیں...آپکو صرف

اپنے اس کام کی پڑی ہوتی ہے..." مشل اسکا

ہاتھ چہرے سے ہٹاتے ہوئے بولہ شہریار کا دماغ

اسکی اس بات پر بری طرح سلگ گیا تھا

Kzwrites

"کیا خیال نہیں کرتا میں تمھارا ، ہاں---؟ یہ کیا زبردستی ہو رہی ہے تمھارے ساتھ---؟" شہریار کا چہرہ تندور کی طرح دہکتے لال ہو رہا تھا، ماتھے کی رگیں تک دِکھنے لگی تھیں،پورے جسم میں یک دم چیونٹیاں رینگتی محسوس ہونے لگی تھیں

KZwrites

"ہاں-ں-ں-----ہو رہی ہے زبردستی---آپ بار بار باتوں میں الجھا کر زبردستی کرتے ہیں میرے

ساتھ..." مشل چڑلا کر جواب دیتے اٹھ کر بیٹھتے پاس پڑی اسی کی ٹی شرٹ اٹھا کر پہننے لگی تو شہریار جو اسکی باتوں پر اپنا غصہ ضبط کیے بیٹھا تھا ایک دم اشتعال میں آتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے واپس بیڈ پر گراتے اس پر جھک گیا تھا، اسکے ہونٹوں کو اپنی دسترس میں لیتے ،چہرے کو مضبوطی سے ہاتھ کی گرفت میں جکڑے وہ خطرناک حد تک انہیں سک کرنے لگا تھا....مشل کی پوری زبان جیسے خلق سے کھنچ کر اسکے ہونٹوں میں بھر گئی تھی...وہ تڑپ کر اسکے بازو پر

kzwrites

ہاتھ مارتے اسکو خود سے دور کرنے لگی تو شہریار اب اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھامے تھوڑا نرم ہوا تھا لیکن اسکی زبان سے اپنی زبان جدا نہیں کی تھی...پلوں میں شدت پھر سے بڑھی تو اسکے بے رحم ہوتی شدت پر مشل کا جسم بے جان ہونے لگا تھا

KZwrites

"کیا بدتمیزی تھی یہ-----"

مشل ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے اونچی آواز میں غرائی تھی

"اسے کہتے ہیں زبردستی..." شہریار نے اسکی مزاخمت کو مدھم پڑتا دیکھ کر اسے خود سے الگ کیا تو مشل نے اسکی چہرے پر ہاتھ سے اچھا خاصا دباؤ ڈال کر اسے دور دھکیلا تھا

KZwrites

"Let go off mee.e.e...

اب میرے پاس بھی آئے اب تو برا حشر کر دوں گی آپکا۔ا۔ا..." بھیگی آواز میں وہ غرائی تھی

"زیادہ زبان چلنے لگی ہے تمھاری اور بہت فضول چل رہی ہے...قابو کرنے پر آیا تو بہت بری طرح پیش آؤں گا،پھر تمھاری جرآت بھی نہیں ہو گی میرے سامنے یہ زبان چلانے کی...میری ڈھیل کا ناجائز فائدہ نہ اٹھایا کرو مشل..."

kzwrites

"ناجائز فائدہ آپ اٹھاتے ہیں۔ں۔ں۔۔۔" مشل نے بھرائے لہجے میں غراتے اسکے برہنہ سینے پر دونوں بازو رکھ کر اسے پورے زور سے دھکیلا تھا

KZwrites

"تو جیسے ساری رات سوئی پڑی تھی ویسے ہی سوئے رہنا تھا نہ اگر یہی بکواس بازی کرنی ہوتی ہے بعد میں تو۔۔۔خود پاس آتی ہو اور خود ہی تکلیف ہو جاتی ہے بعد میں۔۔" شہریار نے

اسکے زوروں سے دھکیلنے پر وہیں سے بازو سے
جکڑ کر اسے اپنی طرف کیا تو مشل نے چہرے
پر تنفر سا لاتے بری طرح اسکے ہاتھ جھٹکے تھے

"آپ بس دور رہیں مجھ سے ابھی..." بازو اس
سے چھڑوا کر مشل بیڈ سے اتری تھی

Kzwrites

"ہاتھ کیوں جھٹکا ہے میرا۔۔۔ادھر آؤ نہ ذرا۔۔۔مسئلہ ہے کیا تمھارے ساتھ۔۔۔" شہریار نے واپس اسکی وہی کلائی کھینچ کر اسے بیڈ پر گرایا تو مشل اپنی بازو پر ہاتھ رکھ کر بری طرح کراہی تھی

KZwrites

"آپ پاگل ہو گئے ہیں۔ں۔ں۔ں۔۔۔جب کہہ دیا ہے کہ نہیں کریں تو بس کر دیں۔۔۔۔" بازو کو زور سے جکڑے چہرے پر تکلیف جیسے آثار آئے تھے،

لہجہ بے حد برا تھا

"س۔۔۔سوری۔۔۔زور سے کھنچ گیا ہے کیا۔۔۔"

شہریار اسے بازو پکڑے آنکھیں میچتا دیکھ کر سرعت سے شارٹس پہن کر بیڈ سے اتر کر اسکی جانب لپکا تھا

Kzwrites

"دکھاؤ مجھے۔۔۔مشل۔۔۔اِدھر تو کرو۔۔۔سوری یارررر۔۔" شہریار بوکھلا کر اسکے قدموں میں بیٹھتے اسکا بازو پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا

"نہیں چاہئیے سوری،بس آپ ہٹ جائیں میرے سامنے سے۔ے۔ے۔۔" مشل سر گھٹنوں میں دئیے بہت شدت سے چلائی تو شہریار کے ماتھے پر بل آئے تھے، اسکی تکلیف پر خود کو کوستے وہ اسکے لوز لہجے کے باوجود بیڈ پر بیٹھے

KZwrites

اسکے قریب ہوا تھا

"مشل...کالم ڈاؤن...کیا ہو گیا ہے یار....بازو دکھاؤ تو...آئندہ نہیں پکڑوں گا زور سے...."

شہریار نے لائٹس آن کر کے پھر سے اسکا بازو پکڑا تو مشل بازو چھڑوا کر پیچھے کو کھسک گئی تھی

kzwrites

"اتنی بدتمیزی کیوں کر رہی ہو یار۔۔۔کیا ہو گیا ہے تمھیں۔۔۔"

شہریار اسے خود سے دور جاتا دیکھ کر بیڈ سے کھڑا ہو کر پریشان سے لہجے میں بولا تو مشل سر کو بیڈ کراؤن سے لگاتے ناقاعدہ رونے لگی تھی

KZwrites

"آئی ایم سوری یار۔۔میں ڈیپ ہیٹ سپرے لاتا ہوں،بس ایک دفعہ دکھا تو دو۔۔" اسے یوں روتا

دیکھ کر شہریار نے اپنی انا ایک طرف رکھتے، اسکے بالوں پر پیار سے ہاتھ رکھتے بمشکل نرم لہجے میں کہا تھا

"بدتمیزی اب آپ کر رہے ہیں۔۔۔ہاتھ نہیں لگائیں مجھے۔۔" مشل اسکا ہاتھ اپنے سے سے جھٹکتے بولی تھی

Kzwrites

"اچھا نہیں لگاتا ہاتھ بھی۔۔۔صرف اتنا بتا دو کہ تم ٹھیک ہو؟؟؟؟ اس لیے پوچھ رہا ہوں بار بار کہ زیادہ درد ہے تو ہاسپٹل چلتے ہیں۔۔" شہریار دونوں بازو سینے پر باندھے بہت تحمل سے بات کر رہا تھا ،بھنیویں سکیڑ کر اسکی جانب دیکھتے وہ اسکے بیہیویر کو سمجھنے کی ناکام سی کوشش کر رہا تھا،وہ اسے اس وقت کوئی بگڑی ہوئی ضدی سی بچی لگ رہی تھی

kzwrites

"آپ دور رہیں گے تو ٹھیک رہوں گی۔ی۔ی---"

مشل آنسوؤں سے بھیگے چہرے کو اسکی طرف کرتے ،سخت نظروں سے گھورتے اسی روڈ لہجے میں بولتے بیڈ سے اتر کر ڈریسنگ روم گئی اور کچھ لمحوں میں ہی گہری جامنی شلوار قمیض پہنے باہر آئی تھی،چہرہ جیسے غصے سے ابل رہا تھا،ہاتھ ابھی بھی بازو پر رکھ کر مسلسل سہلا تے وہ اسے بلکل اگنور کیے کبھی سائیڈ ٹیبل پر پڑے لیمپ کو اسکی جگہ سے ہٹا کر اپنا چارجر وہاں سے کھینچ کر اتار رہی تھی تو کبھی تکیوں کو اٹھا کر بیڈ پر دور پھینکتے وہ اپنا

kzwrites

فون تلاش رہی تھی۔۔۔شہریار بے چینی سے کمرے میں چکر کاٹتے مشل کو چیزوں پر غصہ نکالتے دیکھ رہا تھا

"مشل کچھ بتاؤ گی کہ ہوا کیا ہے۔ے۔ے۔۔۔؟ "

فون نہ ملنے پر مشل نے تکیہ اٹھا کر فرش پر پھینکا تو شہریار کا ضبط انتہا پر پہنچ گیا تھا

Kzwrites

" 9بج گئے ہیں۔۔۔آپکے آفس کا ٹائم بھی ہو گیا ہے اور آپکا مطلب بھی پورا ہو گیا ہے،آپ جائیں اب۔۔" مشل چلاتے بولی تو شہریار نے بیزار سے نظر اس پر ڈالتے تکیہ فرش سے اٹھا کر واپس بیڈ پر رکھا تھا

KZwrites

"کونسا مطلب پورا ہوا ہے میرا۔ا۔ا۔ا۔۔؟ بتاؤ نہ ذرا۔۔۔" اس تک کا فاصلہ لمبے ڈگ بھر کر طے کرتے شہریار نے اسکے ہاتھ سے چارجر پکڑ کر

بیڈ پر پھینکا تھا

"ہاتھ نہیں لگانا مجھے۔۔۔پیچھے رہیں۔۔۔" مشل
اسکے اور اپنے درمیان فاصلہ بناتے انگلی کے
اشارے سے اسے وارن کرتے بولی تو شہریار نے
ایک ہاتھ کمر پر رکھ کر دوسرے ہاتھ سے اپنی
آنکھوں کو سختی سے رگڑا تھا

KZwrites

"میں کوئی ہاتھ واتھ نہیں لگا رہا تمھیں،سمجھ آئی۔۔۔اس سارے تماشے کی وجہ پوچھ رہا ہوں بس۔۔۔دماغ اپنی جگہ سے ہل گیا ہے تو بتاؤ تاکہ سر نہ کھپاؤں تمھارے ساتھ فضول میں۔۔۔"

شہریار کا لہجہ اور بات کرنے کا انداز بھی اب بگڑا تھا

KZwrites

"آپ۔پ۔پ ہیں وجہ۔۔۔آپکو سمجھ کیوں نہیں آرہی۔۔۔؟ جائیں نہ یہاں سے۔ے۔ے۔۔۔اس سے بہتر

ہے الگ کمرے ہی ہوں۔۔۔" مشل آدھی بات اسے چہرے پر کرتے باقی کی بات منہ میں بڑبڑاتے اپنا چارجر پکڑ کر اسکے سامنے سے ہٹ کر بیڈ کی دوسری جانب اپنا فون تلاشنے لگی تھی

KZwrites

"تو جاؤ نکل جاؤ میرے کمرے سے پھر۔۔۔نہ یہ شکل لے کر میرے سامنے آنا اب۔۔۔" اسی کے لہجے میں بولتے شہریار اس پر قہر آلود نظر ڈالتے پاس پڑا تکیہ اٹھا کر انتہائی زور سے بیڈ

پر دوسری جانب پھینکتے ڈریسنگ روم کی
جانب بڑھ گیا تو اپنے پاس گرتا تکیہ پکڑ کر
مشل نے صوفے پر اسی شدت سے پھینکا تھا،
اپنی اتنی سخت باتوں کے باوجود بھی اسکا
کمرے سے نکلنے کا کہنا اتنا چبھا تھا کہ آنسو
تیزی سے گالوں پر بہنے لگے تھے

KZwrites

"میں کیوں جاؤں یہاں سے۔ے۔ے۔۔۔"

"آپکی مرضی سے نہیں چلتے سب۔ب۔ب۔۔"

"جب دل کرتا ہے کھینچ کر لے آتے ہیں-ں-ں---"

"میں تو پہلے ہی نہیں آ رہی تھی-ی-ی----"

مشل کی مسلسل آتی آوازیں،کمرے میں گرتی پڑتی چیزوں کی آواز پر شہریار الماری سے کپڑے نکالتے بازو پر ٹاول ڈالے ڈریسنگ روم سے باہر آیا تھا

Kzwrites

"باہر جا کر تماشہ کرو یہ سارا،میرا دماغ مت گھماؤ اس وقت.....مجھے اب آواز نہ آئے کسی بکواس کی تمھاری..." اسے وارن کرتے شہریار کا لہجہ بھی بے حد اونچا ہوا تھا

"جس کو مسئلہ ہے وہ جائے باہر۔ر۔ر..." مشل اسکی آنکھوں میں دیکھ کر اب کی بار ذرا دبے

سے لہجے میں بولی تھی،اپنا اوور ری ایکٹ کرنا

محسوس کر کے،شہریار کے چہرے پر پھیلی

اوازاری دیکھ کر یک دم دل تھوڑا گھبرا گیا تھا

Kzwrites

"اوکے،میں ہی چلا جاتا ہوں...بھاڑ میں جاؤ تم

میری طرف سے اب..." اپنی آواز دھیمی کرتے

شہریار ضرورت کی چیزیں پکڑ کر دھاڑ سے

دروازہ بند کر کے باہر نکل گیا تھا...دروازہ اتنی

شدت سے بند ہوا تھا کہ اسکی دھاڑ سے مشل کا

پورا جسم کانپ اٹھا تھا...اپنے آنسو ضبط کر کے

مشل بلکل خاموش ہو کر صوفے پر بیٹھ گئی تھی...کمرے میں بکھرے اپنے کپڑے دیکھ کر آنکھیں ہلکی سی میچ کر اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھام کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی

"مجھے ان سے صاف صاف بات کرنی چاہئیے تھی..."

KZwrites

"پر کیا بتاؤں انہیں...جب کہہ دیا تھا کہ کل جیسا بیہیو نہیں کرنا تو نہیں کرنا چاہئیے تھا

انہیں۔۔۔"

"میری غلطی نہیں ہے۔۔۔نہیں مجھے اچھا لگ رہا تو منع کرنا میرا حق ہے۔۔۔۔" روتے روتے یک دم اپنا چہرہ صاف کرتے خود کو دلاسہ دیا تھا اور تھوڑی ہی دیر میں باہر شہریار کے گاڑی سٹارٹ ہونے کی آواز پر آنسو پھر سے تیزی سے بہنے لگے تھے

Kzwrites

KZwrites

"پتہ نہیں کیا مسئلہ ہو گیا ہے اسے...روز صبح
صبح دماغ گھما کر رکھ دیتی ہے...گھنٹہ پہلے
کچھ موڈ ہوتا ہے گھنٹے بعد کچھ..."

KZwrites

"دیکھنا بھی نہیں اب اسکی طرف...ایسے تو

ایسے ہی سہی...جتنا سر پر بڑھا کر رکھتا ہوں

اتنا ہی منہ زور ہوتی ہے...."

"جو منہ میں آتا ہے بولے چلی جاتی ہے بغیر

سوچے سمجھے...احساس ہی کوئی نہیں ہے...کہ

بول کیا رہی ہے..."

Kzwrites

"سارا دن برا گزرے گا اب...دماغ خراب کر دیا ہے

پکڑ کے..." بلیک ڈریس شرٹ ، بیبیج پینٹس پہنے شہریار لفٹ سے باہر نکل کر اپنے آفس کی طرف بڑھتے ماتھے پر بل ڈالے سوچ رہا تھا...امپ لائیز بھی وقت پورا ہونے کی وجہ سے جلدی جلدی اندر داخل ہو رہے تھے...اِکا دُکا امپ لائیز پر سخت نظر ڈالتے اپنے آفس میں داخل ہو کر شہریار ٹیبل پر فون اور کیز رکھتے اپنی چئیر کی بجائے ٹیبل کے دوسری جانب سامنے و الی ایک چئیر کھینچ کر اس پر بیٹھ گیا تھا...شادی کے بعد سے پہلی بار آج پورے وقت پر آفس پہنچا تھا

kzwrites

"مے آئی کم اِن۔۔۔یہ آجکی ڈیٹیلز سر۔۔۔"

سیکرٹری نے اجازت لے کر اندر داخل ہوتے ہی میٹنگز اور دوسرے معاملات کی ڈیٹیلز اسے دینا شروع کر دی تھیں

KZwrites

"سر عالم چاہ رہے تھے کہ ترکی جانے سے پہلے آپ بینک بھی وزٹ کر لیں۔۔۔اکاؤنٹس کے

ڈیپارٹمنٹ سے بھی ایک میٹنگ ارینج کروا دوں...؟" اسکی باتوں کے رسپانس میں ٹیبلیٹ پر ٹاسکس کو سیٹ کرتے اسکے چہرے پر مسلسل ایک سنجیدگی سی پھیلی ہوئی تھی

KZwrites

"بینک کا وزٹ تو آج ہی رکھ لیں تین بجے کے بعد،پہلے اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ سے میٹنگ رکھوائیں....اور ایک نوٹس بھی فارورڈ کروائیں وقت سے پہلے اٹینڈنس ہونی چاہئیے سب کی...تھمب سکینر کو ایکٹو کریں دوبارہ سے

پراپرلی..." گرم ہوتے دماغ سے ، شہریار نے بہت عرصے بعد امپلائیز پر ایسی سختی دکھانے کو کہا تھا

"سر لیکن آپ نے خود دس سے پندرہ منٹ کی ریلیکسیشن رکھوائی تھی...اممم...آپ....کہتے ہیں تو کروا دیتا ہوں نوٹس فارورڈ...."

سیکرٹری اسے یاد کرواتے بولا اور پھر خود ہی اسکی سخت نظروں سے کنفیوز ہوتے بات مکمل

KZwrites

کی تھی... شہریار ٹیبلیٹ ٹیبل پر رکھتے انٹینس نظروں سے اسے دیکھا تھا جیسے کہنا چاہ رہا ہو کہ پہلی بار میں سنائی نہیں دیا؟

"آپکی آنکھوں میں نیند کیوں نہیں ہے...کل سے صحیح طرح نہیں سوئے آپ...آفس کیسے جائیں گے پھر...؟"

Kzwrites

"کیوں چھوڑ دوں فکر...مجھے پتہ ہے آپ ناراض ہیں...ورنہ سو جاتے آپ..."

"جب غصہ ہوتے ہیں مجھ سے،تبھی نہیں سوتے آپ..." مشل کی نیند بھری آواز کانوں میں گونجی تو ماتھے پر بل گھرے ہوئے تھے،سر کو جھٹک کر اس نے ٹیبل پر پڑا فون اٹھا لیا تھا

"اکاؤنٹس سے منیب صاحب کو بھیجیں...." کہہ

kzwrites

کر شہریار اس چئیر سے اٹھ کر اپنی چئیر کی طرف آتے سستم بھی آن کرنے لگا تھا

"جی سر..." کہہ کر سیکرٹری آئی پیڈ پر اس کی انسٹرکشنز نوٹ کرتے باہر نکلا تو شہریار نے دھیان مکمل ڈائیورٹ کرنے کو باپ کا نمبر ڈائل کرتے ان سے بھی کام سے ریلیٹڈ کچھ ڈسکشنز شروع کر دی تھیں جو ابھی گھر پر ہی تھے...پیچھے سے آتی مشل اور شازمہ کی آوازوں پر دماغ مزید سلگنے لگا تھا

kzwrites

"جو مرضی ہو جائے،کھانا پینا مِس نہیں کرتی یہ لڑکی----" کال منقطع کر کے وہ لیپ ٹاپ پر مصروف ہو گیا تھا لیکن دماغ مسلسل اسکے کہے سخت الفاظ پر اٹکا ہوا تھا

"آپ دور رہیں گے تو ٹھیک رہوں گی-ی-ی----"

KZwrites

" پاگل ہو گئے ہیں-ں-ں---جب کہہ دیا ہے کہ نہیں کریں تو بس کر دیں----"

"ناجائز فائدہ آپ اٹھاتے ہیں-ں-ں----"

KZwrites

"ہاں-ں-ں-----ہو رہی ہے زبردستی---آپ بار بار باتوں میں الجھا کر زبردستی کرتے ہیں میرے

ساتھ..." جیسے ہی یہ بات دماغ میں گونجی، اس کی بھنویں خطرناک حد تک سکڑ گئی تھیں...ٹانگ کو بے چینی سے ہلاتے شہریار نے اپنے فون کو لیپ ٹاپ سے لنک کرتے گھر کے کیمرہ کو لاگ اِن کر کے لاؤنج کی سکرین بڑی کی تھی ،جہاں مشل پاؤں صوفے پر رکھے شازمہ کے ساتھ بیٹھ کر فون پر کچھ دیکھتے، چائے کے سپ لیتی گفتگو میں مکمل کھوئی ہوئی تھی

kzwrites

"کیسے آرام سے بیٹھی ہوئی ہے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو..."

"اسکو واقعی اندازہ نہیں ہوتا کیا ، کہ بول کیا رہی ہے یہ...؟ زبردستی کی کچھ لگتی ، رات کو خود پاس آئی تھی میرے اور خود ہی...."

"چہرے پر کوئی آثار ہی نہیں کہ ذرا سی بھی

kzwrites

ٹینشن لی ہو اِس نے۔۔۔میرا سر درد کروا کر خود چائے پی جا رہی ہے۔۔۔"

"میں کیوں وقت ضائع کر رہا ہوں تب سے۔۔۔؟ مجھے بھی کام سے کام ہی رکھنا چاہئیے اپنے۔۔۔ڈسٹنس ہی مینٹین رکھنا ہے اب بس۔۔۔"

لیپ ٹاپ کی سکرین نیچے کر کے،فون پلگ آؤٹ کرتے شہریار چئیر گھما کر اٹھتے سیدھا کمرے سے ہی باہر نکل گیا تھا

Kzwrites

"باہر چلیں یار۔۔۔؟" مشل ناشتے کے بعد سمینہ بیگم کے کمرے میں بیٹھے شازمہ سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔چہرہ بجھا بجھا سا تھا

KZwrites

"باہر کدھر صبح صبح...؟" شازمہ گھڑی کی طرف نظر ڈالتے بولی تھی

"ڈرائیو پر...تم اور میں...دل نہیں لگ رہا گھر میں میرا...ایک بک بھی واپس کرنی ہے لائبریری کو،وہ بھی کر دوں گی...." مشل صوفے پر نیم دراز ہوتے بولی تھی...ہلکے نم بالوں کا جوڑا بنائے لیمن ییلو اور وائٹ سا لان کا جوڑا پہنے وہ دوپٹہ خود پر پھیلا رہی تھی...اِس ہلکے رنگ

Kzwrites

میں اسکا چہرہ تو بہت چمک رہا تھا لیکن
آنکھیں اداس سی تھیں

"بابا گھر ہیں آج...انہوں نے جانے نہیں دینا ہمیں
ایسے...اور باہر کونسا کوئی موسم پیارا ہے...تیز
دھوپ ہے..." شازمہ اسے دوپٹے میں سمٹتا
دیکھ کر اے سی کا ٹمپریچر بڑھاتے ہوئے بولی
تھی

kzwrites

"آفس کیوں نہیں گئے تایا ابو۔۔۔؟" مشل اپنے پاؤں کی انگلیاں میچتے ہوئے بولی تھی

"کہہ رہے تھے کل دھوپ میں چھت پر کھڑے ہونے سے سر درد ہوئے جا رہا ہے۔۔۔رات بھی سوئے نہیں صحیح سے۔۔۔صبح پھر شہریار

KZwrites

بھائی نے جانے نہیں دیا انہیں آفس..." شازمہ
بیڈ پر پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئی تھی...بلیک اینڈ
وائٹ لان کا جوڑا پہنے اس نے دوپٹے کو سر پر
اچھے سے اوڑھا ہوا تھا...لمبے سلکی بال گھنی
سی چٹیا کی صورت میں کمر سے لگے ہوئے
تھے...چہرہ بے حد مطمئن سا تھا

KZwrites

"ہاں۔ں...کل دھوپ تو واقعی بہت تیز
تھی...شہریار کا چہرہ بھی اتنا سرخ ہو رہا تھا
جب نیچے آئے تھے..." مشل کل شام کا منظر یاد

کرتے بولی تھی،لہجہ یک دم تھوڑا ڈاؤن ہوا تھا

"کچھ ہوا ہے کیا...؟ صبح شہریار بھائی کا موڈ بھی آف لگ رہا تھا اور ابھی تم بھی گم صم سی لگ رہی ہو...ناشتہ بھی نہیں کر کے گئے وہ...نہ تم نیچے آئی انکے ساتھ..." شازمہ اسکی آنکھوں میں اُتری اداسی دیکھ کر بولی تھی جو کم کم ہی دیکھنے کو ملتی تھی

Kzwrites

"نہیں نہیں کچھ نہیں ہوا..."

"چلو نہ چلتے ہیں باہر...فریش ہو جائیں گے....پورا دن پڑا ہے ابھی یار....گزرتا ہی نہیں وقت...اٹھو نا.... میں اپنا کہہ دوں گی کہ مجھے کام ہے...." مشل چہرے پر فیک سی سمائل لاتے دوپٹہ ٹانگوں سے ہٹا کر اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی تھی،ذہن میں مسلسل شہریار

Kzwrites

سے کیا اپنا رویہ یاد آرہا تھا تو کبھی اسکے سخت تاثرات یاد کرتے اس پر بھی غصہ آرہا تھا

"یار بابا نے اکیلے نہیں جانے دینا ایسے۔۔۔ڈرائیور کے ساتھ بھیجیں گے۔۔۔اور اگر وہ خود ہی ساتھ آگئے تو۔۔۔؟" شازمہ بھی کھڑی ہو گئی تھی

kzwrites

"تو پھر واقعی صرف کالج سے ہی ہو آئیں گے...ویسے تم نے نوٹ کیا ہے آج تایا ابو گھر ہیں تو تائی اماں کتنا خوش ہیں...میرے سامنے پہلی بار ہی تایا ابو نے ایسے آف کیا ہے..." مشل ہنستے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"ہاں بابا بہت سٹرکٹ ہیں اس معاملے میں،ہم دونوں بہن بھائی نے بھی کبھی آف نہیں کیا تھا سکول کالج سے..."

"سو بورنگ یار...میں تو کبھی کونٹینوئلی پورا ہفتہ نہیں گئی کالج...اور سکول ٹائم بھی کوئی نہ کوئی بہانہ کر کے بابا ماما کو پھنسا ہی لیتی تھی...ایکٹنگ آنی چاہئیے بس...سپیشل چھٹی کر کے جو مزہ آتا ہے نہ وہ تو سنڈے کو بھی نہیں آتا..." مشل ایک بار بولنا شروع ہوئی تو خودبخود موڈ بھی بہتر محسوس ہونے لگا تھا، زیادہ دیر اداسی اس پر حاوی رہتی ہی نہیں تھی

KZwrites

"اور میرا تو سنڈے کو بھی دل چاہتا تھا کہ

کالج چلی جاؤں...گھر میں بوریت ہوتی تھی...

کالج جا کر کم از کم فرینڈز سے باتیں ہی کر لیتا

ہے بندہ..." شازمہ صوفے پر اسکی جگہ بیٹھتے

ہوئے بولی تھی

Kzwrites

"ہاں یار یہ گھر تو واقعی بور ہے...چلو...ایک

ہفتہ نکالتے ہیں کسی طرح۔۔۔پھر دیکھنا کتنا مزہ آئے گا۔۔۔" مشل بھی واپس صوفے پر بیٹھ گئی تھی

"جانا نہیں پھر۔۔۔؟" شازمہ اسے واپس بیٹھتا دیکھ کر بولی تھی

"جانا ہے،جانا ہے۔۔۔رکو ذرا کوئی فائل وائل پکڑ

Kzwrites

لاؤں ہاتھ میں۔۔۔تایا ابو کو لگنا چاہئیے کہ بہت ضروری کام ہے۔۔۔" کہہ کر مشل اسے آنکھ مارتے باہر نکل کر سیڑھیوں کی جانب بھاگی تھی

Kzwrites

"شہریار کو مسیج کر کے پوچھوں۔۔۔؟"

"بات کرنے کا بہانہ اچھا ہے۔۔۔"

"ڈائریکٹ منانا بھی نہیں پڑے گا اور بات بھی شروع ہو جائے گی میری طرف سے..."

"اور اگر جواب نہ آیا تو...؟ "

"تو کال کر دوں گی...یہ کیا بات ہوئی کہ جواب نہیں دینا...جتنی بھی لڑائی ہو کمیونیکیشن تو نہیں رک سکتی نہ..." سوچ میں بھی وہ اسکی طرف سے رسپانس نہ آنے کا سوچ کر بھڑک گئی تھی

Kzwrites

"Main Shazma k sath drive pr chali jaon....?"

فون پکڑ کر اسے مسیج بھیجتے وہ ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئی تھی...الماری سے کچھ ڈاکیومنٹس اور فائلز نکلاتے اسکا دھیان مسلسل فون سکرین پر تھا...وہ آنلائین بھی نہیں تھا نہ ہی مسیج ڈلیور ہوا تھا...شاید نیٹ ہی آف تھا... لاسٹ سین بھی صبح صبح کا ہی تھا

kzwrites

"کال کر لیتی ہوں..." کچھ سوچ کر مشل نے اسکا نمبر ڈائل کر دیا تھا جو پوری بیلز کے بعد بند ہو گیا تھا

KZwrites

"میں نے کیا ہی کیوں فون...میسج بھی نہیں کرنا چاہئیے تھا...میں کیوں پوچھ کر جاؤں..."

"صبح کیا کہہ کر گئے تھے کہ بھاڑ میں جاؤ۔۔۔اور میں انہیں ہی کال کر کے پوچھ رہی ہوں۔۔۔"

KZwrites

"ناراض ہیں تو رہیں ناراض۔۔۔میں خود ناراض ہوں۔۔۔"

"جب بتایا تھا کہ میں تھکی ہوئی ہوں تو اتنا

رف کیوں ہوئے۔۔۔انکو خود سے سمجھنا چاہئے

میری بات کو۔۔۔"

"میں نے پہلے کبھی غصہ کیا ہے خوامخواہ جو

اب کروں گی۔۔۔اپنا بیہیوئر بھی تو دیکھیں

نہ۔۔۔"

KZwrites

"جسم میں ایسے پہلے کبھی درد نہیں ہوا

جیسے کل سے ہو رہا ہے۔۔۔۔خدانخواستہ کچھ

ہو جاتا تو۔۔۔ایسے کون کرتا ہے بھلا۔۔۔" صبح

صبح کے منظر یاد کر کے خود میں بڑبڑاتے ہوئے مشل فون اور فائلز ہاتھ میں پکڑے کمرے کا دروازہ بند کر کے نیچے آگئی تھی،نیچے اترتے ہی سامنے عالم شاہ تیار کھڑے دکھائی دئیے تھے

KZwrites

"کہاں کی تیاری ہے بیٹے۔۔۔؟" مشل کے ہاتھ میں فائلز دیکھ کر وہ اس سے مخاطب ہوئے تھے

"آپ کی کہاں کی تیاری ہے۔۔۔؟ آپ نے تو آف کرنا تھا آج۔۔۔" مشل نے سوال کے جواب میں سوال کیا تھا

KZwrites

"گھر بیٹھ کر کیا کرنا ہے،سوچا ایک چکر لگا ہی آؤں۔۔۔آپ بتائیں بیٹے۔۔۔"

"وہ...میں نے کالج جانا تھا..یہ بُک واپس کرنے، لائبریری سے لی تھی رٹرن کرنا بھول گئی تھی..پھر وہاں سے یونیورسٹی بھی جانا ہے، کچھ انفارمیشن چاہئیے تھی ایڈمیشن سے ریلیٹڈ...شازمہ کو ساتھ لیجا رہی ہوں...کدھر ہو شازمہ...؟ ہو گئی تیار...؟" مشل بات کرتے کرتے انکے سامنے سے ہٹ کر شازمہ کو آوازیں دینے لگی تھی

kzwrites

"ابھی تو بہت وقت پڑا ہے ایڈمیشنز میں۔۔۔۔خیر

چلو تیار ہو جاؤ دونوں،میں ڈراپ کر دیتا ہوں

جاتے ہوئے،نکلنے ہی لگا ہوں میں بھی

بس۔۔۔واپسی پر کال کر دینا، گلزار پک کر لے

گا۔۔۔" عالم شاہ کی بات سنی اَن سنی کرتے مشل

سمینہ بیگم کے کمرے میں گھس گئی تھی

جہاں شازمہ کندھے پر بیگ ڈالے، ناخن دانتوں

سے چباتے اسی کی طرف گھبرائی نظروں سے

دیکھ رہی تھی

kzwrites

"چلو تم۔م۔م تو باہر نکلو،تمھیں الگ گھسیٹنا پڑتا ہے۔۔۔اور یہ تایا ابو کیوں جا رہے آفس پھر سے۔۔۔دو منٹ تائی امی کی خوشی نہیں دیکھی گئی اِن سے۔۔۔" مشل اسے گھورتے ہوئے کھینچ کر ساتھ باہر لے آئی تھی

KZwrites

"بابا کہہ تو رہے ہیں وہ ڈراپ کر دیں گے،کدھر نکلی جا رہی ہو دونوں۔۔۔" سمینہ بیگم انہیں باہر کی جانب جاتا دیکھ کر بولی تھیں

"میں اپنی گاڑی میں جا رہی ہوں تائی امی،کالج

سے یونیورسٹی بھی جانا ہے،بتایا ہے تایا ابو

کو..." مشل کے چہرے پر تھوڑے سے بیزار سے

تاثرات آئے تھے

KZwrites

"ہاں تو پھر گلزار کو لیجاؤ نہ ساتھ...اکیلے نہیں

جانا..." سمینہ بیگم عالم شاہ کی طرف دیکھتے

بولیں تو انہوں نے بھی سر ہاں کی صورت ہلایا تھا

"تائی امی ایکچوئلی ہمارا ڈرائیو پر جانے کا بھی ارادہ ہے،کچھ شاپنگ بھی کرنی ہے واپسی پر...اور اِسے بھی تو سکھانا ہے ڈرائیو کرنا...زیادہ دور نہیں جانا کالج تک ہی جائیں گے بس...پلیز ڈرائیور نہیں چاہئیے،انسان بات تک نہیں کر سکتا آپس میں کُھل کر...اور اگر بھیجنا ہی ہے تو الگ گاڑی میں بھیج دیں

Kzwrites

اُسے۔۔۔ڈرائیو ہم خود ہی کریں گے۔۔۔" کوئی بہانہ نہ چلتا دیکھ کر مشل نے سیدھا سارا مدعا بیان کر دیا تھا

"جانے دیں بابا۔۔۔گھر میں ویسے بھی ابھی کچھ کرنے کو ہے نہیں۔۔۔۔میں اسکا کالج بھی دیکھ لوں گی۔۔۔" شازمہ بھی تھوڑا ضد والے لہجے میں بولی تو عالم شاہ حیرت سے اسے دیکھے تھے،وہ شاید پہلی بار اُن سے یوں مخاطب ہوئی

Kzwrites

تھی

"چلو ٹھیک ہے جاؤ۔۔۔گلزار سے کہتا ہوں ساتھ جائے تم دونوں کے۔۔۔اوجھل نہیں ہونا ،ساتھ ساتھ رہنا اسکے۔۔۔" عالم شاہ بولے تو مشل نے کچا سا مسکراتے کندھے اچکائے تھے

Kzwrites

"چلو اِتنا بھی کافی ہے فی الحال۔۔۔تم تھی ساتھ

،ورنہ میں اکیلی ہوتی تو نکل بھی آتی..." مشل اسکے کان میں سرگوشیاں کرتے باہر کی جانب بڑھ گئی تھی

"ویسے اچھا ہے،تایا ابو کے سامنے ہی ہم آئے ہیں...آہستہ آہستہ عادت ہو جائے گی انہیں بھی...نارمل لگنے لگے گا سب...پھر یہ گلزار کی بھی چھٹی...ترکی چلو ایک بار...روزانہ گھومنے نکلا کریں گے...شکر ہے شہریار اتنے سوال جواب نہیں کرتے...."

KZwrites

"تم سے پہلے وہ ہی مجھے ایسے لیجاتے تھے۔۔۔"

دونوں باتیں کرتے کرتے باہر نکل آئی تھیں

"خود بھی ہمت کیا کرو۔۔۔چلو پہلے یہ بُک واپس کر لوں فٹافٹ۔۔" مشل گاڑی سٹارٹ کرتے بولی تھی

KZwrites

"تم بھائی سے کہو تمھیں نئی گاڑی لے کر دیں، یہ بہت پرانی نہیں۔۔۔؟ ابھی دوسری میں چلیں۔۔۔؟ گلزار کو یہ دے دو۔۔" شازمہ اے سی اپنی طرف سیٹ کرتے بولی تھی

KZwrites

"مجھے یہی پسند ہے،پرانی ہے مگر بہت سموتھ ہے۔۔۔بابا کی یاد آتی ہے اِس سے،جب بھی اس میں بیٹھتی ہوں۔۔۔حالانکہ بابا نے بہت کم چلائی ہے۔۔۔لیکن پھر بھی مجھے اُنکی خوشبو سی

محسوس ہوتی ہے اس میں..." لڑائی کے بعد

ہمیشہ مشل کو باپ کی یاد پہلے سے بھی زیادہ

ستانے لگتی تھی،اپنا دھیان ہٹانے کو وہ باہر تو

آگئی تھی مگر دل شہریار کا کوئی رسپانس نہ

آنے پر اندر ہی اندر بجھ سا گیا تھا

KZwrites

"شازم وہاں جا کر لڑکی کے سامنے زیادہ اچھے بننے کی ایکٹنگ مت کرنے لگ جانا،بعد میں جواب دہ مجھے ہونا پڑتا ہے۔۔۔اوپر سے بھری دوپہر میں بلا لیا ہے،کوئی تمیز سلیقہ ہی نہیں۔۔۔ " سامعہ شاہ گاڑی میں بیٹھے بولی تھیں

KZwrites

"شام کو اسکی کلاسز ہوتی ہیں،اور مجھے ایکٹنگ کی ضرورت نہیں پڑتی ماما، لڑکیاں دیکھتے ہی فدا ہو جاتی ہیں آپکے بیٹے پر۔۔۔خود

پیچھے پڑ جاتی ہیں...وہ شازمہ میڈم...یاد نہیں وہ بھی خود پیچھے پڑی تھی..." شازم غرور سے بولا تھا

KZwrites

"ہاں...توبہ بڑی خراب لڑکی تھی وہ....جتنی شکل سے معصوم تھی اندر سے اتنی ہی تیز...بہن کی بیٹی کر کے کائے تھے،دیکھو کیسے ذلیل کروا گئی...اپنوں ہر بھی اعتبار نہ کرنے

بندہ آجکل تو..." سامعہ شاہ طنز سے بولی تھیں

"ہونہہ،ذلیل تو خود ہوں گے وہ....مجھے تو مل ہی جائے گی کوئی بھی...اس دقیانوسی کو کوئی منہ نہیں لگائے گا...سنا ہے اسکا یار اسکے پیچھے پاگل ہے آجکل...اگر شازمہ کا رشتہ اس سے کیا تو شہریار کا وہ توا لگواؤں گا کمیونٹی میں

kzwrites

کہ یاد رکھے گا۔۔۔آپ ٹھیک ہی کہہ رہی تھیں یہ

شازمہ کا پہلے سے چکر تھا اسکے ساتھ۔۔۔گھر آتا

جاتا تھا تبھی۔۔۔کریں تو سہی اب وہاں

رشتہ۔۔۔اسکی بہن اور بیوی کی سب پولیں

کھول کر رکھ دوں گا۔۔۔" شازم کمینگی سے اپنے

چہرے پر ہاتھ پھیرتے بولا تھا

KZwrites

"بس کرو...پہلے کم بے عزتی حصے آئی ہے ،
تمھاری وہ فیک وڈیوز نے اتنی بدنامی کروائی
ہے جو ان لوگوں نے ہوشیاری سے پیسے دے کر
بنوائی تھیں...توبہ....اور مجھے تو ڈر ہے کہ
کہیں لڑکی والوں کو نہ بھنک پڑ جائے اس
معاملے کی کوئی،بہتر ہوتا کہ بتا دیتے انکو
تمھاری شادی کا بھی..." سامعہ شاہ پریشانی
سے بولی تھیں

kzwrites

"ماما۔۔۔بہت بڑی دنیا ہے،کچھ نہیں پتہ لگتا کسی کو،ہمارے کونسے کوئی رشتے دار ہیں جو انکو کچھ بتائیں گے۔۔۔بے فکر رہیں۔۔۔اور وہ وڈیوز صاف پتہ لگ رہا تھا کہ فیک ہیں۔۔۔اجکل تو کسی کا بھی فیس لگا کر بنا دو کچھ بھی۔۔۔"

شازم ماں سے نظتیں چراتے گاڑی انکے گھر کے آگے روکتے بولا تھا۔۔۔باہر نکلتے ہی ایک نظر گھر پر دوڑائی تو ٹیرس پر

نشاء کھڑی تھی،وہ فورا اسکو پہچان گیا تھا، نظر ملتے ہی نشاء ٹیرس سے پیچھے ہٹی تھی

KZwrites

"یہ بھی کوئی ترسی ہوئی لگ رہی ہے۔۔۔ساری لڑکیاں ہی خراب ہیں آجکل۔۔۔" دل میں سوچتے ہوئے شازم نے دوسری طرف آتے ماں کے لیے دروازہ کھولا تھا

KZwrites

"اسلام علیکم۔۔۔کیسے ہیں شازم صاحب۔۔۔" نشاء کے ماموں نے خوشدلی سے انکا استقبال کیا تھا، کچھ دیر باتوں کے بعد نشاء کو بلایا تو

شازم جو اسکی پکچرز دیکھ کر اسکو

پسند کر چکا تھا سامنے دیکھ کر مزید مطمئن

ہو گیا تھا۔۔وہ بلاشبہ بے حد خوبصورت تھی۔۔۔

چال ڈھال میں مکمل کانفیڈنس۔۔۔نکھرا

،چہرہ۔۔۔زبردست ڈریسنگ سینس۔۔۔بلکل ویسی

جیسی لڑکیاں اسکو اٹریکٹ کرتی تھیں۔۔۔سامعہ

شاہ کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ انکو

نشاء پسند نہیں آئی،وہ ان سے صرف سلام لے

کر مسلسل شازم سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔چائے م

لازم نے سرو کی تھی

kzwrites

"آپ بی ایس سی کر رہی ہیں،اگر آپ نے لائر بننا تھا تو اسکے اکارڈنگ کیوں سبجیکٹ سیلیک نہیں کیے..." شازم بہت تمیز سے بات کرتے بولا، نشاء اسکا اتنا انٹرسٹ دیکھ کر بہت خوش۔ہو رہی تھی،سفید ڈریس شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ پہنے وہ بھرپور پرسنالٹی میں غضب ڈھا ہی رہا تھا،اوپر سے اسکے بات کرنے کے پولائیٹ سے انداز نے نشاء کو کافی امپریس کیا تھا

kzwrites

"سائنس سبجیکٹ تو ماموں کی مرضی سے

رکھے تھے لیکن اپنا شوق بھی پورا کروں گی،

ایل ایل بی کر کے...مجھے تو شادی کی جلدی

نہیں تھی پر ماموں نے گارنٹی دی ہے کہ آپ کو

کوئی اعتراض نہیں ہے...ماموں نے ہمیشہ بہت

خیال رکھا ہے میرا ایز یو نو میرے پیرنٹس

نہیں ہیں---

KZwrites

He is just like my father , i dont to

even leave him....

آپکا گھر بھی یہاں پاس ہے تو

Its good for both of us...."

نشاء بغیر ہچکچائے مکمل کانفیڈینس سے اپنی
ہر بات سامنے رکھتی جا رہی تھی تو سامعہ
شاہ نے کٹیلی نگاہ اس پر ڈالی تھی...وہ انکو
بلکل اگنور کیے صرف شازم پر توجہ دے رہی
تھی ،اس سے ہر بات ڈسکس کیے جا رہی تھی
شازم بھی اسکی ہر بات کو بہت اچھے سے ڈیل
کرتے مسلسل ہاں میں ہاں ملا رہا تھا...سامعہ
شاہ شازم کی نظروں میں وہ کبھی شازمہ کی
پسندیدگی بھی برداشت نہیں کر پاتی تھیں تو
اس اجنبی لڑکی کو کیسے برداشت کرتیں جو
سب کے درمیان انہیں مکمل اگنور کر کے شازم

kzwrites

سے ڈائریکٹ اپنی ڈیمانڈز ڈسکس کر رہی تھی

"ضرور کیوں نہیں...آپ جیسے مرضی اپنی
سٹڈیز کر سکتی ہیں...انفیکٹ ہو سکتا ہے ہم
اکٹھے ہی ایل ایل بی کریں ،کیونکہ میرا پہلے
سے ہی تھوڑا بہت ارادہ تھا اس فیلڈ کو بھی
ٹچ کرنے کا...آپکے ڈیپارٹمنٹ میں جو شازل
صاحب ہیں ابھی کے ایچ-او-ڈی...وہ میرے بہت

Kzwrites

اچھے دوست ہیں..." شازم پورے انٹرسٹ کے

ساتھ اس سے اسکی پڑھائی سے ریلیٹڈ باتیں

کیے جا رہا تھا، نشاء اسکی نظروں میں اپنے لیے

پسندیدگی اور اسکا اتنا انٹرسٹ لینا دیکھ کر

اپنے ماموں کو نظروں ہی نظروں میں رضامندی

دے چکی تھی جبکہ سامعہ شاہ کو اسکے اتنا

زیادہ بولنے سے سر درد شروع ہو چکا تھا

kzwrites

کافی گھنٹے کالج،یونیورسٹی،کافی شاپ،شاپنگ مال میں گزار کر وہ لمبی ڈرائیو کے بعد اب گھر کو آرہی تھیں۔۔۔شازمہ نے بھی تھوڑی بہت ڈرائیونگ کر کے دیکھا تھا۔۔۔دھوپ اور گرمی کے باوجود ان دونوں نے بہت اچھا وقت گزارا تھا۔۔۔مشل سے زیادہ شازمہ کا چہرہ کِھلا ہوا تھا

kzwrites

"تائی جان کی کال نہ آتی تو لنچ بھی کر کے آتے..." مشل گھر داخل ہوتے ہوئے بولی تھی

"کل چلیں گے پھر سے...؟ تھوڑا لیٹ نکلیں گے نہ...افففف زندگی میں پہلی بار اتنی سخت گرمی میں بھی اِتنا انجوائے کیا ہے میں نے...تم پہلے بھی ایسے جاتی تھی اکیلے باہر...؟ "

شازمہ کی کھلکھلاہٹیں پورے لاؤنج میں گونج رہی تھیں

KZwrites

"اتنا زیادہ بھی نہیں گئی کبھی...زیادہ سے زیادہ جم چلی جاتی تھی یا کافی پینے...تمھیں دکھائی تھی نہ جم اپنی...اسکے پاس ہی کافی شاپ تھی...بہت جاتی تھی وہاں...کبھی کبھار بابا بھی ساتھ آجاتے تھے..." مسکرا کر بولتے بولتے مشل کی نظروں میں کافی شاپ کے بلکل سامنے والا ریسٹورنٹ آیا تھا جہاں شہریار پہلی بار اس سے ملنے آیا تھا

kzwrites

"رخشندہ جوس لاؤ دونوں کے لیے،شکلیں دیکھو انکی۔۔۔اتنی دیر لگا دی حد ہوتی ہے۔۔۔تمھارے بابا کا موڈ آف ہو گیا تھا صبح ہی شازمہ۔۔۔مشل کی وجہ سے زیادہ بولے نہیں بس وہ۔۔۔" سمینہ بیگم ان دونوں کو اندر داخل ہوتا دیکھ کر بولی تھیں

KZwrites

"ماما آپ بھی چلنا کل ساتھ.....پھر آپکو سمجھ آئے گی کہ کتنا فریش فیل ہوتا ہے..." شازمہ انکے پاس بیٹھتے ہوئے بولی تو سمینہ بیگم بھنویں سکیڑ کر ہلکا سا مسکراتے اسے دیکھی تھیں "میں نہیں کرتی آوارہ گردیاں بھئی...میں تو پریشان ہوں ترکی جا کر شازمہ بدل ہی جائے گی پوری....ابھی ہی اتنا بدل گئی ہے...میرا تو دل ابھی بھی راضی نہیں کہ یہ جائے...."

kzwrites

"ایک بار کر کے تو دیکھیں آوارہ گردی تائی امی...آپ بھی بدل جائیں گی...پھر آپکا بھی روز روز دل کرے گا گھومنے پھرنے کا...آپ بلکہ جایا کریں نہ تایا ابو ساتھ کبھی...." مشل ہنستے ہوئے اپنے دھیان میں بولی تھی لیکن سمینہ بیگم کے چہرے پر پھیلی سختی اس سے نظر انداز ہو گئی تھی،نظریں فون سکرین پر تھیں جہاں اسکا میسج تقریباً گھنٹہ پہلے کا سین ہو چکا تھا لیکن کوئی ریپلائے نہیں آیا تھا...چہرے پر ہنستے ہنستے تھوڑی اداسی آئی

KZwrites

تھی

"تم دونوں تو مل کر گیارہ ہو گئی ہو...چلو نہ ذرا...کچن میں پہنچو....دادا جان کے کھانے کا ٹائم ہو رہا ہے..." سمینہ بیگم مشل کی بات پر کچھ خفا سا ہوتے شازمہ کو نظروں ہی نظروں میں گھورتے ہوئے بولی تھیں

Kzwrites

"شازمہ تم دیکھ لو گی۔۔۔؟ میرا سر تھوڑا درد ہو رہا ہے۔۔۔" مشل فون پر نظریں جمائے رخشندہ بی سے جوس پکڑتے ہوئے بولی تو شازمہ اسکے کہتے کہتے ہی ماں کے ساتھ کچن کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔مشل جوس کا گلاس اور فون ہاتھ میں پکڑے اوپر کو جانے والی سیڑھیوں کی طرف آگئی تھی

k7writes

"اتنا ناراض رہ نہیں سکتے...شام کو آئیں گے تو خود چائے بنا کر دوں گی...جم کا سامان بھی ریڈی کر کے رکھوں گی...خود ہی موڈ صحیح ہو جائے گا..."

KZwrites

"میری ہی غلطی ہے...اگر نہیں تھی کمفرٹیبل تو نہیں کہنا چاہئیے تھا انکو...صحیح سے بتانا چاہئیے تھا..."

"موڈ سونگز پر بات ڈال دوں گی۔۔۔ہاں۔۔۔پر بات شروع کیسے کروں گی۔ی۔ی۔۔۔یہی تو مسئلہ ہے۔۔۔"

KZwrites

"کم از کم اتنا لاؤڈ نہیں ہونا چاہئیے تھا۔۔۔وہ اتنے آرام سے بات کرتے ہیں۔۔۔"

"اور یہ بازو۔۔اس میں بھی اب درد نہیں ہو رہا۔۔کیا کروں۔۔۔پھر بھی ہیٹ سپرے یہاں رکھ لیتی ہوں،انہیں لگے گا کہ درد ہے مجھے ابھی بھی۔۔۔" سوچتے ہوئے مشل شہریار کی کبرڈ کی طرف بھاگی تھی۔۔۔ہیٹ سپرے نکال کر واپس کمرے میں آتے اس نے اپنی سلیو رول اپ کر کے بھر بھر کر سپرے کر لیا تھا۔۔۔فون پر 5 بجے کا ا لارم لگا کر وہ اے سی کم ٹمپریچر پر آن کر کے ، لائٹس ڈم کر کے بیڈ پر لیٹ گئی تھی

kzwrites

"Shahryar agr jaldi agye to mjhy call kr k jaga dena lazmi..."

"Btana mat unhy k mene kaha ha tumhy.."

KZwrites

"Main Thora sony lagi hoon..."

شازمہ کو کچھ مسیجز بھیج کر مشل ریلیکس ہو کر آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔اپنا موڈ فریش رکھنے کے لیے،دھیان بٹانے کی خاطر ناچاہتے

ہوئے بھی باہر گھومنے پھرنے سے دل مزید اداس ہو گیا تھا۔۔۔شہریار کا صبح والا غصے سے سرخ ہوتا چہرہ یاد کرتے ایک دھڑکا سا لگا ہوا تھا۔۔۔روزانہ میسجز سے بھری فون سکرین آج بلکل بے رونق تھی۔۔۔ سکرین کو ایک نظر دیکھ کر پھر سے آنکھیں بند کرتے وہ کمفرٹر پورا خود پر تان کر اس میں گم سی ہو گئی تھی۔۔۔خاموشی سے لیٹے خود پر مزید اداسی طاری کر کے چند آنسو بہاتے وہ کچھ دیر میں ہی گہری نیند میں چلی گئی تھی

KZwrites

کچھ دیر بعد.....

رولڈ اپ سلیوز نیچے کرتے شہریار نے تھکے تھکے سے انداز میں کمرے کا دروازہ کھولا تو اندر نیم اندھیرا محسوس کر کے وہ ایک پل کو دروازے پر ٹھہرا تھا ، پینٹ کی پاکٹ سے فون نکال کر قدم آہستگی سے رکھتے ، اختیاط سے بغیر آواز کے دروازہ بند کر کے وہ کمرے میں

kzwrites

داخل ہوا تھا۔۔۔پہلی نظر ہی کمفرٹر میں سائیڈ کروٹ پر لیٹی گھری نیند میں گم مشل پر پڑی تھی۔۔۔اسے بیڈ پر پرسکون سوئے دیکھ کر شہریار سلیوز پوری نیچے کرتے ،ماتھے پر گھرے بل ڈالے بیڈ پر اپنی سائیڈ ٹیبل کے قریب آیا تھا۔۔۔گھنگریالے بال تکیے پر بکھر کر نیچے کو لٹک رہے تھے۔۔۔اپنے مخصوص لاپرواہ سے انداز میں ایک ٹانگ آگے کو بینڈ کیے گھری سانسیں لینا، اسکے نیند میں بری طرح ڈوبے ہونے کو ظاہر کر رہا تھا۔

Kzwrites

"جب دیکھو نیند ہی پوری ہو رہی ہوتی ہے---"

اسکے بے ضرر سے معصوم چہرے کو دیکھ کر

سوچتے شہریار نے سکرین آن کر کے فون

سائیلنٹ پر کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا کہ

کسی کے فون سے اسکی نیند ڈسٹرب نہ ہو

جائے---

KZwrites

"اتنا کیسے سو لیتی ہے یہ...کم از کم پریشانی میں ہی انسان جاگ لے تھوڑا..." سوچتے ہوئے بہت ہی ہلکی سی مسکراہٹ اسکے چہرے پر آئی تھی...اختیاط سے کیز کو بغیر آواز کے فون کے پاس رکھتے اسکی نظریں کمفرٹر میں چھپے وجود پر ٹکی ہوئی تھیں...اے سی کی ٹھنڈک سے کمرہ یخ بستہ ہو رہا تھا...صرف اے سی اور ایل ای ڈی کی ہی ہلکی سی روشنی کمرے میں موجود تھی

kzwrites

"ٹینشن لیتی ہی کہاں ہے یہ...ٹینشن صرف دینا آتی ہے اِسے اگلے کو..." شرٹ ان بٹن کرتے شہریار نے سر جھٹک کر نظریں اس سے ہٹاتے غصے کو واپس خود پر طاری کیا تھا، جو اسے دیکھ کر ہوا ہوتا محسوس ہوا تھا...کمرے کے مخصوص خوشبو ،خوابناک سے ماحول نے پورے دن کی تھکن اتار سی دی تھی....اسے اپنی جگہ پر سویا دیکھ کر ویسے ہی دل نرم سا پڑ گیا تھا

KZwrites

"اِس بار تو جو مرضی ہو جائے...نہیں مناؤں گا...عادت ہو گئی ہے اسے کہ جتنا مرضی لڑ لو اور پھر آسانی سے صلح کر لو....اور پھر سے وہی سب...." شرٹ اتار کر قدم ڈریسنگ روم کی طرف بڑھاتے شہریار نے اختیاط سے دروازہ اندر سے بند کیا تھا...وہاں کی بھی روشنی جلائے بغیر وہ باتھروم فریش ہونے چلا گیا تھا

KZWrites

"ہزار بار کہہ چکا ہوں کہ جو بھی مسئلہ ہو آرام سے ڈسکس کریں گے لیکن نہیں۔۔۔لڑے بغیر اسکی آگ نہیں بجھتی۔۔۔اب پورا پورا جلاؤں گا اسکو تو میں۔۔۔" سفید ٹی شرٹ ،سیاہ ٹراؤزر پہن کر ٹاول سے بالوں کو خشک کرتے باتھروم کی لائیٹ کی روشنی میں ڈریسنگ روم کے مرر میں خود کو دیکھ کر وہ بال سنوارتے مسلسل کچھ نہ کچھ سوچ کر خود کو بھڑکانے کی کوشش کر رہا تھا

KZwrites

"ٹھیک ہے میں زیادہ ہی سخت ہو گیا تھا لیکن تب روکے نہ... اُس وقت تو روکتی نہیں ہے...سارے نخرے ، ٹینٹرمز ، موڈ سونگز بعد میں میرے کھاتے میں ڈال دیتی ہے...چالاک نہ ہو تو..." پورا دن آفس میں مصروف گزار کر غصہ خود بخود ہی کم ہو گیا تھا،چہرے کے تاثرات چاہتے ہوئے بھی سخت نہیں ہو پا رہے

KZwrites

تھے

"پتہ نہیں کیا چلتا رہتا ہے اسکے دماغ
میں---پورا ڈرامہ کرئیٹ کر کے ہفتے بعد جا کر
بتانا ہوتا ہے میڈم نے کہ فلاں بات بری لگی
تھی--- یقیناً خود شرٹ اتار کر خود ہی
کمفرٹیبل فیل نہیں کر رہی ہو گی بعد میں---
اسکا الزام بھی میرے سر آئے گا اب---" صبح کے

KZwrites

سارے منظر یاد کر کے وہ مسلسل کچھ نہ کچھ سوچتے ہوئے اپنے اندازے لگاتے ڈریسنگ روم سے کمرے میں آیا تو ماحول کی خنکی نے ٹھنڈے جسم کو یک دم لپیٹ میں لیا تھا

KZwrites

"ریمورٹ بھی تکیے کے نیچے رکھا ہو گا...." ایک سوفٹ سی نظر اس پر ڈال کر سوچتے ہوئے زبردستی ماتھے پر بل لاتے،فون اسکے پاس سے اٹھا کر وہ لمبے ڈگ بھرتے صوفے پر نیم دراز ہو گیا تھا...شام کے پانچ بج رہے تھے....کچھ پل

یونہی نیم دراز لیٹے یک دم کمرے میں مشل کے
فون کی آواز گونجنے لگی تو اسے ہلتا جلتا
دیکھ کر شہریار نے بازو چہرے پر رکھ کر
آنکھیں موند لی تھیں

KZwrites

"کب۔ب۔ب۔۔؟ نہیں اوپر تو نہیں آ۔۔آ۔۔ئے۔۔۔"
شازمہ کی کال پک کر کے اونچی آواز میں بولتے
بولتے ,نیم اندھیرے میں نظر صوفے پر نیم دراز

وجود پر پڑی تو مشل نے آواز دھیمی کر کے
دانت پیستے بات کو نامکمل چھوڑا تھا

Kzwrites

"ہاں...ٹھیک ہے..." کہہ کر کال کاٹتے مشل نے
دھڑکتے دل سے فون ایک طرف رکھا تھا...سائیڈ
لیمپ آن کر کے کمرے میں پھیلتی مدھم سی
دلفریب روشنی میں اس نے نیند سے بھری
آنکھیں پوری طرح کھول کر اسے دیکھا

تھا...اپنے بکھرے بالوں کو سمیٹ کر جوڑے کی شکل دیتے وہ صوفے سے باہر آتی اسکی لمبی ٹانگوں پر بغور دیکھتے مزید سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی...بازو سے آنکھیں ڈھانپے وہ سویا ہوا معلوم ہو رہا تھا

KZwrites

"یہ کب آئے...کپڑے بھی بدل لیے اور مجھے پتہ ہی نہیں لگا..." چہرے پر پریشان سے تاثرات لیے

گردن کو سٹریچ کرتے اس نے کمفرٹر ٹانگوں سے ہٹاتے فرش پر پاؤں اتارے تھے

"شازمہ کی بچی کو کہا بھی تھا کہ آتے ہی بتائے...پتہ نہیں کتنی دیر ہو گئی آئے ہوئے انہیں..." نظریں مسلسل اسکی طرف کیے مشل قمیض کو ترتیب دیتے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

Kzwrites

"غصے میں ہیں تبھی بیڈ پر نہیں لیٹے..."

سوچتے ہوئے مشل نے دائیں بائیں نظر دوڑاتے

کمرے کا جائزہ لیا تھا

KZwrites

"پتہ نہیں میں کیسی لگ رہی تھی سوئے

ہوئے..." یک دم وال مرر کے سامنے کھڑے ہو کر

خود کو تنقیدی نظروں سے دیکھتے مشل نے

چہرے پر دونوں ہاتھ پھیرے تھے

"مجھے کہتے رہتے ہیں جتنی مرضی ناراضگی
ہو بیڈ پر ہی سویا کرو اور خود اپنی بار صوفے
پر سو گئے ہیں..." بیڈ پر پڑا سلوٹوں سے بھرا
دوپٹہ اٹھا کر کندھوں پر ڈالتے مشل نے اسکے
پاؤں کی ہلکی سی مووومنٹ کو نوٹ کیا تو
سانسیں یک دم تیز ہوئی تھیں

KZwrites

"جاگ رہے ہیں کیا۔۔۔؟" سوچتے ہوئے ہی دھڑکنوں نے بھی یک دم تیزی پکڑی تھی۔۔۔بول چال بند ہونے پر ذرا سی مووومنٹس بھی زیادہ محسوس ہونے لگتی تھیں

KZwrites

"بات کروں کہ نہیں۔۔۔؟ میسج کا ریپلائے تو کیا نہیں تھا۔۔۔اب بھی جواب نہ دیا۔۔۔؟ " سوچتے ہوئے مشل نے جھک کر بیڈ سے فون اٹھایا تھا

"Kuch khaya tha Sharyar nay aa k....?"

کھڑے کھڑے شازمہ کو مسیج بھیج کر مشل نے پھر سے نظروں کا رخ اسکے پاؤں کی جانب کیا تھا جو اب باقاعدہ ایک رو میں مسلسل ہل رہا تھا

Kzwrites

"Nai shaid...meri ankh lg gyi thi aur wo atay hi sedha uper chalay gye,mjhy b mama ny btaya unk anay ka ...uper sy phone nai mil raha tha mera to time lg gya messgae krne main...koi larai hui ha kya??? "

KZwrites

شازمہ کا لمبا چوڑا مسیج ادھورا سا پڑھ کر مشل صوفے کے بلکل سامنے بیڈ پر بیچ و بیچ بیٹھ گئی تھی

"یہ کیوں اِدھر بیٹھ گئی ہے..." پاؤں کی حرکت کو روک کر سوچتے شہریار نے اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس کیا تھا...چہرہ اسکی نظروں کی ممکنہ تپش پر گرم سا ہوا تھا

KZwrites

"آپکے لیے...چائے لاؤں...؟ یا...کھانا کھائیں

گے...؟ " مشل کی لرزتی سی آواز پر شہریار نے
بازو چہرے سے یوں ہٹایا تھا جیسے گہری نیند
سے جاگا ہو

Kzwrites

"ن...نہیں...شکریہ..." مختصر سا جواب دے کر
ویسے ہی لیٹے اس نے کروٹ موڑ کر چہرہ
صوفے کی بیک کی طرف کر لیا تھا...اوٹ میں
ہو کر آنکھیں پوری طرح سے کھل گئی تھیں

"لڑائی اپنی جگہ لیکن آپکو مسیج کا ریپلائے کرنا چاہئیے تھا صبح...." اسکا لیے دئیے سے انداز میں شکریہ کہنا،یوں رخ موڑنا مشل کے تھمے ہوئے اعصاب کو یک دم سلگا گیا تھا، بھنویں تک سکڑ گئی تھیں

KZwrites

"تم چلی گئی تھیں نہ جہاں جانا تھا۔۔۔؟ "

شہریار نے بائیں ٹانگ صوفے کی بیک پر چڑھاتے نپے تلے لہجے میں جواب دیا تھا

KZwrites

"لیکن آپکا جواب نہ دینا بہت روڈ لگا مجھے۔۔۔

How many times do i have to tell you not to ghost me like this....?"

اسکی پشت کو گھورتے مشل سخت لہجے میں

بولتے بولتے یک دم روہانسی ہوئی تو شہریار نے رخ بغیر موڑے ہی آئی رول کیا تھا "پتہ تھا مجھے،نکال لے گی میری کوئی نہ کوئی غلطی---"

KZwrites

"نیٹ بند تھا،میسج لیٹ ملا تھا مجھے اور تب تک تم جا چکی تھیں---بلکہ شاید واپس بھی آگئی تھیں---پھر کیا جواب دیتا میں---؟ " کہہ کر شہریار ٹانگ واپس نیچے اتار کر اٹھ کر

بیٹھتے اسکی جانب دیکھے بغیر ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔لہجہ بلکل سپاٹ سا تھا۔۔۔بات کرتے ہوئے دل دونوں کے ہی تیز تیز دھڑک رہے تھے

KZwrites

"تو میں نے پوچھ کر ہی جانا تھا آپ سے۔۔۔۔کال بھی کی تھی میں نے۔۔۔۔آپ نے لڑائی کی وجہ سے اکڑ میں نہیں پک کی کال بھی۔۔۔ہے نا۔۔۔"

اصل بات سے ہٹ کر دوسری کسی بخث سے بات شروع کرنا مشل کو آسان لگا تھا۔۔۔بیڈ سے اٹھ کر کھڑے ہوتے وہ اسکے مقابل ہوئی تو

اسکے جسم سے اٹھتی مخصوص سٹرانگ سی خوشبو سے مشل کو بہت اپنا سا احساس ہوا تھا

Kzwrites

"میں بزی تھا۔۔۔اور کوئی بات نہیں مجھ سے بغیر پوچھے بھی چلی جاتی تو۔۔۔ماما بابا کو بتا دیا تھا نہ،کافی ہے۔۔۔دیٹس فائن۔۔۔" لہجہ نرم مگر جذبات سے عاری رکھ کر شہریار نے جھک کر صوفے پر پڑا فون اٹھا کر دروازے کا رخ کیا تو مشل نے اسکے روکھے سے روئیے پر ضبط سے

گلے کو تر کرتے دروازے کی جانب دیکھا تھا

"میں کچھ کھانے..." لفظ ابھی منہ میں ہی تھے
کہ دروازہ بند ہونے کی آواز پر مشل کی آنکھیں
ایک لمحے میں نم ہوئی تھیں...نظروں کا رخ
بھی وہیں تھا

"ایک دفعہ دیکھا بھی نہیں مجھے..."

Kzwrites

"اتنا بھی کیا ہو گیا ہے۔۔۔"

"پتہ نہیں لگ رہا اِنکو۔۔۔"

"منا تو رہی ہوں صبح سے۔۔۔"

"آگے سے اکڑ دکھائی جا رہے ہیں۔۔۔"

KZwrites

"یاد بھی نہیں آرہا اب کہ بولا کیا تھا میں نے غصے میں۔۔۔" دماغ پر زور ڈالتے وہ صوفے پر ڈھیلے سے انداز میں بیٹھ گئی تھی

"ایک تو بھول کیوں جاتا ہے مجھے اپنا بولا ہوا۔۔۔کیا کروں۔۔۔" سر کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر وہ چہرے پر ناگوار سے تاثرات لاتے ہم کلام ہوئی تھی

KZwrites

"کمرے سے نکل جاؤ،دماغ ہلا ہوا ہے تماشہ نہ لگاؤ...اتنا کچھ بولا مجھے انہوں نے...میں نے صرف پیچھے ہٹنے کا کہا تھا اور پھر بھی منا رہی ہوں نہ میں..." دماغ پر زور ڈال کر بھی صرف اسکے کہے سارے جملے یاد آنے لگے تھے، اسکا غصے میں سرخ ہوتا چہرہ نظروں میں واضح ہوا تھا

kzwrites

"اتنا برا جھٹکا تھا میں نے...کتنا برا فیل ہوا ہو گا...خود ہی تو میں نے پاس آنے دیا تھا پہلے...."

صوفے پر بیٹھے مسلسل اپنے روئیے کو یاد کرتے مشل کو آہستہ آہستہ اپنا سخت لہجہ بھی یاد آنے لگا تھا

KZwrites

"کیسے بتاؤں انہیں کہ میرا دھیان بھٹک جاتا ہے

اچانک۔۔۔اپنا آپ اچانک برا لگنے لگتا ہے۔۔۔اپنا سکون پاتے ہی یک دم عجیب سا احساس ہونے لگتا ہے جیسے انکی نظروں میں گر سی گئی ہوں۔۔۔مسلسل یہ سوچ آتی ہے کہ وہ کیا سوچ رہے ہوں گے میرے بارے میں۔۔۔اور اب تو جیسے وہ کرتے ہیں،جسم اتنا uneven سا ہو جاتا ہے۔۔۔عجیب ہی لگتا ہو گا۔۔۔" اپنے دل میں چھپے خدشات بھی ذہن میں تازہ ہونے لگے تھے جنہیں زبان دینا سب سے مشکل کام تھا

kzwrites

"بات کرتی ہوں نیچے جا کر۔۔ایک ہگ کر لیتی
ہوں زور سے۔۔۔خود ہی مان جائیں گے،بات سن
لیں گے۔۔۔" کچھ دیر کنپٹیاں سہلاتے تھوڑا گلٹ
میں مبتلا ہو کر وہ پھر سے اٹھ کھڑی ہوئی
تھی،دروازے کا رخ کرتے اس نے نم آنکھیں رگڑ
کر صاف کی تھیں

KZwrites

"مشل آگئی ہو تو چائے رکھ دو ذرا۔۔" اسے

سیڑھیوں سے اترتا دیکھ کر سمینہ بیگم نے

قدرے اونچی آواز لگائی تھی جبکہ مشل کی متلاشی نظریں شہریار کو لاؤنج میں نہ پا کر

مزید بے چین ہو گئی تھیں

KZwrites

"بنانے لگی ہوں بس تائی جان-ن-ن--" عجلت

میں کہہ کر وہ تیز قدموں سے کمال شاہ کے

کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی، دروازے سے ہی

اسکی پشت دیکھ کر تسلی سے واپس مڑتے وہ

اسی تیزی سے واپس کچن میں آئی تھی

" 6بجے جم چلے جانا ہے انہوں نے،اس سے پہلے
پہلے چائے بنا لوں۔۔۔اچھی سی ٹرے بن جائے،
شازمہ۔ہ۔ہ۔ہ۔ہ۔۔۔" گھڑی پر نظر ڈالتے مشل نے
اونچی سی آواز لگائی تھی

"وہ بھی بے وقت سو گئی ہے تمھاری طرح۔۔۔"

KZwrites

"الٹے سیدھے وقتوں پر سونے کی عادت اچھی

نہیں ہوتی اتنی بار سمجھایا ہے..."

"لیکن نہیں...بجائے عقل آنے کے جو پہلے کی

تھی وہ بھی ختم ہوتی جا رہی ہے اِن لڑکیوں

کی..."

Kzwrites

"کبھی نہیں میری شازمہ ایسے بے وقت سوئی

پہلے..."

"نہ پتہ کہ بھائی کو کھانے کا پوچھنا ہے...نہ
ماں کی فکر کچھ..."

KZwrites

"نہ وہ میرا بچہ ناشتہ کر کے گیا صبح ، نہ
واپس آ کر کسی کو کوئی توفیق ہوئی...سب کو
اپنے اپنے آرام کی پڑی ہے..." سمینہ بیگم کچن

میں داخل ہوتے تھوڑے سخت لہجے میں بولتے شہریار کے لیے کھانا گرم کرنے لگیں تو مشل کا سر مزید جھک گیا تھا...خاموشی سے چائے بناتے وہ مسلسل انکی باتیں سنتی جا رہی تھی

KZwrites

"چائے پئیں گی تائی امی...؟ " مشل نے چائے کا ٹرے سیٹ کرتے انہیں دھیمے سے لہجے میں مخاطب کیا تھا...سمینہ بیگم کھانے کی ٹرے کو ترتیب دیتے بغیر جواب دئیے کچن سے نکل گئیں تو مشل چائے کا ٹرے تھامے انکے پیچھے

ہی باہر آگئی تھی۔۔۔چہرہ بلکل بجھ گیا تھا۔۔۔کچن سے نکلتے ہی نظر شہریار سے ملی تھی جو کمال شاہ کو سہارا دیتے لاؤنج کی طرف آرہا تھا۔۔۔نظر ملتے ہی شہریار نے نظروں کا رخ پھیرا تو مشل کا دل بے حد سست رفتاری سے دھڑکنے لگا تھا

KZwrites

"شازمہ کدھر ہے بابا۔۔۔نظر نہیں آرہی۔۔۔" کمال شاہ کو صوفے پر بٹھاتے شہریار عالم شاہ کو مخاطب کرتے انکے پاس ہی بیٹھ گیا تو سمینہ

بیگم نے کھانے کا ٹرے اسکے سامنے رکھا تھا

"سو رہی ہے شام کے وقت اور کیا کر رہی ہے..."

ذرا مدھم آواز میں کہتے سمینہ بیگم بھی اسکے پاس والے صوفے پر بیٹھیں تو شہریار نے ماتھے پر بل لاتے ماں کو اعتراض بھری نظروں سے دیکھتے غصہ کم کرنے کا اشارہ کیا تھا...نظریں مشل پر تھیں جو خاموشی سے چائے کے کپ سب کے سامنے رکھ رہی تھی

Kzwrites

"کیا ہو گیا سو گئی ہے تو۔۔۔ہو سکتا ہے طبیعت نہ صحیح ہو۔۔۔کھانا کس کا ہے۔۔۔؟" شہریار نرم سے لہجے میں ماں سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔بغیر دیکھے بھی مشل کا پورا دھیان اسکی اور سمینہ بیگم کی باتوں کی طرف تھا

KZwrites

"تمھارا ہے اور کس کا ہے،صبح سے کچھ نہیں کھایا تم نے۔۔۔نہ۔۔۔"

"اوہ وہ ماما میں نے خود نہیں کھایا آج،جم سے واپسی پر کھانا تھا۔۔۔یہ لے جاؤ مشل۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ مزید بولتیں شہریار نے مشل کو کھڑا دیکھ کر نارمل سے لہجے میں اسے مخاطب کیا تو مشل نے تیزی سے پلکیں جھپکتے اسکے سامنے سے ٹرے اٹھا لیا

KZwrites

تھا...عجلت میں کھانا واپس کچن میں رکھتے اپنے چہرے پر آتے پسینے کو صاف کر کے وہ واپس لاؤنج کی طرف آئی تھی...شہریار کے ذرا سے مخاطب کر لینے سے جسم میں خون کی گردش جو تھم سی گئی تھی ، یک دم بحال ہوئی تھی

KZwrites

"چائے...پئیں گے...؟" اسکے سامنے والے سنگل صوفے پر بیٹھ کر مشل نے اسکی سمت دیکھتے اسے مخاطب کیا تھا جو ابھی بھی مار کو

آہستہ آواز میں شاید کچھ سمجھا ہی رہا تھا

"امم۔۔نہیں۔۔۔چائے بھی بعد میں۔۔۔" فارمل سے لہجے میں شہریار نے اسکی طرف دیکھ کر کہتے نظروں کا رخ واپس ماں کی طرف کر لیا تھا۔۔۔سر کو ہلکی سی جنبش دیتے مشل اپنا کپ پکڑ کر کچھ پل وہاں بیٹھتے،ماں بیٹے کو مسلسل آہستہ آواز میں کوئی بخث کرتے دیکھ کر آکورڈ سا ہوتے ،ایک دم اٹھ کر سمینہ بیگم کے کمرے کی جانب شازمہ کی تلاش میں چلی

Kzwrites

گئی تھی

"ماما آپ ایسے بات نہ کیا کریں جیسے کوئی وہ
خراب ہو رہی ہے مشل کی صحبت میں رہ
کر۔۔۔مجھے نہیں سمجھ آرہا کہ وہ اکٹھے چلی
گئی ہیں تو کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟ کہیں جا رہی ہیں
تو مسئلہ ہے۔۔۔سو گئی ہیں تو ایشو ہے۔۔۔جاگ
گئی ہیں تو مسئلہ ہے۔۔۔ہر وقت آپ سب کیوں

Kzwrites

انکو ہی دیکھتے رہتے ہیں۔۔۔؟ سارا وقت آفس
میں بابا بھی یہی بات کرتے رہے ہیں بس۔۔۔"

"اتنا مت ایشو بنایا کریں ہر بات کا ہی۔۔۔انہیں
آنے جانے دیں خود بھی کہیں،ہر وقت میرا یا
آپکا ساتھ ہونا نہیں ضروری۔۔۔۔پتہ نہیں کیا نکلا
نا چاہتے ہیں اس بات سے آپ۔۔۔۔" شہریار مشل
کے جانے کے بعد ماں سے تھوڑا اونچی آواز میں
مخاطب ہوتے باپ کو بھی دیکھا تھا

Kzwrites

"تو اور کیا بات ہے،سمجھانا نہ بس تم اپنی بیوی کو کبھی...مشل ہی شے دیتی ہے اسے ہر چیز کی،ورنہ شازمہ کہاں ایسی خواہشیں کرتی تھی....ایک حد تک ٹھیک ہے لیکن اب اتنا بھی نہ بڑھتی جائے...صبح مشل کے منہ پر ہی تمھارے بابا نے اجازت دے دی ورنہ وہ غصے میں ہیں بہت تب سے...پوچھ لو بے شک...ہماری شازمہ کو نہیں عادت ان چیزوں کی....نہ ہی

KZwrites

ہمیں اسے بگاڑنا ہے...آگے جا کر سسرال ہمارے جیسا نہیں ملتا ہر کسی کو،یہ مشل کی ہی قسمت تھی...لوگ تو منہ توڑ کر رکھ دیتے ہیں..." سمینہ بیگم چائے کا کپ پکڑتے بولی تھیں

KZwrites

"ایسے لوگوں سے رشتہ بنانا ہی کیوں ہے جنہیں اتنی ذرا ذرا سی باتوں پر اعتراض ہو...؟ اور

پلیز۔۔اس پر ایسی باتوں کا بوجھ ڈالنا بند کر دیں کہ اسے کسی اور کے حساب سے اپنی زندگی گزارنی ہے۔۔۔ذرا سا خوش ہو لیتی ہے کسی چیز سے تو ہو جانے دیا کریں۔۔۔اور اعتبار بھی کوئی چیز ہوتی ہے بابا۔۔۔میں اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر روک ٹوک نہیں کر سکتا خوامخواہ کسی پر بھی۔۔۔چاہے اب وہ مشل ہو یا شازمہ۔۔۔۔اور نہ ہی فی الحال کوئی اسکی شادی کی کوئی بات کرے۔۔۔پڑھائی پوری کرے پھر دیکھی جائے گی۔۔۔" آخری بات باپ کی طرف دیکھ کر کہتے وہ ماتھے پر بل ڈالے اٹھ کر

kzwrites

اندرونی دروازے سے باہر ہی نکل گیا تھا

"یہ واپس آتے ہیں ترکی سے تو شازمہ کا جوڑ ڈھونڈنا شروع کرو بس اب...حد ہے روز نیا قصہ شروع ہو جاتا ہے..." ساری بخث سن کر کمال شاہ شہریار کو تن فن کرتے باہر جاتا دیکھ کر سخت سے لہجے میں بولے تھے

Kzwrites

"آپکا پوتا کہتا ہے ماسٹرز تک کوئی بات نہ کرے شادی کی...تین چار سال بٹھا کر رکھنا ہے اس نے بہن کو اب گھر..." عالم شاہ بھی ایک نظر بند دروازے کی طرف دیکھ کر باپ سے مخاطب ہوئے تھے

KZwrites

"ہاں سارے بس اس کی مانتے جائیں...ہو آئیں

ذرا ترکی سے،پھر سیدھا کرتا ہوں ان سب کو...." کہہ کر کمال شاہ چھڑی کے سہارے اٹھ کر کھڑے ہوتے کمرے کی طرف بڑھ گئے تھے

"دیکھیں کیسے طرفداریاں کرتا ہے..."

"بیوی کی کوتاہیوں پر پردے ڈالتا پھرتا ہے بس..."

Kzwrites

"نہ صبح اِس لڑکی نے ناشتہ بنا کر دیا شوہر کو..نہ واپسی پر کچھ پوچھا..اور یہ حمایتوں سے باز نہیں آتا اسکی.."

"ہونہہ...ایک آپ ہیں جو سب کے سامنے ذلیل کر دیتے ہیں ذرا کوئی مجھ سے کام آگے پیچھے ہو جائے..."

"اور ایک آپکا بیٹا ہے...دیکھا ہے نا...مجال ہے بیوی پر کوئی بات آنے دے...کبھی نہیں سخت

بولتا اس سے...اسی سے کچھ سیکھ لیں آپ بھی..." سمینہ بیگم کڑھ کر عالم شاہ کو کچھ نہ کچھ کہتی جا رہی تھیں جو باپ کے اٹھتے ہی اپنے فون پر مصروف ہو گئے تھے...سمینہ بیگم کی ساری باتیں سنی ان سنی کرتے وہ بھی اٹھ کر باپ کے کمرے کی طرف بڑھ گئے تو سمینہ بیگم بجھے دل سے چائے کے گھونٹ بھرنے لگی تھیں

"شازمہ...؟ تائی امی سے کوئی لڑائی ہوئی ہے کیا...؟" مشل چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اسے کندھے سے ہلاتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"میں تم سے پوچھ رہی ہوں تمھاری بھائی سے لڑائی ہوئی ہے کیا..." شازمہ نے بھی نیند سے بھری آواز میں سوال کیا تھا

"یار تم وہ بتاؤ جو میں پوچھ رہی ہوں۔۔۔تائی امی غصے میں کیوں ہیں۔۔۔" مشل نے اسے پھر سے جھنجھوڑا تھا

KZwrites

"تم ٹینشن نہ لو تمھاری کوئی بات نہیں ہے۔۔۔تم سے کچھ کہا ہے ماما نے۔۔۔؟ " شازمہ آنکھیں ملتے اٹھ بیٹھی تھی

"غصے میں ہیں۔۔" مشل اسکے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"چِل کرو ,کوئی ایسی خاص بات نہیں،روٹین وا لا غصہ ہے۔۔۔" شازمہ اسکی کمر پر تھپکی مارتے بولی تو مشل ناچاہتے ہوئے بھی اسکی بات پر ہنس پڑی تھی "یہ تم۔م۔م بول رہی ہو۔۔۔؟ "

"اور کیا۔۔۔یار مجھے پیرئیڈ ہو گئے ابھی اچانک تو میں یہاں لیٹ گئی۔۔۔اس پر غصہ آگیا ماما کو کہ اس وقت لیٹنا نہیں۔۔۔میں نے کہا کہ درد ہو رہا ہے تو ماما کہتیں تم جواب دینے لگ گئی ہو۔۔۔بس اتنی سی بات تھی۔۔۔اور۔۔۔تھوڑا صبح و الی بات پر بھی۔۔۔خفا ہیں۔۔۔۔بس وہی غصہ کانٹینیو ہو رہا ہے۔۔۔" شازمہ اسکے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولی تھی

kzwrites

"اوہ ہو۔۔۔زیادہ درد ہے تمھیں۔۔؟"

"ہاں،بہت زیادہ۔۔" شازمہ خود میں سمٹتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"اصل میں مجھے ہوتا نہیں ہے اتنا درد ، تو مجھے اندازہ بھی نہیں ہے۔۔" مشل اپنے کندھے پر اسے سر رکھے دیکھ کر نرم سے لہجے میں بولی تو شازمہ واپس بیڈ پر ڈھے گئی تھی

"چائے لا دوں تمھیں۔۔؟ اوپر آجاؤ نہ اپنے روم میں۔۔۔تائی امی کیوں اتنی سخت ہیں یار۔۔سب سے زیادہ تو انہیں تمھاری پرواہ ہونی چاہئیے۔۔" مشل نے فکرمندی سے اسکے ماتھے کو چھوا تھا

"انہیں بس بابا اور دادا جان کی پرواہ ہوتی ہے

kzwrites

کہ انکا موڈ صحیح رہے۔۔۔مجھے جو بھی ہو رہا ہوں،بس میں ایکٹو ہی رہوں۔۔۔میری خیر ہے۔۔۔" شازمہ اسکے کہنے پر بیڈ سے اترتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"ایویں تمھاری خیر ہے۔۔۔تم بھی اپنی پرواہ کرو فی الحال بس۔۔۔اٹھو اوپر جاؤ ریسٹ کرو ، میں چائے لاتی ہوں تمھاری۔۔۔ساتھ کھانا ہے کچھ۔۔۔؟ ڈنر بھی اوپر لا دوں گی تمھیں۔۔۔مووی لگاؤ کوئی اور مزے سے دیکھو بس۔۔۔" اسے باہر کو

دھکیلتے مشل لاڈ سے بول رہی تھی،دونوں

سمینہ بیگم کی سخت نظروں سے نظر بچاتے

پہلے کچن میں گئی تھیں

"اب جانے کونسی پٹیاں پڑھا رہی ہے اسے۔۔۔یا

اللہ قسمت اچھی کریں میری بچی کی اِس

بار۔۔۔" انہیں ٹرے تھانے یونہی کانوں میں باتیں

کرتے اوپر کی جانب جاتا دیکھ کر سمینہ بیگم

سر کو جھٹکتے چائے کے ٹھنڈے گھونٹ بھر کر

اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھیں۔۔۔شازمہ کا

Kzwrites

ہنسنا مسکرانا زندگی کی طرف واپس آنا انہیں

اچھا ضرور لگتا تھا لیکن اپنے ذہن کی بندشوں

سے ابھی تک پیچھا نہیں چھڑوا پا رہی تھیں---

عالم شاہ اور کمال شاہ کی لگائی زندگی بھر کی

پابندیوں اور شازمہ کے طلاق والے معاملے نے

انہیں بہت الجھا کر رکھ دیا تھا

KZwrites

رات میں

"آپ نے...ڈنر جلدی کر لیا...میں...آپکو دیکھنے ہی آئی تھی،جم سے جلدی آگئے آپ..." مشل شازمہ کے ساتھ کچھ وقت گزار کر ، مووی آدھی سی دیکھ کر نیچے آئی تو شہریار کو کچن میں ہی کھانا کھاتا دیکھ کر کنفیوز سے لہجے میں اس سے مخاطب ہوئی تھی

KZwrites

"ہمم..." ایک خالی سی نظر اسے دیکھ کر مدھم سا ریپسانس کرتے شہریار چئیر گھسیٹ کر کھڑا ہوا تو مشل ٹیبل سے ہٹ کر اسکے مقابل آئی تھی

KZwrites

"آپ بھی غصہ ہیں ہمارے جانے پر...؟ " کہتے ہوئے مشل کا چہرہ بلکل بجھا سا تھا

"نہیں غصہ کس بات کا۔۔۔شازمہ کی طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔؟ نظر نہیں آرہی۔۔۔" اسکے راستہ روکنے پر نظریں جھکا کر،ماتھے پر تیوریاں چڑھائے ٹھہر ٹھہر کر فارمل سے انداز میں بولتے شہریار نے برتن ٹیبل سے اٹھا کر کاؤنٹر پر رکھے تھے

KZwrites

"نہیں تھوڑی ڈاؤن تھی پہلے ہی۔۔۔پھر ڈانٹ بھی پڑی تو۔۔۔زیادہ اداس ہو گئی وہ۔۔۔" مشل

کرسی کی بیک پر ہاتھ رکھے ناخن سے اسے کھرچتے ہوئے شہریار کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بول رہی تھی،جو اسے دیکھنے کی بجائے اپنی استعمال کی ہوئی پلیٹس دھو کر رکھ رہا تھا

KZwrites

"اسے کہو ٹینشن نہ لیا کرے،ایزی رہے...تم بھی فکر نہیں کرو جانا ہوتا ہے کہیں تو چلے جایا

کرو، یونیورسٹی بھی تو جانا ہی ہے تم دونوں نے۔۔۔شازمہ جاگ رہی ہے کہ سو گئی ہے۔۔۔؟"

شہریار ہاتھ دھوتے ہوئے بولا تھا،رخ مکمل مشل سے موڑا ہوا تھا

KZwrites

"سونے لگی تھی وہ۔۔" کہہ کر مشل کرسی سے ہٹ کر اسکے قریب ہوئی ہی تھی کہ شہریار سر کو خم دیتے کچن سے باہر نکل گیا تھا

"صلح کیوں نہیں کر رہے۔ے۔ے...ایسے منہ ادھر اُدھر کر کے بات کر رہے ہیں...اِتنی بار بلایا ہے میں نے خود سے...اب ختم کریں لڑائی بس..."

اسے لمبے ڈگ بھرتے سیڑھیاں چڑھتے دیکھ کر مشل منہ میں بڑبڑاتے وہی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی تھی

"کھانا بھی اکیلے کھا لیا..."

KZwrites

"اب اوپر جاؤں میں یا نہیں۔۔"

"اور ہگ ایسے کیسے کر لوں۔۔۔اگلا دیکھ بھی نہیں رہا میری طرف۔۔۔"

KZwrites

"میری بھی بس ہو گئی ہے اب۔۔۔ہر کسی کے موڈ دیکھتے رہو بس۔۔۔ماما پاس جاؤں گی تو واپس ہی نہیں آنا اب۔۔۔رہیں سب ناراض ہی۔۔۔"

سوچتے سوچتے غصہ آنے لگا تو ٹیبل ہر ہاتھ

رکھ کر چئیر کو پیچھے کی جانب گھسیٹتے وہ

بھی اٹھ کر کچن سے نکل گئی تھی...اوپر آ کر

ایک جھلک شازمہ کو سوئے دیکھ کر سست سے

قدم چلتے کمرے میں آئی تھی...اپنے ہی بیڈروم

میں جاتے دل عجیب سا دھڑک رہا تھا...دروازہ

کھولنے پر کمرے کی تیز روشنیوں کو دیکھ کر

آنکھیں چندھیائیں تو سوئچ بورڈ کے پاس جا

کر کچھ لائیٹس بند کرتے مشل نے باتھروم سے

شاور کی آواز پر توجہ دی تھی...کچھ پل ٹھہر

کر کمرے کا دروازہ بند کرتے مشل نے پوری لا

ئٹس ہی آف کر کے شہریار کی پسند کی دھیمی

kzwrites

خوبصورت لائٹس جلا دی تھیں

"تھوڑا سا اور ٹرائے کر لیتی ہوں..لیکن بس آخری بار...ورنہ رہیں ناراض ہی...." خود میں ہی غصہ کر کے اب خود ہی تھوڑا نرم پڑتے ،ایک نظر گھڑی پر ڈال کر قدم ڈریسنگ روم کی طرف بڑھاتے اس نے الماری کھول کر اسے کھنگالنا شروع کر دیا تھا...ایک خوبصورت سا آف وائٹ سلک اور نیٹ کا شارٹ ڈریس ڈھونڈ کر اسے الٹا پلٹا کر دیکھتے اپنے پیچھے دروازہ کھلنے کی آواز پر بوکھلا کر مشل نے ڈریس

KZwrites

واپس الماری میں پھینکتے سر پورا اندر گھسا لیا تھا...باتھروم کا دروازہ بند ہونے پر دل دھڑک دھڑک کر پسلیوں سے باہر آنے لگا تھا...اسکے بھاری سست سے قدموں کی آواز...انکی سمت کو ڈریسنگ مرر کی طرف جاتے محسوس کر کے مشل نے سر الماری سے تھوڑا باہر نکالا تھا

KZwrites

"اگنور ایسے کر رہے ہیں،جیسے نظر ہی نہ آرہی ہوں میں..." سوچتے ہوئے مشل ایک الماری بند کر کے اسے شیشے کے سامنے کھڑے اپنے بال

خشک کرتے دیکھ کر دوسری الماری کھول کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔پورا دھیان اسکی ایک ایک مووومنٹ پر تھا

"جب تک ٹو دا پوائینٹ بات نہیں کرے گی اسکے پاس بھی جانے کی غلطی نہیں کرنی اب۔۔۔اتنا بھی گرا ہوا نہیں ہوں کہ یہ زبردستی کا الزام لگائے اور چپ چاپ ایکسیپٹ کر لوں۔۔۔"

Kzwrites

"دائیں بائیں کی دس باتیں کر سکتی ہے...جس بات کی لڑائی ہے بس وہ نہیں کرنی.."

"گھوما پھرا جا رہا ہے،میل بھی کوئی مِس نہیں ہو رہا...شازمہ کی بھی پوری فکر ہے...بس میرا کوئی احساس نہیں اسے...جب دل کیا پاس آگئے جب دل کیا جھٹک دیا..."

Kzwrites

"اب دیکھی جا رہی ہے جیسے مجھے پتہ نہ لگ رہا ہو۔۔۔اب صرف دیکھ کر ہی گزارا کرو تم۔۔۔"

اسکی نظریں اپنی طرف مرکوز محسوس کر کے شہریار جان بوجھ کر اسکے ساتھ والی الماری سے ٹی شرٹ نکال کر وہیں کھڑے کھڑے پہنتے اسے مکمل نظر انداز کیے کمرے کی طرف آگیا تھق

KZwrites

"دس اور باتیں کی ہیں ،ایک بار خود سے اپنی
پرابلم بھی ڈسکس کر لے تو کیا چلا جائے
گا...لیکن نہیں...لڑے بغیر تو مسئلہ حل کرنا ہی
نہیں کوئی بھی میرے ساتھ..." اسے یوں اگنور
کرتے دل اپنا بھی بے ترتیبی سے دھڑک رہا تھا
لیکن کل اور آج کا سارا دن ہیکٹک گزار کر نیند
نہ پوری ہونے کے باعث شاور لیتے ہی نیند کا
غلبہ بھی طاری ہونے لگا تھا...ڈریسنگ روم سے
باہر نکلتے ہی اے سی کی ٹھنڈک اور کمرے کی
مدھم روشنیوں نے استقبال کیا تو ایک نظر
ڈرسینگ کے ادھ کھلے دروازے کو دیکھ کر سر

kzwrites

جھٹکتے وہ فون پر الارم سیٹ کرتے ڈھیلے سے انداز میں لیٹ گیا تھا۔۔باتھروم کا دروازہ بند ہونے کی آواز پر مزید سیدھا ہو کر لیٹتے بازو ماتھے پر رکھ کر آنکھیں موند لی تھیں

KZwrites

"بار بار آ تو رہی ہے پاس۔۔۔ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا کہ بات کرے گی خود سے۔۔۔جتنا صبح تپی ہوئی تھی۔۔۔" سوچتے ہوئے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی

"اوور نہیں ہونا۔۔ایک دن صبر کر لے۔۔"

مسکراہٹ فوراً چہرے سے غائب کرتے دل ہی دل میں خود کو ڈپٹتے , یک دم جسم میں پیدا ہوتی طلب جیسی سنسی کو سلاتے رخ پلٹ کر اوندھے منہ لیٹ گیا تھا۔۔۔ تکیہ پکڑ کر سر کے اوپر رکھتے باتھروم کے کھلنے اور مشل کے کمرے میں آنے کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کرتے وہ بلکل سٹل لیٹا ہوا تھا۔۔

KZwrites

ایک ہاتھ سر کے پاس اور دوسری بازو لمبی کر کے بیڈ کے درمیان پھیلائے وہ اوندھے منہ لیٹے اپنی سانسیں تیز ہوتی محسوس کر رہا تھا۔۔مشل کا بیڈ پر بیٹھنا۔۔تکیے کو ایڈجیسٹ کرنا۔۔۔کمفرٹر کھینچنا۔۔۔اسکا اپنے تھوڑے قریب لیٹنا۔۔۔جسم کی مخصوص خوشبو۔۔۔بالوں کی مہک۔۔۔یہ سب ابھی بند آنکھوں سے دیکھ ہی رہا تھا کہ اسکے بالوں کی ایک بھیگی لٹ اپنے ہاتھ کی پشت پر محسوس کرتے یک دم آنکھیں

kzwrites

کھولی تھیں۔۔۔تکیے سے چہرہ ڈھکا ہوا
تھا۔۔۔ہاتھ کو بلکل بھی حرکت نہیں دی
تھی۔۔۔دل بے حد تیزی سے دھڑکا تھا۔۔۔اے سی
کی خنکی اور اسکے بالوں کی ٹھنڈک نے پورے
جسم میں ایک پل میں تپش پیدا کر دی تھی

KZwrites

"آپ کا ہو گیا نہ۔۔۔اتنا ہی کافی ہے۔۔۔"

"ہاتھ نہیں لگانا مجھے۔۔۔پیچھے رہیں۔۔۔" اسکے

کہے جملے کانوں میں گونجنے کی دیر تھی کہ
ساری تپش جھاگ ہو گئی تھی...دھڑکن واپس
جگہ پر آگئی تھی...اسکا تیز لہجہ یاد آتے ہی
ماتھے پر شکنیں بڑھیں تو تیز سانسیں بھی
مدھم پڑ گئی تھیں...بھیگے بالوں کو ہاتھ سے
باقاعدہ جھٹک کر تکیے کو پکڑ کر سر کے نیچے
ایڈجیسٹ کرتے بغیر اس پر نظر ڈالے وہ رخ موڑ
کر آنکھیں موند گیا تھا

kzwrites

"شہریار۔ر۔۔" رخ اسکی طرف موڑ کر لیٹے، اسکے یوں بال جھٹکنے پر مشل کا لہجہ نم ہو گیا تھا۔۔۔شاور لینے سے سرخ ہوتی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔۔۔اسکی چوڑی پشت کو دیکھتے اتنی مدھم سی آواز میں اسے پکارا تھا کہ خود کو بھی آواز نہیں آئی تھی۔۔۔کچھ پل اسکی پشت کو گھورتے دل غم و غصے سے بھرا تو تیزی سے اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بھاگ گئی تھی۔۔۔روتے ہوئے ڈریس بدل کر لان کا جوڑا پہنتے مرر میں اپنا چہرہ دیکھ کر مزید رونا آنے لگا تھا

kzwrites

"اب دیکھیں یہ..."

"انکو کبھی زندگی میں بلا گئی نہ..."

KZwrites

"تو میرا نام بدل دیں..."

"انکو پتہ نہیں میرا ابھی..."

"اِن سے زیادہ اگنور میں اِنہیں کر سکتی ہوں..."
گیلے بالوں کا جوڑا بنا کر آنکھیں رگڑ کر صاف
کرتے مسلسل خود کو دیکھے جا رہی
تھی...سلگتے دماغ سے ڈریسنگ روم سے باہر
نکل کر دھاڑ سے دروازہ بند کیا تو شہریار نے
بدمزہ سا ہوتے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا
تھا

kzwrites

"مشل۔ل۔ل۔۔۔اس وقت شور نہیں چاہئیے۔۔۔"

انگلی کے اشارے سے اسے وارن کرتے شہریار نے انتہائی سنجیدہ اور نیند سے بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے سخت سپاٹ لہجے میں کہا تو مشل اسے گھور کر بیڈ کراس کرتے دوسری جانب آگئی تھی۔۔۔رخ اس سے موڑ کر لیٹتے پورا کمفرٹر میں گھستے وہ غصے سے بھرے گھرے سانس لینے لگی تھی۔۔۔اسکے پہلے رخ بدلنے اور پھر سخت لہجے میں بولنے نے دل بری طرح توڑ دیا تھا۔۔۔ساری رات پل پل سوچ بدلی تھی۔۔۔کبھی اداسی غصے پر حاوی ہو رہی تھی

kzwrites

تو کبھی غصہ دماغ کو گھیرے میں لیے اسے

مشتعل کیے جا رہا تھا

"پتہ تھا بس یہی کرے گی...

اتنے گٹس ہی نہیں ہیں کہ

سیدھی طرح بات کر سکے..." دونوں ساری رات

بے چین ایک دوسرے سے فاصلے پر آدھا ادھورا

سا ہی سوئے تھے...صبح کے الارم پر دونوں کی

آنکھ کھلی تو نیند سے بوجھل نظریں ملی

KZwrites

تھیں...ایک ہی کمفرٹر تھوڑا تھوڑا سا اوڑھے دونوں خود میں سمٹ کر دھیان سے لیٹے ہوئے تھے...مشل نے نظریں اس پر گاڑے، الارم کی اونچی آواز سے چہرے پر برے سے تاثرات لاتے اچھا خاصا آئی رول کرتے رخ موڑ کر سر کے اوپر بلکل اسی کی طرح تکیہ رکھ لیا تھا...اسکے رخ موڑنے سے کمفرٹر کھنچا تو شہریار الارم بند کرتے باقی کا کمفرٹر بھی اتار کر اٹھ بیٹھا تھا...کچھ پل اپنے حواس قائم کرتے ایک نظر کمفرٹر میں چھپے وجود پر ڈال کر وہ ڈریسنگ روم میں گھس گیا تھا...

Kzwrites

نیند الارم سے بہت پہلے کی کھل گئی ہوئی

تھی۔۔۔کتنی ہی دیر وہ اسکے چہرے کو صرف

دیکھتا رہا تھا۔۔۔ڈریسنگ روم میں اپنی پسند کا

آف وائٹ سلک کا ڈریس بے ترتیب سا پڑا دیکھ

کر بے چینی کم ہونے کی بجائے مزید بڑھ گئی

تھی۔۔۔دل کبھی اسکی چھوٹی چھوٹی ایفرٹس

پر مان جانے کو مجبور کر رہا تھا تو کبھی اسکے

سخت لفظ یاد کرتے سخت ہو رہا تھا۔۔۔اسی

الجھن کا شکار ہوئے وہ ہلکا پھلکا سا ناشتہ

کرتے آج بھی جلدی آفس

چلا گیا تھا

kzwrites

----

kzwrites

"تھینکس یار تم نے اتنا خیال کیا رات کو میرا۔۔"

"رات کو میری آنکھ کھل گئی تھی میں نے مووی باقی بھی دیکھ لی تھی۔۔"

"مشل میں پہلی بار فلائے کروں گی،بہت ڈر لگ رہا ہے---"

"میں نے ڈریس بھی ٹرائے کرنے ہیں دو تین، مجھے لگ رہا ہے سائیز ٹھیک نہیں ہے---"

kzwrites

"اگر سائز صحیح نہ ہوا تو چینج کروا لیں آج ہی---؟ لے چلو گی---؟" شازمہ ناشتے کے برتن

سمیٹتے کچھ نہ کچھ بولے چلے جا رہی تھی

اور مشل کے ماتھے پر پھیلی شکنیں بھی نوٹ

کر رہی تھی

Kzwrites

"خود بھی کچھ کر لیا کرو اپنے لیے...ہر وقت

مجھے آگے لگاتی ہو...آتی ہے تمھیں ڈرائیونگ،

اچھا خاصا چلا رہی تھی تم کل....چلی جانا

خود ہی..." مشل تپے ہوئے لہجے میں بولی تو

شازمہ اسکو گھورنے لگی تھی "کس بات کا

غصہ ہے بھئی۔۔۔؟"

"کوئی غصہ نہیں ہے۔۔" مشل بدستور اسی لہجے میں بولی تھی

KZwrites

"تو ایسے بھڑکے کیوں جا رہی ہو۔۔بات کچھ کرو جواب کچھ دے رہی ہو۔۔۔لڑائی ہوئی ہے؟ شہریار بھائی نے کچھ کہا ہے۔۔۔؟ صبح انکا بھی

موڈ آف ہی تھا۔۔بلکہ کل سے ہی ہے۔۔۔" شازمہ نے اسکی دکھتی رگ پر جیسے پاؤں رکھ دیا

"کچھ نہیں ہوا۔۔تم کیا ہر وقت شہریار ، شہریار کرتی رہتی ہو۔۔۔میری لائف میں اور بھی بہت کام ہیں۔۔۔میں صرف ایک انسان کے گرد نہیں گھومتی رہتی۔۔۔" اپنے دل کی حالت جھٹلاتے مشل تنک کر بولی تھی

kzwrites

"یعنی کچھ تو ہوا ہے ضرور تبھی چڑ رہی ہو...بتاؤ نہ...کیا ہوا ہے...بھائی کا مزاج بھی کچھ ایسا ہی تھا صبح..."

شازمہ اسے تپتا دیکھ کر مسکراتے ہوئے کاؤنٹر پر چڑھ کر بیٹھ گئی تھی

"کچھ کہا تم سے انہوں نے...؟" مشل دونوں بازو کمر پر باندھ کر تفتیشی انداز میں بولی تھی

KZwrites

"نہیں نہیں کہا کچھ نہیں۔۔۔کھڑے کھڑے ناشتہ کر کے بس باہر نکل گئے تھے۔۔۔اور چلے بھی جلدی گئے تھے۔۔پتہ لگ ہی جاتا ہے۔ے۔ے۔ے ۔۔۔گھور کیوں رہی ہو۔و۔و۔و۔۔۔" اسے مسلسل اپنی جانب غصے سے گھورتا دیکھ کر شازمہ کو مزید ہنسی آنے لگی تھی

KZwrites

"چھوڑو کچھ نہیں....تم چلو ،اوپر چل کر

ڈریس ٹرائی کرتے ہیں...عین وقت پر یاد آیا ہے

تمھیں بھی...میں بھی چیک کر ہی لیتی ہوں

ویسے...اس برینڈ سے پہلی بار ہی کچھ لیا

ہے...." اسکا بازو کھینچ کر اسے کاؤنٹر سے

اتارتے مشل اپنی سرخ ہوتی آنکھیں اس سے

چھپاتے ہوئے بولی تھی

Kzwrites

"خود کہتے ہیں کہ باہر کسی کو لڑائی کا پتہ نہ لگے اور اپنی دفعہ سب کو جان بوجھ کر شو کر رہے ہیں۔۔ہونہہ۔ہ۔۔۔" سوچتے ہوئے آنکھوں میں جلن سی ہونے لگی تھی۔۔۔اوپر بیڈ روم جا کر دونوں اپنے اپنے ڈریسز پہن کر ٹرائے کرنے لگی تھیں

KZwrites

"ویسے شہریار بھائی کو پہلی بار ایسے غصے میں دیکھا ہے،غصے والے ہیں تو نہیں وہ۔۔۔یار یہ

ذرا زیادہ شارٹ نہیں۔۔۔؟" شازمہ پہلا ڈریس پہن کر مرر میں خود کو دیکھتے ہوئے بولی تھی

Kzwrites

"کوئی نہیں شارٹ،ریگولر سائز سے دو انچ کم ہے بس۔۔۔لوز بھی تو دیکھو کتنا ہے۔۔۔یہ ڈیزائین ہی ایسا ہوتا ہے۔۔۔لگ کتنا اچھا رہا ہے تم پر۔۔۔"

مشل اسکی آدھی بات اگنور کرتے ہوئے دھیان اسکے ڈریس پر فکس کیے بولی تھی

"میں کروا دوں صلح۔۔۔؟ پلیز ایسے موڈ آف نہ رکھو نہ اپنا۔۔۔سمائل ہی نہیں کر رہی تم۔۔۔غصہ آرہا ہے مجھے اب شہریار بھائی پر۔۔۔" شازمہ اسکی ٹھوڑی چھوتے ہوئے بولی تو مشل نے ناراض سی صورت بنائے سر جھٹکا تھا

KZwrites

"رہنے دو صلح کو۔۔۔میں نے نہیں کرنی۔۔۔تم پہن

کر آؤ یہ والا۔۔۔" کہہ کر مشل بیڈ پر ڈھے کر بیٹھ گئی تو شازمہ بھی بجھے چہرے سے دوسرا ڈریس پکڑتے ڈریسنگ روم میں گھس گئی تھی

KZwrites

"مشل۔ل۔ل یار یہ تو بہت ٹائٹ ہے۔ے۔ے۔۔۔زپ بھی بند نہیں ہو رہی اسکی۔۔۔" شازمہ اندر کھڑے کھڑے ہی بولی تھی

"زپ بند کرو نہ،پھر ہی فٹنگ صحیح آئے گی۔۔۔"

باہر بیڈ ہر بیٹھے بیٹھے مشل قدرے اونچی آواز میں بولی تھی ،نظروں میں شہریار کی رات کو شور سے منع کرنے والی بات،اسکا سخت انداز آیا تو بھنویں سکڑ گئی تھیں

"میں کر دوں۔ں۔۔؟" سر جھٹک کو دھیان

شہریار سے ہٹا کر واپس شازمہ کی جانب کیا

تھا

"کر دو...ویسے یہ میڈیم لینا چاہئیے تھا..."

شازمہ باہر نکل کر اسکی طرف بیک کرتے بولی

تھی

Kzwrites

"چینج کروا لیں گے اگر صحیح نہ لگا تو...."

مشل نے کھڑے ہو کر جیسے ہی اسکی زپ کی طرف ہاتھ کیا تو شازمہ کے کمر کے زخم اسکی نظروں میں آئے تھے...سفید شفاف جلد پر گھرے سرخی مائل لمبے سے نشان دیکھ کر مشل کا دل تو لرزا ہی تھا،ہاتھ بھی ان زخموں کی ممکنہ تکلیف محسوس کرتے کانپ اٹھے تھے

kzwrites

"شازمہ...یہ نشان..." مشل زپ ذرا سی اونچی کرتے بولی تو شازمہ احساس ہونے پر فورا اس سے مڑ گئی تھی

"یہ۔۔۔م۔۔۔۔۔" وہ خود بھی بات کی نوعیت
سمجھتے گھبرا گئی تھی

KZwrites

"شازمہ۔۔۔اتنے زیادہ ذخم۔۔۔تمھیں۔۔۔تمھیں درد
ہوتا ہے کیا ان میں۔۔۔؟ " بولتے ہوئے مشل کی
آنکھیں ایک پل میں پانی سے بھر گئی تھیں

"ن۔۔۔نہیں۔۔۔اب نہیں ہوتا۔۔۔" اسکے چہرے پر بہتے آنسو دیکھ کر شازمہ کا لہجہ بھی بھیگ گیا تھا

"پہلے کتنا زیادہ ہوتا ہو گا۔ا۔ا۔۔۔" مشل کی آواز حد سے زیادہ لرزنے لگی تو شازمہ نے اسکا ہاتھ تھام کر اسے بیڈ پر بٹھایا تھا

KZwrites

"بہت ہوتا تھا۔۔۔اتنا زیادہ کہ کبھی کبھی تو دماغ ہی سن ہو جاتا تھا۔۔۔درد محسوس ہونا بھی بند ہو جاتا تھا۔۔" شازمہ بھیگے لہجے میں بولی تو مشل کے آنسو گردن تک بھگونے لگے تھے۔۔۔شازمہ نے ایک ایک کر کے مشل کو اپنے پر ہونے والے سب مظالم بتائے تو مشل کے اوسان خطا ہوگئے تھے۔۔۔جسم شدت سے کانپنے لگا تھا۔۔۔شازمہ کی اذیت ناک راتوں کی کہانی سن کر مشل بری طرح رونے لگی تھی۔۔۔پہلی بار ان دونوں کی اِس بارے میں یوں کھل کر بات ہوئی

kzwrites

تھی

"شازمہ تم کیوں یہ سب سہتی رہی۔ی۔۔۔کاش تم وقت پر بتا دیتی تو۔۔۔۔کوئی اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے۔ے۔ے۔۔۔میرا پورا جسم درد ہو رہا ہے شازمہ صرف سن کر ہی۔ی۔ی۔۔۔" مشل ہچکیوں سے روتے ہوئے بول رہی تھی

Kzwrites

"یہ دیکھو۔۔۔یہ مجھے ایک رات یہاں رہنے کی سزا دی تھی اس نے۔۔۔اتنا۔۔۔اتنا گرگرائی تھی میں لیکن وہ رکا نہیں تھا۔۔۔وہ جانور تھا مشل۔۔۔وہ انسان نہیں تھا۔۔۔اسکے نزدیک میری ذات کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔۔۔میرا درد۔۔۔میرا جسم۔۔۔میری مرضی۔۔۔کسی چیز کی اسکے نزدیک کوئی وقعت نہیں تھی۔۔۔۔ہر رات یونہی روندتا تھا مجھے۔۔۔" شازمہ نے اپنے بازو فولڈ کر کے اس پر اوپر کی جانب موجود سگریٹ کے نشان دکھائے تھے۔۔۔نازک سی جلد ایک جگہ سے خون کے رنگ جیس، بری طرح ابھری ہوئی

kzwrites

تھی۔۔۔مشل اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے چھپا کر شازمہ کی سب باتیں سن رہی تھی۔۔۔شازمہ نے بھی آج اپنا دل اسکے سامنے کھول کر رکھ دیا تھا

KZwrites

"یہ۔۔۔یہ میری کمر پر جو نشان ہیں۔۔۔ایسے نشان میری روح پر بھی ہیں مشل۔۔۔اس نے بری طرح مجھے روند دیا تھا۔۔۔میں کٹھ پتلی جیسا محسوس کرتی تھی۔۔۔ جو صرف اسکی مرضی سے اسکے اشاروں پر چلتی تھی۔۔۔میری اپنی

کوئی چاہ نہیں تھی۔۔۔روز مرتی تھی میں۔۔اب تک مجھے رات کو صحیح سے نیند نہیں آتی مشل۔۔ہر رات آنکھیں بند کرتے بھی مجھے خوف محسوس ہوتا ہے۔۔برے خواب میرا پیچھا نہیں چھوڑتے۔۔میں بھاگتی جاتی ہوں۔۔لیکن قید ہو جاتی ہوں آخر میں۔۔سونے سے زیادہ بہتر مجھے جاگے رہنا لگتا ہے۔۔" بولتے ہوئے شازمہ کے گال پر آنسو بہہ بہہ جا رہے تھے جبکہ مشل اسکی باتوں کے برعکس شہریار کے برتاؤ کو سوچ کر دل ہی دل میں مزید ٹوٹتی جا رہی تھی۔۔۔جو شادی کے اتنے عرصے کے بعد بھی

kzwrites

کو اہمیت دیتا تھا...اسکی consent اسکے مرضی اسکے موڈ کو مدِنظر رکھتا تھا...اسکا ہر لاڈ دیکھتا تھا...اسکا ہر نخرہ اٹھاتا تھا...

اس پر پورا پورا حق رکھتے بھی اپنا پورا حق لینے میں اسکی رضامندی شامل کرتا تھا...شادی سے لے کر اب تک وہ کئی بعد شہریار سے کمرہ الگ کر چکی تھی،کبھی ایگزامز کی وجہ سے کبھی چھوٹی لڑائیوں کی وجہ سے،مگر وہ ہمیشہ اسکی بات مان کر اسکو سپیس دیتا آیا تھا...سوچ کر مشل کا گلا دُکھنے لگا تھا

kzwrites

"تم بتاؤ نہ...تمھاری کیوں لڑائی ہوئی ہے بھائی

سے...؟ مجھے بتاؤ میں سیدھا کروں انہیں..."

شازمہ اسکو گہری سوچ میں ڈوبا دیکھ کر بولی

تو مشل ہوش میں واپس آئی تھی

KZwrites

"ن...نہیں...لڑائی نہیں ہوئی ،وہ تو لڑتے ہی

نہیں ہیں بلکل بھی...وہ بہت اچھے ہیں

یار۔۔میری دعا ہے کہ تمھیں بلکل شہریار جیسا لائف پارٹنر ملے۔۔۔جو تمھیں ہر غم بھلا دے۔۔۔تم سب بھول کر زندگی جیو۔۔۔بلکہ تم ابھی ہی اتنی سٹرانگ ہو جاؤ کہ برا خواب بھی تمھیں نہ آئے۔۔۔" مشل اسکو گلے لگاتے بولی تھی، نظروں میں شہریار کا سرخ ہوتا چہرہ آیا تھا

KZwrites

"مشل۔۔کالم ڈاؤن۔۔کیا ہو گیا ہے یار۔۔۔بازو دکھاؤ تو۔۔آئندہ نہیں پکڑوں گا زور سے۔۔۔"

"اتنی بدتمیزی کیوں کر رہی ہو یار۔۔۔کیا ہو گیا ہے تمھیں۔۔۔"

KZwrites

"آئی ایک سوری یار۔۔میں ڈیپ ہیٹ سپرے لاتا ہوں،بس ایک دفعہ دکھا تو دو۔۔۔"

"اچھا نہیں لگاتا ہاتھ بھی۔۔۔صرف اتنا بتا دو کہ تم ٹھیک ہو؟؟؟؟ اس لیے پوچھ رہا ہوں بار بار کہ زیادہ درد ہے تو ہاسپٹل چلتے ہیں۔۔" لڑائی کے دوران بھی وہ اسکا احساس کر رہا تھا، پریشان تھا،شرمندہ ہو رہا تھا۔۔سوچتے ہوئے مشل کا چہرہ مزید بجھ گیا تھا۔۔نظروں میں شازمہ کے زخم آئے تو سر مزید جھکا کر آنسو بہانے لگی تھی

"مشل۔۔؟"

kzwrites

"یار سوری تمھیں پریشان کر دیا میں نے...مشل...؟"

"مشل کیا ہو گیا ہے یار...کب سے آواز دے رہی ہوں...پلیز روؤ تو مت..." شازمہ نے اسکو زور سے ہلایا تو مشل نے گلے پر ہاتھ پھیرتے اسکی جانب دیکھا تھا

kzwrites

"ہ...ہاں...بولو...." مشل شہ رگ پر زور سے ہاتھ پھیرتے خود کو کالم ڈاؤن کرتے بولی تھی...ایک طرف دل بری طرح شازمہ کی تکلیف سے ہرٹ ہوا تھا اور دوسری جانب دماغ شہریار کی ناراضگی میں الجھا ہوا تھا

Kzwrites

"یہ..احمد کا فون آرہا ہے،ک...کیا کروں..." اچانک فون بجنے پر شازمہ گھبراتے ہوئے بولی تھی

"پک کرو۔۔لاؤڈ سپیکر۔۔جلدی۔۔۔اور رعب سے بات کرنا۔۔"

مشل نے بولتے بولتے کال خود ہی پک کر لی تھی۔۔دونوں نے ایک ساتھ ہی بے دھیانی میں اپنے اپنے آنسو خشک کئے تھے

"ہ۔۔ہیلو۔۔۔" شازمہ مشل کو دیکھتے کنفیوز سے

kzwrites

لہجے میں بولی تو مشل نے ہاتھ سے تھپڑ مارنے کا اشارہ کرتے اسے رعب سے بات کرنے کا کہا تھا

"شکر ہے آپ نے کال پک کر لی۔۔۔کیسی ہیں آپ۔۔۔" دوسرے طرف سے آفتاب کی آواز ایسے آرہی تھی جیسے سانس پھولی ہو

Kzwrites

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔" شازمہ نے بمشکل جملہ بغیر

اڑے پورا کیا تھا

"اوہ...دیٹس گریٹ...بہت اچھی بات ہے...خوشی ہوئی سن کر...کہ آپ ٹھیک ہیں...اور...باقی سب ٹھیک ہیں...میں نے ڈسٹرب تو نہیں کیا...؟ وہ...میں نے مسیجز کیے تھے لیکن ڈلیور نہیں ہوئے،پتہ نہیں آپ نے بلاک کر دیا ہے یا..نیٹ بند ہے آپکا...رات کو بھی کیے تھے...صبح بھی...آپ سن رہی ہیں....؟" آفتاب الٹا پلٹا نان سٹاپ بولے چلا جا رہا تھا اور یہاں

Kzwrites

مشل سب بھول بھلا کر اسکی بات سن کر بمشکل ہنسی روک رہی تھی جبکہ شازمہ کی تو سٹی ہی گم تھی

"آپ دو دن بعد چلی جائیں گی...پلیز...ایک بار مل لیں...آئی پرامس آپکا زیادہ وقت نہیں لوں گا...آپ سے ایک بار بات ہو جائے گی تو...یعنی...ایک ملاقات ہو جائے گی تو بات آسانی سی ہو جائے گی..." آفتاب مسلسل بولتا جا رہا تھا تو مشل

Kzwrites

نے شازمہ کو اشارے سے اسکو ڈانٹنے کا کہا تھا

"دیکھیں آپ اب تنگ کر رہے ہیں،میں نہیں مل سکتی میں آپکو پہلے بھی کہہ چکی ہوں--پلیز بار بار انسِسٹ مت کریں--جو بھی بات ہے آپ یہاں بھی کہہ سکتے ہیں---"

kzwrites

شازمہ ایک ہی سانس میں قدرے سخت لہجے میں بولی تو

مشل نے امپریسو انداز میں thumbs up کیا

تھا

"اوکے اوکے آپ غصہ مت ہوں،میری کوئی غلط نیت نہیں ہے۔۔۔م۔۔۔میں انتظار کر لیتا ہوں آپکے واپس آنے کا۔۔۔میری بات کنسڈر ضرور کیجیے گا۔۔۔۔ایکچوئلی میں فون پر بات کر کے معاملہ بگاڑنا نہیں چاہتا۔۔۔مجھے لگتا ہے فون پر بات کرنے سے آپ منع کر دیں گی۔۔۔آپ سمجھیں گی نہھیں۔۔۔آپ سن رہی ہیں۔۔۔؟" کہہ کر آفتاب اسکے جواب کا منتظر ہوا تھا۔۔۔ شازمہ مشل سے

Kzwrites

اشارے سے جواب پوچھنے لگی تو مشل نے

فون پکڑ کر کال کاٹ دی تھی

"چھوڑو اِسے...ترکی چلو...وہاں جا کہ گھومو پھرو..فریش ہو گی تو کچھ اچھا سوچ سکو گی...ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے...اتنا ہی سچ بول رہا ہے تو انتظار کرے...ایسے تھوڑی تم مل سکتی ہو کسی سے...." مشل فون ایک طرف رکھ کر اسکے ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو...میں کیوں ملوں خوامخواہ...اچھا تم تو فریش ہو جاؤ..." شازمہ اسکے پریشان چہرے کو بغور دیکھ رہی تھی

KZwrites

"چلو نیچے چلتے ہیں....تائی امی کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرتے ہیں،تھوڑا ناراض ہیں...پھر ہم چلے گئے تو ایک مہینہ وہ ہمیں مس کرتی

رہیں گی..." مشل اپنا ذہن جھٹکتے بولی تھی،
جس میں مسلسل شہریار گھوم رہا تھا..نظروں
میں اسکا صبح والا چہرہ آرہا تھا جب الارم
بجنے پر آنکھیں کھلتے ہی اسکی سوئی سوئی
نظروں کو اپنے چہرے پر پایا تھا

KZwrites

"اب کیسے مناؤں یارررر...صبح ہی تھوڑا پاس
ہو کر سوری بول دیتی تو شاید صلح ہو
جاتی...ایک تو ایگو راستے میں آجاتی ہے..."

"فون کر لیتی ہوں۔۔۔کہہ دوں گی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔لڑکیوں کو موڈ سونگز بھی تو ہوتے ہیں نہ۔۔۔" مشل دماغ میں باتیں بناتے بناتے شازمہ کے ساتھ سیڑھیاں اترنے لگی

KZwrites

"یار شازمہ ایک کام کرو گی میرا۔۔۔؟" مشل کچن میں داخل ہو کر فریج سے جوس نکال کر گلاس

میں ڈالتے ہوئے بولی تھی

"ہاں بتاؤ..." شازمہ نے بھی خالی گلاس اسکی طرف بڑھایا تھا

KZwrites

"اپنے بھائی کو کال کرو اور ان سے کہو کہ مشل کی طبیعت صبح سے خراب ہے اور...اور بخار بھی بہت تیز ہو رہا ہے...جلدی گھر آئیں...اور

ذرا سیریس ہو کر کہنا پریشان سی آواز میں۔۔"

مشل روانی میں اسے سمجھاتے ہوئے بولی تو

شازمہ حیرانی سے اسکو دیکھنے لگی

KZwrites

"ملاؤ نہ کال اور فل ٹینشن والا لہجہ بنا کر

کہنا۔۔۔اور کہنا صبح سے میں نے کچھ کھایا بھی

نہیں اور بار بار رو بھی رہی ہوں۔۔۔تم کمرے میں

گئی تھی مجھے بلانے اور میں تپ رہی تھی

بخار سے۔۔۔" مشل جوس کا سِپ لیتے اسکو

ڈیٹیلز سمجھاتے ہوئے بول رہی تھی اور شازمہ اسکی جھوٹی کہانیاں سنتے ہنس رہی تھی

"صبح سے...؟ ابھی تو ہوئی ہے صبح....اور اتنا جھوٹ بولو جتنا بعد میں سنبھال بھی سکو...مجھے بھی ڈانٹ پرواؤ گی شہریار بھائی سے..." شازمہ جوس کا سِپ لیتے ہنستے ہوئے بولی تھی

kzwrites

"یار کچھ نہیں ہوتا۔۔تم نے بس ایسے بات کرنی ہے کہ لگے کہ ایمرجنسی ہے۔۔۔سٹریٹ لہجے میں بات نہ کرنا انکو شک

نہ ہو۔۔۔اتنا پریشان ہو کر بات کرنا کہ بھاگتے ہوئے گھر آنا پڑے انکو۔۔۔۔" مشل گلاس ایک طرف رکھتے بولی تو شازمہ نے کال ملا دی تھی

KZwrites

"فل ٹینشن ماحول بنانا ہے۔۔۔" مشل اسے

انسٹرکشنز دیتے بولی تو شازمہ نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا یعنی کال پک ہو چکی تھی

"اسلام علیکم۔۔۔وہ۔۔۔شہریار بھائی مشل کی صبح سے اتنی طبیعت خراب ہے۔۔۔نہ کچھ کھا رہی ہے نہ پی رہی ہے۔۔۔رو بھی اتنا رہی ہے جب سے آپ آفس گئے ہیں۔۔۔" شازمہ شدید پریشان لہجے میں بول رہی تھی ، مشل نے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر اسے بخار کا بھی بتانے کا اشارہ کیا

Kzwrites

تھا

"جی شہریار بھائی...بخار بھی تیز ہو رہا ہے...ن

...نہیں ہاتھ سے ہی چیک کیا ہے،تھرمامیٹر نہیں

تھا...او ہو...چھوڑیں تھرمامیٹر کو...آپ بس

جلدی آجائیں... 100سے اوپر کی ہو گا..."

شازمہ اب شہریار کے سوالوں پر بوکھلاتے مشل

کے اشاروں کی زبان سمجھتے اسے جواب دے

رہی تھی

KZwrites

"جلدی بتاؤ کیا کہہ رہے تھے..." شازمہ نے کال کاٹی تو مشل فوراً بولی تھی

KZwrites

"کہہ رہے تھے اسکو پیناڈول دے دو..." شازمہ دائیں بائیں دیکھتے ہنسی دباتے بولی تھی

"کیا۔۔۔۔بس یہ کہا؟؟؟؟ پریشان ہوئے کہ نہیں۔۔۔؟" مشل کے ماتھے پر ڈھیروں بل آئے تھے

"اتنا خاص لگا نہیں کہ پریشان ہوئے ہوں۔۔۔ہوا کیا ہے کچھ بتاؤ تو۔۔۔کیوں جھوٹ بلوا رہی ہو اتنے زیادہ۔۔۔؟" شازمہ جوس کے سپ بھرتے کچن کاؤنٹر پر بیٹھتے بولی تھی

Kzwrites

"یار۔۔۔۔وہ ناراض ہیں۔۔۔اور میں چاہتی ہوں منائیں بھی وہ ہی مجھے۔۔" مشل سینے پر ہاتھ باندھتے بولی تھی

KZwrites

"تو تم مناؤ نہ وہ ناراض ہیں تو۔۔۔"

"نہیں منائے جا رہے نہ یاررررر۔۔۔تم کسی کام

کی نہیں ہو...کہا بھی تھا بہت زیادہ ایمرجنسی کیس بنا کر بتانا...تم

نے ایکٹنگ ہی صحیح نہیں کی...چھوڑو...چائے بنا کر دو مجھے اچھی سی اب..." مشل فریج کھول کر کھانے کے لیے کچھ ڈھونڈتے ہوئے بول ہی رہی تھی کہ اس کے فون پر شہریار کا نمبر جگمایا تھا

KZwrites

"اوہ مائے...شہریار کی کال-ل-ل-ل..." سکرین

پر بگ مونسٹر لکھا دیکھ کر مشل نے فریج کا دروازہ زور سے مارتے فوراً خود کو کالم ڈاؤن کرتے شازمہ کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔اپنا پلان کامیاب ہوتا دیکھ کر چہرہ گہری مسکراہٹ سے سرخ ہو گیا تھا

KZwrites

"ہ۔۔۔ہیلو۔۔۔" مشل کال پک کرتے نقاہت بھرے لہجے میں بولی تھی،اسے یک دم اپنا لہجہ بدلتے دیکھ کر شازمہ کانوں کو ہاتھ لگاتے کاؤنٹر سے اتری تو آواز پیدا ہونے پر ، سپیکر پر ہاتھ رکھتے

مشل نے تیز نظروں سے اسے گھورا تھا

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟ رو کیوں رہی ہو صبح سے؟"

شہریار کی بھاری سی آواز ،سنجیدہ فکرمند

لہجے پر مشل اپنی ہنسی

بمشکل دباتے اپنے سرخ ہوتے چہرے کو ہاتھ سے

ہوا دیتے خوشی سے بے حال ہونے لگی تھی

Kzwrites

"آپ سے کس نے کہا ہے...؟" بمشکل ہنسی دباتے،
مشل نے بہت ہی لو ٹون میں جواب دیا تھا

"فون آیا تھا شازمہ کا...بخار کیوں چڑھا کر
بیٹھ گئی ہو پاگل لڑکی...؟" شہریار کے لہجے
کی مانوس سی نرمی پر مشل کا دل خوشی
سے ڈھیر ہو گیا تھا

kzwrites

"آپ کو فرق پڑتا تو آپ گھر آجاتے..." مشل اپنے لہجے پر سیچوئشن طاری کرتے ہلکی آواز میں بولی تھی،دل دھڑک کر منہ کو آرہا تھا

Kzwrites

"آجاتا ہوں گھر بھی...تم بتاؤ کیا کھانا ہے؟؟ ڈنر بھی نہیں کیا تھا نہ رات کو...." شہریار اپنے مخصوص لہجے میں بے پناہ فکر لیے بولا تو مشل خوشی کے مارے باقاعدہ اچھلنے لگی تھی ،چہرے سے مسکراہٹ جا ہی نہیں رہی تھی،

شازمہ بھی اسے ہنستا دیکھ کر مسکرانے لگی تھی

"ن۔نہیں۔۔۔کچھ کھانے کا دل نہیں چاہ رہا۔۔"

مشل شازمہ کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے ایک اور جھوٹ بولی تو شازمہ نے پھر سے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا

Kzwrites

"بخار چیک کر لیتی یار۔۔۔آتا ہوں تو ڈاکٹر پر چلتے ہیں۔۔۔تیار ہو جاؤ۔۔۔آدھے گھنٹے میں پہنچ جاؤں گا۔۔۔" شہریار تیزی سے بولا تو مشل نے گھبرا کر اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دیکھا تھا جو بلکل نارمل تھا

KZwrites

"ن۔۔۔نہیں۔۔۔ڈاکٹر پر نہیں جانا۔۔۔لیکن بہت تیز ہے بخار۔۔۔۔

چکر بھی آرہے ہیں۔۔۔۔شاور لے لیتی ہوں،شاید اتر

جائے بخار..." مشل فوراً یک اور سکیم بناتے بولی تھی

"اچھا چلو میں آرہا ہوں...ریسٹ کرو..." کہہ کر شہریار نے کال کاٹ دی تھی

"یاہوووو....." کال کٹتے ہی مشل نے آگے ہو کر شازمہ

کو زور سے گلے لگایا تھا

Kzwrites

"پاگل لڑکی...شہریار بھائی غصہ کریں گے جب
پتہ لگا کہ جھوٹ بولا ہے تم نے...اور مجھ سے
بھی ناراض ہوں گے...ایک ٹگے کا بخار نہیں ہے
تمھیں...یہ نہ ہو زیادہ ناراض ہو جائیں..."
شازمہ اسکو وارن کرتے بولی تھی

KZwrites

"تم ٹینشن نہ لو میں کہہ دوں گی نہ شاور لیا تو
اتر گیا تھا....میں اوپر جا رہی ہوں جیسے ہی

وہ آئیں انکو بتا دینا کہ میں اوپر ہوں۔۔۔اور یہ
بھی کہہ دینا کہ تم نے پیناڈول دے دی تھی۔۔۔"
مشل عجلت میں کہتے ہوئے اوپر کی طرف
بھاگ گئی تھی۔۔۔کمرے کی لائٹس کم کر کے بیڈ
پر پڑے کمفرٹر کو جھک کر بے ترتیب کرتے ،اس
نے جوڑے میں مقید بال کھول لیے تھے۔۔۔ماتھے
پر ہاتھ لگا کر چیک کرتے مشل بیڈ کراس کرتے
تیزی سے ڈریسنگ روم میں داخل ہوئی
تھی۔۔۔ہئیر ڈرائیز پلگ اِن کر کے ہلکی سی ماتھے
پر گرم ہوا ڈال کر اپنا ٹمپریچر چیک کرتے ہلکا
سا مسکرائی تھی

kzwrites

KZwrites

"میں تیرا بسمل ہو گیا"
KZ writes

"اکڑ نہیں ختم ہوتی اس لڑکی کی---"

"دس دوسری باتیں کر لیں لیکن جس بات سے

مسئلہ ہے وہ نہیں بتائی---"

"ایسے منانے کا کیا فائدہ مجھے..."

"احسان ہی کرتی ہے منا کر بھی..."

"میں دیکھ ہی کیوں رہا تھا اسے...دو دن سے دماغ کی واٹ ہوئی پڑی ہے پہلے ہی..." آفس کے کام فائنل کرتے صبح اسکا رخ پلٹنا سوچ کر شہریار کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچ چکا تھا

"میری اپنی ہی غلطی ہے...اور ناز نخرے اٹھاؤ...اور سپیس دو..." کسی پیپر پر سائن کرتے جیل پین نہ چلنے پر شہریار ٹیبل پر غصہ نکالتے سوچ رہا تھا..جب سے آفس آیا تھا موڈ ہی بہتر نہیں ہو رہا تھا

"میں نے کہا ہی کیا تھا اسکو....عادت ہو گئی ہے اسے ہر وقت نخرہ دکھانے کی...بدتمیزی پر اتر آتی ہے....عقل ٹھکانے لگانے پر آیا تو پھر روتی

پھرے گی پیچھے پیچھے---"

"دروازے مارتے ہوئے نہیں اسکے بازو میں درد ہوتی نہ گھنٹوں ڈرائیو کرتے ہوئے---سب ڈرامے ہیں---"

"مہینے کے بیس دن ویسے ہی دور بھاگتی ہے اور باقی کے دس دن بھی نخرے دکھانے میں نکال دیتی ہے---پاگل بنایا ہوا ہے---"

"اسکو اب ایک دن کی بھی چھٹی نہیں دوں گا۔۔۔میں کیوں دیکھوں اسکے نخرے۔۔۔ہونہہ۔۔۔"

"نہ ہی نرمی دکھانی ہے اسکو کوئی اب،بات بھی نہیں کروں گا اس سے اور رات کو سانس بھی لینے کی مہلت نہیں دینی اسکو۔۔۔" رات کو زبردستی دبائی ہوئی طلب صبح اسکا ڈریسنگ روم میں پڑا ڈریس دیکھ کر تب سے جاگی ہوئی تھی جو اب غصے کا رخ لینے لگی تھی

"کیسے بول رہی تھی کل---- ضرورت پوری ہو گئی اب آفس جاؤ---جیسے روز ایسے ہی آفس آتا ہوں میں----مہینے کے آدھے دن تو مالش کروا کر سو جاتی ہے----اور میں جاگتا ہوں ساری ساری رات----مانگے اب یہ سپیس مجھ سے---"

سوچتے ہوئے جسم میں محسوس ہوتی الجھن سے تنگ آتے،ماتھے پر ڈھیروں بل ڈالے وہ پاؤڈر روم کی طرف بڑھ گیا تھا---سلگتے چہرے کو اچھے سے دھو کر اس نے مرر میں سرخ ہوتی

آنکھوں کا جائزہ لیا تھا

"یہ جو رولز بناتی پھرتی ہے نہ کہ لڑائی میں بھی اسے گھوسٹ نہ کرو...میرا بھی اب رول ہے...جتنی بھی لڑائی ہو...ضرورت تو پوری کروں گا ہی اب...الزام تو لگنا ہی ہے ویسے بھی..." سر کو غصے سے جھٹک کر اپنی نیچر کے برعکس سوچ کر خود کو مزید غصہ د لاتے وہ اپنے بال دونوں ہاتھوں سے سیٹ کرتے باہر نکل کر چئیر کی طرف آیا تھا

"نیندیں پوری ہو رہی ہوں گی ابھی بھی..."

"آج مسیج بھی کوئی نہیں کیا..." ایک نظر فون سکرین پر ڈال کر وقت دیکھتے، اس نے گھر و الے کیمرے کے لنک پر کلک کیا تو مشل اور شازمہ اسکو کچن میں نظر آگئی تھیں

"کتنا نارمل بیہیو کر رہی ہے،جیسے کچھ ہوا ہی

نہ ہو۔۔۔بدتمیز۔۔۔اسکو کوئی لگاؤ ہوتا ہی نہیں۔۔۔۔" شہریار اسکو مزے سے جوس پیتے دیکھ کر سوچ ہی رہا تھا کہ اسکے فون پر شازمہ کی کال آگئی تھی۔۔۔۔اس سے فون پر بات کرتے کرتے ان کی تمام حرکتیں بھی نوٹ کرتے اسکے چہرے سے سارا غصہ ہوا ہونے لگا تھا۔۔۔انکی دبی دبی ہنسی،مشل کی ایکٹنگ اسکے اشارے۔۔۔شازمہ کے جھوٹ ہر چیز کو کیمرے پر دیکھتے ،فون پر اس سے بات کرتے شہریار سے اپنی مسکراہٹ کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔پل میں سارا طیش دماغ سے غائب

ہو گیا تھا

"اسکو تو آج سیدھا کرتا ہوں۔۔۔یہ سب ڈرامے کر سکتی ہے،بس سیدھی سیدھی بات نہیں کر سکتی۔۔۔" کال کاٹ کر مسکراتے ہوئے اس نے اپنا سامان ٹیبل پر سیٹ کیا اور عالم شاہ کو مشل کی طبیعت کے بارے انفارم کرتے آفس سے نکل کر مشل کا نمبر ڈائل کر دیا تھا۔۔اسکی آواز کی نقاہت ،سسر سے لہجے پر سر کو نفی میں جنبش دیتے وہ سارا راستہ مسکراتے ہوئے گھر پہنچا تھا

"اسلام علیکم ماما..." شہریار گھر داخل ہوا تو

شازمہ اور

سمینہ بیگم سامنے لونگ روم میں ہی بیٹھی

تھیں...نظر دائیں بائیں دوڑا کر مشل کو تلاشتے

وہ شازمہ کے بلکل سامنے صوفے پر بیٹھ گیا تھا

"کیسی ہو تم...پیکنگ ہو گئی مکمل...؟"

"وعلیکم سلام۔۔۔آج جلدی واپس آگئے۔۔۔خیریت ہے؟ بابا کو بتا کر آئے ہو۔۔۔؟" شازمہ کے بولنے سے پہلے سمینہ بیگم بول پڑی تھیں،اسکے آج جلدی آجانے پر تھوڑا تعجب بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں

"جی ماما بتا کر آیا ہوں۔۔۔مشل کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔۔۔بخار ہے بہت تیز۔۔۔شازمہ کی کال آئی تھی تو نکل آیا میں۔۔۔۔" شہریار شازمہ

پر تیز سی نظر ڈالتے بولا تھا جو نظریں ایک طرف کیے اپنا کان کھجا رہی تھی،چہرہ ممکنہ حد تک سنجیدہ مگر کنفیوز تھا

"اچھا؟ ابھی تو ٹھیک ٹھاک پھر رہی تھی یہاں۔۔۔کیا ہوا اچانک۔۔۔؟" سمینہ بیگم حیرانی سے شازمہ کو مخاطب کرتے بولی تھیں

"ج...جی ماما..ن.نہیں...وہ اسکی طبیعت خراب ہی تھی...صبح سے ہی..." شازمہ ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بولی تھی

"دو منٹ پہلے تو تم دونوں کے قہقہوں کی آوازیں آرہی تھیں...کبھی وہ کہتی ہے کہ یہ بیمار ہے،کبھی یہ کہتی ہے کہ وہ بیمار ہے...پتہ نہیں کیا چل رہا ہے...." سمینہ بیگم بول رہی تھیں کی شازمہ نے انکی ٹانگ پر دباؤ ڈالتے انکو

مزید

بولنے سے منع کیا تھا،شہریار شازمہ کی گھبراہٹ کو نوٹ کرتے مسکرا رہا تھا جو اپنی بھابھی کی خاطر اسکے جھوٹ میں ساتھ دے رہی تھی

"چلیں میں ذرا دیکھ لوں اسکو۔۔جیسے یہ بتا رہی تھی اسکی حالت،ہو سکتا ہے ہاسپٹل لے جانا پڑے۔۔" شہریار اوپر جانے کے لیے اٹھ کھڑا

ہوا تو سمینہ بیگم اشارے سے شازمہ کو ٹٹولنے لگیں

"ٹھیک تو تھی۔۔۔کوئی خوشخبری ہے کیا؟؟؟"

سمینہ بیگم شہریار کے اوپر جانے کے بعد لہجہ نرم کرتے بولی تھیں،آنکھوں میں ہلکی سی مسکراہٹ بھی ابھری تھی

"نہیں ماما... وہ شہریار بھائی سے مذاق کر رہی ہے بس...آپ بھی نہ..." شازمہ ہنستے ہوئے بولی تو سمینہ بیگم شازمہ کو گھورنے لگی تھیں

"مجھے تو لگ رہا ہے...رات بھی ڈھیلی ڈھیلی پھر رہی تھی...ہو سکتا ہے کوئی بات ہو....اللّٰہ خیریت کا وقت لائے،اپنی رحمت کرے...."

"Agye bhai,uper b chalay gye"

سمینہ بیگم دعائیں کرنے لگیں تو شازمہ نے مڑ
کر شہریار کو سیڑھیاں چڑھتے دیکھ کر مشل
کو عجلت میں میسج بھیج دیا تھا

شہریار موبائل فون اپنے ہاتھ میں گھماتے گاڑی کی کیز انگلی میں ڈالے ، عادتاً دروازہ بہت ہلکا سا ناک کر کے اپنے بیڈ روم میں داخل ہوا تو انتہائی تیز کولنگ نے اسکا استقبال کیا تھا....مشل اے سی کو 16 پر چلائے کمفرٹر اچھے سے خود پر لپیٹے بے ترتیب سا لیٹی ہوئی تھی..شہریار کے ناک کرنے پر فون تکیے کے نیچے رکھتے اس نے فوراً بیمار شکل بناتے

آنکھیں بند کی تھیں۔۔۔اسکی معمولی سی حرکت اور یک دم ساکت ہو جانا دروازہ کھولتے ہوئے شہریار کی نظروں میں آیا تو چہرے پر خودبخود گہری مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔۔کمرے میں صرف پردوں سے روشنی آرہی تھی۔۔۔لائٹ کلرز کی بیڈشیٹ پر ہم رنگ کمفرٹر میں اسکا وجود اب بلکل بے حس و حرکت پڑا گہرے سانس لے رہا تھا

شہریار آہستگی سے دروازہ بند کر کے ، موبائل

اور کیز اپنی طرف کی سائید ٹیبل پر رکھ کر
اے سی کا ریموٹ تلاشتے ادھر ادھر دیکھنے لگا
تھا....کمرے میں معمول سے زیادہ ٹھنڈک
محسوس ہو رہی تھی...ہاتھ اسکے سر کے نیچے
موجود تکیے کے نیچے لیجا کر اس نے فون اور
ریمورٹ اکٹھے نکالے تو مشل کے چہرے پر
"گھری نیند" میں بھی گھبراہٹ کے تاثرات آئے
تھے...فون کی سکرین پر شازمہ کی چیٹ کھلی
دیکھ کر مزید کِھل کر مسکراتے بغیر مسیجز
پڑھے ہی شہریار نے سکرین آف کر دی
تھی...ریمورٹ سے ٹمپریچر بڑھاتے وہ وہیں

اسکے بلکل پاس بیٹھ گیا تھا۔۔۔مشل کا فون اسکے بائیں جانب رکھ کر وہی بائیاں ہاتھ اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا جو بلکل نارمل تھا بس بۂ ال تھوڑے گرم محسوس ہو رہے تھے

"کیا ہوا ہے میری جان کو۔۔۔" شہریار ایک ٹانگ بیڈ پر اسکے پاس پھیلائے،ڈھیلے ڈھالے سے انداز میں بیٹھا اسکے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے بولا تو مشل بغیر کچھ بولے نیند سے یک دم جاگنے کی ایکٹنگ کرتے کسمسانے لگی تھی،آنکھیں بہت

"بخار تو بہت تیز ہے تمھیں۔۔۔چکر آرہے ہیں۔۔۔؟"

اسکے مزید قریب ہو کر شہریار نے اسکا سر اپنے سینے سے لگاتے،پورا بائیاں ہاتھ اسکے گال سے مس کرتے جھک کر اسکا ماتھہ چوما تو اسکے ہونٹوں کی تپش پر جہاں اسکا دل تیزی سے دھڑکا تھا وہیں کنفیوز بھی ہو گئی تھی

"پتہ نہیں۔۔۔" مشل نے ہلکی سے آنکھیں کھول کر اسکو دیکھا اور نقاہت بھرے لہجے میں بول کر لرزتی پلکیں بند کر لی تھیں۔۔۔اسکا اس قدر قریب بیٹھنا،نرمی سے چھونا۔۔لب رکھنا یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے پہلی بار وہ اسکے قریب آیا ہو

"طبیعت زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر پر چلتے

ہیں..." شہریار اپنی ٹانگ پیچھے کو بینڈ کر کے بیڈ سے باہر کی جانب کراس کر کے ذرا سیدھا ہو کر بیٹھا تھا...اسکے سر کے گرد بازو رکھے دوسرے ہاتھ سے اسکے گال پر اپنی ہتھیلی جمائے بولا تو مشل نے پھر سے آنکھیں کھولی تھیں

"بولو مشل...اٹھو ڈاکٹر پر چلیں...شاباش..."

اسکا یوں کبھی آنکھیں موندنا تو کبھی ناراض سی صورت بنائے نخرہ دکھانا بے حد پیارا لگ رہا تھا کیونکہ یہ تو طے تھا کہ جو بھی ہو جائے ماننا شہریار کو ہی پڑنا تھا لیکن آج اسے ستانے کا ارادہ بھی پورا تھا

"ن۔۔۔نہیں۔۔۔بس ریسٹ چاہئیے۔۔۔" مشل فوراً پوری آنکھیں کھول کر بولی تھی۔۔۔چہرے پر دھڑا اسکا معمول سے زیادہ گرم ہاتھ سانسیں تیز ہونے کا سبب بننے لگا تو مشل نے چہرہ

اسکے ہاتھ سے تھوڑا فاصلے پر کیا تھا۔۔۔شہریار کی آنکھوں سے اُسی پل نرمی غائب ہوئی تھی

"اگر ریسٹ ہی کرنا تھا تو مجھے کیوں بلا یا۔۔۔؟؟؟ فارغ لگتا ہوں تمھیں میں۔۔۔؟ " ہاتھ اسے چہرے سے مکمل ہٹا کر شہریار لہجے میں یک دم سختی لاتے اسکے پاس سے اٹھتے بولا تو مشل اسکے اچانک بدلتے روئیے پر پورا اسکی

جانب مڑ گئی تھی

"میں نے...کب بلایا...؟ شازمہ نے خواہ مخواہ آپکو کال کر دی...میں نے تو منع کیا تھا اسکو...مجھے کسی کی ضرورت نہیں...میں اکیلی ہی ٹھیک ہوں..."

مشل "چکراتا" ہوا سر تھامتے اٹھ بیٹھی تو شہریار نے آئی رول کرتے اسکی طرف دیکھا تھا

جو ابھی بھی پورا اپنے کردار میں ہوتے ایکٹ کر رہی تھی

"کال پر تم نے ہی مجھے کہا تھا کہ فرق پڑتا ہوتا تو میں گھر آجاتا،اور میں آیا بھی ہوں----"

"لیکن مجھے لگتا ہے تمھیں کوئی فرق نہیں

پڑتا..."

"تمھیں بس مجھے اپنی انگلی کے اشاروں پر چ

لانے کا شوق ہے...جب دل کیا منہ لگا لیا جب

دل کیا ہرٹ کر لیا...عادت ہو گئی ہے تمھیں..."

شہریار ٹھہر ٹھہر کر بات کرتے کرتے نظریں اس

سے پھیر کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تو

مشل اسے بپھرا دیکھ کر گھبراتے اٹھ کر بیٹھ

گئی تھی

"بجائے مجھے منانے کے الٹا آپ مجھے ایٹیٹیوڈ دکھا رہے ہیں..." اسے ڈرسینگ روم میں جاتا دیکھ کر مشل قدرے اونچا بولی تھی لیکن آواز اتنی بھی اونچی نہیں کی تھی کہ وہ مزید غصہ کرے

"میری رات سے ہی اتنی طبیعت خراب

تھی۔۔۔آپکو کوئی پرواہ نہیں میری۔۔۔اور۔۔۔"

"اور۔۔۔آپ مجھے گھماتے ہیں اپنے پیچھے۔۔۔میں نہیں۔۔۔جب دل کیا پیار سے بات کر لی ورنہ غصہ کر کے دکھا دیا،اگنور کر لیا۔۔۔اتنا بھی احساس نہیں کہ میری طبیعت کتنی خراب ہے۔۔۔"

"آپکو بس ایگو میں رہنا ہوتا ہے۔۔۔" اسکے رسپانس نہ کرنے پر مشل روہانسی ہوتے بولی تھی،ایکٹنگ اتنی خود پر طاری کر لی تھی کہ چہرہ حقیقتاً گرم ہونے لگا تھا

"اوکے۔۔اتنی ہی زیادہ طبیعت خراب ہے تو ٹریول کرنا بھی کرنا پاسبل نہیں ہوگا۔۔۔تمھیں واقعی ریسٹ کرنا چائیے۔۔۔میں ٹکٹس بھی آگے

کروا دیتا ہوں۔۔۔پراپر ریسٹ کرو۔۔۔پھر دیکھی جائے گی۔۔۔" بازو پر ٹی شرٹ شارٹس ڈالے، شہریار ڈرسینگ روم سے نکل کر سیدھا اسکے سامنے آ کر کھڑا ہوا اور بات مکمل کر کے سائیڈ ٹیبل سے موبائل پکڑ کر کوئی نمبر ڈائل کرنے لگا تو مشل کمفرٹر خود پر سے ہٹاتے گھٹنوں کے بل بیڈ کے بیچ و بیچ بیٹھی تھی

"ن---نہیں---میں---رات تک--ٹھیک ہو جاؤں گی---"

"دوائی لی ہوئی ہے میں نے---"

"شہریار کس کو کال کر رہے ہیں-ں-ں---" مشل بیڈ پر ہی گھسٹ کر اسکی جانب اتر کر کھڑی ہو گئی تھی،ہاتھ اسکی کہنی پر رکھا جسے

شہریار نے دو لمبے قدم لیتے جان بوجھ کر خود سے دھکیل دیا تھا

"جی...میں ٹکٹس کینسل کروانا چاہ رہا ہوں...نہیں فی الحال بکنگ نہیں کروانی،صرف کینسل کر دیں...تھینکس..."

سپاٹ سے لہجے میں کہہ کر شہریار نے کال کاٹ دی

"کیوں کینسل کی ہے آپ نے۔ے۔ے۔ے۔۔۔" مشل بری طرح چڑ کر اسکا بازو کھینچ کر اسے اپنی طرف کرتے بھرائی سی آواز میں چلائی تو شہریار نے اسکو اپنی انگلی دکھاتے وارن کرنے کے انداز میں بے حد سختی سے گھورا تھا "آواز نیچی مشل۔۔۔تمھارا شور ہمیشہ کمرے سے باہر جاتا ہے۔۔۔اب اگر اونچا بولی نہ تو۔۔۔"

"تو کیا۔ا۔ا۔ا۔۔۔؟ اور کیوں آہستہ بولوں۔ں۔ں۔۔۔"

"قتنے عرصے بعد ماما پاس جا رہی تھی میں۔ں۔ں۔۔۔"

"آپ ایسے کنٹرول نہیں کر سکتے مجھے۔ے۔ے۔۔۔" مشل اسکی انگلی پکڑ کر نیچے کرتے غصے سے لال پیلی ہوتے بھول گئی تھی کہ اسکی طبیعت خراب تھی

"مجھے کوئی شوق نہیں تمھیں کنٹرول کرنے کا۔۔۔میں تو خیال کر رہا ہوں تمھارا۔۔۔۔اتنا تیز بخار ہے تمھیں۔۔۔چکر بھی آرہے ہیں۔۔۔اپنا خیال کرو کچھ۔۔۔ریڈی ہو جاؤ فی الحال ڈاکٹر پر چلنا ہے۔۔۔" شہریار نے اسکے ٹھنڈے گال کو تھپتھپاتے قدرے طنز بھرے لہجے میں کہا تو مشل اسکی آنکھوں میں غصے بھری نظروں سے جھانکتے جبڑہ بھینچتے اپنا غصہ قابو کر رہی تھی

"نہیں جانا مجھے کہیں۔ں۔ں۔۔۔آپکی غلط فہمی ہے

That your behaviour will make me submissive to you..."

مشل نے اسکا ہاتھ چہرے سے پکڑ کر پیچھے کیا تھا،آنکھیں بھیگ گئی تھیں

"مجھے ایسی کوئی غلط فہمی نہیں ہے نہ ہی مجھے تم ایسے چاہئیے ہو....میں تمھاری ڈومینینشن بھی اچھے سے ہینڈل کر سکتا ہوں...بلکہ اب کر کے دکھاؤں گا..." شہریار وہی ہاتھ پھر سے اسکے چہرے پر اسی انداز میں تھپتھپاتے گرم نظروں سے اسے دیکھتے ایک قدم پیچھے کو لیتے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تھا

"آپکو لگ رہا ہے کہ میں آپکی منتیں کروں گی

کہ مجھے جانے دیں...؟ میں...میں خود چلی

جاؤں گی-ی-ی..." مشل دبی سی آواز میں

غرائی تھی

"جانے دیتا ہوں میں تمھیں-ں..." کہتے ہوئے

شہریار نے باتھروم کا دروازہ اطمینان سے بند

کیا تو مشل مزید سلگ گئی تھی... شدید غصے

میں کمرے میں چکر کاٹتے وہ اپنی بھیگی

آنکھیں خشک کرتے خود کو مضبوط کرنے لگی تھی لیکن ٹکٹس کے کینسل ہونے کا سوچ کر دل بری طرح دُکھ گیا تھا،سارے ایموشن اکٹھے ہو کر دل بھاری کر گئے تھے

"میں اکیلی چلی جاؤں گی میں آپکو بتا رہی ہوں۔۔۔مجھے روک نہیں سکتا کوئی۔۔۔" شہریار تھوڑی دیر میں ہی فریش ہو کر باہر آگیا تھا، صرف بلیک شارٹس پہنے ہوئے وہ ہاتھ میں ٹی شرٹ لیے سیدھا کمرے میں آیا تو مشل تیزی

سے چل کر اسکے مقابل کھڑی ہوئی تھی۔۔۔کثرتی جسم پر پانی کی بوندیں ٹھہری ہوئی تھیں۔۔۔ایک نظر اسکے غصے سے پھولے چہرے کو دیکھتے ٹی شرٹ بیڈ پر رکھ کر، خاموشی سے گیلے بالوں کو تولیے سے رگڑتے وہ وال مرمر سے مشل کو غصے سے تن فن کرتے اپنے ارد گرد گھومتے دیکھ رہا تھا

"مجھے بھی سب ہینڈل کرنا آتا ہے اچھے سے۔ے ۔ے۔۔۔"

"آپکی اتنی جرآت نہیں کہ مجھے قید کریں یہاں ایسے۔۔۔" نظریں مرر میں اسکی مطمئن نظروں کے عکس سے ملیں تو مشل ایک لمہے کو گھبرائی تھی مگر اگلے ہی پل فطری غصہ عود آیا تو بھڑکتے ہوئے اسے بازو سے کھینچ کر اپنی طرف کر لیا تھا

"کیوں تنگ کر رہے ہیں-ں-ں---ٹکٹس کیوں

کینسل کروائی ہیں---مجھے ابھی ہی جانا ہے

ماما کے پاس--میں نے نہیں رہنا ایسے یہاں---"

آدھی بات مشل نے شدید غصیلے لہجے میں

بولی اور باقی آدھی بات پر اسکی آنکھوں میں

پھر سے آنسو چمکنے لگے تھے،لہجے میں ضد اور

غصہ بھرا ہوا تھا

"آرام سے بات کرو،سامنے ہی کھڑا ہوں

تمھارے..." نظریں اپنے بازو پر اسکے ہاتھ کی طرف کرتے اگلے ہی پل شہریار نے انتہائی سخت نظر سے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا

"اور قید کر کون رہا ہے تمھیں...؟ خود ہی باتیں ازیوم کیے جا رہی ہو....؟ اپنے گھر میں قید کون ہوتا ہے...؟ بس پاس رکھنا ہے تمھیں اب سے اپنے...ضرورتیں پوری نہیں ہو رہیں میری صحیح سے ویسے بھی....وہ بھی پوری کرنی ہیں...." کہتے ہوئے شہریار نے اسکا ہاتھ اپنے

بازو سے ہٹا کر ، کلائی سے مضبوطی سے پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا تو مشل نے آسانی سے اسکی طرف کھنچنے پر تھوک نگلتے اسکی سرخ آنکھوں سے آنکھیں ملائے رکھی تھیں

"اور پہلے بھی بتایا ہے کہ خیال ہی کر رہا ہوں تمھارا.... اتنے سخت، تیز ،شدید بخار میں تم کیسے ٹریول کرو گی یار....؟ خود بتاؤ..." چہرے پر آتی لٹوں کو پیچھے کر کے ہلکے سے گرم ہوتے ماتھے پر انگلیاں سرسراتے ایک ایک لفظ چبا کر

کہتے نظروں میں بے حد طنز تھا

"کوئی بخار نہیں ہے مجھے....میں نے ج
..جھ..جھوٹ بولا تھا..."مشل اسکی انگلیاں
اپنے چہرے سے ہٹا کر اس سے پیچھے ہٹتے
بولی تو شہریار نے اسی ہاتھ سے چہرے کو پکڑ
کر قریب کرتے اسکی بیک گردن پر بازو پھیلا لیا
تھا

"وہ تو نظر آ ہی رہا ہے۔۔۔پر اب ہو جائے گا۔۔۔"

شہریار نے بازو کا گھیراؤ تنگ کر کے اسکا چہرہ اسی ہاتھ سے چھوتے گہری نظروں سے اسے دیکھتے گرم سے لہجے میں کہا تو مشل بھی برابر خونخوار نظروں سے اسے دیکھے جا رہی تھی

"میں نے جانا ہے۔ے۔ے۔۔۔" اٹل لہجے سے بولتے
مشل نے اسکا بازو کندھے سے ہٹانے کی تگ و دو
کرنے لگی تو شہریار نے اسکی آنکھوں میں
آنکھیں گاڑے اسکی کوشش بہت آسانی سے
ناکام کرتے بازو اسکی گردن کے گرد مزید تنگ
کر لیا تھا،اسکے غصے سے بھرے ایکٹس دیکھ
کر چہرے پر شریر طنز بھری مسکراہٹ ابھر آئی
تھی

"تم کہیں نہیں جاؤ گی---بات ختم---" چہرہ مکمل سنجیدہ کرتے شہریار نے گرفت اسکے کندھے سے ڈھیلی کرتے اسے مرر کے پاس دیوار سے لگاتے کہا تھا،بائیاں ہاتھ سر کے پاس دیوار پر،دائیاں ہاتھ اسکی کمر پر نرمی سے رکھ کر اسے مکمل اپنے حصار میں رکھا ہوا تھا

"ایسے ہی بات ختم...؟ زبردستی ہے کوئی...؟"

مشل نے گرفت کم ہونے پر گردن کو جھٹک کر مزید پیچھے کرتے غصے کا اظہار کیا تھا،کمر کے خم پر دھڑا اسکا ہاتھ ہٹانے کی ہمت بھی نہیں ہوئی تھی ،سانسیں اسکے سلگتے سینے کی تپش سے بے ترتیب ہوئے جا رہی تھیں،دماغ الگ غصے سے جل رہا تھا

"ہاں ہے زبردستی....اب صرف میری ضرورت پوری کرنے کا سامان کرو گی تم...صبح شام...ہر

وقت،جب میرا دل چاہے گا۔۔بلکہ میں تو الریڈی یہی کر رہا ہوں تمھارے ساتھ۔۔۔ہے نا۔۔؟ کچھ نیا تو نہیں ہے۔۔۔" شہریار اسکے خم پر ہاتھ کا دباؤ ڈالتے اسکی بیک دیوار سے لگاتے مزید اسکے قریب ہوا تو مشل اسکو ناراضی سے دیکھنے لگی تھی۔۔۔چہرہ اسکے برہنہ سینے سے مس ہوا تھا۔۔۔ذرا سی حرکت کی بھی جگہ نہیں بچی تھی

"آپ صرف کل والی بات کا بدلہ لے رہے ہیں

مجھ سے۔۔۔ایسے تو میں بھی پھر پرانی باتوں پر لڑ سکتی ہوں۔۔۔" مشل روہانسی ہوئی تھی

"پرانی۔۔؟ کل کی بات پرانی ہوتی ہے۔۔۔؟"

"اور میں کسی بات کا بدلہ کیوں لونگا۔۔۔؟؟ میں صرف اپنا حق لوں گا اپنی بیوہ سے اور جیسے میرا دل چاہے گا ویسے لوں گا۔۔۔اور تم چپ چاپ سب حقوق ادا کرو گی۔۔۔" اسکے اڑے رنگ

دیکھ کر شہریار نے لہجہ مزید سخت اور جان لیوا سا کیا تھا،نظریں پہلے ہی بہت انٹینس تھیں کہ مشل کی سانسوں کی رفتار اسے اپنے سینے پر محسوس ہو رہی تھی

"بغیر لڑے..."

"بغیر نخرے دکھائے..."

"اب صرف اور صرف زبردستی ہو گی اس غصیلے مونسٹر کے ساتھ..." شہریار اسکے غصے سے پھولے گالوں پر اپنی انگلی ٹریس کرتے کرتے انگوٹھے سے ہلکا سا دباؤ ڈالتے ذرا سا مسکرا پڑا تو مشل کی جان میں تھوڑی جان آئی تھی جو اسکے بھاری سے لہجے سے ہوا ہوئے جا رہی تھی

"کل مجھے بس ایسے ہی غصہ آگیا تھا...آئی سوئیر آپکے آفس جاتے ہی اپنی غلطی کا

احساس ہو گیا تھا مجھے...آئندہ نہیں بولوں گی ایسے۔ے۔ے...مجھے پتہ ہے آپ زبردستی نہیں کرتے کبھی۔ی...مجھے اور کوئی لفظ نہیں مل رہا تھا اس وقت بولنے کو۔و..." مشل اسکا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتے اپنے دونوں ہاتھوں میں قید کرتے بولی تھی،لہجہ اسکے ذرا سے مسکرانے پر ہی لاڈ سے بھر گیا تھا لیکن آواز میں باقاعدہ لرزش تھی

"زبردستی اگر نہیں کرتا تو غصہ کس بات کا آتا

ہے پھر...؟کسی چیز سے تو تنگ ہو رہی ہوتی ہو

نہ...بتاؤ مجھے...ایسے کیوں ہر خود میں

کڑھتی رہتی ہو ہر وقت...؟ " ہاتھ اسکے ہاتھ

سے نکال کر شہریار اسکے دونوں کندھوں پر

اپنے بازو

رکھتے اسے خود سے بے حد قریب کرتے سوفٹ

سے لہجے میں بولا تھا

"مجھے نہیں پتہ نہ۔۔۔میں اب نہیں کروں گی

غصہ بس۔۔۔میں خود بہت پریشان ہوں۔ں۔۔۔"

مشل روئے روئے سے لہجے میں بولی تو شہریار

نے اپنا سر اس کے ماتھے سے ٹکا لیا تھا

"پریشان تو مجھے کیا ہوا ہے تم نے یار۔۔۔ڈرنے

لگ گیا ہوں تمھارے پاس آنے سے بھی

اب۔۔۔۔۔صرف فائدہ اٹھاتی ہو اس بات کا کہ تم

سے پیار کرتا ہوں۔۔۔" بہت مدھم سی آواز میں

بولتے شہریار نے اسکی پوری کمر کو پیار سے سہلایا تھا...اسکے لہجے کی نرمی پر مشل فوراً شیر ہوئی تھی "مجھے ابھی کچھ سمجھ نہیں آرہا...مجھے بس جانا ہے ماما پاس...آپ ٹکٹس کنفرم کریں وہی والی..."

"لیکن مزید فائدہ نہیں اٹھانے دوں گا تمھیں....اب صرف خود فائدہ اٹھاؤں گا تمھارا...اور بہت زور شور سے فائدہ اٹھاؤں

گا...." شہریار نے ٹون بدلتے بازو کندھے سے ہٹا

کر ،ہاتھ اسکی تھائی کے پاس لیجاتے کہا تو

مشل اسکے

برہنہ سینے پر دونوں ہاتھوں کا زور ڈالتے

پیچھے ہٹ گئی تھی

"آپ نے اگر ایسے ہی کرنا ہے تو بات نہ کریں

مجھ سے...میں نے سوری کہا ہے پہلے بھی آپ

سے کل صبح والی بات پر..." کہتے کہتے مشل

دروازے کی طرف بڑھی تو وہ سلو سے قدم لیتا اسکے پیچھے آیا تھا

"کہاں جا رہی ہو۔و۔و۔۔۔" بھاری گھمبیر سی آواز میں بولتے شہریار نے آگے بڑھ کر دروازے کے بیچ و بیچ ہاتھ رکھتے اسکا راستہ روک دیا تھا۔۔۔سانولے سرخ ورزشی جسم سے اٹھتی خوشبو نے مشل کو گھیرے میں لیا تو مشل نے اس کے وجود سے نظریں چرائی تھیں

"ن---نیچے---"

"میں نے نہیں آپکے ساتھ رہنا----"

"آپ تنگ کر رہے ہیں بس مجھے---"

"راستہ چھوڑیں---" وہ دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ

رکھے اسکی طرف دیکھے بغیر بولی تھی

"میں اتنی دور سے تمھاری ایک کال پر آیا ہوں مشل۔۔۔حالانکہ سخت ناراض تھا تم سے۔۔۔اور تم پھر اکڑ رہی ہو۔۔۔کوئی نہیں جانا نیچے۔۔۔یہاں بیٹھ کر سب باتیں کلئیر کرو پہلے مجھ سے۔۔۔"

شہریار نے دروازے کے آگے کھڑے ہو کر اسکا ہاتھ پیار سے پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچتے نرمی سے مخاطب کرتے اسکی آنکھوں میں جھانکا تھا

"آپ نے فلایٹ کیوں کینسل کی ہے...؟ مجھے
سزا دینے کے لیے نہ...کیونکہ میں نے آپ کو کل
وہ سب کہا تھا...اسکا بدلہ لے رہے ہیں نہ...میں
اب اور کیا کلئیر کروں...؟ آپکو اندازہ نہیں ہے
میں بہت مشکل سے سوری بھی کہا ہے...مجھے
خود اتنی الجھن ہو رہی ہے پہلے ہی....جانے دیں
مجھے ابھی...." کہتے ہوئے مشل باقائدہ رو پڑی

تو شہریار کا اپنا دل پسیچ گیا تھا

"نہیں لے رہا کوئی بدلہ۔۔۔تمھاری الجھن مجھے
بھی الجھا رہی ہے یار۔۔پاگل۔۔۔"

"رونا بند کرو۔۔۔ادھر آؤ۔۔۔"

"جب تک کل کی لڑائی کی وجہ ہمارے درمیان
کلئیر نہیں ہو گی تب تک تمھیں کہیں نہیں

جانے دونگا..." شہریار نے اسکو کندھوں سے پکڑ کر صوفے پر بٹھاتے سائیڈ ٹیبل سے پکڑ کر پانی کا گلاس اسکی طرف بڑھایا تھا...خود اسے سنبھلنے کا موقع دیتے تھوڑا فاصلہ کر کے بیڈ سے ٹی شرٹ اٹھا کر پہنتے اسے دیکھے جا رہا تھا

"چلو بتاؤ اب...بلکل ایزی ہو کر...کوئی ججمنٹ نہیں ہے،صرف تم اور میں ہیں یار..." شہریار

اسکے بہت پاس بیٹھ کر رخ بھی اسکی طرف موڑ کر پورا متوجہ ہو کر مخاطب ہوا تھا

"کوئی وجہ نہیں تھی لڑائی کی۔۔میں۔۔۔مجھے۔۔۔" مشل انگلیاں تڑورتے مڑورتے بول رہی تھی،آنسو خشک ہوئے تھے۔۔۔کچھ بھی بولنا بے حد مشکل لگ رہا تھا۔۔۔دماغ میں سب کلئیر تھا لیکن انہیں باتوں کو لفظ دینا آسان نہیں لگ رہا تھا

"کم آن۔۔۔اتنا کیا مشکل ہے۔۔۔؟" شہریار تھوڑا انوائے ہو کر اپنے ہلکے نم بالوں میں انگلیاں پھیرتا اٹھ کر اسکے سامنے ٹیبل پر آ کر بیٹھ گیا تو مشل اسکو ایسے ایٹیٹیود میں دیکھ کر ناراضی سے نظریں پھیر گئی "مجھے نہیں پتہ۔۔۔کہہ تو رہی ہو کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔"

"میں بتاتا ہوں...تمھیں صرف لڑنے کا شوق ہے...بات کوئی ہو نہ ہو بس بدتمیزی کرو اور پھر سوری کہہ کر احسان کر دو....ایسا ہی ہے نا...؟" شہریار سخت لہجے میں بولتے اسکی طرف دیکھ رہا تھا جبکہ مشل مسلسل اپنی جھولی میں رکھے ہاتھوں پر نظریں جمائے خاموش بیٹھی پھر سے آنسو بہانے لگی تھی

"بولو مشل کچھ تو..." شہریار نے اپنی آنکھیں

بھینچ کر بند کر کے ,خود کو کالم کرتے تھوڑے توقف سے کھولی تھیں

"بتاؤ نہ۔۔۔ایسا ہے کہ نہیں۔۔؟" اسے خاموش اداس سا دیکھ کر اسکی گود میں پڑے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا تھا

"ن۔۔نہیں ہے ایسی بات۔۔ آپ سے پیار۔ر کرتی

ہوں۔ں۔۔۔۔میں کیوں لڑوں گی آپ۔پ سے جان
بوجھ کر۔۔۔۔" مشل لڑکھڑاتے لہجے میں بمشکل
بولی تو شہریار اسکی زبان سے اپنے لیے ایسے
لفظ سن کر ،اسکا اقرار سن کر مزید بے حال ہوا
تھا

"پھر۔۔۔کیوں اتنی بے چین ہوئی ہوئی ہو
یاررر۔۔۔۔روؤ نہیں پلیززز۔۔۔" شہریار نے ٹیبل سے
اٹھ کر پھر سے صوفے پر بیٹھتے اسکے کندھے

پر بازو پھیلا کر اسے اپنے سینے سے لگایا تو
مشل اسکی کمر کے گرد مضبوطی سے دونوں
بازو خائل کر کے خاموش آنسو بہانے لگی تھی

"اچھا میری بات سنو...میں نے کچھ غلط کر دیا
تھا کل صبح...؟ ہممم....؟ بلکل ایزی ہو کر کھُل
کر بتاؤ مجھے....کوئی ڈرنا نہیں ہے اوکے...جتنا
کھُل کر بات کرو گی اتنا ہمارے لیے اچھا
ہے...دور تو نہیں تہ سکتے نہ ہم...ہے نا...؟ اچھے
سے ڈسکس کریں گے تو دونوں کو پریشانی

نہیں ہو گی مشل..." شہریار اسکے پورے وجود

کو ہتھیلی سے سہلاتے اسکی کنپٹی کے پاس

بہت نرمی سے مسلسل لب رکھ رہا تھا...بات

کرتے کرتے ایک ہی جگہ سے اسے پیار سے چومے

جا رہا تھا...ہاتھ مسلسل پورے جسم کو پیار

سے سہلا رہے تھے

"بس مجھے ویسے اچھا لگتا تھا جیسے آپ پہلے

کرتے تھے..."

"کل۔۔۔کل اچھا نہیں لگا۔۔۔"

"پلیز غصہ نہ ہونا شہریار۔۔۔"

"جیسے آپ چاہتے ہیں ویسے ہی کریں گے۔۔۔میں اب کچھ نہیں کہوں گی آپ سے۔۔۔آئی پرامس۔س۔۔۔" مشل ہچکیوں کے درمیان بولتے اسکے سینے میں چہرہ چھپائے روئے جا رہی تھی

"مششسل-ل-ل----" شہریار نے اسکا چہرہ اپنے سینے سے ہٹانے کی کوشش کی مگر وہ مزید اس کے اندر گھس گئی تھی--- بمشکل اپنی بات کر کے اب اسکا سامنہ کرنے سے گھبرا رہی تھی

"اچھا سنو تو سہی میری جان-ن-ن---" شہریار کی ٹی شرٹ اسکے آنسوؤں سے بھیگ رہی تھی،

وہ اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں چھپائے اس سے چپکی ہوئی تھی...کچھ بولے بغیر بس نفی میں سر ہلائے جا رہی تھی

"میری جان....سنو تو یار....ادھر دیکھو پلیز...میری طرف....پلیز مشل...یہ پکڑو، شاباش...." شہریار نے ہاتھ آگے کر کے ٹیبل سے ٹیشو پیپر باکس اٹھا کر اسکے آگے کرتے زبردستی اسے خود سے الگ کیا تو مشل ٹیشو پیپر سے اپنی آنکھیں اور بہتی ناک صاف کرنے

لگی تھی...شہریار اپنے ماتھے پر انگلیاں پھیرتے اب سوچ میں پڑ گیا کہ مسئلہ کیا ہے...صبح ایسا کیا ہو گیا تھا جو اسے پسند نہیں آیا تھا...اتنی ٹینشن میں،اسے روتا دیکھ کر بھی چہرے پر پریشان سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی

"چلو اب رونا بند کرو...سچ میں بخار ہو گیا تو واقعی نہیں جا سکو گی پھر ماما پاس..."

شہریار شرارت سے اسکی کمر گدگداتے بولا تو مشل ٹیشو آنکھوں سے نیچے کرتے اسے گھوری

تھی

"کیا مطلب۔ب۔ب۔۔۔" مشل بچوں کی طرح ، گ

الوں پر آئے

آنسو اپنی پوری ہتھیلی سے صاف کرتے اپنی

خوبصورت سبز آنکھوں کو جھپکتے ہوئے بولی

تھی،چہرے پر غصے کی ہلکی سی لہر آئی تھی

"مطلب کہ میں نے ایسے ہی فیک کال کی تھی، کچھ کینسل نہیں ہوا بدھو..." شہریار ابھی بولا ہی تھا کہ مشل ناراض ہوتے اسکے بازو پر تھپڑ مارنے لگی تھی

"آپ بہت بد تمیز ہیں...اتنا پریشان کیا ہے آپ نے مجھے۔ے۔ے...کتنی غلط حرکت ہے۔ے۔ے...." مشل بھیگے مگر تپے ہوئے لہجے میں بولے جا رہی تھی

"تم سے کم بد تمیز ہوں اور تم سے کم ہی پریشان کرتا ہوں..جتنا تم ستاتی ہو نا مجھے....آدھا گھوم گیا ہوں میں دو دنوں میں....اور بات ابھی بھی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ ہوئی کیا ہے...." شہریار نے اسکی آنکھوں پر اپنی ہتھیلی کا کنارہ پھیرتے اسکی آنکھوں سے مکمل آنسو صاف کیے تھے

"آپکی کوئی بات نہیں ہے...میری ہے...بس غلطی یہ ہوئی ہے کہ غصہ آپ پر کر دیا میں نے..."

مشل نے بہت دیر بعد نظر اس سے ملائی تھی

"یہ کونسا کوئی نئی بات ہے،تم سارے غصے ہمیشہ مجھ پر ہی نکالتی ہو...بتاؤ...پہلے کیا اچھا لگتا تھا اور اب کیا اچھا نہیں لگا...؟"

شہریار اسکے گال پیار سے کھینچتے ہوئے بولا

تو مشل نے اتنی دیر بعد ہنستے ہوئے اپنا گال سہ

لایا تھا

"کچھ نہیں...جیسے آپ چاہتے ہیں ویسے ہی

ٹھیک ہے...میں اپنا مسئلہ خود سولو کر لوں گی

پرامس..." بات کرتے کرتے مشل نے سر جھکا لیا

تھا

"ہاں تاکہ آدھے راستے تم مجھے بیڈ سے کک آؤٹ کر دو ذلیل کر کے، جیسے صبح کیا تھا۔۔۔اب ایسے کیا تو اگلا راؤنڈ پہلے سے بھی سخت لگاؤں گا۔۔یہ یاد رکھنا اب۔۔۔" شہریار اسکے چہرے کو اپنی دو انگلیوں کے سہارے اونچا کرتے بولا تو دونوں کی نظریں ایک پل کو ملی تھیں،شہریار اب شریر سا مسکرا رہا تھا جبکہ مشل اسکی کہی آخری بات پر بے حد کنفیوز ہوئی تھی

"نہیں کروں گی۔۔۔پرامس۔۔۔" مشل اٹھتی جھکتی پلکوں کی جنبش کے درمیان بولی تھی

"افففف بتانا نہیں ہے بس۔۔۔؟ دماغ آدھا ہو گیا ہے میرا مشل قسم سے۔۔۔اب تو پتہ لگ گیا ہے نا کہ جانا ہے ترکی۔۔۔رحم کر لو تھوڑا مجھ پر بھی۔۔۔کل سے سولی پر لٹکایا ہوا ہے۔۔۔" شہریار

نے اسکے سرخ ہوتے گال پر ہتھیلی اور انگلیوں کا دباؤ ڈالتے تھپڑ والے انداز میں اسکے چہرے کو دھکیلا تو مشل نے ہنستے ہوئے اسکا ہاتھ دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا تھا

"اچھا آؤ باہر چلتے ہیں۔۔۔ڈرائیو پر۔۔۔ایزی ہو کر بات کرتے ہیں۔۔۔تم ٹینس ہوئی ہو ابھی۔۔۔باہر جا کر فریش ہو گی تو کچھ بکو گی۔۔۔۔" شہریار اسکا وہی ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑا ہوا تو مشل اسکی آخری بات پر چہرے کے تاثرات بگاڑتے،

تھوڑا مسکراتے کھڑی ہوئی تھی

"سوری۔۔۔" مشل اسے بیڈ کی طرف جاتا دیکھ کر کچھ توقف سے بولی تو شہریار سائیڈ ٹیبل سے گاڑی کی کیز اٹھا کر اس تک آیا تھا

"سوری کس بات پر جناب...؟؟؟ معافی تلافی سارے میرے حصے میں رہنے دیں،آپ بس اپنے دل کی بات بتا دیں مجھے...." شہریار نے کمرے کا دروازہ کھول کر،اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے اسکو باہر نکلنے کا اشارہ کرتے کہا تو مشل اسکے ایکٹ پر دل کھول کر مسکرائی تھی...روئی روئی آنکھیں چمکنے لگی تھیں

، گھری میرون شلوار قمیض پہنے جس پر گولڈن
میرون مکس کڑھائی بھی ہوئی تھی ،مشل کا
چہرہ کمرے سے نکلتے دن کی روشنی میں اس
کی نظروں میں آیا تو شہریار نے اسے کندھے
سے پکڑ کر دروازے سے لگاتے ماتھے پر لب رکھے
تھے...مشل بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں باندھے،
روئی روئی آنکھوں سے شرمایا شرمایا سا
مسکراتے شہریار کے دل کو ہمیشہ کی طرح قابو
میں کر چکی تھی

"اچھا بھلا سب چل رہا تھا یار فضول تم نے....ابھی بھی اندر سے مجھے غصہ آرہا ہے تم پر ویسے..." اسکے ماتھے سے لب ہٹا کر شہریار نے مصنوعی ناراضگی دکھاتے اسکے گال کی ٹپ کو ذرا سختی سی سک کیا تو مشل دروازے کا سہارا لے کر جھولتے ہوئے واپس اندر کو ہوئی تھی "غصہ ہی تو نہیں کرنا....میں دوپٹہ پکڑ لوں ذرا..."

"سوری کیوں کر رہی تھی...؟ جتنا تم نے تپایا ہے نہ کل سے اب تک،صرف سوری نہیں بنتا..."

شہریار اسے دوپٹہ سینے پر پھیلاتے دیکھ کر اسکے ساتھ ساتھ سلو سا چلتے سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا تھا

"میں کونسا کل والی نات پر سوری کہہ رہی ہوں...آپ کو جھوٹ بول کر بلایا گھر،اس لیے کہا ہے..."

مشل سیرھیاں اترتے بولی

"ہاں تو سوری کی ضرورت نہیں ہے نہ...حساب برابر کر لیں گے ابھی..." شہریار معنی خیز لہجے میں بولا تو مشل نے بات کا مطلب سمجھ نہ آنے پر اسکی کمر میں کہنی ماری تھی

"آپ نے پہلے ہی بہت حساب برابر کر لیے ہیں...جھوٹ بول لیا آپ نے بھی ٹکٹس والا..." دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ نے گھر کیا ہوا تھا

"ماما ہم ذرا باہر گھومنے جا رہے ہیں،مشل needs fresh air... دیر ہو جائے گی..." شہریار نیچے اترتے ہی لاؤنج میں وہیں بیٹھی سمینہ بیگم سے مخاطب

ہوا تھا جبکہ شازمہ نظروں سے مشل سے سوال جواب کر رہی تھی

"ہاں جاؤ جاؤ...طبیعت کیسی ہے مشل کی اب..." سمینہ بیگم بھی دو دن بعد ہی مشل سے نرمی سے مخاطب ہوئی تھیں

"ٹھیک ہے ماما...بس تھوڑی ڈینٹنگ پینٹنگ ہونے

والی ہے اسکی اور اسکی نند کی بھی...."

شہریار ان دونوں کو اشاروں سے باتیں کرتے دیکھ کر باہر کو جاتے شازمہ کے سر پر ہلکا سا تھپڑ مارتے بولا تو شازمہ منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی تھی

"تم دیکھ لینا...وہی معاملہ ہے جو میں کہہ رہی ہوں..." سمینہ بیگم مسکراتے ہوئے بولیں تو شازمہ منہ پر ہاتھ رکھے رکھے ہی مزید ہنسنے

لگی تھی

راستے سے مشل کے برگر فرائز کا آڈر پک کر کے شہریار گاڑی ڈرائیو تھرو سے گزار کر مین روڈ پر لے آیا تھا...وہ صلح ہو جانے پر مطمئن سی ہو کر، بال کھول کر کندھوں پر ڈالے بہت آرام سے برگر کھانے میں مصروف تھی

"اب بتاؤ..." شہریار اچانک بولا تو مشل کھاتے کھاتے رکی تھی

"کیا بتاؤں...؟" اسکی بات کا مطلب سمجھتے مشل نظریں گاڑی سے باہر ٹکاتے بولی تھی،برگر بھی گود میں موجود ڈبے میں رکھ دیا تھا

"کہ کیا بات انکمفرٹیبل کر رہی تھی میری جان کو۔۔۔جو اتنا غصہ آنے لگ گیا تھا۔۔۔ہمم۔۔۔؟ کھل کر بتاؤ اب۔۔۔تاکہ آئندہ اختیاط کروں۔۔۔۔" شہریار نے ہاتھ سٹئیرنگ سے ہٹا کر اسکی تھائی پر رکھ کر آہستگی سے سہلایا تھا

"اختیاط نہیں کریں نہ آپ۔۔۔میں نے کہا تو ہے آپ سے۔۔۔" مشل اسکے گرم ہاتھ کی گرفت پر اچھا محسوس کرتے اپنا نچلا لب دانتوں سے

کچلتے ہوئے بولی تھی،گود میں پڑے باکس کو کنارے سے انگوٹھے سے کریدنے لگی تھی

"تم میری بیوی ہو مشل،مجھے بلکل اچھا نہیں لگے گا اگر تم میرے کسی عمل سے تکلیف محسوس کرو اور میں وہی عمل دہراتا جاؤں...بات کو ڈسکس کرنے سے ہی اسکا حل نکلتا ہے...نہ کہ بلی کی طرح پنجے مارنے سے...مجھ سے اتنی لڑائی نہیں کی جاتی یار...مجھے بتا دو سمپل ،جو بھی برا لگتا

ہے...میں اواٸڈ کر لوں گا..." شہریار ایک ہاتھ
سٹیرنگ وہیل پر رکھے دوسرے ہاتھ سے اب
اسکے گالوں کو

انگلیوں سے پیار سے مس کرتے بولا تو مشل
اسکو دیکھتی رہ گئی تھی

"آپ اتنا پولاٸٹ کیسے رہ لیتے ہیں شہریار..." وہ
اسکا ہاتھ چہرے سے پکڑ کر واپس اپنی ٹانگ پر
رکھتے بولی تھی

"ہاں سچ یاد آیا۔۔تم کل پرسوں میرے پولائٹ نہ
ہونے کی بھی شکایت کر رہی تھی۔۔۔کیا چکر ہے
بھئی۔۔۔کوئی دود ورد تو نہیں نکل آتا بعد
میں۔۔۔؟؟؟ کچھ تو ڈس کلوز کرو۔۔۔۔ " شہریار
شرارت بھرے لہجے میں بولتے اسکی تھائی پر
اپنا ہاتھ پھیرتے بولا تھا

"جی نہیں..." مشل اسکو گھورتے ہوئے ،دھیما سا مسکراتے بولی تھی

"پھر...؟" شہریار اسکی اِنر تھائی پر اپنی انگلیاں سختی سے سرکانے لگا تو مشل کو اپنے جسم میں کرنٹ دوڑتے محسوس ہونے لگے تھے...اسکا چھونا تو کبھی برا لگتا ہی نہیں تھا لیکن ابھی اسکا ذرا سا لمس بھی بے حد اپنائیت کا احساس دلا رہا تھا

"آپ خود سمجھ جائیں نہ کسی طرح۔۔۔۔میں کیسے بتاؤں اب۔۔۔" مشل اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے،اسکے ہاتھ کو مزید آگے بڑھنے سے روکتے بولی تھی جو تھوڑا تھوڑا کر کے اندرونی حصوں کو چھونے کی کوشش کر رہا تھا

"میں کچھ اور ہی نہ نہ سمجھ جاؤں

یار۔۔۔میسج کر کے بتا دو۔۔۔اگر لائیو بتانے سے شرم آرہی ہے تو۔۔۔کوئی پوزیشن پسند نہیں آئی۔۔۔؟ اگر یہ بات ہوئی نہ تو اسی پوزیشن میں حالت خراب کر دینی ہے تمھاری۔۔۔" شہریار وارننگ دیتے ہوئے بولا اور اسکا ہاتھ پیچھے جھٹک کر پھر سے اسکی ٹانگوں میں گیپ بناتے قمیض ہٹا کر اِنر تھائی پر انگلیاں پھیرنے لگا تھا۔۔۔گود میں پڑا باکس مشل نے خود پیچھے کر دیا تھا۔۔۔سانسیں اسکی انگلیوں کی بڑھتی حدت پر تیز ہونے لگی تھیں

"تو آپ میسج پڑھیں گے تو میرے سامنے ہی نہ..." اپنے خشک ہوتے ہونٹوں کو آپس میں جوڑتے،مشل مسلسل اسکے ہاتھ کو کھینچ رہی تھی جو اب مزید اندر کی جانب گھستے اسکے حساس حصے کے اوپری ملائم گوشے کو شلوار کے اوپر سے،انگلیوں کی پوروں سے چھوئے جا رہا تھا۔۔مشل کی دھڑکنیں بری طرح اتھل پتھل ہونے لگی تھیں

"یہ تو۔۔۔نہیں کریں۔۔۔یہاں۔۔۔" مشل کی آنکھوں میں کئی رنگ آ جا رہے تھے،دونوں ہاتھ اسکی کلائی کو کھینچنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے

"تو کہاں جا کر کروں۔۔۔؟" شہریار نے انگلیوں کو مزید بے باکی سے وہاں مس کرتے اسکی طرف دیکھا تو مشل نے اپنے بدلتے تاثرات چھپاتے اسکی طرف دیکھا تھا

"کریں ہی نہیں نہ۔۔۔" بمشکل بولا گیا تھا

"ڈرامے بند کرو مشل اور بتاؤ جو پوچھ رہا ہوں۔۔۔ورنہ آج بس ایسے ہی ٹیز کرتا رہوں گا۔۔۔" شہریار نے اسکے تھائی میں اپنی انگلیاں مزید دھنساتے ہوئے اسکو بے رحمی سے گدگدایا تو مشل سسک کر اسکی فور آرم پکڑ کر سیدھا ہو

کر بیٹھی تھی،اسکا پورا ہاتھ مشل کی تھائیز میں تھا

"آپ ادھر کدھر جا رہے ہیں..." مشل اسکو بلکل الگ سائیڈ پر گاڑی دوڑاتے دیکھ کر بولی تھی، چہرے پر الگ سے رنگ بکھرے ہوئے تھے

"گھر تو اوپوزٹ سائیڈ ہے...یہ کیا کری جا رہے

ہیں۔۔۔جا کہاں رہے ہیں۔۔۔" اسکی انگلیوں کی مسلسل ہوتی جنبشیں اسے حد سے زیادہ بے چین کرنے لگیں تو مشل نے اسکا ہاتھ کھینچ کر تھائیز سے نکالا تھا

"اغواہ کر رہا ہوں تمھیں۔۔۔وہاں باندھ کر اتنا چھیڑوں گا نا مشل۔۔۔ایک نئی لڑائی شروع ہو جائے گی پچھلی ختم ہونے سے پہلے۔۔۔" شہریار نے ہاتھ اسکی ٹانگ سے ہٹا کر سر کو وارننگ و

الے انداز میں حرکت دیتے کہا تھا۔۔۔نظریں اسکی بے ترتیب قمیض کو دیکھ کر گرم سی ہو گئی تھیں

"آپ فلیٹ پر جا رہے ہیں نا۔۔۔" مشل جانا پہچانا راستہ دیکھ کر بولی تو شہریار بغیر جواب دئیے سیٹ پر ہی اپنی ٹانگیں تھوڑی سپریڈ کرتے تھوڑا ایزی سا ہو کر بیٹھا تو مشل کی نظریں اسکی سیاہ شارٹس سے صاف دکھائی دیتی اریکشن پر پڑی تھی

"ک...کیوں جا رہے ہیں ہم فلیٹ پر...." گھبرائی نظریں اس سے ہٹاتے مشل خود میں سمٹ کر بیٹھی تھی

"تمھارا بخار اتارنے...تمھاری طبیعت اچھے سے سیٹ کرنے کے لیے..." شہریار نے اسکی طرف دیکھتے کہا اور اگلے ہی پل اسکا گود میں پڑا

ہاتھ پکڑ کر سیدھا اپنی اریکشن پر رکھا تو مشل نے سرعت سے ہاتھ شارٹس پر سے واپس کھینچا تھا...شہریار کا شریر سا قہقہہ گاڑی میں گونجا تھا

"شہریار۔ر...نہیں۔ں..." اسکی بے باک حرکت پر ،اسکے ہنسنے پر مشل کے رنگ اڑے تھے،ہاتھ پیچھے کر لینے کے باوجود بھی اپنی ہتھیلی پر اسے سختی سی محسوس ہو رہی تھی...پورے جسم میں لرزش پیدا ہو گئی تھی...اپنی

ہتھیلی کو دوسرے ہاتھ سے سہلاتے وہ بے حد کنفیوز ہو گئی تھی

"پریشان نہ ہو۔۔ویسے ہی بخار اتاروں گا جیسے تم چاہو گی۔۔۔جیسے تمھیں پسند ہے۔۔۔بس اپنی پسند مینشن کرتی جانا۔۔۔۔کیونکہ ناپسند کیا ہے، وہ تو بتایا نہیں جا رہا تم سے۔۔۔" شہریار اسکو اسکی کہی بات پر چھیڑنے سے باز نہیں آرہا تھا

"آپ ڈرائیو کا کہہ کر مجھے یہاں لے آئے ہیں۔۔۔یہ تو ٹھیک نہیں ہے۔۔" مشل اسکی بات سے پریشان ہوتے بولی تھی،چور نظریں اسکے ہاتھ پر تھیں جو وہ اریکشن کے بلکل پاس تھائی پر رکھے مسلسل ٹانگ کو ہلا رہا تھا

"حساب برابر ہو گا۔۔تم نے بھی تو جھوٹ بول کر مجھے گھر بلایا تھا۔۔ہر مسئلہ صرف سوری

سے حل نہیں ہوتا..."

شہریار اب گاڑی کے سٹیرنگ پر دونوں ہاتھ رکھے گاڑی کو پارک کر رہا تھا تو مشل پورے دھیان سے اسکو دیکھ رہی تھی.. شارٹس میں اسکی تھائیز کے پھولے مسلز ابھر کر نظر آرہے تھے،اندر ہی اندر وہ اس سے تھوڑا تھوڑا گھبرا بھی رہی تھی...لڑائی کے بعد اسکی قربت کا سوچ کر دل بیٹھا جا رہا تھا....شہریار نے گاڑی پارک کر کے مشل کی طرف کا دروازہ آٹومیٹکلی انلاک کیا تو مشل خود ہی گاڑی سے باہر آگئی تھی

"میں سوچ رہا ہوں ترکی سے واپس آکر پرمانںٹ
یہیں شفٹ کر لوں تمھیں،آفس سے بالکل پاس
ہے میرے یہ...جب جب موڈ ہو گا تمھارے پاس
پہنچ جاؤں گا...ضرورت پوری کرنے...." شہریار
اسکو لفٹ کے کونے سے جڑا دیکھ
کر ٹیزنگ لہجے میں بولا تھا

"کوئی نہیں...میں اکیلے نہیں رہوں گی
یہاں....مجھے نہیں پسند آپکا چھوٹا سا فلیٹ
یہ..." مشل نے فوراً انکار کیا تھا

"لگثری فلیٹ لے لوں گا آپکے لیے جناب ،آپ
بسانے والی بنیں...." لفٹ کھل گئی تو وہ اسکے
کندھے پر ہاتھ رکھے باہر آیا اور فلیٹ کے
دروازے میں کارڈ سوائپ کر کے اسکو ایسے ہی
اندر لے آیا تھا

"میں سچ بتاؤں۔۔۔یہاں آکر مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔یہاں گنز رکھی ہوئی ہیں آپ نے۔۔۔اچھی وائب نہیں آتی مجھے یہاں سے۔۔۔" مشل اسکا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر بولی تھی

"تم ابھی صرف اس ایک گن سے ہی ڈرو۔۔۔اسکی وائیبز تمھیں بار بار یہاں آنے پر مجبور کریں

گی۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار نے اسکی لوئیر باڈی کو خود میں بھینچا تو اسکی حد سے زیادہ بڑھتی سختی محسوس کرتے مشل نے خشک ہونٹ زبان سے تر کیے تھے۔۔۔اسے گھبراتا دیکھ کر شہریار نے اسے خود سے الگ کر کے ڈرامائی انداز میں ہلکا سا دھکا دیتے بیڈ پر گرایا تو مشل چہرہ اسکےجسم سے دور کرتے، اس سے ہٹ مر ایک سائیڈ کو ہو کر بیٹھ گئی تھی

"پیاس تو نہیں لگی۔۔۔؟" شہریار نے ہمیشہ کی

طرح اپنی ٹی شرٹ اتارتے مشل کے پاس نیم دراز ہو کر اے سے آن کر دیا تھا

"نہیں پیاس نہیں ہے۔۔۔یہ۔۔۔یہ کونسا ڈریس شرٹ تھی جو سلوٹیں پر جائیں گی۔۔۔" مشل اسکو کمرے کی تیز روشنی میں شرٹ لیس دیکھ کر بیڈ پر ٹانگیں اوپر کرتے بولی تو شہریار نے اسکو کلائی سے کھینچتے اپنے سینے پر گرا لیا تھا۔۔۔۔ اسکے کندھوں پر پھیلے گھنگھریالے بالوں میں ہاتھ ڈال کر اپنی انگلیوں

سے انہیں نرمی سے سلجھانے لگا تھا

"تم بھی اتار دو کپڑے...تمھارے ڈریس پر تو پڑ
جائیں گی نہ سلوٹیں...یہاں اور کوئی ڈریس تو
ہے نہیں..." شہریار نے دوسرا ہاتھ اسکی قمیص
کے اندر ڈالتے اسکی کمر پر اپنی انگلیاں سرکائی
تو مشل مچل کر اسکے سینے پر آگے کو ہو گئی

"آپ یہاں اس لیے آئے ہیں۔۔۔؟ " مشل اسکے آگ
سے دہکتے سینے پر اپنے ہاتھ رکھ کر تھوڑق
سیدھا ہو کر بیٹھی تھی۔۔۔کندھوں پر بکھرے بٖ
الوں میں وہ مسلسل اپنی انگلیاں الجھا کر
اسکے چہرے کو دیکھے جا رہا تھا۔۔۔نظروں میں
بہت اپنائیت سی تھی

"اس لیے کس لیے؟؟؟ جب سے تمھیں دیکھا تھا
نا اور تمھیں سب سے پہلے یہاں لایا تھا۔۔یہیں
پر اپنا اور تمھارا سب کچھ امیجن کرتا تھا۔۔۔آج

سوچ رہا ہوں کہ یہیں اپنی امیجینیشن پوری کر دوں..." شہریار نے اپنی گرم ہتھیلی اسکی کمر کے خم پر رکھی ہوئی تھی اور ہلکے ہلکے سے اسکو اوپر نیچے موو کر رہا تھا...اسکا سینے پر پھیلا دوپٹہ چبھنے لگا تو ہاتھ بالوں سے ہٹا کر دوپٹے کو اسے وجود سے الگ کرتے ایک طرف رکھ دیا تھا

"آپ شادی سے پہلے ہی گندی باتیں سوچتے تھے میرے بارے میں...بہت غلط بات ہے یہ

تو...مجھے اچھا نہیں لگا سن کر...مجھے لگا تھا

آپ شریف ہیں،ایسی باتیں کم از کم نہیں

سوچتے ہوں گے..." مشل ناراضی سے اسکا ہاتھ

اپنی کمر سے ہٹاتے ہوئے بولی تھی

"یار...شریف ہوں پر اب اتنا بھی نہیں کہ

محبوبہ کو سوچوں میں پیار بھی نہ

کرتا...نیچرل ہے،ہمارے تو چار پانچ بچے بھی

تھے میری امیجینیشن میں...اور غلط تو تم کر

رہی ہو،بیوی ہو کر بھی اتنی روک ٹوک کرتی

ہو..." شہریار نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اسکی قمیض کے پچھلے گلے کی گہرائی سے چھلکتی جلد کو چھوا تو مشل گدگدا کر اسکے ہی قریب ہوئی تھی

"لائٹ تو آف کریں پلیز..." مشل معصوم سا چہرہ بنا کر بولی تھی

"کر دیتا ہوں آف...صبح جیسی شکل اگر اب بنی نہ تمھاری...تو جان نکال دوں گا مشل...منہ سیدھا رکھ کر بات کیا کرو...ایسے کرتی ہو جیسے سنی نہیں جاتی تمھاری..."

شہریار اسکی ناراض ہوتی شکل سے چڑ کر بولتے ریموٹ سے لائٹس آف کرنے لگا تو مشل نے چہرہ تھوڑا اسکے قریب کرتے پیار سے اسکے گال سے اپنا چہرہ مس کیا تھا "غصہ نہیں...

"کوئی غصہ نہیں ہے مشل..." اسکے نرم گداز سے لمس پر شہریار کے پل کو سوئے جذبے بے لگام ہوئے تھے... کمرے مینصرت اے سی کے ٹمپریچر بٹن کی ہی روشنی تھی

"بلکل کوئی غصہ نہیں ہے...تم میں اپنا سکون محسوس کرتا ہوں یار...تم مجھے تھوڑی سی بھی ملتی ہو،میرے پاس بیٹھتی ہو..مجھ سے بات کرتی ہو... evenمجھے ایک میسج بھی

کرتی ہو تو مجھے سکون محسوس ہوتا ہے...کہ

تم میری ہو،میرے پاس ہو...چاہتا ہوں تم بھی

ایسا ہی محسوس کرو میرے لیے...ایسے

بدتمیزی کر کے اتنا زیادہ کڑ جھگڑ کر ،بات

ڈسکس نہ کر کے دل دور ہوتے ہیں یار...تمھاری

یہ حرکتیں تو میں سہہ لیتا ہوں کیونکہ تم

میری چھوٹی سے پیاری سی جان ہو..." شہریار

ایک ہاتھ سے اسکی کمر کو سہلا رہا تھا اور

دوسرے ہاتھ سے اسکے کان کے پاس سے بالوں

میں انگلیاں سرکاتے بہت پیار سے بات کر رہا تھا

"لیکن اگر میں تم سے تھوڑا سا بھی Harsh ہوا نا تو تم دل پہ لے لو گی مشل۔۔۔برداشت نہیں کر سکو گی۔۔۔پھر تمھیں اپنا کیا بھول جائے گا اور صرف میرا جرم یاد رہے گا۔۔۔میری بات سن رہی ہو۔۔۔؟" اسے سر جھکائے خاموشی سے باتیں سنتا دیکھ کر شہریار اسکے بالوں کو ہلکے سے کھینچ کر اسکا چہرہ اونچا کرتے بولا تو مشل نے نچلا ہونٹ باہر نکال کر سر ہاں میں ہلا یا تھا

"تو ہارش نہ ہوں نہ آپ مجھ سے..."

"اوہو نہیں ہوتا ہارش...تم کوشش کرو...جو بات ہوتی ہے صاف بتایا کرو...ڈسکس کیا کرو...بجائے اوٹ پٹانگ حرکتوں کے...تکیے اٹھا کر فرش پر پھینکنے کہ...دروازے زور زور سے مارنے کے...میں نے کبھی ایسا نہیں سوچا کہ تمھیں باتوں میں الجھا کر زبردستی کروں، تمھاری مرضی ہوتی ہے،تم انوالو ہوتی ہو تو کوئی بھی سٹیپ لیتا ہوں...." بات کرتے کرتے

شہریار نے ہاتھ کمر سے نیچے لیجاتے ٹراوزر میں ڈال کر اسکے ملائم جسم کو اپنے ہاتھ میں دبوچنا شروع کیا تو مشل اسکے سینے پر چہرہ رکھے اسکی باتوں پر سر کو ہاں میں ہلائے جا رہی تھی

"میں آپکو بتایا کروں گی۔ی۔۔۔"

"ویری گڈ۔۔۔تھوڑا سا بتاؤ ابھی۔۔۔یہاں ٹچ کرنا تو

نہیں برا لگتا نہ..." اسکے ہپس کو تھوڑا اوپر سے کمر کے پاس سے چھوتے،انگوٹھے سے لو ہینڈل کو سہلاتے شہریار نے اسکے بالوں پر لب رکھے تھے،اسکا نرم گرم سا وجود خود میں سمٹتا دیکھ کر چہرے پر سرور کے رنگ پھیل رہے تھے

"نہیں...میں نے اکثر آپکو بتایا ہوا ہے...کہ میں کمفرٹیبل

"فیل نہیں کرتی ایک چیز سے...پر تو...وہ...

مشل اپنی نظریں جھکائے ٹوٹا پھوٹا بول رہی تھی،ہاتھ شہریار کے شارٹس کی ویسٹ لائن کو بے دھیانی میں چھو رہے تھے...وہ بلکل اسکی جانب مڑ کر بیٹھی ہوئی تھی

"اتنے مہنیوں کے بعد بھی کمفرٹیبل نہیں ہو یار؟؟؟"

"I am damn sure you were feeling out of the world, when I was stimulating them"

"غصہ تو تم بعد میں کر رہی تھی...ہوتا کیا ہے...؟ میرے سک کرنے سے درد ہوتا ہے....؟ "

"ہاتھ زور سے لگاتا ہوں۔۔۔؟" شہریار پاؤں سے اسکی شلوار نیچے کرتے اندازے لگاتا جا رہا تھا اور مشل چہرہ چھپائے سر نفی میں ہلائے جا رہی تھی

"نیچے کرو،خود اتارو شلوار کو۔۔۔"

"پھر کیا سائنس ہے یار۔۔۔؟؟؟؟ بعد میں غصہ

کیوں کرتی ہو۔۔۔؟ " بات کرتے کرتے شہریار نے اسکو خود سے علیحدہ کر کے دور پڑے بلینکٹ کو کھینچ کر مشل پر کرتے آہستگی سے اسے قمیض سے آزاد کیا تھا۔۔۔سینے پر بکھرے بالوں کو پیچھے کرتے شہریار نے سیاہ جالی میں مقید اسکے بھرے بھرے سینے کو نرمی سے مٹھی میں بھرتے گال پر لب رکھے تھے

"آپ دیکھا نہ کریں بس۔۔۔ایسے برا نہیں لگ رہا کچھ بھی۔۔۔"

مشل کمبل سے صرف آنکھیں باہر نکال کر بولی تھی،شہریار کی انگلیاں کمفرٹر کے اندر سے سینے کی گہرائیوں میں الجھتے اسکے ملائم جسم کو مسلسل چھو رہی تھی...وہ بلکل رزسٹ بھی نہیں کر رہی تھی

"کیوں نہ دیکھوں....؟؟؟"

"میرا کیا قصور ہے لڑکی،قسطوں میں ملتی ہو...قسطوں میں بات کرتی ہو،قسطوں میں پیار کرنے دیتی ہو..." ہاتھ سینے سے پیچھے لیجاتے شہریار نے برا کی ہک کھول کر اسے بھی جسم سے الگ کر دیا تھا

"دیکھ لوں گا تو کیا ہو جائے گا...؟ " انگلیوں کی پوروں سے بہت نرمی سے نپلز کو باری باری چھوتے شہریار اسکی آنکھوں میں جھانک کر

بات کر رہا تھا

"اتنا انتظار کیا ہے میں نے مشل اِنکا..." انگوٹھے سے اسکو چھیڑتے شہریار نے کمفرٹر میں چہرہ لیجاتے بہت پیار سے وہاں صرف لب رکھے تو مشل اس گرم سے لمس پر سکون سا محسوس کرتے اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتے مسکرائی تھی ،اسکی مسکراہٹ شہریار کی نظروں سے اوجھل رہی تھی

"تم نہیں کمفرٹیبل ہوتی تو اور انتظار کر لیتے ہیں مشل۔۔۔کوئی بات نہیں۔۔لیکن تم نے مجھ سے چھپانا کچھ نہیں ہے بس اب۔۔۔جب بھی جو فیل کرتی ہو بتایا کرو بس۔۔۔" شہریار اسکو کہنی سے پکڑ کر اپنے پاس کرتے ،اسکے نرم سینے کو اپنے سخت سینے سے مس کرتے، کمر پر ہاتھ لیجا کر اسکو پیار سے سہلانے لگا تھا۔۔دونوں کمفرٹر میں گم تھے۔۔۔مشل پوری اسکے سینے میں سمائی ہوئی تھی۔۔نازک

دھڑکنیں اسکے سینے پر دھڑک رہی تھیں

"نہیں میں کمفرٹیبل ہوں اب۔۔۔جیسے آپ کہیں گے ویسے ہی ٹھیک ہے۔۔۔اب ناراض نہیں ہوں گی ، آپکا حق بھی ہے مجھ پر۔۔۔۔" مشل اسکے ہاتھ کی تپش سے اپنی کمر پر ، آؤٹر تھائیز پر محسوس کرتے اسکے مزید قریب ہو رہی تھی۔۔۔اسکے سینے کی گرمی میں اپنا جسم پگھلتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔اسکا نرم لہجہ کانوں میں گھل رہا تھا۔۔۔لب چہرے پر سرک رہے

تھے...وہ بہت پیار سے اسے سینے سے لگائے سخت ہاتھوں سے نرمی سے چھو رہا تھا

"اوہ....اتنی مہربانی کیوں....؟" شہریار نے اسکے سر کے نیچے بازو رکھ کر دوسرا ہاتھ تھائیز سے سرکا کر ذرا سا اندر کی جانب انگوٹھے سے چھوا تو مشل کا پورا جسم کانپا تھا

"بس...مجھے احساس ہو گیا ہے کہ میں غلط

تھی....شوہر تو صرف اپنی مرضی کرتے ہیں

ہمیشہ...بیوی کے موڈ کی کوئی پرواہ بھی نہیں

کرتے...اور...آپ...آپ تو میرا اتنا خیال کرتے ہیں

ہمیشہ سے ہی،کبھی میری اجازت کے بغیر

مجھے مجبور نہیں کیا...اتنی بار روم بھی الگ

کر لیتی ہوں،آپ تب بھی ناراض نہیں

ہوتے....اسی لیے آپ ہرٹ بھی ہوئے ہیں میری

باتوں سے...." مشل ابھی شازم کو ذہن میں

رکھتے بول ہی رہی تھی کہ شہریار نے اسکے

ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے اسکو خاموش کروا دیا

تھا

"پاگل لڑکی...دوسروں سے اپنے ریلیشن کو کمپئیر نہیں کرتے...بہت بری بات ہے یہ تو...ہمیں کیا لگے باقیوں سے...؟"

"تمھیں مجھ سے جو بھی کہنا ہوتا ہے،منوانا ہوتا ہے تم جب مرضی کہہ سکتی ہو...میں سب

سنتا ہوں تمھاری۔۔۔سب مانتا ہوں۔۔۔ایسے کسی سے کمپئیر کر کے اپنے ریلیشن کی خوبصورتی کو خراب نہیں کرتے مشل۔۔۔"

"میری بیوی ہو میری عزت ہو۔۔۔ایک رات کے لیے نہیں آئی میرے پاس کہ بھوکوں کی طرح نوچنے لگوں۔۔۔تمھاری مرضی کے بغیر تمھاری خوشی کے بنا مجھے کچھ اچھا نہیں لگے گا۔۔۔"

"میں صرف کہتا نہیں ہوں،کر بھی سکتا ہوں
تمھارا انتظار میری جان---"

"جتنی ایکسیس دو گی،اتنے سے ہی کام چلا
لوں گا---" شہریار اسکی ٹانگ سے ہاتھ سرکاتے
تھوڑا اوپر تک لاتے اس کی آنکھوں میں جھانکے
لگا تو انگلیوں کی جنبش محسوس کرتے مشل
نے ٹانگیں سکیڑتے فوراً نظریں پھیری تھیں

"ساری ایکسیس ہے آپکو۔۔۔" مشل بہت مدھم سی آواز میں بولی تھی۔۔۔شہریار اس سے نظریں ملائے دھیرے سے مسکرایا تھا۔۔۔ٹانگیں اسکی ٹانگوں سے جوڑ کر وہ اسے تھوڑا سا سیدھا کرتے کہنی کے بل ہوا تھا

"یہاں کی ایکسیس ہے پوری۔۔۔؟" اسکے ابھاروں

پر ہلکے ہلکے اپنی انگلیاں سرکاتے مسلسل مشل
کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا...مشل کے کھڑے
ہوتے مسام اسے اپنی انگلیوں کے نیچے
محسوس ہو رہے تھے...مشل کا سر اسکے ہاتھ
پر تھا...شہریار کہنی کے سہارے سائیڈ کروٹ پر
لیٹے دائیں ہاتھ سے اسکے گرم سینے کی دھڑکن
اپنی ہتھیلی میں نرمی سے قید کیے جا رہا
تھا...جسم کمفرٹر سے ڈھکے ہوئے تھے

"برا لگ رہا ہے...؟" شہریار نے کچھ دیر نرمی سے سہلاتے اپنے انگوٹھے سے نپل کو ہلکا سا چھیڑا تو مشل نے آنکھیں ہلکی سی میچتے نفی میں سر ہلایا تھا...چہرہ اسکے سوالوں پر سرخ ہونے لگا تھا

"اب..." شہریار نے اپنی مٹھی میں ابھار کو بھرتے نرمی سے اسکو دباتے پوچھا تو مشل پھر

سے نفی میں سر ہلانے لگی...وہ بہت دھیرے سے اسکے دونوں ابھاروں کو چھو رہا تھا...انکی ملائم ساخت کو ہاتھ کی مٹھی میں بھرتے وہ ذرا سختی سے بھی اسے چھو رہا تھا...اسکے چہرے پر پھیلتے مانوس سے رنگوں کو دیکھ کر شہریار نے جھک کر اسکے گال کو چوما تھا

"مجھے نہیں لگتا برا...." مشل اسکے نرم سے لمس پر اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تو ہونٹ چہرے سے ہوتے اسکی گردن پر گردش

کرنے لگے تھے...وہ دائیں ہاتھ کا انگوٹھا اسکے ابھار پر مسلسل پھیرتے نپل کو چھوئے جا رہا تھا..سلگتے ہونٹ گردن سے نیچے کو محو حرکت ہونے لگے تھے

"اور اب..." اپنا چہرہ اسی ابھار کے قریب کرتے شہریار نے وہیں اپنے لب رکھے تو مشل نے ٹرانس میں جاتے کمر اوپر کو اٹھاتے جسم کو ایک مخصوص سی حرکت دی تھی...پورا جسم اسکے ہونٹوں کے گرم لمس پر پگھلنے لگا تھا...

شہریار اسکے سینے پر اپنے ہونٹوں سے قابض
ہوئے اسکو مسلسل چوم رہا تھا...دونوں ہاتھوں
سے اسکے ابھاروں کو تھامے وہ اب شدت سے
اسکو سک کرنے لگا تھا...وہاں اپنی زبان پھیرتے
وہ انگوٹھے سے نمی صاف کر کے پھر لِک کرنے
لگتا تھا...اس خوشبو میں مدہوش سا ہوا وہ
مسلسل مشل کو بھی پرکھ رہا تھا... مشل اپنی
بند ٹانگیں دائیں بائیں کرتے مچلنے لگی
تھی...اسکے چہرے کو ایک بار بھی اس نے خود
سے دور نہیں کیا تھا...ہونٹوں میں اس ملائیم
جلد کو بھر کر چوستے شہریار مسلسل زبان سے

اسے نم کر رہا تھا۔۔۔ہاتھ سینے سے ہٹ کر پیٹ پر سرکنے لگے تھے

"سسہہ۔۔۔۔" ہونٹوں کی شدت بڑھنے لگی تو چوسنے کی آواز میں مشل کی مدھم سسکاریاں بھی شامل ہونے لگی تھیں۔۔۔لیکن کہیں بھی رزسٹنس نہیں تھی۔۔۔وہ ایک ہاتھ سے شہریار کے بال جکڑے دوسرے ہاتھ سے اسی کی بازو تھامے ہوئے تھی۔۔۔شہریار ہاتھ اسکی تھائیز کے درمیان لے گیا تو مشل نے خود ہی دھیرے سے

ٹانگوں میں گیپ بنا کیا تھا...اسکی وجائینہ میں انگلیوں کو سرکاتے شہریار نے گرم سینے سے چہرے کو مس کرتے پوری شدت سے زبان وہاں پھیرتے سختی سے نپل ہو ہونٹوں میں بھرا تو مشل کی بھرپور نمی اپنی انگلیوں پر بہتی محسوس کی تھی...وہ بلکل بے بس ہوئی پڑی تھی

"مشل...تمھیں سب اچھا تو لگ رہا ہے...کیوں ناراض ہوتی ہو بعد میں...؟ میں بہت پیار سے چھوؤں گا آج یہاں بھی..." شہریار بھیگی

انگلیوں کو اسکی نم گہرائیوں میں ذرا سا دھکیلتے ہوئے بولا تو مشل نے سسکتے ہوئے ہپس کو تھوڑا سا اوپر کو اٹھاتے،شہریار کی اسی بازو کو زور سے تھام لیا تھا

"مجھے شرمندگی ہو رہی ہے۔ے۔ے۔۔۔آپ اتنا ڈیٹیل میں انٹرسٹ لیتے ہیں میری کہی بات پر۔۔۔مجھے سچ میں

شرمندگی ہو رہی ہے۔۔۔آئی ایم سوری۔۔۔" مشل

اسکا ہاتھ وہاں سے ہٹا کر اپنی کمر پر رکھتے

اسکے سینے میں سما

گئی تو شہریار نے مسکراتے ہوئے اسکو کمر سے

کھینچ کر مزید اپنے قریب کرتے اس پر ٹانگ

رکھ لی تھی

"آئی لو یو کہا کرو۔۔۔سوری نہیں چائیے۔۔۔"

شہریار نے اسکے سر کو بھرپور چوما تو مشل

نے چہرہ اسکے سینے سے نکال کر اسکے چہرے کی طرف دیکھا تھا

"آئی لو یو..." مشل اسکی آنکھوں میں دیکھتے بہت ہی کِھلے ہوئے لہجے میں بولی تو شہریار نے اسکی کمر کو گدگداتے ،اسکے ہنسنے پر گلاب ہوتے لبوں کو بھی چوم لیا تھا

"میں۔۔۔آپکو بتاؤں کچھ۔۔۔؟" مشل نے کمر پر اسکے گدگداتے ہاتھ کو پکڑ کر اپنے سینے کے قریب کیا تھا

"بتاؤ۔۔۔" مختصر سا کہہ کر شہریار نے ہاتھ نرمی سے اسکے ابھار پر رکھ لیا تھا۔۔۔اسکا خود سے ہاتھ وہاں لیجانا شہریار کو بہت پیارا لگا تھا۔۔۔وہ نظریں اسکے چہرے پر جمائے مکمل اسکی جانب متوجہ تھا

"شہریار۔۔مجھے لگتا تھا۔۔لگتا۔۔ہے۔۔۔کہ آپکو عجیب نہ لگتا ہو۔۔میرا۔۔۔مطلب میں بہت لین نہیں ہوں۔۔مooویز میں۔۔لڑکیاں۔۔آئی مین ٹو سے۔۔وہ بہت شیپ میں۔۔یعنی۔۔" وہ بولتے بولتے اٹکنے لگی تھی

"بہت فِٹ ہو تم مشل۔۔۔عجیب کیوں لگے گا۔۔؟

اتنا پیارا جسم سے تمھارا۔۔۔سمارٹ ہی ہو۔۔بلکہ اتنا بھرا ہوا جسم تو زیادہ خوبصورت لگتا ہے۔۔۔یہاں سے اتنی پیاری لگتی ہو تم مجھے۔۔۔" شہریار نے ہاتھ سینے سے نیچے لیجاتے اسکے لوئیر بیلی کو پیار سے گدگدایا تھا جو ہلکا سا ابھرا ہوا تھا

"نہیں۔ں۔۔۔وہ۔۔۔یہاں سے۔۔۔میرا مطلب۔۔۔جیسے ماڈلز کی باڈیز اتنی پرفیکٹ ہوتی ہیں۔۔۔وہ کبھی سیگ نہیں کرتیں۔۔۔میں۔۔۔میں لیٹتی ہو

تو...آئی فیل...تھوڑا...مجھے لگتا ہے کہ..." مشل پھر سے اٹکنے لگی تھی جبکہ شہریار اب اسکی بات سمجھ چکا تھا

"پاگل لڑکی.ی.ی...تم سوچ بھی نہیں سکتی کہ تم کتنی خوبصورت ہو یار...میں مر رہا ہوتا ہوں ایک جھلک کے لیے اور تم....ابھی بھی تم اتنی پیاری لگ رہی ہو مشل...لیٹی ہی ہوئی ہو نہ...؟ کچھ بھی ایسا نہیں ہے جو تم سوچتی رہی ہو....نیچرل باڈیز ایسے ہی ہوتی ہیں اور تمھارا

جسم بلکل پرفیکٹ ہے..." شہریار کا ہاتھ اسکے پیٹ پر وہیں کا وہیں دھڑا رہ گیا تھا،سخت نظریں اسکے چہرے پر ٹھہری ہوئی تھیں

"شہریار مجھے خود کو نہیں...صحیح لگتا...ترکی میں وہاں سب بوب جوبز کرواتے ہیں...میری ایج کی گرلز بھی..." مشل منمنائی تھی

"مشل یو آر پرفیکٹ یار...تمھارے جسم کے حساب سے بلکل پرفیکٹ ہے سب...تم کیا باتیں کر رہی ہو...؟ " شہریار حقیقتاً پریشان ہوا تھا

"نہیں میں ویسے ہی بتا رہی ہوں-ں-ں...کہ وہ اتنی اچھی لگتی ہیں..."

"جیسے اپنے ریلیشن کو کمپئیر نہیں کرتے ویسے ہی اپنے جسم کو بھی کمپئیر نہیں کرتے کسی سے۔۔۔اور یار تم تو اتنی کانفیڈینٹ ہو۔۔۔میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم اتنی بڑی بے وقوف نکلو گی۔۔۔ابھی اتنی پیاری ہو تو یہ حال ہے۔۔۔" شہریار نے وہیں سے اسکے پیٹ کو ذرا سختی سے دبوچا تو مشل مصنوعی کراہنے لگی تھی

"خبردار جو فالتو ایکٹنگ دکھائی تو۔۔۔اس

فضول سوچ کی وجہ سے تم۔۔۔او یاررر۔۔۔اب

مجھے غصہ آرہا ہے تم پر قسم سے۔۔۔اتنے مہینے

تم اس بیکار بات پر۔۔۔ریزیسٹ کرتی رہی

ہو۔۔۔کم آن-ن-ن-ن۔۔۔مشل۔۔۔پیچھے ہٹو۔۔۔"

شہریار اسکے سر کے نیچے موجود اپنے بازو کو

سرکاتے اٹھ بیٹھا تو مشل بھی کمبل کو خود

سے لگائے اٹھ کر اسکی طرف رخ کیے بیٹھ گئی

تھی

"غصہ نہ کریں پلیز۔۔۔آئی ایم سوری۔۔۔میں نے سب سچ سچ بتایا ہے آپکو۔۔اب آپکا غصہ ہونا نہیں بنتا۔۔۔" مشل نے اسکے بازو کو نرمی سے پکڑ کر کہا تو شہریار نے ماتھے پر بل ڈالے اسکے چہرے کی جانب دیکھا تھا

"میرا دل چاہ رہا ہے۔۔۔تمھیں اب اتنا ستاؤں کہ سب کسر پوری ہو جائے۔۔۔جتنا تم نے مجھے

تڑپایا ہے نہ۔۔۔دکھاؤ نہ ذرا کیا مسئلہ ہے
یہاں۔۔۔مین فکس کروں ابھی۔۔۔" کہتے ہوئے
شہریار نے کمفرٹر ہٹا کر بے باکی سے اسکے ابھار
پر ایک بھرپور تھپڑ رسید کیا تو مشل حیران
پریشان ہو کر سچ میں کراہتے کمفرٹر واپس
خود پر کرتے اسکی جانب دیکھی تھی

"یہ کیا بدتمیزی تھی۔۔" وہ بھنویں اچکا کر اسے
سوالیہ پریشان نظروں سے دیکھے جا رہی تھی

"بدتمیزی اب تم میری دیکھنا مشل۔۔۔اور تم جو مجھے میری امیجینیشن پر باتیں سنا رہی تھی ، خود کونسی گندی مooویز دیکھتی رہی ہو۔۔جو اتنی خبر ہے ان چیزوں کی۔۔۔؟ اور کیا کیا دیکھا ہے۔۔۔؟ " شہریار نے پھر سے کمفرٹر کھینچا تو مشل نے دبا دبا سا ہنستے سر نفی میں ہلاتے کمفرٹر کو سینے سے مضبوطی سے جکڑ لیا تھا

"ن۔۔نہیں۔۔۔ایسی بات نہیں ہے۔۔پلیز ایسے ہاتھ نہ لگائیں یہاں۔۔۔" مشل چہرے کو اپنے گھٹنوں پر رکھ کر شرمندہ ہوتے بولی تو شہریار کی نظروں میں اسکی شفاف دودھیا کمر آئی تھی، گھنگریالے بال کمر پر پڑے شہریار کی پوری توجہ اپنی طرف کر گئے تھی

"اب بھی تمھاری انسٹرکشنز سنوں۔۔۔؟ بے وقوف

لگتا ہوں کیا...؟ ساری شرم تمھاری آج اتار کر رکھ دینی ہے میں نے مشل...." شہریار نے اپنا ہاتھ اسکے بالوں پر ہاتھ رکھا تو انگلیاں اسکی کمر سے مس ہوئی تھیں

"بس ایسے تھپڑ نہیں۔ں۔ں...یہ بہت بلنٹ تھا۔ا۔ا ...." مشل ملتجی لہجے میں بولی تھی

"بلنٹ کو اب چھوڑ دو مشل اب سب بلنٹ ہو گا...." شہریار نے کمفرٹر کھینچ کر دور پھینکا تو مشل دونوں ہاتھ بیڈ پر رکھے بلکل سیدھی ہو کر بیٹھی تھی...سانسوں نے اسکی نظروں کی شدت پر تیزی پکڑی تھی...پورا سینہ ایک خوبصورت لے پر دھڑک رہا تھا...مشل کی پلکیں لرزنے لگیں تو شہریار گھٹنوں کے بل اسکے بلکل سامنے آیا تھا

"میری طرح بیٹھو۔۔۔اٹھو شاباش۔۔۔" شہریار اسکے بالوں کو کندھے سے پیچھے کرتے بولا تو مشل اسکے ہی کندھے کا سہارا لیتے گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔۔۔جھجھک سے برا حال تھا لیکن خود کو ڈھانپ نہیں رہی تھی

"Look at youuu Mashal...

مجھے لگ رہا ہے تم صرف اپنی تعریف کروانا

چاہ رہی ہو مجھ سے....

Just look at yourself...."

شہریار نے انگلیوں کی پوروں سے اسکے گلاب ہوتے جسم کے سروں کو چھوا تھا...بازوؤں کے درمیان اسکا متناسب سا بھرا بھرا جسم پہلی بار اتنی دیر تک اسکی نظروں میں رہ رہا تھا...وہ گردن سے تھوڑا نیچے سے انگلیوں کو سرکاتے اسکے ابھار کے گداز پن ہو بھرپور محسوس کرتے پیٹ تک انگلیاں سرکاتے،نظریں بھی وہیں جمائے ہوئے تھا...اسکی ہر سانس پر وہ سینے کی خوبصورتی سے ہوتی حرکت کو

دیکھ کر اب بے قابو سا ہونے لگا تھا کہ نظریں

ایک بار پھر،بازو کے پاس جھولتی بالوں کی لٹ

پر پڑی تھیں

"تم اپنے اتنے پیارے بالوں کو لے کر بھی

انسیکئیور تھی مشل۔۔۔تب بھی بتایا تھا کہ

مجھے کتنے اچھے لگتے ہیں تمھارے بال۔۔۔ایک

اتنا جوان بندہ پورے کا پورا تمھارے

پیار میں پڑا ہے پھر بھی تم ایسا سوچتی ہو

یار..." شہریار اسکے بازو پر ہاتھ پھیر کر
جھولتی لٹ کو پیچھے کرتے اسکے قریب ہوا
تھا...انگلیوں سے بے باکی سے اسکے سینے کو ہ
لاتے شہریار نے نظروں کی تپش سے اسے
جھلسایا تو مشل گھبرا کر پیچھے ہوئی
تھی...اسکے پیچھے ہٹتے ہی شہریار نے ریموٹ
سے کمرے کی ہلکی روشنی آن کر دی تھی

"شہریار یہ نہیں۔ں۔ں...لائٹ بند کریں۔ں..."
مشل نے روشنی میں ایک نظر خود کو دیکھ کر

ہاتھوں سے فوراً خود کو ڈھانپا تھا

"مشل مجھے دیکھو...دیکھو تو سہی...کچھ نہیں ہوتا اتنی سی روشنی سے....عادت ہو گئی ہے تمھیں ہر بات پر ٹوکنے کی...صرف مومنٹ میں رہا کرو،باقی کچھ مت سوچا کرو..." کہتے ہوئے شہریار نے تکیہ اسکی بیک سے نکال کر اسکے پیٹ پر دباؤ ڈالتے اسے بلکل بیڈ کراؤن سے لگا دیا تھا

"آپ کو کیا دیکھوں۔۔۔؟ آپکی تو ساری باڈی اتنی پرفیکٹ ہے۔۔۔تو۔۔۔مجھے کمپلیکس ہوتا تھا۔۔۔کہ کہیں آپکو مجھ میں کمی نہ لگتی ہو۔۔۔" مشل نظریں جھکائے اسکی شارٹس سے چھلکتی تھائیز پر اپنا گورا ہاتھ رکھتے بول رہی تھی،نظریں خود پر بھی پڑ رہی تھیں۔۔۔سانس روکے وہ اپنے سینے کی موومنٹ کو اسکی نظروں سے جیسے بچانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔شہریار کا ہاتھ ابھی بھی اسکے پیٹ کے

بلکل درمیان میں تھا

"تم بھی پرفیکٹ ہو میری جان۔۔۔بلکہ پہلے سے زیادہ پیاری ہو گئی ہو۔۔میں نے تمھیں بتایا نہیں پر تم اب پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی ہو۔۔تم۔مجھے بولنے تک تو دیتی نہیں ہو۔۔نہ دیکھنے دیتی ہو نہ سراہنے دیتی ہو۔۔اب سے بس چپ چاپ خود کو میرے حوالے کر دیا کرو۔۔۔بغیر کسی سوچ کے۔۔پھر تمھیں بتایا کروں گا کہ کتنا حسن ہے۔۔یہاں۔۔" شہریار نے

اسکے پیٹ سے ہاتھ اوپر کو لیجاتے انتہا کی بے
باکی سے اسے چھیڑا تو مشل دونوں ہاتھوں سے
اپنا چہرہ چھپانے کی مد میں سینے کو بازوؤں
سے ڈھانپنے لگی تھی

"نیچے کرو انہیں..." بہت پیار سے اسکے بازو
کھینچ کر سرخ چہرے کو دیکھتے شہریار نے
اسے تھوڑا ریلیکس کر کے بٹھایا تھا...مشل
ٹانگیں سینے سے لگا کر بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ
گئی تھی...شہریار کو اپنی شارٹس ایدجیسٹ

کر کے بیڈ پر اپنے قریب نیم دراز ہوتا دیکھ کر مشل نظریں ادھر ادھر گھمانے لگی تھی۔۔۔بغیر کسی لباس کے اسکی نظروں کے حصار میں خود کو دیکھ کر پورے جسم میں کھلبلی سی ہو رہی تھی

"آپ کو میں واقعی اتنی اچھی لگتی ہوں۔۔۔؟"

"لگتی نہیں تم ہو ہی پیاری۔۔۔یاد ہے پہلے تم مجھے کالے ہونے کا طعنہ دیتی تھی۔۔۔کتنی بد تمیز تھی تم مشل۔۔۔اور اپنی حالت دیکھو۔۔۔اتنی انسیکیور۔۔۔؟" شہریار نے تھوڑا آگے ہو کر اسکی تھائیز میں ہاتھ ڈال کر ٹانگوں کو سیدھا کر کے اپنا سر اسکی گود میں رکھا تو مشل اسکے چہرے کو اپنے اتنے قریب محسوس کر کے بے حد گھبرا گئی تھی

"م۔۔۔ن۔۔۔" شہریار نے سر اسکی گود میں مزید

آگے کو دھکیل کر چہرہ اسکے پیٹ سے لگایا تو مشل ٹانگیں میٹرس سے لگائے بلکل سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی،لفظ زبان سے نکلنا بلکل بند ہو گئے تھے۔۔۔اسکے ہاتھ آہستگی سے سینے کی ملا ئیمیت چھونے لگے تو مشل کو اپنی آنکھوں میں جلن سی محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔اسکے چہرے کی تپش،نظروں کی حدت ہاتھوں کی گرمی ہر ایکٹ جان لیوا تھا

"یہ بہت خوبصورت ہیں مشل۔۔۔میں سارا دن

ساری رات یونہی تمھیں دیکھ سکتا ہوں..."
ہلکی سی روشنی میں اسکا بھرا بھرا جسم
شہریار کی نظروں میں آیا تھا

"پتہ ہے جب بھی تمھاری جھلک دیکھتا تھا تو
ہر وقت ذہن میں وہ منظر گھومتا رہتا تھا...وہ
ایک معمولی سی جھلک بھی جان پر بھاری ہو
جاتی تھی..." انگلیوں کی پوروں سے اسکے نپلز
کو چھیڑتے نرمی سے سہلاتے شہریار نے سر

اسکی تھائیز پر رکھے اسے بلکل بے بس کیا ہوا تھا

"انکو یوں چھونے کی،دیکھنے کی تم نے اجازت دی تو میں قابو کھو بیٹھا تھا۔۔۔اور۔۔۔اب قابو کرنا بھی نہیں مجھے۔۔۔" شہریار نے چہرہ تھوڑا سا اونچا کرتے ایک جانب ہاتھ رکھ کو دوسرے نپل کو ہونٹوں میں بھرا تو مشل کے ہاتھ بیڈ

سے ہٹ کر شہریار کے بازو پر ٹھہرے

تھے۔۔۔اسکی ذرا سی گفتگو،تھوڑی سی نظر

معمولی سے لمس نے ہی مشل کو موم کر دیا تھا

جو صرف بہے جا رہی تھی

"بس یہ اب ہر وقت ایسے ہی میرے منہ میں

رہنے چاہئیں۔۔۔سن رہی ہو۔۔۔؟" شہریار نے ہتھیلی

سے بل تھوڑا مزید اوپر ہوتے اسکے ابھار سے

چہرے کو مس کرتے واپس سر اسکی گود میں رکھ لیا تھا،ہونٹ کبھی پیٹ کو چھو رہے تھے تو کبھی سینے کے ابھرے حصوں کو چوم رہے تھے...مشل اسکی بے باکیوں پر شرم سے دوہری ہو کر پھر سے خود کو چھپانے لگی تھی "ایسے بات نہیں کریں-ں-ں---"

"خبردار...اب خود کو مجھ سے چھپانے کی کوشش کی تو...خوامخواہ اتنا ٹائم ویسٹ کیا

ہے تم نے میرا۔۔" شہریار یک دم اٹھ کر بیٹھا تھا

"آپ ایسی باتیں تو نہ کریں کم از کم۔م۔م۔۔۔"

مشل کے بولتے بولتے ہی شہریار نے اسکو ایک جست میں کھینچ کر اپنی گود میں ایسے بٹھا لیا کہ اسکاچہرہ شہریار کی طرف تھا،مشل نے پھر سے اپنے بازوؤں سے سینہ ڈھانپ لیا تھا، پلکیں اٹھ جھک رہی تھیں۔۔۔جسم بھی ہلکا ہلکا لرزنے لگا تھا

"بازو ہٹاؤ نہ مشل،کوشش تو کرو..." شہریار کے دونوں ہاتھ اسکی اپر تھائیز پر تھے،اسکی تھائی پر موجود چین کو شہریار نے انگلیوں سے چھیرتے اسکے بازوؤں میں چھپے سینے کی جانب دیکھا تھا،چین اس کو اب تھوڑی ٹائٹ سی لگ رہی تھی۔۔انگلیاں چین میں پھنساتے شہریار کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھری تھی

"آپ ہنسے کیوں ہیں۔۔۔؟" مشل نے اسی مسکراہٹ پر خود کو مزید اچھے سے ڈھانپ لیا تھا

"اس لیے کہ جو تم چھپاتی ہو نہ مجھے سب سے زیادہ وہی اٹریکٹ کرتا ہے۔۔۔تمھیں اندازہ نہیں کہ میں کتنا روکتا رہا ہوں خود کو۔۔۔اور کتنی مشکل سے۔۔۔" شہریار نے کہتے ہوئے اسکے

دونوں ہاتھ اپنے ایک ہاتھ کے قبضے میں کر کے سینے سے نیچے قید کرتے ،دوسرے ہاتھ سے اسکے ابھار کو بھرپور نظروں میں لے کر چھوا تو مشل کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے

"تم لٹا کر بھی دیکھ لیا ہے،بٹھا کر بھی...مشل تم ہر طرف سے پرفیکٹ ہو...اور کیسے چیک کرنا ہے...؟ ہر اینگل سے اٹریکٹو ہیں یار..."

شہریار اسکو مکمل قابو کیے نرمی سے اسکے ابھاروں کو چھوتے،سہلاتے مٹھی میں بھر بھر

کر دباتے بیڈ کراؤن سے ٹیک ہٹا کر اسکے قریب ہوا تو مشل اسکی گود میں بیٹھے بیٹھے پیچھے کو کھسکی تھی

"آپ...تو کہتے تھے..کہ آپکو میری آنکھیں سب سے زیادہ اٹریکٹ کرتی ہیں..." مشل نے رزسٹنس چھوڑ کر اپنے بال سینے پر کرتے لاڈ اور ناراضگی کے ملے جلے لہجے سے کہا تو شہریار کا قہقہہ کمرے میں گونجا تھا

"تب تک صرف تمھاری آنکھیں ہی جو دیکھتا تھا۔۔۔"

"اب ان سے نظریں ہٹانا مشکل ہے۔۔۔" شہریار نے ہاتھ اسکی گردن میں ڈالتے اسکے گال کو شدت سے چومتے اسکے ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرتے نرمی سے انکو اپنے لبوں میں بھرا تھا۔۔۔ہاتھ پھر

سے نیچے کو محو حرکت ہوئے تھے...مشل نے
پاس پڑا ریموٹ اندازے سے پکڑ کر خود ہی لا
ئٹس پہلے جیسی ڈم کر دی تھیں...شہریار
موندی ہوئی آنکھیں کھول کر اسکی کمر کے
پیچھے ہاتھ لیجا کر اسے خود میں سموتے،
اسکی گداز دھڑکنوں کو سینے میں بھینچتے
مزید شدت سے اسکے ہونٹوں کو سک کرنے لگا
تھا

"آپ اب زیادہ تنگ تو نہیں کریں مجھے..." مشل

اس کی شدت سے گھبراتے اپنا چہرہ اس سے تھوڑا سا پیچھے کرتے بولی تھی

"زیادہ نہیں...بہت زیادہ تنگ کروں گا..." شہریار نے اسکو اپنی گود میں بٹھائے بٹھائے ہی اپنی شارٹس اتار دیں تو

مشل اسکے جسم کی حرارت محسوس کرتے باقاعدہ کانپنے لگی تھی

"آئی لو یو یار۔۔۔سو مچ۔۔تمھارے جسم کا ہر حصہ مجھے پیارا لگتا ہے مشل۔۔۔تمھارے بال۔۔۔تمھارے ناخن۔۔۔تم پوری کی پوری میری ہو۔۔۔ہو نا۔۔؟ " اپنے سخت وجود کو پکڑ کر اسکی نمی پر رگڑتے شہریار نے نظروں کا رخ بھی نیچے کیا تھا

"اب تو نہیں مجھے روکا کرو گی...؟ " ٹپ کو خود ہاتھ سے ہلکا سا سہلا کر اسکی نرم سی جلد پر پھیرتے شہریار گھرے سانس لینے لگا تو مشل نے نفی میں سر ہلاتے اسکے کندھے سے اسے تھاما تھا

"اب ہاتھ نہیں رکھنا یہاں...مجھے ایک ایک مومنٹ دیکھنی ہے..." شہریار نے اسے کندھوں سے پکڑ کر اس میں شدت سے خود کو سمویا تو

مشل نے اسکی سختی اپنے وجود میں دھنستی
محسوس کرتے اپنی آنکھیں میچتے اپنا چہرہ
قدرے پیچھے کر لیا تو شہریار نے اپنا ہاتھ
کندھے سے نیچے کر کے سینے پر لاتے اسکی ملا
ئمیت محسوس کرتے

مزید شدت سے اس میں خود میں شامل کیا تھا

"ہاتھ میری تھائیز پر رکھو۔۔۔مشل۔ل۔۔۔ہاتھ نیچے
رکھو۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار نے اسکے ہاتھ پکڑ کر

اپنی تھائیز پر رکھتے ایک گہری اپورڈ سٹروک
دیتے اسکے وجود کو لرزایا تو مشل نے اپنے
سینے کی بھرپور جنبش پر آنکھیں سختی سی
میچ کر ہاتھوں کی گرفت اسکی تھائیز پر
مضبوط کر لی تھی

"Oh i love them....

Ahhhhh....

بلکل ایسے ہی..." اسکی ہپس کو سختی سے پکڑ

کر اسکے گرم تنگ سے وجود کو اپنے اگینسٹ
سٹرائیک کرتے شہریار اسکے سینے کی
خوبصورت جاں لیوا جنبشوں پر مزید بے قابو
ہوتا جا رہا تھا

"مشل۔ل۔۔۔خود کرو۔۔۔اوپر ہو کر نیچے کو
سٹرائیک کرو۔۔۔" کہتے ہوئے اسے پکڑ کر خود
اپنے وجود سے ملاتے شہریار بے حال ہونے لگا
تھا،سفید گول گول گلاب کی پتیوں جیسے
کھلتے ہوئے ابھار اسکی نازک مگر بھری بھری

کمر پر سجے ہواؤں کی لہروں جیسی حرکت

دیتے اس کی نظریں گرمانے لگے تھے

"مجھے شرم آرہی ہے۔ے۔۔۔" مشل ایک دو پل

خود موو ہو کر التجا بھری نظروں سے اسے

دیکھی تھی

"میرے لیے۔۔۔؟ منانا نہیں مجھے۔۔۔؟ شرم کو

چھوڑ دو تھوڑی دیر کے لیے..." اسکے چہرے کو
چومتے شہریار نے سرگوشی والے انداز میں
کہتے اسے خود میں گھولنا شروع کیا تو مشل
آہستہ آہستہ اسکا ساتھ دینے لگی تھی...وہ
شدت پکڑنے لگا تو مشل اسکو کندھوں سے
تھامے اسکی گود

میں بیٹھے اسکی شدتیں سہتے مسلسل اپنی
آنکھیں میچے ہوئے تھی...وہ کبھی اسے اپنے
سینے میں بھینچ رہا تھا تو کبھی خود سے
تھوڑا الگ کر کے اسکے سینے کو ہاتھوں سے
چھوتے اسکے کان میں مسلسل سرگوشیاں کرتے

اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا

"کہا نا ایسی باتیں نہیں..." مشل تھکان محسوس کرتے اپنی آنکھیں کھول کر اسکی جانب دیکھی تو اسے اپنی طرف گھری بہکی نظروں سے دیکھتا پا کر مشل نے اسکے لال تمتماتے چہرے پر ہلکے سے تھپڑ لگایا تھا...بال اسکے پسینے سے بھرے ماتھے پر بکھر گئے تھے

"تم بھی کرو ایسی باتیں،بتاؤ کیسا لگ رہا ہے اندر...؟" شہریار نے اسے کمر سے ہولڈ کیے گھری سٹروکس دیتے تھوڑا پیچھے کو ٹلٹ کیا تو مشل نے اسے کندھوں سے سختی سے ہولڈ کیے خود کو پیچھے گرنے سے روکتے اسکے جان لیوا جھٹکوں پر اسکے کندھے پر ہی مزید مکوں کی بارش کر دی تھی

"میں گر رہی ہوں۔ں۔۔۔" مشل چلائی تو شہریار نے ہنستے ہوئے اسی رسکی حالت میں اسے مزید ظالم جھٹکے دیتے نظروں کا رخ سینے کی جانب کیے مزید پیچھے کو گرانے لگا تھا۔۔۔مشل کے بال میٹرس ہو چھو رہے تھے

"فوراً بدلہ لیتے ہیں آپ۔۔۔دیکھیں مت میری طرف پلیز نہ۔۔۔"شہریار نے اسکو اسی پوزیشن

میں اسکی کمر سے پکڑ کر بیڈ پر پٹخنے کے
انداز میں گراتے اسکی تھائی پر چین کے پاس
تھپڑ لگایا تو مشل نے اپنی ٹانگیں اسکی کمر کے
گرد کرتے اپنی کمر کو ریلیکس کیا تھا

"ایسے شرماؤ گی تو اور غور سے دیکھوں گا
اپنی جان کو...تم ایسے ہی سیدھی ہو گی
اب....نظریں میری طرف.ف..." شہریار نے اسکے
چہرے پر گہری سانسیں چھوڑتے کندھے سے پکڑ
کر اس میں تمام تر شدتوں سے خود کو سمایا

تو مشل نے اسکی کلائیاں پکڑ کر خود کو اسکی

حدت سہنے کے قابل کرنے کی کوشش سی کی،

مشل نے اپنے ہاتھ اسکی کلائیاں پکڑنے کے لیے

اوپر کیے تو شہریار نے اسکے دونوں ہاتھ اپنے

ہاتھ میں قابو کر کے اسکے گال پر اپنی انگلیاں

سرسراتے اسکی گردن سے نیچے کا رخ

کیا۔۔۔مشل کے سرخ پڑتے جسم پر اپنے دہکتے لب

رکھ کر گرم نظروں سے اسے دیکھا تھا

"تم نے اب کبھی بھی کچھ الٹا سیدھا نہیں سوچنا مشل..."

"نہ ہی انسیکئیور ہونے کی ضرورت ہے،میں اپنی ساری زندگی تمھیں ایسے ہی چاہوں گا...تمھارے ہاتھوں سے ناخن سے لے کر تمھارے بال، آنکھیں....تمھاری آواز،تمھارے یہ ہونٹ...تمھارے...." شہریار نے بات ادھوری چھوڑتے اسکے

سینے پر دونوں ہاتھ رکھتے شدت سے اسکی
ٹھوڑی کو چومتے اس میں خود کو شامل کر کے
سلو سٹروکس دیتے آہستگی سے اسکی
گہرائیوں کا سفر کرتے سکون کی

انتہا حاصل کی تو مشل کا چہرہ بھی اتنی ہی
حدت سے سرخ ہوا تھا جس طرح شہریار کا
چہرہ دہک رہا تھا۔۔۔دونوں کی سانسیں برابر تیز
تھیں۔۔۔شہریار کو اپنی طرف دیکھتا پا کر مشل
نے ہمیشہ کہ طرح تاثرات چھپانے چاہے تو
شہریار نے اسکے چہرے کو گالوں سے جکڑ کر
پیار سے جھنجھوڑا تھا

"لگاؤں گا ایک،ایسے رونی شکل بنائی اب میرے سامنے تو...." شہریار اس پر سے ہٹتے بیڈ پر سائیڈ کروٹ لے کر لیٹا تو مشل نے بھی اسکی جانب کروٹ موڑ لی تھی...شہریار کے ہاتھ اسکی پوری کمر کو ،تھائیز کو چھو رہے تھے...بہت نرمی سے وہ اسے سہلانے لگا تھا

"اب آپ مجھے ماریں گے کیا۔۔۔" مشل پاؤں سے کمفرٹر اوپر کرتے مصنوعی ناراضگی سے بولی تھی

"چالاک لڑکی۔۔۔ابھی خود ہاتھ اٹھایا تھا نہ مجھ پر۔۔۔بلکہ اچھا خاصا مارتی رہی ہو۔۔۔میں تمھیں پہلے ہی کہتا ہوں کہ تم جو بھی کرتی ہو میں برداشت کر لیتا ہوں،میں اگر ذرا کچھ کہہ دوں تو روتی پھرتی ہو پھر۔۔۔" شہریار نے اسکی چین

کو بہت آہستگی سے اسکی تھائی میں گھمایا تھا

"آپ اب نہیں کہیں گے ذرا سا بھی کچھ...مجھے پتہ ہے..."

مشل چہرہ اسکے سینے سے لگائے بازو کمر پر رکھتے بولی تھی...جسم میں جو سکون اترا ہوا تھا ،چہرے پر مسلسل اسکی مسکان پھیلی ہوئی تھی

"کیوں نہیں کہوں گا۔۔۔؟" شہریار اسکی کمر پر بہت پیار سے اپنا دائیاں ہاتھ سہلانے لگا،بائیاں بازو اپنے سر کے نیچے رکھا ہوا تھا۔۔۔نظریں مشل کے کمفرٹر سے آدھے سے چھلکتے جسم پر تھیں

"کیونکہ اب میں تنگ ہی نہیں کروں گی آپکو۔۔۔"

مشل اس پر اپنی بازو کا زور ڈالتے اس میں گھستے ہوئے بولی تھی،پہلی بار یوں ہوا تھا کہ سکون کی انتہا کو پہنچ کر جسم میں پھر سے اسکی طلب جاگی تھی یا شاید پہلی بار اپنے جذبوں کو سمجھا تھا

"کل سے جتنا میں غصے میں تھا نہ،سوچا رہا تھا کہ تمھیں اب قید کر دوں گا بس کمرے میں اور تنگ کروں گا خوب...باز آجاؤ ابھی بھی تم...اور اگر اب دوبارہ کوئی فضول بات

سوچی،کسی سے خود کا موازنہ کیا۔۔اپنے بارے

میں کوئی ڈاؤٹ رکھا دل میں،اور خواہ مخواہ

مجھ پر غصہ نکالا،بغیر

کسی وجہ کے مجھے ایٹیٹیود دکھایا،تو سچ

میں سب لحاظ بھول کر عقل درست کروں گا

تمھاری۔۔۔آئندہ اتنی تسلی سی کچھ نہیں سنوں

گا میں۔۔۔جو دل میں ہوتا ہے وہ خود بتایا کرو

مجھے۔۔۔" شہریار اسکے گرم ہوتی کمر پر اپنی

انگلیاں دھنساتے بول رہا تھا جبکہ مشل کمفرٹر

ٹانگوں سے ہٹا کر پورا اس سے جڑ گئی

تھی۔۔۔بازو اسکی کمر میں ڈالے لب اسکے سینے

پر نرمی سے رکھتے وہ اسکی سب باتیں جیسے ان سنی کر رہی تھی... مشل کا یوں خود سے اپنے حصار میں لینا بڑا الگ سا لگ رہا تھا

"اندر کدھر گھسی جا رہی ہو،سامنے کرو چہرہ...بات کر رہا ہوں...کیا چاہئیے ہے...؟ ہیلو...؟" شہریار نے اپنا بازو سر کے نیچے سے نکالتے،اسے کندھے سے تھوڑا دھکیل کر اسکا چہرہ اپنی طرف کیا تو مشل ہنستے شرماتے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپائے الٹی لیٹ گئی تھی

"اس پوز میں۔۔۔؟" شہریار اسکی کمر پر ہاتھ رکھ کر نیچے کو لیجاتے ہپس کو نرمی سے سہلاتے بولا تو مشل شرم سے رول ہوتے بیڈ کے کنارے جا لگی تھی

"جی نہیں-ں-ں۔۔۔میں نے پوچھنا تھا کہ گھر واپس کب جانا ہے ۔۔" چہرے پر بازو رکھے اوندھے منہ تھوڑا سائیڈ کروٹ پر لیٹے مشل

کانپتی آواز میں بولی تو اسکی آواز میں بھی ایک الگ سی خوبصورتی جھلک رہی تھی۔۔۔شہریار بھی رول ہوتا اسکے قریب جا پہنچا تھا

"آج کہیں نہیں جانا۔۔ساری رات یہیں گزارنی ہے۔۔۔جو جو کچھ میں نے امیجن کیا ہے۔۔۔اور جو کچھ تم نے موویز میں دیکھا ہے۔۔وہ سب کریں گے۔۔۔"

شہریار اسکے بال کمر سے ہٹا کر وہیں پر جابجا اپنا لمس بکھیرنے لگا تو مشل نے گدگدا کر اپنی گردن سکیڑی تھی۔۔۔اسکے گرم سلگتے لب کمر سے نیچے گردش کرنے لگے تو مشل نے خودبخود رخ سیدھا کیا تھا

"میں نے نہیں دیکھا ایسا۔۔کچھ۔ھ۔۔۔" اسکے لبوں کو اپنی تھائیز پر محو حرکت محسوس کر کے مشل کا پلوں میں برا حال ہوا تھا

"پر میں تو دیکھ رہا ہوں۔۔" گھنٹوں کے بل ہو کر، اسکی تھائیز کو آہستگی سے کھولتے شہریار نے نرمی سے وہاں لب رکھے تو مشل ہوش سے بلکل بے نیاز ہو کر اسکی پناہ میں مچلنے لگی تھی۔۔۔چین کے پاس اسکے ہونٹوں کا گرم آگ لمس اسے جذبوں کی شدت سے بگھونے لگا تھا

"ہمیشہ ایسے ہی دیکھنا چاہتا ہوں تمھیں..."

اسکی ملائم سی جلد کو ہونٹوں میں بھرتے
شہریار نے جھکے جھکے ہی نظروں کا رخ اسکے
جسم کی جانب کیا تھا جو ان لمہوں میں مکمل
بے بس ہوا اسکے تابع تھا..وہ خود اپنی ٹانگوں
کو کھول رہی تھی...اسکی مدھم مدھم سی
سسکیوں پر شہریار نے خود بھی بے قابو ہوتے
اسکی سرخ ہوتی تھائی پر ہونٹوں کا رخ تھوڑا
سا اور اوپر کو کیا تو مشل نے شرم سے بے حال
ہوتے اپنا ہاتھ خود وجائینہ پر رکھ کر اسے
ڈھانپا تھا...شہریار کے لب تھائی سے مزید اوپر

کو سرکتے اسکے ہاتھ تک آئے تھے...اسکی

انگلیوں کو چومتے شہریار نے تھوڑا اوپر ہو کر

اپنی سرخ ہوتی نظروں سے مشل کی ادھ کھلی

آنکھوں میں جھانکا تھا...ہاتھ اب اسکے ہاتھ پر

رکھے شہریار نے اسکی نم گہرائی کو بے رحمی

سے اپنی مٹھی میں بھرتے نظروں سے نظریں م

لائے اسے مزید بے بس کر دیا تھا...اپنا ہاتھ

پیچھے کو کھسکاتے مشل بلکل اسکے رحم و

کرم پر ہو گئی تھی

"پچھلی سارے مہینوں کا قرض پورا کرو آج..."

اسکے سینے پر جھک کر شہریار نے شدت سے
اسکے ابھرے ہوئے نپل کو ہونٹوں میں بھرا تو
مشل نے اپنی کھلی ہوئی ٹانگیں اسکی کمر کے
گرد سختی سے سکیڑتے اسکی سختی کو سہا
تھا...دو انگلیاں اسکی گہرائی میں داخل کیے
تیزی سے حرکت دیتے وہ اتنی ہی تیزی سے
اسکے ملائیم سینے کو ہونٹوں کی شدت سے
روشناس کروائے جا رہا تھا...بھاری بھر کم جسم
خود پر یوں حاوی محسوس کیے مشل کا جسم
اسکی پناہوں میں ٹوٹ رہا تھا...وہ آج پہلی بار

اتنی بے باکی سے اسے چھو رہا تھا...کانوں میں معنی خیز سرگوشیوں کا سلسلہ بڑھتا جا رہا تھا...ہونٹ سینے سے ایک پل کو جدا نہیں ہو رہے تھے...کچھ دیر اسکی نازک گہرائی کو انگلیوں سے مسلتے ٹانگیں اپنی ٹانگوں میں مکمل لاک کیے وہی ہاتھ اسکے پیٹ پر رکھ کر اس میں ایک بار پھر پوری شدت سے سما گیا تو مشل بیڈ شیٹ دبوچے اسکی ظالم شدت پر بری طرح سسکی تھی

"ششہہ...شہر...آہہہ..." اپنے سینے پر مسلسل
اسکے گرم ہونٹوں کی سرخیاں بکھرتے
محسوس کر کے وہ تڑپ رہی تھی...میٹھی سی
جلن پر سسکتے مشل اسکے سر کے بالوں کو
کھینچ کر اسے خود سے الگ کرنی کی ناکام
کوشش کتنی ہی بار کر چکی تھی،ہر بار وہ
سخت سٹروکس دیتے اسکی ہر کوشش کو ناکام
بنا اسکی گہرائیوں کو چیڑتے اس میں سما رہا
تھا...پورے کمرے میں اسکی شدتیں گونج رہی
تھیں

"تھک رہی ہو..."

"آنکھیں کھول کر رکھو..."

"جب تک میں نہیں کہوں گا تب تک یہ آنکھیں بند نہیں کرنی..."

"میری مرضی سے سکون ملے گا تمھیں..." اسے سکون میں گم ہوتے دیکھ کر اسکی کمر کو اپنے ہاتھوں میں بھر کر پلٹتے شہریار نے اسے اوندھے منہ کر دیا تھا...اسے ہاتھوں کے سہارے بیڈ پر گھٹنوں کے بل کرتے وہ شدت سے اس میں سمایا تھا

"ایسے سب سے زیادہ مزہ آتا ہے انہیں ہینڈل کرنے کا،آگھہہ...میری جان..." اسکے ہلتے ہوئے

سینے کو ہاتھوں میں بھر کر،کمر پر جھکتے وہ

بے انتہا شدت سے اسکے وجود میں شامل ہو رہا

تھا...کندھوں پر،کمر پر لب رکھتے وہ اسکے

ابھاروں کو دونوں ہاتھوں سے مسلتے پورا

وجود اس سے الگ کر کے بھاری سٹروکس سے

اس کی نمی کو زیر کر رہا تھا

"تھوڑا...آرام سےےے...آہہہ..." مشل کی تیز ہوتی

سسکیاں شہریار کی شدتیں مزید بڑھائے جا

رہی تھیں

"عادت ڈالو سختی کی اب...بیڈ پر کوئی نخرے نہیں اب سے...." اسکے لو ہنیڈلز پر کبھی ہلکے سے سلیپ کرتا تو کبھی اپنی سخت ہتھیلیوں میں اسکے سینے کو مسلتے،دبوچتے وہ کتنی ہی دیر سے اس میں کھویا رہا تھا...اسکی کمر پر اپنا ہاتھ پھیرتے وہ اسکے الجھے ہوئے بالوں کو کھینچتے شدت کی انتہا پر پہنچتے اس میں سمایا تو وہ اور مشل اکٹھے بیڈ پر ڈھیر ہوئے تھے...مشل کی سانسیں بری طرح بے ترتیب ہو

گئی تھیں۔۔۔ہپس پر اسکے جسم کی رگڑ سے
شدید جلن ہو رہی تھی۔۔۔کتنی ہی دفعہ اسے
سکون کی انتہا پر لاتے وہ اسکے رخ بدل بدل کر
اسے تڑپاتا رہا تھا۔۔۔ساری رات وقفے وقفے سے
کمرے میں مشل کی سسکیوں اور شہریار کی
سانسوں کا شور مچا رہا۔۔۔مشل کا شرمانا اسکی
جھجھک سب پس پشت ڈالے وہ آج پورے آب و
تاب سے اس پر برسا تھا۔۔۔اپنے وجود کو اسکے
وجود میں گھولتے شہریار نے آج انتہا کر دی
تھی

الارم پر شہریار کی آنکھ کھلی تو مشل اسکے سینے سے لپٹی گہری سانسیں بھرتے آڑھی ترچھی سی سو رہی تھی۔۔

الجھے ہوئے بال اسکی کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

کمبل ان دونوں کی ٹانگوں تک تھا۔۔۔مشل کے جسم کے سرخ ہوتے خدوخال اسکی نظروں میں آئے تو شہریار کے چہرے پر مسکراہٹ ٹھہر گئی تھی۔۔۔رات اسکی اتنی جان لیوا شدتیں سہتے بھی مشل ناراض ہونے کی گستاخی نہیں کر

پائی تھی۔۔۔کئی بار خود بھی اسکے ساتھ وہ

لمھوں میں کھوئی تھی۔۔۔شہریار نے اسکو

اسکی خوبصورتی کے بارے میں اتنا احساس دلا

یا کہ اسکو اپنا آپ سب سے زیادہ حسین لگنے

لگا تھا۔۔۔اسکے جسم کے ایک ایک حصے کی بے

باکی سے تعریف کرتے وہ اسکی سب

انسیکئورٹیز کو دور کر چکا تھا۔۔۔کچھ دیر

یونہی اسے گھورتے شہریار اس پر کمبل پورا ڈ

التے فریش ہونے کی غرض سے اٹھا ہی تھا کہ

مشل کی بھی آنکھ کھل گئی تھی

"آجاؤ،فریش ہو جاؤ میرے ساتھ..." شہریار نے شرارت سے اسکے نپل کو کھینچا تو مشل نے سسک کر اسکے اسی ہاتھ پر تھپڑ مارا تھا،بند ہوئی آنکھیں پوری کھل گئی تھی "مجھے ابھی نیند آرہی تھی۔ی۔۔۔"

"سو جانا پھر گندے بچے...میں آفس جا رہا ہوں، واپسی پر پک کروں گا تمھیں، گیٹ ڈریسڈ

اپ۔۔۔شاباش،پھر سوجانا۔۔۔"

"مجھ سے نہیں اٹھا جا رہا۔ا۔ا۔۔۔درد ہو رہا ہے سب کچھ۔۔۔" کہتے ہوئے مشل نے انگڑائی لینے کو بازو کھولے تو شہریاڑ کی نظروں کے بدلتے رش پر انگرائی آدھے راستے چھوڑ کر کھلکھلا کر ہنستے مشل سینے کے بل اوندھے منہ ہو گئی تھی

"آ کر دردیں ٹھیک کروں گا تمھاری...اٹھو جلدی ابھی..."

کہتے ہوئے شہریار اسکے جسم پر پورا چھاتے ہاتھ سے سیمی اریکٹ پینس پکڑ کر اسکی تھائیز میں پھنسانے لگا تو مشل کہنی سے اسے خود سے دور دھکیلتے ہنسنے لگی تھی "یہ کیسے اٹھا رہے ہیں-ں-ں..."

"تم اٹھ ہی نہیں رہی۔۔۔کیا کروں۔۔۔۔" اسکے معصوم سے سوال پر اسکے وجود کو اپنی تھائیز میں پھولتا محسوس کر کے مشل نے پورے زور سے اسے خود سے الگ کیا تھا

"اٹھ رہی ہوں۔ں۔ں۔۔۔اسے پیچھے کریں۔۔۔۔" مشل اسکے دور ہوتے ہی رول ہوتی بیڈ سے اتری تو شہریار ایک نظر اپنے وجود پر ڈال کر سرعت سے بیڈ سے اتر کر اس تک آیا تھا

"بدتمیزی کرو گی اس سے...ابھی بتاتا ہوں تمھیں..." اسے کمر سے پکڑ کر اپنے آگے چلاتے شہریار بے باکی کی انتہا کرتے اسے باتھروم تک لے آیا تھا...جتنا اسے محسوس کیا تھا اتنا ہی اسکی طلب منہ زور ہوئے جا رہی تھی...اسکے وجود میں گرمی اتار کر مکمل فریش ہوتے وہ باہر آیا تھا...مشل کے شاور لینے کے دوران فٹافٹ چائے بناتے وہ کبرڈ سے آفس سوٹ نکال کر ڈریس اپ بھی ہو گیا تھا

"شہریار میں اکیلے کیسے رہوں گی۔ی۔۔۔"

"لگ رہا ہے واقعی ڈاکٹر کا وزٹ کرنا پڑے گا۔۔۔"

"ایک آدھا مسل تو ضرور ادھر ہو گیا ہے میرا۔۔۔مجھے پکا پتہ ہے۔۔۔" مشل اپنا کندھا سہلاتے میرون ڈریس پہنے گیلے بالوں پر ٹاول لپیٹے چائے کے سپ لیتے بول رہی تھی۔۔۔نظریں

اس سے ملانے سے ویسی ہی جھجھک محسوس ہو رہی تھی جیسے شروع کے دنوں میں ہوتی تھی

"میں بس دو گھنٹے تک آجاؤں گا۔۔۔گھر جا کر آپکے سارے مسلز ریلیکس بھی کر لیں گے۔۔۔ٹینشن نہیں لینی۔۔۔" فون پر ٹائم دیکھتے شہریار اسکی جھکی نظروں کو دیکھ کر مسکرائے جا رہا تھا۔۔اپنی نظروں میں بھی سب منظر مسلسل رقص کرتے دکھائی دے رہے

تھے...مشل کے چہرے پر پھیلے رنگ اسکا نظریں چرا کر مسکرانا،ناراض صورت بنا کر جسم درد کی شکایت کرنا..اسکا ہر ایکٹ شہریار کو پیارا لگ رہا تھا

"سو جاؤ تم آرام سے،میں دو تین کام نبٹا کر آتا ہوں بس..." کہہ کر اسکے سرخ گال کو چومتے شہریار اٹھ کھڑا ہوا تھا

"جلدی آنا ہے...مجھے اپنے بیڈ پر نیند آتی ہے بس..." مشل نے اسکی بازو کو دونوں ہاتھوں سے جکڑ کر لاڈ سے اپنا چہرہ اس سے مس کیا تو شہریار نے وہی گال پیار سے تھپتھپایا تھا

"نیند تو تمھیں ہر جگہ ہی آجاتی ہے ڈرامے باز...چلو اٹھو،گھسو کمبل میں..." اسے اپنے بازو سے چپکائے شہریار بیڈ تک لایا تھا

"سو جاؤ...." کمفرٹر میں اسے لٹا کر لائٹس ڈم کرتے شہریار دروازہ لاک کر کے چلا گیا تھا...اسکے جاتے ہی مشل نے موندی ہوئی آنکھیں کھول لی تھیں...گزری رات کا ایک ایج منظر نظروں میں گھومنے لگا تھا...اپنے پورے دل کی گہرائی سے خود کو اسکے حوالے کر کے جو سکون خود کو بھی محسوس ہوا تھا اسکی خوشی چہرے پر قوس قزاخ جیسے رنگوں کی صورت میں پھیل گئی تھی...اپنے جسم میں

اسکی اٹھتی طلب سے پہلی بار منہ نہ موڑ کر

جو سکون حاصل ہوا تھا اسے سوچ کر ہی

پورے جسم میں سنسی سی پھیل گئی

تھی...اسکے چھونے کا انداز،اسکا جسم کے ہر

حصے کو سراہنا...اسکے ہونٹوں کی بے

باکیاں....کانوں میں ہوئی اسکی سرگوشیاں یاد

کر کے چہرہ شرم سے سرخ پڑا تو کمفرٹر میں

چہرہ گم کر کے وہ خود میں مسکراتے آہستہ

اہستہ نیند کی وادیوں میں گم ہوگئی تھی

.....کچھ دیر بعد.....

"شہریار ناک کیوں کر رہے ہیں۔۔۔بہت بری عادت ہے انکی۔۔۔اپنے ہی روم میں ناک کر کے آنے کی۔۔۔" مشل کی آنکھ فلیٹ کا دروازہ ناک ہونے پر کھلی تو وہ نیند سے چور گھومتے سر کے ساتھ اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔وال کلاک کی طرف نظر دوڑائی تو 11 بج رہے تھے

"واقعی جلدی آگئے۔۔۔" مسکرا کر سوچتے ہوئے ہلکے نم بالوں کا جوڑا بناتے وہ دروازے تک گئی

تھی، آنکھیں ملتے دروازہ کھولا تو سامنے کھڑے شازم کو دیکھ کر ہوش و حواس ایک تیز گھنٹی جیسی آواز سے بحال ہوئے تھے

"اوہ...تو تم ہو...مجھے لگا شہریار کی کوئی پرانی گرل فرینڈ ہے...چلو اچھا ہوا تم سے ملاقات ہو گئی...دو دو ہاتھ تو تم سے بھی کرنے ہی تھے..." شازم اسکو کندھے سے زور سے دھکیلتا دروازہ بند کرتے اندر داخل ہو گیا تو مشل بری طرح لڑکھڑا کر پیچھے جا گری تھی

"Main das minute tk arha hoon،chalo nashta bnao uth kr...."

شہریار نے مسکراتے ہوئے میسج ٹائپ کیا تو کچھ ہی لمحوں میں مشل اسکو کمفرٹر سے آنکھیں ملتی نکل کر کھڑی ہوتی نظر آئی تھی۔۔۔ اس کو فلیٹ سے پک کر کے گھر ڈراپ کرنے کی نیت سے آفس میں عجلت میں کچھ ضروری

KZwrites

کام نپٹا کر وہ اب فری ہوکر فون پر فلیٹ کے کیمروں کا لنک کھول کر دیکھنے لگا تھا۔۔۔مشل پوری کمفرٹر میں گھسی سو رہی تھی اور اسکے مسیج بھیجتے ہی وہ کمفرٹر سے نکل آئی تھی

KZwrites

"اتنی فرمانبرداری۔۔۔" شہریار نے مسکراتے ہوئے سوچا اور

موبائل کی سکرین آف کرتے گاڑی کی کیز اٹھا کر آفس سے نکل آیا تھا۔۔۔

"میسج تو seen ہی نہیں کیا ہوا...نوٹیفکیشن سے پڑھ لیا ہوگا پھر...." گاڑی ڈرائیو کرتے شہریار نے موبائل آن کر کے تھائی پر رکھ کر وٹس ایپ چلائی تھی...چیٹ کھول کر اسکی ڈسپلے پکچر کلک کر کے دیکھتے اسکو پہلا دن یاد آگیا جب وہ اسکی پکچر پبلک سے پرائیوٹ کروانے اسکے گھر چلا گیا تھا

kzwrites

"کتنا اوور تھا یار میں...کم از کم گھر نہیں جانا چاہئیے تھا...بہت اوچھی حرکت تھی ویسے..."

منظر یاد آتے ہی جہاں چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی وہیں اپنا عمل برا بھی محسوس ہوا تھا

kzwrites

"جواب کیوں نہیں دے رہی۔۔۔نخرے بہت۔ت۔ت ہیں بھئی۔۔بس غصہ نہ کر کے بیٹھی ہو اب کسی بات کا۔۔۔باقی تو خیر ہے۔۔۔" 5,6 منٹ کی ڈرائیو کے بعد شہریار نے اسے ایک کوئیسچن مارک بھیج کر فون کی سکرین منیمائز کر کے پھر سے کیمرہ آن کر لیا تھا۔۔۔سکرین پر لائیو آتے منظر کو دیکھ کر مسکراتے چہرے سے یک دم ساری رونق غائب ہوئی تھی۔۔۔شازم اور اسکے ہاتھ میں پکڑی گن دیکھ کر دماغ کو شدید جھٹکا لگا تھا۔۔پارکنگ میں داخل ہوتی گاڑی بری طرح ڈگمگائی تھی۔۔۔فون سکرین کو

kzwrites

دیکھ کر گلا پھاڑ کر چلاتے وہ گاڑی وہیں

پارکنگ کی اینٹرنس پر چھوڑ کر خود باہر نکل

آیا تھا...وہاں کھڑی سیکورٹی کو اپنے فلور پر

ایمرجنسی کا بتاتے وہ خود پاگلوں کی طرح

بھاگتا سیڑھیوں تک آیا تھا

KZwrites

فلیٹ 5th فلور پر تھا....اسکو کم از کم ایک

منٹ لگنا تھا اپنے فلور تک پہنچنے

میں۔۔۔سیڑھیوں کی جانب کا دروازہ بند دیکھ کر وہ بھاگتا ہوا لفٹ تک آیا تھا۔۔۔اس ایک منٹ میں وہ جتنا خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا اس نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔۔۔سکرین کا منظر دماغ میں جیسے فکس ہو گیا تھا۔۔۔شازم کے ہاتھ میں موجود گن اور مشل سے اسکے بے حد کم فاصلے نے پورے وجود کو ہ
لا کر رکھ دیا تھا

kzwrites

فون پر کیمرے کو منیمائیز کر کے کال ملاتے

شہریار نے کال پک ہونے پر جتنا ہو سکا اتنی تسلی مشل کو دی تھی...کوئی آواز نہ آنے پر شازم کو بھی مخاطب کیا تھا

KZwrites

"شازم دیکھ...گن نیچے کر...بیٹھ کر بات کرتے ہیں...گن پیچھے کر۔ر۔ر..." جوں جوں فلور گزر رہے تھے توں توں شہریار کو اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی...شازم کے ہاتھ میں گن

دیکھ کر وہ اس سے چاہ کر بھی سخت نہیں بول پایا تھا،روح فنا ہوتی محسوس ہو رہی تھی...لفٹ رکتے ہی وہ دیوانہ وار دائیں بائیں دیکھتے اپنے فلیٹ تک پہنچا تھا...اسکو آس پاس کوئی دکھائی نہیں دیا...فلیٹ کا دروازہ دور سے ہی کھلا نظر آگیا تھا....ان چند پلوں میں برے سے برا سوچتے دھڑکن بلکل بند ہو گئی تھی...بوجھل قدموں سے وہ اندھا دھن بھاگتے ہوئے کھلے دروازے تک آیا تھا...فرش پر ایک ہتھیلی کے سہارے اٹھتی مشل کے سر سے بہتے خون کو دیکھ کر پیروں تلے زمین کھسک

kzwrites

گئی تھی...اگلی نظر اسکے خون سے بھرے ہاتھ پر گئی تھی جو وہ اپنے پیٹ پر دھڑے درد سے بے حال ہوتے دروازے کی جانب ہی تک رہی تھی

"شہریار۔ر..."

KZwrites

"مشل۔ل۔ل...." پھٹتے دل سے اسے پکارتے اسے اپنی جانب ہی دیکھتا پا کر وہ دو قدموں میں سارا فاصلہ طے کر کے اس تک پہنچا تھا...مشل کی آنکھوں سے بہتے آنسو ، چہرے پر تھپڑوں کے نشان...اسکا اپنے پیٹ پر دھڑا خون سے

لتھرا ہاتھ...ماتھے سے بہتا خون...اسکا اپنی بازوؤں میں جھولتا نڈھال وجود دیکھ کر شہریار کو روح اپنے بے بس جسم سے کھنچ کر نکلتی محسوس ہوئی تھی

KZwrites

"مشل۔ل۔ل...ہمت نہیں ہارنی..." اسکے خون سے بھرے ماتھے پر بے بسی سے ہاتھ رکھ کر بہتے خون کو روکتے شہریار نے اسکی کمر میں ہاتھ

ڈال کر اسکے بے ہوش ہوتے وجود کو خود سے لگایا تھا

"مشل میری جان آنکھیں کھلی رکھو..." اسکے پیٹ پر دھرے ہاتھ پر خون دیکھ کر شہریار نے اسے یونہی اٹھانے کی کوشش کی تو اسکا نڈھال ہوتا وجود مزید بے جان ہو کر اسکی پناہوں میں جھول گیا تھا

Kzwrites

"اوہ...تو تم ہو...مجھے لگا شہریار کی کوئی
پرانی گرل فرینڈ ہے...چلو اچھا ہوا تم سے ملا
قات ہو گئی...دو دو ہاتھ تو تم سے بھی کرنے
ہی تھے..." شازم اسکو کندھے سے زور سے
دھکیلتا دروازہ بند کرتے اندر داخل ہو گیا تو

KZwrites

مشل بری طرح لڑکھڑا کر پیچھے جا گری تھی

"تم۔م۔۔۔؟"

KZwrites

" یہ کیا حرکت ہے۔ے۔۔۔" اسے دروازہ بند کرتے دیکھ کر مشل ہتھیلوں کے سہارے فوراً اٹھ کھڑی ہوئی تھی،اعصاب مضبوط ہونے کے باوجود یک دم دماغ شل سا ہوا تھا

"اندر کدھر آئے جا رہے ہو۔و۔۔۔"

"نکلو یہاں سے فوراً۔۔پاگل تو نہیں ہو گئے۔ے۔ے ۔۔۔کدھر گھس رہے ہو۔و۔۔۔" اسے بلا جھجک لونگ ایریا کراس کر کے بیڈ تک جاتا دیکھ کر مشل چہرے پر سخت تاثرات لاتے اس تک پہنچ گئی تھی۔۔آنکھوں میں کوئی خوف نہیں تھا

Kzwrites

"بستر کی سلوٹوں سے پتہ لگ رہا ہے رات بہت گرم گزاری ہے شہریار صاحب نے..." شازم مشل کے بکھرے حلیے کو مکمل نظروں میں لیے بے باکی سے بیڈ پر نیم دراز ہوتے بولا تھا

KZwrites

"گھٹیا انسان ایک سیکنڈ میں شکل گم کرو اپنی...ورنہ اچھا نہیں ہوگا...میں بتا رہی ہوں...اٹھو یہاں سے۔ے۔ے..."

مشل نظروں کو بیڈ کی اطراف میں گھماتے

فون کی تلاش میں چلتے ہوئے انگلی سے وارن کرتے اسکے سر پر آکھڑی ہوئی تھی

"تم بھی آجاؤ میرے پاس ہی۔۔۔" شازم نے اسکو اسی انگلی سے کھینچ کر پکڑتے ،کلائی دبوچ کر بیڈ پر گرا لیا تھا

kzwrites

"چٹاخ۔خ۔خ۔۔۔۔" مشل نے بیڈ پر گرتے ہی لیٹے لیٹے اسی ہاتھ سے شازم کو تھپڑ دے مارا تھا

"Its succhhh a turn on,

ایک اور۔۔۔" شازم کمینی ہنسی ہنستے اسکے بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کو ناکام بناتے اسکا ہاتھ کلائی سے جکڑ کر واپس اپنے چہرے پر رکھ لیا تھا

KZwrites

"پیچھے ہٹو۔و۔۔۔میں منہ توڑ کر رکھ دوں گی تمھارا کسی بھول میں مت رہنا۔ا۔ا۔۔۔" مشل کا مضبوط لہجہ اسکے سخت مردانہ گرفت سے ہاتھ چھڑواتے کانپ سا گیا تھا

KZwrites

"منہ تو تیرا میں توڑوں گا آج۔۔۔ساری اکڑ ہتھیلی پر آجائے گی۔۔۔منہ سیدھا کر۔ر۔ر۔۔۔" اسکے بیڈ سے تھوڑا سا ہی اٹھنے پر شازم نے

کھینچ کر واپس بیڈ پر گراتے اسکے پیٹ پر اپنا گھٹنہ رکھ کر اسکے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کر دی تھی...بال چہرے پر بکھر گئے تھے

"چھوڑو۔و...." دونوں ہاتھوں سے اسکو دھکیلنے کی بھرپور کوشش کے باوجود شازم کے گھٹنے کے پیٹ پر دباؤ کی وجہ سے وہ تکلیف اور شدید پریشانی سے ہانپنے لگی تھی...اسکے اتنے قریب ہونے پر الگ گھن محسوس ہو رہی تھی

KZwrites

"ہاتھ اور زبان دونوں بہت تیز چلتے ہیں نہ تیرے...سالی.ی.ی..." اسکے ہاتھوں کو سختی سے جکڑ کر اپنے گھٹنے کے قریب اسکے پیٹ پر باندھتے شازم نے بیہمانہ تھپڑوں سے اسکا چہرہ سرخ کر دیا تھا...اچانک افتاد اور مقابلہ نہ کر پانے سے خود کو بے بس محسوس کرتے مشل کی آنکھوں سے پانی خودبخود بہنے لگا تھا

KZwrites

"بہت گھمنڈی بنا پھرتا ہے نا بہن کو طلاق دلوا کر...اب تجھے بھی طلاق ہی دے گا کیونکہ اسکو کہیں منہ دکھانے قابل نہیں چھوڑوں گا وہ حشر کروں گا آج تیرا..." شازم اسکے پیٹ پر مزید دباؤ ڈالتے اسکا چہرہ بالوں سے دبوچ کر بیڈ میں دھنساتے پورا اس پر جھک کر چہرے پر غرایا تو مشل پیٹ میں اٹھتی تکلیف سے بلک اٹھی تھی

KZwrites

"شہریار آگ لگا دے گا تمھیں....چھوڑو مجھے۔ے
---"

مشل پیٹ کی تکلیف سے کراہتے دائیں بائیں ہاتھ مارتے فون تلاشتے دبی سی آواز میں غرائی تھی،وہ پورا بوجھ اسکے پیٹ پر ڈالے ہاتھ چہرے سے ہٹا کر اسکی گردن کو بے باکی سے چھونے لگا تو مشل اتنی قوت سے اسکے بھاری وجود کے نیچے تڑپی تھی کہ وہ پوری گرپ ہونے کے باوجود لڑکھڑا گیا تھا

kzwrites

"اتنی فکر میری...؟ ڈونٹ وری دونوں کو اکٹھے آگ لگائے گا جب ہمیں غیر حالت میں دیکھے گا....تم بھی ساتھ ہو گی میرے ڈارلنگ....تمھاری طرف تو ویسے ہی بہت حساب بنتے ہیں میرے...تمھارے بغیرت باپ کے کیے کی سزا بھی تم بھگتو گی...." اسے پھر سے اپنے زیر کرتے شازم شاطر سے لہجے میں بولتے اس پر حاوی ہوا تھا

KZwrites

"شہریار۔ر۔ر۔۔۔" مشل اپنا جلن زدہ چہرے پر نفرت کے آثار لیے اس سے منہ موڑ کر بیڈ میں چھپاتے پیٹ میں دھنستے اسکے گھٹنے کے دباؤ کی تکلیف سے بلبلا کر شہریار کو پکارنے لگی تھی

KZwrites

"شہریار میں نظر کیا آتا ہے تمھیں۔۔۔؟ اتنی خوبصورت ہو۔۔۔تمھیں تو پتہ ہی ہے شروع سے

میری نظر تھی تم پر۔۔اس بکواس شازمہ کو تو

ڈیٹیل میں چیک کر چکا ہوں،اب تمھاری باری

ہے۔۔۔اور سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔وہ لڑکی کچھ بھی

نہیں تمھارے سامنے۔۔۔" شازم اسکی گردن سے

نیچے انگلیاں سرکانے لگا تو مشل جی جان سے

زور لگاتے خود کو اس سے

چھڑوانے لگی تھی۔۔۔سرخ چہرہ خون پھوٹنے

کی حد تک لال ہو گیا تھا۔۔۔چند لمحوں میں ہی

اسکے پسینے چھوٹ گئے تھے۔۔۔شازم کی

مضبوط گرپ میں وہ پیٹ پر سے اسکا گھٹنہ

ہٹانے کی تگ و دو میں بری طرح کھانستے ہوئے

kzwrites

پھرپھڑانے لگی تھی

"کتے انسان۔۔۔چھوڑو مجھے۔ے۔ے۔ے۔۔۔" بمشکل اسکے وجود کو خود پر سے ہٹا کر مشل لرزتی آواز میں غرائی تھی۔۔۔چہرے پر تھپڑوں کے نشان واضح تھے۔۔۔اتنی دیر میں ہی وہ بری طرح گھبرا چکی تھی۔۔۔جس چہرے پر کبھی کوئی خوف نہیں آیا تھا اب وہاں شدید خوف کے آثار تھے۔۔۔جسم سے ہمت ختم ہونے لگی تھی

Kzwrites

"تم اتنی شدید خوبصورت ہو،اگر مجھے پہلے تم مل جاتی تو قسم سے شہریار سے زیادہ تمھیں پیار سے رکھتا...بھول جاتا تمھارے باپ کے کیے کو بھی...پوجتا اس خوبصورت جسم کو..."

مشل کے مسلسل رزسٹ کرنے پر شازم ہاتھ اسکے جسم سے ہٹا کر پھر سے اسے اسکی کلا ئیوں سے جکڑ کر اپنے زیر کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا

kzwrites

"تم شہریار کے جوتے کے برابر بھی نہیں ہو-و-و ذلیل انسان-ن..." مشل کلائیوں کے پیچھے کو مڑنے پر باقاعدہ رو پڑی تھی لیکن آنکھیں اس سے ملاتے بے خوفی ظاہر کرنے کی پوری کوشش کی تھی،مسلسل ہوتی کھینچا تانی سے جسم دکھنے لگا تھا،دماغ ہونے والی انہونی کو سوچ کر بند ہوتا محسوس ہونے لگا تھا،اسکے چھونے سے پورے جسم پر جیسے چونٹیاں رینگنے لگی تھیں

KZwrites

"اس میں دکھتا کیا ہے تمھیں۔۔۔؟ ہاں۔۔؟ اس ک
الے سے ہزاروں گنا زیادہ ہینڈسم ہوں۔۔۔اس سے
زیادہ اچھے سے سیٹیسفائے کر سکتا ہوں
تمھیں۔۔۔آزما لو ابھی بے شک۔۔۔اس بیڈ پر اُس
سے کہیں زیادہ سلوٹیں ڈال سکتا
ہوں۔۔۔۔دیکھو۔۔۔اگر تم مجھ سے شادی کرنے کا
وعدہ کرو تو میں ابھی چھوڑ دوں گا
تمھیں۔۔۔آئی پرامس۔۔۔تم چھوڑ دو اس کو۔۔۔نہیں
اچھی لگتی تم اسکے ساتھ۔۔۔" شازم اسکے
دونوں بازو سر کے پیچھے باندھے، چہرے پر

kzwrites

جھک کر بولے جا رہا تھا اور مشل اپنے کانوں پر بازو رکھے جیسے اسکی باتوں کو ان سنا کرنے کی کوشش میں بری طرح منجمند ہو گئی تھی...اسکی خطرناک باتوں سے پورا جسم سن ہو گیا تھا....نہ اس سے ہلا جا رہا تھا نا ہی اپنے بچاؤ کے لیے کچھ کر پا رہی تھی...بے بسی سے اسکو لگ رہا تھا وہ ایسے ہی مر جائے گی

kzwrites

"بولو۔۔۔ابھی ہاں کرو۔۔۔اگر خود نہیں کہہ سکتی اسے تو اوپر پہنچا دیتے ہیں اسے۔۔۔پھر تم اور میں۔۔۔ہمارا کپل پرفیکٹ لگے گا۔۔۔۔دو گولیوں کی مار ہے تمھارا شہریار۔۔۔۔" شہریار کو نقصان پہنچانے کی گری ہوئی باتوں سے یک دم جسم میں کرنٹ سا پھیلا تھا،آنکھوں میں شدید نفرت غصہ پنپنے لگا تھا

Kzwrites

"شہریار کو ہاتھ بھی لگایا تو گولیاں میں۔ں۔ں

تمھارے سر میں اتاروں گی۔ی۔ی۔۔۔" بہت ہمت کر

کے للکارنے والے انداز میں بولتے مشل نے اسکو

اپنے اوپر سے دھکیلنے کی کوشش میں اسکے

بازو پر شرٹ کے اوپر سے پوری شدت سے

دانتوں سے کاٹا تو شازم کا قہقہہ کمرے میں

گونجا تھا

KZwrites

"تم تو بڑی تیز ہو۔۔۔۔جان بوجھ کر مجھے

کر رہی ہو۔۔۔۔کبھی پیار سے تھپڑ۔۔کبھی ignite یہ۔۔۔لگتا نہیں کہ شہریار سے ہو پا رہا ہے کچھ۔۔۔پلیز یہاں بھی کرو۔۔پھر دیکھو کیسے ٹوٹ پڑتا ہوں تم پر۔۔۔" شازم نے کمینگی سے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا تو مشل خود کو چھڑوانے کی جدوجہد میں ہلکان ہونے لگی۔۔۔شہریار کا چہرہ ذہن میں گھوما تو مشل نے اپنی پوری جان لگا کر اسکو دھکیلا اور بیڈ کے دوسری طرف سے اتر گئی تھی۔۔۔ایسا کرتے ہوئے بھی اسکا جسم لرز رہا تھا۔۔۔ٹانگوں میں کوئی جان نہیں بچی تھی

kzwrites

"کدھر جناب۔۔۔؟"

"یہاں سے کیا نکالنا ہے۔۔۔؟ "

KZwrites

"پروٹیکشن کے ساتھ تو مزہ ہی نہیں آئے گا۔۔۔"

اسے بھاگ کر الماری کی طرف جاتا دیکھ کر
شازم سست سا چلتے اس تک آگیا تھا

"دور رہو مجھ سے۔ے۔ے..." مشل کانپتے ہاتھوں سے شہریار کی گن الماری سے نکال کر اس کی طرف کرتے بولی تو شازم ایک پل کو ٹھٹھکا تھا اور پھر اگلے ہی پل اسکے کانپتے جسم کو دیکھ کر کمینی ہنسی ہنستے اس کے مقابل آ کھڑا ہوا تھا

KZwrites

"چلانی آتی ہے؟ لاؤ میں سکھا دوں، ایسے ایسے

نہیں چلے گی..." شازم اپنے دونوں ہاتھ ہوا میں کر کے کمینگی سے ہنستے ہوئے اسکے کانپتے ہاتھوں کی نقل اتارتے بولا تو مشل گن کو مزید مضبوطہ سے پکڑے پیچھے کو ہو کر الماری سے جا لگی تھی

KZwrites

"کہا ہے نہ دور رہو مجھ سے۔ے۔ے۔ے...میں مار دوں گی تمھیں۔ں۔ں۔ں...." مشل پورے جی جان

سے چلائی تھی، اسکو خود کو گن پکڑ کر
کپکپی طاری ہوگئی تھی،پورا جسم ہچکولے
لینے لگا تھا...شازم کے بے خوف بڑھتے قدموں
سے وہ مزید لڑکھڑانے لگی تھی، ٹرگر کے بٹن پر
زور ڈالے بھی وہ دبا نہیں پا رہی تھی

KZwrites

"سویٹی تمھارے بس کی بات نہیں...پہلے لوڈ
بھی کرنا ہوتا ہے...لاؤ میں کر دوں....کسی کام

کا نہیں تمھارا بندہ،ٹریننگ بھی اتنی بیکار کی

ہے تمھاری۔۔۔۔" شازم نے ایک جھٹکے میں اسکے

ہاتھ سے گن چھین لی تو مشل ایک نظر اسکے

چہرے کی خباثت کو دیکھ کر سرعت سے اسے

کراس کرتے ،اپنے دفاع کے لیے چھڑی پکڑنے کا

سوچ کر کچن کی سمت بھاگی تھی

KZwrites

"واپس۔س۔س۔۔۔خوامخواہ تھکا رہی ہو خود

کو۔۔۔" گن کے لوڈ ہونے کی آواز پر مشل کے تیزی

سے بھاگتے قدم ڈول گئے تھے،اپنی بے بسی پر مسلسل رونا آرہا تھا

"مڑو ادھر...کم آن...آجاؤ بیڈ پر..." شازم ابھی بول ہی رہا تھا کہ بیڈ پر پڑا اسکا فون بھی بج اٹھا تھا،جہاں مشل کی سوکھی ہوئی جان کچھ بحال ہوئی تھی وہیں شازم کے چہرے کے رنگ اڑے تھے

kzwrites

"خبردار۔۔۔خبردار۔۔" اسکی طرف گن کیے شازم نے بیڈ پر پڑا اسکا فون اٹھا لیا تھا۔۔۔سکرین پر بگ مونسٹر کے ساتھ شہریار کا نمبر دیکھ کر چہرے پر شدید غصہ اور گھبراہٹ پھیل گئی تھی۔۔۔مشل کی طرف گن پوائینٹ کیے اس نے ک

ال پک کر لی تھی

KZwrites

"ہیلو،مشل۔۔۔مشل میں ایک منٹ سے بھی پہلے

پہنچ رہا ہوں۔ں۔۔۔ڈرنا نہیں ہے میں آرہا ہوں۔ں

۔۔۔میں دیکھ رہا ہوں اسے۔۔۔بس آگیا میں۔ں

۔۔۔۔شازم۔م۔م۔۔۔دور رہ اس سے۔۔۔۔گن نیچے

کر۔۔۔دیکھ۔۔۔گن نیچے کر۔۔۔" شہریار کی بری

طرح پھولی ہوئی سانسوں کی آواز سپیکر سے

گونج رہی تھی

KZwrites

"اوہ بہن۔۔چ۔۔۔پہلے ہی پہنچ گیا ہے سالا۔۔۔ابھی

تو کام بھی نہیں ڈالا کوئی۔۔۔" شازم کال کاٹ

کر اسی گن کو اپنی پینٹ میں ٹک اِن کرتے

راستے میں کھڑی مشل کو بے دردی سے دھکیل

کر فرش پر پٹختے سرعت سے فلیٹ سے باہر

نکل گیا تھا۔۔شہریار کی آواز سن کر جو جان

میں جان آئی تھی وہ اسی پل اسکے دھکیلنے پر

ہوا ہوئی تھی

KZwrites

بدحواس سا ہو کر گرنے سے ماتھہ بری طرح

شیشے کے ٹیبل سے ٹکرایا اور کچھ پل کے

توقف سے خون بھی چھوٹ پڑا تھا۔۔۔فلیٹ کا

دروازہ کھلا تھا لیکن اعصاب اتنے شل تھے کہ

اٹھنے کی ہمت بھی محسوس نہیں ہو رہی

تھی۔۔۔ ماتھے سے بہتا خون چہرے کو بگھونے

لگا تھا۔۔اتنی دیر سے اس سے الجھتے ہوئے جتنا

ہوش قائم رکھنے کی کوشش کی تھی اب

چہرے پر ہاتھ لگا کر خون بہتا دیکھ کر سارا

ہوش غائب ہونے لگا تھا۔۔آنکھوں کے سامنے یک

دم اندھیرا چھایا تھا۔۔پیٹ میں اسکے مسلسل

دباؤ ڈالنے کی تکلیف منہ زور ہوئی تو خون سے

بھرا ہاتھ پیٹ پر رکھتے ،کسی کے بھاگتے

kzwrites

قدموں کی آواز پر بند ہوتی آنکھیں بمشکل کھولی تھیں۔۔۔ شہریار پر نظر پڑتے ہی دل کو تسلی ہوئی تو آہستہ آہستہ سامنے کا منظر دھندلاتا محسوس ہونے لگا تھا

KZwrites

"شہریار۔ر۔۔" پیٹ پر ہاتھ رکھے بمشکل اسے پکارتے اگلے ہی پل ہوش و حواس سے بیگانہ ہو کر وہ اسکے بازوؤں میں جھول گئی تھی

"مشل۔ل۔۔ہمت نہیں ہارنی۔ی۔ی۔۔۔" اسکے بے جان وجود کو گود میں اٹھائے شہریار لفٹ کی طرف بھاگا تھا۔۔۔مشل کے بال اسکی بانہوں میں جھول رہے تھے۔۔۔بغیر دوپٹے کے اسکے جسم پر موجود ڈھیلے ڈھالے سے کپڑوں میں اسکا ہوش کھوتا وجود شہریار کی آنکھیں بگھو رہا تھا۔۔وہ پسینے میں بھیگی ہوئی تھی۔۔۔ماتھے سے بہتا خون اسکی گردن تک آکر جم رہا تھا۔۔یہ سوچ کر ہی جان ختم ہو رہی تھی کہ اسکے وجود میں گولیاں لگی ہیں۔۔۔مشل

KZwrites

کا خون سے بھرا ہاتھ ابھی بھی پیٹ پر تھا

"مشل...مجھے سن رہی ہو۔و۔و...؟ آنکھیں کھولنے کی کوشش تو کرو میری جان..." شہریار لفٹ میں داخل ہوتے اسے گود میں لیے مسلسل آواز دے کر ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا...ہوش تھوڑے قائم ہوئے تو اسکے ماتھے کے زخم کو غور سے دیکھا تھا...ایک کٹ تھا جو

KZwrites

تھوڑا گہرا ہونے کے باعث زیادہ خون کے بہنے کا سبب بنا تھا...گود میں اسے لیے ہی ہاتھ اسے پیٹ سے گراتے ،پیٹ کے زخم کو بھی جانچنے کی کوشش میں لفٹ کا دروازہ کھل گیا تھا

KZwrites

"وہ اگر پکڑا نہیں گیا تو اس بلڈنگ کو آگ لگا دوں گا۔ا۔ا...." شہریار بلڈگ کے مین ڈیسک سے گزرتے پارکنگ کی طرف جا رہا تھا تو عملے کے لوگ اس کی طرف آئے تھے...مشل کو اپنے سینے میں چھپاتے ، انکو سنگین نتائج کی دھمکی

دیتے وہ وہاں سے نکل کر اپنی گاڑی کی طرف بھاگا تھا۔۔۔بلڈنگ کے عملے نے فورا سیکیورٹی کیمراز کو ایکٹو کر کے شازم کو ٹریس کر لیا تھا۔۔وہ یقیناً کسی کی ہیلپ سے اندر آیا تھا۔۔۔کیونکہ اس ریزیڈینشل بلڈنگ میں بغیر آئی ڈی کارڈ کے کسی کا داخلہ نہیں ہو سکتا تھا

KZwrites

"مشل کچھ نہیں ہوا۔۔ہوش تو کرو پلیز۔ز۔ز۔۔۔"

اسکو گاڑی کی بیک سیٹ پر لٹاتے شہریار نے دھڑکتے دل سے اسکی قمیض ہٹا کر پیٹ کو

بھی دیکھا تھا۔۔دل کو اتنی تسلی ہو گئی تھی
کہ کوئی بلٹ اسے نہیں لگی تھی۔۔۔فون پر باپ
کا نمبر ڈائل کرتے سرعت سے ڈرائیونگ سیٹ
سنبھالتے وہ سڑک پار ہاسپٹل گاڑی اڑا لے آیا
تھا۔۔۔مشل کے ضروری چیک اپس کے بعد اپنی
تسلی کر کے وہ شازمہ اور سمینہ بیگم کو وہاں
بٹھا کر تھانے کو نکل گیا تھا۔۔مشل کے چہرے
پر تھپڑ کے نشان۔۔۔پیٹ پر پڑا پیلا جامنی سا
گڑھا پورا راستہ اسکے دماغ کو سلگاتا رہا
تھا۔۔وہ بے ہوشی میں بھی پیٹ کے درد سے
کراہتی رہی تھی۔۔وڈیو میں شازم کا اس پر

kzwrites

حاوی ہونا ، اسے تھپڑ مارنا۔۔ایک ایک چیز شہریار کے خون کو بھڑکائے جا رہی تھی۔۔۔ہاسپٹل سے تھانے تک کا فاصلہ بمشکل طے ہوا تھا

KZwrites

"کدھر ہیں وہ دونوں۔۔۔" تھانے میں داخل ہوتے ہی شہریار نے جان پہچان والے آفیسر سے مخاطب ہو کر لاکر کا رخ کیا تھا جہاں شازم اور اسکا ساتھی ،جسکی مدد سے وہ بلڈنگ میں داخل ہوا تھا، دونوں موجود تھے۔۔۔شہریار کو

تن فن کرتے اندر آتا دیکھ کر زمین پر بیٹھا شازم لڑکھڑاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ڈریس شرٹ جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی تھی،پینٹ میلی ہوئی پڑی تھی

KZwrites

"ش۔۔۔شہریار۔۔۔بھائی۔۔۔میں نے گن تانی ضرور تھی مگر مارنے کی نیت سے نہیں۔۔۔وہ۔۔۔گن۔۔۔ اللّٰہ کی قسم اس نے خود نکالی تھی۔۔۔" شہریار کو دیکھ کر شازم پہلے سے خون سے میلا ہوا چہرہ صاف کرتے اسکے پاس آیا ہی تھا کہ

شہریار نے اسے پھٹے ہوئے کالر سے دبوچ کر دیوار سے لگاتے اسکے پیٹ پر مکوں کی برسات کر دی تھی

"شہریار۔ر۔ر بھائی۔ی۔۔۔میری بات۔۔۔" شازم پیٹ میں اسکے جاندار مکوں پر جسم کو تروڑتے مروڑتے دوہرا ہوئے جا رہا تھا۔۔۔شہریار کے سامنے اسکا قد آدھا ہو گیا تھا

Kzwrites

"اس دماغ سے پلین کیا نہ تو نے سب..."

خونخوار آنکھوں سے اسے دیکھتے،اسکے دوہرے ہوئے وجود پر گھٹنے سے ضربیں مارتے شہریار اسکا سر اونچا کر کے دیوار میں مارے جا رہا تھا...پاس کھڑا دوسرا بندہ شہریار کو خونی ہوتا دیکھ کر آہستہ آہستہ کھسکتے لاکر کی سلا خوں سے جا لگا تھا

KZwrites

"شاہ صاحب اسکی بتھیری درگت کر دی ہے پہلے ہی،آپ جانے دیں..." ایک پولیس والے نے آگے بڑھ کر شہریار سے شازم کو چھڑوانے کی کوشش کی تھی...شازم کا رخ ایک طرف کرتے وہ اسکے ماتھے کو دیوار سے مارتے اسے خون و خون کر چکا تھا

KZwrites

"یہی...ہاتھ اٹھائے تھے نہ..." بہت گھٹی گھٹی

آواز میں بولتے،نظروں میں مشل کا سرخ چہرہ آیا تو شہریار اسے زمین پر دھکیلتے جیسے آس پاس کچھ تلاشنے لگا تھا

Kzwrites

"تیری ساری آگ آج بجھا دوں گا...دوبارہ زندگی میں کبھی بھڑکنے کا سوچے گا بھی نہیں تو..."

پاس کرسی پر پڑا ہنٹر سا اٹھا کر اسکے وجود پر پے در پے وار کرتے شہریار نے اسے چھوٹے سے لاکر کی زمین پر گھسیٹ کر رکھ دیا تھا..

ٹانگوں کی درمیان بھاری بوٹوں سے ہٹ ہونے پر

شازم کی چیخیں پورے جیل میں گونجی تھیں۔۔۔عالم شاہ اسے تلاشتے ہوئے اندر داخل ہوئے تو شہریار کو اس پر حاوی ہوئے شازم کے لہو لہان چہرے کو دیکھ کر اسے چھڑوانے لگے تھے۔۔۔دانت ٹوٹ گئے تھے۔۔۔چہرے کی حالت بگڑی ہوئی تھی

KZwrites

"اسے ہاسپٹل لیجانا پڑے گا شاہ صاحب۔۔۔حالت

پہلے ہی صحیح نہیں تھی اسکی..." شازم کی ادھ موے وجود کو گھسیٹ کر پولیس اہلکار باہر کی جانب لے آئے تھے

"مسئلہ تو نہیں بنے گا نہ کوئی ایس پی صاحب...شہرہار تو پاگل تے نئی..." عالم شاہ شازم کی حالت دیکھ کر گھبرا گئے تھے

Kzwrites

"میں جان سے مار دوں گا اسےے۔۔۔۔" اسکی
ٹانگوں کے درمیان پھر سے ایک کک مارتے
شہریار خود بھی ڈول کر پیچھے کو گرا
تھا۔۔۔پسینے میں نہایا ہوا وجود ہلکان ہو گیا
تھا۔۔۔وڈیو میں مشل کا ہمت سے اس پر گن تاننا
اور پھر اسکے گن کھینچ لینے پر مشل کے چہرے
پر چھائے خوف کو یاد کرتے آنکھوں کی جلن
بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔اسکے پیٹ کی تکلیف خود
کو محسوس ہو رہی تھی۔۔۔خوف کے وہ پل
دماغ پر قبضہ جمائے اسکی سانسین تک روکے
ہوئے تھے۔۔۔اسکا بے ہوش وجود نظروں میں

kzwrites

چھایا ہوا تھا

"چل تو ہسپتال چل...ایک کہ بعد ایک مصیبت..." عالم شاہ اسے کھینچ کر لاکر سے باہر لے آئے تھے...وہاں کے معاملات بمشکل ہینڈل کرتے وہ لوگ ہاسپٹل کی طرف آگئے تھے...شازم کو بھی بغیر کاغذات میں لائے ہاسپٹل شفٹ کر دیا گیا تھا

kzwrites

رات میں

KZwrites

"ماما۔۔۔ہوش آرہا ہے اسے۔۔۔" مشل کی آنکھ کھلی تو شازمہ اسکے بلکل پاس بیٹھی تھی

"ش۔۔۔شہریار۔۔۔" بند ہوتی آنکھوں سے شہریار کو سب سے پہلے پکارا تھا۔۔۔دوائیوں کے زیراثر جسم کے ساتھ دماغ بھی بے سدھ سا ہوا پڑا تھا

KZwrites

"تم ٹھیک ہو مشل۔۔۔؟ شہریار بھائی بس آرہے ہیں۔۔۔" شازمہ نے اسکے چہرے کو پیار سے تھپتھپایا تھا۔۔۔سمینہ بیگم بھی فوراً اسکے پاس آئی تھیں

"وہ۔۔۔شازم۔۔۔"مشل نے ماتھے پر ہاتھ رکھتے سر میں اٹھتی تیز ٹیس کو سہتے زور سے آنکھیں میچی تھیں۔۔۔بے رونق سے چہرے پر خوف کے آثار تھے

KZwrites

"اسکو اریسٹ کروا دیا ہے۔۔۔تم پریشان نہ ہو مشل۔۔۔شہریار بھائی اور بابا پولیس اسٹیشن

ہی ہیں۔۔۔شہریار بھائی کو تو اتنی ڈانٹ بھی

پڑی ہے سب سے۔۔۔" شازمہ اسکو تفصیل سے

بتاتے بہت ہلکے سے اسکے ماتھے کو سہلا رہی

تھی

KZwrites

"ہاں تو ڈانٹ کیا مار بنتی ہے اسکی۔۔۔ایسے

چھوڑتے ہیں بیوی کو اکیلے۔۔۔" سمینہ بیگم

اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے

بولیں تو مشل کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

تھے

"مجھے ماما پاس جانا ہے۔ے۔ے۔۔۔" مشل روتے ہوئے بے بس سے لہجے میں بولی تو سمینہ بیگم اور شازمہ کی نظریں ملی تھیں

"ہاں ہاں۔۔۔جانا ہے بس دو تین صبر میرا بچہ۔۔۔ذلیل کروا دیا اس شہریار نے۔۔۔کیا منہ

Kzwrites

دکھائیں گے اب اسکی ماں کو..." سمینہ بیگم اسکا کندھا تھپتھپاتے ہوئے بول رہی تھیں، شازمہ بھی اسکو پیار کر رہی تھی کہ عالم شاہ شہریار کے ہمراہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے تھے

KZwrites

"اس خبیث کو عقل دو تھوڑی،کیا ضرورت تھی اسے وہاں لیجانے کی..." عالم شاہ سمینہ بیگم سے مخاطب ہوتے

بولے تو انھوں نے اشارے سے خاموش ہونے کو کہا تھا

"ک...کیسی ہو..." شہریار ہاتھوں سے اپنے بال درست کرتے،شرٹ کا کالر ٹھیک کر کے بٹن بند کرتے کمرے کا دروازہ ساتھ کر کے سیدھا اس تک آیا تھا...ڈریس شرٹ پر خون لگا ہوا تھا...بال الجھے ہوئے تھے...چہرے پر

KZwrites

پریشانی,شرمندگی جیسے ملے جلے تاثرات تھے...ایک ہاتھ بیڈ کراؤن پر رکھ کر وہ دوسرے ہاتھ سے اسکے ماتھے پر لگے بینڈج کو بہت نرمی سے چھوتے اسکی بھیگی آنکھوں میں جھانک رہا تھا...شازمہ خاموشی سے ان کے پاس سے اٹھ گئی تھی

KZwrites

"کیوں چپ کروں....اگر گئے ہی تھے تو ساتھ

رہتا اسکے... حد ہوگئی لاپرواہی کی،اوپر سے

اس حرمزادے شازم کو اتنا مارا ہے تھانے میں

کہ معاملہ سنمبھالنا مشکل ہو گیا تھا میرے

لیے...ادھ موا کر آیا ہے اسکو..." عالم شاہ اندر

داخل ہو کر غصے سے بولے جا رہے تھے ،سمینہ

بیگم مشل کی طرف اشارے کرتے مسلسل انہیں

خاموش رہنے کا کہہ رہی تھیں

kzwrites

"میرے...م..." اسے دیکھ کر مشل کی آنکھیں

مزید بہنے لگی تھیں،پیٹ پر ہاتھ رکھے وہ

اسکے چہرے کو بھیگی نظروں سے دیکھے جا

رہی تھی

"ہاں بولو۔۔۔"

KZwrites

"کچھ چاہئیے ہے۔۔۔؟"

"باتھروم جانا ہے۔۔۔؟"

"درد ہو رہا ہے۔۔۔؟" پیٹ پر دھڑے اسے ہاتھ کو دیکھ کر اندازے لگائے تھے ۔۔۔ ہاتھ پر لگے کینولے کو ایک نظر دیکھ کر اسکے پاس ہی بیٹھ گیا تھا،اسکی دھیمی سی آواز پر چہرہ مزید اس پر جھکاتے کان اسکے ہونٹوں کے قریب کیے تھے۔۔۔

"میرے پیٹ پر۔۔۔ درد ہورہا ہے بہت۔۔۔یہاں۔۔۔۔"

KZwrites

مشل ٹوٹے پھوٹے لفظوں سے بولنے لگی تو شہریار نے گہرا سانس بھرتے اسکے ماتھے پر لب رکھے تھے...دل اسکے آنسوؤں پر ،اسکی تکلیف پر ٹوٹ رہا تھا

KZwrites

"تمھاری بہن بھی پہنچی ہوئی ہے وہاں...منتیں کر رہی تھی....مگر میں نےایک نہیں سنی...بلڈنگ والوں نے بھی اس پر کیس کیا ہے...لمبا اندر گیا ہے اب...خبیث جان ہی نہیں چھوڑ رہا ہماری..." عالم شاہ شہریار کو مشل کے

اتنا قریب بیٹھے دیکھ کر سمینہ بیگم کو نظروں ہی نظروں میں ڈانٹنے لگے تھے

"شازم کو کیا تکلیف ہے ہم سے...کیا چاہتا ہے آخر..."

KZwrites

سمینہ بیگم نظریں چراتے بات کا رخ بدلتے بولی تھیں

"اپنی ماں کے بدلے لیتا پھرتا ہے اور کیا ..اب بیٹھا ہے ماں سمیت تھانے میں...اور یہ اپنا ذلیل بھی کسی سے کم نہیں ہے...خبیث ہے یہ بھی ایک نمبر کا..." عالم شاہ شہریار کو بھی کھری کھری سناتے ،سمینہ بیگم کو مزید غصے سے گھورتے کمرے سے ہی نکل گئے تو وہ شازمہ کو اشارہ کرتے خود بھی کمرے سے نکل گئی تھیں

"پین کلر دی ہوئی ہے،ٹھیک ہو جائے گا

ابھی...یہاں ہے نہ درد..." ارد گرد سب کے غصے اگنور کرتے وہ اسکے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر درد کا پوچھنے لگا تھا...دوسرے ہاتھ سے اسکے گال کو نرمی سے چھوتے پریشان سی نظریں اسکے پیٹ پر کی تھیں

KZwrites

"جی۔ی..." مشل نے بہت ہلکا سا رخ اسکی طرف موڑا تو شہریار نے اٹھ کر بیڈ کے کنارے ہوتے اسکے لیے جگہ بنائی تھی

"چیک اپ کیا تھا ڈاکٹرز نے سارا...سب ٹھیک ہے...ایسے کروں مساج تھوڑا...؟ زور سے تو نہیں ہو رہا...؟" شہریار باپ کو بغیر کوئی جواب دئیے ،باری باره سب کو باہر جاتا دیکھ کر ماتھے پر بل ڈالے ، نظریں جھکائے ، مشل کے پیٹ پر بہت ہلکے سے ہاتھ پھیرتے بولا تھا

KZwrites

"ٹکٹس کینسل۔۔۔نہیں کرونا پلیز۔۔۔میں نے جانا ہے ماما پاس۔۔۔" مشل پیٹ پر دھڑے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے بولی تو شہریار کا دل مزید چور چور ہو گیا تھا۔۔۔پہلے ہی خود کو قصوروار ٹھہراتے شدید گلٹ میں مبتلا تھا اس پر مشل کے لہجے کی بے سکونی نے پورے وجود میں توڑ پھوڑ کر دی تھی

KZwrites

"میں م۔۔۔تم چلی جانا مشل۔۔۔نہیں کروا رہا کچھ

کینسل۔۔۔بس ٹھیک ہو جاؤ جلدی سے۔۔۔" لہجے میں گھبراہٹ واضح ہوئی تھی۔۔اس سے کھل کر بات کرنے سے بھی خوف سا محسوس ہو رہا تھا۔۔نظریں پھر سے جھکا لی تھیں۔۔۔ہاتھ پر دھڑے اسکے ہاتھ کو دیکھ کر دل پسیچ گیا تھا۔۔اسکے ہاتھ کی زرد رنگت نے مزید گلٹ میں مبتلا کر دیا تھا

KZwrites

"آپ ساتھ نہیں آئیں گے میرے۔۔؟" مشل نے اسکے ہاتھ پر دباؤ ڈالتے اسے اپنی جانب متوجہ

کیا تو شہریار نے ضبط کھو کر اس پر جھک کر اسکے چہرے کو سینے سے لگا لیا تھا

"آئی ایم سو سوری یار۔۔سو سوری۔ی۔۔۔"

کہنیوں کے بل اس پر جھکے شہریار اسکے چہرے کے ہر نقش کو نرمی سے چومتے نم لہجے میں بول رہا تھا

Kzwrites

"مجھے معاف کر دو...اکیلے نہیں چھوڑنا چاہئیے تھا تمھیں..." اس پر جھک کر اسکہ دھڑکنوں کو اپنے سینے پر محسوس کرتے شہریار نے سکون کی چند سانسیں لی تھیں...پچھلے کچھ گھنٹوں میں جس خوف،اذیت کا سامنا ہوا تھا، اسے ہوش میں دیکھ کر اسے محسوس کر کے دل کچھ مطمئن ہوا تھا

Kzwrites

"آپ سوری نہیں کہیں۔۔۔وہ بھاگ گیا۔۔۔ورنہ میں نے تو مار ہی دینا تھا اسے آج۔۔۔" مشل کا ہاتھ شہریار کے گرم ہوتے کان پر پڑا تو وہ اسے نرمی سے سہلاتے بہت ہمت سے بولی تھی۔۔۔اسکی بات سن کر شہریار نے چہرہ اسکے سینے پر دھڑتے نرمی سے اسکی ٹھوڑی کو چوما تھا

KZwrites

"تم واقعی بہت بہادر ہو یار۔۔۔یو آر سو بریو۔۔۔بہت ہمت کی ہے تم نے مشل۔۔۔پورا مقابلہ

کیا ہے اسکا..." نرمی سے اسکے ہاتھ کو چوم کر
شہریار سیدھا ہو کر بیٹھا تھا

"آپ ڈر گئے تھے نہ...؟" مشل اپنا درد بھول کر
کروٹ لیتے اسکی طرف پورا مڑی تھی...ذہن
میں فون پر اسکا گھبرایا ہوا لہجہ آیا تھا

"نہیں..ں مشل..." نم سے لہجے میں کہتے شہریار

Kzwrites

نے اسکے ہاتھ کو اپنے سینے پر رکھتے اپنی تیز دھڑکن کو قابو کرنے کی کوشش کی تھی جو واقعی ان لمحوں میں شدید ڈر گیا تھا...شازم کے بدلے کی نیت میں اسکو کھو دینے کے خوف نے اسے بری طرح جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا

KZwrites

"درد اب کم ہو رہا ہے..." اسکے وجود کی گرمی اسکی موجودگی نے ہی مشل کو پرسکون سا کر دیا تھا...دوائیوں کے زیراثر نیند کا غلبہ حاوی ہونے لگا تھا

"بلکل ختم ہو جائے گا درد۔۔۔۔سو جاؤ تھوڑا

سا۔۔۔پھر گھر چلیں گے۔۔۔" اسکی سائیڈ کمر پر

ہاتھ رکھ کر ہلکا سا مساج کرتے شہریار نے اٹھ

کر اس پر چادر کو درست کیا تھا۔۔۔۔مشل اسکے

ہاتھ کو اپنے چہرے کے نیچے رکھتے آنکھیں

موند گئی تو شہریار اسکے سرہانے بیٹھ گیا

تھا۔۔۔آنکھیں جل رہی تھیں۔۔۔ایک طرف اسکے

چہرے کی سرخی اور دوسری جانب اسکی ہمت

دیکھ کر شہریار بہت نرمی سے اسکے بال سہلا

KZwrites

انے لگا تھا۔۔۔اسکی چلتی سانسوں کو کتنی ہی دیر نظروں میں لیے وہ آہستگی سے اسکے چہرے کو اپنی ہتھیلی پر رکھے یونہی بیٹھا رہا تھا

KZwrites

"اتنی رات ہو گئی ہے ماما،خالہ ہاسپٹل ہی

بیٹھی ہیں۔۔۔آپ کہتی ہیں تو لے آؤں انہیں یہاں۔۔۔؟" شہریار کال بند کرتا ماں کے کمرے میں آیا تھا

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ہمارا کوئی لینا دینا نہیں ان سے اب۔۔۔" عالم شاہ غصے میں بھرے بیٹھے تھے

Kzwrites

"اسکی کیا حالت ہے اب۔۔۔؟ بچ جائے گا کہ

ہمارے سر پڑنی ہے نئی مصیبت۔۔۔؟" کمال شاہ

بیٹے سے مخاطب ہوئے تو شہریار ماں کے پاس آ

کر بیٹھ گیا تھا

KZwrites

"مرتا ہے تو مر جائے ہماری بلا سے۔۔۔۔صحیح مارا

ویسے اِس نے اُس خبیث کو۔۔۔ وقت پر نہ

پہنچتا یہ تو جانے کیا ہو جاتا۔۔۔اپنے باپ کہ

فطرت پر ہے وہ پورا پورا۔۔۔غلطی ہو گئی جو ان

سے رشتہ بھی جوڑا ہم نے..." عالم شاہ نے بہت دیر بعد شہریار کے لیے نرم لہجہ استعمال کیا تھا

"بابا...خالہ کو یہاں لانے دیں...مناسب نہیں ہے انکا وہاں رہنا..." شہریار باپ سے مخاطب ہوا تھا

KZwrites

"یہ لوگ نیکی کے قابل نہیں ہیں...جتنا انکا خیال کرو اتنا برا کرتے ہیں یہ بھائی..." شازمہ بولی تو شہریار ماتھے پر ہاتھ پھیرتے اسکی طرف دیکھا تھا

KZwrites

"پھر بھی یار...خالہ کی طبیعت اچھی نہیں تھی اتنی...پلیز بابا..." کہہ کر وہ پھر سے باپ کی طرف مڑا تھا

"جاؤ لے آؤ...ہر جگہ اس نے اپنا دماغ چلانا ہوتا ہے بس..." عالم شاہ اکتائے لہجے میں بولے تو شہریار کچھ پل کو سر جھکا کر،اٹھ کر کمرے سے نکل گیا تھا

KZwrites

"شہریار...." رات کے کسی پہر آنکھ کھلی تو خود کو اپنے بیڈروم میں پا کر مشل نے گہری سانس لی تھی...شہریار اسکے پاس نیم دراز اسکو ہی دیکھ رہا تھا....بخار اور دوائیوں کے زیر اثر اسکو اپنا دماغ سن ہوتا محسوس ہو رہا تھا

KZwrites

"جی شہریار کی جان...طبیعت کیسی ہے اب...؟" شہریار اسکے گرم تپتے گالوں پر نرمی سے اپنا ہاتھ رکھتے بولا تھا...کمرے میں مدھم سی روشنی تھی...کمفرٹر صرف مشل پر تھا

KZwrites

"ٹھیک ہوں..." کہتے ہوئے مشل کو اپنے گلے میں درد سا محسوس ہوا تھا

"تھوڑا سا بخار ہوا ہے...صبح تک وہ بھی اتر جائے گا...بھوک لگی ہے...؟ جو بھی کھانا ہے بتاؤ مجھے..." جھک کر اسکے ماتھے کو چومتے شہریار کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی...اسکے نیند سے جاگنے پر ایک انجانی سی شکرگزاری کی لہر پورے جسم میں دوڑی تھی...اسکی خوبصورت آنکھوں دیکھ کر ہی شہریار کی بجھی آنکھوں میں چمک آگئی تھی

"آئی ایم سوری..." اسے یوں اپنی جانب دیکھتا

Kzwrites

پا کر مشل کروٹ بدل کر اسکے سینے میں سما گئی تو شہریار پریشان دل سے اسکی کمر پر نرمی سے ہاتھ پھیرنے لگا تھا

"میری جان----"

"کوئی ٹینشن مت لو پلیز---"

"کچھ نہیں ہوا---سب ٹھیک ہے---"

KZwrites

"تمھیں کہا بھی ہوا ہے...معافی وغیرہ سب میرے حصے میں رہنے دیا کرو...ادھر دیکھو مشل...رونا نہیں ہے یار،بخار ہے پہلے ہی..."

اسکے یوں رونے پر شہریار کی نظروں میں سارا فوٹیج گھوما تھا جس میں شازم اسکے پیٹ پر اپنا گھٹنا رکھے حاوی تھا....خون میں یک دم پھر سے ابال اٹھنے لگے تھے

kzwrites

"مجھے دروازہ نہیں کھولنا چاہئے تھا۔۔۔میری غلطی ہے۔۔۔مجھے لگا کہ آپ ہیں۔ں۔۔۔" مشل اسکی شرٹ اپنے آنسوؤں سے بھگوتے بول رہی تھی۔۔۔اندر ہی اندر وہ وقت اور اپنی بے بسی یاد کرتے رونا آئے جا رہا تھا۔۔۔بہت ہمت کے باوجود بھی وہ اسکا زیادہ مقابلہ نہیں کر پائی تھی ،یہ سوچ ہی اسے رلائے جا رہی تھی

"یار یہ ہونا لکھا تھا۔۔۔دونوں سے ہی ہو گئی

kzwrites

"غلطی...میں تمھیں ساتھ ہی لیجاتا آفس..."

شہریار اسکے پورے وجود کو خود میں

بھینچتے اسکی کمر پر ہاتھ پھیرتے بول رہا تھا

KZwrites

"آپکو اتنی ڈانٹ بھی پڑی ہے تایا ابو سے...میں

سن رہی تھی..." مشل اسکی کمر میں اپنا بازو

ڈالے اسکے سینے میں چھپتے بولی تو شہریار

ہلکے سے مسکرایا تھا

"اور میں ڈر رہا تھا کہ تم بھی مجھ پر غصہ کرو گی۔۔۔ناراض ہو جاؤ گی پھر سے۔۔۔" شہریار نے اسکا چہرہ اپنے سینے سے نکالتے اس سے نظریں ملائی تھیں

KZwrites

"شہریار۔۔۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔۔آپ نہ آتے تو۔۔۔تو۔۔"

مشل کچھ یاد کرتے کانپتے لہجے میں بول رہی

تھی کہ شہریار نے اسکا چہرہ مزید اپنے سامنے کرتے اسکے ہونٹوں پر نرمی سے لب رکھے تھے

"ششہہ...مشل تم ٹھیک ہو..."

"میرے پاس ہو..."

"بس اب کچھ مت سوچو..." نرمی سے اسکے لبوں کے پاس گال پر لب رکھے تھے

KZwrites

"میں نہیں چاہتا تم کچھ بھی سوچ کر خود کو تکلیف دو،

بخار میں جل رہی ہو پہلے ہی---" شہریار نے اسکو کمر سے کھینچ کر اپنے پاس کرتے ،خود کو بھی اسکہ طرف کھسکا کر دونوں پر کمفرٹر ٹھیک کیا تھا--اسکے پورے وجود سے اپنا وجود مس کرتے وہ اسکے کینولا والے ہاتھ کو بہت اختیاط سے اپنی کمر کے پاس ایڈجیسٹ کر رہا تھا

KZwrites

"سردی لگ رہی ہے تو بند کر دوں اے سی۔۔۔؟"

شہریار نظروں میں فکر لیے بولا تو مشل نفی میں سر ہلاتے پوری طرح اسکو چپک گئی تھی ۔۔اسکی کمر میں بازو ڈالے اسکے سینے میں چہرہ دباۓ وہ کچھ دیر خاموش سی سانسیں لینے کے نعد وہ پھر سے ہلکی آواز میں آنسو بہانے لگی تھی

KZwrites

"مشل میری جان۔۔۔یار نہیں روؤ۔۔ورنہ میں ابھی ہاسپٹل جا کر جان سے مار دوں گا اسکو۔۔اسی گن سے ماروں گا جو اس نے تم سے چھینی تھی۔۔۔صرف قانون کو ہاتھ میں نہ لینے کی خاطر اسکو زندہ چھوڑ آیا ہوں آج۔۔۔" اسکے آنسو ،اسکے چہرے پر پھیلا خوف شہریار سے دیکھا نہیں جا رہا تھا

Kzwrites

"میں تیرا بسمل ہو گیا"
KZ_writes

"سردی لگ رہی ہے تو بند کر دوں اے سی۔۔۔؟"

شہریار نظروں میں فکر لیے بولا تو مشل نفی

میں سر ہلاتے پوری طرح اسکو چپک گئی تھی

۔۔اسکی کمر میں بازو ڈالے اسکے سینے میں

چہرہ دبائے ، کچھ دیر خاموش سی سانسیں

لینے کے بعد وہ پھر سے ہلکی آواز میں آنسو

بہانے لگی تھی

kz writes

"مشل میری جان۔۔۔یار نہیں روؤ۔۔ورنہ میں
ابھی ہاسپٹل جا کر جان سے مار دوں گا
اسکو۔۔اسی گن سے ماروں گا جو اس نے تم سے
چھینی تھی۔۔۔صرف قانون کو ہاتھ میں نہ لینے
کی خاطر اسکو زندہ چھوڑ آیا ہوں آج۔۔" اسکے
آنسو ،اسکے چہرے پر پھیلا خوف شہریار سے
دیکھا نہیں جا رہا تھا

KZ writes

"نہیں روتی۔ی۔۔۔" مشل نے مدھم سی ہچکی بھر کر خود کو کمپوز کرتے ماتھہ اسکے سینے پر سے لایا تھا۔۔۔شہریار خاموشی سے اس کی کمر اور گردن پر ہاتھ پھیر رہا تھا تو کبھی اسکے الجھے بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلا رہا تھا۔۔۔اسکے ماتھے کی تپش اپنے سینے پر محسوس کرتے بے چینی سی ہو رہی تھی

kz writes

"اگر آ۔۔۔آپ۔۔پ۔۔اس۔۔۔س۔وقت۔۔۔کال نہ کرتے تو اس نے جانا نہیں تھا۔ا۔ا۔۔۔" کچھ دیر خاموش رہ کر مسلسل اس منظر کو یاد کرتے پھر سے مشل کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔۔۔جتنا سوچ رہی تھی اتنا ہی دل ڈوب رہا تھا

KZ writes

"مشل۔۔۔اللہ نے ہی مجھے اس وقت بھیجا وہاں پر۔۔۔تم ایسی باتیں نہیں سوچو پلیز۔۔۔میرا وعدہ

ہے تم اپنے سامنے اپنے مجرم کو تڑپتا دیکھو گی

،پہلے تو بچ گیا تھا مگر اب اتنی آسانی سے

جانے نہیں دوں گا اسکو...سڑتا رہے گا ہمیشہ وہ

جیل میں...آئی پرامس یو...." شہریار نے اسکی

آنکھوں میں بھرے آنسوؤں کو اپنی ہتھیلی سے

صاف کر کے گہری سانس اسکے بالوں پر چھوڑی

تھی

KZ writes

"بھوک لگی ہے؟؟؟"

"تھوڑی سی بھی نہیں۔۔۔؟"

"کچھ نہیں کھایا تم نے یار صبح سے۔۔۔" شہریار ہاتھ کمر پر پھیرتے پھیرتے اندازے سے اسکے پیٹ تک لایا تھا۔۔۔انگوٹھے سے ہلکا ہلکا مساج کرتے کچھ توقف سے اس سے مخاطب ہوا تو مشل نے دھیمے سے نفی میں سر ہلا دیا تھا

KZ writes

"اچھا چلو سو جاؤ پھر۔۔۔میں پاس ہوں

تمھارے۔۔۔" شہریار نے محسوس کیا کہ مشل

اسکو زور سے بھینچ کر اپنے پاس کرنے کی

کوشش کر رہی تھی جیسے خوف کے زیرِاثر ہو،

اسکی حالت پر دماغ غصے سے پھٹنے کو آرہا

تھا۔۔ آہستگی سے اسکی کمر کو تھپتھپاتے وہ

اسے مسلسل ریلیکس کرنے کی کوشش کر رہا

تھا

kz writes

"نیند نہیں آرہی..." مشل جسم میں شدید

کھنچاؤ محسوس کرتے بازو شہریار سے ہٹا کر

بلکل سیدھی ہو کر لیٹی تو شہریار اس پر

کمفرٹر درست کرتا تھوڑا اٹھ کر بیٹھ گیا تھا...

ایک پل کو بھی نظر اور دھیان اس پر سے ہٹ

نہیں رہا تھا

KZ writes

"سوچو مت کچھ...ریلیکس رہو...نہیں بھی آتی

نیند تو...کافی سوئی ہو تم..." اسے بے چینی

سے آنکھیں کھولتے بند کرتے دیکھ کر شہریار نے نرمی سے اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔آہستگی سے اسکے تنے ہوئے اعصاب کو سکون پہنچاتے شہریار اپنی کمر کے پیچھے تکیے سیٹ کرتے نیم دراز ہو گیا تھا۔۔۔دائیں ہاتھ سے مسلسل اسکے چہرے کو،ماتھے کو سہلاتے وہ ٹانگیں سیدھی کیے نیم اندھیرے میں دیوار کو گھورے جا رہا تھا۔۔۔مشل کے بجھے چہرے، نقاہت زدہ جسم کو دیکھ کر اپنے اعصاب بھی کھنچتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔وہ مسلسل بے چین ہو کر ٹانگیں ادھر ادھر رکھ رہی

kz writes

تھی...دوائیوں کے زیر اثر آنکھیں بند بھی ہو رہی تھیں

"کیا ہوا،درد ہے کہیں...؟" اسے نیند میں جاتے جاتے پھر سے جاگ کر کروٹ لیتے دیکھ کر شہریار پریشان ہوتے ہوئے بولا تھا،مشل نفی میں سر ہلاتے اسکی تھائیز پر بازو پھیلا کر چہرہ اسکی سائیڈ کمر سے لگا کر آنکھیں موند گئی تھی...شہریار مسکرا کر اسکو خود میں سمٹتے دیکھ کر آہستگی سے اسکے بالوں کو

KZ writes

چھو کر سر میں انگلیاں پھیرنے لگا تھا۔۔اپنا
دھیان بھی صبح کے واقع سے ہٹا کر وہ
پرسکون ہونا چاہتا تھا۔۔۔کچھ دیر میں وہ گہری
نیند میں ہوئی تو شہریار نے اختیاط سے اپنا رخ
سیدھا کر لیا تھا۔۔مشل کے سر کے نیچے اب
بھی اسکا بازو تھا۔۔شہریار نے بازو بمشکل آگے
کر کے سائیڈ ٹیبل سے اپنا فون اٹھایا تھا کہ
مشل کی نیند نہ ڈسٹرب ہو جائے۔۔۔نیند نہ آنے
کے باعث ہمیشہ کہ طرح ایک کے بعد دوسری
ایپ کھول کر وہ سکرولنگ کیے جا رہا
تھا۔۔مشل ہر تھوڑی دیر بعد نیند میں گھٹی

kz writes

گھٹی سی ہچکی بھر رہی تھی..شہریار کا جو
بازو اسکے سر کے نیچے تھا ،اسکو وہ بخار کی
حدت سے جلتا محسوس ہو رہا تھا

KZ writes

پریشان سے دل سے فون سائیڈ پر واپس رکھ
کر دوسری بازو آنکھوں پر رکھ کر سونے کی
ناکام کوشش کرنے لگا تھا... نیند آنکھوں۔سے
کوسوں دور تھی...وہ دو دن سے سویا ہی نہیں
تھا... شدید تھاوٹ اور اضطراب کے زیرِاثر
تھا...کتنی ہی دیر یونہی خود سے لڑتے لڑتے وہ

ابھی نیند کی گہرائیوں میں اترا ہی تھا کہ مشل کے نیند میں کسمسانے پر آنکھ کھل گئی تھی

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟" مشل اچانک اٹھ کر بیٹھ گئی تو شہریار بھی آنکھیں ملتا اٹھ بیٹھا تھا

"کچھ نہیں۔ں۔۔۔" مشل نیند سے بوجھل آنکھوں

KZ writes

سے اسے دیکھتے اپنی گردن سٹریچ کر کے جھکاتے آہستگی سے بولی تھی،سن ہوتا دماغ جیسے کسی خوف کے زیراثر تھا

"درد ہو رہا ہے گردن میں مشل۔۔؟؟؟" شہریار نے اسکی کمر پر بازو ٹکا کر جھکے سر پر بالوں کے اوپر ہاتھ پھیرتے فکرمند لہجے میں پوچھا تو مشل نے گلے میں درد سا محسوس کرتے ہاں میں سر ہلایا تھا

KZ writes

"ادھر آؤ..." کہتے ہوئے شہریار خود کو ہی
گھسیٹ کر اسکے قریب کرتے گردن کی بیک پر
اپنے دونوں ہاتھوں سے ہلکا ہلکا مساج کرنے لگا
تھا

KZ writes

"کافی دیر سے ایک ہی پوزیشن میں لیٹی ہوئی
تھی نہ..اس لیے درد ہو رہا ہو گا..." وہ اسکی

گردن پر اپنے ہاتھ کے

انگوٹھوں سے زور ڈالنے لگا تو مشل آنکھیں

موند کر اپنے گھٹنوں پر سر رکھ کر نیند میں

جانے لگی تھی

KZ writes

"لیٹ جاؤ...میں کر دوں گا مساج..."

"شہریار..." مشل ڈر تھوڑا سا اٹھا کر اسکی

طرف دیکھتے بولی تھی

"ہمممم...؟"

"آپ ناراض تو نہیں..آپ نے مجھے ڈانٹا بھی نہیں---"

KZ writes

"میں ناراض بھی ہوں تو کونسا تم مجھے مناؤ گی---الٹا خود ناراض ہو جاؤ گی---کہ ڈانٹا کیوں تمھیں---چلو لیٹو---بتاؤ کہاں ہے درد---" مسکرا

کر نرمی سے کہتے شہریار نے اسکو کھینچ کر الٹا لٹایا اور خود سائیڈ رخ موڑتے اسکی گردن پر ایک ہاتھ سے مالش کرنے لگا تھا

"مجھے لگ رہا تھا آپ غصہ کریں گے بہت..."

KZ writes

"مشل کیوں سوچے جا رہی ہو وہی سب...؟ ایکسیڈنٹ تھا بس ایک...کسی کو زمہ دار ٹھہرانا ضروری ہے کیا...؟ دونوں سے غلطی ہو

گئی بس...بلکہ ہم سے نہیں ہوئی...جس نے غلط کیا ہے وہ بھگت رہا ہے...دماغ سے بھگاؤ یہ ساری بات...تم تو اتنی سٹرانگ ہو یار..." بات کرتے کرتے وہ اپنے لب بھی بیک گردن پر رکھنے لگا تو مشل اسکے لمس پر کچھ ہوش میں آئی تھی

KZ writes

"نہ کریں...گدگدی ہوتی ہے یہاں..." اپنی گردن کو اپنے ہاتھوں سے ڈھانپ کر سکیڑتے ہوئے بولی تو شہریار نے ایک بھرپور کس کرتے اسے

مزید گدگدا کر چھوڑا تھا...کمرے میں دونوں کی قلقاریاں گونجنے لگی تھیں

"آہہ...ایک منٹ..." زیادہ ہنسنے پر پیٹ میں ٹیس سی محسوس کرتے مشل کہنی کے بل کروٹ لے کر سیدھا ہو کر لیٹی تو شہریار نے کمفرٹر کھینچ کر اسے ڈھانپتے نظریں اسکے تکلیف سے بھرے چہرے پر کی تھیں...دل میں غم و غصے کا طوفان امڈ آیا تھا...جس وجود کو وہ ذرا سی بھی تکلیف دینے کا سوچ نہیں

KZ writes

سکتا تھا کسی اور کے ہاتھوں اسے پہنچتی تکلیف وہ اپنے دل میں اترتی محسوس کر رہا تھا...دل پر پتھر رکھ کر چہرے کے تاثرات نارمل کرتے وہ بہت نرمی سے اسکے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اسے سہلانے لگا تھا

KZ writes

"مشل کچھ دن آگے کروا دوں فلائٹ،کیسے ٹریول کرو گی یار..." اسے سنجیدگی سے آنکھیں موندے دیکھ کر ، کچھ توقف سے بولتے شہریار نے اسکے ماتھے پر لب رکھے تھے

"نہیں۔۔۔میں کر لوں گی ٹریول۔۔" مشل فوراً سیدھی ہو کر لیٹنے کی کوشش میں مزید انکمفرٹیبل ہوئی تو شہریار نے نرمی سے اسکے گال کو چوما تھا

KZ writes

"یارر۔۔صرف تھوڑے سے دن اور۔۔ایسے جاؤ گی بیمار سی شکل لے کر تو چاچی جان بھی

پریشان ہوں گی۔۔۔اور گھومو پھرو گی کیسے۔۔۔؟

" دماغ میں شازم کا کریخ عمل آیا تو شہریار کے

ماتھے کی رگیں تنی تھیں۔۔۔آنکھوں کے کنارے

شدید جلنے لگے تھے

KZ writes

"اگلی فلائٹ میں زیادہ دنوں کا گیپ آگیا تو۔۔۔؟

یہ نہ ہو کہ ایسے کرتے کرتے پلین ہی کینسل کر

دیں آپ۔۔۔" مشل نے امڈتے آنسوؤں کو روک کر

ہونٹ بھینچے تو شہریار نے اسکی جانب کھسک

کر اپنا چہرہ اسکے گرم ماتھے سے ٹکا کر اسے خود میں سمیٹ لیا تھا

"میں صرف تھوڑے سے دن ہی ایکسٹینڈ کروں گا...جہاں پانچ دن گزارنے ہیں دس گزار لو...اچھے سے فِٹ ہو جاؤ...پھر ہی ہمارا بھی ٹرپ اچھا گزرے گا نہ...تم نے ہی ہوسٹ کرنا ہے مجھے اور شازمہ کو وہاں...ہمم..." اسکے ماتھے سے اپنے چہرے کو سہلاتے شہریار اسکے سینے پر بازو پھیلائے اس پر جھکا ہوا تھا

KZ writes

"شازمہ۔۔۔شازمہ کیسے رہی ہو گی اسکے ساتھ

تین ماہ۔۔۔وہ تو جانور ہے شہریار۔۔۔آپ لوگوں کو

شادی سے پہلے۔۔۔اتنے سالوں میں اسکی فطرت

کا کیوں پتہ نہیں لگا۔۔۔؟ " شازمہ کے ذکر پر

مشل کی آنکھیں نم ہوئیں تو شہریار کا دل بھی

اسکی بات پر بری طرح کھنچ گیا تھا۔۔۔کوئی

بھی جواب دئیے بغیر وہ خود بھی اپنے جسم

KZ writes

کو سن ہوتا محسوس کرتے اٹھ بیٹھا

تھا...آنکھوں کے جلتے کنارے سلگنے لگے تھے

kz writes

"نہ اُسکا...پتہ چلا ہمیں...اور...نہ یہ پتہ چلا

کہ...شازمہ کو کتنا بے زبان بنا دیا ہم سب

نے...وہ...بتا ہی نہیں پائی کچھ...اپنا آپ اتنا بے

بس محسوس ہوتا ہے مجھے..." کانپتے لہجے کو

مضبوط کرنے کی کوشش میں شہریار کا چہرہ

تپ کر انگارہ ہو گیا تھا

"دل چاہتا ہے اس ذلیل کی جان لے لوں اپنے ہاتھوں سے۔۔۔اسے زندہ دیکھ کر خود پر غصہ آرہا تھا آج مجھے۔۔۔" آنکھوں سے خون چھلکنے لگا تھا

KZ writes

"بہت نفرت ہے اسکے دل میں ہم سب کے

لیے...بہت خطرناک ہے وہ...." مشل تکلیف سے

بے حال ہو کر آنکھیں میچ کر اٹھ کر بیٹھتے

شہریار کی کمر کو سہلانے لگی تھی

KZ writes

"اب نہیں رہا خطرناک....کبھی باہر آئے گا ہی

نہیں اب وہ...اندر ہی مرے گا...اسکی نفرت میں

ہی اسے غرق کر دوں گا...." اپنے چہرے کو

دونوں ہاتھوں سے زور سے ملتے شہریار نے

ہتھیلیوں کے کناروں سے آنکھوں کو بھی رگڑ ڈا

لا تھا

"بابا اگر لو میرج نہ کرتے تو شاید....."

"ایسے کیسے نہ کرتے...تم کیسے ملتی پھر

مجھے...؟ مجھے تو تم ہی چاہئیے تھی..." اسکی

بات مکمل ہونے سے پہلے ہی شہریار اسکی بات

کاٹ کر مکمل سنجیدگی سے بولتے اسکی طرف

دیکھا تو مشل کے چہرے کا تناؤ اسی وقت

kz writes

مسکراہٹ میں ڈھل گیا تھا

"اگر میں آپکی کزن نہ ہوتی تو۔۔؟"

"تو کیا۔۔۔؟ کزن نہ بھی ہوتی تو بیوی میری ہی ہونا تھا تم نے۔۔۔" اسکے چہرے کی سنجیدگی ویسے ہی برقرار تھی۔۔۔سانولے چہرے کی سرخی بڑھتی جا رہی تھی

KZ writes

"دادا جان نے مان جانا تھا کیا شادی کے لیے...؟
اتنے کانفیڈینس سے مجھے پروپوز کر رہے ہوتے
تھے جیسے گھر والوں کو منا لیا ہو پہلے
ہی...گھر میں کوئی چلتی ہے نہیں آپکی..."
مشل اسکے بازو میں دونوں ہاتھ ڈال کر اپنا سر
اسکے کندھے سے ٹکاتے طنزیہ لہجے میں بولی
تو شہریار کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ پھیلی
تھی

KZ writes

"تم مانتی تو باقی سب کو مناتا نہ...تمھیں پسند ہی نہیں آرہا تھا میں..." شہریار اسے اپنے بازو سے لپٹے دیکھ کر اسکے چہرے کو سکوئیز کرتے بولا تو مشل کی آنکھوں کی کھوئی ہوئی چمک بحال ہوئی تھی

KZ writes

"آرہے تھے پسند تب بھی ہلکے پھلکے سے...اب دیکھیں نہ...اب تو پورے پسند ہیں..." مشل کا دھیان صبح والے واقعے سے ہٹا تو

شہریار بھی قدرے ریلیکس ہوا تھا۔۔۔اسے یونہی باتوں میں لگائے پرانے مومنٹس ری کال کرتے وہ کتنی ہی دیر تک اسکے لائٹ سے مساجز دیتا رہا تھا یہاں تک کہ مشل پھر سے سو گئی تھی

KZ writes

صبح 9 بجے کے قریب شہریار کی آنکھ کھلی تو مشل اس کے قریب لیٹے انتہائی گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔چہرہ کمزور سا معلوم ہو رہا

تھا۔۔۔کروٹ اسکی جانب موڑ کر شہریار نے

ماتھے پر ہاتھ رکھ کر ٹمپریچر چیک کیا جو

قدرے کم ہو چکا تھا۔۔۔کمفرٹر اس پر اچھے سے

سیٹ کرتے شہریار آنکھیں ملتا اٹھ بیٹھا

تھا۔۔۔گزرا ہوا تکلیف دہ دن یک دم نظروں میں

گھوما تو سر کو جھٹکتے وہ فون ہاتھ میں لیے

ٹکٹس ایک ہفتہ آگے ایکسٹینڈ کر کے کنفرمیشن

کا انتظار کرتے مشل کے سوئے ہوئے وجود کو

دیکھنے لگا تھا۔۔۔اسکے چہرے کی زردی نے

ماتھے پر شکنیں بڑھا دی تھیں۔۔۔فون کو ایک

نظر دیکھ کر سائیڈ پر رکھتے فریش ہونے کی

KZ writes

غرض سے باتھروم کی طرف بڑھ گیا تھا

تھوڑی دیر میں فریش ہو کر وہ کمرے میں آیا
تو مشل کروٹ بدلے سو رہی تھی۔۔۔فون ہاتھ
میں لیے آہستگی سے دروازہ کھول کر کمرے سے
نکل کر نیچے آیا تو لونگ روم میں سمینہ بیگم
اور سامعہ شاہ بیٹھی تھیں۔۔۔شہریار کو دیکھتے
ہی وہ کھڑی ہو گئی تھیں

Kz writes

"شہریار۔۔رحم کرو۔۔۔خدا کے واسطے۔۔۔شازم کو چھڑوا دو۔۔۔میرا بچہ رات سے تڑپ رہا ہے وہاں۔۔۔ہاسپٹل بھی نہیں رہنے دیا اسے،صبح صبح تھانے واپس لے آئے ہیں۔۔۔اسکی حالت بہت خراب ہے میرے بیٹے۔۔۔دل بڑا کرو اسکو معاف کر دو۔۔۔"

سامعہ شاہ شہریار کے سامنے ہاتھ جوڑتے بول رہی تھیں

KZ writes

"تم دل بڑا کرو بہن اور سزا دلواؤ اپنے بیٹے کو۔۔۔میرا تو بس چلے تو اپنے ہاتھوں سے گلا گھونٹ دوں اسکا۔۔۔اتنا کینہ رکھا دل میں۔۔۔کیسے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا تھا میرے سامنے۔۔۔۔دھول جھونکتا رہا ہماری آنکھوں میں۔۔۔تم نھی برابر کی شریک ہو اسکے گناہوں میں۔۔۔" عالم شاہ کمرے سے نکلتے ہوئے بولے تو

KZ writes

شہریار گہرا سانس بھرتے سر جھکا کر کھڑا ہو گیا تھا

"میں آپ سب کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں،ایک بار شازم کو معاف کر دیں...وہ کبھی دوبارہ نظر بھی نہیں آئے گا...بیچارا باپ کا ستایا ہوا ہے ظلم نہ کریں اتنا اس پر..." سامعہ شاہ پھر سے بولیں تو کچن سے نکلتی شازمہ کے قدم وہیں منجمند ہوئے تھے

KZ writes

"خالہ۔۔۔اُس ستائے ہوئے کو بھی بتا آیا تھا،آپکو بھی بتا دیتا

ہوں۔۔۔پہلے بات اور تھی۔۔۔وہ نکاح کے نام پر میری بہن پر ظلم کرتا رہا ہے۔۔۔میں انجان تھا ورنہ تب ہی اسکے ہاتھ سلامت نہ رہنے دیتا۔۔۔اور اب۔۔۔؟ اب جو حرکت اس نے کی ہے۔۔۔آپکو لگتا ہے کہ ظلم ہو رہا ہے اسکے

KZ writes

ساتھ...؟ میرے تو خیال سے اسکو چیڑ پھاڑ کر

رکھ دینا چاہئیے...میں تو اب اسکو نہیں

چھوڑوں گا کسی بھی قیمت پر....آپ یہاں رہنا

چاہتی ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ آپکے گھر اپنے

بندے

رکھوا دیں گے...آپ مخفوظ رہیں گی...یہ بھی

صرف ماما کی وجہ سے...کہ آپ انکی بہن

ہیں...ورنہ میرے دل میں کوئی بھی سافٹ

کارنر نہیں شازم یا اس سے وابستہ کسی بھی

انسان سے... بتا دیجیے گا سوچ کر...شازمہ

ناشتہ.ہ.ہ..." اپنے دل کا غبار نکال کر شہریار

KZ writes

کچن کی طرف بڑھ گیا تو شازمہ نے قدم واپس
کچن میں کر لیے تھے

"تمھارے شازم کو تو رشتوں کی پہچان ہی نہیں
رہی کیا بیوی کیا بھابھی،ہر ایک کو۔۔۔اتنا گر گیا
ہے کہ۔۔۔سب تمھارا قصور ہے۔۔۔کیا بھرتی رہی
ہو اسکے دماغ میں ہمارے خلاف۔۔۔یہ تو شہریار
کا بڑا پن ہے کہ تمھیں اپنا سمجھ کر لے آیا،ورنہ
تم بہن ہوتے بھی میرے دل سے اتر چکی
ہو۔۔۔میری معصوم بیٹی کو تم دونوں ماں بیٹے

KZ writes

نے مل کر۔۔۔خیر۔۔۔اللّٰہ میری بیٹی پر ہوئے ظلم کا بدلہ لے گا۔۔۔" بھرائے سے لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر کہتے سمینہ بیگم کہتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں تو سامعہ شاہ اپنا سر تھامتے وہیں بیٹھ گئی تھیں

KZ writes

"شکریہ۔۔۔تم نے کر لیا۔۔۔؟ اچھا وہ۔۔۔جاؤ خالہ کو بھی ناشتہ دے دو۔۔۔" شہریار شازمہ سے ٹرے تھام کر وہیں بیٹھتے تھوڑا جھجھک کر بولا تھا

"میں نہیں جاؤں گی۔۔۔آپکو نہیں پتہ۔۔۔وہ شازم سے کم بری نہیں ہیں۔۔۔وہ کبھی مجھے اس جانور سے بچاتی نہیں تھیں۔۔۔کمرے کے باہر بیٹھ کر بجائے اسے روکنے کے، سب سن کر خوش ہوتی تھیں وہ۔۔۔انہیں اچھا لگتا تھا مجھے روتا دیکھ کر۔۔۔" شازمہ کی آنکھوں میں آنسو اترے تو شہریار نے کرسی سے اٹھ کر اسکو گلے لگایا تھا۔۔۔بہن کی زبان سے پہلی بار ایسی بات سن کر دل خلق کو آگیا تھا

KZ writes

"بس۔۔۔رونا نہیں ہے بلکل بھی۔۔۔کچھ برا یاد رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔بھول جاؤ سب۔۔۔اور آرام سے جا کر ناشتہ کرو۔۔۔انکو بھی پتہ لگے کہ انکا کوئی ظلم تمھیں زندگی سے دور نہیں کر سکا۔۔۔ہر طرح سے انکا اپنا ہی نقصان ہوا ہے۔۔۔جاؤ شاباش،تمھارا گھر ہے یہ۔۔۔تم کیوں

KZ writes

یہاں چھپ کر کھڑی ہو....خبردار مجھے تمھارے چہرے پر کوئی اداسی نظر آئی تو..." شہریار نے اسکا کندھا ذرا زور سے تھپتھپایا تو شازمہ نم آنکھیں صاف کرتے مسکرا دی تھی

KZ writes

"چلو شاباش..." شہریار نے اسے مصنوعی غصے سے آنکھیں دکھائیں تو وہ اب کی بار ہنستے ہوئے ٹرے سیٹ کرنے لگی تھی

"مشل کی طبیعت کیسی ہے،مجھے نہیں لگتا کہ ہم جا سکیں گے۔۔۔بہت ڈاؤن ہو گئی ہے وہ۔۔۔چاچی جان بھی کیا سوچیں گی۔۔۔۔" شازمہ چائے کا کپ اسکے سامنے رکھتے بولی تھی

KZ writes

"جائیں گے۔۔۔لیکن کچھ دن ٹھہر کر۔۔۔۔۔ہو جائے گی ٹھیک۔۔۔انشاءاللہ۔۔۔جلدی ٹھیک ہو گی۔۔۔زیادہ دیر بیمار نہیں رہتی وہ۔۔۔" کہتے ہوئے

شہریار ذرا سا مسکرایا تھا

"میں مل آؤں اس سے۔۔۔؟ ناشتہ کرے گی وہ۔۔۔؟"

KZ writes

"مل لینا،ابھی تو سو رہی ہے وہ۔۔۔میڈسنز کا اثر ہے،بہت زیادہ سو رہی ہے۔۔" شہریار کی بات سن کر شازمہ نے ٹرے تھامے باہر کا رخ کیا تھا

سامعہ شاہ کو اکیلے لاؤنج میں بیٹھے دیکھ کر شازمہ انکے بلکل سامنے جا کر صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ایک نظر دونوں کی ملی تو سامعہ شاہ اسکے کِھلے ہوئے چہرے کو دیکھ کر نظریں جھکا گئی تھیں۔۔۔وہ انکے سامنے بیٹھے بہت آرام سے اپنا ناشتہ کرنے لگی تو وہ خاموشی سے بیٹھے بار بار نظریں اٹھا کر اسے دیکھے جا رہی تھیں۔۔۔اسکے چہرے پر پھیلا اطمینان ، سکون دیکھ کر سامعہ شاہ کی نظروں میں وہ سب منظر دوڑنے لگے تھے جن میں وہ اسے

KZ writes

اذیت کا شکار ہوتا دیکھ کر خود میں سکون اترتا محسوس کرتی تھیں۔۔۔آج وہی چہرہ اتنا مطمئن دیکھ کر شازم کے زخموں سے چور وجود کو یاد کرتے وہ یک دم دل پر ہاتھ رکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی تھیں

KZ writes

"شازمہ۔۔۔چندہ۔۔۔مجھے معاف کر دے۔۔۔شازم میرا بچہ مر رہا ہے۔۔۔تُو تو جان ہے اپنے بھائی کی۔۔۔اسے صرف اتنا کہہ دے کہ شازم کو جیل سے نکلوا دے۔۔۔جان سے چلا جائے گا وہ۔۔۔میری

ایک ہی ایک اولاد سے...یہ ہاتھ جڑے دیکھ

لے...معاف کر دے اسے...." بہتے آنسوؤں سے

بولتے وہ شازمہ کی قدموں میں بیٹھیں تو

شازمہ ٹرے کھسکا کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی

KZ writes

"آپکی ایک ہی اولاد باقی سب کی اولادوں کی

دشمن بنی ہوئی ہے..."

"وہ معافی کے قابل نہیں ہے خالہ...."

"نہ ہی ہم کریں گے اسے معاف..."

KZ writes

"مشل اور بھائی تو بلکل نہیں کریں گے...." کہہ کر شازمہ اپنا ٹرے پکڑ کر ماں کے کمرے کی طرف بڑھ گئی تو سامعہ شاہ لاونج کے بیچ و بیچ فرش پر سر تھامے بیٹھی ہوئی

تھیں۔۔۔چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔ایک
ایک کر کے اپنے سب مظالم یاد آنے لگے
تھے۔۔۔شازم کا کراہتا ہوا وجود اسکی التجائیں
نظروں میں آئیں تو سر وہیں سجدے میں جھکا
کر وہ شدت سے رونے لگی تھیں۔۔۔کچن کے
دروازے پر کھڑے شہریار اس منظر کو دیکھ کر
دل بھاری سا محسوس کرتے، چہرے پر ہاتھ
پھیرتا باہر نکل گیا تھا

۔۔۔۔~۔۔۔کچھ دن بعد۔۔۔~۔۔۔۔

kz writes

"پھر کیا۔ا۔ا بولا وہ۔۔؟ میں دو چار دن بیڈ پر کیا پڑی تم نے دوستیاں شروع کر دیں۔۔۔پہلے تو ہر کام مجھ سے پوچھ پوچھ کر کرتی تھی۔۔۔بڑی تیز ہو رہی ہو۔۔" مشل کچن میں کھڑے ،ایک ہاتھ کمر پر رکھے تجسس بھرے لہجے میں بولی تو شازمہ نے باہر کی جانب دیکھتے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسکی آواز کو دھیما کیا تھا

KZ writes

"پاگل ہو ،سب کو سناؤ گی تم...دوستی کدھر ہوئی ہے...؟ میں پاگل لگتی ہوں کیا...؟ وہ صرف پوچھ رہے تھے مجھ سے...تمھارا...حال...اور...بس..." شازمہ بات کرتے کرتے اٹکنے لگی تھی

KZ writes

"صرف میرا حال پوچھا تو 6 منٹ لمبی کیا بات ہوتی رہی ہے...؟ بتاؤ بتاؤ....تبھی کھانا گرم

ہونے میں اتنی دیر ہو رہی تھی۔ی۔۔۔" مشل
اپنے منہ سے اسکا ہاتھ ہٹا کر بھنویں اچکاتے
ہوئے تفتیشی انداز میں بولی تھی

"کچھ بھی نہیں۔ں۔ں ایسا یار قسم سے۔۔۔چھ
میں سے چار منٹ تو میں نے انہیں ہولڈ کروایا
تھا۔۔دو منٹ بات ہوئی تھی بس۔۔۔مجھے لگا کہ
کال کاٹ دی ہو گی۔۔۔پر وہ ہولڈ پر رہے۔۔۔وہ۔۔"
شازمہ اسے صفائی دینے والے انداز میں بولتے

KZ writes

اس سے فون پکڑنے لگی تو مشل آنکھیں گھما کر ،چہرے پر مصنوعی بیزاری لاتے اسکی بات کو رد کرتے کچن سے نکل گئی تھی

"مشل بات تو سنو یار..." شازمہ ہاتھ میں فون اور کھانے کا ٹرے بمشکل تھامے اسکے پیچھے باہر آئی تھی

KZ writes

"یہ۔۔۔یہ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔۔؟؟؟؟ " کچن سے نکل کر لاونج میں داخل ہوتے ہی مشل کی نظر سامعہ شاہ پر پڑی تھی جو سامنے سنگل صوفے پر ابھی آ کر بیٹھی ہی تھیں۔۔۔

انتہائی اونچی آواز میں چلا کر حیرت زدہ۔ لہجے میں بولتے مشل اندرونی دروازے سے داخل ہوتے شہریار کی جانب دیکھی تھی جو اسے اتنے دنوں بعد نیچے دیکھ کر تیز قدم چلتا اس تک آیا تھا۔۔۔سامعہ شاہ تین چار دنوں سے یہیں تھیں،پورا دن تھانے میں گزار کر وہ رات کو ٹوٹے بکھرے حلیے میں واپس لوٹ آتی تھیں

KZ writes

-

"یہ کھانا ان کے لیے لا رہی تھی تم...؟؟ ہوش میں ہو تم شازمہ...؟؟ " مشل شہریار سے نظریں ملنے پر اب رخ موڑ کر شازمہ کے سر پر کھڑی بول رہی تھی جو ہاتھ میں ٹرے لیے سامعہ شاہ کی طرف بڑھ رہی تھی

Kz writes

"وہ...خالہ کی طبیعت خراب ہو گئی تھی

تو...شہریار بھائی...وہ..." شازمہ شہریار کی

طرف دیکھتے ہوئے مشل سے مخاطب ہوئی

تھی...مشل کے چہرے پر پھیلی سختی سے

دونوں بہن بھائی گھبرا گئے تھے

KZ writes

"انکو بھی اُس کمینے کے ساتھ ہی بند کروا دیتے

تو اچھا ہوتا...گھر کیوں لے آئے ہیں-ں-ں...؟"

مشل شہریار کو دیکھ کر بیزار سے لہجے میں

بولی تو سامعہ شاہ شرمندگی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں

"مشل...سنو..."

شہریار بولنے ہی لگا کہ مشل شازمہ کے ہاتھ سے ٹرے لیتے واپس کچن میں لے آئی تھی

"کوئی ضرورت نہیں اتنا سہی بننے کی...سمجھ

Kz writes

آئی-ی-ی---کب سے چل رہا ہے یہ سب---؟ ہاں---؟

" مشل کی آنکھیں سرخ ہونے لگی تھیں

"مشل انکو اکیلا نہیں چھوڑ سکتے،طبیعت بہت خراب ہے انکی---" شہریار ٹھوڑی سہلاتے اسکے پیچھے آ کر مدھم سے لہجے میں بولا تھا

KZ writes

"اوہ۔ہ۔ہ۔۔۔بڑا ترس آرہا ہے۔۔۔اکیلی ہیں تو انکو بھی بند کروا دیں بیٹے کے ساتھ ہی۔۔۔سارا فساد انکا ہی کیا ہے۔۔۔یہ ابھی تک 90's میں بیٹھی ہیں جب انکو طلاق ہوئی تھی۔۔۔سٹل اس غم سے ہی نہیں نکل پائیں اور اپنے بیٹے کے ساتھ باقیوں کی زندگیوں سے بھی کھیل رہی ہیں۔۔۔"

مشل شہریار کو کراس کر کے باہر نکلتے انکے بلکل سامنے کھڑے ہو کر غرائی تھی۔۔۔شہریار بھی اسکے پیچھے باہر آگیا تھا۔۔۔لاؤنج میں یک دم ہلچل مچ گئی تھی

KZ writes

"اور آپ...میں اتنے دن اذیت میں رہی ہوں اور آپ انہی کو پناہ دے رہے ہیں جو مجرم ہیں میرے..." مشل شازمہ ،شہریار دونوں کو غصے سے بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی تھی

KZ writes

"مشل...میں شازم کو بلکل سپئیر نہیں کر رہا لیکن خالہ واقعی ٹھیک نہیں ہیں یار..." شہریار اسکی بازو پکڑتا اسکو کچن میں لے گیا تو وہاں

سامعہ شاہ اور شازمہ ہی رہ گئے تھے...سامعہ شاہ نے روتے ہوئے روزانہ کی طرح اسکے سامنے پھر سے ہاتھ جوڑ دیے تھے...انکی اجڑی حالت دیکھ کر شازمہ کا دل پسیچ گیا تھا...چہرہ چند دنوں میں ہی بلکل اتر گیا تھا

KZ writes

"شہریار سے بات کرو،تمھاری مان لے گا وہ،خدا کے واسطے...ایک آخری بار جانے دے شازم کو...ہم ماں بیٹا کبھی نظر اٹھا کر دیکھیں گے بھی نہیں یہاں...شازم بہت شرمندہ ہے...بہت

تکلیف میں ہے۔۔۔وہ۔۔وہ بہت برا سلوک کر رہے اسکے ساتھ وہاں۔ں۔۔۔شازمہ۔۔۔۔بات کرو نہ شہریار سے۔ے۔۔۔"

KZ writes

"وہ کیوں بات کرے۔۔۔؟ آپ نکلیں یہاں سے فوراً۔۔۔ہمارا کوئی لینا دینا نہیں آپ سے۔۔۔چلو اندر تم تو۔۔۔" سامعہ شاہ بات کر ہی رہی تھیں کہ مشل شہریار سے ہاتھ چھڑوا کر کچن سے

باہر نکل کر شازمہ کا ہاتھ پکڑے اسکو بھی کچن میں لے آئی تھی

"مشل بس کرو یار۔۔۔میں لایا ہوں انکو۔۔"

شہریار مشل کو اتنا بپھرے دیکھ کر سر پکڑتے بولا تھا

KZ writes

"ہاں تو آپ ہی نوالے بنا کر کھلا بھی دیں۔۔شازمہ تو نہیں جائے گی۔۔۔اور تم کیوں اُنکی باتوں میں آگئی۔۔سارے زمانے کا درد لے کر بیٹھے ہیں دل میں۔۔" مشل غصے سے شہریار کو گھورتے دبے سے لہجے میں غرائی تو شہریار نے کچن سے نکلنے میں ہی عافیت سمجھی تھی

KZ writes

"مجھے وہ نظر آئیں نہ یہاں تو میں اور شازمہ

چلی جائیں گی یہاں سے۔ے۔۔۔" مشل شازمہ کے

کندھے سے اپنا کندھا مارتے اسے بھی بولنے پر

اکساتے ہوئے بولی تھی

"رات کو گزر جانے دو یار۔۔۔" شہریار کچن کا

دروازہ بند کرتے مدھم سی آواز میں بولتے باہر

نکل گیا تھا

KZ writes

"تم کیا اتنے دن سے کھانے پیش کر رہی ہو...؟ تمھیں تو میں بتاتی ہوں...دونوں بہن بھائی ہی ٹھیک نہیں ہو تم لوگ...." مشل باقاعدہ اس سے لڑنے لگی تو شازمہ کو ہنسی آنے لگی تھی "بخار اتر گیا تمھارا...؟"

KZ writes

"میرا تو اتر گیا ہے بخار لیکن تم دونوں کا پتہ نہیں کب اترے گا...عجیب یار...رہنے دو انکو انکے گھر بھلا...جیسا اس عورت کا دماغ ہے کوئی بھی خطرناک کام کر سکتی ہے وہ...اپنی سگی بہن سے بھی جیلس ہے وہ...نکالو یار

اسے۔۔۔جاو بھائی کو بولو اپنے۔۔۔" مشل نے شازمہ کو باہر کو دھکیلا تو وہ اسے ہاتھ سے ریلیکس ہونے کا اشارہ کرتے باہر نکل گئی تھی

KZ writes

"اتنا غصہ کیوں ہر وقت یہاں بیٹھا رہتا ہے۔۔۔ہمم۔۔۔" ایک ہاتھ سر کے پیچھے صوفے کی

بیک پر رکھ کر ٹھوڑی سے چہرہ اوپر کرتے
اسکی ناک پر نرمی سے لب رکھتے شہریار
دھیمے سے لہجے میں بولا تو مشل ماتھے کے
بلوں میں اضافہ کرتے اسے گھور کر دیکھی تھی

KZ writes

"اور یہاں سمپتھی کیوں بھری رہتی ہے۔۔۔؟"
کنپٹی پر انگلیوں کا دباؤ ڈال کر اسکے چہرے
کو اپنے چہرے سے پرے دھکیلتے مشل دبے سے
لہجے میں غرائی تو شہریار نے مسکراتے ہوئے
چہرہ واپس اسکے قریب کیا تھا

"میں تو بھول ہی گیا تھا کہ میری بیوی اتنی سخت ہے..." ہاتھ اسکی ٹھوڑی سے ہٹا کر گردن تک لیجا کر بھرپور چھوتے، شہریار نے مڑ کر ایک نظر کمرے کے کھلے دروازے کو دیکھا تو مشل نے کن اکھیوں سے اسکی بدلتی نظروں کو دیکھا تھا

KZ writes

"تو یاد رکھا کریں نہ..." مشل اسکا ہاتھ گردن سے ہٹا کر صوفے کے بازو سے سر ٹکاتے ، ٹانگیں سیدھا کرتے لیٹی تو شہریار الٹے قدموں دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا

KZ writes

"ش...شازمہ نے آنا تھا،اس لیے کھلا رکھا تھا۔ا۔ا.." کہتے ہوئے مشل نے صوفے کے کنارے تک کھسک کر اسکے لیے جگہ ختم کرتے ، انگوٹھے کے ناخن کو دانتوں میں دبایا تھا...سائیڈ آئی

سے ہی شہریار کو شرٹ اتارتے دیکھ کر دل میں ہلچل سی ہوئی تھی

"گیارہ بج رہے ہیں...کہہ دوں گا کہ سو گئی ہو تم..." کہہ کر شہریار اسکی کمر کے پاس ہاتھ رکھ کر اسے ایک ہاتھ سے آگے کو دھکیلتے ، اسکے ساتھ جگہ بنا کر سائید کروٹ پر لیٹا تو مشل اسکی بھاری گرم سی آواز پر خود بھی کھسک کر صوفے کی بیک سے جا لگی تھی

KZ writes

"آپ..آپ کو کم از کم مجھے بتانا چاہئیے

تھا...ایسے مجھ سے پوچھے بغیر خود ہی کیوں

ڈسی‌ژن لے لیا انکو یہاں لانے کا...؟" مشل

انگوٹھے کو دانتوں سے نکال کر تھوڑا نیچے

کرتے اسکے جسم کی گرمی اپنے بدن تک آتی

محسوس کر کے ،نظریں سامنے دیوار پر ٹکائے

نارمل سے لہجے میں بات کرنے لگی تھی

KZ writes

"تم کہاں کوئی ڈسی‌ژن لینے دیتی ہو مجھے
اپنی مرضی سے۔۔۔سب تمھاری ہی چلتی ہے۔۔"
انگوٹھے سمیت اسکے ہاتھ کو پکڑ کر نیچے اپنی
پینٹ کی طرف لیجاتے شہریار معنی خیز سے
لہجے میں بولا تو مشل کی سٹی گم ہوئی تھی

KZ writes

"کیا۔ا۔۔؟" نچلا لب دانتوں تلے دبا کر ہاتھ واپس کھینچتے اسکی طرف دیکھی تھی

"تمھیں۔ں نہیں پتہ کہ کیا۔۔؟" لوئر باڈی کو دھکیل کر اسکی سائیڈ تھائی سے جوڑتے شہریار نے دائیاں بازو اسکی گردن کے نیچے سے گزار کر بائیاں ہاتھ اسکے پیٹ سے تھوڑا نیچے اسکے ہاتھ پر رکھتے ،ہونٹ اسکے سرخ ہوتے کان کے پاس کیے تھے

Kz writes

"میں آپکی خالہ کی بات۔۔کر رہی تھی۔ی۔۔۔"

اپنے ہاتھ پر دھڑے اسکے گرم ہاتھ کی حدت سے لفظ تھوڑا بوکھلائے تھے

KZ writes

"میں اپنی اور تمھاری بات کر رہا ہوں۔۔۔" شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی مٹھی میں ہلکا سا دباتے،جھک کر اسکے گال کی ٹپ کو ہلکا سا

سک کیا تو مشل نے پاؤں کی انگلیاں میچ کر ، ایڑیوں کے بل ٹانگوں کو تھوڑا سا بینڈ کیا تھا

"آپ نے۔۔ایسے ہی ٹکٹس آگے کروائے۔۔۔میں۔۔۔ٹھیک ہوں اب۔۔۔ماما اتنا انتظار کر رہی تھیں۔ں۔ں۔۔۔" مشل بائیں ہاتھ کو اسکی ذرا سخت گرفت میں دیکھ کر ,دائیں ہاتھ سے اپنی قمیض ٹانگوں پر درست کرتے ماتھے پر تیوریاں سجاتے بات کو الگ رنگ دیتے بولی تھی

kz writes

جیسے اسکے جسم کے بدلتے تناؤ اسے محسوس ہی نہ ہو رہے ہوں

"بلکل فریش ہو کر جاؤ گی...ماما پاس...تو...زیادہ اچھا لگے گا...ابھی تھوڑا...سٹریس میں ہو تم..." دائیں بازو میں اسکے چہرے کو سکوئیز کرتے شہریار نے اسکے چہرے کے ہر نقش کو بے حد پیار سے چومنا شروع کیا تو مشل نے سمٹی ہوئی ٹانگوں کو مزید سکیڑ لیا تھا

KZ writes

"تمھیں پہلے جیسا بولتا دیکھ کر اتنا ریلیکس ہو گیا ہوں نہ میں یار۔۔۔اتنے دن سے تم چپ چپ تھی مشل۔۔۔بہت پریشان رہا ہوں۔۔۔" اسکی کنپٹی کے پاس لب رگڑتے شہریار وہیں گھری سانسیں چھوڑتے بوجھل سے لہجے میں بولا تو مشل اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے تک لاتے ، اسکی جانب مڑ گئی تھی

KZ writes

"بولتا یا لڑتا...؟؟؟؟ آپ نے پریشان نہیں ہونا...اتنی ویک نہیں ہوں کہ کوئی مجھے سٹریس دے سکے..." اسکے بازو کو اپنے سینے سے لگا کر مشل اسکے بائیسیپ پر سر رکھے وہیں قریب ہی لب رکھتے بولی تو شہریار نے مسکراتے ہوئے اپنی ٹانگ اسکی ٹانگوں پر پھیلا لی تھی

KZ writes

"لڑو...جھگڑو...کچھ بھی کرو...بے شک مجھے دے لو سٹریس...بس ایسے بیڈ پر نہیں پڑا دیکھ سکتا تمھیں..." اسے مکمل اپنے حصار میں لیتے شہریار نے اسکا چہرہ اپنے سینے سے لگایا تو مشل بھی اسکی پناہوں میں خود کو سونپتے اس میں سمٹ گئی تھی

KZ writes

"اب بخار اتر گیا ہے تو میرے مساجز ختم...؟" لاڈ بھرے لہجے میں بولتے مشل نے چہرہ سینے

سے نکالتے اسکی شفیق سی آنکھوں میں
جھانکا تھا

"ہاں،اب میرے مساجز شروع..." اپنی کمر پر
دھڑے اسکے ہاتھ کو پکڑ کر پھر سے تھوڑا نیچے
کو لیجاتے شہریار کی نظروں میں ،چہرے پر
شریر سی چمک سی آئی تو مشل نے ہنستے
ہوئے ہاتھ واپس اوپر کو کھینچا تھا

KZ writes

"کیا ہے۔ے۔ے آپکو۔و۔۔۔میری بات کا جواب دیں
نہ۔۔۔" دونوں ہاتھ اپنے سینے سے جوڑتے مشل نے
سرخ ہوتے چہرے سے مسکراتے ، کمر کو صوفے
کی بیک سے لگا کر اسکی جانب دیکھا تو
شہریار نے نظریں اس سے ملائے ٹانگ اس پر
سے ہٹا کر پینٹ کو ان زپ کیا تو مشل نے اسے
دیکھتے دیکھتے ہی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر
ہنستے سر پیچھے کو گرا لیا تھا

KZ writes

"آپکی خدمت کبھی ختم ہو سکتی ہے....؟

نیور..." پینٹ کو باکسر سمیت کھینچ کر اتارتے شہریار کا چہرہ یک دم سرخ ہوا تھا....سنجیدہ سے تاثرات لیے، ہاتھ اسکی آنکھوں سے ہٹا کر ایک بار پھر نیچے کی جانب لیجانے لگا تو مشل نے بازو اکڑا کر، ہاتھ اسکی آوٹر تھائی پر جما لیا تھا

KZ writes

"کیا کر رہے ہیں۔ں...یہ میری خدمت ہو رہی

ہے۔۔۔؟" اسکے گرم سلگتے جسم پر ہاتھ رکھے

مشل لیٹے لیٹے صوفے سے ٹیک لگائے کہنی کے

بل تھوڑا اوپر ہوئی تھی۔۔۔نظروں کی حدود میں

اسکا سخت ہوتا وجود آیا تو ہاتھ مزید

مضبوطی سے اسی تھائی پر جما لیا

تھا۔۔۔سانسوں کا توازن اپنے آپ ہی بگڑنے لگا تھا

KZ writes

"تم نے نہیں میری کوئی خدمت کرنی۔۔۔؟ یا اپنی

کروائے جانی ہیں بس۔۔۔؟" بے حد سرخ چہرے

سے اسکی گھبراتی صورت کو دیکھتے شہریار

نے اسے کمر سے کھینچ کر اپنے قریب کیا تو

مشل نے ہاتھ کی گرفت اسکی ٹانگ پر مزید

بڑھائی تھی

KZ writes

"بس اپنی کروانی ہے۔۔۔ابھی تھوڑی ان فِٹ

ہوں نہ۔۔۔" اسکے سخت وجود کو اپنے پیٹ کے

نچلے حصے میں دھسنتا محسوس کر کے مشل

کی آنکھیں پوری کھل گئی تھیں

"اچھا جی...کروں تمھاری خدمت پھر...؟"

ذومعنی لہجے سے بولتے ، اسکا ہاتھ چھوڑ کر

شہریار نے ہاتھ اسکی کمر کی بیک پر لیجاتے

اسکے ٹراؤزر کو پیچھے کی جانب سے کھینچ کر

تھوڑا سا نیچے کیا تو مشل مچل کر اسکی

جانب کھسکی تھی

KZ writes

"یہ والی نہیں۔ں۔۔۔" اسکے گرم ہاتھ کو بے باکی سے اپنی کمر سے نچلے حصے کی جانب برہنہ جسم پر سرکتا محسوس کرتے مشل نے ایک بار پھر پاؤں کی انگلیوں کو بھینچا تھا

KZ writes

"ابھی تو یہی والی ہو گی۔۔۔" ٹراوزر کو اچھا خاصا کھینچ کر مزید نیچے کو سرکاتے شہریار نے اسکے گداز وجود پر ہاتھ پھیرتے ہپس کو مٹھی میں بھیینچ کر اسے مزید اپنی جانب دھکیلا تو اسکے سخت وجود کی چبھن پر مشل

نے ایک نظر اسکے گندمی سرخ چہرے کو دیکھا
تھا...اسکی مخمور نظروں سے وہ زیادہ دیر نظر
نہیں ملا پائی تھی

KZ writes

"مجھے نہیں کروانی یہ والی خدمت...کمر پر م
الش کریں بس..." نظریں جھکا کر کہتے مشل نے
خود کو صوفے کی بیک سے لگانے کی کوشش
کی تو شہریار نے اسکی برہنہ ٹانگ کھینچ کر
اوپر کرتے اپنی تھائی پر رکھ کر اسے مکمل اپنے
بس میں کر لیا تھا

"کمر کو چھوڑو...ادھر کرواؤ..." گھمبیر سے لہجے میں بولتے ہاتھ اسکی تھائی پر پھیرتے پھیرتے آہستگی سے اندر کی جانب لیجاتے شہریار نے اسکے حساس ملائم حصوں کو نرمی سے چھوا تو مشل کے چہرے کے بدلتے رنگ اسکی نظروں میں آئے تھے

KZ writes

"نہیں۔ں۔۔" پینس کی ٹپ کا دباؤ پیٹ سے تھوڑا
نیچے محسوس کرتے مشل کمزور سے مزاخمتی
لہجے میں بولی تھی۔۔اسکا یوں چھونا پل میں
جسم میں طلب پیدا کرنے کا باعث بنا تھا

KZ writes

"کیوں نہیں۔ں۔۔۔" اپنے بازو پر دھڑے اسکے
چہرے سے ماتھہ جوڑے شہریار جذبات کی رو
میں مدھم سا بولتے انگلیوں کی جنبش کو گرم
وجود پر بڑھانے لگا تو اسکے جسم میں پیدا
ہوتی سنسنی اسکے اپنے پورے بدن میں

محسوس ہونے لگی تھی

"پھر...آپ مجھے بھی کہیں گے..." اسکی پوروں پر ہلکا ہلکا سا مچلتے مشل کی سانس تیز ہونے لگی تھی...اپنا آپ پگھلتا محسوس ہونے لگا تھا...وہ بہت آہستگی سے اسے چھو رہا تھا

KZ writes

"تو تم کر دینا نہ..." انگوٹھے سے کلٹ پر دباؤ

ڈال کر اسکی نچلی نرم سی جلد پر انگلیاں ذرا

تیزی سے سرکاتے شہریار نے بازو اسکی تھائی

پر رکھا ہوا تھا...دائیاں ہاتھ سے اسکے چہرے

کو ٹھوڑی کے پاس سے تھامے وہ اسکے سر کو

اپنے پائیسیپ پر رکھے ہوئے پورا اپنے قابو میں

کیے ہوئے تھا

KZ writes

"سس۔۔۔میں نہیں کر سکتی۔۔" بہت ہلکی سی آواز میں سسکتے مشل نے اپنا چہرہ اسکے ہاتھ سے چھڑوا کر اسکے سینے میں چھپاتے اپنے چہرے کے بدلتے تاثرات کو اس سے چھپانے کی کوشش کی تھی

KZ writes

"کر کے تو دیکھو یار۔ر۔۔" شہریار کے لہجے میں بے چینی واضح ہونے لگی تھی،گہرے بھاری سانس لیتے وہ دائیں ہاتھ سے اسکے وجود کو خود سے لپٹاتے دوسرے ہاتھ سے تھائی پکڑ کر

اپنی جاں کھینچ کر پھر سے اسکی نم ہوتی
گہرائی کو چھونے لگا تو مشل نے بھی اسکی
کمر کے گرد اپنے بازو کا گھیرا تنگ کیا تھا

KZ writes

"میری جان..." دائیں بازو سے اسکے مضبوطی
سے جکڑے شہریار اسکے بازو کی گرفت اپنی
کمر پر محسوس کر کے بے خود سا ہوتے اسکی
نمی کو مزید کھوجنے لگا تو مشل بغیر کچھ

بولے اسکی انگلیوں کو خود میں جذب ہوتا

محسوس کر کے اسی کے وجود میں گم ہونے

لگی تھی کہ دروازے پر دستک کی آواز پر

دونوں کا سکوت ٹوٹا تھا

KZ writes

"شازمہ ہو گی..."

"ششہہ..." مشل بولی ہی تھی کہ شہریار نے

دائیاں ہاتھ اسکے منہ پر رکھ کر نظروں سے

بھی اسے خاموش رہنے کا سخت سا اشارہ کیا تھا۔۔بائیاں ہاتھ وہیں اسکے نم گرم حصے پر جمائے وہ خود بھی بلکل خاموش ہو گیا تھا، سانسیں اتنی گھری تھیں کہ مشل کو اپنا چہرہ اسکی حرارت سے سلگتا محسوس ہو رہا تھا

KZ writes

"چلو قمیض اتارو۔۔" ایک دستک کے بعد قدموں کی چاپ دور ہوتی سنائی دی تو شہریار نے بائیں ہاتھ سے اسکے نم وجود پر ہلکا سا تھپڑ مارتے اسے مصنوعی غصے سے گھورتے حکم

صادر کیا تھا

"واٹ۔ٹ۔۔؟ زیادہ فری نہیں ہوئیں۔۔" مشل
اسکی اسی کلائی پر جوابی تھپڑ مارتے ٹانگ
اس پر سے ہٹا کر ،سر نیچے کو کھسکاتے اسکے
بائیسیپ سے ہٹ کر بلکل سیدھا لیٹ گئی تو
شہریار کہنی صوفے کے بازو پر رکھ کر آدھا سا
اسکے اوپر جھکا تھا

KZ writes

"میں خود اتار دوں...؟" اسکی رزسٹنس کے
برعکس جواب دیتے شہریار نے قمیض تھوڑی
اوپر کر کے اسکی تھائیز کے درمیان ہاتھ لیجاتے
اسے ہلکا سا ٹیز کیا تو مشل دونوں ہاتھوں سے
اسکے ہاتھ کو روکتے بے ساختہ ہنس پڑی تھی

KZ writes

"اتارو نہ مشل...میں نے ہگ کرنا ہے..." شہریار
اسے ہنستا دیکھ کر مزید سنجیدہ ہوتے بولا تو

مشل نے اسکے ماتھے پر بکھرے بال پکڑ کر
پیچھے کو سنوارے تھے

"کیوں کرنا ہے ہگ۔۔۔؟ اتنے پاس تو لیٹے ہیں پہلے
ہی۔۔۔" اپنی ٹانگیں زور سے آپس میں جوڑ کر
مشل اسکے ہاتھ کو پکڑ کر اپنے پیٹ تک لاتے
جان بوجھ کر اسے ستاتے ہوئے بولی تھی

KZ writes

"اتارو نہ،پھر بتاتا ہوں کہ کیوں کرنا ہے..."

شہریار اتنے دنوں کے بعد اسکے چہرے پر پھیلی شرارت دیکھ کر زیرلب بہت ہلکا سا مسکراتے التجا بھرے لہجے میں بولا تو مشل کو اسکی صورت پر ڈھیروں پیار آیا تھا

KZ writes

"اتارے بغیر کر لیں نہ..." اسکے دائیں گال کو کھینچ کر مشل نے دوسری جانب لب رکھے تو شہریار نے جھک کر اسکے سینے سے چہرہ سہلا تے اسے گدگدانے پر مجبور کر دیا تھا

"آہا۔ہا۔۔۔شہریار۔ر۔۔۔" سینے پر دھڑے اسکے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھامے مشل صوفے میں دھنستے ہوئے اسکے بھاری وجود کو تھوڑا سا خود پر منتقل ہوتا محسوس کر کے باقاعدہ مچلنے لگی تھی

KZ writes

"اتارو نہ یار۔۔۔منتیں نہ کروایا کرو۔۔۔تمھارا بخار

ایک دفعہ سیٹ ہو جائے میں نے تمھیں کچھ پہننے ہی نہیں دیا کرنا پھر...بتا رہا ہوں تمھیں.." شہریار تنبیہہ بھرے لہجے میں بولا تو مشل شرارتی مسکراہٹ غائب کرتے فوراً سیدھی ہوئی تھی

KZ writes

"جگہ ہے نہیں یہاں...اوپر چڑھے ہوئے ہیں آپ میرے...کیسے اتاروں..." اسکے چہرے کی بڑھتی سرخی دیکھ کر مشل کے چہرے سے مسکراہٹ

جا ہی نہیں رہی تھی،بہانے بناتے مشل نے
معصوم سی صورت بنا کر اٹھنے کی ناکام
کوشش کی ایکٹنگ اسے کر کے دکھائی تو
شہریار اسے اپنی رو میں واپس آتا دیکھ کر سر
تھام کر اٹھ بیٹھا تھا

KZ writes

"ادھر آؤ تم..." اسے بھی اٹھا کر سیدھا بٹھاتے
شہریار نے خود ہی قمیض اسکے وجود سے الگ
کی تو مشل کی رہی سہی مسکراہٹ بھی ہوا
ہوئی تھی...چہرے پر اسی پل حیا کے رنگ

"جگہ زیادہ چاہئیے...؟" اسکی آنکھوں میں
دیکھ کر کہتے شہریار نے ہاتھ اسکی کمر کے
بیچ و بیچ لیجا کر برا کی ہک کھولتے نظروں کا
رخ نیچے کیا تو مشل کمر بلکل سیدھی کر کے
بیٹھی تھی...نظریں اسکے وجود پر بھی جا رہی
تھی جنہیں وہ قابو کیے کمرے میں یہاں وہاں
دیکھنے لگی تھی...سب سے ہلکی سفید روشنی
میں بھی پورا کمرہ حد درجہ روشن تھا...اسے

KZ writes

سی کی ٹھنڈک بھی اچھی خاصی ہو رہی تھی

"ن۔۔نہیں۔۔۔صرف ہگ ہی کرنا ہے نہ۔۔۔" مشل برا

کو خود سے الگ ہوتا دیکھ کر پیٹ پر بہت ہلکی

سی درد ہوتی جگہ پر ہاتھ رکھتے بولی تو

شہریار کی نظروں کا رخ سینے کے خوبصورت

اتار چڑھاؤ سے ہٹ کر نیچے کو ہوا تھا

kz writes

"درد ہے ابھی بھی۔۔۔؟" اسکے ہاتھ کو ہٹا کر

شہریار نے ہلکا سا اس زردی مائل نشان کو

چھوا تو مشل نے سر نفی میں ہلاتے اسے دیکھا

تھا۔۔۔دھیان پورا پورا اسکی نظروں کی جانب

تھا۔۔۔سانسیں بلکل تھمی ہوئی تھیں

KZ writes

"صرف ہگ ہی کروں گا۔۔لیٹ جاؤ۔۔۔" اسکے گال

کو نرمی سے چومتے شہریار نے واپس اسی

پوزیشن میں اسے اپنے ساتھ لٹایا تو مشل

کروٹ کے رخ ہو کر پوری طرح اس سے لپٹ

گئی تھی

"ایسے اچھا لگتا ہے۔۔؟" مشل سر اسکے بازر پر
رکھ کر اپنا بازو اسکی کمر میں ڈالے پیار سے
بولی تھی۔۔۔اسکے گرم وجود کی تپش سے بے
حد سکون پہنچتا محسوس ہوا تھا

"پوچھ رہی ہو یا بتا رہی ہو۔۔۔؟ مجھے اچھا لگتا

KZ writes

ہے تو کہہ رہا تھا نہ..." دونوں بازوؤں کے حصار

میں اسے لیے شہریار نرمی سے اسکے ماتھے

کو..چہرے کو لبوں سے چھو رہا تھا...پیٹ پر

مدھم سا نشان بھی دھیان بٹا گیا تھا

KZ writes

"مجھے بھی اچھا لگ رہا ہے..." مشل چہرہ

اسکے سینے سے لگاتے خود کو اسکے وجود میں

گم کرنے لگی تو شہریار اسکے سینے کی نرمی

محسوس کرتے آہستگی سے اسکی کمر کر سہلا

تے ہاتھ پھر سے نیچے لیجانے لگا تھا...اسکے منہ

سے کچھ بھی اچھا لگنے کا اقرار ہمیشہ اسے یے خود کر دیتا تھا

"تمھیں کوئی تکلیف ہوتی ہے مشل تو درد مجھے محسوس ہوتا ہے یار۔۔۔اور یہ لٹرل کہہ رہا ہوں۔۔۔مجھے واقعی ایسا محسوس ہوتا ہے۔۔۔" کچھ پل اسے یونہی خود سے لگائے اسکی کمر کو۔۔۔تھائیز کو سہلاتے شہریار دھیمے سے لہجے میں بولا تھا۔۔۔دونوں کے گرم وجود ایک دوسرے میں مکمل گم ہوئے تھے

KZ writes

"پرامس مجھے درد نہیں ہے اب...ہوتا تو میں ضرور بتاتی آپکو..." مشل ہاتھ کمر سے نیچے کھسکا کر اسکی تھائی پر رکھتے بولی تو شہریار نے ذرا سی موندی ہوئی آنکھیں کھول کر اسکی طرف دیکھا تھا...اسکے ہاتھ کی اتنی سی جنبش نے پورے وجود کو بے چین کر دیا تھا

KZ writes

"ویسے ہی بتا رہا ہوں...تم...آج....بہتر ہوئی ہو تو میں بھی فریش فیل کر رہا ہوں اب..." اسکے ہاتھ رکھنے پر ہمت بندھی تو شہریار کے ہاتھوں کی گردش بھی پھر سے بہکنے لگی تھی...ہاتھ آہستگی سے اسکی کمر سے سرکا کر نیچے کو لیجاتے وہ ملائم گداز حصوں کو ہاتھ میں بھرتے ، اسکے چہرے پر گہرے سانس چھوڑنے لگا تھا

KZ writes

"وہ تو پتہ لگ رہا ہے مجھے۔۔میں۔۔۔" مشل تیز سے لہجے میں بول ہی رہی تھی کہ شہریار اسکے نسبتاً کِھلے ہوئے چہرے کو دیکھ کر اپنا ضبط کھوتے ،ذرا سختی سے تھائیز میں انگلیاں دھنسا کر اسکے ہونٹوں پر جھک گیا تھا۔۔۔اسکا نرم سا وجود اپنے وجود میں سمٹتا محسوس کر کے ایک الگ سا سکون دل میں اتر رہا تھا

kz writes

بہت نرمی سے اسکے ہونٹوں کو چومتے ، اسکے گالوں کو سک کرتے وہ آہستہ آہستہ اسے صوفے

پر سیدھا کرتے خود کروٹ لیتا اسکے اوپر
گھٹنوں کے بل جھک گیا تھا۔۔۔دونوں بازو اسکے
کندھوں پر رکھے وہ اسکے چہرے کے ہر ایک
نقش کو تشنگی سے بہت پیار سے چومتے اپنے
سخت ہوتے وجود کو اس سے مس کرنے لگا تو
مشل نے اسکے وجود کی تڑپ کو پناہ دینے کو
اپنی ٹانگیں خود ہی تھوڑی سی پھیلا لی
تھیں۔۔۔

اسکے اس عمل کو بخوبی محسوس کرتے

kz writes

شہریار نے دھڑکتے دل کے ساتھ چہرے کا رخ

نیچے کو کرتے اسکی بے ہنگم ہوتی دھڑکنوں کو

اپنے لبوں کا لمس دیا تو مشل نے دونوں ہاتھ

اسکے بالوں میں پھنساتے اپنی رکی کوئی

سانسوں کو بحال کیا تھا...اسکی گرم زبان کی

تیز گردش پر وہ اسکی پناہوں میں مچلتے خود

میں سمٹنے لگی تو شہریار نے ہونٹوں میں

اسکے گداز وجود کو سختی سے دباتے اپنے نچلے

وجود کا دباؤ اسکے نرم نازک سے حصے پر

بڑھایا تو مشل کی بحال سانسیں پھر سے مدھم

پڑی تھیں...وہ موم ہونے لگی تھی

kz writes

"صرف۔۔۔ہگ کا کہا تھا آپ نے۔۔" کہتے ہوئے مشل کے چہرے کے رنگ اسکی بات سے ظاہر ہوتی کچی سی مزاخمت کے بلکل برعکس تھے

KZ writes

"ہاں ہاں۔۔۔وہی ہو رہا ہے۔۔" ایک معنی خیز آواز سے اسکے گلاب ہوتے ابھار کو ہونٹوں سے آزاد کر کے کہتے وہ اسکے چہرے پر پھیلی طلب کو

بھرپور نظر سے دیکھ کر پھر سے انہیں ملائم
نم حصوں پر جھکا تو اب کی بار نچلے وجود
کو اس کی نازکی میں ایک بھاری جھٹکے سے
شامل کر کے ،ذرا سا ٹھہر کر بہت آہستگی سے
اس میں سما گیا تھا۔۔پورے جسم میں اس ایک
پل میں سرور اترا تھا

KZ writes

"سسہہ۔۔" اسکی سر کے گرد بازوؤں کا حصار

تنگ کرتے مشل نے اسکے سخت وجود کو خود میں اترتا محسوس کر کے ایک سکون سے لبریز سسکی بھری تھی۔۔۔اسکے ہونٹوں کے لمس کو سینے پر جگہ جگہ بکھرتا دیکھ کر وہ بھی ہوش کھونے لگی تھی

KZ writes

"کچھ انکمفرٹیبل لگا تو بتانا۔۔۔آگگھہہ۔۔۔" اسکے وجود کی تنگ گہرائیوں میں بہت آہستگی سے گم ہوتے وہ اسی مدھم رفتار سے اس میں مسلسل خود کو پیوست کرنے لگا تو مشل کی

ادھ کھلے ہونٹ اس لذت میں کھو کر مزید وا ہونے لگے تھے۔۔۔وہ گہرے سانس بھرتا بہت اختیاط سے اسکے وجود کو جھٹکے دیتے اسکے ابھاروں کے سروں کو منہ میں لیے انکی جنبشوں کو اپنے لبوں پر محسوس کرتے بے حال ہونے لگا تھا

KZ writes

"مجھے پکڑو صحیح سے۔۔۔زور سے ہگ کرو۔۔۔۔"

چہرہ سینے سے تھوڑا اوپر اسکی گردن کے پاس رکھ کر اسکی خوشبو کو انہیل کرتے وہ اپنے

جذبوں کے بندھ ٹوٹتے محسوس کر کے اب
قدرے شدت سے اس میں شامل ہونے لگا
تھا...ہونٹ اسکی گردن پر سرکتے کندھے تک
آگئے تھے..مشل دونوں ہاتھ اسکی کمر پر ٹکائے
اسکے وجود کو خود میں گھلتا محسوس کر کے
خود بھی اسکا ساتھ دے رہی تھی...ٹانگیں
اسکی کمر کے گرد باندھے وہ اسکے وجود کو
پوری طرح خود میں گڑھنے دے رہی
تھی...کمرے میں انکے ملن کی مدھم سی
آوازیں گونجنے لگی تھیں

kz writes

وہ اسکے ایک ایک پور کو چوم رہا

تھا۔۔محسوس کر رہا تھا۔۔اسکی ہر سانس کو

خود میں اتار رہا تھا۔۔۔بہت پیار سے اسکو چھو

رہا تھا۔۔۔اس پر اپنے وجود کی بھڑکتی گرمی

نچھاور کرتے بھی وہ اختیاط سے کام لیتا رہا

تھا

۔۔۔۔۔کچھ دیر بعد۔۔۔۔۔

kz writes

"آپ کو ایک مہینہ جم سکپ کرنا پڑے گا۔۔۔یا وہاں بھی جایا کریں گے۔۔۔؟" مشل کہنی کے بل، ہتھیلی پر سر رکھے دائیں ہاتھ سے شہریار کے ماتھے پر پسینے سے چپکے بالوں کو سنوارتے ہوئے بول رہی تھی

KZ writes

"گھر میں ہی ورک آوٹ کر لیا کریں گے تھوڑا

بہت...جیسے ابھی کیا ہے..." شہریار بیڈ پر آڑھا
ترچھا سا لیٹا اپنے چہرے کے قریب لہراتے اسکے
بالوں کو نرمی سے چھوتے ہوئے بولا تھا

KZ writes

"وہاں تو میں ٹائم نہیں دے سکوں گی
آپکو...ماما سے ملنے جا رہی ہوں یار..." مشل
جھک کر اسکے کان کے پاس لب رکھتے بولی تو
شہریار اسکے سینے کا لمس اپنے بازو پر
محسوس کرتے زیر لب مسکرایا تھا...اسکا بے

فکر ہو کر خود سے لپٹنا بے حد پیارا لگا تھا

"تم وہاں مجھ سے ٹائم مانگو گی...جیسے ابھی ایک راؤنڈ کے بعد ساتھ ہی دوسرے کی ٹینشن ہو گئی تھی..." شہریار اسے ونک کرتے بولا تو مشل شرما کر اپنا چہرہ اسکے بازو پر رکھ کر اوندھے منہ لیٹ گئی تھی "آپ نے ہی اگنائیٹ کیا تھا..."

KZ writes

"میں نے...؟ دوبارہ ہگ کرنے کو کِس نے بولا تھا...؟"

"بولو۔و۔و..."

"کون کہہ رہا تھا i want a hug ...بتاؤ نہ..."

KZ writes

"ماننا نہیں ہوتا بس تم نے...بولو نہ اب..." اپنے بازو پر دھڑے اسکے چہرے کو ہلکا سا ہلاتے شہریار شرارت سے بولا تو مشل ہنستے شرماتے مزید اس میں گھسنے لگی تھی "ہاں تو میں نے ہگ کا کہا تھا...آپ غلط مطلب نکالتے ہیں..."

KZ writes

"میں سب مطلب سمجھتا ہوں تمھارے...اندر سے پوری پوری تیار ہوتی ہو اوپر سے پورا پورا

نخرہ۔۔۔پتہ نہیں کب کُھل کر کہا کرو گی۔۔۔"

آخری جملہ بولتے بولتے شہریار کہنی کے بل

کروٹ لیتے اسکے کندھے پر لب رکھنے لگا تو

مشل نے گدگدا کر کندھے کو گردن میں میچا تھا

KZ writes

"ترکی جا کر تمھیں اچھے سے ٹرین کر دینا ہے

میں نے۔۔۔" اسکے بالوں کو کمر سے کھسکا کر

وہاں بئیرڈ رگڑتے شہریار نے اپنا وجود اس پر

منتقل کیا تو مشل کی گدگداتی ہنسی پورے

کمرے میں گونجنے لگی تھی

"کونسی ٹریننگ...؟

"کہ تم خود سے کہو مجھے...جب تمہارا دل چاہے..."

"وہ میں کبھی نہیں کہوں گی..."

kz writes

"تم سب کچھ کرو گی آہستہ آہستہ۔۔۔"

"دو تین چیزیں ایسی ہیں جو میں کبھی نہیں کروں گی۔۔۔"

KZ writes

"تین میں سے ایک مسئلہ تو حل ہو گیا ہے۔۔۔باقی دو بھی ہو جائیں گے۔۔۔"

"کبھی نہیں۔۔۔" مشل اسکی بیئیرڈ کی چبھن پر

مچلتے اسکے نیچے ہی کروٹ بدل کر سیدھا
ہوئی تو شہریار کی نظروں کا رخ اسی پل
چہرے سے نیچے کو ہوا تھا

"You'll never hold it..؟"

اپنے نچلے جسم کی جانب بے باک سا اشارہ
کرتے شہریار نے اسکے سینے کو بے باکی سے
چھونا شروع کیا تو مشل سر نفی میں ہلاتے
ہنسی دباتے اسکے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھنے

KZ writes

لگی تھی "Never"

"نہ کبھی خود سے کہو گی...کہ تمھارا دل چاہ رہا ہے...؟" شہریار نپل کے آس پاس انگوٹھے کو سہلاتے اسے ٹیز کرنا شروع کیا تو مشل نے اسکی ٹانگوں کے نوجھ تلے بمشکل خود کو حرکت دینے کی کوشش میں سر نفی میں ہلایا تھا "میرا دل چاہتا ہی نہیں..."

KZ writes

"تم کہتی نہیں..."

"بٹ آئی پرامس تم یہ دونوں کام کرو گی..."

KZ writes

"اور خود سے کرو گی..."

"تمھیں اتنا مجبور کروں گا کہ خود تم مجھ سے مانگو گی..." شہریار بھاری مخمور سے لہجے میں بولتے اسی نپل کو ہونٹوں میں بھر کر سک

کرنے لگا تو مشل اسکے کان کو دبوچے کھلی

آنکھوں سے اسکی باتوں کو پراسیس کرنے لگی

تھی "کیا مانگوں گی۔ی۔ی۔۔"

KZ writes

"پیارا سا ،سٹرانگ سا۔۔۔ہگ۔۔۔۔" شہریار وہیں پر

لب رکھتے اسکی آنکھوں میں جھانک کر بے

باکی سے بولا تو مشل نے اپنی خفت چھپانے کو

آئی رول کرتے نظریں اس سے پھیر لی تھیں

"پیارا تو نہ کہیں۔۔۔"

"سٹرانگ بھی نہ کہوں۔۔۔؟" کہہ کر شہریار اسکی تھائیز میں گیپ بناتے فلی اریکٹ پینس کو انر سائیڈ پر سہلانے لگا تو مشل نچلے لب کو اندر کی جانب کھینچتے خاموشی سے اسکے بے باک ایکٹس کو سہنے لگی تھی

kz writes

"مجھے نہیں پتہ۔۔ہہ۔۔۔" اسکی لینتھ کو اپنی

تھائی میں دھنستا محسوس کر کے مشل نے
ہاتھ اسکے چہرے پر رکھ کر اسکے ہونٹوں کے
لمس سے اپنے سینے کو چھڑوایا تو شہریار نے
گیلے ہونٹوں سے اسے سختی سے چوم کر شریر
نظروں سے اسکی آنکھوں میں جھانکا تھا

KZ writes

"اب سے آپ نے معصوم شکل بنا کر ہگ مانگا نہ
تو کوئی ٹرسٹ نہیں کرنا آپ پر..." مشل اسی
ابھار پر ہاتھ رکھ کر مصنوعی غصے سے اسے
گھوری تھی

"تم آنکھیں بند کر کے ٹرسٹ کرو گی میری جان..." ٹیزنگ سے لہجے میں کہتے شہریار اسے خود سے لپٹائے بیڈ کی دوسری جانب آیا تو مشل رول ہو کر اسکے سینے پر آگئی تھی

KZ writes

"مجھے تم سمجھ آنے لگ گئی ہو..." بالوں کو ایک ہاتھ سے سنوار کر اکٹھے کرتے شہریار اپنے

سینے پر سمائے اسکے ملائم جسم کو بھر پور

نظروں سے دیکھتے اسے شرما کر خود میں

سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا...کبھی خود اس پر

حاوی ہو کر تو کبھی اپنا وجود اسکے زیر کرتے

اسکے وجود کی ہر نرماہٹ کو شہریار نے اپنے

ہونٹوں سے چھوا تھا...ساری رات بہت اختیاط

برتتے اس نے مشل کے وجود کو اپنا بنایا تھا

kzwrites

....ایک ہفتے بعد....

"مشل اب تک ناراض ہو یار۔۔۔؟؟" جہاز میں سوار، شہریار نے مشل کی سیٹ پر آکر اس سے کوئی تیسری بار پوچھا تھا، مشل نے اپنے کانوں میں ہیڈ فون اور زور سے ٹھونس لیے تو شازمہ ہنسنے لگی تھی۔۔۔فلائیٹ سے بلکل پہلے دونوں میں کسی بات پر ہوئی ان بن ابھی تک چل رہی تھی

KZ writes

"وہ آپ سے زیادہ مجھ سے پیار کرتی ہے ویسے شہریار بھائی۔۔۔میرے منانے پر تو جلدی ہی مان

جاتی ہے..." شازمہ شہریار کو پریشان کھڑا دیکھ کر بولی تو شہریار بہن کی بات پر مسکرا دیا تھا

"تم اب لینڈنگ کے وقت میرا بازو دبوچنا پھر تمھیں بتاؤں گا...." شہریار بہن کو لاڈ سے بولا تو مشل کانوں سے ہیڈ فون نکال کر اس سے مخاطب ہوئی تھی "میں ہوں نا اسکے ساتھ،وہ میرا بازو بھی پکڑ سکتی ہے...."

KZ writes

"اچھا میسجز تو دیکھو نہ میرے..." شہریار پہلے ہی ان دونوں کی بانڈنگ دیکھ کر مسکراتے ہوئے اپنا کان کھجا رہا تھا اس پر مشل کو آنکھیں موندے نفی میں سر ہلاتا دیکھ کر چہرے پر مزید مسکراہٹ پھیل گئی تھی ..یعنی اب وہاں جا کر بھی مشل کو منانا پڑنا تھا...استنبول ائرپورٹ پر لینڈ ہو کر شہریار نے وہیں سے سمز خرید تینوں کے فونز میں انسرٹ کروا دی تھیں

KZ writes

"شہریار ہوٹل کیوں بک کروایا ہے...؟ ماما اتنا
ناراض ہونگی..." مشل اسے بکنگ ایپ کھولے
دیکھ کر منہ پھلائے بولی تھی

KZ writes

"یار..دو دنوں سے سوئے نہیں ہیں پراپر....نیند
پوری
کر لیں...پھر فریش ہو کر تمھاری ماما سے ملنے

جائیں گے نہ...تم نے انکو بتایا تو نہیں نہ فلا
ئیٹ کی ٹائمنگ کا...تو بس....آرام سے چلیں گے
پھر فریش ہو کر...شازمہ بھی ساتھ ہے...اسکی
پہلی فلائیٹ تھی،تھوڑی اپ سیٹ بھی ہے
وہ...." شہریار نے اسکے کندھے پر بازو رکھ کر
اسکی آنکھوں میں جھانک کر پیار سے بولا تو
مشل اسکی طرف دیکھ کر بے حد کنفیوز ہو
گئی تھی کیونکہ وہ شہریار کے منع کرنے کے
باوجود پاکستان ائیرپورٹ پر ہی ماں کو اپنے
آنے کی اطلاع دے چکی تھی

kz writes

"شہریار آپ بہت تیز ہیں ویسے---" مشل گھبرائے سے لہجے میں بولی تھی

"اب کون سی تیزی دکھا دی میں نے میری جان---؟"

"آپ نے ہوٹل جا کر جونسی نیند پوری کرنی ہے

KZ writes

نا مجھے اس کے بارے میں اچھے سے پتہ ہے...پہلے ماما کی طرف چلیں مجھے نہیں پتہ...باقی کام ہوتے رہتے ہیں..."

KZ writes

"پہلی بات تو یہ ہے کہ ہوٹل میں نے پورے مہینے کے لیے بک کروایا ہے...کوئی ایک دن کے لیے بک نہیں کروایا...جو تم مجھ پر اتنے بڑے بڑے الزام لگا رہی ہو... اور دوسری بات یہ کہ اگر تمہیں اچھے سے پتہ ہے تو اتنا

شور کرنے والی کون سی بات ہے۔۔۔چپ کر کے مجھے میری نیند پوری کرنے دینا نہ۔۔۔"

"اچھا پھر آپ۔۔۔شازمہ کو لیجائیں ہوٹل۔۔۔مجھے ماما کی طرف ڈراپ کر دیں۔۔۔" مشل صرف ماں کو پہلے سے خبر کر دینے والی بات چھپانے کی خاطر بضد ہوئی تھی

kz writes

"مشل چند گھنٹوں سے کیا ہو جائے گا...؟

سامان سارا اٹھا کر کیسے تمھاری ماما کی طرف

چلے جائیں..؟ ایک بار ہوٹل چیک ان کر لیتے ہیں

پھر جہاں مرضی چلنا یار...بات کو سمجھا

کرو...." شہریار گاڑی بک کرواتے بولا تو مشل

دور سے آتے معظم کو دیکھ کر بوکھلا کر

شہریار سے ہٹ کر شازمہ کی طرف بڑھ گئی

تھی

kzwrites

"ماما کو کہا بھی تھا کہ صرف انکو بتایا

ہے۔۔ماما بھی نہ۔۔۔پھنسوا دیا۔۔۔" سوچتے ہوئے مشل اپنا چہرہ چھپائے معظم سے بیک رکھے چلنے لگی تھی

"آ۔۔آؤ شازمہ۔۔۔سم چیک کرو ٹھیک سے چل رہی ہے۔۔۔؟"

مشل شازمہ کو کندھے سے پکڑ کر ایک طرف لیجاتے اسکا فون پکڑتے بولی تو شہریار ناسمجھی سے اسے کنفیوز ہوتے دیکھا تھا

KZ writes

"آنے والی ہے بس گاڑی...اوئے تم کب سے سیلفیز لینے لگ گئی ہو...مشل نے تمھیں بھی اس کام لگا دیا ہے..." شہریار نے شازمہ کے فون پر کیمرہ آن دیکھ کر مشل کے ہاتھ سے اس کا فون پکڑ کر، تینوں کو اینگل میں لیتے سیلفی لی تو مشل کے فیک سے ایکسپریشنز دیکھ کر شہریار یہ سمجھ کر مسکرا دیا تھا کہ وہ ناراضگی کا اظہار کر رہی ہے

KZ writes

"ہے۔۔۔مشل۔۔۔" مخالف سمت سے کسی کے

پکارنے پر تینوں

نے مڑ کر دیکھا تھا

KZ writes

"ہائے۔ے۔۔۔۔کیسے ہو۔۔۔۔" مشل نے آگے بڑھ کر

اسکو سائید ہگ کیا تو معظم نے بھی دونوں

ہاتھ پھیلاتے اسکو گلے لگایا تھا۔۔۔بلیک فل سلیو

سویٹ شرٹ کے ساتھ بلیکجیکٹ اور بلیو جینز

پہنے وہ اپنی سرخ و سفید رنگت،بھورے بالوں کے ساتھ بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا

"کیسے ہیں شہریار بھائی..." معظم نے آگے بڑھ کر اس سے ہاتھ ملایا تو شہریار نے سٹریٹ فیس سے اسکو دیکھا تھا جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ یہ یہاں کیسے...؟

KZ writes

"اوہ تو یہ شازمہ ہیں۔۔۔پھوپھو بہت ذکر کرتی ہیں آپکا۔۔۔آپ تو سچ میں بہت پریٹی ہیں۔۔۔"

معظم نے اس کے سامنے ہاتھ پھیلایا تو شازمہ نے گھبرایا سا مسکرا کر ہاتھ ملانے سے رفیوز کر دیا تو مشل معظم کی فرینکنس سے گھبرا کر فیک سا کھانسنے لگی تھی۔۔۔دل ہی دل میں شہریار کی ڈانٹ کا بھی ڈر بڑھ رہا تھا

kz writes

"اوہ۔۔۔سوری۔۔۔نو ایشو۔۔۔آپ لوگوں کا سفر کیسا

رہا۔۔؟ آئیں پلیز اس طرف۔۔"

"آپ نے کیوں زخمت کی آنے کی،ہم خود آجائیں گے آپکی طرف۔۔" شہریار نے قدرے سنجیدہ لہجے میں اسے مخاطب کیا تھا

KZ writes

"کیا مطلب کہ آپ خود آ جائیں گے۔۔؟ میں آپ لوگوں کو لینے کے لیے آیا ہوں۔۔" معظم دوڑ کھڑی اپنی گاڑی کی طرف اشارہ کرتے بولا تھا

"سو سوری...لیکن میں گاڑی بک کروا چکا

ہوں...ہم انشاءاللہ جلدی ہی آپ کی طرف چکر

لگائیں گے...ابھی ہمیں ہوٹل میں چیک ان کرنا

ہے...آپ سے ہی ملنے آئے ہیں ہم...ہوتی ہے ملا

قات..." شہریار اپنے فون پر کار کے آنے کی

ٹائمنگ چیک

کرتے فارمل لہجے میں بولتے مشل کو سوالیہ

نظروں سے دیکھا تھا

KZ writes

"ش۔۔۔شہریار آپ گاڑی ہوٹل بھجوا دیں سامان کے ساتھ۔۔۔

ہم معظم کے ساتھ گھر چلتے ہیں پھر ہوٹل آجائیں گے واپس۔۔" مشل اسکی نظروں کا جواب دینے کی بجائے اسکے برعکس بولی تو شہریار کے چہرے کے رنگ بدلے تھے

KZ writes

"اگر آپ جانا چاہتی ہیں تو چلی جائیں۔۔۔ہم بعد میں آجائیں گے۔۔۔" شہریار سنجیدہ سا ہو کر بولا تو شازمہ ان دونوں کے چہرے دیکھتے کنفیوز ہوئی تھی۔۔۔معظم بھی آکورڈ سا ہو کر کال پر گھر بات کرنے ایک طرف ہو گیا تھا

KZ writes

"تم سے ڈیسائیڈ ہوا تھا کہ تم نہیں بتاؤ گی۔۔۔سرپرائیز دو گی۔۔۔کم از کم مجھے تو بتا

دیا کرو پلین بدلتی ہو تو۔و۔و۔۔۔" شہریار دبا دبا سا غرایا تھا

"میں ناراض تھی آپ سے۔۔۔کیسے بتاتی۔۔۔کیا ہو گیا ہے اتنی بڑی بات بھی نہیں اب۔۔۔چلے جاتے ہیں ،کچھ نہیں ہوتا۔۔۔" مشل بھی برابر غرائی تھی

KZ writes

"میں تو نہیں جاؤں گا...حالت دیکھو

میری...آفس سے سیدھا فلائیٹ پکڑی

ہے...شازمہ بھی ساتھ ہے...تم نے جب مجھے

کہہ دیا تھا کہ نہیں بتانا تو چینج کیوں کیا

پلین...؟ "

KZ writes

"چلیں پھر...

you guys take your time

مجھے تو پھپھو نے بھیجا تھا...وہ تو کب سے مشل کا ویٹ کر رہی تھیں ---but its OK---اب تو آپ یہیں ہیں---" معظم شہریار کا لہجہ سمجھتے مشل کو اشارے سے شہریار کے غصے کی نقل اتار کر دکھاتے گاڑی کی طرف بڑھ گیا تو مشل چیل کی طرح شہریار کی طرف لپکی تھی

KZ writes

"آپکو کیا ضرورت تھی اتنا روڈ ہونے کی...کیا ٹیپیکل دامادوں والا رویہ اپنایا آپ نے،اٹس ٹو مچ شہریار..."

بولتے ہوئے مشل کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا

KZ writes

"تم مشل اپنی زبان پر قابو رکھو...آنے سے پہلے تمھیں بتایا تھا کہ وزٹ کریں گے وہاں سٹے نہیں کر سکتے میں اور شازمہ.....تم چلی جانا ، رہ لینا...جو مرضی کرنا...چند گھنٹوں سے کیا

ہو جانا تھا...؟ منع بھی کیا تھا کہ مت بتانا
انہیں آنے کا،زخمت ہو گی انہیں ہمیں لینے آنے
کی...اتنی سی بات دماغ میں نہیں گھسی
تمھارے..." شہریار اسکے چہرے پر جھک کر
غرایا تو مشل ماتھے پر ہاتھ رکھ کر اس سے رخ
پھیر کر کھڑی ہوگئی تھی...شازمہ الگ ان
دونوں کے درمیان آکورڈ سا محسوس کرتے
شرمندہ ہونے لگی تھی...آتے ہی اپنا آنا غلط
لگنے لگا تھا

kz writes

MAIN TERA BISMIL
HOGAYA
By KZ writes

"میں تیرا بسمل ہو گیا"
KZ writes

KZwrites

"شہریار بھائی وہ کتنے دن سے ایکسائٹیڈ تھی اپنی ماما سے ملنے کے لیے..." شازمہ دونوں کو ایک دوسرے سے رخ موڑے کھڑے دیکھ کر پریشان سے لہجے میں بولی تھی

"تو میں لے جاتا نہ یار اُسے کچھ دیر ٹھہر کر۔۔۔تم بھی میرے ساتھ ہو۔۔۔ویسے بھی سیدھا کسی کے گھر جانا مجھے نہیں اچھا لگتا بتایا تھا میں نے پہلے ہی اِسے۔۔۔" شہریار رخ موڑ کر شازمہ کو جواب دیتے،ماتھے پر بل لائے مشل کو گھورا تھا

KZwrites

"یہ بات آپ۔پ۔پ تو نہ ہی کریں۔۔" مشل بھی جوابا اسے پورا گھورتے معنی خیر طنزیہ لہجے میں بولی تو شہریار اسکی بات کا مطلب سمجھتے،بہن کی موجودگی میں تھوڑا جھینپ گیا تھا

KZwrites

"اتنا سامان ہے ساتھ،حد ہے یار۔۔اور اسکو بھی خیال کرنا چاہئیے ، کیا ضرورت تھی اُسکے

سامنے میری بات رد کرنے کی...میں اُسکے آنے سے پہلے بکنگ کروا چکا تھا گاڑی کی...سب پتہ ہے اِسے...جب کہا تھا اس نے مجھے کہ سرپرائز دینا ہے تو میں نے سب پہلے سے بک کرنا ہی تھا نہ...یا ایسے ہی منہ اٹھا کر آجاتا..." شہریار اسے سختی سے دیکھتے ہوئے نظروں کا رخ بدل کر شازمہ سے مخاطب ہوا

KZwrites

"اتنی کوئی بات نہیں تھی ویسے...آ ہی گیا تھا وہ تو جانے میں کیا خرج تھا...سارا مجھے پتہ ہے اِنکو جو ایشو ہے اُس سے..." مشل بھی انگارہ ہوتی نظریں شہریار سے بدل کر شازمہ سے مخاطب ہو کر بولی تھی

KZwrites

"مجھے کسی سے کوئی مسئلہ نہیں ہے،ہاں میری بیوی کسی کے سامنے اوور ہو گی تو..." شہریار

ابھی بول رہا تھا کہ مشل غصے سے بھرا چہرہ لیے اسکے سامنے آگئی تھی "اوور---؟ اوہ۔ہ۔ہ تو میں اوور ہو رہی تھی---؟ I seeee چلو اچھا ہے کلئیر کر دیا آپ نے آتے ہی کہ"

KZwrites

"آپ دونوں لڑ کیوں رہے ہیں---؟؟؟ وہ بھی روڈ پر کھڑے ہو کر---پہلے تو کبھی ایسے نہیں لڑتے دیکھا آپ کو بھائی---کیا ہو گیا ہے ،اتنی سی بات کا اتنا ایشو---" شازمہ ابھی بول ہی رہی

تھی کہ ایک گاڑی انکے سامنے آرکی

تھی۔۔۔شہریار چہرے پر غصہ سجائے ان دونوں

کے ڈھیر سارے بیگز اس میں سیٹ کرنے لگا تھا

KZwrites

"میں سمجھی تھی تم صرف مجھے ہی ڈانٹتی

ہو ایسے۔۔تم تو بھائی کو بھی۔۔۔۔" شازمہ اب

مشل سے مدھم آواز میں مخاطب ہوئی ہی تھی

کہ بھائی کے اشارے پر وہ عجلت میں گاڑی کی

طرف بڑھ گئی تھی...شہریار نے گاڑی کی بیک

سیٹ کھول کر ایک طرف شازمہ کو بٹھا دیا

تھا...مشل ابھی بھی بازو سینے پر باندھے ، منہ

پھلائے وہیں کھڑی تھی...نظروں کا رخ سڑک کی

طرف کیا ہوا تھا...ماتھا شکنوں سے بھرا پڑا

تھا...شہریار دوسری جانب کا دروازہ کھول کر

کچھ پل خاموشی سے اسکے آنے کا انتظار کرنے

لگا اور پھر اسے اپنی جگہ منجمند کھڑے دیکھ

کر ماتھے پر ہاتھ پھیرتا اس تک آ گیا تھا

kZwrites

"آؤ بیٹھو مشل۔۔۔شاباش۔۔۔" شہریار لہجہ نرم کرتے بولا تو مشل شدید غصے سے گھور کر اسکو کراس کرتے گاڑی کی طرف بڑھی اور بیٹھ کر دروازہ بند کر لیا تو شہریار بھی دانت پیستے ہوئے آئی رول کرتے گاڑی میں آگے ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔۔۔تھوڑی ڈرائیو کے بعد وہ لوگ ہوٹل پہنچ گئے تھے

kzwrites

"مشل اس طرف سے ہمارا روم...شازمہ یہ تمھارا..." شہریار نے ایک پوری لابی بک کروائی تھی جس میں دو مناسب سائیز کے بیڈرومز ، کچن ، ٹی وی لاؤنج تھا... مشل اندر داخل ہوتے ہی شہریار کے بتائے ہوئے روم میں چلی گئی تھی...شہریار شازمہ کو اسکا روم دکھا کر ، اسکے بیگز روم میں رکھتے اپنے کمرے کی طرف آیا تھا....مشل نے اپنا لانگ کوٹ اتار کے بیڈ پر بے ترتیب سا پھینکا ہوا تھا...شوز اتارتے ہوئے وہ تقریباً اُن سے لڑتے بھڑتے انہیں کھینچ رہی

KZwrites

تھی۔۔۔شہریار اسکو خاموشی سے یہ سب کرتا

دیکھ کر سر غصے وے جھٹکتے، دونوں کے بیگز

ایک طرف رکھ کر اپنا لیپ ٹاپ والا بیگ پکڑ

کمرے سے نکل کر ٹی وی لاؤنج میں آ گیا تھا

KZwrites

"مجھے نہیں آنا چاہئیے تھا۔۔۔میری وجہ سے۔۔۔

شہریار بھائی تمھارے ساتھ نہیں گئے۔۔۔میں نہ

ہوتی تو وہ چلے جاتے۔۔۔"

شازمہ شہریار کو لاؤنج میں بیٹھا دیکھ کر ،

مشل کے روم میں آگئی تھی

"اوہ نہیں یار۔۔انہوں نے ویسے بھی نہیں جانا تھا۔۔۔انہیں میرے کزن سے مسئلہ ہے شروع سے ہی۔۔۔ہونہہ۔۔۔انکا گھٹیا کزن تو جیسے دیکھا نہیں نہ میں نے۔۔۔ذرا سی بات پر ایگو آجاتی ہے اپنی دفعہ اِن میں۔۔۔انکے کزن سے ہزار گنا اچھا ہے میرا کزن۔۔۔" مشل روہانسی ہوتے قدرے اونچی آواز میں بولی تو شہریار لیپ ٹاپ کی سکرین تھوڑی سی نیچے کرتے اٹھ کر کمرے

KZwrites

میں آگیا تھا۔۔ شازمہ شہریار کو اپنے پاس کھڑا دیکھ کر خاموشی سے کمرے سے نکل گئی تھی

"مشل۔۔اتنا بھی ایکسٹریم نہیں سوچو،ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔"

"مجھے صرف فریش ہونا تھا یار۔۔"

"تم نے مجھے پہلے بتایا ہوتا تو مائینڈ بنا لیتا

KZwrites

میں..."

"اوئے...اب رونے نہ لگ جانا..." دروازے میں کھڑے بات کرتے کرتے شہریار اسکی نم ہوتی آنکھیں دیکھ کر سر جھکاتے ، اسکے سامنے صوفے پر آ کر بیٹھ گیا تھا

KZwrites

"آپکو کیا فرق پڑتا ہے...اسکے سامنے آپ روڈ ہوئے مجھ سے...مجھے اتنا برا لگا ہے... i am

hurtمیرا مزاق...وہ ماما کو بھی بتائے گا...

اڑے گا اتنا...آپ بس اکیلے میں ہی پیار کر سکتے

ہیں-ں..." شہریار کے کہنے سے اسکے آنسو فوراً

ہی

چھلک گئے تھی،بھیگی آواز میں بات مکمل کرتے

آخری جملے پر لہجہ کانپ سا گیا تھا

KZwrites

"اور اسکے سامنے تم نے میری بات نہیں مانی...؟

وہ...؟ مجھے بھی برا لگا ہے...مجھے تو نہیں پتہ

تھا نہ کہ وہ آرہا ہے..."

"میرے اپنے پلینز تھے یار... i wasn't expecting anyone..."

KZwrites

اچھا روؤ نہیں فضول میں...کچھ کر لیتے ہیں حل..." شہریار اٹھ کر اسکا ہاتھ تھام کر صوفے پر اسکے پاس ہی بیٹھ گیا تھا

"اگر آ ہی گیا تھا تو مل تو ٹھیک سے لیتے...آپ اتنا فارمل ہو کر ملے اس سے..." مشل اپنے بھیگے گال رگڑتے بولی تھی

KZwrites

"چلو اُس نے تو کھل کر مل لیا نہ..." شہریار سر جھٹکتے بولا تو مشل ہاتھ سرعت سے چھڑوا کر اسکو گھورنے لگی تھی

"آپکے کزن جیسا تو بلکل نہیں ملا وہ..."

مشل نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا

KZwrites

"مشل ایک بات کلئیر کرنے دو مجھے...پورا

مہینہ یہاں گزارنا ہے ہم نے...سب سے ملنا ہے...

Comparing two people repeatedly

won't prove anything....

میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ تم محتاط رہو---thats all---مجھے تمھارا پتہ ہے مگر میں کسی دوسرے کے دل کا حال نہیں جانتا یار---بلکہ میں اسکو ابھی جانتا ہی نہیں---جس کو جانتا بھی تھا وہ بھی بلکل برعکس نکلا ---پلیز اتنی سی بات سمجھ لو---" شہریار نے اس بار مضبوطی سے اسکا ہاتھ،اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا تھا

"تو یعنی میں اس سے بات بھی نہ کروں---؟"

KZwrites

مشل اسکی آنکھوں میں سوالیہ نظروں سے جھانکی تھی

"تم بات کرو،ملو...وہاں جاؤ جو مرضی کرو... just take care of yourself یار..."

"میں اچانک اسے دیکھ کر تھوڑا ٹرگر ہو گیا۔ا۔ا۔ا تھا میں...میں مان لیتا ہوں...اوکے...؟"

KZwrites

"پر میں کوئی روک ٹوک نہیں کرنے لگا
یار۔۔۔صرف تم سے اتنا کہہ رہا ہوں کہ۔۔۔"

"کہ ایک ڈسٹنس رہے۔۔۔"

KZwrites

"بس۔۔۔اور کچھ نہیں۔۔۔" شہریار مناسب لفظوں کا چناؤ کرتے،بہت ٹھہر ٹھہر کر اپنے دل کی بات اس تک پہنچانے کی کوشش کر رہا تھا

"میں تمھارے اور شازمہ کے معاملے میں بہت
کمزور دل کا ہوں یار۔۔بلکہ اب تو بہت زیادہ
سینسٹو ہو گیا ہوں۔۔۔میری بات سمجھ رہی
ہو۔۔۔؟ تھوڑا مجھے بھی مارجن دے دیا کرو یار
کوئی بات کرنے کا۔۔۔" شہریار اسکے ہاتھ کی
پشت کو سہلاتے ہوئے بے حد نرمی سے بولا تھا

KZwrites

"آپ تو بات کر ہی لیتے ہیں جو کرنی ہوتی
ہے۔۔۔مارجن تو مجھے مانگنا پڑتا ہے آپ

سے۔۔۔اور۔۔۔اور مجھے یہ شکی مزاج شوہروں وا

لا رویہ بلکل پسند نہیں آیا۔۔۔" مشل تحمل سے

بولتے اسکے ہاتھوں میں دھنسے ہوئے اپنے ہاتھ

کو دیکھتے بولی تھی

KZwrites

"شکی نہیں ہوں بھئی۔۔۔کچھ فریش ہو جائیں

پھر چلتے ہیں تمھاری ماما سے ملنے۔۔۔ٹھیک ہے؟

موڈ صحیح کر لیں گی اب آپ میم۔۔۔؟" شہریار

چہرہ تھوڑا جھکا کر اسکی طرف دیکھتے بولا

تو مشل مصنوعی سا نخرہ کرتے بیزار نظروں

سے اسے دیکھی تھی

"آنسو تو تیار ہوتے ہیں تمھارے ہر وقت۔۔۔رویا نہ

کرو ہر بات پر خوامخواہ۔۔۔۔ایسے کرتی ہو

جیسے پتہ نہیں کتنا بڑا جھگڑا ہو گیا ہو۔۔۔"

شہریار اسکے بیزار تاثرات سے بھرے چہرے پر

ہلکے سے تھپڑ لگاتے مصنوعی غصے سے بولا تو

مشل نے چہرے کے زاویے مزید بگاڑے تھے

kzwrites

"اور آپکا غصہ جو تیار ہوتا ہے ہر وقت...جیسے ابھی پیچھے پیچھے آرہے ہیں،تب کیا ہوا تھا...؟ اس وقت کیوں کہا کہ جانا ہے تو چلی جاؤ...تب اگر روڈ ہو گئے تھے تو اب بھی رہیں پھر...کمرے کے اندر منانا آسان ہے نہ...اصلی رنگ میں نے دیکھ لیا ہے آپکا سب کے سامنے..." مشل اٹھ کر کھڑے ہوتے اسکے ہاتھوں سے ہاتھ نکال کر بیڈ پر ڈھیلے سے انداز میں نیم دراز ہو گئی تھی

KZwrites

"میرا غصہ تم نے دیکھا ہی نہیں ابھی مشل

....ہر بات سوچ سمجھ کر خود کو کنٹرول کر

کے تم سے کرتا ہوں...بات کو کھینچ کر لمبا نہیں

کرو...ختم کرو بس...کہا ہے نہ کہ چلیں گے...اور

کیا چاہ رہی ہو اب...؟" شہریار بیڈ پر اسکے

پاؤں کے پاس دھڑام سے گرا تو مشل نے فوراً

اپنے پاؤں سمیٹ کر اوپر کو کھینچے تھے

kzwrites

"غصہ خود دلا رہی ہو اب تم۔۔۔پھر شکایت نہ کرنا۔۔۔" اسکا پاؤں کھینچ کر اپنے پاس کرتے شہریار بھنویں اٹھا کر جان بوجھ کر وارننگ کے انداز میں بولا تھا

KZwrites

"آپ دھمکا رہے ہیں مجھے۔۔۔؟ رئیلی۔۔۔؟ "

مشل پاؤں چھڑوائے بغیر ، ہونٹ بھینچتے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی

"ہاں۔۔۔تو۔۔۔؟ اب ہی تو ہاتھ آؤ گی صحیح

سے۔۔۔نہ آفس جانا ہے نہ کوئی اور کام ہے

مجھے۔۔۔بس تم سے ہی دو دو ہاتھ کرنے ہیں

اب۔۔۔" شہریار نے اب کی بار چہرے کے تاثرات

نارمل کرتے ،دھیما سا مسکراتے ہوئے اسکے پاؤں

کے نیچے انگلیاں پھیری تو مشل گدگداتے ہوئے ،

ماتھے پر بل ڈالے اس سے اپنا پاؤں چھروانے

لگی تھی

KZwrites

"چھوڑیں پاؤں،کتنی بار کہا ہے ایسے ٹکل نہ کیا کریں۔۔۔شازمہ اکیلی بیٹھی ہے،آپکی وجہ سے اتنا پریشان ہوئی ہے وہ بھی۔۔۔اسکا بھی کوئی خیال نہیں آپکو۔۔" مشل اپنا پاؤں کھینچ کر گھٹنوں کے بل کراس کر کے ایسے بیٹھ گئی تھی کہ وہ دوبارہ پاؤں نہ کھینچ سکے

KZwrites

"ہاں جی اب وہ بھی میری وجہ سے ہی پریشان ہو گی، تمھارے ساتھ جو سلوک اتنا بن گیا

ہے...اپنے کزن کو سمجھا دینا...ایک حد میں رہ کر مخاطب ہو اس سے...یہ گلے ملنا ہاتھ ملانا نہیں چلے گا..." بہانے سے غصے کی اصل وجہ اسے بتاتے شہریار اسکی ناک پر مصنوعی مکہ مارتے بولا تھا

KZwrites

"آپ کے ہاتھ بہت چلنے لگے ہیں شہریار......"

مشل اسکی بات پر تھوڑی آکورڈ ہوتے ،بات کا

رخ بدل کر اسکا ہاتھ پکڑ کر نیچے کرتے اپنی گود میں رکھ کر بولی تھی،معظم کا اتنا فرینک ہونا اسے خود بھی تھوڑا عجیب لگا تھا...تین سے چار سالوں بعد اس سے ملنے پر ایک فطری جھجھک سی محسوس ہوئی تھی

KZwrites

"تمھاری زبان سے کم ہی چلتے ہیں میرے ہاتھ مشل..." اسکی کے انداز میں جواب دیتے شہریار اٹھ کھڑا ہوا تھا

"میری زبان بھی آپ نے پھر ابھی دیکھی نہیں ہے---"

مشل بھی بیڈ سے اٹھ کر اپنا کوٹ پہنتے اسکی کہی پچھلی بات کو پورا کرتے بولی تھی

"دکھا دو پھر..." شہریار مخالف سمت میں جاتے جاتے اسکی بات سن کر واپس مڑا اور بیڈ کے

KZwrites

کراؤن پر ہاتھ رکھ کر جھکتے اسکو اپر آرم سے کھینچ کر اپنے پاس کیا تھا...مشل نے کوٹ ابھی صرف ایک کندھے پر پہنا تھا،شہریار نے دوسرے کندھے کے پاس سائیڈ گردن پر لب رکھتے اپنے دانت گاڑ دیے تو مشل گردن سکیڑتے یک دم سسکی تھی

KZwrites

"کیا دکھا دوں.ں..." مشل اسکے قریب ہونے پر پچھلی بات ہی بھول گئی تھی

"جو جو میں دیکھنا چاہوں۔۔وہ سب۔۔۔" شہریار نے اسکی گردن میں چہرہ چھپائے اسکے کان کے پاس بئیرد رگڑی تو مشل اسکی سرگوشی پر بری طرح مچلی تھی

KZwrites

"م۔۔میں شازمہ کو کھانے کا پوچھ آؤں۔۔فلائیٹ میں بھی کچھ نہیں کھایا اس نے۔۔" مشل

اسکی گرفت میں بت بنے بولی تھی

"بھوک تو مجھے بھی لگی ہے..اسکا کیا...؟؟ "

شہریار اسکی گردن پر پڑے سرخ نشان پر لب رکھتے بولا تھا،پچھلے چند دنوں میں گھر اور باہر کے سب معاملات سمیٹتے وہ تھکاوٹ سے چور ہو رہا تھا

KZwrites

"بس۔س۔س۔۔۔آپ اسی وجہ سے اتنی بحث مول لے کر یہاں آئے ہیں۔۔۔" مشل زیرلب مسکراتے ، اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسکو دھکیلتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"جھگرالو مونسٹر۔۔یہ ایپ دیکھو۔۔۔پہلے سے سب بک کروا چکا تھا،تمھاری سوئی بس ایک ہی جگہ اٹکی ہے۔۔۔میں اب سچ میں annoy ہو رہا ہوں۔۔۔ایک تو خیال کیا سب کا کہ جاتے ہی

ریسٹ ہو جائے گا۔۔۔الٹا تم مجھے گلٹ فیل کروائے جا رہی ہو۔۔۔جاؤ شازمہ کے پاس۔۔۔"

اسکے دھکیلنے پر پیچھے ہٹتے ہٹتے شہریار نے ہلکا سا اسکا کندھا جھٹکا تو مشل پورا منہ کھول کر اسکو دیکھنے لگی تھی۔۔۔مسکراہٹ فوراً غائب ہوئی تھی

KZwrites

"آپ نے مجھے دھکا دیا۔ا۔ا۔ا۔ا۔۔۔۔۔؟" مشل اسکو بازو سے کھینچتے بولی تھی

"صرف ہلکا سا دھکیلا ہے۔۔۔اتنی نازک نہ بنو۔۔"

شہریار اسکی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھتے اسکا کھلا منہ بند کرتے بولا تھا

KZwrites

"you know what.....-مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی۔۔" مشل کوٹ پوری طرح پہنتے کمرے سے نکل گئی تو شہریار تکیہ اٹھا کر

دوسری جانب پٹختے بیڈ پر گرنے والے انداز میں بیٹھ گیا تھا

"ہاں مجھے بھی نہیں کرنی۔ی۔ی۔۔۔پتہ نہیں کیا چیز ہے یہ۔۔۔خود ہر وقت لڑتی رہتی ہے،میرا نہ اسکو غصہ برداشت ہوتا ہے نہ ذرا سی نزدیکی سہتی ہے۔۔۔" اسے دروازہ کھلا چھوڑ کر کنفیوز سا ہو کر باہر بھاگتے دیکھ کر سوچتے، شہریار سر جھٹک کر مسکراتے اٹھ کر فریش ہونے باتھروم چلا گیا تھا

KZwrites

"شازمہ...کیا کر رہی ہو....چلو کچھ کھانے چلتے ہیں...بھوک لگ رہی ہے اتنی..." مشل ٹی وی لاؤنج میں اسکے پاس صوفے پر بیٹھتے بولی تھی

KZwrites

"صلح ہوگئی....؟؟" شازمہ ابھی تک پریشان تھی

"ہوئی تو نہیں،ہو جائے گی۔۔۔اتنی جلدی نہیں صلح کرتے۔۔۔ ورنہ ہسبنڈ فارگرانٹڈ لیتے ہیں۔۔۔ویسے بھی میں تو ناراض تھی پہلے سے ہی۔۔۔اب اتنی جلدی صلح تو نہیں بنتی نہ اب۔۔۔تم ٹینشن نہیں لیا کرو میری۔۔۔" مشل بازو سینے پر باندھ کر بولی تو شازمہ اسکی باتوں پر کھلکھلا کر ہنسنے لگی تبی

KZwrites

"اچھا میں چینج کر لوں پھر چلتے ہیں...شہریار بھائی سے پوچھ لیا...؟" شازمہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولی

KZwrites

"ہاں ہاں پوچھ لیا ہوا ہے...." لاپرواہی سے کہتےمشل بھی اسکے پیچھے اسکے روم میں آگئی تھی

"یار۔۔اس روم میں مرر زیادہ اچھا لگ رہا ہے۔۔۔دن کے وقت روشنی بھی اچھی آئے گی یہاں۔۔۔میں تو یہیں تیار ہوا کروں گی۔۔۔" مشل کمرے کا جائزہ لیتے بولی تھی

KZwrites

"مسلم شاور ہے نا۔۔۔؟ " شازمہ باتھروم چیک کرنے لگی تھی،دونوں کمرے کا جائزہ لے رہی تھیں کہ شہریار ناک کرتا کمرے میں داخل ہو

گیا تھا

"چلو شازمہ۔۔۔چلیں کچھ کھانے۔۔۔۔" شہریار وائٹ ہائی نیک سویٹ شرٹ کے ساتھ بلیک جینز پہنے اپنے ہلکے نم بال سیٹ کرتا اندر آ کر شازمہ سے مخاطب ہوا تو مشل ایک پل کو اسکو دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔اسکا اگنور کرتے ہوئے بھی سائیڈ آئی سے دیکھنا مشل کے چہرے پر مسکراہٹ لے آیا تھا

KZwrites

"ہاں چلیں۔۔۔کہاں جائیں گے ویسے۔۔۔؟" شازمہ کے جواب دینے سے پہلے ہی مشل اپنے گنگھریالے بال شیشے میں دیکھ کر اچھی طرح ہائی ٹیل میں مقید کرتے کوٹ کندھوں پر درست کرتے بے نیازی سے بولی تو شہریار اسکے خود سے مخاطب کرنے پر زیرلب مسکراتا اسکی طرف متوجہ ہوا تھا

KZwrites

"استقلال سٹریٹ چلتے ہیں وہ پاس ہی ہے...وہیں سے تمھارے ماموں کی طرف چلیں گے..." شہریار موبائل پر میپ سے دیکھتے ہوئے بولا تھا،نظروں ہی نظروں میں روڑھی روٹھی سی صلح ہونے لگی تھی....تھوڑی دیر میں وہ تقسیم سکوئر پر موجود ریسٹورینٹ میں موجود تھے...ایک دوسرے کو ڈائریکٹ مخاطب کیے بغیر بھی چہرے آہستہ آہستہ پر رونق ہو رہے تھے

KZwrites

"Main mama ki taraf stay kr loon؟"

ریسٹورنٹ سے فری ہو کر مشل نے گاڑی میں

بیٹھ کر شہریار کو میسج بھیجا تھا

KZwrites

"Tumhari marzi ha Mahsal..."

شہریار کے ریپلائے پر مشل نے بھنویں اچکا کر

میسج کو بغور دیکھ کر ،سر کو نفی میں ہلاتے

طنز بھری سمائیل پاس کی تھی

"Btayen na...Apsy poch k hi jaon g main,apki marzi sy..."

KZwrites

مشل نے میسج بھیجا تو شہریار اسکے میسج کو پڑھ کر کانوں کو ہاتھ لگاتے ایک لمحے کو پیچھے مڑ کر اسکو دیکھا تو دونوں کی نظریں ملی تھیں...مشل نے اسکی تیکھی نظروں سے

بچتے معصوم صورت بنا کر اپنی نظریں فوراً

جھکا لی تھیں

KZwrites

"You can stay baby 😚

pochny ki zroorat nai..."

شہریار نے میسج بھیج کر پھر سے پیچھے مڑ کر

مشل کے ایکسپیریشن دیکھے تو اسکو دبا دبا

مگر شدت سے مسکراتے

دیکھ کر وہ بھی مسکرایا دیا تھا

"Shazma b wahin stay kr lay mery sath....?"

KZwrites

شازمہ سے مدھم سی آواز میں باتیں کرتے مشل نے کچھ توقف سے پھر ایک میسج لکھ کر بھیجا تھا

"Nai,wo mery sath wapis aye g... comfortable nai feel kry g wo naye logon main abhi ..."

شہریار نے سنجیدہ سے چہرے سے لکھ کر جواب دیا تھا

KZwrites

"Wo comfortable hi comfortable ha,ku k main usk sath hoon..."

"Janay dia krain usy b kahin akele..."

"Agr nai bhejen gy to main udaas

hojaon g usk bger 🐥🥹"

KZwrites

مشل میسج پر میسج ٹائپ کر کے بھیجنے لگی

تو اسکی استعمال کی ہوئی ایموجیز دیکھ کر

شہریار مسکراتے ہوئے نیند سے بھری آنکھیں

رگڑنے لگا تھا

"Main b to udaas hojaon ga apni biwi k bghair...Mausam itna acha ha yahan,jitn mera mood ban rha ha utna hi t chor k ja rai ho...km az km aik rat ko guzrwa jao meri..."

KZwrites

شہریار نے لمبا چوڑا میسج لکھ کر بھیجا تو مشل میسج پڑھتے پڑھتے ہی شرمانے لگی تھی...سرخ پڑتے چہرے سے آگے بیٹھے شہریار

کو کن اکھیوں سے دیکھتے دیکھتے ا انک شازمہ

سے نظر ملی تو مشل نے فورا اپنے تاثرات پر

قابو پاتے چہرے کو سنجیدہ کیا تھا جس میں

وہ حد درجہ ناکام ہی رہی تھی

KZwrites

"ش۔۔شازمہ تم رکو گی نہ میرے ساتھ۔۔۔" مشل

کچی سی ہو کر اپنا گال کھجاتے بولی تو شازمہ

نے معصومیت سے شہریار کی طرف اشارہ کیا

تھا کہ وہ نہیں مانے گا

"اوہو...انھوں نے کیا کہنا ہے تمھیں...تم آنا چاہتی ہو نہ میرے ساتھ...یہ بتاؤ...انھوں نے منع تھوڑی کرنا ہے..." مشل جان بوجھ کر اونچا بولی تو شہریار اسکی چالاکی دیکھتے ہنسنے لگا تھا

KZwrites

"جائے جس نے جہاں جانا ہے بھئی۔۔۔موج کرو ضدی لڑکیو۔۔" شہریار سفید جھنڈی لہراتے بولا تو وہ دونوں مل کر ہنسنے لگی تھیں

KZwrites

"ماما میں نے لیزر کے سیشنز لینے ہیں یہاں سے۔۔۔یہ دیکھیں ویکس سے کتنے ریشز ہو جاتے

ہیں۔۔اب تو کروا سکتی ہوں نہ۔ہ۔ہ۔۔؟ کہ اب بھی منع کریں گی۔۔؟" مشل خانم خاتون کی گود میں سر رکھے انکو اپنا بازو دکھا رہی تھی، شازمہ بھی اسکے پاس بیٹھی تھی،اتنے میں معظم ٹرکش ٹی کے ساتھ نٹس ٹرالی میں لے کر کمرے میں داخل ہوا تو شازمہ مزید سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔۔۔جب سے وہ آئی تھی معظم کی نظروں کو خود پر محسوس کر رہی تھی

KZwrites

"No please, feel yourself at home...."

معظم نارمل سے لہجے میں کہتا ہوا شازمہ کے
ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گیا تو شازمہ اسکے
اتنا فرینک ہو کر بات کرنے پر آنکھیں پھیلاتے ب
الوں کی اڑتی لٹ کو کان کے پیچھے کرتے مزید
سمٹ کر بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"ماموں آگئے...؟" مشل ماں کی گود سے سر
نکال کر اٹھ کر بیٹھتے معظم سے مخاطب ہوئی

تھی

"وہ اضمیر گئے ہیں کام کے سلسلے میں،دو دن تک آئیں گے۔۔۔چائے لیں نہ آپ۔۔۔" معظم مشل کو جواب دیتا شازمہ کی طرف چائے کا کپ بڑھاتے بولا تو شازمہ نے بغیر اسکی طرف دیکھے ، نظریں جھکائے ہی کپ تھام لیا تھا۔۔۔اسکا ضرورت سے زیادہ مخاطب کرنا اسے بے حد کنفیوز کر رہا تھا

KZwrites

"شہریار بھی رک جاتا بھلا...میں تو سوچا تھا مہینہ تم سب بچے میرے پاس رہو گے..." خانم خاتون مشل سے مخاطب ہوئی تھیں

KZwrites

"ماما آتے جاتے رہیں گے نہ ہم...شہریار کمفرٹیبل نہیں فیل کرتے....اتنی دیر بیٹھ گئے اتنا بھی بہت تھا انکے لیے...پچھلے چار پانچ دن ویسے

بھی بہت ہیکٹک تھے انکے لیے۔۔۔ابھی بھی آتے

ہی لیپ ٹاپ پکڑ کر بیٹھ گئے تھے۔۔۔اتنا تو بزی

ہوتے ہیں۔۔۔" مشل ماں کو شہریار کی صفائی

دیتے بولی تو شازمہ اسے اسکی غیر موجودگی

میں اسکی اتنی سائیڈ لیتے دیکھ کر مسکرانے

لگی تھی۔۔۔ان دونوں کی نوک جھوک اور پھر

صلح اسے بہت پیاری لگتی تھی

KZwrites

"ویسے۔ے۔۔۔شہریار بھائی غصے کے کافی تیز لگتے ہیں۔۔۔یہ والی آئی براؤ تو بھائی صاحب کی اونچی ہی رہتی ہے۔۔۔"

معظم ہنستے ہوئے شہریار کی بھنوں کی نقل اتارتے مشل سے بات کرتے کرتے شازمہ کی طرف نٹس کی ٹرے کرتے بولا تو شازمہ نے کچا سا مسکراتے نفی میں سر ہلایا تھا

KZwrites

"جناب آپ۔پ۔پ چ کر رہنا میرے بندے سے،ہاتھ بہت بھاری ہے انکا۔۔۔سب اسکو ہی آفر کرتے جا رہے ہیں،مجھے بھی کچھ دیں کھانے کو۔۔" مشل اٹھ کر اسکے ہاتھ سے نٹس کی ٹرے پکڑتے بولی تو معظم کے ہنستا چہرہ یک دم سیدھا ہوا تھا

KZwrites

"تم اپنا حال دیکھو۔۔کم کھایا کرو،کتنا خیال رکھتی تھی پہلے اپنی فٹنس کا۔۔بیلون بن گئی

ہو اب۔۔۔اپنی کزن کو دیکھو

She is damn fit...

بہت سوچ سمجھ کر کھاتی ہیں،لگتا ہے۔۔۔"

معظم شازمہ کی طرف چہرہ کرتے بھاری سے لہجے میں بولا تو شازمہ نظریں سامنے ٹیبل پر ہی جمائے سنی ان سنی کرتے منجمند سی ہو گئی تھی، شازمہ کو مسلسل کنفیوز کرتا دیکھ کر مشل نے کشن اٹھا کر معظم کو دے مارا تھا

KZwrites

"آپ باز آئیں سمجھ آئی ہے۔۔۔پھر کہتے ہیں شہریار بھائی غصے والے لگتے ہیں۔۔۔" مشل اسکی نقل اتارتے بولی تو معظم اونچی آواز میں ہنسنے لگا تھا

KZwrites

"غصہ ہمارے سر آنکھوں پر بھائی صاحب کا۔۔۔" معظم معنی خیز لہجے میں بولا تھا۔۔۔شازمہ

معظم کی باتوں اور نظروں سے شدید کنفیوز ہو رہی تھی۔۔۔اوپر سے اسکے

اتنے کھلے لفظوں میں تعریف کرنے پر شازمہ کی پلکیں تک لرزنے لگی تھیں۔۔۔معظم اسکو کنفیوز ہوتا دیکھ کر مخظوظ

ہو رہا تھا۔۔۔وہ اس سے نظریں چرا رہی تھی وہ اسکا ہر ایکٹ صاف محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔مشل نے شازمہ کے سنجیدہ سے چہرے کو دیکھتے اشارے سے معظم کو سختی سے منع کیا تو معظم نے بھی جوابا کان پکڑتے سوری کہا تھا

kzwrites

"م۔مشل۔۔۔مجھے نیند آگئی ہے۔۔۔" شازمہ چائے کا
کپ رکھتے ہوئے بمشکل پائی تھی

KZwrites

"آئیں۔۔۔میں آپکو آپکا روم دکھاتا ہوں ،مشل تو
آج پھپھو کی جان نہیں چھوڑنے والی۔۔۔" معظم
فورا کھڑے ہو کر اسکے ہاتھ سے کپ لے کر ٹیبل
پر رکھتے بولا تو مشل اور خانم خاتون نے آپس

میں معنی خیز نظریں ملائی تھیں

"میں۔۔۔وہ۔۔" شازمہ کا لہجہ بھی کنفیوز ہونے لگا تو مشل اٹھ کھڑی ہوئی تھی ، معظم کو آنکھیں سکیڑ کر دیکھتے و ماں اور شازمہ سے ایک ساتھ مخاطب ہوئی تھی "چلو چلتے ہیں،مجھے بھی نیند آرہی ہے۔۔۔ماما میں تھوڑا سو لوں۔۔۔آپ بھی آجائیں ادھر ہی۔۔۔"

KZwrites

"Yar mujhy akele chor gyi ho na aj..."

KZwrites

"Ab ao g jb b wapis to khair nai tumhari, telling you...."

مشل معظم کو باقاعدہ گھور کر تنبیہی نظروں سے دیکھتے کمرے میں داخل ہوئی تو شہریار

کے کچھ لمحوں پہلے آئے ہوئے ٹیکسٹس پڑھ کر چہرہ یک دم سرخ ہوا تھا

"Jo haal ha ma mera iswqt...tum soch nai sakti..."

KZwrites

"Need sy bura hal ha magar so nai paa rha..."

"Jitna yeh aj mjhy tang kr rha ha, utna hi kal tumhy tarpaon ga ab... Messgae dekhi ja rhi ho,free ho to video py ao...?"

مزید میسجز آتے دیکھ کر وہ ادھر اُدھر نظر دوڑاتے فون ہاتھ میں لیے کمرے میں ایک جانب بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"Did you reach there safely....?"

"Main kafi din sy apko message krna chah rha tha lekin yeh soch kr nai kia k ap busy hon g...but now,i really want to talk...bohat zruri hogya ha...."

kzwrites

"Ap milti nai hain to i thought k apsy

aisy e poch lu jo pochna chahta hun.... I dont want to waste more time...mery dil main jo b ha mujhy btana ha apko...."

KZwrites

"Ap jab b messgaes dekhain please reply kiniye ga, I'll then call you back..."

"Waiting...."

"Waiting...."

KZwrites

"???"

"Main intazar kr rha hun..."

مختلف اوقات میں آئے آفتاب احمد کے میسجز دیکھ کر شازمہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"یہ کیوں میسج کر رہے ہیں...انکو کیسے پتہ لگ رہا ہے کہ میں پہنچی ہوں آج ہی...ہم نے تو پرانی ڈیٹس بھی کینسل کر دی تھیں....نہیں مجھے بات نہیں کرنی کوئی..." شازمہ خود میں بڑبڑائی تھی،بار بار اسکے مسیجز پڑھ کر شازمہ

نے کئی بار کی طرح اسکے سارے پچھلے میسجز

پڑھنا شروع کر دیئے تھے جو اتنے عرصے میں

وہ بھیجتا رہا تھا...بغیر اس سے بات کیے بھی

ایک الگ سا کنیکشن بن گیا تھا اسکی وٹس ایپ

چیٹ کے ساتھ...وہ اکثر اسکے میسجز پڑھ

لیتی تھی...لیکن اسکی بات سننے کا بھی

حوصلہ نہیں تھا

"تم.م.م کس سوچ میں ہو..." مشل شہریار کو

میسجز پر ٹرخا کر شازمہ کو فون میں گم دیکھ

کر اسکے پاس آکر بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"کچھ نہیں۔۔۔سونے لگی ہوں۔۔۔" شازمہ فون سائیڈ پر رکھتے لیٹ گئی تھی۔۔۔سفر کی تھکاوٹ سے جسم ہلکا ہلکا دُکھ رہا تھا

KZwrites

"ویسے۔۔۔معظم کیسا لگا تمھیں۔۔۔" مشل ابھی اسکے برابر لیٹتے ہوئے بولی تھی

"ٹھیک ہیں..." شازمہ نے نظریں چراتے مختصر جواب دیا تھا ، اسکو اس بات کا ادراک تھا کہ مشل کس سینس میں پوچھ رہی ہے

KZwrites

"میرا کزن تو کہہ رہا تھا کہ تم بہت فٹ اور خوبصورت ہو...اور تم بس "ٹھیک" کہہ رہی ہو....ناٹ فئیر...وہ تو نظر نہیں ہٹا پا رہے تم سے..." مشل اسکو آنکھ مارتے ہوئے بولی تو شازمہ کے ماتھے پر بل آئے تھے

"یار۔ ۔پلیز۔۔انکو منع کرو۔۔۔شہریار بھائی سامنے کچھ ایسا بولے تو شامت آجائے گی۔۔۔ پہلے بھی پتہ نہیں کیسے شہریار بھائی اگنور کر گئے تھے۔۔۔جب وہ ہاتھ ملانا چاہ رہے تھے۔۔۔انہیں منع کرو کہ ایسے اتنا فری ہو کر بات نہ کیا کریں۔۔۔۔عجیب فلرٹ سا بیہیویر ہے انکا۔۔۔"

شازمہ لیٹے لیٹے ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بولی تھی،ذہن میں آفتاب کے مسیجز گھومے جا رہے تھے۔۔۔دل کی حالت عجیب سی ہو رہی تھی

KZwrites

"تم اپنے بھائی کی ٹینشن نہ لو...تمھاری لائف ہے...تمھارا پورا حق ہے کہ تم اپنی فیلنگز ایکسپلور کرو ...ویسے... تمھارا بھائی بھی کم فلرٹ نہیں تھا شادی سے پہلے...اب تمھیں کیا بتاؤں..." مشل ابھی اسی کی طرح ٹانگ پر ٹانگ رکھتے بولی تو شازمہ حیرت سے اسکو دیکھنے لگی تھی

KZwrites

"بھائی اور فلرٹ...؟ جھوٹ مت بولو..."

"سچ بتا دیا نہ تو دماغ چکرا جائے گا
تمھارا...خیر جانے دو...نہیں تو نہ سہی...میں
منع کر دوں گی معظم کو..."

KZwrites

"چھوڑو معظم کو ،بتاؤ نہ بھائی کیسے تھے
شادی سے پہلے...؟ کیا فلرٹ کرتے تھے...؟ اتنا تو

مجھے پتہ ہے کہ تم انکو پہلے سے پسند تھی، کہاں ملے کیسے ملے تھے آپ دونوں...مجھے سارا بتاؤ..." شازمہ بے حد دلچسپی سے پوچھ رہی تھی شازمہ ایکسائٹمنٹ سے پوچھنے لگی

KZwrites

"سارا کچھ...؟ وہ تو ان سے پوچھے بغیر نہیں بتا سکتی...پتہ ہے میں کبھی تمھاری کوئی بات بھی ان سے شئیر نہیں کرتی...لیکن چلو اتنا بتا دیتی ہوں میرے گھر تک گھس آتے تھے وہ اگر میں ریپلائے نہیں کرتی تھی انہیں تو...دیکھ لو

اب...تم اتنا گھٹ گھٹ کر رہتی ہو اور اپنے بھائی کو دیکھو...بڑا غصہ آتا ہے مجھ ایسے ڈبل سٹینڈرڈز پر...اسی لیے تمھیں کہتی ہوں...اپنا ڈسی ژن خود لیا کرو...ایسے ہی باقی سب کی پرواہ کرنے کے چکر میں اپنے دل کو مارتی ہو تم...." مشل اسے رازداری سے بتا رہی تھی

KZwrites

"نہیں...نہیں...وہ ایسا نہیں کر سکتے...شہریار بھائی اتنے نان سیریس نہیں ہیں... وہ ایسی

حرکت کر ہی نہیں سکتے۔۔وہ تو کبھی ناک کیے
بغیر کمرے تک میں نہیں آتے۔۔" شازمہ
کانفیڈینس سے بولی تھی

"انکے بازو پر کٹ کا نشان ہے۔۔۔کبھی دیکھنا،وہ
اسی دن میں نے انکو مارا تھا جب گھر گھس
آئے تھے۔۔"

KZwrites

"کیا۔ا۔ا۔ا۔۔۔؟ تم نے مارا انکو۔۔۔؟ کچھ غلط کیا تھا انہوں نے کیا۔۔۔؟" شازمہ آنکھیں پھیلائے پریشان اور شرمندہ سے لہجے میں بولی تھی

"ارے نہیں۔۔۔وہ اپنی طرف سے ہیرو بنے ہوئے تھے اور میں اپنی زندگی کی ہیروئین۔۔۔بس دو مشکل لوگوں کا آمنہ سامنہ ہو گیا تھا۔۔۔یار ہر انسان اپنی سٹوری میں ہیرو ہوتا ہے ۔۔تم بھی اپنی لائف کو چانس دو۔۔۔کسی کی بھی پرواہ

KZwrites

کیے بغیر۔۔۔مجھے تم دوسروں کی مرضی کی
پرواہ کرتی ہوئی اچھی نہیں لگتی۔۔۔۔تمھیں
معظم پسند نہیں آیا تو تم کہو کہ تمھیں۔ں۔ں
پسند نہیں آیا۔۔۔شہریار کی پسند نا پسند کو ہر
بات میں نہ لایا کرو۔۔۔۔کچھ اپنے بیہاف پر بھی
بولا کرو۔۔۔۔" مشل ایک ہی سانس میں اپنی بات
سمجھانے کی کوشش کرنے لگی تو شازمہ گہری
سوچ میں ڈوب گئی تھی

kzwrites

"کیسے ہیں۔ں۔ں۔۔۔" معظم اگلی شام مشل اور شازمہ کو ڈراپ کرنے آیا تو شہریار کو بہت خوش مزاجی سے مخاطب کیا تھا

KZwrites

"فٹ اینڈ فائن۔۔۔تم بتاؤ۔۔۔" شہریار بھی مسکراتے ہوئے اس سے گلے ملا تو مشل نے سکھ کا سانس لیا تھا

"کل اگر آپ سب فری ہیں تو ایک چھوٹی سی ایگزیبیشن ہے borusan contemporary میں...وہاں میرے کچھ آرٹ پیسیز بھی ہونگے، آپ سب ضرور آئے گا...بلکہ میں پک کر لوں گا...مجھے اچھا لگے گا..." معظم شازمہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا

kzwrites

"ہاں ضرور آئیں گے....شازمہ کو تو کافی

انٹرسٹ بھی ہے آرٹ میں..." مشل بولی تو

شازمہ نے اسکے ہاتھ کو ایسے

مڑورا کہ کوئی نوٹس نہیں کر سکا تھا

KZwrites

"Really? Thats surprising....

پھر تو میں کل بہت انتظار کروں گا..سب

کا....ٹھیک ہے شہریار بھائی..." مشل کے

گھورنے پر معظم بات کو ترتیب دیتے اس سے

ہاتھ ملا کر بولا تو شہریار نے خوش دلی سے
ہاں میں سر ہلایا تھا "آپ آئیں اندر...کافی پیتے
ہیں---"

KZwrites

"نہیں میں بس گرلز کو ڈراپ کرنے آیا تھا،مجھے
کام سے جانا ہے...بابا اضمیر گئے ہیں تو بہت سے
کام میرے ذمے ہوتے ہین..." کہہ کر معظم اپنے
سن گلاسز لگائے لفٹ کی طرف بڑھ گیا اور دور

سے ایک نظر شازمہ پر ڈالی جو اپنے اڑتے سلکی

براؤن بالوں کو اپنے معصوم چہرے سے ہٹاتے

مشل کو فالو کرتے کرتے اندر جا رہی تھی،معظم

کے لبوں پر مسکراہٹ ابھری تھی

"تم مجھے بتا دیتے ،میں آجاتا پک کرنے..."

شہریار آنکھیں ملتا ہوا انکے ہمراہ اندر داخل ہوا

تھا

KZwrites

"مجھے تو وہاں نیند ہی نہیں آئی۔۔۔میں سونے جا رہی ہوں۔۔پتہ نہیں اِدھر بھی آتی ہے یا نہیں۔۔" کہتے ہوئے شازمہ سست سے قدم چلتے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی

KZwrites

"آپ کال ہی پک نہیں کر رہے تھے۔ے۔ے۔۔کب سے میں اور شازمہ ٹرائے کر رہے تھے۔۔طبیعت ٹھیک ہے نہ۔۔؟" مشل اسکے سوئے سوئے سے چہرے کو دیکھ کر فکر سے بولی تو شہریار نے

نظروں سے اسے کمرے میں آنے کا اشارہ کیا تھا

"تھوڑی ڈاؤن ہے بس..."

"کیا ہوا...؟ بخار تو نہیں ہو گیا....اتنا ریڈ ہو رہا ہے آپکا فیس...؟" مشل کمرے میں داخل ہوتے ہوتے اسکے چہرے کو چھو کر ٹمپریچر چیک کرنے لگی تھی جو تھوڑا زیادہ ہو رہا تھا

Kzwrites

"ہو گیا ہے۔۔۔اتارو اب آ کر۔۔۔" شہریار دروازہ لاک کر کے نیم اندھیرے کمرے میں اسکا ہاتھ تھامے سیدھا بیڈ تک لے آیا تھا۔۔۔بیڈ تک آتے آتے مشل نے شولڈر کیپ گردن سے نکال کر سر سے اتار کر ایک طرف پڑے صوفے پر پھینک دی تھی۔۔۔سٹریٹ کھلے بال پوری کمر پر بکھر گئے تھے

KZwrites

"بال سٹریٹ کر کے آئی ہو۔۔۔؟ سوؤ گی تو خراب ہو جائیں گے۔۔۔" شہریار بائیں ہاتھ سے اسکا

ہاتھ تھامے دوسرے ہاتھ سے اسکی لمبی جھولتی لٹوں کو اختیاط سے چھوتے ہوئے بولا تھا...مشل کے بال پہلے سے کافی لمبے دکھنے لگے تھے

KZwrites

"ابھی سونے کہاں دینا ہے آپ نے..." مشل اسکے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھنے میں مگن ، روانی میں بولی تو شہریار کے ہاتھ رک گئے تھے "تو

کیا رات کی تیاری کر کے آئی ہو...؟"

"ہاں...تو...." مشل اپنا ہاتھ اسکے گرم تپتے ہاتھ سے نکال کر دبا دبا سا مسکراتے ہوئے بولی تھی

kzwrites

"مائے گڈنیس،میرے لیے اتنی تیاری...؟ ایسے بال لمبے ہوگئے ہیں ویسے کافی...

You'll be managed very well----"

شہریار اسکے بالوں کی لینتھ کو اسکی کمر سے نیچے تک لاتے شرارت سے بولا تو مشل کے چہرے پر سرخ رنگ بکھرنے لگے تھے

KZwrites

"اور تیاری دکھاؤں...؟" مشل دونوں ہاتھ آپس

میں جوڑے پیٹ کے اگے باندھے شرمیلے سے
انداز میں بولی تو شہریار کی آنکھیں بھی
اسکے بخار سے تپتے چہرے جیسی سرخ ہوئی
تھیں

KZwrites

"دکھاؤ..." ہاتھ اسکے بازو کے پاس سے گزار کر
شہریار نے ایک مدھم سی لائٹ آن کر دی
تھی...ماحول کی خنکی میں بھی اسکا پورا

جسم صرف مشل کی باتوں سے ہی بے چین ہو گیا تھا...کل والی وائٹ ہائی نیک سویٹ شرٹ کے ساتھ سلوٹ زدہ سیاہ ٹراوز پہنے اسکے بکھرے بال اسکے گہری نیند سے جاگے ہونے کا ثبوت تھے

KZwrites

"لائٹ کیوں جلا دی۔ی..." مشل اسکی تپش زدہ نظروں سے گھبرائی تھی

"اور تیاری دیکھنے کے لیے..." سنجیدہ سی نظروں سے اسے دیکھتے شہریار نے اسکے گلابی سے گال کو انگوٹھے اور مڑی ہوئی انگلیوں کے نکلز سے آہستگی سے چھونا شروع کیا تو اسکے اتنے قریب ہونے پر مشل کو اسکے جسم کی ایک مخصوص سے خوشبو نے گھیرے میں لیا تھا

kzwrites

"وہ...میں نے ایک...میں دکھاتی ہوں..." کہتے

ہوئے مشل نے اپنا بلیک ڈھیلا ڈھالا سا سوئیٹر اتارا تو بلیک ہی سی تھرو لوز سی ٹاپ پہنے اسکا بھرا بھرا سراپا شہریار کی گرم نگاہوں میں آیا تھا...بال ایک بار پھر سے بے ترتیب ہو کر اسکے کندھوں پر پھیلے تو شہریار اسے اپنی ٹاپ کمر سے ٹھیک کرتے دیکھ کر بہت پیار سے اسکے بال کندھوں سے ہٹا کر پیچھے کو کرنے لگا تھا

kzwrites

"نظر کیسے ہٹاؤں گا اب...؟" ٹاپ کے شئیر سے

میٹیریل سے میں سے اسکی بلیک سٹائلش نیٹ

کی وائرڈ برا صاف نظر

آرہی تھی...اسکے صرف دیکھنے سے ہی مشل

کی اپنی سانسیں بھی تیز ہونے لگی تھیں

KZwrites

"آپکے..آپکے لیے پہنا ہے...اوور تو نہیں لگ رہا...؟

" مشل خود کو اسکی نظروں سے دیکھتے کچھ

کانشئیس سی ہوئی تھی

"میرے لیے پہنا ہے ، پھر تو اسے مزید اوور لگنا چاہئیے..." شہریار نے ٹاپ کے اوپر سے ہی اسکے وائیرڈ برا میں سے ابھرے حصے کو انگلیوں کی پوروں سے بے باکی سے دباتے دوسری جانب سے برا کو کھینچا تو مشل اسکے ہاتھ پکڑ کر اسے روکتے شرم سے دوہری ہوئی تھی

KZwrites

"ابھی اتنا ہی اوور رہنے دیں-ں-ں..." مشل ایک ہاتھ سے اسکے دونوں ہاتھ بمشکل جکڑے اپنی برا واپس ایڈجیسٹ کرتے سرخ انار ہوئے جا رہی تھی

KZwrites

"بخار کیوں ہوا آپکو...؟" اسکی نظروں کو خود پر فکس ہوا دیکھ کر مشل اپنے سانسوں کو بے ترتیب ہونے سے روک بھی نہیں پا رہی تھی...شہریار نے ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکال کر اسے بیس سے گریب کر کے بازوؤں کا حصار

بناتے لوئیر باڈی کو خود سے لگایا تو مشل کا ابھرا خوبصورت سینہ شہریار کے سینے سے تھوڑا نیچے مس ہونے لگا تھا

"تم پاس ہوتی تو نہ ہوتا۔۔۔تمھاری طلب کا بخار ہے سارا۔۔۔" شہریار اسکی جینز پر ہاتھ پھیرتے اسکی ہپس کو مسلسل دبوچ رہا تھا،نظریں گرم سے گرم ہوتی جا رہی تھیں

KZwrites

"آپ ایسے بات کرتے ہیں جیسے پہلی دفعہ ملنا ہو ہم نے۔۔ویسے۔۔۔کل میں نے بھی مِس کیا آپکو۔۔چلی تو میں گئی تھی لیکن آپ یاد آتے رہے۔۔۔" مشل گردن میں بازو ڈال کر اسکی ٹھوڑی شدت سے چومتے ہوئے بولی تو شہریار ماتھے پر شکنیں بکھیرتے اسکی جانب دیکھا تھا

KZwrites

"کچھ ہے یہاں کی ہوا میں۔۔۔؟ میرے لیے تیاری ہوئی ہے اتنی۔۔۔مجھے مِس بھی کیا ہے۔۔۔؟ میں کہیں نیند میں تو نہیں۔۔؟ خواب تو نہیں چل رہا کوئی۔۔۔؟" شہریار سر جھٹکتے خود کو ہوش دلانے کی ایکٹنگ کرنے لگا تو مشل کی ہنسی پورے کمرے میں گونجی تھی

KZwrites

"پتہ نہیں کیوں آج آپ۔۔۔بہت اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔یہ سویٹ شرٹ بہت اچھی لگ رہی ہے آپ

پر...کل ہی دل آگیا تھا اس میں آپکو دیکھ کر..." مشل اسکی طرف دیکھ کر بات مکمل کرتے اب کی بار اسکے گرم رخسار کو چومتے ہوئے بولی تو شہریار نے ہاتھ اسکی بیک سے ہٹا کر اسی وقت شرٹ اتار کر صوفے پر پھینک دی تھی...مشل کی باتیں،اسکا نرم گرم سا لمس پورے وجود کو بھڑکانے لگا تھا

kzwrites

"اب کیسا لگ رہا ہوں..." شہریار چہرہ قدرے جھکا کر بھاری سی آواز میں بولا تو مشل اسکے

سخت جان وجود کو دیکھتے ایک قدم پیچھے ہوئی تھی

"ایسے تو آپ پرفیکٹ لگتے ہیں...پر...مجھ سے دیکھا نہیں جاتا..." مشل ہاتھ بیڈ کراون پر رکھ کر دیوار سے لگتے ،کانپتی سی آواز میں بولی تھی

Kzwrites

"تو میں بھی شرٹ پہن کر رکھا کروں کیا...؟ "

شہریار نے مشل کو بازو سے کھینچ کر اپنے پاس کیا تو مشل نے اسکی بات پر کھل کر مسکراتے سر نفی میں ہلاہا تھا

KZwrites

"تو تم بھی اتار دیا کرو بغیر جھجھک کے...تم بھی پرفیکٹ ہو..." لہجے کی گرمی بڑھتی جا رہی تھی...اسکے جسم سے اٹھتی سٹرانگ

مردانہ خوشبو مشل کو اپنے حواسوں پر چھاتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔وہ خوشبو اب اسکا سکون بن چکی تھی

KZwrites

"آپ کا ٹمپریچر بہت زیادہ کو رہا ہے۔۔۔کوئی میڈیسن لینی چاہئیے آپکو۔۔۔" مشل اسکے چہرے کو چھوتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔شہریار اسکے سٹریٹ ہوۓ سلکی بالوں میں اپنی انگلیاں چلا

اتا اسکی کمر پر دباؤ ڈالتے اسکو مزید اپنے

قریب کر رہا تھا

"لینے لگا ہوں بس...." معنی خیز لہجے میں

بولتے شہریار نے ہاتھ اسکے ٹاپ میں کمر کی

جانب سے گھساتے اسکی برہنہ ملائم سی جلد

کو بھرپور چھوا تھا...مشل کے گال شہریار کے

چوڑے پھولے سینے سے مس ہو رہے تھے....

اسکے نرم و ملائم بالوں میں انگلیاں پھیرتے

KZwrites

اسکے کنڈشنر کی محسوس مہک شہریار کو مدہوش کر رہی تھی،مشل نے اپنے ہاتھ اسکی بیک کمر پر رکھے تو اسکی گرم تپتی کمر کی تپش سے اسکو اپنی ہتھیلیاں جلتی محسوس ہو رہی تھی

KZwrites

"لائٹ آف کر دیں گے۔۔؟" اسے ٹاپ کو کمر سے سرکا کر اوپر کی جانب کرتا دیکھ کر مشل اپنے گال اسکے سینے سے پیچھے کرتے بولی تو شہریار نے اتنی دیر میں پہلی بار اسکے بال

گردن کی بیک سے اپنی مٹھی میں لیتے اسکا چہرہ اپنے سامنے کیا تھا "اتنی جلدی ہے بیڈ پر جانے کی۔۔۔؟؟"

"ن۔۔۔نہیں۔۔۔میں نے تو ویسے ہی کہا ہے۔۔۔بیڈ پر تو نہیں جانا۔۔۔" مشل کو ایک دم ڈھیروں شرم نے آگھیرا تو شہریار بھکے انداز میں مسکراتے اسکے بال چھوڑ کر وہیں انگلیوں سے سہلاتے اسکے گلاب ہوتے چہرے کو دیکھنے لگا تھا

KZwrites

"ویسے ہی ،تو تم کچھ نہیں کہتی..." مخمور سے لہجے میں بولتے اسکی گردن کو بالوں سمیت اپنی پوری ہتھیلی کے قبضے میں لیتے اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں سے ہلکے سے مس کرتے پیچھے کیے تو دونوں کی بے تاب نظریں ملی تھیں

KZwrites

"دل چاہ رہا ہے تو بتاؤ..." شہریار نے اسکے گال ،

ٹھوڑی ،

ہونٹوں کے آس پاس چھوٹی کسز کرنے لگا تو

مشل سر نفی میں ہلاتے اپنے ایکٹ کے برعکس ،

ہونٹوں کو اسکے گرم ہونٹوں کی حدود میں

کرنے کو بے چین ہونے لگی تھی

KZwrites

"دل چاہ رہا ہے نہ...؟ اسی لیے تو یہ تیاری کی

ہے..." شہریار جان بوجھ کر اسکے ہونٹوں کو چھوڑ کر وہیں بلکل پاس

زبان پھیرتے اسکی ملائیم جلد کو لک کر رہا تھا...اسکے گالوں کو اپنے ہونٹوں میں بھر کر سک کرتے اسکی ٹھوڑی کو چومتے وہ مسلسل اسکی آنکھوں میں بھی جھانک رہا تھا...ہاتھ ٹاپ کے اندر ہی کمر سے ہٹ کر پیٹ کی جانب سرکنے لگے تھے....جسموں کی حرارت برابر ہونے لگی تھی

KZwrites

"نہیں۔ں۔۔۔" زبان سے انکاری ہو کر مشل نے ہونٹوں کے آس پاس اسکے مسلسل چومنے پر بے چین ہوتے خود اسکے نچلے

ہونٹ پر کس کی تو شہریار نے اپنے ادھ کھلے اسکے لمس سے بھیگے ہونٹ اسکے ہونٹوں کے مزید قریب کر دیے تھے۔۔۔مشل کی گردن پر اسکی ہتھیلی کی گرفت اور سخت ہوئی تھی۔۔۔دوسرے ہاتھ سے کمر کے خم کو ذرا سختی سے دبوچا تو مشل کے ہونٹوں نے خودبخود اسکے ہونٹوں کو چھو لیا تھا

KZwrites

"کدھر ہے تمھارا دل۔۔۔اسکو تو آج میں تسلی سے
چیک کرتا ہوں۔۔۔کہ پرابلم کیا ہے۔۔۔" شہریار
دیوانہ وار اسکی سانسیں انہیل کرتے ہارھ کمر
کے خم سے اوپر لیجاتے اسکے سینے کو برا
سمیت مٹھی میں بھینچنے لگا تو مشل اسکی
گرفت میں باقاعدہ پھڑپھڑا گئی تھی۔۔۔اسکے
ہونٹوں کو شدت سے چومتے وہ اسکی زبان تک
رسائی حاصل کرنے کی کوشش میں اسکے دل
کے مقام کو بے چینی سے ٹٹولنے لگا تھا۔۔۔۔مشل

KZwrites

اسکے اچانک جنونی ہونے پر پیچھے کو کھسکنے

کی کوشش کرنے لگی تو شہریار نے اسکو ویسے

ہی بیڈ پر گرا کر خود گھٹنوں کے بل ہوتے اسکے

بے ترتیب ہوئے وجود کو ایک گہری نظر سے

دیکھا تھا۔۔۔بال کندھوں پر ، سینے پر آئے ہوئے

تھے۔۔ شئیر ٹاپ ایک طرف سے برا تک آیا ہوا

تھا۔۔برا تک ایک جانب سے بے ترتیب ہوئی پڑی

تھی

kzwrites

"بولو دل چاہ رہا ہے کہ نہیں۔۔۔؟"

" میری میڈیسن بننے کا۔۔؟"

"میرا بخار اتارنے کا۔۔؟" اسکی نازک سی ٹاپ کو پکڑ کر اونچا کرتے شہریار برا سٹریپ کندھے سے نیچے کر کے اسے مزید بے ترتیب کرتے، سرخ ہوتی گردن پر جھک کر اپنے لب رگڑتے نیچے کا رخ کرنے لگا تھا۔۔چھوٹی چھوٹی کسز کرتے اسکے کندھے پر بئیرڈ رگڑتے سائیڈ ابھار کو ذرا

KZwrites

سختی سے سک کیا تو مشل اسکے مضبوط
کندھوں کو تھام کر اسکے بھاری وجود کے نیچے
کسمساتے نفی میں سر ہلانے لگی تھی...اسکا
سختی سے چھونا بھی اب اچھا لگنے لگا
تھا...اسکے رنگ میں وہ آہستہ آہستہ ڈھلنے لگی
تھی

KZwrites

To be continued...

میں تیرا بسمل ہو گیا
KZ writes

"بولو دل چاہ رہا ہے کہ نہیں...؟"

KZwrites

" میری میڈیسن بننے کا...؟"

"میرا بخار اتارنے کا...؟" اسکی نازک سی ٹاپ کو

پکڑ کر اونچا کرتے شہریار برا سٹریپ کندھے سے نیچے کر کے اسے مزید بے ترتیب کرتے، سرخ ہوتی گردن پر جھک کر اپنے لب رگڑتے نیچے کا رخ کرنے لگا تھا...چھوٹی چھوٹی کسز کرتے اسکے کندھے پر بئیرڈ رگڑتے سائیڈ ابھار کو ذرا سختی سے سک کیا تو مشل اسکے مضبوط کندھوں کو تھام کر اسکے بھاری وجود کے نیچے کسمساتے نفی میں سر ہلانے لگی تھی...اسکا سختی سے چھونا بھی اب اچھا لگنے لگا تھا...اسکے رنگ میں وہ آہستہ آہستہ ڈھلنے لگی تھی

kzwrites

"سسہہ۔۔۔آپ ایسے بار بار پوچھتے ہیں تو شرم آتی ہے مجھے۔ے۔ے۔۔۔" سلگتے کندھوں پر انگلیاں دھنسائے مشل نے معصوم سی نظروں سے اسکے دھواں ہوتے چہرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔شہریار کے چہرے کی سرخی کے ساتھ ساتھ اسکی سانسوں کی گرمی بھی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔پورا وجود تپ رہا تھا

KZwrites

"جب ایسی صورت بناتی ہو تو دل چاہتا ہے
جھنجھوڑ کر رکھ دوں تمھیں..." بخار کی حدت
بڑھنے لگی تو نظروں کے ساتھ لہجے میں بھی
سخت بے چینی عود آئی تھی...بئیرڈ اسکے بازو
سے گہری طلب سے سہلاتے شہریار نے نچلے
وجود کا دباؤ اسکی ٹانگوں پر بڑھایا تو مشل نے
پاؤں میں پھنسے ہوئے جوتوں کو پاؤں کی
انگلیوں کی مدد سے ہی ایک ایک کر کے اتار
پھینکا تھا....وہ شہریار کے بھاری بھر کم وجود
کے نیچے مکمل چھپی ہوئی تھی...اسکی

KZwrites

سانسوں کی گرمی مشل کی سانسوں کی رفتار

بھی بڑھانے لگی تھی

"کیسے بات کر رہے ہیں...اور...آپکا بخار تیز

کیوں ہو رہا ہے..." اسکی بئیرڈ کی چبھن....گرم

سلگتے لبوں کی حرکت سینے کے آس پاس

محسوس کرتے مشل نے اسکے مدہوش سے

چہرے کو بمشکل اپنے ہاتھوں میں لے کر اسکے

KZwrites

ماتھے کو چھوا تھا

"یہ بخار تم نے اتارنا ہے...اپنے اندر میری جان...." چہرہ اسکے سینے سے ہٹا کر تھوڑا اونچا کرتے شہریار نے گرم نظروں سے اسے دیکھا تھا...اسکے ادھ کھلے ہونٹ چھوٹی چھوٹی سانسیں بھرتے نظر آئے تو کہنیوں کے بل اوپر ہوتے وہ گہری سانس ان گلاب سے

KZwrites

ملائم لبوں پر چھوڑتے ایک ساتھ دونوں

ہونٹوں کو اپنی سخت گرفت میں لے گیا

تھا...مشل کے ہاتھوں ابھی بھی اسکے چہرے پر

تھے...دھڑکنیں ایک رفتار پر منتشر ہو رہی تھیں

KZwrites

"ایک دن کے لیے گئی تھی...بیمار ہو گئے آپ

تو..." اسکے کانوں کو انگوٹھوں سے سہلاتے

مشل نے اپنے ہونٹ اسکی سخت گرفت سے ایک

پل کو آزاد ہونے پر شرارت سے کہا تو شہریار نے

مسکراتے ہوئے بھیگے ہونٹ اسکے رخسار پر رکھ

کر چھوٹی سی کسز کرتے کرتے ،نظریں اس سے

ملائے ہوئے ہی ہاتھ کا رخ نیچے کرتے جینز کے

بیچ و بیچ ہاتھ رکھ کر اسکی نازک سی ساخت

کو سختی سے پنچ کیا تو مشل بری طرح سسک

کر اسکے چہرے کو زور سے دبوچے پیچھے کو

کھسک گئی تھی

KZwrites

"اسی لیے نہیں جانے دے رہا تھا نہ کل...رات سے

اب تک جتنا بے چین رہا ہوں نہ...تمھیں اندازہ

ہی نہیں ہے..." چہرہ نیچے کو لیجا کر اسکی

ٹھوڑی کو چومتے وہ ہاتھ سے ناقاٹعدہ وجائینہ

پر دباؤ سا ڈالنے لگا تو مشل ہاتھ اسکے چہرے

سے ہٹا کر واپس کندھوں پر لاتے چہرے کے

تاثرات بدلے بغیر اندر ہی اندر مچل سی گئی

تھی

KZwrites

"آپ تو پھر۔ر۔ر سو گئے تھے۔۔۔مجھے تو نیند

بھی نہیں آرہی تھی۔۔۔جا کر پتہ لگا کہ۔۔۔۔۔"

کھنی اسکے کندھے سے ٹکائے مشل نے اسکے سر

کی بیک پر بالوں کو چھوتے اپنے سینے پر ہوتی

اسکے ہونٹوں کی حرکت کو محسوس کرتے

ہلکی سی آنکھیں موندی تھیں

kzwrites

"کہ۔۔۔؟" جینز پر سے کلٹ پر انگوٹھے کا دباؤ

بڑھاتے وہ اسکے چہرے پر بے قراری دیکھ کر

مزید سلگ رہا تھا۔۔آواز میں بھاری پن کی انتہا

ہو رہی تھی۔۔۔برا ایک جانب سے کھینچ کر نیچے

کرتے ، ہونٹوں میں نپل کو ایک معنی خیز سی

آواز سے بھرتے وہ اسکے پورے وجود کو اپنی تحویل میں لے گیا تھا

KZwrites

"کہ....مجھے تو اب آپکے ساتھ .... سونے کی ... عادت... ہو گئی ... ہوئی ہے..." لفظ سانسوں کے ساتھ وقفے لینے لگے تھے...پاؤں کی انگلیوں کو میچے وہ اپنے چہرے پر اس نے قراری کو ظاہر نہ کرنے کی بھرپور تگ و دو کے باوجود بھی بے

چین دکھائی دینے لگی تھی...گرم گرم ہونٹوں کا لمس سینے کو بھگوئے جا رہا تھا...ابھاروں کے درمیان اسکے چہرے کی بے باک حرکت پر پورا جسم میں سنسنی پھیل رہی تھی

KZwrites

"تمھیں...میرے ساتھ جاگنے کی عادت ہو گئی ہوئی ہے...یہ سب مِس کر رہی تھی نہ...ہممم..."

برا کو یونہی بے ترتیب چھوڑ کر چہرہ دھیرے

دھیرے نیچے کھسکاتے اسکے ٹاپ کو پیٹ سے
مکمل اوپر کر کے، نیول کے آس پاس شفاف ملا
ئیم جلد پر زبان پھیرتے...ہونٹوں سے ہلکا ہلکا
سک کرتے وہ اسکی جینز ان زپ کرنے لگا تو
مشل اسکی گرم زبان کی حرکت کو پیٹ کے
نچلے حصے پر محسوس کرتے ایک ہاتھ میں
بیڈشیٹ دبوچے،دوسرے ہاتھ سے اسکے بالوں
کو جکڑنے لگی تھی....اسکی انگلیوں کی جنبش
پینٹی پر ہوئی تو بے چینی سے سانسوں کا حال
برا ہونے لگا تھا

KZwrites

"ایسی بات نہیں ہے---میں---سچ میں صرف آپ کو مس کر رہی---تھی---" پیٹ کا نچلا ابھرا حصہ اسکے ہونٹوں کی زد میں ہونے پر پورا جسم سلگنے لگا تھا--- آواز میں طلب سے بھری بے چینی چھلکنے لگی تھی

KZwrites

"اور یہ کس کو مِس کر رہی تھی..." نیول سے
تھوڑا نیچے پیٹ کی ایک جانب خم کے قریب
ہلکے سے بیبیرڈ سہلاتے شہریار نے پینٹی پر سے
اسکی نمی کو بھرپور طرح چھیڑا تو مشل
ہونٹوں کو آپس میں بھینچ کر بھی ایک معنی
خیز با آواز سسکی کو روک نہیں پائی تھی

KZwrites

"اسکا مجھے نہیں پتہ..ہ.ہ..." ٹانگوں کو کھینچ

کر اسکے گرد حصار بناتے باقاعدہ بے چین سی حرکت کرتے وہ اسکے وجود کے نیچے مچل اٹھی تھی

KZwrites

"میری نظروں میں ساری رات تمھاری یہ نظریں چھائی رہی ہیں مشل---"

"بلکل یہی----"

"جن سے تم سب چھپانے کی کوشش کرتی ہو.... ناکام سی..." چہرہ پیٹ سے ہٹا کر اسکی نظروں میں جھانک کر کہتے ، ہونٹوں کا سفر کمر کے خم سے نیچے کو ہوتے لو ہینڈل پر آ کر رکا تو مشل اپنا سر پیچھے کو پھینکے اسکے سر کو انگلیوں کی پوروں سے بمشکل چھوتے، ٹانگیں اسکے گرد بینڈ کیے بکھری حالت میں مدہوش ہونے لگی تھی...بے ترتیب ہوئے بلاؤز سے چھلکتے ایک ابھار کو کور کرتے مشل نے اسکی انگلیوں کی سست مگر ٹیزنگ سی جنبش

KZwrites

وجائنہ پر محسوس کر کے بے چینی کی انتہا کو

پہنچتے اسکا چہرہ اپنے لو ہینڈل سے پیچھے

کرنے کی کوشش کی تو شہریار نے وہیں پر

شدت سے سک کرتے تھائی پر اوپر کی جانب

دانتوں سے ہلکے سے دباو ڈالتے اسکے پورے

وجود کو کانپنے پر مجبور کر دیا تھا

KZwrites

"نہ مانو تم..." بھنوؤں کو خطرناک سی جنبش

دے کر سنجدیدہ سے لہجے میں بول کر شہریار

نے گھٹنوں کے بل اسکی ٹانگوں کے درمیان

بیٹھتے تھائیز سے کھینچ کر اسکی جینز نیچے

کرتے پاؤں ڈے نکالی تو مشل اپنے پاؤں اس کے

کندھوں پر رکھ کر ان پر زور ڈالتے بیڈ پر

پیچھے کو کھسکنے لگی تھی "آپ نے ضرور

منوانا ہے۔۔۔"

KZwrites

"تمھارے منہ سے سننا ہے بس۔۔۔"

"حال دیکھو اپنا۔۔۔" شہریار نے تھائیز سے پکڑ کر ٹانگیں کھینچتے واپس اسکو اپنی تحویل میں لیتے، نچلے ہونٹ کو اپنے دانتوں میں دبائے مشل کے بھیگے وجود کی طرف دیکھا وہ اسکی بہکی نظروں سے گھبرا کر اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں چھپانے لگی تھی

KZwrites

"بولو نہ۔۔۔یہاں کیا فیل ہوتا ہے۔۔۔؟" شہریار اس کے بکھرے وجود پر نظریں گاڑے ، انگوٹھا اسکی سیاہ جالی کی پینٹی پر پھیرنے لگا تھا جس سے اسکی گلابیاں باقاعدہ چھلک رہی تھیں۔۔۔سفید شفاف ٹانگوں کو اپنی سانولی تھائیز کے ارد گرد مکمل بے باکی سے پھیلائے وہ ایک ہاتھ سے اسکے گھٹنے کو تھامے دوسرے ہاتھ سے مسلسل اسکی نازک نم جلد کو چھوئے جا رہا تھا۔۔۔مشل کے چہرے پر آتے پسینے کو دیکھ کر اسکی اپنی حالت بھی بگڑنے لگی تھی۔۔۔دماغ ماؤف سا ہونے لگا تھا

KZwrites

"یہ کوئی بتانے والی بات ہے۔۔۔؟ آہہہہ۔۔۔"

اپنے احساسات کو کوئی لفظ نہ دے پانے پر مشل کا لہجہ روہانسا ہونے لگا تھا۔۔اسکی انگلیوں کی حرکت بے باک ہوتی جا رہی تھی۔۔۔نظریں الگ بے حال کر رہی تھیں۔۔۔پینٹی کو ایک طرف سرکاتے وہ اسکی گداز سی گہرائی میں دو انگلیاں دھنساتے اسکے چہرے کے اڑتے رنگ دیکھ کر گھٹنے پر دھڑے ہاتھ سے

KZwrites

اسکی ٹانگوں کو ایک دوسرے سے دور کرتے ان

میں فاصلہ پہلے سے بڑھانے لگا تھا

"یہ کیا۔ا۔۔۔آہہ۔۔۔کیا کر رہے ہیں۔۔۔" اسکی

انگلیوں کی نئی سی حرکت پر مچلتے مشل کے

ہونٹ اس لمس سے کھلتے جا رہے تھے،سانس

لینا محال ہونے لگا تھا

KZwrites

"تم سے تمھارے دل کی باتیں اگلوانے کے راستے

ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔" اپنا ایک ہاتھ مشل کے چہرے

کے پاس بیڈ پر رکھ کر اس پر جھکتے وہ اسکے

نم وجود میں انگلیاں بے دردی سے دھکیلتے

اسکے سسکتے چہرے کو بہت قریب سے دیکھ

کر مخظوظ ہوتی نظروں سے اسے مزید تڑپائے

جا رہا تھا۔۔۔تھائی میں موجود چین شہریار کے

بازو کو چھو رہی تھی۔۔۔مشل کی پل پل سمٹتی

ٹانگوں کو وہ مسلسل کھول رہا تھا۔۔۔اسکے

وجود کی گہرائی میں انگلیوں سے سخت

حرکت دیتے ،گداز سے جسم پر کپکپی سی

kzwrites

طاری ہوتے دیکھ کر شہریار کا خود پر سے کنٹرول بھی کھونے لگا تھا...بخار کی حدت بڑھتی جا رہی تھی

KZwrites

کچھ دیر یونہی ٹیز کرتے اسکی پینٹی آدھی ٹانگوں تک لا کر وہ اپنا ہاتھ پھر سے وہاں پھیرنے لگا تو مشل کی گرم آگ ہوتی سانسوں کو محسوس کرتے اس نے کچھ توقف سے

پینٹی مکمل اتار دی تھی...مشل اسکے وجود کی سختی کو اپنی حدود میں محسوس کرنے کو بری طرح بے قرار ہونے لگی تھی لیکن خود سے ایسا کہنے کا سوچ کر ہی بہت عجیب سا لگ رہا تھا...کچھ سمجھ نہ آنے پر سینے سے ٹاپ کو کھینچ کر پیٹ کی جانب نیچے کرنے لگی تھی...سانسیں بری طرح پھول رہی تھیں

KZwrites

"میں یہاں دیکھ تو نہیں رہا جو کور کر رہی ہو...میرا دھیان کہیں اور ہے آج..." گرم نگاہوں سے اسے دیکھ کر کہتے ہوئے ، بھیگتے جسم کی نمی کو اسکی تھائی سے صاف کرتے ہیڈ سے اتر کر اس سے پیچھے ہوتے کھڑا ہوا تو مشل نے تیز سانسیں بھرتے نچلے خشک ہوتے ہونٹ کو تر کرتے اسکے توانا وجود کی جانب دیکھا تھا، چہرے پر ایسی سرخی پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی...وہ بھی ٹراؤزر کو نیچے کرتے بغیر کوئی نڈروئیر پہنے، خود کو ٹٹولتے مشل کے بکھرے وجود کو مکمل نظروں میں لیے ہوئے تھا جو

kzwrites

اس کے ٹراؤزر اتارنے پر اپنی ٹانگیں سمیٹے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔سلکی بال کندھوں کی اطراف میں الجھی حالت میں بکھرے تھے۔۔۔ہونٹ ادھ کھلے سے تھے۔۔تھائی میں باریک سی چین چمک رہی تھی۔۔۔سبز آنکھیں آج بے حد مخمور تھیں

KZwrites

"کدھر۔ر۔۔۔؟ کدھر ہے دھیان آپکا۔۔۔" دونوں ہاتھ اپنی تھائیز کے پاس بیڈشیٹ پر رکھے وہ

جذبوں سے چور لہجے میں بولی تو شہریار گھٹنوں کے بل بیڈ پر سہارا لیتے مشل کو اسکے پاؤں سے کھینچ کر اسکے بیٹھے بیٹھے ہی گھسیٹ کر بیڈ کے کنارے لے آیا تھا

KZwrites

"تمھیں کہاں چاہئیے میرا دھیان۔۔۔؟ " اسکے ٹاپ کو بہت آرام سے کھینچ کر بازوؤں سے نکالتے وہ جھک کر اسکے بالوں پر لب رکھتے بلاؤز کی ہک کھولتے ہوئے خمار آلود لہجے میں بول تھا

"مجھے کہیں نہیں چاہئیے--" اتنی دیر سے
اسکے ٹیز کیے جانے پر ناراض سے لہجے میں
بولتے مشل نے برا کے جسم سے الگ ہوتے ہی
فورا اپنے سینے پر ہاتھ رکھے تو شہریار نے
نظروں میں وارننگ لیے سر آہستگی سے نفی
میں ہلا کر اسے سرخ انگارہ ہوتی آنکھوں سے
دیکھتے ، ہاتھ وہاں سے ہٹا کر اس پر جھکتے
اپنے ہاتھوں سے ان گداز گوشوں کو محسوس

KZwrites

کرتے،اسکو بیڈ پر گرا لیا تھا...بال آف وائٹ بیڈشیٹ پر خوبصورتی سے بکھر گئے تھے

KZwrites

"نہیں چاہئیے تو ملے گا بھی نہیں پھر...ترستی رہو گی ایسے ہی..." اسکے گرم گداز ابھاروں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں بھرتے وہ جھک کر اپنی زبان سے انکے سروں کو چھونے لگا تھا...چہرے کی حدت یک دم بڑھ گئی تھی...مشل کے

ہاتھوں کو اپنے سر کی بجائے بیڈشیٹ دبوچتے

دیکھ کر اسکی ناراضگی ، بے قراری پنپتے وہ

دیوانہ وار اپنے ہونٹوں میں اسکے ملائیم

حصوں کو بھرنے لگا تھا۔۔۔اسے مزید بے چینی

کی انتہاؤں پر پہنچاتے وہ گیلی زبان وہاں

پھیرتے شدت سے ہر حصے کو سک کرنے لگا

تھا۔۔۔اسکی بڑھتی گستاخیوں پر۔۔۔اسکے وجود

کی سختیوں کو اپنی ٹانگوں کے بلکہ درمیان

گڑھتا محسوس کرتے بیڈشیٹ چھوڑ کر مشل

اپنے دونوں ہاتھ اپنے سر کے بالوں میں پھنسائے

اسکی بڑھتی شدتوں کو سہتے خود بھی

KZwrites

مدہوش ہو رہی تھی۔۔۔آنکھیں خمار سے ہلکی ہلکی نم ہو رہی تھیں۔۔۔پورا وجود اسکو محسوس کرنے کو بے تاب تھا

KZwrites

"چلو پکڑ لو مجھے۔۔۔ناراض کیوں ہو رہی ہو بھئی مڈ سیشن۔۔۔" اسے آنکھیں موندے اپنے بال جکڑے دیکھ کر شہریار اسکے سینے پر سرخیاں بکھیرتے ہوئے ایک پل کو تھما تھا۔۔۔ اس پر

جھکے ہوئے بیڈ کے کنارے کھڑا وہ ایک گھٹنہ اسکی لیگز کے درمیان رکھتے مکمل اس پر ڈھے گیا تھا

KZwrites

"آپ تنگ کر رہے ہیں۔ں۔۔۔سسسسہہ۔۔۔" کانپتی آواز میں بولتے مشل نے آنکھیں کھول کر ماتھے پر پھیلی بے چین شکنوں کو کم کیا ہی تھا کہ شہریار اس سے نظریں ملائے،مضبوط سخت وجود کو اسکے گرم نرم نم وجود پر ذرا سا سہ لاتے اچانک ایک جھٹکے سے اس میں پوری

طرح مکمل گم ہوا تو مشل کے خلق سے بے ہنگم
سی سسکاری برآمد ہوئی تھی

KZwrites

"نہیں کرتا میری جان۔ن۔۔۔اگھہہ۔۔۔۔" خود پر
سے قابو کھو کر ان گرم حدود میں شامل ہوتے
ہی جو سکون رگ و پے میں دوڑا تھا بلکل
ویسی ہی رمق اسکے چہرے پر دیکھ کر نظروں
میں ایک سرور ابھرا تھا۔۔۔دونوں کے چہروں

میں خون کی گردش ایک ہی جیسی شدت سے بڑھی تھی

KZwrites

"نہیں کرتا۔۔تنگ۔گ۔۔۔" خوبصورت چہرے پر جھک کر پیار سے اسکے گال سے اپنا چہرہ جوڑتے آہستگی سے خود کو اس سے الگ کے اسی شدت سے پھر سے سماتے وہ اسکے چہرے پر وہی رنگ دوبارہ دیکھنے کو بے قرار ہوا

تھا...اسکے چہرے پر پھیلتی سکون کی
لہر...دھیمی سی معنی خیز مسکراہٹ نے
شہریار کے وجود میں سختی مزید بڑھا دی
تھی...اس بار اس کی نمی کی ابھرتی آواز میں
زوردار جھٹکے دیتے وہ دونوں گھٹنے بیڈ کے
کنارے رکھ کر پورا اسکے وجود پر حاوی ہو گیا
تھا...دائیاں ہاتھ اسکے سر پر جمائے ،لب اسکے گ
الوں پر رکھ کر گرم سانسیں لیتے وہ لوئیر باڈی
کو اسکے اگینسٹ شدت سے سٹرائیک کرتے اس
نم شور کو بڑھائے جا رہا تھا

kzwrites

"تھوڑا آرام سے۔ے۔۔۔سسسہ۔۔۔" اسکا وجود شدت سے خود میں شامل ہونے پر کچھ پل اسکی سختی سہتے مشل اسکے بازو پکڑ کر اپنے بے ہنگم ہلتے وجود کو ایک جگہ ٹکانے کی ناکام سی کوشش کرتے سسکنے لگی تھی۔۔۔شہریار کا گرم گا ہوتا چہرہ اپنے چہرے ، گردن سے مسلسل مس ہونے پر مشل اسکی پل پل بڑھتی حدت پر گھبرانے لگی تھی۔۔اسکا بخار میں جلتا وجود بے حد منہ زور ہو رہا تھا۔۔۔کمرہ چند پلوں میں اسکے شدت پسند جھٹکوں کی

kzwrites

گونج سے لرز اٹھا تھا...مشل آنکھیں بغیر بند کیے،ہلکا سا میچے اسکے بھاری جسم کے ٹکرانے سے خود کو پیچھے کو کھسکنے سے روک کر اسی کی جانب خود کو دھکیل رہی تھی

KZwrites

"تمھاری مرضیاں...آگگھہ....تب سنوں گا....جب خود ڈیمانڈ کرو گی ..ایسے مفت میں نہیں..."

بھاری سانسوں کے درمیان ، کچھ پل کو

آہستگی سے خود کو اس میں حرکت دے کر

کہتے اگلے ہی لمحے اسکی گہرائیوں میں بھرپور

جاندار سٹروک دے کر سماتے وہ اسکے کان کی

لو کو ہونٹوں میں بھر کر سک کرتے اسے بھی

اپنے وجود کے ساتھ گھلتے محسوس کر کے

مزید بپھرنے لگا تھا

KZwrites

"بس...بس..." اسے ہونٹ کھول کر بری طرح

سسکتے دیکھ کر،فرش پر کھڑے ہو کر پاؤں کو
اپنے کندھوں پر رکھ کر اسے اپنی جانب
گھسیٹ کر جنون خیزی دکھاتے اپنے نچلے
ہونٹ کو اپنے دانتوں میں دبائے شدت اختیار
کرتے ساتھ ساتھ اسکی تھائیز پر اپنے گرم ہاتھ
پھیرتے اسکو بھی اپنا ساتھ دینے پر اکسا رہا
تھا۔۔۔

KZwrites

اسکی چین پر ہاتھ رکھ کر اسکی تھائیز کو سینے سے لگائے وہ اسکے پاؤں اپنے چہرے کی اطراف میں رکھے پوری جان سے اسکے وجود میں اپنی گرمی انڈیل رہا تھا...کمرہ شدتوں سے لرزنے لگا تو خود کو سکون کے دہانے پر جاتا محسوس کر کے شہریار یک دم اس سے الگ ہوا تھا...سانسیں حد سے زیادہ تیز ہو رہی تھیں

kzwrites

"کیا ہوا۔ا۔ا..." اسے اچانک خود سے الگ ہوتا دیکھ کر مشل ٹرانس سے باہر آئی تھی...آنکھیں

نمی سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔اپنا بکھرے وجود کو کوئی ہوش نہیں تھا۔۔۔پاؤں پوری طرح کھولے، بیڈ کے کناروں پر رکھ کر اسے بیگز میں کچھ تلاشتے دیکھ کر مشل نے ماتھے سے پسینے کو صاف کیا تھا

KZwrites

"آج کنٹرول کوئی نہیں ہے۔۔۔یہ پہنا دو گی۔۔۔؟"

ریپر کو ہاتھ سے پھاڑ کر اسکی طرف بڑھاتے شہریار اسے سر نفی میں ہلاتے دیکھ کر،وقت ضائع کیے بغیر خود ہی اپنی مدد کرتے اسے

سخت نظروں سے گھورا تھا

"مشل۔۔۔میں بھی ضدی ہو جاؤں گا تمھاری طرح پھر اب۔۔۔" اسکی کھلی ہوئی ٹانگیں مزید کھول کر اس میں مکمل سماتے وہ اب شدید بے رحم ہوا تھا

"آہہ۔۔۔آرام سے۔ے۔۔۔" اسکی بات کی پرواہ کیے

KZwrites

بغیر مشل اسکی بے رحم شدتوں میں کھو کر اسکے وجود کے لمس پر پگھلے جا رہی تھی۔۔۔دھیان صرف اپنے بھیگے وجود کی تشنگی پر مرکوز ہو گیا تھا۔۔پلکوں پر لرزہ سا طاری ہو گیا تھا۔۔۔

KZwrites

اسے اتنا بے چین ہوتا دیکھ کر شہریار نظریں اسکے چہرے پر گاڑے ، ایک ٹانگ نیچے کر کے اسکا رخ ہلکا سا موڑ کر پھر سے اس میں سمایا تھا۔۔اسکا معنی خیز سسکنا ہر جذبے کو بڑھاوا دے رہا تھا

، مشل کی دونوں تھائیز سائیڈ کروٹ پر جوڑے
وہ اس پر مکمل جھکے ، ایک ہاتھ اسکے سینے
پر رکھتے دوسرے بازو کو اسکی کمر کے پاس
پھیلائے پوری شدت سے اپنے عمل میں تیزی لایا
تو مشل اسکی بازو پکڑ کر اسکا ہی سہارا لینے
پر مجبور ہو گئی تھی۔۔۔پورا وجود لرز رہا تھا ۔۔۔

KZwrites

دونوں کے جسم پسینے سے تر ہو رہے تھے ..

شہریار تیز تیز سانسیں لیتے اب اپنے ماتھے سے بالوں کو پیچھے کرتے اس پر برس رہا تھا جو پسینے سے اسکے ماتھے پر چپک گئے تھے....دونوں ہاتھ بیڈ پر رکھ کر اسکے وجود کو جھنجھوڑتے وہ فائینل سٹروکس دینے کو سکی کلائی ہاتھ میں لے کر سیدھا کھڑا ہوا تھا...مشل ابھی بھی سائیڈ کروٹ پر بینڈ تھی

KZwrites

"ایک منٹ ش۔۔۔شہریار۔۔۔" اسے اپنی کلائی تھامے ، تندور جیسے دہکتے چہرے سے اپنی جانب دیکھتا پا کر مشل نے ٹانگیں جوڑے جوڑے کروٹ سیدھی کی تھی

KZwrites

"تھک گئی ہو ایسے۔۔۔؟؟؟" سنجیدہ سے لہجے میں پوچھتے شہریار اسکی کلائی چھوڑ کر گھٹنوں سے پکڑ کر اسکی ٹانگوں کے درمیان

فاصلہ بناتے بغیر اسکے جواب کا انتظار کیے
اسکی سرخ ہوتی نازک گہرائی میں بھرپور
لینتھ سے سمایا تو مشل اسکی چٹان سی
سختی سہتے اب واقعی نڈھال ہونے لگی
تھی...وہ اسے سکون کی انتہا پر پہنچتا پا کر
بار بار وہیں سے واپس موڑ لیتا تھا

KZwrites

"ہ...ہاں...ں...ں..." مشل بول ہی رہی تھی کہ
شہریار نے اسکو پسینے سے تر بے حال ہوتا
دیکھ کر ، کمر سے پکڑے مزید شدت اختیار

کرتے جاندار سٹروکس دیتے اسکے لفظوں کو اسکی سسکیوں میں بدل کر اسکے وجود کی الجھنوں کو باآخر سلجھا ہی دیا تھا...

اسکے یک دم بے جان ہو کر تیزی سے بھیگتے وجود میں اپنی تسکین کی انتہا کو پہنچتے وہ مزید ظالم جھٹکے دیتا اسکے جسم کو زلزلوں کی زد میں لے آیا تھا...پسینے سے تر وجود لیے وہ اس کے بے جان وجود پر ہی ڈھے گیا تھا

kzwrites

"اتنی جلدی۔ی۔۔۔تھک گئی۔۔۔پوری رات پڑی ہے۔۔۔ہمت پکڑو۔۔۔میڈیسن کی کم از کم تین ڈوز لینی ہوتی ہیں۔۔۔" شہریار تیز تیز سانسیں بھرتے کہنیوں کے بل اس پر چھائے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے بول رہا تھا۔۔۔مشل سست رفتار ہوئی سانسیں لیتے خاموشی سی اسکے چہرے کو تکے جا رہی تھی

KZwrites

"آج ناراض تو نہیں ہونا نا۔۔۔؟ پہلے ہی بتا دو مجھے۔۔۔" اسے خاموشی سے کسی سوچ میں گم دیکھ کر یک دم سردی سی محسوس کرتے، شہریار اٹھ کر بلینکٹ اس پر ڈالتے شرارت سے بولا تو مشل منہ کمبل میں چھپا کر مسکرائی تھی

KZwrites

"آپ مجھے ڈمب سمجھتے ہیں کیا۔۔؟ کہ ایویں ناراض ہو جاؤں گی۔۔" مشل آدھا چہرہ بلینکٹ

میں چھپائے آنکھیں باہر نکال کر بولی تھی،

تھکاوٹ ہونے سے نیند کا غلبہ یک دم طاری ہوا

تھا

"نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔"

KZwrites

"ڈمب تو نہیں کہہ رہا۔۔۔"

"I don't know is it harmones or what

تم اکثر ناراض ہو جاتی ہو مجھ سے بیٹھے بٹھائے۔۔۔بس اسی لیے تسلی کر رہا ہوں۔۔۔" ایک چھوٹا سا چکر باتھروم کا لگا کر شہریار اسکے پاس سائیڈ کروٹ پر لیٹ کر خود کو کمبل سے کور کرتے ، اپنا ہاتھ اسکے سینے پر نرمی سے پھیرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔وہ پوری بلینکٹ کے اندر دبکی ہوئی تھی

KZwrites

"اچھا چلیں ایک بات پوچھوں آپ سے...سچ سچ بتائیں گے...؟" مشل اسکا گرم سا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر،بازو سینے سے لگاتے اسکی طرف رخ موڑ کر کمبل دونوں پر ٹھیک کرتے بولی تھی

KZwrites

"سچ سچ تو بتا دوں گا پہلے میرا ہاتھ واپس اسکی جگہ پر رکھو..." شہریار شرارتی لہجے میں مسکراتے ہوئے بولا تو مشل کھلکھلا کر

ہنستے سر نفی میں ہلاتے اسکے ہاتھ پر اپنے ناخنوں کا دباؤ ڈالنے لگی تھی

"میرے ہاتھوں میں کانٹے نہیں لگے ہوئے۔۔۔اپنے ہاتھ کو میرے پاس رہنے دیں ایسے ہی۔۔۔" کہتے ہوئے مشل بازو کا فاصلہ سینے سے بڑھاتے جان بوجھ کر اسکے ہاتھ کی پشت میں ناخن گاڑتے بولی تھی

KZwrites

"کانٹے تو نہیں ہیں لیکن زہریلے ناخن ضرور لگے
ہیں۔۔۔چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔کدھر ہیں میرے
سوفٹ سے۔ے پیارے سے کشنز۔۔۔" بہت پیار
بھرے لہجے میں کہتے شہریار اپنا ہاتھ اسکے
ہاتھوں سے نکال کر واپس اسکے سینے پر رکھتے
، نرمی سے اپنی انگلیاں وہاں پھیرنے لگا تو
مشل گدگدا کر کمبل کے اندر ہی ٹانگیں سمیٹنے
لگی تھی

KZwrites

"اب پوچھو..." ہتھیلی اسکے ابھار پر دھڑے
شہریار نے اسکے گال کو چوما تھا...جسم کا
ٹمپریچر پہلے کی نسبت تھوڑا کم ہو گیا تھا

KZwrites

"آپکی شادی سے پہلے کوئی گرل فرینڈ تھی...؟"
مشل اسکی کہنی پر دونوں ہاتھ رکھے بولی تو
شہریار نے وہیں پر

ہلکا سا تھپر لگا کر ہتھیلی سے دباتے اسے مزید
خود میں سمٹنے پر مجبور کر دیاتھا

"پاگل ہو...؟ شادی سے پہلے کیا،کبھی بھی نہیں تھی...اچانک کیوں پوچھ رہی ہو...؟؟؟ تمھارا نام لے سکتا ہوں...؟"

بات کرتے کرتے اسکے سینے کو دباتے پھر سے ہلکا سا سلیپ کیا تو مشل نے اسکے ہاتھ کر جکڑ کر نیچے پیٹ کی جانب کر لیا تھا

KZwrites

"ہاتھ قابو میں رکھیں ...میں بھی ماروں گی

پھر ورنہ..."

مشل بولی تو شہریار اپنی ٹانگیں اسکی طرف

کرتے ، سیمی اریکشن سے اسکی تھائیز چھوتے

شرارت بھرے لہجے میں بولا تھا "لو...

مارو...حاظر ہے..."

KZwrites

"یار میں آپ سے اتنی اہم بات پوچھ رہی ہوں

اور آپ...پیچھے کریں..." مشل ماتھے پر تیوریاں

چڑھائے ،ٹانگیں اس سے دور کرتے بولی تھی جو

ابھی بھی مسلسل اسکے سینے کو ہتھیلی سے

چھوئے جا رہا تھا

"اوہ...مائے بیڈ...تم تو آج روٹین

کی ناراضگی کی بجائے

لڑائی کے موڈ میں لگ رہی ہو...مجھے

تو لگا تھا کہ

KZwrites

ختم ہو گیا اب تمھارا۔۔" شہریار

سنجیدہ انداز میں بولتے اپنی ٹانگیں واپس

اپنی میان میں کرتے بولا تھا

KZwrites

"آپ کہنا چاہ رہے ہیں کہ میں

پاگل تھی پہلے۔۔۔؟"

مشل قدرے اٹھ کہنی کے بل ہوتے بولی تو

شہریار کا ہاتھ اسکے سینے سے ہٹ کر بیڈ پر

آگیا تھا

"قسم سے اسکا یہ مطلب نہیں ہے،تم لڑ کیوں رہی ہو یاررر۔۔۔یہ ٹھیک کرو۔۔۔" شہریار نے اسکے ماتھے کے بلوں کو چھوا تو مشل مزید بل ڈالتے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"چھوڑیں مجھے۔۔۔مجھے PCD ہوا ہی رہنے دیں۔۔۔" مشل سر گھٹنوں پر رکھتے اپنے بال کمر

پر کرتے منہ سوجھا کر بیٹھ گییٔ تو شہریار اسکے کمر سے نیچے جاتے بالوں کو دیکھ کر مسکرایا تھا جو عام طور پر سٹریٹ نہ ہونے کی وجہ سے کمر کے درمیان تک رہتے تھے

KZwrites

"اب دوبارہ بال نہ سٹریٹ کرنا،سارا ویو چھپ گیا ہے میرا۔۔" اس نے مشل کی کمر سے بال ہٹاتے اپنے لب وہاں رکھے تو مشل اسکے لمس پر مچل کر پیچھے ہٹی تھی "شہریار ر ر ر ۔۔۔"

"اچھا چلو آؤ ادھر۔۔بتاؤ۔۔کیا مسئلہ ہوا ہے۔۔؟؟ گرل فرینڈ نہیں تھی کوئی اب تو کیسے بتاؤں؟؟۔۔تمھارا جیلس ہونے کا موڈ بن رہا ہے؟؟ تمھیں کاؤنٹ کر سکتا ہوں ایز گرل فرینڈ تو تمھارا نام لے لیتا ہوں۔۔ورنہ نہیں تھا ایسا کچھ۔۔آئی پرامس۔۔" شہریار نے کہنی کے بل ڈائیڈ کروٹ پر لیٹے اسکے بازو کو شدت سے چوم کر اپنا سر اسکے کندھے سے ٹکایا تھا

KZwrites

"میں ایویں کاؤنٹ ہو جاؤں ایز گرل فرینڈ...میں کوئی آپکی طرح خراب تھوڑی تھی...." مشل گردن اکڑا کر بولی تھی

KZwrites

"یار کب تک طعنے دو گی میرے پاسٹ کے...؟؟ اتنا بھی خراب نہیں تھا.... ساتھ طنز کر رہی ہو ساتھ چاہ رہی ہو کہ اور راز بھی بتاؤں..." شہریار جان بوجھ کر اسے مزید اکسانے لگا تھا

"اوہو...نہیں دے رہی طعنے...بس پوچھ رہی ہوں کہ اتنی لیٹ شادی ہوئی آپکی... 27 میں...تب تک کسی سے بات بھی نہیں کرتے تھے کیا...؟؟؟؟ میسج پر ہی...؟ فیس بک وغیرہ...؟؟؟ " مشل کے دماغ میں یک دم شازم کی بات ابھری تھی کہ وہ سمجھا شہریار کی کوئی گرل فرینڈ آئی ہو گی فلیٹ پر

-

kzwrites

"فیس بک وغیرہ پر بات ہوئی ہوگی کسی نہ کسی سے...لیکن گرل فرینڈ تو نہیں بن جاتی نہ ایسے....ایسا کبھی کچھ بھی نہیں تھا...یونیورسٹی کی فی میل کلاس فیلوز سے بات ہو جاتی تھی میکسیکمم وہ بھی کام سے ریلیٹڈ ہی...انسپیکٹر صاحبہ....اس سے زیادہ کچھ نہیں..." دماغ پر زور ڈال کر اسے بتاتے شہریار نے اسکے کندھے سے اپنا چہرہ سہلایا تو مشل اسکی طرف چہرہ گھما کر آنکھیں سکیڑتے ہوئے اسے گھوری تھی... شہریار نے

KZwrites

اسکے شکی سے تاثرات دیکھ کر مسکراتے اسکی پیاری سی ناک پر چھوٹی سی کس کرتے بازو اسکے پیٹ سے گزار کر اسے اپنے حصار میں لے لیا تھا

KZwrites

"کبھی کسی کلاس فیلو کو یہ نہیں کہا کہ وٹس ایپ پہ بات کرتے ہیں...؟" مسل اسکے بازو کو پیٹ تک محدود رکھنے کی کوشش میں اچھے

سے دونوں ہاتھوں سے پکڑتے ہوئے بولی تھی،
دھیان پورا اسکے لفظوں پر تھا

"نہیں کہا بھئی...ویسے تو سب کے نمبرز ہوتے
تھے...میسجز بھی ایکسچینج ہوتے تھے مگر
کچھ ایسا نہیں تھا جو تمھیں بتاؤں....جتنا ہے
اتنا سچ بتا رہا ہوں...کیا بات ہے کُھل کر بتاؤ
نہ...میرا فون تو نہیں چیک کرتی ابھی بھی...؟
کچھ نہیں ملے گا پاگل..." اسکے کندھے پر شدت
سے لب رکھ کر بات مکمل کرتے شہریار بیڈ پر

KZwrites

سیدھا ڈھے کر اسکی کمر کے خم پر اپنا ہاتھ
رکھ کر انگوٹھا وہاں آہستگی سے پھیرنے لگا تھا

"نہیں چیک نہیں کرتی کچھ،جو آپ بتا رہے ہیں
یقین ہے اس پر۔۔۔بس ایسے ہی۔۔۔پوچھ رہی
تھی۔۔۔مجھے بھی تو اپروچ کیا تھا نہ آپ
نے۔۔۔تب کیسے کر لیا تھا۔۔۔؟ مجھے تو تب لگتا
تھا آپ کوئی امیر آوارہ سے،بد تمیز سے
ہیں۔۔۔فرسٹ ٹائم تو نہیں لگ رہا تھا آپکا۔۔۔"
مشل صاف گوئی سے کہتے اسکے برابر لیٹ کر

KZwrites

کمبل پورا خود پر کرتے بولی تھی

"یار ساری زندگی صفائیاں دینی پڑیں گی کیا۔۔؟؟ نہیں تھا عادی میں ان چیزوں کا۔۔بس ہو گیا اس وقت۔۔۔خون نے ہی جوش مارا تھا شاید تمھیں دیکھ کر۔۔ورنہ میں نظر بھر کر دیکھتا بھی نہیں تھا کسی کو سوائے انسٹاگرام ماڈلز کے۔۔۔"

شہریار ناک اسکے کندھے سے سہلاتے بولا تو

KZwrites

مشل نے اسکے سینے پر کہنی مار کر ہنستے ہوئے مصنوعی غصے سے اسے دیکھا تھا۔۔۔اسکے چہرے کے ملے جلے تاثرات دیکھ کر شہریار خود بھی ہنسنے لگا تھا

KZwrites

"آپ مجھ سے نہیں پوچھیں گے۔۔۔کہ کیا میری لائف میں کوئی تھا۔۔۔؟" مشل اسکی طرف رخ موڑ کر سر اسکے باشو پر رکھتے اسکے قریب ہوئی تو شہریار نے ہاتھ اسکی کمر پر پھیرتے اسے مزید اپنے حصار میں لیا تھا

"نہیں۔۔۔میں نہیں پوچھتا ایسی باتیں۔۔۔نہ یہ سب میٹر کرتا ہے۔۔۔تم مجھ سے پیار کرتی ہو۔۔۔اٹس آل دیٹ میٹرز۔۔۔" شہریار نے اسکے ماتھے کو چوما تو مشل کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی

"بس اسی وقت ایسے پیاری پیاری باتیں کرتے ہیں آپ۔۔۔ذرا کوئی پاس کھڑا ہو جائے تو

KZwrites

ایکسپریشن دیکھنے والے ہوتے ہیں آپکے..." مشل اسکے گال کو کھینچتے ہوئے طنزیہ ہنسی تو شہریار کے چہرے کے تاثرات اسکی بات سے ہی بدل گئے تھے

KZwrites

"ایسی بات نہیں ہے..." سڑا سا مختصر جواب آیا تھا

"تو ٹرسٹ کرتے ہیں مجھ پر۔۔۔؟ کہ کوئی نہیں تھا میری لائف میں آپ سے پہلے۔۔؟ " مشل اسکے گال پر وہیں پیار سے انگوٹھا پھیرنے لگی تھی

KZwrites

"ٹرسٹ کی بات نہیں ہے۔۔تمھارے پاسٹ کے بارے میں میں کوئی سوال کروں ہی کیوں۔۔۔؟ جب تمھاری زندگی میں آیا تھا ، میرا تعلق بس تب سے ہی شروع ہوا تھا۔۔۔پتہ نہیں کیا چلتا

رہتا ہے تمھارے دماغ میں،ڈرتا ہی ہوں

میں۔۔۔ابھی جب یونیورسٹی جانا شروع کرو

گی تو اور ہی تیز ہو جاؤ گی۔۔۔"

شہریار اسکے بالوں میں لاڈ سے ہاتھ پھیرتے بو

لا تھا

KZwrites

"یہ سب آپ اس لیے کہہ رہے ہیں تاکہ میں آپکی

فیس بک والی چیٹنگ کا ایشو نہ بناؤں۔۔؟

پاسٹ والی۔۔۔؟ " مشل بولی تو شہریار کا قہقہہ

کمرے میں گونجا تھا

"یاررر۔۔نہیں ایسی بات نہیں ہے کوئی بھی۔۔۔۔میری جان۔۔۔ میں تو بلکہ کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ اگر چاچا جان یہاں سے ہمیں چھوڑ کر نہ گئے ہوتے تو تم بچپن سے ہی یہاں پر ہوتی۔۔۔ اور یقیناً دادا جان تمہارا اور میرا نکاح بھی بچپن میں ہی کروا دیتے۔۔۔تو۔۔۔ میرے اتنے سال تم سے دور

kzwrites

تو نہ گزرتے۔۔۔کتنا مزہ آتا۔۔۔" شہریار اسکے گال پر شدت سے پیار کرتے بولا تھا

"یہ تو میں نے کبھی سوچا ہی نہیں۔۔۔میں تو کبھی ایسے نکاح کو نہ مانتی جو میری ہوش میں نہ ہوا ہوتا۔۔۔اور مزہ کیا آتا آپکو۔۔۔؟ ہاں۔۔؟ بچپن میں غلط حرکتیں کرتے میرے ساتھ۔۔۔؟"

مشل اپنے چہرے سے اسکا ہاتھ ہٹاتے اسکی طرف سخت نظروں سے دیکھی تھی

KZwrites

"یارررر... میں نے اس سینس میں مزہ نہیں کہا...تم گھر میں رہتی ہمارے ساتھ...صرف اس لحاظ سے کہہ رہا ہوں..." شہریار کے چہرے پر خوف کے آثار آئے تھے

KZwrites

"تو اس میں نکاح مینشن کرنے کی کیا ضرورت تھی پھر...؟ " مشل نے بھنویں مزید سکیڑی تھیں

"آئی ایم سوری۔۔۔نہیں کرنا چاہئیے تھا۔۔۔میں صرف پاسبلٹی بتا رہا تھا۔۔۔" شہریار نے معذرت کے انداز میں ہاتھ اٹھائے تھے

KZwrites

"خبردار جو میرے بچوں کا نکاح کروایا شازمہ کے بچوں سے آپ نے۔۔۔" مشل ترخ کر بولی تو شہریار نے اسے کمر سے کھینچ کر خود سے لگایا

تھا "پر تمھاری تو بڑی دوستی ہے شازمہ سے..."

"میری ہے نا دوستی،بچوں کی تو نہیں نہ...بچوں کی اپنی مرضی ہوتی ہے...اور شازمہ کا بچپن کا نکاح دیکھ کر بھی سبق نہیں ملا..؟ مجھے پکا پتہ ہے شازمہ بھی کبھی ایسا نہیں ہونے دے گی...فضول رسم ہے یہ..." مشل گردن اکڑائے اسکے سینے سے لگے بول رہی تھی

KZwrites

"مل گیا ہے سبق...اور میں تب اتنا چھوٹا تھا کہ
مجھے اندازہ نہیں تھا ان چیزوں کا...تھوڑا بڑا
ہوا تو لگتا بھی تھا برا...پر تب کچھ کر نہیں
سکتا تھا...پھر شازم بھی اچھا تھا
تو....خیر...ہم اپنے بچوں کی مرضی کے بغیر
کبھی کوئی سٹیپ نہیں کیں گے آئی
پرامس...ویسے آئیں گے کب ہمارے بچے...؟"
شہریار نے ٹانگ اسکی ٹانگوں پر چڑھاتے سوال
کیا تو مشل کے تنے ہوئے نقوش یک دم ڈھیلے
پڑے تھے،ہونٹوں پر شرمیلی سی مسکراہٹ نے

kZwrites

فورا گھر کیا تھا

"پانچ سال بعد..." مشل بولی تو شہریار نے ماتھے کو سہلاتے سستی سے سر نفی میں ہلایا تھا

KZwrites

"مجھے تو لگ رہا ہے اگلے پانچ مہینوں میں ہی

گڈ نیوز آجائے گی۔۔۔جس حساب سے تمھیں مزہ آنے لگ گیا ہے۔۔۔کونڈم پہننے کے لیے بھی چھوڑتی ہی نہیں ہو۔۔کہ بس اندر ہی رہے۔۔۔"

شہریار بے باکی سے بولا تو مشل نے کچھ دیر پہلے کی اپنی بے چینی یاد کرتے چہرہ اسکے سینے میں چھپا کر ہنستے شرماتے کروٹ ہی موڑ کر اسکی جانب پشت کر لی تھی

"تو آپ پہلے سے پہنا کریں نہ۔۔۔" مشل فرسٹریشن سے بولی تھی

kzwrites

"پہلے پہنا دیا کرو نہ تم بھی کبھی...صرف
میری ذمہ داری ہے ساری...؟" شہریار اس کے
پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اسکی ہپس کو خود سے
لگاتے گردن پر جابجا لب رکھنے لگا تو مشل
گدگدا کر اسکے وجود سے مس ہوتے مچلنے لگی
تھی"جی...بس آپکی ہی ہے..."

KZwrites

"تو پھر دو مجھے،میری ہے تو..." اسکی کمر پر
ہاتھ رکھ کر اسے اوندھے منہ کرتے شہریار اسکے
اوپر مکمل چھا گیا تھا... اسکی کمر کو خم سے
پکڑ کر تھوڑا اونچا کرتے وجائینل ہول پر خود
کو سختی سے سہلاتے وہ اسکی شفاف کمر پر
لبوں کا گرم لمس بکھیرنے لگا تھا...اسکی کمر پر
بکھرے بال جکڑ کر ایک ظالم سے جھٹکے سے
خود کو اس میں شامل کرتے وہ ایک بے باک سے
ردھم سے اس کے وجود کو زیر کرنے لگا
تھا...مشل اپنی کہنیاں بیڈ میں دھنسائے اسکے
بے رحم ہوتے وجود کو سہتے ہلکان ہونے لگی

KZwrites

تھی...شہریار اسے مکمل اپنی نظروں میں قید

کرتے اسکی لوئیر بادی کو مرضی سے اپنے جسم

کے اگینسٹ حرکت دیتے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں

میں دبائے پوری شدت سے اسکی نم ہوتی

گہرائیوں میں اترنے لگا تو مشل کے خلق سے

نکلتی آوازیں اسکے اپنے ہی وجود پر بھاری

پڑنے لگی تھیں

KZwrites

کافی دیر بعد....

مشل کے بری طرح الجھے بالوں کو کھینچ کر اسکا سر پیچھے کو کرتے اپنے سینے سے لگائے، اسکی ٹانگ تھوڑی سی اوپر کو بینڈ کیے،سختی سے اس میں سماتے تیز تیز سانس لے رہا تھا...کمرے میں اب مکمل گھپ اندھیرا تھا...دونوں کی آنکھیں گہری نیند سے جاگی ہوئی لگ رہی تھیں...مشل کے ہاتھ ونڈو کے مرر سے چپکے ہوئے تھے جسکا پردہ بہت ہلکا سا کھڑکی سے پرے ہو چکا تھا....اسکی کہنی ، ٹانگ شہریار کے ہاتھوں کی سخت گرفت میں

kzwrites

تھے۔۔۔۔

کمرے میں انکی سانسوں کا شور تیز ہو رہا تھا۔۔۔باہر دور نظر آتی روشنیاں بھی الگ منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔

مشل کی کمر پر ہاتھ پھیرتے وہ اسکے سینے کو زور سے بازو میں پھنساتے اس میں جنون کی حد تک اپنی شدتوں کو بکھیرنے لگا تو مشل کا جسم لرزنے لگا تھا۔۔۔اسکی گردن کی بیک پر اپنی گرم سانسیں بکھیرتے وہ مدھم مدھم معنی خیز سرگوشیاں کرتے سکون کی آخری حد کو چھو گیا تو

kzwrites

مشل کے کانپتے جسم کو سیدھا کر کے اپنے سینے سے لگا لیا تھا...بخار میں تپتا وجود آج کسی صورت مشل کے جسم سے دور ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا...بار بار جاگتی طلب پر اسکی گہرائیوں میں سکون تلاشتے وہ اسکی جان بھی آدھی کر چکا تھا

KZwrites

صبح مشل کی آنکھ کھلی تو شہریار کی انتہائی گرم سانسیں اسے اپنے پیٹ پر محسوس ہو رہی تھیں...وہ کمبل میں لیٹے قدرے نیچے

کو کھسک کر اسکے پیٹ پر چہرہ رکھے سو رہا

تھا۔۔بازو اسکی برہنہ ٹانگوں پر پھیلایا ہوا

تھا۔۔۔شہریار کے چہرے کے بال مشل کو اپنے

پیٹ کی نرم سی جلد پر چھبتے محسوس ہونے

لگے تو اس نے کروٹ لینے کے لیے تھوڑی سے

حرکت کی تھی۔۔۔اسکے ذرا سا ہلنے پر شہریار نے

نیند سے کسمسا کر جاگتے اسکے پیٹ پر شدت

سے لب رکھتے اپنا چہرہ پیچھے کر کے اسکی

کروٹ خود

بدل دی تھی

kzwrites

مشل اسکے جاگنے پر گھبرا سی گئی

تھی۔۔۔سانسیں بھی روک لیں تھیں تاکہ وہ پھر

سے سو جائے۔۔۔وہ اسکی کمر کو پیار سے سہلا

تے سہلاتے بیڈ پر اوپر ہو کر سائیڈ کروٹ لیٹ

گیا تو مشل خاموشی سے اس سے کروٹ موڑ کر

لیٹ گئی تھی۔۔۔ابھی چند گھڑی نشل نے

آنکھیں موندی ہی تھیں کہ وہ اس کے پیٹ پر

دباؤ ڈال کر اسکی پشت کو اپنے اندر بھینچ کر

اسکے سینے پر پر اپنا بازو پھیلاتے نیند میں

KZwrites

گہری سانسیں لینے لگا تو مشل کی آنکھیں

خطرناک حد تک کھل کر واپس بند ہوئی

تھیں...گردن پر اسکی گہری سانسوں کی تپش

پر وہ پرسکون ہو کر آنکھیں موند گئی

تھی...رات کے منظر یاد کرتے جہاں پورے جسم

میں تھکان کا احساس ہوا تھا وہیں چہرے پر

سکون کی ایک لہر بھی پھیلی ہوئی تھی

KZwrites

"شہریار میرا موڈ نہیں ایگزیبیشن میں جانے

کا...مجھے بہت تھکاوٹ ہو رہی ہے..." مشل

ناشتہ کرتے بولی تو شہریار نے چائے کا سپ لیتے اسکی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا تھا

"نہیں...میرا مطلب...مجھے سردی لگ رہی ہے...اچانک ماحول بدلا ہے تو عجیب سی فیلنگ آرہی ہیں...جیٹ لیگ ہو گیا ہے....نیند بھی نہیں آتی..." مشل فوراً بات کا رخ بدلتے بولی تھی

KZwrites

"ایوننگ میں جانا ہے نا...؟ تب تک فٹ ہو جاؤ گی...لیزینیس چھوڑ دو اب..." شہریار چائے کا کپ اسکی طرف بڑھاتے بولا تو مشل نے نچلا لب دانتوں تلے دباتے خاموشی سے چائے کا کپ تھام لیا تھا

KZwrites

"شازمہ کو اٹھایا...؟...اس نے ناشتہ کیا یا نہیں..."

مشل چائے کا سپ لیتے بولی تھی،جسم واقعی دُکھ رہا تھا،شہریار کو اتنا فریش دیکھ کر اسے اور نیند آنے لگی تھی

"جناب آپ لیٹ اٹھی ہیں...وہ اور میں پہلے ہی ناشتہ کر چکے ہیں نیچے جا کر...لے لو جمائی، روک کیوں رہی ہو...؟"

شہریار چائے کا سپ لیتے زیرلب مسکراتے بولا تھا،اسکے ہلکے نم بال،نیند سے بھری آنکھیں یے

KZwrites

حد پیاری لگ رہی تھیں

"تو آپ کیوں دوبارہ ناشتہ کرنے لگ گئے ہیں۔۔۔؟
اب کونسا ہم نیولی ویڈ ہیں۔۔۔اٹس فائن اگر الگ
الگ ٹائمنگ پر بریک فاسٹ کر لیں تو۔۔۔آئی
ڈونٹ مائنڈ۔۔۔" مشل اپنی ٹانگیں صوفے پر کرتے
بولی تھی

Kzwrites

"آئی دونٹ مائینڈ ایدر۔۔۔میں ابھی اپنی انرجی بحال کر رہا ہوں۔۔۔رات سارا تو نچوڑ لیا ہے تم نے مجھے۔۔۔" شہریار اسکی طرف دیکھتے بے باک سے لہجے میں بولتے اسے گزری رات کا حوالہ دیتے بولا تو مشل نظریں جھکائے جھکائے ہی اسکی بات سنی ان سنی کر کے سرخ پڑتے ، فون سکرین سکرول کرتے چائے کے گھونٹ بھرنے لگی تھی۔۔۔ اسکو کنفیوز ہوتا دیکھ کر شہریار بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہنسنے لگا تھا

KZwrites

"کیسی ہیں آپ۔۔وہ۔۔۔مشل نظر نہیں آرہی۔۔۔۔" معظم ابھی ابھی آیا تھا،شازمہ کو دروازے میں حائل دیکھ کر وہ کان کھجاتے بولا تھا

KZwrites

"وہ۔۔۔شہریار بھائی اور مشل باہر گئے ہیں،مشل کی سِم نہیں چل رہی تھی۔۔۔تو۔۔۔وہ شائد نیا کنیکشن لینے گئے ہیں۔۔۔" شازمہ دروازے پر ہی کھڑے کھڑے بولی تھی،اسے ان۔ ایکسپیکٹڈلی

اچانک دیکھ کر یک دم چہرے پر شدید خوف

سا آگیا تھا

"ہمم...میں تو آپ سبکو پک کرنے آیا ہوں...کچھ

اندازہ ہے کب تک آجائیں گے وہ دونوں..." معظم

بخوبی اسے گھبراتا محسوس کر رہا تھا

KZwrites

"کافی دیر سے گئے ہوئے ہیں۔۔۔بس آنے والے ہونگے۔۔۔"

شازمہ سکارف اپنے سر پر بار بار ٹھیک کر رہی تھی لیکن لہجہ قدرے کنٹرول میں تھا

KZwrites

"اوہ۔۔۔تو۔۔۔میں۔۔۔نیچے ویٹ کروں پھر۔۔۔؟"

معظم اسکی ہچکچاہٹ کو سمجھتے بولا تھا

"ج..وہ..." شازمہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ

وہ کیا

کہے...اگر مشل ناراض ہو گئی تو؟ اس دن

شہریار بھائی نے ٹھیک سے بات نہیں کی تھی

ان سے تو مشل کتنا ہائپر ہوئی تھی..شازمہ

اسکو یک ٹک دیکھے سوچے جا رہی تھی...مشل

کے کزن ہونے کے ناطے اسے دروازے سے واپس

بھیجنا بھی عجیب لگ رہا تھا

KZwrites

"امم---آپ بھی نیچے آجائیں---واک کرتے
ہیں---تب تک وہ دونوں بھی آجائیں گے---ویدر
از کوائٹ نائس آؤٹ دئیر---"

معظم اپنے ہاتھ سے اسکو باہر آنے کا اشارہ کرتے
بولا تو شازمہ نظریں دائیں بائیں کرتے دروازہ
بند کرتے باہر آگئی تھی

KZwrites

"This way---"

معظم نے لفٹ کی طرف اشارہ کیا تو شازمہ نے

حد کنفیوز ہوتے اسکو فالو کرنے لگی تھی

"آئیے پلیز..." معظم لفٹ کے اندر داخل ہوتے بولا تو شازمہ اپنا سکارف سیٹ کرتے لفٹ میں آگئی تھی

KZwrites

"آپ...آپکو بھی پینٹ کرنے کا شوق ہے...؟ مشل بتا رہی تھی..." معظم وائٹ سویٹ شرٹ پر

براؤن لیدر جیکٹ کے ساتھ بلیو جینز پہنے بھرپور مردانہ وجاہت لیے شدید ہینڈسم دکھ رہا تھا۔۔گلے میں سلور چین بھی پہنی ہوئی تھی۔۔۔بے ترتیب بھورے بال ماتھے پر بکھرے بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔آنکھوں کا ہلکا سرمئی رنگ الگ چارچاند لگا رہا تھا

KZwrites

"جی۔۔۔مگر کبھی زیادہ پریکٹس نہیں کی،

صرف ایک دو بار ہیI got my hands on it

" کہتے ہوئے نظر میں آفتاب احمد کا چہرہ آیا ،

جب وہ اس کی خراب پینٹنگ اس سے مانگ رہا

تھا

KZwrites

شازمہ لانگ بلیک میکسی جس پر وایٹ ہارٹس

بنے ہوئے تھے،کے اوپر بلیک کوٹ پہنے سر پر

بلیک ہی سکارف لیے بلا کی خوبصورت لگ رہی

تھی...معصوم گھبرایا گھبرایا چہرہ جھکی

لرزتی پلکیں...سکارف سے نکل کر چہرے پر آتی

براؤن لٹ...جسکو وہ بار بار سکارف میں قید

کرتی تھی...پنکھڑیوں جیسے گلابی
ہونٹ...معظم اسکی خوبصورتی اور اس قدر
معصومیت سے کافی متاثر ہوا تھا...وہ خانم
خاتون سے اسکی ڈائیورس کا سن چکا تھا

KZwrites

"پتہ نہیں کون بے وقوف تھا جو ایسے قیمتی
ہیرے کو گنوا بیٹھا...شی از سو پریٹی...." لفٹ
سے نکلتے خود میں سوچتے بڑبڑایا تگا

"آپ نے کچھ کہا۔۔؟" شازمہ خود کو اسکی نگاہوں کا مرکز بنے دیکھ کر ،اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی تھی

KZwrites

"جی میں کہہ رہا تھا کہ آپ پریکٹس کیوں نہیں کرتیں۔۔۔اگر آپ میں سکِل ہو تو آپکو اسکو شیپ دینا چاہیے۔۔۔وائے ڈونٹ یو جوائین می۔۔۔" معظم

بول رہا تھا کہ شازمہ کے فون پر احمد کا نام

جگمگایا تھا

"ایکسکیوزمی..." معظم سے کہتے سائیڈ پر ہوتے

ہی شازمہ نے اسکی کال پک کرلی تھی

KZwrites

"جی..." بے دھیانی میں کال فوراً پک کر کے اب

دل ہی دل میں پچھتا بھی رہی تھی

"اسلام علیکمممم۔۔کیسی ہیں آپ۔پ۔پ۔۔آپ نے برا تو نہیں منایا میری کال کا۔۔۔پلیز۔۔بس آپکی خیریت کے لیے کال کی ہے۔۔۔خود کو بہت روکا۔۔۔مگر۔۔۔روک نہیں پایا۔۔۔ایکچوئلی کچھ بات بھی کرنی تھی آپ سے۔۔۔آپ نے مُجھے کوئی جواب ہی نہین دیا۔۔۔میں امتظار کرتا رہا۔۔۔آپ۔۔۔آپ سن رہی ہیں نہ۔۔۔" آفتاب نے حسبِ عادت ایکسائٹمنٹ کی انتہا کرتے بولنا شروع کر دیا تھا

KZwrites

"خیریت سے ہوں تو ہی کال پک کی ہے نا...آپکے پاس یہ نمبر کیسے آیا...؟؟؟" معظم کو مسلسل اپنی طرف دیکھتا پا کر برا محسوس کرتے وہ آفتاب سے قدرے سخت لہجے میں بولی تھی

KZwrites

"کونسا نمبر...؟؟؟ میں نے آپکے وٹس ایپ پر ہی کال کی ہے...میرے پاس ہے یہ نمبر...ہمیشہ سے

ہی..." آفتاب بولا تو شازمہ نے شرمندہ ہوتے اپنے ماتھے پر تھپڑ مارا تھا

"سوری...ابھی یہاں نیا کنکشن لیا ہے تو تھوڑی کنفیوژن ہو گئی تھی..."

"اٹس اوکے،نو وریز...آپ ملی تو نہیں مجھ سے، کیا کال پر آپ سے کچھ پوچھ سکتا ہوں...بہت دل سے پوچھ رہا ہوں..." آفتاب ٹھہر کر بو

KZwrites

لا تو شازمہ کا دل تیزی سے دھڑکا تھا

"ج...جی..." شازمہ معظم کی نظروں سے بچنے کے لیے اس سے بیک کیے کھڑی ہو گئی تھی

KZwrites

"جب آپ واپس آجائیں تو میں آپکے گھر...آئی مین...میں آپکے لیے...آئی نو کہ شہریار مجھے پسند نہیں کرتا...مگر میں...آپکو پسند....میں ایکسلیپن کرتا ہوں آپکو...بات یہ ہے کہ..." آفتاب

اٹک اٹک کر بول رہا تھا کہ شازمہ کو اپنے کندھے پر مردانہ ہاتھ کی گرفت محسوس ہوئی تو بری طرح گھبرانے سے اس کے ہاتھ سے فون چھوٹ کر نیچے جا گرا تھا

KZwrites

"جب آپ واپس آجائیں تو میں آپکے گھر۔۔آئی

مین۔۔۔میں آپکے لیے۔۔۔آئی نو کہ شہریار مجھے

پسند نہیں کرتا۔۔۔مگر میں۔۔۔آپکو پسند۔۔۔۔میں

ایکسلیپن کرتا ہوں آپکو۔۔۔بات یہ ہے کہ۔۔۔" آفتاب

اٹک اٹک کر بول رہا تھا کہ شازمہ کو اپنے کندھے

پر مردانہ ہاتھ کی گرفت محسوس ہوئی تو بری

طرح گھبرانے سے اس کے ہاتھ سے فون چھوٹ

KZwrites

کر نیچے جا گرا تھا

"میں۔۔۔میں۔۔۔۔پکڑ۔۔۔میں اٹھا لیتی ہوں۔۔۔۔"

پیچھے مڑتے ہی شہریار پر نظر پڑتے ایک طرف

شازمہ نے سکون کا سانس لیا تو دوسری طرف

اسکو زمین سے فون اٹھاتا دیکھ کر اسکے

ہاتھ پاؤں پھول گئے

KZwrites

"کیا ہو گیا بھئی ،ڈر کیوں گئی۔۔۔رکو رکو۔۔۔۔میں پکڑا دیتا ہوں آپکو پرنسیس۔۔۔" شہریار نے روڈ سائیڈ پر گرے فون پر کسی کی آن گوئینگ کال دیکھ کر جھک کر اسے اٹھاتے بہن کو پکڑایا تو شازمہ نے سکرین کی طرف دیکھے بغیر ہی انگوٹھے سے بٹن پریس کرتے انسٹنٹ فون سکرین لاک کر دی تھی۔۔۔رکے ہوئے سانس سے وہ شہریار کی نظروں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔چہرے کے رنگ اڑے ہوئے تھے

KZwrites

"ڈر نہیں گئی۔۔۔بور ہوگئی ہو گی۔۔۔ہمیں کافی دیر جو ہو گئی آنے میں،چلو ریڈی ہوتے ہیں اوپر جا کر۔۔۔پھر نکلنا بھی ہے۔۔۔۔" مشل اسکو کنفیوز ہوتا دیکھ کر سمجھ گئی تھی کہ وہ کال پر آفتاب سے بات کر رہی تھی،سکرین پر آن گوئنگ کال مشل خود بھی دیکھ چکی تھی اور دور سے آتے ہوئے بھی وہ شازمہ کو اپنے دھیان میں کال پر بات کرتے دیکھتی آئی تھی

KZwrites

"یار معظم ہمیں بس دس منٹ دو۔۔۔پھر نکلتے ہیں۔۔۔دیر تو نہیں ہو گی نہ۔۔۔؟" شہریار نے معظم سے کہا تو سب ہوٹل کی بلڈنگ میں داخل ہو کر لفٹ کی طرف بڑھ گئے تھے

KZwrites

"نہیں باس،آپ جتنا مرضی ٹائم لیں۔۔۔میں انتظار کر لیتا ہوں۔۔۔" معظم نے شہریار کو جواب دیا تھا لیکن آواز کی سمت شازمہ کو

اپنی جانب محسوس ہوئی تھی

"Is she seeing someone....?"

لفٹ سے نکلتے ہوئے معظم نے مشل کو کہنی

مارتے مدھم سی آواز میں پوچھا تھا

"اوہ نہیں۔ں۔ں۔۔۔ایسا کیوں لگا۔۔؟" مشل نے

KZwrites

اسکے کہنی مارنے پر کن اکھیوں سے سب سے آگے چلتے شہریار کی جانب دیکھتے جواب دیا تھا

KZwrites

"میں نیچے واک کے لیے لایا اور محترمہ کال پر بزی ہیں تب سے۔۔۔بھائی کو دیکھ کر چہرے کی ہوائیاں بھی اڑ گئیں۔۔۔باقی کہانی تم بتا دو۔۔۔" معظم نے شازمہ کی طرف اشارہ کرتے کرتے کہا

جو قدم تیز تیز بڑھاتے شہریار کے ساتھ

چلنے لگی تھی

"تم بھی تو فون میں گم رہتے ہو ہر وقت، کیا تم

بھی کسی میں انوالو ہو۔۔؟" مشل نے دوبدو

جواب دیا

KZwrites

"ہوں تو نہیں پر ہونا چاہتا ہوں ۔۔۔" معظم آنکھ

مارتے بولا تو مشل نے اسکی بات سمجھتے

اسکے بازو پر کہنی مارتے ، شہریار کی طرف

اشارہ کرتے اسے آواز دھیمی رکھنے کو کہا تھا

KZwrites

اپنے لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے شہریار کی نظر

معظم اور مشل پر پڑی تو انہیں ایسے گھلتے

ملتے ہنستے دیکھ کر اسکے ماتھے پر شکنیں پڑی

تھیں

"بات کر سکتی ہوں تمھارے لیے لیکن اگر تم

سیریس ہو تو..."

"کب کرو گی یار...سیریس ہی سیریس ہوں..."

"تھوڑا وقت دو...فی الحال انٹرسٹڈ نہیں وہ..."

KZwrites

"تم ڈائریکٹ میٹنگ کروا دو...آئی ول میک مائے سیلف انٹرسٹنگ..." معظم اور مشل شرارت سے ایک دوسرے کو کہنیاں مارتے مسلسل باتیں کرتے جا رہے تھے

KZwrites

"کیسی لگی...." شازمہ ایک پیٹنگ کے پاس

کھڑے اسکو مسلسل دیکھ رہی تھی ، معظم
پہلے تو کافی دیر دور کھڑے اسکو دیکھتا
رہا...پھر چلتا ہوا اس تک آگیا تھا

"بہت اچھی...اتنی اچھی ڈیٹیلنگ کی ہے آپ نے
اسکی---totally mesmerizing---آپکو صرف
horses ہی پینٹ کرنا کیوں پسند ہے..." شازمہ
نے ایک ترتیب میں لگی اسکی تمام پینٹنگز کو
دیکھتے ہوئے دلچسپی سے پوچھا تھا

KZwrites

"ہاں--

I like to paint horses beacause they symbolize strength, peace,beauty, grace which deeply resonates with me..."

معظم بازو سینے پر باندھے گھری آواز میں بولا تھا

kzwrites

"نائس...کس سے انسپائرڈ ہیں..." شازمہ نظریں پینٹنگ سے ہٹا کر اسکی جانب دیکھی تھی

KZwrites

"ویسے تو بہت لمبی فہرست ہے لیکن ابھی بات گھوڑوں کی ہو رہی ہے تو

George Stubbs is my favourite horse painter....

اور آپکے...؟ مشل بتا رہی تھی آپ بھی پینٹ

"کرتی ہیں---

"مجھے landscape پینٹ کرنے کا شوق ہے---پر میں نے کبھی زیادہ پریکٹس نہیں کی---بس کبھی کبھار ہی---"

KZwrites

شازمہ بول ہی رہی تھی کہ اسکے فون پر میسج کی بیپ بج اٹھی تھی

"Is everything alright...????"

آفتاب کا میسج نمودار ہوا تو شازمہ نے گہری سانس لیتے ایک چور نظر اپنے ارد گرد دیکھ کر سکرین واپس آف کر دی تھی

KZwrites

"م...میں وہ مشل کو دیکھ لوں ذرا..." معظم سے ہوتی بات درمیان میں چھوڑ کر ایکسکیوز

کرتے ،ہاتھ میں موجود فون پر انگلیوں کا دباؤ
بڑھاتے وہ تیزی سے قدم آگے بڑھانے لگی تو
معظم نے فوراً آگے بڑھ کر اسکا راستہ روکا تھا

KZwrites

"رہنے دیں۔۔۔کپل کو انجوائے کرنے دیں،ہم آگے
چلتے ہیں نہ۔۔۔میں آپکو آپکے انٹرسٹ کی
پینٹنگز دکھاتا ہوں۔۔۔اس طرف آئیں۔۔۔۔" معظم
اسکو ہاتھ سے ایک راہداری کی طرف بڑھنے کا

اشارہ کرتے بولا تو شازمہ یے چینی سے فون کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اسکے بتائے راستے پر چلنے لگی تھی

KZwrites

"پینٹنگ کے علاوہ اور کیا کیا انٹرسٹ ہیں آپ کے---"

"کچھ بھی...خاص نہیں...انٹرسٹ..." شازمہ خ

الی دماغ سے بولتے دیوار پر لگی پورٹریٹس کو

دیکھتے بولی تھی...ایک پینٹنگ پر ایبسٹریکٹ

آرٹ کے طور پر پڑے پانی کے چھینٹے دیکھ کر

نظروں میں اپنی بنائی پینٹنگ آگئی تھی جسے

شازم نے پانی سے بگاڑ دیا تھا...قدم ایک پل کو

اسی پینٹنگ کے پاس ٹھہر گئے تھے

kzwrites

"چلیں ایگزیجریٹ کیا کرنا ،میں آپ سے

ڈائریکٹ ہی پوچھ لیتا ہوں، اپنے لائف پارٹنر کو

کیسے ائیڈیلائز کرتی ہیں آپ...کیا خوبیاں ہونی چاہئیں اس میں...؟" معظم پاکٹس میں ہاتھ ڈالے چلتے چلتے اسے ایک پینٹنگ میں کھوئے دیکھ کر قدرے بلند آواز میں بات کرنے لگا تھا

KZwrites

"جی---ی---ی---" شازمہ چونک کر اسکی طرف مڑی تھی،دماغ میں لفظ لائف پارٹنر بری ٹیس کی طرح چبھا تھا

"شادی کے لیے۔۔۔شادی کے بارے میں تو سوچا ہی ہوگا آپ نے۔۔۔تو کیسا لائف پارٹنر چاہیے آپ کو۔۔۔" معظم گلا کھنکھار کر اسکا دھیان اپنی طرف کروانے والے انداز میں بولا تھا،چہرے پر شوخی سی چھائی ہوئی تھی

KZwrites

"میں نے اس بارے میں نہیں سوچا۔۔۔" شازمہ دائیں بائیں دیکھتے سنجیدہ سے لہجے میں

بولی تھی،نظروں کا رخ واپس اس ایبسٹریکٹ پینٹنگ کی جانب کر لیا تھا جسے مکمل بنانے کے بعد ایک جگہ سے پانی سے بگاڑا گیا تھا

KZwrites

"ارے ایسے کیسے...؟ کچھ تو سوچا ہوگا....؟ گورا ہو، خوبصورت ہو ،ہینڈسم ہو.... اس کی ڈریسنگ سینس بہت کمال کی ہو... ٹال ہو...پینٹر ہو آپکی طرح...گرے آئز ہوں یا...یا یا

وائٹ جاگرز پہنتا ہو..." معظم ٹھہر ٹھہر کر اپنی جانب دیکھ کر بولتے اپنے جوتوں کی طرف اشارہ کرتے بولا تو شازمہ کی نظر بھی بے ساختہ اس کے وائٹ جاگرز پر پڑی تو اسکے بعد اس میں نظریں اٹھانے کی ہمت نہیں رہی تھی

KZwrites

"You know your innocence speaks itself

...آپکا یوں ہر بات پر نظریں جھکا لینا

is what I am falling for...

ایسا نہیں ہے کہ مجھےچپ چاپ لڑکیاں پسند
ہوں مگر آپ میں الگ بات ہے...آپکی خاموشی
بھی بہت پیاری لگتی ہے...تو جب...جب آپ
باتیں کرتی ہوں گی تب کتنی پیاری...." معظم
بے باکی سے بولے جا رہا تھا کہ شازمہ نے ایک
پل کو اسکی طرف لرزتی پلکیں اٹھا کر دیکھا
اور اسکی بات مکمل سنے بغیر ہی اگلے ہی لمحے
الٹے قدموں مڑ گئی تھی

KZwrites

"ارے...سنیں تو...."

"کہیں گم گئیں تو..."

KZwrites

"رکیں پلیز...راستہ نہیں معلوم آپکو..."

"کھو گئیں تو آپکے بھائی بھابھی میرا قیمہ بنا

دیں گے..."

"بہت خطرناک ہیں دونوں ہی..." معظم اسکے پیچھے لپکا مگر شازمہ تیز قدموں سے بلڈنگ سے باہر نکل کر مشل، شہریار کو تلاشنے لگی تھی

KZwrites

"م...میں بھائی کو ڈھونڈ رہی ہوں...کافی دیر ہو رہی ہے..."

شازمہ بمشکل بولی تھی... سر سے پریشانی

گھبراہٹ میں اترا سکارف اور اس سے باہر

نکلتی لٹیں دیکھ کر معظم کے چہرے پر حسین

مسکراہٹ ابھری تھی....بارش کی ہلکی ہلکی

بوندیں سرخ پتھروں والے فرش کو گیلا کر رہی

تھیں...اپنے بازو فل کھول کر سٹریچ کرتے وہ

اسکے مقابل

آکھڑا ہوا اور بازو سینے پر باندھ لیے تو شازمہ

تھوڑا کھسک کر ایک طرف ہوتے مشل کو کال م

لانے لگی تھی

KZwrites

"آپ نے تو ٹھیک طریقے سے کچھ دیکھا بھی نہیں۔۔۔"

"میری وجہ سے انکمفرٹیبل فیل کر رہی ہیں تو میں یہاں باہر کھڑا ہو جاتا ہوں۔۔۔۔"

"آپ پلیز ایگزیبیشن کو پراپر طریقے سے انجوائے تو کریں۔۔۔آئی ایم رئیلی سوری۔۔۔آپ میری وجہ سے۔۔۔باہر ہی آگئی ہیں۔۔۔پلیز ایزی ہو

جائیں..." معظم اسکو پریشان دیکھ کر شرمندہ ہوتے بولا تو شازمہ سر نفی میں ہلاتے فون کی طرف دیکھنے لگی تھی جو ابھی تک مشل نے پک نہیں کیا تھا

KZwrites

"ایسی بات نہیں...میں نے دیکھ لیا سب...موسم خراب ہو رہا ہے...جانا چاہئیے اب..." شازمہ پھر سے کال ملاتے بولی تو معظم اس سے تھوڑا فاصلے پر کھڑے بالوں میں ہاتھ پھیرتے

مسکراتے ہوئے خود میں سوچنے لگا تھا "ہلکا سا پرپوز ہی کیا ہے،مرنے والی کیوں ہو گئی ہے..."

"یہ اتنی آسانی سے کیسے ایسی باتیں کر رہا ہے...اف اللہ مجھ سے تو کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا ٹھیک سے...چپ کیوں نہیں کر جاتا یہ..."

شازمہ کو اپنے قدم لڑکھڑاتے محسوس ہو رہے تھے،نظریں جھکائے اپنا سکارف ٹھیک کرتے شازمہ کی نظر اسکے وائٹ جاگرز پر پڑی

kzwrites

تو شازمہ نے پوری آنکھیں کھول کر آئی رول

کرتے اپنی نظریں دوسری

طرف کر لی تھیں جن سے وہ بارش کی بوندوں

سے بھیگتی زمین پر ہوائی نقش و نگار بنا کر

اسے اپنی جانب متوجہ کرنے کی بھرپور کوشش

کر رہا تھا

KZwrites

"میرے پاس شوز کی کافی کلیکشن ہے،اگر آپکو

یہ نہیں پسند تو میں نیکسٹ ٹائم کچھ اور پہن

آؤں گا۔۔۔اینی تھنگ فار یو۔۔۔" معظم اسکی نظروں کا تعاقب اپنی تیز نظروں سے کرتے بولا تو شازمہ نے بے انتہا کنفیوز ہوتے اپنی آنکھیں میچ کر کھولی تھیں

KZwrites

"لو آگئے شہریار بھائی۔۔۔" مشل ہاتھ میں آئس کریم لیے شہریار کے ساتھ چلتے ، دور سے آتی دکھائی دی تو معظم شازمہ کی طرف دیکھتے خوشگوار لہجے میں بولا تھا

"کیسا رہا ایگزیبیشن۔۔۔؟ ٹائمنگ اتنی کم تھی کیا۔۔؟ " شہریار نے آتے ہی شازمہ سے سوال کیا تھا

KZwrites

"ن۔۔نہیں۔۔۔ابھی چل رہا ہے۔۔۔پر میں نے دیکھ لیا۔۔" شازمہ معظم سے نظریں چراتے،مشل کو آنکھیں دکھاتے بولی تھی جو آگے سے معظم کو

مشکوک نظروں سے گھورتے آئسکریم کھاتی جا رہی تھی

"Do you want to buy something...?

کچھ پسند آیا ہے تو لے لیتے ہیں..." شہریار نے شازمہ سے پیار سے پوچھا تھا

KZwrites

"خریدنا کیوں ہے----

i have something for you guys..."

معظم انہیں اندر کی جانب جانے کا اشارہ کرتے

بولا تھا

KZwrites

"اوہ پلیز...اب کوئی گھوڑے کی پینٹنگ نہ اٹھا

کر پکڑا دینا...بکتا ہے نہیں تمھارا آرٹ...بس

گفٹ کرتے جاتے ہو..."

مشل ہنستے ہوئے آئسکریم کی بائٹ لیتے بولی

تو معظم مصنوعی سا شرمندہ ہوتے کان

"کھجانے لگا تھا "یار۔۔ہے تو وہی۔۔۔

"دیکھا۔ا۔ا۔۔۔مجھے پتہ تھا پہلے ہی۔۔" مشل نے

اسکے کندھے پر تھپڑ مارتے ہنس کر کہا تو

معظم نے بھی اسکے بازو پر اپنی کہنی ماری

تھی ۔۔۔ انہیں آپس میں فرینک ہوتا دیکھ کر

شہریار کے چہرے کے تاثرات ہمیشہ کہ طرح

بدلے تھے

KZwrites

"چلیں میں آپ سب کو ڈراپ کر دیتا ہوں،

آئیے..."

معظم شازمہ کی جانب دیکھتے گاڑی کی طرف

بڑھتے بولا

"نہیں میں نے گاڑی بک کر لی ہے...اب آپکو

زخمت نہیں ہو گی..." شہریار سیدھے کھڑے

KZwrites

سے لہجے میں بولتے پاس کھڑی گاڑی کی طرف اشارہ کرتے بولا تو مشل ایکسائٹمنٹ سے اسکی طرف مڑی تھی

"واٹ...آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں پہلے...اب مزہ آئے گا یار...بائے بائے....چلو شازمہ..." مشل آدھی بات شہریار سے کر کے ،معظم کو ہاتھ کے اشارے سے خدا خافظ کہتے ، شازمہ کو گاڑی کی جانب کھینچتے ہوئے بولی تو معظم شہریار سے ہاتھ ملاتے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا

KZwrites

تھا...شہریار ایک جلتی ہوئی نظر مشل پر ڈال کر ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آگیا تھا

KZwrites

"Sb theek ha...ap bar bar rabta mat krain aisy...yeh theek nai hai...."

شازمہ نے ہوٹل پہنچ کر سب سے پہلے اپنے کمرے کا رخ کیا تھا... آفتاب کو میسج ٹائپ کر کے بھیجا تو اسکا فوراً وائس نوٹ بھی آگیا تھا

"خیریت ہے نا...؟ آپ مجھے نہ بات کرنے کا موقع دے رہی ہیں..نہ آپ نے مل کر میری بات سنی...میں آپکے گھر رشتہ بھیجنا چاہ رہا ہوں...اسکے لیے آپکی اجازت چاہیے تھی...میں...پسند کرتا ہوں آپکو...اور اسی لیے آپکی مرضی بھی جاننا چاہ رہا تھا..."

KZwrites

"مجھے ابھی شادی نہیں کرنی..یا شاید کبھی بھی نہیں...آپ پلیز گلٹ میں آنا چھوڑ

دیں..مجھے آپکا احسان نہیں چاہیے،آپ اِسی

وجہ سے یہ سب کر رہے ہیں نہ کہ آپ سمجھتے

ہیں کہ میری طلاق آپکی وجہ سے ہوئی تو

پلیز... آپ سمجھیں کہ آپکا احسان تھا وہ مجھ

پر...میری اس

بدنما انسان سے رہائی ہوگئی...مگر پلیز اس سے

زیادہ احسان نہیں چاہیے...ترس مت کھائیں

مجھ پر...مجھے کسی کی ضرورت نہیں

ہے...آپکا بار بار رابطہ کرنا میرے لیے پرابلم بن

جائے گا...مت کریں..." شازمہ نے تقریباً روتے

ہوئے پہلی بار اتنا لمبا میسج بھیجا تھا...وائس

kzwrites

نوٹ بھیج کر فون صوفے پر اچھال کر اپنا سر

تھامے وہ یک دم مزید رونے لگی تھی

"کیوں سب مجھ سے sympathy کر رہے

ہیں---"

KZwrites

"معظم سے بھی مشل نے ہی بات کی ہو گی---"

"نہیں چاہیے مجھے کسی کا احسان---"

"مجھ سے کیسے کسی کو کوئی لگاؤ ہو سکتا ہے...مجھ میں تو ایسا کچھ نہیں ہے..."

"ترس کی نظروں سے دیکھتے ہیں سب مجھے..."

KZwrites

"نہیں کرنی شادی مجھے کسی سے بھی..." روتے ہوئے سوچوں میں ڈوب کر وہ کچھ دیر میں ہی سو گئی تھی

"شہریار ایسا کریں مجھے ماما کی طرف ڈراپ کر دیں آج۔۔۔اب تو سیٹل ہوگئے ہیں نہ ہم۔۔۔تو آپ آج مجھے رات کو ڈراپ کر دیں۔۔۔واپس آنے کا پھر آپکو بتا دوں گی بعد میں۔۔۔" مشل کمرے میں داخل ہوتے اپنے لانگ شوز اتارتے چھکتے ہوئے انداز میں بولی تھی

Kzwrites

"سب سے پہلے تم اپنی۔ی۔ی کچھ لمٹس سیٹ

کر لو،اسکے بعد کہیں جانے کی بات کرنا..."

شہریار دروازہ بند کرتے اپنی جیکٹ اتار کر

صوفے پر پھینکتے ہوئے بولا تھا...لہجہ اچاٹ سا

تھا...ماتھہ بھی شکنوں سے بھرا پڑا تھا

KZwrites

"چلو۔و۔و---...i knew.w.w it میں کب سے

نوٹ کر رہی تھی کہ آپکا موڈ آف ہے...کیا ہوا ہے

جو ایسے بول رہے ہیں؟ کونسی لمٹس...؟ کچھ

نہ کچھ مسئلہ رہتا ہی ہے آپکو..."

مشل بھی اپنا کوٹ اتار کر بیزار سے لہجے میں

بولتے اسکے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی

KZwrites

"مجھے بار بار بات دہرانا پسند نہیں ہے

مشل...تمھیں خود پتہ ہونا چاہیے اپنی لمٹس

کا...راستہ چھوڑو..." شہریار بازو سے اسے ایک

جانب دھکیل کر پیچھے کرتے بیڈ کی طرف بڑھ گیا تو مشل ہونٹ کھول کر اسے گھورنے لگی تھی

"کیا پتہ ہونا چاہیے---؟listen ---یہ ایٹیٹیوڈ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے---ٹو دا پوائنٹ بات کیا کریں مجھ سے---"

مشل اسکی طرف اپنی انگلی سے وارننگ کا

KZwrites

اشارہ کرتے بولی تو شہریار اسکی انگلی پکڑ کر

نیچے کرتے آنکھوں میں

شدید غصہ اور لہجے میں بھاری پن لاتے بیڈ

سے اٹھ کر اسکے مقابل کھڑے ہوتے بولا تھا

"اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سمنبھال کر رکھو، میں

اس وقت تمھارا لاڈ دیکھنے کے موڈ

میں نہیں ہوں،ماری جاؤ گی میرے ہاتھوں،زیادہ

فضول بولی تو---"

kzwrites

"کیسے ماری جاؤں گی۔۔۔؟ اتنی جرآت ہے کسی کی کہ مشل کو ہاتھ لگائے۔۔۔منہ نہ توڑ دوں۔۔۔"

مشل اسکا گریبان پکڑتے بولی تھی۔۔۔تھوڑی دیر پہلے والے میٹھے لہجے دونوں کے ہی غائب ہو گئے تھے

KZwrites

"یہ ساری بکواس تمھاری میرے سامنے ہی چلتی ہے اور میں چلنے بھی دیتا ہوں،جہاں ضرورت

ہوتی ہے وہاں کیا کرو اتنی زبان درازی...اتنی اکڑ وہاں دکھایا کرو جہاں دکھانی چاہیے...مجھ سے دوبارہ اس لہجے میں بات کی تو حشر برا کر دوں گا...بہت ہو گیا تمھارا بچپنا...بچی نہیں ہو تم جو بار بار ایک بات منہ سے بول کر تمھیں بتانی پڑے...."

kzwrites

شہریار اپنا گریبان چھڑوا کر اسکو پیچھے دھکیل کر بولتے نظریں پھیر کر بیڈ پر نیم دراز ہو کر پاکٹ سے فون نکال کر دیکھنے لگ گیا تھا...بالوں میں انگلیاں پھیرتے ،ایک ٹانگ گھٹنے کے بل کھڑے کیے مسلسل ہلاتے وہ اپنے

غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرنے لگا،

ماتھے کی رگیں پھولی ہوئی تھیں اور آنکھوں

میں شدید اشتعال تھا...نظروں میں پچھلے دو

دنوں میں مشل اور معظم کا آپس میں ایک

دوسرے کو بے تکلفی سے چھونا مسلسل گھومے

جا رہا تھا جو تھوڑا بہت برداشت کرنے کے بعد

اب ناقابلِ برداشت ہونے لگا تھا

kzwrites

"What.t.t.t ever....

"....مجھے ماما کے پاس جانا ہے....ابھی" مشل اسے غصے سے بھرا دیکھ کر ، کمرے میں دائیں بائیں چکر کاٹتے غراتے ہوئے اسکی طرف آئی تھی

KZwrites

"کہیں نہیں جا رہی تم..." شہریار نظریں فون کی سکرین پر جمائے، اسکی طرف دیکھے بغیر بولا تھا

"میں جاؤں گی۔ی۔ی۔۔۔میں یہاں اُن سے ملنے ہی آئی ہوں آپکی راتیں رنگین کرنے نہیں آئی۔۔۔جب دیکھو دھونس جماتے ہیں آپ بغیر کسی وجہ کے۔۔۔" مشل اسکے پاس آکر بیڈ کے قریب کھڑے ہو کر قدرے اونچی آواز میں چلائی تو شہریار فون سائیڈ پر پھینک کر اٹھ کھڑا ہوا تھا

kzwrites

"مسئلہ کیا ہے تمھارے ساتھ،اونچا بول کر کیا

ثابت کرتی ہو...؟ تمھیں پہلے بھی وارن کیا ہے میں اس وقت تمھارے ٹینٹرمز دیکھنے کے موڈ میں نہیں ہوں...بچ کر رہو..."

شہریار اسکو کہنی سے کھینچ کر اپنے مقابل کرتے غرا کر آخری الفاظ پر زور ڈالتے بولا تھا

KZwrites

"ا و ہ ہ ہ ہ بہت ڈر لگ رہا ہے آپکی وارننگ سے...اور آپ کر ہی کیا سکتے ہیں سوائے مجھے بیڈ پر لانے کے...بیکار ہے آپ سے پیار سے بات

کرنا۔۔آپ سے آپکی زبان میں ہی بات کرنی چاہئیے۔ے۔ے۔۔ہونہہ۔۔بس جاؤ کہیں نہ۔۔یہاں بیٹھ کر آپ سے رومینس کرتے رہو تو ٹھیک ہے سب ورنہ نہیں۔۔۔" مشل کہنی چھڑوا کر اسکے بازو پر ہتھیلی سے دباؤ ڈال کر اسے پیچھے کو دھکیلتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"تمھیں لگتا ہے کہ میں تمھیں اس وقت پیار کروں گا۔۔؟؟؟؟ رئیلی۔۔؟؟؟ اپنی شکل گم کرو میرے سامنے سے۔۔" شہریار اسکا ہاتھ اپنے بازو

سے پکڑ کر ہٹاتے واپس بیڈ پر لیٹ گیا تو مشل پورا منہ کھول ، بھنویں سکیڑتے اسکو دیکھنے لگی تھی

"تکلیف کیا ہے آپکو۔و۔و۔۔۔"

"معظم سے بات کرتی ہوں یہ تکلیف ہے نہ۔۔۔"

"ہر وقت یہی مسئلہ ہے،ٹرسٹ ہی نہیں کرتے۔ے۔

KZWrites

ے---"

کیا سمجھتے ہیں میں سیٹ ہوجاؤں گی اسکے

"ساتھ۔ھ۔ھ۔۔

"اتنے انسیکیور ہیں۔ں۔ں آپ---اور باتیں اتنی بڑی

بڑی---"

"آپ ڈیزرو ہی نہیں کرتے مجھے---"

kzwrites

"کسی چادر کی پوٹلی سے ہی شادی کرتے

نہ...جو آپکی مرضی سے ہی سانس لیتی بس..."

"مجھے زہر لگتی ہے آپکی یہ کنٹرولنگ نیچر..."

"انسیکیور ہیں آپ صرف..."

KZwrites

"ہر وقت تکلیف رہتی ہے مجھ سے آپکو..."

"کبھی نہیں حل ہو گا یہ مسئلہ..."

"کہاں پھنس گئی ہوں میں..." مشل کمرے میں چکر کاٹتے ،چیزیں اٹھا کر ادھر اُدھر پھینکتے چلانے لگی تو شہریار بیڈ پر ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گیا تھا... پہلی بار نفرت کی نگاہ سے اسکو دیکھا تھا... اسکے لفظ چبھ رہے تھے ...اپنا ہاتھ چہرے پر پھیرتے ،اسکے لفظوں سے اپنے اندر اٹھتے اشتعال کو بمشکل کنٹرول کرنے لگا تھا

KZwrites

"ہاں مجھے ہے تکلیف۔ف۔ف تمھارے اسکے ساتھ اتنا چپکنے سے۔۔۔۔۔یہ بلاوجہ ہاتھ ملانا ، کندھے ٹکرانا

What is this....???

کیا ضرورت ہوتی ہے اس سب کی۔۔۔؟" شہریار برابر چلا کر بولا تو مشل غصے سے پھولے سانسوں کے درمیان سانس روک کر اسکی طرف دیکھی تھی

KZwrites

"پیار سے ڈھکے چھپے لفظوں میں کہا بھی ہے
تمھیں کئی مرتبہ کہ حد مقرر کرو ایک مگر تم
اس قابل نہیں ہو کہ تم سے تمیز، عزت، احترام
ایکسپیکٹ کیا جائے...تم صرف بات کو اچھالتی
ہو....اور بات ٹرسٹ کی نہیں ہے بات تمھارے
اس سے بلا ضرورت فرینک ہونے کی ہے....ایک
فاصلے پر رہ کر بھی بات ہو سکتی ہے کزن
سے...لیکن اگر تمھارا اس سے چپکنا اتنا ہی

KZwrites

"ضروری ہے تو چلو تمھیں چھوڑ آتا ہوں۔۔۔"

شہریار گاڑی کی کیز اٹھا کر دروازے کی طرف

بڑھ گیا تھا،لہجہ غصے سے بھرا ہوا تھا

KZwrites

"آپکا کہنے کا مطلب ہے کہ میں اس سے ملنے کے

لیے وہاں جانا چاہتی ہوں

How Cheap one can think....thats

disgusting..."

مشل اسکے راستے میں آتے دروازے کے آگے حائل ہو گئی

KZwrites

"میں نے ایسا نہیں کہا ...تمھیں اگر ڈھکے چھپے لفظوں میں سمجھ نہیں آتا تو صاف لفظوں میں بتا دیتا ہوں کہ تمھارا اس سے گلے ملنا ، کندھے جوڑنا ،تھپڑ مارنا

i cannot tolerate all this....

نہیں اچھا لگتا مجھے نہ میں برداشت کروں

گا...اور....اور جہاں تک بات ہے راتیں رنگین

کرنے کی تو تم بیوی ہو میری....بیوی سے محبت

کی جاتی ہے پیار کیا جاتا ہے،راتیں رنگین گھر

سے باہر والی عورت سے کی جاتی ہیں جو

میں نہیں کرتا... لفظ سوچ سمجھ کر

منہ سے نکالا کرو....چلو

تمھیں چھوڑ آؤں فی الحال تو تمھاری شکل

بھی دیکھنا نہیں چاہتا میں جتنی تم بدتمیز ہو

KZwrites

چکی ہو...چلی ہی جاؤ تو بہتر ہے..." شہریار اپنی نظروں سے اسکو ایسے بے رخی سے دیکھا تھا کہ مشل کے دل کی رفتار خودبخود تیز ہوئی تھی،اسکی سرخ پڑتی آنکھیں اور چہرے کے تاثراٹ شدید غضبناک تھے

KZwrites

"مجھے ایسے نہیں جانا زبردستی...میں اپنی مرضی سے جاؤں گی...میں کیوں آپکے آرڈر پر جاؤں کہیں...آپکو تو اپنی مرضی چلا چلا کر عادت ہو گئی ہے حکم صادر کرنے کی...تمیز آپکو

بھی نہیں ہے کوئی..." مشل پینترا بدلتے دروازے سے ہٹتے صوفے پر جا کر نیم دراز ہوگئی تھی

KZwrites

"ابھی تم نے شور مچایا ہوا تھا جانے کے لیے،اب کیا مسئلہ ہے کیوں میرے دماغ پر سوار ہونے کی کوشش کر رہی ہو و و.....میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا ہے بس...جاؤ اب..." شہریار چابیاں بیڈ پر پھینک کر اسکی طرف دیکھ کر غرایا تھا

،جو صوفے پر ٹانگیں لٹکائے اپنے بازو پیٹ پر

رکھے اسی کو گھور رہی تھی...بالوں میں لوز ک

رلز ڈالے بلیک شارٹ ٹاپ اور آف وائٹ پینٹس

پہنے لایٹ میک اپ میں شدید حسین لگ رہی

تھی

KZwrites

"نہیں جانا...آپکے کہنے پر تو بلکل نہیں جانا...

You are no one to dictate me..."

"ادھر آج نہیں جانا کل جاؤں گا..."

"فلاں کو تم نے ہاتھ نہیں لگانا..."

"کل کو کہیں گے میری ماما سے بھی جیلس ہیں آپ..."

KZwrites

"میں تو سر پر ہی چڑھا لیا ہے آپکو آپکی باتیں مان مان کر..."

"عجیب ہیں آپ۔پ۔پ۔پ۔۔" مشل بازو سینے پر باندھے غصے میں پھنکتے اسے دیکھے تو کبھی نظریں ہٹائے بولے چلی جا رہی تھی

KZwrites

"جیلس نہیں ہوں میں ،نا محرم ہے وہ۔۔۔ کم از کم ایک حد میں رہ کر کمیونیکیٹ کیا کرو اس سے۔۔۔ بس یہ بات ہے ۔۔۔ تمھیں عجیب لگتا ہے تو لگتا رہے۔۔۔ اٹھو چھوڑ کر آؤں تمھیں۔۔۔پھر میرے سر ڈال دو گی کہ جانے نہیں دیا۔۔۔راتیں رنگیں کرنی ہیں جیسی بکواس کرتی رہو گی ساری

رات..." شہریار لہجہ دھیما کرنے کی کوشش کے باوجود بھی بیزاری سے آخری جملہ بولا تھا

"نہیں جاؤں گی...نہ آپکی کوئی اور بات مانوں گی...زبردستی نہیں کریں میرے ساتھ....میں بھی نا محرم تھی آپکی ... مجھے تو اتنی بدتمیزی سے چھوتے تھے آپ... اب آپ۔پ۔پ مجھے میری حد سمجھائیں گے...؟ " مشل ٹانگ

kzwrites

پر ٹانگ چڑھائے اسے انگلی کے اشارے سے وارن کرتے مشتعل ہوتے بولی تھی

"یہ طعنے کبھی ختم ہوں گے یا نہیں۔ں۔ں۔۔۔؟ میں معافی مانگ چکا ہوا ہوں تم سے اُس سب کی۔۔۔اب کیا چاہتی ہو۔۔۔؟ کہ تمھیں کچھ نہ کہا جائے کسی بھی بات پر ۔۔۔ پرانی باتیں اٹھا کر تم میرے منہ پر مارتی رہو گی۔ی۔ی۔۔۔" چہرے پر

kzwrites

یک دم شرمندگی جیسے تاثرات آئے تھے

"ہاں۔ں۔ب مارتی رہوں گی اگر آپ مجھ سے

بیہیویر ٹھیک رکھ کر بات نہیں کریں گے۔۔۔ایسے

بات مت کیا کریں مجھ سے جیسے آپ کوئی

سپیرئیر ہیں مجھ سے اور مجھے کچھ سمجھ

نہیں ہے۔۔۔مجھے ساری۔ی۔ی سمجھ ہے۔۔۔"

KZwrites

"اوکے فائن...مجھے آرام سے بات کرنی چاہئیے تھی تم سے...اب ختم کرتے ہیں بات کو...اٹھو چلو..." شہریار نے دونوں ہاتھوں سے رگڑ کر اپنا چہرہ صاف کرتے لہجہ مزید نارمل کیا تھا،مشل کا پچھلی باتیں یاد کروانا اس میں جھکاؤ لے آیا تھا

KZwrites

"نہیں۔ں۔ں جانا نہ اب۔ب۔ب...اب موڈ تباہ کر

دیا ہے... اس شکل کے ساتھ کیسے جاؤں۔ں...؟

ہاں...؟ رہنے دیں اب..."

"تم نے نہیں جانا چاچی کی طرف...؟" شہریار

ایک قدم پیچھے کو لیتے ہوئے اکھڑے لہجے میں

بولا تھا

"نہیں جانا۔ا۔ا۔ا..." مشل ٹانگ سے ٹانگ ہٹا کر

KZwrites

اپنی ایک جانب پڑا اوور کوٹ اٹھا کر دوسری طرف رکھتے ختمی لہجے میں بولی تھی

"بھاڑ میں جاؤ پھر...بدتمیز..." کہہ کر شہریار شرٹ بازوؤں سے نکال کر اتارتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے باتھروم کی طرف بڑھ گیا تھا

KZwrites

"پہلے سے پتا تھا کہ بدتمیز ہوں تو کیوں پیچھے

پڑے تھے میرے...نا آتے...میں نے بلایا تھا کیا...؟

شادی ہو جاتی ہے تو نقص نکلانے آجاتے

ہیں۔ں۔ں...پہلے تو لو میرج کی پڑی ہوئی

تھی...تم۔م۔م کزن نہ بھی ہوتی تو میری بیوی۔

ی۔ی ہوتی ی۔ی..." مشل اسکے باتھروم گھسنے

پر کھڑے ہو کر پچھلی کہی بات کا حوالہ دیتے

چلائی تھی

KZwrites

"پاگل کتے نے کاٹا تھا مجھے۔ے۔ے۔۔۔بھاڑ میں گئی لو میرج۔ج۔ج۔۔۔" شہریار نے وہیں سے جواب دے کر دھاڑ سے دروازہ بند کر دیا تو مشل تو جیسے جلتے توے پر بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"مجھے چھوڑ کر آئیں ماما کے گھر۔۔۔"

"فورا...."

"میں نہیں رکوں گی اب یہاں...بس ختم سب اب..."

"اب اور نہیں...."

KZwrites

"میری طرف سے بھی بھاڑ میں جائے سب..."

"باہر نکلیں۔ں۔ں۔۔۔" مشل تپ کر انگارہ ہوتے تیز

قدم چلتے باتھروم کا دروازہ پیٹنے لگی تھی

"چھوڑ ڑ ڑ آؤں گا۔۔۔شور مچانا بند کرو۔۔۔"

شہریار اندر سے گونجدار آواز میں دھاڑا

تھا۔۔۔شاور کی آواز بھی آرہی تھی

kzwrites

"مجھے ابھی چھوڑ کر آئیں۔۔۔باہر نکلیں۔ں۔ں

...میں یہاں مزید نہیں رک سکتی اب...میری
انسلٹ کی ہے آپ نے...جو مجھے بلکل برداشت
نہیں ہے...باہر آئیں...." مشل مسلسل دروازہ
بجائے جا رہی تھی،دماغ غصے سے بھرتا جا رہا
تھا

KZwrites

"ننگا باہر آجاؤں کیا...سانس لو دو منٹ
تو...ابھی پوچھ کر آیا تھا تم سے جانا ہے یا
نہیں....تب ڈرامے کر رہی تھی...اب نئی فلم
شروع کر دی ہے۔ے....خبردار دوبارہ دروازہ

بجایا تو۔و۔و۔و۔۔۔" شہریار سخت لہجے میں

بولا تو مشل ایک پل کو رکی تھی لیکن پھر سے

دروازہ بجانے لگی

KZwrites

"مجھے یہاں ایک منٹ نہیں رکنا۔۔آپکو اب

خیال آرہا ہے کہ غلط لڑکی سے شادی کر لی آپ

نے۔۔غلط فیصلہ لے لیا۔۔پچھتا رہے ہیں آپ۔۔باہر

آئیں۔۔۔ابھی کہ ابھی۔۔میری تو لو میرج بھی

نہیں ہے۔۔۔مجھ پر کیا احسان ہے آپکا۔۔میں صرف باتیں سننے رہ گئی ہوں-ں-ں۔۔۔" مشل ابھی چلا رہی تھی کہ شہریار نے دروازہ کھول کر مشل کا جو ہاتھ دروازے پر تھا، اس سے کھینچ کر اسکو اندر کر لیا اور سیدھا شاور کے نیچے کھڑا کر دیا تھا۔۔وہ خود بھی پورا بھیگا ہوا تھا۔۔باتھروم کی تیز روشنی میں اسکو برہنہ دیکھتے مشل نے فوراً آنکھیں میچ لی تھیں،ہاتھ ابھی بھی اسکے ہاتھ کی گرفت میں تھا۔۔۔پلوں میں بال بھیگے تھے۔۔سیاہ ٹاپ جسم سے چپکنے لگا تھا

kzwrites

"کیا بدتمیزی ہے یہ..." مشل تھوڑی سی آنکھیں
کھول کر شاور سے باہر کھسکتے بولی تو شہریار
نے کلائی سے کھینچ کر اسکو واپس شاور کے
نیچے کر لیا تھا

KZwrites

"You were asking for it...."

شاور کی تیز دھاڑ کے نیچے چہرہ اسکے چہرے پر جھکاتے شہریار نے اسکے کان کے قریب مدھم سے لہجے میں بولا تھا

"میں پاگل نہیں ہوں۔۔۔پیچھے ہٹیں۔۔۔مجھے ٹون ڈاؤن کرنے کی کوشش نہ کریں بلکل بھی۔۔۔"

مشل اس سے اپنی کلائی چھڑواتے وارننگ بھرے لہجے میں بولی تھی

KZwrites

"اوکے جاؤ نکلو پھر۔۔" شہریار نے اسکو کلائی سے پکڑ کر سا دھکیل کر دروازے کی طرف کیا اور واپس شاور کے نیچے کھڑے ہو کر اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا تو مشل کا پارہ مزہد ہائی ہو گیا تھا

"میں نہیں جاؤں۔ں۔ں گی۔۔۔آپ سمجھتے کیا

KZwrites

ہیں خود کو۔۔دوبارہ ایسے۔۔۔ایسے دھکا دیا تو

مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا،یہیں کھڑی ہوں

نکال کر دکھائیں مجھے۔۔۔۔کیوں مجھ پر

ڈومینینٹ ہوتے ہیں آپ۔پ۔پ۔۔۔" مشل بری طرح

چڑ کر اسکے بھیگتے سینے پر تھپڑ مارتے بولی

تو پانی کی بوندیں چھن کر مشل کے اپنے

چہرے پر بھی پڑی تھیں،لہجہ روہانسا ہوا تھا

kzwrites

"نہیں جانا۔۔۔؟؟؟ تو کرنا کیا ہے پھر۔۔۔؟ دماغ

گھما رہی ہو تب سے۔۔۔ یا میرے ساتھ شاور لینے

کے بہانے کر رہی ہو۔۔۔؟ told you میرا موڈ
نہیں ہے نخرے دیکھنے کا فالتو کے۔۔۔" شہریار
نے اسکا وہی ہاتھ اپنے سینے سے ہٹا کر اسکو
نرمی سے کھینچ کر شاور کے نیچے کیا اور بات
کرتے کرتے تیز لہجے کے بلکل برعکس اسکے
بالوں سے ہیڈ بینڈ اتار کر فرش پر اچھال دیا
تو مشل کے قدرے گیلے بال مزید کھل کر اسکے
کندھوں پر آگئے تھے۔۔۔سیاہ ٹاپ کے جالی سے
بنے کندھوں سے اسکا دودھیا جسم بے حد
واضح ہونے لگا تھا۔۔۔پانی کی بوندیں اسکے
خوبصورت چہرے پر گر رہی تھی جنہیں وہ بے

kzwrites

دردی سے اپنے چہرے سے جھٹک رہی تھی۔۔۔آنکھیں بے حد سرخ تھیں

"ہاتھ مت لگائیں مجھے۔۔۔خبردار جو مجھے چھوا بھی۔۔۔"

مشل اپنے بالوں سے اسکا ہاتھ ہٹاتے پھنکاری تھی۔۔۔آف وائٹ پینٹس بھی مکمل بھیگ گئی تھیں

kzwrites

"تو جا کیوں نہیں رہی باہر۔۔۔؟ دماغ میں کوئی ایرر آگیا ہے۔۔۔؟ نہ جانا ہے نہ ٹکنا ہے۔۔اور۔۔۔مجھے کیوں بھیگتے دیکھ رہی ہو مسلسل۔۔؟ کیا چاہئیے ہے۔۔؟ " شہریار نے اسکا ہاتھ پھر سے پکڑ کر اب کی بار اپنی تھائیز کے پاس کیا تو مشل اسکے ہاتھ کی ضرورت سے زیادہ مضبوط گرفت اور اسکے جسم کی حرارت

KZwrites

محسوس کرتے گھبرا کر نظریں دائیں بائیں گھمانے لگی تھی۔۔۔اپنا ہاتھ اسکی گرفت میں ہونے کی باوجود بھی اپنی جانب کھینچے وہ اسکی بے باک حرکت کرنے کی کوشش کو بخوبی محسوس کر رہی تھی

KZwrites

"جانے لگی تھی میں۔۔آپ۔۔آپ نے ہی مجھے اندر کھینچا تھا۔۔۔مت بھولیں۔ں۔ں۔۔۔تمیز میں رہیں۔ں

ں۔۔۔چھوڑیں ہاتھ۔ھ۔ھ۔۔۔" مشل اپنی کلائی

اس سے چھڑواتے اسکی آنکھوں میں دیکھتے

بولی تھی،کھینچا تانی میں ہاتھ کی بیک پر

اسکی انٹینس اریکشن ہلکی سی محسوس کرتے

مشل کا پورا جسم زلزلے کی زد میں آیا تھا،

سانسوں میں بھی گڑبڑ سی ہوئی تھی

KZwrites

"چلو میں ہی تمھیں نکال بھی رہا ہوں، نکلو اور

دروازہ مت بجانا اب..." شہریار نے دروازہ کھول کر اسے باہر دھکیلتے اندر سے لاک کر لیا تو مشل باہر بھیگے کپڑوں میں کھڑے غصے اور انسلٹ کی وجہ سے جلتے انگارے چبا رہی تھی

KZwrites

"انکو میرا پتہ نہیں ابھی..."

"شکل نہیں دکھانی انکو اب اپنی..."

"انہیں لگتا ہے میں کچھ کر نہیں سکتی..."

"بدتمیز خود ہیں..." کچھ یاد آنے پر ہاتھ کی بیک کو پینٹ سے رب کرتے چہرے کے تاثرات برے سے بناتے وہ آس پاس ہی ٹہلنے لگی تھی...فرش پر بکھرتا پانی اور اپنی حالت سے کوفت سی ہونے لگی تھی...غصہ صرف اور صرف بڑھتا ہی جا رہا تھا

KZwrites

تھوڑی دیر بعد شہریار صرف بلیک ٹراوزر پہنے ٹاول سے اپنے بال رگڑتا ڈریسنگ مرر کے سامنے آ کھڑا ہوا اور مرر کے عکس میں مشل کو شدید غصے کی حالت میں اپنے ٹریول بیگ سے کپڑے نکال نکال کر پھینکتے دیکھنے لگا تھا...

وہ کپڑے نکال کر اپنا ایک ڈریس لے کر پاؤں پٹختی باتھروم گئی اور پوری شدت سے دروازہ بند کیا تو شہریار باتھروم کے دروازے پر قہر آلود نظر ڈال کر بیڈ کی طرف بڑھ گیا تھا

KZwrites

"کبھی جانا ہے کبھی نہیں جانا..."

"بس اس بات کے الٹ کرنا ہے جو میں کہوں گا..."

KZwrites

"پاگل لڑکی..." بڑبڑاتے ہوئے شہریار شرٹ پکڑ کر پہنے بغیر ہی پاس بیڈ پر پھینک کر نیم دراز ہو گیا تھا...ایک نظر پھر سے دروازے کی طرف دوڑائی تو ماتھے پر بل آنے پر سر جھٹکتے

تھوڑی سی کروٹ بدل کر وہ فون استعمال کرنے لگا تھا۔۔۔مشل کچھ دیر بعد باہر آئی اور ڈریسنگ ٹیبل کے ڈرار میں پہلے سے موجود ہیر ڈرائیر سے بال ڈرائی کرنے لگی تھی۔۔۔دراز پورے زور سے کھول کر بند کرتے وہ اپنا غصہ مسلسل چیزوں پر نکال رہی تھی۔۔شہریار بلینکٹ لیے فون سکرین سکرول کرتے ڈائریکٹ نظر ڈالے بغیر ہی اسکا مکمل جائزہ لے چکا تھا۔۔وائٹ سلک کی مڈ لینتھ ڈریس پہنے مشل اپنی ویسٹ پر براؤن بیلٹ ایڈجیسٹ کرتے ایک گھورتی ہوئی نظر سے مرر میں سے اسکی

kzwrites

جانب دیکھی تھی۔۔۔لوز سلیوز بلکل باریک
تھیں اور باریک سی لاسٹک سے بندھی ہوئی
صرف کہنی تک آتے بہت سٹائلش لُک دے رہی
تھیں۔۔بالوں کو ڈرائی کرتے وہ اتنے غصے والی
شکل میں بھی بے حد پیاری لگ رہی
تھی۔۔شہریار اسے اگنور کرنے کی خاطر نظریں
مکمل سکرین پر جمائے مسلسل اسے ہی نوٹس
کر رہا تھا۔۔بال ہلکے سے کرلز میں سٹائل کرتے
ساتھ وہ لائٹ سی جیولری پہن کر میک اپ ٹچ
اپ کرتے فرش پر پڑے بیگ سے لمبی چین والا
خوبصورت سا آف وائٹ کلچ نکال کر کندھے پر

KZwrites

ڈالتے اب کوٹ ڈیسائڈ کرنے لگی تھی۔۔۔ساتھ ہی ساتھ چور نظروں سے شہریار کو فون میں مکمل گم دیکھ کر غصہ آئے جا رہا تھا

KZwrites

"بس آنے ہی والے ہے لڑنے کے لیے۔۔۔ایسے کمال کے ہئیر فلپ کے بعد لڑائی تو must ہے۔۔۔" اسے کندھوں پر کوٹ سیٹ کر کے بال مینج کرتے دیکھ کر سوچتے ، شہریار پاؤں سے کمبل کھینچ

کر اپنی ٹانگوں پر کرتے پاس پڑی شرٹ مزید دور دھکیلتے ڈھیلے سے انداز میں کروٹ پر لیٹ گیا تھا

"گاڑی کی کیز کدھر ہیں۔۔۔" مشل اسکی طرف کی سائیڈ ٹیبل کے پاس کھڑے ہو کر ایک ہاتھ سے اینکل سٹریپ ہیلز بند کرتے ہوئے ناگوار سے لہجے میں اس سے مخاطب ہوئی تھی

kzwrites

"کیا کرنی ہیں۔۔۔؟" شہریارچونک کر اسکی جانب دیکھا تھا،لہجہ اس سے بڑھ کر ناگوار بنایا تھا

KZwrites

"I am leaving...."

مشل ہیلز پہن کر وہاں سے ہٹتے ایک چھوٹے ٹریول بیگ میں کچھ کپڑے اور جوتے گھساتے ہوئے لاپرواہی سے بولی تھی،دل ہی دل میں لگ

رہا تھا کہ شہریار اسکے جانے کا سن کر گھبرا جائے گا

"پکا پکا جا رہی ہو نا۔۔۔؟ پھر نہ رک جانا۔۔۔"

شہریار کمبل تھوڑا سا ہٹا کر،موبائل سائیڈ پر رکھتے بازو سر کے پیچھے رکھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے بولا تو مشل ہونٹ آپس میں بھینچتے اسے گھور کر دیکھنے لگی تھی

KZwrites

"جی جا رہی ہوں...اب ایڑیاں بھی رگڑیں گے تو واپس نہیں آؤں گی...لگ سمجھ جائے گی آپکو...جب اکیلے واپس جائیں گے پاکستان تو..." مشل ہاتھ سینے پر باندھ کر غرور سے بولی تھی

KZwrites

"میں چاہوں تو ابھی تمھیں ایڑیاں رگڑنے پر

مجبور کر دوں۔۔۔پر بات یہ ہے کہ میں چاہتا ہی نہیں ہوں۔۔۔جاؤ شاباش۔۔۔یہ لو چابیاں۔۔۔میں بھی پہلی فرصت میں واپس چلا جاؤں گا۔۔۔فضول میں ہی آگیا تمھارے ساتھ۔۔۔"

شہریار کیز اسکی طرف اچھالتے بولا تو مشل جو سمجھ رہی تھی کہ وہ اسکو روکے گا ،ایسے خود ڈرائیو کر کے جانے نہیں دے گا،حیران پریشان ہو کر غصے سے اسکو دیکھنے لگی تھی

KZwrites

"آپکو لگ رہا ہو گا میں معظم کے لیے جا رہی

ہوں...ہے نا...بہت ہی گھٹیا سوچتے ہیں آپ...شرم آنی چاہئیے آپکو...شیم آن یو..." مشل کیز پکڑ کر اپنا لگج بیگ گھسیٹتے بھیگے لیجے میں بھی شدید غصے سے بولی تھی،شہریار کا نہ روکنا دل دکھا دینے کی حد تک برا لگا تھا

KZwrites

"میں اتنا گھٹیا نہیں سوچتا نا میں نے ایسا کہا ہے...مجھے ایسا لگتا ہوتا تو تم ابھی جا ہی نہ رہی ہوتی...آئی ٹرسٹ یو ٹوٹلی...لیکن تم جتنی اوور ہو چکی ہو ہر بات کو انا کا مسئلہ بنا لیتی

ہو...مجھے نہیں لگتا کہ مجھے تمھارے راستے

میں آنا چائیے...اپنی مرضی کی مالک ہو...میری

کہی بات کی کوئی ویلیو نہیں تمھارے

نزدیک...بس پچھلی باتوں پر ہی بھڑاس نکالنے

کا موقع ڈھونڈتی ہو...تو جاؤ...نہ رہو میرے

ساتھ..." شہریار وہیں لیٹے لیٹے ٹانگ ہلاتے اپنی

بھڑاس نکلانے لگا تو مشل اسکی طرف دیکھ کر

شکایتی نظروں سے اسے گھوری تھی جسکو

شہریار نظر انداز کرتے پھر سے اپنا فون

استعمال کرنے لگا تھا

kzwrites

"مجھے راستہ نہیں آتا،آپ مجھے کیب کروا دیں...." مشل آنسوؤں کو پلکوں سے نہ چھلکانے کی خاطر بہت ضبط کرتے بولی تھی

KZwrites

"میپ آن کر لو..." شہریار نے لاپرواہی سے جواب دے کر کروٹ بدل لی تو مشل کے آنسو چھلک پڑے تھے... مزید اسکے سامنے کھڑی نہیں ہو سکی تو کمرے کا دروازہ زور سے مارتے

باہر نکل کر ٹی وی لاؤنج میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

وہ بلکل ایکسپیکٹ نہیں کر رہی تھی کہ شہریار اسکو اس قدر اگنور کر سکتا ہے۔۔۔شاور میں بھی اس نے مشل کو جانے دیا ورنہ وہ ایسے تو نہیں جانے دیتا تھا۔۔۔مشل تیز تیز بہتے آنسوؤں سے موبائل سے میپ نکال کر دیکھنے لگی تھی

KZwrites

"اگر مجھے منانے نہ آئے تو ماما سے کیا کہوں

گی۔۔۔یہ تو پوچھ رہے تھے کہ پکا پکا جا رہی ہو کیا۔۔۔؟ " مشل بے چین ہوتے دائیں بائیں دیکھنے لگی تھی

"باہر بھی نہیں آئے دیکھنے کہ میں گئی ہوں یا نہیں۔۔۔" وہ آنسو صاف کرتے اٹھ کھڑی ہوئی تھی لیکن آنسو بہہ بہہ جا رہے تھے

kzwrites

"اتنی ہی اکڑ ہے تو ٹھیک ہے...انکو پرواہ نہیں میری تو ٹھیک ہے...میں نہیں آؤں گی واپس..." مشل کھڑے ہو کر اپنا لگیج بیگ گھسیٹتے لاؤنج سے باہر آگئی تھی

KZwrites

"مجھے یہ نہیں پکڑنا چاہیے تھا،اتنا بھاری ہے، وہیلز بھی نام کے ہیں....اور ماما سے کیا کہوں گی شہریار کیوں نہیں آئے..." مشل مین گیٹ کھول کر بیگ گھسیٹتے گاڑی کی چابیاں ہینڈ

کلچ میں ڈالتے لفٹ کی طرف بڑھ رہی
تھی۔۔آنسو گالوں سے گر کر بہہ رہے تھے۔۔۔وائٹ
فراک کے اوپر بیلٹ کے ہم رنگ براؤن کوٹ پہنے
بالوں کے لوز سے کرلز ، لائٹ سے میک اپ کے
ساتھ شفاف خوبصورت چہرے پر روئی روئی
آنکھیں چہرے کی معصومیت بڑھا رہی تھیں۔۔۔
ناک بھی سرخ پڑ رہی تھی۔۔۔کبھی کوٹ کو
کندھوں پر ایڈجیسٹ کرتے،کبھی بیگ گھسیٹتے
تو کبھی بال ٹھیک کرتے وہ لفٹ کی طرف بڑھ
گئی اور گراؤنڈ فلور کا بٹن دباتے ہی یک دم
پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔۔۔شہریار کا ایسا

kZwrites

روبیہ اسکا دل بری طرح دکھا گیا تھا

"کبھی ایک سے زیادہ دن یہ ٹھیک نہیں رہتے

میرے ساتھ..."

KZwrites

"میں نے نہیں اب صلح کرنی کبھی ان سے..."

"رلاتے رہتے ہیں بس..."

"بھاڑ میں گیا وہ معظم بھی..."

"ماما کے سامنے الگ شرمندگی ہو گی-ی-ی..."

بیگ کو بمشکل سنبھالتے،خود میں بڑبڑاتے مشل

لفٹ سے نکل کر ہیلز میں بمشکل چلتے پارکنگ

ایریا کی طرف آئی تھی....کیز بیگ سے نکال کر

شہریار کی گاڑی ڈھونڈتے ڈھونڈتے نظر دائیں

سے بائیں جانب دوڑاتے گاڑی کے بونٹ پر بیٹھے

شہریار سے یک دم نظریں مل گئی تو مشل کے

پلکوں پر ٹھہرے آنسو ایک لمحے میں چھلک

KZwrites

پڑے تھے... بلیک ٹراوزر پر وائٹ سویٹ شرٹ اور بلیک جیکٹ پہنے وہ اپنے بازو سینے پر باندھے گاڑی پر بیٹھا اسکو دور سے روتے،آنسو صاف کرتے،بیگ سمنبھالتے دیکھتا آرہا تھا...مشل وہیں سٹل کھڑی خفت سے اسکو دیکھ کر اپنے آنسو کنٹرول کرنے لگی کہ وہ اسکو کمزور نہ سمجھے

KZwrites

"کیز...؟" شہریار اسکو وہیں سٹل کھڑا دیکھ کر گاڑی کے بونٹ سے اٹھ کر چلتا ہوا اسکے پاس آ

کر بولا تو مشل نے چپ چاپ اسکو کیز پکڑا دی

تھیں۔۔۔شہریار اسکا بیگ تھام کر گاڑی کی بیک

سیٹ پر رکھ کر گاڑی انلاک کرتے اسکی

طرف کا دروازہ کھولنے لگا تو مشل آگے ہو کر

خود دروازہ کھول کر کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

شہریار اسکی سوں سوں کرتی معصوم اکڑ پر

سر ہلا کر رہ گیا تھا

KZwrites

راستے میں مشل مسلسل گاڑی سے باہر دیکھے

جا رہی تھی۔۔۔شہریار بھی اس سے کوئی بات
نہیں کر رہا تھا۔۔۔اسکے ماموں کے گھر سے
سامنے ڈراپ کرتے وقت شہریار نے اسکو اپنی
جانب دیکھے بغیر گاڑی سے اترتا دیکھ کر اپنا
ماسٹرکارڈ خاومشی سے اسکی طرف بڑھایا
لیکن مشل تب تک دروازہ نند کر کے آگے بڑھ
چکی تھی۔۔۔شہریار نے فوراً گاڑی کا ہارن بجایا
تو مشل واپس مڑ کر اپنی جانب والا دروازہ
کھول کر اسکی طرف سوالیہ نظروں سے
دیکھی تھی

KZwrites

"کیا ہے..؟"

"یہ رکھ لو..."

"مجھے نہیں چاہیے..."

KZwrites

"رکھ لو...تم نے سیلون سے سروسز کروانی تھیں...کروا لینا نا..."

"میری ماما بھی کروا سکتی ہیں وہ...مجھے نہیں چاہئیے آپ سے کچھ بھی..."

"چلو اوکے...نہ سہی..." کہہ کر شہریار کارڈ واپس ڈیش بورڈ پر رکھنے لگا تو مشل نے جھپٹ کر کارڈ کھینچ لیا تھا

"کیوں نہ سہی...؟ میرے سارے خرچے آپکی

KZwrites

ذمہ داری ہیں جب تک ہم ساتھ ہیں...سمجھے

آپ..." ایک ہاتھ گاڑی کی چھت پر رکھ کر اندر

کی جانب جھکے، بھرائے سے لہجے میں کہتے

مشل نے اسے سخت نظروں سے گھورا تو

شہریار نے زیرلب مسکراتے اپنے دل پر ہاتھ رکھ

کر اسکی بات پر سر خم کیا تھا،اتنے میں معظم

نے گیٹ کھول دیا تو شہریار

نے دور سے ہی اسکو اشارہ کر کے گاڑی کی

طرف بلایا تھا

KZwrites

"جی شہریار بھائی،حکم..." معظم مودبانہ طریقے سے ہاتھ باندھتا اسکی ونڈو کے پاس آکر بولا تھا

"یار بیک سیٹ سے مشل کا بیگ نکال لو..."

"آپ اندر نہیں آئیں گے...؟ کم آن شہریار بھائی آئیں نہ..."

KZwrites

"واپسی پر آؤں گا انشاءاللہ...ابھی واپس نکلنا ہے شازمہ اکیلی ہے...." شہریار مسکراتے ہوئے بولا تو مشل دور کدھڑے اسے معظم سے ہنس کر بات کرتے دیکھ کر حیران سی ہوئی تھی،انکی بات کانوں تک نہیں پہنچ رہی تھی لیکن وہ سننے کی کوشش پوری کر رہی تھی

KZwrites

"اوووکے brother" کہتے ہوئے معظم گاڑی کی بیک سیٹ کی طرف بڑھ گیا

"اب کیوں اس سے بات کر رہے ہیں اگر وہ اچھا نہیں لگتا تو..." مشل گاڑی کراس کر کے اسکی ونڈو پر جھک کر آہستگی سے بولی

KZwrites

"مشل تم نہ پاگل ہو...یا شائید میں ہی کھسکا ہوا ہوں جو اپنی بات نہیں سمجھا پاتا تمھیں...اچھے برے لگنے کی بات ہی نہیں تھی، صرف ڈسٹنس رکھنے کو کہا تھا...جاؤ یار..."

شہریار بیزاری سے بولتے ایک نظر پیچھے معظم کو بیگ نکاتے دیکھ کر گاڑی سٹارٹ کرنے لگا تو مشل اسکے سٹئرنگ پر رکھے ہاتھ پر کارڈ سے تھپڑ مارتے سیدھی کھڑی ہو گئی تھی "جا ہی رہی ہوں"---

KZwrites

"تو جاؤ بھی----" شہریار گاڑی سٹارٹ کرتے معظم کو ہاتھ کی دو انگلیوں سے بائے کا اشارہ کرتے گاڑی بیک کر چکا تھا

"اب ایموشنل میسجز آئیں گے...روتی رہے گی...جب تک مناؤں گا نہیں... " شہریار واپسی کے راستے پر سوچ رہا تھا

اور اسکے ساتھ کمرے میں ہونے والی نوک جھوک کو یاد کر کے مسکراتے خود کو بھی سختی سے بات کرنے پر ڈپٹنے لگا تھا

KZwrites

دروازہ ناک ہونے پر شازمہ کی آنکھ کھلی تو
"شازمہ، are you up? صبح کے 8 بج رہے تھے
ناشتہ کرنا ہے تو منگوا لوں---" شہریار کی آواز
پر وہ آنکھیں ملتی اٹھ بیٹھی تھی،رات ڈنر کیے
بغیر ہی وہ سو گئی تھی اور پوری رات آنکھ
نہیں کھلی تھی

KZwrites

"ن---نہیں--میں بعد میں کر لوں گی--" شازمہ نے بغیر دروازہ کھولے جواب دیا تو شہریار حیرانی سے دروازے کو گھورنے لگا تھا

KZwrites

"تم ٹھیک ہو--؟"

"رات بھی جلدی سو گئی تھی--"

"کوئی پرابلم ہے تو بتاؤ بچے..."

"باہر تو آؤ..."

"اپ سیٹ ہو کسی بات پر....؟" شہریار باہر کھڑے ہی ٹھہر ٹھہر کر بولنے لگا تو شازمہ بال سمیٹتے اٹھ کھڑی ہوئی اور شیشے میں اپنا رویا سویا چہرہ درست کر کے دروازہ کھول دیا تھا

KZwrites

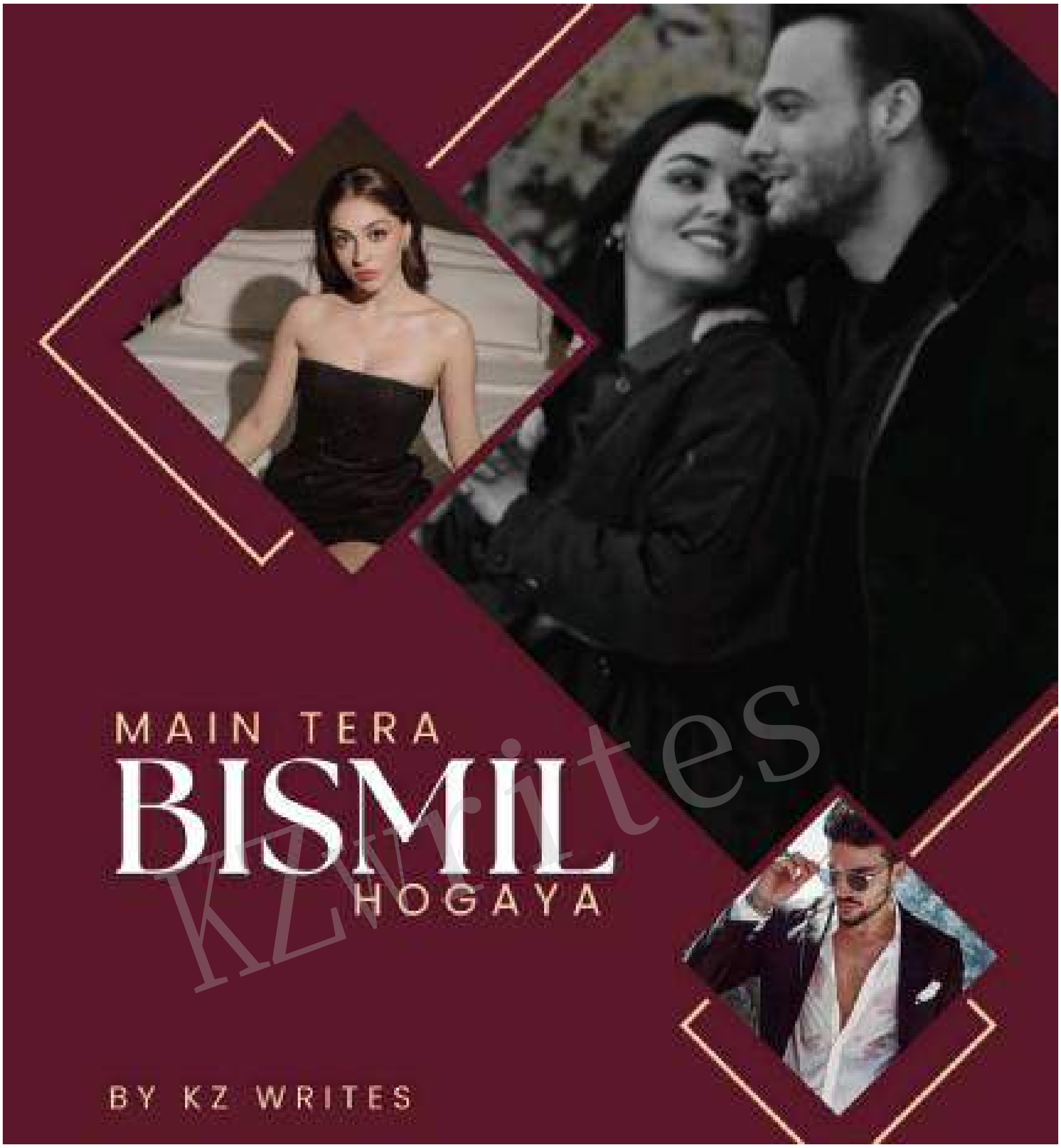
MAIN TERA
BISMIL
HOGAYA
BY KZ WRITES

Kzwrites

"میں ٹھیک ہوں بھائی..." دروازہ کھولتے ہی
شازمہ بولی تو شہریار آنکھیں ملتے اندر آگیا تھا

"ٹھیک تو ہو مگر کچھ اپ سیٹ ہو،اپنی بھابھی کو سی آف بھی نہیں کیا رات کو..." شہریار بیڈ کے پاس سنگل صوفے پر بیٹھتے انٹرکام ہاتھ میں لیتے بولا تو شازمہ چونکی تھی

"مشل چاچی کی طرف چلی گئی...؟"

KZwrites

"ہمم...رات کو چھوڑ کر آیا ہوں...تم سے بات نہیں ہوئی اسکی...؟؟ فون چیک کرو اپنا ذرا...." شہریار شازمہ سے نظریں ملائے بغیر بولا تھا...

رات سے اس نے مشل کو کوئی میسج نہیں کیا
تھا اور مشل کی طرف سے بھی ڈائریکٹ کوئی
میسج نہیں آیا تھا لیکن وٹس ایپ پر بار بار وہ
کوئی نہ کوئی Qoutation لگا کر ڈلیٹ کرتی
رہی تھی...جسکو شہریار زوم ان کر کے پڑھ لیتا
تھا لیکن سٹیٹس اوپن نہیں کرتا تھا... بس اتنا
پتہ چل رہا تھا کہ وہ سب شہریار کو سنا رہی
ہے

kzwrites

"دیکھتی ہوں...میں سوئی ہی رہی,پتہ ہی نہیں
لگا جانے کا مجھے اسکے...بتا کر تو جاتی
مجھے...ایسے تو نہیں جا سکتی وہ...." شازمہ
فون پکڑتے اپنے دھیان میں بولے جا رہی تھی
اور شہریار ماتھے پر انگلیاں سہلاتے دور سے ہی
نظریں اسکے فون سکرین پر جمائے ہوئے تھا

KZwrites

"کوئی میسج بھی نہیں ہے اسکا....ایسے
کیسے....؟ لڑائی ہوئی ہے کیا...؟ آپ شہریار

بھائی لڑ کیسے لیتے ہیں اتنا۔۔؟" شازمہ بھنویں سکیڑے اپنے فون کا انباکس چیک کرتے کرتے سکرین کو شہریار سے ذرا سا موڑ کر بولنے لگی تھی،جہاں مشل کی جگہ احمد کا نام جگمگا رہا تھا

KZwrites

"اوہ نہیں لڑا میں۔ں۔ں۔۔چاچی سے تو ملنے جانا ہی تھا نہ اس نے اب۔۔لڑائی تو نہیں ہوئی کوئی۔۔تم خوامخواہ۔۔۔"

شہریار انٹرکام پر ناشتہ آرڈر کرتے بولا تھا

"ہمم نہیں بھی ہوئی لڑائی۔۔۔تب بھی آپکو ہی منانا پڑے گا۔۔" شازمہ مسکراتے ہوئے بولی تو شہریار کان کھجاتے ہنسنے لگا تھا "تم بھی بڑی تیز ہو گئی ہو اسکے ساتھ رہ کر"

KZwrites

"ماموں آپ اور معظم اکٹھے شادی کر لیں،ہمیں مامی اور بھابھی اکٹھے مل جائیں گی---" مشل ہاتھ پر ہاتھ مار کر ایکسائٹمنٹ سے بولی تھی

"مامی تو میں ڈھونڈ ہی لوں گا تمھاری ، پر بھابھی ملنا مشکل ہے---یہ معظم کے ناک پر نہیں بیٹھتی کوئی---"

سعید صاحب معظم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہنستے ہوئے بولے تھے

KZwrites

"ارے بابا ایسی بھی بات نہیں اب۔ب۔ب۔۔"

معظم منہ بنا جر باپ کا بازو کندھے سے اتار کر مشل کے پاس صوفے پر آ کر بیٹھ گیا تھا

KZwrites

"اوئے تمھاری سسٹر ان لاء تو بڑی ڈرپوک

ہے...ذرا سا ہیلو ہائے بھی کرو تو کانپنے لگ جاتی ہے---

can't believe she was married before...."

KZwrites

"پرے ہو کر بات کیا کرو،منہ کے اوپر ہی آئی جاتے ہو..."

مشل اسکو اپنے اوپوزٹ جانب دھکا دے کر

بولی تو معظم حیرانی سے اسے دیکھا تھا

"ہیں...؟ اوکے...ابھی کونسا تمھارا وہ باڈی بلڈر ہے یہاں...صحیح دھاک بٹھائی ہوئی ہے بھائی صاحب نے ویسے...اِس جیسی تیز بھی قابو آگئی...جو کبھی آپکے قابو نہیں آتی تھی..." معظم لاپرواہی سے ہنستے ہوئے مشل سے بات کرنے کے بعد خانم خاتون سے مخاطب

KZwrites

ہوا تھا

"بچے وہ صحیح کہہ رہی ہے،اب تم دونوں
چھوٹے نہیں ہو...کل کو تمھاری بیوی بھی آئے
گی تو برداشت نہیں کرے گی...میں تو حیران
ہوں شہریار بہت کنٹرول کرتا ہے...اس دن بھی
میں دیکھ رہی تھی کہ سنجیدہ ہو رہا تھا لیکن
پھر بھی سب کے بیچ کچھ بولا نہیں...آنکھیں

kzwrites

کھلی رکھا کرو مشل...اتنی لاپرواہی اچھی نہیں ہوتی..." خانم خاتون بول رہی تھیں اور معظم انکی بات کا مذاق بناتے مشل سے صوفے پر فاصلہ کرتے ہاتھ سے ناپنے لگا تھا

KZwrites

"ماما میرا کزن ہے یار وہ بھائی جیسا...کیا آپ لوگ...شروع سے ہی یہیں اکٹھے رہے ہیں ہم...اب سب کو اعتراض ہونے لگے ہیں..." مشل

ابھی بول رہی تھی کہ سعید صاحب نے بات کاٹ دی تھی "بیٹا...کزن ہی ہے آپکا...اور تم لوگ گئے نہ ہوتے تو میں تو تمھیں ہی بہو بناتا....پر اب اپنے رشتے کی نزاکت کو سمجھو...سمجھدار ہو جاؤ دونوں..."

KZwrites

"استغفار ماموں...شکر ہے میں چلی گئی..."

مشل معظم کو دیکھ کر کانوں کو ہاتھ لگا کر بولی

"سیم ٹو یو۔۔شکر ہے جان چھوٹی،بلا کہیں کی۔۔۔مجھے اتنی منہ پھٹ ویسے بھی نہیں چاۂ یے۔۔۔شہریار بھائی کو سیلوٹ پیش کرنا چاہئیے۔۔۔" معظم اسکو کشن مارتے بولا تھا

KZwrites

"ہاں تمھیں جیسی چاہیے نہ مجھے پتا ہے۔۔۔" مشل کشن واپس اسکی طرف اچھال کر بولی

تو خانم خاتون نے نظروں ہی نظروں میں اسے گھورتے ہوئے منع کیا تھا

"پتہ ہے تو بات آگے بڑھاؤ نہ..." معظم بولا تو سامعہ شاہ اور سعید صاحب آپس میں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تھے

KZwrites

"ہاں ہیلو..." مشل کے فون پر شازمہ کی کال آئی تو وہ ایکسکیوز کر کے باہر آگئی تھی

"جاگ گئی،یاد آگئی میری...؟"

شہریار پاس تو نہیں...؟ " کال اٹھاتے ہی مشل بولنے لگ گئی جبکہ دوسری طرف شہریار نے لاؤڈ سپیکر پر کال ملوائی تھی...

KZwrites

"ن۔۔نہیں۔۔۔میں اکیلی ہوں۔۔۔" شہریار نے اشارے سے شازمہ کو منع کیا کہ مت بتائے کہ وہ یہاں ہے۔۔۔ شازمہ پریشان ہوتے بولی تھی کیونکہ مشل اب چپ نہیں ہونے والی تھی

KZwrites

"یاررر۔۔۔یہ بندہ۔۔۔۔تمھارا بھائی جو ہے نہ بہت اکڑنے لگا ہے۔۔۔زبردستی مجھے ماما کی طرف بھیج دیا لڑ کر اور رات سے نہ میرا کوئی وٹس

ایپ سٹیٹس دیکھا نہ کوئی میسج کیا۔۔یار میں بتا رہی ہوں اگر یہ خود نہ نہ منانے آئے اس بار تو ختم ہے سب۔۔۔میں بھری پڑی ہوں اس وقت فل۔۔۔"

KZwrites

"ارے ارے۔۔۔ہوا کیا ہےےے۔۔۔کیوں میرے معصوم بھائی سے لڑتی رہتی ہو۔۔۔وہ بیچارے تو کبھی ایسے لڑتے نہیں تھے۔۔۔" شازمہ شہریار کے شریر سے چہرے کی طرف دیکھتے بولی تھی

"اچھا۔ا۔ا۔ا۔۔معصوم،بیچارہ۔۔۔؟ واؤ۔۔تمھاری اطلاع کے لیے عرض ہے یہ دونوں لفظ ہی تمھارے بھائی پر فٹ نہیں ہوتے ۔۔۔اور تم۔۔۔۔۔تم چپ کر کے میرا کام کرو۔۔ان سے کہو کہ میری مشل سے بات ہوئی ہے اور وہ بہت اداس تھی۔۔۔چپ چپ تھی۔۔۔شاید کوئی ڈسی‌ژن لینے کا سوچ رہی ہے۔۔۔

ایسے بڑھا چڑھا کر بات کرنا۔۔کہنا وہ کہہ رہی تھی اب نہیں آئے گی۔۔اس بار اگر تم نے بکواس

KZwrites

س۔س ایکٹنگ کی نہ تو قسم سے شازمہ۔
دوستی ختم ہو جائے گی بتا رہی ہوں۔۔۔ایکٹنگ
ایسی ہونی چاہیے کہ وہ اسی وقت پریشان ہو
کر کال کریں مجھے۔۔۔سن رہی ہو۔و۔و۔و۔۔۔؟"
مشل اسکو سکیم سمجھاتے بولے جا رہی تھی
اور شہریار سن سن کر ہنسے جا رہا تھا

KZwrites

"مشل لاسٹ ٹائم بھی تم نے بھائی سے ڈانٹ
پروائی تھی یار۔۔میں اب کوئی جھوٹ نہیں
بولوں گی۔۔۔" شازمہ دو ٹوک بولی تھی

"پلیز نہ یار۔۔۔کسی بہانے ملنے ہی آجاؤ۔۔انکو ساتھ لے کر۔۔۔میں خود ایکٹنگ کر لوں گی باقی کی۔۔تم بس لے آؤ ملنے کے بہانے۔۔۔تم کہو کہ تم نے ملنا ہے۔۔۔" مشل اب منت والے لہجے میں بول رہی تھی اور شہریار اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے مسکرا کر سوچ رہا تھا "بات نہیں مانتی سمجھتی،بس مجھے اپنے پیچھے گھمانے کی پڑی ہوئی ہے اسکو۔۔۔"

KZwrites

"یار ابھی صبح صبح تو نہیں ملنے آسکتی نہ..."

"نہیں ابھی آؤ۔ؤ۔و...پریشرائز کرو انہیں کہ تم نے ملنا ہے مجھ سے...کہو کہ چاچی کے سامنے کیوں انسلٹ کروانی ہے اپنی...ایسی باتیں کر کے ذرا سیدھا کرو اپنے بھائی کو...اور لے کر آؤ فوراً..."

KZwrites

"افففف صبر کرو مشل تھوڑا ابھی تو منہ بھی نہیں دھویا میں نے،شام کو آئیں گے نہ یار۔۔۔ایسے صبح صبح شک ہو گا چاچی کو بھی۔۔۔ابھی رات کو تو گئی ہو تم۔۔۔" شازمہ شہریار کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"اچھا یار۔۔۔چلو۔۔۔میں سخت انتظار کر رہی ہوں،سمجھ رہی ہو نا۔۔۔اور باتیں خوب سنانا

شہریار کو...فل شرمندہ کرنا...اوکے...؟ اور یہاں آ کر بھی تم نے مجھے اپر ہینڈ دینا ہے چاہے جو بھی بخث ہو...گاٹ اِٹ...؟" مشل بے چین ہو کر بولتے بولتے یک دم تیز لہجے میں حسب عادت بات کرنے لگی تھی

KZwrites

"ٹھیک ہے، ٹھیک ہے...ڈن ہے..." شازمہ اسے تسلی دے کر کال کاٹتے شہریار کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی تھی

"واٹ....؟ کوئی ضرورت نہیں جانے کی...اب کچھ دن رہ لینے دو اسکو..." شہریار بولا تو شازمہ ہاتھ میں پکڑے فون کو ایک نظر دیکھتے پھر سے شہریار کی طرف دیکھی تھی،فون پر مشل کے انسٹرکشنز والے میسجز آنے لگے تھے

"بھائی چلتے ہیں،منا تو لیں نہ...رہتی رہے ہے

شک... ایسے اسکی ماما کو بھی شک نہ ہوجائے، اچھی بات نہیں...ایک چکر لگا لیں گے..." شازمہ شہریار کو سمجھاتے ہوئے بولی تھی

"آرڈر کے مطابق پریشرائز کرنا شروع کر دیا ہے نہ...؟ بیٹھو آرام سے...ناشتہ لے کر آتا ہوں...." دروازے پر دستک سن کر شہریار اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر اسکے بال بگاڑتے اٹھ کر باہر کی جانب چلا گیا تھا

KZwrites

"بیٹا آپ اور شازمہ دونوں نے آنا ہے ڈنر پر..."

خانم خاتون نے کال پر بات کرتے شہریار سے کہا

KZwrites

"چاچی جان آپ نے خوامخواہ زخمت کی،جب

مشل کو واپس لینے آتے تب رکھ لیتیں آپ

ڈنر..." شہریار نرم سے لہجے میں بولا تھا

"گھر والی ہی بات ہے بچے،میں تو چاہتی تھی آپ لوگ یہیں سٹے بھی کرتے پر آپ نے اپنا گھر سمجھا ہی نہیں...چلو ملاقات تو ہو نہ، یاد سے آنا ہے اور جلدی آنا ہے..."

KZwrites

"جی چاچی،ٹھیک..." سن کر خانم خاتون نے دعائیں دیتے کال کاٹ دی تھی

"کیا بات ہوئی ماما،آرہے ہیں۔۔۔؟ کیا بولے وہ۔۔۔؟"
مشل کاٹ کٹتے ہی بولی تھی

KZwrites

"آئیں گے ہی ظاہر ہے،تم کیوں اتنا پریشان ہو رہی ہو۔۔۔؟ کیا بات ہے۔۔۔؟ لڑ کے آئی ہو۔۔۔؟" خانم خاتون تفتیشی نظروں سے بولیں تو مشل نے نظریں چرائی تھیں

"ماما انکو میری معظم سے فرینکنیس پر اعتراض ہے،اس بات پر ہی لڑائی ہوئی۔۔۔اور۔۔تھوڑی زیادہ ہو گئی۔۔۔" مشل اپنی انگلیاں مڑورتے بولی تو خانم خاتون نے غصیلی نظروں سے اسکو دیکھا تھا "اسی بات کا مجھے ڈر تھا،تم اپنی ہٹ دھڑمی سے باز نہیں آتی، ایسے تو کل کو اگر معظم اور شازمہ کا رشتہ ہوتا ہے تو شازمہ بھی تم سے اس بات پر تنگ ہو گی۔۔۔حد ہوتی ہے مشل، کوئی بھی آدمی ایسی بات برداشت نہیں کرتا۔۔۔نہ تم خود برداشت کرو

KZwrites

گی اگر وہ ایسے فرینک ہو کسی سے...ایک لمٹ
ہوتی ہے بیٹے...ایسے پاگلوں کی طرح اوور ہو ہو
کر تم دونوں شروع ہوئے ہوتے ہو...پھر بلاوجہ
کا ہاتھوں پر ہاتھ مارنا تو شروع سے مجھے
سخت ناپسند ہے...اب لڑی کیوں ہو میاں سے...؟
سن لیتی چپ کر کے..." خانم خاتون سر پکڑے
بولیں تو مشل اونچا اونچا ہنسنے لگی تھی
"میاں..؟ lol میاں ضرور کہنا تھا...شہریار
بولیں..."

kzwrites

"بے شرم...ابھی بھی ہنس رہی ہو..." خانم خاتون نے اسکے کندھے پر بھرپور چپت لگائی تھی

"اچھا نہ غصہ تو نہ کریں...میں بھی پریشان ہوں...وہ تو ناراض بھی زیادہ تھے..مجھے روکا بھی نہیں یہاں آنے سے...کہتے جاؤ،واپس نہ آنا..." مشل یک دم ہنسی روک کر پریشان ہوتے بولی تھی

KZwrites

"اور تم چلی آئی پھر بھی۔۔۔؟ دو گھڑی ٹھہر جاتی۔۔۔نات ٹھنڈی کرتی۔۔۔مگر نہیں۔۔۔تم نے بڑھ چڑھ کر ہوا دی ہو گی بات کو۔۔۔"

KZwrites

"ماما اس وقت غصہ آگیا تھا نہ مجھے بھی،اب کیا کروں۔۔۔شام کو آئیں گے تب منا لوں۔۔۔؟"

"مجھے نہیں پتہ اب،پہلے تو اپنی غلطی کی تلا

افی کرو،اسکو بتاؤ کہ اب نہیں کرو گی ایسے، عملی مظاہری بھی دکھاؤ...قسم سے مجھے خود برا لگتا ہے یہ سب...ٹھہراؤ لاؤ خود میں تھوڑا سا...جلتی پر تیلی کا کام نہ کیا کرو..." خانم خاتون بولیں تو مشل اپنا نچلا ہونٹ بے چینی سے چبانے لگی تھی "ماما مجھے اپنی صفائی دینا اچھا نہیں لگتا...کوئی ایسا سوچے کیوں غلط...میں کوئی ایسی ہوں...؟ آپ بتائیں...؟"

kzwrites

"اس نے تمھیں برا کہا ہے کیا۔۔؟ " خانم خاتون فکرمندی سے بولی تھیں

"نہیں مجھے تو نہیں کہا برا ۔۔۔ غصہ کر رہے تھے کہ کلوزت۔ہوا کرو اسکے۔۔۔"

"تو تم کہہ دیتی نہ کہ اب اختیاط کروں گی۔۔۔بچپن سے ساتھ رہے ہیں تو بھائیوں جیسا ہے۔۔کچھ تو کہتی۔۔۔منہ اٹھا کر چلی آئی۔۔۔"

KZwrites

"آرام سے بات کرتے تو کہہ بھی دیتی۔۔۔ایسے رعب ڈال کر بات کرتے ہیں۔۔۔آپ انہیں کہیں کہ مجھ سے صرف اور صرف پیار سے بات کیا کریں۔۔۔تھوڑا انکے سامنے میری ویلیو بڑھائیں۔۔۔تعریف کیا کریں۔۔۔آپ کچھ بھی نہیں بولتیں۔۔۔تائی امی کو دیکھیں اتنی تعریف کرتی ہیں اپنے بچوں کی۔۔۔" مشل منہ سوجھا کر بولی تھی

kzwrites

"مشل میں نہیں مانتی کہ وہ صرف رعب سے ہی بات کرتا ہو...آدھی باتیں تم نے اپنے دماغ میں بنائی ہوتی ہیں...کیا تعریف کروں...؟ اتنا تنگ کرتی ہو..." خانم خاتون مصنوعی سا اکتاتے ہوئے بولی تو مشل کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا تھا

KZwrites

"کوئی پیار نہیں کرتا مجھ سے...آپ سے بھی نہیں اب ملنے آنا کرنا میں نے..." مشل ناراضی

سے بولی تو خانم خاتون نے ہنستے ہوئے اسکے گرد بازوؤں کا حصار بناتے اسے خود میں بھینچ لیا تھا

"تم تو جان ہو میری۔۔۔اتنی اچھی بیٹی ہو۔۔۔دل کی صاف۔۔۔" اسے گلے سے لگائے خانم خاتون پیار سے اسکا ماتھا چومنے لگی تھیں

KZwrites

"ہاں بلکل ایسے ہی ان کے سامنے بھی پیار سے لاڈ سے بات کرنی ہے مجھ سے...تاکہ انہیں بھی آئیڈیا ہو کہ میری کتنی اہمیت ہے..." مشل سمجھانے والے انداز میں بولی تو خانم خاتون مزید ہنسنے لگی تھیں

KZwrites

"چلیں شہریار بھائی گھنٹہ پہلے ہی اوپر ہو گیا ہے..." شازمہ آف وائٹ لانگ میکسی پہنے سکارف کو اچھے سے سر پر لپیٹے بہت حسین لگ رہی تھی...کل رات کی نسبت ابھی چہرے پر قدرے رونق تھی

KZwrites

"ہاں بس آجاؤ...ریڈی ہوں میں تو..." شہریار ہمیشہ کی طرح اچھے سے اپنے بالوں کو سیٹ کرتے گاڑی کی کیز پکڑے کمرے سے عجلت میں

باہر نکلا تھا...بلیک پینٹس پر چیکرڈ وائٹ شرٹ اور بلیک ہی سوئیٹر پہنے دراز قد لگ رہا تھا....تھوڑی سی ڈرائیو کے بعد وہ دونوں مشل کے ماموں کے گھر پہنچ گئے تھے...معظم گیٹ پر انکو ریسیو کرنے آیا تھا...خانم خاتون کے اچھا خاصا کھینچنے کی وجہ سے وہ شازمہ کو بھی انتہائی اختیاط سے ،فاصلے سے ملا تھا

kzwrites

وہ دونوں گھر داخل ہوئے تو مشل سامنے ہی کھڑی تھی---

ڈارک بلیو لانگ ڈریس پہنے وہ بالوں کو فل سٹریٹ کر کے آنکھوں پر سموکی شیڈز ، ریڈ لپ کلر لگائے مسکراتے ہوئے وہ شازمہ سے گلے ملی تھی----چہرے پر کہیں کوئی بھی اداسی کی رمق نہیں تھی---آنکھوں میں غرور برقرار تھا جو انکے آنے کی کنفرمیشن نہ ہونے تک بے حد پریشان رہی تھیں---شہریار اسکی طرف دیکھے بغیر خانم خاتون کی طرف بڑھا اور ان سے سر پر پیار لیا تو مشل نے اشاروں سے

KZwrites

شازمہ کو تلقینیں کرنا شروع کر دی تھیں...

سعید صاحب نے بھی دونوں بہن بھائی کا خوشدلی سے استقبال کیا تھا...

شہریار سب سے مل کر صوفے پر بیٹھا تو مشل پورے اعتماد کے ساتھ اسکے بلکل برابر آکر بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"کیسے ہیں...یہ بال سیٹ کرنے میں دیر لگی ہو گی...؟ "مشل اسکے قریب بیٹھتے ہی ایسے بات

کرنے لگی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو،شہریار
سب سے نظریں بچا کر اسے سنجیدگی سے
پراپر گھورا تو مشل تیز تیز پلکیں جھپکتے
چہرہ اس سے موڑ کر سامنے دیکھنے لگی تھی

KZwrites

"ڈنر کرنے آیا ہوں چاچی کے بلانے پر،ایڑیاں
رگڑنے نہیں آیا،دور ہو کر بیٹھو مجھ سے۔۔۔"
شہریار اسکی جانب تھوڑا سا جھک کر بولا تو
مشل کو ایک دم اپنا آپ ڈھیروں پانی میں گرتا
محسوس ہوا تھا

"کہا نہ دور ہو کر بیٹھو۔و۔۔" مشل نے چہرہ واپس اسکی جانب کیا تو شہریار مزید بدلحاظی سے بولا تھا

KZwrites

"آپ انسلٹ کر رہے ہیں میری ، سب کے سامنے۔۔۔کیسے دور ہو کر بیٹھوں۔۔۔؟" ایک پل میں ہی مشل کی ہنستی کھلکھلاتی آنکھیں نم

ہونے لگی تو شہریار کو اپنے لہجے کی سختی کا احساس ہوا تھا

"چلو۔و۔و۔۔۔رونے نہ لگ جانا پاگل۔۔۔آجاؤ گود میں بیٹھ جاؤ بے شک۔۔۔"شہریار نے اسکی لرزتی پلکوں کو محسوس کرتے خود کو اسکی جانب کھسکا کر بازو اسکے پیچھے صوفے پر پھیلایا تو مشل نے چہرہ واپس سیدھا کر کے نظریں جھکا لی تھیں

KZwrites

"لو جی...ایکٹنگ شروع...بھئی سب کے سامنے کب کچھ کہا ہے یار،کان میں بات کر رہا ہوں تمھارے...کسی کو کیا پتہ کہ کیا کہہ رہا ہوں...؟" آدھی بات سوچ کر باقی آدھی بات مدھم آواز میں کہتے شہریار اسکی گود میں موجود اسکے ہاتھ کو دیکھنے لگا تھا جس کو وہ بری طرح تڑور مروڑ رہی تھی

KZwrites

"آپ نے مجھے کہا ہے دور ہو کر بیٹھوں۔۔۔دور

ہوں گی تو کیا پتہ نہیں لگے گا سب کو۔۔۔؟ "

مشل نظریں اٹھا کر اسکی طرف دیکھتے

معصومیت سے بولی تو شہریار اسکی کاجل سے

بھری آنکھوں کو دیکھتا رہ گیا تھا

KZwrites

"یاررر۔۔ایک تو میں ناراض ہوں الٹا تم مجھے

پھنسا رہی ہو اب ان باتوں سے۔۔۔" شہریار اپنا

بازو اسکے کندھوں کے پیچھے صوفے کی بیک سیٹ پر تھوڑا سا کھسکا کر مزید اسکے قریب ہو کر بولا تو مشل نے نظریں ایک بار پھر اس سے موڑ کر جھکا لی تھیں

KZwrites

"آئی۔ی ایم۔م سوری۔ی۔۔۔" مشل بمشکل بول کر صوفے سے اٹھتے تیز قدموں سے چلتے کسی کمرے کی جانب بھاگ گئی تو شہریار سب سے ایک ساتھ ایکسکیوز کرتے اسی وقت اٹھ کر اسکے پیچھے چلا گیا تھا۔۔۔اسکے پہنچنے سے

پہلے ہی مشل نے دروازہ بند کر لیا تھا

"میں۔۔۔آجاؤں۔۔۔۔" شہریار دروازہ ناک کرتے توقف سے بولا تو مشل نے فوراً ہی دروازہ کھول دیا تھا

KZwrites

"آجائیں۔ں۔۔۔" لہجہ بھیگا ہوا تھا

"اب رونے کیوں بیٹھ گئی ہو۔۔۔؟ یا تو پوری اکڑ

دکھاتی ہو یا فل رونا دھونا موڈ آن کر لیتی ہو...کوئی بیچ کا راستہ نہیں ہوتا کیا میری پاگل سی لڑاکا سی جان...؟ کبھی تسلی زے بیٹھ کر بھی ہمیں کوئی مسئلہ حل کرنا چاہئیے..."

شہریار نے دروازہ بند کرتے کرتے اسکو اپر آرم سے پکڑ کر اپنے پاس کیا تو مشل اسکے سینے سے لگ کے اپنے بازو اسکی کمر میں مضبوطی سے حائل کرتے باقاعدہ خاموش آنسو بہانے لگی تھی

kzwrites

"آئی ایم سوری.ی...مجھے جب آپ کچھ کہتے ہیں تو مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا بس...بس فوراً ری ایکشن دے دیتی ہوں غصے میں.ں...حالانکہ وہ میں نے کہنا نہیں ہوتا..." مشل اسکے سویٹر سے آنسو پونچھتے بولی تو شہریار نے پیار سے ہاتھ اسکے سٹریٹ سلکی بالوں پر سہلایا تھا

KZwrites

"امپلسو ہو جاتی ہو مجھے پتہ ہے،میں بھی بس

دھونس جمانے لگ جاتا ہوں۔۔۔دونوں کو تحمل سے بات کرنی چاہئیے۔۔۔اچھا بس کرو۔۔۔تمھاری apology ایکسیپٹ کر لی ہے میں نے۔۔۔تم بھی میری معذرت قبول کر لو۔۔۔" شہریار اسکی کمر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے اسکے بالوں کی نرمی محسوس کرتے بولا تو مشل نے اسکے سینے سے سر اٹھا کر اسکی نظروں میں جھانکا تھا

kzwrites

"م۔۔میں اب نہیں کروں گی ایسا بیہیو۔۔۔آپ

مجھے چھوڑا نہ کریں ایسے اکیلے۔۔۔مجھے بہت الجھن ہوتی ہے۔۔۔" آدھی بات اسکی آنکھوں میں جھانک کر کہتے مشل نظریں جھکائے اسکی پینٹ کی لوپ میں اپنی انگلی پھنسائے بولی تو شہریار نے اسکا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر تھوڑا اونچا کیا تھا

"کب چھوڑ رہا ہوں تمھیں اکیلے۔۔۔؟ رات تمھیں چھوڑ کر گیا تھا خود حالانکہ سخت موڈ آف تھا۔۔اب بھی آیا ہوں۔۔۔تمھارے لیے ہی آیا ہوں میری جان۔۔۔تمھیں بھی پتہ ہی ہوتا ہے کہ آجاؤں گا۔۔ایسے ہی پریشان ہوتی ہو۔۔۔"

kzwrites

"آپ نے وہ پھر کیوں کہا کہ۔۔۔آپ۔۔۔آپ پچھتا رہے ہیں مجھ سے شادی کر کے۔۔۔پہلے بھی آپ اکثر ایسے کہتے ہیں۔۔۔غصے میں انسان سچ بولتا ہے۔۔۔" مشل کا کاجل بہہ کر اسکے گالوں تک آنے لگا تو شہریار نے اپنے دونوں انگوٹھے اسکے بھرے بھرے گالوں پر پھیر کر اسکے آنسو صاف کیے تھے

KZwrites

"بلکل نہیں پچھتا رہا یار۔۔۔وہ غصے میں بس جواب پر جواب دئیے جا رہا تھا۔۔۔تم چڑ رہی تھی تو چڑاتا جا رہا تھا۔۔۔اچھا اب بات ختم کرو۔۔۔۔چلو منہ دھو کر باہر آؤ۔۔۔ سب نوٹس کر رہے تھے کہ میں تمھارے پیچھے آیا ہوں،اوپر سے سارا میک اپ بھی خراب کر لیا ہے،دوبارہ سے ویسا ہی میک اپ کرو۔۔۔جلدی شاباش۔۔۔" اسکو ڈریسنگ مرر کی طرف کرتے شہریار نے اسکو اسکا عکس شیشے میں دکھایا تھا

KZwrites

"میں آپکے ساتھ واپس جاؤں گی آج ہی---"

مشل نے اپنی آنکھیں رگڑتے بولہ تو شہریار نے اسکی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھتے اسکے گالوں پر شدت سے پیار کرتے انہیں لال سرخ کر دیا تھا "آجاؤ میری راتیں حسین کرنے---most welcome"

KZwrites

"ایسے تنگ نہ کریں پلیز۔۔میں نے بھی غصے میں نہیں کہا تھا۔۔" مشل اپنے لال ہوتے گال کو اس سے چھڑوا کر شیشے میں دیکھتے بولی جس کو شہریار ہلکا سا سک کر کے سرخ نشان گہرا کر چکا تھا

KZwrites

"تنگ نہ کروں۔۔؟ آؤ گی اب تو تنگ ہی کروں گا۔۔اتنی باتیں سنا کر جاتی ہو اور دن ایک نہیں نکال پاتی۔۔" شہریار نے اسکو کہنی سے کھینچ

کر اپنے پاس کرتے اسکے دوسرے گال کو بھی چومتے شدت سے سک کر کے بلکل ویسا ہی دہکا دیا تو مشل اسکو مصنوعی ناراض نظروں سے گھورنے لگی تھی

KZwrites

"جاؤ ریڈی ہو جاؤ جلدی،ٹائم ضائع نہ کرو۔۔فریش ہو کر آؤ۔۔۔" شہریار اسکو باتھروم کی طرف دھکیل کر خود باہر آگیا تھا

"منا لیا پھر۔۔؟" شازمہ ہنستے ہوئے شہریار کو اپنے پاس بیٹھتے دیکھ کر بولی تو شہریار نے اسکے سر پر ہلکی سی چپت لگائی "جب بہن بھی پارٹی بنا لے تو پھر ایسے ہی ہوتا ہے۔۔۔بجائے اس سے کہو کہ مجھے منائے تم اسکا ساتھ دیتی ہو۔۔۔"

KZwrites

"شہریار ہماری طرف سے معذرت اگر کسی بات سے دل دکھا ہے تو،مشل تھوڑا لاڈوں میں پلی ہے بس ذرا ضدی ہو گئی ہوئی ہے۔۔۔ہم اسکو سمجھائیں گے۔۔۔چھوٹی عمر میں شادی ہو گئی ہے نہ۔۔۔آہستہ آہستہ بچیاں سیٹل ہو جاتی ہیں پھر۔۔۔" سعید صاحب ان کے درمیان ہوتی ان بن محسوس کرتے بولے تھے

"نہیں نہیں انکل۔۔۔بلکل بھی ضدی نہیں ہے اور

KZwrites

بلکل سیٹل ہے وہ۔۔۔ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔اور ہماری بھی وہ لاڈلی ہی ہے ڈونٹ وری۔۔۔" شہریار نے مسکرا کر جواب دیا تو سعید صاحب اور خانم خاتون اسکے جواب پر دل سے مسکرائے تھے

KZwrites

"شوہر کا لاڈلا ہونا بھی ایک نعمت ہے۔۔۔" خانم خاتون بول ہی رہی تھیں،اتنے میں مشل روئی روئی آنکھوں پر فریش میک اپ کیے شازمہ

جیسا آف وائٹ ڈریس پہن کر آگئی تھی

"اوئے،ٹوِننگ۔۔۔گریٹ۔۔" شہریار ان دونوں کا ایک جیسا ڈریس دیکھ کر سرپرائزنگ انداز میں مسکرایا تھا،وہ نوٹ کر رہا تھا کہ معظم انکو رسیو کرنے کے بعد سے وہاں نہیں آیا تھا،سعید صاحب کی معذرت سے بھی وہ سمجھ گیا تھا کہ مشل سب انکو بتا چکی ہے۔۔۔ماحول دیکھ کر اسکو کچھ کچھ مشل پر غصہ بھی آنے لگا

KZwrites

تھا...وہ کل رات اسی

لیے اسکو خود ڈراپ کرنے آیا تھا تاکہ کسی کو

ایسی کسی بات کی بھنک نہ پڑے...مشل اسکو

سنجیدہ ہوتا دیکھ کر پھر پریشان ہونے لگی

تھی،ڈنر کرتے ہوئے فون نکال کر شہریار کو

میسج بھیجا،وہ اسکے ساتھ والی چیئر پر ہی

بیٹھا تھا

KZwrites

"Ap abhi b naraz hain...? Main na

aown kya apk sath...?"

میسج بھیج کر وہ شہریار کی شکل دیکھنے

لگی تھی کہ وہ اپنا فون پکڑتا ہے یا نہیں---

شہریار نے کھانا کھاتے ایک نظر پاس پڑے فون

پر ڈالی اور مشل کا نام اور ٹیکسٹ دیکھ کر

پاس بیٹھی مشل کی طرف نظر گھما لی تھی

KZwrites

"اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہو مشل،میں ناراض

ہوں یا نہیں ہوں آپکو ساتھ ہی لے کر جاؤں گا،

ایسی شکل نہ بناؤ جیسے مار کر بٹھایا ہوا ہے

میں نے تمھیں۔۔۔کھانا کھاؤ شاباش۔۔۔"

شہریار نے اسکی طرف قدرے جھک کر پیار سے

کہا تو مشل خاموشی سے کھانا کھانے لگی تھی

KZwrites

"آؤ تم دونوں کی پکچر لیتا ہوں۔۔۔" شہریار نے

کھانے سے فری ہو کر شازمہ کے فون میں مشل

اور شازمہ کی پکچرز کلک کیں،دونوں کا سیم

ڈریس اسکو بہت پسند آیا تھا

"آؤ وٹس ایپ پر لگاتے ہیں۔۔۔" مشل نے شازمہ کا فون پکڑ کر وہی پکچرز اسکے وٹس ایپ پر لگا دی تھیں

KZwrites

"مشل تم اتنی انسیکیور کیسے ہوگئی ایک رات

میں ہی۔۔۔؟ میں اگر تمھیں کل جانے نہ دیتا تو تم نے کہنا تھا اپنے مقصد کے لیے روک لیا ہے میں نے،اب اگر جانے دیا ہے تو الگ رو کر دکھا رہی ہو۔۔۔اور کی بھی اپنی مرضی ہے تم نے ساری۔۔۔"

کمرے میں داخل ہوتے ہوئے شہریار روانی میں بولا تو مشل دونوں ہاتھ باندھتے نچلا ہونٹ باہر نکال کر اسکی طرف دیکھنے لگی تھی۔۔۔ دروازہ لاک کر کے کمرے کی لائٹس ڈِم کرتے وہ اسکے پاس آتے ہی اپنا سویٹر اتار کر صوفے پر پھینک چکا تھا

KZwrites

"آپ نے اتنا برا سلوک کیا میرے ساتھ کل...آپکو لڑائی میں بھی میری عزت کا خیال رکھنا چاہئیے..." مشل کھڑے کھڑے اس سے نظریں م لاتے بولی تھی

KZwrites

"تم بھی بہت برا سلوک کرتی ہو میرے ساتھ مشل،اتنی بدتمیزی سے بات کرتی ہو....میں کیا

کروں تمھارا۔۔۔سزا دوں تمھیں۔۔۔؟ میرا دماغ
بھی آدھا کر دیتی ہو پکڑ کر ساتھ خود بھی
رونا دھونا ۔۔۔کبھی سکون سے ہمارا کوئی مسئلہ
حل نہیں ہوا آج تک۔۔۔لڑتے مڑتے رہنا ہے کیا
ہمیشہ ہم نے بس۔۔۔؟" شہریار اس کے کندھوں پر
اپنے بازو رکھ کر اسکے چہرے پر جھک کر
سوالیہ لہجے میں بولا تو مشل نے بھنویں
سکیڑے سر جھکا لیا تھا

kzwrites

"ایسے کیسے مسئلے حل ہوں گے ہمارے...؟

ہاں...؟" شہریار اسکے جھکے سر سے اپنی

ٹھوڑی مس کرتے بولا تھا

"آرام سے بات کر کے..." مشل کی گھٹی گھٹی

آواز نکلی تھی

"رئیلی...؟ اور وہ کون کرے گا...؟ آرام سے

KZwrites

بات...؟ تم تو بلکل نہیں کرتی آرام سے بات مجھ سے...؟ بس ہاتھا پائی کی کسر رہ جاتی ہے..." شہریار اسکی بیک گردن ہلکی سی دباتے بولا تو مشل کا شرمایا مسکراتا شرمندہ سا چہرہ نظروں میں آیا تھا

KZwrites

"آپ بھی کوئی نہیں کرتے آرام سے بات...سیدھا دھمکیاں دیتے ہیں مجھے..." مشل نے مسکراہٹ غائب کرتے فوراً سے چہرے کے تاثرات بدلے تھے

"میں پہلے آرام سے ہی کرتا ہوں بات...جب نہیں کنسڈر کرتی تم تب پھر...ہائپر ہوتا ہوں...تم سنتی ہی نہیں بات سیریس ہو کر یار..." شہریار کہنیاں اسکے کندھوں پر ٹکائے، اسکی بیک گردن کو ہلکا ہلکا سا دباتے ہوئے بول رہا تھا

KZwrites

"جو بھی ہو،آپ بس آرام سے ہی بات کیا

کریں۔۔۔آپکا ہائپر ہونا مجھے آپ سے بھی زیادہ ہائپر کر دیتا ہے۔۔۔ساری ٹینشن ہی آپکے غصے سے بڑھتی ہے ہمارے درمیان۔۔۔" مشل کے لہجے میں نخرہ سا آگیا تھا

KZwrites

"ہاں جی میرا ہی قصور ہے سارا۔۔۔"

"تم خوش ہو جاؤ بس۔۔۔"

"انکی ریڈنیس تو بڑی جلدی ختم ہوگئی ہے...."

بازو کندھے سے ہٹا کر وہ ایک ہاتھ سے اسکی

لٹیں ، کان کے پیچھے کرتے اسکے ٹھنڈے پڑتے گ

الوں کو اپنے انگوٹھے سے نرمی سے چھوتے

ہوئے بول رہا تھا

KZwrites

"پلیز...اب نہ کرنا...جلن ہوتی ہے بہت سکن

پر...ڈرائی نیس ہو جاتی ہے..." مشل اس سے

چہرہ دور ہٹاتے اسکی طرف

معصوم شکل بنا کر دیکھتے بولی تھی

KZwrites

"تمھاری ڈرائینیس کی تو میں ایسی کی تیسی

کر کے رکھ دوں گا اب...اور جلن بھی ایسی

جگہ دوں گا کہ شکایت بھی نہیں کر سکو

گی...ہوتی رہنا ہائپر پھر...اتنا تنگ کرتی ہو

نہ..." شہریار نے اسکی کمر سے نیچے ہاتھ

رکھتے دباؤ ڈال کر اسے اپنے قریب کرتے گال کی ٹپ شدت سے ہونٹوں میں بھری تو مشل نظریں اٹھائے اسکی باتوں پر اپنی بے ہنگم ہوتی دھڑکنوں کے شور سے گھبرا گئی تھی...نظروں کا رخ ادھر اُدھر کرتے شہریار کی شرٹ کو کمر سے مٹھی میں جکڑ لیا تھا

KZwrites

"ادھر دیکھو میری طرف..." شہریار نے اسکی ٹھوڑی کے نیچے انگلیاں رکھتے اسکا چہرہ اپنی طرف کیا تو مشل اسکی نظروں کا جانا پہچانا

سا خمار دیکھ کر نظریں چرانا شروع کر دی تھیں

"یہ سارا شرمانا گھبرانا تب کہاں جاتا ہے جب لڑ رہی ہوتی ہو۔۔۔؟ بال پھر سٹریٹ کر لیے۔۔۔منع بھی کیا تھا۔۔" شہریار اسکے گال سے اپنا کھردرا چہرہ مس کرتے خماریت بھرے لہجے میں بولتے کمر پر پھیکے بالوں کو چھوتے،اسکی ہپس پر اپنے ہاتھ کا دباؤ بڑھاتے مسلسل سہلائے جا رہا تھا

KZwrites

"ا۔۔اب۔۔نہیں کروں گی۔۔" مشل اسکی گرم سانسوں کو اپنی سائیڈ گردن پر محسوس کرتے مختصر سا بولی تھی

KZwrites

"ایک رات بھی دور نہیں رہ سکتی تم۔۔۔جاتی ہی کیوں ہو۔۔وہ بھی لڑ جھگڑ کر۔۔پھر کوشش ہوتی ہے تمھاری کہ فٹافٹ لینے بھی بھاگا

آؤں۔۔۔ہمم۔۔۔ پتا ہے رات کتنا مس کیا تمھیں

میں نے۔۔۔اندر ہی اندر ٹینشن ہوتی رہی تھی کہ

تم پریشان ہو گی۔۔۔" شہریار اسکے ڈریس کی

بیک زپ کھولتے کھولتے

اسکے چہرے پر،ماتھے پر چھوٹی چھوٹی پیار

سے بھرپور کسز کرنے لگا تو مشل کی پلکیں

اٹھنے جھکنے لگی تھیں

KZwrites

"تبھی آپ میرے سٹیٹس نہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔"

"نہ ہی آپ مجھے روک رہے تھے رات کو...اتنا...اتنا انسلٹ مر رہے تھے کہ جاؤ جاؤ...آنا مت واپس..." مشل اسکی انگلیاں اپنی کمر پر ،ہپس پر بے باکی سے سرکتی محسوس کرتے اسکے سینے سے ہی چپکنے لگی تھی،لہجے میں ناراضگی کا عنصر بڑھنے لگا تھا

KZwrites

"میرے سامنے بات کیا کرو نہ،ایسے سٹیٹس لگا
کر نہیں۔۔نہ مجھے جوابا کوئی ویسی کوٹس
ملتی ہیں جو میں بھی سٹیسٹس لگا کر هواب
دوں۔۔۔اور رکتی تم خود نہ میرے پاس۔۔۔بس
تمھیں اپنی اکڑ مجھ سے زیادہ پیاری ہوتی
ہے۔۔۔میں ہاں بولوں تو تم نے لازمی نہ کہنا ہوتا
ہے۔۔ایگو سیٹسفائی نہیں ہوتی ورنہ تمھاری۔۔۔"
شہریار اسکے کندھے سے ڈریس ذرا سا سرکاتے
برا سٹریپ کے اوپر ہی لب رکھتے ٹھہر ٹھہر کر
بولنے لگا تو مشل اسکی گرفت میں کسمسانے
سی لگی تھی

kzwrites

"آپکو لے کر مجھ میں کوئی اکڑ نہیں ہے،میں تھوڑی دیر میں ہی پریشان ہو جاتی ہوں آپکے بغیر۔۔بس دل چاہتا ہے آپ میرے لیے ویسے ہی۔۔۔بلکل ویسے ہی ایکسائٹڈ رہا کریں جیسے پہلے ہوتے تھے۔۔۔آپ اب مجھے ویسی ایکسایٹمنٹ نہیں شو کرتے۔۔۔" مشل نے بھنویں سکیڑ کر اسے دیکھا تھا

KZwrites

"مشل ایکسایٹمنٹ کم نہیں ہو رہی میری۔۔۔بڑھ ہی رہی ہے۔۔۔ہر گزرتے دن کے ساتھ تم بھی نکھرتی دکھائی دیتی ہو مجھے میری جان۔۔۔پرابلم صرف یہ ہے ہمارے درمیان کہ لڑ بہت رہے ہیں۔۔۔اور تم۔۔۔تم بھی مسئلے کو ڈسکس کرنے کی بجائے باقی سب کو کہتی پھرتی ہو کہ کچھ ایسا کریں کے میں خود تمھیں منانے آؤں،بس میرا تمھیں منانا ہی میٹر کرتا ہے۔۔۔؟ ایسے تو ریلیشن شپ سٹرانگ نہیں ہو گا یہی پیٹرن رہا تو۔۔۔کہ لڑائی ہو اور میں

KZwrites

تمھیں منا لوں بس اور بات ختم ہو جائے۔۔۔تم جیت جاؤ بس۔۔۔یار ہمیں روٹ کاز ٹھیک کرنی چاہئیے نہ۔۔۔بات کو ڈسکس کر کے، رسپیکٹفلی۔۔۔سمجھ رہی ہو۔و۔و۔۔۔؟ منانے کی فکر چھوڑ دیا کرو،وہ میں ہی مناؤں گا ہمیشہ۔۔۔کہیں نہیں جانے دیتا تمھیں۔۔۔مگر پلیز۔۔جو بھی ایشو ہوتا ہے ہمارے درمیان ،اسے سیریس لے کر سلجھانے کی کوشش کیا کرو۔۔۔تاکہ ہم مزید کلوز آسکیں۔۔۔سمجھ سکیں ایک دوسرے کو۔۔۔" شہریار اسکے کندھے پر ڈریس واپس کر کے بات کرتے کرتے سنجیدہ

kzwrites

ہونے لگا تو مشل کے ماتھے پر گھبراہٹ اور شرمندگی جیسی ملی جلی رمق سے سلوٹیں بڑھنے لگی تھیں

"شہریار پلیز ناراض نہ ہونا ابھی۔۔۔میں سوری کر چکی ہوں اور آپ ایکسیپٹ بھی کر چکے ہیں۔۔۔نیکسٹ لڑائی میں آئی پرامس میں آرام سے ڈسکس کروں گی بات کو۔۔۔" مشل اسکا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑ کر پریشان نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"میری جان...میری جان....تم اتنا سینسٹو کیوں

ہو رہی ہو یار...ایزی رہو....ایسے پریشان

ایکسپریشنز نہ بنایا کرو خوامخواہ...منہ سیدھا

کرو...ایکٹر کہیں کی..." شہریار نے اسکی کمر

پر تھپڑ لگایا تو مشل اپنے تاثرات نارمل کرتے

کِھل کر شرمایا سا ہنسنے لگی تھی

KZwrites

"ہاں بلکل ایسے ہی۔۔۔اتنی پیاری سمائل ہے

تمھاری۔۔۔مشل تم اپنے اور میرے درمیان سے

اس ایگو کو نکال دو نہ بس یار۔۔میں تم سے

فضول کی باتیں نہیں منواتا نہ کوئی روک ٹوک

کرتا ہوں غیر ضروری۔۔۔لیکن جو سمجھاؤں

کبھی دل بڑا کر کے سمجھ لیا کرو نہ۔۔۔" شہریار

نے پیار سے اسکے گالوں کو اپنے دوسرے ہاتھ

سے سکوئیز کیا تھا

KZwrites

"ٹھیک ہے۔۔آئی پرامس میں اب ہر بات سنوں

گی اور مانوں گی بھی...پر آپ بھی ایک پرامس کریں..." مشل اسکی کمر میں اپنے بازو حائل کرتے اسکے سینے پر ٹھوڑی جمائے بولی تھی

"حکم جناب..." شہریار نے اپنے بازو اسکی کمر کے گرد نرمی سے حائل کر لیے تھے

"آپ اب...مجھے کبھی دھکا نہیں دیں گے...میرا

KZwrites

دل ٹوٹ جاتا ہے آپکے اس ایکٹ سے..." مشل کا

لہجہ یک دم بھیگا تو شہریار نے اس پر اپنی

گرفت مزید مضبوط کی تھی

KZwrites

"یار کب دھکا دیا میں نے تمھیں...؟ صرف سائیڈ

پر کیا تھا ذرا سا... exaggerateنہ کیا کرو

پاگل...دکھاؤ کدھر سے ٹوٹا ہے دل میری جان

کا..." شہریار اسکو خود سے الگ کرتے اسکے

سینے کو شرارتی نظروں سے دیکھتے بولا تو

مشل ہنستے ہوئے واپس اسکے سینے میں خود کو چھپانے لگی تھی

"آپ پرامس کریں نہ بس...مجھے نہیں پتہ...مجھے آپ نے ایسے دھکیلنا نہیں ہے اب دوبارہ...." مشل اسکے سینے میں دبکے بولی تو شہریار اسکی سائیڈ کمر گدگداتے اسے مزید ہنسانے لگا تھا

KZwrites

"اچھا ایک شرط پر..." شہریار اسکی کمر پر ہاتھ رکھے نرمی سے اسکے کان کے پاس لب رکھنے لگا تھا

"کوئی آسان سی شرط رکھنا..." مشل اسکی سینے پر سر رکھے چہرہ ایک طرف کرتے ہلکی سی آواز میں بولی تھی

KZwrites

"جلن برداشت کرو گی آج بغیر کوئی نخرہ کیے..." شہریار بولا تو مشل نے اپنے دونوں گالوں کو اپنے ہاتھوں سے کور کر کے مسکراتے ہوئے سر نفی میں ہلانے لگی تھی

KZwrites

"میری جان...اس جلن کی بات نہیں کر رہا..." شہریار نے اسکے ہاتھ اسکے چہرے سے ہٹا کر اپنے ایک ہاتھ سے قبضے میں کیے تو مشل اسکی بات کا مطلب سمجھتے تھوڑا سٹپٹاتے

ہوئے بمشکل اپنی مسکراہٹ دبانے لگی تھی

"میں سمجھی نہیں..."

"سمجھاتا ہوں سب..." شہریار اسکو بیڈ پر بٹھا کر اپنی شرٹ کی سلیوز ان بٹن کرتے کرتے اسکے ہونٹوں پر جھک گیا تھا....چہرے کی حدت بے حد زیادہ ہو رہی تھی...اسکے کان کے پاس گال پر ہاتھ جمائے شہریار اسکے ہونٹوں کو کھینچ کر ٹھہر ٹھہر کر سک کرتے اپنی شرٹ بھی کندھوں سے اتارتا جا رہا تھا...مشل ایک

Kzwrites

ہاتھ بیڈ پر رکھے دوسرے ہاتھ سے اسکی گردن کو ہلکا سا تھامے خود کو اسکی شدت سے مقابل بمشکل بیلینس کر رہی تھی

"ش۔۔۔شہریار۔۔۔" موقع ملتے ہی مشل اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے دوسرے ہاتھ سے اسکی گردن کو خود سے دور دھکیلتے بولی تھی

KZwrites

"اب میرے راستے میں تمھارے یہ ہاتھ آئے تو باندھ دوں گا انہیں۔۔" شہریار اسکا ہاتھ اسکے چہرے سے ہٹاتے گال سے اپنی بئیرڈ مس کرتے ، اسکے چہرے کی جلد کو ہونٹوں میں بھر کر سک کرتے پھر سے اسکے ہونٹوں تک رسائی حاصل کر چکا تھا۔۔۔مشل کے بیڈ پر دھڑے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے لٹاتے شہریار ہونٹوں کو سک کرتے کرتے اسکی زبان کو زبان سے ملاتے دیوانہ وار اس میں کھوتے اسکا ڈریس ریموو کرنے لگا تھا۔۔۔گرم بھیگے لمس کے لین دین میں وقفہ آیا تو مشل اپنے ہونٹ صاف کرتے گھرے

kzwrites

گھرے سانس لیتے خود میں سمٹتے اسکے
جذبات کو انتہا پر پہنچا چکی تھی

"اب ہم نے خود نہیں لڑنا..." بھاری سانسوں کے
درمیان اپنی انگلی گردن سے ٹریس کرتے کرتے
اسکے سفید سٹائلش بلاوز میں مقید سینے تک
لاتے وہ خمار بھری نظروں سے اسکو دیکھ رہا
تھا...بیڈ پر اسکی پناہوں میں سمٹے لیٹے وہ
اسکی نظروں کے تعاقب میں خود کو دیکھتے
کنفیوز سی ہونے لگی تھی

KZwrites

"شہریار۔۔وہ۔۔۔" اسے اپنی ہائی ویسٹ لیگنگز سے الجھتا دیکھ کر مشل گربرانے لگی تھی

KZwrites

"جی۔۔۔" شہریار اسکے فٹ بلاوز سے چھلکتے خوبصورت ابھرے ہوئے حصے کو اپنی ناک ہلکے سے مس کرتے خمار آلود لہجے میں بولا تھا

"I am on periods

یہ نہیں اتاریں---" مشل مدھم سی آواز میں

بولی تو شہریار ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا

سرخ آنکھیں امڈتے بے قابو ہوتے جذبوں کی،

شدت سے بلا کی چُور ہو رہی تھیں

KZwrites

"یارررر----don't make jokes please"

شہریار کی سانسیں یک دم بوجھل ہوئی تھیں

"سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔پلیز ناراض نہ ہوں۔۔۔مجھے

پہلے بتانا چاہیے تھا۔ا۔ا۔۔۔" مشل روہانسی ہوتے

بولی،اسکی بے قراری

اسکی طلب کی شدت محسوس کرتے وہ

پریشان سی ہو گئی تھی

KZwrites

"یاررر۔۔۔غصہ نہیں کر رہا۔۔۔"

"اب کیا کہوں تمھیں..."

"یہ وائٹ کیوں پہنا ہوا ہے پھر ہر جگہ...؟"

اسکی برا کو کھینچ کر اسکی سائیڈ کمر پر سٹرائک کرتے شہریار ماتھے پر بل ڈالے بول رہا تھا ، اسکے چہرے پر پھیلا تاسف دیکھ کر مشل اب دبا دبا سا ہنسنے لگی تھی

"تمھیں تو میں آج ایسا قابو کرنے کے چکر میں

KZwrites

تھا نہ کہ... بچ گئی ہو مشل تم..." شہریار اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیر کر اپنے منہ زور ہوتے جزبوں کو لگام دینے کی کوشش کرے اسکو بازو سے کھینچ کر اپنے قریب کرتے سختی سے خود میں بھینچنے لگا تھا

KZwrites

"آپ کو اندر سے غصہ آرہا ہے نہ...؟ " مشل اسکے چہرے کو آہستگی سے سہلاتے اپنا چہرہ تھوڑا دور کرتے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی

"ہاں آرہا ہے غصہ بہت۔۔۔ادھر ہو کر لیٹو، میرے پاس۔۔۔"

شہریار اسکی گردن میں گم ہوتے گہرے سانس لینے لگا تھا

KZwrites

"شرٹ پہن لوں کوئی۔۔۔ایسے ڈیسنٹ نہیں لگتا۔۔۔" مشل بلاؤز کو بے ترتیب ہوتا دیکھ کر تھوڑا کتراتے ہوئے بولی تھی

"بیڈ میں ڈیسنٹ لگنا بھی نہیں چاہئیے....."شہریار اسے اپنے حصار میں لیے برا ان ہک کرتے ہوئے بولا تو مشل نے برا خود سے اتار کر پیچھے پھینکتے اسکے سینے میں خود کو بھینچ کر چھپا سا لیا تھا

"کم از کم پاس تو رہو نہ اب میرے

kzwrites

ایسے...پروگرام تو ملتوی ہو ہی چکا ہے

میرا...کوئی cramps تو نہیں کوئی...؟ کل رات

سے پیریڈز ہوئے ہیں...؟" اسکی ہلکی سی گرم

کمر پر اوپر سے نیچے تک ہاتھ پھیرتے پھیرتے

شہریار اسکے پیٹ پر ہاتھ کا ہلکا سا دباؤ ڈالتے

بولا تھا

KZwrites

"بلکل ٹھیک ہوں...بس سردی لگ رہی ہے..."

مشل اسکے ہاتھ کو پیٹ سے پکڑ کر واپس کمر

پر کرتے اسکے چہرے کو اپنی گردن سے نیچے کو کھسکتا محسوس کرتے ہلکا ہلکا سا مسکرانے لگی تھی

"آجاؤ بلینکٹ میں۔۔۔گرمی کر لیتے ہیں۔۔۔"

KZwrites

شہریار نے اٹھ کر بلینکٹ کھول کر دونوں پر کرتے اسکو اس میں بلکل چھپا کر اسکی کمر کو پیار سے سہلانا شروع کر دیا تھا

"تم اب جب بھی میرے قابو آؤ گی نہ،تمھاری جان اتنی آسانی سے نہیں چھوڑوں گا...اتنی چالاکیاں کرتی ہو میرے ساتھ..." کچھ دیر کمر سہلا کر اسے پرسکون ہوتا دیکھ کر شہریار نے چہرے کو وہاں رگڑتے ، اسکے سینے کو نرمی سے چوما تو مشل اسے بالآخر مزید نیچے کھسکتا دیکھ کر کھلکھلا کر ہنسے لگی تھی

KZwrites

"میں نہیں کرتی کچھ۔ھ۔ھ۔۔۔" اسکے ہونٹوں کی یے باکیوں پر مشل گدگدا کر پیچھے کو لڑکھنے لگی تو شہریار سر اوپر کو کرتے انگلیوں کی پوروں سے اسے چھونے لگا تھا ،نظروں کا رخ بھی اسکے سینے سے کھسکتے ہوئے کمبل کی جانب تھا

KZwrites

"معصوم شکل بنا کر۔۔۔اتنا ظلم کرتی ہو نہ۔۔۔اپنے پیچھے بھگاتی ہو خوار کرتی ہو۔۔۔" پاؤں سے

ہلکا سا کمبل کو کھینچ کر نیچے کرتے شہریار نے جان بوجھ کر اسکے سینے کو خود پر عیاں کیا تو مشل کمبل واپس اوپر کرتے مزید کھلکھلاتے سر نفی میں ہلانے لگی تھی

KZwrites

"میری ایک بات پکڑ کر اپنی ساری باتوں کو ڈفینڈ کر لیتی ہو...انوسینٹ فیس کارڈ سے کھیل کر...ہاں...بچنا اب اس بار..." شہریار اسکے سینے کو اپنے ہاتھ سے مسلتے دباتے اپنی ہتھیلیوں پر مسلسل اسے محسوس کرتے بات کر

رہا تھا...مشل کے مسام سردی اور اسکی بے باک حرکتوں سے پھول رہے تھے

"ابھی تو کافی دن ہیں میرے پاس..." مشل کمبل میں خود کو مکمل چھپائے آنکھیں باہر نکال کر شرارت سے بولی تو شہریار کمبل خود پر بھی کرتے اپنا چہرہ اندر گھسا کر اسکے سینے کو لبوں میں دبا کر سک کرنے لگا تھا

KZwrites

"اور میرے پاس ساری زندگی پڑی ہے تمھیں پیار کرنے کے لیے..." ابھار کو مٹھی میں بھرتے دوسری جانب زبان گولائی میں پھیرتے،کبھی انگوٹھے سے چھیرتے وہ اس میں کھونے لگا تھا...اسکے یوں چھونے پر مشل کا اپنا حال بھی بگڑنے لگا تھا...جسم میں شدید طلب جاگنے لگی تھی جو دبانے کی تگ دو میں مزید منہ زور ہونے لگی تھی...سانسیں بگ حد گھری ہونے لگی تھیں

KZwrites

"شہریار۔ر۔۔ایسے مجھے۔۔۔" بات ادھوری چھوڑ کر اپنے پیٹ پر اسکی سرکتی انگلیاں۔۔۔نپلز پر اسکی گیلی زبان کی تیز گردش پر وہ محو سی ہونے لگی تھی

KZwrites

"اتنا تو اب ضروری ہے جان۔۔۔" شہریار نے لب سینے سے ہٹا کر نیچے کو لیجاتے اسکے پیٹ پر رکھے تو مشل نے بے چین ہو کر اسکا سر بالوں

سے زور سے کھینچ کر واپس اوپر کیا تھا۔۔۔اسکا لمس برداشت سے باہر ہونے لگا تھا اور خود سے دور ہونا بھی گوارا نہیں تھا۔۔۔بے خودی میں اسے واپس اپنے سینے کی جانب کرتے مشل نے آنکھیں موندیں تو شہریار حیرانی سے اپنا چہرہ اوپر کر کے اسے دیکھنے لگا

KZwrites

"یہاں۔۔۔" آنکھیں موندے موندے مشل نے اسکے سر پر ہاتھ

رکھ کر اسکا رخ اپنے سانسوں کے بوجھ سے
محو حرکت خوبصورت سینے کی طرف کیا تو
شہریار اپنی جگہ سے باقاعدہ ہٹتے اس پر
حاوی ہو کر شدت سے اس میں محو ہوا
تھا...اسکی موندی ہوئی آنکھیں،ادھ کھلے
ہونٹ...خود سے اپنی جانب کھینچنا...شہریار
کو خود پر سے بھی قابو ختم ہوتا محسوس
ہونے لگا تھا

kzwrites

دونوں کے درمیان اس ایک رکاوٹ نے انہیں ایک دوسرے کی طلب میں پاگل سا کر دیا تھا...مشل کے ہاتھ اسکے بالوں میں سرک رہے تھے...شہریار کے ہونٹ ، زبان مسلسل اسکی نرم گہرائیوں میں کھوئے ہوئے تھے...چہرے سرخ سے سرخ تر ہوئے جا رہے تھے

KZwrites

"کیا ہوا..." کچھ دیر اسے یونہی کبھی نرمی سے تو کبھی شدت سے محسوس کرتے شہریار یک دم اپنی آنکھیں ملتا اٹھ بیٹھا تھا...جسم

اسکی طلب میں بے چین ہو گیا تھا

"بتائیں نہ کیا ہوا ہے۔ے۔۔" مشل کمبل خود پر درست کرتے اٹھ بیٹھی تو شہریار اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرتے واپس کمبل میں سیدھا لیٹ گیا تھا،ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہونے لگے تھے

KZwrites

"کچھ نہیں ہوا۔۔برا پھنسایا ہے تم نے یار۔۔"

شہریار زر جھٹکے ہلکا سا سنجیدگی سے بولا تو مشل اسکی طرف دیکھتے شرارت سے ہنسنے لگی تھی

KZwrites

"بہت پیاری لگتی ہو ایسے۔۔۔ہنستی رہا کرو۔۔۔"

شہریار نے لیٹے لیٹے اسکی کمر کو پیار سے سہلاتے،اسکو ہنستے دیکھ کر کہا تو مشل سرعت سے کمبل دونوں پر کرتے اسکے ساتھ چپک کر لیٹ

گئی تھی

"آپ بھی ایسے پیار سے ہی بات کیا کریں تاکہ مجھے پیارے لگتے رہیں..." مشل کی بات پر کھلکھلا کر ہنستے شہریار اسے اپنے سینے میں چھپاتے کمر پر آہستگی سے مساج کرنے لگا تھا

"سو جاؤ...سلا دوں ایسے...؟ " نیند اپنی

kzwrites

آنکھوں سے کوسوں دور تھی مگر مشل کا پاس ہونا ہی اسکو سکون دے رہا تھا

"سلا دیں۔۔۔سر میں بھی ہاتھ پھیریں۔۔۔" مشل اس سے رخ موڑ کر فرمائیش کرتے بولی تو شہریار مسکراتے ہوئے اسکی مرضی کی جگھوں پر دیر تک مساجز کرتا رہا تھا

Kzwrites

دو دن بعد

"Mera impression ghalat ja rha ha apki trf...mujhsy bardasht nai horha Shazma...please mujhy sirf do minute chahyen apk...."

KZWrites

"Tars jaisa koi khyaal kabhi nai aya mery dmagh main,ma kesay explain kru apko jb ap meri koi bat sunti hi

nai hain..."

"Main such main pyar krta Hu or us lamhy sy krta Hun jb main janta b nai tha k ap kon hain....meri bat ka yaqeen krain please..."

KZwrites

"Ap apni building sy bahir askti hain....?"

"Just for a minute...?"

"I just landed..."

"Main apk liye aya hoon...please meri bat sunain..."

KZwrites

آفتاب کے میسجز ،کالز مسلسل اگنور کرتے ابھی ابھی اسکا یہ میسج نوٹیفکیشن سے دیکھ کر

شازمہ کا دل اتنی تیزی سے دھڑکنے لگا تھا کہ

اسکو اپنے دل پر زور سے ہاتھ رکھنا پڑا تھا

"Are you in your senses....?"

kzwrites

شازمہ نے دل پر ہاتھ رکھے رکھے بمشکل فوراً

ریپلائے کیا تھا،پورے جسم میں ایک تیز کرنٹ

جیسی لہر دوڑی تھی جو دل میں ٹیس سی

پیدا کرنے لگی تھی

KZwrites

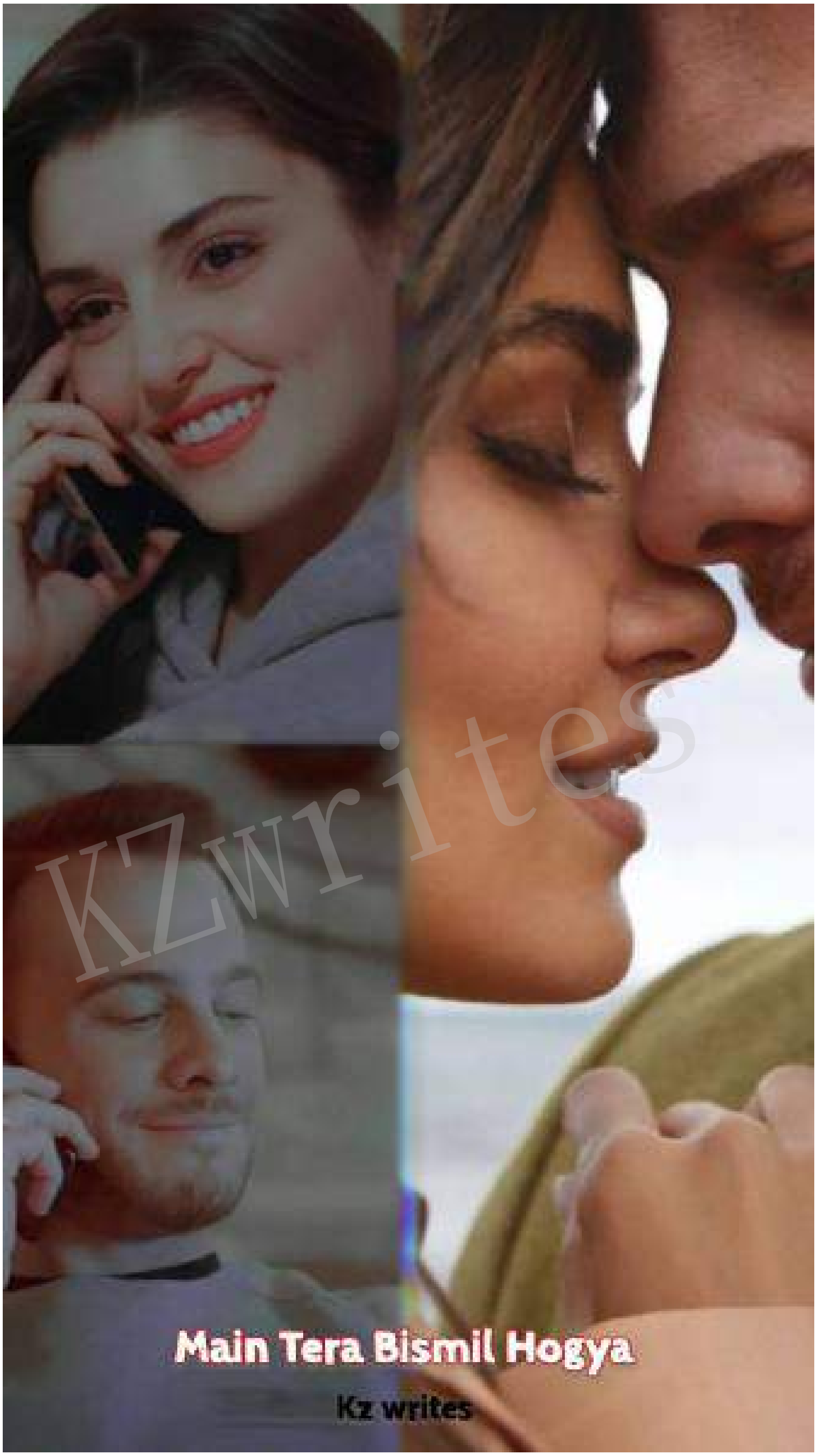
KZwrites
Main Tera Bismil Hogya
Kz writes

دو دن بعد

"Mera impression ghalat ja rha ha apki trf...mujhsy bardasht nai horha Shazma...please mujhy sirf do minute

KZwrites

chahyen apk...."

"Tars jaisa koi khyaal kabhi nai aya mery dmagh main,ma kesay explain kru apko jb ap meri koi bat sunti hi nai hain..."

KZwrites

"Main such main pyar krta Hu or us lamhy sy krta Hun jb main janta b nai tha k ap kon hain....meri bat ka

yaqeen krain please..."

"Ap apni building sy bahir askti hain....?"

"Just for a minute...?"

"I just landed..."

KZwrites

"Main apk liye aya hoon...please meri bat sunain..."

آفتاب کے میسجز،کالز مسلسل اگنور کرتے ابھی ابھی اسکا یہ میسج نوٹیفکیشن سے دیکھ کر شازمہ کا دل اتنی تیزی سے دھڑکنے لگا تھا کہ اسکو اپنے دل پر زور سے ہاتھ رکھنا پڑا تھا

kzwrites

"Are you in your senses....?"

شازمہ نے دل پر ہاتھ رکھے رکھے بمشکل فوراً ریپلائے کیا تھا،پورے جسم میں ایک تیز کرنٹ جیسی لہر دوڑی تھی جو دل میں ٹیس سی پیدا کرنے لگی تھی

KZwrites

"پلیز میں آپ سے ایک بار ملنا چاہتا ہوں،کال اٹھائیں پلیز...میں صرف اپنا آپ ایکسپلین کرنے

آیا ہوں آپکو،میری کوئی غلط نیت نہیں ہے۔۔۔آپ مجھے ایک نار سن تو لیں۔۔۔" آفتاب کا وائس میسج ابھی شازمہ آنکھیں حیرانی سے کھولے دھڑکتے دل کے ساتھ سن ہی رہی تھی کہ اسکی کال آنے لگی تھی۔۔۔سکرین پر احمد نام پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔۔۔شازمہ کو اپنا دل منہ کو آتا محسوس ہو رہا تھا

KZwrites

"آپ مجھے پریشان کر رہے ہیں۔ں۔۔۔۔آپ کیسے آسکتے ہیں یہاں۔ں۔۔۔" آفتاب کی کال اٹھاتے ہی

شازمہ شدید گھبرائے لہجے میں بولی تھی،

قدموں کا رخ کھڑکی کی جانب کرتے اسے اپنے

پاؤں ڈولتے ہوئے لگ رہے تھے

KZwrites

"میں کیوں آپکو پریشان کرنا چاہوں گا۔۔۔؟ میں

ہزاروں بار آپ سے کہہ چکا ہوں کہ میری

انٹینشنز غلط نہیں ہیں۔۔"

"میں۔۔میں اتنی دور سے صرف ایک بار ملنے آیا ہوں۔۔اپنی بات کا۔۔اپنی محبت کا یقین دلانے آیا ہوں۔۔"

"پلیز۔۔ایک بار بات کرنے کا موقع دے دیں۔۔آپ نے میری باتوں سے جو غلط مطلب نکالے ہیں مجھے اذیت پہنچ رہی ہے ان سے۔۔میرے لیے جتنی مقدس ہیں آپ۔۔میں بتانا چاہتا ہوں آپکو۔۔ہیلو آپ سن رہی ہیں۔۔؟" آفتاب اسکے کال پک کرنے پر گہرا تھکا ہوا سانس بھر کر بولنا شروع ہوا تو پھر بولتا چلا گیا تھا۔۔ شازمہ

KZwrites

کھڑکی سے انتہائی نیچے دیکھ کر کچھ بھی
نظر نہ آنے پر آہستگی سے اپنے روم کا دروازہ
کھول کر شہریار مشل کے روم کو دیکھنے لگی
تھی۔۔۔انکی لائٹس آف دیکھ کر شازمہ ایک نظر
گھڑی پر ڈال کر واپس اپنے روم آگئی تھی،فون
ابھی بھی کان سے لگایا ہوا تھا

KZwrites

"بہت رات ہو رہی ہے۔۔۔میں نہیں آسکتی ابھی۔۔۔
م۔۔۔میں کل کوشش کروں گی۔۔۔آپ۔۔۔آپ بھی
یہاں سے چلے جائیں احمد۔۔۔میں ایسے بغیر

بتائے باہر نہیں آسکتی اس وقت..."

شازمہ کا لہجہ کانپنے سا لگا تھا...اسکی آواز کی ارتعاش آفتاب اچھے سے محسوس کر رہا تھا،اسکے منہ سے پہلی بار احمد سن کر آفتاب کے چہرے پر جو مسکراہٹ پھیلی تھی وہ خود بھی اپنے ارد گرد دیکھتے اپنے چہرے کو سہلاتے اپنی مسکراہٹ دبانے کی کوشش کرنے لگا تھا...شازمہ کے کالج میں سب آفتاب احمد کو سر احمد کہہ کر پکار رہے تھے اور اسکے منہ سے اپنا وہی نام سن کر ایک الگ سے احساس نے اسے گھیرا تھا

KZwrites

"اوکے اوکے...میں چلا جاتا ہوں...کوئی
زبردستی نہیں ہے...بس ایک ریکوئسٹ
ہے...کہ...آپ کل ملنے آئیں گی...میں صرف اور
صرف آپ سے کچھ لمحوں کے لیے بات کرنے آیا
ہوں...آپکے ڈاؤٹس کلئیر کرنا ضروری ہے
بہت...تبھی بات آگے بڑھ سکے گی...اگر آپکا دل
ہی صاف نہیں ہو گا میری طرف سے تو میں
آپکے گھر والوں کو...کیسے منا سکوں گا...مجھے
بس اپنا آپ کلئیر کرنا ہے شازمہ...آپ میری بات

KZwrites

سن لیں گی تو میرا وعدہ ہے آپ میرے بارے

میں مختلف انداز سے سوچیں گی..." آفتاب کے

لہجے سے مل نہ پانے کے باوجود بھی خوشی

جھلکنے لگی تھی...ہوٹل کے نیچے وہ سست

قدموں سے چلتے اسکی طرف سے مکمل

خاموشی ہوتے ہوئے بھی اپنی بات کہتا جا رہا

تھا

KZwrites

"آپکو پتہ ہے میں بلکل ابھی لینڈ کیا اور ایک

کومن فرینڈ ہے شہریار اور میرا...بس اسی سے

پتہ چلا کہ آپ لوگ یہاں سٹے کر رہے ہیں۔۔۔تو سیدھا یہاں آیا ہوں۔۔۔لیکن خیر ہے۔۔۔آپ نے کال پک کر لی اتنا بھی کافی ہے ابھی۔۔۔دو دن اتنا پریشان رہا ہوں۔۔۔آپ رو رہی تھیں اس دن۔۔۔مجھے اندازہ ہے آپ جانے کیا کیا سوچتی رہتی ہیں میرے بارے میں۔۔۔جو سچ نہیں ہے۔۔۔میں سب ایکسپلین کروں گا۔۔۔انشاءاللہ ۔۔آپ۔۔۔آ تو آجائیں گی نہ۔۔۔؟ " اتنی لمبی تمہید کے بعد بھی جب شازمہ کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو آفتاب ایک نظر ہوٹل کی اونچی بلڈنگ کو دیکھتے ہوئے ملتجی سے لہجے میں

KZwrites

آخری بات بولا تھا

"جی۔ی۔۔۔ن۔۔نہیں۔۔۔م۔۔۔میرا مطلب۔۔۔میں وعدہ نہیں کر سکتی۔۔۔میں اکیلے کہیں نہیں جاتی۔۔۔م ۔۔۔میں کوشش کروں گی مگر۔۔۔مجھے پتہ نہیں ہے ابھی۔۔۔" شازمہ جو اسکی باتوں میں ہمیشہ کی طرح کھوظی ہوئی تھی ،اسکے سوالیہ لہجے پر چونک کر گھبرائے سی آواز میں بولی تو آفتاب چلتے چلتے ٹھہر کر بلڈنگ سے نظریں ہٹا کر دل سے مسکرایا تھا

Kzwrites

"چلیں کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے۔۔۔وہ
کوئی مسئلہ نہیں۔۔ٹینشن نہیں لیں بس آپ۔۔۔۔
آپکو تو اندازہ ہی نہیں ہے کہ جب سے آپ سے م
لا ہوں تب سے صرف آپکو ہی سوچا ہے۔۔۔آپکا
خیال ہی دل سے نہیں نکلتا میرے۔۔۔میرے۔۔۔دل
میں کوئی دوسرا خیال ہی نہیں آتا اس بات کے
علاوہ کہ مجھے آپ اچھی لگتی ہیں۔۔۔پہلی نظر
سے ہی۔۔۔میں چاہتا ہوں آپ بھی سب بھلا
دیں۔۔۔زندگی کو نئی نظر سے دیکھیں۔۔۔آپ ایک

KZwrites

بات ملیں گی تو شاید آپکو بہتر طریقے سے
میری باتیں سمجھ آسکیں گی..." آفتاب حسب
عادت بولے جا رہا تھا اور شازمہ اپنا نچلا ہونٹ
بری طرح اپنے دانتوں میں چباتے سنتی جا رہی
تھی

KZwrites

"ون اون ون بات ہوتی ہے تو انسان نظروں
سے...لہجے سے...باڈی لینگوئج سے بھی بات کو
سمجھ سکتا ہے...پرکھ سکتا ہے...ایسے کال پر،
میسجز پر شاید میری باتیں اچھی نہ لگتی ہوں

آپکو...معنی نہ ملتے ہوں آپکو میرے لفظوں
کے...لیکن مجھے پہلے دن سے سٹرانگ بلیف ہے
کہ جب ہم مل کر بات کریں گے تو آپ میری
انٹینشنز کو زیادہ بہتر طریقے سے سمجھیں
گی...اتنے عرصے سے...میں...کوشش کر رہا
ہوں...اتنا تو کنسڈر کیجیے گا پلیز..."

KZwrites

"میں...کوشش کروں گی...اللہ خافظ ابھی..."

کہہ کر شازمہ کال کاٹ کر بے چینی سے کمرے میں چکر کاٹنے لگی تھی... نظروں میں وہ منظر گھومنے لگا جب اس نے بے دھیانی میں آفتاب کی وائٹ شرٹ پر پینٹس سے بھرا پیلیٹ گرا دیا تھا...اس منظر کے ساتھ ہی دماغ میں ایک خوف سے بھرپور کیفیت تازی ہوئی تھی....اس سے پچھلی اذیت بھری رات کا عکس نظروں میں گھومنے لگا تو شازمہ کا جسم بری طرح کانپنے لگا تھا...جب جب بھی کوئی گزری بات یوں دماغ کے پردے پر کسی فلم کی طرح چلنے لگتی تو پورا جسم ایک کپکپی جیسی کیفیت

KZwrites

میں مبتلا ہو جاتا تھا جس سے نکلنے کی تگ و دو مزید ہلکان کر دیتی تھی

"نہیں...پھر سے نہیں...مجھے شادی ہی نہیں کرنی...میں ان سب اذیتوں سے دوبارہ نہیں گزر سکتی ..میں مر جاؤں گی اب تو...کسی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے....میں کیسے منع کروں انکو...اتنی بار تو کہا ہے...یہاں تک آگئے پھر بھی..."

KZwrites

شازمہ اپنے کانپتے بازوؤں کو دونوں ہاتھوں سے زوروں سے ملتے خود کو کالم کرتے سوچ رہی تھی...چہرہ سرد موسم میں بھی پسینے سے تر ہونے لگا تھا

KZwrites

"سر احمد کیوں چاہیں گے کہ انکی شادی کسی طلاق یافتہ سے ہو...اگر گلٹ میں مبتلا ہیں ابھی تک تو کیوں نہیں اتنی بار منع کرنے پر

پیچھے ہٹ جاتے... بضد کیوں ہیں... مجھ پر احسان کرنا چاہتے ہیں کیا...؟ مجھے تو ایسے زندگی نہیں گزارنی... میری ایک ایک بات سے تو واقف ہیں...نہیں یہ سب ٹھیک نہیں ہے...مجھے سختی سے اس سب کو روکنا چاہئیے....ہاں..." سوچتے ہوئے شازمہ نے سوکھتے ہوئے گلے کو تر کرتے اپنے کانپتے جسم کو کچھ پل آنکھیں موند کر پرسکون کرتے گہرا سانس خارج کر کے فون کی طرف نظریں کی تھیں

KZwrites

"Ap bohat pyari lag rai hain.... ❤️ "

اسکی چیٹ کو اوپر کی جانب سکرول کرتے وٹس ایپ پر ایک اُن سین مسیج جو دو دن پہلے شازمہ کے سٹیٹس کے ریپلائے میں آیا ہوا تھا ،پڑھ کر شازمہ اپنا سر پکڑ کر رہ گئی تھی

KZwrites

"مشل کی بچی..." منہ میں بڑبڑاتے وہ ساری چیٹ کھنگالنے لگی تھی جسے وہ پچھلے دو

تین سے کھول نہیں رہی تھی،کئی ان سین میسجز اسکی نظروں سے گزرے تھے

"مجھے بلاک کرنا چاہئیے تھا...میں بلاک کیوں نہیں کرتی انہیں...؟ میرا دل کیوں چاہتا ہیں ایسی باتیں...انکی باتیں سننے کا...پڑھنے کا..."

دل ہی دل میں اپنی تفتیش کرتے شازمہ نے چیٹ بیک کر کے فون صوفے پر رکھ کر اپنا سر تھام لیا تھا

KZwrites

"میں کل کا شدت سے انتظار کروں گا۔۔۔آپکو جب کبھی بھی وقت ملے بتائے گا۔۔۔میں حاضر ہو جاؤں گا،یہاں پاس کسی ہوٹل میں سٹے کروں گا۔۔۔پہلے تو سوچا تھا اسی ہوٹل میں سٹے کروں ، پھر مجھے لگا کہ آپ انکمفرٹیبل ہوں گی۔۔۔برا بھی لگ سکتا ہے۔۔۔ مناسب بھی نہیں ہے۔۔۔تو بس۔۔۔ادھر پاس ہی دیکھ رہا ہوں۔۔۔آپ نے بس ایک ٹیکسٹ کرنا ہے،آئی ول بی دئیر۔۔۔جہاں آپ ایزی ہوں گی میں آجاؤں

KZwrites

گا..." آفتاب کا وائس نوٹ آیا تھا تو شازمہ اسکا میسج سنتے اپنی وہ پکچر نکال کر دیکھنے لگی تھی جو مشل نے وٹس ایپ سٹیٹس پر لگائی تھی

KZwrites

"کیا کروں...میں کیسے ملنے جاؤں گی اور اگر شہریار بھائی کو پتہ چل گیا تو...نہ بھی پتہ لگے... میں ملنے جاؤں ہی کیوں....مگر وہ اتنی دور آئے ہیں....مجھے ایک بار بات سن لینی چاہئیے...یا نہیں سننی چاہئیے...کیا پتہ کوئی

ٹریپ ہو...مجھے احتیاط کرنی چاہئیے...مجھے کیا کہ کتنی دور سے آئے ہیں یا کیوں آئے ہیں..." شازمہ ہر زاویے سے سوچتے بے حد کنفیوژن کا شکار ہونے لگی تھی...فون پر اسکا ایک اور لمبا سا وائیس نوٹ دیکھ کر بغیر اسے سنے شازمہ نے فون سائلنٹ کر کے تکیے کے نیچے ہی رکھ دیا تھا...دل ایک دم بے حد پریشان سا ہو گیا تھا...ایک طرف اسکی باتیں اچھی بھی لگ رہی تھیں دوسری جانب دل گھبرا بھی رہا تھا...سوچوں میں گم وہ کمرے کے اندر ہی چکر کاٹے جا رہی تھی

KZwrites

KZwrites

"شہریار۔ر۔۔" آدھی رات کو مشل کی آنکھ کھلی

تو شہریار

اسکے پیٹ پر بازو پھیلائے گھرے سانس لے رہا

تھا۔۔۔کمبل آڑھا ترچھا سا دونوں نے اوڑھا ہوا تھا

"شہریار۔۔اٹھیں۔۔۔" پیٹ پر دھڑے اسکے بازو کو ہلا کر مشل نے اسے باقاعدہ جھنجھوڑا تھا

"ہمم۔۔۔" شہریار نیند سے بوجھل آنکھوں سے اسکی طرف دیکھتے بولا اور بازو اسکے پیٹ سے ہٹا کر اپنی آنکھوں پر رکھتے پھر سے نیند میں چلا گیا تھا

KZwrites

"بہت بھوک لگ رہی ہے...میں نے ڈنر بھی نہیں کیا تھا..."

مشل کروٹ بدل کر اسکے چہرے کو تھپتھپاتے ہوئے لاچار سے لہجے میں بولی تھی

KZwrites

"مشل۔ل۔ل اس وقت بھوک...سو جاؤ یار..."

شہریار سر اسکے کندھے پر گرا کر آنکھیں موندے ہوئے ہی بولا تھا،نیند میں ڈوبا ہوا دماغ

ابھی مکمل بیدار نہیں ہوا تھا

"تو۔۔؟ بھوک کا کوئی ٹائم ہوتا ہے کیا۔۔۔؟ کیوں سو جاؤں ایسے ہی۔۔۔؟ " مشل بھنویں سکیڑ کر اسکا کان کھینچتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"آرڈر کر لو کچھ یار۔ر۔۔" شہریار کان اسکے ہاتھ سے چھڑواتے غنودگی سے بھری آنکھیں کھول

کر ،سر اٹھاتے اسکی طرف بیچارگی سے دیکھا

تھا

"نہیں نہ ..اٹھیں آپ... باہر چلتے ہیں...سٹریٹ

فوڈ ٹرائے کرتے ہیں کوئی...چلیں نہ...مزہ آئے

گا...سونے تھوڑی آئے ہیں ہم یہاں..." مشل بالوں

کو پیار سے سہلاتے ہوئے اسکے سکیلپ پر

ناخنوں سے سکریچ کرتے اسے جگانے کی

کوشش کرنے لگی تھی

kzwrites

"اوئے بال نہ چھیڑو میرے یار...سکن کیوں
چھیل رہی ہو۔و۔و..." نیند سے بے حال ہوتے
شہریار اپنا سر اس سے پیچھے کرتے بولا تو
مشل تکیہ اسکے سر کے نیچے سے کھینچ کر
نکالتے اٹھ بیٹھی تھی "آپکو مجھ سے زیادہ
اپنے بال عزیز ہیں...؟"

KZwrites

"میرے بالوں کی اتنی اوقات۔۔۔؟ تم سب سے

زیادہ عزیز ہو۔۔۔یہ لو بے شک گنجا کر دو۔۔۔بس

ابھی سونے دو۔۔۔" شہریار اسکی گود میں سر

رکھتے آنکھیں موندتے بولا تو

مشل مسکراتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اسکے ب

الوں میں انگلیاں گھمانے لگی تھی

KZwrites

"اچھا چلیں سو جائیں۔۔۔صبح لیکن جلدی ناشتہ

کروانا ہے پھر۔۔۔اور باہر سے۔۔۔روز روز یہیں روم

میں بیٹھے کھانا کھانے سے بور ہو گئی ہوں میں

اب..." اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے چلاتے ،

اسکی بھنوؤں کو نرمی سے مساج کرتے مشل نے

ضد چھوڑی تو شہریار نے اسکی گود میں سر

رکھے نیند سے بند ہوتی آنکھیں پوری طرح

کھول لی تھیں

KZwrites

"نہیں، بتاؤ کدھر جانا ہے...چلتے ہیں ابھی

ہی..." شہریار اسکی گود میں سر سیدھا کرتے

اپنی نیند سے بھری آنکھوں سے اسکی طرف دیکھتے ہاتھ اونچا کر کے گال کو پیار سے چھوتے بولا تو مشل نے ایکسائٹڈ ہوتے جھک کر اسکے گال کو چوم لیا تھا

KZwrites

"ہائے کتنے اچھے ہیں آپ...میں خود ڈرائیو کر کے لے جاؤں گی آپکو ،آپ بس اٹھ جائیں...میں بھی چینج کر لوں فٹافٹ..." مشل اسکا سر اپنی گود سے ہٹا کر بیڈ سے اترتے بولی تو شہریار تکیہ کھینچ کر سر کے نیچے کرتے اسکو

ڈھیلی ڈھالی سی نیٹ کی بے بی پنک ٹاپ اور بلیک شارٹس میں دیکھ کر وہیں لیٹے لیٹے اسکو پورا نظروں میں لے کر باقاعدہ گھورنے لگا تھا

KZwrites

"اٹھیں نہ۔۔۔میں بلکل ویسی ہی ہوں جیسی روز ہوتی ہوں،گھورنا بند کریں جیسے پہلی بار دیکھ رہے ہوں۔۔۔"

مشل تکیہ پھر سے اسکے سر کے نیچے سے

نکالتے بولی تھی

"کچھ تو نیا لگ رہا ہے...چیک کروں ذرا..." نیٹ کی ٹاپ سے چھلکتے اسکے سیاہ گارمنٹس کو دیکھتے شہریار پاس پڑا وہی تکیہ اٹھا کر پیچھے پھینکتے ایک جست میں اس تک پہنچا تھا جو ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ رہی تھی

kzwrites

"نہیں ابھی نہیں چیک کرنا۔ا۔ا۔ا۔۔۔" مشل اسکو اپنی طرف آتا دیکھ کر تیزی سے ڈریسنگ روم کا دروازہ بند کرنے ہی لگی تھی کہ شہریار ہاتھ چوگاٹھ میں رکھ کر دروازہ بند ہونے سے روکتے سرعت سے اندر داخل ہو گیا تھا۔۔۔ماتھے پر بکھرے بال گھری نیند سے جاگے ہونے کا پتہ دے رہے تھے

KZwrites

"بھاگ کیوں رہی ہو۔و۔و پاگل ، میں کیا ہی کر لوں گا۔۔۔"

شہریار پیرئیڈ کا حوالہ دیتے معنی خیز لہجے میں بولتے اسکو کہنی سے پکڑ کر اپنے قریب کر کے نیٹ کے ٹاپ کو کھینچ کر اسکے برا میں مقید جسم سے ہٹا کر دیکھنے لگا تو مشل اسکی بے باکی ہر سٹپٹاتے ہوئے اسے دیکھنے لگی تھی

KZwrites

"شہریار آپ۔۔۔بہت کچھ کر لیتے ہیں۔۔۔ابھی ٹائم نہیں ہے۔ے۔۔۔" مشل اسکے ہاتھ ہٹا کر،اسکی جانب بیک کرتے الماری سے ایک قدرے لوز سی ریڈ اینڈ بلیک فل سلیو چیک ، مڈی ڈریس نکال کر سینے سے لگاتے اسکی طرف واپس مڑی تھی

KZwrites

"پہن لوں۔۔؟ منہ ادھر کریں۔۔"

"میرے سامنے پہنو..."

"نہیں نہ...منہ ادھر کریں جلدی..." مشل اسے کندھے سے پکڑ کر اسکا رخ زبردستی موڑتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"برا تو چینج نہ کرو..." شہریار سینے پر بازو باندھے اس سے رخ موڑے معصوم سے لہجے میں بولا تھا

"وہی ہے۔۔۔فیس سٹریٹ رکھیں۔۔۔" مشل الماری سے بلیک لیگنگز نکال کر مسلسل اسے سیدھا رہنے کی ہدایات دیتے مسکرا رہی تھی

KZwrites

"سامنے ہی دیکھ رہا ہوں۔۔۔" شہریار سر جھٹک کر زیرلب مسکراتے اسے عجلت میں ڈریس اپ

ہوتے محسوس کر رہا تھا

"ہاں ہاں سامنے ہی دیکھیں..." مشل اسکے

کندھے پر ہاتھ رکھ کر سہارا لیتے گرم سیاہ

لیگنگز پہن رہی تھی

KZwrites

"کیا۔ا۔ا پہن رہی ہو اتنی محنت سے...؟ " اسے

اپنے کندھے کا سہارا لیتے اتنا ہلتا جلتا محسوس

کر کے شہریار نے ذرا سا چہرہ موڑا تو مشل پنک نیٹ کا ٹاپ اتارے اتارتے یک دم رکی تھی

"اوئے۔ئے۔۔۔کیا بدتمیزی ہے۔ے۔۔۔" اسکے چلانے سے پہلے ہی شہریار نے ہنستے ہوئے منہ واپس سیدھا کیا تو مشل نے چیل کی سی تیزی سے ٹاپ اتار کر پھینکتے سمپل سا مڈی ڈریس جو اسکے گھٹنوں سے اوپر آرہا تھا،پہن لیا تھا

kzwrites

"اب دیکھ لوں۔ں۔ں۔۔۔؟ " بازو سینے سے ہٹا کر شہریار کھلکھلاتے سے لہجے میں بولا تو مشل خود ہی اسکے سامنے آگئی تھی "اتنا کیا شوق سے لڑکی کو کپڑے بدلتے دیکھنے کا۔ا۔ا۔ا۔۔۔"

KZwrites

"لڑکی کونسی بھئی۔۔۔؟ تمھیں دیکھنے کا شوق ہے۔۔۔کونسا اتارتے ہوئے دیکھنا تھا۔۔۔پہنتے ہوئے ہی دیکھنے آیا تھا۔۔۔" اسکے براڈ سکوئر نیک

کندھوں سے پکڑ کر تھوڑا اوپر کو ایڈجیسٹ
کرتے شہریار نے اوپر سے نیچے تک اسے نظروں
سے سراہا تھا

KZwrites

"ایک ہی بات ہوتی ہے۔۔۔پہنو یا اتارو۔۔۔بال
ایسے ہی رہنے دوں۔۔۔؟ واش ہی نہیں کیے دو
دن سے۔۔۔" مشل خود اپنی ڈریس کو ایڈجیسٹ
کرتے اسکے سامنے سے ہٹ کر مرر کے سامنے آتے
بالوں کو سینٹر سے پارٹیشن کرتے انگلیوں سے کے
رلز بنا کر سیٹ کرنے لگی تھی

"پرفیکٹ لگ رہے ہیں۔۔۔ایسے ہی رہنے دو۔۔۔" کہہ کر شہریار الماری سے اپنی جینز اور شرٹ نکال کر وہیں چینج کرنے لگا تو مشل مرر میں اسکا مکمل برہنہ عکس دیکھ کر آنکھوں پر ہاتھ رکھے منہ کے زاویے بگاڑنے لگی تھی

KZwrites

"آپ بھی نہ۔۔۔عجیب ہی ہیں۔۔۔کوئی جھجھک

نام کی چیز بھی ہوتی ہے...مجھے تو باہر جانے دیں..." آنکھوں ہر ہاتھ رکھے ہی مشل لپ کلر اور پرفیوم پکڑے چھوٹے سے ڈریسنگ روم سے نکلی تو شہریار جینز پہنے شرٹ ہاتھ میں لیے اسکے پیچھے ہی باہر آگیا تھا

KZwrites

"یہ ڈریس بہت زبردست لگ رہا ہے یار تم پر...اتنا ڈیسنٹ...ایسے لگ رہا ہے جیسے سکول جا رہی ہو..." شہریار اسے دیوار پر لگے مرر میں

لپ کلر لگاتے دیکھ کر بولا تو مشل نے آئی رول کرتے اسے مڑ کر دیکھا تھا "اتنی بری تعریف کا شکریہ۔۔۔شرٹ بھی پہن لیں اب۔۔"

"بری کیوں۔۔۔؟ looking petite اس لیے کہا ہے یار۔۔اور بلیک لیگنگز میں تو ویسے ہی بہت اٹریکٹو لگتی ہو۔۔۔ڈریس کا کٹ اچھا لگ رہا ہے۔۔۔" شہریار شرٹ پہنتے ہوئے بولا تو مشل سیدھا کھڑے ہوتے خود کو تنقیدی نظروں سے

kzwrites

دیکھنے لگی تھی "میں پہلے زیادہ اچھی لگتی تھی ایسے ڈریسز میں۔۔۔ابھی تھوڑا۔ا۔ا۔ا۔۔۔"

"ابھی بھی پرفیکٹ ہی لگ رہی ہو۔۔۔کیا سوچتی رہتی ہو یار۔۔۔تعریف کر کے بھی پھنس جائے بندہ بس۔۔۔اسے تو تھوڑا ڈارک کرو۔۔۔" اسکے لپس کی طرف اشارہ کرتے شہریار نے اسے بیک ہگ کیا تو مشل ہونٹ گول کرتے مرر میں اپنے ہونٹ دیکھنے لگی تھی

kzwrites

"سٹریٹ فوڈ کھانے جا رہے ہیں، کوئی cruise پر ڈنر نہیں کرنے جا رہے جو لپس ریڈ کر لوں...اتنا ہی صحیح ہے..." مشل ہونٹ آپس میں بھینچتے ہوئے بولی تو شہریار نے اسکو بازو سے پکڑ کر اسکا رخ اپنی جانب کر لیا تھا

KZwrites

"تھوڑے دن بعد cruise پر نہ صرف ڈنر کریں

گے بلکہ نائٹ سٹے بھی کریں گے... اچھی سی شاپنگ کر لو تب تک...سب ریڈ چاہئیے مجھے تب..." معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتے شہریار نے اسکی کمر کے پیچھے ہاتھ باندھے تو مشل اسکے ہاتھوں پر لاڈ سے جھول سی گئی تھی

KZwrites

"کچھ دن بعد کیوں،کل کرتے ہیں نہ..." مشل کمر کا بوجھ اسکے ہاتھوں پر ڈالے اپنے دونوں بازو ڈھیلے انداز میں اسکے بائیسپس پر جمائے

ایکسایٹمنٹ سے بولی تھی،شہریار کی نظروں میں اپنی تھوڑی سی ہی تیاری پر والہانہ ستائش دیکھ کر موڈ بہت اچھا ہو گیا تھا

KZwrites

"کل...کل تم...تھک جاؤ گی...ابھی بکنگ بھی کروانی ہے نہ..." شہریار اسکی کمر پر ہلکا سا دباؤ ڈال کر ڈھکے چھپے لفظوں میں منع کرتے اسے واپس سیدھا کرتے ہوئے بولا تھا

"نہیں تھکوں گی یارررررر۔۔کل ہی چلیں گے نہ پلیز۔۔۔میں نے کبھی نائٹ سٹے نہیں کیا پہلے۔ے ۔ے۔۔۔۔" مشل کا ایکسائٹمنٹ سے چہرہ ہی سرخ ہونے لگا تھا

KZwrites

"کل ہمیں کیا فائدہ ہوگا۔۔۔؟ پورا ایکسپیرینس لیں گے نہ یار۔۔۔ٹھہر جاؤ نہ دو دن۔۔۔" آدھی بات اونچی اور آدھی مدھم آواز میں بولا تو

مشل نے اسکی بات سمجھتے اس کی گرفت سے نکلتے اسکے سینے پر ہلکے ہاتھوں سے مکوں کی برسات کی تھی "کتنے مطلبی ہیں آپ۔پ۔پ ۔۔۔توبہ۔۔۔ایک ہی بات سے لنکڈ سے آپکا فن کرنا بھی۔۔۔؟ ویری بیڈ۔۔۔۔"

KZwrites

"یار مزاق کر رہا تھا۔ا۔ا۔ا۔۔۔۔"

"کل بھی چلیں گے۔ے۔ے۔۔۔۔"

"مشل-ل-ل--سنو تو---"

"ڈنر پر چلیں گے جب کہو گی--- نائٹ سٹے بعد میں لیکن---"

KZwrites

"ناراض کیوں ہو کر جا رہی ہو---اچھا نائٹ سٹے بھی ابھی کر لیں گے---"

"پرامس میں اتنا بھی ترسا ہوا نہیں اب کہ

دنوں کا حساب کتاب رکھوں..."

"سن تو لو...." اسے سر جھٹکتے کمرے سے باہر نکلتے دیکھ کر شرمندہ شرمندہ سا وہ اسکے پیچھے پیچھے باہر آیا تھا

KZwrites

"بس رہنے دیں...کور اپ نہ کریں اب..." مشل شازمہ کے روم کے باہر کھڑے مصنوعی غصہ کرتے بولی تھی

"اچھا نہ سوری۔ی۔۔اتنی بھی سخت نہ ہوا کرو۔۔اندر سے خود بھی ویسا ہی سوچتی ہو بس بتاتی نہیں ہو۔۔۔ساری اکاؤنٹینلیٹی مجھ معصوم کی ہو جاتی ہے۔۔" شہریار نے اسکا گال پکڑ کر پیار سے سکوئیز کیا تو مشل کی دبی ہوئی مسکراہٹ فوراً چہرے پر پھیل گئی تھی

KZwrites

"ادھر کیوں آگئی۔۔۔؟ چلنا نہیں۔۔؟"

"شازمہ کو چیک کر لوں ذرا،اگر جاگ رہی ہے تو ساتھ آجائے۔۔" مشل اسکے ہاتھ سے اپنا چہرہ پیار سے سہلا کر بہت آہستگی سے شازمہ کا دروازہ ناک کرنے لگی تو شہریار اس کا دل شازمہ کے لیے اتنا صاف دیکھ کر حیران سا ہوا تھا

Kzwrites

"ہاں دیکھ لو...ویسے شاید سو گئی ہو گی..."

شہریار اسکے کِھلتے ہوئے چہرے کو بغور

دیکھتے ہوئے بولا تھا

KZwrites

"مجھے لگ رہا ہے کہ جاگ رہی ہے..." مشل نے

ایک بار پھر مدھم سا ہی دروازہ ناک کیا تو

شازمہ نے دروازہ کھول دیا تھا

"جی۔۔۔؟؟؟؟" شازمہ آنکھیں ملتی باہر آئی تھی، جو قدرے سرخ ہو رہی تھیں

"جگا تو نہیں دیا۔۔۔؟ سو رہی تھی۔۔۔" مشل بھنویں سکیڑ کر شرمندہ سا ہوتے بولی تھی

"نہیں نہیں،جاگ ہی رہی تھی۔۔۔۔آپ لوگ کہیں

KZwrites

جا رہے ہیں۔۔۔؟" شازمہ گرم چادر کو کندھوں پر درست کرتے کمرے سے باہر نکل آئی تھی

"ہاں۔۔۔تم بھی چلو ساتھ۔۔" مشل اسکے کندھے پر بازو پھیلاتے بولی تو شہریار شازمہ کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھتے لاؤنج کی ٹیبل پر پڑی چابیوں کی طرف بڑھ گیا تھا

KZwrites

"نہیں آپ دونوں جاؤ یار۔۔۔ہر جگہ مجھے کیوں
لے جاتے ہو ساتھ۔۔۔آپکی اپنی بھی پرسنل۔۔۔"
شازمہ کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ مشل
نے اسکی بات کاٹ دی تھی

KZwrites

"کچھ پرسنل نہیں ہے چلو شاباش۔۔۔ کھانے ہی
جا رہے ہیں مزہ آئے گا ، ہر وقت رونی بوتھی نہ
بنائے رکھا کرو۔۔۔چلو۔۔۔چل۔ل۔ل۔و۔و۔و۔۔۔"
مشل اسکو کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لے آئی

تھی

"واؤ۔ؤ۔۔۔مشل۔ل۔ل۔۔۔تم بہت اچھا ڈرائیو کر لیتی ہو یار آئی ایم امپریسڈ۔۔۔یہاں تو اور زیادہ سموتھ چلا رہی ہو تم۔۔" شازمہ مشل کے ساتھ پیسنجر سیٹ پر بیٹھے بولی تھی

kzwrites

"ہاں بس بیک کرتے وقت یہ کسی کی گاڑی کو اچھا خاصہ توڑ پھوڑ سکتی ہے---" شہریار پیچھے بیٹھا بولا تو مشل اسکی اور اپنی پہلی ملاقات کو سوچ کر مسکراتے مرر سے اسکی طرف دیکھی تھی

KZwrites

"جی بلکل،اور مانوں گی بھی نہیں--" مشل اس سے نظریں ملائے لاؤڈ سا بولی تو شہریار وہ منظر یاد کرتے ہنسنے لگا تھا

"تم تو اس دن کہہ رہی تھی تمھیں راستے یاد نہیں ہیں۔۔۔بغیر میپ کے کیسے جا رہی ہو اب۔۔۔؟" شہریار اسکو آرام سے ڈرائیو کرتے دیکھ کر کچھ توقف سے بولا تھا

"میں نے ایسا کب کہا۔۔۔؟ یہ تو یہاں پاس ہی جا رہی ہوں ویسے بھی۔۔۔" مشل بولتے ہوئے مرر سے

KZwrites

اسکو گھورنے لگی

ل تو شہریار ماتھے پر ہاتھ پھیرتا مسکراتے ہوئے سوچنے لگا تھا "یعنی اس دن اکیلے نا جانے کے بہانے کر رہی تھی۔۔۔ہر بات میں ایکٹنگ کرتی ہے یہ لڑکی۔۔۔"

KZwrites

"یہاں سے پیدل چلتے ہیں۔۔۔" مشل ایک جگہ گاڑی پارک کرتے بولی تو وہ تینوں وہاں پیدل گھومنے لگے تھے۔۔۔استقلال سٹریٹ پر لوگوں کے

ہجوم میں چلتے مشل شازمہ کو مسلسل کچھ نہ کچھ دکھاتے ہوئے باتیں کر رہی تھیں۔۔۔شہریار پینٹس کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے ان دونوں کے پیچھے پیچھے چلتا جا رہا تھا

KZwrites

"یہ کھائیں۔۔بیف اور چکن۔۔۔؟" مشل چلتے چلتے ایک سٹال کے پاس کھڑے ہو کر دونوں کو دیکھتے بولی تھی

"چکن اونلی۔ی۔ی۔۔۔شوارما جیسا لگ رہا ہے

یہ۔۔۔کیا کہتے ہیں اِسے۔۔۔" شازمہ سٹال کی طرف

مڑتے مشل سے مخاطب ہوئی اور مشل کو

ماتھے پر بل ڈالے شہریار کی جانب دیکھتا پا کر

پلٹ کر شہریار کو قہر آلود نظروں سے کسی اور

کی طرف دیکھتا پا کر کنفیوز سی ہوئی

تھی۔۔۔اسکی نظروں کا تعاقب کرتے وہ سٹال

سے گھوم کر واپس شہریار کی طرف ہوئی اور

دیکھتے دیکھتے آفتاب سے نظریں مل گئیں تو

ماتھے پر پڑی سلوٹیں یک دم سپاٹ ہوئی تھیں،

KZwrites

بے اختیاری میں فورا مشل کا ہاتھ جکڑے وہ اسکے کندھے سے جا لگی تھی

"ہ...ہائے...کیسے ہو یار...س...سرپرائزڈ ٹو سی یو ہئیر..." آفتاب جو لمبی فلائٹ کے بعد یہاں وہاں گھوم کر ٹائم سپینڈ کرتے اب کھانا کھانے آیا تھا،تھوڑا گھبرا کر شہریار کی طرف ہاتھ بڑھاتے بولا تھا...شہریار کے کندھے کے پیچھے سے مشل تو نظروں کی حدود میں صاف آرہی تھی لیکن شازمہ مکمل اسکے پیچھے غائب تھی

Kzwrites

اور آفتاب کی نظروں نے ایک پل کو بھی یہاں
سے وہاں بھٹکنے کی جرآت نہیں کی تھی

شہریار آفتاب کو ہاتھ سے لیا دیا سا اشارہ کرتے
اس سے رخ پلٹ کر مشل اور شازمہ کو بازو سے
ایک طرف کرتے وہاں سے دوسری طرف لے گیا
تھا۔۔۔انکے پلٹنے پر ایک لمحے کو،بلکل ایک پل
جتنی شازمہ سے نظر ملی تو آفتاب اپنے دک کی
دھڑکن کو انتہا پر پہنچتے محسوس کر کے
ٹرانس کی کیفیت میں چلا گیا تھا۔۔۔چادر میں

KZwrites

لپٹے اس وجود کو کتنے عرصے سے ایک نظر دیکھنے کی چاہ میں تھا اور آج ابھی اچانک اتنا غیر متوقع اسکو اپنے سامنے اسی دیکھ کر وہ بلکل سٹل ہو گیا تھا

KZwrites

انہیں اپنی مخالف سمت میں جاتے دیکھ کر رخ موڑے کھڑے بھی وہ نظر اب شازمہ سے ہٹا نہیں پا رہا تھا...سیاہ چادر سر سے سرکی ہوئی

تھی...کندھوں پر سمٹی ہوئی چادر پر براؤن ب
ال ڈھیلی سی چٹیا سے نکل کر جھول رہے
تھے...ہر ایک قدم اسکو دور جاتے دیکھ کر دل
کی دھڑکن سست ہوئے جا رہی تھی

KZwrites

"شازمہ بچے...اس طرف..." شہریار دیکھے بغیر
بھی اسکی شازمہ پر ٹھہری نظر کو اچھے سے
دیکھ چکا تھا، خون

میں یک دم ابال اٹھنے لگے تھے

"پہلے میری بیوی پر گندی نظر رکھی اور اب میری بہن پر۔۔اسکی تو آنکھیں بھی نکال دوں گا اگر دوبارہ راستے آیا تو۔۔یہ یہاں کر کیا رہا ہے۔۔؟ " سوچتے ہوئے شہریار شازمہ کے کندھے پر بازو رکھے اسے اپنے ساتھ چلانے لگا تھا

KZwrites

"شہریار آپکو...مل لینا چاہیے تھا اس سے...غلط کیا آپ نے...بلکل ہی اگنور کر دیا...کتنا ساتھ دیا تھا اس نے ہمارا اس وقت...." مشل بھی ڈرتے ڈرتے بولی جبکہ شازمہ تو آفتاب

کو اچانک دیکھ کر اور شہریار کا سرد رویہ پنپتے بلکل ہی منجمند ہو چکی تھی،اس میں نظریں اٹھانے کی بھی ہمت نہیں رہی تھی...سانسیں دھونکی کی مانند یوں چل رہی تھیں جیسے چوری کرتے پکڑی گئی ہو

KZwrites

"کیوں مل لیتا...؟ کوئی ہیلپ نہیں کسی
نے...انسان اپنی مدد خود ہی کرتا ہے بس...ہم
ایسے گھٹیا لوگوں سے دور ہی بہتر ہیں...آؤ
اندر...بیٹھ کر کچھ کھاتے ہیں..." شہریار انہیں
لیے ایک ریسٹورینٹ میں داخل ہوا تھا،دماغ
اسے دیکھ کر شدید تپ گیا تھا

KZwrites

"شہریار...لیکن وہ اب ویسا نہیں ہے...بدل چکا
ہے...ہمارے کیس میں اسکے دئیے ہوئے کال

ریکارڈنگز کی وجہ سے کتنی جلدی فیصلہ ہمارے حق میں ہوا تھا۔۔۔میری بھی اس سے جب بات ہوئی تھی وہ۔۔۔" مشل بول ہی رہی تھی کہ شہریار کی غصے سے بھری سنجیدہ نظر کو دیکھ کر مشل نے اپنی بات وہیں ادھوری چھوڑ دی تھی ۔۔شازمہ بھی بری طرح گھبرائے ہوئے مشل کا ہاتھ دبا کر اسکو خاموش رہنے کو کہہ رہی تھی

KZwrites

"یہ پکڑو۔۔۔" شہریار نے تیز نظر سے مشل کو

دیکھتے مینو کارڈ انکی طرف بڑھایا تو مشل کی بجائے شازمہ نے ڈرتے ہوئے فوراً کارڈ پکڑ لیا تھا...شہریار کے چہرے پر پھیلی سختی نے اسکے اوسان ہی خطا کر دئیے تھے جبکہ وہ اسکو سختی سے دیکھ بھی نہیں رہا تھا...مشل نظروں ہی نظروں میں شازمہ کو کالم ہونے کا کہہ رہی تھی لیکن اسکی بے رنگ ہوتی آنکھیں دیکھ کر مشل کو دونوں بہن بھائی پر ہی غصہ آنے لگا تھا

KZwrites

"اوپوزٹ ہی ہیں دونوں قسم سے۔۔۔ایک کا غصہ ناک پر اور دوسری۔۔۔دوسری تو بس بیہوش ہو کر گرنے والی ہے۔۔۔" سر جھٹک کر سوچتے ہوئے مشل کھانا آرڈر کرنے لگی تھی

KZwrites

گھر واپس آکر شازمہ شدید بے چینی کے عالم میں اپنے روم میں چکر کاٹنے لگی تھی۔۔۔پہلے ہی وہ آفتاب کے ترکی آنے سے ،اسکے ملنے پر بضد ہونے پر پریشان تھی اوپر سے اس غیر متوقع ملاقات اور شہریار کے اس قدر سرد

رویے نے اسے مزید گھبراہٹ میں ڈال دیا

تھا۔۔۔اپنا سر ہلکا ہلکا سا گرم ہوتا محسوس

کرتے وہ صوفے پر بیٹھ کا پانی کا بھرا ہوا گلا

س ایک گھونٹ میں پی گئی تھی۔۔۔دل کی ح

الت عجیب سی ہو رہی تھی

KZwrites

"Can I call you right now....?"

آفتاب کا میسج سکرین پر ابھرا تو شازمہ کے

چہرے پر خوف طاری ہوا تھا۔۔۔اسی اثناء میں

مشل کمرے میں آئی تو شازمہ دروازہ یک دم کھلنے پر بری طرح چونک گئی تھی

"کیا چل رہا ہے بھئی؟ پہلے کال میسجز پر بزی رہتی تھی اور اب آپکا عاشق یہاں بھی آپہنچا اور ایسے چھپ چھپ کر ملاقاتیں بھی ارینج ہونے لگ گئی ہیں..مجھے کچھ بتایا بھی نہیں...لوکیشن بھیجی تھی اسے...؟ ہاں...؟ بتاؤ بتاؤ...؟" مشل اسکے پاس صوفے پر گرتے مزے لیتے ہوئے بولی تو شازمہ کے رکے ہوئے

Kzwrites

آنسو بہنے لگ گئے تھے

"مشل آئی پرامس میں نے نہیں بلایا

انکو۔۔۔اور۔۔۔یہاں باہر تو بلکل نہیں بلایا میں

نے۔۔۔مجھے تو خود نہیں پتہ کسی جگہ کا۔۔۔۔ن

۔۔۔نہ میرے پاس فون تھا جو میں لوکیشن

بھیجتی۔۔۔

وہ خود آئے ہیں۔۔۔۔پلیز مجھے بچا لو مجھے

شہریار بھائی سے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔تم ایسا

KZwrites

سوچ رہی ہو تو وہ بھی ایسا ہی سوچ رہے ہوں گے۔ے...تم سے کچھ کہا انہوں نے۔ے...؟ م...میرا کچھ کہا۔ا...؟ بہت غصے میں تھے وہ۔ہ..."

شازمہ اسکے گلے لگ کر روتے ہوئے ایک سانس میں بولتے ہوئے کانپنے لگی تھی

KZwrites

"ایک منٹ ایک منٹ...اس ساری بات میں تم شہریار کے غصے سے پریشان ہو؟؟؟ come

شازمہ...تمھاری لائف ہے یار،جو تم چاہتی ہو on
کرو...تمھیں اگر آفتاب احمد پسند ہے تو شہریار
کو بھی تمھاری خوشی میں خوش ہونا پڑے
گا...ایسے کیوں تم صرف ایک ہی نظر سے اس
سب کو دیکھ رہی ہو...؟ میں بھی تو تم سب
کو پسند نہیں تھی تو کیا شہریار نے سنی تم
سب کی...؟ نہیں نا...ایسے ہی تم بھی اپنے دل
کی کرو یار...آفتاب کا پسند آنا نہ آنا الگ بات ہے
لیکن شہریار سے کیوں اتنا خوف کھاتی ہو
یار...بھائی ہی ہے تمھارا...تم سے زیادہ تمھاری
زندگی پر کسی کا حق نہیں ہے شازمہ..."مشل

KZwrites

اسکو گلے سے لگائے دلاسہ دیتے بول رہی تھی

"نہیں مجھے کوئی پسند نہیں ہے مشل،تم۔۔۔تم احمد سے بات کر کے کہو کہ مجھے ملنے کا نہ کہیں۔۔۔پلیز تم بات کرو ان سے۔۔۔میں منع کرتی بھی ہوں تو وہ نہیں رکتے۔۔۔تم کرو کچھ۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں مجھے نہیں پتہ کہ وہ وہاں کیسے آگئے۔۔" شازمہ اسکے اور اپنے میسجز مشل کو دکھا رہی تھی

kzwrites

"یارررر وہ اتنی دور سے سپیشل تم سے ایک ملا
قات کرنے آیا ہے صرف۔۔۔یار۔۔۔۔تمھیں مل لینا
چاۂیے ویسے۔۔بات سن لینے میں کیا حرج ہے،وہ
بہت پہلے تم سے محبت کا اعتراف کر چکا ہے
ویسے۔۔۔اسے سیریسلی نہیں پتہ تھا کہ تم
شہریار کی بہن ہو۔۔۔دیکھو کتنی تمیز سے بات
کر رہا ہے۔ے۔ے۔۔۔" مشل سکرین پر اسکے میسجز
اوپر نیچے کرتے بول رہی تھی تو کبھی اسکے
وائس نوٹس کان سے لگا کر سنتے دروازے کی

KZwrites

جانب دیکھ رہی تھی

"مل کر کیا بات کروں میں۔۔۔؟؟؟ وہ گھر رشتہ بھیجنے کی اجازت مانگ رہے تھے۔۔۔میں کیا جواب دوں انہیں اس بات کا۔۔۔" شازمہ آنسو صاف کرتے بولی تھی

KZwrites

"واٹ۔ٹ۔ٹ۔۔۔؟ رکو یہ سننے دو۔۔۔تم نے کچھ

بھی جواب نہیں دیا کیا۔۔؟" مشل آنکھیں کھول کر بولتے اسکے وائس نوٹس سنتی جا رہی تھی

"میں نے منع کیا تھا۔۔۔پھر دو دن میں نے کوئی رسپانس بھی نہیں دیا تو۔۔۔تو آج یہاں ہی آگئے۔۔۔۔ " شازمہ اپنے ہاتھوں کو مڑورتے ہوئے بولی تھی

"ہاؤ رومینٹک یار۔ر۔ر۔ر۔۔۔محبوبہ کے گھر ، گلی

Kzwrites

تک تو آتے سنا تھا۔۔یہ تو دوسرے ملک ہی آگیا۔۔۔مجھے تو وائبز آرہی ہیں اچھی اچھی۔۔باتیں تو سنو۔۔کتنا سوفٹلی بات کرتا ہے یارررر۔۔کچھ امپوز نہیں کر رہا۔۔ہاؤ سویٹ۔ٹ۔ٹ۔۔" وائس نوٹ بند کر کے مشل اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھے شازمہ کی آنکھوں میں جھانکتے بولی تھی

KZwrites

"ایک جھڑک پڑی نہ شہریار بھائی سے تو ساری سوئٹنس بھول جانی ہے تمھیں۔۔۔میں کیا کام

کہہ رہی ہوں تمھیں،تم الٹا تعریفیں کر رہی ہو...." شازمہ اسکے سر پر تھپڑ مارتے بولی تھی

"یار تم سب کی فکر چھوڑو....آفتاب کو اوکے کرو....کل میں نے شہریار کے ساتھ ڈنر پر جانا ہے.....کافی ٹائم لگ جائے گا،تم تب یہیں نیچے آس پاس....اممم....کسی کافی شاپ پر اس سے مل لینا... be braveیار...کچھ نہیں ہوتا....یہاں تو سیو ہے ملنا بھی..." مشل اسکو خفیہ انداز

Kzwrites

میں سمجھاتے اٹھ کر کمرے کا دروازہ لاک کرتے بولی تھی

"نہیں نہیں...اکیلے نہیں...تم چلو گی ساتھ تو مل لوں گی..."

"اوہ کم آن...بونگی نہ بنا کرو شازمہ...کوئی ڈیٹ پر تو نہیں جا رہی تم...صرف بات ہی

KZwrites

کرنی ہے نہ..." دروازہ لاک کر کے مشل اسکے
پاس بیٹھتے ڈپنٹنے والے انداز میں بولی تھی

"اور اگر شہریار بھائی...." شازمہ گھبراتے ہوئے
بولی تھی،ملنے کا سوچ کر ہی پاؤں من من
بھاری ہونے لگے تھے

KZwrites

"یار کچھ نہیں ہو گا...تم مل لو اس سے...کب

سے کہہ رہا ہے وہ۔۔۔اتنے مہینوں سے تو میں سن

سن کر پک گئی ہوں۔۔۔۔اتنا بھی نخرہ اچھا

نہیں۔۔۔پہن کر کیا جاؤ گی۔۔۔آؤ دیکھیں۔۔۔" مشل

ایکسائٹڈ ہو کر اٹھتے بولی تھی

KZwrites

"یار میں ڈیٹ پر نہیں جا رہی مشل۔۔۔" شازمہ

اسے واپس صوفے پر گراتے بولی تھی

"بھائی اسکے لیے یہ ڈیٹ ہی ہوگی۔۔۔لڑکے تو

اتنی سے ملاقات میں بھی فل تیاری سے آتے ہیں

بکے شے لے کر ٹائی شائی لگا کر۔۔۔۔۔ایسا کرو

اسکو کل رات 9 بجے کا ٹائم دے دو۔۔۔ہم 8 کے

بعد نکلنا ہے۔۔۔سیف سائیڈ 9 بجے ملنا اور 10

سے پہلے پہلے فری ہو جاؤ گی۔۔ایزی

پیزی۔۔۔گھبراتی نہ رہنا،ٹو دا پوائنٹ بات

کرنا۔۔جو تمھارے دل میں ہو۔۔" مشل بولتے

بولتے پھر سے اٹھ کر ایک ڈارک بلیو شفون کی

پلین لانگ ڈریس نکال کر اسکے سامنے رکھتے

بولی تو شازمہ اسے گھور کر دیکھتے اپنے دل پر

KZwrites

ہاتھ رکھ کر اپنی بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں کو محسوس کرنے لگی،حالت بگڑنے سی لگی تھی

"مشل مجھ سے نہیں ہو گا...میں کچھ الٹا سیدھا نہ بول دوں...میں...میں انکار کر دوں گی..."

KZwrites

"وہ تم نے کرنا ہوتا تو اب تک ہو گیا ہوتا...ڈرامے نہیں کرو...سوچو سمجھو...کہ تم کیا چاہتی ہو....اگر نہیں کچھ سمجھ آئے گا تو وقت مانگ

لینا...اتنا بنتا ہے تو پھر کر کے دکھائے انتظار...سب تمھارے ہاتھ میں ہے...نہیں کچھ سمجھ آئے گی تو پھر پراپر منع کرنا...اور اگر آدھی سی سمجھ آرہی ہوئی تو کہنا کہ ویٹ کرے سوچنے دے...اور اگر پوری سمجھ آجائے تو کہنا کہ بھیج دے رشتہ...اٹس سمپل..." مشل پورے انہماک سے اسے سمجھانے لگی تو شازمہ سر تھامے اسے سن سن کر مزید کنفیوز ہوئے جا رہی تھی

KZwrites

"کال آرہی ہے۔۔۔پکڑو بات کرو،پریشان ہو رہا ہو گا۔۔۔ایک بار مل کو۔۔۔پھر فائنل ڈیسائیڈ کر لینا۔۔۔میں تمھارے بھائی کو دیکھ کوں ذرا۔۔۔۔کچھ ٹھنڈا پلاتی ہوں انہیں ،ٹینشن نہیں لینی تم نے ۔۔" مشل اسے فون تھماتے کمرے سے نکلی تو شازمہ گھڑی پر نظر دوڑاتے رات کے تین بجے دیکھ کر فون پک کر لیا تھا

"جی۔۔۔"

KZwrites

"نہیں...کچھ نہیں کہا..."

"جی...آپ...کل آ...آٹھ...بجے..." ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں اسکی باتوں کے جواب دے کر اسکی ایکسایٹمنٹ سے بھرپور لہجے اور لفظوں کو سنتے وہ کچھ پل کو محو ہوئی تھی

KZwrites

محبت کی ہے داستان زندگی....

محبت نہ ہو تو کہاں زندگی...

محبت تو ایک جاویداں زندگی ہے----

تجھ سے نینا لگے ملی روشنی----

تجھ سے من جو لگا ملی زندگی---

محبت تو ایک جاویداں زندگی ہے----

KZwrites

شمع کو پگھلنے کا ارمان کیوں ہے---

پتنگے کو جلنے کا ارمان کیوں ہے---

اسی شوق کا امتحان زندگی ہے----

محبت تو ایک جاویداں زندگی ہے----

محبت جسے بخش دے زندگانی...

نہیں موت پر ختم اسکی کہانی...

کیسے جیا جائے...

کیسے جیا جائے...

نہیں کوئی انسان...محبت سے خالی...

ہر ایک روح پیاسی...ہر ایک دل سوالی...

KZwrites

"میں رکھ رہی ہوں فون..." کتنی ہی دیر اسکی لفظوں کو سن کر اپنے دل میں اترتا محسوس کرتے شازمہ نے اپنے دل میں اسکے لیے پیدا ہوتے نئے سے احساس کو ڈپٹ کر خود سے ہی گھبراتے کال کاٹ دی تھی...اپنے لیے اسکے لہجے کی کھنک بہت الگ سی معلوم ہو رہی تھی...اسکی باتوں میں احترام تھا...اسکے ہر انداز میں خوشی تھی...شازمہ اپنی تیز ہوتی سانسوں کو ترتیب دینے کی کوشش میں اپنے دل پر زور سے ہاتھ پھیرتے کمرے میں اپنے

kzwrites

اردگرد دیکھنے لگی تھی...رات یونہی بیٹھے
آنکھوں میں کاٹتے دن کی کرنوں نے اسے نیند
کی وادیوں میں اتارا تھا

محبت جسے بخش دے زندگانی...
نہیں موت پر ختم اسکی کہانی...
کیسے جیا جائے...
کیسے جیا جائے...
نہیں کوئی انسان...محبت سے خالی...
ہر ایک روح پیاسی...ہر ایک دل سوالی...

KZwrites

محبت ہے جہاں،وہاں زندگی ہے---

محبت نہ ہو تو کہاں زندگی ہے---

تجھ سے نینا لگے ملی روشنی----

تجھ سے من جو لگا ملی زندگی---

محبت تو ایک جاویداں زندگی ہے----

KZwrites

"کیسی لگ رہی ہوں..." 8 بجے کے قریب مشل بلیک لانگ ڈریس ، ہائی ہیلز پہنے Twirl کرتے شہریار سے پوچھ رہی تھی...سٹریٹ بالوں کو فل اونچا کر کے پونی ٹیل میں زور سے باندھے شہریار کی فرمائیش پر کِھلتا ہوا ریڈ لپ کلر لگائے بے انتہا پیاری لگ رہی تھی...آنکھوں میں ڈارک براؤن لینز لگائے آج اسکے چہرے کے نقوش بہت زیادہ شارپ اور حسین لگ رہے تھے...ہمیشہ کی طرف کھلکھلاتا ہوا چہرہ آج

KZwrites

زیادہ ہی رونق سے سجا ہوا دکھائی دے رہا تھا

"یار تم تو پہلے بھی کئی بار جا چکی ہو شپ
پر...آج اتنا خوش کیوں ہو...؟" شہریار اسکو اتنا
ایکسائٹڈ دیکھ کر تھوڑا حیران بھی ہو رہا تھا،
نظریں اس پر سے ہٹانا بھی مشکل ہو رہا تھا

"آپکے ساتھ تو پہلی بار جا رہی ہوں نہ اس لیے

kzwrites

ایم سو

ایکسائٹڈ۔ڈ۔ڈ۔۔شادی کے بعد سے شاید پہلا ہی
ڈنر ہے ہمارا ساتھ۔۔۔اچھا میں شازمہ کو اپنا
ڈریس دکھا کر آتی ہوں۔۔۔ایک منٹ رکیں
بس۔۔۔" مشل اس سے نظریں چراتے بولی تھی
جو دراصل شازمہ کی وجہ سے ایکسائٹڈ کم اور
نروس زیادہ ہو رہی تھی

KZwrites

"ہاں۔۔ہم نکل رہے ہیں بس۔۔گھبرانا مت بلکل

بھی...میسج پر کانٹیکٹ میں رہنا میرے ساتھ...نیچے کافی شاپ تمھیں دکھائی تھی نہ دوپہر کو جو، بس وہیں تک جانا...یہ نہ ہو گم ہوئی ہو...اور اتنا کانپ کیوں رہی ہو یار...ریلیکس رہو...سمپل واک کرتی ہوئی جانا بس....تمھاری وجہ سے مجھے بھی گھبراہٹ ہو رہی ہے...منہ تو سیدھا کرو...." مشل اسکے ٹھنڈا پڑتے دیکھ کر ہاتھ پکڑ کر سہلاتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"م...مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے..اگر انہوں نے کچھ غلط..."

شازمہ گھبراتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"سڑک پر موجود کافی شاپ پر کیا غلط کرے گا وہ...؟ کم آن یار...اور پاکستان چھوڑ کر اس نے یہاں آکر ایسا کرنا تھا؟ فضول نہ سوچو....ٹھنڈے پسینے چھوٹ رہے ہیں دیکھو ذرا،پاگل لڑکی...نہ صحیح لگا تو اٹھ کر واپس

آجانا۔۔سمپل۔۔نیچے ہی تو جانا ہے بس۔۔" مشل اسکا ماتھہ ٹیشو پیپر سے صاف کر کے دوسرا ٹیخو پکڑتے اپنا ٹھنڈا گال بھی ڈیپ کرتے بولی تھی

KZwrites

"مشل تم چلو نہ ساتھ،ڈنر رہنے دو نہ آج۔۔" شازمہ اسکے ہاتھ زور سے پکڑ کر ملتجی لہجے میں بولی تھی

"ہاں میں شہریار کو اوپر چھوڑ کر تمہارے ساتھ چلوں اور وہ نیچے آکر تینوں کا ہی سر پھاڑ دیں۔۔۔کام ہی ختم۔۔۔بہن انکو لے کر دور اسی لیے جا رہی ہوں کہ تم بغیر ڈرے بات کر سکو اس سے۔۔۔چلو چپ چاپ میک اپ کرو لا یٹ سا،میں ہوٹل کی رینج سے نکل کر بتا دوں گی تم اسکو بلا لینا۔۔دس پندرہ منٹ کی بات ہے بس۔۔۔فون ہاتھ میں ہی رکھنا اوکے۔۔۔اندر ہی بیٹھو ابھی،باہر نہ آنا۔۔۔تمھاری شکل تمھارے بھائی نے دیکھ کر ہی پہچان جانا ہے۔۔۔اندر ہی

KZwrites

رہو...اوکے...اللہ خافظ...." مشل اسکے گال پر

ہاتھ رکھ کر پیار سے تھپتھپاتے کمرے سے نکل

گئی تو شازمہ دھڑکتے دل کے ساتھ خود کو

شیشے میں دیکھنے لگی تھی....ڈارک بلیو لانگ

پلین ڈریس پر گولڈن بلیو سکارف پہنے وہ بہت

سادہ اور پیاری لگ رہی تھی،میک اپ سے عاجز

چہرے پر چھائی گھبراہٹ اسکی معصومیت کو

مزید بڑھا رہی تھی...گرے کوٹ پہن کر خود کو

ایک نظر دیکھتے شازمہ باہر سے مشل اور

شہریار کے جانے کی آوازیں سنتے دم سادھے

صوفے پر بیٹھ گئی تھی... گھر والوں کا خوف

KZwrites

تو کبھی ان سے دھوکے جیسے خیالات ذہن میں آرہے تھے...دل ایک دم بجھ سا گیا تھا

"Main nichy hoon...ap jab b easy hon g ajaiye ga...."

KZwrites

کچھ دیر بعد آفتاب کا مسیج دیکھ کر تیز تیز دھڑکتے دل کے ساتھ وہ اپنے اپارٹمنٹ سے باہر آئی تھی ... لفٹ کی طرف بڑھتے قدم بری طرح ڈول رہے تھے... ایک سانس دوسری سانس سے

مل نہیں رہی تھی ... لفٹ سے نکل کر مین لابی کراس کر کے باہر آتے ہوٹل کے ساتھ ملحقہ سڑک پر واک کرتے ڈولتے قدموں کو بمشکل مستحکم کرتے وہ کافی شاپ کی طرف جا رہی تھی کہ کہ اچانک آفتاب ہاتھ میں بکے تھامے اسکے ساتھ چلنے لگا تھا

KZwrites

"کیسی ہیں آپ۔پ۔پ۔..." لہجے کی خوشی ،

اپنائیت نے شازمہ کی تھمی ہوئی دھڑکن کو بے حد تیزی سے دھڑکا دیا تھا ۔۔۔اس نے بھی اتفاق سے سیم ڈارک بلیو ڈریس شرٹ کے ساتھ گرے پینٹس پہن رکھی تھیں۔۔وہ کافی دیر سے اسی جگہ ہاتھوں میں فلاوز لیے واک کر رہا تھا۔۔۔شہریار کی گاڑی کو وہ نکلتا دیکھ چکا تھا۔۔۔شازمہ کو دور سے آتا دیکھ کر ہم رنگ کپڑے پہنے دیکھ کر آفتاب کے چہرے پر ڈھیروں مسکراہٹ نے گھر کر لیا تھا۔۔۔دل اس وقت ساتویں آسمان پر پہنچا ہوا تھا

KZwrites

"م.....ٹھ...ٹھیک...." شازمہ اپنے دونوں ہاتھ ایک دوسرے میں پیوست کرتے اپنی گھبراہٹ کو کنٹرول کرنے اور اس پر ظاہر نہ کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی،دل منہ زور ہو کر دھڑکے جا رہا تھا،نظریں تک ملانے کی ہمت نہیں تھی

KZwrites

"میں بھی ٹھیک ہوں....دِس اِز فار یو..." اسکے پوچھے بغیر اپنی خیریت بتاتے آفتاب نے

خوبصورت وائٹ ٹیولپ فلاورز اسکی طرف بڑھائے تو شازمہ کو مجبورا اپنے ہاتھ آگے کر کے بکے تھامنا پڑا تھا۔۔۔اسکے ہاتھوں کا بری طرح کانپنا محسوس کر کے آفتاب بھی پریشان ہوا تھا

KZwrites

"میں۔۔۔یہ سپیشل ڈھونڈ کر لایا ہوں ۔۔۔پتہ نہیں کیوں۔۔۔آئی لائک وائٹ فار یو،وائٹ اِز یور کلر۔۔۔انوسینٹ اینڈ پیور۔۔۔کیسے لگے آپکو۔۔۔؟؟ "

آفتاب اسے بکے تھامے نظریں جھکائے چلتے

دیکھ کر ساتھ ساتھ چلتے بولتا جا رہا تھا

"اچھے ہیں۔۔" شازمہ بکے پر ہاتھوں سے دباؤ ڈ

التے اپنی کپکپاہٹ کو قابو کر رہی تھی،جو

بڑھتی ہی جا رہی تھی

KZwrites

"آپ ریلیکس رہیں۔۔۔پلیز۔۔۔اس طرف آجائیں۔۔۔

میں زیادہ وقت نہیں لوں گا آپکا۔۔بلیو می۔۔۔۔"

کہتے کہتے آفتاب اسکو سڑک کے اندر کی طرف

کرتے خود اسے کراس کر کے روڈ کی طرف چلنے

لگا تو شازمہ نظریں ذرا سی اسکی طرف کرتے

اسے اپنی دوسری جانب آتے دیکھی تھی...اسکے

اس ایکٹ پر اپنے دل کی دھڑکن تھوڑی معمول

پر آتی محسوس ہوئی تھی....خوف سے زیادہ

ایک عجیب سی

KZwrites

گھبراہٹ تھی کہ وہ اس سے ملنے آئی

ہے....آفتاب کر سر جھکا کر چلنا،اسے اندر کی

جانب کرنا...اپنے ہاتھ اپنی پینٹس کی پاکٹس

میں رکھ کر چلنا...شازمہ ایک ایک چیز بخوبی

محسوس کر رہی تھی

"آپ بے شک۔۔۔کسی کو بتا لیں۔۔۔آئی مین۔۔۔آپ لائیو لوکیشن شئیر کر لیں۔۔۔کسی دوست سے۔۔۔اگر آپکو ٹرسٹ نہیں ہے تو۔۔۔دیٹس ٹوٹلی فائین۔۔۔" آفتاب ہاتھ کے اشارے سے اسے آگے سے مڑنے کا کہتے ہوئے بولا تو شازمہ نظریں جھکائے اس جانب مڑ گئی تھی

KZwrites

"جی۔۔۔میں نے اپنی بھابھی کو کی ہوئی ہے

شئیر۔۔" شازمہ نے پہلی بات اٹکے بغیر کی تھی

"اوہ۔۔۔د۔۔۔دیٹس فائن۔۔ویری ویل۔۔۔اچھا کیا آپ

نے۔۔۔" شرمندگی اور کنفیوژن کے ملے جلے

تاثرات سے کہتے وہ اتنی دیر میں دوسری بات

اسکی جانب بھرپور نظر سے دیکھا تھا

Kzwrites

"ج..جی..." شازمہ فلاورز ہاتھ میں لیے اس سے کچھ

فاصلہ بنائے چلنے لگی تو آفتاب نظریں واپس سڑک پر جمائے اسکی اور اپنی ایک جیسی ڈریسنگ کو دیکھ کر دل ہی دل میں مسکرانے لگا تھا،شازمہ بھی سائیڈ آئی سے اسکی اپنے ہم رنگ ڈریسنگ دیکھ کر دل میں حیران ہو رہی تھی

KZwrites

"آئیں پلیز..." کافی شاپ میں داخل ہو کر آفتاب نے فوراً
آگے بڑھ کر اسکے لیے دروازہ کھولا تھا....شازمہ اپنا سکارف سیٹ کرتے اسکو فالو کرتے اندر داخل ہوئی تھی..آفتاب نے
تھوڑا آگے جا کر ایک کارنر ٹیبل پر ٹھہرتے اسکے لیے چئیر باہر نکال کر بیٹھنے کا اشارہ کیا تو شازمہ کے ذہن کے دریچوں میں شازم کا ملاقات کے دوران تذلیل سے بھرپور رویہ آیا تھا،چہرے پر یک دم سنجیدگی سی پھیل گئی تھی

KZwrites

"شکریہ..." کہہ کر شازمہ چئیر پر ہاتھ رکھ کر اسکے پیچھے ہٹنے پر بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"تھینکس ٹو یو....میں سیریسلی آپکو بتا نہیں سکتا کہ میں ابھی کیا محسوس کر رہا ہوں...اتنی خوشی،اتنی۔ی۔ی خوشی...بلکہ ایسا لگ رہا ہے جیسے میں نے سب حاصل کر لیا

ہو...آپ نے صرف ملنے کی حامی بھری ہے اور مجھے لگ رہا ہے کہ جیسے...جیسے...میں...میں کب سے...ایسے لگ رہا ہے جیسے آپ نے شادی کے لیے ہاں کہہ دی ہو..." نظریں اٹھاتے،جھکاتے اسکی بات غور سے سنتے شازمہ کو اچانک کھانسی ہونے لگی تھی،وہ جو پہلے ہی اسکے اچانک باتیں کرنے پر کنفیوز ہو رہی تھی اب کھانستے ہوئے بھی نظریں ٹیبل پر گاڑے ہوئے تھی...شدید آکورڈ سا محسوس ہو رہا تھا

KZwrites

"پ۔۔پانی لیں۔۔ایک منٹ۔۔" آفتاب نے خود بھی کنفیوز ہوتے ٹیبل کے درمیان پڑی بوتل کھول کر گلاس میں پانی ڈال کر اسکی جانب بڑھایا تو شازمہ نے اس سے گلاس تھام کر ایک گھونٹ پانی پی لیا تھا۔۔پاس پرے فلاورز کے قریب گلاس رکھ کر شازمہ دونوں ہاتھ اپنی گود میں رکھے بری طرح مسلنے لگی تھی

KZwrites

"آپ کنفیوز مت ہوں۔۔۔پلیز مجھے موقع دیں کہ میں آپکو سب بتا سکوں۔۔آپ بلکل ایزی

رہیں..." آفتاب اسکی جھکی گھنی پلکوں کی اتنی زیادہ جنبش سے اسکی گھبراہٹ کو شدت سے محسوس کر رہا تھا..انہی پلکوں کی جنبش...انہی نظروں کی گہرائی پر بہت پہلے سے وہ دل ہار بیٹھا تھا

KZwrites

"م..میں ایزی ..ہ...ہوں...آپ بات کریں..." بات کے برعکس شازمہ کانپتے لہجے میں بولی تھی

"دین دیٹس گریٹ..میں کافی آرڈر کر کے آتا ہوں...آپ کیپیچینو، ایسپریسو لیں گی یا چاکلیٹ لاٹے،آئسڈ کافی؟ کیا پسند کریں گی...؟ وٹ ایور یو لائیک..." آفتاب ٹیبل سے اٹھتے اٹھتے اسکی آنکھوں میں جھانکتے بولا تھا

KZwrites

"وہ...میں...میں کافی نہیں پیتی...آپ اپنے لیے آرڈر کر لیں..." شازمہ اتنی دیر میں پہلی بار

اسکی نظروں میں دیکھ کر بولی تھی۔۔۔اسکی ڈارک براؤن آنکھوں

کو اپنی جانب تکتا پا کرآفتاب وہیں سٹل ہوا تھا۔۔۔

شازمہ اپنی بات مکمل کر کے اسے مسلسل اپنی طرف دیکھتا پا کر کنفیوز ہوتے نظریں جھکا گئی تو آفتاب مسکراتے ہوئے واپس بیٹھ گیا تھا

KZwrites

"اصل میں میں بھی نہیں پیتا کافی،پہلے بھی بس بلیک کافی پیتا تھا جو اب چھوڑ دی ہوئی ہے۔۔۔آپ نے کافی شاپ بلایا تو میں کافی کی سب ٹائپس کے نام گوگل سے یاد کر کے آیا

تھا...تاکہ آپکے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے..."

آفتاب بیٹھ کر ہاتھ اسکے سامنے ٹیبل پر رکھ کر بولا تو شازمہ اسکی گوگل والی بات پر بے ساختہ مسکر دی تو اسکے دائیں گال میں پڑتے ڈمپل کو دیکھ کر آفتاب تو پورا ڈھیر ہی ہو گیا...نظریں اب مکمل اسکے چہرے پر جمی ہوئی تھیں

KZwrites

"پہلی بار آپکی سمائل دیکھ رہا ہوں شازمہ...."

"میں...میں سیدھی بات ہی کر لیتا ہوں، خوامخواہ آپکا وقت ضائع نہیں کرتا....بس آپ میرے نام ہو جائیں...میں آپکو ہمیشہ خوش رکھنے کا وعدہ کرتا ہوں..."

KZwrites

"مجھے صرف آپکی رضامندی چاہئیے میں سب کو منا لوں گا...شادی بے شک دس سال بعد بھی

کہیں گی تو اعتراض نہیں کروں گا۔۔آپکی
رضامندی کے بغیر رشتہ بھی نہیں بھیجوں
گا۔۔آپ۔۔ہمارا بس نکاح ہو جائے۔۔یا منگنی۔۔۔جو
آپ کہیں۔۔۔میں آپکو سمجھاتا ہوں۔۔۔آپ
سمجھتی ہیں کہ مجھے اس سارے انسیڈنٹ کے
بعد انٹرسٹ ہوا آپ میں تو ایسا نہیں ہے۔۔آپ
نے جب میری شرٹ پر پینٹ لگائے تھے۔۔میں تو
تب سے ہی۔۔۔آئی مین۔۔آئی فیل اِن لو۔۔وہ سارا
انٹریکشن۔۔۔آپ سے بات کرنا۔۔آپکا آفس میں
آنا۔۔ہاسپٹل جانا۔۔وہ سب منظر میرے دماغ
میں بلکل تازہ ہیں۔۔۔میں وہ دن کبھی اپنی

kzwrites

سوچوں سے نکال ہی نہیں پایا...اسکے بعد جو

بھی ہوا وہ مجھے خواب سا لگتا ہے...مجھے

صرف وہی دن یاد ہے جب آپ مجھے دِکھی

تھیں...اور اب تک آپ ہی نظر آتی ہیں...میرا دل

میرے بس میں نہیں ہے...میں آپکو بہت خوش

رکھوں گا شازمہ...آپ اعتبار تو کریں...آپ سے

کوئی اقرار نہیں مانگ رہا...صرف ایک

اجازت...باقی سارا میرا کام ہے...آپکا نام بھی

نہیں آئے گا...سب میں خود کروں گا..." آفتاب

لمبی تقریر کر رہا تھا جبکہ شازمہ دم سادھے

اسکی باتیں سنتی جا رہی تھی،آفتاب کے اٹکتے

kzwrites

جملوں میں بھی سچائی چھلک رہی تھی،شازمہ
نظریں اسکے چہرے پر گاڑے فون پر اتنے
مہینوں سے سنے اسکے وائس نوٹس کو یاد کرتے
اب اسکے لہجے کو اپنی نظروں سے پنپتے گھری
سوچ میں کھوئی دکھائی دے رہی تھی

KZwrites

"آپ کچھ بولیں گی نہیں..." آفتاب اسکو سوچ
میں ڈوبا دیکھ کر بولتے پانی کے اسی گلا
س کو پکڑ کر لبوں سے لگایا تو شازمہ نے نظریں
اسکے چہرے سے ہٹاتے اپنی پلکوں کی تیز ہوتی

جنبش کو آنکھیں میچ کر کھولتے قابو کیا تھا

"ن۔۔۔نہیں۔۔۔میں کیا بولوں۔۔۔"

"کچھ تو بولیں۔۔کچھ بھی۔۔اچھا برا۔۔۔ڈانٹ ہی لیں ۔۔۔اتنا تنگ کرتا ہوں آپکو۔۔۔"

KZwrites

"م۔۔۔مجھے۔۔۔سمجھ نہیں آرہا۔۔۔"

"کیا سمجھ نہیں آرہا...میں...؟ میں دوبارہ
سمجھا دیتا ہوں..."

"نہیں....مجھے...وقت دیں..." شازمہ سمجھ نہ
آنے کا کہہ کر فوراً وقت مانگنے والی بات کہتے
خود بھی ٹھٹکی تھی

KZwrites

"وقت ہی وقت ہے...کوئی جلدی نہیں...یہ م

..میں آپکے لیے لایا ہوں...بلکہ کب سے خرید کر

رکھا ہے،موقع ہی نہیں ملتا تھا..." آفتاب نے

پینٹ کی پاکٹ سے چھوٹا سا بلیک ویلوٹ پاؤچ

نکال کر اسکی طرف بڑھاتے کہا تو شازمہ نے

سوچوں سے باہر آتے پلکیں اٹھا کر اسکی طرف

دیکھا تھا

KZwrites

"یہ کیا ہے...نہیں میں آپ سے کوئی گفٹ نہیں

لے سکتی۔۔۔میں صرف بات سننے آئی تھی آپکی۔۔۔یہ فلاوز بھی میں۔۔۔آپکو نہیں لانے چاہئیے تھے یہ۔۔۔" شازمہ اپنی پچھلی وقت مانگنے والی بات کی دل ہی دل میں سرزنش کرتے بولی تھی

KZwrites

"پلیز اسکو رکھ لیں۔۔۔بہت دل سے لایا ہوں۔۔۔دل رکھ لیں میرا۔۔۔" آفتاب نے خود ہی پاؤچ کھول کر اس میں سے بریسلٹ اپنی ہتھیلی پر نکالی

جس میں شازمہ کے نام کندا ہوا تھا۔۔شازمہ کی نظر بھی اپنے نام پر پڑ چکی تھی

"آپ نے جب کہا تھا کہ۔۔۔آپکو اپنا نام بھی پسند نہیں۔۔۔ میں نے تب ہی سوچ لیا تھا کہ آپکو پہلا تخفہ آپکے نام کا ہی دوں گا۔۔۔آپکا نام بہت قیمتی ہے شازمہ۔۔۔بہت خوبصورت ہے ۔۔۔" کہتے ہوئے آفتاب نے اپنی ہتھیلی پر دھڑی اسکے نام کی بریسلیٹ اسکی جانب بڑھائی تھی،لہجے میں سنجیدگی میں ڈوبی ہوئی سچائی تھی

KZwrites

"آپ سمجھ نہیں رہے...میں تحفہ نہیں لے سکتی...." شازمہ ہمت کر کے ایک نظر اسکے ہاتھ کو دیکھ کر پلکیں اٹھا کر اسکے چہرے کی طرف دیکھی تھی،دل تو جیسے اپنے سامنے دھڑی اسکی ہتھیلی پر دھڑکنے لگا تھا

kzwrites

"آپ کو لینا پڑے گا یہ....میں اب آپکے نام کی

چین تو نہیں گلے میں پہن سکتا نا۔۔۔اچھا نہیں لگے گا۔۔۔" آفتاب معصومیت سے بولا تو شازمہ ایک بار پھر بے ساختہ مسکرا دی تھی

KZwrites

"یہ چین نہیں ہے،بریسلیٹ ہے۔۔۔۔" شازمہ قدرے کمفرٹیبل محسوس کرنے لگی تھی

"وہ کیا ہوتی ہے۔۔۔چین نہیں ہے یہ۔۔۔؟ " آفتاب

بریسلیٹ کو اپنی ہتھیلی پر درست کرتے اسکے
نام کو واضح کر رہا تھا،سر جھکا ہوا تھا

"چین گردن میں پہنتے ہیں یہ بریسلیٹ ہے،کلا
ئی میں پہنتے ہیں..." شازمہ اب کچھ کچھ
بولنے لگی تھی

KZwrites

"اوہ اچھا تو پہن لیں نہ پھر کلائی میں..."

آفتاب سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا تو شازمہ نے فورا نظریں اس سے ہٹاتے سر نفی میں ہلا دیا تھا

KZwrites

"ایکچوئلی ڈیزاین تو میں نے خود سیلیکٹ کیا تھا مگر فرق نہیں پتہ تھا۔۔۔اچھا پہن کر اتنا ہی بتا دیں کہ سائز ٹھیک بھی ہے یا نہیں۔۔۔یہ ایڈجیسٹ بھی ہو سکتی ہے شاید۔۔۔یہ لیں۔۔۔"

آفتاب اسکو باتوں میں الجھا کر بریسلیٹ اسکی

طرف بڑھاتے بولا تو شازمہ نے اسکے اتنے اصرار کرنے پر بریسلیٹ پکڑ لی تھی

"سائز۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔مگر۔۔۔" شازمہ بریسلٹ اپنی انگلیوں پر پھیلائے اپنا نام دیکھ کر دل میں ایک نیا سا چاہے جانے جا احساس جاگنے پر اسکی طرف دیکھتے بولی تھی

KZwrites

"اگر مگر کچھ نہیں۔۔۔آپ اسکو ابھی پہنیں

گی۔۔۔میں نے کوئی اپنا نام تھوڑی دیا ہے

آپکو۔۔۔آپکا ہی نام ہے۔۔۔اسے پہنیں پلیز۔۔۔تاکہ

پھر۔۔۔اپنے نام کی بھی بنوا کر دوں آپکو۔۔۔"

گھمبیر سے لہجے میں آخری بات کرتے ہوئے

آفتاب نے اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے تو

شازمہ نے اپنے ہاتھ فورا پیچھے کرتے ٹیبل سے

ہٹا کر اپنی گود میں رکھ لیے تھے۔۔۔بریسلیٹ

اسکے ہاتھ میں ہی تھی

kzwrites

"بہت شکریہ...آپ نے میرا گفٹ ایکسیپٹ کر لیا...مینز آلوٹ ٹو می..." آفتاب اسے بریسلیٹ اپنی گود میں رکھتے دیکھ کر شرارت سے بولا تو شازمہ نے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے نظریں اٹھا کر اسکو دیکھا تھا

KZwrites

"آپ کمفرٹیبل تو ہیں نہ...؟ پاس آئسکریم پالر ہیں، وہاں چلیں...؟ چھوڑیں کافی کو..." آفتاب فورا باتوں کا رخ بدلتے بولا کہ وہ کہیں

بریسلیٹ واپس نہ پکڑا دے۔۔۔شازمہ نے بھی

بس ناسمجھی سے سر ہاں میں ہلا دیا تھا

"آئیں پلیز۔۔" آفتاب فلاورز اسکے سامنے سے

اٹھاتا اٹھ کھڑا ہوا اور آگے بڑھ کر اسکے لیے

دروازہ کھولا تو شازمہ اسکے اتنے زیادہ

پروٹوکول دینے پر حیران ہوئے جا رہی تھی۔۔۔نہ

چاہتے ہوئے بھی مسلسل دماغ میں شازم کی بے

رخی آئے جا رہی تھی،اسکا ذرا ذرا سی بات پر

ذلیل کرنا اسکے کانفیڈینس کو بری طرح شیک

KZwrites

کر چکا تھا...کافی شاپ سے نکل کر وہ دونوں پیدل چلنے لگے...شازمہ کے ہاتھ میں بریسلٹ موجود تھی،آفتاب بکے تھامے سر جھکائے اسکے ساتھ ساتھ چل رہا تھا

KZwrites

"شہریار کل غصہ تو بہت کر رہا ہو گا..." آفتاب چلتے ہوئے بولا تھا...فلاورز ایک ہاتھ میں پکڑے تھے جبکہ دوسرا ہاتھ پینٹ جی پاکٹ میں تھا

"وہ آپکو اتنا ناپسند کیوں کرتے ہیں۔۔۔؟ آپ

دونوں تو بیسٹ فرینڈز تھے۔۔۔" شازمہ کے

سوال پر اچانک آفتاب بوکھلا

گیا تھا

KZwrites

"اگر انہیں وجہ بتا دی تو یہ مجھ سے بات بھی

نہیں کریں گی...مجھے...ابھی نہیں بتانا

چاہئیے...ابھی تو....میں بتا دوں گا لیکن

ابھی...کیا بولوں..." آفتاب جواب دئیے بغیر

سوچنے لگا تھا کہ نظریں شازمہ کی سوالیہ

نظروں سے ملی تھیں

KZwrites

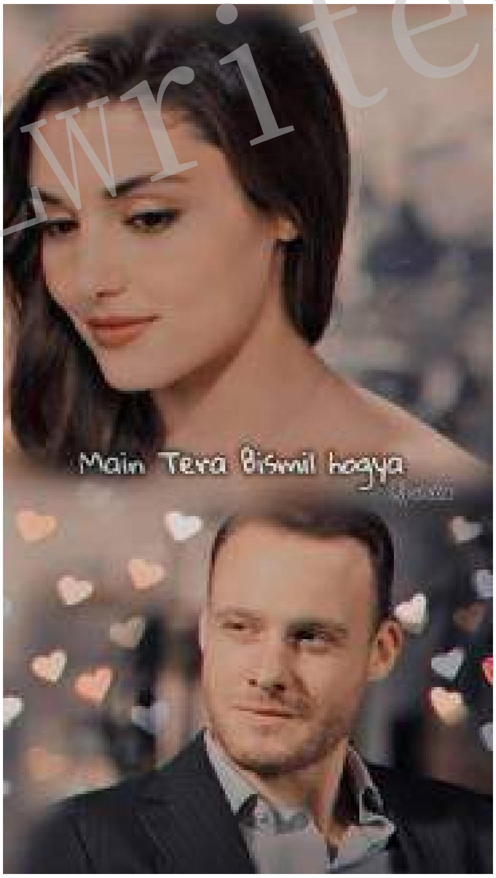

"شہریار کل غصہ تو بہت کر رہا ہو گا..." آفتاب چلتے ہوئے بولا تھا...فلاورز ایک ہاتھ میں پکڑے تھے جبکہ دوسرا ہاتھ پینٹ جی پاکٹ میں تھا

kzwrites

"وہ آپکو اتنا ناپسند کیوں کرتے ہیں...؟ آپ دونوں تو بیسٹ فرینڈز تھے..." شازمہ کے

سوال پر اچانک آفتاب بوکھلا

گیا تھا

kZwrites

"اگر انہیں وجہ بتا دی تو یہ مجھ سے بات بھی

نہیں کریں گی۔۔۔مجھے۔۔۔ابھی نہیں بتانا

چاہئیے۔۔۔ابھی تو۔۔۔۔میں بتا دوں گا لیکن

ابھی۔۔۔کیا بولوں۔۔۔" آفتاب جواب دئیے بغیر

سوچنے لگا تھا کہ نظریں شازمہ کی سوالیہ

"وہ۔۔۔یونیورسٹی میں بھی اکثر لڑائی ہو جاتی تھی ہماری۔۔۔پھر صلح بھی ہو جاتی تھی ۔۔بس ایسے ہی چلتا رہتا ہے لڑکوں کا،آپکو پتہ ہی ہو گا۔۔۔اور تو ایسا کچھ نہیں۔۔۔بہت کرکٹ کھیلی ہوئی ہے آپکے لان میں۔۔۔بھری دوپہر میں گرمی میں حشر خراب ہوئے ہوتے تھے ہم دونوں

KZwrites

کے۔۔۔بس۔۔۔ج۔۔جلد ہی دوبارہ دوستی ہو جائے گی۔۔۔آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔آپ نے ابھی تک ہاتھ میں پکڑی ہے چین۔۔۔۔پلیز پہن لیں نہ۔۔۔" آفتاب بات کا رخ بدلتے بولا تھا،اسکے سوال پر لہجہ ہلکا سا لڑکھڑا گیا تھا

KZwrites

"اِسکا پاؤچ۔۔۔" شازمہ آفتاب کے ہاتھوں کی طرف دیکھتے بولی جن میں صرف فلاورز تھے

"اوہ۔ہ۔ہ۔۔۔وہ تو ادھر ہی رہ گیا شائد۔۔۔آپکو پہننی ہی پڑے گی ورنہ یہ بھی گم جائے گی۔۔۔"

آفتاب چلتے چلتے رکا تو شازمہ بھی اسے دیکھ کر رک گئی تھی

KZwrites

"پہن لیں پہن لیں۔۔۔ابھی پہن لیں،گھر جا کر بے شک اتار دیجیے گا۔۔۔" آفتاب فلاوز ہاتھ میں

پکڑے انہی کو گھما کر دور اسکے ہوٹل کی جانب اشارہ کرتے بولا تو شازمہ دائیں بائیں دیکھتے تھوڑا ہچکچاتے وہیں کھڑے کھڑے اپنی بائیں کلائی میں اسکو پہننے لگی تھی...کنفیوژن کے باعث بریسلیٹ اس سے بند بھی نہیں کی جا رہی تھی...ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے اسکے سکارف کی گرہیں اڑ کر مسلسل اسکی ٹھوڑی کو چھو رہی تھیں...بریسلیٹ کی ہک کو دو سے تین بار ، ایک ہاتھ سے بند کرنے کی کوشش میں وہ ناکام رہی تھی

KZwrites

"یہ نہیں ہو رہی ،میں ایسے ہی۔۔۔اوہ۔۔او۔۔" پہنتے ہوئے بریسلیٹ کلائی سے پھسل کر نیچے گرنے ہی لگی تھی کہ امبیریس سا ہوتے اسے پکڑنے میں شازمہ کے لفظ اٹک گئے تھے

KZwrites

"May I....?

میں بند کر دیتا ہوں۔۔۔ " آفتاب نے بکے والا ہاتھ ایک طرف کرتے دوسرے ہاتھ سے بریسلیٹ کیچ

کر کے اسے پکڑاتے کہا تو شازمہ نے کلائی پر بریسلیٹ ایڈجیسٹ کرتے ویسے ہی اسکے آگے کر دی تھی...آفتاب نے فوراً بکے اسے تھماتے بہت اختیاط اور غور سے بریسلیٹ بند کی تھی...اپنی انگلیوں کو وہ اسکی کلائی سے واضح طور پر فاصلے پر رکھے تھا...بند کرنے کے بعد ہاتھ پیچھے کرتے آفتاب کے ہاتھ کی بیک شازمہ کی ہتھیلی سے ذرا سی مس ہوئی تھی جسکو دونوں نے شدت سے محسوس کیا تھا اور دونوں ہی اگنور کر گئے تھے...اسکی کی نازک سی کلائی میں چمکتی سنہری بریسلیٹ

KZwrites

دیکھ کر آفتاب کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا

لیکن چہرے کے تاثرات بہت نارمل سے رکھے وہ

نظروں کا رخ بدل کر سامنے کی طرف کرتے

سست قدموں سے چلنے لگا تھا...بغیر کوئی بات

کیے دونوں خاموشی سے کچھ پل یونہی

آہستگی سے چلتے جا رہے تھے...روڈ کے ایک

جانب ترتیب سے لگے فوڈ سٹالز پر لوگوں کا

رش بھی بڑھتا جا رہا تھا

kzwrites

"آئیں...اس طرف..." آفتاب اسے آئس کریم پارلر

کی جانب لے آیا تھا

"میں...واپس نہ چلوں اب...کافی دیر ہو گئی ہے..." شازمہ اسکے ساتھ چلتے چلتے کوٹ کی جیب سے فون نکال کر وقت دیکھتے بولی تھی

KZwrites

"نہیں دیر کہاں ہوئی ہے...مشکل سے پندرہ منٹ ہوئے ہوں گے... آئیں نہ پلیز...ادھر ہی تو جانا

ہے۔۔بس دس منٹ اور۔۔" ایک قطار میں موجود ڈھیر ساری شاپس کے درمیان موجود آئس پارلر کے سامنے کھڑے ہو کر آفتاب اسے ہاتھ کے اشارے سے اندر جانے کا بولا تو شازمہ بکے دونوں ہاتھوں سے تھانے اندر داخل ہو گئی تھی

KZwrites

"کونسا فلیور لیتی ہیں آپ۔۔" آفتاب مین کاؤنٹر پر کھڑے اس سے مخاطب ہوا تھا،نظریں مینو کارڈ پر ہوتے ہوئے بھی دھیان پورا اسکی کلائی کی جانب ، ہاتھوں میں موجود پھولوں کی

طرف تھا

"ک...کوئی بھی...جو آپکو پسند...ہو۔و..." شازمہ

اسکی نظروں کے تعاقب میں خود کو دیکھتے ،

گھبراہٹ میں اپنی کلائی کو کاؤنٹر پر تھوڑا

آگے پیچھے کو موو کرتے ہوئے بولی تو آفتاب

اسکے کنفیوز ہونے پر شرمندہ ہوتے نظریں پکی

پکی آئسکریم مینو کارڈ پر جمائے آرڈر کرنے لگا

تھا

KZwrites

"آپ بیٹھیں۔۔۔۔" آفتاب اسے ڈائریکٹ دیکھنے سے گریز کرتے پاس ہی پڑی ہوئی ٹیبل کی طرف آ کر چئیر اسکے لیے نکالتے ہوئے بولا تو شازمہ خاموشی سے وہاں بیٹھ گئی تھی۔۔۔اسکے واپس کاؤنٹر کی طرف جانے پر اپنی کلائی میں پہنی بریسلٹ پر نظر پڑی تو یک دم آکورڈنیس نے آ گھیرا تھا

KZwrites

"میں نے پہن کیوں لی۔۔۔وہ بھی انکے سامنے

ہی۔۔۔ان سے ہی۔۔۔یہ تو غلط کیا میں نے۔۔۔"

"مجھے نہیں پہننی چاہئیے تھی۔۔۔وہ جتنا بھی

کہتے۔۔۔"

KZwrites

"کیا سوچ رہے ہوں گے۔۔۔کہ پہلی ملاقات میں ہی

میں۔۔۔وہ سوچیں یا نہ سوچیں۔۔۔مجھے خود

خیال رکھنا چاہئیے تھا۔۔۔ایسا ایکسپینسو گفٹ

ایکسیپٹ ہی کیوں کیا۔۔ایکسپینسو نہ بھی ہوتا۔۔۔تب بھی مجھے نہیں لینا چاہئیے تھا۔۔۔اب اتارا تو زیادہ عجیب لگے گا۔۔۔"

"میں ملنے آئی ہی کیوں ہوں۔۔۔؟ کیا پتہ یہ اپنے کسی کام سے آئے ہوں یہاں۔۔۔اور میں سمجھ رہی ہوں کہ میرے لیے آئے ہیں۔۔۔میں نے ٹرسٹ کیوں کیا انکی باتوں پر۔۔۔"

KZwrites

"لیکن جھوٹ لگ تو نہیں رہا کچھ...اتنے اچھے سے بات کر رہے ہیں...ہو سکتا ہے سچ ہو کہ میرے لیے ہی آئے ہیں...اور...یہ بریسلیٹ...یہ بھی تو میرے نام کی بنی ہوئی ہے..."

KZwrites

"میں خود کیا چاہتی ہوں...؟ مجھے کیوں سمجھ نہیں آتا...یہ اب ہی کیوں آئے میری زندگی میں...پہلے کبھی کیوں سامنا نہیں ہوا...اب ہی کیوں ہوا..."

"اور...ایسے تو شازم کی بات سچ ہو جائے گی...کہ میرا...پہلے سے اِن سے...نہیں...یہ تو ٹھیک نہیں ہے..." اپنی کلائی کو گھورتے وہ ارد گرد سے بے نیاز ہو کر گہری سوچوں میں غرق ہو گئی تھی،چہرے کے تاثرات پر کبھی پریشانی کا گھیرا تنگ ہو رہا تھا تو کبھی اسکی باتوں کی گہرائی چہرے پر اطمینان کی لہر بن کر دکھائی دے رہی تھی

KZwrites

"آپ نے پھر بتایا نہیں..." آفتاب ٹرے تھامے اسکے سامنے آ کر بیٹھتے بولا تو شازمہ اسکی آواز پر نظریں بریسلیٹ سے ہٹا کر یک دم ٹرانس سے باہر آئی تھی

KZwrites

"کیا۔ا...؟" دونوں ہاتھ ٹیبل سے ہٹا کر گود میں رکھتے نظر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا تھا

"کہ میں پرپوزل آپکے گھر بھیج دوں۔۔۔؟؟

دیکھیں۔۔۔۔ میں بلکل سیدھے راستے سے آپکو اپنانا چاہتا ہوں۔۔۔مجھے دوستی وغیرہ نہیں کرنی آپ سے نہ ہی زیادہ دیر آپکو میں پریشان رکھنا چاہتا ہوں کہ آپ یہ سب سوچ کر کنفیوز ہوتی رہیں۔۔۔۔" آفتاب آئسکریم کپ اسکی سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے بے حد نرم لہجے میں بات کر رہا تھا

kzwrites

"آپ اوکے کریں گی جیسے ہی،میں بات آگے بڑھا دوں گا...ایک بات اور....پھر سے کلئیر کر دوں...آپ کبھی بھی یہ مت ذہن میں لائیے گا کہ یہ سب میں کسی گلٹ میں آ کے کر رہا ہوں...بلکل بھی نہیں...میں آپکو کسی بھی حوالے سے نہیں جانتا تھا جب کالج میں آپ سے ملا تھا...نہ شہریار کے حوالے سے نہ کسی اور کے...مجھے نہیں پتہ تھا کہ آپ میرڈ ہیں...کچھ نہیں جانتا تھا میں....اور...مجھے آپ تب ہی بہت اچھی لگی تھیں...کالج سے جب آپکو

kzwrites

ہاسپٹل لایا تھا،میں لٹرلی وہ منظر بھلا ہی
نہیں پاتا...میری گاڑی میں آپ...آپ...بے ہوش
پڑی تھیں...وہ پریشانی...وہ بے چینی...اور
پھر...اسی رات...پھر سے ہاسپٹل...وہ دن...وہ ح
الات...میں کبھی ذہن سے ،دل سے ایک پل کو
بھی نکال ہی نہیں پایا آپکو...آپ...کھائیں
نہ...میلٹ ہو رہی ہے..." بات کرتے کرتے آفتاب
اس کو نظریں جھکاتے بلکل خاموش دیکھ کر
خود بھی خاموش ہو گیا تھا...اسکے خاموش
ہونے پر شازمہ نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھتے
نظریں ملنے پر پلکیں تیزی سے جھپکتے واپس

KZwrites

نظریں جھکا لی تھیں

"میں۔۔۔زیادہ بول رہا ہوں۔۔۔؟ آپ۔۔۔کچھ بولتی ہی نہیں ہیں۔۔۔کچھ پوچھ لیں۔۔۔یا بتا لیں۔۔۔پتہ نہیں ڈر کیوں لگ رہا ہے،جیسے۔۔۔آپ واپس جا کر بلاک ہی نہ کر دیں مجھے۔۔۔آپ بور تو نہیں ہو رہیں۔۔۔؟ کچھ۔۔۔برا لگ رہا ہے تو کہہ لیں۔۔۔"

آفتاب اسکے ماتھے پر پڑی سلوٹوں کو دیکھ کر ایک بار پھر بولنے لگا تھا

KZwrites

"آپ ایک ڈائورسی سے کیوں شادی کریں گے...؟

آپ تو اُن میرڈ ہیں...آپ کیوں مجھ سے...میرا

مطلب...جب آپکو پتہ لگ گیا ہے کہ میں...میرڈ

تھی...ڈائیورسڈ ہوں...تو آپ...آپ..." شازمہ اپنے

دل کی بات زبان پر لاتے بے حد ٹوٹے پھوٹے

لفظوں سے سوال کر رہی تھی، گھبراہٹ میں

آئسکریم سٹک کپ میں گھماتے آئسکریم

کا حلیہ بھی قدرے بگاڑ چکی تھی

KZwrites

"تو ڈائیورس سے کیا ہوتا ہے...؟؟؟ آپ اب تو سنگل ہیں نہ...تو وائے ناٹ...؟؟ پاسٹ میں جو بھی ہوا وہ پاسٹ تھا،اور کلئیرلی اس سب میں آپکا کوئی قصور بھی نہیں تھا...زندگی کبھی رکتی نہیں ہے،دو لوگوں کے لیے جب ساتھ رہنا ٹھیک نہیں ہوتا تو الگ ہو جانا بہتر ہوتا ہے اینڈ اٹس نارمل...جو گزر گیا وہ گزر گیا....آپ اب کی بات کریں...اور مجھے کسی بات سے فرق نہیں پڑتا ویسے بھی،مجھے آپ اچھی لگتی ہیں تو بس اچھی لگتی ہیں...پیار کرتا ہوں آپ سے۔ے

kzwrites

...اور صرف کہہ نہیں رہا...ہمیشہ کروں

گا...چانس تو دیں...مجھے...زندگی کو...ہمارے

نام نہیں ملتے لیکن ہماری قسمت ضرور ملے گی

مجھے یقین ہے..." آفتاب اسکی طرف دیکھتے

گہری آواز میں بولا تو آخری بات پر شازمہ

آئسکریم کپ کو دونوں ہاتھوں سے تھامے نظر

اٹھا کر اسے دیکھی تھی...نظر ایک پل کو بھی

ملانا بے حد مشکل ہوا تو اسکے کندھے کے پار

دیکھتے نظروں کا رخ واپس ٹیبل کی جانب کر

لیا تھا...اس ایک پل میں ہی دل کی دھڑکن قابو

سے باہر ہوتی محسوس ہوئی تھی

kzwrites

"سوچ۔چ۔چ کیا رہی ہیں۔۔۔؟ تھوڑا سا تو بتائیں۔۔۔" اسے نظریں چراتے،گھبراتے دیکھ کر آفتاب کِھل کر مسکراتے آئسکریم کھاتے ہوئے بولا تھا، سلک کے سکارف سے بالوں کی باریک سی لٹ اسکے ماتھے اور گال پر آئی ہوئی بہت پیاری لگ رہی تھی

KZwrites

"شازم۔۔۔وہ سوچے گا کہ۔۔۔شائد۔۔واقعی۔۔۔میرا آپ سے پہلے سے۔۔۔ک۔۔۔کوئی اور بھی یہ کہہ سکتا ہے۔۔۔شازم۔۔۔" شازمہ ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بول رہی تھی،شازم کا نام لیتے بھی عجیب الجھن سی ہو رہی تھی

KZwrites

"کوئی کچھ بھی سمجھے،لیکن کسی کی کچھ کہنے کی جرات نہیں ہوگی آئی پرامس۔۔۔میں ہمیشہ آپکے آگے دیوار بن کر رہوں گا۔۔۔اور شازم

کی فکر کس کو ہے کہ وہ کیا سوچے گا۔۔۔؟ اسے سوچنے دیں جو مرضی۔۔۔آپ اپنی زندگی میں آگے بڑھیں۔۔۔آپ اپنے بارے میں کیا سوچتی ہیں صرف یہ اہم ہے۔۔۔آپ اپنے لیے اچھا اچھا سوچیں بس۔۔۔آپکی اپنی فیملی ہے،پیار کرنے و الے ہیں۔۔۔آپ کو اتنی ٹینشنز نہیں لینی چاہئیں۔۔۔" آفتاب اسے دیکھ کر بات مکمل کرتے اسکے آئسکریم کپ کی جانب دیکھا تھا جو جوں کی توں پڑی پگھلتی جا رہی تھی

kzwrites

"میں سیریسلی یہاں آیا ہی صرف آپکے یہ سب

حدشات دور کرنے ہوں،باقی جتنا مرضی وقت

لیں آپ سوچنے کا،میں انتظار کر لوں گا لیکن یہ

والی بات ہمارے درمیان اچھے سے کلئیر ہونا

ضروری تھی..." آفتاب چئیر کی بیک سے ٹیک

لگاتے نظریں اسکی آئسکریم سے ہٹا کر باقاعدہ

اسکے چہرے کی جانب دیکھ کر بات کرنے لگا تو

شازمہ نے اپنی گھبراہٹ پر ممکنہ حد تک قابو پا

کر ،دل ہی دل میں خود کو مضبوط کرتے اس

سے نظریں ملائی تھیں

KZwrites

"جی..." پہلی بار کچھ پل اس سے نظریں ملائے شازمہ اتنا ہی بول پائی تھی،ذہن میں موجود اسکا دھندلایا سا عکس آج آہستہ آہستہ سے یاد ہونے لگا تھا

KZwrites

"بلکل....اور بھی کچھ ہے ذہن میں تو پوچھ

لیں۔۔۔میں اُس دن آپکے وائس نوٹس سے اتنا
پریشان ہوا تھا کہ بتا نہیں سکتا۔۔۔کبھی
سوچیے گا بھی مت کہ مجھے کوئی گلٹ
ہے۔۔۔ آپکی ذات سے مطلب ہے صرف مجھے۔۔۔اور
کسی معاملے سے کوئی سروکار نہیں ہے۔۔۔" وہ
اسکی گھری نظروں کی تپش، لفظوں کی لو اور
لہجے کی سچائی شدت سے محسوس کرتے بار
بار اپنے ذہن میں آتی مختلف سوچوں سے لڑ
رہی تھی

kzwrites

"مجھے اب دیر ہو رہی ہے۔۔۔جانا ہے۔۔واپس اب۔۔" شازمہ نظریں اس سے ہٹا کر کوٹ سے فون نکال کر ٹائم دیکھتے بولی تھی

KZwrites

"آپ نے کوئی جواب تو دیا نہیں۔۔۔بہت کم کم بولتی ہیں آپ۔۔۔اچھا چلیں آپ آرام سے سوچیں اور بتائیے گا۔۔مجھے تسلی ہے کہ کم از کم میں نے اپنی بات تو آپ تک پہنچا دی نہ۔۔یہ بھی بہت ہے میرے لیے۔۔آپ بھی تسلی سے

سوچیں..." کہتے ہوئے آفتاب اٹھ کھڑا ہوا تو شازمہ بھی فوراً کھڑی ہوئی تھی

"یہ..." تھوڑا جھجھک کر آفتاب نے ٹیبل پر پڑے فلاورز اسکی طرف بڑھائے تو شازمہ نے سر کو ذرا سا خم دیتے انہیں تھام لیا تھا...

"آئی رییلی اِن لو وِد یو...اینڈ وِل آلویز بی...پلیز اچھا اچھا سوچئیے گا میرے بارے میں..."

KZwrites

شازمہ نے پھول تھامے تو آفتاب نے ان پر سے اپنی گرپ چھوڑے بغیر اسے گھمبیر سے لہجے میں مخاطب کر کے دونوں کی دھڑکنوں کو سر پٹ دوڑا دیا تھا

KZwrites

"آپکو کچھ بھی پوچھنا ہو،میں ایک میسج کی دوری پر ہوں آپ سے...آپ اپنا ہر ڈاؤٹ کلئیر کر سکتی ہیں..." بکے پر سے گرپ چھوڑ کر آفتاب نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے ساتھ چلنے کا کہہ کر دروازہ کھولا تو شازمہ اسکے اِن چھوٹے

چھوٹے ایکٹس میں کھو سی گئی تھی۔۔۔وہاں سے باہر آ کر یک دم لوگوں کے بڑھتے ہجوم نے آ گھیرا تھا۔۔۔خوبصورت ہینگڈ سٹریٹ لائٹس کے نیچے چلتے وہ دونوں اب بلکل خاموش تھے

KZwrites

"اس طرف سے۔۔۔جانا تھا۔۔۔؟ یہ تو کوئی اور راستہ لگ رہا ہے۔۔۔" ایک سے دو ٹرنز کے بعد راستہ پہچان میں نہ آنے پر شازمہ کنفیوز سے لہجے میں بولی تھی،ہاتھ میں پکڑا بکے تیز ہوا کے جھونکوں سے اسکی اپنی جانب ہی اڑتا آئے

جا رہا تھا

"وہی ہے راستہ،اوپوزٹ چل رہے ہیں تو آپکو ڈفرنٹ لگ رہا ہو گا۔۔وہ دیکھیں ،کافی شاپ۔۔۔"

آفتاب نے اسکے معصوم سے چہرے کو دیکھ کر باقاعدہ ہنستے ہوئے بھنویں ہلکی سی سکیڑ کر اسے دور اشارہ کرتے وہی والی کافی شاپ دکھائی تو شازمہ دونوں کے درمیان فاصلہ بلکل ختم ہونے پر فوراً کچھ انچ دور ہوئی تھی

KZwrites

"ج۔۔جی۔۔۔سمجھ آگئی ہے۔۔۔مجھے ابھی یاد نہیں ہوئے راستے۔۔۔" اس سے تھوڑا ڈسٹنس بناتے شازمہ اسی کی جانب دیکھتے بولی تھی

KZwrites

"ہو جائیں گے یاد ڈونٹ وری۔۔۔آپ اکیلے نکل آیا کریں باہر گھومنے پھرنے۔۔۔آئسکریم کھانے۔۔۔واک

کرنے...اپنے ساتھ وقت سپینڈ کریں گی تو سب سے زیادہ اچھا لگے گا...یہ نہیں کہہ رہا کہ مجھ سے ملیں...ویسے میں ہوں یہاں کچھ دن ابھی....اگر آپکو...." ہوٹل کی اینٹرنس کے پاس پہنچ کر آفتاب دونوں ہاتھ پاکٹس میں ڈالے اسے کراس کر کے مکمل نظروں میں لیے اسکے مقابل کھڑا ہو گیا تھا،بات میں اسکی فون پر کہی ہوئی بات کا حوالہ تھا کہ وہ اکیلے کہیں نہیں جاتی

kzwrites

"م...میں چلتی ہوں...اللہ خافظ..." شازمہ اسکی بات کاٹ کر بولتے ہوٹل کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی تو آفتاب اسکو فلاورز پکڑے اندر جاتا دیکھ کر خوشی سے مکہ ہوا میں لہراتے وہاں سے الٹے قدموں مڑنے لگا تھا...کتنی ہی دیر وہ انہی راستوں پر بار بار چلتے اسکے ساتھ گزارے کچھ پلوں کو ری کال کرتا رہا تھا

KZwrites

"پھر کیا جواب دیا تم نے۔۔۔۔؟؟؟ اور پہن بھی لی بریسلیٹ۔۔؟ سپیشل بنوائی ہے اس نے یار۔ر۔ر۔۔۔واؤ۔۔۔خود پہنی۔۔۔؟ یا اس نے پہنائی۔۔۔؟ بتاؤ بتاؤ۔۔۔؟" شازمہ سے ساری بات سن کر مشل اسکی کلائی تھام کر بریسلیٹ دیکھتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"نہیں میں نے کوئی جواب نہیں دیا اُنکو۔۔۔تم نے کہا تھا کہ بس مل کر بات سن لو تو میں نے سن لی۔۔۔بڑا عجیب سا لگ رہا تھا یار۔۔۔اب تم مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں۔۔۔اوپر سے اسکا پاؤچ بھی گر گیا تھا کہیں۔۔۔تو پھر۔۔۔پہننی پڑی۔۔۔" شازمہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں جکڑے اضطراب سے بولی تھی،نظریں چراتے آدھی بات مشل سے بھی چھپا لی تھی

KZwrites

"سوچتے ہیں سوچتے ہیں پر تمھیں یہ نہیں

پہننی چاہیے تھی،اسکا تو مطلب ہوا کہ تم نے پرپوزل ایکسیپٹ کر لیا... تم بھی انٹرسٹڈ ہو...؟؟؟ ہے نا...؟" مشل اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی تو شازمہ اپنا ماتھی سہلانے لگی تھی

KZwrites

"وہ...یہ پہنائی بھی انہوں نے ہے...میرا...دماغ ہی بلینک ہو گیا تھا...مجھ سے منع ہی نہیں کیا جا رہا تھا...لگ رہا تھا برا لگ جائے گا انہیں...اب سوچ رہی ہوں تو اتنا آکورڈ لگ رہا ہے۔۔۔"

شازمہ زیادہ دیر بات چھپا بھی نہیں پائی تھی، آنکھوں میں پریشانی ہچکچاہٹ لاتے وہ مشل کی جانب دیکھی تھی

KZwrites

"اوہ ہو۔و۔و۔۔۔انہوں نے۔ے۔ے۔۔۔" مشل بریسلیٹ کو چھیڑتے ہوئے اسے ٹیزنگ انداز میں دیکھنے لگی تو شازمہ مزید جھنجھلا گئی تھی

"مجھے نہیں پتہ مشل یار۔ر۔ر۔۔۔تنگ نہیں کرو۔و
۔و۔۔میں اسکو اتار ہی دیتی ہوں۔۔۔مجھے جانا
ہی نہیں چاہئیے تھا۔۔" شازمہ ایک ہاتھ سے
بریسلیٹ اتارتے ہوئے بولی تو مشل اسے پریشان
ہوتا دیکھ کر مزید ہنسنے لگی تھی

KZwrites

"اگر دس سال انتظار کر سکتا ہے تو ابھی بھی
صبر رکھے۔۔۔اتنی آسانی سے تو ہم تمھیں اسکے
حوالے نہیں کر دیں گے۔۔۔۔بھیجے

رشتہ۔۔۔دیکھیں گے ہم۔۔سوچیں۔ں۔ں

گے۔۔۔۔تھوڑا شہریار سے بھی ٹاکرا ہو نا تاکہ

اسکو بھی پتہ ہو کہ تمہارا دل توڑا تو جان سے

جائے گا۔۔" مشل بازو سینے پر باندھے بولی تو

کمرے کا دروازہ ناک ہوا تھا،شہریار کو اندر

داخل ہوتے دیکھ کر شازمہ نے بری طرح گھبراتے

بریسلیٹ کو ہاتھ میں چھپا لیا تھا

kzwrites

"یار مشل میرا اے ٹی ایم کارڈ دیکھا ہے

کہیں۔۔۔؟ کب سے ڈھونڈ رہا ہوں۔۔" شہریار

دروازے میں کھڑے کھڑے اس سے مخاطب ہوا تھا

"ایک کارڈ آپ نے مجھے دیا تھا وہ والا۔۔۔؟" مشل صوفے پر بیٹھے بیٹھے پیچھے مڑ کر بولی تھی

KZwrites

"نہیں نہیں ایک اور تھا۔۔۔جس سے ابھی پیمینٹس کر رہا تھا۔۔۔واپسی تک تو والٹ میں ہی تھا۔۔۔چلو میں دیکھتا ہوں لگتا ہے نیچے

کہیں گر گیا ہے شاید.....کیمرہ چیک کرواتا ہوں مجھے یاد ہے اچھی طرح ،ابھی کافی بھی تو لی تھی نیچے سے ہی...پاس تھا تب تک تو..."

شہریار بڑبڑاتے ہوئے پریشانی میں کمرے سے نکل گیا تو مشل واپس شازمہ کی طرف متوجہ ہوئی تھی

KZwrites

"اچھا ویسے معظم کے بارے میں کیا خیال ہے...؟ وہ کیسا لگتا ہے...؟ ماما کہہ رہی تھیں کہ وہ ماموں سے تمھارے لیے بات کریں

گی۔۔۔معظم انٹرسٹڈ ہے تم میں۔۔واٹ ڈو یو تھِنک۔۔" مشل دروازہ بند ہونے پر رازداری سے بولی تھی

KZwrites

"یار تم نے مزاق سمجھا ہوا ہے مشل۔۔۔کبھی مجھے احمد سے ملنے کا کہتی ہو کبھی معظم کی بات کرنے لگ جاتی ہو۔۔میں یہ سب کرنے آئی ہوں یہاں۔۔۔؟ مجھے معظم میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔اسکو چاچی نے کہا ہو گا میرے لیے یقینا۔۔نہیں کرو یار تم سب لوگ

ایسے۔۔ایسے نہیں کرنی مجھے شادی

اب۔۔۔چھوڑ دو۔۔رہنے دو۔۔۔اِس سے مل لو اُس

کو دیکھ لو۔۔کسی کو نہیں ملنا دیکھنا

مجھے۔۔۔" شازمہ سخت لہجے میں بولی تو

مشل شرمندہ ہو سر جھکا کر بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"یار آفتاب اتنا کہہ رہا تھا تو میں نے کہا مل کے

سن لو اسکی بات۔۔معظم بھی ایک آپشن ہے تو

میں نے اسکا بھی بتا دیا تمھیں۔۔اصل فیصلہ تو

تم نے ہی کرنا ہے،ٹیک یور ٹائم۔۔کوئی فورس

نہیں کرے گا تمھیں۔۔۔سوری اگر کچھ برا لگا ہے تو۔۔۔"

"نہیں تمھاری کوئی بات بری نہیں لگتی لیکن تم لوگ پلیز معظم سے میری بات نہ کیا کرو۔۔۔ نہ وہ مجھے جانتا ہے نہ میں اسکو جانتی ہوں،وہ بس آپ کے ریفرینس سے مجھ سے اٹیچ ہونے کی کوشش کرتا ہے جو مجھے بلکل اچھا نہیں لگتا۔۔پہلے بھی ماما بابا نے اس شخص سے باندھ دیا تھا جو مجھے پسند ہی نہیں کرتا تھا

kzwrites

جسکو کوئی لگاؤ نہیں تھا مجھ سے،بس گھر و

الوں کے انسسٹ کرنے پر مجھ سے نکاح کر

لیا۔۔۔مجھے دوبارہ اس انسلٹ سے نہیں گزرنا

کہ کوئی مجھے زبردستی اپنائے۔۔کسی اور کے

کہنے پر۔۔تم چاچی کو بھی پلیز منع کرو کہ

معظم سے میری بات نہ کیا کریں۔۔۔مجھے نہیں

اچھا لگتا۔۔۔" شازمہ اپنا چہرہ گھٹنوں پر رکھے

اداس لہجے میں بولے چلی جا رہی تھی،آنکھوں

میں نمی چھلکنے لگی تھی

kzwrites

"ویسے اپنے سر احمد کے نام سے تو تم ایسے نہیں چڑتی...معظم کو خوامخواہ اتنا سنا دی ہیں بیچارے کو...تم دونوں بہن بھائی ہی میرے معصوم کزن کو کسی خاطر میں نہیں لا تے...دیٹس ناٹ فئیر یار..." مشل اسکے کندھے سے کندھا ٹکڑاتے شرارت سے بولی تو شازمہ اسکے بولنے کے انداز پر مسکراہٹ دباتے سر نفی میں ہلانے لگی تھی

KZwrites

"یار یہ بات نہیں ہے.ے...ایٹ لیسٹ احمد
کو کسی نے تو نہیں کہا نہ کہ مجھے اپروچ
کریں وہ...انہوں نے خود سے کانٹینکٹ کیا مجھ
سے اور کئی مہینوں سے...م...میرا
مطلب....میرا دل نہیں چاہتا کہ کوئی کسی سے
کہنے پر مجھے اپروچ کرے....تم...تمھیں سمجھ
کیوں نہیں آرہی.ی.ی...مجھے معظم...فورسڈ سا
لگتا ہے مجھے اسکا بات کرنا..." مسکراہٹ روک
کر بات کرتے کرتے شازمہ پھر سے چڑچڑی سی
ہونے لگی تھی

KZwrites

"اوکے اوکے آئی گاٹ یور پوائنٹ...لڑکیوں رہی ہو۔و۔و۔و...مجھے لگ رہا ہے یو آر آلسو فالِنگ فار ہم....جیسے تم پریشان ہو رہی ہو معظم کے ذکر سے ہی...اور نکال لو اسے ہاتھ سے باہر،چلے گئے ہوئے ہیں شہریار..." مشل اسکے ہاتھ میں بریسلیٹ چھپائے دیکھ کر ونک کرتے بولی تو شازمہ خود اپنی ہی حرکتوں پر...سوچوں پر بوکھلا کر اسے ہی کشن اٹھا کر مارنے لگی تھی

KZwrites

"کیا ہے۔ے۔ے...میں واپس کر دوں گی یہ انہیں...تم ایسے ہی نہ بات بڑھاؤ...." شازمہ اپنی خفت چھپاتے لہجہ سنجیدہ کرتے بولی تھی

KZwrites

"پھول لا کر واز میں سیٹ کر لیے ہیں پانی شانی ڈال کر...اور یہ تم واپس کرو گی۔ی۔ی ....ڈرامے نہ کر میرے ساتھ..." مشل اسے گدگداتے ہوئے بولی تھی

"یاررر پھول مرجھا جاتے تھے۔ے۔ے۔۔۔جان ہوتی
ہیں اِن میں بھی۔۔۔" شازمہ چہرے کو بمشکل
مزید سنجیدہ کرتے اپنی صفائیاں دینے لگی
تھی جنہیں مشل نے اسے مزید گدگداتے ہوئے
بلکل رجیکٹ کر دیا تھا

KZwrites

کچھ دن بعد

"شازمہ جلدی کرو یار۔۔۔ادھر دیکھو میرا لائنر ٹھیک ہے نا۔۔برابر ہے۔۔۔؟ " مشل مرر کے سامنے اپنا لائینر لگاتے ہوئے بولی تھی

"دکھاؤں صحیح کروں۔۔یہ شارپ نہیں ہے اس

KZwrites

سائیڈ سے..." شازمہ اسکے لائنر کا وِنگ ٹھیک کرنے لگی تھی

"تم کیسے پرفیکٹ لگا لیتی ہو اتنا...میری تو ایک سائیڈ ہمیشہ خراب ہوتی ہے..." مشل سٹل کھڑے بولی تھی

"ایک ہی چیز تو آتی ہے بس..."

KZwrites

"ہلو مت۔۔۔"

"ہو گیا۔۔۔"

KZwrites

"یار مجھے رہنے دو نہ پلیز۔۔ بہت عجیب لگ رہا ہے ساتھ جانا۔۔۔آکورڈ ہوئے جا رہی ہوں۔۔۔تم بہت ضدی ہو مشل قسم سے۔۔۔" شازمہ اسے سدیھا کھڑا کرتے لائنر چیک کرتے بولی تھی

"استنبول کیا بس ہوٹل کے کمرے میں سونے آئی ہو۔۔۔؟ چلو

چپ کر کے۔۔۔ہر جگہ گھسیٹ کے لے جانا پڑتا ہے تمھیں ایک تو۔۔۔بہت مزہ آئے گا یار میں تو خود پہلے بار نائٹ سٹے کروں گی،پانی کے بیچ و بیچ سو کر کیسا محسوس ہو گا،آئی ایم سو ایکسائٹڈ یار۔ر۔ر۔۔" مشل اپنے بالوں کو سیٹ کرتے نیچے کی جانب لوز کرلز ڈالتے بولی تھی

kzwrites

"کیسی لگ رہی ہوں..." مشل اپنے دونوں ہاتھ دائیں بائیں ادا سے پھیلاتے ٹوِرل کرتے بولی تو شازمہ شرارتی سی مسکراہٹ سے اسے دیکھنے لگی تھی....ریڈ سلیولیس اور تقریباً بیک لیس ڈریس پہنے خوبصورت سا میک اپ کیے،لوز کرلز ڈالے وہ انتہا کی حد تک بولڈ اور پیاری لگ رہی تھی.. گھنگھریالے بال سٹریٹ کرنی کی وجہ سے قدرے لمبے لگ رہے تھے...بیک لیس ڈریس بھی بالوں سے کچھ کچھ کور ہو رہی تھی

KZwrites

"مشل بہت اچھا کیری کر لیتی ہو ہر ڈریس کو
تم ویسے...تمھیں دیکھ کر تو مجھے شرم آرہی
ہے یار...کتنی کانفیڈینٹ ہو تم....میرا دل چاہتا
میں تمھاری جیسی ہو جاؤں...." شازمہ ستائش
بھری نظروں سے اسکو دیکھ رہی تھی ساتھ
ساتھ آنکھوں پر ہاتھ بھی رکھ رہی تھی جو
مرر میں مڑ کر اپنی بیک لیس ڈریس کو اچھے

Kzwrites

سے ایڈجیسٹ کرنے میں مگن تھی

"یار اپنا کوٹ تو نکال دو جونسا تمھیں کہا تھا۔۔فٹاٹ سے۔۔میں آئی ذرا۔۔۔شہریار کو دکھا کر۔۔۔" اسکی بات کی طرف دھیان نہ ہونے کی وجہ سے بات ان سُنی کرتے مشل اپنی بات کہہ کر خود ہی شرما کر ہنستے ہوئے کمرے سے نکلی تو شازمہ زیر لب مسکراتے اسے جاتا دیکھنے لگی تھی۔۔۔دروازہ بند ہونے پر صوفے پر ڈھے کر وہ روزانہ کی طرح فون کھول کر آفتاب کے

Kzwrites

بھیجے ڈھیروں مسیجز۔۔وائس نوٹس دیکھنے

لگی تھی۔۔۔چہرے کی مسکراہٹ مزید بڑھنے لگی

تھی۔۔۔وہ اسکے رسپانس کے بغیر ہی اسے کوئی

نہ کوئی وائس نوٹ بھیجتا رہتا تھا اور چھوٹے

سے ریپلائے کے بعد تو میسجز کا ڈھیر لگ جاتا

تھا۔۔۔اسکے بھیجے ایک ایک مسیج کو بار بار

پڑھنا۔۔۔سوچنا۔۔۔لمبے لمبے وائس نوٹس کو دیر

تک سننا اسکی عادت بننے لگا تھا

kZwrites

"کب نکلنا ہے شہریار۔۔۔۔آئی ایم آلموسٹ ریڈی۔۔۔" مشل اپنے بالوں کو ایک ادا سے کان کے پیچھے کرتے ایسے بات کرتے کمرے میں داخل ہوئی جیسے اسکو پرواہ ہی نہیں کہ شہریار اسکو دیکھ رہا ہے یا وہ اسے ہی اپنی تیاری دکھانے آئی ہے

KZwrites

"بتائیں نہ۔۔۔" اسکی طرف دیکھے بغیر مرر کے سامنے کھڑے ہو کر دائیں بائیں رخ موڑ کر بالوں کو ادھر اُدھر ایڈجیسٹ کرتے وہ جان بوجھ کر اسے اپنی بیک لیس ڈریس کی جانب متوجہ کر رہی تھی

KZwrites

"جب تم کہو گی تب نکل جائیں گے۔۔۔لیکن ارادہ

تو میری جان کا یہیں پر میرے قابو آنے کا لگ رہا ہے۔۔۔کیسی

لگی میری شاپنگ۔۔۔؟؟؟" شہریار اپنی کلائی پر گھڑی باندھتے سست سے قدم چلتے مشل کو پوری طرح اپنی نظروں کی قید میں لیے اسکے برابر آ کر مرر کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔بلیک ک لاسک ڈریس شرٹ پینٹس پہنے سلور گھڑی کلا ئی پر باندھ کر بالوں کو سیٹ کرتے وہ بے حد درازقد اور ہینڈسم دکھائی دے رہا تھا۔۔۔اپنا سر اسکے کندھے تک آتا دیکھ کر مشل بھنویں سکیڑتے بھاگ کر اپنی ہیلز پکڑ لائی تھی

kzwrites

"شاپنگ تو اچھی ہے مگر آپکو کیسے پتہ تھا کہ کہاں سے ملتے ہیں ایسے ڈریسز۔۔۔؟" مشل ڈریسنگ ٹیبل ک سہارا کے کر قدرے جھک جر ہیلز پاؤں میں پہنتے بولی تو شہریار کی نظریں مرر میں اسکی خمدار شفاف کمر پر ٹھہری تھیں

KZwrites

"سرچ کرتا رہا ہوں،فارغ جو تھا اتنے دن۔۔۔اینڈ لُک ایٹ یو،کیا لگ رہی ہو۔۔۔۔اتنے دنوں کا سارا انتظار نکل جانا ہے تم پر آج۔۔۔" مرر میں اسکا عکس دیکھتے شہریار نے اسے انکمفرٹیبل سا بیٹھ کر ہیلز بند کرتے دیکھ کر تھوڑا جھک کر اسکا ایک ہاتھ تھام لیا تھا

KZwrites

"مجھے ویسے بھی ایسے ڈریس پہننا اچھا لگتا ہے۔۔۔یہ زیادہ اچھے لگتے ہیں مجھ پر۔۔۔ہے نا۔۔۔"

ہیل پہن کر مشل اسکے برابر کھڑے ہو کر مرر میں اسکے ساتھ اپنا قد دیکھتے خود ہی اترایا سا مسکرانے لگی تھی

"چیک کر کے بتاتا ہوں۔۔" شہریار نے دائیاں ہاتھ پیچھے لیجاتے اسکی کمر کے خم کو چھوتے وہاں سے ہاتھ کو مزید اندر کی جانب سرکایا تو مشل کی مسکراہٹ میں سرخیاں گھلنے لگی تھیں

KZwrites

"دیکھ کر بتاتے ہیں،ایسے ٹ--ٹچ کر کے نہیں---"
مشل اسکے دائیں ہاتھ کی بے باک حرکت سے
گھبراتے بولی تھی---وہ مرر میں نظریں اس سے
ملائے ہاتھ باقاعدہ اندر کی جانب کھسکا کر
اسکے برہنہ ابھار کو ایک جانب سے انگلیوں سے
مس کرنے لگا تو مشل کرنٹ کھا کر ہیچھے کو
ہٹی تھی "کیا کر رہے ہیں-ں-ں---"

KZwrites

"چیک کر رہا تھا۔۔کیسے پہنا ہے یہ ڈریس۔۔۔بغیر برا کے۔۔۔" شہریار اسکے کسمسانے پر ہاتھ تھوڑا پیچھے کر کے اسکی برہنہ کمر پر ہاتھ پھیرنے لگا تھا

KZwrites

"پہنی ہوئی ہے۔ے۔ے۔۔۔ڈریس کے ساتھ اٹیچ ہوتا ہے جہاں ضرورت ہوتی ہے۔۔۔آپ کا کیا کام ہے دیکھنے کا۔۔ہاتھ کنٹرول میں رکھیں۔۔۔" مشل

اسکا ہاتھ پیچھے کرتے رخ موڑ کر اسکی جانب چہرہ کر کے کھڑی ہو گئی تھی،چہرے کی سرخی بڑھتی جا رہی تھی

"لیکن پیچھے کیوں نہیں ہے کچھ...اور انوسینٹ ایکٹ نہیں کرو اتنا...خود آگے پیچھے گھوم رہی تھی دکھانے کے لیے...تو اب دیکھنے دو نہ..." شہریار نے نظروں کا رخ اسکے چہرے سے سینے کی جناب کیا تو مشل کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی...فرنٹ

KZwrites

سے ڈریس کا گلہ قدرے اوپر تک تھا

"آپکا کہنے کا مطلب ہے میں آپکو سیڈیوس کر رہی تھی۔۔۔؟ جبکہ میں صرف ڈریس دکھا رہی تھی آپکو۔و۔و۔و۔۔۔" اسکی نظروں کا رخ مرر کی جانب دیکھ کر مشل پھر سے سیدھی ہو کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔کندھوں سے آگے کو پھیلائے ہوئے بال بھی پیچھے کو سرکا دئیے تھے

KZwrites

"تمھارے سڈیوس کیے بغیر بھی آج تمھیں مجھ سے مہلت نہیں ملنی تھی میری جان...اس بار چھٹی کچھ زیادہ ہی لمبی ہو گئی تھی تمھاری..." مرر میں نظریں اس سے ملائے شہریار بال واپس آگے کو کرتے ،اسکی کمر کے بیچ و بیچ اپنا ہاتھ پھیرتے نیچے تک آیا تو مشل کو کرنٹ لگتے محسوس ہوئے تھے

KZwrites

"ڈریس تھوڑا انکمفرٹیبل لگ رہا ہے مجھے۔۔۔بدل نہ لوں۔۔زیادہ ہی رویلنگ ہے۔۔۔ہے نا۔۔۔" مشل اسکے ہاتھ کو کمر سے مزید نیچے سرکتا محسوس کر کے جان بوجھ کر معصوم صورت بناتے بولی تھی،اسے خود میں اتنا محو دیکھ کر دل ہی دل میں اترا بھی رہی تھی

KZwrites

"خبردار۔۔پرفیکٹ ہے ڈریس۔۔مجھے ایسے ہی دیکھنا تھا تمھیں۔۔" مشل کے فیک ایکسپریشنز

سے بے خبر شہریار کا چہرہ اسکی بات پر یک دم سنجیدہ ہوا تو مشل زبان کو ہونٹوں سے لگا کر مسکراہٹ دباتے خود کو شیشے میں دیکھنے کر مزید مغرور ہوئی تھی

KZwrites

"تو۔۔۔چلیں۔۔۔پھر۔۔۔" بالوں کو دونوں ہاتھوں سے سیٹ کر کے مرر کے سامنے سے ہٹتے مشل کمر سے نیچے موجود اسکا ہاتھ سلپ ہونے پر ایک بار پھر زیرلب مسکراتے لاپرواہ سے انداز میں بولی تھی

"بڑی جلدی ہے بھئی آج تو میری بیوی کو...چلتے ہیں چلتے ہیں...کچھ پہن تو لو اوپر...سردی نہ لگے..." شہریار اسکو ایسے ہی کمرے کے دروازے کی طرف جاتا دیکھ کر بہانے سے سردی کا حوالہ دیتے عجلت میں بولا تھا، نظریں اسکی بالوں سے ڈھکی کمر پر تھیں

KZwrites

"شازمہ کے روم میں ہے میرا کوٹ ...پہن لیتی ہوں..." مشل نے دروازے میں ٹھہر کر جواب دیا تھا

"مشل کچھ تو پہن کر جاؤ نہ پلیز یار...شازمہ کی نظر پڑے گی ایسے..." کہتے ہوئے شہریار کی نظروں تک میں سنجیدگی آئی تھی

KZwrites

"آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے شازمہ کوئی
لڑکا ہو...اب آپ اتنا بھی پوزیسو نہ ہوں...خیر
ہوتی ہے..." مشل لاپرواہ لہجے میں بولتے کمرے
سے نکلنے لگی تھی کہ شہریار نے دو قدموں
میں فاصلہ طے کرتے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اسے
کمرے کے اندر واپس دھکیل لیا تھا

KZwrites

"خیر نہیں ہوتی نہ...سلیولیس تک ٹھیک تھا
اس میں کمر ساری نظر آرہی ہے یار...پلیز..."

شہریار نے دروازہ آدھا سا بند کرتے اسے نرم سے لہجے میں کہا تو مشل نچلا لب ذرا سا دانتوں تلے دبائے ایک آئی براؤ اچکا کر اسے دیکھنے لگی تھی

KZwrites

"واٹ۔ٹ۔ٹ...؟ ایسے کیا دیکھ رہی ہو ۔۔میں لا دوں کوٹ...؟ کہاں پڑا ہے..." شہریار ناسمجھی سے بولا تو مشل نے چہرے کے زاویے مزید بگاڑتے اسے تیز تیز پلکیں جھپکتے دیکھا تھا

"میں تو تیار ہی۔۔۔اسکے۔۔سامنے ہوئی ہوں۔۔"
جھجھکنے کی ایکٹنگ کرتے مشل اپنی
مسکراہٹ کو زبردستی مصنوعی شرمندگی میں
بدلتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"مشل یار۔ر۔ر۔۔تم اُدھر تھی تب سے۔۔؟ شرم
نہیں آتی تمھیں۔۔" شہریار سر نفی میں ہلا کر

جھکاتے اسے غصے سے گھورا تھا

"اوہو کیا ہو گیا ہے۔ے۔ے۔۔۔اتنا بھی کیا اب۔۔۔آپ
اتنا لمبا شاور لے رہے تھے،میں کہاں جاتی۔۔۔؟
اچھا اب خیال رکھوں گی نہ۔۔۔کچھ نہیں ہوتا۔ا۔ا
۔ا۔ا۔۔۔۔" مشل نے پیار سے اسکے گال کو قدرے
زور سے کھینچا تو شہریار نے اب کی بار مزید
غصے سے اسے دیکھتے بھنویں سکیڑی تھیں

KZwrites

"ایسے ہی کچھ نہیں ہوتا...یہ پہن کر

جاؤ...چلو..." صوفے پر پڑا کوئی سکارف پکڑ کر

اسے ہاتھ میں تھماتے شہریار نے اسکا رخ

دروازے کی طرف کیا تو مشل ہنستے ہوئے اسے

کندھوں پر اوڑھ کر باہر نکل گئی تھی

KZwrites

کروز پر ڈنر کرنے کے بعد ٹرکش نائٹ شو شروع ہو گیا تھا جس میں لڑکیاں مختصر لباس پہنے خاص طرح کے رقص کر رہی تھیں...مشل شور مچاتے فل انجوائے کرتے انکی وڈیو

بنا رہی تھی اور ساتھ ساتھ شہریار کو بھی نوٹ کر رہی تھی جو ایک آدھی نظر دیکھنے کے بعد کافی دیر سے اپنے فون میں بزی اُس شو کو بلکل اگنور کر رہا تھا

kzwrites

"میرے سامنے ایکٹنگ کر رہے ہیں کہ انٹرسٹ نہیں ہے آپکو...اور ویسے ہر وقت انسٹاگرام چلتا رہتا ہے فون پر..."

مشل اسکو کہنی مارتے بولی تو شہریار زیرلب مسکراتے اسے دیکھا تھا "ارے نہیں یار..."

KZwrites

"تو انجوائے کریں نہ..."

"میں نہیں مائنڈ کرتی..."

"ایٹ لیسٹ انسٹا پر چھپ چھپ کر دیکھنے سے تو بہتر ہے۔۔۔" مشل اسکے کان میں گھس گھس کر بولتی جا رہی تھی اور شہریار کے چہرے کی مسکراہٹ بڑھتی جا رہی تھی "کب دیکھتا ہو میں انسٹا۔۔؟"

KZwrites

"اچھا۔ا۔ا۔۔ا۔۔انسٹا فیڈ چیک کروں آپکی۔۔۔؟ سب پتہ ہے مجھے۔۔۔"

"بہت مزہ آتا ہے تمھیں بات بڑھانے میں۔۔۔ہے نا۔۔۔"

"نہیں بڑھاتی بات۔۔۔دیکھیں میرے ساتھ۔۔۔ایکٹنگ نہیں کریں۔۔۔"

KZwrites

"میں روم میں جا کر دیکھوں گا۔۔۔" شہریار ایک نظر اسے دیکھ کر شریر سا مسکراتے واپس فون کی طرف متوجہ ہوا تو مشل نے اسکے ہاتھ سے

فون ہی لے لیا تھا

"یار۔ر۔ر۔۔ہوٹل مینجمنٹ سے بات کر رہا تھا کارڈ کے سلسلے میں۔۔کل جا کر فوٹیج چیک کرنی ہیں۔۔بس وہی پوچھ رہا تھا۔۔" شہریار ہاتھ اسکے سامنے پھیلا کر فون واپس مانگنے لگا تو مشل اسے آنکھیں دکھا کر فون تھماتے اسکے پاس سے اٹھ گئی تھی

KZwrites

"آپ بور کر رہے ہیں مجھے...میں جا رہی ہوں
شازمہ پاس..." کہہ کر جاتے جاتے مشل نے کئی
دفعہ مڑ کر اسے چیک کیا تھا کہ اسکے جانے کے
بعد وہ شو دیکھنا کانٹینیو کرتا ہے یا
نہیں...اسکا دھیان مسلسل اپنی جانب دیکھ کر
شہریار کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوئے جا
رہی تھی

KZwrites

....کچھ دیر بعد....

مشل اور شازمہ کروز کے ٹاپ پر کھڑے ڈھیروں

پکچرز بنا رہی تھیں کہ شازمہ کی نظر اچانک

آفتاب پر پڑ گئی تھی جو ایک کونے میں ٹیبل پر

اپنے دھیان کسی لڑکے کے ساتھ بیٹھا کارڈز

کھیل رہا تھا۔۔شازمہ نے فوراً اپنا رخ اس سے

موڑ لیا،ل تھا۔۔۔چہرے پر ایک دم گھبراہٹ کا

راج ہوا تھا

KZwrites

"یہ کیسے ادھر آگئے۔۔۔میں نے تو بتایا نہیں۔۔۔اگر شہریار بھائی نے دیکھ لیا تو۔۔وہ تو یہی سمجھیں گے کہ میں۔۔اوہ گاڈ۔۔۔" اسے دیکھ کر دل کی دھڑکن انتہا کی حد تک تیز ہو گئی تھی

KZwrites

"شازمہ یارررر ہر دو منٹ بعد سٹیچیو کیوں بن جاتی ہو۔۔۔آؤ اس طرف بناتے ہیں پکچرز۔۔میری ٹھیک نہیں آرہی یہاں۔۔سارا ٹرپ ضائع جائے گا

پکچر اچھی نہ آئی تو...." بولتے بولتے مشل شازمہ کو کھینچ کر اسی طرف آگئی جس طرف آفتاب بیٹھا تھا،شازمہ اپنا سانس روکے اسکے ساتھ چلتے اس جانب آئی تھی

KZwrites

"ایسے لینا پکچر کہ یہ سائیڈ آئے میرے فیس کی...اور کیمرہ تھوڑا نیچے کر کے...ٹال لگوں میں..." کارڈ پھینکتے ہوئے مشل کی آواز سن کر بری طرح چونک کر آفتاب نے ایک نظر اسے

دیکھ کر نظروں کا رخ بے قراری سے شازمہ کی تلاش میں موڑا تھا۔۔۔بلیک سمپل سی مڈ لینتھ فل سلیو ڈریس جس پر وائٹ ہارٹس بنے ہوئے تھے، کے ساتھ بلیک ٹائٹس پہنے اور بلیک ہی سکارف لیے شازمہ اسکی نظروں میں آئی تو دل پوری شدت سے دھڑکا تھا۔۔۔اسے کانپتے ہاتھوں سے مشل کی انسٹرکشنز پر تصویریں لیتے، چہرے پر چھائی بے پناہ گھبراہٹ کو دیکھ کر آفتاب نے اپنا سر قدرے جھکا لیا تھا تاکہ مشل اسکو دیکھ نہ سکے

kzwrites

"تھوڑا پیچھے جاؤ۔ؤ۔۔۔" مشل بلیک کوٹ کندھوں پر ڈالے دونوں بازو روفٹاپ ریلنگز پر پھیلائے بول رہی تھی اور شازمہ تیز تیز پلکیں جھپکاتے پکچرز کلک کیے جا رہی تھی،ایک نظر تک اٹھا کر اس نے آفتاب کی جانب نہیں دیکھا تھا لیکن اسکی خود پر پڑتی نظر سے بے حال ہوئے جا رہی تھی۔۔۔یخ بستہ ہواؤں سے چہرے کی سرخی میں اضافہ ہو رہا تھا

KZwrites

"چ---چلیں نیچے---شہریار بھائی ویٹ کر رہے ہوں گے---مجھے ٹھنڈ بھی بہت لگ رہی ہے---"

شازمہ آفتاب والی ٹیبل کراس کر کے کپکپاتے لہجے سے بولتے مشل تک آئی تھی

KZwrites

"ہاں چلو---دکھاؤ کوئی اچھی آئی یا نہیں---"

مشل اپنے فون میں پکچرز دیکھتے چل پڑی تو شازمہ بھی اسکے ساتھ چلتے غیر ارادی طور پر آفتاب کی طرف دیکھی تھی تو وہ اس ٹیبل پر

موجود نہیں تھا۔۔اسے وہاں نہ پا کر یک دم شازمہ کی نظریں متلاشی ہوئیں تو اگلے ہی پل دوسرے ٹیبل پر اسے اکیلا بیٹھے اپنی طرف ہی دیکھتا پا کر، نظریں ملنے پر شازمہ کو پورے جسم میں تیز کرنٹ کی لہر دوڑتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔چہرہ واپس سیدھا کرتے تیز قدموں سے چلتے وہ مشل کے برابر ہوتے نیچے کو جاتی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی تھی

kzwrites

"Ap har jagah ku ajaty hain...? Had

hoti hai... Ap picha kr rhy hain kya hamara...?"

شازمہ نے اپنے کیبن میں جاتے ہی آفتاب کو میسج کیا تو میسج سین ہوتے ہی فوراً اسکی ک ال آگئی تھی جس کو شازمہ نے غصے میں فورا ہی پک کر لیا تھا

KZwrites

"اسلام علیکم۔م۔م۔م ،کیسی ہیں۔ں۔ں۔ں---؟"

آفتاب کا مطمئن سا لہجہ سن کر شازمہ ماتھے

پر انگلیاں پھیرتے صوفے پر ڈھے گئی تھی

"آپ یہاں کیوں آئے ہیں-ں-ں-ں---؟" سخت لہجے میں سوال کیا تھا

"میں تو کل رات سے یہاں ہوں شازمہ---اور میرا تین دن کا سٹے ہے---آپ تو شاید آج ہی آئی ہیں---؟؟؟ ہیلو---؟ آپ چاہیں تو آپکو اپنی بُکنگ

KZwrites

دکھا سکتا ہوں۔۔۔یہ اللہ کی طرف سے ہے کہ میرا آپ سے سامنا ہو جاتا ہے۔۔پلیز مجھ پر اعتبار کیا کریں۔۔۔اتنے لوگ ہیں یہاں۔۔۔مجھے کیا پتہ تھا کہ آپ اتنی بڑی کروز میں کہاں پکچرز کلک کر رہی ہوں گی۔۔۔میں تو گھنٹے سے بیٹھا تھا وہاں۔۔ ہیلو۔۔۔؟ آپ سن رہی ہیں۔۔۔؟ میں فارورڈ کروں آپکو اپنی بکنگ ڈیٹیلز۔۔؟ " شازمہ کے سخت لہجے اور خاموشی پر وہ بوکھلا گیا تھا

KZwrites

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اور ایسے کیسے کوئی بار بار سامنے آسکتا ہے۔۔" شازمہ کا لہجہ تھوڑا نرم تو ہوا تھا مگر گھبراہٹ واضح تھی

kzwrites

"جیسے ہم آرہے ہیں۔۔" بھاری سے لہجے میں کہتے آفتاب خود میں مسکرایا تو شازمہ فون کان سے ہٹا کر اسے گھورنے لگی تھی

"مذاق کر رہا ہوں۔ں۔ں مذاق کر رہا ہوں۔۔۔آپ
اوپر اتنے غصے سے دیکھ رہی تھیں، مجھے لگ
ہی رہا تھا کہ آپ سمجھیں گی کہ آپکا پیچھا
کرتے آیا ہوں،لیکن ایسا نہیں ہے۔۔۔یہ سچ ہے کہ
آپ سے ملنا چاہتا ہوں بہت باتیں کرنا چاہتا ہوں
پر یہ بھی سچ ہے کہ آپکو کہنے سے ڈرتا
ہوں۔۔۔ایسے پلیننگ کر کے آپکو فالو تو بلکل نہیں
کر سکتا آئی پرامس ۔۔۔" آفتاب اسکو خاموش پا
کر پھر سے اپنی صفائی دینے لگا تھا

KZwrites

"اچھا ایک بات میں نے نوٹ کی ہے...فون پر آپ یقین نہیں کرتیں میری باتوں کا...فیس ٹو فیس بات کر کے پھر بھی آپ کو تھوڑا بہت ٹرسٹ ہو جاتا ہے...ایسا ہی ہے نا...؟ ہیلو...و...شازمہ...؟ آپکو اوپر دیکھ کر جدھر اتنی ایکسایٹمنٹ ہو رہی تھی ادھر ہی سانسیں بھی اٹکی ہوئی تھیں کہ پتہ نہیں کتنا غصہ آجائے آپکو مجھے دیکھ کر...حالانکہ میں ایک فیصد بھی آپکو وہاں ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا...مجھے بلکل نہیں پتہ تھا کہ آپ..."

KZwrites

"آ۔۔آئی۔۔۔آئی ایم سوری۔۔۔" شازمہ اسکی بات کاٹ کر بہت دیر بعد اب بولی تھی

"او نو دیٹس فائن۔۔۔۔ ہم کچھ دیر بات کر سکتے ہیں۔۔۔؟ آئی میں میں اوپر ہی ہوں۔۔۔آپ آجائیں گی یہاں۔۔۔؟"

"بس تھوڑی دیر۔۔۔واک کر لیتے ہیں۔۔"

"صرف دس پندرہ منٹ کے لیے۔۔۔اتنا ان

KZwrites

یکسپیکٹڈ آمنہ سامنہ ہو ہی گیا ہے تو...میں
آجاؤں آپکو لینے...؟ اگر...راستے کا نہیں پتہ
تو....ہیلو...؟ آپ لائن پر ہیں نہ...؟" آفتاب ٹھہر
ٹھہر کر بول رہا تھا

KZwrites

"ن..نہیں...میں نہیں آسکتی....آپ مت آئیے
گا..." شازمہ نے فوراً انکار کر دیا تھا

"میں کہیں نہیں آرہا بھئی مجھے یہ بھی نہیں

پتہ کہ آپ کس فلور پر ہیں...میں تو خود آپکو
آنے کا کہہ رہا ہوں...اٹس آ ریکوئسٹ...بس 5
منٹ کے لیے....بہت پیارا موسم ہے...اچھا لگے
گا.....آپ اگر اوپنلی نہیں ملنا چاہتیں تو میرے
سویٹ میں آجائیں،آپ کمفرٹیبل محسوس کریں
گی...وہاں سے بھی بہت اچھا منظر آتا ہے
سمندر کا....ویسے آپ کہاں سٹے کر رہی
ہیں...میرے سویٹ کا نمبر 464 ہے...ایزی سا
نمبر ہے یاد رہے گا آپکو...پلیز شازمہ...میں ویسے
ابھی اوپر ہی ہوں...جہاں آپ نے مجھے لاسٹ
ٹائم دیکھا تھا...غصے سے...ویسے اتنے بھی

KZwrites

غصے سے نہیں دیکھا تھا۔۔۔میں ٹھیک کہہ رہا

ہوں۔۔۔؟" بات کرتے کرتے اسکے لہجے کے اتار

چڑھاؤ پل پل بدل رہے تھے

"پتہ نہیں۔۔۔میرا اتنا دھیان ہی نہیں تھا۔۔۔"

شازمہ صوفے پر بیٹھے اپنے کیبن کا نمبر کارڈ پر

دیکھتے ہوئے گم سے لہجے میں بولی تھی

KZwrites

"لیکن میرا پورا دھیان تھا آپ پر..." آفتاب کے لہجے کی حدت نے اسے سٹل سا کر دیا تھا

"میں کال بند کر رہی ہوں...اللہ خافظ..." تیز سانس لیتے وہ بمشکل بولی تھی

KZwrites

"ایک منٹ ایک منٹ...ہیلو..."

"جی...؟

"اس دن کے بعد سے میں نے آپکو ملنے کا نہیں کہا ایک بار بھی...آپ خود گواہ ہیں...لیکن پلیز ابھی مان جائیں...اتفاق سے ملاقات ہوئی ہے نہ ہماری... صرف پانچ منٹ اور دے دیں مجھے..." آفتاب انسِسٹ کرتے بولا تو شازمہ سوچ میں پڑ گئی تھی،کال کاٹی نہیں تھی

KZwrites

"آپ مجھ پر ٹرسٹ کر سکتی ہیں...میں آپکو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا..آپکی خاموشی

سے لگ رہا ہے کہ آپ ایسا ہی سوچ رہی ہیں---
ایسا سوچ رہی ہیں---؟ " آفتاب کب سے خود ہی
بولے چلا جا رہا تھا

"ن-نہیں---ایسی بات نہیں---" کہہ کر شازمہ
اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر خود کو ہی کوسنے لگی
تھی ،ایک طرف دل اس سے ملنے کو چاہنے گا
تھا تو دوسری جانب دماغ مسلسل اسے روک رہا
تھا

KZwrites

"تو میں آپکا انتظار کروں۔۔۔؟ اوپر آئیں گی یا روم میں۔۔۔؟ میں ابھی اوپر ہوں۔۔۔آپ جیسے کہیں گی ویسے کر لیں گے۔۔۔۔؟ کوئی زبردستی نہیں ہے۔۔۔جہاں آپ ایزی ہوں وہاں مل لیں گے۔۔۔شہریار اور بھابھی ساتھ ہیں۔۔۔وہ بھی روف ٹاپ پر آسکتے ہیں۔۔۔میرے روم میں آجائیں۔۔۔یا چلیں جیسے آپکو اچھا لگے۔۔۔۔بتائیں۔۔۔؟ " آفتاب ایک بار پھر بولنا شروع کر چکا تھا اور شازمہ سوچ سوچ کر کنفیوز ہوئے جا رہی تھی۔۔۔نظریں کلائی میں موجود

KZwrites

رسٹ واچ پر تھیں۔۔۔رات پہلے ہی زیادہ ہو چکی تھی۔۔۔دروازے کی طرف نظریں جمائے شازمہ بے چینی کی انتہا پر پہنچے اسے بغور سنتی جا رہی تھی

KZwrites

مشل کوٹ کو اپنے گرد اچھے سے لپیٹے کارڈ سوائپ کرتے اپنے کیبن میں اینٹر ہوئی تو

شہریار بلکل سامنے کھڑا اپنی جیکٹ اتار کر ہاتھ میں پکڑے جیسے اسی کے انتظار میں کھڑا تھا "شازمہ چلی گئی کیبن میں؟"

"جی چلی گئی،اسکو کھُل کر سانس تو لینے دیا کریں اتنا دھیان کیوں رکھتے ہیں ہر وقت اُسکا۔۔اگر اکیلے کچھ دیر گھوم بھی لے تو کیا ہے۔۔ایکسپلور کرنے دیں اسے۔۔نہیں گمتی وہ۔۔"

مشل کوٹ سمیت صوفے پر بیٹھ کر اپنی

KZwrites

ہیلز اتارتے ہوئے بولی تھی جس کی ڈوریاں بری طرح اسکی پنڈلیوں میں دھنسی ہوئی تھیں

"یار چھوٹی بہن ہے میری۔۔۔صرف دھیان رکھتا ہوں کوئی پابندی تو نہیں لگاتا۔۔تم کچھ زیادہ ہی ووکل ہو جاتی ہو اس معاملے میں۔۔۔"

شہریار اسکے پاس لکڑی کے بنے ہوئے فلور پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسکے پاؤں کو اپنی تھائی پر رکھتے بولا تھا

KZwrites

"اتنا ڈرتی ہے وہ آپ سے۔۔۔ایسے ہی تو نہیں ڈرتی نہ۔۔۔"

مشل اپنی ہیل کی سٹریپ اسکو پکڑاتے بولی تھی،سرخ نشانوں سے اسکی پنڈلیوں کی حالت بری ہو رہی تھی

kzwrites

"ڈرتی نہیں ہے ریسپیکٹ کرتی ہے،میں نے

ہمیشہ بہت لاڈ سے رکھا ہے اسکو تو ڈرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا...تم اپنی بات کرو...تم تو نہیں ڈرتی نہ مجھ سے...؟؟ اور یہ کیا حال کیا ہوا ہے ٹانگ کا،اتنے گھرے نشان پڑ گئے ہیں یار...سائز ٹھیک پہنا کرو..." شہریار اسکی ہیلز اتار کر سائیڈ رکھتے پیار سے اسکی لوئر لیگز کو چھوتے بولا تھا

KZwrites

"ایک تو اتنا چلنا پڑا...میں تھک گئی اتنا زیادہ...اوپر سے ہیلز سے درد بھی ہو رہا ہے

بہت..." مشل نچلا ہونٹ نکال کر لاڈ سے اسکو دیکھنے لگی تو شہریار نے مسکراتے ہوئے اسکے چہرے پر پیار سے اپنی انگلیوں کو مس کیا تھا

"دیکھ لیتے ہیں دردوں شردوں کو ...روم کیسا لگا...؟ ادھر آؤ...ویو دیکھو ذرا...." شہریار ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ کھڑا کر کے روم کے ساتھ اٹیچ ونڈو کراس کرتا باہر بالکنی میں آیا جہاں سے صرف پانی ہی پانی نظر آ رہا تھا...شیشے کی بنی خفاظتی بے رنگ ریلنگ سے ٹھاٹھیں مارتا سمندر بے حد دلچسپ منظر پیش کر رہا

KZwrites

تھا۔۔ بالکنی میں دو ریسٹ چئیرز پڑی تھیں

"اِٹس بیوٹیفل۔۔۔وہ دیکھیں کتنی بڑی لگ رہی ہے پانی میں۔۔شاید اس کروز سے بھی بڑی ہے وہ۔۔۔ہے نا۔۔۔" مشل دور نظر آتی جگمگاتی کروز کی طرف ایکسائٹمنٹ سے اشارہ کرتے بولی تھی

KZwrites

"دیکھیں نہ اُدھر..." ٹھنڈے فرش پر ننگے پاؤں
کھڑے مشل کوٹ کو کندھوں پر درست کرتے
ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے اڑتے ہوئے بال
سمیٹتے شہریار کو دیکھی تھی

KZwrites

"میری نظریں تو تم سے ہی نہیں ہٹ رہیں،اسکی
طرف کیسے دیکھوں..." شہریار بہت گرم
نظروں سے اسے دیکھتے ،اسکے کندھے پر اپنا
بازو پھیلا کر اسے اپنے قریب کرتے بھاری سے

لہجے میں بولا تھا

"میں تو ساری رات یہاں کھڑی رہ سکتی ہوں۔۔۔بہت پیارا لگ رہا ہے یہ منظر۔۔۔میرے بال کتنے اچھے لگ رہے ہیں اڑتے ہوئے۔۔۔ہے نا۔۔۔" مشل اپنے بالوں کو ہوا کے رخ کرتے بولی تھی

KZwrites

"کھڑے کیوں رہنا ہے، تم یہاں بیٹھو۔۔۔" شہریار

نے چئیر پر ڈھیلے ڈھالے سے انداز میں بیٹھ کر اپنی لیپ کی طرف اشارہ کیا تو مشل شرماتے مسکراتے اسکی تھائی پر بیٹھ گئی تھی

"بادل بھی کتنے اچھے لگ رہے ہیں...ساتھ ساتھ چل رہے ہیں..." مشل ایک ہاتھ اسکی دوسری تھائی پر رکھ کر پاؤں شیشے کی ٹھنڈی ٹھنڈی ریلنگ سے لگاتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"مجھے تو سچ میں صرف تم ہی نظر آرہی ہو مشل۔۔۔" شہریار نے اسکا کندھوں پر ٹکا ہوا کوٹ اتار کر دوسری چئیر پر رکھتے برہنہ کمر کے درمیانی بھرے بھرے سے خم کو چھوا تو مشل ہلکا سا گدگدا کر پیچھے مڑ کر اسے دیکھی تھی

KZwrites

"اب سردی نہیں لگے گی مجھے۔۔۔؟" مشل اسکو اسکی کہی بات کا حوالہ دیتے بولی تو شہریار

نے ہاتھ کمر سے سرکا کر ڈریس کی اندرونی جانب لیجاتے ملائیم سے پیٹ پر اپنی گرفت سخت کر لی تھی "اب میں نہیں لگنے دوں گا نہ سردی..."

KZwrites

"ہاؤ رومینٹک...ایسی اور باتیں کریں نہ پیاری پیاری..." مشل اسکی تھائی پر تھوڑا پیچھے کو کھسکی تو اسکے بال شہریار کے چہرے پر آئے تھے

"میرا دل چاہ رہا ہے کہ تم کرو پیاری باتیں

آج...بادلوں اور پانی کی نہیں...صرف میری..."

شہریار نے ہاتھ اسکے پیٹ پر جمائے کمر کی

اوپری جانب بہت نرمی سے لب رکھے تھے

KZwrites

"نہیں نہ...آپ مجھے بتائیں کہ آپ کتنا پیار

کرتے ہیں مجھ سے...پہلے جتنا۔ا۔ا۔ا...یا اس

سے بھی زیادہ۔۔یا پہلے سے بھی کم۔۔۔؟" آخری جملہ کہتے اپنا رخ موڑ کر ٹانگیں اسکی ٹانگوں پر پوری طرح پھیلاتے مشل نے ہاتھ اسکی گردن پر رکھ کر وارننگ بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا

KZwrites

"اب تم سننا چاہ رہی ہو کہ اس سمندر کے پانی جتنا پیار کرتا ہوں تم سے۔۔۔۔؟ کم آن۔۔میں ایسے کاؤنٹ کر کے نہیں بتا سکتا۔۔۔پانی کو دیکھ کر تم زیادہ ایموشنل نہ ہو پلیز۔۔۔" اسکے اڑتے بال

چہرے سے ہٹا کر شہریار اسکی تھائی پر اپنا ہاتھ پھیرتے بولا تو مشل اسکا جواب سن کر کھلکھلا کر ہنسنے لگی تھی

"میں واقعی ایسا ہی جواب سننے کے موڈ میں تھی...بہت بدتمیز ہیں آپ...کبھی آؤٹ آف دا وے جا کر تعریف نہیں کرتے نہ پھار شو کرتے ہیں...میرا دل چاہتا ہے آپ مجھے ہر وقت پیارے پیارے مسیج بھیجیں...میری تعریفیں کریں...مجھے بتائیں کہ کیسے میرے آنے سے

KZwrites

آپکی زندگی بدل کر رہ گئی...آپکو میں کتنی پیاری لگتی ہوں...میری آنکھیں...میرے بال...ہر ایک چیز کی الگ الگ تعریف چاہئیے مجھے..."

مشل اسکی گردن کے گرد اپنا بازو حائل کرتے لاڈ سے بولی تو شہریار اسی کمر کو آہستگی سے سہلاتے دھیما سا مسکراتے اسکی باتوں سے مخظوظ ہو رہا تھا

KZwrites

"اندر چل کر تعریف کروں الگ الگ...؟ یہاں ہوا بہت تیز ہو رہی ہے..." شہریار اسکے کان کے

بلکل پاس اپنے ہونٹ رگڑتے گرم سے لہجے میں بولا تو مشل نے اپنا چہرہ اسکی طرف کرتے اسکی ناک سے اپنی ناک مس کی تھی...نظریں ملیں تو دونوں کی آنکھیں چمکنے لگی تھیں...ہونٹوں سے ہونٹ آدھ انچ کے فاصلے پر تھے

KZwrites

"یا یہیں چاہئیے ہے...؟" شہریار نے اسکے یوں چہرہ قریب کرنے پر اپنی سانسیں بگڑتے محسوس کر کے ہلکے سے اپنے ہونٹوں کو جنبش

دیتے اسکے ہونٹوں سے مس کیا تو مشل

نے اسکی گود میں اسکی طرف ٹرن لیتے اپنا

دوسرا بازو بھی اسکی گردن میں حائل کر دیا

تھا...بالوں کی لمبی لٹیں ہوا کی سمت میں اڑتے

شہریار کے چہرے سے پار ہوتے پیچھے کو جا

رہی تھی

KZwrites

"یہیں چاہئیے...آج تو بھر بھر کر کلون لگایا ہے

آپ نے...اپنی فیمیل پارٹنر کو اپنی طرف

اٹریکٹ کرنے کے لیے..."

مشل نے اسکے گلے میں بازو ڈالے اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں کے بہت پاس آہستگی سے سہلاتے اسکے جسم سے اٹھتی خوشبو کو خود میں، اتارتے کان کے پاس مدھم سی آواز میں کہا تو شہریار کے پورے جسم کے مسام کھڑے ہو گئے تھے...ایک ایک لوں اسکی اتنی سی جسارت پر منہ زور ہونے لگا تھا...آنکھوں میں سرخ ڈورے ابھرنے لگے تھے

KZwrites

"تو کب تک اثر ہوگا اس کلون کا میری پارٹنر پر۔۔۔؟" شہریار نے خود پر اسکے جھکے چہرے سے اپنا چہرہ ذرا سا پیچھے کرتے کرسی کی بیک پر ٹکا کر اسکے ہونٹوں کو گہری نظر سے دیکھتے کہا تو مشل نے اپنے ادھ کھلے ہونٹ میچتے شرمایا سا مسکرا کر سر اسکے کندھے پر ٹکا لیا تھا۔۔۔تیز ہوا کے تھپیڑے اور پانی کی لہروں کا شور الگ ہی ماحول بنا رہا تھا

"مجھ پر بغیر کلون کے بھی اثر ہی اثر ہے آپکا۔۔۔آپکی خوشبو اتنی اچھی لگتی ہے مجھے

kzwrites

شہریار کہ آپکے آفس جانے کے بعد گھوم گھما

کر آپکی جگہ پر آجاتی ہوں۔۔۔اتنی اچھی نیند

آتی ہے نہ پھر۔۔۔" بولتے ہوئے مشل کے لفظ

سردی کی شدت سے کانپنے لگے تھے۔۔۔۔وہ اپنا

چہرہ شہریار کی گردن میں چھپانے لگی

تھی۔۔۔شہریار اپنے ہاتھ اسکی برہنہ

کمر پر پھیرتے اسکے لرزتے جسم کو محسوس

کر رہا تھا۔۔۔اسکی باتیں ، اسکا الگ سا انداز

پورے جسم میں خون کی گردش تیز کرنے لگا

تھا

KZwrites

"کانپ کیوں رہی ہو اتنا...کہا بھی تھا اندر چلتے ہیں ہوا تیز ہے..." شہریار پاس پڑا کوٹ اٹھا کر مشل کی کمر پر پھیلاتے اسکی آنکھوں میں جھانک کر بات کرتے کوٹ کے اندر سے اسکی کمر آہستگی سے سہلانے لگا...اسکا نرم گداز جسم اپنے سینے سے مس ہوتا محسوس کرتے دھڑکنیں بھی بے قابو ہونے لگی تھیں

KZwrites

"اندر جا کر آپ نے باتیں نہیں کرنی نہ...اس لیے نہیں جا رہی..." مشل ٹھنڈی برف تیز ہوا سے ٹھٹھرتی شہریار کی گرم پناہوں میں گھستی جا رہی تھی...کپکپاتے ہونٹوں سے اسکی گردن کو چھوتے وہ بے اختیاری میں اسے چومنے لگی تھی

KZwrites

"یار ایک ہفتے سے باتوں پر ہی چل رہا ہوں آج تو رحم کرو اپنے بندے پر..ظالم بیوی..." شہریار اسکے لمس پر بے حال سا ہوتے اسکے ٹھنڈے گ ال کو انگوٹھے سے سہلاتے اپنی گرم

ہتھیلی سے اسے ڈھانپ رہا تھا۔۔ہاتھ مسلسل

اسکی کمر کو چھو رہے تھے

KZwrites

"آپکے لیے ہی تو اتنا تیار ہوئی ہوں پھر بھی ظ

الم کہہ رہے ہیں۔۔۔حالانکہ اصل ظالم آپ ہیں۔۔۔"

مشل اپنا چہرہ گردن سے ہٹاتے اسکے سامنے

کرتے بولی تو شہریار کی آنکھوں میں

سرخ ڈورے اسکی طلب کو کھل کر بیان کر رہے

تھے،ل...اس کے گرم سلگتے ہاتھوں کی تپش مشل اپنی پشت پر شدت سے محسوس کر رہی تھی،برف جیسی ہوا میں اسکے دہکتے ہاتھوں کا لمس اسکو سکون پہنچا رہا تھا...خود بھی اسکی طلب میں سانسیں گھری ہوتی جا رہی تھیں

KZwrites

"کونسا ظلم کرتا ہوں تم پر...ہممم...؟ ظلم کرنے تو دو کبھی...پھر شکایت بھی کرنا..." ہاتھوں کا رخ کوٹ کے اندر سے کمر سے نیچے ہوا تو

مشل اسکی پناہوں میں مچلتے مزید اس میں ہی دھنسنے لگی تھی

"ہولڈ آن...اتنے تیز نہ ہوں..." اسکے ہاتھ کی بڑھتی بے باکی پر گدگدا کر ہنستے مشل نے اسکا ہاتھ کھینچ کر اپنی گود میں رکھا تو شہریار نے اسی بے باکی سے اسکی نظروں میں جھانکتے انگلیوں کو اسکی ڈریس کے اوپر سے ہی تھائیز کے درمیان دھنساتے کی کوشش کرتے اسے مزید گدگدا کر مچلنے پر مجبور کر دیا تھا ،اسکے یوں

KZwrites

گود میں مچلنے پر شہریار کی اپنی حالت بھی بگڑی جا رہی تھی

"تیز کہاں ہونے دیتی ہو۔۔۔؟ پہلے ہی روک دیتی ہو۔۔ تڑپا تڑپا کر ترسا ترسا کر تم میری طلب پوری ہونے دیتی ہو ،پہلے پورا نخروں کا پروگرام چلتا ہے پھر جا کر ہاتھ آتی ہو۔۔۔آج ایسے نہیں مشل۔۔۔آج پورا ساتھ دو میرا۔۔۔پورا پورا۔۔۔" لہجے کی بر قراری کی کوئی حد نہیں تھی،ہاتھ کی گردش ٹانگوں سے ہوتی ہوتی

KZwrites

پنڈلیوں تک آئی تھی

"اور اگر آج میں آپکو اپنے پاس نہ آنے دوں
تو...؟ اتنی مہنگی بکنگ ضائع جائے گی نہ..."
مشل اسکی ناک سے اپنی ناک جوڑتے غرور سے
بولی تھی،اسے اپنے لیے تڑپتا دیکھ کر چہرے پر
شریر سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی

KZwrites

"کیوں نہیں آنے دو گی پاس...؟ کہیں یہ نہ ہو
کہ آج تم تڑپو مجھے اپنے پاس بلانے کے لیے...."
شہریار اسکی ناک کو اپنی ناک سے کراس کرتے
اپنا چہرہ اسکے گال سے مس کرتے، برف ہوتے
پاؤں کو ہلکا ہلکا سا دباتے معنی خیز سے لہجے
میں بولا تھا

KZwrites

"میں نہیں تڑپ سکتی...بلکہ مجھے اتنی تڑپ
ہوتی ہی نہیں ہے آپکی...." مشل خود کو جان

بوجھ کر اسکی گود میں موو کرتے اسکے صبر کا امتحان بننے لگی تھی،چھرے پر شرارت پھیل گئی تھی

"تو مجھے کیوں تنگ کر رہی ہو مشل۔۔۔؟ "

شہریار کے چھرے کی سرخی سے تپش انگاروں کی صورت نکلتے مشل کو اپنے چھرے پر محسوس ہو رہی تھی،اسکا ضبط بھرا لہجہ سکون پہنچا رہا تھا

KZwrites

"آپکا پیار آزمانے کے لیے..." مشل نے اپنا پاؤں

چھڑوا کر اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی تھائیز پر رکھا

تو شہریار اسکی شرارتی آنکھوں میں بے باک

سی نظریں گاڑے دھیرے دھیرے سے اسکی

بھری بھری تھائیز چھونے لگا تھا

"مجھے بھی تمھارا پیار آزمانا پھر آج..." شہریار

KZwrites

نے اسکے بیٹھے بیٹھے اپنی لیگز سپریڈ کیں تو مشل گیپ بننے پر گھبرا کر اسکے کندھے تھام کر سیدھی ہو کر بیٹھی تھی "گر جاؤں گی۔۔ی۔ ی۔۔۔۔"

KZwrites

"یہ فکس ہو جائے گا اندر،تو نہیں گرو گی۔۔۔" نظریں اسکی غصے سے بھری آنکھوں میں گاڑ کر بے باکی سے کہتے شہریار نے خود کو تھوڑا اوپر کو لفٹ کرتے اسے اچھے سے گود میں

ایڈجیسٹ کیا تو مشل اسکی سختی اپنی

تھائیز میں دھنستی محسوس کر کے خود کو

اسکی گود کے درمیاں سے ہٹا کر واپس تھائی پر

ہوئی تھی

KZwrites

"پیار کا دعویٰ پہلے کس نے کیا تھا۔۔؟" اسکا

چہرہ ٹھوڑی سے اپنے بائیں ہاتھ میں سختی

سے جکڑ کر ہلاتے مشل نے اسکی آنکھوں میں

جھانک کر سوال کیا تو اسکے انداز پر شہریار

کے چہرے کے ساتھ ساتھ آنکھوں تک میں

مسکراہٹ ابھری تھی

"آپکے مونسٹر نے..." شہریار ایک نظر اسکے
سردی سے کانپتے ہونٹوں کو دیکھ کر واپس
اسکی نظروں میں جھانکتے بائیں ہاتھ کی
انگلیوں سے اسکی ہپ کو بے باکی سے بھرپور
گریب کرتے ہوئے بولا تو مشل بری طرح مچل کر
واپس اسکی گود کے بیچ وبیچ آگئی تھی

Kzwrites

"تو پہلے آپ پیار ثابت کریں...نو لو میکنگ ٹونائٹ....ایسے پتہ لگے گا کہ آپکو میں عزیز ہوں یا کروز کی مہنگی بکنگ...میرے فری ہونے کا انتظار کر کے بکنگ کروائی تھی نہ...اب پتہ لگے گا آپکو...." مشل اسکی گود سے نکلتے نکلتے بولی تو شہریار نے ہاتھ اسکی کمر میں ڈال کر اسے واپس وہیں خود پر گرا لیا تھا

KZwrites

"اوکے نو لو میکنگ...اونلی فار پلے..." اسے اچھے سے ہولڈ کیے شہریار نے اسکے گال کو زبردستی شدت سے چوما تو مشل سر نفی میں ہلاتے خود کو اس سے چھڑوانے لگی تھی

"نہیں نہ...کچھ بھی نہیں...ایسے ایک ایک کر کے آپ اپنی منواتے جائیں گے..."

KZwrites

"نہیں صرف فارپلے کروں گا...اسکے علاوہ کچھ

نہیں..." شہریار نے کمر سے نیچے ہاتھ ڈال کر

اسکو ایک ہاتھ سے کھینچ کر گود میں اونچا

کیا تو مشل اسکے ہاتھ کو اپنی نازک جگہ پر بے

باکی سے مس ہوتا محسوس کر کے بری طرح

مچلی تھی

KZwrites

"میں کچھ بھی کرنے کی اجازت نہیں دوں

گی...فار پلے میں آپ نے سارا کچھ کر لینا ہے۔ے۔

ے...." مشل اسکے ہاتھ کے اتنے بے باک لمس پر

ہی گہرے سانس لینے لگی تھی

"اجازت تم خود دو گی....اندر سے مچل رہی ہو...شکل دیکھو اپنی..." شہریار اسکے چہرے پر ہاتھ رکھتے اسی طرح اسکا چہرہ ہلایا جیسے کچھ دیر پہلے مشل نے کیا تھا،نظروں کی تپش کی انتہا نہیں تھی

KZwrites

"اتنی خوشفہمی...؟ ٹولڈ یو مجھے ایسا کچھ نہیں ہوتا..."

مشل نے اسکا ہاتھ چہرے سے ہٹایا تو شہریار نے ہاتھ واپس اسکی تھائیز پر رکھ کر اسے سہلانا شروع کر دیا تھا

KZwrites

"اچھا چلو ڈیل کر لو،میں صرف پیار کروں گا...باقی اگر تم اجازت نہیں دو گی تو نہیں کروں گا...پرامس...تم کہو گی تو ہی کروں

گا۔۔ورنہ نہیں۔۔۔زبان دے رہا ہوں۔۔۔اچھا

ہے۔۔۔آج پتہ لگ جائے گا کہ کون زیادہ ہمت والا

ہے۔۔کسے زیادہ کنٹرول ہے خود پر۔۔۔" شہریار

اسکو باتوں میں الجھاتے ہوئے بولا تھا۔۔جانتا

تھا کہ وہ اسکی پناہوں میں کتنا تڑپتی ہے

KZwrites

"ایسا ہو ہی نہیں سکتا،آپکو کنٹرول نہیں رہتا

مجھے پتہ ہے۔۔۔آپ ایسے ہی بول رہے

ہیں۔۔۔جتنی ہاٹ میں لگ رہی ہوں۔۔۔آپ کی ابھی ہی حالت خراب ہو رہی ہے۔۔۔" مشل گردن اکڑا کر بولی تو شہریار کا جانداز قہقہہ پانی کی لہروں سے شور کے ساتھ گونجا تھا

KZwrites

"آئی سیڈ آئی پرامس۔۔۔صرف فارپلے۔۔۔۔ کنٹرول تو تم خود کھو دو گی اسکے بعد۔۔۔" شہریار اسکے ماتھے سے ہلکے سے ماتھا ٹکڑاتے بولا

"چیلنج۔۔۔؟؟؟؟" مشل اچھا خاصا آئی رول کرتے اسے چیلنجنگ انداز میں بولی تھی

"پکا پکا چیلنج۔۔۔تمھیں ایسا چھیڑوں گا نہ آج، تم منہ سے اپنی تڑپ کا اقرار کروں گی۔۔۔" کہہ کر شہریار نے اسکے گال کو شدت سے ہونٹوں میں بھرا تو مشل نے سسک کر آنکھیں بند کرتے اس سے چہرہ پیچھے کیا تھا

kzwrites

"You wish....

آپ تھک جائیں گے لیکن کچھ نہیں ملے گا

آپکو...."

KZwrites

"تم خود کہہ کر دو گی سب کچھ...مجھے مانگنا نہیں پڑے گا..." شہریار نے اسکی تھائی کو انگلیوں سے سختی سے بھینچا تو مشل کا سردی سے کپکپاتا جسم اسکے سخت لمس سے گھبرایا سا تھا "آپکو اندازہ ہی نہیں ہے...میں

ضد میں کتنا دور تک جا سکتی ہوں۔۔۔"

"تمھاری ضد کا سفر بھی بہت خوبصورت ہے

مشل۔۔۔" شہریار نے اسکی برہنہ کمر پر بائیاں

ہاتھ پھیرتے اب کی بار نرمی سے اسکا گال

چوما تو مشل آنکھیں سکیڑ کر اسے گھوری تھی

"بعد میں یہ نہ ہو آپ جان بوجھ کر چیلنج ہار

Kzwrites

جائیں۔۔۔اور پھر اپنی من مانی کر لیں۔۔۔ایسے

لڑائی ہو جائے گی۔۔۔مجھے پتہ چلنا چاہئیے کہ

کتنا ضبط ہیں آپ میں۔۔۔" مشل کچھ سوچ کر

بولی تو اسے اپنی ہی شرط پر پریشان ہوتا

دیکھ کر شہریار کا قہقہہ ایک بار پھر اسی

شدت سے گونجا تھا "کہیں تمھیں یہ ہی نہ پتہ

چل جائے کہ خود تم میں کتنا ضبط ہے۔۔۔"

kzwrites

جاری ہے

MAIN TERA BISMIL HOGYA
Shehriyar &Mashal

"تم خود کہہ کر دو گی سب کچھ...مجھے مانگنا نہیں پڑے گا..." شہریار نے اسکی تھائی کو انگلیوں سے سختی سے بھینچا تو مشل کا سردی سے کپکپاتا جسم اسکے سخت لمس سے گھبرایا سا تھا "آپکو اندازہ ہی نہیں ہے...میں ضد میں کتنا دور تک جا سکتی ہوں...."

"تمھاری ضد کا سفر بھی بہت خوبصورت ہے
مشل۔۔۔" شہریار نے اسکی برہنہ کمر پر بائیاں
ہاتھ پھیرتے اب کی بار نرمی سے اسکا گال
چوما تو مشل آنکھیں سکیڑ کر اسے گھوری تھی

KZwrites

"بعد میں یہ نہ ہو آپ جان بوجھ کر چیلنج ہار
جائیں۔۔۔اور پھر اپنی من مانی کر لیں۔۔۔ایسے

لڑائی ہو جائے گی...مجھے پتہ چلنا چاہئیے کہ کتنا ضبط ہیں آپ میں...." مشل کچھ سوچ کر بولی تو اسے اپنی ہی شرط پر پریشان ہوتا دیکھ کر شہریار کا قہقہہ ایک بار پھر اسی شدت سےگونجا تھا "کہیں تمھیں یہ ہی نہ پتہ چل جائے کہ خود تم میں کتنا ضبط ہے..."

KZwrites

"جان بوجھ کر نہیں ہارنا...اگر اب کہہ رہے ہیں کہ کنٹرول ہے تو شو بھی کرنا ہے...ایسے ہنس

ہنس کر مجھے غصہ نہ چڑھائیں..." مشل اسکے
چہرے کو انگلیوں کے دباؤ سے سیدھا کرتے
اسکی آنکھوں میں جھانکی تو شہریار نے فوراً
چہرے کے تاثرات نارمل کیے تھے،آنکھیں ابھی
بھی مسکرا رہی تھیں...ہواؤں کے جھونکوں سے
ماتھے پر آتے بال سر جھٹک کر پیچھے کرتے
شہریار نے بائیاں ہاتھ اسکی کمر پر رکھے
انگوٹھے کو آہستگی سے سہلایا تو مشل نے
بھنویں سکیڑ کر دیکھتے دیکھتے اپنا سر اسکے
کندھے پر رکھ لیا تھا "بتائیں نہ جو میں پوچھ
رہی ہوں-ں-ں---"

KZwrites

"اچھا آئیڈیا ہے ویسے جو تم پوچھ رہی ہو...ہارنے میں بھی مزا ہی آئے گا...ویسے جس کو جسے آزمانا ہے...اسے اپنے طریقے سے آزمانا چاہئیے...کام تو تمھارا بنتا ہے کہ مجھے اچھے سے سیڈیوس کرو اور پھر آگے نہ بڑھنے دو...مگر محنت تو تم سے ہوتی نہیں...ہے نا...بس سیدھا لیٹ کر سر دائیں بائیں کرنا ہوتا ہے..." شہریار پھر سے اونچا ہنستے ہوئے معنی خیز لہجے میں بولا تو

KZwrites

مشل نے سر اٹھا کر ایک نظر اسے ہنستا دیکھ کر واپس جھکتے اسکی سائیڈ گردن پر شدت سے اپنے دانت گاڑے دئیے تھے

"آؤچ۔چ۔چ۔۔۔اتنے تیز دانت ت۔ت۔۔۔دوبارہ کرنا ذرا۔۔یہاں پر ۔۔" شہریار کی بیہودہ سی ایکٹنگ اور گردن سے تھوڑا نیچے اپنے کندھے پر اشارہ کرنے پر مشل اسکو مصنوعی غصے سے گھورتے گھورتے خود بھی ہنسنے لگی تھی

Kzwrites

"سوچ لیں...اتنا زور سے کروں گی کہ چیخیں نکل آئیں گی..." مشل اسکا ہاتھ اسکے کندھے سے ہٹا کر چہرہ اس جانب جرتے وارننگ بھرے انداز میں شریر لہجے میں بولی تھی

KZwrites

"اور بعد میں اتنا زور سے کروں گا کہ آنسو نکل آئیں گے تمھارے..." شہریار نے ہاتھ اسکے سر کے

پیچھے رکھ کر اسکا چہرہ اپنے مزید قریب کرتے سرگوشی والے انداز میں کہا تو مشل ہنستے ہوئے مصنوعی سا چڑ کر اسے کندھے پر ہلکے سے مکے مارتے اسکی گود میں سے کھسک کر اترنے کی کوشش کرنے لگی تھی،شہریار شریر سا ہنستے ہوئے اسے اپنی گود سے نکلنے بھی نہیں دے رہا تھا،نظریں اسکی دودھیا کمر پر پھیلے لمبے بالوں پر پڑیں تو نیچے کو جھولتا کوٹ پکڑ کر اس پر اچھے سے پھیلا دیا تھا۔۔اپنی دائیں جانب موجود اسکے دونوں پاؤں ایک ہاتھ میں مضبوطی سے جکڑ لیے تھے،

kzwrites

اسکا مسلسل اپنی گود میں مچلنا شدید بے

چین کرنے لگا تھا،اتنے دنوں کی دوری ویسے ہی

جان پر بنی ہوئی تھی

KZwrites

"اوئے...ایسے کرو گی تو چینلج بھول کر ٹوٹ

پروں گا تم پر...ہلو مت...." دونوں بازو اسکی

کمر اور پیٹ میں حائل کیے شہریار نے اسے

زبردستی اپنی گود میں ٹھہرایا ہوا تھا

"کیوں ٹوٹ پڑیں گے...؟ چیلنچ چل رہا ہے،مائینڈ
یو...میں تو ایسے ہی تنگ کروں گی..." مشل
دونوں ہاتھ اسکی گردن میں حائل کرتے چہرہ
اسکے چہرے کے قریب کرتے خود کو اسکی لیپ
میں بہت آہستگی سے حرکت دیتے جان بوجھ
کر اسکے صبر کا امتحان بن رہی تھی

KZwrites

"اور جب میں نے تنگ کرنا شروع کیا نہ...سب چیلنجز بھول کر تم نے اندر گھسانے لگ جانا ہے مجھے اپنے...جیسے ہمیشہ کرتی ہو...." شہریار اسکے ہونٹوں کو ہلکا سا اپنے ہونٹوں سے چھو کر ٹیزنگ لہجے میں بولا تو مشل نے سردی سے کانپتے ،اسکے ہاتھوں کی اپنی کمر جنبش سے جھرجھری لی تھی

KZwrites

"میں کوئی نہیں ایسے کرتی کبھی...آپ جھوٹ بولتے ہیں ہمیشہ..." اپنا چہرہ اسکے لبوں کی حدود سے نکال کر مشل نظریں چراتے اسکے کندھے میں چہرہ چھپانے لگی تھی

KZwrites

"رئیلی...؟ تمھاری کسی دن وڈیو بنا کر تمھیں دکھاؤں تو پتہ چلے کیسی شکل بناتی ہو....چلو اندر چلو باقی کہانیاں بیڈ پر سنا لینا...کانپ رہی ہو...." شہریار اسکی لرزتی کمر پیار سے

تھپتھپاتے بولا

"کہانی نہیں ہے یہ۔۔۔سچ بول رہی ہوں۔۔۔آپ
میرے اوپر ایسے الزام نہ لگایا کریں۔۔۔" مشل
اسکی گود سے کھسکتے اتر گئی تو کوٹ نیچے
گر گیا تھا جسکو شہریار نے اٹھتے،جھک
کر پکڑتے فوراً اپنے بازو پر ڈال لیا تھا

KZwrites

"آج میری جان میں پروو بھی کروں گا۔۔۔تمھیں
جو مزے لینے کے بعد خود کو کلین چٹ دینے
کی عادت ہے نہ۔۔۔سیدھا کرتا ہوں آج تمھیں۔۔۔"
اسکے کندھوں پر پر بازو پھیلائے شہریار اسکو
اندر لے آیا تو مشل اسکی باتوں پر دل ہی دل
میں تھوڑا پریشان ہوتے اسے ہی چور نظروں
سے دیکھنے لگی تھی جو دروازے کو اچھے سے
بند کر کے مشل کا کوٹ ہینگنگ سٹینڈ پر ڈال
رہا تھا۔۔۔بلیک آن بلیک میں اسکا لمبا قد ،ماتھے
پر بے ترتیب بکھرے بال ، سانولا سرخ چہرہ،
آنکھوں کی چمک چہرے پر پھیلی معنی خیز

kzwrites

مسکراہٹ۔۔ہر ایک چیز مشل نے گہری نظروں سے نوٹس کی تھی

"میں اتنی آسانی سے سیدھی نہیں ہوتی۔۔۔اور آج آپکو اچھے سے سیدھا نہ کر دیا نہ تو میرا نام مشل نہیں۔۔۔" بال دونوں ہاتھوں سے سلجھا کر کمر پر ڈالتے مشل ٹانگیں لٹکا کر بیڈ پر بیٹھ گئی تو شہریار ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر اسکے بلکل سامنے صوفے پر ڈھے گیا تھا،دائیں ہاتھ سے اپنے چہرے کو سہلاتے وہ بمشکل اپنی

KZwrites

مسکراہٹ کو قابو کر رہا تھا جو مشل کی باتوں پر اسکے چہرے پر مسلسل چھائی ہوئی تھی

"کیا چالاکی چل رہی ہے اب تمھارے دماغ میں۔۔۔؟ ویسے میں تو آلریڈی فلیٹ ہوں تم پر۔۔۔اور کیسے سیدھا کرو گی مجھے۔۔۔؟ "

شہریار کی لمبی ٹانگیں مشل کے پاؤں سے تھوڑے سے فاصلے تک آرہی تھیں۔۔۔بات کرتے کرتے شہریار نے اپنا پاؤں آگے کر کے مشل کے پاؤں کے نچلے حصے کو چھیڑنا شروع کیا تو

kzwrites

اس کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ پھیلنے لگی تھی

"چالاکی میرے دماغ میں نہیں آپکے چہرے سے جھلک رہی ہے..." مشل اپنے پاؤں سے اسکے پاؤں کو دبا کر فرش سے لگاتے بولی تھی

KZwrites

"پاس آکر بیٹھو میرے..." شہریار نے صوفے پر

اپنے پاس ہاتھ رکھ کر مشل کی طرف دیکھتے کہا تو مشل نے اسکے پاؤں کو مزید زور سے پریس کرتے سر نفی میں ہلایا تھا "کیوں آؤں پاس۔۔؟"

KZwrites

"آؤ نہ یاررر۔۔باتیں کرنی ہیں تم سے۔۔۔" شہریار کے کہنے کی دیر تھی کہ مشل فوراً اٹھ کر اسکے پاس آئی اور اچھل کر اسکے پاس صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔بائیاں بازو

اسکے پیٹ سے گزار کر ڈھیلے سے انداز میں اسے چپک گئی تھی "کریں باتیں---"

"مشل تم سے اتنا پیار کرتا ہوں میں کہ---" شہریار نے اپنا بازو کندھے پر پھیلا کر اسکا سر اپنے سائیڈ سینے سے لگایا تو مشل مزید کوزی ہو کر اس میں گھسنے لگی تھی "کہ---؟"

KZwrites

"کہ ابھی شدید طلب کے باوجود بھی۔۔۔تم پر پورا حق رکھنے کے باوجود بھی۔۔اتنی مہنگی بکنگ کروانے کے باوجود بھی۔۔۔تین چار دنوں سے مسلسل آج کی رات کس کس طرح تمھیں پیار کرنا ہے ، سوچنے کے باوجود بھی۔۔اگر تم میرے پیار کا امتحان لینا چاہتی ہو تو۔۔۔"

شہریار نے دھیمے مگر شریر سے لہجے میں بولتے ہوئے بات ادھوری چھوڑتے اسکو مزید خود میں بھینچا تھا

"تو۔و۔و۔و۔۔؟" مشل اسکی باتوں پر سرخ پڑتے

kzwrites

اپنا چہرہ اسکی سخت گرفت میں بمشکل

موڑتے اسکی طرف دیکھ کر بولی تھی

"تو شاید میں اس امتحان میں۔ں۔۔۔" شہریار

ہلکا سا مسکراتے ،چہرہ اسکی جانب جھکائے

آنکھوں میں دیکھتے بول رہا تھا

KZwrites

"فیل ہو جائیں گے۔۔۔؟ مجھے پتہ تھا آپ جان کے

تنگ کر رہے ہیں مجھے۔۔آپ نے بکنگ کے پیسے پورے کر کے رہنا ہے۔۔ہے نا۔۔۔" مشل اپنے گلے میں موجود اسکے بازو کو زور ست دبوچتے لڑنے والے انداز میں بولی تو شہریار کا قہقہہ کمرے میں گونجا تھا

KZwrites

"اور نہیں یار۔ر۔ر۔۔۔تم حکم کرو،باہر سو جاتا ہوں ٹھنڈی ہوا میں۔۔فرش پر۔۔" شہریار نے اپنی مسکراہٹ بمشکل کنٹرول کرتے اسکے بالوں

کو پیار سے کان کے پیچھے کرتے ،چہرہ مزید جھکا کر اسکے ماتھے کو نرمی سے چوما تھا

"واقعی...؟ اتنا مان رکھیں گے آپ میری مرضی کا...؟ ہاؤ سویٹ..." مشل اسکی باتوں میں آ کر آنکھیں پھیلاتے ہوئے اسکو دیکھنے لگی تھی، اسکا نرم سا لمس اتنا پیارا لگا تھا کہ خود کو مزید ڈھیلا چھوڑتے وہ اسکے پیٹ پر بازو پھیلا ئے اس کی سائیڈ کمر سے چپکنے لگی تھی

KZwrites

"ایسے کہہ رہی ہو جیسے پہلے کبھی نہیں رکھا تمھارا مان...ہمیشہ تمھاری مرضیوں پر ہی چلتا آیا ہوں..." شہریار نے اسکے سر پر پیار سے ہلکا سا تھپڑ لگاتے کہا تھا

"نہیں نہ...آج سپیشل پلیس ہے نا اس لیے آج کی زیادہ اہمیت ہے..." مشل اپنا سر سہلاتے

KZwrites

بولی تھی

"ہمم۔۔۔آج کی واقعی زیادہ اہمیت ہے۔۔۔آج تم۔۔۔لگ بھی تو اتنی خوبصورت رہی ہو۔۔۔" گرم بھاری سے لہجے میں کہتے ہوئے شہریار نے اسکے کندھے پر اپنا بائیاں بازو پھیلائے ، دوسرے ہاتھ سے اچانک اسکے سینے کو ڈریس کے اوپر سے بے باکی سے دبایا تو مشل جو پرسکون سی بیٹھی تھی ،اچھل کر سیدھی ہو کر اسے گھوری تھی

kzwrites

"کیا بدتمیزی ہے۔ے۔ے۔۔۔ایسے تھوڑی کرتے
ہیں۔۔۔" ہاتھ سینے پر رکھے مشل نے اسے باقاعدہ
ڈانٹ دیا تھا ، شہریار کے چہرے پر پھیلی
کمینی سی مسکراہٹ نے مزید خائف کر دیا تھا

KZwrites

"کیسے کرتے ہیں پھر۔۔۔؟ بتاؤ۔۔۔ویسے کر لیتے
ہیں۔۔۔" ٹیک صوفے سے ہٹا کر بائیاں ہاتھ اسکے

پاس رکھ کر شہریار نے چہرہ جھکا کر نظریں اسکی سبز آنکھوں میں گاڑیں تو مشل نے اسے گھورتے گھورتے اپنا ڈریس کندھے سے ٹھیک کیا تھا جو شہریار کے چھونے سے کندھے سے سلپ ہو کر ڈھلک گیا تھا

KZwrites

"بعد میں بھی اترنا ہی ہے۔۔۔ایسے ہی رہنے دو۔۔۔" نظروں سے نظریں ملائے شہریار نے ہاتھ اسکے کندھے پر رکھ کر پھر سے ڈریس کو اسی جانب سے نیچے کھینچا تو مشل نے رزسٹ کرتے پھر

سے ڈریس کو کندھے سے درست کر لیا تھا

"واٹ۔ٹ۔ٹ۔۔۔؟ چیلنج تو کرنا ہے نا۔۔۔گھبرا کیوں رہی ہو۔۔۔؟"

، شہریار تیسری بار ڈریس کھینچ کر نیچے کرتے ہاتھ اسکے برہنہ اپر آرم پر جمائے چہرہ اسکے چہرے کے مقابل کرتے بولا تو مشل نے ماتھے پر سلوٹیں بڑھاتے جواب دینے کے لیے اپنے لب کھولے ہی تھے کہ شہریار نے آنکھیں موند کر

KZwrites

اپنے ہونٹوں کے قبضے میں اسکے ملائم لب بھر
کر نرمی سے چومتے اسکے چہرے کو اپنے
دوسرے ہاتھ سے تھام لیا تھا۔۔۔بہت پیار سے
اسکے نچلے ہونٹ کو اپنے ہونٹوں میں دبا کر نم
کرتے شہریار نے اپنے ہاتھ کی گرفت اسکے بازو
پر بڑھاتے بائیں ہاتھ سے اسکے چہرے کو جکڑ
لیا تھا۔۔۔ہونٹوں پر گرفت جتنی نرم تھی بازو
اور چہرے پر گرفت اتنی ہی مضبوط ہوتی جا
رہی تھی۔۔۔مشل کا ایک ہاتھ اپنی گود میں تھا
اور دوسرے ہاتھ کو صوفے پر جمائے وہ خود کو
سہارا دے رہی تھی ،کمر پیچھے کو بل کھا رہی

kzwrites

تھی

نچلے لب کو کچھ پل یونہی نرمی سے

محسوس کرتے شہریار نے چہرہ اس سے الگ

کرتے آنکھیں کھولیں تو تشنہ سی نظریں اس

سے ملی تھیں۔۔۔اسکی خوبصورت ہلکی سی

سرخ ہوتی سبز آنکھوں میں پھیلا کاجل۔۔۔سرخ

بھرے بھرے ہونٹ۔۔۔مغرور سی ناک۔۔۔روشن

ماتھا۔۔۔اسکے ایک ایک نقش کو نظر بھر کر

دیکھتے شہریار نے پھر سے اسکے ادھ کھلے

KZwrites

ہونٹوں پر اپنے گرم لب رکھے تھے۔۔۔بہت پیار

سے انہیں چومتے۔۔۔انکی مخصوص خوشبو خود

میں اتارتے اب کی بار آنکھیں موند کر یک دم

شدت اختیار کی تو مشل نے بے خود ہوتے

صوفے پر دھڑا ہاتھ اٹھا کر اسکے چہرے پر رکھا

تھا۔۔اپنے ہونٹ اسکی سخت گرفت میں جکڑے

محسوس کر کے پل میں جان ہوا ہوئی تھی

kzwrites

ہونٹوں کو تشنگی سے چومتے وہ دائیاں ہاتھ

اسکے بازو سے ہٹا کر ڈریس کو مزید نیچے کو

کھسکاتے ابھرے برہنہ سینے کو انگلیوں سے
چھو کر محسوس کرنے لگا تو مشل نے گود میں
پڑے ہاتھ کو حرکت دیتے اسکے ہاتھ کو زور سے
پکڑ لیا تھا۔۔۔سانسیں پہلے ہی ہونٹوں پر اسکی
شدت سے اکھڑنے لگی تھیں

KZwrites

"تمھاری یہ چھوٹی سانسیں۔۔۔بہت
پیاری لگتی ہیں مشل۔۔۔" ایک پل کو اسکے

ہونٹوں کو خود سے الگ کرتے شہریار نے نظریں اسکی گھبرائی آنکھوں میں گاڑتے ، اسکا رزسٹ کرتا ہاتھ پکڑ کر اسکی کمر کے پیچھے اپنے دوسرے ہاتھ کی گرفت میں لیتے نظروں کا رخ اسکے ڈریس میں سے ہلکے سے چھلکتے دودھیا ابھار کی جانب کیا تو مشل خود کی طرف دیکھے بغیر ہی نظروں میں اپنے ابھرے جسم اور ڈریس کی بگڑی حالت دیکھ کر سانسیں روکنے لگی تھی...کمرے کی مدھم سی روشنی میں اسکی نظروں کی تپش نے پل میں حالت بگاڑی دی تھی

kzwrites

"ہاتھ تو چھوڑیں میرا..." اسکے لبوں کا بے تاب سا لمس اپنے کندھے پر محسوس کرتے وہ اسکی تڑپ کو اچھے سے پنپ گئی تھی

KZwrites

"دوبارہ روکنا نہیں پھر...جس بات سے منع کیا ہے وہ میں نہیں کروں گا...لیکن ایسے...رزسٹ نہیں..." اسکے کندھے کو اپنے ہونٹوں سے

سختی سے سک کر کے اچھا خاصا سرخ کرتے شہریار نے یک دم اسکے ہاتھ آزاد کیے تو مشل نے پیچھے کو گرتے گرتے اسکی شرٹ کا کالر تھام کر خود کو سہارا دیا تھا...کالر پکڑنے سے شہریار کا چہرہ خودبخود اسکے چہرے پر جھک گیا تھا

KZwrites

"آزماؤ تو مجھے..." شہریار نے ہاتھ اسکی بینڈ ہوتی کمر پر رکھ کر اسے سہارا دیتے اپنا تپتا ہوا چہرہ اسکے سرخ کندھے سے مس کیا تو

مشل نے ہاتھ اسکے کالر سے ہٹا کر چہرے پر رکھے تھے "میں...کیسے...مجھ سے نہیں ہورہا..."

"ٹیز کرو مجھے...اگنائیٹ کرو....سب آتا ہے تمھیں...معصوم نہیں بنو..." شہریار کندھے کو نرمی سے چومتے اسکی گردن کی طرف آیا تو مشل ہمیشہ کی طرح گردن پر اسکے لمس سے گدگدا کر تڑپتے اسکا چہرہ کھینچ کر گردن

KZwrites

سے ہٹاتے چہرے کے قریب کرنے لگی تھی

"بلکل ایسے ہی...گڈ گرل...." اسکے ہونٹوں کے
پاس اپنے ہونٹ کرتے شہریار نے اپنے ہونٹ
تھوڑے سے کھول کر اسکے گال پر رگڑے تو
مشل گھرے سانس لیتے اپنا چہرہ سرکا کر ہونٹ
اسکے ہونٹوں کے قریب لے آئی تھی

KZwrites

"کم آن..." اپنے چہرے پر دھڑے مشل کے نازک

ہاتھ پر ہاتھ رکھتے شہریار نے اسکے ہونٹوں پر

بھی ہونٹ رگڑے تو مشل نے بے چین ہو کر

اسکے نچلے لب کو اپنے ہونٹوں میں بھرا

تھا...دونوں نے ایک ساتھ آنکھیں موندی

تھیں...مشل کے بھرے بھرے ہونٹوں کے لمس نے

شہریار کے جسم کو جیسے آگ کی بھٹی میں

بھڑکا دیا تھا...پورے بدن میں ایک بہکی سی

سنسنی سی ہوئی تھی...ہاتھ اسکی برہنہ کمر پر

سرکاتے پورے بازو کے سہارے اسے ہولڈ کرتے وہ

اسکے بالائی لب کو سختی سے چوم کر اپنی

kzwrites

زبان کے لمس سے اسے مزید بے چین کرنے لگا تھا...مشل کا ہاتھ اسکے ہونٹوں کا لمس اپنی زبان پر محسوس کرتے شہریار کے چہرے سے لڑکھڑا کر اسکی گردن پر گر گیا تھا....وہ کبھی اسکے ہونٹوں کو سک کر رہا تھا تو کبھی اسکی زبان سے اپنی زبان ملاتے اپنی شدت اپنی تڑپ اس پر نچھاور کرتے اسے پلوں میں پھر سے بوکھلانے لگا تھا...دوسرا ہاتھ چہرے سے ہٹ کر نیچے کو سرکتے پھر سے نیچے کو آگیا تھا...پوری بت باکی سے اسکے ابھار کو دباتے وہ ہونٹوں پر شدت بڑھانے لگا تھا...مشل نے اپنے

kzwrites

ہونٹ اس سے چھڑوانے کی سعی کی تو شہریار
نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسکو دیکھتے اپنا
چہرہ ہلکا سا اس سے پیچھے کیا تھا

KZwrites

"تمھیں میری قربت کی طلب ہوتی ہے نا
مشل۔۔۔جیسے میں تڑپتا ہوں تم سے دور رہ کر
تم بھی ویسا محسوس کرتی ہو نا۔۔؟ بتاتی
کیوں نہیں ہو مجھے۔۔" شہریار نے تشنہ نظروں
سے اسے دیکھتے ،اتنے گھمبیر لہجے میں اسکی
آنکھوں میں جھانک کر سوال کیا کہ مشل فوراً

نظریں جھکا کر اپنی بے ترتیب سانسیں بحال کرنے لگی تھی۔۔۔ہونٹ اسکی شدت سے جلنے سے لگے تھے

KZwrites

"کیوں ضدی بنتی ہو مشل۔۔۔" شہریار نے سینے سے ہاتھ ہٹا کر اسکی ٹھوڑی کے نیچے رکھتے نرمی سے اسکا چہرہ اوپر کیا تو دوبارہ دونوں کی نظریں ملی تھیں۔۔۔مشل اسکے بدلے لہجے

کی تاب نہیں لا پا رہی تھی...اسکی آنکھوں میں اترتا جنون دیکھ کر مشل کو سارے چیلنج ہوا ہوتے محسوس ہوئے تھے،سانسیں اتنی تیز تھیں کہ کچھ بھی بولنا محال تھا

KZwrites

"بولو مشل..." شہریار نے ہاتھ ٹھوڑی سے ہٹا کر اسکے کان کی لو کو اپنی انگلیوں سے چھیڑتے چہرہ اسکے قریب کر کے زبان سے آہستگی سے چھوا تو مشل کرنٹ کھا کر پیچھے کو کھسکی تھی

"یہاں نہیں کیا کریں۔ں۔ں۔۔۔" شہریار نے اسکی کمر کے پیچھے رکھا ہاتھ اوپر کو کھسکا کر سر کے پیچھے رکھتے واپس اسکا چہرہ اپنے سامنے کر لیا تو ایک بار ان کی نظریں پھر سے ملی تھیں۔۔۔شہریار نے بھنویں اچکا کر کچھ بولے بغیر سوال کیا تو مشل نے بھی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

kzwrites

"کیا پوچھ رہا ہوں۔۔۔؟" کہتے ہوئے شہریار نے

جان بوجھ کر لب اسکے کان پر پھیرے تو مشل

کا بے پناہ مچلنا اسکے چہرے پر مسکراہٹ

بکھیرنے لگا تھا

KZwrites

"کیا پوچھ رہے ہیں۔ں۔۔؟" مشل نے دونوں ہاتھ

اسکے چہرے پر رکھ کر زبردستی اسکا رخ اپنی

جانب کیا تھا،گردن پر کان کے آس پاس اسکا

لمس بلکل ہی ناقابل برداشت لگتا تھا

"شرم آتی ہی ایکسیپٹ کرتے ہوئے...؟ جو بھی محسوس کرتی ہو...؟ " شہریار نے سر کے پیچھے رکھے ہاتھ سے اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتے سوال کیا تو مشل نے سر کو ہلکی سی ہاں میں جنبش دیتے ایک دم انتہائی زیادہ شرما کر اپنا چہرہ اسکی گردن میں چھپایا تو شہریار کا دل اسکے چہرے پر چھائے رنگ دیکھ کر تیزی سے دھڑکا تھا

Kzwrites

"میری جان ہو تم۔م۔م۔۔۔"

"ادھر آؤ۔۔۔۔"

KZwrites

"آؤ نہ۔۔۔" شہریار نے تھائی سے کھینچ کر اسے اپنی گود میں کر لیا تو مشل نے اپنے دونوں پاؤں صوفے کے بازو سے ٹکاتے خود کو اسکی لیپ میں ایڈجیسٹ کرتے ڈریس کو بھی کندھے

سے ٹھیک کر لیا تھا،اپنے ہلکے سے اقرار کرنے پر بھی چہرے سے مسکراہٹ جا ہی نہیں رہی تھی، نظریں اس سے ملانا بھی مشکل ہو رہا تھا

"تم جب شرماتی ہو تو لگتا ہی نہیں کہ یہ تم ہو۔۔۔ادھر تو دیکھو۔و۔و۔۔۔" شہریار نے ہنستے ہوئے اسکے چہرے کی طرف دیکھا تو مشل نے اپنا چہرہ بازو میں چھپا کر سر اپنے گھٹنوں پر رکھا تو شہریار اسے شرماتے دیکھ کر مزید کِھل کر مسکراتے اسکی کمر پر پھیلے بالوں پر ہاتھ

KZwrites

پھیرنے لگا تھا

"شرما کیوں رہی ہو...؟ تمھیں پتہ ہے جتنا تم

اوپن اپ ہو گی اُتنا ہی اچھا لگے گا

تمھیں..."شہریار نے جھک کر اسکی کمر پر لب

رکھتے اسکے بال ہٹا کر ایک طرف کرنا شروع

کیے تو مشل نے اسکے گرم سے لمس پر سر

گھٹنوں سے اٹھا کر اسے دیکھا تھا ،چہرہ سرخ

kzwrites

ہوئے جا رہا تھا "مجھے نہیں ہونا زیادہ فرینک

آپ سے..."

"کیوں-ں-ں نہیں ہونا...؟؟" کہتے ہوئے شہریار نے

اسکی کمر سے ہاتھ نیچے لیجاتے اسکے گداز

جسم کو سہلانا شروع کیا تو مشل سے سٹل

رہنا مشکل ہونے لگا تھا

kzwrites

"آپ زیادہ فرینک ہو جائیں گے پھر۔ر۔ر۔۔۔" اپنی

تھائیز میں اسکے منہ زور ہوتے جسم کی تپش

سے لفظ ڈگمگانے لگے تھے

kzwrites

"تو ہونے دو نہ۔۔۔کیا جاتا ہے تمھارا۔۔۔" شہریار نے

ہتھیلی کا زور اسکی تھائی چین کے پاس

بڑھاتے اسکے ہونٹوں کو ہلکا سا اپنے ہونٹوں سے

مس کرتے کہا تو مشل نے نفی میں سر

ہلا کر اپنی آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھ لیا

تھا۔۔۔شہریار کے ہاتھوں کی بے باکیوں پر چہرہ تپنے لگا تھا

"خود ہی اپنی فیلنگز شئیر کرو مشل۔۔۔"

"ورنہ بہت برا ستاؤں گا۔۔۔"

"رلا دینا ہے تمھیں میں نے اور سننی بھی نہیں پھر تمھاری۔۔۔" شہریار اسکو بیک گردن سے

KZwrites

مضبوطی سے تھامے چہرہ اپنے قریب رکھے
اسکے ہونٹوں کو اپنی حدود میں کرتے ایک بار
پھر سے محسوس کرتے ٹھہر ٹھہر کر بولنے لگا
تھا۔۔دوسرے ہاتھ سے اسکی تھائی کو اپنی
مٹھی میں بھرتے وہ اسے اپنے سخت ہوتے جسم
سے ٹیز کیے جا رہا تھا۔۔۔اسکے ہونٹوں کو وہ بار
بار سک کر کے چھوڑ رہا تھا

kzwrites

"شہریار۔ر۔ر۔۔۔ایسے نہیں بات کریں۔۔۔آپکا۔ا۔ا۔ا۔ا
ٹیسٹ ہے میرا نہیں۔۔" مشل تھوڑی سہمے لہجے

میں لاڈ سے بولتے اسکے ہونٹوں کے پاس لب رکھنے لگی تو اسکی ادا پر شہریار کے ہونٹوں پر گھری مسکراہٹ ابھری تھی

KZwrites

"وہی تو سمجھا رہا ہوں۔۔۔میرا امتحان لینے کے چکر میں تم نے خود ڈھیر ہو جانا ہے میرے سامنے۔۔۔پھر کیا کرو گی۔۔۔؟" شہریار نے ہاتھ اسکی تھائیز سے کھسکا کر تھوڑا اوپر کر کے لو ہینڈلز پر رکھتے ،خود کو تھوڑا اوپر کو لفٹ کرتے اسے گود کے درمیان ایڈجیسٹ کیا تو

مشل اسکی بے باکیوں پر سرخ انار ہونے لگی تھی

"Red is your color,I can't take my eyes off you

KZwrites

یار۔۔۔" شہریار اسی کندھے سے جانے کتنی بار پھر سے ڈریس کو کھسکاتے ہوئے نظریں اسکے چہرے پر ٹکائے بولا تھا۔۔۔ ریڈ لپ کلر اسکے ہونٹوں پر ابھی تک بلکل پرفیکٹ لگا ہوا تھا

"آپ۔۔۔بھی۔۔۔اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔" مشل غیر
مخصوص انداز میں اپنے بال کندھے سے آگے
کرتے بولی تو شہریار نے بھی اسی غیر
مخصوص طریقے سے اسکے بال واپس پیچھے
کر دئیے تھے "یہ لپ کلر کیوں نہیں اترا آج۔۔۔"

KZwrites

"یہ کِس پروف ہے۔۔۔نہیں اترے گا۔۔۔یہ

دیکھیں..." مشل نے اب کی بار بہانے سے کندھے

سے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے دونوں ہاتھوں میں

کیتے اس پر کِس کی تو شہریار کے ہاتھ پر

کوئی نشان نہیں آیا تھا

KZwrites

"اسکی تو ایسی کی تیسی..." کہہ کر شہریار

ہاتھ اسکے ہاتھوں سے نکال کر واپس اسکے

کندھے پر رکھتے پھر سے اسکے ہونٹوں کو اپنے

قبضے میں لے کر دیوانگی سی انکو چومنے لگا

تھا....کندھے پر موجود سرخ نشان کو انگوٹھے

سے سہلاتے اسکے بالائی ہونٹ کو اپنے دانتوں
سے آہستگی سے کھینچ کر چھوڑا تو مشل نے
نفی میں سر ہلاتے اسکی جانب دیکھا تھا لیکن
نظروں میں رزسٹنس کی بجائے ایک طلب سی
تھی...ہونٹ بھی جوں کے توں کھلے تھے

KZwrites

کچھ پل اسکے ادھ کھلے ہونٹ اسکی تشنہ سی
نظروں کو دیکھتے شہریار اسکے اسی ہونٹ کو
اپنے ہونٹوں میں نرمی سے بھر کر سک کرتے
اسکے دونوں گالوں پر اپنے انگوٹھے پھیرنے لگا

تھا...اس کی تپش میں کھو کر مشل آہستگی

سے غیر مخصوص انداز میں ہاتھوں سے اسکی

گردن ہولڈ کیے خود بھی اسے محسوس کرنے

لگی تو شہریار کا دائیاں ہاتھ اسکے چہرے سے

ہٹ کر اسکی گود میں گرا تھا...ماتھے پر ایک

شِکن بے حد گہری ہوئی تھی...اسکا یوں

خاموشی سے ساتھ دینا دل کو الگ لے پر

دھڑکانے لگا تھا...مشل کے ہاتھ

ابھی بھی اسکی گردن پر موجود تھے....شہریار

اپنے جسم میں حرارت کی شدت بڑھتی

محسوس کرتے اپنی پینٹ سے تنگ ہونے لگا

kzwrites

تھا۔۔نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اپنا چہرہ اسکے
چہرے سے فاصلے پر کرتے آنکھوں کو ایک ہاتھ
سے ملنے لگا تو مشل اپنی ہتھیلی اپنی ہونٹوں
پر پھیرتے ان پر موجود نمی کو چھو کر
محسوس کرنے لگی تھی

KZwrites

"ایک منٹ۔۔" کہہ کر شہریار اسے سائیڈ کمر سے
ہولڈ کرتے پیچھے کو گرا کر کھڑے ہوتے انڈریس
ہونے لگا تو مشل کہنیوں کے بل لیٹے مزید
پیچھے کو کھسکتے اسے دیکھے جا رہی تھی

جو چہرے پر سنجیدہ سے تاثرات لیے سب کچھ اتار چکا تھا

"بہت ڈھیٹ ہے تمھاری لپ اسٹک ویسے....."صوفے پر گھٹنوں کے بل بیٹھتے مشل کو بازو سے کھینچ کر اپنے مقابل بٹھایا تو مشل نے نظروں کا رخ اسکے چہرے کی جانب کر لیا تھا "میری طرح ڈھیٹ ہے...؟"

KZwrites

"تم تو ڈھیٹ نہیں ہو...صرف بننے کی ایکٹنگ کرتی ہو.. دو منٹ میں پگھلا سکتا ہوں تمھیں..." اسکی لوئیر لیگ کو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھنچتے شہریار نے وہی ہاتھ اسکی ملا ئیم جلد پر اوپر کی جناب سرکایا تو اسکا سلک کا ڈریس بھی اوپر ہو گیا تھا...ہونٹ پھر سے اسکے ہونٹوں کے قریب ہوئے تھے

KZwrites

"یہ نہیں اترے گی شہریار...آپ میرے ہونٹ نہ زخمی کر دینا...جلن ہوتی ہے پھر..." مشل اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے بولی تو شہریار نے سنجیدہ سی نظروں سے اسے دیکھتے اسکے ہاتھ کی پشت کو سختی سے چوما تھا ، ہاتھ اسکی ڈریس کے اندر سے مڈ لینتھ ٹائٹس تک پہنچ گیا تھا

KZwrites

"جلن تو آج بہت ہو گی تمھیں...کہاں کہاں سے

روک سکو گی..." شہریار نے اسکے کان میں

سرگوشی کرتے گھٹنوں کے بل بیٹھے اسکی

ٹائٹس کھینچ کر اتار دیں تو مشل پیچھے کی

جناں صوفے پر ڈھے گئی تھی....ڈریس اوپر کو

سپ ہونے پر اسکی دودھیا خوبصورت ٹانگیں

شہریار کی نظروں میں آئیں تو لوئر لیگز پر ہاتھ

پھیرتے پھیرتے وہ اسکی تھائز تک پہنچا اور

جھک کر اسکی تھائی میں موجود چین پر اپنے

لب رکھ دیے تو مشل اسکے تپتے ہونٹوں کے

لمس پر بری طرح کرنٹ کھا کر پیچھے کو

کھسکتے اپنی ٹانگیں اسکے وجود کے نیچے

kzwrites

سمیٹنے لگی تھی

KZwrites

"کھلا رہنے دو انہیں۔۔۔" ہاتھ تھائی کے درمیان

رکھ کر تھوڑا سا گیپ بناتے شہریار اس پر جھکا

اسکی تھائز کو جگہ جگہ سے چوم رہا تھا۔۔۔اپنے

ہاتھ سے اسکی جلد کو نرمی سے سہلاتے وہ

اپنے ہونٹوں سے اسکو خود میں سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا...لب پوری بے باکی سے تھائیز کی اندر کی جانب میں محو گردش تھے...ہاتھوں سے اسکی ڈریس کو مزید اوپر کرتے انڈیز کو چھیڑتے وہ اسے پوری طرح اپنے تابع کرنے کے درپے تھا...مشل اپنی ڈریس کو اپنی اپر تھائی تک کرنے کی کوشش میں اسکے لبوں کی شدت سہتے کانپ گئی تھی...اسکے ہونٹوں کا گرم لمس اپنی ٹانگوں پر بکھرتا محسوس کرتے وہ خود پر طاری ہوتی مد ہوشی کو قابو کرنے کی کوشش میں ابھی ہی آدھی

kzwrites

ہونے لگی تھی۔۔۔اسکا یوں ایک دم اتنا شدت سے چھونا۔۔۔اپنا چہرہ تھائیز پر رگڑنا۔۔۔بئیرڈ سے سہلانا۔۔۔چومنا۔۔۔مشل پلوں میں ہی گہرے سانس لیتے مچلنے لگی تھی

KZwrites

"شہریار۔۔ش۔۔۔آہہ۔۔۔" ٹوٹتی بکھرتی سانسوں کے درمیان بولتے مشل نے اسکے ہونٹوں کا گہرا لمس تھائی چین کے قریب محسوس کرتے اسکے سر کے بالوں کو کھینچ کر اسے وہاں سے ہٹانے کی کوشش کی تو شہریار کے ہونٹوں کا رخ

مزید اوپر کو ہوا تھا۔۔اسکے جسم کی مانوس سے خوشبو اعصاب پر سوار ہونے لگی تھی۔۔۔اسکی ملائیم جلد کو ہونٹوں میں بھر کر زبان سے لِک کرتے وہ اسکے مچلتے وجود کو کانپنے پر مجبور کرنے لگا تھا

KZwrites

"مجھے بیٹھنے دیں۔ں۔ں۔۔۔" مشل اپنے آپکو اسکے ذرا سے لمس کے آگے بے بس سا محسوس کرتے،خود کو مضبوط کر کے اٹھنے کو کوشش میں سخت لہجے میں بولی تو شہریار چین کے

پاس سختی سے لب رکھتے سیدھا ہو کر بیٹھا تھا،چہرے پر ہلکا ہلکا پسینہ آیا ہوا تھا،سانسیں تیز ہو رہی تھیں،نظریں بہک رہی تھیں

"یہاں بیٹھ جاؤ..." اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی تھائیز کے قریب کرتے شہریار نے بھاری سے بہکے لہجے میں کہتے اسکی آنکھوں میں جھانکا تھا

KZwrites

"جی نہیں..." مشل اسکے ہاتھ کو پکڑ کر سہارا

لیتے اٹھ کر بیٹھتے اپنا ڈریس ٹانگوں ہر درست کرنے لگی تھی،نظریں اس سے ہٹا کر اپنے چہرے کے تاثرات نارمل کرتے سانسیں تیز ہونے سے روکنے کی کوشش میں مزید تیز سانسیں لینے لگی تھی

KZwrites

"کبھی تو ہاں کر دیا کرو..."

"پاگل لڑکی..."

"کیوں خود کو پریشان کرتی ہو..."

"امبیریس کر دوں گا آج ،بتا رہا ہوں تمھیں..."

گردن کو سامنے سے ہولڈ کر کے اسکی کمر صوفے کی بازو سے لگاتے شہریار نے اسکا ڈریس پھر سے ٹانگوں سے اونچا کرتے اپنی انگلیاں اسکی اِنر تھائز میں سرکاتے سرخ undies کو چھوا تو مشل نے اسکا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے زور سے پکڑ لیا

KZwrites

"کیا کر رہے ہیں۔ں۔ں۔۔" اسکی انگلیوں کے لمس کو وہاں محسوس کرتے مشل کے چہرے کے رنگ بدلے تھے

KZwrites

"چیلنج جیتنے کی تیاری کر رہا ہوں ۔۔" شہریار اسکے ہاتھ کو اپنے ایک ہاتھ کے قبضے میں کرتے اسکے سر کے پیچھے لے گیا اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اپنا دوسرا ہاتھ کبھی اسکی

تھائز پر سرکانے لگا تو کبھی اسکی انڈیز کو
چھیرتے اپنی انگلیوں سے اسکو ایسےچھونے لگا
کہ مشل بار بار اپنا جسم موو کرنے پر مجبور
ہونے لگی تھی۔۔۔مشل کے چہرے پر پسینہ آتے
دیکھ کر شہریار نے کھینچ کر اسکی انڈیز کو
ریموو کر دیا اور اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے ہٹا کر
اسکی ڈریس کو قدرے اونچا کر کے اسکے پیٹ
پر لب رکھے تو مشل اسکی داڑھی کی
چبھن۔۔۔زبان کی گرم سی نمی پر پگھلنے لگی
تھی۔۔۔اسکا اتنی دیر سے مسلسل چومنا۔۔۔یوں
چھونا جان مشکل میں ڈالے ہوئے تھا

KZwrites

"ایسے تو نہیں کہا تھا میں نے۔۔وہ تو۔۔۔میں
نے۔۔۔آہہ۔۔۔نہیں کریں۔۔ں۔ں۔ں۔۔۔" اسکے بولتے
بولتے اسکی ہر بات ان سنی کرتے شہریار اسکی
کمر کے خم کو ہونٹوں میں بھرتے دوسرے ہاتھ
سے اسکی بھیگتی جلد کو انگلیوں سے بے باک
انداز میں مسلنے لگا تو مشل کا لہجہ کانپ اٹھا
تھا۔۔۔اسکے انگوٹھے کا مسلسل ایک ہی جگہ پر
بڑھتا دباؤ جان لبوں پر لانے لگا تھا

KZwrites

"مجھے کسی بھی چیز کی اجازت نہیں دینی
چاہئیے تھی۔۔۔"

"سٹریٹ فیس بنا کر رکھتی ہوں۔۔۔"

"یہ میری شکل پڑھتے ہیں۔۔"

KZwrites

"آوازیں کیوں نکل رہی ہیں میری اتنی بری۔۔"

"کنٹرول مشل۔۔" اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اسکے بالوں میں پھنسائے وہ اسکا سر دور تو کر رہی تھی مگر اسکے ہونٹوں کا گرم لمس اپنے لوئر بیلی پر محسوس کرتے وہ مدہوش ہوئے جا رہی تھی۔۔۔اسکی انگلیوں کو اپنے نم لمس میں بھیگتا محسوس کرتے بے بسی سے آنکھیں سرخ ہونے لگی تھیں

KZwrites

"تمھیں خود ہی نہیں پتہ ہوتا مشل کہ تم چاہ کیا رہی ہوتی ہو..." شہریار نے اسکے بیلی بٹن کے پاس ہلکے سے بائٹ کی تو مشل تڑپ کر اپنی دونوں ٹانگیں ایک دوسرے سے جوڑ کر کے قدرے بینڈ ہو گئی تو شہریار کا ہاتھ اسکی تھائز کے

اوپر والے حصے میں پھنس گیا تھا...شہریار اپنے ہاتھ کو ایسے ہی حرکت دینے لگا تو مشل نے واپس ٹانگیں کھول دی تھیں...اپنے ہاتھوں کے سہارے ہلکا سا اٹھ بیٹھی اور شہریار کی

KZwrites

طرف ہلکی سی نم نظروں سے دیکھنے لگی تھی۔۔۔چہرے پر پسینے کے قطروں نے گھر کیا ہوا تھا

"ہاں؟؟؟؟ آزمانا ہے ابھی اور۔۔۔؟؟؟ بدھو۔۔۔تم تو خود آزمائی جا رہی ہو۔۔۔اور بری طرح ناکام ہو رہی ہو ۔۔" شہریار شریر سا مسکراتے اسکی ٹانگوں کی گہرائی میں اپنا ہاتھ محو حرکت رکھے بولا تو مشل نے نفی میں سر ہلایا تھا

KZwrites

"آپ۔۔۔جو مرضی کریں۔۔۔آپکا پھر بھی کوئی چانس نہیں بننے والا۔۔۔" گہری سانسیں بھرتے مشل نے دھواں ہوتے چہرے سے اسکا ہاتھ اپنی تھائیز سے نکالنے کی کوشش میں اسکی کلائی پکڑی تو شہریار نے اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے بازو اسکے کندھے پر ٹکا کر اسے واپس صوفے کی بازو پر گراتے دو انگلیوں کو اسکی نمی میں گھلتی گہرائی میں گم کیا تو مشل کے ہونٹ اسکی سخت حرکت پر بے خودی میں وا

KZwrites

ہوئے تھے ،ہاتھ کی گرفت خودبخود اسکی کلا
ئی پر ڈھیلی پڑ گئی تھی

KZwrites

"ابھی تو پوری طرح تمھارے کپڑے تک نہیں
اتارے میں نے۔۔۔اور حال دیکھو اپنا۔۔۔یہ
دیکھو۔۔۔۔" اسکی نمی کو سختی سے چھو کر
معنی خیز اشارے کرتے ،اسکے بوکھلائے چہرے
کو دیکھتے شہریار بے حد بے باک ٹیزنگ انداز

میں بولا تھا

"کیا حال ہوا ہے میرا۔۔؟ ہاں۔۔؟ یہ تو نیچرل ہے۔۔آپ بھی تو۔۔آپ۔۔" بات ادھوری چھوڑ کر مشل نے اپنے چہرے کے تاثرات درست کرتے اسکی آنکھوں میں سوالیہ نظروں سے جھانکا تھا

KZwrites

"میں تو تم سے بات کر کے بھی اریکٹ ہو جاتا ہوں مشل۔۔۔اور مانتا بھی ہوں اوپنلی۔۔۔تمھاری حالت بھی مجھ سے مختلف نہیں ہوتی،بس اقرار کرنے کا مسئلہ ہے لڑکی کو۔۔۔ہے نا۔۔۔شرم آتی ہے بہت۔۔۔؟ ہاں۔۔۔؟ " اسکی آنکھوں میں جھانکتے اسے موم کی طرح اپنے ہاتھ پر پگھلتا دیکھ کر شہریار مزید بے رحمی سے اسے چھونے لگا تو مشل کی آنکھیں اس پل میں کھو کر سکون سے بند ہونے لگی تھیں جنہیں زبردستی کھول کر وہ تاثرات نارمل رکھنے کے چکر میں پسینے سے بے حال ہونے لگی تھی۔۔۔شہریار نے

kzwrites

اسکی رگوں کو اپنی انگلیوں پر یوں پھڑکتا دیکھ کر جان بوجھ کر اپنا ہاتھ اسکی تھائیز سے باہر نکالا تو مشل ہونقوں کی طرح اسکی طرف دیکھی تھی،پلکوں کی جنبش کی انتہا نہیں رہی تھی

KZwrites

"تو...بری بات ہے کیا...شرم آتی ہے تو..." پھولی سانسوں کے درمیان بولتے مشل نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے،خود پر جھکے تندور جیسے دہکتے چہرے پر اپنا نازک ہاتھ رکھتے

اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے ہلکا سا چھوا تو شہریار اسکی بات پر اسکی ادا پر چمکتی آنکھوں سے مسکراتے، ڈریس کے اندر سے اسکی کمر کو اپنی مٹھی میں بھرتے اسکے ہونٹوں کو چومنے لگا تھا...اسکی ٹانگوں کو تھوڑا سا کھول کر اپنا گھٹنہ اسکی نم نازکی سے جوڑ کر وہ اسکے سرخ ہونٹوں کو شدت سے چوسنے لگا تھا

kZwrites

"آج شرم ایک طرف رکھ دو..." آنکھیں موندے وہ اسکی سائیڈ کمر پر ہاتھ پھیرتے پھیرتے سلک کی ڈریس کی ملائیمیت بازو پر محسوس کرتے وہ اسکے ہونٹوں پر مزید سخت ہوا تھا...ہاتھ کو آہستگی سے سائیڈ کمر سے سرکاتے پیٹ کی جانب لاتے وہ اسکی زبان کو اپنی زبان سے الجھاتے اپنے سختی سے اسکی تھائی پر دباؤ ڈالنے لگا تھا...مشل کا ڈریس بری طرح بے ترتیب ہو گیا تھا...بال صوفے سے نیچے جھول رہے تھے...لپ کلر اب مدھم ہونے لگا تھا...گھٹنے کے دباؤ نے الگ حالت نازک کی ہوئی تھی

kZwrites

"جیسے میں گم ہو جاتا ہوں تم میں...ویسے کھو
جایا کرو میرے ساتھ...." ٹھہر ٹھہر کر اسکے
ہونٹ چومتے ہاتھ کا رخ پیٹ سے سرک کر
سینے کی جانب ہوا تو مشل نے اسکے چہرے کو
تھامتے اسکے ہونٹوں سے اپنے ہونٹ آزاد کروائے
تھے جو شہریار نے آہستگی سے چھوڑ دئیے تھے

KZwrites

"یہ تمھارے کسی کام نہیں آرہا۔۔بیٹھو ذرا۔۔"

مشل کے ڈریس کو سینے سے پکڑ کر شہریار نے اتارنے کی کوشش کی تو مشل نے اسے مزید نیچے کر لیا تھا

KZwrites

"نہیں اتارنا میں نے یہ۔۔" بولتے ہوئے مشل کی نظر ایک دم

شہریار کے جسم پر پڑی تو ایک پل کو مشل نے اسکی خطرناک ہوتی لینتھ کو مکمل گھورا تھا

اور اگلے ہی پل شہریار کو خود کو دیکھتا پا کر

بری طرح شرمندی ہوتے

نظر ہٹا کر شہریار کی آنکھوں میں ایسے دیکھا

تھا جیسے وہ اسکی بجائے پیچھے کسی چیز کو

دیکھ رہی ہو...جبکہ شہریار اسکی نظروں کی

سمت اچھے سے دیکھ چکا تھا

KZwrites

"واٹ...؟ میں اسے تو نہیں دیکھ رہی تھی...میں

تو وہ گلاس ونڈو کو دیکھ رہی تھی..." خفت کے مارے اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے وہ اسکی معنی خیز کمینی سی مسکراہٹ اور بے باک اشاروں پر خود ہی اپنی صفائی دینے لگی تھی

KZwrites

"میں کچھ بولا ہوں...؟؟؟" اسے کنفیوز ہوتا دیکھ کر شہریار جان بوجھ کر اسکی انر تھائی پر خود کو سہلانے لگا تھا...اس کا گھٹنہ وہ ابھی بھی اپنی ٹانگوں کی عین درمیان

محسوس کر رہی تھی ... اسکا جسم گرم آگ ہو رہا تھا

"تو ایسے شک کی نظر سے کیوں دیکھ رہے تھے پھر..." مشل ریلیکس ہوتے مصنوعی ناراضگی سے بولی تھی

"تمھاری آنکھوں میں جو عکس تھا،صاف نظر

KZwrites

آرہا تھا مجھے کہ کیا دیکھ رہی ہو تم۔۔۔شک کی

تو بات ہی نہیں ہے۔۔۔" اپنے وجود کو اسکی

تھائی میں سختی سے دھنساتے تھوڑا سا اس پر

جھکا تو مشل نے اسکی بات پر شرما کر اپنی

آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیے تھے

KZwrites

"اب تم آنکھوں پر ہاتھ نہیں رکھو گی۔۔۔"

شہریار نے اسکے دونوں ہاتھ کھینچ کر اپنے

پاس کر لیے تو مشل معصوم صورت بنا کر

اسکی طرف دیکھی تھی۔۔۔مشل کے ہاتھ اسکی

ٹانگوں کے بلکل پاس شہریار کے ایک ہاتھ میں

تھے۔۔۔مشل اِرادی طور پر اپنے ہاتھوں کو اس

سے قدرے دور کرنا

چاہ رہی تھی۔۔۔دل عجیب سا دھڑک رہا

تھا۔۔۔نظریں چاہ کر بھی وہ اب اسکے چہرے

سے ہٹا نہیں رہی تھی۔۔۔ہاتھ مسلسل اپنی جانب

کھینچ رہی تھی

KZwrites

"جان کیوں نکل رہی ہے اتنی۔۔۔؟ دیکھ سکتی ہو

تو پکڑ بھی لو۔۔۔میں سمجھوں گا کہ کچھ اور پکڑا ہے تم نے۔۔۔اسے نہیں۔۔۔" شہریار اسکے ہاتھ اپنے قریب کرتے اسکے کلائی کو خود سے مس کرتے بولا تو مشل نے گھبرا کر ہاتھ کھینچ کر اس سے چھڑوا لیے تھے "آپ میرے ساتھ۔۔۔تمیز سے رہیں۔۔۔"

KZwrites

"بہت تمیز سے ہی رہ رہا ہوں میری جان۔۔۔" کہہ کر شہریار نے کہنی سے پکڑ کر اسے بٹھاتے

ڈریس کو اسکے جسم سے الگ کیا تو مشل نے

اسکے ڈریس اتارتے ہی سٹکنگ برا پیڈز

بھی کھینچ کر اتار دئیے تھے...کمرے میں بہت

مدھم سی روشنی تھی...اسے شرمایا گھبرایا سا

دیکھ کر شہریار خود بھی اپنی سانسیں روکے

اسکے کندھوں پر بکھرے بالوں کو نرمی سے

چھو کر پیچھے کر رہا تھا

KZwrites

"تم اگر اپنی مرضی سے نہیں چھوؤ گی تو

مجھے وہ سیٹسفیکشن بھی نہیں ہو گی...جو

تمھاری اپنی مرضی سے چھونے سے ملتی

ہے...تمیز سے ہی رہ رہا ہوں...ڈونٹ وری میری

جان..." اپنا ہاتھ اسکے کندھے پر پھیرتے ہوئے

نیچے کی جانب بازو کو چھوتے ہوئے بول رہا

تھا...مشل کی تیز ہوتی سانسیں اسکے سینے کی

خوبصورتی کو ابھار رہی تھیں

KZwrites

"آپ...جب ایسی باتیں کرتے ہیں نا...بہت پیارے

لگتے ہیں مجھے...بہت زیادہ..." مشل اسکے گال

کو زور سے چومتے ہوئے لاڈ سے بولی تھی،بازو
بھی اسکی گردن میں حائل کر لیا تھا

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن باقی کا پیارا بعد میں
لگوں گا۔۔۔ابھی آجاؤ میرے ساتھ۔۔۔"شہریار اسکا
بازو اپنی گردن سے نکال کر اسے اپنی گود میں
لیے بیڈ کی طرف آگیا تھا۔۔۔ اسے نرمی سے لٹا
کر خود ساتھ سائیڈ کروٹ پر لیٹتے نظروں کا
رخ اسکے سینے کی جانب کیا تھا جسے وہ لیٹتے
ہی بازوؤں میں چھپانے لگی تھی

KZwrites

"شرماتے ہوئے بھی اتنی پیاری لگتی ہو...تو جب نہیں شرماؤ گی...تب تو...برا حال کر دو گی میرا..." اسے سینے کو بازوؤں میں چھپائے دیکھ کر شہریار زیرلب مسکراتے پیٹ پر اپنی انگلیاں سرکاتے آہستگی سے نیچے کا رخ کرنے لگا تو مشل نے اسکی انگلیوں کو پیٹ کے نچلے حصے پر سرکتا محسوس کرتے دونوں ہاتھوں سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا تھا...ہنستے ہوئے اسکے ہاتھوں کو وہیں پیٹ پر لاک کرتے شہریار نے اسکے

KZwrites

بازؤں کے درمیان ابھرے سینے سے چہرے سہلا

تے ،انکی گرمی میں گھرے سانس خارج کرتے

اپنے ہونٹوں سے انکو محسوس کرنا شروع کیا

تو مشل اسکے لمس پر خود بھی بے حال ہونے

لگی تھی

KZwrites

"شہریار۔ر۔ر۔۔۔ایک منٹ۔۔۔ایک منٹ۔۔۔" وہ اسکے

نپل کو ہونٹوں میں بھر کر سختی سے سک

کرنے لگا تو مشل کی دھڑکن انتہائی تیز ہوئی

تھی۔۔۔اپنے جسم میں ہوتی ہلچل سے گھبراتے

مشل اپنی آواز کو بے تاثر رکھے رزسٹ کرنے لگی تھی۔۔۔اسکے یوں شدت سے چوسنے پر معنی خیز آوازوں کا رقص ہوا تھا

KZwrites

"شہہ۔۔۔" چہرہ ذرا سا اٹھا کر اسے وارن کرتے شہریار دوسری جانب جھکا تو مشل اسکی گرم زبان کی تیز حرکت محسوس کرتے اپنا سر پیچھے کو گرانے لگی تھی،ہاتھ ابھی بھی اسکی گرفت میں بندھے ہوئے تھے۔۔۔شہریار کبھی اپنا چہرہ اسکے ابھرے ہوئے سینے سے سہلا رہا تھا

تو کبھی زبان کو اسکی نپل کے گرد گھماتے
اسکی تیز سانسوں کا سبب بن رہا تھا

"شہریار بس یہ نہیں کریں...میری بات
سنیں...میں بتانا بھول گئی تھی..." مشل اسکے
لمس پر پوری طرح بے بس ہونے لگی تھی،اسکے
گرم ہونٹوں میں اپنا وجود کھنچنے سے سکون
کی ایک گہری لہر پورے جسم میں پھیل رہی
تھی...نپل کو ہونٹوں میں دبائے وہ مسلسل اسے
سک کرتے اسکے ابھرے مساموں کو چوم رہا

KZwrites

تھا...نظریں بھی اسکے سینے پر ٹھہری ہوئی

تھی...بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے...ہونٹ

وہاں سے ہٹنے کو تیار نہ تھے...اسکے ہاتھ پیٹ

سے ہٹا کر کمر کے اطراف میں رکھتے شہریار نے

سینے کی بھرپور جنبشوں کو گہری نظروں سے

دیکھتے پھر سے ہونٹوں کا رخ انکی جانب کیا

تھا...اپنے ہونٹوں میں اسکی نرم سی جلد کو

بھر کر کھینچتے وہ اپنے چہرے کو بے باکی سے

ہلاتے اس میں مزید کھونے لگا تھا...اپنے آپ پر

قابو پانا مشکل ہوئے جا رہا تھا

kzwrites

"آہہ ---شہریار--نہیں کریں ---یہ بھی چیلنج
میں شامل تھا--آپ اسکے بغیر--مجھے---ش-ہ
--" اسکے ہونٹوں میں سختی سے نپل کو
کھنچتا محسوس کر کے مشل نے مچل کر اپنی
ٹانگ گھٹنے کے بل کھڑی کی تو شہریار کے گرم
وجود سے مس ہونے پر وہ اسکے بھڑکے ہوئے
وجود کو مزید ہوا دے گئی تھی

kzwrites

"تم جو مرضی مائینس کرتی جاؤ مشل...میں تمھارے ہر حصے کو یونہی پیار کروں گا..."

شہریار اسی لمحے کہنی سے کھینچ کر اسکا رخ الٹا کرتے اس پر پورا بوکھ ڈالتے حاوی ہوا تھا ... ٹانگوں سے اسکی ٹانگوں کو لاک کرتے اسکی کمر پر اپنا لمس بکھیرتے وہ اسکو اسی شدت سے مچلنے پر مجبور کرنے لگا تھا...اسکی بیک گردن پر اپنے ہونٹ پھیر کر وہ اپنی منہ زور ہوتی سختی کو اسکے گداز وجود سے مس کرنے لگا تو مشل بیڈشیٹ دبوچے اسکے بھاری بھرکم

kzwrites

وجود کے نیچے لگی تھی...وہ مدہوش ہوا اسکی گردن سے لب سرکاتے کندھے کی جانب آیا اور اپنی بئیرڈ وہاں رگڑتے لبوں سے اسکی جلد کو مہکانے لگا تھا...گرم ہونٹوں کا لمس بازو پر بکھرتے وہ اسکی کمر کی ایک جانب کو پوری شدت سے چومنے لگا تھا...اسکے ہونٹوں کی بے باک گردشوں نے مشل کی سانسوں کو بوجھل کر دیا تھا...وہ ایک پل کو ٹھہر نہیں رہا تھا...اسکی نمی مشل کو اپنے بدن پر جگہ جگہ بکھرتی محسوس ہو رہی تھی...اسکے طلب سے بھرپور بے چین لمس سے تڑپتے خود کو اسکی

KZwrites

گرفت سے نکالنے کی ناکام سی کوشش بھی

نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔پورا وجود اسکی پناہوں

میں تھا۔۔وہ بے قراری سے اسکی کمر کی

درمیانی لکیر کو چومتے نیچے جا رخ کرنے لگا

تو مشل پھر سے اسے پکارنے لگی تھی۔۔۔روکنے

لگی تھی۔۔اسکے ہونٹوں کی تپش وہاں برداشت

کرنا محال ہونے لگا تھا

KZwrites

"کدھر کدھر سے روکو گی۔۔۔؟" اس پر سے تھوڑا اوپر کو اٹھتے شہریار نے ہاتھ اسکی ہپس سے اندر کی جانب کھسکایا تھا

"صرف یہاں میرا داخلہ منع ہے نا۔۔۔" ہاتھ اسکی تھائیز میں گزار کر نازک جلد کو سختی سے چھوتے شہریار نے اسے سسکا دیا تھا ،وہ اپنی کمر اوپر کو اٹھاتے اسکی سخت گرفت سے خود کو چھڑوانے لگی تھی

KZwrites

"باقی سب میرے حوالے رہنے دو..." اسکی اٹھی کمر دیکھ کر بالوں سے ہلکا سا کھینچ کر اسکا سر بھی اوپر کر کے اسکی پشت کو اپنے سینے سے لگاتے ابھاروں کو اپنے ہاتھ سے مسلتے اسے بڑھا ہی دیا تو مشل اسکے بے باک اندازوں پر بری طرح بوکھلا گئی تھی

KZwrites

"ایسے۔۔کیا کر رہے ہیں۔ں۔۔" مشل کی آواز

اسکی انگلیوں کی حرکت پر کانپ اٹھی تھی،وہ

اسکی پشت اپنے سینے سے لگائے ہاتھ پیچھے

کی جانب سے اسکی نازک جلد پر تیزی پھیرتے

دوسرے بازو کو اسکی فرنٹ گردن پر پھیلائے

مسلسل اسکے سینے کے ابھار کو دبا رہا تھا ،

مسل رہا تھا۔۔۔دونوں کا پورا جسم پسینے کی

لپیٹ میں تھا

kzwrites

"نہیں کروانا۔۔۔؟ " اسکے کندھے پر لب رکھتے وہ ہاتھ کو مزید تیز حرکت دیتے اسکی سانسوں کو پورے غور سے گن رہا تھا۔۔۔دوسرا ہاتھ مسلسل اسکے سینے کو سہلا رہا تھا۔۔۔مشل پوری طرح اسکی انگلیوں کی حرکت میں کھونے لگی تھی۔۔۔سر پیچھے کو گرا کر اسکے کندھے پر رکھتے آنکھیں موندے وہ اب رزسٹ کرنا چھوڑ چکی تھی

"اوکے نہیں تو نہ سہی۔۔۔" اسے اپنے جسم کو

kzwrites

بہت آہستگی سے انگلیوں کی سمت موو کرتا

دیکھ کر شہریار نے ہاتھ یک دم واپس کھینچ لیا

تو مشل کی بند آنکھیں فورا کھلی تھیں۔۔۔بے

چینی کی انتہا پر پہنچ کر مشل کی آنکھوں

میں سرخیاں حد سے بڑھ گئی تھیں

KZwrites

"دھیان سے۔۔۔کہیں خود نہ ہار جانا چیلنج۔۔۔"

اسکی بھیگی نمی پر تھپڑ مارتے شہریار اسے

یونہی چھوڑ کر بیڈ پر سدیھا ڈھے گیا تو مشل

کا چہرہ نہ چاہتے ہوئے بھی حد سے زیادہ

سنجیدہ ہوا تھا ، طلب انتہا کو پہنچی ہوئی
تھی

"آجاؤ لیٹ جاؤ میرے پاس..." ہاتھ سے خود کو
ذرا سا سہلا کر اسے معنی خیز نظروں سے
دیکھتے شہریار نے اسکا دھیان اپنی جانب کیا
تو مشل کی نظر بھی خوامخواہ ہی اسکی
جانب اٹھ گئی تھی،یک دم اپنی حرکت پر
امبیریس ہوتے مشل سر جھٹک کر نظریں ہٹاتے
اسکے برابر رخ موڑ کر لیٹ گئی تو شہریار کے

KZwrites

جانداز قہقہے نے اسے غصہ ہی دلا دیا تھا

"میرا جتنے بھی امتحان لے لو،پورے مارکس لوں گا۔۔۔تمھیں تو میری طرف سے زیرو مارکس۔۔۔ابھی ہی۔۔۔بلکل نکمی ہو۔۔۔اور جھوٹی بھی۔۔۔شیشہ دکھاؤں۔۔۔؟ شکل دیکھنی ہے اپنی۔۔۔؟ ترسی ہوئی۔۔۔" شہریار نے اسے کہنی سے کھینچ کر سیدھا کیا تو مشل کے ماتھے پر بل گھرے ہوئے تھے "آپ نے لمٹ میں رہ کر بات

KZwrites

کرنی ہے یا نہیں..."

"پیار نہیں آرہا...؟ میری باتوں پر...؟ مجھ پر...؟ نہیں لگ رہا پیارا....؟ " اسکی کہی بات کا حوالہ دیتے شہریار معصومیت سے اسکی آنکھوں میں جھانکا تو مشل واپس کروٹ موڑنے لگی تھی

"اچھا اچھا،سوری...نہیں کرتا تنگ...پاس تو

kzwrites

رہو...بس پیار کرتے ہیں..." اسے واپس سیدھا کرتے ہاتھوں سے اسکے سینے کو سہلاتے ہونٹوں کا رخ بھی وہیں کیا تو مشل نے خود کو مضبوط کرتے اسکے سر کو ہلکا سا ناک کیا تھا

KZwrites

"جی...؟" شہریار نے نرمی سے اسے چومتے سر اٹھایا تھا

"آپ نے اب میرے ایکسپریشنز کا مذاق نہیں
اڑانا۔۔اگر میں زبان سے کچھ کہہ ہی نہیں رہی
تو مطلب میں کچھ چاہ بھی نہیں رہی۔۔۔منہ
سے کچھ کہوں تو بات بھی ہو۔۔آپ ایسے ہی
ٹیز کر کے بس جیتنے کی کوشش کر رہے
ہیں۔۔اصل میں آپ خود لوزر ہیں۔۔" مشل نے
ایک ہی سانس میں ساری کسر نکال دی تھی

kzwrites

"ناراض ہو گئی ہو۔۔؟ نہیں کہوں گا کچھ

اب...مشل...؟" شہریار ہاتھ اسکے ابھار پر رکھے فکرمند سے لہجے میں بولتے مزید اوپر کو کھسک کر اسکے قریب ہوا تھا

"نہیں ناراض نہیں ہوں..." اسکے ہاتھ کی گرمی نے...لہجے کی نرمی نے مشل کے پہلے سے تشنہ دل کو مزید موم کر دیا تھا

KZwrites

"تو بس پیار کرو مجھے...چھوڑو سب باتوں کو..." شہریار نے ابھار کو اپنی ہتھیلی سے نرمی سے سہلاتے اسکے گال کو بہت پیار سے چوما تو مشل نے نظریں اس سے ملائی تھیں...اسکی مسکراتی آنکھیں بے حد اپنی سی لگی تھیں...دل بری طرح اسکی قریب کو مچل رہا تھا...اسکا چھونا بہت پیارا لگ رہا تھا...اسکی سوفٹ سی نظروں میں یونہی دیکھتے دیکھتے مشل نے اسکے گال پر لب رکھے تو شہریار نے اسے خود میں بھینچ کر ہاتھ کا رخ سینے سے نیچے کی جانب کرتے اسکی نیول کو چھوا

kzwrites

تھا۔۔۔ اسے سیدھا لٹا کر خود اس پر حاوی ہوتے

گرم نظروں کا رخ چہرے سے نیچے کرتے وہ

اسکی گردن چومنے لگا تھا

KZwrites

اسکے سینے پر سرخیاں بکھیرتے ہونٹوں کا رخ

مزید نیچے ہوا تو مشل اسکے بالوں میں انگلیاں

پھیرتے اسکے لمس میں سکون تلاشنے لگی

تھی۔۔۔دونوں میں خاموشی تو چھا گئی تھی

لیکن مشل کی گہری سانسیں ایک بار پھر راج

کرنے لگی تھیں۔۔۔ وہ اسکی کمر کو ایک ہاتھ سے

تھامے نچلے پیٹ کے آس پاس زبان پھیرنے لگا تو مشل مچلنے لگی تھی۔۔آنکھیں پھر سے بند ہونے لگی تھیں

KZwrites

اسکے دانتوں کی ہلکی ہلکی چبھن پر پیٹ کو اس سے چھڑواتے مشل کی گہری سانسوں میں کِھلکاریاں بھی گونجنے لگی تھیں۔۔۔آج اسکے لبوں نے پورے جسم کو چھوا تھا۔۔۔دل ہی دل

میں مشل اسکے ہونٹوں کو محسوس کرنے پر

سکون محسوس کر رہی تھی۔۔۔پیٹ کو چومتے

پر جیسے ہی Groin muscles چومتے اسکے

شہریار نے اپنے ہونٹ رکھے تو مشل کی غیر

ارادی طور پر آہیں نکلنے لگی تھیں۔۔۔

شہریار اپنا ہاتھ اسکی اِنر تھائز میں حرکت

پر Groin area میں لاتے اسکے لوئر بیلی اور

شدت سے کب رکھنے لگا تو مشل اپنی کمر اٹھا

کر مچلنے لگی تھی۔۔۔ہاتھ شہریار کے سر

کے بالوں کو جکڑ رہے تھے۔۔۔کھینچ رہے تھے۔۔۔دل

بس سے باہر ہو رہا تھا

kzwrites

"ش۔۔شہرہار۔ر۔۔۔۔" اسکے چومنے پر ،چھونے پر
مشل کی سسکیاں عروج پر جا رہی
تھیں۔۔۔ہونٹوں کا رخ پھر سے پیٹ کی جانب ہوا
تھا۔۔۔مشل ایک ہاتھ اسکے بالوں میں جمائے
دوسرے ہاتھ سے اسکے کندھے کو دبوچے
ناخنوں سے زخمی کرنے لگی تھی

KZwrites

"یہاں نہیں---" بے حال ہو کر اسکی التجا کرتے

مشل نے اسکے سر کو وہاں سے دھکیلا تو

شہریار نے مزید نیچے کو کھسکتے چین سے

تھوڑا اوپر لب رکھے تو اسکے سر کے بالوں کی

چبھن نے پورے جسم کو ہی گدگدا دیا

تھا۔۔۔اسکے دانتوں کو نرمی سے اپنی جلد میں

دھنستا محسوس کر کے مشل کا جسم کانپنے

لگا تھا۔۔۔اپنی آواز تک اپنے قابو میں نہیں رہی

تھی

KZwrites

"ہاں۔۔۔یہاں ہی۔۔۔" اسکی ہتھیلی کا دباؤ اپنی نازکی پر محسوس کرتے مشل نے بری طرح مجبور ہو کر اسے اشارہ دینے کی کوشش کی تو شہریار اپنا ہاتھ وہاں سے ہٹا کر گھٹون کے بل سیدھا ہو کر اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔جان بوجھ کر اسکی بات ان سنی کی تھی

KZwrites

"یہاں بھی نہیں۔۔۔؟" اسکے لفظوں کو بدل کر اس سے سوال کرتے شہریار نے اسکی نم ہوتی آنکھوں میں جھانکا تو مشل نے گہرا سانس

لیتے اسے جواب دئیے بغیر نظریں پھیر لی تھیں، اسکا ہاتھ وہاں سے ہٹانا اندر ہی اندر برا لگا تھا...دل میں خود پر غصہ آنے لگا تھا کہ کیوں چیلنج کیا...اب اپنی ہی حالت بس سے باہر ہونے لگی تھی

KZwrites

"ہار مانتا ہوں بھئی...سیریسلی...بہت ٹف ہو تم تو...کیا کریں پھر اب....سوئیں...؟" جان بوجھ

کر اسکی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھتے شہریار
اسکے ساتھ ڈھے گیا تو مشل نچلا لب دانتوں
تلے دباتے دم سادھے چھت کو گھورے جا رہی
تھی...جسم اسکو خود میں محسوس کرنے کو
مچل اٹھا تھا

KZwrites

"نہ سوئیں ابھی...." گہرا سانس بھرتے مشل نے
کروٹ بدل کر اپنا چہرہ اسکے سینے پر رکھتے،
لوئر بیلی پر ہاتھ رکھ کر آہستگی سے پھیرنا
شروع کیا تو شہریار کی سانسوں میں آگ

بھڑکنے لگی تھی۔۔۔اسکے ہاتھ کی حرکت نے

پورے جسم میں الاؤ دہکا دیا تھا

"تو کیا کروں۔۔۔؟" شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑ کر

نیچے کرنے کی کوشش کی تو مشل نے ہنستے

ہوئے ہاتھ کھینچ کر واپس اوپر کرتے اسکے پیٹ

پر تھپڑ مارا تو شہریار اسکے کندھے کو پکڑ کر

اسے سیدھا کرتے پھر سے اس پر حاوی ہوا

تھا۔۔۔اپنے سلگتے وجود کو اسکی تھائیز پر سہلا

تے شہریار نے اسکی آنکھوں میں سوالیہ نظروں

KZwrites

سے جھانکا تو مشل بغیر کچھ بولے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی تھی...ہونٹ خشک ہونے لگے تھے

"بولو...سوؤں نہ تو کیا کروں...؟" خود کو اسکے تھائیز پر سہلاتے شہریار نے ہلکا سا دباؤ ڈالا تو مشل نے خود ہی تھائیز میں فاصلہ بناتے خود کو تھوڑا سا نیچے کرتے اسکے گرم وجود سے مس کیا تو شہریار کے چہرے سے دھواں نکلنے لگا تھا...نظریں اسکے سینے کی موومنٹ پر ٹھہری تھیں...اسکا خود سے قریب ہونا

KZwrites

سارے بندھ توڑنے لگا تھا

"پیار۔۔کریں۔۔۔مجھے۔۔۔" شہریار کو بلکل سٹل ہوا دیکھ کر مشل نے بے چین ہوتے بمشکل یہ لفظ ادا کیے تھے

kzwrites

"پیار۔۔؟ کہاں۔۔۔؟" اسکی نرم نازک جگہ پر اپنا

سخت وجود سہلاتے شہریار نے مخمور نظروں

سے اسے دیکھا تھا

"شہریار تنگ نہیں کریں...میں کیا بولوں..."

مشل اپنے گال سے پسینے کو صاف کرتے اسے

ملتجی نظروں سے دیکھی تھی,اسکے سخت

لمس کو محسوس کر کے برداشت بلکل ہی ختم

ہوگئی تھی

KZwrites

"ہار مانی...؟" شدید کمینا سا مسکراتے شہریار پینس کی ٹپ سے کلٹ پر دباؤ ڈالتے کر خود کو ہلکا ہلکا سا موو کرتے بھاری سے لہجے میں بولا تو مشل نے اسکے بازو پر تھپڑ مارتے اسے مصنوعی غصے سے گھورا تھا "کوئی نہیں ہاری میں...آپکے لیے کہہ رہی ہوں..."

"میرے لیے مت کہو...آئی ایم فائن ڈارلنگ..."

K7writes

شہریار نے اسکے چہرے پر چھائی فرسٹریشن

کو دیکھ کر اسے مزید ٹیز کرتے ہول پر ہلکا سا

دباؤ ڈال کر واپس کلٹ کی جانب خود کو سہلا

نا شروع کیا تو مشل نے ہاتھ اسکے کندھے سے

ہٹا کر کان کی جانب کرتے اسکے کان کی لو کو

انگلیوں میں مسلتے است اگنائیٹ کرنے کی

کوشش کی تھی۔۔۔اسکا وہ لمس نہ ملنے پر

آنکھیں اب نم ہونے لگی تھیں

kzwrites

"اپنے لیے کہو جو کہنا ہے مشل۔۔۔میں سن رہا

ہوں..." اسکی نم ہوتی آنکھوں میں جھانک کر کہتے شہریار نے خود بھی بے قراری کی آخری حدوں کو چھوتے ،ہاتھ سے اپنے وجود کو پکڑ کر اسکی بے چین گہرائی پر سٹرائک کیا تو مشل نے یک دم آنکھیں موند کر ہونٹ وا کرتے اس ضرب کو محسوس کیا تھا

KZwrites

"ہار مانی۔ی۔ی..." اس ایک ضرب پر لفظ خود بخود ادا ہوئے تھے،موندی ہوئی آنکھیں کھول کر اس سے نظر ملانا تک محال ہوا تھا

"ناٹ ٹو لیٹ..." اسکی موندی ہوئی آنکھوں کو دیکھ کر جھک کر اسکے ہونٹوں کو نرمی سے چوم کر اسکی آنکھوں کے کھلنے سے پہلے ہی شہریار اسکا رخ بیڈ پر موڑ کر اسے اوندھے منہ کر چکا تھا

KZwrites

"ایسے...میری جان..." اسے گھٹنوں کے بل کر کے

ٹانگیں کھول کر سپریڈ کرتے شہریار نے اسکے
وجود کی گہرائیوں میں خود کو ایک جاندار
جھٹکے سے مکمل اتارتے گہری بھاری سانس
بھری تھی...ایک سکون کی لہر نے دونوں کو
اپنی لپیٹ میں لیا تھا...ایک سٹروک کے بعد
اسکی کمر پر ڈھے کر اسے اچھے سے اپنی
بازوؤں میں ہولڈ کر کے شہریار نے اسے اپنے
وجود جے نیچے جکڑ کر اس میں سماتے پورے
کمرے کو اپنی شدت سے لرزا کر رکھ دیا
تھا...کمرہ اسکی بھاری سٹروکس اور مشل کے
خلق سے نکلتی سسکاریوں سے گونج اٹھا

KZwrites

تھا۔۔۔وہ اسے پوری طرح جکڑے ایک انچ بھی

ہلنے کی مہلت نہیں دے رہا تھا۔۔۔گہری گرم

سانسیں مشل کی بیک گردن کو ہر گزرتے پل کے

ساتھ جھلسا رہی تھیں۔۔۔پورا جسم اسکے

جھٹکوں کی زد میں تھا۔۔۔چہرہ بیڈ میں دھنسا

ہوا تھا۔۔۔اس سختی کو محسوس کرتے آنکھوں

سے پانی تک بہنے لگا تھا۔۔۔کچھ پل کو اسکی

شدت کم ہوئی تو مشل نے خشک ہوتے ہونٹوں

پر زبان پھیرتے بیڈ شیٹ تھام کر چہرہ اٹھایا

تھا

kzwrites

"آئندہ شرطیں لگاؤ گی۔۔۔؟" شہریار نے ہونٹوں سے کندھے پر دباؤ ڈال کر اسکا سر واپس نیچے ٹکاتے دھواں دار سٹرکوں سے اسکے ہاتھ سے بیڈشیٹ تک نکلوا دی تھی

KZwrites

"نہیں۔ں۔ں۔ہہہ۔۔" مشل کے خلق سے نکلتی آوازوں پر مزید بے ایمان ہوتے وہ اسکے وجود کو زیر کیے اسے اپنے ساتھ ہی سکون کی

انتہاؤں پر لایا تھا۔۔۔ایک بازو اسکے سینے کے

درمیان گزار کر اسے اپنی گود میں سیدھا کرتے

لب اسکی بیک گردن پر رکھے وہ اسکے وجود

میں خود کو سختی سے گھولتے اسکے سینے کی

موومنٹس کو سنتے آخری حدوں کو چھونے لگا

تھا۔۔۔ ایک ابھار کو جکڑ کر اسکی گردن کو سرخ

کرتے شہریار نے اسے اپنے وجود پر پگھلتے

محسوس کیا تھا۔۔۔دونوں کی دھڑکنیں تھم سی

گئی تھی۔۔۔۔پسینے سے بھرے وجود ڈھیر ہوئے

تھے

kzwrites

....کچھ دیر بعد....

"بازو سیدھے رکھو نہ..." شہریار شاور ہینڈل
سے گرم پانی کا پریشر بنا اسکے بالوں کو سینے
سے ہٹاتے بہکی نظوں سے مسکراتے ہوئے اسے
دیکھ رہا تھا...مشل اسکے ایکٹس پر خود بھی
ہنستے ہوئے بھیگے بال واپس اپنے سینے پر پھیر
لاتے اسکی نظروں سے بچ رہی تھی "آپ کو

kzwrites

عجیب نہیں لگتا ا۔ا۔ا۔۔۔"

"مجھے تو اتنا پیارا لگ رہے ہیں۔۔۔دیکھو تو سہی۔۔" شاور کا پریشر بڑھا کر سارے بال ایک ساتھ پیچھے کرتے شہریار کھلکھلا کر ہنسا تو مشل نے مصنوعی غصے سے گھورتے اسکے ہاتھ سے شاور پکڑ کر واپس فکس کر دیا تھا۔۔پانی کی بوندیں دونوں پر گرنے لگی تھی

KZwrites

"بڑا دماغ گھماتی ہو تم مشل۔۔۔پھر بھی دل اتنا ہی آتا ہے تم پر۔۔۔کیا کروں۔۔۔؟ " اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرتے

لبوں پر نرمی سے کب رکھتے سوال کیا تھا۔۔۔مشل کے سرخ لب اب بلکل مدھم ہو گئے تھے

KZwrites

"کچھ نہ کریں۔۔۔مجھے باہر جانے دیں۔۔۔سکن نرم

ہونے لگ گئی ہے میری..." اسکی بات ان سنی

کیے شہریار کمر میں

ہاتھ ڈالے اسکی بیک کو ہلکے ہلکے رب کرتے

اسکی بھیگی ہوئی بیوٹی بون کو چوم رہا تھا

KZwrites

"مجھے سردی لگ رہی ہے شہریار...سنیں نہ

میری بات..." اسکے چہرے کو پیار سے تھام کر

مشل نے اسکا چہرہ اپنے سامنے کیا تھا

"گرم پانی میں سردی...؟ یا مجھ سے بھاگ رہی ہو...؟"

شہریار نے اسکی کمر سے درمیان ہاتھ رکھ کر اپنے قریب کرتے کہا تو مشل کا جسم اسکے سینے میں سما گیا تھا... ہاتھ خودبخود شہریار کی کمر پر آگئے تھے

KZwrites

تو اور کیا...اب کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا مجھ

سے...چیلنج ہارنے کا یہ مطلب تو نہیں تھا...کہ آپ.." مشل اسکے سینے پر ٹھوڑی رکھے شکایتی لہجے میں بولتے اسے دیکھی تو شہریار نے اسکے بھیگے بالوں کو اپنی انگلیوں سے سلجھاتے پیار سے اسکا ماتھا چوما تھا "شاور لینے سے تھکاوٹ اتر جاتی ہے.."

KZwrites

"اگر اکیلے لوں تو اترے گی نہ...آپ تو اور تھکا دیتے ہیں...آپکو چاہیے اب مجھے اچھا سا مساج کر کے سلا دیں...بلکہ بھوک لگ رہی ہے مجھے تو...." مشل پانی سے بھیگتی اسکی کمر پر اپنا

ہاتھ پھیرتے لاڈ سے بول رہی تھی،دونوں کے

چہروں پر ایک سکون سا اترا ہوا تھا

"پہلے ایک بات بتاؤ مجھے۔۔۔" شہریار اسکے ب

الوں سے مسلسل کھیل رہا تھا۔۔اسکے بھیگتے

وجود کو خود سے لگائے ،اسکا مسکراتا چہرہ بے

حد اچھا لگ رہا تھا

"پوچھیں۔ں۔ں۔۔۔" مشل مخصوص انداز میں لاڈ

KZwrites

بھرے لہجے میں بولی تھی

"اب تو نہیں چھپایا کرو گی مجھ سے اپنی فیلنگز کبھی۔۔۔؟ چیلنج ہار گئی ہو اچھا خاصا تم۔۔۔" شہریار سسے خود سے ذرا سا الگ کرتے ہو لا تو مشل نے اسکی کمر کے گرد بازوؤں کا حصار مضبوط کرتے اسے خود سے قریب کیا تھا نظریں اسکی نظروں کے تعاقب میں تھیں جو، اسکے سینے پر چمکتی پانی کی بوندوں کو دیکھ رہا تھا

KZwrites

"آپ نے جان بوجھ کر ہرایا ہے۔ے۔ے۔۔۔اتنا ٹیز

کیا مجھے۔۔۔اگر آپ ایسے نہ کریں تو میں

کبھی۔۔۔" مشل اس سے نظریں چراتے بولی تو

شہریار نے اسکا چہرہ اپنی انگلیوں سے اونچا

کیا تھا

"سچ سچ بتاؤ مجھے۔۔۔خود سے دل نہیں

KZwrites

چاہتا۔۔سچ کا مطلب بلکل سچ۔۔بتاؤ مجھے۔۔۔ورنہ بیڈ پر لیجا کر پوچھا نہ تو سارے سچ خود ہی اگلنے لگو گی تم۔۔۔" شہریار نے اسکے گالوں کو انگلیوں کی پشت سے پیار سے سہلایا تو مشل پلکیں چھپکتے بہت دھیما سا مسکراتے اسے دیکھنے لگی تھی ، اسکی آنکھوں پر پڑتے پانی کو دیکھ کر شہریار نے شاور بہت سلو کر دیا تھا

KZwrites

"ہمممم۔۔بتاؤ۔۔۔" شہریار نے دوسرا ہاتھ اسکے

بھیگے بالوں پر کمر کے اوپر رکھتے اسے واپس اپنے قریب کیا تھا،اسکے سینے کی نرماہٹیں پورے جسم میں سنسنی سی پھیلا رہی تھیں

"دل...چاہتا ہے...کبھی کبھی..." مشل پلکیں اٹھاتے جھکاتے اسکے چہرے کو دیکھتے بولی تھی

KZwrites

"کب کب...؟" اسکے گال کو نرمی سے انگلیوں سے چھوتے شہریار نے سوفٹ سی نظروں سے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا

KZwrites

"کبھی...آپکے....آفس جانے کے بعد..." کہہ کر مشل کو اپنی سانس ہی بھاری ہوتی محسوس ہوئی تھی،دھڑکن ایک دم تیز ہوئی تھی،پلکیں فوراً جھکا لی تھیں

"اور۔۔۔؟" اسکے منہ سے یہ چھوٹا سا اقرار سن کر شہریار کے ہونٹوں پر گہری مسکراہٹ ابھری تھی

KZwrites

"کبھی۔۔۔اور۔۔۔مجھے یاد نہیں آرہا۔ا۔ا۔ا۔۔۔یہ کیسا سوال ہے۔ے۔ے۔۔۔" مشل نظریں اٹھا کر شرمایا سا مسکراتے اسے دیکھی تھی

"اچھا چلو یہ بتاؤ کہ اب جب دل کیا کرے گا تو بتایا کرو گی...؟ خود سے کہا کرو گی...؟ بلکہ خود سے سب کیا کرو گی...؟" شہریار بہکے سے لہجے میں بولتے ہاتھ اسکے کمر سے نیچے لیجاتے اسکے گداز وجود کو چھونے لگا تو مشل نے ہنسی دباتے اسے خود سے دور دھکیلتے دروازے کی جانب کیا تھا

KZwrites

"اچھا جی...کرتی ہوں کیں خود سے سب کچھ..."

"رئیلی...کرو گی...؟"

KZwrites

"باہر نکلیں..."

"ایسے باہر نہیں جاؤں گا،پہلے جواب دو بات کا..."

"پانی ضائع ہو رہا ہے۔ے۔ے...کھڑے ہونے کی بھی پراپر جگہ نہیں ہے...چلیں باہر...شاباش...میرے لیے کھانے کو کچھ آرڈر کریں....جائیں۔ں۔ں۔" اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دھکیلتے مشل نے شاور کیبن کو اندر سے لاک کیا تو شہریار ہنستے ہوئے باہر ٹیک لگائے تسلی سے اسے باقاعدہ دیکھتے ہوئے مزید ٹیز کرنے لگا تھا اور پھر اسکے سختی سے گھورنے

KZwrites

پر سر جھٹکتے ٹاول تھامے باہر نکل گیا تھا

KZwrites

"تو میں آپکا انتظار کروں۔۔۔؟ اوپر آئیں گی یا روم میں۔۔۔؟ میں ابھی اوپر ہوں۔۔۔آپ جیسے کہیں گی ویسے کر لیں گے۔۔۔؟ کوئی زبردستی نہیں ہے۔۔۔جہاں آپ ایزی ہوں وہاں مل لیں

گے...شہریار اور بھابھی ساتھ ہیں...وہ بھی روف ٹاپ پر آسکتے ہیں...میرے روم میں آجائیں...یا چلیں جیسے آپکو اچھا لگے...بتائیں...؟ " آفتاب ایک بار پھر بولنا شروع کر چکا تھا اور شازمہ سوچ کر کنفیوز ہوئے جا رہی تھی...نظریں کلائی میں موجود رسٹ واچ پر تھیں...رات پہلے ہی زیادہ ہو چکی تھی...دروازے کی طرف نظریں جمائے شازمہ بے چینی کی انتہا پر پہنچے اسے بغور سنتی جا رہی تھی

KZwrites

"آپ کچھ بول کیوں نہیں رہیں۔۔۔؟ " آفتاب
اسکی طرف سے خاموشی محسوس کرتے کچھ
توقف سے بولا تھا

KZwrites

"میں۔۔۔مجھے واقعی راستے نہیں پتہ
ابھی۔۔۔میں مشل کے ساتھ آئی تھی اوپر۔۔۔۔"
شازمہ صاف گوئی سے بولی تو آفتاب کے چہرے
پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی

"مجھے اپنے روم کا نمبر بتائیں میں آپکو لینے آجاتا ہوں..." اسکے لہجے میں رضامندی پنپتے آفتاب کال کے دوران ہی اپنی جیکٹ پہننے لگا تھا

"ملنا ضروری ہے کیا...کال پر ہی بات کر لیں...؟" شازمہ ماتھے پر ہاتھ پھیرتے پریشان سی ہوئی

KZwrites

تھی۔۔۔ایک دم ڈر لگنے لگا تھا

"کچھ نہیں ہو گا۔ا۔ا۔ا۔ا۔۔۔ ٹرسٹ می۔ی۔ی ۔۔۔اتنی دور ہم آئے ہیں۔۔۔اتفاق سے۔۔۔پاس بھی ہیں۔۔۔کچھ منٹ مل لیں گے تو۔۔۔اچھا لگے گا۔۔۔آپ مجھے روم نمبر تو بتائیں۔۔۔" آفتاب کے لہجے میں ایکسائمنٹ کی کوئی حد نہیں تھی

"782۔۔۔آپ ابھی آنا مت۔۔۔۔اگر۔۔۔شہریار بھائی

kzwrites

نے دیکھ لیا تو.." شازمہ کو شدید گھبراہٹ

ہونے لگی تھی

"نہیں دیکھے گا کوئی...اچھا خاصا رش ہے

باہر..میں آپکے روم سے تھوڑا ڈسٹنس پر کھڑا

ہو کر آپکو میسج کرتا ہوں...گھبرائیں مت...آپ

ویسے بھی تو واک کرنے باہر نکل سکتی ہیں

نہ...پریشان نہ ہوں...سب لوگ باہر ہی

ہیں...کوئی نہیں سوتا اتنی جلدی کروز

پر...کچھ نہیں ہوگا...میں آرہا ہوں آپکے روم کی

KZwrites

طرف،بلکہ آپ کال پر ہی رہئیے۔۔۔" آفتاب اپنے سویٹ سے نکل کر اسکے روم کا فلور نمبر چیک کرتے نیچے کی سیڑھیاں اترتے مسلسل بولتا چلا جا رہا تھا

KZwrites

"آپکا روم نچلے فلور پر ہے۔۔۔میں آرہا ہوں۔۔۔آپ اپنے فلور کی سٹیرز تک آسکتی ہیں۔۔۔؟ یا روم کے تھوڑا پاس تک آجاؤں اگر راستے کا نہیں پتہ تو۔۔۔" کہتے ہوئے آفتاب کو اپنے دل کی دھڑکن

کانوں تک آتی سنائی دے رہی تھی

"ج۔۔جی۔۔۔ایک منٹ۔۔۔۔میں آتی ہوں۔۔۔" شازمہ
فون بیڈ پر رکھ کر مرر میں خود کو دیکھ کر
سکارف سیٹ کرنے لگی تھی۔۔۔گھبراہٹ میں
اپنا نچلا ہونٹ دانتوں سے کچل کچل کو وہ
تقریباً زخمی کر چکی تھی۔۔۔سکارف کو اچھے
سے سیٹ کے کے فون پکڑتے اس نے کارڈ سوائپ
کر کے اپنا روم

KZwrites

انلاک کیا اور ایک نظر مشل شہریار کے بند دروازے کو دیکھ کر تیزی سے گزرتے اس فلور کے سٹیر کیس کی طرف آگئی تھی...سانس پھول رہی تھی,دل ہر قدم اٹھانے پر پورے زور سے دھڑک رہا تھا...سامنے ہی آفتاب فون کان سے لگائے

کھڑا تھا

KZwrites

"آجائیں اوپر..." شازمہ کو اپنے سامنے دیکھ کر

کہتے آفتاب نے کال کٹ کر کے اسکو سٹیرز سے اوپر آنے کا اشارہ کیا تو شازمہ تھوک نگلتے کانپتے قدموں سے اسکو فالو کرنے لگی تھی...آس پاس واقعی لوگوں کا ہجوم تھا...پھر بھی دل بری طرح دھڑکے جا رہا تھا...وہ اسکے آگے آگے سیڑھیاں چڑھ رہا تھا...شازمہ کو اپنا دماغ بلکل ماؤف ہوتا محسوس ہو رہا تھا

"اس طرف..." آفتاب اسکو اپنے سویٹ کی طرف لے آیا تھا...ڈور کو کارڈ سے انلاک کرتے

kzwrites

اس نے ہاتھ کے اشارے سے شازمہ کو اندر داخل ہونے کا کہا تو ایک پل کو شازمہ کے قدم منجمند ہو گئے تھے

"آئیں پلیز۔۔۔ایزی رہیں بلکل۔۔۔" آفتاب نے ہاتھ پھیلاتے اسکو اندر آنے کا کہا تو شازمہ ارد گرد دیکھتے ، لڑکھڑاتے قدموں سے اندر داخل ہو گئی تھی۔۔۔ دروازہ بند ہونے کی آواز پر بمشکل مڑ کر دیکھا تو آفتاب بازو سینے پر باندھے دروازے کے آگے کھڑا اسی کو دیکھ رہا تھا

KZwrites

MAIN TERA BISMIL HOGYA
Shazma
Aftab Ahmad
KZ WRITES
KZWrites

"پھر بتایا نہیں تم نے...آفس کے علاوہ اور کب مِس کرتی ہو...؟ " شہریار مشل کے پیچھے سے بازو گزار کر ریلنگ پر ہاتھ رکھتے ذرا سا جھک کر شرارت سے بولا تو مشل اسکی طرف دیکھے بغیر جھجھک کر مسکرائی تھی...وائٹ بیسک

ٹی شرٹ پر شہریار کی بڑی بلیک جیکٹ اور ڈارک گرے جینز پہنے مشل ریلنگ پر کہنیاں جمائے اپنے اڑتے ہوئے بالوں کو دیکھ رہی تھی...سمندر کا گہرا پانی بہت ہلکی سی روشنی میں بے حد حسین نظارہ پیش کر رہا تھا...دور پانی کی لہروں پر سنہری سی چمک دکھائی دے رہی تھی

"اففف...کتنا انٹرسٹ ہے آپکو ایسی باتوں میں...پانی کو دیکھیں نہ...کتنا پیارا لگ رہا

ہے...اور میرے بال...مجھے بہت مزہ آتا ہے جب

میرے بال ایسے اڑتے ہیں...مین کریکٹر والی

فیلنگ آتی ہے..." مشل کہنیاں ریلنگ سے ہٹا کر

سیدھا کھڑے ہوتے اسکا بازو پکڑ کر اپنے کندھے

پر پھیلاتے بولی تھی

"وہ تو تم ہو..." دھلے ہوئے شفاف مسکراتے

چہرے کو دیکھ کر نظریں وہیں ٹھہر سی گئی

تھیں...اسکے اڑتے ہوئے ہلکے سے نم بالوں کو

پیار سے انگلیوں سے چھو کر شہریار نے ہوا کے

رخ کیا تو مشل کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی

"ہوا کتنی ٹھنڈی ہے۔ے۔ے..." جیکٹ کو آگے سے کھینچ کر اپنے اس میں ہاتھ چھپاتے مشل رخ اسکی جانب موڑ کر کھڑی ہوئی تھی...

"اتنی بھی نہیں ہے...تمھارے بال گیلے ہیں اس

لیے زیادہ ہی لگ رہی ہے۔۔۔چائے بناؤں۔۔۔؟ " اسکے کندھوں سے پیچھے اڑتے بال دیکھ کر شہریار کھل کر مسکرایا تھا ،جو ہواؤں کے بدلتے رخ کے حساب سے اپنے بال ایڈجیسٹ کر کے خوش ہو رہی تھی

"ہاں۔ں۔ں بنا دیں۔۔۔آپکو سینڈوچز کے ساتھ ہی چائے بھی منگوانی چاہئیے تھی۔ی۔ی۔۔۔" مشل ہاتھ جیکٹ سے نکال کر آپس میں ملتے ہوئے

بولی تھی

"آجاؤ اندر...میں بناتا ہوں...ناک سرخ ایسے ہو رہی ہے تمھاری جیسے پتہ نہیں کتنی سردی ہو..."

"آپ یہیں بنا لائیں...ناک ایسے ہی ریڈ ہو جاتی ہے میری..."

"او نہیں۔۔۔اندر چلو۔۔۔پھر آجانا میرے ساتھ۔۔اکیلے چھوڑنے کا رسک نہیں لے سکتا۔۔۔باہر کو لٹک لٹک کر بال اڑا رہی ہو تب سے۔۔پاگل۔۔چلو نہ۔۔اتنی پیاری بیوی ہے میری۔۔چلو شاباش۔۔۔" شہریار اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچتے ہوئے ، اسکے جان بوجھ کر رزسٹ کرنے پر اسکے کندھوں پر دونوں ہاتھ پیچھے کی جناب سے رکھتے اسے تقریباً دھکیلتے ہوئے اندر لے آیا تو مشل اسکی سنجیدگی دیکھ کر ہنسنے لگی تھی

"مجھے لگا کہیں گے ایک ہی ایک بیوی ہے میری..." اسے کیٹل میں پانی گرم کرتا دیکھ کر جیکٹ اتار کر اپنی گود میں رکھتے مشل صوفے پر ڈھے گئی تھی...اور پھر اگلے ہی پل جیکٹ پکڑ کر پھر سے خود پر پھیلاتے پاؤں سمیٹ کر صوفے پر کر لیے تھے

"سر ڈھانپ لو یا ڈرائے کر لو بال....گیلے ہیں اس

لیے زیادہ

سردی لگ رہی ہے تمھیں..." شہریار ٹی بیگز کپ میں ڈالتے اسے خود کو جیکٹ میں پورے کا پورا چھپاتا دیکھ کر بولا تھا

"آپ کو کیوں نہیں لگ رہی سردی...آپ نے بھی شاور لیا ہے..." مشل نے اسکی طرف دیکھا جو صرف ٹی شرٹ اور شارٹس پہنے لیکوئیڈ ملک کپس میں ڈال رہا تھا

"اتنی ہے ہی نہیں۔۔۔۔یہ لو چائے پیو۔۔باہر کوئی نہیں جانا اب۔۔"

"چلیں نہ۔۔۔مجھے اچھا لگ رہا تھا وہاں کھڑے ہونا۔۔آجائیں پلیز۔۔" مشل فوراً اٹھ کر اسکو بازو سے کھینچ کر لاڈ سے بولی تو شہریار بھنویں سکیڑ کر اسے دیکھتے دیکھتے باہر کی جانب آگیا تھا

"بال سمیٹ کر بند کرو پہلے۔۔" چائے کے کپ

چئیرز کے ساتھ پڑی چھوٹی سے ٹیبل پر رکھتے شہریار نے سختی سے بالوں کی طرف اشارہ کیا تھا جنہیں بالکنی میں آتے ہی مشل پھر سے ہواؤں کے رخ کرنے لگی تھی

"اوہ ہو...آپ کیا ہیں ویسے...تعریف کرتے نہیں الٹا فیشن خراب کرتے ہیں میرا..." مشل بال سمیٹ کر انہیں ڈھیلے سے جوڑے میں باندھ کر منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے بولی تھی

"فیشن خراب کر کے ہی تو زیادہ پیارا لگتا ہے..."
شہریار چائے کا کپ اٹھا کر اسے تھما کر کہنی اسکے سینے میں ہلکی سی کھبوتے ہوئے شریر سے لہجے میں بولا تو مشل چائے کا کپ پکڑتے پکڑتے اسکا بیلینس ٹھیک رکھنے کی کوشش میں،ہنستے ہوئے بمشکل اس سے فاصلے پر ہوئی تھی

"باز آئیں۔ں۔ں۔۔۔" اسکی بات کا مطلب سمجھ آنے پر سفید چہرے پر سرخیاں گھلی تھیں

"آپ زیادہ ہی فرینک ہوتے جا رہے ہیں۔۔۔" اسکی کہنی پکڑ کر سختی سے چٹکی کاٹتے مشل کو خود کو ہی ہنسی آئے جا رہی تھی

"تم بھی ہو جاؤ نہ فرینک اب تھوڑا۔۔" بے باک سا اشارہ کرتے شہریار نے نظروں کا رخ اپنے جسم پر نیچے کی جانب کیا تو مشل اسکی اسی کہنی پر تھپڑ مارتے ہنستے ہوئے اس سے چہرہ موڑ کر کھڑی ہوگئی تھی

"کوئی نہیں ہونا۔۔اور اب واپس جا کر ویسے ہی میں نے اپنی سٹڈیز میں بزی ہو جانا ہے۔۔پھر مجھ سے تھوڑا سا وقت لینے کے لیے بھی آپکو میرے آگے پیچھے گھومنا پڑے گا۔۔" مشل چائے

کا سپ لیتے گردن اکڑا کر بولی تھی،نظروں کو اختیاطً اس سے موڑ کر سامنے کی جانب رکھا ہوا تھا

"اب۔ب۔ب کوئی نہیں آگے پیچھے گھومنے والا میں...کتاب سمیت بیڈ پر لے آنا ہے تمھیں ، مجھے نخرے دکھائے تو...سٹدیز اور مجھے ساتھ ساتھ مینج کرو...ویسے بھی پڑھائی سے زیادہ ٹائم تم فون پر گزارتی ہو..." شہریار

اپنی آنکھیں سکیڑ کر مصنوعی غصے سے بولا تو مشل پوری آنکھیں کھول کر اسکو گھورنے لگی

"کتابوں کی ایک رسپکیٹ ہوتی ہے...ایسے تھوڑی..."

"آپ کیسے ہر وقت ایک ہی بارے میں سوچتے رہتے ہیں...؟"

"اور بھی کام ہوتے ہیں زندگی میں..."

"اور ویسے بھی مجھ سے سٹڈیز کے ساتھ کچھ بھی مینج نہیں ہوتا علاوہ کھانے پینے سے..."

"اور مجھے کیرئیر پر بھی فوکس کرنا ہے اپنے..." چائے کا سپ لیتے مشل نظریں سٹریٹ رکھے بولی تھی

"ہو جائے گا سب ہو جائے گا...میں تمھیں مینج کرنا سکھا دوں گا...ڈونٹ وری..." ریلنگ سے ٹیک لگا کر چہرہ اسکے سامنے کرتے شہریار بھاری سے لہجے میں بولا تو مشل اپنے ڈھیلے ہوتے جوڑے کو ایک ہاتھ سے ٹھیک کرتے کرتے پیچھے مڑ کر چئیر پر بیٹھ گئی تھی

"مجھے فورس نہیں کرنا کچھ اوکے...روٹین

سیٹ کرنی ہے میں نے اپنی سب سے پہلے

اب...سکیجوئل بنانا ہے...مجھے پہلے خود کو

سیٹ کرنے دینا ہے آپ نے....سمجھ آئی...یہ سب

کرتی ہوں تو بس نیند ہی آئی رہتی ہے

مجھے...رات ویسے ہی سوتے نہیں اور صبح اٹھا

نہیں جاتا...اور...میں نے اب سمارٹ بھی ہونا

ہے...ڈائٹ بھی مجھ اچھی والی چاہئیے...اور

ایک سٹینڈنگ سائکلنگ مشین بھی لینی ہے فار

لوئیر ایبدومن....سب کہہ رہے تھے کہ میں موٹی

ہو رہی ہوں...اتنی سمارٹ تھی میں شادی سے

پہلے---" چائے کا کپ ٹیبل پر رکھ کر بالوں کو دونوں ہاتھوں سے بند کرتے مشل ماتھے پر بل ڈ الے اس سے نظریں ملائے بغیر بولے جا رہی تھی

"اونہہ ہونہہ---کس نے کہا ہے---؟ تم بلکل پرفیکٹ ہو یار مجھ سے پوچھو نہ---بس اسی ویٹ کو Maintain کرو---بلکہ ایک دو kgs زیادہ بھی ہو جاؤ تو کوئی مسئلہ نہیں ہے---اتنی پیاری لگتی ہو---سٹریس نہیں لینا کوئی سمجھ

آئی..." شہریار چائے کا گھونٹ بھرتے کھڑے کھڑے اسکے گال کو پیار سے سکوئز کرتے بولا تو مشل کے چہرے پر بڑی سے مسکراہٹ پھیل گئی تھی

"ٹریڈمل تو یوز کرتی نہیں ہو ، سائیکلنگ کب کرو گی...؟ ہممم...؟" شہریار نے اسکے ٹھنڈے سے گال کو انگوٹھے سے سہلاتے ٹھوڑی سے اسکا چہرہ اوپر کیا تھا

"کروں گی نہ اب...دونوں چیزیں ہوں گی تو پھر کر لوں گی...ایسے صرف ٹریڈمل کرنے کا دل نہیں کرتا...اور بھی اکوپمنٹس چاہئیں مجھے...اور...ٹائم بھی چاہئیے ساتھ...مجھے خیال رکھنا ہے اپنا....سب سے پہلے..." مشل پرعزم سے لہجے میں بولتے اسے شکایتی نظروں سے دیکھی تھی

"اپنا خیال رکھنا ہے تو مجھے کیوں غصہ دکھا رہی ہو۔و۔و۔و۔۔۔؟ میں بیچارا سارا دن آفس ہوتا ہوں وقت ہی وقت ہوتا ہے تمھارے پاس۔۔۔ سارا دن سو کر گزارنے کے بعد رات کو مجھے ٹینٹرمز دکھانے لگ جاتی ہو۔۔۔اٹھا کرو نہ صبح میرے ساتھ۔۔۔روٹین جلدی اٹھنے سے سیٹ ہوتی ہے۔۔۔" شہریار ماتھے پر بل ڈالے اسکے گردن اپنے ہاتھ میں پکڑ کر دبانے کی ایکٹنگ کرتے بولا تو دونوں ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ کر مشل ہنسنے لگی تھی

"اصل میں آپ کی باتوں کا بہت پریشر ہوتا ہے میرے مائنڈ پر...مجھے ٹینشن ہوتی رہتی ہے...اس لیے کہہ رہی ہوں...مجھے پیار سے رکھنا ہے آپ نے...پہلے کی طرح..." مشل اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے گال سے سہلاتے بولی تو شہریار اسکی چالاک سی نظریں دیکھتے خود بھی ہنسنے لگا تھا

"میں پیار سے ہی رکھوں گا۔۔ڈونٹ وری
یار۔۔بس سویا میرے ساتھ کرو،مجھے اچھا لگتا
ہے۔۔۔صرف ایک ہی تناظر میں نہیں کہہ
رہا۔۔ویسے ہی،رات کو ساتھ لیٹا کرو میرے
بس۔۔۔اچھا لگتا ہے۔۔دن میں کام ختم کیا کرو
سارے۔۔۔ایکسرسائیز صبح اٹھ کر کیا کرنا نہ
فجر کے بعد۔۔۔یا شام کو۔۔۔جب میں جم جاتا
ہوں۔۔۔۔ٹائم مینج کرو نہ میرے حساب سے
بھی۔۔۔ہمم۔۔۔؟ مجھے بھی پیار چاہئیے اب
تمھارا۔۔۔" شہریار کھڑے کھڑے اسکی بیک گردن

پر ہاتھ رکھ کر انگوٹھے سے اسکے کان کا پچھلا حصہ سہلاتے بولا تو مشل نظریں چراتے اپنا چائے کا کپ پکڑ کر گھونٹ بھرنے لگی تھی

"اور کس نے کہا موٹا ہونے کا...؟ بتاؤ مجھے...گھومتی نظر آرہی ہو مجھے تو تم ٹی شرٹ میں..." ہاتھ اس سے ہٹا کر شہریار ساتھ والی چئیر پر بیٹھ گیا تھا

"ماما اور...معظم کہہ رہے تھے.ے.ے...ماما نے

تو اکیلے میں بھی کہا کہ منہ بھی...بھرا بھرا ہو

گیا ہے میرا..." مشل شکایتی انداز میں بولی

تھی

"اوہ نہیں یار.ر.ر...غلط کہہ رہے تھے...بلکل

غلط...

you are perfectly fine

خوامخواہ تمھیں کنفیوز کر دیا ہے پکڑ

کر...جیسے ابھی ہو نہ،بہت پیاری لگتی ہو...مجھے ایسے ہی چاہئیے ہو...بس اسی کو مینٹین کرو....سن رہی ہو...؟" شہریار نے اسکی تھائی کو پکڑ کر پیار سے جھنجھوڑا تو مشل نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے لوئر بیلی پر رکھا تھا "یہ دیکھیں..."

"کیا دیکھوں...؟" شہریار نرمی سے اسکے پیٹ کے نچلے حصے کو چھوتے ، فکرمندی سے بولا

تھا

"میرا فیٹ نہیں تھا پہلے۔۔۔اب زیادہ ہو رہا ہے۔۔۔دیکھیں۔۔۔"

"تھا پہلے بھی۔۔۔مجھے یاد ہے۔۔۔" شہریار اسے ہلکا سا گدگداتے ہوئے بولا تو مشل ہنس کر بمشکل خود کو بینڈ کرتے اسکا ہاتھ وہاں سے ہٹانے لگی تھی

"آپکا تو نہیں ہے بلکل بھی....مجھے بھی ایسے لین ہونا ہے...." مشل چئیر پر بیٹھے بیٹھے اسکی جانب جھک کر ، ایبس پر شرٹ کے اندر سے ہاتھ پھیرتے بولی تو شہریار نے سر جھٹک کر مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ لیا تھا

"میل فی میل باڈیز الگ الگ ہوتی ہیں یار.....اور مجھے تمھارے یہاں فیٹ اچھا لگتا ہے...تمھیں

کہہ تو رہا ہوں کہ بس اسی کو مینٹین کرو،فٹ ہو تم بلکل...بلکل ہی اندر چلا جائے گا تو میں پکڑوں گا کیا..." اسکا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے اسکے پیٹ کو گدگداتے شہریار نے اسے کھلکھلا کر ہنسنے پر مجبور کر دیا تھا ، نم آنکھوں سے ہنس کر مچلتے مشل نے ٹیبل پر پڑی چائے بھی بے دھیانی میں گرا دی تھی...بال جوڑے سے پھر سے آزاد ہو گئے تھے...روشنی بھی قدرے زیادہ ہو گئی تھی

MAIN TERA BISMIL HOGYA
Kz writes

"اس طرف..." آفتاب اسکو اپنے سویٹ کی طرف لے آیا تھا...ڈور کو کارڈ سے انلاک کرتے اس نے ہاتھ کے اشارے سے شازمہ کو اندر داخل ہونے کا کہا تو ایک پل کو شازمہ کے قدم منجمند ہو گئے تھے

"آئیں پلیز...ایزی رہیں بلکل...." آفتاب نے ہاتھ پھیلاتے اسکو اندر آنے کا کہا تو شازمہ ارد گرد

دیکھتے ، لڑکھڑاتے قدموں سے اندر داخل ہو گئی تھی.... دروازہ بند ہونے کی آواز پر بمشکل مڑ کر دیکھا تو آفتاب بازو سینے پر باندھے دروازے کے آگے کھڑا اسی کو دیکھ رہا تھا

"آ....آپ نے دروازہ.. کیوں..ک....کیوں بند کیا ہے...." ایک دم شدت سے کچھ غلط ہو جانے کا احساس جاگا تو پورا جسم ایک سرد لہر کی

لپیٹ میں آیا تھا۔۔۔انہی قدموں سے واپس دروازے کے پاس آکر گھبرائے سے لہجے میں بولی تو آفتاب دروازے سے قدرے ہٹ گیا تھا

"آپ۔۔دروازہ کھلا رکھنا چاہتی ہیں۔۔۔؟ کوئی نہ کوئی گزر رہا ہوتا ہے باہر سے۔۔کھلا رکھنا مناسب نہیں لگے گا۔۔آپ۔۔اوکے آپ کہتی ہیں تو کھول دیتا ہوں۔۔ایزی رہیں۔۔" اسکے چہرے کے اڑتے رنگ دیکھ کر آفتاب اسکے دماغ میں آنے و الے خیال کو بھانپ گیا تھا

"کھول دوں...؟ یا رہنے دوں...؟ آپ ایزی رہیں نہ پلیز...بیٹھ جائیں یہاں..." آفتاب اسے ہاتھ سے صوفے کی جانب اشارہ کرتے بولا تھا ،اسکے یوں کنفیوز ہونے پر اپنا دل بھی تیز تیز دھڑکنے لگا تھا

"کھول...کھول دیں...مجھے...ہم اوپر چلتے ہیں..." شازمہ ماتھے پر آتے پسینے کے قطروں

کو اپنے ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے بولی تھی۔۔۔کمرے میں داخل ہوتے ہی اسکو شدت سے احساس ہونے لگا تھا کہ اس نے بہت بڑا قدم اٹھایا ہے۔۔۔دماغ میں ایک ساتھ کئی حدشے سر اٹھانے لگے تھے۔۔۔اپنا آپ سوالیہ لگنے لگا تھا

"آپ اتنا گھبرا کیوں رہی ہیں۔ں۔ں۔۔۔۔؟ دو منٹ بیٹھیں تو سہی۔۔۔پھر اوپر ہی چلیں گے۔۔۔آئیں پلیز۔۔۔بیٹھیں۔۔۔جسٹ ٹو منٹس۔۔۔اچھی بھلی آپ مسکراتی ہوئی آئی تھیں۔۔۔ویسے ہی رہیں

نہ..." آفتاب ایک نظر دروازے کی جانب دیکھ کر پھر سے اسکو صوفے کی طرف اشارہ کرتے بولا تھا...وائٹ ٹی شرٹ کے ساتھ بلیو جینز اور بلیو ہی ڈینم جیکٹ پہنے کلائی میں مہنگی ترین رسٹ واچ کے ساتھ برانڈڈ شوز پہنے،بالوں کو رفلی سیٹ کیے وہ بھرپور پرسنیلٹی کا مالک لگ رہا تھا...سرخ و سفید چہرے پر بلکل ویسی ہی کنفیوژن پھیلی ہوئی تھی جیسی شازمہ کے چہرے سے چھلک رہی تھی

"آپ نے اگر۔۔۔میرے ساتھ کچھ غلط کیا تو شہریار بھائی۔۔وہ آپکو۔۔وہ۔۔۔مجھے نہیں آنا چاہئیے تھا۔۔۔آپ دروازہ کھولیں پلیز۔۔۔" شازمہ سے دھمکی بھی ٹھیک طریقے سے

نہیں دی جا رہی تھی،اسکی بات سن کر آفتاب کے چہرے پر ناچاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ ٹھہر گئی تھی،بالوں میں ہاتھ پھیر کر ہنستے وہ سر کو ایک جانب ٹلٹ کرتے اسکے گھبرائے چہرے کو بغور دیکھنے لگا تھا

"میں نہیں کچھ غلط کر رہا یار۔ر۔ر۔ر۔۔۔۔دو فٹ کے فاصلے پر کھڑا ہوں آپ سے۔۔۔"

"آپکے بھائی سے زیادہ میں آپ سے ڈرتا ہوں۔ں۔ں۔۔۔پلیز ایسا مت سوچیں۔۔۔آپ ریلیکس تو ہوں نہ۔۔۔ہم چلتے ہیں اوپر ہی۔۔۔کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔"

"میں نے صرف اسلیے یہاں بلایا آپکو کہ آپکو ڈر نہ لگے کسی کے دیکھ لینے کا۔۔۔اسکے علاوہ اور

کوئی وجہ نہیں ہے۔۔۔آپ نہیں کنفرٹیبل تو ہم چلتے ہیں۔۔۔پر پلیز اپنا موڈ ٹھیک کریں۔۔۔" اس سے قدرے فاصلے پر کھڑے آفتاب کبھی مسکرا کر تو کبھی سنجیدہ تاثرات سے اسے اپنی صفائی دئیے جا رہا تھا

"نہیں آپکو نہیں کہنا چاہئیے مجھے کچھ۔۔۔مجھے۔۔۔خود ہی خیال کرنا چاہئیے تھا۔۔آپ۔۔۔" شازمہ کے لہجے میں شرمندگی سی

تھی

"آپ اب اتنا گھبرا رہی ہیں لیکن مجھے خوشی ہے کہ اب سے کچھ لمحوں پہلے تک آپکے دل نے مجھ پر اعتبار کیا اور آپ میرے ساتھ یہاں تک آئیں۔۔۔کچھ دیر اور نہیں کر سکتیں اعتبار۔۔۔؟ "

پینٹ کی پاکٹ سے روم کا کارڈ نکال کر آفتاب نے اسکی جانب بڑھایا تھا

"یہ کیا ہے..." شازمہ ناسمجھی سے اسکی طرف دیکھنے لگی

"کارڈ ہے بھئی میرے روم کا...جب تک آپ یہاں ہے اسکو اپنے پاس رکھ لیں بے شک..." آفتاب نے چند قدم اسکی جناب بڑھا کر کارڈ آگے کیا تو شازمہ نے اتنے ہی قدم پیچھے کو لیتے کارڈ اس سے تقریباً کھینچ لیا تھا

"بیٹھیں پلیز۔۔کافی تو آپ پیتی نہیں،چائے بناؤں آپکے لیے۔۔۔؟؟؟ دو منٹ میں بن جائے گی۔۔۔بیٹھیں تو سہی۔۔یار کیا ہو گیا ہے۔ے۔ے ۔۔۔؟ " اسے بوکھلایا سا دیکھ کر ہنستے ہوئے آفتاب اسکے سامنے صوفے پر بیٹھا تو شازمہ بھی صوفے کے بلکل کونے پر دبک کر بیٹھ گئی تھی،دل تیزی سے دھک دھک کرتا دھڑک رہا تھا۔۔۔نظریں یوں اس پر جمائی ہوئی تھیں جیسے اسکی ذرا سی حرکت پر اٹھ کر بھاگ دوڑے گی

"یہ کارڈ تو یہ مجھ سے آسانی سے چھین بھی سکتے ہیں..."

"شہریار بھائی نے اگر دروازہ ناک کیا اور میں نہ ہوئی اندر...تو وہ کیا...سوچیں گے...."

"مشل کو ہی بتا دیتی کم از کم..."

"رات اتنی ہو رہی ہے۔۔۔میں نکلی ہی کیوں۔۔۔"

"یہ تو جانے نہیں دے رہے۔ے۔ے۔۔۔کیا کروں۔۔۔۔"

"یﷲ اس بار بچا لے۔۔۔آئندہ نہیں ایسا قدم اٹھاؤں گی۔۔۔"

"مجھے پتہ نہیں کیا ہو گیا تھا۔۔۔مجھے انکی باتیں اچھی لگ رہی تھیں۔۔۔"

"جو بھی تھا...کمرے تک نہیں آنا چاہئیے تھا..."

اپنی

سوچوں میں گم بظاہر وہ آفتاب کو دیکھے جا

رہی تھی لیکن دماغ بلکل غیر خاظر تھا

تھا...آفتاب نے ہاتھ ہلایا تو شازمہ پلکیں چھپک

کر اسکی طرف متوجہ ہوئی تھی "ج..جی..."

"سب سے پہلے تو ایزی ہو کر بیٹھیں....بلکل

ریلیکس ہو کر....ذرا سا بھی گھبرانے کی

ضرورت نہیں ہے--- by luckہم مل رہے ہیں we

didn't plan it تو میں ؟؟؟--ایسا ہی ہے نا---

کیسے کچھ غلط کرنے کا سوچ سکتا ہوں---؟

مجھے ابھی ہی تو پتہ لگا ہے کہ آپ یہاں آئی

ہیں---اس دن کی ملاقات کے بعد سے تو آپکو

میں نے کہا بھی نہیں ملنے کا---مجھے خود ڈر

لگ رہا تھا کہتے ہوئے کہ آپ ناراض نہ ہو

جائیں---اتنا تو مانتی ہیں نہ کہ اتفاق سے ملے

ہیں ہم ابھی---؟" آفتاب ٹیک ہٹا کر دونوں

کہنیاں گھٹنوں پر رکھ کر گہری سوالیہ نظروں

سے اسے دیکھا تو شازمہ نے بغیر کچھ سوچے

ہی روبوٹک انداز میں سر ہاں میں ہلا دیا تھا

"جی۔ی۔۔۔" شدید بوکھلائے لہجے میں کہتے سکارف ٹھیک کرنے کے لیے ہاتھ سر تک لے کر گئی تو گود میں پڑے اپنے اور آفتاب کے روم کے کارڈز ڈریس سے پھسل کر نیچے گر گئے تھے۔۔۔۔مزید کنفیوز ہوتے جھک کر کارڈ فرش سے اٹھانے ہی لگی تھی کہ آفتاب بیٹھے بیٹھے

صوفے سے سیدھا فرش پر جھکا اور کارڈز اٹھا کر اسکے پاس صوفے پر رکھ دیے۔۔۔جھکنے سے شازمہ کا سکارف اسکے سر سے تھوڑا ڈھلک گیا تھا۔۔۔سلکی براؤن بال جو اسکے چہرے پر آئے تھے شازمہ نے فورا کانوں سے پیچھے کرتے سکارف واپس سر پر کر لیا۔ تھا۔۔ایک دم اپنا آپ انتہا کی حد تک آکورڈ ہوتا محسوس ہوا تو دل کی دھڑکن سخت سست ہوئی تھی۔۔کارڈ پکڑ کر واپس گود میں رکھتے اب کی بار نظریں اٹھانا بھی محال ہوا تھا۔۔۔آفتاب اسکو اتنا کنفیوز ہوتا دیکھ کر خود بھی بے حد کنفیوز ہو

گیا تھا کہ کیسے اسکو ریلیکس کرے

"پانی...پیئیں گی...؟" آفتاب اپنی انگلی اور انگوٹھے کو آپس میں ہلکا سا سہلاتے ، نظریں اسکے کانپتے ہاتھوں کی طرف کرتے بولا تھا...سیاہ جھولی میں مومی انگلیاں نظروں میں جیسے ٹھہر گئی تھیں

"ن۔۔۔نہیں۔۔۔آئی ایم فائین۔۔۔" پھولی سانسوں کے درمیان بولتے شازمہ نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھتے خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کی تھی

"دیٹس گریٹ۔۔۔۔" اسکی نظر خود پر محسوس کرتے آفتاب نے نظریں پل سے بھی کم وقت میں اسکے ہاتھوں سے ہٹا لی تھیں۔۔۔اگلے ہی لمحے اپنی ٹھوڑی کو انگوٹھے سے ہلکا سا سہلاتے اسکی آنکھوں میں جھانکا اور پھر اسکے نظریں

چرا لینے پر خود بھی نظریں جھکا کر اپنے
جوتے سے فرش کو سٹرائیک کرنے لگا
تھا۔۔۔کچھ پل یونہی ایک دوسرے سے نظریں
چراتے گھبراتے بالآخر آفتاب نے ہمت کر کے
ماحول کا سوکت توڑا تھا

"شازمہ آپ۔۔۔آپ چائے پی لیں گی نہ اگر میں
بناؤں تو۔۔۔؟ یا سوچیں گی کہ میں چائے میں
کچھ ملا کر لایا ہوں۔۔؟ آپکو بیہوش کرنے کے
لیے۔۔؟ بتائیں۔۔؟ یہی سوچیں گی نہ۔۔؟" آفتاب

پاس پڑا اپنا فون پینٹ کی پاکٹ میں ڈالتے اٹھ کھڑا ہوا تو شازمہ نے بمشکل مسکرا کر اسکی بات پر نفی میں سر ہلا دیا تھا...دل کی حالت کچھ کچھ بہتر ہوئی ہی تھی کہ اسکے کھڑے ہوتے ہی اچانک دھڑکن نے رفتار پکڑ لی تھی

"چلیں شکر ہے آپ مسکرائیں تو...پریشانی ہو رہی تھی آپکو کنفیوز دیکھ کر..." کہتے ہوئے

آفتاب اندر ہی موجود کچن کی طرف بڑھ گیا تھا جہاں سے شازمہ کی بیک تھی

"یہ کدھر گئے ہیں---"

"دیکھوں یا نہیں---؟"

"مجھے ٹرسٹ نہیں کرنا چاہئیے---" خود میں اتنی بھی ہمت محسوس نہیں ہو رہی تھی کہ

مڑ کر اسکی طرف دیکھ لے....جانے کیوں اسکی

نظریں ابھی بھی خود پر محسوس ہو رہی

تھیں...وسیع کمرے میں نگاہ دوڑاتے بیڈ پر ادھ

کھلا لیپ ٹاپ دکھائی دیا تھا...صوفے پر کوٹ

بے ترتیب سا پڑا تھا...کچھ پل ادھر ادھر

دیکھتے اپنے عقب میں کپ کی آواز پر ذرا سی

گردن موڑی تھی مگر دکھائی کچھ نہیں دیا

تھا.... نچلے ہونٹ کو بے دردی سے چباتے وہ

اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کو قابو کرنے کی

کوشش کر رہی تھی مگر دل سنبھل ہی نہیں رہا

تھا

"آپ کمفرٹیبل ہیں نہ۔۔۔؟ یہاں آجائیں۔۔۔۔اپنے سامنے چائے بنتی دیکھ لیں بے شک۔۔۔" پیچھے سے آفتاب کی مسکراتی سی آواز پر شازمہ نے فوراً پورا مڑ کر پیچھے دیکھا تھا۔۔۔وہ کچن میں کھڑا کیٹل سے کپ میں پانی انڈیل رہا تھا۔۔گرم پانی سے بھاپ اڑتی نظر آرہی تھی

"وہ تو۔۔آپ نے بنا لی ہے۔۔" شازمہ پیچھے دیکھتے دیکھتے ہی اٹھ کھڑی ہوئی تھی،ہاتھ میں موبائل اور دونوں کارڈز بھی پکڑے ہوئے تھے

"نئی بنا لوں۔۔؟ آپکے سامنے۔۔؟ یا آپ خود بنا لیں۔۔۔؟ اسی بہانے آپکے ہاتھ کی چائے مل جائے گی۔۔۔" آفتاب باکس سے ٹی بیگز نکالتے سیدھا اسکی آنکھوں میں جھانکا تو شازمہ نے بغیر

کوئی جواب دئیے نظروں کا رخ موڑ لیا تھا،اتنی دیر میں یہ اسکی پہلی گہری نظر تھی جو شدت سے محسوس ہوئی تھی۔۔۔پھر سے کچھ پل کی خاموشی ہوئی تھی۔۔۔شازمہ کچن کے باہر کی جناب والے کاؤنٹر کے پاس کھڑے اسے ٹی بیگز ڈپ کرتے دیکھ رہی تھی۔۔۔اسکی نظروں سے خوامخواہ کنفیوز ہو کر آفتاب سے پاؤڈر ملک کپ سے باہر گرتا جا رہا تھا

"اگر۔۔شہریار آپکے روم آیا تو کہہ دیجیے گا کہ

آپ ٹاپ فلور پر ہیں۔۔۔واک کر رہی ہیں۔۔۔پریشان نہ ہوں بہت بڑی کروز ہے وہ یہاں کسی صورت نہیں آسکتا۔۔نہ اسے پتہ ہو گا کہ میں یہاں ہوں۔۔۔" آفتاب چائے کے کپ لے کر اسکی طرف بڑھا تو اسکی آخری بات پر شازمہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا

"آئی مین۔ن۔ن۔۔۔۔۔میرا مطلب۔۔۔۔۔۔اگر آپ نہ چاہیں تو وہ نہیں آسکتا۔۔۔۔۔۔۔"

"میرا مطلب تھا کہ شہریار سے ڈر نہ رہی ہوں نہ آپ----"

"کیا بول رہا ہوں یار میں-ں-ں---"

"ڈر تو آپ مجھ سے بھی رہی ہیں---"

"دیکھیں کوئی غلط مطلب نہ لیجیے گا بات کا--"

"اگر چاہیں تو ابھی بھی بلا سکتی ہیں آپ اسے۔۔۔آپکو پریشان دیکھ کر بس کہہ رہا تھا۔۔آپکو ریلیکس کرنے کے لیے۔۔۔" آفتاب نے گھبرائے لہجے میں اسے اپنی کہی بات کی صفائی دیتے چائے کا کپ اسکی طرف بڑھایا تھاجسکو شازمہ نے کانپتے ہاتھ سے پکڑا تھا۔۔۔دوسرے ہاتھ میں فون اور نجانے کیا کیا تھا

"آپ ٹھیک ہیں نہ...؟ پلیز آپ میری طرف سے ریلیکس ہو جائیں...ایسے میں خود کنفیوز ہو رہا ہوں سیریسلی..." آفتاب ہاتھ میں چائے کا کپ لیے اسکے قریب کھڑا ہو گیا تھا

"میں...ٹھیک ہوں..." شازمہ نے کچا سا مسکرا کر جواب دیا تھا

"تھینک گاڈ۔ڈ۔ڈ۔۔۔آپ مسکرائیں تو۔۔۔ ریلیف فیل کر رہا ہوں سچ میں۔۔۔" پرسکون انداز میں کہہ کر آفتاب نے بہت ایزی ہو کر اسکے بلکل پاس کاونٹر پر ہاتھ رکھتے ہوئے چائے کا سپ لیا تو شازمہ نے کاؤنٹر سے اور اس سے ایک ساتھ سٹیپ بیک کیا تھا

"او۔۔۔سوری۔۔۔۔" ہاتھ فوراً سے پہلے واپس کھینچ کر بلکل سیدھا کھڑا ہو گیا تھا

"آپ نے۔۔۔اس دن سے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔۔کیا سوچا آپ نے۔۔؟" اسے ابھی بھی ڈسٹنس پر کھڑا محسوس کر کے ، ہاتھ جیکٹ کی پاکٹ میں ڈالے آفتاب نے بغیر اسے دیکھے سوال کیا تھا

"کونسا سوال۔۔" شازمہ بات سمجھ آجانے جے

باوجود بھی اٹھتی جھکتی پلکوں سے اسکی طرف دیکھتے بولی تھی

"میرے پروپوزل کا اور کونسا...ایک ہی تو سوال کیا ہے آپ سے...." آفتاب مزید پیچھے کو ہو کر دیوار سے ٹیک لگا کر چائۓ کا سپ لیتے بولا تو شازمہ کے ہاتھ چائے کا کپ ،کارڈز، فون سے بھرے ہونے کے باعث اچانک فون سلپ ہو کر فرش پر گر گیا تھا...غیر حاضر دماغ سے اسے اور کبھی فرش پر پڑے فون کو دیکھ کر چائے

کا کپ کاونٹر پر رکھ کر وہ خود کو منجمد ہوتا محسوس کر رہی تھی...شدید امبیریسمنٹ سے آنکھیں ایک لمحے میں نم ہوئی تھیں

"میں پکڑاتا ہوں...." آفتاب نے چائے کا کپ کچن کاؤنٹر

پر رکھا اور جھک کر اسکا فون اٹھا لیا تھا

"کارڈز پکڑائیں مجھے..." آفتاب نے ایک ہاتھ میں اسکا فون پکڑے دوسرے ہاتھ کو اسکے سامنے پھیلاتے قدرے سنجیدہ لہجے میں کہا تو شازمہ آنکھوں میں خوف لیے اسکی طرف دیکھنے لگی تھی

"کیوں...؟" دبی ہوئی سے آواز خلق سے برآمد ہوئی تھی

"پکڑائیں تو۔۔۔" آفتاب نے اسکی طرف قدم بڑھاتے ہاتھ اسکے بلکل سامنے کیا تو شازمہ نے فوراً دونوں کارڈ اسکی ہتھیلی پر رکھ دیے تھے، آنسو آنکھوں کے کناروں پر بلکل رکے ہوئے تھے، اپنا فون اور کارڈز اسکے ہاتھ میں دیکھ کر دل ایک دم ڈوب سا گیا تھا

"گڈ۔۔آب آرام سے چائے انجوائے کریں اور میری

بات کا جواب دیں۔۔۔یہ پڑا ہے آپکا سامان۔۔۔"
آفتاب نے سب چیزیں اسکے سامنے کچن کے
کیبینٹ پر رکھ کر چائے کا کپ اسکے قریب
کھسکایا تو نظریں اسکی نم آنکھوں سے ملی
تھیں

"میں نے ابھی سوچا نہیں۔ں۔ں۔۔" شازمہ بھیگے
لہجے میں بمشکل بولی تھی،گلے میں یک دم
شدید درد سا ہوا تھا۔۔۔ایک پل دل اسکے حق
میں ہو رہا تھا اور اگلے ہی پل گھبراہٹ دل کو

جکڑ رہی تھی

"آرام سے سوچیں...لیکن پلیز...فیصلہ میرے حق میں کیجیے گا...میں سچ کہہ رہا ہوں میں بہت مہینوں سے تڑپ رہا ہوں آپکے لیے....یہ سارا وقت بہت بھاری گزر رہا ہے مجھ پر...بہت کچھ ہے آپکو بتانے کے لیے لیکن اگر ابھی بتانے لگا تو آپ پریشان ہو جائیں گی...بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ مجھ پر ٹرسٹ رکھیے گا.....میں صرف آپکو چاہتا ہوں...آپ اس دن سے میرے دل میں

ہیں جس دن آپ میری بازوؤں

میں بے ہوش ہوئی تھیں۔۔۔میں جانتا بھی نہیں تھا آپکو۔۔۔لیکن۔۔۔اتنا پتہ تھا کہ۔۔۔آپکو پانے کے لیے مجھے خود کو بہت پاک کرنا پڑے گا۔۔۔خود کو آپکے قابل بنانے کے لیے مجھے۔۔۔میں۔۔۔" بات کرتے کرتے آفتاب نے اپنی مٹھی زور سے دبوچتے خود کو زیادہ بولنے سے روکنے کی کوشش کی تھی

"آپ بہت۔۔۔معتبر ہیں میرے لیے ۔۔میں آپکو کبھی ہرٹ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا ۔۔۔آپ جو اتنا کنفیوز ہو رہی ہیں تب سے۔۔۔پلیز آپ بلکل بے فکر رہیں۔۔۔آپ یہ ساری رات بھی یہاں گزاریں گی تو بھی آپکو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا میری طرف سے۔۔۔۔آپکی عزت میری جان سے بھی بڑھ کر ہے شازمہ۔۔۔" نظریں اسکے چہرے پر گاڑے آفتاب نے اسکے ایک ایک نقش کو دل میں اتارا تھا

"آپ۔۔جب بیہوش تھیں۔۔آفس میں۔۔ہم اکیلے تھے۔۔۔یا۔۔یا جب۔۔میری گاڑی میں تھیں آپ ہاسپٹل جاتے ہوئے۔۔میں نے تب بھی ایک غلط نظر نہیں ڈالی تھی آپ پر۔۔۔آئی پرامس یو۔۔یہ آنسو اچھے نہیں لگ رہے۔۔یہ باہر نہیں نکلنے چاہئیں آپکی آنکھوں سے۔۔" آفتاب نے بھرپور نظر سے اسکی آنسوؤں میں ڈوبی آنکھوں کو دیکھا تھا

"جی۔۔ی۔۔۔" آفتاب کی باتوں میں کھو کر اسے

مسلسل دیکھتے ہوئے اسکے کہنے پر یک دم آنسو آنکھوں کی حدود پار کر گئے تھے

"یہ کیا..." آفتاب چائے کا کپ کاؤنٹر پر رکھ کر بے ساختہ اسکے قریب ہوا تو شازمہ دو قدم پیچھے ہٹتے دیوار سے ٹکڑائی تھی

"ک..کچھ نہیں..." شازمہ گال پر بہے آنسو اپنی ہتھیلی کی پشت سے رگڑتے صاف کرنے لگی

تھی

"آپ بتائیں پلیز۔۔کیا بات رلا رہی ہے۔۔۔؟؟؟بتائیں مجھے۔۔۔ادھر بیٹھیں صوفے پر پلیز۔۔۔میں نے کارڈ مانگا آپ سے۔۔۔؟ اس لیے۔۔۔؟ میں صرف آپکے ہاتھ خالی کر رہا تھا،اتنا کچھ پکڑا ہوا تھا آپ نے تو۔۔۔چ۔۔۔۔چائے بھی گر سکتی تھی ہاتھ پر۔۔۔اچھا بیٹھیں تو سہی ادھر۔۔۔۔" آفتاب اسکو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے بولا تو شازمہ چھوٹے قدم اٹھاتی وہاں بیٹھ گئی تھی۔۔۔آفتاب نے اسی صوفے پر اسکے بلکل پاس بیٹھتے ٹیشو

باکس اسکے سامنے کیا تو شازمہ نے دو ٹیشو پیپرز نکال لیے تھے،اسکا اتنے قریب بیٹھنا دل خلق میں لے آیا تھا

"آرام سے تسلی سے بتائیں، کوئی بات بری لگی ہے میری۔۔۔؟؟؟ یا کچھ تلخ یاد آگیا آپکو۔۔۔؟ مجھ سے شئیر کریں۔۔۔ڈر تو نہیں رہیں آپ۔۔؟ " آفتاب اپنے گھٹنوں پر دونوں بازو جمائے ماتھے پر ڈھیروں فکر مند شکنیں لیے بولا تھا۔۔شازمہ اسکو اپنے قریب بیٹھا پا کر ویسے ہی بولنے سے

قاصر ہو چکی تھی۔۔۔دل میں وہ منظر تازہ
ہوئے تھے جب شازم نے اسکے جسم کو اسکی
روح کو ایک بے بنیاد الزام کی بناہ پر توڑ پھوڑ
کر رکھ دیا تھا۔۔آفتاب کے منہ سے کالج اور
ہاسپٹل کا ذکر سن کر اسکے بعد ہونے والی اپنی
ذات کی تذلیل یاد کرتے دل کے زخم بلکل تازہ
ہوتے محسوس ہوئے تھے

"شازمہ۔۔۔؟" ٹیشو باکس ایک طرف رکھتے
آفتاب نے بے حد نرمی سے اسے پکارا تھا

"نہیں میں۔۔۔ڈر نہیں رہی۔۔۔" شازمہ خود کو اسکے سامنے کمزور پڑتا محسوس کر کے مزید آنسو بہانے کی بجائے خود جو مضبوط کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی،دونوں ہاتھ آپس میں جکڑے وہ اسے دیکھی تھی

"اوکے۔ے۔۔۔فائن۔۔۔کیا سوچ رہی ہیں پھر۔۔۔؟

میرے پروپوزل کا جواب دینا مشکل کیوں لگ رہا ہے اتنا۔۔۔؟ بتائیں مجھے۔۔۔؟ مجھے اتنا تو کنفرم ہے کہ آپ مجھے کنسڈر ضرور کر رہی ہیں۔۔۔مجھے سوچتی ہیں۔۔۔تو کیا بات روک رہی ہے۔۔۔؟ صرف ایک ہاں ہی تو کرنی ہے۔۔۔ " دونوں کے درمیان تھوڑا سا ہی فاصلہ تھا،آفتاب اسکے قریب موجود اپنا ہاتھ جیکٹ کی پاکٹ میں رکھے دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کو اپنی مٹھی میں دباتے ہوئے ڈولتے دل سے پوچھ رہا تھا

"آپ اُن میرڈ ہیں۔۔۔سوسائٹی ایکسپٹ۔۔۔نہیں کرتی ایسے عجیب۔۔۔رشتے کو۔۔۔جس میں۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ آپ۔۔۔۔کوئی۔۔۔۔"

شازمہ لفظوں کو جوڑتے بمشکل بول رہی تھی اور ضبط ختم ہوتے آنسو پھر سے شدت سے بہنے لگے تھے

"یار روئیں نہیں۔ں۔ں۔۔۔" خود پر قابو نہ پاتے ہوئے آفتاب ہاتھ جیکٹ سے نکال کر صوفے پر

رکھتے مزید اسکی جانب کھسکا تو شازمہ نے
گھبرا کر وہیں بیٹھے بیٹھے اپنا سر پیچھے کو
کیا تھا۔۔۔آنسو خود خود ایک دم تھم گئے تھے

"سوسائٹی میرا گھر نہیں چلاتی یا میرا بینک
بیلنس نہیں بھرتی جو میں اسکی پرواہ
کروں۔۔۔۔مجھے سیریسلی کسی کی بھی پرواہ
نہیں ہے۔۔۔میں پیار کرتا ہوں آپ سے۔۔۔۔اس سے
زیادہ مجھے کچھ فائدہ نقصان نظر نہیں آتا
اس سارے معاملے میں۔۔۔۔آپ کسی کی پرواہ

مت کریں۔۔۔اپنے دل سے اپنا فیصلہ لیں۔۔۔آپ مجھ سے اتنی چھوٹی ہیں مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ کیسے آپکو سمجھاؤں یہ سب۔۔۔میرے دل کی جو حالت ہو رہی ہے۔۔۔کیسے بتاؤں آپکو۔۔۔آپ بہت غیر اہم باتوں کو سوچ رہی ہیں شازمہ۔۔۔" آفتاب اپنا ایک بازو صوفے کی بیک پر پھیلائے دوسرا ہاتھ اپنے گھٹنے پر رکھے سیدھا اسکی آنکھوں میں جھانک کر بات کر رہا تھا ،اسکے لہجے کی تپش۔۔۔اسکا سچا سا انداز شازمہ کو زیر کر رہا تھا۔۔۔اسکے چہرے کو اتنے قریب سے دیکھتے شازمہ بائیاں ہاتھ صوفے پر

رکھ کر تھوڑا پیچھے کو کھسکی تو پیچھے صوفے کی بازو تھی۔۔۔اس سے مزید پیچھے کو کھسکنے کی جگہ نہیں بچی تھی

"یہ غیر اہم بات تو نہیں ہے۔ے۔۔۔" تیز سانس لیتے شازمہ ہاتھ سے صوفے کی بازو پر دباؤ ڈ التے بمشکل اس سے آئی کانٹیکٹ برقرار رکھ رہی تھی۔۔۔اسکا گھٹنہ اپنے گھٹنے کے بلکل قریب ہوتا لگ رہا تھا

"میرے لیے ایسی کوئی بات میٹر نہیں کرتی نہ
شازمہ۔۔۔آپ کو۔۔۔۔سمجھا نہیں پا رہا
میں۔۔۔دیکھیں۔۔۔نہیں فرق پڑتا اس بات سے کہ
آپ شادی شدہ تھیں پہلے،نہیں پڑتا فرق۔۔۔پاک
رشتہ تھا نہ وہ۔۔۔۔ختم ہو گیا۔۔۔جو بھی وجہ
ہوئی۔۔۔وہ کوئی داغ تو نہیں ہے
نہ۔۔۔مجھے۔۔۔صرف آپکی ہاں آپکی مرضی
چاہیے۔۔۔آپکا ساتھ چاہیے۔۔۔آپکا ہاتھ چاہیے۔۔۔"

آفتاب اپنا بازو اسکے کندھوں کے بے حد قریب

صوفے کی بیک پر پھیلائے ،دوسرا ہاتھ اسکے

سامنے پھیلاتے بولا تو شازمہ کو اپنی ٹانگیں

کانپنتی محسوس ہونے لگی تھیں۔۔۔وہ اس سے

کچھ انچ کے فاصے پر بیٹھا سیدھا اسکی

آنکھوں میں جھانکتے اس سے اسکا ہاتھ مانگ

رہا تھا۔۔۔شازمہ اپنے دونوں ہاتھ اپنی گود میں

رکھے بری طرح اپنی انگلیوں کو

مسل رہی تھی۔۔۔ہونٹ کو کاٹ کاٹ کر وہ نچلے

لب سے تقریباً خون نکال چکی تھی

"میں آپکو بغیر جواب کے جانے نہیں دوں گا آج۔۔۔"

"مجھے ہاں چاہئیے آپکی۔۔۔" لہجہ بے حد گھمبیر تھا

"جب تک آپ اوکے نہیں کریں گی مجھے۔۔۔میں اور آپ یہیں ہیں بس۔۔۔"

"ہونٹوں کا کیا قصور ہے۔۔۔؟ مت کریں۔۔۔" ٹیبل پر پڑے ٹیشو باکس سے ٹیشو نکال کر آفتاب نے ٹیشو اسکے ہونٹ پر لگا کر پیچھے کیا تو اس پر خون کی ننھی بوند موجود تھی۔۔۔شازمہ اسکی اس حرکت پر۔۔۔اسکی بات پر۔۔۔سنجیدہ سے لہجے پر بلکل منجمند ہو گئی تھی۔۔۔جسم باقاعدہ کانپنے لگا تھا۔۔۔آدھ انچ کے فاصلے پر موجود اسکی ٹانگ سے گھٹنہ مس ہونے لگا تو شازمہ نے چہرہ ایک جانب موڑتے رکا ہوا سانس بحال کرنے کی ناکام سی کوشش کی تھی

"ادھر تو دیکھیں...مذاق کر رہا ہوں یار..." اسے کنفیوز کر کے آفتاب کے چہرے پر انتہائی گہری مسکراہٹ پھیل گئی تھی،اپنے اتنے قریب اس بوکھلائے سے من پسند چہرے کو دیکھ کر دل بے ایمان سا ہونے لگا تو نظریں جھکا کر اسکے ہاتھوں کی طرف کر لی تھیں جنہیں وہ بری طرح مسل رہی تھی

"انکا بھی کوئی قصور نہیں ہے----" آفتاب نے اسکی گود میں آپس میں جکڑے ہاتھوں پر ہاتھ رکھا تو شازمہ ہاتھ اسکے ہاتھ کے نیچے سے نکال کر سر شدت سے نفی میں ہلاتے صوفے پر ہی پیچھے کو کھسکی تھی جہاں مزید کوئی جگہ نہیں تھی

"م..مجھے واپس جانا ہے...پلیز...م..میں...." اپنے پیچھے صوفے پر پھیلے اسکے بازو کو ایک نظر دیکھ کر شازمہ ڈوبتے لہجے سے بولی تھی

"میں چھوڑ آتا ہوں آپکو..." کہتے ہوئے آفتاب اس سے فاصلہ بنا کر پیچھے کو ہوا تو شازمہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی،ٹانگیں سن ہو کر جسم کا ساتھ دینے کو انکاری ہو رہی تھیں

"آپ مجھے کچھ تو جواب دیں..." آفتاب کھڑا ہوا تو شازمہ الٹے قدم لیتے تھوڑا پیچھے ہوئی تھی

"میں...آپ سے میسج پر...بات کر لوں گی...میری طبیعت خراب ہو رہی ہے...مجھے ابھی جانے دیں..." وہیں کھڑے کانپتے جسم سے بول رہی تھی،کمرے کی تنہائی...

اسکا اتنا قریب ہونا۔۔۔ اسکا سوالیہ لہجہ۔۔۔یوں چھونے کی کوشش۔۔۔وہ یہ زب سہہ نہیں پا رہی تھی۔۔۔جان لبوں پر ٹھہر گئی تھی

"آئی پرامس میں نے چائے میں کچھ نہیں ملایا تھا۔۔۔آپ نے ایک سِپ بھی نہیں لیا۔۔۔" آفتاب اپنی پاکٹ سے فون نکال کر وقت دیکھتے ہوئے بولا تھا

"میرا فون...دے دیں..." شازمہ اسکی طرف دیکھے بغیر کچن کاؤنٹر پر پڑے اپنے فون کی طرف اشارہ کرتے بولی تھی

"اور اگر نہ دوں تو...؟ " آفتاب نے اسکے اشارے پر ایک نظر فون کو دیکھ کر، نظروں کا رخ واپس اسکی جانب کرتے گہرے لہجے میں کہا تو شازمہ نے لرزتی پلکوں سے اسکی طرف

دیکھا تھا

"کیوں.ں...نہیں دیں گے..." لہجہ تک کانپ گیا تھا

"کیونکہ آپ مجھے جواب نہیں دے رہیں...اور فضول باتیں سوچ رہی ہیں...اس لیے...افففف...آپ بہت کنفیوز ہو رہی ہیں...ہم اوپر چلیں...؟ میں چِپکو ساؤنڈ کر رہا ہوں گا پر میں آپکے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا چاہتا

ہوں۔۔۔آپکے سب ڈاؤٹس کلئیر کرنا چاہتا ہوں،پھر پتہ نہیں ملنے کا موقع ملے یا نہیں۔۔۔" کہتے ہوئے آفتاب کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا تو شازمہ نے بھی اس جانب قدم بڑھائے تھے

"میرے روم کا کارڈ۔۔" شازمہ اسکی بات کا جواب دیے بغیر کارڈ کی طرف اشارہ کرتے بولی تھی

"یہ لیں۔۔۔میں آپکو چھوڑ دیتا ہوں نیچے۔۔۔"

آفتاب اسکی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر

مایوس سا ہو گیا۔۔۔اسکو مزید انسِسٹ بھی

نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔اسکا ہانپتا کانپتا لرزتا

جسم وہ کب سے دیکھ رہا تھا۔۔۔جو ابھی تک

ریلیکس ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا،شازمہ نے

کارڈ اس سے

پکڑ لیا تھا،نظریں بلکل بھی اس سے ملا نہیں

رہی تھی

"دروازہ...کھول دیں۔ں...پلیز...." سانسیں
جیسے آپس میں مل نہیں رہی تھیں

"میں... ابھی کھول رہا ہوں..." اسے نظریں
جھکائے شدید گھبرایا دیکھ کر آفتاب دروازے
کی طرف بڑھ گیا اور کارڈ سوائپ کر کے دروازہ
کھول دیا تھا...شازمہ اس سے پہلے ظی کمرے
سے نکل آئی تھی....آفتاب کمرے کو لاک کرتے
سر قدرے جھکا کر اسکو ہاتھ سے چلنے کا
اشارہ کرتے اسکے
ساتھ چلنے لگا...دل بلکل بجھ گیا تھا

"مجھے راستہ یاد ہے۔۔۔میں چلی جاؤں گی۔۔۔آپ چلے جائیں واپس۔۔۔" شازمہ اس کے کمرے سے چند قدموں کے فاصلے پر ٹھہرتے بولی تھی

"کچھ لمحے بھی مزید برداشت نہیں کر سکتیں۔۔۔؟ آپکے روم تک چھوڑ دوں گا۔۔۔" آفتاب بھی وہیں رک گیا تھا،لہجے سے بے چینی چھلک رہی تھی

"نہیں ایسی بات نہیں،مجھے راستہ سمجھا دیا تھا آپ نے پہلے---اس لیے کہہ رہی تھی---" شازمہ اسکی طرف دیکھتے بولی تھی،اسکے لہجے کے اتار چڑھاؤ واضح محسوس ہو رہے تھے---اسکا یوں اپنے لیے بے قرار ہونا کبھی بہت اپنائیت بھرا لگنے لگتا تھا تو کبھی اجنبیت کا احساس جاگ جاتا تھا

"راستہ سمجھانے والے کو اکیلا تو نہ

چھوڑیں..." آفتاب اسکی آنکھوں میں جھانکتے

ہوئے بولا تو شازمہ اسکی نظروں میں اپنا عکس

صاف دیکھ پا رہی تھی...مزید کچھ نہ بولتے

ہوۓ وہ نیچے کو جانے والی سیڑھیوں کی

طرف

بڑھ گئی تو آفتاب اس سے کچھ فاصلہ بناۓ

اسکے پیچھے دھیمے قدموں سے چلنے

لگا...بلیک لانگ ڈریس پر بلیک

کوٹ پہنے وہ آہستہ آہستہ کنفیوز سا چلتے

سیڑھیاں اتر گئی تھی

"میں نے نہیں دیکھنا پیچھے مڑ کر..."

"پہلے اچھے سے سوچوں گی...پھر بات کروں گی..."

"آئندہ ایسے نہیں ملوں گی کبھی۔۔۔اکیلے میں۔۔"

"کافی شاپ تک ٹھیک تھا۔۔۔"

"لگتا ہے پیچھے آرہے ہیں۔۔۔"

"میرے روم کا بھی پتہ لگ گیا انکو تو..." اپنے کمرے میں داخل ہوتے شازمہ نے بے اختیار ہو کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو آفتاب اسے کوریڈور کے آخر میں کھڑا دکھائی دیا تھا ،نظریں ملیں تو شازمہ نے فوراً دروازہ بند کر لیا تھا

"Thankyou ❤️ i feel like we really connected... Did you feel the same....???"

کیبن میں داخل ہوتے ہی شازمہ کے فون پر اسکا میسج ابھرا تو شازمہ کے چہرے پر ڈھیروں مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔۔اس سے زیادہ نام اسے مسکرانے پر Ahmed سکرین پر ابھرتا مجبور کر دیتا تھا۔۔۔اپنا سکارف اتار کر سائیڈ پر رکھتے شازمہ اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرتے اسکا میسج دیکھے جا رہی تھی۔۔۔گال پر پڑتا ڈمپل عرصے بعد اتنا گہرا ہوا تھا۔۔۔دل بہت ہلکا سا ہوتا محسوس ہوا تھا

"آپ بہت...معتبر ہیں میرے لیے ..میں آپکو کبھی ہرٹ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا..."

"میں پیار کرتا ہوں آپ سے....اس سے زیادہ مجھے کچھ فائدہ نقصان نظر نہیں آتا اس سارے معاملے میں.... ایک ایک کر کے اسکی کہی باتیں یاد آنے لگیں تو مسکراہٹ مزید گہری ہونے لگی تھی

"Ap bahir hain abhi bhi...?"

شازمہ نے اپنے نچلے لب کو چھو کر ہلکا سا درد محسوس کرتے اسے ریپلائے کیا تھا

"To or kya...aur yahin rahun ga sari rat....hoskta ha kisi waqt apka walk ka mood banay or mjhy 5 ,10 minute mazed mil jain...."

اسکا ریپلائے آیا تو شازمہ کا دل کیا دروازہ

کھول کر اسکو ایک نظر دیکھے...پھر زیرلب

مسکراتے میسج کو دوبارہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں

کو غور سے دیکھنے لگی تھی ج کو کچھ

دیر پہلے اس نے چھوا تھا

"Ap chalay jain..."

شازمہ نا چاہتے ہوئے بھی لکھ بیٹھی تھی

"Nahi jaon ga....ap nay sahi sy time nahi dia mujhy....Darti hi rahi hain...Baat to final hui nai koi....ap ayen wapis...."

اسکا ریپلائے آیا تو شازمہ اپنے ماتھے پر انگلیاں پھیرتے دل کی دھڑکن کو بے قابو ہوتا محسوس کر رہی تھی،اسکا اپنے لیے دیوانہ پن دیکھ کر وہ دل ہی دل میں خود کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کرنے لگی تھی...اسکا یوں بات کرنا، اپنائیت دکھانا اچھا لگ رہا تھا

"Ab nai askti main....Ap jain pleae..."

شازمہ نے ایک بار پھر بے دلی سے اسے جانے کو کہا تھا،دل اسے اپنے انتظار میں پھر سے دیکھنے کو ضد کرنے لگا تھا

"دل کو تیری ہی تمنا

دل کو ہے تجھ سے ہی پیار

چاہے تو آئے نہ آئے۔ے۔ے

ہم کریں گے انتظار

یہ میرا دیوانہ پن ہے یا محبت کا سرور

تو نا پہنچانے تو ہے یہ۔۔۔تیری نظروں کا

قصور۔۔" آفتاب کا جوابی وائس نوٹ سن کر

شازمہ کا دل اسکی آواز کی گہرائی پر انتہائی

بے ترتیبی سی دھڑکنے لگا تھا۔۔بار بار اس

وائس نوٹ کو چلا کر وہ اسکے لفظوں کی

سچائی محسوس کرتے اپنے گلے کو تر کرتے ،

پورے جسم میں ایک سنسنی سی پھیلتی

محسوس کر رہی تھی

"Awaz pasand nahi b ai tb bhi main wapis nahi janay wala....Aik or chance please....?"

اسے آنلاین دیکھ کر آفتاب نے مطمئن سا مسکراتے اسے میسج بھیجا تھا،نظریں پانی کی اچھلتی لہروں کی طرف تھیں...دل بھی انہی لہروں کی طرح مچل رہا تھا

"Kyun nai jain gyyyy.....?"

اپنے بیگ سے اسکی دی ہوئی بریسلیٹ نکال کر پہنتے وہ اس پر اپنا نام دیکھ کر باقاعدہ کھلکھلا کر ہنس رہی تھی...کلائی پر چمکتا اپنا نام بہت پیارا لگ رہا تھا

"Ap ayen to....phr btaon ga....mainy such main dil bhar k dekha b nai apko....na apny koi positive response dia ha mujhy...Shabash...Ajain bahir...rooftop py chalty hain..."

اسکا ریپلائے دیکھ کر شازمہ کی مسکراہٹ اسکے خوبصورت معصوم چہرے کو روشن کر گئی تھی,بغیر ریپلائے کیے وہ سکرین کو دیجھے جا رہی تھی

"Please....rooftop py nai to jahan ap kahain g wahan bat kr laity hain...."

اسکا ایک اور میسج نمودار ہوا تو شازمہ فون ہاتھ میں پکڑے سوچنے لگی تھی کہ کیا ریپلائے کرے،فون کے کی پیڈ پر اپنے دونوں انگوٹھے سرکاتے بے چینی سے وہ کچھ ٹائپ کرنے کی سوچ میں بری طرح گم تھی

"میں سٹیر کیس کے پاس ہوں۔۔۔انتظار کر رہا ہوں۔۔۔" اسکا وائس نوٹ آیا تو شازمہ نے صوفے پر پڑا سکارف اٹھایا ، پھر اسکے بار بار سر سے ڈھلکنے کا سوچ کر اسے پھینک کر جلدی سے بلیک سٹالر نکال کر سر پر اچھے سے اوڑھتے وہ کارڈ سوائپ کرتے باہر آگئی تھی

آفتاب سٹیرز میں کھڑا فون سکرین پر نظریں جمائے اسکے ریپلائے کا انتظار کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ اسکے روم سے

ملحقہ کوریڈور پر بھی نظر دوہرا رہا تھا۔۔۔فون پر نظریں جمائے ایک لمحے کو اس نے کوریڈور کی طرف دیکھا تو اسکی طرف سے کوئی ریپلا ئے نہ آنے پر مایوس ہوئے چہرے پر اسے اچانک دیکھ کر خوشی کے اثرات صاف جھلکے تھے۔۔۔شازمہ چلتے ہوئے اسکے پاس آ کر ٹھہری تو آفتاب نے مسکراتے ہوئے دل پر ہاتھ رکھ کر بغیر لفظوں سے اسکا

شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔نظریں اور چہرہ چمک اٹھے تھے

"مجھے پتہ تھا آپ آئیں گی-ی-ی----" آفتاب کے لہجے کی ایکسائٹمنٹ نے شازمہ کے چہرے پر سرخیاں بکھیر دی تھیں

"روف ٹاپ پر نہ---؟" آفتاب نے لفٹ کی جانب اشارہ کیا تو شازمہ نے سر کو ہاں کی صورت جنبش دی تھی

"ہماری شادی کے بعد....ہم سب سے پہلے اسی کروز پر آئیں گے..." آفتاب لفٹ میں داخل ہو کر ٹاپ فلور کا بٹن پریس کرتے خوشی کی انتہا پر پہنچ کر بے خودی میں بول گیا تو شازمہ کرنٹ کھا کر اسے گھوری تھی "جی-ی-ی-ی..."

"نہیں-ں-ں-ں میرا مطلب...کپلز کو ادھر ہی آنا چاہیے...اچھا ایمبیانس ہے نہ یہاں کا..." آفتاب

اپنے ماتھے پر انگلیاں پھیرتا خفت سے بولا تو
شازمہ نے اس سے نظریں چرا کر لفٹ میں لگے
مرر میں خود کو ایک نظر دیکھا تھا

"ویسے جو آپ نے پہلے سنا وہ بھی سچ ہی کہا
میں نے...آپکو اندازہ ہی نہیں ہے کہ میں آج کیا
محسوس کر رہا ہوں...ایسی خوشی ہو رہی ہے
جیسے...ہم... چلیں میں چپ ہی رہتا ہوں...."
ٹاپ فلور پر پہنچ کر لفٹ سے نکلتے آفتاب اسکے
ساتھ چلتے بولنا شروع ہوا تو شازمہ اس سے

نظریں

پھیرے دائیں بائیں دیکھنے لگی تھی جہاں اچھی خاصی رونق تھی۔۔۔ریلنگ پر ہر طرف لگی فیری لائیٹس بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔۔۔۔تیز ہوا کی لہریں ایک دلچسپ سا شور پیدا کرتے دونوں کے دلوں سے مزید کھیل رہی تھیں

"ہوا بہت تیز ہے یہاں اس وقت۔۔" شازمہ فون

پر وقت دیکھتے بولی جہاں گھڑی ایک بجا رہی تھی۔۔۔وہاں ہلکا ہلکا میوزک چل رہا تھا جو تیز ہواؤں اور پانی کی لہروں کے شور میں بھی واضح سنائی دے رہا تھا۔۔۔شازمہ اپنے ڈریس کو ہوا کے زور سے ایک جانب کو اڑنے سے روکنے کی تگ و دو میں کروز کی ریلنگ کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی

"آپ نے سکارف چینج کر لیا۔۔" آفتاب نے اشارے سے اسکو ریلنگ سے اندر کی طرف کیا تو شازمہ نے بے اختیار اپنا سٹالر سر پر ٹھیک کیا

تھا "وہ سلپ ہو رہا تھا اس لیے بدل لیا۔۔آپ۔۔۔اتنا نوٹس کرتے ہیں۔۔۔"

"نوٹس تو کچھ اور کر رہا ہوں۔۔۔" آفتاب اپنی جیکٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے اسکی طرف دیکھتے مسکرایا تو شازمہ نے پریشان ہوتے اسکی طرف دیکھا "کیا۔۔۔؟؟ ۔۔۔کیا نوٹس کر رہے ہیں۔۔۔؟ بتائیں پلیز۔۔۔"

"آپ بہت جلدی گھبرا جاتی ہیں۔۔۔میں صرف نوٹس کر رہا تھا کہ آپ ابھی ابھی اپنے نام والی بریسلیٹ پہن کر آئی ہیں۔۔پہلے نہیں تھی آپکے ہاتھ میں یہ۔۔۔" آفتاب پاکٹ سے ہاتھ نکالتے اسکی کلائی کی طرف اشارہ کرتے بولا تو شازمہ کے حواس بحال ہوئے تھے

"میں ابھی آپکے لیے کوئی گفٹ لینا چاہتا

ہوں...اتنی پیاری ملاقات ہوئی ہے اور میں آپکے لیے کچھ لے نہیں سکا...

آپ میرے ساتھ شاپنگ ارینا چلیں گی؟ 4th فلور پر ہے...پھر واپس آجائیں گے اوپر...رئیلی مجھے کچھ...کوئی رنگ...کچھ لینا ہے آپکے لیے..." آفتاب اسکی بریسلیٹ کی طرف دیکھ کر خوشی سے پاگل سا ہو رہا تھا

"میں کہیں نہیں جاؤں گی ابھی اب..." شازمہ

اسے اتنا ایکسائٹڈ سا ہوتا دیکھ کر وارن کرتے بولی تھی

"اوکے اوکے... واپسی کب ہے آپکی...؟" آفتاب کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا

"مجھے ایگزیکٹ نہیں پتہ...شہریار بھائی کو ہی پتہ ہے...آپ پلیز کچھ مت لیجیے گا...میں

اس کو بھی بہت مشکل سے چھپاتی ہوں۔۔۔"
شازمہ اپنے سٹالر کو دونوں ہاتھوں سے ٹھیک کرتے بولی تو آفتاب کی نظریں اسکے چہرے پر ٹک سی گئی تھیں

"اچھا ٹھیک ہے،نہیں لے رہا کچھ۔۔۔بس اتنا گھبرایا نہ کریں آپ۔۔۔اور مجھ سے ڈرنا چھوڑ دیں،ٹرسٹ تو کرنے ہی لگی ہیں آپ۔۔۔باقی سب میں کر لوں گا۔۔۔"

"خوش رہا کریں بس....مجھے اس وقت جو محسوس ہو رہا ہے میں آپکو بتا نہیں سکتا...بلکہ میں ڈر رہا ہوں کہ میری اس خوشی کو نظر نہ لگے...نظر اتارنی پڑے گی...."

"اچھا ایک بات بتائیں...آپکے لان میں اتنے سال کرکٹ کھیلتا رہا ہوں میں...کبھی دیکھا نہیں تھا آپ نے مجھے....؟"

آفتاب چلتے چلتے بول رہا تھا اور پیچھے سے

سنائی دینے والے شور میں بھی اسکو آفتاب کا ہر لفظ اچھے سے سنائی دے رہا تھا ،سر نفی میں ہلاتے شازمہ نے ایک نظر اسے دیکھا تھا

"میں نے بھی نہیں دیکھا تھا کبھی۔۔۔اللّٰہ کی مرضی ہوتی ہے۔۔وقت اور حالات مختلف ہوتے ہیں۔۔۔یہ بھی نہیں کہہ سکتا اب کہ آپ پہلے مجھے ملی ہوتیں۔۔میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔میں بہت مطمئن ہوں کہ آپ مجھے اب ملی ہیں۔۔آپ مجھے اب ہی ملنی چاہئیے تھیں۔۔۔" اپنی بیک

گردن سہلاتے آفتاب اپنی گزرے دنوں کو یاد کرتے ٹھہر ٹھہر کر بول رہا تھا ۔۔۔۔دل کے کونے میں پنہاں کسی خوف نے سر اٹھایا تو سر جھٹک کر وہ اسکی جانب دیکھا تھا "آپ ایک وعدہ کریں گی مجھ سے۔۔۔؟"

"کیا۔۔؟" شازمہ ناسمجھی سے اسے دیکھی تھی

"کچھ بھی ہو۔۔۔کوئی کچھ بھی کہے۔۔۔آپ نے مجھ پر یقین کرنا ہے۔۔۔میرا ساتھ دینا ہے۔۔۔میں

کسی کے لیے اچھا ہوں برا ہوں ،آپ نے یقین رکھنا ہے کہ میں آپکے لیے برا نہیں ہوں---نہ کبھی ہوں گا---میں---میں جس شدت سے آپکو چاہتا

ہوں--اسی شدت سے اپناؤں گا بھی اور ہمیشہ آپ میرے خذبات میں ایسی ہی دیوانگی پائیں گی--صرف آپ نے میری کہی ہر بات پر یقیں رکھنا ہے شازمہ--" آفتاب اسکو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا اور شازمہ بغیر کوئی جواب دیے بس سنتی جا رہی تھی،اسکو یہ سب لفظ خواب لگ رہے تھے--جیسے ابھی اسکی آنکھ

کھلے گی اور سب خیال ہو جائے گا۔۔۔کوئی
اسکو کیوں اتنا چاہ سکتا ہے یہ سوچ بار بار دل
کو جھنجھوڑ بھی رہی تھی

"وعدہ۔۔۔؟؟؟" آفتاب نے اپنا ہاتھ اسکے آگے کیا
تو شازمہ
نے اسکی باتوں میں کھو کر بے اختیار اپنا ہاتھ
اسکے ہاتھ کی طرف بڑھا دیا تھا۔۔۔جسکو
آفتاب نے فوراً تھام لیا۔۔۔اسکی انگلیوں کو اپنی
ہتھیلی میں دبائے ہاتھ کی پشت پر اپنا انگوٹھا
پھیرتے آفتاب کی آنکھوں میں نمی ابھری تو

شازمہ اسکے چہرے میں جیسے بلکل کھو گئی
تھی۔۔آس پاس کا ہوش نہیں رہا تھا۔۔اسکی
آنکھوں کی نمی نے حیران سا کر دیا تھا

"میں آپکا ہمیشہ ساتھ دوں گا۔۔۔اور۔۔۔للہ سے
بس آپکا ساتھ مانگوں گا۔۔آپ۔۔آپ نے
مجھے۔۔۔مجھے اپنا سمجھنا ہے۔۔میرے کسی
لفظ میں کھوٹ نہیں ہے شازمہ۔۔" آفتاب اسکے
ہاتھ کی پشت کو شدت سے محسوس کر رہا
تھا۔۔دل چاہ رہا تھا کہ اسکے ہاتھ کو شدت سے

چوم لے مگر جرآت نہیں تھی۔۔۔وہ اسکی پاکیزگی سے خود کو بھی پاک کرنا چاہتا تھا۔۔دل میں اسکو کھو دینے کا خوف اب زیادہ شدت پکڑنے لگا تھا

"آپ کوئی انجان ہوتیں تو شاید میرا پردہ رہ بھی جاتا۔۔۔مگر شائد یہی میرا امتحان ہے۔۔۔جب سب گناہ چھوڑ رہا تھا تو سوچتا تھا کہ بہت آسان راستہ ہے۔۔اللہ تو معاف کر ہی دے گا۔۔۔نمازیں بھی پوری پڑھتا تھا۔۔۔نظر بھی

پاک کر کی تھی میں نے۔۔۔لیکن پھر آپ ملیں مجھے۔۔۔اور۔۔۔امتحان شروع ہو گیا میرا۔۔۔جب آپکو کوئی میری حقیقت بتائے گا تو آپ۔۔۔آپ مجھ سے بد دل ہو جائیں گی۔۔۔" اسکی انگلیوں کو مضبوطی سے تھامے آفتاب نظروں سے ہی اس سے بات کیے جا رہا تھا ،لفظ ادا کرنے کی ہمت محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔۔نم آنکھوں میں خوف سا پھیل گیا تھا

"ہاتھ۔چ۔۔چھ۔۔چھوڑ دیں اب۔۔۔" شازمہ اپنے ہاتھ

کی طرف اشارہ کرتے بولی تھی جو کب سے اسکی نم آنکھوں کو سوچ میں ڈوبا دیکھ رہی تھی

"او...اوہ سوری..." آفتاب نے نرمی سے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا تھا...پلکیں تیزی سے جھپکتے وہ اس سے چہرہ موڑ کر یک دم سکوت ہوئے پانی کو دیکھنے لگا تھا

"میں اب چلوں۔۔۔بہت دیر ہو گئی ہے۔۔۔" شازمہ سردی کی شدت سے اپنے ہاتھ کوٹ میں ڈالتے بولی تھی

"جی نہیں۔ں۔ں۔۔۔پہلے یہ بتا کر جائیں کہ پاکستان جاتے ہی آپکے گھر آجاؤں آپکا ہاتھ مانگنے۔۔۔؟؟؟؟ یا ابھی بھی آپ نے سوچنا ہے۔۔۔؟" آفتاب اسکے جانے کا سن کر ماتھے پر شکنیں لاتے ، ریلنگ سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا

تھا

"ابھی سوچنا ہے۔ے۔ے۔۔۔" شازمہ بولی تو آفتاب ریلنگ پر دونوں ہاتھ رکھ کر پیچھے کو ٹلٹ ہوتے اسے گھورا تھا "ابھی جواب چاہئیے مجھے۔۔۔"

"خود ہی تو آپشن دی آپ نے۔ے۔ے۔۔۔یہاں سے

ہٹ کر بات کریں۔ں۔ں۔۔۔یہ ٹوٹ بھی سکتی ہے احمد۔۔" شازمہ نے اسکی جیکٹ اپنی انگلیوں سے کھینچ کر کہا تو آفتاب مسکراتا ہوا جان بوجھ کر اسکی طرف کھچا چلا آیا تھا،شازمہ اسکے یوں اپنے قریب ہونے پر پیچھے کو قدم لینے لگی تھی

"آپ اگر ابھی ہاں میں جواب نہیں دیں گی تو میں ویسے ہی کود جاؤں گا یہاں سے۔۔۔" آفتاب

دوبارہ ریلنگ سے ٹیک لگاتے پیچھے کو جھکتے ہوئے بولا تو شازمہ کے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ آئی تھی "کیا بات کر رہے ہیں-ں-ں---"

"یہ ڈمپل آپ چھپا لیں پلیز اپنا---یہاں کروز پر نکاح خواں نہیں ملے گا---" آفتاب نے ٹیک ہٹا کر آگے بڑھتے اسکا سٹالر ہلکا سا کھینچ کر اسکے ڈمپل پر کر دیا تو اسکی انگلیاں شازمہ کے گال سے مس ہوئیں تھیں--- شازمہ کا چہرہ اسکی

بات سے لال سرخ ہو گیا تھا۔۔اپنا سٹالر واپس درست کرتے، نکاح کے لفظ کو سوچ کر شازمہ اپنا حلق تر کرتے ایک طرف ہو کر کھڑی ہوئی تھی "میں چلتی ہوں۔۔۔"

"ایسے نہیں پہلے جواب دیں---Yes or no"
آفتاب نے اسکے سامنے آکر کھڑا ہو کر اسکا راستہ روک لیا تھق ۔۔اپنا چہرہ اسکے چہرے پر قدرے جھکا کر سوال کیا تو شازمہ کے چہرے کے رنگ اڑے تھے

"میں میسج پر بتاؤں گی نہ..." شازمہ اس سے دائیں طرف ہوتے بولی تو وہ اپنے بائیں طرف آگیا اور بازو اسکے سامنے پھیلا کر ایک بار پھر اسکا راستہ روک لیا تھا

"ہاں یا نہ..." آفتاب اس سے جواب لیے بغیر جانے دینے والا

نہیں تھا

"میسج پر..." شازمہ اس سے پیچھے ہٹ کر پھر سے ایک طرف ہوتے بولی تو آفتاب اسکی بات کاٹ گیا "ابھی جواب چاہیے...اور ہاں میں چاہیے..."

"ایسے مجھ سے بولا نہیں جائے گا..." شازمہ بوکھلا کر اسکی طرف دیکھتے معصومیت سے

بول کر دوسری جانب ہوئی تو آفتاب نے بازو پھیلائے پھر سے اسکا راستہ روک لیا تھا "شازمہ آپکو بولنا پڑے گا آج..."

"میں کہہ رہی ہوں نہ فون پر..ر.ر...." شازمہ نے اسکے فورآرم پر ہاتھ رکھ کر اسے راستے سے ہٹانے کی کوشش کی تو آفتاب خوشی سے بھرپور مسکراہٹ لیے آرام سے ایک طرف ہو گیا تھا

"اوکے باس۔۔۔میں آپکے کمرے کے باہر کھڑا رہوں گا،میسج پر ہی سہی آج جواب لے کر جاؤں گا۔۔" آفتاب نے اسکے چہرے کے پاس جھک کر کہا تو شازمہ اسکے کلون کی خوشبو کو اپنے ارد گرد پر بکھرتا محسوس کر کے پھر سے دوسری جناب کھسکی تھی

"ڈن۔۔۔؟؟؟؟ اوکے آئیے۔۔۔" خود ہی سوال کا

جواب دے کر آفتاب نے اسکے سامنے سے ہٹتے

راستہ دیا تو شازمہ اپنی مسکراہٹ چھپاتے

وہاں سے تیزی سے نکل گئی تھی

ا

"Yes or No....?"

"Yes or No....?

"Yes on No....?"

لفٹ کی بجائے سیڑھیوں سے اترتے اور اسے مسلسل اپنے پیچھے آتا دیکھ کر شازمہ کے دل میں تازہ پھولوں جیسا خوشیوں بھرا احساس جاگا تھا...ایک کے بعد ایک فلور نیچے آتے کبھی اپنے پیچھے اسکی کھلکھلاہٹ بھری آواز سنائی سے رہی تھی تو کبھی فون پر اسی کے میسج کی آواز ابھر رہی تھی

"شازمہ میں واقعی کمرے کے باہر کھڑا رہوں گا باقی کی رات۔۔۔مجھے آج جواب چاہئیے ہے۔۔۔" اسکے فلور پر پہنچ کر آفتاب تیزی سے سیڑھیاں اتر کر اسے کراس کرتے سامنے آیا تو شازمہ کے چہرے پر پھیلے رنگ دیکھ کر وہ خود بھی کِھل اٹھا تھا

"آپ واپس جائیں ،کہا ہے نہ میسج پر..." شازمہ
اپنے کوریڈور کی جانب دیکھ کر گھبرائی
شرمائی نظروں سے اسکی طرف دیکھی تو
آفتاب اسی تیزی سے واپس الٹے قدموں
سیڑھیاں چڑھنے لگا تھا...اسے یوں جاتا دیکھ
کر شازمہ نے اپنی امڈتی ہوئی مسکراہٹ دبا کر
کمرے تک جاتے جاتے چیٹ اوپن کر کے اسکے
میسجز کے ریپلائے میں yes لکھ کر بھیج دیا
تھا...ساری رات فون پر اسکی خوشی سے
بھرپور باتیں الگ ہی جہاں میں لے گئی تھیں

"آپکا فیورٹ کلر یقینا وائٹ ہو گا آئی یم شیور۔۔بلکہ اب تو میرا بھی وائٹ ہی ہے۔۔۔آپ لگتی بھی بہت پیاری ہیں وائٹ میں۔۔۔یونیفارم بھی تو وائٹ تھا۔۔۔میری شرٹ بھی وائٹ تھی۔۔۔کیا دن تھا ویسے وہ بھی۔۔۔اچانک ہی آپ نظر آئیں مجھے۔۔۔آپ ہمیشہ ہی اچانک نظر آتی ہیں مجھے۔۔۔ایسے ہی اچانک ایک دن مل بھی جائیں گی۔۔۔" رات بیت رہی تھی لیکن اسے سن سن کر دل بھر نہیں رہا تھا ۔۔۔اپنا پسندیدہ رنگ اسکا من پسند ہوتا سن کر ایک عجیب سے

احساس نے گھیر لیا تھا۔۔اسکی باتیں اسکا لہجہ۔۔۔دل کو چھو گیا تھا

"مجھے ویسے تو آرٹ کا اتنا خاص پتہ نہیں ہے۔۔۔لیکن اب میری انسٹا فیڈ پینٹنگز کے کلپس سے بھری ہوتی ہے۔۔۔پتہ نہیں میرے فون کو کیسے پتہ ہے کہ آپ پینٹنگ میں انٹرسٹ رکھتی ہیں۔۔۔میں تو دیکھ دیکھ کر ہی سیکھ لوں گا اب۔۔۔" باتوں سے باتیں نکلتی آرہی تھیں۔۔۔وہ زیادہ اسے سن رہی تھی۔۔۔اسے سننا اچھا لگ رہا

تھا...چاہے جانے اچھا لگ رہا تھا

یونہی اس ، اگلی صبح سے بے خبر ، رات......

نئے احساس کے زیراثر بیت گئی تھی......

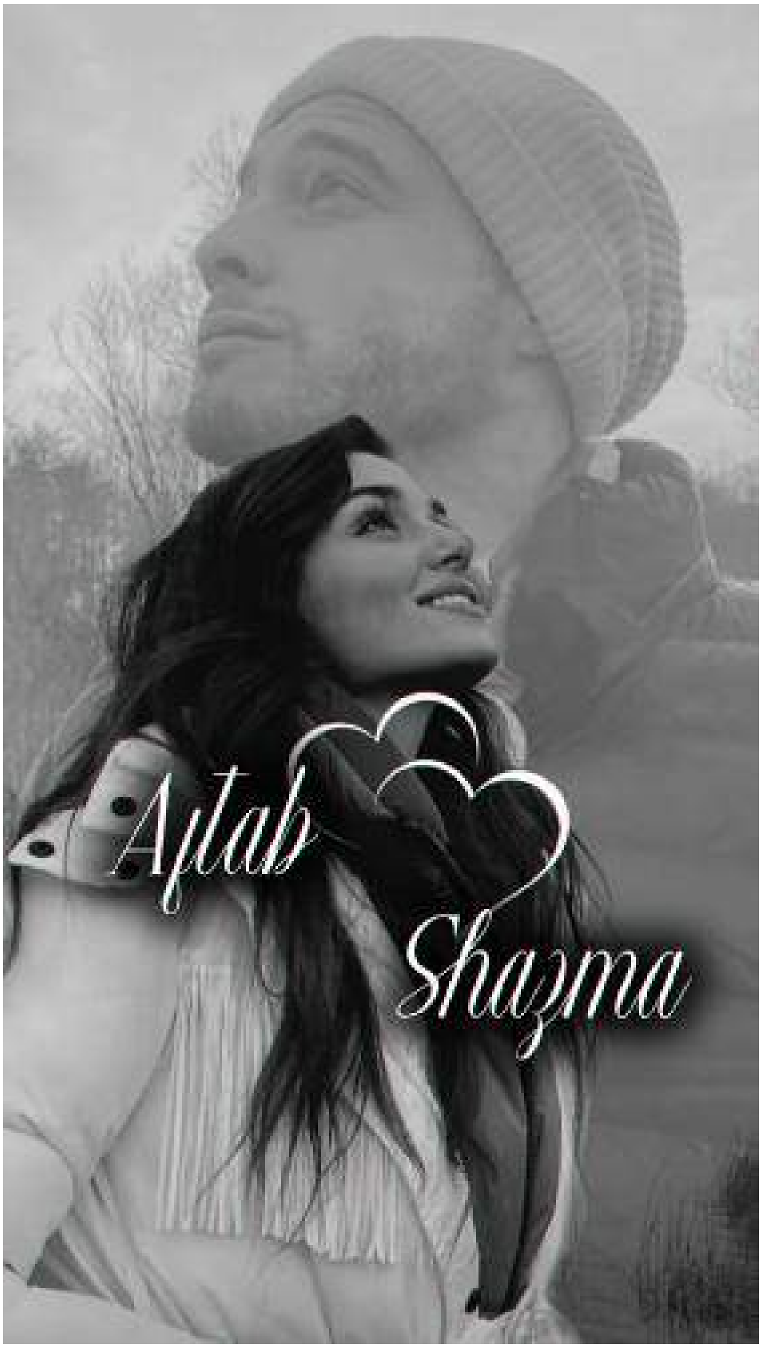
Aftab
Shazma

"مشل اٹھنا نہیں آج----؟ 11 بج رہے ہیں---یہ روٹین سیٹ ہو رہے---؟ " شہریار فریش ہو کر مرر میں اپنے بال سیٹ کرتے بولا تھا،فریش ہونے سے پہلے بھی اور واپس آ کر بھی وہ کتنی ہی بارش سے جگا چکا تھا مگر وہ بے سدھ سوئی ہوئی تھی

" 11ایسے کہہ رہے ہیں جیسے دوپہر کے دو بج

گئے ہوں۔۔۔رات کو سونے بھی دیا کریں نہ پھر۔۔۔"
مشل بلینکٹ پورا اوڑھ کر منہ اس میں چھپاتے
بولی تھی

"میں بھی آپکے ساتھ سویا تھا۔۔۔" شہریار ٹی
شرٹ پہنتے ہوئے بیڈ پر اسکی سائیڈ پر آکھڑا
ہوا تھا

"ہاں تو آپکے ایج گروپ میں 6 گھنٹوں کی نیند ہو جاتی ہے...میرا 8 گھنٹے والا ایج گروپ ہے...سرچ کر لیں بے شک..." کمبل میں سے آواز آئی تو شہریار بھنوؤں اٹھا کر کمبل کو ہی گھورنے لگا تھا

"تمھارا تو شاید 12 گھنٹوں والا چل رہا ہے...میرا بے بی-ی-ی..." کمبل کے اوپر سے ہی اسکا چہرہ سکوئیز کرتے شہریار طنزیہ بولا تو

مشل چہرہ چھڑوا کر اوندھے منہ کمبل میں مزید غائب ہو گئی تھی۔۔اسے سوتا دیکھ کر سر کو نفی میں جنبش دے کر مسکراتے شہریار کارڈ سوائپ کرتا کمرے س نکل کر شازمہ کا روم ناک کرنے لگا تھا۔۔۔ایک سے دو بار کچھ وقفے سے ناک کر کے بعد بھی جواب نہ ملنے پر اسکے نمبر پر کال کی تو وہ بھی رسیو نہیں ہوئی تھی

"لگتا ہے یہ بھی سو رہی ہے۔۔۔میں ہی جلدی اٹھ کر انکو تنگ کرنے لگ جاتا ہوں شاید۔۔۔"

پریشان سا ہو کر سوچتے وہ اکیلا ہی باہر آگیا

تھا۔۔۔ اپنے فلور پر موجود ایک ریسٹورینٹ پر

ناشتہ آرڈر کر کے وہیں بیٹھ کر فون پر

کمال شاہ کو وڈیو کال کر کے اپنی خیریت سے

اور واپسی سے آگاہ کرنے کے بعد عالم شاہ کو ک

ال کر کے سمینہ بیگم سے بھی بات کی

تھی۔۔آفس کے کچھ میسجز دیکھ کر ایک بار

پھر شازمہ کو کال ملائی تھی

"یہ تو نہیں سوتی اتنی دیر۔۔رات بھی ڈنر کوئی خاص نہیں کیا تھا۔۔کہیں اکیلے ہی ناشتہ کر کے دوبارہ نہ سو گئی ہو۔۔مجھے جلدی اٹھ کر پوچھنا چاہئیے تھا۔۔" شازمہ کا خیال بار بار آنے لگا تھا۔۔اتنے میں اسکا بریک فاسٹ آگیا تو فون سائڈ پر رکھتے ناشتے میں مصروف ہو گیا تھا

"شہریار۔۔۔؟ یہاں۔۔۔؟" ایک مانوس آواز پر

شہریار نے چونک کر اپنے پیچھے دیکھا تھا

"واٹ۔ٹ۔ٹ۔۔آ سرپرائز۔۔۔ادھر کدھر۔۔۔؟ اور یہ پرنسیس ۔۔؟ مائے گاڈ۔۔۔یہ تیری بیٹی ہے۔۔؟ اتنی پیاری۔ی۔ی۔۔۔"

"ہاں میری بیٹی ہے۔۔۔تو بتا کیسا ہے۔ے۔ے۔ے ۔۔۔۔؟ یہ تو بڑی مبارک کروز ہے سب کلاس فیلوز

نظر آرہے ہیں....." شہریار کے کالج کا فیلو احمر اپنی گود میں ایک چھوٹی سے بچی اٹھائے اسکے ساتھ والی چئیر پر آبیٹھا تھا...شہریار بھی ناشتہ چھوڑ کر دوست سے زیادہ اس بچی کی جانب متوجہ ہو گیا تھا

"نام کیا ہے اِسکا...she is such a doll...بہت کیوٹ ہے یار...ہنس کتنا پیارا رہی ہے..ے..ے..."

شہریار اس بچی کی کھککھلاہٹ میں ہی کھو گیا تھا

"ماشاءاللہ۔۔۔منہا نام ہے اسکا۔۔تو بتا تو کب خوشخبری سنا رہا ہے۔۔ولیمے کے بعد ملاقات ہی نہیں کوئی ہوئی۔۔" احمر اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے چئیر گھسیٹ کر منہا کو اپنی ٹانگ پر بٹھا کر خود بھی بیٹھ گیا تھا

"سوری میں تجھے بیٹھنے کا ہی نہیں کہا,میرا سارا دھیان منہا لے گئی...ناشتہ کرے گا...؟"

شہریار ابھی بھی منہا کے پھولے پھولے گال چھوتے اسے ہی اپنی جانب متوجہ کیے جا رہا تھا

"نہیں میں کر آیا ہوں....یہ ماما کو تنگ بہت کر رہی تھی تو ماما نے دونوں کو باہر نکال دیا...اب

ہم ماما کا غصہ ٹھنڈا ہونے کا ویٹ کر رہے

ہیں۔۔۔سوتی نہیں ہے ساری رات بھئی۔۔۔بہت

ڈیوٹی ہے۔۔۔" احمر منہا کو شہریار سے اتنا

اٹریکٹ ہوتا دیکھ کر خود بھی حیران ہو رہا تھا

،وہ کچھ دیر کو سنبھل گئی تھی

"اتنی پیاری ڈیوٹی ہے یہ تو۔۔۔بہت پیارا ہے بی

ہے۔۔۔" شہریار کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔۔۔اسکا

چھوٹا سا ہاتھ تھامے وہ اسکی ہتھیلی کو

گدگدا رہا تھا اور منہا کی کھلکاریاں ہر طرف گونج رہی تھیں

"کس فیلو سے ملا تو اور...؟ یہ اتنی چھوٹی سی ہے...کیا ایج ہے اسکی...پکڑ لوں...؟" منہا بازو کھول کر اسکی گود میں آنے لگی تو شہریار نے احمر سے اجازت مانگی تھی...بات کو ریلیونٹ رکھنے کے لیے کلاس فیلو کا بھی پوچھ لیا تھا

"یہ 16 ماہ کی ہے...آفتاب ملا تھا کل رات...وہ یاد نہیں اپنے کالج کا بگڑا سا امیرزادہ تھا جو...تیرا تو بڑا بیسٹ فرینڈ بھی تھا مجھے یاد ہے...بڑا بزنس اسٹیبلیش کیا ہوا ہے...پورا جینٹیلمین بنا ہوا تھا اب تو..." احمر کی بات پر شہریار نے چونک کر اسکو دیکھا تھا...منہا شہریار کے گالوں پر ہونٹ رگڑتے اسکے اسکے چہرے کو بگھونے لگی تھی

"اوہ سوری یار۔۔یہ ایسے ہی کرتی ہے۔۔۔یہ صاف کر لے۔۔۔"

احمر نے ٹیشو اسکی طرف بڑھایا تھا

"نو اِٹس اوکے۔ے۔ے۔۔۔۔یہ تو میرا اپنا بچہ لگ رہا ہے مجھے۔۔۔تم مائنڈ نہ کرو تو آج لنچ میرے ساتھ کرو۔۔۔میں اپنی مسز سے ملوانا چاہتا ہوں اِسکو۔۔۔روم کدھر ہے تمہارا۔۔۔۔کہاں سٹے کر رہے ہو۔۔۔۔" شہریار اسکو گود سے اتارنے کو تیار ہی

نہیں لگ رہا تھا،آفتاب والی بات اسکے دماغ میں گونج رہی تھی لیکن منہا کے پھولے پھولے گال اسکو سب بھلا رہے تھے۔۔۔پورا دھیان ہی اسکی جانب تھا

"یہ کوریڈور سے لیفٹ کو پہلا روم ہے۔۔۔۔۔"

احمر ٹیشو پیپر سے منہا کے گیلے ہونٹ اور چہرہ صاف کرتے بولا تھا

"یعنی تم تو سامنے ہی تھے،کل نظر نہیں آئے۔۔میں اسکو ملوا لوں مشل سے ابھی۔۔۔؟ اگر کہے گا تو ملواؤں گا۔۔ورنہ لنچ پر مل لیں گے۔۔۔" شہریار اسکو گود میں اٹھائے کھڑا ہو گیا ،اجازت لیتے ہوئے بھی پورا پورا دل تھا کہ اسے ساتھ لیجائے

"یار تسلی سے ناشتہ کر لے۔۔۔میں اسکا پیمپر چینج کروا کے تجھے پکڑا جاؤں گا۔۔۔" احمر

اسے اتنا دیوانہ ہوا دیکھ کر ہنستے ہوئے بولا تو شہریار واپس بیٹھ گیا تھا

"یار جلدی آجائیں میں یہیں ویٹ کر رہا ہوں یہیں-----"

شہریار منہا گالوں کو بہت پیار سے سہلاتے بولا تھا،اسکا دل ہی نہیں بھر رہا تھا اسکو پیار کر کر کے...دل میں ایک دم باپ بننے کا جذبہ جاگا تھا... جلدی جلدی ناشتہ مکمل کر کے وہ بے

چینی سے اسکا انتظار کرنے لگا تھا.....احمر
کچھ منٹس بعد ہی منہا کو لے کر آگیا جو پنک
کلر کے سوفٹ سے ڈریس میں گول مٹول بہت
ہی کیوٹ لگ رہی تھی

"میں لے جاؤں اسکو...روئے گی تو نہیں...؟ "
اسکو اپنی طرف آتا دیکھ کر شہریار نے اپنا
فون پاکٹ میں ڈالے کھڑے ہو کر اسکو جلدی

سے اپنی بازوؤں میں اٹھا لیا تھا

"لگ تو نہیں تھا کہ روئے گی...روئی تو مِس کال کر دینا میں لے جاؤں گا...سامنے ہی ہوں میں..." احمر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور دونوں چلتے ہوئے کوریڈور کی طرف آگئے تھے...شہریار اسے بہت اختیاط سے گود میں اٹھائے ہوئے تھا...نظر سامنے سے آتی شازمہ پر پڑی تو چہرہ مزید کھل گیا تھا

"او مائے گاڈ۔۔۔یہ پیارا بے بی کس کا ہے شہریار بھائی۔ی۔ی۔۔۔" شازمہ شہریار کی گود میں کھلکھلاتی منہا کو دیکھ کر بھاگ کر اسکے پاس آگئی تھی

"یہ میرے کلاس فیلو ہیں احمر۔۔۔انکی بیٹی ہے یہ۔۔۔"

شہریار نے احمر کی طرف اشارہ کیا تو احمر نے فورا اسے سلام کیا تھا۔۔۔اور یاد کرنے لگا کہ اس

نے شازمہ کو کدھر

دیکھا تھا...دماغ پر زور ڈالنے ہر یاد آیا کہ رات

وہ آفتاب کے ساتھ ٹاپ فلور پر تھی...جب منال

نے اسکو اشارہ کر کے

پوچھا تھا کہ آپکا کلاس فیلو تو ان میرڈ ہے،یہ

اسکے ساتھ کون ہے...؟ احمر کے چہرے پر

حیران پریشان سے تاثرات آئے تھے

"وعلیکم سلام...ماشاءاللہ بہت کیوٹ ہے آپکی

بیٹی۔۔ہم اسکے ساتھ کھیل لیں۔۔" شازمہ احمر سے مخاطب ہوئی تو احمر نے مسکرا کر سر ہاں میں ہلا دیا تھا

"مشل۔ل۔ک۔۔۔اٹھو۔۔یہ دیکھو۔۔" کافی دیر دونوں بہن بھائی اسکے ساتھ کھیلتے رہے تھے۔۔۔شہریار کے کہنے پر شازمہ انکے کمرے میں داخل ہوتے بولی تو مشل نے کمبل سے منہ نکال کر چہرے جے زاویے بگاڑتے انکی طرف دیکھا تھا

"یہ کون ہے۔ے۔ے۔۔۔" شہریار منہا کو گود میں لیے اسکے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا تو مشل نے دور سے ہی منہا کو دیکھ کر زبردستی سا مسکرائی تھی

"یہ منہا ہے۔۔۔دیکھو۔۔کتنی پیاری ہے۔۔۔ صرف ایک سال کی ہے اور کتنی گول مٹول سی ہے نا۔۔۔" شہریار نے منہا کو مشل کی طرف بڑھایا تو مشل نے اپنے ہاتھ پیچھے کر لیے تھے

"آپ خود ہی پکڑیں پلیز...مجھ ڈے نہیں پکڑے جاتے اتنے چھوٹے بچے..." مشل شہریار کی گود سے اسکی گول گول

سرخ ہوتے گالوں کو چھیرنے لگی تو شہریار مشل کے اس ری ایکشن سے تھوڑا گھبرا گیا تھا...دل ہی دل کب سے سوچ رہا تھا کہ مشل سے اس بارے میں بات کرے گا اور اب منہا سے مل کر اسکی خواہش نے زور پکڑ لیا تھا

"مشل گود میں تو لو نہ یار..." شہریار نے تھوڑا سا انسسٹ کیا تھا

"نہیں۔ں۔ں۔ں---" مشل نے دوسری بار بھی انکار کیا تو شہریار کے چہرے پر پھیلی رونق ایک دم ماند پڑی تھی

"اتنا پیارا بچہ....اتنا کیوٹ ہے بی..." کچا سا
چہرہ لیے وہ خود ہی اسے پیار کرنے لگا
تھا...اسے یوں بچی میں گم دیکھ کر مشل کے
اپنے چہرے پر پریشانی پھیل گئی تھی

KZwrites

....ایک دن بعد....

"Apki pakistan wapsi kab ha....?"

صبح صبح روف ٹاپ پر سپیشل بریک فاسٹ

کرتے آفتاب کے میسج پر شازمہ اپنا فون لے کر

ایک نظر شہریار کو دیجھ کر ، مشل کے پیچھے

چھپ سی گئی تو مشل نے کن اکھیوں سے اسے

دیکھا تھا جو کل سے فون میں بہت گم نظر

آرہی تھی

KZwrites

"Aik hafty bad....kyun...?"

شازمہ ، شہریار مشل کی موجودگی میں بھی

اپنے دھیان میں گم اس سے بات کر رہی تھی

"Main apsy pehle wapis jana chah rha tha lekin abhi flight nai mil rai koi...meri return ticket do hafty bad ki ha,par mjhy pehle jana ha apsy...."

KZwrites

"Nashta hogya...?"

"Mery sath b koi lunch dinner kr lain,aapny chalay jana ha phir...."

"Abhi mausam kitna pyara horha ha...lag raha ha barish hojy g....aa b raha ha weather main..."

KZwrites

"Waisy bohat dil chah rha ha door sy aapko aik nazar dekhu aa k...jbsy

apny btaya ha k aap uper hain,mjhsy room main betha nai ja rha..."

آفتاب کے ایک کے بعد ایک میسج کو پڑھتے شازمہ کے چہرے پر بہت کوشش جے باوجود بھی دھنک سے رنگ پھیک گئے تھے،ہونٹوں پر ٹھہری مسکراہٹ کو بے دھیانی میں قابو کرتے ، میسج پڑھتے پڑھتے ، اچانک مشل سے نظر مل گئی تو شازمہ نے فورا چہرے کو بے تاثر کیا تھا اور اگلے ہی پل مشل کے شرارت سے بھنویں اچکانے پر مسکراہٹ مزید گہری ہو کر واپس آئی تھی...اسکے چہرے پر پھیلی نئی سی

kzwrites

مسکراہٹ دیکھ کر مشل بھی مسکرائی تھی

"Nai uper mat aaiye ga...bhai sath hainnn...."

KZwrites

شازمہ نے نظروں سے مشل کو مسکرانے سے منع کرتے آفتاب کو میسج بھیجا تھا ، بارش کی ہلکی ہلکی بوندیں برسنے لگی تھیں...تیز ہواؤں پر تیرتے کالے بادل ہر طرف چھا گئے تھے

"Nahi arhaaaa....bs bta raha hoon..."

"Soch kr hi itna pyara lag rha ha k main or aap aik hi jagah py hain..."

KZwrites

"Waisy to aapko b nazar aa hi raha hoga but Look at the view..."

آفتاب نے اپنے کیبن کے ٹیرس سے ایک چھوٹی سے وڈیو بنا کر اسے بھیجی تھی،صبح ہوتے ہوئے بھی اندھیرا سا چھا گیا تھا۔۔۔دور سمندر پر روشنیوں سے جگمگاتی کروز وڈیو میں نظر آئی تو شازمہ ناشتے کی ٹیبل سے اٹھ کر ریلنگ کی جانب آگئی تھی۔۔۔اسکی بھیجی ہوئی وڈیو میں موجود کروز کو دیکھ کر آہستہ آہستہ آہستہ چلتے وہ اسی سمت آگئی تھی

kzwrites

"Barish horhi ha bohat halki si..."

شازمہ نے بھی اسی جگہ کو کیمرے میں کیچپر کر کے اسے بھیجا تھا ، چھرے پر رونق کی کوئی حد نہیں تھی...کلائی میں پہنی ہوئی بریسلیٹ پر نظر پڑی تو ہونٹوں پر مسکراہٹ مزید گھری ہوئی تھی

KZwrites

"Beautiful,apka view ziada acha lag rha ha....Ap uper hi rahain g....? Nichy ajain,aap bta rahin thn k fever ha..."

میسج ٹائپ کرتے ہوئے آفتاب ٹیرس کی ریلنگ سے ٹیک لگائے بے قرار سا ہو رہا تھا

KZwrites

"Lunch krain sath aaj....? Force nai kr rha....Sirf poch rha hun..."

اسکے ریپلائے کا انتظار کیے بغیر اپنی بات کرتے جانا عادت سی بن گیا تھا

"Nai mil to nai sakti ab...thori dair bd hmny nikalna ha..."

KZwrites

شازمہ ایک نظر مڑ کر ٹیبل کی جانب دیکھی تھی جہاں اب شہریار مشل نہیں تھے...نظر دوڑائی تو اپنی مخالف سمت ان دونوں کو واک کرتے ، ہاتھ تھامے آپس میں کھلکھلا کر ہنستے

باتیں کرتا دیکھ کر ایک خوبصورت سا احساس دل میں جاگا تھا...دل ہی دل میں اپنے لیے خدا سے ایسے سکون کی دعا کی تھی...بارش کی بوندوں کا سلسلہ تیز ہوا تو انہیں دیکھتے دیکھتے یک دم نظر شہریار سے ملی تھی جو بارش تیز ہونے پر فوراً یہاں وہاں دیکھتے شازمہ کو ہی تلاش رہا تھا...نظر ملتے ہی وہ ہاتھ سے اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کرتے خود بھی اسکی طرف قدم بڑھانے لگا تھا

""نیچے چلتے ہیں بچے،بخار تیز نہ ہو جائے...

kzwrites

قریب آتے ہی بہن کے گرد بازو کا گھیرا بناتے دوسرے ہاتھ سے اسکا ماتھا چھوا تو شازمہ نے فون سکرین آف کر دی تھی

"اب ٹھیک ہوں ویسے...بس رات کو ہی ہوتا ہے پتہ نہیں کیوں..." شازمہ کا دل نیچے جانے کا نہیں تھا

KZwrites

"ہاں تو اختیاط کرو نہ۔۔۔آجاؤ شاباش۔۔۔مشل چلو۔و۔و۔۔۔بس کرو پکچرز۔۔۔" شہریار اسے بھی اشارہ کرتے بولا تو مشل مسکرا کر ان دونوں کی پکچر بناتے انکے ساتھ لفٹ کی طرف آگئی تھی

KZwrites

"Yahan nai to rat ko aapk hotel k pas milen...usi ice-cream parlor....?"

"Ya kal....?"

"Main b apk sath hi check out kr jaon ga abhi...ab yahan dil nai lagna apk bghair...."

لفٹ میں داخل ہوتے ہی میسج نوٹیفکیشن کی آواز پر شازمہ نے ایک نظر فون دیکھ کر سکرین واپس بند کر دی تھی،دل اس سے میسج پر باتیں کرتے جھوم سا رہا تھا...آس پاس کا ہوش رکھنا مشکل سا لگنے لگا تھا...مشل کی شریر نظروں سے خائف ہو کر ،شہریار سے رخ موڑے وہ لفٹ کے دروازے کے بلکل قریب ہو کر کھڑی

KZwrites

ہو گئی تھی

"Main hotel pohanch k hi bta sakti hun..."

kzwrites

شہریار مشل کے کیبن کو کراس کر کے اپنے کیبن میں داخل ہوتے ہی شازمہ سکارف اتار کر صوفے پر رکھتے ، جوتے پاؤں سے الگ کرتے بیڈ پر اوندھے منہ ڈھے گئی تھی

"Perfect....Main tickets daikh raha hun,hoskta ha main parosn tk chala jaon wapis...bs aik choti si mulaqat aur krni hai..."

KZwrites

"Ku milna ha waisy ab...? Parosn Apny kaha tha k ap dobara nahi kahain gy milne ka,or kal sy ap phr

insist kr rhy hain..."

میسج لکھتے لکھتے شازمہ نے کروٹ سیدھی کی تھی،پاؤں کو ہلکا سا ہلاتے نظریں اسکے جواب کے انتظار میں سکرین پر جمی ہوئی تھی

KZwrites

"Maine bghair ring k hi propose kr dia or aapny b usk bger hi han kr di...mera bohat dil chah raha ha k ap ko ring pehnaon...ap poch rhi hain to

bta raha hun,kal yahin cruise sy hi ring li ha mene apk liye... pocket main le k ghoom rha hun k shaid chance mil jy pehnany ka..."

KZwrites

"Mil sakta ha chance....? By any chance...????"

اسکا میسج پڑھ کر چہرے پر سرخی کا رقص ہوا تھا،نچلا لب بے چینی سے کچلتے وہ اٹھ

بیٹھی تھی...کیا جواب دے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی

"Chalain ap confuse na hon,risk nai lety abhi...hotel jain gy to ap soch k bta dijye ga tb..."

Kzwrites

"Reply to kr dia krain,dil ghabra jata ha mera jab ap late reply krti hain..."

"Kdr hain...?"

"Call krun...?"

پہلے میسج پر بیڈ پر ڈھے کر لیٹتے ،کال کا مسیج پڑھ کر وہ ایک بار پھر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی...اپنا آپ پاگل سا لگنے لگا تھا...دھڑکن کسی پل تیز ہو رہی تھی تو کسی پل تھم رہی تھی

kzwrites

"Nichy agai hoon..."

ابھی لکھ کر بھیجا ہی تھا کہ سکرین پر اسکا نام جگمگانے لگا تھا

"ہیلو..." ایک پوری بیل گزار کر کال پک کرتے شازمہ نے پھولتی سانس سے ایک لفظ ادا کیا تھا

kzwrites

""اسلام علیکم۔م۔م۔۔۔کیا حال ہے۔ے۔ے۔۔۔۔

"وعلیکم سلام۔۔۔میں۔۔۔ٹھیک ہوں۔۔۔آپ کیسے ہیں۔۔۔؟" کہتے ہوئے شازمہ کی سانس مزید پھول گئی تھی

"میں بہت خوش۔۔۔" جذبوں سے چور لہجے میں کہہ کر ایک لمحے کا توقف آیا تھا۔۔۔دونوں کے ہی

KZwrites

لب مسکرائے تھے...بغیر ایک دوسرے کو دیکھے ہی چہروں کی سرخیوں میں اضافہ ہوا تھا

"اممم....اچھا کیا نیچے آگئیں...بارش تیز ہو گئی ہے...ویسے آدھے گھنٹے تک رک جائے گی میں ویدر دیکھ رہا تھا...ڈونٹ وری واپسی تک موسم سیٹ ہو گیا ہو گا...گیارہ بجے تک نکلنا ہے نہ....؟ میں بھی اسی وقت نکل جاؤں گا...سٹرانگ فیلنگ آرہی ہے مجھے کہ شام کو

KZwrites

ملاقات ہو سکتی ہے ہماری۔۔۔ویسے بتانا تو
نہیں تھا آپکو۔۔پر بتانا پڑا رنگ کا۔۔۔ورنہ آپ
نے کہنا تھا کہ پتہ نہیں کیوں بار بار ملنے
کو انسسٹ کر رہا ہے۔۔کوئی پتہ نہیں ہوتا
کب شک کرنے لگیں آپ۔پ۔پ۔۔۔ حالانکہ میں
نے پکا سوچا تھا کہ ملنے کو انسسٹ نہیں
کروں گا اب۔۔۔نہ میرا ارادہ تھا آپکو تنگ
کرنے کا یوں۔۔پر پتہ نہیں کیوں بہت دل
چاہ رہا ہے کہ رنگ آپ یہیں پہنیں مجھ
سے۔۔۔پاکستان واپس جا کر تو بس اب

kzwrites

آپکو آفیشلی اپنا بنا لینا ہے..." آفتاب کا بولنے

کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہوا تو شازمہ

انگوٹھے کا ناخن چباتے اسکے ایک ایک

لفظ پر دل سے مسکرا رہی تھی،دل ہواؤں

میں اڑنے لگا تھا...کبھی کال پر تو کبھی

میسجز پر یونہی باتیں کرتے کب وہاں سے

چیک آؤٹ اور ہوٹل میں چیک اِن ہوا ،کچھ

پتہ ہی نہیں چلا تھا...جو وقت ، پل گن گن

کر بھی نہیں گزرتا تھا اب انتہائی تیزی سے

گزر رہا تھا

KZwrites

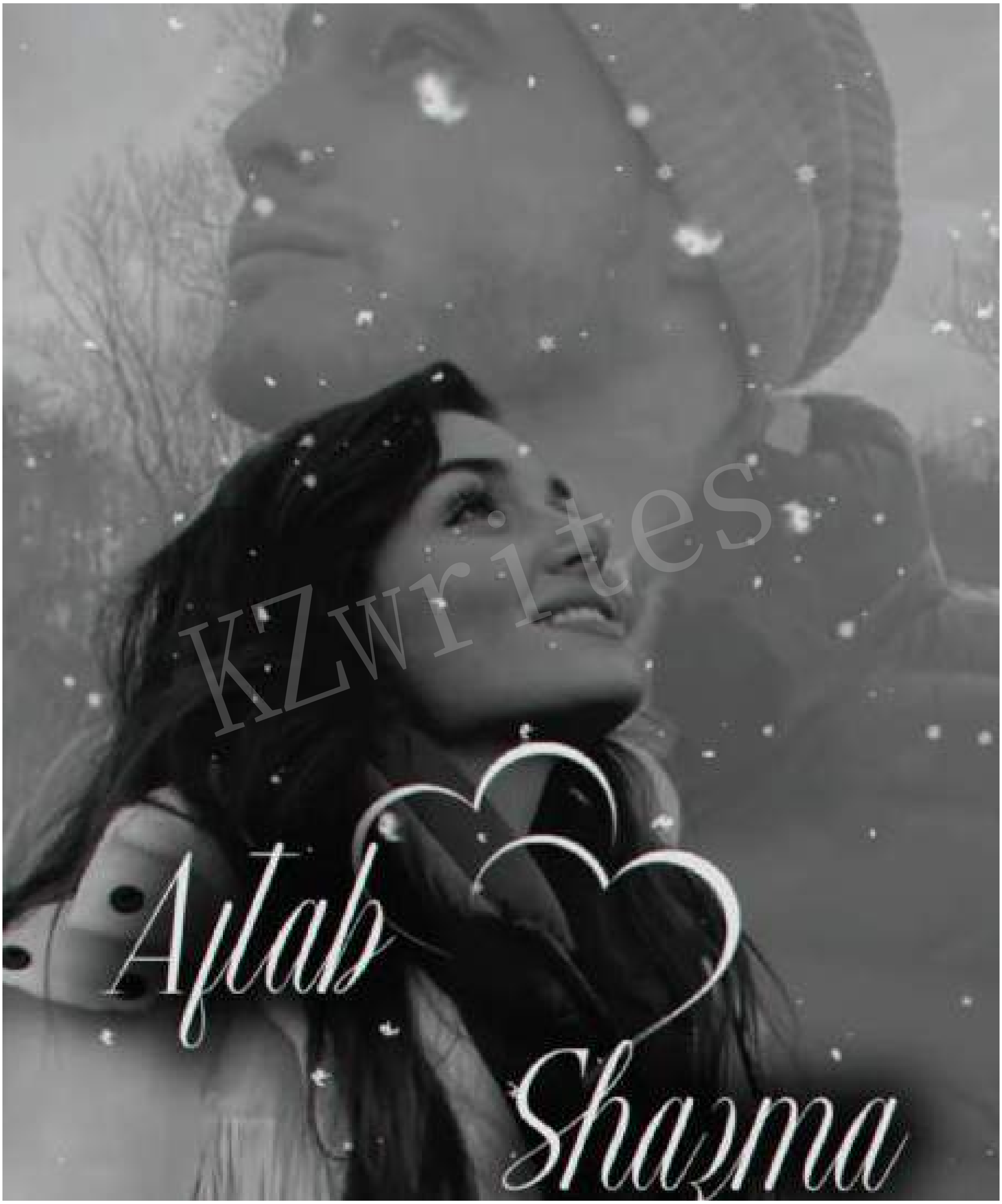
KZwrites
Aftab
Shazma

"آپ دونوں اوپر جاؤ...میں ریکارڈنگز چیک کر لوں ذرا..." شہریار ہوٹل پہنچ کر بولا تھا

"نیا کارڈ ایشو کروا لینا جا کر...کونسا مل جانا ہے اب..." مشل ماتھے پر تیوریاں چڑھاتے بولی تھی

KZwrites

"وہ تو کرنا ہی ہے واپس جا کر اب...مینجمنٹ کو کہا ہوا تھا تو وہ کہہ رہے کہ دیکھ لیں اب...ایسے ہی چکر لگا کر آتا ہوں بس..." شہریار مشل کو ہوٹل کے روم کا کارڈ پکڑاتے بولا تو وہ دونوں لفٹ کی جانب بڑھ گئی تھیں

KZwrites

"ہاں جی-ی-ی میڈم....خود ہی بتائیں گی کہ کیا چل رہا ہے یا فون چیک کرنا پڑے گا۔ا۔ا۔ا...؟ تمھیں پتہ نہیں ہے میرا،میں بہت سخت ظالم

بھابھی ہوں..." مشل لفٹ میں داخل ہوتے ہی

اسے چھیڑنے لگی تو شازمہ کا چہرہ سرخ انار

ہوا تھا "یار۔ر۔ر تمھیں بتانا تھا سب۔ب۔ب...پر

وہاں تمھیں ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں لگا

مجھے..."

KZwrites

"مجھے ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں لگا۔ا۔ا۔ا...؟

آپکے اپنے پاس وقت ہوتا تھا...؟ سارا سارا وقت

فون میں گھسی رہتی ہو...دکھاؤ نہ ذرا..."

مشل اسکے ہاتھ سے فون چھیننے لگی تو فون چھڑواتے شازمہ کی کھلکھلاہٹیں لفٹ میں گونجنے لگی تھیں

KZwrites

"سب بتاتی ہوں-ں-ں.....خود بتاتی ہوں-ں-ں-ں
..." لفٹ کا دروازہ کھلنے پر شازمہ الٹے قدموں باہر نکلی تھی،چہرہ مسکرانے سے چمک رہا تھا

"پہلے تو میسج دکھا دیتی تھی۔ی۔ی۔۔۔اب
فون بھی نہیں پکڑا رہی۔۔۔اچھا جی۔ی۔ی۔۔۔"
مشل کارڈ سوائپ کر کے کمرے میں داخل ہوتے
یونہی مذاق میں اس سے فون چھیننے لگی تو
دونوں آپس میں گھلتے ہوئے لاؤنج میں ہی
صوفے پر ڈھے گئی تھیں۔۔۔مین دروازہ ادھ کھلا
رہ گیا تھا

KZwrites

"بتاتی ہوں بتاتی ہوں۔ں۔ں۔۔۔فون چھوڑو۔و۔و۔و

..." ہنس ہنس کر شازمہ کی سانسیں اکھڑنے لگی تھیں

""وہاں...شپ پر...وہ...احمد....وہ بھی تھے...

فون ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ کر شازمہ اسے بتاتے ہوئے بلش کرنے لگی تھی

"واٹ.ٹ.ٹ....کیسے...وہ کیسے وہاں آیا...؟ مائے

KZwrites

گاڈ۔۔۔تم نے بلایا۔۔۔؟؟؟" مشل پاوں صوفے پر رکھ کر پوری طرح اسکی جانب مڑ کر بیٹھ گئی تھی

"میں نے نہیں بلایا۔۔بلکہ میں نے تو بتایا بھی نہیں تھا کہ ہم وہاں جا رہے ہیں۔۔" شازمہ سر نفی میں ہلاتے بولی تھی

KZwrites

"او کم آن...ڈونٹ ٹیل می کہ وہاں وہ خود ہی آگیا..."

مشل تفتیشی نظروں سے اسے دیکھی تھی

KZwrites

"نہیں قسم سے میں نے نہیں بلایا تھا...جس دن ہم گئے تھے ،ڈنر کے بعد میں تمھارے ساتھ اوپر واک کر رہی تھی نہ...تب....اسکو دیکھا تھا...اس نے بھی دیکھ لیا تھا ہمیں....پرامس پلین کر کے نہیں ہوا ایسا...اسکے بعد پھر ... اس

نے میسجز کرنا شروع کر دیے تو میں...میں ملنے بھی گئی تھی..." آخری بات بتاتے شازمہ نظریں دائیں بائیں کرتے چور نظروں سے اسے دیکھی تھی

KZwrites

"اوہ ہ ہ ہ ہ....یعنی فل سین اون ہے بھائی... واہ جی۔ی۔ی...بریسلٹ بھی پہن لی پھر سے۔ے۔ ے....کہاں ملی...؟ کیا باتیں ہوئیں...؟؟؟" مشل اسکی کلائی پکڑ کر ہوا میں کرتے بولی تھی

"اسکے روم میں۔۔پہلے۔۔۔پھر۔۔وہ۔۔" شازمہ بولی ہی تھی کہ مشل پھٹی آنکھوں سے اسکو دیکھی تھی "پاگل۔۔۔اسکے روم نہیں جانا چاہیے تھا۔۔۔۔اوپر مل لیتی روف ٹاپ پر۔۔تمھیں کچھ کہا تو نہیں اس نے۔۔فون ساتھ لے کر گئی تھی؟

kzwrites

مجھے میسج ہر ہی بتا دیتی کم از کم۔۔۔"

"ہاں فون تھا میرے پاس۔۔بس چلی گئی پتہ

نہیں کیوں---

تمہیں اس وقت ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں لگا

اور--ڈر لگا مجھے وہاں جا کر----بعد میں پھر

اوپر چلے گئے تھے--وہ بہت اچھے ہیں یار

مجھے انکمفرٹیبل نہیں کیا انہوں نے---پرپوزل

بھیجنے کا پوچھ رہے تھے---" شازمہ ہاتھ نیچے

کر کے مشل کی طرف رخ موڑ کر بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"بہت دیر سے بیچارہ ویسے پوچھ رہا ہے---تم

ہاں کہہ ہی دو اب۔۔۔باتیں کیا ہوئیں وہ تو بتاؤ۔۔۔؟ سارا ٹائم ٹک ٹک ہو رہی ہوتی ہے فون پر بھی۔ی۔ی۔۔۔" مشل اسے چھیڑنے والے انداز میں بولی تھی،دونوں ایک دوسرے کی جانب چہرہ کیے دروازہ کھلے ہونے سے بے خبر باتوں میں مگن تھیں

KZwrites

"باتیں۔۔۔تو کیا ہی بتاؤں۔۔۔بہت اچھی باتیں کرتے ہیں وہ۔۔۔ جب انکے روم میں گئی تھی تو انکمفرٹیبل سی تھی۔۔۔انہوں نے اپنا کارڈ تک

"مجھے پکڑا دیا۔۔خود چائے بنائی۔۔۔اور۔۔۔

شازمہ پوری ایکسایٹمنٹ سے اسے بتا رہی تھی اور مشل پورے غور سے چہرے پر شریر سی مسکراہٹ سجائے اسے سن رہی تھی کہ شہریار ادھ کھلا دروازہ دھاڑ سے دیوار پر مارتا اندر داخل ہوا تھا۔۔ انکی ابھی کی کچھ گفتگو بھی کانوں میں پڑ گئی تھی ۔۔۔ ہوٹل کی مین اینٹرینس پر اپنے اور مشل کے جانے کے بعد کی فوٹیج میں شازمہ اور آفتاب کو اکٹھے دیکھ کر کھولتے خون کے ساتھ وہ سیڑھیوں کے راستے اوپر آیا تھا ۔۔۔ "جب انکے روم گئی تو۔۔۔" یہ لفظ

KZwrites

کانوں میں سیسہ بن کر پگھلے تھے "آفتاب ملا تھا..." احمر کے لفظ جنہیں وہ اس وقت اگنور کر گیا تھا،اب کڑی سے کڑی جوڑتے ہوئے وہی لفظ دماغ میں ہتھوڑے کی طرح محسوس ہونے لگے تھے

KZwrites

"ش...بھ...بھائی..." اسے یوں اپنی جانب دیکھتا پا کر شازمہ کی تو سانس جیسے تھم گئی تھی...دونوں ہی اسکے اس انداز میں اندر

داخل ہونے پر لرز اٹھی تھیں...اسکی سرخ ہوتی آنکھوں کا رخ شازمہ کی طرف دیکھ کر مشل کے ہاتھ پاؤں بھی پھول گئے تھے

"میں...فوٹیج دیکھ کر آرہا ہوں اس دن کی شازمہ...." دو قدموں میں ان تک کا فاصلہ طے کرتے شہریار مٹھیاں بھینچے شازمہ سے مخاطب ہوا تھا،چہرہ سلگ رہا تھا،لہجہ ہانپ رہا تھا...نظریں بے یقین سی تمھیں

KZwrites

"وہ۔۔۔شہریار۔۔" مشل ایک نظر شازمہ کے چہرے کی اڑی رنگت دیکھ کر پاؤں صوفے سے اتار کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی،ہاتھ شہریار کے کندھے پر رکھ کر کانپتی آواز میں اسے اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کی تھی

"مشل۔۔۔تم جاؤ پلیز۔۔مجھے شازمہ سے بات

KZwrites

کرنی ہے----"

شہریار بے حد سخت لہجے اور اونچی آواز میں بولا تو شازمہ کا دل منہ کو آگیا تھا...ذہن میں شہریار کے کانوں میں پڑنے والی باتوں کو رخ بدل کر ایکسپلین کرنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ اسکے منہ سے فوٹیج کا ذکر سن کر پسینے سے چہرہ تر ہونے لگا تھا...دھڑکن اتنی تیز ہوئی تھی کہ کانوں تک سنائی دینے لگی تھی اس پر شہریار کا بھاری لہجہ رہی سہی جان بھی نکال گیا تھا

KZwrites

"شہریار میں بتاتی ہوں آپکو۔۔۔آپ پلیز بیٹھیں۔۔ہم بیٹھ کر ڈسکس کرتے ہیں۔۔ایسے غصے میں آپ۔۔۔" شازمہ کی کیفیت دیکھ کر مشل اپنے اعصاب نارمل رکھتے ، شہریار جا بازو پکڑ کر اسکو کالم ڈاؤن کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی

KZwrites

"میں تمھیں کہہ رہا ہوں کہ جاؤ۔ؤ۔۔۔۔" شہریار نے اسکا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹا کر اسکی طرف شعلہ بار نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کمرے کی جانب اشارہ کیا تو اسکے دبے سے لہجے میں غرانے پر مشل کو اپنا گلہ خشک ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔شہریار کو جبڑہ بھینچتے دیکھ کر شازمہ نے فورا مشل کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔وہ بری طرح گھبرا گئی تھی،قدموں کے نیچے سے جیسے زمین ہی کھسک گئی تھی

KZwrites

"میں کہیں نہیں جا رہی...میرے سامنے بات ہو گی جو بھی ہو گی...آپ اِسے...اِسے یوں سختی سے ٹریٹ نہیں کر سکتے۔ے۔ے..." شازمہ کا کانپتا ہاتھ مضبوطی سے تھامے مشل بھی اسکو چھوڑ کر جانے کو تیار نہیں تھی

KZwrites

"لیو۔و۔و۔و..." شہریار اسے شازمہ کے سامنے ڈھال بنے کھڑا دیکھ کر دھاڑا تو مشل بہت ہمت کے باوجود بھی سہم کر پیچھے کو لڑکھڑائی

تھی

"نہیں جاؤں گی۔۔۔میں شازمہ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔آپ اسکو ایسے ہیومیلیٹ نہیں کر سکتے۔ے۔ے۔۔وہ ڈر رہی ہے آپ سے۔ے۔ے ۔۔۔ایسے بات کرتے ہیں بہنوں سے۔ے۔ے۔ے ۔۔۔ہاں۔۔۔؟ " کہتے ہوئے مشل خود بھی تقریباً کانپ رہی تھی لیکن شازمہ کے سامنے سے ایک انچ بھی وہ ہٹی نہیں تھی۔۔ دوسری جناب شازمہ کے آنسو شرمندگی اور خوف کے مارے

KZwrites

آنکھوں سے بہنے لگے تھے۔۔۔شہریار کو سب پتہ
لگنے کا سوچ کر ہی اپنا آپ گھڑوں پانی میں
ڈوبتا محسوس ہونے لگا تھا

KZwrites

"وہ مجھ سے ڈر رہی ہے اور یہ بات تم مجھے
بتاؤ گی۔۔۔؟؟؟ تم۔م۔م مجھے ڈکٹیٹ کرو گی کہ
مجھے اپنی بہن سے بات کیسے کرنی ہے۔ے۔ے
۔۔۔۔؟؟؟ آرام سے کہہ رہا ہوں کہ یہاں سے چلی

جاؤ ابھی...تم سے تو بعد میں پوچھتا ہوں کہ

تمھارا کیا رول رہا ہے سب باتوں میں...تم...تم

تو جانتی تھی نہ کہ وہ کیسا شخص ہے...کس

نیچر کا ہے...تم نے کیوں نہیں روکا اسے...بولو۔

و۔و۔و...تم اسکو اکساتی رہی ہو نہ ان

معاملات میں...؟ ہاں...؟ اس حد تک گر جاؤ

گی میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا...تم نے

مجھے بھنک بھی نہیں پڑنے دی جبکہ تم سب

جانتی تھی۔ی۔ی...میرا دماغ پھٹ رہا ہے

چلی جاؤ یہاں سے مشل...چلی جاؤ...

Leaveee......leave the room

kzwrites

nowww...."

شہریار نہ چاہتے ہوئے بھی اس پر بھراس نکالتے دُکھتے ہوئے گلے سے اتنی اونچی آواز میں دھاڑا کہ مشل اپنی جگہ ہل کر رہ گئی تھی...پیچھے دبک کر کھڑی شازمہ کی تو حالت ہی غیر ہوئے جا رہی تھی

KZwrites

""مشل ت...تم... جاؤ...پ.پ..پلیز ..جاؤ...

شازمہ نے اسکا ہاتھ چھوڑا تو مشل شہریار کے

اتنے سخت لہجے پر اپنے بہے

آنسو صاف کرتے اسکے سامنے سے ہٹی

تھی...شازمہ کو اپنا سر چکراتا محسوس ہو رہا

تھا...وہ شہریار کو کیسے سب بتائے گی، یہ

سوچ سوچ کر ہی دِل ڈوبتا جا رہا تھا

KZwrites

"اگر اسے ذرا سا بھی ہاتھ لگایا آپ نے تو مجھ

سے برا کوئی نہیں ہو گا شہریار..." مشل انگلی

اٹھا کر شہریار کو وارن کرتے سخت لہجے میں

روئے روئے سے لہجے میں بولی تو شہریار نے
سلگتے دماغ کو تھوڑا کالم کرنے کے لیے گہرا
سانس بھر کر اپنی بھنووں کو ایک ہاتھ سے
مسلتے ایک پل کو خاموشی اختیار کی تھی

KZwrites

""مشل۔۔جاؤ شاباش۔۔۔بات کرنے دو مجھے۔۔۔
شہریار نے ہاتھ اپنی آنکھوں سے ہٹا کر کمرے
کی جانب اشارہ کرتے ، انتہائی سنجیدہ نظر سے
اسکے چہرے کی بجائے کندھے کی طرف دیکھ
کر کہا تو مشل اسکے نرم پڑتے لہجے پر الٹے قدم

لیتے وہاں سے چلی گئی تھی

"اُدھر کیوں لیجا رہے ہیں..." مڑ کر شہریار کو
شازمہ کا ہاتھ تھامے اسکے کمرے کی طرف
جاتے دیکھ کر مشل انہی قدموں سے واپس
شازمہ کے کمرے کی جناب مڑ گئی تھی

"بیٹھو..." کمرے میں داخل ہوتے ہی شہریار نے

KZwrites

شازمہ کو صوفے پر بیٹھیے کا اشارہ کرتے دروازہ بند کر لیا تھا۔۔۔شازمہ کا دل جیسے بند ہونے کے قریب تھا۔۔۔بمشکل ہی وہ صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔بھائی کے کنفرنٹ کرنے کا سوچ کر دل بلکل خالی ہو گیا تھا

KZwrites

"شازمہ۔۔۔۔تم ڈرتی ہو مجھ سے۔۔۔؟" شہریار اسکے پاس صوفے پر بیٹھتے بہت سوفٹ سے

لہجے میں بولا تو شازمہ نے آنسو صاف کرتے فورا نفی میں سر ہلایا تھا

"اگر ڈرو گی تو بات کیسے کریں گے ہم...؟ میں تمھیں سمجھانے کے لیے بات کرنے آیا ہوں شازمہ...میری جان ہے تم میں یار....میرا دل بیٹھ رہا ہے ابھی بہت برا...." شہریار نے اسکے کندھے پر بازو پھیلا کر اسکے بازو کو پیار سے سہلایا تو شازمہ کی رکی ہوئی سانس کچھ بحال ہوئی تھی،آنسو اسکے نرم لہجے پر تیزی

Kzwrites

سے آنکھوں سے رواں ہوئے تھے

"مجھے خود بتاؤ سب...شازمہ....تم..." شہریار کو بھاری ہوتے دل سے خود بھی بولنے میں مشکل ہو رہی تھی،دل جیسے مٹھی میں جکڑا سا گیا تھا...آفتاب کا لڑکیوں کے ذکر پر خباثت سے مسکراتا چہرہ ذہن میں آنے لگا تو بازو شازمہ سے کندھے سے پٹا کر وہ کہنیاں گھٹنوں پر رکھ کر اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھام کر خاموش سا ہو گیا تھا...دل اذیت سے بھر گیا

KZwrites

تھا

"میں انکے کمرے میں گئی تو انہوں نے کارڈ مجھے پکڑا دیا۔۔خود چائے بنائی۔۔۔" شازمہ کے لفظ کانوں میں گونجے تھے۔۔اسکی بات پر مشل کا مسکراتا چہرہ نظروں میں آیا تھا۔۔۔ تکلیف سے چور سانس بمشکل لے کر شہریار نے ہاتھوں کے ہالے سے صرف آنکھیں باہر نکال کر سامنے دیوار کو گھورا تھا۔۔آنکھوں کی جلن ناقابلِ برداشت ہونے لگی تھی

kzwrites

"آپکو۔۔۔مشل کو نہیں ڈانٹنا چاہیے تھا،اسے

نہیں پتہ تھا کچھ۔۔اس نے۔۔نہیں اکسایا

مجھے۔۔۔مجھے پہلی بار کوئی اچھی دوست

ملی ہے۔۔وہ ناراض ہو جائے گی ہم سے۔۔"

شازمہ تقریباً روتے ہوئے اس سے گویا ہوئی

تھی۔۔بات کرنے کو کچھ نہیں مل رہا تھا۔۔اپنے

منہ سے اپنی بات بتانا عذاب لگ رہا

تھا۔۔۔شہریار کا خاموش جھکا سر دل پر بوجھ

ڈالنے لگا تھا

KZwrites

"ہونے دو ناراض اسے...مجھ سے اس وقت

صرف اپنی بات کرو...تمھیں اس نے بتایا تھا کہ

آفتاب کتنا گندا انسان ہے...؟

اس نے تمھیں بتایا تھا کہ میں کتنی نفرت کرتا

ہوں اس انسان سے...؟ الٹا وہ تمھیں چئیر اپ

کر رہی تھی....؟ ایسا

ہی ہے نا...؟ اس غلیظ شخص سے بات بھی

کیسے کرنے دی اس نے تمھیں.ں.ں...؟" شہریار

KZwrites

ہاتھ چہرے سے ہٹا کر اپنی مٹھیاں بھینچتے ہو

لا تو شازمہ پھٹی آنکھوں سے اسکو دیکھنے

لگی تھی۔۔۔اسکے منہ سے آفتاب کے لیے ایسے

لفظ سن کر دل بلکل بند ہو گیا تھا۔۔۔آنسو جانے

کس بات پر اب مزید شدت سے بہنے لگے

تھے۔۔آنسوؤں کے جال میں دھندلایا سا شہریار

کا عکس نظر آیا تھا

KZwrites

"تمھیں کالج سے وہ ہاسپٹل لے کر گیا

تھا۔۔۔ویل۔۔فائن۔۔۔

یہاں تک تو مجھے پتہ ہے۔۔۔اسکے بعد کیسے رابطہ ہوا تمھارا اس سے۔۔۔؟؟؟" شہریار نے اسکی طرف چہرہ کرتے سوال کیا تھا

Kzwrites

"کیسے ہوا رابطہ شازمہ۔۔۔؟" اسکی آنکھوں سے آنسو اپنے انگوٹھے سے صاف کرتے اب کی بار لہجہ مزید نرم کیا تو شازمہ نے نظریں جھکا لیں تھیں۔۔۔ بولنے سے خود کو قاصر سا محسوس کیا

تھا۔۔دل آفتاب کے لیے استعمال ہوئے الفاظ پر ٹھہر گیا تھا

"بتاؤ بیٹے۔۔ایسے چپ مت رہو۔۔۔تم نہیں جانتی اس وقت میں کتنی تکلیف سے گزر رہا ہوں۔۔وہ۔۔اتنا گندا انسان۔۔۔میری بہن تک رسائی کیسے حاصل کر گیا۔۔۔میرا دماغ سوچ سوچ کر پھٹ جائے گا شازمہ بولو پلیز۔۔چپ نہ رہو۔۔"

Kzwrites

شہریار نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسکو ہلا
تے ہوئے کہا تو شازمہ بری طرح پھوٹ کر رونے
لگی تھی۔۔۔نازک سا دل بری طرح کانپنے لگا
تھا۔۔۔نہ اس سے نظریں ملائی جا رہی تھیں نہ
ایک لفظ بھی زبان سے ادا ہو پا رہا تھا۔۔۔شہریار
نے اسکو اتنا روتا دیکھ کر آگے ہو کر اپنے گلے
سے لگا لیا تھا۔۔دونوں میں خاموشی چھا گئی
تھی۔۔شہریار کا دل کرب کی آخری حدوں کو
چھو رہا تھا۔۔۔شازمہ کی خاموشی دل توڑ رہی
تھی

kzwrites

"اِٹس اوکے یار...کیا ہو گیا ہے....صرف پوچھ ہی

تو رہا ہوں...مجھے کچھ بتاؤ گی تو...میں..."

شہریار اسکی کمر پیار سے سہلاتے بولا تھا جو

اسکے سینے میں سمائے ہچکیاں لینے سے

مسلسل کانپ رہی تھی

KZwrites

""مجھے معاف کر دیں شہریار بھائی-ی-ی....

شازمہ اسکے کندھے میں منہ چھپائے بولی تھی

"مجھے ساری بات بتاؤ شازمہ...مجھے معافی نہیں چاہیے آپکی...میرا دل منہ کو آرہا ہے...وہ آپکو کچھ نقصان پہنچا دیتا تو میں...بولو....میں مر جاتا شازمہ سچ کہہ رہا ہوں

میں مر جاتا...تم کیسے کسی پر اعتبار کر سکتی ہو...تمھیں اتنا تو پتہ تھا نہ کہ میں....میں کٹ آف کر چکا تھا اس سے...تم نے اس بات کو بھی کنسڈر نہیں کیا شازمہ....؟"

KZwrites

شہریار اسکو گلے سے لگائے بات کر رہا تھا

شازمہ نے اسکی آخری بات سن کر بری طرح

شدمندگیوں میں ڈوبتے خود کو اس میں بھینچ

لیا تھا

KZwrites

""وہ...مجھ سے...مجھ سے شادی...

""بکواس۔س۔س کرتا ہے و۔و۔و۔ہ۔ہ۔ہ۔ہ.....

شہریار اسکی بات پر یک دم پھنکارا تو شازمہ

دہل کر رہ گئی تھی،دل جگہ سے ہل کر منہ کو آگیا تھا

"بھکا رہا ہے تمھیں-ں-ں---" لہجے میں کرب تھا

"مجھ سے بدلہ لینا چاہتا ہے بس--" آواز مدھم کرتے شہریار بمشکل بولا تھا

KZwrites

"کیسا ب...بدلہ..." شازمہ اس کی طرف دیکھے بغیر اسکے لہجے کی اذیت پنپتے ٹوٹے سے لہجے میں بولی تھی...دل بلکل بند ہو گیا تھا...کچھ پل پہلے کے جذبے...خوشی کا احساس....سب بکھر گیا تھا

KZwrites

"مشل...شادی سے پہلے....اسکے آفس میں کام

کرتی تھی...تب میں....انٹرسٹڈ تھا مشل

میں....بتایا تھا میں نے ماما کو..." شہریار نظریں

جھکائے بول رہا تھا

KZwrites

"ایک دن....آفس گیا تھا آفتاب کے....گندی نظر

رکھی ہوئی تھی اس نے مشل پر....خود بتایا

اس نے مجھے...وہ شروع سے ہی ایسا

ہے....مشل کو وہاں دیکھ کر....اس سے ہاتھا

پائی ہو گئی تھی میری....اسکو اسکے ایمپلائز

کے سامنے بہت مارا میں نے... یقیناً مجھ سے

بدلے کے لیے ہی اس نے شازم سے پارٹنر شپ کی ہو گی۔۔۔میرا اسکے بعد آفتاب سے کبھی کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا۔۔پھر تمھارے کالج آیا وہ مجھے نہیں معلوم کیسے اور کیوں۔۔۔ساتھ دیا اس نے تب لیکن۔۔۔۔مجھے ذرا سا بھی بھروسہ نہیں اس پر۔۔میں سوچ بھی نہیں پا رہا کہ کیسے تم۔۔۔۔وہ شازم سے کچھ مختلف نہیں ہے شازمہ۔۔۔تمھیں کیسے سمجھاؤں شازمہ۔۔۔۔" سر جھکائے وہ نم آنکھوں سے بول رہا تھا ، شازمہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھاتے محسوس ہونے لگا تھا ،کچھ لمحوں کی خوشی

KZwrites

پھر سے اذیت اور تذلیل میں بدل گئی

تھی۔۔۔آنسو گلے میں اٹک کر شدید تکلیف کا

سبب بننے لگے تھے

KZwrites

"م۔۔مجھے مشل نے۔۔۔یہ نہیں بتایا تھا۔۔۔مجھے

نہیں پتا تھا یہ سب۔۔آپ۔۔۔سچ کہہ رہے

ہیں۔۔۔؟" شازمہ بے یقینی سے بول رہی تھی،

آفتاب کا چمکتا خوشی سے لبریز چہرہ نظروں

میں آ رہا تھا۔۔اسکی باتیں اسکے لہجے کی کھنک کانوں میں گونج رہی تھی۔۔۔وہ کیسے اتنی صفائی سے اس سے جھوٹ بول رہا تھا۔۔محبت کا یقین دلا رہا تھا۔۔سب خواب ہو گیا تھا۔۔سب کچھ چھناک سے ٹوٹ کر بکھر گیا تھا۔۔ایک بار پھر اپنی ہی نظروں میں بے مول ہو گئی تھی

KZwrites

"میں جھوٹ کیوں بولوں گا شازمہ۔۔۔؟ اس دن

جب باہر سٹریٹ پر ملا تھا تو میں تم دونوں کو اسکی پرچھائی سے بھی دور کر گیا تھا۔۔اسکی نظر ہی اچھی نہیں ہے یار۔۔وہ کیسے تم تک پہنچ گیا۔۔۔؟ اتنی جرآت کیسے ہو گئی اسکی۔۔؟ تم نے ہوٹل بلایا اسکو۔۔؟؟ مشل کو پتہ تھا۔۔؟ کروز پر بھی وہ تھا۔۔شازمہ۔۔؟ کیوں۔۔؟ " شہریار اس سے پوچھ رہا تھا جبکہ شازمہ کو سب کچھ گھومتا نظر آرہا تھا

KZwrites

"میں یہی سب ڈیزرو کرتی ہوں۔۔؟ جو بھی

آئے میرا مزاق بنا کر چلا جائے۔۔میری فیلنگز سے

کھیل جائے۔۔۔ہاں میں یہی ڈیزرو کرتی ہوں۔۔۔

کسی کو مجھ سے کیوں محبت ہو گی۔۔۔ اب تو

میں۔۔۔مجھے سوچنا چاہیے تھا۔۔۔ میں نے اپنا

مزاق خود بنوایا ہے۔۔۔میں خود اپنی تذلیل

کرواتی ہوں۔۔۔۔دوسروں سے بھی ذلیل ہوئی

اور۔۔۔بھائی کی نظروں سے بھی گر گئی۔۔۔"؟

اپنے اپنا دماغ کولیپس ہوتا محسوس ہو رہا تھا

، شہریار کو جواب دینا بھول چکی تھی۔۔۔اپنے

آپ سے ہی نفرت سی محسوس ہونے لگی تھی

kzwrites

"شازمہ...فون کدھر ہے آپکا..." شہریار نے اسکی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر ادھر اُدھر دیکھتے پاس پرا اسکا فون اٹھایا تو شازمہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی

KZwrites

"شہریار بھائ...پلیز میرا فون چیک نہ کریں...میں آپکو....میں...سب بتاتی ہوں..." شازمہ بری طرح گھبرا کر اسکا ہاتھ پکڑ کر

بولی جس ہاتھ میں شازمہ کا فون تھا۔۔آفتاب

سے شام کو طے کی ہوئی ملاقات کے میسجز

سکرین اون کرتے ہی شہریار کی نظروں کے

سامنے آجانے کے خوف نے اسے بری طرح

جھنجھوڑ دیا تھا۔۔۔شرمندگی کا احساس چہرے

پر عیاں تھا

KZwrites

"میں فون کیوں چیک کروں گا۔۔۔؟ میں تمھیں

شرمندہ کرنے کے لیے بات نہیں کر رہا تم

سے۔۔۔تمھیں سمجھانا میرا مقصد ہے یار۔۔۔ بس

نمبر ڈیلیٹ چاہیے اس خبیث کا مجھے...کرو ڈیلیٹ....جو بھی ہوا ہے....اب...خود کو مضبوط کرو...دوبارہ رابطہ نہیں کرو گی تم اس سے...." کہتے ہوئے شہریار نے فون اسکی طرف بڑھایا تو شازمہ نے فوراً فون پکڑ لیا تھا

KZwrites

"شہریار بھائی....میں نے انکو یہاں نہیں بلایا تھا۔ا۔ا...وہ کہتے تھے کہ انہیں مجھ سے بات کرنی ہے..کافی شاپ پر...ملے تھے...وہاں...میں اپنی...مرضی سے گئی تھی....میں اب

نہیں۔۔۔میں۔۔" شازمہ نے اپنے آنسو بے دردی سے صاف کرتے ہوئے اسکو بتاتے آفتاب کا نمبر کانپتے ہاتھوں سے نکال کر اسکے سامنے کر دیا تھا

KZwrites

"اور کروز میں آپ نے بلایا تھا۔۔۔؟" شہریار کے اگلے سوال پر شازمہ اپنا جھکا سر مزید جھکا کر سر نفی میں ہلانے لگی

"تو کیسے آگیا وہ۔۔۔؟؟ "

"مجھے نہیں پتہ۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں۔ں۔۔۔"

ایک طرف یہ خیال تکلیف پہنچا رہا تھا کہ آفتاب اسکے جذبات سے کھیل رہا تھا اور وہ اتنی آسانی سے اسکی باتوں میں آ گئی۔۔۔دوسری طرف اپنے اتنے پیار کرنے والے بھائی کا جھکا سر اسکے لہجے کی تکلیف دیکھ کر آنسو بہے جا رہے تھے۔۔۔دل چھلنی ہو گیا تھا

KZwrites

"اسکی اتنی جرآت نہیں ہونی چاہئیے تھی شازمہ۔۔۔میرے ہوتے ہوئے وہ۔۔۔تم اسکے کمرے تک چلی گئی۔۔۔" شہریار فون پکڑ کر ایک طرف رکھتے بولا تو شازمہ نے ہاتھ گود میں رکھتے سر مزید جھکا لیا تھا

"م۔۔۔میں۔۔۔میں واپس آگئی تھی فوراً شہریار

KZwrites

بھائی۔۔۔انہوں نے۔۔۔وہ۔۔۔مجھے بری نظر سے

نہیں۔۔۔دیکھ رہے تھے۔۔۔میں۔۔۔مجھے نہیں پتہ

تھا کہ وہ۔۔۔ایسے ہوں گے۔۔۔" شازمہ بولتے ہوئے

جتنا کانپ رہی تھی اس سے کہیں زیادہ تیزی

سے شہریار کا دل دھڑک رہا تھا ،اسکی معصوم

بہن اس

انسان کی باتوں میں آتی رہی اور وہ اتنا بے خبر

رہا۔۔۔دل خود کو کوس رہا تھا

kzwrites

"اس نے تمھیں...شازمہ یار...تم مشل کو بتا کر گئی تھی...؟

تم..." شہریار اپنے سر کے بالوں کو کھینچتے اپنے اندر اٹھتے ابال کو روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا....آفتاب کی

نظریں اپنی بہن کے پاک وجود پر پڑنے کا سوچ کر ہی اسکی جان آدھی ہو رہی تھی....ذہن میں وہ تمام منظر گزرنے لگے تھے جب آفتاب اس سے لڑکیوں کے بارے میں لوز ٹاک کرتا تھا...دل جیسے کوئی آڑی سے چیڑ رہا تھا

KZwrites

"نہیں۔۔۔اسکو نہیں بتایا تھا۔۔۔۔اسکو نہیں پتہ تھا کہ وہ یہاں ہیں۔۔۔۔مجھے معاف کر دیں شہریار بھائی۔۔۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ آپ سے۔۔۔بدلہ۔۔۔مشل پر انہوں نے۔۔۔۔مجھے نہیں پتہ تھا کچھ بھی۔۔۔پلیز مجھے۔۔۔۔" شازمہ نے اسکے سامنے ہاتھ جوڑے تو شہریار کے کرب میں اضافہ ہوا تھا

"شازمہ یہ دنیا بہت بری ہے میری جان۔۔۔تم اس

KZwrites

دنیا کے سامنے بہت معصوم ہو...تم مجھے معاف کر دو میں تمھارا دھیان نہیں رکھ پایا پھر سے..." شہریار نے اسکو پھر گلے سے لگایا تھا...شازمہ روتے روتے خود کو کوس رہی تھی کہ وہ کیسے کسی پر ایسے اعتبار کر بیٹھی

KZwrites

"مگر انہوں نے مجھے کچھ بھی تو نہیں کہا تھا...اگر انہوں نے کوئی بدلہ لینا ہوتا تو وہ اس رات...انکی باتیں...اتنی پیاری باتیں..." شازمہ

کی نظروں میں اسکا چہرہ گھوما جب اس نے
کروز کی ریلنگ سے اسکو ہٹا کر اندر کی طرف
کیا تھا اور خود باہر کی طرف ہو گیا تھا...ایک
ایک منظر یاد کرتے شازمہ کا دل بری طرح لرزنے
لگا تھا...اپنا آپ ساتویں آسمان سے واپس فرش
بوس ہوتا محسوس ہو رہا تھا

KZwrites

"مشل نے کیوں مجھ سے یہ سب
چھپایا...مجھے یہ بات پتہ ہوتی تو میں کبھی
بات نہ کرتی ان سے...ہو سکتا ہے وہ اعتبار بنا

رہے ہوں مجھ پر اور پھر...نہیں...نہیں...یااللہ ...ہر بار میں ہی کیوں...مجھے ہی کیوں سب استعمال کرتے ہیں...اپنے بدلوں کے لیے....مجھے ہی کیوں ایسے...ایسے انسان ملتے ہیں....میں کیوں....ملی ان سے...کیوں...." ایک ساتھ ڈھیروں باتیں سوچتے دل کی دھڑکن بے حد سست رفتار ہوئی تھی اور اگلے ہی پل وہ شہریار کی بازوؤں میں جھول گئی تھی

kzwrites

"شاز۔۔۔شازمہ۔۔۔کیا ہوا بچے۔۔۔شازمہ ہوش کرو۔۔۔"

شہریار نے اسکو اپنی بازوؤں میں بھر کر فوراً بیڈ پر لٹایا تھا۔۔۔اسکی نبض چیک کرتے نظر کلائی میں موجود قیمتہ بریسلیٹ پر پڑی تھیں۔۔۔۔ماتھے پر بل گھرے ہوئے تھے۔۔۔۔ اسے ہوش سے نیم بیگانہ دیکھ کر کمفرٹر اس پر اوڑھا کر وہ دو قدم پیچھے ہوا تھا۔۔۔بخار اسے پہلے سے تھا۔۔۔اسے بیہوشی میں کسمساتے دیکھ کر دل پھٹنے لگا تھا۔۔۔۔ابھی اسکے چہرے کو نظروں میں لیے وہ ماتھے پر ہاتھ رکھے اسکا ٹمپریچر چیک کرتے انٹرکام پر کال کر ہی رہا تھا

kzwrites

کہ شازمہ کے فون پر میسج کی ٹون بجی تھی

"Reached safely????"

KZwrites

"Main abhi pohncha hu hotel..."

"Sham ka done ha na phir....? Main

ajaon ga apko pick krne...."

شہریار نے انٹرکام کان سے لگائے گھبراہٹ کی انتہا پر پہنچتے اسکا فون اپنے سامنے کیا تو احمد نام سے مسیجز سکرین پر جگمگا رہے تھے۔۔۔اسکے سب میسج دل کو چیڑ کر رکھ گئے تھے۔۔۔کالج کے زمانے میں آفتاب کا آئے روز لڑکیوں سے یونہی فلرٹ کرنا بعد میں انکے احساسات کا مذاق اڑانا ،سوچ کر شہریار کی آنکھیں شازمہ کے وجود کو دیکھ کر جہاں نم ہوئی تھیں وہیں آفتاب کے میسجز سے خون میں ابال اٹھنے لگے تھے۔۔۔دماغ ایک دم شدید

kzwrites

گرم ہوا تھا۔۔۔ وہ انٹرکام واپس رکھتے ، شازمہ
کا فون اسکے سرہانے رکھ کر کمرے کا دروازہ
تیزی سے کھول کر باہر نکلا تو بیکینس بگڑنے
سے مشل بری طرح اندر کی جانب گری
تھی۔۔۔اوندھے منہ فرش پر گرے وہ شدید
شرمندہ ہونے جے باوجود ڈھٹائی سے اسے گھور
کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی

"ایسے کون دروازہ کھولتا ہے۔ے۔ے۔۔۔"

KZwrites

"تم یہاں کیوں کان لگا کر کھڑی تھی۔۔۔؟ دفع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے۔۔" شہریار اسکو ایک نظر دیکھ کر دھاڑتا ہوا وہاں سے نکل گیا تھا،لہجے میں بے حد اجنبیت تھی

KZwrites

"کیوں دفع ہو جاؤں۔۔۔؟خود بھی تو آپ میرے گھر گھس آتے تھے۔۔"

"شازمہ نے مل لیا تو کیا ہو گیا۔۔۔"

"اپنی دفعہ کیوں اتنی تکلیف ہو رہی ہے۔ے۔ے

----"

"آفتاب کم از کم اجازت لے کر ملا ہے اس سے...آپکی طرح رات کے اندھیرے میں گھر میں نہیں گھسا زبردستی..." مشل اسے باہر کی طرف جاتا دیکھ کر ایک کے بعد ایک جملہ تیر کی مانند اسکی جانب اچھالنے لگی تو شہریار جو ضبط کے پیمانوں کے لبریز ہونے کے دہانے پر

kzwrites

تھا،الٹے قدموں واپس اسکی طرف آیا

تھا...آنکھیں خون اگل رہی تھیں

"کیا بکواس کی ہے تم نے..." شہریار کے ماتھے

کی رگیں پھٹنے کو آ رہی تھیں،مشل کی باتیں

سن کر وہ مزید بپھر

گیا تھا اسے کہنی سے کھینچ کر اپنے مقابل کھڑا

کرتے وہ دھاڑا تو مشل کے چہرے کے رنگ اڑے

تھے

KZwrites

"م..میں کہہ رہی تھی کہ...آ...آپ...آپ کو

ٹھنڈے...دماغ سے..." مشل کہنی چھڑواتے

اسکی آنکھوں کی وحشت ناک سرخی کی تاب

نہ لاتے اٹکنے لگی تھی ،اسکی انگلیاں مشل کو

اپنے بازو میں کھبتی محسوس ہو رہی تھیں

KZwrites

"مقصد کیا ہے.ے.ے تمھارا....؟ چاہتی کیا ہو تم

م۔م۔م۔م۔۔۔؟ کونسے بدلے لے رہی ہو مجھ

سے۔۔۔؟ میں مانتا ہوں کہ میں غلط تھا۔۔۔کتنی

بار معافی مانگوں تم سے۔۔۔؟ کیسے تمھاری دل

سے یہ زہر نکلے گا۔۔؟ بولو۔و۔و۔۔۔؟ اس آفتاب کو

تم جانتی نہیں کیا۔۔۔؟ تم نے شازمہ کو پوری

بات کیوں نہیں بتائی۔۔۔؟ اسکو بھکاتی رہی

ہو۔۔۔؟ خوش ہوتی رہی ہو کہ میری بہن دھنس

رہی ہے اس دلدل میں۔۔؟ میرے خلاف جانے

میں اس قدر گر گئی ہو تم مشل۔۔؟ تمھیں جو

کچھ کہنا ہے مجھ سے کہو بس۔س۔س۔۔۔۔۔میری

جن باتوں سے تم ہرٹ ہو انکا بدلہ مجھ سے لو۔

kzwrites

"و-و-و---میری بہن کو مت لاؤ اس سب میں---"

شہریار اسکے چہرے پر جھکے آنکھوں میں اجنبیت لیے بول رہا تھا،نظروں میں وہ سب منظر تازہ ہوئے تھے جب وہ لائٹس آف کروا کر اسکے گھر گیا تھا--پہلے سے نم آنکھیں مزید اذیت سے بھر گئی تھیں

KZwrites

"آپ مجھ پر شک کر رہے ہیں-ں-ں---؟ شرم نہیں آتی آپکو----؟ آپ سمجھ رہے ہیں کہ میں نے جان بوجھ کر---او گاڈ---آپ ایسا سوچ بھی

کیسے سکتے ہیں۔ں۔ں کہ میں شازمہ کو۔۔۔"

مشل اسکی طرف دیکھتے بھیگے لہجے میں

بول رہی تھی۔۔۔اسکی انگلیوں کی سختی سے

اپنا بازو ٹوٹتا محسوس ہونے لگا تھا

KZwrites

"ہاں۔۔۔۔جان بوجھ کر کیا ہے تم نے۔ے۔ے

۔۔۔۔کیونکہ تم ہر راہ جاتے انسان کو مجھ سے

کمپئیر کرتی ہو۔۔۔اور۔۔تمھیں ہر کوئی مجھ سے

بہتر لگتا ہے۔ے ے۔۔۔۔میرے ساتھ اتنا وقت گزار

کر بھی تم میری غلطی کو بھول نہیں

پائی۔۔۔تمھیں جب موقع ملتا ہے تم ضرور وہی

باتیں دہراتی ہو۔۔۔۔تمھیں شازمہ سے کوئی لگاؤ

ہوتا تو تم اسکو ضرور بتاتی کہ تم اسکے آفس

میں کام کرتی تھی۔۔۔تم اسے ضرور بتاتی کہ

میری اس سے لڑائی ہوئی تھی۔۔۔تم اسے ضرور

بتاتی کہ وہ کیسا انسان ہے۔۔۔۔" اسکے چہرے پر

پھنکارتے شہریار نے اسکا بازو چھوڑ کر اپنا

چکراتا سر تھام لیا تھا

kzwrites

"الٹا تم۔۔۔الٹا تم مجھے سنا رہی ہو۔و۔و کہ میں تمھارے گھر آتا تھا۔ا۔ا۔ا۔۔۔۔۔۔اس بات کا مطلب کہ شازمہ اٹھ کر کسی بھی ایرے غیرے سے ملنے چلی جائے اور تم اسکو ایپریشئیٹ کرو گی کیونکہ میں تمھارے گھر آیا تھا۔۔۔؟ کیوں بدلہ لے رہی ہو مجھ سے ے۔ے۔ے۔۔۔؟ بولو۔۔و۔و۔۔و۔۔ و۔۔۔کیسے معافی مانگوں تم سے۔ے۔ے۔ے ۔۔۔۔کیسے معاف کرو گی تم مجھے۔۔۔تم میرا غصہ مجھ پر نکالو بس مشل۔۔۔شازمہ سے دور رہو گی اب تم۔۔۔" شہریار ہاتھ اپنے سر سے ہٹا

KZwrites

کر لاؤنج میں بدحواس سا ہو کر چکر کاٹنتے

ہوئے بولا تو مشل کے آنسو تیزی سے گرنے لگے

تھے

KZwrites

"تم اب مجھے شازمہ کے آس پاس بھی بھٹکتی

نظر آئی نا تو خشر بگاڑ کر رکھ دوں گا

تمہارا۔۔۔سمجھی تم۔۔۔ اگر تم نے اب۔۔۔اس کو

مزید بھکانے کی کوشش کی یا موٹیویٹ

کیا کہ وہ آفتاب سے ملے یا اس سے فون پر بھی

بات کرے تو میں بھول جاؤں گا کہ تم سے پیار کرتا ہوں۔۔۔وہ ابھی ایک ڈراما سے نکلی نہیں اور تم اسکو پھر سے ویسے ہی دوسرے گھٹیا انسان سے ملنے پر ایپریشیٹ کر رہی تھی۔ی۔ی۔ی۔۔۔۔خوش ہو رہی تھی کہ وہ ملی ہے اس سے بند کمرے میں۔ں۔ں۔ں۔۔۔۔" شہریار کی دھاڑ پورے لاونج میں گونج رہی تھی،مشل کا ہانپتا ہوا جسم اسکے آنسو اسے مزید اشتعال دلا رہے تھے

kzwrites

"I'm extremely disappointed in what you've done مشل....

تمھیں شازمہ کو منع کرنا چاہئیے تھا....کم از کم مجھے بتانا چاہئیے تھا کہ وہ اسے اپروچ کر رہا ہے...میرے علم میں ایک بھی بات نہیں آنے دی تم نے اور دماغ میں تمھارے یہ چل رہا ہے کہ یہ سب ٹھیک ہے...؟ کیونکہ میں نے

تمھیں...کیونکہ میں تمھارے گھر آیا تھا...؟؟؟

مشل تمہیں اندازہ بھی ہے اس بات کی سینسٹیوٹی کا جو تم کر رہی ہو....؟؟ اگر میں غلط تھا تو تم بھی کچھ اچھا نہیں کر

KZwrites

رہی۔۔۔تمھیں بالکل اندازہ نہیں ہے کہ کیا ہو سکتا تھا۔۔۔۔دور ہو جاؤ میری نظروں سے یار ابھی۔۔۔" شہریار قہر آلود نظر اس پر ڈالتا سے باہر نکل گیا تو مشل اسکا یہ لہجہ رویہ دیکھ کر شدت سے رونے لگی تھی

KZwrites

"شازمہ۔۔۔" کچھ پل یونہی کھڑے بند دروازے کو دیکھتے رہنے کے بعد اپنے آنسو صاف کر کے مشل شازمہ کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔بہت آہستگی سے اسکو پکارا تھا۔۔اسکی

تیز گہری سانسوں کو دیکھ کر مشل نے اسکا ماتھا چھوا تھا

"بخار پھر ہو گیا ہے اِسے۔۔۔شازمہ۔۔۔؟؟؟" اسکی طرف سے

KZwrites

جواب نہ پا کر مشل وہیں پاس ہی صوفے پر بیٹھ گئی تھی

"میری کونسا نیت خراب تھی یار۔۔۔مجھے
آفتاب نے تب بتایا تھا کہ وہ شازمہ کو پسند
کرتا ہے جب اسے پتہ بھی نہیں تھا کہ وہ شازم
کی بیوی ہے یا شہریار کی بہن ہے۔۔۔میں نے
انہیں خود دیکھا تھا کالج کے باہر۔۔۔میں نے
خود سب سنا تھا۔۔۔کیا ہو گیا مل لیا تو۔۔شادی
کرنا چاہتا ہے وہ۔۔۔ اگر وہ برا تھا بھی تو اب
نہیں ہے ویسا۔۔۔کتنے مہینوں سے وہ شازمہ سے
رابطے میں ہے۔۔کبھی زبردستی نہیں اسے
مجبور کیا۔۔انتظار کرتا رہا ہے۔۔۔" ماتھے پر بل ڈ
الے سوچوں میں گم وہ آہستہ آہستہ نیم دراز

kzwrites

ہوتے وہیں سو گئی تھی

"مشل۔۔۔مشل۔۔۔اٹھو۔۔" شہریار کی آواز پر وہ کچی سی نیند سے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔وہ قدرے اس پر جھکا اسے کندھے سے ہلا رہا تھا

KZwrites

"ج۔۔جی۔۔۔" مشل اٹھ کر ادھر ادھر دیکھتے نیند سے بھری آنکھیں مسلتے شازمہ کو بیڈ پر دیکھ

کر پرسکون ہوئی تھی

"میڈیکل اسسٹنٹ نے اندر آنا ہے شازمہ کے چیک اپ کے لیے۔۔۔حلیہ ٹھیک کرو اپنا۔۔۔" شہریار اسکے جاگ جانے پر اس سے دور ہٹتے قدرے نرم لہجے میں بولا تو مشل نے خود پر نظر دورائی تھی۔۔۔وہ لوز سے کراپ ٹاپ اور جینز میں صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی

KZwrites

"میں چلی ہی جاتی ہوں..." مشل اٹھ کر شہریار کو تیور دکھاتے کمرے سے نکلی تو شہریار اس پر کوئی نظر ڈالے بغیر خود بھی کمرے سے باہر نکل آیا تھا...شازمہ کا پراپر چیک اپ کروا کر وہ وہیں اسکے پاس صوفے پر بیٹھ گیا تھا....دماغ بلکل الجھ کر رہ گیا تھا...ذہن میں مشل کی باتیں آئیں تو سر جھٹک کر صوفے کی بیک سے لگاتے وہ گھرے سانس لینے لگا تھا...ہارا سا محسوس کر کے آنکھیں موندی ہی تھیں کہ شازمہ کے فون پر میسجز آنے لگے تھے...آنکھیں

kzwrites

کھول کر کچھ پل وہ ضبط سے سامنے دیوار کو گھورنے لگا تھا لیکن پھر میسجز کا نہ بند ہونے والا سلسلہ شروع ہوا اور کالز آنے لگیں تو نظر دیوار سے ہٹا کر بیڈ کی جانب کی تھیں۔۔۔سکرین پر روشن نام دیکھ کر نظریں واپس دیوار کی جانب کرتے وہ جبڑہ بھینچ کر صوفے کی بازو پر انگلیوں کا دباؤ بڑھاتے سرعت سے اٹھ کر کمرے سے نکل گیا تھا

KZWrites

"Apny pohanch k koi messgae hi nai kia...is everything ok...?"

"Sogai hain shaid...."

"Chalain jb time mily to btaiye ga....Main intazar kr raha hoon...."

فریش ہو کر صوفے پر ڈھیلے ڈھالے سے انداز میں نیم دراز ہوئے آفتاب نے ایک بار پھر فون پکڑ کر اسے مسیجز بھیجے تھے...ان چند دنوں

KZwrites

میں دل کی بی چینی انتہا کو پہنچی ہوئی

تھی۔۔۔ایک طرف شازمہ کی ہاں سے اسکے اعتبار

سے اپنا آپ خوش قسمت محسوس ہو رہا تھا تو

دوسری جانب اپنے اور اسکے گھر والوں کے

رسپانس کا سوچ کر دل پریشان سا بھی ہو رہا

تھا۔۔آج سے پہلے کبھی خود کو اتنا نے بس

محسوس نہیں کیا تھا

KZwrites

"Agr nahi b milna to that's fine...."

"Main ring rkh leta hun pas hi...."

"Ap easy rahain bs....ap reply nai kr raen to mujhy tension horhi ha...Main"

kzwrites

ابھی میسج ٹائپ کر ہی رہا تھا کہ دروازے پر زوروں سے دستک ہونے لگی تھی۔۔۔فون ہاتھ میں پکڑے صوفے سے اٹھتے آفتاب نے ہول سے باہر جھانکا تو شہریار کو دیکھ کر پہلا خیال شازمہ کا آیا تھا۔۔۔ایک نظر سکرین پر ڈال کر

فون لاک کر کے پاکٹ میں ڈالتے دھڑکتے دل سے آفتاب نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ شہریار کا ہاتھ سیدھا اپنے گریبان پر پایا تھا

"کیا چل رہا تھا تیرے دماغ میں۔۔۔ہاں۔۔۔تجھے لگا تو جو مرضی کرتا پھرے گا اور مجھے پتہ نہیں چلے گا۔۔۔ہاں۔۔۔" شہریار نے ٹانگ سے دروازہ بند کرتے اسکے گریبان سے جکڑے اندر کی جانب دھکیلنا شروع کر دیا تھا

KZwrites

"ایسا نہیں ہے۔۔۔میں نے واپس جا کر سب سے پہلے تجھ سے ہی ملنا تھا۔۔۔بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔۔" آفتاب بغیر کسی مزاحمت کے دونوں ہاتھ ہوا میں کیے الٹے قدم لیتے بولا تھا

KZWrites

"اپنا فون دے مجھے ابھی اور اسی وقت۔۔۔" شہریار نے اسکے گریبان پر گرفت سخت کرتے

دوسرے ہاتھ سے اسکی گردن کو دبوچ کر اسے صوفے پر گرا دیا تھا

"میرے فون میں ایسا کچھ نہیں ہے تو غلط سمجھ رہا ہے ے۔ے..." آفتاب نے اسکو ذرا سا دھکیل کر اٹھنے کی کوشش کی تو شہریار نے اسکے چہرے پر بے رحمانہ طریقہ سے زورادار مکہ مار دیا تھا....خون کی تیز دھاڑ ناک سے بہہ کر ہونٹوں کو پار کر گئی تھی

KZwrites

"اس سب کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔بہتر ہے تو بات سن لے میری۔۔۔میں پسند کرتا ہوں شازمہ۔۔۔۔"

آفتاب نے واپس صوفے پر بیٹھتے شرٹ کی آستین سے بہتے خون کو صاف کیا تھا

"بکواس بند کر۔ر۔ر۔ر۔ر۔۔۔"

KZwrites

"تیری اصلیت سے میں اچھی طرح واقف

ہوں۔۔۔فون میرے حوالے کر اپنا۔۔۔"

"اور دوبارہ میری بہن کی طرف نظر بھی اٹھا

کر دیکھا تو یہ آنکھیں نوچ دوں گا۔ا۔ا۔ا۔۔"

اسکے منہ سے شازمہ کا نام اتنے دھڑلے سے

سنتے شہریار اس پر پے در پے مکوں کی برسات

کرنے لگا تھا

kzwrites

"دوبارہ تیری زبان پر اسکا نام نہ آئے.ے.ے..."

اسے گردن سے دبوچ کر صوفے سے اٹھاتے شہریار نے دیوار کی جانب دھکا دیا تو آفتاب بری طرح لڑکھڑا کر ٹیبل سے ٹکراتا فرش پر گرتے گرتے بچا تھا

KZwrites

"تو پاگل ہو گیا ہے کیا.ا.ا...مجھے مار دے گا ایسے تو یہیں پھنس جائے گا... شازمہ کو گھر

کیسے لے جائے گا واپس۔۔ہوش کر۔۔۔بس
کر۔۔۔تحمل سے بات سن میری۔۔" آفتاب نے اسے
مسلسل مکوں سے اپنے چہرے سے بہتے خون
کو صاف کرتے جوابی کارروائی میں اسکے
چہرے پر اپنے پورے زور سے باؤنس کیا تو
شہریار کا ہونٹ پھٹ گیا تھا

KZwrites

"سنا نہیں تو نے۔۔۔نام نہیں لے گا اسکا تُو۔۔۔تیری
اتنی جرات۔۔غلیظ انسان۔ن۔ن۔۔۔" شہریار اپنے

پھٹے ہونٹ کو چھوتے اسکو فرش پر گراتے اس پر حاوی ہوتے اسکو مارتا جا رہا تھا ،آفتاب نے اسکو کالر سے کھینچ کر اپنے ساتھ فرش پر گراتے اسکی گردن پر اپنا گھٹنہ رکھ کر اسکو کنٹرول کرنے کی کوشش کی تھی، شہریار بری طرح بپھر چکا تھا...آفتاب کے سرخو سفید چہرے پر اسکو قابو کرنے کی کوششوں میں سرخیاں گھل رہی تھیں

kzwrites

"خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری نہ زبان

غلیظ ہے نہ میری نظر بری تھ...میں جانتا بھی نہیں تھا کہ بہن ہے تیری-ی-ی..." آفتاب اس سے خود کو چھڑوانے کی تگ و دو میں پسینے سے تر ہونے لگا تھا...دونوں فرش پر ایک دوسرے سے بری طرح گتھم گتھا ہو رہے تھے

KZwrites

"اب پتہ ہے نا...؟ دور رہ اس سے...تیرے فون میں جو کچھ بھی ہے ابھی ڈیلیٹ کر میرے سامنے...اسکا نمبر اسکے میسج...سب کچھ..."

شہریار ایک جست میں اسکو اپنے نیچے کرتے پھر سے اس پر حاوی ہو چکا تھا،اسکو گریبان سے دبوچے وہ اسکے سینے پر اپنے گھٹنے کا شدید دباؤ ڈالے ہوئے تھا،شہریار کے پھٹے ہونٹ سے خون ٹپک رہا تھا جسکو اس نے نے دردی سے اپنے بازو سے صاف کیا تھا...سانولا چہرہ خون کی تیز گردش اور غم و غصے سے دہک کر سرخ پڑ رہا تھا

KZwrites

"کچھ ڈیلیٹ نہیں کروں گا۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے جو تو فکرمند ہو رہا ہے۔۔ہماری صرف بات ہوئی تھی۔۔۔"

"فون دے مجھے۔۔" شہریار اسکے سینے پر دباؤ ڈالے غرایا تھا

"میں نہیں کرتا اسکو میسج اب۔۔تجھے کہہ رہا ہوں نہ کہ ایسا کچھ نہیں ہے جو تو سوچ رہا

ہے..میں واپس جا کر رشتہ بھیجوں گا...میں..."

"تیری اوقات ہے یہ بات کرنے کی-ی-ی...؟ فون دے..."

KZwrites

"نہیں دوں گا..." آفتاب جیسے ہی ختمی لہجے میں بولا تو شہریار نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اور اسکو بری طرح مارنا شروع کر دیا تھا...پینٹ کی پاکٹ پر ہاتھ پڑا تو شہریار نے فون فوراً نکال

لیا تھا

"کوڈ بول جلدی..." اسکی ٹانگوں پر حاوی ہوئے شہریار نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا

"کچھ نہیں ہے فون میں....صرف چند میسجز ہیں یار اور کچھ نہیں ہے..." آفتاب اسے خود پر سے دھکیلتے ، خون ٹپکتے چہرے کے ساتھ اٹھ

KZwrites

کھڑا ہوا تو شہریار نے اسکو پھر سے کھینچ کر صوفے پر گرا لیا تھا

"کوڈ بول ورنہ پھاڑ کر رکھ دوں کا تجھے...."

اسکے چہرے کو بری طرح دبوچ کر اس پر جھکتے ،شیر کی مانند غرایا تو آفتاب

"کہہ رہا ہوں نہ کچھ نہیں ہے۔ے۔ے۔۔۔وہ

KZwrites

میری بھی عزت ہے میں کیوں کچھ ایسا کروں گا یار۔۔" آفتاب اسکو خود پر سے بمشکل دھیلکتے اٹھ کر کھڑا ہوا تھا

"تیری عزت۔۔؟ اپنی اوقات میں رہ۔ہ۔ہ۔ہ۔۔۔مارا جائے گا میرے ہاتھوں۔۔۔۔جان لے لوں گا تیری۔ی۔ی۔ی۔۔۔" شہریار نے پھر اسکو وحشیانہ طریقے سے گریبان سے کھینچا تو اسکی شرٹ پھٹ کر اسکے ہاتھ میں آگئی،آفتاب کا سینہ بھی بری

KZwrites

طرح سرخ پڑ چکا تھا

"تو کیا سمجھ رہا ہے۔۔۔؟ میں تجھ پر ایسے ہاتھ نہیں اٹھا سکتا،تیرا حشر میں بھی بگاڑ سکتا ہوں۔۔ں۔۔۔صرف کسی وجہ سے چپ ہوں۔ں۔ں۔۔۔" آفتاب اپنی پھٹی شرٹ اتار کر سائیڈ پر پھینکتے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے بولا تو شہریار اس سے فاصلہ ختم کرتے اسکے بلکل مقابل آ کھڑا ہوا تھا

KZwrites

"تو اب چپ ہی رہے تو بہتر ہے---ورنہ ہمیشہ کے لیے خاموش کر دوں گا،میرے گھر سے دور رہ ورنہ تیرے گھر کو آگ لگانے میں دیر نہیں کروں گا،سمجھا۔ا۔ا۔ا---" شہریار سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کو دھکیلتے اسکا فون ساتھ لے کر اسکے فلیٹ سے باہر نکل آیا تھا--- کوریڈور سے گزرتے شہریار نے ایک واشروم میں جا کر اپنے چہرے سے بہتے خون کو دھو ڈالا اور اپنے سرخ پڑتے چہرے کو

KZwrites

پانی کے چھینٹوں سے ٹھنڈا کرنے لگا تھا۔۔۔دل
میں بھڑکتی آگ کم ہونے کا نام نہیں لے رہی
تھی۔۔۔شہریار کی آنکھوں کی سرخی اب مستقل
ہو گئی تھی۔۔۔ہونٹ سے خون ابھی بھی بہہ رہا
تھا۔۔شہریار نے پانی سے پھر چہرے کو دھویا
اور سنک پر پڑا آفتاب کا فون اپنی پینٹ کی
پاکٹ میں ڈال کر لفٹ کی جانب بڑھ گیا تھا

KZwrites

"کیسی ہو شازمہ..." شازمہ کافی دیر بعد اٹھی تو مشل اسکے پاس آئی تھی

"کیسی ہو سکتی ہوں..." شازمہ سر تھامتے اٹھ بیٹھی تھی،لہجہ ٹوٹا ہوا تھا

KZwrites

"تم فکر نہ کرو...سب ٹھیک ہو جائے گا..." مشل اسکے پاس بیٹھ کر اسکا ہاتھ پکڑتے بولی تھی جو بخار میں جل رہا تھا

"میرے ساتھ کبھی کچھ ٹھیک نہیں ہوتا،مجھے
عادت ہے...اگر کچھ نہیں بھی ٹھیک ہوتا تو خیر
ہے..." ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکال کر شازمہ اپنے ب
الوں کو دونوں ہاتھوں سے اپنے سر سے آہستگی
سے کھینچتے خود کو کالم ڈاؤن کرنے لگی
تھی...آنسوؤں کو سختی سے روک رکھا تھا

KZwrites

"شازمہ اگر میں تمھیں آفس والی بات بتاتی تو

کیا فائدہ ہوتا۔۔۔وہ پرانی بات تھی ویسے بھی۔۔۔اور ویسے بھی آفتاب تمھیں شہریار کے ریفرینس سے نہیں جانتا تھا۔۔۔تم دونوں کالج میں ملے تھے کوئی کسی کی جان پہچان کی وجہ سے تو نہیں ملے نہ۔۔۔تم میری بات سمجھ رہی ہو نا۔۔تم مجھ سے ناراض ہو۔۔۔؟"

KZwrites

"مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں،میں اپنی مرضی سے ملی تھی ان سے۔۔۔میرا اپنا قصور ہے۔۔۔۔میں شائد کمزور کردار

کی مالک ہوں جو کسی کے تھوڑا سا پیار دکھانے
پر اسکی طرف کھنچی چلی گئی۔۔۔اور کسی کا
کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔پلیز شہریار بھائی سے
کہو کہ واپس چلیں یہاں سے۔۔۔میرا دم گھٹ رہا
ہے یہاں اب۔۔۔" شازمہ سر کو زور سے جکڑے
واپس لیٹ گئی تھی،ایک آنسو بہہ کر تکیے میں
جذب ہوا تھا۔۔۔درد کی ایک تیز ٹیس سے وہ
آنکھیں موندنے پر مجبور ہوئی تھی

"اچھا۔۔۔میں کہہ دیتی ہوں۔۔۔تم ریسٹ کرو۔۔۔"

kzwrites

مدھم سے لہجے میں بولتے مشل اپنے ہاتھ مسلتے اسکے کمرے سے نکل گئی تھی

"مجھے اِسکو کافی شاپ پر بھی ملنے پر انسسٹ نہیں کرنا چاہیے تھا...بات وہیں سے آگے بڑھی ہے....اگر واقعی آفتاب کی نیت خراب ہوئی تو...؟ شہریار کو بھی الٹا سیدھا بول دیا میں نے...کیا ضرورت تھی شہریار کی بات کو اس بات سے ریلیٹ کرنے کی....

KZwrites

why do i keep messing things up....

کیا کروں۔ں۔۔۔" دل کے کسی کونے میں گلٹ لیے

مشل اسکے کمرے کا دروازہ بند کرتے باہر نکلی

تو سامنے سے شہریار اندر داخل ہوا تھا۔۔۔اسکو

دیکھ کر صاف پتہ لگ رہا تھا کہ

وہ لڑ کر آیا ہے۔۔۔ہونٹ پر ہلکا سا خون جما ہوا

تھا،شرٹ کی حالت خراب تھی۔۔۔شہریار اندر

داخل ہوتے ہی اپنے روم کی طرف بڑھا اور مشل

پر نظر ڈالے بغیر دروازہ دھاڑ سے بند کر لیا تھا

KZwrites

"شہریار۔ر۔۔یہ۔۔۔" مشل اسکے پیچھے پیچھے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو شہریار کمرے میں نہیں تھا۔۔۔باتھروم سے شاور کی آواز آ رہی تھی۔۔۔ اسکے غم و غصے کی نوعیت بھی سمجھ آرہی تھی کچھ کچھ اپنی غلطی کا احساس بھی ہو رہا تھا۔۔۔بیڈ سے ٹانگیں لٹکا کر بیٹھے وہ اسکا انتظار کرنے لگی تھی۔۔۔تھوڑی دیر بعد شہریار باتھ روم سے بلیک ٹراوزر پہنے اپنے بال ٹاول سے رگڑتا باہر آیا اور مرر کے سامنے کھڑا ہوا تو مشل اسکے قریب آئی تھی

kzwrites

"شہریار۔۔۔آپ۔۔۔۔جھگڑا کر کے آئے ہیں اس سے،یہ زخم۔۔۔؟" اسکے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھے بولی تو شہریار نے ایک اذیت بھری نظر اس پر ڈالی اور ہاتھ چہرے سے ہٹاتے مرر سے پیچھے ہٹ گیا تھا

KZwrites

"جو زخم تم نے دینے کی کوشش کی ہے، ان سے

فی الحال بچ گیا ہوں..."شہریار کے سرد لہجے

نے مشل کو شدید کرب میں مبتلا کر دیا

تھا...شہریار اپنے ٹریول بیگ سے ایک سویٹ

شرٹ نکال کر پہنتے فون لے کر باہر ٹی وی لا

ؤنج میں آگیا تھا

KZwrites

"آپ اگر مجھے ایسے الزام دیتے رہیں گے تو میں

آپکے ساتھ واپس نہیں جاؤں گی..." مشل

سست قدموں سے اسکے پیچھے چلتے چلتے

اسکے پاس صوفے پر بیٹھی تو شہریار اپنے

گھٹنوں پر اپنے بازو جماتا فون ہاتھ میں پکڑے

تکلیف سے بھری نظروں سے اسکی طرف دیکھا

تھا "ٹھیک ہے..."

KZwrites

"ٹھیک ہے سے کیا مطلب ہے...؟ آپکو کوئی فرق

نہیں پڑتا...؟ آپ سمجھ رہے ہیں کہ میں نے

شازمہ کو ٹریپ کیا ہے...؟"

مشل بھیگے لہجے میں کہتے اسکی آنکھوں میں

جھانکی تھی

"تم میرے ساتھ وہاں ڈنر کر رہی
تھی...اور...تمھیں پتہ تھا کہ شازمہ نے آفتاب
کو ہوٹل بلایا ہے....تمہارا دل کانپا نہیں
مشل....؟ تم سوچ نہیں سکتی میں کیسا
محسوس کر رہا ہوں...مانتا ہوں شازمہ کی اپنی
مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوا لیکن تم نے بھی
اسکو provoke کرنے میں کسر نہیں
چھوڑی....تمھیں مجھے کچھ تو بتانا چاہئیے تھا

KZwrites

یار۔۔وہ اتنا گندہ انسان میری بہن سے مسلسل
ملتا رہا ہے،تم جانتے ہوئے بھی یہ سب ہونے
دیتی رہی ہو۔۔۔یہ سوچ کر میرا دماغ پھٹ رہا
ہے مشل۔۔۔پاگل ہو رہا ہوں میں۔ں۔ں۔۔۔لیکن
تمھیں کیا۔۔تمھارے پاس تو ایک ہی جواب
ہے۔۔۔کہ میں خود ایسا کر چکا ہوں۔۔۔تو میرا
کوئی حق نہیں اپنی بہن کو پروٹیکٹ کرنے
کا۔۔۔پتہ نہیں میں کیا نقصان کر بیٹھا ہوں
تمھارا جو تم۔۔۔جو تمھارا دل صاف نہیں ہو رہا
مجھ سے۔۔۔" دبے دبے سے لہجے میں غراتے وہ
اسکی بھیگی آنکھوں میں جھانک رہا تھا

KZwrites

"تو اس نے کیا نقصان پہنچایا ہے شازمہ کو۔۔۔؟

وہ ویسا نہیں ہے جیسا آپ کہہ رہے ہیں، پیار

کرتا ہے وہ شازمہ سے۔۔شازمہ اتنا خوش

تھی۔۔۔اسے پہلے کبھی یوں۔۔اتنا خوش نہیں

دیکھا میں نے۔۔آپ پچھلی باتیں بھول جائیں

نہ۔۔ایک موقع تو دیں ان دونوں کو۔۔۔"

KZwrites

"ششششش----" شہریار نے اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھتے اسے مزید بولنے سے روک دیا تھا، آنکھیں انگارے کی طرح جلنے لگی تھیں

"وہ جتنا بھی دھل کر آجائے میں اسکو اپنی بہن پر کوئی حق نہیں دوں گا----اور تم---فی الحال مجھ سے دور رہو تو بہتر ہے ورنہ اپنا سارا غصہ تم پر اتار دوں گا جو میں نہیں چاہتا---چلی جاؤ اندر---" شہریار اسکے چہرے

KZwrites

پر سخت دباؤ ڈالتے بولا تو مشل اسکا ہاتھ اپنے چہرے سے زور سے جھٹکتے اٹھ کھڑی ہوئی تھی "چھوڑیں مجھے...دماغ ہی خراب ہے آپکا..."

KZwrites

"دماغ تو تمھارا میں دو منٹ میں ٹھکانے لگا دوں گا...حد میں رہا کرو اپنی-ی-ی-ی----"

شہریار اپنی مٹھیاں سختی سے بھینچتے وہیں سے دھاڑا تھا

"آپ بھی حد میں رہیں۔ں۔ں۔۔۔۔۔دوبارہ میرے فیس کو ایسے ہاتھ لگایا تو پھر دیکھنا آپ۔۔۔"

جواباً کہہ کر مشل نے اپنے کمرے کا دروازہ زور سے بند کیا تو شہریار غصے کی انتہا کو پہنچتے ایک جست میں بند دروازے تک پہنچا تھا اور اب کی بار دروازہ پہلے سے بھی زیادہ گرجدار آواز میں بند ہوا تھا

KZwrites

KZwrites

KZwrites

اسکو اپنے پیچھے کمرے میں یوں داخل ہوتا
دیکھ کر مشل بیڈ کے قریب اپنی جگہ پر ڈٹ کر
، ماتھے پر ڈھیروں بل ڈالے کھڑی ہوئی تھی کہ
شہریار کے دروازہ دھاڑ سے بند کرنے پر وہ بوکھ
لا کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی...ماتھے کے بل

مزید گھرے ہوئے تھے

"اندر کیوں آئے ہیں..م...میری اجازت کے

بغیر...چلے جائیں واپس....مجھے بات نہیں

کرنی آپ سے اب...." وہ دروازہ بند کر کے شعلہ

بار نظریں لیے اسکے سر پر آ کھڑا ہوا تو مشل

اسکی آنکھوں میں ٹھہرے سرخ ڈوروں کو

دیکھ کر مزید پیچھے ہٹی تھی،اسکی غصے سے

پھولتی سانسوں کے اتار چڑھاؤ دیکھ کر دل تیز

تیز دھڑکنے لگا تھا

KZwrites

"نہیں چاہئیے مجھے تمھاری اجازت۔ت۔ت... تم چاہتی کیا ہو۔و۔و۔و...؟ میرے مشکل وقت میں بجائے میرا ساتھ دینے کے...تم مجھے مزید الجھائے جا رہی ہو۔و۔و...میری تکلیف کا اندازہ بھی ہے تمھیں...؟؟؟؟ بولو۔و۔و...میری بہن اس شخص کے کمرے تک پہنچ گئی ہے جو لڑکیوں کو دیکھتا ہی...دیکھتا ہی غلیظ نظر سے ہے اور تم مجھ سے ایکسپیکٹ کر رہی ہو کہ میں کول رہوں...؟ کسی سے کچھ پوچھوں مت...کچھ

KZwrites

کھوں مت۔۔۔کوئی سوال نہ کروں۔۔۔؟؟ " شہریار نے اسکو بازو سے کھینچ کر اپنے قریب کیا تو مشل اسکے سینے سے ٹکرا کر پیچھے ہوئی تھی

"ڈونٹ یو ڈئیر۔ر۔ر۔۔۔" مشل نے غرا کر کہتے اپنا بازو اسکے ہاتھ سے کھینچا تو شہریار ایک قدم پیچھے ہو کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے گہرے سانس بھر کر کمرے میں نظر دوڑانے لگا تھا

KZwrites

"مجھ سے اگر ایسے ہی بیہیو کرتے رہیں گے آپ

تو میں واپس نہیں جاؤں گی آپکے ساتھ

اب۔۔۔سمجھ آرہی ہے آپکو۔و۔و۔۔۔

I've reached my limit،can't

bear this anymore...."

KZwrites

مشل نے اسکا بازو کہنی سے پکڑ کر اسے اپنی

جانب کھینچا تو شہریار اپنے زخمی ہونٹ سے

ہلکے سے رستے خون کو ہاتھ کی پشت سے رگڑ

کر صاف کرتے اسکی جانب دیکھا تھا

"آپ نے شازمہ سے اتنے پیار سے بات کی اور
مجھ سے۔ے۔ے۔۔۔؟؟؟؟ مجھے ہمیشہ ڈانٹ کر
چپ کروا دیتے ہیں۔ں۔ں۔۔۔ میں شازمہ کے لیے
ہی وہاں رکنا چاہ رہی تھی نہ۔۔۔اسکا خیال تھا
تو میں اسے آپکے غصے سے بچانا چاہ رہی تھی
نہ۔۔۔۔ اسکی یا آپکی دشمن تو نہیں ہوں جو آپ
نے پہلے مجھے سائیڈ پر کرنا ضروری
سمجھا۔۔۔۔۔آپ تو۔۔آپ تو میرا ساتھ چاہتے

KZwrites

ہی نہیں ہیں،آپ کو ہر بات میں میرا نقص نظر آتا ہے بس۔۔۔میرا یہاں رہنے کا کوئی کام نہیں ہے۔۔۔۔آپ جانیں اور آپکی بہن جانے۔۔۔۔مجھ سے بھی کوئی کچھ ایکسپیکٹ مت کرے اب۔۔۔"

مشل بازو کھینچ کر چھوڑتے بھیگے لہجے میں بولتے اس سے فاصلے پر ہوئی تو شہریار نے غیر محضوض انداز میں ایک قدم اسکی جانب بڑھایا تھا "بات سنو مشل۔۔۔"

kzwrites

"بس۔س۔س۔۔۔نہیں سننی بات نہ ہی کرنی ہے۔۔۔آپ پریشان ہیں تو میں بھی اتنی ہی پریشان ہوئی تھی۔۔۔مجھے بھی نہیں پتہ تھا کہ آفتاب وہاں آیا تھا۔۔۔میں نے بھی شازمہ سے بات ہی کرنی تھی۔۔آپ نے مجھے کیوں۔ں۔ں کہا کہ جاؤ یہاں سے۔ے۔ے۔۔؟؟؟ کیونکہ آپکو لگا میں اسے بھڑکا رہی ہوں۔ں۔ں۔۔۔آپ نے شک کیا مجھ پر۔۔۔اس لیے آپ نے۔۔۔"

KZwrites

"میں۔۔۔تمھارے سامنے نہیں کر سکتا تھا بات
اس سے۔۔ے۔ے۔ے۔۔۔"

"میرے سامنے اس سے بات نہیں کر سکتے۔ے۔ے۔
ے لیکن اسکے سامنے مجھے باہر نکال سکتے
ہیں۔۔۔میری۔ی۔ی غلطی ہے جو میں سب کا خیال
کرنے بیٹھ جاتی ہوں۔۔۔مجھے آپ میں سے کسی
کے معاملے میں آنا ہی نہیں چاہئیے۔ے۔ے۔۔۔"

KZwrites

"اسکا خیال تھا تو اسے روکا کیوں نہیں تم نے۔
ے۔ے...؟؟ اسکا خیال تھا تو مجھے بتایا کیوں
نہیں تم نے...؟؟ میں سمجھا لیتا شازمہ
کو....وہ اپروچ کر رہا تھا تو میرے علم میں
کیوں نہیں آئی یہ بات....؟؟ بلکہ مجھ سے تو
جان بوجھ کر چھپائی گئی ہے۔ے۔ے....گھر
سے اتنی دور....سب سے دور...میں نے خود کو
کتنا بے بس محسوس کر رہا ہوں مشل میں
تمھیں بتا نہیں سکتا....آفتاب نے اسے اس حد

KZwrites

تک ٹریپ کر لیا اور تم نے جانتے ہوئے بھی

مجھے کچھ نہیں بتایا۔ا۔ا۔ا بھنک نہیں پڑنے

دی مجھے۔ے۔ے۔ے بلکہ ڈفینڈ کرتی رہی ہو اسے

میرے سامنے۔۔۔کچھ اندازہ بھی ہے کہ وہ کیا کر

سکتا تھا۔ا۔ا۔ا۔۔۔؟؟ شازمہ کو یا تمھیں بلیک میل

کرنے لگتا تو۔۔۔؟؟؟؟ شازمہ کو اگر نہیں پتہ تھا

کہ وہ کیسا ہے تو تمھیں تو پتہ تھا۔ا۔ا۔ا

نہ۔۔۔۔بولو۔و۔۔و۔و۔۔۔پتہ تھا یا نہیں۔ں۔ں۔ں

۔۔۔؟؟؟؟ مجھے تم نے لاعلم رکھنا تھا ٹھیک ہے

فائن۔۔۔تم شازمہ کو تو بتا دیتی۔ی۔ی۔۔۔۔؟ بلکہ

تم کیوں کچھ بولو گی۔۔۔تمھاری نظر میں تو

kzwrites

صرف ایک۔ک شخص برا ہے۔۔۔اور وہ میں ہوں۔۔۔اور شاید ہمیشہ رہوں گا۔۔۔ہر ایرے غیرے کو تم معاف کر سکتی ہو،اسے مارجن دے سکتی ہو لیکن مجھے نہیں۔۔۔" شہریار نے سرخ سوجھی ہوئی آنکھیں اسکی بھیگی آنکھوں میں گاڑھی تھیں،چہرے پر چھائی تھکان کی کوئی حد نہیں تھی

KZwrites

"Jusssssst to clarify

میں۔ں۔ں نے پہلے آپکو برا نہیں کہا تھا۔ا۔ا۔ا

You were the one who told me to get out of the room....and lets not forget,you were super rudeeee about it...."

KZwrites

کہتے ہوئے مشل پیچھے ہٹتے بیڈ کے کنارے پر بیٹھ کر باقاعدہ رو پڑی تھی۔۔۔اسکا بتایا منظر یاد کرتے شہریار گردن جھکا کر دونوں ہاتھوں سے سٹریچ کرتے ایک قدم مزید اسکی طرف

بڑھا تھا۔۔نظریں فرش پر اسکے پاؤں پر تھیں جنکی انگلیوں کو وہ غم و غصے سے بے چین ہو کر مسلسل بھینچ رہی تھی

KZwrites

"مشل۔۔۔میں بہت پریشان تھا۔ا۔ا۔ا یار۔۔۔" کھڑے کھڑے شہریار نے سر جھکائے نظروں کا رخ اسکے چہرے کی جانب کیا تھا

"بلکہ میں ہوں-ں-ں پریشان۔۔۔"

"شازمہ سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا تھا اس وقت۔۔۔اس سے۔۔۔اس سے ایسی بات پوچھنے کا سوچنا بھی جان نکال رہا تھا میری۔۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار اسکے بلکل پاس بیڈ پر بیٹھا تو مشل بھیگی آنکھوں سے گھور کر اس سے تھوڑا فاصلے پر ہوئی تھی

KZwrites

"تم پر بھی...غصہ آگیا تھا مجھے....کہ تم اتنا خوش ہو کر اس سے وہ سب سن رہی ہو...جسے سن کر...دیکھ کر....میرا دل دھڑکنا بند ہو گیا تھا...."

KZwrites

"اور....خوامخواہ وہاں اسکو بچانے کھڑی ہو گئی تھی تم جیسے میں اسے فزیکلی ہرٹ کروں گا....اور تم اسے مجھ سے پروٹیکٹ کرو گی..."

"میری بہن ہے وہ یار۔۔۔میں ڈر گیا تھا اسکے لیے۔۔۔"

KZwrites

"میرا دل ابھی بھی ایسے بند ہو رہا ہے جیسے۔۔۔جیسے۔۔۔میں کیا بتاؤں تمھیں مشل۔۔۔تم پھر ماضی کے آئینے میں مجھے میرا چہرہ دکھا دو گی۔۔۔کہ میں۔ں۔ں کیا کیا کرتا رہا

ہوں۔۔۔یہ نہیں سمجھ رہی کہ ابھی کس الجھن سے گزر رہا ہوں میں۔۔۔شازمہ کو اپنی طرف سے جتنا پروٹیکٹ کرتا رہا ہوں۔۔۔اتنا ہی۔۔۔اتنے ہی گندے شخص سے وہ۔۔۔تمھیں مجھے کچھ تو بتانا چاہئیے تھا مشل۔۔۔۔کچھ تو شئیر کرتی مجھ سے۔۔۔" شہریار اسکے اپنی کہنیاں گھٹنوں پر ٹکا کر ہاتھ آپس میں جوڑے سر جھکائے ٹوٹے ہوئے لہجے میں بول رہا تھا

kzwrites

"آپکی بہن ہے تو میری بھی بہن ہے وہ.... آپ

نے سارا مجھے سنا رہے ہیں جیسے میں نے

اسکو کسی غلط کام میں انولو

کیا ہو...کل کروز والی بات کا تو مجھے پتہ

بھی نہیں تھا مجھے خود واپس ہوٹل آکر

ابھی....ابھی بتایا اس نے...میں نے صرف

اور صرف کافی شاپ میں ملنے کا کہا تھا

اسکو وہ بھی آفتاب اتنے مہینوں سے کہہ رہا

تھا اسے اور وہ...بات سننا چاہتی بھی

تھی اسکی....میں مسلسل کنیکٹ رہی تھی

KZwrites

اس سے اوور دا فون اور ایسا کچھ نہیں

ہے جیسا آپ سوچ رہے ہیں۔۔۔اور کروز

کا۔۔۔مجھے تو پتہ بھی نہیں تھا کہ وہ

ابھی یہاں۔ں۔ں بھی آیا ہوا ہے۔۔۔ورنہ میں

اسے ضرور منع کرتی وہاں ملنے سے ے۔ے

۔۔۔۔میں خود بھی تو ملی تھی نہ آپ سے ایک

بار ریسٹورنٹ میں۔۔۔آپکی بات ہی سننے

آئی تھی نہ۔۔۔کیا خرج ہو جاتا ہے اتنی سی

ملاقات سے۔۔۔؟ " مشل اسکی طرف رخ موڑے

بول رہی تھی اور شہریار یونہی سر جھکائے

KZwrites

چپ چاپ سنتا جا رہا تھا،آفتاب سے شازمہ کے مہینوں سے رابطے کا سن کر دل جیسے ٹکڑوں میں ٹوٹ رہا تھا...کالج یونیورسٹی کے زمانے میں اسکا لڑکیوں سے رابطوں کا طرز یاد کرتے شہریار نے سختی سے آنکھیں میچی تھیں...کچھ پل کو خاموشی ہو گئی تھی

KZwrites

"کافی شاپ پر ملنے کا مشورہ بھی کیوں دیا تم نے اسے یار۔۔۔؟ مجھے۔ے۔ے کیوں نہیں بتایا کہ وہ ملنے کا کہہ رہا ہے شازمہ کو۔۔۔؟؟؟ ٹھیک ہے تم دونوں کی دوستی ہے لیکن یہ سب ٹھیک نہیں ہوا مشل،وہ بندہ صحیح نہیں ہے یاررر میں کیسے تمہیں سمجھاؤں۔ں۔ں۔ں۔۔۔تم ہر چیز کو پلیز ہمارے ریلیشن سے ریلیٹ مت کرو ابھی۔۔۔اس دن ہم میلوں دور بیٹھ کر ڈنر کر رہے تھے اور۔۔۔وہ۔۔۔وہ شازمہ کو کوئی نقصان پہنچا دیتا تو ہم کیا کرتے۔۔۔؟ میں کیا کرتا مشل۔۔۔؟؟ میں تو ابھی تک تمہارے اس زخم

KZwrites

کے پچھتاوے سے باہر نہیں نکل سکا یار..."

شہریار نے اسکی طرف رخ کرتے اسکے ماتھے پر

موجود مانند سے نشان کو چھوا تھا جو اسے

شازم کے ٹیبل پر دھکہ دینے کی وجہ سے ہوا

تھا...اسکے لہجے کی بے بسی کو محسوس

کرتے مشل نے نظریں اپنی گود میں ہی جما لی

تھیں

KZwrites

"پروٹیکٹ کرنا چاہتا ہوں تم دونوں کو جتنا،اتنا ہی ناکام ہوتا جا رہا ہوں۔ں۔ں۔۔۔تم میری کیفیت نہیں سمجھ رہی مشل۔۔۔میں ان دو انسانوں سے۔۔۔سخت۔۔۔سخت نفرت کرتا ہوں۔۔۔میرا بس چلے تو اُنکی آنکھیں تک نوچ ڈالوں میں جنہوں نے میری بہن اور بیوی کو بری نظروں سے دیکھا ہے۔۔۔اور تم مجھے کہہ رہی ہو کہ ایک ملاقات میں کیا خرج ہے۔۔۔؟؟؟ تم شازمہ کو کم از کم اتنا کہہ دیتی کہ وہ ہی مجھ سے ڈسکس کر لے۔۔۔" شہریار تھوڑا سا مزید اسکی جانب مڑا تھا

kzwrites

"ہم کیسے بتاتے آپکو۔و۔و۔۔۔؟؟؟ آپ۔۔۔آپ

کو نہیں اچھا لگتا وہ تو کیسے

بتاتے۔۔۔لیکن۔۔۔شازمہ۔۔۔کو۔۔۔لگتا ہے اچھا،

شازمہ اسے پسند ہے۔۔۔تو۔۔۔تو اُنکو۔۔۔" بہت اٹک

اٹک کر مشل نے بمشکل اتنے لفظ ادا کیے تھے،

شازمہ سے پوچھے بغیر اسکے احساسات کی

ترجمانی کرنا خیانت جیسا محسوس ہو رہا تھا

kzwrites

"بکواس۔س۔س ہے سب یار سب بکواس ہے مشل۔۔۔تمھیں نہیں سمجھا پا رہا میں تو شازمہ کو کیسے سمجھاؤں گا یار۔ر۔ر۔۔وہ صرف اور صرف ٹریپ کر رہا تھا اسے۔۔۔وہ عادی ہے ان چیزوں کا۔۔۔اسکے لیے نیا نہیں ہے یہ سب۔ب۔ب ۔۔۔وہ عادی ہے لڑکیوں کو ایسے اپنے جال میں پھنسانے کا۔۔۔" شہریار نے چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھام کر ایک بار پھر سر جھکا لیا تھا،ذہن میں آفتاب کی کہی کچھ باتیں تازہ ہوئیں تو

KZwrites

شازمہ کا سوچتے آنکھیں جلنے لگی تھیں

...اسکا بیہوش پڑا وجود ،اسکے آنسو دل

چیڑنے لگے تھے

KZwrites

"اور...ملنا اتنا ضروری تھا کیا انکا...؟؟؟ کہ تم

نے انکو ملوانے کے لیے مجھے ہوٹل سے اتنا دور

ڈنر پر لیجانا مناسب سمجھا....مجھے اچھے۔ے۔

ے سے یاد ہے تم اس دن بہت سپیسیفکلی

ٹائمنگز سیٹ کر رہی تھی مشل...بار بار اسکے

کمرے میں جا رہی تھی،تم دونوں کتنی کتنی دیر ڈسکشنز کرتے رہے تھے۔۔کیوں یاررر۔۔۔؟؟؟؟ میں اس ذلیل کی نظر بھی تم دونوں پر نہیں پڑنے دینا چاہ رہا تھا اور۔۔"

KZwrites

"شازمہ سے تو یہ سب پوچھتے ہوئے بھی جھجھک محسوس ہوتی ہے مجھے۔۔۔" شہریار نے ٹوٹے سے لہجے میں بولتے بات ادھوری چھوڑی تو مشل آنکھوں میں تیرتے آنسوؤں سے

اسے دیکھنے لگی تھی

"کیا دیکھ رہی ہو اب۔۔۔؟؟ " اسکو یوں اپنی طرف دیکھتا پا کر شہریار چہرہ اٹھا کر بولا تھا آنکھوں کی جلن بڑھتی جا رہی تھی،

"میری نیت غلط نہیں تھی شہریار اور۔۔۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ۔۔۔عادی ہے ان چیزوں

KZwrites

کا۔۔۔مجھے اتنا ہی پتہ تھا کہ اس نے آپکو میرے

بارے میں کچھ الٹا سیدھا کہا تھا۔۔اور۔۔جب

شازم والی بات ہوئی تھی تب وہ بہت اچھا لگا

تھا مجھے۔۔۔اتنے اچھے سے اس نے بات کی

تھی۔۔۔ہمیں بروقت انفارم کیا تھا۔۔بعد میں

بھی وہ۔۔شازمہ سے اچھے سے ہی بیہیو کرتا رہا

ہے۔۔شازمہ بھی انٹرسٹڈ تھی اسی لیے میں نے

سوچا کہ۔۔" مشل کی بات مکمل نہیں ہوئی

تھی کہ شہریار نے اسکی بات کاٹتے سر کو

دونوں ہاتھوں سے جکڑ لیا تھا "شازمہ کیوں۔ں۔

ں انٹرسٹڈ ہو گئی میں تو یہ سمجھنے سے

KZwrites

قاصر ہوں...دماغ Literally دُکھ رہا ہے میرا اس

وقت...سمجھ نہیں آرہا کیسے یہ سب ہینڈل

کروں گا...کیسے اسکو کچھ سمجھاؤں گا... میں

جتنا چاہ رہا تھا کہ وہ خود کو وقت دے،خود

کو سمجھے....اپنے پاؤں پر کھڑی ہو،سٹرانگ

ہو...اپنی پڑھائی مکمل کرے...اتنا ہی...سب

کچھ....الٹ ہو گیا ہے...آفتاب نہیں ہے اسکے

قابل یار...نہیں ہے وہ شازمہ کے قابل..."

KZwrites

"میں یہ سب بلکل ایکسپیکٹ نہیں

کر رہا تھا یار..."

"میں بہت ڈر گیا تھا مشل..."

"فوٹیج میں ان دونوں کو دیکھ کر...."

KZwrites

"پھر...کروز میں اسکی موجودگی کا خیال آیا

تو پیروں سے زمین نکل گئی تھی میرے... i

was shaken

...جب تم دونوں کی بات سنی میں

نے...میں...میں شازمہ کو کنفرنٹ کرنے سے بھی

گھبرا رہا تھا...ایک ساتھ...ایک ساتھ اتنے

حدشے...اتنے خوف تھے میرے دماغ میں..."

KZwrites

"اور تم شازمہ کے سامنے ایسے شیلڈ بن کر کھڑی ہو رہی تھی جیسے میں دشمن ہوں اسکا۔۔۔تم میری تکلیف کیوں نہیں سمجھ رہی یار۔۔۔؟؟؟؟ " شہریار سر پکڑے بول رہا تھا کہ مشل وہاں سے اٹھ کر سامنے صوفے پر بیٹھ گئی تھی ، آنکھوں سے آنسو دھاڑ کی صورت بہنے لگے تھے

KZwrites

"پاس بھی نہیں بیٹھنا۔۔۔؟" شہریار اپنے خشک ہوتے لب زبان سے تر کرتے اسکی جانب دیکھا تھا

KZwrites

"آپ نے اس وقت مجھے جانے کا جب کہہ دیا تھا تو اب کیوں سب ڈسکس کر رہے ہیں۔۔۔؟؟؟ اب کیوں اپنی تکلیف سمجھا رہے ہیں۔۔۔؟ " مشل ٹانگیں اونچی کر کے صوفے میں دھنس کر بیٹھ گئی تو شہریار نظریں اس سے ہٹا کر کچھ پل

سامنے پڑے لیمپ کو گھورنے لگا تھا

"اچھا پاس آ کر بیٹھو..." نظروں کا رخ ایک بار
پھر اسکی جانب کیا تھا

KZwrites

"میں تم سے ہر بات شئیر کرتا ہوں تو تم سے
بھی ایکسپیکٹ کر رہا تھا کہ تم مجھ سے کچھ
تو ڈسکس کرتی یار...وہ مجھ سے جھجھک

رکھتی ہے،تم تو نہیں نہ...ہم تو کر سکتے ہیں نا ہر بات....؟ " شہریار بیڈ پر ڈھیلے سے انداز میں ہاتھ رکھ کر انکے سہارے اٹھ کھڑا ہوا تھا ، پورا وجود جیسے کسی انجانے سے خوف کے زیراثر تھا

KZwrites

"میں نے سوچا تھا کہ...پہلے...وہ دونوں آپس میں ڈیسائیڈ کر لیں..." مشل نے چہرہ اوپر کر کے اسکی جانب دیکھتے صاف گوئی سے جواب

دیا،نظروں میں اسکے نچلے لب پر جما خون آیا

تو گلے میں درد سا محسوس ہونے لگا تھا

"مشل وہ اس قابل نہیں ہے کہ اسکے ساتھ کچھ

ڈیسائیڈ کیا جائے.....اِدھر آؤ میرے پاس آ کر

بیٹھو...بات سمجھو میری پلیز...آؤ نا..."

شہریار پورا جسم سٹریچ کرنے کے بعد واپس

بیٹھ کر اپنے بلکل پاس ہاتھ رکھتے بولا تو مشل

نے نفی میں سر ہلاتے اپنی ٹانگوں پر بازوؤں کا

گھیرا سخت کر لیا تھا

kzwrites

"کہہ رہا ہوں نہ کہ یہاں آؤ۔۔۔سمجھ نہیں آرہا۔۔؟؟" شہریار اپنی ایک ٹانگ بیڈ کے اوپر سمیٹ کر اسے پاس بیٹھنے کا اشارہ کرتے بولا تو مشل نے سخت نظروں سے اسے گھورا تھا

"نہیں آتا۔ا۔ا۔ا مجھے سمجھ اِس ٹون میں۔۔۔"

KZwrites

"اتنی اکڑ ہے تو باتیں کیوں سن رہی تھی کھڑے ہو کر وہاں۔۔۔؟ کہاں گئے پرائیوسی کے لیکچرز۔۔۔؟؟؟" شہریار اٹھ کر اسکے پاس آ کر بیٹھا تو مشل مزید صوفے میں دبک گئی تھی

KZwrites

"اور اتنا بھی زور سے دروازہ نہیں کھولا تھا کہ تم فرش پر ہی گر جاتی۔۔۔صرف شرمندگی سے بچنے کے لیے ایکٹنگ کی تم نے خوامخواہ اتنی۔۔۔" شہریار نے اسکی سرخ ہوتی ناک

چھیڑی تو مشل صوفے پر فولڈ ہوئی اسکی تھائی پر اپنا سر رکھ کر رو پڑی تھی

"کیا ہوا ہے یار۔۔۔؟؟ شہریار نے آہستگی سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا

"آپ مجھے ایسا فیل کروایا ہے جیسے میں نے سب غلط کیا ہو۔و۔و۔۔اور جان بوجھ کر کیا

KZwrites

ہو۔۔۔حالانکہ میں نے صرف شازمہ کا اچھا سوچا تھا۔۔۔وہ خوش لگتی تھی آفتاب سے بات کر کے۔۔" مشل گھٹے گھٹے سے لہجے میں بولی تھی

KZwrites

"یار آئی ایم سوری فار دیٹ۔۔۔میں نہیں کروانا چاہتا تمھیں یہ فیل۔۔صرف اتنا چاہتا تھا کہ تم تو مجھ سے کچھ تو شئیر کرتی۔۔۔خدانخواستہ کچھ غلط ہو جاتا تو۔۔۔"

"...ابھی بھی اسکا فون میں ساتھ لایا ہوں،
مجھے کوئی ٹرسٹ نہیں ہے اس پر...لڑکیوں کو
یوں اپنے چنگل میں پھنسانا اسکے بائیں ہاتھ کا
کھیل ہے یار...ایک انسان سے جب میں کٹ آف
کر چکا ہوں تو کسی وجہ سے کیا تھا نہ...اسکا
ایک اچھا ایکٹ اسکی باقی برائیوں کو ختم
نہیں کر دے گا اس میں سے...وہ نہیں ہے ہماری
شازمہ کے قابل اور یہ بات تم نے اور میں نے مل
کر اب شازمہ کو سمجھانی ہے...پتہ نہیں وہ
کتنا ٹریپ کر چکا ہے اسے...کتنا اسکے دماغ سے

KZwrites

کھیل چکا ہے...مشل تم نے ساتھ دینا ہے اب

میرا...مجھ سے جو بھی شکایتیں ہیں تمھیں،

انکو ہم کسی اور وقت حل کر لیں گے...ابھی

مجھے تمھارا ساتھ چاہئیے ہے...تم خود بھی

میری بات سمجھو اور شازمہ کو بھی

سمجھاؤ..." شہریار نے اپنی تھائی پر دھڑے

اسے سر کو پیار سے سہلاتے کمر پر اپنا بازو

ٹکایا تو مشل بازو پیچھے کرتے اٹھ کر بیٹھ گئی

تھی

KZwrites

"It will be a two way street then...

صرف ہم نے نہیں آپکی سننی...آپ بھی ہمیں سمجھیں گے پھر...

"

KZwrites

"میں سب کچھ سنوں سمجھوں گا

But aftab's chapter needs to close here and that's final...."

شہریار سنجیدہ لہجے میں بولا تو مشل بھی

اسے سنجیدہ نظروں سے دیکھی تھی

"پھر پوچھتے ہیں کہ کوئی بات شئیر کیوں نہیں کرتی...دیکھ لیں اب آپ...خود آپ میں کوئی فلیکسیبلٹی نہیں ہے..." مشل اس سے ذرا سا ہٹتے صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی

kzwrites

"مشل میں اسے بہت اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔وہ اچھے کردار کا مالک نہیں ہے۔۔۔تم کیا چاہتی ہو شازمہ پھر سے ایسے کسی شخص میں انوالو ہو جائے جو شازم سے ذرا مختلف نہیں ہے۔۔۔؟ کیا میرا یہ سب بتانا کافی نہیں ہے۔۔۔؟ خیر۔۔۔میں شازمہ سے خود بات کر لوں گا۔۔۔ " شہریار بھی دونوں ٹانگیں صوفے سے لٹکا کر اسی کی طرح سیدھا ہو کر بیٹھا تو مشل کی آنکھوں کی سرخی میں اضافہ ہوا تھا

kzwrites

"ہاں کر لیں خود بات....اور مجھے اب آپ یہیں چھوڑ جائیں بس...اتنی بری لگتی ہوں میں اور میری سوچ تو..."مشل دوبارہ اپنا سر گھٹنوں پر رکھ کر اپنا چہرہ چھپاتے خاموش سے آنسو بہانے لگی تھی

KZwrites

"اور اگر اچھی لگتی ہو تو ساتھ لے جاؤں...؟"

شہریار نے بہت دیر بعد ذرا سا مسکرا کر اسکی جھکی کمر پر بازو رکھا تو مشل نے سر اٹھا کر

اسکا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹا کر اسکی آنکھوں
میں جھانکا تھا

"I'm not buying your
sweet talk this time "

KZwrites

"نہ کرو اتنا شرمندہ اب....میرا دماغ اس وقت
بلکل ماؤف تھا یار شازمہ کو لے کر...معافی مل
سکتی ہے...؟؟ اب سے تم بھی سب شئیر کرنا
مجھ سے اور میں بھی زبان سنبھال کر بات

کروں گا۔۔۔پرامس۔۔۔؟" شہریار نے اسکی بیک

گردن کو جکڑ کر اسکے چہرے کا رخ اپنی جانب

کیا تھا

KZwrites

"ایسے شرمندہ ہوتے ہیں۔۔۔؟

گردن سے کھینچ کر۔۔؟

And i don't trust your promises,you

always break them anyway..."

مشل اسکی طرف پورا مڑ کر ماتھے پر بل لاتے ،

اسکا ہاتھ اپنی گردن سے ہٹا کر اسکی ٹانگ پر رکھتے بولی تھی،بہت دیر بعد دونوں کے لہجے کچھ نرم ہوئے تھے

KZwrites

"نہیں توڑتا یار۔ر۔ر پرامس۔۔۔اور۔۔۔تم بھی کوئی سچے دل سے معاف تو کرتی نہیں ہو مجھے۔۔۔ذرا بات ہوتی نہیں ہے کوئی، فورا پرانی باتوں کے طعنے دیتی ہو۔۔۔بات کسی کی

بھی ہو تم نے مجھے ضرور یاد کروانا ہوتا ہے کہ میں نے کب کب ، کیا کیا تھا..." شہریار نے اسکی گردن کے گرد بازو کا حصار بنایا تو مشل خود کو ڈھیلا چھوڑتے اسکے قریب ہوئی تھی

"میں ایک شرط پر پکا پکا معاف کروں گی..."

KZwrites

"کیا...؟" اسکے سر پر لب رکھتے تھکے ہوئے سے لہجے میں بول کر شہریار اسکی گود میں سر رکھ کر صوفے پر ہی لیٹ گیا تو مشل تھوڑا

سیدھا ہو کر بیٹھتے اسکے زخمی ہونٹ پر اپنا انگوٹھا نرمی سے پھیر کر وہیں دیکھنے لگی تھی

KZwrites

"بولو نا..." اپنی گردن کے مسلز میں شدید کھنچاؤ محسوس کرتے ہوئے شہریار نے گود میں سر رکھتے ہی آنکھیں موند لی تھیں،دونوں ہاتھ پیٹ پر رکھے وہ مدھم سی آواز میں بولا تھا

"آپ آفتاب احمد کو ایک چانس دیں۔۔۔شازمہ پسند کرتی ہے اسکو۔۔۔آپ ایسا کریں نہ خود ایک بار مل لیں اس سے۔۔۔لڑے بغیر۔۔۔" مشل نے اسکے بجھے ہوئے چہرے کو ہلکا سا تھپتھپایا تھا

KZwrites

"You are not thinking straight, I already told you it would not work out....

میری اتنی بکواس کا کوئی اثر نہیں ہے یار۔۔۔۔؟؟

Why can't you just get it

through your head...?

میں تمہیں کہہ رہا ہوں کہ تم میرے ساتھ مل کر

شازمہ کو سمجھاؤ۔۔۔اسے اس خبیث کے چنگل

سے نکالنے میں میری مدد کرو۔۔۔یہاں تمہیں ہی

میری بات سمجھ نہیں آرہی مشل۔۔۔" شہریار

اسکی گود سے سر نکال کر اٹھ بیٹھا تو

مشل اسکی کمر کو گھورتے ہوئے

خاموش ہو گئی تھی

KZwrites

"مجھے آرہی ہے آپ کی ساری بات سمجھ۔۔۔اور میں شازمہ کو بھی سمجھانے کی کوشش کروں گی۔۔۔میں بس آپ سے کہہ رہی ہوں کہ آپ ایک دفعہ خود ملیں نا آفتاب سے۔۔۔آپ اس سے بات کریں۔۔۔ وہ اتنے مہینوں سے جیسے شازمہ سے بات کر رہا ہے جتنی عزت وہ اسے دیتا ہے۔۔۔اور۔۔۔شازمہ۔۔۔وہ جتنا خوش ہے اس کے ساتھ مجھے نہیں لگتا کہ ان دونوں کے رشتے میں کوئی جھوٹ شامل ہے یا کوئی دھوکہ اور

KZwrites

فریب ہے مجھے سب سچا لگتا ہے...آپ پلیز اس چیز کو ایک دفعہ کھلے دل کے ساتھ خود انویسٹیگیٹ کریں...آفتاب کو تو چانس دیں نا اپنی صفائی پیش کرنے کا..." مشل نے اسکی بیک اپنی جانب دیکھ کر ہاتھ نرمی سے اسکے کندھے پر رکھا تھا

KZwrites

"شازمہ کو اتنا مارجن دیں کہ وہ اپنے دل کی بات آپ سے کر سکے...صرف اپنا حکم مت سنائیں جیسے پہلے سب شازمہ کو سناتے رہے

ہیں۔۔اس بار اسکی بھی سنیں۔۔۔آپ چاہتے ہیں

کہ آپ اپنا فائنل ڈسیژن سنا دیں اور دوسرے

اس کو اوکے کر دیں۔۔۔ایسے نہیں ہوتا

شہریار۔۔آپ دوسروں کو بھی تو سنیں نا۔۔۔ان

کو بھی موقع دیں کہ وہ اپنے دل کی سنیں یا

اپنا ڈسیژن خود لیں۔۔۔ یہ تو سب پھر پہلے

جیسے ہی ہو جائے گا کہ آپ اس پر اپنی مرضی

تھوپ دیں گے اور وہ چپ کر کے سن بھی لے

گی اور مان بھی لے گی۔۔۔تو کیا فائدہ اس چیز

کا پھر۔۔۔اور۔۔۔اور سوچیں پھر کہ اگر افتاب

بدل گیا ہوا وہ واقعی شازمہ سے پیار کرتا

kzwrites

ہوا۔۔۔تو کیا آپ گلٹی نہیں ہوں گے۔۔۔؟" مشل نے ہلکا سا اسے جھنجھوڑا تو شہریار سرعت سے رخ موڑ کر اسکی طرف ہوا تھا

"اور اگر وہ صرف اسکے جذبوں سے کھیل رہا ہوا تو۔۔؟؟؟" شہریار نے انگارہ ہوتی نظروں سے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا

KZwrites

"مشل میں دس سال سے جانتا ہوں اسکو....

بس کر دو یہ یہ بخث پلیز...this never

happens

کہ دنوں میں ایک انسان بدل جائے....میں

شازمہ کے لیے کوئی رسک نہیں

لے سکتا اب...

i am not in that position

پلیز...ساتھ دو...

میرا...

I want her to focus on herself...

KZwrites

تم بھی اب ضد چھوڑ دو بس۔۔۔میں تمھاری

یا شازمہ کی کسی بات کی نفی نہیں کر رہا

لیکن آفتاب سے کوئی تعلق نہیں رکھنا

ہمیں۔۔ہم ابھی صرف اپنی سٹڈیز کانٹینیو

کریں گے۔۔صرف اور صرف پڑھائی پر

توجہ ہونی چاہئیے تم دونوں کی اب اگلے

چار سال تک۔۔۔" شہریار مشل کی گود سے

اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے کہہ رہا تھا اور اسکی

نظروں میں شازمہ کا مسکراتا چہرہ اور ذہن

میں آفتاب کی کچھ وائس نوٹس آرہے تھے جو

KZwrites

اس نے سن رکھے تھے۔۔۔مشل نے مجبورا سر ہاں میں ہلا دیا تو شہریار نے پیار سے اسکے گال کو چھوا تھا

"بہت مشکل ہے تم سے کوئی بات منوانا۔۔بہت باتیں سناتی ہو یار۔۔نہ میری ناراضگی کا کوئی ڈر ہوتا ہے تمھیں۔۔" اسے کچھ کچھ راضی ہوتا دیکھ کر شہریار نے پھر سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا تھا

KZwrites

"آپ بھی نہیں ڈرتے میری ناراضگی سے۔۔۔میں نے آپ سے کہا میں آپکے ساتھ واپس نہیں جاؤں گی تو آپ نے آرام سے کہہ دیا کہ ٹھیک ہے۔۔ایسے تو پھر ایسے ہی سہی۔۔میں کیوں خون جلاؤں اپنا۔۔۔جب آپ اتنے کولڈ ہو سکتے ہیں تو۔۔۔"

kzwrites

"مجھے پتا تھا کہ تم اوپر سے کہہ رہی ہو

بس---"

"یہ تو تب پتہ چلے گا جب میں سچ میں آپکے

ساتھ نہیں جاؤں گی--"

KZwrites

"تمھیں لیے بغیر میں جاؤں گا ہی نہیں--"

"میں نہیں آرہی آپکی باتوں میں اب--غصہ کم

ہوتا ہے تو سویٹ ہونے لگ جاتے ہیں...غصے میں اصل پتہ لگتا ہے انسان کا کہ کتنا پیار کرتا ہے کتنا نہیں..." مشل تیکھی نظروں سے اسے دیکھی تھی

"اور غصے میں ہی پتہ لگتا ہے کہ انسان کا دل پچھلی باتوں سے صاف ہوا ہے یا نہیں..." شہریار نے بھی اسی کی طرح بھنویں سکیڑی تھیں

KZwrites

"اور غصے میں ہی پتہ لگتا ہے کہ وعدے سچے تھے یا جھوٹے..." مشل ہاتھ اسکے ہاتھوں سے نکال کر سر صوفے کی بازو پر سر رکھ کر آڑھی ترچھی سی لیٹ گئی تو شہریار بھی بیٹھے بیٹھے ڈھیلے سے انداز میں اس پر ڈھے گیا تھا...چہرہ کمر کے بیچ و بیچ ہلکا سا سہلا کر ، اسکے جسم سے اٹھتی مانوس سی خوشبو سے خود میں سکون اترتا محسوس کر کے شہریار نے خاموشی سے آنکھیں موند لی تھیں

KZwrites

"سو نہ جائیے گا میرے اوپر...فریش ہوں اٹھ کر...آپکا خون نکلا ہوا ہے تو آفتاب کا کیا حال کیا ہو گا آپ نے....بتائیں...؟" مشل تھوڑا سا اوپر کو اٹھتے اسکی طرف چہرہ موڑنے کی کوشش کرنے لگی تو شہریار نے چہرے کا دباؤ کمر پر بڑھاتے ، ہاتھ سے اسکے سر کو واپس صوفے سے لگا دیا تھا

KZwrites

"دوبارہ اسکا نام نہیں لینا۔۔بس۔س۔س۔۔۔" چہرہ اسکی کمر پر دھڑے لہجہ سخت ہوا تو مشل کے ماتھے پر بل پھر سے نمایاں ہوئے تھے

KZwrites

"اوکے میرے اوپر سے اٹھیں پھر۔۔۔" مشل چھوٹی سی جگہ پر بینڈ ہوئے اسکے وجود کو بمشکل خود پر سے دھکیلتے ہوئے بولی تھی

"نہیں اٹھوں گا۔۔ایسے ہی سونا ہے آج۔۔" شہریار نے اپنا چہرہ اسکی سائیڈ کمر سے سہلایا تو مشل پوری طاقت سے اسے دھکیل کر اٹھ بیٹھی تھی،غصے سے بھری نظریں اسکے چہرے پر گاڑھی ہوئی تھیں "مجھے نہیں سونا ایسے چپک کر۔۔بیڈ پر سوئیں جا کر۔۔۔"

KZwrites

"تمھیں ایسے ہی چپک کر سونے والا بے بی دے دینا ہے میں نے اب۔۔۔پھر کیا کرو گی۔۔۔؟؟ اسے

تو سلانا پڑے گا ساتھ ہی..." شہریار نے اسکی غصے سے تنی ہوئی بھنوؤں کو اپنے انگوٹھے سے آہستگی سے سیدھا کیا تھا...ذہن میں منہا کا چہرہ آیا تو کچھ پل کو ذہن بلکل ہلکا پھلکا سا محسوس ہوا تھا

KZwrites

"چلو مجھے سلاؤ آج مساج کر کے....آجاؤ شاباش...گردن میں درد ہو رہا ہے بہت...کبھی میری بھی کوئی خدمت کر دیا کرو...." مشل

ابھی اسکی بات کو پراسیس کر رہی تھی کہ شہریار اسکا ہاتھ نرمی سے تھامے اسے بیڈ تک لے آیا تھا

"دو منٹ میں فریش ہو کر آتا ہوں..." کھڑے کھڑے وہ لائٹس بھی ڈم کر چکا تھا...مشل کی سوئی لفظ یے بی پر اٹک گئی تھی....اسے شرٹ اتار کر باتھروم کی جانب جاتا دیکھ کر مشل بیڈ پر ڈھے سی گئی تھی...دل کی دھڑکن خطرناک حد تک بڑھ گئی تھی...اسے شارٹس

KZwrites

پہنے باہر آتا دیکھ کر مشل نے خشک ہوتے لبوں

پر زبان پھیری تھی

"بیٹھی ہوئی ہو تب سے۔۔؟؟؟ لیٹ جاؤ۔۔۔"

شہریار الماری سے ٹی شرٹ نکال کر پہنتے اسکے

قریب آیا تو مشل غیر خاضر دماغ سے اسکی

جانب دیکھی تھی

KZwrites

"شہریار آپ۔۔۔آپ میری مرضی کے بغیر کچھ نہیں کریں گے۔۔۔آ۔۔۔آئی ایم ناٹ ریڈی۔۔۔میں نے نہیں لیٹنا یہاں۔۔۔" مشل اسکی کہی پچھلی بات کو دیر تک سوچتے شہریار سے ہٹ کر پیچھے کو کھسکی تھی،چہرے کے رنگ ایک دم بدلے تھے

KZwrites

"واٹ۔ٹ۔۔۔؟؟ لیٹنا کیوں نہیں ہے۔۔۔؟ کم آن مشل میں صرف بات کر رہا تھا یار اپنی خواہش کا

اظہار کر رہا تھا..." شہریار نے کھڑے کھڑے اسکے بالوں کو کان کے قریب سے پیار سے تھوڑا سا میسی کیا تو مشل نے نظریں اس سے ہٹائی تھیں

KZwrites

"لیٹ تو جاؤ بھئی....میں نے اصل میں مساج کرنے کا کہہ دیا ہے اس لیے بہانے ڈھونڈ رہی ہو...چلو لیٹنا نہیں ہے تو آگے ہو کر بیٹھو..." شہریار نے کمفرٹر کھولتے ہوئے اسے ہاتھ کے

اشارے سے آگے ہونے کا کہا ت مشل ماتھے پر
بل لائے تھوڑا سا کھسک کر بیڈ کے درمیان میں
کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"دبا دو گی یا نہیں۔۔۔؟" خود پر کمفرٹر اوڑھ کر
اوندھے منہ لیٹتے شہریار نے سر اسکی گود میں
رکھا تو مشل تھوڑا سا سیدھا ہو کر بیٹھتے
اسکی گردن پر ہلکا ہلکا دباؤ ڈالنے لگی
تھی۔۔۔کچھ پل ہی اسے مساج کرنے کے بعد نیند
کے جھونکے سے محسوس ہونے لگے تھے۔۔۔دماغ

میں کبھی شازمہ آفتاب گھوم رہے تھے تو کبھی بچے والی بات پر بیٹھے بیٹھے ماتھے پر شکنیں پڑ رہی تھیں

KZwrites

"تھک گئی بس۔۔۔؟؟" شہریار نے اسکی گود میں چہرے کو حرکت دیتے سائیڈ کروٹ پر ہو کر اسکا ہاتھ پکڑ کر سائیڈ گردن پر رکھا تو مشل بند ہوتی آنکھیں کھول کر اٹینٹو ہوتے اسکی

گردن کو سہلانے لگی تھی "نہیں۔ں۔ں۔۔۔زیادہ درد ہو رہا ہے آپکو۔۔۔؟ اٹھ کر بیٹھیں۔۔صحیح سے کر دیتی ہوں۔۔۔"

KZwrites

"نہیں بس ایسے ہی کرتی رہو۔۔۔" اسکے گھٹنے کے گرد بازو کا حصار بنائے شہریار نے چہرہ بھی گود کے درمیان سے ہٹا کر گھٹنے کے قریب کیا تو مشل اسکے کندھے سے گردن تک اچھے سے

مساج کرنے لگی تھی

"مشل...؟" کچھ دیر یونہی بے حس و حرکت لیٹے رہنے کے بعد شہریار اسکی گود میں چہرہ سیدھا کرتے بلکل سیدھا ہو کر لیٹا تو مشل نے ہاتھ اسکی ٹھوڑی کے گرد باندھ لیے تھے

KZwrites

"جی---؟ بہتر ہوا--؟" نظریں اسکی نیند سے
بوجھل آنکھوں میں گڑھی ہوئی تھیں

"میں سن لیا کروں گا تمھاری ہر بات---اور شازمہ
کی بھی---امپوز نہیں کروں گا کچھ بھی---بس
مجھ سے کچھ چھپانا نہیں ہے یار اب---"
شہریار نے دائیاں ہاتھ اٹھا کر اسکے گال کو
نرمی سے چھوا تھا

KZwrites

"آپ ٹریپ کر رہے ہیں۔۔۔بتائیں گے تو غصہ کریں گے پھر۔۔۔" مشل نے اسکے گلے پر دونوں انگوٹھے پھیرتے ہوئے ناراض سے لہجے میں کہا تھا

KZwrites

"پرامس نہیں کر رہا ٹریپ۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار اسکا ہاتھ اپنے گلے سے ہٹا کر گود سے سر نکال کر اٹھ بیٹھا تھا

"تم سے...رف ٹون میں بات بھی نہیں کروں گا...بس...مجھے دوست سمجھنا ہے بس یار تم دونوں نے..." شہریار نے اسکا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھاما تو مشل طنزیہ مگر سنجیدہ سا ہنستے اپنی آنکھیں بھی طنز سے بھرپور انداز میں جھپکنے لگی تھی

KZwrites

"واٹ۔ٹ۔۔؟" شہریار نے بھویں سکیڑتے اسکی جانب دیکھا تھا

"شہریار۔۔۔آپ سو جائیں۔۔۔سوتے ہوئے آپ ایسے ہی باتیں کرتے ہیں۔۔۔جب صبح اٹھ کر دوست بن کر دکھائیں گے نہ۔۔۔تب مانوں گی۔۔۔" کہہ کر مشل کمفرٹر کھینچ کر خود پر اوڑھتے اسکے پاس ہی لیٹ گئی تو شہریار بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے سامنے بند دروازے کو گھورنے لگا تھا۔۔۔نیند آنکھوں سے کوسوں دور ہو گئی تھی۔۔۔ہاتھ عادتاً خود مشل کے بالوں میں

KZwrites

،ماتھے پر سرکنے لگا تھا...بیٹھے بیٹھے اسکو

آہستگی سے مساج کرتے ذہن طرح طرح کے

دلخراش سے منظر اسکی نظروں کے سامنے بننے

لگا تو ماتھے پر پسینے کے ننھے قطرے نمودار

ہونے لگے تھے....شازمہ کا چہرہ ان مناظر سے

دھندلانے کے لیے آنکھیں میچیں تو نم پلکیں

واپس کھولنا مشکل سا لگنے لگا تھا....پاس ٹیبل

پر پڑے آفتاب کے فون کو اٹھا کر فرش پر

پٹخنے کا سوچ کر ، ایک نظر آنکھیں موندی

مشل کو دیکھ کر خود کو ضبط کی لگامیں دی

تھیں...ذہن ایک پل کو بھی پرسکون نہیں ہو پا

kzwrites

رہا تھا...تھکا دینے والی سوچیں ساری رات پہرہ

دیتی رہی تھیں

KZwrites

KZwrites

رات گئے ہوش و حواس قائم ہونے پر شازمہ سائیڈ ٹیبل پر پڑے جگ سے پانی انڈیل کر خشک ہوتے خلق میں پورا گلاس انڈیل کر گلا س ہاتھ میں ہی تھامے کتنی ہی دیر یونہی بیٹھی رہی تھی...پچھلے چند دنوں کا ایک ایک پل لمحوں میں فلم کی طرح ذہن کے پردوں پر چلنے لگا تھا....

کچھ دیر یونہی بیٹھے کبھی مسکراتے کبھی آنسو بہاتے شازمہ نے خود کو بہت روکنے کی کوشش کے باوجود فون پکڑ کر ہاتھوں میں

KZwrites

جکڑ لیا تھا...سائیڈ بٹن دبانے پر سکرین پر سکرین پر سب سے پہلے وقت نظر آیا تھا...

رات کے تقریباً گیارہ بج رہے تھے...

سکرین سوائپ کرنے پر سامنے ہی وٹس ایپ پر سرخ نقطوں میں مسیجز کی تعداد دیکھ کر دل بری طری ایپ کھولنے کو مچلا تھا...عجیب سی کیفیت تھی...بھیگی آنکھوں کو سکرین سے ہٹا کر گھرا درد بھرا سانس لیتے شازمہ نے اپنے ارد گرد کمرے میں نگاہ دوڑائی تھی...نظروں کا رخ پھر سے سکرین کی جانب ہوا تھا...

دل اور دماغ میں ایک جنگ سی چلنے لگی

KZwrites

تھی...شہریار کا عکس ذہن میں آیا تو دل کو زبردستی خاموش کروا کر شازمہ ٹانگوں سے کمبل ہٹا کر بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی...

فون کو ہاتھ میں لیے ٹی وی لاؤنج میں آئی اور مشل شہریار کا بند دروازہ دیکھ کر نقاہت سی محسوس کرتے قریب ہی صوفے پر بیٹھ گئی تھی...بھوک کا احساس جاگا تھا لیکن اٹھ کر چلنے کی ہمت بھی محسوس نہیں ہو رہی تھی...دل جیسے اپنی جگہ پر نہیں تھا...اسکا چہرہ نظروں میں آیا تو تکلیف کی ایک تیز لہر

KZwrites

گلے میں جاگی تھی

"کچھ بھی ہو....کوئی کچھ بھی کہے....آپ نے

مجھ پر یقین کرنا ہے...میرا ساتھ دینا ہے...میں

کسی کے لیے اچھا ہوں برا ہوں ،آپ نے یقین

رکھنا ہے کہ میں آپکے لیے برا نہیں ہوں....نہ

کبھی ہوں گا....میں....میں

جس شدت سے آپکو چاہتا

ہوں...اسی شدت سے اپناؤں گا بھی اور ہمیشہ

KZwrites

آپ میرے جذبات میں ایسی ہی دیوانگی پائیں گی... آپ نے میری کہی ہر بات پر یقیں رکھنا ہے شازمہ..." اپنے ہاتھ پر اسکا لمس محسوس ہوا تو گلے میں اٹکے آنسوؤں کا گولہ مزید تکلیف کا سبب بننے لگا تھا...اسکے لہجے نے دل کو جو سکون پہنچایا تھا اب وہی لفظ اپنا مذاق اڑاتے محسوس ہو رہے تھے

KZwrites

"میں سوچ بھی نہیں پا رہا کہ کیسے تم۔۔۔وہ شازم سے کچھ مختلف نہیں ہے شازمہ۔۔۔تمھیں کیسے سمجھاؤں میں۔۔۔" شہریار کا ٹوٹا ہوا لہجہ گھبرائے ہوئے لفظ یاد کرتے آنکھوں میں اٹکے آنسو تیزی سے بہنے لگے تھے۔۔۔بہت کوشش کے باوجود بھی گزرے چند دن دل پر حاوی ہوئے جا رہے تھے

KZwrites

"بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ مجھ پر ٹرسٹ رکھیے گا۔۔۔۔میں صرف آپکو چاہتا ہوں۔۔۔آپ اس دن سے میرے دل میں ہیں جس دن آپ میری بازوؤں میں بے ہوش ہوئی تھیں۔۔۔میں جانتا بھی نہیں تھا آپکو۔۔۔لیکن۔۔۔اتنا پتہ تھا کہ۔۔۔آپکو پانے کے لیے مجھے خود کو بہت پاک کرنا پڑے گا۔۔۔خود کو آپکے قابل بنانے کے لیے مجھے۔۔۔میں۔۔۔آپ بہت۔۔۔معتبر ہیں میرے لیے۔۔۔میں آپکو کبھی ہرٹ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔"

سینے میں جکڑن سی محسوس کرتے شازمہ نے

KZwrites

اپنے آنسو پونچھ کر لبوں کو تر کیا تھا اور اگلے ہی پل پھر سے آنسو خود خود پھر سے رواں ہو گئے تھے

اجنبی سے ہوئے کیوں پل سارے۔۔۔

نظر سے نظر یہ ملاتے ہی نہیں۔۔۔

اک گھنی تنہائی چھا رہی ہے۔۔۔

منزلیں راستوں میں ہی گم ہونے لگیں۔۔۔

ہو گئی ان سنی ہر دعا اب میری۔۔۔

کوئی خلِش ہے ہواؤں میں۔۔۔بن تیرے۔۔۔

KZwrites

دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ اسکے مسیجز کھول بیٹھی تھی...وقفے وقفے سے آئے اسکے میسجز کا سلسلہ شام کو رک چکا تھا

KZwrites

"Reached safely????"

"Main abhi pohncha hun hotel..."

"Sham ka done ha na phir....? Main ajaon ga apko pick krne..."

Apny pohanch k koi messgae hi nai kia...is everything ok...?"

KZwrites

"Sogai hain shaid...."

"Chalain jb time mily to btaiye ga....Main intazar kr raha hoon...."

"Agr nahi b milna to that's fine...."

"Main ring rkh leta hun pas hi...."

KZwrites

اسکے آخری مسیجز کو دیکھ کر آنکھوں سے
بہتے آنسو آستین سے رگڑ کر صاف کرتے شازمہ
نے ایک نظر گھڑی کی جانب دیکھا تھا...خود کو
بہت روکنے کے باوجود بھی آنسو تھم نہیں رہے
تھے...ہمیشہ کی طرح اسکی چیٹ کو سکرول

کرتے وہ ان تمام مسیجز کو جانے کتنی دفعہ پڑھنے لگی تھی...جوں جوں مسیجز نظروں سے گزر رہے تھے آنسو دل پر گرتے محسوس ہو رہے تھے

KZwrites

"Waisy bohat dil chah rha ha door sy aapko aik nazar dekhu aa k...jbsy apny btaya ha k aap uper hain,mjhsy room main betha nai ja rha..."

"Nahi arhaaaa....bs bta raha hoon..."

"Soch kr hi itna pyara lag rha ha k main or aap aik hi jagah py hain..."

KZwrites

"Waisy to aapko b nazar aa hi raha hoga but Look at the view..."

بھیگی آنکھوں سے اسکی بھیجی تصویر کو دیکھتے اسی منظر میں کھو گئی تھی---چہرے

پر کرب سے بھری مسکراہٹ پھیلی تھی

راہ میں روشنی نے کیوں ہے ہاتھ چھوڑا....

اس طرف شام نے کیوں ہے اپنا منہ موڑا...

یوں کہ ہر زبان ایک بے رحم سی رات بن گئی...

ہے کیا یہ جو تیرے میرے درمیان ہے...

لگنے لگی اب زندگی خالی...

لگنے لگی ہر سانس بھی خالی...

kzwrites

مین گیٹ پر ہلکی سی دستک سنائی دی
تھی۔۔۔ٹرانس سے باہر آتے شازمہ نے ایک نظر
شہریار کے کمرے کی طرف دیکھا جو مخالف
سمت میں بلکل سامنے تھا۔۔۔دل ایک دم تیزی
سے دھڑکنے لگا تھا۔۔دستک بے حد ہلکی سی
ہوئی تھی۔۔شام کو آئے آفتاب کے آخری میسج
کا وقت دیکھ کر شازمہ نے نظریں گھڑی کی
جانب کیں تو ایک بار پھر سے دستک ہوئی
تھی۔۔دھڑکن کی رفتار غیر معمول ہوئی
تھی۔۔دستک کے انداز سے جانے کیوں آفتاب کی
موجودگی کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔فون ہاتھ

KZwrites

میں لیے گال پر بہا آنسو صاف کرتے شازمہ نے دروازے تک کا فاصلہ دھڑکتے دل سے طے کیا تھا... دروازے میں لگے کنویکس مرر سے باہر کا منظر دیکھا تو ایک لمحے کو دل ٹھہر سا گیا تھا ، ...سرخ و سفید چہرے پر ڈھیروں زخم گھبراہٹ پریشانی اور جانے کون کون سے تاثرات لیے وہ اسکے سامنے کھڑا تھا...اوور سائز ہوڈی کا کیپ سر پر لیے اسکا چہرہ...پھٹے ہونٹ...آنکھوں کے قریب تازہ سرخ نشان دیکھ کر دل پر ہاتھ رکھ

کر وہ دو قدم پیچھے ہٹی تھی...تیسری دستک

KZwrites

تھوڑی اونچی ہوئی تو شازمہ نے گھبرا کر شہریار کے کمرے کی طرف دیکھا تھا جہاں کمرے کی لائٹس آف تھیں... انٹرکام اٹھایا کر کنویکس مرر سے اسکو دیکھتے شازمہ نے اپنی گردن کو بھیگتا ہوا محسوس کیا تھا....اسکے چہرے کی حالت اور چہرے پر موجود بے چینی نے دل کو پل میں موم کر دیا تھا

kzwrites

"آ۔آ۔۔پ یہاں سے۔۔۔چلے جائیں۔ں۔۔۔" بولتے بولتے اسکا لہجہ کانپنے کے ساتھ ساتھ بھیگ بھی

چکا تھا،بولتے ہی شازمہ

نے ماؤتھ پیس پر سختی سے اپنا ہاتھ جما لیا

تھا کہ اسکی ہچکیوں کی آواز اس تک نہ پہنچے

...اسکے جامنی ہوتے ہونٹ گردن پر کھرونچوں

کے نشان دیکھ کر اسکا دل بھی چور ہو رہا

تھا...آنسو تیزی سے گرتے جا رہے تھے...دوسری

طرف آفتاب سپیکر پر اسکی آواز سن کر ارد

گرد دیکھ کر

اٹینٹو ہوتے ڈور بیل انٹرکام کے قریب ہوا تھا

KZwrites

"شازمہ...تھینک گاڈ...آپ ٹھیک ہیں...؟؟؟" ہاتھ دروازے پر رکھ کر چہرہ انٹرکام کے انتہائی نزدیک کرتے وہ تیز تیز بھاری سانس لے رہا تھا

KZwrites

"آپ جائیں...جو بھی بات ہے...اب شہریار بھائی کریں گے...." لہجہ مضبوط کرتے وہ اپنے آنسو پی گئی تھی،گلے میں تکلیف کی شدت انتہا کو پہنچی تھی

"شہریار سے تو بات ہوگئی تھی۔۔۔آپکو میرا چہرہ تو نظر آرہا ہوگا۔۔۔آپ ٹھیک ہیں نہ آپ۔۔شازمہ۔۔میں۔۔۔" آفتاب دروازے پر ہاتھ رکھے مزید قریب ہوا تھا،لہجہ ڈرا ہوا بوکھلایا سا تھا

KZwrites

"میں نے آپ سے کہا تھا نہ کہ اگر آپ نے میرے

ساتھ غلط کیا تو شہریار بھائی آپکا حشر بگاڑ
دیں گے..." کہہ کر گلے پر ہاتھ پھیرتے اس نے
اپنی تکلیف کم کرنے کی کوشش کی تھی

"شازمہ میں نے کچھ غلط نہیں کیا آپکے
ساتھ...میرا یقین رکھیں.....میں آپکو ایک ایک
بات خود بتانا چاہتا ہوں مگر شہریار میرا فون
لے گیا ہوا ہے...میں نئی سم اور فون لے کر ابھی
آپ سے کانٹیکٹ کروں گا...پلیز بے شک جواب
مت دیجیے گا مگر سن ضرور لیجیے گا میری

KZwrites

بات۔۔۔پلیز۔۔ابھی میں صرف اور صرف آپکی خیریت جاننے آیا تھا۔۔۔شہریار۔۔۔بہت غصے میں گیا تھا میری طرف سے۔۔۔آپ۔۔۔آپ میری کال پک کر لیجیے گا بس۔۔۔میں اللہ کو خاظر جان کر ایک ایک لفظ سچ بتاؤں گا آپکو۔۔۔میں نے پہلے بھی کچھ غلط کرنے کا سوچا بھی نہیں آپکے ساتھ۔۔۔" آفتاب سپیکر کے پاس جھک کر ہلکی آواز میں بولتے پھر سے دروازے میں فکس مرر کے سامنے آیا تھا،سپیکر سے شازمہ کے گھٹے گھٹے آنسوؤں کی آواز اسے بے چین کیے جا رہی تھی

kzwrites

"آپ میری طرف سے دل صاف رکھیں

پلیز۔۔۔میں شہریار کو بھی منا لوں گا چاہے

جتنے بھی زخم کھانے پڑیں۔۔۔میں صرف آپکو

بتانے آیا ہوں کہ میری کسی بات کو جھوٹ نہ

سمجھیے گا۔۔میں نے جو بھی آپ سے آج تک

کہا ہے سب کچھ سچ تھا ایک ایک لفظ۔۔آپ

سن رہی ہیں نہ۔۔پلیز۔۔مجھے آپکی آنکھ میں

آنسو نہیں دیکھنے۔۔آپ میری کسی بات کو لے

کر ہرٹ مت ہوئیے گا۔۔آپ سن رہی ہیں

KZwrites

نا۔۔۔شہریار آپکو کہہ رہا ہوگا کہ میں آپکو

دھوکہ دے رہا ہوں لیکن ایسا نہیں ہے۔ے۔ے

۔۔۔میں اسکو بھی کنفرنٹ کرنے کو تیار

ہوں۔۔۔میں سب کو منا لوں گا۔۔۔میں۔۔۔۔میں

ابھی آپکو کال کروں گا تھوڑی دیر

تک۔۔۔ہیلو۔۔۔" آفتاب بول رہا تھا جبکہ دوسری

طرف شازمہ نے شہریار کے کمرے کا دروازہ

کھلتے دیکھا تو وہیں سٹل ہو گئی تھی۔۔۔انٹرکام

ہاتھ سے گرتے گرتے بچا تھا۔۔۔آفتاب مسلسل

بولتا جا رہا تھا اور شازمہ کی نظریں شہریار

سے ملی ہوئی تھیں۔۔۔بہتے آنسو خود خود

kzwrites

خشک ہوئے تھے...قدموں من من بھاری ہوئے تھے

"ج۔ج...جی....یہ روم نہیں ہے...آپ جائیں۔ں..."

شازمہ نے شہریار کو اپنی طرف آتا دیکھ کر عجلت میں کہہ کر انٹر کام واپس ہینگ کر دیا اور دروازے کے آگے کھڑے ہو کر مرر کو کور کرتے شدید گھبرائے لہجے میں اسے دیکھنے لگی تھی،آنکھوں میں خوف گھرا ہوا تھا

KZwrites

"کون تھا۔۔؟" شہریار نے بے حد نارمل سے انداز میں پوچھا تھا

"و۔۔وہ۔۔۔کوئی غ۔۔غ۔۔۔غلطی سے۔ے آگیا تھا۔ا ۔۔۔" بولتے ہوئے شازمہ کا بھیگا لہجہ باقاعدہ کانپ گیا تھا،ہونٹ۔۔ آنکھیں۔۔ ناک ہر نقش سرخ ہو رہا تھا

KZwrites

"اچھا اچھا..کوئی بات نہیں...آجاؤ یہاں..."

شہریار نے دور کھڑے ہی پیار سے پچکارتے بازو پھیلا کر اسے اپنے پاس بلایا تھا....کان سے لگا انٹرکام ، بھیگا چہرہ ، کانپتی آواز اور دروازے کے سامنے یوں کھڑا ہونا شہریار پر واضح کر گیا تھا کہ باہر کون غلطی سے آیا تھا

KZwrites

اسکے یوں بلانے پر شازمہ بھاگ کر اسکے پاس آکر اسکے سینے میں سما گئی تھی،دھیان ابھی بھی باہر کی طرف تھا کہ وہ واپس گیا ہوگا یا نہیں۔۔۔شہریار دروازہ کھول کر دیکھ نہ لے۔۔۔دوسری جانب اپنے سلگتے دماغ کو ٹھنڈا کرتے ، آفتاب سے اس وقت بھڑنے کی بجائے شہریار بہن کے بولے جھوٹ کا بھی مان رکھ چکا تھا۔۔۔اسے سینے میں چھپائے بہت پیار سے اسکا بازو سہلایا تھا

KZwrites

"بہت اچھا کیا آپ نے دروازہ کھولے بغیر بتا دیا کہ یہ اسکا مطلوبہ کمرہ نہیں تھا...بھوک لگی ہے....؟؟؟ کھانا آڈر کریں...؟" شہریار اسکے سر پر بوسہ دیتے بولا تو شازمہ نے سر ہاں میں ہلا دیا تھا.... بھوک تو اسکی آفتاب کو دیکھ کر اسکی باتیں سن کر ہمیشہ کی طرح اڑ چکی تھی

KZwrites

"میری کسی بات کو لے کر ہرٹ مت ہوئیے گا،
میں ابھی نیا فون لے کر آپکو کال کروں گا..."
اسکے لفظ شازمہ کے ذہن میں گونجے تو شازمہ
نے اپنا فون ہاتھ میں پکڑے پکڑے ہی سائلنٹ پر
کر دیا تھا...دل عجیب کیفیت کا شکار تھا

KZwrites

"م..مشل سو گئی...اس نے کھانا کھایا...؟"
شازمہ نے اس سے الگ ہوتے کمرے کی طرف

نظر دوڑاتے کہا تھا

"ہاں سو گئی ہے وہ تو....کسی نے آج کھانا ہی نہیں کھایا یار...میں ابھی آڈر نہ کرتا تو تم بھی ایسے ہی بیٹھی رہتی...؟ پہلے ہی طبیعت ٹھیک نہیں ہے....میڈیسن لی تھی...؟" شہریار انٹرکام سے ڈنر آڈر کر کے صوفے پر بیٹھے بیٹھے بولا تھا

KZwrites

"جی..." شازمہ نے یونہی مختصر سا جواب دے دیا تھا ، دوائی کو کوئی اتا پتہ نہیں تھا

"بغیر کچھ کھائے میڈیسن لے لی....؟ غلط بات ہے یار...عقل کرو...خود آرڈر کر لیا کرو کچھ یا نیچے جا کر کھا لیا کرو....یا میں ہی ٹرے لے کر خاضر ہوا کروں تو کھائے گی میری بہن...؟" شہریار اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے پاس آکر

kzwrites

بیٹھ گیا تو شازمہ اسکے ہونٹ کے زخم کو بغور دیکھنے لگی تھی۔۔۔بے چینی سے اپنا ہونٹ چباتے ،اسکی کہی آخری بات کر مسکراتے نظریں جھکا لی تھیں

KZwrites

"امم۔۔مشل کا کیوں پوچھ رہی تھی۔۔۔؟ تم۔۔مجھ سے بھی شئیر کر سکتی ہو اگر۔۔کوئی بات ہے تو۔۔۔ٹھیک ہے وہ تمھاری بہت بیسٹ فرینڈ بن گئی ہے اب۔۔لیکن۔۔مجھے بھی تم۔۔اپنا۔۔۔دوست سمجھو۔۔۔" شہریار نے

جھجھک کر کہتے اپنی بات بمشکل مکمل کی
تھی

"ن۔۔۔نہیں بس۔۔۔و۔۔۔ویسے ہی پوچھ رہی
تھی۔۔۔اس۔۔۔اسکو

بھی بھوک لگی ہو گی۔۔۔اس لیے بس۔س۔۔۔بات
تو۔۔۔کوئی نہیں ہے۔۔۔" شازمہ کی نظروں میں
آفتاب کی آنکھوں کے موجود گرد سرخ خلقے
آئے تو زبان لڑکھڑا سی گئی تھی

KZwrites

"ہمم---"

"شازمہ---" ذہن میں لفظوں کو ترتیب دیتے کچھ توقف کے بعد شہریار نے اسے پھر سے مخاطب کیا تھا

"جی بھائی---"

kzwrites

"واپس جا کر اب تم نے صرف۔۔۔ اپنی پڑھائی پر توجہ دینی ہے۔۔۔ڈرائیونگ سیکھنی ہے۔۔۔اپنی آرٹ کی کلاسز لینی ہیں۔۔ہر وہ کام کرنا ہے جو تم کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔تمھیں کوئی۔۔۔مشکل آئے۔۔۔کوئی پریشانی ہو۔۔کچھ بھی ہو۔۔۔مجھے اچھا لگے گا اگر تم مجھ سے اپنی بات ڈسکس کرو گی تو۔۔۔میں جانتا ہوں ہم کبھی زیادہ بات چیت نہیں کرتے لیکن میں۔۔تم سے اب۔۔میں چاہتا ہوں ہم دوست بن جائیں۔۔۔ہم دونوں ایک دوسرے سے ہر بات کر سکیں۔۔۔

And I won't judge you on

KZwrites

anything i promise...

اور مجھے بھی پرامس چاہیے کہ تم مجھ سے اب کچھ چھپاؤ گی نہیں----" شہریار نے اپنا ہاتھ آگے کر کے شازمہ کا ہاتھ خود ہی پکڑ لیا تھا

KZwrites

"میرا وعدہ ہے میں تمھاری بات نہ صرف سنوں گا بلکہ سمجھوں گا،مانوں گا ہم اچھے سے ہر بات کو ڈسکس کریں گے---ٹھیک ہے---؟" شازمہ

نے اسکی بات کے جواب میں سر ہاں میں ہلایا

تو دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔ چہرے کے

رنگ فورا بدلے تھے۔۔۔نظریں بھی شہریار سے

چرائی تھیں

KZwrites

"روم سروس۔۔۔" آواز پر شہریار نے اٹھ کر دروازہ

کھولتے کھانا ٹیبل پر سرو کروا لیا تھا۔۔۔ کھانا

سرو ہوتے ہی مشل آنکھیں ملتی کمرے سے

نمودار ہوئی تو شہریار کے چہرے پر مسکراہٹ

پھیل گئی تھی

"آئیے آئیے۔۔۔کھانا آیا ہے تو آپ کی آنکھ بھی کھل گئی ہے۔۔۔" اسکے لیے بازو پھیلا کر چند قدم اسکی جانب بڑھاتے شہریار نے اسے صوفے کی طرف بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔دونوں کو انکی مرضی کے مطابق کھانا سرو کرنے کے بعد وہ خود کھانے لگا تھا لیکن ذہن دروازے پر موجود آفتاب کی جانب اٹک سا گیا تھا

KZwrites

"اس نے بری طرح الجھا دیا ہے شازمہ کو اپنی باتوں سے۔۔۔ایسے پیچھے نہیں ہٹے گا تو دیکھ لوں گا اسے۔۔۔سعد سے بات کرنی پڑے گی۔۔۔"

آفتاب کے بڑے بھائی کے بارے میں سوچتے ہوئے وہ مسلسل ان دونوں کو بھی کسی نہ کسی بات میں انگیج کیے جا رہا تھا

KZwrites

""ج-ج---جی---یہ روم نہیں ہے---آپ جائیں-ں---"

اسکے لفظوں کا مطلب سمجھ کر انہی قدموں سے سیڑھیاں تیزی سے اترتے وہ لفٹ کا استعمال کیے بغیر بلڈنگ سے باہر آگیا تھا---اسکی آواز سن کر دل مطمئن ہو گیا تھا جو شہریار کو غصے میں پھنکتا دیکھ کر شازمہ کا سوچ سوچ کر بری طرح ڈوبے جا رہا تھا---بھاگتے ہوئے گاڑی تک پہنچ کر سٹارٹ کرتے وہ وہیں آس پاس موبائل شاپ ڈھونڈنے لگا---دل اس سے پہلے اتنا بے چین کبھی نہیں ہوا تھا---وہ جلد از جلد شازمہ کو سب بتانا

KZwrites

چاہتا تھا۔۔۔شازمہ کے سسکنے

کی آواز اس کے دل کو چیر رہی تھی۔۔۔ اپنی

گزری ہوئی زندگی سے آج انتہائی زیادہ نفرت

محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اپنے زخموں کی تکلیف

بھی دل میں ہوتے درد کے آگے بے حد معمولی

لگ رہی تھی

KZwrites

"One cell phone with

sim card and Internet"

پہلی دکان نظر آتے ہی آفتاب اس میں داخل ہو گیا تھا

"What phone are you looking for, bro"

شاپ کیپر اس کے چہرے کے زخموں کا باقاعدہ جائزہ لیتے ہوئے بولا تھا

kzwrites

"ایے کوئی بھی دے دے یار جلدی کر...بات کرنی ہے اس سے ورنہ دیر ہوجائے گی..." آفتاب اسے دیکھ کر عجلت میں بولا تھا

"Sorry sir , I did not catch what you said..."

KZwrites

"This one...

Please be fast...

its urgent..."

آفتاب نے سامنے پڑے کسی بھی فون کی طرف اشارہ کیا اور اپنے ناک میں یک دم اٹھنے والی ٹیس سے چہرے کے زاویے ہلکے سے بگاڑے تھے

KZwrites

"Ok sir bur What's with the bruises on your face...? Did you get into a fight..."

شاپ کیپر ابھی بھی فون سے زیادہ اس کے چہرے کی جانب متوجہ تھا

"ہاں یار سالے سے مار کھائی ہے۔۔۔تو تو انٹرویو لینا بند کر دے بھائی۔۔۔" آفتاب اپنی رو میں بول رہا تھا۔۔۔شاپ کیپر نے تھمب سکینر اسکے پاس کیا تھا

KZwrites

"Can you make it quick please...? I told you its an emergency... I've an urgent call to make...."

آفتاب عجلت میں بولا تو شاپ کیپر نے سِم

رجسٹر کر کے فون میں انسرٹ کرتے ہی فون اسکے حوالے کر دیا تھا۔۔۔ کارڈ سے پیمنٹ کرتے وہ بھگاتا ہوا باہر نکل کر گاڑی میں بیٹھتے فوراً شازمہ کا نمبر سیو کرنے لگا تھا جو اسے خفظ ہو چکا تھا۔۔اتنی دیر مسلسل بھاگ دوڑ کرنے کے بعد اب فون ہاتھ میں آیا تو وہ سر گاڑی کی سیٹ سے لگائے گھرے سانس لینے لگا تھا

"اگر شازمہ کا فون بھی شہریار کے پاس ہوا تو۔۔۔"

kzwrites

"یہ تو پوچھا ہی نہیں اس سے..."

"کہیں وہ اسکو اپنے غصے کا نشانہ نہ بنا دے...."

KZwrites

"کیا کروں..."

"اگر دروازے پر وہ آسکتی ہے تو قسمت یہاں بھی ساتھ دے سکتی ہے..."

"ابھی کروں یا نہیں۔۔۔ابھی کوئی تھا اسکے پاس۔۔۔" نمبر ڈائل کرتے کرتے آفتاب ٹھہر گیا تھا

"میں نے آپ سے کہا تھا نہ کہ اگر آپ نے میرے ساتھ غلط کیا تو شہریار بھائی آپکا حشر بگاڑ دیں گے۔۔۔" ماتھہ سٹیرنگ پر ٹکائے کانوں میں شازمہ کی آواز گونجی تو سر اٹھا کر وہ ونڈ سکرین سے سامنے چلتے لوگوں کو دیکھنے لگا

KZwrites

تھا

"شازمہ کہہ رہی تھی تو میں نے جلدی کی

ٹکٹس کروا لی ہیں،ابھی ہی کنفرم ہوا

ہے---پرسوں رات کی فلائٹ ہے 12 بجے

کی---کچھ گھنٹے پہلے نکلنا ہے ایئرپورٹ کے

لیے----"

KZwrites

ڈنر کر کے شہریار فون سکرین پر نظر دوڑاتے مشل اور شازمہ سے ایک ساتھ مخاطب ہوا تھا

"شہریار۔۔۔کل میں اور شازمہ شاپنگ پر جائیں گے۔۔۔کچھ بھی نہیں لیا ہم نے۔۔۔کیا فائدہ ایسے۔۔۔واپس بھی جا رہے ہیں اتنی جلدی۔۔۔اور ماما سے بھی ملنا ہے۔۔۔کارڈ حوالے کریں ہمارے۔۔۔اور گاڑی بھی۔۔۔"

Kzwrites

"لے لو کارڈ اور صبح چاچی کی طرف بھی چلیں گے۔۔۔"

"زیادہ جلدی کی بکنگ کروا لی آپ نے ویسے۔۔۔" مشل اداسی سے بولی تھی

KZwrites

"ڈونٹ وری یار۔ر۔ر۔ر۔۔۔ہم دوبارہ بھی آجائیں گے مشل۔۔۔ایسے نہیں کرو۔۔۔موڈ ٹھیک رکھو۔۔۔" اس سے بات کرتے ہوئے شہریار اٹھ کر اسے پاس آ کر بیٹھ گیا تھا۔۔ شازمہ ان دونوں سے نظریں

چرا کر اپنے فون کی سکرین آن کر کے دیکھ
رہی تھی...سب کچھ ہو جانے کے باوجود دل
اسکی کال یا مسیج کے انتظار میں تھا...خود پر
غصہ بھی آرہا تھا لیکن دل ایک ہی لے پر دھڑکے
جا رہا تھا...نظروں میں مسلسل اسکا چہرہ
گھوم رہا تھا

KZwrites

"صرف سن لوں گی....بولوں گی کچھ

نہیں۔۔۔پھر سے نہ آجائیں وہ یہاں۔۔۔" اسکی کہی بات کو اپنے الفاظ میں ڈھالتے شازمہ خود میں گم تھی۔۔۔ایک نظر شہریار کو دیکھ کر سکرین آف کرتے اس نے فون کو اپنے کوٹ کی پاکٹ میں ڈال لیا تھا

KZwrites

"شاپنگ پر جاؤ گی تم دونوں تو ماما اور خالہ کے لیے بھی کچھ لے لینا۔۔۔چائے بناؤں۔۔۔؟"

شہریار دونوں سے ایک ساتھ مخاطب ہوا تھا

"آپ کو کیا اتنا لگاؤ اپنی خالہ سے۔۔۔بس کیا کریں ،ان کا ذکر نہ کیا کریں میرے سامنے۔۔۔"

مشل بیزار سے لہجے میں بولی تھی

KZwrites

"م۔۔۔میں چائے بناتی ہوں۔۔۔آپ دونوں بیٹھیں۔۔۔" شازمہ ایکسکیوز کرتی ہے وہاں سے اٹھ کر کچن کی طرف چلی گئی تھی اور وہاں جاتے ہی اپنی پاکٹ سے فون نکال کر چیک

کرنے لگی تھی...کچھ پل فون ہاتھ میں پکڑے وہ بار بار سکرین آن آف کرتے تذبذب کا شکار ہو کر اِدھر اُدھر دیکھتے چائے کا سامان تلاشنے لگی تھی...باہر سے شہریار مشل کی دھندلائی سی آوازیں آرہی تھیں

KZwrites

"امی بتا رہی تھیں کہ خالہ بہت ڈپریشن میں ہیں آجکل...بس اسی لیے کہہ رہا تھا....انہوں نے بھی کوئی آئیڈیل لائف نہیں گزاری ہوئی یار...چاچو نے جب طلاق دی تھی بہت عرصہ

ڈپریشن میں رہیں پھر شادی ہوئی تو ابیوزو ریلیشن میں رہیں اتنے سال۔۔۔اور اب شازم کی وجہ سے الگ خوار ہو رہی ہیں۔۔۔بہت۔۔۔مشکل زندگی گزاری ہے انہوں نے۔۔۔" شہریار بول رہا تھا تو مشل نے اسکی بات کاٹ دی تھی

KZwrites

"اور ہماری شازمہ سے گن گن کر سب بدلے لیے ہیں اپنی محرومیوں کے۔۔۔کچھ سیکھا نہیں انہوں نے لائف ایکسپیرینس سے۔۔۔الٹا بیٹے کو بھی ویسا بنا دیا۔۔۔

Sorry to say i feel no sympathy for those

جو خود کو وقت کے ساتھ حالات کے ساتھ بہتر نہیں کرتے...چانس صرف انکو ملنا چاہیے جو خود کو بدلنے کی کوشش کریں..." مشل بول رہی تھی اور شہریار اسکی بات کو بہت دھیان سے سن رہا تھا

KZwrites

"Sometimes i left speechless

by your words

مشل---

اتنی چھوٹی سی تم ہو اور اتنی آن پوائنٹ بات

کرتی ہو---میں مانتا ہوں کہ بعض اوقات

I reflect on your words later---

kzwrites

اور پھر مجھے احساس ہوتا ہے کہ تم ٹھیک کہہ

رہی ہوتی ہو---" شہریار اسکی طرف چہرہ کیے

بہت شائستہ سے لہجے میں بول رہا تھا

"کوئی کال نہیں آئی۔۔۔شائد انکو میرا نمبر ہی یاد نہیں ہو گا۔۔فون شہریار بھائی کے پاس ہے انکا۔۔بھائی نے میرا فون تو نہیں لیا۔۔" شازمہ کا چائے بناتے سارا دھیان فون پر تھا۔۔شہریار مشل کی باتوں کی آواز بھی اسے صاف سنائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔ایک نظر سکرین پر جمائے وہ کیٹل سے پانی کپ میں ڈال رہی تھی کہ ایک لوکل نمبر سکرین پر جگمگایا تھا۔۔۔کیٹل لڑھک کر شازمہ کے ہاتھ پر گری اور تیز گرم پانی اسکی ہتھیلی جلا گیا تھا

KZwrites

"سسہ....." شازمہ نے شدید تکلیف کے باوجود
بھی آواز بلکل گھونٹ لی تھی...چمکتی سکرین
سے نظر ہٹا کر سرعت میں کچن کی ونڈو سے
باہر دیکھا جہاں سے مشل اور شہریار آپس میں
باتیں کرتے نظر آئے...انہیں آپس میں مکمل محو
دیکھ کر اپنی ہتھیلی کو بے دردی سے جھٹک کر
شازمہ نے کال پک کر کے کان سے فون لگا لیا تھا

KZwrites

KZwrites

KZwrites

"کوئی کال نہیں آئی...شائد انکو میرا نمبر ہی یاد نہیں ہو گا...فون شہریار بھائی کے پاس ہے انکا...بھائی نے میرا فون تو نہیں لیا..." شازمہ کا چائۓ بناتے سارا دھیان فون پر تھا...شہریار مشل کی باتوں کی آواز بھی اسے صاف سنائی نہیں دے رہی تھی....ایک نظر سکرین پر جمائے

وہ کیٹل سے پانی کپ میں ڈال رہی تھی کہ ایک لوکل نمبر سکرین پر جگمگایا تھا۔۔۔کیٹل لڑکھ کر شازمہ کے ہاتھ پر گری اور تیز گرم پانی اسکی ہتھیلی جلا گیا تھا

KZwrites

"سسہ۔۔۔" شدید تکلیف کے باوجود بھی اس نے آواز بلکل گھونٹ لی تھی۔۔۔چمکتی سکرین سے نظر ہٹا کر سرعت میں کچن کی ونڈو سے باہر دیکھا جہاں سے مشل اور شہریار آپس میں باتیں کرتے نظر آئے۔۔۔انہیں آپس میں مکمل محو

دیکھ کر اپنی ہتھیلی کو بے دردی سے جھٹک کر

شازمہ نے کال پک کر کے کان سے فون لگا لیا

تھا...نظروں کا رخ مسلسل باہر کی طرف

تھا...کچھ بولنے کی ہمت نہیں تھی...دوسری

جانب بھی مکمل خاموشی تھی

KZwrites

"پتہ نہیں یہ انکا نمبر ہو گا بھی یا نہیں..."

"مجھے کبھی ایسی کال آئی تو نہیں...نمبر بھی

لوکل ہے..."

"میں نے کال پک کی ہی کیوں ہے...شہریار بھائی کو پتہ لگا تو...یہ غلط ہے..." ہاتھ میں یک دم تکلیف اور جلن محسوس کرتے شازمہ نے ہاتھ سنک میں پانی کے نیچے کیا تو دوسری جانب سے بھی گلا کھنکھارنے کی جانی پہچانی سی آواز آئی تھی

KZwrites

"ہ...ہیلو..." شازمہ نے دوسرے ہاتھ میں فون پکڑے مدھم سی آواز میں بولا ہی تھا کہ باہر سے شہریار اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا دکھائی دیا رہا

"تھینک گاڈ۔ڈ۔ڈ....مجھے اتنی۔ی۔ی ٹینشن ہو رہی تھی کہ کہیں آپکا فون....شہریار کے پاس نہ ہو...." دوسری طرف سے آفتاب نے لمبی سانس لے کر کہا تھا

KZwrites

"م...میں ابھی بات نہیں کر سکتی.ی..." شازمہ

نے اپنے سرخ پڑتے ہاتھ پر جلن کی شدت بڑھتی

محسوس کر کے پھونک مارتے کہا تھا،نظروں کا

رخ ابھی بھی باہر کی جانب تھا جہاں شہریار

کچن کی جانب چند قدم لے کر ،پھر سے ٹھہر کر

مشل سے کوئی بات کرنے لگ گیا تھا

kzwrites

"آپ..ٹھیک تو ہیں نہ...پلیز بس اتنا بتا

دیں۔۔۔بات جب آپ کہیں گی تب کر لیں
گے۔۔۔میں۔۔۔میں میسج تو کر سکتا ہوں نہ
آپکو۔۔؟ ہیلو۔۔و۔۔۔؟ " آفتاب اسکی کانپتی آواز
سنتے بے چین ہو کر سوال پر سوال کرنے لگا ،
شازمہ مشل کو بھی اٹھ کر کھڑا ہوتے اپنی
جانب آتا دیکھ کر گھبراہٹ میں کال کاٹے بغیر
ہی فون اپنے کوٹ کی پاکٹ میں رکھ چکی
تھی۔۔۔شہریار کے کچن میں داخل ہوتے ہی چور
نظروں سے یہاں وہاں دیکھتے وہ یک دم پھر
سے ہاتھ کو پانی کے نیچے لے گئی تھی

KZwrites

"شازمہ۔۔۔آر یو اوکے۔ے۔ے۔۔۔کیا ہوا ہے۔ے۔ے۔۔۔"

مشل شہریار سے پہلے کچن میں داخل ہو کاؤنٹر پر گرا پانی اور شازمہ کو اپنا ہاتھ جھٹکتا دیکھ کر اپنی کسی بات پر مسکرانا چھوڑ کر پریشان لہجے میں بولی تھی

KZwrites

"ہاتھ جل گیا۔ا۔۔۔تھوڑا سا۔۔۔" شازمہ تکلیف سے

زیادہ اپنے دل کی ابتر ہوتی حالت پر تڑپ کر
بولی تھی،آنسو بھی پل میں بہنے لگے تھے

"کہا بھی تھا کہ میں بنا لیتا ہوں چائے۔۔۔۔تمھاری
طبیعت ٹھیک نہیں تھی پہلے ہی۔۔۔۔میری
سستی کی بھی حد ہے یار۔۔۔دکھاؤ کیا حشر کیا
ہے۔۔۔" شہریار اسکے سرخ ہوتے ہاتھ کو پکڑ کر،
آنسوؤں سے بھرے چہرے کو دیکھتے جیسے

KZwrites

خود بھی تکلیف میں مبتلا ہو گیا تھا

"افففف اللہ کتنا سرخ ہو رہا ہے یہ۔۔۔اور پانی بہاؤ شازمہ اس پر۔۔۔جلدی کرو۔۔۔" مشل ان دونوں کے بیچ میں گھس کر بولی تھی

KZwrites

"نہیں نہیں پانی نہ لگانا۔۔۔میں آئنمنٹ لے کر آتا ہوں۔۔۔بس دو منٹ میں۔۔۔بلکہ ساتھ آؤ تم

میرے۔۔۔مجھے آتے دیر نہ ہو جائے کہیں۔۔۔۔آجاؤ جلدی۔۔۔۔دائیں ہاتھ پر کیسے گر گیا پانی۔۔۔؟ الٹے ہاتھ سے کیٹل پکڑی ہوئی تھی۔۔۔؟ " شہریار شازمہ سے سوالات کرتے دروازے کی طرف بڑھا تو مشل بھی انکے ساتھ باہر آگئی تھی۔۔۔شازمہ کا دل کال آن ہونے کا سوچ کر عجیب سے انداز میں دھڑکے جا رہا تھا۔۔۔۔ قریبی میڈیکل سٹور سے آئنمنٹ لے کر شہریار نے شازمہ کے ہاتھ پر خود لگائی تھی۔۔۔شازمہ کے آنسو بھی تھم چکے تھے

kzwrites

"تھوڑی دیر اب برداشت کرنا پڑے گا بچے...ٹائم لگے گا جلن ختم ہونے میں...لیکن سکن ٹھیک رہے گی...انشاءاللہ..." واپسی پر گاڑی ڈرائیو کرتے شہریار نے ساتھ بیٹھی شازمہ سے کہا تھا

KZwrites

"اب چائے پلائیں ہمیں آپ...بلکہ ابھی ماما کی طرف لے چلیں اتنے دن سے ملاقات نہیں ہوئی...پلیز...پھر بے شک صبح صبح پک کر لینا

ہمیں۔۔۔کل سارے دن میں پیکنگ بھی ہو جائے گی اور باقی کام بھی۔۔۔" مشل نے آگے ہو کر شہریار کی سیٹ پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر کہا تو شہریار نے نظروں کا رخ ایک پل کو شازمہ کی جانب کیا تھا "شازمہ کمفرٹیبل ہو جانے میں۔۔۔؟ یا تمھیں گھر ڈراپ کر دوں۔۔۔؟"

KZwrites

"امم۔۔۔کمفرٹیبل ہے وہ۔ہ۔ہ۔۔۔ہے نا شازمہ۔۔۔" مشل نے شازمہ کو کن اکھیوں سے دیکھ کر

شہریار کو خود ہی جواب دیا تو شہریار نے ایک بار پھر شازمہ کو سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا

"مشل کے ساتھ جانا ہے..." شازمہ چہرے کا رخ مشل سے موڑ کر بھائی کی طرف کرتے بولی تو شہریار نے سر کو خم دیتے گاڑی کا رخ مشل کے ماموں کے گھر کی طرف موڑ لیا تھا

KZwrites

"آپ ایسا کرنا نہ صبح جلدی ہمیں پک کر لینا۔۔۔یا ہم ماموں کے ساتھ واپس آجائیں گے۔۔۔"

"چلو ٹھیک ہے انکے ساتھ آجانا۔۔۔"

"نہیں بلکہ آپ ہی آجانا۔۔میری تو نیند نہیں کھلتی خود سے۔۔۔آپ لینے آنا پھر واپسی پر ہم شاپنگ بھی کر لیں گے۔۔۔"

"کوئی ایک بات کرو نہ مشل۔۔۔تم مجھے میسج

kzwrites

کر دینا جو بھی تمھارا موڈ ہوا...میں اس حساب سے الارم لگا لوں گا...." شازمہ ان دونوں کو آپس میں باتیں کرتے دیکھ کر کوٹ سے فون نکال کر دیکھنے لگی تھی جہاں کال ابھی تک آن تھی،دل یک دم تیز تیز دھڑکا تھا...نظریں چراتے شازمہ نے کال کاٹ کر فون گود میں رکھ لیا تھا

"میں پیچھے ہی بیٹھ جاتی..."

KZwrites

"وہ کال پر سب سن رہے تھے۔۔۔؟"

"اب میں کیا بات کروں گی ان سے۔۔۔"

"میں بلکل ظاہر نہیں کروں گی کچھ بھی انکو۔۔"

"مجھے اپنے آپ کو مضبوط کرنا ہے۔۔۔"

KZwrites

"زیادہ نہیں بات کرنی..."

"انکو صاف منع کر دوں گی..."

"گھر کب آئے گا۔ا۔ا...۔" دل کی حالت بے چینی سے بے قابو ہوئے جا رہی تھی...وہاں پہنچ کر فون دیکھنے کا سوچ کر راستہ بے حد طویل لگنے لگا تھا،فون سکرین دیکھنے کو نظریں دل سے زیادہ بے چین تھی

KZwrites

KZwrites

"ماما آپ بھی آجائیں واپس،میرے پاس۔۔۔"

مشل ماں کے گلے لگ کر بولی تو خانم خاتون نے مسکرا کر اسکی کمر سہلاتے شہریار کو مخاطب کیا تھا "میں آؤں گی اسکے ماموں ساتھ جلدی

ہی پاکستان..."

"ضرور آئیں چاچی جان...آپ رہیں ہمارے ساتھ...آپکا ہی گھر ہے..." شہریار شازمہ کے حوالے سے سوچوں میں گم انکے مخاطب کرنے پر سیدھا ہو کر بیٹھا تھا

"اصل میں وہ....ہم....معظم اور شازمہ کے سلسلے میں بات کرنا چاہ رہے تھے عالم بھائی

KZwrites

سے...فون پر بات کرنا مناسب نہیں اسلیے ہم

خود آئیں گے..."

"امم.....جی ضرور آئیے گا..." شہریار نے بات

سن کر مختصر جواب دیا،شازمہ نظریں جھکائے

بظاہر اپنے فون

میں گم تھی لیکن انکی بات سن کر اسکو اپنی

روح جکڑتی محسوس ہوئی تھی اس پر شہریار

کے مطمئن سے جواب نے دل تک نچوڑ کر رکھ

KZwrites

دیا تھا۔۔نظروں میں سکرین پر موجود آفتاب کا نیا نمبر تھا جسے وہ ارد گرد سے بے نیاز ہونے کی کوشش میں بے خیالی میں اپنے ذہن میں بار بار دہرائے جا رہی تھی لیکن کان میں پڑتی باتیں گلے میں کانٹے بن کر چبھنے لگی تھیں

KZwrites

"بیٹا آپکو تو کوئی اعتراض نہیں ہے نا۔۔۔؟ ہم بات کر لیں نہ بڑوں سے۔۔۔؟؟ نظروں کے سامنے پلا بڑھا بچہ ہے۔۔بہت خوش رکھے گا ہماری شازمہ کو۔۔" خانم خاتون نے دوبارہ استسفار کیا

تو شہریار بھی مزید انکی طرف متوجہ ہوا تھا،

مشل ماں کے گلے سے بازو ہٹا کر شازمہ کے

چہرے کو بغور دیکھنے لگی تھی جو جبڑہ

بھینچتے ،نظریں جھکائے خود کو آس پاس سے

بیگانہ ظاہر کرتے ہوئے بھی حد سے زیادہ بے

چین دکھائی دے رہی تھی

KZwrites

"بڑوں سے بات...؟ آپ لوگ بس بڑوں سے بات

کرنا ہی کیوں ضروری سمجھتے ہیں ماما...؟"

مشل ماں سے شکوہ کرتے بولی تو وہ اسکے

سوال پر شہریار کے سامنے تھوڑی جھینپ سی گئی تھی

"نہیں آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔اچھا لڑکا ہے معظم۔۔۔آپ لیکن۔۔۔ماما بابا سے بات کر لیجیے گا۔۔۔فیصلہ تو وہی کریں گے کوئی بھی۔۔۔اور شازمہ کی۔۔۔مرضی کے بغیر بھی اب کوئی فیصلہ نہیں ہو گا۔۔۔۔بہرحال آپ ویسے بھی ضرور آئیے گا۔۔۔" شہریار بھی مشل کی بات پر تھوڑا کنفیوز سا ہو کر زبردستی مسکراتے ہوئے

KZwrites

بولا تھا۔۔۔شہریار کی بات مکمل ہونے کے دوران

شازمہ نے بمشکل نظر اٹھا کر مشل کو دیکھا تو

نظریں ملنے پر مشل نے اسے اشاروں اشاروں

میں ہی تسلی دی تھی۔۔۔۔ ان دونوں کی جانب

دیکھے بغیر بھی شہریار ان دونوں کو آپس میں

بات کرتے دیکھ چکا تھا۔۔۔شازمہ کا سب باتوں

کو اگنور کرنا اور مشل کا اسے اشارے

کرنا وہ اچھے سے محسوس کر رہا تھا لیکن

نظروں کا رخ خانم خاتون کی طرف ہی تھا

KZwrites

"کیسے ہیں۔ں۔ں شہریار بھائی۔۔۔ایکچوئلی تھوڑا بزی تھا اس لیے آپکو رسیو نہیں کر سکا۔۔۔آپ لوگ کل واپس جا رہے بس۔۔۔؟ زیادہ گھوما پھرا نہیں آپ نے۔۔۔میں تو کہتا ہوں دوبارہ چکر لگائیں،اس بار میں بھی آف لوں گا اور اچھے سے آپکو وزٹ کرواؤں گا۔۔۔" تھوڑی دیر میں معظم ان سب کے لیے چائے لے کر آیا تو شہریار چائے کی ٹرالی کے پاس آکر سب کی چائے تیار کرنے لگا تھا

KZwrites

"اب پہلے آپ لوگ آئیں پاکستان۔۔۔پھر ہم آئیں گے۔۔۔" شہریار بولا تو شازمہ کے ماتھے پر بل پڑے تھے

"ہم تو اب جلد ہی چکر لگائیں گے۔۔۔" معظم ترچھی نظر سے شازمہ کی طرف دیکھتے بولا جو تھوڑا غصے میں اپنے ہاتھ کو گھور کر دیکھ رہی تھی

KZwrites

"آر یو اوکے شازمہ۔۔۔؟ یہ آینمنٹ کیوں لگائی ہوئی ہے آپ نے۔۔؟ برن ہے کیا۔۔؟" معظم نے بے اختیار ہو کر نرم لہجے میں پوچھا تھا

KZwrites

"کچھ نہیں ہوا۔۔آئی ایم فائن۔۔" شازمہ نے بغیر وجہ بتائے قدرے سخت لہجے میں جواب دیا تھا جو معظم کے ساتھ شہریار اور مشل نے بھی محسوس کیا تھا۔۔شہریار بہن کے چہرے پر پھیہ

لا ایسا غصہ زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا تھا۔۔شازمہ کا یہ لہجہ اسکے لیے بلکل نیا تھا

"اسکی آواز اتنی crisp ہے۔۔۔؟ سیریسلی آج پہلے بار پتہ چلا ہے۔۔دیٹس ویری نیو ٹو می۔۔۔"

معظم مشل کے پاس بیٹھتے بولا تھا

"دور ہو کر بیٹھو۔۔تمھارا دماغ ہے کہ کیا ہے جو

سمجھ نہیں آتا۔۔؟" مشل نے بھی شازمہ جیسے لہجے میں ہی جواب دیا تھا

"سارے ہی اوکھے ہو رہے ہو مجھ سے۔۔کرتا ہوں بندوبست۔۔۔داماد بن کر جب نخرے دکھاؤں گا نہ تب پتہ چلے گا تم لوگوں کو۔۔۔" معظم شریر لہجے میں مدھم سا بولا تو مشل کے گھورنے پر چہرہ سنجیدہ کرتے فوراً اس سے فاصلہ بڑھا لیا تھا

KZwrites

"چائے..." شہریار نے چائے کا کپ پہلے معظم کی

طرف

بڑھایا اور پھر مشل کو دیا تو نظریں ملنے پر

مشل کے ماتھے پر موجود شکنوں کو دیکھ کر

وہ خاموشی سے شازمہ کو چائے دے کر اسکے

ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا

KZwrites

"ماما کدھر گئی ہیں...؟ میں ذرا آتی ہوں..."

مشل چائے وہیں رکھ کر خانم خاتوں کو

ڈھونڈتے انکے پیچھے کچن میں چلی گئی تھی

"یہ کیا طریقہ ہے ماما....؟ آپکو پہلے مجھ سے

بات کرنی چاہئیے تھی...سیدھا شہریار سے

کیوں کہہ دیا..."

KZwrites

"تو کیا ہو گیا کہہ دیا تو...؟ تم سے ہوئی تو تھی

بات پہلے...کوئی اعتراض نہیں تھا تمھیں تب

تو..." خانم خاتون اسے غصے میں بھڑکتا دیکھ کر بولی تھیں

"تب اعتراض نہیں تھا لیکن اب ہے...ماما آپ کو کم از کم مجھ سے پوچھنا چاہئے تھا...اور...شازمہ کے سامنے ہی بات کرنے کی کیا ضرورت تھی ایسے تھوڑی لڑکی کے سامنے اس طرح کی بات کرتے ہیں...ہمیں تھوڑی پتہ ہے کہ وہ ابھی شادی کے لیے تیار بھی ہے یا نہیں..." مشل اور خانم خاتون کی ہلکی ہلکی سی آوازیں باہر آنے لگیں تو باہر بیٹھے تینوں

KZwrites

نفوس تھوڑا آکورڈ سے ہونے لگے تھے

"یہ بھی چلا جائے بیوی کے پیچھے تو میں اس بظاہر گونگی لڑکی کی کرسپ آواز ہی سن لوں..." معظم صرف سوچ ہی سکا کیونکہ شہریار شازمہ کے پاس سے ہلا تک نہیں تھا یہاں تک کہ مشل اور خانم خاتون واپس آگئی تھیں

kzwrites

"میں چلتا ہوں پھر...مشل بتا دینا مجھے کہ کب لینے آؤں..." شہریار تھوڑی سی چائے پی کر اٹھ کھڑا ہوا تو مشل اسکے ساتھ ہی باہر آگئی تھی

KZwrites

"ایسے کیوں لگ رہا ہے کہ لڑ پڑو گی اگر میں کچھ بھی بولا تو...؟؟ ابھی ابھی تو صلح ہوئی ہے یار...کیا کر دیا میں نے اب...؟" شہریار گاڑی کے پاس کھڑے اسے دونوں بازو سینے پر باندھے

اپنی جانب گھورتا پا کر کچا سا مسکراتے ہوئے

بولا تھا

"آپکو نہیں پتہ کیا کیا ہے آپ نے---؟" مشل

نظریں ایک جانب پھیر کر گھرا سانس خارج کر

کے پھر سے اسکی طرف دیکھی تھی

"سچ میں نہیں پتہ یار---وہ معظم والی بات کر

KZwrites

غصہ ہو۔۔۔؟؟ بولا تو ہے میں نے انکو بھی کہ شازمہ کی مرضی ہو گی تو کچھ ہو گا۔۔اب گھر آنے سے تو نہیں روک سکتا نہ۔۔۔" شہریار گاڑی کے بونٹ پر تھوڑی سی ٹیک لگا کر بیٹھتے مشل سے مخاطب ہوا تھا

KZwrites

"بہت دیر سے خیال آیا تھا آپکو یہ کہنے کا۔۔۔اور اگر اسکی مرضی کی اہمیت ہے تو ماما

کو اوکے کرنے سے پہلے پوچھتے تو سہی اس سے...ماما کو انتظار کرنے کا کہنا چاہئیے تھا آپکو...."

"اوکے کب کیا میں نے یار...؟ انہوں نے آنے کی اجازت مانگی اور میں نے دے دی....منع کر دیتا کیا...؟؟ کہ مت آئیں...؟ لٹرلی میں نے کچھ اوکے نہیں کیا....میں نے انکو صرف ماما بابا سے بات کرنے کا کہا ہے..اور تم شازمہ کو کیا اشارے کر رہی تھی...پہلے یہ بتاؤ...جو تمھارے دماغ

KZwrites

میں چل رہا ہے آئی ایم وارننگ یو ،باز آجاؤ...وہ سب ممکن نہیں ہے--- ابھی سب بہت اچھا لگ رہا ہو گا تم دونوں کو---- میں جانتا ہوں کہ وہ کیسے ٹریپ کرتا ہے اپنی باتوں سے...لیکن اگر میں اس بندے کی اصل حرکتیں بتانے بیٹھا تو گھن آنے لگے گی...جو پردہ اللہ نے رکھا ہے میں وہ چاک نہیں کرنا چاہتا...لیکن اگر وہ باز نہیں آیا اور شازمہ کا دل بھی اسکی طرف مائل رہا تو میں..."

KZwrites

"میرے دماغ میں کچھ نہیں چل رہا۔ا۔ا۔ا نہ
آپکو کسی کا ماضی اکھاڑنے کی ضرورت ہے۔ے۔
ے۔۔۔بعض اوقات جو دیکھنے میں اچھا ہوتا ہے
وہ بہت برا نکلتا ہے۔۔۔جیسے شازم
تھا۔۔۔اور۔۔کبھی۔۔۔کبھی کوئی آفتاب جیسا
بھی ہو سکتا ہے جو ماضی کو چھوڑ کر آگے
بڑھنا چاہتا ہو۔۔۔تو آپ کیوں اسکا ماضی لا رہے
ہیں بیچ میں۔۔؟؟ میرا دل کہتا ہے کہ وہ بہت
چاہتا ہے شازمہ کو۔۔مجھے وائیبز آتی ہیں اس
سے ایسی۔۔۔آپ خود تحقیق کریں نہ
اسکی۔۔۔اسے آزمائیں۔۔مگر پلیز۔۔ایسے شازمہ کا

KZwrites

رشتہ جلدبازی میں کہیں اور نہ کریں۔۔۔یہ نہ ہو وہ ایک دلدل سے نکل کر دوسری میں دھنس جائے۔۔۔پلیز اس بار ایسے نہیں کرنا۔۔۔"

"مشل میری جان۔۔۔میری جان۔۔۔میں جلدبازی ہی تو نہیں کرنا چاہ رہا اس بار۔۔۔کیوں اتنا ہائیپر ہو جاتی ہو بار بار۔۔۔" شہریار نے بیٹھے بیٹھے پاس کھڑی مشل کے چہرے کو پیار سے چھوا تو سائیڈ آئی سے شازمہ باہر کو آتی

KZwrites

دکھائی دی تھی

"آجاؤ۔ؤ۔۔۔۔" دور سے ہی بہن کو ہاتھ کے اشارے سے پاس بلایا تھا

KZwrites

"دیکھو۔۔۔تم دونوں بلکل۔ل۔ل ایزی ہو جاؤ۔۔کوئی زبردستی نہیں ہو رہی کسی کے ساتھ بھی۔۔۔سن رہی ہو تم شازمہ۔۔۔؟ صرف

اور صرف۔۔۔اختیاط کی ریکوئسٹ ہے۔۔۔میں ہمیشہ ساتھ ہوں۔ں۔ں میری جان ہے تم دونوں میں یار۔۔۔" شہریار نے بونٹ سے ٹیک ہٹاتے کھڑے ہو کر شازمے کے سر پر ہاتھ رکھ کر مشل کو سوفٹ نظروں سے دیکھا تھا

KZwrites

"اب ٹھیک ہے۔۔۔اب آپ جا سکتے ہیں۔۔۔" مشل شازمہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے راستہ دیتے بولی تو شہریار کا قہقہہ بلند ہوا تھا

"چلو بھاگ جاؤ اندر...موسم خراب ہو رہا ہے....دھیان رکھنا میری بہن کا..." کہہ کر شہریار گاڑی کے دروازے کی طرف بڑھا تھا

KZwrites

"ہاں ہاں آپ سے تو زیادہ ہی رکھ لوں گی...خود تو ہاتھ جلا کے بھیجا ہے..." مشل نے جواب دیا تو شہریار نے شازمہ کو دیکھتے معذرت والے

انداز میں اپنا کان پکڑا تھا۔۔۔صبح کے بعد اب شازمہ کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ دیکھ کر دل کو کچھ تسلی سی ہوئی تھی

KZwrites

"میں ذرا ماما کو تو دیکھوں نا۔۔کدھر ہیں وہ۔۔۔تم نے معظم والی بات کی کوئی ٹینشن نہیں لینی۔۔سمجھ آئی۔۔۔" شہریار کے جانے کے بعد مشل شازمہ کے ساتھ اندر کی طرف بڑھ گئی تھی

KZwrites

"ن۔۔نہیں۔۔میں ٹینشن نہیں لے رہی ہوں میں صرف تھوڑا سا ریسٹ کر لوں۔۔" شازمہ پاکٹ

میں موجود فون پر ہاتھ کی گرفت بڑھاتے ہوئے

بے چینی سے بولی تھی

"ہاں ہاں تم ریسٹ کرو..." اسے روم دکھا کر

مشل خانم خاتوں کے کمرے کی طرف بڑھ گئی

تھی

KZwrites

"Apk hath ko kya hua ha،mjhy Kuch

kuch awaz arhi thi Shahryar ki...."

11:15

کمرے میں داخل ہوتے ہی دروازہ بند کر کے شازمہ نے سب سے پہلے اپنا فون نکال کر دیکھا تھا...آفتاب کی چند کالز اور ڈھیروں میسجز آئے تھے

KZwrites

"آپ کو جب بھی وقت ملے پلیز مجھے بتائیے گا میں آپکو کال کروں گا...میں انتظار کر رہا

ہوں---" 11:24 پر وائس نوٹ موصول ہوا تھا

"Are you there.....??? Apka hath ziada jala ha kya....? Please agr ap message dekh rhi hain to reply krain...." 11:45

kzwrites

"Ap hotel nahi hain kya....?" 11:50

"میں انتظار کر رہا ہوں شازمہ....مجھے آپ نے ایک موقع ضرور دینا ہے اپنی بات کہنے کا...یہ ٹھیک بات نہیں ہے...آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ آپ مجھ پر ٹرسٹ کریں گی...تو اب کریں نہ...پلیز کال پک کریں...." 12:50 پر پھر سے ایک وائس نوٹ اور مسڈ کال آئے ہوئے تھے

KZwrites

"میں آپکی خیریت جانے بغیر واپس نہیں جاؤں گا...میں تب سے آپکی بلڈنگ سے کچھ دور ہی ہوں... صرف اتنا بتا دیں کہ ہاتھ کیسا ہے آپکا...آپ کہاں ہیں... "1:20

KZwrites

"Ap mjhsy bat to krain Shazma otherwise we'll both be stuck in this hassle...." 1:25

"Apko...Shahryar nay yaqeenan mery baray main kuch na kuch btaya hoga....please give me a chance to clear my side...." 1:26

KZwrites

"Mera waqt nai guzar rha ha Shazma, every moment feels like an eternity...ap bat mat krain sirf sun lain

meri..." 1:27

"Meri subha flight ha aur agr ap bat nai krain g to airport janay tk main yahin gari main hi rahun ga..." 1:28

"Emotional blackmailing b kaam nai arahi mery....will you please listen to

KZwrites

me for once....?

1:33

KZwrites

شازمہ نے گھڑی کی طرف نظر دوڑائی تو 1:45 ہو رہے تھے...میسجز کا سلسلہ بند ہو چکا تھا اور کالز پر کالز آئے جا رہی تھیں....شازمہ نے کمرے کے بند دروازے کو دیکھ کر کال رسیو کرنا چاہی تو غلطی سے کال کٹ گئی تھی اور

اگلے ہی لمحے سکرین پر پھر سے وہی نمبر جگمگانے لگا تھا

"ہیلو..." شازمہ نے کال پھر سے رسیو کی تھی

KZwrites

"تھینک۔ک۔ک گاڈ آپ نے کال کو اٹھائی یار...کیسی ہیں۔ں۔ں..." آفتاب جو کب سے گاڑی میں ہی بیٹھا تھا،اپنی اکڑی ہوئی کمر بمشکل ہ

لاتے اٹھ بیٹھا تھا...کمر بلکل سن ہوتی

محسوس ہو رہی تھی

"میں ٹھیک ہوں....آپ وہاں سے گئے کیوں

نہیں...؟ میں تو وہاں ہوں ہی نہیں...شہریار

بھائی واپس گئے ہیں...وہ دیکھ نہ لیں آپکو....."

شازمہ پریشانی سے بولی تھی

kzwrites

"خیر ہے دیکھ لے گا تو۔۔۔کچھ نہیں ہوتا۔۔۔بلکہ میں اتنا۔ا۔ا۔ا پریشان تھا کہ اب سوچ رہا تھا شہریار کو کال کر کے بات کروں۔۔۔آپ کہاں غائب ہو گئیں تھیں تب سے۔۔۔؟ کہاں ہیں آپ۔۔۔؟؟؟ " آفتاب کے لہجے سے واضح بے چین چھلک رہی تھی

KZwrites

"آپکو کوئی حق نہیں یہ سوال کرنے کا۔۔۔مجھے شہریار بھائی کو دھوکے میں رکھ کر آپ سے

بات نہیں کرنی--- پہلے ہی بہت شرمندگی ہوئی ہے اپنے کیے کی---اور---آپ نے کہا تھا کہ صرف معمولی سی لڑائی ہے لیکن وہ تو آپکو سخت ناپسند کرتے ہیں---میں مزید اپنے بھائی کا سر آپکے سامنے جھکنے نہیں دوں گی---" شازمہ خود کو مضبوط کرتے بولی تھی ، دل تو اسی بات پر پگھل گیا تھا کہ وہ تب سے ہوٹل کے آس پاس موجود اسکے رسپانس کا انتظار کر رہا تھا

kzwrites

"تو میں اپنا سر جھکا لوں گا اسکے

سامنے۔۔بلکہ۔۔۔جھکا چکا ہوں۔۔۔میرے چہرے کا

حال نہیں دیکھا آپ نے۔۔۔؟ دیکھا ہے نا

شازمہ۔۔۔آپکے لیے ہی مار کھائی ہے اس سے

ورنہ بہت ظالم ہاتھ ہے آپکے بھائی کا۔۔بس آپ

میرا ساتھ نہ چھوڑیں۔۔پلیز۔۔آپ جیسے کہیں

گی ویسے ہی ہو گا سب۔۔شہریار کو میں منا

لوں گا،اس سے معافی مانگ لوں گا ہر بات

کی۔۔۔مجھے آپ چاہئیں ہیں بس۔۔ابھی یا کبھی

بھی۔۔میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں آپکے ع

لاوہ۔۔یہ میری ضد نہیں ہے بلکل

kzwrites

بھی۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے آپکے ساتھ زندگی گزارنی ہے شازمہ۔۔۔ہیلو۔۔؟؟؟ " آفتاب بولتے بولتے اپنی سن ہوتی کمر کو سہلاتے ہوئے گاڑی سے باہر نکل کر کھلی ہوا میں سانس لینے لگا تھا،پچھلے اتنے گھنٹوں کی بے قراری کو اسکی آواز سنتے ہی چین ملا تو دماغ بھی تھوڑا خاضر ہوا تھا

KZwrites

"آپکو کوئی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے ان سے بھی۔۔آپ کے بارے میں سب جان چکی

ہوں....اور آپ شاید.... کوئی بدلہ لینا چاہتے ہیں...شہریار بھائی کو نیچا دکھانا چاہتے ہیں..." شازمہ کی نظروں میں آفتاب کا چہرہ آیا تھا جو اس نے کنویکس مرر سے دیکھا تھا، وہ اسکا بگڑا حلیہ یاد کرتے شدت سے اپنے ہونٹ چبانے لگی تھی

KZwrites

"شکر ہے آپ نے شاید کا لفظ تو استعمال کیا۔۔اسکا مطلب آپکو کہیں نہ کہیں میری باتوں میں سچائی نظر آتی رہی ہے۔۔یہ بھی۔۔۔۔بہت ہے میرے لیے۔۔۔" کہہ کر آفتاب سڑک پر سست قدموں سے چلتے اپنی گاڑی کی بیک سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا

KZwrites

"شازمہ میرے بارے میں جو بھی جانا ہے آپ نے وہ میرا ماضی تھا۔۔۔مجھے۔۔۔کہتے ہوئے بے حد شرمندگی ہو رہی ہے لیکن میرا یقین کریں کہ جو بھی آپ نے سنا ہے شہریار سے میں اس سب

سے دور ہو چکا ہو۔۔آپ سے ملنے سے کچھ
عرصہ پہلے ہی میں نے اپنی زندگی کا طرز بدل
لیا تھا۔۔۔اور پھر اچانک آپکا ملنا ، میرے اس
فیصلے میں آخری کیل کی طرح ثبت ہو گیا
تھا۔۔آپ میرا یقین کریں میں ایک لفظ بھی
جھوٹ نہیں بول رہا۔۔۔میں چاہتا تو آپکو
امپریس کرنے لے لیے یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ
آپ کے آنے کے بعد میں نے خود کو بدلا ہے،لیکن
ایسا نہیں ہے۔۔۔کچھ واقعے آپکے سوچنے کے
انداز کو بدل دیتے ہیں،کچھ ایسا ہی میرے
ساتھ بھی ہوا تھا۔۔۔میں آپکو اپنی ہر بات بتانا

kzwrites

چاہتا ہوں شازمہ لیکن ڈر لگتا ہے کہ کوئی بات ہمارے درمیان دوری نہ بنا دے۔۔۔آپ جتنی پاک ہیں آپکو پورا پورا حق ہے کہ آپ۔۔اپنے جیسا انسان چنیں۔۔لیکن۔۔میں۔۔میرا دل چاہتا ہے کہ آپ میرے حق میں فیصلہ کریں۔۔۔میں آپ سے کوئی بڑے بڑے وعدے نہیں کر رہا لیکن میں آپ کو ہمیشہ خوش رکھوں گا یہ بات میں آپ کو یقین سے کہہ سکتا ہوں۔۔" اپنے ماضی کا ذکر کرتے بات کو مکمل کرنے کے لفظ ڈھونڈنا دنیا کا مشکل تریں امر لگ رہا تھا۔۔۔کچھ پل کہ خاموشی دونوں کے درمیان چھائی تھی

kzwrites

"شہریار نے یہ بھی کہا ہو گا کہ میں اس سے
کوئی بدلہ لینے کے لیے آپکو اپروچ کر رہا ہوں تو
ایسا بھی نہیں ہے۔۔۔میں نے آپکو کبھی غلط
نگاہ سے نہیں دیکھا نہ میں جانتا تھا کہ آپ
اسکی بہن ہیں۔۔۔میرا خدا جانتا ہے کہ میں پہلے
دن سے سچے دل سے آپ سے بات کرتا ہوں۔۔۔آپ
سن رہی ہیں نہ۔۔۔؟ مجھے احساس ہے شہریار
کبھی نہیں چاہے گا کہ۔۔۔شازم۔۔۔کے بعد۔۔۔۔پھر
سے کوئی۔۔۔میں۔۔۔لیکن میں کوئی بھی قیمت ادا

KZwrites

کرنے کو تیار ہوں آپکو پانے کے لیے۔۔۔مجھے جیسے بھی کسی کو یقین دلانا پڑا میں دلاؤں گا۔۔۔کسی کو اپنا دل تو دکھا نہیں سکتا نہ اب۔۔۔مجھ سے جو ہو سکا میں کروں گا۔۔۔لیکن آپ۔۔۔آپ کا ساتھ چاہئیے۔۔۔" اپنی دُکھتی ہوئی آنکھ کو انگلیوں سے چھوتے آفتاب نے اپنے لہجے کی لرزش کو بمشکل قابو کیا تھا۔۔۔دل ایک طرف ماضی کے ذکر پر نادم تھا تو دوسری طرف شازمہ کے دل میں اپنی جگہ ختم ہو جانے کا خوف اسے مزید ندامت میں لیجائے جا رہا تھا

KZwrites

شازم کے ذکر پر شازمہ کی آنکھوں سے یک دم آنسو بہنے لگے تھے ، نظروں میں اسکے ساتھ گزرے دنوں کی جیسے فلم ہی چل پڑی تھی ---- کسطرح وہ شادی سے پہلے اسکی تذلیل کیا کرتا تھا ، اسے اپنے سے جڑے رشتوں سے نفرت پر مجور کرتا تھا ---- کیسے وہ شادی کی پہلی رات ہی شراب پیتے اس پر ظلم ڈھاتا رہا تھا ، دل کے خانوں میں سجے سینکڑوں خواب اسی رات چکنا چور ہو گئے تھے ---- کیسے وہ ذرا سی بات

KZwrites

پر غصے میں آ کر اسکے نازک حصوں کو بھنبھور کر رکھ دیتا تھا ، کوئی آہ و پکار کام نہیں آتی تھی .... کیسے وہ اپنی ہاں میں ہاں نہ ملانے پر اسکے جسم کو بیلٹ سے مار مار کر داغدار کرتا تھا ، پھر ہمیشہ کی طرح معافی تلافی کا نہ ختم ہونے کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا

KZwrites

"آپ رو رہی ہیں...؟ شازمہ...؟ "

"میری بات تو سنیں...اچھا آپ پریشان نہ ہوں..."

"آپ....آپ ایسا کریں آپ وقت لے لیں...

"ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے اس سب کی...آپ اتنا سوچیں مت....میں آپکو اتنا الجھانا نہیں چاہتا...."

KZwrites

"آپ نے شک مجھے آزما لیں میں ساری زندگی آپکا انتظار کر سکتا ہوں..."

"جب آپ کہیں گی ہم تب ہی کوئی بات اگے بڑھائیں گے...ن...نہ میں کبھی آپکو ملنے کا کہوں گا...نہ ہی کوئی اور بات..."

"آپ روئیں نہیں پلیز...شازمہ...کچھ بولیں تو سہی..."

KZwrites

"ہاتھ۔۔۔ہاتھ درد ہو رہا ہے۔۔۔؟ یا میں۔۔میری وجہ سے۔۔۔؟ ہیلو۔۔۔؟؟ " آفتاب ٹیک ہٹا کر کھڑے ہوتے بے چینی کی انتہا کو پہنچا ہوا تھا،فون کان سے لگائے دوسرا ہاتھ گردن کی بیک پر رکھے وہ لرزتے ہوئے لہجے میں اس سے بات کر رہا تھا، اسکے ہاتھ کی تکلیف کا ذمہ دار بھی دل ہی دل میں خود کو ٹھہرا رہا تھا

KZwrites

"آپ۔۔م۔۔۔ مجھ۔۔۔سے۔۔۔۔ایسے بار بار رابطہ کر

کے۔۔۔مجھے کمزور کرنے کی کوشش نہ کریں۔ں

۔۔۔آپ بات کرتے ہیں تو۔۔۔۔تو میرا دل آپکی طرف

مائل ہوتا ہے۔۔۔لیکن۔۔۔میں۔۔۔دوبارہ سے۔۔۔۔میں

دوبارہ۔۔۔۔" شازم کو صرف سوچنا روک کر آنسو

ہچکیوں کی صورت اختیار کر گئے تھے،پورے

جسم میں جیسے وہ اذیت تازہ وہ گئی

تھی۔۔۔خوف رگوں میں سرایت کرنے لگا تھا

kzwrites

"آپ روئیں تو مت...میں آپکو کمزور بلکل نہیں کرنا چاہ رہا...صرف آپکا ساتھ چاہتا ہوں اور کچھ نہیں..." اسکے کہے الفاظ ٹھنڈی پھوار کی طرح دل پر گرتے محسوس ہوئے تھے...چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ لیے وہ مضبوط لہجے میں بولا تھا

KZwrites

"میں....صبح جا رہا ہوں واپس....آپ بھی واپس آئیں گی تو بہتر لگے گا....سوچنے کا موقع ملے

گا۔۔میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ جاتے جاتے یہ سب ہو جائے گا۔۔۔میں۔۔۔میں نے اپنے بڑے بھائی سے بات بھی کی ہوئی تھی رشتے کے لیے۔۔۔بلکہ کافی عرصے سے کی ہوئی ہے۔۔وہ جانتا ہے کہ میں۔۔۔میں انٹرسٹڈ ہوں آپ میں۔۔۔ہم تو۔۔۔" آفتاب ابھی اپنی رو میں بول ہی رہا تھا کہ شازمہ نے اسکی بات کاٹ دی تھی

KZwrites

"آپ کوئی اور لڑکی ڈھونڈ لیں۔۔۔۔مجھے اس ٹینشن میں مزید نہ ڈالیں۔۔۔میں یہ سب ہینڈل

نہیں کر سکتی...پلیز..آپکا ایسے بار بار بات کرنا مجھے کمزور کرتا ہے...میں پھر سے آپکی باتوں میں نہیں آنا چاہتی...شہریار بھائی..."

اب کی بار آفتاب نے اسکی بات کاٹی تھی

KZwrites

"اگر اسکو منا لوں ، تب تو آپکو اعتراض نہیں ہو گا نہ...ہے نا..شازمہ....؟؟ مجھے پتہ ہے آپکا دل مجھ سے جڑ گیا ہے...پلیز اپنے دل کی سنیں...شہریار کو میں منا لوں گا..."

آفتاب وقفے وقفے سے بولتے اسکے جواب کا منتظر تھا لیکن شازمہ کی طرف سے اب خاموشی چھا گئی تھی

"دیکھیں میں نے آپکو کوئی ڈھونڈا نہیں تھا۔۔۔آپ خود

مجھے ملی ہیں۔۔۔میرے لیے آب اپ سے قیمتی کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔میں آپکو کھو نہیں سکتا۔۔۔۔آپ میری ہی دلہن بنیں گی۔۔۔ابھی یا

KZwrites

"کبھی بھی----سن رہی ہیں آپ-پ-پ---؟

آفتاب اپنا لہجہ یک دم بدلتے اونچی آواز میں بولا تو شازمہ اپنی ٹرانس کی کیفیت سے باہر آئی تھی

KZwrites

"آپ-پ دھمکا رہے ہیں---" شازمہ بھی سخت آواز سے بولی تھی

"نہیں-ں-ں صرف بتا رہا ہوں---میری اتنی مجال

کہ آپکو دھمکاؤں۔۔۔؟ آپ جواب نہیں دے رہی
تھیں تو بس۔۔۔"

آفتاب نے اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے اپنی آواز
کو مدھم کیا تھا جو جذبات کی رو میں قابو
سے باہر ہوئی تھی

KZwrites

"میں جواب نہیں دوں گی تو کیا ایسے بات
کریں گے۔۔۔؟"

شازمہ کچھ پل کو اسکے لہجے سے گھبرائی

تھی

"آپ جواب نہیں دیں گی تو maximum آپکے بھائی سے مار کھا کر چلا جاؤں گا واپس ، اس سے زیادہ کیا کر سکتا ہوں.... " آفتاب اپنے ماتھے پر ہاتھ سے ہلکے ہلکے مکے مارتے خود کو کوس رہا تھا

KZwrites

"پھر خاموش ہو گئیں---؟ میں ایسا کرتا ہوں شہریار کو ہی کال کر لیتا ہوں---سیدھا اسے راضی کرتا ہوں---آپکو پھر ایک ہی بار اپنے گھر لیجا کر مناؤں گا تسلی سے---"

آفتاب بولا تو شازمہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی

""ن--نہیں---

KZwrites

"مذاق کر رہا ہوں-ں-ں ابھی یہ زخم تو ٹھیک ہو جائیں پہلے---" آفتاب نے ہنس کر کہا تو

شازمہ فون کان سے ہٹا کر سکریں کو دیکھتے واپس فون کان سے لگا کر نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی تھی

"آپکی واپسی کی فلائیٹ کب کی ہے۔۔۔؟ پچھلی ٹکٹس تو شہریار نے کینسل کروائی ہیں۔۔اب کونسی ڈیٹ ہے۔۔؟"

آفتاب گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے بولا تھا

KZwrites

"جہاں سے آپ نے کینسلیشن کا پتہ کروایا ہے

باقی بھی وہیں سے پوچھ لیں،میں کیوں آپکو

اپنے گھر کی باتیں بتاؤں..." شازمہ کچھ

ریلیکس ہوئی تھی،اسکی بات

پر آفتاب کا قہقہہ گونجا تھا

KZwrites

"مت بتائیں جی مت بتائیں.....اففف آج سارا دن

جتنا ٹینشن میں گزارا ہے،دو منٹ آپ سے بات

کر کے ریلیکس ہو گیا ہوں۔۔۔آپ بھی ریلیکس رہیں اپنا خیال رکھیں۔۔۔واپس پہنچ کر سب سے پہلے آپکے بھائی کو مناؤں گا پھر کوئی دوسرا کام کروں گا۔۔" گاڑی میں بیٹھ کر آفتاب نے ائیرپیس کانوں میں سیٹ کر کے فون سے کنیکٹ کیے تھے

KZwrites

"آپکو کم بولنا پسند ہے یا میں آپکو بولنے کا موقع نہیں دیتا زیادہ۔۔۔خود ہی بولتا رہتا ہوں نہ۔۔؟ " آفتاب نے گاڑی سٹارٹ کرتے کہا لیکن

شازمہ جواب میں کچھ نہیں بولی تھی

"چلیں کال مت کاٹیے گا۔۔۔میں ہوٹل جا رہا ہوں اپنے۔۔۔ائیرپورٹ کے لیے نکلنا ہے۔۔۔ ہوٹل تک جاتے جاتے آپکو کچھ باتیں بتاتا ہوں۔۔۔آپ صرف سن لیں۔۔۔بولیں بے شک مت۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔؟؟؟" آفتاب بول کر پھر ٹھہرا مگر اب کی بار شازمہ جان بوجھ کر نہیں بولی تھی،فون کان سے لگایا ہوا تھا

KZwrites

"ہمم۔۔چلیں آپکی خاموشی کو میں ہاں تو سمجھ لیتا ہوں لیکن کم از کم کھانس ہی دیں۔۔۔۔یہ نہ ہو میں اپنا قصہ سناتا جاؤں اور آپ نے فون سائیڈ پر پھینکا ہو۔۔۔۔اور میری باتیں سن سن کر تکیہ بور ہوتا رہے۔۔۔" آفتاب ائیر پیس کو مزید اپنے کان میں دھنساتے بولا کہ شائد اسکی سانس کی آواز ہی آجائے

KZwrites

"ہمم۔۔۔۔کچھ تو پریزینس ہے۔۔" شازمہ

مسکرائی تو آفتاب کو ائرپیس میں ہل جل

محسوس ہوئی تھی

KZwrites

"آپ شاید یہاں نہیں ہیں لیکن مجھے ہر طرف

آپ ہی محسوس ہو رہی ہیں۔۔۔۔چلیں شروع سے

بتاتا ہوں سب آپکو..." کہہ کر آفتاب نے گاڑی اسکے زیر رہائیش ہوٹل کے قریبی کافی شاپ سے گزاری تھی جہاں وہ پہلی بار ملے تھے

KZwrites

"یہ تب کی بات ہے جب میں اپنے آپ میں الجھنوں کا شکار رہتا تھا...اپنے ماضی سے جنگ لڑ رہا تھا...ایک خوف سے گزرا تھا....سب....سب بدل گیا میرے لیے اس ایک گھناؤنے واقعے کے بعد....میں آئینے میں خود سے نظر نہیں ملا پاتا تھا...بہت وقت لگا مجھے خود کو معاف کرنے

میں لیکن میں خود کو موقع دینا چاہتا تھا،اپنے
لیے۔۔۔اپنے گھر والوں کے لیے۔۔۔اپنی بھتیجیوں
کے لیے،میں سچ میں خود کو بدل رہا تھا شازمہ
اور۔۔۔جب۔۔۔جب آپکو پہلی بار دیکھا تھا نہ ک
الج میں۔۔۔تب میں کوئی کال سن رہا تھا۔۔اور
آپ وہاں مجھ سے تھوڑے فاصلے پر کھڑے اپنے
سکیچ میں رنگ بھر رہی تھیں۔۔۔پتوں میں زرد
رنگ زیادہ نمایاں تھا۔۔۔چہرے پر ایک اداسی
سی تھی۔۔۔اور۔۔۔۔آپکے سنہری بال۔۔۔آپکو تنگ
کر رہے تھے۔۔۔بار بار آپکے چہرے پر آرہے
تھے۔۔۔کافی دھوپ تھی اس دن۔۔۔آپکا چہرہ

KZwrites

بھی اتنا سرخ ہو رہا تھا۔۔۔کچھ دیر آپ یونہی

الجھتی رہی تھیں اپنے بالوں سے۔۔۔پھر۔۔۔۔آپ

نے سارے بال کھول کر انکو اکٹھا کر کے جوڑا

بنایا تھا اونچا سا۔۔۔دوپٹہ سائیڈ پر باندھا

تھا۔۔۔پھر آپ دوبارہ پینٹ کرنے لگی

تھیں۔۔مجھے آپکا چہرہ پورا نظر نہیں آرہا

تھا۔۔ایک جھلک تھی۔۔۔اور وہ ایک

جھلک۔۔۔میں کبھی بھلا نہیں پایا۔۔۔" گاڑی کو

سست رفتاری سے آئسکریم شاپ سے گزارتے

آفتاب نے گہرا سانس لیا تھا،نظروں میں وہ

منظر آیا تھا جب شازمہ کو اس نے اسی سڑک

KZwrites

کے کنارے بریسلٹ پہنائی تھی

"پھر۔ر۔ر میں آپکے پاس آکر آپکی پینٹنگ کی

تعریف کرنے ہی لگا تھا کہ آپ اچانک مڑیں

اور۔۔۔۔سارے پینٹ میری شرٹ پر لگا

دئیے۔۔۔۔یاد ہے نا۔۔۔آپ اتنا گھبرا گئی تھیں حالا

نکہ میں نے کوئی غصہ نہیں کیا تھا مگر۔۔۔شاید

آپ پہلے سے ہی کچھ ٹینس تھیں۔۔۔۔آپکے چہرے

پر پہلے سے آنسوؤں کے نشان تھے۔۔۔اداسی تھی

آنکھوں میں۔۔۔۔" سوچتے ہوئے آفتاب نے توقف

KZwrites

لیتے اسکی سانسوں کی آواز کو سننے کی
کوشش کی تھی مگر دوسری جانب مکمل
خاموشی تھی

KZwrites

"پھر آپ بعد میں آفس آئی تھیں ایکسکیوز
کرنے۔۔۔تب بھی آپ رو رہی تھیں۔۔۔بہت برا لگ
رہا تھا تب بھی مجھے۔۔۔کہ رو کیوں رہی ہے یہ
لڑکی اتنا۔۔۔ اور پھر آپ میرے بازوؤں میں بے

ہوش ہو گئی تھیں۔۔۔میں نے کچھ نہیں کہا تھا

آپکو۔۔آپ کسی پریشانی میں تھیں پہلے

ہی۔۔تب مجھے پتہ

نہیں تھا کہ

you were married

۔۔۔آپکو سچ

KZwrites

بتاؤں تو آپ جب بے ہوش ہوئیں تھیں تب وہاں

کوئی نہیں تھا۔۔۔صرف آپ اور میں تھے ۔۔۔ لیکن

ایک پل کو بھی میرے دل میں

کچھ غلط نہیں آیا تھا نہ آنا چاہئیے تھا۔۔۔آپ

مجھے بہت پیاری بہت اچھی لگی تھیں۔۔۔میں
آپکی تب بھی ویسی ہی عزت کرتا تھا اور اب
بھی کرتا ہوں۔۔۔میں ہی آپکو ہاسپٹل بھی لے کر
گیا تھا اپنی گاڑی میں،ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ آپکو
گردن پر بروزز ہیں،مجھے لگا کہ شاید آپکا کوئی
بھائی۔۔۔یا کوئی سوتیلی ماں ہو۔۔۔۔میں واپسی
کا سارا راستہ یہی سوچتا آیا تھا۔۔۔۔۔شہریار کو
پتہ ہے۔۔۔ شام میں بھابھی کی کال آئی تھی
مجھے۔۔۔۔سیم ڈے۔۔۔۔میں نے انکو بھی بتایا تھا
کہ میں آپکو پسند کرتا ہوں۔۔۔۔مجھے تب ہی پتہ
چلا کہ آپ شازم کی بیوی تھیں۔۔۔شازم کی کال

KZwrites

آئی اور وہ آپ پر ہاتھ اٹھا رہا تھا۔۔تشدد کر کے مجھے سنا رہا تھا۔۔۔میں اس وقت بھی ندامت میں ڈوب گیا تھا۔۔۔میں نے ہی شہریار کو انفارم کیا تھا۔۔میں نے ہی صندل اور شازم کی سچائی شہریار کے سامنے رکھی تھی۔۔۔میں اس دن سے آج تک آپکے لیے بے چین ہو شازمہ۔۔۔آپ سن رہی ہیں نہ۔۔؟ میں آپ سے کسی صورت دستبردار نہیں ہوں گا۔۔۔کبھی بھی نہیں۔۔۔مجھے وہ جھلک۔۔وہ کبھی نہیں بھولتی۔۔ہم مل کر ان زرد پتوں میں رنگ بھریں گے شازمہ۔۔۔آپ سن رہی ہیں۔۔۔؟؟؟ "

KZwrites

آفتاب نے دوسری بار اسے مخاطب کیا تو شازمہ جو خاموشی سے سب سن رہی تھی ، اپنی آنکھیں اذیت سے رگڑنے لگی تھی...جہاں سب منظر نظروں میں گزرتے بری یادیں تازہ کر رہے تھے وہیں آفتاب کے لفظ دل میں اترتے جا رہے تھے

KZwrites

"جی...سن رہی ہوں..." لہجہ بھیگا ہوا تھا

"مجھے پتہ تھا کہ آپ عدت میں ہوں گی اس

لیے میں نے آپ سے تب تک رابطہ نہیں کیا تھا

لیکن میں اپنے دوسرے نمبر سے روزانہ ایک

مسیج کیا کرتا تھا۔۔۔پتہ نہیں کیوں مجھے لگتا

تھا اس وقت آپکو وہ میسجز بھیجنا میرے اپنے

لیے،آپکے لیے بہت ضروری تھا۔۔۔ایک کنیکشن

تھا۔۔۔جو ہمارے درمیان تھا۔۔ آپ جب تک دیکھ

نہیں لیتی تھیں وہ میسج ، میرے دن کا آغاز ہی

نہیں ہوتا تھا۔۔ پھر ایک دن آپ مجھ شاپنگ م

KZwrites

ال میں نظر آئی تھیں... یقین کریں ان دنوں
میں اسی شش و پنج میں مبتلا تھا کہ کیسے
آپ سے اپنے نمبر سے رابطہ کروں....کیسے آپ
سے بات شروع کروں....

لیکن خود ہی اللہ نے میرا اور آپ کا سامنا کروا
دیا...مجھے بات کر کے حوصلہ ہوا....میرا یقین
بھی بڑھتا چلا گیا کہ اللہ نے ہی آپ کو میرے
لیے چنا ہے.... میں نے آپ کو ڈھونڈا نہیں ہے
میں نے آپ کو پایا ہے....میں اپنی تعریف تو
نہیں کروں گا کیوں کہ ایسا کچھ ہے ہی نہیں
لیکن....میں آپکی بہت قدر کرتا ہوں

KZwrites

شازمہ۔۔۔اور۔۔اب اپ کو خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔۔۔ یہ جو اپ کا بھائی ولن بن رہا ہے نا ہماری سٹوری کا۔۔اسکو میں سمجھا لوں گا۔۔" آفتاب کا لہجہ آخر میں پھر بدلا تھا

KZwrites

"آپ میرے بھائی کے بارے میں ایسے بات نہیں کر سکتے۔۔۔"

شازمہ فوراً بولی تھی

"یعنی کہ اگر آپ کو بولنے پر مجبور کرنا ہو تو آپ کے بھائی کی برائی کرنی پڑے گی---؟ اس کے بغیر تو آپ بالکل بولتی ہی نہیں ہیں------"

آفتاب بات کرتے کرتے مسکرایا تھا،گاڑی ہوٹل کے قریب پہنچنے پر مزید سست رفتار کر دی تھی

"شازمہ میں آپ کے پیار میں اس وقت بری

kzwrites

طرح ڈوبا ہوا ہوں یار مجھے اگنور نہ کریں ایسے۔۔۔اور یقین کریں کہ میرا پیار بڑھتا ہی جا رہا ہے آپ کے لیے،ایسا نہیں ہے کہ آپ مجھے مل جائیں گے تو میرے دل میں آپ کی قدر کم ہو جائے گی میری زندگی میں آپ کی قدر ہمیشہ بڑھنی ہی ہے۔۔۔قسم سے بولنے میں بھی اتنی مشکل پیش آ رہی ہے لیکن میں مسلسل بول رہا ہوں۔۔ آپ کو اپنے دل کا حال بتا رہا ہوں۔۔آپ مجھے کسی بھی طرح آزما لیں یار۔۔۔" آفتاب نے اپنے اکڑے ہوئے کندھے کو ذرا سا سٹریچ کرتے گردن کو دائیں بائیں موڑتے کہا تھا

kzwrites

"آپ نے بس مجھ پر ایک احسان کرنا ہے کہ
اپنے بھائی کے
سامنے کم از کم میرے حق میں بولنا ہے۔۔۔اگر
آپ ہی راضی نہیں ہوں گی تو وہ بھی نہیں
مانے گا۔۔۔ مجھے پتہ ہے کہ آپ کو میں اچھا
لگنے لگا تھا۔۔۔ چلو اچھا نہیں لیکن کم از کم اپ
مجھے کنسیڈر تو کر رہی تھیں نا۔۔ ہیلو؟؟؟
کوئی ہاں نہ تو کریں۔۔۔آپ نے رونا نہیں ہے
اب۔۔رو تو نہیں رہی نہ۔۔؟" آفتاب پھر ٹھہرا تھا

KZwrites

"میں نے۔۔آپ کی ساری باتیں سن لی ہیں۔۔۔"

شازمہ بمشکل بول پائی تھی،اسکی خوبصورت باتیں بھی آنکھیں بگھو رہی تھیں

"تو۔۔۔کیا سوچا آپ نے۔۔؟" آفتاب سانس روک کر بولا تھا ، دھڑکن بھی تھم سی گئی تھی

Kzwrites

"میں نے اپنا معاملہ اللّٰہ پر چھوڑ دیا

ہے۔۔۔جو۔۔میرے حق میں بہتر ہو گا۔۔اسی پر

میں راضی ہوں گی۔۔۔آپ۔۔۔آپ کوشش کیجئے

گا کہ مجھ سے ڈائریکٹ رابطہ نہ

کریں۔۔میں۔۔۔ایسے باتیں نہیں کرنا چاہتی مزید

آپ سے۔۔۔آپ کچھ غلط بات نہیں کرتے

لیکن۔۔لیکن یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔اللّٰہ خافظ۔۔۔"

دل پر پتھر رکھ کر کہتے شازمہ نے کال کاٹ دی

تھی

KZwrites

اپنا گزرا وقت جب بھی یاد آتا تھا دل ایک
انجانے سے خوف کا شکار ہو جاتا تھا....آفتاب
کی باتیں دل موم کر رہی تھیں دوسری جانب
شہریار کی اختیاط کرنے والی بات بھی مسلسل
دماغ میں گردش کر رہی تھی....دل کو بے
سکونی کی انتہا پر محسوس کرتے وہ فون آف
کر کے وہ وضو کرنے چلی گئی تھی اور رب کے
خضور سجدے میں گڑگرانے لگی تھی

kzwrites

"اللہ جی پلیز میرے حق میں جو بھی بہتر ہوگا

وہ کرنا وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ) میں اپنا معاملہ

اللہ کے سپرد کرتی ہوں (میں غلط راستے پر

نہیں چلنا چاہتی....میرے دل کو کسی نامحرم

کے لیے نرم مت کر...مجھ سے جو بھی غلط ہوا

ہے مجھے معاف کر دے...میں مزید کوئی دکھ

سہنے کے قابل نہیں ہوں ، میرا دل پھٹ جائے گا

اگر اب مجھے مزید کوئی تکلیف پہنچی تو...

مجھے پورا یقین ہے کہ آپ مجھے میرے صبر

سے زیادہ نہیں آزمائیں گے... اور اگر یہ شخص

میرے حق میں بہتر نہیں ہے تو مجھے استقامت

kzwrites

دے... مجھے اتنا مضبوط بنا کہ میں کسی بھی

بات کو کسی بھی کیفیت کو اپنے دماغ پر

حاوی نہ ہونے دوں....رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ

(میرے رب میں بے بس ہوں،میری مدد فرما) اور

اگر میرے لیے یہ بہتر ہے...تو بھی مجھے مت

آزمانا....میری مدد کرنا...." شازمہ اللّٰہ سے باتیں

کرتے کرتے جانے کتنی دیر سے سجدہ ریز

تھی...جائے نماز اسکے آنسوؤں سے بھیگ گئی

تھی...دروازہ ناک ہونے پر سر اٹھایا تو آنکھیں

دوپٹے سے رگڑ کر صاف کر ڈالی تھیں

KZwrites

"سوری ڈسٹرب تو نہیں کیا۔۔۔؟ ہاتھ پر۔۔۔جلن تو نہیں ہو رہی اب۔۔۔؟ میں بس طبیعت پوچھنے آئی تھی تمھاری ۔۔" دروازہ کھلنے پر مشل اسکی روئی آنکھوں میں دیکھتے مخاطب ہوئی تھی

KZwrites

"نہیں۔۔میں ابھی دوبارہ لگاؤں گی آئنمنٹ۔۔۔" شازمہ نظریں اسکے چہرے پر گاڑھے مختصر سا

بولی تھی لیکن دل اسکے یوں چیک رکھنے پر بھر سا آیا تھا

"ناراض...تو نہیں مجھ سے..." مشل ابھی بول ہی رہی تھی کہ شازمہ نے دونوں بازو پھیلاتے اسے زور سے گلے لگا لیا تھا

"مشل تم بہت اچھی ہو.و.و...بہت زیادہ..."

kzwrites

"کیا ہو گیا۔ا۔ا۔ا۔۔۔؟" مشل یک دم حیران ہوئی تھی

"تم نے مجھے۔۔۔مجھے اپنے لیے سوچنا سکھایا ہے مشل۔۔۔مجھے اب پتہ چلا ہے کہ میں تو۔۔۔سوچتی بھی نہیں تھی اپنے لیے کچھ۔۔۔مجھے سوچنا آتا ہی نہیں تھا۔۔۔نہ مجھے اللہ سے اپنے لیے کچھ مانگنا آتا تھا۔۔۔میں صرف وہی سوچتی تھی۔۔۔صرف اتنا ہی سوچتی تھی جتنا مجھے کوئی اجازت دیتا تھا۔۔۔مگر اب

KZwrites

میرا۔۔میرا دل چاہتا ہے میں اپنی مرضی کا

کچھ سوچوں۔۔۔اللہ سے دعا کروں۔۔۔میں تمھیں

بتا نہیں پا رہی اپنی یہ فیلنگ۔۔۔لیکن یہ بہت

الگ ہے۔۔میں نے تو اللہ کے سامنے بھی کبھی

کوئی خواہش نہیں رکھی تھی

مشل۔۔۔لیکن۔۔میرا دل۔۔مشل۔۔" شازمہ اس سے

الگ ہوتے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بول رہی تھی

kzwrites

"صرف سوچنا نہیں ہے شازمہ۔۔بولنا بھی اپنی

مرضی سے ہے تم نے you fate is in your

own hands

اللہ بھی انکی مدد کرتا ہے جو خود اپنی مدد
کرتے ہیں۔۔۔اپنے گرد زبردستی کا جو دائرہ
کھینچا ہوا ہے تم نے سب کو خوش کرنے کا،اسے
توڑو گی تو اس سے بھی زیادہ اچھا محسوس
کرو گی۔۔۔آفتاب زندگی میں آتا ہے یا نہیں آتا وہ
الگ بات ہے۔۔۔لیکن تم نے اپنے لیے جینا
ہے۔۔۔کسی کو اپنی زندگی کنٹرول کرنے کا کوئی
حق نہیں دینا اب۔۔۔اپنے دل کی بات کہا کرو
دوسروں سے۔۔۔نہ تم کہتی ہو نہ دوسروں کو

KZwrites

پتہ چلتا ہے کہ تمھاری بھی کوئی آواز ہے۔۔۔بولا بھی کرو شازمہ۔۔۔صرف سوچ تک محدود نہیں رہو۔۔" مشل اسکا ہاتھ تھامے اسکی آنکھوں میں جھانک کر بولی تھی جبکہ شازمہ کا ذہن آفتاب کے زندگی میں آنے نہ آنے والی بات پر ہی اٹک گیا تھا

KZwrites

"آفتاب سے۔۔۔کوئی۔۔۔رابطہ ہوا ہے۔۔۔؟" مشل نے اسے سوچ میں گم پا کر ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے خفیہ لہجے میں پوچھا تھا

"ہ۔۔ہاں ہوا تھا۔۔۔م۔۔مگر۔۔۔زہادہ۔۔۔۔بات نہیں ہوئی۔۔۔" شازمہ کا لہجہ بھی اٹک گیا تھا

"رابطہ کیسے کیا۔۔۔؟ اسکا کا فون تو شہریار کے پاس ہے۔۔۔اور۔۔۔لڑائی بھی خوب ہوئی ہے دونوں کی لیکن لگتا ہے آفتاب نے زیادہ مزاخمت نہیں کی۔۔۔شہریار کی شرٹ پر کافی سٹینز تھے مگر چوٹ کوئی خاص نہیں تھی۔۔۔کچھ بتایا اس

KZwrites

نے...؟؟ شہریار بہت ٹینس تھے کہ کہیں تم نے

کوئی پکچرز شئیر نہ کی ہوں...یا...کروز میں

کوئی...ظاہر ہے...میں بھی پریشان ہو گئی

تھی...تم اختیاط کرنا...بات کرنے میں...یہ تو

سچ ہے کہ ہم کسی کے دل کا حال نہیں

جانتے...میرا تو دل ہے کہ بس وہ سیدھا سیدھا

رشتہ بھیجے اب تاکہ گھر والے خود ہینڈل کریں

سب..." مشل بولنا شروع ہوئی تو شازمہ اسکے

ساتھ ساتھ باہر کی طرف سست قدموں سے

چلنے لگی تھی...جسم سے جیسے جان ہی نکلی

ہوئی تھی...نظروں میں پورا دن فلم کی طرح

kzwrites

چلنے لگا تھا

"شہریار بھائی۔۔۔اور کیا کہہ رہے تھے میرے بارے میں۔۔۔؟ دل تو برا ہوا ہو گا انکا مجھ سے۔۔۔میری تو پاؤں سے زمین نکل گئی تھی جب انھوں نے ہمیں باتیں کرتے سنا تھا۔۔۔کتنا عجیب لگا ہو گا انہیں کہ میں۔۔۔میں کسی سے ملی ہوں۔۔۔"

شازمہ نے جھجھکتے ہوئے پوچھا تھا

KZwrites

"تم نہ اتنا عجیب فیل کرو اب...جو ہو گیا سو ہو گیا...شہریار تمھاری سیفٹی کے لیے پریشان تھے ،آفتاب سے لڑائی جو ہے انکی...کچھ...کچھ کہا تو نہیں نہ آفتاب نے...؟تم...مجھے بھی بتا کر نہیں گئی تب...بس اسی لیے پوچھ رہی ہوں..." مشل بھی تھوڑا جھجھک کر پوچھ رہی تھی

KZwrites

"کچھ نہیں کہا...مشل وہ تو ایسی کوئی بات

نہیں کرتے...جس سے میں انکمفرٹیبل

ہوں...مگر...شہریار بھائی نے جو کچھ

کہا...مجھے بہت...دھچکا لگا ہے اس سب

سے...میں...بہت کنفیوز ہوں..." شازمہ اسکے

برابر چلتے لاونج سے بھی باہر آگئی تھی

KZwrites

"دھچکا نہ بس کچھ دیر ہی محسوس ہوتا ہے

پھر سب نارمل ہوتا جاتا ہے...سب ٹھیک ہو

جائے گا انشاءاللہ...میرا دل کہتا ہے کہ تمھارے

ساتھ کچھ برا نہیں ہو سکتا شازمہ....اتنے

مہینوں سے وہ تم سے تھوڑا بہت رابطے میں ہے

،یہاں تک بھی آیا ہے....اگر اسکے پاسٹ میں

کچھ تھا بھی تو مجھے نہیں لگتا کہ وہ اب

ویسا ہے،سچ میں پیار کرتا ہے تو ہینڈل کرنے دو

شہریار کو اسے...اور اگر اس نے اگر بیک آف

کرنا ہوتا تو تم سے رابطہ نہ کرتا دوبارہ...اسے

پتہ ہی ہے تمھارا بھائی کون ہے...خوامخواہ پنگا

نہیں لیا ہو گا....واقعی پسند کرتا ہے وہ

تمھیں...ورنہ کسے شوق ہو سکتا ہے بھلا فضول

KZwrites

میں شہریار سے پٹنے کا..." مشل اسے چئیر اپ کرتے کندھا تھپتھپاتے بولی تو شازمہ دھیما سا مسکرائی تھی

KZwrites

"اچھا ہے ہم یہاں آگئے...تم تھوڑا ایزی فیل کر رہی ہو گی....چلو بیٹھتے ہیں یہاں تھوڑی دیر....بلکہ تم بیٹھو...میں آئیمنٹ لاتی ہوں،ٹیبل پر پڑی ہے...." کہہ کر مشل اندر کی طرف بڑھ گئی تھی.....شازمہ کو اپنا دل نے حد ہلکا پھلکا

محسوس ہو رہا تھا...آسمان کی طرف دیکھتے

شازمہ نے اپنا سر کرسی کی بیک پر ٹکا کر گہرا

سانس لیا تھا...سماعتوں میں آفتاب کی باتیں

گونجنے لگیں تو آنکھیں میچ کر وہ اس آواز کو

خود سے دور کرنے کی کوشش میں اسکے

چہرے کو خود پر مزید واضح کر بیٹھی تھی

KZwrites

"آہہ---برا حال ہو گیا آج تو ٹانگوں کا چل چل کر--شازمہ کو دیکھا ہے ، سو رہی ہے مزے سے---بخار بھی اتر گیا ہے---شکر ہے فلائیٹ سے پہلے طبیعت بہتر ہو گئی----" ہوٹل روم میں داخل ہو کر مشل ہیلز اتارتے ہوئے بولی تھی، شازمہ صبح ہوٹل واپس آنے کے بعد سے باہر نہیں گئی تھی اور مشل شہریار پورا دن اپنے کام نبٹاتے رہے تھے

KZwrites

"بہت مشکل سے تمھیں کوئی چیز پسند آتی ہے مشل---مجھے بھی تھکا دیا تم نے---کبھی اپنی شاپنگ کرتے میں ایسا نہیں تھکا---" شہریار نے اسکے مقابل بیڈ پر بیٹھ کر اپنے جوتے اتارے تھے

KZwrites

"تو تھکاوٹ اتار لیتے ہیں نہ---آج لاسٹ نائٹ ہے یہاں--پھر مِس کریں گے ہم اس روم کو----"

مشل اپنی جگہ سے اٹھ کر کہنی میں اپنے

دونوں بازو خائل کر کے اسکے ساتھ بلکل جڑ کر

بیٹھ گئی تھی،چہرہ ہلکا سا اسکے کندھے سے

پیار سے مس کیا تھا۔۔۔اسے اپنی جانب متوجہ

کرنے کی کوشش کی تھی

KZwrites

"یہاں کیا اب تھکاوٹ اتارنی ہے۔۔۔۔میں اپنے روم

کو مِس کر رہا ہوں یار۔۔۔۔ادھر جا کر ہی نیند

پوری کرنی ہے اب..." شہریار جوتے پاؤں سے ایک طرف کرتے اپنے دھیان میں بولا تو مشل نے اسے سائیڈ آئی سے دیکھتے بازو اسکے بازوؤں سے ہٹا لیا تھا

KZwrites

"ویسے میں بھی بہت مس کر رہی ہوں اپنے کمرے کو...وہاں پر سو.و.و.نے کو بہت زیادہ مس کر رہی ہوں...نیند...بہت اچھی آتی تھی

وہاں پر۔۔۔میں بھی وہیں جا کر نیند پوری کروں گی۔۔۔" مشل خود کو اگنور ہوتا محسوس کر کے لفظ "نیند" پر زور دیتے بیڈ پر ٹانگیں سمیٹ کر بیٹھ گئی تھی

KZwrites

"اوہ۔۔۔سو سوری۔۔۔۔پھر تو تم مس کرتی رہ جاؤ گی کیونکہ وہاں جا کر تو میں تمہیں سونے نہیں دینے والا۔۔۔" شہریار نے وہیں لیٹ کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے خود پر گرایا تو

مشل نے جان بوجھ کر چہرے کا زاویہ بگاڑا تھا

"آپ نے آفس جانا بھی تو شروع کرنا ہے...ک

..کیسے مینج کریں گے ہم...مجھے نہیں لگتا اب

ویسا سپارک باقی رہے گا ہمارے درمیان...میری

بھی یونیورسٹی ہے اب...." اسکے قریب جانے پر

شہریار کا نوٹس نہ کرنا دل پر ہی لگ گیا تھا

KZwrites

"ساری ساری رات اپنے ایگزامز کی تیاری کر کے
سارا دن آفس میں گزارنے کی کافی پریکٹس ہے
مجھے...تم میری فکر نہ کرو...بہت آسانی سے
مینج کر لوں گا...اور سپارک اب ہی تو شروع
ہوا ہے ہمارے درمیان..." شہریار نے اسکے بال
چہرے سے ہٹاتے ٹھوڑی پر نرمی سے دانت گاڑتے
وہیں پر لب رکھے تو مشل کو اپنے وجود میں
کرنٹ دوڑتے محسوس ہوئے تھے

KZwrites

"اپنا بتا دیا ہے تو میری یونیورسٹی کا کیا۔۔۔؟؟

مجھے تو عادت نہیں ہے نہ اتنا کچھ مینج کرنے

کی۔۔۔نہ میں کمپرومائز کر سکتی ہوں۔۔۔" اپنے بـ

ـال سمیٹتے وہ بھڑک کر بولتے اس پر سے ہٹی تو

شہریار نے ایک جھٹکے میں اسے اپنے زیر کیا

تھا

KZwrites

"تھوڑا کمپرومائز کر لیا کرنا نہ۔۔۔"

"میں نے بھی تو کیا ہے نہ اتنے مہینے---"

"بلکہ سال ہونے کو آیا ہے---" گھٹنوں کے بل اس پر حاوی ہوتے، بالوں میں اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں پھنسا کر وہ اسکے چہرے پر جھکے بہت نرمی سے مخاطب ہوا تھا

KZwrites

"آپ کمپرومائز کرتے رہے ہیں۔۔۔؟" مشل کی

بھنویں یک دم تنی تھیں

"میرا مطلب۔۔۔تمھیں۔۔۔میرے ساتھ کمفرٹیبل

ہوتے وقت لگا ہے۔۔۔اور اب کمفرٹیبل ہوئی ہو

تو۔۔۔مجھے پورا فائدہ اٹھانا چاہئیے نہ تمھارا۔۔۔"

اسکی مووومنٹ کو روک کر وہ اپنے وجود کے

نیچے اسکی ٹانگوں کو آہستہ آہستہ سپریڈ کرنے

لگا تھا

kzwrites

"آرام سے۔۔۔میری ٹانگوں میں درد ہے پہلے ہی شہریار۔۔"

"سچ بتاؤ۔۔واقعی درد ہے یا بہانے کر رہی ہو۔۔۔؟ اور وزن پڑنے سے تو درد کو آرام ملتا ہے ویسے بھی۔۔" شہریار نے اسکی سبز آنکھوں کو سرخ پڑتے دیکھ کر اسکے نچلے وجود پر دباؤ مزید بڑھایا تو مشل نے اسکے بے باک عمل پر مسکراہٹ دباتے نظروں کا رخ اس سے موڑا تھا

kzwrites

"مشل کی بچی۔۔۔تم باز نہیں آتی بہانے کرنے سے۔۔۔تمھیں تو سیدھا کرتا ہوں ابھی۔۔۔" کہہ کر شہریار نے گردن کی جلد ہونٹوں میں بھرتے اسکی ٹانگوں میں مزید گیپ بنایا تھا

KZwrites

"میں کروں تو بہانہ ہے۔۔۔۔خود آپ اگنور کرتے ہیں اپنی دفعہ۔۔۔۔"

"کب کیا اگنور...؟ دو منٹ تو ہوئے ہیں کمرے میں آئے ہوئے...؟ خوامخواہ جھگڑا نہ کیا کرو، پھر پوچھتی ہو کہ میں کمپرومائز کر رہا ہوں...؟ چپ رہو بس..." اسکی شہ رگ پر زبان پھیرتے وہ نیچے کی طرف آتے اپنے دانتوں سے ہلکا سا دباتے اسکی جلد کو محسوس کرنے لگا تھا...لمحوں میں ہی اسکی گردن پر سرخی بڑھنے لگی تھی...مشل گدگرا کر اپنی گردن کو بار بار چھپانے کی کوشش میں مزید اسکے بس

KZwrites

میں ہوتی جا رہی تھی

"اچھا شہریار بس ایک منٹ۔۔۔ایک منٹ۔۔۔سچ میں بس ایک بات سن لیں۔۔" مشل اپنی گردن کو اسکے بھرپور لمس سے بچاتے بمشکل کندھے میں چھپاتے ہوئے بولی تھی

KZwrites

"بولو کیا ہے---؟" شہریار بھکی مسکراہٹ لیے

اس سے پیچھے ہٹتے پنجوں کے بل ہو کر اسکو

دیکھتے ہوئے اپنی شرٹ اتارنے لگا تھا --- وہ

صبح والے وائٹ شفون کے ڈریس میں تھی

جسکا ڈیپ نیک اور باریک آستینیں اسکو اپنی

طرف متوجہ کر رہی تھیں

KZwrites

"بولو نہ---؟؟؟ کیا کہنا ہے---میں اگنور کر رہا

ہوں۔۔؟ سپارک نہیں رہا۔۔؟ یا کچھ اور۔۔۔؟ "

شہریار نے جھک کر اسکی دونوں کلائیوں کو پکڑ کر سر کے پیچھے اپنے ایک ہاتھ کے قبضے میں کیا تھا،مشل کی سرخ ہوتی گردن اور گلاب ہوتا چہرہ دیکھ کر وہ مزید خود پر بند نہیں باندھ پا رہا تھا

ذہنی تھکاوٹ میں جسمانی تھکاوٹ شامل ہوئی تو دل اس سے سکون حاصل کرنے کو بے قرار ہونے لگا تھا

kzwrites

"کب کیا اگنور...؟ دو منٹ تو ہوئے ہیں کمرے میں آئے ہوئے...؟ خوامخواہ جھگڑا نہ کیا کرو، پھر پوچھتی ہو کہ میں کمپرومائز کر رہا ہوں...؟ چپ رہو بس..." اسکی شہ رگ پر زبان پھیرتے وہ نیچے کی طرف آتے اپنے دانتوں سے ہلکا سا دباتے اسکی جلد کو محسوس کرنے لگا

تھا۔۔۔لمحوں میں ہی اسکی گردن پر سرخی بڑھنے لگی تھی۔۔۔مشل گدگدا کر اپنی گردن کو بار بار چھپانے کی کوشش میں مزید اسکے بس میں ہوتی جا رہی تھی

"اچھا شہریار بس ایک منٹ۔۔۔ایک منٹ۔۔۔سچ میں بس ایک بات سن لیں۔۔۔" مشل اپنی گردن کو اسکے بھرپور لمس سے بچاتے بمشکل کندھے

میں چھپاتے ہوئے بولی تھی

"بولو کیا ہے...؟" شہریار بھی مسکراہٹ لیے اس سے پیچھے ہٹتے پنجوں کے بل ہو کر اسکو دیکھتے ہوئے اپنی شرٹ اتارنے لگا تھا ... وہ صبح والے وائٹ شفون کے ڈریس میں تھی جسکا ڈیپ نیک اور باریک آستینیں اسکو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھیں

"بولو نہ۔۔؟؟؟ کیا کہنا ہے۔۔میں اگنور کر رہا ہوں۔۔؟ سپارک نہیں رہا۔۔؟ یا کچھ اور۔۔۔؟ "

شہریار نے جھک کر اسکی دونوں کلائیوں کو پکڑ کر سر کے پیچھے اپنے ایک ہاتھ کے قبضے میں کیا تھا،مشل کی سرخ ہوتی گردن اور گلاب ہوتا چہرہ دیکھ کر وہ مزید خود پر بند نہیں باندھ پا رہا تھا۔۔ذہنی تھکاوٹ میں جسمانی تھکاوٹ شامل ہوئی تو دل اس سے سکون حاصل کرنے کو بے قرار ہونے لگا تھا

"گردن کے علاوہ کہیں بھی کیا کریں۔۔۔مجھے
بہت گدگدی ہوتی ہے۔۔۔پلیز۔۔۔برداشت نہیں ہوتا
سچ میں اوپر سے آپ ہاتھ بھی نہیں چھوڑ رہے۔
ے۔ے۔۔۔" مشل گردن کو مسلسل کندھے میں
گھسائے ہاتھ چھڑوانے کی تگ و دو میں ہلکان
ہوئے جا رہی تھی

"سوچ لو گردن کے علاوہ کہیں بھی کا مطلب
ہی کہیں بھی۔۔۔پھر نہ شکایت کرنا۔۔" شہریار
اسکے ہاتھ آزاد کر کے دائیں ہاتھ سے اسکی
تھائیز کو بے باکی سے گدگدانے لگا تو مشل
اسکے بھاری وجود کے نیچے بری طرح سے مچل
اٹھی تھی

"کہیں بھی کر لیں۔۔۔بس تھائیز پر اور یہاں نہ

کریں..." مشل اسکے کندھوں پر دباؤ ڈالتے اپنی ٹانگوں کے گیپ کو کم کرتے نمشکل بولی تھی

"یہاں...؟" اسے گیپ کم کرتے محسوس کر کے شہریار اس کی ٹانگوں پر وہ مکمل حاوی ہوا ہاتھ تھائیز سے اوپر کو لیجا کر لو ہینڈلز کو چھونے لگا تو مشل کی کھککھلاہٹ کمرے میں گونجنے لگی تھی،کہیں بھی اسکا لمس سہا نہیں جا رہا تھا

"یہاں بھی نہیں۔۔۔آپ جان بوجھ کر ہاتھ ایسے لگا رہے ہیں۔۔۔" اسکی انگلیوں کی معمولی سی سرسراہٹ پر بھی گدگدا کر مشل اپنے گرؤین مسل پر ہاتھ رکھتے بولی تھی

"کہیں ہاتھ ہی نہیں لگانے دو گی تو درد زیادہ ہو گا پھر۔۔۔" معنی خیز انداز میں کہتے کر اس

پر سے اٹھ کر کمرے کی لائٹس آف کرتے شہریار نے اسکا ہاتھ کھینچ کر اسکو بھی اپنے سامنے کھڑا کر لیا تھا

"آپ نارمل طریقے سے ہاتھ لگایا کریں نہ...ایسے ہلکا ہلکا سا جب ٹچ کرتے ہیں تو پھر...کچھ ہوتا ہے مجھے..." اسکے ہاتھ میں اپنی کلائی دیکھتے مشل نے نظریں بھی جھکا لی تھیں

"ادھر میں ترس رہا ہوں کہ تم ہاتھ لگاؤ اور مجھے کچھ۔ھ۔ھ ہو۔۔۔۔اور تمھارے اپنے ہی نخرے ہیں۔۔۔۔۔" شہریار نے کمر میں بازو ڈال کر اسے اپنے قریب کرتے ،اسکے ہاتھ کو اپنے سخت ہوتے وجود کے قریب کیا تو مشل نے بھنویں سکیڑ کر اسکی طرف دیکھا تھا "آپکو کیا شوق ہے۔ے۔ے۔۔۔۔"

"تم پورا کر دو نا شوق۔۔۔نارمل سا ہی ٹچ کر لو بے شک۔۔۔" اسکے بالوں کو چوم کر شہریار نے اسکی کلائی مزید اپنے قریب کی تو مشل نے ہاتھ کھینچ کر اسے مصنوعی غصے سے گھورا تھا

"آپ۔۔۔آپکا ہونٹ زخمی ہے تھوڑا۔۔۔د۔رد تو نہیں ہو رہا۔۔۔؟" بات کا رخ بدلتے مشل نے اسی ہاتھ سے اسکے ہونٹ پر اپنا انگوٹھا پھیرا تو شہریار

کی آنکھوں کی سرخیاں بڑھی تھیں...کمر میں
موجود بازو کا حصار تنگ کرتے اسکو مزید
قریب کیا تھا

"بات نہیں مانتی تم۔م..." کہہ کر شہریار نے
اسکی چھڑوائی ہوئی کلائی وہیں سے جکڑی تو
مشل کی یک دم تیز ہوتی سانسیں اور چہرے
کے اڑے رنگ اسکے لمس کو محسوس کرنے کے
لیے مزید بڑھکانے لگے تھے

"مجھے نہیں اچھا لگتا۔ا۔ا۔۔۔میں۔۔۔کوشش کرتی ہوں مگر۔۔۔میرا دل نہیں کرتا۔ا۔ا۔۔۔آپ۔۔۔غصہ نہیں کریں۔ں۔ں۔۔۔میری ٹو ڈو لسٹ میں ہے یہ۔۔۔پر ابھی نہیں۔۔۔" تیز تیز کہتے ہوئے مشل نے دونوں ہاتھ اسکی کمر کے پیچھے کرتے اپنا سر اسکے سینے پر رکھتے لاڈ سے اسے پورے زور سے بھینچ لیا تو شہریار کے سنجیدہ چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی

"رئیلی۔۔۔؟ اسکے بعد ٹو ڈو لسٹ میں اور کیا کیا ہے۔۔۔؟" ہاتھ کمر سے نیچے لیجا کر اسکے گداز حصوں کو سختی سے چھوتے شہریار ابھی بول ہی رہا تھا کہ مشل نے چہرہ اونچا کرتے اسکی آنکھوں میں جھانکا تھا

"ابھی تو اس سے پہلے والے کام بھی نہیں ہوئے۔۔۔" مشل نے شرمایا سا مسکرا کر کہا تو

شہریار کی مسکراہٹ بھی گہری ہوئی تھی "تو کرو نہ...کرتی کیوں نہیں...؟ مجھے بتاؤ سب سے پہلے کیا ہے لسٹ میں...؟ میں کرواتا ہوں خود..."

"کہ آپکو...صحیح سے کِس کروں...." بات کرتے ہوئے مشل کے چہرے کی سرخی بےحد بڑھ گئی تھی،آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر رکھنا مشکل ہوا تو نظروں کا رخ اسکے ہونٹوں کی جانب

کرتے کرتے بالآخر پلکیں بلکل ہی جھکا لی تھیں

"واٹ۔ٹ۔ٹ۔۔۔؟ کہاں۔ں۔۔۔؟ " شہریار کا اپنا چہرہ بھی اسکی بات سے خطرناک حد تک سرخ ہوا تھا ، شریر سے لہجے میں استفسار کرتے شہریار نے ٹھوڑی کو چھو کر اسکا چہرہ اونچا کیا مشل نے پنجوں کے بل تھوڑا اوپر ہوتے اسکے ادھ کھلے ہونٹوں پر اپنے نرم و نازک گلاب ہونٹ رکھ دئیے تھے۔۔۔ اسکی مسکراتی نظروں کا مرکز خود کو محسوس کرتے آنکھوں میں نمی کا جالا

سا پھیل گیا تھا لیکن ہونٹوں کی جنبش جاری

رہی تھی۔۔۔شہریار اسکے کانوں سے بال آہستگی

سے پیچھے کرتے اسے خود میں یوں محو

محسوس کر کے مسلسل ہنستا مسکراتا جا رہا

تھا۔۔۔ہاتھ کمر پر محو حرکت تھے

"ہنس کیوں رہے ہیں۔۔۔؟ صحیح نہیں کر

رہی۔۔۔؟؟ " مشل نے چند پل اسے بہت

معصومیت سے محسوس کرتے اپنے ہونٹوں پر

ہاتھ پھیرتے چہرہ اس سے پیچھے کیا تو

شہریار اسکی کمر پر بکھرے بالوں کو سہلاتے اسکی آنکھوں میں معنی خیز انداز میں جھانکا تھا

"کر تو صحیح رہی ہو لیکن شکر ہے ہونٹوں پر کر رہی ہو...میں تو سوچ میں پڑ گیا تھا کہ ٹو ڈو لسٹ اتنی وائلڈ کیسے ہو سکتی ہے تمھاری..." کہہ کر شہریار نے اسکے بھیگے

ہونٹوں کو شدت سے چوما تو مشل بات کو ذہن میں پراسیس کرتے اسکی سائید کمر پر مکوں کی بارش کرنے لگی تھی "کتنے...بدتمیز ہیں آپ۔پ۔پ...میں اسی لیے نہیں فری کرتی آپکو زیادہ..."

"ہولڈ آن-ن..." برستے مکوں کو ہاتھ میں پکڑ کر ، ہاتھ اسکی کمر کے پیچھے کرتے شہریار نے

چہرہ قدرے جھکا کر اسکے پھولے گال کو گہری شدت سے چوما تو مشل خود کو رجڈ کرتے چہرہ اس سے دور کرنے لگی تھی... نظروں کا رخ اسی فٹ شارٹ شرٹ کی جانب ہوا تو شہریار نے اسکے ہاتھوں کو مزید سختی سے گرفت میں لیتے اسے بے باکی سے اپنے سینے سے لگایا تھا

"اس ڈریس میں پیاری تو بہت لگ رہی ہو پر...اتار دو تو زیادہ پیاری لگ سکتی

ہو۔۔۔پھر۔۔۔لسٹ کے باقی کام بھی کر لیں گے۔۔۔۔"
جان بوجھ کر اسکے ہاتھوں پر گرفت ذرا سے
ڈھیلی کر کے بار بار سختی سے جکڑتے وہ اسے
مسلسل ٹیز کر رہا تھا

"میں نے نہیں لگنا کوئی آپکو پیارا۔۔۔بازو
چھوڑیں۔۔۔آپ بلکل نہیں پیار سے ٹریٹ
کرتے۔۔۔کبھی بازو میں درد ہوتا ہے مجھے کبھی
ٹانگوں میں۔۔۔" مشل کے کہتے کہتے ہی شہریار

نے اسکی کلائیاں اپنی گرفت سے آزاد کرتے ہاتھوں کو اسکی قمیض کی سلٹ کے پاس ٹھہرا لیا تھا

"تو اور کہاں ہونا چاہئیے درد۔۔۔؟ بازو اور ٹانگوں کے علاوہ۔۔۔؟؟؟" قمیض کو کمر کے پاس سے تھوڑا اونچا کر کے اسکی ملائم جلد کو اپنے گرم ہاتھوں سے چھوتے وہ بہکے سے انداز میں بول رہا تھا۔۔ہاتھ کمر کے خم پر اوپر کی جانب سرکتے قمیض کو بھی بے ترتیب کیے جا رہے

تھے...اسکے لمس پر مشل کی دھڑکن بگڑی تو کمرے کی مدھم روشنی بھی اب معنی خیز سی لگنے لگی تھی

"کہیں...ک...کہی بھی نہیں ہونا چاہئیے..." مشل چہرہ نیچے کیے اپنی قمیض کو سینے سے اوپر کو کھنچتا دیکھ کر کنفیوز ہوتے اپنے بازو خود ہی اوپر کرنے لگی تھی

"تمھیں بتاؤں کونسا درد انجوائے کرتی ہو تم۔۔۔؟؟" اسکی قمیض اتار کر بیڈ پر پھینکتے شہریار نے دونوں ہاتھ اسکے کندھوں پر بکھرے بالوں پر رکھ کر اسے اپنے سامنے بیڈ پر بٹھا دیا تھا

"کوئی نہیں بتانا۔ا۔ا۔ا۔۔۔شہریار۔۔۔؟ ایسے کچھ نہیں بولنا آپ نے۔۔۔" مشل کے چہرے پر یک دم

مسکراہٹ آئی تھی جسے اس نے اسی لمحے میں غائب بھی کر لیا تھا،نظریں شہریار کی جانب تھیں جو اپنے سب کپڑے اتار کر خود کو بلنٹلی چھوتے دائیں ہاتھ سے اسکی سٹریپ کو کندھے سے نیچے کر رہا تھا

"اچھا اسے اتارو خود۔۔۔پھر نہیں بتاؤں گا کچھ۔۔" اسکی سٹریپ کندھے سے نیچے گراتے شہریار ہاتھ کا رخ کمر پر ہک کی جانب کیے اس میں الجھتے ہوئے بولا تو مشل اسکا چہرہ

نظروں میں لیے دونوں ہاتھ پیچھے کو لیجاتے خود اسے ان ہک کرنے لگی تھی... سفید جالی کی قید سے آزاد ہوتے اسکے خوبصورت ابھاروں کو نظروں میں لیے شہریار نے کھینچ کر برا مکمل اس سے الگ کرتے،کندھے پر ہاتھ کا دباؤ ڈ التے اسے بیڈ پر گرا لیا تھا...لمحوں میں اسکے وجود کو مکمل برہنہ کرتے وہ اس پر حاوی ہوا تھا

"دل چاہ رہا تھا نہ آج...؟؟؟ " اپنے سخت منہ

زور ہوتے وجود کو اسکی قدرے نم گھرائی پر
رگڑتے شہریار اسکی ٹانگوں کو پیٹ پر ہی بینڈ
کیے اس پر حاوی ہوا تھا

"نہیں تو۔و۔۔۔آہہہ۔۔۔۔۔" مشل نے اپنی کہی بات
کے برعکس فولڈ ہوئی لیگز کو اسکی کمر کے
گرد باندھا تو شہریار کا سخت وجود اسکی گرم
گیلی گھرائی میں یک دم پھسل کر مکمل اس
میں گھل گیا تھا۔۔۔دونوں کے ادھ کھلے ہونٹ
ایک دوسرے سے چھروں پر گرم سانسوں کے

بکھرنے کا سبب بنے تھے

"Don't lie to me...."

گہری سانس بھر کر بولتے شہریار نے اسکے
وجود کی گہرائیوں میں سے خود کو مکمل باہر
نکالتے اسکی چہرے پر بکھرتے لذت کے رنگ
دیکھ کر اب کی بار پوری شدت سے اسکی نمی
کو چیڑتے خود کو اس میں پیوست کیا
تھا...کمر پر اسکی ایڑھیوں کی سخت ہوتی

گرفت پر شہریار نے اسے وجود میں خود کو سموئے ، گھسیٹ کر اسے بیڈ پر پیچھے کو کھسکایا تھا

"بتاؤ مجھے..." اسکی سائیڈ گردن کو ہونٹوں سے سختی سے چھوتے وہ اسکی گہرائیوں میں تیزی سے سمانے لگا تو مشل نے بازو اسکی گردن میں حائل کرتے اپنی آنکھیں زور سے میچی

تھیں،اسکے بھاری وجود کو اپنی تھائیز سے
ٹکڑاتے محسوس کر کے وہ پلوں میں ہی اسکے
بس میں ہو گئی تھی

"ہمم...؟ " سانسیں بوجھل ہوئے جا رہی
تھیں...اپنے سینے پر نرم گداز ابھاروں کی
جنبشوں پر بے قابو ہوتے اسکے وجود کو زیر
کیے شہریار نے ظالم جھٹکوں سے اسے
جھنجھوڑا تو مشل کی معنی خیز سسکیاں
اسکی سانسوں میں گھلنے لگی تھیں

"ہاں-ں-ں---اہہ---یہیں-ں-ں---" شہریار کی گردن کو اپنے بازو سے جکڑے مشل اپنی ٹانگوں کو مزید پھیلا کر اسکے وجود کی سختیوں کو خود میں اپنی چاہ کے مطابق شامل کرتے سکون کی انتہا کو پہنچتے ،چہرے پر ڈھیروں تاثرات لیے پسینے میں بھیگتے اسکے ہونٹوں کا لمس گردن سے سینے کی جانب ہوتا محسوس کر کے بری طرح ہانپتے یک دم بے سدھ ہوئی ہی تھی کہ شہریار نے نپل کو ہونٹوں میں بھر کر

کھینچتے وہیں اپنی ہتھیلی جمائے اسکا رخ الٹا کیا تو مشل چھوٹے چھوٹے سانس لیتے واپس مڑنے کی کوشش کرنے لگی تھی

"ڈونٹ موو..." اسکے سر پر اپنی ٹھوڑی رکھ کر ،ایک ہتھیلی سے اسکے سینے کو دباتے شہریار اپنے منہ زور وجود کو اسکی انر تھائیز پر سہلا تے سہلاتے اسکے نچلے وجود کو ہاتھ سے جکڑ کر اوپر کو اٹھاتے اس میں شدت سے سمایا تھا...اپنے بے جان ہوتے جسم میں اسے زوروں

سے گھلتے محسوس کر کے مشل اسکے بوجھ

تلے ہل بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔وہ بے باکی کی

انتہا پر پہنچتے اسے رخ بدل بدل کر جھنجھوڑ

رہا تھا۔۔۔کمرے میں جسموں کے ٹکڑانے کا شور

گونج رہا تھا

"آر۔۔آرام سے۔ے۔۔" اپنے چہرے کو بمشکل

حرکت دیتے مشل نے اسکے جاندار جھٹکوں کی

زر میں کانپتے لہجے میں کہا تھا

"کچھ نہیں۔ں ہوتا۔۔۔" اسکے کان پر بکھرے بٖ

الوں کو پوری شدت سے چومتے شہریار دونوں

ہاتھوں میں اسکے سینے کو مسلتے اسکی کمر

خود سے لگائے بھرپور جان سے اس میں آخری

جھٹکے دیتے یک دم اس سے الگ ہوا تو اپنی

کمر پر گرم سی نمی گرتی محسوس کرتے مشل

بیڈ پر اوندھے منہ ہی گر گئی تھی۔۔۔ کمر کے

بیچ و بیچ ہاتھ رکھے شہریار گھٹنوں کے بل اس

پر جھکے اسکے بکھرے جسم کو نظروں میں لیے گھرے سانس بھر رہا تھا۔۔۔ایک کمی سی تھی۔۔۔اسکے وجود میں مکمل گھلنے کی طلب نے یک دم بے قرار کیا تو اس پر سے اٹھ کر ٹیشو سے اسے صاف کرتے شہریار الماری کی طرف بڑھا تھا۔۔دو سے تین پیکٹ ہاتھ میں پکڑے وہ واپس اسکی جانب بڑھا تو مشل اوندھے منہ ہی لیٹے جھجھک کر تھوڑا سائیڈ کروٹ لینے لگی تھی۔۔نظریں شہریار کے سنجیدہ سے چہرے کی جانب تھیں جو پلاسٹک کے ریپر سے الجھتے خود کو پھر سے اسکے لیے

تیار کرنے لگا تھا۔۔اسکے ہاتھ میں اسکے وجود کو پھر سے منہ زور ہوتا دیکھ کر مشل اٹھ کر بیٹھی ہی تھی کہ شہریار نے اسے پاؤں سے کھینچ کر بیڈ کے کنارے کرتے کلائی سے پکڑ کر کھڑا کر لیا تھا

"ادھر آ جاؤ۔۔۔" بے چینی کی انتہا پر پہنچے سائیڈ ٹیبل پر پڑے اسکے فون کو پکڑ کر بیڈ پر اچھالتے شہریار نے رخ خود سے موڑ کر اسکے ہاتھ سائیڈ ٹیبل پر رکھوا کر اسے مکمل بینڈ

کرتے اپنے ہاتھوں سے اسکے ہاتھوں کو لاک کیا

تھا۔۔۔مزید کوئی بات کیے بغیر اسکے وجود کا

حصہ بنتے تیز رفتار جھٹکوں سے اسکے وجود

کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔تھائیز کی پچھلی جانب

سرخیاں مستقل ہو گئی تھیں۔۔۔اسکی کمر پر

ہاتھ سے دباؤ ڈال کر اسے اپنے مطابق

ایڈجیسٹ کرتے وہ منہ زور جھٹکوں سے اس

میں سماتے چند لمحوں میں پھر سے اس کے

وجود میں مکمل گھل گیا تھا۔۔۔دونوں ہاتھوں

سے اسکے بازوؤں سمیت مضبوطی سے جکڑ کر

وہ اس میں خود کو گھلتا محسوس کر کے اس

بار مکمل سکون حاصل کرتے آہستگی سے اس

سے الگ ہوا تھا۔۔۔مشل سائید ٹیبل کا سہارا لیتے

بمشکل اپنی ٹانگوں پر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔نظرں

یک دم ملیں تو اسے کونڈم اتارتے دیکھ کر مشل

کانوں پر آئے بال درست کرتے بلکل سیدھی ہو

کر کھڑی ہوئی تھی،نظروں کا رخ یک دم اس

سے پھیرا تھا

"مشل مجھ سے اب کنٹرول نہیں ہوتا۔۔۔میرا دل

چاہتا ہے تم میں۔۔۔تم۔۔۔" اپنی بات ادھوری چھوڑ

کر شہریار نے اسکی کمر پر دونوں ہاتھ رکھتے اسے خود سے لگایا تو مشل پوری اس پر ڈھے ہی گئی تھی

"میں تھک گئی ہوں-ں-ں---" اسکی بات ان سنی کرتے مشل اس سے لپٹنے لگی تو شہریار اسکے سر پر لب رکھتے دونوں بازو اسکے گرد حائل کرتے اسے اپنے مضبوط حصار میں لیا تھا

"لیکن سونا نہیں ہے ابھی---" اسکی کمر کو پیار سے سہلاتے شہریار نے اس کے گداز حصوں کو دبوچنا شروع کیا تو مشل مزید اسکے قریب ہوئی تھی "میرا بھی دل نہیں چاہ رہا سونے کا--شاور لیں---؟؟"

"اکیلے---؟" شہریار بے یقینی سے بولا تھا

"اکٹھے۔ے۔ے..." اسکے چہرے کو پکڑ کر پیار سے ہلاتے مشل نے اسکی ٹھوڑی کو چوما تو شہریار نے حیران سا ہوتے اسکی کمر پر بازو کا دباؤ پڑھاتے اسے خود سے لگائے ہوئے ہی لفٹ کر لیا تھا

"دھیان سے۔ے۔ے..." مشل پاؤں زمین سے اوپر ہوا میں محسوس کر کے کھلکھلا کر ہنستے اسے

سختی سے تھامے بولی تھی

"ٹو ڈو لسٹ تو بہت پیاری ہے تمھاری یار۔۔۔سب ٹاسک پورا ہو جائیں گے نہ۔۔؟" باتھروم کا دروازہ بند کرتے وہ اسے لیے شاور کے نیچے کھڑا ہوا تو اسکے چہرے پر پھیلی ایکسایٹمنٹ دیکھ کر مشل ہونٹوں پر ہاتھ رکھے اپنی مسکراہٹ دبانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

"کیا ہے۔ے۔ے ہنس کیوں رہی ہو...؟" اتاولے سے تاثرات لیے شہریار نے اپنے بالوں میں پڑتے پانی کو جھٹکتے اسے سائیڈ گردن سے ہولڈ کر کے اپنے قریب کیا تو مشل نفی میں سر ہلاتے اپنے چہرے سے پانی صاف کرتے دبا دبا سا مسکرائے جا رہی تھی "آپ اپنا فیس دیکھیں...ایسے بیہیو کر رہے ہیں جیسے کبھی کچھ کیا ہی نہیں ہم نے...اتنی سی چیز کے لیے اتنا کیا ڈیسپریٹ ہو رہے ہیں..."

"اتنی ہی معمولی بات ہے تو پکڑ لو ذرا سا..."
گھری آواز میں بولتے شہریار نے اسے اپر آرم سے ڈھیلا سا کھینچتے اسکے ہاتھ کو جان بوجھ کر اپنی جانب کیا تو مشل باقاعدہ ہنستے ہوئے چہرہ نفی میں ہلاتے اس سے دور ہوئی تھی...شاور کا پانی دونوں کو تقریباً بگھو چکا تھا

"ایویں پکڑ لوں...پھر آپکی ایسی بیچاری سی شکل کیسے دیکھوں گی..." اپنے بالوں کو سینے پر کرتے مشل اسکے سرخ ہوتے سنجیدہ سے چہرے کی طرف اشارہ کرتے ٹیزنگ انداز میں ہنستے ہوئے بولی تو شہریار خود بھی آکورڈ سا ہو کر مسکرا پڑا تھا...اسکا بھیگا جسم جس میں اب جھجھک بے حد کم تھی ،نظروں میں لیے وہ اپنے کندھوں پر گرتے پانی کو ہاتھ سے ہٹا رہا تھا

"تم بہت ٹیسٹ کرتی ہو میری پیشنس

کو۔۔۔تمھیں کسی دن سوئے سوئے ہی پکڑا دینا

ہے میں نے۔۔۔" شہریار شاور کو تھوڑا تیز کرتے

اسے کہنی سے پکڑ کر اپنے قریب کرتے بے باک

سے لہجے سے بولا تو مشل نے ہنستے ہوئے اسکا

رخ موڑ کر اسے دیوار سے لگاتے زوروں سے بیک

ہگ کر لیا تھا "ایسا کوئی نہیں کرنا۔۔ا۔ا۔ا۔ا۔ا

لڑائی ہو جائے گی پھر۔۔۔"

"خیر ہے لڑائی کی۔۔۔کونسا پہلی بار ہونی ہے۔۔۔" اسکی کھلکھلاہٹوں کی گونج میں شہریار نے اسکے بھیگے جسم کی نرماہٹ اپنی کمر پر محسوس کرتے بڑے آرام سے اسے اپنے پیچھے سے کھینچ کر مقابل کھڑا کر کے دیوار سے لگا لیا تھا

"میری مرضی کے بغیر ایسے نہیں کریں گے آپ۔۔۔" مشل گھبرا کر اپنے دونوں ہاتھ اسکی

سیمی اریکشن سے دور کرتے سینے تک لے گئی تو شہریار نے ہاتھ پکڑ کر اوپر دیوار سے لگا دئیے تھے۔۔۔آنکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑے نظروں کا رخ بہت آہستگی مگر بے باکی سے نیچے کیا تو مشل نے اسکی گرفت میں موجود اپنی کلائیوں کو ہلکا سا کھینچنے کی کوشش کی تھی

"نیند میں کیا پتہ لگتا ہے۔۔۔کون۔۔۔کس کو۔۔۔کہاں چھو لے۔۔۔" اسکے جسم کی جنبشوں کو گہری

گرم نگاہوں سے دیکھ کر شہریار نے ہاتھ مزید جکڑ کر اوپر کو کیے تو مشل اسے گھورتے ہوئے بلکل سٹل ہو گئی تھی...بال خودبخود سینے کی اطراف میں ہو گئے تھے

"ایسے میں سوؤں گی کیسے۔ے۔ے...نہیںں۔ں۔ں..." اپنے ذہن میں خیالی منظر امیجن کرتے ، مچل کر مشل اپنے ہاتھ اس سے ایک بار پھر چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی تو شہریار اسکی کلائیاں ایک ہاتھ میں مقید کیے دوسرے ہاتھ

سے اسکے ابھار پر گرتے پانی سمیت اسکو محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔شاور کی رفتار کم کر دی تھی

"بس اب تو۔۔۔خود ہی دھیان رکھنا ہے تم نے اپنا۔۔۔" مزید ٹیزنگ لہجے میں کہتے شہریار اسکے بوکھلائے سے لبوں پر جھکا تو مشل نے مصنوعی ناراضگی سے چہرہ دوسری جانب کیا تھا "ایسے تو پھر میں بھی تنگ کروں گی

آپکو...."

"اچھا...؟ کہاں رکھواؤ گی میرا ہاتھ...؟؟ "

اسکے ہاتھ آزاد کرتے شہریار نے اسکے سینے کو اپنے ہاتھوں سے بھرپور دباتے اسکے گال پر لب رکھے تھے

"میں یہ والا تنگ نہیں کہہ رہی-ی-ی..." اسکا

دھیان مکمل خود پر محسوس کرتے مشل ہاتھ اسکی کہنیوں پر رکھے کبھی اسکے سانولے ہاتھوں میں بھرے اپنے سینے کو دیکھ رہی تھی تو کبھی اسکے تپتے ہوئے چہرے کو۔

"میں بتاتا ہوں۔۔۔یہاں رکھوا لینا ہاتھ۔۔۔اور میرا کنسینٹ لینے کی بھی ضرورت نہیں۔۔۔میں سوئے ہوئے بھی مکمل تمھارا ہوں۔۔۔" ایک ہاتھ اسکے سینے پر رکھے دوسرے ہاتھ کو اسکی تھائیز کے درمیان لیجاتے شہریار نے نرم گوشوں

کو سختی سے چھوا تو مشل اسکی انگلیوں پر
مچل اٹھی تھی

"کب سوؤں میں...؟ کب میری مرضی کے بغیر
تنگ کرو گی مجھے...؟ " سینے پر ٹھہرے ہاتھ
کو آہستگی سے اوپر کی جانب کھسکاتے شہریار
نے اسے فرنٹ گردن سے ہولڈ کرتے، نیچے کی
طرف ہتھیلی سے سختی سے اسکی جلد کو سہ
لاتے تھائیز میں گیپ بنایا تو مشل نچلے لب کو
دانتوں سے کچلتے اسکے لمبے چوڑے وجود کے

سامنے سیرنڈر کر گئی تھی۔۔پانی کی برستی بوندوں میں یک دم نیا سا شور مچ گیا تھا

کچھ دیر بعد۔۔۔۔

"مجھے اب گھسیٹ کر ائیرپورٹ تک لیجائیں گے کیا۔۔؟ پاؤں دُکھ رہے ہیں میرے۔ے۔۔۔"

شہریار الماری سے کپڑے نکال کر اپنا بیگ فائنل کرتے اسکی بات سن کر پیچھے کو مڑا

تھا...مشل اپنی پیکنگ مکمل کیے بیڈ پر نیم دراز فون سکرول کرتے اپنے پاؤں ہلائے جا رہی تھی

"میں خود تھک گیا ہوں یار....آج تم مجھے مساج کر دو تھوڑا...." شہریار بیگ کھلا چھوڑے اسکے پاس آ کر سائیڈ کروٹ پر لیٹ گیا تھا

"آپ نے اب مجھ سے خدمت کروانا شروع کر دی ہے۔۔۔یہ ٹھیک بات نہیں ہے۔۔۔اپنی روٹین میں واپس آجائیں اب۔۔" بیڈ پر اوپر کو کھسک کر مشل نے اپنی ٹانگیں اسکے پاس کر دیں تو شہریار نیند سے بھری آنکھیں موند کر اپنا سر اسکے گھٹنوں کے پاس تھائیر پر رکھتے اسکی لوئیر لیگز دبانے لگا تھا

"مجھے جگا دینا پندرہ بیس منٹ تک۔۔۔شازمہ

کو بھی دیکھنا ہے۔۔۔سو جانا چاہئیے تھا

تھوڑا۔۔۔" بات کرتے کرتے شہریار سیکنڈز میں

گہری نیند میں چلا گیا تھا۔۔۔مشل نے فون

سکرین سکرول کرتے کرتے اسکے ہاتھ کی رکی

حرکت محسوس کر کے اپنی ٹانگ کو زرا سا ہلا

یا تو وہ نیند سے تھوڑا سا جاگتے ایک دم اچھے

سے اسکے پاؤں کو دباتے دباتے پھر سے نیند میں

جائے جا رہا تھا۔۔۔مشل اسکی نیند سے بری ح

الت دیکھ کر مسکراتے فون پر ٹائم دیکھتے

اسکے بالوں میں آہستگی سے ہاتھ پھیرنے لگی

تھی

"Ghanty tk niklain gy...."

"Shahryar so rhy hain..."

ایک ہاتھ سے شازمہ کو میسج بھیجتے وہ مسلسل اسکے ماتھے پر انگلیاں پھیر رہی تھی

"یہاں کر دو..." نیند میں ڈوبی آواز میں کہتے شہریار نے چہرہ اسکے فولڈ ہوئے گھٹنوں سے اوپر کو کر کے پیٹ پر رکھتے ، اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے کندھے پر رکھا تھا

"حال آپ نے میرا برا کرنا ہوتا ہے اور نیندیں خود کو آنے لگ جاتی ہیں....اب یہاں کیا ہوا ہے..." اسکے کندھے کو سہلاتے مشل نے ہلکا سا اسکے چہرے پر تھپڑ مارا تو شہریار نے سر کو

جھٹکتے اپنا چہرہ اسکے پیٹ سے سہلایا تھا

"نہیں کرو۔و۔۔۔"

"کیوں نہیں کروں۔۔۔؟ پہلے تو مزے آرہے تھے۔۔۔"

"سٹریس ہو گیا ہے یار۔۔۔" شہریار نے اسکے پیٹ پر سویٹ شرٹ کے اوپر سے لب رکھے تھے،نیند کے باجود بھی چند جھونکے لے کر دماغ بیدار ہو گیا تھا

"کس چیز کا۔۔۔؟"

"بس دماغ ایک دم بہت کچھ سوچنے لگ گیا ہے۔۔۔"

"اوہ ہو۔۔۔خوامخواہ آپ سوچ رہے ہیں جو بھی سوچ رہے ہیں۔۔۔چِل کریں۔۔۔"

"کاش تمھارے جیسا دماغ میرے پاس بھی

ہوتا۔۔۔دنیا ادھر کی اُدھر ہو جائے تمھیں سٹریس نہیں ہوتا۔۔۔" شہریار نے خود کو مزید کھسکا کر سر اسکے بازو پر رکھا تو مشل نے سائیڈ کروٹ لیتے اسکے چہرے کو اپنے حصار میں لے لیا تھا

"تو اب سیکھ لیں نہ مجھ سے۔۔۔آپکو شازمہ کی بات کا سٹریس ہے نہ۔۔؟؟ سچ میں کچھ بھی نہیں ہونا۔۔۔سب سیٹل ہو جانا ہوتا ہے۔۔۔آپ زیادہ سینسٹو ہو رہے ہیں۔۔۔میں آپکے ساتھ ہوں نہ، پرامس اب کوئی طعنہ بھی نہیں دوں گی پرانی

باتوں کا..." مشل اسکے چہرے کو بہت پیار سے چھوتے ، بال ماتھے سے نرمی سے ہٹا کر وہیں پر لب رکھتے بولی تو شہریار اسکی آغوش میں خود کو یوں پہلی بار دیکھ کر کِھل کر مسکرایا تھا

"پکا وعدہ...؟؟ آدھا سٹریس تو ایسے ہی ختم ہو جائے گا میرا..." شہریار اسکے بازو پر سیدھا لیٹے آہستگی سے پلکیں جھپکتے بولا تھا

"میرے طعنے نہ دینے سے۔۔۔؟" مشل نے اسکی بھنوؤں کو انگوٹھے سے سہلایا تو شہریار نے سکون سے آنکھیں موند کی تھیں

"نہیں۔۔۔تمھارے ساتھ ہونے سے۔۔۔"

"اتنے پیارے لگ رہے ہیں۔ں۔ں۔۔۔" مشل کو یک دم اس پر ڈھیروں پیار آیا تھا۔۔۔اسکے گال کو

چوم کر اپنا چہرہ اس سے سہلاتے مشل اپنی

ٹانگ اس پر رکھ لی تو شہریار نے آنکھیں

موندے موندے مسکرا کر اسکی تھائی پر پورا

ہاتھ سختی سے جماتے اسکی ٹانگ کو مزید

اپنی جانب کھینچ لیا تھا...چہرے پر اسکے لبوں

کا لمس پھر سے سکون کی وادیوں میں لے گیا

تھا

-----اگلے دن-------

"آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں تم تینوں کو دیکھ کر قسم سے۔۔۔فون پر تو سکون ہی نہیں آیا اتنے دن اپنے بچوں کو دیکھنے کا جو اب مل رہا ہے۔۔۔ زندگی میں پہلی بار میرے بچے مجھ سے اتنا دور گئے تھے۔۔۔" سمینہ بیگم مشک اور شازمہ کو اکٹھے گلے سے لگاتے ہوئے بولیں تھیں

" ماما میں نے تو آپ کو بہت مس کیا تھا لیکن یہ دونوں بالکل نہیں آپ کا ذکر کرتی تھیں..." شہریار ماں کے سر پر ہاتھ رکھ کر انہیں گلے سے لگاتے شرارت سے بولا تھا

"آپ اپنے نمبر بنانے کے لیے ہمارے تو کم نہ کریں..." مشل ہنستے ہوئے بولی تو شازمہ سب

کے درمیان انکمفرٹیبل سا محسوس کرتے کچا سا مسکرائی تھی۔۔۔شہریار کا بلکل نارمل سا بیہیویر ، اسکا شفیق انداز اندر ہی اندر اسے گلٹ میں مبتلا کیے ہوئے تھا

"چلو تم سب فریش ہو جاؤ،میں ناشتہ لگواتی ہوں۔۔۔سب ٹھیک ٹھاک تھے وہاں مشل۔۔۔؟ ماما تمھاری تو پھر سے اداس ہو گئی ہوں گی۔۔۔" سمینہ بیگم شہریار کی کمر تھپتھپاتے مشل سے مخاطب ہوئی تھیں

"جی تائی امی۔ی۔ی۔۔۔میں تو اتنا انسسٹ کر رہی تھی کہ میرے ساتھ ہی آجائیں۔۔۔یہاں میرے پاس رہیں۔۔۔مگر وہ سنتی ہی نہیں۔۔۔"

مشل ان سے لاڈ سے بولی تو سمینہ بیگم اسکی بات پر لیا دیا سا مسکرا کر بغیر کوئی جواب دئیے شازمہ کی طرف متوجہ ہو گئی تھیں

"میری شازمہ کو کچھ کھلایا پلایا نہیں۔۔۔؟ منہ نکل آیا میری بچی کا۔۔۔دیکھو تو سہی۔۔۔شہریار۔۔۔دھیان نہیں رکھا بہن کا۔۔۔؟"
سمینہ بیگم مشل کا کِھلتا ہوا چہرہ ایک نظر دیکھ کر شازمہ کے بجھے کمزور سے ہوئے چہرے کو دیکھ کر ماتھے پر بل ڈالے شہریار سے مخاطب ہوئی تھیں جو فون کال پر مصروف انکی بات سن نہیں پایا تھا

"نہیں نہیں کھاتی پیتی رہی ہے تائی امی

یہ...ائیر سکنیس ہے اسے...طبیعت ڈاؤن ہو گئی تھی اسکی..." مشل شازمہ کی طرف دیکھ کر اسے نظروں سے مسکرانے کا اشارہ کرتے بولی تو سمینہ بیگم مشل کے جواب دینے پر گہری سانس خارج کرتے کچن کی طرف بڑھ گئی تھیں "ناشتہ بنا رہی ہوں شازمہ...پراٹھا کھا لو گی یا سلائیس بنا دوں....؟"

"ماما اٹھ کر ناشتہ کر لوں گہ....بہت تھکاوٹ ہو

رہی ہے،ڈائریکٹ فلائٹ نہیں تھی۔۔۔قطر سٹے تھا۔۔بہت نیند آ رہی ہے۔۔" شازمہ اپنے ہی ٹرانس ماں سے نظریں چراتے وہاں سے اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھ گئی تو سمینہ بیگم شہریار کی طرف متوجہ ہوئی تھیں،جو کال اٹینڈ کر کے واپس انکی طرف آگیا تھا "تم دونوں نے کرنا ہے ناشتہ۔۔؟؟؟ یا ریسٹ کرنا ہے۔۔۔"

"ناشتہ۔۔" مشل فورا بولی تھی

"ریسٹ..." شہریار بھی اسکے ساتھ ہی بول پڑا تھا

دونوں بیک وقت بولے تو سمینہ بیگم نے مشل کے مسکراتے چہرے کو بغور دیکھا تھا

"ناشتہ...ناشتہ کرنا ہے ماما..." شہریار اپنے دھیان میں مشل کو دیکھ کر کان کھجاتے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھ گیا تھا...سمینہ بیگم

دونوں کو اتنے دنوں بعد آپس میں اتنا گھلتا ملتا دیکھ کر بہت کوشش کے باوجود بھی اچھا محسوس نہیں کر رہی تھیں

"کیسے بندے کو پیچھے لگایا ہوا ہے۔۔۔بچی بن بن کر دکھاتی ہے۔۔۔بنا لے خود ناشتہ۔۔۔۔سال ہونے کو آیا ہے چونچلے ہی ختم نہیں ہو رہے۔۔۔ماں کی ٹریننگ ہے نہ۔۔۔ایک ہم ہیں نہ خود کوئی سکھ دیکھا نہ آگے بچی کو کوئی سکھ ملا ۔۔۔اب لاڈو رانی کا ناشتہ بھی بناؤ۔۔۔" دل ہی

دل میں سوچتے سمینہ بیگم اٹھ کھڑی ہوئی تھیں

"تائی امی بلکہ بس چائے پیوں گی۔۔۔ناشتہ نہیں۔۔" مشل ان سے چائے کا کہہ کر ٹیبل کی طرف آگئی تھی

"ناشتہ کر لیتے ہیں مشل۔۔۔بھوک لگی ہے۔۔۔؟"

شہریار بھی اسکے مقابل ٹیبل پر بیٹھ گیا تھا

"لگی تو ہے پر آپ ریسٹ۔ٹ۔ٹ کرنا چاہ رہے ہیں

-ں-ں---"

مشل ٹیبل پر بازو پھیلا کر اپنا سر بازو پر رکھتے بولی تو شہریار نے اٹھتے اٹھتے اسے گال کو پیار سے کھینچا تھا "چلو میں ماما سے کہتا ہوں ناشتے کا---ریسٹ ہوتا رہے گا---"

"اسلام علیکم۔م۔م...کیسی صحت ہے آپکی..."

کچن میں داخل ہوتے ہی شہریار نے رخشندہ بی

کو سلام کرتے ماں کو مخاطب کیا تھا "ماما

ناشتہ بنوا دیں...میں نے تو کیا ہوا ہے فلائیٹ

میں...مشل نے نہیں کیا تھا..."

"بیٹے...اب مشل کو سمجھاؤ ذمہ داریاں

سنبھالے تھوڑی...آ کر ایسے لوٹ پوٹ ہونے کی

بجائے کھڑے ہو کر سب کا ناشتہ بنواتی خود۔۔۔شازمہ بھی ایسے ہی چلی گئی کہ کیا اب ماں سے کہے ناشتے کا۔۔۔تم بھی انکار کر دیتے ہو کھانے سے جب سے شادی ہوئی ہے کہ بیوی کو اٹھنا نہ پڑ جائے۔۔۔ختم کرو اب یہ لاڈ خوامخواہ کے۔۔۔نکالو رخشندہ آٹا۔۔۔پراٹھا کھائیں گی میڈم یا سلائیس۔۔۔؟ " سمینہ بیگم برا سا منہ بناتے بولیں تو شہریار ایک نظر باہر بیٹھی مشل کو دیکھتے انہیں نظروں سے رخشندہ بی کی موجودگی کا اشارہ کرنے لگا تھا

"ماما شازمہ ساری فلائیٹ بہت سِک رہی ہے ،
مشل ہی دیکھتی رہی ہے اسے...میں بھی سو
جاگ رہا تھا....مشل سارا وقت رہی ہے اسکے
ساتھ...ہو جائے گی سیٹل ،ابھی تو آئی
ہے....رخشندہ بی نے بنانا ہوتا ہے ناشتہ،کونسا
خود بنانا ہے...آپ کیوں غصے میں ہیں...؟ "
شہریار ماں کے بلکل پاس کھڑے بہت مدھم آواز
میں بات کر رہا تھا

"تو بس ایسے ہی گھومتے پھرتے رہنا ہے اس نے...؟ نہ کوئی گھر کی زمہ داری...نہ کوئی بچے کی خوشخبری...ترس گئے ہیں کہ گھر ،گھر جیسا لگے ہمیں...لوگوں کی بہوئیں بھی آتی ہیں...رونقیں لگتی ہیں...ماؤں کو آرام ملتا ہے...یہاں الٹا ہی حساب ہے...جاؤ بیٹھو...آجاتا ہے ناشتہ..." سمینہ بیگم اسکے پاس سے ہٹ کر کچن کاؤنٹر کی طرف جا کر خود ناشتہ بنانے لگیں تو شہریار بیک گردن سہلاتے ہوئے گہرا سانس بھر کر سر جھٹکتے باہر نکل آیا تھا

"اور چاہئیے کچھ بیٹے..." شہریار کو مایوس نظروں سے گھور کر سمینہ بیگم نے مشل کو مخاطب کیا تو مشل نے سر نفی میں ہلاتے چائے کا گھونٹ بھرا تھا "افففف تائی امی میں بہت کریو کر رہی تھی ایسے ناشتے کو۔و۔و۔۔۔ماما سے بھی زیادہ اچھا پراٹھا بناتی ہیں آپ۔۔لو یو۔و۔و سیریسلی۔۔اب بہت اچھی نیند آئے گی۔۔۔"

"ہمmm...چلو سو جاؤ خیر سے..." سمینہ بیگم اسکے یوں اونچی آواز میں کھل کر تعریف کرنے پر اترا کر مسکرا دی تھیں

"بابا سو رہے ہوں گے ابھی...؟ دادا جان تو گہری نیند میں ہیں..." شہریار چائے کا کپ ہاتھ میں کیے کمال شاہ کے کمرے پر ایک نظر ڈال کر آیا تھا

"ہاں فجر ہونے والی ہے...اٹھ جائیں گے
ابھی...تم نیند پوری کر لو نہ تھوڑی...پھر بابا
سے مل لینا...آفس کا دیکھ لینا کیا کرنا ہے..."
سمینہ بیگم بولیں تو شہریار سر کو خم دیتے و
ال کلاک پر نظر ڈال کر وقت کا حساب لگانے لگا
تھا...دماغ نیند سے جیسے ڈوب رہا تھا...مشل
نے اسکے ہاتھ سے چائے کا کپ پکڑ کر ٹیبل پر
رکھا تو شہریار نے کھڑے کھڑے برتن سمیٹ کر
کچن میں رکھ دئیے تھے...کچھ دیر سمینہ بیگم
سے باتیں کر کے وہ دونوں اوپر آگئے
تھے...شہریار کو اپنا دماغ مزید الجھتا ہوا

محسوس ہونے لگا تھا

"آپ اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہیں۔۔۔؟" مشل سیڑھیاں چڑھتے اسے سوچ میں کھوئے دیکھ کر بولی تھی

"ن۔۔۔نہیں تو۔۔۔نیند سے برا حال ہے بس۔۔۔" شہریار نے سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے اپنی جیکٹ

اتار کر بازو پر ڈال لی تھی

"تو آج نہ جائیں نہ آفس۔۔۔ابھی تو آئے ہیں آپ۔۔۔ایک دن سے کیا ہو جائے گا۔۔۔؟ ویسے بھی ہم جلدی واپس آگئے ہیں۔۔۔ایک دن تو ریسٹ کریں نہ۔۔۔" مشل اسکے تھکے چہرے کو دیکھتے فکرمندی سے بولتے اسکے ہمراہ کمرے میں داخل ہوئی تھی

"نہیں یار۔۔بابا آفس جا رہے ہوں اور میں بھر سویا پڑا ہوں۔۔۔اچھا نہیں لگے گا۔۔۔جلدی آجاؤں گا واپس۔۔۔تم تھوڑا سا جاگ سکتی ہو میرے ساتھ۔۔۔؟ آفس جاؤں گا تو سوجانا پھر۔۔۔"

شہریار نے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کیا تو مشل نے اسکے گلے میں بازو ڈال کر چہرے کو بہت پیار سے چوما تھا "فریش ہو جائیں پھر اگر آپ نے جاگنا ہے تو۔۔۔ایسے آنکھیں اتنی تھکی ہوئی لگ رہی ہیں آپکی۔ی۔ی۔۔۔"

"ہاں میں بس آیا پانچ منٹ میں..." شہریار کے کہتے کہتے ہی مشل نے دونوں کے فون بیڈ پر رکھتے ،الماری سے اسکی شلوار قمیض نکالی تھی

"سونا مت...اوکے..." کہہ کر شہریار باتھروم کی طرف بڑھا تو مشل اسے تھمبز اپ کرتے اپنا فون کیے بیڈ پر نیم دراز ہو گئی تھی...آنکھیں نیند

سے چور تھیں لیکن اسکا انتظار کرتے وہ مسلسل فون استعمال کیے جا رہی تھی۔۔۔خود کو زبردستی جگاتے ، فون استعمال کرتے کرتے ریسٹ کرنے کا سوچ کر آنکھیں موندیں اور چند پلوں میں ہی وہ گہرے سانس لینے لگی تھی۔۔۔وہ تھوڑی دیر بعد کمرے میں آیا تو مشل ہوش و خرد سے بے نیاز فون پیٹ پر رکھے سو چکی تھی۔۔۔لائٹ پنک گرم لانگ شرٹ اور ٹراوزر پہنے دوپٹے سے بے نیاز اسکا وجود اسی بیڈ پر دیکھ کر شہریار کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔۔۔اسے دیکھ کر زیرلب مسکراتے وہ کمرے

سے نکل گیا تھا اور کچھ دیر میں واپس آکر اپنے ہاتھ میں پکڑا بکے اس نے سائیڈ ٹیبل پر اختیاط سے رکھ دیا تھا۔۔۔ پاس پڑا کمفرٹر مشل پر ڈال کر وہ وال مرر کے سامنے کھڑا ہو کر ہاتھوں سے بال سیٹ کرنے لگا تھا۔۔۔مرر سے اسکا عکس دیکھا تھا جہاں وہ تکیے کو ہاتھوں سے جکڑے سائیڈ کروٹ لیے مزید گھرے سانس لینے لگی تھی۔۔۔اپنی آنکھیں انگلیوں سے مسل کر وہ کمرے کا دروازہ لاک کر کے ایک نظر پھولوں کو دیکھنے لگا تھا جو اس نے آتے ہی بندے سے کہہ کر منگوائے تھے

قمیض اتار کر صوفے پر رکھتے شہریار صرف شلوار اور ویسٹ پہنے اپنا فون پکڑ کر مشل کے ساتھ آ کر لیٹ گیا تھا۔۔۔گھڑی کی طرف نظر دوڑا کر فون پر گھنٹے کا الارم سیٹ کرتے وہ خود بھی گہری نیند میں چلا گیا۔۔کمرے میں ایک سکوت سا طاری ہو گیا تھا۔۔۔کچھ دیر میں یک دم ہڑبڑا کر مشل کی آنکھ کھلی تو شہریار اس سے سائیڈ کروٹ لیے گہری نیند سو رہا تھا۔۔۔اسے اتنے دیسی انداز میں سوئے دیکھ کر

مشل گہرا سا مسکرائی تھی

"میں کیوں سو گئی-ی-ی---" اپنے ماتھے پر تھپڑ مارتے مشل نے آگے ہو کر اس پر بھی کمفرٹر اوڑھ دیا تھا--- اسکو بیک سے ہگ کر کے کمر میں بازو ڈال کر ساتھ بلکل چپک گئی---شہریار نے نیند میں ہی اسکے بازو کو مزید کھینچ کر ہاتھ پر چھوٹی سے کس کر کے اپنے پیٹ پر رکھ لیا تھا

"Happy anniversary ---میری جان"

"ہیں۔۔۔؟؟ ہماری اینیورسری میں تو ابھی ہفتے
باقی ہیں۔۔۔خواب تو نہیں دیکھ رہے۔۔۔؟؟؟؟"
مشل نے اسکو مزید زور سے ہگ کر لیا
تھا۔۔۔اسکے جسم کی مخصوص خوشبو مزید
نیند کا غلبہ طاری کرنے لگی تھی

"جاگ رہا ہوں۔۔۔مجھے ابھی سیلیبریٹ کرنا تھا کچھ۔۔ واپس آنے پر۔۔اسی لیے تمھیں کہا تھا کہ سونا مت۔۔۔مگر تمھیں نیند مجھ سے زیادہ پیاری ہے۔۔۔" شہریار نے اسکے ہاتھ کو پھر سے چوم کر واپس اپنے سینے پر مخفوظ کر لیا تھا، آنکھیں موندی ہوئی تھیں،مشل کا یوں زوروں سے خود میں دبوچنا بے حد سکون دے رہا تھا

"آئی پرامس۔س۔س اب مجھے آپ سب سے

زیادہ پیارے ہیں۔۔۔۔۔سوری۔ی۔ی۔۔۔میں سو گئی
تھی پتہ ہی نہیں لگا۔۔آپ ناراض تو نہیں
نہ۔۔۔لگ تو نہیں رہے۔۔۔" مشل اوپر کو ہوتے
اسکے کان پر اپنے لب رکھتے بولے جا رہی
تھی۔۔شہریار آنکھیں موندے اسکے یوں خود پر
حاوی ہونے پر مسکرا رہا تھا

"بتائیں نہ۔۔ناراض ہوگئے ہیں کیا۔۔۔؟" مشل
اسکے کندھے کو کھینچ کر اسے تھوڑا اپنی
جانب کرتے پھر سے اسکے چہرے کو ، کان کو

گدگدانے والے انداز میں چومنے لگی تھی

"لگ رہا ہوں ناراض۔۔؟ ہمم۔۔یار نہیں کرو۔و۔و
۔۔۔" شہریار اسکے مسلسل کان پر کِس کرنے پر
کسمسایا تو مشل نے ہنستے ہوئے اسکے گال پر
شدت سے لب رکھے تھے

"کیوں نہ کرو۔و۔و۔ں۔۔۔؟"

"میں نے منانا ہے آپکو....."

"آپ نے خاص کہا تھا کہ جاگتی رہوں..." مشل تقریبا اسکے اوپر چڑھ کر بار بار اسکی گردن کو ، چہرے کو ،کان کو ہونٹوں سے آہستگی سے چھو رہی تھی

"یہ تم مجھے منا رہی ہو کہ تنگ کر رہی ہو...؟؟"

شہریار کان کو اندر سے کھجاتے کروٹ بدل کر بلکل سیدھا ہو کر بند ہوتی آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا تو مشل شرارتی ہنسی ہنستے اسکے سینے پر ٹھوڑی رکھ کر اسے دیکھنے لگی تھی

"آپ بھی ایسے ہی کرتے ہیں۔۔۔آپکو بتاؤں آپ کتنا ٹیز کرتے ہیں۔۔۔؟ " مشل اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر سر سے گزارتے تکیے پر رکھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کی گرفت کلائیوں پر سخت رکھ کر ، چہرے پر جھک کر اسکے کان پر چھوٹی

سی کس کر کے اسے کسمساتا دیکھ کر کھلکھلا کر ہنسے جا رہی تھی

"مزہ آیا۔۔۔؟ ایسے۔ے۔ے کرتے ہیں آپ بھی۔۔۔" اسکے ہاتھوں کو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے جکڑے وہ اسکے اوپر آڑھی ترچھی سی لیٹی ہوئی تھی،اسے یوں خود پر حاوی دیکھ کر شہریار سے اپنی مسکراہٹ دبانا مشکل ہو رہا تھا

"تھوڑا سا اور تنگ کرو نا۔۔۔" شہریار سیدھا لیٹے،اپنے دونوں ہاتھ اسکے نازک سے ہاتھوں کی گرفت میں دئیے نیند اور خمار بھری آنکھوں سے اسکے سرخ پڑتے چہرے کی طرف دیکھتے بولا تھا

"کیوں نہیں۔۔۔ابھی کرتی ہوں۔۔۔" مشل نے اسکے کان پر شدت سے اپنے لب رکھے تو شہریار نے گدگدا کر ہلکا سا سر کو ہلایا تھا

"یہاں نہیں۔ں۔۔۔ہونٹوں پر کرو نہ۔۔۔" شہریار کان میں الجھن سی محسوس کرتے کندھے سے کان کو مسلتے ہوئے بولا تھا

"خود تو جیسے بڑی سنتے ہیں میری..." مشل نے اسکے کان کی لو کو اپنے دانتوں میں دباتے ذرا زور سے کاٹا تو شہریار سچ میں بلبلا اٹھا تھا...اپنے ہاتھ ایک لمحے میں اسکے ہاتھوں سے چھڑواتے وہ اپنے کان کو پکڑ کر اٹھ کر ہی بیٹھ گیا تھا

"بسسسسس....نکل گئی ہوا...." مشل اسکی گود میں بیٹھے ، کندھوں پر اپنی دونوں کہنیاں رکھ اسکی گردن میں بازو خائل کر کے ہنستے

ہوئے بولی تھی،شہریار کا ستایا ہوا چہرہ بڑا

مزہ دے رہا تھا

"مشل ایسے تھوڑی کرتے ہیں یار۔ر۔ر۔۔۔"

"تو کیسے کرتے ہیں۔ں۔۔؟ "

"میں ایسے کاٹتا نوچتا تو نہیں ہوں تمھیں۔۔۔تنگ بھی اتنے پیار سے کرتا ہوں اپنی جان کو ۔۔۔" شہریار نے اسکو بازوؤں سے کھینچ کر بیڈ پر گراتے پیار سے اسکے کان کی لوؤں کو چوما تھا

"ایسے کرتے ہیں پیار سے۔۔۔" اسکے رخسار پر نرمی سے اپنی انگلیاں پھیرتے وہ اسکے کان کی لو کو سک کر رہا تھا،اسکے لمس نے پل میں مشل کو اپنے حصار میں میٹھا سا مچلنے پر مجبور کر دیا تھا

"مجھے پھولوں کی خوشبو آ رہی
ہے۔۔۔سیلیبریٹ نہیں کرنا۔۔؟ " مشل اسکو یاد
کرواتے دھیان خود سے ہٹاتے ہوئے بولی تھی

"کرنا ہے۔۔۔وہ پڑا ہے گفٹ تمھارا۔۔پکڑ کر لاتی
ہو۔۔؟؟؟" شہریار نے نرمی سے اسکو اپنی
بازوؤں کی گرفت سے آزاد کرتے سائیڈ ٹیبل کی

طرف اشارہ کیا تو مشل بیڈ پر کرول کرتے بکے اور گفٹ بیگ لے کر اسکے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی

"یہ اینیورسری کے لیے---؟؟؟" مشل فلاورز کو اپنے چہرے سے مس کر کے مسکراتے ، خود ہی گفٹ بیگ سے باکس نکال رہی تھی

"ہم۔۔م۔م۔۔۔نہیں۔۔۔اینیورسری تو بس ایسے ہی کہہ دیا تھا۔۔یہ بس۔۔۔ اپنے بیڈ روم میں واپس آنے کے لیے۔۔اٹس سو سپیشل فار می۔۔۔"

شہریار اسکے چہرے کو بغور دیکھتے مسکراتے چہرے سے اپنی انگلیاں مس کرتے گہری سی آواز میں بولا تھا

"اوہ مائے۔۔۔یہ کب لیا۔۔۔؟؟؟؟ اٹس سو پریٹی۔ی۔ی۔۔۔جلدی سے پہنا دیں مجھے۔ے۔ے۔۔۔" مشل

خوبصورت سا نیکلیس باکس سے نکال کر اسکی طرف بڑھا کر اپنا رخ اس سے موڑتے بولی تو شہریار اسکے بال گردن سے ہٹاتے اس کو نیکلس پہنانے لگا تھا

"مجھے یہ بتاؤ کہ اینیورسری پر کیا چاہیے تمھیں۔۔۔پھر تمھارا برتھ ڈے بھی آجائے گا کچھ دن بعد۔۔۔خود ہی بتا دو جو بھی چاہئیے۔۔۔دکھاؤ کیسا لگ رہا ہے۔۔۔" شہریار نے ہلکا سا اسکے کندھے کو چھوا تو مشل رخ موڑ

کر بلکل اسکے سامنے بیٹھ گئی تھی

"I'm considering this for our

anniversary gift....

اور نہیں چاہئیے کچھ....یہ بہت پیارا ہے۔ے۔ے

.... آپ بتائیں مجھے آپکو کیا گفٹ دوں

"میں...ہمیشہ آپ مجھے دیتے ہیں گفٹس....

مشل نظریں اپنے نیکلس سے ہٹا کر اسکے بازو

کو پکڑ کر پیار سے بولی تھی

"تم۔۔۔ہو تو میرا گفٹ۔۔۔" شہریار نے تھوڑا جھجھک کر کہا تھا

"نہیں نہ۔۔۔مجھے بتائیں پلیز۔۔۔یا چلیں میں سرپرائز دوں گی آپکو۔۔۔میں۔۔۔" مشل کی بات شہریار نے اچانک کاٹ دی تھی

"اممم۔۔۔گفٹ تو چاہیے مجھے۔۔۔تم سے۔۔۔لیکن ڈرتا ہوں تم انکار نہ کر دو۔۔۔" شہریار اسکی ہتھیلی کو نرمی سے سہلاتے اسکی آنکھوں میں جھانکا تھا،دل کی دھڑکن یک دم تیز ترین ہو گئی تھی

"زیادہ مہنگا ہے۔۔؟" مشل پریشانی سے بولی تھی

"ہاں۔۔۔بہت۔۔۔۔" شہریار نے خود کنفیوز ہوتے اسکی ہتھیلی پر انگوٹھے کا دباؤ بڑھا دیا تھا

"کتنا مہنگا ہے۔۔۔اور کہاں سے ملے گا۔۔۔؟ کیا چیز ہے۔۔۔؟ کوئی برینڈ ہے۔۔۔؟ " مشل پوری توجہ سے اس سے بات کر رہی تھی

"وہ-----"

"کہیں-ں-ں سے نہیں ملے گا----"

"تم ہی مجھے دے سکتی ہو بس---"

"آئی مین---"

"ایک پیارا سا بے بی۔۔۔اپنے جیسا۔۔۔" شہریار اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ٹھہر ٹھہر کر بولتا جا رہا تھا اور مشل کے کِھلے ہوئے چہرے کے رنگ بدلتے جا رہے تھے

"یار۔ر۔ر۔۔۔" مشل نے روہانسا سا چہرہ بناتے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا تھا

"کیا ہوا۔ا۔ا۔ا۔۔؟؟ میری طرف دیکھو مشل۔۔۔"
شہریار نے اسکے تاثرات بخوبی محسوس کرتے
نرمی سے اسکے ہاتھ چہرے سے ہٹانے کی
کوشش کی تو مشل نے آگے کو بڑھ کر اپنا سر
اسکے کندھے پر رکھ کر چہرہ اسکی گردن میں
چھپا لیا تھا

"شہریار میں نے نہیں۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے یہ بی
نہیں چاہیئے۔۔۔میں۔۔۔میں نے آپکو بتایا تھا پہلے
ہی۔۔۔" مشل اسکی گردن میں چہرہ چھپائے

بوکھلائے انداز میں بول رہی تھی

"اچھا چہرہ تو میرے سامنے کرو....صرف بات کر رہا ہوں تم سے...اور تم نے کہا تھا کہ ابھی نہیں چاہئیے....یہ تو نہیں کہتے نہ کہ چاہئیے ہی نہیں..." شہریار نے پیار سے اسکو گردن سے کھینچ کر اسکا چہرہ اپنے سامنے کیا

"ہاں۔ں وہی۔۔۔ابھی نہیں چاہئیے۔ے۔۔۔میں خود
ابھی چھوٹی ہوں۔۔۔میں نہیں لے سکتی ایسی
ذمہ داری۔۔۔میں کیسے کروں گی۔۔شہریار۔ر۔۔"
مشل کی جیسے جان پر بن گئی تھی

"کالم ڈاون یار۔۔۔میں تمھارے ساتھ مل کر سب
کروں گا یار۔۔تمھیں اکیلے تھوڑی ساری ذمہ
داری دے دینی ہے۔۔۔تم کیوں اتنا پینک کر رہی
ہو۔و۔و۔۔۔ہم صرف بات کر رہے ہیں۔۔۔۔" شہریار

نے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں بھر کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا

"میری یونیورسٹی سٹارٹ ہونی ہے اب...شہریار یہ تو پاسیبل نہیں ہے....مجھے سوچ کر بھی عجیب لگ رہا ہے...میں تو ایسے گھر ہی رہ جاؤں گی...میرا کیرئیر..." مشل رو دینے کے قریب تھی،یک دم دماغ ماؤف سا ہو گیا تھا

"اچھا اچھا ریلیکس...سب سوچ سمجھ کر
کریں گے یار ہم...تم خود کو ریلیکس
رکھو...یونیورسٹی میں ٹائم ہے ابھی...."

"کہاں-ں-ں-ں ٹائم ہے شہریار....؟ مجھے
manipulate نہیں کریں-ں-ں۔ ایسے...دو ماہ
ہی ہیں بس یونیورسٹی میں
....اتنے میں یے بی تو نہیں آسکتا یار ...آپ...آپ

مجھے ایسے فورس نہ کریں نہ ہی میں آپکی باتوں میں آ کر اتنا بڑا سٹیپ لوں گی۔۔۔۔میری طرف سے صاف انکار ہے۔۔۔ A big No مشل "۔۔۔ اسکی بات سے ٹینشن میں آ کر سخت بولنے لگی تھی

"میں کب فورس کر رہا ہوں یار۔۔۔فورس ہی کرنا ہوتا تو بات کیوں کرتا تم سے۔۔۔؟؟؟ " شہریار کے ماتھے پر بھی بل نمودار ہوئے تھے

"کرنا بھی نہیں فورس---مجھے ابھی بے بی نہیں چاہیے--اینڈ دیٹس فائنل---- I am only 19آپ ایسے سوچ بھی کیسے سکتے ہیں----" وہ اسکے سامنے سے ہٹ کر ایک طرف بیٹھ گئی تھی

"مشل جب ڈلیور ہو گا بے بی تب تم 20 کی ہو

گی اور ٹھیک ہے اتنی ایج۔۔۔میں تمھارا خیال

رکھوں گا یار۔۔۔جسٹ اِن کیس بات کر رہا

ہوں۔۔۔۔آئی ایم ناٹ فورسنگ یو۔۔۔اٹس جسٹ کہ

میں 28 کا ہو گیا ہوں۔۔۔میرا۔۔۔دل چاہ رہا ہے

کہ۔۔۔ہماری فیملی۔۔۔ہم۔۔۔" شہریار اسکا ہاتھ اپنے

ہاتھوں میں لے کر بولتے بولتے اسکی تیز نظروں

پر تھوڑا اٹکنے لگا تھا

"تو آپکو اپنی ایج فیلو سے شادی کرنی چاہیے
تھی پھر...میں ابھی اس خواہ مخواہ کی
مصیبت کو مول نہیں لے سکتی....آپ نے مجھے
اتنا ٹینشن میں ڈال دیا ہے نہ قسم سے....میرا
دل خراب ہونے لگ گیا ہے سوچ کر
ہی... Anxietyہو رہی ہے مجھے...د...دور ہو
جائیں..." مشل بات کاٹتے اسکا ہاتھ جھٹک کر
بولی تھی

"بات آرام سے کرنے کی عادت ڈالو مشل۔۔۔اتنی بھی چھوٹی نہیں ہو تم جو سمجھ نہ آئے کہ بات کیسے کرنی ہے۔۔۔سوخ سمجھ کر بولا کرو۔۔۔" کہہ کر شہریار اسکے پاس سے اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ کر آفس کے کپڑے نکال کر sort کرنے لگا تھا،ماتھے کے بل مزید گہرے ہوگئے تھے۔۔۔دل یک دم مزید بجھ سا گیا تھا۔۔۔نیند تک آنکھوں سے غائب ہو گئی تھی

"اب آپکی بات نہیں مانی تو آپ ایٹیٹیوڈ دکھا
کر آفس جا رہے ہیں۔۔۔یہ کیا بات ہوئی۔۔۔؟ "
مشل بیڈ سے اتر کر اسکے ہاتھ سے ہینگر کھینچ
کر بولی تھی،اسکا اپنا چہرہ بھی پریشانی کی
زد میں تھا

"بات سے اتفاق نہ کرنا الگ چیز ہے اور فضول
بولنا الگ چیز ہے۔۔۔بات نہیں مانتی تو اپنا
opinion دو بس۔۔۔میں تم سے زبردستی تو

نہیں کر رہا تھا کوئی...تمھارا یہی بیہیویر رہا تو
میں تم سے اپنے دل کی کوئی بات نہیں کیا
کروں گا..." کہہ کر شہریار نے ہینگر اس سے
واپس پکڑ لیا تھا

"زبردستی نہیں کر رہے...لیکن....پریشرائز تو کر
رہے ہیں نہ...اس دن بھی آپ کسی کی بچی کو
اٹھا لائے تھے جان بوجھ کر...مجھے تب ہی
سمجھ آگیا تھا کہ کیا چل رہا ہے آپکے دماغ
میں...آپ نے کل بھی مجھے...ایسی بات کی

تھی باتوں میں...کہ آپ سے کنٹرول نہیں ہوتا...آپ ایسے...بار بار کچھ نہ کچھ...کہہ کر...مجھے انڈر پریشر کر رہے ہیں....میں...."

اسکی کہی آخری بات پر عجیب سا محسوس کرنے کے باوجود غیر خاضر دماغ سے اپنی رو میں بولتے وہ شہریار کے کلائی سے پکڑنے پر خاموش ہوئی تھی

"چپ ہو جاؤ۔ؤ۔ؤ...اگر اب تم نے مزید اپنی زبان سے کوئی فضول لفظ نکالا تو...بلکہ میں

یہاں کھڑا تم سے بات کر ہی کیوں رہا ہوں۔۔۔بیٹھو تم یہاں اور جو مرضی سوچو۔۔۔"

اسکی کلائی نرمی سے چھوڑ کر سر جھٹکتے وہ باتھروم کی جانب بڑھ گیا تھا

"آپ ایسے ایٹیٹیود دکھا کر اپنی بات نہیں منوا سکتے۔ے۔ے۔۔۔" مشل اسکے پیچھے گئی تو شہریار نے اسے دیکھتے ہوئے دروازہ بند کر دیا تھا

"یہ کہا بدتمیزی ہے...میں بات کر رہی ہوں آپ سے۔ے۔ے..."

وہیں کھڑے دروازے کو گھورتے وہ قدرے اونچی آواز میں بولی تھی لیکن کچھ لمحوں میں ہی شاور کی آواز آنے لگی تو مشل گہرے سانس بھرتے پیچھے کو قدم لیتے دیوار سے لگ کر کھڑی ہو گئی تھی...ذہن میں اسکی خواہش کو دہراتے غصے میں اپنی گردن میں موجود نیکلس کو اتار دیا تھا

"میری اپنی مرضی ہوتی تو میں شادی بھی نہ کرتی اتنی جلدی...بابا آپ نے کیوں...کیوں مجھے یہاں چھوڑا..." وہیں کھڑے کھڑے وہ خود کو شیشے میں دیکھنے لگی تھی... آنکھوں سے آنسو بہہ کر اسکے گالوں سے ہوتے گردن تک آگئے تھے

"دل چاہتا ہے ہماری فیملی ہو..." شہریار کے لفظ کانوں میں گونجے تھے...خود کو سادہ سی ڈریس میں دیکھ کر یونہی شیشے کے سامنے کھڑے وہ خاموش آنسو بہائے جا رہی تھی...باتھروم کا دروازہ کھلا تو مشل اپنی آنکھیں صاف کرتے نیکلس وہیں تکھ کر مرر سے ہٹ کر صوفے پر اپنا سر تھام کر بیٹھ گئی تھی....مرر میں بال سیٹ کرتے شہریار ڈریسنگ ٹیبل پر ہڑا اسکا نیکلیس دیکھ کر ایک نظر اسکی جانب دیکھا تھا

"صرف بات کرنے پر ایسا ری ایکشن۔۔۔حد ہے۔۔۔اتنے پیار سے بات کر رہا تھا۔۔۔پہلے بھی اسکی مرضی کو اہمیت تھی اب بھی پوچھ ہی رہا تھا۔۔پتہ نہیں کب امپوز کیا ہے میں نے۔۔۔"

شہریار اپنے کف لنکس بند کرتے گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا

"اب روئے جا رہی ہے پاگل۔۔۔میں بھی تو ہرٹ ہوا

ہوں..." مشل کی سوں سوں کی آواز یک دم تیز ہوئی تو شہریار نے بے اختیار ہو کو اسکی طرف مڑ کر دیکھا تھا...نظر ملنے پر مشل نے غصے سے اسے گھورتے پاس پڑا فون اٹھا کر سکرول کرنا شروع کر دیا تھا...اسکی بھیگی پلکیں دیکھ کر شہریار کے ماتھے کے بل کم ہوئے تھے,بہت مدھم سی مسکراہٹ بھی آئی تھی جسے اس نے فوراً زائل کر دیا تھا...چہرہ اس سے موڑ کر سائیڈ ٹیبل سے اپنا فون گاڑی کی کیز اٹھا کر کمرے سے باہر نکلنے لگا تو مشل نے اسکے اگنور کرنے پر جل بھن کر صوفے کا کشن

اٹھا کر اسکی جانب اچھالا تھا

"یہ کیا تھا مشل...؟ وہ ذرا سی مسکراہٹ پھر سے ماتھے کے بلوں میں بدل گئی تھی

"What is this behavior Mashal...????"

شہریار فرش سے کشن اٹھا کر اسکے سر پر کھڑا ہوا کر باقاعدہ غرایا تو مشل صوفے پر بیٹھے بیٹھے ہونٹ بھینچتے اسے گھورے جا رہی تھی

"آنکھیں نہ دکھاؤ مجھے،بات کا جواب دو۔و۔و

۔۔۔" کشن اسکے پاس صوفے پر پھینکتے شہریار

کی آنکھیں بھی برابر شعلہ بار ہوئی تھیں

"کیا جواب دوں۔۔۔؟ آپ اس لیے جلدی واپس لا

ئے تھے۔۔۔؟ اس لیے نیکلس دیا تھا بغیر کسی

وجہ کے۔۔۔؟ رہنے دیتے وہیں مجھے پھر۔۔اتنے دن

بعد گھر آ کر آپ خوامخواہ مجھ سے لڑائی کر کے اب آفس جا رہے ہیں۔۔۔جان بوجھ کر آپ مجھے ایسی سیچوئشن میں ڈالتے ہیں کہ میں یہ سب کروں۔۔۔آپ ٹھیک نہیں کر رہے۔ے۔ے ۔۔۔۔مجھے۔۔۔بہت غصہ آرہا ہے۔ے۔ے۔ے۔۔۔" مشل اسکی غصے سے بھری نظریں دیکھ کر بھیگے لہجے میں بولی تو شہریار نے آئی رول کرتے اسکو بازو سے پکڑ کر اپنے مقابل کھڑا کیا تھا

"میں۔ں۔ں آرام سے بات کر رہا تھا۔۔۔تم اوور

ایموشنل ہوئی ہو۔۔۔ٹھیک ہے تم نے جو لنک کیا
باتوں کو،تم ضرور ایسا محسوس کر رہی ہو گی
پہلے سے اور۔۔۔سچ بولوں تو واقعی میرا دھیان
اس طرف تھا کچھ دنوں سے۔۔۔لیکن یار ہمیشہ
harsh لہجہ استعمال کرنا ضروری ہوتا
ہے۔۔۔؟؟؟"

"مشل نہ کیا کرو ایسے۔۔۔تم ویسے بھی منع کر
دیتی تو زبردستی تو نہیں ہو جانی تھی
تمھارے ساتھ۔۔۔"

"اب یہ چیزیں اٹھا کر مار رہی ہو مجھے... مشل کیا ہوتا جا رہا ہے تمھیں...؟؟ میں تمھیں چھونے میں بھی اختیاط کر رہا ہوں اب....اور تمھارا غصہ بڑھتا جا رہا ہے....کب عقل آئے گی تمھیں....؟ " شہریار بازو پکڑے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کبھی سخت اور کبھی نرم لہجے سے بول رہا تھا،اسکی باتوں سے نرم پڑتے مشل نظریں جھکائے آنسو بہا رہی تھی

"ہاں جی۔۔۔؟؟؟؟ اب کیا چاہ رہی ہو۔۔۔؟؟؟ آفس جانے سے پہلے صلح کرنی ہے۔۔؟ ہاں۔۔؟ صلح ہی صلح ہے بھئی۔۔۔تم میرے صرف ایک چھوٹے سے ایموشنل مونسٹر ہو۔۔اور کوئی بات نہیں ہے۔۔۔" شہریار اسکو خاموشی سے نظریں جھکائے کھڑا دیکھ کر لہجہ مکمل نرم کرتے دوسرے ہاتھ سے اسکے گال کو چھوتے بولا تو مشل نے ایک پل کو نظریں اٹھا کر اسکو دیکھا اور اگلے ہی لمحے اسکے سینے لگ کر شدت سے اسکو اپنے بازوؤں کے حصار میں لے لیا تھا

"مجھے آپ ڈرایا نہ کریں ایسے باتیں کر کے۔ے

...میں نے بس آپکے ساتھ رہنا ہے...مجھے نہیں اور کچھ چاہئیے ابھی..."

"اچھا شرٹ تو خراب نہ کروو.و.و.و....سلوٹیں پڑ جائیں گی.ی.ی...." شہریار بے اختیار ہو کر بولا تو مشل دانت پیستے فوراً اس سے الگ ہو گئی تھی

"شرٹ بدل نہیں سکتی تھی...؟ آپ میں کوئی

ایموشنز ہیں ہی نہیں...جا رہی ہوں میں..."

غصے اور ناراضی سے اسکو گھورتے پاؤں زور

سے پٹختے کمرے سے نکل گئی تھی...تیزی سے

سیڑھیاں اترتے وہ شہریار کو اپنے پیچھے اس

سے بھی تیز رفتار سیڑھیاں پھلانگتے دیکھ کر

تقریباً بھاگتے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گئی تھی

"پھر۔ر۔ر ناشتہ کرنے لگی ہو....؟؟؟ بس کرو دو

گھنٹے پہلے کافی کھایا ہے تم نے...طبیعت نہ خراب ہو جائے...." شہریار کچن میں داخل ہوتے بولا تو مشل نے اپنے بازو اوپر کرتے آنکھوں کو زوروں سے پونچھا تھا

"چائے بنانے لگی ہوں...سر درد ہو گیا ہے میرا بہت سخت آج...." مشل اسکی طرف دیکھے بغیر بولی تھی

"میرے لیے بھی بنا دو آدھا کپ فٹافٹ...میرا سر
درد تمھارے سر درد سے کئی گنا زیادہ خطرناک
ہے..." طنزیہ لہجے میں کہتے شہریار ٹیبل پر
اپنی کیز اور فون رکھ کر وہیں بیٹھ گیا تھا،
نظریں مشل کی جناب تھیں جس کا گرم جوڑا
شکنوں سے بھرا ہوا تھا،بالوں کے ڈھیلے سے
جوڑے میں الجھے ہوئے بال مقید تھے

"کسی عقلمند لڑکی سے بنوا لیں۔۔۔" مشل پین چولہے پر رکھتے اسکی طرف دیکھ کر بولی تھی ۔۔۔آنکھیں اب خشک تھیں

"مشل ایسے بات نہیں کرتے شوہر سے۔۔۔۔۔۔چائے کیا، مکمل ناشتہ بنا کر دو اسے۔۔۔مہینے بعد آفس جا رہا ہے میرا بچہ۔۔۔عجیب حالات ہیں۔۔۔صبح صبح شوہر کو اچھے سے رخصت کرتا ہے بندہ۔۔۔ہماری تو مجال نہیں ہوتی تھی کبھی ایک لفظ ایسے شوہر کے سامنے بولیں۔۔۔بلکہ اب

بھی جرات نہیں ہوتی اسکے بابا سامنے ایسے بولنے کی۔۔۔برا نہ ماننا بچے۔۔بیٹی سمجھ کر کہہ رہی ہوں بہو سمجھ کہ نہیں۔۔۔دھیما پن لاؤ خود میں۔۔یہ مزاج مرد زیادہ دیر برداشت نہیں کرتے۔۔یہ شہریار ہی ہے کیونکہ میری تربیت ایسی ہے۔۔تم بھی اب مزاج ملاؤ شوہر سے۔۔۔"

سمینہ بیگم کچن میں داخل ہوتے بولیں تو مشل سیدھا کھڑے انکی بات بغور سننے لگی تھی، آنکھیں پھر سے نم ہو گئی تھیں

"جی تائی امی۔۔۔ب۔۔بنا رہی تھی بس۔۔۔کیا ناشتہ کرنا ہے آپ نے شہریار۔۔؟ میں بنا لیتی ہوں۔۔۔" گھبرائے سے لہجے میں کہتے ہوئے شہریار سے نظر ملی تو شہریار نے نظروں سے ہی بہت پیار سے اسے پرسکون رہنے کا دلاسہ دیا تھا، اندر ہی اندر مشل کو اپنی اتنی فرمانبرداری کرتے دیکھ کر ہنسی بھی آرہی تھی جسے وہ بمشکل روکے ہوئے تھا

"نو وریز لیڈیز صبح صبح موڈ ٹھیک رکھیں

سب۔۔۔مل کر بنا لیتے ہیں کیا بنانا ہے۔۔ماما آپ پئیں گی چائے۔۔" اٹھ کر چولہے کے پاس آتے شہریار نے مشل کے ہاتھ سے دودھ لے کر کپ میں انڈیلا تھا

"چلو۔و۔و۔۔ہہہ۔۔۔۔رخشندہ۔ہ۔ہ چائے رکھو آ کر۔۔۔" شہریار کو آفس کے لیے مکمل تیار دودھ کا کپ ہاتھ میں پکڑے دیکھ کر سمینہ بیگم سر کو افسردگی میں جنبش دیتے وہاں سے ہٹ گئی

تھیں

"یہ کیوں جا رہا ہے آفس۔۔۔؟؟؟ جہاں اتنے دن سنبھالا ہے اب بھی دیکھ لوں گا۔۔۔آج شازمہ کو کچھ لوگ دیکھنے آرہے ہیں۔۔۔جلدی واپس آنا ہے میں نے۔۔۔بتایا نہیں تم نے انہیں۔۔۔؟" عالم شاہ سمینہ بیگم سے مخاطب ہوئے تو مشل اور شہریار دونوں اکٹھے انکی طرف دیکھے تھے

"بابا کون لوگ ہیں۔۔۔؟ " شہریار کپ وہیں رکھ کر باپ کی جانب مڑا تھا جو آفس کے لیے تیار سخت سے انداز میں ، ماں سے پوچھنے کا اشارہ کرتے کچن سے نکل گئے تھے

"تائی امی۔۔۔کون لوگ ہیں۔۔؟" مشل بھی خود کو پوچھنے سے روک نہیں پائی تھی

"انکے بابا کو پتہ ہے۔۔۔کسی سے بزنس میں
کانٹریکٹ کیا ہے تو اچھی انڈرسٹینڈنگ ہو گئی
ہے ان سے انکے بابا کی۔۔۔لڑکے سے نہیں ملے
ابھی ، وہ تھا نہیں یہاں۔۔۔آج گھر والے آئیں گے
تو پتہ چلے گا تفصیل سے مجھے بھی۔۔۔یہ تو
راضی ہی لگ رہے ہیں۔۔۔" سمینہ بیگم ٹھہر ٹھہر
کر بول رہی تھیں

"لیکن تائی امی شازمہ کی مرضی کے بغیر...آئی

مین...ہمیں اس سے پوچھ کر کسی کو

انوائیٹ...." مشل بولنے لگی تھی کہ شہریار نے

اسکے کندھے پر بازو رکھ کر بات کاٹ دی تھی

"ماما مشل کے ماموں نے بھی بات کی تھی

معظم کے لیے،آپ بابا کو بتا دیجیے گا...اور پلیز

جلدبازی مت کریں... آفس

جا کر دیکھوں کس سے کانٹریکٹ کر لیا بابا

نے...مجھے انفارم بھی نہیں کیا...اور گھر تک بلا

لیا ہے....اوپر سے لگ بھی غصے میں رہے ہیں...."

شہریار دونوں سے اکٹھے مخاطب ہوا تو سمینہ بیگم اپنا ماتھہ سہلاتے باہر صوفے پر بیٹھ گئی تھیں

"مجھے تو فکر کھائے جا رہی ہے اپنی بچی کی"

"ماما ایزی ہو جائیں۔۔۔سب اچھا ہو گا۔۔۔ویسے۔۔۔اتنی جلدی کیا تھی۔۔۔؟ ہم آتے تو ڈسکس تو ہوجاتا پہلے کم از کم۔۔۔شازمہ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے ابھی۔۔۔بابا سے کروں

بات کہ انتظار کریں وہ لوگ ابھی..." شہریار ماں کے پاس آ کر بیٹھ گیا تھا

"شہریار...چائے..." مشل رخشندہ بی سے چائے کا کپ لے کر ، ان دونوں کی گفتگو سننے عجلت میں باہر آگئی تھی

"بیٹا مشل کہا بھی تھا کہ ناشتہ بناؤ...رہنے دو

میں بنا دیتی ہوں۔۔۔حد ہو گئی بھئی۔۔۔ اتنی

بھی کیا لڑائی شوہر سے۔۔۔ضد لگائی ہوئی ہے۔ے۔

ے۔۔۔۔" سمینہ بیگم اب قدرے خفگی سے

مخاطب ہو کر اٹھ کھڑی ہوئیں تو مشل بری

طرح شرمندہ ہوتے انکے پیچھے کچن میں داخل

ہوئی تھی

"تائی امی م۔۔ میں بنا لیتی ہوں۔۔۔" مشل نے فوراً

فریج سے بریڈ نکالی تھی

"ماما لڑائی کدھر ہے۔ے۔ے۔۔۔؟ میں نے ہی صرف
چائے مانگی تھی۔۔۔ناشتہ نہیں کروں گا
ابھی۔۔۔مشل رہنے دو۔۔۔" شہریار نے چائے کا کپ
ہاتھ میں لیے سمینہ بیگم سے نظریں بچائے
اسکے گال کو زور سے سکوئز کیا تھا جسکا
چہرہ ایک دم مرجھا گیا تھا

"بلکہ میں بس نکلتا ہوں،بابا شاید چلے گئے ہیں آفس کے لیے۔۔بات کرنی ہے مجھے ان سے۔۔۔" شہریار چائے کا کپ مشل کو پکڑا کر اپنا فون اور کیز لیے باہر نکل گیا تھا۔۔مشل سمینہ بیگم سے نظریں چراتے خود بھی اسکے پیچھے باہر آگئی تھی "بات سنیں۔ں۔ں۔۔"

"یہ میں کونسی مشل دیکھ رہا ہوں۔۔۔؟؟؟ کوئی چمچہ لا کر مارنا تھا بلانے کے لیے۔۔۔" شہریار

گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے رک کر اس سے مخاطب ہوا تھا،چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی۔۔۔مشل اسکے پاس آکر اسکی بات سن کر بازو سینے پر باندھے نظریں جھکائے کھڑی ہو گئی تھی

"بولیں اب جناب۔۔؟ " شہریار اسکے کان کو پیار سے چھیڑتے بولا

"مجھے ایکسٹریم anxiety ہو گئی تھی۔ی۔ی
مجھے ایسی باتوں سے بہت ٹینشن ہو جاتی ہے۔
ے۔ے۔۔۔آپ۔۔۔میرا بلکل دل نہیں چاہ رہا کہ آپ
مجھ سے ناراض ہوں۔۔۔یا مجھ سے۔۔۔اپنے دل
کی بات نہ کریں۔۔۔آئی ایم۔سوری۔ی۔۔۔" مشل
بہت ہمت اکٹھی کر کے نظریں اٹھا کر بمشکل
اسکی طرف دیکھتے بولی تھی

"اچھا ایک چھوٹا سا ایگریمنٹ کر لیتے ہیں ابھی جلدی سے،پھر تمھاری اپولوجی ایکسیپٹ ہو گی...." شہریار گاڑی کا دروازہ بند کر کے اپنے بازو اسی کی طرح سینے پر باندھے گاڑی سے ٹیک لگا کر بولا تو مشل سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھی تھی

"جب ہماری لڑائی ہوتی ہے،غصہ آتا ہے...تو ہم

میں سے کوئی ایک چپ ہو جایا کرے

گا۔۔۔کیونکہ دونوں ہی خیر سے غصے کے تیز

ہیں۔۔تو مقابلہ پورا پورا ہو جاتا ہے۔۔جو ٹھیک

نہیں ہے۔۔۔اس وقت غصے میں جانے کیا کیا بول

دیتے ہیں ہم جس پر بعد میں افسوس ہوتا

ہے۔۔ابھی جیسے تھوڑا وقت گزرنے سے غصہ کم

ہوا ہے تمھارا۔۔۔ہوا ہے نا۔۔؟ اس طرف آجاؤ۔۔۔"

شہریار اسکی طرف دیکھتے پیار سے بول رہا

تھا،اسے دھوپ سے بچنے کے لیے آنکھوں پر ہاتھ

رکھے دیکھ کر شہریار نے اسے گاڑی کی طرف

کر دیا تھا

"ہوا تو ہے کم...." مشل گاڑی سے ٹیک لگائے
اسکے چہرے پر پڑتی دھوپ دیکھتے بولی تھی

"پرامس کرو پھر...غصے میں کشن اٹھا کر نہیں
مارا کرو گی...مجھے غصہ آگیا تو تمھارا ہی
کشن بنا دینا ہے میں نے پکڑ کر...." شہریار نے
اپنا ہاتھ آگے کرتے دوسرے ہاتھ سے اسکے بازو
پر ہلکا سا تھپڑ مارا تو مشل نے ہنستے ہوئے

اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا

"پرامس۔۔۔اینڈ آئی وِل مس یو۔۔۔میرا اتنا دل تھا آج آپ گھر رہتے۔ے۔۔۔" کہتے ہوئے مشل گاڑی کے دروازے سے ہٹ گئی تھی

"تھوڑے گھنٹوں تک آجاؤں گا بے بی تم فریش ہو نہ تب تک۔۔۔پیارے سے کپڑے پہنو یہ اداس

شکل نہیں دیکھنی میں نے واپس آ کر۔۔۔اور
نیکلس پہن لینا اوپر جا کر جو غصے میں اتار کر
پھینکا ہوا ہے۔۔۔۔کوئی بات منوانے کے لیے نہیں لا
یا تھا۔۔۔دل سے لیا تھا یار اور تم دل ہی توڑ
دیتی ہو پکڑ کر۔۔۔" بات کرتے کرتے شہریار گاڑی
کا دروازہ کھول کر ڈیش بورڈ سے گلاسز کیس
اٹھا کر سن گلاسز نکال کر پہن رہا تھا

"آپ خود پہنانا آ کر وہ...میں شازمہ پاس جا رہی-ی-ی..." کہہ کر مشل اسے ہاتھ سے ویو کرتے اندر کو بھاگ گئی تھی...دونوں کے چہرے یک دم بجھنے کے بعد پھر سے چمک اٹھے تھے...اسے بغیر دوپٹے سے اندر کو بھاگتا دیکھ کر ایک نظر اپنے ارد گرد خالی لان کو دیکھتے شہریار ٹھوڑی سہلاتے گاڑی میں بیٹھ گیا تھا...گزرے دنوں سے اب تک ہوئی تمام باتوں کو سوچ کر سر کو سیٹ سے لگاتے گہرا سانس لیا تھا

"مجھے اتنی جلدی نہیں کرنی چاہیئے تھی بات
کرنے میں مشل سے۔۔۔پہلے ہی اوپر نیچے اتنا
کچھ چل رہا ہے۔۔۔خوامخواہ بات کہاں کی کہاں
پہنچ گئی۔۔۔ایسے ہی پوچھنے لگ گئی تھی کہ
کیا گفٹ چاہئیے۔۔۔مانگا ہے تو بھڑک گئی ہے۔۔۔"

"شازمہ نظر ہی نہیں آئی۔۔۔پتہ نہیں کس سٹیٹ
میں ہے۔۔۔بابا بھی نہ۔۔۔ایک آدھا دن بھی انتظار
نہیں کیا۔۔۔میں نہ ہی بتاتا آنے کا پہلے

سے....مجھے نہیں لگتا شازمہ کے لیے ٹھیک ہے
ابھی ایسے...لوگوں سے ملنا...پتہ نہیں کیا
جلدی ہے سب کو..."

"سعد سے بھی ملنا ہے....آفتاب یقیناً رابطے میں
ہے ابھی تک...شازمہ سے بھی پراپر بات کرنی
پڑے گی...اتنا مشکل کیوں ہے یار سب کچھ..."
گاڑی سٹارٹ کرتے وہ سوچوں میں ڈوبا اٹینٹو
ہو کر بیٹھ گیا تھا،آفس پہنچنے تک سوچوں کا

سلسلہ جاری رہا تھا

"شازمہ۔۔۔شازمہ کی بچی اٹھ کر بیٹھو۔۔۔"

مشل سمینہ بیگم سے بچتے بچاتے اسکے کمرے میں گئی اور کمبل کھینچ کر اس پر سے اتار دیا تھا

"کیا ہے یار۔ر۔ر۔۔۔مجھے سونے دو۔۔۔اتنے دنوں بعد اچھی نیند آئی ہے۔ے۔۔۔" شازمہ آنکھیں ملتے کمبل کھینچ کر واپس اپنے پر کرنے لگی تھی

"تم سوتی رہ جانا اپنی لو لائف سمیت۔۔۔۔اٹھو فوراً۔۔۔" مشل نے پھر سے کمبل کھینچ اتارا تھا

"ہوا کیا ہے۔۔اور میری کونسی لو لائف ہے۔۔۔؟

کوئی نہیں ہے میری لو لائف۔۔۔سب ختم ہے۔۔"

شازمہ ماتھے پر بل لائے کمبل کھینچ کر کندھوں پر کرتے اٹھ کر بیٹھی تھی،مشل کی بات سے دل ہی دل میں عجیب سا احساس تو جاگا تھا لیکن چہرے کے تاثرات نارمل رکھے وہ خود کو مضبوط ظاہر کر رہی تھی

"ایسے کیسے ختم ہے۔۔؟ آفتاب کو کال کرو اور

کہو رشتہ بھیجے جلدی۔۔۔نکالو فون۔۔۔ورنہ روتی رہ جاؤ گی ایسے ہی۔۔۔" کہتے ہوئے مشل اسکا فون اسکے تکیے کے نیچے تلاشنے لگی تھی ، وہاں نہ ملا تو دراز چیک کرتے وہ کمرے میں یہاں وہاں نظر دوڑانے لگی تھی

"پاگل ہو کیا۔۔میں کیوں کہوں۔۔۔؟ میں نہیں۔۔۔کرتی اب۔۔۔بات۔۔۔اُن سے۔۔۔" شازمہ ٹھہر ٹھہر کر بمشکل لفظ ادا کرتے اسکو دیکھ رہی

تھی

"یار شازمہ وہ کہاں کہاں تک آیا ہے تمھارے لیے
میرا دل کہتا ہے وہ پیار کرتا ہے تم سے....فون،
کدھر ہے۔ے۔ے....اگر نہیں کرو گی تو دیر ہو
جائے گی...دو دو رشتے آچکے ہیں تمھارے...تایا
جان نے کسی کو ہاں کر دی تو کیا کرو گی
پھر...یار سچ کہہ رہی ہوں آفتاب رییلی لوز
یو...معظم میرا

کزن ہے مگر پھر بھی مجھے آفتاب زیادہ پسند ہے تمھارے لیے...کب سے انتظار میں ہے تمھارے سب جانتا ہے وہ تمھارے بارے میں....پسند کرتا ہے....قدر کرے گا یاررررر....فون دو نہ...کیا بت بن کر بیٹھی ہوئی ہو...." مشل اسکو کندھوں سے جکڑ کر ہلاتے بولی تھی جو رشتوں کا ذکر سن کر منجمند ہو گئی تھی

"مشل...میں نہیں کروں گی فون اُنکو...شہریار بھائی نے نہیں ماننا...وہ مان نہیں رہے تو میں

خود سے کیسے...مجھے نہیں کرنی بات کسی سے بھی...مجھے اپنے کمرے میں رہنا ہے بس...."

شازمہ کو اپنے دل کی دھڑکن سنائی دینا بند ہو گئی تھی

"جب میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا شہریار قاضی....تم چپ کر کے فون نکالو...بلکہ میرے پاس ہے اسکا نمبر،میں خود بات کر لیتی ہوں..."

مشل نے اپنے فون سے اسکا نمبر سرچ کرنا

شروع کر دیا

"مشل نہ کرو پلیز۔۔۔میری وجہ سے اپنا ریلیشن خراب نہ کرو بھائی کے ساتھ۔۔۔۔میں خود بھی شہریار بھائی کے اگینسٹ نہیں جانا چاہتی۔۔۔میں نے احمد کو منع کر دیا ہوا ہے۔۔۔مشل۔ل۔ل۔۔۔مت کرو کسی کو بھی کال۔۔۔"

شازمہ نے اسکا فون کھینچ لیا تھا

"شازمہ تم اپنے دل کی کیوں نہیں سنتی...؟

میں تمھیں خوش دیکھنا چاہتی ہوں یار...وہ تم

سے پیار کرتا ہے...تم اسے پسند کرتی ہو...پلیز

اپنے لیے سٹینڈ لو...شہریار سے

خود بات کرو اپنے لیے....اگر تم خود ہی بیک آف

کرو گی تو کوئی بھی تمھاری مرضی کو اہمیت

نہیں دے گا...شادی تو ہو ہی جانی ہے کسی نہ

کسی سے شازمہ...اگر پسند کرتی ہو تو اسے تو

خود بھی تو تھوڑی ہمت کرو نہ... " مشل اسکا

ہاتھ پکڑ کر بول رہی تھی اور شازمہ کمبل کا

سرا ہاتھ میں دبوچے اسے دیکھے جا رہی تھی

"میسج ہم ٹو سینڈ پروپوزل....جلدی کرو شازمہ...." مشل بیڈ سے اٹھ کر اسکا فون پھر ڈھونڈنے لگ گئی تھی

"اچھا میں کہہ دوں گی نہ یار...اگر وہ...بات کریں گے تو کہہ دوں گی...خود سے نہیں کہنا میں نے... سختی سے منع کیا تھا انہیں کہ

اب...رابطہ نہ کریں مجھ سے...برا لگے گا اگر اب میں اتنا منع کرنے کے بعد خود پھر سے....کیا سوچیں گے وہ...." شازمہ دوسرے تکیے کے نیچے سے اپنا فون نکال کر ہاتھ میں پکڑتے بولی تھی

"اوکے پھر شام کو نہ بڑا سا دوپٹہ لے کر تیار ہو کر آجانا...اور فوراً ہاں کر دینا جو بھی ہوا سامنے....نہ جانتی ہو گی نہ پہچانتی ہو گی....نہ اسے تم سے کوئی مطلب ہوگا...

فکنگ بزنس ڈیل ہو گی بس تایا ابو کی۔۔۔پھر چپ کر کے چلی جانا شازم جیسے کسی لالچی کے ساتھ ہی۔۔۔بھاڑ میں جاؤ۔۔۔" اسکے ہاتھ سے فون پکڑ کر بیڈ پر دور پھینکتے مشل کمرے سے نکل گئی تھی ، شازمہ پریشان نظروں سے اسے جاتا دیکھ رہی تھی کہ اتنے میں سمینہ بیگم اندر داخل ہوئی تھیں

"یہ مشل کچھ زیادہ ہی غصہ دکھا رہی ہے جب سے آئی ہے،خیریت ہے۔۔۔؟؟؟ صبح شوہر سے

بحث کر رہی تھی اب تم سے۔۔۔کیا چل رہا ہے۔۔۔؟؟؟ کوئی معاملہ ہوا ہے میاں بیوی کا وہاں۔۔۔" دروازہ بند کر کے سمینہ بیگم اسکے پاس آ کر بیٹھی تھیں

"ک۔۔۔کچھ نہیں ماما ایسی تو کوئی بات نہیں۔۔۔شام کو۔۔۔کون آرہا ہے۔۔۔؟ " شازمہ نے ماں سے نظریں چراتے پوچھا تھا

"بتا گئی ہے تمھیں۔۔؟ توبہ ہے۔۔۔دو منٹ میں بات یہاں سے وہاں ہو گئی۔۔" سمینہ بیگم مڑ کر دروازہ دیکھتے بولی تھیں

"کون آ رہا ہے ماما اور کیوں۔۔؟ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ماما۔۔" شازمہ انکا بازو پکڑتے بولی تھی

"ماں صدقے اللہ نیک نصیب کرے... اٹھ کر ہاتھ منہ دھوؤ طبیعیت بھی صحیح ہو جائے گی... کیسے منہ نکل آیا ہے میری بچی کا..." سمینہ بیگم نے اسکے چہرے کو پیار سے سہلاتے دل ہی دل میں اسکی نظر اتاری تھی

"ماما میں نے نہیں ملنا کسی سے۔ے۔ے..." شازمہ نے اپنی ہی بات التجا بھرے لہجے میں

دہرائی تھی

"ششش۔۔۔ایسے نہیں کہتے۔۔۔اللہ نے راستہ کھو
لا ہے تو ہم کون ہوتے ہیں منع کرنے والے۔۔۔اللہ
کرے بات سن جائے۔۔۔اور کیا چاہئیے ہمیں۔۔۔کوئی
اچھے رنگ کا جوڑا نکال کر رکھو میرا
بچہ۔۔۔اٹھو شاباش۔۔۔" سمینہ بیگم اس پر سے
کمبل کھینچ کر تہہ کرنے لگی تھیں

"ماما...آپ میری بات تو سنیں...میں نے نہیں ملنا نہ کسی سے ابھی...مجھے وقت چاہئیے..."

شازمہ کا لہجہ بھیگا تھا

"اچھا بس...یہ وہی تمھیں پٹیاں پڑھا کر گئی ہے نہ...کیا بول رہی تھی بزنس ڈیل...اللہ اللہ ...بہت اونچے لوگ ہیں وہ...کوئی ایک کام اکٹھے شروع کیا ہے بس...کوئی لالچ نہیں انہیں

ہم سے۔۔۔کھاتے پیتے لوگ ہیں۔۔۔تمھارے بابا سے اچھی بن گئی ہے تو ہی رشتہ مانگا ہے انہوں نے۔۔۔لڑکا بھی کنوارہ ہے۔۔۔ہمیں تو احسان مند ہونا چاہئیے انکا۔۔۔" سمینہ بیگم اٹھ کر اسکے پیچھے تکیے سیٹ کرنے لگی تھیں

"ماما نہیں چاہئیے مجھے احسان کسی کا۔ا۔ا۔ا۔۔۔" پہلی بار شازمہ کی آواز انکے سامنے بلند ہوئی تھی

"بس۔س۔س۔۔۔منہ بند۔۔۔جتنی ہو اتنی رہو۔۔۔باپ کو منع کرو جا کر۔۔۔اتنی جرآت آگئی ہے تو۔۔۔ادھر بیٹھے رہنا ہے ساری زندگی۔۔۔؟ " سمینہ بیگم نے اسکا کندھا اچھا خاصا جھنجھوڑا تو شازمہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھاڑ بہی تھی،بے یقینی سے ماں کو دیکھتے اسے بلکل چپ لگ گئی تھی

"بڑے کہتے ہیں کنواریوں سے زیادہ جلدی طلاق یافتہ ،بیوہ عورت کی شادی کرنی چاہئیے---ماں باپ پاگل نہیں ہوتے اولاد کا بھلا ہی سوچتے ہیں-ں-ں---اور زبان دیکھو اولاد کی---مر جائیں گے تو بیٹھی رہنا بھائی کے در پے---پھر یہی بھابھیاں نوکر بنا کر رکھتی ہیں ساری زندگی جو ابھی پٹیاں پڑھا رہی ہے---اٹھ شاباش---"

وہ اسکی الماری کھول کر دو تین جوڑے نکال کر اسکے رکھتے ہوئے بولیں تو شازمہ اپنی مٹھیاں بھینچتے خاموشی سے بیڈ سے اتر کر

کھڑی ہو گئی تھی،دل بری طرح سہم گیا تھا

"بابا آپ نے کیسے مجھ سے پوچھے بغیر اتنا بڑا کانٹریکٹ کر لیا اِن سے یار۔۔۔؟؟؟ آپکو مجھے تو انفارم کرنا چاہئیے تھا۔۔۔" شہریار کانٹریکٹ فائل دیکھ کر سر پکڑ کر رہ گیا،فائل سیکرٹری کو واپس پکڑا کر وہ عالم شاہ سے مخاطب ہوا

تھا

"پہلی بات کہ میں تمھارا یار نہیں ہوں برخوردار

اور دوسری بات کہ اگر بابا جان نے بزنس

تمھارے حوالے کیا ہے تو کیا اسکا مطلب ہے کہ

میں کوئی ڈسی‌ژن نہیں لے سکتا تم سے پوچھے

بغیر۔۔؟ مہینہ غائب رہ کر اب باپ بن رہے ہو

میرے۔۔؟ " عالم شاہ عینک کو ناک سے نیچا

کرتے اسکی طرف گھورتے ہوئے بولے تھے

"بابا۔۔۔پوچھا نہیں کم از کم بتا تو۔۔" شہریار بو لا تو عالم شاہ عینک پوری اتار کر اس پر غرائے تھے "چلے جاؤ باہر میرے آفس سے۔۔۔"

"تمیز نہیں رہی باپ سے بات کرنے کی۔۔۔؟؟ دن بدن میں دیکھ رہا ہوں نافرمانی پر اترے ہوئے ہو۔۔بات کاٹنے کی عادت پڑ گئی ہے تمھیں۔۔" ع الم شاہ سخت لہجے میں بولے تو سیکرٹری ان

دونوں کے درمیان شرمندہ ہوتے کھانسنے

لگا تھا،پہلے بھی اکثر باپ بیٹے کی چھوٹی

موٹی ان بن وہ سنتا آیا تھا

"سوری بابا۔۔۔میں بات نہیں کاٹنا چاہ رہا تھا

آپکی۔۔۔میں۔۔۔"

"آؤٹ۔ٹ۔ٹ۔۔۔" عالم شاہ عینک واپس پہنتے لیپ

ٹاپ سکرین کی جانب متوجہ ہوئے تو شہریار خاموش ہو گیا تھا

"ایکسکیوزمی...." گردن پر ہاتھ پھیرتے کمرے سے باہر آیا تو سامنے سے سعد ہمدانی آتا دکھائی دیا تھا "اوہ واٹ آ سرپرائیز....کیسے ہو شہریار...میں اتنے دنوں سے تمھارا ہی انتظار کر رہا تھا....اٹس گڈ ٹو سی یو...."

"ٹھیک ہوں سعد بھائی۔۔۔میں۔۔۔آپ سے ملاقات کرنا ہی چاہ رہا تھا مگر ایسے ایکسپیکٹ نہیں کیا تھا۔۔۔۔"

شہریار نے بمشکل اسکو گلے لگایا تھا

"بہت اچھے سے سب تیار ہونا چاہیے...."

"تمھارے بابا کا سپیشل آرڈر ہے کہ سب کچھ گھر تیار کرنا ہے..."

"قیمہ نکالا ہے مشل...؟"

"رخشندہ کبابوں کا مسالہ تیار کرو..."

"شازمہ سب خود کرنا ہے تم نے۔۔۔کوئی کمی نہ رہے ذائقے میں۔۔۔" سمینہ بیگم کچن میں شام کی تیاری کرتے مسلسل کچھ نہ کچھ انسٹرکشن دیتی جا رہی تھیں اور مشل مسلسل شازمہ کو غصے سے گھورے جا رہی تھی جو بت بنی خاموشی سے کچن میں مصروف پسینے میں بھیگی ہوئی تھی۔۔۔فلائیٹ کی تھکاوٹ سے زیادہ ذہنی کشکمشوں کی الجھن نے تھکایا ہوا تھا۔۔۔چہرہ پژمردہ لگ رہا تھا

"مر جاؤ تم تو پاگل۔۔۔ہر دفعہ گھر والوں کے حوالے کر دیتی ہو خود کو۔۔۔ان سب کاموں کا اتنا ہی شوق ہے تو آفتاب کے گھر جا کر ہی جر لیتی۔۔۔کم از کم احساس تو کرتا تمھارا۔۔۔" مشل سمینہ بیگم سے ڈرتے ڈرتے ان سے نظر چرا کر شازمہ کے کان میں کچھ نہ کچھ کہتی جا رہی تھی،برتن نکال کر دھونے اور ٹیبل پر چیزوں کو ترتیب دینے میں ہی طبیعت ڈاؤن ہونے لگی تھی۔۔۔نیند سے آنکھیں چور تھیں

"اس بار اللہ کے حوالے کیا ہے خود کو۔۔۔جو میرے حق میں بہتر ہو گا وہی قبول ہوگا مجھے۔۔تم بھی نہ کرو میری فکر۔۔" شازمہ بہت مشکل سے آنسو ضبط کرتے بولی تھی دل بند ہونے کو آرہا تھا۔۔۔جانے کس سوچ کے تحت فون کاؤنٹر پر بلکل سامنے آن کر کے رکھا ہوا تھا

"تم نے ہمیشہ خود کو حوالے ہی کیا ہوتا

ہے...کبھی گھر والوں کے کبھی کسی ظالم
انسان کے...کوئی کوشش کرتا ہے انسان پھر
معاملہ اللہ پر چھوڑتا ہے...تم تو کوشش بھی
نہیں کرتی اور بیٹھی رہتی ہو ایسے ہی کہ
کوئی اور آ کر مدد کرے تمھاری....اور...پیچھے
ہٹاؤ اسے....کس کے انتظار میں نظریں جمائی
ہوئی ہیں فون پر...اتنی تم رہتی نہیں...." مشل
سخت غصے میں اسکو دھکیل کر فریج کی
طرف بڑھی اور راستے میں اچانک چکرا کر
نیچے گرنے ہی لگی تھی کہ شازمہ نے آگے بڑھ
کر اسکو تھام لیا

"کیا ہوا مشل۔ل۔۔ل۔۔۔ماما۔ا۔ا۔۔۔" شازمہ اسے بازوؤں میں لیے اسکے سمیت ہی فرش پر بیٹھ گئی تھی

"تیز۔۔چکر۔۔۔چکر آیا ہے۔ے۔۔۔" مشل اپنا سر جکڑ کر وہیں بیٹھے گھرے سانس لینے لگی تھی

"پانی پئیں مشل بی بی۔۔" رخشندہ بی پانی کا گلاس شازمہ کو تھما کر سمینہ بیگم کو بلا لائی تھی

"شازمہ اٹھاؤ اسے فرش سے۔۔نیچے کیوں بٹھایا ہوا ہے۔ے۔ے۔۔۔باہر لاؤ۔۔اٹھو میرا بچہ۔۔۔" سمینہ بیگم کا لہجہ یک دم بدلا تھا۔۔مشل کو خود سہارا دیتے وہ باہر لاؤنج میں لائی تھیں

"اندر۔۔۔اندر گرمی بہت تھی۔۔۔کھڑکیاں کھول دیں تائی امی کچن کی۔۔۔" مشل سینے پر ہاتھ پھیرتے گلاس لبوں سے لگا کر پانی کا ایک گھونٹ لینے لگی تھی

"ہاں کھلواتی ہوں۔۔۔وہ اسکے بابا غصہ ہوتے ہیں پھر،باہر سے مالی وغیرہ کی نظر پڑتی ہے۔۔۔دل

متلا رہا ہے کیا۔۔۔؟؟" سمینہ بیگم اسکی کمر سہ
لاتے بولیں تو مشل نے سر ہاں میں ہلایا تھا

"اللہ خیر کرے۔ے۔۔۔ماشاءاللہ۔۔۔مجھے لگ ہی رہا
تھا صبح جب تم آئی تھی کہ کوئی بات ضرور
ہے۔۔۔خوشخبری ہے ماشاءاللہ۔۔۔" مشل سے بات
کرتے کرتے وہ شازمہ اور رخشندہ بی سے
مشاطب ہوئیں تو مشل گلاس نیچے کرتے انکے
چہرے کو گھورنے لگی تھی

"نہیں۔۔مجھے۔۔۔اندر گرمی۔۔۔" مشل نے آدھی ادھوری سی بات کی تھی،دل ایک دم ڈول سا گیا تھا

"اس موسم میں کہاں گرمی۔۔۔وہ اندر سے بے چینی ہو رہی ہو گی۔۔۔شروع شروع میں ہوتا ہے۔۔۔دل متلا رہا ہے نہ۔۔۔؟؟ ہاں پھر وہی ہے بس۔۔۔ شازمہ فون کر بھائی کو۔۔۔رخشندہ میرا

پرس لانا اندر سے..." سمینہ بیگم کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا تھا اور مشل کی رنگت یک دم زرد ہوئی تھی

"نظر نہ لگے...اللہ خیر کا وقت لائے...میرے شہریار کے آنگن میں رونقیں لگیں..." سمینہ بیگم نے پرس سے کچھ نوٹ نکال کر مشل سے وارے تو اسکا دل مزید متلانے لگا تھا ، پیسوں کے چکر پورے ہونے سے پہلے ہی وہ منہ پر ہاتھ

رکھے وہ باتھروم کی جانب بھاگ گئی تھی

"کیا ہے بھائی کو فون۔۔۔؟؟ 1 بج رہا ہے۔۔۔اسے کہو جلدی آئے۔۔۔گھر پہلے ہی اتنے کام ہیں۔۔۔مشل کو لیجائے ڈاکٹر پر۔۔۔زیادہ ضروری ہے۔۔۔کرو کال اسے۔۔۔رخشندہ کچن دیکھو۔۔۔اور۔۔۔یہ بھی رکھو۔۔۔اللہ نے سن لی میری۔۔۔میرا دل پہلے ہی کہہ رہا تھا۔۔۔" سمینہ بیگم نے نوٹ اسکی طرف بڑھاتے ایک اپنے کمرے کی جانب دیکھا تھا جہاں مشل بھاگتے ہوئے گئی تھی۔۔۔سر پر دوپٹہ

رکھے وہ اللہ کا شکر ادا کرنے لگی تھیں

"بھائی میرے ہم نے کوئی نقصان پہنچانے کی نیت سے یہ کانٹریکٹ نہیں کیا۔۔بہت فئیر پارٹنر شپ ہوئی ہے۔۔۔تم دیکھ لو آرام سے۔۔۔۔کچھ شیڈی لگا تو ہم ڈسکس کر لیں گے۔۔۔"

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔میں صرف اتنا کہہ رہا تھا کہ میری غیر موجودگی میں ہوا ہے سب اور ویسے بھی۔۔۔بزنس ڈیل الگ چیز ہے مجھے

اس پر اعتراض نہیں ہے

کوئی۔۔۔لیکن۔۔میں۔۔۔آفتاب والی بات سے بلکل

ایگری نہیں کرتا۔۔یہ معاملہ۔۔۔آگے نہیں بڑھ

سکتا۔۔آپکی میں بہت رسپیکٹ کرتا ہوں۔۔۔آپ

پلیز خود ہی اسے سمجھا لیں اور ختم کریں

اس معاملے کو یہیں۔۔میں نہیں چاہتا بات بڑوں

تک جائے۔۔" شہریار ٹیبل پر پڑے ایش ٹرے کو

گھماتے سعد سے نظریں ملائے بغیر بات کر رہا

تھا

"یار دیکھو....غصہ تھوک دو...کبھی کبھار گزری باتوں کو بھلا کر کے زندگی میں آگے بڑھنا بہتر ہوتا ہے.....وہ دن بھی تو یاد کرو جب تم اور آفتاب بیسٹ فرینڈ تھے....ابھی سال پہلے تک کی بات ہے....جب بھی اسکے آفس جاتا تھا پتہ لگتا تھا جی کہ شہریار صاحب آئے ہیں اور دونوں باہر گئے ہیں...بھلا دیتے ہیں پچھلے سب معاملات کو....ہم دل سے یہ رشتہ بنانا چاہ رہے ہیں شہریار....تم ٹرسٹ تو کرو...سب تمھارے سامنے ہے...." سعد شہریار کے آفس میں بیٹھے کافی دیر سے اسکو آمادہ کرنے کی کوشش کر

رہا تھا

"جی سب میرے سامنے ہے اسی لیے میرا دل
نہیں مان رہا ...سعد بھائی جیسے پہلے بھی
بتایا میں نے کہ...میں...آپکی بہت عزت کرتا ہوں
لیکن آفتاب....وہ زبردستی میرے گھر میں
گھس رہا ہے...آپ کو سب پتہ بھی ہے اسکے
بارے میں... پھر بھی آپ صرف اسکا بھائی بن
کر بات کر رہے ہیں...بلکہ وکالت کر رہے ہیں
اسکی....جو کہ سراسر غلط ہے...میں آفتاب کو

خود بھی منع کر چکا ہوں---بہتر ہے کہ آپ اسے سمجھا لیں---یہ بات آگے نہیں بڑھ سکتی---"

"یار---گھس نہیں رہے---عزت سے آئیں گے عزت سے آپکی بہن کو اپنی عزت بنائیں گے--- معاف کر دو اسکو،جو بھی معاملہ تم دونوں کے درمیان ہوا ہے،وہ شرمندہ ہے ہر بات سے---تم نہیں جانتت پچھلے کچھ عرصے سے کتنا بدل گیا ہے وہ---بھائی بن کر نہیں کہہ رہا---وہ واقعی بدل گیا ہے---میری اپنی بھی بیٹی ہے----میں

تمھاری بہن کے لیے برا کیسے سوچ سکتا ہوں۔۔۔آفتاب نے بہت کام کیا ہے خود پر۔۔۔وہ دل سے اپنانا چاہتا ہے شازمہ کو۔۔۔" سعد اپنے چھوٹے بھائی کی بھرپور وکالت میں لگا ہوا تھا ،اور ائرپیس کے تھرو آفتاب سب باتیں سن رہا تھا۔۔ ساتھ ساتھ اسکو مزید انسٹرکشنز بھی دے رہا تھا۔۔۔جسکو سعد بہت مہارت سے ان سنا کرتے صرف شہریار پر توجہ دے رہا تھا

"مجھے وہ پسند ہی نہیں ہے سعد بھائی۔۔۔میری

بہن بہت معصوم ہے۔۔ وہ اس بندے کے ساتھ نہیں رہ سکے گی میں جانتا ہوں۔۔۔آپ بس ختم کریں اس بات کو۔۔اور یہی بہتر ہے کہ آپ لوگ ہمارے گھر نہ ائیں۔۔۔آفتاب پہلے ہی بہت ڈسٹرب کر چکا ہے اسے۔۔۔مزید کیا تو میں اب برداشت نہیں کروں گا۔۔۔" شہریار ختمی لہجے میں بولا تھا

"یار بڑوں کو فیصلہ کر لینے دو۔۔۔عالم انکل صبح ملے ہیں

آفتاب سے۔۔وہ بہت خوش تھے۔۔۔اور۔۔بچے راضی ہیں تو۔۔ہمیں۔۔ساتھ دینا چاہئیے انکا۔۔۔"

سعد نے تھوڑا جھجھک کر بات مکمل کی تھی

"میں اپنی بہن کا بڑا ہی ہوں۔۔بابا جان کو بھی میں حقیقت سے آگاہ کر دوں گا۔۔۔مجھے آفتاب پر ایک پرسینٹ بھی بھروسہ نہیں۔۔وہ کب کیا کھیل کھیل رہا ہو۔۔آپکو نہیں پتہ اپنے بھائی کا شاید ٹھیک سے۔۔۔لیکن میں جانتا ہوں اسے اچھے سے۔۔۔" شہریار چہرے پر ہاتھ پھیرتے بو

لا

"یار ایسے مت کر....میں اسکی گارنٹی دینے کو

تیار ہوں...وہ دل سے مانگ رہا ہے رشتہ...میں

جانتا ہوں نہ پچھلے اتنے مہینوں سے اسکی ح

الت...کوئی کھیل نہیں کھیلا جا رہا...میں جو

بات کر رہا ہوں اسکے بیہاف پر....تم میری

گارنٹی سمجھو....بچی کو ایک دکھ بھی ملا تو

میں جواب دہ ہوں گا...." سعد بات کرتے تھوڑا

شرمندہ بھی ہو رہا تھا ،

"اچھا۔۔؟ زبانی کلامی گارنٹی سے کیا ہوتا ہے۔۔۔؟ آپ آفتاب سے کہیں کہ اپنا سارا بزنس۔۔۔سب پراپرٹی۔۔ہر چیز شازمہ کے نام کر دے۔۔۔یہ گارنٹی میں قبول کر سکتا ہوں۔۔۔دیکھتا ہوں کیسے پیار پانی میں بہتا ہے اُسکا۔۔۔پوری پراپرٹی

کا مطلب ہے سب کچھ۔۔ایک ایک چیز۔۔یہ کھیل ہی تو ہے اسکا کہ میری بہن سے ڈائریکٹ رابطہ کر کے اسے باتوں کے جال میں پھنسایا

ہے۔۔۔تاکہ مجھے پریشرائیز کر سکے۔۔۔کہا ہے نہ آپ سے زیادہ جانتا ہوں اسے۔۔۔اسے کہیں باز رہے۔۔۔میں اب کی بار چھوڑوں گا نہیں اگر وہ اس سے آگے بڑھا تو۔۔۔" شہریار طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے بول رہا تھا

"اوکے کر دے۔۔۔لاک کر دے۔۔۔ ہاں بول دے سالے کو۔۔۔سعد یارررر بول کیوں نہیں رہا۔۔۔میرا امیج

کیوں برباد کر رہا ہے۔۔۔کہہ دے ہاں اسے۔۔۔"

دوسری طرف آفتاب نے ایک لمحے کی تاخیر کے بغیر سعد پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا تھا ، سعد اپنی ٹھوڑی سہلاتے ایک جانب افتاب کی بے قراری سن رہا تھا تو دوسری جانب شہریار کے سخت سنجیدہ چہرے کو دیکھ رہا تھا

"شہریار آج ملاقات کرتے ہیں نہ ، پھر یہ سب

معاملات بھی طے کر لیں گے۔۔۔تم گھر والوں کو ملنے تو دو۔۔۔" سعد نے بات کا رخ بدلا تھا

"یار تو ہاں کر دے تیرا کیا جا رہا ہے۔۔۔اپنی چیزیں ہی اسکے نام کروں گا۔۔تمھارا کیا جا رہا ہے۔۔۔تم میری ملاقات کرواؤ شہریار سے۔۔۔ساتھ بیٹھ کر۔۔۔میں پاس ہی ہوں۔۔۔آجاؤں۔

۔۔؟ " آفتاب کی آواز وہ مسلسل سن رہا تھا مگر اگنور کیے جا رہا تھا

"گھر والوں کی ملاقات کی ضرورت نہیں... اگر وہ اپنا سب کچھ بھی نام کر دے تب بھی مجھے وہ قبول نہیں ہوگا کیونکہ اسکا کردار ہی اتنا..." شہریار بول رہا تھا کہ سعد نے اسے ہاتھ کے اشارے سے خاموش کروایا تھا

"جب کوئی اپنے کیے کی معافی خدا سے مانگ

لے تو زمین والوں کو اسکا حساب کتاب نہیں رکھنا چاہیے۔۔۔بہرحال تمھارا پورا حق ہے فیصلہ لینے کا۔۔۔۔ہم۔صرف درخواست ہی کر سکتے ہیں۔۔۔۔تم اس سے ٹھنڈے دل سے مل لو ایک بار۔۔۔ پھر جو چاہو فیصلہ کرنا۔۔۔۔ لیکن ایک بات بتا دوں۔۔۔سچے دل سے چاہتا ہے وہ۔۔۔۔میں جانتا ہوں۔۔۔۔اور میں اسکی وکالت ہر گز نہیں کر رہا۔۔۔۔ اس نے کوئی غلط راستہ نہیں اپنایا۔۔۔باقاعدہ رشتہ لا رہا ہے، ہم سب کو شروع سے پتہ ہے کہ وہ انٹرسٹڈ ہے۔۔۔۔حالات ایسے تھے کہ ہم رشتہ مانگتے تو مناسب نہ لگتا۔۔۔۔انتظار

کیا ہے ہم نے.....میری والدہ اور مسز آئیں گی...تم مل لو ایک بار..." سعد بات کر ہی رہا تھا کہ شہریار کے فون پر شازمہ کی کال آگئی تھی

"ایکسکیوزمی....."

شہریار اس سے ایکسکیوز کرتے سائیڈ پر آگیا تھا،دماغ سعد کی باتوں سے تھوڑا نرم ہونے لگا تھا ، وہ کتنی دیر سے تحمل سے اس کی ہر بات کا جواب دے رہا تھا

"یار اس سے پوچھ لو واقعی طبیعت خراب ہے....؟ پلیز کنفرم کر لو نہ....مذاق نہ ہو کوئی....میں مصروف تھا ابھی...اچھا اوکے آتا ہوں..." شہریار کال پر مشل کی طبیعت کا سن کر اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرتا خود کو ریلیکس کر رہا تھا... شازمہ کو لے کر شدید ٹینشن میں مبتلا تھا اس پر مشل کی خراب طبیعت پر ایمرجنسی گھر بلائے جانے پر دماغ مزید الجھ گیا تھا....سعد سے معذرت کر کے

شہریار عجلت میں گاڑی ڈرائیو کرتے گھر کے لیے نکل آیا تھا۔۔۔دوپہر کے ڈھائی بج رہے تھے۔۔۔ مہمانوں کو عالم شاہ نے شام کا وقت دیا ہوا تھا۔۔ خود کو عجیب سیچوئشن میں پھنسا ہوا محسوس کرتے شہریار نے گاڑی کی رفتار بڑھا دی تھی

"خود ترکی پہنچا ہوا تھا اور یہاں سعد کو کام پر لگایا ہوا تھا۔۔"

"اتنا کیوں اِنسِسٹ کر رہا ہے..."

"میرا دل کیوں نہیں مان رہا اسکے لیے...یہ بہت تیز انسان ہے اسکو جانتا ہوں یار میں..."

"اب عین ٹائم پر بابا کو کچھ کہا وہ بھی غصہ کریں گے...کم از کم ڈیلے تو ہو جائے....آج اتنی کیا ضرورت تھی گھر بلانے کی..."

"مشل کو پتہ نہیں واقعی کچھ ہوا ہے یا گھر بلا نے کی ایکٹنگ ہے۔۔۔صبح تو ٹھیک تھی۔۔۔"

شہریار سوچوں میں بری طرح گم نیند سے بھری آنکھوں سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔گھر پہنچ کر لِونگ روم میں داخل ہوا تو سمینہ بیگم سامنے صوفے پر ہی بیٹھی تھیں، شہریار کو دیکھ کر وہ کھل اٹھی تھیں۔۔۔شازمہ بھی پاس ہی بیٹھی تھی

"آجاؤ آجاؤ ماشاءاللہ دیکھو تو سہی ذرا۔۔آجاؤ۔۔۔مشل کو اوپر بھیجا ہے ریسٹ کرنے۔۔ادھر بیٹھو میرے پاس۔۔" سمینہ بیگم کی بیٹے کو دیکھ کر خوشی کی انتہا نہیں تھی

"اسلام علیکم ماما۔۔کیا ہوا اسکو۔۔۔؟ اور آپ کیوں اتنا ایکسائیٹڈ ہو رہی ہیں مجھے دیکھ کر۔۔؟" شہریار فون اور کیز صوفے پر رکھ کر وہی بیٹھ گیا تھا

"یہ تو اب تمھیں بھی پتہ لگ جائے گا اولاد کو
دیکھ کر کیوں خوشی ہوتی ہے...اللہ نے
خوشخبری دی ہے خیر سے...ابھی وہ اوپر شاید
سو رہی ہے اٹھتی ہے تو لیڈی ڈاکٹر کو بلوا لو
یا اسکو لے جاؤ....اور خبردار جو صبح کی طرح
اس سے اب لڑائی کی تو.....دوبارہ نہ میں
دیکھوں تمھیں اس سے ایسے لڑتا جھگڑتا...خود
بنا لیا کرو ناشتہ یا مجھ سے بنوا کیا کرو....
اسکو بھی کل سے ناشتہ کروا کہ جانا...."

سمینہ بیگم جو صبح مشل کو ڈانٹ رہی تھیں
اس وقت سارا الزام شہریار پر ڈال چکی تھیں
جبکہ شہریار کے چہرے
کی ہوائیاں اڑ چکی تھیں،دل اتنی تیزی سے
دھڑکا تھا جیسے سینے سے نکل کر ہاتھ میں
آجائے گا

"اللہ نے خوشخبری دی ہے خیر سے....." ماں کے
لفظ ذہن میں دہراتے وہ اپنے ہونٹ بری طرح

کچلتا وہیں پر نیم دراز سا ہو گیا تھا

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے---؟"

"ابھی تو صرف بات ہی کی تھی---"

"اوہ نو--"

"وہ تو اسکو بھی لنک کر دے گی میری بات سے ہی---"

"یہ ہو کیسے گیا---؟"

"میں تو گیا---" سوچتے سوچتے شہریار کے چہرے کے رنگ بھی اڑ گئے تھے،کیز ہاتھ میں پکڑ کر وہ اپنے چہرے کے تاثرات نارمل کرتے ذرا سیدھا ہو کر بیٹھا تھا

"میں تو ابھی کل ہی بچوں والی وڈیوز دیکھ
رہی تھی---پہلے لڑکے آجائیں خیر سے---- پھر اللہ
رحمتیں بھی دے میرے شہریار کو----" سمینہ
بیگم اپنی رو میں ہی بول رہی تھیں جبکہ
شہریار اپنی ہلکی بڑھی ہوئی بیرڈ پر ہاتھ
پھیرتے مشل کو خود پر تکیوں، مکوں،تھپڑوں
کی بارش کرتا امیجن کر رہا تھا----خود میں
ہمت محسوس نہیں

کر رہا تھا کہ اٹھ کر اوپر جا سکے

"طبیعت زیادہ خراب تھی اسکی۔۔؟ " شہریار نے گھبرائے سے لہجے میں ماں سے پوچھا تھا

"ہاں تو اور کیا۔۔۔ابکائیاں ہی نہیں رک رہی تھیں۔۔۔نڈھال ہو گئی تھی۔۔ہو جائے گی ٹھیک۔۔۔خیال رکھنا نا اب۔۔"

"ماما کافی دن سے الٹا سیدھا کھا پی رہی

تھی۔۔۔ٹریول بھی کیا ہے۔۔۔ہو سکتا ہے سٹمک

اپ سیٹ ہو گیا ہو۔۔۔"

شہریار کان کجھاتے بولا تو سمینہ بیگم کے

چہرے پر غصہ پھیل بٹیا تھا

"کوئی اچھی بات نکالتا ہے انسان منہ

سے۔۔۔کوئی شکر ادا کرتا ہے بندہ۔۔۔" سمینہ

بیگم خفا ہوتے بولیں تو شہریار شرمندہ سا ہوتے

اٹھ کھڑا ہوا تھا

"جاؤ جا کر دیکھو اسکو۔۔۔اوپر والا کچن بھی زیر استعمال لاؤ صحیح سے۔۔۔۔رخشندہ کو بھیجتی ہوں۔۔۔سیٹ کرے جا کر کچن۔۔۔میں ذرا کام دیکھ لوں مہمانوں نے بھی آنا ہے۔۔۔۔

مشل کی بھی شرکت لازمی ہے۔۔۔سمجھ رہے ہو نا۔۔۔جاؤ شاباش۔۔۔فٹافٹ دکھا لاؤ اسے ڈاکٹر سے۔۔۔اللہ نے آج ہی ساری خوشیاں سنا دینی

ہیں۔۔نظر نہ لگے بس۔۔۔" سمینہ بیگم بھی
صوفے سے اٹھتے بولی تھیں

"اگر واقعی سچ ہے تو اللہ نے کیسے سن لی
میری فوراً ہی۔۔۔"

"مشل کو کیسے سمجھاؤں گا۔۔۔"

"وہ تو پریشان ہو گئی ہو گی بہت زیادہ۔۔"

"بہت تحمل سے سمجھانا پڑے گا۔۔۔" شہریار سیڑھیوں کی جانب بڑھتے اپنا سیل فون اپنے انگوٹھے اور انگلی میں گھماتا سوچوں میں گم مسکرا رہا تھا کہ کمال شاہ نے آواز دے کر اسے روکا تھا

"کدھر۔ر۔ر۔ر۔۔۔" لاٹھی زمین سے بجا کر وہ راہداری میں کھڑے اسے دیکھ رہے تھے

"اسلام علیکم دادا جان...کیسے ہیں...میں بس...
آ ہی رہا تھا آپ سے بات کرنے..." شہریار الٹے
قدموں واپس ہوا تھا

"میں اوپر رہتا ہوں...؟؟ صبح کے آئے ہوئے ہو
اور دادے کی کوئی خبر نہیں لی...؟؟"

"میں آیا تھا صبح دادا جان،آپ سو رہے تھے۔۔۔پھر۔۔۔آفس چلا گیا۔۔۔میں ابھی بس آ ہی رہا تھا۔۔۔" شہریار انکے کندھوں پر بازو رکھ کر انہیں سینے سے لگاتے بولا تھا

"بس بس۔۔۔۔پہلے ہی بہت شکایتیں موصول ہو رہی ہیں تمھاری برخوردار۔۔۔۔باپ سے بدتمیزی کر کے آئے ہو۔۔۔؟ سخت ناراض ہے وہ تم سے۔۔۔دادے کے پیار کا ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے۔۔۔۔ہیں۔۔۔" کمال شاہ نے لاٹھی سے اسکی ٹانگوں پر اچھی خاصی ضرب لگائی تھی

"میں۔ں۔ں۔۔۔؟ نہیں دادا جان۔ن۔ن۔۔۔کوئی بدتمیزی نہیں کی میں نے۔۔۔اور میں کر بھی کیسے سکتا ہوں بابا سے بدتمیزی۔۔۔؟؟؟ میں نے صرف کانٹکریکٹ کی متعلق ڈسکس کیا تھا۔۔۔وہ۔۔۔غصہ ہو گئے۔۔۔صرف اتنی بات تھی۔۔۔" بات کرتے کرتے شہریار انکا ہاتھ پکڑ کر انہیں لاؤنج کے صوفے تک لے آیا تھا

"ہممم....مجھے لگتا ہے مجھے بھی آفس جانا شروع کرنا چاہیے.... تم دونوں باپ بیٹے کی تو آپس میں بنتی نہیں ہے اور نقصان میرے بزنس کا ہوتا ہو گا..." کمال شاہ بیٹھتے ہوئے بولے تھے

"ضرور آئیں دادا جان...بلکہ کل سے ہی چلیں..." شہریار انکے پاس صوفے کی بازو پر بیٹھ گیا تھا

"اچھا وہ شازمہ کے سلسلے میں جو لوگ آرہے
ہیں انکے
بارے میں کیا رائے ہے---؟؟؟ تیاری ہو رہی ہے
"اچھے سے--؟ خود دیکھنا سارے معاملات----
کمال شاہ تنبیہ کرتے بولے تھے

"جی دادا جان--جانتا ہوں انہیں---کلاس فیلو
ہے میرا کالج کا--آفتاب احمد--شائد آپکو پتہ ہی

ہو نام سے...جس نے شازمہ کے کیس میں بھی ہیلپ کی تھی..." شہریار نے لیے دئیے سے لہجے میں جواب دیا تھا

"ہاں ہاں...وہی جو وہ کرکٹ کھیلنے بھی آتا تھا...بھلا دِکھتا ہے..." کمال شاہ یاد کرتے بولے تھے

"جی...دادا جان..." شہریار مختصر بولا تھا،

آفتاب کے

بارے میں کوئی غلط بات کرنے سے خود کو

روک کر رکھا تھا

"چلو اللہ ہماری بچی کے نصیب اچھے

کرے۔۔۔سچ میں بڑا دل دُکھایا اس شازم

نے۔۔۔خون کے رشتوں پر بھی بھروسہ نہیں

آجکل۔۔۔ کیا بنا اسکا۔۔۔؟؟؟ بہن سے تو بہو ملنے

جاتی رہتی ہے۔۔۔طبیعت بتا رہی تھی کافی

خراب ہے اسکی۔۔ہاہ۔۔ہماری بچی کے ساتھ بھی

تو اچھا نہیں کیا نہ۔۔۔۔"

کمال شاہ ٹھنڈی آہ بھرتے بولے تھے

"لاک اپ میں ہی ہے۔۔۔فلیٹس کے اونر نے کیس

کیا ہوا ہے اس پر۔۔وہی دیکھ رہے ہیں

اسکو۔۔۔باہر نہیں آئے گا فی

الحال۔۔۔میں۔۔ذرا۔۔۔کپڑے بدل آؤں۔۔پھر بات

کرتے ہیں۔۔۔انکنفرٹیبل ہو رہا ہوں۔۔۔" شہریار کا

دماغ مشل کی طرف بری طرح اٹکا ہوا تھا

"ہاں ہاں چلو تم فریش ہو جاؤ۔۔۔پھر مہمان بھی آنے ہیں۔۔۔" کمال شاہ ابھی بول ہی رہے تھے کہ شہریار ایک لمحے کی تاخیر کے بغیر وہاں سے اٹھ کر سیڑھیاں پھلانگ گیا تھا۔۔۔۔دل عجیب سی کشمکش کا شکار تھا۔۔۔۔کمرے کے باہر کھڑے وہ کبھی ماتھے کو انگلیوں سے ہلکا سا سہلا رہا تھا تو کبھی گردن کو سٹریچ کر رہا تھا۔۔۔۔ہونٹوں کو گول کر کے گہرا سانس خارج

کر کے ٹھوڑی کو مسلتے اس نے آہستگی سے

دروازہ ناک کیا تھا۔۔۔مشل کا سامنہ کرنے سے

ایسا خوف پہلے کبھی محسوس نہیں ہوا تھا

"بھائی لے کر گیا ہاسپٹل اسے۔۔؟" سمینہ بیگم گ

لاس ٹرے میں رکھتے بولی تھیں

"نہیں ماما۔۔بھائی دادا جان ساتھ بیٹھے تھے باہر۔۔ابھی گئے ہیں اوپر۔۔" سر جھکائے کچن میں داخل ہوئی تھی

"اچھا۔۔جوڑا استری کر لیا۔؟؟ اور یہ بال ایسے کس کر نہ باندھنا۔۔تھوڑی ڈھیلی چٹیا کرنا۔۔" سمینہ بیگم اسے دیکھتے ہوئے بولیں تو شازمہ نے نظریں چراتے سر پر دوپٹہ اوڑھ لیا تھا،دل

بلکل ویران سا محسوس ہو رہا تھا "ابھی نہیں
کیا ماما...کر لوں گی..."

"یہ کیا صورت بنائی ہوئی ہے شازمہ...چہرے پر
کوئی خوشی کے آثار نہیں....ایسے ناشکری نہیں
کرتے..." سمینہ بیگم بولیں تو شازمہ چہرے پر
زبردستی مسکراہٹ سجائے انکی طرف دیکھی
تھی لیکن دل بری طرح تکلیف میں مبتلا
تھا...استعمال کرنے والے برتنوں کو خشک کرتے

دھیان مسلسل فون کی جانب تھا۔۔۔لیکن وہاں کوئی کال میسج

نہیں تھا۔۔۔جب سے آفتاب کو منع کیا تھا تب سے اس نے کوئی کانٹیکٹ نہیں کیا تھا۔۔اسکا یک دم بلکل غائب ہو جانا بھی اذیت میں مبتلا کیے ہوئے تھا

"میں۔۔۔ان سے بات کروں یا نہیں۔۔۔؟"

"اگر میں نے بات کر لی اور وہ آگئے تو...ماما بابا کو کیا جواب دوں گی..."

"اور اگر نہ آئے...؟؟؟ میں نے منع کر دیا تو انہوں نے بھی رابطہ ختم کر دیا..." دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تو آستین میں چھپی بریسلیٹ کو پکڑ کر کلائی پر کرتے آنکھیں نم ہونے لگی تھیں

"آپکا نام بہت قیمتی ہے شازمہ...بہت

خوبصورت ہے..."

"آپ کو لینا پڑے گا یہ....میں اب آپکے نام کی چین تو نہیں گلے میں پہن سکتا نا..." اسکی بات یاد کرتے نم آنکھیں مسکرائیں تھیں

"شازمہ.ہ.ہ...دراز سے گول منہ والا چمچ نکالنا بڑے والا...." سمینہ بیگم کی آواز پر بری طرح

چونک کر اپنی بریسلیٹ واپس قمیض کی بازو کے نیچے کرتے فون کو الٹا کر ایک طرف رکھتے دراز کی طرف تیز قدموں سے بھاگی تھی----

یونہی سوچوں میں گم وہ کچن کے انتظامات دیکھتی رہی تھی---دل میں مسلسل درد سا اٹھتا محسوس ہو رہا تھا-- خلق میں آنسوؤں کا گولہ پھنسا ہوا تھا جو نہ نگلا جا رہا تھا نہ ہی بہایا جا رہا تھا

"سعد بھائی آپ نے شہریار کو اوکے کیوں نہیں کیا۔۔۔میں کہہ جو رہا تھا کہ اوکے کر دیں۔۔۔میری بات سنیں۔۔۔وہ جو بھی کہے گا آپ نے اوکے کر دینا ہے اب بس۔۔۔میں نے کوئی چند دنوں کا رشتہ تو نہیں بنانا نا۔۔۔مجھے کوئی ڈر نہیں ہے شہریار جو بھی شرط رکھے۔۔۔" آفتاب سعد کے آتے ہی مسلسل اسے شام کو ہونے والی ملاقات کے لیے سمجھائے جا رہا تھا

"یار شرطوں سے رشتے کی مضبوطی کی،
اسکی سچائی کی،اسکے ہمیشہ قائم رہنے کی
گارنٹی نہیں ملتی۔۔۔شہریار کو اصل میں تجھ
پر اعتبار ہی نہیں ہے۔۔۔میں نے تیرا امییج کلئیر
کرنے کی بہت کوشش کی ہے۔۔۔اور اب ڈر بھی
لگ رہا ہے کہ ملاقات کے دوران کوئی ان بن نہ
ہو جائے۔۔۔شہریار نے تو صاف منع کر دیا تھا آنے
سے۔۔۔اور عالم انکل سے ابھی بات ہوئی
تھی۔۔۔وہ ٹائم کنفرم کر رہے تھے۔۔۔کوئی مسئلہ

ہی نہ بن جائے۔۔۔بابا کے سامنے کچھ گربڑ ہوئی تو خیر نہیں پھر۔۔۔۔" سعد بھنویں سکیڑ کر اسے وارن کرتے بولا تھا

"بہت ڈھیٹ ہی یہ شہریار ویسے۔۔۔مان ہی نہیں رہا۔۔یار آپ بس کسی بھی طرح آج بات ڈن کروا کے آئیں ۔۔بھابھی کو سمجھایا ہی نا سب اچھے سے۔۔۔؟ عالم انکل کال کر رہے تھے تو مطلب شہریار نے گھر کوئی بات نہیں کی۔۔۔آپ پلیز کر لیں نہ ہینڈل معاملہ یار۔۔۔میں پھر کہہ

رہا ہوں...شہریار یا کوئی بھی ان میں سے،کوئی شرط رکھے آپ نے مان لینی ہے...." آفتاب چئیر سے اٹھ کر ٹیبل پر بیٹھ کر اسے بریفنگ دینے لگا تھا،بے چینی سے دل دھڑک کر پاگل ہوئے جا رہا تھا

"مان جاۓ گا مان جائے گا،حوصلہ رکھ.....اب میں اسکے دماغ سے تیرا پاسٹ مٹا تو نہیں سکتا نہ....کوشش ہی کر سکتا ہوں...باقی جو اللہ نے چاہا وہی ہو گا....زبردستی تو

نہیں کر سکتے ہم اب انکے ساتھ۔۔۔مزید اپنا امپریشن مت خراب کر۔۔۔" سعد بولا تو آفتاب تو جلتے توے پر بیٹھ گیا تھا

"یار کوشش نہیں۔ں۔ں کرنی نہ۔۔۔یہی تو کہہ رہا ہوں۔ں۔ں۔۔۔ڈن کر کے آنا ہے تو مطلب مجھے ڈن چاہئیے بات۔۔۔ ہاں کروا کے آنی ہے بس۔۔۔ورنہ جان دے دوں گا۔۔۔میں بتا رہا

ہوں۔۔۔" ہمیشہ کی طرح اپنا چھوٹا ہونے کا لاڈ دکھا کر بات منوانے کی کوشش کی تھی

"اچھا اچھا یار۔۔جا کہ ماما کو بھی سمجھا۔۔۔ وہ پہلے ہی بہت مشکل سے مانی ہیں۔۔بس شہریار کچھ اوٹ پٹانگ نہ کر دے۔۔۔جا گھر جا کر ماما کے سامنے جان کی دھمکی دے۔۔۔چل شاباش۔۔ساری بلیک میلنگ مجھے ہی کیے جا رہا ہے۔۔۔" سعد نے

آفتاب کو بازو سے کھینچ کر کمرے سے نکال دیا تو آفتاب باہر ہی کھڑے ہو کر پاکٹ سے فون نکالتے بند سکرین کو دیکھنے لگا تھا

"شازمہ کو۔۔۔کال کروں۔۔۔یا نہیں۔۔۔؟" سوچتے ہوئے آفتاب لفٹ کی طرف بڑھا تھا

"اس نے منع کیا ہے اگر تو نہیں کرنا چاہئیے مجھے۔۔۔" اندر داخل ہو کر فون سکرین آن کرتے

اسکا نمبر نکال کر مسلسل نظروں میں لیے وہ
لفٹ کے مطلوبہ فلور پر پہنچنے کا انتظار کر رہا
تھا،دل سکرین پر اسکا نام دیکھ کر بھی دھڑک
اٹھا تھا

"نہیں۔۔۔۔جو کرنا ہے خود ہی کرنا ہے۔۔۔اسے نہیں
پریشان کرنا۔۔۔" لفٹ کھلنے پر فون پاکٹ میں ڈ
التے وہ گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔گھر جا کر
ماں کو ایک بار پھر سے سمجھانے کا سوچ کر
سر کو جھٹکا تھا ، جو طلاق یافتہ لڑکی سے
شادی کا مطالبہ سن کر اسکی ضد کے سامنے ہار

تو گئی تھیں لیکن قدرے ناراض تھیں

ایک بار دروازہ ناک کرنے کے بعد تیز ہوتی دھڑکن سے شہریار کمرے میں داخل ہوا تو مشل صوفے پر بیٹھے اپنی ٹانگیں فولڈ کر کے سینے سے لگائے گھٹنوں پر سر رکھے بری طرح رو رہی تھی۔۔۔ہچکیوں کی آواز پورے کمرے

میں گونج رہی تھی۔۔۔اسے صبح والے کپڑوں
میں یوں بکھری سی حالت میں بیٹھے دیکھ کر
دل میں بلند ہوتا خون کا فشار یک دم سست ہوا
تھا۔۔۔دروازہ کھلنے کی آواز پر مشل نے سر اٹھا
کر اسکی طرف سرخ ہوتی بھیگی آنکھوں سے
دیکھا اور اپنے ہاتھوں کی پشت سے آنکھیں زور
سے رگڑ ڈالی تھیں۔۔ہچکیوں کی آواز قید ہونے
سے مشل کا پورا جسم ہچکولے کھانے لگا تھا

"یار۔۔۔"

"مشل---"

"کیا حال بنایا ہوا ہے----؟؟؟؟" شہریار دروازہ بند کرتے ایک جست میں اس تک پہنچ کر وہیں اسکے پاس بیٹھا ہی تھا کہ مشل صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

"Come on, don't pretend that you're clueless....

یہ حال آپکی وجہ سے ہی ہوا ہے۔ے۔ے..." لہجہ اتنا بھیگا ہوا تھا کہ آواز مکمل بھرا گئی تھی، آنسوؤں سے پورا چہرہ تر تھا

"مجھے...بتایا ہے ماما نے...

but its not confirmed yet....

تم۔۔۔بیٹھ کر بات کرو۔۔۔" شہریار بھی اٹھ کر اسکے مقابل کھڑا ہو گیا تھا

"کیا کنفرم ہونا باقی رہ گیا ہے۔۔۔۔؟؟؟ صبح آپ مجھ سے بات کر رہے تھے اور۔۔۔آپ۔۔۔آپے میرا ٹرسٹ توڑا ہے۔ے۔ے۔ے۔۔۔۔آپ نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ے۔ے۔ے۔۔۔اسی لیے مجھے گفٹس دے رہے تھے کہ میں آپکی اس حرکت پر چپ رہوں۔ں۔ں۔ں۔۔۔میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی

کہ آپ اتنے خود عرض ہو

سکتے ہیں-ں-ں-ں---

You've been playing mind

games with me for daaaayssss...."

شہریار کے کھڑے ہوتے ہی

مشل نے اسکو کالر سے کھینچ

کر قریب کرتے چلاتے ہوئے بولنا شروع کیا تو

شہریار نے اسکی بات مکمل سن کر ، اسکے

دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنے گریبان سے آہستگی سے

نیچے کیے تھے

"مشل میری جان یار۔۔۔کالم ڈاؤن۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم سوچ رہی ہو۔۔۔آرام سے بیٹھ کر بات کرو۔۔۔۔صبح پرامس کیا تھا نہ کہ آرام سے بات کریں گے ہم۔۔۔آؤ ادھر۔۔۔" شہریار اسکے ہاتھ تھام کر اسکو صوفے پر بٹھاتے بولا تھا۔۔۔اسکے ہاتھوں کو چھو کر ہی محسوس ہو گیا تھا کہ وہ تیز بخار میں جل رہی تھی

"آپ اسی لیے مجھ سے ایسی باتیں کر رہے تھے نہ صبح سے....کہ غصے میں بھی لڑنا نہیں ہے....کیونکہ آپ آلریڈی اپنی مرضی کر چکے تھے...دھوکہ دیا ہے آپ نے مجھے.ے.ے....

I had no idea you could sink this low...."

مشل پھر سے اسکے گریبان کو کھینچ کھینچ کر

بھرائے لہجے میں غرائی تھی

"مشل آئی سوئیر میں نے تم سے اپنی خواہش کا اظہار ضرور کیا تھا

But it never crossed my mind to cheat you....

تم اتنی جلدی کیسے سوچ لیتی ہو اتنا ایکسٹریم....؟ اور یہی کیوں سوچ رہی ہو کہ

میں نے جان بوجھ کر کیا ہو گا۔۔۔؟؟ اللہ کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے،کوئی بھی پروٹیکشن 100٪ سیکیور نہیں ہوتی۔۔۔" شہریار نے اسکے بھیگتے گالوں کو اپنی انگلیوں سے خشک کرنے کی کوشش کی تھی لیکن بہتے آنسوؤں نے پھر سے جگہ بنا لی تھی

"کتنے آرام سے کہہ رہے ہیں یہ سب آپ۔۔۔بہت آسان لگ رہا ہے نہ۔۔۔؟؟؟ " مشل نے اسکے ہاتھ

اپنے چہرے سے ہٹائے تو شہریار نے گہرا سانس لیتے اپنے پورے چہرے پر دونوں ہاتھوں کو پھیرا تھا

"نہیں لگ رہا آسان یار۔ر۔ر۔۔۔پریشان ہوں میں بھی۔ی۔ی۔۔۔" ہاتھ چہرے پر پھیر کر ، کہنیاں گھٹنوں پر رکھے وہ مشل کے چہرے کی طرف دیکھا تھوڑا جھنجھلاہٹ سے بولا تو مشل کے

آنسو مزید رواں ہوئے تھے

"آپ اور پریشان۔۔۔؟ آپکی تو مرضی کی بات ہوئی ہے آپ کیسے پریشان ہو سکتے ہیں۔۔۔؟؟ اندر سے تو شکر کر رہے ہوں گے۔۔۔" مشل اسکے پاس سے اٹھ کر کھڑی ہوئی تو شہریار نے کہنی سے پکڑ کر اسے واپس بٹھا لیا تھا "ہاں کر رہا ہوں شکر۔ر۔ر۔ر۔۔۔کیونکہ یہ نعمت ہی ایسی ہے۔۔۔"

"Dont forget this was done without my consent.t.t....."

مشل اسکی آنکھوں میں انکھیں گاڑھے غرائی تھی

"My consent wasn't involved in this

either.r.r...."

شہریار بھی اسی کے لہجے میں برابر غرایا تھا

"اور صرف دل خراب ہونے سے کیسے پتہ لگ گیا

کہ تم پریگنینٹ ہو.و.و...؟؟؟؟ کوئی ٹیسٹ

کیا ہے..؟ کسی کو دکھایا ہے.ے.ے...؟؟ "

شہریار کا لہجہ اونچا ہوا تو مشل کا لہجہ دھیما

ہو گیا تھا "م...مجھے تائی امی نے کہا ہے...وہ

کہہ رہی تھیں میری شکل سے پتہ لگ رہا ہے..."

"سیریسلی مشل...؟؟ امی کب سے شکل دیکھ کر تشخیص کرنے لگی ہیں...؟ کیا ہے تمھاری شکل پر...؟؟ دکھاؤ مجھے..." شہریار نے اسکی ٹھوڑی پکڑ کر دائیں بائیں کی تو مشل نے اسکا ہاتھ کھینچ کر نیچے کیا تھا

"مجھے خود بھی یہاں---پیٹ میں کچھ فیل

بھی ہو رہا ہے---پہلے سے ہی ہو رہا تھا

بلکہ---تائی امی کہہ رہی تھیں ایک ماہ ہو گیا

ہو گا مجھے۔ے۔ے---" مشل روتے ہوئے اپنے پیٹ

پر ہاتھ رکھے بتا رہی تھی اور انتہا کی پریشانی

ہوتے ہوئے بھی شہریار کے چہرے پر مسکراہٹ

کی ایک رمق آئی تھی

"مشل یار۔۔۔میرا نہیں خیال کہ اتنی جلدی کچھ
فیل ہونے لگ جاتا ہے۔۔۔۔امی نے تمھیں یہ سب
کہا ہے اس لیے تم ایسا محسوس کر رہی
ہو۔۔۔ریلیکس رہو۔۔اتنا بخار کیوں ہو رہا ہے
تمھیں یار۔۔حد ہو گئی ہے مشل۔۔۔" شہریار نے
قریب ہوتے اسکے کندھے پر بازو پھیلا کر خود
سے لگایا تو مشل اسکے
سینے پر سر رکھ کر بری طرح رونے لگی تھی

"ریلیکس کیسے کروں۔۔۔شہریار۔۔۔اگر میں ایکسپیکٹ کر رہی ہوئی تو۔۔تو۔۔۔میں آپکو چھوڑوں گی نہیں یاد رکھنا آپ یہ۔۔" یک دم مشل اسکے سینے سے ہٹتے وارن کرتے بولی تھی

"میں چھوڑنے دوں گا بھی نہیں۔۔ایکسپیکٹ کر رہی ہو یا نہیں کر رہی ہو۔۔" شہریار نے اسکی وارن کرتی انگلی کو پکڑ کر چوما تو مشل ہونٹ میچ کر آنسو بہاتے اسکے چہرے کی طرف

دیکھی تھی

"اچھا آپ مجھے سچ سچ بتائیں۔۔۔میں کچھ نہیں کہوں گی آپکو۔۔۔آپ نے۔۔وہاں اس دن۔۔۔کروز میں۔۔آپ بھول گئے تھے ایک بار۔۔۔" مشل گزری کسی رات کا حوالہ دیتے بولی تو شہریار نے اسکا ہاتھ نیچے اپنی ٹانگ پر رکھتے اسکی بات کاٹ دی تھی

"اس دن یا کسی بھی دن مشل---میں تمھاری مرضی کے بغیر کوئی سٹیپ نہیں لے سکتا---نہ میں نے قصداً لیا ہے---لیکن اگر اللّٰہ کی مرضی ہوئی تو آنے والی روح کو کوئی نہیں روک سکتا---بہت سے لوگ پروٹیکشن یوش کر رہے ہوتے ہیں اور پھر بھی-------مشل میں نے وِش ضرور کیا تھا مگر آئی پرامس میں نے-----"

شہریار کی بات اب مشل نے کاٹ دی تھی

"شہریار---مجھے بے وقوف نہ بنائیں---اچانک آپکے دل میں بچے کا خیال آیا اتنے مہینوں بعد

اور ساتھ ہی اللہ نے آپکی وش پوری بھی کر دی۔۔۔؟ ایسے نہیں ہوتا۔۔۔۔"

"اچھا بس۔س۔س مشل۔۔۔جب کہہ رہا ہوں کہ میری ایسی کوئی انٹینشن نہیں رہی کبھی، تو کیا ایک ہی بات دہرائے جا رہی ہو بار بار۔۔۔

Do not blame me unnecessarily,i

wasn't involved by choice either....

بجائے کہ ہم آرام سے بیٹھ کر آگے کی بات کریں کہ اب کیا کرنا ہے تم ایک غلط بات کو مسلسل مجھ پر تھوپے جا رہی ہو....

This will just escalate the flight, won't solve the issue....."

شہریار نہ چاہتے ہوئے بھی اسکی مسلسل الزام تراشی پر اکتا کر اٹھ کھڑا ہوا تھا

"Ok then let's focus on solving the issue....

مجھے ابھی کلینک جانا ہے....اگر پریگنینسی ہوئی تو میں ابھی اسی وقت اسکو ختم کر دوں گی...." مشل اسکے مقابل کھڑے ہو کر بولی تو شہریار نے اسکی بات سن کر مٹھیاں بھینچ کر بمشکل اپنے دماغ میں اٹھتے غصے کے طوفان کو چند پل تھمنے کو دئیے تھے

"Enough مشل....."

"اگر اب تم نے مزید کوئی فضول بات کی تو.....

شہریار اسکو کہنی سے کھینچ کر سرخ ہوتے

چہرے سے غرایا تھا...دماغ اسکی بات سے بلکل

ماؤف ہو گیا تھا...بولتے ہوئے غصے سے سانس

تک پھول رہی تھی...آنکھوں میں بے یقین سی

سرد مہری چھا گئی تھی

"تو...تو کیا کریں گے۔ے۔ے...؟" مشل روتے ہوئے بول رہی تھی،چہرہ آنسوؤں سے دھواں دھواں ہو رہا تھا...شہریار اسکی کہنی چھوڑتے، رخ موڑ کر اپنے ماتھے پر زور سے انگلیاں پھیرتے سب سے پہلے اب خود کو ریلیکس کر رہا تھا

"بولیں کیا کریں گے۔ے۔ے اس سے زیادہ آپ...؟" مشل پورا زور لگا کر بازو سے کھینچ کر اسکا رخ اپنی طرف کرتے بولی تو شہریار اسکی بگڑی حالت دیکھ کر اپنے دماغ میں اٹھتے ابال کو

اندر ہی اندر جھٹکنے کی کوشش کرنے لگا تھا

"ہم بعد میں بات کرتے ہیں۔۔۔" اس سے بازو چھڑوا کر وہ کمرے سے باہر نکل کر لاؤنج کے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔سیچوئیشن یک دم اتنی بگڑ جانے پر اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے زور سے دبا ہی رہا تھا کہ مشل اپنے کندھے پر بیگ ڈالے بغیر دوپٹے کے باہر آگئی تھی۔۔۔الجھے ہوئے بالوں کو سمیٹ کر کیچر لگاتے وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھی تو شہریار سرعت سے

اٹھ کھڑا ہوا تھا

"کہاں جا رہی ہو۔و۔و۔۔۔" دو لمبے قدموں میں اس تک کا فاصلہ طے کیا تھا

"جہاں مرضی جاؤں۔۔۔۔آپ مجھے روک نہیں سکتے اب۔۔۔میرا اور آپکا ساتھ بس یہیں تک تھا۔۔۔

You've manipulated me

to such an extent

کہ ایک ایک کر کے ہر بات آپکی مرضی کی ہوتی

جا رہی ہے اور مجھے پتہ بھی نہیں چل

رہا۔۔۔اوپر سے لے کر نیچے تک بدل گئی ہوں میں

آپکے کہنے پر لیکن آپکے اندر کے مرد کا دل ابھی

تک بھرا نہیں ہے۔۔۔" مشل سیڑھیاں اترتے اترتے

روتے ہوئے بولے جا رہی تھی کہ شہریار نے اسکے

ساتھ اترے ہوئے درمیانی کسی سیڑھی پر پہنچ

کر اسکا راستہ روک لیا تھا

"اوپر چلو..." وہ اسکا راستہ روکے کھڑا تھا،
لہجہ بے حد سخت تھا

"مجھے جانا ہے....راستہ چھوڑیں میرا..." مشل
اپنے بہتے آنسو اپنے گال سے صاف کرتے برابر
سخت بولی تھی

"جانا تھا تو صبح سے گئی کیوں نہیں تھی۔ی۔ی
۔۔۔؟؟؟ میرے آنے پر سارا تماشہ کرنا ہوتا ہے تم
نے۔۔؟ چلو۔و۔و اوپر۔۔۔" شہریار نے اسکی کلا
ئی پکڑ کر اوپر کا رخ کیا تو مشل اسکے ساتھ
کھنچتی ہوئی اوپر تک آگئی تھی

"میں نے نہیں رہنا آپکے ساتھ۔ھ۔ھ۔۔۔" مشل
اپنی کلائی اسکی سخت گرفت میں دیکھ کر
اسکا بازو جھنجھوڑ کر بولی تو شہریار نے

کمرے کا دروازہ کھول کر اسے اندر لاتے کلائی چھوڑ دی تھی

"بیٹھو ادھر..." شہریار شرٹ کے کف لنکس کھول کر سلیوز کہنیوں تک کرتے ہوئے سرد لہجے میں بولا تھا

"میں نے نہیں رہنا یہاں۔ں۔ں۔۔۔" مشل اسکا کندھا دھکیل کر اسے کراس کرتے دروازے کی جناب ہوئی تھی

"میں کہہ رہا ہوں نہ کہ بیٹھو یہاں۔۔۔۔" شہریار نے وہی ہاتھ پکڑ کر اسے نرمی سے اپنے سامنے کرتے سخت نظروں سے اسکی آنکھوں میں جھانکا تھا

"بیٹھو ادھر..." شہریار شرٹ کے کف لنکس کھول کر سلیوز کہنیوں تک کرتے ہوئے سرد لہجے میں بولا تھا

"میں نے نہیں رہنا یہاں-ں-ں..." مشل اسکا کندھا دھکیل کر اسے کراس کرتے دروازے کی جناب

ہوئی تھی

"میں کہہ رہا ہوں بیٹھو یہاں---" شہریار نے وہی ہاتھ پکڑ کر اسے نرمی سے اپنے سامنے کرتے سخت نظروں سے اسکی آنکھوں میں جھانکا تھا

"ہاتھ چھوڑیں میرا۔ا۔ا---جب میں نے ایک دفعہ

کہہ دیا کہ میں نے آپ کے ساتھ نہیں رہنا تو بس نہیں رہنا۔ا۔ا۔۔۔۔" مشل اپنے ہاتھ کو کھینچتے ہوئے بولی تھی

"یار جانا کہاں ہے تم نےے۔ے۔ے۔۔۔۔؟؟ میرے ساتھ رہنا ہے یا نہیں رہنا اپنے گھر میں تو رہو نا۔۔۔۔خالی بیگ اٹھا کر چل پڑی ہو۔۔۔بیٹھو ادھر آ کر۔۔۔حالت دیکھ رہی ہو اپنی۔۔۔؟؟ " شہریار نے اسکے کندھوں پر دباؤ ڈالتے بیڈ پر بٹھایا تو

مشل اپنا سر تھام کر آنسو بہانے لگی تھی

"آپ۔پ۔پ ذمہ دار ہیں میری اس حالت کے۔ے۔ے ...مجھے نہیں رہنا اس روم میں اب....جو کرنا تھا کر لیا آپ نے۔ے۔ے...آپ ہمیشہ اپنی مرضی امپوز کرتے آئے ہیں مجھ پر اور چڑ ہو گئی ہے مجھے اس بات سے....زہر سے بھی برے لگتے ہیں مجھے وہ آدمی جو عورتوں کی مرضی کا خیال نہیں کرتے....بچہ پیدا میں نے کرنا تھا یا آپ نے۔ے۔ے...."مشل کندھے سے اسکا بازو ہٹا کر

بیگ ایک طرف پھینکتے ہوئے چلائی تھی

"تو مجھے بھی زہر ہی لگتے ہیں۔ں۔ں ایسے آدمی۔ی۔ی۔۔۔" شہریار بھی چلّایا تو مشل ہچکیاں لیتے اسکے سرخ ہوتے چہرے کی طرف دیکھی تھی

"بکواس کر رہا ہوں نہ تب سے کہ نہیں کیا میں نے کچھ بھی انٹینشلی۔ی۔ی۔۔۔۔سال ہونے والا ہے کب دیکھا ہے تم نے مجھے اس معاملے میں ضد کرتے ہوئے۔ے۔ے۔۔۔؟؟ میں نے تمہاری خواہش کا احترام نہ کرنا ہوتا تو جس رات تم نے مجھے منع کیا تھا میں اسی رات صاف انکار کر دیتا۔۔۔اپنی مرضی تھوپ دیتا تم پر تب ہی۔۔۔کیا ضرورت پڑی تھی مجھے پورا سال انتظار کرنے کی۔۔۔؟؟؟؟ جب میں اپنے منہ سے کہہ رہا ہوں کہ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا تو تمہیں مزید کس جسٹیفیکیشن کی ضرورت

ہے۔۔۔؟ میرا کہہ دینا کافی نہیں ہے کیا۔۔؟؟

تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں ایسا کروں گا اور اس کو میں own نہیں کروں گا۔۔۔؟؟؟؟

And we're still not sure if we're pregnant or not....

تو میرا نہیں خیال کہ ابھی اس ساری بحث کی ضرورت ہے۔۔۔" شہریار اسکے برابر بیٹھے سخت لہجے میں بولا تو مشل اپنے دونوں ہاتھ آپس میں مسلتے نظریں اس سے ہٹا کر فرش کو گھورنے لگی تھی

"میں نے تم سے پہلے بھی کہا ہے اور پھر کہہ رہا ہوں مشل...میں نے کچھ امپوز نہیں کیا تم پر نہ میں نے تمھیں چیٹ کیا ہے...تمھارا مسلسل الزام تراشی کرنا مجھے بہت ہرٹ کر رہا ہے...اور...جو بات تم نے کی ہے...بہت...غلط تھی وہ مشل...اپنی اولاد کے لیے ایسا کیسے سوچ سکتے ہیں ہم...؟؟؟ " شہریار کہنیاں گھٹنوں پر جمائے بھیگے لہجے میں بولتے اسکی جانب دیکھا تو مشل نے بمشکل نظریں اٹھا کر اسکی

طرف دیکھا تھا

"میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں ریڈی نہیں ہوں۔ں۔ں۔ں---" مشل اپنے گالوں سے بہتے آنسوؤں کو صاف کرتے سر جھکا کر بولی تھی

"تو اسکا مطلب تم اپنی اولاد مار دو گی---؟؟ "

شہریار اسکے ہاتھ چہرے سے ہٹاتا اسکی نظروں

میں نظریں گاڑھے بولا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں پہلی بار مشل کو آنسو نظر آئے تھے، جواب دیئے بغیر اسکی طرف دیکھے خاموش سا روئے جارہی تھی۔۔۔اپنے کہے لفظوں کا مطلب سوچ کر اب خود بھی برا محسوس ہو رہا تھا

"مشل خدا کے واسطے یار سوچ سمجھ کر بولا

کرو۔۔۔اسی لیے تمھیں صبح سمجھا رہا تھا کہ غصے میں مت بولا کرو زیادہ۔۔۔خاموش ہو جایا کرو۔۔۔۔" شہریار سر جھکا کر اپنے دونوں ہاتھ جوڑے بول رہا تھا،آنکھیں مکمل نم تھیں

"م۔۔مجھے اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہو رہا ہے۔ے شہریار آپ میری فیلنگ کیوں نہیں سمجھ رہے۔ے۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔ے۔ے۔ے۔۔۔" مشل اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ کر

کانپتے لہجے میں بول رہی تھی،شہریار نے اپنی آنکھیں ہتھیلی کے کنارے سے مکمل خشک کرتے بیڈ پر آگے کو کھسک کر اسکو اپنے سینے سے لگا لیا تھا

"مشل آئی ایم سوری...ایم سوری پلیز روؤ نہیں...ہم مل کر کرتے ہیں کچھ

We will sort it out

میں ساتھ ہوں نہ تمھارے...بس تم ایسی بات

دوبارہ نہیں کرو گی۔۔۔اوکے۔۔۔؟۔۔۔ہمیشہ

اچھی بات زبان سے نکالنی ہے اس معاملے

میں۔۔۔پلیز۔۔۔۔ریکوئسٹ ہے تم سے۔۔۔۔مجھے

سب سے بڑھ کر تمھارا احساس ہے یار۔۔۔تم

سے آگے کچھ نہیں ہے میرے لیے۔۔۔۔لیکن ہمارا

بے بی بھی تو۔۔۔۔وہ بھی تو ہمارا حصہ ہے نا۔۔۔۔"

شہریار اسکی کہی بات سے حقیقتاً ڈرا ہوا تھا،

اسکا آنسوؤں سے بھیگا چہرہ اپنے کندھے سے

لگائے وہ نم لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔۔مشل کے

چہرے سے اٹھتی بخار کی تپش اسکو اپنی

شرٹ پر سے بھی محسوس ہو رہی تھی

"آئی لو یو یار۔۔میں تمھارے ساتھ

ہوں۔۔۔پلیز۔۔اتنا لو فیل مت کرو۔۔۔میری

جان۔۔۔مجھے پتہ ہے تم پریشان ہو رہی

ہو۔۔۔مجھے احساس ہے تمھاری فیلنگز کا یار۔۔۔"

شہریار اسکو اپنے سینے میں بھینچے ٹھہر ٹھہر

کر بولتے اسکی کمر پیار سے سہلا رہا تھا

"میری جان ہو تم۔۔۔ہم مل کر سب ہینڈل کریں گے جو بھی ہو گا مل کر فیس کریں گے یار۔۔۔"

شہریار مسلسل اسکو کالم ڈاؤن کرنے کی کوشش کر رہا تھا،مشل اسکی شرٹ کو ایک طرف سے اپنے آنسوؤں سے مکمل بھگو چکی تھی

"مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ے۔ے۔۔۔" مشل کا ہانپتا ہوا لہجہ سن کر شہریار نے گہرا سانس خارج کرتے اپنا چہرہ اسکے سر پر ٹکایا تھا

"مشل۔۔۔؟ ڈرو مت یار۔۔۔۔مجھے نہیں سمجھ آرہا میں کیسے تسلی دوں تمھیں۔۔۔" اسکے سر کو چومتے شہریار نے اسے دھیرے سے خود سے

الگ کیا تھا

"اتنا تپ رہی ہو بخار میں۔۔۔" شہریار نے اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرتے اپنے سامنے کیا تھا،بال چہرےاور گردن سے بھیگ کر چپکے ہوئے تھے۔۔۔آنکھوں کا رو رو کر برا حال تھا

"آپ کو نہیں اندازہ نہ کہ میں کیسا محسوس

کر رہی ہوں...آپکے لیے آسان ہے یہ سب کچھ کہنا۔ا۔ا۔ا..." مشل اپنے چہرے پر موجود اسکے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر بولی تھی

"اچھا بتاؤ مجھے...کیا فیل کر رہی ہو...؟ میں سن رہا ہوں...بتاؤ..." شہریار نے اسکا سر پھر سے اپنے کندھے سے لگایا تھا

"میں کیا بتاؤ۔ؤ۔ؤں۔۔۔۔؟ ابھی نہیں میرا دل
کہ مجھے آپ سمجھاتے جائیں ایک ہی
بات۔۔۔مجھے ڈاکٹر پر جانا ہے بس ابھی۔۔۔"
مشل اسکے کندھے سے سر ہٹا کر اپنے چہرے جو
بازوؤں سے رگڑتے ہوئے بولی تو اس کی ایسی
بکھری حالت دیکھ کر شہریار شدید پریشان ہو
گیا تھا

"اچھا منہ دھوؤ اپنا۔۔شاباش۔۔۔چلتے ہیں

پھر۔۔کپڑے بدلو۔۔۔فریش ہو جاؤ تھوڑا سا۔۔۔"

شہریار بولا تو مشل اپنے بازو سے اپنا چہرہ

صاف کرتے کرتے سر ہاں میں ہلاتے فوراً

باتھروم کی طرف بڑھ گئی تھی اور اگلے ہی پل

پانی سے چہرہ دھو کر وہ باہر آئی تو اسکی

سرخ سکڑی ہوئی آنکھیں دیکھ کر شہریار نے

پریشانی میں اپنے ٹھوڑی پر آتے پسینے کو

انگوٹھے سے صاف کیا تھا "مشل۔۔فریش ہو جاؤ

اچھے سے۔۔۔میں یہیں ہوں۔۔۔"

"نہیں بس چلیں-ں-ں---" شدید کانپتے ہوئے لہجے میں وہ اپنی قمیض کھینچ کر ٹھیک کرتے بولی تھی

"یار---" شہریار اسکے الجھے سے بال ، سلوٹ زدہ کپڑے دیکھ کر دکھی لہجے میں بولتا بیڈ سے اٹھ کر اسکے پاس آگیا تھا

"کیا ہوا ہے---چل کیوں نہیں رہے---؟ " مشل غیر حاضر دماغ سے بولی تو شہریار اسکا رخ شیشے کی طرف کر کے اسکی بیک پر کھڑا ہوا تھا

"اپنی حالت دیکھو مشل----سنبھالو خود کو یار---ایسے نہیں کرو اپنے ساتھ----اس طرح نیچے جاؤ گی---؟؟؟ سب کو بتانا ہے کیا کہ تم خوش نہیں ہو--؟؟ کبھی کسی کے سامنے ایسے

ری ایکٹ نہیں کرنا کہ تم خوش نہیں

ہو یار۔۔۔لوگ ایک بار بات پکڑ لیں تو

کبھی چھوڑتے نہیں ہیں پھر۔۔۔

سوچو کل کو کوئی تمھارے بے بی کو اگر

بتائے کہ آپکی مما پہلی بار آپکا سن کر خوش

نہیں ہوئی تھیں،تو کیسا فیل کرے گا وہ۔۔۔؟

دل ٹوٹ جائے گا اسکا تو یار۔۔۔" شہریار نے

پیار سے اسکے سارے بالوں کو اپنے ہاتھ سے

سمیٹنا شروع کیا تو مشل نے اپنے چہرے پر

ہاتھ پھیر کر خود کو سٹرانگ کرنے کی کوشش

کی تھی

"آپ...بتائیں گے اسکو...؟؟" مشل بھیگے لہجے میں بولی تو شہریار دل میں درد سا محسوس کرتے مسکرایا تھا

"نہیں میں نہیں بتاؤں گا کچھ کسی کو....مجھ سے تم اپنی ہر فیلنگ شئیر کر سکتی ہو....بلکہ

مجھ سے ہر بات شئیر کرنی۔ی۔ی ہے تم نے۔۔۔جو بھی محسوس کرو۔۔۔بس کسی اور کے سامنے نہیں۔۔۔مجھے اچھا نہیں لگے گا کہ کوئی اور تمہیں کمزور سمجھے۔۔۔نہ تم کمزور ہو۔۔۔بال ٹھیک کر دوں تمھارے۔۔۔؟؟؟ " شہریار ٹیبل سے برش پکڑ کر نرمی سے اسکے بال سلجھانے لگا تو مشل خاموش سی ہو کر گھری سوچ میں ڈوب گئی تھی

"مجھے پتہ ہے تم ابھی شاک کے زیراثر ہو ،اس لیے کبھی غصہ آرہا ہے تمھیں ،کبھی ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ایسا نہیں ہے کہ تمھیں اس حالت میں دیکھ کر میں صرف بچے کی خوشی محسوس کر رہا ہوں۔۔تمھارا خیال سب سے پہلے ہے مجھے یار۔۔۔تمھاری ذات سب سے زیادہ قیمتی ہے میرے لیے۔۔۔" شہریار کی انگلیاں اسکی سلگتی گردن کو محسوس کر رہی تھیں۔۔بخار پہلے سے تیز ہو رہا تھا

"پرفیکٹ۔۔۔یہ آنسو بھی صاف کرو شاباش۔۔۔"

بال اندازے سے آڑھے ترچھے سے سیٹ کرتے شہریار نے اسکی آنکھوں کو نرمی سے اپنی ہتھیلیوں سے صاف کیا تھا

"ہاسپٹل جا رہے ہیں نہ ہم۔۔۔؟" مشل بیڈ کے کنارے پڑا دوپٹہ پکڑتے بولی تھی

"ہاں آجاؤ...اور خود کو کالم رکھنے کی کوشش کرو...جو بھی ہو گا مشل ہم مینج کر لیں گے...تمھیں اکیلا تھوڑی چھوڑ دینا ہے میں نے..." اسکی کمر کو پیار سے تھپتھپاتے شہریار نے اپنی گاڑی کی کیز پکڑی تھیں ،دل اپنا بھی جیسے ڈوب سا رہا تھا...خاموشی سے دونوں کمرے سے باہر آگئے تھے

"میں...گیسٹس سے نہیں ملوں گی..." سیڑھیاں

اترتے مشل نیچے رخشندہ بی کو ٹیبلز صاف کرتے دیکھ کر بولی تھی

"شازمہ کو اکیلا چھوڑ دو گی۔۔۔؟" شہریار نے مرے ہوئے قدموں سے سیڑھیاں اترتے ہوئے اسکا گرم ہاتھ تھاما تھا

"سب نے ہی اکیلا چھوڑا ہوا ہے اسکو۔۔۔۔میرے

ساتھ کا کوئی فائدہ نہیں اسے۔۔۔لڑکیوں کی ویسے بھی کوئی زندگی نہیں ہے،کوئی مرضی نہیں ہے۔۔۔" کہتے ہوئے مشل کے آنسو چھلک پڑے تو شہریار نے اسکے ہاتھ کی پشت پر نرمی سے اپنا انگوٹھا پھیرتے اسے وہیں سیڑھیوں میں روک لیا تھا

"مشل ہے تمھاری مرضی یاررر۔۔۔" ماتھے پر پریشان سلوٹیں ڈالے شہریار اسکے گالوں پر بہتے موٹے آنسوؤں کو دیکھتے کرب سا

محسوس کر رہا تھا

"کہاں ہے۔ے۔ے۔۔۔؟ مجھے کیوں نظر نہیں آتی۔۔۔؟ میری مرضی ہوتی تو میری ابھی شادی ہی نہ ہوئی ہوتی۔۔۔میں آرام سے پڑھ رہی ہوتی۔۔۔۔اپنی مرضی سے سو جاگ رہی ہوتی۔۔۔گھوم پھر رہی ہوتی۔۔۔میں۔۔۔مجھ سے نہیں یہ سب کیا جا رہا۔ا۔ا۔ا۔۔۔میں نے نہیں سوچا تھا یہ سب اپنے لیے۔ے۔ے۔۔۔بہت مشکل ہے یہ سب شہریار۔ر۔ر۔۔۔" مشل ٹھہر ٹھہر کر

بولتے ہچکیاں بھرنے لگی تو شہریار اسے لے کر واپس سیڑھیاں اوپر کو چڑھنے لگا تھا

"یہاں بیٹھ سکتی ہو...؟" پہلی سیڑھی پر اسے بیٹھنے کا پوچھتے شہریار خود وہیں بیٹھ گیا تھا

"مشل دیکھو۔۔۔میں پچھلی غلطیوں کا مکمل ازالہ تو نہیں کر سکتا لیکن میں تمھیں یقیں دلا تا ہوں کہ جتنا میں کر سکتا ہوں اتنا میں کروں گا تمھارے لیے۔۔۔بلکہ اس سے بڑھ کر کروں گا۔۔۔۔"

"تمھیں جو بھی ریلیف چاہئیے تمھیں وہ ملے گا۔۔۔جیسے تم نے اپنی زندگی گزارنی ہے تم گزار سکتی ہو۔۔۔ i knowبہت کچھ تمھاری مرضی

کے بغیر ہوا ہے۔۔۔بہت جگہ میں نے بھی اپنی مرضی امپوز کی ہے تم پر۔۔۔پر۔۔۔اب نہیں ہو گا ایسا یار۔۔نہیں ہو گا ایسے۔۔۔" اسکے کندھے کے گرد بازو پھیلائے شہریار نے اسے خود میں بھینچا ہوا تھا

"میرا دل پہلے جیسا نہیں رہا مشل۔۔۔بہت چھوٹا ہو گیا ہے میرا دل تمھارے معاملے میں ، شازمہ کے معاملے میں۔۔۔مجھے تم دونوں خوش چاہئیے ہو یار بس۔۔۔میں نہیں کر سکتا کسی

سے زبردستی اب....اور...تم ایسا مت سوچو

کہ میں نے جان بوجھ کر تمھیں اس

سیچوئیشن میں ڈالا ہے...یہ اللّٰہ کی طرف سے

ہے...سمجھ رہی ہو نا...؟ اللّٰہ سے تو نہیں لڑائی

کرنی نہ اب...؟؟؟ ہماری کوئی بہتری ہو گی اس

میں یار..." شہریار مناسب الفاظ سوچ سوچ کر

بولتے اسکا بازو سہلائے جا رہا تھا،اسکے تھمے

ہوئے آنسو تھوڑا حوصلہ بڑھا رہے تھے

"اور۔۔۔تم۔۔تم صحت مند ہو

مشل۔۔ہم۔۔ہم۔۔۔آرام سے سوچیں تو ہم۔۔مینج کر سکتے ہیں۔۔مل کر۔۔۔۔" شہریار سنبھل سنبھل کر بول رہا تھا

"دیر۔۔دیر ہو رہی ہے۔۔۔" مشل اسکی بات کاٹتے بولی تو شہریار نے گردن موڑ کر لاونج میں لگے وال کلاک کی جانب دیکھا تھا

"اچھا...میں ماما کو بتا کر آتا ہوں...تم گاڑی تک پہنچو..."

شہریار سیڑھیاں تیزی سے اتر کر سمینہ بیگم کے روم میں چلا گیا تو مشل اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر آہستگی سے اترنے لگی تھی ، آنکھیں پھر سے بھیگ گئی تھیں

"مشل-ل-ل...طبیعت کیسی ہے...؟ تم ٹھیک ہو...؟ " شازمہ کچن سے نکلتے اسے باہر جاتا دیکھ کر بولی تھی،اسکی بھیگی آنکھیں دیکھ کر بے حد پریشان ہو گئی تھی

"اپنی پرواہ ہے نہیں تمھیں،میرا حال پوچھ رہی ہو...جاؤ

اپنا کام کرو جا کر...."

"میں کیسے پرواہ کروں اپنی مشل۔۔۔؟؟ "

"منہ سے کچھ پھوٹ کر۔۔۔اپنے لیے بات کر کے۔۔۔اور کیسے۔۔۔؟؟ اور وہ تم سے ہو گا نہیں اس لیے تم دور ہی رہو مجھ سے۔۔۔" مشل سخت لہجے میں بول کر اسے کراس کر گئی تھی۔۔۔۔سمینہ بیگم کے کمرے سے نکلتے شہریار بھی اسکی بات سن چکا تھا،اسے شازمہ کو لے کر اتنا پوزیسسو ہوتے دیکھ کر وہ خود بھی آفتاب کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہونے لگا تھا۔۔۔شازنہ کا زرد ہوتا چہرہ دیکھ کر یہ بھی

محسوس ہو گیا تھا کہ اسے آفتاب کے گھر سے آئے رشتے کی خبر نہیں تھی۔۔۔بھائی کو اپنی طرف دیکھتا پا کر اپنے آنسو ضبط کرتے نظریں چرا کر ، شازمہ فوراً رخ پلٹ کر کچن میں چلی گئی تھی

"اب نکل رہے ہو۔۔۔؟؟ عجیب ہی ڈھنگ ہیں ویسے تم دونوں کے بھی۔۔۔گھنٹہ ہو گیا ہے تمھیں آفس سے آئے ہوئے۔۔۔کب واپس آؤ گے کب مہمان اٹینڈ کرو گے۔۔۔؟ ہے کوئی خیال بہن

کا۔۔۔؟؟ یا بس بیوی ہی بیوی ہے۔۔۔" سمینہ بیگم شازمہ کے پیچھے کچن میں داخل ہوتے بولیں تو شہریار ایک نظر باہر کھلے دروازے کو دیکھ کر ماں کے ہمراہ کچن میں آگیا تھا

"آپ کو خود ہے خیال بیٹی کا۔۔؟؟ صبح آئی ہے وہ اور بغیر پوچھے آپ نے مہمان بلا لیے ہیں۔۔۔کچھ دن ٹھہر نہیں سکتے تھے ہم۔۔۔؟؟ اور مشل کو فی الحال کچھ مت کہیں۔۔۔دونوں بچیاں اپ سیٹ ہیں اور آپکو مہمانوں کی پڑی

ہے۔۔کر لیں گے اٹینڈ انکو بھی۔۔۔" شہریار شازمہ کے آنسوؤں سے بھرے چہرے کو الجھی نظروں سے دیکھتے، اسکے سر پر ہاتھ پھیر کر کرخت لہجے میں بولتے باہر نکلا تو سمینہ بیگم شہریار کو سخت نظروں سے گھور کر شازمہ کی جانب متوجہ ہوئی تھیں

"تمھیں کیا ہوا ہے اب۔ب۔ب۔۔؟؟؟ رو کیوں رہی ہو۔۔؟ دیکھ لو بھائی کو،ابھی پہلا رشتہ آیا ہے اور اسے پرواہ نہیں تمھاری۔۔بیوی کو آگے رکھ

رہا ہے۔۔۔مزید وقت گزر گیا تو بلکل ہی بدل جائے گا۔۔۔کیا کر رہی ہو۔و۔و۔۔۔آنکھیں خراب کر رہی ہو۔۔۔" سمینہ بیگم ایک نظر کچن کی کھڑکی سے شہریار کو مشل کے لیے دروازہ کھولتے دیکھ کر شازمہ کی طرف بڑھی تھیں

"ماما۔۔۔میں نے نہیں مِلنا ان لوگوں سے۔ے۔ے۔۔۔" شازمہ ہاتھ ٹیبل کے کونے پر رکھے انگوٹھے سے اسے کھرچتے ،کانپتے ہوئے لہجے میں بولی تھی

"کیوں نہیں ملنا،کیا ہو گیا ہے...؟ صرف دیکھنے ہی تو آ رہے ہیں۔ں۔ں...نہ کر شازمہ ایسے..."

سمینہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تو وہ ماں کے سینے سے لگ کر پھوٹ کر رو دی تھی

"اللہ سے نصیب کُھلنے کی دعا کرتے ہیں بس...ایسے ناشکری نہیں کرتے...اللہ جو کرتا ہے

بہتر کرتا ہے..." سمینہ بیگم اسے پیار سے تھپتھپاتے بولیں تو شازمہ کو اپنا دل پھٹتا ہوا محسوس ہونے لگا تھا...بے چینی کی ایک درد بھری لہر دل میں اٹھتی محسوس ہوئی تو ان سے الگ ہو کر وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی تھی اور اگلے ہی پل اپنا سر بازو میں چھپاتے ٹیبل پر ڈھے کر وہ خاموش آنسو بہانے لگی تھی

"بس میرا بچہ...کہا تھا تمھارے باپ کو میں نے کہ کچھ دن ٹھہر جائیں...سنتے کہاں ہیں

وہ...خود اپنی مرضی کرتے ہیں آگے بچوں سے
مجھے شرمندہ کرواتے ہیں...میں کدھر جاؤں
مجھے بتاؤ..." فکرمند لہجے میں بولتے ،اسکی
کمر کو سہلاتے سمینہ بیگم خود بھی گہرا
سانس بھر کر اسکے پاس بیٹھ گئی تھیں

"کتنی دیر ہوئی ہے شادی کو..." لیڈی ڈاکٹر نے سکرین پر نظریں جمائے سوال کیا تھا

"ایک سال آلموسٹ..." مشل نے گھبراتے ہوئے جواب دیا

تھا

"پریگنینسی نہیں ہے اور بظاہر کوئی مسئلہ بھی دکھائی نہیں دے رہا..." ڈاکٹر اسکے پیٹ کے

نچلے حصے پر لگی جیل صاف کر کے بات کرتے کرتے اسے باہر لے آئیں تھیں

"پریشان نہ ہوں آپ کو ٹیسٹس لکھ کر دے رہی ہوں---"

"یہ کروا کر دوبارہ آئیں---"

"ایک سال کوئی زیادہ عرصہ نہیں کہ آپ اتنا پینک کر جائیں---"

"سٹریس بلکل نہیں لینا آپ نے۔۔۔انشاءاللہ سب بہتر ہو گا۔۔۔جلد ہی گڈ نیوز بھی مل جائے گی۔۔۔" اپنی ہی رو میں بولتے وہ سیٹ پر بیٹھ گئی تھی جبکہ مشل شہریار کو زیرلب مسکراتا دیکھ کر اس سے نظریں چرائے یک ٹک ڈاکٹر کو ہی دیکھے جا رہی تھی

"میں بھی اِن سے یہی کہتا ہوں۔۔۔مگر۔۔۔انکو یے

بیز بہت پسند ہیں۔۔۔اس لیے تھوڑا سٹریس زیادہ لے جاتی ہیں یہ۔۔۔" شہریار مشل کی طرف شارپ سی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تو مشل جھینپ سی گئی تھی

"اِٹس نیچرل۔۔۔خوش رہیں بس۔۔۔اتنا سٹریس لینے سے بھی پرابلمز ہوتی ہیں۔۔۔سٹریس بلکل نہیں لینا آپ نے۔۔۔حلقے محسوس ہو رہے ہیں آپکی آنکھوں کے گرد۔۔۔یہ کچھ ملٹی وائٹامنز ہیں۔۔۔" ڈاکٹر نے ایک سلپ پر کچھ ٹیسٹ اور

میڈسنز لکھ کر شہریار کی طرف بڑھائے تھے

"شکریہ جی...اور کچھ پوچھنا ہے تم نے...تو پوچھ لو...میں باہر انتظار کر لیتا ہوں..." مدھم سے لہجت میں کہتے ہوئے شہریار اپنی جگہ سے اٹھا تو مشل سر کو نفی میں ہلاتے خاموشی سے اسکے ساتھ باہر آگئی تھی...کلینک سے باہر آ کر وہ بلکل بھی اس سے نظریں نہیں ملا رہی تھی،اندر ہی اندر گلٹ کا بوجھ دل پر بھاری پڑ رہا تھا...گاڑی میں بیٹھ کر اچانک شہریار سے

نظر ملی تو اسکے طنزیہ سا ہنسنے پر مشل غصے سے اسکو گھوری تھی

"واٹ...؟؟؟؟ آپکی ماما نے ہی کہا تھا کہ شکل دیکھ کر وہ پہچان لیتی ہیں..." اپنی شرمندگی کو کور کرنے کے لیے وہ آواز تھوڑی اونچی کر کے وہ باقاعدہ اسکی جانب مڑ کر بیٹھ گئی تھی

"آئندہ اگر آفس کال آئی نہ۔۔۔کہ تم بیمار ہو۔و۔و۔
و یا کچھ بھی۔ی۔ی۔۔۔تو واپس آ کر واقعی
بیمار کر کے جاؤں گا تمھیں مشل۔۔۔اتنا دماغ
چاٹا ہے نہ میرا تم نے قسم سے۔۔۔مرنے والا ہوا
ہوا تھا میں اندر سے۔۔۔تم گھر چلو تمھیں بتاتا
ہوں میں۔۔۔" شہریار مصنوعی غصے سے بولا تو
مشل اپنے دونوں ہاتھ مسلتے اسکو گھبرا کر
دیکھنے لگی تھی "میری کیا غلطی ہے۔ے۔ے
۔۔۔مجھے تائی امی نے کہا تھا کہ کنفرم ہے۔ے۔ے
--"

"تائی امی کو بتاؤں پھر جو جو تم کہہ رہی تھی۔۔۔؟" شہریار سٹئیرنگ پر انگوٹھا سٹرائیک کرتے بولا تو مشل نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے سے لگایا تھا "مجھے اتنا تیز بخار ہے۔۔۔یہ دیکھیں۔۔۔"

"مشل تم آج بچو مجھ سے بس....جتنا تم نے میرا صبر آزمایا ہے نہ...چھوڑنا نہیں تمھیں میں نے...ابھی جلدی نہ ہوتی تو بتاتا تمھیں....پر چلو...رات بھی دور نہیں ہے...." شہریار نے ٹیزنگ انداز میں کہتے ہاتھ اسکے گرم چہرے سے ہٹا کر تھائی پر سختی سے رکھا تو مشل نچلا لب دانتوں تلے دباتے سڑک پر دیکھنے لگی تھی

"ایسی ایسی باتیں سنائیں ہیں تم نے مجھے کہ

حد ہی ہو گئی..."

"سیدھے سیدھے الزام..."

"صفائی بھی دینے نہیں دے رہی تھی..."

"اتنا غصہ بھرا ہوا ہے تم میں..."

"سامنے والے کو کنفیوز کر دیتی ہو پکڑ کر۔۔۔اپنا اپ چور جیسا لگنے لگ جاتا ہے۔۔۔"

"انسان تحمل سے سن لیتا ہے اگلے کی بھی۔۔۔"

"زیرو ٹرسٹ ہے تمھیں مجھ پر۔۔۔"

"پتہ نہیں کیا کیا بولتی رہی ہو۔۔۔"

"گھر چھوڑنا ہے...ساتھ نہیں

رہنا...چیٹر...دھوکہ...یہ...وہ..." سارا راستہ

وقفے وقفے سے وہ اپنا غبار نکالتا آیا تھا جسے

مشل ماتھے پر بل ڈالے خاموشی سے سنتی آئی

تھی

یونہی ایک دوسرے کو آنکھیں دکھاتے دونوں

گھر داخل ہوئے تو مشل سمینہ بیگم اور عالم

شاہ کو سامنے صوفے

پر بیٹھا دیکھتے سلام کر کے فوراً شازمہ کے کمرے میں گھس گئی تھی۔۔۔سمینہ بیگم نے نظروں ہی نظروں میں اشارے سے شہریار کو پوچھا تو شہریار نے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔۔سمینہ بیگم کا چہرہ لمحوں میں مدہم پڑا تھا

"بیٹا جی گھوم پھر آئے ہو تو کوئی تیار ہو جاؤ،

دادا کو بھی لے کر آؤ باہر۔۔۔مہمانوں کے آنے کا وقت ہے۔۔۔" عالم شاہ اپنی ہی رو میں بولے تھے

"جی بابا جان۔۔۔میں لے کر آتا ہوں۔۔۔ کب تک۔۔۔آنا ہے مہمانوں نے۔۔۔" شہریار باپ کی بات پر تھوڑا آکورڈ سا ہوتے اپنا فون اور گاڑی کی کیز ٹیبل پر رکھتا دل کو سمجھاتے اٹھ کھڑا ہوا تھا

"آدھے گھنٹے تک..." عالم شاہ خود بھی بے چین سا ہو کر لاؤنج میں دائیں بائیں چکر کاٹنے لگے تھے

"سمینہ بیگم....تمھارا دل کیا کہتا ہے...لڑکا کنوارہ ہے...بہت دل سے رشتہ مانگا ہے انہوں نے...صبح ملاقات ہوئی تھی میری لڑکے سے بھی...جانتا تو تھا پہلے سے بھی،گھر آیا ہوا ہے کئی بار....لوگ تو اچھے ہیں پھر بھی بڑا پریشان ہوں اندر سے...اوپر سے اس شہریار نے

نیش ڈالی ہوئی ہے۔۔۔کہ اسے نہیں بتایا

پہلے۔۔۔ہم بڑے کس لیے بیٹھے ہیں۔۔۔۔اسکو

سمجھا دینا مہمانوں کے سامنے کچھ اوٹ

پٹانگ نہ بولے۔۔۔۔اسکا دوست ہے اس لیے کترا رہا

ہے تھوڑا شاید۔۔۔پر لوگ اچھے ہیں تو کیا فرق

پڑتا ہے۔۔۔" عالم شاہ سمینہ بیگم سے مخاطب

ہوئے تھے،لہجہ نرم سرد سا تھا،چہرے پر

پریشانی عیاں تھی

"اللہ خیر کرے گا۔۔۔مجھے خود بہت گھبراہٹ

ہو رہی ہے۔۔۔بلکہ اچھا ہے کہ تھوڑی جان پہچان والے ہیں۔۔۔تسلی رہے گی۔۔۔" سمینہ بیگم کی حالت بھی الگ نہیں تھی

"سب ٹھیک ہو گا انشاءاللّٰہ۔۔۔" کمال شاہ شہریار کے ہمراہ لاؤنج میں داخل ہوتے بولے تھے

"برخوردار کو بھی سمجھائیں تھوڑا۔۔۔بہت اکڑتا

پھرتا ہے..." عالم شاہ شہریار کی طرف اشاری کرتے باپ سے مخاطب ہوئے تو کمال شاہ شہریار کا کندھے تھپتھپاتے صوفے پر بیٹھ گئے تھے

"اسے کچھ نہیں کہنا...بس.س..." کمال شاہ بولے تو عالم شاہ نے شہریار کو مزید سخت نظر سے گھورا تھا جو اپنا سر جھکائے خاموشی سے اپنے فون کی بند سکرین کو گھورتے شازمہ اور آفتاب کے معاملے کو دماغ کے کھلے دریچوں سے سلجھانے کی کوشش کر رہا تھا

شازمہ آف وائٹ سمپل سی شلوار قمیض پہن
کر بلکل بھی کسی تیاری کے بغیر بھی بے حد
پیاری لگ رہی تھی۔۔سر پر دوپٹہ لیے اپنی
سنہری لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے وہ کمرے
میں آئی تو آفتاب کی والدہ اور بھابھی اسکو
پہلی نظر میں ہی پسندیدگی کی نگاہ سے

دیکھی تھیں...مشل اور شازمہ اکٹھے کمرے
میں داخل ہوئی تھیں اور ایک ساتھ ہی بیٹھیں
تھیں...مشل مہمانوں سے پہلے ملاقات کر چکی
تھی

"ماشاءاللہ بہت پیاری ہے بچی....ہمارا آفتاب
بھی بہت ہی سلجھا ہوا بچہ ہے..." آفتاب کی و
الدہ شازمہ کو نظروں میں لیے سمینہ بیگم سے
مخاطب ہوئی تو شازمہ اور مشل نے یک دم
ایک دوسرے کو دیکھا تھا

"آفتاب...؟" شازمہ انتہائی مدھم آواز میں بولتے مشل کو گھورنے لگی تو مشل نے زیرلب مسکراتے اسکے ہاتھ پر دباؤ بڑھایا تھا

"جب سے عالم صاحب کے ساتھ بزنس شروع کیا ہے ، سعد نے اور میں نے تو طے کر لیا تھا کہ عالم صاحب سے شازمہ بیٹی کا ہاتھ مانگیں

گے۔۔۔آفتاب اور سعد کے ذریعے تھوڑا بہت جانتے بھی تھے ہم پہلے سے۔۔۔ملاقات بھی پہلے ہی کر لی ہوتی بس آپکے بچے بھی ترکی سیر کرنے گئے تھے،کچھ آفتاب بھی ضروری کام سے کراچی گیا ہوا تھا۔۔یہ وہیں کوئی ڈاکو فون چھین رہے تھے تو تھوڑا ذرا چوٹ شوٹ آگئی۔۔۔آپکو تو پتہ ہے کراچی کے حالات کا۔۔"

آفتاب کے والد بات کر رہے تھے اور مشل،شازمہ کی مسکراہٹ نہیں تھم رہی تھی

"ہمیں تو پتہ ہے انکل پر آپکو نہیں پتہ کراچی کے حالات کا...." مشل شازمہ کے کان میں آہستگی سے شرارت سے بولی تھی ، شازمہ کو اپنی تیز تیز دھڑکن کانوں تک سنائی دے رہی تھی ، صوفے پر پھیلے اپنے دوپٹے کو مٹھی میں دبوچے اسے اپنا دماغ سن ہوتا محسوس ہونے لگا تھا

"Yesss or noo..."

"ہاں یا نہ---؟ پوچھے بغیر میں نہیں جاؤں گا---"

آفتاب کا چہرہ اسکے الفاظ کانوں میں گونج کر دل کو الگ لے پر دھڑکائے جا رہے تھے

"آپ کا کالج کب سے شروع ہیں شازمہ ---"

آفتاب کی بھابھی نے شازمہ کو گھبرایا سا بیٹھے دیکھ کر سوال کیا تھا

"ا..ایک ماہ تک...." مشل کے ہلانے پر شازمہ نے اٹینٹو ہوتے بمشکل جواب دیا تھا

"ہاں تو پھر بات کو ڈن کرتے ہیں نکاح کے ساتھ رخصتی بھی ہو جائے،ابھی تو مہینہ پڑا

ہے۔۔۔اصل میں میرا دیور چھوٹا ہے نا گھر کا۔۔۔ہم نے دھوم دھام سے کرنا ہے سب۔۔آپکی شازمہ بھی تو چھوٹی ہے گھر کی۔۔۔" آفتاب کی بھابھی اپنی ساس سے نظریں ملا کر سمینہ بیگم سے مخاطب ہوئی تو شازمہ سے مزید وہاں نہیں بیٹھا گیا تھا۔۔اپنی دھڑکن کو انتہا پر پہنچتا محسوس کر کے وہ بغیر کچھ بولے وہاں سے اٹھ کر تیز قدموں سے باہر نکل گئی تھی

"اوئے ہوئے۔ئے۔ئے۔۔۔شرمایا جا رہا ہے۔ے۔ے۔ے۔۔۔"

مشل بھی ایکسکیوز کرتے اسکے پیچھے آگئی تھی

"یار یہ وہی آفتاب ہوں ہے۔۔۔؟" شازمہ اپنے دل پر ہاتھ رکھے مشل کے اندر داخل ہوتے ہی ایک نظر باہر دیکھ کر دروازہ بند کرتے بولی تھی

"او چلو چلو۔۔۔ڈرامے نہیں میرے ساتھ۔۔۔اتنی
تم۔۔۔تمھیں سب پتہ تھا تبھی سب اللہ پر
چھوڑنے کا کہہ رہی تھی۔۔اندر سے سب بتایا
ہوا تھا تمھیں آفتاب نے۔۔۔ایویں نہیں یہ لٹیں
باہر آرہیں۔۔" مشل نے اسکو آڑے ہاتھوں لیتے ب
الوں کی لٹ کھینچی تو شازمہ شرمایا سا ہنسی
تھی

"نہیں پرامس یار۔ر۔ر۔۔۔مجھے ابھی تمھارے

ساتھ ہی پتہ لگا ہے قسم سے۔ے۔ے۔۔۔۔"

شازمہ اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں

چھپائے اپنے چہرے پر پھیلے خوشی کے رنگوں

کو چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی،دل کے

ساتھ چہرہ بھی یک دم کِھل اٹھا تھا۔۔زرد

چہرے پر سرخیوں نے پھیلنے میں ذرا بھی

تاخیر نہیں کی تھی

"شہریار کا پتہ نہیں کیا ری ایکشن ہوگا۔۔آؤ

ڈرائینگ روم کا کیمرہ دیکھتے ہیں۔۔۔تایا ابو اور وہ انکل ادھر گئے ہیں۔۔۔" مشل اسکو کھینچ کر کچن کے پیچھے راہداری میں لگی کیمرے کی سکرین کی طرف لے گئی تھی

"شہریار یہ کیسی شرط ہے۔۔ہم ایسی شرطوں کے حق میں نہیں۔۔۔شرمندہ کروا رہے ہو تم ہمیں۔۔۔یہ جائیدار پراپرٹی نام کروا کے رشتے نہیں جڑتے۔۔۔" ڈرائنگ روم میں شہریار ، عالم

شاہ ، کمال شاہ اور سعد آفتاب اپنے والد کے ہمراہ بیٹھے تھے

"بابا نے احمد کو کیسے آنے دیا یہاں-ں-ں---"

شازمہ آفتاب کو سکرین پر دیکھ کر حیران ہوئی تھی جبکہ مشل ڈرائینگ روم کے دوسرے دروازے سے کان لگائے اندر ہونے والی گفتگو سننے کی کوشش کر رہی تھی

"واٹ آ مین۔۔۔تمھارا بھائی نہیں مان رہا تھا اس

نے تمھارے

بابا کو ہی منا لیا۔۔ہاؤ کیوٹ۔۔۔۔

look at himmmm

کتنا کنفیوز سا لگ رہا ہے۔ے۔ے۔

،۔ے۔ے۔۔۔ہاتھ دیکھو کیسے جوڑے ہوئے ہیں

انزائٹی کی علامت ہے۔۔۔گھبرایا ہوا ہے

بیچارا۔۔لیکن کتنی ہمت ہے۔ے۔ے۔ے۔۔۔لگ کتنا

اچھا رہا ہے۔ے۔ے۔۔۔" مشل نے کان دروازے سے

ہٹا کر سکرین پر آفتاب کی جانب اشارہ کیا تو شازمہ چہرے پر دونوں ہاتھ رکھتے آفتاب کو دیکھ کر مسکرانے لگی تھی

"اپنے بھائی کو دیکھو...کیسے گھور رہے ہیں آفتاب کو...اور ادھر دیکھو....ہاہاہا....تایا ابو شہریار کو کیسے دیکھ رہے...." مشل سکرین پر سب کے تاثرات دیکھتے ہنسے جا رہی تھی،سب سے زیادہ خوشی اسے شازمہ کو یوں خوش دیکھ کر ہو رہی تھی

"بابا میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔۔۔" شہریار آفتاب کے چہرے پر نظریں گاڑتے بولا تو آفتاب ہاتھ آپس میں جوڑے تھوڑا سا اسکی طرف مڑ کر بیٹھا تھا

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔جو کچھ میں نے خود بنایا ہوا ہے میں وہ سب شازمہ کے نام

کرنے کو تیار ہوں۔۔۔" آفتاب مستحکم لہجے میں بولا تھا

"اور۔۔۔رخصتی ہم تین چار سال بعد کریں گے۔۔۔شازمہ کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد۔۔۔" شہریار بولا تو عالم شاہ نے آفتاب کے باپ کی طرف پریشان نظروں سے دیکھا تھا جو قدرے مطمئن بیٹھے تھے

"ٹھیک ہے۔۔۔کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔" آفتاب نے اپنے چہرے کے زخم پر ہاتھ رکھتے کہا تو شہریار اپنی بھنویں سکیڑتے اسکی طرف دیکھا تھا

"بیٹا آپکا اتنا کہنا بھی ہمارے لیے بہت ہے۔۔۔بس بڑا بھائی ہے نا تو ذرا۔۔۔" عالم شاہ شہریار پر قہر آلود نظریں جماتے آفتاب سے مخاطب ہوئے تھے

"او کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔میں نے گھر اپنی بیگم کے نام رکھا ہوا ہے ہم تو برا نہیں سمجھتے۔۔۔اور ویسے بھی اپنا کما رہے ہیں خیر سے بچے۔۔۔کوئی خرج نہیں اگر نام کر بھی دیں تو۔۔۔" آفتاب کے والد آفتاب کو تیکھی نظروں سے دیکھتے ، ماحول تھوڑا خوشگوار کرتے بولے تو عالم شاہ اور کمال شاہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھ کر اکٹھے شہریار کو خونخوار نظروں سے گھورنے لگے تھے جو ابھی بھی

آفتاب سے حق مہر میں سب لکھوانے کی اور نکاح ہوتے ہی فوراً ادائیگی کی بات بہت دھڑلے سے کر رہا تھا

"شہریار بس۔س۔س۔۔۔۔بڑے بیٹھے ہیں نہ۔۔۔"

اب کی بار کمال شاہ کا صبر بھی جواب دے گیا تھا

"نہیں انکل مجھے منظور ہے سب۔۔۔میں پیپرز تیار کروا لوں گا۔۔۔نکاح سے پہلے ہی۔۔۔جب ساری زندگی ساتھ نبھانا ہی ہے تو پیپرز کسی کے بھی نام ہوں کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔اگر شہریار کو اس بات سے تسلی ہوتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔میرا دوست ہے۔۔۔چلتا ہے ہم میں۔۔۔"

آفتاب شہریار کی نظروں میں نظریں گاڑھے بولا تو شہریار نے اپنی ٹھوڑی سے ہاتھ ہٹا کر صوفے سے ٹیک لگا لی تھی،نظریں یک دم سامنے دروازے سے ذرا سے نظر آتے مشل اور شازمہ کے

دوپٹوں پر پڑی تھی جو ہوا سے اڑتے دکھائی دے رہے تھے

"اوئے یہ تو پورا ہیرو ہے یار۔ر۔ر۔ر۔۔۔۔میں بھی شہریار سے کہوں گی کہ میرے نام لگائیں سب کچھ۔ھ۔ھ۔۔۔" مشل اپنی رو میں بول رہی تھی جبکہ شازمہ بے یقینی سے سب دیکھ سن رہی تھی

"مشل مجھے بلکل یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ سب حقیقت ہے...میں خواب تو نہیں دیکھ رہی...؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے...؟" شازمہ مشل کے پیچھے کھڑے اندر جھانک رہی تھی

"سچ ہے بھئی سب سچ ہے...ادھر دیکھو....لِونگ والا کیمرہ دیکھو...اسکی ماما اور بھابھی بھی سویٹ ہیں یار...اُدھر نہ ہونا،

شہریار کی نظر پڑ رہی ہے اس طرف..." مشل ڈرائینگ روم سے ہٹتے بولی تو اس سے پہلے شازمہ الٹے قدم لیتے پیچھے ہو گئی تھی کہ اچانک کچن کے کاونٹر پر پڑے فون پر میسج ٹون سنائی دی

"یہ اسکا ہی میسج ہو گا،جلدی دیکھو..." مشل کھڑکی سے اندر کو ہو کر شازمہ کے فون پر چھپٹی تھی

"میں خود دیکھوں گی۔ی۔ی۔ی۔۔۔" شازمہ نے ہنستے ہوئے اپنا فون اسکے ہاتھ سے کھینچا تھا

"اچھا۔۔۔کام نکلتے ہی رنگ بدل رہی ہو۔و۔و۔۔۔۔" مشل نے اسکے بازوؤں کو پکڑ کر فون کھینچنا شروع کر دیا،دونوں ہنستے ہوئے وہیں کچن کی پچھلی راہداری میں کھڑکی کے پاس کھڑے ایک

دوسرے سے گھل رہی تھیں کہ شہریاڑ ڈرائنگ روم کا پچھلا دروازہ کھول کر باہر آگیا تھا

"تم دونوں کے تو آنسو نہیں رک رہے تھے تھوڑی دیر پہلے۔۔۔الگ اگ مسئلے چل رہے تھے۔۔۔اب کیا شور مچایا ہوا ہے؟؟ ہاں۔۔۔؟؟؟" جان بوجھ کر لہجہ سخت کرتے بولا تو دونوں فوراً خود کو سمیٹتے سیدھی ہوئی تھیں ،شازمہ کا فون بھی مشل کے ہاتھ آگیا تھا۔۔۔دونوں کے ہی چہرے سے خوشی اور ایکسائٹمنٹ چھلک رہی تھی

"کس بات کے دانت نکل رہے ہیں۔۔۔؟" مشل سے مخاطب ہوئے شہریار شازمہ کی جھکی اور لرزتی پلکیں دیکھ کر اسکی خوشی کو سمجھ گیا تھا

"وہ۔۔ہم۔۔" مشل شازمہ کا فون اپنے پیچھے چھپائے کھڑی تھی جسکو ابھی بھی شازمہ غیر

محسوس طریقے سے پکڑنا چاہ رہی تھی لیکن شہریار کی موجودگی کی وجہ سے تھوڑا ہچکچا بھی رہی تھی،بھائی سے ایک فطری جھجھک محسوس ہو رہی تھی

"مشل اس کا فون واپس کرو شاباش اور ماما کی بات سنو جا کر..." شہریار حکمیہ لہجے میں بولا تو مشل منہ پھلا کر شازمہ کا فون اس کے ہاتھ میں پکڑا کر اندر کی جانب بڑھ گئی تھی

"تم خوش ہو۔۔؟ شازمہ۔۔؟" شازمہ بھی اسکے پیچھے پیچھے وہاں سے غائب ہونے لگی تو شہریار نے راستہ روک دیا تھا

"اگر تم واقعی خوش ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، میرا بس فرض تھا کہ تمہیں اپنے خدشات سے آگاہ کرتا۔۔۔

میرے لیے تمھاری خوشی سے بڑھ

کر کچھ نہیں ہے..." شہریار نے اسکو سینے سے

لگایا تو شازمہ کے چہرے پر ایسا اطمینان پھیلا

تھا کہ انتہا نہیں تھی

"زندگی میں کبھی بھی کوئی بات ہو شازمہ....

تم مجھ سے شئیر کرو گی.....کبھی بھی کوئی

بھی مسئلہ ہوا تو تمھارا بھائی تم سے ایک

میسج کی دوری پر ہو گا....سن رہی ہو نا...کوئی

بھی دوسرا خیال دل میں نہیں لانا کہ میں
بھائی سے کیسے بات کروں یا بھائی یہ نہ
سوچے کہ پھر سے اسے کوئی پرابلمز کا سامنا
ہے...زندگی مسلسل امتحان لیتی ہے
شازمہ....تم نے مجھے کچھ بھی بتانے میں
جھجھکنا نہیں ہے...میں سر توڑ دوں گا کسی
نے تمھیں ذرا سا بھی رلایا تو..." شہریار نے
اسکے سر پر ہاتھ رکھا تو اسکی آخری بات پر
مسکراتے ہوئے ذہن میں آفتاب کا چہرہ چھایا
تھا جس پر موجود زخم قدرے مدھم پڑ گئے
ہوئے تھے

"چلو میں ذرا بیٹھتا ہوں جا کر..." شہریار اسے پیار سے جھنجھوڑ کر اسکا سر چومتے وہاں سے ہٹا تو شازمہ نے اسے جاتا دیکھ کر لرزتے قدموں سے ڈرائینگ روم میں جھانکا تھا جہاں کمال شاہ آفتاب سے گلے مل رہے تھے،اسکے ہاتھ میں فون دیکھ کر شازمہ کا دھیان اپنے ہاتھ میں موجود فون کی طرف آیا تھا

"Abto kr skta hun na message? 😉"

آفتاب کا میسج دیکھ کر شازمہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھی،پورے جسم میں ایک ہلچل سے محسوس ہو رہی تھی...مسلسل مسکرانے سے جبڑے میں کھنچاؤ ہونے لگا تھا،خوشی کی کوئی حد نہیں تھی...مشل کے آواز دینے پر وہ فون ہاتھ میں پکڑے لاونج کی طرف گئی تھی، آفتاب کی والدہ نے اسے انگوٹھی پہنائی تھی...سب کچھ اتنا آنا فاناً ہوا تھا کہ اپنا آپ خوشی کے ساتویں آسمان پر اڑتا محسوس ہونے

لگا تھا

ان کے جانے کے بعد شازمہ فون ہاتھ میں لیے

اپنے کمرے میں آگئی تھی۔۔۔باہر لاؤنج میں سب

بیٹھ کر تمام باتیں ڈسکس کرتے شہریار کو

ڈانٹ رہے تھے۔۔۔جبکہ شہریار مطمئن سا بیٹھا

کھلے دل سے سب کی باتیں سنتا جا رہا تھا...دل بہن کو خوش دیکھ کر مکمل مطمئن تھا...اسکے چہرے پر ایسی مسکراہٹ پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی

"Abto kr skta hun na message? 😉"

7:10

"Mama k phone main apki picture

dekhi ha abhi...Ap bohat pyari lg rhi theen..." 7:35

"You're all mine now..." 7:36

"Bohat mehnat krni pri ha....but its worth it... ❤️"

7:36

"Drive kr rha hun,Ghr ja k call krun ga..." 7:37

ہمیشہ کی طرح آفتاب کے ون سائیڈڈ میسجز کا سلسلہ شروع ہوا تو شازمہ فون پر نظریں جمائے اپنے چہرے پر پھیلی سرخی کو چھپائے نہیں چھپا پا رہی تھی...میسجز کو دیکھتے ابھی خیالوں میں گم تھی کہ سمینہ بیگم کمرے میں داخل ہو گئی تھیں

"اللہ میری بچی کے نصیب اچھے کرے،بہت ہی اچھی فیملی تھی...جان پہچان کے بھی ہیں...سب سے بڑی بات لڑکا بہت اچھا تھا...میرا تو دل راضی ہو گیا ہے....اپنا بھی چہرہ دیکھو، کیسے ایک دم رونق آگئی ہے...تمھیں بھی اچھے لگے نہ.." سمینہ بیگم اسکے پاس بیٹھ گئی تھیں

"جی ماما..." شازمہ فون سائیڈ پر رکھتے بولی تھی

"بات تو پکی کر گئے ہیں....دکھاؤ ذرا انگوٹھی...." سمینہ بیگم نے اسکا ہاتھ تھاما تو شازمہ نے کلائی میں موجود بریسلٹ کو ذرا پیچھے کرتے اپنی مسکراہٹ کو دبایا تھا

"تمھارے بابا نے بھی اوکے کر دیا ہے...بس شہریار نے جو شرطیں رکھی ہیں ان سے بدمزگی ہوئی ہے...بہت حفا ہوۓ ہیں تمھارے بابا...دادا جان بھی سہی کلاس کے رہے ہیں باہر اسکی...." سمینہ بیگم بول رہی تھیں کہ شازمہ کے فون پر احمد کا نام جگمگانے لگا تھا....شازمہ نے بے چین سا ہو کر فوراً فون سائلنٹ پر لگا کر سائیڈ پر کر دیا تھا...اس سے بات کرنے کا سوچ کر ہی دل تیز رفتاری سے دھڑکنے لگا تھا

"نکاح جلدی چاہتے ہیں وہ لوگ رخصتی کی ابھی کوئی بات نہیں فائنل ہوئی یہ شہریار کی وجہ سے۔۔یہ نہیں مان رہا تھا ورنہ وہ تو اسی مہینے کا کہہ رہے تھے۔۔بہرحال۔۔۔تم خوش ہو نا۔۔؟؟ شہریار سے کہوں گی تمھیں تصویر دکھائے اسکی۔۔پیارا ہے۔۔" سمینہ بیگم ہنستے ہوئے بولیں تو دونوں کے چہرے ہی کھلکھلا اٹھے تھے۔۔وہ کتنی ہی دیر اس کے پاس بیٹھے یوں ہی باتیں کرتی رہی تھیں، اپنا دل ہلکا کرتی رہی تھیں اور اتنی دیر مسلسل شازمہ کو اپنے

فون کی سکرین جلتی بجھتی نظر آتی رہی تھی۔۔۔سمینہ بیگم کے جانے کے بعد شازمہ نے فون پکڑا تو اسکی 9 مِسڈ کالز آچکی تھیں۔۔۔ابھی وہ فون دیکھ ہی رہی تھی کہ پھر سے سکرین پر اسکا نام جگمگانے لگا تھا۔۔۔آج یہ نام بلکل الگ سا احساس جگا رہا تھا

سمینہ بیگم کے جانے کے بعد شازمہ نے فون پکڑا تو اسکی 9 مِسڈ کالز آچکی تھیں...ابھی وہ فون دیکھ ہی رہی تھی کہ پھر سے سکرین پر اسکا نام جگمگانے لگا تھا...آج یہ نام بلکل الگ سا احساس جگا رہا تھا

"اسلام علکیم..." شازمہ نے کال پک کرتے گلے

میں درد سا محسوس کیا تھا،دل کی تیز ہوتی

دھڑکن،خوشی کا عجیب سا احساس اسکی آواز

کو لرزا گیا تھا

"وعلیکم۔م۔م۔ سلام۔م۔م۔مMy Mrs to be

----کیسی ہیں۔ں۔ں۔ں---؟ یہ غائب ہونا

نہ چھوڑ دیں اب---

i want you to pick my

call on the first ring...."

آفتاب کا حکمیانہ لہجہ سن کر شازمہ ایک لمحے

کو کنفیوز ہوئی تھی

"اگر نہیں پک کروں تو۔۔۔؟"

"تو میں دوبارہ کر لوں گا اور کیا۔۔" آفتاب نے

فوراً لہجہ نارمل کیا تھا ، جانتا تھا کہ اس کے

دل میں حدشہ آتے دیر نہیں لگتی تھی

"وہ...ماما پاس تھیں۔ں..." شازمہ اسکے بدلتے لہجے پر دھیما سا مسکراتے لڑکھڑائے سی آواز میں بولی تھی

"اٹس اوکے۔ے۔ے....میں مذاق کر رہا ہوں....آپ گھبرانا چھوڑ دیں بس اب....بات کرتے

ہی آپ پینک ہو جاتی ہیں---

آپکو برا تو نہیں لگا آپکے منع کرنے کے

باوجود بھی میں نے کال کر دی---پہلے میں

نے سوچا کہ اب نکاح ہونے کے بعد ہی بات

کروں گا پر پھر ابھی آپکے گھر سے نکل کر

میرا ایک ایک منٹ گھنٹے کے برابر گزرنے

لگا تو مجھ سے رہا نہیں گیا--- گھر پہنچتے

ہی آپکو کال کر دی---مسئلہ تو نہیں نا

کوئی---؟ اب تو ہم آرام سے بات کر سکتے

ہیں---کیسا لگ رہا ہے ویسے---؟ مجھے یقین

نہیں آرہا تھا کہ اتنا عرصہ جس گھر آتا جاتا

رہا ہوں وہاں آج رشتہ لے کر گیا ہوا تھا۔۔۔وہ

بھی آپکا۔۔۔it was so special for me ----

اتنا اچھا لگ رہا ہے کہ سمجھ نہیں آرہا کیا

بولتا جا رہا ہوں۔۔۔کال پر ہی ہیں نا آپ۔۔؟ اب

تو بولنا شروع کر دیں۔۔آپکے بھائی کو بھی منا

ہی لیا ہے بالآخر۔۔۔" آفتاب بولتا جا رہا تھا اور

شازمہ منہ پر ہاتھ رکھے مسکرائے جا رہی تھی

"آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ آپکے گھر والے آئیں گے...؟ نہ آپ نے بتایا تھا کہ آپکے بابا میرے بابا سے ایسے اِن ٹچ ہیں...." شازمہ ٹھہر کر بولی تھی

"میرے لیے سب سے ضروری آپکو منانا تھا...آپکی ہاں کے بعد گھر والوں کو ہی بھیجنا تھا اور میرا ارادہ بتا کر ہی بھیجنے کا

تھا۔۔۔درمیان میں ہم پکڑے گئے تو بس معاملہ تھوڑا گڑبڑ ہو گیا۔۔۔" آفتاب شرارت بھرے لہجے میں بولا تو شازمہ کا مسکراتے ہوئے ڈمپل گہرا ہوا تھا

"رِنگ کیسی لگی یہ تو بتائیں۔ں۔ں۔۔۔؟؟ خود پہنانی تھی یار میں نے لیکن موقع ہی نہیں ملا ۔۔۔تیار ہو کر بیٹھا ہوا تھا آپ سے ملنے آنے کے لیے۔۔۔آپکا ریپلائے تو آیا نہیں آپکے بھائی نے دھاوا بول دیا تھا۔۔۔منہ پر مکے سیدھے

سیدھے۔۔۔نکاح تک فیس ٹھیک ہو جائے بس میرا۔۔۔" آفتاب روانی میں بولا تو شازمہ کے ہنسنے کی آواز سن کر خود بھی مسکرانے لگا تھا

"بہت پیاری ہے۔۔۔رنگ۔۔" شازمہ کے لہجے سے خوشی جھلک رہی تھی

"تھینک یو.و.و یو آر موسٹ ویلکم....مجھے اتنا surreal لگ رہا ہے سب....بہت سٹرگل کے بعد آج میں سکون سے سو سکوں گا....بہت محنت لگوائی ہے میری...اوپر سے ایک دم بیک آف کر لیا نہ جو آپ نے،میں تو پریشان ہی ہو گیا تھا...اب ایسا کریں کہ اپنے ہاتھ کی ایک پکچر لے کر بھیجیں مجھے....رنگ دیکھنی ہے میں نے آپکے ہاتھ میں...دل تو چاہ رہا ہے کہ خود پکڑ کر دیکھوں....ویسے...ہم مل سکتے ہیں اب....؟؟؟؟ " آفتاب لہجے میں جذبوں کی شدت لیے بولا تھا

"میں۔۔آپکو۔۔۔پکچر بھیج دوں گی۔۔۔" ملنے کا ذکر سن کر شازمہ کو دل میں کھلبلی سی محسوس ہوئی تھی،کمرے کے بند دروازے پر ایک نظر ڈال کر اپنے ہاتھ کو دیکھ کر خود ہی مسکرانے لگی تھی

"ہم وڈیو کال کریں۔ں۔ں۔۔؟؟؟ ابھی۔۔۔؟" آفتاب کا

بدلا سا بگ قرار لہجہ اسکی دھڑکنیں بڑھا گیا تھا،بھاگ کر مرر میں اپنا دوپٹہ درست کرتے وہ فون کان سے لگائے اسے بھی سننے کی کوشش کر رہی تھی

"ہیلو۔۔۔؟ سوئچ کروں وڈیو پر۔۔۔؟" آفتاب بولا تو شازمہ کو اپنی مسکراہٹ دبانا مشکل ترین امر لگ رہا تھا

"ابھی---رہنے دیں۔ں---" ایک نظر فون کی سکرین کو دیکھ کر اس نے پھر سے فون کان سے لگایا تھا،سانس پھولنے سے آواز بمشکل نکل رہی تھی

"اچھا صرف ایک منٹ کے لیے سوئچ کرتا ہوں کال وڈیو پر۔۔پھر واپس کر لیں گے وائس پر۔۔" کہہ کر آفتاب نے کال سوئچ کی تو شازمہ

اپنے فون پر کیمرہ آن کرنے کی ریکوئسٹ

دیکھ کر دوپٹے کو ٹھوڑی کے پاس سے

تھامے تیزی سے پلکیں جھپکنے لگی

تھی...ریکوئسٹ ایکسیپٹ کرتے پورے جسم

کا خون جیسے دل ایک ساتھ پمپ

کرنے لگا تھا

"ا..اسلام علیکم..." آفتاب نے کیمرہ آن ہوتے ہی

کنفیوز سا سلام کر دیا تو شازمہ نے بھی ویسا

ہی بوکھلایا سا جواب دیا تھا "و..وعلیکم سلام

"---

دونوں اپنے ہونٹ بھینچ کر مسکراتے سرخ

ہوتے چہروں سے ایک دوسرے کو دیکھتے

مزید مسکرائے جا رہے تھے---آفتاب صوفے

پر بیٹھے دائیاں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرتے

اسکی جانب دیکھ کر صرف مسکرائے جا

رہا تھا،بات کیا کرنی تھی کچھ یاد نہیں رہا

تھا...شازمہ ایک نظر اسے دیکھ کر بار بار

نظریں پھیر رہی تھی...کبھی مسکرا رہی

تھی تو کبھی بمشکل شرمانا چھوڑ کر چہرہ

سنجیدہ کرنے کے چکر میں نظر ملنے پر

پھر سے مسکرا پڑتی تھی...خاموشی سے

مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھنے کا یہی

سلسلہ کچھ دیر جاری رہا تو آفتاب نے بات

شروع کی تھی

"تو میں بتا رہا تھا کہ۔۔۔یہ والا نشان بہت

گھرا ہے۔۔۔۔نکاح تک مجھے نہیں لگتا کہ جائے گا

یہ۔۔۔۔" اپنی آنکھ سے تھوڑا نیچے اشارہ کرتے

آفتاب نے کیمرہ چھرے کے پاس کیا تو شازمہ

نچلا لب کچلتے اسکے زخم کو دیکھنے لگی

تھی

"نکاح۔۔۔۔کب ہے۔۔۔۔؟ " پوچھتے ہوئے سانس پھول

گیا تھا

"بابا تو اسی ہفتے کا کہہ رہے ہیں---ویک اینڈ پر--آپکے بابا سے ڈسکس کرنا ہے ابھی--پھر بتاؤں گا آپکو---آپ کے ذہن میں ہے کوئی ڈیٹ تو بتائیں--؟ " آفتاب کیمرہ اپنے چہرے سے ذرا سا دور کرتے سکرین پر اسکے چہرے کو بغور دیکھنے لگا تھا،نظروں کی انٹینسٹی یک دم بڑھ گئی تھی

"ن۔۔۔نہیں۔۔۔" شازمہ کی بوجھل سانس مزید بھاری ہوئی تھی

"رخصتی کے لیے نہیں مانا شہریار ورنہ آپ کو اپنے پاس ہی لے آتا۔۔۔نکاح ہو گیا ایک بار تو پھر باقی کیا رہ جاتا ہے۔۔۔زیادہ مشکل ہو جائے گا دور رہنا۔۔۔نہیں۔۔۔؟؟؟ " آفتاب کا لہجہ گھمبیر سا ہونے لگا تو شازمہ نے جواب دینے کی بجائے

نظریں سکرین سے موڑ کر اپنے کمرے کے دروازے کی طرف دیکھنے لگی تھی،دل دھڑک دھڑک کر منہ کو آئے جا رہا تھا

"صحیح نہیں کہہ رہا کیا۔۔۔؟ میرے پاس آ کر بھی پڑھ سکتی ہیں آپ۔۔۔۔آپکا کالج میرے آفس کے پاس ہے۔۔۔۔بلکہ میرا تو دل چاہتا ہے یہ ڈگری چھوڑ کر آپ آرٹس یونیورسٹی جوائن

کریں۔۔۔ہیلو۔۔۔؟ دیکھ تو لیں میری طرف۔۔۔" اسے نظریں موڑے دیکھ کر آفتاب اپنا گال کھجاتے شرارت سے بولا تھا،اندازہ تھا کہ کس بات نے شازمہ کو نظریں پھیرنے پر مجبور کیا تھا

"م۔۔۔مجھے لگتا ہے ماما بلا رہی ہیں۔۔۔" شازمہ شفون کے دوپٹے کو اپنے چہرے پر ٹھیک کرتے کنفیوز سے لہجے میں بولی تھی

"اچھا رنگ تو دکھا دیں۔ں۔ں۔۔۔" آفتاب عجلت بھرے لہجے میں بولا تھا

"میں پکچر بھیج دیتی ہوں۔ں۔۔۔" کہہ کر شازمہ نے کال کاٹی تو کب کا اٹکا ہوا سانس بحال ہوا تھا۔۔۔دل کی دھڑکن نارمل ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

"Picture...?"

"Hath ki b or apni b...."

"Nikah sy pehle milain aik bar....?"

آفتاب کے مسیج آنا شروع ہوئے تو شازمہ کے

ہونٹوں پر پھر سے مسکراہٹ ابھری تھی

"Bilkul nahi milna...."

ریپلائے بھیج کر شازمہ صوفے پر

ہی نیم دراز ہو گئی تھی

"Ok,nikah k bad...?"

آفتاب کا مسیج دیکھ کر شازمہ اپنے ماتھے پر

تھپڑ مار کر باقاعدہ ہنسنے لگی تھی

"Nikah k bad to ab ap mana nai kr sktin....wo to milna hi pry ga...."

ریپلائے سے پہلے ہی اسکا اگلا مسیج بھی آگیا تھا

"Apko milny ka shoq ku ha itna....?"

شازمہ اپنے انگوٹھے کا ناخن دانتوں تلے کچلتے ہوئے ٹیکسٹ ٹائپ کر رہی تھی

"Apko dekhny k liye...bat krne k liye...call par ap sai sy available nai hotin....samny hoti Hain to ziada easy lagta ha apni bat convey krna..."

"Nikah k bad to waisy hi special hoga milna....mazboot rishta hoga ab...ap ghabryaen g b nai ab pehle ki tarah...."

"Call pick kr skti hain aik minute...?"

شازمہ اسکے ایک کے بعد ایک میسج پڑھ کر پھر

سے اٹھ بیٹھی تھی...سکرین۔پر اسکا نمبر ایک بار پھر جگمگانے لگا تھا

"جی...؟" شازمہ نے کال پک کی تھی

"اچھا میں نے کہنا تھا کہ ملنے کا کہہ رہا ہوں تو غلط مطلب نہیں لینا کوئی....جیسے پہلے ملتے تھے ویسے ہی ملیں گے نکاح کے بعد

بھی۔۔۔مجھے بس اچھا لگتا ہے۔۔۔فیس ٹو

فیس بات کرنا۔۔۔اور کوئی بات نہیں ہے۔۔۔

ریپلائے نہیں آتا آپکا تو فیل ہوتا ہے کچھ

الٹا سیدھا نہ سوچ رہی ہوں۔۔۔اس لیے کال

کی ہے۔۔۔" کال پک ہوتے ہی آفتاب نے اپنی لمبی

چوڑی صفائی دے ڈالی تھی

"ایک۔۔۔بات کرنی تھی۔ی۔۔۔" شازمہ کچھ سوچ

کر بولی تھی

"کریں کریں۔۔۔" آفتاب کا لہجہ بے حد دھیما اور شائستہ تھا

"شہریار بھائی نے۔۔۔وہ۔۔۔کچھ شرطیں۔۔۔"

شازمہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ آفتاب نے بات کاٹ دی تھی "وہ معاملہ آپ میرے اور شہریار کے درمیان ہی رہنے دیں۔۔۔بھائی ہے

تو اتنا حق تو رکھتا ہے...باقی شاید کوئی

نہ سمجھے اسکی فیلنگز...لیکن مجھے

احساس ہے کہ وہ کیوں اتنا پریشان ہے...

اسکا دل صاف کرنے کے لیے کچھ بھی کرنا

پڑے میں کروں گا...کوئی مسئلہ نہیں ہے..."

"آپکے...گھر والے...وہ پوچھیں گے نہیں...؟ میرا

مطلب ہے کہ...وہ کہیں گے نہیں کہ...کیوں

آپ..." بات مکمل کرنا بے حد مشکل ہو رہا تھا

"جی جی۔۔۔؟؟؟ کیا کہیں گے وہ۔۔۔؟" آفتاب کو اسکا گھبرایا ہوا لہجہ بھی پیارا لگ رہا تھا ،فون کان سے لگائے وہ پورے دھیان سے اسے سن رہا تھا

"کہ کیوں آپ نے۔۔۔شرائط مان لیں۔۔۔" شازمہ نے ٹکڑوں میں سوال مکمل کیا تھا

"پوچھا تھا سب نے..." آفتاب نے مختصر سا جواب دیا تھا

"تو...کیا کہا آپ نے...؟" شازمہ نے دھڑکتے دل سے پوچھا تھا

"کہ پیار کرتا ہوں شازمہ سے..." سنجیدہ سے لہجے میں جواب آیا تو شازمہ کا دل اسکے لفظوں کی انٹینسٹی پر یک دم دھڑکنا بھول گیا تھا

"اور کچھ پوچھنا ہے تو پوچھیں...؟" آفتاب اسکی طرف سے خاموشی محسوس کر کے خود ہی دوبارہ بولا تھا

"ن...نہیں..." شازمہ تیزی سے پلکیں جھپکنے
لگی تھی ،اسکے منہ سے اپنے لیے کھلے عام
اظہار محبت سن کر انوکھے سے احساس نے
گھیر لیا تھا...بے یقین سی کیفیت تھی

"میرے گھر والوں کو کافی ٹائم سے پتہ
ہے...خاص کر سعد بھائی کو اور بھابھی

کو۔۔۔انہیں اندازہ تھا پہلے سے ہی۔۔۔بتایا ہوا

ہے میں نے کہ۔۔۔۔لڑائی تھی شہریار سے۔۔۔۔تو

وہ اب رزسٹ کرے گا۔۔۔اس لیے زیادہ فیل

نہیں کیا کسی نے۔۔۔بابا ویسے بھی اتنے سخت

نہیں ہیں میرے۔۔۔ماما ہیں تھوڑی سی۔۔۔پر

سب سیٹ ہے۔۔۔۔آپ نے نہیں بس اب کوئی بھی

ٹینشن لینی کسی بھی قسم کی۔۔۔آپکے نام

جو بھی کروں گا وہ میرا اپنا کمایا ہوا ہو

گا۔۔۔کسی سے لے کر نہیں دوں گا۔۔۔اس لیے

کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔آپ بس خود میرے

نام ہونے کی تیاری کریں...آپ سے زیادہ کچھ

قیمتی نہیں ہے..." آفتاب کا بولنے کا نہ

رکنے والا سلسلہ شروع ہوا تو شازمہ گہرا

سانس لیتے پھر سے صوفے پر ڈھے گئی

تھی...اسکی باتوں نے گزرے تمام مشکل

دنوں کو تھوڑی دیر میں ہی مندمل کر دیا تھا

"ہاں جی۔۔۔چیک کرواؤ نہ ذرا پیٹ اپنا۔۔۔کدھر فیل ہو رہا تھا یے بی تمھیں کافی دنوں سے۔۔۔؟"

شہریار کمال شاہ اور عالم شاہ سے آفتاب کے گھر والوں کے سامنے شرطیں رکھنے والی بات پر کافی زیادہ کلاس لینے کے بعد کمرے میں داخل ہوا تو مشل جو کروٹ لیے فون استعمال کر رہی تھی، اٹھ بیٹھی تھی

"آپ اس بات کو لے کر اب میرا مزاق

اڑائیں گے۔۔۔؟؟؟ مجھے تائی امی نے ہی

کہا تھا،آپ ان سے پوچھیں نہ۔۔۔اور آپکو پتہ

تھا کہ آفتاب کا پروپوزل ہے تو آپ نے مجھے

بتایا کیوں نہیں۔۔۔پہلے اس بات کا جواب

دیں۔۔۔"مشل فون سائیڈ پر رکھ کر پہلے سے

سوچے ہوئے ہتھیار نکالتے ہوئے بولی تھی

"محسوس تمھیں ہو رہا تھا نہ تو مذاق تو اڑے گا ہی اڑے گا ..تائی امی پر نہ ڈالی جاؤ سارا معاملہ اب..." شہریار شریر سے لہجے میں کہتے کہنی کے بل اسکے پاس سائیڈ کروٹ پر ڈھے گیا تھا

"آفتاب کا بھی پوچھا ہے میں نے۔ے۔ے..." مشل نے پھر سے بات کا رخ بدلنا چاہا تھا،ماتھے پر پڑی شرمندہ سی شکنیں مزید واضح ہوئی

تھیں

"کیا بتاتا اس کا میں تمہیں۔۔۔؟؟ سن رہی تھی تم کوئی میری بات۔۔۔؟؟ تم تو گھر چھوڑ کر جا رہی تھی۔۔۔رہنا ہی نہیں تھا میرے ساتھ۔۔۔جا کہاں رہی تھی ویسے۔۔۔؟؟"

شہریار بھنویں اٹھا کر طنزیہ سے انداز میں بولا تو مشل گہرا سانس بھر کر غصے سے منہ پھلائے الٹا اسے ہی گھورنے لگی تھی

"جہاں بھی جاتی۔۔۔آپکو کیا۔۔۔؟"

کچا سا جواب دیتے مشل نے نظریں چرا کر اپنا فون پکڑا تو شہریار نے اس سے فون کھینچ کر واپس بیڈ پر رکھ دیا تھا

"بات کر رہا ہوں میں۔۔" اس کی انکھوں

میں باقاعدہ گھورتے ہوئے شہریار مصنوعی سے سخت لہجے میں بولا تو مشل نظر جھکا لی تھی

"آپ بات نہیں کر رہے۔۔۔آپ شرمندہ کر رہے ہیں۔۔۔"

"اچھا۔۔۔؟ اور جو تم کرتی ہو وہ کیا ہے۔۔۔؟ اسے تو میں شرمندہ کرنا بھی نہیں کہہ سکتا۔۔تم تو سیدھا الزام لگاتی

ہو۔۔وہ بھی بغیر کسی تصدیق کے۔۔۔اگلا

پچھلا سارا پیار بھلا کر تم منہ پر رکھ

کر سنا دیتی ہو جو تم نے سنانا ہوتا

ہے۔۔۔۔میری طرف دیکھو صحیح طرح

اب یہ معصومیت والی ایکٹنگ نہیں کرو۔۔۔۔"

اسکا جھکا ہوا چہرہ ٹھوڑی سے اونچا کرتے

شہریار لہجے میں مزید سختی لایا تو مشل

نے اس کے ہاتھ کے اگینسٹ گردن پوری اکڑا کر

زور لگاتے واپس سر جھکا لیا تھا "میں کوئی

ایکٹنگ نہیں کر رہی۔۔۔میں معصوم ہی ہوں۔۔۔"

"اچھا۔۔؟ تو میں کیا ہوں۔۔۔؟" شہریار نے دلچسپی سے پوچھا تھا،ہر الزام غلط ہو جانے کے ناوجود بھی مشل کا یوں گردن اکڑانا اسے پیارا بھی لگ رہا تھا

"آپ بڑے ہیں۔۔۔آپ میں زیادہ پیشنس ہے۔۔۔جب میں 28 کی ہوں گی مجھ میں

بھی آگئی ہو سمجھ اتنی..." مشل نے اب کی بار اپنی مرضی سے سر اٹھایا تو شہریار مسکرا پڑا تھا

"اب میں نو دس سال انتظار کروں....؟ تب تک ایسے ہی لڑائی جھگڑے کرتی رہو گی....؟؟ پیار سے نہیں رہ سکتے ہم....؟ " شہریار اسکے پاس لیٹ کر ٹانگ ہلاتے ،اپنا چہرہ تھوڑا

سا اسکے قریب کرتے بولا تو مشل نے غیر محضوض انداز میں اپنا چہرہ اس سے فاصلے پر کیا تھا

"اب رہ لوں گی پیار سے...آپ ایسے ٹیز نہ کریں مجھے...یہ اچھی بات نہیں ہے..." معصومانہ لہجے میں کہتے مشل اپنی نظروں میں بھی معصومیت لائی تو شہریار سر کو پیچھے کی

جانب گراتے بالکل سیدھا لیٹ گیا تھا...کچھ پل کی خاموشی چھائی تو مشل نے انیشئیٹ کرنے کے لیے اپنے دونوں پاؤں شہریار کی کمر کے نیچے پھنسا لیے تھے

"مشل..." شہریار نے آنکھوں کو کو دونوں ہاتھوں سے ملتے ،کمر کو تھوڑا سا اٹھا کر اسکے پاؤں کو مکمل نیچے کرنے کی جگہ دی تھی

"جی---" مشل پیشانی پر کنفیوز سے بل ڈالے اسکی جانب دیکھی تھی،پاؤں پر اسکے جسم کا بوجھ سکون پہنچا رہا تھا

"میں کافی ناراض ہوں تم سے--- بلکہ کافی غصہ ہے تم پر---جو اب میں سکون سے نکال بھی سکتا ہوں---کیونکہ اب تو تمھیں پیٹ میں کچھ فیل بھی نہیں ہو رہا ہو گا----"شہریار نے

لیٹے لیٹے ہاتھ بڑھا کر اسکے پیٹ کو سائیڈ سے چھوا تو مشل نے سینے سے لگے گھٹنوں کو مزید خود سے جوڑ لیا تھا...گٹھری سی بن کر بیٹھے وہ شہریار کو تنگ ہی نظروں سے گھوری تھی

"آپ باز نہیں آرہے...پتہ بھی ہے کہ مجھے فیور ہے..." مشل اسکا وہی ہاتھ پکڑ کر اپنے ماتھے سے لگاتے بولی تھی

"تو اتار لیں گے فیور بھی----"

معنی خیز انداز میں کہتے

شہریار نے وہی بازو اسکی کمر کے گرد پھیلایا

تو مشل نے سر جھکائے بغیر کوئی جواب دئیے

اپنے پاؤں مزید اسکی کمر کے نیچے دھنسائے

تھے

"یہ بھیگی بلی میری مشل ہی ہے نا۔۔۔؟؟ "

شہریار نے ذرا سا زر اٹھا کر اسکی آنکھوں میں جھانکا تو مشل نے شرمندہ سا ہنستے اپنا سر بازوؤں میں چھپا کر گھٹنوں پر رکھ لیا تھا

"ایک تو تم نے فلائٹ میں بھی عجیب و غریب سے میلز آرڈر کیے جو میری سمجھ سے باہر تھے۔۔۔ پھر گھر آ کر ناشتہ کیا۔۔۔پھر تم سو گئی میرا انتظار کیے بغیر۔۔۔پھر تم نے خوامخواہ اتنی زیادہ لڑائی کر کے میرا

دیا نیکلس بھی اتار کر پھینکا۔۔۔پھر وہی

معافی تلافی۔۔۔پھر آفس سے ایمرجنسی

میں بلوایا ذرا سا سٹمک اپسیٹ ہو گیا

تو۔۔۔"

"اوپر سے اتنا ڈرامہ لگایا پریگنینسی کو لے

کر۔۔۔اب اتنے۔ے۔ے۔ے سارے جرائم کے

بعد تم مجھے بار بار اپنا یہ اترا ہوا ٹمپریچ

بتا بتا کر جو فیور

لینا چاہ رہی ہو وہ تو میں تمھیں کسی

صورت نہیں دینے والا۔۔۔ایک ایک بات کا
حساب لوں گا۔۔ویسے بھی میں اپنے بیڈ کو
بہت مس کر رہا تھا۔۔" شہریار نے بازو کھینچ کر
اسے اپنے ساتھ لٹایا تو مشل بغیر مزاحمت کے
لیٹ گئی تھی

"یہ کوئی جرم تھوڑی ہیں۔۔۔ایسی چھوٹی
موٹی لڑائیاں تو ہو جاتی ہیں ہسبنڈ وائف
میں۔۔" مشل چہرہ تھوڑا سا اسکی جانب کرتے

بدستور معصومیت سے بولی تھی

"It was just a small fight,right???"

شہریار اسکے چہرے کو اپنے بائسیپ میں
پھنسائے بظاہر سنجیدہ لہجے میں بولا تھا اور
دل ہی دل میں اسے خود میں کنفیوز ہوتا دیکھ
کر مخظوظ بھی ہو رہا تھا...پورے دن کی تھکن
، سارا بوجھ اسکے ساتھ وقت گزارنے سے ہلکا
ہوتا محسوس ہو رہا تھا

"میں تیرا بسمل ہو گیا"
KZ writes

"ایک تو تم نے فلائٹ میں بھی عجیب و غریب

سے میلز آرڈر کیے جو میری سمجھ سے باہر

تھے... پھر گھر آ کر ناشتہ کیا...پھر تم سو گئی

میرا انتظار کیے بغیر...پھر تم نے خوامخواہ

اتنی زیادہ لڑائی کر کے میرا دیا نیکلس بھی اتار کر پھینکا۔۔۔پھر وہی معافی تلافی۔۔۔پھر آفس سے ایمرجنسی میں بلوایا ذرا سا سٹمک اپسیٹ ہو گیا تو۔۔۔

اوپر سے اتنا ڈرامہ لگایا پریگنینسی کو لے کر۔۔۔اب اتنے۔ے۔ے۔ے سارے جرائم کے بعد تم مجھے بار بار اپنا یہ اترا ہوا ٹمپریچر بتا بتا کر favour لینا چاہ رہی ہو وہ تو میں تمھیں جو کسی صورت نہیں دینے والا۔۔۔ایک ایک بات کا حساب لوں گا۔۔ویسے بھی میں اپنے بیڈ کو بہت مس کر رہا تھا۔۔" شہریار نے بازو کھینچ کر

اسے اپنے ساتھ لٹایا تو مشل بغیر مزاخمت کے لیٹ گئی تھی

"یہ کوئی جرم تھوڑی ہیں۔۔۔ایسی چھوٹی موٹی لڑائیاں تو ہو جاتی ہیں ہسبنڈ وائف میں۔۔" مشل چہرہ تھوڑا سا اسکی جانب کرتے بدستور معصومیت سے بولی تھی

"It was just a small fight,right???"

شہریار اسکے چہرے کو اپنے بائسیپ میں

پھنسائے بظاہر سنجیدہ لہجے میں بولا تھا اور

دل ہی دل میں اسے خود میں کنفیوز ہوتا دیکھ

کر مخظوظ بھی ہو رہا تھا...پورے دن کی تھکن

، سارا بوجھ اسکے ساتھ وقت گزارنے سے ہلکا

ہوتا محسوس ہو رہا تھا

" آپ غصہ کر رہے ہیں یا پیار...مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا...." اپنے چہرے کو اسکے بائیسیپ اور فور آرم میں پھنسا دیکھ کر مشل نے چہرے کو دائیں بائیں کرتے زور سا لگایا تھا

"میری جان آپکو دماغ پر اتنا زور ڈالنے کی ضرورت بھی نہیں،جسکو بغیر پریگنینسی کے ہی پیٹ میں موومنٹ محسوس ہونے لگے اسکے دماغ کا کیا ہی لیول ہو گا..." شہریار نے اپنی

کہنی کا دباؤ اس کے چہرے پر بڑھایا تو مشل نے مصنوعی سا کھانسنا شروع کر دیا تھا، شہریار ٹانگیں بیڈ سے لٹکائے ڈھیلے ڈھالے سے انداز میں لیٹے اسے اپنے قابو میں کیے ہوئے تھا

"جتنے بھی ڈرامے کر لو آج تمھاری بچت نہیں ہونے والی۔۔۔یہ ایکٹنگ نہیں کرنا اب میرے سامنے۔۔" اسکے چہرے کو کہنی سے آزار کرتے شہریار اس سے ہٹ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا

"میری طرف دیکھ کر بات کریں۔۔۔ایسے نظریں کیسے بدل رہے ہیں۔ں۔ں۔۔۔" مشل اپنی گردن کو دونوں ہاتھوں سے مسلتے ،چہرے کے تاثرات جان بوجھ کر پریشان کن کرتے خود بھی اٹھ بیٹھی تھی

"جیسے تم سب بھول بھال کر آنکھیں ماتھے پر چڑھا لیتی ہو بلکل ویسے ہی..." اپنی شرٹ کی سلیوز فولڈ کرتے وہ صوفے پر ڈھیلے سے انداز میں بیٹھ گیا تھا

"آؤ نہ ذرا ادھر..." بیٹھے بیٹھے مشل کو اپنے پاس آنے کا سخت سا اشارہ کیا تو مشل اپنے دونوں ہاتھ ایک دوسرے میں پیوست کیے گھبرائے سے انداز میں بیڈ سے اٹھ کر اسکے

بلکل پاس آ کر بیٹھ گئی تھی

"آپ۔۔۔سے ایک بات کہوں۔۔۔۔" چہرے پر شرمندگی کے اثرات واضح نہ ہونے کی کوشش میں مزید بوکھلاہٹ کا شکار ہوئے جا رہی تھی

"کہو۔۔۔" شہریار نے تھائی پر ہاتھ رکھ کے انگلیاں قدرے پیوست کرتے اسے اپنی جانب

کھینچا تھا

"آپ صبح والی بات پر مجھ سے غصہ نہ کریں..." ساری انا ایک طرف رکھتے مشل اتنی دیر میں پہلی بار تھوڑے التجائی لہجے میں بولی تھی،اسکا اپنی جانب کھینچنا یک دم چہرے پر گھبراہٹ بن کر ابھرا تھا

"کیوں نہ کروں۔۔۔؟؟ پتہ ہے کتنا دماغ خشک کیا ہے تم نے میرا۔۔۔؟؟؟ " اسکے چہرے کو ٹھوڑی سے دھکیل کر اپنی طرف کرتے شہریار دھیمے مگر رعب دار لہجے میں بولا تو مشل اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پلکیں جھپکنے لگی تھی

"خود تم اتنی ضدی ہو۔۔اتنی ضدی ہو کہ دنیا

ادھر کی ادھر ہو جائے جو تم نے سوچ لیا بس وہیں سب ختم ہے۔۔۔اگلے کی نہیں سنتی تم پھر کسی بھی صورت میں۔۔۔تو میں کیوں سنوں تمھاری۔۔۔؟؟؟" شہریار بھنویں اچکاتے اسکی آنکھوں میں جھانکا تو مشل نے پلکوں کو مزید تیز حرکت دیتے شرمندہ ہونے کی بھرپور کوشش کی تھی

"یہ معصوم شکل بنا کر نہ دکھاؤ مجھے۔۔۔۔صبح سے کہہ رہا ہوں اپنا نیکلس پہن لو۔۔۔مگر تم جو

ہو نا۔۔ ٹھیک ہونے والی ہوئی ہو۔۔۔سنتی
نہیں ہو ذرا بھی۔۔۔علاج کرنا پڑے گا تمھارا
تھوڑا بہت۔۔۔" شہریار ٹانگ کو تھوڑا سا اوپر
کرتے پینٹ کی پاکٹ سے نیکلس نکالتے ہوئے
وارنگ بھرے لہجے میں بولا تو مشل نیکلس
دیکھتے ہی فورا اپنا رخ اس سے موڑ کر اپنی
بیک اسکی طرف کر کے بیٹھ گئی تھی "پہنا
دیں،سیریسلی میں نے ابھی فری ہو کر اوپر آ کر
ڈھونڈا تھا مجھے ملا ہی نہیں۔۔میں پوچھنے
ہی والی تھی آپ سے۔ے۔۔۔"

"ہر بات کا تم جواب تیار ہوتا ہے تمھارے پاس مشل..."

"آئندہ اب ایسی چیز دوں گا جو نہ آسانی سے اتر سکے..."

"نہ ہی تمھیں ڈھونڈنا پڑے..." شہریار نے اسکے بال اسکی گردن سے پیچھے کرتے چین پہنا کر

اسکی سائیڈ گردن پر انگلیوں سے ہلکا سا دباؤ ڈ
الا تو مشل سنسنی سی محسوس کرتے رخ
واپس اسکی طرف موڑ کر بیٹھ گئی تھی

"ایسی پہنی ہوئی ہے آلریڈی---اور نہیں چاہئیے۔
ے۔ے----" مشل گردن سے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی
گود میں رکھتے ، نیکلس کو انگلیوں سے چھوتے
نظریں جھکا کر تھائی چین کو اپنی ڈریس کے
اوپر سے رگڑتے ہوئے بولی تو شہریار کے
سنجیدہ چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی جسے

اس نے اسکے نظریں اٹھاتے ہی فورا چہرے سے غائب کر لیا تھا

"چلو بتاؤ کیوں نہ کروں غصہ۔۔۔؟؟؟ ایسے جب میں تم سے کالم ڈاؤن ہونے کی ریکوئیسٹ کرتا ہوں تب مزید بگڑنا کیوں شروع کر دیتی ہو۔۔۔؟ لڑتی جاتی ہو ،بولتی جاتی ہو۔۔۔سب جھوٹ لگتا ہے تمھیں۔۔۔بلکل چانس نہیں دیتی کوئی مجھے خود کو کلین کرنے کا۔۔۔اب میں بھی ویسے ہی کروں

"۔۔؟؟؟؟ صرف اپنی من مانی کرتا جاؤں۔۔۔؟؟؟

شہریار نے صوفے سے ٹیک لگا کر اپنا بازو اسکی گود سے نکال کر صوفے کی بیک پر پھیلاتے مشل کا بغور جائزہ لیا تھا۔۔۔ڈارک بلیو فل سلیو لانگ فراک جس پر کاپر کلر کا ہلکا ہلکا کام ہوا تھا،بغیر دوپٹے کے ،اسکا روپ ہلکے سے میک اپ میں نکھر کر مزید دو آتشہ ہو رہا تھا۔۔۔ بالوں کو ہمیشہ کی طرح سٹریٹ کر کے سائیڈ مانگ نکالے وہ اسکی نظروں کا محور بنی ہوئی تھی

"بول کیوں نہیں رہی کچھ۔۔۔؟؟؟" گردن میں چمکتا نیکلس نظروں میں آیا تو شہریار نے ہلکا سا چھو کر اسے ٹھیک کرتے بازو واپس صوفے پر پھیلایا تھا۔۔۔بخار کی حدت سے اسکے گال پہلے ہی دہک کر سرخ ہو رہے تھے اس پر پنک بلش آن اسکے گالوں کی سرخی کو مزید بڑھا رہا تھا۔۔آنکھیں بھی ہلکی ہلکی سرخی مائل تھیں

"مجھے۔۔۔پرانی باتیں۔۔۔یاد آجاتی ہیں۔۔۔بہت
کچھ اکٹھا ہو جاتا ہے میرے دماغ
میں۔۔۔آپ۔۔۔کرتے ہی رہے ہیں اپنی من
مانی۔۔۔۔اسی لیے تو مجھے لگا کہ۔۔۔اب بھی کر
لی ہو گی۔۔۔" مشل بھنویں سکیڑتے ڈاؤن سے
لہجے میں بولی تو شہریار دائیاں ہاتھ صوفے
کی بازو پر رکھے،انگوٹھے سے کپڑے کو مسلتے
کچھ پل کو خاموش ہوا تھا

"نہیں ہو گی کوئی من مانی مشل..."

"اب ایسے تھوڑی ہو سکتا ہے..."

"اب...نہیں ہو گا ایسے....

Promised you already....."

اپنے انگوٹھے کے ناخن سے صوفے کے کپڑے کو کھرچتے کھرچتے شہریار نے یک دم ہاتھ وہاں سے ہٹایا تھا،نظروں میں کچھ ایسے منظر گزرے تھے جو چہرے پر شرمندگی لے آئے تھے

"ہیلو...؟؟"

"میری طرف دیکھیں تو صحیح میڈم..."

"ایسے اتنی پیاری معصوم سی شکل بنا کر زیر کرنے کا ارادہ ہے کیا...؟؟ پہلے ہی بندہ ڈھیر ہے آپکے سامنے..." اسکے جھکے چہرے کو انگلیوں سے چھوتے ہلکا سا تھپتھپاتے شہریار نے ٹیک

ہٹا کر اسکی جانب اپنا جھکاؤ کیا تو مشل

شرارتی شرمایا سا مسکرائی تھی

"کچھ موو تو نہیں ہو رہا پیٹ میں..." شہریار

گود میں پڑے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر

اس کی پشت کو نرمی سے سہلاتے جان بوجھ

کر سنجیدہ سے لہجے میں مخاطب ہوا تھا،

دوسرا بازو ابھی بھی صوفے کی بیک پر پھیلایا

ہوا تھا

"یارررر نہیں مذاق کریں-ں-ں---

I just said what i felt.t.t.t.t..."

مشل نے امبیریس ہو کر اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپاتے ،دونوں بازو اسکی کمر میں حائل کیے ناراض سے لہجے میں شکایتی انداز میں کہا تو شہریار کا قہقہہ کمرے میں گونجا تھا

"اب کیوں چپک رہی ہو...؟؟؟ دوپہر کو تو
گریبان تک پہنچ رہی تھی میرے....." اسکی کمر
کو ہلکا سا گدگداتے شہریار نے اسے خود سے الگ
کرنے کی کوشش کی رھی مگر وہ اپنے بازوؤں
کا حصار اسکے گرد مزید سخت کرنے لگی تھی

"مہربانی کرو یار غصہ کرنا تھوڑا ذرا کم کر

دو۔۔۔سال ہونے لگا ہے شادی کو ہماری۔۔۔بھول جاؤ پرانی باتیں اور پرانے پیٹرن۔۔۔میرا خیال ہے ہمیں اب اپنے ریلیشن کو بہتر طریقے سے آگے بڑھانا چاہئیے۔۔۔" اسے کسی صورت خود سے الگ نہ ہوتا دیکھ کر شہریار نے اپنا بازو صوفے کی بیک سے ہٹا

کر اسکے کندھے پر پھیلا لیا تھا،لب خودبخود اسکے سر پر محو حرکت ہوئے تھے

"میں تو دس سال بعد بھی ایسے ہی لڑوں گی۔۔۔آپ ایک سال میں ہی وارن کرنے لگ گئے ہیں۔۔۔بس اتنا پیار تھا۔۔۔؟"

مشل نے اسکی کمر کے گرد حصار مضبوط کر کے خود کو اس میں مزید گھسانے کی کوشش کی تو شہریار نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر پورا گھماتے اسکو اپنی گود میں کھینچ لیا تھا۔۔۔لمبی فراک صوفے پر پھیل گئی تھی۔۔۔اسکی گود میں آتے ہی مشل کے چہرے پر سرخیاں مزید گہری ہوئی تھی

"میں ساری زندگی تمھای سننے اور سہنے کو تیار ہوں بھئی...بس تھوڑا سا ذرا ہائپر ہونے کی انٹینسٹی کم کر لو تو شکرگزار ہوں گا آپکا....بدلے میں مجھ سے بھی کچھ منوا لو بے شک...مجھے بھی بتا دو کہ مجھ سے کیا چاہتی ہو ...؟؟

I am desperate to settle our differences یار"

اسکی فراک کو صوفے پر ترتیب دیتے ،کمر پر بکھرے بالوں پر نرمی سے ہاتھ پھیرتے شہریار

نے بات مکمل کر کے اسکے کان پر لب رکھے تو مشل اپنی ٹانگیں سمیٹتے اسکی تھائیز پر ایڈجیسٹ ہو کر بیٹھتے اسکی جانب جھکی تھی...شہریار بات کرتے کرتے اسکی ناک کو ، بھنوؤں کو پیار سے چھونے لگا تھا

"میں واقعی زیادہ ہائپر ہو جاتی ہوں...؟" مشل نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کی کلائی پکڑ لی تھی،جس سے وہ اسکے چہرے کے ہر نقش کو چھو رہا تھا

"ابھی اس وقت اب تم معصوم سی بلی بن کر
میاؤں میاؤں کر رہی ہو تو میں کیا ہی کہوں
تمھیں۔۔۔دوپہر کو یہ بلی پنجے مارنے پر تلی
ہوئی تھی۔۔۔بعد میں مکڑ کیوں جاتی ہو ویسے
اپنے کیے سے۔۔۔؟ یا واقعی بھول جاتی ہو۔۔۔؟"
شہریار اسکے سرخ ہوتے گال پر اپنا انگوٹھا
پھیر رہا تھا

"نہیں۔۔پتہ ہوتا ہے۔۔"

"تو کیوں ہوتی ہو ہائپر۔۔؟"

"اس وقت خود پر قابو نہیں رہتا۔۔فرسٹریشن ہو جاتی ہے بہت ایک دم سے۔۔لگتا ہے جیسے آپ اِن ڈائریکٹلی امپوز کر رہے ہیں مجھ پر۔۔اور۔۔آپ۔۔خود بھی تو غصے میں ایسے ہی

ہوتے ہیں...خود بھی تو ہائپر ہوتے ہیں آپ..."

مشل اسکی گردن کے گرد بازو پھیلا کر ماتھے پر لاڈ سے لب رکھتے بولی تھی،چہرے پر مصنوعی سی ناراضگی تھی

"میں بھی کر رہا ہوں کنٹرول خود پر...تم بھی کرو...

We both need to work on managing our anger issues---"

اسکے چہرے سے اپنا چہرہ سہلاتے شہریار نے اسکے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا سخت کیا تھا، اسکے جسم سے اٹھتی مہک جیسے کتنے دنوں کے سلب ہوئے اعصاب پرسکون کر رہی تھی

"لیکن کبھی کبھی نہیں ہو پاتا نہ---یہ بات ہی ایسی تھی کہ مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا

تھا...اندر سے تو پیار ہی کرتی ہوں لیکن ابھی برین آرڈر کر رہا تھا کہ زیادہ سے زیادہ غصہ کروں آپ پر..." مشل صاف گوئی سے بولی تو شہریار نے ہنستے ہوئے اسکے گال کو شدت سے چوما تھا

"I agreeeeee but its just i want you to not stress yourself out over your anger....

مجھے تو تم لڑتی بھڑکتی

بھی پیاری لگتی ہو----

you can vent everything out on

me if you want to,i don't

mind...i can handle it....

پر اس سب سے تم خود زیادہ سٹریس میں

آجاتی ہو---تھوڑا کالم رہنے کی کوشش کرنی ہے

ہمیں---ٹھیک ہے---؟؟؟ تھوڑا ٹرسٹ رکھنا ہے ایک

دوسرے پر---ایسے " شہریار اسکے کندھے سے

بال ہٹا کر کمر پر اکٹھے کرتے گالوں پر نرمی

سے لب رکھنے لگا تھا

"اوکے پر ایک شرط پر..." مشل اسکی گود میں پراپر گھوم کر اپنا چہرہ اسکے چہرے کے مقابل کرتے بولی تھی

"بتاؤ..؟؟؟" اسکی کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کر آہستگی سے سہلاتے شہریار پوری توجہ سے

اسے دیکھ رہا تھا

"آپ اب مذاق نہیں اڑائیں گے میرا...صبح والی بات پر...آتے جاتے آپ بار بار پوچھتے ہیں پیٹ میں کچھ ہو تو نہیں رہا...مجھے پھر غصہ کیسے نہ آئے..." مشل نے اپنا ماتھا اسکے ماتھے سے ٹکایا تھا،لہجے میں تھوڑی سی ناراضگی چھلکنے لگی تھی

"یہ تو۔و۔و مشکل ہے۔ے۔ے۔۔۔چیک کراؤ ذرا بیلی۔۔۔" اسکی سائیڈ کمر کو گدگداتے ہاتھوں کا رخ پیٹ کی جانب کیا تو مشل ہنستے ہوئے اسکی گود میں مچلنے لگی تھی

"شہریار۔ر۔ر۔۔۔ایسے تو پھر میں بھی نہیں مانوں گی آپکی باتیں۔۔۔" مچلتے بکھرتے مشل اسکی گود سے کھسک کر صوفے سے اترتے

سیدھا کھڑی ہو گئی تھی

"اچھا آؤ ادھر...نہیں کرتا..." شہریار اپنا نچلا لب بھینچ کر ہنسی دباتے اپنی ٹانگوں کو پھیلا کر اشارے سے اسے اپنی تھائی پر بیٹھنے کا بولا تو مشل اختیاط سے اسکی ایک ٹانگ پر بیٹھ گئی تھی

"مجھے پتہ ہے آپکا۔۔۔آپ نے باز کوئی نہیں آنا۔۔۔"

"تم بھی اپنی دفعہ باز نہیں آتی۔۔۔"

"تو میں تو ایسی ہی رہوں گی۔۔۔" کہنی اسکے کندھے پر رکھ کر مشل نے زمین سے اپنے پاؤں اونچے کیے تھے

"تو آجاؤ پھر۔۔کراؤ پریگنینسی فنگر ٹیسٹ۔۔۔بلکہ صبح جب زبان چل رہی تھی نہ۔۔تب ہی کر لینا چاہئیے تھا مجھے۔۔۔رولا وہیں ختم ہوتا تمھارا۔۔۔" شہریار نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے صوفے پر گرایا تو مشل اسکے خود پر حاوی ہونے پر بے تخاشا ہنستے ہوئے اسکے نیچے سے کھسک کر فرش پر رول ہوتے اسکی پہنچ سے نکل کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی

"ایسے ہو جاتا ہے ٹیسٹ۔۔۔؟ ایسے کوئی نہیں ہوتا۔ا۔ا۔ا۔۔" مشل سرخ ہوتے چہرے سے اسے دیکھتے ہنس کر ، شرما کر بے حال ہو رہی تھی، سانس پھول کر تیز ہو رہی تھیں۔۔۔بال الجھ کر بکھر گئے تھے

"ہوتا ہے۔ے۔ے۔۔۔کروا کر دیکھ لو۔۔۔۔آؤ تو سہی۔۔۔۔" شہریار بھی صوفے سے اتر کر کھڑا ہوا تو مشل بازو لمبا کر کے اسکے اور اپنے درمیان

فاصلہ رکھتے ، بغیر بولے ، پھولی سانسوں سے سر نفی میں ہلانے لگی تھی "آپکو کیسے کرنا آتا ہے۔۔؟ کتنے بدتمیز ہیں آپ۔پ۔پ۔۔۔"

"میں نے کب کہا مجھے کرنا آتا ہے۔۔؟؟ ایسے ہی ٹرائے کرنا ہے۔۔" شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑ کر فاصلہ ختم کرتے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑتے شریر معنی خیز سے لہجے میں بولا تھا

"بس اسی لیے ڈر لگتا ہے مجھے ان چیزوں سے...ایسے کسی quack کے ہاتھ لگ گئی تو میں تو گئی..." مشل کے چہرے پر پریشانی کے آثار آئے تو شہریار نے اسکے ہاتھوں پر گرفت مزید سخت کی تھی "اوہ ہو مذاق کر رہا تھا یار...اور کیوں کسی quack کے ہاتھ لگو گی تم...؟ ہم اچھے ڈاکٹر کے پاس جائیں گے...بلکہ زیادہ سارے ڈاکٹرز سے کنسلٹ کریں گے...جس سے تم سیٹسفائے ہو گی اسے ہی کانٹینیو کریں گے...میں ساتھ ہوں تمھارے یار ، ایسے الٹا

سیدھا کیوں سوچتی ہو...؟"

"اُفف آپکو کیا پتہ آج کیا کیا نہیں سوچا میں نے...مجھے بہت ڈر لگتا ہے اس سب سے....میں نہیں کر سکتی...

I just cannot....

The thought of....it...

its just freak me out...."

ریلیکس ہونے کی بجائے مشل کا چہرہ مزید

پریشان سے گِھر گیا تھا

"بچے بھی۔۔۔پیارے نہیں لگتے تمھیں۔۔۔؟؟"

پوچھتے ہوئے شہریار کے چہرے پر بھی

پریشانی پھیل گئی تھی

"وہ تو لگتے ہیں پیارے۔۔۔پر۔۔۔دوسروں کے۔۔۔اپنا

سوچ کر۔۔۔مجھے بہت ڈر لگتا ہے شہریار۔۔۔مجھے

درد ہونے لگ جاتا ہے۔ے۔ے..." مشل اس سے نظریں ملائے کنفیوز سے لہجے میں بول رہی تھی

"کہاں۔ں۔ں درد ہوتا ہے میں سمجھا نہیں...

I mean....what exactly are you afraid of...??? Is there anything specific about pregnancy that's scaring you....Let's get into it....

ہمیں سب ڈسکس کرنا چاہئیے آپس میں۔۔۔ہر بات۔۔۔" شہریار بے حد دھیمے لہجے میں استسفار کرتے اسے بیڈ کے کنارے پر بٹھاتے خود بھی اسکے مقابل بیٹھ گیا تھا

"پریگنینسی سے تو اتنا ڈر نہیں لگتا۔۔۔۔جتنا۔۔۔جتنا مجھے برتھ پروسیجر سے لگتا ہے۔۔۔۔

Those... Childbirth videos i came across...

مجھ سے دیکھا نہیں جا رہا تھا تو میں...میں وہ سب...

Its too much for me to handle...the pain... everything...."

مشل کے چہرے پر بھی وہ سب امیجن کرتے اذیت کے اثرات آئے تھے

"اِٹس نیچرل...دیکھ کر تو واقعی ڈر لگتا

ہے....تھوڑے دن پہلے میں ایک knee سرجری

دیکھ رہا تھا

and my knee started

hurting after that...

اور ابھی تو پتہ تھا کہ

anesthesia

دیا ہوتا ہے پیشنٹ کو کوئی خاص درد ہو بھی

نہیں رہا ہوتا...جبکہ عورت کو تو ہوش و حواس

میں اچھی خاصی تکلیف سے گزرنا پڑتا ہے ڈلیوری کے دوران..." شہریار نے اسکے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھامے اسکے جذبوں کو سمجھا تھا،اسکے احساسات کی نفی نہیں کی تھی

"اچھا چلو ابھی پریشان نہیں ہو...ہم اسکی پروپر ایجوکیشن لیں گے..ساری ریسرچ کریں گے اور پھر ہی کوئی

ڈسی‌ژن لیں گے...ٹھیک ہے؟؟؟ ابھی اب پینک نہ کر جانا ،صرف بات کر رہا ہوں...کہ اس سے ریلیٹڈ آرٹیکلز پڑھیں گے جس چیز کا تمھیں خوف ہے اسکو سمجھیں گے...

Discussing our fears

can alleviate them too...

ہوسکتا ہے ایسے بات کرنے سے ہی تم اس بارے میں بہتر محسوس کرنے لگو..." شہریار اسکے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھتے انتہائی نرم لہجے میں بول رہا تھا

"ابھی کچھ ماہ بعد یہ سب ڈسکس کریں گے ہم۔۔۔ابھی ہماری اینیورسری ہے۔۔۔میرا برتھ ڈے ہے۔۔۔شازمہ کا نکاح ہے۔۔۔ابھی بس آپ مجھے پیار پیار سے ٹریٹ کریں۔۔۔ایسی کوئی بات نہیں کرنی جس سے۔۔۔مجھے سٹریس فیل ہو۔۔۔اپنی شادی تو انجوائے کی نہیں میں نے۔۔۔اب شازمہ کا فنکشن میں بغیر کسی ٹینشن کے اٹینڈ کرنا چاہتی ہوں۔۔۔"

مشل کے ماتھے پر شکنیں واضح ہوئی تھیں

"میری جان کب آپکو پیار سے ٹریٹ نہیں کیا...؟؟ اور آپ نے کہہ دیا تو بس لاک سمجھیں بات کو..." شہریار کو اسکی آنکھوں کی رونق ، نیند اور بخار سے کم پڑتی محسوس ہوئی تھی...تھکا دینے والے سفر اور پھر مہمان اٹینڈ کرنے کے بعد سے اپنی حالت بھی خراب ہوتی محسوس ہو رہی تھی

"پیار isnt enough نہ..." مشل دھیما سا مسکراتے بولی تھی

"چلو...ابھی کہہ رہی تھی کہ پیار سے ٹریٹ کروں اور اب وہ بھی کافی نہیں ہے...اتنے غصے میں بھی آپکی سوں سوں سن کر پگھل جاتا ہے یہ بندہ... اور کیا چاہئیے آپکو...؟؟؟" شہریار صبح والی بات کا حوالہ دیتے اپنے دل پر ہاتھ

رکھتے بولا تو مشل کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی تھی

"آپ لڑائی ٹھیک سے کیا کریں...i mean...میں ابھی بات کر رہی ہوتی ہوں اور آپ کمرے سے واک آؤٹ کر جاتے ہیں...ایسے مزہ نہیں آتا لڑنے کا...لڑائی کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں مینرز ہوتے ہیں...ایسے جب آپ mid argument بات کا جواب دئیے بغیر کمرے سے چلے جاتے ہیں تو بہت ڈس رسپیکٹفل لگتا ہے...ایسے نہیں کرنا

چاہئیے آپکو..." مشل کی ادھ کھلی بخار اور تھکان سے سکڑی ہوئی آنکھوں میں لڑائی کے ذکر پر جوش ولولہ سا ابھرا نظر آیا تو شہریار سر جھکا کر اپنا ماتھا آہستگی سے سہلاتے کِھل کر مسکرانے لگا تھا

"اور پیار کے مینرز کے بارے میں کیا خیال ہے...؟؟؟ میں جب تمھیں پیار کرتا ہوں تو میرا دل کرتا ہے کہ تم بھی جواب میں مجھے پیار کرو...اور تم الٹا شرمانے لگ جاتی ہو...بہت

کچھ رفیوز کر دیتی ہو....مجھے بھی ایسے مزہ نہیں آتا...لڑائی کے رولز ہیں اگر تو پیار کے بھی رولز ہوتے ہیں...تم بھی پارٹیسیپیٹ کیا کرو نہ صحیح سے....انیشئیٹ کیا کرو...پر تم صرف لڑائی انیشئیٹ کرنے میں تیز ہو...باقی کاموں میں ٹھنڈی ہو بہت..." اسکو اسی کے لہجے میں جواب دیتے ، ٹھوڑی کو اپنے انگوٹھے اور دو انگلیوں سے تھام کر اسکا چہرہ اپنے پاس کرتے ہونٹوں کو بہت نرمی سے اپنے ہونٹوں سے چھونے لگا تو مشل کی آنکھیں مزید سرخ ہوئیں تھیں...تپتے گال مزید دھواں ہوئے تھے

"مزہ نہیں آتا...؟

That's offensivveeee....."

مشل نے آنکھیں دکھائیں تو شہریار سنجیدہ

ہوتے فورا سیدھا ہو کر بیٹھا تھا

"No offense,i just picked up the term

you used earlier...thats it...its not literal..."

شہریار کو اپنی صفائی دیتے دیکھ کر مشل کا چہرہ مسکراتے ہوئے کِھل سا گیا تھا

"حالانکہ میں تو کرتی ہوں...پارٹیسیپیٹ..." کہہ کر مشل نے اپنے بات ثابت کرنے کے لیے اسکے لبوں کو چوما تو شہریار نے اسکے لمس کی

حدت پر اگنائیٹ سا ہوتے جھکی نظر اٹھا کر
اسکی آنکھوں میں اتنی انٹینسٹی سے جھانکا
تھا کہ مشل کی اٹھی نظریں خودبخود جھکی
تھیں

بغیر کچھ بولے شہریار اسکے چہرے کو صرف
ٹھوڑی سے تھامے اسکے ہونٹوں پر جھکے نرمی
سے انکو اپنے ہونٹوں

میں لیے اسکے لمس کی خوشبو میں کھونے لگا تھا۔۔۔دونوں ٹانگیں بیڈ سے لٹکائے ایک دوسرے سے ذرا فاصلہ ہونے کے باوجود بھی بے حد قریب تھے

"تم مجھ سے اتنی زیادہ باتیں کرتی ہوتی ہو تو زندگی کا احساس ہوتا ہے مجھے۔۔۔" صرف چند پل اسے محسوس کر کے شہریار نے نرمی سے

اسکے ہونٹ چھوڑے تو مشل تیکھی نظروں سے اسے دیکھی تھی "اچھا...؟؟؟؟ صبح تو پھر کافی حسین لگ رہی ہو گی زندگی...؟؟؟"

"تو اور کیا...تم اگر مجھ سے لڑائی کرنا چھوڑ دو گی تو زیادہ پریشان ہو جاؤں گا میں....بلکہ کوشش کروں گا ابس سے کہ تمھیں پورا مزہ آیا کرے...لڑائی میں بھی...

Seriously I'm so lucky to have you...."

شہریار اسکی آنکھیں میں جھانک کر بات کرتے

اپنی نظروں سے مسکرا رہا تھا

"Yes,you are..."

مشل گردن اکڑا کر کہتے اسکے کندھے پر دباؤ

بڑھا کر اسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے بولی تو شہریار

سر جھٹک کر مسکراتے،اپنے دونوں بازو سر کے نیچے رکھ کر ٹانگیں بیڈ سے لٹکائے لیٹ گیا تھا

"خود بھی آؤ...." اپنے سر کو معمولی سی جنبش دیتے شہریار نے اپنے پاس لیٹنے کا اشارہ کیا تھا

"آ رہی ہوں..." مشل اپنے سارے بال ایک ساتھ

پکڑ کر سمیٹتے ،پاؤں فرش سے اوپر کر کے

اسکی سینے پر کہنی فولڈ کر کے رکھتے سائیڈ

کروٹ پر لیٹ گئی تھی

"جب تازی تازی صلح ہوتی ہے تم مجھے پہلے

سے بھی زیادہ پیاری لگنے لگ جاتی ہو...."

شہریار نے ایک ہاتھ سر کے نیچے سے نکال کر

اسکے چہرے کو پیار سے سکوئیر کیا تو مشل نے

ہنستے ہوئے بازو اسکے سینے پر پھیلا کر اپنا سر بھی وہیں رکھ لیا تھا ،اپنا چہرہ اسکے سینے پر پیار سے سہلاتے مشل نے اسکے بازو کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا تھا

"بڑے لاڈ آرہے ہیں۔ں۔ں۔۔۔" شہریار نے شرارت سے اسکے سینے پر بازو سے ہلکا سا دباؤ ڈالا تو مشل نے پہلے ہنستے ہوئے چہرہ اٹھا کر اسے مصنوعی غصے سے دیکھا اور پھر اسکے گلے میں بازو ڈال کر زور سے ہگ کرتے تقریباً اسکے اوپر ہی ڈھے

سی گئی تو شہریار اسکی کمر پر وہی ہاتھ رکھتے پیار سے سہلانے لگا تھا

"اپنی میڈیسن لی ہے یا نہیں...؟؟ ریسٹ بھی نہیں ملا نہ صبح سے...گرم ہو ابھی تک..."

شہریار نے کمر پر ہاتھ پھیرتے پھیرتے اسکے بالوں کو ہٹا کر بیک گردن پر ہاتھ رکھ کر کہا تو مشل خود بھی اپنا چہرہ چھو کر دیکھنے لگی تھی...شہریار کے ہاتھ مسلسل فراک پر سرکتے

کمر تک رسائی حاصل کرنے میں مگن تھے

"میڈیسن لی ہوئی ہے،سوؤں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی۔۔۔اور اسکی سلِٹ نہیں ہے یہ فراک ہے۔۔۔کیا ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔" مشل اسکا یہاں وہاں بوکھلاتا ہاتھ پکڑ کر ہنستے ہوئے بول کر رول کرتے اس پر سے اتری تو شہریار بھنویں سکیڑتے اپنا ماتھہ اسکے ماتھے پر احتجاجاً مارتے اس پر سائیڈ کروٹ سے حاوی ہوا تھا

"پہلے کہہ کر تمھارے شارٹ ڈریسز اتروانے پڑتے تھے اور اب کہہ کر پہنوانے پڑتے ہیں۔۔۔چلو چینج کرو اسے۔۔۔کچھ ایزی سا پہنو۔۔۔۔پھر سوتے ہیں۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار ایک جست میں خود بھی اٹھ کھڑا ہوا تو مشل بھی تھکے سے انداز میں کھڑی ہو گئی تھی

"طبیعت سیٹ ہے نا۔۔۔؟؟" شہریار ترچھی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے دونوں بازو اکڑا کر سٹریچ کرتے بولا تھا

"بلکل سیٹ ہے۔۔بس غنودگی سی محسوس ہو رہی ہے۔۔۔نیند سے برا حال ہے۔۔" مشل نارمل سے لہجے میں کہتے اسے کراس کر کے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی تھی

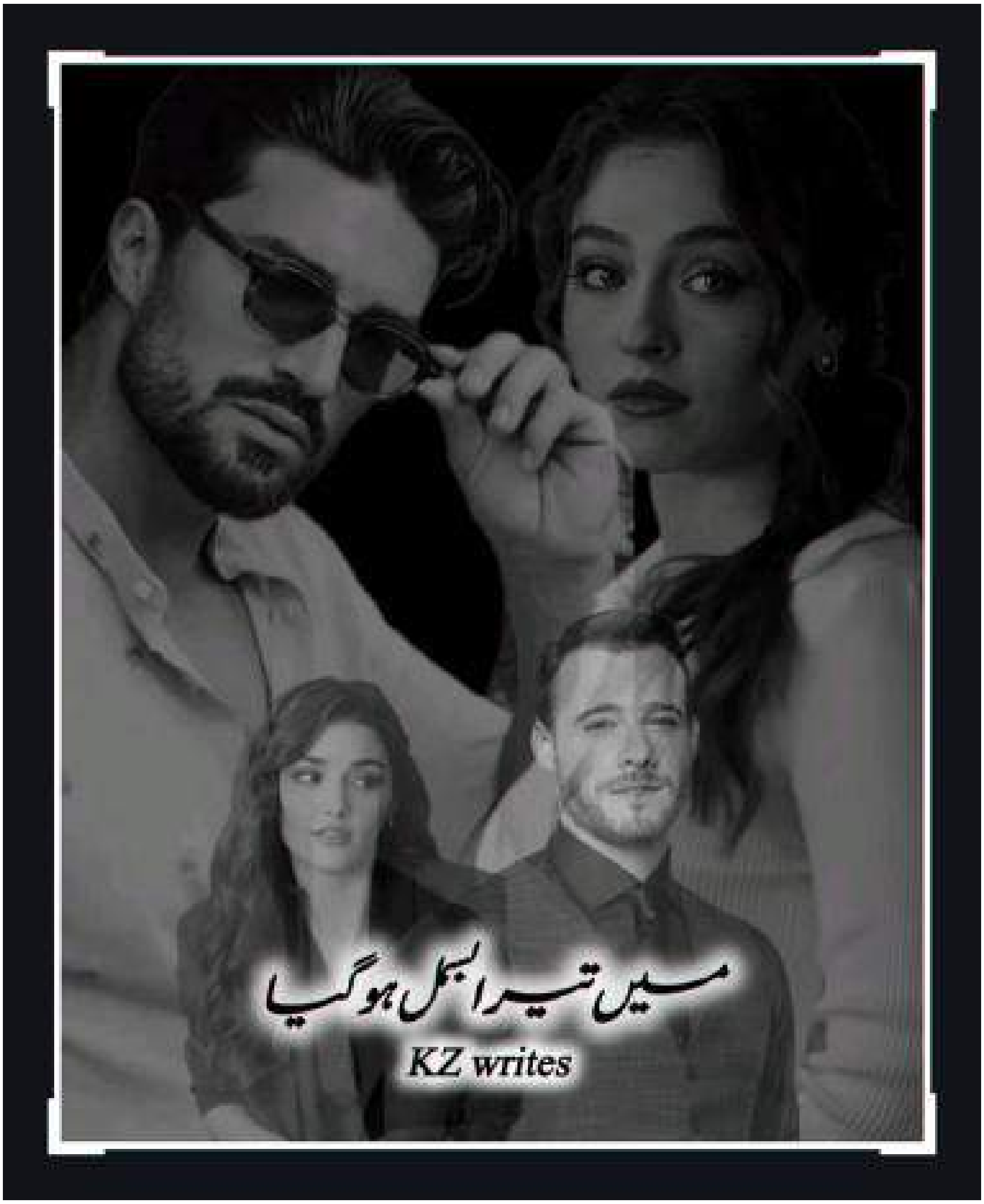
میں تیرا بسمل ہو گیا
KZ writes

"طبیعت سیٹ ہے نا---؟؟" شہریار ترچھی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے دونوں بازو اکڑا کر سٹریچ کرتے بولا تھا

"بلکل سیٹ ہے---بس غنودگی سی محسوس ہو

رہی ہے۔۔۔نیند سے برا حال ہے۔۔" مشل نارمل سے لہجے میں کہتے اسے کراس کر کے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی تھی

"نیند تو مجھے بھی آئی ہوئی ہے۔۔" شہریار سست سے قدم چلتے اسکے پیچھے ڈریسنگ روم میں داخل ہوا تو مشل نے اسکی مخصوص چال ایک نظر دیکھ کر ہلکا سا اپنی بھنووں کو کھجایا تھا

"آپ بھی فریش ہو جائیں نہ..." الماری کھولتے ہوئے مشل نے نظریں وہیں فکس کیے شہریار کو اپنی پشت پر بے حد قریب محسوس کیا تھا...نچلا لب دانتوں تلے دبائے وہ غیر خاضر دماغ سے کچھ پہننے کو تلاشنے لگی تھی

"میرے بھی کپڑے نکال دو..." کہتے ہوئے شہریار نے اسکی سائیڈ کمر پر ہاتھ رکھ کر خود کو اسکے جسم سے بھرپور چھوا تو مشل نے انگوٹھے کے ناخن کو دانتوں سے ذرا سا کچلتے

اپنی مسکراہٹ دبا کر تھوڑی سی گردن اسکی جانب موڑی تھی

"نکال دیتی ہوں۔۔۔مجھے۔۔۔سر میں چکر سے آتے محسوس ہو رہے ہیں۔۔۔پتہ نہیں کیوں۔۔۔شاید نیند سے۔۔۔گلہ بھی درد ہو رہا ہے۔۔۔مہمانوں کو ڈرنک سرو کر کے باقی ساری ہی میں نے پی لی تھی۔۔۔" اسکے ہاتھ کی پلیسمنٹ پر پورے جسم میں سنسنی ہونے پر مشل نے چہرہ بلکل سیدھا کرتے خود کو غیر مخصوص انداز میں تھوڑا سا

آگے کرتے , الماری میں کپڑے تلاشتے کچھ بھی بولنا شروع کر دیا تھا

"اور یہاں کیا محسوس ہو رہا ہے...؟" شہریار نے ہاتھ کمر سے آگے کو کرتے پیٹ پر پھیرتے پھیرتے نچلی جانب سے بھرپور دبوچتے اسے واپس پیچھے دھکیلتے خود سے لگایا تو مشل ڈھیروں شرماتے مسکراتے اسکا ہاتھ وہاں سے ہٹا کر اسکی جانب مڑ کر کھڑی ہو گئی تھی

"آپ باز آجائیں ورنہ۔۔۔" مشل اسکا ہاتھ زوروں سے تھامے بمشکل خود کو مسکرانے سے روک رہی تھی

"ورنہ کیا۔۔؟" شہریار نے اپنے اسی ہاتھ کو اسکے ہاتھوں سمیٹ واپس پیٹ پر رکھتے پیچھے دیوار سے لگایا تھا،نظروں میں بہکا پن

واضح ہونے لگا تھا

"ورنہ۔۔۔میں۔۔۔ہا۔۔۔ہاتھ تو یہاں سے ہٹائیں۔۔۔"

اسکے ہاتھ کو پیٹ سے اوپر کی جناب سرکتے دیکھ کر مشل کو جانے کیوں یک دم ڈھیروں جھجھک نے آ گھیرا تھا۔۔۔اتنے دنوں بعد اس کمرے میں یوں قریب آنا نیا نیا سا محسوس ہو رہا تھا

"کہاں سے...؟" اسکے سینے کو فراک کے اوپر سے دباتے شہریار بے باکی سے اسکی نظروں میں جھانکا تھا...سانولا چہرہ جذبوں کی حدت سے گردن تک سرخ ہو گیا تھا

"یہ...چبھے گا...آپکو..." اپنے سینے پر پوری بے باکی سے سرکتے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر مشل نے فراک پر ہوئے کام کی جانب اشارہ کیا

تھا

"تو اتارو نہ اسے...اتارو..." کہتے کہتے ہی شہریار نے اسے ان زپ کرتے باقاعدہ اوپر کی جانب کھینچ کر اتار دیا تھا..مشل کے بال فراک سے نکل کر اسکے جسم پر بارش کی طرح گر کر اسکو قدرے ڈھانپ چکے تھے

"بس...اتنی سی بات تھی..." اسکے لوئیر بیلی پر ہاتھ سے دباؤ ڈالتے شہریار نے نظر بڑھ کر اسکی سانسوں کے اتار چڑھاؤ کو دیکھتے اسے پھر سے پیچھے دیوار سے لگایا تو اسکے لہجے کی گرمائش ، نظروں کی تپش پر مشل کو اپنی پلکیں لرزتی محسوس ہونے لگی تھیں

اسکے ملائم پیٹ کو ایک جانب سے اپنی سخت انگلیوں سے بھینچتے وہ نظروں سے نظریں ملا ئے شہریار نے چند گھری سانسیں اسکے چہرے

پر چھوڑی تھیں...نظریں ذرا سی جھکیں تو
نظروں میں اسکے بھرے بھرے گلاب سے ہونٹ
آئے تھے....آنکھیں ہلکی سی موندے اسکے گرم
لبوں پر جھکا تو مشل نے اسکے بھرپور لمس پر
آنکھیں میچی تھیں...اسکے ہونٹوں کی شدت
نے اسکے اندر کی شدید طلب کی عکاسی کرتے
چند پلوں میں ہی مشل کی سانسوں کو تیز کر
دیا تھا...ہاتھ کب پیٹ سے مزید نیچے کھسکے،
پتہ ہی نہیں چلا تھا

اسکے ہونٹوں میں اپنی زبان کھنچتی محسوس کرتے مشل نے اسکی کہنیوں کو بے چینی سے تھاما تھا،پنجوں کے بل ہو کر اپنا چہرہ اسکے مقابل کرنے کی کوشش میں ہاتھ شہریار کی کہنیوں سے سرک کر مزید اوپر ہوئے تھے...اسکے لمس کی تپش میں جھلس کر مشل اس لمس کو مذید گہرائی سے محسوس کرنے کو مچلنے لگی تو اپنے جسم سے باقی پردوں کو اترتا محسوس کرتے چند پل ہوش کے آئے تھے...پاؤں واپس فرش پر ٹھہرے تھے

"کیا ہوا...؟" ٹراؤزر اتارنے کے بعد شہریار کے ہاتھ اسکی پینٹی پر تھے،تسلسل ٹوٹا تو شہریار کا چہرہ دھواں دھواں ہوا تھا...گہری سانسیں مزید بھاری ہوئی تھیں...ادھ کھلے ہونٹوں کو بند کر کے دوبارہ کھولتے شہریار نے سوالیہ سنجیدہ سی نظریں اسکی سرخ آنکھوں میں گاڑھی ہوئی تھیں

"میں۔۔اتارتی ہوں۔۔۔" اسکی نظروں میں جھانک کر کہتے مشل نے خود اپنی پینٹی اتار کر پاؤں سے ایک طرف دھکیلی تو شہریار کے چہرے پر حیران سے تاثرات آئے تھے

"تو یہ بھی۔۔۔اتار دو گی۔۔۔؟" اسکے ہاتھ پکڑ کر اپنی پینٹ کی طرف کیے تھے۔۔۔ایک دوسرے کی آنکھوں میں جھانکنے کا تسلسل ٹوٹا نہیں تھا۔۔۔مشل کا صرف ہلکا سا سر کو مثبت میں ہ ِلانا پورے جسم میں ایسے بجلی بن کر دوڑا تھا

کہ ہر طلب برداشت سے باہر ہوتی محسوس
ہونے لگی تھی...اسکا نظریں جھکانا...ہاتھ وہاں
تک لانا...نظریں وہیں جمائے پینٹ کی زپ نیچے
کرنا شہریار کو الگ ہی جہاں میں لے گیا تھا

نظریں بازوؤں کے درمیان سیاہ جالی سے
چھلکتے ابھرتے اسکے گداز جسم پر ٹھہریں تو
حالت مزید بگڑی تھی...لمبے بال اسکی بازوؤں
میں الجھ کر کمر تک آرہے تھے...اسکی انگلیوں
کا بہت ہلکا سا لمس باکسر کے اوپر سے

محسوس کرتے شہریار کے ہونٹ ایک بار پھر وا ہوئے تھے...پلوں میں یے چینی کی انتہا پر پہنچتے وہ خود پینٹ سمیت باکسر اتار کر اسے پھر سے دیوار سے لگا چکا تھا

مشل گہرے سانس بھرتے اسکی نظروں میں جھانک کر دیکھتے اپنے دونوں ہاتھ پیچھے دیوار سے لگائے مکمل ساکت ہو کر کھڑی ہو گئی تھی....اسکی نظروں میں جیسے کوئی سوال تھا...جسے سمجھتے ہوئے بھی ناسمجھی سے

اگنور کرتے مشل نے نظریں اسی پل جھکا لی تھیں...اسکے سخت وجود کو خود میں دھنستے دیکھ کر ہونٹ خشک ہوئے تو زبان سے انہیں نم کرتے پھر سے نظروں کا رخ اسکے چہرے کی طرف کیا تھا

"کھُل کر دیکھا کرو...ایسے شرما کے کیوں دیکھتی ہو...تمھارے دیکھنے سے ایسے لگتا ہے جیسے پورے جسم کی جان یہاں آگئی ہو..."

شہریار نے دونوں ہاتھ اسکے سر کے اوپر دیوار

پر رکھتے انتہائی بے باکی سے اپنے منہ زور ہوتے
وجود کو اسکے لوئیر بیلی میں مزید شدت سے
دھنسایا تو اسکے وجود کی نم سی گرمی
محسوس کرتے مشل کے ہاتھ خودبخود دیوار
سے ہٹ کر اسکی کمر پر ٹھہرے تھے۔۔۔اسکی
بات سے چہرہ کان کی لوؤں تک دہکنے لگا
تھا۔۔۔نظریں چاہ کر بھی واپس نیچے نہیں کی
تھیں لیکن جسم بے قرار ہونے لگا تھا

"بخار کیسا ہے۔۔۔چیک کرواؤ۔۔۔" ایک ہاتھ دیوار

سے ہٹا کر سیدھا اسکے سینے کے بیچ و بیچ رکھتے شہریار نے انگوٹھے سے ابھرے دودھیا حصے پر دباؤ ڈالا تو مشل کو اپنا آپ اسکے سامنے بے بس ہوتا محسوس ہوا تھا ،اسکے یوں چھونے پر اپنے قدموں پر کھڑے رہنا مشکل لگنے لگا تھا

"یہاں سے چیک کرتے ہیں...بخار..." اسکا ہاتھ سینے سے ہٹا کر ماتھے پر رکھتے مشل نے پیٹ کو اندر کی جانب کھینچتے ذرا سی دوری بنانے

کی کوشش کی تھی ، دل اپنا اتنا بے ایمان ہو رہا
تھا کہ قدموں کو بہانے سے ذرا اونچا کرتے خود
کو اسکے سخت وجود کے مقابل لانے کی
کوشش بھی کر رہی تھی

"میں جہاں مرضی سے چیک کروں..." اسکے
یوں تھوڑا سا اوپر ہونے کو اپنا وہم سمجھتے
شہریار نے اسکا ہاتھ ماتھے سے ہٹا کر پوری بے
باکی سے اسکی برا کو ایک جانب سے کھسکا کر
نیچے کیا تو مشل نے فورا وہاں ہاتھ رکھ کر

اسکی نظروں سے بچنا چاہا تھا،چہرے پر شرم کے ڈھیروں رنگ پھیل گئے تھے

"نہیں...؟ چلو یہاں سے چیک کر لیتا ہوں...ہر باڈی پارٹ کا ٹمپریچر پتہ ہونا چاہیے نہ...."

سینے کے ابھار پر اسکے گلابی ناخنوں سے سجے ہاتھ کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے شہریار نے دوسرا ہاتھ دیوار سے ہٹا کر نیچے کرتے اسکی اِنر تھائیز کو چھیرا تھا

"کیا کر رہے ہیں۔ں۔ں۔۔۔" مشل مچل کر دیوار سے ہٹ کر دوسری جانب ہوئی تھی۔۔۔پورا جسم اسکے بے باک لمس سے جیسے گدگدا سا گیا تھا

"کدھر۔ر۔ر۔۔۔۔" اسے اپنی برا واپس فکس کرتے ہوئے ڈریسنگ روم سے نکلتے دیکھ کر شہریار ایک نظر خود کو دیکھ کر اپنے منہ زور ہوتے

وجود کو ہاتھ سے ہلکا سا سہلا کر چھوڑتے نظریں اسکے بل کھاتے وجود پر بکھرے لمبے بالوں پر جماتے تیز قدموں سے کمرے میں آیا تھا

"اِدھر۔۔۔" مشل کندھے سے سٹریپس کو ٹھیک کرتے بیڈ پر ٹانگیں لٹکا کر ایک ادا سے بیٹھی تو شہریار اسکے بدلتے روپ پر بے حال ہوتے شرٹ کے بٹن ایک ہاتھ سے کھولتے گھٹنوں کے بل اس پر حاوی ہوا تھا

"Am i dreaming...?"

بوجھل سے لہجے میں بولتے مشل کو اپنے
وجود کے نیچے کھسک کر بیڈ پر لیٹتے دیکھ کر
شہریار لب ہلکا سا دانتوں تلے چباتے بے یقین سا
مسکرایا تھا...وہ مسلسل اسکے نیچے خود کو
ایڈجیسٹ کرتے اپنی ٹانگیں قدرے کھول کر
اسکی طرف دیکھتے سرخ پڑتے مسکرانے لگی

تھی

"You good with it....?"

مشل اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر خود کو تھوڑا سا اوپر کرتے اپنی برا بمشکل خود ان ہک کرنے لگی تو شہریار کو اپنی پلکیں تک جھلستی محسوس ہونے لگی تھیں ، اسکا نازک سا لمس یوں خود سے اپنے سخت وجود سے مس ہونے

پر پورا جسم بھٹی کی مانند جلنے لگا تھا

"I don't....."

"I don't believvve it.t.t..."

"I don't believe it..."

اسکے وجود سے خود سے سرکتے اس آخری

پردے کو دیکھ کر چند ثانیوں کو ٹھہر کر

شہریار نے گہرا سانس اسکے سینے پر خارج کرتے بے یقینی سے کہا تھا

"کیوں-ں-ں---" خود پر جھکے اسکے چہرے کو تشنگی سے چومتے مشل نے بازو اسکی گردن میں حائل کرتے ایک بار پھر خود کو تھوڑا لفٹ کرتے اسکے وجود سے اپنی نرم گہرائیوں کو مس کرنے کی کوشش کی تو دونوں کے چہروں سے تپش نکلنے لگی تھی

"اوئے۔ئے۔۔۔کیا کر رہی ہو۔و۔۔۔" اسکا خود سے انیشئیت کرنا شہریار کو بس سے باہر کرنے لگا تھا۔۔۔خود کو ہولڈ کر کے اسکی تھائیز میں پیوست کرتے شہریار نے گہرا سانس بھر کر اپنا نچلا وجود اس پر ڈھیر کیا تھا,اسکے پچھلے چند ایکٹس یاد کرتے اور اپنے جسم میں نئی سی سنسنی محسوس کرتے چہرے پر شریر سی معنی خیز مسکراہٹ پھیل گئی تھی

"آپ کا ٹمپریچر کیوں رائز ہو گیا ہے ایک دم..."

اسکی گردن سے بازو کھسکا کر کمر پر دونوں

ہاتھ پھیرتے مشل نے اسے خود میں زور سے

بھینچ کر اپنا چہرہ اسکے چہرے سے مس کیا تو

شہریار اسکے ہر اگلے ایکٹ پر مزید حیران ہوتے

چہرہ اسکی گردن میں چھپا کر باقاعدہ ہنستے

ہوئے اسے وہیں چومنے لگا تھا

"ہنس کیوں رہے ہیں-ں-ں---؟" مشل نے تھائیز کو
سکوئیز کرتے اسکے سخت وجود پر اپنا حصار
تنگ کرتے اسکی کمر کو دونوں ہاتھوں سے سہلا
تے اپنی گردن کو اسکے لمس سے سکیڑا تھا

"نہیں نہیں ہنس نہیں
رہا-----آگھہہ--اوئے---دھیان سے پاگل---" ہونٹ
اسکی گردن سے رگڑتے شہریار اسے تھائیز مزید
زوروں سے آپس میں جوڑتے محسوس کر کے

آنکھیں میچ کر کہنیوں کے بل اس پر حاوی ہوئے مسکرائے جا رہا تھا،مشل کا بے باک انداز جان لیوا لگنے لگا تھا

"شرما کیوں رہے ہیں-ں-ں-ں---؟" اسے یوں اپنی گردن میں چہرہ چھپائے دیکھ کر مشل اسکی کمر میں ہلکے سے ناخن گاڑھ کر ٹیزنگ سے لہجے میں بولی تھی

"شرما نہیں رہا۔۔ڈر رہا ہوں بھئی۔۔۔" سر کو نفی میں جنبش دے کر پرانی بات کا حوالہ دے کر مسکراتے شہریار نے خود کو تھوڑا سا اوپر کرتے اسکی تھائیز میں سے نکالا تو مشل نے ہنستے ہوئے اسکی کمر پر پیار سے تھپڑ مارا تھا

"ڈر کیوں۔ں۔ں۔۔۔میں پیار کر رہی۔ی۔ی ہوں۔ں۔ں آپکو۔و۔و۔۔۔ہہہ۔۔۔" دوسرے ہاتھ سے کان

کھینچ کر اسکا چہرہ اپنے مقابل کرتے مشل نے اسکے گال پر لب رکھے تو شہریار نے نظروں میں جھانکتے ہوئے اسکی ٹانگوں میں فاصلہ بناتے نم گہرائیوں پر خود کو آہستگی سے سہلا یا تو مشل کی آواز بات کرتے کرتے لرزی تھی

"عادت نہیں ہے نا تمھارے پیار کی---" اسکی گردن پر لب سرکاتے بہت آہستگی سے اسکے

سینے کے ابھرے حصے پر اپنا چہرہ سہلایا تو مشل نے مزید بے چین ہو کر اپنی ٹانگیں پوری طرح سپریڈ کرتے اسکے گرم سلگتے وجود کو خود سے بھرپور مس کیا تھا...پورے جسم کی طلب ان لمحوں میں ایک جگہ سمٹ گئی تھی

"پر اب ہو جائے گی...." اسکی ٹانگوں کا حصار اپنی کمر کے گرد محسوس کر کے شہریار کا لہجہ گھمبیر ہوا تھا...کمر پر سرکتے مشل کے ہاتھ ، اسکی ایڑھیوں کا دباؤ اسکا گرم بھیگا

لمس محسوس کرتے آنکھوں میں ایک جالا سا بن گیا تھا۔۔۔حواس معطل ہونے لگے تھے

"مشل۔ل۔ل۔۔۔" اسکے نرم نرم سے وجود پر خود کو تیزی سے رگڑتے شہریار نے اسکے ایک ابھار کو مضبوط سے اپنے سخت ہاتھ میں دبوچتے دوسری جانب بے چینی سے لب رکھتے ، نپل پر ذرا سی زبان پھیرتے یک دم پوری شدت سے اسے سک کیا تو مشل کی جان لیوا سسکی کمرے میں گونجی تھی۔۔۔ہاتھ خودبخود اسکے بـ

الوں تک آگئے تھے

"اور اوپر کرو..." مشل کو اپنا نچلا جسم اٹھاتے
محسوس کر کے شہریار نے ٹپ کو اسکی
بھیگتی گہرائی کے دہانے پر رکھ کر ہونٹوں سے
اسکے سینے پر مزید بے باکی دکھائی تو مشل نے
آنکھیں میچ کر اسکے بالوں کو کھینچتے اپنے
پاؤں اسکی لوئیر بیک میں پیوست کرتے خود
کو اسکے اگینسٹ مزید اوپر کیا تو شہریار پوری
جان سے ایک جھٹکے میں تمام نمی کو چیڑتے

اسکی گہرائی کی آخری حد تک میں سما گیا تھا

شہریار کا جسم اسکی حدود میں داخل ہو کر
اس سے بھی زیادہ سلگنے لگا تھا۔۔۔ہونٹوں سے
اسکا گداز وجود کھینچ کر سک کرتے شہریار نے
خود کو مکمل اس سے باہر نکال کر ایک بار پھر
مکمل زور سے خود کو اسکے وجود کا حصہ
بنایا تو مشل ہلکی سی کھلی آنکھیں میچ کر
درد بھرا سسکی تھی۔۔۔اسکا بھاری سلگتا وجود
آج اپنی گہرائی میں حد سے زیادہ پھولتا

محسوس ہونے لگا تھا...جان پلوں میں لبوں پر سج گئی تھی

"آہہہہ..." پے درپے شدت بھرے جھٹکوں پر ہاتھوں سے شہریار کے بال چھٹ گئے تھے...پاؤں تک اسکی کمر سے سرک گئے تھے...وہ گزرے پلوں میں مشل کے دئیے ہر لمس کو اسجے ہر ایکٹ کو ذہن میں دہراتے اسکا وجود پوری جان سے جھنجھوڑ کر اپنے زیر کرتے اس پر آگ بن کر برسنے لگا تھا...کمرے میں جسموں کے ٹکڑانے

کی بھاری جان لیوا آوازیں بکھرنے لگی تھیں

"پاؤں رکھو کمر پر..." چہرہ اسکے سینے پر رکھے شہریار نے جزبوں سے چور بے چین سے لہجے میں کہتے پوری جان سے نیچے کی جانب خود کو سٹرائیک کیا کہ مشل کھسک کر پیچھے کو ہوتے ہوتے پاؤں بیڈ پر اڑا کر وہیں تھم گئی تھی...جسم اسکے جھٹکوں سے زلزلوں کی زد میں آگیا تھا...سینے پر اسکے ہونٹوں کے ظالم لمس سے سسکیاں رکنے کا نام نہیں لے رہی

تھیں

"درد تو نہیں ہو رہا نہ کوئی..." بازو اسکی پسینے سے بھیگتی کمر کے نیچے رکھ کر اسے مکمل اپنے بس میں کرتے شہریار آنکھوں میں سرخی لیے ایک لمحے کو اس کی آنکھوں میں جھانکا تو مشل نے سر نفی میں ہلاتے اسکا چہرہ واپس نیچے کر دیا تھا...پورا وجود اس ایک نہج پر پہچنے کو بری طرح مچل رہا تھا

شہریار اسکے قیامت ڈھاتے جسم کو دیکھتے ،
مشل کے اس ایکٹ پر خود پر قابو نہ پاتے
دونوں ہاتھوں میں اسکے گداز سینے کو بھر کر
چوستے اتنی شدت سے اس میں سمانے لگا تھا
کہ مشل کو اپنا وجود اسکے وجود کا حصہ لگنے
لگا تھا...اسکے سر کو تو کبھی کندھوں کو
پکڑتے مشل اسکا ساتھ دینے کی کوشش میں
اب بے حال ہونے لگی تھی...سانسیں ہر طرف
بکھرنے لگی تھیں...جسم پسینے سے شرابور

ہونے لگے تھے

چہرہ ایک پل کو سینے سے ہٹا کر مشل کو آنکھیں میچے لذت کی انتہاؤں پر پہچتا دیکھ کر شہریار نے اپنا وجود سے الگ کرتے، اسکی کمر میں موجود اپنے بازو سے ایک جھٹکے سے اسکو الٹا کیا اور کمر پر بکھرے بال ہٹاتے وہاں اپنے لب رکھنے لگا تھا۔۔۔اسکی داڑھی کی چبھن سے مشل کو جسم میں جو ہلچل محسوس ہو رہی تھی وہ اپنا چہرہ بیڈ میں دھنسائے اسکے

لبوں کی ایک ایک جنبش پر تڑپے جا رہی
تھی۔۔۔شہریار برق سی تیزی سے اسکی کمر کے
ایک ایک حصے کو اپنے ہونٹوں سے محسوس
کرتے مدہوش ہو رہا تھا،اسکی ٹانگوں کے ارد گرر
اپنی ٹانگیں پھیلائے وہ اس پر اپنا بوجھ ڈالے
اسکے اور اپنے جسم کی طلب کو ایک جیسا کر
چکا تھا۔۔۔مشل اپنے دونوں ہاتھوں سے پاس
پڑے تکیے کو زور سے دبوچ کر اپنے قریب کرتے
اسکے لبوں کی حدت کو اپنی کمر کے خم پر
محسوس کرتے مچل رہی تھی کہ شہریار کے
ہاتھ کو اپنی کمر سے نیچے سرکتا محسوس کر

کے یے چینی مزید بڑھ گئی تھی

شہریار اسکی لوئیر بیک پر ہلکا سا دانتوں کا

دباؤ ڈالے ہاتھ آگے کی جانب سے مزید نیچے

لیجاتے اسکی کلٹ کو چھیڑنے لگا تو مشل

اسکی پناہوں میں ہوش کھونے لگی

تھی...اسکی گہرائیوں پر ہتھیلی جما کر شہریار

نے اسکی کمر کو اوپر کیا تو مشل نے اسکا مکمل

ساتھ دیتے اپنی کمر میں خود خم پیدا کیا تھا،

اسکو خود میں اترتا محسوس کرنے کو

بے چین ہوتے مشل کو کوئی پرواہ نہیں تہی

تھی۔۔۔تکیہ دبوچے مشل نے چہرہ ہلکا سا موڑ

کر شہریار کی طرف دیکھا تھا جو اسکے گرم

وجود پر ہتھیلی جمائے اپنے چہرے کو اسکی

لوئیر بیک سے سہلاتے اسے مزید تڑپائے جا رہا

تھا

"مشل..."

"جی..."

"تکیہ چھوڑو..." شہریار نے گھٹنوں کے بل ہوتے پاس پڑا پیکٹ کھول کر خود کو اسکے لیے تیار کرتے ، اسکے پورے وجود کو نظروں میں لیا تو سرخی مائل آنکھوں میں بے قراری عروج پر پہنچی تھی

"مجھے گرپ چاہئیے ہوتی ہے۔ے۔ے۔۔۔"

"تمھیں صرف اور صرف میں چاہئیے ہوں ابھی۔۔۔" مشل کے بولتے بولتے شہریار نے تکیہ پکڑ کر ایک طرف اچھالتے اسکے دونوں بازو نرمی سے پکڑ کر اسکی کمر پر باندھتے ،پورا اس پر جھک کر ، سر پر ایک ہاتھ رکھتے اس میں خود کو انتہائی بے دردی سے شامل کرتے اسکی آواز کو بیڈ میں دبا دیا تو اسکے ہاتھ کی

مضبوط گرفت سے مشل اپنا چہرہ بمشکل ایک

طرف کرتے اسکے جاندار جھٹکوں کو سہتے اپنے

حلق سے نکلتی باآواز سسکاریوں کو چاہ کر

بھی روک نہیں پا رہی تھی...پورا وجود اسکے

تابع تھا...اسکو ذرا سا بھی ہلنے کا موقع نہ دیتے

شہریار ایک ہاتھ اسکے سر پر رکھے،دوسرے

ہاتھ سے اسکی کمر پر بندھے بازوؤں کو جکڑے

بیہمانہ طریقے سے اسکی گہرائیوں کا حصہ

بنتے اپنے وجود کو اس میں دھنسائے جا رہا

تھا...مشل کا پورا جسم اسکے وجود کی شدتوں

پر ہچکولے کھا رہا تھا

کمر پر بکھرے بالوں سے دکھائی دیتے سٹریپس
کے نشان شہریار کے جوش کو بڑھا رہے
تھے۔۔۔مشل کا خود سے انوالو ہونا ،اپنی طلب کا
اظہار کرنا تمام لحاظوں کو ختم کر چکا
تھا۔۔۔اسکے نازک سے وجود کو صرف بازوؤں
سے جکڑے شہریار نے اپنے اگینسٹ حرکت دینی
شروع کی تو مشل کا چہرہ بیڈ سے قدرے اونچا
ہو گیا تھا۔۔ایک ہلکے سے درد کا احساس بھی
جاگا تھا لیکن اس سے ملنے والے سکون کی

بیڈروم میں گونجتی مشل کی سسکیاں ، اسکا

مچلنا شہریار

کی تیز سانسیں اسکا پسینے سے نچڑتا چہرہ

ماحول کو مزید تابناک بنا رہے تھے...مشل اسکے

پتھر وجود کو سہتے جب تھکنے سی لگی تو

شہریار نے اسکے ہاتھوں کو آزار کرتے اسکا رخ

سیدھا کر کے اسکی بکھرتی سانسوں کو اپنی

سانسیں دی تھیں...اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں دباتے پوری بے چینی سے وہ اسے چوم رہا تھا....شہریار کے جسم سے اٹھتی مخصوص خوشبو مشل کو اپنے حواسوں پر چھاتی محسوس ہو رہی تھی...اسکے ماتھے پر بئیرڈ پر نمودار ہوتے پسینے کے قطروں سے مشل کو نظر ہٹانا مشکل لگنے لگا تھا

"رک جاؤں...؟" اسے اپنی جانب پورے دھیان سے متوجہ دیکھ کر شہریار اسکے وجود میں

خود کو گھولتے ایک پل کو رکا تھا

"نہیں۔ں۔ں رکیں۔۔۔" اسکے سرخ سانولے چہرے
کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اسکے لبوں کو
چومتے مشل نے اپنی لرزتی ٹانگوں کو قدرے
کھول کر اسکے وجود کو خود میں مزید اندر
تک شامل کرنے کی بے چین سی کوشش کی تو
شہریار اسے اتنا بے تاب دیکھ کر خود پر قابو
ختم ہوتا محسوس کرتے اسکے ہونٹوں سے لپٹے
اسکی اور اپنی جان ایک کرتے مکمل اس میں

گھل گیا تھا۔۔شدتیں اتنی سخت جان لیوا تھیں
کہ دونوں کے حلق سے معنی خیز آوازیں نکل کر
وہیں لبوں میں گم ہونے لگی تھیں۔۔۔جسم لرزنے
لگے تھے۔۔۔سکون کی تکمیل ہوئی تو آخری
جانداد سٹروکس سے مشل کا نازک سا جسم
جھلس سا گیا تھا۔۔اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے
وہ اپنے حواس کو واپس لا رہی تھی۔۔۔شہریار
نے کتنی ہی دیر گہرے سانس بھرتے اسکے
ہونٹوں سے اپنے لب ہٹائے تو مشل کے بھیگے
پیارے سے چہرے کو اپنی نظروں میں لیا
تھا۔۔۔بکھرا سا وجود سکون پا کر مزید بے

ترتیب ہوا اسکی نظروں کا مزکر بن گیا تھا

"اتنا پسینہ۔۔۔؟؟ لگتا ہے بخار اچھے سےاتر گیا ہے میری جان کا۔۔۔" شہریار نے اسکے چہرے پر اپنے دونوں ہاتھ پھیرتے اسکا چہرہ صاف کیا

"ہاں ایک دم ٹھنڈا پتہ نہیں کیوں ہو گیا ہے جسم۔۔۔"

مشل نے اکھڑے ہوئے سانس لیتے اپنے ماتھے کو
، گردن کو چھوتے ہوئے کہا تو شہریار ہنستا ہوا
اس پر سے ہٹ کر برابر لیٹ گیا تھا

"دوبارہ گرم کر دوں۔۔۔؟؟؟" لیٹے لیٹے شہریار نے
ہاتھ اسکے پیٹ پر رکھ کر پیار سے سہلایا تو
مشل گدگدا کر ہنستے کروٹ بدل کر اسکے قریب
ہوئی تھی

"نہیں بس۔س۔س۔۔۔زیادہ تھکا دیا ہے آپ
نے۔۔۔لیکن اچھا لگ رہا ہے بہت۔۔۔" مشل نے سائیڈ
کروٹ پر لیٹے لیٹے جسم اکڑا کر خود کو سٹریچ
کیا تو شہریار کی نظریں اسکے خوبصورت
جسم پر ٹھہر گئی تھیں۔۔۔اسے اپنی جانب بے
باکی سے تکتا پا کر مشل فوراً اپنے دونوں بازو
سینے پر باندھ کر شرارتی سا مسکرانے لگی تھی

"ایسے دیکھا نہیں کریں بعد میں..."

"آج تو منع نہ کرو..." کونڈم اتار کر پھینکتے شہریار نے خود کو ٹیشو سے صاف کیا تو مشل اپنے ہاتھ کو مٹھی کی صورت جکڑنے لگی تھی

"کیوں آج کیا ہے...؟" سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے اپنا ہاتھ اسکی کمر پر رکھ کر سینہ اسکے سینے سے مس کیا تو شہریار کو اپنا وجود پھر سے اکڑتا محسوس ہوا تھا...اسکے یہ

ایکٹس جان پر بھاری ثابت ہونے لگے تھے

"پتہ نہیں آج کیا ہے...لیکن جو بھی ہے...بہت اچھا لگ رہا ہے..." اسکا ہاتھ اپنی سائید کمر پر اوپر سے نیچے کی جانب تھائی تک سرکتا محسوس کرتے شہریار کو اپنے خون میں گرمی سی ہوتی محسوس ہوئی تھی،ہاتھ خودبخود اسکی ہپس تک پہنچے تھے...اسکے گداز ٹھنڈے پڑتے جسم کو مٹھی میں بھرتے شہریار نے اسے نیچے سے اپنی جانب کھینچا تو مشل خود بھی

مزید اسکی طرف کھنچی چلی آئی تھی۔۔۔وجود پھر سے سلگنے لگے تھے

"ایک انجیکشن کی ڈوز چاہئیے تھی بس تمھیں۔۔۔سب سیٹ ہو گیا ہے نہ۔۔۔؟؟ " نارمل سے لہجے میں بات کرتے کرتے شہریار نے اسکا ہاتھ اپنی ٹانگ سے ہٹا کر ہمیشہ کی طرح پینس کے قریب کیا تو مشل نے اپنا دوسرا بازو اپنی آنکھوں پر رکھ کر خلاف توقع اسے ہولڈ کر لیا تھا۔۔۔گرم سلگتی لینتھ کو ہاتھ میں پکڑے وہ

خود بھی بری طرح کنفیوز ہو گئی تھی اور دوسری جانب شہریار کے ہونٹ بھی اس کا لمس محسوس کرتے گھرے سانس خارج کرتے وا ہوئے تھے...اسکا یوں پورے ہاتھ سے اسے تھام لینا شہریار کو خواب سا لگا تھا

"آنکھوں سے ہاتھ تو ہٹاؤ نہ یارررررر..." شہریار کی آواز میں نئی سے بے چینی تھی....پینس پر

ٹھہرے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر بہت ہی ہلکا سا سہلاتے شہریار کی سانس خطرناک حد تک تیز ہوئی تھی...مشل نے اپنا بازو تو پیچھے کر لیا مگر آنکھیں میچی ہوئی تھیں

"آئی لو یو یاررر..." بے یقین سا ہو کر بوجھل سانسوں سے کہتے شہریار نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے ہٹا کر تھائی پر رکھتے، اسکے چہرے پر لب رکھے تو مشل نے ہلکی سی آنکھیں کھولی تھیں... ہاتھ ابھی بھی وہیں تھا...اپنے

ہاتھ میں ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اریکشن سخت ہونے پر مشل کا دل لرزنے لگا تھا...دھڑکن شدت پکڑتی جا رہی تھی....ہاتھ اسکی بڑھتی حدت سے پگھلا جا رہا تھا...نظریں شہریار کے سینے پر ٹھہری ہوئی تھیں

شہریار اسکے چھوٹے سے نازک سے ہاتھ کا لمس پہلے بار خود پر محسوس کرتے بے خود سا ہو رہا تھا...ایسا احساس پہلے کبھی نہیں ہوا تھا...اسکے بے حس و حرکت ہاتھ میں اپنے

وجود کو محسوس کر کے وہ پسینے میں بھیگ رہا تھا۔۔۔مشل بلکل سٹل تھی۔۔۔شہریار کی تیز سانسیں مشل کے چہرے پر بکھر رہی تھیں

ہاتھ اسکی تھائی سے ہٹا کر ایک بار پھر اسکے ہاتھ پر رکھتے شہریار نے ذرا سا اسے اپنے وجود پر سہلانے کی کوشش کی تو مشل نے اسکی ٹپ

پر پھیلی نمی کو انگوٹھے سے ذرا سا چھو کر یک دم ہاتھ پیچھے کھینچ لیا تھا....دونوں ایک ساتھ ہی کنفیوز سا ہو کر گھبرا گئے تھے...

شہریار نے اسے اٹھ کر بیٹھتے دیکھ کر سائیڈ کروٹ پر لیٹے لیٹے ہی سایڈ ٹیبل پر پڑا پانی کا گلاس پورا پی لیا تھا....

اپنے ماتھے پر آتے بالوں کو جھٹک کر وہ خود کو قابو کرنے کے لیے پروسیس کر رہا تھا۔۔۔مشل نظریں اس سے چرائے وہی ہاتھ اپنی گردن پر پھیرتے خود کو کالم ڈاون کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ہاتھ میں ابھی بھی وہ سخت سا گرم لمس محسوس ہو رہا تھا۔۔۔دل کی دھڑکن بے قابو ہوئے جا رہی تھی۔۔۔پانی کا گلاس واپس رکھتے شہریار نے یونہی نیم دراز ہوئے اپنا چہرہ اسکی سائیڈ کمر سے لگا لیا تھا۔۔۔۔اپنے جسم میں آگ سی جلتی محسوس ہونے لگی تھی

"مشل...دل چاہ رہا ہے...کھول کر رکھ دوں تمھیں..."

ایک دم اگنائیٹ سا ہوتے شہریار ہاتھ اسکی تھائی سے گزار کر بے باکی سے اسکی نازکی کو انگلیوں سے چھیڑتے مسلتے ہوئے بولا تو مشل نے گھبرا کر اسکا ہاتھ پیچھے کرنے کی کوشش کی تھی جسکو شہریار نے مکمل نظر انداز کرتے پھر سے اسی سختی سے اسکی نرم نازک سی گہرائیوں میں اپنی کھردری انگلیوں کو پھیرنا شروع کیا تھا

"کیا مطلب ہے اسکا۔ا۔۔۔" اسکی انگلیوں کی جنبشوں نے پلوں میں مشل کو بے بس کیا تھا، لرزتی کانپتی آواز میں بولتے مشل نے بیٹھے بیٹھے اپنی ٹانگیں پھیلائیں تو شہریار نے درمیانی دو انگلیوں کو بے دردی سے اس میں شامل کرتے ، کمر سے چہرہ ٹکائے ہونٹوں سے اسکی کمر کو بھرپور شدت سے سک کیا تو مشل سسک ہی اٹھی تھی

"مطلب کیسے سمجھاؤں تمھیں..." اسکے وجود میں انگلیوں کو تیزی سے حرکت دیتے شہریار نے دانتوں سے سائیڈ کمر کو بائیٹ کرتے اسکے بگڑتی تنفس کو مزید بے ترتیب کر کے یک دم اسے چھوڑ دیا تھا...مشل کے چہرے پر شدید بے چین تاثرات آئے تھے

"میرے پاس آؤ یار۔۔۔" اٹھ کر بیٹھتے شہریار نے بے قرار سے لہجے میں کہتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو اپنی گود میں کھینچ لیا تھا۔۔۔مشل اس اچانک حملے کے لیے بلکل تیار نہیں تھی،اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھ وہ اسے خود اپنا وجود سہلاتے دیکھ کر بوکھلا سی گئی تھی

"کرو تم۔۔۔" شہریار کی آنکھیں انگارہ ہو رہی

تھیں،نظروں میں بے چینی ہی بے چینی

تھی۔۔۔تڑپ ہی تڑپ تھی

"کرو۔۔۔" اپنا ہاتھ ہٹا کر شہریار نے اسکی آنکھوں میں جھانکا تو مشل اسکی تھائیز پر بیٹھے ایک ہاتھ اسکے کندھے سے اتار کر اپنے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ، تھوک نگلتے اپنا ہاتھ وہاں تک لے گئی تو شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑ کر خود کو سہلانا شروع کر دیا تھا۔۔۔اسکے ہاتھ کے لمس سے چہرے پر ،گردن پر ، کندھوں پر ہر

جانب سلگتی رگیں ابھر آئی تھیں۔۔۔چہرہ خون رنگ ہو گیا تھا

"آگھہہ۔۔۔" بھاری معنی خیز آواز حلق سے نکلیں تو شہریار نے نظروں کا رخ اپنے وجود سے ہٹا کر بازوؤں کے درمیان ابھرتے اسکے سینے کے گداز پن کو دیکھا تھا،نظروں میں گرمی بڑھی تو ہاتھ کی حرکت بھی تیز ہوئی تھی۔۔۔سانسیں دونوں کی اتنی تیز ہو رہی تھیں کہ کوئی حد نہیں تھی۔۔۔دوسرے ہاتھ سے اسکے ابھار کو

دبوچ کر انگوٹھے سے نپل کو اندر کی جانب دھنساتے شہریار ضبط کی حدوں کو چھونے لگا تھا

"بیٹھو اوپر میرے... صحیح سے..." بے حال ہو کر اسکا ہاتھ خود سے ہٹاتے شہریار عجلت بھرے لہجے میں بول کر اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر اپورڈ سٹروک دیتے اس میں سمایا تو ایک دم سے اپنی گہرائی میں اسکے مضبوط وجود کو گڑھتے محسوس کر کے مشل کی جان

خلق میں اٹک گئی تھی۔۔۔شہریار ایک ہاتھ اسکی کمر سے تھوڑا نیچے رکھ کر دوسرے ہاتھ سے اسکے سینے کو پکڑے شدتوں کی انتہا کرتے اس میں خود کو شامل کرنے لگا تو مشل نے زوروں سے سر نفی میں ہلایا تھا۔۔پورا وجود اسکے بے درد جھٹکوں پر ہل رہا تھا۔۔ہاتھ اسکے بازوؤں پر تو کبھی اپنے سینے پر رکھتے مشل مسلسل سر نفی میں ہلا رہی تھی،اسکی جنونی شدت سہنا محال ہوا تھا

"I love these subtle nods...

"لیکن۔۔۔جان تمھاری نہیں چھوڑنی ابھی۔۔۔

شہریار نے بھاری سے لہجے میں کہتے اسکے

جسم کو ہپس سے ہولڈ کر کے سختی سے اپنے

وجود سے مس کرنا شروع کیا تو مشل نے

سسکتے ہوئے اسکی گردن میں اپنے بازو حائل

کیے تھے۔۔اسکی گود میں بیٹھے ،اسکے سخت ظ

الم سٹروکس پر ٹانگیں بری طرح لرز گئی

تھیں۔۔۔

سینے میں دھنسا اسکا چہرہ۔۔اسکے لبوں کی بے باک جنبشیں بے حال کر رہی تھیں۔۔۔جسموں کے ٹکرانے سے نم سی آوازیں ہر سو پھیل رہی تھیں۔۔۔لذتوں میں کھو کر مشل نے اسکے ہونٹوں میں خود اپنا آپ سونپا تو شہریار نے پوری شدت سے اسکے گلاب حصوں کو چوستے ، بھرپور جھٹکوں سے اسکے نرم نازک حصوں کو اپنے سخت وجود سے جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔

ضبط ختم ہوتا محسوس کرتے یک دم اسے خود
سے الگ کرتے شہریار نے بے چین ہو کر بیڈ پر
گراتے کونڈم کا پیکٹ دانتوں سے پھاڑ کر
پھینکتے چہرے کے زاویے بگاڑتے اگلے ہی پل
اسکی سرخ ہوتی گہرائیوں کو ہلکے سے تھپڑ
مار کر اپنا آزمائے جانے والا ضبط کا بدلہ سا
لیتے اس میں پوری جان سے پھولتی ہوئی
رگوں سے بھرا وجود شامل کیا تو مشل جو
خود بھی اسکے الگ ہونے پر بدمزہ سی ہوئی

تھی پھر سے اسے خود میں محسوس کرتے
ایڑھیاں بیڈ میں دھنساتے اسے خود میں سمونے
لگی تھی...چند پل کے لیے سب لحاظ بالائے
طاق رکھ کر دونوں ایک دوسرے کے وجود میں
گھل کر بے حال ہونے کے قریب تھے کہ شہریار
نے اسکی سرخیوں پر تھپڑ لگاتے انگلیوں سے
سہلاتے اسکے وجود کو ہچکولے لیتے دیکھ کر
اپنی شدتوں کی انتہا کرتے زوردار جھٹکوں سے
اس میں خود کو گم کیا تو مشل تڑپ تڑپ کر
اسکی نظروں کے سامنے کچھ پل سمٹی اور پھر
اسکی ہتھیلی کے سخت دباؤ اور ایک ظالم

شدت سے اسکی نظروں کے سامنے ہی بکھر گئی تھی...آج وہ اس پر دل و جان سے مکمل عیاں ہو گئی تھی

-----کچھ دیر بعد-----

"مساج چاہئیے...؟" شہریار اسکے بالوں میں

ہاتھ پھیرتے بولا تو مشل نے اوندھے منہ لیٹے گھٹی گھٹی آواز میں جی بولا تھا...شہریار سائیڈ کروٹ پر لیٹے اپنا سر بازو اپنے بازو پر ٹکائے اسکی کمر پر ہلکے ہلکے سے ہاتھ پھیرنے لگا تھا...دونوں کمبل اوڑھے ہوئے تھے

"میری پیاری سی جان...سو جاؤ....کیا سوچے جا رہی ہو....؟" اپنا ہاتھ اسکی کمر سے نیچے لیجاتے شہریار اسکے ملائم سے جسم کو دبانے لگا تو مشل تھوڑا مچلتے ہوئے پیچھے کو

کھسکی تھی

"میں کچھ نہیں سوچ رہی۔ی۔۔۔" مشل اپنا چہرہ تکیے میں چھپائے مسکرائی تھی

"Do you mind , if touch you down there....?"

شہریار ہپس پر اپنے ہاتھ کا دباؤ بڑھاتے بولا تو
مشل نے اپنا چہرہ تکیے سے اٹھا کر اسکی طرف
دیکھتے سر نفی میں ہلایا تھا

"Then let me,just don't intrupt....

سکون لو آرام سے..." شہریار نے پیار سے اسکی
کنپٹی پر لب رکھتے ہاتھ اسکی کمر میں حائل
کرتے آسانی سے اسے اپنی جانب دھکیل لیا تو
مشل اپنا چہرہ پیار سے اسکے بازو سے سہلانے

لگی تھی

"سو کیوں نہیں رہی۔۔۔؟؟؟" ایک ہاتھ سے اسکی کمر کو ہلکا ہلکا سا دباتے ہوئے شہریار نے اسکے برہنہ کندھے پر لب رکھے تو مشل کا مسکراتے چہرے کی جھلک دکھائی دی تھی

"مجھ لگ رہا ہے صبح اٹھ کر آپ میرا مذاق اڑائیں گے۔ے..." کہتے ہوئے ابھی کچھ دیر پہلے کے لمہات کو سوچ کر اسکے سینے میں خود کو چھپانے لگی تو شہریار کا قہقہہ کمرے میں گونجا تھا

"کس بات پر...؟؟؟ ویسے اب تو بہت سی باتیں اکٹھی ہو گئی ہیں میرے پاس..." اسے اپنے بازو پر رول کرتے شہریار نے اسکی پشت کو اپنے

سینے سے لگا کر دوسرے بازو سے اسکے سینے پر بھرپور دباؤ ڈال کر اسے خود سے لگایا تو مشل نے دونوں پر سے سرکتا ہوا کمبل کھینچ کر واپس اوپر کیا تھا

"ایسے کریں گے تو میں غصہ ہو جاؤں گی۔۔۔پھر مجھے دوبارہ نہ کہنا کہ ہمیں اوپن اپ ہونا چاہئیے ریلیشن میں۔۔۔" مشل بظاہر غصے بھرے لہجے میں بولتے اس سے اپنے چہرے کے تاثرات چھپا رہی تھی۔۔۔اسکے جسم کی مانوس سی

گرمی میں سکون محسوس ہو رہا تھا

"چلو نہیں کرتا ایسے..." شریر سے لہجے میں کہہ کر شہریار نے ہاتھ سے اسکے پیٹ پر دباؤ ڈالتے اسے مزید خود میں بھینچا تو مشل نے کہنی اسکے سینے پر کھبوتے فاصلہ بنایا تھا

"آپ نے پھر پیٹ پر ہاتھ رکھا۔ا۔ا۔ا..." مشل

ناراض سے لہجے میں بولی تھی

"کیوں درد ہو رہا ہے کیا۔۔۔؟" شہریار نے معصوم صورت بنا کر اسے دیکھا تو مشل کروٹیں بدل کر اس سے اچھا خاصا فاصلہ بنا کر کمبل میں بلکل چھپ گئی تھی

"اوئے...اچھا اب پرامس نہیں کہتا کچھ....آجاؤ..." کہتے ہوئے خود بھی رول ہوتے اسکے قریب آگیا تھا

"پرامس توڑا نہ تو ماروں گی آپکو..." مشل نے تننبیہی لہجے میں کہتے بازو لاڈ سے اسکی کمر میں حائل کیا تھا

"یہاں نہیں،یہاں رکھو۔۔۔" اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کرتے شہریار نے پوری بے باکی سے خود سے مس کیا تو مشل گھبرائی نظروں سے اسے دیکھی تھی "صبح ہونے لگی ہے شہریار۔ر۔۔۔"

"تو۔۔۔؟ بس ہاتھ رکھ لو۔۔۔میں سو جاؤں گا پھر۔۔۔" اسکے ہاتھ کو خود سے مس کرتے ، اپنی کہی بات کے برعکس شہریار نے اپنی رگوں میں تبدیلی محسوس کرتے نظریں اس سے ملائیں تو

مشل خطرناک نظروں سے اسے گھور رہی
تھی...ہاتھ اس سے ہٹایا نہیں تھا

"سوتے ہوئے نظر تو نہیں آرہے آپ..." مشل نے
انگلیوں کو ہلکی سی جنبش دی تو پورے جسم
میں سپارکس محسوس کرتے شہریار کی
آنکھوں میں چمک سی آئی تھی

"جو تم نے آج کیا ہے میرے ساتھ...نیند آئے بھی کیسے...؟ خود تمھیں بھی نہیں آرہی نہ...؟" کہنی کے بل ہتھیلی پر سر رکھتے شہریار نے اسکے گال کو پیار بھری شدت سے چومتے ہوئے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے ہٹایا تو مشل کی انگلیوں کی حرکت ہنوز برقرار رہی تھی

"آپکو اچھا لگ رہا ہے...؟" اسکے چہرے پر پھیلے اطمینان کے رنگ دیکھ کر مشل کا چہرہ بھی

کِھلنے لگا تھا

"صرف اچھا...؟

I feel like i am floating,this is wild...."

اسکے ہاتھ کی گرمی میں اپنے وجود کو سخت ہوتا محسوس کرتے شہریار کا چہرے پر سرخی بڑھنے لگی تھی،آنکھوں کے رنگ بھی بدلنے لگے تھے

"وائلڈ تو واقعی ہے۔۔۔آپکو پتہ ہے آپکی جان اس وقت میرے ہاتھ میں ہے۔۔؟" مشل نے ہلکا سا دباؤ بڑھایا تو شہریار کے کھوئے ہوئے ہوش یک دم تھوڑے بحال ہوئے تھے اور اگلے ہی پل مشل نے دباؤ مزید سخت کیا تو واقعی جان کے لینے کے دینے پڑ گئے تھے

"دھیان سے۔۔پاگل۔۔ایسے نہیں کرتے۔ے۔ے۔۔۔"

چہرے کے رنگ بھی اڑے تھے

"مجھ سے زبردستی کروائیں گے کچھ...؟ ہاں...؟ " مشل اسے گھبرایا دیکھ کر ہنسنے لگی تھی

"میں کوئی پاگل ہوں۔ں۔ں...؟؟؟ نہیں کرواتا۔ا۔ا ....چھوڑو مجھے..." شہریار حقیقتاً گھبرایا تھا،

مشل سے کوئی بعید نہیں تھی،پہلے ہی اسکی کِکس کھانے کے بعد اب رسک نہیں لیا جا سکتا تھا

"پیٹ پر ہاتھ رکھیں گے اب میرے۔۔۔؟ اڑائیں کے مذاق میرا کبھی۔۔۔؟" ہلکا سا اوپر کو اٹھ کر بیٹھتے مشل نے لینتھ پر گرفت کم کر کے آہستگی سے سہلاتے ٹپ پر انگوٹھے کا دباؤ ڈالا تو شہریار کی جان کچھ بحال ہوئی تھی

"نہیں اڑاتا مذاق بھئی۔۔۔عقل کرو۔۔۔چھوڑو ذرا۔۔۔اینگل خراب ہو رہا ہے۔۔۔" شہریار خود بھی کہنی کے بل اوپر کو اٹھتے ملتجی لہجے میں بولا تو مشل سر نفی میں ہلاتے اسے مزید ٹیز کرنے لگی تھی

"مجھے اگر ذرا سا بھی تنگ کیا۔۔۔بلاوجہ

ڈانٹا۔۔یا کچھ بھی امپوز کیا مجھ پر۔۔تو
سارے اینگل سیدھے کر دینے ہیں میں نے
آپکے۔۔۔سمجھ آئی۔۔۔اور اب مجھے شرم بھی
کوئی نہیں ہے۔۔۔" مشل تیکھا سا ہنستے ہوئے
وارن کرتے بولی تو شہریار نے سر کو خم دیتے
کانوں کو ہاتھ لگایا تھا

"سونا ہے ہاتھ رکھوا کر اب۔۔" مشل مزید شیر

ہوتے اسے ذرا سا ٹلٹ کرتے بولی تو شہریار گھبراہٹ میں بھی اسے بوسنگ کرتے دیکھ کر شدت سے نفی میں سر ہلاتے ہنسنے لگا تھا...دن کی روشنی کمرے میں پھیلنے لگی تھی لیکن انکی کھلکھلاہٹیں کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھیں

....دو ہفتے بعد....

"۔ 5kgکم کرنا ہے مجھے شہریار۔ر۔ر۔۔۔" مشل ویٹ سکیل پر کھڑے ماتھا پریشانی سے تھامے کھڑی تھی

"تو گوگل کروhow to loose 5kg in 7days

....مجھے کیا پوچھ رہی ہو۔۔۔؟ رات کو دو بجے

تم نے آئیسکریم منگوا کر کھائی تھی...کولڈ ڈرنک تم نہیں چھوڑتی کوئی..." شہریار سنجیدہ لہجے میں بولا تو شازمہ ان دونوں کو الجھتا دیکھ کر منہ پر ہاتھ رکھے ہنسے جا رہی تھی

"شازمہ نے بھی تو کھائی تھی میرے ساتھ آئسکریم....اسکا کیوں نہیں بڑھتا ویٹ۔ٹ۔ٹ...." مشل شازمہ کو ہنستا دیکھ کر شہریار کے ساتھ

ساتھ اسے بھی گھورنے لگی تو شازمہ نے فوراً اپنی مسکراہٹ پر قابو کیا تھا

" اب ایک ہفتے میں کچھ نہیں ہو سکتا...ویسے بھی صحیح لگ رہی ہو تم یار....ڈریس کوئی اور دیکھ لو یہ نہیں پسند آرہا تو...سمجھاؤ اسے شازمہ...." شہریار مرر میں کھڑے اپنے کف لنکس بند کرتے بیڈ پر بکھرے ڈریسز دیکھ کر ایک نظر مشل کی طرف دیکھا تھا

"ہاں مشل۔۔۔ڈریس کوئی اور دیکھ لو۔۔۔یا اگر
یہی پہننا ہے تو ٹیلر پر لے چلتے ہیں۔۔۔ پہن کر
دکھاؤ نہ پتہ لگے کیا مسئلہ ہے فٹنگ کا۔۔۔"
شازمہ اسکا ٹی پنک ڈریس پکڑ کر اسے الٹا پلٹا
کر دیکھتے اپنے فون پر آتی کال کو یک دم
سائلنٹ کرتے وہاں سے کھسکنے کا موقع
ڈھونڈنے لگی تھی

"ہاں پہن کر دکھاؤ اسے...پھر کروا لینا ایڈجسٹمنٹس...

ویسے تم ہر دفعہ مشل کوئی نہ کوئی ایشو نکال ہی لیتی ہو کپڑوں کا...." شہریار اپنے بال سیٹ کرتے بولا تو مشل دونوں بہن بھائیوں کو گھور کر دیکھتے اپنا ڈریس شازمہ سے پکڑ کر کمرے کے بیچ و بیچ بیڈ پر ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گئی تھی

"امم۔۔۔ہاں تم پہنو۔۔۔پھر مجھے بلا لینا۔۔۔مجھے یاد آیا۔۔۔ماما نے کہا تھا جانے سے پہلے ان سے بھی پوچھ لوں۔۔۔کچھ منگوانا نہ ہو انہوں نے۔۔۔" کہتے ہوئے شازمہ بہانے سے باہر نکلی تو مشل نے اٹھ کر دروازہ لاک کر دیا تھا

"واٹ۔ٹ۔ٹ۔۔۔؟ دروازہ کیوں بند کر دیا۔۔۔؟ دس منٹ تک نکلنا ہے بھئی۔۔۔جانے دو پہلے ہی صبح

اچھا خاصا نچوڑ چکی ہو..." شہریار جان بوجھ کر الٹے قدم لیتے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا تو مشل نے بھاگتے ہوئے اسے جا لیا تھا

"آپکی وجہ سے میرے کپڑوں کی فٹنگ خراب ہو رہی ہے...خبردار جو مجھے یہاں ٹچ کیا اب۔ب۔ب..." مشل اسے کہنی سے کھینچ کر اپنے مقابل کرتے بولی تو شہریار کا زوردار قہقہہ کمرے میں گونجا تھا

"کہاں نہیں ٹچ کرنا تمھیں...؟"

"سمجھ آگئی ہے آپکو...معصوم نہ بنیں..." مشل غیر مخصوص انداز میں اپنی قمیض کے گلے کو درست کرتے غصے سے بھرے لہجے میں بولی تھی

"یہاں۔۔۔؟" شہریار نے بے باکی سے اسکے سینے
کو چھوا تو مشل نا چاہتے ہوئے بھی اسکے انداز
پر ہنس پڑی تھی اور پھر اگلے ہی پل ہنسی کو
دبا کر واپس غصے کا عنصر لاتے وہ اسے
خونخوار نظروں سے گھورنے لگی تھی

"تم پاگل تو نہیں۔۔؟ ایسے تھوڑی ہوتا ہے۔۔۔"
شہریار اسکی صورت دیکھ کر باقاعدہ ہنس رہا
تھا

"تو صرف یہیں سے کیوں تنگ ہو رہے ہیں مجھے کپڑے۔۔۔؟ کمر سے تو نہیں ہو رہے۔۔۔"

مشل رونی صورت بنا کر بولی تھی

"تو ہونے دو،تمھارا کیا جا رہا ہے۔۔۔؟ مجھے تو اچھی لگ رہی ہو ایسے۔۔۔" شہریار نے کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے قریب کیا تو مشل بھنویں سکیڑ

کر اسے دیکھی تھی "یہ ڈریس میں نے اتنا سنبھال سنبھال کر رکھا ہوا تھا کہ کسی ایونٹ پر پہنوں گی...شادی کے بعد ٹرائے کیا تھا ایک بار تب بلکل اچھے سے آیا تھا اور اب...اب پہن کر دکھاؤں...؟"

"اچھا میری بات سنو بدھو...ویٹ اوور آل گین ہوتا ہے...بعض اوقات کچھ خاص جگھوں پر بھی ہو جاتا ہے...تمھاری تھائی چین بھی ٹائٹ

ہو گئی ہے بہت۔۔۔پر اتنا کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟ خوش ہو۔۔۔کھاتی پیتی ہو۔۔۔خیر ہے۔۔۔ڈریس ہم آلٹر کروا لیتے ہیں۔۔۔" شہریار نے اسکی کمر تھپتھپا کر اسے کراس کرتے بیڈ سے اسکا ڈریس اٹھا کر پورے انٹرسٹ سے سے الٹا پلٹا کر دیکھا تھا

"آپ دونوں بہن بھائی ٹھیک ہیں۔۔۔جو مرضی کھا لیں ویسے کے ویسے ہی رہتے ہیں۔۔۔" مشل اسے ڈریس پکڑ کر دیکھتے اندر ہی اندر خوش

ہو کر کچھ کالم ڈاون ہو کر اسکے پاس آگئی
تھی

"ڈریس پیارا ہے نا...؟ مجھے یہ کلر بہت پسند
ہے----"

"زبردست ہے کلر بھی ڈریس بھی...کرواتے ہیں
فکس اسکو...یا کچھ اور دیکھ لیتے ہیں ایسا
ہی---"

"نہیں،اسی کی کروانی ہے آلٹریشن...بس یہی پہننا ہے...میں نے اس میں خود کو اتنا زیادہ امیجن کر لیا ہے کہ اب میں کچھ اور نہیں پہن سکتی...مجھے بس نکاح تک ویٹ بھی لوز کرنا ہے..."

"تم تھوڑا خیال بھی رکھا کرو نا ڈائٹ

کا...مجھے الزام دینے کی بجائے دو دن چھوڑ دو برگرز اور کولڈ ڈرنکس،ہو جائے کا ویٹ لوز بھی...یہ دیکھو...پمپل بھی بن رہا ہے...سکن بھی خراب کر رہی ہو..." شہریار نے ڈریس بیڈ پر رکھتے اسکی ٹھوڑی کو چھوا تو مشل پورا منہ کھول کر سر پر دونوں ہاتھ رکھتے مرر کی طرف بھاگی تھی

"یارررر...نووووو...فنکشن سر پر ہے اور میرے ساتھ اتنی ٹریجیڈیز ہو رہی ہیں-ں-ں..."

مشل ٹھوڑی پر معمولی سا پمپل دیکھ کر رونے والی ہو گئی تھی جو آنے والے دنوں میں مزید بڑا ہوتا دکھائی دے رہا تھا

"مشل چلیں۔ں۔ں۔۔۔؟" باہر دروازہ ناک ہونے پر شازمہ کی آواز آئی تو شہریار نے دروازہ کھول دیا تھا

"ٹرائے نہیں کیا اس نے ڈریس۔۔۔؟ " شازمہ فون ہاتھ میں جکڑے اندر داخل ہوئی تھی

"چلو مشل۔۔۔چھوڑو اس پمپل کو۔۔۔دیکھنے سے زیادہ بڑا ہو جاتا ہے۔۔۔پکڑو جو جو لیجانا ہے،شام ہو رہی ہے۔۔۔نکلنا ہے اب۔۔۔" شہریار اسے ہاتھ کے اشارے سے باہر بلاتے خود کمرے سے نکل گیا تو مشل نے مزید پریشان ہو کر نظریں فورا پمپل

سے ہٹا لی تھیں

"چلو یار۔۔۔دیر ہو رہی ہے۔۔۔مجھے بھی کوئی لائم لائٹ دے دو۔۔۔میرا نکاح ہے۔۔۔ڈریس یہ لیجانا ہے نا۔۔۔؟ میں ہی پیک کرتی ہوں،تم نے تو کرنا نہیں۔۔۔" شازمہ عجلت میں مشل کا جوڑا اٹھا کر بیگ میں ہینگ کرتے بولی تو مشل نے اسکی پھرتیاں دیکھ کر بیڈ پر پڑا اسکا فون یک دم جھپٹا تو شازمہ نے اس سے بھی زیادہ تیزی سے فون واپس کھینچا تھا

"اچھا۔ا۔ا۔ا۔ا۔ا جی۔ی۔ی۔۔۔ مجھ سے چالا کیاں۔۔۔فون دو نہ ذرا۔۔پتہ لگے جلدی کس بات کی ہے اتنی۔۔۔" مشل ترخھی نظروں سے اسے دیکھی تو شازمہ کا چہرہ گلاب کی مانند سرخ ہوا تھا

"یار پرسنل مسیج ہوتے ہیں۔ں۔ں۔۔۔"

"اچھا بس لاسٹ مسیج دکھا دو...."

"کوئی نہیں-ں-ں-ں..." شازمہ نے فون سکریں لاک کر کے اچھے سے مضبوطی سے جکڑ لیا تھا

"کیوں...؟ گندی باتیں ہو رہی ہیں...؟" مشل نے رازداری سے سوال کیا تھا

"استغفار مشل۔۔۔پاگل تو نہیں ہو۔۔" اسکی بات سے شازمہ کے کان تک سرخ ہو گئے تھے

"پھر مجھے آخری میسج دکھاؤ۔۔ایک اپنا ایک اسکا۔۔" مشل بضد ہوئی تھی

"یاررر۔۔۔" شازمہ کا لہجہ ملتجی ہوا تھا

"نہیں۔۔؟؟؟ اوکے میں تو یہیں بیٹھی ہوں
پھر۔۔کہہ دو اپنے آفتاب کو۔۔۔کوئی نہیں آرہے
ہم۔۔" مشل بیڈ پر بیٹھ کر ٹانگ پر ٹانگ چڑھاتے
پورے کانفیڈینس سے بولی تو شازمہ کا منہ
حیرت سے کھلا تھا

"یار۔ر۔ر۔۔۔تمھیں کیسے پتہ لگا۔ا۔ا۔ا۔۔"

"کیا۔۔۔؟"

"کہ وہ آئیں گے وہاں۔۔" شازمہ معصومیت سے بولی تھی

"دیکھا۔ا۔ا۔۔ا۔۔ایویں نہیں پھرتیاں دکھا رہی تھی تم۔۔۔میں نے تو تکا لگایا تھا۔۔۔شکل دیکھو اپنی۔۔۔میں بتاتی ہوں تمھارے شہریار بھائی کو۔۔" مشل ہنستے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تو شازمہ کے چہرے کے تاثرات دیکھنے والے تھے

"نہیں-ں-ں---رکو---کیا ہے کیا چاہئیے تمھیں---" شازمہ حقیقت میں بوکھلا گئی تھی

"لیٹسٹ میسجز---" مشل گردن اکڑا کر باہر دیکھی تھی،سیڑھیوں سے شہریار کی قدرے اونچی آواز بھی آئی تھی جو ان دونوں کو نیچے بلا رہا تھا

"بس نیچے والے دیکھنے ہیں..." شازمہ نے فون آن کر کے تیزی سے سکرین پر ہاتھ رکھا تھا

"ہاں ہاں---

I want to hug and kiss you, to please apny kharoos bhai ko side py kr k mjhsy milna...."

مشل سکرین دیکھے بغیر جان بوجھ کر ٹھہر

ٹھہر کر خود سے میسج بنا کر پڑھنے لگی تو شازمہ نے بری طرح گھبرا کر فوراً سکریں اپنی طرف کی تھی

"یاررر کتنی بدتمیز ہو تم مشل۔ل۔ل۔ل---" بے یقین سا ہو کر تیز تیز دھڑکتے دل سے شازمہ نے سکرین کی طرف دیکھا تھا

"Ap jab niklain g mujhy btaiye ga..."

"Main mall main e hun..."

نظروں میں اسکے وہی آخری دو میسجز آئے تو جان میں جان آئی تھی

"وہ ایسی باتیں نہیں کرتے اچھا..." میسجز دیکھ کر تسلی کرتے شازمہ کانفیڈینس سے بولی تھی

"کوئی نہیں،ایک ہفتے بعد کرنے لگیں گے...."

"اور یہ لٹ کیوں باہر رہنے لگی ہے...؟ ہیں...؟ اندر کرو اسے..." کمرے سے لے کر نیچے تک جاتے مشل اسے تنگ کرنے سے باز نہیں آئی تھی

"چلیں..." سمینہ بیگم کو سلام کر کے باہر نکلتے مشل شہریار سے مخاطب ہوئی تھی جو گاڑی

سے ٹیک لگائے کھڑا کال پر مصروف تھا

"یار۔۔بابا کا فون تھا،مارکی میں بلا رہے ہیں، ادھر جانا پڑے گا ابھی پہلے مجھے۔۔۔یا تو واپسی پر چلتے ہیں یا پھر کل۔۔۔سو سوری۔ی۔ی ۔۔۔" عجلت میں کہتے ہوئے شہریار فون کان سے لگائے گاڑی میں بیٹھا تو مشل کو شازمہ سے زیادہ الجھن ہوئی تھی

"کیا کریں اب۔۔۔؟ خود چلیں۔۔۔؟" شازمہ کو پریشان دیکھ کر مشل کا موڈ بھی ایک دم آف ہوا تھا

"ماما جانے نہیں دیں گی۔۔۔" شازمہ شہریار کی گاڑی باہر نکلتے دیکھ کر بولی تھی،چہرہ یک دم بجھ گیا تھا

"انہیں کیوں دیکھ رہی ہو...میں تو کہتی ہوں سیدھا رخصتی کرواؤ اور جاؤ اپنے شوہر ساتھ....یہ بندہ تو نہیں ملنے دے گا تم دونوں کو سکون سے...جب دیکھو پلین خراب کر دیتے ہیں پکڑ کر..." مشل اکتائے سے لہجے میں بولی اتنی مشکل سیچوئیشن میں بھی شازمہ ہنس پڑی تھی

"اب کیا کروں-ں-ں...؟ کب سے انتظار کر رہے تھے وہ...." شازمہ فون کی طرف دیکھتے بولی تھی

"اسے بھی کہو ہفتہ ٹھہر جائے...جب دیکھو اسے بھی ملنا ہے بس..." مشل تنک کر بولی تو شازمہ پھر سے ہنسنے لگی تھی

"دیوانہ ہے تمھارا..." مشل اسے اندر کو دھکیلتے

ہوئے بولی تو شازمہ کی پیڈ پر ہاتھ تیزی سے چ

لاتے مسکرائے جا رہی تھی،دل کی دھڑکن جس

شدت سے بڑھی ہوئی تھی اسی رفتار سے

سست ہو گئی تھی

"اب تو اسے اندر کر لو..." مشل نے اسکی

جھولتی لٹ پکڑ کر دوپٹے میں گھسائی تو

شازمہ میسج بھیجتے بھیجتے اپنے دھیان میں

ہنسے جا رہی تھی کہ ماں سے نظر ملنے پر فوراً

سر جھکا کر سکرین آف کرتے صوفے پر بیٹھ

گئی تھی

"رخشندہ چائے لے آؤ۔ؤ۔۔۔گئے نہیں تم لوگ۔۔۔"

بیٹی کو خوش دیکھ کر سمینہ بیگم کا چہرہ بھی کھل گیا تھا

"بھائی کو بابا نے کہیں بلایا ہے۔۔۔" شازمہ نے مختصر سا جواب دیا تھا

"رخشندہ بی میرا کیک کا پیس پڑا ہے وہ بھی لے آئیں...بلکہ میں خود ہی لے آتی ہوں..." کہہ کر مشل وہاں سے اٹھ کر کچن کی طرف چلی گئی تھی

"Late ana hai to main intazar kr laita hun..."

"Ap kaisy wait krain gy itna,mjhy confirm nai ha k ana ha ya nai...."

"Yani chance to ha na anay ka...."

"Ap 2 ghanton sy bethy hain wahan....acha nai lgta...ap ghr jain...."

"Nishat hotel pas hi ha , main wahan stay kr leta hu agr ziada dair ha to... Waisy b ghr ja k kya krna ha meny....ab aya hun to mil k hi jaon

ga...."

"Nahiii na...mujhy lag rha ha bhai late hojain gy...."

"Apk bhai ki main thori minnat na kr lu?? Rukhsati hi karwa day...intazar krna mushkil horha ha yar..."

آفتاب کا مسیج دیکھ کر دبا دبا سا مسکراتے

شازمہ ماں کی موجودگی کا خیال کرتے پھر سے سنجیدہ ہو کر بیٹھی تھی

"یہ ایسے ہی آزار گھومی پھری جا رہی ہے...کچھ بتاتی نہیں ہے کب کا ارادہ ہے انکا...؟" سمینہ بیگم شازمہ سے مخاطب ہوئی تو شازمہ نے بمشکل ہی فون سے نظریں ہٹائی تھیں "کس چیز کا ماما...؟"

"بچوں کا۔۔اور کس چیز کا۔۔۔وقفہ دینا ہی ہے تو ایک کر کے پھر دے لیں وقفہ۔۔۔ایسے اچھا تھوڑی لگتا ہے۔۔" سمینہ بیگم قدرے اونچی آواز میں بولی تھی

"مجھے کیا پتہ ماما۔۔میں نہیں پوچھتی ایسی باتیں۔۔انکی مرضی۔۔" شازمہ نے نظریں واپس سکرین پر کر لی تھیں

"Reply nai kia apny....?"

"????"

"I promise rukasti ho b gyi to b jaisy ap chahin g hum waisy hi apna relationship agay barhayen gy...mujhy koi us sense main jaldi nai ha main

sirf itna keh rha tha k milny ka dil chahta ha or mil nai patay hum...."

"Chailain Nikah hojye ga tb hm milny ki ijazat ly lain gy ghar walon sy,thek ha...?"

"Hello....?"

چند پل ریپلائے نہ کرنے پر ہی آفتاب کے میسجز کا ڈھیر لگ گیا تھا...شازمہ ماتھے پر ہاتھ رکھے ماں سے خہرہ چھپا کر مسکرانے لگی تھی

"ہاں پہلے مرضیاں کرتے ہیں ایسے ہی...بعد میں اولاد کی شکل کو ترستے ہیں ایسے جوڑے پھر...ابھی نہیں کریں گے تو بعد میں پھر مسئلے مسائل ہو جاتے ہیں...لڑکیاں تو ویسے ہی پھوکی ہیں آجکل کی..." ہاتھ میں کیک پیس کی پلیٹ پکڑے کچن سے نکلتے ہوئے مشل انکی

باتیں سن چکی تھی...دل ایک دم عجیب سا ہو

گیا تھا

"ہاں پہلے مرضیاں کرتے ہیں ایسے ہی...بعد میں اولاد کی شکل کو ترستے ہیں ایسے جوڑے پھر...ابھی نہیں کریں گے تو بعد میں پھر مسئلے مسائل ہو جانے ہیں...لڑکیاں تو ویسے ہی پھوکی ہیں آجکل کی..." ہاتھ میں کیک پیس کی پلیٹ پکڑے کچن سے نکلتے ہوئے مشل انکی باتیں سن چکی تھی...دل ایک دم عجیب سا ہو

گیا تھا

"وہ کیا ہوتا ہے تائی امی---؟ آپ low fertility
کی بات کر رہی ہیں---؟؟؟؟" دل تھوڑا ڈاؤن
ہونے کے باوجود نظروں میں تیزی سی لیے مشل
کیک کو چمچ سے توڑتے ہوئے انکے مقابل صوفے
پر بیٹھی تھی

"امم۔۔۔نہیں نہیں۔۔۔میرا مطلب تھا کہ ویسی طاقتیں نہیں رہیں نہ بچیوں میں۔۔۔خوراک جو اچھی نہیں آجکل۔۔۔" سمینہ بیگم یک دم سٹپٹا کر بات کا رخ بدل گئی تھیں

"اوہ۔۔۔لڑکیاں کیا لڑکوں کے بھی یہی حال ہوں گے پھر۔۔۔سب وہی ایک جیسی خوراک لے رہے

ہیں۔۔۔بات ہوئی شہریارررر سے شازمہ۔۔۔؟ کب تک آرہے ہیں۔۔۔؟" جان بوجھ کر لاپرواہ سا ہنستے مشل کیک کھانے لگی تو سمینہ بیگم اس حوالے میں شہریار کا ذکر سن کر شدید خائف ہوتے ، ایک نظر شازمہ کو کن اکھیوں سے اپنی جانب دیکھتا پا کر پھر سے مشل کو گھورنے لگی تھیں

"ایسے بات نہیں کرتے شوہر کے بارے میں...تھوڑا سنبھل کر بولا کرو..." لہجہ یک دم سخت ہوا تھا

"ایسا کیا کہہ دیا میں نے...؟ صرف ایک جیسی ڈائٹ کی بات کی ہے میں نے...."

"تمھیں اچھی طرح پتہ ہے جو بات تم نے کی

ہے---" سمینہ بیگم کرخت لہجے میں بولی تھیں

"میں نے وہی بات کی ہے جو آپ نے کی ہے---چائے لے آئیں رخشندہ بی۔ی---" مشل بھی چہرے پر سخت تاثرات لاتے ٹانگ پر ٹانگ کراس کرتے چمچ سے کیک پیس کے ٹکڑے کرنے لگی تو سمینہ بیگم گہرا غصے سے بھرا سانس بھر کر اسے دیکھنے لگی تھیں جو ماتھے پر بل ڈالے نظریں جھکائے کیک میں مصروف ہو گئی

تھی

"فون چھوڑ دو شازمہ تم اب...اٹھ کر لے آؤ چائے...سست ہو کر رہ گئی ہو...تم تو ایسی نہیں تھی-ی-ی...پتہ نہیں کہاں سے سیکھ لی ہے یہ کاہلی...اٹھ کر لے کر آؤ...." شازمہ کو سخت لہجے میں پکار کر سمینہ بیگم نے ایک بار پھر مشل کو گھورا تھا جس نے نظریں دوبارہ

اٹھائی ہی نہیں تھی

"جا رہی ہوں ماما..." ساس بہو کے درمیان آکورڈ سا ہو کر اپنی جگہ سے اٹھ کر کچن کی طرف جاتے شازمہ نے مشل کے گال کو پیار سے تھپتھپایا تو مشل نے غصے سے اپنا چہرہ اس سے پیچھے کیا تھا...سمینہ بیگم کچھ پل وہیں بیٹھ کر اسے مسلسل کیک اور اپنے فون میں مصروف دیکھ کر خود بھی وہاں سے اٹھ گئی تھیں

"دیکھی ہے زبان اسکی۔۔۔" کچن میں داخل ہو کر سمینہ بیگم شازمہ سے مخاطب ہوئی تھیں

"ماما۔۔۔آپ کیوں ایسے بات کرتی ہیں اس سے۔۔۔؟؟ آپ نے پوچھنا ہوتا ہے تو شہریار بھائی سے پوچھ لیا کریں نہ۔۔۔اسے کیوں پریشرائز کرتی ہیں۔۔۔ہرٹ ہو رہی ہو گی وہ کتنا۔۔۔مجھے

ہی اتنی امبیریسمنٹ ہو رہی ہے سن کر۔۔نہ کیا کریں۔۔۔آجکل کوئی نہیں پوچھتا کسی سے ایسے پرسنل سوال۔۔۔۔اور آپ تو ڈائریکٹ بات سنا رہی تھیں اسے۔۔۔سوچیں کہ اگر کوئی واقعی کسی ٹینشن میں ہو اور آپ وہی بات اسکو کہہ بھی دیں تو دل کتنا برا ہوتا ہو گا۔۔۔۔مت کیا کریں ایسے۔۔۔آپ پہلے بھی ایک دو بار اسے یہ سب کہہ چکی ہیں میرے سامنے ہی۔۔۔" شازمہ زچ سے لہجے میں بولنا شروع ہوئی تو سمینہ بیگم مزید خائف ہوتی دکھائی دی تھیں

"تم اسے دیکھ کر ٹریننگ نہ لے لینا اب ان کاموں کی...لوگ نہیں دیکھتے یہ سارے لچھن...بیاہ کر لائے ہیں تو اولاد کے لیے ہی لائے ہیں نہ...بہو گھر سجانے کے لیے تو نہیں لائے...مائیں پوچھ ہی لیتی ہیں...اتنا کیا ہو گیا کہ جواب دینے لگ جاؤ آگے سے...جرات بھی کیسے ہوئی اسکی میرے شہریار کا نام لینے کی ایسی بات میں...میں تو کروں گی شہریار سے بات آج..."

سمینہ بیگم کرسی کھینچ کر بیٹھیں تو شازمہ بھی سر پکڑ کر انکے برابر والی کرسی پر بیٹھ

گئی تھی

"ماما نہ کریں اپنا بھی موڈ آف اور باقیوں کا بھی...کیا بتائیں گی شہریار بھائی کو...؟ کہ آپ نے سخت باتیں کی ہیں پہلے...؟؟ آپ اپنا بتاتی نہیں ہیں بس مشل کی شکایت کر دیتی ہیں...ایسے بھائی بھی تنگ ہوں گے خوامخواہ...."

"کیا سخت کہہ دیا میں نے...میں تو تم سے کر رہی تھی بات...یہ کیوں بولی بیچ میں آ کر...اور بات تو میں کروں گی شہریار سے...یہ تو ایسے تمھیں بھی اپنی ڈگر پر چلا رہی ہے...کل کو تم بھی جا کر یہی سب کرو گی تو بس گیا گھر...اپنی ساس کو دیکھا تھا نہ...؟ میرے جیسی جھلی نہیں لگ رہی تھی وہ...نہ تم اس مشل جیسی تیز ہو....سنبھل کر رہنا...جو وہ کہیں مان لیا کرنا انکی...جی جی کہتے نہیں تھکنا...ہم تو ساس کے اشارے تک اپنے کمرے کا

رخ بھی نہیں کرتے تھے اور یہ میاں کے ساتھ اترتی ہیں نیچے اور اسی کے ساتھ واپس...خبردار جو یہ طور طریقے سیکھے تم نے..." ایک نظر رخشندہ کو چائے کپوں میں انڈیلتے دیکھ کر سمینہ بیگم شازمہ سے رازداری والے لہجے میں بولی تھی

"ماما پلیز۔ز۔ز۔ز دادو کی تو مثال نہ ہی دیں....بابا کو جھوٹی شکایت لگا کر آئے روز ڈانٹ پروا رہی ہوتی تھیں مجھے اور شہریار

بھائی کو۔۔۔انکی وجہ سے کبھی بابا ہم سے پیار سے بات نہیں کرتے تھے۔۔۔نہ آپ انکے ڈر سے ہمیں ڈفینڈ کرتی تھیں بابا کے سامنے۔۔۔اپنے گھر کی تو ایگزیمپل نہ ہی دیا کریں۔۔۔مشل کو ایٹ لیسٹ اسکے ماما بابا کا پیار تو ملا ہے نہ۔۔۔" شازمہ کا لہجہ روہانسا سا ہو گیا تھا

"تو تمھیں پیار نہیں ملا کیا۔۔؟ ایسے ہی پل پر اتنی ہو گئی ہو۔۔؟" اسکی ساری باتوں پر پرانے

وقت یاد کرتے سمینہ بیگم کا لہجہ تھوڑا دھیما ہوا تھا

"پہلے تو وہی پیار لگتا تھا جو مجھے ملا تھا...اب مشل اور چاچی کو دیکھ کر پتہ لگا ہے کہ نہیں ملا تھا پیار مجھے...اتنا سنتی ہیں وہ مشل کو...اسکو چومتی ہیں اتنا پیار سے...اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتی ہیں...گھنٹوں وہ دونوں آپس میں باتیں کرتی ہیں...میری ساری زندگی بات ہی کیا ہوئی ہے آپ سے...؟؟ شازمہ دوپٹہ

سر پر صحیح کرو...دوپٹہ سینے پر صحیح
کرو....شازمہ چائے بناؤ...شازمہ بولو نہیں بابا
کے سامنے...چپ کر جاؤ بھائی کے
سامنے...بس...یہ سب ہی سنا ہے میں نے آپ
سے...آپکو پتہ ہے مشل اور چاچی جان اتنا
فرینک ہیں آپس میں...اکٹھے ٹی وی دیکھتی
ہیں...دور ہوتی ہیں تو فون پر بھی اتنی باتیں
کر لیتی ہیں...آپ تو مجھے فون بھی نہیں کرتی
تھیں جب میں...جب میں خالہ...خالہ کے گھر
ہوتی تھی...." شازمہ کا لہجہ رندھ سا گیا تو
سمینہ بیگم اسکی نم ہوتی آنکھیں دیکھ کر

خود بھی افسردہ سی ہو گئی تھیں

"ساسیں اور شوہر برا مانتے ہیں ایسے میکے سے
فون آتے رہیں تو۔۔۔بس اسی لیے نہیں کرتی تھی
زیادہ۔۔۔اور اب۔۔۔اب تو آفتاب ویسے بھی کنوارا
ہے۔۔۔تمھیں زیادہ دھیان رکھنا پڑے گا ایسی
باتوں کا۔۔۔لوگ بات سنانے میں ایک لمحہ نہیں
لگاتے۔۔۔۔دوسری شادی والیوں کو تو ویسے ہی
جینے نہیں دیتے۔۔۔جتنی زبان بند رکھو گی اتنا
سکھی رہو گی۔۔۔یہ فونوں پر باتیں کسی کو

اچھی نہیں لگتیں۔۔۔مت سیکھو مشل سے یہ ساری الٹی سیدھی حرکتیں۔۔ہر لڑکا میرے شہریار جیسا صاف دل کا نہیں ہوتا۔۔۔ماؤں کے اشاروں پر چلتے ہیں سب۔۔۔" سمینہ بیگم بولیں تو شازمہ نے اپنی آنکھیں رگڑ کر خشک کی تھیں

"انہیں چھوڑیں۔۔۔مجھے یہ بتائیں کہ اب بھی نہیں کیا کریں گی فون آپ۔۔؟؟؟ دوسرے گھر بھیج رہے ہیں مجھے یا دوسرے جہاں میں۔۔؟

جو ناطہ ہی توڑ لینا ہوتا ہے مجھ سے۔۔۔اگر وہی رویہ دوبارہ رکھنا ہے تو پہلے ہی بتا دیں مجھے۔۔۔میں خود ہی سب ناطے ختم کر جاؤں گی آپ سے۔۔۔" ماں کے ذکر پر دل میں شادی کے حوالے سے خوف پھر سے جاگ گئے تھے

"اللہ خیر کرے،کیسی باتیں کر رہی ہے۔ے۔ے۔۔۔" سمینہ بیگم نے تڑپ کر اسکی کمر سہلاتے اٹھ کر اسے سینے سے لگایا تھا

"ماما آپ...مشل سے پیار سے رہا کریں...آپکو
اندازہ بھی نہیں ہے انسان کتنا اکیلا محسوس
کرتا ہے ایسے...جب اسکے ماں باپ پاس نہ
ہوں...اور...اسے تو پیار بھی بہت ملا ہے اپنے
ماما بابا سے...میری طرح تھوڑی...کہ کوئی
کچھ بھی کہہ جائے اور مجھ میں کچھ بولنے
کی ہمت نہ ہو...کوئی جو مرضی ظلم کرتا رہے
اور...اور مجھے یہ خوف ہو کہ کوئی مجھے ہی
غلط نہ کہہ دے...بس کر دیں کسی کا بھی دل

دکھانا...مجھے بہت ڈر لگتا ہے..." شازمہ نے ماں سے ملتجی لہجے میں کہا تھا

"نہیں کہتی میں اسے کچھ...جس کو دیکھو وکیل بنا ہوتا ہے اسکا..."

"کیونکہ وہ کسی کو ہرٹ نہیں کرتی...تو ہمیں بھی نہیں کرنا چاہئیے...خاص کر اتنی سینسٹو

باتوں کو لے کر..."

"اچھا تم تو اپنا موڈ اچھا کرو...تمھیں تو نہیں کہا نہ کچھ...نکاح ہے ،خوش خوش رہو تاکہ رونق رہے چھرے پر...ہنستی اچھی لگتی ہو.... اللہ قسمت اچھی کرے میری بیٹی کی...آمین...ہمیں ضرورت ہی نہ پڑے پیچھے پیچھے جانے کی..." سمینہ بیگم نے اسکے چھرہ کو پیار سے تھاما تو شازمہ ان کی بات پر

زبردستی دھیما سا طنزیہ سا مسکرائی تھی

.....کچھ دیر بعد.....

"ہیلو...؟ آپ وہیں ہیں ابھی تک.ک.ک...؟ آئی ایم سو.و.و.و سوری میرا فون پتہ نہیں کس نے مِس پلیس کر دیا تھا،تھا بھی سائلنٹ پر...میں کب سے ڈھونڈے جا رہی تھی مل ہی نہیں رہا تھا...اب جا کر ملا ہے...آئی ایم سوری میں انفارم نہیں کر سکی آپکو...شہریار بھائی تو آئے ہی نہیں واپس ابھی تک...میرا فون بھی گم گیا تھا اچانک...." چائے کے خالی برتن کچن میں

رکھ کر کتنی ہی دیر فون تلاشنے کے بعد ڈنر کی تیاری کرتے ہوئے شازمہ کو بالآخر فون لاؤنج کے کونے میں پڑی ٹیبل پر پڑا ملا تھا

"Oh thankGod....

میں کب سے کالز کر رہا تھا...مجھے لگا آپ برا مان گئی ہیں کسی بات کا...سر پکڑ کر بیٹھا ہوا تھا تب سے...سچ سچ بتائیں واقعی فون گما تھا یا موڈ آف ہو گیا تھا....؟ " آفتاب کا بجھا سا

لہجہ سن کر شازمہ مزید لو ہو گئی تھی "نہیں۔
ں۔ں...فون میں صوفے پر رکھ کر گئی تھی تو
کسی نے...ٹیبل پر رکھ دیا...اوپر کچھ آگیا...نظر
ہی نہیں آیا پھر...آپ...آئی ایم سوری...آپکو اتنا
انتظار کرنا پڑا...میں سوچ رہی تھی کہ لینڈ لائن
سے کال کر دوں آپکو پر...دادا ابو بیٹھے تھے
پاس...ورنہ میں انفارم کر دیتی....ابھی بھی
بس ایک دم نظر آگیا ورنہ میں تو...مشل سے
فون مانگنے جا رہی تھی اسکا....مجھے اتنی
ٹینشن ہو رہی تھی...."

"آپ برا فیل کر رہے ہیں۔۔۔؟ ہم مل بھی نہیں سکے۔۔۔" اسکی طرف سے خاموشی پا کر شازمہ کی آنکھوں میں پریشانی رقص کرنے لگی تھی

"اگر کر رہا ہوں تو کیسے ٹھیک کریں گی آپ۔۔۔؟؟؟" لہجے میں یک دم بدلاؤ محسوس کرتے شازمہ نے فون کان سے ہٹا کر سکرین کو ایسے دیکھا تھا جیسے وہ وہاں دکھائی دے رہا

ہو

"ہمم...؟" آواز میں گھمبیرتا چھلکنے لگی تو شازمہ کو اپنے دل کی دھڑکن تیز ہوتی سنائی دینے لگی تھی

"جی...؟" سوالیہ سے لہجے میں وہ بمشکل ہی بولی تھی کہ دوسرے جناب سے آفتاب کے

کھلکھلا کر ہنسنے کی آواز آنے لگی تھی

"آپ ہنس کیوں رہے ہیں۔۔۔؟" نظروں میں اسکا ہنستا ہوا چہرہ آیا تو شازمہ کو اپنی دھڑکن مزید تیز ہوتی محسوس ہوئی تھی

"پہلے آپ بتائیں کہ مجھے برا محسوس

کیسے ہو سکتا ہے آپکا انتظار کر

کے۔۔۔؟؟ نہیں بھی مل سکے

ہم تب بھی

I am feeling electrified...

that's the spark you hold for me...

اوپر سے جیسے آپ ابھی اپنی

سیچوئشن ایکسپلین کر رہی تھیں

I was surprised that you're

going into so much detail...

اتنی زیادہ بات کر رہی تھیں

آپ۔۔۔اچھا لگ رہا تھا سن

کر۔۔اسی لیے چپ تھا۔۔" آفتاب کے لہجے نے

ہمیشہ کی طرح دل مطمئن کر دیا تھا ،دھڑکن

تیز ہونے کے باوجود بھی ایک تسلی سی تھی

جو رگ و پے میں سرایت کر چکی تھی "اصل

میں۔۔مجھے خود برا لگ رہا تھا فون نہیں مل

رہا تھا تو۔۔کہ آپ پریشان ہو رہے ہوں

گے۔۔۔آپ۔۔وہیں ہیں ابھی۔۔؟"

"ہاں میں ہوٹل آگیا تھا۔۔وڈیو پر آئیں ،دکھاؤں آپکو۔۔۔" اسکے بولتے بولتے ریگولر کال کٹ ہو کر وڈیو کال آنے لگی تو شازمہ نے صوفے سے ٹیک لگا کر پاؤں اوپر کرتے کال رسیو کر لی تھی۔۔۔چہرے پر خودبخود مسکراہٹ پھیل گئی تھی

"اسلام علیکم جی-ی-ی---" نظر ملتے ہی آفتاب بیڈ کراؤن سے ٹیک ہٹا کر سیدھا ہو کر بیٹھتے فون سکرین پر اسکے چہرے کو بغور دیکھتے بے حد پرجوش لہجے میں بولا تو اسکے والہانہ انداز پر شرماتے شازمہ جواب دینے کی بجائے منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی تھی

"کیا ہوا۔ا۔ا۔ا۔۔؟؟؟ اب آپ ہنس کیوں رہی ہیں۔۔۔؟ سلام کا جواب تو دیں۔۔۔" آفتاب اسکے چہرے پر

پھیلے رنگ دیکھ کر کھلکھلا کر مسکراتے اپنا پاؤں تیزی سے ہلاتے اسی تیزی سے اپنی ٹھوڑی کو انگوٹھے سے سہلانے لگا تھا

"وعلیکم سلام۔م۔۔۔" شازمہ نے ایک پل کو ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر پھر سے اپنے چہرے پر رکھ لیا تھا ، آفتاب سے نظریں ملنے پر ہی شرم کا عنصر غالب آگیا تھا۔۔۔اسے یوں شرماتے دیکھ کر آفتاب کی آنکھوں میں چمک مزید بڑھ گئی تھی

"نہیں آئیں نا پھر۔۔یہ دیکھیں تب سے چائے بنا کر پیتا جا رہا ہوں آپکے انتظار میں۔۔۔ایک کپ آپ بھی پی لیتیں میرے ساتھ اس دفعہ یار۔۔۔"

آفتاب نے بیک کیمرہ سے ٹیبل دکھائی تو وہاں چائے کے دو سے تین خالی کپ اور ایش ٹرے میں کچھ سگریٹس پڑی تھی

"میں نے...آنا تو تھا..." کیمرہ فلپ ہونے پر آفتاب سے نظریں ملنے پر شازمہ نے ہمیشہ کی طرح جھجھک بھرے لہجے میں اپنی بات کہی تھی

"آنا تو ہے۔ے۔ے...میرے پاس ہی۔ی۔ی...پر دیر بہت کر رہی ہیں آپ..." چہرہ سکرین سے ذرا سا فاصلے پر رکھے سیدھا اسکی آنکھوں میں جھانکتے آفتاب نے بھاری سے لہجے مگر مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو

دل کی دھڑکن کی طرح شازمہ کی پلکوں کی جھلمن بھی تیز ہوئی تھی

"آپ...گھر چلے جائیں ابھی پھر...دس بج رہے ہیں..." بات کا رخ بدلتے شازمہ نے نظریں اسکے چہرے سے ہٹا کر سفید شرٹ پر پہنے گرے ویسٹ کوٹ پر کی تھیں

"نہیں ابھی دل نہیں چاہ رہا گھر جانے کا۔۔۔آپ بزی تو نہیں ہیں نا۔۔۔؟ بات کرتے ہیں۔۔۔" آفتاب بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے بولا تو شازمہ نے نظریں پھر سے اسکے چہرے کی طرف کرتے سر نفی میں ہلایا تھا

"جمعے کو نکاح ہے۔۔۔آپ کو۔۔۔کیسا لگ رہا ہے۔۔۔؟؟ نروس تو نہیں ہیں نہ کسی بات سے۔۔۔؟؟" آفتاب نے بات کرتے کرتے ایک بازو سر

کے پیچھے رکھا تو شازمہ کے لیے اسے دیکھتے رہنا محال ہونے لگا تھا

"ن۔۔۔نہیں۔۔۔پتہ نہیں۔۔۔تھوڑی سی ہوں بھی۔۔۔آپ نہیں ہیں۔۔۔؟" نظریں ایک طرف کیے شازمہ صوفے کے ایک طرف پڑی ٹیبل پر موجود ملٹی وائٹامن کی بوتل کے ڈھکن کو انگوٹھے سے کھولنے بند کرنے لگی تھی،اسکی ٹیبل پر پڑے سگریٹس تھوڑا پریشان کر گئے تھے

"نہیں نروس تو نہیں ہوں۔۔۔بس anxious ہو رہا ہوں۔۔۔آپ کیوں ہیں نروس۔۔۔؟ تھوڑی سی بھی۔۔۔؟" آفتاب اسکی جھکی پلکوں پر نظریں گاڑھے بازو سر کے پیچھے سے نکال کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا

"یہ سوچ رہے ہوں گے کہ میری تو دوسری شادی

ہے،میں کیوں نروس ہوں..." خود میں سوچتے ہوئے شازمہ نے ہلکا سا سر نفی میں ہلایا تھا

"اداس ہیں ملاقات نہ ہونے پر...؟"

"میں بھی ہوں تھوڑا سا پرکوئی بات نہیں..."

"دوبارہ کوشش کر لیں گے...پراپر مل تو ویسے بھی نہیں پانا تھا ہم نے ، دور دور سے ہی

دیکھنا تھا..."

"نکاح کے بعد ہی مل سکیں گے..."

"تسلی سے ڈنر کریں گے ساتھ..."

"تب آپ بھی ریلیکس ہوں گی..."

"ہے نا..."

"ویسے ماما بابا نے بات کرنی ہے جلدی رخصتی

کی اینڈ آئی سوئیر میں نے کسی کو نہیں

کہا...انہوں نے اپنی طرف سے ہی سوچا ہے کہ

وہ کریں گے بات...صبح بات ہو رہی تھی ناشتے

پر...تو سعد بھی کہہ رہا تھا کہ...نکاح ہو رہا ہے

تو...رخصتی بھی ہو سکتی ہے...

We were discussing

کہ کالج بھی آپکا یہاں ہمارے گھر سے زیادہ

نزدیک ہے...تو اسکا بھی کوئی خاص مسئلہ نہیں ہو گا...دعا اور زہرا کو بھی میں ہی سکول ڈراپ کرتا ہوں آجکل آفس جانے سے پہلے---" آفتاب ایک ہاتھ سے ویسٹ کوٹ کے بٹن لوز کرتے ہوئے بول رہا تھا اور شازمہ ذہن میں کچھ سوال ابھرنے پر پوچھنے کی بجائے خاموش سی ہو گئی تھی

"آپکا ففتھ سمیسٹر شروع ہو گا نہ اب۔۔۔؟" فون ایک طرف رکھ کر ویسٹ کوٹ اتارتے آفتاب نے پھر سے فون پکڑ کر اپنے چہرے کے سامنے کیا تو نظروں میں شازمہ کا سنجیدہ سا چہرہ آیا تھا

"کیا سوچ رہی ہیں۔ں۔۔۔؟" اپنے چہرے کو ایک ہاتھ سے سہلاتے آفتاب نے بھی سنجیدہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

"کچھ بھی نہیں...جی...ففتھ سمیسٹر سٹارٹ

ہونا ہے اب...ویسے میرے...پچھلے دونوں

سمیسٹر کا رزلٹ اتنا اچھا نہیں تھا

تو...تبھی...شہریار بھائی چاہ رہے تھے کہ...بی

ایس مکمل ہو جائے میرا تو...بس اسی لیے گھر

والے کہہ رہے تھے کہ..." شازمہ ٹھہر ٹھہر کر ٹوٹا

پھوٹا سا بول رہی تھی

"اِسکو کیسے بتاؤں اب کہ اسکے بابا خود جلدی رخصتی کا کہہ رہے ہیں...شہریار کی وہ خود نہیں سننا چاہ رہے..." سوچتے ہوئے آفتاب نے گہرا سانس بھرتے اسے مکمل توجہ سے سننے کی کوشش کی تھی

"نہیں اب اچھا آیا کرے گا آپکا رزلٹ انشاءاللہ ...ویسے تو میرا اپنا سی جی پی اے بھی کافی

کم ہی ہوتا تھا پر آپکی پڑھائی پر کوئی کمپرومائز نہیں...جیسے آپکو صحیح لگے...میں صرف بتانا چاہ رہا تھا کہ پیرنٹس الگ طرح سے سوچ رہے ہیں...بہرحال...جو بھی ڈیسائیڈ ہو آپ نے پریشان نہیں ہونا کسی بھی بات سے..." بات کرتے کرتے آفتاب تقریبا لیٹ گیا تو شازمہ نے گھڑی کی طرف نظر دوڑائی تھی

"آپ سو تو نہیں جائیں گے یہاں..."

"سو بھی گیا تو خیر ہے۔۔۔صبح سنڈے ہے۔۔۔آفس
تو جانا نہیں۔۔۔" آفتاب ٹانگیں کراس کرتے سر
بازو کے نیچے رکھے مکمل اسکی جانب متوجہ
تھا

"آپکے گھر والے الاؤ کرتے ہیں۔۔؟ ایسے گھر سے
باہر رہنا۔۔۔؟ شہریار بھائی تو کبھی نہیں رہے

ایسے باہر..." شازمہ نے ہمت کر کے سوال کیا تھا

،کہتے ہوئے سانس تیز ہو گئی تھی...اسے بغیر

جواب دئیے صرف اپنی جانب دیکھتا پا کر

چہرے پر گھبراہٹ بھی نمایاں ہونے لگی تھی

"میرا مطلب تھا...آپکے بابا...آئی مین..." اسکی

سنجیدہ سی نظر پر شازمہ گھبرا سی گئی تھی

"نہیں۔۔۔کوئی کچھ نہیں کہتا۔۔۔انکو عادت ہے۔۔۔کہ آوارہ سا ہے۔۔۔کہیں گھوم پھر رہا ہوگا۔۔۔" آفتاب سنجیدہ سے لہجے میں بولا تو شازمہ کے ماتھے پر پریشانی سے بل آئے تھے, نظریں جھکائے ہاتھ میں پکڑی وائٹامن کی ڈبی کو زوروں سے بند کرتے اس نے اپنے دماغ میں شازم کے حوالے سے کچھ پرانے منظر ابھرنے سے خود کو بمشکل روکا تھا

"حالانکہ آوارہ تو بلکل نہیں ہوں اب..." دونوں جانب سے خاموشی ہونے پر کچھ توقف کے بعد آفتاب خود ہی بول پڑا تھا،نظریں شازمہ کے معصوم پریشان سے چہرے پر مرکوز تھیں

"تو...باہر بھی نہ رہا کریں پھر اب..." شازمہ نے نظر ملاتے مدھم سی آواز میں کہا تو آفتاب زیرلب بہت دھیما سا مسکرایا تھا

"Your wish is my command ma'am...

جیسے آپ کہیں...ابھی چلا جاؤں واپس...؟؟؟

ویسے کھانا آرڈر کیا ہوا ہے میں نے...کھا کر چلا

جاؤں...؟؟" کافی دیر بعد آفتاب کے چہرے پر

مسکراہٹ ابھری تھی

"جی جی...میں بس ویسے ہی کہہ رہی

تھی...آپ...کریں ڈنر..." اسکا کِھلتا لہجہ شازمہ

کے ماتھے کے بل غائب کرنے کا سبب بنا تھا۔۔۔دل میں پل پل آتے حدشے اس سے بات کر کے ختم ہو جاتے تھے

"کہتی رہا کریں ایسے ہی کچھ نہ کچھ۔۔۔اچھا لگتا ہے جب آپ اپنی سوچ کو زبان دیتی ہیں۔۔۔دل میں بس کچھ الٹا سیدھا نہیں لانا ، بہتر ہے پوچھ لیا کریں۔۔۔ویسے۔۔۔۔میں باہر سٹے نہیں کرتا۔۔۔ابھی تو آپکے انتظار میں رکا ہوا تھا۔۔" آفتاب نے فون دوسرے ہاتھ میں شفٹ

کرتے دوسرا بازو سر کے نیچے کیا تو شازمہ نے اسکے ہلکے سے سنجیدہ مگر مسکراتے چہرے کو ایک نظر بغور دیکھا تھا

"اور پوچھیں کچھ...کچھ جاننا ہے میرے بارے میں تو...پوچھ سکتی ہیں آپ..." اسکے چہرے پر پھیلی پریشان جھلک دیکھتے آفتاب نے بے چین سا ہو کر اپنے دل کو مضبوط کرتے اسے مخاطب کیا تھا

"آپ...خود بتا دیں..." شازمہ مختصر سا بولی تھی،دل عجیب سی لے پر دھڑک رہا تھا...وسوسے دل میں آنے میں وقت ہی نہیں لگتا تھا اور پوچھتے ہی ایک دم ڈھیروں شرمندگی نے آ گھیرا تھا

"خود بتا دوں...؟ اچھا.ا.ا.ا..."

"کیا بتاؤں..."

"اٹھائیس سال کا ہوں..."

"بہت مشکلوں سے پڑھائی مکمل کی تھی..."

"کرکٹ کا شوقین ہوں..."

"بابا کا بزنس دیکھتا ہوں۔۔۔اپنا بھی کرتا ہوں۔۔۔"

"اگلے ہفتے نکاح ہے میرا۔۔۔ایک پیاری سی لڑکی سے۔۔۔جو اس وقت پتہ نہیں کیا کیا الٹا سیدھا سوچ کر خود بھی پریشان ہو رہی ہے ساتھ مجھے بھی کنفیوز کیا ہوا ہے۔۔۔میں پہلے ہی پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہوں اسکی طرف۔۔۔کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتا جس سے ہم میں سے کوئی بھی ہرٹ ہو۔۔۔بتائیں کیا کروں۔۔۔؟؟ کیسے یقین دلاؤں کہ غلط بندہ نہیں ہوں۔۔۔نہیں دل دکھاؤں گا کبھی آپکا۔۔۔کچھ

ایسی بات نہیں کرنا چاہتا جو دلوں میں دوری بنائے---" کہتے کہتے آفتاب نے بھنویں اچکا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تو شازمہ امبیریس سا ہو کر بمشکل ذرا سا مسکراتے اسے دیکھنے لگی تھی

"آپکو---برا لگ گیا ہے---؟ میں نے پوچھنا نہیں تھا بس ایسے ہی---" شازمہ اپنی گردن کو دوپٹے سے سہلا کر تھوک نگلتے ہوئے بولی تھی

"نہیں مجھے برا کیا لگنا ہے---میں تو خود اس بات سے ڈرتا ہوں کہ آپکو برا نہ لگ جائے کچھ---اسی لیے---کچھ باتیں سکپ کر دیتا ہوں---لیکن---اگر آپ جاننا چاہتی ہیں سب کچھ---تو میں---" کہتے ہوئے آفتاب اپنا دل کمزور پڑتا محسوس کر کے ، بات مکمل کیے بغیر اٹھ کر بیٹھ گیا تھا

"آپ۔۔۔پوچھ لیں جو آپ نے پوچھنا ہے۔۔۔آپکا حق ہے۔۔۔" اسی کی طرح اپنی گردن سہلاتے آفتاب نے بات مکمل کی تو شازمہ نے ہاتھ اپنی گردن سے ہٹا کر گود میں رکھ لیا تھا

"نہیں۔۔۔کچھ نہیں پوچھنا۔۔۔پاسٹ تو۔۔۔میرا بھی

ہے..." شازمہ بوجھل سے لہجے میں بولی تھی

"No that isn't something

you should be embarrassed

about.... we've discussed

it before...

میری تو اس وقت ایسی حالت ہو رہی ہے

جیسے میرے حساب کتاب کا وقت آگیا

ہو...کاش میں...کبھی گھر سے باہر نہ رکا ہوتا

"تو...آج ایسی...امبیریسمنٹ کا سامنا نہ ہوتا...

آفتاب چہرہ سکرین کے سامنے رکھے،نظریں اس سے ملائے بغیر بہت بجھے سے لہجے میں بول رہا تھا

"آپ...آپ اتنی معتبر ہیں میری نظروں میں کہ...میں...خود بھی شاید آپکے لیے...خود کو پسند نہ کروں..."

"لیکن۔۔۔انسان۔۔۔فطرتاً خود غرض ہوتا ہے۔۔۔"

نظریں اٹھا کر آفتاب نے اسے دیکھا تھا

"اس لیے ڈھیٹ بن کر آپکے پیچھے پڑا ہوں۔۔۔"

آفتاب بھنویں سکیڑ کر تھوڑا موڈ لائٹ کرتے بو

لا تو شازمہ نے گلے کو تر کرتے اس سے نظریں م

لائی تھیں

"مجھے۔۔۔مجھے چانس دے کر تو دیکھیں۔۔۔آفس

سے واپس آنے کے بعد گھر سے نکلا ہی نہیں کروں گا آئی پرامس..." سنجیدہ سے لہجے میں آفتاب بولا تو شازمہ نے بمشکل مسکراتے نظریں اس سے پھیر لی تھیں

"آپ...کبھی...بدل تو نہیں جائیں گے..." اسے خود پر نظریں مرکوز کیے محسوس کر کے کچھ توقف سے شازمہ بغیر اسے دیکھے بولی تھی

"جتنا بدلنا تھا میں نے خود کو،وہ میں آلریڈی بدل چکا ہوں۔۔۔اب ایسا ہی رہوں گا بس۔۔۔جیسا میں ہوں۔۔۔میری منزل آپ ہیں شازمہ ،ادھر دیکھیں پلیز میری طرف۔۔۔" آفتاب نے بے چین سا ہو کر بیڈ سے اٹھ کر کھڑے ہوتے اپنا ویسٹ کوٹ بازو پر ڈالتے جھک کر سائیڈ ٹیبل سے اپنی کیز اور ائیرپیس کیس اٹھائے تھے۔۔۔شازمہ کے سوالوں پر شدید گھبراہٹ نے آ گھیرا تھا

"جی...میں دیکھ رہی ہوں..." شازمہ نے فون سیدھا کرتے سکرین کی طرف نظریں کی تھیں

"نہیں آپ نہیں دیکھ رہیں نہ..."

"مجھے پتہ ہے آپ نہیں دیکھ رہیں..."

"نظروں سے ہی میں سمجھ جاتا ہوں کہ کیا محسوس کر رہی ہیں آپ..."

"شاید ایسے باتوں سے میں دل صاف نہیں کر سکتا آپکا لیکن جب آپ ساتھ رہیں گی میرے تو خودبخود سب وسوے ختم ہو جائیں گے آپکے ، مجھے یقین ہے..." ائیرپوڈز کیس سے نکال کر کان میں لگاتے آفتاب بھنویں ہلکی سی سکیڑے اس سے نرم مگر تیز لہجے میں بات کرتے اپنی صفائی دینے کی کوشش کر رہا تھا

"آپ۔۔۔جا رہے ہیں کیا۔۔۔؟؟ ڈنر نہیں کرنا تھا۔۔۔؟"

اسے ہوٹل روم سے باہر نکلتے دیکھ کر شازمہ کے چہرے پر ملال سا ابھرا تھا

"نہیں۔۔۔گھر جا کر کروں گا ڈنر۔۔۔ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ ساتھ رہیں گے تو سب نارمل لگنے لگے گا ہمیں۔۔۔۔" لفٹ میں داخل ہوتے آفتاب نے فون سکرین میں خود کو دیکھتے اپنے بال ترتیب دئیے تھے،چہرہ بجھا سا تھا

"اور ساتھ رہنے کا مطلب... ایک کمرے میں
ساتھ رہنا نہیں کہہ رہا...صرف نکاح کی بات کر
رہا ہوں...یہ سب ہوتا تو رسک ہی ہے...پر آپ
کو...اچھی خاصی تسلی ہو جائے گی میرے
ساتھ وقت گزار کر....ایک منٹ...چیک آؤٹ کر
لوں ذرا..." لفٹ سے باہر نکلتے کاؤنٹر پر پہنچ کر

آفتاب نے فون الٹا کر کے وہاں رکھ دیا تو شازمہ
کے فون کی سکرین پر اندھیرا چھا گیا تھا

"مجھے ایسا سوال نہیں کرنا چاہئیے تھا...کتنا
لو فیل کر رہے ہوں گے..." شازمہ نے ماتھا
ہتھیلی پر ٹکا لیا تھا

"آفتاب ویسے بھی کنوارا ہے...تمھیں زیادہ

دھیان رکھنا پڑے گا ایسی باتوں کا...لوگ بات سنانے میں ایک لمحہ نہیں لگاتے....دوسری شادی والیوں کو تو ویسے ہی جینے نہیں دیتے...جتنی زبان بند رکھو گی اتنا سکھی رہو گی..." ماں کی باتیں ذہن میں گردش کرنے لگی تھیں...آفتاب کی ہوٹل کی مینجمنٹ سے باتیں کرنے کی آوازیں مسلسل کانوں میں پڑ رہی تھیں،ایک عجیب سے سیچوئشن میں بھی اسکا نارمل لہجے میں ان سے باتیں کرنا اپنی فطرت کے بلکل برعکس لیکن بہت اچھا لگا تھا

"جی جناب...چار پانچ گھنٹے گزر گئے آپکے انتظار کرتے اور پتہ ہی نہیں لگا...بلکہ کافی مہینے گزر گئے...اور بہت خوبصورت گزرے ہیں...بس اب مل جائیں مجھے تو دونوں ایزی ہو جائیں گے ہم....برا نہ منایا کریں کہ بار بار یہی کہتا رہتا ہوں...معاملہ بلکل بس سے باہر ہے میرے..." آفتاب ویسٹ کوٹ پیسنجر سیٹ پر رکھتے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بول رہا تھا اور شازمہ اسے بھرپور نظروں سے دیکھے جا رہی

تھی۔۔۔فون ہولڈر میں فون لگا کر گاڑی کو ریورس کرتے وہ مسلسل اسے بھی نظروں میں لیے ہوئے تھا "آپ نے کر لیا ڈنر۔۔۔؟ آپ تو جلدی کر لیتی ہیں۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ابھی نہیں کیا۔۔۔شہریار بھائی نہیں آئے ابھی۔۔۔" کہتے ہوئے اسکی چمکتی ہوئی وائٹ شرٹ نظر آئی تو شازمہ کے ذہن میں وہ منظر تازہ ہوا تھا جب کالج میں رنگوں سے بھری

پیلیٹ اس نے انجانے میں آفتاب کی شرٹ پر گرا دی تھی۔۔۔چہرے پر شرمیلی سے مسکراہٹ کے رنگ بکھرے تو آفتاب اسے چوری سے مسکراتے دیکھ کر کیمرے کا فوکس مزید اچھے سے سیٹ کر کے خود بھی مسکراتے ہوئے تھوڑا ریلیکس ہوا تھا

"تو کب کریں گی۔۔۔؟؟ شہریار کے بغیر ڈنر ٹیبل سیٹ نہیں ہوتا کیا۔۔۔؟" چھوٹی چھوٹی باتیں کرتے وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر پھر سے پہلے

جیسا مسکرانے لگے تھے

"ایسی بات نہیں،بس سب مل کر کرتے ہیں...اچھا لگتا ہے..."

"میرے ساتھ کب کریں گی...؟" سٹئیرنگ گھماتے آفتاب نے بھنویں اچکا کر اس سے پوچھا تو شازمہ کا چہرہ سرخ سے سرخ تر ہونے لگا تھا

"آپ نے کیوں نہیں کیا ڈنر ابھی۔۔۔؟ میری وجہ سے ہوٹل سے نکل آئے ہیں۔۔۔؟ آئی ایم سوری اگر آپ۔۔۔ہرٹ ہوئے ہیں میری بات سے۔۔۔" شازمہ سکرین پر اپنی پکچر کو دائیں سے بائیں جانب سوائپ کر کے ویو کلئیر کرتے اپنی حرکت پر خود ہی گہرا سا مسکرانے لگی تھی

"آپ کو اچھا نہیں لگ رہا تھا تو میں بھی

انکمفرٹیبل فیل کرنے لگ گیا تھا۔۔اب۔۔۔آپکے ساتھ ہی جاؤں گا۔۔۔سہی ہے۔۔۔؟" سٹئیرنگ گھماتے آفتاب آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھتے معنی خیز سے لہجے میں بولا تو ہوٹل کے ذکر پر شازمہ کے چہرے سے ساری مسکراہٹ ہوا ہوئی تھی

"کیا ہوا۔ا۔ا۔ا۔۔۔نکاح کے بعد تو جا سکتے ہیں نہ۔۔۔مجھے نہیں لگتا میں دیکھ بھی پاؤں گا آپکو نکاح سے پہلے۔۔۔جب بھی ملنے کی کوشش

کرتے ہیں کچھ نہ کچھ ہو جاتا ہے...اب ایک بار ہی تسلی سے ملیں گے...ٹھیک ہے نہ...؟" آفتاب اپنی رو میں بولتا جا رہا تھا اور شازمہ کی سٹی گم ہوتی جا رہی تھی

"پ...پتہ نہیں..." کہہ کر شازمہ نچلا لب دانتوں تلے کچلنے لگی تو آفتاب کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

"پتہ بھی لگ جائے گا..." لہجے میں خماری جھلکنے لگی تھی،نظریں اس سے ہٹا کر سامنے سڑک پر جمائے وہ بغیر سکرین کی طرف دیکھے بھی اسے کنفیوز ہوتا محسوس کر کے مخظوظ ہو رہا تھا

"کیا پتہ لگ جائے گا مجھے...؟" شازمہ گھبرائے

سے لہجے میں بولی تھی

"کتنے سال کی ہیں آپ۔۔۔؟" آفتاب ایک نظر سکرین کی طرف دیکھ کر اس سے مخاطب ہوا تھا

"جی۔۔۔؟"

"میں پوچھ رہا ہوں کتنے سال کی ہیں آپ،کیا

ایج ہے آپکی۔۔۔؟" آفتاب نے ہنستے ہوئے سوال دہرایا تھا

"بیس سال۔۔۔کیوں۔۔۔؟" شازمہ بھنویں سکیڑے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھی تھی

"دل تو دس سال کے بچے جتنا ہے آپکا۔۔۔ہر چھوٹی سی بات پر آپ گھبرا جاتی ہیں۔۔۔کبھی کبھی بہت دل چاہتا ہے کہ ٹھیک ٹھاک تنگ کروں آپکو۔۔۔لیکن کرتا نہیں ہوں ابھی۔۔۔ایک بار

میرے نام ہو جائیں...پھر کرتے ہیں کچھ..."

آفتاب کی نظریں گھری ہونے لگیں تو شازمہ نے

کیمرے کا فوکس خود سے تھوڑا ہٹا دیا تھا

"ہم...پھ...پھر کریں بات..." دھڑکتے دل سے

بمشکل بول پائی تھی

"پھر کب...؟ کوئی نہیں...ساتھ رہیں...ابھی

باتیں کریں مجھ سے...جب تک شہریار صاحب نہیں آجاتے گھر...پھر آپ نے ڈنر کے لیے غائب ہو جانا ہے..." راؤنڈ اباؤٹ سے گاڑی گزارتے آفتاب نے حکمیہ لہجے میں کہا تو شازمہ اپنی مسکراہٹ چھپاتے کیمرہ نیچے کرتے صوفے سے اٹھ کر بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی تھی

"اور کیا بات کروں...مجھے سمجھ نہیں آرہا..." کیمرہ اپنے چہرے پر کرتے شازمہ نے سنجیدہ ہونے کی کوشش کی تھی مگر اسکے چہرے پر

پھیلی چمک سے اپنا چہرہ بھی گلاب ہونے لگتا تھا

"چلیں میں کچھ پوچھتا ہوں۔۔۔اپنے گھر والوں کا بتائیں۔۔۔کیا کہتے ہیں میرے بارے میں۔۔۔؟ پسند آگیا سب کو میں۔۔۔؟ علاوہ شہریار کے۔۔۔؟" آفتاب ہنستے ہوئے بولا تو شازمہ بھی ہنسنے لگی تھی

"ہاں جی۔۔۔پسند ہیں سب کو۔۔۔سب سے زیادہ بابا کو۔۔۔وہ بہت تعریف کرتے ہیں آپکی ۔۔۔آپ بھی بتائیں۔۔۔" شازمہ نے خوشدلی سے سوال کیا تھا

"کیا۔۔؟ اپنے گھر والوں کا بتاؤں۔۔۔؟" آفتاب ایک دم تھوڑا کنفیوز ہو کر سنبھلا تھا،شازمہ نے اسکے چہرے کے تاثرات مکمل نوٹ کیے تھے

"یہاں تو بھئی آپکے چرچے ہیں۔۔۔میری
بھتیجیاں تو فین ہیں آپکی۔۔۔ہر وقت آپکا ہی
ذکر ہوتا رہتا ہے۔۔۔بچے بہت ہی ایکسائٹڈ
ہیں۔۔۔اور بڑوں کو تو ویسے ہی پتہ ہے کہ میں
خود کتنا ایکسائٹڈ ہوں آپکو لے کر۔۔۔

Its no secret here how

i feel about you...

تو۔۔۔سب ہی خوش ہیں۔۔۔" آفتاب نے مسکراتے

ہوئے بات مکمل کی تھی

"اچھا مجھے تسلی تو دیں نہ...نکاح کے بعد ہم ملیں گے...؟؟ مہینہ ہونے والا ہے آپکو دیکھے ہوئے یار...آپ سے بات کیے ہوئے...آپکا۔ا۔ا۔ا۔ا دل نہیں کرتا مجھ سے ملنے کا...؟ سچ سچ بتائیں...میں تو پتہ نہیں کیسے صبر کر کے بیٹھا ہوا ہوں یار...برا حال ہے میرا...."

"م...مجھے لگتا ہے ماما بلا رہی-ی ہیں
مجھے...شہریار بھائی آگئے ہوں گے..." شازمہ
بوکھلائے سے لہجے میں بولی تھی

"آنے دیں آگیا ہے تو....جو پوچھ رہا ہوں وہ بتا
کر جائیں...ایسے نہیں جانے دوں گا..."
سنجیدگی سے استسفار کرتے آفتاب نے گاڑی
سڑک کنارے روک کر فون ہولڈر سے نکال کر

باقاعدہ ہاتھ میں ہی پکڑ لیا تھا

"کیا بتاؤں۔ں۔ں۔۔۔؟" شازمہ اپنی گھبراہٹ دباتے بولی تھی

"کہ نکاح کے بعد ہم ملیں گے۔۔۔فورا بعد۔۔۔مجھ سے مزید صبر نہیں ہو گا اب۔۔۔بہت دن ہو گئے ہیں۔۔۔سیریسلی۔۔۔" اسے گھری نظر سے اسے

دیکھتے لہجے میں بھاری پن عود آیا تھا

"آپ...دیکھ تو لیں گے نکاح پر...جیسے آج
دیکھنا تھا..."

"آج کو چھوڑیں....نکاح کے بعد صرف دیکھنا
تھوڑی ہوتا ہے اپنی بیوی کو....ملنا ہے مجھے آپ
سے..." آفتاب بازو سٹئیرنگ پر جمائے سکرین پر
چہرہ جھکائے اسے اپنی گرم نگاہوں میں لیے بے

حد گھمبیر سے لہجے میں بولا تو شازمہ نے گھبرا کر کال کاٹ دی تھی...دل اسکی باتوں سے ، انٹینس ٹون سے اسکے دیکھنے کے انداز سے جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا

"مشل ٹھیک کہہ رہی تھی...یہ تو ابھی ہی ایسی باتیں کرنے لگ گئے ہیں..." اگلے ہی پل فون سکرین پر احمد نام جگمگاتے دیکھ کر شازمہ انگوٹھے کا ناخن چباتے سکرین کو گھورنے لگی تھی

"بھئی میرا۔ا۔ا۔ا مطلب تھا کہ اپنی بیوی کو سینے سے لگانا ہو گا میں نے نکاح کے بعد۔۔۔اتنا تو حق بنتا ہے ہمارا کہ نہیں۔۔۔"

"ماما کی بات سن آئیں۔۔۔میں بھی گھر پہنچ کر میسج کرتا ہوں۔۔۔یہیں سے بات کانٹینیو ہو گی اوکے۔۔۔؟ "

"You're not getting out

of this talk anyway...

جتنا بھی اوائڈ کر لیں..." آفتاب کے وائس نوٹس سن کر شازمہ نے گھرا سا مسکرانے سے اپنے جبڑے میں درد سا محسوس کیا تھا...اسکے میسجز سن کر فون ہاتھ میں لیے وہ کمرے میں ہی چکر کاٹتے سب باتوں کو پھر سے سوچنے لگی تھی...ہر وسوسے ہر گھبراہٹ پر آفتاب کی دل موہ لینے والی باتیں حاوی ہو رہی تھیں...ہر گزرتے دن کے ساتھ اس سے کوئی نہ کوئی بات

کر کے چہرے پر اس نئے جڑنے والے رشتے کو لے
کر اعتماد بڑھتا جا رہا تھا

"مشل کدھر ہے۔۔؟ سو تو نہیں گئی۔۔۔؟" ڈنر
ٹیبل پر شازمہ کے ساتھ کھانا سرو کرتے شہریار
نے ارد گرد نظر دوڑاتے اسے مخاطب کیا تھا

"نہیں شاید...ناراض ہے...ماما اور اسکی تھوڑی بخث ہو گئی تھی کسی بات پر...کمرے میں بند ہے تب سے...میں نے ابھی ناک کیا تھا نیچے آتے ہوئے تو کہہ رہی تھی کہ مت کروں ناک...اسے سونا ہے...پر جاگ رہی تھی...آپ لیجائیں کھانا اوپر..." شازمہ برتن ٹیبل پر سیٹ کرتے اسے مکمل کاروائی بتا رہی تھی...شہریار نے مزید کوئی سوال نہیں کیا تھا

"میری آج بات ہوئی تھی سعد اور اسکے والد سے...ہم سوچ رہے ہیں کہ آنے والے مہینے میں رخصتی بھی کر دیں...وہ لوگ اتنا کر رہے ہیں تو ہمیں بھی اب زیادہ نخرہ نہیں کرنا چاہئیے....نکاح سے پہلے ہی آفتاب نے کاغذات بنوانا شروع کر دئیے ہیں شازمہ کے نام کوئی پراپرٹی ٹرانسفر کرنے کے...بابا جان میں نے تو منع کیا ہے انہیں کہ مت کریں....کتنا برا تاثر دیا ہے شہریار نے انہیں ہمارا..." عالم شاہ باپ سے مخاطب تھے

"ہاں کر دیں منع۔۔۔مت کریں کچھ ٹرانسفر اسکے نام لیکن رخصتی نہیں ہو گی ابھی۔۔۔پڑھائی مکمل ہو گی پہلے۔۔۔پھر کوئی اور کام ہو گا۔۔۔جلدی کیا ہے ہمیں۔۔۔؟؟؟" شہریار باپ سے اکتائے سے لہجے میں مخاطب ہوا تو سمینہ بیگم لاؤنج میں داخل ہوتے اسے سخت نظروں سے گھوری تھیں۔۔۔شازمہ اپنی جگہ پر بیٹھے پریشان نظروں سے سب کی طرف دیکھ رہی تھی

"تمھاری بیوی کی بھی پڑھائی ہو رہی ہے نہ
شادی کر کے...تو اسکی بھی ہو جائے گی...یہ
بڑی ہے ویسے بھی اس سے....سمجھدار بھی
ہے...بس کرو تم بھی اب ضد...ہم ماں باپ
بیٹھے ہیں نہ ابھی,جب نہیں ہوں گے تب کر لینا
تم فیصلے خود....عالم صاحب آپ بڑھائیں بات
آگے...." سمینہ بیگم سخت لہجے میں بولیں تو
شہریار چند ثانیے خاموش رہ کر ماتھے پر بل ڈ
الے وہاں سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ کمال شاہ نے
اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے کرسی پر واپس بٹھا دیا

تھا

"جیسے یہ کہہ رہا ہے ویسے ہی کریں یے
ہم۔۔۔بھائی ہے یہ شازمہ کا۔۔کچھ سوچ کر ہی
کہہ رہا ہو گا نہ۔۔۔دوست بھی وہ اُسی کا
ہے۔۔اسی کے ریفرینس سے ہوا ہے نہ
رشتہ۔۔نہیں ہو گی جلدی شادی تو قیامت نہیں
آجائے گی۔۔مناسب وقت دیکھ کر ہو جائے گی
رخصتی بھی۔۔۔ہماری بچی اپنے گھر میں ہی ہے
کوئی بوجھ نہیں ہے جو جلدی اتارنا ہے سر

سے۔۔۔آرام سے پڑھے۔۔۔جب اللہ نے لکھا ہو گا
خیر سے رخصت بھی کر دیں گے۔۔۔فی الحال
نکاح کی تیاری کریں بس۔۔۔بہترین ہونا چاہئیے
سب۔۔۔باقی معاملات بھی ساتھ ساتھ ہوتے
رہیں گے۔۔۔" وہ بولتے جا رہے تھے اور شازمہ
انکی بوجھ والی بات سن کر حیران پریشان
نظروں سے انہیں دیکھے جا رہی تھی،دل کو
اپنے لیے ایسی اپنائیت شاید ان سے پہلے کبھی
محسوس ہی نہیں ہوئی تھی کہ انکا ایک ذرا سا
چند لفظوں پر مشتمل جملہ چہرے پر آنسوؤں
سے گِھری مسکراہٹ لے آیا تھا

"پر بابا جان..." عالم شاہ بولے ہی تھے کہ باپ کی سخت نظر سے وہ مزید نہیں بولے تھے

"بس.س.س...." کمال شاہ دھاڑے تو سب ہی خاموش ہو گئے تھے...شہریار بے یقینی سے اپنے ہاتھ پر دھڑا انکا ہاتھ دیکھتا جا رہا تھا...انکا غیر متوقع فیصلہ سن کر وہ ماں باپ سے

نظریں چرا کر اپنا کھانا کھانے لگا تھا...چند نوالے لے کر وہ مشل کے پلیٹ بنا کر ایکسکیوز کرتے شازمہ کے سر پر پیار کرتے وہاں سے اٹھ گیا تھا

"تم خوش ہو بیٹی...یہاں بیٹھو آ کر...." کمال شاہ شازمہ سے مخاطب ہوئے تو شازمہ دھڑکتے دل سے اپنی جگہ سے اٹھ کر انکے پاس والی کرسی پر آ بیٹھی تھی

"جی دادا جان..."

"ہم بیٹھے ہیں یہاں...باپ ہے...بھائی ہے جوان تمھارا...کبھی ڈرنا نہیں کسی سے...سمجھ آئی...نہ کبھی اس گھر آنے سے جھجھکنا ہے...میرے بچے کا سب سے پہلا حق سے ہم پر...ٹھیک ہے نا...کوئی کیا میرے بیٹے کے نام

کچھ کرے گا ہم خود اپنے بچے کو اسکا حق دیں گے...انشاءاللہ..." کمال شاہ اسکے سر پر پیار کرتے بولے تو شازمہ کی آنکھوں سے آنسو روانی سے بہنے لگے تھے،سر سے سرکتے دوپٹے کی پرواہ کیے بغیر وہ کرسی سے اٹھ کر انکے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی....انکے نرم لہجے...انکے مثبت لفظوں نے دل کے وہ زخم بھرے تھے جو شاید کوئی بھی اور بھر نہ پاتا

"مشل..." شہریار ایک پلیٹ ہاتھ میں لیے کمرے میں داخل ہوا تو پہلی نظر ہی اس پر پڑی تھی جو میرون شلوار قمیض پہنے گیلے بال کمر پر بکھیرے ، صوفے پر ٹانگیں پھیلا کر نیم دراز ہوئے کوئی کتاب پڑھ رہی تھی

"ہمم..." مشل اس کی پکار پر کتاب بند کرتے مڑ کر اسے دیکھی تھی

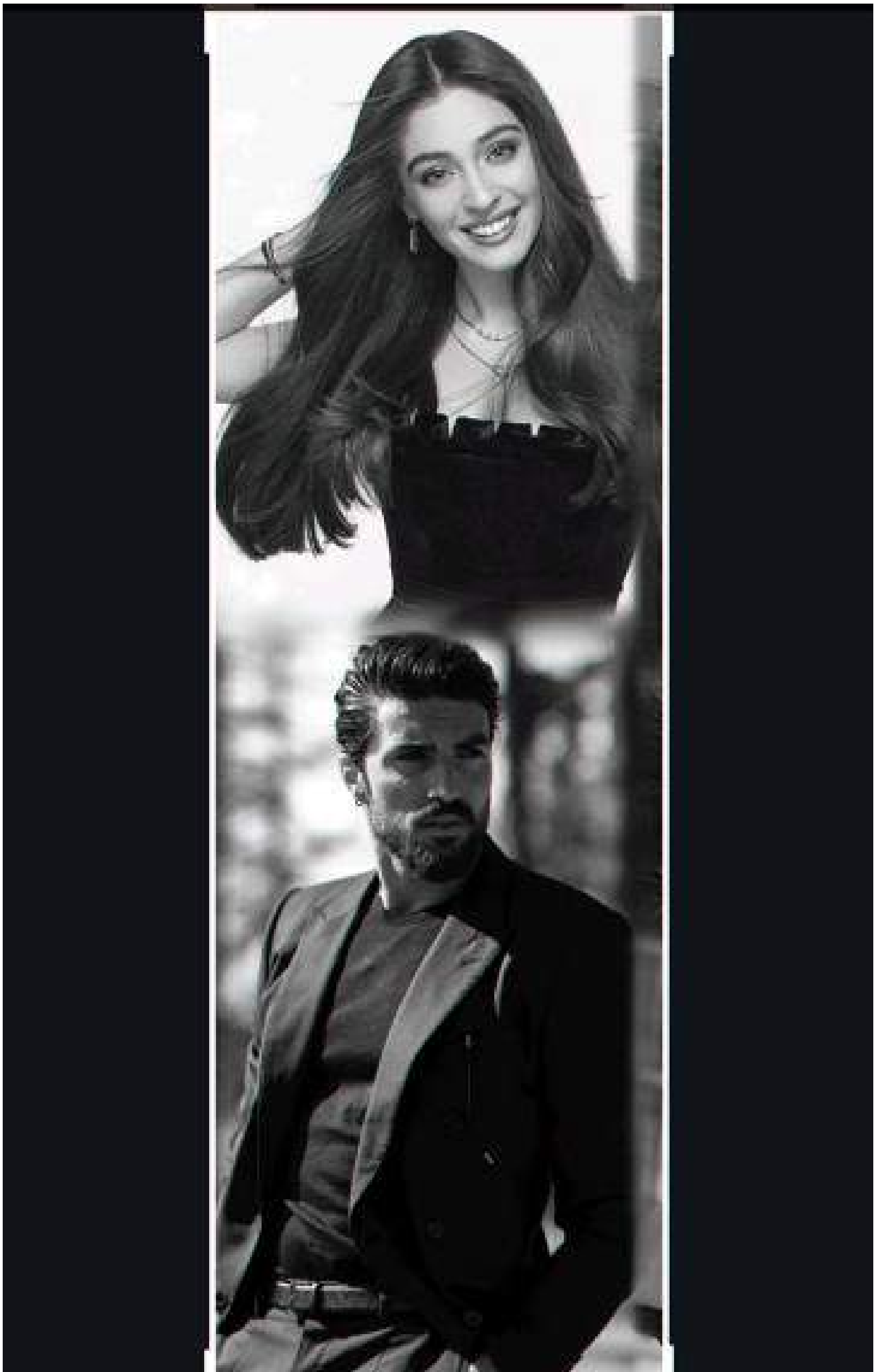

"مشل..." شہریار ایک پلیٹ ہاتھ میں لیے کمرے میں داخل ہوا تو پہلی نظر ہی اس پر پڑی تھی جو میرون شلوار قمیض پہنے گیلے بال کمر پر بکھیرے ، صوفے پر ٹانگیں پھیلا کر نیم دراز ہوئے کوئی کتاب پڑھ رہی تھی

"ہممم..." مشل اس کی پکار پر کتاب بند کرتے مڑ کر اسے دیکھی تھی

"کھانا..." شہریار پلیٹ میں دو چمچ رکھے اسکے بلکل سامنے آ کر بیٹھ گیا تھا ، خلاف توقع اسے قدرے پرسکون بیٹھے دیکھ کر شہریار کی بھنویں سکڑ سی گئی تھیں

"مجھے...بھوک نہیں ہے اتنی..." نظریں جھکائے مشل کتاب بند کر کے اس کی جلد پر ناخنوں سے ٹیپ کرتے بولی تھی

"اچھا تھوڑا سا کھا لو نہ میرے ساتھ...ڈائٹ کل سے کریں گے ہم..." شہریار نے ایک چمچ اسکی جانب کرتے اسکا ہینڈل مشل کے سینے میں ہلکا سا کھبویا تو ناچاہتے ہوئے بھی مشل مسکرا دی

تھی

"آپ کھانا کیوں نہیں کھاتے میرے بغیر....؟"

چاولوں کا نوالہ لیتے مشل نے اسی چمچ کے
پچھلے سرے سے شہریار کی ٹھوڑی کو اوپر
کرتے اسکا چہرہ اوپر کی طرف کیا تھا

"پورے دن میں ایک ڈنر ہی ظساتھ ہوتا ہے

ہمارا۔۔وہ بھی ساتھ نہ کروں تمھارے تو اچھا نہیں لگتا مجھے مشل۔۔۔مت آیا کرو اوپر ایسے۔۔۔میرے لیے رک جایا کرو یار۔۔" شہریار نے اپنا چمچ اسکے چہرے کے سامنے کیا تو مشل نے شرمندہ سا ہوتے اس سے کھا لیا تھا

"میری یونیورسٹی شروع ہو گی تو میں آپکے ساتھ ہی ناشتہ کیا کروں گی۔۔۔پھر ہمارے دو میلز ایک ساتھ ہو جائیں گے۔۔۔بلکہ آپ چاہیں تو آفس سے تھوڑا بریک لے کر میرے ساتھ لنچ

بھی کر سکتے ہیں یونیورسٹی آ کر..." مشل گردن اکڑا کر بولی تو شہریار نے مصنوعی مکا اسکے گال پر دے مارا تھا

"تو ابھی کیوں نہیں آتی صبح نیچے...؟؟" شہریار نظریں پلیٹ میں گاڑھے خود نوالہ لیتے اسے پوائنٹ پر لاتے بولا تھا

"ابھی نہیں میں نے آنا..." پلیٹ شہریار کے ہاتھ سے لے کر اپنے ہتھیلی پر رکھتے مشل نے بھی نظریں پلیٹ میں فکس کر لی تھیں

"وہی تو پوچھ رہا ہوں...کیوں نہیں آنا...؟؟ ابھی بھی دو میلز ہو سکتے ہیں ہمارے ساتھ...پھر یونیورسٹی جاؤ گی تو میں آجایا کروں گا لنچ کے لیے نہ..." شہریار چاول کھاتے ہوئے ایک نظر اسے دیکھا تھا...مشل نظریں

جھکائے بغیر کوئی جواب دئیے خاموشی سی پلیٹ میں چمچ گھمائے جا رہی تھی...کتاب گود سے نکال کر ایک طرف رکھ دی تھی

"Let me in on the secret یار

کچھ تو بولو..." شہریار اسکے فرش پر موجود پاؤں کو اپنے پاؤں سے چھیڑتے ہوئے بولا تو گدگدانے سے مشل کے سنجیدہ تاثرات یک دم

بدلے تھے

"یار آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ایسے تھوڑی پوچھتے ہیں۔۔۔یہ کوئی مذاق والی بات نہیں ہے۔۔۔" مشل نے مسکراہٹ غائب کرتے واپس اپنے تاثرات درست کیے تھے

"اچھا سوری، ٹاپک پر ہی رہتے ہیں۔۔۔بتاؤ کیا ہوا

ہے..." شہریار پلیٹ اسکے ہاتھ سے لے کر ٹیبل پر رکھتے سنجیدگی سے اسکی جانب متوجہ ہوا تھا

"کیا بتاؤں...؟ اچھا نہیں لگتا بار بار وہی باتین ڈسکس کرنا...مجھے بس اکیلے رہنا ہے..."

"نہیں رہنا نہ اکیلے کسی نے بھی...بات بتاؤ

مجھے۔۔۔کیوں نہیں آنا نیچے۔۔۔؟"

"میں آتی تھی نیچے ناشتے کے لیے۔۔۔بناتی بھی تھی۔۔۔لیکن تائی امی کچھ نہ کچھ۔۔۔وہ ضرور کچھ ایسا کہہ دیتی تھیں جس سے میں گھنٹوں آکورڈ رہتی ہوں پھر۔۔۔نہیں خیال کرتیں کہ سامنے رخشندہ بی ہیں یا کوئی بھی اور ہے۔۔۔میں نے اسی لیے آنا چھوڑ دیا تھا۔۔۔اور اب ڈنر کے لیے بھی نہیں آیا کرنا۔۔۔نہ میں جاؤں گی نہ۔۔۔نہ کوئی مسئلہ ہو گا۔۔۔مجھے آپ اوپر سیٹ

اپ کر دیں کچن کا..." مشل نے نظریں جھکائے ہی ساری بات مکمل کر دی تھی

"ہولڈ آن ہولڈ آن بے بی...کر لیتے ہیں اوپر بھی کر لیتے ہیں سیٹ اپ ، پر نیچے آنا تو نہ چھوڑو نہ یار...میں اداس ہو جاؤں گا ایسے..." شہریار نے مسکرا کر پیار سے کہتے اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے سے لگائے تو مشل نے دونوں ہاتھ واپس کھینچ کر سینے پر باندھ لیے تھے

"خود تو آپ گھر ہوتے نہیں ہیں اور۔۔۔کوئی جو مرضی کہتا رہتا ہے مجھے۔۔۔آپ مجھے کہتے رہتے ہیں کہ اپنا دل صاف رکھوں۔۔۔لیکن دوسروں کے دل تو ابھی تک صاف نہیں ہوئے میرے لیے۔۔۔"

"یار مجھے تو لگ رہا تھا کہ سب سیٹ ہے اب

مشل...اچانک پھر سے کیسے ناراضگی ہو گئی ہے...؟"

"سب سیٹ تب تک رہتا ہے جب تک میں کچھ بولوں نہ...چپ کر کے سن لوں...اگنور کر دوں...تو کوئی ایشو نہیں ہوتا....لیکن کب تک ایسے چلے گا...؟

There are certain boundaries one should never cross

چاہے کوئی بھی ریلیشن ہو۔۔۔میں کئی باتیں آپکو بتاتی ہی نہیں ہوں شہریار۔۔۔لیکن میں اب تنگ ہونے لگی ہوں۔۔۔" مشل شہریار کے چہرے کی طرف دیکھتے پراعتماد لہجے میں بات کر رہی تھی ، شہریار ذرا سا سر جھکائے اسے سن رہا تھا

"تائی امی کو نہیں اچھا لگتا میرا نیچے آنا۔۔۔"

"کبھی ڈائریکٹ تو کبھی ان ڈائریکٹ وہ مجھے کچھ نہ کچھ سناتی رہتی ہیں..."

"بہت بار کوشش کی ہے میں نے ان سے...ان سے اپنی ماما جیسے پیار کرنے کی...پر وہ نہیں رسپانس دیتیں...انکا نہیں دل صاف مجھ سے..."

"جب انکا موڈ اچھا ہوتا ہے تو اچھے سے بات کر لیتی ہیں...نہیں ہوتا تو سٹریٹ اپ کوئی نہ

کوئی ایسے بات کہہ دیتی ہیں جو مجھ سے برداشت نہ ہو...میں بہت بار اگنور کرتی ہوں...پر کبھی نہیں بھی ہو پاتا مجھ سے...میں بہت ہرٹ ہوئی ہوں آج..."

"کیا کہا ہے انہوں نے...؟" شہریار نے گہرا سانس بھر کر سر اٹھاتے ، بازو اسکے کندھے کے پاس صوفے پر پھیلا لیا تھا

"میں نہیں بتاؤں گی---بس---

I need to distant myself....

مجھے یہی بہتر لگ رہا ہے---" مشل پاؤں اوپر کر کے گھٹنے سینے سے لگا کر سمٹ کر بیٹھ گئی تھی

"ویسے بہت بدلاؤ آگیا ہے تم میں۔۔۔نہ تم رو رہی ہو۔۔۔نہ لڑ رہی ہو۔۔۔اتنے اچھے سے بات ڈسکس کر رہی ہو۔۔۔" شہریار نے دور سے ہی اسکے کان کو چھیڑا تو مشل آئی رول کرتے اسے دیکھی تھی

"Relevance,please...."

اپنا کان اسکے ہاتھ سے پیچھے کرتے بولی تو شہریار نے دونوں ہاتھ ہوا میں سر کو خم کیا

تھا

"Yes ma'am..."

"اچھا اپنا موڈ ٹھیک کرو...میں ماما سے بات کر لیتا ہوں...صرف تھوڑا سا ہنٹ دو مجھے،کہہ کیا رہی تھیں...سارٹ ہو جائے گا سب،ڈسٹنس بنانے کی بجائے ہم معاملہ حل کر لیتے ہیں...." شہریار اپنی جگہ سے تھوڑا سا اٹھ کر اسکے قریب ہو

کر بیٹھا تو مشل نے گھٹنے نیچے کرتے اپنا سر اسکے کندھے پر رکھ دیا تھا

"کبھی وہ شازمہ سے کہہ رہی ہوتی ہیں کہ میں اسے خراب کر رہی ہوں...کبھی کہتی ہیں کہ میں نے آپکو اپنے پیچھے لگایا ہوا ہے...کبھی..." کہتے کہتے مشل نے بات نامکمل ہی چھوڑ دی تھی

"مطلب ان کے دونوں بچوں کو بگاڑ دیا ہے تم نے یہ کہتی ہیں وہ۔۔؟ ویسے صحیح کہتی ہیں۔۔۔" شہریار شرارت سے بولا تو مشل سر اٹھا کر اسے غصے سے گھورنے لگی تھی

"آپکو۔و۔و کوئی بگاڑ سکتا ہے۔۔۔؟ آپ تو پہلے سے ہی اچھے خاصے بگڑے ہوئے تھے،بتاؤں

انہیں۔۔۔؟؟؟ لڑنے کا موڈ نہیں ہے میرا۔۔۔آرام سے
بات کر رہی ہوں تو آرام سے ہی بات کریں۔۔۔"
مشل اسے انگلی کے اشارے سے وارن کرتے بولی
تو شہریار نے ہنستے ہوئے اسے انگلی پکڑ کر
نیچے کرتے پورا ہاتھ تھام لیا تھا

"اچھا سنو۔۔ماما شازمہ کے لیے پریشان ہیں
شاید۔۔نکاح ہے نا اسکا۔۔تو تھوڑا سٹریس میں
ہوں گی۔۔اور۔۔شازمہ کیا۔۔میں خود تمھارے
ساتھ رہ کر بدل گیا ہوں۔۔۔

your energy is amazing...

...تم ماما کے ساتھ تھوڑا زیادہ وقت گزارو گی

تو شاید وہ بھی بدل جائیں...تمھارے پاس

جادو ہے کوئی قسم سے...تم شازمہ کے ساتھ

ہوتی ہو تو وہ خوش نظر آتی ہے...میرے ساتھ

ہوتی ہو تو میں خوش رہتا ہوں...

You have that thing in you...

میں نہیں چاہتا کہ ان سے...فاصلہ بناؤ

تم...میں انہیں سمجھاؤں گا...ٹھیک ہے نا...؟

بڑے بس تھوڑا رجڈ ہو گئے ہوتے ہیں یار...ذرا

مشکل سے سمجھتے ہیں بات کو...کخھ باتیں

انہوں نے اپنے زمانے کے حساب سے نارملائیز کی ہوتی ہیں۔۔وقت لگتا ہے انہیں اسکے برعکس سمجھانے میں۔۔۔ہمیں انہیں اکیلا چھوڑنے کی بجائے تھوڑی سی ہمت کر کے بہتر کمیونیکیٹ کرنی کی کوشش کرنی چاہئیے۔۔۔سب سے پہلے میں خود کروں گا۔۔یہ نہ سوچنا کہ صرف تمھیں کہہ رہا ہوں۔۔۔اور۔۔۔ماما پہلے اتنی

bitter

تھیں نہیں جتنی اب ہو گئی ہیں یار۔۔۔" شہریار اسکے دونوں ہاتھ جکڑے بہت پیار سے ریکوئسٹنگ انداز میں بات کر رہا تھا

"اب نہیں ہوئیں،پہلے بھی

تھیں وہ bitter میرے لیے---

She used to charcahter

assasinate me...

ماما کو بھی---بلکہ ماما کو تو چھوڑیں وہ تو

میرے بابا کو بھی---انکو بھی کریکٹرلیس کہتی

تھیں---اتنی---تکلیف ہوتی تھی مجھے---یہ سب

تو نارمل نہیں ہے شہریار۔۔؟ انسان کو لازمی

"پتہ ہوتا ہے کہ وہ ہرٹ کر رہا ہے دوسرے کو۔۔۔

باپ کے ذکر پر مشل کی آنکھیں بھرائی تو

شہریار نے سر جھکا کر اسے باقاعدہ اپنے سینے

سے لگا لیا تھا

"آئی ایم سوری۔۔۔آئی ایم سو سوری یار۔۔۔"

شہریار نے اسکے گیلے بالوں پر ہاتھ پھیرتے

اسکی کمر کو ہلکا سا دباتے دلجوئی کرنے کی

کوشش کی تھی

"ایک بات بتائیں۔۔۔" مشل اپنا چہرہ صاف کرتے اسکے سینے سے الگ ہوئی تو شہریار نے ہاں کی صورت سر ہلایا تھا

"بابا۔۔۔جب یہاں سے گئے تھے۔۔۔تو۔۔۔بہت ہرٹ کر کے گئے تھے سب کو۔۔۔؟؟ سارے پیسے بھی لے گئے تھے۔۔۔؟؟ " پوچھتے ہوئے مشل کا لہجہ

کانپ سا گیا تھا،آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو گرنے لگے تھے

"ارے نہیں یار۔ر۔ر۔۔۔ایسا کچھ نہیں تھا، ایگزیجریشن کرتے ہیں سب خوامخواہ۔۔۔صرف اپنا حصہ لے کر گئے تھے وہ۔۔۔اور۔۔۔ظاہر ہے سب ہرٹ تو ہوئے ہوں گے۔۔۔خالہ کو طلاق دے دی تھی بابا سے لڑائی ہو گئی تھی۔۔۔دادا جان نے بھی کوئی لچک نہیں دکھائی تھی،دادو بھی۔۔)(گہرا سانس بھرا تھا)۔۔۔بس جب سب

غصے میں ہوں تو یہی سب ہوتا ہے،کوئی بھی ایک دوسرے کی سننے کو تیار نہیں تھا۔۔۔تم رو کیوں رہی ہو یاررر۔۔۔" شہریار نے اسکے گال سے گرتے آنسوؤں کو صاف کیا تھا

"میں نے بابا کو بہت سٹرگل کرتے دیکھا ہے۔۔۔بہت۔۔۔بہت کوشش کرتے تھے وہ بزنس سیٹ اپ کرنے کی۔۔۔پر نہیں ہو پاتا تھا۔۔۔وہ۔۔ڈپریسڈ رہتے تھے ہر وقت۔۔۔جابز بھی کیں۔۔۔بہت کچھ کیا بابا نے۔۔۔پاکستان آ کر بھی

بہت...چھوٹی چھوٹی جابز کیں...صحت بھی
اتنی جلد بگڑ گئی انکی...اتنی جلدی چلے گئے
وہ ہمیں چھوڑ کر....مجھ سے بلکل برداشت
نہیں ہوتا تھا جب...تائی امی کہتی تھیں کہ
پہلے اسکا باپ سب لے گیا تھا...اب یہ آگئی
ہے...آپ انکو بتاتے کیوں نہیں کہ آپ کو جانتی
بھی نہیں تھی میں..." مشل نے سر واپس اسکے
کندھے پر رکھ کر ہچکی بھری تو شہریار نے
اسکے بالوں پر ہاتھ رکھ کر دھیرے سے سہلایا
تھا

"انہیں اچھا نہیں لگتا جب آپ مجھ سے پیار سے بات کرتے ہیں۔۔۔انہیں کچھ اچھا نہیں لگتا۔۔۔انہیں لگتا ہے کہ میں نے آپ کو ٹریپ کیا ہے۔۔۔"

"ابھی یہ کہا تھا ماما نے۔۔۔؟" شہریار نے تحمل سے پوچھا تھا,چہرے پر سخت سے تاثرات آئے تھے

"نہیں-ں-ں---پہلے کا بتا رہی ہوں---ابھی ایسی
بات نہیں کرتیں کبھی لیکن انکی نظریں یہی
سب کہتی ہیں--- میں نے سوچا ہوا ہے---میں
خود اپنا بزنس کروں گی---اپنا گھر بناؤں
گی---تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں نے آپ
سے اس لیے شادی کی ہے---میں----" مشل
ہچکیاں بھرنے لگی تو شہریار نے کندھے سے ہلا
کر اسے مزید بولنے سے روکا تھا

"اچھا بس۔۔۔آؤ نیچے چلیں ماما پاس۔۔۔ابھی بات کر لیتے ہیں۔۔۔یہ سب ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔" شہریار یک دم غصے میں پھننکتا اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑا ہوا تو مشل نے ہاتھ کھینچ کر اسے واپس نیچے بٹھا دیا تھا

"ایسے نہیں۔۔۔ایسے وہ غصہ ہو جائیں گی اور۔۔۔"

"نہیں ہوں گی غصہ...ہم انہیں بتانا ہے کہ تم ہرٹ ہو رہی ہو انکی بات سے...میں ہرٹ ہو رہا ہوں..."

"نہیں میں نے نہیں بتانا۔ا۔ا۔ا...میں نے جواب دے دیا تھا خود ہی...اب پوائنٹ نہیں بنتا کہ آپکو بتا کر پھر سے بات شروع کروں...صرف دل ہلکا کر رہی تھی آپ سے بات کر کے...وہ بڑی ہیں...میں ایسے کنفرنٹ نہیں کر سکتی..."

"یار تم بتا بھی نہیں رہی مجھے کہ ہوا کیا ہے آج...؟ پریشان ہو رہا ہوں میں....ایگزیکٹ بات بتاؤ مجھے...." شہریار کے چہرے پر غصے کی رمق بڑھ گئی تھی

"وہ...بچوں کا پوچھتی ہیں تو...تو...تھوڑا روڈ ہو جاتی ہیں...م...میں...میں بھی روڈ ہو گئی تھی ان سے آج...میں...میں صبح چلی جاؤں گی نیچے...آپ ابھی بات نہ بڑھائیں...." مشل نے

اسکا بازو زور سے جکڑا ہوا تھا،نیچے جا کر
ساس سے سب باتیں ڈسکس کرنے کا سوچ کر
عجیب سے احساس نے آ گھیرا تھا

"مشل میری بات سنو۔۔۔میں کوئی لڑائی کرنے
نہیں جا رہا۔۔۔ابھی چلتے ہیں۔۔بات کرتے
ہیں۔۔دلوں میں بات رکھنے سے بہتر ہے کہ
ڈسکس کر کے چیزوں کو ریزولو کیا
جائے۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ تم دل میں یہ باتیں
رکھ کر روؤ یا یہ سب سوچ کر دل برا ہوتا رہے

تمھارا۔۔۔آؤ شاباش۔۔۔ان سے بھی پوچھ لیں گے نہ۔۔۔ہو سکتا ہے وہ بھی ہماری کسی بات سے ہرٹ ہو رہی ہوں۔۔۔" شہریار نے اسے نیچے آنے کا اشارہ کیا تو مشل نے شدت سے نفی میں سر ہلا یا تھا "نہیں۔ں۔ں۔۔۔پلیز۔ز۔ز۔۔۔"

"گھبرا کیوں رہی ہو یارررررر۔۔۔"

"شہریار نہیں لگتا اچھا۔۔۔وہ کیا سوچیں گی کہ

میں شکایت کرتی ہوں آپ سے---" مشل

جھجھکتے ہوئے بولی تھی

"تو مجھے ہی کرنی ہے نا--میں نے ہی تمھارا

خیال رکھنے کی ذمہ داری لی ہے--اور پتہ ہے

ماما کو--کہ بہت دل سے لی ہوئی ہے میں نے یہ

ذمہ داری--ایسے روز روز کی یہ بخث اچھی

بات نہیں ہے--آجاؤ---" نرمی سے کہتے ہوئے

شہریار پھر سے اٹھ کھڑا ہوا تو مشل نے پھر

سے اسکا بازو کھینچ لیا تھا

"اچھا بیٹھیں تو سہی...ایک منٹ بس..." اسے واپس صوفے پر بٹھاتے مشل نے اسکا بازو اچھا خاصا جکڑ لیا تھا

"میں نے نہیں جانا ابھی نیچے...صبح چلیں گے نا..." مشل اس سے بلکل چپک گئی تھی،صرف اس سے بات کر لینے سے غم و غصہ بلکل جیسے بہہ گیا تھا

"پرامس صبح آؤ گی ناشتے پر۔۔۔؟ میرے ساتھ۔۔۔؟" شہریار نے اسکی تھائی پر ہاتھ سے دباؤ بڑھایا تو مشل نے سر ہاں میں ہلاتے بازو اسکی کمر میں حائل کر لیا تھا

"خود تو نہیں کوئی ایسی بات کر دی جو اب جانے سے گھبرا رہی ہو۔۔۔؟" کچھ خیال آنے پر

شہریار سر جھکا کر اسکے چہرے کے قریب
کرتے بولا تو مشل نے چہرہ اسکے بازو سے ہٹا کر
آہستگی سے کمر کی جانب کرتے کرتے بلکل ہی
اس سے چھپا لیا تھا

"تھوڑی سی۔۔۔" دبی دبی سی آواز آئی تھی

"کیا کہا تم نے۔۔۔؟ منہ ادھر کرو نا ذرا۔۔۔" شہریار

تیکھے سے لہجے میں بولا تو مشل نے چہرہ مزید اسکے کمر اور صوفے کے درمیان گھسا لیا تھا

"اچھا بتاؤ تو،نہیں کہتا کچھ..." شہریار اسے اپنے پیچھے چھپتے دیکھ کر زیرلب مسکرایا تھا

"وہ کہہ رہی تھیں کہ...ڈیلے کرنے سے لڑکیوں

میں کامپلیکیشنز ہو سکتی ہیں۔۔۔تو میں نے کہہ
دیا کہ لڑکے میں بھی ہو سکتی ہیں۔۔۔بس ایسا
ہی کچھ کہا تھا۔۔۔وہ۔۔۔ایسا ہی کچھ نہ کچھ
کہتی رہتی ہیں۔ں۔ں۔۔۔پر اب انہیں غصہ ہے کہ
شاید میں نے آپکو۔۔۔" مشل چہرہ چھپائے ہوئے
نامکمل سا بولی تو شہریار نے سر کو نفی میں ہ
لاتے پیچھے کو دباؤ ڈالتے اسکا چہرہ صوفے
میں مکمل ہی دھنسا دیا تھا

"اوئے۔ئے۔۔۔مارنا ہے مجھے۔ے۔ے۔۔۔" مشل نے

کھانستے ہوئے فوراً چہرہ باہر نکالا تھا

"سیدھی طرح صبح چلنا ہے میرے ساتھ نیچے اور ختم کرنے ہیں سارے لڑائی جھگڑے۔۔۔سمجھ آئی۔۔۔؟؟ " شہریار نے بازو اسکی گردن میں حائل کرتے اسے اپنی گود میں گرایا تو مشل پوری طرح اسکے قابو میں آئے سر تیزی سے ہاں میں ہلانے لگی تھی

"شاور کیوں لیا تھا میرے آنے سے پہلے....؟؟"

اسکے چہرے پر جھکے جھکے شہریار نے اسکے گ
ال کو ہونٹوں سے دبایا تو مشل شرمایا سا
ہنستے پھر سے چہرہ اس کے سینے میں چھپانے
لگی تھی

"آپکو فریش ویلکم دینے کے لیے..."

"تو دو پھر..." شہریار نے اسکی تھائیز کو گدگدایا تو مشل اسکی گود میں کروٹ لے کر پوری اس میں گم ہونے لگی تھی...کمرے کی فضا بدلتے زیادہ وقت نہیں لگا تھا

"بابا گرین ٹی بنا دوں۔۔۔؟" شازمہ کمال شاہ کو انکے کمرے تک چھوڑنے کے بعد لاؤنج میں عالم شاہ ، سمینہ بیگم کے پاس آ کر بیٹھی ہی تھی کہ پی ٹی سی ایل کی تیز بیل پر سب ایک دم چونکے تھے

"اس وقت۔۔۔اللہ خیر کرے۔۔۔میں دیکھتا ہوں۔۔۔" عالم شاہ نے دوسری سے تیسری بیل پر رسیور اٹھایا تھا

"ہیلو---؟"

"ہیلو---کون---؟"

"کوئی بولدا نئی پیا (کوئی بول نہیں رہا)"

"ہیلو-و-و-و-----؟ دوسری جناب سے کال منقطع ہونے پر عالم شاہ نے رسیور واپس رکھ دیا تھا

"ایسے ہی غلطی سی مل گیا ہے لگتا کسی سے..." عالم شاہ بولے تو شازمہ نے بے چین نظروں سے سیڑھیوں کی جانب دیکھا تھا...سب سے باتیں کرتے کرتے آج کافی دیر ہو گئی تھی...دھیان سارا اپنے کمرے میں موجود فون پر تھا

"دل ایک دم ڈر جاتا ہے میرا...سامعہ بیچاری کیسے اکیلی رہ رہی ہو گی...میں تو..." سمینہ بیگم بجھے سے لہجے میں بولتے بولتے شوہر کی ایک سخت نظر پر بات ادھوری چھوڑتے خاموش ہو گئی تھی

"قہوہ اگر بناؤ گی تو کمرے میں دے جانا..."

عالم شاہ شازمہ سے مخاطب ہو کر کمرے کی طرف بڑھے تو سمینہ بیگم بھی فوراً انکے ساتھ

ہی اٹھ گئی تھیں

"لا رہی ہو بابا۔۔۔بس دو منٹ۔۔۔" تیز قدموں سے کچن کی طرف جاتے شازمہ پین میں پانی گرم ہونے رکھ کر ٹی بیگز نکالنے لگی تھی کہ پھر سے لینڈ لائین بج اٹھا تھا۔۔۔الٹے قدموں باہر بھاگ کر شازمہ نے پہلی بیل کے دوران ہی رسیور اٹھا لیا تھا،سی ایل آئی پر آفتاب کا نمبر دیکھ کر دل کی دھڑکن آسمانوں پر پہنچ گئی تھی

"آپ یہاں کال کیوں کر رہے ہیں-ں-ں-ں---"

رسیور کان سے لگاتے ہی شازمہ تیز تیز سانس لیتے گھٹی ہوئی آواز میں بولی تھی،نظریں بلکل سامنے ماں باپ کے کمرے کی جانب تھیں

"تو آپ اپنا فون پاس کیوں نہیں رکھتیں۔ں۔ں
۔۔۔؟" آفتاب کا لہجہ بے حد پرسکون تھا

"میں کمرے میں جاؤں گی تو بات کروں گی
نہ۔۔۔یہ کیا بات ہوئی۔۔۔؟ آپکو پتہ تو ہے اس
وقت فون نہیں پکڑتی میں۔۔۔اور۔۔۔نمبر کیسے آیا
آپکے پاس۔س۔س۔س۔۔۔" دل کی دھڑکن آپے سے
باہر ہوتی محسوس ہو رہی تھی،نظریں متواتر
سامنے ادھ کھلے دروازے پر مرکوز تھیں

"سالوں پہلے اسی نمبر پر آپکے بھائی سے رابطہ کیا کرتا تھا...."

"پھر بھی۔ی۔ی...آپ یہاں کال نہیں کر سکتے۔ے۔ے...بابا کو پتہ لگ گیا تو۔و۔و..." شازمہ کی سانس پھولتی جا رہی تھی

"تو اپنے فون سے بات کریں نہ،نہیں پتہ لگے گا کسی کو۔۔اتنی امپورٹنٹ ڈسکشن چل رہی تھی ہماری۔۔۔وہ کب کانٹینو کریں گے ہم۔۔۔؟ نیچے ہی رہنا ہے کیا آج۔۔۔؟ " آفتاب سنگل صوفے پر نیم دراز ، ٹانگ دوسرے گھٹنے پر کراس کرتے اسکی پھولتی سانسوں کے تسلسل سے مخظوظ ہوتے مسلسل مسکرا رہا تھا،وہ پہلی بار یوں اتنا تیز تیز بول رہی تھی

"جو بھی ہے۔۔۔یہاں کال نہیں کریں گے آپ
اب۔۔پتہ ہے نا بابا نے پک کی تھی کال
پہلے۔۔۔آپکو ڈر نہیں لگتا۔ا۔ا۔ا۔۔" شازمہ تیز مگر
گھبرائے دبے دبے سے لہجے میں بولی تھی

"نہیں۔۔۔اور اگلے دو منٹ میں آپ نے کال بیک
نہیں کی تو میں پھر سے کال کروں گا
یہیں۔۔بلکہ گاڑی پکڑ کر ادھر ہی آجاؤں گا۔۔۔"

"آپکو سمجھ نہیں آرہا۔ا۔ا۔ا میں کیا کہہ رہی ہوں۔۔۔۔؟ بلکل کال نہیں کرنی اب۔۔۔"

"آپکو بھی تو سمجھ نہیں آرہا۔۔۔ڈیڑھ منٹ ہے آپکے پاس۔۔۔کال می بیک۔۔۔" آرڈر کرتے آفتاب نے کال منقطع کی تو شازمہ رسیور کو گھور کر تیزی سے کچن کی جانب بھاگی تھی۔۔۔جلدی جلدی گرین ٹی بنا کر کمرے میں پہنچاتے

سیڑھیوں پر بھاگ کر چڑھتے کچھ خیال آنے پر

مڑ کر واپس اترتے لینڈ لائین کی تار نکال دی

تھی...پھر سے سیڑھیوں کا سفر طے کرتے

چہرے پر ڈھیروں مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی

"Kahan gayeb hain....?" 12:15

"Do dafa dinner kr chuka

hun....ap abhi tk free nai

huin...." 12:25

"Phone to nahi gum

gya phr sy....?" 12:26

"Main landline py call krne

laga hun...." 12:27

"Hello....?" 12:28

"Ap avoid to nai kr rahin mjhsy bat krny ko....?" 12:35

"That's not fair...." 12:36

"Landline disconnect kr dia ha....?" 12:40

"Ok,main ghar arha hun apk...." 12:40

فون پر آفتاب کے ڈھیروں میسجز دیکھ کر
چہرے پر پھیلی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی
تھی...سکرین پر اسکا نام جگمگانے لگا تو شازمہ
دوپٹہ سر سے اتار کر بال انگلیوں سے فریش کر
کے سائیڈ مانگ نکال کر مرر میں اپنے چہرے کو
دیکھتے دوپٹہ پھر سے اوڑھنے لگی تھی...فون
پر مسلسل بجتی بیل خوشنما سا احساس دلا
رہی تھی

"جی۔ی۔۔۔؟" کال پک کرتے شازمہ کِھلے ہوئے لہجے میں بولی تھی

"دو گھنٹے بعد کیا جی۔ی۔۔۔؟؟؟ میں آرہا ہوں آپکی طرف،ابھی ہی ملیں مجھے۔۔۔یہ کوئی طریقہ نہیں۔۔۔کب سے فون ہاتھ میں پکڑ کر بیٹھا ہوا ہوں۔۔۔" آفتاب قدرے سخت لہجے میں

بولا تو شازمہ کی کھلکھلاتی ہنسی سے دوسری جانب پڑے ماتھے پر ڈھیروں بل غائب ہونے لگے تھے

"آپ دوپہر دو بجے سے گھما رہی ہیں مجھے۔۔۔وڈیو کال پر آئیں نہ ذرا۔۔۔" آفتاب نے کال کو کیمرہ پر سوئچ کیا تو شازمہ پر پہلی نظر پڑتے ہی وہ جیسے یک دم بولنا بھول گیا تھا۔۔اسکے چہرے پر موجود رونق۔۔۔ہلکی سی کھنچی ہوئی مگر مسکراتی آنکھیں۔۔۔دوپٹے سے

نکل کر چہرے پر ایک جانب سے گرتے ڈارک براؤن بال۔۔۔آفتاب صوفے پر مزید ٹانگیں پھیلاتے فون کا اینگل اپنے سامنے درست کرتے بغیر کچھ بولے اسے بغور دیکھنے لگا تھا

"ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔؟" شازمہ اسے خاموشی سے اپنی طرف دیکھتا پا کر جھجھکتے ہوئے بولی تھی،اپنے ماتھے سے آگے بال خود کو ہی اوور لگنے لگے تو فوراً سے

دوپٹہ پورا سر پر کر لیا تھا،اسکی نظروں کی تپش نے پل میں دھڑکنیں منتشر کی تھیں

"اپنے سوال کا جواب ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔"

"کونسا۔۔۔؟"

"کہ آپ مجھ سے ملنے آئیں گی۔۔۔؟" آفتاب نے اسکا ایک ایک کنفیوز ایکٹ نوٹ کرتے بات کا تسلسل بلکل وہیں سے جوڑا تھا جہاں سے وہ ٹوٹا تھا

"مم۔۔۔میں کوشش کروں گی۔۔۔" شازمہ اسکے چہرے پر ٹھہری سنجیدگی کو دیکھ کر کہہ بیٹھی تھی

"ایک ریکوئسٹ ہے---"

"کیا---؟"

"وہ کوشش آج جیسی نہیں ہونی چاہئیے---"

اسے مسلسل اپنے دوپٹے سے الجھتے دیکھ کر آفتاب نظریں سکرین سے ہٹا کر گہرا سا مسکراتے پھر سے اسکی جانب دیکھا تھا

"میرے لیے مشکل ہوتا ہے گھر سے نکلنا...آپکو پتہ تو ہے..." شازمہ الجھی نظروں سے اسے دیکھی تھی

"مجھے کچھ نہیں پتہ...مجھے ملنا ہے آپ سے..." آفتاب صوفے سے ٹیک ہٹا کر سکرین کے پار بھی اسے اپنی نظروں سے ، لہجے سے گھبرانے پر مجبور کر رہا تھا

"اچھا..." شازمہ کی آواز بمشکل نکلی تھی

"ملنے کی صحیح والی کوشش کرنی ہے...بغیر کسی کی پرواہ کیے...صرف میرے لیے...بلکہ کوشش نہیں...آپ نے لازمی ملنا ہے...بہت سارا وقت میرے ساتھ گزارنا ہے..."

"جی..." شازمہ کا چہرہ تپ کر گلاب ہوئے جا رہا تھا

"ہاں جی...بلکہ ایسا کرتے ہیں میں خود بات کر لوں گا گھر والوں سے...کہ ہم کسی دن ڈنر پر مل لیں...ایک بار سب کو بتا کر مل لیں گے تو بعد میں ملنا آسان ہو جائے گا..."

"چہرہ کیوں چھپا رہی ہیں-ں-ں---؟"

"اوہ یار آپ نے گھبرانا نہیں ہے ملنے سے---یہ نہ ہو میں باقی سب کو منا لوں اور ادھر آپ ہی راضی نہ ہوں ملنے کے لیے---"

"پہلے بھی کہا تھا پھر سے کہہ رہا ہوں---جیسے ہماری پہلے ملاقات ہوئی تھی بلکل ویسے ہی ملنا ہے---آپ سے زیادہ میں خود کنفیوز ہو رہا

ہوتا ہوں جب آپ سامنے ہوتی ہیں۔۔ٹینشن نہیں لینی۔۔۔میکسیمم ایک دوسرے کو گلے لگ کر مبارک دے لیں گے۔۔۔اور کچھ نہیں۔۔۔" اسے آف ٹریک ہوتے دیکھ کر شازمہ سے کوئی جواب نہیں بن پا رہا تھا،آدھے چہرے پر ہاتھ رکھے وہ صرف اسے سنتی جا رہی تھی

"آپکو ڈریس پسند آیا تھا نہ اپنا۔۔؟؟؟ جب آپکو دیکھا تھا تب ہی سوچ لیا تھا کہ نکاح پر ہم وائٹ ہی پہنیں گے۔۔آپ لگتی ہی اتنی پیاری

ہیں وائٹ میں........" اسکی باتوں کو نہ تھمنے والا سلسلہ شروع کوا تو اپنے دل میں بھی ملنے کی چاہ سر اٹھانے لگی تھی...خاموشی سے چہرے کو اسکی باتوں پر جنبش دیتے وہ ان میں بلکل گم ہو گئی تھی

"ایک منٹ رکیں،آپکو دکھاتا ہوں میں نے کیا پہننا ہے...سمپل سا ہی ہے...وائٹ شلوار قمیض ہے...

مگر میں تو مرا جا رہا ہوں پہننے کو...آپکو الگ امیجن کرتا رہتا ہوں آپکے ڈریس میں..." ہنس کر کہتے ہوئے آفتاب کیمرہ خود پر رکھے صوفے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے اپنی الماری کی جانب بڑھ کر مدھم سی آواز میں گنگنانے لگا تھا

"کیسے مجھے تم مل گئی...

قسمت پر آئے نہ یقین...

اتر آئی جھیل میں...جیسے چاند اترتا ہے...

کبھی ہولے ہولے...دھیرے سے..." گنگناتے ہوئے

وہ ایک آدھی نظر اسکے مسکراتے شرماتے

چہرے کو بھی دیکھ رہا تھا

"گنگنی دھوپ کی طرح...

چھو کے مجھے گزری ہو یوں...

دیکھوں تمھیں یا میں سنوں...

تم ہو سکون..

کیوں پہلے نہ آئی تم۔م۔م۔م----" الماری سے ہینگ

ہوا سوٹ نکال کر بیڈ پر رکھتے آفتاب کیمرہ

فلپ کرتے پورے دل سے گنگنایا تو شازمہ پلا

سٹک کے بڑے سے بیگ میں موجود شلوار

قمیض کو سرسری سا دیکھتے اسکی آواز میں

لہجے کی گہرائی میں کھو سی گئی تھی---نا

چاہتے ہوئے بھی شازم سے شادی سے پہلے کے

، دن ذہن کے پردوں پر تازہ ہونے لگے تھے--- ہتک

تذلیل کا احساس یاد کرتے سر کو جھٹکتے

شازمہ نے اپنے گلے کو تر کرتے اپنا دھیان اسکے

لفظوں پر مرکوز کیا تھا...اسکے لہجے سے

چھلکتی عزت نے مان بڑھا دیا تھا

-----اگلی صبح-----

"اندر آؤ مشل۔ل۔ل---" شہریار کی بھاری سی پکار پر باہر کھڑی مشل فوراً ہی کمرے میں داخل ہو گئی تھی،ہاتھ میں موجود ٹرے میں چار چائے کے کپ تھے

"آ ہی رہی تھی...آجاؤ شازمہ..." شازمہ کے ساتھ اندر داخل ہوتے ٹرے ٹیبل پر رکھ کر سمینہ بیگم سے نظریں چراتے انہیں ہی چائے سرو کرنے لگی تھی...شہریار شازمہ دونوں ساس بہو کو ایک دوسرے سے کھنچا کھنچا دیکھ کر مسکرا رہے تھے

"شہریار بتا رہا ہے تمھیں میری کوئی بات بری لگی ہیں..." سمینہ بیگم بولیں تو مشل کے ہاتھ سے چائے کا کپ چھلکتے بچا تھا

"ج۔۔جی۔۔۔نہیں۔۔۔یہ کب کہا میں نے۔۔۔" مشل گھبرائی سی نظروں سے سمینہ بیگم کو ایک نظر دیکھ کر شہریار کو گھورنے لگی تھی،دل میں دوری ہونے کے باوجود بھی سمینہ بیگم سے ایسی سیچوئشن میں سامنہ کرنے کی ہمت نہیں ہو پا رہی تھی

"میں بھی اسے یہی کہہ رہی تھی کہ غلط فہمی ہوئی ہو گی کوئی...ویسے بھی چھوٹی چھوٹی باتوں کا کیا بتنگڑ بنانا..." سمینہ بیگم شہریار کے تمام اعتراضات پر تھوڑا خود بھی پریشان ہو گئی تھیں...شہریار نے بہت تحمل سے اپنی بات انکے گوش گزار کی تھی اور اسی تحمل سے انکی باتیں بھی سنی سمجھی تھیں

"جی۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔" مشل بھی کنفیوز سا ہو کر ساس کے پاس سے اٹھ کر شازمہ کے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی،غصے سے بھرپور اشارے سے شہریار کو خود چائے لینے کا کہا تو وہ ماں اور بیوی دونوں کو ہر بات سے مکڑتے دیکھ کر سر کو نفی میں جنبش دیتے خود ہی اپنا کپ پکڑ کر واپس بیٹھ گیا تھا

"اگر کچھ نہیں ہے تو ابھی میرے سامنے گلے ملیں دونوں۔۔بلکہ تینوں۔۔۔اٹھو تم بھی

شازمہ...مجھے کوئی بھی ایک دوسرے سے اکھڑا ہوا نظر نہ آئے..." شہریار سب سے ایک ساتھ مخاطب ہوا تو مشل اور شازمہ سمینہ بیگم کے پاس آ کر بیٹھ گئی تھیں

"میرے لیے تو یہ دونوں ایک جیسی ہیں---" سمینہ بیگم خوشگوار لہجے میں بولی تھیں

"یہ تو آپ صحیح کہہ رہی ہیں۔۔۔مجھے بھی آپ اپنی امی کم ساس زیادہ لگتی ہیں۔۔۔" شازمہ نے ہنستے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا تو مشل کا قہقہہ کمرے میں گونجا تھا

"جب ماں بنو گی نہ تم دونوں،تب پتہ لگے گا۔۔۔ابھی باتیں کرنی آتی ہیں۔۔۔" سمینہ بیگم شازمہ کی کمر پر تھپڑ مارتے خود بھی ہنس پڑی تھیں۔۔۔مشل کے سر پر ہاتھ پھیرتے اسے

بھی گلے سے لگایا تھا۔۔ان تینوں کو ایک دوسرے سے گھلتا ملتا دیکھ کر شہریار چائے کے کپ سمیت اٹھ کھڑا ہوا تھا،ماں سے سر پر ہاتھ رکھوا کر وہ کمرے سے نکل کر کمال شاہ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا

"بابا جان نکلیں پھر۔۔" کمال شاہ کے پاس بیٹھ کر باپ سے مخاطب ہوا تو عالم شاہ نے وال کلاک کی طرف کڑی سی نظر دوڑاتے اسے وقت پر آفس کے لیے تیار دیکھ کر سر کو مثبت میں

"آج پھر سارے معاملات طے کر کے آپکو بتاتے ہیں بابا جان۔۔۔اجازت دیں۔۔۔" عالم شاہ اٹھ کھڑے ہوئے تو شہریار بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ان سے پہلے کمرے سے باہر آگیا تھا۔۔۔اپنے دھیان میں راہداری سے گزرتے وہ لاؤنج کی طرف آنے لگا تو مشل اچانک سے سامنے آئی تھی اور آتے ہی اپنے پنجوں سے بل ہوتے اسکے چہرے کو لا ؤنج کے بیچ و بیچ شدت سے چوم لیا تھا

"اوئے۔۔۔پاگل ہو۔۔۔بابا آرہے ہیں پیچھے۔۔۔" شہریار اپنا گال صاف کرتے گھبرا کر پیچھے کو مڑ کر دیکھا تھا جہاں سے عالم شاہ اور کمال شاہ کے بات کرنے کی آواز آرہی تھی

"پر مجھے ابھی ہی ڈھیر سارا پیار آرہا ہے آپ پر۔ر۔ر۔۔۔" مشل نے اسے اپنا سرخ ہوتا گال صاف

کرتے دیکھ کر پنجوں کے بل مزید اوپر ہوتے وہی گال زوروں سے کھینچا تھا

"تمھارے پیار کی تو۔۔۔چلو اوپر۔۔آفس سے آ کر دیکھتا ہوں تمھیں۔۔" ایک بار پھر سے مڑ کر کمال شاہ کے کمرے کی طرف دیکھتے شہریار نے اسے سیڑھیوں کی جانب کھینچا تھا ،مشل اسکے کم فورس لگانے پر اس سے کہیں زیادہ آسانی سے اسکے ساتھ کھنچی چلی جا رہی تھی

"ایک تو مکڑ گئی سب باتوں سے ماما کے سامنے اوپر سے اب پیار آرہا ہے---ہیں-ں---" شہریار آدھی سیڑھیوں میں لا کر اسکا ہاتھ چھوڑ کر چہرے پر جھک کر غرا کر واپس سیڑھیاں اترنے لگا تو مشل نے دبا دبا سا ہنستے اسے بازو سے کھینچ کر روک لیا تھا

"صرف پیار نہیں آرہا...بہت سیکسی بھی لگ رہے ہیں آپ۔پ۔پ..." مشل نے اس سے دو سٹیپ اوپر کھڑے اپنی بازوؤں میں اسکی گردن دبوچ کر سختی سے اسکے ہونٹوں کو چوما تو شہریار سرخ ہوتے چہرے سے ایک نظر نیچے سیڑھیوں کی جانب بمشکل دیکھا تھا،مشل کا یوں چپکنا...پیار کرنا چہرے پر سرخیاں گھلنے کی صورت میں واضح ہونے لگا تھا

"ڈرامے نہیں کرو مشل...ہٹو پیچھے،شرٹ نہیں خراب کرو میری..." شہریار مصنوعی سا چڑتے ہوئے بولا تو مشل نے اسے مزید مضبوطی سے جکڑ کر اسکی شرٹ پر سلوٹیں بڑھا دی تھیں

"کوئی نہیں جانے دینا۔ا۔ا۔ا..."

"یار پاگل ہو تم مشل..." شہریار نے اسکے بازو اپنی گردن سے نکالنے کی کوشش کی تو مشل نے اسکی حالت سے مخظوظ ہوتے اسکی گردن

مزید مضبوط سے جکڑ کر چہرے کے ہر نقش کو باقاعدہ چومنا شروع کر دیا تھا "ہاں پاگل ہوں---آپکے لیے---"

"شہریار-ر-ر---" باپ کی آواز پر بدک کر شہریار نے زبردستی اس سے اپنا چہرہ چھڑوایا تھا، اسکے چھڑواتے چھڑواتے مشل نے اسکے سیٹ ہوئے بالوں میں انگلیاں پھیرتے بال بھی بگاڑ دئیے تھے

"آرہا ہوں بابا۔ا۔ا۔ا۔۔۔" کہہ کر شہریار اسے گھورتے ہوئے سیڑھیاں اوپر کو پھلانگ کر کمرے کی طرف بھاگا تھا۔۔مشل اسے یوں عجلت میں بھاگتے دیکھ کر کھلکھلا کر ہنستے اسکے پیچھے کمرے تک آئی تھی

"یار مشل تم بہت گندی بچی ہو...ٹائم پر پہنچ کر دو نمبر بنانے ہی لگا تھا آج بابا کی نظروں میں ، وہ چانس بھی خراب کر دیا تم نے..." مرر میں کھڑے ہو کر بال سیٹ کرتے شہریار پھر سے باہر کو تیز قدموں سے بھاگا تھا

"ایک کس کر کے جائیں..."

"کوئی نہیں کرنی..."

"بس ایک۔ک۔۔۔"

"میرے پاس نہیں آنا۔۔۔میرے پاس نہیں۔۔۔" مشل کو شریر سا ہنستے ہوئے اپنے پیچھے آتا دیکھ کر شہریار خود بھی ہنستے ہوئے مزید لمبے ڈگ بھرتے دو سے تین سیڑھیاں ایک ساتھ پھلانگتے اسکی پہنچ سے دور نکل گیا تھا

"کتھے رہ گیا سی...؟(کدھر رہ گئے تھے)" عالم شاہ دھوپ میں کھڑے رسٹ واچ پر وقت دیکھ کر غصے سے بولے تو شہریار بے دھیانی میں اپنا چہرہ صاف کرتے خود بھی فون پر وقت دیکھنے لگا تھا

"وہ بس بابا...فون رہ گیا تھا...آپ بیٹھیں..." باپ کے لیے پیسنجر سیٹ کا دروازہ کھول کر شہریار نے خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی...اپنے ہونٹوں کا کنارہ ناخن سے کھجاتے نظروں میں مشل کے بولڈ ایکٹس تو چہرے پر

مسکراہٹ ابھری تھی

"زندگی میں کچھ حاصل کرنے کے لیے سب سے پہلے وقت کا پابند ہونا پڑتا ہے۔۔۔لیکن تمھیں یہ بات کون سمجھائے۔۔" مسکراہٹ اگلے ہی پل عالم شاہ کے ڈانٹنے پر فوراً غائب ہو گئی تھی۔۔۔نچلا لب دانتوں تلے کچلتے ، سٹئیرنگ کو تیزی سے گھماتے شہریار نے سارا راستہ باپ کی ڈانٹ پر سر خم کیے رکھا تھا

......کچھ دن بعد....

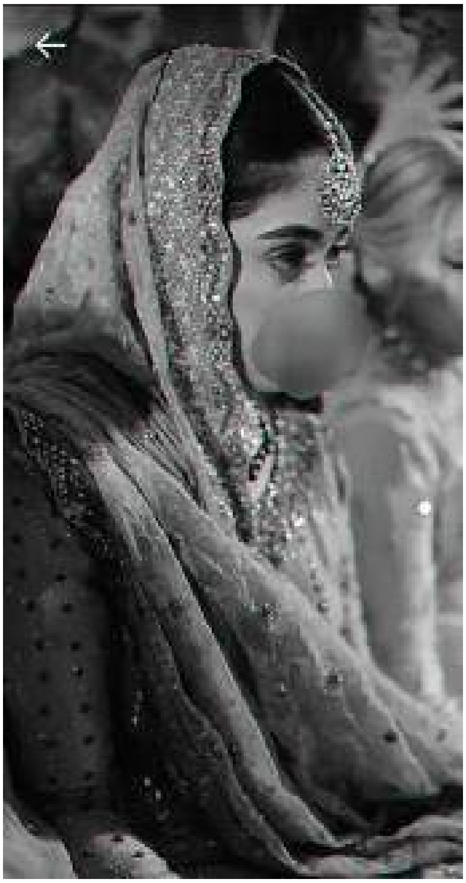

"قبول ہے...." تیسری بار بھی

لڑکھڑاتی آواز میں کہتے شازمہ کی آنکھوں سے

آنسوؤں کی جھڑیاں رواں ہوئی تھیں

"یاررر۔۔آنسو تو قابو میں رکھو۔۔۔فوٹو شوٹ ہونا ہے ابھی۔۔۔اگر دادا جان نے ہونے دیا تو۔۔۔"

مبارک باد کی آوازوں کے درمیان مشل نے اسکی کمر پیار سے تھپتھپاتے ہوئے کہا تو دادا جان کے ذکر پر شازمہ نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی تھی

"ایزی ایزی...رونا نہیں ہے..." شہریار نے عالم شاہ کے ہمراہ مولوی صاحب کے کمرے سے نکلتے ہی کھڑے کھڑے شازمہ کو کندھوں سے تھام کر خود سے لگایا تو شازمہ...سمینہ بیگم کی آنکھیں بھی آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں...بیٹی کا سر چومتے وہ مسلسل دل میں اسے دعائیں دے رہی تھیں....سب کے ہی دلوں کی حالت ایک جیسی تھی

"کوئی پکچر بنائی اُنکی۔۔۔؟" شہریار اور سمینہ بیگم مہمانوں کو دیکھنے کمرے سے نکلے تو شازمہ ٹیشو سے آنکھیں صاف کرتے اسکی طرف متوجہ ہوئی تھی

"اُنکی۔ی۔ی۔ی۔۔۔۔اچھا جی۔۔۔؟؟؟؟ بیٹے بڑا سخت ماحول ہے آپکے گھر کا۔۔۔پتہ نہیں آپکو۔۔۔؟؟" مشل اپنے فون سے پکچرز نکالتے ٹیزنگ سے انداز میں ہنسنے لگی تھی

"کیوں۔۔؟ کیا ہوا ہے۔ے۔ے۔۔؟ میرا فون پکڑاؤ۔۔"

شازمہ نے ہاتھ بڑھا کر دور پڑے اپنے پاؤچ کی طرف اشارہ کیا تو مشل نے اٹھ کر اسے پاؤچ پکڑا دیا تھا

"تمھارے ہیرو کی ساری ہیرونیس دادا جان نے دو منٹ میں نکال دی۔۔۔بھائی صاحب

فوٹوگرافر ساتھ لائے تھے اور تو اور اکٹھے نکاح
اور ملاقات کی اجازت مانگ رہے تھے تایا ابو
سے...ہاہاہا...دادا ابو نے ایک نہیں سنی
اسکی...سیدھا انکار کر دیا کہ نہ تو رخصتی تک
کوئی ملاقات ہو گی نہ ہی کوئی ایسا فوٹو
شوٹ...نہ ہی آمنے سامنے بٹھا کر نکاح ہو گا..."
مشل تفصیل سے بتانے لگی تو شازمہ ماتھے پر
ہاتھ رکھے پریشان نظروں سے اسے دیکھنے لگی
تھی

"یاررر فوٹوشوٹ تو کروا دو...کوئی پکچر تو ہو میرے پاس آج کی...یہ کیا بات ہوئی...." شازمہ اسکا بازو پکڑ کر ملتجی لہجے میں بولی تو مشل نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا "بہت مشکل ہے بھئی...باہر بڑا سخت پہرہ ہے...دادا جان تو نکاح کے بعد اور سخت ہو جاتے ہیں..."

"یہ دیکھو ،اپنا کنفیوز سا ہینڈسم دلہا..." مشل نے فون اسکے سامنے کیا تو شازمہ ساری باتیں

بھول کر اس سے فون پکڑ کر مسکراتے

ہوئے سکرین پر موجود آفتاب کی

پکچر دیکھنے لگی تھی

سفید شلوار قمیض پر ذرا سے گہرا ہم رنگ

ویسٹ کوٹ پہنے وہ ہنستا ہوا انتہائی شاندار

لگ رہا تھا۔۔۔اسے چہرے پر خوشی تصویر میں

بھی واقح دکھائی دے رہی تھی

"یہ دیکھو کیسے ہوا سوکھی ہوئی ہے تمھارے بندے کی دادا جان کے سامنے..." اگلی تصویر میں آفتاب ہاتھ باندھےسنجیدگی سے کمال شاہ کی کسی بات پر سر خم کر رہا تھا

"کیسے ہنستا ہوا آیا تھا بیچارہ...ٹراماٹائز ہو کر بیٹھا ہوا ہے..." مشل پکچرز سوائپ کرتے ہوئے بولی تو شازمہ اسکی کمینٹری پر ہنس رہی تھی کہ دروازہ ناک ہونے پر دونوں دروازے کی طرف متوجہ ہوئی تھیں

"آجائیں۔۔۔شہریار۔۔۔" دروازے کی اوٹ میں شہریار کو دیکھ کر مشل قدرے اونچی آواز میں بولی تھی کہ اگلے ہی پل شہریار آفتاب کے ہمراہ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔شازمہ کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے رہ گیا تھا۔۔۔ان دونوں کو اندر آتا دیکھ کر مشل کا منہ بھی کھلے کا کھلا رہ گیا تھا

"میں ایک دو پکچرز لے کر چیک کر لوں ، پھر کرتا ہوں..." شہریار اور آفتاب آپس میں کچھ کھنچے کھنچے ضرور تھے مگر شہریار کمال شاہ کے منع کرنے پر بھی بہن اور دوست کی خاطر خود انکا فوٹو شوٹ کرنے لگا تھا

"فوٹو شوٹ کرنا ہے تھوڑا سا مشل...یہ دیکھنا ذرا کیمرہ...." شہریار نے ہاتھ میں کیمرہ تھامے

مشل کو اشارے سے پاس بلایا تو مشل بے یقین
سی نظروں سے شہریار کو دیکھ کر فوراً شازمہ
کے پاس سے اٹھ کر کمرے کے ایک کونے میں
اس کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی تھی...آفتاب
مشل کو سلام کر کے سیدھا شازمہ کے پاس آ کر
اس سے ذرا سے فاصلے پر اسی صوفے پر بیٹھا
تو شازمہ اپنا دوپٹہ گود میں ہولڈ کیے اٹھتی
جھکتی پلکوں کی جھلمن سے اسے دیکھی تھی
،دل میں خون کی گردش یک دم تیز ہوئی تھی

"اسلام علیکم۔۔۔" آفتاب دونوں ہاتھ اپنی گود میں رکھ کر ذرا سا چہرہ جھکائے اس سے مخاطب ہوا تھا،اسے اپنے لیے یوں سجا سنورا دیکھ کر اپنا دل بھی جگہ پر نہیں رہا تھا،اسکی اپنی سانس بھی دھونکی کی مانند چل رہی تھی

"وع۔۔۔وعلکم سلام۔۔۔" شازمہ کی آواز اتنی کم نکلی تھی کہ سنائی بھی نہیں دی تھی،آفتاب اپنی جگہ سے ذرا سا سرک کر بہت تھوڑا سا اسکے قریب ہو کر بیٹھا تو شازمہ کمرے کے

دوسرے کونے میں کھڑے مشل شہریار کو کیمرے کی سیٹنگ میں مصروف ایک نظر دیکھ کر بمشکل اسی نظر سے آفتاب کی جانب دیکھی تو نظر ملنے پر دونوں ہی سر جھکا کر اپنی اپنی مسکراہٹ دبانے لگے تھے...دل جیسے ایک دوسرے سے سینے میں زور و شور سے دھڑکنے لگا تھا

"چاچو.و.و..." دروازہ ناک ہونے پر دو بچیاں اندر داخل ہوئیں تو آفتاب نے بازو پھیلا کر

انہیں اپنے پاس بلایا تھا...دونوں شرماتی لجھاتی شازمہ کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی تھیں

"آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں-ں-ں..." آفتاب کی چھوٹی بھتیجی شازمہ کو کامپلیمنٹ دے کر خود ہی شرما کر باہر بھاگ گئی تو شازمہ اور آفتاب کھلکھلا کر ہنستے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھے تھے اور پھر نظر ملنے پر فورا چہرے جھکاتے ایک دوسرے سے نظر چرا گئے تھے

"آپکو کیسی لگیں اپنی چاچی۔۔۔؟" آفتاب نے دعا سے پوچھا تو وہ بھی ہنس کر تھمبز اپ کر کے باہر بھاگ گئی تھی

"ہم تو کنفیوز ہیں ہی،سمجھ آتی ہے۔۔۔یہ بچے پتہ نہیں کیوں شرما رہے ہیں اتنا۔۔۔" آفتاب اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا,نظریں

خوبصورت دوپٹے سے دکھائی دیتے اسکے

حسین چہرے پر ٹک گئی تھیں...دل تھوڑا

سنبھلا تو ارد گرد کی پرواہ کیے بغیر وہ اسے

پورے حق سے دیکھنے لگا تھا...شازمہ بغیر

کوئی جواب دئیے صرف مسکرا کر نظریں

جھکائے اسکی نظروں سے گھبرا رہی تھی

"آپ روئیں تھیں...؟" اسکی آنکھوں میں ٹھہری

نمی پر گہرا سانس بھرتے آفتاب نے کہنیاں

گھٹنوں پر رکھتے اسے مخاطب کیا تو شازمہ نے جھکی ہوئی پلکیں بمشکل اٹھا کر اسکے چہرے کی جانب دیکھ کر سر نفی میں ہلایا تھا

"نہیں تو..." نظریں ملتے ہی چہرے پر مسکراہٹ کا راج ہوا تھا

"فون تو نہیں گم جائے گا آج آپکا۔۔۔؟ بہت باتیں کرنی ہیں آپ سے۔۔۔ظالم لوگ ملنے بھی نہیں دے رہے۔۔۔" آفتاب نے اس سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھے ہوئے بھی نظروں کی تپش سے اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر دیا تھا،یک ٹک وہ اسے دیکھے جا رہا تھا

"دادا جان سے اجازت نہیں لی۔۔؟" اسکی جانب سے ، اپنے سیٹ ہوئے دوپٹے کو مزید درست

کرتے وہ تیز تیز سانسیں لیتے مشل شہریار کو اپنی جانب آتے دیکھ کر کھانسے لگی تو آفتاب نے ٹرانس سے باہر آتے بہت نارمل سے انداز میں نظریں اس سے ہٹائی تھیں

"انہوں نے آپکو میرے نکاح میں دے دیا ہے انکا یہی بہت احسان ہے...باقی سب کام چھپ کر ہی کرنے پڑیں گے مجھے لگتا ہے...تیار رہیں بس آپ..." معنی خیز لہجے میں کہہ کر آفتاب شہریار کے اشارے پر سیدھا ہو کر بیٹھا تو

شازمہ دھڑکتے دل سے کیمرے کی جانب

دیکھی تھی...ایک کے بعد ایک پکچرز

کلک ہوتی گئیں تھیں اور آفتاب شہریار

کے ہمراہ باہر بھی چلا گیا تھا

باقی سب سسرال والوں سے بھی سرسری سے

ملاقات ہوئی تھی لیکن آفتاب سے دو سے چار

منٹ کی معمولی سی ملاقات چہرے پر ایسی

رونق بحال کر گئی تھی کہ ہر ایک نے شازمہ کے

چہرے پر سجی مسکراہٹ کو دیکھ کر دل ہی

دل میں اسکی نظر اتاری تھی...

بہن کو مطمئن اور خوش دیکھ کر شہریار کا رویہ بھی آفتاب کے ساتھ بہت بہتر ہو گیا تھا...

____3rd last part____

"یار آپ اتنی دیر کیوں لگاتی ہیں کال بیک کرنے
میں-ں-ں-ں--؟ آج تو مت ایسا سلوک کریں
میرے ساتھ---"

"سوری۔ی۔ی۔۔۔" کمرے میں داخل ہوتے ہی کال پک کرتے کرتے شازمہ نے اپنا مدھم ہوا لپ کلر بہت ہلکا سا ٹچ اپ کیا تھا، اسکی آواز سن کر ، نئے رشتے کے احساس سے حسین سا بوجھ دل پر پڑتا محسوس ہو رہا تھا،سانسیں معمول سے تیز تھیں

"کدھر تھیں۔ں۔ں۔۔۔؟"

"نیچے سب...بیٹھے ہوئے تھے اکٹھے...اس لیے دیر ہو گئی...میں اب فون پاس رکھا کروں گی..." متوقع وڈیو کال سے پہلے پہلے فون ایک ہاتھ سے کان سے لگائے دوسرے ہاتھ سے اپنے سر سے پر موجود دوپٹے کو اختیاط سے اتار کر صوفے کی بیک پر ڈال دیا تھا ، مرر میں بالوں کو ایک نظر دیکھ کر اسکی نظر میں بھی خوبصورت دکھنے کی چاہ میں شازمہ خود اپنے آپ سے شرم محسوس کر رہی تھی

"جی پلیز---پاس ہی رکھا کریں---پتہ ہے جب سے گھر واپس آیا ہوں ایسا لگ رہا ہے جیسے کچھ وہیں رہ گیا ہے میرا-----دل کی حالت بہت ہی خراب ہو رہی ہے----یار کچھ دیر تو ملنا چاہئیے تھا ہمیں ویسے---میں نے سیریسلی دیکھا بھی نہیں صحیح سے آپکو----کسی طرح مل نہیں سکتے ہم ابھی---؟ آپ نے چینج تو نہیں کیا---؟؟؟ نکاح ہو گیا تو اسکے بعد بھی اتنی رسٹرکشنز---دیٹس ناٹ فئیر----" آفتاب فون ہاتھ میں پکڑ کر دونوں کہنیاں گھٹنوں پر

جمائے تیز تیز بولتا جا رہا تھا...بے قراری کی انتہا نہیں تھی...دل بے قابو ہوئے جا رہا تھا ، اس قدر بے تابی تھی کہ گہرا سانس لینے پر دل میں مسلسل ایک میٹھی مگر بے چین سی ٹیس محسوس ہو رہی تھی

"آئی ایم...سوری۔ی...دادا جان نے شاید کچھ سخت بولا ہو آپ سے...بس تھوڑے سے سٹرکٹ

ہیں وہ۔۔۔آپ نے مائنڈ تو نہیں کیا۔۔میں۔۔"

شازمہ ماتھے پر نمودار ہوتے پسینے کے ننھے سے قطروں کو ٹیشو سے صاف کرتے اپنی لانگ ڈریس سنمبھال کر چلتے بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گئی تھی ، اسکے لہجے کی بے چینی سے اپنے دل کی دھڑکن بھی اتھل پتھل ہوتی محسوس ہوئی تو بات نامکمل چھوڑ دی تھی

"چلیں۔۔۔انکی تو خیر ہے،بڑے ہیں وہ۔۔۔اور مجھے تھوڑا آئیڈیا تھا بھی کہ نہیں مانیں گے۔۔۔۔۔آپ مجھے اب اپنا بتائیں۔۔۔کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔؟ میں آجاؤں پک کرنے۔۔۔؟؟ کوئی چانس بن سکتا ہے۔۔۔؟؟ صرف تھوڑی سی دیر کے لیے۔۔۔گاڑی میں ہی۔۔۔آپکے گھر کے پاس پاس ہی رہیں گے ہم۔۔۔مجھ سے سچ میں صبر نہیں ہو گا ابھی۔۔۔" آفتاب تھوڑے دھیمے سے لہجے میں بول رہا تھا ،اسے سنتے سنتے شازمہ یونہی بغیر دوپٹے کے کمرے سے باہر نکل کر سیڑھیوں کی

جانب آ کر تھوڑا جھک کر نیچے کی طرف جھانک کر دیکھنے لگی تھی۔۔۔لاؤنج میں سب ابھی تک بیٹھے ہوئے فنکشن کو ڈسکس کر رہے تھے

"آپ ابھی گھر ہیں نہ اپنے۔۔۔؟" جھکے جھکے نیچے دیکھتے ہوئے شازمہ نے بے قرار سے لہجے میں استسفار کیا تھا

"ہاں گھر ہوں مگر آجاؤں گا پچیس بلکہ...بلکہ
بیس منٹ میں...آپ بتائیں بس..." کہتے کہتے
آفتاب اسکے جواب کا انتظار کیے بغیر ہی
صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا،نظریں گاڑی کی کیز
کی تلاش میں یہاں وہاں دوڑاتے کانوں میں
ائیرپوڈر کی پوزیشن مزید اچھے سے سیٹ کی
تھی

"م...مجھے...مشل سے بات کرنی پڑے گی...ویسے مشکل ہے اس وقت...سب جاگ رہے ہیں...میرا باہر آنا..." کہتے ہوئے چہرے پر رونق سے بھرپور مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی

"اگر آپکا ملنے کا دل ہو گا تو کچھ بھی مشکل نہیں لگے گا... میں...نہیں آتا ابھی...سب کے

سو جانے کا انتظار کر لیتے ہیں...جب آپ کہیں گی تب آجاؤں گا...یا ایسا کرتا ہوں کہ میں آجاتا ہوں،آپ کو جب آسان لگے آپ تب آجائیے گا...گیارہ ہی تو بجے ہیں ابھی بس...ہیلو...؟؟؟؟"

"ج...جی....؟" گھر سے باہر نکلنے کا سوچ کر شازمہ کی آواز لرزی تھی

"کالم ڈاؤن۔۔۔کالم ڈاؤن۔۔میرا خیال ہے آپ پہلے یہ ڈیسائیڈ کریں کہ آپ ملنا چاہتی بھی ہیں یا نہیں۔۔؟ پھر باقی بات کرتے ہیں۔۔۔آپکی تو آواز کانپ رہی ہے۔۔۔اگر نہیں ہیں ایزی تو۔۔کل مل لیں گے یا۔۔کبھی اور۔۔" جتنی سنجیدگی اسکے چہرے پر تھی اس سے کہیں زیادہ لہجے میں جھلک رہی تھی

"...ملنا...ہے..ے..." دو لفظ بولنے سے رگ و پے

میں ایک تیز لہر دوڑی تھی،پورا جسم جیسے

یک دم ایک لرزش کی لپیٹ میں آ گیا

تھا...دوسری جانب آفتاب کے چہرے کی

سنجیدگی ، مسکراہٹ میں بدلنے میں ایک پل

نہیں لگا تھا

"تو بس...آرہا ہوں میں...آپکو جب موقع ملے آپ

آجانا باہر...کہتی ہیں تو شہریار سے بات کر لیتا

ہوں..." کہتے کہتے آفتاب کیز پکڑے عجلت میں

کمرے سے باہر نکلا اور پھر کچھ یاد آنے پر انہی قدموں سے واپس اندر کی جانب بھاگا تھا

"نہیں نہیں ان سے نہیں۔ں۔ں۔۔۔اچھا نہیں لگے گا۔۔" شازمہ واپس اپنےکمرے کی طرف مڑتے ہوئے بولی تھی ، کئی بار ملنے کی کوشش میں ناکام ہونے پر اب آفتاب کی ملاقات کی منہ زور ہوتی ضد پر اپنا دل بھی اسی لے پر دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا

"ویسے اسے بتا کر مل لیں تو آپ بھی کمفرٹیبل ہو جائیں گی زیادہ...اور...میں بھی بچ جاؤں گا اسکے بھاری مکوں سے..." اسکے ملنے کا اقرار سنتے ہی آفتاب کا لہجہ پرجوش سا ہو گیا تھا...اپنی قمیض کی جیب میں والٹ ڈالتے وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل آیا تھا اور اسی برق رفتاری سے سیڑھیاں اترتے وہ لاؤنج میں

بھرپور رونق دیکھ کر خاموشی سے پچھلے دروازے سے پورچ میں داخل ہوا تھا

"اب تو نہیں ماریں گے آپکو وہ۔ہ۔ہ۔۔۔" شازمہ اپنی نیچر کے برعکس باآواز ہنستے ہوئے بولی تھی

"کوئی پتہ بھی نہیں ہے...بہت جلدی ہائپر ہو جاتے ہیں آپکے گھر میں سب...میں تو پھونک پھونک کر قدم رکھ رہا تھا کہ بھائی نکاح تو ہونے دو میرا..." آفتاب نے گاڑی میں بیٹھ کر فون ، ہولڈر سے لگا کر وڈیو کال کی ریکوئسٹ بھیج کر رینڈم میوزک آن کر لیا تھا

تو اک بار جو پیار سے مجھ کو چھو لے...

تو ہر زخم بھر جائے گا....

ذرا التجا سن کر دیوانے دل کی...

مجھے اپنے دل سے لگا...

تیرے پیار میں ایسے جئے ہم...

جلا ہے یہ دل...یہ آنکھیں ہوئی نم...

شازمہ نے فون سکرین کو اپنے سرخ ہوتے چہرے کے سامنے کرتے اسکی تصویر ڈسپلے پکچر پر دیکھ کر اپنے دل کی دھڑکنوں کو منہ زور ہوتے محسوس کیا تھا...بھاگ کر صوفے سے دوپٹہ

پکڑ کر سینے پر پھیلاتے وڈیو کال کی آخری بیل

پر اسے رسیو کر لیا اور کال پک کرتے ہی

دوسری جانب آفتاب کا روشن چہرہ دیکھ کر

گہری سانس بھرتے بیک گراؤنڈ میں لگے اونچے

میوزک سے اپنے دل کی پہلے سے منتشر

دھڑکنوں کو مزید بے ترتیب ہوتے محسوس کیا

تھا

کال رسیو ہوتے ہی آفتاب کی پہلی نظر اس پر

پڑی تو نظریں اس چمکتے حسین چہرے سے

ہٹنے کو انکاری ہوئی تھیں...گاڑی سٹارٹ ہونے کے باوجود اپنی جگہ پر منجمد ہوئے وہ سست رفتار ہوتی سانسوں کو پلکیں جھپک کر بحال کرنے کی کوشش میں بمشکل اس سے نظر ہٹا کر مین گیٹ پر موجود چوکیدار کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کرتے گاڑی کو گھر سے باہر لے آیا تھا...دونوں طرف سے خاموشی کا راج تھا...

ہمارے خیالوں میں خوابوں یادوں میں

باتوں میں رہتے ہو تم---

بڑھا کہ میں یہ ہاتھ چھونا جو چاہوں

تو پل بھر میں ہوتے ہو گم---

تیرے پیار میں ایسے جئے ہم---

جلا ہے یہ دل یہ آنکھیں ہوئیں نم---

"آپ....آپ میوزک سے ڈسٹرب تو نہیں ہو رہیں...." آفتاب نے سکرین پر اسکے کنفیوز ہوتے چہرے کو دیکھ کر آواز بے حد کم کر دی تھی.... کالج کے بعد آج پہلی مرتبہ اسے سر کو دوپٹے سے ڈھانپے بغیر دیکھ کر آفتاب کبھی نظروں کا رخ اسکی جانب کر رہا تھا تو کبھی خود ہی نظریں چراتے گاڑی کو سست رفتاری سے گھر کے پاس والی سڑک پر دوڑاتے نظریں سڑک کی جانب کر رہا تھا

"ن...نہیں...اسلام علیکم..." شازمہ کے جواب دیتے دیتے ہی آفتاب نے گاڑی سڑک کنارے روک کر میوزک بلکل بند کرتے فون ہولڈر سے اتار کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا

"وعلیکم سلام۔م...آرہی ہیں۔ں۔ں آپ پھر ملنے...؟ میں تو نکل آیا ہوں...." ہونٹوں پر معنی خیز سی مسکراہٹ لیے آفتاب نے اب کی بار بھرپور نظروں سے اسکا جائزہ لیا تھا،سنہری

بالوں کے ہالے میں دمکتا ہوا خوبصورت چہرہ بے حد اپنا اپنا سا لگا تھا...اسے ایک الگ ہی نظر سے دیکھ کر بے قرار دل مزید بے چین ہونے لگا تھا

"آپ...باہر ہیں...؟ میں نے تو ابھی بات نہیں کی مشل سے۔ے..." اسکی گہری نظروں سے گھبرا کر فون ایک طرف رکھتے ، کندھوں سے پھسلتے دوپٹے کو پکڑ کر سر پر اوڑھتے شازمہ نے فون پھر سے اپنے چہرے کے سامنے کیا تو آفتاب

ویسی ہی انٹینس نظروں سے ابھی بھی اسے دیکھ رہا تھا

"کوئی نہیں۔۔۔آپ آرام سے مینج کریں۔۔۔میں انتظار کر لوں گا۔۔۔" دوپٹہ پھر سے اسکے سر پر دیکھ کر آفتاب کی مسکراہٹ مزید گھری اور بھرپور ہوئی تھی۔۔۔نچلا لب دانتوں سے ذرا سا کھینچتے نظروں کو سکرین پر گاڑے آفتاب نے اسکی اٹھتی جھکتی پلکوں کو دیکھ کر دل میں ایک اطمینان سا اترتا محسوس کیا تھا

"آپ...ابھی نہ نکلتے...میں آ نہ سکی تو آپ پھر...مجھے..." دوپٹہ سر سے بار بار پھسلنے پر شازمہ کنفیوز ہوتے مناسب لفظوں کی تلاش میں مزید گھبرائے جا رہی تھی ،نظریں اسکی نظروں سے ملا کر بات کرنا مشکل ہوئے جا رہا تھا

"آنا پڑے گا۔۔چاہے ایک منٹ کے لیے ہی۔۔"

نظریں اسکی سنہری لٹوں پر جمائے انہیں چھونے کی خواہش میں آفتاب نے گھمبیر سے لہجے میں کہا تو شازمہ نے کندھوں پر پھیلے دوپٹے کو اب مزید نہیں چھیڑا تھا،اسکی گرم نگاہوں سے سانسوں میں ایک سنسنی سی پھیلتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

"میں۔۔۔میں مشل سے بات کر کے آئی۔۔۔" شازمہ عجلت میں بولی تھی۔۔۔اسکا گاڑی روک کر پورا

اپنی جانب متوجہ ہونا بخوبی محسوس ہو رہا تھا

"اوکے میں بھی پہنچ رہا ہوں بس... " آفتاب سکرین کی جانب تسلی سے دیکھتے ہوئے اسکی گھبراہٹ سے بھرپور مخظوظ ہوتے گاڑی پھر سے سٹارٹ کر چکا تھا

"جی...میں آتی ہوں..." اسکی گاڑی کو حرکت میں دیکھ کر شازمہ کال آن رکھے کمرے سے نکل کر سیڑھیوں کی جانب آئی ہی تھی کہ شہریار اور مشل اوپر آتے دکھائی دئیے تھے...فون کو فوراً اپنی تھائی سے لگا کر والیم بلکل ڈاؤن کرتے شازمہ نے شہریار سے نظر بچا کر مشل کو اپنے کمرے میں آنے کا اشارہ کیا تھا

"شہریار میں آتی ہوں۔ں۔ں..." مشل شازمہ کے گھبرائے سے چہرے کو دیکھ کر شہریار کو

کمرے کی طرف تقریباً دھکیلتے ہوئے بولی تھی

"آرام سے آؤ۔ؤ۔ؤ۔۔" مڑ کر بہن کو ایک نظر دیکھ کر شہریار کمرے کی طرف بڑھا تو شازمہ مشل کو بازو سے کھینچ کر کمرے میں لے آئی تھی، انہیں کانوں میں باتیں کرتے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر شہریار ایک بار پھر سے انکی جانب مڑا تھا اور بند دروازے کو دیکھ کر سر کو نفی میں جنبش دے کر مسکراتے کمرے میں داخل ہو گیا تھا

"میں آپکو تھوڑی دیر تک کال کروں۔۔۔؟" سکرین اپنے چہرے کی طرف کرتے شازمہ آفتاب سے مخاطب ہوئی تو گاڑی کی مدھم سی روشنی میں اسکے مسکراتے چہرے کو دیکھ اپنا چہرہ ہی سرخ پڑنے لگا تھا

"اوہ ہو۔و۔و۔۔۔" مشل شازمہ کے چہرے پر پھیلے

رنگ دیکھ کر اسے شریر نظروں سے گھورتے بیڈ

پر بیٹھ کر ٹانگیں ہلانے لگی تھی

"یار...وہ..مجھے بس 5 منٹ کے لیے ملنا ہے

احمد سے...وہ آرہے ہیں.ں.ں...پاسبل ہو سکتا

ہے...؟ پلیز ڈونٹ جج می فار دِس..." شازمہ

اپنے ہونٹوں پر پھیلے تبسم کو چھپاتے کال کاٹ

کر مشل کے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی

"وائے ناٹ۔۔۔؟ بُلا کر پوچھ رہی ہو۔۔۔ میں تو کروں گی پورا پورا جج۔۔۔۔ 5منٹ میں کرنا کیا ہے ویسے۔۔۔؟" مشل جان بوجھ کر ٹیزنگ انداز میں بولی تھی

"ہائے میں نے نہیں بلایا سچ میں،تمھیں پتہ تو ہے کب سے کہہ رہے ہیں وہ۔۔۔ابھی بس۔۔۔دو منٹ کے لیے۔۔۔وہ کہہ رہے تھے ہم نے کوئی بات بھی

نہیں کی تو...بس اسی لیے..." شازمہ کے چہرے پر پھیلی ایکسایٹمنٹ اور کنفیوژن دیکھ کر مشل کو پہلے ہی ہنسی آرہی تھی اس پر اسکا یوں صفائی دینا اسے مزید مزہ دے رہا تھا

"اچھا تو بات کرنے کے لیے ملنا ہے...؟ فون پر دن رات ہوتی تو رہتی ہیں باتیں...اور کتنی باتیں کرنی ہیں...؟"

"یار مشل۔ل۔ل۔۔۔تم کیوں دادا جان والی سختی کر رہی ہو۔و۔و۔و۔۔پلیز یار کچھ کرو اگر ہو سکتا ہے تو۔و۔و۔و۔۔" شازمہ کی بے چینی عروج پر تھی

"اچھا صبر صبر۔۔۔ ہو۔و۔و تو سکتا ہے،پر سب سے پہلے یہ اپنا ڈریس اتارو۔۔۔کب تک آرہا ہے وہ۔۔؟" مشل اسکے دوپٹے کو پکڑ کر ایک طرف

رکھتے بولی تھی

"ابھی نکلے ہیں۔۔۔بیس پچیس منٹ تک آجائیں گے۔۔۔یہ چینج کر لوں۔۔۔؟" شازمہ اپنے جوڑے کو بدلنے کا سن کر بے دلی سے بولی تھی

"ہاں۔ں۔ں۔۔۔ایسا کرتے ہیں نہ واک کرتے ہیں باہر۔۔جب وہ آئے گا تو مل لینا۔۔۔گاڑی میں

اسکی...میں سنبھال لوں گی تب...پر یہ ڈریس بدلو نہ...تاکہ شک نہ ہو کسی کو...گھر کے کپڑے پہنو کوئی...اٹھو جلدی کرو..." مشل عجلت میں کہتے کہتے اٹھ کر اسکی کبرڈ کی طرف آگئی تھی

"باہر کیسے واک کریں گے،گیارہ سے اوپر ہو رہا ٹائم..." شازمہ بھی اسکے پیچھے پیچھے ڈرسینگ روم کی طرف بھاگی تھی

"لان میں کریں گے نہ...چائے کے کپ لے کر بیٹھتے ہیں...جب وہ آئے گا تو تمھیں اختیاط سے گیٹ سے نکال دوں گی...فٹافٹ بدلو کپڑے...یہ بلیک پہن لو اسکی فٹنگ اچھی ہے..." مشل اسے ایک ڈریس نکال کر پکڑاتے شرارت سے و ک کرتے بولی تو شازمہ نے ہنستے ہوئے اس سے وہ ڈریس لے کر واپس رکھا تھا "یہ نہیں۔ں۔ں پہننا میں دیکھتی ہوں اور کچھ...تم چائے بناؤ جا کر اور...وہ..شہریار بھائی سے کہو

کمرے میں رہیں وہ..."

"ہاں انکو کہتی ہوں آپکی بہن نے کوئیک ڈیٹ پر جانا ہے،آپ کمرے میں رہیں...بدھو..جا رہی ہوں چائے بنانے...نیچے آجانا۔ا۔ا۔ا...یہی ڈریس پہنو،اچھا لگے گا۔ا۔ا۔ا..." مشل اسکا وہی جوڑا واپس اسے پکڑاتے تیزی سے کمرے سے نکل گئی تھی، اسے جاتا دیکھ کر شازمہ ڈریس ہاتھ میں پکڑے آفتاب کو کال ملا کر کمرے میں بے چینی

سے چکر کاٹنے لگی تھی

"چائے پئیں گے---؟ بنانے جا رہی ہوں---" نارمل سے انداز میں کمرے میں داخل ہو کر مشل صوفوں اور بیڈ پر پہلے سے بکھرے پکڑوں کو

سمیٹتے ہوئے بولی تھی

"ابھی تو پی کر آئے ہیں...پھر سے...؟" شہریار سائیڈ ٹیبل پر جھکے اپنے لیپ ٹاپ کو چارجنگ پر لگاتے اسکی طرف دیکھا تھا, خوبصورت سی ٹی پنک لانگ ڈریس میں بہت ہی ہلکے سے میک اوور میں بے حد حسین لگ رہی تھی

"ہاں وہ۔ہ۔۔۔شازمہ کچھ اداس سی ہو رہی تھی۔۔۔تو سوچا اسکے ساتھ ٹائم سپینڈ کروں تھوڑا۔۔۔۔آپ۔پ اممم فریش ہونے جا رہے ہیں۔۔۔؟؟؟" اسے ڈریسنگ روم کی طرف جاتا دیکھ کر مشل بازو پر سمیٹے ہوئے کپڑے پکڑ اسکے پیچھے آگئی تھی

"ہاں تھک گیا ہوں بہت آج۔۔۔ فنکشن تو چھوٹا سا تھا لیکن سٹریس بہت زیادہ تھا۔۔۔شازمہ

کیوں اداس ہے۔۔؟ اسے اچھے سے پیار سے بات کرنا۔۔۔ٹینشن کوئی بھی ہوئی اسے تو بتانا ہے مجھے۔۔۔ویسے تھوڑا ریلیکس بھی فیل کر رہا ہوں ، آفتاب نے ہر معاملے میں لچک دکھائی ہے۔۔۔بدلا ہوا ہے بہت ہی زیادہ۔۔۔" شہریار بھی نارمل سے لہجے میں بولتے الماری سے اپنے کپڑے سیلیکٹ کرنے لگا تھا

"میں تو پہلے ہی کہہ رہی تھی کہ صحیح لگتا ہے اب وہ۔۔۔شازمہ بھی کوئی اُس سینس میں

پریشان نہیں ہے...وہ تو بس ویسے ہی ایک برے ایکسپرینس سے گزر کر انسان تھوڑا کنفیوز سا ہو جاتا ہے..."

"ہمم...چلو جاؤ پھر تم...چائے شائے پیو...میں نے بھی کام کرنا ہے تھوڑا آفس کا..."

"یہ ذرا لانڈری باسکٹ میں رکھ آئیں...میں

نکالتی ہوں آپکے کپڑے..." جھوٹی سی جمائی لیتے مشل نے اپنے بال سمیٹ کر رف سا جوڑا بناتے بازو پر ڈالے کپڑے اسے تھما دئیے تھے

"جاؤ چلی جاؤ اسکے پاس....میں کر لوں گا یہ سب..." شہریار اسکی کمر پر ہلکا سا ہاتھ تھپتھپا کر اسے کراس کر کے گزرا تو مشل نے مڑ کر وال کلاک کی طرف نظر دوڑائی تھی

"نہیں میں ذرا چینج کر لوں...پھر جاتی ہوں...امم...مجھے ٹائم لگ جائے گا ذرا...." مشل نظریں اس سے چرا کر اپنی ڈریس ان زِپ کرتے ہوئے بولی تو شہریار کپڑے لانڈری باسکٹ میں رکھ کر واپس اس تک آیا تھا

"کوئی بات نہیں..." کہہ کر اسکا گال پیار سے چھوتے شہریار اپنا ٹی شرٹ ٹراوزر نکال کر

باتھروم کی جانب بڑھ گیا تو مشل تیزی سے
کپڑے بدل کر اپنا فون پکڑ کر کمرے سے باہر
نکل آئی تھی...شازمہ کے کمرے کا دروازہ ناک
کر کے اسے نیچے آنے کا کہہ کر وہ خود اس سے
پہلے ہی نیچے کچن میں آگئی تھی

.....کچھ دیر بعد.....

"بیٹھیں۔ں۔ں۔۔۔" اسکے لیے گاڑی کا دروازہ
کھولتے آفتاب نے مشل کو بہت آہستگی سے گھر
کا مین گیٹ بند کرتے دیکھا تھا۔۔۔شازمہ سیاہ
دوپٹہ سر پر اوڑھے ایک ہاتھ میں فون پکڑے بے
حد گھبرائی ہوئی تھی،سانسیں تک آپس میں
مل نہیں رہی تھیں۔۔۔سڑک گھر کے باہر جلتی
ہوئی سٹریٹ لائٹس سے تھوڑی روشن ہو رہی
تھی لیکن اندھیرا پھر بھی قدرے گھرا تھا

"گھبرا کیوں رہی ہیں اتنا۔۔۔اب تو اتنی ٹینشن کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔بیٹھیں پلیز۔۔۔" آفتاب نے اسکے بازو پر ہلکا سا دباؤ ڈال کر اسے اندر کی جانب بیٹھنے کا کہا تو شازمہ بری طرح کانپتے ہوئے پیسنجر سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔اسے اپنے سامنے سے گزر کر ڈرائیونگ سیٹ پر آتا دیکھ کر دل دھڑک دھڑک کر حلق

کو آرہا تھا...مشل کے ساتھ لان میں کچھ دیر بیٹھ کر چوکیدار کو میڈیکل سٹور بھیج کر وہ لرزتے قدموں سے باہر آئی تھی جہاں آفتاب ابھی ابھی ہی پہنچا تھا

"W--Woow---This is crazy----"

گاڑی کا دروازہ بند کرتے آفتاب نے سرعت سے گاڑی سٹارٹ کرتے ایک نظر اپنے پاس سمٹی بیٹھی شازمہ کو دیکھ کر خوشی سے چور

لہجے میں کہا تو شازمہ ہاتھ میں پکڑے فون پر ڈھیروں دباؤ ڈالتے اپنی حد سے بڑھتی کنفیوژن پر قابو پانے کی ناکام سی کوشش کرنے لگی تھی

"مجھے آتے ہوئے بلکل بھی لگ نہیں رہا تھا کہ آپ واقعی آجائیں گی---

I thought to myself , let's just give it a chance and see what happens and

here youuuu areee....

خواب تو نہیں دیکھ رہا میں۔۔۔؟ یہ آپ ہی ہیں نہ۔۔۔؟ " گاڑی کو راؤنڈ اباؤٹ سے گزارتے آفتاب نے بہت ہی نارمل سے انداز میں اسکے سامنے اپنا ہاتھ پھیلایا تو شازمہ کو اپنا دل کانوں میں بجتا ہوا محسوس ہونے لگا تھا۔۔بغیر کوئی جواب دئیے خاموشی سے اپنا ہاتھ ذرا سا اسکی ہتھیلی پر رکھا ہی تھا کہ آفتاب نے اسکی انگلیوں کو مضبوطی سے پکڑ کر پورا ہاتھ اپنے ہاتھ میں اچھے سے جکڑ لیا تھا۔۔اسی پل شازمہ کی تیز ہوتی سانسیں اسے بخوبی سنائی دینے

لگی تھیں،ٹھنڈا یخ ہوتا اسکا ہاتھ باقاعدہ کانپ رہا تھا ، نظریں ابھی تک جھکی ہوئی تھیں

"مبارک ہو..." آفتاب نے گاڑی کو اسکے گھر کی اوپورزٹ روڈ سے گزار کر رفتار تھوڑی سست کرتے اپنا رخ اسکی جناب کرتے اسے مخاطب کیا تو شازمہ نے گلے کو تر کرتے بمشکل اسکی طرف دیکھا تھا

"آ...آپکو...بھی..." کہتے ہوئے سانس اتنی پھولی ہوئی تھی کہ لفظ بھی صحیح سے ادا نہیں ہو پا رہے تھے,اسکے ہاتھ کی سخت گرفت میں اپنا ہاتھ خود کو بھی برف ہوتا محسوس ہو رہا تھا...نظریں ایک پل کو اس سے ملا کر واپس جھکاتے وہ فون کی بند سکرین کو بے وجہ آن کر کے بار بار آف کرنے لگی تھی

"آپکو کیا ہو رہا ہے۔۔۔ایزی ہو جائیں۔۔۔" آفتاب

اسکی غیر ہوتی حالت دیکھ کر ہنستے ہوئے بولا

تو سائیڈ آئی سے آفتاب کو یوں اپنی سمت

دیکھتا پا کر دل حدود سے باہر نکل کر دھڑکنے

لگا تھا۔۔نئے رشتے کا احساس پہلے ہی دل و

دماغ پر حاوی تھا اس پر اتنی قربت ، اسکا

تخفظ کا احساس دلاتا خوبصورت سا لمس الگ

ہی جہاں میں لے گیا تھا۔۔۔بغیر کچھ بولے شازمہ

نے صرف نظریں اٹھا کر اسے مسکرا کر دیکھا

تھا ، بولنے کی بھی ہمت نہیں ہو پا رہی تھی

"مجھے دیکھیں میں ابھی تک دلہا بن کر گھوم رہا ہوں...آپ نے تو چینج کر لیا....میں تو سو بھی ایسے ہی جاؤں گا آج..." اپنی طرف سے باتوں میں اسکا دھیان لگاتے آفتاب نے اپنے بے قابو دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے تھوڑا سا اونچا کر کے ہونٹوں کے پاس کرنے کی کوشش کی تو شازمہ کا دل جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا ، سرعت سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکال کر اپنی گود میں رکھتے شازمہ چہرہ دائیں بائیں کرتے سچ میں

کھانسنے لگی تھی

"اوہ۔۔۔آر یو اوکے۔۔۔؟؟؟؟ شازمہ۔۔۔؟ پ۔۔۔پانی چاہئیے۔۔۔" آفتاب اسکے کھانسنے پر خود میں شرمندہ سا ہوتے اپنے آس پاس جانے کیا تلاشنے لگا تھا۔

"ن۔۔۔نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔" اپنے دونوں ہاتھ

آپس میں مسلتے شازمہ شدید گھبرائے ہوئے تاثرات لیے اسکی طرف دیکھی تھی...گود میں پڑے فون پر میسج کی ٹون بھی بجی تھی

"ایم...سوری...آپکو..." اسے کپکپاتے ہاتھوں سے اپنا فون پکڑ کر اس پر مسیج پڑھتے دیکھ کر آفتاب نے اپنی بات ادھوری چھوڑ کر بے چینی سے اپنی دائیں ٹانگ ہلانی شروع کر دی تھی...اسکو تیز تیز سانس لیتے دیکھ کر اسے اپنی سانس بھی پھولتی محسوس ہونے لگی

تھی...نچلے لب کو زبان سے تر کرتے آفتاب نے اپنی حرکت پر خود میں نادم ہوتے دائیں ہاتھ سے چہرے کو سہلاتے گاڑی کو ذرا سا تیز کیا تھا

"Tassali sy ana...shoqat badages le aya tha ab ab jb tmmy ana hoga tb usy kuch or lene bhej du g...main lawn main hi hun..."

"Acha...aur bhai agye to...?"

شازمہ نے بہت مشکل سے کانپتے ہاتھوں سے میسج ٹائپ کیا تھا ، آفتاب کا وہ بے ساختہ ایکٹ پورے جسم کو سن کر گیا تھا،اسکے پاس بیٹھے ہوئے بھی دماغ جیسے یک دم غائب سا ہو گیا تھا

"یہ سوچ رہے ہوں گے کہ...میں کیوں ایسے ایکٹ کر رہی ہوں...میری کونسی پہلی شادی ہے....مجھے ہاتھ چھڑوانا چاہئیے تھا یا نہیں...پر میں نے تو وہی کیا جو مجھے فیل ہوا ایک دم...یہ کیا سوچ رہے ہوں گے...مجھ سے نہیں ہو گا یہ سب...میں نے...غلطی تو نہیں کر دی پھر سے شادی کر کے....میں کیوں اتنا عجیب محسوس کر رہی ہوں....میں نے لائف خراب کر دی انکی بھی....انکو غصہ آگیا تو...؟ میں ملنے آئی ہوں تو ایسے نہیں کرنا چاہئیے تھا....نکاح ہو گیا ہے اب....او گاڈ...." اپنے

انگوٹھے کو سکرین پر کھرچتے بے تحاشا

سوچوں میں یک دم گِھر کر شازمہ کے ماتھے پر

بل گہرے ہونے لگے تھے...دل بیٹھ سا گیا تھا

"آپ۔پ...ناراض تو نہیں ہو گئیں مجھ سے...؟"

اسے فون سکرین پر پوری توجہ سے نظریں

جمائے دیکھ کر آفتاب نے دائیں ہاتھ سے

سٹئیرنگ گھماتے بائیاں ہاتھ اپنی لیفٹ تھائی

پر رکھ کر بے قرار سے لہجے میں دریافت کیا
تھا،دل جیسے مٹھی میں جکڑا سا گیا
تھا۔۔۔دھڑکن جو معمول پر تھیں اسکے یوں ہاتھ
چھڑوا لینے پر بری طرح منتشر ہوئی
تھیں۔۔۔اپنے ایکٹ پر شدید غصہ آنے لگا تھا "دو
باتیں تو کر لیتا۔۔۔اتنا اوور کیوں ہو گیا۔۔۔نہیں
نہیں۔۔۔یہ امپریشن نہیں دینا یار بلکل
بھی۔۔۔گھبرا گئی ہے اتنا۔۔۔سوچ رہی ہو گی کہ
یہ کرنے آیا ہوں میں۔۔۔ویسے ایک چھوٹی سی
کِس ہی تھی۔۔۔نہیں۔۔۔کمفرٹیبل کرنا ضروری ہے
زیادہ۔۔۔اب نہیں کرنا ایسے۔۔۔"

"شازمہ۔۔۔؟ ناراض ہیں۔ں۔ں۔۔۔؟ " اپنے انگوٹھے کو انگلی سے مسلتے آفتاب چہرے کو تھوڑا سا اسکی جانب ٹلٹ کر کے اسکی جھکی ہوئی گھنی پلکوں کو دیکھ کر اپنی تھمی ہوئی دھڑکنوں کو ایک بار پھر رواں ہوتے محسوس کر رہا تھا۔۔پل پل دل کی حالت بدل رہی تھی

"نہیں۔ں۔۔۔" وہ جو اس سے ہاتھ چھڑوانے کے
بعد سے اندر ہی اندر پریشان ہوئے جا رہی تھی،
اسکے اتنی نرمی سے پکارنے پر حیران سی
نظروں سے اسکی جانب دیکھی تھی

"تو ہاتھ واپس کریں مجھے اپنا۔۔۔" آفتاب نے
ہمت کر کے پھر سے وہی ہاتھ اسکے سامنے پھیلا

ایا تو شازمہ نے دل میں ایک عجیب سا میٹھا سا درد محسوس کرتے اپنا لرزتا ہوا ہاتھ اسکی ہتھیلی میں سونپ دیا تھا،آنکھوں کے کنارے جلنے لگے تھے

"یہ روٹ میرا فیورٹ رہے گا اب...جب تک ہماری شادی نہیں ہو جائے گی....بیس منٹ اتنے پیارے گزرے ہیں نہ میرے آپکے گھر تک آتے ہوئے....ہواؤں میں اڑتا ہوا آیا ہوں لٹرلی...."

اسکا ہاتھ اپنے حصار میں لیتے آفتاب نے اسکی

انگلیوں میں اپنی انگلیاں بہت نرمی سے پھنسا کر تھائی پر رکھ لیا تھا...کوئی انٹینسٹی نہیں تھی کوئی سختی نہیں تھی صرف اور صرف جذبوں سے چور حدت تھی جو آہستگی سے اسکے برف ہوتے ہاتھ کو پگھلانے لگی تھی

"آپکی بھابھی بہت سپورٹ کرتیں ہیں آپکو...کزن ہیں اس لیے شاید زیادہ اچھی

بونڈنگ ہے آپکی ان سے...میری بھابھی بھی
بہت اچھی ہیں ویسے...آپ جب آئیں گی تو
آپکی بہت اچھی دوستی ہو جائے گی ان سے..."
ماحول میں چھائی آکورڈنیس کو ختم کرنے کے
لیے خوشگوار سے لہجے میں بات کرتے وہ وقفے
وقفے سے اسکے چہرے کی جانب بھی دیکھا رہا
تھا...سیاہ شفون کے دوپٹے کے ہالے سے دکھائی
دیتا اسکا حسین معصوم چہرہ دیکھ کر دل
مزید بے ایمان ہونے لگا تھا...اسکے ادھ کھلے
ہونٹ جن سے وہ کھینچ کر سانس لیتے بار بار
آپس میں انہیں پیوست کر کے اپنی گھبراہٹ کو

قابو کرنے میں مسلسل مگن تھی

"جی۔۔۔میں ملی ہوں اُن سے۔۔۔بہت اچھی ہیں

وہ۔۔۔اور آپکی نیسز بھی۔۔۔اور آنٹی بھی۔۔۔"

اسکے معمول کے لہجے میں بات کرنے سے شازمہ

کو اپنی دھڑکن بھی معمول پر آتی محسوس

ہونے لگی تھی،اسکے ہاتھ میں جکڑا ہوا اپنا ہاتھ

اتنی دیر بعد اب ایک نظر دیکھا تھا

"Keh du g abhi abhi uper gai ho apny room main...don't worry...raat bahir b guzar skti ho kisi ko pata nai lagay ga 😜"

مسیج کی ٹون پر نظریں ہاتھوں سے ہٹا کر فون سکرین پر کرتے مشل کا میسج پڑھ کر سرخ پڑتے شازمہ نے سکرین فوراً آف کر دی تھی

"آپکے لیے ایک چیز۔۔لی ہوئی تھی۔۔۔میں نے۔۔۔۔"

کہتے ہوئے آفتاب نے سٹئیرنگ چھوڑ کر قمیض کی جیب سے والٹ نکالا تو شازمہ اپنے ہی کسی ٹرانس سے باہر آتے اسے حیرانی سے دیکھنے لگی تھی جو اسکا ہاتھ چھوڑنے کی بجائے مسلسل کبھی سٹئیرنگ کو پکڑ رہا تھا تو کبھی والٹ سے کچھ نکالنے کی کوشش کرتے گاڑی چ لا رہا تھا

"چھوٹی سی ہے۔۔۔"

"پر۔۔۔"

"کدھر گئی یار۔۔ر۔ر۔ر۔۔۔" والٹ چھوڑ کر سٹئیرنگ پر ہاتھ رکھتے آفتاب نے گاڑی کو سڑک کے کنارے لگایا تو شازمہ نے خود ہی اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ کی نرم گرفت سے نکال لیا تھا،اسکی وارفتگی دیکھتے چہرے پر حسین سے رنگ بکھرتے جا رہے تھے

"کیا ڈھونڈ رہے ہیں۔ں۔۔۔" اسے والٹ سے الجھتے دیکھ کر شازمہ تھوڑا سا اسکی جانب مڑ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔نظریں اسکے فریش ہئیر کٹ پر ٹھہری تھیں۔۔۔کان کے پاس گردن پر ہلکی سی سرخی سی تھی۔۔۔آج پہلی بار اسے شلوار قمیض میں دیکھ کر چہرے پر بہت کوشش کے باجود بھی شرمیلی سی مسکراہٹ پھیلنے لگی تھی۔۔۔اسکا سوفٹ سا بیہیویر دل کو اتنی تسلی اتنا سکون دے رہا تھا کہ کچھ پل پہلے اس سے ہاتھ چھڑوانے کا گلٹ بڑھنے لگا تھا

"گفٹ تو کچھ گرینڈ ہونا چاہئیے تھا آپکے لیے،پر ابھی اسی سے کام چلائیں۔۔۔ہم کونسا آخری بار مل رہے ہیں۔۔اب تو ملاقات ہوتی ہی رہے گی۔۔۔یہ چھوٹا سا نیکلس آپکے لیے۔ے۔۔۔" آفتاب نے ایک خوبصورت سا نیکلس والٹ میں سے نکال کر اپنی ہتھیلی پر رکھ کر اسکی طرف بڑھایا تو شازمہ کا مسکراتا چہرہ مزید کِھل اٹھا تھا، ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھنے کا مکالمہ سن کر دل میں الگ کھلبلی ہو رہی تھی

"آپ۔۔آپ نے پہلے ہی اتنا کچھ۔۔دیا ہے۔ے۔ے

۔۔وہ سب گرینڈ ہی تھا۔ا۔ا۔۔۔مجھے تو

اتنا۔۔عجیب سا لگ رہا تھا۔۔بلکہ یہ گفٹ پیارا ہے

سب سے زیادہ۔۔اٹس بیوٹیفل رئیلی۔۔" نیکلس

پر احمد نام بہت باریکی سے کارو ہوا دیکھ کر

شازمہ کے رخسار چمکنے لگے تھے۔۔۔فون گود

میں رکھ کر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر

نیکلس کو پھیلائے وہ اپنے سر سے اترے دوپٹے

سے بظاہر بے خبر تھی مگر اندر ہی اندر اسکی

نظروں کے بدلتے رخوں پر اپنی گردن پر تپش سی محسوس کرتے کنفیوز ہونے لگی تھی

"پہناؤں آپکو...؟؟؟" بوجھل سے لہجے میں کہتے آفتاب نے نظریں گردن سے نیچے کو جھولتی ریشمی لٹوں سے ہٹا کر اسکے چہرے کی طرف دیکھا تھا

"پ...پہنا دیں..." کہتے ہی اپنی گردن پر جیسے
سنسی سی محسوس ہونے لگی تھی...غیر
معمولی تیز ہوتی سانسیں پھر سے تنگ کرنے
لگی تھیں....سر سے اترا ہوا دوپٹہ واپس اوڑھنے
کی بھی ہمت نہیں ہو رہی تھی

"ایک منٹ...تھو.و.و.ڑ.ا سا بس ادھر ہو جائیں..
...میری طرف..." بہت ہی پیار سے کہتے آفتاب
اسے بغیر آکورڈ کیے خود بھی اسکی طرف

کھسک کر قدرے قریب ہوا تھا ، گاڑی کی مدھم سی روشنی اسکی نزدیکی پر دل الگ ہی انداز میں دھڑکنے لگا تھا

"جی بس۔۔۔پرفیکٹ۔۔۔۔" شازمہ بمشکل ہی اپنی جگہ سے ذرا سا موو ہوئی تھی،دائیاں ہاتھ سیٹ پر اپنی ٹانگ کے ساتھ رکھے وہ اپنے بازو سے اسکے سینے کے مس ہونے پر اپنے دل کو سکڑتا ہوا محسوس کرتے گلے کو تر کرنے لگی تھی،اسکے اتنے قریب ہونے پر انتہائی الگ سا

احساس ہوا تھا

"آپ پاؤچ ویسے بھی گما دیتی ہیں تو..."

"میں نے والٹ میں ہی رکھ لیا تھا پھر جب خریدا تھا..."

"وہ گھر جو آپکو گفٹ کیا ہے وہ انڈر کنسٹرکشن ہے ورنہ آپکو سب سے پہلے وہ

دکھاتا میں..."

"آپ کمفرٹیبل ہیں نہ...بس صرف ایک۔ک۔ک سیکنڈ..." اس سے چھوٹی چھوٹی باتیں کرتے تنہائی میں کسی بھی قسم کا تناؤ لائے بغیر آفتاب نے نیکلس بند کر کے اسکی شفاف گردن پر چمکتی گولڈن چین کو ایک بھرپور نظر دیکھ کر ہاتھ اس پر سے ہٹا لیے تھے...دل ایسے دھڑک رہا تھا جیسے اپنی جگہ سے نکل کر باہر آجائے گا

"نہیں اب نہیں۔۔۔کہیں یہ نہ سوچ لیں کہ میں عادی ہوں ان چیزوں کا۔۔۔نہیں۔۔۔" اسکی گردن سے اٹھتی پھولوں جیسی خوشبو نے حواس ایک پل کو معطل کیے تھے لیکن اگلے ہی پل خود پر قابو کرتے آفتاب واپس اپنی سیٹ پر صحیح سے بیٹھ گیا تھا،اپنے ہاتھوں کو سٹئیرنگ پر رکھ کر ایک بھاری سانس خارج کرتے وہ گہری نظر سے اسے دیکھا تھا

"شکریہ..." اسکے دونوں ہاتھ سٹئیرنگ پر قابض ہوئے دیکھتے ، شازمہ نے کندھوں سے بے ترتیب ہوئے دوپٹے کو خود پر درست کرتے نظروں کا رخ اسکے چہرے کی جانب کیا تھا ، نظریں ملیں تو آفتاب نے سٹئیرنگ پر ہاتھوں کی گرفت بڑھا کر پیار بھری مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسے و الہانہ طریقے سے دیکھا تو شازمہ نے بھی جوابا اسی کی طرح مسکرا کر نظریں جھکا لی تھیں، فون کے کناروں کو انگوٹھوں سے سہلاتے اپنی

کنفیوژن پر قابو پانے کی کوشش میں مزید مسکراہٹ چہرے پر پھیلتی جا رہی تھی

"شکریہ کس لیے...؟ شکریہ تو آپکا میں نے ادا کرنا ہے ساری زندگی...آپ میرے ساتھ آج یہاں بیٹھی ہیں مجھے تو یہی نہیں یقین ہو رہا..." دل اسکے چہرے کو چھونے پر بضد ہونے لگا تو آفتاب نے نظریں جھکا کر گاڑی سٹارٹ کر دی تھی

"مجھے بھی نہیں ہو رہا۔۔" شازمہ گردن میں موجود چین کو انگلیوں سے چھوتے ہوئے بولی تو آفتاب نے ایک نظر اسکے سرخ رنگ سے سجے ناخنوں کی طرف دیکھا تھا جو اسکی گردن پر چین کے قریب بے حد پیارے دکھائی دے رہے تھے

"آپکے ہاتھ۔۔۔بہت پیارے ہیں۔۔۔" بہت ضبط کے باوجود دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر کہتے آفتاب نے اپنا ہاتھ اسکی گود میں سطعی سا رکھ کر پھیلایا تو شازمہ نے نظریں جھکائے ہوئے ہی ایک لمحے کے توقف سے ہلکا سا کانپتا ہوا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ دیا تھا۔۔۔اس بار اسکی نزدیکی کو بہت تسلی سے سمجھنے کی کوشش کی تھی

"ہاتھ تو۔۔۔آپکے بھی پیارے ہیں۔۔۔" اپنے بلیک

ڈریس پر دھڑے اسکے ہاتھ کو دیکھ کر بے ساختہ کہا تو آفتاب اسکی جانب سے تھوڑی سی پیش رفت ہوتی دیکھ کر بھرپُور مسکرایا تھا

"اچھا...؟ my pleasure جی...آپکو پیارا لگ رہا ہوں تو...مجھے اور کیا چاہئیے....آپ مجھے دیکھ رہی ہیں یہ بھی بہت بڑی بات ہے...."

اسکے ہاتھ کو پکڑ کر تھوڑا سا اونچا کرتے آفتاب نے اپنی کلائی سے اسکی کلائی کو مس

کیا تو اسکی سلور رسٹ واچ کی ٹھنڈک سے شازمہ کو اپنے بازو میں رگیں منجمند ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔ہتھیلی سی جڑی اسکی ہتھیلی۔۔۔انگلیوں کا گرم لمس۔۔۔ایک ایک چیز کی حدت شرمانے پر مجبور کیے جا رہی تھی

"ہم۔۔۔واپس نہ چلیں۔۔۔۔یہ تو بہت آگے آگئے ہیں ہم۔۔۔" اپنی تھائی پر موجود اسکے بازو کی تپش کو ڈریس کی کئی تہوں کے پار بھی محسوس کر رہی تھی

"آگے تو آگئے ہیں۔۔۔بلکہ اس سے بھی آگے جانا ہے ہمیں۔۔۔ایسے۔۔۔ایک ساتھ ہی۔۔۔" آفتاب نے سوفٹ سی نظروں سے اسے دیکھتے ، ہاتھ کی پشت کو اپنے انگوٹھے سے ذرا سختی سے سہلایا تو شازمہ اسکے انداز میں بدلاؤ محسوس کرتے تھوڑا کنفیوز ہو کر اسے دیکھی تھی

"آپ نے مکمل میرے پاس نہ آ کر بہت بڑے امتحان میں ڈال دیا ہے مجھے یار۔۔۔ابھی آپ کو میرے پاس ہونا چاہئیے تھا۔۔۔" اسکا ہاتھ تھامے ہوئے ہی آفتاب نے اسکے رخسار کو بہت آہستگی سے اپنی انگلیوں کے نکلز سے سہلایا تو شازمہ کو اپنی سانس تھمتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

"نہیں دل چاہ رہا میرا آپکو واپس ڈراپ کرنے

کا۔۔ساتھ چلیں میرے آپ بس۔۔۔" اسکے چہرے

کا ذرا سا لمس مزید مشکل میں ڈال گیا تھا،

آفتاب نے جذبوں سے چور لہجے میں کہتے

اسکے ہاتھ کو پہلے سے بھی زیادہ مضبوطی سے

تھام کر اب کی بار اپنی تھائی پر رکھا تو شازمہ

سیٹ سے ٹیک ہٹا کر اسکی جانب کھنچ سی

گئی تھی،اسکے یوں ایک دم بے قرار سا ہونے پر

شازمہ کا دل بری طرح گھبرانے لگا تھا

"ہم۔۔۔دوبارہ مل لیں گے۔۔ابھی۔۔۔بہت رات ہو

رہی ہے---" بوکھلائی سی آواز میں کہتے شازمہ
نے اپنا ہاتھ اسکے بڑے سے ہاتھ میں گم ہوتے
دیکھ کر نظروں کا رخ اسکے چہرے کی طرف
کیا تھا ، اسکے لمس کی گرمی سے ہتھیلی میں
پسینہ آنے لگا تھا

"نہیں میرے ساتھ ہی رہیں آپ ساری
رات---کوئی نہیں جانا واپس---بس---" آفتاب نے
اسکی نظروں میں جھانک کر سنجیدہ سے لہجے

میں معصومانہ اصرار کرتے کہا تو شازمہ نے منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنستے ہوئے اسکے چہرے کو بہت دل سے دیکھا تھا ، اسکی نظروں میں موجود اپنائیت نے ذرا بھی پریشان نہیں کیا تھا

"ٹھیک ہے نا پھر۔ر۔ر۔۔۔؟؟ دل تو آپکا بھی چاہ رہا ہو گا میرے ساتھ رہنے کا۔۔۔" لہجے کو تھوڑا سوفٹ اور ٹیزنگ سا کرتے آفتاب نے اسکے ہاتھ کی بیک کو انگوٹھے سے دبا کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا تو شازمہ نے بدستور مسکراتے ہوئے

سر نفی میں ہلایا تھا

"ایسے۔ے۔ے۔ے کیسے۔ے۔ے۔ے نہیں کر رہا دل۔۔۔؟؟ صحیح صحیح بتائیں۔۔" آفتاب اسکے انکار میں حرکت کرتے چہرے اور اسکے بلکل برعکس اس چہرے پر پھیلی حسین سی مسکراہٹ دیکھ کر خود بھی سرخ ہونے لگا تھا۔۔شازمہ کا ریلیکس رہنا اسے بہت پیارا لگا تھا

"میں نے جانا ہے واپس گھر نا۔۔۔پندرہ منٹ ہونے والے ہیں۔۔پانچ منٹ کہا تھا آپ نے۔۔۔" شازمہ اپنے دوسرے ہاتھ سے اسکی رسٹ واچ کے ڈائل کو ناک کرتے بولی تو آفتاب اسکے دونوں ہاتھ اپنے اتنے پاس دیکھ کر پاؤں فلور بورڈ پر پیچھے کو کرتے تھوڑا سیدھا ہو کر بیٹھا تھا، چہرے پر معنی خیز سی مسکراہٹ آنے سے پہلے ہی نظروں کا رخ سامنے سڑک پر کر لیا تھا

"میرا نہیں نہ گزارا پانچ منٹ سے۔۔۔مجھے زیادہ سارا وقت چاہئیے آپکا اب۔۔۔"

"اب۔ب۔ب۔۔؟؟ آپ لاسٹ ٹائم بھی دو دو منٹ کا کہہ کر جانے ہی نہیں دے رہے تھے۔۔۔"

"کہاں۔ں۔ں۔۔۔؟ وہاں کروز پر۔۔۔؟ ہاہ۔۔۔ وہ تو گولڈن میٹ اپ تھا ہمارا یار۔۔وہاں نہ ملے ہوتے تو آپ نے شاید ابھی تک اوکے ہی نہ کیا

ہوتا۔۔۔وہ تو ضروری تھا۔۔۔" آفتاب اسکا ہاتھ تھامے اپنی بئیرڈ اپنے انگوٹھے سے ذرا سی سہلا کر واپس اسکا ہاتھ اپنی ٹانگ پر رکھتے بولا تو شازمہ کے چہرے پر بے ساختہ گہری مسکراہٹ پھیل گئی تھی

"واٹ۔ٹ۔ٹ۔۔۔؟ وہ نہیں کرنے لگا تھا جو آپ سوچ رہی ہیں۔ں۔ں۔۔۔" لہجے میں شرارت لیے آفتاب نے ناخن سے اسکے ہاتھ کی جلد کو بہت

دھیرے سے کریدا تو شازمہ سر جھکا کر باقاعدہ ہنستے ہوئے گاڑی سے باہر دیکھنے لگی تھی

"آپکی اجازت کے بغیر اب ایسی جرآت نہیں کرنی...ڈر لگتا ہے بھائی..." آفتاب اسکے ہنسنے پر خود بھی ہنستے ہوئے اسکے ڈھلکے ہوئے دوپٹے سے دکھائی دیتے لمبے بالوں کو دیکھتے دیکھتے اسکے پورے وجود کو گہری نظروں کے احاطے میں لے آیا تھا...شفون کے دوپٹے سے تقریبا پورا جسم ڈھکا ہوا تھا پھر بھی اسکی

موجودگی نے پورے جسم میں کھلبھلی مچائی ہوئی تھی

"مجھے۔۔۔ڈراپ کر دیں نہ واپس۔س۔۔۔دیر ہو رہی ہے۔۔۔مشل باہر ہی بیٹھی ہے ، انتظار کر رہی ہے میرا۔۔۔" شازمہ اپنی مسکراہٹ دباتے چہرہ ونڈو سے ہٹا کر اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی،ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکالنے کی کوشش کی تو آفتاب نے اسکی ہتھیلی میں آئے پسینے کو اپنے انگوٹھے سے سہلا کر صاف کرتے آہستگی

سے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا تھا

"اچھا۔۔۔۔تو پھر اب۔۔۔کب ملیں گے ہم۔۔۔؟؟

کل۔۔۔؟" ہاتھ سٹئیرنگ پر رکھتے آفتاب نے دائیاں ہاتھ اپنی سائیڈ گردن پر رکھ کر کہنی ونڈو سے ٹکاتے گہرا سانس خارج کیا تھا۔۔۔دل میں مچلتی بہت چھوٹی سی خواہشیں بھی اسکے جانے کا سوچ کر یک دم منہ زور ہونے لگی تھی

"کل-ل-ل---؟ مجھے نہیں پتہ میں مل سکوں گی یا نہیں---ابھی تو ملے ہیں-ں-ں---" شازمہ فون سکرین آن کر کے مشل کی چیٹ نکال کر اسکی طرف دیکھی تھی ، دل اپنا بھی اسکے پاس زیادہ دیر ٹھہرنے پر مجبور کر رہا تھا لیکن منہ سے ایسی بات کا اقرار کرنا بہت مشکل تھا

"ملی کدھر ہیں آپ...؟" کہہ کر آفتاب نے ایک گہری نظر سے اسکی آنکھوں میں جھانکا تو شازمہ نے اسکی گرم نظروں کی تپش سے گھبراتے پلکیں جھکا کر نظروں کا رخ فوراً فون سکرین پر کر لیا تھا جہاں وقفے وقفے سے مشل کے میسجز آرہے تھے

"Picture bana lo pehli official date ki...."

"Bara busy ho waisy...."

"Easy rehna,koi b nai aya abhi tk...shokat b taqreeban so raha ha apny cabin main...."

"کالج۔۔۔کب سے جانا ہے۔۔۔؟" اسکی طرف سے کوئی جواب نہ آنے پر آفتاب اپنی ٹانگیں سمیٹ

کر بیٹھتے پھر سے بات کا آغاز کر چکا تھا ،

گاڑی کو واپسی کے راستے پر ڈالتے چہرے پر

تھوڑی اداسی چھا گئی تھی

" 11سے..." شازمہ نے سکرین آن رکھے فون کو

گود میں الٹا کر کے رکھ دیا تھا

"دو ہفتے تک یعنی...سہی سہی..." گاڑی کو

راؤنڈ اباؤٹ سے ٹرن دلاتے آفتاب نے سائیڈ آئی سے اسے دوپٹہ اپنے سر پر کرتے دیکھا تھا ، اسکے گھبرائی سی مووومنٹس دل میں بے قراری جگائے جا رہی تھیں

"آپکو ویسے کچھ الگ سا محسوس ہو رہا ہے...؟ " آفتاب اسے لفظوں کے جال میں پھنسانے کی کوشش کرتے اپنا پاؤں فلور بورڈ پر ٹیپ کرنے لگا تو شازمہ نے دوپٹے کو خود پر مکمل پھیلاتے بظاہر ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا لیکن دل

میں ہوتی اتھل پتھل نے اسکا سوال بہت اچھے سے سمجھا دیا تھا

"نہیں ہو رہا...؟؟؟ میرا تو حال برا ہو رہا ہے سیریسلی...یار رخصتی نہیں کر سکتے ہم...؟ کم از کم سکون سے وقت تو گزار سکتے ہیں نا ساتھ بغیر کسی ٹینشن کے...کب تک ایسے چھپ چھپ کر ملیں گے...؟ " اسکے جواب دینے سے

پہلے ہی آفتاب بیک گردن کو بے چینی سے سہلا

تے تشنہ سی نظروں سے اسکے دوپٹے میں

چھپے چہرے کو دیکھنے لگا تھا

"تنگ تو نہیں ہو رہیں میری باتوں سے---"

"کچھ بھی بول رہا ہوں---"

"ابھی چار پانچ گھٹنے پہلے تو نکاح ہوا ہے

ہمارا..."

"آپ ویسے ملتی تو رہیں گی...ہے نا...؟" آفتاب اپنی رو میں بولتا جا رہا تھا اور شازمہ کو اسکی باتیں کسی حسین دھن کی طرح اپنے کانوں میں بجتی سنائی دے رہی تھیں،اسکا و الہانہ انداز ،اپنے لیے اسکی بے قراری بہت بے یقین سا کر رہی تھی

"ملوں۔۔۔گی۔۔۔" بہت مدھم سی آواز میں کہتے شازمہ نے اپنے گلے میں عجیب سا درد محسوس کیا تھا،خود سے ہی حیا سی آنے لگی تھی

"آج تو خواب بھی آپکے آئیں گے مجھے۔۔۔" آفتاب بائیاں ہاتھ سٹئیرنگ سے ہٹا کر اپنے بالوں میں پھیرتے ہوئے بولا تو شازمہ چمکتی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسے دیکھی تھی

"آپکو بھی آئیں گے میرے خواب۔۔۔؟" بھنویں شریر سے انداز میں اچکا کر سوال کرتے ، ہاتھ ب الوں سے نکال کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے خود پر قابو رکھتے سٹئیرنگ کو سنبھالا تو شازمہ اسکے سوال پر کِھل کر ہنستے سامنے سڑک پر دیکھنے لگی تھی،سٹئرنگ پر بے خین سے انداز میں سٹرائیک کرتا اسکا انگوٹھا سائیڈ آئی سے دیکھتے مسکراہٹ تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

"آپ بھی سوچ رہی ہوں گے یہ کمینا سونے دے گا تو خواب آئیں گے۔۔۔کال ہی نہیں بند ہوتی اسکی جب تک فون کی بیٹری نہ ڈیڈ ہو جائے۔۔" اسکے جوابوں کا انتظار کیے بغیر خود ہی مسلسل بات کرتے آفتاب اسکی باآواز کھلکھلاہٹ سن کر اپنی بھنویں ہلکی سی سہلاتے خود بھی مسکرائے جا رہا تھا

"ہاتھ تو دے دیں مجھے،گھر آنے والا ہے آپکا...."

نظریں اسکے سر سے سلپ ہوتے دوپٹے پر گاڑھے آفتاب نے سٹئیرنگ سے ہاتھ ہٹا کر ایک بار پھر اسکی تھائی پر رکھا تو شازمہ نے اسکے ہاتھ کی پلیسمنٹ پر خود میں بے تحاشا سمٹتے اپنی انگلیاں اسکی ہتھیلی پر رکھی تھیں،پورے جسم میں جیسے یک دم رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے...چہرے پر پھیلی مسکراہٹ مدھم ہو کر حیا سے بھری مسکان میں بدل گئی تھی

"I love you شازمہ"

صرف اسکی انگلیوں کو اپنی ہتھیلی پر رکھے
انگلیوں سے بہت آہستگی سے بہت پیار سے سہ
لاتے آفتاب نے اپنی ٹانگ کو بھی اسی رفتار سے
حرکت دیتے اسکی آنکھوں میں جھانک کر
بوجھل آواز میں کہا تو شازمہ نے اسکو اپنی
طرف سے بہتر رسپانس دینے کی کوشش میں
، بمشکل مسکراتے ہوئے اسکی جانب دیکھا تھا
دل کی معمول پر آئی دھڑکن نے انتہا کی شدت
پکڑ لی تھی ، گھر کی سڑک دیکھ کر دل میں
عجیب سی بے چینی نے سر اٹھایا تھا اسکا

ساتھ اتنا حسین لگ رہا تھا کہ ملنے کا وقت
ختم ہوتے دیکھ کر دل اداس سا ہونے لگا تھا

"Thanks for being mine...."

کہتے ہوئے گاڑی بے حد سست رفتار کرتے آفتاب
اسکی انگلیوں کو ذرا سا کھینچ کر ہتھیلی تک
رسائی حاصل کرتے ہاتھ پکڑ کر اپنی تھائی تک
لے آیا تھا۔۔۔بے چینی سے نچلے لب کو دباتے
آفتاب نے نظروں کا رخ اس کے شرم سے سرخ

ہوتے چہرے سے موڑ کر گہرا سانس بھرتے سامنے سڑک پر نظریں جمائی تھیں جہاں دوسری پار اسکے پورے گھر پر سجی خوبصورت سی روشنیاں دکھائی دینے لگی تھیں

"میں۔۔۔مشل کو مسیج کر لوں۔۔۔" شازمہ نے پلکیں تیزی سے جھپکتے اپنے دل میں ہوتی ہلچل کو اس پر عیاں نہیں کیا تھا

"جی..." اسکا ہاتھ نرمی سے آزار کرتے آفتاب نے
اپنے دل میں اٹھتے طوفان کو جانے کیسے قابو
میں رکھا ہوا تھا،اسکے لمس کو اپنی ہتھیلی پر
محسوس کرتے اسی ہاتھ سے اپنی بئیرڈ سہلاتے
آفتاب نے گاڑی کو سست رفتاری سے گھر والی
سڑک پر ڈالا تھا

"وہ باہر آئیں گی۔۔۔؟ گاڑی کہاں روکوں میں۔۔؟"

آفتاب نے نہایت ہی دھیمے سے لہجے میں

استسفار کرتے اسکے تیزی سے سکرین پر چلتے

خوبصورت سے ہاتھوں کو دیکھا تھا

"وہ کہہ رہی ہے اس نے دروازہ کھول دیا ہے،خود

ہی آجاؤں میں اندر۔۔آپ۔۔اتار دیں یہیں۔۔"

شازمہ نے بے حد کنفیوز آواز میں بات مکمل کی

تھی، گھر کے اتنے قریب آ کر اور اس سے دور

جانے کا سوچ کر دل میں گھبراہٹ سی ہونے لگی تھی

"او۔و۔و۔کے۔۔۔" سر کو جھکائے آفتاب اپنی جانب کا دروازہ کھول کر قمیض کو درست کرتے باہر نکلا تو شازمہ نے بھی اپنی طرف دروازے پر ہاتھ رکھا تھا

"آرہا ہوں میں۔۔۔" ہاتھ کے اشارے سے اسے روکتے آفتاب گاڑی کو فرنٹ سے کراس کرتے اس کے دروازے تک آیا تو شازمہ کی نظروں میں خودبخود کچھ پرانے منظر آئے تھے۔۔۔سر کو تیزی سے جھٹکتے اس نے نظروں کا رخ آفتاب کی طرف قائم رکھا تھا۔۔۔اسکا گاڑی کا دروازہ کھولنا۔۔۔اسکے سامنے ہاتھ پھیلانا۔۔۔باہر نکلنے پر دروازہ بند کرنا۔۔۔ہاتھ سامنے کی جانب پھیلا کر اسے چلنے کا کہنا۔۔۔اسکا ایک ایک ایکٹ شازمہ کو ٹرانس میں لے گیا تھا۔۔۔۔سر سے ڈھلکا ہوا دوپٹہ ، ہوا سے اڑتی ذلفیں سنوارے بغیر وہ

اسے دیکھے جا رہی تھی

"اندر پہنچ کر مسیج کر دیجیے گا یاد سے....
غائب نہیں ہونا دو گھنٹے کے لیے آج...." گھر کے
قریب پہنچ کر آفتاب نے بند دروازے کو ہلکا سا

دھکیلا تو ایک سے دو انچ دروازہ کھل گیا تھا

"میں کر دوں گی۔۔۔آپ نے بھی۔۔۔بتانا ہے پہنچ کر۔۔۔" شازمہ نے اپنے دونوں ہاتھ بے چینی سے آپس میں جکڑ لیے تھے

"آپ حکم کریں میں لائیو لوکیشن شئیر کرتا ہوا

جاؤں گا۔۔۔" ہنس کر کہتے آفتاب نے بازو اسکے کندھوں پر پھیلا کر اسے ذرا سا اپنے نزدیک کرتے سر پر بہت عقیدت سے لب رکھے تھے۔۔۔اسی ایک پل میں دونوں کی نظر ملی تو چہروں پر خاص رنگوں سے بھری سنجیدگی آئی تھی

"خداخافظ۔۔۔" بازو اسکے کندھے سے اتار کر اسکے بازو پر ہاتھ سے ہلکا سا دباؤ ڈال کر آفتاب نے اس سے فاصلہ بناتے دروازہ تھوڑا سا

مزید کھولا تو اوٹ میں کھڑی مشل دکھائی دی تھی۔۔۔سر کو ذرا سا خم دے کر اسے سلام کرتے آفتاب نے شازمہ کے بازو سے ہاتھ ہٹا کر دوپٹے کے اوپر سے کمر پر رکھتے اسکے دروازے کی دہلیز سے اندر ہو جانے پر خود دروازہ باہر کی جانب کھینچتے بند کر دیا تھا۔۔۔دل کی دھڑکن وہیں منہ زور ہوئی تھی۔۔۔تھوڑا سا وقت اسکے ساتھ گزار کر اپنے پورے وجود میں ایسی انرجی سی محسوس ہونے لگی تھی کہ واپسی کا سفر بھی حسین لگنے لگا تھا۔۔۔اس سے دروازے پر ہوئی ذرا سی نزدیکی کو سوچ سوچ

کر مسکراتے ڈیش بورڈ سے فون پکڑ کر اسے ک
ال ملا دی تھی جو اسی وقت کٹ گئی
تھی...اسکے کال کاٹنے پر مزید گہرا مسکراتے
آفتاب بالوں میں ہاتھ پھیرتے ایک نظر پیسنجر
سیٹ کی طرف دیکھا تھا

"اب کیا فائدہ...؟ گھر جا کر کونسا بیوی ملے گی
آگے..." اشارے پر گاڑی رکی تو گجرے والا گاڑی
کی کھڑکی ناک کرنے لگا تھا...خود میں بڑبڑاتے
ہوئے گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے آفتاب نے اس

سے گجرے خرید کر ڈیش بورڈ پر رکھ لیے تھے...انکی خوشبو سے ہی چہرے پر سرخی بڑھنے لگی تھی...ہاتھ بڑھا کر میوزک آن کرتے آفتاب نے دوسرا ہاتھ بھی سٹئرنگ پر رکھ لیا تھا

اس قدر پیار ہے تم سے اے ہم سفر...

اب تو جیتے ہیں ہم بس تمھیں دیکھ کر...

تمھاری ہر ادا...تمھاری ہر نظر...

یہ کیا کہنے لگی...تمھیں ہے کیا خبر...

دل میں ہے بے تابیاں...

نیند اڑنے لگی...

تیرے خیالوں سے ہی...

آنکھ جڑنے لگی...

ہر پل تم کو...دیکھا میں نے...

کہتی ہے میری نظر...

تمھاری ہر ادا...تمھاری ہر نظر...

یہ کیا کہنے لگی...تمھیں ہے کیا خبر...

"زہے نصیب...خود کیسے کال کر لی آپ نے...؟"

فون پر آتی اسکی کال پک کر کے آفتاب نے خوشگوار سے لہجے میں اسے مخاطب کیا تھا

"جی میں۔ں۔ں بس پہنچنے والا ہوں..."

"نہیں رش نہیں ہے نہ اس وقت تو جلدی پہنچ جاؤں گا..."

"اور پھر۔۔۔کل کا کیا پلین ہے۔۔؟"

"کیا مطلب ہوئی پلین نہیں۔۔؟ ملنا پڑے گا۔۔"

"کہہ دیا نہ ملنا پڑے گا تو بس۔۔"

"اوئے مزاق کر رہا ہوں-ں-ں۔۔"

"ہیلو۔۔"

"میں نے...گجرے لیے تھے ابھی واپسی پر...بس اسی لیے کہہ رہا تھا...وہ کسے پہناؤں....ضائع جائیں گے..."

"ہیلو..."

"بات تو سنیں...."

"ہیلو...کاٹ کیوں دیا۔ا۔ا...؟ ایسا کیا کہہ دیا

میں نے..." فون سکرین کو دیکھ کر ہنستے ہوئے

آفتاب نے پھر سے کال ملا دی تھی...زندگی ایک

خوبصورت ڈگر پر رواں ہوتی دیکھ کر دل بے

حد مطمئن سا ہو گیا تھا

سانسوں میں بسنے لگی جب سے تو او جانِ

جان...

اپنا سا لگنے لگا مجھ کو سارا جہاں...

مہکا مہکا لگتا مجھ کو...خوشیوں سے دل کا

نگر...

تمھاری ہر ادا...تمھاری ہر نظر...

یہ کیا کہنے لگی...تمھیں ہے کیا خبر...

اس قدر پیار ہے تم سے اے ہم سفر...

اب تو جیتے ہیں ہم بس تمھیں دیکھ کر...

"ہیلو۔و۔۔۔" کمرے میں داخل ہونے سے پہلے مشل نے اندر جھانک کر پورے کمرے میں نظر دوڑاتے شہریار کو تلاشا تھا

"آجاؤ بھئی۔۔۔" الماری میں گھس کر کچھ ڈھونڈتے ہوئے شہریار اپنے عقب سے آتی مشل کی آواز پر سیدھا کھڑا ہو کر گردن سہلاتے ہوئے اسے مڑ کر دیکھا تھا

"اوہ تھینک گاڈ...مجھے لگا آپ کمرے میں نہیں ہیں..." دل پر ہاتھ رکھ کر اندر داخل ہوتے مشل نے گہرا سانس لیا تھا

"تو اس میں شکر ادا کرنے والی کیا بات ہے...؟ اس وقت کیا چھت پر ہوتا ہوں میں....؟ "

شہریار نے بھنویں سکیڑ کر اسکے مشکوک سے

ایکٹس کو دیکھا تو مشل کچا سا ہنستے ہوئے

دوپٹہ اتار کر ایک طرف رکھتے ڈریسنگ روم

میں اسکے پاس آ کر کھڑی ہوگئی تھی

"شکر اس بات کا کہ آپ کمرے میں ہی مل گئے

مجھے...اب ہم ڈھیر ساری باتیں کریں گے..."

اسکے بازو میں دونوں بازو حائل کرتے مشل نے

اسکے بائیسیپ سے اپنا چہرہ سہلایا تو شہریار

نے کن اکھیوں سے اسکے ایکٹنگ سے بھرپور

ایکسپریشنز کو دیکھا تھا

"پہلے کبھی نہیں کی ہم نے باتیں کیا...؟ جو ابھی اتنی ایکسائیٹڈ ہو رہی ہو...؟" بازو اس سے چھڑوا کر شہریار پھر سے الماری میں کچھ تلاشنے لگا تھا

"نہیں...اب اتنی بھی نہیں ہو رہی..." مشل اسکے ہر بات سے لاعلم ہونے پر مکمل مطمئن ہو

کر لاپرواہی سے کندھے اچکاتے ڈرسینگ روم سے نکل کر بیڈ پر اوندھے منہ گرنے والے انداز میں لیٹ کر فون پر میسج ٹائپ کرنے لگی تو شہریار نے اسکے یک دم بدلتے رویے پر اچھنبے سے مڑ کر اسے دیکھا تھا

"میرا پرانا لیپ ٹاپ کدھر ہے۔۔۔؟ ہر طرف تمھارے کپڑے پھیلے ہوئے ہیں مشل۔۔۔کچھ سمجھ نہیں آرہا کونسی چیز کدھر پڑی ہے۔۔۔" اسے مزے سے ٹانگیں ہلاتا دیکھ کر شہریار بلند

آواز میں بولا تھا

"وہ میں نے اوپر رکھوا دیا تھا...سب سے اوپر و الے کمپارٹمنٹ میں..."

"کیوں یاررر...اتنا سا لیپ ٹاپ کیا کہہ رہا تھا تمھیں..."

"میں نے وہاں اپنی جیولری سیٹ کی ہوئی

ہے...اچھا نہیں لگ رہا تھا وہاں پڑے ہوئے..."

"اب چاہئیے مجھے...کیا کروں میں...پہلے سٹور سے جا کر لیڈر لاؤں..." شہریار دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بولا تھا

"ہاتھ اونچا کر کے پکڑ لیں کیا فائدہ اتنی زیادہ ہائٹ کا..." مشل اسے کمرے سے نکلتا دیکھ کر کروٹ لیٹے سیدھی ہو کر لیٹ گئی تھی

"دس فٹ کا نہیں ہوں۔۔۔اٹھو ساتھ آؤ میرے۔۔۔"

"کہاں۔۔۔"

"سٹور پہنچو۔۔۔"

"میں۔ں۔ں کیوں آؤں۔ں۔ں۔ں۔۔۔اب مجھ سے یہ کام بھی کروائیں گے۔ے۔ے۔۔۔؟" مشل فون ایک طرف رکھ کر سرعت سے اٹھتے ماتھے پر بل ڈ الے اسکے پیچھے آئی تھی

"اور کونسا کام کروایا ہے تم سے...؟" مڑ کر اسکی جانب دیکھ کر کہتے شہریار راہداری سے گزر کر سٹور روم میں داخل ہوا تو مشل ہاتھ کمر پر رکھے باہر کھڑے کھڑے انسپیکشن والے انداز میں اندر جھانکی تو شہریار اسکے چہرے پر ٹھہرے تاثرات دیکھ کر مسکرائے بغیر نہیں رہ سکا تھا

"لیڈر تو لگتا ہے نیچے پڑی ہے...لائٹس لگانے کے لیے نیچے لے گئے تھے بندے..." مشل اسکی طرف دیکھے بغیر سٹور روم میں یہاں وہاں دیکھتے ہوئے بولی تھی

"تو جاؤ لے کر آؤ پھر اب...." شہریار اسکے کندھے پر دھیرے سے تھپڑ مارتے بولا تو مشل کا چہرہ دیکھنے لائق تھا "یار.ر.ر....میں کیسے لاؤں-ں-ں---"

"تو کیوں میری چیزیں ادھر اُدھر کرتی ہو...جگہ پر رہنے دیا کرو نا..." شہریار اسکی گردن اپنے بازو میں پھنساتے اسے اپنے قریب کرتے بولا تو مشل نے بھنویں سکیڑ کر اسے دیکھا تھا

"جگہ ہے کدھر...؟؟ میں کہاں رکھوں اپنی چیزیں پھر...میرے لیے کوئی خاص سپیس

نہیں بنائی آپ نے کبھی اپنے روم میں...اوکے
میں اپنی چیزیں دوسرے کمرے میں شفٹ کر
لوں گی زیادہ پرابلم ہے تو...آپکا لیپ ٹاپ بھی
آجائے گا واپس اپنی جگہ پر...چھوڑیں
مجھے..." ناراض سے لہجے میں کہتے ہوئے
مسلسل اس سے اپنی گردن چھڑواتے مشل
روہانسی ہوئی تو شہریار نے دوسرا بازو بھی
اسکی کمر میں حائل کرتے اسے پورا اپنے سینے
سے لگا لیا تھا

"یار۔ر۔ر۔۔۔"

"چلو۔و۔و۔۔۔" اپنے مسئلے کو اسکے کنسرن میں بدلتا دیکھ کر شہریار نے سر کو نفی میں جنبش دیتے ، پیار سے اسکی کمر کو سہلایا تھا

"اچھا ادھر تو دیکھو میری طرف۔۔۔"

"یار ساری سپیس ہی تمھاری ہے پاگل۔۔۔۔جیسے کھو گی ویسے رینویٹ کروا لیں گے۔۔۔۔مجھے

خود ہی خیال کرنا چاہئیے تھا...واک ان کلوزٹ بنوا لیں گے تمھارے لیے تم حکم تو کرو..."

شہریار کندھوں پر بازو پھیلائے اسے سٹور روم سے باہر لے آیا تھا

"نہیں آپ رہنے دیں...آپ بس اپنا لیپ ٹاپ رکھیں اپنے پاس...مجھے کوئی نہیں ضرورت واک اِن کلوزٹ کی...میں یہاں سٹور میں رکھ دوں گی اپنی چیزیں..." منہ پھلائے آئی رول

کرتے مشل اسکا دھیان ہٹانے میں کامیاب ہو کر زیر لب مسکراتے اسکے ساتھ چلنے لگی تھی

"یار اتنا چھوٹا دل کیوں ہے تمھارا۔۔۔میں ایسے ہی فالتو میں لگا ہوا تھا بولنے،تم خوامخواہ دل پر لے کر بیٹھ گئی ہو۔۔۔رہنے دو لیپ ٹاپ کو اوپر ہی۔۔۔" شہریار اسے خود سے لگائے کمرے کی طرف آگیا تھا

"نہیں میں لے آتی ہوں نیچے سے لیڈر..." اسکا بازو کندھوں سے ہٹا کر مشل سنجیدہ سی شکل بنائے سیڑھیوں کی طرف کھسکی تو شہریار نے اسکی کلائی پکڑ کر اسے کمرے میں کھینچ لیا تھا

"مذاق کر رہا تھا یار تم سے...ویسے بھی تھکے ہوئے ہیں،کل دیکھیں گے سارے کام...مجھے

دکھاؤ نیٹ سے نکال کر کیسی وارڈروب چاہئیے تمھیں..." کمرے کا دروازہ بند کرتے شہریار نے بیڈ پر پڑا لیپ ٹاپ اسکی طرف کھسکایا تو مشل نخرے سے بھنویں اچکاتے بیڈ پر سائیڈ کروٹ ڈھے کر کلوزٹس سرچ کرنے لگی تھی

"میں تو کہتی ہوں جو کارنر والا کمرہ ہے اسے ہی پورا کلوزٹ میں بدل لیتے ہیں...فل سائیز مرر ہوں زیادہ سارے...سیریسلی مجھے اور شازمہ دونوں کو بہت پرابلم ہوتی ہے تیار ہوتے

ہوئے...کوئی بھی مزے کا مرر نہیں ہے...آگے اب شادی بھی آنی ہے...ایسے کیسے چلے گا..."

یوٹیوب پر مختلف سرچز کرتے مشل بولے جا رہی تھی اور شہریار اسکے پاس مخالف سمت میں نیم دراز ہتھیلی پر چہرہ ٹکائے مسکراتے ہوئے یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا

"ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں-ں-ں...صحیح بتا رہی ہوں..." اسے اپنی طرف یوں تکتا پا کر مشل

خود بھی ہنستے ہوئے لیپ ٹاپ پکڑ کر اسکے بلکل پاس آکر بیٹھ گئی تھی

"مجھے آمنے سامنے دو بڑے مرر چاہئیں۔۔۔انسان کو پتہ لگتا رہتا ہے کہ کہیں سے ویٹ تو نہیں بڑھ رہا۔۔۔یہ دیکھیں اس طرح کے۔۔۔اور دیوار کے ساتھ ایسے پوری ہینگنگ کیپیسٹی۔۔۔اور اس طرف شوز کے لیے گلاس ڈور کیبینٹس۔۔۔"

مشل سکرین پر وڈیو آن کیے اسے سمجھا رہی تھی اور شہریار پوری توجہ سے سنتے سر کو

مسلسل مثبت میں ہلائے جا رہا تھا۔۔۔اسکی ایکسایٹمنٹ سے چمکتی آنکھیں دیکھ کر وہ خود بھی اسکی واک ان کلوزٹ کے لیے ایکسایٹڈ ہونے لگا تھا اور رات دیر تک وہ دونوں ورچوئلی اوپر والا پورا فلور ہی ڈیزائن کر چکے تھے

دس ماہ بعد.......

"میں کچھ نہیں سن رہا۔ا۔ا۔ا۔۔یہ آپ روز ہی کہتی ہیں۔۔۔میں ابھی کہ ابھی آپکی یونیورسٹی آ رہا ہوں۔۔۔آج بلکل کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔۔۔آج آپ میرے ساتھ ہی لنچ کریں گی۔۔۔حد ہے ویسے تین ہفتے ہو گئے ہیں ہمیں ملے ہوئے۔۔۔آپکو خود سے کوئی احساس ہی

نہیں ہے---

You have any idea that this

is the longest gap we

ever had in our meetings

مجھے پتہ ہے صبح آپکی کال پک نہیں کر سکا

اسی لیے آپ اب ایسے کر رہی ہیں---یہ بلکل

ٹھیک نہیں ہے۔ے۔ے---ہم ابھی مل رہے ہیں اینڈ

دیٹس فائنل---" لیکچر کے دوران آفتاب کا لمبا

چوڑا وائس نوٹ سن کر شازمہ کے چہرے پر

ہمیشہ کی طرح گہری مسکراہٹ کا رقص ہوا تھا

جسکو وہ بمشکل کنٹرول کر پا رہی تھی

"Mery finals thy isilye nai mily na...warna ap kabhi any dety hain itna gap...? Sbha apny bat ki hoti to mjhy idea b hota k apny ana ha...ab mid lecture kaisy aown main...."

عجلت میں میسج ٹائپ کرتے شازمہ نے نظروں

کا رخ واپس وائٹ بورڈ کی طرف کیا تھا

"تو اب تو ختم ہو گئے نہ فائنلز۔۔اب نئے لیکچرز بھی آپ مِس نہیں کر سکتی کبھی کبھار کیا۔۔؟ کتنے بجے تک ہے یہ والی کلاس۔۔۔؟ میں نکل رہا ہوں آفس سے۔۔بیس منٹ تک آپکے کالج کے باہر ہوں گا۔۔۔مل کر ساری بات کریں گے آمنے سامنے۔۔۔ایسے پتہ نہیں آپ کیا کیا سوچتی جائیں گی۔۔" ہر میسج کے رسپانس میں اسکا وائس نوٹ سنتے شازمہ کے چہرے پر ہنسنے سے

سرخیاں بکھر رہی تھیں, ناراضگی دکھانے پر وہ ہمیشہ ایسے پی پریشان ہو جایا کرتا تھا

"Meri aj class thori dair sy khatam honi hai..."

جان بوجھ کر اسے چڑانے میں مزہ آنے لگا تھا، اسکا ہمیشہ کی طرح ملنے کے لیے یونہی شدید بے چین ہونا الگ ہی خوشی دیتا تھا

"مجھے کچھ نہیں پتہ۔۔۔میں 15 منٹ میں
پہنچ جاؤں گا وہاں۔۔۔لیکچر ختم ہو یا نہ
ہو۔۔آپ مجھے باہر چاہئیے ہیں۔۔۔کچھ نہیں ہوتا
ایک آدھا لیکچر بنک کرنے سے۔۔شام کو آپ
ملتی نہیں ہیں ویسے ہی کبھی۔۔وائنڈ اپ کریں
جو بھی ہے بس۔۔" اسکا اگلا وائس نوٹ سنتے
شازمہ نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھتے اپنی امڈتی
ہوئی مسکراہٹ کو چھپانے کی کوشش کی تھی

"Ahmed main nai aaskti na abhi...ap km az km mjhsy poch k to ayen na...hm time set kr lety koi...."

شازمہ نے فون پر ٹائم دیکھ کر کتاب کے نیچے فون رکھے میسج ٹائپ کیا تھا

"اچھا...؟ پہلے کب ٹائم سیٹ کرتی ہیں آپ...؟ جب تک میں پیچھے نہ پڑوں ہاتھ دھو کر ، آپ

کے بہانے ہی چلتے رہتے ہیں اینڈ دیٹس ناٹ فئیر میں بتا رہا ہوں...مجھے بہت غصہ آرہا ہے ابھی بس فوراً بیگ پکڑیں اور باہر آجائیں...." آفتاب کے لمبے وائس نوٹ دو دو بار سن کر شازمہ اگلا مسیج ٹائپ کر رہی تھی

"Ap 2:20 tk ayen na please...aisy ongoing lecture chor k kaisy niklun g main..."

" 2بجنے ہی والے ہیں۔۔۔نکل آئیں آپ۔۔۔کچھ نہیں ہوتا۔۔۔باقی میں پڑھا دوں گا گاڑی میں۔۔۔" آفتاب کا بھاری سا لہجہ سنتے شازمہ کو اپنے گال پھولتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔۔۔ریپلائے کرنے سے پہلے کوئی سو دفعہ اسکا چند سینکڈز کا وائس نوٹ سنا تھا۔۔۔لیکچرار سے بہانہ کر کے ک لاس سے باہر جانا بھی محال لگ رہا تھا

"اگر آپ باہر نہیں آئیں گی تو میں اندر آجاؤں
گا..."

"بس 5 منٹ میں پہنچنے والا ہوں...پتہ تو ہے
آپکو کہ آسکتا ہوں اندر بھی...."

"اور دھوپ میں کھڑا رہنے کا میرا کوئی ارادہ
نہیں آج لاسٹ ٹائم کی طرح..."

"آپکو میرے غصے کا اندازہ نہیں ہے آج...."

"گاڑی پارک کر لی ہے میں نے---آجائیں---"

"باہر کھڑا ہوں پارکنگ میں---- come onآجائیں فوراً----"

"نہیں آنا---؟"

"آپکے ڈیپارٹمنٹ میں ہوں،اب اگر آپ باہر نہیں آئیں تو آپکے کلاسروم کے اندر آجاؤں گا..."

کچھ کچھ منٹس کے وقفے سے مسلسل اسکے میسجز آئے جا رہے تھے اور شازمہ ہونٹوں پر انگلیاں پھیرتے اسکی دھمکیوں پر اب تھوڑی پریشان ہو کر میسج ٹائیپ کرنے ہی لگی تھی کہ اچانک لیکچرار نے شازمہ کو پوائینٹ کرتے اس سے ٹاپک کے حوالے سے سوال شروع کر دئیے تھے...آفتاب کے مسلسل آتے میسجز کی وائبریشنز پر پریشان ہوتے شازمہ ٹیچر کو الٹے سیدھے جواب دیتے کنفیوز ہونے لگی تھی کہ

اتنے میں دروازہ ناک ہونے کی آواز پر سب اس جانب متوجہ ہو گئے تھے

"یس کم اِن۔۔۔"

"میں۔۔۔ام۔۔۔مِس شازمہ کو لینے آیا ہوں۔۔۔اٹس این ایمرجنسی۔۔۔" آفتاب کو کلاس روم کے دروازے پر دیکھ کر سب سٹوڈنٹس میں چہ

مگوئیاں ہونے لگی تھیں

"یاررر یہ ہے۔ے۔ے اسکا دوسرا ہسبنڈ۔۔۔"

"پہلے والے جتنا پیارا نہیں ہے ویسے۔۔وہ تو بہت ہی ڈیشنگ تھا۔ا۔ا۔۔۔یہ یقیناً امیر زیادہ ہو گا۔۔۔"

"ہاں یہ بڑی گاڑی میں آتا ہے۔۔۔"

"ہماری ایک نہیں ہو رہی اسکو دوسرا بھی مل گیا۔۔یہ لڑکی ہی صحیح نہیں ہے۔۔۔"

"ضرور پہلے والے کو چیٹ کیا ہو گا۔۔۔ورنہ وہ تو آگے پیچھے پھرتا تھا اسکے۔۔۔تھا بھی اسکا کزن۔۔۔"

"ہاں سنا تھا کسی سے کہ اس بندے سے افئیر تھا اسکا۔۔۔تو وہاں سے ڈائیورس کروا کر اس

سے کر لی ہے۔۔۔یہی تھا نہ وہ جو لاسٹ یئیر آیا تھا کالج میں بھی۔۔۔"

"ہاں وہی ہے۔۔۔اکثر ہی آیا ہوتا ہے ایڈمن آفس میں بھی۔۔۔"

"شادی شدہ ہوتے ہوئے ریلیشن میں تھی اسکے ساتھ۔۔۔یہ والی بھی نہیں چلنی اسکی۔۔۔دیکھ لینا۔۔۔"

"لیکچر میں تھوڑا ٹائم ہی رہ گیا ہے سر۔۔۔"
لیکچرار آفتاب سے بہت مؤدبانہ لہجے میں
مخاطب ہوا تھا

"میں دس منٹ تک آجاؤں۔۔۔؟" اپنے ارد گرد
ہونے والی مدھم سی سرگوشیوں کو بمشکل

اگنور کرتے شازمہ آفتاب کو دروازے میں دیکھ

کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اپنی

چند سہیلیوں کے علاوہ اس نے باقی سب کو

کبھی بھی کوئی خاص وضاحت نہیں دی تھی

"ایکچوئلی انکے بڑے بھائی کی طبیعت بہت

خراب ہے۔۔۔انکو پلیز۔۔۔آف دے دیں ابھی۔۔۔"

آفتاب بلیک پینٹس پر وائٹ ڈریس شرٹ پہنے

پورے کانفیڈینس اور سنجیدگی سے بات کر رہا

تھا

"اوہ۔۔۔شازمہ۔۔۔آپ جا سکتی ہیں۔۔۔مین سٹاف

روم میں بتا جائیے گا۔۔۔" لیکچرار اس سے

مخاطب ہوا تو شازمہ اپنی سہیلیوں کو ہاتھ ہلا

تے آفتاب کو مصنوعی سا گھورتے کلاسروم سے

اسکے ہمراہ نکل گئی تھی جو انتہائی

سنجیدگی سے شہریار کے بیمار ہونے کا ایسکیوز بنا کر اسکو لینے آگیا تھا۔۔۔ذہن میں کہیں نہ کہیں کلاسفیلوز کی باتیں بھی رہ گئی تھیں جو اکثر کسی نہ کسی کے ذریعے بھی اس تک پہنچتی رہتی تھیں اور کبھی کبھار کچھ طنز کے تیز کوئی نہ کوئی بلاجھجھک مذاق کے طور پر منہ پر بھی چھوڑ دیتا تھا

"آپ اندر تک آگئے۔ے۔ے۔۔۔"

"اس سے برا بہانہ نہیں ملا۔ا۔ا۔ا۔۔۔۔"

"شہریار بھائی کے بارے میں ایسی بات میں نہیں برداشت کر سکتی میں آپکو پتہ بھی ہے۔۔۔"

"آپ تھوڑا سا انتظار کر لیتے تو کیا ہو جاتا۔۔۔"

"چلیں۔ں۔ں تو آرام سے۔۔کیا جلدی ہے۔ے۔ے۔۔۔"

شازمہ سفید یونفارم پر سفید ہی دوپٹہ لیے

چہرے پر غصے کے تاثرات لاتے اسکے ساتھ تیز تیز چلتے ڈیپارٹمنٹ سے باہر آرہی تھی۔۔۔جہاں اسکا یوں لینے آنا دل ہی دل میں بے حد اچھا لگ رہا تھا وہیں دوسروں کی نظروں اور باتوں نے دل تھوڑا عجیب سا بھی کر دیا تھا

"بس ہے بہت جلدی۔۔۔آپکو نہیں سمجھ آتی خود سے تو کیا کروں میں۔۔۔؟؟؟؟ آپکا ایک میسج آتا

ہے میں سب چھوڑ چھاڑ کر پہنچ جاتا ہوں آپکے پاس اور آپ منتیں کرواتی رہتی ہیں۔۔۔اگلی بار آپ نے ملنے سے مجھے منع کیا تو شہریار کو ہاسپٹل ایڈمٹ کروا دوں گا سیدھا۔۔۔ابھی تو بس طبیعت خراب کروائی ہے۔۔۔" آفتاب نے پارکنگ کی طرف بڑھتے عادت کے مطابق شازمہ کو اندر والی لین کی طرف ہونے کا اشارہ کیا تو شازمہ ناراضگی کا اظہار کرتے اپنی ہی لین میں چلتے ہوئے گاڑی تک آئی تھی

"اور میں شہریار بھائی سے کہہ کر آپکی طبیعت ٹھیک کروا دوں گی..." شازمہ ماتھے پر بل لائے اسے گھوری تو آفتاب نے بھنویں اچکا کر باقاعدہ کھلکھلا کر ہنستے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے آگے بڑھ کر اسکے لیے پیسنجر سیٹ کا دروازہ کھول دیا تھا

"اسکی ضرورت نہیں....میری طبیعت تو آپکو

دیکھ کر ہی ٹھیک ہو گئی ہے...بھائی اپنے کی خدمات لینے کی بلکل ضرورت نہیں آپکو...."

اسکے بازو پر دباؤ ڈالتے آفتاب نے اسے اندر کی جانب پیار سے دھکیلا تو شازمہ اپنے گرہ لگے ہوئے دوپٹے کو کھولتے ہوئے پیسنجر سیٹ پر بیٹھ گئی تھی

"میں نوٹ کر رہی ہوں آپ بہت روڈ ہوتے جا رہے ہیں پچھلے کچھ دنوں سے..." اسے ڈرائیونگ

سیٹ پر بیٹھتا دیکھ کر دوپٹے کو اچھے سے

خود پر پھیلاتے شازمہ نے بیگ گود میں رکھ لیا

تھا

"اور میں نوٹ کر رہا ہوں کہ آپ مجھے بہت

فارگرانٹڈ لیتی ہیں...بہت زیادہ اگنور کرتی

ہیں...میری کوئی بات نہیں مانتیں....نہ ملتی

ہیں مجھ سے....

and list goes on...."

آفتاب اپنی طرف کا دروازہ بند کرتے ہی اسکا بیگ پکڑ کر پچھلی سیٹ پر رکھتے ہوئے نرم سے لہجے میں چہرے پر سنجیدگی لائے بولا تو شازمہ خود میں سمٹ سی گئی تھی "ایسی بات نہیں ہے...اتنا آسان نہیں ہوتا ملنا میرے لیے...آپکو پتہ بھی ہے..."

"تو کہیں نہ اپنے بھائی کو کہ جانے دے اب ضد۔۔دے دے مجھے میری امانت۔۔۔اور کتنا آزمانا ہے مجھے۔۔۔؟ ابھی تک نہیں پتہ لگا اسے کہ میں واقعی ٹھیک ہوا ہوں یا نہیں۔۔۔"

"آپ سچ میں غصے میں ہیں۔۔۔؟" اسے مسلسل سنجیدگی سے بات کرتے دیکھ کر شازمہ تھوڑا سا اسکی طرف مڑ کر بیٹھی تو آفتاب نے دل ہی دل میں اسکے گھبرانے پر مخظوظ ہوتے ،

ایک سنجیدہ سی نظر اسے دیکھ کر گاڑی

سٹارٹ کر دی تھی

"میں کچھ پوچھ رہی ہوں----"

"آپ سے بات کر رہی ہوں-ں-ں---"

"نہیں بات کرنی تھی تو لائے کیوں ہیں

مجھے...."

"صبح بھی آپ...میری کال پک نہیں کر رہے تھے۔

ے۔ے...." اپنے بھی لہجے میں سنجیدگی لاتے

شازمہ نے اسکے سامنے ہاتھ لہرایا تھا لیکن لہجہ

سنجیدہ سے زیادہ روہانسا ہو گیا تھا

"کیونکہ میری جان میں۔ں۔ں آپکو پورے۔ے۔ے

کا پورا پک کرنا چاہ رہا تھا...کالز سے اب میرا

گزارہ نہیں ہو رہا۔۔کیسے سمجھاؤں یار آپکو۔۔۔"

آفتاب نے دونوں ہاتھ سٹئیرنگ پر جمائے گاڑی پارکنگ سے نکالتے اسکی آنکھوں میں جھانک کر گھمبیر سے لہجے میں کہا تو شازمہ نے اسکے بدلتے انداز پر بوکھلا کر نظریں اس سے پھیر کر اپنی گود میں ٹکا لی تھیں

"ایسے ہی جب آپ بھی میرے میسجز کا ریپلائے نہیں کرتیں تو میں بھی اداس ہو جاتا ہوں۔۔۔صبح صرف ایک کال مِس ہوئی تھی

مجھ سے۔۔۔اور خود آپ دس مسڈ کالز کے بعد جا کر کوئی ایک کال پک کرتی ہیں۔۔۔" بات کرتے کرتے گاڑی کو کالج کی حدود سے نکال کر بہت پرسکون سے انداز میں گود میں پڑے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر ہتھیلی کو اپنی انگلیوں سے سہلانے لگا تو شازمہ تو بلکل سٹل ہو گئی تھی۔۔۔تھائی سے مس ہوتی اسکی رسٹ واچ کو ایک نظر دیکھ کر غیر مخصوص انداز میں شازمہ نے اسکے ہاتھ کو تھوڑا سا کھسکا کر گھٹنے کی طرف کیا تھا

"میں دھیان رکھوں گی اب۔۔۔رات کو میں سچ میں سو گئی تھی اس لیے بہت دیر بعد کال پک کی تھی۔۔۔میں نے۔۔۔کبھی انٹینشلی اگنور نہیں کیا آپکو۔۔۔" شازمہ اپنے ہاتھ پر مسلسل رینگتا ہوا اسکا گرم لمس محسوس کرتے تھوڑا مدھم لہجے میں مخاطب ہوئی تھی۔۔۔کچھ عرصے میں ہوئی چند ملاقاتوں میں ابھی تک زیادہ قربت نہیں ہوئی تھی

"یار۔ر۔ر۔ر ایسے اتنی لو ٹون میں تو بات نہ کریں

-ں-ں---"

"میں سیرسلی غصہ نہیں کر رہا تھا آپ پر بلکل

بھی۔۔۔ایسے ہی بس ایکٹنگ کر رہا تھا۔۔۔"

"بتانا چاہ رہا تھا کہ چڑچڑا رہنے لگ گیا ہوں

آپکا انتظار کرتے کرتے۔۔۔۔"

"شازمہ۔۔۔؟"

"آپکو پتہ ہے جب آپ نیند توڑ کر بات کرتی ہیں تو گلٹ تو بہت ہوتا ہے اندر ہی اندر ، پر پھر بھی ڈھیٹ بن کر بات کیے جاتا ہوں۔۔۔کہ چلو بات رو پو رہی ہے نا۔۔۔بہت سیلفش ہوتا جا رہا ہوں i know but کیا کروں میں بھی۔۔۔" آفتاب نے اسکے ہاتھ سمیٹ اپنا ہاتھ ہوا میں کرتے اسکی ٹھوڑی کو بہت ہی پیار سے چھو کر واپس ہاتھ اسکی گود میں رکھا تو شازمہ اسکی بات پر کِھل کر مسکرانے لگی تھی،دل

اسکے نرم لہجے پر ایک دم پرسکون ہو گیا تھا

"میرے پاس سوئی ہوں آپ تو بلکل بھی

ڈسٹرب نہ کروں....اتنا دور ہوتی ہیں مجھ سے

اس لیے جب کبھی زیادہ دیر میسج کا ریپلائے

نہیں آتا تو بلکل ہی پاگل ہو جاتا ہوں...پتہ بھی

ہوتا ہے کہ سو رہی ہوں گی یا بزی ہوں گی..پھر

بھی....تنگ کرتا رہتا ہوں جان بوجھ کر..." باتیں

کرتے کرتے آفتاب اسکی ہتھیلی کو مسلسل سہلا
ئے جا رہا تھا،پوری کلائی اسکی تھائی سے مس
ہو رہی تھی۔۔۔ہمیشہ کی طرح شازمہ کو اپنے
ہاتھ میں پسینہ آتا محسوس ہونے لگا
تھا۔۔اسکے اتنے سے لمس سے ہی سانسیں تیز
ہونے لگی تھیں

"شازمہ۔۔اس سے زیادہ تو میں نہیں رہ پاؤں گا

یار اب،سال ہونے والا ہے۔۔۔یہ سارا وقت اتنی مشکل سے گزر رہا ہے میرا۔۔کوئی رحم کریں مجھ پر۔۔۔میرا بھی دل چاہتا ہے یار شادی شدہ لائف ایکسپیرینس کرنے کا۔۔۔" اسکے ہاتھ کی مدھم سی جنبشیں ،تھائی کو چھوتا بازو شازمہ کے ماتھے پر پسینے کے قطرے بن کر نمودار ہونے لگا تھا

"دماغ میرا اتنا کراؤڈڈ ہوا ہوتا ہے آپکو سوچ سوچ کر آجکل کہ بس نہیں بتا سکتا آپکو کہ

کیا حالت ہوتی ہے میری۔۔۔پاس آئیں گی تو ہی بتا سکوں گا۔۔۔" معنی خیز سے لہجے میں بات کرت آفتاب نے ہاتھ اسکی گود سے اٹھا کر اپنی تھائی پر قدرے اندر کی جانب اپنے ہاتھ میں رکھ لیا تو شازمہ نے اسکے ڈھکے چھپے بے باک ایکٹس پر کنفیوز سا ہو کر اپنے ہاتھ کی کلائی کو ہی اپنے دوسرے ہاتھ سے تھام لیا تھا

"ہاتھ اتارنے تو نہیں لگا آپکا۔۔۔"

"ریلیکس۔س۔س۔۔۔"

"صرف ہاتھ نہیں چاہئیے،آپ پوری ہی چاہئیے ہیں مجھے۔۔۔"

"ذہنی طور پر تیار رکھیں خود کو ، میرا دماغ جس دن زیادہ گرم ہوا تو بغیر بتائے ہی برات لے آنی ہے میں نے۔۔۔" آفتاب اسے گھبراتا دیکھ کر معنی خیز سے لہجے میں بولتے اسکی کلائی پر

ابھری نبض کو انگوٹھے سے آہستگی سے سہلاتے ہوئے بولا تو شازمہ نے تیز تیز پلکیں جھپکتے ہاتھ تھوڑا سا کھینچ کر اسکی تھائی کے اوپر کر لیا تھا

"کچھ بولیں گی نہیں---؟ " آفتاب نے ہاتھ نرمی سے واپس اپنی جانب کرتے اسکی پوری فور آرم کو باقاعدہ اپنے بازو سے مس کرتے ، ہاتھ پر گرفت بڑھائی تو شازمہ کے چہرے کے اڑتے رنگ اسے بے حد پیارے لگنے لگے تھے

"آپ۔۔آپ تو کہتے تھے کہ۔۔۔دس سال انتظار
کریں گے۔۔" شازمہ اسکو یاد کرواتے بمشکل ہی
بولی تھی۔۔۔اپنے ہاتھ کو اسکے مضبوط ہاتھ
کی گرفت میں واپس وہیں تک کھنچتا
محسوس کرتے شازمہ کی سانس پھولنے لگی
تھی۔۔۔وہ مسلسل اسکی ہتھیلی کو تو کبھی ک
لائی کو اپنے انگوٹھے سے سہلا رہا تھا،ٹانگ کی
مسلسل ہوتی ہلکی سی moovment سے شازمہ کی
انگلیاں اسکی شرٹ سے مس ہوئے جا رہی

تھیں۔۔۔بازو کھنچنے سے وہ سیٹ پر کھسک کر قدرے اسکی جانب ہو چکی تھی۔۔۔پلکیں اسکی قربت میں اتنی بھاری ہو گئی تھیں کہ نظریں اٹھانا مشکل ہو گیا تھا

"یارررر یہ دس ماہ دس سال کے برابر ہی لگ رہے ہیں۔۔۔" اسکے پورے بازو کو اپنے بازو سے لگائے کلائیاں آپس میں جوڑے آفتاب نے اسکا بازو لوئیر ایبس سے لگایا تو شازمہ کو اپنے کان تک بند ہوتے محسوس ہوئے تھے

"بس ایک دفعہ میرے پاس آجائیں...میری نظروں سے سامنے.... اور کوئی ڈیمانڈ نہیں کروں گا پھر آپ سے...." آفتاب کے بات کرتے کرتے اسکے چھوٹے چھوٹے انٹینس سے ایکٹس پر شازمہ نے کنفیوژن کا شکار ہوتے غیر حاضر دماغ سے اپنا بازو اسکے ہاتھ سے کھینچا تو آفتاب کے ماتھے پر بل گھرے ہوئے تھے

"ہاتھ واپس رکھیں ادھر۔۔۔" لہجہ بے حد بھاری اور کمانڈنگ سا تھا

"ج۔۔جی۔۔۔" شازمہ اسکے سخت لہجے پر بوکھلا سی گئی تھی، اسکے چہرے پر پھیلی سنجیدگی نے ایک پل میں جان ہوا کر دی تھی

"جی-ی-ی---ہاتھ واپس رکھیں یہاں---" آفتاب نے اپنی تھائی پر دھڑے اپنے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا تو شازمہ نے خاموشی سے ہاتھ واپس اسکے حوالے کر دیا تھا

"آپ کو اب میں نے اچانک سرپرائز ہی دینا ہے رخصتی کا---آپ نہیں نہ کوئی ایفرٹس کرتیں ہمارے لیے تو بس پھر----سیدھا کارڈ ہی بھجواؤں گا آپکو اب شادی کا----" آفتاب نے

اسکے ہاتھ کو مضبوطی سے تھام کر کہا تو شازمہ اس سے نظریں ملائے بغیر ، بغیر کوئی رسپانس دئیے دوسرے ہاتھ سے مسلسل اپنے دوپٹے کو ٹھیک کرنے لگی تھی

"کچھ بولنا نہیں۔۔۔؟؟؟" اسکے معصوم سے چہرے پر پریشانی دیکھ کر آفتاب نے اسکے ہاتھ پر گرفت نرم کی تھی

"نہیں-ں-ں..." شازمہ نے نظریں جھکائے جواب دیا تھا ، آواز ہلکی سی لرز رہی تھی

"اوہ ہو....ناراض ہو گئی ہیں...؟" آفتاب نے ٹانگ بے چینی سے ہلاتے اسکی طرف گہری نظروں سے دیکھتے سوال کیا تھا....سفید یونیفارم میں جب بھی وہ ملتی تھی اس پر سے نظریں ہٹانا ویسے ہی مشکل ہو جاتا تھا

"نہیں۔۔" پھر سے وہی سپاٹ سا جواب آیا تھا

"یار غصہ تو نہیں کر رہا تھا۔ا۔ا۔ا۔۔۔بس ڈیسپریشن بتا رہا تھا اپنی۔۔اگر آپ نہیں کمفرٹیبل ابھی بھی تو۔۔۔نہیں کروں گا اب یہ بات۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔؟ موڈ نہیں آف کریں اپنا۔۔میں سمجھا لوں گا خود کو ہی۔۔۔" آفتاب نے بجھے

سے لہجے میں جواب دے کر اسکے ہاتھ پر
گرفت بلکل ختم کر دی تو شازمہ نظریں اٹھا کر
اسکی طرف دیکھی تھی

"میں کیسے کہوں کسی سے خود....اور...شہریار
بھائی ویسے بھی نہیں مانیں گے...."

"اسکو منانا کیوں ہے...؟؟؟؟ آپ اور میں ریڈی

ہیں اگر تو کوئی کون ہوتا ہے منع کرنے والا۔۔۔؟

آپ نے صرف اتنا کرنا ہے کہ کوئی آپ سے اگر

پوچھے تو آپ نے ہاں کر دینی ہے بس۔۔۔اور

اسکے لیے سب سے پہلے آپکا اپنا راضی ہونا

ضروری ہے۔۔۔ہیں راضی یا نہیں۔۔۔؟" آفتاب نے

اسکی طرف دیکھ کر گھمبیر سے لہجے میں

استسفار کرتے ہاتھ پر ایک بار پھر گرفت بڑھاتے

اسکی پشت کو اپنے چہرے سے مس کیا تو

شازمہ بری طرح کنفیوز ہو گئی تھی۔۔۔نکاح کے

بعد جب بھی وہ ملتے تھے وہ ایسے ہی اسکا

ہاتھ نہیں چھوڑتا تھا لیکن آج بے تابی الگ سی

تھی

"میں۔۔۔وہ۔۔۔" شازمہ اسکے چہرے کی حدت کو اپنے ہاتھ پر محسوس کرتے گھبرائی نظروں سے اسکو دیکھ رہی تھی

"میں۔۔وہ۔۔۔یہ۔۔۔کے علاوہ بھی بات کیا کریں،آپ دن بدن ذیادہ شائ ہوتی جا رہی ہیں۔۔۔" آفتاب

گاڑی کو ایک ریسٹورینٹ کے باہر پارک کرتے ہوئے اسکے ہاتھ کو اپنے چہرے سے ہٹا کر بہت نرمی سے وہیں پر لب رکھتے ہوئے بولا تو شازمہ نے دل کی دھڑکن منہ زور ہونے پر جھکی نظریں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا تھا

"- I know اتنگ کر رہا ہوں آپکو بہت زیادہ۔۔۔پر اب آپکو یہی سب برداشت کرنا پڑے گا۔۔۔ایم سو سوری۔۔۔" آئی براؤز ریز کرتے آفتاب نے مطمئن سا مسکرا کر کہتے ، اسی نرمی سے اسکا

ہاتھ واپس اسکی گود میں رکھ کر اپنی طرف کا دروازہ انلاک کیا تو شازمہ نے اپنی جلتی ہوئی ہاتھ کی پشت کو دوسرے ہاتھ سے غیر مخصوص انداز میں چھوتے اپنے دوپٹے میں دونوں ہاتھ چھپا لیے تھے

"چلیں میرے گھر نہیں آنا تو فی الحال لنچ تو کریں نہ میرے ساتھ..." باہر نکل کر اس نے شازمہ کی طرف کا دروازہ ہمیشہ کی طرح خود کھولا تو شازمہ دوپٹہ سنبھالتے باہر آگئی تھی

"اِدھر سے۔۔۔" اسے ہاتھ سے اشارہ کرتے آفتاب ریسٹورنٹ میں اسکے ہمراہ داخل ہوا تھا

"موڈ ابھی بھی تھوڑا آف لگ رہا ہے آپکا۔۔۔" ایک کارنر ٹیبل کی طرف آتے اسکے لیے خود چئیر باہر نکالی تھی

"نہیں تو...موڈ تو آف نہیں ہے..." شازمہ نے بیٹھتے ہوئے اس سے نظر ملائی تو آفتاب نے بیٹھتے بیٹھتے سر خم کرتے جیسے نظروں سے شکریہ ادا کیا تھا

"میری خوش نصیبی ہے کہ میری اتنی بکواس باتوں کے بعد بھی آپکا موڈ آف نہیں ہوا....حالا نکہ ابھی جب واپس جاؤں گا تو اپنی باتیں

سوچ کر میرا اپنا ہی موڈ آف ہو جائے گا کہ کیا فضول بول بول کر تنگ کرتا رہا ہوں آپکو...." آفتاب شریر سے لہجے میں بولا تو شازمہ کے چہرے پر پھیلی سنجیدگی ہوا ہوئی تھی، مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتے شازمہ کا پورا چہرہ سرخ ہوا تھا

"فضول تو نہیں بولتے آپ...اتنا اچھا بولتے ہیں..." شازمہ ہمت کر کے بولی تو آفتاب نے

سینے پر ہاتھ رکھ کر ایک بار پھر اشارتاً شکریہ ادا کیا تو شازمہ کا مسکراتا چہرہ چمکنے لگا تھا

"کیا لیں گی آپ۔۔۔؟" آفتاب نے مینو کارڈ اسکی طرف بڑھاتے کہا تو شازمہ نے نفی میں سر ہلاتے کارڈ واپس اسکی طرف کر دیا تھا

"آپ کر لیں آرڈر۔۔آپ کچھ اچھا ہی منگواتے ہیں

ہمیشہ۔۔۔۔" شازمہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ اسکی نظر سامنے ٹیبل پر بیٹھے شازم پر پڑ گئی تھی جو کسی لڑکی کے ساتھ بیٹھے اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔اسے اتنے عرصے بعد اچانک یوں دیکھ کر شازمہ کو اپنی نظروں کے سامنے اندھیرا چھاتے محسوس ہوا تھا۔۔۔پرانے خوف اور اذیت کی ملی جلی لہر پورے جسم میں ایسے دوڑی تھی کہ نظریں وہیں جم سی گئی تھیں

"میں تو کر ہی لوں گا۔ا۔ا۔ا۔ا پر آپکی چوائس بھی پتہ ہونی چاہئیے نہ مجھے۔۔۔" اپنے دھیان میں بولتے آفتاب نے ایک نظر اسکی طرف دیکھ کر اسکی فق رنگت کو بخوبی محسوس کرتے منجمند سی ہوئی نظروں کا تعاقب کیا تھا

"ایزی،ایزی۔۔۔مت دیکھیں اُدھر۔۔۔" آفتاب شازم

سے نظر ملنے پر بھی مطمئن رہتے ، شازمہ کے ساتھ والی چئیر سے اٹھ کر اسکے سامنے والی چئیر پر آ کر بیٹھ گیا تھا

"م۔۔۔میں نہیں دیکھ رہی۔ی۔۔۔سوری۔۔۔" شازمہ نے پتھر ہوئی نظریں فوراً جھکا لی تھیں۔۔۔آفتاب کے برا ماننے کے خوف سے بھی دل پریشان ہو گیا تھا

"اِٹس اوکے...ایک ہی شہر ہے کبھی بھی سامنا ہو سکتا ہے...ناٹ آ بِگ ڈیل...آپ بتائیں چائنیز کھائیں گی یا دیسی..." آفتاب نے اپنا کالم برقرار رکھتے مینو کارڈ پر نظر دوڑاتے اسے بے حد نارمل لہجے میں مخاطب کیا تھا

"دیسی کھائیں گی یہ اور وہ بھی بہت تھوڑا سا...زیادہ نہیں کھاتیں یہ...آپکی کرنٹ مسز

بہت زیادہ لمبے عصے تک میری بھی کچھ رہ
چکی ہیں آفتاب احمد صاحب...کچھ بھی
پوچھنا ہو تو مجھ سے پوچھ سکتے ہو...سارا
کچھ یاد ہے مجھے...ایک ایک بات....ایک ایک
چیز...." شازم نے ٹیبل پر دونوں جانب ہاتھ پھیلا
لا کر رکھتے کہا تو گھبراہٹ سے شازمہ کی گود
سے اسکا موبائل لڑھک کر فرش پر گر گیا
تھا...اس کی بات پر ایک نظر آفتاب کے چہرے
کی طرف دیکھ جر خفت سے سر جھکا گئی
تھی،انگلیاں سختی ایک دوسرے میں پیوست
کر لی تھیں...ان دونوں کو ایک دوسرے میں

نظریں گاڑھے دیکھ کر دل جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا

"شازم...میں فیملی کے ساتھ ہوں،کوئی ڈرامہ نہیں چاہیے...جاؤ یہاں سے...ورنہ جو یاد داشت بچی ہوئی ہے وہ بھی اڑا دوں گا...." آفتاب نے اپنی مٹھیاں بھینچتے خود پر بہت ضبط کرتے تحمل بھرے لہجے میں کہا تھا....شازمہ کے اڑے رنگ محسوس کر کے خون بری طرح کھول رہا تھا لیکن وہ بات مزید بگاڑ کر اسے پریشان نہیں

کرنا چاہ رہا تھا

"میری اچھے سے استعمال کر کے چھوڑی ہوئی بندی کو تُو فیملی بنا کر پھر رہا ہے...بڑا حوصلہ ہے یار تیرا ویسے....کوئی بھی ان میرڈ مل جانی تھی تجھے آسانی سے...اِس استعمال کی ہوئی...." شازم ابھی مزید بولنے ہی لگا تھا کہ آفتاب نے ضبط کی انتہا پر پہنچتے اسکے

گریبان کو بائیں ہاتھ میں لے کر وہیں ٹیبل پر اسکا سر پوری قوت سے پٹخ دیا تھا۔۔۔۔شدت اتنی زیادہ تھی کہ ٹیبل پر موجود شیشے کے گلاس اور پلیٹس فرش پر گر کر ٹوٹ گئے تھے۔۔۔پورے ہال میں ایک شور گونج اٹھا تھا

"احمد۔د۔د۔۔۔" شازم کو اپنے سامنے ٹیبل پر اوندھے منہ گرے دیکھ کر شازمہ دل پر ہاتھ رکھتے اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی۔۔۔شازم کا

چہرہ شیشے کی ٹیبل سے اٹھا کر دو سے تین بار واپس ٹیبل پر پٹختے آفتاب کے چہرے پر اتنی ہی جنونیت تھی جتنا پہلے وہ تحمل کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا،شازم کے ساتھ آئی ہوئی لڑکی اسے پٹتے دیکھ کر اپنا بیگ کندھے پر ڈالتے ریسٹورنٹ سے باہر نکل گئی تھی

"یو نو واٹ....مجھ میں واقعی بڑا حوصلہ ہے کیونکہ تیرے باپ کی طرح بغیرت نہیں ہوں جو بیوی کے پہلے شوہر سے جلتا رہوں...اور تیرے

جیسا سائکو پاگل پیدا کروں....دوبارہ کبھی میرے راستے میں آیا تو زندہ نہیں چھوڑوں گا تجھے...اور یہ بات پہلی اور آخری بار بتا رہا ہوں..." آفتاب نے اسکو ٹیبل سے اٹھا کر فرش پر پٹخ دیا تو وہ گلاس کے ٹوٹے کانچ پر گر گیا تھا...فزیکلی پہلے ہی کافی ویک ہو چکا تھا، آفتاب کے چند جھٹکوں سے ہی وہ کانچ پر گرے بری طرح کراہ اٹھا تھا،مزاخمت نام کی بھی نہیں کی تھی

"کہیں اور چلتے ہیں۔۔۔آجاؤ۔۔۔" گہرا سانس بھر کر اپنی بئیرڈ سہلاتے آفتاب نے جھک کر شازم کے پاس زمین پر پڑا شازمہ کا فون اٹھایا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔شازمہ اسکے ہاتھ میں ہاتھ دئیے خود میں خفت اور شرمندگی سی محسوس کرتے نظریں بھی اٹھا نہیں پا رہی تھی۔۔۔ریسٹورنٹ سے باہر نکلتے ہی آنکھوں سے آنسو تیزی سے گرنے لگے تھے۔۔۔۔اپنا آپ آفتاب کی نظروں میں بھی گرتا ہوا لگنے لگا تھا

"میری چھوڑی ہوئی...استعمال کی ہوئی..." یہ الفاظ دماغ میں مسلسل باآواز گونجنے لگے تھے...پہلے سے زخموں سے چور دل ایک دم بلکل ڈھے سا گیا تھا...آفتاب کے سامنے اپنے لیے ایسے لفظوں کا استعمال ہونا عجیب سی پستی میں لے گیا تھا

"بیٹھیں۔۔۔" آفتاب نے اسکی طرف کا گاڑی کا دروازہ کھول کر شازمہ کو کمر پر زور ڈالتے اندر بٹھایا تھا کو بت بنی اسکے ساتھ بس چلتی جا رہی تھی۔۔۔خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے اپنے ہی کسی ٹرانس میں گاڑی کا دروازہ دھاڑ سے بند کیا تو شازمہ اپنی سوچوں سے باہر آتے اس دھاڑ پر کانپ کر رہ گئی تھی۔۔آنسوؤں کی رفتار نے بھی شدت پکڑ لی تھی

"شازمہ---آپ ایک آنسو نہیں بہائیں گی---میں
بہت آرام سے کہہ رہا ہوں---مجھے آنسو نہیں
چاہئیے آپکے---" فون اسکی گود میں رکھ کر
حکمیہ سے لہجے میں کہتے آفتاب نے گاڑی
سٹارٹ کر دی تو شازمہ نے ہتھیلی سے رگڑ کر
اپنے آنسو صاف کیے تھے

"میں آپکے قابل نہیں ہوں احمد---مجھے---"
شازمہ دکھ اور تکلیف سے بولی تھی---شازم کے

لفظ اسکو اتنی اذیت میں مبتلا کر گئے تھے کہ بولتے ہوئے گلے میں درد کی تیز لہر سے آواز بمشکل خلق سے نکلی تھی۔۔۔شازم کی باتیں سن کر آفتاب اسکے بارے میں کیا سوچ رہا ہو گا کہ سوچ کر ہی شازمہ کو اپنا آپ زمین میں گڑھتا محسوس ہو رہا تھا

"مجھے شادی نہیں کرنی۔ی۔ی۔۔۔" آنسوؤں کو

ہچکیوں میں بدلتے دیر نہیں لگی تھی

"میں۔۔۔میرے بارے میں سب یہی کہتے ہیں۔ں۔ں

۔۔"

"آپ۔۔۔مت کریں مجھ سے شادی۔۔۔۔" بغیر کچھ بولے آفتاب نے ایک نظر اسکے ہچکولے لیتے وجود کو دیکھا تھا،آنسو اسکے گالوں سے بہہ بہہ کر گردن بگھو رہے تھے۔۔۔اسے یوں دیکھ کر

آفتاب کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا...شازم کے گھٹیا لفظوں کو سن کر شازمہ کے دل پر کیا گزری ہو گی یہ سوچ کر ہی آفتاب بری طرح کنفیوز ہو گیا تھا...کوئی جواب دئیے بغیر وہ خاموشی سے اسے سنتے گاڑی ڈرائیو کرتا جا رہا تھا

"مجھے گھر ڈراپ کر دیں...آپ...بہتر ڈیزرو کرتے ہیں..." شازمہ اسکی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر پھر سے بولی تھی،ہچکیوں میں

اسکی بات بمشکل ہی مکمل ہوئی تھی کہ آفتاب نے ڈوبتے دل سے گاڑی کو اتنی تیز بریکس لگائی کہ شازمہ کا ماتھا ڈیش بورڈ سے بری طرح ٹکڑا گیا تھا۔۔اچانک افتاد پر بے یقینی کی کیفیت سے اپنا سر اٹھایا تو آفتاب کا ہاتھ ڈیش بورڈ پر اسکے ماتھے کے آگے حائل تھا

"دوبارہ آپکے منہ سے میں نے کوئی فضول بات سنی تو ہاتھ نہیں رکھوں گا ایسے۔۔۔آپ صرف میری ہیں۔ں۔ں پاسٹ میں جو بھی تھا مجھے

نہیں فرق پڑتا اس سے۔ے۔ے۔ے۔۔۔آپکی خاطر
کیا کیا نہیں کیا میں نے۔۔۔پاگل ہوں آپکے لیے آپ
کیوں نہیں سمجھتیں۔۔۔آپکو کیا لگتا ہے کوئی
ایسے مجھے

باتیں سنائے گا تو میں آپکو اکیلا چھوڑ دوں
گا۔۔۔؟ اسکی باتوں میں آجاؤں گا۔۔۔۔؟؟؟ کیا
مجھے نہیں پتہ کہ آپ میرڈ تھیں پہلے۔۔۔؟؟؟ کیا
مجھ سے کچھ چھپا ہوا ہے جو اب اسکے
ریمائنڈ کروانے پر مجھے سب سمجھ آئے
گی۔۔۔؟؟؟" لہجہ بے حد سخت تھا

"پیار کرتا ہوں آپ سے یار۔۔۔جان بستی ہے آپ میں۔۔آپ میرے لیے بہت قیمتی بہت مقدم ہیں یار۔۔مت سوچیں اپنے بارے میں ایسا کچھ جو ہم دونوں کو ہرٹ کرے۔۔۔ساری زندگی ساتھ گزارنی ہے تو کیا دوسروں کے اکسانے پر بیک آف کر لیں گے ہم۔۔۔؟؟ اگر ایسا ہے تو سب سے زیادہ ولنریبل پوزیشن پر تو میں ہوں۔۔۔شازمہ۔۔۔پلیز ایسے گلٹس میں مت رہیں۔۔۔جو آپکے حصے کے ہیں ہی نہیں۔۔۔"

آفتاب کا ہاتھ اسکے گال پر تھا،سخت لہجے میں شروع کی بات کو اب وہ لہجہ نرم کرتے مکمل کر رہا تھا۔۔۔شازمہ کا بھیگا چہرہ وہ اپنے انگوٹھے سے آہستگی سے صاف کر رہا تھا۔۔اس کی گلابی آنسوؤں سے بھری آنکھوں میں اپنا عکس دکھائی دے رہا تھا، اسکو ایسے پریشان ، روتا دیکھ کر خود کو کمزور محسوس کرنے لگا تھا

"آپ سے ریکوئسٹ کی ہے نا کہ آنسو نہیں چاہئیے آپکی آنکھوں میں مجھے..." اسکی معصوم گھبرائی آنکھوں میں جھانک کر کہتے وہ اسکے چہرے پر قدرے جھکا ہوا تھا...اسکے بھرے بھرے ہونٹوں کو نظروں میں کیے آفتاب نے آہستگی سے انگوٹھے سے اسکے بھیگے گال کو سہلاتے چہرہ تھوڑا سا مزید اسکے قریب کیا ہی تھا کہ اچانک اسکی گود میں پڑے فون پر آتی کال نے آفتاب کو ٹرانس کی کیفیت سے نکال دیا تھا...سکرین پر جگمگاتے شہریار کے نام کو دیکھ کر ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے...بغیر

کچھ سوچے آفتاب نے ایک جھٹکے سے فون پکڑ کر کال پک کی تھی

"ہیلو---"

"کیا مطلب کون---آفتاب ہوں اور کون---"

"ہاں میرے ساتھ ہیں---میں گھر ڈراپ کر دوں گا

لنچ کے بعد۔۔۔ڈونٹ وری۔۔بائے۔۔۔" عجلت میں کہہ کر آفتاب نے کال کاٹ دی اور فون اپنی پاکٹ میں ڈال لیا تو شازمہ ہکا بکا سی اسے دیکھے جا رہی تھی

"آپ۔۔آپ نے بتا دیا شہریار بھائی کو۔۔" شازمہ کے آنسو پھر سے رواں ہوئے تھے

"ہاں بتا دیا ہے۔۔۔اور کچھ نہیں ہو گا۔۔۔شوہر ہوں آپکا میں۔۔مخفوظ ہیں آپ میرے ساتھ۔۔۔"

ایک بازو شازمہ کی سیٹ کی بیک پر رکھتے آفتاب کا چہرہ ابھی بھی اسکے چہرے کے قریب ہی تھا

"شہریا۔۔۔" شازمہ پھر سے بولنے لگی تو آفتاب نے اسکے ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا رکھ کر اسے خاموش کروا دیا تھا،پہلی بار اسکے ہونٹوں کو

چھونے کی جسارت کرتے اپنا دل بے ایمان سا
ہوتا محسوس ہوا تھا

"ششہہہ۔۔۔" اسکے نچلے ہونٹ کو اپنے انگوٹھے
اور انگلی سے دھیرے سے کھینچ کر چھوڑتے
اس نے شازمہ کی بھیگی آنکھوں کو بھی اپنی
نظروں کے گرم حصار میں لیا ہوا تھا

"صرف میں اور آپ۔۔بس۔۔۔اور کسی کی پرواہ نہیں کرنی ہم نے۔۔۔" آفتاب نے خود پر بہت ضبط رکھتے اسکے ملائم سے لب کو نرمی سے چھوڑ کر پیار سے اسکا چہرہ تھپتھپایا تھا

"آنسو صاف کریں اپنے۔۔" ٹیشو باکس اسکی طرف بڑھاتے ہاتھ سٹئیرنگ پر رکھ کر نظریں سڑک پر جماتے اپنے پورے چہرے کو دوسرے ہاتھ سے مسلتے خود کو تھوڑا کالم کیا تھا

"میں۔۔۔آپکو آپکے گھر لے جاؤں۔۔۔؟؟؟ آپ
اعتراض تو نہیں کریں گی۔۔۔تھوڑا سا وقت
گزارنا ہے آپکے ساتھ۔۔۔پھر آپکو واپس ڈراپ کر
دوں گا۔۔۔صرف تھوڑی سی دیر۔۔۔آپ گھر بھی
دیکھ لیجیے گا۔۔۔" آفتاب گاڑی چلاتے کافی
توقف سے بولا تھا

"میرے گھر۔۔۔؟" شازمہ نے سوجھی ہوئی آنکھوں سے اسکی طرف ناسمجھی سے دیکھا تھا

"جی۔۔۔آپکے گھر۔۔ادھر ہی جا رہا تھا تو سوچا پہلے بتا دوں۔۔آئی مین پوچھ لوں آپ سے۔۔ویسے تو پورا فرنیشڈ کرنے کے بعد دکھانا چاہتا تھا آپکو لیکن۔۔ابھی بہت دل چاہ رہا

ہے۔۔۔کہ۔۔۔گھر۔۔۔دکھاؤں آپکو۔۔۔" آفتاب ٹوٹے پھوٹے لفظوں سے بولتے گاڑی کو ڈیفینس کی سڑک پر ڈال چکا تھا۔۔۔دونوں میں کچھ دیر کی خاموشی پھیل گئی تھی جس کو ہمیشہ کی طرح آفتاب نے توڑا تھا

"آپ کو پہلے بھی سمجھایا تھا کہ ایزی رہا کریں۔۔۔۔ایسے لوگوں کی سنتی رہیں گی تو اپنے

ریلیشن کو ڈاؤٹ میں رکھیں گی۔۔۔۔زندگی میں ہمیشہ آگے بڑھتے ہیں۔۔۔پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتے،کبھی سامنہ ہو بھی جائے۔۔۔کوئی بھونکنے

بھی لگے تو اسکو کتا سمجھیں۔۔۔۔سِمپل۔۔۔کتے بھونک رہے ہوں تو بھونکنے دیتے ہیں وہاں کھڑے ہو کر ان سے بات چیت نہیں کرتے۔۔۔۔نہ انہیں سمجھانے بیٹھتے ہیں اپنا پوائنٹ آف ویو۔۔۔سب سے زیادہ ضروری ہے ہمارا۔۔۔ہم دونوں کا اس رشتے میں خوش رہنا۔۔۔باقی کسی کی پرواہ نہیں کرنی ہم نے۔۔۔" آفتاب گاڑی ڈرائیو

کرتے بار بار اسکی طرف

دیکھ کر بول رہا تھا

"سمجھ آرہا ہے میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔؟؟؟؟"

"ج۔۔جی۔۔۔" شازمہ کو ذہن میں چھائے اندھیرے

چھٹتے محسوس ہوئے تھے

"گڈ گرل۔۔۔اب چلیں ہاتھ پکڑائیں پھر۔۔۔اکیلے ڈرائیو کرتے تو مجبوری ہوتی ہے مگر جب آپ ساتھ ہوں تو دونوں ہاتھوں سے ڈرائیو کرنا اچھا نہیں لگتا مجھے۔۔" آفتاب نے اسکے سامنے ہاتھ پھیلایا تو شازمہ نے بغیر کسی توقف کے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ دیا تھا جسکو آفتاب نے تھامتے ہی بے حد نرمی سے لبوں سے لگا لیا تھا۔۔نظریں جھکائے ہوئے شازمہ اسکے گھرے سے لمس پر دھیما سا مسکرائی تھی

"یہ رہا۔ا۔ا۔ا آپکا گھر۔۔۔

how's the front elevation....

آپ بھی سوچ رہی ہوں گی گھر میرا ہے اور مجھے کچھ پوچھا ہی نہیں کہ کیسا چاہئیے کیسا نہیں تو پہلے ہی آپکو بتا دوں کہ مجھے بھی اتنا ٹائم نہیں ملا کہ خود دیکھتا اسے"

آفتاب نے ایک خوبصورت سے گھر کے آگے گاڑی روکی تھی۔۔۔ گاڑی کو انلاک کر کے اسکی طرف کا دروازہ کھول کر آفتاب روانی میں بولنے لگا تو شازمہ کے چہرے پر مسکراہٹ کا راج ہوا تھا۔۔۔بلیک گرے اور وائٹ کے خوبصورت امتزاج

کا یہ گھر بہت ماڈرن لُک دے رہا تھا

"...بس اب جیسا بھی بن گیا ہے،ہم مل کر سیٹ کر لیں گے آپکے گھر کو....مجھے ٹیرس بہت پسند ہے اسکا...ابھی اوپر جا کر دکھاؤں گا ٹیرس کے بلکل پیچھے میں نے ماسٹر بیڈروم رکھوایا ہے،بچے ابھی ہیں نہیں پھر بھی فیوچر ذہن میں رکھ کر اٹیچڈ روم رکھا ہے ایک ساتھ...نیچے بھی دو بیڈرومز ہیں ویسے پر میرا دل اوپر کا ہی ہے زیادہ...اور یہاں لیفٹ سائیڈ

پر جو سٹئر کیس ہے بہت زبردست ہے وہ..."
آفتاب باہر کھڑے کھڑے اوپر والے فلور کی جانب دیکھتے ہوئے بائیں ہاتھ سے اشارے کر رہا تھا تو شازمہ نے بھرپور نظر سے اسے دیکھا تھا جو کچھ دیر پہلے والے حادثے کو مکمل بھلائے اسے گھر کا نقشہ پوری دلچسپی سے سمجھا رہا تھا

"آپ...بار بار میرا گھر کیوں کہہ رہے ہیں...سب آپکا ہی ہے...شہریار بھائی نے اس وقت بس

آپکو آزمانے کے لیے یہ سب شرطیں رکھی تھیں۔۔۔لیکن۔۔۔پلیز آپ اسے صرف میرا نہ کہیں۔۔۔آپ اسے اپنے نام پر ہی رکھیں۔۔۔" شازمہ نے غیر مخصوص انداز میں اسکے دائیں ہاتھ میں اپنا بائیاں ہاتھ تھمایا تو آفتاب نے حیرت سے ایک نظر نیچے دیکھا تھا۔۔۔پہلی بار تھا کہ شازمہ نے خود سے ایسی کوئی پیش رفت کی تھی

"وہ نہ بھی کہتا تو بھی شاید میں اپنا سب

کچھ آپکے حوالے خود ہی کر دیتا...مجھے اِن چیزوں کی کوئی پرواہ نہیں...مجھے بس آپکا ساتھ چاہیے ہے صرف...چیزیں کسی کے بھی نام ہوں کیا فرق پڑتا ہے...جو آپکی اہمیت ہے میری زندگی میں اسکے سامنے کوئی چیز معنی نہیں رکھتی....بس آپ خوش رہا کریں...." آفتاب ایک دو قدم پیچھے کو لیتے گاڑی سے ٹیک لگا کر بو لا تھا...اسکے ہاتھ کو پوری گرفت سے تھام کر آفتاب نے اسکے بھی چہرے پر اطمینان اترتے دیکھا تھا

"مجھے۔۔۔دکھائیں اندر سے۔۔۔" شازمہ جھجھکتے ہوئے بولی تو آفتاب کے چہرے پر معنی خیز سی مسکراہٹ پھیلی تھی

"آپ۔۔۔اندر چلیں گی۔۔۔؟ میرے ساتھ۔۔۔؟ " دوسرے ہاتھ سے اپنی گردن سہلاتے آفتاب نے بے یقینی سے پوچھا تھا

"تو ہم دیکھنے نہیں آئے کیا۔۔؟" شازمہ ناسمجھی سے بولی تو آفتاب نے اپنی سرخ ہوتی آنکھیں رگڑ کر سر کو ہلکا سا جھٹکا تھا

"جی جی۔۔۔دیکھنے ہی آئے ہیں۔۔۔آئیں۔۔۔پلیز۔۔۔" آفتاب اپنے دل میں ہوتی ہلچل پر خود ہی مسکراتے اسکا ہاتھ تھامے اندر لے آیا تھا۔۔۔اندر

ایک جانب وُڈ ورک ہونے کی وجہ سے دروازہ کھ

لا ہوا تھا

"یہ فرسٹ فلور کے جس سٹیر کیس کا آپکو بتا

رہا تھا ،اسکا کام ہو رہا ہے..." اندر داخل ہوتے

آفتاب نے اشارے سے بتایا ہی تھا کہ شازمہ کے

فون پر پھر سے کال آنے لگی تھی

"چلو۔۔۔اِسکو پھر یاد آگئی۔۔۔شہریار کا ہی ہو گا یقیننا۔۔۔" آفتاب نے ہنستے ہوئے اپنی پینٹ کی پاکٹ پر ہاتھ رکھا تو شازمہ کے ذہن میں وہ دن تازہ ہوئے تھے جب شازم ہر وقت اسکا فون اپنے پاس رکھتا تھا۔۔۔لیکن آج وہ خوفزدہ محسوس نہیں کر تھی۔۔۔۔فون بلکل ویسے ہی آفتاب کی پاکٹ میں تھا لیکن آج وہ کسی خوف کے زیراثر نہیں تھی

"آپ سے بات کروائی تو آپ نے کنفیوز ہو جانا ہے

ابھی۔۔۔میں ہی کر لیتا ہوں۔۔۔" آفتاب فون پینٹ کی پاکٹ سے نکال کر ہاتھ کے اشارے سے شازمہ کو اندرونی دروازے کی طرف بڑھنے کا کہہ کر خود بھی اسکے ساتھ چلتا ہوا اندر داخل ہوا تھا

"ہیلو۔۔۔یار میں یہیں ہوں آپکے گھر سے تھوڑا دور۔۔۔۔شازمہ کو گھر دکھانا تھا تو کالج سے پک کر لیا تھا۔۔۔۔نہیں میں خود ہی گھنٹے تک ڈراپ کر دوں گا۔۔۔پاس ہی ہیں،بات کر لو۔۔۔" آفتاب نے

فون شازمہ کی طرف بڑھایا تو وہ شازم کے ساتھ گزرے لمحوں کی اذیت ناک یاد سے باہر آئی تھی

"جی شہریار بھائی۔۔۔گھر دیکھنے آئے ہیں۔۔۔جی میں ٹھیک ہوں۔۔۔آجاؤں گی۔۔۔اللہ خافظ۔۔۔" بھائی سے جھجھک کے باوجود آفتاب کے دئیے ہوئے اعتماد سے وہ قدرے خوشگوار لہجے میں

اس سے مخاطب ہوئی تھی

"مجھے...پکڑا دیں،یاد سے لے جائیے گا بس..."

آفتاب نے اندرونی دروازہ بند کرتے اسکے ہاتھ

سے فون لے کر واپس اپنی پاکٹ میں رکھا تو

شازمہ نے زیرلب مسکراتے ایک نظر اسے دیکھا

تھا

"کوئی ٹینشن تو نہیں ہے نا...؟؟" آفتاب نے بند دروازے کی طرف اشارہ کرتے شریر سے لہجے میں پوچھا تو شازمہ نے شرمایا سا ہنستے سر نفی میں ہلایا تھا "نہیں۔ں۔ں..."

"آجائیں پھر...سب سے پہلے کچن دکھاتا ہوں آپکو..." خود بھی ہنستے ہوئے اسکے کندھوں پر بازو پھیلاتے آفتاب اسے کچن کی جانب لے آیا تھا

"پہلے کچن کیوں-ں-ں---؟" اپنے کندھے پر پھیلے اسکے بازو کے خوبصورت سے بوجھ سے حیا سی محسوس کرتے شازمہ نے بہت ہمت کر کے اسکا وہی ہاتھ تھوڑا سا اپنی انگلیوں سے پکڑا تو آفتاب نچلا لب دباتے مسکرائے بغیر نہیں رہ سکا تھا "بیڈروم پہلے دکھایا تو آپ مجھے غلط نہ نہ سمجھ لیں---"

"میں نہیں۔ں۔ں سمجھتی آپکو غلط۔ط۔ط۔۔۔آپ کیوں ایسے سوچتے ہیں۔۔۔" شازمہ اسکی طرف دیکھتے بولی تو آفتاب کچن کی طرف جاتے جاتے اسکے کندھوں کو موڑ کر دوسری طرف چل پڑا تھا "تو چلیں پھر،پہلے بیڈروم ہی ڈسکس کر لیتے ہیں۔۔۔۔"

"شہریار آجائے گی وہ۔ہ۔ہ۔۔۔۔کیوں بار بار کالز کر کے انکو تنگ کر رہے ہیں۔۔۔نہیں لگتا اچھا ایسے۔ے۔ے۔۔۔بیچارے پہلی بار مل ہی رہے ہیں تو کیا اتنا ایشو بنا رہے ہیں آپ۔۔آدھے گھنٹے میں دوسری کال ہے آپکی۔۔۔" مشل آئسکریم کپ پکڑے اسکا فون اس سے لے کر ڈیش بورڈ پر رکھتے نظریں چراتے ہوئے بولی تھی

"نہیں بس میں نے سوچا میں پک کر لوں شازمہ

کو...اور تو...کوئی بات نہیں...میں نے تو کالج سے پک کرنا تھا اسے،مجھے کیا پتہ تھا کہ...آفتاب کے ساتھ ہے..." شہریار نے بظاہر بے فکری سے کہا تھا لیکن دل ایکدم کچھ گھبرا سا گیا تھا...کافی وقت گزرنے کے باوجود بھی کرب سے بھری وہ راتیں نہیں بھولتی تھیں جو طلاق کے بعد ہاسپٹل میں گزاریں تھیں...وہ رپورٹس...وہ وحشیانہ سلوک...شہریار کا دل تیز تیز دھڑکے جا رہا تھا

"اصل میں اپنی بہن کی دفعہ دل تھوڑا پر رہا ہے آپکا۔۔۔مجھے تو آپ کہیں بھی لیجاتے تھے جب دل چاہتا تھا۔۔ہم تو نکاح میں بھی نہیں تھے۔۔۔شازمہ اور آفتاب میرڈ ہیں۔۔۔اس بات کو سمجھیں۔۔۔شکل دیکھیں اپنی۔۔۔ایسے لگ رہا ہے جیسے ڈرے ہوئے ہوں۔۔۔" مشل اپنے دھیان میں اسکے دل کا حال جانے بغیر گال کو زور سے کھینچتے ہوئے ہنس کر بولی تھی

"یار مشل۔۔۔تم کمپئیر نہ کیا کرو پلیز۔۔۔ہر انسان

کی اپنی

الگ کہانی ہوتی ہے۔۔۔اور۔۔۔میں۔۔۔واقعی ڈرتا

ہوں۔۔۔شازمہ کو اب کسی بھی تکلیف میں نہیں

دیکھ سکتا۔۔۔" شہریار نے دھیمے سے لہجے میں

جواب دیا تھا

"اوہ۔ہ۔ہ ہو۔و۔و۔و نہیں ہے وہ کسی تکلیف میں

بھئی۔۔۔میں بتا رہی ہوں نہ،ٹرسٹ می۔۔۔بہت
اچھی انڈرسٹینڈنگ ہے انکی۔۔۔آفتاب لٹرلی لوز
ہر۔۔۔صرف کہنے کی بات نہیں وہ واقعی کرتا
بھی ہے۔۔۔اسکے بات منہ سے نکالنے کی دیر
ہوتی ہے اسی وقت آفتاب خود آ
کر۔۔۔اممم۔۔۔اسی وقت آفتاب مطلب۔۔۔کال کرتا
ہے اسے۔۔۔آئی مین بہت قدر کرتا ہے اسکی۔۔۔"
مشل نے ایکسایٹمنٹ سے بولتے بولتے شہریار
کی سکڑی ہوئی بھنویں دیکھ کر اپنی باتوں کو
بمشکل بریک لگا کر تیز تیز پلکیں جھپکتے اس
سے نظریں پھیر کر آئسکریم کھانے لگی تھی

"آ...آپ نے کیوں نہیں کھائی آئسکریم...مجھے اکیلے کھانا سیرسلی اچھا نہیں لگ رہا..." مشل بات کا رخ بدلتے بولی تھی

"ابھی اچھا نہیں لگ رہا پھر بھی دوبارہ کھا رہی ہو..." شہریار اسکی بات سن کر زیرلب مسکرایا تھا،پچھلے کچھ عرصے میں اسکے اور

شازمہ کے مشکوک ایکٹس سے تھوڑا تھوڑا تو
اندازہ تھا کہ انکی ملاقات ہوتی ہے

"مزے کی ہے اب کیا کروں...آپ اپنی کیلوریز
سے باہر بھی آجایا کریں کبھی،ٹرینر کو نہ بتانا
کہ آپ نے میٹھا کھایا تھا..ایک بایٹ لیں نہ..."
مشل سپون اسکی طرف بڑھاتے ضد کرتے بولی
تو شہریار نے اس سے تھوڑا سا کھا لیا تھا

"کیسی تھی-ی-ی---؟"

"اب اپنی کیولریز برن بھی تم سے ہی کرواؤں گا---لاؤ اور کھلاؤ واقعی مزے کی ہے---" شہریار نے اس سے کپ پکڑنا چاہا تو مشل نے اسکی کہی بات پر ہنستے ہوئے فورا کپ پیچھے کر لیا تھا

"نہیں نہیں رہنے دیں۔۔۔ایسے ٹرینر سے جھوٹ بولنا اچھی بات نہیں۔۔۔"

"ایک راؤنڈ تو پھر بھی کرنا ہی پڑے گا ایک سپون آئسکریم کا۔۔۔" شہریار نے معنی خیز لہجے میں کہا تھا

"اتنی سی آئسکریم کا پتہ بھی نہیں لگا ہوگا آپکے سٹمک کو۔۔۔" مشل اپنی ہنسی دباتے اسے

سے رخ موڑ کر باہر دیکھتے ہوئے آئسکریم کھانے لگی تو شہریار نے اسکے ہاتھ سے کپ چھین کر ایک بڑا سا چمچ کھا لیا تھا ، مشل اس سے کپ بمشکل چھڑوا کر ہنستے ہوئے سرخ پڑنے لگی تھی

"یار بلیک ڈریس میں بہت پیاری لگتی ہو...چمکتا بہت ہے تمھارا فیس آجکل...

یونیورسٹی جا کر زیادہ فریش اور ایکٹو رہتی ہو ویسے۔۔۔" شہریار نے گاڑی آئسکریم پارلر سے ریورس کرتے اسکی سیٹ کی بیک پر بازو رکھتے کہا تو مشل اسکے چوڑے بائسیپس کو پرشوق نگاہوں سے دیکھ رہی تھی جو اس نے پچھلے کچھ ماہ میں ورک آؤٹ کر کے مزید پمپ کر لیے تھے

"پر آپ۔پ۔پ۔پ کیوں۔ں۔ں۔ں اتنا سمارٹ نظر آرہے ہیں آجکل۔۔۔؟ کیا گولز ہیں آخر اس سے

زیادہ۔۔۔؟" مشل نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔بلیک شرٹ کے سلیوز فولڈ کیے، قدرے لمبے ہوئے بالوں کو پراپر سیٹ کیے وہ شدید ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔فریش ہئیر کٹ سے پرسنالٹی مزید بارعب لگ رہی تھی

"اور یہ کیوں دیکھ رہی ہیں آپکو۔۔۔بدتمیز۔۔گھور کیا رہی ہیں یہ۔۔۔" گاڑی

کے پاس کچھ لڑکیاں شہریار کو باقاعدہ دیکھتے ہوئے گزر رہی تھیں کہ جیسے ہی انکی نظر پیسنجر سیٹ پر بیٹھی مشل سے ملی تو وہ اسکو اپنی طرف شدید غصے سے گھورتا پا کر تتر بتر ہو گئی تھیں۔۔۔مشل اپنا چہرہ پورا موڑ کر ان لڑکیوں کو واپس جاتا دیکھ کر تسلی کر رہی تھی

"چھوڑو مشل۔۔کیا کر رہی ہو۔۔" شہریار نے گاڑی کو سیدھی سڑک پر ڈالتے مشل کو مڑ مڑ

کر ان لڑکیوں کی جانب دیکھتا پا کر ٹھوڑی سے اسکا چہرہ پکڑ کر اپنی طرف کیا تھا

"مت کیا کرو اتنا غصہ بے بی..." شہریار نے پیار سے اسکا تپتا ہوا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر ہلایا تو مشل نے بیزاری سے سر کو نفی میں جنبش دی تھی "آپکو نہیں انٹرنین کرنا چاہئیے تھا ایسے انکو..."

"واٹ۔ٹ۔ٹ۔۔۔میں نے کب کس کو کیا انٹرٹین کیا ہے۔ے۔ے۔۔۔؟؟ میں تمھارے کپڑوں کی تعریف کر رہا تھا یار۔۔میں نے تو دیکھا بھی نہیں کسی کو۔۔" شہریار ہنستے ہوئے اپنی صفائی دیتے بولا تھا

"ایسے تعریف کر رہے ہیں میرے کپڑوں کی جیسے بلیک نہیں ریڈ ہوں۔۔" لڑکیوں کا آپس

میں اشاروں سے شہریار کے بارے میں بات کرنا

یاد کرتے اسکا دماغ کھولے جا رہا تھا

"ریڈ ہوں بلیو ہوں یا بلیک۔۔۔ہر رنگ سٹرائکنگ

لگتا ہے تم پر

مشل۔۔۔ویسے بھی وقتا فوقتاً تعریف ضروری

ہوتی ہے بیوی کی۔۔۔دو دن تعریف نہیں کرتا تو

آفس میں بیٹھ کر تمھارے لمبے لمبے پیراگرافک

میسجز پڑھنے پڑتے ہیں کہ اب میرا پیار کم ہوتا

جا رہا ہے..." شہریار گاڑی ڈرائیو کرتے اسکی طرف دیکھتے بولا تو مشل نے مصنوعی غصے سے آنکھیں سکیڑی تھیں

"جب ایسے کرتی ہو نہ آنکھوں کو غصے سے تو اور بھی کیوٹ لگتی ہو..." شہریار نے بائیں ہاتھ سے اسکے گال کو سکوئز کرتے کہا تو مشل نے اسکا ہاتھ پکڑ کر واپس اسکے سٹیرنگ پر رکھ دیا "آپ میرے میسجز کا مذاق اڑا رہے ہیں..."

"یاررررر---بلکل نہیں---بلکہ میں تو تمھارے
میسجز بار بار پڑھتا ہوں---جب تم سو جاتی ہو
تب بھی ایک بار نکال کر سارے میسجز دوبارہ
گو تھرو کرتا ہوں---انکے مین پوائنٹس نوٹ کرتا
ہوں کہ اگلی بار کن کن باتوں کا دھیان رکھنا
ہے---"

شہریار نے ہاتھ سٹیرنگ سے ہٹاتے اسکے غصے
سے پھولے گالوں کو پھر سکوئز کیا تو مشل
نظریں اس سے چراتے مسکرائی تھی---مسلسل

اگنائیٹ کرنے کے باوجود اسکا کالم سا رویہ بہت سکون پہنچاتا تھا

"ایک بات پوچھوں...سچ سچ بتائیں گے..." مشل نے اسکے ہاتھ کو چہرے سے ہٹا کر اپنی گود میں رکھ کر اپنے دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا

"پوچھو میری جان..." شہریار نے اپنے ہاتھ کے

انگوٹھے کو ہتھیلی پر گدگداتے اسکی طرف دیکھتے پیار سے کہا،جو اسکو اس پل تھوڑی اداس سی لگی تھی

"اگر میں۔۔۔میرا مطلب۔۔۔اگر میں ماما نہ بن سکی تو کیا آپ دوسری شادی کر لیں گے۔۔۔؟؟؟"

مشل نظریں اپنے ہاتھوں میں جکڑے اسکے ہاتھ پر جمائے ٹوٹے پھوٹے سے لہجے میں بولی تو شہریار نے بھنویں اچکاتے قدرے اچنبھے سے اسکی طرف دیکھا تھا

"تمھارا دماغ کیا الٹا پلٹا سوچتا رہتا ہے یار۔۔۔؟؟؟ تبھی وہاں لڑکیوں کو گھور رہی تھی۔۔۔؟؟ کیسے اتنا فالتو سوچ لیتی ہو یار مشل۔۔۔"

"آپکو۔و۔و۔و کیسے پتہ کہ میں نے انکو

گھورا۔۔۔؟؟؟؟ آپ تو مجھے نہیں دیکھ رہے
تھے۔۔یعنی آپ نے انکو دیکھا تھا۔۔۔؟؟ آپ اتنے
شارپ کیوں ہیں۔ں۔ں۔۔؟ مجھے آپ بتائیں نہ کہ
آپ۔پ۔پ کیا سوچ رہے ہیں۔ں۔ں۔۔۔" مشل اسکے
ہاتھ کی پشت پر دباؤ ڈالتے بولی تو شہریار نے
ہونٹ گول کرتے گہرا سانس خارج کیا
تھا۔۔۔اسکے یوں سانس لینے پر بھی غصہ کھاتے
مشل نے ناخن اسکی جلد پر دھنسائے تھے

"آؤؤچ چ چ ۔۔۔یار کیا کرتی ہو۔۔" شہریار نے

آنکھیں ہلکی سی میچ کر اسکے تیز ناخنوں کو برداشت کیا تھا

"میری بات کا جواب دیں۔۔۔"

"اتنا انسیکور کیوں ہو رہی ہو بے وقوف لڑکی۔۔۔ایک مہینہ ہوا نہیں تمھیں ماما بننے کی ایفرٹ کرتے اور تم اتنا ایکسٹریم سوچنے لگ

گئی ہو...؟....its crazy " شہریار اسکی گود سے اپنا ہاتھ نکال کر اس پر مشل کے ناخن کے سکریچز دیکھنے لگا تھا

"اپنا ہاتھ بھی مجھ سے لے لیا ہے اور جواب بھی نہیں دے رہے...اور پھر کہہ رہے ہیں میں ایکسٹریم سوچ رہی ہو...واؤ...." مشل اپنے بازو سینے پر باندھ کر اسکی طرف دیکھے بغیر ناراضی سے بولی تو شہریار نے کانوں کو ہاتھ

لگاتے اپنا ہاتھ واپس اسکی گود میں رکھ دیا
تھا جسکو مشل نے بلکل اگنور کرتے اپنے بازو
سینے پر ہی باندھے رکھے تھے بلکہ منہ پھلائے
گاڑی سے باہر نظریں جما لی تھیں۔۔۔شہریار نے
زیرلب مسکراتے اسکی گود میں پڑے اپنے ہاتھ
سے اسکی اپر تھائی پر اپنی انگلیاں پھیرنی
شروع کر دیں تو مشل کچھ لمحے تو برداشت
کرتی رہی مگر جب اسکا ہاتھ
مزید اِنر تھائی کی طرف بڑھا تو مشل نے اپنی
مسکراہٹ چھپاتے اسکے ہاتھ کو پھر سے اپنے
دونوں ہاتھوں میں پکڑ لیا تھا

"کیا کر رہے ہیں۔ں۔ں۔ں۔۔۔میں سیریس ہوں۔۔۔"

کہتے ہوئے بھی مشل کے چہرے پر دبی دبی سی

مسکراہٹ تھی

"بے وقوف لڑکی۔۔۔فضول باتیں نہیں

سوچتے۔۔۔" شہریار اسکی تھائی میں انگلیاں

دھنساتے اسکی طرف دیکھتے بولا تو مشل نے
چہرہ موڑ کر نظریں باہر سڑک پر کر لی تھیں

"سن رہی ہو یا نہیں۔۔۔؟" شہریار اسکی انر
تھائی پر پنچ کرتے بولا تو مشل نے پورے زور
سے اسکے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ
لیا تھا

"پہلے آپ میری بات کا جواب دیں،کیا اتنا مشکل جواب ہے---؟؟؟ کریں گے دوسری شادی یا نہیں--؟ اٹس آ سمپل کوئیسچن--- " مشل اپنی بات پر ڈٹے چہرہ پھر سے باہر کی طرف موڑ لیا تھا

"پہلے ادھر دیکھو پھر بتاؤں گا---اُدھر دیکھتی رہو گی تو الٹا جواب ہی ملے گا پھر---" شہریار اپنی نظریں وِنڈ سکرین پر جمائے بولا تو مشل

فوراً اسکی طرف دیکھی تھی

"اوہ۔۔۔یعنی الٹے جواب کی آپشن رکھی ہوئی ہے آپ نے۔۔؟ نائیس۔۔۔یہی کافی ہے۔۔۔مل گیا ہے مجھے میرا جواب۔۔" مشل کا سپاٹ سا لہجہ بھیگا تو شہریار نے سر جھٹکتے فوراً گاڑی کو بریکس لگائی تھیں

"میری جان میری جان۔۔۔کیوں خود کو ہر وقت کسی نہ کسی مشکل میں پھنسائے رکھتی ہو۔۔۔؟ آنسو نہ نکلے کوئی،خبردار۔۔" شہریار مکمل اسکی طرف مڑتے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے چہرے کو چہرے کے مقابل کرتے بولا مشل نے بھیگی نظروں سے اسکو دیکھا تھا

"یہ میری بات کا جواب نہیں ہے۔۔۔آپکا میرے سوال کو اوائڈ کرنا مجھے تکلیف دے رہا

ہے...مجھے بتائیں اگر میں ماں نہ بن سکی تو

آپ دوسری شادی کریں گے یا نہیں---؟؟؟"

"اور تمھارا یہ سوال ہی مجھے ٹارچر کر رہا

ہے---

یار، literally its just been a month

تم مار کھانے والی حرکتیں کرتی ہو...ابھی تو

تمھاری ڈیٹ بھی---" شہریار اسکے چہرے پر

آتے بال اسکے کان کے پیچھے کرتا بول ہی رہا

تھا کہ مشل نے ضبط ختم ہوتا محسوس کرتے
اچانک اسکو گردن سے پی دبوچ لیا

"کریں گے یا نہیں دوسری شادی..." ناخن اسکی
جلد میں گاڑے مشل نے اسے اچھا خاصا گردن
سے جکڑے اپنی جانب کھینچ لیا تھا

"بلکل نہیں کروں گا کبھی بھی نہیں کروں گا

آئی سوئیر آئی پرامس...

you are my one and only یار

میں سوچ بھی نہیں سکتا ایسا..." شہریار

اسکے نازک سے ہاتھ کی معصوم سی گرفت

اپنی گردن پر محسوس کرتے ہنستے ہوئے،

کھانستے ہوئے بولا تو مشل نے غرور سے اپنی

گردن اکڑائی اور اسکی گردن سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا

تھا

"پہلے نہیں بول سکتے تھے۔۔۔اور ان لڑکیوں کو کیوں دیکھا تھا۔۔" مشل نے دوبارہ اسکی گردن پکڑ لی تھی

"قسم سے نہیں دیکھا۔۔۔۔ side eye visuals ہوتے ہیں یار،تم وہاں دیکھ رہی تھی غصے سے تو مجھے دِکھ گئیں وہ بھی۔۔۔مشل آئی کانٹ

بلیو کہ تم۔۔۔تممم ایسی باتیں کر رہی

ہو۔۔۔مجھ سے جواب اس لیے نہیں دیا جا رہا تھا

کیونکہ میں تم سے یہ بکواس بات ایکسپیکٹ

ہی نہیں کر رہا تھا۔۔" شہریار نے اسکا ہاتھ اپنی

گردن سے آرام سے ہٹا کر اپنے ہاتھ

میں لیتے سینے سے لگا لیا تھا

"میں بہت ڈسٹرب ہو رہی ہوں۔۔۔کہیں مجھے

کوئی۔۔" مشل نے بات ادھوری چھوڑی تھی

"مشل پلیز۔۔اور کوئی فضول بات مت کرنا۔۔رہی بات یے بی کی تو وہ میں یہاں سے نکال ہی لوں گا۔۔تم اسکی فکر نہیں کرو۔۔"

شہریار نے دوسرے ہاتھ سے اسکے پیٹ پر دباؤ ڈالتے کہا تو مشل ہنستے ہوئے اپنی سیٹ پر پیچھے ہوئی تھی

"شرم کریں۔۔۔روڈ پر ہیں ہم۔۔" مشل گاڑی کے دروازے سے جا لگی تھی

"اور تم جو میرا گلہ دبا رہی تھی ابھی اسی روڈ پر۔۔تب شرم نہیں آئی۔۔تشدد کرنے لگ جاتی ہو۔۔۔" شہریار نے گاڑی سٹارٹ کرتے کہا تو مشل ریلیکس سی ہو کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی

"شازمہ کو پک کر لیں۔۔۔ایسے ہی آفتاب کو لمبا چکر پڑے گا۔۔۔" شہریار بولا تو مشل نے دونوں ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھ کر جوڑے تھے "بس کر دیں۔ں۔ں۔۔۔"

"کیا ہو گیا ہے یار۔۔۔صرف اس لیے کہہ رہا تھا تاکہ آفتاب کو لمبا چکر نہ پڑے۔۔۔اس کا گھر بہت دور ہے یہاں سے۔۔۔"

"آپ نہ اتنی فکر کریں آفتاب کی...آجائیں گے وہ دونوں خود ہی...وہسے بھی....مجھے آپکے اور اپنے درمیان کسی اور کی

موجودگی اچھی نہیں لگتی...ہمیں پرائیوسی چاہئیے اب زیادہ سے زیادہ..." مشل سنجیدہ سے لہجے میں بولی تو شہریار کا جاندار قہقہہ گاڑی میں گونجا تھا

"کیا ہے۔۔۔ہنس کیوں رہے ہیں۔۔۔"

"ڈرامہ کوئین۔۔۔ہر جگہ ساتھ گھومتی ہو جب اسکے۔۔۔تب نہیں کوئی ایشو ہوتا۔۔۔؟ ابھی بس اسکو پک نہیں کرنے دینا تبھی ایسا بول رہی ہو۔۔۔پتہ نہیں ہے جیسے مجھے تمھارا۔۔۔" شہریار گاڑی کو گھر کی سڑک پر ڈال چکا تھا

"تو آپ بھی اتنا مت چپکیں نا بہن کو...آجائے گی خود ہی...آپ مجھ پر دھیان دیں صرف...." مشل نے اسکی طرف مڑتے اسکا ہاتھ پھر سے اپنے ہاتھوں کے قبضے میں لے کیا تھا

"آج زیادہ ہی پیار نہیں آرہا مجھ پر...؟؟ ٹھیک ہے ہینڈسم لگ رہا ہوں پر تم کیسے اتنا چپکنے لگ گئی ہو..." شہریار نے اسکے ہاتھ کو اپنے ہونٹوں کے قریب کرتے نرمی سے چوما تھا

"بس دل کرتا ہے آپکو پکڑ کر رکھوں۔۔۔۔آپکی توجہ کی بہت عادت ہو گئی ہے اب۔۔اب جب آپ تھوڑا سا بھی اگنور کرتے ہیں تو برداشت نہیں ہوتا مجھ سے۔۔۔"

"خدا کا خوف کرو مشل۔۔۔کب اگنور کرتا ہوں میں تمہیں۔۔۔"

"کرتے ہیں نا آپ بس۔۔۔آپ کو پتہ نہیں لگتا کبھی کبھی۔۔۔" مشل اسکے بازو کو سینے سے لگاتے بولی تو شہریار سر کو نفی میں جنبش دیتے اس کی باتوں پر ہنسنے لگا تھا

"بس دل کرتا ہے آفس جاتے ہی آپکا میسج آجائے

کہ کیسا گزر رہا ہے میرا دن۔۔۔اور کالز نہیں تو
کم از کم آپ بار بار مجھ سے میسج کر کے
پوچھیں کہ اب میرا کونسا لیکچر چل رہا
ہے۔۔۔میں بور تو نہیں ہو رہی۔۔۔گن گن کر وقت
گزاریں میرے آف ہونے تک۔۔۔"

"اچھا جی۔۔۔اور کیا کیا دل کرتا ہے۔۔۔؟" شہریار
نے دلچسپی سے پوچھا تھا

"اور۔۔۔دل کرتا ہے کہ۔۔۔آپ مجھے یونیورسٹی پک کرنے آئیں اور مجھے میرے کسی میل فیلو سے باتیں کرتا دیکھ کر جیلس ہو جائیں اور پھر مجھے منع کریں اور کہیں کہ آپ سے برداشت نہیں ہوتا کہ میں آپکے علاوہ کسی لڑکے سے بات بھی کروں۔۔۔پھر میں الٹا آپ سے ہی ناراض ہو جاؤں کہ آپ نے مجھ پر شک کیا،پھر آپ کو مجھے منانا پڑے سوری کہنا پڑے۔۔۔پھر میں آخر مان ہی جاؤں۔۔۔مجھے آن اینڈ آف لڑنا اچھا لگتا ہے۔۔۔پھر آپ مناتے ہیں تو اور بھی مزہ آتا

ہے۔۔ایسا نہیں ہے کہ صرف آپ ہی منائیں اتنی
ٹاکسک نہیں ہوں میں۔۔۔اگر آپ کو بھی کوئی
بات بری لگ جائے تو میں واقعی منا بھی سکتی
ہوں اپ کو۔۔لیکن کچھ نہ کچھ چلتا رہنا
چاہئیے بس۔۔۔" مشل نے اسکا بازو سینے سے
لگائے لگائے کندھے کو زور سے چوما تو شہریار
اسکی خطرناک باتیں سن کر آنکھیں باہر نکالے
اسکی طرف دیکھا تھا جو اسکے کندھے پر سر
رکھے مزے سے اس پر سارا بوجھ ڈالے نیم دراز
ہو گئی تھی

"اچھا میں نے ایک وڈیو دکھانی تھی آپکو۔۔۔یاد آیا۔۔رکیں۔۔" مشل نے پچھلی سیٹ پر پر اپنا بیگ اٹھا کر اس میں سے فون نکالا تھا

"کیا ہے وڈیو میں۔۔" شہریار ایک نظر اس کو فون سکرین پر کچھ سرچ کرتا دیکھ کر پھر سے سامنے نظر دوڑاتے کر ڈرائیو کرنے لگا تھا

"یہ ساری آپ نے غور سے سننی ہے۔۔۔اس میں بتا
رہے ہیں کہ پیرس کی ڈیٹ کے کچھ دن بعد سے
وہ ٹائم پیریڈ سٹارٹ ہوتا ہے جس میں زیادہ
سے زیادہ چانسز ہوتے ہیں پریگنینسی کے۔۔۔ایک
ایپ بھی ہے ایولیوشن کیلکولیٹر کے نام
سے۔۔۔اس میں آپ اپنی ڈیٹ اینٹر کرو نا تو وہ
آپ کو سارا بتا دیتے ہیں کہ آپکی فرٹائل ونڈو
کونسی ہے۔۔۔اس میں یہ بھی بتا رہے کہ۔۔۔"

"بس بس بس۔۔۔بریک تو لگاؤ۔۔۔سارا خود ہی بتا دینا ہے۔۔۔؟ وڈیو تو چلائی نہیں ہے۔۔۔" اسے ایکسٹریملی انوالو دیکھ کر شہریار تھوڑا پریشان بھی ہوا تھا

"اوہ سوری۔۔۔میں لگاتی ہو وڈیو۔۔۔" مشل جس سنجیدگی سے اسے سمجھا رہی تھی اسی سنجیدگی سے اس نے ویڈیو آن کر دی تو شہریار نے فون پکڑ کر سکرین آف کر دی تھی

"یہ کیا کیا ہے..." مشل ناسمجھی سے اسے دیکھی تھی

"پہلے میرے پاس لیٹو یہاں...پھر بتاتا ہوں..." شہریار نے اپنی تھائی پر ہاتھ رکھتے اسے وہاں لیٹنے کا اشارہ کیا تھا

"لیٹوں-ں-ں---؟ وائے---؟"

"لیٹ جاؤ نہ یار---" شہریار نے اسکا چہرہ پکڑ کر اپنی تھائیز کی طرف کیا تو مشل آڑھی ترچھی سی ہو کر اسکی تھائیز پر سر رکھ لٹر لیٹ گئی تھی

"بتائیں اب---"

"مشل کوئی تین ہفتوں پہلے تم نے ڈیسائیڈ کیا ہے کہ تم ریڈی ہو اس سب کے لیے---ہے نا--؟" شہریار نے بہت دھیمے سے لہجے میں بات کی تھی

"تو--؟"

"تو یہ کہ ہر چیز کو اتنا ایکسٹریم لیول پر جا کر نہیں سوچتے---جب نہیں چاہیے تھا تمھیں بے بی تو تب بالکل ہی نہیں چاہیے تھا---اب اگر

ارادہ بن گیا تو تمہیں فورا گود میں بچہ چاہیے۔۔ایسے تھوڑی ہوتا ہے یار۔۔۔ایک دم ایسے اتنا زیادہ سٹریس لینے لگ جاؤ گی تو ہو گیا کام۔۔۔

Let's be patient....

جب اللہ تعالی نے ہمیں اولاد سے نوازنا ہوگا تو وہ نواز دے گا۔۔۔اچھی بات ہے کہ تم ویڈیوز دیکھ رہی ہو انفارمیشن گیدر کر رہی ہو بہت اچھی بات ہے۔۔۔لیکن پلیز۔۔میں پھر سے کہہ رہا ہوں تم نے سٹریس نہیں لینا ان چیزوں کا۔۔۔"

شہریار نے ٹھہر ٹھہر کو بولتے ساری بات کی

تھی

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن مجھے لٹایا کیوں ہے..."

مشل اپنی گردن پکڑ کر سہلاتے اٹھ بیٹھی تھی

"کیونکہ لیٹ کر تمہارا دماغ ذرا کم چلتا

ہے...بولتی کم ہو تم...سنتی مانتی زیادہ

ہو...اس لیے..." شہریار نے معنی خیز لہجے میں

کہا تو مشل آئی رول کر کے اسے تیز نظروں سے دیکھی تھی "مجھے لگا کہ پیار کرنے لگے ہیں۔۔۔"

"تمھیں آج کل خوابوں میں بھی نا صرف پیار ہی نظر آرہا ہے۔۔۔" شہریار ہنستے ہوئے بولا تو مشل نے پھر سے فون پکڑ لیا تھا

"تو کیوں نہ آئے۔۔؟؟ یہ جو ایپ ہے نا اسکی

کیلکولیشن کے حساب سے ہم نے یہ والے ویک سب سے زیادہ...آئی مین سمجھ رہے ہیں نا..." کہتے کہتے مشل تھوڑا جھینپ گئی تو شہریار نے معصومیت سے سر نفی میں ہلایا تھا "نہیں میں نہیں سمجھا...سمجھاؤ ذرا ڈیٹیل میں..."

"جھووووٹ نہ بولیں آپ کو ساری سمجھ آ رہی ہے..." مشل نے اسکا بازو دبوچ کر پھر سے اپنے سینے سے لگایا تھا

"ویڈیو سارا دن تم دیکھتی رہتی ہو یوٹیوب پر ، تو مجھے کہاں سے سمجھ آنی ہے...مجھے تم سمجھاؤ جو بھی کرنا ہے...." شہریار اسکے جان بوجھ کر تنگ کرنے لگا تو مشل ایپ کھول کر اسکے باقاعدہ سمجھانے لگی تھی...اپنی بھنوؤں کو سہلاتے شہریار باتوں کے الگ مطلب نکالتے اسے ٹیز کرتا رہا تھا

"یہ والا بیڈروم نیچے والے سے بڑا ہے کیونکہ اسکے ساتھ اٹیچ روم ہے یہ ایک۔۔۔اور " آفتاب فرسٹ فلور کا وزٹ کرواتے اسے فائنلی اب کچن میں لے آیا تھا

"سارا گھر ہی بہت پیارا ہے..." شازمہ کچن میں کاؤنٹر سے لگ کر کھڑے ہو کر بولی تو آفتاب نے خوشدلی سے سر کو خم دیا تھا

"تو پھر آپ اب کب اس پیارے سے گھر میں آنا پسند کریں گی..." کہتے ہوئے آفتاب نے آرڈر پر منگوائے باکس سے چائنیز رائس اور منچورین پلیٹ میں نکال کر مائکروویو میں رکھا تھا

"جب۔۔۔ماما بابا کہیں گے۔۔۔" شازمہ کاؤنٹر پر ہاتھ رکھ کر بہت ہلکی سی آواز میں بولی

"تھینک گاڈ شہریار کو سائیڈ پر رکھا آپ نے پہلی بار۔۔۔اور ماما بابا کا نام لیا۔۔۔بہت اچھا لگا سیریسلی۔۔۔انکو تو میں اسی ہفتے بھی راضی کر لوں گا۔۔۔" ٹائمر لگا کر آفتاب جمپ کر کے کاؤنٹر پر بیٹھا اور اسکی چادر سے باہر آتی لٹ

کو کھینچ کر پورا باہر نکال لیا تو شازمہ اسکے یوں ایک دم اتنے پاس بیٹھ جانے پر بلکل اپنی جگہ پر منجمند ہوئی تھی۔۔۔ہاتھ پہلے سے کاونٹر پر رکھا تھا جو اسکے بیٹھنے سے پینٹ سے مس ہونے لگا تھا

"آپکے بال بہت سوفٹ سے ہیں۔۔۔" اس لٹ کو اپنی انگلیوں سے اوپر سے نیچے تک سہلاتے آفتاب نے اپنا ہاتھ کاونٹر پر دھڑے اسکے ہاتھ پر رکھا تو شازمہ نے نظریں جھکائے اسکے ہاتھ کے

نیچے ہی اپنے ہاتھ کو سمیٹ سا لیا تھا

"منا لوں پھر آپکے ماما بابا کو...؟؟ ان سے بات کی تو وہ تو اسی ویک اینڈ کو اوکے کر دیں گے...." آفتاب نے چہرہ تھوڑا سا اسکے چہرے کے قریب کرتے بے حد معنی خیز سے لہجے میں بات کی تو شازمہ نے تیزی سے پلکیں جھپکاتے تھوڑا سا چہرہ اس سے فاصلے پر کیا تھا...پورا رخ اسی کی طرف تھا...کاونٹر پر موجود ہاتھ پر اسکے ہاتھ کا دباؤ بھی اتنی شدت سے

محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے زیادہ ہل بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔وہ کاونٹر پر بیٹھے اسکے بالوں کو نرمی سے چھوئے جا رہا تھا

"اتنی۔۔۔اتنی جلدی نہیں۔۔۔" شازمہ فوراً بولی تھی،سر سے دوپٹہ ڈھلک کر کندھوں پر گرا تو پلکوں کی جھلمن میں مزید اضافہ ہوا تھا

"کیوں۔۔۔؟ جلدی کیوں نہیں۔۔۔؟؟ میرے پاس نہیں آنا چاہتیں۔۔۔؟؟ یا ابھی تک ایکسیپٹ ہی نہیں کیا مجھے آپ نے۔۔۔؟؟ یا۔۔۔ڈر لگتا ہے پاس آنے سے۔۔۔؟ " آفتاب نے اسکی لٹ کھینچے اسکے چہرے پر قدرے جھک کر مخمور آواز میں کہا تو شازمہ اسکی گرم سانسوں کو اپنے ماتھے پر محسوس کرتے تھوڑا پیچھے ہوئی تھی۔۔۔تنہائی میں اسکے بدلتے لہجے سے دل پوری شدت سے لرزا تھا

"نہیں۔۔۔وہ۔۔۔مجھے۔۔۔"

"بس شازمہ۔۔۔یہ سب بس اب۔۔۔اور دور نہیں رہ سکتا آپ سے۔۔۔مجھے آپ ہر وقت اپنے پاس چاہیے ہیں۔۔۔ مزید رزسٹ نہیں کریں اب۔۔۔"

آخری بات کہتے ہوئے آفتاب نے ہلکے سے اپنے لب اسکے ٹھنڈے پڑتے ماتھے پر رکھے تو شازمہ نے لرزتی پلکوں سے اسکو دیکھا تھا۔۔۔شاید وہ پہلی بار اسکے اتنا قریب ہوا تھا۔۔۔اسکا ہاتھ اپنے

ہاتھ سے ہٹ کر کمر پر محسوس کرتے چہرہ شرم سے سرخ گلاب ہوا تھا۔۔ کبھی پلکیں اٹھا رہی تھی تو کبھی جھکا کر ادھر ادھر دیکھتے وہ بے حد کنفیوز ہوئے جا رہی تھی

"نہیں کریں گی نہ اب رزسٹ۔۔۔" مخمور نظروں سے اسکی پلکوں کا رقص دیکھ کر بے قرار سا ہو کر اپنے لبوں کا رخ اسکے گالوں کی طرف کیا تھا۔۔۔لہجہ جان لیوا تھا۔۔بے حد نرمی مگر جذبوں سے چور ہو کر وہاں لب رکھے تو شازمہ

کی تو جیسے سانس ہی سینے میں اٹک گئی تھیں

"احمد...." یہ نام لبوں سے ادا کرنے کی کوشش کی تھی مگر کوشش اتنی بے ضرر تھی کہ خود کو بھی آواز نہیں آئی تھی...دونوں ہاتھ اسکے ایک ہاتھ کے قبضے میں کب قید ہوئے پتہ ہی نہیں لگا تھا...رخسار اسکے لبوں کی حدت سے جیسے جل اٹھا تھا....ہوش تب آیا تھا جب رخسار پر ٹھہرے لبوں کا رخ مزید نیچے کو ہوا

تھا...اپنے ہونٹوں کے کنارے پر اسکے سلگتے لبوں کا ذرا سا لمس محسوس کرتے شازمہ کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی ہی تھی کہ اپنی تھائیز کے گرد اسکی دونوں ٹانگونن کا گھیرا بنتا محسوس کرتے رہی سہی جان بھی ہوا ہوئی تھی...کاونٹر پر بیٹھے بیٹھے وہ اس کے ہاتھوں کے ساتھ ساتھ اس کے پورے جسم کو اپنے قبضے میں کر چکا تھا...ہونٹ بہت اختیاط سے اسکے ہونٹوں کے پاس پاس گردش کر رہے تھے

"احمد۔د۔۔" اس بار پوری جان لگا کر آواز نکالتے شازمہ نے اپنے ہاتھ اس کی نرم گرفت سے چھڑوائے تھے۔۔اسکے نارمل سے لہجے میں باتیں کرتے کرتے اچانک اتنے قریب ہونے پر بہت ڈر سی گئی تھی۔۔ہمیشہ سے ایک حد میں رہ کر ملنے کے بعد یک دم اتنا زیادہ قریب ہونے پر شازمہ کو اپنی دھڑکن تھمتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔کمر پر ایک جانب ٹھہرا اسکا ہاتھ۔۔چہرے سے مس ہوتا اسکا تپتا ہوا

چہرہ...اپنے گرد تنگ ہوتا اسکی ٹانگوں کا گھیرا...شازمہ سے نظر اٹھا کر اسے دیکھنا بھی محال ہو رہا تھا

"جی..." آفتاب اپنی تیز ہوتی سانسوں کے درمیان بمشکل اسکے چہرے سے اپنے لب ہٹاتے ہوئے بولا تھا...دل پر سارا ضبط آج ختم ہو گیا تھا...ہونٹ اسکے ہونٹوں کو مکمل چھونے کو بے

چین ہوئے تو ٹھوڑی سے اسکا چہرہ ذرا سا اوپر
کرتے آفتاب نے خمار آلود نظروں سے اسکی
اٹھتی جھکتی پلکیں دیکھتے بہت نرمی سے
اسکے ادھ کھلے نازک لبوں کو چوما تو مائیکروو
کی ٹون بجنے پر شازمہ ایک دم اسکے سینے پر
ہاتھ رکھ کر پیچھے کو ہٹتے اسکی حدود سے
نکل آئی تھی۔۔۔دونوں کی سانسیں بے ہنگم
ہوئی تھیں۔۔لبوں پر ٹھہرے اس لمس نے دونوں
کے دلوں کو ایک ہی لے پر دھڑکا دیا تھا

"کھ۔۔کھانا۔۔۔گرم ہو گیا ہے۔۔۔" آفتاب اپنے لبوں
کو آپس میں پیوست کر کے اسکے لمس کو بے
چینی سے محسوس کرتے کاونٹر سے اتر آیا تھا

"م۔۔۔میں۔۔نکالتی ہوں۔۔۔" شازمہ اس سے نظریں
چرا کر اپنے چہرے پر آتے بال کانوں کے پیچھے
اڑیستے ہوئے اوون کی طرف بڑھی تھی تو
آفتاب نے لمبے ڈگ بھرتے اسکا ہاتھ کلائی ڈے
پکڑ کر اسے واپس اپنی طرف کھینچ لیا تھا

"آئی..آئی لو یو شازمہ...." جذبوں کی شدت سے خمار آلود ہوتے لہجے میں کہہ کر آفتاب نے اس کے بالوں کو ایک جانب سے پھر سے چھوا تو شازمہ نے چہرہ تھوڑا سا جھکا لیا تھا...ہونٹوں پر ٹھہرے اس کے پچھلے لمس سے ہی ابھی جان آدھی ہو رہی تھی اس پر اسکی اتنی نزدیکی مزید بوکھلانے پر مجبور کر رہی تھی

"میں..." بے خودی میں اسکے ہاتھ کو چھوڑ کر
چہرے کو اپنے ہاتھوں میں نرمی سے میں بھرتے
آفتاب نے اسکا چہرہ اپنے مقابل کیا تو اسکے
لبوں کا رخ اپنے لبوں کی طرف ہوتا دیکھ کر
شازمہ اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپاتے سر
نفی میں ہلانے لگی تھی...اپنے دل کے قریب اس
کا چہرہ محسوس کر کے آفتاب گہرا سا مسکرایا
تھا...بازوؤں کا حصار اسکے گرد تنگ کرتے
آفتاب نے پورے دل سے اسکے وجود کو خود

سے لگایا تھا۔۔ایک سکون تھا جو اسکے یوں قریب ہونے پر پورے جسم و جان میں سرایت کیا تھا

"پیار تو بہت ہے آپ سے۔۔۔مگر۔۔اب آپکی خیر نہیں ہے۔۔۔صبر ختم ہو گیا ہے میرا۔۔۔" آفتاب اسکے وجود کو دونوں بازوؤں میں جکڑے ہوئے اسکے سر کو شدت سے چومتے ہوئے بولا تو

شازمہ نے گھبرا کر اپنا چہرہ اسکے سینے سے پیچھے کیا تھا

"ک...کیا مطلب...آپکا..."

"ابھی کچھ نہیں کر رہا ڈونٹ وری...." آفتاب نے اسکی کمر کے بیچ و بیچ ہاتھ رکھ کر پھر سے اسکے سرخ ہوتے گال کو چوم کر انتہائی انٹینس نظروں سے اسکے ایک جانب سے

ڈھلکتے دوپٹے کو دیکھا تو شازمہ لڑکھڑاتے ہوئے اس سے دو قدم پیچھے ہٹی تھی

"تو...بعد میں...کیا کرنا ہے...." آفتاب کی نظروں میں جھجھک ختم ہوئی تو شازمہ سے اپنے قدموں پر کھڑے رہنا مشکل ہوا تھا

"بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی....ابھی کھانا

کھاتے ہیں،آجائیں۔۔۔ملنا بھی آپ کے پیرنٹس سے ابھی۔۔۔نکلتے ہیں بس کھانا کھا کر۔۔۔" افتاب اوون سے کھانا نکالنے لگا تو شازمہ نے اس کی بیک اپنی طرف ہونے پر فوراً اپنے دوپٹے کو سینے پر درست کیا تھا

"میں ابھی۔۔۔مینٹلی۔۔۔" شازمہ اپنے چہرے پر آتے پسینے کو ہتھیلی سے صاف کرتے ہیں ادھورا سا بولی تھی

"وہ۔ہ۔ہ سب میں کر لوں گا۔۔۔آپکو مینٹلی فزیکلی ہر طرح سے ریڈی بھی کر لوں گا۔۔۔۔آپ صرف مجھ پر ٹرسٹ رکھیں اور میرے پاس آنے کی تیاری کریں۔۔باقی سارا کام میرا ہے۔۔" بات کرتے کرتے آفتاب نے انتہائی قریب آکر پیار سے اسکے گال کو اپنی انگلیوں سے مس کرتے ، درست ہوئے دوپٹے کو ایک بھرپور نظر سے دیکھا تو شازمہ کے چہرے کی زرد ہوتی رنگت پر ڈھیروں پیار آیا تھا

"گھبرائیں نہیں ایسے---"

"آپ اتنی نازک ہیں کہ آپکو سختی سے چھوتے بھی ڈر لگتا ہے مجھے---آپکے ساتھ آپکی مرضی کے بغیر زبردستی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا---آپ نے ابھی مجھے حد سے بڑھنے نہیں دیا تو بھی مجھے برا نہیں لگا حالانکہ پورا حق رکھتا ہوں آپ پر---آپ میری ہیں---قطرہ قطرہ

کر کہ بھی آپ کو پاؤں تو اسی سے سیراب ہو جاؤں گا۔۔۔اس لیے ایسے کسی بات کو لے کر آپ نے پریشان نہیں ہونا ہے۔۔۔پاس بلا رہا ہوں تو اس کا مطلب صرف یہی ہے کہ آپ پاس آجائیں میرے۔۔۔" آفتاب اسکے مقابل کھڑے مسلسل اس کے پھولے ہوئے گال کو اپنے نکلز سے نرمی سے بہت پیار سے سہلائے جا رہا تھا

"کبھی صرف آپ کے کال پک کرنے پر ہی ناچنے لگتا تھا اور آج آپ میری بیوی بن کر میرے

سامنے ہیں۔۔میرے گھر میں ہیں۔۔۔اپنی خوشی سے ہیں۔۔اور کیا مانگوں اللہ سے۔۔" آفتاب نے اسکے کندھے پر بازو پھیلا کر اسے پیار سے گلے سے لگایا تو شازمہ بغیر مزاحمت کے اسکے سینے میں سمائی تھی۔۔اسکی خوشبو کھو کر اپنا آپ سچ میں معتبر سا لگنے لگا تھا

"آپ بس میرے پاس آنے کی تیاری کریں،تب تفصیل سے تسلی سے آپکو بتا سکوں گا کہ آپ میری لیے کیا معنی رکھتی ہیں۔۔" آفتاب کے

ہاتھ کی گرفت اب اسکے کندھے

پر سخت ہوئی تھی جیسے وہ اسکو خود سے

الگ کرنے کو تیار نہ ہو...اسکے سر پر لب رکھتے

آفتاب سے اسے بھرپور شدت سے خود سے لگایا

ہوا تھا

"ش...شام ہو رہی ہے اب...گھر

چلیں...مجھے...تھوڑا گھبراہٹ ہو رہی ہے..."

اپنے کانوں میں گونجتا اس کی دھڑکنوں کا

شور۔۔۔اپنے چہرے میں جذب ہوتی اسکے جسم کی تپش اسکے ہونٹوں کی بے تاب جنبشیں اصل گھبراہٹ میں ڈال رہی تھیں ۔۔۔اس کا یہ روپ وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔۔۔تنہائی کا احساس بھی جان لیوا تھا

" 3بجے رہے ہوں گے زیادہ سے زیادہ۔۔۔شام کدھر ہے۔۔۔؟؟؟"

آفتاب نے ہنستے ہوئے اسے خود سے الگ کرتے

اسکے سرخ ہوتے چہرے اور لرزتی پلکوں کو شوق سے دیکھا تو شازمہ فوراً نظریں جھکا گئی تھی...کاونٹر سے ٹیک لگاتے آفتاب نے اسے کلائی سے نرمی سے کھینچ کر اپنے پاس کر لیا تھا

یونہی پہلو میں بیٹھے رہو...

آج جانے کی ضد نہ کرو...

تم ہی سوچو کہ کیوں نہ روکیں تمھیں..

جان جاتی ہے جب دور جاتے ہو تم...

تم کو میری قسم جانے جاناں...

بات اتنی میری مان لو...

آج جانے کی ضد نہ کرو...

آفتاب اسکے سرخ ہوتے گال پر اپنا انگوٹھا پھیرتے مخمور لہجے میں گنگنا رہا تھا...دوسرے ہاتھ میں اسکی وہی کلائی بہت نرمی سے پکڑی ہوئی تھی

"یار میں کوئی نہیں جانے دے رہا آپ کو

کہیں۔۔۔" شازمہ کی اٹھتی جھکتی پلکوں کی لرزش آفتاب کے منہ زور ہوتے جذبوں کو بری طرح اٹریکٹ کر رہی تھی۔۔وہ اسکی اتنی سی قربت میں پاگل ہوئے جا رہا تھا

"ایسے دیر ہو جائے گی احمد۔۔۔"

"ہونے دو دیر۔۔۔۔آج ہم یہیں رکیں گے۔۔۔۔بیڈ اسیمبل کرواتا ہوں ابھی بس۔۔۔" آفتاب جان

بوجھ کر چہرے پر سنجیدہ تاثرات لاتے بولا تو شازمہ کے چہرے پر پریشانی پھیل گئی تھی

"آپ واقعی مجھے جانے نہیں دیں گے..." شازمہ نا چاہتے ہوئے بھی...ایک تسلی ہوتے ہوئے بھی اس سے ایسے سوال کر بیٹھتی تھی،تھوڑی دیر پہلے شازم سے ہونے والی ملاقات نے اسکے ذہن کے انہی دریچوں کو دوبارہ سے کھول دیا تھا

جنکو وہ بمشکل اپنے اندر دفن کر چکی تھی

"دل تو یہی چاہتا ہے اب کہ زبردستی روک لوں آپکو..." آفتاب نے اسکے گلاب ہوتے گال پر پھر سے سلگتے لب رکھے تو شازمہ نے اسکی پناہوں سے نکلنے کی ہلکی سی مزاحمت کی تھی

جسکو آفتاب نے ناکام بناتے اسکو مزید اپنے حصار میں لے لیا تھا

"پہلے آپ کا شرمانا گھبرانا میں سہہ لیتا تھا
لیکن اب کم از کم اتنا تو حق دیں نا کہ آپکی
سانسوں کو قریب سے سن سکوں...آپکو
محسوس کر سکوں...." آفتاب اسکے چہرے پر
جھکے اپنی گرم سانسیں اسکے چہرے پر
بکھیرتے بھاری

آواز میں بولتے اسکے دوسرے گال پر بھی
پرحدت لب رکھنے لگا تو شازمہ نے زور سے اپنی
آنکھیں میچی تھیں...چہرے پر بکھرتا اسکا
لمس ہونٹوں پر آیا تو جانے کیوں آنکھوں میں

نمی سی ابھر آئی تھی

"آپکو برا لگ رہا ہے۔۔۔؟؟؟" آفتاب نے اسکے آنکھیں میچنے پر اپنا چہرہ اس سے قدرے فاصلے پر کرتے سنجیدگی سے پوچھا تو شازمہ نے اسکی آنکھوں کے میں ٹھہرے سرخ ڈوروں کو دیکھتے سر شدت سے نفی میں ہلایا تھا۔۔اپنی ٹانگیں اسکے جسم سے اٹھتی تپش سے لرزتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔اسکے یوں سوال کرنے پر اسکی آنکھوں میں خوف سے

جھانکتے باقاعدہ کانپنے لگی تھی

"آپ اس لیے خود کو ایکسپریس نہیں کرتیں میرے سامنے کہ کہیں مجھے برا نہ لگ جائے..."

آفتاب نے اسکو خود سے الگ کرتے اسکی پلکوں پر ٹھہرے آنسوؤں کو اپنی ہتھیلی سے بلکل صاف کر دیا تھا

"ن۔۔نہیں ایسی بات نہیں۔۔مجھے بس۔۔۔کچھ

نہیں۔۔"

شازمہ کے لبوں سے بمشکل آدھی ادھوری بات

ادا ہوئی تھی

"میں ایک بات نوٹ کر رہا ہوں کہ آپ شازم سے

سامنے کے بعد سے زیادہ گھبرا رہی ہیں۔۔۔"

آفتاب بدستور سنجیدہ لہجے میں بولا تو شازمہ

بری طرح کنفیوز ہو گئی۔۔۔عجیب سیچوئشن

میں مبتلا ہوگئی تھی،مقابل اسکی زندگی کے ہر پہلو سے تو واقف تھا ہی اوپر سے اسکے دل کی بات کو بھی فوراً پرکھ لیتا تھا

"ن-ن-نہیں---میں نے تو اسکو دیکھا بھی نہیں---آپ غلط سمجھ رہے ہیں---" شازمہ کے لب بولتے ہوئے بری طرح کپکپا رہے تھے،ہاتھوں کی انگلیوں کو زور سے ایک دوسرے میں پیوست کر رہی تھی

"میں نے کب کہا کہ آپ نے اسکو دیکھا ہے...؟ کیا ہو گیا ہے آپکو...؟؟ اتنا سمجھایا تھا آپکو آپ پھر اسی بات کو سوچ رہی ہیں....؟؟؟" آفتاب نے اسکے بے چین ہوتے ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو شازمہ اسکے ہاتھ کی سخت گرفت پر گھبرا سی گئی تھی

"میں نہیں سوچ رہی۔ی تھی کچھ بھی۔۔۔نہ مجھے کچھ برا لگا ہے۔۔۔" باتوں کی اچانک گرہیں بندھ جانے پر شازمہ شرمندی سی ہونے لگی تھی

"چلیں میں آپکو گھر چھوڑ دیتا ہوں۔۔" آفتاب نے کافی دیر سے تھاما ہوا اسکا ہاتھ چھوڑ دیا تو شازمہ کے رکے آنسو بہنے لگے تھے۔۔افتاب کو

کچن کاؤنٹر سے گاڑی کی کیس پکڑ کر کچن سے باہر نکلتا دیکھ کر آنسوؤں کی روانی تیز ہوئی تھی

"احمد..." شازمہ کچن سے باہر نکلتے بھیگے لہجے میں بمشکل بولی تھی

"یار آجائیں...دیٹس فائین..." آفتاب نے واپس مڑ

کر اسکا ہاتھ نرمی سے پکڑ کر اسے اپنے ساتھ سیڑھیوں سے اتارا تھا

"یہ تقریبا ایک سے دو ماہ میں مکمل ہو جائے گا گھر...پھر ہم دوبارہ وزٹ کریں گے...مل کر فرنش کریں گے اسے..." بات کو رخ بلکل ہی بدلتے آفتاب نے نچلے فلور پر آ کر خود اسے مخاطب کیا تھا...نظروں میں اس کے چہرے پر بہتے انسو آئے تو دل میں تیز سا درد محسوس ہوا تھا

"آپ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں۔۔۔؟" شازمہ نے ڈرتے ڈرتے ہوچھا تھا

"آپ سے ناراض نہیں ہو سکتا میں کبھی بھی۔۔۔یہ فکر چھوڑ دیں۔۔۔" ایک بار پھر اسکی بھیگی پلکوں کو ہتھیلی کے کناروں سے صاف کیا تھا

"واقعی دیر ہو رہی ہے... نکلتے ہیں اب..." کہہ کر آفتاب اس کا ہاتھ تھامے اندرونی دروازے سے باہر نکل آیا تھا

"مجھے پتہ ہے آپ غصہ ہیں مجھ سے..."

"ہاں ہوں غصہ...پھر...؟ کیا فرق پڑتا ہے آپ کو اس بات سے...؟ " اسکی طرف کا گاڑی کا دروازہ کھولتے،اپنا ایک بازو گاڑی کے دروازے اور دوسرا بازو گاڑی کی روف پر رکھ کر اسکے گرد اپنا گھیرا تنگ کرتے بولا تو اسکی دھاڑ پر شازمہ کے بہتے آنسو بھی تھم گئے تھے

"نہیں ک۔ک۔۔کریں...غصہ..." شازمہ بھیگی آنکھوں سے اسکی طرف دیکھتے ٹوٹے پھوٹے

لہجے میں بولی تو آفتاب کو خود پر ہی غصہ آنے لگا

"ایک شرط پر نہیں کروں گا..." آفتاب نے گہرا سانس بھرتے لہجے کو نرم کیا تھا

"ک..کیا ..." شازمہ اپنے دوپٹے کو اپنے سینے پر سے زور سے تھامے ہوئے تھی

"آپکو میری کوئی بات بری لگے گی توکھل کر بتانا ہے آپ نے مجھے...کچھ پسند نہیں آتا کھل کر اپنی ناپسند کا اظہار کرنا ہے...مجھے بلکل برداشت نہیں ہوتا جب آپ اپنے پاسٹ کو ذہن میں رکھتے ہوئے خود کو فار گرانٹڈ لیتی ہیں...فارگیٹ ایچ اینڈ ایوری تھِنگ...اگر نہیں بھلایا جاتا تو مجھے بتائیں...میں سب کچھ بھولنے پر مجبور کر دوں گا آپکو..." اس کے چوڑے سینے اور پھیلے ہوئے بازوؤں کے پیچھے

وہ بلکل چھپی ہوئی تھی،معصومیت سے اسکی کہی باتوں پر فرمانبرداری سے سر ہلائے جا رہی تھی

"میرے قریب آنے پر آپ نے یہ بالکل نہیں سوچنا کہ آپ منع کر دیں گی تو میں ناراض ہو جاؤں گا یا مجھے کچھ برا لگ جائے گا۔۔۔آپ نے ویسے ہی ری ایکٹ کرنا ہے جیسے آپ کا دل چاہتا ہے---"

"مجھ سے پیار کرنے کا دل چاہتا ہے تو پیار کریں آپ...کوئی سیکنڈ تھوٹ اپ کا دماغ میں نہیں آنی چاہیے..."

"مجھے دور جھٹکنے کا دل کرتا ہے تو کھل کر جھٹکیں آپ...لیکن...آپ کے کسی بھی عمل میں کوئی ڈر یا خوف نہیں ہونا چاہئیے شازمہ..."

آفتاب نے اس کے سامنے سے ہٹ کر ساتھ کھڑے ہوتے گاڑی کے ساتھ ٹیک لگا لی تھی

"اب نہیں ہو گا ایسے۔ے۔ے۔۔۔" شازمہ اپنی آنکھیں خود صاف کرتے ہوئے اس کی طرف مڑی تھی

"دیکھ لینا۔۔اگر اب آپ مجھے خواہ مخواہ روتی ہوئی یا بلاوجہ گھبراتی ہوئی دکھیں تو

بہت برا پیش آؤں گا میں۔۔۔" آفتاب اسکو اندر بٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آیا تو شازمہ نے اپنے ذہن میں اٹکی بات پوچھ لی تھی

"آ۔۔آپ غصے کے تیز ہیں۔۔۔؟"

"تیز ہوں تو۔۔لیکن آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔آپکو دیکھ کر باقی سب

ایکسپریشنز کہیں سو جاتے ہیں صرف ایک جذبہ دل میں منہ زور ہوجاتا ہے..." آفتاب نے گھمبیر لہجے میں بولتے اسکی طرف دیکھ کر گاڑی سٹارٹ کی تو شازمہ مزید سوال کرنے کی ہمت نہیں کر سکی تھی

جب سے ملا ہے تیرا اشارہ....

تب سے بڑھی ہیں یہ چینیاں...

جب سے ہوئی....سرگوشیاں...

تب سے ہوئیں...مدہوشیاں....

جب سے ہوئی تجھ سے شرارت....

تب سے گیا ہے چین و قرار..

جب سے تیرا ...آنچل ڈھلا...

تب سے کوئی...جادو چلا....

جب سے تجھے پایا...

یہ جیا دھک بھاگے رے...

تب سے دیوانہ ہوا...

سب سے بیگانہ ہوا..ا...ا...

جب سے تیرے نینا میری نینوں سے لاگے رے...

گاڑی ڈرائیو کرتے آفتاب سنگر کے ساتھ ساتھ خود بھی گنگنا رہا تھا...شازمہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر اپنی لیپ میں رکھے وہ مسلسل اسی ہتھیلی کو سہلائے جا رہا تھا...راستہ جوں جوں گھر کے قریب ہو رہا تھا دونوں کے دل بے چین ہونے لگے تھے

"آپ سے ایک بات پوچھ لوں..." شازمہ نے گاڑی گھر کے بہت قریب آنے پر سوال کیا تھا

"پوچھیں..." آفتاب نے سوفٹ سی نظریں اس کی آنکھوں میں گاڑھے کہا تھا

"آپکو...اچانک...غصہ آیا کیوں تھا...میں...اس وقت..کنفیوز ہو گئی تھی مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ میں کیا بول رہی ہوں...آپ...بتا دیں گے تو میں آئندہ احتیاط کروں گی..." سارا راستہ اپنے دماغ میں لفظوں کو ترتیب دینے کے بعد شازمہ نے اس سے سوال

کیا تھا

"صرف احتیاط ہی تو نہیں کرنی..." کہتے شازم نے اپنے ہاتھ میں موجود اس کے نازک سے ہاتھ کو پوری شدت سے چوما تھا

"جی..؟"

"مجھے صرف آپ کی آنکھوں میں خوف نہیں

دیکھنا۔۔۔آپ بہت بار صرف میرے ڈر سے میری
کئی باتیں مان لیتی ہیں۔۔۔کسی حد تک تو اچھا
لگتا ہے۔۔۔لیکن جب اس خوف میں ماضی
جھلکنے لگے تو پھر مناسب نہیں لگتا۔۔۔۔اتنا
عرصہ جو میں نے گزارا ہے آپ کے ساتھ۔۔۔آپ
سے دور رہ کر۔۔۔وہ صرف اسی لیے گزارا تاکہ آپ
مجھے سمجھ سکیں۔۔۔میں کہیں انجانے میں
خود کو آپ پر امپوز نہ کر دوں۔۔۔۔ظاہر ہے
مجھے آپ کے قریب آنا اچھا لگتا ہے۔۔۔آپ کا
شرمانا مجھ سے گھبرانا پیارا لگتا ہے۔۔۔لیکن آپ
کی آنکھوں میں خوف۔۔۔۔وہ اچھا نہیں

لگتا...مجھے آپ نے کسی بھی بات سے منع کرنا ہو تو صاف انکار کرنا ہے---"

"مجھے نہیں انکار کرنا آپ کو کسی بھی بات سے---آپ...آپکا پاس آنا مجھے برا نہیں لگتا کبھی بھی...بس مجھے لگتا ہے کہ اگر...میں..."

شازمہ نے نظریں جھکائے کہا تھا

"بس اسی اگر کو ختم کرنا ہے آپ نے...اور جلدی سے ختم کرنا ہے کیونکہ زیادہ ٹائم نہیں ہے آپ کے پاس..." آفتاب نے اسکا ہاتھ ایک بار پھر سے لبوں سے لگا کر اس کی گود میں واپس رکھا تو شازمہ زیرلب مسکراتے ہوئے اسی دیکھی تھی

"اور اب اوپر والی بات پر پریشان نہیں ہوتے رہنا سارا ٹائم...پہلی پہلی بار اتنا پاس آئے ہیں اس لیے تھوڑا کنفیوژن ہو گئی تھی...زیادہ ملا

کریں نہ۔۔۔پھر نہیں اتنی ٹینشن کریئیٹ ہوا کرے گی۔۔۔کہتی ہیں تو بیڈ اسیمبل کروا لوں۔۔۔؟ کل جلدی پک کر لوں گا پھر۔۔۔" آفتاب اپنی رو میں واپس آتے بولا تو شازمہ نے ہنستے اپنے چہرے کا دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا تھا

"کیا ہوا۔ا۔ا۔۔۔لیٹ کر باتیں کریں گے آرام سے۔۔۔" اپنی بات پر خود ہی ہنستے آفتاب نے گاڑی اسکے گھر کے باہر روکی تھی

"آپ ملنے کے بعد ہمیشہ نیکسٹ ڈے ملنے کی

باتیں کیوں شروع کر دیتے ہیں۔ں۔۔۔"

"یاررر۔۔۔۔آج تو صحیح سے ملے ہیں ہم۔۔۔پلیز

کل کا پلین نہ کینسل کریں۔۔۔"

"پلین تھا ہی کب کل ملنے کا۔ا۔ا۔۔۔؟ جو کینسل

ہو گا---"

"میں جو کہہ رہا ہوں تو بس ہو گیا پلان---کل ہم مل رہے ہیں اور صبح 10 بجے تک میں آپ کو پک کر لوں گا---ابھی آپ کو ڈراپ کر کے واپس جاتے ہی میں نے بیڈ کا کام کرنا ہے---"

"اللہ---میں نے کوئی نہیں ملنا ایسے---"

"کیوں یارررر۔۔۔صرف بیٹھنا ہے بیڈ پر اور کچھ نہیں کرنا۔۔۔میں کون سا ساتھ تکیے اور کمبل لے کر آجاؤں گا جو ٹینشن ہو گئی ہے۔۔۔"

"صرف بیٹھنا ہے تو آپ صوفہ بھی کہہ سکتے تھے۔۔۔"

"آپ اوکے کریں میں پورے کمرے میں صوفے لگوا لوں گا۔۔۔"

"نہیں کوئی اوکے نہیں کرنا میں نے....میری کل کلاسز ہیں چار بجے تک...."

"یار یہ غلط ہے۔ے۔ے...."

"اپ نے کہا تھا کہ اگر میں نے انکار کرنا ہے تو صاف صاف کر سکتی ہوں...."

"نہیں کوئی نہیں کرنا انکار۔۔ایسا کچھ نہیں کہا میں نے۔۔۔۔کل کا ڈن ہے بس۔۔۔صبح دس سے شام چار۔۔۔" آفتاب نے حکمیہ لہجے میں کہتے گاڑی کا ہارن بجایا تو شازمہ ہنستے سر کو نفی میں جنبش دینے لگی تھی "جی نہیں۔۔۔میں پاگل نہیں ہوں اتنا زیادہ ٹائم باہر گزاروں۔۔۔"

"میں ہوں نہ پاگل۔۔۔آپکو بھی کر لوں گا۔۔۔"

"ایسے آپ مجھے پریشرائز مت کریں..."

"آپ کو نا مجھے پریشرائز کرنا ہی پڑے گا...یا تو زیادہ وقت دینا شروع کریں مجھے یا پھر سیدھا گھر آئیں...درمیانی کوئی راستہ نہیں اب..." آفتاب مین گیٹ کھلنے پر گاڑی کو گھر کے اندر لے گیا تھا...سامنے ہی لان میں مشل اور شہریار بیٹھے نظر آئے تو آفتاب نے دور سے شہریار کو ہاتھ سے اشارہ کرتے شازمہ کے لیے

خود دروازہ کھولا تھا

"آئیں آفتاب بھائی،چائے پیتے ہیں...کیسا لگا گھر شازمہ..." مشل اٹھ کر انکے پاس آتے شہریار کو بہانے سے کہنی مارتے بولی تھی جو گھر واپس آنے کے بعد سے لان میں بیٹھا انہی کا انتظار کر رہا تھا...شازمہ بھائی سے نظریں بچاتے مشل کی آڑ میں کھڑی ہو گئی تھی

"نہیں شکریہ میں چلتا ہوں ابھی۔۔۔ماما آئیں گی ایک دو دن تک۔۔۔ تب ملاقات ہوتی ہے۔۔۔"

آفتاب نے شہریار کی طرف ہاتھ بڑھاتے مشل کو جواب دیا تو مشل کے مسلسل کہنی مارنے پر شہریار نے آگے بڑھ کر اسکو سائیڈ ہگ کر کے ہاتھ ملا لیا تھا

"let's have a cup of tea....---آجا اندر"

شہریار بولا تو شازمہ نے حیرانی سے بھائی کی طرف دیکھا تھا...یہ نکاح کے بعد پہلی بار تھا کہ شہریار نے اسکو اندر آنے کی دعوت دی تھی ورنہ گھر والوں کے ساتھ آنے پر بھی اکثر آفتاب باہر سے ہی واپس چلا جایا کرتا تھا...ایک ہچکچاہٹ تھی جو ختم نہیں ہوتی تھی

"تُو کہہ رہا ہے تو...آجاتا ہوں..." آفتاب نے اسکے ہاتھ پر زور بڑھاتے کہا تو شہریار نے بھی برابر

زور بڑھاتے اسکی آنکھوں میں نظریں گاڑی تھیں

"پلیز ریسلنگ شروع مت کیجیے گا شہریار۔۔۔عزت سے اندر لے کر آئیں اپنے بہنوئی کو۔۔۔شازمہ چلو چائے بناؤ اپنے پیارے ہاتھوں سے۔۔" مشل دونوں بہن بھائیوں کو انسٹرکشنز دیتے شازمہ کا ہاتھ پکڑے اندر کی طرف بڑھ گئی لیکن آفتاب اور شہریار ابھی بھی وہیں کھڑے تھے

"میری بہن کی آنکھ میں آنسو کیوں سوکھے

ہوئے تھے..."

، شہریار نے ابھی تک اسکا ہاتھ چھوڑا نہیں تھا

اس سے ایک سٹیپ اوپر کھڑے شہریار اسکے

سامنے دیوہیکل سا دکھائی دے رہا تھا

"شازم سے۔۔۔سامنہ ہو گیا تھا باہر۔۔۔اسکی بکواس سے تھوڑا۔۔" آفتاب ایک سٹیپ اوپر چڑھ کر اسکے مقابل ہوتے ابھی بول ہی رہا تھا کہ شہریار نے شازم کا نام سنتے ہی آگ بگولہ ہوتے اسکا ہاتھ چھوڑتے گاڑی کا رخ کیا تھا

"میرا صحیح دل گھبرا رہا تھا۔۔۔اس حرامی کو تو قبر میں ہی اتارنا پڑے گا۔۔۔"

"رک جا یار۔۔۔بات تو سن۔۔۔۔" آفتاب نے اسکو بازو سے کھینچ کر روکا تھا

"کیسے رک جاؤں۔ں۔ں۔ں۔۔۔؟ تو نے اسکو ایسے ہی جانے دیا۔۔۔؟ منہ کیوں نہیں توڑا اسکا۔ا۔ا۔۔ا۔۔۔" شہریار اسکے چہرے پر دھاڑتے ہوئے باآواز غرایا تھا

"یار جان سے مارے گا کیا اسے۔۔۔۔"

"ہاں مار دوں گا اگر میری بہن کی طرف دیکھا بھی اب وہ تو..." شہریار پچھلے دو گھنٹوں سے اپنے دل میں ہوتی عجیب سی الجھن کو نام ملنے پر بس سے باہر ہو رہا تھا

"یار وہ ڈھیٹ ہے...اسکو اسکے حال پر چھوڑ دے...پہلے ہی آدھا ہو چکا ہے وہ...آجا اندر...بعد میں دیکھتے ہیں اسے..." آفتاب نے اسکے کندھے

کو ڈیپ کرتے کہا تھا۔۔۔کچھ دیر وہیں کھڑے رہ کر شازم کو ڈسکس کرتے اور شہریار کو کالم کرتے آفتاب زبردستی اسکو کھینچ کر اندر کی طرف بڑھ گیا تھا جہاں سے مشل اور شازمہ اندر گئے تھے

"تو کیسے اتنا calm ہو گیا ہے۔۔۔" شہریار اسے مین دروازے سے اندر ناتا دیکھ کر اسکی گردن اپنے بازو میں جکڑ کر اسے باہر کے راستے سے ڈرائنگ روم کی جانب لیجاتے بولا تو آفتاب دل

ہی دل میں شرمندہ سا ہو کر خفت چھپاتے اسکے ہمراہ ڈرائینگ روم میں داخل ہوا تو سامنے ہی کمال شاہ بیٹھے تھے

"اسلام علیکم۔۔۔۔" دونوں نے اکٹھے ہی سلام کیا تھا

"وعلیکم سلام وعلیکم سلام۔۔۔یہ صاحب یہاں کیسے۔۔۔؟" کمال شاہ نے تیکھی نظروں سے

آفتاب کو گھر میں دیکھتے چہرے پر مصنوعی سی مسکراہٹ سجائی تھی

"اممم۔۔وہ۔۔۔میرے ساتھ آیا ہے یہ۔۔۔" شہریار نے اسکی گردن بدستور اپنے بازو میں پھنسائے کمال شاہ کو جواب دیا تو اب کی بار وہ کُھل کر مسکرائے تھے

"اچھا اچھا...بھئی کالج کے زمانے میں ہی اسکی گردن تیرے قبضے میں اچھی لگتی تھی...اب وہ گھر کا داماد ہے...اب تو یہ سب اچھا نہیں لگتا شہریار بیٹے...چھوڑو اسے...." کمال شاہ کے کہنے پر یار نے اس کا گریبان چھوڑا تو آفتاب نے گہرا سانس لیتے اپنا بگڑا ہوا کالر درست کیا تھا

"بلکل سر...ویسے بھی اسکا بازو اب کافی موٹا

ہو گیا ہے،میری تو سانس ہی رکنے لگی تھی...."

آفتاب نے شہریار کے چوڑے بائسیپ کو اپنے ہاتھوں میں لیتے اسکا معائنہ کیا تھا....مشل اور شازمہ کچن سے ان دونوں کو آپس میں گھلتا ملتا دیکھ کر مسکرا رہی تھیں

"چالاکو...بغیر بتائے اسکے گھر پہنچی ہوئی تھی....کیا چکر ہے...." چائے سرو کرنے کے بعد مشل شازمہ کو کچن میں گھیرے کھڑی تھی

اور شازمہ کا سرخ پڑتے برا حال تھا "کوئی چکر نہیں ہے پاگل---گھر ہی دیکھنا تھا ،اس میں کیا ہے---؟ "

"اچھا۔ا۔ا-----؟ تو اپنی امی کے ساتھ کیوں آرہا ہے پھر وہ---؟ ہاں ہاں بولو--بتاؤ---" مشل اسے نظریں چراتا دیکھ کر اسے مزید چھیڑنے لگی تھی

"مجھے کیا پتہ۔ہ۔ہ۔ہ۔۔۔" شازمہ چائے پکڑ کر
ہاتھ میں چپس کا پیکٹ لیے کچن سے باہر نکلی
تو مشل بھی اسکے پیچھے پیچھے آئی تھی

"تمھیں سارا کچھ ہی پتہ ہے۔۔۔رخصتی کا
ڈیسائیڈ کیا ہے نہ مل کر گھر میں سپیشلی۔۔۔ہے
نا۔۔۔؟ بتاؤ۔۔۔" انکے ہنسنے باتیں کرنے کی آوازیں
آفتاب کو باہر گیٹ تک چھوڑ کر واپس آتے

شہریار کے کانوں میں پڑیں تو دل میں اطمینان
سا اتر آیا تھا...ان دونوں کے خوش ہونے میں ہی
اپنا سکون محسوس ہونے لگا تھا

...ایک ماہ بعد...

"کتنی پیاری لگ رہی ہو یارررر۔۔۔آفتاب بھائی کیا ہی ڈریس سیلیکٹ کرتے ہیں۔۔۔ڈول لگ رہی ہو۔و۔و۔۔و۔۔۔بلاوز کتنا فٹ ہے یار۔ر۔ر۔ر۔۔۔" شازمہ کو خوبصورت سے سرخ لہنگے میں دیکھ کر مشل اسکو زور سے ہگ کرتے اسکے کان میں سرگوشی کرتے بولی تھی۔۔۔ریڈ لہنگے میں اسکا دمکتا روپ، سنہری بال ،خوبصورتی سے ہوا میک اپ اسکے حسین نقوش کو مزید انہینس

کر رہا تھا

"مشل یار...بہت ڈر لگ رہا ہے،میں...کیسے بتاؤں کہ کیا فیل کر رہی ہوں...یہاں گلے میں اتنا تیز درد ہوئے جا رہا ہے..." شازمہ کو اپنا جسم کانپتا محسوس ہو رہا تھا...کچھ جنوری کی سرد ترین رات کا اثر تھا کچھ آنے والی رات کا....کچھ آفتاب سے ہونے والی باتوں ملاقاتوں کا جن میں وہ اپنی بے تابی کا ذکر کرتے تھکتا نہیں تھا

"تمجارے بتائے بغیر ہی تمھارے شکل سے دِکھ

رہا ہے---اتنی زیادہ کنفیوز نہ ہو---سب اچھا ہو گا

he is so caring toward you---"

مشل نے اسکی کمر پر تھپکی دیتے کہا

تھا---پارلر روم میں اس وقت وہ دونوں اکیلی

ہی تھیں

"میرے ساتھ ساتھ رہنا جب سٹیج پر جاؤں گی۔۔۔۔" شازمہ واقعی بری طرح کانپ رہی تھی۔۔۔دل گھبرائے جا رہا تھا،خلق میں سانس اٹکی محسوس ہو رہی تھی

"میں دولہا ہوں تمہارا۔۔۔؟؟ چپ کرو،کچھ نہیں ہوتا سٹیج پر۔۔۔" مشل اسکے جھومر کو ٹھیک کرتے بولی

"یار یہ ریڈ کلر اوور تو نہیں لگ رہا۔۔؟ کہیں کوئی یہ نہ کہہ دے کہ دوسری شادی پر کیوں ریڈ پہننا ہے۔۔۔بلکہ یہاں ابھی۔۔ایک لڑکی نے اتنا برا منہ بنایا تھا سن کر کہ میں دوسری شادی پر ریڈ پہن رہی ہوں۔۔۔وہ کہہ رہی تھی کہ مجھے کچھ لائیٹ سا پہننا چاہئیے تھا۔۔۔" بتاتے ہوئے شازمہ کے چہرے پر کچی سی مسکراہٹ تھی

"کوئی کیسے اتنا انسینسٹو ہو سکتا ہے یار۔ر۔ر۔ر اور تمھارے بندے نے پسند کیا ہے اسکو اچھا لگا تبھی اس نے لیا نہ۔۔۔تم باز آجاؤ شازمہ۔۔۔۔کم آن یار۔۔۔۔موڈ اچھا رکھو اپنا۔۔۔بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔اس وقت اور کسی کی بھی ٹینشن نہیں لو کہ کوئی کیا سوچا جائے گا۔۔۔" مشل بول پی رہی تھی کہ شازمہ کے فون پر آفتاب کی وڈیو کال آنے لگی تھی

"کوئی نہیں پک کرنی وڈیو کال۔۔۔لائیو دیکھیں اب بس۔۔۔دیکھ لو صبر نہیں ہو رہا ان سے۔۔۔اور تم کنفیوز ہو رہی ہو خوامخواہ۔۔۔میں ذرا کال کرں شہریار کو۔۔۔ائے نہیں ابھی تک۔۔۔" مشل اسے وہیں چھوڑ کر کمرے سے باہر آئی تھی

"کہاں ہیں۔۔۔؟ آجائیں نہ اب ہم ریڈی ہیں۔۔۔جو کہا ہوا ہے میں نے وہ لے کر آئیے گا۔ا۔۔ا۔ا۔۔۔" کہہ کر مشل نے کال کاٹی ہی تھی کہ باہر شہریار کی گاڑی رکتی دکھائی دی تھی

"کوئی نہیں پک کرنی وڈیو کال۔۔۔لائیو دیکھیں اب بس۔۔۔دیکھ لو صبر نہیں ہو رہا ان سے۔۔۔اور تم کنفیوز ہو رہی ہو خوامخواہ۔۔۔میں ذرا کال کر لوں شہریار کو۔۔آئے نہیں ابھی تک۔۔۔" مشل

اسے وہیں چھوڑ کر کمرے سے باہر آئی تھی

"کہاں ہیں۔۔۔؟ آجائیں نہ اب ہم ریڈی ہیں۔۔۔جو کہا ہوا ہے میں نے وہ لے کر آئیے گا۔ا۔۔ا۔ا۔۔۔" کہہ کر مشل نے کال کاٹی ہی تھی کہ باہر شہریار کی گاڑی رکتی دکھائی دی تھی

"شازمہ۔۔۔آجاؤ،گاڑی آگئی ہے۔۔۔" ایک نظر باہر کی

طرف دیکھتے مشل نے شازمہ کا ہاتھ تھام کر اسے اٹھایا تھا

"چادر دے دو مجھے مشل۔۔۔بہت عجیب سا لگ رہا ہے۔۔۔اور۔۔۔یہ چوڑیاں کم کروا دو میری۔۔۔"

شازمہ باہر کھڑے شہریار کو دیکھ کر گھبراتے ہوئے بولی تھی

"شازمہ تم خوامخواہ چھوٹی چھوڑی باتوں کو محسوس کر رہی ہو...کوئی نہیں کرنی کم چوڑیاں...بہت اچھی لگ رہی ہیں ایسے ہی...آجاؤ شاباش..." مشل اپنے خیالوں میں کچھ کچھ گم صم ہوتے ہوئے بھی اسے مسلسل چئیر اپ کر رہی تھی

"ماشاءاللہ...." وہ اکٹھے باہر آئیں تو شہریار

گاڑی سے ٹیک لگائے پہلے تو دونوں کو یک ٹک
دیکھنے لگا پھر سر جھکا کر دھمیا سا مسکراتے
ہوا انکے پاس آیا اور دونوں کے سر پر پیار دے
کر انہیں اپنے ساتھ گاڑی تک لایا تھا۔۔۔شازمہ
کو گاڑی میں پیچھے بٹھاتے خود جھک کر اسکا
لہنگہ گاڑی میں ایڈجیسٹ کر کے پھر مشل کے
لیے آگے کا دروازہ کھولا تھا۔۔دل ، بہن کو ایک
بار پھر اپنے سے دور جاتا دیکھ کر نا چاہتے ہوئے
بھی بہت گھبرانے سا لگا تھا۔۔آفتاب کی طرف
سے دل بے حد صاف ہونے کے باوجود بھی ایک
عجیب سے خوف کے زیراثر آنسوؤں کا گولہ سا

خلق میں پھنسا ہوا محسوس ہو رہا تھا جسے
وہ مسکراہٹ کے پیچھے چھپائے گہرا سانس
خارج کرتے ڈرائیونگ سیٹ تک آیا تھا

"جو کہا تھا وہ لائے ہیں۔۔۔؟؟؟" مشل گاڑی کے
اندر بیٹھنے سے پہلے گاڑی کی روف پر ہاتھ مار
کر اسے اپنی جانب متوجہ کرتے بولی تو شہریار
بیٹھے بیٹھے رک گیا تھا

"مشل یار گھر سے سیدھا یہاں آیا ہوں آپ دونوں کو لینے،پہلے ہی دیر ہو رہی تھی۔۔۔ابھی بیٹھو اندر۔۔۔رات کو لے آؤں گا۔۔۔ابھی دل بہت ڈاؤن ہو رہا ہے۔۔۔شاباش ،بیٹھو اندر۔۔۔رات کو کرتے ہیں تسلی سے۔۔۔" شہریار نے ہونٹوں کو گول کرتے اسکو پیار سے پچکارتے کہا تو مشل اسکے چہرے پر پھیلی پریشان سی مسکراہٹ دیکھ کر سر کو مثبت میں ہلاتے اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔دل سب کے ہی گھبرا رہے تھے

"شازمہ بہت پیاری لگ رہی ہو ماشاءاللہ..." گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد شہریار نے اس تسلسل کو توڑا تھا

"ہاں ماشاءاللہ واقعی بہت پیاری لگ رہی ہے۔ے۔ ے...میرا بھی پیارا ہے نا کمپلیٹ لُک...؟ بال

میں نے خود بنائے ہیں..." مشل اپنی ہائی ٹیل کندھے سے آگے کرتے ایکسایٹمنٹ سے بولی تو شہریار نے گہری نظروں سے اسے دیکھتے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے سراہا تھا

"دونوں ہی بہت پیاری ہو،نظر اتارنی پڑے گی مجھے...اچھا مجھے بتاؤ بھوک وغیرہ تو نہیں لگی...؟ اس نے کھایا ہوا ہے کچھ یا نہیں....؟" شہریار نے گاڑی چلاتے مڑ کر ایک نظر

بہن کو دیکھا تھا

"کہاں کھایا ہے اس نے کچھ۔ھ۔ھ۔۔۔۔مجھے تو
لگتا ہے تین چار دن سے نہیں کھا رہی یہ
کچھ۔۔۔سٹریس لیا ہوا ہے اتنا۔۔۔اور۔۔۔آپ نے خود
کچھ کھایا۔۔۔؟ مجھے نہیں لگتا۔۔۔؟ آپ کی بھی
بھوک اڑی ہوئی ہے اتنے دنوں سے۔۔۔" مشل
شہریار سے مخاطب ہوئی تو اس نے نچلا لب

دباتے اپنے تاثرات نارمل رکھنے کی کوشش کی تھی "ہاں میں تو کھا آیا ہوں ابھی...باقی گھر جا کر بھی کھا لوں گا..."

"کچھ کھا لو شازمہ....یا میک اپ خراب ہو جائے گا...؟" مشل اپنی سیٹ سے پیچھے کو مڑتے شازمہ کو ونک کرتے بولی تھی جہاں شازمہ نے

چین ہوتے دائیں بائیں دیکھ

رہی تھی۔۔۔آنکھوں کے کنارے سرخ ہو رہے تھے

"کیا ہے۔ے۔ے یار شازمہ۔۔۔ایزی رہو۔۔۔شکل

دیکھیں اسکی۔۔۔اتنا کنفیوز ہو رہی ہے۔۔۔لو کہہ

کس کو رہی ہوں،آپ بھی اپنی شکل

دیکھیں۔۔۔حد ہے۔۔۔جتنا مرضی چئیر اپ کر لو

آپ دونوں کو،آپ دونوں نہیں سیدھے ہوتے۔۔۔"

مشل چہرہ واپس آگے کرتے شہریار کو دیکھ کر مخاطب کرتے مصنوعی غصے سے بولی تھی

"اوہ ہو....مجھے تو نہ ڈانٹو یار...میں تو اریںنجمٹس کو لے کر تھوڑا سٹریس میں ہوں لیکن میری پرینسیس کیوں پریشان ہے....؟ "

شہریار ہاتھ سٹئیرنگ پر گھماتے لہجے کو نارمل رکھتے بولا تھا جبکہ دل یوں دھڑک رہا تھا جیسے بہت قیمتی چیز پھر سے داؤ پر لگنے جا رہی ہو،خود کو بہت سمجھانے کے باوجود بھی

دل وہموں کا شکار ہوئے جا رہا تھا

"ن۔۔نہیں تو۔۔۔پریشان تو نہیں ہوں۔۔۔بس سردی لگ رہی ہے تھوڑی۔۔۔۔" شازمہ چادر خود پر ٹھیک کرتے کانپتے لہجے میں بولی تھی

"ہیٹر آن ہے پھر بھی سردی لگ رہی ہے۔۔۔؟"

مشل اسکی کانپتی آواز کو محسوس کرتے بولی

تھی

"ہیٹر بلکہ بند کر دیں....مجھے گھبراہٹ سی ہو رہی ہے---"

شازمہ بولی تو شہریار نے ہلکا سا مڑ کر اسکی طرف دیکھا تھا، اپنی حالت بھی بہن سے مختلف نہیں تھی

"شہریار اسکو سمجھائیں نہ..." مشل شہریار کا بازو ہلاتے بولی تھی جو جود بھی انتہا کی حد تک مضطرب دکھائی دے رہا تھا و

"شازمہ بیٹے ریلیکس رہو بلکل....میں آپکے ساتھ ہوں ہمیشہ،ہم سب آپکے ساتھ ہیں...مجھے اندازہ ہے کہ ایک برا تجربہ بہت دیر تک دماغ کو الجھائے رکھتا ہے لیکن پھر بھی یہی کہوں گا کہ پریشان نہیں ہونا بلکل بھی...آفتاب... وہ اچھا ہے بہت،کافی ٹھہراؤ

آگیا ہوا ہے اسکی

طبیعت میں...مجھے یقین ہے کہ وہ تمھیں

خوش رکھے گا...تمھیں...یار رو نہ پڑے

یہ...مشل جاؤ پیچھے..." شہریار ٹھہر ٹھہر کر

شازمہ سے بات کرتے مرر سے اسکی نم ہوتی

آنکھیں دیکھ کر مشل سے مخاطب ہوا تھا

"شازمہ نہیں-ں-ں...میک اپ خراب ہوا تو کیا

کریں گے ہم..." شہریار کے گاڑی روکنے پر مشل

اٹھ کر پیچھے آگئی تھی۔۔باقی کا راستہ وہ ان دونوں کا ہی موڈ بہتر کرنے میں کچھ کچھ کامیاب ہو گئی تھی۔۔۔گاڑی گھر میں داخل ہوئی تو اپنے گھر کو ایک بار پھر ویسا ہی شان و شوکت سے سجا دیکھ کر شازمہ کا دل جیسے اپنی جگہ سے ہٹ ہی گیا تھا

"کبھی کوئی کام وقت پر ہو سکتا ہے ہمارا یا نہیں۔۔۔؟ اتنی دیر لگا دی۔۔۔" گاڑی سے نکلتے ہی شہریار باپ سے جھڑکیاں سنتے لان میں ہوئے

انتظامات دیکھنے لگا تھا...مشل شازمہ داداجان

سے پیار لے کر اندر کی طرف بڑھ گئی

تھیں...کمال شاہ نے آج خود کھڑے ہو کر سب

انتظامات کرواۓ تھے یہاں تک کہ عالم شاہ کو

بھی بار بار جھڑکیاں سننے کو مل رہی تھیں

جسے وہ آگے شہریار کو ڈانٹ کر حساب برابر کر

رہے تھے

"اے فوٹوگرافر منڈا کیوں بلایا اے... (یہ فوٹوگرافر لڑکا کیوں بلوایا ہے...؟)" عالم شاہ نے باپ کی نظر سمجھتے گھر اینٹر ہوتے فوٹوگرافرز کی ٹیم کو دیکھ کر شہریار کو سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا

"بابا وہ میل نہیں ہے..." شہریار نے ہاتھ باندھے مختصر جواب دیا تھا

"بہرحال۔۔۔خیال رکھنا ہے ہر بات کا۔۔۔مہمان آنے والے ہیں بس۔۔۔ادھر جاؤ کیٹرنگ دیکھو جا کر۔۔۔" عالم شاہ بات سمجھتے ہوئے بھی شہریار کو گھورے جا رہے تھے۔۔۔اصل میں سب ہی اس بار شازمہ کی رخصتی کو لے کر کافی ایموشنل اور پینک ہو رہے تھے۔۔سمینہ بیگم بھی تیار ہو کر باہر آئیں تو شازمہ کو دیکھ کر آنکھیں بگھو بیٹھی تھیں۔۔۔سٹیج تک لانے اور رخصتی تک سب کے ہی دلوں کی حالت متغیر سی رہی تھی۔۔۔رخصتی کے وقت شازمہ کے ساتھ ساتھ

شہریار کی اپنی آنکھیں بھی آنسوؤں سے لبریز تھیں...عالم شاہ بھی اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر خود پر ضبط کرتے شازمہ کے سر پر پیار کر کے واپس پیچھے ہٹ گئے تھے...کمال شاہ نے پوتی کو کافی دیر گلے سے لگائے رکھا تھا...آفتاب شہریار کو پہلی بار یوں پریشان سا دیکھ کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے تسلی دے رہا تھا

"پہنچ کر بتانا مجھے شازمہ اوکے...؟ خیال

رکھنا ہے میری بہن کا آپ نے...گاٹ اٹ....؟ اور کھانا نہیں کھایا ہوا اس نے صحیح سے....شازمہ کچھ کھا لینا اب..." آفتاب کو وارننگ بھرے لہجے میں کہتے مشل نے شازمہ کو گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر بٹھاتے اسے بھی مخاطب کیا تو آفتاب نے دل پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے سر کو خم کیا تھا

"آپ بلکل بے فکر ہو جائیں بھابھی...کھانا بھی کھلا دوں گا اور خیال بھی پورا پورا رکھوں

گا...آپ نے تھوڑی سی بھی ٹینشن نہیں لینی،
گھر پہنچ کر بھی بتا دیں گے آپکو..." مشل سے
بات کرتے آفتاب کا مؤدب سا لہجہ شہریار کے
کانوں میں پڑا تو دل کو ایک تسلی سی ہوئی
تھی....دعاؤں کے سائے میں بہن کو رخصت کر
کے شہریار نے سب کے جانے کے بعد وہیں
دروازے کے پاس ایک کرسی پر بیٹھ کر یک دم
ڈھیروں آنسو بہائے تھے...دل ایک دم جیسے
مٹھی میں جکڑا گیا تھا... آنکھوں پر اپنی
انگلیوں سے دباؤ ڈال کر شدت سے روتے شہریار
نے اپنی آواز کو اپنے خلق میں بلکل دبا لیا

تھا۔۔نظروں میں اس پر گزری تمام اذیتیں آئیں تو دل کی حالت مزید بگڑنے لگی تھی

"لو خود رووؤ گے تو ہمیں کون حوصلہ دے گا۔۔۔ایسے نہیں روتے،دل بڑا رکھتے ہیں۔۔۔مرد بنو۔۔" کمال شاہ اسے یوں روتا دیکھ کر اسکا کندھا تھپتھپاتے خود بھی بھیگی سی آواز میں بولے تو شہریار نے اپنی ہتھیلوں سے رگڑ کر سرخ ہوتا چہرہ صاف کیا تھا۔۔مشل کی آنکھیں بھی اسے دیکھ کر نم تھیں۔۔عالم شاہ اور

سمینہ بیگم بھی پاس ہی بیٹھے گھر کے کھلے دروازے کو تکے جا رہے تھے

"تم...بیٹے...میسج کر لینا اسکو...تم دونوں...کر لیتی ہو نہ بات لکھ کر...مجھے تو آتا نہیں مسیج کرنا..." سمینہ بیگم روہانسے لہجے میں بولیں تو مشل نے آگے بڑھ کر کھڑے کھڑے کندھے پر بازو پھیلا کر انہیں خود سے لگا کر تسلی دی تھی "تائی امی آپکا جب دل کرے بات

کرنے کا،آپ کال کر لینا نہ...کچھ نہیں ہوتا...آجکل ویسے بھی سب کے ہاتھ میں ہی ہوتا ہے فون،کوئی نہیں مائنڈ کرتا....میں نے بھی تو ماما کو وڈیو پر سارا فنکشن اٹینڈ کروایا ہے نا..."

"دادا جان آپ نے کھانا کھایا...؟ میں نے دیکھا نہیں آپکو کھاتے ہوئے..." شہریار دل کو مضبوط کرتے باتوں کا رخ بدل کر کمال شاہ سے مخاطب

ہوا تھا

"مجھے تو بس ایک کپ چائے چاہئیے...کھانے کو دل ہی نہیں چاہ رہا..." کمال شاہ بھی اس بار پوتی کو رخصت کر کے اپنی فطرت کے برعکس خود کو کمزور سا محسوس کر رہے تھے

"میں...بناتا ہوں چائے...ماما آپ پئیں گی...؟

بابا۔۔؟ مشل اندر آجاؤ یار۔۔۔سردی زیادہ ہو رہی ہے۔۔۔" سب کو ساتھ اندر لے کر بڑھتے شہریار اپنی دھڑکنوں کو مدھم سا ہوتا محسوس کرتے دل ہی دل میں اللہ سے شازمہ کے لیے ڈھیروں خوشیاں مانگنے لگا تھا

"فائنلی۔ی۔ی۔ی۔۔۔مل ہی گئیں آپ۔پ۔پ

مجھے۔۔۔بہت انتظار کروایا ہے لیکن its totally worth it----"

"ایسا لگ رہا ہے کوئی ایوارڈ ملا ہو مجھے اپنے صبر کا۔۔۔لیکن ایوارڈ اتنے پیارے ہوتے ہیں کیا۔۔۔؟ look at youu کیا لگ رہی ہیں آپ۔پ۔پ ----"

"میری تو ویسے ہی نظر نہیں ہٹتی آپ سے۔۔۔"

"یہ دیکھی آپ نے۔۔؟ وہی والی گھڑی ہے جو آپ
نے گفٹ کی تھی مجھے۔۔۔"

"آپ نے بھی وہ والی بریسلیٹ پہنی ہوئی ہے۔۔۔میں نے سٹیج پر ہی نوٹس کر لیا تھا۔۔۔"

"پر بات کرتے ڈر رہا تھا۔۔۔بات کیا میں تو آپکو دیکھتے ہوئے بھی ڈر رہا تھا۔۔"

"آپکے دادا جان سارا وقت گھورتے ہی رہے مجھے۔۔بہت سخت گھورتے ہیں بھئی وہ۔۔سانس ہی بند ہو جائے سامنے والے کا

تو۔۔۔بہت کوشش کرتا تھا کہ نظر نہ ملے لیکن پھر بھی بار بار مل ہی جاتی تھی۔۔۔اب وہاں سے نکلا ہوں تو کھل کر سانس آرہا ہے۔۔۔" گاڑی سٹارٹ کرتے ہی آفتاب نے گہرا بھاری سا سانس خارج کرتے خوشی سے چور لہجے میں مسلسل بولنا شروع کیا تو شازمہ اپنے دل کی گھبرائی سی کیفیت کے باوجود بھی اسکی آواز اسکا ایکسائٹڈ سا لہجہ سن کر کچھ پرسکون ہوئی تھی،اپنے رشتوں کے لیے اسکا اخترام والا رویہ دیکھ کر چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری تھی

"بھابھی بھی بہت سخت غصے والی ہیں آپکی
ویسے۔۔۔پتہ لگ رہا تھا کہ کمال انکل کی پوتی
ہیں۔۔دیے دیے لفظوں میں سب ہی دھمکا رہے
تھے مجھے اور شہریار دیکھیں ہاتھ کا کیا خشر
کرتا ہے میرے۔۔۔" بہانے سے اپنا ہاتھ اسکے
سامنے پھیلاتے آفتاب نے ایک نظر اسے دیکھا تو
دل دھڑکنا ہی بھول گیا تھا۔۔۔سرخ رنگ کے

خوبصورت سے جوڑے میں اپنے لیے اسے سجا سنورا دیکھ کر دل بے یقین سا ہوا تھا...حقیقتا اب ہی نظر بھر کر اسے دیکھ سکا تھا

"کھانا نہیں کھایا آپ نے...؟" آفتاب نے دائیں ہاتھ کو سٹئیرنگ پر رکھ کر ، اسکے سامنے اپنے پھیلے ہاتھ کو اسکے نہ تھامنے پر خود ہی لہنگے پر رکھ لیا تو شازمہ نے اپنی گود میں رکھے اپنے ہاتھوں کو بری طرح مسلتے نفی میں سر ہلایا تھا...اسکا سرخ ہوتا ہاتھ نظروں میں تھا لیکن

جھجھک سے نہ نظریں اٹھائی جا رہی تھیں نہ ہاتھ اسکی دسترس میں دئیے جا رہے تھے...انگلیوں سے اسکا ہلکا ہلکا تھائی کو گرپ کرنا کبھی لہنگے پر ہوئے کام کو نرمی سے چھونا شازمہ کو بلکل ساکت کر گیا تھا

"کیوں نہیں کھایا...؟ بھوک نہیں تھی....یا...میرے۔ے۔ے پاس آنے کی ایکسائٹمنٹ میں کھایا نہیں جا رہا تھا...؟ "

شازمہ کی گود میں اپنے بائیں ہاتھ کو اسکے

ہاتھوں کے اوپر رکھ کر شرارت بھرے لہجے میں کہا تو شازمہ جو پہلے ہی گھبرا رہی تھی اسکی ایسی باتوں سے مزید خود میں سمٹ گئی تھی...دائیاں ہاتھ اسکے ہاتھ کے نیچے سے نکال کر اپنی ٹھیک چادر کو پھر سے درست کرنے لگی تھی....اسکے ٹھنڈے پڑتے ہاتھ پر بہت نرمی سے اپنا ہاتھ رکھے آفتاب نے بھرپور نظر سے اسکے کندھوں پر پھیلی سکن کلر کی چادر کو دیکھا تھا...سرخ دوپٹے کے حالے سے دکھتا اسکا گھبرایا ہوا چہرہ...جھکی ہوئی گھنی پلکیں دل کو الگ ہی انداز میں دھڑکا رہے تھے

"آپ آج mute پر کیوں لگ گئی ہیں---؟؟؟؟ ہماری تو اچھی خاصی دوستی نہیں ہو گئی تھی پچھلے دنوں---؟؟؟ یا شروع سے شروع کرنا ہے---؟؟؟" ٹیزنگ سے لہجے میں بات کر کے اسکا دھیان اپنی طرف مبذول کرواتے آفتاب نے اسکا ہاتھ اسکی چادر سے ہٹا کر واپس اسکی گود میں رکھ کر اپنے قبضے میں کر لیا تو

شازمہ ایک پل کو اسکو دیکھ کر واپس نظریں جھکا گئی تھی... اسکے اتنا کنفیوز ہونے پر آفتاب کے چہرے پر گہری سی شریر مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی...اپنے ہاتھ کے نیچے کانپتے اسکے ہاتھوں پر پیار سے دباؤ بڑھاتے آفتاب نے اسکو بغیر لفظوں کے تسلی دینے کی کوشش کی تھی لیکن چادر میں چھپا اسکا وجود باقاعدہ لرزتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

"ابھی تو ہم گاڑی میں ہیں اور آپ shiver کیے جا رہی ہیں،گھر جا کر بے ہوش تو نہیں ہو جائیں گی۔۔۔؟؟؟" اسکی طرف سے جواب کی صورت میں صرف تیز ہوتی سانسوں کا شور ہی سنائی دے رہا تھا،چادر بار بار درست کرنے پر چوڑیوں کی کھنک بھی وہ بہت کم ہونے دے رہی تھی

"کچھ بولیں تو۔و۔و یار۔۔۔؟ کیا ہو گیا ہے

شازمہ۔۔۔میں۔ں۔ں ہی ہوں۔۔۔پہلی بار تو نہیں

ایسے پاس بیٹھے ہم۔۔۔بات کریں مجھ سے۔۔۔"

شازمہ نے اسکے اصرار پر ذرا سا چہرے کو

جنبش دے کر نظریں ملنے پر پھر سے پلکیں

جھکائیں تو آفتاب کا جاندار قہقہہ گاڑی میں

گونجا تھا

"میں سمجھ رہا تھا بار بار ملنے سے ہماری جھجھک کم ہو جائے گی۔۔۔یہاں تو حالات کچھ اور ہی نظر آرہے ہیں۔۔۔" آفتاب نے ہاتھ اسکے ہاتھوں سے ہٹا کر نرمی سے اسکے چہرے کو چھوا تو شازمہ نے دل ہی دل میں خود کو سمجھاتے بجھاتے ہمت کر کے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھنے کی کوشش کی تھی

"میں۔ں۔ں بتا دوں پہلے ہی،مجھے تو کوئی

گھبراہٹ وغیرہ نہیں ہو رہی---میں-ں-ں دل و
جان سے تیار ہوں آپکو اپنانے کے لیے---بلکہ جتنا
انتظار کیا ہے نہ میں نے،اب مجھ سے دو منٹ
بھی صبر نہیں ہو رہا---راستہ اتنا طویل لگ رہا
ہے نہ---آپ نے جتنا مجھے صبر کرنا سکھایا ہے
نہ مجھے---اتنا ہی اس وقت صبر ختم ہوتا
محسوس ہو رہا ہے---میں تو---" آفتاب کی بات
ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ شازمہ نے اسکی
بات کاٹ دی تھی "ب---بھوک---لگی ہوئی ہے---"

"اوہ اچھا۔۔۔میرے ذہن میں تھا ویسے۔۔چلیں
پہلے کچھ کھا لیتے ہیں۔۔ویسے تو میں نے بھی
ایکسائٹمنٹ سے کچھ خاص نہیں کھایا۔۔بھوک
نیند تو پتہ نہیں کتنے دنوں سے ویسے ہی غائب
ہیں۔۔۔ اتنی بے چینی اتنی بےقراری ہو رہی تھی
آج بھی کہ بس آپ مل جائیں مجھے۔۔ایسے ہی
خوف سا لگا تھا کہ سب معاملات آسانی سے ہو
جائیں۔۔۔اب آپ میرے پسند کیے ہوئے اس
خوبصورت سے ڈریس میں میری ہی پیاری سی
دلہن بن کر اتنے پاس بیٹھی ہیں تو لگ رہا ہے کہ
سب کچھ میرے پاس ہے۔۔۔اور بھوک بھی

تھوڑی تھوڑی واپس آگئی ہے جو اتنے دن سے اڑی ہوئی تھی۔۔۔نیند کا کچھ کہہ نہیں سکتا کہ وہ واپس آتی ہے یا نہیں۔۔۔ہو سکتا ہے کہ۔۔۔وہ اب آنا ہی بند ہو جائے۔۔۔" آخری بات کچھ توقف سے بھاری سے لہجے میں کرتے آفتاب نے پھر سے اسکے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھا تو اسکی ہتھیلیوں میں پسینہ آتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ ہاتھ ابھی بھی کانپ رہے تھے

"ویسے مجھے بتانے کی ضرورت تو نہیں ہے

لیکن پھر بھی کہہ رہا ہوں کہ دل میں کچھ

بھی آئے...آپ مجھ سے شئیر کر سکتی

ہیں...کچھ چاہئیے ہو کسی چیز کی ضرورت

ہو...کوئی بات کہنی ہو...کچھ بھی...آپ نے

گھبراتے شرماتے نہیں رہنا...نیا گھر ہوتا ہے نئے

لوگ ہوتے ہیں...جھجھک بھی ظاہر ہے ہوتی ہی

ہے...لیکن مجھ۔ھ۔ھ سے کوئی ہیزیٹیشن نہیں

فیل کرنی آپ نے....."

"بلکہ مجھ سے تو بلکل بھی ذرا سا بھی ہیزیٹیٹ نہیں کرنا..." اسکی ہتھیلیوں کے پسینے کو اپنی ہاتھ کی پشت سے رگڑ کر صاف کرتے آفتاب نے اپنا لہجہ قدرے بدل لیا تھا ، آواز میں بے قراری چھلکنے لگی تھی

"تھوڑا بہت شرما لیں اسکی خیر ہے لیکن ایسے دور دور نہیں ہونا مجھ سے..."

"بہت صبر سے میں نے اِس دن کا انتظار کیا ہے شازمہ...گن گن کر دن گزارے ہیں میں نے...آپ سے ملتا بھی بہت...بہت زیادہ اختیاط سے تھا آپ خود گواہ ہیں اس بات کی..." اسکے انگوٹھے کے پاس کلائی پر اپنی انگلیاں آہستگی سے سہ لاتے آفتاب بھاری سے لہجے میں بولتے ہوئے اسکی طرف دیکھا تو شازمہ نے جھکا ہوا سر تھوڑا سا اٹھایا تھا... اسکے بے قرار لہجے سے دل مزید گھبرانے سا لگا تھا

"خود کو۔۔۔اپنے دل کو۔۔جذبوں کو بہت قابو

میں رکھا ہے میں نے جب سے آپ مجھے ملی

ہیں۔۔۔آپ میرے نکاح میں ہیں ایک سال سے

لیکن میں نے کبھی کوئی ایسا مطالبہ نہیں کیا

جو آپکے لیے مشکل ہو یا جس سے ہمارے

درمیان کوئی۔۔غلط فہمی آئے۔۔میں نے۔۔پورے

دل سے آپکا انتظار کیا ہے۔۔۔بلکہ آپکا صرف

میرے نکاح میں ہونا۔۔مجھ سے بات کرنا بھی

میرے دل کے لیے بہت تھا۔۔میں بہت بہت قدر

کرتا ہوں آپکی اپنی زندگی میں ہونے کی۔۔۔لیکن
اب آپکی قربت کی طلب نے
مجھے۔۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔میں اب آپ سے مزید دور
نہیں رہ سکتا تھا یار۔۔دماغ پر جیسے ایک غبار
سا بننے لگا تھا۔۔آپکو چھونے کا۔۔محسوس کرنے
کا۔۔۔" جذبوں کی لو سے چور لہجے میں بولتے
آفتاب نے اسکا ایک ہاتھ تھامے اپنے لبوں کے
قریب کرتے نرمی سے وہیں کلائی پر لب رکھتے
ہونٹوں کو انگوٹھے تک بہت آہستگی مگر گہری
شدت سے رگڑا تو اسکے بے تاب سے لمس سے
شازمہ کو اگلی سانس لینا بھی محال سا لگا تھا

آنکھوں کے کنارے جلنے سے لگے تھے،

"میرے پیار کا جواب صرف پیار سے دینا ہے آپ نے آج۔۔۔اور کوئی جھجھک۔۔۔۔کوئی پرانی بات کچھ بھی برا خیال دل میں نہیں لانا۔۔۔ہمارے درمیان پیار کے علاوہ کچھ نہیں ہونا چاہئیے شازمہ۔۔۔کوئی حدشہ۔۔۔کوئی ٹینشن۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔صرف آپ اور میں۔۔۔" کہہ کر آفتاب نے

اسکے ہاتھ سمیت اپنا ہاتھ واپس اسکے لہنگے پر رکھا تو شازمہ نے جھکی نظروں سے اسکے سرخ سفید سے ہاتھ کو دیکھا تھا...اسکا لمس نیا نہیں تھا لیکن ان لمحوں میں سب کچھ بہت نیا سا لگ رہا تھا جیسے سب احساس ایک دم اجنبی سے ہو گئے ہوں

"آپ میرا ساتھ دیں گی تو ٹرسٹ می ، یہ نیا

آغاز بہت خوبصورت بنا دوں گا آپکے لیے..."

پلکوں کے جنبش نے اسکی باتوں پر اب تیزی

پکڑی تھی...شازمہ کبھی گود میں موجود اپنے

ہاتھوں پر اس کے بھاری مضبوط ہاتھ کو دیکھ

رہی تھی جس کے نیچے اس کے دونوں ہاتھ

کہیں چھپ سے گئے تھے تو کبھی اپنی دھڑکوں

کو ترتیب دینے کو گاڑی سے باہر جھانک رہی

تھی...کانوں میں مسلسل پڑتی اسکی

آواز...اسکے مہربان سے لفظ دل کو کہیں نہ

کہیں اپنے آپ ہی تسلی بھی دئیے جا رہے تھے

لیکن جسم سے کپکپی کسی صورت ختم نہیں

ہو رہی تھی

"کم آن-ن-ن---ریلیکس رہیں یار---تھوڑا مسکرا ہی دیں ایٹ لیسٹ----اس سے زیادہ تو ہم شادی سے پہلے فرینک تھے شازمہ----" آفتاب نے گہرا سا مسکراتے اسکے بوکھلائے سے چہرے کو نظر بھر کر دیکھا تھا

"آپ کے اتنا کنفیوز ہونے پر مجھے فیلنگ آرہی ہے جیسے میں آپ کو رخصت کر کے نہیں اغوا کر کے لے کر جا رہا ہوں۔۔۔ایسا ہے کیا۔۔۔؟" اسکی ٹانگ کو ہلکا سا ہلا کر اسے اپنی جانب متوجہ کر کے آفتاب نے سوالیہ نظروں سے اسکی آنکھوں میں جھانکا تھا

"نہیں۔ں تو۔۔۔۔" یک لفظی جواب دے کر شازمہ نے دل ہی دل میں خود کو شدت سے کوسا تھا

جو اسکے اتنے کمفرٹیبل کرنے،باتیں کرنے کے

باوجود بھی جوابا زیادہ بات نہیں کر پا رہی

تھی...بلیک سوٹ میں اسکی پرسنالٹی اتنی

شاندار لگ رہی تھی کہ چند پل اس سے نظر ملا

کر رکھنا مشکل لگ رہا تھا

"تو اتنا کانپ کیوں رہی ہیں-ں-ں آپ...کیا بات

ہے...؟؟؟ بتائیں مجھے..." آفتاب نے اپنے بائیں

ہاتھ کی پانچوں انگلیوں میں اس کے دائیں ہاتھ

کی انگلیوں کو اچھے سے جکڑ کر دونوں کی

ہتھیلیوں کو جوڑتے ہوئے اپنی تھائی پر رکھ لیا

اور بات کرتے کرتے گاڑی کو راؤنڈ اباؤٹ پر کچھ

زیادہ ہی گھما کر ٹرن لیا تو شازمہ اپنا توازن

کھوتے ہوئے اس کے کندھے سے آٹکرائی تھی،

بائیاں ہاتھ اسکی تھائی پر رکھ کر سہارا لیتے

وہ گڑبڑا سی گئی تھی

"س۔۔سوری۔ی احمد۔۔۔" ہاتھ تھائی سے ہٹا کر

اس کے ہی بازو کا سہارا لے کر وہ اپنی سیٹ پر واپس بیلنس بناتے بولی تھی۔۔۔چادر کندھوں سے ڈھلکی تو آفتاب کی نظروں نے فوراً اسے حصار میں لیا تھا۔۔۔۔چوڑیوں کا شور گاڑی میں گونجا تھا۔۔۔اپنی ٹانگ پر اسکے ذرا سے لمس سے دماغ میں دھواں سا اٹھتا محسوس ہوا تھا۔۔۔بیک سیٹ پر پڑے پھولوں کی خوشبو الگ دونوں کے حواسوں پر چھائی ہوئی تھی

"سوری نہ کہیں۔۔۔میں تو بلکہ دیکھ رہا ہوں اگ

لا یو ٹرن کہاں آئے گا۔۔۔" شرارت سے کہتے
آفتاب نے اسکا وہی ہاتھ پکڑ کر اپنی تھائی پر
رکھا تو شازمہ اسکی بات پر کانوں تک سرخ
پڑتے زیر لب مسکرائی تھی

"شکر ہے کچھ تو مسکرائیں آپ۔۔۔ویسے تھوڑا
اور مسکراتیں تو پیارا سا ڈمپل بھی نظر آجاتا
مجھے۔۔۔" گھری سی نظر سے اسے دیکھتے
آفتاب نے محبت بھرے لہجے میں کہا تو شازمہ

کا ڈمپل سچ میں گہرا ہوا تھا...اسکی چوڑیوں

کا شور دل کو بہت پیارا لگ رہا تھا...بار بار

اسکے ہاتھ کو اپنی تھائی پر ایڈجیسٹ کرتے وہ

انکا شور سن کر خود بھی مسکرائے جا رہا تھا

"آپ نے بتایا نہیں کہ کیوں کنفیوز ہیں....؟ کیا

سوچ رہی ہیں.ں....؟"

"م...میں کیسے بتاؤں....ں..." شازمہ ہلکا سا

اسکی جانب مڑی تو آفتاب نے فوراً اسکے چہرے

کو دیکھا تھا۔۔۔سرخ ہوتی آنکھیں۔۔بالوں پر

ایک طرف خوبصورتی سے سجا ہوا جھومر ،

کانوں میں جھولتے بھاری آویزے۔۔آفتاب نے

اسکا ہاتھ چھوڑ کر دوپٹے کے حالے سے ان

آویزوں کو چھوا تو شازمہ سٹل ہوئی

تھی۔۔۔اپنی ٹانگ پر شازمہ کا کنفیوز ہاتھ بھی

آفتاب کی نظر میں تھا

"اگر خود نہیں بتائیں گی تو میں پھر جو مرضی سمجھ لوں گا...." اس کی کلائی سے چوڑیوں کو ہلکا سا پیچھے کو دھکیل کر نبض پر اپنے انگوٹھے کو نرمی سے اوپر سے نیچے پھیرتے آفتاب نے معنی خیز لہجے میں کہا تو شازمہ اسکا ہاتھ کے سحر انگیز سے لمس میں جھلستے اسکی جانب دیکھی تھی

"ک...کیا مطلب...کیا سمجھ لیں گے....؟ مجھ

سے ویسے ہی۔۔۔بولا نہیں جا رہا زیادہ۔۔۔اور تو کوئی بات نہیں ہے۔۔۔مجھے تھوڑا۔۔۔وقت دیں۔۔۔"

ناچاہتے ہوئے بھی اسکی بات پر ذہن میں ماضی میں خود سے منسلک شخص آیا تو شازمہ نے گڑبڑا کر اسے اپنی صفائی دینے کی کوشش کی تھی

"ایزی۔ی۔ی ہو جائیں۔۔۔میرا مطلب تھا کہ مجھے تو پھر یہی لگے گا کہ آپ میرے ساتھ گھر جانے کے خیال سے گھبرا رہی ہیں۔۔۔آج کی رات کو

سوچ سوچ کر آپ کی سانسیں ایسے اتنا تیز ہو

رہی ہیں---چادر سے بھی نظر آرہا ہے مجھے---"

بھاری سے لہجے میں کہہ کر آفتاب نے اسکی کلا

ئی کی نبض کو شدت سے چوما تو رات کے ذکر

پر شازمہ کو اپنے پورے جسم میں سنسنی سی

پھیلتی محسوس ہوئی تھی---ہاتھ اس سے

چھڑوا کر چادر کو سینے سے پکڑ کر خود پر

ڈھیلا سا کرتے اس نے سائیڈ آئی سے آفتاب کی

نظروں کو خود پر گھرا ہوتے محسوس کیا تھا

"آپ۔۔پ۔۔آپ ایسی باتیں۔۔نہ کریں ابھی۔۔"

اپنے اسی ہاتھ کے انگوٹھے کے کنارے کو اپنی انگلی کے ناخن سی بری طرح چھیل کر زخمی کرتے شازمہ نے لہجہ مضبوظ تو کیا تھا لیکن چہرے پر پھیلی پریشانی آفتاب کی نظروں سے مخفی نہیں رہ سکی تھی

"واٹ۔۔؟ آج بھی نہ کروں۔۔۔؟؟؟"

"کیا بات کر رہی ہیں---"

"یار دل بڑا کریں تھوڑا اپنا--ترس کھائیں کوئی مجھ پر---پچھلے ایک سال سے آپکو گڈ بوائے بن کر ڈیٹ کر رہا ہوں---آج تو پاسبل نہیں ہے ایسی باتیں نہ کروں---بلکہ آپ-پ-پ بات سمجھیں نہ میری---آج ساری شرم سائیڈ پر رکھ دینی ہے میں نے پہلے ہی بتا رہا ہوں---" کہتے ہوئے آفتاب نے اپنی ٹھوڑی کو سہلاتے ٹیزنگ

نظروں سے اسکے بوکھلائے چہرے کی طرف
دیکھا تو شازمہ خاموشی سے اسکی باتیں سنتے
مسلسل اپنے انگوٹھے کی جلد کو مسلتی جا
رہی تھی،یہ حقیقت تھی کہ آفتاب کا اچھا رویہ
اسے اپنی جانب اٹریکٹ کیے رکھتا تھا لیکن
ابھی اسکے تقاضے جہاں اچھا احساس بھی دلا
رہے تھے وہیں کچھ حدشے کچھ انسیکیوریٹیز
بھی دل میں جگہ لیے ہوئے تھیں

"جب میرا ایک ایک ایکٹ آپکو میری بے قراری کے قصے سنائے گا تب آپ نے خود ہی سیرنڈر کر دینا ہے۔۔۔میں جتنا فاصلہ رکھ کر ملا ہوں نہ آپ سے۔۔۔اب۔۔۔اتنی ہی آپکو میری تڑپ دیکھنی پڑے گی۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیسے بتاؤں آپکو کہ کیا حالت۔۔۔" ٹھہر ٹھہر کر کہتے ہوئے آفتاب کی نظر اسکے انگوٹھے کی جلد سے نکلتی خون کی بوند پر پڑی تو آفتاب اپنے جذبوں کو الفاظ دیتے دیتے رک گیا تھا

"ارے۔۔۔ارے۔۔۔۔یہ کیا کر رہی ہیں آپ۔پ۔پ

۔۔۔یاررر۔۔۔"

انگوٹھے کو گھبراہٹ میں چھیل چھیل کر وہ

خون نکال چکی تھی۔۔۔آفتاب کے نوٹس کرنے پر

شازمہ نے فوراً اپنے انگوٹھے کو اپنی انگلیوں کے

بیچ میں بلکل چھپا لیا تھا

"ہاتھ مجھے پکڑائیں...یہ میرے پاس ہی ٹھیک تھا..." آفتاب گاڑی کو سست رفتار کرتے بولا تھا،اس کے لفظوں کی تپش شازمہ کو اپنے چہرے پر سلگتی محسوس ہو رہی تھی،اسکے عارض دہک کر سرخ پڑ رہے تھے...پلکیں تیزی سے جھپک جھپک کر وہ اپنے دل کی بگڑی کیفیت چھپانے کی کوشش کیے جا رہی تھی

"شازمہ...ریلیکس رہیں...

کالم ڈاؤن...

سانس لیں....گہرا..." آفتاب گاڑی روک کر اسکی طرف پراپر مڑ کر اسکے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تھا

"م..میں ریلیکس ہوں.ں.ں.." شازمہ نے سیکنڈ

کے ہزارویں حصے میں بس ایک جھلک اسکی آنکھوں میں دیکھ کر جواب دیتے نظریں جھکا لیں۔۔۔اسکی گہری نظروں کی تپش وہ سہہ نہیں پا رہی تھی،گلا شدید خشک ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ریلیکس ہونے کا کہہ کر اب وہ اپنے نچلے ہونٹ کو کاٹنے لگی تھی۔۔۔اپنے غیر حاضر محسوس ہوتے دماغ پر ڈھیروں غصہ بھی آنے لگا تھا جو ہر سیچیوئشن میں عجیب کشمکش میں مبتلا کر دیتا تھا۔۔۔ماضی کے زخم۔۔۔پرانی تکلیف دہ باتیں بہت کوشش کے باجود بھی دماغ کے کسی کونے میں جیسے ثبت ہو کر رہ

گئی تھیں۔۔۔قربت کے لمحوں کو سوچ کر صرف

ایک اذیت بھرا احساس ہوتا تھا

"رئیلی۔۔۔؟؟ ایسے ریلیکس ہوتے ہیں۔۔۔؟؟؟ یار

ایسے تو آپ تب بھی نہیں گھبرائیں جب آپ

میرے ساتھ کروز میں میرے روم میں تھیں

یا۔۔۔یا جب اس دن گھر آئیں تھیں۔۔۔آپ کیوں

ایسے ٹینشن لے رہی ہیں۔۔۔؟ مجھے لگا تھا کہ ہم کر سکتے ہیں بات جو بھی دل میں آئے۔۔۔لیکن آپ تو۔۔۔یہ ہاتھ دیکھیں ذرا اپنا۔۔۔گاڑی میں نہ ہوتے تو آپکو گلے لگا کر ہی ایزی کر لیتا۔۔۔"

آفتاب اسکے ناخن کے قریب ابھری خون کی بوندوں کو ٹیشو سے صاف کرتے کرتے کاالم ڈاؤن ہونے کا جو حل بتا رہا تھا وہ شازمہ کے ڈر کو مزید بڑھا گیا تھا۔۔۔کچھ پرانا نہ سوچنے کی بہت کوشش کے باوجو بھی ایسے ہی پہلی گزری ایک رات کا عکس دھندھلا نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔وہ آفتاب کو دل سے قبول کر چکی تھی،

لیکن پھر سے اسی راستے سے گزرنے کا سوچ کر اسکو اپنی روح جسم سے نکلتی محسوس ہو رہی تھی،اس پر آفتاب کا اپنے جذبات کا اظہار اسکو مزید سہما رہا تھا...کہیں نہ کہیں وسوسوں میں ڈال رہا تھا کہ وہ اسکی امیدوں پر پورا اتر پائے گی یا نہیں

"اچھا چھوڑیں سب...." اسکے ہاتھ کو شدت سے

چوم کر اسکی گود میں واپس رکھتے دل ہی دل میں خود کو ڈپٹتے آفتاب نے گاڑی سٹارٹ کر دی تھی

"کیا ضرورت تھی گاڑی میں بٹھاتے ہی اتنی ڈیٹیل میں جانے کی...گھر پہنچ کر تسلی سے بات آگے بڑھاتا...کیا سوچ رہی ہوں گی کہ صرف ایک ہی بات پر دماغ اٹکا ہے میرا...اٹکا بھی ہے تو بتانے کی کیا ضرورت تھی...بتانے کا دل ہے بھی تو...گھر تو پہنچ جاتا...ریلیکس تو کرتا

پہلے..." سوچتے ہوئے آفتاب سائیڈ آئی سے شازمہ کو بھی پھر سے سوچوں میں گم ہو کر اپنی زخمی جلد سے الجھتے دیکھ رہا تھا

"امم....مجھے لگتا ہے کچھ کوئی بات بری لگ گئی ہے آپکو یا شاید آپ...سٹریس زیادہ لے رہی ہیں.." کچھ توقف سے خاموشی توڑ کر پھر سے بات شروع کی تھی

"ڈیٹس فائن----"

"ہم---گھر جا کر ایزی ہو کر سب ڈسکس کریں گے----"

"دیکھیں---ایسی کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے---"

"آپ جتنا چاہیں گی جیسا مناسب سمجھیں گی میں اتنا ہی آپکے قریب آؤں گا---بس مجھے یہ

ایسی گھبرائی ہوئی صورت نہیں چاہئیے آپکی۔۔۔باقی سب خیر ہے۔۔۔میرے پاس ہی ہیں آپ اب۔۔یہ اطمینان ہی بہت تسلی بخش ہے میرے لیے۔۔"

"میں بس ایسے ہی۔۔۔کچھ زیادہ بولتا ہوں تو۔۔جو دل میں آتا ہے کہہ دیتا ہوں آپ سے۔۔۔۔مجھے ابھی تھوڑا خیال کرنا چاہئیے تھا۔۔آپ۔۔۔اپنا گھر چھوڑ کر میرے ساتھ آئی ہیں۔۔یقینا گھبراہٹ ہو رہی ہو گی۔۔۔" آفتاب

دھیمے سے لہجے میں بولتے ایک نظر اسکی جانب دیکھا تو شازمہ نے بھی بھاری ہوتی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا،اسکا یوں اپنی صفائی دینے والا انداز ہمیشہ ہی بہت پیارا لگتا تھا

"شاید۔۔۔آپکو سردی بھی لگ رہی ہے۔۔۔"

"مجھے نہیں لگتا کچھ کھایا جائے گا آپ سے

ابھی۔۔۔سوپ پی لیتے ہیں۔۔۔بتائیں۔۔۔؟ سردی بھی کم لگے گی پھر۔۔۔" بات کرتے کرتے گاڑی کو ایک ریسٹورنٹ کے باہر روک کر آفتاب نے باہر ہی کھڑے ویٹر کو اشارہ کیا تھا

"کر دوں نہ سوپ آرڈر۔۔۔؟؟ یا کچھ کھائیں گی۔۔۔؟ " آفتاب نے سائیڈ مرر نیچے کرنے سے پہلے اسے مخاطب کیا تو شازمہ نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے سر مثبت میں ہلا کر مدھم سی

آواز میں کہا تھا "سوپ ہی۔۔۔" آفتاب نے شیشہ نیچے کر کے آرڈر دے کر اپنا رخ اس کی طرف کیا تو شازمہ نے بھی چہرہ اٹھا کر تھوڑا سا رخ اسکی طرف موڑا تھا۔۔۔گھبرائے ہوئے دل کو مسلسل سمجھاتے بجھاتے وہ خود کو کمپوز کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی

"بس آجاتا ہے دو منٹ میں۔۔۔اچھا بتائیں کہ

میں کیسا لگ رہا ہوں۔۔۔آپکو اپنی تیاری دکھانے کے لیے کال کر رہا تھا ، آپ نے کال پک ہی نہیں کی۔۔۔نہ ہی دیکھا ہے مجھے صحیح سے۔۔۔اس سے زیادہ تو آپ مجھے ہماری سمپل سی ڈیٹ پر دیکھ لیتی تھیں۔۔۔" آفتاب اسکے بوکھلائے سے سراپے کو اپنی نظروں کے جال میں پھنسائے دل ہی دل میں اسکے خوبصورت معصوم سے چہرے کا اسیر ہوتے اسکا دھیان بھی اپنی طرف کروانا چاہ رہا تھا

"آپ۔۔۔اچھ۔اچھے۔۔۔لگ رہے ہیں بہت۔۔۔میں

نے۔۔۔دیکھا تھا آپکو۔۔۔پہلے بھی۔۔۔" شازمہ نے

چند پل نظر اس سے ملا کر کہا تھا۔۔۔بلیک تھری

پیس پہنے اسکا چہرہ ہمیشہ سے بھی زیادہ

چمک رہا تھا۔۔۔کلائی میں اسکی دی ہوئی برانڈڈ

گھڑی پہنی ہوئی تھی۔۔۔اپنا ایک بازو سائیڈ

وِنڈو پر ٹکائے دوسرے ہاتھ کو اب اپنی تھائی

پر رکھے،ٹانگ کو ہلاتے وہ اسے مسلسل دیکھے

جا رہا تھا

"تھینک یو۔و۔و۔۔۔سچ میں آپ سے زبردستی
اپنی تعریف کروا کر بہت ہی مزہ آتا ہے۔۔۔"
مسکرا کر کہتے آفتاب نے بے ساختگی میں
نظروں کا رخ اسکے چہرے سے نیچے کیا تو
شازمہ انکی نظروں کو یوں کھلم کھلا اپنا
جائزہ لیتے دیکھ کر پھر سے کنفیوز ہونے لگی
تھی۔۔۔اسکی نظروں کے بدلے ہوئے رنگ جان
مشکل میں ڈال رہے تھے۔۔۔ہمیشہ سے اسکے
کائنڈ سے بیہیوئر کی عادت تھی تبھی اب

نظروں کی ایسی بہکی سی تپش سہنا محال
لگ رہا تھا۔۔۔لہنگے کے بلاؤز کی چبھن یا شاید
اسکی خود پر مسلسل گڑھی گہری نظروں کی
چبھن کبھی کندھے پر تو کبھی بازوؤں کے
کنارے ہوئے جا رہی تھی جنہیں بار بار چھو کر
درست کرتے وہ اپنی کنفیوژن چھپانے کی تگ و
دو میں آفتاب کے چہرے پر گہری مسکراہٹ لانے
کا سبب بن رہی تھی۔۔۔تھائی پر دھڑا اسکا ہاتھ،
ہلتی ہوئی ٹانگ کی بے باک سی حرکت نہ
دیکھتے ہوئے بھی بے حد محسوس ہوئے جا رہی
تھی

آفتاب تسلی سے ونڈو سے ٹیک لگائے پورا اسکی جانب مڑ کر بیٹھے،اسے گہری نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔اسکا نظریں جھکانا۔۔۔کبھی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھ کر چہرہ اس سے موڑ لینا۔۔۔اسکا ہر گھبرایا ہوا ایکٹ دل میں اتر رہا تھا۔۔۔نظریں اسکے کانپتے ہوئے سہمے سے سراپے سے ہٹانا ناممکن لگ رہا تھا۔۔۔اسکے چہرے پر ٹھہری معصومیت ، اسکی حد سے بڑھتی

جھجھک دل میں بجلیوں کی صورت کڑک رہی
تھی۔۔۔اپنے اندر چھپے جواں منہ زور ہوتے
جذبوں کے سامنے اسکا نازک سا وجود ڈھیر ہوتا
نظر آ رہا تھا۔۔ماتھے کی ایک جانب ٹکا ہوا
جھومر۔۔آنکھوں کے پردوں پر چھائی گہری
سیاہی۔۔گھنی پلکوں کا گھبرایا سا
رقص۔۔چوڑیوں سے بھری کلائیاں اور ان میں
سے دکھائی دیتی اسی کے نام کی
بریسلیٹ۔۔۔آفتاب ایک ایک چیز نوٹ کرتے اسے
اپنی نظروں سے ہی پگھلائے جا رہا تھا۔۔۔اسکی
نظروں سے پریشان ہو کر خود پر سے اسکا

دھیان ہٹانے کو شازمہ چادر کو سینے پر جمائے جھک کر لہنگے کے گھیر کو اپنے پاؤں سے نکالنے کے لیے تھوڑا جھکی تو آفتاب ٹرانس سے باہر آتے گاڑی کے دروازے سے ٹیک ہٹا کر فوراً اسکی طرف جھکا تھا۔۔۔ اسکا لہنگہ اسکے ساتھ مل کر گاڑی کے فلور بورڈ پر ایڈجیسٹ کروایا تو دونوں کے چہرے ایک پل کو بہت قریب ہوئے تھے

"اب ٹھیک ہے نہ۔۔؟ یہ۔۔چادر سے۔۔اگر

انکمفرٹیبل ہو رہی ہیں تو اتار دیں اسے۔۔۔باہر سے۔۔۔نظر نہیں پڑتی اندر۔۔۔" اسکی نیچے لگتی چادر کو پکڑ کر اسکی گود میں رکھتے نظریں اسکے بلاؤز میں خوبصورتی سے ذرا سا چھلکتے سینے پر پڑی تو آفتاب کا لہجہ اتنا بھاری ہو گیا تھا کہ شازمہ سے نظر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا بھی نہیں جا رہا تھا

"ن۔۔۔نہیں،کمفرٹیبل ہوں۔۔۔" مختصر سا جواب دے کر شازمہ چادر خود پر ٹھیک کرتے ریسٹورینٹ سے نکلتے لوگوں کی طرف غیر خاضر دماغ سے دیکھنے لگی تھی،اسکی نظروں کی زبان بخوبی سنائی دے رہی تھی۔۔۔سانسیں اسکی نظروں کی گہرائی سے بھی گہری ہوئے جا رہی تھیں

"ا۔۔۔اچھا۔۔۔کمفرٹیبل ہیں۔ں۔۔۔" اسکے سینے پر پھیلی چادر کو گرم نگاہوں سے دیکھتے آفتاب

کہنی سٹئیرنگ پر ٹکاتے خود بھی نظروں کا رخ اس سے پھیر کر باہر دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔انگوٹھے سے ہونٹ کو سہلاتے اپنے اندر اٹھتی بے تابی پر خود ہی معنی خیز سا مسکرانے لگا تھا

"بس سوپ پی کر چلتے ہیں گھر۔۔۔" اسکی ذرا سی جھلک نے بے چینی کی انتہا پر پہنچا دیا تھا۔۔۔اپنے چہرے کے تاثرات نارمل رکھنے کی

کوشش میں اسے نرمی سے مخاطب کیا تھا

"جی..." شازمہ نے سر کو ہلکی سی جنبش دی تھی...آفتاب کی آنکھوں میں چھائی سرخی...اسکا کبھی سٹئرنگ پر ہاتھ رکھنا...کبھی باہر دیکھنا...کبھی اپنی ٹھوڑی سہلاتے اپنی طرف گرم نظروں سے دیکھنا...شازمہ اسکی ہر جنبش پر خود میں سمٹ رہی تھی

"سردی تو نہیں۔۔۔لگ رہی۔۔۔" دائیاں ہاتھ اسکے آگے پھیلا کر گرم ہوا کا رخ چیک کرتے آفتاب نے قدرے قریب ہو کر کہا تو شازمہ نے سر نفی میں ہلایا تھا "نہیں اب ٹھیک ہے،پہلے لگ رہی تھی۔۔۔"

"شازمہ۔۔۔آپ نے مہندی کیوں نہیں لگائی۔۔؟؟"

اسکی چوڑیوں سے چھلکتی دودھیا کلائیوں پر

نظر پڑی تو آفتاب خیال آنے پر چونکا

تھا۔۔ماتھے پر سلوٹیں ابھری تھیں

"وہ۔۔میں نے سوچا کہ۔۔پتہ نہیں آپکو پسند ہو

یا نہیں۔۔اگر آپکو پسند ہے تو۔۔م میں۔۔وہ۔۔"

اسکی ہر بات پر ذہن میں بار بار پچھلے حوالے آ

رہے تھے

"یہ مہندی کیوں لگا کر آگئی ہو۔۔۔اتنی بری سمیل ہے اسکی۔۔۔اپنی بھابھی کو دیکھا تھا کچھ بھی تمھاری طرح اوور نہیں کیا ہوا تھا اس نے۔۔۔کب اترے کی یہ مہندی۔۔۔؟" شازم کے نفرت بھرے جملے دماغ خودبخود تازہ کیے جا رہا تھا۔۔۔ سب کچھ بھلانے کے باوجود بھی گھر

سے رخصت ہونے کے بعد سے دل جیسے بیٹھا جا رہا تھا

"مجھے تو بہت پسند ہے۔ے۔ے۔ے۔۔۔آپکو نہیں اچھی لگتی کیا۔۔۔؟ میرے گھر تو ابھی آئی بھی ہوئی تھی مہندی لگانے والی کوئی لڑکی۔۔۔۔دعا اور زہرا تو بلکہ مجھے بھی لگا دیتی ہوتی ہیں عید وغیرہ پر،آج میں نے نہیں لگانے دی۔۔۔میں

نے کہا آج میرا aura نہ خراب کرو بھئی۔۔۔اور ادھر دیکھیں،ادھر آپ نے بھی نہیں لگوائی۔۔۔یہ تو غلط بات ہے۔۔۔" بات کرتے کرتے آفتاب خود ہنسنے لگا تو شازمہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔۔اتنی دیر میں پہلی بار تھا کہ وہ یک ٹک آفتاب کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔اس کے ہنستے مسکراتے چہرے سے ایک پل کو تو نظر ہٹانا بھول ہی گئی تھی

"میں۔۔۔کل۔۔۔لگا لوں گی۔۔۔" اپنے ہاتھوں کی

طرف ایک نظر دیکھ کر شازمہ نے شرمائے سے
لہجے میں جواب دیتے پھر سے اس سے نظریں
ملائیں تو دونوں ایک ساتھ مسکرا پڑے
تھے...ماحول کا تناؤ تھوڑا کم ہوا تھا

"کل کیوں....؟ میں خود لگاؤں گا آپکو مہندی
ابھی گھر پہنچ کر...اور اتنا ڈرنے کی ضرورت
نہیں ہے کسی بھی بات سے کہ مجھے کیا پسند

ہے کیا نہیں۔۔۔جو آپکا اپنا دل کرتا ہے ویسے تیار

ہوا کریں۔۔۔پسند کرنا تو میرا فرض ہے

جناب۔۔۔اور۔۔۔دل و جان سے پسند ہیں آپ۔۔۔"

آفتاب دل پر ہاتھ رکھتے بولا تو شازمہ منہ پر

ہاتھ رکھتے باقاعدہ کھلکھلائی تھی۔۔۔ذہن سے

سارا غبار ایک پل میں جیسے غائب ہوا تھا

"تو اور کیا۔۔۔ظاہر ہے ابھی ہم دونوں کو ہی

ایک دوسرے کی پسند ناپسند کا اتنا زیادہ پتہ

نہیں ہے۔۔۔وقت کے ساتھ ساتھ سمجھ جائیں گے

ایک دوسرے کو...لیکن یار مہندی تو کمپلسری ہوتی ہے نا دلہن کے لیے...اس پر تو کوئی کومپرومائیز نہیں....میں لگاؤں گا آپکو گھر جا کر...لگوا لیں گی مجھ سے....؟؟؟؟ " آفتاب نے سٹئرنگ پر کہنی رکھتے ذرا سا اسکی جانب جھک کر یک دم لہجہ بدل کر خمار بھری آواز میں پوچھا تھا، شازمہ نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے شرماتے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا تو آفتاب کے چہرے پر مطمئن سی مسکراہٹ ٹھہری تھی ، خود شازمہ بھی اب جا کر حقیقتا تھوڑا ریلیکس ہوئی تھی

"یار ناراض کیوں ہو رہی ہو میری جان...تمھارے سامنے اتنا بزی تھا...ماما بابا بھی پریشان ہیں تھوڑا ابھی،اس کیٹے دیر ہو گئی اوپر آتے آتے...اب جاتا ہوں نہ لینے....آجاؤ تم بھی آجاؤ

ساتھ۔۔۔اکٹھے چلتے ہیں۔۔۔" شہریار نے مشل کو کہنی سے کھینچ کر اپنیے قریب کیا تو مشل نے پھولے گالوں کو خطرناک حد تک مزید پھلا کر غصیلی نظروں سے اس کو دیکھا تھا

"یہ تو آجکی بات ہے نہ۔۔۔۔میں تو لٹرلی آپکو کل سے کہہ رہی ہوں۔۔۔اتنا بھی کیا آپ بزی ہیں۔۔۔ اگر میں خود لینے چلی جاتی تب بھی آپ نے مجھ پر غصہ کرنا تھا کہ میں اکیلے کیوں گئی ہوں اور خود آپ لا کر نہیں دے رہے۔۔۔ آپ کو

اندازہ بھی ہے کہ میں کتنا بے چین ہو رہی
ہوں----دو-و-و-و دن ہو گئے ہیں میری ڈیٹ
گزرے اور جتنا مجھ سے بالکل انتظار نہیں ہو
رہا اتنا ہی آپ مجھے ٹیز کر رہے ہیں اب---نہیں
جانا مجھے اب کہیں---صبح میں خود لے آؤں
گی---" مشل اپنی کہنی اس سے چھڑواتے
سخت لہجے میں بولی تھی،ایک ایک پل اس
ایک سوچ کے گرد ہی گھومے جا رہا تھا

"اوہ ہو یار مجھے بھی انتظار ہے میری جان---پیاری سی جان--چلو آؤ نہ چلتے ہیں----یا پہلے لڑائی کا کورس پورا کرنا ہے اس کے بعد جانا ہے---؟" شہریار نے شرارت سے اس کے پھولے ہوئے گال کو کھینچ کر اسے زوروں سے چوما تو مشل نے اپنے چہرے کو ہتھیلی سے رگڑ ڈالا تھا

"آپ کو بس یہ کہنا آتا ہے کہ میں لڑائی کرتی ہوں لیکن آپ کو یہ نہیں پتہ کہ میں کتنا پیار بھی کرتی ہوں آپ سے۔۔۔آپ نے بس میری نیگٹو بات کو ہائلائٹ کرنا ہوتا ہے۔۔۔میں سارا سارا ٹائم گھر میں اتنا بزی رہی ہوں لیکن نہیں دل لگ رہا۔ ا۔ا۔ا میرا تھوڑا سا بھی۔۔۔اسی لیے آپ سے کہہ رہی تھی بار بار۔۔۔رہنے دیں اب۔۔۔مجھے نہیں جانا کہیں۔۔۔" اسکی لڑائی والی بات کا شدید غصہ کر کے مشل صوفے پر بیٹھ گئی تھی اور پھر اگلے ہی ہاتھ پیٹ پر جمائے خود سے کچھ محسوس کرنے کی کوشش میں بلکل سیدھی

لیٹی تو شہریار کھڑے کھڑے اپنا چہرہ ہاتھ سے چھپا کر ہنستے ہوئے اسکے پاؤں کی جانب آ کر بیٹھ گیا تھا

"مجھے بہت اچھے سے پتہ ہے کہ تم مجھ سے بھی پیار کرتی ہو اور ہمارے بے بی سے بھی----یار دل سے سوری---یہ دیکھو--- کان پکڑ لیتا ہوں---غصہ نہ کرو----اتنا غصہ کرو گی تو بے بی کا نوزی بہت موٹا ہو جائے گی---اور مجھے اس کی نوز بالکل تمہارے جیسی چاہیے

ہے۔۔۔اس لیے غصے سے ناک پھلانا چھوڑ دو۔۔۔"
شہریار نے اسکے پاؤں اپنے گود میں رکھ کر پہلے اپنے کان پکڑے اور پھر اس کی لال ہوتی ناک کی ٹپ کو پیار سے کھینچا تو مشل غصے و الے تاثرات سمیت ہنس بھی پڑی تھی

"گڈ گرل۔۔۔بس مجھے تم ایسے ہی مسکراتی ہوئی چاہیے ہو ہر وقت۔۔۔سپیشلی اب۔۔۔اور مجھے بے بی بھی بالکل تمہارے جیسا چاہیے ہے۔۔۔اگر تو گارنٹی دیتی ہو تو ابھی بھاگ کر

سٹرپس لے آتے ہیں..."

"ایسی ہی ناک چاہئیے جس پر ہر وقت غصہ بیٹھا ہو..."

"بالکل ایسی ہی آنکھیں...."

"ایسے ہی پیارے پیارے سے چیکس...گھنگریالے بال..."

"ایسی ہی غصے والی نظر..." شہریار پھنس پھنسا کر اسکے ساتھ صوفے پر سائیڈ کروٹ پر لیٹتے ، چہرے کے ہر نقش کو نرمی سے چومتے ہوئے بول رہا تھا...انگوٹھے سے اسکے رخسار کو پیار سے سہلاتے سہلاتے ، پرحدت سے لب اسکے چہرے پر سرکتے ہوئے ہونٹوں پر آٹھہرے تو مشل نے مسکراتے ہوئے اندر کو کھسکتے اسکے لیے تھوڑی سی جگہ اور بنائی تھی

"آپ کو میں اتنی پیاری لگتی ہوں کہ آپ کو اپنا بے بی بھی بالکل میرے جیسا چاہیے۔۔۔" چہرے سے غرور چھلک رہا تھا

"تم مجھے اتنی۔ی۔ی زیادہ۔ہ۔ہ پیاری لگتی ہو کہ مجھے اپنے چاروں بے بیز بالکل تمہارے جیسے چاہیئے ہیں۔۔۔" شہریار نے اس کے ملائم نرم رخسار سے اپنے کھردرے گال کو مس کرتے کہا تو مشل نے پریشانی سے اپنی سبز بڑی بڑی

آنکھیں پھیلا لی تھیں "چارررررر۔۔۔۔؟ آجکل کس کے چار بچے ہوتے ہیں۔ں۔ں۔۔۔؟؟؟"

"کسی کے ہوتے ہیں یا نہیں ہوتے۔۔۔مجھے چار ہی چاہیے ہیں۔۔۔اب چاہے ایک ایک کر کے ملیں یا twins ہو جائیں دو بار۔۔۔مجھے زیادہ۔ہ۔ہ۔ہ سارے بے بیز چاہئییں بس۔۔۔" شہریار نے اسکے ماتھے پر آئے پریشان سے بلوں کو شدت سے چومتے ہوئے کہا تو اسکی بات سے مشل کا دل

ہی بیٹھنے لگا تھا "شکر کریں۔ں۔ں کہ ایک کے لیے مان گئی ہوں۔۔۔بجائے شکریہ ادا کرنے کے الٹا آپ کچھ زیادہ ہی ڈیمانڈز رکھتے جاتے ہیں میرے سامنے۔۔۔"

"شکریہ ادا ہو ہی نہیں سکتا تمھارا میری جان۔۔۔وہ تو کبھی۔ی۔ی ادا نہیں کر سکتا میں۔۔۔تمھارے احسان بڑھتے جا رہے ہیں بس۔۔۔اور میں دبتا جا رہا ہوں انکے تلے۔۔۔"

مخمور سے لہجے میں کہتے وہ بازو اسکے گرد
پھیلا کر پھر سے اسکے چہرے کو ہونٹوں سے
قریب سے چھونے لگا تھا

"تو اتنے زیادہ بچوں کا نہ کہیں نہ
مجھے۔۔۔مجھے بس ایک ہی چاہئیے ہے۔۔۔اونلی
ون۔۔۔جیسے میں خود ہوں۔ں۔ں۔۔۔دو ہوتے ہیں تو
پھر چھوٹے والے کو پیار نہیں ملتا۔۔۔جیسے

شازمہ کو نہیں ملا۔۔سارا پیار آپکو مل گیا۔۔۔"

مشل نے بات دل پر ہی لے لی تھی

"یار یہاں تو مجھے بھی نہیں ملا پیار،اچھی خاصی کُٹ کھاتا رہا ہوں بابا جان سے،بلکہ ابھی تک جھاڑ دیتے ہیں مجھے۔۔۔اور پلیز یہ ظلم نہیں۔۔۔ایک تو بہت کم ہے۔۔۔دو تو کم سے کم ہونے ہی چاہئیں۔۔۔۔جتنے بھی بچے ہوں گے میں سب کو پیار کر لوں گا آئی پرامس۔۔۔" شہریار

اسکے ساتھ باتوں میں کھوئے اپنی ٹانگ بھی اسکی ٹانگوں پر پھیلائے ٹھوڑی کو بہت ہی پیار سے چوم رہا تھا...اسکی قربت میں آتے ہی دل خود ہی سکون میں آگیا تھا...ہر پریشانی ذہن سے چھٹ گئی تھی

"پھر آپ کہیں گے دونوں بیٹے ہونے چاہئیں..." مشل کے سوال پر شہریار نے اپنا ماتھا اسکے ماتھے سے ہلکا سا بجایا تھا "پاگل میں کیوں کہوں گا ایسا...؟؟؟؟ چاروں کی چاروں بیٹیاں

بھی ہوئیں تو میں تو بہت خوش ہوں گا..."

"پھر چار۔ر۔ر...." مشل بھنویں سکیڑ کر اسے دیکھی تھی

"چلو جتنے تم چاہو....جیسے تم حکم کرو...ساری مرضی ہی تمھاری۔ی۔ی ہے..." اسکی گردن میں اپنا چہرہ چھپاتے شہریار نے گھرا سا

سانس بھرتے اپنے اندر سکون اتارا تھا...اسکی فراک پر ہوا کام ہلکا ہلکا سا چہرے کو چبھ رہا تھا لیکن اسکی سنگت میں جو سکون تھا وہ ہر چیز پر حاوی تھا

"تائی اماں کو....میں نے کہتے سنا تھا کہ انکو آپکے جیسا بیٹا چاہیے بس..." مشل نے اسکی ٹانگ خود پر ایڈجیسٹ کرتے ، کروٹ لے کر

اسکی کمر میں بازو ڈالتے ہوئے اداس سے لہجے میں کہا تھا

"وہ اس لیے کہا ہو گا کیونکہ ماں کو اسکا اپنا بچہ ہی سب سے پیارا لگتا ہے۔۔۔اس لیے انکو میرے جیسا بے بی چاہیے۔۔چاچی ہوں گی تو وہ کہیں گی کہ تمھارے جیسا ہو

بچہ۔۔۔سو۔۔۔کسی بھی بات کو دل پر لینے کی ضرورت نہیں ہے اوکے۔۔۔تمھارے جیسا ہو یا میرے جیسا۔۔ baby boyہو یا baby girl

ہو۔۔بس اللہ سے دعا مانگنی ہے کہ صحیح سلا
مت اور زندگی والا ہو،اور تم بھی healthy
رہو۔۔بس ہمیں اور کچھ نہیں چاہئیے۔۔۔اور اگر
مجھ پر چلا بھی گیا یے بی تو کیا ہو جائے
گا۔۔۔؟ پیارا نہیں ہوں میں۔۔۔؟" شہریار اسکے
کندھوں کے گرد اپنے بازو پھیلا کر اسکو خود
میں سمو کر انتہائی دھیمے لہجے میں بات کر
رہا تھا۔۔ہاتھ اسکی کمر پر سرک رہے تھے۔۔لمبی
گھیر دار فراک صوفے سے نیچے جھول رہی
تھی

"نہیں نہیں۔۔۔۔مجھے بے بی کے آپ پر ہونے پر اعتراض تھوڑی ہے۔ے۔ے۔۔۔مجھے صرف اس بات سے ٹینشن ہوتی ہے کہ سب لڑکے کی دعا مانگتے ہیں۔۔۔یہ کیا بات ہوئی بھلا۔۔۔۔" مشل نے چہرہ اسکے سینے میں چھپاتے بھرائی سے آواز میں کہا تھا

"نہیں۔ں۔ں سوچتا کوئی ایسا ، نہ تم سوچو

کچھ...ایسی کوئی ٹینشن نہیں لینی تم نے، سمجھ آئی...چلو اٹھو...چلتے ہیں باہر..." اسکی کمر تھپتھپا کر کہتے شہریار لیٹے لیٹے ہی اوپر کو اٹھ کر اسے کراس کرتے ٹیبل پر پڑی گاڑی کی کیز پکڑ کر کھڑا ہوا تو مشل نے مسکراتے ہوئے ایک نظر جی بھر کر اسے دیکھتے اپنا ہاتھ ہوا میں بڑھا کر اسے خود کو اٹھانے کا اشارہ کیا تھا

"سستی نہیں...چلو اٹھو فٹا فٹ اب..." ہاتھ

تھام کر اسے اٹھاتے شہریار نے پھر سے اسکی کمر تھپتھپاتے اسے بھرپور بک اپ کیا تھا

" میں چینج کر لوں یہ بہت ہیوی ڈریس ہے۔۔۔مجھے تھا کہ آپ خود ہی لے آئیں گے۔۔۔اس وقت بلکل ہمت نہیں ہو رہی باہر جانے کی میری۔۔۔مجھے ویسے بھی اختیاط کرنی چاہئیے۔۔۔" مشل اپنا بھاری فراک سنبھالتے تھکے تھکے سے انداز میں اٹھ کھڑی ہوئی تھی

"مشل تمھاری اختیاط جو ہے نا...باز آجاؤ تم..."
شہریار نے مصنوعی غصے سے اسے آنکھیں دکھائیں تو مشل بے ساختہ مسکراتے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی تھی

"یار ابھی نہ کرو نہ چینج....واپس آ کر میں خود کر دوں گا...تھکے جتنے ہوئے ہیں نہ دونوں

ہی،ویسے نیند بھی نہیں آنی۔۔۔بہتر ہے تھوڑی محنت مشقت کر لیں۔۔۔" شہریار نے شریر لہجے میں کہا تو مشل نے ہنستے ہوئے صوفے پر پڑا کشن اسکی طرف اچھالا رہا جس کو اس نے فورا ہی کیچ کر لیا تھا

"میں چینج کر کے ہی جاؤں گی۔۔۔مجھے پہلے اتنی گھبراہٹ ہو رہی ہے اوپر سے اتنا بھاری جوڑا۔۔۔سانس ہی نہیں آرہا۔۔۔ویسے بھی میرا دل بہت عجیب ہو رہا ہے ابھی۔۔۔ہیلپ کروائیں آ کر

میری۔۔۔یہ اتارنا مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔" مشل فراک اٹھاتے ڈھیلے سے انداز میں چلتے ڈریسنگ روڈ کی طرف بڑھی تھی

"ہیلپ کیا میں۔ں۔ں خود اتار دیتا ہوں۔۔۔آپ اجازت دیں بس۔۔۔" شہریار سرعت سے گاڑی کی کیز پاکٹ میں ڈالتا اسکے پیچھے ڈریسنگ روم میں آگیا تھا

"تمھیں مشل ایسے ڈریس پہن کر ہمیشہ ریشز ہو جاتے ہیں----"

"میں اتنا دھیان رکھتا ہوں کہ کوئی نشان نہ پڑے زیادہ---اتنی سینسٹو سکن ہے تمھاری---"

"اور تم پھر اتنے ریش کروا کر بیٹھ گئی ہو---"

"یار یہاں تو اچھا خاصا کپڑا لگا ہوا ہے اندر و الی سائیڈ پر ، پھر کیسے ریشز ہو جاتے ہیں تمھیں..." شہریار نے ٹھہر ٹھہر کر بات کرتے بہت آرام سے اسکا ڈریس اتارا تھا...کندھوں پر ، گردن پر جگہ جگہ سرخ نشانات دیکھ کر شہریار انکا بھرپور جائزہ لے رہا تھا کہ

سرخ خوبصورت سے پردے میں

مقید اسکے بھرے بھرے سینے پر

نظر پڑی تو آنکھوں میں شرارت

سی

اتری تھی

"بس۔س۔س اور ہیلپ نہیں چاہئیے آپکی۔۔۔" اسے کراس کر کے گزرتے مشل الماری سے ایک لوز سے ٹی شرٹ نکال کر پہن ہی رہی تھی کہ شہریار نے پیچھے سے اسے خود سے لگا کر اسکے سینے کے گرد دونوں بازوؤں کا سخت حصار بنا لیا تھا

"تھوڑی سی اور کرنے دو۔و۔و۔۔۔"

"نہیں-ں-ں---"

"شہریار کیا کر رہے ہیں-ں-ں----"

"اوئے-ے-ے چھوڑیں-ں-ں---" مشل اسکی بے باکیوں پر زیرلب مسکراتے اپنا سر پیچھے اسکے کندھے سے ٹکاتے بولی تو شہریار نے دونوں ہاتھوں سے اسکے ابھاروں کو ٹی شرٹ کے اوپر

سے سکوئز کرتے کان سے پاس شدت سے لب رکھے تھے

"جائیں۔ں۔ں نہ۔۔۔میں نے چینج کرنا ہے۔۔۔باز نہیں آتے آپ۔پ۔پ۔۔۔" ٹراوزر ہاتھ میں پکڑے مشل نے ہنستے ہوئے خود کو اس سے چھڑوایا تو شہریار اسکا چہرہ پکڑ کر گال سکوئیز کرتے دور سے ہونٹ گول کر کے اسے چومتے ڈریسنگ روم سے بمشکل باہر نکل گیا تھا

"آجائیں..." آفتاب نے اسکی طرف کا دروازہ

کھول کر ہاتھ

اسکے سامنے پھیلایا تھا...شازمہ نے ایک نظر

روشنیوں سے جگمگاتے لان اور خوبصورتی سے
سجے گھر کو دیکھ کر دل میں خوشی کی لہر
سی محسوس کرتے بائیاں ہاتھ اسکے ہاتھ میں
دے کر دائیں ہاتھ سے اپنے بھاری لہنگے کو پکڑ
کر باہر کی طرف نکالا تو آفتاب نے جھک کر
اسکا ساتھ دیتے لہنگے کو ٹھیک سے گاڑی سے
باہر کرتے اسکا ہاتھ تھامے اسے بھی باہر نکلنے
میں مدد کی تھی ...اسے پہلی بار اپنے گھر میں
دیکھ کر دل الگ ہی انداز میں دھڑک رہا تھا ،
خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا...چادر
اسکے کندھوں پر درست کرتے آفتاب نے ایک

نظر آسمان کی طرف دیکھا تھا جہاں سخت سردی کی وجہ سے دھند سی چھائی محسوس ہو رہی تھی

"دھیان سے----" آفتاب نے اسکی کمر پر ہاتھ رکھتے اسے گھر کے اندرونی دروازے کی طرف کیا تو گاڑی کی آواز سن کر اس کی بھابھی اور بھتیجیاں باہر آگئی تھیں---سعد بھائی بھی لان

میں کھڑے آفتاب کو ایک طرف لیجاتے کچھ
ڈسکس کرنے لگے تھے۔۔۔اپنے ارد گرد پہلی بار
زیادہ لوگ دیکھ کر شازمہ تھوڑی کنفیوز ہوئی
تھی مگر سب کے چہروں پر پھیلی مسکراہٹ
سے اپنی اہمیت کا احساس بھی ہوا
تھا۔۔اندرونی دروازے سے باہر آتے انکے والد نے
بھی گزرتے گزرتے سر پر بہت پیار سے ہاتھ
پھیرا تو شازمہ کا چہرہ کِھل سا اٹھا تھا

"کیسی ہیں۔ں۔ں۔۔۔ویلکم جی۔۔۔خیر سے آپ
اپنے گھر آئیں۔۔۔پورا سال بھئی صرف آپکا ذکر
ہی ہوتا رہا ہے ہمارے گھر تو۔۔۔آج آپ لگ بھی
بہت۔ت۔ت۔ت خوبصورت رہی ہیں ماشاءاللہ
۔۔۔سارا فنکشن میری بیٹیاں آپکے آگے پیچھے
گھومتی رہی ہیں بس۔۔ایک کہہ رہی تھی چاچو
زیادہ اچھے لگ رہے ہیں ایک بضد تھی کہ
چاچی زیادہ پیاری ہیں۔۔۔" بھابھی کے ہمراہ
اندر داخل ہوتے شازمہ کا چہرہ انکی باتوں سے
چمکنے لگا تھا۔۔مسکراہٹ چھپائے نہیں چھپ
رہی تھی

"چاچی آپ کے پاس فون کونسا ہے...؟ اس میں گیمز ہیں...؟چاچو تو مجھے روز فون دیتے ہیں اپنا..." چھوٹی بھتیجی نے سب سے پہلے شازمہ کو گھیرا تھا...دعا دور کھڑے ہنستے ہوئے شازمہ کو نظروں ہی نظروں میں سراہتے خود شرمائے جا رہی تھی

"میرے فون میں گیمز ہیں تو نہیں،پر میں کر لوں گی ڈاؤنلوڈ..." کہتے ہوئے مسکراہٹ اتنی گہری تھی کہ دونوں جانب ڈمپل نمایاں ہوئے تھے...کھڑے کھڑے ہی پیچھے سے دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو آفتاب کوٹ بازو پر ڈالے اندر آتا دکھائی دیا تھا

"بھابھی بابا اور سعد باہر ہی کھڑے ہیں ابھی آجائیں گے...سعد کہہ رہا تھا بتا دوں آپکو..."

"اچھا دلہن کو تو بٹھاؤ اپنی۔۔۔میں چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔۔امی جی کو بھی بلاؤ۔۔۔" کہتے ہوئے بھابھی ، شازمہ کو ہاتھ کے اشارے سے صوفے کی طرف لے آئی تھیں

"بھابھی دیکھیں انہوں نے مہندی ہی نہیں لگائی ہوئی۔۔۔آپکے پاس مہندی ہے تو مجھے

دیں ذرا۔۔۔" سب باتیں اگنور کرتے آفتاب صوفے پر شازمہ کے برابر بیٹھتے اپنی ہی رو میں بولا تو شازمہ کے ساتھ ساتھ بھابھی بھی مسکرائی تھیں۔۔۔شازمہ چہرہ اسکے یوں پاس بیٹھنے اور سب کے سامنے مہندی کا ذکر کرنے پر تپ کا سرخ ہونے لگا تھا

"رہنے دیں احمد ابھی۔۔۔" بھابھی کے سامنے

اسکا یہ انداز شازمہ کے دل کے رہے سہے تمام وسوسے دھواں کر گیا تھا...شرم نے گھیرے میں لیا تو شازمہ سے بھابھی سے نظر ملانا مشکل ہوا تھا

"ہاں ہاں...میں ابھی لے کر اتی ہوں....اور لگاتی بھی ہوں...لو امی جی بھی آگئیں....جاؤ دعا،تم لاؤ مہندی ،اندر پڑی سے سامنے ہی سائیڈ ٹیبل

پر...." آفتاب کی بھابھی آگے بڑھ کر ساس کا
ہاتھ تھام کر انہیں کمرے سے صوفے تک لائیں
تو شازمہ انکے اختزام میں لہنگہ سنبھالتے اٹھ
کھڑی ہوئی تھی ، فنکشنز کے علاوہ روٹین میں
بھی ان سے زیادہ انٹریکشن نہیں رہا تھا...زیادہ
ملاقات بھابھی سے ہی رہی تھی

"بیٹھو بیٹھو..." آفتاب کے والدہ نے ہاتھ سے
اشارہ کیا تو شازمہ دھیما سا مسکراتے بیٹھ
گئی تھی...کمر پر آفتاب کے ہاتھ کی تھپکی

محسوس ہوئی تو مسکرا کر ایک نظر اسے دیکھا تھا جو پہلے سے ہی اسے دیکھ رہا تھا

"چاچو۔و۔و مہندی۔۔۔" دعا نے مہندی لا کر سیدھا آفتاب کے ہاتھ میں تھمائی تھی

"تمھاری پہلی شادی ہے میرے بیٹے۔۔۔۔اسکی تو دوسری ہے نا۔۔۔تبھی نہیں لگائی ہو گی

مہندی...عورتوں کے تو سارے چاہ پہلی شادی پر ہی اچھے لگتے ہیں...ہے نا بیٹی

شازمہ...دوسری بار عورت کا دل ویسا نہیں رہتا..." آفتاب کی امی بول ہی رہی تھیں کہ بھابھی نے انکے ہاتھ پر اپنے ہاتھ کا دباؤ بڑھاتے نظروں ہی نظروں میں انہیں خاموش رہنے کی گزارش کی تھی

"کیا۔ا۔ا۔ ہاتھ دبا رہی ہو۔۔۔۔میں دلہن سے بات کر رہی ہوں۔۔۔" وہ ذرا اونچا بولیں تو اسی پل شازمہ کے مسکراتے چہرے سے مسکراہٹ کم ہوتے ہوتے بلکل غائب ہوئی تھی۔۔۔۔آفتاب نے ٹوٹے دل سے شازمہ کی طرف دیکھا تھا

"ج۔۔۔جی آنٹی۔۔۔آپ۔۔۔۔ٹھیک۔۔۔کہہ رہی ہیں۔۔۔" کہتے ہوئے شازمہ کا دل چاہا ابھی زمین کھلے اور وہ اس میں دفن ہو جائے۔۔۔بھابھی اور

بچوں کے سامنے اور سب سے بڑھ کر آفتاب کی موجودگی میں یہ الفاظ اسکو زیادہ صاف سنائی دئیے تھے...اپنے ہاتھ کی مٹھی بنا کر ناخنوں کو ہتھیلیوں میں گڑھتا محسوس کرتے آنکھوں کے کنارے آنسو ٹھہرے تھے...اپنے آپ کو دوسروں کی نظر سے دیکھنے میں پل نہیں لگا تھا...جو زندگی ابھی فیری ٹیل لگنے ہی لگی تھی انکے الفاظ سے دھڑام سے ہوش کی دنیا میں واپس لوٹ آئی تھی

"چاچی کی دوسرے شادی کا کیا مطلب ہے۔۔۔؟"

"پہلے انکا ہنسبڈ کوئی اور ہوائے ہو گا
نہ۔۔۔جیسے اب چاچو ہیں۔۔۔" بچوں کی
سرگوشیاں سنائی دیں تو دل کرچی کرچی سا
ہو گیا تھا۔۔۔پلکیں ایسی بوجھل ہوئی تھیں کہ
سب کچھ دھندلا گیا تھا

"بابا آپکو پتہ ہے چاچی کی سیکنڈ میرج ہے..."

دروازہ کھلنے پر سعد اور انکے والد کو اندر آتا دیکھ کر شازمہ کو اپنا تماشہ لگتا ہوا محسوس ہوا تھا...ساری خوشی سارا اعتماد جھاگ کی مانند بہہ گیا تھا

"ماما...یہ کیا تھا...؟؟؟ میں یہ ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا،سیریسلی-ی-ی...؟؟؟ " آفتاب اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے قدرے اونچی آواز

میں بولتے اٹھ کھڑا ہوا تو بھابھی نے سعد کو دھیرے سے بات بتا دی تھی...ماحول میں تناؤ سا آگیا تھا

"احمد...وہ...ٹھیک کہہ رہی ہیں..." شازمہ اسے آگ بگولہ ہوتے دیکھ کر ہمت اکٹھی کرتے اٹھ کھڑی ہوئی تو آفتاب کا دل اسکا زرد پڑتا چہرہ دیکھ کر دھواں دھواں ہوا تھا

"لو سن لو۔۔اس میں اتنا بھڑکنے والی کیا بات تھی بھلا۔۔سچ ہی تو بولا ہے۔۔۔عورت ہوں ، جانتی ہوں کہ عورت کا دل اتنی جلدی نہیں بدلتا۔۔عورتیں تھوڑی بنی ہیں بار بار مرد بدلنے کے لیے۔۔۔لیکن اللہ کا حکم ہے کہ بیوہ اور طلاق یافتہ سے شادی کرو۔۔۔اللہ بھلا کرے تیرا۔۔بہت نیک کام کیا ہے تم نے۔۔تبھی تو ہم نے ساتھ دیا ہے۔۔اللہ کے سامنے بھی سرخرو ہو گے تم اور یہ بھی تمھاری احسان مند بن کر رہے گی ہمیشہ۔۔۔" آفتاب کی والدہ صوفے پر بیٹھ کر

بولنا شروع ہوئیں تو آفتاب اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا

"بس کرو بیگم...کس وقت کیا بات لے کر بیٹھ گئی ہو..."

"ماما جانے دیں ابھی یہ سب..." سب شازمہ کی آنکھوں میں ٹھہرے آنسو،چہرے پر پھیلی شرمندگی میں گِھری مسکراہٹ دیکھ کر خود

بھی شرمندہ ہو رہے تھے

"ماما آپ نے شازمہ کا سچ تو سب کو بتا دیا ہے
اور بہت اچھی بات ہے کیونکہ انکے سچ میں
کوئی ایسی بات ہے بھی نہیں جو چھپانی
پڑے...نہ ہی انہیں کسی کا احسان مند ہونے کی
ضرورت ہے..." کہتے ہوئے آفتاب نے شازمہ
کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے واپس صوفے پر بٹھا

دیا تھا۔۔۔ماں کے اشارے پر دعا اور زہرا ماں سمیت اپنے کمرے کی طرف کھسک گئی تھیں

"لیکن۔۔۔میں آج سب کے سامنے آپکو اپنا ایک سچ بتانا چاہوں گا۔۔۔جسکو سن کر آپ اپنے الفاظ واپس لینے پر مجبورہو جائیں گی۔۔۔آپ کو جب پتہ چلے گا کہ میں نے نہیں۔۔۔انہوں نے مجھ پر احسان کیا ہے۔۔۔مجھے قبول کر کے۔۔۔"

ماں سے ایسی بات کہتے ہوئے آواز تو لڑکھڑا رہی تھی لیکن دل بے حد مضبوط تھا۔۔۔شازمہ

کے سامنے ڈھال بنے جیسے وہ کھڑا تھا شازمہ

کا دل اس نے ویسے ہی جیت لیا تھا

"میں ایک۔۔۔گنہگار انسان ہوں ماما۔۔۔"

"غفلت میں ڈوبا ہوا۔۔۔"

"آپ کی نظروں سے اوجھل۔۔۔میں جانے کیا کیا

کرتا رہا ہوں...جو میں...لفظوں میں...کسی کو بتا بھی نہیں سکتا..."

"میں نہیں جانتا ان گناہوں کی معافی مجھے ملی ہے یا نہیں..."

"میں نہیں جانتا کہ میں....اِنکے قابل ہوا بھی ہوں یا نہیں لیکن...انہوں نے مجھے...سب جانتے ہوئے بھی جو...اپنی زندگی میں جگہ دی ہے...اپنا پاک ساتھ دیا ہے مجھے....یہ انکا

احسان ہی ہے مجھ پر ماما..." اپنی آنکھیں زبردستی کھول کر رکھتے، ماں کے سامنے ایسا اعتراف کرنا سر مزید جھکا گیا تھا

"آپ سے درخواست ہے کہ...اِنکا دل کبھی نہیں دکھانا...اِن سے ایسے بات کر کے جو آپ میرے دل کو ذخم دے رہی ہیں نہ وہ مجھے جینے نہیں دے گا....میں پہلے ہی بہت پستی سے نکل کر آیا ہوں...ماما میرا سچ جتنا گھناؤنا ہے اسکے سامنے شازمہ کی سچائی تو بہت پاک

ہے...بہت مقدم ہے...وہ کسی کے نکاح میں تھیں

،یہ انکا کوئی جرم تو نہیں ہے جس کے ذکر سے

انکو بھری مخفل میں شرمندہ کیا جائے....بچوں

کے سامنے...سب کے سامنے آپ نے انہیں سوالیہ

نشان بنانے کی کوشش کی ہے ماما..."

"آئندہ آپ نے اگر شرمندہ کرنا ہی ہے تو مجھے

میرے کئے گناہوں پر شرمندہ کیجیے گا،میں ایک

لفظ نہیں بولوں گا آپکے سامنے...مگر

پلیز...میرے دل کو ایسے ٹکڑوں میں نہ کیجیے

گا دوبارہ...آپ جانتی ہیں میں نے کیسے آپکو منایا تھا...کیسے میں نے انتظار کیا ہے اس سب کا...پلیز آج کے بعد یہ سب نہیں ہونا چاہئیے ورنہ بہت مسئلہ ہو جائے گا ماما...میں پہلے ہی خود اپنی نظروں میں بہت گرا ہوا ہوں...مجھے مزید مت گرائیں..." آفتاب ہمیشہ کی طرح بولتا جا رہا تھا اور سعد باہ کو بٹھا کر صوفہ کراس کرتے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسکو خاموش کروانے کی کوشش کر رہا تھا.....شازمہ سر جھکائے خاموش بہتے آنسوؤں سے اسکی باتیں سب رہی

تھی.....آفتاب کی والدہ سٹل ہو کر یک ٹک اسکو دیکھے جا رہی تھیں جنہیں کہیں نہ کہیں بیٹے کی کہی تمام باتوں کی آگاہی ضرور تھی لیکن اسکا یوں اعتراف کرنا توقع کے بلکل برعکس تھا......آفتاب کے والد بھی سر جھکائے بیٹے کے رازوں سے واقف ،خاموشی سے اسے سن رہے تھے

"اچھا اچھا چلو بس اب جانے دو سب۔۔۔بڑی بہو کدھر ہے۔۔۔چائے بنواؤ سعد۔۔۔بیٹھ جاؤ تم بھی لیکچرار صاحب۔۔۔" آفتاب کے والد ماحول کا تناؤ کم کرتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے بولے تو آفتاب بیک گردن سہلاتے شازمہ کے پاس بیٹھ گیا تھا

"بچوں کو بلاؤ باہر بھئی کوئی رونق لگے۔۔۔کیا کر رہے ہو سعد۔۔۔اٹھو۔۔۔چلو بیگم تم بھی اب

چھوڑ دو غصہ...چھوٹی بہو....دل پر نہیں لینی کوئی بھی بات...یہ بس باتیں کڑوی کرتی ہے،دل کی بہت اچھی ہے آپکی ساس..." انکے کہنے پر شازمہ بھیگی نظروں سے مسکرائی تھی...بچے باپ کے ساتھ باہر آگئے تھے...بھابھی چائے سرو کرنے لگی تھیں

"میں بھی لگاؤں گی چاچی کو مہندی..." زہرا

مہندی ہاتھ میں لیے جھکتے ہوئے شازمہ کے ایک
طرف بیٹھی تو آفتاب نے پاس پڑی دوسری
مہندی پکڑ کر اسکا دوسرا ہاتھ تھام لیا
تھا...شازمہ کا دل آفتاب کے ہاتھ کے نرم لمس
پر تحفظ کے احساس سے آشنا ہوا تھا...ہاتھ کی
پشت کے نیچے اپنا ہاتھ رکھے وہ اسکی ہتھیلی
کے کنارے پر اپنا نام لکھ رہا تھا جبکہ دوسرے
ہاتھ پر زہرا سٹار بنا رہی تھی....اپنے ہاتھ پر
نقش ہوتے اسکے نام کو دیکھ کر شازمہ نے
پلکیں اٹھا کر اسکے چہرے کی طرف دیکھا تھا
جو سر جھکائے پورے انہماک سے نام کے ساتھ

چھوٹا سا دل بناتے زہرا کو بھی ویسا ہی ہارٹ بنانے کی تلقین کر رہا تھا۔۔۔اکسے لہجے میں۔۔۔لفظوں میں میں اپنے لیے اتنی عزت اور پیار دیکھ

کر شازمہ اپنے تمام دکھ بھول رہی تھی۔۔سب کی موجودگی میں اسکا مہندی لگانا ، اتنی زیادہ پنائیت دکھانا ایک خواب سا لگ رہا تھا۔۔شازمہ کے دل میں اسکا مقام تو بڑھا ہی تھا ، اسکی نظروں میں اپنی اہمیت بھی الگ سا احساس دلا رہی تھی۔۔۔کھوئی ہوئی مسکراہٹ پھر سے چہرے پر مستقل ہونے لگی تھی

کچھ دیر بعد......

"یہ ہے۔ے۔ے آپکا کمرہ۔۔۔سامنے میرا روم ہے وہ و الا۔۔۔ایک روم نیچے بھی ہے ہمارا۔۔۔بچے ہیں نہ، تو جتنی بھی جگہ ہو کم پڑتی ہے۔۔۔۔" آفتاب کی بھابھی شازمہ کو فرسٹ فلور پر موجود اسکے کمرے میں لے آئی تھیں،لہجہ بے حد خوشگوار

تھا تو شازمہ بھی مسکراتے ہوئے انکی باتوں پر چہرے کو جنبش دے رہی تھی۔۔۔مناسب سائز کے اس بیڈروم کو بہت دلفریب انداز میں سجایا گیا تھا،بڑے بڑے گلاب کے گلدستے سائڈ ٹیبل اور ڈریسنگ ٹیبل پر موجود تھے۔۔۔۔پھولوں کی خوشبو سے پورا کمرہ مہک رہا تھا۔۔۔کمرے کے بیچ و بیچ خوبصورت سے فانوس کی روشنی سے ماحول مزید تابناک لگ رہا تھا۔۔۔کمرے کی ایک دیوار پر آفتاب اور شازمہ کے نکاح کی بڑی سی تصویر لگی ہوئی تھی جسے شازمہ اکثر وڈیو کالز میں دیکھا کرتی

تھی

"آفتاب نے روم خود ڈیکوریٹ کیا ہے،صبح سے لگا ہوا تھا۔۔۔ایک ایک چیز خود لایا۔۔۔خود سجائی۔۔۔۔بہت چاہتا ہے تمھیں اور یہ بات اس گھر میں سب جانتے ہیں۔۔۔بہت لکی ہو تم شازمہ۔۔۔اور وہ۔ہ۔ہ کتنا خوش قسمت ہے وہ بات تو وہ خود ہی تمھیں بتاتا رہتا ہو گا۔۔۔باتیں

بہت کرتا ہے نہ..." کہتے ہوئے بھابھی ہنسیں تو شازمہ کی مسکراہٹ بھی گہری ہوئی تھی

"یہ پورا سال ہمارے گھر تو تمھارا ہی ذکر رہا ہے...امینجی کی باتوں کا برا نہ ماننا،انکی اپنی جان بستی ہے آفتاب میں،چھوٹا ہے نا گھر میں، اس لیے....اور...تمھیں دل سے ایکسیپٹ کر کے ہی لائی ہیں...جب تم سے ملی تھیں تمھاری

تعریف ہی کرتی تھیں۔۔۔بس کبھی کبھار بڑے بندے کڑوی بات کر جاتے ہیں۔۔۔دل برا نہیں کرنا انکی طرف سے بلکل بھی۔۔۔۔اور۔۔۔آفتاب بھی۔۔۔۔بہت اچھا ہے دل کا۔۔۔بہت بدلا ہے اس نے خود کو۔۔۔ہم تو گواہ ہیں۔۔۔کبھی کوئی دکھ نہیں دے گا تمھیں۔۔۔ہمارا وعدہ ہے۔۔۔۔" بھابھی شازمہ سے جلدی جلدی سب باتیں کرتے ساتھ ساتھ باہر کی طرف دیکھتے آفتاب کے آنے کا انتظار کر رہی تھیں

"آفتاب نے تمھارے لیے گھر بھی سیٹ کر لیا ہوا ہے...تمھیں سرپرائز دے گا،اسکو نا بتانا کہ میں نے تمھیں بتایا ہے....وہ سارا بھی اس نے خود سر کھڑے ہو کر فرنش کروایا ہے..." شازمہ انکی باتیں سن کر مسکرائے بغیر نہیں رہ پا رہی تھی...یہ سب باتیں آفتاب سے وہ دن میں کئی کئی بار ریپیٹ پر سنتی رہتی تھی جنہیں وہ رازداری سے بتا رہی تھیں

"آپ بہت اچھی ہیں بھابھی...." شازمہ ابھی

بول ہی تھی کہ آفتاب دروازہ ناک کرتا اندر داخل ہوا تھا

"دیٹس سرپرسئیزنگ۔۔۔بھابھی آپ نے تو کمال کر دیا۔۔۔میری بیوی کو باتیں کرنا سکھا دیا ہے۔۔۔ایسے تو کبھی انہوں نے میری تعریف نہیں کی کہے بغیر۔۔۔" آفتاب کمرے میں داخل ہو کر شازمہ کو بھونیں اچکا کر معنی خیز نظروں سے دیکھتے بولا تو شازمہ نے فوراً نظریں پھیری تھیں

"تمھارے ساتھ رہے گی نہ تو خود ہی زیادہ
بولنے لگی گی....خوش رہو..." وہ شازمہ اور
آفتاب دونوں کو سر پر پیار دیتے کمرے کا
دروازہ بند کرتے نکل گئیں تو آفتاب نے الٹے
قدموں پیچھے کو مڑ کر فوراً دروازے کو بہت
آہستگی سے لاک کر دیا تھا

"امم-----"

"جوائنٹ فیملی---"

"بچے---you know---"

"کبھی بھی چاچو کے کمرے میں آجاتے ہیں، اسی لیے بس---" آفتاب دروازہ لاک کر کے وہیں کھڑے کھڑے اپنی ناک کی ٹپ سہلاتے کنفیوژن میں اسکو صفائی پیش کرنے لگا تو شازمہ

نظریں اسے دیکھ کر جھکاتے زیرلب مسکرانے لگی تھی

"آپ۔پ۔۔۔بیٹھیں نہ۔۔۔" اپنے کمرے میں اسکو اس روپ میں دیکھ کر آفتاب کو اپنا دل زوروں سے دھڑک کر سینے سے باہر آتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔خوشی ، ایکسائٹمنٹ ، گھبراہٹ ہر عنصر دل و دماغ پر ایک ساتھ غالب آگیا تھا

"جی..." اس کے اشارے پر شازمہ اپنا لہنگہ سنبھالتے صوفے کے قریب آ کر کھڑی ہو گئی تھی...چال میں تھوڑی لڑکھڑاہٹ تھی کچھ گھبراہٹ تھی لیکن دل میں الگ ہی سماں بندھا ہوا تھا جو چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ کی صورت عیاں ہو رہا تھا

"چادر۔۔۔اتار۔ر۔ر لیں،ایزی ہو جائیں۔۔۔" بات کرتے کرتے دو سے تین قدموں میں اس تک کا فاصلہ طے کرتے آفتاب نے چادر خود اسکے کندھوں سے اتار کر تہہ کرتے صوفے کے بازو پر رکھ دی تو شازمہ اسکے سامنے پہلی بار یوں اتنا عیاں ہونے پر شرم سے چور ہو گئی تھی۔۔۔بہت باریک سا سرخ دوپٹہ جو سینے کے ایک جانب سیٹ تھا ، خوبصورتی سے فٹ ہوئے بلاوز میں اسکے حسن کو مزید اجاگر کر رہا تھا۔۔۔گردن میں موجود بھاری سے نیکلس کو انگلیوں سے چھوتے شازمہ

نے ہچکچاتے ہوئے اسکے چہرے کی طرف دیکھا تھا جو بھرپور طرح سے اسکا جائزہ لیتے اب اسکی آنکھوں میں بہت بدلی ہوئی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

"آپ بیٹھیں۔۔۔پلیز۔۔۔" ریموٹ سے اے سی کا ہیٹنگ موڈ آن کر کے وہ خود بھی اسکے پاس بیٹھ گیا تھا

"کیسا لگ رہا ہے...؟ مجھے تو بہت....

i am literally feeling like walking on air....

پاؤں زمین پر پڑ ہی نہیں رہے آپکو فائنلی...فائنلی...اپنے پاس دیکھ کر..." خوشی سے چور لہجے میں کہتے آفتاب ایک ٹانگ صوفے پر بینڈ کرتے اسکی جانب مڑ کر بیٹھ گیا تھا...شازمہ اپنے دوپٹے کو ایک طرف سے

کھینچ کر سینے پر کرنے کی ناکام سی کوشش
کر رہی تھی جو بیٹھنے سے بلاوز کا گلا گہرا سا
ہوتا محسوس ہو رہا تھا...تیز سانسوں کا زیر و
بم آفتاب کی نظروں سے ذرا سا بھی مخفی
نہیں تھا...چوڑیوں کی کھنکھناہٹ پورے کمرے
میں پیارا سا شور مچا رہی تھی....اسے اپنی
نظروں سے کنفیوز کرتے آفتاب نے دوپٹے کو
کندھے سے ذرا سا سرکا کر آہستگی سے اسکے
بازو کو اوپر سے نیچے تک سہلایا تو شازمہ
بلکل سٹل ہو ک رہ گئی تھی....اسکا والہانہ
نظروں سے دیکھنا...پیار سے چھونا سانسوں کی

رفتار مزید بڑھانے لگا تھا

"پاؤں سے یاد آیا،ہیلز اتار دیں اپنی۔۔۔آپکے پاؤں درد ہو رہے ہوں گے۔۔۔" آفتاب نے جھک کر اسکے پاؤں سے لہنگہ ہٹاتے کہا تو شازمہ نے فوراً پاؤں پیچھے کیے تھے۔۔"میں۔۔اتار لیتی ہوں۔۔"

"کوئی مسئلہ نہیں ، میں۔ں۔ں آپکی مدد کر دیتا ہوں۔۔۔" آفتاب اسی وقت پنجوں کے بل فرش پر بیٹھا اور اسکے پاؤں سے ہیلز کی سٹریپ کھولنے لگا تو شازمہ قدرے

جھک کر خود بھی سٹریپس کھولنے لگی تھی۔۔۔دونوں کے چہرے بے حد قریب ہو رہے تھے۔۔۔شازمہ اسے اپنے قدموں میں بیٹھا ٹرانس کی سی کیفیت میں چلی گئی تھی۔۔۔ایک کہ بعد ایک بات سے وہ آفتاب کے خوبصورت برتاؤ کی اسیر ہو رہی تھی۔۔۔کوئی اسکو یوں چاہ

سکتا ہے،یہ دیکھ کر ہی دل خوشی سے بھر رہا تھا...نظریں پاؤں پر جمائے جھکے ہوئے وہ اسے مسلسل دیکھے جا رہی تھی اور ہوش تب آیا جب آفتاب نے جھکا ہوا چہرہ اٹھا کر مخمور نظروں سے پہلے اسکے چہرے کی طرف اور پھر نگاہوں کو رخ تھوڑا نیچے کرتے پلکیں جھپک کر مسکراتے پھر سے اسے دیکھا تھا...اسکی نظروں کی وارفتگیوں نے شازمہ کی گھنی خوبصورت پلکوں کی جھلمن میں اضافہ کر دیا تھا

"آپکو۔و۔و درد تو نہیں ہو رہا۔۔۔؟ میں نے آپکو آج سے پہلے کبھی ہیلز میں نہیں دیکھا۔۔۔" پاؤں سے ہیلز نکال کر ایک طرف رکھتے وہ وہیں بیٹھے اسکے پاؤں کی اوپری سطح پر اپنی انگلیاں پھیرنے لگا تھا۔۔۔اسکی انگلیوں سے چھلکتی سرخی۔۔۔اسکے لمس سے ہلکے سے کپکپاتے پیر۔۔۔ناخنوں پر ثبت کِھلا کِھلا سرخ رنگ آفتاب کی نظروں کا محور بنا ہوا تھا

"ن۔۔نہیں۔۔۔بس تھک گئے ہیں پاؤں۔۔۔۔درد نہیں ہے۔۔۔لہنگے کے ساتھ ہیلز پہننی پڑتی ہیں۔۔۔ویسے نہیں پہنتی میں۔۔۔۔" شازمہ نے بات کرتے کرتے پاؤں اسکے ہاتھ سے نکالنا چاہا تو آفتاب جو اسکی بات پوری توجہ سے سن رہا تھا، اسکے پاؤں پر اپنے ہاتھ کا دباؤ بڑھا گیا تھا

"ایک منٹ۔۔۔۔سلیپرز دیتا ہوں فرش ٹھنڈا ہے۔۔۔"

آفتاب اسکے پاس صوفے پر ہاتھ رکھ کر سرعت

سے اٹھ کھڑا ہوا تو شازمہ اسے ڈریسنگ روم کی طرف تقریباً بھاگتے ہوئے جاتا دیکھ کر دل ہی دل میں مسکائی تھی...وائٹ شرٹ ، بلیک پینٹس ، کلائی میں چمکتی سلور گھڑی...وہ اس سے نظر ہٹا نہیں پائی تھی...اپنی قسمت پر...اپنے بدلے وقت پر یقین ہی نہیں آرہا تھا...ایسا ہی سرخ جوڑا پہنے، پہلے جس تذلیل سے گزری تھی آج ویسے ہی ایک جوڑے میں اپنے لیے اپنیے شوہر کی نظروں میں جو ستائیش دیکھنے کو مل رہی تھی وہ کسی خواب سے کم نہیں تھی...ایک ایک کر کے خوف

کی سب دیواریں گرتی جا رہی تھیں

"یہ پہن لیں۔ں۔ں۔۔۔آپکے ڈریس سے تو بلکل کوئی جوڑ نہیں انکا۔۔مگر سردی بھی تو نہیں لگوانی نہ۔۔۔" آفتاب اسکے لیے پیارے سے فلفی سے گلابی سفید سے رنگ کے کِٹی والے سلیپرز لے آیا تو شازمہ انہیں دیکھ کر کھلکھلا کر ہنسنے لگی تھی

"یہ آپ نے کہاں سے لیے۔۔۔بہت کیوٹ ہیں یہ تو۔۔۔" ہنستے ہوئے پوچھ کر شازمہ نے فوراً ہی انہیں پہن لیا تھا،لہنگے کو تھوڑا اوپر کرتے وہ اپنے پاؤں دیکھ کر ہنسے جا رہی تھی اور آفتاب اسکی ہنسی میں کھوئے اسکے ہر خدوخال کا بہت آرام سے جائزہ لے رہا تھا۔۔۔جب تک نظروں کا ملاپ نہیں ہونا تھا تب تک آفتاب کی نظریں اسکے چھلکتے سراپے سے اِدھر اُدھر نہیں ہونی تھیں

"آنلائین...جب سے نکاح ہوا ہے میں ایسی کیوٹ کیوٹ چیزیں آرڈر کرتا رہتا ہوں اور بھی بہت کچھ ہے...آہستہ آہستہ دکھاؤں گا..." آفتاب نظر ملنے پر قدرے بے باکی سے وِنک کرتے اسکے پاس آ کر بیٹھا تو شازمہ کو چہرے سے گردن تک سنسنی سی محسوس ہوئی تھی...ہنسی فوراً مسکراہٹ میں بدل کر تھوڑی مدھم ہوئی تھی

"آپکا۔۔۔دوپٹہ اتار لوں۔۔۔؟؟؟" آفتاب خمار آلود لہجے میں بولتے صوفے پر کھسک کر تھوڑا اسکے قریب ہوا تو شازمہ نے گھبراہٹ میں انگلیاں میچتے دونوں پاؤں کو فرش پر اپنی جانب کر لیا تھا

"جی۔ی۔ی۔ی۔۔۔۔" اسکے اتنے ڈائریکٹ سوال پر آنکھیں

پھیلا کر اسکی طرف دیکھی تھی

"نہیں۔۔۔میرا مطلب۔۔۔آپکو منہ دکھائی کا نیکلس پہنانا ہے نہ۔۔۔اسی لیے کہہ رہا ہوں۔۔۔۔دوپٹہ اتار کر ہی پہنا سکوں گا نہ۔۔۔میں۔۔۔لے کر آتا ہوں۔۔۔۔" اپنی کہی بات پر امڈتی شریر سی ہنسی دباتے وہ اسکے پاس سے اٹھ کر دوبارہ الماری کی بھاگا تھا اور اگلے ہی لمحے ایک کیس ہاتھ میں لیے واپس اسکے پاس اتنے ہی قریب بیٹھ گیا تھا

"پہنا لوں۔۔۔؟" آفتاب چہرہ اسکے بے حد قریب کرتے ذرا سا جھکا کر اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تو شازمہ چہرے کو ہاں کی صورت ہلاتے اپنے ہاتھ سر کی طرف لیجاتے پنیں ڈھونڈ کر اتارنے لگی تھی۔۔۔دل اسکے اتنے پاس بیٹھنے پر ، نظروں سے ایک ایک حرکت کا جائزہ لینے پر ، تنہائی بھری رات اسکے ساتھ گزارنے کا سوچ کر کانپنے سا لگا تھا

"آپ پریشان تو نہیں ہیں نہ...؟ بلکل بے فکر رہنا ہے میرے ساتھ...بھوک وغیرہ لگے تو بتانا ہے..." آفتاب اسکے دوپٹے پر ٹھہری نازک سے انگلیوں کو دیکھتے لہجے میں رس گھولے اس سے بات کر رہا تھا اتنی ہی شیرینی نظروں میں بھی تھی

"نہیں...پریشان تو نہیں ہوں..." اپنے دوپٹے کو اندازے سے ہاتھ لگاتے شازمہ نے ایک جانب سے

پن اتارنے کی کوشش کی تو بال کھنچنے پر
ہلکی سی آنکھیں میچی تھیں

"رکیں۔۔۔میں اتارتا ہوں۔۔۔" آفتاب ذرا سا اٹھ کر
صوفے پر گھٹنہ رکھ کر اسکے قریب ہوا اور ایک
ایک کر کے اسکے دوپٹے سے پنز نکال کر صوفے
کی بیک پر رکھتا جا رہا تھا

"دوپٹہ بہت نازک ہے۔ے۔۔۔خراب ہی نہ ہو

جائے مجھ سے..." کچھ لمحوں میں ہی سرخ

دوپٹہ شازمہ کے سر سے ڈھلک کر کندھوں سے

ہوتا اسکے پیچھے صوفے پر گر گیا تھا...بلاوز کا

پچھلا گلہ قدرے گہرا تھا جس سے اسکا دمکتا

ہوا دودھیا سراپا پہلی بار آفتاب کی نظروں

میں آیا تھا....یونہی گھٹنے کے بل بیٹھے آفتاب

نے بے ساختہ اسکی برہنہ پشت پر اپنا دائیاں

ہاتھ رکھ کر اپنے انگوٹھے سے بہت آہستگی سے

سہلایا تو شازمہ غیر مخصوص انداز میں

کھسک کر ایک طرف ہوئی تھی...اسکے گرم ہاتھ

کی تپش نے دل کے در و دیوار ہلا دئیے تھے

اسکی جھجھک سے آفتاب کی آنکھوں میں
انہی لمحوں میں سرخی اتری تھی۔۔۔شازمہ نے
ایک طرف گرا دوپٹہ اندازے سے پکڑ کر سینے پر
پھیلایا تو آفتاب کے ہاتھ کو کمر کے بیچ و بیچ
سرکتا محسوس کر کے شازمہ جو پہلے تھوڑا
ریلیکس ہوئی تھی پھر سے کنفیوز ہونے لگی
تھی۔۔۔تیزی سے پلکوں کو جھپکتے اسکے ہاتھ
کے گرم لمس کو پورے حق سے اپنی جلد پر

جابجا محسوس کرتے جسم پر کپکپی طاری
ہونے لگی تھی۔۔۔دوپٹہ کندھوں پر ٹھہرنے کی
بجائے ڈھلکے جا رہا تھا۔۔۔۔اسکی نظروں کا
محور بنے ہر ایکٹ کنفیوز سا ہونے لگا تھا

"چھوڑ دیں اسے۔۔۔" دوپٹے سے اسکا ہاتھ ہٹا کر
اپنے ہاتھ میں لیتے ، آفتاب نے اسکی ٹھوڑی کو
انگلیوں سے پکڑ کر اسکا چہرہ اپنی طرف کیا
تو شازمہ نے جھکی پلکیں اٹھا کر اسکی طرف
دیکھا تھا۔۔۔ایک ہاتھ میں اسکا ہاتھ نرمی سے

پکڑے ، دوسرے ہاتھ سے اسکے گال پر انگوٹھا سہلاتے وہ گہری نظروں سے اسکی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔۔۔دوپٹہ جھولی میں گرا ہوا تھا۔۔۔ گھٹنے کے بل بیٹھنے سے شازمہ کا چہرہ اسکے سینے تک آرہا تھا

اپنا نازک سا ہاتھ اور چہرہ اسکی گرفت میں دئیے وہ جس معصومیت سے اسکے چہرے کو تک رہی تھی ، آفتاب نے بے خود سا ہوتے اسکے بوکھلائے سے چہرے کو ہلکا سا سہلاتے سہلاتے

بالاخر پورا ہاتھ اسکے گال پر جما کر اسے اپنے سینے سے لگایا تو شازمہ نے گھبرا کر اپنے دوسرے ہاتھ سے صوفے پر فولڈ ہوئی اسکی ٹانگ کو تھاما تھا

"آئی لو یو شازمہ۔۔۔لو یو سو مچ۔۔۔میں بتا نہیں پا رہا کہ میں کتنا خوش ہوں۔۔۔میرا دل کتنا سکون میں ہے آپکو پا کر۔۔۔آپکو اپنے اتنے پاس

دیکھ کر۔۔۔یہ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔۔۔" اسکے سینے سے چہرہ لگائے شازمہ اسکی دھڑکنوں کو بخوبی سن رہی تھی ، آفتاب نے جھک کر اسکے سر پر لب رکھے تو شازمہ نے ایک پل کو آنکھیں موند کر کھولیں تھیں۔۔۔وہ اسکے پورے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسکو اپنے سینے سے یوں لگائے ہوئے تھا جیسے اب کبھی دور جانے نہیں دے گا۔۔۔لہجوں میں ، نظروں میں ، جذبوں میں سچی خوشی چھلک رہی تھی

"کیا آپ بھی خوش ہیں۔۔۔؟" آفتاب اسکی طرف

سے خاموشی محسوس کرتے بولا تو شازمہ نے

چہرہ ہاں میں ہلاتے ہاتھ تھوڑا اوپر کرتے اسکی

کمر پر رکھا تھا۔۔۔اسکا جواب پا کر آفتاب نے

اپنے دونوں بازو اس کے کندھوں کے گرد پھیلا

کر اسے زور سے اپنے سینے سے لگایا تھا

"This is the highlight then....

آپ خوش ہیں تو سب اوکے ہے..." اسکی کمر پر

ہاتھ پھیر کر اسے پیار سے سہلاتے افتاب نے

اسے خود سے الگ کیا فو شازمہ اپنی جگہ سے ہ

لا ہوا جھومر پکڑ کر فکس کرتے مسکراتے ہوئے

اسے دیکھی تھی

"میں اس طرف آجاتا ہوں..." کیس سے نیکلس

نکال کر ہاتھ میں لیے آفتاب اسکے پیچھے آ

کھڑا ہوا اور اسکے گلے میں موجود بھاری سا

سیٹ اتارنے لگا تو شازمہ بھی اسکا ساتھ دینے

لگی تھی

"میں نے سوچا تھا جو نیکلس آپ نے دیا ہوا ہے وہ سب کو دکھاؤں گی اب ، آپکے نام والا۔۔۔اور آپ نے ایک اور لے لیا۔۔۔" شازمہ کی بات پر کھُل کر مسکراتے آفتاب اسے یہ خوبصورت سا ڈائمنڈ نیکلس پہنانے لگا تھا جسے اس نے خاص اس رات تخفے کی صورت دینے کے لیے بنوایا تھا

"آپ جس کو جو مرضی دکھا لیں...سب آپکا ہے..." اسکے پیچھے کھڑے آفتاب سے نظریں اسکے حسین سراپے سے ہٹانا مشکل ہو رہا تھا...سرخ جوڑے سے دکھائی دیتا اسکا دودھیا جسم...اسکی کندھوں پر پھیلی ہلکی سی سرخی...گردن میں جھولتا چمکتا ہوا نیکلس...آفتاب کو اپنے لب اسکا ہر حصہ چھونے کو بے قرار ہوتے محسوس ہونے لگے تھے...بہت آہستگی سے نیکلس کو بند کر کے اسکی گردن کو انگلیوں سے چھوتے آفتاب نے

کھڑے کھڑے اسکے اور اپنے درمیان فاصلہ ختم کرتے اپنے جسم کو اسکے کندھے سے لگایا تو شازمہ کو اچانک اپنے پاؤں سن ہوتے محسوس ہونے لگے تھے...گھبراہٹ نے ایک دم حواس پر قابو پا لیا تھا

"م...میں یہ دیکھ لوں شیشے میں اسے..." اسکے جسم سے اٹھتی مخصوص خوشبو اتنے قریب محسوس کرتے وہ نیکلس پر ہاتھ رکھتے کانپتے سے لہجے میں بولی تو آفتاب اسکا ہاتھ پکڑ کر

اسے کمرے میں ایک جانب ڈریسنگ مرر کے سامنے لے آیا تھا۔۔۔اسکی چال میں لڑکھڑاہٹ واضح ہو رہی تھی

"سلپرز کمفرٹیبل نہیں ہیں کیا۔۔۔؟"

"کمفرٹیبل ہیں۔ں۔۔۔"

"اچھا لگا...؟" آفتاب اس کے پیچھے کھڑے ، مرر میں اس کا اور اپنا عکس ایک ساتھ دیکھتے ہوئے بولا تو شازمہ نے

مسکراتے ہوئے سر ہاں میں ہلایا تھا...گردن میں چمکتی ہوئی چین بے حد خوبصورت لگ رہی تھی... بلاؤز کی فٹنگ میں اس کے بدن کی رعنائیاں واضح ہو کر آفتاب کی نظروں میں آرہی تھیں

"باقی جیولری اسکے ساتھ میچ نہیں کر رہی.....اتار دوں...؟" شازمہ اپنے گردن پر نیکلس دیکھنے میں مصروف تھی کہ آفتاب نے اس کی کمر میں بازو ڈال کر اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگاتے مخمور سے لہجے میں کہا تو شازمہ نے مرر میں ہی دیکھتے اس کی طرف نظر اٹھائی تھی...شیشے میں اپنا دوپٹے کے بغیر سراپہ، اپنی کمر میں خائل اس کا بازو دیکھ کر اسے اپنے دل میں خون کی تیز ہوتی گردش سنائی دینے لگی جیسے دل کانوں میں

دھڑکنے لگا ہو۔۔۔پیٹ پر دھڑا اسکا ہاتھ جو مسلسل پیچھے کو دباؤ ڈالتے اسے خود میں سمونے پر مجبور کر رہا تھا ، اسکے جسم سے نکلتی تپش ، اس کی سرخ انگارہ ہوتی آنکھیں جن کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ اپنی نظریں جھکا گئی تھی

"میری طرف دیکھیں نہ..." آفتاب اسکے بازو کو پیار سے سہلاتے سہلاتے ذرا سختی سے دباتے ہوئے گھمبیر سے لہجے میں بولا تو شازمہ نے اپنی بوجھل پلکیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا...پیٹ پر اسکے ہاتھ کا دباؤ مسلسل اپنی انٹینسٹی بدل رہا تھا

شیشے میں نظریں ملیں تو اسکے دیکھتے ، دیکھتے ہی آفتاب نے چہرا تھوڑا سا جھکا کر بازو سے ہاتھ ہٹا کر اس کی پچھلی گردن پر

رکھتے ، نیکلس کے قریب اپنے پرحدت لب بہت آہستگی سے سہلائے تھے...اسکی خوشبو محسوس کرتے ایک گہرا سا لمس اسے سونپا تو اسکے بھرپور لمس سے شازمہ بری طرح گھبرا کر آگے کو کھسکنے لگی تھی لیکن آفتاب کے ہاتھ کا دباؤ اس کے لوئیر بیلی پر مزید بڑھ گیا تھا...وہ مزید اسکو خود میں بھینچ گیا تھا...لب اب اس کی گردن پر جگہ جگہ اپنا لمس بکھیرنے لگے تھے

شازمہ اسکی گرفت میں ، اسکے ہاتھ کے بے باک سے دباؤ کو محسوس کرتے تھوڑا پھڑپھڑائی تو آفتاب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کا رخ اپنی طرف موڑتے اسے ڈریسنگ مرر سے لگا دیا تھا...نظریں دھواں دھواں ہو رہی تھیں...اسکے یوں ہینڈل کرنے پر شازمہ کی سانسیں بہت زیادہ بگڑنے کی حد تک تیز ہو گئی تھیں....اسکے چہرے سے نکلتی حدت ، اسکی گرم نظروں کی تپش سے جان سینے میں اٹکتی محسوس ہو رہی تھی...پیٹ پر اب اسکا ہاتھ

نہیں تھا لیکن اسکا دباؤ ابھی بھی جیسے وہیں کا وہیں تھا

خوش ربا جسم کو نظروں میں لیتے آفتاب مزید اسکے قریب ہوا تھا۔۔۔ایک ٹرانس کی سی کیفیت تھی۔۔۔جو اسکی سانسوں کے بگڑنے پر مزید بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔اسکے بائیں رخسار پر اپنا دایاں ہاتھ پوری طرح جماتے اپنا چہرہ

اس کے چہرے کے انتہائی قریب کرتے وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا...شدت ایسی تھی کہ شازمہ نے اپنے دونوں ہاتھ ڈریسنگ مرر پر جما لیے تھے....وہ منجمند سی ہو کر اسکا گرم آگ لمس پہلی بار یوں اتنی شدت سے اپنے ہونٹوں پر محسوس کرتے لرز ہی گئی تھی

، وہ آنکھیں موندے ہاتھ اسکے چہرے پر دھڑے اسکے سامنے سایہ بن کر کھڑے اسے تشنگی کی حد تک محسوس کیے جا رہا تھا...چہرے پے حد

نزدیک تھے۔۔سانسیں الجھ رہی تھیں۔۔۔دوسرے

ہاتھ سے اسکی کمر کے خم کو انگلیوں سے ہلکا

سا دھنساتے ، آفتاب اس کے لبوں کو اپنے لبوں

میں ایک تڑپ سے لیے مسلسل سک کرتا جا رہا

تھا۔۔ہاتھ یوں اسکے چہرے اور کمر کو چھو رہے

تھے جیسے جانے کتنی تڑپ ہو۔۔وہ خوبصورت

سا نرم سا لمس دل میں ایک سکون اتارنے لگا

تھا

میں جو ارادے بتا دوں تم کو۔۔۔

شرما ہی جاؤ گی تم...

دھڑکنیں جو سنا دوں تم کو...

گھبرا ہی جاو گی تم...

ہم کو آتا نہیں ہے چھپانا..

ہونا ہے تجھ میں فنا...

شرم و حیا کے پردے گرا کر...

کرنی ہے ہم کو خطا...

ضد تو ہے اب خود کو مٹانا...

ہونا ہے تجھ میں فنا...

اپنا بایاں ہاتھ کمر سے ہٹا کر اس کی گردن میں ڈال کر وہ اسی شدت سے اس کے چہرے کے ہر نقش کو چومتے آنکھیں ہلکی سی وا کیے گہرے سانس بھر رہا تھا...سانسیں بہت سست رفتار ہو رہی تھیں...چہروں کی حدت ایک جیسے ہونے لگی تو وہ پھر سے اسکے لبوں پر جھکا تھا...شازمہ پہلی بار میں ہی اس کی اتنی شدت پر اپنی سانسیں روکے مچل سی اٹھی تھی...وہ تو جیسے اسکے ہونٹوں کو چھوڑنے کو

تیار ہی نہیں تھا،کب سے وہ اسکی بگڑتی حالت کی پرواہ کیے بغیر اسے اپنے لبوں کے حصار میں لیے دل و جان سے اس میں کھویا ہوا تھا۔۔۔آنکھوں میں خماری کی کوئی حد نہیں تھی۔۔۔دل میں اسکی جاگی طلب منہ زور ہوئے جا رہی تھی

ہوش تب آیا جب شازمہ نے اپنی برداشت ختم ہونے پر ہاتھ ڈریسنگ مرر سے ہٹا کر اس کی شرٹ کو کمر سے پکڑ کر کھینچتے اسے روکنے

کی کوشش میں اپنے ہونٹ بھی اسکی گرفت سے ہٹائے تھے...آفتاب نے اسکے سرخ ہوتے ہونٹوں کو چھوڑ کر تیز تیز سانسیں بھرتے اس کے چہرے کو دیکھا تھا...شازمہ بھی بھیگی آنکھوں ، لرزتی پلکوں سے اسکی طرف دیکھی تھی جو اچانک اسکے یوں شدت پکڑنے پر بوکھلا سی گئی تھی...اسکا ہمیشہ نرمی سے چھونا ، پیار سے چومنا ابھی سے بلکل برعکس ہوتا تھا ابھی وہ چند پلوں میں ہی اسکی جان ہلکان کر چکا تھا...ہونٹوں کے کنارے جلنے سے لگے تھے...زبان پر بھی اسکے لمس کا گہرا اثر ہوا تھا

اسکا گھبرایا سا چہرہ....بھیگے ہوئے آنکھوں کے کنارے...دیکھ کر آفتاب اسکے نچلے ادھ کھلے لب پر نرمی سے انگوٹھا پھیرتے ، ڈریسنگ مرر پر پڑے ریموورٹ سے کمرے کے سینٹرل شینڈلیر کو بھی ڈِم کر چکا تھا...دونوں میں خاموشی لمبی ہو گئی تھی لیکن نظریں مسلسل ہم کلام تھیں...اسے روشنیاں مدھم کرتے دیکھ کر شازمہ پریشان کی صورت بنائے اپنے جھومر کو

ٹھیک کرنے لگی جو ابھی اسکی شدتوں پر اپنی جگہ سے اچھا خاصا سرک گیا تھا۔۔۔ہونٹوں پر اسکی گہری شدتوں سے دل تھوڑا ڈر سا گیا تھا۔۔جتنا اس عرصے میں وہ خود کو قابو میں رکھتا آیا تھا آج اتنی ہی شدت سے وہ اسے روشناس کروا رہا تھا۔۔جھومر کو درست کرتے کرتے ہاتھ اسکی نظریں خود پر محسوس کرتے کانپے جا رہے تھے

"میں اتار دیتا ہوں۔۔" آفتاب کے لہجے کا بھاری

پن۔۔۔اسکے لفظوں سے نکلتی تپش شازمہ کو اپنے چہرے پر بکھرتی محسوس ہوئی تھی،وہ کافی نرمی اور اختیاط سے اب اسکی جیولری اتار رہا تھا۔۔شازمہ کے ہونٹ اسکی شدت سے ابھی بھی کپکپا رہے تھے۔۔۔گلے کو مسلسل تر کر ہی تھی۔۔۔دل کی دھڑکن خود کو مسلسل سنائی دے رہی تھی

شازمہ کا گھبرایا ہوا چہرہ اور لرزتا کانپتا جسم آفتاب کی نظروں میں تھا۔۔۔وہ اسکے نرم گلاب

لبوں کا لمس محسوس کر کے اسکا مزید دیوانہ
ہو گیا تھا... نظریں تو اسکے کپکپاتے ہونٹوں پر
ٹِک سی گئیں تھیں...مدھم روشنی میں
ڈریسنگ مرر میں اسکی بیک کا عکس آفتاب کو
بری طرح اٹریکٹ کر رہا تھا...جسم کے تقاضے
شدت پکڑے ہوئے تھے لیکن دل کے ہاتھوں
مجبور ہو کر خود پر بندھ باندھے ہوئے
تھا...ڈیپ نیک سے جھانکتی شفاف دودھیا کمر
پر نظر پڑی تو وہ اسکی جیولری کو بھول کر
کمر پر اپنا ہاتھ رکھ چکا تھا....اسکے بے حد
قریب ہوئے وہ اسکی کمر کو ہاتھ سے سہلاتے ہ

لاوز پر ہوئے کام کو انگلیوں سے چھوتے اسکا عکس شیشے میں دیکھتے خود پر سے قابو ختم ہوتا محسوس کر رہا تھا

شازمہ اسکی آگ سانسوں کو اب اپنی گردن پر محسوس کرتے بے چین ہو رہی تھی۔۔۔اسکے لا ئٹس ڈِم کرنے پر ہی شازمہ کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہونے لگی تھی ۔۔۔اسکے ہاتھ کا گرم لمس اپنی کمر کے درمیان محسوس کرتے شازمہ کی دھڑکن بگڑنے لگی تھی۔۔۔بمشکل

نظریں اٹھا کر خلق کو تر کرتے اسکی طرف
دیکھا جو اسکے چہرے کی بجائے شیشے میں
اسکے عکس کو گہری نگاہوں سے دیکھ رہا
تھا۔۔۔سراہ رہا تھا۔۔۔۔اس نے صرف شازمہ کی کمر
پر اپنا ہاتھ رکھا ہوا تھا۔۔۔گرفت بھی سخت
نہیں تھی،پھر بھی اسکا لمس اسکی گہری نظر ،
دیکھنے کا انداز اسکی جان لبوں پر لے آئے تھے

"یہ بھی کھول دوں۔۔۔؟" بھاری سی آواز سنجیدہ سے تاثرات لیے ، آفتاب نے اسکی کمر سے نظر ہٹا کر اسکے بالوں کے جوڑے کو ہاتھ میں لیتے اسکی آنکھوں میں جھانک کر کہا تو شازمہ نے اپنے نازک سے دل کو مضبوط کرتے سر ہاں میں ہلا دیا تھا جو اندر ہی اندر کسی چڑیا کے دل کی مانند پھڑپھڑا رہا تھا۔۔۔چہرے پر چھائی کنفیوژن آفتاب کی نظروں سے ڈھکی چھپی نہیں تھی

"اس طرف آجائیں...." آفتاب نے اسکی کمر میں
بازو حائل کیے اسکو بیڈ کی طرف جانے کا
اشارہ کیا تو شازمہ کو اپنا دل مٹھی میں جکڑتا
محسوس ہوا تھا....لڑکھڑاتے قدموں سے بیڈ کا
رخ کیا تھا جہاں پھولوں کی خوشبو باقی
جگھوں سے زیادہ محسوس ہو رہی تھی...اپنی
کمر

پر اسکے ہاتھ کو شدت سے محسوس کر رہی
تھی...وہ اب بہت حق سے اسکے جسم کو چھو
رہا تھا....اسکو بیڈ کے کنارے بٹھا کر وہ کھڑے

کھڑے اسکے جوڑے میں لگی پنز کو باآسانی کھول رہا تھا۔۔شازمہ کے بالوں میں کوئی ایکسٹینشن نہیں تھی۔۔۔پنز نکلنے پر شازمہ کے سلکی بال آبشار کی طرح اسکے ہاتھوں سے آزاد ہو کر کمر پر بکھرے تھے۔۔۔چادر سے نظر آتی جن لٹوں کا وہ دیوانہ تھا آج پہلی بار وہ انکو مکمل دیکھ رہا تھا۔۔دائیاں ہاتھ سر سے ہٹا کر اسکے چہرے کو نرمی سے تھام لیا تھا۔۔انگوٹھے کو رخسار پر ہونٹوں کے پاس سہلاتے وہ بیڈ پر گھبرائے سے وجود کو دیکھ کر اپنے حواس کھو رہا تھا

شازمہ اسکی بے باک نظروں سے گھبراتے بار بار
اپنے بال کان کے پیچھے کرتے کن اکھیوں سے
اسے دیکھ ہی رہی تھی کہ آفتاب بیڈ کراون پر
ہاتھ رکھ کر اسکے چہرے پر قدرے جھکا تو
شازمہ نے اپنے ہونٹوں پر دور سے ہی جلن سی
محسوس کرتے روئی صورت بنا لی تھی...اسکا
ہونٹوں کے پاس انگوٹھے سے آہستگی سے سہلا
نا...ٹھوڑی سے چہرہ اونچا کرنا...نظروں سے
نظریں نلانا...وہ بہت چھوٹے چھوٹے ایکٹ مگر

جان لیوا ایکٹس کر رہا تھا...چہرہ جھکانے سے

اسکی گرم سانسیں پہلے ہی شازمہ چہرے پر

بکھر ہی رہی تھیں کہ آفتاب نے اسکے کان پر

ہلکی سے پھونک مار کر اسکی لٹ کو اڑا سا دیا

تھا...گرم ہوا نے بے تحاشہ گدگدا سا دیا تو

شازمہ نے بے ساختہ اپنا چہرہ پیچھے کیا

تھا...پلکیں جھپکنا تک بھول گئی تھی...

"اگر میں نے ساتھ دیا انکا تو کیا سوچیں گے

میرے بارے میں...ساتھ دینا چاہتی ہوں...لیکن

ہو کیوں نہیں پا رہا۔۔۔مجھ سے سب خراب نہ ہوجائے کہیں۔۔۔میں انہیں ناراض نہ کر دوں۔۔۔یا اللّٰہ میرا دل ٹھیک کر دے۔۔۔میرے ذہن سے ہر بات نکال دے۔۔۔" ایک بندھ سا تھا جو جذبوں پر جیسے ثبت سا ہو کر وہ گیا تھا،وہ اسکی وافتگیوں کا ویسے جواب نہیں دے پا رہی تھی جیسا اسے دینا چاہئیے تھا اور یہ خیال دل میں سر اٹھانے لگا تو اپنا آپ اسکے پیار بھرے روئیے کے سامنے برا لگنے لگا تھا۔۔۔ہر چھوٹے قدم پر اسکا ساتھ دینا۔۔۔پیار کا احساس دلانا دکھائی دے رہا تھا اور اس پر اپنا رسپانس بلکل خالی

خالی سا محسوس ہو رہا تھا

آفتاب اسکے ایسے چہرہ پیچھے کرنے پر معنی
خیز سا مسکراتے ہوئے ، ہاتھ بیڈ کراؤن سے ہٹا
کر اسکے سامنے سے گزر کر بلکل پاس آکر بیٹھ
گیا تو شازمہ خیالوں میں کھوئی اسکے اور اپنے
درمیان ہاتھ رکھ کر ہلکا سا اس سے دور
کھسکی تھی،جسکو آفتاب نے محسوس بھی

کیا تھا۔۔۔اسکی جھجھک ،گھبراہٹ اسکا ہر
کنفیوز ایکٹ پیارا لگ رہا تھا

"یار کیا بنے گا آپکا۔۔۔آپ تو بے ہوش ہو جائیں
گی۔۔۔سانس تو کھل کر لیں۔۔۔" کچھ دیر اسے
خاموشی سے دیکھتے رہنے کے بعد آفتاب نے
اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔شازمہ نے پلکوں کو تیزی

سے جنبش دے کر اسکی طرف دیکھ کر نظریں واپس اپنی گود میں گاڑھی تھیں

"میں ٹھیک ہوں۔ں۔۔۔" آواز مشکل سے ہی نکلی تھی۔۔۔بلاؤز کی فِٹنگ ،گھرے بے ترتیب سے ہوتے گلے سے جھانکتا اسکا بھڑکتا جوان جسم آفتاب کے دل پر شدید غضب ڈھائے جا رہا تھا۔۔اسکی تیز ہوتی سانسیں اسکے سینے کے ابھاروں کو اس انداز میں حرکت دے رہی تھیں کہ آفتاب کی نظریں اس کے جسم سے ہٹ نہیں

رہی تھیں۔۔۔ملکیت کا احساس،پیار کا جذبہ

اسکو بری طرح بہکا رہے تھے۔۔۔ شازمہ کا اتنا

کنفیوز ہونا۔۔۔،بار بار گلے کو ٹھیک کرنا۔۔۔آفتاب

سے نظریں چرانا۔۔۔اسکا ایک ایک ایکٹ جان لیوا

تھا

"لیکن میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔مجھے اجازت دیں

کہ میں۔۔۔میں آپکو۔۔۔میر امطلب۔۔۔ہم۔۔۔ہمیں اب

قریب آنا چاہئیے ایک دوسرے کے۔۔۔مجھ سے

خود پر قابو کرنا مشکل ہو رہا ہے شازمہ۔۔۔۔ایک

بار مجھے اپنا آپ مکمل سونپ دیں اسکے بعد دوبارہ آپکی مرضی کے بغیر آپکے قریب نہیں آؤں گا۔۔" ٹھہر ٹھہر کر بولتے ،آخری باتیں سرگوشی والے انداز میں کرتے اسکے وجود کو بہکی گہری نگاہوں سے دیکھتے آفتاب نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ کے قبضے میں لیتے تھائی پر رکھ کر بے تابی سے وہیں پینٹ سے ہلکا سا سہلایا تو شازمہ کی سانس ہی اٹک کر رہ گئی تھی۔۔۔اسکا بے باک سا سوال ، بے چین نظریں جان آدھی کرنے لگی تھیں

"پ...پا..پانی...." کہتے ہوئے ناجانے کیسے اسکا لہجہ بھیگ گیا اور آنسو آنکھوں سے چھلک گئے تھے...اپنا آپ ایک دم اسکے سامنے شرمندہ سا ہوتا محسوس ہوا تھا...خلق واقعی بے حد خشک ہو گیا تھا اس پر اسکا انداز اسکا پوچھنا...اجازت مانگنا...ایک انجانے سے خوف کو جہاں ایک جانب ختم کر رہا تھا وہیں وہ اس ملن سے خوف بھی محسوس کر رہی تھی

"میں لاتا ہوں پانی۔۔۔رو کیوں رہی ہیں۔۔ں۔ں۔۔۔؟
کیا ہوا ہے۔ے۔ے۔ے۔۔۔؟؟" آفتاب اسکے اچانک
رونے پر گھبرا گیا تھا

"کچھ نہیں ہوا۔۔۔پپ۔۔۔پیاس لگی ہے۔ے۔ے
بس۔۔۔۔" اسکے اتنا احساس سے پوچھنے پر
شازمہ اب پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔شاید بس

موقع چاہیے تھا اپنا دل ہلکا کرنے کا،جو اسکے اتنے پیار سے ، خوبصورتی سے چھونے پر اور اپنے ساتھ نہ دے پانے پر بھر سا آیا تھا

"میں۔۔۔میں پانی لاتا ہوں۔۔۔" آفتاب کمرے میں نظر دوڑاتے اٹھ کھڑا ہوا تھا

"روئیں تو نہیں یار۔۔" ادھر اُدھر دیکھتے ،کچھ

پل ٹھہر کر اپنی پینٹ پر ایک نظر دوڑا کر وہ اسے دور سے ہی حوصلہ دیتے دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا...اسکے یوں رو دینے پر ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے،ساری خماری ہوا ہو گئی تھی

"آپ دروازہ لاک کر لیں....میں ناک کروں تو کھول دیجیے گا..." آفتاب ٹیبل پر پڑی کیز پکڑ کر پاکٹ میں ڈالتے ، کمرے سے نکلتے ہوئے مڑ کر بولا تو شازمہ آنکھیں ہتھیلی سے رگڑ کر صاف کرتے دروازے تک آئی تھی اور دروازہ لاک

کرتے ہی صوفے پر پڑے پاؤچ سے اپنا فون نکال کر مشل کو کال ملا دی تھی

"ہیلو مشل۔ل۔ل۔۔۔" کل پک ہوتے ہی بری طرح کانپتی ہوئی آواز سے روتے شازمہ نے اسے پکارا تھا۔۔۔مشل شہریار کے ساتھ گاڑی میں تھی

"کیا ہوا شازمہ۔۔۔؟ رو کیوں رہی ہو۔و۔و۔۔۔؟؟

سب ٹھیک

ہے۔۔۔؟؟؟" مشل پریشانی سے بولی تو اسکے منہ

سے رونے کا ذکر سن کر شہریار کے ماتھے کی

رگیں تنی تھیں،اسکا یوں کال کرنا تمام

وسوسوں کو تازہ کر گیا تھا،دل جکڑا سا گیا تھا

"مشل۔۔۔م۔۔۔مجھے پتہ نہیں کیا ہو رہا

ہے۔۔۔مجھے سانس نہیں آرہا۔۔۔بہت۔۔۔عجیب

سا۔۔۔ہو رہا ہے مجھے۔۔۔بہت۔۔

درد ہو رہا ہے گلے میں---" شازمہ نے اپنے سینے پر ہاتھ پھیرتے گہرا سانس لینے کی کوشش کی تھی،آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ گئی تھیں

"تو آفتاب بھائی کدھر ہیں---؟؟؟

Are things good between you two....?

بتاؤ مجھے---" مشل نے فون کان سے ہٹا کر سکریں پر وقت دیکھ کر اس سے پوچھا تو شہریار نے سٹیرنگ پر اپنے ہاتھوں کی گرفت

سخت کی تھی اور اگلے ہی پل مشل کے ہاتھ سے فون لے کرسپیکر آن کر دیا تھا۔۔۔دوسری جانب سے اسکی آنسوؤں سے بھری سانسوں کی آواز نے دل جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا، خود پر بہت ضبط کیے وہ شازمہ کے جواب کا منتظر تھا

"کیا کر رہے ہیں،پرائیوسی بھی ہوتی ہے کوئی۔۔۔" مشل نے دبی دبی آواز میں شہریار کو ٹوکا تھا کہ سپیکر پر شازمہ کی بھرائی آواز

گونجی تھی

"وہ...وہ پانی لینے گئے ہیں...وہ اچھے ہیں مشل...مجھے بس عجیب پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے....مشل میں کیا کروں...مجھے رونا آئے جا رہا ہے..." شازمہ ٹوٹے پھوٹے لہجے میں بول رہی تھی

"ریلیکس...تمھیں جو بھی پرابلم ہے جو بھی
محسوس ہو رہا ہے

Talk to him about it....i am aire he will listen as he cares about you....

ایسے ڈرو نہیں یار...بات کرو اس سے....

Open up to him...._

مشل نے اسکی بات سمجھتے ہوئے سپیکر آف کرتے شہریار کے کندھے پر ڈیپ کر کے اسے کالم ڈاؤن کرتے شازمہ سے بات جاری رکھی تھی

"مشل مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے----"

"انکے قریب آنے سے---بہت---بہت زیادہ---"

"بہت ڈر لگ رہا ہے--م---میں کیسے بتاؤں انکو---"

"مشل..."

"مجھے ان سے نہیں لگ رہا ڈر لیکن...مجھے..."

"میرے سر میں...عجیں سی چبھن ہو رہی ہے..."

"میں اتنا کوشش کر رہی ہوں کہ مجھ کچھ یاد نہ آئے لیکن ہر بری چیز میری نظروں کے سامنے آرہی ہے۔ے۔ے..."

شازمہ روتے ہوئے ابھی بول ہی رہی تھی کہ

آفتاب اپنی کیز سے دروازہ کھول کر اندر آگیا
تھا...کچھ کچھ اسکی باتیں سن بھی چکا
تھا...اسکو اندر داخل ہوتا دیکھ کر شازمہ کے
رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے تھے....فون گ
ال سے سلِپ ہوتے ہوتے فرش پر جا گرا
تھا...آنسو انتہا کی شدت سے بہنے لگے
تھے....دل خوف کے زیراثر آگیا تھا کہ وہ ابھی
تک شازم کے حوالے بھلا نہیں سکی اور یہ بات
آفتاب جان گیا ہے....بھیگی نظروں سے آفتاب
کو دیکھ رہی تھی جو پانی کا جگ اور گلاس
لیے دروازے میں ہی کھڑا تھا

"و۔۔۔وہ ۔۔۔میں۔۔۔" شازمہ کی آنکھیں بار بار رگڑنے سے سیاہی مائل ہو رہی تھی۔۔۔آنکھوں کا کاجل بہہ کر گالوں تک آیا ہوا تھا۔۔۔۔اسے جگ اور گلاس لیے بیڈ کی جانب بڑھتا دیکھ کر دل بلکل سست رفتاری سے دھڑکنے لگا تھا

"آپ آرام سے تسلی سے بات کر لیں۔۔۔میں تھوڑی دیر بعد آجاؤں گا۔۔۔پانی رکھ رہا ہوں،پی لیجیے گا۔۔۔" آفتاب نے جگ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر ، اسکا فون فرش سے اٹھا کر اسکے ہاتھ میں تھما دیا تھا۔۔۔کال آن تھی جہاں سے مشل اور شہریار کے آپس میں کوئی بات کرنے کی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔۔۔آفتاب نے سکرین کی طرف نہیں دیکھا تھا

"میں۔ں صرف۔۔۔" شازمہ نے سہمے ہوئے انداز میں اسے دیکھ کر صفائی دینے کی کوشش کی تھی

"کہہ رہا ہوں نہ کہ بات کر لیں،اٹس فائین۔۔۔۔میں پانچ دس منٹ تک آجاؤں گا۔۔۔ایزی ہو کر کریں بات۔۔۔کوئی ایشو نہیں ہے۔۔۔وہ پانی بھی پڑا ہے۔۔۔" آفتاب اسکے دائیں گال پر ہاتھ رکھ کر آنسوؤں سے بھیگے بائیں گال کو نرمی سے چوم

کر ، پیار سے اسکا کندھا تھپتھپاتے ،دروازہ بند

کر کے کمرے سے نکل گیا تھا

"ہیلو..." اپنے چہرے پر اسکا عقیدت بھرا لمس

محسوس کرتے ، اسے جاتا دیکھ کر شازمہ نے

فون کان سے لگایا تھا

"پاگل۔ل۔ل..عقل کرو...اتنی سپیس تو دے رہے

ہیں۔۔۔تم بھی cooperate کرو۔۔۔کچھ نہیں ہوتا کھا نہیں جائے گا تمھیں بدھو۔۔۔۔جو دل ہے، تمھارا کہہ دو اسے۔۔۔" مشل نے گاڑی سے سر باہر نکال کر آہستگی سے دبی دبی آواز میں اس سے بات کی تو شہریار نے گاڑی سٹارٹ کر دی تھی۔۔۔دل

"ہمم۔۔۔مم۔۔۔میں کوشش کرتی ہوں۔۔۔" شازمہ دروازے کی طرف دیکھتے بولی تھی

"چلو میسج کر کے بلا لو۔۔۔کہاں سردی میں دس منٹ باہر گزارے گا وہ بیچارہ۔۔۔اتنا پیار سے تو بات کر رہا تھا۔۔۔"

"میں۔۔۔پھر بات کروں گی۔۔۔" کہہ کر شازمہ نے کا ال بند کر کے بیڈ پر بیٹھتے ،سائیڈ ٹیبل سے پورا گلاس پانی کا بھر کر خلق میں اتار لیا تھا۔۔۔اپنے دل کو سمجھاتے بجھاتے خود کو

کمپوز کرتے وہ فون ہاتھ میں لیے دروازے کے سامنے آ کر صوفے پر بیٹھ گئی تھی

"Ap kahan hain...?"

شازمہ نے میسج ٹائپ کر کے اسے بھیجا تھا

"Apk paas hi tha...."

آفتاب کا حسب معمول فوراً ریپلائے آیا تھا لیکن ہمیشہ کےبرعکس بہت مختصر جواب تھا

"Mery pas hi rahain gy na hmaisha....?"

شازمہ نے بہت سوچ کر میسج ٹائپ کیا اور پھر خود ہی اریز کر دیا تھا

"Andar ajain mery pas...."

پھر میسج ٹائپ کر کے ایک بار دوبارہ اپنے لکھے لفظ مٹا دئیے تھے

"kuch likh b lain....ya mjhy sardi main marny ka irada hai....?"

آفتاب کا میسج سکرین پر ابھرا تو شازمہ نے

شرمندہ ہوتے اپنے ماتھے پر تھپڑ مارا تھا

"Ap ajain andar please...."

شازمہ نے جلدی جلدی لکھ کر بھیجا اور صوفے پر پاس ہی پڑا اپنا دوپٹہ اٹھا کر جلدی سے کندھوں پر ڈال لیا تھا۔۔۔دل میں خود کو اس کا سامنہ کرنے کی ہمت پیدا کرتے وہ اپنے بال کندھوں سے پیچھے کرتے گہرے سانس لینے لگی تھی۔۔۔ دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو نظریں اس

جانب اٹھی تھیں۔۔۔آفتاب نے اندر آ کر دروازہ لاک کر دیا تھا۔۔شازمہ اسکے آنے پر فوراً کھڑی ہو گئی تھی

"میں آپکا ٹیچر نہیں ہوں بھئی۔۔۔جو مجھے دیکھ کبھی آپکے ہاتھ سے موبائل گر جاتا ہے اور کبھی آپ ریسپیکٹ میں کھڑی ہو جاتی ہیں۔۔۔ایزی رہیں۔۔آپکا بھی کمرہ ہے یہ اب۔۔۔"

آفتاب اسکی طرف بڑھے بغیر ، اپنے جوتے اتار کر ایک طرف رکھتے بیڈ پر نیم دراز ہو گیا تھا۔۔۔سرخ جوڑے اور باریک سے دوپٹے میں چھپا اسکا جسم پوری آب و تاب سے آفتاب کی نظروں میں تھا لیکن وہ اب خود کو اسکے حد سے زیادہ کنفیوز نہ کرنے کا سوچ کر آیا تھا۔۔اپنے دل کو سمجھا بجھا کر اسکے دل کی کیفیت سمجھنے کی کوشش میں وہ اسکے قریب نہیں آیا تھا

"آ۔۔۔آئی ایم سوری۔۔۔۔" شازمہ اپنی جگہ سے دو قدم آگے بڑھ کر بولی تھی،آفتاب بیڈ پر لیٹے بازو سر کے پیچھے فولڈ کیے ، ٹانگ بے چینی سے ہلاتے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"آپکو سوری کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔یہاں آئیں میرے پاس۔۔۔" آفتاب نے بیڈ سے ٹیک ہٹا

کر اسکو اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا تو

شازمہ لہنگہ فرش سے اوپر کرتے اس تک کا

فاصلہ طے کرنے لگی تھی...بہت کوشش کے

باوجود بھی آفتاب پھر سے اپنی مخمور نظروں

سے اسے دیکھنے لگا تھا...اتنے قریب ہو کر اس

سے دھیان ہٹانا ناممکن سا لگنے لگا تھا....اسے

چھوٹے چھوٹے قدم لیتے دیکھ کر آفتاب نے

ٹانگیں بیڈ سے لٹکا لی تھیں

"بیٹھیں نہ..." آفتاب نے اسکی کلائی پکڑ کر اسکو جھٹکے سے اپنی گود میں گرا لیا تو شازمہ نے اپنے بیلنس کو برقرار رکھنے کے لیے اسکی شرٹ کے کالر کو فوراً جکڑا تھا،آفتاب نے اسکو کمر سے کھینچ کر خود پر ایڈجیسٹ جرتے است مکمل اپنی پناہوں میں لے لیا تھا...دونوں کے چہرے ایک بار پھر بے حد نزدیک ہوئے تھے

"آج آپکو کوئی نہیں بچا سکتا مجھ سے...."
آفتاب کا ایک ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل تھا اور دوسرا ہاتھ اسکے گال پر محو حرکت تھا...وہ اسکے خوبصورت نقوش کا...اسکی مخصوص مہک کا دیوانہ سا ہو رہا تھا

"ک..کیا مطلب..."

"مطلب یہ کہ اگر کوئی آپکو مجھ سے بچا سکتا ہے،تو وہ میں ہی ہوں...مجھ سے ہی سب ڈسکس کریں....ویسے تو میرا کوئی ارادہ نہیں اپنی من پسند بیوی کو کوئی بھی رعایت دینے کا،لیکن.....اگر آپ کسی اور سے اپنی فیلنگز شئیر کرنے کی بجائے مجھ سے کریں تو میں ضرور سنوں گا....سمجھنے کا وعدہ نہیں کر رہا، لیکن سنوں کا ضرور..." آفتاب شریر سے لہجے میں بات کرتے کرتے کبھی اسکے لب دیکھ رہا تھا تو کبھی اسکی شفاف نازک گردن پر جگمگاتے نیکلس کو

"میں اب نہیں کروں گی کسی سے کوئی بات..."
اسکی گود میں یوں بیٹھے پورے وجود میں
برقی لہی سی دوڑ گئی تھی

"کرنی بھی نہیں چاہیے،میں ہوں نہ آپکے سب
وہم ،تمام پریشانیاں دور کرنے کے لیے..." کہتے

ہوئے آفتاب نے اسکے کندھے پر ہونٹوں سے گہرا لمس دیا تھا۔۔اسکی قربت کو مچلتا ہوا وجود ، دل کی سنے بغیر ہی سر اٹھانے لگا تو آفتاب نے ہاتھ کی گرفت اسکی کمر پر بڑھائی تھی

"میں۔۔۔خیال کروں گی اب۔۔۔مجھے بس۔۔۔تھوڑی۔۔۔ٹینشن ہو گئی تھی۔۔۔" شازمہ بھاری لہنگے کو اپنی ٹانگوں پر ٹھیک کرتے اس کی گود میں دائیں بائیں ہل

جل کرنے لگی تھی...اصل میں تو اسکے وجود کی تپش سے اپنا چہرہ تک سلگتا محسوس ہونے لگا تھا

"مجھے لگ رہا ہے کہ آپ کافی تھک گئی ہیں اتنا ہیوی ڈریس پہن کر....میں بھی ان کمفرٹیبل ہو رہا ہوں تھوڑا.....یہ رکاوٹیں ایک طرف رکھ دینی چاہئیں ہمیں اب...." آفتاب نے آخری بات

بلکل اسکے کان کے پاس جھک کر کہی

تھی۔۔۔شازمہ بیڈ پر ہاتھ رکھتے فوراً اسکی

پناہوں سے نکل گئی تھی۔۔۔چوڑیوں کا شور ایک

بار پھر کمرے میں پھیلا تھا۔۔۔اسکے لمبے سنہری

بالوں سے آفتاب کی نظریں ہٹ نہیں رہی تھیں

"میں چینج کر کے آتی ہوں۔۔۔وہ۔۔۔لے لوں۔۔۔"

شازمہ کمرے میں موجود اپنے بیگ کی طرف

اشارہ کرتے بولی تھی

"آتی ہوں نہیں۔۔۔اکٹھے کرتے ہیں۔۔آپکا جو یہ

شرمانا

ہی نا۔۔مجھے اتنا ہی آپکی طرف اٹریکٹ کر رہا

ہے جتنا آپ مجھ سے بھاگ رہی ہیں۔۔ابھی باہر

سے خود کو اتنا سمجھا کر آیا تھا کہ اور صبر

کر لینا چاہئیے مجھے اور اندر آتے ہی۔۔۔آپکو

دیکھتے ہی دل بے ایمانی پر اتر آیا ہے۔۔۔" آفتاب

ہنستے ہوئے بیڈ سے اٹھا اور اسکی کلائی پکڑ کر

اسے ڈریسنگ روم کی طرف لے آیا تھا۔۔کمرے

کی نسبت ڈریسنگ روم کی لائٹس مکمل روشن

تھیں

"آپ میری پسند کا کچھ پہن لیں گی یا اپنا لایا

ہوا پہننا چاہتی ہیں..." آفتاب نے کبرڈ کا ایک

دروازہ کھولا تو وہاں

بہت زیادہ تعداد میں سٹائلش سے ڈریسز اور

نائٹ سوٹس بھی ہینگ تھے...ایک سائیڈ پر

اسکو نائٹیز کے باکس بھی نظر آگئے تھے

"ج..جو آپ کہیں گے....." اسکی کمر کو دیکھ کر شازمہ کے گلے میں گلٹی ابھری تھی جو الماری میں گھسے ایک نظر ہر دیکھ کر واپس اسکی طرف مڑ کر اسے دیکھنے لگا تھا اور پھر اگلے ہی پل ڈریسنگ روم میں پھیلی تیز روشنی میں اسکے قیامت خیز سراپے سے وہ نظریں چرا گیا تھا

"آر یو شیور۔۔۔؟؟ میری اتنی فرمانبرداری نہ کریں،میں نے کچھ بھی پکڑا دینا ہے پھر۔۔۔"

آفتاب نے الماری سے ہی ٹیک لگا کر سینے پر بازو باندھے اسکو بھرپور نظر سے دیکھا تھا،ڈریسنگ روم میں کمرے کی نسبت کافی سردی تھی، شازمہ اپنے اپنے دونوں ہاتھ آپس میں پیوست کیے کھڑی تھی۔۔۔باریک سے دوپٹے کو بھی زبردستی کندھوں پر ڈالا ہوا تھا

"ج۔۔جی۔۔۔میں پہن لوں گی جو آپ دیں گے۔۔۔۔
فیس واش کر لوں۔۔۔؟" شازمہ نے اپنی ساری ہمت اکٹھی کر کے ایک لمحے کو اسکی طرف دیکھا تھا

"Sure۔۔۔اس طرف ہے باتھروم۔۔۔یہ یہیں اتار

لیں آپکو پرابلم ہو گی ورنہ..." آفتاب اسکو باتھروم کی طرف اشارہ کرتے خود اس سے رخ موڑ کر الماری سے اپنا ٹراوزر شرٹ نکالنے لگا اور رخ موڑے ہی اس نے اپنی شرٹ اور ویسٹ اتار لی تھی...اپنی پینٹ کی بیلٹ نکالتے وہ واپس اسکی

طرف مڑا تو شازمہ وہیں سٹل کھڑے اسکو ہی دیکھ رہی تھی،شازمہ کے ہاتھ اپنے لہنگے کی زپ پر تھے.....آفتاب کے ہاتھ بھی اسے یوں منجمند سا کھڑا دیکھ کر بیلٹ پر ہی ٹھہر گئے تھے

"ہیلپ چاہیے۔۔۔؟" آفتاب نے بیلٹ نکالتے دو قدم اسکی طرف بڑھائے تو شازمہ نظریں جھکائے غیر مخصوص انداز میں ایک قدم پیچھے ہوئی تھی

"اسکی زِپ نہیں موو ہو رہی۔۔" زِپ کو کھینچتے ہوئے وہ اسے اپنے سامنے شرٹ لیس

کھڑا دیکھ کر نظریں چراتے بولی تھی...لہجے

میں بے حد معصومیت تھی

"Let me..."

آفتاب مزید ایک قدم اسکی طرف بڑھا کر بلکل

اسکے قریب کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں سے

اسکی زِپ کو چیک کرنے لگا تھا...خمار سے

بوجھل نظریں اسکی تیز ہوتی سانسوں کی

طرف تھیں

"یہ تو واقعی موو نہیں ہو رہی---" کہتے ہوئے نظریں سینے سے ہٹا کر ، اس نے لہنگے کو شازمہ کی کمر سے تھوڑا سا کھینچ کر اپنی انگلیاں اسکے اندر کرتے،زِپ کو اندر کی طرف سے چلانے کی کوشش کی تو زِپ تھوڑی سی موو ہوئی تھی۔۔۔اسکی انگلیوں کا لمس اپنی سائیڈ کمر پر محسوس کرتے شازمہ کا گلا پھر سے خشک ہونے لگا تھا۔۔۔اسکے شرٹ لیس جسم سے اٹھتی

مخصوص مردانہ خوشبو جس سے وہ کچھ

کچھ مانوس بھی تھی ، اب کچھ زیادہ ہی

محسوس ہو رہی تھی۔۔۔آفتاب اسکی زِپ

کھولتے کھولتے اسکو دیوار سے لگا گیا تھا۔۔۔زِپ

پوری کھلتے ہی ذرا سا اسے نیچے کو دھکیلا تو

لہنگہ باآسانی اتر کر فرش پر ڈھیر ہو گیا تھا

وہ سکِن کلر کی لیگنگز پہنے ہوئی تھی۔۔۔جس

سے اسکی خوبصورت سڈول ٹانگیں بلکل واضح

تھیں۔۔۔اسکا متناسب سراپا آفتاب کو مسلسل

حیرت میں ڈال رہا تھا۔۔۔اسکا جسم بھی اسکے
چہرے کے نقوش کی طرح بہت زیادہ
خوبصورت تھا۔۔۔اسکی نازک مگر بھری بھری
سی کمر۔۔۔بلاوز سے بہت تھوڑا سا چھلکتا ابھرا
ہوا سینہ۔۔۔جسم کا ہر حصہ جیسے بہت ٹھہر
ٹھہر کر متناسب انداز میں سینتا گیا تھا۔۔۔چادر
میں لپٹے اسکے وجود سے اسکو کبھی اندازہ
نہیں ہوا تھا کہ وہ اتنی قیامت خیز حد تک
خوبصورت ہو گی۔۔۔شازمہ دیوار سے لگی تیز تیز
سانسوں سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی جو
اسکے سامنے چٹان بنے اسکا راستہ روکے کھڑا

تھا۔۔اسکی نظروں میں خماری نمایاں ہونے لگی تو شازمہ کے رخسار سرخ پڑنے لگے تھے

"م۔۔میں۔۔۔فریش۔۔۔" شازمہ اسکی نظریں اپنے سینے پر محسوس کرتے ہچکچاتے ہوئے بولی تھی

"شازمہ۔۔۔" بوجھل سی سرگوشی کرتے آفتاب نے

اسکے چہرے پر جھکتے اسکے گال پر اپنا پورا ہاتھ رکھے اسکی ناک سے اپنی ناک مس کی تھی ... ہونٹوں میں بس اتنا فاصلہ تھا کہ شازمہ بولی تو ہونٹ اسکے لبوں سے چھو گئے تھے "ج...جی..."

"آپ کو میرا قریب آنا برا لگ رہا ہے...؟؟؟" آفتاب نے اسکے سینے کو چھونے کی خواہش کو بہت صبر سے ضبط کرتے دوسرے ہاتھ کو اسکی کمر کے خم پر رکھا تھا،دائیاں ہاتھ اسکے چہرے پر

موجود تھا ،اسکا گرم ہاتھ چہرے کو جھلسانے لگا تو شازمہ نے نفی میں سر ہلایا تھا

"مم..مجھے شرم...آرہی ہے بس،برا تو...نہیں لگ رہا..."

"آپ کال پر کہہ رہی تھیں کہ آپکو گھبراہٹ ہو رہی ہے،ڈر لگ رہا ہے مجھ سے..." آفتاب کے ہاتھ

کا دباؤ جہاں اسکی کمر پر بڑھا تھا وہیں دوسرے ہاتھ سے وہ اسکی گھنی زلفوں کو کان کے قریب سے بہت پیار سے چھو رہا تھا...لہجہ بہت شفیق سا تھا....اسکی لمبی پلکوں کی لرزش یے اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ بال چھوڑ کر وہ اسی بھنوؤں کو چھونے لگا تھا

"آپ غصہ کر رہے ہیں...؟ میں مشل سے ویسے ہی بس بات کر رہی تھی بس...آپ برا مت مانیں..." شازمہ اپنے چہرے پر اسکے ہاتھ کی

پیار سے لبریز حرکت محسوس کرتے نظریں اٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی

"میری جان میں غصہ کیوں کروں گا۔۔۔؟ غصہ کرنے کے لیے شادی تھوڑی کی ہے میں نے۔۔۔؟؟؟ صرف پیار کرنے کے لیے کی ہے۔۔۔خود بھی صرف پیار کرنا ہے۔۔۔آپ سے بھی بس پیار ہی چاہئیے۔۔۔" اسکے رخسار ہو پیار سے چھوتے مہربان سی نظریں اسکی سیاہ ہوتی آنکھوں میں گاڑھی ہوئی تھیں۔۔۔اسکے ہر نقش پر پیار

آرہا تھا

"میں...کرتی ہو پیار آپ سے..." اسکی گہری آنکھوں میں معصوم سی نظریں ڈالے شازمہ نے اعتراف سا کیا تھا

"میں جانتا ہوں....کہ آپ پیار کرتی ہیں مجھ سے...اور ہمارا بہت حسین ساتھ ہونے والا

ہے۔۔۔اس لیے چاہتا ہوں کہ آپ بلکل پرسکون
رہیں۔۔۔کوئی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے کہ
میں کیا سوچوں گا یا کچھ بھی۔۔۔۔آپ نے صرف
اپنے آپ کو میرے حوالے کرنا ہے۔۔۔آپکی قدر کرنا
میرا کام ہے۔۔۔" اسکے کان کی لو کو نرمی سے
کھینچ کر چھوڑتے آفتاب نے نظروں کا رخ نیچے
کیا تو شازمہ نے بھی ایک نظر اپنے بے ترتیب
سے وجود کو دیکھا تھا۔۔۔بلاوز کی پچھلی
دوڑیاں قدرے لوز ہو رہی تھیں۔۔۔ٹانگوں سے
پوری طرح چپکی ہوئی جلد کے ہم رنگ لیگنگز
سے خود بھی حیا محسوس ہونے لگی تھی

"اچھا آپ فریش ہو لیں تھوڑا---پھر بات کرتے ہیں آرام سے بیٹھ کر----یہ بلاؤز بھی اتار لیتے ہیں کمفرٹیبل ہو جائیں گی آپ---"

"میں خود اتار لوں گی---"

"شرم آ رہی ہے تو آنے دیں---" بھاری سے لہجے میں اسے رزسٹ نہ کرنے کا کہتے ، آفتاب نے

اسکی کمر کے پیچھے ہاتھ لیجاتے بلاؤز کی
ڈوریوں سے انگلیاں الجھائیں تو اسکلا بلاؤز
کندھوں سے ڈھلک گیا تھا

سکِن کلر کی برا سٹریپس میں اسکے دودھیا
شفاف برہنہ کندھے اسکی نظروں میں آئے
تھے...گردن سے نیچے جاتی گہرائیوں کے ابھار
پہلی بار یوں اس پر آشنا ہوئے تو رگوں میں

دوڑتے خون کو بھڑکا گئے تھے...شازمہ نے بلاؤز کو لوز ہونے سے روکنے کے لیے اسکو اپنے سینے سے جکڑ لیا تھا...مومی نازک سی انگلیاں سینے پر دھڑے وہ لرزری پلکیں چھپکتے آفتاب کے چہرے کی طرف دیکھی تو آفتاب گہرا سانس بھرتے نظریں اسکے خوبصورت ابھرے حصوں سے ہٹا کر اسے دیکھتے ایک قدم پیچھے ہوا تھا...اسے ایک بار چھونے کو ضبط سے برا حال ہونے لگا تھا

"آپ...م میری ٹی شرٹ پہن لیں یہ....میں باہر چ
لا جاتا ہوں...." آفتاب صوفے سے ٹی شرٹ اٹھا
کر اسکو پکڑاتے نظروں کو بمشکل اسکے چہرے
پر ٹکائے ہوئے تھا

"تھینک یو..." اپنے باہر جانے پر اسے شکریہ ادا
کرتے دیکھ جثر چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ

آئی تھی ۔۔اپنا ٹراوزر لیے وہ زیرلب مسکراتا کمرے کی طرف چلا گیا تھا

"میں نے اب کوئی ہیزیٹیٹ نہیں کرنا۔۔۔"

"بہت ہو گیا ہے۔۔۔"

"پتہ تھا نہ تمھیں شازمہ کہ یہ سب تو ہونا ہے۔۔۔

بلاؤز اتار کر اسکی دی ہوئی ٹی شرٹ پہنتے شازمہ خود سے ہم کلام ہوئی تھی

"اب دل کو مضبوط کرو...."

"مت سوچو کہ دوسری شادی ہے..."

"جب وہ ایسا کوئی احساس نہیں دلا رہے تو تم کیوں سوچ رہی ہو کچھ بھی..."

"اب بس انکی ماننی ہے ہر بات..."

"یہ کیا...میں تب سے ایسے تھی انکے سامنے...واٹ.ٹ.ٹ...نو.و.و.و..." باتھروم کے شیشے میں اپنا چہرہ دیکھا تو اسکے گال کاجل کی سیاہی سے کالے ہوئے پڑے تھے...آنکھوں کا حشر الگ خراب تھا...آفتاب کے سامنے سارا وقت اس چہرے کے ساتھ خود کو امیجن کرتے اچانک ڈھیروں شرمندگی نے آ گھیرا تھا

اپنا چہرہ اچھے سے دھو کر وہ بالوں کو اپنے کندھوں سے آگے کرتے، خود کو اچھے سے ذہنی طور پر تیار کرتے باہر آگئی تھی...ڈھیلی سی سیاہ ہاف سلیو ٹی شرٹ اور سکن کلر لیگنگز میں بھی وہ بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی...آفتاب صرف ٹراوزر پہنے کھڑا ، اے سی کے ریموٹ سے اسکا ٹمپریچر سیٹ کر رہا تھا...شازمہ چھوٹے چھوتے قدم لیتی اسکے

پیچھے آ کر کھڑی ہو گئی تھی

"کندھے پر ہاتھ لگا کر بلاؤں انہیں۔۔۔؟"

"نہیں نہیں۔۔۔زیادہ ہو جائے گا۔۔۔۔" اپنے دائیں ہاتھ پر مہندی سے درج اسکا نام دیکھ کر چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی

"بلا ہی لیتی ہوں۔۔۔انہیں اچھا لگے گا۔۔۔۔" ہاتھ

اسکے کندھے کی طرف بڑھایا تھا کہ چوڑیوں کی کھنک پر مڑ کر آفتاب پہلے ہی اسکی طرف متوجہ ہو گیا تھا

"اوئے۔ئے۔ئے۔۔۔آپ کب آئیں۔۔۔" آفتاب نے اسکی طرف بڑھ کر اسکے میک اپ سے دھلے پاک نکھرے چہرے کو محبت بھری نگاہ سے دیکھا تھا

"یارررررر یہ تو میری اصلی شازمہ ہے..." خوشی سے بھرے لہجے میں کہہ کر اسکے کندھے پر بازو پھیلا کر آفتاب نے اسکو اپنے سینے سے لگا لیا تھا...اسکے برہنہ سینے سے چہرہ مس ہوا تو حیا کی سرخیاں شازمہ کے چہرے پر واضح ہونے لگی تھیں

"ایسے تو آپ پیاری ہی بہت لگتی ہیں یار...آپکا

ہر روپ ہی خوبصورت ہے---" آفتاب نے اسکے سر پر لب رکھتے اسکے چہرے کی گرمی اپنے سینے پر محسوس کرتے اسے نرمی سے مزید خود میں سمویا تو شازمہ کے ہاتھوں کی بہت کمزور سی گرفت اپنی کمر پر محسوس کرتے چہرے پر سرخی سی پھیلی تھی

"آپکو بھوک تو نہیں لگی---؟؟"

"نہیں---"

"نیند تو نہیں آئی---؟"

"ن---نہیں--"

"ڈر لگ رہا ہے مجھ سے۔۔۔؟؟"

"نہیں۔۔۔ں۔۔۔" شازمہ نے مسکراتے ہوئے سر نفی میں ہلاتے چہرہ اسکے سینے سے ہٹایا تو دونوں کی مسکراتی نظریں ملی تھیں

"تھینک گاڈ کچھ تو ریلیکس ہوئیں آپ۔۔۔ڈرنا بھی نہیں ہے۔۔۔بہت مضبوط اور گہرا رشتہ ہے

ہمارا اب...جس میں ڈر تو بلکل نہیں ہونا چاہیے...لیکن میرے خیال میں آپ ڈر نہیں رہہ ہیں...آپ صرف مجھ سے شرما رہی ہیں...پہلے آپ مجھے گڈ بوائے کے روپ میں ملتی رہی ہیں نہ...اب اچانک سے اتنی تنہائی میں کنفیوز ہو گئی ہیں...آہستہ آہستہ نارمل لگنے لگے گا سب ہمیں...میں خود بھی تھوڑا کنفیوز ہو رہا تھا پہلے...لیکن اب ایسے آپکو سمپل سا دیکھ کر بہت اپنا اپنا سا لگ رہا ہے...آپ بھی...مجھے اپنا سمجھیں...بلکہ آپ سمجھتی ہی ہیں..."

بات کرتے کرتے آفتاب اسے پھر سے سینے سے

لگائے اسکے لمبے بالوں میں انگلیوں کو سرکاتے اسکی کمر پر بالوں کے اوپر سے ہاتھ پھیرنے لگا تھا

"آپ کھڑے کھڑے تھک جائیں گی----بیڈ پر آجائیں---" کچھ لمحے اسکی کمر سہلانے کے بعد آفتاب نے اسے نرم سے لہجے میں کہتے بہت پیار سے اسکے سر کے پچھلے حصے پر ہاتھ پھیرا تو

شازمہ نے اسکے برہنہ سینے سے فوراً اپنا چہرہ ہٹایا تھا...جیسے اسی انتظار میں ہو...آفتاب اسکی گھبراہٹ پر زیرِلب مسکرایا تھا...اسکا تھوڑا تھوڑا کر کے کمفرٹیبل ہونا بھی بہت دلفریب لگ رہا تھا

"آپ بیڈ کی کس سائڈ کو پریفر کریں گی...."

"جو آپ کہیں..." شازمہ بالوں کو بار بار اپنے

سینے پر ٹھیک کر رہی تھی حالانکہ بلیک ڈھیلی ڈھالی سی ٹی شرٹ میں اسکے خدوحال مکمل چھپے ہوئے تھے

"میں تو آپکو بیڈ کی بجائے اپنے سینے پر لٹانا پریفر کروں گا..." آفتاب نے اسکی کلائی پکڑ کر اسکی آنکھوں میں خمار آلود نگاہوں سے جھانکتے ، کلائی کی نبض کو نرمی سے سہلاتے ہوئے کہا تو شازمہ نے سرخ پڑتے شرمایا سا مسکرا کر نظریں جھکا لی تھیں

"چلیں ، اس سائید پر آجائیں..." آفتاب اسکے کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر اسکو بیڈ کے دائیں طرف بٹھا کر خود وہیں سے جمپ کر کے بیڈ کی دوسری طرف لیٹ گیا تھا...شازمہ اپنی ٹانگیں سمیٹ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی...دل کی دھڑکن تیز تو ہو رہی تھی لیکن احساس بہت خوبصورت تھا

"کیسا لگ رہا ہے میری دلہن بن کر۔۔۔؟ میرے پاس میرے کمرے میں آ کر۔۔۔؟؟؟" آفتاب نے اسکے قریب سیدھا لیٹ کر اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر اپنے سینے پر رکھ لیا تھا۔۔۔شازمہ اپنا بازو ذرا زیادہ کھنچنے پر کھسک کر اسکے قریب ہو کر بیٹھی تھی۔۔۔اسے شرٹ کے بغیر دیکھ کر چہرے پر گہری سی مسکراہٹ بھی

پھیلی ہوئی تھی۔۔پہلے ہمیشہ وہ وڈیو کال پر بھی پراپر ڈریسنگ میں ہی اس سے بات کیا کرتا تھا

"اچھا لگ رہا ہے۔۔۔بس تھوڑا۔۔۔آکورڈ لگ رہا ہے۔۔" شازمہ بیڈ سے ٹیک ہٹا کر تھوڑا مزید اسکی جانب کھسکتے ہوئے بولی تھی،وہ اسکے ہاتھ کو ایک ہاتھ سے تھامے دوسرے ہاتھ سے اسکی کلائی پر ابھری نبض کو آہستگی سے چھیڑ رہا تھا

"اِٹس نیچرل۔۔میں بتاتا ہوں سب کیوں آکورڈ
ہوا ہے۔۔۔میں نے اس وقت زیادہ ہی ڈیوریشن کا
لِپ لاک کر دیا تھا،آپ اصل میں اسکے بعد سے
ہی زیادہ پریشان ہوئی ہیں۔۔۔مجھے پہلے آپ سے
باتیں کرنی چاہئیے تھیں۔۔۔آپکو ریلیکس کرنا
چاہئیے تھا۔۔۔میں ایسے بس۔۔۔خیر۔۔۔یہی بات
ہوئی ہے۔۔۔ہے نا۔۔۔؟؟؟ " آفتاب اسکی ہتھیلی پر
اپنے نام

کی مہندی پر شدت سے لب رکھتے بولا تو

شازمہ نے اسکے چہرے کی طرف پہلے بار مسلسل دیکھا تھا۔۔۔وہ اسکے گھٹنوں کے پاس لیٹا ہوا تھا اور اسکا چہرہ بھی اوپر کی طرف تھا۔۔۔۔ شازمہ اس سے قدرے پیچھے کی طرف بیٹھی ہوئی تھی ، بغیر اسکی نظروں میں آئے وہ براہ راست اسکا چہرہ دیکھ سکتی تھی

"نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہے۔ے۔۔۔" مختصر سا جواب

دیتے شازمہ نے اپنے بازو سے مس ہوتی اسکی لا

ئیٹ سی بئیرڈ کو گہری نظروں سے دیکھا

تھا...وہ پاؤں پر پاؤں چڑھائے بہت آرام سے

لیٹے اسکے بازو سے کبھی اپنا چہرہ مس کر رہا

تھا تو کبھی ہتھیلی کو انگلیوں سے چھوتے

اسکے ہاتھ کو چوم رہا تھا

"آپ میری آدھی سے زیادہ باتوں کا تو جواب ہی

نہیں دیتیں...ایسے کیوں کرتی ہیں..." وہ اسکے ہاتھ کی پشت کو اب اپنی بئیرڈ سے رب کرتے ، ہاتھ پر چھوٹی چھوٹی کسز کرتے اسکی کلائی پر لب رکھ رہا تھا...شازمہ اپنی بازو کے کھنچنے پر مزید اسکی جانب جھک گئی تھی...

آفتاب اسکی کلائی کو گرم لبوں سے چومتا اسکے بازو تک آگیا تھا....شازمہ کے لمبے جھولتے ہوئے بال اسکو اپنے ماتھے سے چھوتے محسوس ہوئے تھے

"Are you comfortable....?"

آفتاب نے اسکے بازو کو کہنی تک اپنے ہاتھ میں لیے اپنے سینے سے لگائے بہت معصومیت سے پوچھا تھا۔۔۔شازمہ

بازو کھنچنے سے قدرے اس پر جھک چکی تھی۔۔۔ وہ اسے اپنی نظروں سے کنفیوز کیے بغیر آہستہ آہستہ اسکو اپنے قریب کر رہا تھا۔۔اپنے چھونے کا عادی بنا رہا تھا

"ج۔۔جی۔۔۔" شازمہ بہت ہلکی آواز میں بولی تھی

"میں۔۔۔آپکی گود میں سر رکھ لوں۔۔۔؟" آفتاب نے اپنا چہرہ اتنی دیر میں پہلی بار اسکی طرف گھمایا تھا، شازمہ نے سر ہاں میں ہلانے کا ابھی صرف سوچا ہی تھا کہ آفتاب سیدھا لیٹے لیٹے

ہی تھوڑا سا پیچھے کو کھسک کر اسکی گود میں سر رکھ چکا تھا۔۔۔آفتاب کا ایک ہاتھ اب شازمہ کی تھائی پر باہر کی جانب دھڑا تھا اور دوسرے ہاتھ سے وہ اسکی گہری براؤن سنہری سی لٹوں کو چھو رہا تھا

"ہارٹ بیٹ تو نہیں تیز ہو رہی۔۔۔؟" آفتاب نے اسکی گود میں سر رکھے ، چہرہ پیچھے کو اٹھا کر اس سے نظریں ملا کر پوچھا تو شازمہ نے لرزتی کانپتی آواز میں جواب دیتے سر ہاں میں

ہلایا تھا "تھوڑی سی..."

"اور اب...؟" آفتاب نے پوری کروٹ لے کر اوندھے منہ اپنا چہرہ اسکی تھائی پر رکھتے اسکی کمر میں ایک بازو حائل کر اپنا چہرہ اسکے پیٹ سے جوڑتے اسے اپنے حصار میں کیا تو شازمہ کو اپنی سانسیں اکھڑتی محسوس ہونے لگی تھیں

"اب تو رکنے والی ہو گئی ہے..." شازمہ نے سچے دل سے بولا تو آفتاب کا قہقہہ کمرے میں گونجا تھا

"اور اب...؟ پلیز یہ نہ کہہ دینا کہ رک ہی گئی ہے..." آفتاب نے اب اپنا ہاتھ ٹی شرٹ میں گھساتے اسکی نازک سی ملائم کمر پر پھیرنا شروع کیا تو شازمہ کی دھڑکن واقعی تھمنےگی تھی، اس بار کوئی جواب نہیں آیا تھا...

آفتاب مسلسل اسکی کمر کی نازکی محسوس کرتے اسکی گود میں اپنے چہرے کو ایڈجسٹ

کر رہا تھا۔۔۔شازمہ کی کپکپاتی ٹانگیں مکمل
اسکی گرفت میں تھیں۔۔۔کچھ لمحے یونہی
اسکی برہنہ کمر کو چھو کر محسوس کرنے کے
بعد آفتاب نے بے چین سا ہو کر اسکی گود سے
سر اٹھایا اور ایک بازو کے زور پر اسکے مقابل
بیٹھ گیا تھا۔۔شازمہ اور اسکی نظریں ملیں تو
گرم سانسوں کا تبادلہ ہوا تھا لیکن اس بار
آفتاب نے اسکے چہرے سے نظریں ہٹائی نہیں
تھیں،اسکی گھنی پلکوں کی جنبش تو پہلے ہی
آفتاب

کے دل کو دھڑکائے جا رہی تھی اس پر اسکا اپنا

نچلا ہونٹ کچلنا اسکے بھڑکتے جذباتکو مزید ہوا دے گیا تھا،اسکے گال پر ہاتھ رکھے وہ پھر سے اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔۔اسکے نرم ملائم گلاب لبوں کو وہ نرمی سے اپنے ہونٹوں میں لیے کچھ لمحے اسکو محسوس کر کے پیچھے ہوا تو اسکی خوبصورت پلکوں کی تیز ہوتی لرزش نے جسم میں سنسنی سی پھیلا دی تھی ۔۔۔ہاتھ ابھی بھی اسکے چہرے پر تھا۔۔۔ہونٹ بے حد نزدیک تھے

"اتنی۔۔۔ڈیوریشن۔۔ٹھیک تھی نہ۔۔؟" خمار بھرے لہجے میں کہتے اسکے چہرے سے اپنا کھردرا گال مس کیا تو اسکی سانسوں کی خوشبو نے بے قراری کو مزید بڑھایا تھا

"جی۔۔" شازمہ اپنے بھیگے ہونٹ کو پھر سے کچلنے لگی تھی

"آپ ایسے کریں گی تو میں اپنی ڈیوریشن کم نہیں کر پاؤں گا..." آفتاب ایک ہاتھ کے سہارے بیٹھے ، اسکے نچلے ہونٹوں کو نرمی سے چوم کر معنی خیز لہجے میں بولا تو شازمہ نے فورا اپنی بے چینی کنٹرول کرتے اپنے ہونٹوں کو کچلنا چھوڑ دیا تھا....آفتاب کا ہاتھ اب اسکے چہرے سے کٹ کر گردن پر سرکنے لگا تھا

"آپکو پتہ ہے شادی کی رات میاں بیوی قریب نہ آئیں تو ولیمہ جائز نہیں ہوتا..." آفتاب نے شرارت سے کہتے اسکے کان کی لو کو نرمی سے چوما تھا...اسکی بئیرڈ کی چبھن سے چہرے سے گردن اور وہاں سے سیدھا دل میں گدگدی سی محسوس ہوئی تھی

"ایسا کچھ نہیں ہوتا..." شازمہ کان کو گردن

میں چھپاتی شرمائی سی مسکراتی آواز میں بولی تھی

"ہوتا ہے یار،مجھے سکول میں میرے دوست نے بتایا تھا..." آفتاب نے مسکرا کر کہتے اسکی شہہ رگ پر اپنا انگوٹھا بہت آہستگی سے پھیرا تھا...اسکے اتنے قریب ہونے پر گرم سانسوں کی

تپش شازمہ کو اپنے ہونٹوں پر محسوس ہو رہی تھی

"ایسا ہو یا نہ ہو....مجھے تو بہرحال...آپکو اپنے بہت قریب رکھنا ہے...." آنکھوں میں سرخی بڑھنے لگی تو آفتاب نے پھر سے اسکے ہونٹ نرمی سے اپنے ہونٹوں میں دبائۓ تھے اور نرمی سے انکو محسوس کرتے کرتے اپنا ہاتھ اسکی پچھلی گردن کی طرف لیجاتے بالوں کو اپنے انگلیوں میں الجھاتے اپنی شدت میں اضافہ

کرتے اسکی سانسوں کو مکمل اپنے قابو میں کر لیا تھا

اپنے بائیں ہاتھ کو بیڈ سے ہٹاتے آفتاب نے اسکی کمر پر رکھتے اسے اپنے اگینسٹ کھینچتے اسکے ہونٹوں کو شدت سے سک کرنا شروع کیا تو شازمہ اسکی شدت سہتے کچھ پلوں میں ہی نڈھال ہوئی تھی۔۔۔اسکے ہاتھوں کی گرفت اپنی کمر اور بیک نیک پر مضبوط ہوتی دیکھ کر شازمہ کی سانسیں اسکے گرم ہونٹوں کے لمس پر اکھڑنے لگی تھیں،خود کو سنبھالنے کے

لیے شازمہ نے اسکے بازو کو

پکڑا تو اپنے بازو پر اسکے نازک سے ہاتھ کی

گرفت محسوس کرتے آفتاب نے اسکے ہونٹوں

کو اپنے ہونٹوں سے آزادی بخشی تھی۔۔۔گھری

گھری سانسیں لیتا وہ اسکے

ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکا کر اسی پوزیشن میں

اسکو دیکھنے لگا تھا۔۔۔ہونٹوں کو اس لمس نے

بے تابی سے چور کر دیا تھا۔۔۔اپنے نچلے لب کو

دانتوں تلے دبا کر خود کو ضبط میں رکھتے

آفتاب سنجیدہ سی نظروں سے اسے دیکھا تو

ہمیشہ کی طرف وہ نظریں جھکا گئی تھی

کمرے کی ڈِم لائٹس میں دونوں کے چہرے ایک

دوسرے

کے بے حد نزدیک تھے،سانسوں کا بڑھتا

شورصاف سنائی دے رہا تھا۔۔۔آفتاب اسکی بیک

گردن کو نرمی سے سہلا کر اسے کالم ڈاؤن بھی

کر رہا تھا

"جب بھی ان ایزی فیل کریں مجھے یہاں-ں-ں سے پنچ کر دیا کریں---آپ بول نہیں پاتیں زیادہ تو ایسے بتا دیا کریں مجھے--" آفتاب نے اسکا ،ہاتھ پکڑ کر اپنے برہنہ کندھے پر رکھا تھا

"ٹھیک ہے نا---؟" آفتاب نے اسکا ہاتھ اپنے کندھے پر نرمی سے رب کرتے پوچھا تو شازمہ نے شرارت سے واقعی وہاں پنچ کر دیا تھا

"اوئے ئے.... چیٹنگ نہیں کرنی...چینٹنگ کریں گی تو...." آفتاب جو اسکے ہونٹوں کو آزادی دے کر بے چین تھا،بہانہ ملتے ہی پھر سے اسکے ہونٹوں کو شدت سے اپنے قبضے میں لے گیا تھا....اب کی بار کوئی جھجھک کوئی لحاظ حاظر میں لائے بغیر وہ ہونٹوں کو اسکے ہونٹوں سے ملائے اپنی زبان سے اسے محسوس کرنے لگا تھا

اسکے نچلے ہونٹ کو اپنے ہونٹوں میں سختی

سے دباتے وہ اسکی گردن پر دونوں ہاتھ جمائے

مزید شدت اختیار کرتا جا رہا تھا۔۔۔اسکے بے باک

سے لمس پر شازمہ کے ہاتھ میں اسکا کندھا آ

ہی نہیں رہا تھا جسکو وہ پنچ کر سکے۔۔۔آفتاب

اسکے ہونٹوں کو سک کرتے کرتے اسے پیچھے

کی جانب تکیے پر گرا چکا تھا۔۔۔۔اسکے دہکتے گ

ال پر اپنا انگوٹھا پھیرتے وہ اب قدرے نرمی

سے اسکے بالائی ہونٹ کو سک کر رہا

تھا...شازمہ کی ہلکی سی پنچ اپنے بائسیپ پر محسوس کرتے وہ ایک لمحے کو رکا تو شازمہ نے چہرہ

پھیر کر گھری سانس لی تھی...آفتاب نے اپنے چہرے سے مس کرتے اسکا چہرہ واپس اپنی طرف کیا تھا

"آپ نے ویسے غلط سِگنل دیا ہے،بازو پر پنچ کرنے کا مطلب ہوتا ہے کہDo it faster "

"آپکا کندھا میری ایکسیس میں نہیں آرہا تھا۔ا۔ا ۔۔۔" شازمہ اتنی دیر میں پہلی بار قدرے اونچا بولی تھی۔۔۔وہ آفتاب کے بلکل نیچے دبی ہوئی تھی،اس کا چہرہ بلکل اسکے سینے کے نزدیک تھا۔۔آفتاب کی نظریں اسکی نظروں سے ملی ہوئی تھیں۔۔شازمہ اپنی سانسیں بلکل روکے ہوئی تھی

"وہ تو میں پوری کوشش کروں گا کہ آئے بھی

نہ آپکی ایکسیس میں..." آفتاب نے اس سے

نظریں ملائے معنی خیز انداز میں کہتے اسکے

سر کے نیچے سے تکیہ نکال کر سائید پر کرتے

اس پر سے اپنا وزن ہٹاتے اسکا سر اپنے بازو پر

رکھ لیا تھا...وہ اسکے بالوں کو بہت اختیاط

سے ایک

طرف پھیلانے لگا تھا

"آپکے بال بہت پیارے ہیں۔۔۔کبھی کٹوائے نہیں کیا۔۔۔" اسکے سرخ ہوتے گال پر چھوٹی چھوٹی کسز کرتے وہ بہت محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا،بائیں بازو پر اسکو لٹائے دائیں ہاتھ سے اسکے بالوں سے کھیل رہا تھا

"کرواتی ہوں ہئیر کٹ۔۔۔پر جلدی لمبے ہو جاتے

ہیں۔۔۔" شازمہ اب ریلیکس ہو کر کچھ کچھ بات کرنے لگی تھی۔۔۔اسکے لمس کی۔۔۔اسکی قربت کی تھوڑی عادت بھی ہونے لگی تھی

"اہاں۔۔۔آج میں نے بھی بال سیٹ کروائے تھے، کیسے لگ رہے تھے۔۔۔؟" آفتاب نے بات کے برعکس اپنا ہاتھ اسکے بالوں سے ہٹا کر اچانک اسکے پیٹ پر ٹی شرٹ کے اوپر رکھا تو شازمہ نے گہری سانس کی تھی، اسکے سانس لینے سے

اسکے پیٹ پر آفتاب کا ہاتھ سانس کے ساتھ اوپر نیچے ہوا تھا

"ا۔۔۔اچھے لگ رہے ت۔۔تھے۔۔۔" شازمہ کے لفظ پھر سے اٹکے تھے،اس نے اپنی ٹانگیں گھٹنوں کے بل اوپر کر لی تھیں کیونکہ آفتاب کا ہاتھ بلکل لوئر بیلی پر تھا

"سنائی نہیں دیا۔۔؟ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔؟" آفتاب اسکی ہر حرکت کو اچھے سے نوٹ کر رہا تھا۔۔۔نارمل نظر سے اسکی طرف دیکھ کر بات کرتے اپنے ہاتھ کو اسکی ٹی شرٹ سے اندر لے جا کر اسکی نیول پر رکھ گیا تھا۔۔۔اسکا

گرم مضبوط ہاتھ اپنے پیٹ پر فیل کرتے شازمہ نے اپنی سانس تک روک لی تھی۔۔۔نیول کے اندر گھومتا اسکا انگوٹھا۔۔۔آس پاس سرکتی اسکی کھردری انگلیاں پورے وجود میں حرارت سی پیدا کرنے لگی تھی

"آپ۔۔اچھے۔۔لگ۔۔" اس سے زیادہ وہ بول نہیں پائی تھی

"تھینکس۔۔آپ خود اتنی خوبصورت ہیں۔۔۔اسی لیے آپ سے زبردستی اپنی تعریف کروانی پڑتی ہے۔۔۔" آفتاب نے اسکے سر کے نیچے موجود اپنے بازو پر اسے رول کرتے اسکا رخ اپنی طرف کیا

تو ہاتھ نیول سے ہٹ کر اسکی

کمر کے خم پر آگیا تھا۔۔۔وہاں اپنا انگوٹھا

پھیرتے اسے تشنگی سے اپنی مٹھیوں میں

جکڑتے وہ اسکی لوئر باڈی کو خود میں

بھینچنے لگا تھا۔۔۔حرارت ادھر بھی منہ شور

ہوئی تھی۔۔۔ہونٹ ہونٹوں کے قریب بے باک سی

جنبشیں کرنے لگے تھے

"میں۔۔۔م۔۔۔" اپنی ٹانگوں پر وہ اسکے مکمل

طرح سے ایریکٹ ہوئے وجود کی سختی محسوس کر کے اچانک کانپنے لگی تھی...آفتاب نے اسکا لرزتا وجود خود سے دور کرنے کے بجائے ، اسکی ٹانگوں پر اپنی ٹانگ رکھ کر اسکو مزید قریب کر لیا۔تھا...شازمہ اسکی اتنی جان لیوا قربت میں مچل بھی نہیں پا رہی تھی...وہ دھیرے دھیرے کر کے اسکو اپنے نزدیک کر رہا تھا...اسکی ٹی شرٹ میں ہاتھ ڈالے اسکی بیک کمر کو آہسگتی سے سہلا رہا تھا...شازمہ اسکی پناہوں میں پوری طرح گِھری ہوئی تھی...اسکے جسم کی سختی مسلسل اپنی تھائی پر

محسوس کرتے شازمہ کی رہی سانسیں بھی سانسیں اکھڑنے لگی تھیں کہ آفتاب نے اسکی کمر پر ہاتھ پھیرتے پھیرتے برا کی ہک میں انگلیاں پھنسائے اسکو کھول دیا تو شازمہ جیسے سانس لینا بھول ہی گئی تھی

"ا...احمد..." شازمہ بے ساختہ بولی تو آفتاب اپنے ٹرانس سے باہر آیا تھا،ہاتھ وہیں اسکی کمر

کے بیچ و بیچ جما لیا تھا

"جی میری جان...حکم کریں..." ادھی کھلی سی آنکھوں سے اسے دیکھتے آفتاب نے اپنے وجود کو اس سے قدرے ڈسٹینٹ بھی کیا تھا

"پ۔۔پانی پی لوں۔۔۔" شازمہ کچھ نہ سمجھ آنے پر بولی تھی لیکن اسکا گلہ واقعی خشک ہو رہا تھا۔۔۔اسکے وجود کی سختی اسکی بے قراری نے اوسان خطا ہی کر دئیے تھے

"میں لاتا ہوں۔۔۔۔"

"ایک منٹ۔۔۔" اپنے ماتھے کو دوسرے ہاتھ سے سہلا کر کچھ پل خاموش رہ کر خود کو کمپوز

کرتے آفتاب اسکے سر کے نیچے سے اختیاط سے

اپنا بازو نکال کر بیڈ سے اتر کر اٹھ کھڑا ہوا

تھا...اسکی سائیڈ ٹیبل کی طرف آتے اس نے

جگ سے گلاس میں پانی انڈیلا تھا...گرے

ٹراوزر سے

اسکا بھڑکتا ہوا جواں جسم صاف واضح ہو رہا

تھا

"پانی..." اس نے شازمہ کی طرف گلاس بڑھایا

تو شازمہ نے نظریں جھکائے ہی اس سے گلاس لے کر لبوں سے لگا لیا،وہ وہیں کھڑا اس سے گلاس واپس پکڑنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔سائڈ آئی سے شازمہ کو وہ مکمل دکھائی دے رہا تھا، خلق میں چبھن بڑھ گئی تھی۔۔۔ پانی پی کر شازمہ گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھنے لگی تو آفتاب نے آگے ہو کر گلاس اسکے ہاتھ سے لے کر خود سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا

"اور چاہیے۔۔۔؟؟" آفتاب اسکی طرف بیڈ پر

بیٹھتے بولا تو شازمہ نے نفی میں سر ہلایا تھا...آفتاب نے تھوڑا جھک کر کر سائیڈ ٹیبل پر پڑے بکے سے ایک گلاب نکال کر شازمہ کے سامنے بیڈ سے ٹانگیں لٹکا کر لیٹتے ہوئے،اسکے سامنے لہرایا تھا "آپکے لیے..."

"شکریہ...." شازمہ نے بمشکل مسکراتے ہوئے اس سے گلاب کا پھول پکڑ لیا تھا

"ایک بات پوچھ لوں..." شازمہ مضطرب لہجے میں بولی تھی

"جی ضرور پوچھیں...شکر ہے کچھ تو بولیں آپ خود سے...علاوہ پانی کے..." آفتاب ایک کہنی کے سہارے لیٹے لیٹے اسکے گال کو پیار

سے کھنچتے ہوئے بولا تھا

"آپ۔۔۔اندر سے غصہ تو نہیں ہو رہے۔۔کہ۔۔۔کہ میں۔۔۔آئی مین۔۔۔کہ۔۔۔میں آپکا ساتھ۔۔۔میرا مطلب۔۔۔آپکو غصہ۔۔۔" شازمہ اپنے ہاتھ بری طرح مسلتے ٹوٹا پھوٹا بول رہی تھی،آفتاب اسکی بات کے دوران ہی اسکے ایک ہاتھ کو اسکے دوسرے کنفیوز سے ہاتھ سے نکال کر اپنے قریب اپنے ہاتھ کے قبضے میں لے کر نرمی سے لب رکھنے لگا تھا۔۔۔ٹراوزر سے اریکشن خود کو بھی

سائید آئی سے دکھائی دے رہی تھی جسے وہ اب چھپا بھی نہیں رہا تھا

"پہلے یہ بتائیں اندر سے کدھر سے غصہ ہوسکتا ہوں میں۔۔۔؟؟؟ اندر سے کیا مطلب ہے ذرا کلئیر بتائیں گی۔۔۔" آفتاب نے۔نظروں میں شرارت لیے اسکی آنکھوں میں جھانک کر شریر لہجے میں کہا تو شازمہ نے گھبرا کر اس سے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا تھا "میرا مطلب دل سے۔۔۔"

"اوہ اچھا۔۔۔میرے دل کو تو بلکل غصہ نہیں آرہا۔۔دل کو تو پتہ ہے کہ میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں بہت انتظار بھی کر سکتا ہوں۔۔۔میرے دل کو تو عادت ہے آپ سے پیار کرنے کی۔۔۔آپکا انتظار کرنے کی۔۔۔لیکن دل کی جگہ کوئی اور غصے میں آرہا ہے۔۔۔بلکہ جتنا وہ غصے میں ہے ، آپکے یوں زیادہ انتظار کروانے پر اسکا غصہ بھی بڑھتا جائے گا۔۔۔پھر وہ آپکے پنچ کرنے پر بھی خود کو روک نہیں پائے گا۔۔۔میرے کنٹرول

سے باہر ہو جائے گی ہر بات پھر..." آفتاب نے اسکا چھڑوایا ہاتھ پھر سے مضبوطی سے پکڑ کر بولنا شروع کیا تو شازمہ اسکی بے باک بات سن کر شرم سے گھلنے لگی تھی...نظریں اپنی گود میں جما لی تھیں "آپ..کیسی باتیں کر رہے ہیں..."

"جیسی ہمیں کرنی چاہئیں اس وقت.." آفتاب نے لیٹے لیٹے اسکو کلائی سے کھینچ کر اپنے

سینے پر گرایا تو شازمہ کے دونوں ہاتھ اسکے برہنہ سینے پر تھے،بال آفتاب کے چہرے پر پھیل گئے تھے

"آپ کیا چاہ رہی ہیں۔۔۔زیادہ غصہ آجائے اسے۔۔۔؟ ہم دونوں کے لیے مشکل ہو جائے گا۔۔۔" آفتاب نے نرمی سے اسکے بالوں کو کندھوں سے اکٹھا کرتے کرتے اسکی کمر پر ہاتھ پھیرتے لوز سی ٹی شرٹ کو اسکے جسم سے کھینچ کر اتار دیا تھا

برا کی ہک پہلے سے کھلی تھی۔۔۔سٹریپس کندھوں سے ڈھلکی ہوئی تھیں۔۔۔شازمہ اسکے سینے کا سہارا لیتے شرم سے سرخ پڑتے اپنی دھڑکنوں کو سر پٹ دوڑتا محسوس کرتے اس پر سے ہٹ کر سیدھی بیٹھی تھی

آفتاب کی آنکھوں کی سرخی نے شدت اختیار کی تھی...سکن نیٹ سے چھلکتے خوبصورت گداز جسم کو دیکھتے پلکیں جھپکانا بھول گیا تھا...نظریں جیسے اسے یوں دیکھ کر مزید طلب گار ہوئی تھیں...بے ساختہ اپنی جگہ سے اٹھ کر گھٹنوں کے بل بیڈ پر اسکے مقابل آیا تھا...چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی

شازمہ چھوٹی چھوٹی تیز تیز سانسیں لیتے اپنے سینے پر

برا کو ٹھیک کرنے کی ناکام سی کوشش میں
اسی کی انگارہ ہوتی آنکھوں میں پلکیں جھپک
جھپک کر جھانک رہی تھی۔۔۔۔آفتاب نے بہکی
نظروں سے دیکھتے ، اسکے کندھے پر پیچھے کی
جانب نرمی سے اپنا سلگتا ہاتھ رکھ کر اسے
اپنے قریب کرتے سٹریپ کے نشان پر گرم بھیگے
لب رکھے تھے

"اح...." گہری سانس بھرتے شازمہ نے اسکے لمس پر بہت ہی مدھم سی آواز میں اسے پکارنے کی کوشش کی تھی لیکن اسکے جابجا سرکتے آوارہ لبوں نے زیادہ مزاخمت کرنے نہیں دی تھی...اسکے ایک کندھے پر جگہ اپنے ہونٹ رگڑتے کبھی داڑھی سہلا کر اسے بے بس کرتے وہ اسکی شہہ رگ تک آیا تھا

"کچھ نہیں ہو گا..." اسکے چہرے پر پھیلی گھبراہٹ کو ایک نظر دیکھ کر شہہ رگ کو

انگوٹھے سے سہلاتے وہ اسکی ٹھوڑی کو چومنے لگا تو شازمہ کی آواز خلق میں اٹک سی گئی تھی...وہ چھو تو نرمی سے رہا تھا لیکن اسکے ہاتھ لگانے میں جو حدت تھی...جو تپش تھی وہ برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا

"میری ہیں نہ آپ..." اسکے پیٹ پر ہاتھ رکھتے اسکو بیڈ پر لٹاتے آفتاب اسکے کان کے

قریب...ہونٹوں کے پاس لب رکھتے پیٹ کو

جیسے انگلیوں سے بھینچنے لگا تھا...ایک ہاتھ

کا دباؤ اسکے پیٹ پر ڈالے اسکے لب چہرے سے

گردن کی جانب محو حرکت ہوئے تو شازمہ نے

دونوں ہاتھ اپنے سینے پر آڑھی ترچھی برا پر

رکھ لیے تھے...گردن اسکے گرم بوسوں سے

پگھل رہی تھی

"بہت خیال رکھوں گا آپکا۔۔۔"سرگوشیاں بہت مدھم تھیں۔۔ انگلیاں نیکلس میں پھنساتے وہ گردن کے پاس ،بیڈ پر ، اسکے بکھرے بالوں کو بھی چوم رہا تھا۔۔۔دائیاں ہاتھ پیٹ پر قدرے چست لیگنگز کو کھینچ کر تھوڑا نیچے کرنے میں مصروف تھا۔۔۔شازمہ اسے خود پر گھٹنوں کے بل سوار ہوئے دیکھ کر اپنے پاؤں کی انگلیاں بیڈشیٹ سے جوڑنے لگی تھی

"مجھ سے ڈرنا نہیں ہے۔۔۔" پیار سے مخمور

لہجے میں کہتے وہ ریشمی بالوں سے چہرہ
رگڑتے پھر سے اسکا وہی کندھا ہونٹوں سے
چھونے لگا تھا...بیوٹی بون پر جابجا لب رکھتے
وہ شہہ رگ پر گرم زبان پھیرتے اسکے دوسرے
کندھے تک لب رکھتا آیا تھا...لیگنگز ایک ابھری
جگہ پر آ کر مزید نیچے ہونے سے انکاری ہوئیں
تو آفتاب گھٹنے کو اسکی تھائیز کے درمیان
رکھتے خود دونوں ہاتھ اوپر اسکے چہرے کے
قریب لے آیا تھا...وہ مزید اس پر جھک گیا
تھا...کمرے کی روشنی قدرے مدھم
تھی...پھولوں کی مہک...اسکی چوڑیوں سے

بھری کلائیاں اسکے جسم کی خوشبو۔۔۔ہونٹوں پر ٹھہرا اسکا نشے جیسا لمس۔۔۔وہ بلکل بے خود سا ہو گیا تھا

"آپ کے اور۔۔۔میرے۔۔۔درمیان۔۔۔کوئی جھجھک۔۔۔کوئی شرم۔۔۔۔کچھ نہیں رہنا چاہئیے۔۔۔تبھی ہم ایک جان ہوں گے۔۔۔۔" اپنے سر اٹھاتے وجود کو اسکی تھائی سے مس کرتے وہ گردن پر ہونٹ آہستگی سی رگڑنے لگا تھا۔۔۔اسکے سینے سے بہت اوپر ہلکی سی ابھری

جلد کو چوم چوم کر وہ اپنی بات مکمل کر رہا تھا۔۔۔شازمہ کی سانسیں اسکے اس ایک پردے کے پار بہت شدت سے اپنے سینے میں محسوس ہو رہی تھیں

"ہونا چاہئیے نہ ہمیں ایک۔۔۔؟؟؟؟" اس نے اپنا چہرہ کچھ

لمحوں کے لیے اس پر سے ہٹا کر ،دونوں ہاتھ اس

کے سینے سے ہٹاتے ، سر کے پیچھے لیجا کر اپنے

بائیں ہاتھ کے قبضے میں کیے تھے... سوالیہ

نظریں اسکی آنکھوں میں گاڑے وہ اپنے سخت

تر ہوتے وجود کو اسکی تھائی میں دھنسانے لگا

تو شازمہ کے چہرے کے رنگ تک اڑ گئے

تھے... بمشکل سر کو ہاں میں جنبش دیتے وہ

خوف سا محسوس کرتے نم آنکھوں سے اسے

دیکھنے لگی تھی...اسکا چہرہ بے حد سنجیدہ

تھا ،نظروں میں بے تحاشا طلب تھی

"بول کر بتائیں مجھے۔۔۔ایسے نہیں۔۔۔" خود کو اسکی تھائی سے رگڑتے وہ ذرا سا اوپر کی جانب خود کو کھسکاتے پھر سے اسکی ملائیم جلد کو گردن کے پاس سے ہونٹوں میں بھرنے لگا تھا۔۔۔اسکی خوشبو نے سارے حسیات پوری طرح جگا دئیے تھے۔۔۔خود پر قابو ختم ہونے لگا تھا

"ہ۔۔۔ہونا۔ا۔۔۔چاہئیے۔۔۔" خلق سے بمشکل آواز برآمد ہوئی تو آفتاب دھیما سا نظروں سے مسکراتے ہونٹوں سے مزید نیچے کی جانب اسے محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔سر سے اوپر اسکے سمٹے ہوئے ہاتھوں کی بہت معمولی سی مزاخمت بھی اسے یوں نیچے کو بڑھتا محسوس کر کے دم توڑنے لگی تھی۔۔۔شازمہ کا پورا وجود اسکے بس میں تھا۔۔۔وہ کانپ رہی تھی۔۔۔گھبرا رہی تھی۔۔۔اسکا بھرپور لمس سہا نہیں جا رہا تھا

"تو ہونے دیں نہ..." اسکے برا میں ادھ چھپے دودھیا بھرے بھرے ابھار اب اسکی نظر میں آئے تھے

"مجھے..." شازمہ نے اسکی گرفت میں موجود اپنی کلائیوں کو کھینچتے ایک بار پھر ہلکی سی مزاحمت کی تو اسکی برا بازوؤں میں

پھنسے ہونے کے باعث خود بخود اسکے سینے سے تھوڑی اوپر کو کھسک گئی تھی۔۔۔نیچے سے اسکے بھاری سے سینے کی جھلک دیکھ کر وہ مزید اسکا دیوانہ ہوا تھا۔۔۔ہونٹ اسے چھونے کو۔۔۔اس نرم لمس کو مکمل محسوس کرنے کو بضد ہونے لگے تھے

"مجھے الزام نہ دینا،میں نہیں اتار رہا۔۔۔۔ آپ خود موو کر رہی ہیں۔۔۔" آفتاب نے ہاتھوں پر گرفت مضبوط کرتے اسکے نیچے سے ابھرے

حصے پر نرمی سے لب رکھتے وہیں سے اسکی آنکھوں میں جھانک کر کہا تو شازمہ نے بلکل مزاحمت روک دی تھی...تیز گھبرائی ہوئی سانسوں سے اسکے سینے کی جان لیوا جنبشیں آفتاب کو بے حال کرنے لگی تھیں تھی

"مجھے آپ اجازت دیں گی تو میں اسے پیچھے کروں گا...ایسے نہیں..." اسکے سینے پر جہاں جہاں سے رسائی ممکن تھی وہ وہاں وہاں سے اسے چوم رہا تھا...زبان سے اسے بگھو رہا

تھا...وہاں پر موجود ہلکا سا پردہ بھی اسکو شدید بے چین کر رہا تھا...شازمہ اسکے بے قابو ہوتے لمس پر تڑپ کر اپنی سانس روک ری تھی اور پھر لمبی گھری سانس بھر کر اسکی نظروں کو مزید گرما رہی تھی

"آپ بہت خوبصورت ہیں...میں خود پر سے قابو کھو رہا ہوں..." سینے سے ہٹ کر اپنا گلہ تر کرتے وہ اسکے پیٹ پر اوپر کی طرف لب رکھتے دائیں ہاتھ کو اسکی برا کے اندر گھسا کر اسکے

ابھار کو مکمل محسوس کرتے اپنی مٹھی میں نرمی سے دبوچتے ، اگلے ہی پل اسکے بری طرح مچلنے پر اپنا ہاتھ واپس کمر کی طرف لے آیا تھا۔۔۔اسکو اپنی ہتھیلی پر یوں محسوس کر کے وہ مچل خود بھی گیا تھا۔۔۔سانسیں اسکی بھی بے ترتیب ہوئیں تھیں

اپنے لب مسلسل اسکی نیول کے آس پاس

رکھتے اس نے دوسرے ہاتھ سے اسکی کلائیوں

کو آزاد کر دیا تھا...شازمہ

کی چوڑیوں کا خوبصورت شور کمرے میں

گونجا تو آفتاب نے اسکے لوئر بیلی کو ہونٹوں

میں کھینچ کر سک کرتے وہاں شدت سے اپنا

چہرہ سہلایا تو اسکی بیرڈ کی چبھن پر شازمہ

کے ہاتھ بے ساختہ اسکے سر پر آ گئے

تھے...اسکے بالوں کو اپنی انگلیوں سے کھینچ

کر اس نے اپنے پیٹ پر سرکتے اسکے لبوں کو

مزید گستاخ ہونے سے روکنا چاہا مگر شاید وہ

پھر سے غلط سِگنل دے چکی تھی...آفتاب

اسکے لوئر بیلی سے لیگنگز کھینچ کر اس بار تھائیز تک لیجاتے ،لب نیچے کھسکاتے خود بھی تھائیز پر آیا تو شازمہ اس لمس پر بری طرح تڑپی تھی...وہ بہت نرمی سے اسکی نرم سی جلد پر لب رکھ رہا تھا...نظروں میں سکن ہی کلر کی پینٹنی بھی ائی تھی جسے ابھی چھوا بھی نہیں تھا....ہاتھ انر تھائی پر رکھے وہ اسکی ہر لرزش کو اپنے ہونٹوں سے محسوس کر رہا تھا

"نہیں۔ں۔ں۔۔۔" اپنی ٹھوڑی اسکی انر تھائی سے رگڑتے وہ اسکی جلد کو ہونٹوں میں بھر بھر کر سک کرنے لگا تو شازمہ سے یہ سب سہنا محال ہونے لگا تھا، دوسری جانب اسکی معصوم سی مزاخمت آفتاب کے حواس تک چھیننے لگی تھی

"کیوں نہیں۔۔۔اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔؟" خمار سے بوجھل سر اٹھا کر وہیں سے اسے دیکھا تو

اسکے جسم کی مدہوش کر دینے والی خوشبو
اور اسکے سینے کے ابھرے ہوئے ادھ چھپے ابھار
پورے جسم میں برقی رو بن کر دوڑنے لگے تھے

"لگ رہا ہے نا...؟" اپنا چہرہ وہیں اسکی تھائی
سے سہلاتے آفتاب نے اسکی پینٹی کو پہلی بار
انگوٹھے سے دبا کر چھوا تو شازمہ بری طرح
مچل کر سسک اٹھی تھی

"احمد د۔۔د۔۔۔ایک منٹ۔۔" بگڑتی سانسوں کے درمیان وہ اسکے چہرے کو۔۔۔ہاتھ کو اپنی نیم برہنہ ٹانگوں میں محسوس کرتے وہ واقعی مچل اٹھی تھی

"ریلیکس۔س۔س۔۔۔" ایک نظر اسکی پینٹی پر ابھری ہوئی نمی دیکھ کر آفتاب اسکے پیٹ سے

اوپر ہوتا اسکے چہرے کے مقابل آیا تھا...نظروں میں ابھی بھی اسکی وہ نمی وہ بھری بھری خوبصورت سرخ ہوتی تھائیز تھیں ہونٹوں پر ابھی تک وہی لمس تھا

"کچھ نہیں ہوا یار...کیوں اتنا ڈر رہی ہیں...بھروسہ ہے یا نہیں مجھ پر..." اسکی ٹھوڑی کو چومتے آفتاب نے پیار سے اسکے پسینے سے بھرے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے بالوں کو سہلایا تھا

"ہے۔۔" ہلکی سی بھیگی آنکھوں سے وہ اسے آنسوؤں کے پار دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی

"تو بس۔۔۔پریشان نہیں ہونا۔۔۔آج پہلی بار قریب آرہے ہیں نہ۔۔۔صرف آج مجھ پر بھروسہ رکھیں۔۔۔آئیندہ مجھے کہنا بھی نہیں پڑے گا۔۔۔میرا وعدہ ہے آپ سے۔۔۔" اسکی تھائیز کے

درمیان گھٹنے کے بل اس پر جھکے ، آفتاب نے اسکی آنکھوں میں جھانک کر بات مکمل کی تو شازمہ نے پلکیں جھپک کر چہرے کو اسکے دلا سے پر ہاں کی صورت ہلاتے اپنی آنکھوں سے آنسو بہتے محسوس کیے تھے...گلے میں تکلیف سی ہونے لگی تھی

"اسے اتار دوں....؟" آفتاب نے اسکے بازو میں

پھنسی سٹریپس میں انگلیاں پھنساتے مخمور نگاہوں سے اسکی طرف دیکھتے پوچھا تھا...شازمہ نے نم آنکھوں سے اپنے سر کو ہلکی سی جنبش دی تو آفتاب نے اسکے خود سپردگی کے معصوم سے انداز پر فدا ہوتے اسکے ماتھے پر نرمی سے لب رکھ کر جیسے اسے کوئی یقیں دہانی کروائی تھی

"سب اتار دوں نہ۔۔۔ناراض تو نہیں ہو جائیں گی نہ۔۔۔؟" اسکی نظروں میں آنکھیں گاڑھے وہ اسکی بازوؤں سے سٹریپس نکالتے سینے کو اپنے ایک ہاتھ سے محسوس کرتے تیز گہری سانسیں لینے لگا تو اسکے ہاتھ کے نیچے دھڑکتے اپنے دل کو اسکے سامنے بلکل بے بس محسوس کرتے شازمہ نے پھر سے سر کو ہاں کی صورت جنبش دی تھی۔۔۔آنسو کناروں سے بہتے جا رہے تھے

"شازمہ۔۔۔رونا نہیں ہے یار۔۔۔" مسکرا کر پیار سے کہتے آفتاب نے ہاتھ اسکے سینے پر جمائے اپنے چہرے کو اسکے چہرے سے رگڑتے اسکے آنسو اپنی جلد میں جذب کیے تھے

"آپ۔پ پلیز ناراض نہ ہونا۔۔۔مجھے۔ے پتہ نہیں کیوں رونا آرہا ہے۔۔ے۔۔۔" شازمہ کانپتے سے لہجے میں بولی تو آفتاب نے دونوں ہاتھ اسکے سر پر

بالوں کے پاس رکھتے بہت نرمی سے اسکے
بھیگے گالوں پر لب رکھے تھے

"کوئی کسی سے ناراض نہیں ہو رہا یہاں...جو
بھی محسوس کر رہی ہیں اسے کریں
ایکسپریس...جو مجھے محسوس ہو رہا ہے میں
اسکا احساس دلاتا رہوں گا آپکو...سب سارٹ ہو
جائے گا ایسے ہی...ڈونٹ وری..." اسکے بالوں پر
لب رکھتے آفتاب نے چہرہ اسکے چہرے سے جوڑ
کر اسکی کمر کے نیچے بازو گزار کر اسے اپنے

سینے سے لگایا تو شازمہ نے اپنے لرزتے ہاتھ
اسکی کمر پر رکھ کر اسکا ساتھ سا دیا
تھا...اسکے جسم کی خوشبو نے جیسے اسے
بھی اپنے بس میں کرنا شروع کر دیا تھا

"میرا ساتھ دینا ہے ایسے ہی..." کچھ پل اسے
یونہی محسوس کرتے آفتاب نے اپنے جسم میں
منہ زور ہوتے حرارت کے طوفان کے سامنے زیر
ہوتے بازو اسکی کمر کے نیچے سے نکالتے ، پھر
سے مدھم معنی خیز سرگوشیاں اسکے گوش

گزار کرنا شروع کی تھیں۔۔۔چہرہ واپس اسکے ابھاروں کی طرف کیا اور اسکے اقرار پر اپنے دانتوں سے اس کے جسم کو اس پردے سے آزاد کرتے اتار پھینکا تھا۔۔۔

اسکی ابھری ہوئے ملائم گلاب جیسی کونپلوں کو دیکھتے ہی ہونٹوں میں بھرتے وہ آنکھیں موند کر دوسرے ہاتھ سے بائیں ابھار کو دباتے اپنے ہونٹوں سے اسے شدتوں سے سک کرنے لگا تھا۔۔۔اسکے سینے کی مہک میں مدہوش ہوتے

وہ اپنی زبان سے اسے تر کرتے ہونٹوں سے اس
کو دیوانوں کی طرح چومے جا رہا تھا

اسکے بعد آفتاب کو بلکل ہوش نہیں رہا تھا نہ
اس نے شازمہ کو ہوش میں رہنے دیا تھا۔۔۔اسکے
سینے میں کتنی ہی دیر محو حرکت رہتے وہ
اسکی لیگنگز اور اپنا ٹراوزر بھی ریموو کر چکا
تھا۔۔۔برہنہ جسموں کی حرارت نے ہر شے کو

پگھلنے پر مجبور کر دیا تھا...وہ اسے خود سے لپٹا رہا تھا...اسکے بالوں کو چوم رہا تھا...اسکے سینے کی خوشبو کو سانس کی طرح اپنے اندر اتار رہا تھا...اپنے وجود کو اسکی نرماہٹوں میں دھنسا رہا تھا...اسکے جسم میں بری طرح محو ہوئے وہ اسکی دھڑکنوں کو اپنے ہونٹوں کے نیچے دھڑکتا محسوس کرتے اپنے ہوش کھو رہا تھا

شازمہ کے ہاتھ اپنے کندھوں پر محسوس کرتے اسکے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھتے وہ اپنے ہونٹوں کی شدت کم زیادہ کر رہا تھا...سرخیاں کندھوں پر بکھرنا شروع ہوئی تھیں جو اب جابجا اسکے پورے جسم پر دکھائی دینے لگی تھی...بہت نازک جلد تھی اسکی یہ اسے ان چند لمحوں میں ہی محسوس ہو گیا تھا

اسکے بھرے بھرے ، اپنے لمس سے بھیگے سینے کو ہاتھوں میں قید کیے وہ تھائیز میں لب

سرکاتے اسے بے چینیوں کی انتہا پر لایا ہوا تھا...اسکی سنگت میں شازمہ خود اپنے آپ کو بھی پہلی بار محسوس کر رہی تھی...یہ احساس...یہ تشنگی پہلی بار چہرے پر معنی خیز سی مسکراہٹ بکھیر رہی تھی...آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی ہونے کے باوجود بھی دل اسکے چھونے پر خوشی سے دھڑک رہا تھا....

پل پل وہ اسکی قربت میں پگھلنے لگی تھی...ٹانگ پر اسکے دانتوں کی ہلکی سی

چبھن نے بے حال کر دیا تو بیڈ شیٹ پر ایڑیاں دھنساتے وہ اپنی ٹانگیں سکیڑنے لگی تھی...اسکے ہاتھوں کو سینے سے ہٹ کر نیچے کی جانب سرکتا محسوس کر کے وہ مزید بے بس ہوئی تھی....اسکا لمس تڑپا دینے والا تھا

باریک سا آخری پردہ بھی وہ اسکے جسم سے الگ کرتے....سلگتا سینے سے اسکے پاؤں لگائے وہ گہرے سانس بھرتا گھٹنوں کے بل اسکے مقابل بیٹھ گیا تھا...انگوٹھے سے اسکے پاؤں کے خم

، کو سہلاتے وہ اسکے بکھرے حلیے کو دیکھتے
بے ترتیب سانسوں کو گنتے اسکی نم آنکھوں
میں دیکھنے لگا تھا...سرخ ہوتے مخملی پاؤں کے
انگوٹھے کو دانتوں میں دبا کر ہاتھ سے اسکی
انر تھائی سہلاتے وہ اسکی آنکھوں میں جھانک
رہا تھا...اسکی تڑپ دیکھ کر خود کو تھوڑا
مزید اسکی طرف کھسکاتے اپنے وجود کی آگ
کو اس سے روشناش کرواتے وہ خود کو اسکے
حسین وجود کے سامنے ڈھیر ہوتے دیکھ رہا
تھا...دل پہلے ہی اسکا تھا...اب جسم بھی اسکا
ہونے کو تڑپ رہا تھا

اسے اپنا چہرہ ایک طرف موڑے دیکھ کر آفتاب نے اسکی نمی کو ہاتھ لگائے بغیر اپنے وجود کی بھڑکتی آگ کو اس سے مس کیا تھا...بائیں ہاتھ میں اسکا پاؤں یونہی جکڑے ، ہلکا سا اسے سک کرتے ، اپنے بے چین وجود کو اس نمی پر اوپر سے نیچے پھسلا کر ایک کمزور دہانے پر لا کر چھوڑا تھا...شازمہ کی تھمی ہوئی سانسیں...آنکھوں کے کنارے ٹھہرے ہوئے آنسو اسکے منہ زور ہوتے وجود کو روک نہیں پائے

تھے۔۔۔اپنے سخت وجود پر نچاور ہوتی اسکی بھیگی سی گرم سی تپش نے سارے حواس معطل کر دئیے تھے۔۔۔دونوں کے ہی جسم ایک دوسرے کی جان لیوا حرارت سے مچل رہے تھے

"مجھ پر کوئی غصہ تو نہیں آرہا نہ۔۔۔؟" اسکے پاؤں کر پکڑ کر اپنی کمر کے گرد لپیٹتے آفتاب نے جھک کر اسکے بیڈ پر ایک جانب مڑے ہوئے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں اپنے سامنے کرتے معنی خیز سی نظروں سے سوال کیا تو اسکے

جانداد سخت وجود کا دباؤ اپنی حدوں کے کنارے ہلکا ہلکا سا محسوس کرتے شازمہ نے سر نفی میں ہلایا تھا

"لیکن اسے آرہا ہے..." اسکی نمی میں خود کو ذرا سا دھکیلتے آفتاب نے اسکے چہرے کے اڑتے رنگ دیکھ کر اسکے بالوں میں انگلیاں الجھاتے دوسرے ہاتھ سے اسکی دوسری ٹانگ کو بھی پکڑ کر اپنے گرد حائل کیا تھا...اپنے وجود کے نیچے اسے مکمل عیاں کرتے وہ اسکے کان میں

مدھم سی سرگوشی کرتے خود کو ایک بار پھر اس میں دھکیلنے کی کوشش کرنے لگا تھا

"ریلیکس رکھیں خود کو...یہ غصہ بہت پیارا ہوتا ہے...ڈرنا نہیں ہے اس سے...." پھولتی ہوئی رگوں سے منہ زور ہوتے وجود کو وہیں پر سہلاتے وہ لبوں سے اسکے سینے کے نرم گوشوں کو چھوتے اسے ان قربتوں کے لیے تیار کرنے کی کوشش کر رہا تھا جن سے وہ گھبرائے خود کو اندر ہی اندر بے دھیانی میں سکوئیز کر رہی

تھی

اسکے گلابی بکھیرتے حصوں کو ہونٹوں میں

سختی سے بھر کر سک کرتے وہ مدہوش سا

ہوتے اسکی جان مشکل میں ڈالنے لگا تھا

"سسہہ۔۔۔آہہہ۔۔۔" اسکے ہونٹوں کی بڑھتی

شدتیں اپنے سینے پر سہتے بیڈ شیٹ کو زور سے کھینچتے وہ سسک ہی پڑی تھی کہ آفتاب نے زور لگا کر جان لیوا شدت سے اس میں خود کو شامل کرتے اسکی اُس ایک سسکی کو انتہا پر پہنچا دیا تھا...آنسو پھر سے چھلک گئے تھے....وہ اتنی شدت سے اسے چیڑتا ہوا اس میں سما کر ٹھہرا تھا کہ شازمہ کا نچلا لب ، اپنے وجود میں اس آگ کو پنپتا محسوس کر کے مستقل کانپنے لگا تھا

"آگھہ۔۔۔امہہ۔۔۔" اسکے وجود میں گھل کر
شامل ہوتے آفتاب نے چہرہ اسکے سینے سے
ہٹاتے ادھ کھلی آنکھوں سے اسکے کپکپاتے لبوں
کو ایک نظر دیکھ کر انہیں اپنی گرفت میں لیا
تھا۔۔۔گرفت نرم تھی لیکن اس نرم گرفت کا
دورانیہ زیادہ طویل نہیں رہا تھا۔۔۔دو پل نہیں
گزرے تھے اور آفتاب اسکے لبوں کو بھرپور جان
سے سک کرتے اس میں خود کو مزید دفن کرتے
مزید شدت دکھانے لگا تھا۔۔۔خلق سے نکلتی
سکون سے لبریز معنی خیز آوازیں بڑھنے لگی
تھیں۔۔۔آہستہ آہستہ وہ دیوانہ وار اس میں یوں

سے خود کو سمانے لگا تھا کہ شازمہ اسکی تڑپ کے سامنے تڑپ ہی اٹھی تھی۔۔۔اسکے اتنا انتظار کروانے پر وہ واقعی اب اس پر چاہتے ہوئے بھی نرمی نہیں دکھا پا رہا تھا۔۔کچھ بھی اسکے بس میں نہیں رہا تھا۔۔۔شازمہ اسکی اتنی جان لیوا مضبوطی سہتے آنسوؤں سے رو ہی پڑی تھی۔۔۔اس بھرپور سخت وجود کو جھیلنا کسی صورت آسان نہیں تھا

"آپکے آنسو بھی پیارے ہیں شازمہ۔۔۔" اسکے

ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں سسکتا محسوس کر کے آفتاب نے انہیں آزاد کیا تو شازمہ نے اسکے جاندار جھٹکے پر پیچھے جو کھسکتے شکایتی نظروں سے ایک پل کو اسے دیکھا تھا اور اسی پل آفتاب اس میں آہستگی سے خود کو موو کرتے اسے بھی اپنے ساتھ بے چین راستوں سے روشناس کروانے لگا تھا

"آپ میری سوچ سے بھی زیادہ حسین ہیں شازمہ..." خماری چھلکاتی آنکھیں اسکے سینے

پر جمائے وہ اسکی

ٹانگوں کو اپنے کندھوں پر رکھے اسکی لوئیر

لیگز کو اپنے سینے سے لگائے ایک بار پھر خود پر

سے قابو کھو کر انتہا کی شدت سے اس پر

حاوی تھا۔۔۔ذرا سا جھک کر ہتھیلی کے نیچے

اسکی نازکی کو دبا کر رکھتے وہ اتنی شدت سے

ڈاؤن ورڈ سٹروکس دینے لگا تھا کہ شازمہ کے

ہاتھوں کے نیچے چھپے ابھاروں کو وہ خود پر

عیاں کرتے مزید منہ زور ہونے لگا تھا

کمرے میں انکی سانسوں کے ساتھ انکے جسم

کے ملنے کا شور بھی بڑھ رہا تھا...شازمہ کے

ابھاروں کے درمیان اپنا دوسرا ہاتھ جمائے وہ

اپنے ایکٹ میں مزید تیزی لاتے اسکی ٹانگیں

اسی کی طرف سٹریچ کرتے ، اپنی تیز ہوتی

بگڑتی سانسوں ، بہکی نگاہوں سے اسکے ہر ہر

حصے کو دیکھتے اس میں آخری حد تک سمایا

تو شازمہ اپنے سوئے ہوئے جذبوں سے خود بھی

روشناس ہو کر اسکی کمر دونوں ہاتھوں سے

تھامے اپنے سکون کو تلاش کرتے بلکل اس کی

طرح ہی بے تابیوں کی انتہا پر تھی لیکن اسکی بے رحم ہوتی جسارتوں کے آگے اپنا آپ بہت بے بس سا لگ رہا تھا

"ایسے رجڈ سی کیوں ہو رہی ہیں۔۔۔؟ درد تو نہیں کہیں ہو رہا۔۔۔؟ کہتی ہیں تو لیگز سیدھی کر دوں۔۔۔؟ " اسی ایک لمحے میں اسکے ہونٹوں کا لمس اپنے رخسار پر بکھرنے پر۔۔۔اسکے لہجے

میں اپنے لیے فکر۔۔پیار۔۔۔عزت محسوس کر کے آنکھیں پھر سے آنسوؤں سے بھیگی تھیں

"تھک رہی ہیں۔۔۔لیگز۔۔پر۔۔۔جیسے آپکو ٹھیک۔۔۔لگتا ہے۔۔۔" پہلی بار اپنی زبان سے اپنے لیے کچھ بولنے کی ہمت ہوئی تھی۔۔۔کہتے ہوئے دل جانے کس خیال سے کانپ سا گیا تھا

"صرف مجھے نہیں۔۔۔جیسے آپ کو بھی ٹھیک لگے۔۔۔بتانا ہے آپ نے۔۔۔" بہت پیار سے اسکی بینڈ ہوئی ٹانگوں کو سیدھا کرتے ہلکا سا گھٹنوں کے پاس سے دباتے وہ خود بیڈ سے اتر کر کھڑا ہوا تو شازمہ اپنے دل کی حالت پر آنسوؤں کو بہنے سے روک نہیں پا رہی تھی

"ایسے رکھ لوں۔۔۔" نرم سے لہجے کے برعکس اسکے تھائی سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچتے

آفتاب گہری سی نظروں سے اسکے آنسوؤں سے بھیگے چہرے کو دیکھتے ،اسکی ٹانگیں اپنے سینے سے لگائے انہیں سہلاتے ہوئے بولا شازمہ نے ہاتھوں کی پشت سے اپنی آنکھیں صاف کرتے سر کو ہلکی سی جنبش دی تھی

"بتانا ہے مجھے جو بھی فیل ہو...شرمانا نہیں ہے..." کہہ کر اسکے آنسوؤں کو جان بوجھ کر نظرانداز کرتے اسے اپنے خوف ، اپنے وسوسوں سے ایک بار سامنہ کر کے خود لڑنے دے کر وہ

ہاتھ اسکے چہرے کے پاس رکھ کر دوسرے ہاتھ سے اپنے مضبوظ وجود کو ہولڈ کیے خود کو اسکی لرزتی نازکی پر سہلانے لگا تھا۔۔۔نظریں اپنے من پسند چہرے پر تھیں۔۔۔اسکے آنسو جس بھی وجہ سے بہے جا رہے تھے وہ انہیں ایک بار بہہ دینے جانا چاہتا تھا۔۔۔۔جھک کر اسکے ماتھے پر لب رکھتے وہ ایک بار پھر اسکے نرم گوشوں میں اپنا سخت وجود گھول گیا تو شازمہ نے اپنے بازو اسکی کمر کے گرد حائل کر لیے تھے

"آپ میری زندگی کا حاصل ہیں شازمہ..." اپنے گرد لپٹے اسکے گرم سے بازو کی حدت سے وہ اسکی گہرائیوں میں بہت آہستگی سے گھلنے لگا تھا

"میں آپکو کبھی کوئی دکھ نہیں دوں گا...میرا وعدہ سے آپ سے..." اسکے منہ سے ان لمحوں میں بھی اپنی اہمیت اپنے لیے خوبصورت اقرار سن کر وہ مزید اس پر عیاں ہونے لگی

تھی۔۔۔اپنا آپ ڈھیلا چھوڑ کر پوری طرح اسکے سپرد کر دیا تھا

"میری زندگی ہیں آپ۔۔۔" اسکے ہونٹوں کو پہلی بار اپنے کندھے پر بہت ہلکا سا سرکتا محسوس کر کے آفتاب کا دل شدت سے دھڑکا تھا۔۔۔اسکے آنسوؤں کی نمی اپنے جلد پر محسوس کرتے وہ اپنا ہاتھ اسکے سر پر رکھتے بے قابو سا ہو کر اسکے وجود میں خود کو اتارنے لگا تھا

"آرام سے۔ے۔۔۔۔" شازمہ اسکی گردن کو ہولڈ کیے اسکے ظالم جھٹکوں کی زد میں بکھرنے لگی تھی لیکن اسکے ہمت دلانے پر اپنی بات کہنی ابھی سے آنے لگی تھی

"اچھا۔۔۔" اسکے رخساروں کو ہونٹوں سے چھوتے ، پیار سے اسے پچکاتے وہ اپنی شدتوں

کو اسکے حساب سے کم زیادہ کرتے بالآخر بے بس ہو کر ایک بے حد ظالم سخت جھٹکے سے اپنی بے چینیوں کو اس میں انڈیلتے وہیں اس پر ڈھیر ہوا تھا...اپنی کمر پر ابھی تک بندھے شازمہ کے ہاتھوں نے جو سکون پہنچایا تھا وہ شاید سب سے زیادہ دل کو دھڑکا رہا تھا....گہرے سانس بھرتے وہ بھیگے مس ہوتے وجودوں کو اسی طرح جوڑے رکھے اسکے چہرے کو بہت نرمی سے چومے جا رہا تھا

اسکی کمر پر بازو باندھے بے یقینی کی سی
کیفیت میں شازمہ کے آنسو بہہ بہہ کر اسکے
کانوں اور گردن تک پہنچ رہے تھے....خوف کے
بادل چھٹ گئے تھے....نہ کوئی تذلیل تھی....نہ
کوئی نفرت...نہ ہی کوئی دھتکار...نہ ہی کوئی
اذیت...نہ کٹاؤ دار جملے....نہ بیہمانہ
تشدد....صرف پیار کا جذبہ حاوی تھا...لفظوں
میں عزت تھی....ہر ایکٹ محبت بھرا تھا...اسے
سہنا محال تھا لیکن اسکا مسلسل پیار سے
پچکارنا...احساس کرنا ہر تکلیف...ہر درد پر
ساتھ ساتھ مرحم کا کام کر رہا تھا....اسکے

قربت میں آنسو تو بہہ رہے تھے لیکن انکی وجہ اب خود بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔شاید دل خوشی سے اتنا بھر گیا تھا جو آنسوؤں کی صورت بہنے لگا تھا

"اِٹس اوکے۔۔۔اِٹس اوکے۔۔۔" آفتاب ابھی بھی اسی پوزیشن میں کھڑے اپنے سینے سے لگے اسکے ملائیم بھرے بھرے سے وجود کو

محسوس کرتے اسکی تھائیز پر ہاتھ پھیرتے

اسکو ریلیکس کر رہا تھا۔۔۔شازمہ کی ہچکیوں

میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا تھا۔۔۔وہ ابھی بھی

اسے رونے سے روک نہیں رہا تھا

"تھک گئی ہوں گی آپ۔۔۔" بہانے سے اسے دلاسہ

دینے کی خاطر رونے کا ذکر بھی نہ کرتے آفتاب

اسکی ٹانگیں اپنے

کندھے سے اتار کر بیڈ پر رکھتے اسے تھوڑا سا

آگے ہونے کا اشارہ کرتے اسکے برابر لیٹا تو شازمہ بھیگی آنکھوں سے اسکی طرف دیکھی تھی

"کیا ہوا...؟ اب آپکو تو نہیں غصہ آرہا کسی پر....؟" شرارت سے اسکے پیٹ کو نیول کے پاس سے چھوتے معصوم سی شکل بنا کر بولا تو شازمہ اسکی طرف کروٹ لے کر اسکی کمر میں بازو ڈالتے اسکے سینے میں اپنے چہرے کو چھپا کر اپنے چہرے کو ہتھیلیوں سے صاف کرنے لگی

تھی

"ہوا کیا۔۔؟" اسکی کمر کے خم کو چھوتے آفتاب اسے چہرہ چھپائے اپنے آنسو صاف کرتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے اسکے نازک کانپتے وجود کو خود میں سمیٹنے لگا تھا

"آئی ایم سوری۔ی۔ی۔۔۔" شازمہ کروٹ لیے دونوں

ہاتھ اپنے چہرے پر رکھے بہت مدھم سی آواز میں اس سے مخاطب ہوئی تھی

"ہیں۔ں۔۔۔؟ یو آر سوری۔۔۔؟ فار واٹ۔۔۔؟ " آفتاب اسے خود میں سمٹتے دیکھ کر خوشی سے بھرے ہوئے دل کو بمشکل سنبھالتے اسکے بازو کو پیار سے سہلا رہا تھا۔۔۔وقت گزر رہا تھا تو احساس ہو رہا تھا کہ وہ اسے مکمل حاصل کر چکا ہے۔۔۔اسے اپنے اتنے قریب پرسکون سا دیکھ کر دل سیراب سا ہونے لگا تھا

"میں نے۔۔۔بہت تنگ کیا ہے

آپکو۔۔۔آپ۔۔۔اتنے۔۔۔اچھے ہیں۔۔۔۔میں۔۔۔میں خود

بھی الجھ رہی تھی خود سے۔۔۔کچھ۔۔۔سمجھ

نہیں آرہا تھا مجھے۔۔۔میں۔۔۔" کہتے ہوئے شازمہ

کا دل اتنا تیزی سے دھڑکا تھا کہ وہ ہاتھ چہرے

سے ہٹا کر اپنی شہہ رگ کو سہلانے لگی

تھی۔۔۔اعتراف کرنا مشکل تو تھا مگر ابھی کرنا

بے حد ضروری لگا تھا

"اوہ ہو....کوئی ضرورت نہیں سوری وغیرہ کی...بس ایسے ہی میرے پاس پاس رہنا ہے بس اب..." آفتاب نے اسکا بازو کہنی سے پکڑ کر اپنی کمر پر رکھ کر اسے خود میں بھینچا تو اسکی دھڑکنوں کی لے پر اپنا دل دھڑکتا محسوس ہوا تھا

"اور آنکھیں بھی بلکل ایسے ہی خشک ہونی

چاہئیں...کوئی نہیں رونا اب...میں نے بہت دل
سے آپ سے یہ رشتہ بنایا ہے شازمہ اور جتنی
محنتوں سے آپکو یہاں تک لایا ہوں آپ جانتی
ہیں اچھے سے...تنگ بلکل نہیں ہوا میں...نہ
کبھی ہوں گا....بس آپ نے مجھ سے دل کی ہر
بات کرنی ہے..." اس کی پناہوں میں سمٹتے
اسکے شفیق سے لہجے سے اس بات کا بخوبی
ادراک ہو رہا تھا کہ وہ اسکو لے کر کتنا بے قرار
تھا....اسکی قربتیں سہنا شازمہ کے لیے بلکل
آسان نہیں تھا،لیکن اسکا پیار ،اسکا
انتظار...اسکا رویہ.... احساس کا انداز شازمہ کے

دل میں اسکے مقام کو بہت بڑھا گیا تھا۔۔اس نے ایک رات میں ہی جو مان اسے سونپ دیا تھا وہ ساری زندگی اسکے دل و دماغ پر ثبت رہنے والا تھا

"مشل میری ضرورت ہے۔۔۔۔؟؟ " مشل کو جب کافی دیر باتھ روم میں ہو گئی تو شہریار نے دروازہ ناک کرتے پوچھا تھا۔۔اسکی طرف سے

کوئی جواب نہ پا کر شہریار نے ہلکا سا دروازہ کھول کر اندر جھانکا تھا۔۔۔مشل کو بھیگی آنکھوں سے شیشے میں خود کو دیکھتے پار شہریار پریشان ہوتے سرعت سے اندر داخل ہوا تھا

"کیا ہوا ہے رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟؟؟ بولو یار۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔۔" اسکا آنسوؤں سے بھرا چہرہ دیکھ کر شہریار قدرے اونچی مگر گھبرائی ہوئی آواز میں بولا تو مشل نے مزید آواز سے روتے اسکی

کمر میں بازوئیں حائل کرتے اسکے سینے میں خود کو چھپا لیا تھا۔۔۔شہریار کی نظر کاؤنٹر پر ایک طرف موجود پریگنینسی سٹرپ پر پڑ گئی تھی مگر اسکو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے دیکھنا کیسے ہے

"یے بی کیا ہو گیا ہے۔۔۔روؤ تو نہیں میری جان۔۔۔" اسکی کمر پر ہاتھ پھیرتے اسے سہلاتے وہ دور سے ہی اسے سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

"میں پریگنینٹ ہوں شہریار۔ر۔ر۔۔۔" مشل کی آواز بری طرح کانپ رہی تھی۔۔۔اسکے منہ سے یہ جملہ سنتے ہی اسے سٹریپ پر دو سرخ لائینز بھی دکھائی دی تھیں۔۔۔

پریگنینسی کا سن کر دونوں بازو اسکے گرد مضبوطی سے حائل کرتے وہ مزید اسکو خود میں بھینچنے لگا تھا۔۔۔سانس احساس تشکر سے پھولنے سی لگی تھیں۔۔۔خاموشی سے اسے اپنے سینے سے لگائے اس سے خود بھی بولا

نہیں جا رہا تھا...خوشی کی انتہا اتنی تھی کہ اسکی زبان بھی کنگ ہو گئی تھی...وہ مسلسل اسکی کمر پر ہاتھ پھیرتے اسکے سر کو چومے جا رہا تھا...مشل نے بھی اپنے بازوؤں کی گرفت اسکی کمر پر سخت کی ہوئی تھی...شہریار نے ایک بازو اسکی کمر سے ہٹا کر سلیب پر پڑی پریگنینسی کٹ کو اٹھا کر دیکھا تھا اور پھر واپس رکھتے دوبارہ مشل کو مضبوطی سے گلے لگایا تھا...اپنی آنکھیں بھی خودبخود نم ہو گئی تھیں...جس خوشی کا انتظار اسے پہلے دن سے تھا آج وہ اسے حاصل ہوئی تو لفظ جیسے

ختم ہو گئے تھے...وہ دونوں خاموشی سے ایک دوسرے سے لپٹے اس خوشی کو آنسوؤں کی صورت بہا رہے تھے

"i am so happy for us Mashal....."

شہریار نے اپنی ہتھیلی سے آنکھیں رگڑتے بوجھل کانپتی سی آواز میں کہا تھا تھی...زندگی کو نئے سفر پر گامزن دیکھ کر دل خوشی سی بھر گیا تھا

"ادھر دیکھو میری طرف...

baby look at me..."

شہریار اسکی گردن سہلاتے اسکا چہرہ اپنی طرف کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر مشل اسکے سینے میں چہرہ چھپائے خود کو کمپوز کر رہی تھی..خوشی اور خوف کے ملے جلے تاثرات تھے

"اوکے ریلیکس۔۔۔باہر تو آؤ۔۔" شہریار اسے بمشکل اپنے سینے سے الگ کرتے اسکے کندھے پر بازو پھیلائے باتھ روم سے باہر لے آیا تھا۔۔صوفے پر بٹھا کر خود اسکے دونوں ہاتھ تھامتے کارپٹ پر بیٹھا گیا تھا "مشل تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟"

"ام۔۔" مشل نے آنسو صاف کرتے مسکراتے ہوئے سر ہاں میں ہلاتے اشارے سے اسے بتایا تھا کہ

اس سے بولا نہیں جا رہا اور اگلے ہی پل کانپتے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر پھر سے اسکے گلے میں بازو ڈال کر اپنا سر اسکے کندھے پر رکھ لیا تھا۔۔۔اپنے دل کی حالت خود بھی سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔الگ سا نیا سا احساس تھا

شہریار کارپٹ پر گھٹنوں کے بل بیٹھے اسے سر کو اپنے کندھے پر دھڑے بہت نرمی سے بالوں میں انگلیاں پھیرتے اسے کالم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔چند دنوں سے مشل جتنی ٹینشن لے

فیل کر overwhelmed رہی تھی اب اتنا ہی رہی تھی۔۔۔اس پر کوئی دباؤ نہیں تھا نہ کبھی شہریار نے اس سے اس بارے میں زیادہ سوال کیا تھا،مگر ایک عجیب سی بے چینی اسکو گھیرے رکھتی تھی جو اب آنسو رکنے نہیں دے رہی تھی

"م۔۔میں ماما کو کال کر لوں۔۔۔مجھے ماما یاد آ

رہی ہیں..." مشل بہت دیر بعد اسکے سینے سے
الگ ہوتے بھیگے لہجے میں بولی تھی

"پہلے مجھے تو اپنے بے بی کی ماما سے بات کر
لینے دو..پاپا کو کوئی لفٹ ہی نہیں..." شہریار
نے اسکے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں بھر کر
اسکے آنسو بلکل خشک کیے تھے

"اچھا رونا بند کرو پہلے،چاچی پریشان ہو جائیں گی۔۔۔شاباش۔۔"

"مجھے کچھ بھی نہیں پتہ کہ کیسے کرتے ہیں سب،میں کیا کروں گی شہریار۔۔۔" مشل اپنے چہرے سے اسکے ہاتھ ہٹا کر فورآرم سے اپنی آنکھیں رگڑتے لرزتے لہجے میں بولی

"میری جان ابھی تم نے کچھ نہیں کرنا۔۔ابھی

بس تم نے نخرے دکھانے ہیں اور میں نے تمھارے نخرے اٹھانے ہیں...تمھارے ڈھیروں موڈ سوئنگز سہنے ہیں...تمھاراغصہ چپ کر کے برداشت کرنا ہے...

You just have to behave like a queen....

اور کچھ نہیں کرنا تم نے..." شہریار کارپٹ سے اٹھ کر اسکے برابر بیٹھ کر اسکے کندھے پر بازو رکھتے اسکو پیار سے ہلاتے بولا تو مشل روتے ہوئے بھی مسکرا دی تھی

"صحیح کہہ رہا ہوں۔۔۔ابھی تو صرف موج کرنی ہے تم نے۔۔۔اتنی ٹینشن نہ لو میری جان۔۔۔سب اچھا اچھا ہو گا۔۔۔تمھاری ماما سے بھی کہیں گے کہ یہاں آجائیں تمھارے پاس۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔؟"

"ماما نے پرامس کیا تھا شازمہ کی شادی پر آنے کا مگر نہیں آئیں۔۔۔بلکہ میں اب ماما سے ناراض ہی رہوں گی۔۔۔وہ پرامس پورا نہیں کرتیں۔۔۔"

مشل منہ پھلائے بولی تھی

"امممم ہم...ناراض نہیں ہونا...آجائیں گی...اب خود ماما بننے لگی ہو تو اپنی ماما کو دھمکیاں دو گی...؟" اسکی کمر کو گدگدا کر شہریار نے اسکے کان پر لب رکھے تو مشل کھلکھلا کر ہنسنے لگی تھی

"اچھا چھوڑو سب۔۔۔بتاؤ کیا کھانا ہے۔۔۔؟ ڈِنر کچھ خاص نہیں کیا ہوا تم نے۔۔" شہریار نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اسکی گردن کی پچھلی سائیڈ دباتے ہوئے کہا تو مشل اپنے کندھے سے اسکا بازو ہٹا کر ، ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے اسکی طرف مڑ کر بیٹھی تھی

"مجھے بھوک نہیں ہے۔ے۔ے۔۔۔آپ خوش ہیں۔۔۔؟ شہریار۔۔" مشل کی آواز بھیگی ہوئی تھی

"ہاں یار۔۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔بلکہ ابھی ٹھیک سے پراسیس نہیں کر پا رہا دماغ۔۔۔اُن رئیل سا لگ رہا ہے۔۔۔کہ میں پاپا بن جاؤں گا۔۔۔تم چھوٹی سی ماما بن جاؤ گی۔۔۔مجھے ابھی تھوڑا وقت لگے گا دل کو اس بات کا یقین دلانے میں۔۔۔لیکن تمھیں خوش دیکھ کر سب سے زیادہ خوبصورت احساس کو رہا ہے کہ تم۔۔۔تم نے اپنی خوشی سے مجھے یہ خوشی دی ہے۔۔۔آئی لو یو فار دِس۔۔۔" شہریار نے بائیں ہاتھ سے اسکی ناک

چھیڑتے دل سے مسکراتے ہوئے کہا

"آپ بھی ابھی روئے تھے نہ....میں نے دیکھا تھا

آپکو آنکھیں صاف کرتے..." مشل اسکے گلے میں

بازو ڈالتے لاڈ سے بولی تھی

"خوشی کے آنسو تھے.....پریشانی اور ڈر کے

آنسو نہیں...تم بہت جلدی گھبرا جاتی ہو...اتنا

نہیں گھبراتے...میں ایک ایک قدم پر تمھارے

ساتھ ہوں مشل ...بس اپنا بہت سارا خیال

رکھنا ہے تم نے...بلکہ میں خود تمھارا خیال

رکھوں

گا تمھارا...تم نے صرف ایسے ہی خوش خوش

رہنا ہے..."

شہریار اپنے گلے میں موجود اسکے بازوؤں کو

پیار سے دونوں ہاتھوں سے سہلا رہا تھا

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن اب 9 منتھس تک آپ پیار ذرا دور سے ہی کریں گے۔۔۔پریگنینسی میں نہیں کرتے وہ سب۔۔۔"

مشل سنجیدہ لہجے میں اسکو سمجھاتے بولی تھی

"یہ کونسی یوٹیوب وڈیو میں سنا ہے۔۔۔؟ ویسے میں نے جو وڈیو دیکھی تھی اس میں تو بتا رہے تھے کہ پریگنینسی میں تو پورا پیار کر

سکتے ہیں بغیر کسی چھٹی کے..." شہریار نے اسکی ناک سے اپنی ناک مس کرتے شرارت سے کہا تو مشل نے زیرلب مسکراتے آنکھیں سکیڑی تھیں

"میرا جب بیلی بڑا ہو جائے گا تب آپ خود ہی میرے پاس نہیں آئیں گے..." مشل آئی رول کرتے مسکراتے ہوئے بولی،دل ہی دل میں اسکے چھوٹے چھوٹے اعتراف سننا اچھا لگ رہا تھا

"یہ تو تمھیں وقت کے ساتھ ہی پتہ چلے گا کہ میں تمھارے پاس آتا ہوں یا نہیں..." شہریار اسکے گال کو

شدت سے چومتے اسکے لبوں پر جھک کر دھیرے سے اسکے نچلے ہونٹ کو اپنے ہونٹوں میں لیتے بہت بے ضرر سا سک کرنے لگا تھا....کچھ لمحے اسکو محسوس کر کہ خوشی سے چور نگاہوں سے اسکی آنکھوں میں جھانکا تھا

"آئی لو یو سو مچ مشل۔۔۔تم نے مجھے اتنی بڑی
خوشی دی ہے کہ میں غلام ہو گیا ہوں
تمھارا۔۔۔یاد ہے ایک بار تمھیں اپنے پیٹ میں
کچھ ہو رہا تھا ،بلکل ویسے ہی آج مجھے ہو رہا
ہے۔۔۔ایکسائٹمنٹ سے یا خوشی سے۔۔۔don't
know ...لیکن مجھے واقعی کچھ ہو رہا ہے
یہاں۔۔۔" اسکی بات سن کر ہنستے مشل دوہری
ہونے لگی تھی

"ہنس کیوں رہی ہو۔و۔و۔و۔۔۔؟ سچ کہہ رہا

ہوں۔۔۔" شہریار کو اسکے مسکراتے پھولے سے گ

ال پر بے تحاشا پیار آیا تو اسے گال سے کھینچ

کر اپنے قریب کرتے وہ زوروں سے اسے چومنے

لگا تھا۔۔۔مشل کی کھلکاریوں میں شہریار جے

ہنسی بھی شامل ہو گئی تھی

"تائی اماں کو بتائیں۔۔۔؟ آپ خود بتائیں گے یا

میں بتاؤں۔۔۔؟ اب میں تھوڑا ریلیکس ہو رہی ہوں۔۔۔پہلے جب میں یے سٹرپ دیکھی مجھ سے بھی بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔" مشل ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے دونوں ٹانگیں صوفے پر رکھتے گھٹنوں کے بل بیٹھتے شہریار کے کندھوں پر بازو رکھتے بولی تھی

"مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ کیسے بتانا ہے۔۔۔؟"

"ابھی بتانا چاہ رہی ہو۔۔۔؟؟"

"یا صبح بتا دیں۔۔۔؟" شہریار اسکی کمر پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے ٹھہر ٹھہر کر بول تھا۔۔۔اپنے انگوٹھے وہ اسکی کمر پر مضطرب ہو کر موو کر رہا تھا

"ابھی بتاتے ہیں نہ۔۔وہ کتنی خوش ہوں گی۔۔۔ چلیں نہ نیچے چلتے ہیں۔۔اوہ ہاں شازمہ کو

بھی میسج بھیجتی ہوں..." مشل شہریار کے حصار سے نکلتے بھاگ کر ڈریسنگ ٹیبل کی طرف گئی اور فون لے صوفے پر اچھلنے کے انداز میں بیٹھ کر شازمہ کا وٹس ایپ کھولنے لگی تھی

"اوئے آرام سے...اب ایسے اچھلنا کودنا چھوڑنا پڑے گا تمھیں...دھیان رکھنا ہے یہاں میرا بے بی ہے...." شہریار نے اسکے گال پر اپنی دو انگلیوں

سے ہلکے سے تھپڑ لگاتے دوسرے ہاتھ سے اسکے پیٹ کو پیار سے سکوئیز کیا تو مشل نے ہنستے ہنستے اس سے دور کھسکتے شازمہ کو میسج ٹائپ کیے جا رہی تھی

"Popho kesi hainnnnnn..... missing youuuu 🐣🐣🐣"

"اوکے اوکے رکھوں گی آپکے بے بی کا

دھیان...چلیں نہ نیچے چلتے ہیں تائی امی

پاس...وہ پرسوں پوچھ بھی رہی تھیں..."

مشل شازمہ کو میسج بھیج کر فوراً اٹھ کھڑی

ہوئی تو شہریار نے اسکو کھینچ کر اپنی گود

میں ایسے گرا لیا کہ اسکے پاؤں ایک طرف کو

ہو گئے تھے

" 2بج رہے ہیں مشل....صبح بتا لیں گے
نہ....ابھی سو رہی ہوں گی وہ بے وقوف
لڑکی...تھکی ہوئی تھیں فنکشن سے....تم بھی
تھکی ہوئی ہو اتنا....جاگ رہی ہو کتنے دن
سے....ریسٹ کرو تھوڑا میرے ساتھ...."

"آپکے ساتھ ریسٹ...؟؟ اور یہ بات آپ ویسے
بھی کر سکتے تھے،گود میں بٹھانے کی کیا
ضرورت تھی..." مشل نے بازو اسکے گلے میں

ڈالتے شرارتی لہجے میں کہا تو شہریار اسکے چہرے پر چھوٹی چھوٹی کِسز کرنے لگا تھا

"اب سے تمھیں گود میں ہی رکھوں گا نہ ، جب تک گود میں ایک کیوٹ سا بے بی نہیں آجاتا..."

شہریار اسکے گال سے ہوتے گردن پر نرمی سے لب رکھنے لگا...اسکی گردن پر کام والے ڈریس سے پڑے نشانوں کو نرمی سے اپنے انگوٹھے سے

سہلانے لگا تو مشل کا چہرہ اسکی قربت میں چمکنے لگا تھا

"کل اب ہیلز نہ پہننا...آج اتنی لمبی ہیل پہنی ہوئی تھی کہ مجھے anxiety ہو رہی تھی دیکھ کر....ڈریس بھی کوئی سِمپل پہننا....کندھے دیکھو اپنے ذرا..."

"کچھ نہیں ہوتا ہیلز سے...آپ جو پیار کرتے جا رہے ہیں اس سے نہیں کچھ ہوتا...؟؟ بہت چالاک ہیں آپ..." کہتے ہوئے مشل نے بھی اسکے چہرے پر لب رکھے تو شہریار اسکی ادا پر مسکراتے سرخ سا ہوا تھا

"پیار سے خون بڑھے گا تمھارا....وہ تو میں کرتا رہوں گا....اور ابھی تو تمھارے کھانے پینے پر

بھی پابندی لگاؤں گا جو جنک فوڈ کھاتی رہتی ہو ، اب سے سب بند ، اونلی فروٹس اور گھر کا کھانا..." شہریار نے اسکے کِھلتے گلابی ہونٹوں پر پہلے ہلکے سے لب رکھا اور پھر شدت سے انکو اپنے قبضے میں لیتے اسکو ویسے ہی گود میں اٹھائے بیڈ پر لے آیا تھا

"اگر میرا جنک فوڈ بند کریں گے تو میں آپکا یہ پیار بھی بند کر دوں گی..." مشل نے خود اسکے

ہونٹوں پر چھٹی سی کِس کرتے جلدی سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تو شہریار نے مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھوں کے اوپر سے ہی اسے چوم لیا تھا

"نہ یار یہ ظلم نہ کرنا پلیز۔۔میں تمھیں مہینے میں ایک بار کھلا دیا کروں گا جو تم کہو گی۔۔۔" شہریار اسکے ساتھ لیٹے اس پر کمفرٹر ڈال کر اسے اپنے گرم حصار میں لیتے بولا تھا

"پھر بس جب کھلا کر لایا کریں گے اسی رات ہم

پیار بھی

کر لیا کریں گے،رائٹ...؟؟" مشل اسکی طرف مڑ

کر اسکی کمر میں بازو ڈال کر بولی تو شہریار

دھیما سا مسکراتے نرمی سے اسکی کمر ٹی

شرٹ کے اوپر سے سہلانے لگا تھا

"اچھا ابھی کھانے چلیں پھر...؟" شہریار اسکے

گال پر نرمی سے انگوٹھا پھیرتے بولا تو مشل نے فورا سر ہاں میں ہلایا اور اٹھ کر بیٹھ گئی تھی

"پر پھر آپ گھر آ کر رومینس کا کہیں گے۔۔۔؟؟؟ برات کی اتنی تھکاوٹ ہو رہی ہے۔۔۔بلکہ رہنے ہی دیں پاؤں دُکھ رہے میرے بہت۔۔۔" کہہ کر مشل اداس سی صورت بناتے واپس لیٹ گئی تھی

"چلو ہوم ڈلیوری کروا لیتا ہوں....تم ریسٹ کرو....آرڈر کر لوں پھر پاؤں دبا دیتا ہوں تمھارے...بس کل ہیلز نہیں پہننی اب...اور نہ بخث کرنی ہے کوئی...." شہریار فون نکال کر فوڈ پانڈا ایپ کھول کر سرچ کرنے لگا تو مشل گردن اکڑا کر ، بیڈ پر سائیڈ بدلتے اپنے پاؤں اسکے اوپر رکھ کر دوسری جانب تکیہ رکھ کر آڑھی ترچھی سی لیٹ گئی تھی...شہریار مسکرا کر اسکی چالاکی دیکھتے ایک ہاتھ سے اسکے ٹوز دباتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے فون

استعمال کرنے لگا تھا

"اگر بے بی کی آئیز گرین ہوئیں تمھاری طرح ، تو کتنا پیارا لگے گا نہ..." شہریار نیم دراز لیٹے آرڈر کر کے فون سائیڈ پر رکھ کر ، اسکے ایک پاؤں کو دونوں ہاتھوں سے دبانے لگا تھا

"اور بال آپکی طرح سٹریٹ...بال بلکل بھی ک

رلی نہیں چاہیں مجھے۔۔تھک جاتی ہو اپنے
بھی سٹریٹ کرتے کرتے۔۔۔" مشل دوسرا پاؤں
بھی اسکے سامنے کرتے بولی تھی

"بال جیسے بھی ہوں آئی ڈونٹ مائنڈ۔۔۔تمھارے
جیسے بھی ہوں تو اچھے لگیں گے یار۔۔۔آئی لو
یور ہئیر۔۔تم مر تھکا کروں نہ ہر دفعہ سٹریٹ
کر کے۔۔۔کبھی نیچرل بھی رہنے دیا کرو۔۔۔"
شہریار ذرا سا اٹھ کر بیڈ سے ٹیک لگائے اسکے

پاؤں کی ایڑی کو انگوٹھے سے پریس کر رہا تھا

"نام میں رکھوں گی۔۔" مشل پاؤں سوئچ کرتے اب دوسرا پاؤں اسکی گود میں رکھتے ختمی لہجے میں بولی تھی

"رکھ لینا۔۔۔تمھارے بے بیز ہیں تم ہی رکھو گی نام بھی۔۔۔۔یہاں زیادہ درد ہو رہا ہے۔۔۔؟؟؟ "

شہریار اسکو بار بار پاؤں سوئچ کرتا دیکھ کر پریشانی سے بولا

"ہممم...بے چینی ہو رہی ہے،پاؤں میں ٹانگوں میں..." مشل نچلا ہونٹ باہر نکال کر لاڈ سے بولی تو شہریار اسکو پاؤں سے اپنی طرف کھینچتے اب اسکی پنڈلی پر قدرے زور سے مساج کرنے لگا تھا

"آپ کو برا نہیں لگتا میرے پاؤں پکڑنا...؟" مشل جان بوجھ کر پوچھ رہی تھی تاکہ اب وہ اسکو بتائے کہ اسکی کتنی اہمیت ہے

"برا کیوں لگے گا....؟؟ میاں بیوی کا رشتہ صرف چند ساعتوں کی قربت کے لیے تو نہیں ہوتا...ایک دوسرے کی ہر چھوٹی سے چھوٹی تکلیف کا بھی احساس شامل ہوتا ہے اس رشتے

کے کانٹریکٹ میں... اور تم تو ویسے بھی میرا پیار ہو...میری جان ہو..." شہریار حسب عادت اسکو

چئیر اپ کرنے لگا تو مشل مزے سے پاؤں ہلاتے اسکے ہاتھوں کو اپنی ٹانگ پر مسلسل محو دیکھ رہی تھی

"اگر میری جگہ کوئی اور آپکی بیوی ہوتی تو کیا اسکے بھی پاؤں پکڑ لیتے ایسے دبانے کے

لیے۔۔۔؟؟ اگر آپکی لو میرج نہ ہوتی تو بھی۔۔۔؟"
کچھ سوچ کر مشل پاوں ہلانا چھوڑ کر اچانک
سر اٹھا کر تفتیشی لہجے میں بولی تھی

"ہاں۔۔۔لو میرج نہ بھی ہوتی تب بھی بیوی کی
تکلیف کا احساس تو کرنا ہوتا ہے نا۔۔۔خیال تو
رکھنا ہوتا ہے۔۔۔" شہریار اپنی رو میں بولا تو
مشل نے اسکی بات کا برا مناتے پاؤں اسکی گود
سے کھینچ لیے تھے

"واٹ۔۔۔؟"

"کیا ہوا ہے۔ے۔۔ے۔۔۔؟"

"کچھ غلط بول دیا میں نے۔۔۔؟" شہریار نے ہاتھ اسکے پاؤں پر رکھا تو مشل نے پھر سے پاؤں پیچھے کر لیا تھا "آپ نے یہ کیوں نہیں کہا کہ آپکی میرے علاوہ کسی اور سے شادی ہوتی ہی

کیوں۔۔۔؟؟؟"

"اوہ۔۔۔مجھے لگا تم سیریس پوچھ رہی ہو۔۔۔بڑی ہو جاؤ مشل۔۔۔۔اب تم ماما بننے والی ہو۔۔۔۔بچوں کی طرح غصہ نہیں کیا کرو۔۔۔ورنہ بے بی بھی غصیلہ ہو جائے گا ہمارا۔۔۔۔

شہریار نے پھر سے اسکے پاؤں پکڑ کر گود میں رکھ لیے تو مشل منہ پر بازو رکھ کر اس سے اپنی ہنسی چھپانے کے لگی تھی

"کتنا ٹائم ہے ڈلیوری میں...؟" آرام سے پاؤں دبواتے کچھ دیر بعد پھر سے غصے سے بھری آواز آئی تھی

"نو ماہ..." شہریار نے شرارت سے جواب دیا تو مشل نے سر کے نیچے سے تکیہ اٹھا کر اسکی طرف اچھالا تھا

"برگر کی ڈلیوری کا پوچھ رہی تھی-ی-ی---"

مشل چڑ کر بولی اور پھر خود ہی اسکے چہرے کی طرف دیکھتے ہنسنے لگی تھی

اگلی صبح

"چھوٹے صاحب۔ب۔ب بیگم صاحبہ کہہ رہی ہیں
، چھوٹی بی بی کو لے کر نیچے آجائیں ناشتہ
کرنے۔۔۔وہ انتظار کر رہی ہیں۔۔۔" دروازہ ناک
ہونے پر آفتاب کی آنکھ کھلی تو صبح کے نو بج
رہے تھے۔۔۔پہلی نظر ہی اپنے پاس سوئے وجود
پر پڑی تو ہونٹوں پر مطمئن سی مسکراہٹ
ابھری تھی

"ماما سے کہہ دو آتے ہیں تھوڑی دیر تک..."
آفتاب وہیں سے لیٹے لیٹے قدرت اونچی آواز
میں بولا تو اسکے بازو پر چہرہ دھڑے گہری
سی نیند سوئی شازمہ کی آنکھ بھی کھل گئی
تھی....وہ ہڑبڑا کر کمبل خود پر درست کرتے اٹھ
بیٹھی تھی....برہنہ سفید کمر پر الجھے بکھرے
سنہری بال آبشار کی طرح اسے ڈھانپے ہوئے
تھے...سر سے بالوں کو پیچھے کرتے وہ سوئی
سوئی آنکھوں سے خود کو اس حالت میں
پراسیس کرتے پاس لیٹے آفتاب کو ایک نظر

دیکھی تھی۔۔۔رات کچھ دیر کی قربت کے بعد وہ دونوں کتنی ہی دیر تک ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہے تھے۔۔دل ایک رات میں ہی بے حد آشنا ہو گئے تھے

"دروازے کا دھیان رکھنا کرنا ہے۔۔۔کبھی بھی کوئی بھی آسکتا ہے۔۔" آفتاب کہنی کہ بل ہو کر اسکی سائیڈ کمر سے بال ہلکے سے ہٹاتے اپنے لب

رکھ کر ، اسکے پیٹ میں بازو خائل کر کے اسکو واپس بیڈ پر گراتے بولا تھا۔۔۔کمبل سرکنے سے شازمہ کا گداز جسم پردے سے چھن کر آتی دن کی روشنی میں اس پر مزید واضح ہوا تو آفتاب نے اسی لمحے اسکے ابھرے حصے کو اپنے لبوں کہ حصار میں لیا تھا۔۔سارى رات بھی وہ اسے یونہی لبوں سے چھوتا رہا تھا۔۔۔ایک رات میں ہی اسکے جسم کی خوشبو کا بھی دیوانہ ہو گیا تھا

"ا۔۔احمد۔۔۔آپکی ماما بلا رہی ہیں۔۔ں۔۔" شازمہ اسے پھر سے وہیں محسوس کرتے بوکھلا سی گئی تھی۔۔۔وہ اسکے گداز حصوں کو موقع ملتے ہی لبوں سے چھونے لگتا تھا ، جھجھک تو اس نے بلکل ہی ایک طرف رکھ دی تھی

"میں نے کل آپکو اپنے گھر لے جانا ہے بس۔۔۔

پھر بریک فاسٹ میں بھی آپ...لنچ بھی آپ...

اور ڈِنر بھی صرف آپ..." آفتاب نے چہرہ تو اس

کے سینے سے ہٹا لیا تھا لیکن اسکے ہاتھ اور

اسکی نظروں کا حصار وہیں پر مزید گھرا ہوا

تھا

"نہیں...اچھا نہیں لگے گا..سب کیا سوچیں

گے...کہ ہم وہاں کیوں رہ رہے..." شازمہ غیر

مخصوص انداز میں کمبل کو کھینچ کر خود پر

کرتے بولی تو آفتاب نے اپنا سر اسکے کندھے پر رکھتے ، اسی غیر مخصوص انداز جیں کمبل پھر سے نیچے کرتے ہاتھ اسکے ابھار پر نرمی سے پھیرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔انگوٹھے سے اسکی ابھری گلاب جیسی پنکھڑی کو چھیڑتے وہ نظریں بھی وہیں فکس کیے اسکی سانسیں تیز کرنے لگا تھا

"چھوڑیں سب کو۔۔۔۔اتنی مشکلوں سے آپ ملی ہیں۔۔۔کسی کو کیا پتہ کہ کتنا تڑپا ہوں آپکے

لیے۔۔۔اب بس آپ ہی چاہئیں ہیں مجھے ہر وقت اپنے آس پاس ۔۔۔" آفتاب اسکی کنپٹی پر لب رکھتے بولا تو شازمہ نے پیٹ پر موجود اسکی کہنی پر ہاتھ رکھ کر اسے بے باکیوں سے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔دن کا اجالا ہوتے ہی شرم نے آ گھیرا تھا

"سردی لگ رہی ہے۔۔۔"

"کمبل اوپر کر لیتے ہیں..." کمبل دونوں پر ٹھیک
کرتے آفتاب نے ہاتھ کمبل کے اندر سے اسکے
سینے پر اسی انداز میں رکھا تو شازمہ نے
بمشکل اپنی مسکراہٹ دبائی تھی

"مسکرا لیں مسکرا لیں....ایک تو شرماتی بہت
ہیں آپ..." آفتاب نے خود بھی مسکراتے ہاتھ
اسکے سینے سے سرکا کر اوپر لیجاتے نرمی سے
اسکے کندھے کو سہلایا تو شازمہ کا چہرہ

واقعی کِھل سا گیا تھا

"آپ مجھے آپ کیوں کہتے ہیں۔۔" اسکی بئیرڈ

کو اپنے دوسرے کندھے پر چبھتا محسوس کرتے

شازمہ نے اپنے سینے پر موجود اسکے بازو کو

دھیرے سے سہلایا تھا

"بس پہلے دن آپکو آپ کہہ کر مخاطب کیا تھا...تو تب سے مجھے آپ کہنا ہی اچھا لگتا ہے...تم زبان پر آیا ہی نہیں کبھی...حالانکہ آپ کافی چھوٹی ہیں مجھ سے... 9سال...؟؟ یا 8 سال تقریبا...شہریاڑ جتنا ہی ہوں میں..."

آنکھیں سکیڑ کر حساب سوچتے اپنا چہرہ اسکے کندھے سے ہٹا کر گال پر نرمی سے لب رکھے تھے

"آپ واقعی ہمیشہ مجھ سے ایسے پیار کریں گے۔۔۔؟ بدلیں گے نہیں نہ۔۔۔؟ " اسکی قربت میں رہ کر وہ بھی بولنے لگی تھی۔۔۔اسکا بات کرنا۔۔۔بازو سہلانا۔۔۔چھپ چھپ کر مسکرانا۔۔۔۔اسکا ہر ایکٹ آفتاب کو مزید اس سے پیار کرنے پر مجبور کرنے لگا تھا

"کیسا پیار چاہئیے آپکو۔۔۔؟؟ جیسے رات کو کیا

تھا۔۔۔؟؟"

آفتاب اسکی بات کا رخ بدل کر شرارت سے جواب دیتے اسکی گردن میں اپنے چہرے کو گھساتے ہاتھ کو اسکے کندھے سے کھسکا کر پھر سے اسکی ابھرے گداز گوشوں کو چھیڑنے لگا تو شازمہ گدگدا کر کروٹ بدلتے اوندھے منہ لیٹ گئی تھی۔۔۔اسکے مسلسل چھونے سے سینے پر ہلکی سی جلن محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔چہرے پر مسکراہٹ چھپانا الگ محال ہو رہا تھا

"میں اس پیار کی بات نہیں کر رہی تھی-ی-ی

---"

"تو کس پیار کی بات کر رہی تھیں---" آفتاب بھی کروٹ لیتے اس پر حاوی ہوتے ، کمبل کھسکا کر نیچے کرتے بال ایک جانب ہٹا کر کمر پر جابجا لب رکھنے لگا تو شازمہ نے اسکے لبوں کی حدت پر دھیمی سی سسکی بھری تھی کہ دروازہ پھر سے ناک ہو گیا تھا، آفتاب نے فوراً اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے اسی طرح مسلسل چومتے اسکی بڑھتی سسکیوں کو ہاتھ

سے روک دیا تھا

"آ رہے ہیں۔ں۔ں گھنٹے پونے گھنٹے تک۔ک۔ک
۔۔۔تیار تو ہونے دیں یاررر۔۔۔۔" بھاری سی آواز
میں کہہ کر آفتاب نے اسکی کمر پر کندھے کے
قریب ہلکے سے دانت گاڑتے ، منہ پر ہاتھ رکھے
اسکے نچلے وجود سے خود کو بے باکی سے مس
کرتے اسے بے انتہا مچلنے پر مجبور کر دیا تھا

"مجھے سیدھا ہونے دیں-ں-ں---" اپنی کمر پر موجود نشانوں پر اسکے لب سرکتے محسوس کرتے شازمہ اپنے چہرے سے اسکا ہاتھ ہٹا کر مدھم سی آواز میں بولی تھی،ایک انسیکیوریٹی کا احساس دل میں جاگا تھا کہ اسکی کمر پے داغ نہیں تھی

"کیوں-ں-ں---؟ لگتا ہے بہت جلدی ہے نیچے جانے کی آپکو---" آفتاب نے نارمل سے لہجے میں اختجاجا کہا تھا لیکن کہیں نہ کہیں اسکی جھجھک سمجھ بھی آگئی تھی---کمرے میں اندھیرا سا تھا لیکن ہونٹوں پر ان سکارز کو بہت اچھے سے محسوس کیا تھا---پھر سے ہاتھ لگا کر اسے برا محسوس نہ کروانے کا سوچ کر اسی رو میں اسکے بازو---کندھے چومتے آفتاب نے اسے سیدھا کر دیا تھا

"ج۔۔جی۔۔۔دو بار دروازہ ناک ہوا ہے۔۔۔اچھا نہیں لگتا ایسے۔۔۔" آفتاب کا دھیان اس جانب نہ جاتا دیکھ کر شازمہ نے چہرے پر مصنوعی سی مسکراہٹ سجائی تھی

"چلیں فریش ہو جائیں پھر۔۔اور ہاں۔۔۔آپکو بتانا تھا کہ میں کبھی نہیں بدلوں گا۔۔۔ایسے ہی پیار کروں گا ہمیشہ۔۔۔" اسکی پوچھی بات کا حوالہ

دیتے آفتاب نے اسکے لبوں پر سجی گھبرائی سے
مسکراہٹ کو بھی چوم لیا تھا

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ....شازمہ بہت خوبصورت
لگ رہی ہو....."

"ہے نا ماما...کتنی پیاری لگ رہی ہیں چاچی..."

دعا ، شازمہ کو سیڑھیاں نیچے اترتا دیکھ کر ایکسائٹمنٹ سے بولی تو شازمہ جو پہلے ہی آفتاب کی کسی بے باک بات

پر شرما مسکرا رہی تھی ، اپنی تعریف سن کر مزید کِھل کر مسکرائی تھی

"اوئے چاچو کی بھی تعریف کرو یار...دھیان سے یہ سٹیپ ذرا اس طرف ہے..." آفتاب نے شازمہ کا ہاتھ پکڑ کر اسکو

اختیاط سے اتارتے آخری سیڑھی کی طرف

اشارہ کرتے کرتے ، جھک کر اسکا دوپٹہ بھی ذرا

سا اٹھایا تو شازمہ کا ڈمپل اسکے یوں دھیان

رکھنے مزید گہرا ہوا تھا...چہرے پر قوس قراح

جیسے رنگ بکھر گئے تھے...مسکراہٹ چھپائے

نہیں چھپ رہی تھی

"ا۔۔۔اسلام علیکم آنٹی۔۔" آفتاب کی والدہ بھی سامنے ہی

ٹیبل پر موجود تھیں ۔۔۔شازمہ نے ان پر نظر پڑتے ہی ٹرانس سے باہر آتے گھبرا کر آفتاب کے ہاتھ سے ہاتھ نکالا تھا۔۔۔آفتاب اس پر گہری گرم نظر ڈالتے ٹیبل کی طرف بڑھا تو شازمہ ایک قدم اس سے پیچھے چلتے ٹیبل تک ائی تھی ، جھک کر ساس سے سر پر پیار لیا تھا

سیاہ ہلکی سی امبرائڈڈ پیروں کو چھوتی فراک کے ساتھ چوڑی دار پاچامہ پہنے ،باریک سے دوپٹے کو سر پر اوڑھے...۔دھلے سے چہرے پر صرف گلابی سا لپ کلر لگائے ہوئے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی...۔گیلے بال ڈرائیر سے بس ہلکے سے ہی سکھائے ہوئے تھے

"یہاں آجائیں..." آفتاب نے کرسی پر بیٹھتے اسکو اپنے ساتھ بیٹھنے کا کہا تو وہ دوپٹہ سنبھالتے اسکے برابر بیٹھی ہی تھی کہ آفتاب

نے فورا اسکے گلاس میں جوس ڈال کر اسکی طرف بڑھایا تھا

"صرف جوس کیوں دے رہے ہو....ناشتہ کرواو صحیح سے.....تمھارے گھر والوں کو منع کر دیا تھا رات ہی ناشتہ لانے سے...بھئی میرے آفتاب اور سعد دونوں ہی بڑے خلاف ہیں ان رسموں کے...نہ جہیز لینا پسند کرتے نہ ہی کچھ بھی اور..."

"ماما جان۔۔۔ہم بہت چالاک ہیں۔۔۔۔انکی بیٹی ہی لے آئے ہیں۔۔۔اب اس سے روز ناشتہ بنوا کر کھایا کریں گے۔۔۔" آفتاب نے اسکی طرف محبت پاش نظروں سے دیکھتے کہا تو شازمہ اپنی ساس کی کہی بات بلکل ہی بھول گئی تھی۔۔۔چہرے پر مسکراہٹ نے پکا پکا بسیرا ہی کر لیا تھا

"اوہو...میچنگ میچنگ...." آفتاب کی بھابھی شازمہ کو ناشرہ سرو کرتے دونوں کو بلیک ڈریس میں دیکھ کر بات کا رخ بدلتے بولیں تو دونوں ہی ایک ساتھ کنفیوز سا مسکرانے لگے تھے

"ماما....چاچو نے بھی بلیک شلوار قمیض پہنی ہے اور چاچی نے بھی بلیک فراک...پکچر بنائیں

انکی۔۔۔؟ فون دین نا ماما۔۔۔۔ " زہرا ان دونوں کے آس پاس منڈلاتے بول رہے تھی کہ آفتاب نے جیب سے اپنا فون نکال کر کڈز موڈ آن کر کے اسے فون تھما دیا تھا

"گرانا مت بس۔۔۔" کہہ کر وہ اپنی سلیوز فولڈ کر کے پورے دھیان سے ناشتہ کرنے لگا تو زہرا کو اپنی اور اسکی پکچرز لیتے دیکھ کر شازمہ کو

مسکراہٹ دباتے دباتے اپنا جبڑہ درد ہوتا محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔سب خواب جیسا لگ رہا تھا

"جوس چھوڑ دیں۔۔۔یہ کھائیں۔۔۔" اسکے سامنے اپنی پلیٹ کرتے آفتاب نے سنجیدگی سے کہا تو شازمہ کا دل اتنی عزت اتنا احساس پا کر سرشار ہو گیا تھا۔۔۔ناشری کرتے کرتے اس کا پاؤں اپنی پنڈلی سے مس ہوتا محسوس کرتے شازمہ کی مسکراہٹ گھری ہوتی جا رہی

تھی۔۔۔اسکی اپنائیت۔۔۔ اسکے پیار نے۔۔ سب سے بڑھ اسکے عزت دینے نے دل کو جو تسلی دی تھی اسکا کوئی مول نہیں تھا۔۔بری طرح ٹوٹا ہوا دل چاہے جانے سے احساس سے پھر سے جی اٹھا تھا

"آپ دونوں بے شک اب ریسٹ کر لیں تھوڑا پھر دوپہر کو دو بجے پالر کے لیے نکلنا ہو گا۔۔۔آج آؤٹ ڈور شوٹ بھی ہے آپکا۔۔تو ذرا ٹائملی پہنچنا ہے۔۔۔" ناشتے سے فری ہو کر آفتاب کی

بھابھی ٹیبل سے برتن سمیٹتے بولی تھیں

"ٹھیک ہے۔۔۔میں بلکہ ایک بجے تک ریڈی ہوں گا۔۔آپ ساتھ جائیں گی نہ شازمہ کے۔۔۔؟ "

"ہاں ہاں یا میں چلی جاؤں گی یا دعا کو بھیج دوں گی۔۔۔ پریشانی کی بات نہیں۔۔۔بس وقت پر پہنچنا ہے۔۔۔" انہوں نے سرسری سا جواب دیا تو شازمہ اور آفتاب اپنی جگہ سے اٹھے

کھڑے ہوئے تھے...والدہ پہلے ہی اپنے کمرے میں جا چکی تھیں...کچھ دیر اسکو نچلا پورشن دکھاتے وہ اسے سیڑھیوں کی جانب لے آیا تھا...شازمہ آفتاب کو فولو کرتے سیڑھیاں چڑھنے لگی تھی....رات والی سرخ چوڑیاں ابھی بھی اسکے بازوؤں میں تھیں جو آفتاب نے اسکو اتارنے ہی نہیں دی تھیں

"آج پراپر مہندی لگوانی ہے آپ نے...پالر سے بھی لگ جاتی ہے نا...؟ یا الگ کسی جگہ سے لگوانی

پڑتی ہے۔۔۔؟؟" آفتاب کمرے میں داخل ہوتے پورے انہماک سے بولا تھا

"لگ جاتی ہے وہاں سے بھی۔۔۔" شازمہ اپنا بلیک شفون کا دوپٹہ سر پر ٹھیک کرتے اندر داخل ہو کر دروازے کے پاس ہی کھڑی تھی کہ آفتاب دروازے کو لاک کر کے اسکے مقابل کھڑا ہو گیا تھا

"اس وقت ماما بلا رہی تھیں تو کھل کر تعریف نہیں کر پایا تھا اپنی پیاری سی بیوی کی۔۔۔اب کر لوں۔۔۔؟ " آفتاب اسکو دیوار سے لگاتے ، چہرے پر جھک کر گرم سے لہجے میں بولا تو شازمہ نے بمشکل سر کو جنبش دی تھی،دوپٹہ سر سے ڈھلک کر کندھوں پر گر گیا تھا۔۔۔ادھ گیلی سنہری زلفیں آفتاب کی نظروں میں آئی تھیں جنہیں اس نے ٹھیک سے سکھانے بھی نہیں دیا تھا

Scene to be continued.....

"اس وقت ماما بلا رہی تھیں تو کھل کر تعریف نہیں کر پایا تھا اپنی پیاری سی بیوی کی۔۔۔اب کر لوں۔۔۔؟ " آفتاب اسکو دیوار سے لگاتے ، چہرے پر جھک کر گرم سے لہجے میں بولا تو شازمہ نے بمشکل سر کو جنبش دی تھی،دوپٹہ سر سے ڈھلک کر کندھوں پر گر گیا تھا۔۔۔ادھ گیلی سنہری زلفیں جنہیں اس نے ٹھیک سے

سکھانے بھی نہیں دیا تھا

"آپ اتنی پیاری کیوں ہیں۔ں۔ں۔۔۔مجھے پتہ بھی ہے کہ آپ ساری زندگی کے لیے میرے ساتھ ہیں لیکن پھر بھی میرا دل نہیں بھر رہا آپکو دیکھتے ہوئے۔۔۔نظر بار بار آپکی طرف جاتی ہے۔۔۔" کہتے ہوئے آفتاب نے اسکی لرزتی جھکی پلکوں پر باری باری لب رکھے تھے۔۔۔اسکا

جھجکنا شرمانا...اسکے بھیگے بالوں کی خوشبو...کِھلا کِھلا گلاب ہوتا چہرہ آفتاب کو مزید بے چین کر رہا تھا

"یوں کانپنا تو چھوڑ دیں کم از کم....اب تو ہم نے ساتھ ہی رہنا ہے ہمیشہ...ایسے گھبراتی رہیں گی تو مشکل لگے گا..." رات اسکی قربت میں جو سکون محسوس کیا تھا وہ تو ناقابلِ بیان

تھا ہی لیکن اسکی جھکی شرمائی سی نظریں
الگ ہوش کھو دینے کا سبب بن رہی تھیں

"مشکل تو...لگ رہا ہے.ے..." شازمہ اسکے لمس
پر ہلکی سی موندی ہوئی آنکھیں کھول کر بولی
ہی تھی کہ آفتاب نے اسکی بات کاٹ دی تھی

"آسان بھی ہو جائے گا...میں ہوں نہ...زیادہ دیر

کوئی چیز مشکل رہنے نہیں دوں گا آپکے لیے..."
وہ اسکی قدرے نم زلفوں میں ہاتھ پھیرتے
دیوار سے لگے اسکے گھبرائے سے سراپے کو
نظروں میں لیے بول رہا تھا

"اوپر تو دیکھیں..." بائیاں ہاتھ اسکے بالوں میں
پھنسائے آفتاب دوسرے ہاتھ سے اسکی ٹھوڑی
کو دو انگلیوں اور انگوٹھے سے چھو کر اونچا
کرتے ، شازمہ کے نظریں اٹھا کر دیکھنے پر ،
اسکے چہرے پر جھک کر نرم گلاب لبوں کو اپنے

لبوں میں اتنی تشنگی سے لے گیا کہ شازمہ کمرے کی تیز روشنی میں اسکے یوں قریب آنے پر گھبرا کر اسکی قمیض کو کمر کے قریب سے اپنی مٹھیوں میں بھینچنے لگی تھی۔۔۔سر سے اترا ہوا شفون کا دوپٹہ کندھوں سے بھی ڈھلک کر نیچے فرش پر جا گرا تھا۔۔حیا کے رنگ چہرے پر تیزی سے بکھرے تھے

"چھوڑیں اسے،میں اٹھا لوں گا۔۔" اسے اپنے دوپٹے کے لیے چہرہ دوسری طرف کرتے دیکھ کر

آفتاب اسکے گیلے بالوں پر اپنے ہاتھ کی گرفت

بڑھا کر دوسرے ہاتھ سے گردن کو تھامے پہلے

سے بھی زیادہ حدت سے اسکے ہونٹوں کو

محسوس کرنے لگا تھا......شازمہ اسکی قمیض

کو پکڑے اپنی شہہ رگ پر آہستگی سے سرکتے

اسکے انگوٹھے کی گھمبیر سی جنبشوں پر

مچلنے سی لگی تھی...بالوں میں سرکتی اسکی

انگلیاں بھی شازمہ کے چہرے کو اسی کی

مرضی کے مطابق حرکت دے رہی تھیں

وہ ہونٹوں سے اپنے لب جوڑے ہر سانس سے
اسکی خوشبو چرائے جا رہا تھا۔۔۔اسے خود میں
مکمل محو دیکھ کر شازمہ کی جھکی پلکیں
ایک لمحے کو اسکی طرف اٹھی تھیں جن کو وہ
فوراً واپس جھکا گئی تھی۔۔ہاتھ بھی اسکی
قمیض سے ہٹائے تو آفتاب نے اسکے بالائی لب
کو ایک معنی خیز سی آواز سے سک کرتے
چھوڑا تھا۔۔اسکے لبوں کا لمس اسکی اس
مخصوص خوشبو کا وہ دیوانہ ہونے لگا
تھا۔۔۔شازمہ دیوار سے لگے نظریں جھکائے اپنے
ہونٹوں کو گھبراہٹ میں ہلکا سا چھو کر اسکی

نظروں سے مزید گھبراتے ہاتھ ہونٹوں سے ہٹا کر بال کانوں کے پیچھے اڑیسنے لگی تھی...کمرے میں روشنی اتنی تیز تھی کہ اسکے صرف دیکھنے سے بھی حیا آڑے آ رہی تھی...اپنے چہرے کی جلد پر اسکی گرم نظروں کی تپش سی محسوس ہوئے جا رہی تھی

"ایسے کرتی ہیں نہ جب...پییاری بہت لگتی ہیں..." اپنائیت بھرے لہجے میں اس سے مخاطب ہوتے ، آفتاب نے پلکوں کی لرزش سے

مخظوظ ہو کر اسکی لٹوں کو خود سنوارنا شروع کر دیا تھا،لمبی بھیگی ذلفیں سینے کو ڈھانپے پیٹ سے بھی نیچے تک آ رہی تھیں...اسکے چند پل کے گہرے لمس نے شازمہ کے لب سرخ گلاب کر دئیے تھے...چہرے پر ایک دھیمی سی مسکراہٹ بھی برقرار تھی جو حیا کے رنگوں سے مل کر دھنک کی صورت اختیار کیے ہوئے تھی

"دد...دوپٹہ...نیچے گرا ہوا ہے..." اسکا دھیان خود سے ہٹاتے ہوئے وہ بمشکل بول پائی تھی...آفتاب کا مسلسل ایک ایک نقش کو بغور دیکھے جانا اسے کنفیوز کرنے لگا تھا...اسکی آنکھوں میں دیکھنے سے بھی وہ کترا رہی تھی

"میں...اٹھا دیتا ہوں...آپ بیٹھیں..." اسکی کمر پر ہاتھ رکھ کر بہت ہلکا سا بیڈ کی جانب

دھکیل کر وہاں بیٹھنے کا اشارہ کرتے آفتاب جھک کر ، فرش سے اسکا دوپٹہ اٹھا کر صوفے پر رکھتے ، خود بھی اسکے ساتھ بیٹھ گیا تھا

"سوری میرے ذہن سے ہی نکل گیا تھا..."

"کو...ئی با...ت نہیں..." اپنے دوپٹے کو دور صوفے پر پڑے دیکھ کر شازمہ دونوں ہاتھوں

کو گود میں رکھے اپنے اسی انگوٹھے کو مسلنے
لگی تھی جسے رات کو زخمی کیا تھا

کمر تک آتے سنہری بھیگے بال ، ہونٹوں پر مدھم
ہوتا گلابی رنگ ، گلے میں چمکتا احمد نام کا
نیکلس جو اس نے ابھی صبح ہی پہنا تھا۔۔۔بلیک
فراک کے قدرے اونچے گلے سے نظر آتی دودھیا
گردن جہاں اسکی قریب کا بلکل ہلکا سا نشان
تھا۔۔۔گھبرائے ہوئے ایک دوسرے میں پیوست
ہاتھ۔۔۔۔لمبی فراک جس سے اسکا چوڑی دار

پاجامہ بیڈ پر بیٹھنے کے باعث دکھائی دے رہا تھا۔۔۔سفید خوبصورت نازک سے پاؤں۔۔۔۔آفتاب اسکے بلکل ساتھ بیٹھے اسکو بھرپور نظر سے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔اسکے خاموشی سے مسلسل دیکھے جانے پر پر شازمہ نے بمشکل نظریں اسکی طرف اٹھائی تھیں۔۔۔نظریں اسکی نظروں سے ملیں تو دھڑکن نے رفتار پکڑی تھی

"ک۔۔کیا ہوا۔۔۔" کہتے ہی شازمہ نے پھر سے چہرہ جھکا لیا تھا،بیڈ شیٹ کے کنارے کو ناخن سے کھرچتے وہ تیزی سے پلکیں جھپکنے لگی

تھی....کمرے کی تنہائی نے ایک خوبصورت سے خول میں قید کیا ہوا تھا جس نے زیادہ دیر نظریں اس سے ملانے ہی نہیں دی تھی

"کچھ نہیں،کیا ہونا ہے...؟ جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا اور ہوتا رہے گا....ابھی تو بس دیکھ رہا ہوں اپنی پیاری سی خوبصورت سی قسمت کو...."

آفتاب یونہی بیٹھے بیٹھے بولا تو اسکی بات پر چہرے کے تاثرات سپاٹ رکھنے کی کوشش میں وہ اتنا ہی سرخ ہونے لگی تھی

"جیسے آپ شرماتی ہیں ،آپکو دیکھ کر مجھے لگتا ہے مجھے بھی تھوڑا سا شرما لینا چاہئیے..." اسی طرف تھوڑا سا ٹلٹ کر کے آفتاب نے کندھے سے جھولتی لٹ کو انگلیوں سے چھوتے ، شفون کی سلیوز سے چھلکتے اسکے دودھیا بازو کو نکلرز سے ہلکا سا سہلایا تو شازمہ کی پہلے سے تیز ہوتی دھڑکنیں سر پٹ دوڑنے لگی تھیں

چہرہ ذرا سا اٹھا کر اسکی طرف بمشکل

دیکھتے شازمہ نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے انہیں

اس سے دوسرے جانب سیٹ کیا تو کمر پر

بکھرتی لمبی گھنی ذلفیں آفتاب کی نظروں کا

مرکز بنے تھے،اسکے گھبرائے سے ایکٹس نظروں

کو جتنا محظوظ کر رہے تھے وہ اتنا ہی اسے

غور سے دیکھ کر مزید اسے پریشان کر رہا تھا

"یار آپ بھی نہ۔۔۔ادھر پکڑائیں یہ مجھے۔۔۔"

چند پل خاموشی سے اسے یونہی کنفیوز کرتے ،

پھر خود ہی ہنستے ہوئے آفتاب نے اسکا گود

میں دھڑا ہاتھ تھام لیا تھا جس کے انگوٹھے کو

وہ پھر سے زخمی کرنے کے درپے تھی

"ایک بات پوچھوں۔۔۔؟" اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ

میں لیے آفتاب ہتھیلیوں کو جوڑے ، انگوٹھے
سے ہاتھ کی پشت کو بہت پیار سے سہلاتے
ہوئے بولا تو شازمہ نے سر کو مثبت میں ہلاتے
اسکی طرف دیکھا تھا جو اب نظریں جھکائے
اسکے ہاتھ کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔سیاہ رنگ میں
اسکا چہرہ بے حد چمک رہا تھا ، شازمہ نے اتنی
دیر میں پہلی بار کچھ پل کو مسلسل اسے
دیکھا تھا۔۔۔دل تو اسکے خوبصورت روئیے سے
گھائل ہو ہی چکا تھا نظریں بھی جیسے اسکے
شفیق سے چہرے ٹھہر گئی تھیں۔۔۔اس اخلاق
۔۔۔اسی پیار۔۔۔اسکی کی دی ہوئی عزت سے اس

نے پہلی بار خود کو مکمل ہوتا محسوس کیا تھا

"پوچھنا نہیں ہے۔۔۔بلکہ۔۔۔کہنا ہے۔۔۔کہ۔۔۔آپ ماما کی کسی بات سے ہرٹ مت ہوئیے گا۔۔۔میں رات کو بھی کہنا چاہتا تھا مگر کہہ نہیں سکا شاید ٹھیک سے آپکو۔۔۔" اسکے ہاتھ کو یونہی سہلاتے آفتاب نے دوسرے ہاتھ سے اسی ہاتھ کی کلائی کو بھی تھام لیا تھا

"اور آپ نے کیوں انکی ہاں میں ہاں ملائی...؟
آئندہ میں آپ سے کوئی ایسی بات ایسپیکٹ
نہیں کروں گا جو آپ پاسٹ کو ذہن میں رکھ کر
کریں...آپ نے میرے ساتھ زندگی شروع کی ہے
نا...؟ تو صرف میں ہونا چاہئیے ہوں آپکے دل و
دماغ میں..." کہتے ہوئے آفتاب کا لہجہ بھاری
سا ہوا تو شازمہ نے اسکے ہاتھ میں موجود اپنے
ہاتھ کو ذرا سا سمیٹا تھا

"آپ۔پ۔۔۔ہی ہیں۔۔۔" نازک سا دل فوراً گھبرانے لگتا تھا

"تو خود کو کسی کے بھی سامنے کمزور پوزیشن میں نہیں رکھنا پھر۔۔پاسٹ اچھا تھا برا تھا جیسا بھی تھا۔۔اسکو ذہن میں رکھ کر آپ اپنے بارے میں کچھ نہیں سوچیں گی اب سے۔۔۔آپ میری ہیں نہ۔۔تو مجھے ہی ذہن میں رکھ کر آپ نے اپنے بارے میں بات کرنی ہے ہمیشہ۔۔" اسکی

آنکھوں میں جھانکتے افتاب اسکی گود سے
ہاتھ پکڑ کر اسکے زخمی انگوٹھے پر لب رکھتے
بولا تو شازمہ نے اس سے نظریں ملائے ہاں میں
سر ہلایا تھا،بھنویں پریشانی سے سکڑ سی گئی
تھیں

"ایزی رہیں،میں غصہ نہیں کر رہا تھا۔۔۔ریلیکس
رہا کریں۔۔۔" آفتاب نے اسکی بھنوؤں کو انگوٹھے

سے سہلاتے ،سر کے پیچھے بھیگے بالوں پر ہاتھ رکھ کر اسے گلے سے لگایا تو شازمہ نے کُھل کر سانس لیتے اپنا دوسرا ہاتھ اسکی کمر پر آہستگی سے رکھا تھا...ایک ہاتھ ابھی بھی گود میں اسکے ہاتھ کی نرم سی گرفت میں تھا...دل میں ایک سکون کی لہر نے بسیرا کیا تھا ،ایسے سکون کے احساس سے پہلی بار آشنائی ہوئی تھی

"بس اب سے کھل کر جینا ہے میرے

ساتھ۔۔۔اوکے۔۔؟" اسکے نم بالوں پر ہاتھ پھیرتے

آفتاب نے ہاتھ نیچے کو لیجاتے اسکی کمر کو

تھپتھپایا تو شازمہ نے اسکے کندھے سے سر

لگائے چہرے کو ہلکی سی جنبش دی تھی

"جو دل چاہے وہ کرنا ہے۔۔"

"چوڑیاں پہنیں،مہندی لگائیں۔۔"

"ہر رنگ پہنیں---"

"جیسے مرضی جہاں مرضی آئیں جائیں---"

"جو آپکا دل-ل-ل چاہے وہ کریں بس---کوئی رنگ---کوئی خوشی---کچھ بھی ایسا نہیں ہونا چاہئیے جو مجھے آپ میں گھٹا ہوا دکھائی دے---" اسکے بھیگے بالوں پر لب رکھتے آفتاب نے اسکا چہرہ اپنے سامنے کیا تو اسکی آنکھوں

میں پھیلی ہوئی ہلکی سی نمی نظروں میں آئی
تھی لیکن چہرے پر چھایا اطمینان دیکھ کر وہ
اس نمی کو نظرانداز کر گیا تھا

"آپکو پتہ ہی نہیں ہے کہ آپ کتنی پیاری لگتی
ہیں جب آپ خوش ہوتی ہیں---

I'd do anything to see that smile,that happiness on your face..."

آفتاب نے پیار سے اسکے سرخ ہوتے گال کو انگوٹھے سے سہلاتے انگلیوں سے ٹھوڑی کو سہارا دیا تو شازمہ کی نم آنکھیں مسکرا دی تھیں

"آپ...بہت اچھے ہیں...تھ...تھینک یو..." ذرا سے اعتراف پر شازمہ کو ڈھیروں شرم نے آ گھیرا تو اپنا چہرہ اور ہاتھ اس سے چھڑوا کر ، وہ ہنستے مسکراتے ہوئے اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپانے لگی تھی

"یو آر ویلکم۔م۔م۔م۔۔۔مگر اتنا شرما کیوں رہی ہیں۔ں۔ں۔۔۔؟ " اسے یوں خود میں سمٹتے دیکھ کر آفتاب کا چہرہ بھی کِھل اٹھا تھا ، اپنے ساتھ اسے یوں گھلتا ملتا دیکھ کر دل بے حد مطمئن ہو گیا تھا

"میرے ساتھ پریزینٹ میں رہیں گی تو آئی

پرامس یونہی مسکراتی رہیں گی بس...اور ایسے ہی دیکھنا ہے مجھے آپکو....سمجھ آئی...؟" اسکے ہاتھوں کے ہالے سے نظر آتے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ کر آنکھوں میں خماری سی اتری تھی

"میں نے کچھ نہیں سوچا پاسٹ کا...بس...کبھی مجھے...خود ہی...خود ہی کچھ

برا یاد آجاتا ہے۔۔۔میں کوشش کرتی ہوں کہ۔۔۔لیکن۔۔۔" شازمہ ہاتھ چہرے سے ہٹا کر ہلکی سی آواز میں بولتے بولتے اسکے چہرے کی طرف دیکھ کر ٹھہر سی گئی تھی ، جو اسکے ایک ایک لفظ کو پوری توجہ سے سن رہا تھا

"اِٹس اوووکے۔۔۔۔مجھے آپکے "پاسٹ" سے اصل میں کوئی پرابلم نہیں ہے شازمہ۔۔۔۔بس مجھے آپ ہمیشہ خوش چاہئیے ہیں اس لیے کہتا ہوں کہ بھلا دیں سب بلکہ مجھے پتہ ہے آپکو اب

سے صرف میرا ہی خیال رہے گا۔۔۔باقی سب آپکے دماغ کے کسی کونے میں ایک دھند جیسا رہ جائے گا۔۔۔۔" بات کرتے کرتے آفتاب نے اسکی ٹانگ کو گھٹنے کے پاس سے پکڑ کر تھوڑا اپنی طرف کیا تو شازمہ جو اسکے چہرے میں کھوئی ہوئج تھی ، اسکی خوبصورت باتوں کے ٹرانس سے یک دم باہر آئی تھی

"مجھے آپ صرف خوش چاہئیے ہیں۔۔۔مجھ سے پیار کرتی ہوئی چاہیے ہیں۔۔۔" کہتے ہوئے آفتاب

اپنی ایک ٹانگ بیڈ پر بینڈ کرتے باقاعدہ اسکے مقابل بیٹھا تو شازمہ اسکے ہاتھ کے نیچے موجود اپنی ٹانگ کو اسی کی طرح بینڈ کرتے ، اسکے مقابل بیٹھی تھی

"کل سے جتنا میں خوش ہوں نا میں ٹھیک سے اسکا اظہار نہیں کر پایا...خوش تو بلکہ تب سے ہوں جب سے نکاح ہوا تھا ہمارا...لیکن کل سے ایک الگ ہی مزہ آرہا ہے آپکو اپنے پاس دیکھ کر..." بہت ایکسائیٹڈ سے لہجے میں کہتے ہوئے

آفتاب پاؤں سے جوتے اتار کر اسے کراس کرتے ،
تکیہ اٹھا کر ایک طرف رکھتے بیڈ کراؤن سے
ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تو شازمہ اپنے بال کان کے
پیچھے اڑیستے ہوئے کن اکھیوں سے اسے پل پل
زاویے بدلتے دیکھ کر خود بھی دونوں پاؤں
اوپر کرتے اسکی جانب مڑ کر بیٹھ گئی
تھی...بغیر دوپٹے کے حیا کے عجیب سے
احساس نے گھیرا ہوا تھا...کندھوں سے آگے کی
طرف بال پھیلائے وہ اپنے پیچھے پڑے تکیے پر
ہاتھ رکھ کر مزید اسکی طرف مڑی تھی

"رات آپ اتنا ڈری ہوئی لگ رہی تھیں۔۔۔کہ۔۔۔میں خود بھی گھبرا رہا تھا زیادہ بات کرتے ہوئے۔۔زیادہ سختی سے چھوا بھی نہیں آپکو۔۔پتہ ہے,بہت احتیاط برتنی پڑتی ہے آپکے ساتھ۔۔۔" اسے بیڈ کے کنارے سے ہٹ کر اپنے مقابل آتا دیکھ کر آفتاب نے بیڈ کراؤن سے اپنی ٹیک ہٹا لی تھی۔۔اسکے وجود سے اٹھتی تازہ سی مہک نے اپنی جانب مکمل متوجہ کیا ہوا تھا

"اتنی چھوٹی سی۔۔۔نازک سی لگتی ہیں آپ۔۔۔"

اسکے ہاتھ کے قریب تیکے پر ہاتھ رکھ کر وہ ذرا سا اسکے نزدیک ہو کر بولا تو شازمہ اپنا ہاتھ تکیے سے ہٹا کر گود میں رکھتے خود میں سمٹ سی گئی تھی۔۔۔اسکے لہجے کے رنگ ڈھنگ بدلنے لگے تو نظریں حیا سے جھکا لی تھیں

"اب تو ڈر نہیں لگ رہا مجھ سے۔۔۔؟" خود کو ذرا سا اسکی طرف کھسکا کر ، بالوں سے اٹھتی خوشبو کو سانسوں میں اتار کر قریب سے محسوس کرتے مدہوش ہونے لگا تھا۔۔۔ایک ٹانگ بینڈ کیے ، ایک گھٹنے کے بل کھڑی کیے وہ اسکے بے حد نزدیک ہو گیا تھا

"نہیں۔ں۔۔۔" گہری سانس لیتے شازمہ نے اسکی بہکی نظروں کو ایک جھلک دیکھ کر اپنی دھڑکنوں کی روانی بدلتی ہوئی محسوس کی تھی

"سانس آرہا ہے نا آج میرے پاس۔۔۔؟؟" آفتاب اپنا چہرہ اسکے چہرے کے قریب کرتے ، آنکھوں میں جھانک کر رات مشل سے فون پر ہونے والی

بات کا حوالہ دیتے بولا تو شازمہ نے سر کو بہت ہلکی سی جنبش دی تھی۔۔۔اتنی روشنی میں اسکا اتنا قریب ہو کر بہکے سے لہجے میں بات کرنا جان لبوں پر ہی لے آیا تھا

"گلے میں درد تو نہیں نہ اب۔۔۔؟ " کہنی گھٹنے پر رکھے اسی ہاتھ سے اسکی شہہ رگ کو چھوتے آفتاب نے اسکے گرم رخسار پر کان کے قریب لب سہلائے تو شازمہ کو اپنی ہتھیلوں میں نمی سی محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔اسکی

آواز کی گہرائی نے پلکوں کو لرزنے پر مجبور کر دیا تھا

"درد...بھی نہیں ہے۔ے..." شازمہ معصومیت سے گِھرے لہجے میں کانپتی ہوئی آواز سے بولی تو آفتاب کے چہرے پر گہری معنی خیز سی مسکراہٹ پھیلی تھی

"بہت اچھی بات ہے۔۔۔یعنی کمفرٹیبل ہیں نہ اب میرے ساتھ۔۔۔؟ " آفتاب اسکے کان کی لو چوم کر گردن کے پاس لب رکھتے ہاتھ شہہ رگ سے ہاتھ ہٹا کر ، نیکلس کو چھوتے چھوتے مزید نیچے کو سرکانے لگا تو شازمہ کی سانس سینے میں اٹکنے لگی تھی،جواب دینا اب مشکل ہونے لگا تھا

"رات کتنے سکون سے سو گئی تھیں آپ۔۔۔مجھے

بے چین جاگتا چھوڑ کر...فون پر بھی سو جاتیں تھیں آپ ایسے ہی...." آفتاب نے اسکی گردن سے آہستگی سے لب رگڑتے بہکی آواز میں کہتے اسکے سینے پر ہاتھ سے ہلکا سا دباؤ ڈالا تو شازمہ اسکے بے باک سے ایکٹ پر نروس ہوتے اسی کے دوسرے بازو کو پکڑ بیٹھی تھی،اسکے لبوں کی مخصوص گرمی نے گردن سکیڑنے پر مجبور کر دیا تھا

"م۔۔۔مجھے پتہ ہی نہیں چلا تھا۔۔۔مجھے لگا آپ بھی سو گئے تھے۔۔۔ایم سوری۔ی۔۔۔" اسکے لبوں کی مسلسل حرکت سے شازمہ کو اپنی گردن میں ناقابلِ برداشت کھلبلی محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔سینے پر دھڑے اسکے ہاتھ کی خاموشی سے بڑھتی گستاخیوں نے چہرے کے تاثرات پل میں بدل دئیے تھے۔۔۔شرم و حیا نے لپیٹ میں لیا تو اپنا چہرہ وہ اسی کے چہرے کے اوٹ میں چھپانے لگی تھی

"مجھے تو اچھا لگتا ہے کہ آپکو میرے پاس نیند آجاتی ہے...صبح دروازہ ناک نہ ہوتا تو میں کبھی آپکی نیند نہ ڈسٹرب کرتا..." چہرہ اسکی گردن سے ہٹا کر آفتاب پھر سے اسکے کان کی لو کو اپنے لبوں سے چھوتے بول رہا تھا... اسکے الفاظ اسکے ایکٹ کے برعکس تھے...لو کو ذرا سختی سے سک کر کے چومتے آفتاب نے پھر سے اسکی گردن کو ایک طرف سے بالوں کے قریب سے انہیل کرتے اسی جگہ کو آہستگی سے ناک سے سہلاتے ، فراک کے اوپر سے اسے ابھار

کو انگلیوں سے چھیڑ کر اسے بری طرح مچلنے پر مجبور کر دیا تھا

شازمہ نے اپنی گردن پر بکھرتی اسکی گرم سانسوں کو شدت سے محسوس کرتے اپنا چہرہ اس سے ذرا سا دور کرنا چاہا تو آفتاب نے ہاتھ سینے سے ہٹا کر اسکی گردن میں ڈالتے ، چہرہ واپس اپنے سامنے کیا تھا۔۔۔اسکی سائیڈ گردن پر چاروں انگلیاں رکھے انگوٹھے سے قدرے زور سے اسکی شہہ رگ کو سہلاتے وہ اسکی گردن

کی مہک کو خود میں اتارنے لگا تو شازمہ کے
ہاتھ کا دباؤ اسکے بازو پر بڑھ گیا تھا

"نیند تو نہیں آئی نہ۔۔۔یا کرنا ہے ریسٹ۔۔۔؟"
گردن پر تپش بکھیر کر ہونٹوں کا رخ اسکے
ہونٹوں کی طرف کرتے وہ گردن کو قدرے
سختی سے جکڑے اسکی شہہ رگ کو آہستگی
سے سہلاتا جا رہا تھا۔۔۔اسکا معمولی سا نفی

میں سر ہلاتا۔۔۔اسکی مدھم ہوتی سانسوں۔۔۔اسکی جھجھک۔۔۔ہر چیز وہ نظروں میں لیے ہوئے اسکے ہونٹوں پر گہری سانسیں چھوڑ رہا تھا

"میں سویا نہیں ہوں تھوڑا سا بھی۔۔۔اور۔۔۔ابھی نیند آئے گی بھی نہیں۔۔۔آپکے۔۔۔قریب آئے بغیر۔۔۔"

خمار آلود بوجھل لہجے میں بولتے اسکی ٹھوڑی

کو اپنے انگوٹھے اور انگلی سے کھینچ کر اپنے مزید نزدیک کیا تو شازمہ کا نچلا ہونٹ ہلکا سا کھلا تھا،جسکو شازمہ نے فوراً سے بند کیا تھا، اسکی باتوں پر وہ شرم سے گھلتے کھینچ کر سانس لینے لگی تھی۔۔۔آفتاب نے اسکے ماتھے سے ماتھہ ٹکاتے اسکی تیز ہوتی سانسوں کے شور کو تسلی سے محسوس کیا تھا۔۔۔ہاتھ شہہ رگ سے ہٹا کر وہ اسکی بیک گردن کو بالوں سمیت سہلانے لگا تھا۔۔۔ہونٹ اسکے ہونٹوں کو چھونے کو بے چین ہونے لگے تھے۔۔۔پورا وجود اسکی طلب میں منہ زور ہونے لگا تھا۔۔۔تشنگی

اس بار گزری رات سے کہیں زیادہ تھی

"آپ۔۔۔ایزی ہوں گی تو ہی۔۔۔۔۔تو ہی پاس آؤں گا آپکے۔۔۔" بوجھل سانسوں کے درمیان بولا تھا

"آپ کمفرٹیبل ہیں نہ۔۔۔؟" اسکے بالوں کو مٹھی میں نرمی سے جکڑتے چہرے کو ذرا سا اوپر

اپنے چہرے کے بلکل مقابل کرتے وہ اسکے ہونٹوں کو جن نظروں سے دیکھا تھا شازمہ سے وہ نظریں سہنا بھی مشکل ہوا تھا...دوسرے ہاتھ کو کمر کے خم پر محسوس کرتے وہ خود کو مکمل اسکے بس میں ہوتا دیکھ رہی تھی

"آپ چاہئیں ہیں مجھے ابھی بس....مجھے صحیح سے دیکھنا ہے آپکو...مکمل محسوس کرنا ہے..." اسکے ہونٹوں کو دیکھتے دیکھتے آفتاب نے وہیں پاس ہی گال پر لب رکھتے بھاری

سی آواز میں قربت کا سوال کرتے ، ہاتھ اسکی

کمر سے نیچے لیجاتے تھائی پر آہستگی سے

پھیرا تو اسکے سلو ایکٹس سے شازمہ کی جان

لبوں پر آئی تھی،اسکی آنکھوں کی بڑھتی

سرخیاں۔۔۔بالوں میں سرکتا اسکا ہاتھ۔۔۔اسکے

چھونے کا جان لیوا سا انداز اسکی بہکی بکھی

سہ باتیں۔۔۔بوجھل لہجہ۔۔۔شازمہ کو اپنا خلق

خشک ہوتا محسوس ہونے لگا تھا

"یہ ہونٹ۔۔۔یہ پلکیں بہت پیاری ہیں شازمہ۔۔۔"
اپنی کہی پچھلی بات کو حد سے زیادہ بے باک محسوس کرتے وہ خود کو قابو میں رکھ کر اس سے مخاطب ہوا تھا ، اسکے ہونٹوں کو۔۔۔آنکھوں کو۔۔۔ہر نقش کو اپنے لبوں سے چھوتے وہ اسکی تھائی پر پورے ہاتھ کا دباؤ بڑھانے لگا تو شازمہ کی پلکوں کی جنبش نے شدت پکڑی تھی

"رات خود کو بہت محدود رکھ کر آپکے قریب آیا تھا میں..." اگلے ہی پل اپنے لفظوں پر سے قابو کھو کر وجود میں ابھرتے ہوئے جذبوں کو بیان کرنے لگا تھا...کمرے میں پھیلی تیز روشنی میں اسکا گھبرایا سا چہرہ، لمبی گھنی لرزتی پلکیں...اپنی پناہوں میں سمٹا ہوا اسکا نازک سا وجود مدہوش سا کرنے لگے تھے

"اب بغیر کسی..."

"پ۔۔پانی۔۔۔پی لوں۔۔۔" اسے مزید کچھ بھی

بولنے سے روک کر شازمہ لرزتی نگاہوں سے

اسکی طرف دیکھتے پلکیں مسلسل جھپکتے

گھبرائے لہجے میں بولی ہی تھی کہ آفتاب

اسکی گردن کو اپنی کہنی اور بازو کے درمیان

جکڑ کر اسکے لبوں کو شدت سے اپنے لبوں میں

سمو انہیں گہری دیوانگی سے چومنے لگا

تھا۔۔۔اسکے بالائی ہونٹ کو کھینچ کر چھوڑتے

نچلے لب پر زبان پھیرتے اسی ہونٹ کو شدت

سے سک کرنے لگا تھا۔۔۔۔ان لبوں سے مانوسیت

ہونے پر آنکھوں کی سرخی نے شدت اختیار کر لی تو آفتاب اسکی گردن چھوڑ کر چہرے کو دونوں ہاتھوں میں بھر کر ، گھٹنوں کے بل ہوتے اسکے ہونٹوں پر گرم شدتیں دکھانے لگا تھا

اسکی سیاہ قمیض کو کمر کے پاس سے ایک ہاتھ سے جکڑے شازمہ گرم تپتے ہاتھوں کا لمس اپنے چہرے پر اور دہکتے لبوں کو اپنے لبوں پر

حاوی محسوس کرتے خود میں سمٹ رہی تھی...ایک ہتھیلی کے سہارے بمشکل بیٹھے وہ اسکی شدتوں کے بوجھ سے پیچھے کو گرنے لگی تو آفتاب اسکے لبوں کو اپنی دسترس سے نکلتا محسوس کرتے بے قابو سا ہوا تھا

"Damn it,stay close to me..."

"Please..."

"دور نہیں ہوں ابھی مجھ سے..." آفتاب نے خود ہی اسکے ہونٹوں کو کچھ پل کو آزادی دی اور تیز تیز سانس لیتے اسکے چہرے پر جھک کر اسکی گردن کو اپنی طرف کھینچتے ادھ کھلے ہونٹوں کو اپنے قبضے میں لیے انہیں بھرپور شدت سے محسوس کرنے لگا تھا

اپنے جسم میں بھڑکتی آگ سے رہائی کے لیے

کچھ لمحوں بعد اسکے ہونٹوں کو چھوڑ کر

گھٹنے کے بل ہی اس سے پیچھے ہٹ کر قمیض

اتار کر دور پھینکتے وہ اسے اپنے ہونٹوں کو

چھوتا دیکھا رہا تھا...قدرے خشک ہوتے لمبے

ریشمی بال اسکے مسلسل پکڑنے سے بے ترتیب

سے ہو رہے تھے...اپنے دونوں پاؤں ایک طرف

جوڑ کر ان پر ہاتھ رکھ کر نظریں جھکائے بیٹھے

وہ سراپا معصوم حسن کا مجسمہ لگ رہی تھی

جس سے نظر ہٹانا ناممکن تھا

نظریں اسکے گلاب ہونٹوں پر پڑیں تو دائیں

ہاتھ سے اسکے چہرے کو نرمی سے سکوئز کرتے

بائیں ہاتھ کو اسکی گردن کے پیچھے رکھ کر وہ

پھر سے اسکے لبوں پر جھکا تھا،جتنا اسکی

خوشبو کو محسوس کرتا تھا تشنگی اتنی

بڑھتی جاتی تھی۔۔۔ نچلے ہونٹ کو آہستگی سے

اپنے ہونٹوں سے کھینچ کر چومتے ، ٹھوڑی کو

زبان سے سک

کرتے واپس اسکے ہونٹ کو اپنی گرفت میں لیا

تھا۔۔ پل پل وہ اسکے لمس میں اپنی شدتیں

گھول کر اسے اپنے سامنے بے بس کرتا جا رہا تھا۔۔۔ شازمہ کے دونوں ہاتھ آفتاب کی کہنیوں پر موجود تھے۔۔۔ اس کی گرفت چہرے پر اتنی مضبوط ہونے لگی تھی کہ شازمہ کے ہونٹ باہر کو آرہے تھے۔۔۔اسکے گالوں پر بہت آہستگی سے انگوٹھا پھیرتے

وہ نرمی سے وقفے وقفے سے اسکے دونوں ہونٹوں کو سک کر رہا تھا ان پر لب رکھتے وہ انکی نمی تک کو انہیل کیے جا رہا تھا۔۔۔۔شازمہ اسکے گہرے ہوتے لمس کے سامنے ڈھیر ہونے لگی تھی

"ابھی تو بجھ گئی ہو گی پیاس---" اپنی کہنیوں پر مزاخمت کی صورت میں اسکے ناخنوں کی چھبن محسوس کرتے وہ اس سے اپنا چہرہ تھوڑا سا پیچھے کر کے اسکے چہرے پر گرفت ڈھیلی کرتے پریشان سی آنکھوں میں جھانکا تھا۔۔ہاتھ ابھی بھی اسکی سائیڈ گردن پر رکھا ہوا تھا۔۔دوسرے ہاتھ سے اسکی کلائی کو تھامتے آفتاب نے نظروں کا رخ چہرے سے ہٹا کر نیچے کی جانب کیا تو شازمہ ہمت کر کے

بول ہی پڑی تھی

"مجھ...مجھے سچ میں...پیاس لگی ہے....پانی کی.ی...." اسکی نظروں کی گھری تپش سہتے وہ جھلس رہی تھی...حلق میں چھبتے کانٹوں کو نگلتے وہ بمشکل بولی تھی...اپنی شہہ رگ پر سرکتی اسکی انگلیاں.... کلائی پر بلکل نبض کے اوپر اسکے انگوٹھے کی مدھم سی حرکت

اسکی جان نکال رہی تھی... اسکے ٹھہر ٹھہر کر بولنے پر آفتاب شرمندہ سا ہوتے اپنے ٹرانس سے باہر آیا تھا...ہاتھ اس پر سے ہٹا کر اپنی بیک گردن رب کرتے وہ گھٹنے پیچھے کرتے ہوئے زیر لب مسکراتے بیڈ سے بھی اتر آیا تھا

"پانی کی کنزمپشن بہت بڑھا دی ہے آپ نے...جا کدھر رہا ہے سارا پانی...؟؟؟ چیک کرنا پڑے گا مجھے..." آفتاب پانی گلاس میں ڈال کر معنی خیر لہجے میں بولتے اسکے قریب آیا تو شازمہ کی رنگت سفید پڑی تھی...گلے میں گِلٹی سی ابھری تھی جو پھر سے درد کا باعث بننے لگی

تھی۔۔۔سائیڈ آئی سے اسکے جسم میں ہوتی تبدیلیوں کو محسوس کرتے وہ بیڈ کے کنارے بیٹھی بیٹھی تھوڑا اندر کو کھسکی تھی

"آپکا پانی۔۔۔" اسکے شرٹ سے عاری جسم سے نظریں چرائے وہ اپنی گود میں ہی دیکھے جا رہی تھی کہ آفتاب نے بلکل پاس کھڑے ہو کر پانی کا گلاس اسکے سامنے کر دیا تھا ۔۔۔ شازمہ نے پلکیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھتے گلاس پکڑا تو اسکے وجود کی سختی شلوار کے اوپر

سے اپنے بازو سے ٹکراتے محسوس کرتے شازمہ کے ہاتھ کانپنے لگے تھے...پانی کا گلاس شازمہ کے کپکپاتے ہاتھ سے چھلکا تو اسکی فراک کا گھیرا گیلا ہو گیا تھا...آفتاب کا جان بوجھ کر مزید نزدیک ہو کر بے باکی کی حدیں پار کرنا اسکی بوجھل ہوتی پلکیں پھر سے جھکا گیا تھا

"اوہ...سوری....مائی مِسٹیک...مجھے خود پلانا چاہیے تھا...پانی کی کمی میری وجہ سے ہو رہی ہے نہ...تو...میں...خود پلاؤں گا آپکو..." آفتاب

نے پانی کا گلاس اسکے ہاتھ سے لے کر ٹھہر ٹھہر کر بات معنی خیز سے انداز میں مکمل کرتے ، اسکے ساتھ بیٹھ کر گلاس خود اسکے لبوں سے لگایا تو شازمہ نے صرف ایک سِپ ہی لیا تھا۔۔۔اپنی بھیگی فراک کو پکڑ کر ایک طرف کرتے شازمہ مزید خود میں سمٹ سی گئی تھی۔۔۔بازو پر ابھی تک وہ لمس محسوس ہوئے جا رہا تھا

"اور۔۔۔؟" آفتاب اسکو صرف ایک گھونٹ بھرتا

دیکھ کر بولا تو شازمہ نے کنفیوژن میں نفی میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔اسکی شلوار سے دکھائی دیتی جنبشیں خلق مزید خشک کرنے لگی تھیں۔۔۔گزری رات کو اسکے سخت وجود کو ایک بار برداشت کرنے کے بعد سے دل تھوڑا گھبرایا سا ہوا تھا۔۔۔ان مخصوص لمہوں میں اسکا شدت پسند ہونا یاد آیا تو نظریں مزید جھک گئی تھیں

"پی لیں ابھی ہی جتنا پینا ہے...کیونکہ ساری نمی تو نچوڑ لوں گا میں آپکی..." آفتاب گلاس ہاتھ میں تھامے دوسرے ہاتھ سے اسکے ٹھنڈے برف ہوتے پاؤں ایک ساتھ پکڑ کر سختی سے دبا کر اپنی طلب کا اشارتاً اظہار کرتے نہایت بے باک انداز میں بولا تو شازمہ سہمی نظروں سے اسکی طرف دیکھی تھی

"کیا ہوا،ڈر کیوں جاتی ہیں۔۔۔؟ آپکی ایسی گھبرائی ہوئی نظریں ہی تو حالت خراب کر رہی ہیں میری۔۔۔" اسے اپنی باتوں سے کنفیوز کر کے مخظوظ ہوتے آفتاب اسکے سامنے سے گزر کر سائیڈ ٹیبل پر پانی کا گلاس رکھتے واپس اسکے ساتھ آ کر بیٹھ گیا تو شازمہ اسکے جسم سے اٹھتی سٹرانگ مردانہ خوشبو محسوس کرتے تھوڑا اندر کی جانب کھسکی ہی تھی کہ آفتاب نے بازو اسکے کندھے پر پھیلا کر اسے واپس اپنے قریب کر لیا تھا۔۔۔سیاہ فراک میں چھپے اس وجود کی کشش میں کوئی حد نہیں تھی

" 10بجے ہیں ابھی صرف.... 2بجے تک آپ میرے پاس ہیں..."

"ویسے تو ساری زندگی میرے ساتھ ہی رہیں گی پر ان چار گھنٹوں میں آپکے ہر نقش کو چھونا چاہتا ہوں....پھر آپ نے گھر چلے جانا ہے..."

"ابھی آپکے ہر حصے پر اپنا حق جتانا چاہتا ہوں شازمہ..." اسکے کندھے پر بازو رکھے اسکے چہرے کو اپنے چہرے کے قریب کیے آفتاب بولتا جا رہا تھا اور شازمہ اسکی باتوں پر شرم سے گھلتی جا رہی تھی

"میری بے تابی دیکھ رہی ہیں نہ..." اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے سخت ہوتے وجود کے قریب کرتے آفتاب بے باک سا ہونے لگا تو شازمہ اپنے ہاتھ کو

مٹھی کی صورت بند کرتے کانپنے لگی تھی

"اپنے اور آپکے رشتے کی مضبوطی کو خود بھی محسوس کرنا چاہتا ہوں۔۔۔اور۔۔۔آپکو بھی۔۔۔محسوس کروانا ہے۔۔۔" اسکا ہاتھ چھوڑ کر ،کندھے سے بازو ہٹا کر کمر میں حائل کرتے اسکے جسم پر اپنا وزن منتقل کرتے وہ چہرے پر جھک گیا تھا

"یہ جھجھک کم کر کے بھیجنا ہے آپکو---"

چہرے پر جھکتے ہی وہ اسکے رخساروں پر لب

سہلانے لگا تھا---آڑھا ترچھا سا لیٹنے سے شازمہ

کی فراک سے اسکے خوبصورت خدوحال آفتاب

کی نظروں کا مرکز بنے تھے جو رات قربت

کے لمہات میں اسکے ہوش اپنے بس میں کر

چکے تھے

"اسے اتار لیتے ہیں۔۔۔" اسکی بھیگی فراک پر ہاتھ لگا تو آفتاب ایک جھٹکے سے اس پر سے اٹھا تھا اور اسکی کلائی کھینچ کر اسے بھی بٹھا دیا تھا۔۔۔نظریں اسکے وجود کو رات کی طرح کسی بھی پردے کے بغیر دیکھنے کو بے تاب ہونے لگی تھیں۔۔۔جسم بھٹی کی مانند سلگنے لگا تھا

"میں...ایک منٹ..." شازمہ اسکی آنکھوں میں پڑے سرخ ڈورے دیکھ کر بوکھلا سی گئی تھی...اسکے ہاتھ کے سخت دباؤ کو کلائی پر محسوس کرتے وہ اسکے وجود میں اٹھتے طوفان کی شدت سے سہم سی گئی تھی

"میں بھی شرٹ کے بغیر ہوں نہ...کچھ نہیں ہوتا...لائٹ بند کر دوں گا ابھی..." اسے مہلت

دئیے بغیر نرمی سے اسکے سر کو چومتے آفتاب اسکی فراک کا گھیر پکڑ کر گود میں کرتے ، ہاتھ اندر لیجا کر اسکی برہنہ کمر کے خم کو سختی سے چھونے لگا تھا...اسکا صرف چھونا بھی اس وقت اتنی تپش لیے ہوئے تھا کہ رات کی ساری نرمی ابھی ہوا ہوتی دکھائی دے رہی تھی...فراک اوپر کو اٹھا اور اسکے ہوش ربا وجود کو آفتاب پر پوری طرح عیاں کرتے پھر سے بالوں کے جال میں چھپ سا گیا تھا

"آہہ..." اسکے دانتوں کو اپنی سائیڈ گردن پر نرمی سے ثبت ہوتا محسوس کرتے شازمہ نے اسے کہنی سے تھامے سسکی بھری تو آفتاب ہونٹوں کا رخ گردن سے کندھے کے جانب کرتے برا سے چھلکتے اسکے ابھرے حصوں کو انگلیوں سے چھونے لگا تھا...بیٹھے ہونے سے شازمہ کا برا میں مقید بھرا بھرا سا سینہ اسکی نظروں کا محور بن گیا تھا...کندھے سے سٹریپس بازوؤں کی جانب کھسکاتے آفتاب وہاں پھیلی سرخیوں سے لب سہلانے لگا تھا

"آگھہ..." اسکے گردن کو ، کندھے کو بے تابی
سے چومتے آفتاب اسے ذرا سا پیچھے کو گراتے
اسکے ابھرے خوبصورت گداز حصوں پر زبان
پھیرتے اسے دیکھنے لگا تو شازمہ کی نظریں
اسکی آنکھوں کی سرخی پر ٹھہری
تھیں...اسکی گھری سانسوں کی تپش اپنے
سینے پر محسوس کرتے وہ اسکے وجود کے
نیچے مچلنے سی لگی تھی....سرخ ڈورے شازمہ
کے جسم میں سنسنی پھیلانے لگے تھے...اسکی

زبان کی گرم سی نمی شازمہ کو بھی بے بس

کرنے لگی تھی

"لائٹ...پلیز بند کر دیں..." اسکی بہکی نظروں

کو اپنے

سینے پر محسوس کرتے شازمہ نے ہلکا سا رخ بد

لا تو اسکی لمبی پتلی کمر کا خم ، چھوٹی

چھوٹی سانسوں سے اندر کو کھنچتا پیٹ

آفتاب کی نظروں کا مرکز بنے تھے...دودھیا سائیڈ کمر سے اوپر کو سیاہ جالی میں مقید اسکا بھرپور حسن بے ترتیبی کے عالم میں آفتاب کو مزید بے چین کرنے لگا تھا

"کر دوں گا ابھی..." اسکی بات کو نظرانداز کرتے آفتاب اس پر گھٹنوں کے بل حاوی ہوئی برا کو ایک جانب سے ذرا سا نیچے کھینچ کر

اسکے ملائم حصے کو انگوٹھے سے چھوتے اپنے

منہ زور ہوتے وجود کو اسکی تھائی میں

دھنسانے لگا تو شازمہ اسے خود کو یوں بے باکی

سے دیکھتا پا کر شرم سے چور ہونے لگی

تھی...آفتاب برا نیچے کو کھینچے اسے ابھار پر

موجود ابھرے حصے کو گولائی میں چھوتے ،

کبھی اندر کو دباتے سرخ نظریں وہیں جمائے

گہری سانسیں خارج کرنے لگا تھا

"احمد۔د پہلے بند کر دیں۔ں۔ں۔پلیز۔ز۔ز..." آفتاب

جو اسکے گلاب سے گوشوں کو ہونٹوں میں قید کرنے ہی لگا تھا،اس

کی بھیگی آواز پر ہوش میں آیا تھا،خمار سے بوجھل آنکھیں پوری طرح کھولنا بھی مشکل لگ رہا تھا

"م...میں کرتا ہوں..." اپنی ہلکی سی بئیرڈ پر ہاتھ پھیرتے ، وجود میں دہکتے الاؤ کو خاموش

کروانے کی ناکام کوشش کرتے وہ نظریں اس
سے ہٹا کر بیڈ سے اترا تھا... دل تیزی سے دھڑک
رہا تھا...سانسیں بری طرح بوجھل تھیں...لا
ئٹس کو قدرے ڈِم کرتے وہ واپس بیڈ کی طرف
آیا تو شازمہ گھٹنوں سے اپنے جسم کو ڈھکے
برا کو واپس خود پر درست کیے اسکی طرف
ہی بوکھلائی سی نظروں سے دیکھ رہی تھی

"پیار سے دیکھا کریں جیسے صبح دیکھ رہی تھیں... ایک تو آپکا چہرہ پہلے سے بھی معصوم لگنے لگا ہے اوپر سے آپکا یہ سہما ہوا انداز الگ ہوش اڑا رہا ہے میرے.... " آفتاب کہنی کے بل سائیڈ کروٹ پر اسکے بلکل پاس نیم دراز ہوا اور اسکے گھٹنے پر ہاتھ رکھتے ٹانگوں میں ہلکا سا گیپ بنا کر اسکی تھائی کو گھٹنے کے پاس سے اپنے ہاتھ سے سہلانے لگا تھا

"ایسی...بات تو نہیں ہے...." شازمہ نے گھبرا کر

واپس اپنی ٹانگوں کا گیپ ختم کیا تو آفتاب کا ہاتھ اسکی

تھائی سے جڑ گیا تھا...جسکو وہیں سے آہستگی سے سرکاتے وہ اسکی پوری تھائی کو بے باکی سے چھوتے گہرائیوں تک رسائی لے گیا تھا

"تو کیا بات ہے پھر...؟ سیریسلی رات سے آپکا مزید دیوانہ ہو گیا ہوں شازمہ..." اپنی انگلیوں

کو اسکی نازکی پر سلک کے کپڑے کے اوپر سے
ہلکی ہلکی حرکت دینے لگا تو شازمہ نے گیپ
بناتے اسکے ہاتھ کو موو ہونے سے روکنے کی
کوشش کی تھی،چہرے پر سرخیاں گھلنے لگی
تھیں

"رزسٹ کیوں کر رہی ہیں معصوم سا۔۔۔؟ "
اسکی نرم گرم سی گہرائیوں کو انگلیوں سے
ذرا سختی سے سہلاتے آفتاب نے لیٹے لیٹے
اسکے معصوم چہرے پر پھیلے حیا کے رنگوں کو

دیکھا تو شازمہ نے بالوں کی اوٹ سے اپنی
نظریں اس سے چھپائی تھیں۔۔۔بازو کو اسکی
طرف رکھے وہ خود کو ممکنہ حد تک اسکی
نظروں سے بچا رہی تھی۔۔۔اپنے آپ کو اسکے
ساتھ اس حالت میں دیکھ کر رہ رہ کر وہ وقت
یاد آرہا تھا جب وہ اس کے بلکل برعکس اسکے
ساتھ صرف باتیں کیا کرتا تھا۔۔۔ہر حقیقت ہی
خوبصورت تھی لیکن فطری حیا نے گھیرے میں
لیے اسے کانپنے پر مجبور کر دیا تھا

"آپکو لگتا ہے کہ اب یہ رزسٹنس میں دیکھوں

گا۔۔؟ آپ بھی خود کو میرے حوالے کرنے کو بے

تاب ہیں،مجھے پتہ چل رہا ہے۔۔" اسکی نمی

باریک پردوں کے پار انگلیوں پر محسوس ہونے

لگی تو آفتاب نے اسکے نازک حصے پر انگلیوں

سے بھرپور دباؤ ڈالتے ، دوسرے ہاتھ سے اسکے ب

ال کندھے سے پیچھے کیے تھے۔۔۔نظریں ابھی

شازمہ کے سسکتے ہوئے چہرے کی طرف تھیں

کہ کمرے کی مدھم روشنی میں اس کے

خوبصورت ابھار سیاہ پردے میں مقید ایک بار

پھر اسکی نظروں میں آئے تو آفتاب نے اسکو

تھائی سے کھینچ کر بیڈ پر اپنے بلکل پاس گرا لیا تھا...ہلکے سے نم بال خودبخود اس پر سے ہٹ کر اسکے حسین وجود کو مزید عیاں کر گئے تھے...شازمہ کی سانسیں بری طرح اکھڑنے لگی تھیں

"احمد..." گھبراہٹ میں اپنی ٹھوڑی کو چھوتے خود کو بازوؤں سے تھوڑا ڈھکنے کی کوشش میں وہ بمشکل بولی تھی

"پانی دور پڑا ہے اب شازمہ..." اسکی طرف کروٹ موڑے لیٹے آفتاب نے زیرلب مسکراتے اسکا سر اپنے بازو پر رکھ لیا تھا

"واقعی پیاس لگتی ہے ہا مجھ سے بھاگنے کے طریقے ہیں...؟ " ہاتھ کمر کے خم پر رکھ کر

اسکا رخ ہلکا سا اپنی طرف موڑتے بیک سٹریپ کھول کر برا اسکے بازوؤں سے نکالتے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

"بھاگنے تو میں نہیں دیا کروں گا آپکو اب شازمہ۔۔۔اب تو بس آپ پکڑی گئی ہیں۔۔" برا کو اسکے جسم سے الگ کرتے آفتاب نے اسکی کمر پر بہت آہستگی سے ہاتھ پھیرا تو شازمہ لرزتے ہوئے اسکے سینے سے ہی لِپٹ گئی تھی۔۔اسکے جسم کا جان لیوا گداز پن اپنے برہنہ سینے پر

محسوس کرتے آفتاب کا دل زوروں سے دھڑکا تھا

"ایسی باتیں نہیں کریں...."

"میں تو کروں گا..." شازمہ کو اپنے سینے میں مزید گھستا دیکھ کر آفتاب کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی...وہ اسکی اتنی سی قربت میں پگھل رہی تھی،نظریں نہیں ملا پا

رہی تھی نہ اسکی باتیں سہہ پا رہی تھی

"اچھا نہیں کرتا۔۔۔میں بس چاہ رہا تھا ولیمے سے پہلے پہلے آپکو فرینک کر لوں اپنے ساتھ۔۔۔۔"

اسے اپنا چہرہ چھپاتے دیکھ آفتاب اسکی کمر پر نرمی سے ہاتھ پھیرنے لگا تھا

"ایسی باتوں کے بغیر بھی ہم فرینک ہو سکتے ہیں..." شازمہ اسکے بازو سے چہرہ ذرا سا اوپر کرتے بولی تھی

"اچھا...؟؟؟؟ " شرارت سے اسکی آنکھوں میں جھانکتے دائیں ہاتھ سے وہ اسکا پاجامہ نیچے کو کھینچتے تھائیز تک لے آیا تھا

"ایسی باتوں کے بغیر بھی فرینکس ہو.و.و جاتی ہے...؟" ماتھے پر مصنوعی سے حیرت زدہ بل ڈالے وہ اسکی تھائیز کو ہاتھ کے بھرپور دباؤ سے چھو رہا تھا

"وہ کیسے بھلا...؟" ہاتھ بے باکی سے اسکی پینٹی پر سرکتے اسے بھی نیچے کھینچ رہے تھے

"فرینک ہو کر بتائیں ذرا۔۔" پینٹی کو تھائیز کے درمیان رک لاتے آفتاب اسکے گداز سے خدوخال کو چھیرتے اسے اپنی جانب کھینچ کر اسکے جسم سے خود کو مس کرنے لگا تو شازمہ اسکی معنی خیز باتوں کی۔۔۔اسکی بے باکیوں کی تاب نہ لاتے ہوئے اسی کے کندھے میں چہرہ چھپانے لگی تھی

"بتائیں نہ..." اپنی شلوار کے ویسٹ بینڈ کو ایک ہاتھ سے کھول کر نیچے کرتے آفتاب اسکی کمر سے نچلے حصے کو مٹھی میں بھر کر سہلانے لگا تھا...اسکی گھری ہوتی سانسوں کی آواز سے ہی وہ لرز رہی تھی....اسکے ہاتھوں میں مچل رہی تھی

"یہاں آئیں..." اسکے جسم کو مٹھی میں جکڑ کر اپنے وجود سے بے باکی سے مس کرتے آفتاب نے انگلیوں کا دباؤ اس گداز حصے پر بڑھایا تھا،

شازمہ اسکے ہاتھ کی گرفت سے مچلتے مزید
اسکے قریب ہوئی تو اسکے جسم کی مضبوطی
اپنے حساس حصے پر دھنستی محسوس کرتے
واپس پیچھے کو ہوئی تھی۔۔۔وہ مکمل اسکے
حصار میں تھی۔۔۔اسکے بولڈ ایکٹس کی کوئی
حد نہیں تھی۔۔۔شازمہ کا نازک سا تیزی سے
دھڑکے جا رہا تھا۔۔۔وہ ایک لمحے کو بھی اسکے
سینے سے چہرہ نہیں ہٹا پا رہی تھی۔۔۔ایک
جھجھک۔۔۔ رزسٹنس مسلسل شازمہ کی طرف
سے حاوی تھی۔۔۔وہ اسکی بے باکیوں کا جواب
کسی صورت نہیں دے پا رہی تھی

"رات کو بھی بتایا تھا...پھر بتا رہا ہوں...اتنا انتظار کروائیں گی...تو نا چاہتے ہوئے بھی بے رحم ہو جاؤں گا..." ہاتھ اسکی کمر سے ہٹا کر آفتاب اسکی کنپٹی بہت آہستگی سے سہلاتے دھیمے مگر انٹینس لہجے میں بولا تھا

"بہت روک رہا ہوں خود کو...جب بند ٹوٹا تو

شامت آجائے گی اسکی۔۔۔" ہاتھ کمر سے نیچے لیجا کر اسکی نم گہرائیوں میں انگلیاں دھنسانے لگا تو اسکی مخصوص رگوں میں دوڑتے خون کی گردش اپنے پیٹ کے انتہائی نچلے حصے پر پنپتی محسوس کرتے شازمہ کی آنکھیں پل میں بھیگیں تھیں۔۔۔اسکے ارادے سن کر جو ہلچل دل میں ہوئی تھی وہ لرز ہی گئی تھی

"اوئے کیا ہوا یار۔ر۔ر۔۔۔" آفتاب اسکے سہم کر

روتے پر نچلا لب دانتوں تلے دبا کر مسکراہٹ دباتے اس سے نرم سے لہجے میں مخاطب ہوا تھا،جانتا تھا جو باتیں وہ اس سے کیے جا رہا تھا انکا یہی نتیجہ نکلنا تھا

"یار بات تو سنیں۔ں۔ں۔۔۔مجھے بتائیں تو کیا ہوا ہے۔ے۔ے۔۔۔؟" آفتاب نے اسکے چہرے کو بہت دیر بعد چوما تو اسکے آنسوؤں کی روانی یک دم تیز ہوئی تھی

"آپ بہت بدل گئے ہیں-ں-ں---" شازمہ اسکے سینے کو آنسوؤں سے بھگونے لگی تھی---ذہن میں ایک دن پہلے والا آفتاب آیا تو مزید شرم سے اس میں چھپنے لگی تھی

"یار--سال دو سال گزرنے کے بعد بیویاں شکایت کرتی ہیں شوہر کے بدلنے کی،آپ ایک دن میں

ہی شکایت کرنے لگی ہیں۔۔۔اتنا برا لگا ہوں۔۔۔؟"

ہاتھ اپنی تھائی سے صاف کرتے آفتاب اسکی کمر پر ہاتھ پھیرتے وہاں موجود زخموں کے مندمل سے نقشوں کو غیر مخصوص انداز میں چھونے لگا تھا جنکو صبح باقاعدہ دیکھ چکا تھا

"برا تو نہیں کہا میں نے۔ے۔۔۔آپ بس۔۔۔آپ۔۔۔"

اپنی کمر پر رینگتی اسکی انگلیوں کی جنبش سے وہ بولتے بولتے کنفیوز سی ہو گئی تھی

"اچھا رونا بند کریں۔۔۔نہیں کرتا تنگ۔۔۔ادھر

دیکھیں میری

طرف۔۔۔کیا بات اریٹیٹ کر رہی ہے آپکو۔۔۔؟

بتائیں مجھے۔۔۔میں زیادہ بول رہا ہوں۔۔۔؟"

آفتاب اب آہستگی سے بہت پیار سے اسکی کمر

کو سہلا رہا تھا۔۔۔اپنا دھیان بھی بٹ سا گیا تھا

"آپ کیا چاہتی ہیں...؟ چپ چاپ اپنا کام کروں....؟ جیسے آپ کہیں گی ویسے کر لیتے ہیں...." اسکی کمر کی جلد کو محسوس کرتے اس پر گزرے ممکنہ ظلم کو سوچتے پل میں شدید غم و غصے نے اسکے دل میں گھر کیا تھا

"کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔۔۔آپ نے حکم کرنا ہے بس مجھے۔۔۔" اسکے سر کو ، بالوں کو، ماتھے کو چومتے وہ اسے خود میں مزید بھینچنے لگا تھا۔۔دل ایک ساتھ دھڑکنے لگے تھے۔۔۔ہاتھ اسکی کمر سے ہٹا کر بازو کو پیار سے سہلانے لگا تھا

"آپ ناراض نہ ہونا۔۔مجھے بس تھوڑا وقت چاہیے۔۔۔ابھی۔۔۔" شازمہ ماتھے پر اسکے نرم سے

بوسوں سے کالم سا ہو کر سوں سوں کرتے بول رہی تھی

"سارا وقت ہی آپکا ہے میری جان کوئی بات ہی نہیں ہے ناراض ہونے والی....." ذرا سا اٹھ کر بازو اسکے سر کے نیچے سے نکال کر آفتاب نے پاؤں کی طرف پڑے بلینکٹ کو کھینچ کر دونوں پر اوڑھاتے اسکو بلکل اس میں چھپا دیا

تھا...

"پر یہ تو بتائیں مجھے کہ بدل کیسے گیا ہوں...؟؟؟ " اس کی تھائیز پر اٹکا ٹراوزر اس نے کھینچ کر اتار دیا تھا...وہ بغیر کسی پردے کے اب اسکی پناہوں میں تھی لیکن کچھ دیر پہلے جیسی ہچکچاہٹ نہیں تھی

"مجھے اب یاد نہیں آرہا۔۔۔" شازمہ کنفیوز ہوتے بولی تھی۔۔کمبل میں خود کو چھپا ہوا دیکھ کر لرزتے جسم کی جنبش میں کمی آئی تھی

"میں کروا دیتا ہوں یاد۔۔۔" معنی خیز سے لہجے میں کہتے اپنے اور اسکے درمیان حائل اسکے ایک بازو کو پکڑ کر اپنی کمر پر رکھتے وہ بے باکی سے اسکے ابھار کو اپنے ہاتھ میں دباتے ابھرے حصے جو اپنے انگوٹھے سے چھیڑنے لگا تھا

"آیا یاد کچھ۔۔؟" اسکے سینے کو مٹھی میں دبوچتے کبھی سختی کبھی نرمی سے مسلتے وہ اسکی جھکی پلکوں پر گھری سانس خارج کرتے اسے اپنی جانب دیکھنے پر اکسا رہا تھا

"پہلے آپ۔۔ایسے۔۔نہیں تھے۔۔۔نہ کبھی ایسی بات کی تھی آپ نے۔۔۔چھوڑیں۔ں۔ں۔۔" یک دم

اسکے انگوٹھے اور انگلی کے درمیان اپنی حساس سے حصے کو دبتا محسوس کرتے وہ مچل کر پیچھے کو ہونے لگی تو آفتاب نے اسکی بات پر کھل کر مسکراتے اسکی ٹانگوں کو لاک کرتے اسے خود میں ہی سمٹنے پر مجبور کر دیا تھا

"ظاہر ہے... اب تب یہ تو نہیں بتا سکتا تھا نہ کیسے کیسے پیار کروں گا آپکو....ویسے بھی تب عاشق موڈ آن ہوتا تھا میرا..." اسکے کندھے

پر لب رکھتے وہ اسکے سینے کو ہاتھوں سے سہ
لاتے سہلاتے اسے بلکل سیدھا لٹا کر اپنے لبوں
سے بھی ان گلاب سے سروں کو محسوس کرنے
لگا تھا

"اب تو آپ مل گئی ہیں----اب تو ایسا ہی ملوں
گا آپکو---بولڈ اینڈ بلنٹ---" زبان سے ان نرم
گوشوں کو بھگوتے وہ اسکے پیٹ پر ہاتھ جمائے
اپنے چہرے کو اسکے سینے سے مس کیے جا رہا

تھا...کمبل دونوں پر سے قدرے سرک گیا تھا

"آئی لو یو سو مچ شازمہ..." آفتاب اسکے ابھار کو ہاتھ میں مسلتے لبوں سے دوسری جانب گولائی میں زبان پھیرنے لگا تو شازمہ اسکے وجود کے نیچے تڑپنے لگی تھی...پگھلنے لگی تھی

"میں بلکل نہیں بدلا میری جان...جیسا آپکو پہلے دن ملا تھا...بلکل ویسا ہی ہوں..." اسکے سینے کی خوشبو انہیل کرتے وہ آہستہ آہستہ اس پر مکمل حاوی ہونے لگا تھا...برہنہ جسم آپس میں مس ہونے لگے تو تپش دونوں جانب ہی بڑھنے لگی تھی...ایک طرف جذبے بے لگام تھے تو دوسری جانب جھجھک اور گھبراہٹ کا عنصر زیادہ تھا

"آپ نے کہا تھا بے رحم ہو جائیں گے...وارن کر رہے تھے آپ مجھے..." شازمہ اسکے پھر سے مضبوطی پکڑتے ہوئے وجود کو خود سے مس ہوتا محسوس کرتے کانپنے سی لگی تھی...اسکا پورا وجود ہی جیسے ایک برے تجربے سے سہما ہوا تھا

"وہ تو میں ہو جاؤں گا...اس سے کوئی بچت

نہیں آپکی۔۔۔ابھی تو باتیں کر رہا ہوں،پھر بعد میں ان باتوں کو مِس کرنا ہے آپ نے۔۔۔۔بتا رہا ہوں۔۔۔" آفتاب کی ہلکی بئیرڈ اسکو اپنے سینے پر چبھتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اسکے سلگتے جسم کی حرارت سے اپنا آپ پگھلتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔سینے پر لبوں کی بے باک جنبشیں شازمہ کو مدہوش کرنے لگی تھیں

"نہیں۔ں۔۔۔باتیں کرنا نہیں چھوڑنا۔۔۔آپکی باتیں مجھے اچھی لگتی ہیں۔ں۔۔۔آہہ۔۔۔امم۔۔۔" شازمہ

نے ہلکے سے ہونٹ وا کرتے اسکی بیک گردن سے بالوں میں انگلیاں پھنسائیں تو آفتاب کی زبان اسکے ابھاروں پر تیزی سے گردش میں آئی تھی۔۔۔ہر ہر جنبش پر وہ پگھل رہی تھی۔۔۔اسکے ہونٹوں میں نرمی سے کھنچتا اپنا وجود وہ مکمل اسکے حوالے لیے اس لمحے میں جیسے گم ہونے لگی تھی

"جب صرف آپکے چہرے سے آشنا تھا تب بھی دن رات آپ میرے حواسوں پر چھائی رہتی

تھیں۔۔۔اب تو۔۔۔۔کل سے آپ سے مکمل آشنا

ہونے کہ بعد سے مجھے نہیں لگتا

کہ آپکو اب کچھ پلوں کی بھی فرصت رہنے

دوں گا۔۔" کچھ پل اسکے دھواں ہوتے چہرے کو

دیکھ کر بات کرتے آفتاب نے نظریں چہرے سے

ہٹا کر پھر سے اپنے لبوں کی سخت گرفت میں

اسکے نازک ملائم حصوں کو لیا تو شازمہ

سسکی بھر کر تڑپی تھی۔۔۔کمرے میں اسکے

لمس کی بھیگی سی معنی خیز آوازیں پھیلنے

لگی تھیں

"آہہ۔۔۔احمد۔د۔۔۔۔" آفتاب کی گرم زبان کی تپش کبھی اسکو اپنے سینے پر محسوس ہو رہی تھی تو کبھی اسکے گرم لبوں کا لمس پیٹ پر بکھرتا محسوس کرتے وہ بری طرح اسکے وجود کے نیچے مچلنے لگی تھی

"احمد کی زندگی ہیں آپ..." اسکی زبان سے اپنا نام سن کر لبوں کا رخ پیٹ سے اوپر کرتے وہ کچھ پل اسکے گداز سینے پر ٹھہرا تھا....گھٹنوں کے بل اسکی تھائیز کے درمیان بیٹھے وہ اس پر قدرے جھکے ہوئے اپنے ہونٹوں سے وہاں سرخیاں بکھیرنے لگا تھا....شازمہ اسکے ہونٹوں میں سختی سے کھنچتے اپنے ابھار پر ہاتھ رکھ کر اسکے لبوں کی ظالم گرفت سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی تو اس کی کلا ئی کو آفتاب نے اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے

پکڑ کر بیڈ سے لگا دیا تھا۔۔۔اسے بھرپور سک کر

کے ایک نم سی آواز سے چھوڑتے آفتاب نے اسی

حساسیت پر بہت نرمی سے بھیگے لب رگڑے تو

شازمہ کے ہونٹ لذت سے مزید وا ہوئے تھے

جنہیں آفتاب نے اگلے ہی پل اپنے لبوں کے قبضے

میں لیتے اس کے وجود کو مکمل اپنے حصار

میں لے لیا تھا

"آآگگگگہہہہ...." اسکے لبوں کو جان لیوا انداز
میں سک کر کے ، اپنے ایک ہاتھ کو اسکے سینے
کے پاس بیڈ پر رکھے دوسرے ہاتھ سے اسکی ک
لائی کو جکڑے وہ اسکے سینے کی ایک جانب
کو اپنے لمس سے ہلکا سا ابھرتا دیکھ کر خود پر
سے ہر قابو کھونے لگا تھا....لب اسکے لبوں سے
پھر سے جوڑتے وہ اپنی پوری جان سے ایک ہی
بھرپور ظالم سے جھٹکے سے اس میں سمایا تو
شازمہ کی آنکھیں پھیل گئی تھیں

"احمد۔د۔د۔د۔۔۔" شازمہ اسکے یوں خود میں
سختی سے سمانے پر تڑپ سی گئی تھی

"ششش۔۔۔" اسکی آنکھوں میں خمار آلود
نظروں سے دیکھتے آفتاب نرمی سے اسکی
کنپٹیوں کو انگوٹھوں سے سہلاتے اپنے نچلے
ہونٹ کو اپنے دانتوں میں دباۓ اس میں بھرپور
تیزی سے سرایت کرنے لگا تو شازمہ نے اسکی

اس قدر سختی پر اپنی آنکھیں میچ لی تھیں

"آگگہہ...." اسکے وجود سے خود کو پوری طرح ملاتے وہ بھاری جانداز جھٹکوں سے اسکے وجود کو پلوں میں زلزلوں کی ذر میں لے آیا تھا...گزری رات والی نرمی کہیں نہیں تھیں...صرف عرصے سے دبے ہوئے جذبے بے لباس ہو رہے تھے....اور اتنی شدت سے ہو رہے تھے کہ وہ سہہ نہیں پا رہی تھی

"احمد۔د۔۔۔آہہہ۔۔۔" ملتجی لہجے میں اسے پکارتے شازمہ نے دونوں ہاتھ اسکے کندھوں پر رکھتے آفتاب کی شدت میں مزید اضافہ محسوس کیا وہی آواز سسکی میں بدل گئی تھی۔۔۔پورا جسم اسکی شدت کے سامنے ڈھیر ہونے لگا تھا ٹوٹنے لگا تھا

"احمددد...." اسکے جسم کے ٹکرانے سے پیچھے کو دھکیلے جانے پر شازمہ نے ابھی اسکی گردن کو ہولڈ کیا ہی تھا کہ اگلی سٹروک نے ہاتھ پھر سے چھڑوا دئیے تھے...پورے جسم کو وہ کچھ دیر میں ہی اپنے تابع کر چکا تھا....کمرے میں اسکی سانسوں کا...معصوم سی پکاروں کا شور بڑھنے لگا تو آفتاب نے اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں کچھ پل کو قید کیا اور پھر سے ایسے شدت ڈھائی کہ اسکی میچی آنکھوں سے آنسو بہہ گئے تھے

"شازمہ بس۔۔۔بس تھوڑا سا۔۔۔بس۔۔" اسکی تھائیز پر ہاتھ پھیرتے وہ اسکو ریلیکس کرتے اب اسکے بھیگتے چہرے کی طرف دیکھتے اپنے ایکٹ کو سلو کرنے لگا تھا

"ایک بار مجھے کرنا تھا ایسے۔۔۔میرے اندر آگ بھڑک رہی تھی رات سے شازمہ۔۔" اپنے ہاتھوں میں اسکی نازک کمر کو بھرتے اسکو اپنے جسم

کے اگینسٹ حرکت دیتے وہ بہت آہستگی سے اس میں سرایت کر رہا تھا لیکن جذبوں کا طوفان اسے زیادہ دیر یوں نرمی دکھانے نہیں دینے والا تھا

"ایسے ٹھیک ہے۔۔؟ رونا نہیں بس۔۔" پیار سے پچکارتے اس نے شازمہ کے چہرے کے تاثرات بدلتے دیکھے تھے۔۔گہرا سانس لینے کے لیے اسکے ہونٹ ہلکے سے کھلے تھے۔۔ سر کو ہاں کی صورت جنبش دیتے آفتاب کی سلو مووومنٹس

پر شازمہ آنکھیں رول کرتی اپنے چہرے کے تاثرات اپنے ہاتھوں سے چھپانے لگی تو آفتاب کے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ ابھری تھی...وہ اسکی پسند کو سمجھ گیا تھا...

کچھ دیر آہستگی سے اسکو اپنے وجود سے آشنا کروانے کے بعد وہ واپس اپنی رو میں آیا تو شازمہ کی کلائیاں کوئی سہارا پکڑنے کو بے چین ہوئی تھیں...آفتاب نے اسکی دونوں کلائیاں ایک ہاتھ میں پکڑ کر اسکو شدت کی آخری حدوں سے روشناس کروایا تو وہ

تڑپتے ہوئے شکایتی نظروں سے اسکو دیکھنے
لگی تھی...اسکے دیکھتے دیکھتے ہی آفتاب اپنے
وجود کو اسکی گہرائیوں میں سختی سے
گھولتے اسے بھی اپنے ساتھ ان لمحوں کی طلب
سمجھانے لگا تو شازمہ نے بے چین ہو کر اس
سے اپنی کلائیاں چھڑوا کر اسے اسکے کندھوں
سے تھاما تھا...اپنے وجود سے گرم سی تپش
گھل کر نکلتی محسوس کر کے شازمہ نڈھال
ہوئی ہی تھی کہ آفتاب کے جاندار سٹروکس نے
رہی سہی کسر بھی نکال دی تھی...سکون کا
لباس اوڑھ کر پیسنے سے بھرے دونوں وجود

ایک ساتھ ڈھیر ہوئے تھے

آفتاب کچھ پل اس پر یونہی جھکے گہری سانسیں لیتا رہا تھا۔۔۔چہری اسکی گردن میں دئیے ،اسکے بازو کو شدت سے چوم کر وہ اس سے الگ ہوا تو شازمہ کے چہرے پر شرم اور تھکان کی ملی جلی رمق دیکھ کر اسکے کروٹ بدلنے سے پہلے ہی وہ اسے اپنے سینے میں قید کر چکا تھا

"دور نہیں جانا۔۔۔میرے پاس رہو بس۔۔۔"

"پاس ہی ہوں۔ں۔۔۔" شازمہ کی تو جیسے سانسیں ابھی تک رواں نہیں ہوئی تھیں۔۔۔جلن کا میٹھا سا احساس اسے نظریں بھی ملانے نہیں دے رہا تھا

"ناراض تو نہیں ہوئیں۔۔۔؟ "

"نہیں---"

"کوئی غصہ---؟"

"نہیں----"

"Enjoyed it...?"

"یہ کیسا۔ا۔ا۔ا۔ سوال ہے۔ے۔ے۔۔۔" شازمہ اسکی بات پر نظریں چرا گئی تو آفتاب نے اسکے یوں سرخ پڑنے پر مسکراتے ہوئے اسکی ٹانگ کھینچ کر اسے مزید اپنے قریب کیا تھا

"آپ بہت پہلے سے میری روح کا سکون تھیں شازمہ۔۔۔" اسکے ماتھے پر پیار سے لب رکھتے اسکو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بول رہا تھا

"اور اب جو سکون ہمیں ایک دوسرے سے ملنے لگا ہے۔۔۔اس نے۔۔۔مجھے۔۔۔اور آپکو۔۔۔مکمل کر دیا ہے۔۔۔ایک دوسرے کے لیے۔۔۔" اسکی کمر پر آہستگی سے ہاتھ پھیرتے وہ بھاری سے لہجے میں بول رہا تھا۔۔اسکی کمر کے سکارز پر

انگلیاں سرکاتے اس نے اچانک اسکا رخ پلٹا اور پر لب رکھ دیے تو scars خاص کر وہیں اسکے شازمہ کا دماغ بلکل پراسیس نہیں کر پایا تھا کہ وہ کیسے ری ایکٹ کرے

"میں چاہتا ہوں..."

"میں آپکے جسم کا..."

"اپکے دل کا..."

"آپکی سوچوں کا..."

"آپکی روح کا مکمل سکون بن جاؤں---" وہ سائید کروٹ پر لیٹے اسکے ایک ایک سکار کو چوم رہا تھا---اسکی کمر پر پھیلے بال کو نرمی سے سہلا رہا تھا---شازمہ پرسکون سا اوندھے منہ لیٹے بس خاموشی سے اسکا لمس وہاں محسوس کرتے ایک انجانی خوشی سے سرشار ہو رہی تھی---جسم میں تو سکون اترا ہی تھا لیکن دل بھی اسکے لمس سے بے حد مطمئن ہو گیا تھا---چہرہ اس سے موڑے وہ کمر پر سرکتے اسکے انگوٹھے کو---کبھی لبوں کو محسوس کرتے مسکرائے جا رہی تھی

"آئی لو یو شازمہ...سو مچ..." مدھم سی سرگوشیوں کو تسلی سے سنتے وہ اسکی پناہوں میں نغیر کسی خوف کے ، ہر فکر سے آزاد لیٹی ہوئی تھی...آنکھیں نیند سے بوجھل ہونے لگی تھیں لیکن آفتاب کی شریر باتوں نے...اسکے پیارے لہجے نے سونے کہاں دیا تھا

کچھ دیر بعد

""مشل-ل-ل-ل----

"کیسی ہو-و-و---" شازمہ ڈھلتی دوپہر کو سیلون جانے سے پہلے گھر آئی تو اس کو اچانک دیکھ کر سب حیران ہو گئے تھے---ڈارک بلیو لانگ کامدار شرٹ اور سٹریٹ ٹراوذر کے اوپر گرم

شال کندھوں پر لیے وہ سیدھا مشل کے گلے لگی تھی۔۔۔ہلکے نم سنہری براؤن بال کمر پر پھیلے چادر سے باہر جھانک رہے تھے۔۔۔خوبصورت چہرہ دل میں بھری ہوئی خوشی کے باعث دلکشی سے دمک رہا تھا

"مائے گاڈ۔۔۔تم کیسے۔ے۔ے۔۔۔" مشل جو اپنے دھیان میں لاؤنج میں بیٹھی تھی شازمہ کو دیکھ کر بھاگتے ہوئے اسکے گلے لگی تھی،دونوں کے چہرے ایک جیسے چمک رہے تھے

"ہم بھی ہیں بھئی۔ی۔ی۔۔۔ماشاءاللّٰہ میری بچی۔۔۔دیکھیں تو سہی۔۔۔کتنی خوش لگ رہی ہے۔۔۔"

""آنے دیا انہوں نے ایسے۔۔۔۔؟

""باہر گاڑی میں ہے لگتا ساتھ کوئی۔۔۔

"اللہ۔۔۔یااللہ۔۔۔میری بچی۔۔۔" اسے یوں سب سے پہلے بھو کے گلے لگتے دیکھ کر سمینہ بیگم اور عالم شاہ آپس میں باتیں کرنے لگے تھے،اسے ہنستا ہوا اور خوش دیکھ کر آنکھیں نم ہونے میں ایک پل نہیں لگا تھا۔۔۔دونوں ماں باپ کے دل ایک دم جیسے سیراب ہو گئے تھے

"رات کو میں چاچی بن کر حیران ہو رہی تھی اتنا نیا نیا سا لگ رہا تھا بچے جب چاچی کہہ رہے تھے۔ے۔ے۔۔۔اور ابھی تمھارا پھوپھو والا

میسج دیکھ کر میں سیییییدھا یہاں آگئی...او

مائے گاڈ...مجھے اتنی۔ی۔ی خوشی ہو رہی ہے۔

ے۔ے۔ے..." شازمہ ارد گرد مسلسل مشل کے گلے

لگی ہوئی تھی،مشل نے بھی حیرانی اور خوشی

کے ملے جلے تاثرات سے اسکو خود میں بھینچا

ہوا تھا...عالم شاہ انہیں الگ نہ ہوتا دیکھ کر آگے

بڑھ کر شازمہ کے سر پر پیار کرتے داماد کو

دیکھنے باہر کی طرف بڑھ گئے تھے

""اسلام علیکم بابا۔ا۔ا...اسلام علیکم ماما...

شازمہ نے اپنے سر پر باپ کا ہاتھ محسوس کر کے ہوش میں واپس آتے دونوں کو ایک ساتھ سلام کیا تھا

"وعلیکم سلام بیٹے۔۔۔آفتاب بھی آیا ہے۔۔۔؟ اندر نہیں آئے گا۔۔۔؟" سمینہ بیگم نے اسے گلے سے لگایا تو شہریار سیڑھیاں اترتے اسے دیکھ کر خوشی سے جھوم ہی اٹھا تھا

"کیسی ہو۔و۔و۔۔۔میری گڑیا۔۔۔سرپرائزڈ ٹو سی یو ہئیر۔۔۔میں تو رات کو ولیمے پر ایکسپیکٹ کر رہا تھا۔۔یہ تو بونس مل گیا بھئی۔۔" شہریار نے آگے بڑھ کر اسکے سر پر پیار دیتے اسے سینے سے لگایا تھا۔۔اسکی آواز میں موجود کھنک اسکے چہرے پر پھیلی خوشی نے دل بلکل پرسکون کر دیا تھا

"آپ کو بہت بہت مبارک ہو آپ دونوں
کو...ایکچوئلی مجھے بونس نیوز ملی تو سنتے
ہی میں بھاگی بھاگی آئی ہوں مشل سے
ملنے...تم رات کو بلیک پہن رہی ہو نہ...؟ بہت
پیاری لگو گی.ی.ی...میں تمھیں کہہ ہی رہی
تھی کہ سکن گلو اتنا کر رہی ہے تمھاری..."
شازمہ چھکتے ہوئے مشل کے دونوں ہاتھ تھامے
کھڑی پھر سے اس سے باتوں میں محو ہو چکی
تھی ، اسکے چمکتے چہرے کو دیکھ کر شہریار
زیرلب مسکراتے نظروں کا رخ مشل کی طرف
اور پھر ان دونوں کو آپس میں باتیں کرتے

دیکھ کر ماں کو دیکھنے لگا تھا

"ماشاءاللّٰہ...میرے بچوں کی خوشیوں کو نظر نہ لگے...." سمینہ بیگم شازمہ کو اتنا ہنستا کِھلتا دیکھ کر حیران ہوتے شہریار سے مخاطب ہوئی تھیں...اسے شاید ہی کبھی ایسے کھلکھلا کر باآواز باتیں کرتے دیکھا تھا...اسکے آنے سے جیسے لاؤنج میں یک دم رونق ہو گئی تھی

"بتایا نہیں تم نے...آفتاب بھائی ساتھ آئی ہو...؟

سکن اپنی دیکھو تم...کتنی چمک رہی

ہو...ماشاءاللہ...مہندی کس نے لگائی ہے...؟"

مشل اسکے ہاتھوں میں ہاتھ دئیے ستائشی

نظروں سے اسکی چوڑیاں...گلے میں چمکتا

نیکلس...دونوں ہاتھوں ہر جانب لگی مہندی

دیکھ رہی تھی

"انہوں نے گھر بلایا تھا مہندی کے لیے کسی کو۔۔۔اچھی لگ رہی ہے نا۔۔۔؟" شازمہ اپنے ہاتھوں کی بیک اسکے سامنے کرتے بولی تھی۔۔۔شہریار مسلسل شازمہ کو باتیں کرتا دیکھتے سامنے صوفے پر نیم دراز ہو گیا تھا۔۔۔ایک کے بعد ایک خوشی نے دل و دماغ بلکل مطمئن کر دئیے تھے

"بہت۔ت۔ت پیاری لگ رہی ہے۔ے۔ے۔۔۔یہ دونوں

نیکلس بھی بہت اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔فائنلی
پہن ہی لیا تم نے یہ نام والا بھی۔۔۔" مشل مدھم
سی آواز میں اسکے کان میں بولی تو شازمہ کا
چہرہ ہنستے ہوئے سرخ ہو گیا تھا

"امم۔۔۔وہ باہر گاڑی میں ویٹ کر رہے
ہیں۔۔۔سیلون
جا رہی تھی تو انہوں نے کہا چکر لگانا چاہتی
ہوں تو جلدی سے مل آؤ۔۔۔" شازمہ شہریار کو

اپنی طرف دیکھتا پا کر جھینپ کر باآواز مشل سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔احمد کے نام والے نیکلس کو وہ کب سے سنبھالتی آئی تھی جس پر مشل کا تبصرہ سن کر ڈھلے ہوئے چہرے پر سرخیاں پھیل گئی تھیں

"شازمہ آئی ایم سو ہیپی فار یو۔۔۔۔تمھیں ایسے خوش دیکھ کر مجھے اپنی خوشی ڈبل فیل ہو رہی ہے۔۔۔" مشل بولی تو شازمہ نے پھر سے اسے گلے لگایا تھا

"اچھا میں جاتی ہوں۔۔۔احمد ویٹ کر رہے ہیں ،

رات کو ملتے ہیں۔۔۔اللہ خافظ ماما۔۔۔" شازمہ

جیسے آناً فاناً آئی تھی ویسے ہی کھلکھلاتی

ہوئی واپس باہر کو بھاگ گئی تھی

"مجھے تو یقین نہیں آرہا کہ یہ میری شازمہ

تھی۔۔۔جاؤ دیکھو دروازے تک چھوڑ کر

آؤ...آفتاب ہو گا باہر...مل کر آنا اچھے سے۔ے۔ے
...." سمینہ بیگم نے شہریار کو باہر بھیجا تو وہ
اپنی سوچوں سے باہر آتے فوراً اٹھ کر باہر کو
بھاگا تھا،شازمہ دروازے سے باہر نکل چکی
تھی...اسکو گاڑی میں بیٹھتے آفتاب کے ساتھ
ہنستا کھلکھلاتا دیکھ کر شہریار اپنی جگہ پر
ہی ٹھہر گیا تھا

"اچھا لڑکا ہے...دیکھا...میں نے اب خود ڈھونڈا
ہے تو مل گیا نہ بہتر رشتہ...تمھاری ماں کا

بھانجا تو جان کا عذاب بن گیا تھا۔۔تم بھی

نکمے۔۔۔کہ شادی نہیں کرنی پڑھائی کرے

"بس۔۔۔عقلمند بنتے ہو اپنی طرف سے۔۔ہونہہ۔۔۔

مین گیٹ کے پاس کھڑے عالم شاہ شہریار کے

کندھے پر ہاتھ رکھتے بولے تو وہ سر جھکائے

انکی باتیں خاموشی سے سننے لگا تھا۔۔۔گاڑی

نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی۔۔۔مین گیٹ بند

ہو گیا تھا۔۔لیکن چھوٹی بہن کے حوالے سے

چہرے پر پھیلا اطمینان چہرے پر مستقل ہو گیا

تھا

"یار۔۔۔شِٹ۔ٹ۔ٹ۔ٹ۔۔۔" آفتاب گاڑی سٹارٹ کرتے اسکے چہرے پر پھیلی گہری مسکراہٹ دیکھتے بولا تو شازمہ نے سردی سی محسوس کرتے کندھوں پر چادر درست کرتے فوراً رخ اسکی طرف موڑا تھا

" کیا ہوا۔ا۔ا۔ا۔۔

"یہ ڈِمپل۔ل۔ل۔ل۔۔۔۔جب میرے پاس تھیں تب

یہ کہاں چھپایا ہوا تھا۔ا۔ا۔۔؟ اب جان بوجھ کر

شو آف کر رہی ہیں اِسے۔۔۔" آفتاب ایک ہاتھ

سٹئرنگ پر جمائے دوسرے ہاتھ سے اسکے ڈمپل

میں اپنی انگلی کھبوتے شرارت سے بولا تو

شازمہ کے چہرے پر رونق مزید گہری ہوئی تھی

"تب گم ہو جاتا ہے بس۔۔۔" شازمہ ہنستے ہوئے

اپنا چہرہ اس سے دور کرتے لاڈ سے بولی تھی

"اب کیا اُس نازک حالت میں جوک سنایا کروں ڈِمپلز دیکھنے کے لیے۔۔۔؟ مجھے کِس کرنی تھی۔ ی۔ی ڈِمپل پر۔۔۔اتنا امپورٹنٹ کام رہ گیا میرا۔۔۔اب رات تک انتظار کی سولی پر رہوں گا۔۔۔" آفتاب گاڑی اسکے گھر کے قریبی بیوٹی سیلون کے باہر روکتے ہوئے بولا تھا جہاں دونوں دن کی بکنگ ہوئی تھی

"رات تک نہیں۔ں۔ں۔۔۔دو دن تک۔۔میں رسیپشن سے اپنے گھر چلی جاؤں گی۔۔" شازمہ تھوڑا سا شرماتے تھوڑا مسکرا کر بولتے سیدھا سے اسکے دل میں اتری تھی

"یہ ظلم میں نہیں ہونے دوں گا یار۔۔" آفتاب ضرورت سے زیادہ معصوم شکل بناتے بولا تو شازمہ منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی تھی

"میں تو لازمی جاؤں گی۔۔۔میں نے شہریار بھائی کی گڈ نیوز سیلیبریٹ کرنی ہے۔۔۔" شازمہ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے بولی تو آفتاب اپنی طرف کا دروازہ کھول کر بھاگتا ہوا اسکی طرف آیا تھا

"گھر کے داماد کو بھی سٹے کروا لو یار۔۔۔میں

بھی سیلیبریٹ کرنا چاہتا ہوں..." آفتاب اسکے لیے دروازہ پوری طرح کھول کر ہاتھ پکڑ کر اسے باہر نکلنے میں مدد کرتے چہرے پر بدستور معصومیت پھیلائے بولا تھا

"ام...ہم...ہماری فیملی میں داماد نہیں سڑے کرتے...سو سوری..." شازمہ اسکے چہرے کی طرف دیکھتے ہنستے ہوئے بولی تو اسکا ڈمپل پہلے کی طرح گہرا ہوا تھا...سوکھی ہوئی

مہندی...ڈریس کے ہم رنگ چوڑیاں...کندھوں پر پھیلی گرم شال...آفتاب گہری نظر سے اسکی مسکراہٹ کو دل میں اتارتے اسکے ساتھ چلتے سیلون کے اندر تک آیا تھا

"میں تو پھر protest کروں گا..."

"مجھے تو اپنی بیوی آج بھی اپنے پاس چاہئیے ہے..."

""مجھے نہیں پتہ...

""آجائیں نہ...

""پرامس صرف ڈمپل کو پیار کروں گا آج....

اندر آتے آتے وہ اسے منائے جا رہا تھا

"جھو۔و۔و۔و۔ٹ نہ بولیں۔۔۔" شازمہ اسکے فیک معصوم تاثرات کو دیکھ کر شرم سے لال سرخ ہوتے بولی تھی

"پکا وعدہ کر رہا ہوں۔۔۔آج زیادہ تنگ نہیں کروں گا نہ۔۔۔"

"آج صرف باتیں کریں گے۔۔۔جیسے پہلے کرتے تھے۔۔۔"

""میں آپکو ملوا لاؤں گا نہ...

"پر گھر ساتھ چلیں میرے..." وہ سیلون کے مین گیٹ سے اندر کھڑے اسے باقاعدہ منانے لگا تو شازمہ سر کو مسلسل نفی میں جنبش دیے کر مسکراتے اسے ٹیز کیے جا رہی تھی

"اچھا۔ا۔ا۔ا تو ایسی بات ہے...؟" آفتاب اسے ٹیزنگ انداز میں ہنستے دیکھ کر ماتھے پر شریر

سے بل لاتے بولا تھا

"جی۔ی۔ی ایسی ہی بات ہے۔۔۔میں دو دن بعد ہی واپس آؤں گی۔۔۔باتیں فون پر بھی ہو سکتی ہیں۔۔۔فون پر آپ ویسے بھی بہت اچھی باتیں کرتے ہیں۔۔۔" شازمہ اسے تنگ کر کے اسکے چہرے کے بدلتے تاثرات سے مخظوظ ہو رہی تھی

"Ooook.... let's see...

فون پر باتیں ہوتی ہیں یا۔ا۔ا۔ا۔۔۔۔" اسے بلنٹ سا ونک کر کے سن گلاسز لگاتے آفتاب بھی جوابا ٹیزنگ لہجے میں بولا تو شازمہ بھی شریر سا آئی رول کرتے اسے ہاتھ سے ویو کرتے اندر بڑھ گئی تھی

رات میں

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔و۔و یار اور سب سے بڑھ

کر تمھاری یہ سمائیل۔۔۔دل جیت لیا میرا تو

آفتاب بھائی آپ نے سچ میں۔۔۔۔اللّٰہ کرے ہمیشہ

ایسے ہی خوش رہو۔۔۔" مشل مارکی میں داخل

ہوتے ہی ایک نظر گرینڈ ڈیکوریشنز کو دیکھ کر

سیدھا سٹیج پر پہنچ کر شازمہ کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔۔شہریار بھی اسکے ساتھ سٹیج پر آیا تھا۔۔۔شازمہ پنک خوبصورت سی برائڈل میکسی میں آفتاب کے ساتھ باتیں کرتے دور سے ہی اسکی نظروں میں آگئی تھی۔۔۔بہن کے چہرے پر مسکراہٹ یوں مستقل ہوتی دیکھ کر شہریار اپنے دل کو ہواؤں میں محسوس کرتے ، ناک کی ٹپ انگوٹھے سے سہلاتے وہیں ایک طرف مشل کے پاس کھڑا ہو گیا تھا

"آمین،ہمیشہ مسکراتی ہی نظر آئیں گی آپکو...ادھر آ جا یار..." آفتاب مشل سے مخاطب ہو کر شہریار کی طرف دیکھا تو شہریار اسکے اور فوٹوگرافر کے کہنے پر آفتاب کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا تھا...فریم میں چاروں ہی بہت اچھے ہنستے مسکراتے لگ رہے تھے

"کتنے بجے کی فلائٹ ہے آپ کی...؟ " شہریار آفتاب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا... شازمہ

نے بھائی کی بات سن کر آفتاب کی جانب
ناسمجھی سے دیکھا تو آفتاب غیر مخصوص
طریقے سے کان پکڑتے اسکی طرف سے مڑ کر
شہریار کو تسلی سے جواب دینے کے کیے اسکی
جانب متوجہ ہوا تھا

""صبح 5 بجے کی ہے---

"ڈائریکٹ فلائٹ ہے---؟" شہریار تفتیشی انداز

میں بولا تھا

"ہاں اور ابھی ایک دو کام بھی رہتے ہیں میرے...گھر جا کر پیکنگ کرنی ہے...میں شازمہ سے کہوں گا اپڈیٹ کرتی رہیں وہ آپ سب کو...میں خود بھی رہوں گا رابطے میں..."

"کہاں سٹے کرنا ہے...؟" اگلا سوال آیا تھا

"امم...ہوٹل وہی ہے...جہاں...تم نے سٹے کیا تھا

لاسٹ ٹائم..." آفتاب شازمہ سے قدرے بیک کیے
شہریار کو تھوڑا جھجکھک کر جواب دے رہا
تھا...نیا رشتہ بننے سے جہاں دوستی کچھ کچھ
واپس بحال ہوئی تھی وہیں ابھی ایک
فارمیلٹی بھی برقرار تھی جس میں وہ شہریار
کو اپر ہینڈ دینے سے آفتاب بلکل بھی کترا نہیں
رہا تھا

"کوئی ہیلپ چاہیے تو بتائیے گا...ویسے آپ نے
جانا نہ ہوتا تو ہم نے تو شازمہ کو آج ساتھ

لیجانا تھا۔۔۔مگر اب واپسی پر سہی۔۔۔کتنے دنوں کے لیے جا رہے ہیں۔۔۔؟ مجھے تو ابھی آپکی بھابھی سے پتہ چلا کہ آپ نے سرپرائز پلین کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔" مشل ان دونوں کو سیریس سا ہو کر آپس میں بات کرتے دیکھ کر باآواز ایکسائٹڈ ہوتے بولی تو شازمہ آفتاب کی سیلون کے باہر کی باتیں یاد کرتے زیرلب مسکرائی تھی

"3 ہفتوں کے لیے۔۔۔اممم۔۔۔اصل میں شازمہ کو

بھی نہیں پتہ تھا اسی لیے ابھی۔۔۔ایسے۔۔۔گھور کر دیکھ رہی ہیں۔۔۔" آفتاب اپنی مسکراہٹ دباتے واپس سیدھا ہو کر بیٹھتے شازمہ کی طرف دیکھتے ، اس سے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے مشل سے مخاطب ہوا تھا

"اووو۔۔۔۔سرپرائز تھا۔ا۔ا۔ا۔۔۔۔۔ہاؤ کیوٹ۔۔۔۔۔تم تو منہ سیدھا کرو،بھائی کافی ہے تمھارا بیچارے کو ڈرانے کے لیے ۔۔" مشل شازمہ کو کہنی مارتے

آدھی بات اونچی اور باقی آدھی بات شازمہ کے کان میں بولی تھی تاکہ وہ آفتاب کو غصے سے گھورنا بند کرے

"آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔یہ کیا بتا ہوئی۔ "ی۔۔۔ایسے میں پیکنگ کیسے کروں گی۔۔۔؟؟

شازمہ آفتاب سے مصنوعی غصے سے مخاطب ہوئی تھی آفتاب گھٹنے پر کہنی رکھ کر ، ہاتھ دل پر دھڑے اسکے معصوم سے غصے کو بغور دیکھنے لگا تو اسکے سب کے سامنے یوں یک ٹک

دیکھنے پر شازمہ کے غصے والے تاثرات شرمائی سی مسکراہٹ میں بدل گئے تھے "ایسے۔ے۔ے دیکھ کیوں رہے ہیں،میری بات کا جواب دیں۔ں ---"

"میں سب۔ب۔ب بتاؤں گا آپکو،ٹینشن نہیں لینی کوئی۔۔۔ذرا گیسٹس کو دیکھ لوں،دو منٹ دیں مجھے بس۔۔۔ابھی آیا۔۔۔ایکسکیوزمی۔۔۔۔" صرف اپنی نظروں سے اسکا غصہ ذائل کرتے وہ مشل

سے ایکسکیوز کرتے شہریار کے ہمراہ سٹیج سے اتر گیا تھا

"شازمہ تم دوپہر کو جب آئی تھی ، تمھیں اتنا خوش دیکھ کر سب اتنا۔ا۔ا مطمئن ہوگئے تھے نہ کہ کیا بتاؤں...ویسے سارا کریڈٹ مجھے جاتا ہے تمھاری اتنی پیاری لو میرج کا....تھینکس بولو مجھے..." مشل اپنا فرضی کالر جھاڑتے ہوئے بولی تو شازمہ اسکے سامنے

باقاعدہ سر خم کرتے مسکرائی تھی

"احمد بہت۔ت۔ت۔ اچھے ہیں۔۔۔مجھے پتہ نہیں کیوں یقین ہی نہیں آتا۔۔۔کہ کوئی مجھے اتنا اچھا ٹریٹ کیسے کر سکتا ہے۔۔۔یہ دیکھو یہاں رات کو ہی مہندی سے اپنا نام لکھ دیا تھا۔۔۔صبح باقی سائیڈز پر بھی لگوائی۔۔۔سپیشل کہہ کر بلوایا ہوا تھا انہوں نے کسی کو۔۔۔۔مجھے لگا تھا کہ بھول جائیں گے وہ کہہ کر۔۔۔لیکن وہ یاد رکھتے ہیں۔۔۔" شازمہ نظریں جھکائے اسکو

اپنے ہاتھ دکھا رہی تھی

"تم دونوں لگ بھی بہت پیارے رہے تھے ایک ساتھ ماشاءاللہ۔۔۔اب بس خوش رہنا ہے ایسے ہی۔۔۔شہریار تو بہت روئے تھے تمھارے رخصت ہونے کے بعد۔۔۔پھر آہستہ آہستہ ان کا موڈ ٹھیک ہوا تھا۔۔۔"

"موڈ تو یے بی کا سن کر ہی اچھا ہو گیا ہو گا۔۔۔تم پر بلیک اتنا اچھا لگ رہا ہے۔ے۔ے۔۔۔بلاوز بہت ہی پیارا آیا ہے۔۔۔" شازمہ اسکا ہاتھ تھامے پورے انہماک سے اس سے باتوں میں مصروف تھی۔۔۔۔۔آفتاب شہریار سے باتیں کرتے ہوئے بھی اسکو نظروں میں لیے ہوئے تھا۔۔۔۔اپنی اپنی جگہ دونوں کو ہی اپنی قسمت پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔

آفتاب کو اتنی اچھی ، پیاری اور صاف دل کی لڑکی ملنے پر جہاں خوشی تھی وہاں شازمہ کو اپنے پاسٹ کے انتہائی برے ایکسپرینس کے بعد

اتنا لوِنگ پارٹنر ملنے پر حیرانی تھی۔۔۔دونوں کے چہرے ایک جیسی روشنی سے چمک رہے تھے

"مشل۔۔۔بھابھی نے کیا بتایا ہم کدھر جا رہے ہیں۔۔۔؟ مجھے تو بتایا ہی نہیں احمد نے۔۔۔ذرا سی بھی بھنک نہیں پڑنے دی۔۔۔بس اتنا کہہ جا رہے تھے کہ گھر نہیں جانے

دیں گے رات کو..." شازمہ اپنی چوڑیاں ٹھیک کرتے مشل سے محو گفتگو ابھی بھی آفتاب کی نظروں کا مرکز تھی

"ترکی اور کہاں...جہاں تم دونوں چھپ چھپ کر ملتے تھے ..." مشل اسکا کہنی پر پنچ کرتے بولی تو شازمہ نے بمشکل اپنی مسکراہٹ دبائی تھی

"یاررر بس ایک دفع ہی تمہیں نہیں بتا کر گئی تھی..." شازمہ نے خفت سے جواب دیا تھا

""بس اسی ایک دفعہ نے سارا کام کر دکھایا... مشل کھلکھلا کر ہنس رہی تھی

"وہ چھوڑو.... مجھے یہ بتاؤ تم کیسی ہو.و.و
....کل رات ہی پتہ لگا کہ پریگنینٹ ہو...؟ یا
ہمیں اب بتایا ہے...؟ آئی ایم سو ہیپی فار یو
یار..."

"نہیں نہیں،رات کو ہی پتہ چلا تھا...افففف ایک
ساتھ اتنی
خوشیاں ملی ہیں کہ سنبھالی ہی نہیں جا
رہیں...سمجھ ہی نہیں آرہا کس کس بات پر

خوش ہونا ہے..." مشل اسکے ہاتھ پکڑ کر ایکسائٹمنٹ سے بولی تھی

"اور میں سوچ رہی ہوں کہ میں اتنے دن تم سے ملوں گی نہیں،اداس ہو جاؤں گی..."

"وہ جو تمہارے ساتھ ہیں نا...وہ تمہیں اداس نہیں ہونے دیں گے..." مشل کی بات میں شازمہ کو پھر سے مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا

"تمھیں پتہ ہے مشل۔۔۔احمد نے۔۔۔میری باڈی پر۔۔۔جو بھی نشان تھے۔۔۔وہ سب محسوس کر لیے تھے۔۔۔مگر نہ کچھ کہا نہ ہی کچھ پوچھا۔۔۔۔مجھے اتنی ٹینشن تھی اس بات کو لے کر۔۔۔اتنا سوچتی تھی میں کہ انہیں برے نہ لگیں۔۔۔

لیکن انہوں نے مجھے ایسا کچھ بھی فیل نہیں کروایا۔۔۔بلکہ کسی بھی بات کو لے کر مجھے کوئی ایسا احساس نہیں دلایا کہ مجھے انکے

سامنے عجیب لگے۔۔۔مجھے ابھی بھی سب

"خواب جیسا لگتا ہے۔۔۔یقین ہی نہیں آتا۔۔۔

شازمہ آہستگی سے مشل سے باتیں شئیر کر رہی

تھی

"True gentlemen he is

۔۔۔تم بھی بس بھول جاؤ۔۔اور اتنا سٹریس نہ

لیا کرو ایسی باتوں کو لے کر۔۔۔۔ظاہر ہے انکو

آلریڈی پتہ ہی تھا کہ تم ابیوزو ریلیشن میں

تھی۔۔۔انہوں نے ہی شہریار کو انفارم بھی کیا تھا۔۔۔وہ ساری رات ہاسپٹل بھی رہے تھے۔۔۔سب رپورٹس۔۔۔پر چیز انکے سامنے تھی۔۔۔اس لیے تم ایسی باتوں کو نہ سوچا کرو۔۔۔انکو سب پتہ تھا۔۔۔اور ان سب باتوں کے پتہ ہونے سے پہلے ہی

He claimed that he was in love with you....so chill....i know

تم ان باتوں سے پریشان تھی مگر اب تمھاری مسکراہٹ بتا رہی ہے کہ انہوں نے کتنے پیار سے ٹریٹ کیا ہے تمہیں۔۔۔وہ خود اتنا خوش نظر

آرہے ہیں۔۔بلکہ وہ تو ہمیشہ ایسے ہی خوش ہوتے تھے تم دو منٹ کے دروازے پر بھی ملنے جاتی تھی تو۔۔اس لیے۔۔۔اس خواب کو حقیقت سمجھو۔۔اور پچھلی سب باتیں بھول جاؤ۔۔۔"

مشل اسکا دوپٹہ سیٹ کرتے پیار پیار سے اسے سمجھا رہی تھی کہ شازمہ کی متلاشی سی نظر آفتاب سے مل گئی تھی۔۔۔ اسکی گھری نگاہیں دور سے ہی خود پر محسوس کرتے وہ فوراً نظریں پھیر گئی تھی

"میں آجاؤں گا 3 بجے تک...

I'll drop you guys off to the airport...."

شہریار آفتاب کے ساتھ ایک کونے میں کھڑا گرین ٹی کا سپ لیتے بولا تو آفتاب نظریں سٹیج سے ہٹا کر دبی ہوئی مسکراہٹ کو مزید کنٹرول کر کے سیریس سا چہرہ کرتے اسکی جانب متوجہ ہوا تھا...فنکشن بھی کچھ ہی دیر میں بروقت اختتام ہو گیا تھا

رات کو

"آرام سے آرام سے..." سیڑھیاں اوپر چڑھتے شہریار نے ایک ہاتھ سے مشل کی ساڑھی کا پلو پکڑا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ میں اسکی ہیلز

"میں ویسے بلکل ٹھیک ہوں شہریار آپ نے ایسے ہی ہیلز اتار دیں۔۔۔ٹھنڈا فرش ہے اتنا۔۔ہیلز سے کچھ ہو نہ ہو،سردی لگ جانی ہے مجھے۔۔۔"

مشل مڑ کر اسے اپنا پلو انتہائی دھیان سے پکڑے دیکھ کر سر جھٹک کر ہنس رہی تھی

"بات ماننا تو تمھاری نیچر کے خلاف ہے نہ

مشل...جتنا منع کیا تھا اتنا تم نے اونچی ہیلز بھی پہنی اور ڈریس بھی اتنا رسکی سا پہن لیا....اسکا یہ دوپٹہ جب بھی تمھارے پاؤں میں اٹکتا تھا میرا دل منہ کو آجاتا تھا...." شہریار ماتھے پر گھرے بل ڈالے بولا تو مشل مزید زور سے ہنسنے لگی تھی "دوپٹہ نہیں پلو ہوتا ہے..."

"جو بھی ہوتا ہے مشل...اب سے تم کوئی لا پرواہی نہیں کرو گی...ورنہ پھر میں اپنی زبان

میں سمجھاؤں گا تو منہ پھلا کر بیٹھ جاؤ گی
کہ میں نے غصہ کیا ہے۔۔۔لٹرلی جس جس چیز
سے منع کیا تھا وہی وہی تم نے کیا ہے۔۔۔"

"آپکو سمجھ ہے کوئی ان باتوں کی۔۔۔؟؟؟ رات
کو پتہ چلا تھا سب اور آج میں کیسے ساری
پریپریشن کرتی نئی نئی چیزوں گی۔۔۔؟ کب سے
ڈیسائڈ کیا ہوا تھا کہ شازمہ کے رسیپشن پر
ساڑھی پہننی ہے۔۔۔اب عین ٹائم پر شلوار قمیض
پہن جاتی کیا فلیٹس کے ساتھ۔۔۔؟ کس نے کہا

تھا آپکو کہ اتنے لمبے ہوں کہ ہیلز بھی لازمی پہننی پڑیں آپکے ساتھ۔۔۔اور یہ غصے کی دھمکیاں مجھ پر نہیں چلتیں ، پتہ ہے نا۔۔؟"

"پتہ ہے میم۔۔۔پتہ ہے۔۔میں بھی کئیر سے ہی دھمکا رہا ہوں۔۔غصے سے تھوڑی۔۔" کمرے میں داخل ہو کر اسے صوفے پر بٹھنے کا اشارہ کرتے شہریار خود ڈریسنگ روم میں اسکی ہیلز رکھنے چلا گیا تھا

"کل دو بجے کی اپوائنمنٹ ہے ، یاد رکھنا۔۔۔میں آفس سے لینے آؤں گا۔۔" شہریار کوٹ اتار کر صوفے کے بازو پر رکھتے اسکے پاس نیم دراز ہوتے بولا تھا

"ابھی تین بجے آپ نے آفتاب شازمہ سے ملنے

جانا ہے۔۔پھر وہاں سے آ کر صبح آفس بھی جائیں گے۔۔۔پھر مجھے بھی لیجانا ہے ہاسپٹل۔۔۔اتنا کچھ کیسے مینج کریں گے۔۔۔؟ پہلے ہی اتنے دن سے تھکے ہوئے ہیں بھاگ دوڑ کر کر کے۔۔۔" مشل اسکے کان کے پاس بالوں کو پیار سے سہلاتے بولی تو شہریار نے گھرا سانس بھرتے واقعی خود کو جسمانی تھکا ہوا سا محسوس کیا تھا

"یہ سب مینج۔ج۔ج تھوڑی کرنا ہے۔۔۔دل سے کرنا

ہے...تمھارے اور شازمہ کے لیے جتنی بھی بھاگ دوڑ ہو جائے وہ میری اپنی بھاگ دوڑ ہوتی ہے..." اپنے بالوں میں سرکتا اسکا ہاتھ پکڑ کر شہریار نے اپنے ہاتھ میں لیتے نرمی سے چوما تھا

"اور اب جب تک میرے بے بی کا یہاں سٹے ہے تب تک تو ویسے ہی ایکٹو رہنا پڑے گا بابا کو ہر وقت..." اسکے پیٹ کو بلاوز کے اوپر سے پیار

سے چھوتے شہریار نے اسکے سر پر لب رکھے تو مشل مسکراتے ہوئے خود میں سمٹی تھی

"آپ ایک دم سے کتنے کئیرنگ ہو گئے ہیں---"

مشل اپنے ہلکے سے دکھتے پاؤں صوفے پر کرتے ، اسکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی تو شہریار اسکے اچھے سے سٹریٹ ہوۓ سلکی بالوں میں انگلیاں چلانے لگا تھا

"ایک دم سےےےے۔۔۔؟"

"پہلے کئیرنگ نہیں تھا۔۔؟"

"کون تمھارے جھوٹے Fever کا سن کر آفس سے بھاگا آتا ہے ہمیشہ۔۔؟؟؟"

"ہاں۔۔؟"

"کون تمھیں ساری رات مساج کرتا ہے۔۔۔؟؟

ہمم۔۔۔" شہریار اسکی بھنوؤں کو ، ٹھوڑی کو ، ماتھے کو بہت پیار سے اپنے انگوٹھے سے سہلاتے استسفار کر رہا تھا

"یہاں بھی کریں۔۔۔۔" مشل نے آنکھیں موندے اسکا دوسرا

ہاتھ پکڑ کر سر پر رکھا تو شہریار اسکی طرف سے کوئی جوابی کارروائی نہ ہوتے دیکھ کر

مسکراتے ہوئے سر میں بھی ہلکا ہلکا سا انگلیوں سے مساج کرنے لگا تھا

"ہر وقت خدمت کرواتی رہتی ہو اور بعد میں آنکھیں ماتھے پر رکھ لیتی ہو...." شہریار دونوں ہاتھوں سے اسکے چہرے اور سر میں محو حرکت تھا...رات سے نئی نظر سے دیکھتے وہ اسے پہلے سے بھی زیادہ پیاری لگنے لگی تھی...سیاہ خوبصورت سی ساڑھی میں خود کو لپیٹے وہ اسکی تھائی پر سر رکھے آڑھی

ترچھی سی لیٹی ہوئی تھی...سٹریٹ بال اسکی

پینٹ اور صوفے پر ریشمی دھاگوں کی طرح

پھیلے ہوئے تھے...صوفے کے بازو پر پڑے اسکے

پاؤں کی سرخ ہوتی انگلیاں شہریار کی نظروں

میں آئی تھیں...ان پر سجا نوڈ پنک سا شیڈ

دیکھ کر وہی نظریں وہاں سے ہٹ کر اسکے

ہاتھوں کے ناخن دیکھنے کی متلاشی ہوئی تھیں

"میں بھی تو آپکو مساج کرتی ہوں کئی

بار...اسکو بھی تو کاؤنٹ کریں نہ..." اپنا ایک

ہاتھ چہرے کے نیچے رکھے دوسرے ہاتھ کو کمر پر ڈھیلے سے انداز میں رکھے وہ اپنے دھیان میں اس سے مخاطب ہوئی تھی

"ہاں شروع کے پانچ منٹ تم مجھے کرتی ہو اور پھر پانچ گھنٹے مجھ سے کرواتی ہو...نائس ڈیل ہاں..." شہریار نے ہاتھ اسکے بالوں سے ہٹا کر، کمر کے خم پر دھڑے اسکے ہاتھ کو پکڑ کر اسکے ناخنوں کو بغور دیکھا تھا...پاؤں کی طرح ہاتھ کی انگلیاں بھی شاید سردی کی

شدت سے سرخ ہو رہی تھیں...وہ ایسی ہی تھی ذرا سے چھونے سے...موسم کی تبدیلی سے...ہیوی ورک والے ڈریسز پہننے سے سرخ ہونے لگتی تھی

"ایسے طنز کریں گے تو پانچ منٹ بھی کاٹ لوں گی آپکے..." مشل اپنی رو میں بولی تو شہریار نے اسکے مخصوص انداز پر ہنستے ہوئے ان

خوبصورت سرخیاں گھولتی انگلیوں کو چوم لیا تھا

"اتنی پیاری لگ رہی ہو نہ رات سے....دل چاہ رہا ہے کھا ہی جاؤں کسی طرح....." شہریار اسکی ہتھیلی کے کنارے کو دانتوں سے ہلکا سا کاٹتے ہوئے بولا تو مشل نے ہنستے ہوئے اپنا ہاتھ اس سے چھڑوایا تھا

"So you see me as a sanckkkk....."

مشل جان بوجھ کر آنکھیں سکیڑتے ہوئے

ناراضگی والے لہجے میں بولتے اپنی ہتھیلی پر

سکے دانتوں کے نشان دیکھتے بولی تھی

"Yes،you arrre a snack......"

پاؤں فرش سے ٹکا کر اپنی تھائی تھوڑی سی اونچی کرتے شہریار اسکے چہرے پر جھک کر اسکی چیک بون کو ہلکا سا سک کرتے بولا تو مشل نے سر کے نیچے دھڑے اپنے ہاتھ سے اسکی انر تھائی کو زور سے جکڑ کر اسکی شدت و سہا تھا

"کیا کر رہے ہیں۔ں۔ں۔۔۔پھر نشان ڈال دیں گے

آپ...دشمن ہیں آپ میرے چیکس کے..." اپنا گال اسکے ہونٹوں کی گرفت سے نکال کر سہلاتے مشل اسکی گود سے نکلنے ہی لگی تھی کہ اسے اپنے ہونٹوں پر قابض ہوتے دیکھ کر وہ واپس اسکی تھائی پر سر رکھ کر لیٹ گئی تھی

"پڑنے دو نشان آج..."

"کوئی فنکشن نہیں ہے اب..."

"روکنا نہیں مجھے اب..." سنجیدہ سی ٹون میں
کہتے شہریار نے لہجے کے برعکس نرمی سے
اسکے رخسار کو ہونٹوں سے ذرا سا چھوا تو
مشل جو اسکے سخت لہجے پر
آنکھیں ہلکی سی میچے کسی سخت شدت کی
منتظر تھی اسکے بے حد نرم سے لمس پر آہستہ
آہستہ آنکھیں کھولنے لگی تھی...اسکی انہی
سرخیوں پر اختیاط سے لب رکھتے وہ اسکے سر
کے نیچے ہاتھ رکھ کر اسکے گال سے ہوتے نوڈ
شیڈ سے سجے ہونٹوں کی طرف بڑھا تھا

"انکا بھی دشمن بن جاؤں۔۔۔؟" اسکے ہلکے سے گ
لابی ادھ کھلے ہونٹوں پر نرمی سے لب رکھتے
وہ بھاری سی آواز میں بولتے اسکی آنکھوں
میں جھانکا تو مشل نے بغیر کوئی جواب دئیے
اسکے چہرے پر اپنا ہلکے رنگوں سے سجا
خوبصورت ہاتھ رکھ کر اسی کی طرح نرمی
سے اسکے لبوں کو چھوا تھا

"دوستی کا ہاتھ بڑھا رہی ہو...؟ " وہ اسکے لبوں کو چوم کر اسکے سانولے سرخ چہرے پر اپنے نازک ہاتھ کو پھیرنے لگی تو شہریار نے اسکے نچلے بھرے بھرے لب کو نرمی سے ہونٹوں میں بھر کر سک کیا تھا تھا...بائیاں ہاتھ اسکی کمر پر رکھ کر بلاوز سے چھلکتی تھوڑی سی جلد کو چھوتے شہریار نے آنکھوں میں جلن سی محسوس کرتے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

تھا...سر کو ہلکی سی جنبش دیتے مشل نے بھی اسکے نچلے ہونٹ کو اپنے ہونٹوں میں لیا تو شہریار نے اسکے ملائم سے لمس پر اپنی جلتی سلگتی آنکھیں ہلکی سی موند کر کھولیں تھیں

"آؤ صحیح سے دوستی کریں پھر....

Come on,Give me a squeeze....."

شہریار نے اس لمس پر خود کو بے قابو سا محسوس کرتے ، بازؤوں میں ہاتھ ڈالتے اسکو بچوں کی طرح اٹھا کر

اپنی گود میں بٹھایا تو ساڑھی کا پلو اسکے اپنے نیچے آ کر سینے سے سرک گیا تھا.....سیاہ رنگ میں وہ پہلے ہی اسکی نظروں کے راستے دل و دماغ پر غضب ڈھا رہی تھی کہ پلو ہٹنے سے جو منظر شہریار کی نظروں میں آیا خودبخود اسکی آنکھوں میں سرخ ڈورے ابھر آئے تھے...

خوبصورت ہم رنگ کام سے مزین بلیک بلاوز

سے دکھتا اسکا چمکتا دودھیا سراپا...بلاؤز کی
چھوٹی سی سلیو سے دکھتے اسکے خوبصورت
سڈول بازو...گھرے گلے سے چھلکتے اسکے جان
لیوا خدوخال...شہریار اسکو گرم نگاہوں سے
دیکھتے ایک پل کو اپنہ جگہ پر ٹھہر سا گیا تھا

"کھنچ رہا ہے یہ..." اسکی نظروں کی تپش خود
پر محسوس کرتے مشل نے ساڑھی کا پلو
ڈھونڈنا چاہا لیکن وہ اپنے ہی نیچے بری طرح
پھنسا ہونے کی وجہ سے اسکے ہاتھ نہیں آرہا

تھا

"ٹھیک کرنا ہے۔۔۔؟؟؟" وہ اسکے بروڈ نیک سے چھلکتے کندھوں پر موجود سرخ نشانوں کو چھوتے ہوئے بولا تو مشل نے اسکی نظروں کے تعاقب میں اپنے کندھے پر کل والے ڈریس سے ہوئے ریشز کو دیکھتے سر ہاں میں ہلایا تو دیا تھا لیکن شہریار کی نظروں کے بدلتے رخوں پر بے اعتباری پوری تھی

"میں کر دیتا ہوں ٹھیک..." شہریار سنجیدگی سے کہتے نظروں میں خماری لیے اسے تھائیز سے اتار کر اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اسکے سنبھلنے سے پہلے ہی اسے کھڑے کھڑے گول گھما کر پلو بلکل ہی کھول دیا تھا...بلاؤز کی بیک سے ہلکی سی جھلکتی نازک سی کمر پر ایک ہاتھ رکھے دوسرے ہاتھ سے وہ پیٹ کے پاس انگلیاں سرکاتے جانے کیا تلاش رہا تھا

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ے۔ے۔۔۔؟" اسکو نظریں جھکائے پورے دھیان سے ساڑھی کے پلیٹس میں انگلیاں الجھاتے یہاں وہاں جھانکتے دیکھ کر مشل جو پچھلے چند لمحوں سے خاموشی سے اسے اپنی کاروائیاں کرتے دیکھ رہی تھی، با لآخر اسکے سنجیدہ چہرے کے سامنے ہاتھ پھیلا تے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی

"ساڑھی ٹھیک کر رہا ہوں..." معصومیت سے

کہتے شہریار نے اسکی آنکھوں میں جھانکا تو

کاجل بھری آنکھوں میں خوبصورت سے سبز

رنگ کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر ، ہاتھ

پلیٹس سے ہٹا کر اسکو اپنے

سینے سے لگا کر اسکی کمر کو سائیڈ سے

سختی سے ہاتھ میں جکڑا تھا...بازو اسکے گرد

حائل کیے شہریار اسکے وجود کو جیسے خود

میں جذب کرنا چاہ رہا تھا

"یہ آپ نے ٹھیک کیا ہے ساڑھی کو....؟ یا اتارنے

کے راستے ڈھونڈ رہے تھے...سانس تو آنے

دیں...توڑنا ہے کیا مجھے.ے.ے...دیکھا بھی

نہیں آج آپ نے مجھے صحیح سے...اتنی محنت

سے میں نے یہ فل لُک بنائی تھی..." مشل

آنکھیں سکیڑ کر اسکے سینے پر اپنے ہاتھوں کا

دباؤ ڈال کر اس سے فاصلہ کرتے بولی تو شہریار

اسکی بات سن کر سر جھکا کر دھیما سا

مسکرایا تھا جو اسکے ایک ایک رخ کو پچھلے

چند گھنٹوں میں خفظ کر چکا تھا

"ٹھیک کیا نہیں ، کر رہا ہوں پاگل۔۔۔اسکو کیسے کھولنا ہے۔۔۔؟" اپنی بات پر اڑے شہریار اسکی کمر پر بندھی ساڑھی کی پلیٹس کو بغور دیکھتے بات کرتے کرتے ہی انہیں کھول چکا تھا

"شہریار۔ر۔ر۔۔کیا آپ۔۔"

"میری طرف دیکھیں۔ں۔۔۔"

"آپکو سیریسلی کوئی کنسرن نہیں ہوتا میری تیاری سے۔ے۔ے۔۔۔" اپنی ساڑھی کو یوں فرش بوس ہوتے دیکھ کر مشل اسکی بئیرڈ پر ہاتھ رکھ کر اسکے چہرے کو اونچا کر کے اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کرتے بولی تھی پھر اسکی نظروں میں اپنے کیے ستائش دیکھ رک خود ہی شریر سا مسکراتے جھک کر ساڑھی اٹھا کر صوفے پر رکھنے لگی تھی

"اس وقت تمھیں بغیر کسی تیاری کے دیکھنا ہے

بس

..." مشل بلیک ہائی ویسٹ ٹائٹس اور بلیک

بلاؤز میں اسکے سامنے جھک کر کھڑے صوفے

پر ساڑھی سنبھال کر رکھتے قیامت ڈھا رہی

تھی....شہریار نے اسکی کمر سے نیچے

خوبصورتی سے ابھرے حصوں ہر ہاتھ رکھ کر

اسکو اپنی جانب دھکیل کر سینے سے لگایا تو

مشل پہلے تو لڑکھڑا سی گئی اور پھر سنبھل کر

خود بھی اسکی کمر میں اپنے بازو حائل کر لیے

تھے...چہرے اسکے سینے سے لگائے کچھ پل تو مانوس سی خوشبو میں دن بھر کی تھکن کم ہوتی محسوس ہوئی اور پھر چند پل گزرتے ہی اسکے جسم کی منہ زور ہوتی تپش نے حواس واپس بحال کیے تھے

"مجھے...پتہ نہیں ایسے...کھڑے ہونے سے ہیلز میں اتنا... درد سا کیوں ہو رہا ہے..." شہریار کے

کھردرے سے ہاتھوں کی سخت گرفت ہپس پر
مضبوط ہوتی محسوس کر کے مشل نے کچھ
لمحوں کے وقفے سے ہی اپنا لاوجود مسئلہ بیان
کر دیا تو شہریار نے ایک ہاتھ اوپر کو لیجاتے ،
گردن سے پکڑ کر اسکا چہرہ اپنے سینے سے ہٹا
کر اسے تیز نظروں سے گھورا تھا

"پچھلے ایک ہفتے سے تم کسی دن شازمہ کے
کمرے میں سو رہی ہوتی ہو...کسی دن تم نے
فیشل کروایا ہوتا ہے...کبھی مہندی لگی ہوتی

ہے ہاتھوں پر۔۔۔اب آج پاؤں درد ہو رہے ہیں۔۔۔۔؟

تھکی ہی رہتی ہو ہر وقت تم۔۔۔؟"

"تھکی ہوئی ہوں تو کہہ رہی ہوں نہ۔۔۔اس میں

کیا بات ہے۔۔۔؟

Just wanted to let you know about

my health....as you should knowww...

اسکا پچھلی سب باتوں سے کیا لنک۔۔۔؟ " نظریں

اس سے چراتے مشل نے بات کا رخ بدلنے کی کوشش کرتے کرتے خود کو کافیڈینٹ ظاہر کرنے کے لیے ، بات میں وزن بڑھانے کے لیے نظریں اسکی آنکھوں میں گاڑھ لی تھیں

"ہیلتھ اپڈیٹ دے رہی تھی۔۔۔؟" اسکی گردن کو بالوں سمیت ہاتھ میں جکڑے شہریار اسکی خوبصورت آنکھوں میں آنکھیں گاڑے ، اپنے

دائیں ہاتھ سے اسے اسی سختی سے سہلاتے سہ
لاتے سکن ٹائٹ لیگنگز پر ڈھیلے سے انداز میں
سلیپ کرتے بولا تو مشل نے بغیر کچھ کہے اسے
دیکھتے دیکھتے حیرت اور شرم سے ہونٹ وا
کیے تھے

"میں بھی arousal اپڈیٹس دوں تمھیں
اپنی...؟" اسکی بیک گردن کو آہستگی سے سہلا
تے شہریار کی آنکھوں میں سرخی اتری تو مشل
نے چہرے کو ہلکا سا جھکاتے اسکا دائیاں بے

قابو ہوتا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا تھا

"چلو آؤ۔۔ہاٹ شاور لیتے ہیں۔۔۔ساری تھکاوٹ اتر جائے گی۔۔۔" اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکال کر شہریار اسکی کمر اور ٹانگوں میں میں ہاتھ ڈالے قدرے جھک کر اسکو اپنی گود میں لیے باتھروم کی طرف آگیا تھا

"شہریارررر---"

"کیا کر رہے ہیں---"

"اب نہ مجھے اٹھایا کریں ایسے---"

"یہ کونسا دھیان رکھا جا رہا ہے میرا---؟ ہاں---"
باتھروم میں آ کر شہریار نے اختیاط سے اسے
کھڑا کیا تھا---نظریں اسکی تھائیز سے جڑی

لیگنگز پر ٹھہرائے وہ مشل کے بولتے بولتے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے اسے اتار کر وینٹی پر اچھال چکا تھا...شاور آن ہوا تو پانی کی پہلی پہلی ٹھنڈی بوندوں نے مشل کے جسم پر پڑتے ہی اسکے لرزا دیا تھا

"شہریار مجھے سردی لگ گئی نہ اگر تو میں ماروں گی آپکو......ابھی یہ بال انجوائے کرنے تھے میں نے...مجھے نہیں لینا ابھی شاور یار..." مشل اپنے تیزی سے بھیگتے بالوں کو چہرے سے

ہٹاتے مصنوعی غصے سے بولتی گلاس والز سے
باہر نکلنے لگی تو شہریار نے اسکے پورے غضب
ڈھاتے جسم کو نظروں میں لیے کہنی سے
کھینچ کر اسے اندر اپنے قریب کر کے گلاس والز
کا ڈور لاک کر دیا تھا

"روزانہ جب اکیلے شاور میں گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ
رہتی ہو تب نہیں سردی لگتی۔۔۔؟؟؟ آج کچھ
دیر میرے ساتھ رہ لو گی تو سردی لگ جائے
گی۔۔۔؟ ڈونٹ وری،اتنا steamy کر دوں گا

سب کہ تھوڑی سی بھی سردی نہیں لگے گی۔۔۔پسینے نکلوا دوں گا۔۔آئی پرامس۔۔"

شہریار بوجھل سی آواز میں بولتے اسکے چہرے پر جھکا تو مشل نے چہرہ ایک پل کو پیچھے کرتے اسکے دھواں ہوتے چہرے کی طرف دیکھا تھا

"ایسے نہیں۔۔" نظروں میں سنجیدگی لیے شہریار ایک بھاری سا قدم اسکی طرف بڑھاتے ، ٹھوڑی سے اسکے چہرے کو نرمی سے تھام کر

بھیگے لبوں کو اپنی گرفت میں لے گیا

تھا...پانی کی برستی بوندوں میں چند پل اس

لمس کو خود پر طاری ہوتا محسوس کرتے وہ

بائیں ہاتھ

سے اپنی بیلٹ ان بکل کرنے لگا تو مشل نے

ہونٹ اسکے گرفت سے چھڑوا کر چہرہ ایک

طرف کرتے سانس لیا تھا جو برستے پانی میں

لینا مشکل ہو رہا تھا...نظروں میں اسکے سانولے

کٹاؤ دار جسم کی جھلک آئی تو اپنے چہرے کو

دونوں ہاتھوں سے صاف کرتے وہ خود ہی

واپس اسکے قریب ہوئی تھی جو پینٹ اُن زپ

کرتے ذرا سا سر جھکائے اسی کے چہرہ واپس اپنی طرف کرنے کا سنجیدگی سے انتظار کر رہا تھا

"ایسے منہ پر۔۔پانی۔۔۔آتا ہے تو۔۔۔آپکو پتہ تو ہے سانس۔۔۔"

"ہاں سارا پتہ ہے،اِدھر آؤ۔۔۔" اسکے ٹوٹے پھوٹے لفظوں کو تحمل سے سنتے کمر سے پکڑ کر اسے اپنے بلکل قریب کرتے شہریار نے اسی ہاتھ کر

رخ کمر سے نیچے کیا تو مشل نے ایک بار پھر چہرے پر ہاتھ پھیرتے پانی کو آنکھوں سے صاف کیا تھا

"اسے اتارو...." اپنی پینٹ ان زپ کر کے تھوڑی سی نیچے کیے وہ مشل کی ٹائٹس میں اپنی انگلیاں پھنسائے وہ انکو بھی آدھا سا نیچے کرنے لگا تھا...اسکے برہنہ ہوتے حصوں کو ہاتھوں سے پکڑ کر سختی سے پھینچتے وہ پانی کے گرتے قطروں میں اسے ہاتھ سے ذرا زور سے

تھپکتے معنی خیز سی آواز پیدا کرنے لگا تو مشل اسکے بے باک ہوتے لمس پر آہستہ آہستہ نظریں جھکانے لگی تھی

"One minute....."

نظریں اسکی جھکی نظروں سے ہٹا کر وہ اب اسکی ٹائٹس کو فرش پر پنجوں کے بل بیٹھتے مکمل اتار رہا تھا۔۔ مشل ذرا سا جھک کر اسکے

کندھے کا ہی سہارا لیتے اپنے پاؤں سے ٹائٹس نکالتے اسکے اٹھنے کا انتظار کرنے لگی تھی جو کھڑا ہونے کی بجائے وہیں بیٹھے اکسی گوری سڈول تھائی میں موجود چین پر نظریں جمائے اب اسے باقاعدہ چھونے لگا تھا۔۔۔اسکی انگلیوں کے انگارہ سے لمس پر مشل کا اپنے قدموں پر کھڑے رہنا مشکل ہونے لگا تو دیوار پر ہاتھ رکھ کر وہ سیدھی کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

صرف اپنی ساڑھی کے بلاؤز اور انڈیز میں بھیگتی اپنے چہرے پر آتے پانی کو چھٹک ہی رہی تھی کہ اپنی انر تھائی پر چین کے پاس

اسکے ہاتھ کی انگلیوں کو دھنستا محسوس کرتے وہیں قریب اسکے گرم لبوں کے لمس پر وہ کھڑے کھڑے اس بار اسکے سر پر ہاتھ رکھ گئی تھی

"شہریار۔۔کھڑے ہو جائیں۔۔۔ایسے۔۔ایسے کریں گے تو۔۔۔سہہہہ۔۔۔۔سلپ نہ ہو جاؤں میں۔ں۔ں۔۔۔

We should be careful...

شہریار ر۔ر۔ر۔۔۔" مشل وہاں اسکے مسلسل بڑھتے لمس پر بری طرح مچلتے ایک ہاتھ دیوار پر اور دوسرے سے اسکے بالوں کو کھینچنے لگی تھی

"نہیں ہونے دوں گا سلپ۔۔۔" اسکی انر تھائی پر ہلکے سے دانت گاڑھتے شہریار وہاں پڑتی پانی سی بوندوں کو بئیرڈ سے ایک طرف کرتے وہیں پر لب رکھنے لگا تو مشل نے اپنے جسم سے حرارت کو تیزی سے بہتے محسوس کیا تھا۔۔۔اسکے ہاتھ کی مضبوط گرپ۔۔۔اسکے

ہونٹوں کی بڑھتی شدتیں۔۔۔وہ اسکے بالوں کو کھینچتے اسکے ہونٹوں کو مزید بے باک ہوتا محسوس کرتے یک دم ترپ کر دیوار سے جا لگی تو شہریار اسکے قدموں سے اٹھتے اسکے سرخ ہوتے مخملی وجود کو نظروں میں لیے اپنے بھڑکتے جذبات

پر بمشکل قابو پاتے اسکے مقابل کھڑا ہوا تھا۔۔۔سانسیں اسکی مخصوص مہک کو قریب سے محسوس کر کے اتنی تیز ہو رہی تھیں کہ پھولے ہوئے سانولے سینے پر سرخ رگیں ابھرتی دکھائی دینے لگی تھیں۔۔۔نظریں کبھی مل رہی

تھیں کبھی جھک رہی تھیں...مشل اپنے مکمل بھیگے بالوں کو چہرے سے ہٹاتے شاور سے تھوڑا سا ہٹ گئی تھی

خود بھی شاور سے ہٹ کر شہریار نے اسکے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں بھرتے اسکے عارض پر اپنے انگوٹھے پھیرتے وہاں اپنے گرم لب رکھے تو مشل سردی محسوس کرتے یا جانے

کس جذبے کے تحت اسکے سینے میں خود کو چھپانے لگی تھی

"ابھی بھی سردی لگ رہی ہے۔۔۔؟؟؟" بائیں ہاتھ سے پینٹ سمیٹ انڈروئیر نیچے کھسکاتے شہریار نے دائیاں ہاتھ ابھی بھی اسکے چہرے پر رکھا ہوا تھا۔۔۔نظریں اسکے چہرے پر پھیلے کاجل پر تھیں جو پانی کے ساتھ اسکی آنکھوں سے قدرے بہہ گیا تھا۔۔۔لمبی مڑی ہوئی پلکوں پر پانی کے چند قطرے ابھی بھی ٹھہرے ہوئے

تھے

"م...میں گھنٹہ اس لیے رہتی ہوں شاور میں کیونکہ...میں شروع کا آدھا گھنٹہ بس تھوڑا تھورا گیلا کرتی ہوں خود کو... مجھ سے ایک دم پانی کے نیچے نہیں کھڑا ہوا جاتا....جیسے آپ نے کر دیا ہے۔ے۔ے......" مشل ایک بازو اسکی کمر میں حائل کیے دوسرے ہاتھ سے اپنی انڈیز کو ایڈجیسٹ کرتے ، کانپ سی رہی تھی

"اچھا اب تو ہو گئی ہو نہ گیلی... now what...."

اسکے گال کو سہلاتے شہریار نے پاؤں سے پینٹ فرش پر دور کھسکائی تو مشل نے سر نفی میں ہلاتے نظریں اسکے چہرے پر گاڑھے رکھی تھیں...اپنی انڈیز پر موجود ہاتھ کے پشت پر اسکی اریکشن کا دباؤ محسوس کرتے نظریں

جھکانے کی آپشن بھی ختم ہو گئی تھی

"پکڑو..." کلائی پکڑ کر اسکا ہاتھ اپنے قریب کرتے شہریار نے اسکے کندھے پر دوسرا بازو پھیلاتے اسکی نظروں سے نظریں ملائے رکھی تھیں

"میرے...ناخن..." مشل ہمیشہ کی طرح خاص ان لمحوں میں گھبرا سی گئی تھی

"نہیں لگتے ناخن...دیکھ کر پکڑو..." شہریار نے اسکی بیک گردن پر ہاتھ سے دباؤ ڈالتے اسکا سر نیچے کرتے اسکے ہاتھ میں خود کو سلائڈ کیا تھا ، مشل اپنی ہتھیلی میں اسکی پھولتی رگوں سے بھرے مضبوط وجود کو دیکھ کر چہرہ واپس اوپر کرنے لگی تو شہریار نے سر پر پھر سے ہاتھ کا دباؤ ڈالتے اسکا چہرہ واپس جھکا دیا تھا

"شہریار نہیں کریں ابھی-ی-ی---"

"کچھ نہیں کر رہا---تم ہاتھ سے کرو تھوڑا ایسے---" اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے منہ زور ہوتے وجود پر سہلاتے شہریار کی نظریں اسکے چہرے سے ہٹ کر بھیگے بلاؤز پر پڑی تھیں

"اسکو اتارو نہ---اسکے بھیگنے سے سردی لگ

رہی ہے تمھیں..." شہریار اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ

سے ہٹاتے بلاؤز کو اندازے سے اُن زپ کرنے لگا

تو مشل نظریں جھکائے اپنے ہاتھ میں اسکی

خطرناک سی سلوپ کو انگوٹھے سے چھوتے

گھبراہٹ سے بے حال سی ہونے لگی تھی

"Want me to slide it in...?"

اسے خود کو ایکسپلور کرتے دیکھ کر شہریار نے

سرگوشی والے انداز میں بولتے بولتے اسکے بلا
ؤز کو کندھوں سے سرکاتے آگے کی طرف سے
کھینچ کر اتارا تو مشل کا ہاتھ خودبخود وہاں
سے ہٹ گیا تھا

"What....are...theseeee.....

"جب بھی دیکھتا ہوں نیا نیا کیوں لگتا ہے---
جاذب نظر سی نیٹ کی بلیک کلر کی برا میں
مقید اسکا گداز حسن شہریار کی نظروں کا

مرکز بنا تھا۔۔۔چھوٹی سی نیٹ کی جھالر اسکے

پیٹ پر ڈھلکی ہوئی بہت پیارا خوشربا منظر

پیش کر رہی تھی۔۔۔کانپتے جسم کی لرزشیں

پیٹ پر واضح ہو رہی تھیں۔۔۔اسکی انڈیز میں

انگلیاں پھنسائے اسے اپنی جانب کھینچ کر

شہریار انہیں بھی نیچے کھسکاتے مشل سمیت

پھر سے شاور کے نیچے آیا تھا

شاور سے گرتے پانی کے نیچے اسکا بھیگتا وجود اس پردے کے پار بھی واضح ہونے لگا تھا...شہریار اسکو دیوار سے لگائے اسکے سینے پر جھکے نرمی سے اسکی برا سے ابھرتے وجود پر لب رکھنے لگا تو مشل نے تھائیز میں پھنسی ہوئی پینٹی کو پکڑ کر خود مزید نیچے کرتے اچانک اپنا سر اسکے لمس سے تڑپ کر دیوار سے لگا لیا تھا...اسکے ہونٹوں کا دباؤ برا کے اوپر سے نپلز پر محسوس کرتے وہ بری طرح کانپ گئی تھی...شہریار کے ہونٹوں کا لمس ہر دفعہ وہاں پہلے سے زیادہ

سخت ہو جاتا تھا...مشل اسکے کندھے کو ناخنوں سے جکڑے اسکے ہاتھ کو اپنی گہرائیوں کی تلاش میں جاتے دیکھ کر پہلے ہی پگھلنے لگی تھی

قدرے جھک کر اسکی تھائیز میں ایک ہاتھ سے گیپ بناتے وہ بے دردی سے اسکی گرم نرماہٹوں کو چھیڑنے لگا تو مشل اسکا کندھا چھیلتے، اپنا سر دیوار سے لگائے اسکی انگلیوں کی بے رحمی پر سسکنے لگی تھی کہ اپنی برا ان ہک ہوتی

محسوس کر کے وہ بھاری گہرا سانس بھرتے
ایک پل کو نیچے شہریار کی طرف دیکھی تھی
جو اسکے دیکھتے دیکھتے ہی برا کو اسکی
بازوؤں سے نکال کر پیچھے کہیں اچھال کر
اسکے ابھار کو مٹھی میں جکڑے ،گھٹنوں کے
بل بیٹھ کر اسکی گہرائی میں سختی سے
انگلیوں کو سمانے لگا تھا

اسکے لبوں کو اپنے لوئر بیلی پر محو حرکت
دیکھ کر مشل اسکی انگلیوں کی حرکت پر تڑپ

ہی رہی تھی کہ سینے پر اسکے ہاتھ کے دباؤ نے اسے پوری طرح شہریار کے بس میں کر دیا تھا...شاور سے برستی بوندیں اسکی سسکیوں میں شامل ہونے لگی تھیں

"شہریار....لائٹ..." اسے جھک کر بیٹھے اپنی جسم کو بھر پور نظروں سے دیکھتا محسوس کر کے مشل اپنے چہرے پر پھیلے تاثرات...جسم میں وقتاً فوقتاً پیدا ہوتے جھٹکوں کو اسکی نظروں سے چھپانے کی خاطر بمشکل بولی تھی

"جی۔۔۔ہہہ۔۔۔" مشل اسکے ہاتھ پر ہی ہوش کھو دینے کو دی تھی

"اتنی جلدی تھوڑی۔۔۔" شہریار نے ہاتھ اسکی ہپس پر رکھ کر رخ دیوار کی طرف کرتے اسکے کندھے پر لب رکھتے ، ہاتھ پھر سے آگے کو لیجاتے اسے ٹیز کرنا شروع کیا تو اسکے گداز حصوں کا اپنی جانب دباؤ محسوس کرتے ضبط کی حد ختم ہونے لگی تھی۔۔۔اسکے جسم پر گرتی

پانی کی بوندوں پر اپنے لب رکھتے اسکی پشت سینے سے لگائے، وہ اپنی شدت کی آنچ سے جھلساتے اسے بے چینی کی انتہا پر پہنچا رہا تھا لیکن کوئی کنارہ ہاتھ لگنے نہیں دے رہا تھا...لب کندھوں پر سرک رہے تھے...نظریں آگے کی جانب انگلیوں کی ہر بے باک جنبش پر ہلتے سینے پر تھیں

ان جنبشوں سے دور رہنا مشکل ہوا تو شہریار نے اسکا رخ واپس سیدھا کر دیا تھا...مشل کو

اپنی ٹانگوں میں جان اٹکی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔نظریں اس کے جسم پر ٹکائے وہ اسی کی طرف سے پیش رفت کا انتظار کر رہی تھی جو برستے پانی میں اسکے خوبصورت جسم پر پڑتی پانی کی بوندوں کو دیکھتے دیکھتے ہاتھ کمر کے خم پر رکھ کر ایک بار پھر اسکے سینے پر جھک گیا تھا

اپنے ابھاروں پر اسکے ہونٹوں کی گرفت کو سخت ہوتا مسحوس کر کے مشل اسکی قریب

میں مچلنے لگی تھی۔۔۔وہ اسکے بازو کہنیوں
کے پاس سے پکڑکر دیوار سے لگائے اسکے ابھرے
سینے پر پھیلی نمی کو مسلسل سک کر رہا
تھا۔۔۔مشل اس گہرے لمس کی حرارت سے
پگھلتے کبھی اپنے سر کو پیچھے کی جانب لے
جا کر اسکی شدت کو سہ رہی تھی تو کبھی
اسکے ہونٹوں کی تپش پر اسی کے چہرے کو
خود میں چھپاتے مزید اسکے قریب ہوئے جا
رہی تھی

شہریار کے دونوں ہاتھ اسکی بھیگی برہنہ کمر پر تھے اور مشل کے ہاتھ اب شہریار کی گردن میں خائل تھے جن سے وہ مسلسل اسکے بالوں کو کھینچ کر کبھی اسکے چہرے کو اپنے سینے پر شدتیں برسانے سے روکنے کی کوشش کر رہی تھی تو کبھی انہیں بالوں کو دبوچ کر اسے اپنے وجود میں سمو رہی تھی۔۔۔شہریار کچھ دیر میں ہی اسکے شفاف دودھیا بدن کو اپنے لمس سے سرخ گلاب بنا چکا تھا۔۔جگہ جگہ اسکی گرم شدت کے ہلکے ہلکے نشان بن رہے تھے

"درد ہو رہا ہے۔۔۔۔" مشل اپنے سینے اور پیٹ پر پھیک سرخیوں کو دیکھ کر شکایتی انداز میں بولی تو شہریار خطرناک حد تک سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا

"تھوڑا سا ہونے دو۔۔۔" شہریار اسکو اپنے سینے میں بھینچتے سائیڈ گردن پر اپنے لب رکھتے ہلکا سا سک کرتے وہاں بھی نشان بناتے اسکو

تڑپانے لگا تھا،اسکے گیلے بالوں کو اسکے ایک
کندھے پر ڈالتے وہ اسکی گردن اور کندھے پر
اپنے لب سہلانے لگا تھا

"آپ..." مشل کے لفظوں کو وہیں دبا کر اس کے
لبوں پر اپنی زبان پھیرتے وہ اب شدت سے انکو
سک کرنے لگا تھا...کئی دنوں کی
دوری...تھکاوٹ...خوشی...طلب...پر جذبہ حاوی
ہو کر اسے بپھرنے پر مجبور کر رہا تھا...اسکی

گردن میں بازو خائل کیے وہ مکمل مدہوش ہوئے اسکے ہونٹوں کو مسلسل اپنی گرفت میں لیے اپنے لمس سے اسکی سانسوں کو اپنا بنائے جا رہا تھا

"شہریار۔ر۔ر۔۔۔میں تھک رہی ہوں۔ں۔ں۔۔۔" مسلسل کھڑے ہو کر اسکی شدتوں کو سہتے اپنے پاؤں میں حقیقتاً درد محسوس ہونے لگا تو مشل اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسکو پیچھے دھکیلتے گھرے سانس لینے لگی تھی شہریار کی

نظر اسکی سرخیوں پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔وہ خمار بھری نظروں سے اسکے گہری سانس بھرتے وجود کے اتار چڑھاؤ کو دیکھتے انکو چھوئے بغیر نہ رہ سکا اور نرمی سے اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں سے اسکے ابھاروں کو سہلانے لگا تھا

"مشل تم بہت نکھرتی جا رہی ہو۔۔۔" شہریار اپنی بے باک نظروں کے حصار میں لیتے مسلسل اسکے سینے کو مختلف انداز میں مسلتے۔۔۔ اپنے

گرم ہاتھوں سے محسوس کرتے اسکو خود میں سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا، مشل اسکے ہاتھوں کی سخت حرکت سے نجات کے کیے اسکے سینے میں ہئ سمائی تو شہریار بھاری سانس لیتے اسکو خود میں جکڑتے ، کمر سے نیچے جاتی گھرائیوں کو اپنے ہاتھوں کی مضبوط گرفت میں بھرتے اسکو مزید اپنے اگینسٹ کیا تھا...دونوں کی تشنہ نظریں ایک پل کو ملی تو مشل نے اسکے مسلسل ٹیز کیے جانے پر نظریں پھیر لی تھیں

"نظریں کیوں جھکا لیتی ہو... آنکھوں میں دیکھا کرو....جو چاہئیے ہے ،بولو...ٹینٹرمز کیوں دکھا رہی ہو....؟ یا شرما رہی ہو....؟" شہریار اسکی ملائم جلد کو اپنی مٹھیوں میں بھر کر سہلاتے آنکھوں میں جھانکتے بولا تھا

"چاہئیے ہے کا کیا مطلب ہے....؟ اور....یہاں

روشنی بہت تیز ہے ورنہ میں shy نہیں ہوں-ں-
ں---یہ---میری یہ ہاتھوں کی سکن بھی خراب
ہو رہی ہے پانی سے--بس کریں اب---" مشل
بہادر بنتے اسکی نظروں سے نظریں ملا کر
پلکیں جھپکاتے ہلکی سی کانپتی آواز سے
فرسٹریٹ سی ہو کر بولی تو شہریار نے اسکے
چہرے پر پھیلی مضطرب سی طلب دیکھ کر
مسکراتے ہوئے اسکا ہاتھ کلائی سے پکڑ لیا تھا

"کالم ڈاؤن۔۔۔کرتے ہیں بس ابھی۔۔۔آؤ اندر۔۔۔میں ڈرائے کر دیتا ہوں تمھیں۔۔۔" شہریار اسکی طلب سے سرخ ہوتی آنکھیں دیکھ کر کالا ئی تھامے گلاس ڈور سے باہر آیا تو مشل نے باہر آتے ہی کاونٹر پر پڑا شہریار کا ٹاول اپنے سینے کے گرد اچھے سے لپیٹ لیا تھا

"میرا گاؤن کدھر ہے۔۔۔" باتھروم کبرڈ کھول کر متلاشی نظروں سے اندر جھانکتے آواز میں

فرسٹریشن بڑھ گئی تھی

"اُسکو چھوڑو اب...اِدھر آؤ..." شہریار نے کبرڈ بند کرتے اسکے گیلے بالوں کو ٹاول سے ڈرائی کیا تو مشل نے تھوڑا سا رخ موڑ کر اسکی طرف چہرہ کر لیا تھا

"بغیر شیمپو کے ہی تمھاری آنکھیں لال ہو گئی

ہیں۔۔۔پتہ نہیں کیسے۔۔۔" شہریار اسکے بال اچھے سے ڈرائی کر کے معنی خیز مگر سوالیہ سے انداز میں کہتے اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر کی جانب بڑھا تو مشل وائٹ ٹاول کو اپنے سینے پر تھامے اسکے پیچھے پیچھے چلتے پلکیں جھپک جھپک کر اپنی آنکھوں کی سرخی کم کرنے کی ناکام سی کوشش کرنے لگی تھی جن میں جلن بڑھتی ہی جا رہی تھی

"آپ بھی تو۔۔۔کچھ پہن لیں۔۔۔" مشل ڈریسنگ

روم میں داخل کو کر ٹاول سنبھالتے بے نیازی
سے کہتے اس سے ہاتھ چھڑوا کر الماری کی
طرف بڑھنے لگی تو شہریار نے
اسکا بازو کھینچ کر اسکے ڈریسنگ مرر کے
سامنے کھڑا رتے ٹاول نرمی سے اسکے سینے سے
کھینچ کر ایک طرف رکھ دیا تھا...یہاں روشنی
قدرے کم تھی تو مشل نے یوں ایک دم اسکے
سامنے عیاں ہونے پر اپنی دھڑکن کی رفتار کو
چہرے پر کسی صورت ظاہر نہیں ہونے دیا تھا

"تمھیں کب میں نے کہا کہ وائنڈ اپ کر رہا ہوں...؟ صرف جگہ سوئچ کی ہے میری جان....تمھاری اور اپنی تسلی کر کے ہی سوؤں گا آج..." شہریار نے اسکا رخ بدل کر اسکا چہرہ مرر کی طرف کر دیا اور اسکا عکس کمرے کی ڈِم لائٹس میں مرر میں دیکھنے لگا تو مشل خود سے نظریں چرا کر گہری سانسیں لیتے اسکی دی ہوئی سرخیوں سے بھرے جسم سے اسکے ہوش اڑانے لگی تھی...شہریار نے اسکی بیک کو اپنے سینے سے لگایا تو اسکی گیلی زلفوں سے پانی کی بوندیں شہریار کے

جسم پر جذب ہونے لگی تھیں...مشل کا سنہرا

جسم شہریار کے سانولے جسم کے سامنے بہت

زیادہ چمک رہا تھا،وہ اپنی خوبصورت

آنکھیں جھپکاتے بار بار اپنے پیچھے کھڑے

شہریار کو مرر میں دیکھ رہی تھی...شہریار نے

اپنے ہاتھ سے اسکے پیٹ پر دباؤ ڈالتے اسک بیک

کو مزید خود سے لگایا تو مشل نے ٹرانس سے

باہر آتے اسکے ہاتھ پر زور سے تھپڑ لگایا تھا

"پیٹ پر پریشر نہ ڈالیں ایسے۔۔۔پتہ نہیں آپکو۔۔"

"اوئے اتنے پیار سے ہاتھ لگایا ہے یار۔۔ویسے بھی بہت چھوٹو ہو گا ابھی ہمارا بے بی۔۔۔"

"جتنا بھی ہے۔۔دھیان سے رہیں میرے ساتھ۔۔"

کہہ کر مشل ایک طرف کو کھسکنے لگی تو شہریار نے پیٹ سے زرا نیچے ہاتھ لیجا کر اسے واپس اسکی جگہ پر کھڑا کیا تھا

"دیکھو۔۔۔کیسے دھیان رکھتا ہوں تمھارا۔۔۔"

شہریار اپنا ہاتھ مزید اندر کو دھنساتے وہاں اپنی انگلیاں ایک بار پھر سے سرکانے لگا تو مشل کی سانسیں پھر سے تیز ہونے لگی تھیں۔۔۔رکا ہوا سلسلہ شروع ہوا تو مشل بغیر کسی رزسٹنس کے بے خودی میں اپنے دونوں ہاتھ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کر خود کو سہارا دینے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔اسکی انگلیوں کو ملائم نازک حصوں کے اوپر ہی سرکتا

محسوس کر کے وہ ہوش کھو دینے کے درپے تھی---

شہریار اسکی فرنٹ گردن کو اپنے بائیں ہاتھ میں جکڑے اسکے چہرے کے عکس کو مرر میں دیکھتے اسکے بدلتے ایکسپریشنز سے مخظوظ ہونے لگا تھا جنہیں اب وہ چھپائے بھی چھپا نہیں پا رہی تھی...ہاتھ ڈریسنگ ٹیبل پر دھڑے ہونے سے اسکا گداز جسم شہریار کے تھمے ہوئے جذبوں کو ہیجان دینے لگا تھا...مشل اسکے ہاتھ کی بے باکیوں اور اسکی بہکتی نظروں کی تاب نہ لاتے اپنا چہرہ دائیں بائیں سرکانے لگی تھی

مگر شہریار کی گرفت اسکی گردن پر اتنی

مضبوط تھی کہ وہ اپنے چہرے کو زیادہ موو

نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔اپنا عکس شیشے میں

دیکھنے

سے بھی کترا رہی تھی،اوپر سے شہریار کی ظ

الم نظروں کو وہ ویسے ہی سہہ نہیں پا رہی

تھی جو پوری بے باکی سے اسکی ایک ایک

موؤمنٹ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔شہریار کے ہاتھ کی

تیز ہوتی حرکت پر مشل جب حد سے زیادہ

مچلنے لگی تو شہریار نے اسکے چہرے کو اونچا

کرتے ہلکے سے اسکو پکارا

"اوپر دیکھو مشل.." مشل نے پلکیں اٹھاتے ہلکا سا مرر میں دیکھا مگر اسکو سیدھا اپنے سینے کی جانب دیکھتا پا کر اپنی آنکھیں زور سے میچ کر اپنے جسم کو ایک بازو سے چھپا لیا تھا ... شہریار نے فوراً اسکا بازو سینے سے ہٹا کر اسکی کمر کے پیچھے اپنے ہاتھ میں لاک کرتے اپنا دوسرا ہاتھ نیچے اسی تیزی سے پھیرتے اسے مزید بے بس کر دی تھا

"نہیں۔ں۔۔۔آہہ۔۔"مشل ایک ہاتھ ڈریسنگ پر رکھے اپنے کندھے پر اسکی گرم سانسوں کی تپش اور اپنے نازک حصے پر اسکے آگ جیسے ہاتھ کا لمس محسوس کرتے اسکی ہی گرفت میں پھڑپھڑا رہی تھی کہ شہریار نے ضبط کھو کر اسکو وہیں بینڈ کرتے اسکی کمر پر اپنا ہاتھ رکھے اس میں خود کو آہستگی سے سمونا

شروع

کر دیا تھا۔۔۔اسکی نمی میں خود کو گھولتے وہ اس پر جھکے ، ہاتھ سے کلٹ کو دباتے اسکی گہرائی کی آخری حد میں شامل ہوا تو مشل لذت محسوس کرتے بری طرح سسکی تھی۔۔۔

بھیگی زلفیں اسکی پوری کمر پر بکھری ہوئی شہریار کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی،اسکے کندھے کو اپنے ہاتھ میں لیے وہ شیشے میں

اسکے چہرے کو دیکھتے تیزی سے اس میں اپنا آپ شامل کرتا جا رہا تھا،مشل کی تیز سانسوں کا شور...بدحواس ہوتا چہرہ...کانپتے جگہ جگہ پڑتے ہاتھ شہریار کی بے تابی کو مزید بھڑکا رہے تھے... مشل ڈریسنگ ٹیبل پر اپنے ہاتھوں کو بار بار ایڈجیسٹ

کرتے اسکی بڑھتی شدتوں کو سہتے بے حال ہوئے جا رہی تھی کہ شہریار اسکے پیٹ میں ہاتھ ڈالتے ،ہاتھ کو اسکے سینے پر سرکاتے انکو اپنے دونوں ہاتھوں کی گرفت میں لیے اس پر قدرے جھک ک سرایت کرنے لگا...مشل کی بے

ترتیب ہوتی سانسیں اور کانپتی ٹانگیں دیکھ کر شہریار نے اپنی منہ زور ہوتی شدتوں کو روک کر اس سے خود کو الگ کیا تو مشل وہیں کھڑے تیز تیز سانس لینے لگی

"تھک رہی ہو،ادھر آجاؤ..." اپنے وجود کو ہاتھ سے سہلاتے وہ صوفے پر بیٹھتے بول تو مشل نے تھکا دینے والا مرحلہ سامنے دیکھ کر اپنا ماتھا تھام لیا تھا...وہ اسے ستانے کی کوئی کسر نہیں چھوڑ رہا تھا

"کم آن..." پیار سے پچکارتے گود میں مشل کو ایسے بٹھایا کہ اسکی دونوں ٹانگیں ایک دوسرے سے دور شہریار کی ٹانگوں کے آر پار تھیں...بمشکل اس پوزیشن میں بیٹھتے مشل نے شہریار کے اریکٹڈ پارٹ کی سختی اپنے جسم کے اندر کھبتی محسوس کی تھی

"کچھ...ہو گا تو نہیں نہ..." ٹانگوں میں شدید تھکان محسوس کرتے مشل نے بازو اسکی گردن میں حائل کیے تھے

"تم پریگنینسی کو زیادہ فیل کر رہی ہو،اتنا مت سوچو...اس سے کچھ نہیں ہوتا...کرو خود..." شہریار بوجھل ہوتی سانسوں کے درمیان اس سے مخاطب ہوا تھا،چہرے پر طلب پھیلی ہوئی تھی

"آپ بیڈ پر آجائیں۔۔۔" مشل ایک سے دو سینکڈز اسکی بات ماننے کے بعد پھر سے ٹھہر گئی تھی

"اتنا زور سے کھینچ کھینچ کے سانس کیوں لے رہی ہو۔۔؟ یا جان کر مجھے پریشان کر رہی ہو پاگل۔۔تھوڑا تو کرو۔۔۔" شہریار اسکے اگینسٹ اپنے جسم کو خود موو

کرتے اسکی طرف دیکھتے بولا تھا

"بیٹھا نہیں۔۔۔جا۔۔رہا۔۔۔ایسے۔۔۔آہہہ۔۔۔" مشل اسکی اتنی سختی اندر سٹروکس کے بغیر بھی شدت سے محسوس کرتے اپنے چہرے کے ایکسپریشنز چھپا نہیں پا رہی تھی تو اسکی آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا لیکن اگلے ہی پل مشل کی آنکھیں اسکی ظالم سی moومنٹ پر رول ہونے لگی تھیں۔۔۔ وہ اس لمحے میں اتنا کھو گئی کہ اسکو احساس ہی نہیں ہو رہا تھا

کہ اسکے ہاتھ شہریار کی آنکھوں سے سرک کر

اسکے گالوں تک آ چکے تھے۔۔۔نہ اب پویشن سے

کوئی مسئلہ تھا ۔۔۔۔وہ اپنا چہرہ اوپر کیے خود

بھی اپنا جسم اسکے اگینسٹ موو کرتے مکمل

مدہوش ہو چکی تھی،شہریار اسکے ایکسپریشنز

کو اپنی نظروں میں لیے مزید تیزی سے اس میں

خود کو شامل

کرنے لگا تو مشل کی تیز سسکیاں کمرے میں

گونجنے لگی تھی ۔۔۔ اسکے گلابی سینے کو اپنے

ہاتھوں میں بھرتے کبھی اپنے انگوٹھے سے

مسلتے وہ مشل کو مکمل بہکا چکا تھا۔۔۔مشل

کے ہاتھ اب اسکے گالوں سے سرک کر

اسکی گردن تک آگئے تھے... اسکی شدت خود

میں اتنی تیزی سے سماتے پا کر اچانک مشل کا

دھیان خود پر گیا اور پھر خود پر پڑتی شہریار

کی انگارہ نظروں ہر گیا

تو مشل ہوش میں واپس آئی تھی

اسکے کندھوں پر اپنے دونوں بازوؤں کا زور ڈ

الٹے وہ بلکل اسکے قریب آگئی اور اسکے پسینے

سے بھرے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے تھے ----

شہریار کے ہاتھ اب اسکی کمر

پر موجود تھے... مشل اسکے ماتھے سے ہوتے

اسکی ناک کی ٹپ کو چومتے اب اسکے ہونٹوں

کی طرف آئی اور اسکے نچلے ہونٹ کو اپنے

دانتوں سے ہلکا سا کھینچا تو شہریار جو اسکی

چند کِسز سے ہی بے حال ہو رہا تھا اسکے ہونٹ

کھیبچنے پر خود پر قابو نہ پاتے اسکو ایسے ہی

گود میں لیے بیڈ پر آیا اور سیدھا لٹا کر اس

میں تیزی سے خود کو جھٹکنے لگا تھا

مشل کے مرمریں گندھے ہوئے جسم پر ہاتھ

پھیرتے بہت شدت سے اس کو اور خود کو ایک

کرتے اسکے ابھاروں پر جھکتے نرمی سے انکو

سک کرتا جا رہا تھا...مشل کبھی اسکی شدت

سہتے بیڈ شیٹ کو کھینچ رہی تھی تو کبھی

اسکے کندھوں کو ہی چھیلتی جا رہی

تھی...کتنی دیر وہ اسکے رخ بدل بدل کر اس پر

اپنی جان لیوا شدتیں برساتا جا رہا تھا اور مشل

بھی اسکا ساتھ دیتے بار بار نڈھال ہوئے جا رہی

تھی۔۔۔اتنے دنوں کی کسر شہریار نے رات دیر تک اسکو اپنے حصار میں لیے پوری کی تھی۔۔۔تھکان ایک ساتھ اتری تو نیند بھی گہری آئی تھی

"مشل۔۔۔مشل۔۔۔" صبح 6 بجے شہریار کمرے میں داخل ہوا تو محسوس ہوا تھا کہ وہ نیند میں کسمسا سی رہی ہے۔۔۔ڈھیلی ڈھالی سی

شرٹ پہنے وہ رضائی میں بلکل چھپی ہوئی تھی لیکن چہرے پر بے سکونی سی تھی

"کیا ہوا مشل۔۔۔؟ ٹھیک ہو۔۔۔؟"

"آپ کہاں تھے ے۔ے۔۔۔میں ڈھونڈ رہی تھی۔ی۔ی ----"

"ایئرپورٹ گیا تھا۔۔۔لیٹ ہو گیا تھا تھوڑا میں بھی اور انکی فلائیٹ بھی۔۔۔ابھی آیا ہوں واپس۔۔۔" شہریار نے کلائی سے رسٹ واچ اتارتے جھک کر اسکی ادھ کھلی آنکھوں میں جھانکتے ماتھے پر پیار سے لب رکھے تھے

"خیر تھی ویسے،مجھے کیوں ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔آگیا ہوں،بتاؤ۔۔۔؟" اسکے چہرے پر جھکے جھکے شہریار نے لبوں کا رخ چہرے کی طرف

کیا تو مشل اسکی بتا پر جھینپ کر مسکراتے آنکھیں پوری کھول کر اسے دیکھی تھی

"مجھے بھوک لگ رہی ہے..."

"اچھا...؟؟ چلو میں کچھ بنا کر لاتا ہوں..."

اسکے منہ سے بھوک کا لفظ سنتے ہی شہریار قمیض کی سلیوز فولڈ کرتے سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا تھا

"آپکو نیند آئی ہوئی لگ رہی ہے۔۔۔رہنے دیں میں نیچے جا کے کر لوں گی ناشتہ۔۔۔" مشل لیٹے لیٹے انگڑائی لیتے معصوم سی آواز میں بولی تو شہریار اسکی تیزی سمجھتے ہوئے دھیما سا مسکرایا تھا

"آپ بس سو نہ جانا۔۔۔میں بنا لاتا ہوں۔۔۔نیند

آپکی بھوک سے زیادہ پیاری نہیں ہے مجھے..."

"آئی لو یو..." مشل انگڑائی ختم کرتے رضائی میں کروٹ بدلتے ہوئے باآواز بولی تو شہریار ہنستے ہوئے اسکے سر میں انگلیاں سرکاتے وہاں سے ہٹ گیا تھا

"آئی لو یو ٹو....سونا مت....آرہا ہوں بس...."

تھوڑی دیر میں شہریار ناشتے کا ٹرے سجائے روم میں داخل ہوا تو مشل بلیک جینز پر گرم وائٹ سویٹر پہنے صوفے پر لیٹے اسکا انتظار کر رہی تھی

"واہ...بہت کیوٹ لگتی ہو اس سویٹر میں..." شہریار ٹرے کو ٹیبل پر رکھتے اسکے پاس بیٹھا تو مشل کی

پھولی ناک کو دیکھ کر اسکی نظروں کی سمت ناشتے کی ٹرے کی طرف دیکھنے لگا تھا

"کیا ہوا؟ زیادہ فرائے ہو گیا انڈا...؟ سوری میں دوبارہ کر لاتا ہوں پلیز ناک مت پھلاؤ اتنی...منع بھی کیا ہوا ہے تمھیں...." شہریار آنکھیں رگڑتا اٹھ کھڑا ہوا تھا

"ایگ سلائس کے ساتھ دودھ کا گلاس کون لاتا ہے۔ے۔ے۔۔۔؟؟؟ چائے چاہیے تھی مجھے۔ے۔ے۔ے ۔۔۔" مشل ناراض ہوتے بولی تھی

"یار تمھاری ساس کا کہنا ہے چائے نہیں پیو گی تم ورنہ بچے کا رنگ مجھ پر چلا جائے گا۔۔۔۔" شہریار سنجیدہ سے لہجے میں بولا تو مشل ناچاہتے ہوئے بھی ہنسنے لگی تھی

"واٹ۔ٹ۔ٹ۔۔۔؟ دونوں ساس بہو ہی ریسسٹ ہیں۔۔۔" شہریار نے کھڑے کھڑے اسکے چہرے کو ہلکا سا دبوچا تو مشل نے زوروں سے سر نفی میں ہلایا تھا

"مجھے ہنسی اس بات پر آرہی ہے کہ تائی امی نے آپکو کیسے کچھ کہہ دیا۔۔۔وہ تو آپکے بارے میں ایک لفظ نہیں سنتیں۔۔۔"

"ڈائریکٹ نہیں کہا انہوں نے۔۔۔باتوں باتوں میں
کہا ہے بس۔۔۔وہ تو میں تمھیں بتا رہا ہوں۔۔۔"

"پھر اب۔۔۔؟ میری چائے۔۔۔؟"

"اب میں بنانے تو وہی گیا تھا پر۔۔۔۔۔اچھا
سنو۔۔۔ابھی پی لو ورنہ ماما ناراض ہوں گی۔۔۔۔"
شہریار صوفے پر اسکے پاس بیٹھ گیا تھا

"تو کیا میں نو ماہ چائے نہیں پیوں گی۔۔۔؟ بعد
میں تائی امی کہیں گی بے بی نے فیڈ کرنا ہے
تب بھی نہیں پینی چائے،میں تو مر جاؤں گی
ایسے شہریار۔۔اوپر سے یہ دودھ۔۔۔" مشل
روہانسی ہوئی تو شہریار ہنسنے لگا تھا

"اچھا سنو تو یار۔۔اوپر رکھ لیں گے چائے کا

سامان،یہاں بنا لیں گے چائے۔۔۔نہیں مرنے دیتا تمھیں اتنی آسانی سے۔۔" شہریار نے اسکے سر پر چپت لگائی تھی

"تو ابھی؟؟؟ ابھی جو میرا سر گھوم رہا ہے۔۔۔" مشل سلائس کا نوالہ لیتے لاڈ سے بولی تھی

"ابھی باہر سے پلوا دونگا۔۔آفس جاتے

ہوئے...ٹینشن

نہیں لینی بس تم نے...موڈ ٹھیک کرو

شاباش...ناشتہ کرو دودھ بھی پیو،ورنہ ماما

ناراض ہوں گی...خود ڈال کر دیا ہے انہوں نے گ

لاس میں" کہہ کر شہریار ڈریسنگ روم کی

طرف بڑھ گیا تھا

"آپ جائیں گے آفس۔س۔س...؟ رہنے دیں۔ں..."

"آجاؤں گا جلدی...تم تیار رہنا نہ..."

"ہمم...سنیں...یہ...دودھ آپ پی لیں...میرا تو اسے دیکھ کر ہی دل خراب ہو رہا ہے۔ے۔..."

"پی لو یار تم....کیا ہو گیا ہے..." شہریار ہاتھ میں کپڑے لیے کمرے میں آیا تھا

"آپ پی لیں نہ..."

"میرے لیے پی لو یار۔۔پلیز۔۔"

"آپ پی لیں نہ میرے لیے۔۔۔ایسے ہی واپس لیجاؤں گی تو تائی امی ناراض ہوں گی۔۔" مشل بھی کہاں ہاتھ آنے والی تھی

"تم مشل۔۔بہت کھپاتی ہو۔۔" دودھ کا گلاس پیتے شہریار اسے سخت ناراض نظروں سے گھورا تھا

-----کچھ دیر بعد----

"آپ دونوں اس وقت ڈاکٹر پر جا رہے ہیں---؟"

مشل اور شہریار لِونگ روم سے باہر نکل کر کار پورچ کی طرف جا رہے تھے کہ سمینہ بیگم نے پیچھے سے آواز دے کر پوچھا تھا

"نہیں ماما آفس سے آؤں گا مشل کو لینے۔۔۔ ابھی ویسے ہی بس ایک راؤند لگوا کر اسکو ڈراپ کر دوں گا۔۔۔ اسکا دل چاہ رہا تھا فریش ائیر کا۔۔۔" شہریار بولا تو مشل جھوٹا سا مسکرائی تھی

"جاؤ جاؤ خیر سے جاؤ۔۔۔دودھ پی لیا تھا نہ مشل بچے۔۔۔ناشتہ اچھا کیا کرنا ہے اب سے۔۔۔"

سمینہ بیگم اس سے مخاطب ہوئیں تو مشل نے نظریں چراتے فوراً سر ہاں میں ہلایا تھا "جی تائی امی..."

"یونیورسٹی کب سے جانا شروع کرنا ہے اب؟ کانٹیکٹ میں ہو نا اپنے فیلوز کے ساتھ..." گاڑی ڈرائیو کرتے شہریار بولا تو مشل نے ہاں میں سر ہلایا تھا

"میں سوچ رہی ہوں فریز نہ کروا دوں

سمیسٹر..."

"اوہ نہیں یار ابھی کیوں...ابھی تو you'll

manageآخری مہینوں میں دیکھیں...

گے...ایکٹو رہو یار...اتنی ایکٹو تو ہو تم،ایسی

سست باتیں نہ کیا کرو میرے سامنے...گھر

بیٹھو گی تو مِس کرو گی یونیورسٹی کو..."

شہریار بولا تو مشل نے اسکے بازو کو اپنے

دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنا سر اسکے بازو سے ٹکا لیا تھا "پتہ نہیں یہ کیسا وقت گزرے گا..."

"بہت اچھا گزرے گا،بہت خیال رکھوں گا اپنی جان کا... کوئی سٹریس لینے کی ضرورت نہیں...اگر ایزی نہیں ہو گی تو سمیسٹر فریز کروا لیں گے...اگر چاہو گی تو جوائن کر لینا، ٹوٹلی اپ ٹو یو...بس خوش رہنا ہے,پھر

تمھیں پتہ بھی نہیں چلے گا کہ کیسے آسانی سے وقت گزر گیا۔۔ میں تم سے بس ایک میسج کی دوری پر ہوں گا،جب بھیدل گھبرائے مجھے لازمی بتانا ہے۔۔۔چاہے گھر ہو یا یونیورسٹی۔۔۔۔جھوٹ بول کر بلاؤ گی تب بھی خوشی خوشی آجایا کروں گا۔۔۔" شہریار ٹی ہاؤس کے باہر پارکنگ ڈھونڈتے ہوئے بول رہا تھا اور مشل اسے بغور دیکھتے زیرلب مسکرائے جا رہی تھی۔۔۔۔اسے ہر رشتے سے مختصر سے مختصر حد تک مخلص دیکھ کر دل بہت خوش ہوتا تھا

"میں شازمہ کو مِس کر رہی ہوں---" مشل اپنا سر اسکے بازو سے ہٹاتے بولی تو شہریار نے اسکے گال کو پیار سے کھینچا تھا

"تمھیں پتہ ہے---تم ورلڈ کی بیسٹ بھابھی ہو مشل اوربیسٹ وائف--اور اب بیسٹ ماما بھی بن جاؤ گی--ایم رئیلی گریٹ فل آف یو یار--کہ

تم میری زندگی کا حصہ بنی ہو،میں بہت قدر کرتا ہوں تمھاری۔۔۔جیسے تم سب سے چھوٹی ہو کر ہر ایک کا الگ الگ احساس کرتی ہو نہ۔۔۔میں بتا نہیں سکتا کہ میں کتنا لکی فیل کرتا ہوں تمھارے ساتھ سے۔۔۔" شہریار دونوں بازو سٹیرنگ پر جمائے اسکی طرف دیکھتے پیار سے بول رہا تھا اور مشل اسکے اور اپنے ہم خیال ہونے پر مزید گہرا سا مسکرانے لگی تھی

"اگر واقعی اتنی قدر کرتے ہیں تو اوپر والا کچن

آج سیٹ کر کے دیں چاۓ کے سامان کے

ساتھ۔۔۔" مشل ہنستے ہوۓ بولی تھی

"ہو جاۓ گا باس ہو جاۓ گا،آپ نے کہہ دیا تو

بس ہو جائے گا آج ہی۔۔۔اندر چلتے ہیں۔۔۔۔چائے

مل جائے اچھی سی بس۔۔۔" بمشکل پارکنگ

ملنے پر شہریار گاڑی کو پارک کرتے اس سے

زیادہ چائے کی طلب محسوس کرنے لگا تھا

کچھ دن بعد

""کتنا پیارا لگ رہا ہے نا سمندر...

"لاسٹ ٹائم تو میں نے غور سے دیکھا ہی نہیں

تھا..."

"یہاں کی میں نے پکچر بنا کر بھیجی تھی آپکو یاد ہے..." شازمہ اپنے کیبن کے ٹیرس میں کھڑے بول رہی تھی کہ آفتاب سگریٹ سلگاتے چلتا ہوا اسکی طرف آیا تھا...ریڈ شارٹ سا ڈریس پہنے کھلے لمبے سلکی بال ہواؤں کے زور سے اڑ اڑ کر اسکے چہرے پر آ رہے تھی جن کو وہ بار بار اپنے کان کے پیچھے کرتی اپنے دھیان میں بول رہی تھی...شارٹ سا ڈریس اسکی اپر تھائیز تک آرہا تھا جس سے اسکی خوبصورت ٹانگیں آفتاب

کی نظروں کا مرکز بنی ہوئی تھیں..سنہری بال

کمر سے نیچے تک آرہے تھے

"یاد ہے...بھولتا کب ہے کچھ مجھے..." دھواں

ہوا میں اڑاتے آفتاب نے ریلنگ پر ہاتھ رکھا تو

اسکے ہاتھ میں سلگتی سگریٹ دیکھ کر شازمہ

اسکی طرف حیرت سے مڑی تھی "یہ

کیا....آپ....سگریٹ پیتے ہیں..."

ریڈ نیٹ کے ڈریس سے نظر آتا اسکا سفید
جسم۔۔۔گہرے گلے سے دکھائی دیتے اسکے گداز
ابھار۔۔کچھ دیر پہلے کی قربت سے جامنی سی
رنگی ہوئی اسکی گردن۔۔۔اسے دیکھ کر اسکے
ہوش ربا حسن میں کھوتے آفتاب کو اسکے لفظ
بلکل سنائی نہیں دیے تھے، وہ بے خودی میں
ایک بار پھر سے دھوئیں کو ہوا میں اڑاتے اسکے
قریب ہوا تو شازمہ نے دو قدم پیچھے کو لیے
اور پاؤں اڑنے سے پیچھے کو ہی گرنے لگی کہ

آفتاب نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنی طرف کھینچا تھا

"کیا ہو گیا ہے شازمہ...." شدید گھبرانے سے اسکی تیز ہوتی سانسوں کا شور اور اتھل پتھل ہوتی دھڑکنیں آفتاب کو صاف سنائی دے رہی تھیں

"ک...کچھ نہیں..." شازمہ نے پلکیں تیزی سے جھپکتے اپنے چہرے پر آتے پسینے کو ہتھیلی سے صاف کرتے تھوک خلق سے نگلا تھا

"میری سوچوں سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں آپ...جب جب بھی دیکھتا ہوں آپکو....کھو جاتا ہوں...." سگریٹ ہاتھ میں پکڑے ، دوسرا ہاتھ اسکی کمر میں حائل کیے

آفتاب نے نرمی سے اسکی گردن کو ہونٹوں سے

ہلکا سا سک کیا تو شازمہ پہلے سے جلتی ہو جلد پر گرم ہونٹوں کے لمس سے سسک اٹھی تھی

"سگریٹ پ۔۔پ یچھے کریں پلیز۔۔۔" سگریٹ کا دھواں۔۔۔اسکی مخصوص مانوس سی بدبو جس سے کئی ذیت بھری چیزیں جڑی تھیں ، اپنے چہرے کے پاس محسوس کرتے وہ خوف کے زیرِاثر بولی تھی۔۔۔ اسکی آنکھوں میں پھیلا خوف۔۔۔نمی۔۔۔۔آفتاب کو بری طرح بے سکون کر

گئی تھی...اتنے دن ساتھ گزارنے کے باوجود اسکا یہ ڈرا سہما رویہ اسے بری طرح ہرٹ کر گیا تھا

"سگریٹ پیچھے نہیں ہو گا...بلکہ اب آپکو اسکے ساتھ ہی رہنا ہوگا...آپکو اتنی دور لایا ہی اس لیے ہوں کہ آپکو اپنی ٹرمز بتا سکوں...."

آفتاب اسکی خوفزدہ آنکھوں میں جھانک کر بے حد سخت اور خشک لہجے میں بولا تو شازمہ کی آنکھیں فورا بھیگی تھیں

"ک...کونسی...ی ٹرمز.ز.ز..." اسکی ذرا سی سخت ٹون سے لہجہ خطرناک حد تک کانپ گیا تھا

KZwrites

"کتنا پیارا لگ رہا ہے نا سمندر..."

"لاسٹ ٹائم تو میں نے غور سے دیکھا ہی نہیں

تھا..."

"یہاں کی میں نے پکچر بنا کر بھیجی تھی آپکو یاد ہے..." شازمہ اپنے کیبن کے ٹیرس میں کھڑے بول رہی تھی کہ آفتاب سگریٹ سلگاتے چلتا ہوا اسکی طرف آیا تھا....ریڈ شارٹ سا ڈریس پہنے کھلے لمبے سلکی بال ہواؤں کے زور سے اڑ اڑ کر اسکے چہرے پر آ رہے تھی جن کو وہ بار بار اپنے کان کے پیچھے کرتی اپنے دھیان میں بول رہی

KZwrites

تھی...شارٹ سا ڈریس اسکی اپر تھائیز تک آرہا تھا جس سے اسکی خوبصورت ٹانگیں آفتاب کی نظروں کا مرکز بنی ہوئی تھیں..سنہری بال کمر سے نیچے تک آرہے تھے

KZwrites

"یاد ہے...بھولتا کب ہے کچھ مجھے..." دھواں ہوا میں اڑاتے آفتاب نے ریلنگ پر ہاتھ رکھا تو اسکے ہاتھ میں سلگتی سگریٹ دیکھ کر شازمہ اسکی طرف حیرت سے مڑی تھی "یہ کیا...آپ...سگریٹ پیتے ہیں..."

ریڈ نیٹ کے ڈریس سے نظر آتا اسکا سفید

جسم۔۔۔گھرے گلے سے دکھائی دیتے اسکے گداز

ابھار۔۔کچھ دیر پہلے کی قربت سے جامنی سی

رنگی ہوئی اسکی گردن۔۔۔اسے دیکھ کر اسکے

ہوش ربا حسن میں کھوتے آفتاب کو اسکے لفظ

بلکل سنائی نہیں دیے تھے، وہ بے خودی میں

ایک بار پھر سے دھوئیں کو ہوا میں اڑاتے اسکے

قریب ہوا تو شازمہ نے دو قدم پیچھے کو لیے

KZwrites

اور پاؤں اڑنے سے پیچھے کو ہی گرنے لگی کہ آفتاب نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنی طرف کھینچا تھا

"کیا ہو گیا ہے شازمہ..." شدید گھبرانے سے اسکی تیز ہوتی سانسوں کا شور اور اتھل پتھل ہوتی دھڑکنیں آفتاب کو صاف سنائی دے رہی تھیں

KZwrites

"ک...کچھ نہیں..." شازمہ نے پلکیں تیزی سے جھپکتے اپنے چہرے پر آتے پسینے کو ہتھیلی سے صاف کرتے تھوک خلق سے نگلا تھا

KZwrites

"میری سوچوں سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں آپ...جب جب بھی دیکھتا ہوں آپکو....کھو جاتا ہوں...." سگریٹ ہاتھ میں پکڑے ، دوسرا ہاتھ اسکی کمر میں حائل کیے

آفتاب نے نرمی سے اسکی گردن کو ہونٹوں سے ہلکا سا سک کیا تو شازمہ پہلے سے جلتی ہو جلد پر گرمِ ہونٹوں کے لمس سے سسک اٹھی تھی

KZwrites

"سگریٹ پ۔۔پ یچھے کریں پلیز۔۔۔" سگریٹ کا دھواں۔۔۔اسکی مخصوص مانوس سی بدبو جس سے کئی ذیت بھری چیزیں جڑی تھیں ، اپنے چہرے کے پاس محسوس کرتے وہ خوف کے زیرِاثر بولی تھی۔۔۔ اسکی آنکھوں میں پھیلا

خوف۔۔نمی۔۔۔آفتاب کو بری طرح بے سکون کر گئی تھی۔۔۔اتنے دن ساتھ گزارنے کے باوجود اسکا یہ ڈرا سہما رویہ اسے بری طرح ہرٹ کر گیا تھا

KZwrites

"سگریٹ پیچھے نہیں ہو گا۔۔بلکہ اب آپکو اسکے ساتھ ہی رہنا ہوگا۔۔۔ اتنی دور لایا ہی اس لیے ہوں کہ آپکو اپنی ٹرمز بتا سکوں۔۔۔۔" آفتاب اسکی خوفزدہ آنکھوں میں جھانک کر بے حد سخت اور خشک لہجے میں بولا تو شازمہ کی

آنکھیں فورا بھیگی تھیں

"ک...کونسی...ی ٹرمز.ز.ز..." اسکی ذرا سی سخت ٹون سے لہجہ خطرناک حد تک کانپ گیا تھا...خوبصورت رات گزارنے کے بعد وہ چند پل سمندر دیکھنے آئی تھی...ط صبح کی ہلکی سی روشنی چار سو پھیل رہی تھی ہوائیں رخ بدل رہی تھیں

KZwrites

"جلدی کیا ہے جاننے کی۔۔۔؟؟؟ اب تو پاس ہی ہو تم میرے۔۔۔ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔آرام سے۔۔۔تسلی سے۔۔۔سب بتاتا جاؤں گا۔۔۔" سگریٹ کا کش بھر کر تھوڑا تھوڑا دھواں ہوا میں اڑاتے آفتاب نے ٹھہر ٹھہر کر ٹیزنگ سے لہجے میں کہتے نظروں کا رخ اسکے کندھے کی سرخی کی جانب کیا تو اسکے تم کہنے پر شازمہ کی آنکھیں پتھرا سی گئی تھی لیکن دل کو تسلی دی تھی کہ شاید سننے میں غلطی ہوئی ہے

KZwrites

"ک۔۔کیا ۔۔۔بتاتے جائیں۔ں گے۔۔۔؟" گھبراہٹ میں کندھے سے نیٹ کی باریک سی سلیو کو درست کرتے لڑکھڑاتے لفظ بمشکل ادا کیے تھے

KZwrites

"کہ کیسے تمھیں پھنسایا ہے اپنے جال میں۔۔۔اور تم ۔۔۔آ بھی گئی میری باتوں میں۔۔۔" آفتاب نے سگریٹ دوسرے ہاتھ میں پکڑ کر دھواں اسکے

کان کے پاس خارج کرتے اسکے کندھے سے
نظریں ہٹا کر انکا رخ نیچے کی جانب کیا تو
شازمہ نے ہاتھ کندھے سے ہٹا کر اپنی شہ رگ
کو ذرا سا سہلایا تھا

KZwrites

"کیا۔۔۔کیا مطلب ہے آپکا اس۔۔۔سے۔ے۔ے۔۔۔" ایک
ہوک سی بھری تھی ، ریلنگ سے بیک کیے وہ
ایک ہاتھ شہ رگ پر پھیرتے نم آنکھوں سے

بولی تھی...اسکا مسلسل تم کھے جانا اب تکلیف

دینے لگا تھا

"مطلب کہ تم سے بدلے لوں گا اب سارے..."

KZwrites

"ایک... ایک ...کر کے..."

"یہاں اسی لیے تو لایا ہوں...

"سب سے دور۔۔۔"

"کوئی بچانے والا نہیں یہاں تمھیں مجھ سے۔۔"

"ایکٹنگ اچھی کرتا تھا نہ۔۔۔؟"

KZwrites

"شک تو نہیں ہوا ہو گا تھوڑا سا بھی۔۔۔؟" آفتاب نے اس پر جھکے، دائیں بائیں بازو پھیلائے ٹیرس کی ریلنگ پر اپنے ہاتھ رکھے تو شازمہ کا چھوٹا سا دل ایک دم پسیچ گیا تھا

"آپ مذاق کر رہے ہیں۔ں۔۔۔مجھے پتہ ہے۔۔۔" کچا

سا مسکراتے شازمہ نے اسکی آنکھوں میں

دیکھنے کی کوشش کی تھی،چہرے بے حد

قریب تھے لیکن آفتاب کے چہرے پر پھیلی

سنجیدگی نے دل کو مزید توڑ دیا تھا

KZwrites

"نہیں میں بلکل بھی مذاق نہیں کر رہا۔۔۔"

"ہمارا مذاق کب تھا۔۔۔؟ "

"کبھی بھی نہیں تھا۔۔۔"

KZwrites

I was just trapping you...."

دائیاں ہاتھ اسکے پاس ریلنگ سے ہٹا کر ایک

گہرا کش لیتے آفتاب نے گہری سی نظر اسکے سراپے پر ڈالی تو شازمہ کے چہرے پر پھیلی کچی سی مسکراہٹ عجیب سے تاثر میں بدل گئی تھی

KZwrites

"ایسے کیوں بات کر رہے ہیں۔ں---؟"

"اب سے ایسے ہی بات ہوا کرے گی..." آفتاب اس پر جھکے سہمی ہوئی آنکھوں میں جھانکتے ایک بار پھر اپنی بہکی سی نظروں کا رخ اسکے جسم کی طرف لے گیا تو شازمہ شدید کنفیوز ہوئی تھی

KZwrites

"م...میں نے کیا کیا ہے...ے..." شازمہ بند ہوتی سانس بحال کرنے کے لیے گھرے سانس لینے لگی

تھی...خشک ہوتے خلق کو بار بار تر کر رہی تھی

"تم نے کچھ نہیں کیا...لیکن تمھارے بھائی سے بہت پرانی دشمنی ہے...اور اسکا حساب تم سے پورا کرنا ہے...اس لیے...چپ چاپ سب سہنا ہے...بغیر کوئی چوں چراں کیے....سمجھ آئی..." آفتاب اسکے گال سے اپنی بئیرڈ مس کر کے گھرا کش لیتے تو کبھی دھواں ہوا میں اڑا کر اسکی نم آنکھوں میں جھانکتے بولنے لگا تو شازمہ کے اٹکے آنسو لڑیوں کی صورت بہنے لگے تھے...اپنے

KZwrites

آنسوؤں کو ہتھیلی کی پشت سے رگڑتے وہ چہرہ اس سے مزید پیچھے کرنے لگی تھی۔۔۔تیز یخ بستہ ہوا کے جھونکوں سے اسکے بال اڑ اڑ کر آفتاب کے چہرے پر آرہے تھے

KZwrites

"پھر اب۔۔۔؟ کیا کرنا ہے۔۔۔؟؟؟ " اسکے اڑتے بالوں کی ایک لٹ پیچھے کو جھولتے آفتاب کے ہاتھ میں موجود سگریٹ سے چھونے ہی لگی تھی

کہ آفتاب نے سارے بال اسکے ایک کندھے پر
کرتے سگریٹ کو اس سے بلکل پیچھے کرتے ہوا
میں ہی جھٹکتے بجھا دیا تھا

"تم تو گئی اب بس..." آفتاب اسکے آنسوؤں سے
بھیگتے چہرے کو انگلیوں کی پوروں سے نرمی
سے چھوتے دھیرے سے مسکراتے ہوئے جان
بوجھ کر سخت سی ٹون میں بولا تھا...شازمہ
اسکے حصار میں بت بنی کھڑی جیسے اسکے
کسی حکم کے انتظار میں پلکوں کو جھکائے

KZwrites

"کیا سوچ رہی ہیں..." آفتاب نے اسکے آنسوؤں
سے تر ہوتے بائیں گال پر لب رکھتے دوسرے
رخسار کو انگوٹھے سے بہت پیار سے سہلاتے
پوچھا تو شازمہ نے صرف ایک بار ذرا سی
پلکیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا اور پھر سے
نظریں جھکا لیں تھیں...اسکے نرم مانوس سے

KZwrites

لہجے میں استسفار کرنے پر آنسو ہچکیوں میں

بدلے تھے

kzwrites

"کچھ پوچھ رہا ہوں میں۔ں۔۔" لہجہ ایک بار

پھر سخت کرتے اسکے ڈریس کے بروڈ نیک سے

جھلکتے جسم کو ہچکولے لیتا دیکھ کر آفتاب

نے کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو اپنے قریب کیا تو

شازمہ نے ریلنگ سے سہارا ختم ہونے پر ایک پل

کو اسکی شرٹ کو پکڑ کر خود کو بیلینس کرتے

فوراً ہی ہاتھ شرٹ سے ہٹا لیا تھا

kZwrites

"وہی سب سوچتی ہیں نہ آپ جو جو میں نے

کہا ہے...بدلہ...دھوکہ وغیرہ...؟ ہمم...؟؟" آفتاب

نے اسکی کمر کے خم کو ہاتھ میں بھرتے

بدستور اسی لہجے میں بات کرتے سوالیہ نظریں

اسکی آنکھوں میں گاڑیں تو شازمہ سر نفی میں

ہلاتے اسکی سرخ ہوتی آنکھوں اور تنے ہوئے نقوش سے گھبرا کر پیچھے کو کھسکتے اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ کر باقاعدہ رونے لگ گئی تھی،اسکا پھر سے آپ کہنا مزید کنفیوز کرنے لگا تھا

KZwrites

"کم۔م۔م آ۔آ۔آ۔ن شازمہ۔۔۔۔۔۔۔۔" ڈھیلے سے لہجے میں کہتے آفتاب نے اسکو پھر سے اپنے حصار میں لیتے سینے سے لگا لیا تھا،ورنہ وہ پیچھے کو کھسکتی پانی میں جانے کے ارادے

ظاہر کر رہی تھی...اسکے گرد اپنے دونوں بازو حائل کیے اسے اپنے مضبوط حصار میں لیتے آفتاب نے اپنی ٹھوڑی اسکے ماتھے سے ٹکا کر نرمی سے سر پر لب رکھے تھے

KZwrites

"اگر ایسے ڈرتی رہیں گی نہ تو میں زیادہ تنگ کرنے لگوں گا پھر آپکو..." اسکے کمر سہلا کر بات کرنے پر شازمہ اپنے دونوں ہاتھوں سے

چہرے کو ڈھانپے اسکے سینے میں سمائے اپنی رکی ہوئی سانسیں بحال کرنے لگی تھی جو اس نے چند پلوں میں اسکے پورے جسم سے جیسے کھینچ لی تھیں

KZwrites

"بجائے ریلیکس رہنے کے ہر وقت خوفزدہ رہنے کے بہانے ڈھونڈتی ہیں آپ.....خوامخواہ خود کو پریشان کرنا ہوتا ہے بس آپ نے...." اسکے

لہجے میں آشنائی محسوس کرتے شازمہ نے

سینے سے سر اٹھاتے اسکے چہرے کی طرف

دیکھا تھا جیسے اسکے ایکسپریشنز سے کنفرم

کرنا چاہ رہی ہو کہ وہ ویسے ہی ہیں نہ جیسے

وہ سن رہی ہے

KZwrites

"میں--"

"کیا میں...؟؟؟؟ مجھے صرف اتنا بتائیں کہ آپ کب نارمل ہوں گی....؟ اور کتنا وقت چاہئیے آپکو مجھ پر ٹرسٹ کرنے کے لیے....؟ کیا کر کہ دکھاؤں کہ آپکے دل سے بلکل یہ خیال نکل جائے کہ میرا آپ کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کا مقصد صرف آپ ہیں،اور کوئی نہیں..." آفتاب نے اسکا چہرہ واپس اپنے سینے سے ٹکا کر اسکی کمر کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار تنگ کرتے اسے خود میں مزید بھینچا تو شازمہ نے اسکے سینے میں چہرہ بلکل چھپا ہی لیا تھا...یک دم ڈھیروں شرمندگی سی محسوس

kzwrites

ہونے لگی تھی

"میں تو...م...آپ سے بات ہی کر رہی تھی آپ...

س...سگریٹ...سگریٹ کیوں..." شازمہ اسکے

سینے سے لپٹی ٹوٹا پھوٹا بول رہی تھی

KZwrites

"سموک کرنا برا لگتا ہے...؟؟ " آفتاب نے اسے

خود سے الگ کرتے اسکے چہرے کو ہاتھوں میں بھر کر بھیگے رخساروں پر انگوٹھے پھیرتے اسکا کاجل صاف کیا تو شازمہ نے سر ہاں میں ہلایا تھا

KZwrites

"اور سموک کرنے والا بھی...؟" آفتاب نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو شازمہصرف اسکی آنکھوں میں دیکھی تھی،

جواب دینے سے کترائی تھی..آفتاب اسکے گال

کو پیار سے چومتے کندھے پر بازو رکھ کر اسکے برابر ریلنگ سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا

KZwrites

"جب بھی فلائے کرتا ہوں تو ایک دو دن تھوڑی انزائٹی ہوتی ہے--- sickness سی ہوتی ہے تو سموکنگ سے تھوڑا ریلیکس فیل کرتا ہوں--پرانی عادت رہی ہے لیکن اب کبھی کبھار ہی پیتا ہوں----لیکن آپ حکم کرتیں تو چھوڑ

دیتا اسی وقت...پہلے کبھی دیکھا ہے...؟ سال
ہو گیا ہے ساتھ ہمیں...لیکن نہیں...آپ نے بس
یہی سوچنا ہے کہ یہاں آ کر پی رہا ہے تو ضرور
کوئی چکر ہو گا...خراب ہی ہو گا یہ بندہ،بس
مجھے دھوکہ دے رہا ہو گا...ہے نا...؟"

KZwrites

"نہیں۔ں...میں نے نہیں سوچا تھا ایسا۔ا۔ا
......آپ نے کہا کہ آپ یہاں لائے ہی اسی لیے ہیں

ں..." شازمہ اپنے بازو پر سرکتے اسکے ہاتھ کی

آہستہ سی حرکت پر اپنے مسام پھولتے

محسوس کرنے لگی تھی...کچھ پل کی اجنبیت

نے دل کو جسہ سے سرکا سا دیا تھا

KZwrites

"وہی تو کہہ رہا ہوں...ایسے ڈر کے مارے بات

کریں گی تو اور تنگ کروں گا پھر....آپ آرڈر دیا

کریں جو آپکو برا لگتا ہے ، اسی وقت چھوڑ

دوں گا.....مجھے ایسا سہما ہوا روپ اچھا نہیں

لگتا آپکا...شرمانا الگ چیز ہے وہ اٹریکٹ کرتی

ہے لیکن ایسے۔۔۔ایسے آپکا سہم کر خوف سے میری طرف دیکھنا۔۔یہ مجھے ہرٹ کرتا ہے یار۔۔۔۔" آفتاب نے

اسکے بازو سے ہاتھ سرکاتے کہنی کے ایگزیکٹ اسی حصے کو چھوا جہاں شازم نے اسکو سگریٹ سے جلایا تھا۔۔نشان بہت چھوٹا سا تھا لیکن اس ابھری سی سطح کو آفتاب قربت کے لمہات میں دیکھ چکا تھا

KZwrites

"میرے ہاتھ میں سگریٹ دیکھ کر ریلنگ سے کود کر پانی میں جانے کی کوشش کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔؟ " اپنی کہنی کے اسی حصے پر سرکتی اسکی انگلیوں کی پوروں کے لمس پر شازمہ چہرہ بائیں جانب اوپر کرتے بھیگی نظروں سے اسکی طرف دیکھی تھی۔۔وہ اسکے اتنے چھوٹے سے ذخم سے بھی واقف ہو چکا تھا یہ محسوس کر کے ہی دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی

KZwrites

"اپنے پاسٹ سے نکل آئیں یار..."

"اپنے خوف سے نکل آئیں..."

"کم از کم اس بات پر تو کانفیڈینس رکھیں کہ

میں آپ سے واقعی پیار کرتا ہوں..."

KZwrites

"الٹا پوچھنے لگ جاتی ہیں کہ میں نے کیا کیا ہے

جسکا بدلہ لینا ہے..."

"I am deeply disappointed"

KZwrites

"بہت ہرٹ کیا ہے آپ نے مجھے شازمہ...."

"کوئی ایک دو دن کی بات تو نہیں ہے اب...کئی

ہفتوں...کتنے ہی مہینوں کا ساتھ ہی ہمارا..."

"ابھی بھی آپکا دل پوری طرح سے مائل نہیں ہوا میری طرف۔۔۔مجھ پر یقین نہیں ہوا آپکو۔۔۔" آفتاب مسلسل اسکے کہنی کے چھوٹے سے ابھرے ہوئے زخم کو سہلاتے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر ٹھہر ٹھہر کر وقفے وقفے سے بات کر رہا تھا

KZwrites

"آئی۔۔۔آئی ایم سوری۔۔۔میں آپکو ہرٹ نہیں کرنا

چاہتی تھی ایسے...مجھ سے ہو گیا بس اچانک....م...مجھے بس لاسٹ چانس دیں...میں اب ڈاؤٹ نہیں کروں گی کبھی بھی....میں نے اچانک آپکے ہاتھ میں...سگریٹ دیکھا تو...آپ...میں پرامس کرتی ہوں اب نہیں ہو گا کبھی ایسے...پرامس.س.س ..." شازمہ کہنی چھڑوا کر اسکے مقابل کھڑے ہوتے اپنی صفائی دیتے تیز تیز بولنے لگی تھی.....ہوا کے بدلتے رخوں سے اسکے بال اڑ کر اسی کے بالوں میں خوبصورتی سے الجھ رہے تھے

KZwrites

"ابھی ذرا سا میں نے بات کو گھمایا پھرایا نا تو

آپ نے سارے پرامسز توڑ کر رونے لگ جانا

ہے---پھر اپنی اتنی پیاری آنکھوں سے سہم کر

میری طرف شکایتی نظروں

سے دیکھنے لگ جانا ہے----اور پوچھنا ہے کہ

کونسا بدلہ لے رہے ہیں-ں-ں---میں نے کیا کیا ہے

ے-ے---" آفتاب نے اسکو

اسی کہنی سے کھینچ کر واپس اپنے حصار میں

KZwrites

کرتے اسی کے انداز میں بات کی تو شازمہ اسکے
لہجے پر دبا دبا سا مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے
لگی تھی

"کُھل کر مسکرایا کریں یار.....اتنے پیارے سے
ڈمپل کو خواہ مخواہ کیوں چھپا کر رکھتی ہیں
مجھ سے..." آفتاب نے اسکے گال میں انگلی
کھبوتے پیار بھری نظر سے
دیکھتے کہا تو شازمہ کے سرخیاں بکھیرتے

KZwrites

چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

"ایک سیکنڈ لگاتی ہیں آپ اپنی ویسے پریشان ہونے میں۔۔۔اگلی بار میں نے آسانی سے جان نہیں چھوڑنی اگر دوبارہ یہی حرکت ہوئی آپکی طرف سے تو۔۔۔۔بات ہوتی کوئی نہیں آنسو نکلنے لگ جاتے ہیں آپکے۔۔۔" آفتاب نے ہلکا سا اسکے بازو کو تھپڑ والے انداز میں تھپتھپایا تو شازمہ نے مصنوعی غصے سے اسے گھورا تھا

KZwrites

"آپ نے بھی تو اتنی سخت شکل بنائی ہوئی

تھی...آپ مجھے کہہ بھی " تم" رہے

تھے...مجھے لگا آپ سیریس ہیں...پہلے کبھی

ایسے بات نہیں کی آپ نے مجھ سے..."

شازمہ اسکا ہاتھ پکڑ کر پھر سے اسکے مقابل

ہوتے بولی تھی

KZwrites

"اب یہ معصوم سا رعب جھاڑ کر نہ دکھائیں مجھے۔۔۔جب ضرورت تھی تب ایسے بات کرنی چاہئیے تھی۔۔۔تب بھیگی بلی بن گئی تھیں۔۔۔"

آفتاب نے اسکو بازو سے کھینچ کر واپس اپنے ساتھ ریلنگ سے ٹیک لگوا دی تو شازمہ اس سے نظریں چرائے اپنے الجھے بالوں کو کندھے سے آگے کرنے لگی تھی

KZwrites

"آپ نے تم کیوں کہا مجھے..." نظریں جھکائے
وہ بجھے سے لہجے میں مخاطب ہوئی تھی

KZwrites

"کیونکہ آپکو پتہ جو نہیں لگتا کہ کب میں
ایکٹنگ کر رہا ہوں کب نہیں....آپ نے ہمیشہ
اوپوزٹ سوچنا ہوتا ہے...سال سے آپکو جن
باتوں کا یقیں دلا رہا ہوں وہ تو آپ نے سمجھی
نہیں لیکن یہ والی ایکٹنگ رئیل لگی آپکو..."

آفتاب بازو اسکے پیچھے ریلنگ پر رکھے چہرہ اسکی جانب کیے ناراض سے لہجے میں بول رہا تھا اور شازمہ سر جھکائے سنتی جا رہی تھی

KZwrites

"آپ ناراض نہ ہوں پلیز.... میں سوری کہہ تو رہی ہوں....آپ آزما لیں....اب نہیں سوچوں گی کچھ ایسا..." اسکے خاموش ہونے پر کچھ میں توقف سے بولی تھی

"آپ ہر دفعہ ہی یہی سب کہتی ہیں شازمہ..."

"ایک بات ذہن میں ڈال لیں...جو آپکا خواہ مخواہ کا ڈر ہوتا ہے نا یہ سامنے والے کو شیر کرتا جاتا ہے...جتنا آپ کسی کو اپنی کمزوری ظاہر کرتے ہیں وہ اتنا اسکا فائدہ اٹھاتا ہے...شاید اسی وجہ سے آپ ایک بدترین

KZwrites

ابیوزو ریلیشن میں زیادہ دیر رہی ہیں اور اتنا

افیکٹ بھی ہوئی ہیں----میں نہیں جانتا کہ آپ

پہلے کیسی تھیں---لیکن اب---اب میں آپکو

بہت سٹرانگ اور کانفیڈینٹ دیکھنا چاہتا

ہوں--- پلیز فار گاڈ سیک دماغ سے نکال دیں

میرے

خلاف سب کچھ---جب یقین کر کہ یہاں تک

ساتھ دیا ہے تو پراپر ساتھ دیں نہ----حق سمجھ

کر بات کیا کریں حق سمجھ کر حق جتایا

کریں---" آفتاب بولتے بولتے اسکے لمبے سلکی ب

الوں کے سروں کو سہلاتے،اپنا بازو اسکے پیچھے

kzwrites

ریلنگ پر رکھے ہوئے کھڑا تھا

"اگر ایسے ڈر کر رہیں گی تو اور تنگ کروں گا

پھر۔۔۔میں بہت خراب بندہ ہوں۔۔جب تنگ کرنے

پر آیا تو پھر جان چھوڑوں گا نہیں آپکی آسانی

سے۔۔ابھی تو بلکل جانے دیا ہے میں نے بات کو،

زیادہ تنگ نہیں کیا میں نے۔۔اور یہ آخری بار

ہے۔۔۔بات سمجھ آرہی ہے میری۔۔؟ یا اور

kzwrites

سمجھاؤں۔۔۔؟ پیار سے۔۔۔؟ " آفتاب نے ایک لٹ کو انگلیوں میں نرمی سے مسلتے اسکے بازو اور کمر کے درمیان ہاتھ پھنسا کر خم پر انگلیوں کا دباؤ بڑھایا تو شازمہ اسکی باتیں غور سے سنتے سردی کی بڑھتی شدت اور اسکے ہاتھ کے سخت سے دباؤ سے ہلکا ہلکا کانپنے لگی تھی۔۔۔باریک سے ڈریس میں جسم ٹھٹھرنے لگا تھا

KZwrites

"نہیں میں۔۔آگئی ہے سمجھ

مجھے۔۔۔میں۔۔۔۔ٹھیک ہونے کی کوشش کروں گی

آپ۔۔۔آپ۔۔۔" شازمہ آخری بات پر گھبرا کر اسکی

طرف دیکھتے اٹک اٹک کر بولی تھی

KZwrites

"ٹھیک ٹھاک تو آپ آلریڈی بہت ہیں مزید ٹھیک

ہونے کی گنجائش نہیں ہے نہ ضرورت ہے۔۔۔۔اس

ٹرِپ پر صرف اور صرف ایک دوسرے کو

سمجھنے کی کوشش کرنی ہے ہمیں اور کچھ نہیں۔۔۔بغیر دل میں ڈاؤٹس رکھے اچھا اچھا سوچنا ہے۔۔تو ہی ہم سٹرانگ ہوں گے یہ رشتہ مضبوط ہو گا۔۔۔"

KZwrites

"نئی چیزوں کی ٹینشن لیں اگر لینی ہی ہے تو۔۔۔اپنی پسند نا پسند شئیر کریں مجھ سے۔۔اپنے آئیڈیاز بتائیں کہ کیسے لائف گزارنا چاہتی ہیں۔۔بچے کتنے ہونے چاہیئیں ہمارے۔۔۔پڑھائی کو کتنا ٹائم دیں گی مجھے

کرنا وقت ملے گا آپکا...ایسی باتیں سوچیں گی تو...تو خود ہی آپ سیٹل ہو جائیں گی میرے ساتھ..."

"اسی لیے تو یار سب سے دور لایا ہوں کہ کسی بھی اور کے انفلوئنس کے بغیر آپ صرف مجھے سمجھ سکیں...ہمیں سمجھ سکیں...اس رشتے کو سمجھ سکیں..."

KZwrites

"اب بس میری اچھی سی شازمہ بن جائیں واپس اور کچھ بھی الٹا سیدھا نہیں سوچنا آپ نے...وارننگ یو سیریسلی..." آفتاب سائیڈ کمر کو ذرا سختی سے سہلا کر اسے مصنوعی غصے سے دیکھتے ، پیٹ کی جانب ہاتھ کو لایا تو شازمہ نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر سر کو آہستگی سے جنبش دیتے چہرہ اٹھا کر اسکی طرف دیکھا تو دونوں ہی نظریں ملنے پر دھیما سا مسکرا دئیے تھے

KZwrites

"چلیں اب بتائیں لاسٹ ٹرِپ پر سمندر کیوں غور سے نہیں دیکھا تھا...؟ دھیان کدھر تھا تب آپکا...؟" چہرہ ذرا سا جھکا کر اسکے ہاتھ کو چومتے ، آفتاب ریلنگ سے ٹیک ہٹاتے اسکے مقابل آتے بازو سینے پر باندھے شریر لہجے میں بولا تو شازمہ نے ہنستے ہوئے چہرے پر آتے بالوں کو ایک ادا سے ہٹایا تھا

KZwrites

"تب آپ۔پ۔پ نے سارا دھیان اپنی طرف کروایا ہوا تھا۔۔۔"

"واقعی۔۔۔؟؟؟ میری طرف رہتا تھا دھیان ہر وقت۔۔۔؟؟" بگ حد بوجھل سے لہجے میں کہتے دونوں ہاتھ اسکے گرد ریلنگ پر رکھتے آفتاب نے چہرہ جھکا کر اسکے چہرے کے قریب کرتے ہونٹوں کے پاس نرمی سے لب سہلائے تو شازمہ نے زیرلب مسکراتے ہاتھ اسکے کندھے پر رکھ کر

kzwrites

اپنا چہرہ تھوڑا سا پیچھے کیا تھا

"تو اور کیا۔۔۔جہاں جاتی تھی ، کو انسیڈینٹلی

آپ سامنے آجاتے تھے۔۔۔" شازمہ اپنے چھوٹے

سی ڈریس کو کھینچ کر اپنی تھائیز سے نیچے

کرتے بولی تو آفتاب اسکی بات سن کر چہرہ

اسکے کندھے سے ٹکاتے باآواز ہنسنے لگا تھا

KZwrites

"کیا ہوا۔ا۔ا۔ا۔۔۔۔؟ ہنس کیوں رہے ہیں۔۔۔؟" شازمہ نا سمجھی سے بولتے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لے کر اپنے کندھے سے ہٹاتے بولی تو آفتاب چمکتی آنکھوں سے اسکی آنکھوں میں جھانکا تھا

KZwrites

"۔ Co incidentپر ہنسی آگئی۔۔۔میری بے وقوف سی بیوی صاحبہ یہ سمجھتی ہیں کہ میں اچانک سامنے آجاتا تھا۔۔۔؟؟ جناب شہریار کا پورا پورا پیچھا کر رہا ہوتا تھا،اسکی ٹکٹس کی

بکنگ سے لے کر کروز شپ کی بکنگ تک کی سب انفارمیشن ہوتی تھی مجھے....ایگزیکٹ ٹائمنگ نہیں بھی پتہ ہوتی تھی تو و اختیاطً ہر جگہ پہلے پہنچ جاتا تھا.....ہاں بس جب وہ درگت بنانے آیا تھا تب پتہ نہیں لگا تھا....میں تو مزے سے ڈیٹ پر جانے کا دماغ بنا کر بیٹھا ہوا تھا الٹا لینے کے دینے پڑ گئے..." آفتاب اپنے چہرے کو درد بھرے انداز میں چھوتے بولا تو پہلے شازمہ نے اسکو مصنوعی غصے سے دیکھا اور پھر آخری بات پر وہ زوروں سے ہنسنے لگی تھی

KZwrites

"آپکو وہ مار نہیں بھولتی کبھی ویسے۔۔۔ہمیشہ یاد کرتے رہتے ہیں۔۔۔" شازمہ اسکے چہرے کو ہلکا سا تھپتھپاتے ہوئے ٹیزنگ انداز میں بولتے ہنسنے لگی تو اسکو پہلی بار یوں اتنا زیادہ ہنستا دیکھ کر آفتاب نے ایک پل کی تاخیر کے بغیر اسکے ڈمپل پر حملہ کرتے وہاں اپنے لب رکھے تھے۔۔۔اسکے گال پر ہلکے سے بایٹ کرتے وہ اسکے گال کو لال سرخ کر چکا تھا

KZwrites

"آؤؤچ۔چ۔چ۔۔۔آرام سے۔ے۔ے۔۔۔" شازمہ اپنا گال سہلاتے اسکے حصار سے نکل کر کیبن کی طرف قدم اٹھاتے ابھی بھی ہنسے جا رہی تھی

KZwrites

"کیا بات ہے۔۔۔؟ بھائی کی بدمعاشی سن کر بہت دانت نکل رہے ہیں۔۔۔" آفتاب نے دو قدم اسکی جانب لیتے ، پیٹ کے درمیان ہاتھ رکھ کر دباؤ ڈالتے اسے کیبن کی دیوار سے لگا لیا تھا۔۔۔اسکے

چہرے کے گرد دیوار پر اپنی ہتھیلی جمائے وہ اسکے مسکراتے چہرے پر جھکا تو شازمہ اپنے پیٹ پر دھڑے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے مزید گہرا سا مسکرانے لگی تھی

KZwrites

"مزہ آیا تھا مار پڑوا کر مجھے پھر۔۔۔؟ ہمم۔۔۔؟ انفارم بھی نہیں کیا تھا نہ کہ بھائی کو بھیج رہی ہیں میری شکایت لگا کر۔۔۔" آفتاب اسکے

ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دیکھ کر مسکاتے اسے

دیوار سے لگائے آنکھوں میں تبسم بکھیرے اسے

دیکھ رہا تھا

KZwrites

"نہیں نہیں میں نے تھوڑی بھیجا تھا

انکو...انہیں خود ہی پتہ لگ گیا

تھا....اور...مجھے بلکل اچھا نہیں لگا تھا آپکے

چہرے پر اتنے زیادہ ذخم دیکھ کر...میں...میں

اتنا روئی تھی آپکے جانے کے بعد ...اور...اتنی دیر تک آپکی کال کا انتظار کرتی رہی تھی...میں خود بہت...پریشان ہو گئی تھی آپکو ایسے دیکھ کر..."

KZwrites

"تو انفارم کیوں نہیں کیا تھا مجھے...؟ فون تو پاس تھا آپکے...پہلے مجھے لگا تھا کہ آپکے پاس فون نہیں ہے..."

"مجھے جب شہریار بھائی نے۔۔۔کنفرنٹ کیا تھا۔۔۔میں۔۔۔ان کونشئیش ہی ہو گئی تھی انزائٹی سے۔۔۔مجھے۔۔۔اندازہ نہیں تھا کہ وہ۔۔۔وہ آپ تک چلے جائیں گے۔۔۔ورنہ بیہوش ہونے سے پہلے۔۔۔بتا دیتی آپکو۔۔۔اتنی مار نہ پڑنے دیتی۔۔۔"

شازمہ نے پلکیں جھپکاتے اقرار کیا تو آفتاب کا دل خوشی سے بھر گیا تھا،اسکی باتوں پر مسکراتے چہرہ کِھل گیا تھا

kzwrites

"آپ بتا بھی دیتیں تو میں نے کونسا بھاگ جانا تھا موقع سے۔۔۔آپکے بھائی کی تسلی کروا کر غصہ سارا خود پر نکلوا کر بھیجا تھا۔۔" آفتاب نے اسکی ہتھیلی کو نرمی سے سہلاتے نظروں میں جھانک کر سوفٹ سے لہجے میں کہا تو شازمہ پلکیں جھکائے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھنے لگی تھی

KZwrites

"اندر سے بہت ڈر گیا تھا اس وقت شہریار کو اتنے غصے میں دیکھ کر۔۔بلکل ایکسپیکٹ نہیں کر رہا تھا میں اسے۔۔۔آپکا نہ کوئی میسج آرہا تھا نہ کچھ۔۔۔اوپر سے فون بھی لے گیا تھا وہ میرا۔۔میں تو جیسا تھا بھاگتا ہوا ویسے ہی آپ کی خیریت جاننے آگیا تھا۔۔۔بہت گھبراہٹ ہو رہی تھی اُس وقت۔۔۔۔ابھی۔۔۔ابھی بھی دل اتنا تیز دھڑک رہا ہے وہ سب سوچ کر۔۔۔دیکھیں۔۔۔"

آفتاب نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل کے قریب رکھا تو شازمہ نے انگلیوں کو ہلکا سا وہاں سہلا یا تھا

kzwrites

"اتنا۔ا۔ا تیز بیٹ کر رہا ہے۔ے۔ے۔۔۔کالم ڈاؤن۔۔۔"

شازمہ اسکی دھڑکن محسوس کرتے وہاں پیار

سے ہاتھ سہلاتے بھرپور نظروں سے اسکے

چہرے کی طرف فکرمندی سے دیکھنے لگی تو

آفتاب کی نظریں اسکے چہرے پر ٹھہر گئی

تھیں۔۔۔وہ اسکو اپنی پناہوں میں ایسا ہی

دیکھنا چاہتا تھا،جس میں اقرار ہو۔۔پیار

ہو۔۔خوف کی ایک بھی رمق نہ ہو

KZwrites

"آپ اس وقت ہاتھ لگا کر دیکھتیں تو پتہ لگتا کہ کیا حالت تھی...دروازے کے پار تھیں آپ تب لیکن...آپکی آواز سن کر ہی جان میں جان آگئی تھی میرے..." اپنے سینے پر دھڑا اسکا ہاتھ پکڑ کر بئیرڈ سے سہلاتے آفتاب نے نظریں اسکی آنکھوں میں گاڑھی ہوئی تھیں...صبح کی روشنی اب قدرے زیادہ ہو رہی تھی

kzwrites

"آپکو پتہ ہے جب آپ آئے تھے ہوٹل روم کے باہر...تب بھی شہریار بھائی آگئے تھے اچانک...بہت ڈر لگ رہا تھا مجھے...کتنا رسک لیا تھا آپ نے..." مسلسل چہرے پر نظریں ٹھہرائے رکھنے کے بعد اسکی بات مکمل ہونے پر آفتاب نے ٹرانس سے باہر آتے نرمی سے اسکے گال پر لب رکھے تھے...سرد ہوا کے جھونکوں سے شازمہ کی ویسٹ سے فِٹ ڈریس کی لوز لوئر لینتھ اڑ رہی تھی

KZwrites

"میں مرنے والا ہو رہا تھا سوچ کر کہ کہیں آپ کو کچھ نہ کہا ہو شہریار نے...رسک وسک کوئی نہیں تھا اس وقت ذہن میں...صرف آپ.پ.پ تھیں...آپکو ذرا سا بھی کہا ہوتا نہ اس نے کچھ بھی....تو لڑائی بڑھ جانی تھی وہاں بہت بُری....." آفتاب نے ماتھا اسکے ماتھے سے ٹکاتے بازو کندھوں پر پھیلائے تھے

KZwrites

"انکو پتہ چل گیا تھا شاید کہ دروازے پر آپ آئے ہیں۔۔۔پر تب بھی انہوں نے مجھے زیادہ کریدا نہیں تھا۔۔۔۔وہ ایسے نہیں ہیں کہ مجھے کچھ کہتے ہارش۔۔۔" شازمہ بھائی کے حق میں فوراً بولی تھی

KZwrites

"کاش ایسے ہی آپ میرے لیے بھی کانفیڈینٹ ہو جائیں۔۔۔یقین ایسا ہی پختہ ہو مجھ پر بھی آپکو۔۔۔" آفتاب نے اسکے دوسرے گال پر نرمی

سے لب رکھتے کہا تو شازمہ نے مسکرا کر اسکی طرف دیکھا تھا

"میں ہوں کانفیڈینٹ...100٪...اور یقین بھی ہے آپ پر....." وہ اسکی گردن میں اپنے دونوں ہاتھ خائل کرتے آنکھوں میں جھانک کر بولی تو آفتاب کی مسکراہٹ گھری ہوئی تھی،دل اسکے یوں بازو حائل کرنے پر زوروں سے دھڑکا

KZwrites

تھا۔۔۔اسکی نرم نازک انگلیوں کو اپنی بیک گردن
پر سرکتے دیکھ کر آفتاب کو اپنے جسم میں
برقی رو رواں ہوتی محسوس ہونے لگی تھی

KZwrites

"اب قائم۔م۔م رہنا ہے اس بات پر۔۔۔" آفتاب نے
پرجوش سا کہتے اسکے چہرے کو ہلکا سا اونچا
کرتے لبوں کو شدت سے چوما تھا۔۔۔اسکے بھرے
بھرے گلابی لبوں کو ایک لمحے کے لیے محسوس

کر کے آفتاب کو اپنے جسم میں حرارت بڑھتی محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔ہواؤں سے ٹھنڈے پڑتے اسکے لبوں کے لمس نے ایک پل میں کئی جذبوں کو منہ زور کر دیا تھا

KZwrites

"آپ کو۔۔۔سردی لگ رہی ہو گی،اندر چلتے ہیں۔۔کافی دیر سے آپ۔۔۔کھڑی ہیں یہاں۔۔۔" اپنے ہونٹوں کو آپس میں پیوست کرتے بے حد

شائستہ سے لہجے میں بات کرتے وہ اسکے
کندھے پر بازو رکھ کر اپنے حصار میں لیے کیبن
میں
آگیا تھا

KZwrites

"میں نے خاص کہہ کر اسی سویٹ کی بُکنگ
کروائی تھی۔۔۔تاکہ اُس ملاقات کو مکمل کر
سکوں جو آپ ادھوری چھوڑ کر بھاگ گئی
تھیں۔۔۔ویسے تب اچانک دوڑ کیوں لگا دی

تھی۔۔۔؟؟ میں تو اتنا معصوم سا تھا تب۔۔۔۔

"صرف آپکے پاس بیٹھا ہی ہوا تھا آرام سے۔۔۔

آفتاب کیبن میں داخل ہوتے ہی بیڈ پر ٹانگیں

لٹکا کر نیم دراز ہوتے سامنے کھڑی شازمہ کو

اپنی خمار آلود بے باک نگاہوں سے دیکھتے ہوئے

بولا تھا جو اپنے سارے بال اکٹھے کر کے آگے پھیر

لاتے اسکی نظروں سے باخبر ، خوبصورت سا

مسکرا بھی رہی تھی

kzwrites

"صرف بیٹھے کوئی نہیں ہوئے تھے آپ۔۔۔"
شازمہ ڈریس کو تھائی کے پاس سے پکڑ کر نیچے کرتے شرمائے سے لہجے میں بولی تھی

KZwrites

"اچھا۔۔؟ تو کیا کر رہا تھا پھر۔۔؟" آفتاب کہنی کے بل نیم دراز اسکی تھائیز کی طرف بے باک نظر دوڑاتے بھاری مگر دھیمے سے لہجے میں بو لا تھا

"مجھے نہیں-ں-ں پتہ---آپ پر بہت تیز ہیں
ویسے---اوپر اوپر سے انوسینٹ بنتے تھے اور
بیک اینڈ پر سب کچھ پلین کیا ہوتا تھا آپ
نے---میں یہی سوچتی رہتی تھی کہ سب کو
انسیڈینٹلی ہو رہا ہے---" شازمہ حد سے زیادہ
بے باک ہوتی نظروں سے بچنے کے لیے اسکے
برابر آ کر بیٹھ گئی تو آفتاب نے لیٹے لیٹے وہیں
سے اسے اپنی گود میں گرا لیا تھا

KZwrites

"ایک بات بتا دوں آپکو...نہ میں اوپر سے انوسینٹ ہوں نہ ہی اندر سے..." اسکے چہرے کو اپنی تھائیز پر رکھے وہ اسکے کان کی لو کو مسلنے لگا تھا...شازمہ پاؤں بیڈ پر کیے رخ اسکی طرف موڑے خود میں سمٹی سی لیٹ گئی تھی

KZwrites

"لیکن یہ سچ ہے کہ جب عاشق ہو گیا تھا آپکا ،

تب شریف بھی ہو گیا تھا...کبھی کوئی بری نظر نہیں رکھی آپ پر...بہت پیور انٹینشنز ہوتی تھیں میری..." کان کی لو کو انگوٹھے اور انگلی میں دبائے آفتاب اپنی تھائی پر...بیڈ پر بکھرے اسکے بالوں کو نظروں میں لیے ہوئے تھا

KZwrites

"ابھی آپکو جیسے دیکھ رہا ہوں،ایسی سوچ بھی نہیں آنے دیتا تھا...اتنا ڈرتا تھا خیالوں میں

بھی کچھ الٹا سیدھا سوچنے سے...صرف ایک

ہی دھن ہوتی تھی کہ بات ہو جائے آپ سے

بس...اور...آپ تک بات پہنچا دوں اپنے دل

کی..." کان میں موجود باریک چھوٹے سے گولڈ

ائیرنگ کو چھوتے آفتاب نے ہتھیلی اسکی

سائیڈ گردن پر ٹکائی ہوئی تھی،شازمہ اسکی

ٹانگ پر چہرہ رکھے دھیما سا مسکراتے اسکی

باتیں سن رہی تھی...سائیڈ کروٹ پر لیٹے ہونے

سے اپنی ڈریس سے چھلکتے ابھاروں پر غیر

مخصوص انداز میں بازو رکھے وہ پورے دھیان

سے اسکی جانب متوجہ تھی

KZwrites

"لیکن اب۔۔۔جب سے آپ مل گئی ہیں۔۔"

"کیا۔۔۔؟ کیا ہوا ہے تب سے۔۔؟" شازمہ چہرے کو تھائی پر تھوڑا سا حرکت دیتے ناسمجھی سے بولی تو آفتاب اپنا چہرہ اسکے چہرے کے بے حد قریب کرتے نرمی سے اسکی ٹھوڑی پر لب رکھنے لگا تھا

KZwrites

"تب سے دل ، دماغ پر ایک ہی دھن سوار رہتی

ہے..." آفتاب نے معنی خیز لہجے میں کہتے

اسکے کان کی لو سے انگلیاں سرکاتے وہیں کان

کی پچھلی جانب اپنے انگوٹھے

سے آہستگی سے سہلانا شروع کر دیا تھا...اس

کا بازو شازمہ کی گردن کے گرد حائل تھا...

نظروں میں جھانکتے آفتاب ٹھوڑی کو نرمی

سے چومتے اسکے لبوں پر جھکا اور اپنے دانتوں

سے اسکے نچلے ہونٹ کو ہلکا سا کھینچ کر

KZwrites

چھوڑا تھا۔۔۔دونوں بیڈ پر آڑھے ترچھے سے لیٹے
تھے

kZwrites

شازمہ اسکے ایکٹ پر اپنی ٹانگیں سمیٹتے مچل
کر اسکی گود سے اٹھنے ہی لگی تھی کہ آفتاب
نے کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکو واپس بیڈ پر گرایا
اور نرمی سے اسکے ہونٹ اپنے ہونٹوں کی
گرفت میں لیتے آہستہ آہستہ شدت اختیار کرنے

لگا تھا...ہاتھ اسکے بازو پر رکھے وہ اس پر قدرے جھکے ہوئے ڈریس کو کندھے سے کھسکا کر سائیڈ گردن کو ہونٹوں میں بھر کر سک کر رہا تھا

KZwrites

"احمد میں...میں نے..." شازمہ پاؤں کی انگلیوں کو میچتے اسکے گھرے ہوتے لمس کو اپنہ گردن سے نیچے سرکتا محسوس کر کے اسکی پناہوں میں کسمسانے سی لگی تھی...قربت کے لمہوں میں وہ ایک پل کی بھی فرصت نہیں دیتا تھا

"آپ کے دماغ پر بھی یہی دھن سوار کر دوں گا...بس میرا ساتھ دینا ہے....اپنا آپ ایسے ہی میرے حوالے کر دیا کریں..." آفتاب اسکے ہلکے سے ابھرے حصے سے بئیرڈ سہلاتے وہاں لب رکھنے رکھا تو شازمہ کا ہاتھ خودبخود اسکے چہرے پر آٹھہرا تھا...اسکے نرم گرم سے چھونے سے چہرے پر مسکان سی ابھری تھی جو اگلے ہی پل اسکے تھائیز کے درمیان سرکتے بے رحم ہاتھ کی گردش پر غائب ہوئی تھی...ساری رات

KZwrites

اسکی پناہوں میں رہنے کے بعد پھر سے اسے خود میں محو دیکھ کر شازمہ بوکھلائے سے انداز میں کمرے میں ادھر اُدھر جھانکنے لگی تھی

KZwrites

"احمد...میں تو...فریش...ہونے کا سوچ رہی تھی..."

"ایک بار ہی ہوں گے فریش۔۔ابھی پاس آجائیں میرے۔۔۔" بوجھل سانسوں کے درمیان بھاری گھمبیر سے لہجے میں کہتے وہ شازمہ کی ٹانگیں اپنی ٹانگوں میں پھنسا کر اس پر اپنا سارا بوجھ ڈالے ،بالوں کو ہٹا کر کان پر نرمی سے لب رکھے اسکے جسم میں سنسنی پھیلانے لگا تھا۔۔ہونٹ سرکنے لگے تھے۔۔۔سلگنے لگے تھے۔۔۔شازمہ اسکے بے رحم لمس کو اپنی گردن پر محسوس کرتے اسکے وجود کے نیچے کروٹ بدلنے کی کوشش کر رہی تھی

kzwrites

"یہاں تھوڑی...جلن ہو رہی ہے ابھی..." اپنی گردن کی سرخیوں پر ہاتھ رکھ کر ملتجی سی نظروں سے دیکھنے پر آفتاب نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر رخ بدلتے اسے بیڈ پر اوندھے منہ کر دیا تھا...نیم تاریک کمرے میں دن کی ہلکی ہلکی روشنی...سمندر کی لہروں کے سائے کُھلے دروازے سے اندر داخل ہو رہے تھے

kzwrites

"کیا کروں۔۔۔ہر پہلو پر پیار آتا ہے آپکے۔۔۔" اسکی سوفٹ سی نیٹ سے بنی ڈریس کو کھینچ کر اوپر کرتے بیک سٹریپ کے پاس اپنے لب رکھے وہ اپنے ساتھ اسے بھی بے چین کرنے لگا تھا

KZwrites

"سارا وقت آپکے ساتھ گزار کر بھی۔۔۔" لمبے سنہری براؤن بالوں کو نرمی سے کمر سے ہٹاتے

وہ اسکی مومی سی جلد پر مندمل مگر ابھرے ہوئے نشانوں کو چومتے ، وہاں اپنا چہرہ سہلاتے سہلاتے سٹریپ کو کھولنے لگا تھا

KZwrites

"ذرا سا دور ہوتے ہی ذہن پر قابض ہو جاتی ہیں آپ..." ڈریس کو برا سمیت کھینچ کر اتارتے تکیے پر پھیلے اسکے بالوں کو ایک نظر دیکھتے اسکے کندھوں پر لب رکھنے لگا تھا...بازوؤں کو چومتے ، کمر کو ہاتھ سے سہلاتے نظریں اسکے بیڈ میں دھنستے سائیڈ سے دکھائی دیتے بھرے

بھرے ابھاروں پر تھیں

"دل چاہتا ہے ہر وقت آپکو اپنے پاس رکھوں..."

ایک جھٹکے میں اسے بازو سے کھینچ کر سیدھا

کرتے آفتاب نے اسکے ہوش ربا جسم کو دیکھتے

ہی اپنے ہونٹوں کے قبضے میں لیا تھا... اسکے

سینے کے ابھرے حصوں کو ہاتھوں میں دباتے

کبھی اپنے ہونٹوں میں بھرتے وہ مدہوش ہوئے

kzwrites

شدت سے سک کرنے لگا تھا۔۔۔شازمہ کے چہرے
پر اپنے لمس سے مدہوشی بکھرتے دیکھ کر
چہرہ نیچے کو لاتے ، پیٹ پر اپنے لب رکھے
وہیں نیول کے گرد زبان پھیرتے وہ اس کے رہے
سے ہوش بھی ٹھکانے لگا چکا تھا۔۔ ہاتھ
مسلسل سینے پر قابض تھے۔۔۔قربتوں میں
اضافہ ہوا تو شازمہ اسکے وجود تلے مچلنے لگی
تھی۔۔۔۔اسکے جسم کے ہر حصے سے اپنی من
مانی کرتے وہ اس کے پور پور پر اپنی پیار بھری
مگر جان لیوا چھاپ چھوڑ رہا تھا۔۔ شازمہ کا
سسکتا وجود اپنے حصار میں لیے وہ اپنی تمام

kzwrites

بے چینیاں اسکے وجود میں اتارتا جا رہا

تھا۔۔۔شازمہ اسکے سخت وجود کو خود پر

سہتے نڈھال ہوئے جا رہی تھی،اسکے خوبصورت

جسم میں کھو کر آفتاب نے خود کو اس میں

شامل کرتے کتنا ہی وقت بتا دیا تھا۔۔۔دروازہ کھ

لا ہونے کی وجہ سے کھڑکی کے راستے کمرے

میں آتی تیز ہواؤں کے شور کے ساتھ انکی

سانسوں کا شور شدت

پکڑتا جا رہا تھا۔۔اسکی لمبی ذلفوں کو جکڑے

وہ بے رحمی سے تو کبھی نرم شدتوں سے اپنے

بوجھل ارادوں کو اس میں گم کیے اسے بھی

KZwrites

خود میں اتنا ہی مدغم کر چکا تھا۔۔۔لمحے شدت کی انتہا پر پہنچے تو شازمہ کی درد بھری سسکاریوں کو بھی آفتاب نے کمرے میں بے ربط سا پھیلتے سنا تھا

KZwrites

"شازمہ۔۔۔؟ " جانے کتنی دیر بعد آنکھ کھلی تو شازمہ اسکو اپنے پاس بیڈ پر دکھائی نہیں دی تھی۔۔۔تھکاوٹ سے چور جسم سے بمشکل کروٹ لیٹے آفتاب ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ذہن پر زور ڈ النے لگا کہ کیا وہ ناراض ہو کر اسکے ساتھ نہیں

سوئی۔۔؟؟ پورے رات اسے اپنے حصار میں رکھنے کے بعد صبح صبح بھی اسکی قربت میں اور ماحول کے سرور میں وہ اچھا خاصا اس پر اپنا حق جتاتا رہا تھا

KZwrites

"شاز۔ز۔ز۔زمہ۔۔؟ " دِل میں اسکے ناراض ہو جانے کا خود لیے وہ کمبل کھینچ کر اتارتے بھاگ کر ٹیرس کی طرف جانے ہی لگا تھا لیکن اسکا دروازہ اندر سے لاک تھا۔۔اسکو دور سے لاک دیکھ کر آفتاب لاؤنج کی طرف بھاگا تو کچن

میں موجود باہر کی جانب بڑی کرسی پر شازمہ

کا گلابی شفون کا دوپٹہ لہراتا نظر آگیا تھا۔۔۔

آفتاب کے قدم ٹھہرے تھے،دِل میں تسلی بھرا

سکون اترا تھا

KZwrites

"یار یہاں کیا کر رہی ہیں آپ۔پ۔پ۔۔۔؟" آفتاب

انہی قدموں سے بھاگتا کچن میں داخل ہوا تو

شازمہ جو چائے کپ میں

ڈال رہی تھی اسکو بلکل نیکڈ دیکھ کر سب

کچھ چھوڑتے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے اپنا رخ بدل گئی تھی۔۔۔نم بال کمر سے نیچے تک پھیلے ہوئے تھے۔۔۔پانی کی بوندوں سے قمیض ہلکی ہلکی سی بھیگ رہی تھی

KZwrites

"کیا کر رہے ہیں۔ں۔ں۔۔۔جائیں یہاں سے۔ے۔ے ۔۔۔۔۔" شازمہ رخ بدلے بدلے ہی آنکھوں پر بازو رکھے بولی تھء

"کیا ہوا ہے یار ناراض کیوں ہو گئی ہیں۔۔۔؟؟ برا لگا ہے کچھ۔۔۔؟ مجھے بتائیں۔۔۔؟ " آفتاب اسے ناراض سمجھ کر تیزی سے چلتا ہوا اسکے قریب آیا تو شازمہ نے آنکھوں پر بازو پھیلائے سر نفی میں زور زور سے ہلایا تھا

KZwrites

"میں پریشان ہو رہا ہوں یار مجھے بتائیں تو...."

اسی بازو کو آنکھوں سے کھینچ کر نیچے کرتے، آفتاب نے خود مزید قریب ہوتے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا

KZwrites

"آپ بہت۔ت۔ت رف ہیں احمد..." شازمہ کی پشت اسکے سینے میں سمائی تو اپنے بازو پر اسکی سخت گرفت محسوس کرتے شازمہ کے

ذہن میں کچھ دیر پہلے کے جان لیوا پل ابھرے

تھے

"آپ خوبصورت ہی اتنی ہیں۔۔۔رف ہوئے بغیر رہا

ہی نہیں جاتا۔۔۔" اسکی بھیگی ذلفوں کو اپنے

برہنہ سینے سے لگائے ، اسکے پیٹ پر وہ اپنے

دونوں ہاتھ باندھے ، کان میں سرگوشی کے انداز

میں بولا تھا

KZwrites

"تو پھر پریشان کس لیے ہیں...؟ ہونے دیں

ناراض..." شازمہ کاؤنٹر پر ہاتھ رکھے ، چہرہ

تھوڑا سا پیچھے کو اسکی جانب موڑتے بولی

تھی

KZwrites

"نہیں ناراض نہیں نہ ہونے دینا....منا لوں گا

فورا اگر آپ ذرا سا بھی ناراض ہوئیں

تو...یہ...ڈریس کتنا سوفٹ ہے آپکا..." آفتاب کے

ہاتھوں کو بے باکی سے اپنے جسم کو ٹٹولتے

دیکھ کر شازمہ کو گھبراہٹ نے آگھیرا تھا

"م۔۔میں کب ناراض ہوں۔ں۔ں۔۔۔میں تو۔۔۔چائے

بنا رہی تھی۔ی۔۔۔" شازمہ اسکے ہاتھوں کا لمس

اب اپنی قمیض کے اندر سے اپنے پیٹ پر سرکتا

محسوس کرتے بول ہی رہی تھی کہ اسکی

اریکشن کے ہلکے سے دباؤ نے لہجہ لرزا سا دیا

تھا

KZwrites

"تو میرے پاس سے اٹھ کیوں گئیں۔۔۔؟ سوئی کیوں نہیں میرے ساتھ۔۔۔۔میرے سینے پر سر رکھ کر کل رات کی طرح۔۔۔۔" آفتاب نے اسکے ہاتھ کاؤنٹر سے ہٹاتے اسکا

رخ اپنی طرف کر لیا تھا، ہاتھ بے ترتیب سی ہوئی قمیض کے اندر اب اسکے پیٹ سے ہوتے اسکی کمر کی طرف آئے تھے

KZwrites

"م۔۔۔میں سوئی نہیں تھی۔۔۔۔نماز پڑھی

تھی۔۔۔۔اور پھر۔۔۔یہاں آگئی تھی۔۔۔۔چ

۔۔۔چائے۔۔۔بنانے۔۔۔۔" شازمہ اسکے خطرناک ہوتے

وجود کو اپنے بے حد قریب دیکھ کر نظریں

چراتے دائیں بائیں چہرہ گھماتے پلکیں تیزی سے

جھپکاتے بولی تھی

KZwrites

"ناراض نہیں ہیں نہ یعنی۔۔۔" آفتاب نے بائیں ہاتھ سے اپنے منہ زور ہوتے وجود کو پوری طرح ہولڈ کر کے ڈاؤن ورڈ کر کے اسکے ڈریس سے ٹچ ہونے سے بچایا تو شازمہ نے نظریں اسکی آنکھوں کی طرف گھماتے ہلکا سا سر نفی میں ہلایا تھا

KZwrites

"تھوڑی سی ناراض ہیں تو بتا دیں۔۔" اسکی کمر پر دائیاں ہاتھ سرکاتے ، گال سے اپنی بھوڑی لائٹ سی بئیرڈ مس کرتے شریر سے لہجے میں

بولتے بائیں ہاتھ کی پشت کا دباؤ اس پر جان بوجھ کر بڑھایا تو شازمہ نے گھرا سا مسکراتے ہوئے سر نفی میں ہلایا تھا

"خوش ہیں یعنی---" آفتاب کے ہاتھ اب کمر سے نیچے جاتے اپنی من مانی کرتے اسکے جسم کو اپنی طرف بھینچ رہے تھے

KZwrites

"آپ ہر وقت کیسے ایسے موڈ میں رہ سکتے ہیں۔۔۔؟" شازمہ اسکے بازو پر ہاتھ رکھ کر جتنا اسکے حصار سے دور ہونے کی تگ و دو کر رہی تھی وہ اتنا ہی اسے بے بس کیے جا رہا تھا

KZwrites

"آپکی وجہ سے۔۔۔نہ نظریں بھرتی ہیں آپکو دیکھ کر نہ۔۔۔نہ ہی۔۔۔" آفتاب نے بات ادھوری چھوڑ کر ادھ کھلے ہونٹ نرمی سے اپنی گرفت

میں لے کر محسوس کرتے اپنا ہاتھ اسکی کمر سے نیچے انڈیز میں بہت تھوڑا سا ڈالا تو شازمہ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر نکلاتے ہنستے ہوئے اسے خود سے دور دھکیلا تھا

KZwrites

"بس کر دیں---میں چائے پینے لگی تھی-ی-ی---"

"اور میں پیار کرنے لگا تھا یاررر---" آفتاب بھی

معصوم شکل بناتے اسی کے لہجے میں بولا تھا

"کب سے وہی کیے جا رہے ہیں ہم۔۔۔چل کر کچھ پہنیں اور چائے پئیں میرے ساتھ ورنہ میں سچ میں ناراض ہو جاؤں گی اب احمد۔۔۔" شازمہ اسکی اریکشن سے مکمل نظریں چراتے کندھے سے دھکیل کر اسے کبرڈ کی طرف لے گئی تھی اور وہ اسکے دھکیلنے پر بہت آسانی سے کھنچا چلا جا رہا تھا

KZwrites

"چلیں---"

"اسکو پہنیں---"

"جلد۔د۔د۔ی۔ی کریں۔ں۔ں---" شازمہ نے اسے منہ کے زاویے بگاڑتے اپنی جانب دیکھتے پا کر الماری سے پینٹ نکال کر اسکے کندھے پر ڈالتے ہوئے کہا تو آفتاب نے اسکا وہی ہاتھ کھینچ کر

KZwrites

اسے اپنے بے حد نزدیک کرتے الماری سے لگا دیا تھا

"کیا۔۔۔؟" شازمہ اسکی حرکت پر کنفیوز ہوتے اس کی طرف دیکھی تھی

"صرف آپکی ناراضی کی دھمکی پر پہن رہا ہوں۔۔ورنہ اپنے سامنے کسی کی ضد نہیں چلنے

KZwrites

دیتا میں...." آفتاب اسکی آنکھوں میں جھانکتے بھاری سے لہجے میں بولتے اسکے ہاتھ کو اپنے قریب کرنے لگا تو شازمہ تیزی سے اپنا ہاتھ اس سے دور کرتے بہکی سرخ نگاہوں کی تاب نہ لاتے بھاگتے ہوئے وہاں سے ہٹ گئی تھی...آفتاب کا زوردار قہقہہ اسکو کچن تک سنائی دیا تھا

KZwrites

"جب ناراض ہوں گی نہ تب ہنس کر دکھائیے گا ایسے۔ے۔ے..." اسکا باآواز لہجہ سن کر آفتاب

پہلے سے بھی زیادہ اونچا ہنسنے لگا تھا...شازمہ کا اپنی بات منوانا اور حق جتانا آفتاب کے دل کو خوشی سے سرشار کر گیا تھا...وہ اسکے پیار سے کِھلنے لگی تھی

KZwrites

.....کچھ دیر بعد....

"آپکی چائۓ..." شازمہ بیڈروم میں داخل ہوئی

تو آفتاب نے بیڈ پر نیم دراز ہوئے بھرپور نظر سے اسکو دیکھا تھا۔۔۔پنک ڈریس پہنے بہت ہی لائٹ سا لپ کلر لگائے ہلکے گیلے بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا۔۔۔۔گلے میں اسکے نام کا نیکلس جھول رہا تھا۔۔۔۔دوپٹے کو خود پر اچھے سے پھیلائے وہ چائے کا کپ اسکی طرف بڑھا رہی تھی

KZwrites

"مجھے تو ناشتے کی طلب ہو رہی تھی۔۔۔"

آفتاب نے چائے کا کپ اسکے ہاتھ سے لیتے نظریں اسکے چہرے پر گاڑھے

کہا تو شازمہ نے اسکی نظروں پر مسکراتے ہوے
آئی رول کیا تھا "تو آپ۔۔۔منگوا لیں
"نہ۔۔ناشتہ۔۔۔

"آپ۔۔ہیں نا۔۔۔میرا ناشتہ۔۔تسلی سے کروں
گا۔۔۔۔" آفتاب اسی کی ٹون میں بولا تو شازمہ
نے اسکے پاس بیٹھتے ، شرماتے ہوئے اپنے ماتھے
پر ہاتھ رکھ کر اپنا مسکراتا چہرہ اس سے
چھپایا تھا "احمد۔د۔د۔۔۔"

KZwrites

"اچھا ادھر تو دیکھیں۔۔۔"

"نہیں میں نے نہیں دیکھنا۔ا۔۔ا۔۔۔"

KZwrites

"سیریسلی کوئی خراب بات نہیں کرنی میں نے۔۔" آفتاب سنجیدہ سے لہجے میں بولا تو شازمہ ہاتھ کی اوٹ سے چہرہ اسکی طرف کرتے کن اکھیوں سے اسے دیکھی تھی

"گھر بات ہوئی تھی آپکی۔۔۔؟؟ میں نے ابھی فون چیک کیا ہے شہریار کی کالز آئی ہوئی تھیں کافی۔۔۔" آفتاب چائے کا کپ اختیاط سے تھامے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔سیاہ جینز پر سفید ڈریس شرٹ پہنے وہ بے حد فریش دکھائی دے رہا تھا

KZwrites

"شہریار بھائی سے بات ہو گئی تھی میری تھوڑی دیر پہلے...دعا اور زہرا کے بھی وائس نوٹس آئے ہوئے تھے...بچے پکچرز مانگ رہے تھے...آپ مجھے کہیں لے کر تو جائیں نہ...پکچرز بھیجنی ہیں بچوں کو..." شازمہ مصنوعی ناراضگی سے اسے دیکھی تھی

KZwrites

"کوئی ایسی جگہ ہے جہاں انٹرنیٹ سگنلز نہ آتے ہوں...؟ وہاں لیجانا ہے آپکو میں نے اگلی

بار..." آفتاب چائے کا ایک سپ لیتے گہری سی نظروں سے اسکے چہرے کی طرف دیکھا تھا

"کوئی۔ی۔ی ایسی جگہ نہیں ہے...ہو گی بھی تو شہریار بھائی ہمیں ڈھونڈ کر خود آجائیں گے وہاں..." شازمہ اسے وارن کرتے بولی تو آفتاب دھیما سا مسکرایا تھا

KZwrites

"میں ساتھ ہوتے ہوئے بھی اُن سیف فیل کرتی ہیں آپ۔۔۔؟" لہجے میں بغیر کوئی سختی لائے آفتاب نے چائے کا کپ دوسرے ہاتھ میں پکڑ کر نرمی سے اسکے ڈھیلے سے جوڑے کو کھول دیا تھا

KZwrites

"نہیں نہیں۔۔۔میں تو مذاق سے کہہ رہی تھی۔۔۔" شازمہ پاؤں فرش سے لگائے اسکے مسکراتے چہرے کی طرف پریشان نظروں سے دیکھی

تھی جو اسکے بالوں کو بہت انہماک سے کمر پر پھیلا رہا تھا

"آپکو برا لگا ہے۔۔۔؟ میں نے مذاق سے کہا تھا۔۔۔شہریار بھائی۔۔۔اپڈیٹ رہتے ہیں نہ۔۔۔بس اسی لیے کہا تھا۔۔۔" شازمہ گلٹ سا محسوس کرنے لگی تھی

KZwrites

"ارے نہیں یار۔۔۔برا نہیں لگتا ۔۔میں سمجھ سکتا ہوں شہریار کی فیلنگز۔۔۔ایک بار کچھ برا ہو جائے تو انسان جلدی اس چیز سے باہر نہیں آتا۔۔۔میں خود اندر سے تھوڑا پریشان رہتا ہوں۔۔۔دعا زہرا کے سکول کو لے کر۔۔۔اتنی دور بیٹھا ہوں لیکن صبح پورے سات بجے خود ہی آنکھ کھل جاتی ہے۔۔۔" بات کرتے کرتے آفتاب نے اسکے سارے بال کمر پر بکھیر دئیے تھے۔۔۔نظریں بھی وہیں ٹکائی ہوئی تھیں

kzwrites

"آپ کے ذہن سے نکلتا کیوں نہیں وہ انسیڈنٹ...؟؟ آپ نے بتایا تھا کہ ڈیڑھ دو سال ہونے والے ہیں اس بات کو...اور سکول بھی تو بدل لیا ہوا ہے سعد بھائی نے..." شازمہ نے ٹھہر ٹھہر کر لفظوں کا چناؤ کرتے بات مکمل کی تھی

KZwrites

"بس نہیں نکلتا...بیٹھ گیا ہے دماغ میں وہ خوف...دعا کو نہیں دیکھتیں آپ...؟"

"بلکہ آپ تو ملی ہی بعد میں ہیں اس

سے۔۔۔میرا بچہ پہلے جیسا نہیں رہا اب۔۔زہرا

سے بھی زیادہ ایکٹو اور شرارتی ہوتی تھی

وہ۔۔۔اور اب خاموش سی رہتی

ہے۔۔۔وہ بچی۔۔جسکے ساتھ وہ سب ہوا

تھا۔۔دعا کی بیسٹ فرینڈ تھی،ساتھ بیٹھتی

تھیں دونوں۔۔یہ تھی تو چھوٹی ہی لیکن ظاہر

ہے۔۔۔ٹراماٹائز ہوئی ہو گی جب ایک دم سکول

میں وہ سب ہوا ہو گا۔۔شور مچا ہو گا۔۔اڑتی

اڑتی جانے کیسی کیسی خبریں ملی ہوں گی

KZwrites

بچوں کو..." سر بلکل جھکائے آفتاب چائے کے کپ کے کنارے کو بے دھیانی میں چھو رہا تھا ، چہرے پر کرب نمایاں تھا

"سکول والوں پر کیس نہیں کیا اس بچی کے گھر والوں نے...؟"

"کہاں کرنے دیا تھا کیس..ہم سب تیار تھے اس فیملی کا ساتھ دینے کے لیے مگر سکول والوں

KZwrites

نے انہیں دھمکا دیا ہو گا۔۔کوئی بیان نہیں دیا
انہوں نے۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔بلکہ انسیڈنٹ کو
ہی فیک ڈکلئیر کر دیا تھا بعد میں سکول
نے۔۔۔کہ ہوا ہی نہیں ایسا کچھ۔۔۔۔بہت۔۔۔بہت۔ت۔
ت تکلیف ہوتی ہے سوچ کر کہ بچوں کے دماغ
پر کیا اثر ہوا ہو گا اس سب کا۔۔۔۔دعا کو ہم نے
فوراً شفٹ کر لیا تھا دوسرے سکول میں لیکن
شاید کچے ذہنوں پر بھی باتیں پکی ثبت رہ
جاتی ہیں۔۔۔۔پتہ نہیں کیا کیا دیکھا اور سنا ہو
گا اس نے۔۔۔۔جب میں سکول گیا تھا تو کوئی ح
ال نہیں تھا وہاں۔۔۔۔میرا آفس پاس تھا سکول

kzwrites

کے۔۔۔پولیس آئی ہوئی تھی۔۔۔بچوں کو کمروں میں بند کیا ہوا تھا تاکہ بات پھیلے نہ۔۔۔بہت برا وقت تھا وہ یار۔۔۔میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ میری دعا کو۔۔۔اب تو بس۔۔۔جب تک بچے گھر نہ آجائیں بے چینی ہی رہتی ہے۔۔۔"

بات مکمل کر کے گہرا سانس لیتے آفتاب نے چائے کا ایک گھونٹ بھرا تھا

kzwrites

"ریلیکس۔۔۔پریشان نہ ہوں۔۔۔" شازمہ نے ہاتھ اسکے بازو پر رکھا تو آفتاب نے ایک نظر اسکے

ہاتھ کو دیکھ کر دھیما سا مسکراتے ہوئے اسکے چہرے کو دیکھا تھا

" آپکو پتہ ہے ابھی جو وائس نوٹ آیا تھا دعا کا...بہت ایکسائٹڈ لگ رہی تھی...پکچرز مانگ رہی تھی آپکی اور میری....آپ سے بہت پیار کرتی ہے چاچو چاچو کر رہی ہوتی ہے وہ بھی زہرہ بھی.....آپ زیادہ وقت دیا کریں بچوں کو...مجھے لگتا ہے وقت کے ساتھ شاید بھول جائے وہ....ہم بچوں کے ساتھ بھی آئیں گے یہاں

KZwrites

جب ایگزامز ہو جائیں گے انکے۔۔۔زیادہ ٹائم سپینڈ کریں گے نہ تو نئی نئی اچھی میموریز بن جائیں گی اسکی۔۔۔پرانی شاید مٹتی جائیں ذہن سے پھر۔۔۔" شازمہ اسکے بازو کو پیار سے سہلاتے اسے سمجھا رہی تھی

KZwrites

"ہم سب صرف اس انسیڈینٹ کو قریب سے دیکھ کر ہی ٹراماٹائز ہیں اب تک۔۔۔تو جس کے ساتھ وہ سب ہوا تھا۔۔۔وہ بچی تو۔۔۔پتہ نہیں کس حال میں ہو گی۔۔۔" آفتاب نے اسکے ہاتھ پر

انگوٹھا پھیرتے سرجھکائے کہا تھا

"وہ دعا کے ساتھ بیٹھتی تھی۔۔۔اسکی دوست تھی۔۔۔آپ ملے نہیں بعد میں اسکے گھر والوں سے۔۔۔؟"

KZwrites

"کوشش کی تھی مگر وہ دنوں میں ہی وہاں سے شفٹ ہو گئے تھے۔۔۔سکول کسی پولیٹیشن

کا تھا۔۔۔اس نے بات زیادہ بڑھنے ہی نہیں دی۔۔۔بس کلیمز فالس کر دئیے۔۔۔فیملی بھی منظر عام سے غائب ہو گئی۔۔۔"

"اچھا چلیں موڈ ٹھیک کریں۔۔۔وڈیو کال کرتے ہیں گھر۔۔۔میں فون لاتی ہوں آپکا۔۔۔" شازمہ چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

KZwrites

"ناشتہ کروں آرڈر۔۔؟" آفتاب چائے کا سپ لیتے پھر سے نیم دراز ہوتے بولا تو شازمہ صوفے کے قریب چارجنگ پر لگا اسکا فون اتارتے ہنستے ہوئے اسے دیکھی تھی

"کر دیں پلیز۔۔۔بلکہ اوپر جا کر کرتے ہیں ناشتہ۔۔۔آجائیں۔۔وڈیو کال بھی کر لیں گے

KZwrites

ساتھ..." شازمہ دونوں فون ہاتھ میں پکڑے
بولی تو آفتاب چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑے
شرٹ کو پینٹ میں ٹک اِن کرتے اٹھ کھڑا ہوا تھا

kzwrites

"آپ نے ڈیسائیڈ کیا پھر کچھ...؟ یہی سبجیکٹ
کانٹینیو کرنے ہیں یا آرٹ کالج میں ایڈمیشن
لینا ہے..."

"مجھے نہیں سمجھ آرہا۔ا۔ا۔ا...میرے دو سال

ضائع ہو جائیں گے۔ے۔ے۔۔۔۔"

"ہونے دیں ضائع یار۔۔۔میں تو آپ سے پہلے سے ہی کہہ رہا تھا کہ چھوڑ دیں یہ ڈگری جس میں انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔جب آگے اپنے انٹرسٹ سے سبجیکٹس رکھیں گی تو اچھا لگے گا آپکو خود کو بھی۔۔۔" اسکو فالو کرتے سیڑھیاں چڑھتے آفتاب کی نظریں اسکے بالوں میں الجھی ہوئی تھیں

KZwrites

"میں سوچوں گی۔ی۔ی۔۔۔"

"سوچتی بہت۔ت۔ت لمبا ہیں آپ یار۔۔۔بندہ

سوکھ جائے اتنی دیر میں ،جتنی دیر میں آپ

ڈسی ژن لیتی ہیں۔ں۔ں۔۔۔"

KZwrites

"آپ سوکھ گئے میرے ڈسی ژن لینے تک۔۔۔؟"

شازمہ مڑ کر اسے دیکھتے آخری سٹیپ پر کھڑی

ہوئی تو آفتاب شریر سا مسکراتے اس سے چہرہ موڑ کر دائیں بائیں دیکھنے لگا تھا

"بتائیں نہ۔۔۔ہنس کیوں رہے ہیں۔۔۔؟"

KZwrites

"آپکو کیا لگتا ہے۔۔۔؟" وہ اسکے گرد بازو پھیلائے ریلنگ کے قریب لے آیا تھا۔۔۔حد نگاہ تک پھیلے ہوئے سمندر کو ایک نظر دیکھ کر ، اپنی زبان پر

آتے معنی خیز جواب کو روک کر آفتاب نے سوفٹ سی نظروں سے اسے دیکھا تھا

"مجھے نہیں پتہ...ڈسی‌ژن لینا بس بہت مشکل کام لگتا ہے مجھے..." شازمہ معصومیت سے بولی تو آفتاب کی مسکراہٹ مزید گھری ہوئی تھی

KZwrites

"میں ساتھ ہوں نہ اب۔۔تو مشکل نہیں لگے

گا۔۔میں نے واپس جا کر سیدھا آپکا ایڈمیشن

کروا دینا ہے آرٹ کالج میں۔۔۔۔۔بس ہو گیا ڈسی ژ

ن۔۔۔۔کتنا پیارا لگا کرے گا جب آپ خوبصورت

رنگوں میں گِھری ہوئی مجھے ملا کریں گی۔۔۔"

آفتاب ریلنگ سے ٹیک لگائے اسے اپنے حصار میں

دیکھتے چہرے پر گہری مسکان لیے بولا تھا

kzwrites

"اور آپ ڈسٹرب کریں گے اگر مجھے پینٹنگ کے

دوران تو آپکے کپڑے بھی رنگوں میں گِھر سکتے
ہیں پہلے کی طرح..." شازمہ وارن کرتے بولی تو
اسکے چہرے پر پھیلی معصوم سی اکڑ دیکھ کر
آفتاب بھرپور مسکرایا تھا..باتیں کرتے ایک
دوسرے کے دلوں کے حال سے آگاہ ہوتے وہ
دونوں کتنی ہی دیر سے روف ٹاپ پر کھڑے
تھے...خیال آنے پر ناشتے کا آرڈر کر کے ، کسی
اٹینڈنٹ سے کہہ کر آفتاب نے اپنے فون پر پکچر
کیپچر کروائی تھی....شازمہ کے لمبے بال ہوا سے
اڑ رہے تھے....گلابی دوپٹہ سینے پر پھیلا ہوا ب
الوں کے ساتھ لہرا رہا تھا...کیمرے کی جانب

KZwrites

دیکھتے چہرے پر گہری سی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی...آفتاب ہاتھ میں چائے کا کپ تھامے بازو اسکے گرد حائل کیے کیمرے کی بجائے اسے دیکھ رہا تھا...خوبصورت سا منظر سکرین پر مخفوظ ہو گیا تھا

KZwrites

ایک ہفتے بعد

"مشل مشل۔۔مشل۔۔پلیز رونا بند کرو یارررر۔۔۔
میرے لیے اب ڈرائیو کرنا مشکل ہو رہا ہے میری
جان-ن-ن-ن-ن۔۔۔کیوں روئے جا رہی ہو تب سے۔
ے۔ے۔۔۔" شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑ کر دھیرے
سے سہلایا تو مشل نے فوراً اپنا ہاتھ اس سے
چھڑوایا تھا

KZwrites

"آپ ہمیشہ مجھے چیٹ کرتے ہیں ایسے ہی،دور رہیں مجھ سے۔ے۔ے۔ے۔۔۔۔" مسلسل رونے سے ناک سرخ ہو رہی تھی،آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں

KZwrites

"واٹ۔ٹ۔ٹ۔۔۔؟؟؟؟؟ اووو گاڈ۔۔۔"

"مشل تمہارے پڑھے لکھے ہونے کا کیا فائدہ ہے۔۔۔؟"

"سینس لیس باتیں پتہ نہیں کیوں کرنے لگ جاتی ہو..." شہریار اسکے ہاتھ چھڑوانے پر اسکی طرف دیکھے بغیر سٹئیرنگ پر ہاتھ رکھتے بولا تو مشل کی بھیگی آنکھیں مزید پھیلی تھیں...بغیر کوئی جواب دئیے اسکی طرف شکوہ کناں نظروں سے دیکھنے لگی تو شہریار کا دل اسی لمحے پسیج گیا تھا

KZwrites

"میری جان یار ہر معاملے میں مجھ پر چیٹنگ کا الزام لگانے سے پہلے سوچا تو کرو... سپرم بھیجتے ہوئے مجھے

پروڈیوس کرے گا...اتنا twin کیا پتہ تھا کہ وہ بھی سائنسدان نہیں ہوں میں اب..." شہریار نے پھر سے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکی انگلیوں کو لبوں سے لگایا تھا

KZwrites

"آپ نے ایسا سوچا تو تھا نہ..."

"چلو...میرے سوچنے پر بھی غصہ آجاتا ہے

تمھیں مشل..."

"میں۔ں۔ں کیسے کروں گی سب...میں نے بتایا

تھا نہ مجھے ڈر لگتا ہے اس سارے پراسیس سے

۔ے۔ے...میں دو بیبیز ایک ساتھ کیسے...میں تو

مر جاؤں گی شہریار..." مشل نے اب اس سے

ہاتھ نہیں چھڑوایا تھا بلکہ گاڑی سے باہر

جھانکتے سوں سوں کرتے درد بھرے لہجے میں

KZwrites

بولی تھی جبکہ شہریار اپنی سوچی ہوئی بات پر بھی اس کے

اعتراض کرنے پر مسکرا ہی رہا تھا کہ اسکی آخری بات نے اس کا موڈ بری طرح بگاڑ دیا تھا

KZwrites

"مشل تم اچھی بات نہیں کر سکتی کوئی...؟؟؟" شہریار نے سخت نظروں سے اسے گھورا تھا

"آپ ابھی سے مجھ سے روڈ ہونے لگ گئے ہیں

نہ...خاک میرا خیال رکھیں گے۔ے۔ے...." مشل

کی آواز بھرائی تھی

"میرا روڈ ہونا تمھیں پریشان کر رہا ہے یا twin

...؟؟؟ " شہریار نے گھرا سانسpregnancy

بھرتے اسکے

KZwrites

ہاتھ کی پشت کو اپنے انگوٹھے سے آہستگی سے سہلایا تو مشل کہنی سے چہرہ رگڑ کر تیزی سے بہتے آنسوؤں کو صاف کرنے لگی تھی

KZwrites

"مشل۔۔۔ایک ہوں یا دو ہوں۔۔دونوں ہمارے بے بیز ہیں نا۔۔ہم سنبھال لیں گے سب کچھ مل کر۔۔۔یہ کوئی پرانا زمانہ تو نہیں ہے۔۔کامپلیکیٹڈ کیسز بھی اب آسانی سے ہینڈل ہو جاتے ہیں اب۔۔تم پریشان نہیں ہو یار۔۔دگنا خیال رکھوں گا تمہارا میری جان۔۔"

"ایسے ہمارے بے بیز بھی ڈِس ہارٹ ہوتے ہوں گے

کہ ہماری ماما ہمیشہ ہمارا سن کر ناراض ہو

جاتی ہے بابا سے۔۔۔" شہریار اسکو پیار سے

پچکارتے بولا تو مشل بھیگی نظروں سے اسے

دیکھی تھی

"مجھے ڈر۔ر۔ر لگتا ہے آپکو پتہ ہے نا۔۔۔ایک بے

KZwrites

بی ڈلیور کرنا کتنا مشکل ہے میں نے دیکھا
تھا۔۔تو دو اکٹھے۔۔۔مجھے کچھ ہو گیا تو۔۔؟ "

"کچھ نہیں ہو گا۔ا۔ا۔ا تمھیں۔۔۔۔جیسے ایک
ڈلیور ہوتا ہے ویسے ہی دوسرا بھی ہو جائے
گا۔۔۔تم ایسے رو کر خود کو ہلکان نہیں کرو
ابھی۔۔۔بہت ٹائم پڑا ہے ابھی۔۔ریلیکس ہو
جاؤ۔۔۔۔اتنا سٹریس اچھا نہیں ہے تمھارے
لیے۔۔۔" شہریار نے اسکا ہاتھ اپنے چہرے کے

KZwrites

پاس لیجاتے نرمی سے لب رکھتے ، گاڑی کو گھر کے باہر روک کر ہارن بجایا تھا

"میرے دل کو کچھ ہو رہا ہے شہریار ۔۔۔ایسا نہیں ہے کہ میں خوش نہیں ہوں مگر میرا ڈر میری خوشی سے زیادہ ہے۔ے۔ے۔۔۔" مشل کی آواز کانپ رہی تھی

kzwrites

"ڈاکٹر کہہ رہی تھیں کہ تم مکمل فِٹ ہو۔۔سنا

تھا نا۔۔؟ تم اپنا موڈ اچھا اچھا رکھو گی تو

سب اچھا ہو گا بے بی۔۔۔رونا بند کرو اب

شاباش۔۔ ماما نے روتے دیکھ لیا تو کل کو اپنے

گرینڈ چلڈرن کو بتا نہ دیں کہ تم انکا سن کر

روتی روتی گھر آئی تھی۔۔۔۔" شہریار نے گاڑی

کار پورچ میں پارک کرتے کہا تو مشل نے فوراً

آنسو صاف کیے تھے

kzwrites

"آپ نہ بتانا تائی امی کو،پلیز۔۔کہ میں پریشان

ہوں۔۔۔یا روئی ہوں۔۔۔" مرر میں دیکھ کر مشل نے

اپنی آنکھیں مزید اچھے سے صاف کی تھیں

"میں کیوں بتاؤں گا۔۔۔۔۔؟ تم ریلیکس رہو

بس۔۔۔۔۔اور کچھ دنوں میں تمھاری پریشانی

بھی ختم ہو جائے گیI know ۔۔۔۔۔وقتی اور

زیادہ پریشان ہو جاتی ہو تم بس۔۔۔۔۔

مجھ سے تھوڑا لڑائی کر کے ،سا باتیں سنا کر

پھر تم ریلیکس ہونے لگ جاتی ہو آہستہ

kzwrites

آہستہ----اب اتنا تو سمجھ ہی گیا ہوں----کچھ دنوں بعد تم ہی سب سے زیادہ خوش اور ایکسائٹڈ دکھائی دو گی یہ بھی مجھے پتہ ہے---" کہتے ہوئے شہریار ڈرائیونگ سیٹ سے اترا اور مشل کی طرف کا دروازہ کھول کر اسکو ہاتھ سے پکڑ کر باہر نکالا تھا

KZwrites

"ویسے کونسی بائیولوجی پڑھتی ہو تم کالج میں---؟ حیران ہو گیا آج تو اپنے اوپر لگنے والے الزام پر---" شہریار اسکو لے کر اندرونی دروازے

سے اندر داخل ہوتے بولا تو مشل نے سامنے
سمینہ بیگم کو بیٹھے دیکھ کر شہریار کا ہاتھ
کھینچ کر چپ رہنے کا اشارہ دیا تھا

"خیر سے آگئے۔۔۔؟ کیا بتایا ڈاکٹر نے۔۔۔؟ لڑکا ہے
نہ خیر سے۔۔؟ " سمینہ بیگم انکو اندر آتا دیکھ
کر پرجوش لہجے سے بولی تھیں

KZwrites

"ماما اتنی جلدی یہ نہیں پتہ لگتا۔۔۔لیکن ہو سکتا ہے آپکو ایک ساتھ دونوں مل جائیں۔۔پوتا بھی اور پوتی بھی۔۔"

شہریار انکے سامنے بیٹھتے بولا تو سمینہ بیگم حیرانی سے ان دونوں کو دیکھی تھیں "ہیں کیا مطلب۔۔۔؟؟؟ جڑواں ہیں۔۔۔؟"

KZwrites

"جی ماما۔۔مبارک ہو آپکو بہت۔۔۔آپ ایک ساتھ دو بے بیز کو کِھلایا کریں گی۔۔"

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ....میرا شیر شہزادہ...."

شہریار کو رشک بھری نظروں سے دیکھتے سمینہ بیگم نے ہاتھ بڑھا کر اسکا کندھا تھپتھپایا تو مشل انکے ری ایکشن پر نظریں چرائے ادھر اُدھر دیکھنے لگی تھی

KZwrites

"اللہ دونوں لڑکے ہی دے میرے بچے

کو....جوڑی بن جائے ایک دفعہ میں ہی...پھر لڑکی پے شک آتی رہے بعد میں...اللّٰہ خیر خیریت والی اولاد دے..." سمینہ بیگم اٹھ مرثمشل کے سر پر ہاتھ رکھتے بولیں تو مشل کے بدلتے تاثرات دیکھ کر شہریار ماں کی بات پر پریشان ہو کر اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرنے لگا تھا

KZwrites

"تائی امی آئیڈیل تو یہ ہی ہے کہ ایک بے بی

بوائے ہو اور ایک بے بی گرل۔۔۔جیسے آپکے دو

بچے ہیں۔۔۔ایک بیٹا اور ایک بیٹی۔۔۔۔"مشل تنک

کر بولی تو سمینہ بیگم نے ذرا غصیلی نظروں

سے اسے دیکھا تھا جس کے جواب میں مشل نے

انکی نظروں سے نظریں ملائے رکھی تھیں

KZwrites

"اللہ سے اچھے کی دعا مانگتے ہیں۔۔" سمینہ

بیگم واپس صوفے پر بیٹھتے بولیں تو مشل کے

چہرے پر غصہ نمایاں ہوا تھا

"تو بیٹی کی دعا کرنا برائی میں آتا ہے۔۔۔؟" مشل کا دل بھر آیا تھا

KZwrites

"پہلے بیٹے ہی اچھے لگتے ہیں۔۔۔ہم کونسا بیٹی کو انکار کر رہے ہیں۔۔۔اللہ دونوں سے نوازے۔۔۔مگر پہلی اولاد بیٹا مانگنی چاہئیے۔۔۔"

"کالم ڈاؤن گرلز۔۔۔۔۔اللہ جو بھی اولاد دے بس
صحیح سلامت ہونی چاہیے۔۔۔۔۔پلیز یہ بیٹا
بیٹی سے باہر آ جائیں۔۔۔۔۔میری دونوں بیٹیاں
بھی ہوئیں ماما تو میں اتنا ہی خوش ہوں گا
جتنا بیٹوں پر۔۔۔۔۔" شہریار بولا تو سمینہ بیگم
نے پاس پڑا کشن اٹھا کر اسکو سے مارا تھا

KZwrites

"بس بیوی کی طرفداری میں کچھ بھی نکال رہے ہو منہ سے...پچھتاؤ گے پھر بعد میں..."

سمینہ بیگم دو بیٹیوں کے ذکر پر آگ بگولہ ہوئی تھیں

KZwrites

"بیٹیوں کے پیدا ہونے پر پچھتاؤں گا...؟ کیسی باتیں کر رہی ہیں ماما....اب وہ ٹائم نہیں ہے کہ

صرف بیٹوں کو اہمیت ملے۔۔۔آجکل سب برابر ہیں۔۔پلیز ایسی باتیں نہ کیا کریں۔۔۔" شہریار کا موڈ بھی بگڑ گیا تھا

"ہر دور ایک جیسا ہی ہوتا ہے۔۔۔جب بوڑھے ہو گے تب پوچھوں گی بیٹوں کی اہمیت۔۔۔آخر میں بیٹے ہی ساتھ ہوتے ہیں۔۔اب شازمہ لا کر دیتی ہے باپ کو دوائیاں۔۔؟ شازمہ دادے کو ہسپتال لیجاتی ہے۔۔؟ تم کرتے ہو نہ سب۔۔؟ تو کس کی اہمیت ہوئی زیادہ پھر۔۔۔؟ اب تم باپ

KZwrites

بن رہے ہو تو ہماری دعاؤں کو بھی اپنی مرضی سے بدلو گے۔۔۔ہمیں دعا بھی اپنی مرضی سے مانگنے کی اجازت نہیں۔۔۔" سمینہ بیگم کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے تھے

KZwrites

"اوہ ماما جانی۔۔۔غصہ نہ کریں۔۔۔خواہش کرنے سے نہیں روک رہا۔۔۔صرف بتا رہا تھا کہ۔۔۔۔"

شہریار کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ سمینہ بیگم پھر بول پڑیں "مجھے نہ بتاؤ

کچھ...مجھے بس دو پوتے چاہئیے ہیں...میں تو اللہ سے پوتے ہی مانگوں گی بس..."

KZwrites

"ایکسکیوزمی...." انکی بات پر مشل سٹریٹ سے ایکسپریشنز لیے اپنا بیگ پکڑے وہاں سے اٹھ کر تیزی سے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی تھی

"ماما کیا کرتی ہیں یارررر..." شہریار اسے اوپر جاتا دیکھ کر ماں سے مخاطب ہوا تو وہ چہرے کے زاویے بگاڑتے سیڑھیوں کی طرف دیکھی تھیں

KZwrites

"ایسے تھوڑی کرتے ہیں ماما...اتنی ایکسائٹڈ تھی وہ آپکو بتانے کے لیے....اپنی ماما سے پہلے وہ آپکے پاس آتی ہے ہمیشہ اور آپ ایسے اسکو

ہرٹ کرتی ہیں۔۔۔بلکل اچھی بات نہیں یہ۔۔۔"

شہریار کھڑا ہو کر اسکو اوپر تک خیریت سے جاتا دیکھ کر واپس ماں کے سامنے آ کر صوفے پر بیٹھا تھا

KZwrites

"اسکو کیا کہا ہے میں نے۔۔۔؟ بات تو تم سے کی ہے۔۔وہ کیوں آنکھیں پھاڑ کے دیکھ کر گئی ہے۔۔ہمیشہ ایسے ہی گھورتی ہے مجھے یہ لڑکی۔۔۔میں دادی ہوں میرا حق ہے بولنے کا۔۔۔۔"

سمینہ بیگم بھی غصے سے بولیں

"اور وہ ان بچوں کی ماں ہے....انکے بارے میں جو بھی بات ہو گی اسکو لے کر وہ سینسٹو ہو گی ہی نہ....میں خود پریشان ہو گیا ہوں ماما...." شہریار ماتھے پر ہاتھ پھیرتا صوفے سے ٹیک لگا کر نیم دراز ہوا تھا،سارا راستہ اس کے فئیرز کو ہینڈل کرتا آیا تھا اور گھر آتے ہی ایک نیا محاذ شروع ہو گیا تھا

KZwrites

"تو میں دادی نہیں۔۔۔؟ میں کچھ نہیں بول سکتی۔۔؟ میں ابھی بھی اپنی بات پر قائم ہوں۔۔۔ میں تو یہی دعا کروں گی دونوں پوتے ہوں میرے۔۔۔کوئی روک سکتا ہے مجھے تو روک لے۔۔۔" سمینہ بیگم ہاتھ اٹھاتے بولی تھیں

KZwrites

"ضرور مانگیں دعا ماما۔۔۔آپ کا جو دل کرتا ہے

اللہ تعالی سے مانگیں.....پر پلیز دل میں

مانگیں....جس نے پیدا کرنا ہے اسکے سامنے

نہیں....ایسے پریشرائز کرنا اچھی بات

نہیں...میری پیاری ماما جان...دعا تو دل سے کی

جاتی ہے نا.....آپ دل میں جتنی مرضی دعا

مانگیں لیکن کسی کا دل دُکھا کر نہیں..."

شہریار اپنی جگہ سے اٹھ کر انکے پاس آکر

بیٹھا تھا

kzwrites

"اچھا نہیں کہتی اسکے سامنے...پر مجھے بھی

کوئی مت پریشرائز کرے کہ میں نے کیا دعا مانگنی ہے کیا نہیں---" سمینہ بیگم تسبیح پکڑ کر بولیں تو شہریار ماتھا انکے کندھے سے سہلا تے اٹھ کھڑا ہوا تھا

KZwrites

"کھانا نہیں کھا کر گئی تھی مشل---اوپر جاتے ہوئے کھانا لے جانا رخشندہ سے کہہ کر---" سمینہ بیگم بولیں تو شہریار دھیما سا کچا سا مسکرا کر کچن سے کھانا لے کر

اوپر اپنے بیڈروم آگیا تھا

"ماما نے...کھانا بھیجا ہے مشل...."

"انکو کہیں پہلے کنفرم ہونے دیں کہ دونوں پوتے ہیں یا نہیں پھر میرے لاڈ اٹھائیں...." مشل غصے سے تن فن کرتے صوفے پر بیٹھی ٹانگ ہلا رہی تھی

KZwrites

"مشل بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کا

رسپانس دینا ضروری نہیں ہوتا نہ ہی انکو دل

پر لینا چاہیے...جب تمھاری ماما کو بتایا تھا

پریگنینسی کا انہوں نے بھی

بیٹے کی ہی دعا دی تھی.....میں نے تو مائنڈ

نہیں کیا تھا.....اب کتنی ہی بحث کریں ہم

بڑوں سے.....بہرحال میں نے ماما کو سمجھایا

ہے.....تم بھی اگنور کرنا سیکھو.....جب تم

ساس بنو گی تب تم اس رواج کو بدل

لینا...ٹھیک ہے...؟ ہم ایسی باتیں نہیں کیا کریں

گے اپنے بچوں سے۔۔۔اوکے۔۔۔؟ " شہریار اسکے پاس آکر بیٹھا اور پیار سے اسکی پھولی ہوئی ناک کو چھیڑا تو مشل لال ہوتی ناک سے اسکو گھوری تھی

KZwrites

"ادھر آؤ میرے پاس۔۔" شہریار نے اسکو کھینچ کر اپنی گود میں اسکا سر رکھا تو مشل سمٹ کر صوفے پر لیٹ گئی تھی

"طبیعت ٹھیک ہے نہ۔۔۔؟" اسکے بالوں میں آہستگی سے انگلیاں سہلاتے شہریار نے استسفار کیا تو مشل نے سر ہاں میں ہلایا تھا

KZwrites

"ڈرنا نہیں ہے۔۔۔۔بلکل بھی۔۔۔۔اب میں نو ماہ میں ڈاکٹر نہیں بن سکتا ورنہ خود ڈلیوری کرتا تمھاری۔۔۔لیکن پھر بھی۔۔۔اس درد سے تم نے خود ہی گزرنا تھا۔۔۔میں صرف ساتھ دے سکتا

ہوں تمھارا۔۔پیار کر سکتا ہوں تمھیں۔۔۔کئیر

سکتا ہوں تمھاری۔۔۔" شہریار پیار سے اسکے ب

الوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا،ماتھا سہلا رہا تھا

KZwrites

"اب اتنا ڈر نہیں لگ رہا مجھے۔۔۔۔۔بلکہ سوچ

سوچ کر اچھا لگ رہا ہے کہ میرے twin بے بی

ہوں گے۔۔۔میری فیڈ پر وڈیوز بھی آنے لگ گئی

ہیں twins کی۔۔۔اتنے کیوٹ اتنے پیارے لگتے

ہیں۔ں۔ں۔۔" مشل ایکسائٹمنٹ سے اٹھ کر بیٹھ

گئی تھی۔۔روئی روئی آنکھوں میں ہلکی سی سوجھن ہو رہی تھی لیکن چہرہ مسکرا رہا تھا

"مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ تم تھوڑی دیر میں ریلیکس ہو جاؤ گی۔۔چلو آؤ کھانا کھاتے ہیں۔۔۔پھر چائے بنا کر دوں گا۔۔۔سامان لا کر رکھا تھا میں نے۔۔۔" بات کرتے کرتے شہریار ٹرے سائیڈ ٹیبل سے پکڑ کر اسکے سامنے کرنے لگا تو مشل نے صوفے پر پاؤں رکھ کر اوپر کو اٹھتے اسکے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں بھر کر

KZwrites

چہرے کو زور سے چوما تھا

"شہریار آئی لو یو سو۔و۔و مچ.....مجھے آپ نہ ملتے تو کیا ہوتا....کوئی مجھے آپ کی طرح پیار نہیں کرتا...." مشل نے اسکے گلے میں بازو ڈالے روہانسے سے لہجے میں کہا تو شہریار نے اختیاط سے ٹرے واپس رکھتے اسے کھینچ کر اپنی گود میں بٹھاتے ، چہرے کو اسی کی طرح اپنے ہاتھوں میں بھرتے نرمی سے لب رکھے تھے

KZwrites

"ہمارے بے بی کریں گے نہ...وہ اپنی ماما کو بابا

سے بھی زیادہ پیار کریں گے..." اسکے گالوں پر

سوفٹ سی کِسز کرتے کرتے شہریار نے اسکے

ہونٹوں کو نرمی سے اپنے ہونٹوں میں لے کر

سک کیا تو مشل نے اسکا ساتھ دیتے نچلے ہونٹ

کو اپنے دانتوں سے کھینچ کر چھوڑا تھا

KZwrites

"لیکن مُجھے تب بھی آپ کا پیار چاہئیے ہو گا..." لاڈ سے کہتے اسکی گود میں اچھے سے ایڈجیسٹ ہو کر بیٹھتے مشل نے ایک بار پھر اسکے نچلے ہونٹ کو ہلکا سا سک کیا تو شہریار کی آنکھوں میں اسکے ایکٹ پر سرخی اتری تھی

KZwrites

"ابھی چاہئیے پیار...؟ ابھی بھی مل جائے گا..." اپنے ادھ کھلے ہونٹ پھر سے اس نے اس کے

سامنے کیے تو مشل نے اسکی آنکھوں میں
جھانکتے آہستگی سے نچلے سرخ ہوتے لب کو
اپنے ہونٹوں سے کھینچا تھا

"ابھی مجھے کرنے دیں..." کہہ کر مشل نے جان
بوجھ کر لوئر باڈی کو مخصوص انداز میں
اسکے جسم سے مَس کرتے پھر سے اسکے ہونٹ
کو لبوں میں بھر کر سک کیا تو
شہریار ٹانگیں ہلکی سی پھیلا کر اسکی کمر پر

KZwrites

ہاتھ رکھے،خود صوفے سے ٹیک لگا کر، اسے اپنے

کرتے اسکے ہونٹوں کے چھوٹے lean اوپر

چھوٹے جان لیوا ایکٹس محسوس کرنے لگا

تھا...آنکھوں میں اتری سرخی مزید گہری ہوئی

تھی

KZwrites

"زیادہ مزے نہیں لینے...بس..." مشل اسے صوفے

پر پھیلتے دیکھ کر ، کندھوں پر ہاتھ رکھے

چہرے پر جھک کر ہونٹوں سے ہٹ کر اسکے گال پر کِس کرتے پیچھے ہوئی تو شہریار نے اسکی گردن کے پیچھے ہاتھ رکھ کر اسکا چہرہ واپس خود پر جھکایا تھا

KZwrites

"لینے دو نہ مزے۔۔۔ادھر بھی کرو۔۔۔" شہریار مخمور لہجے میں اسکے سامنے اپنا دوسرا گال بھی کرتے بولا تو مشل نے اسکے دوسرے گال پر اپنے دانت سختی سے گاڑھ دیے تھے جہاں فیٹ بے حد کم تھا

"آؤچ۔چ۔چ۔۔۔۔۔۔" شہریار نے بے ساختہ اپنے چہرے کو چھوا تھا

KZwrites

"مشل تم ویسے خود بہت ظالم ہو۔۔۔میں کروں تو ناراض ہوتی ہو پھر۔۔۔ادھر آؤ نا ذرا۔۔۔۔"

شہریار نے اسکو گردن سے پکڑ کر اسکا چہرہ اپنے قریب کرتے اسکے گال کی ڑِپ کو اپنے

ہونٹوں سے اتنی شدت سے سک کیا کہ مشل
اسکے ہاتھ کی جکڑ میں پھڑپھڑا کر رہ گئی
تھی...اس کا گال لال سرخ ہوا تھا...شہریار
دوسرے گال کی طرف اپنے

ہونٹ لیجانے لگا تو مشل نے وہاں اپنا ہاتھ رکھ
کر معصوم شکل بنا کر پلکیں جھپکا کر اسکی
طرف دیکھ کر سر نفی میں ہلایا تھا ، شہریار
نے اسکی ادا پر مسکراتے اسکے ہاتھ کے اوپر ہی
نرمی سے لب رکھتے ، لوئر باڈی کو اسکے
اگینسٹ اوپر کیا تو مشل ٹانگوں میں درد سا
محسوس کرتے اس پر سے ہٹنے لگی تھی

kzwrites

"بھوک لگی ہے۔۔۔" اسکے اوپر سے اٹھتے بدستور
معصوم شکل بنائے بولی تو شہریار نے اسکو
اپنی گود میں ہی بٹھائے اسکی ٹانگیں ایک
طرف کو کر دی تھیں

KZwrites

"گرم کرنا ہے۔۔؟"

"گرم ہی ہے...کھلا دیں آپ..." مشل اسکے گلے میں بازو ڈالے ٹرے اپنی تھائیز پر رکھ کر اسکے ہاتھ سے نوالے کھا رہی تھی...ساتھ ساتھ اسکی گود میں بیٹھے اسکے صبر کا امتحان بنی ہوئی تھی...شہریار اپنی پینٹ میں انکمفرٹیبل ہوتے بمشکل ہی صبر کیے بیٹھا اسکو کھلا رہا تھا...مشل اسکی بڑھتی حرارت محسوس کرتے جان بوجھ کر اس پر بوجھ ڈالے خود کو ہلکا ہلکا سا موو کرتے ، اسکے تاثرات بلکل اگنور کیے کھانا کھا رہی تھی

KZwrites

"ریسٹ ٹائم۔م۔م۔۔۔" کھانے سے فری ہو کر مشل اسکی گود

سے اتر کر ٹرے ٹیبل پر رکھتے ہاتھ جھاڑنے لگی تھی

"کرواتا ہوں تمھیں ریسٹ۔۔۔" شہریار نے صوفے

KZwrites

سے اٹھتے ہی کمرے کی لائٹس ڈِم کرتے مشل کو

کہنی سے کھینچ کر اپنے نزدیک کر لیا تھا

KZwrites

"What----?"

مشل جو کب سے جان بوجھ کر اسکی گود میں

ہل جل کرتے اسکو ستا رہی تھی اب انجان بنے

اسکا چہرہ دیکھنے لگی تھی

"جو طوفان اٹھا رہی تھی تب سے اسکو بڑھانا بھی تم نے ہے میری جان۔۔۔"

"مطلب۔ب۔ب۔ب۔۔۔" مشل اسکے ہاتھ سے اپنی کہنی چھڑواتے مصنوعی جمائی لیتے بول ہی رہی تھی کہ شہریار نے کھڑے کھڑے اسکے سامنے اپنی پینٹ ریموو کر دی تھی

KZwrites

"مطلب دکھا دیتا ہوں ابھی۔۔۔" انڈروئیر اتارتے شہریار نے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھا تو اسے دیکھ کر مشل کی جمائی آدھے راستے میں ہی رک گئی تھی

KZwrites

"کوئی نہیں۔ں۔ں۔۔۔مجھے نیند آئی ہوئی ہے یہ دیکھیں۔۔۔" اس سے دور ہٹ کر بیڈ کی طرف

بھاگتے مشل اوندھے منہ ہی ڈھے گئی تھی

"گڈ...شاباش....خود ہی اپنی جگہ پر پہنچ گئی ہو...." شہریار اپنی شرٹ اتار کر صوفے پر اچھالتے اس پر حاوی ہوا تھا اور ٹراوزر کو انڈیز سمیت کھینچ کر تھائیز تک لاتے خود کو چند پل اسکی گہرائیوں سے مَس کرتے شدت سے اس میں سمایا تھا

KZwrites

"شہریار۔ر۔۔۔آہہ۔۔۔" چہرہ بیڈ میں دھنسائے مشل اسے پوری لینتھ سے خود میں ایک بار میں ہی سماتے محسوس کر کے تڑپ گئی تھی

KZwrites

"شہہ۔۔۔یہ پہلے سوچنا تھا جب چھیڑ چھاڑ کر رہی تھی۔۔۔" دونوں ہاتھ اسکی کمر کے گرد بیڈ پر رکھے وہ پورا اسکے وجود سے بار بار نکل کر

ہر بار سخت تیز ترین جھٹکوں سے اسکی

گہرائیوں میں گم ہو رہا تھا

"آگھہ..." اسکا ٹراوز کھینچ کر ٹانگوں سے

نکالتے شہریار نے تھائیز سے پکڑ کر تھوڑا گیپ

بناتے اسے اپنی جانب کھینچا تو مشل نے اسکے

ظالم ہوتے وجود کو خود میں گھلتا محسوس

کر کے چہرہ بیڈ سے تھوڑا اٹھاتے گہرا سانس

بھرا تھا لیکن اگلے ہی پل شہریار اسکے چہرے

کو ہاتھ کے قبضے میں لیے لوئر باڈی کو تیزی

KZwrites

سے حرکت دیتے اسکی کمر سے سینے کو لگائے اسکے نازک نرم سے وجود میں شدتوں سے اترنے لگا تھا...مشل کی قمیض پسینے سے بھیگنے لگی تھی...وجود اسکے بھاری وجود کے نیچے اسکی سخت ہوتی شدتوں سے لرز رہا تھا

KZwrites

"شہریار۔ر۔ر...تھوڑا دھیان سے۔ے۔ے..." اسے اپنا رخ بدلتا دیکھ کر مشل اپنی قمیض پیٹ پر ٹھیک کرتے بولی تھی

"پورا دھیان ہے میرا،میری جان..." قمیض کو برا

سمیت اسکے جسم سے الگ کرتے ، شہریار اسے

بیڈ کے کنارے کھینچ کر ٹانگیں اپنے سینے سے

لگائے اس میں سماتے شدت اختیار کرنے لگا تو

مشل اپنے تیزی سے ہلتے وجود کو دونوں

ہاتھوں سے تھامے اسکی بھاری سٹروکس کو

سہتے نڈھال ہوئے جا رہی تھی...انتہاؤں کو

پہنچتے شہریار اسکے سینے پر جھکتے ان پر

لبوں کی شدتیں ڈھاتے اس میں پوری جان سے

KZwrites

سمایا تو اسکے وجود سے نکلتی آگ نے مشل کو بھی جھلسا دیا تھا...پسینے سے لت پت وجود ایک ساتھ ڈھیر ہوئے تھے

"آپکی سانس کیوں اتنا تیز ہو جاتی ہے اب..." مشل اسکی طرف کروٹ لیتے بولی تو شہریار نے ادھ کھلی سی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا

KZwrites

"کیونکہ اب صحیح سے محسوس ہوتا ہے سب
اسے۔۔۔پہلے بیچارے کا سانس بند کیا ہوتا تھا۔۔۔"
شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنا وجود اسے
تھمایا تو اپنے ہاتھ میں اس تپش کو سلگ کر
مزید آگ ہوتا محسوس کر کے مشل نے اپنا چہرہ
اسکے کندھے میں چھپایا تھا،اسکے جسم کی
مخصوص خوشبو کی وہ دیوانی ہو گئی تھی

KZwrites

"سیدھی ہو کر لیٹو ذرا۔۔۔" شہریار اسکا چہرہ

اپنے کندھے سے ہٹا کر اس پر پھر سے حاوی ہوا

تو اپنے سینے پر اسکے ہاتھوں کی گرفت

محسوس کرتے مشل نے نظروں کا رخ اسکے

چہرے کی طرف کیا تھا ، اسکی آنکھوں میں

پھیلی سرخی دیکھ کر مشل کو اپنی آنکھیں

بھی اسکی طلب میں جلتی ہوئی محسوس

ہونے لگی تھیں...اسکی کمر پر ہاتھ باندھ کر

خود اپنی ٹانگیں اسکے لیے پھیلاتے مشل نے

خود کو اسکے وجود سے مس کرنا شروع کیا تو

شہریار اسکے ہونٹوں سے لپٹ کر جنونیت سے

اس میں سمایا تھا....شدتیں اس بار پہلے سے

kzwrites

بھی زیادہ ظالم ہوئی تھیں.... دونوں ہی ایک

دوسرے کے وجود میں گھلنے کو بے تاب ہو گئے

تھے....شام سے رات ، رات سے صبح کب ہوئی ،

یہ انہیں آفس اور یونیورسٹی جانے کے الارم

سے پتہ چلا تھا

KZwrites

"شہریار...میں تو سوئی ہی نہیں...لیکچر کیسے

لوں گی-ی-ی..."

"تو میں کہاں سویا ہوں۔ں۔ں۔۔۔اتنی امپورٹنٹ میٹنگ ہے آج یار۔۔۔بابا نے پہنچ جانا ہے مجھ سے پہلے ہی۔۔۔" الارم ہوتے ہی شہریار بیڈ سے تقریبا اڑتا ہوا ڈریسنگ روم کی الماری تک پہنچا تھا

KZwrites

"تو میرے بھی لیکچر امپورٹنٹ ہی ہیں،ابھی تو سمیسٹر شروع ہوا ہے،کچھ سمجھ بھی نہیں آرہا ہوتا۔۔۔اور۔۔۔آپ اپنے کاموں کے ساتھ

امپورٹننٹ لگا کر میرے کاموں کو لیس

امپورٹنٹ کہنے کی کوشش کرتے ہیں

ہمیشہ۔۔دیٹس ناٹ ایکسیپٹیبل۔۔۔" مشل بھی

اٹھ کر ٹیبل پر پڑی اپنی کتابیں سمیٹ کر بیگ

میں ڈالتے ، لیپ ٹاپ کی چارجنگ چیک کرتے

بولی تھی

KZwrites

"میرے پاس ٹائم نہیں ہے ابھی کسی بخث

کا۔۔کہا بھی تھا کہ الارم آدھا گھنٹہ پہلے کا

لگاؤ۔۔تم نے چینج کیا تھا نہ رات کو میرے فون

سے ٹائم...مجھے تو پہلے اٹھنے دیا کرو یار...."

شہریار گھڑی پر نگاہ دوڑاتے باتھروم کی طرف بھاگا تھا

"باتھروم پہلے میں جاؤں گی۔ی۔ی..." مشل اسے کراس کرتے پہلے اندر داخل ہو گئی تھی

"مشل تمھیں زیادہ ٹائم لگتا ہے،مجھے جانے دو

پہلے---" شہریار دروازے پر ہاتھ رکھتے بولا تھا

"بالوں پر محنت کم لگایا کریں نہ آدھے وقت

کی بچت ہو جائے گی خود ہی آپکے---ویسے

بھی

I am growing twins inside

me....give me at least

bathroom privileges ,please...?"

kzwrites

اسکا ہاتھ دروازے سے ہٹاتے مشل نے شارپ سے لہجے میں کہا تو شہریار ہاتھ میں ٹاول اور کپڑے پکڑ کر مسکراتے خود ہی پیچھے ہٹ گیا تھا

KZwrites

.....کچھ دیر بعد....

"مجھے خود لینے آنا۔ا۔ا۔ا...." گاڑی سے اترتے

مشل نے اسکی چیک بون کو پیار سے چھو کر اسے بڑوں کی طرح پیار کرتے لاڈ سے کہا تو شہریار کا چہرہ آس پاس اسکے کلاس فیلوز کو دیکھ کر سرخ ہوا تھا

KZwrites

"پاس والے آفس ہوا تو آجاؤں گا،ورنہ بہت لمبا پڑے گا مجھے..."

"پر کوشش کروں گا..."

"اچھا..."

"سنو..."

KZwrites

"آجاؤں گا..."

"مشل-ل-ل-ل...."

"آجاؤں گا مشل۔ل۔ل۔ل۔۔۔" اسکے کِھلے ہوئے چہرے کے تاثرات کو پہلے سنجیدہ اور پھر سنجیدہ سے غصے میں کنورٹ ہوتا دیکھ کر شہریار نے گاڑی کا دروازہ بند ہوتے دیکھ کر ناک کو دھیرے سے سہلاتے ایک نظر اسکے کلاس فیلوز کو دیکھا تھا جن کے درمیان وہ منہ پھلائے بغیر پیچھے مڑے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گئی تھی

"Just text me prior when you're free,

I'll pick you up..."

"Reply kr dena warna preshan rahun

ga..."

KZwrites

گاڑی کو ریورس کرتے شہریار نے ایک طرف

روک کر اسے میسجز بھیج کر فون تھائیز پر

رکھ کر آفس کی طرف سفر شروع کیا

تھا۔۔۔اپنے مسیجز صرف سین پر دیکھ کر

چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی

"Office anay wala ha,at least wish me luck for my meeting..."

KZwrites

میسج بھیج کر شہریار فون کوٹ کی پاکٹ میں ڈالتے گاڑی سے باہر نکلا تو میسج ٹون پر فوراً فون واپس باہر نکالا تھا اور سامنے سے عالم شاہ اپنہ طرف آتے دکھائی دئیے تھے

"Good luck for that "Important meeting""

KZwrites

ایک نظر فون سکرین پر تو ایک نظر ان پر رکھتے اس نے سنجیدہ سے چہرے سے بمشکل مشل کے روکھے سوکھے مسیج کو پڑھا تھا ، مسکراہٹ کو بمشکل پوری طرح دباتے وہ فون سکرین بند کرتے مکمل باپ کی جانب متوجہ

ہوا تھا جہاں سے جھڑکیوں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا

KZwrites

🕐🕔🕞 کچھ دن بعد

"آپ واقعی کبھی کیبل کار میں نہیں بیٹھیں..."

آفتاب حیرانی سے شازمہ کو دیکھ رہا تھا جو اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں چھپائے پاس سے گزرتی ہوئی کیبل کارز کو بمشکل دیکھ رہی تھی...آج انکا وہاں آخری دن تھا

KZwrites

"ن..نہیں..مجھے ڈر لگتا ہے....رہنے نہ دیں...؟؟؟"

"نہیں نہیں----میں نے الگ کیبن کروایا ہے،ہم
اکیلے ہونگے اندر-----آپکو بلکل ڈر نہیں لگے گا
آئی پرامس---ڈر لگا بھی تو ہم مینج کر لیں گے
ڈر کو---" معنی خیز لہجے میں کہتے آفتاب
اسکو لے کر v.i.p کیو سے گزرتے اپنی کیبل کار
کی طرف آیا تو عملے نے انکو اختیاط سے اندر
بٹھایا تھا

kZwrites

"احمددد...یہ تو چلنے لگی ہے۔ے۔ے...میں نے تو کبھی جھولے وغیرہ بھی نہیں لیے۔ے۔ے۔ے...."

شازمہ کانپتی آواز میں بولتے اسکی جیکٹ کو بازو سے جکڑے ہوئے تھی....بلیک ٹی شرٹ اور بلیک پینٹ کے ساتھ براؤن لانگ کوٹ اور ملٹی کلر سکارف پہنے وہ بے حد ڈیسنٹ اور پیاری لگ رہی تھی

KZwrites

"تو چلنی ہی تھی....آنکھیں تو کھولیں نہ...."

"وہ دیکھیں سامنے بادل۔۔۔۔۔"

"آس پاس کسی کو ہم دکھائی نہیں دے رہے۔۔۔"

KZwrites

"شازمہ۔۔۔۔"

"اچھا میرے کہنے پر تو ایک بار اوپر دیکھیں..."

آفتاب اسکو خود سے بری طرح چپکا دیکھ کر ہنس رہا تھا....جوں جوں کیبل کار اونچائی میں بادلوں میں جا رہی تھی ویسے ویسے شازمہ کا دل دھڑکتا جا رہا تھا...شیشے کے بنے کیبن سے باہر کا منظر اب دھندلا رہا تھا....وہ کافی اونچائی سے گزر رہے تھے...شازمہ دائیں بائیں دیکھے بغیر اسکی جیکٹ جکڑے اپنا چہرہ اس کے کندھے پر ٹکائے اس سے چپکی ہوئی تھی...ایک ہاتھ اپنے آگے موجود آئرن راڈ

KZwrites

پر رکھے وہ باقاعدہ کانپ رہی تھی

"آپ ایسے ڈر رہی ہیں تو مُجھے بھی کچھ ہو رہا ہے یار۔۔پلیز۔۔۔۔۔آنکھیں تو کھولیں۔۔۔" آفتاب نے بمشکل اسکو خود سے الگ کر کے سیٹ پر سیدھا بٹھایا تھا،وہ دونوں ہاتھ آئرن راڈ پر رکھے اپنا چہرہ پھر سے اسکے کندھے پر رکھے لرزنے لگی تو آفتاب اپنا بازو اسکے گرد پھیلا کر

KZwrites

اسکے بلکل قریب ہو گیا تھا

"اٹس فائن...دیکھیں...کچھ بھی نہیں ہو رہا..."

اسکے بازو کو پیار سے سہلاتے آفتاب نے اس

سارے منظر کو فون میں قید کر لیا تھا

KZwrites

"آپ وڈیو کیوں بنا رہے ہیں۔ں۔ں۔۔۔۔" شازمہ نے

آنکھیں کھولیں تو پہلی نظر ہی کیمرے میں

اپنی صورت پر ہڑیٹ تھی

"آپکو بعد میں تنگ کرنے کے لیے..." آفتاب نے اسے خود میں سکوئیز کیا تو کیمرے میں خود کو مزید کمزور ثابت نہ کرنے کے لیے شازمہ تھوڑا ہوش سنبھال کر بیٹھی تھی لیکن دل جوں کا توں دھڑکے جا رہا تھا

KZwrites

"یہ ک...کتنی اونچی ہے...." شازمہ نے دونوں ہاتھوں سے اسکا بازو زور سے پکڑا ہوا تھا ، آنکھیں میچے ہلکا ہلکا سا اب اطراف میں دیکھنے لگی تھی

KZwrites

"اتر کر بتاؤں گا...." اسے سنبھلتا دیکھ کر آفتاب نے فون وہیں سیلفی فریم میں لگا کر اپنا دائیاں بازو اسکے کندھے

پر رکھ کر ، چہرہ اسکے قریب کرتے ٹھنڈے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں دبایا تھا۔۔۔شازمہ کے دونوں ہاتھوں میں ابھی بھی اسکا بائیاں ہاتھ تھا

KZwrites

"اب تو ڈر نہیں لگ رہا ہو گا آپکو۔۔۔" اپنا ہاتھ اسکے ہاتھوں سے نکال کر آفتاب اسکے کوٹ کے اندر ڈالتے اسکے سینے کو بے رحمی سے چھوتے ، ہونٹوں کو نرمی سے محسوس کرتے کرتے زبان کو بھی سک کرنے لگا تھا۔۔۔اتنی اوچائی پر پہلے

ہی شازمہ کو اپنے پاؤں ہوا میں محسوس ہو رہے تھے اس پر اسکی بے باک جسارتوں نے مزید مشکل میں ڈال دیا تھا

KZwrites

آفتاب اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کیے آس پاس سے بے نیاز انکو شدت سے چوم رہا تھا۔۔اسے چھو رہا تھا۔۔بھینچ رہا تھا۔۔۔کیبل کار خوبصورت جگھوں سے گزرتے شازمہ کی

نظروں کا مرکز بن رہی تھی جو آنکھیں پوری طرح کھولے آفتاب کے ہاتھوں کی بے باکیوں پر مخل بھی نہیں پا رہی تھی... ٹاپ پر پہنچ کر کیبل کیبن ایک جھٹکے سے رکا تو آفتاب نے اس سے الگ ہو کر آنکھوں میں جھانکتے اسکے ہونٹوں کو انگوٹھے سے ہلکا سا چھوا تھا

KZwrites

" آجائیں..." آفتاب اٹھ کر اسکا ہاتھ پکڑے ،فون پاکٹ میں رکھ کر سے باہر لے آیا تو شازمہ سے اپنے پاؤں زمین پر رکھنا محال ہو رہا تھا

"ہم اتنا اوپر آگئے۔۔۔" شازمہ لڑکھڑاتے قدموں

سے دور ، نیچے دیکھتے بولی تھی

KZwrites

"ہاں ابھی واپس بھی جائیں گے۔۔۔کچھ دیر

یہاں گھوم کر۔۔۔" آفتاب اسکا ہاتھ پکڑے اسکو

شاپنگ ایریا کی طرف

لے آیا تھا

"واپس اسی کیبن میں بیٹھ کر۔۔؟ نہیں احمد۔د

۔د۔۔۔کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ے۔۔۔؟" شازمہ

اسکا ہاتھ تھامے چل رہی تھی

KZwrites

"آپ کے پاس دو ہی راستے ہیں بس۔۔۔ایک میں

اور ایک وہ کیبن۔۔۔اور دونوں سے گزرنا پڑے گا

آپکو۔۔" ریڈ روزِز کا ایک خوبصورت بکے لے کر

اسے تھماتے آفتاب شریر سے لہجے میں بولا تھا۔۔۔وہاں الیکٹرک چھوٹی چھوٹی سے موٹر بائکس رائڈز کے لیے آس پاس کا علاقہ وزٹ کرنے کے لیے پڑی تھیں۔۔۔آفتاب نے ایک بائک رینٹ آؤٹ کی تھی

KZwrites

"مجھے نہیں بیٹھنا آتا بائیک پر۔ر۔ر۔ر۔۔۔۔"

شازمہ بکے ہاتھ میں پکڑے پریشان ہوتے بولی تھی

"اس پر بیٹھنا نہیں ہے۔۔۔کھڑے ہی رہنا

ہے۔۔ویسے ڈونٹ ٹیل می۔۔آپ کو بائک پر بیٹھنا

نہیں آتا۔۔؟ " آفتاب بائیک سٹارٹ کر کے پہلے

خود چلا کر اسکے ارد گرد گھومتے بولا تو

شازمہ اسکے ساتھ ساتھ گھوم کر نفی میں سر

ہلائے جا رہی تھی "میں نہیں بیٹھی کبھی۔۔"

KZwrites

"میں سب سکھا دوں گا۔۔۔بیٹھنا کیسے ہے،کھڑے کیسے ہونا ہے۔۔۔" وہ معنی خیز لہجے میں بولتےٹرائل رائڈ لے کر اسکے پاس رکا تو شازمہ نے بات سمجھتے ، ہنستے ہوئے اپنا چہرہ چھپایا تھا

KZwrites

"آجائیں۔۔۔یہ فلاورز مجھے پکڑائیں۔۔۔" آفتاب نے فلاورز اپنے آگے رکھے اور شازمہ کو اپنے آگے

کھڑا کر کے بائیک سٹارٹ کر دی تھی

"احمد رک جائیں۔۔۔پلیز۔۔احمد۔د۔د۔۔۔۔میں گر جاؤں گی۔۔۔۔"اپنے پیچھے کھڑے ، اسے ضرورت سے زیادہ چپکتے دیکھ کر شازمہ کو اپنا بیلینس بگڑتا محسوس ہو رہا تھا

"آہستہ بولیں۔۔۔اتنا تو آپ بیڈروم میں بھی شور

KZwrites

نہیں کرتیں۔۔۔" آفتاب بائک کو ہلکی سپیڈ پر چ

لاتے اسکے پیٹ پر بازو حائل کرتے اسے اپنے

مزید قریب کرتے اپنا چہرہ اسکے چہرے کے بے

حد قریب کر کے بول رہا تھا۔۔۔سرخ گلاب کے

پھولوں کی خوشبو دونوں کو گھیر رہی تھی

KZwrites

"تھوڑی تو تیز چلائیں۔۔۔سب کو نظر آرہے ہوں

گے ہم۔۔" اپنے پیٹ پر دھڑے اسکے ہاتھ پر ہاتھ

رکھتے شازمہ نے ہلکا سا چہرہ اسکی طرف کیا

تو اسکے لبوں سے لب ذرا سا ٹکرائے تھے

"کہیں چھپیں کچھ دیر کے لیے۔۔۔؟ ادھر ایک جگہ ہے۔۔۔ہم بیٹھ سکتے یہاں۔۔۔۔۔" آفتاب آف ٹریک ہو کر بائیک روکتے ، قریب پڑے ایک بینچ تک اسے لے آیا تھا

"یہ کتنی خوبصورت جگہ ہے نہ۔۔۔۔بہت اونچی

KZwrites

ہے،تبھی بادل پاس پاس لگ رہے ہیں...ٹریک بھی صحیح سے دکھائی نہیں دے رہا..." شازمہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ آفتاب نے اسکے چہرے کو اپنی طرف کرتے اسکے سرخ ہوتے رخسار پر لب رکھے تھے

KZwrites

"آپ پاس ہیں تو ویسے ہی کچھ دکھائی نہیں دیتا مجھے....نہ آپ سے زیادہ کچھ خوبصورت لگتا ہے..." آفتاب نے اسکی ٹھوڑی کو دو انگلیوں

سے تھامے نرمی سے دوسرے رخسار کو چوما تھا

"واپس جا کر...پیکنگ کرنی ہے...دیر نہ ہو جائے یہاں...ہمیں..." شازمہ اپنے ارد گرد دھندلکا محسوس کرتے اس سے نظریں چراتے بولی تھی

"دیر ہو گئی تو ٹکٹ آگے کروا لیں گے.....جب

KZwrites

ہیں ہی ساتھ ، تو دیر کیسی...." آفتاب نے زیرلب مسکراتے اسکی کمر کے پیچھے ہاتھ باندھ لیے تھے...شام ہونے کے قریب تھی...دھند ہر طرف بڑھتی جا رہی تھی

KZwrites

"واپس جا کر آپ بزی ہو جائیں گے اپنے آفس میں...پھر میں آپکی....یہ ساری اٹینشن بہت مِس کروں گی۔ی..." شازمہ اسکے چہرے کو چھوتے ہوئے بہت دل سے اس سے مخاطب ہوئی

تھی

"آپکو لگتا ہے کہ میں موقع دیا کروں گا اتنا کہ آپکو مجھے مِس کرنے کا ٹائم ملے۔۔۔؟ آپ نے پناہ مانگنی ہے مجھ سے کہ جان چھوڑ دو تھوڑی دیر کے لیے۔۔" آفتاب بے باک سے لہجے میں بولا تو شازمہ کھلکھلا کر ہنستے اسکے حصار کو توڑ کر بائیک کی طرف بڑھ گئی تھی

KZwrites

"اچھا دو منٹ رکیں تو سہی یہاں پر...ابھی ایک دم اندھیرا ہو جانا ہے،بہت پیارا لگے گا سب پھر ، جب لائٹس آن ہوں گی..." آفتاب سست سے قدم چلتا اس تک آیا تو شازمہ بائیک پر ہاتھ رکھے وہاں ٹھہر گئی تھی

KZwrites

"کب...ہو گا اندھیرا...؟" شازمہ نے بائیک کے اگلے حصے میں موجود بکے سے ایک پھول نکال

کر آفتاب کی طرف بڑھایا تھا

"آپ نے فائدہ اٹھانا ہے اندھیرے کا۔۔؟" آفتاب نے ایک نظر رسٹ واچ پر ڈال کر اسکے ہاتھ سے پھول پکڑتے ، گہری نظروں سے اسکی آنکھوں میں جھانکا تو شرما کر مسکرانے سے شازمہ کا ڈمپل بے حد گہرا ہوا تھا

"نہیں۔ں۔ں۔۔۔ویسے ہی پوچھ رہی ہوں۔۔۔"

KZwrites

"پھر نہیں بتا رہا میں..." آفتاب نے گلاب کو
اسکے گال پر ہلکا سا تھپڑ والے انداز میں مارتے
اپنا چہرہ کچھ قریب کیا تو پاس ایک بائیک
گزرنے پر شازمہ نے گھبرا کر پھول واپس پکڑ کر
آفتاب کو باقاعدہ گھورا تھا

KZwrites

"کوئی نہیں دیکھ رہا ہمیں یار...." اسکے گھورتے گھورتے ہی آفتاب نے اسکے ہونٹوں کو نرمی سے چوما تو شازمہ ماتھے پر ہاتھ رکھے، پھول واپس بکے میں لگاتے اسکی بے قراریوں پر سر کو نفی میں جنبش دینے لگی تھی

KZwrites

"نہیں پھر...؟" اسے پھول واپس رکھتا دیکھ کر آفتاب نچلا لب دانتوں تلے چباتے بولا تھا جہاں اسکے ہونٹوں کا لمس ابھی بھی تھا

"کیا...؟" شازمہ مصنوعی غصے سے اسے دیکھی تھی

KZwrites

"مِس وغیرہ نہیں کریں گی پھر میری اٹینشن کو....؟ پہلی بار کوئی ڈسی‌ژن آپ نے لیا تھا جلدی میں،وہ بھی واپس لینے کا سوچ رہی ہیں نہ....؟ " آفتاب ٹانگیں پھیلا کر واپس بینچ پر

بیٹھتے ہوئے بولا تو شازمہ آئی رول کرتے اسکی طرف دیکھی تھی

بے ربط ، بے مقصد باتیں بھی اتنی دلچسپ ہوتی ہیں ، ایسا اسکے ساتھ ہمیشہ سے محسوس ہوتا آیا تھا۔۔۔ایک بھرپور نظر اسے دیکھتے شازمہ زیر لب مسکراتے پھول پکڑ کر واپس اسکے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔اندھیرا ہونے کا انتظار کرتے کرتے وہ اسکے کندھے سے سر ٹکائے باتیں کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔شام

KZwrites

پھیلی۔۔۔اندھیرا ہوا۔۔پھر جگمگاتی روشنیاں ہر سو پھیلنے لگیں ، وہ دونوں ہر چیز سے بے نیاز ہاتھوں میں ہاتھ دئیے ، ایک دوسرے میں گم جانے کتنا وقت ہی وہاں بتا گئے تھے

Kzwrites

چند ماه بعد

"مشل کمر ٹھیک ہے تمھاری اب....؟؟ درد ختم ہوا...؟" شہریار کی آدھی رات کو آنکھ کھلی تو مشل صوفے پر بیٹھے ٹیبل پر نوٹس پھیلائے آڑھی ترچھی سی بیٹھی پڑھ رہی تھی...کچھ دن بعد اسکے فائنل ٹرمز شروع ہونے والے تھے...رات کو کمر میں تیز درد کی شکایت پر شہریار نے کافی دیر اسے وارم کمپریس سے ٹکور کی تھی

KZwrites

"آپ سو جائیں۔ں۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔" مشل

نوٹس سے نظریں ہٹائے بغیر بولی تھی

KZwrites

"یار دن کے وقت پڑھا کرو نا۔۔اس وقت میرے

پاس سویا کرو۔۔۔۔تمھیں مساج کرتے کرتے ہی

مجھے صحیح نیند آتی ہے۔۔۔ورنہ نہیں

آتی۔۔۔تمھارے لیے بھی اچھا نہیں ہے ایسے دیر

تک جاگنا۔۔۔" شہریار آنکھیں ملتے ہوئے بیڈ سے

اٹھا اور اے سی کو آف کرتے اسکے پاس آ کر بیٹھ گیا تھا

"آپ کیوں جاگ گئے۔ے۔ے۔۔۔؟ میں تو دوپہر کو سو جاتی ہوں پھر بھی۔۔۔آپکی نیند نہیں پوری ہوتی اب۔۔۔" مشل ہتھیلیوں کے زور پر خود کو موو کرتے سیدھی ہو کر بیٹھنے لگی تو شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکو سہارا دیا تھا۔۔۔ٹوِنز کی وجہ سے اسکا پیٹ 7 ماہ میں کافی بڑا ہو

KZwrites

گیا تھا

"تم جاگ رہی ہوتی ہو تو نیند نہیں آتی مجھے بھی یار..." شہریار نے صوفے پر موجود اسکے سوجھے ہوئے پاؤں کو نرمی سے سہلاتے ایک نظر ٹیبل پر بکھرے نوٹس کو دیکھا تھا ، وہ کئی گھنٹوں سے پڑھ رہی تھی

KZwrites

"مجھ سے نہیں سویا جاتا رات کو....بے چینی ہوتی رہتی ہے لیٹ کر...کمر میں بھی درد ہوتا ہے...ایسے بیٹھ کر میں ٹھیک فیل کرتی ہوں...ابھی بھی نیند آئی ہوئی ہے پر سو نہیں پاؤں گی مجھے پتہ ہے...." مشل نے شہریار کے کندھے پر سر رکھا تو شہریار نے اسکے کندھے پر بازو پھیلاتے اسے اپنے حصار میں لیا تھا

kzwrites

"میری جان---ایسے بیٹھ کر سو جاؤ بیڈ پر--میں تکیے سیٹ کر دیتا ہوں اچھے سے--آؤ شاباش--نیند ضروری ہے--ایسے زبردستی جاگو مت----"

KZwrites

"نہیں-ں-ں---"

"کیوں نہیں--؟ ایک دن کی بات تھوڑی ہے---روز روز ایسے جاگو گی تو سٹریس بڑھ جائے گا

باڈی میں۔۔۔آؤ۔۔کوشش کرتے ہیں سونے

کی۔۔نہیں آئے گی نیند تو دوبارہ آجانا یہاں۔۔۔"

کہتے کہتے شہریار نے اٹھ کر اسکی بکس سائیڈ

کرتے ٹیبل کو بھی اٹھا کر ایک طرف کر دیا تھا

تا کہ مشل سیدھا سیدھا بیڈ کی طرف جا سکے

KZwrites

"لاسٹ ٹرائمیسٹر بہت۔ت۔ت مشکل ہے۔۔۔" مشل

اسکا ہاتھ تھامے اسکے ساتھ بیڈ تک آئی تھی،

پورا جسم اکڑا ہوا سا محسوس ہو رہا تھا

"ہاں مگر تم بہت فریش ہو۔۔۔بلکل ٹھیک ہو۔۔۔۔۔بس رات مشکل گزرتی ہے میری جان کی۔۔۔۔" شہریار اسکو بیڈ پر بٹھا کر سارے تکیے بیڈ کراؤن پر لگا رہا تھا۔۔۔آنکھیں نیند سے بھری ہوئی تھیں لیکن مشل کو یوں پریشان سا دیکھ کر دل بے قرار ہو رہا تھا

Kzwrites

"چلو ٹیک لگاؤ،ٹانگیں لمبی کرو....اے سی بھی
آن رہتا ہے ہر وقت اس سے بھی کمر اکڑتی ہے
تمھاری...کچھ دیر بند بھی رکھا کرو...موسم
بدل رہا ہے ویسے بھی..." شہریار نے تکیے سیٹ
کر کے اسے بٹھاتے کمفرٹر اسکی ٹانگوں پر کیا
تھا

kzwrites

"ابھی دو ماہ باقی ہیں۔۔۔کیسے گزرے گا وقت شہریار۔۔" مشل سر تکیے سے ٹکائے بولی تھی۔۔پاؤں کی انگلیوں میں چبھن سی محسوس ہونے لگی تھی

KZwrites

"گزر جائے گا۔۔۔۔جلدی کیا ہے۔۔۔بعد میں اس وقت کو بھی مِس کرو گی کہ کبھی یہ بے بیز تمھارے بیلی میں ہوتے تھے۔۔" شہریار نے دوسری طرف اسکے پہلو میں لیٹ کر اسکے

قریب ہوتے پیٹ پر آہستگی سے ہاتھ پھیرتے

کِس کی تھی

"آپکو جلدی نہیں۔۔۔؟؟ آپکو اتنا صبر کرنا پڑتا ہے

میری وجہ سے۔۔۔۔صبح آپ کو جب دیکھتی ہوں

تو اتنا فیل ہوتا ہے مجھے کہ کتنا برداشت کرتے

ہیں آپ۔۔۔" مشل اسکے

بالوں میں ہاتھ پھیرتے بولی تھی،وہ ہمیشہ

اسکے پاس لیٹ کر سونے سے پہلے اسکے پیٹ پر

KZwrites

ڈھیروں کِسز کرتا رہتا تھا

"کیا نظر آتا ہے صبح تمھیں۔۔۔؟" شہریار نے شریر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تو مشل نے ہنستے ہوئے چہرہ اس سے موڑا تھا

KZwrites

"صبر ہی صبر ہے اپنی جان سے پیاری بیوی کی خاطر۔۔۔کچھ مہینوں کی ہی تو بات ہے پھر

واپس قابو کر لوں گا

اور سارے حساب کتاب پورے کر لوں گا۔۔ابھی بھی تم۔۔ایک آدھ ہفتے بعد کچھ ہلکا کر ہی دیتی ہو مجھے۔۔۔کافی ہے فی الحال اتنا بھی۔۔۔" شہریار اسکی ٹانگوں پر ہلکا ہلکا سا دباؤ ڈالتے ہاتھ پھیر رہا تھا

KZwrites

"شہریار مجھے بلکل فیلنگز نہیں آتیں۔۔۔کہیں۔۔۔میرا سسٹم تو خراب نہیں ہو گیا

کوئی اندر سے۔۔۔مجھے اپنے اندر وہ سب محسوس ہی نہیں ہوتا جو پہلے ہوتا تھا۔۔۔آپ پاس آتے بھی ہیں تو بس الجھن سی ہوتی ہے کہ جلدی سے۔۔۔بس آپ چھوڑ دیں مجھے۔۔۔پھر بعد میں ٹینشن بھی ہوتی رہتی ہے کہ آپ کیا سوچتے ہوں گے۔۔۔" مشل پریشان سے لہجے میں بولی تو شہریار ہنسنے لگا تھا

KZwrites

""میں گوگل کر رہی تھی اپنے سمپٹمز تو۔۔۔

"رہنے دو۔و۔و گوگل کو۔۔۔۔پریگنینسی میں ہو جاتا ہے ایسا۔۔۔بعد میں واپس ہارنی ہو جاؤ گی ڈونٹ وری۔۔۔جب میں مائنڈ نہیں کرتا تو تم کیوں ٹینشن لیتی ہو ان باتوں کی۔۔۔بس مجھے اُتنا کر لینے دیتی ہو جتنا ضروری ہوتا ہے۔۔۔یہی بہت ہے۔۔۔" شہریار ذو معنی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تو مشل نے ہنستے ہوۓ اسکے سر کے بال پیار سے کھینچے تھے

KZwrites

"اچھا نام میں رکھوں گی بچوں کے....میں
سرچ کر رہی ہوں آجکل..." مشل اب اسکے
سلکی بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیرتے دل میں
اپنے بچوں کے بالوں کو بلکل اسکے بالوں جیسا
ہونے کی دعا کر رہی تھی...ان دنوں اپنے
گھنگھریالے بالوں کو مینج کرنا انہیں سنوارنا بے
حد مشکل لگنے لگا تھا

KZwrites

"ادھر ماما نے بھی سوچے ہوئے ہیں نام ادھر دادا جان نے بھی...یار آپس میں ڈیسائڈ کر لو مجھے کیوں سٹریس دیتے ہو سب مل کر....نہ ہی مجھے اجازت ہے کہ میں نام رکھوں اپنے بے بیز کا...دادا جان نے بھی شاہ زیب اور شزا نام رکھے ہوئے ہیں..سب کی فرمائشیں پوری کرنے کے لیے تو مجھے تین بار اور Twins کرنے پڑیں گے..." شہریار اسکی تھائی پر ہاتھ پھیرتے پھیرتے وہاں لب رکھتے بولا تھا جہاں سے اب چین ریموو ہو چکی تھی

kzwrites

"ماں باپ کو نام رکھنا چاہئیے بچوں کا۔۔۔پر یہاں ہر معاملے میں خود کو پیچھے رکھنا پڑتا ہے۔۔۔اپنی پسند کو دبانا پڑتا ہے۔۔" مشل کی انگلیاں مسلسل اسکے بالوں میں سرک رہی تھیں

KZwrites

"نہیں رہو گی تم پیچھے کسی بھی معاملے میں۔۔۔بتاؤ تم نے کیا نام سوچے ہیں۔۔۔ہم کسی

نہ کسی طرح وہی رکھ لیں گے...پریشان نہیں ہوا کرو ایسے..." شہریار اسکی تھائی پر مسلسل چھوٹی چھوٹی کسز کرتے گھٹنے کے پاس سے اسکی ٹانگ کو دبا رہا تھا...کمرے کی روشنی بھی مدھم تھی

KZwrites

"میں ابھی سوچ رہی ہوں۔ں...." مشل کمر کے پیچھے تکیے ایڈجیسٹ کرتے نیم دراز سی ہوئی تو شہریار نے اٹھ کر لائٹس مزید ڈم کر دی تھیں

"بھوک تو نہیں لگی...؟ کچھ کھانا ہے تو لا

"دوں...؟ کافی دیر سے پڑھ رہی تھی تم...

شہریار نے کمفرٹر اسکی ٹانگوں پر ٹھیک کرتے

کہا تھا

KZwrites

"نہیں،اے سی آن کر دیں اور فون چارجنگ پر

لگا دیں بس...." مشل بیزار سے لہجے میں بولی

تھی،لیٹتے ٹانگوں میں شدید کھنچاؤ محسوس ہونے لگا تھا

"اے سی ابھی تو بند کیا تھا..." شہریار جھک کر ماتھا سہلاتے اسکے چہرے پر پھیلی بے چینی سے اثرات دیکھ کر خود بھی بے چین سا ہوا تھا

"مجھے گرمی لگتی ہے۔۔۔نیند نہیں آتی

kzwrites

پھر۔۔۔" مشل اپنی ٹانگیں سکیڑتے بیڈ پر اندر کی جانب تھوڑی سی کروٹ لیتے بولی تو شہریار نے ٹیبل سے ریموٹ اٹھا کر اے سی کا ٹمپریچر بڑھا کر آن کر دیا تھا

KZwrites

"ایگزامز کا سٹریس بھی ہو رہا ہے۔۔۔؟" اسکے ساتھ سائیڈ کروٹ پر لیٹ کر شہریار نے کمفرٹر دونوں پر مزید درست کیا تو مشل نے دھیرے سے سر کو جنبش دی تھی،ہونٹ آپس میں ایسے بھینچے ہوئے تھے جیسے اندر غبار سا تھام کر

رکھا ہو

"مشل۔۔۔" شہریار نے بہت نرمی سے اسکا بازو اپنے سینے سے لگا کر خود کو اسکے قریب دھکیلا تھا

"جی۔۔۔" آنسوؤں کا گولہ خلق میں اٹکا ہوا تھا

KZwrites

"دل چھوٹا نہیں کرو میری جان۔۔۔" اسکی بند مٹھی کو پیار سے چومتے شہریار نے سینے سے لگا اسکا بازو سہلایا تو آنکھ کے کنارے سے ایک آنسو بہہ کر تکیے میں جذب ہوا تھا

KZwrites

"مجھ سے سب مینج نہیں ہو رہا۔ا۔ا۔۔۔عجیب عجیب خیال آتے ہیں۔۔پڑھا بھی نہیں جاتا صحیح سے۔۔۔جتنی پریپریشن مجھے کرنی چاہئیے اتنی۔۔اتنی ہو نہیں پا رہی۔۔" بات کرتے

کرتے آنسو رواں ہونے لگے تھے

"تم سے جتنی ہو پا رہی ہے تیاری، تم اتنی ہی کرو۔۔۔خود کو زیادہ برڈن مت دو یار۔۔۔۔پتہ ہے جب تم پڑھ ہوتی ہو تو میں تمھیں دیکھ کر سوچتا ہوں ،یہاں میرے بے بیز بھی کتنا کچھ سیکھ رہے ہوں گے۔۔۔۔بلکل تمھاری طرح انٹیلیجنٹ ہو رہے ہوں گے۔۔۔۔دنیا میں آنے سے پہلے ہی سائینس سمجھ آتی ہو گی انہیں ساری۔۔۔۔بابا نے تو سائنس پڑھی نہیں۔۔۔لیکن

kzwrites

ماما نے ابھی سے پڑھانا شروع کر دیا ہے بچوں کو...." اسکے بھیگتے چہرے کو صاف کر کے آہستگی سے پیٹ کو سہلاتے شہریار نے ماتھا اسکے ماتھے سے ٹکایا تھا

KZwrites

"یہ خیال تو مجھے بھی آتے ہیں...ایسا واقعی ہوتا ہے کہ بے بیز کو سب سمجھ آرہا ہو...؟ جو بھی میں پڑھتی ہوں...؟؟؟" مشل کچھ پل کو اپنی سب تکلیفیں بھول کر اس سے باتوں میں

مگن ہو گئی تھی

"ہاں سنا تو ہے۔۔کہ سب پتہ لگ رہا ہوتا ہے بچے کو۔۔سب ایموشنز۔۔ہر چیز۔۔ماں اداس ہو تو بچہ اداسی فیل کرتا ہے۔۔ماں خوش ہو تو بچے کے خوشی والے ہارمونز بڑھتے ہیں۔۔۔" شہریار نے پھر سے اسکا ہاتھ پکڑ کر ، بازو اپنے سینے سے لگایا تو مشل نے خود اپنی نم آنکھیں صاف کی تھیں

KZwrites

"جیسے بچے کو بھوک لگتی ہے تو ماں کو سگنل ملتے ہیں کہ کچھ کھائے۔۔۔ویسے ہی جو ماں کے ایموشنز ہوتے ہوں گے وہ بچے کو بھی پتہ لگتے ہی ہوں گے۔۔۔ڈاکٹر نے ہمیں اس دن ہارٹ بیٹس سنوائی تھیں نہ دونوں کی۔۔۔وہ کبھی تیز ہوتی ہوں گی جب تم خوش ہوتی ہو گی۔۔۔کبھی سلو ہو جاتی ہوں گی تمھارے اداس ہونے سے۔۔۔"

شہریار اسکے ہاتھ سے اپنی بئیرڈ سہلاتے دھیمے سے لہجے میں اس سے باتیں کرتے ، پاؤں سے

KZwrites

اسکی لوئر لیگ پر ہلکا ہلکا سا دباؤ ڈال رہا تھا

"اور جب پڑھتی ہوں۔۔۔تب کیا فیل ہوتا ہو گا انہیں۔۔۔؟ میرا زیادہ وقت تو پڑھتے ہوئے گزرتا ہے۔۔۔" مشل اسکے چہرے کو انگوٹھے سے سہلاتے ادھ کھلی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

"اگر سٹریس لے کر پڑھتی ہو تو شاید وہ بھی

KZwrites

سٹریس فیل کرتے ہوں گے...اگر خوشی خوشی

بغیر کسی سٹریس کے پڑھتی ہو گی تو وہ بھی

آرام سکون سے لیکچر اٹینڈ کرتے ہوں گے

تمھارے ساتھ...اسی لیے تو کہہ رہا تھا کہ اتنا

پریشر مت لو...ایزی ہو کر جتنا ہو سکتا ہے اتنا

کرو بس...ویسے بھی تم انٹیلیجنٹ ہو

اتنی...تمھیں یہ سٹریس وغیرہ سوٹ نہیں

کرتا..." شہریار نے اسکی ہتھیلی کو چومتے

چہرہ تھوڑا سا اٹھا کر اسکے ہونٹوں کے قریب

بھی نرمی سے لب رکھے تھے

KZwrites

"کیا سوٹ کرتا ہے مجھے...؟" مشل سر کو تکیے پر ریلیکس سا کرتے اسکی بئیرڈ کو انگلیوں سے چھونے لگی تھی

KZwrites

"تم پر سوٹ کرتا ہے زیادہ ساری باتیں کرنا...نخرے دکھانا...ناراض ہونا..مجھ سے لڑائی جھگڑا کرنا..اپنا حکم چلانا...یہ سٹریس انزائٹی وغیرہ تمھاری نیش (niche) نہیں ہے

میری جان...تم مت پڑو ان چیزوں میں...." اپنے چہرے پر سرکتی اسکی انگلیوں کو پکڑ کر انہیں چومتے شہریار نے اسکے چہرے پر مسکراہٹ بکھرتی دیکھی تھی

KZwrites

"میرے ہارمونز خراب ہو گئے ہیں شاید..."

"ہو جائیں گے واپس پہلے جیسے...."

"اگر نہ ہوئے تو..؟ میں اداس ہی رہنے لگی

تو...؟"

"جب دو دو بچے سنبھالنے پڑیں گے نہ خود ہی

اداسی دور ہو جانی ہے تمھاری..."

KZwrites

""آپ نہیں سنبھالیں گے انہیں..؟

""میں بھی سنبھالوں گا....

"آپ تو آفس ہوا کریں گے۔۔۔مجھے ہی یونیورسٹی سے آف کر کے انہیں دیکھنا پڑے گا۔۔۔"

"کچھ دیر آف تو تمھیں ویسے بھی کرنا پڑے گا۔۔۔خود بھی تو ریکور کرنا ہے نا۔۔۔اور۔۔۔میں برابر کا خیال رکھوں گا۔۔۔بچوں کا بھی اور تمھارا بھی۔۔۔تمھارے جتنا تو نہیں کر سکوں گا لیکن تمھیں اکیلا بھی نہیں چھوڑ دوں گا کہ سب تم ہی کرو۔۔۔"

kzwrites

"میرے ایگزامز ہو جائیں پھر ہن شاپنگ کریں گے ڈھیر ساری...وہ والا کارنر بھی میں نے سیٹ کروانا ہے..."

KZwrites

"اتنا کچھ جو آنلائین منگوایا ہوا ہے وہ بھی کھول کر چیک کرو کسی دن...آج بھی کوئی بڑا سا پارسل آیا تھا ،میں نے نیچے رکھوایا ہوا ہے..."

"اچھا وہ آگیا تھا۔۔؟ کرب ہے۔۔۔انسٹال کرنا ہے

اسے۔۔آپ اوپر لے آنا۔۔۔"

"صبح لے آؤں گا۔۔ویسے میں سوچ رہا تھا کہ

نیچے روم سیٹ کروا لوں ماما بابا کے ساتھ والا

۔۔؟ کچھ ٹائم وہاں سپینڈ کر لیں گے۔۔؟

سیڑھیاں چڑھنا مشکل ہوگا تمھارے لیے۔۔۔"

KZwrites

"نہیں نہیں۔۔میں چڑھ لوں گی ایک بار

سیڑھیاں۔۔نیچے نہیں سٹے کرنا میں نے۔۔" مشل

نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھتے نفی میں سر ہلایا

تھا

"اوکے اوکے...میں تمھاری آسانی کے لیے کہہ رہا

تھا ویسے یار...نیچے سب پاس ہوں گے تو خیال

بھی رکھ سکیں گے..."

KZwrites

"نہیں مجھے اوپر ہی رہنا ہے....آپ نہیں

سمجھیں گے..." مشل کے چہرے پر پریشان سے اثرات آئے تھے

"سمجھا دو تم...کیا بات ہے...؟ ماما کی وجہ سے...؟؟؟؟"

KZwrites

"نہیں بس...مجھے نیچے کمفرٹیبل نہیں لگے گا....میں نے...ماما...میں اپنی ماما کو بلانا

چاہتی ہوں میں۔۔بلا لوں انہیں۔۔؟؟" مشل نے دل میں چھپی بات بہت دیر بعد اسکے سامنے رکھی تھی

"ضرور بلاؤ یار۔۔انکا اپنا گھر ہے جب مرضی آئیں وہ۔۔۔ابھی آسکتی ہیں تو ابھی بلا لو بیشک۔۔۔" شہریار نے بازو اسکی کمر کے گرد حائل کرتے اسکے ماتھے پر لب رکھے تھے

KZwrites

"تائی امی مجھے۔۔کہہ رہی تھیں کہ۔۔۔خانم کو بھی بلا لینا فروری میں۔۔وہ مجھے باتوں میں کہتی ہیں کہ ابھی مت آئیں میری ماما۔۔۔لا سٹ ٹائم بھی وہ پندرہ دنوں کے لیے آئی تھیں لیکن پہلے ہی چلی گئیں۔۔تائی امی نہیں رہنے دیتیں انہیں۔۔۔اور۔۔وہ کہتی۔۔" مشل ٹھہر ٹھہر کر بولتے پھر سے آنسو بہانے لگی تھی

KZwrites

"مشل...میں چاچی کو خود کال کر دوں گا
صبح...کہ جتنی جلدی وہ آسکتی ہیں
آجائیں...جب وہ کمفرٹیبل ہیں آنے میں...تم
مجھ سے ڈسکس کیا کرو جو بھی بات ہوتی ہے
دل میں...ایسے سوچتی نہ رہا کرو خود
ہی....ویسے میری لاسٹ منتھ بات ہوئی تھی تو
میں نے تب بھی کہا تھا ان سے....کہ آجائیں
وہ....اس بار آئیں گی تو میرا وعدہ ہے میں خود
خیال رکھوں گا ہر بات کا...لاسٹ ٹائم مجھ سے
مینج نہیں ہو پایا تھا ، میں کراچی تھا....ایم
سو سوری فار دیٹ....اس بار نہیں ہو گا

kzwrites

ایسا۔۔۔آئی پرامس۔۔۔" شہریار نے اسکی بات کاٹ دی تھی ، ماتھے پر بل گھرے ہوئے تھے

"میں نے نیچے بلکل نہیں سٹے کرنا۔۔تائی امی کچھ نہ کچھ کہہ دیتی ہیں۔۔پھر مجھے دیر تک الجھن ہوتی رہتی ہے۔۔" مشل نے اپنی بھیگی آنکھیں صاف کیں تو شہریار نے خاموشی سے اسکے قریب ہوتے اسے سینے سے لگا لیا تھا

KZwrites

"ہم اوپر ہی رہیں گے۔۔۔ڈونٹ وری۔۔۔جو ہیلپر آتی ہے وہ اچھی ہے۔۔۔؟ " کچھ توقف سے شہریار نے اسکی کمر پیار سے تھپتھپاتے اسے مزید خود میں بھینچا تھا

KZwrites

"ہاں وہ اچھی ہے۔۔۔آپ کل یونیورسٹی سے واپسی پر شازمہ کی طرف ڈراپ کر دیں گے

"مجھے...؟ پھر بعد میں پک کر لینا....

"میں کر دوں گا ڈراپ....تمھاری ماما سے بھی بات کر لوں گا...وہ بھی آجائیں گی انشاء اللّٰہ... شازمہ سے بھی کہوں گا کہ چکر لگاتی رہا کرے...تم اکیلا اکیلا فیل کر رہی ہو بہت...مجھے سمجھ آرہا ہے..." شہریار نے فکرمند لہجے میں کہتے اسکے بالوں میں انگلیوں کو آہستگی سے سہلایا تھا

KZwrites

"میری جان-ن-ن---" اسکے کندھے ، بازو کو ہلکا سا دباتے شہریار نے ماتھے پر لب رکھے تھے

""نیند آرہی ہے---؟

"آرہی ہے---" دل کی تھوڑی تسلی ہونے پر مشل نے آنکھیں موندیں تو شہریار کچھ پل اسے یونہی دیکھتا رہا تھا---پھر اسے گہری نیند میں

KZwrites

جاتا دیکھ کر وہ بازو اس پر سے ہٹا کر بلکل سیدھا لیٹ گیا تھا...سینے پر ہاتھ رکھے وہ اسکی ساری باتوں کو پراسیس کرتے خود بھی سٹریس میں آگیا تھا...ماتھے کو سہلاتے بے چینی سے کروٹیں بدلتے وہ ساری رات تقریباً جاگتا ہی رہا تھا

KZwrites

"شہریار...؟" مشل کی آواز پر آنکھ کھلی تو اسکا مسکراتا چہرہ دیکھ کر نیند سے بوجھل آنکھیں پورے طرح کھل گئی تھیں

"تم جلدی جاگ گئی۔۔؟" اسے فریش دیکھ کر شہریار آنکھیں ملتا ہوا اٹھ بیٹھا تھا،چائے کی خوشبو نے حواس مزید بیدار کر دئیے تھے

KZwrites

"مجھے بھوک بہت لگ رہی تھی۔ی۔ی تو آنکھ کھل گئی جلدی۔۔۔تھوڑا روائز بھی کرنا تھا میں نے کچھ۔۔۔ناشتہ بنایا ہے میں نے۔۔۔آجائیں۔۔۔" لیپ

ٹاپ ہاتھ میں پکڑے مشل نے اسے ٹیبل کی جانب اشارہ کیا تو شہریار نیند سے اچانک اٹھنے پر سر کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر بیٹھ گیا تھا

KZwrites

"آجائیں نہ۔۔۔پھر کہیں گے ساتھ ناشتہ نہیں کرتی۔۔۔میرے لیے ایفرٹس نہیں کرتی۔۔۔اب کی ہیں ایفرٹس تو ٹھنڈا کر رہے ہیں آپ ناشتہ۔۔۔اٹھیں جلدی۔۔۔میرا فون بھی پکڑا دیں چارجنگ سے۔۔۔" مشل اپنی رو میں بولنا شروع

ہوئی تو شہریار ہنستے ہوئے سر جھٹک کر اٹھ کھڑا ہوا تھا،نیند پوری نہیں ہوئی تھی لیکن مشل کو پرسکون اور فریش دیکھ کر سٹریس میں آیا ہوا دل تھوڑا ریلیکس ہو گیا تھا

KZwrites

"صبح صبح پڑھائی کرتے ہوئے بہت ہاٹ لگتی ہو ویسے..." شہریار نے فون اسے پکڑاتے دوسرا ہاتھ اسکے پیچھے صوفے پر رکھ کر چہرے پر جھکتے ہوئے کہا تو مشل کا چہرہ گہرا سا مسکرانے سے یک دم سرخ ہوا تھا

"بھاگ جائیں...میرا دھیان نہ ادھر اُدھر کریں
ابھی...یہ کوئز بہت "امپورٹنٹ" ہے..." مشل
فون سے اسکے کندھے کو ڈیپ کرتے اپنے
مخصوص انداز میں بولی تو شہریار مسکراتے
ہوئے اس پر سے ہٹ گیا تھا

KZwrites

"جلدی جلدی گو تھرو کرنا ہے سب...سی جی

پے اے پر تو کمپرومائز نہیں کرنے والی میں
بلکل بھی۔۔۔میرے کچھ کلاس فلیوز کو لگ رہا
ہے کہ وہ میری پوزیشن ریپلیس کر لیں گے پر
انہیں میرے دماغ کا پتہ نہیں ہے ابھی۔۔۔"

KZwrites

"چائے پکڑانا ذرا میری۔۔۔" مشل نے لیپ ٹاپ پر
نظریں دوڑاتے ہاتھ بڑھایا تو شہریار نے فوراً
ٹیبل پر جھک کر چائے کا کپ پکڑ کر اسے تھمایا
اور پھر اسے چائے کے سپ بھرتے لیپ ٹاپ پر
تیزی سے انگلیاں چلاتے دیکھنے وہیں کھڑا ہو

گیا تھا

"دیکھ کیا رہے ہیں-ں-ں-ں---؟ فی الحال کوئی

ہاٹ نہیں لگ رہی میں مجھے پتہ ہے----فریش ہو

کر آئیں نہ یار---ٹائم نہ ضائع کریں ایسے----"

مشل ماتھے پر بل ڈالتے اسے ڈانٹتے ہوئے بولی

تو شہریار الٹے قدم لیتے اسے معنی خیز نظروں

سے دیکھا تھا

KZwrites

"واٹ۔۔؟" اسے اپنے ٹراؤزر پر دونوں ہاتھ رکھے الٹے قدم لیتے دیکھ کر مشل اپنا چہرہ لیپ ٹاپ سکرین کے پیچھے چھپاتے ہنسنے لگی تھی

KZwrites

"تمھیں آج واپسی پر شازمہ کی طرف کوئی نہیں ڈراپ کرنا میں نے۔۔۔" شہریار ڈریسنگ روم میں داخل ہوتے بولا تو مشل لیپ ٹاپ نیچے کرتے چور نظروں سے اسے دیکھی تھی

"کیوں۔ں۔ں۔۔۔میں نے تو اسے میسج کر دیا ہوا

کہ میں آؤں گی۔۔۔"

KZwrites

"اُن سینڈ کر دو۔و۔و۔۔۔" ڈریسنگ روم سے آواز

آئی تھی

""میں کوئی نہیں کر رہی ان سینڈ۔ڈ۔ڈ....

"ایسے ہی نہیں کر رہی...میں باہر آ کر کرواتا ہوں ان سینڈ ابھی..." شہریار وہیں سے اسے وارن کرتے بولا تو مشل نے ہنستے ہوئے اپنے انگوٹھے کا ناخن دانتوں تلے دبایا تھا

KZwrites

"آپ نے میرا دھیان سارا خراب کر دیا ہے۔ے۔ے ...شہریار۔ر۔ر..." مشل جان بوجھ کر الجھے

لہجے میں بولی تھی ، اسے خود پر کنٹرول کرتے

دیکھ کر چہرے پر جو رنگ بکھرے تھے وہ

مستقل ہوئے تھے

KZwrites

"شام کو دھیان سارے ٹھیک کر دوں گا تمھارے۔

ے۔ے۔۔۔نو وریز۔۔۔۔" اسکی معنی خیز آواز دور

سے سنائی دی تو مشل نے فون پکڑ کر شازمہ کو

بھیجا ہوا میسج ان سینڈ کر دیا تھا۔۔۔رات دیر

تک باتیں کرنے سے سٹریس بے حد کم ہو گیا تھا

، جو ابھی اسکی باتوں سے ،چہرے سے

مسکراہٹ سے بخوبی جھلک رہا تھا اور اسے

یوں تروتازہ دیکھ کر شہریار کا موڈ بھی لفٹ

ہو گیا تھا

KZwrites

......چند ماه بعد......

"شہریار میرا دل بہت گھبرا رہا ہے....."

"ایسے لگ رہا ہے...مجھے کچھ ہو جائے گا...."

KZwrites

"آپ میرے بچوں سے پیار کریں گے نہ...."

"سٹیپ مام نہ لے کر آنا...وہ پیار نہیں کرے گی

ہمارے بچوں کو ...."

"سن رہے ہیں---؟"

"آپ خود سب کچھ کرنا ہے بچوں کا ، اگر میں آپریشن سروائو نہ کر سکی تو---" مشل آدھی رات کو روہانسی ہوئے پاس سوئے شہریار سے باتیں کیے جا رہی تھی---ہر تھوڑی دیر بعد موڈ بدل رہا تھا---کبھی اچانک سب کچھ اچھا لگنے لگتا تھا تو کبھی ایک دم سے دل بجھ جاتا تھا

KZwrites

"ہمم۔۔۔کیا بولی ہو تم۔۔۔؟ " شہریار نیند سے بے

حال کروٹ لیتے اسکی طرف دیکھ کر بولا

تھا۔۔۔ہیکٹک دن آفس گزارنے کے بعد مشل کا

ہاسپٹل سے ڈیٹیل چیک اپ کروا کر ، کمرے میں

بچوں کے لیے سیٹنگز کرنے کے بعد وہ رات دیر

گئے سویا تھا لیکن مشل ذرا سا بھی سو نہیں

پائی تھی

kzwrites

"م...مجھے لگ رہا ہے مجھے کچھ ہو جائے گا...بہت ڈر لگ رہا ہے مجھے شہریار...سانس بھی نہیں آ رہا مجھے ٹھیک سے..." مشل نے آدھی بات دہرائی تھی ، باقی آدھی بات شہریار کے چہرے پر پھیلے غصے کو دیکھ کر چھوڑ دی تھی

KZwrites

"بے بی۔۔۔ایسی باتیں نہیں سوچو۔۔سوئی کیوں نہیں ہو۔۔؟ مجھے لگا تھا سو گئی ہو تم۔۔"
شہریار پوری طرح کروٹ لے کر کہنی کے سہارے ہتھیلی پر سر رکھتے اس سے مخاطب ہوا تھا

KZwrites

"نہیں سویا جا رہا۔ا۔ا۔۔بہت انکمفرٹیبل ہو رہی ہوں۔۔آپریشن کا سوچ سوچ کر بہت ڈر لگ رہا ہے۔ے۔۔۔عین ٹائم پر کیوں کہا ہے انہوں نے آپریشن کا۔۔؟ ضرور کچھ کامپلیکیشنز ہوں

گی...." مشل بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے تکیہ ٹانگوں پر رکھے گھٹے سے لہجے میں بول رہی تھی

KZwrites

"کامپلیکیشنز ہوں بھی اگر تو بہتر ڈسی‌ژن ہی لیا ہو گا نہ...ویسے کوئی ہے نہیں کامپلیکیشن ، بچے بلکل ٹھیک ہیں اور تم بھی ....دل نہیں چھوٹا کرو اتنا....آپریشن میں تو رسک بھی

نہیں ہوتا نہ ہی تمھیں اس وقت پین ہو گا نہ

کچھ پتہ لگے گا....یے بیز بھی سیف ہوں گے اور

تم بھی...." شہریار نے نیند میں ہی بولتے بولتے

عادتاً اس کی ٹانگ پکڑ کر دبانی شروع کر دی

تھی

KZwrites

"نہیں،آپریشن بہت خوفناک ہوتا ہے میں نے

ابھی دیکھا ہے،اتنی لئیرز کاٹتے ہیں...اگر صحیح

سے نہ جڑیں واپس تو۔۔۔؟ بلڈ لوس بھی ہو سکتا ہے۔ے۔۔۔" مشل لڑکھڑاتی آواز میں بولی تو شہریار اٹھ بیٹھا تھا

KZwrites

"مشل ایک تو تم جو یوٹیوب کھول کر سرچ کرتی ہو نہ ہر چیز۔۔۔۔۔انفارمیشن گین کرنے کی بجائے خوفزدہ ہو جاتی ہو۔۔۔۔دیکھو ڈاکٹرز کا روز کا کام ہوتا ہے اور تمھاری ڈاکٹر ہیں بھی اتنی اچھی۔۔۔۔۔چاچی جان بھی پاس

ہوں گی۔۔۔میں بھی پاس ہوں گا،سب ٹھیک ہو گا میری جان۔۔۔تم مت سوچو ایسی الٹی سیدھی باتیں۔۔۔طبیعت خراب ہو گی پھر۔۔۔" اسکا سر اپنے کندھے سے لگائے وی اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا تو مشل نے انکمفرٹیبل ہو کر اسکے کندھے سے سر ہٹا لیا تھا

KZwrites

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟ ٹھیک ہو۔۔۔۔؟؟" اسکے یوں سر ہٹانے پر شہریار فکرمند ہو کر اسکے سامنے ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔

ہلکی سی نم آنکھوں میں جھانکتے اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے تھے

"سانس نہیں آرہا صحیح سے۔۔۔" مشل سینے پر ہاتھ پھیرتے بولی تھی

"کافی دیر سے بیٹھی ہوئی ہو شاید۔۔۔اس لیے فیل ہو رہا ہو گا ایسا۔۔۔تھوڑی واک کر لو۔۔؟

KZwrites

اٹھاؤں۔۔۔؟ " شہریار اسکے ہاتھ پر اپنے ہاتھوں سے دباؤ ڈالتے بولا تو مشل ہاتھ چھڑوا کر اپنی جگہ سے سرکتے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔اسے بیڈ سے اترتے دیکھ کر شہریار ایک جست میں دوسری جانب سے بیڈ سے اترا اور اسکا ہاتھ تھام کر اسے کھڑا ہونے میں مدد کرنے لگا تھا

KZwrites

"بال بہت الجھے ہوئے ہیں تمھارے مشل۔۔۔یہاں کھڑی ہو دو منٹ، پہلے بال ٹھیک کرتا ہوں۔۔۔"

شہریار نے اسکو ایک نظر دیکھ کر ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا کیا تھا

"آپ سے نہیں سلجھیں گے شہریار۔۔بہت زیادہ برے کرل ہیں۔۔۔ڈرائے بھی ہو گئے ہیں بال۔۔۔"

Kzwrites

مشل مرر میں اپنے بال دیکھ کر بجھے سے لہجے میں بولی تھی۔۔۔کچھ دن وہ بہت فریش رہ کر اپنا خیال رکھتی تھی وہیں کچھ دن بلکل سست سے گزرتے تھے

"سلجھا لوں گا تم خوامخواہ اپنے بالوں کو برا

نہ کہا کرو یار...سر سیدھا رکھو...." شہریار

اسکے تھوڑے تھوڑے بال لے کر انکو برش سے

آہستگی سے سلجھانے لگا تھا

KZwrites

"ایسا کرو بیٹھ جاؤ تم صوفے پر...تھک جاؤ گی ایسے کھڑے کھڑے..." اسکو صوفے پر بٹھا کر شہریار اسکے تقریباً آدھے بال سلجھا چکا تھا

KZwrites

"سانس ابھی بھی کھینچ کر لینا پڑ رہا ہے...؟؟ یا بہتر ہوا ہے..." اسکے بال سلجھا کر ایک سے دو بار انہیں جوڑا بنانے کی کوشش میں ناکام ہوتے شہریار نے انہیں کھلا ہی چھوڑ دیا تھا

"میں خود کر لیتی ہوں،سانس بس کبھی ٹھیک آتا کبھی مشکل سے۔۔۔میں نے ویٹ زیادہ ہی گین کر لیا ہے،ایک ٹیچر بھی پریگنینٹ ہیں یونیورسٹی میں،انکا پتہ بھی نہیں چلتا کہ وہ پریگنینٹ ہیں۔۔۔" مشل بالوں کو سمیت کر جوڑا بناتے صوفے کا سہارا لیتے اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی

KZwrites

"ہر باڈی ٹائپ الگ ہوتی ہے مشل ویسے بھی

ہمیں دو بے بیز ملنے ہیں ایک ساتھ...."

"چلو آؤ واک کرتے ہیں تھوڑی سی باہر ٹیرس

پر..."

KZwrites

"تم یہ بھی تو دیکھو کہ تمھارے بال کتنے لمبے

اور بھاری ہو گئے ہیں .."

"سکن بھی اتنی چمک رہی ہے---"

"اتنی پیاری مما لگو گی--" شہریار اسکو چئیر اپ کرتا باہر ٹیرس پر لایا تھا،اسکی اپنی آنکھیں نیند سے بے حال ہوئی تھیں،بار بار ماتھے کو سہلا رہا تھا

KZwrites

"آپ نے صبح آفس بھی جانا ہے---میری وجہ

سے جاگنا پڑتا ہے آپکو۔۔آئی ایم سوری۔۔۔" مشل اسکا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر نچلا ہونٹ باہر نکال کر بولی تو شہریار مسکرا دیا تھا

KZwrites

"بس دو تین دن کی بات ہے پھر ہلکی پھلکی ہو جاؤ گی۔۔ایزی ہو جاؤ گی۔۔تو میں بھی ریلیکس ہو جاؤں گا۔۔۔آرام سے نیند پوری کریں گے پھر۔۔" شہریار اسکے ساتھ ساتھ چلتے اس

بات سے بے خبر بول رہا تھا کہ آنے والے دنوں

میں نیند پوری کرنا بھی ایک مشکل مرحلہ

ثابت ہونا تھا

"ابھی واک کر کے بہت اچھا لگ رہا ہے آپکے

ساتھ۔۔۔آپ نے میرے بال بھی ٹھیک کیے۔۔۔میرے

ساتھ جاگتے بھی ہیں۔۔۔میری ہر بات کا دھیان

رکھتے ہیں۔۔۔انٹرسٹ لیتے ہیں۔۔۔آپ کیسے اتنا

دل سے کر لیتے ہیں سب۔۔۔؟ بابا بھی ماما سے

پیار کرتے تھے،لو میرج تھی۔۔۔مگر اتنا خیال

KZwrites

کرتے نہیں دیکھا کبھی ، جتنا آپ کرتے ہیں میرے لیے۔۔۔کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ میں آپکا خیال نہیں رکھتی اتنا۔۔۔" مشل اسکا ہاتھ تھامے آہستہ آہستہ چل رہی تھی

KZwrites

"جو میں کر رہا ہوں thats bare minimumایک دوسرے کا خیال رکھنا کوئی۔۔۔ بڑی بات نہیں ہے۔۔۔لیکن تم جو کر رہی ہو اسکا کوئی مقابلہ نہیں یار۔۔ تم نے ہمارے بچوں کو

پیدا کرنا ہے...جو میں کر ہی نہیں سکتا....تمھارا
صرف خیال رکھنا تو بہت معمولی سی بات
ہے....میں کہتا نہیں ہوں لیکن میں خود بھی
بہت ڈرا ہوا ہوں اندر سے....تمھاری تکلیف کا
سوچ کر دل چاہتا ہے کاش کوئی ایسا گیجٹ
ہوتا کہ تمھاری پین میں لے سکتا....میرا بلکل دل
نہیں چاہتا کہ تمھیں ذرا سا بھی کسی ٹربل سے
گزرنا پڑے...." شہریار نے ٹھہر کر بات مکمل
کرتے اسکے ماتھے پر لب رکھے تھے

kzwrites

"مجھے صرف پین سے ڈر لگتا ہے..."

"مجھے پتہ ہے...اور یہ بھی جانتا ہوں کہ تم سٹرانگ بھی بہت ہو..."

"نہیں۔ں مجھے لگتا ہے میں پینک کر جاؤں گی..."

"نہیں کرو گی...تم کسی سیچوئشن میں بھی پینک نہیں کرتی...بس پہلے شور مچاتی ہو

KZwrites

تھوڑا لیکن پھر اتنی ہی سٹرانگ ہو جاتی ہو...تمھیں خود بھی پتہ ہے یہ بات..." شہریار کی باتیں ، آپریشن کا سننے کے بعد سے اسکا ٹوٹا ہوا حوصلہ پھر سے بندھانے لگی تھیں...باتیں کرتے کرتے وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا تھا

KZwrites

"اندر چلیں اب....تھک گئی ہوں ، پاؤں دیکھیں میرے..." مشل نے اپنے سوجھے ہوئے پاؤں کی

طرف اشارہ کیا جو واقعی بہت پھولے ہوئے تھے

"اچھا چلو آجاؤ....کل سے کوشش کروں گا میں بھی بریک لے لوں آفس سے....چاچی جان بھی آئی ہوئی ہیں،انہیں بھی ٹائم دینا ہے تھوڑا...."

شہریار اسکو لے کر کمرے کی طرف آگیا تھا

"اب تو آپ مجھے گود میں بھی نہیں اٹھا

KZwrites

سکتے..." مشل تیکھا سا ہنستے ہوئے بولی تھی، موڈ قدرے خوشگوار ہو گیا تھا

"اٹھا تو سکتا ہوں پاگل مگر رسکی ہے...کیا سوچتی رہتی ہو تم یار...کل سٹریچ مارکس کو لے کر غصہ مجھ پر نکال رہی تھی....اب گود میں نہ اٹھانے پر شروع ہونے والی ہو..." شہریار نے کمرے میں داخل ہو کر اسکے کندھوں پر بازو رکھ کر اسکے چہرے پر جھکے اسکے پھولے

kzwrites

پھولے گالوں پر لب رکھے تھے

"بس۔۔۔ایسے ہی خیال آتے رہتے ہیں کہ۔۔۔آپ
نے۔۔۔جو دیکھ کر پیار کیا تھا اب ویسی نہیں
رہوں گی میں۔۔۔۔۔" مشل نظریں جھکائے جان
بوجھ کر اداس سی شکل بناتے بولی تھی

KZwrites

"کیا دیکھ کر پیار کیا تھا۔۔۔؟ کہ میں بے شک

بڈھا ہو جاؤں میری بیوی ہمیشہ 18 کی ہی رہے...؟ کم آن یار شادی کرتے ہوئے پتہ ہوتا ہے کہ لڑکی نے اس پراسیس سے گزر کر اولاد پیدا کرنی ہے...."

"ایسا ہی سوچ رہا ہوتا تو انسسٹ کیوں کرتا بچوں کے لیے...؟؟؟ فیملی ایسے ہی تو نہیں بن جاتی....لڑکا لڑکی دونوں کو بہت جگہ پر سیکریفائز کرنا پڑتا ہے...."

KZwrites

"اور اتنا کونشئس ہونے کی ضرورت نہیں ہے،تم ہر طرح سے پیاری ہی لگو گی مجھے۔۔۔ڈونٹ وری۔۔۔"

"ابھی ہم دونوں کا دھیان ویسے بھی بس بچوں کی طرف ہو جانا ہے۔۔۔"

"مجھ سے تو صبر نہیں ہو رہا کہ کب بچے گود میں آئیں میری۔۔۔" شہریار اسکا ہاتھ تھامے بیڈ تک لے آیا تو مشل اسے جھک کر بیڈ پر تکیے

KZwrites

سیٹ کرتے ہوئے مسلسل بولتے دیکھ کر دبا دبا سا مسکرائے جا رہی تھی...اسکی ایکسائٹمنٹ دیکھ کر خود بھی دل میں ہلچل سی محسوس ہونے لگی تھی...وہیں بیڈ کے کنارے بیٹھ کر دونوں کمرے میں ایک طرف موجود دو بے بی کرب کو دیکھ کر بچوں کے حوالے سے دیر تک باتیں کرتے رہے تھے

KZwrites

صبح ہونے کے قریب اچانک مشل کو اپنے پیٹ

کے نچلے حصے میں شدید تکلیف اٹھتی

محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔پاس لیٹے شہریار پر

نظر ڈالی تو وہ گھری نیند سو رہا تھا۔۔کچھ دیر

یونہی برداشت کرتے وہ درد تیز ہونے پر اٹھ

بیٹھی تھی۔۔۔درد سہتے سہتے کچھ کمی آئی تو

ندھال ہو کر دوبارہ آنکھ لگ گئی تھی۔۔۔کچھ

لمحوں کے بعد اچانک درد نے تیزی پکڑی تو مشل

کی رنگت زرد پڑنے لگی تھی ۔۔

تکلیف اب برداشت سے باہر ہونے لگی

kzwrites

تھی...گھری نیند میں شہریار اسکو بار بار ہلتا

محسوس کر کے اسکی طرف

مڑا تو مشل درد سے دوہری ہوئی بیڈ کے کونے

سے لگی ہوئی تھی،آنکھیں میچے وہ زرد و سرخ

ہوئی رنگت سے اپنی تکلیف خاموشی سے

برداشت کر رہی تھی

KZwrites

"مشل..کیا ہوا ہے...؟؟؟ اٹھ کر بیٹھتے شہریار

نے اسکا کندھا تھپتھپا کر پوچھا تھا

"تمھاری ماما کو بلاؤں---؟"اسے درد سے آنکھیں

میچتے دیکھ کر شہریار پریشانی میں اسکی

طرف جانے کی بجائے دروازے کی طرف بھاگا

تھا---اسکی طرف سے جواب نہ پا کر ، کچھ

سوچتے ہوئے واپس اسکی طرف آیا

Kzwrites

"مشل؟؟ تم pale ہو رہی ہو۔۔۔ہمیں ہاسپٹل جانا پڑے گا ابھی۔۔" اسے اس طرح صبر سے درد برداشت کرتے دیکھ کر وہ خود شدید بوکھلاہٹ کا شکار ہو گیا تھا۔۔۔۔مشل

درد سے زرد ہوئی جا رہی تھی۔۔۔دونوں ہاتھ پیٹ پر رکھے وہ بغیر آواز کے خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔آنکھیں تکلیف کی شدت سے پھیلی ہوئی تھیں۔۔۔ دو منٹ میں ہی ، شہریار سمینہ بیگم اور خانم خاتون کو جگا کر مشل کو اختیاط سے نیچے لے آیا تھا۔۔۔اس کا بلکل خاموشی سے درد سہنا شہریار کے چہرے

KZwrites

پر پریشانی بن کر ابھر رہا تھا

"مشل۔۔۔؟" شہریار بے چینی سے ڈرائیو کرتے مرر میں سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا تھا،جو کھڑکی سے باہر دیکھتے ابھی کچھ ریلیکس مگر خوف کے زیرِاثر لگ رہی تھی

KZwrites

"ٹھیک ہو نا۔۔۔؟؟ ادھر دیکھو۔۔۔؟؟" شہریار فکرمند لہجے میں بولا تو مشل نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا اور مرر میں اس سے نظریں ملنے پر آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔۔دل سہم سا رہا تھا

KZwrites

"Stay strong , everything will be alright....."

شہریار بیک مرر میں مشل کی گھٹی گھٹی آنکھیں دیکھتے پھر سے بولا تھا،وہ تب سے بلکل خاموش گم صم سی ہو گئی تھی

"بیٹے کچھ نہیں ہو گیا۔ا۔ا۔ا۔۔۔سب عورتیں اسی مرحلے سے گزرتی ہیں۔۔۔تبھی ماں کا مقام ملتا ہے۔۔۔اتنا کیا کر رہے ہو۔۔۔اسکا تو آپریشن ہونا ہے کونسا نارمل ہے جو اتنا گھبرا رہی ہے۔۔۔۔اصل تکلیف تو وہ سہتی ہیں جو نارمل پیدا کرتی ہیں،ہم سے پوچھو۔۔۔اسے تو پتہ بھی نہیں

KZwrites

لگنا۔۔۔ابھی جاتے ہی انہوں نے کر بھی دینا ہے کیس پانچ منٹ میں۔۔۔آپریشن تو بلکہ اب فیشن بن گیا ہے ان نئی ماؤں کا،بغیر درد کے بچے پیدا کرنے کا۔۔۔" سمینہ بیگم شہریار کے ساتھ پیسنجر سیٹ پر بیٹھے اسے مسلسل مشل کو چئیر اپ کرتے دیکھ کر بولیں تو خانم خاتون نے مشل کا بازو زور سے تھاما تھا جسکی رنگت زرد پڑتی جا رہی تھی

KZwrites

"یعنی آپریشن سے جو پیدا کرتی ہیں وہ

مائیں نہیں ہوتیں۔۔۔؟؟ اور میں کیا شوق سے

آپریشن کروا رہی ہوں۔۔۔؟؟ کمال ہے۔۔کل سے آپ

یہی سب کہے جا رہی ہیں

مجھے۔۔۔شہریار۔۔۔آپ مجھے اور ماما کو یہیں

اتار دیں،ہم خود چلے جائیں گے۔۔۔پلیز۔۔۔" مشل

آنسو ضبط کرتے ہوئے بمشکل بولی تو خانم

خاتون نے اسکا بازو ہلا کر اسے نظروں ہی

نظروں میں سخت ڈانٹ دیا تھا

kzwrites

"ماما۔۔؟ " شہریار ماں کی طرف دیکھتے صرف اتنا ہی بولا تو سمینہ بیگم شرمندہ ہو گئی تھیں

KZwrites

"میں تو تمھارا حوصلہ بڑھا رہی تھی کہ تمھیں پتہ بھی نہیں چلنا اور آپریشن ہو بھی جانا ہے۔۔۔ایسے برا نہیں مانتے ہر بات کا ہی۔۔۔" وہ خفت مٹانے کو پیچھے مڑ کر نرم لہجے سے

بولیں تو خانم خاتون نے ماحول بہتر کرنے کو انکا ساتھ دیا "ہاں مشل سمینہ بہن ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔تمھیں پتہ بھی نہیں چلنا اور سب ہو بھی جانا ہے خیر سے۔۔۔"

KZwrites

تھوڑی ہی ڈرائیو کے بعد وہ لوگ ہاسپٹل پہنچ گئے تھے۔۔۔شہریار قدم قدم پر اسکے ساتھ تھا۔۔۔ آپریشن ابھی ہی ہونا تھا۔۔۔ڈیٹ دو دن بعد کی

تھی اور اسکا واٹر بریک

کی وجہ سے healthy twins ہونے لگا تھا۔۔۔۔

نارمل ڈلیوری بہت رسکی تھی۔۔۔آپریشن سے

پہلے شہریار کے دستخط لیے گئے جنہیں بہت

مضبوط دل سے اس نے سائن کیا تھا۔۔۔سخت

جان اعصاب ہوتے ہوئے بھی اس وقت اپنا آپ

کمزور لگ رہا تھا۔۔۔مشل کی آنکھیں بھی مکمل

بھیگی ہوئی تھیں۔۔۔یورین بیگ لگا تو جسم

بری طرح کانپنے لگا تھا

kzwrites

"شہریار۔۔" وہینل چئیر پر بیٹھتے مشل نے اسکا ہاتھ پکڑا تو شہریار نے اسکی بھیگتی ، خوف سے بھری آنکھیں دیکھ کر جھک کر اسکے سر کو چوما تھا،مشل نے بہت دیر بعد اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔وہ دم سادھے سب چیک اپس سے گزر کر بالآخر یورن بیگ لگنے پر ہمت ہارنے لگی تھی

KZwrites

"مشل۔۔میں بلکل تمھارے پاس ہوں میری جان۔۔ایک لمحے کو بھی دور نہیں ہوں گا۔۔۔باہر ہی کھڑا ہوں گا بلکل سامنے۔۔۔میں نے پوچھا ہے

ابھی ، وہ مکمل بے ہوش نہیں کریں گے تمھیں۔۔۔صرف لوکل انستھیسیا ہو گا۔۔۔تم بلکل ٹھیک رہو گی۔۔۔پریشان نہیں ہونا پلیز۔۔۔میں۔ں۔ ں بس دس منٹ میں تمھیں واپس پک کر لوں گا۔۔۔" شہریار اسے وہیل چئیر پر بٹھائے آپریشن تھیٹر کی طرف لیجاتے مسلسل تسلی دے رہا تھا ، دل اپنا بھی جیسے دھڑک ہی نہیں رہا تھا

"شہریار۔۔۔آپ اندر آجائیں پلیز۔۔۔مجھے اکیلا نہ چھوڑیں۔۔۔بس ادھر بیٹھ جانا مجھ سے

kzwrites

دور...مجھے کچھ ہوا تو میں آپکو دیکھ تو لوں گی نہ..مجھے میرے بچے بھی دکھا دینا دونوں...انکی آئز اگر مجھ پر گئیں اور میں دیکھ بھی نہ سکی تو...مجھے اچھی فیلینگز نہیں آرہیں۔ں۔ں...ہسبنڈ رک سکتے ہیں ساتھ،آپ پلیز رک جائیں نہ..." مشل اپنی سبز بھیگی آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے کانپتی آواز میں اس سے بات کرتے شہریار کو تڑپا کر رکھ گئی تھی...یورن بیگ اٹیچ ہونے سے بھی وہ بہت انکمفرٹیبل فیل کر رہی تھی...ڈاکٹر اندر آگئی تھیں

KZwrites

"سر آپ اطمینان سے باہر جائیں..."

"میں یہاں رک سکتا ہوں....؟ آپریشن تھیٹر کے اندر..." شہریار نے ڈاکٹر سے بات کی تو اس نے نفی میں سر ہلایا

"نہیں نہیں یہاں یہ allow نہیں ہے...سو سوری... آپ اطمینان سے باہر جائیں...آپریشن

KZwrites

سٹارٹ کرنا ہے...بس 15 منٹ میں بچے آپکے پاس ہوں گے..." ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں دونوں سے مخاطب ہوئی تھی

"اور میں....." مشل کی بات پر شہریار کا رکا ہوا دل نکل کر ہاتھ میں آگیا تھا،وہ اس وقت بلکل دل ہاری ہوئی تھی

kzwrites

"آپ بھی۔۔۔بچوں کو پہلے ہینڈ اوور کیا جاتا ہے
نا۔۔۔آپ کے سٹچز کے بعد آپ بھی روم میں
شفٹ ہو جائیں گی، ریلیکس رہیں۔۔۔بہت اچھی
ہارٹ بیٹ ہے بچوں کی۔۔۔سنیں۔۔۔" ڈاکٹر نے
نرسز کو اشارے سے سامان سیٹ کرنے کا کہہ کر
مشل کا دھیان بٹایا تو شہریار نے خود بھی
اسکا کندھا سہلاتے تسلی سے ہارٹ بیٹ سنی
تھیں

"مشل،میں یہیں باہر کھڑا ہوں،ایزی رہو۔۔۔بالکل

kzwrites

دروازے کے پاس ہوں اوکے..." شہریار اسکے

چہرے کو سہلاتے باہر آیا اور مین کاؤنٹر پر

پرمیشن لینے گیا کہ وہ بھی اندر جا سکے مگر

اسکو کہیں سے اجازت نہیں ملی تھی

KZwrites

"سر اس ہاسپٹل میں الاؤ نہیں ہے،آپ نیکسٹ

ٹائم کہیں اور سے کیس کراوائے گا....کچھ

ہاسپٹلز ضرور الاؤ کرتے ہیں مگر یہاں نہیں ہے

پرمیشن...یہ انفارمیشن آپکو پہلے کلیکٹ کرنی چاہیے تھی اگر آپکا مائنڈ تھا ساتھ اندر جانے کا...میں بلکہ آپکو بتاتا ہوں کن ہاسپٹلز میں الاؤ ہے..." کاؤنٹر پر موجود سٹاف شہریار کو ڈیٹیلز دینے لگے تو سمینہ بیگم وہاں سے ہٹ کر کانوں کو ہاتھ لگاتے خانم خاتون کے پاس آ بیٹھی تھیں جو یک ٹک بیٹی کی سلامتی کی دعائیں مانگے جا رہی تھیں...شہریار بھی کچھ دیر بعد انکے پاس آبیٹھا تھا

KZwrites

"نئے سے نئے کام۔۔۔۔اب شوہر ساتھ اندر بھی جائیں اِنکے۔۔۔شرم حیا سب ختم ہے آجکل۔۔۔زمانہ ہی ٹھیک نہیں ہے،بچوں کا قصور نہیں۔۔۔" سمینہ بیگم چہرے کو چادر سے چھپائے جیسے شرمندگی سے بول رہی تھیں جبکہ شہریار ان کی بات کو بلکل اگنور کر گیا تھا۔۔۔خانم خاتون بات سے بلکل بے خبر بس آپریشن تھیٹر کو دیکھے جا رہی تھیں۔۔۔ذہن میں وہ سب منظر گزرنے لگے تھے جب صفدر صاحب نے پہلی بار مشل کو گود میں لیا تھا،

kzwrites

انکی خوشی کی انتہا نہیں تھی

KZwrites

شہریار آپریشن تھیٹر کے باہر کبھی سر کو
دونوں ہاتھوں کا سہارا دئیے بیٹھ رہا تھا کبھی
مضطرب ہو کر وہیں چکر کاٹ رہا تھا...اسے یوں
پریشان دیکھ کر سمینہ بیگم کی نظروں میں
وہ منظر آئے تھے جب شہریار کے بعد دو بار

انکے چھ سے سات ماہ کے بچے پیدا ہوتے ہی دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔۔۔وہ کرب اور تکلیف یاد کرتے ہوئے بھی انہوں نے آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دیا تھا۔۔۔ذہن میں عالم شاہ کا کرخت رویہ آیا تھا ،وہ انکے بچوں کو یاد کر کے رونے پر شدید بیزار ہو جاتے تھے

KZwrites

"شہریار بس کر دو چکر کاٹنا۔۔۔اتنا ہی مشکل

کام ہوتا تو اتنی دنیا نہ اکٹھی ہوئی ہوتی۔۔۔یہ
لڑکیوں کو آجکل عادت ہے کہ سر میں بھی درد
ہو تو میاں کو بتانا ہے۔۔۔اور مشل کو ویسے ہی
عادت ہے جھوٹے رونے کرنے کی۔۔۔بس کر دو،خود
کو ہلکان کیا ہوا ہے تب سے۔۔۔زرا کچھ کہہ دو
تو گز بھر لمبی زبان چلاتی ہے آگے سے۔۔۔ابھی
نہیں روکو گے تو بچے بھی ایسے ہی ٹرین کر
دے گی۔۔۔" سمینہ بیگم اپنی جگہ سے اٹھ کر
اسکے پاس گئیں تو شہریار نے پوری بات تحمل
سے سن کر ماں کے کندھوں پر بازو پھیلایا تھا

kzwrites

"ماما۔۔تھوڑا سا دل نرم کر لیں۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔نہ ایسی باتیں کیا کریں۔۔۔۔ہمیں ڈر کر رہنا چاہئیے اللہ سے۔۔۔۔نہیں کرنی چاہئیں ایسی باتیں جو دل دکھائیں کسی کا۔۔۔"

KZwrites

"ڈرتے ہی ہیں اللہ سے،کب دل دکھایا ہے میں نے کسی کا۔۔۔؟"

"تو اور کیا ہے یہ سب۔۔۔؟ شازمہ کا جب دل

چاہتا ہے ہمارے پاس آجاتی ہے۔۔۔باپ

دادا۔۔ماں۔۔بھائی بھابھی۔۔۔سب ہیں اسکے

پاس۔۔۔مشل کے پاس کون ہے۔۔۔؟ چاچی جان

کو بھی آپ اچھے سے ویلکم نہیں کرتیں،چاچو

ہیں نہیں اب اس دنیا میں۔۔۔آپ سوچ بھی نہیں

سکتیں کہ کیا گزرتی ہے مشل کے دل پر۔۔۔میں

اتنا لو ہو جاتا ہوں نہ یہ سب سوچ کر۔۔۔میری

ذمہ داری ہے وہ میری بیوی ہے،پیار کرتا ہوں

میں اس سے آپکو پتہ بھی ہے۔۔۔پھر بھی

kzwrites

آپ....کیوں آپ ابھی تک ایسی کڑوی باتیں

کرتی ہیں...؟ پلیز نہیں کیا کریں یہ سب...خود

سے دور کر دیں گی آپ ہمیں،اگر یہی رویہ رہا

تو...میں اس دل دکھانے والے رویے کو کب تک

ڈفینڈ کرتا رہوں گا...؟ پلیز..ماما...پلیز..."

شہریار ایک کونے میں کھڑے مضطرب سے دل

سے ماں سے مخاطب تھا کہ نرس دو بے حد

خوبصورت اور پیارے بچے بلیو اور پنک ڈریس

پہنائے ,ایک ایک بازو پر ڈالے باہر آئی

تھی....بچہ بلکل خاموش اپنے ارد گرد دیکھ رہا

تھا جبکہ گلابی کپڑوں میں ملبوس بے بی گرل

KZwrites

پورے دل و جان سے رو رہی تھی،کوریڈور اسکے رونے سے گونج اٹھا تھا۔۔۔سمینہ بیگم اور خانم خاتون نے تقریبا بھاگ کر بچے نرس کی گود سے لیے تھے۔۔۔خانم خاتون بچی کو گود میں لیے اسے خاموش کروانے لگی تھیں

KZwrites

"پوری مشل۔۔۔وہ بھی ایسے ہی رو رہی تھی۔۔۔مشل کیسی ہے۔۔۔؟"

"میری مسز۔۔کیسی ہیں۔۔۔" شہریار نے ابھی بچوں پر نظر نہیں ڈالی تھی ،خانم خاتوں بھی نرس کے جواب کی منتظر تھیں

"انکی بہت زیادہ بلیڈنگ ہو گئی ہے۔۔۔۔خطرے و الی بات نہیں ہے لیکن ابھی انکو کئیر میں رکھیں گے ، آپ ابھی نہیں مل سکتے۔۔۔" نرس سیریس شکل بنا کر کہہ گئی تو شہریار کا دل بری طرح مٹھیوں میں جکڑا گیا تھا

KZwrites

"شہریار میرے ساتھ آجائیں...."

"اکیلا نہ چھوڑیں مجھے...."

"مجھے بچے دکھا دینا...."

KZwrites

"انکی آنکھیں مجھ پر گئیں اور مجھے ہی پتہ نہ چلا تو...؟" اسکی باتیں کانوں میں گونجنے لگیں تو دل پھٹنے کو آیا تھا

KZwrites

"شہریار دیکھو،یہ بلکل تم پر گیا ہے---وہی ناک وہی ماتھا..." شہریار انکے مخاطب کرنے پر بچوں کی طرف متوجہ ہوا تھا...بے بی بوائے آنکھیں بند کیے سو رہا تھا... جبکہ بے بی گرل

بے قرار بے چین شکل بنائے ابھی بھی متواتر

روئے جا رہی تھی---بیٹی کو روتے دیکھ کر

شہریار کا پہلے سے بھرا ہوا دل بلکل ہی ہل گیا

تھا---آنکھوں سے آنسو نکل کر رخساروں پر بہہ

گئے تھے---وہ دونوں ہاتھ ہوا میں کیے مزید

شدت سے رونے لگی تو شہریار نے بہتے آنسوؤں

سے بیٹی کو گود میں اٹھا کر اسکے گال سے اپنا

چہرہ مس کیا تھا---دل تیزی سے دھڑک رہا

تھا---تھوڑی دیر احتیاط سے تھامے اسے سینے

سے لگائے رکھا تو وہ کچھ سنبھلی

تھی---چہرے کو ایک نظر پھر سے دیکھا تو سبز

KZwrites

آنکھیں دکھائی دینے پر ایک پل کو وہ مسکرایا

اور اگلے ہی پل پھر سے آنسو رواں ہوئے

تھے...وہ ہو بہو مشل جیسی تھی

KZwrites

"چاچی اسکو پکڑیں...میں مشل کو دیکھ

لوں..." شہریار اسکو خانم خاتون کے حوالے

کرتے آپریشن تھیٹر کی طرف بڑھ گیا

"بیٹے کو بھی اٹھا کر دیکھو شہریار۔۔۔اذان بھی دینی ہے۔ے۔ے۔۔۔یہ پکڑنا ذرا،میں انکے دادا کو کال کروں،کدھر رہ گئے۔۔۔" سمینہ بیگم نے شہریار کو آواز دیتے بچہ خانم خاتون کو تھمایا تو وہ دونوں بچے لیے وہیں بیٹھ گئی تھیں۔۔۔دل ابھی بھی بیٹی کی خیریت جاننے کو اٹکا ہوا تھا۔۔۔نظریں تھیٹر کی طرف جمی تھیں

KZwrites

"ماما آ کر دیکھتا ہوں،پہلے مشل کو دیکھ لوں..." کہتے ہوئے شہریار انکی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا

KZwrites

"مبارک ہو ٹوئنز کی،ماشاءاللہ دونوں بہت ہیلتھی ہیں...پریشانی والی بات نہیں ہے،ہم کچھ دیر میں انکو روم میں شفٹ کرنے لگے ہیں

بس۔۔۔وہ بلکل ٹھیک ہیں۔۔۔اندر نہیں جا سکتے آپ ابھی۔۔۔۔روم سیٹ کریں بس انکو بھیج رہے ہیں ہم۔۔۔" ڈاکٹر تھیٹر سے باہر آتے خوشگوار لہجے میں بولی تھیں مگر شہریار وہاں سے جانے کی بجائے ڈھیٹ بنے وہیں کھڑا رہا تھا۔۔۔کچھ لمحوں میں ہی مشل کو ہاسپٹل والے ڈریس میں سٹریچر پر ڈالے باہر لایا گیا تو باہر آتے ہی مشل کی متلاشی سی پہلی نظر شہریار سے ملی تھی۔۔۔۔اس کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ دیکھ کر

شہریار کا بجھا ہوا چہرہ کِھل اٹھا تھا

kzwrites

"کیسی ہو۔۔۔میری جان اٹکی ہوئی ہے تب سے اور تم ہنس رہی ہو۔۔۔" وہ تیز قدم چلتا ہوا سٹریچر تک آیا تھا جسے لفٹ کی طرف لیجایا جا رہا تھا

KZwrites

"بچے کدھر ہیں۔۔کیسے ہیں وہ۔۔۔؟ بے بی گرل

اتنا رو۔و۔و رہی تھی،مجھے پتہ لگ رہا تھا۔۔۔"

مشل نے شہریار سے پہلا سوال ہی بچوں کا کیا

تھا جبکہ شہریار کا سارا دھیان اس پر تھا

KZwrites

"وہ بلکل تمھارے جیسی ہے۔۔۔آنکھیں بھی

تمھارے جیسی۔۔۔" شہریار کے چہرے پر بہت

دیر بعد خوشی ظاہر ہوئی تھی

"اور بوائے۔۔۔؟ اسکی تو مجھے کوئی آواز نہیں آئی۔۔ڈاکٹر بھی کہہ رہے تھے کہ وہ رویا نہیں۔۔۔" مشل کا چہرہ زرد ہو رہا تھا لیکن آنکھوں میں خوشی کی رونق تھی

KZwrites

"سویا ہوا تھا جب میں نے بھی دیکھا تھا۔۔۔ابھی روم میں چل کر دیکھتے ہیں۔۔تم بتاؤ کیسی ہو۔۔ٹھیک فیل کر رہی ہو۔۔؟ "

شہریار سٹریچر کے ساتھ ساتھ چلتے اس پر جھکے پوچھ رہا تھا

"میں ٹھیک ہوں،ابھی تو کچھ محسوس نہیں ہو رہا،بس سردی لگ رہی ہے بہت۔۔۔یہاں بھی درد نہیں ہے کوئی۔۔۔" مشل نے برنولا کی طرف اشارہ کیا تو اسکے ہاتھوں کی رنگت بھی زرد دیکھ کر شہریار نے گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔۔دل اسے بلکل ٹھیک دیکھ کر مطمئن ہوا تو بچوں کی یاد بھی ستانے لگی تھی۔۔۔روم میں شفٹ

KZwrites

ہو کر مشل کو لیٹے لیٹے ہی شہریار نے دونوں
بچے دکھائے تھے۔۔۔ بے بی بوائے نے ابھی تک
آنکھیں ہلکی سی کھولی تھیں جبکہ بے بی گرل
نے شور مچا مچا کر کمرہ سر پر اٹھایا ہوا
تھا۔۔وہ کسی کے ہاتھ نہیں آرہی تھی۔۔۔خانم
خاتون خوش ہو ہو کر بتا رہی تھیں کہ مشل
بھی جب پیدا ہوئی ایسا ہی شور کرتی تھی
جبکہ دوسری جانب سمینہ بیگم بتا رہی تھیں
کہ شہریار دیر تک سویا رہا تھا بلکل تنگ نہیں
کیا تھا۔۔۔عالم شاہ نے خود بچوں کے کانوں میں
اذان دی تھی۔۔کمال شاہ بھی پر پوتے کو گود

KZwrites

میں لیے فخریہ نظروں سے شہریار کو دیکھ رہے

تھے

"شازمہ نہیں آئی ابھی...؟ میرا فون کدھر ہے...؟

" شہریار نے مشل کے سرہانے پھول رکھے تو

اسے اتنا پرسکون دیکھ کر شہریار بلکہ ریلیکس

ہو گیا تھا...دماغ سے سب بوجھ ہٹ گئے

تھے...وہ پین کِلرز کے زیرِاثر تھی

Kzwrites

"آرہی ہے بس۔۔۔ابھی آفتاب سے بات ہوئی تھی۔۔۔"

KZwrites

"بچوں کو نرسری میں کیوں لے گئے ہیں۔۔۔؟"

"ابھی نرسز کہہ رہی تھیں کہ فیڈ کروانے لائیں گی۔۔۔وہاں پیمپر وغیرہ بھی وہ چینج کر رہی

ہیں نہ...خیال رکھ رہے ہیں وہ....میں لگا رہا ہوں چکر مسلسل وہاں بھی....فکر نہیں کرو...."

"آپ نے وڈیو بنائی انکی...؟ میرے فون میں پکچر بنا کر لا دیں...میں نے اپنے یونیورسٹی کے گروپ میں بھیجنی ہے....میسجز آرہے ہیں سب کے..." مشل کو فون پر مصروف دیکھ کر شہریار گھرا سا مسکرایا تھا ، وہ اسکی توقعات کے برعکس بلکل ریلیکس تھی

KZwrites

"میں اپنے فون میں بنا لاتا ہوں پکچرز...تمھیں وٹس ایپ کر دوں گا...." شہریار انہی قدموں سے نرسری چلا گیا تھا....دل خوشی سے بھر گیا تھا....سب کچھ اچھے سے ہوجانے پر ، ہر مشکل مرحلہ گزر جانے پر اپنا آپ ہواؤں میں اڑتا محسوس ہو رہا تھا

KZwrites

.....کچھ دیر بعد.....

"مشل۔ل۔ل۔۔۔؟ کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟" شازمہ سے ملنے کے بعد دو گھنٹوں کی گہری نیند سے بیدار ہونے پر مشل کے چہرے کے تاثرات گھبراہٹ سے بھرپور تھے۔۔۔جوں جوں شام پڑنے لگی تھی ، پین کلرز کا اثر ذائل ہونے لگا تھا۔۔۔مشل کو درد ستانے لگا تو چہرے کے رنگ فق ہو گئے تھے۔۔ایک دم بخار تیز ہونے لگا تھا۔۔۔۔شہریار اسکے ماتھے کو ہلکا ہلکا سہلا رہا تھا

kzwrites

"بہت تیز۔۔درد ہے۔۔۔کچھ ہو تو نہیں گیا۔۔؟ گرم سا لگ رہا ہے بہت۔ت۔ت۔۔۔" آواز پھر سے لرزنے لگی تھی

KZwrites

"کچھ نہیں ہوا ہو گا مشل۔۔۔میں دیکھوں سٹچز کو۔۔۔؟" شہریار اس وقت اسکے ساتھ کمرے میں بلکل تنہا تھا

"دیکھیں۔۔۔مجھے لگ رہا ہے کچھ نکل رہا ہے

وہاں سے گرم سا۔۔بلیڈنگ تو نہیں ہو رہی۔۔۔؟"

مشل کے آنسو چھلکنے کو تھے

KZwrites

"مشل شاید انزی‌ژن صاف ہے بلکل،ٹیپ لگی

ہوئی ہے۔۔۔بلیڈنگ ہوتی تو نظر آتا۔۔۔" شہریار نے

ٹی شرٹ نما شرٹ کو اوپر کرتے اسکے ٹراوزر ،

انڈر وئیر کو تھوڑا سا نیچے کھسکا کر پریشان نظروں سے اسے جانچا تھا

"نہیں کچھ ہو رہا ہے۔۔۔درد بہت زیادہ ہے۔۔۔"

مشل کے آنسو چھلکے تو شہریار نے اسکا برنولا والا ہاتھ تھام کر بخار محسوس کیا تھا،وہ بہت گرم ہو رہی تھی

KZwrites

"نرس سے میں نے پوچھا تھا،وہ کہہ رہی ہیں 6 بجے ہی پین کلر لگے گی...تھوڑا سا صبر کرو..." پیار سے اسے پچکارتے شہریار نے ایک طرف بیٹھ کر اسکا ہاتھ اپنی ہتھیلی پر رکھا تھا

KZwrites

"ان سے کہیں ابھی لگا دیں...." مشل کا دل پھر سے گھبرانے لگا تھا

"اچھا میں کہتا ہوں ابھی۔۔۔تم نے وہ پکچر دیکھی جو میں نے بعد میں بھیجی۔۔۔؟ ہماری بیٹی بہت پیاری ہے،بلکل تمھارے جیسی ہے۔۔۔میں نے کلوز پکچر لی ہے۔۔۔دیکھو۔۔۔" وہ اسکا دھیان بٹانے کی کوشش کرتے اسے پکچرز دکھانے لگا تھا

KZwrites

"نام کیا رکھیں گے۔۔۔؟ اس کا نام ایزل رکھنا ہے

میں نے...بوائے کا آپ رکھ لیں..." مشل پکچرز دیکھ کر واقعی کچھ پل کو اپنا درد بھول گئی تھی،ہمت بندھی تو چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی

KZwrites

"بوائے کا شاہ زیب رکھ لیں....؟ دادا جان کا بہت دل ہے کہ اس کا نام شاہ زیب رکھیں..." شہریار اسے پھر سے مسکراتے دیکھ کر جھک کر اسکے ماتھے پر لب رکھتے بولا تھا

"آپ کا کیا دل ہے۔۔۔؟؟ آپ اپنا بتائیں۔۔" مشل
ماتھے پر بل لاتے اپنی رو میں بولی تھی

KZwrites

"میرا بھی یہی دل ہے۔۔۔شاہزیب پیارا ہے نام۔۔۔"
شہریار اسکے ماتھے کے بلوں پر انگلی پھیرتے
بول ہی رہا تھا جب اتنے میں ناک کر کے نرس
اندر داخل ہوئی تھی "سر آپ بچوں کو ایک

دفعہ انکا فیڈ کروا لیں،ورنہ بعد میں مشکل ہو گی۔۔۔کافی دیر سے آپکو ہم کہہ رہے ہیں کہ نرسری لے آئیں انکو۔۔۔واک کروائیں انہیں۔۔۔"

"یہ سو گئی تھیں۔۔۔میں لے کر آتا ہوں اب۔۔۔" شہریار بولا تو نرس باہر چلی گئی تھی

"شہریار مجھ سے تو ہلا بھی نہیں جا رہا۔۔۔میں

KZwrites

کیسے کرواؤں گی۔۔۔؟ یہ بیگ بھی لگا ہوا ہے
ابھی تو۔۔۔" مشل پریشان ہو کر بولی تھی

"اوکے اوکے۔۔۔کرتے ہیں کچھ۔۔۔" شہریار نرسری
سے جا کر ایزل کو لے آیا تھا۔۔۔مشل کے لیٹے
لیٹے ہی اس نے ایزل کو
فیڈ کروانے کی کوشش کی مگر وہ چیخ چیخ
کر روتے اتنا شور مچا رہی تھی کہ شہریار خود
بھی ڈر کر بوکھلا گیا تھا

kzwrites

"یہ تو بہت لڑاکا ہے یار...کیسے کروائیں اسے فیڈ...؟ " وہ اسے اپنے سینے سے لگائے کمرے میں چکر کاٹنے لگا تھا

KZwrites

"مجھے کیا پتہ....؟ مجھے دیں...یہ رو کیوں رہی ہے اتنا...؟" مشل کو بہت عجیب سا

محسوس ہو رہا تھا ، تکلیف کی انتہا تھی لیکن
بچی کو یوں روتا دیکھ کر وہ ہتھیلیوں کے
سہارے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تھی....اسکو
اٹھنے میں مدد کرتے شہریار نرس کو اندر بلایا
تھا....اس نے مشل کو ساری ڈیٹیل اچھے سے
سمجھائی کہ کیسے فیڈ کروانا ہے...خود اپنی
نگرانی میں ایزل کو تھوڑا بہت فیڈ بھی کروایا
تھا...دوائیوں کا اثر بلکل ختم ہونے کی وجہ سے
اب تکلیف حد سے زیادہ بڑھنے لگی تو مشل نے
بچی باپ کو تھما دی تھی

KZwrites

"ماما کدھر ہیں۔ں۔۔۔" مشل شہریار کی طرف دیکھتے بولی تھی جو ایزل کو گود میں اٹھائے خاموش کروانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔۔وہ بے چین ہوئے بہت زور سے روئے جا رہی تھی

KZwrites

"اسکو اور بھوک لگی ہے تو فیڈر بنا دیں نہ۔۔۔" مشل چہرے پر تکلیف لیے بولی تھی

"نہیں آپ اپنا فیڈ کروائیں بچی کو...جیسے میں نے بتایا ہے...تبھی آپکو بھی فیڈ آئے گی ورنہ گھر جا کر بھی تنگ ہوں گی...." نرس انسٹرکشنز دیتے ہوئی باہر چلی گئی تو شہریار پھر سے اسکو مشل کے پاس لایا تھا

KZwrites

"شہریار مجھے درد ہو رہا ہے....میں کیسے کرواؤں گی فیڈ...مجھے یہاں بھی درد ہو رہا

ہے۔۔۔۔" مشل بھی اسکو

روتا دیکھ کر بے چین ہو رہی تھی

"چلو ایک بار کوشش کرتے ہیں,اگر نہیں پئیے

گی تو واپس نرسری لے جاؤں گا۔۔۔چھ بجنے و

الے ہیں،ابھی لگ جائے گی ڈرپ بھی

تمھیں۔۔۔ہمت کرو۔۔۔" شہریار نے ہونٹوں کو گول

کرتے اسکو پیار سے پچکارا تو مشل نے سر ہاں

میں ہلایا تھا۔۔۔۔بچی کے خود سے لپٹنے پر مشل

KZwrites

نے زور سے آنکھیں میچی تھیں...اس نئے سے
احساس سے آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے تھے

"اب رونا بند کیا ہے اس نے...کتنے گھنٹوں سے
رو رہی تھی بیچاری...تم ہی چاہئیے تھی
اسکو...." شہریار ایک ہاتھ سے مشل کو سہارا
دئیے ، دوسرے ہاتھ سے ایزل کو تھامے انکے بے
حد نزدیک کھڑا تھا....بچی کو ماں سے جڑے
دیکھ کر اسکی بھی آنکھیں نم ہو رہی
تھیں.....ایزل نے تھوڑی دیر میں ہی آنکھیں

KZwrites

موند لیں تو شہریار نے اسکو وہیں سے ماں کے اوپر لیٹا دیا تھا۔۔۔۔اسکا لمس محسوس کر کے مشل کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔مشل کا ماتھا سہلاتے شہریار نے جھک کر ایزل کے چھوٹے سے ہاتھ کو چوما تھا جو ماں کی گردن کے قریب تھا

KZwrites

"اپنے معصوم سے بیٹے کو بھی لاؤں۔۔۔؟ اسکی خبر ہی نہیں لی ابھی تک ہم نے۔۔۔جب بھی جاتا ہوں نرسری میں یہ ساری توجہ لے لیتی ہے

میری---" شہریار نے جھک کر بیٹی کے سر کو چوما تو مشل بھی بھیگی آنکھوں سے اسکی کمر تھپتھپانے لگی تھی

"لے آئیں،اسکو یہیں چھوڑ جائیں۔۔میرے پاس---نرس کہہ رہی تھی کہ برپ دلوا کر ہی لٹانا ہے۔۔اسمے بغیر نہیں---"

مشل مسلسل ایزل کی کمر کو سہلا رہی تھی

kzwrites

"نہیں-ں-ں میں اکٹھے دونوں کو کیسے ہینڈل کروں گا بھئی،میں بھی نیا نیا پاپا بنا ہوں یار----ایک ایک کر کے کرنے دو---اِسے میں نرس کو دیتا ہوں نہ---لاؤ دو---" شہریار نے ایزل کو نرمی سے اٹھایا تھا جو گہری نیند میں کسمساتے اسکے کندھے میں گھسنے کی کوشش کر رہی تھی---مشل اسے باپ کے ساتھ جاتے دیکھ کر رویا رویا سا مسکرا رہی تھی

KZwrites

"یہ ہے ہمارا انوسینٹ سا بے بی۔۔۔کیسے دیکھ رہا ہے ماما کو پیار سے۔۔۔۔" شہریار شاہ زیب کو لے آیا تھا۔۔وہ بھی اب جاگ رہا تھا،آنکھیں باپ کی طرح ڈارک براؤن تھیں۔۔ماں سے چپکتے ہی خاموشی سے فیڈ کرنے لگا اور سیراب ہو کر خاموشی سے الگ ہو گیا تھا

KZwrites

"یہ تو واقعی بہت انوسینٹ ہے۔ے۔ے۔۔۔۔مجھے

کیسے دیکھ رہا ہے۔ے۔ے۔۔۔" شاہزیب پلکیں
جھپکتے ماں کو ہی دیکھے جا رہا تھا

"اسے پیار ہو گیا ہے تم سے پہلی نظر میں ہی،
جیسے اسکے بابا کو ہوا تھا۔۔۔" شہریار مشل کے
پاس بیٹھے شاہزیب کے ہاتھ میں اپنی انگلی
پھنسائے دونوں ماں بیٹے کو بغور دیکھ رہا تھا

Kzwrites

"بلکل شور نہیں کرتا نہ...ایزل سوئی ہوئی ہے...؟ اسے بھی یہیں رکھ لیں...؟ "

"نہیں ابھی تم بھی ریسٹ کرو تھوڑا....لیٹ جاؤ...بہت ہمت کی ہے تم نے...تمھارے انزیژن والی جگہ دیکھ کر مجھے تب سے درد فیل ہو رہا ہے..." شہریار نے شاہزیب کو اسکی گود سے لے لیا تھا...وہ باپ کے بازوؤں میں سو گیا تھا...مشل نیم دراز درد کو ٹیسوں کی صورت

KZwrites

بدلتا محسوس کرتے آنکھیں میچنے لگی

تھی۔۔۔بخار میں پسینہ آنے لگا تھا

"بس لگنے والی ہے ڈرپ تمھیں۔۔۔پھر درد نہیں

ہو گا،پلیز برداشت کرو تب تک میری

جان۔۔۔سوپ پلاؤں تھوڑا سا۔۔۔؟" شہریار شاہ

زیب کو اٹھائے کھڑا ، مشل کے چہرے

پر جھکتے بولا تو مشل نے چہرہ موڑتے تکلیف

کی شدت ست نفی میں سر ہلایا تھا

KZwrites

"مجھے چینج کروانا ہے..." کچھ پل ٹھہر کر مشل اسکی طرف دیکھ کر بولی

KZwrites

"کیا چینج کرنا ہے...؟؟ ڈریس....؟ کونسا پہننا ہے...؟ بیگ رکھوں تمھارے پاس....؟" شہریار معصومیت سے بولا تھا

"نہیں۔ں۔ں۔۔۔آپ کسی آیا کو بھیجیں۔۔۔" مشل
اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھتے بولی جو بخار سے تپ
رہا تھا

"اوہ۔۔۔میں بھجواتا ہوں۔۔۔نرس کا بھی پتہ کرتا
ہوں۔۔۔ 6تو بج گئے ہیں۔۔۔" شہریار اسے گود
میں اٹھائے کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔رات یونہی
سوتے جاگتے طرح طرح کے تجربوں سے گزرتے ب
الآخر گزر ہی گئی تھی۔۔۔صبح اسکا یورن بیگ

KZwrites

اترنے کے بعد خود اسکو باتھروم تک لیجا رہا تھا...ہر تھوڑی دیر بعد واک کروا رہا تھا...خود ایزل اور شاہزیب کو باری باری نرسری سے لا کر فیڈ کروا رہا تھا...دونوں کبھی خوشی سے بھرپور کھلکھلا رہے تھے تو کبھی ان نئے تجربوں سے گھبرا کر آنسو بہا رہے تھے...اگلی شام کو گھر واپسی ہو گئی تھی...شازمہ نے دعا اور زہراہ کے ساتھ مل کر مشل کا کمرہ بہت اچھے سے ڈیکوریٹ کیا تھا...اتنے دنوں بعد مشل شہریار نے بچے پھوپھو کے حوالے کر کے خوب نیند لی تھی

kzwrites

----اگلے دن----

"مشل سیدھی لیٹی رہو---کچھ بھی نہیں ہوگا---صرف صاف کرنا ہے سٹیچز کو---اگر نہیں کروانا مجھ سے تو پھر چلو ہاسپٹل---" شہریار اسکے سٹیچز کی پرانی ٹیپ ریموو کر کے انکی کلیننگ کر رہا تھا،جبکہ مشل خوف کے مارے

KZwrites

اپنے چہرے کو ہاتھوں سے چھپائے ہوئے اسے ڈسٹرب کیے جا رہی تھی

"نہیں۔ں۔ں۔۔۔پاسپٹل نہیں جانا مجھے ے۔۔ے۔ے ۔۔۔"

"تو شور نہیں کرو پھر۔۔مجھے آرام سے کرنے دو۔۔۔بچے جاگ جائیں گے ایسے۔۔۔" شہریار

KZwrites

ڈانٹنے والے انداز میں بولا تو مشل آنکھیں میچے ، دم سادے بالکل سیدھی لیٹ گئی تھی

"آہ...ہ..وچ..." شہریار نے دوائی ڈالی تو مشل ایک لمحے کو تڑپی تھی مگر پھر فوراً ہی سنبھل گئی تھی...یہ تکلیف تو اس تکلیف کے سامنے بہت کم تھی جو اس نے پہلی بار چلتے ہوئے سہی تھی

kzwrites

"بس ہو بھی گیا ہے،دو منٹ کے کام کو تم دس منٹ پر ڈال دیتی ہو....اتنی سی بات تھی...پرسوں سٹیچز بھی کھل جائیں گے تو بلکل ٹھیک ہو جاؤ گی..." شہریار نے نئی ٹیپ لگا کر اسکے سٹیچز کور کر دئیے تھے

KZwrites

"تھینک یو.....مجھ میں بلکل ہمت نہیں تھی ہاسپٹل جانے کی...بہت ایگزاسٹ ہو گئی ہوں۔۔

ں۔۔۔شازمہ بھی چلی گئی ہے۔۔۔" مشل بازو کے سہارے ہلکا سا اٹھنے لگی تو شہریار نے آگے بڑھ کر اسکو اپنی بازوؤں میں بھر کر بیڈ سے ٹیک لگوائی تھی

KZwrites

"طبیعت کچھ خراب تھی اسکی

آجائے گی دوبارہ۔۔۔تم نے واک کرنی ہے تھوڑی سی۔۔۔؟؟ جتنی زیادہ واک کرو کی سٹیچز اتنی جلدی ٹھیک ہوں گے۔۔۔اکڑیں گے نہیں۔۔۔ " شہریار

نے اپنا فون چارجنگ پر لگاتے اسے ایک نظر

دیکھا تھا۔۔۔چہرہ قدرے تازہ تھا

"ابھی کی تو تھی۔ی۔ی۔۔۔" مشل رونی صورت

بنا کر اسکی طرف دیکھی تو شہریار نے ہنستے

ہوئے اسکے گال کو بہت نرمی سے تھپتھپایا تھا

Kzwrites

"ابھی نہیں کی کافی دیر ہو گئی ہے۔۔۔۔اٹھو

شاباش..تھوڑی واک کرو..." شہریار نے اسکو سہارا دے کر کارپٹ پر اتارا تو مشل تکلیف کو سہتے آنکھیں پوری کھول رہی تھی

"بس...پہلا سٹیپ ہی مشکل ہوتا ہے...ہے نا... پھر درد نہیں ہوتا تمھیں...." شہریار نے دو قدم اسکو سہارا دے کر چلوایا اور پھر اس سے پیچھے ہٹ گیا تھا...مشل اب خود چل رہی تھی...سانس پھول رہا تھا لیکن پہلے جیسی

KZwrites

"سارے سٹیپ مشکل ہیں شہریار۔ر۔ر۔۔۔" مشل
چند قدم خود سے چل کر بولی تو شہریار اسکی
بات پر دل نچھاور کرتا دوبارہ سے اسکو سہارا
دینے اسکے ساتھ آ کھڑا ہوا تھا

Kzwrites

"بس آجکا دن مشکل ہے۔۔۔کل سے تم بہتر فیل کرو گی۔۔۔آئی پرامس۔۔۔" شہریار اسکو چئیر اپ کرتا باتھروم تک لایا تھا۔۔۔اسکی ہر طرح سے مدد کر کے اسے مکمل فریشن اپ کرتے وہ کبھی نغیر سہارا دئیے تو کبھی سہارا دے پر واپس بیڈ تک لایا تھا

KZwrites

"یہ اتنا زیادہ کیوں سو رہے ہیں۔۔۔۔

I'm missing my babies....."

مشل کرب کی جانب دیکھتے بولی تو شہریار بھی کھڑے کھڑے اس جانب دیکھنے لگا تھا

KZwrites

"ابھی مزے سے سو رہے ہیں اور پھر ایک ساتھ جاگ جائیں گے---"

"اگر ایک ساتھ جاگ گئے تو شاہزیب کو میں پکڑ

لوں گی نہ..."

"ہاں ہاں...سارے مشکل ٹاسک میرے حوالے...
کہتے ہوئے شہریار ایزل کی کرب کی طرف آیا
تھا،محبت پاش نظروں سے بیٹی کو دیکھتے
ایک نظر اس کی ماں کو بھی دیکھا تھا

KZwrites

"چلیں ایزل کو مجھے دے دینا...آپ شاہزیب کو
رکھ لیں...اب خوش...؟" کہتے کہتے مشل خود
سے ہتھیلیوں کا سہارا لے کر کھڑی ہو گئی

تھی...شہریار نے اس کو خود سے ہمت کرتے بغور دیکھا تھا لیکن کچھ بولا نہیں تھا

"میرا پیارا بیٹا..." شہریار نے کرب میں جھک کر شاہ زیب کے گالوں کو چھوا تھا

KZwrites

"ششہہہ...ایزل جاگ جائے گی..." مشل چھوٹے چھوٹے قدم لیتے کرپ کے پاس آئی تھی

"پیار میں اپنے بیٹے کو کر رہا ہوں یہ پٹاخہ کیوں جاگ جائے گی۔۔۔ڈرا کر رکھتی ہے یہ اپنے بابا کو۔۔۔بلکل ماما کی طرح۔۔۔" کہتے ہوئے شہریار نے بہت احتیاط اور آہستگی سے ایزل کے گالوں کو چھوا تو وہ نچلا ہونٹ باہر نکال کر بے آواز روتے آہستہ آہستہ آواز پکڑنے لگی تھی

KZwrites

"یار آپ بھی نہ۔۔۔جگا کر چھوڑتے ہیں۔۔۔اب وہ بھی اٹھ جائے گا۔۔" مشل بمشکل جھک کر ایزل کو پکڑنے لگی تو شہریار نے اسکی کمر کو پیار سے تھپتھپاتے اسے جھکنے سے روک کر خود ایزل کو اسے تھمایا تھا جو سانس روکے بری طرح بلک کر تو رہی تھی

KZwrites

"اٹھنے دو۔۔۔کچھ نہیں ہوتا۔۔۔میں بھی مِس کر رہا تھا اس چھوٹو کو۔۔" شہریار نے دنیا و

مافیہا سے بے خبر سوئے ہوئے شاہزیب کو گود

میں اٹھا لیا تھا۔۔۔کمرے کے ایک کونے میں

کھڑے وہ دونوں ان میں مکمل مگن ہو گئے تھے

KZwrites

"مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔"

"مجھے بلکل یقین نہیں آرہا شازمہ۔۔۔"

"میں جتنا پریشان تھا۔۔۔اتنا ہی اللہ نے مجھے نواز دیا ہے۔۔۔میں کیسے شکر ادا کروں گا۔۔۔"

آفتاب شازمہ کو شاہ ہاؤس سے پک کر کے ، بھتیجیوں کو گھر ڈراپ کرتے ہی سیدھا کلینک لے آیا تھا۔۔۔ڈاکٹر نے گڈ نیوز دی تو آفتاب اور شازمہ دونوں کی ہی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔کلینک سے باہر بیٹھے وہ دونوں ہاتھ چہرے ہر پھیرتے سرخ آنکھوں کو نم ہونے سے روکنے کی بہت کوشش کر رہا تھا لیکن دل سنبھالے نہیں سنبھل رہا تھا

KZwrites

"آپ ایسے ہی اتنا پریشان ہو رہے تھے۔۔۔میں تو بلکل ناامید نہیں تھی۔۔۔" شازمہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے کالم کر رہی تھی

KZwrites

"مجھے بیٹی چاہئیے ہے۔۔۔آپ نے دعا کرنی ہے۔۔۔آپ جتنے یقین سے دعا مانگتی ہیں نہ۔۔۔وہ ضرور پوری ہوتی ہے۔۔۔" آفتاب اپنی ہلکی سی

نم ہوتی آنکھیں صاف کرتے اسکے چہرے کی طرف دیکھا تھا...پچھلے چند مہینوں میں وہ بے حد سٹریس میں چلا گیا تھا...اپنے ماضی میں کیے گناہوں سے بار ہا توبہ کرنے کے باوجود بھی وہ اولاد کی خوشخبری نہ ملنے پر مایوس سا ہونے لگا تھا...دل ہی دل میں گھلنے سا لگا تھا...لیکن شازمہ کے ساتھ نے...اسکے اعتماد نے اسے کمزور پڑنے نہیں دیا تھا

KZwrites

"آپ بھی مانگیں دعا...اللہ تعالیٰ سب کی سنتے

ہیں۔۔۔وہ ہمیں ضرور نوازیں گے۔۔۔ایزل کو دیکھا تھا کتنی پیاری ہے۔۔۔اسے دیکھ کر ہی آپکا دل چاہ رہا ہے نا کہ ہماری بھی بیٹی ہو۔۔۔" شازمہ مسلسل اسکے کندھے پر ہاتھ پھیر رہی تھی

KZwrites

"میرا دل چاہ رہا تھا کہ اپنے ساتھ ہی لے آتا اسے۔۔۔بہت پیاری ہے وہ۔۔۔میں وہ وقت بہت مس کرتا ہوں جب دعا اور زہرا چھوٹی تھیں۔۔۔میں نے پوری طرح پیار نہیں کیا تب

انہیں۔۔۔مجھے اپنی بیٹی چاہئیے بس اب۔۔میرا بس نہیں چل رہا کہ وقت پلک جھپکتے گزر جائے۔۔۔"

"ابھی تو گھر چلیں۔۔مجھے چکر سے آرہے ہیں۔۔" شازمہ نے سر ڈھیلے سے انداز میں اسکے کندھے پر رکھا تو آفتاب نے چادر کے اوپر سے اسکے سر کو چوم لیا تھا اور وقت واقعی پلک جھپکتے گزر بھی گیا تھا

KZwrites

....ایک سال بعد....

K7writes

"اتنی دیر لگا دی باہر تم دونوں نے...زمل کا رو رو کر برا حال تھا،اب سو گئی ہے بیچاری بچی...." شازمہ اور آفتاب

لاونج میں داخل ہوئے تو آفتاب کی والدہ خفگی سے بولی تھیں....شازمہ نے ساس کے سامنے کان

پکڑ کر اشارے سے معذرت کرتے آگے بڑھ کر زمل کو گود میں لے لیا تھا...جو ماں کی گود میں آتے ہی مزید پھیل کر سو گئی تھی

KZwrites

"اسے مجھے دے دو....میری جاں-ن-ن...." آفتاب نے جھک کر اسکے پھولے پھولے گلابی گالوں کو چومتے اسے ماں کی گود سے لے لیا تھا

"ماما کل شاہزیب،ایزل کا برتھ ڈے ہے بس انکے گفٹس لینے میں دیر ہو گئی۔۔۔ سو سوری۔۔۔اینڈ تھینک یو سووووو مچ۔۔۔تنگ تو نہیں کیا اس نے۔۔۔۔" شازمہ ساس کے ساتھ وہیں بیٹھ کر باتین کرنے لگی تو آفتاب اسکو آنکھوں سے اوپر آنے کا اشارہ کرتے ، زمل کو احتیاط سے گود میں لیے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا تھا

KZwrites

"نہیں۔ں۔ں تنگ کہاں کرتی ہے یہ۔۔۔۔تنگ تو علی نے کیا ہے جو کیا ہے۔۔۔بہت ستا رہا ہے ماں کو۔۔۔۔" وہ بڑی بہو کے کمرے کی طرف اشارہ کرتے بولی تھیں

KZwrites

"اوہ ہو۔۔بچے سو گئے کیا۔۔؟ علی کی بھی آواز نہیں آرہی۔۔بخار اترا اسکا۔۔۔؟ "

"نہیں بخار کہاں اترا ہے۔۔۔چڑچڑا اتنا ہو رہا تھا کہ حد نہیں۔۔۔"

"آپ نے ڈنر کر لیا۔۔؟ بابا جان نے۔۔؟"

"ہاں ہاں ہم نے ڈنر کر لیا۔۔۔جاؤ تم بھی اب خیر سے۔۔۔میں بس زمل کے لیے ہی جاگ رہی تھی۔۔صبح اٹھے گی جیسے ہی تو لے آنا نیچے۔۔۔دادا اداس ہو جاتے ہیں ورنہ پھر۔۔" وہ نہایت پیار بھرے لہجے میں بولیں تو شازمہ نے

KZwrites

اٹھ کر انہیں بہت دل سے گلے لگایا تھا

"تھینک یو ماما..." دونوں طرف سے دل ایک دوسرے کے لیے نرم ہو گئے تھے تو آپس کے تعلقات بھی جلد ہی بہتر ہونے لگے تھے اور زمل کے آنے کے بعد سے تو رہی سہی قدورتیں بھی ختم ہو گئی تھیں

KZwrites

"تھوڑی دیر نیچے ماما پاس بیٹھ جاتے.... کیا سوچ رہی ہوں گی کہ آتے ہی اوپر آگئے ہم..."

شازمہ کمرے میں داخل ہوئی ہی تھی کہ اسکے بولتے بولتے آفتاب نے دروازہ بند کر کے ، اسکا بازو کھینچ کر اسے تیزی سے چلاتے بیڈ پر گرا لیا تھا

KZwrites

"ہم۔۔۔؟؟؟ آپ کب فورا اوپر آئی ہیں۔۔۔؟ آدھا گھنٹے سے انتظار کر رہا ہوں میں۔۔۔دن بدن نخرہ بڑھتا نہیں جا رہا آپکا۔۔۔؟ ہاتھ ہی نہیں آرہی ہیں۔۔۔کبھی کالج۔۔۔کبھی میکے۔۔۔کبھی فرینڈز۔۔۔کبھی زمل۔۔۔کبھی آرٹ روم سے باہر نہیں آتیں۔۔۔میں بھی حصہ ہوں آپکی زندگی کا۔۔۔اتنا اگنور کیوں کرتی ہیں مجھے۔۔۔؟ "

آفتاب اس پر جھکے اپنا ماتھا اسکے ماتھے سے ٹکا کر گردن پر انگلیاں پھیرتے معنی خیز لہجے میں بولنے لگا تو شازمہ نے مسکراتے ہوئے آئی

KZwrites

رول کیا تھا

"اگنور کب کیا ہے۔ے۔ے۔۔۔؟ لٹرلی ابھی ہم ساتھ
گھوم رہے تھے باہر۔ر۔ر۔۔۔"

KZwrites

"گھوم کہاں رہے تھے۔۔۔؟ صرف ایز آ ڈرائیور
ساتھ رکھا ہوا تھا مجھے آپ نے۔۔۔" آفتاب اسکے
ماتھے سے چہرہ سہلا کر گہرا سانس بھرتے
اسکے ہر نقش پر لب رکھنے لگا تو شازمہ نے

گردن میں کھنچتے دوپٹے کو ڈھیلا کرنے کی کوشش میں چہرہ اس سے تھوڑا دور کیا تھا

"خود ہی آپ کہتے ہیں آپ میرے ڈرائیور بن کر بھی خوش ہو جاتے ہیں..." اسے دوپٹہ گلے سے نکال کر پرے کرتے دیکھ کر آفتاب کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

KZwrites

"پر مجھے تھوڑا سا اور خوش ہونا ہے ابھی...

I need love...."

آفتاب نچلے جسم سے اس پر دباؤ ڈالتے اسکی ٹھوڑی کو ، کان کے پاس سے رخسار کو ، نرمی سے ہونٹوں سے محسوس کرنے لگا تو شازمہ نے اسکی پینٹ پر تھپڑ لگاتے اسے مصنوعی سختی سے گھورا تھا "بس کریں اب آپ ایک بچی کے باپ ہیں---"

KZwrites

"ایک بچی کا ہی باپ ہوں...جب تک چار پانچ بچوں کا نہیں بن جاتا تب تک آپکی جان بخشی نہیں کرنے والا اب میں..." آفتاب نے اسکے ناک سے اپنی ناک مس کرتے شرارت سے کہا تو شازمہ اسے پینٹ سے ہی کھینچ کر خود پر سے ہٹاتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی....آفتاب اسکے کھینچنے پر اپنی مرضی سے ایک طرف کو ڈھے گیا تھا...بازو سر کے نیچے رکھ کر وہ اسے بغور دیکھنے لگا تھا...وائٹ شلوار اور ہم رنگ چھوٹی قمیض جس پر ہلکے رنگوں کے دھاگوں سے خوبصورت کڑھائی ہوئی تھی ،

kzwrites

پہنے اسکا بھرا بھرا جسم نظروں کو بے حد بھا رہا تھا۔۔۔ڈھیلی سی لمبی چٹیا جس سے بال باہر نکل رہے تھے ، اسکی قمیض کی لینتھ تک آرہی تھی

KZwrites

"کہاں جا رہی ہیں۔۔۔؟"

"وہ سو رہی ہے۔۔۔"

"سونے دیں اسے..."

"نیند نہ ڈسٹرب کریں میری بیٹی کی..."

"ادھر میری بات سنیں آ کر..."

KZwrites

"یار واپس آئیں۔ں۔ں..." اسے یے بی کاٹ کے پاس کھڑے دیکھ کر آفتاب بازو سر کے نیچے سے نکال کر سائیڈ کروٹ لیٹے اپنا ویو مزید بہتر بناتے کہنی کے بل سر کو ہتھیلی پر رکھے

چہرے پر معصومیت بکھیرے اسے بلا رہا تھا

"کہاں واپس آجاؤں۔۔۔؟ مجھے کل کی تیاری کرنی ہے۔۔۔مشل سے ابھی کال پر پلیننگ بھی کرنی ہے،بہت کام ہیں ابھی احمددد۔۔۔" شازمہ جھک کر کرب میں زمل کے پاؤں سے سوکس اتار کر اسکی انگلیوں کو نرمی سے چھو رہی تھی

KZwrites

"کالز کے لیے ساری رات پڑی ہے...ابھی ادھر

آئیں...مجھے ضروری بات کرنی ہے..." آفتاب کی

نظریں اسکے جھکے وجود پر ٹھہری ہوئی تھیں،

ڈھیلی ڈھالی سی چٹیا کمر سے ہٹ کر ایک

طرف کو جھولتی بے حد حسین لگ رہی تھی

KZwrites

"ضروری بات بھی رات کو ہی ہو گی پھر..." کلا

ئی میں وہ تھوڑی سی کانچ کی چوڑیاں اسکے

کہنے پر اکثر ہی پہنے رکھتی تھی جنہیں وہ اب اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے زیرلب مسکرا رہی تھی

"میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔؟ " آفتاب نے چہرے پر سنجیدگی لیے سرعت سے اٹھ کر اسکی وہی کلائی پکڑ کر اسے ڈرسینگ ٹیبل پر جھکا دیا تو شازمہ نے اچانک افتاد سے گھبراتے بائیاں ہاتھ ٹیبل پر رکھ کر سہارا لیا تھا

KZwrites

"سمجھ نہیں آرہی تھی کہ پاس بلا رہا ہوں آپکو۔۔۔؟" اسکی قمیض کو تھوڑا سائیڈ پر کرتے وہ اسکے بھرے بھرے وجود پر اپنے وجود سے دباؤ ڈالتے ، چٹیا کو نرمی سے پکڑ کر اسکی سائیڈ گردن پر گرم سلگتے لب رکھنے لگا تو شازمہ نے ڈرسینگ ٹیبل پر اپنے ہاتھ پر اسکے ہاتھ کے نیچے سے اپنا ہاتھ نکالنے کی ناکام سی کوشش کی تھی

KZwrites

"آرہی تھی سمجھ،تبھی تو نہیں آرہی تھی-ی-ی

..." شازمہ اسکے مسلسل دباؤ ڈالنے پر مزید آگے

کو جھک کر اسکے وجود کو کہنی سے دھکیلتے

بولی تو آفتاب اسکی بات پر کھلکھلا کر ہنستے

اسے مزید ستانے لگا تھا

KZwrites

"شور نہ کریں جاگ جائے گی،آپکو پتہ ہے نا

اسکی نیند کچی ہے..." شازمہ بائیاں بازو پیچھے لیجا کر آفتاب کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے تھی

"میں شور کر رہا ہوں...؟" آفتاب نے ہاتھ اسکے دائیں ہاتھ سے ہٹا کر اسکی شلوار پر اندر کی جانب رکھتے اسے بے رحمی سے گدگدایا تو شازمہ خود اس سے زیادہ اونچی آواز میں کھلکھلاتے ، اسکی گرفت سے خود کو چھڑوانے کو مچلنے لگی تھی

KZwrites

"دانت کس کے نکل رہے ہیں اتنے۔۔۔؟؟ ہاں۔۔۔؟ مزے آنے لگ گئے ہیں نہ اب۔۔؟ تبھی رزسٹ نہیں کر رہیں۔۔۔" آفتاب نے دبی دبی آواز میں غراتے اپنے چہرے پر موجود اسکی ہتھیلی کو دانتوں سے کاٹنے کی کوشش کرتے دائیں ہاتھ سے اسے مزید گدگدایا تھا

KZwrites

"نہیں کریں-ں-ں---روک تو رہی ہوں میں---اور کیسے منع کروں---" شازمہ پھر سے اونچا ہنستے ہوئے اپنا ہاتھ اسکے ہونٹوں سے پیچھے کرتے اسکے دوسرے ہاتھ کو بھی مزید شرارت کرنے سے روکنے لگی تھی

KZwrites

"کرنے دیں نہ تھوڑا سا---میں خوش ہو جاؤں گا تو کیا خرج ہو جائے گا آپکا--؟" آفتاب نے مرر

میں اسکی بھرپور ہنسی کو دل و جان سے نظر
بھر کر ٹرانس کی کیفیت سے دیکھا تھا اور
اسکا شریر سا نفی میں سر ہلانا مزید اگنائیٹ
کر گیا تھا

KZwrites

"ایسے ہی نہیں-ں-ں---" اسکی کمر میں ہاتھ ڈ
الے وہ اسے واپس بیڈ تک لے آیا تھا،بازو سے پکڑ
کر بیڈ پر گراتے وہ اس پر جھکا تو شازمہ
ٹانگیں بلکل جوڑ کر سر شدت کو شدت سے نفی
میں جنبش دیتے، ہنستے ہوئے کھسک کر بیڈ پر

پیچھے ہوئی تھی

"میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ زیادہ ہی چالاک ہوتی جا رہی ہیں...مجھے سیریس نہیں لے رہیں آپ آجکل..." آفتاب نے اسکی کلائیاں اپنے ایک ہاتھ کی گرفت میں کر کے سر کے پیچھے لیجاتے ، دونوں ٹانگوں کے درمیان زبردستی اپنی ٹانگ رکھے اسکو مکمل اپنے قبضے میں کیا تو شازمہ کا ہنستا مسکراتا چہرہ اسکی جسارتوں پر سرخ ہو گیا تھا...اب مزاحمت بھی قدرے ترک کر دی

KZwrites

تھی کیونکہ اسکی اتنی سخت گرفت سے نکلنا ممکن نہیں تھا۔۔۔سانسیں تھوڑی سی مزاخمت میں ہی تیز ہو گئی تھیں

KZwrites

"میں نے کیا چالاکی کی ہے۔۔" خود کو مکمل اسکے بس میں ہوتا دیکھ کر شازمہ معصومیت سے اپنی گھنی پلکیں جھپکاتے بولی تو آفتاب نے اسکی پلکوں پر پیار سے اپنے لب رکھے تھے

"میرے پاس نہیں آتیں اتنے اتنے دن نہ ہی
مجھے وقت دیتی ہیں۔۔۔سارا وقت اس بلی کو
سینے سے لگائے رکھتی ہیں بس۔۔۔۔۔جب دیکھو
وہ چپکی ہوتی ہے۔۔۔" آفتاب ایک ہاتھ میں
اسکے دونوں ہاتھ قابو کیے دوسرے ہاتھ سے
اپنی انگلیاں گردن سے اسکے سینے تک ٹریس
کرتے قمیض کے اوپر سے ہی پہلے سے زیادہ گداز
ابھاروں پر لب رکھنے لگا تو شازمہ اسکے وجود
کے نیچے مچلنے لگی تھی

KZwrites

"احمد بے بی کے بعد ایسے ہی ہوتا ہے۔ے۔ے

۔۔۔۔اوئے۔۔۔آہہ۔۔۔" شازمہ پیٹ سے قمیض ہٹتی

محسوس کرتے ابھی اسکا چھرہ سینے سے نیچے

ہوتا محسوس کر رہی تھی کہ اسکے لبوں

میں پیٹ کی ملائم جلد سک ہوتی محسوس کر

کے وہ مچل سی گئی تھی

KZwrites

"کوئی نہیں ہوتا ایسے...آپ زیادہ سوشل ہو
گئی ہیں...اب کل برتھ ڈے کے بہانے پھر بھاگ
جانا ہے آپ نے اور بعد میں کہنا ہے کہ زمل
کھیل رہی ہے ایزل سے تو میں کل آؤں گی...اس
لیے آج تو آپکی نہیں چلنے دوں گا میں....مجھے
حق چاہئیے اپنا پورا پورا....ورنہ احتجاج ہو
گا...." آفتاب نے قمیض مزید اوپر کھسکا کر
سفید جالی کے پردے میں مقید جسم کو
ہتھیلی میں بھر کر دبایا تو ان میں نمی سی
محسوس کرتے وہ خود پر قابو پاتے پھر سے
اسکے ابھرے ہوئے پیٹ پر لب رکھنے لگا

KZwrites

تھا۔۔چہرہ وہیں سہلاتے دوسرے ہاتھ سے اسکی شلوار کو نیچے جو کھینچنے لگا تو شازمہ اسکے لبوں کو مزید نیچے سرکتا محسوس کر کے بری طرح تڑپنے لگی تھی

KZwrites

"آپ۔۔کہیں گے تو میں۔۔۔وہاں سٹے نہیں کروں گی۔۔واپس۔۔۔آہہہ۔۔۔آ۔۔آجاؤں گی۔۔۔" شازمہ اسکا شدت بھرا لمس تھائی کے قریب محسوس کرتے بمشکل بول پا رہی تھی،وہ اسکی مخصوص خوشبو سے دیوانہ ہوئے اسکی پینٹی

کھینچ کر نیچے کرتے اسکے لوئر بیلی پر ، تھائیز پر لب رکھے اسکو مچلنے پر مجبور کیے جا رہا تھا ...شازمہ ٹانگیں پھیلا کر پاؤں اسکی کمر پر رکھے اسکے سلگتے ہونٹوں میں انر تھائیز کی سوفٹ کی سکن کو سک ہوتا محسوس کر کے جھلس کر پگھلنے لگی تھی...بے ترتیب سے لفظ آہوں میں بدلنے میں دیر نہیں ہوئی تھی

KZwrites

"آپ رہ لینا وہاں...بس ابھی...آگھہ.." آفتاب بات ادھوری چھوڑے اسکے گھلتے ہوئے شفاف

وجود کو ٹھوڑی سے سہلاتے چہرہ اوپر کو کرتے

ایک ہاتھ سے اسکی برا کو کھینچ کر اسکے

دلکش وجود کو خود پر عیاں کرتے مزید بپھرنے

لگا تھا...لب پھر سے اسکے جسم پر سرکنے لگے

تھے...قمیض برا سمیت بازوؤں سے نکل گئی

تھی...دونوں کے جسم ہر پردے سے آزاد ہوئے تو

گرم سانسوں کا راج ہوا تھا...پسینے سے بھرے

وجود ایک ساتھ بے سدھ ہوئے تو شازمہ اپنے

سینے پر دھڑے اسکے چہرے کو پیار سے سہلاتے

بھاری سانسیں لے رہی تھی....سکون تو ملا تھا

لیکن جسم جیسے ٹوٹنے سا لگا تھا...ڈلیوری کے

kzwrites

بعد سے ابھی بھی جسم میں کمزوری محسوس ہوتی تھی اس پر اسکی جان توڑ قریب ہلا کر رکھ دیتی تھی

KZwrites

"آپ آئے روز یہی سب کرتے ہیں۔۔۔اور بعد میں ایکٹ ایسے کرتے ہیں جیسے ہم پہلی بار قریب آرہے ہوں۔۔۔" شازمہ اسکی ناک کی ٹپ کو انگلی کی پور سے چھوتے شکایتی انداز میں بولی تو

آفتاب نے ہنستے ہوئے کہنی کے بل ہوتے اسکی ناک پر ہلکی سی بائٹ کر دی تھی

"آؤچ۔چ۔۔۔یاررر کیا کرتے ہیں۔ں۔ں۔۔۔پہلے ہی ہر جگہ جلن ہو رہی ہے۔۔۔فیس کو تو بخش دیں۔۔۔۔" شازمہ ایک بازو سے اپنے عیاں ہوتے بھاری سینے کو چھپاتے دوسرے ہاتھ سے ناک کو چھوتے بولی تھی

KZwrites

"آپ جھوٹ بولیں گی تو سزا تو ملے گی۔۔۔اور روز کہاں ملتی ہیں مجھے آپ۔۔؟ پچھلے 4 ، 5 مہینوں سے ترس گیا ہوں۔۔اس لیے پھر جب ملتی ہیں تو جھنجھوڑ کر رکھنا میرا حق ہوتا ہے۔۔۔روٹین ٹھیک کریں نہ اپنی۔۔۔تاکہ میں بھی ترس ترس کر زیادہ ظلم کرنے پر مجبور نہ ہوا کروں۔۔۔"معنی خیز لہجے میں کہتے آفتاب نے لب کندھے سے سہلائے تھے جہاں اسکی شدتوں کے سرخ سے نشان چمک رہے تھے

kZwrites

"آپ سے ناراض ہو کر ٹھیک کرتی ہوں نہ میں پھر۔۔تب آپ گڈ بوائے بن کر رہتے ہیں،پیار پیار سے پیار کرتے ہیں۔۔۔اور ذرا۔ا۔ا۔ا۔ا سا فرینک ہو جاؤ تو آپ۔۔۔" شازمہ سمٹ کر کروٹ لیتے گلے میں بازو ڈال کر ، اسکی کمر کو سہلاتے بول رہی تھی

KZwrites

"تو میں اوور ہو جاتا ہوں۔۔۔؟ ہونے دیا کریں مجھے فرینک یار۔۔۔نہیں رہا جاتا مجھ سے گڈ بوائے بن کر۔۔۔" آفتاب ایک جھٹکے سے رخ پلٹتے اسکو اپنے اوپر کرتے خود اسکے نیچے آگیا تھا۔۔۔دونوں ہاتھ اسکی برہنہ کمر پر رکھے آفتاب نے اسکی الجھی ہوئی چٹیا کو پکڑ کر اسکی ٹیل سے اسے بے باک سا گدگدایا تو شازمہ مچل کر کھلکھلائی تھی۔۔۔اسکے ملائیم سے وجود کو اپنے سینے پر محسوس کرتے آفتاب کی آنکھوں میں پھر سے خماری اترنے لگی تھی

KZwrites

"نہیں۔۔۔کوئی نہیں۔۔۔مجھے گڈ بوائے ہی چاہئیے۔۔۔i miss him۔۔۔۔" شازمہ اپنی چڑیا اسکے ہاتھ سے کھینچ کر نظریں چراتے بولی تھی

"اوکے ابھی بن جاؤں گڈ بوائے۔۔۔؟ ویسے بھی تھوڑا سا رہتا ہے میرا ابھی۔۔۔" معصومیت سے

KZwrites

کہتے آفتاب نے ایک بار پھر سے رخ پلٹا اور اسکو اپنے نیچے کرتے اسی پوزیشن میں اسکے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھے تو شازمہ اسکی کمر پر ہلکے سے تھپڑ مارتے چہرے کو زوروں سے نفی میں ہلانے لگی تھی...چہرے پر مسکراہٹ بڑھتی جا رہی تھی

KZwrites

"ایسے ہلائیں سر کو...."

"کہہ رہا ہوں نہ..."

"ایسے کریں..." اسکی ٹھوڑی پکڑ کر زبردستی
سر کو ہاں کی صورت جنبش دیتے آفتاب رخ
بدلتے بدلتے اسے بیڈ کے دوسرے کنارے تک لے
آیا تھا....اسکے زبردستی اپنی مرضی کے جواب
لینے پر شازمہ کے ہنسنے کی آوازیں مسلسل
کمرے میں گونجے جا رہی تھیں

KZwrites

"آپکی ہنسی میں جان بستی ہے میری۔۔۔آپ
ایسے ہی تھوڑی دیر اور۔۔۔ہنستی
رہیں۔۔۔تو۔۔۔میرا رہا سہا کام بھی پورا ہو جائے
گا۔۔۔بتا رہا ہوں آپکو۔۔۔" آفتاب ٹانگوں سے
اسکی تھائیز میں گیپ بنا کر پھر سے اسکے
وجود سے خود کو مس کرتے ہے باکی سے بولا
تو گہرا مسکرانے سے شازمہ کا ڈمپل اسکی
نظروں میں آیا تھا

KZwrites

"بڑی ہنسی آرہی ہے میری بیوی کو۔۔۔میں وجہ جان سکتا ہوں۔۔؟" آفتاب نے ڈمپل پر گھری سی کِس کرتے اسکے مسکراتے چہرے کو ایک نظر دیکھا تھا۔۔۔گالوں پر سرکتے اسکے لبوں کی شریر سی جنبشوں پر ، چھوٹی چھوٹی بے باک شرارتوں پر شازمہ کی کھلکھلاہٹیں بڑھتی ہی جا رہی تھیں

KZwrites

"آپ ہیں میری ہنسی کی وجہ..." اسکی گردن
میں بازو ڈال کر شازمہ نے سر تھوڑا سا اٹھا کر
اسکے رخسار پر لب رکھ خود کو اسکے سلگتے
وجود سے مس کرتے کرتے نظروں سے نظریں
ملائیں تو آفتاب اپنے نچلے لب کو چباتے اسکی
آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوری تشنگی سے
اس میں گھل کر سمایا تو شازمہ ادھ کھلے
ہونٹوں سے گہرا سانس بھرتے اسکے سلگتے
چہرے سے چہرہ جوڑے اسکا ساتھ دینے لگی
تھی---

KZwrites

نظریں بار بار ایک دوسرے سے الجھ کر جسموں

کی گرمی بڑھائے جا رہی تھیں۔۔۔معصوم سی

رونے کی آواز اچانک کمرے میں گونجی تو

آفتاب نے تیزی سے اپنے نیچے دبے وجود پر

گہری جان لیوا سختی سے بھرپور نچاور ہوتے

عجلت میں اسے اپنے مضبوط منہ زور ہوتے

وجود سے جھنجھوڑ ہی دیا تھا

KZwrites

.....کچھ دیر بعد.....

"شازمہ یار..."

KZwrites

"آئی ایم سوری..."

"میری بات تو سنیں.."

"میں نے پیار سے ہی کر رہا تھا یار۔۔۔یہ جاگ گئی تو میں پھر کیا کرتا۔۔۔"

"ٹینشن ہو گئی تھی ایک دم کہ پھر پتہ نہیں کب موقع ملے۔۔۔"

"دیکھ تو لیں مجھے یار۔۔۔"

"ابھی تو آپ کہہ رہی تھیں کہ میں آپ کے

KZwrites

مسکرانے کی وجہ ہوں---"

"تو اب اتنا سیریس کیوں ہیں--؟" کمرے میں بے چینی سے چکر کاٹتے ، کندھے سے زمل کو لگا کر برپ دلواتے آفتاب اسے باتھروم سے فریش ہو کر نکلتے دیکھ کر اسکے آگے پیچھے گھومنے لگا تھا

KZwrites

"میری جان-ن-ن--میری بیٹی---" آفتاب کی باتوں کو جان بوجھ کر نظرانداز کرتے شازمہ نے

زمل کو اس سے پکڑ کر گود میں اٹھا کر پیار کرنا شروع کیا تو آفتاب کان کجھاتے کھجاتے دو قدم پیچھے ہو کر سخت ناراض ہوئی بیوی کا بھرپور جائزہ لینے لگا تھا

KZwrites

"میرا بے بی۔۔۔ہم کل مل کر نانو گھر جائیں گے۔۔۔مانی کے بیبیز کا برتھ ڈے ہے نا۔۔۔اچھا سا ڈیکوریٹ کریں گے۔۔۔میری بیٹی بھی فیری والا ڈریس پہنے گی۔۔۔ماما نے اتنے پیارے شوز بھی لیے ہیں آپکے۔۔۔ہم ڈھیر سارے دن نانو کے پاس

رہیں گے۔۔۔ماموں بھی اتنا مِش کرتے ہیں آپکو۔۔۔" شازمہ بیٹی سے لاڈ کرتے گیلے بال تولیے میں لپیٹے راکنگ چئیر پر نیم دراز ہوئی تو ٹاول اسکے سر سے سرک کر پیچھے کو اکٹھا ہو گیا تھا

KZwrites

"م۔۔میں کر دیتا ہوں ٹھیک۔۔"شازمہ ایک ہاتھ سے زمل کو تھامے دوسرے ہاتھ سے ٹاول ایڈجیسٹ کرنے لگی تو آفتاب نے بھاگ کر ٹاول اسکے بالوں سے نرمی سے کھینچ کر اتار دیا تھا

"تھو۔و۔و۔ڑا سا آگے ہو کر بیٹھتی ہیں۔۔۔؟"

آفتاب کرسی سے جھولتے اسکے لمبے بالوں کو ٹاول سے آہستگی سے رب کرتے سنجیدہ معصوم سی صورت بنائے بولا تو شازمہ بغیر اسکی طرف دیکھے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی

"تھینک یو۔و۔و۔۔۔"

KZwrites

"ویسے میں کیا پہن رہا ہوں کل۔۔۔؟"

"جانا کتنے بجے ہے۔۔۔؟"

"ہمم۔۔۔؟"

"کچھ بولا آپ نے۔۔۔؟"

KZwrites

"نہیں۔۔؟"آفتاب اسکے بالوں کو اچھے سے ڈرائے کرتے مسلسل کچھ نہ کچھ بولتا جا رہا تھا اور شازمہ زیرلب مسلسل مسکراتے اس سے رخ موڑے بیٹھی اسے اگنور کیے جا رہی تھی،کسی بات کا جواب نہیں دے رہی تھی

KZwrites

"مجھے ڈائریکٹ انویٹیشن تو کوئی نہیں آیا ویسے۔۔۔ایسے کیسے جا سکتے ہیں ہم۔۔میں تو نہیں بھیجوں گا اپنی بیٹی کو ایسے بغیر انوایٹ کے۔۔۔اسکے ماموں سے کہیں کہ ہمیں

پراپر انویٹیشن بھیجیں اگر ہماری پرینسیس سے ملنا ہے تو...." آفتاب بولا ہی تھا کہ شازمہ اچھا خاصا آنکھیں گھما کر اسے دیکھی تھی...اپنا ٹرک کامیاب ہوتا دیکھ کر آفتاب نے فوراً تاثرات سنجیدہ کر لیے تھے

KZwrites

"ہم کوئی غیر ہیں جو سپیشل انوائٹ کریں وہ ہمیں....ہمارا گھر ہے وہ...ہم بغیر انویٹیشن کے بھی جا سکتے ہیں وہاں....زمل اور ماما نے ہی تو سب ارینج کرنا ہے وہاں...." شازمہ اسے اچھا

خاصا گھور کر زمل کے گال کو چومتے ہوئے بولی تھی

"نہیں ایسے میں نہیں جانے دوں گا پھر۔۔۔فنکشن ہے۔۔۔ٹھیک سے انوائیٹ کرے شہریار۔۔۔یہ کیا بات ہوئی۔۔۔ایسے تو نہیں چلے گا۔۔۔" آفتاب اسے بولتے دیکھ کر جان بوجھ کر مزید اکڑ کر بولتے ٹاول واپس باتھروم رکھ کر چہرے کے تاثرات سنجیدہ رکھ کر کمرے میں آیا تو شازمہ کو زمل کو گود میں لیے بے چین

KZwrites

سا ہو کر اپنی ہی راہ تکتے پایا تھا

"احمد آپ ابھی کیوں خوامخواہ ایشو بنا رہے ہیں۔۔۔؟" شازمہ چئیر سے اٹھ کر بیڈ پر بیٹھی تو آفتاب ڈھیلے سے انداز میں جھولتی ہوئی چئیر پر بیٹھ گیا تھا

"ہمارے گھر ہم نے علی کا عقیقہ کیا تھا۔۔۔زمل

kzwrites

کی سیلیبریشنز کی ہیں اتنی۔۔ہمیشہ انوائٹ کیا
ہے نہ سب کو۔۔۔کہ ایسے ہی آجاتے تھے وہ۔۔۔؟"
آفتاب اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سرد
لہجے میں بولا تو شازمہ بھنویں سکیڑ کر اسکی
طرف دیکھی تھی

KZwrites

"یہ انکا گھر نہیں ہے اس لیے ہمیں انوائٹ کرنا
پڑتا ہے انہیں۔۔۔وہ۔ہ۔ی میرا گھر ہے۔۔۔میں جا
سکتی ہوں وہاں۔۔۔" شازمہ کا لہجہ بولتے بولتے

اسکی سنجیدہ نظروں سے لڑکھڑایا ضرور تھا
لیکن اس نے بات پھر بھی مکمل کر لی تھی

"تو میں...؟ اوکے...آپ چلی جانا پھر اکیلے
ہی..." سرد سی ٹون میں کہہ کر آفتاب نظریں
اس سے ہٹانے ہی لگا تھا کہ اسکے یک دم بجھتے
مگر غصے سے چور چہرے کو دیکھتے ہنسی
آگئی تھی

KZwrites

"کیا ہوا...؟ میں ہنس تو نہیں رہا...." اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ کر اپنی بڑھتی مسکراہٹ بمشکل روکتے آفتاب اپنی صفائی دینے لگا تو شازمہ نے اب کھل کر اسے بھرپور غصے سے دیکھا تھا

KZwrites

"یار مذاق کر رہا تھا۔ا۔ا۔ا....آپ بول نہیں رہی تھیں مجھ سے تو..." آفتاب اسی اثناء میں اٹھ

کر اسکے پاس آ کر بیٹھا تو شازمہ بیڈ ہر ہی
اس سے دور کھسک گئی تھی

"تو کیا۔۔؟ آپ رہنے دیں مذاق۔۔۔میں شہریار
بھائی سے کہہ دیتی ہوں آپکو انویٹیشن کارڈ
بھیج دیں۔۔ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔" شازمہ
چہرہ جھکائے ناراض سے لہجے میں بولی تو
آفتاب اسکے کندھوں پر بازو پھیلا کر پھر سے
اسکے قریب آگیا تھا

KZwrites

"یار کیوں درگت بنوانی ہے میری اپنے بھائی سے

دیکھا نہیں کیا جن بنا ہوا ہے وہ آجکل۔۔۔یہ،

لمبے لمبے بال یہ چوڑے کندھے۔۔۔میں ویسے ہی

دور دور رہتا ہوں اس سے۔۔۔" آفتاب مصنوعی

خوفزدہ لہجے میں بولا تو ناچاہتے ہوئے بھی

شازمہ کو ہنسی آگئی تھی جسے اس نے فوراً

قابو کر لیا تھا "نہیں اب تو مجھے بات کرنی ہی

پڑے گی شہریار بھائی سے۔۔۔بہت تنگ کیا ہوا

ہے آپ نے۔۔۔"

KZwrites

"یارررر مذاق کر رہا تھا۔ا۔ا۔ا۔۔۔۔اور۔۔۔بھیجا ہوا ہے اس نے مجھے وٹس ایپ پر کارڈ بھی اور کال بھی کی تھی ماما کو۔۔ہماری تو پوری تیاری ہی بھئی جانے کی۔۔۔ایسے دھمکاؤ تو مت ہمیں۔۔۔ہم معصوم شریف لوگ ہیں۔۔۔" آفتاب اسکی کمر پر پھیلے نم بالوں کو ایک طرف کرتے اپنا چہرہ اس کے چہرے سے جوڑتے ملتجی سے لہجے میں بولا تو شازمہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھی تھی

KZwrites

"آپ۔پ۔پ نہیں ہیں معصوم۔۔۔"

"ہوں یار۔۔آپ غور سے دیکھیں تو مجھے ایک بار۔۔۔" آفتاب اسکی گود سے زمل کو لے کر اپنا چہرہ اسکے چہرے کے برابر رکھتے بولا تو شازمہ باپ بیٹی کی ایک جیسی صورت دیکھ کر بے ساختہ مسکرا دی تھی

KZwrites

"مشل یارررر کوئی اور کلر دیکھ لو کیا تم اتنی کانشیئس ہو رہی ہو...بچوں کا برتھ ڈے ہے انکی شادی نہیں ہے..."

شہریار پچھلے دو گھنٹوں سے مشل کے پیچھے بیگ اٹھائے چلتے چلتے بالآخر اکتاہٹ سے بولا تو مشل نے پوری آنکھیں کھول کر اسکی طرف مڑ کر دیکھا تھا

KZwrites

"یعنی شادی ہی بس مین ایونٹ ہوتا ہے زندگی

کا....؟" مشل کمر پر بازو رکھے اس سے شارپ سے لہجے میں مخاطب ہوئی تو شہریار نے گھبرا کر سر کو جھٹکتے نفی میں سر ہلایا تھا "یے بی میں بس یہ کہہ رہا تھا کہ بچوں کو پتہ بھی نہیں کہ کیا پہن رہے ہیں وہ اور تم اتنا پریشر لے رہی ہو ڈرسیز کا...ایزی ہو جاؤ..."

KZwrites

"بچوں کا فرسٹ برتھ ڈے ہے ، خود آپ کوئی انٹرسٹ شو کر نہیں رہے اوپر سے مجھے بھی

ڈی موٹیویٹ کر رہے ہیں۔۔۔ٹھیک ہے آپ چلے
جائیں میں خود کر لوں گی شاپنگ باقی
کی۔۔۔کیونکہ مجھے تو سب پرفیکٹ چاہیے
ہے۔۔" مشل نے تیکھے سے لہجے میں جواب دیا
تھا۔۔۔لائٹ براؤن ، گولڈ سے شیڈ میں لانگ
ڈریس پہنے گلے میں ہم رنگ خوبصورت سا
سٹالر ڈالے وہ پورے انہماک سے ایزل کے لیے
تھیم کے حساب سے ڈریس ڈھونڈ رہی تھی

kzwrites

"ایسے ہی چلا جاؤں۔۔اتنا۔۔۔امپورٹنٹ ایونٹ ہے

میرے بچوں کا....مجھے بھی ہر چیز پرفیکٹ چاہئیے ہے..." شہریار گردن کو سٹریچ کرتے کھسیانے سے لہجے میں بولا تھا...آفس میں بیک ٹو بیک میٹنگز اٹینڈ کرنے کے بعد مشل کو گھر سے پک کر کے ، دو گھنٹے شاپنگ مال میں چلتے چلتے ذہنی طور پر تھک سا رہا تھا

KZwrites

"یہ بھی وہ والا شیڈ نہیں ہے۔ے۔ے..." مشل ایک ڈریس نکال کر اسے بغور دیکھتے ہوئے بولی تھی

"مشل یار۔۔۔تم اب تک کوئی ہزار ڈریسز دیکھ چکی ہو ایزل کے لیے۔۔۔مگر مطلوبہ پنک نہیں مل رہا۔۔سب ہی اچھے لگ رہے ہیں مجھے تو۔۔یہ بھی پنک ہی ہے شاید۔۔" اتنی دیر میں ڈھیروں ڈریسز دیکھ دیکھ کر شہریار کو ہر رنگ ہی گلابی لگنے لگا تھا

KZwrites

"نہیں یہ پنک نہیں ہے---یہ میجنٹا ہے---"

"تو یہ دیکھ لو--یہ تو کنفرم پنک ہے---"

"ہمم---مگر یہ لائٹ پنک ہے-ے-ے---مجھے تھوڑا ڈارک چاہئیے---"

KZwrites

"یہ دیکھو--یہ فراک ڈارک پنک کلر کا ہے--ہے نا---"

"نہیں-ں-ں نہیں-ں-ں یہ تو پنکِش پرپل ہے....اٹس ناٹ پنک...." مشل نارمل سے لہجے میں بول کر ڈریس ریجیکٹ کرتے آگے بڑھی تو شہریار نے دماغ گھومتا ہوا محسوس کر کے آنکھیں پوری کھول کر اس فراک کو دیکھا تھا...دماغ میں "پنکش پرپل" سائیں سائیں کرنے لگا تھا

KZwrites

"مشل جلدی کرو یار...ڈھونڈ کیا رہی ہو آخر

"تم۔۔۔؟"

"آپکو نہیں پتہ شیڈز کا تو اب میں کیا کروں۔۔۔۔چلیں واپس چلیں۔۔۔۔رہنے دیتے ہیں۔۔۔میں کوئی پرانا پہنا دوں گی۔۔۔چلیں۔۔۔"

توقع کے مطابق مشل کا موڈ پھر سے خراب ہو چکا تھا لیکن موڈ کی خرابی کے باوجود بھی وہ سامنے نظر آتے Minnie minors کی آؤٹ لیٹ میں گھس گئی تھی

kzwrites

"باہر کا راستہ اس طرف نہیں تھا....؟" شہریار نے اسکے سامنے ہاتھ پھیلا کر آؤٹ لیٹ کے دروازے کی طرف اشارہ کیا تو مشل شرمندگی سے پلکیں جھپکانے لگی تھی

KZwrites

"حد ہوتی ہے ویسے....ایزل کو بتاؤں گی کہ اسکے بابا کتنے اُن انٹرسٹڈ تھے اسکے فرسٹ

برتھ ڈے پر۔۔۔" مشل آنکھیں سکیڑ کر بولی

تھی۔۔۔بیگ کو کندھے پر ایڈجیسٹ کرتے کرتے ،ب

الوں میں ٹکائی ہوئی سن گلاسز کو ہاتھ لگا کر

مشل شدید غصے کے آثار لیے شہریار کی طرف

دیکھ رہی تھی

KZwrites

"اور میں اسکو بتاؤں گا کہ اسکی ماما سے ایک

ڈریس نہیں سلیکٹ کیا جا رہا تھا

ٹائملی۔۔۔جبکہ میں شاہزیب کا ڈریس کب کا

بنوا چکا ہوں۔۔۔" وائٹ ڈریس شرٹ کی بازو

فولڈ کیے،اپنے لمبے ہوئے بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے، بڑھی ہوئی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے شہریار نے بھی اسکی طرح ہی آنکھیں چھوٹی کر کے جواب دیا تھا

KZwrites

"لڑکیوں کے ڈریسز اتنی آسانی سے نہیں ملتے۔۔۔خیر مجھے بخث نہیں کرنی۔۔۔۔گھر چلیں۔۔۔" مشل کو سامنے pepper land کی آؤٹ لیٹ نظر آئی تھی مگر وہ اس سے اور شہریار سے نظریں چرائے سٹل کھڑی ہو گئی

تھی

"اچھا چلو آؤ...نہ تمھاری نہ میری...ایک لاسٹ ٹرائی کر لیتے ہیں...آجاؤ..." شہریار اسکی نظروں کا تعاقب کرتے بولا تو مشل نے اکڑتے ہوئے نفی میں سر ہلا دیا تھا

"رہنے دیں،میں کل مما کے ساتھ آجاؤں گی، آپکو

KZwrites

خواہ مخواہ زخمت ہو گی..."

"میں ہر وقت خاضر ہوں بھئی اپنی بیٹی کے لیے...زخمت کیسی...."

KZwrites

"نہیں آپ رہنے دیں...پھر کچھ سیلیکٹ نہیں ہوا تو آپکا موڈ آف ہو جائے گا..."

"میری مجال ہے اتنی کہ میرا موڈ آف ہو...؟
آجاؤ..."

"نہیں..."

KZwrites

"دیکھو ایسے...غصہ نہیں کرو.....بیٹی کی
پہلی سالگرہ کا معاملہ ہے،ٹھنڈے دماغ سے کام
لو..." شہریار شرارت سے بولا تو مشل اپنی گلا

اسز ایڈجیسٹ کرتے برینڈ سٹور میں داخل ہو گئی تھی

"شہریاررر یہ والا دیکھیں...کتنا کیوٹ ہے.ے.ے...." ایک فراک پر نظر پڑتے ایکسائٹڈ ہوتے بولی تھی

"مگر یہ پورا پنک تو نہیں ہے،پرنسیس تھیم کے اکارڈنگ بھی نہیں ہے...یہ تو کچھ اور ہی

KZwrites

ہے---" شہریار ڈریس کو بغور دیکھتے بولا تھا

"ہاں-ں-ں---یہ unicorn تھیم میں اچھا لگے گا---شہریاررر یہ والا ڈن کر لیں---؟؟"

KZwrites

"مگر تھیم تو ساری تم پرینسیس والی کروا چکی ہو آلریڈی---میں فائنل کر چکا ہوں بندوں سے---" شہریار ماتھے پر ہاتھ پھیرتے اب اصل

پریشان ہوا تھا

"ابھی کونسا ڈیکوریٹ ہو گیا ہے،آپ چینج کروا

دینا نہ...انکے پاس سب تھیمز ہوتی ہیں...."

مشل ڈریس اٹھاتے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی

اور شہریار اسکی پشت گھورتا رہ گیا تھا

"مشل پہلے اتنے دن لگا کر تم نے دونوں کی الگ

KZwrites

الگ تھیم ڈیسائیڈ کی تھی۔۔۔اب پھر عین وقت
پر بدل رہی ہو۔۔ارینجمنٹ نہ ہو سکا تو پھر
مجھ پر غصہ کرو گی یار۔۔۔میری ہوا کیوں
ٹائٹ کیے رکھتی ہو کر وقت۔۔۔بڑی ہو جاؤ یار
اب۔۔۔۔" شہریار ڈرائیو کرتے بولا تو مشل اسکی
آخری بات پر ایک جگہ پر نظریں گاڑے ضبط
سے لال سرخ ہوئی تھی،شہریار نے اسکے موڈ
کی طرف دھیان دیے بغیر اسکا ہاتھ پکڑا تو
مشل نے ہاتھ جھٹک کر اپنی نظریں وہیں ایک
جگہ مرکوز رکھی تھیں۔۔۔شہریار اپنے ماتھے پر
انگلیاں پھیرتے اسکے خاموش غصے سے گھبرا

kzwrites

کر ڈرائیو کرنے لگا تھا

KZwrites

گھر آکر مشل شاپنگ بیگز گاڑی میں ہی چھوڑ
کر سیدھا سمینہ بیگم کے کمرے میں گئی تھی
جہاں شاہ زیب اور ایزل مل کر شور مچاتے دادا
دادی اور پر دادا کے درمیان بیٹھے تھے۔۔۔کمال
شاہ بچوں کے ساتھ وقت گزار کر پہلے سے

زیادہ ایکٹو ہو گئے تھے

"میری جان ایزل....." مشل نے کمرے میں داخل ہوتے ہی پہلے ایزل کو گود اٹھایا تھا جو وائٹ کیوٹ سی فراک پہنے اور دو چھوٹی چھوٹی پونیاں بنائے بہت گلابی پیاری لگ رہی تھی.....شاہزیب بھی ننھے قدموں سے بھاگا بھاگا ماں کی طرف آیا تو مشل نے جھک کر

KZwrites

اسکو بھی ساتھ ہی گود میں اٹھا لیا تھا

"بابا سے بھی مل لے کوئی۔ی۔ی۔۔۔" مشل دونوں

کو اکٹھے گود میں لیے صوفے پر بیٹھی تو

شہریار سب شاپنگ بیگز اٹھائے کمرے میں

داخل ہوا تھا

kzwrites

"مل گیا کاکی کا فراک..." کمال شاہ کی جان اب پر پوتی میں بسنے لگی تھی...شاہ زیب بھی لاڈ لا تھا مگر ایزل کی کھلکاریوں نے جلد ہی سب سے زیادہ جگہ بنا لی تھی...

شاہ زیب زیادہ شرارتی نہیں تھا،کم کم ہنستا تھا....مگر ایزل بہت شرارتی تھی،سب کو اپنی ہنسی سے اپنی طرف متوجہ کیے رکھتی تھی

KZwrites

"جی دادا جان مل گیا ہے..." شہریار نے جواب

دے کر مشل کے بلکل ساتھ بیٹھتے بیٹھتے

جھک کر اسکی گود میں شاہزیب اور ایزل کو

پیار کرنے کے بہانے ایسے مشل کے گال پر کِس

کی کہ وہ ایک دم بوکھلا کر دائیں بائیں سب کے

چہروں کو دیکھنے لگی تھی....دل تیزی سے

دھڑکنے لگا تھا...چہرے پر اسکے لبوں کی حدت

حد سے زیادہ محسوس ہوئی تھی...اپنا چہرہ

ایزل کی اوٹ میں چھپاتے وہ گھبرائی نظروں

سے شہریار کی طرف دیکھی تھی جو بلکل

نارمل ایکسپریشن لیے معصومیت سے شاہزیب

سے لاڈیاں کرنے میں مصروف ترچھی نگاہ سے

KZwrites

اسے ہی سرخ پڑتے دیکھ رہا تھا

"ان حرکتوں کی ضرورت نہیں ہے....بڑے ہو جائیں آپ بھی اب..." دھیمی سی آواز میں اسکی کہی بات کا ہی طعنہ دے کر مشل ایزل کو گود میں لیے ہلکا سا اس سے دور کھسکی تو شہریار نے شاہزیب کو اپنی تھائی پر بٹھا کر بہانے سے مشل کی گود میں ایزل کو پیار کرتے اپنا بازو اس کے پیچھے صوفے پر پھیلا لیا تھا

KZwrites

"ہوا ہوا ہے بڑا تھوڑا سا۔۔فلی پمپڈ اپ ہے۔۔"

شہریار اپنے انگوٹھے سے غیر محضوص انداز

میں اسکی گردن چھیڑتے ہوئے مدھم سی آواز

میں بولا تو مشل بری طرح گدگدا کر، خود پر

قابو پاتے اسکی طرف شکایتی نظروں سے

دیکھی تھی جو ارد گرد سے بلکل بے نیاز بغیر

کسی فیشل ایکسپریشن کے ابھی بھی ایزل اور

شاہزیب سے پیار کرتے مسلسل مشل کی بیک کو

KZwrites

غیر مخصوص انداز میں چھیڑے جا رہا تھا

"م...میں چائے بناتی ہوں..." مشل ایزل کو گود میں لیے اٹھ کھڑی ہوئی تو شہریار اسکی بوکھلاہٹ پر مسکراہٹ دبائے معنی خیز لہجے میں اسے سے مخاطب ہوا تھا "میری سٹرانگ بنانا..."

"میری نہ اتنی سٹرانگ کرنا...معدہ جلتا ہے پھر...الگ بنانا میری..." سمینہ بیگم بولیں تو

KZwrites

مشل شہریار کو مکمل نظرانداز کرتے ساس کو سر خم کر کے، ایزل کو عالم شاہ کی گود میں رکھ کر کمرے سے نکلی تو شہریار بھی شاہزیب کو کمال شاہ کو تھماتے اسکے پیچھے کچن میں آگیا تھا

KZwrites

"بن گئی میری چائے...جلدی کرو...کیا سستی سے لگی ہوئی ہو..."

"مشین نہیں ہوں جو بٹن دباتے ہی بن جاۓ گی چاۓ۔۔اور اس وقت کون سٹرانگ پیتا ہے چاۓ۔۔؟ " مشل تنک کر بولی تھی

KZwrites

"رات تمھیں منانا جو ہے۔۔۔جاگنا پڑے گا۔۔۔۔"

شہریار نے کمر سے کھینچ کر اپنے قریب کرتے اسکے گال پر وہیں لب رکھے تھے جہاں کمرے میں سب کی موجودگی میں چھپ چھپا کر

"شہریار آپکو پتہ ہے۔۔۔آپ پہلے میرا دل دکھاتے
ہیں اور پھر منانے لگ جاتے ہیں۔۔۔منایا بھی نہ
کریں ایسے پھر۔۔۔"

مشل نے ہاتھ کی پشت سے اپنے چہرے سے
اسکا لمس مٹایا تو شہریار نے ماتھے پر بل لاتے
اسکے گال پر وہیں دانتوں سے ہلکے سے کاٹا تھا

KZwrites

"میں یہ دل دُکھا ہی نہیں سکتا...میں تھکا بہت ہوا تھا یار آج آفس سے ہی،بس اسی لیے اوٹ پٹانگ بولے جا رہا تھا....تمھاری طرح ملٹی ٹاسکر تو ہوں نہیں....گھر یونیورسٹی بچے دوست فیملی پڑھائی اور مجھے....سب ایک ساتھ مینج کر لیتی ہو اور اتنی فریش بھی رہتی ہو...." شہریار اسکے سرخ ہوتے گال کو ہونٹوں میں بھر کر سک کرتے اسکے سینے کو سٹالر کے اوپر سے پیار سے سکوئیز کرتے بولا تھا

kzwrites

"نہ کریں۔ں۔ں۔۔۔نشان پڑ جائے گا۔۔۔" اسکی باتوں

سے دل ہی دل میں خوش ہوتے مشل گال پر

ہاتھ رکھے معصومیت سے بولتے ، اپنے سینے سے

اسکا ہاتھ ہٹا کر دھیرے سے مسکراتے فاصلے پر

ہوئی تو شہریار نے نرم نگاہوں سے اسے دیکھتے

ایک قدم میں فاصلہ طے کر کے اسکے گال پر

موجود ہاتھ کو بھی چوم لیا تھا

KZwrites

"اچھا نہیں کرتا...تم چائے لے کر اوپر آجانا...میں شاہزیب ایزل کو سلا دوں گا تب تک...نیند تھی انکی آنکھوں میں...." کہتا ہوا شہریار اسکے دوسرے گال کو پیار سے چھوتا پیچھے کو قدم لینے لگا تھا

KZwrites

"اتنا آسان نہیں انہیں سلانا...پیمپر بھی بدلنے ہیں ،دودھ بھی بنانا ہے انکا...." مشل نے پیچھے

سے آواز لگائی تھی

"ایکسپرٹ ہوں ان کاموں کا میں...ویٹ اینڈ واچ..." شہریار بھی جوابا ویسے ہی آواز لگاتے کچن سے نکلا تو مشل نے ایک نظر اسکی پشت کو دیکھا تھا...بال کندھوں تک بڑھائے اس نے ماس ویٹ بھی بہت گین کر لیا تھا...بائیسیپس شرٹ کی سلیوز میں سے بھی پھولے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اس پر چوڑے کندھوں کے مسلز الگ نمایاں ہو رہے تھے...اسکی تھوڑی دیر

KZwrites

پہلے کی کہی بات یاد کرتے مشل وہیں کھڑے یے
چینی سے اپنا نچلا لب کچلنے لگی تھی

وہ سب کو چائے دینے کے بعد اپنی اور شہریار
کی تازہ چائے بنا کر ٹرے میں رکھے تقریباً آدھے
گھنٹے کے وقفے سے اوپر آئی اور آہستگی سے
کمرے کا دروازہ کھولا تو دونوں بچے بیڈ پر سو
رہے تھے.....شہریار نے انکے گرد اچھے سے کشن
سیٹ کیے ہوئے تھے اور بیڈ کے دو جانب نیٹ
کی ریلنگ بھی لگائی ہوئی تھی

KZwrites

"اکٹھے کیسے سلا دیا اِنکو..." مشل چائے کا کپ شہریار کی طرف بڑھاتے آہستگی سے بولی تھی

KZwrites

"دیکھ لو...ماما سے زیادہ اچھا بابا سلا لیتے ہیں یے بیز کو...اور وہ بھی ایک ساتھ..."

شہریار نے بیڈ سے اٹھتے چائے کا کپ اسکے ہاتھ

سے لے کر اختیاط سے ایک تکیہ بچوں کی

قریب رکھ کر خود صوفے کا رخ کیا تھا

"آپ مجھے نہیں سلاتے اب پہلے کی طرح...."

مشل صوفے کے پاس کھڑی ہو کر اداس سے

لہجے میں بولی تھی

KZwrites

"کل بھی تو تم تینوں کو سلایا تھا یار۔۔۔اکثر ہی سو جاتے ہیں وہ تمھارے ساتھ ہی۔۔۔۔میں اکیلا ہی جاگ رہا ہوتا ہوں دیر تک۔۔۔۔" شہریار نے اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ لے کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ،اسکا ہاتھ نرمی سے تھام کر اسے اپنی تھائیز پر بٹھا لیا تھا

KZwrites

"مجھے پتہ نہیں کیوں ایسا لگتا ہے آپ مجھ

سے تھوڑا تھوڑا بور ہو گئے ہیں اب......" مشل

اسکی گود میں ایڈجیسٹ ہو کر دونوں پاؤں

صوفے پر رکھے،چائے کا کپ پکڑ کر بولی تو

شہریار نے پھر سے اس کے اسی گال کو بہت

ہلکے سے دانتوں سے کاٹا تھا

KZwrites

"یہ تو تمھیں مہینے میں دو بار لازمی لگتا ہے کہ

میں بور ہو گیا ہوں...ایک بار پیریڈز سے پہلے

اور ایک دفعہ بعد میں---کچھ نیا بتاؤ---"

شہریار اپنا چائے کا کپ پکڑتے ہوئے بولا تو مشل اپنا چہرہ اس سے موڑ کر ، گال کو زوروں سے سہلاتے ہنسنے لگی تھی

KZwrites

"آپ کا دل چاہتا ہے کہ میں میچور ہو جاؤں---بڑی ہو جاؤں---"

"جیسی ہو ویسے ہی رہو یار.....غلطی سے کہہ دیا تھا سیریسلی....آئی اپولوجائیز....سنسیرلی...دل سے....." شہریار نے اسکی کمر میں بازو ڈالے اسکو ہلکا سا گدگداتے گردن پر پیار کی شدت سے لب رکھے تو مشل کے ہاتھ سے چائے کا کپ چھلکتے چھلکتے بچا تھا

KZwrites

"باز آئیں.ں.ں....نیچے بھی آپ ایسے ہی کر رہے

تھے، کوئی دیکھ لیتا تو..." مشل چائے کا کپ تھوڑا دور کر کے خود اسکی تھائیز میں مزید اندر کو ہو کر بیٹھی تھی

KZwrites

"خود جب ناشتے کی ٹیبل کے نیچے تم مجھے تنگ کرتی ہو روزانہ....؟ میں کسی کو پتہ لگنے دیتا ہوں...؟ اپنے ناخنوں سے پاؤں زخمی کیے ہوتے ہیں تم نے میرے چالاک لڑکی..." شہریار نے صوفے پر بیٹھے بیٹھے اپنے پاؤں ہوا میں کرتے

اسکو دکھائے جہاں اس کے ناخنوں کے مندمل سے نشان تھے

"اور جو آپ نے میری گردن پر نشان ڈالے ہوتے ہیں۔۔۔؟ میں بھی تو چھپا کر رکھتی ہوں۔۔۔آپ خود بھی بہت تیز ہیں۔۔" مشل چائے کا سپ لیتے جان بوجھ کر ایڈجیسٹ ہونے کے بہانے اسکی گود میں سے اٹھ کر زور سے دباؤ ڈالتے واپس بیٹھی تھی

KZwrites

"آوہ۔۔۔" شہریار ضبط سے اپنے سرخ ہوتے چہرے کو جھکا کر درد سہتے اس کی طرف دیکھا تو مشل نے معصوم شکل بنا لی تھی

KZwrites

"میں گرنے لگی تھی۔ی۔ی۔۔۔گر جاتی کیا۔ا۔ا۔ا ۔۔۔؟؟"

"ہاں ہاں۔۔۔مجھے تو پتہ ہی نہیں کہ تم گرنے و الی تھی یا نہیں۔۔تمھارا بیلینس میں ٹھیک کرتا ہوں اچھے سے ابھی۔۔۔" شہریار نے اپنا چائے کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور پھر اسکے ہاتھ سے بھی کپ لے کر وہیں رکھتے معنی خیز نظروں سے دیکھتے ، بازو سے کھینچ کر اسکا رخ اپنی طرف کر لیا تھا

KZwrites

"تو ہاں نہ۔۔آپ ایسے بار بار فیس کو ٹچ کریں

گے تو بیلینس خراب ہو گا ہی...مجھے اپنے

فیس پہ فلحال کوئی نشان نہیں

چاہیے...اوکے...؟" مشل اسکی دھمکی میں آئے

بغیر دونوں ٹانگیں اسکی تھائیز کے ارد گرد

رکھے اسے مزید تنگ کرنے لگی تھی

KZwrites

"نشانوں کی بات ہو رہی تو یاد کروا دوں آپکو

میم کہ سب

سے پہلا زخم آپ نے ہی مجھے بازو پر دیا

تھا۔۔یاد ہے۔۔۔؟؟؟ یا دکھاؤں۔۔۔؟ " شہریار نے اسکی کمر کے گرد بازو باندھ کر خود صوفے پر lean ہوتے اسکا چہرہ اپنے اوپر کر لیا تو مشل کے گھنگھریالے لمبے بال اسکے چہرے پر پھیل گئے تھے

KZwrites

"تو آپ تو ہواؤں میں تھے وہ زخم لے کر بھی۔۔۔اس سے آپکو میری یاد آتی تھی۔۔۔آپکو ہر وقت میری موجودگی کا احساس رہتا

تھا...کچھ ایسے ہی سٹیٹمنٹس دیا کرتے تھے نہ آپ..." مشل صوفے پر گھٹنوں کے بل اسکی گود میں بیٹھے ، گردن میں بازو خائل کیے اسکے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکائے جان بوجھ کر اسکی تھائیز سے درمیان دباؤ بڑھاتے اسے ٹیز کرتے بولی تو شہریار نے اسکی کمر کے خم کو اب کی بار پنچ کرتے اسے مکمل قبضے میں رکھے ہلنے سے بھی قاصر کر دیا تھا

kzwrites

"یہ ہلنا بند کرو ورنہ تمھیں ہلا کر رکھ دینا ہے

میں نے ابھی..." شہریار ہاتھ کا دباؤ کمر پر بڑھاتے بول تو مشل ماتھا اسکے ماتھے سے ہٹا کر انجان صورت بناتے بلکل سٹل ہو کر اسکی طرف دیکھنے لگی تھی

"گڈ گرل...."

"اور میں اب بھی ہواؤں میں ہی رہتا ہوں..."

KZwrites

"I've not withdrawn any statements...and i standby them...."

"اب وہ زخم درد تو نہیں دیتا لیکن اسکو دیکھ کر اب بھی ویسی ہی خوشی محسوس ہوتی ہے جیسی تب ہوتی تھی...اپنے اچھے برے سب ایکٹس اسکو دیکھ کر مجھے یاد آجاتے ہیں...تم یاد آجاتی ہو...اور یہ سب تم جانتی بھی ہو.....بس تمھیں بار بار مجھ سے یہ سب سن

kzwrites

کر مزہ آتا ہے،ہے نا۔۔؟" شہریار نے اسکے کان کی

لو کو مصنوعی غصے سے کھینچا تو مشل نے

ہنستے ہوئے اپنا چہرہ اسکی

گردن میں چھپا لیا تھا

KZwrites

"جب آپکو پتہ ہے تو آپ خود ہی آن اینڈ آف

مجھے بتاتے رہا کریں نہ،مجھے کہہ کر کیوں

سننا پڑتا ہے۔۔۔؟؟؟"

"اور مجھ سے تھوڑا سا بھی روڈ نہ ہوا کریں،

پوسٹ پارٹم ڈپریشن ہو جاتا ہے مجھے....."

مشل نے آخری بات کہتے ،شہریار کے سختی سے

ہولڈ کیے رکھنے پر اسکے کان کی لو کو زور سے

اپنے دانتوں سے کھینچا تو شہریار بے دھیانی

میں یک دم درد سے بلبلا اٹھا تھا

KZwrites

"مشل-ل-ل-ل----"

"تمھاری حرکتیں ہیں ڈپریشن والی۔ی۔ی۔۔۔؟"

"عجیب تم۔م۔۔۔" شہریار اپنا کان مسلتے ہوئے بولا تو مشل اسکا لال پڑتا کان دیکھ کر شریر سا ہنستے ہوۓ نظروں سے معذرت کرنے لگی تھی

"بہت ظالم ہو یار۔۔۔"

Kzwrites

"آپ بھی تو میرے چیکس پر بائیٹ کرتے ہیں۔ں
---"

"میں اتنے پیار سے کرتا ہوں یارررر اور تم فل آن ظلم پر اتر آتی ہو۔۔۔یہ دیکھو۔۔۔ایسے کرتے ہیں۔۔" شہریار نے اسکے کان کی لو کو اپنے دانتوں سے بہت آہستگی سے کھینچا تھا۔۔گرفت اسکی کمر پر ڈھیلی ہوئی تو مشل بھی آرام سے خود کو موو کرتے اسکے مزید قریب ہوئی تھی

KZwrites

"میں کروں اب پیار سے...؟" مشل نے گھنے بالوں میں انگلیاں پھنساتے ہونٹوں کو اسکے کان کی لو سی سہلایا تو شہریار کی آنکھوں میں ، اپنے وجود میں مخصوص سا بدلاؤ محسوس کرتے خماری اتری تھی

KZwrites

"کرو..." مخمور سے لہجے میں کہتے مشل کے

ہونٹوں کا لمس اپنی گردن کے پاس محسوس
کرتے شہریار ہاتھ اسکی کمر سے نیچے کو
سرکاتے سوفٹلی اسے خود میں بھینچ رہا تھا کہ
مشل نے پھر سے اسکے کان کو بے دردی سے اپنے
دانتوں میں دبا کر کھینچ دیا تھا

KZwrites

"اوکے...." سنجیدہ سے لہجے میں کہہ کر شہریار
نے ایک پل کو درد ضبط سے سہتے ، اگلے ہی پل
مشل کی کمر میں ایک ہاتھ ڈالے اسے یونہی
اٹھا لیا تھا....مشل کو ایک دم اپنا آپ ہوا میں

محسوس ہوا تو اچانک افتاد سے وہ بے حد گھبرا گئی تھی

"شہریار۔۔۔میں گر جاؤں گی۔ی۔ی۔۔۔"

"پلیز۔۔۔"

"ایسے گر جاؤں گی۔ی۔ی۔۔۔" کمرے سے باہر نکلتے مشل کی ٹانگیں ہوا میں اور بال فرش کو چھو

KZwrites

رہے تھے،دبی دبی آواز میں اسکو روکتے مشل

خود کو چھڑوا رہی تھی مگر

شہریار ایک ہاتھ سے سُن ہوئے کان کو مسلتے

دوسرے بازو میں مشل کو دبائے ساتھ والے روم

لے آیا تھا

KZwrites

"میں مذاق کر رہی تھی-ی-ی---

Don't be so serioussss.....

اتنا بھی اب کوئی درد نہیں ہوتا---اور آپکو تو

بلکل نہیں ہوتا ہو گا...." مشل کو شہریار نے بیڈ پر گرا کر پاؤں سے کھینچ کر اسے بیڈ کے کنارے پر کیا اور اسکی نظروں میں سنجیدہ سی آنکھیں گاڑھے اپنی شرٹ اتار کر دور پھینک دی تھی

KZwrites

"ہاں---"

"نہیں ہوتا درد....." بیلٹ نکال کر پینٹ ریموو

کرتے شہریار اس پر جھک گیا تو مشل پیچھے
کو کھسکی تھی

"اور مذاق کرو نا۔۔"

"یہاں بھی کرو تھوڑا سا۔۔۔" شہریار گھٹنے کے
بل اس پر حاوی ہوتے ہوئے بولا تو مشل نے شرم
سے آنکھیں میچ لی تھیں

kzwrites

"دیکھو اِدھر اب۔۔" اس نے مشل کی آنکھوں سے بازو ہٹایا تو مشل کا شریر سا مسکراتا سرخ چہرہ نظروں میں آیا تھا

"مجھ سے نہیں دیکھا جا رہا۔ا۔ا۔۔۔"

KZwrites

"کم آن۔۔۔آنکھیں کھولو۔۔" شہریار نے جھک کر اسکے کان کی لو کو زبان کی نوک سے بے باکی چھوا تو مشل اسکے جسم کی مخصوص خوشبو سے ہی پگھل سی گئی تھی

"آپکو۔۔۔آپ سے کہا بھی تھا ہئیر کٹ کروائیں۔۔۔آپکے یہ۔۔۔۔ لمبے بالوں سے مجھے خوف آتا ہے۔۔۔۔"

KZwrites

"لمبے بالوں سے ہی آتا ہے نا خوف۔۔۔؟؟ " شہریار نے اسکی شہ رگ پر ناک رگڑتے وہیں پر اپنے سلگتے گیلے لب رکھ کر اپنے سخت منہ زور

ہوتے وجود کو اس سے مس کیا تو مشل اسکے نیچے سے کھسکتے پیچھے کو ہٹی تھی

"نو بے بی...ایسے نہیں اب...." شہریار نے اسکو تھائی سے بے دردی سے کھینچ کر واپس اپنے نیچے کر لیا تھا جہاں اب وہی چین پھر سے موجود تھی

KZwrites

"ایسے کیوں نہیں۔۔۔؟ مجھ سے ویٹ برداشت
نہیں ہوتا آپکا۔۔۔مونسٹر لگتے ہیں اتنے
بڑے۔۔باڈی دیکھیں اپنی۔۔۔۔اوپر سے لمبے ب
ال۔۔۔داڑھی۔۔۔کل اس حالت میں برتھ ڈے میں
اینٹر نہیں ہونے دوں گی میں آپکو۔۔سمجھے۔۔۔"
مشل بات کا رخ بدلتے پھر سے اسکے نیچے سے
کھسک کر پیچھے کو ہونے کی کوشش کرنے لگی
تھی مگر شہریار کے وزن سے وہ ہل بھی نہیں پا
رہی تھی

KZwrites

"میرے بچے تو مجھے پپیاں کرتے نہیں تھکتے
اور ایک تم ہو۔۔۔نقص نکالتی رہتی ہو۔۔۔" اپنے
نچلے وجود سے اسکی تھائیز پر دباؤ ڈال کر
اس پر جھکے ، دونوں گالوں پر اپنے انگوٹھے
نرمی سے پھیرتے وہ اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا

"شہریار سچ میں آپکا وزن زیادہ فیل ہو رہا ہے۔

KZwrites

ے۔۔۔پیٹ کھنچ رہا ہے میرا۔۔۔" اسکی بڑھی ہوئی داڑھی کی چبھن اپنے چہرے پر محسوس کرتے مشل بمشکل کسمسائی تھی

"اچھا میں دھیان رکھتا ہوں۔۔۔" خود کو تھوڑا لفٹ کرتے شہریار نے سوفٹ سی نظروں سے اسکے چہرے کو دیکھا تھا جہاں وزن ہٹنے سے تاثرات بدلے تھے

KZwrites

"اب ٹھیک ہے نا۔۔۔؟" ہونٹوں کو نرمی سے اپنے ہونٹوں میں لیے شہریار بہت پیار سے انہیں چومتے ، اس کی گردن کو اپنی انگلیوں سے سہلاتے اس میں کھو رہا تھا

KZwrites

"دروازہ۔۔۔کھلا ہے شہریار۔۔۔کمرے کا۔۔۔" اس کے ہونٹوں کی گرفت نرم ہونے کی وجہ سے مشل

نے اپنا چہرہ ایک طرف کیا تو شہریار نے اسکی

جا لائین پر بھیگے ہونٹوں کو آہستگی سے سہلا

یا تھا

KZwrites

"مین لاکڈ ہے...اور آج سے پہلے کوئی آیا ہے

اوپر...؟" شہریار نے ٹھوڑی کو چومتے اسکی

شہہ رگ پر لب رکھے تو مشل نے نفی میں سر ہ

لایا تھا

"تو ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔"

"مجھے بتانے دو نہ کہ بور نہیں ہوا تم سے۔۔۔"

KZwrites

"بلکہ اور زیادہ چاہنے لگا ہوں۔۔"

ان آنکھوں کو۔۔" شہریار اسکے چہرے کو

انگلیوں سے دھکیل کر اپنی طرف کرتے پھر سے
اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔بالائی لب کو اپنے
ہونٹوں میں ذرا سا کھینچ کر نچلے لب کو
بھرپور سک کرنے لگا تھا۔۔نظریں اسکی نظروں
سے مسلسل ہم کلام تھیں

KZwrites

"ہر روز پچھلے دن سے زیادہ خوبصورت لگتی
ہیں یہ آنکھیں۔۔۔" شہریار اسکے بھیگے ہونٹوں
پر لب رکھتے گہری آنکھوں میں جھانکنے لگا تھا
جن پر خوبصورت پلکوں کی جھالر بچھی

تھی۔۔۔جن میں ہر پل ایک شرارت چمکتی

تھی۔۔۔جو آنکھیں ہر حال میں پُرامید رہتی

تھیں۔۔۔۔درد میں بھی مسکراتی تھیں

KZwrites

"جب لاڈ کرتی ہو مجھ سے اپنا نچلا ہونٹ باہر نکال کر تو دل سر پٹ دوڑنے لگتا ہے میرا۔۔۔۔" وہ اسکے لبوں پر لب رکھتے مخمور لہجے میں بول رہا تھا،مشل کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ خودبخود بڑھنے لگی تھی۔۔۔اسکے اقرار ہمیشہ دل گدگدا دیتے تھے

"جب ناراض ہو کر مجھے اگنور کرتی ہو۔۔۔

میری طرف دیکھتی نہیں ہو تو دل بند ہونے

لگتا ہے۔۔پتہ بھی ہوتا ہے کہ مان جاؤ گی۔۔۔لیکن

دل پریشان رہتا ہے جب تک تم۔۔مان نہ

جاؤ۔۔۔پہلے دن سے ایسا محسوس ہوتا تھا

اور۔۔اور آج تک وہیں کھڑا ہوں میں۔۔" شہریار

نے اسکی کمر میں بازو ڈالتے اپنے ساتھ اسے

بھی بٹھا دیا تھا۔۔۔دونوں کے چہرے مقابل

تھے۔۔۔ مشل اسکے بھاری بھر کم وجود کے

KZwrites

سامنے بلکل چھوٹی سی لگ رہی تھی...کمر پر بکھتے گھنگھریالے بال بیڈ کو چھو رہے تھے

"جھوٹ...یہ جھوٹ ہے...جب ناراض ہوتی ہوں آپ الٹا مجھے ایٹیٹیوڈ دکھاتے ہیں...." مشل ماتھے پر بل لاتے ، اپنا ہاتھ اسکے فور آرم پر رکھ کر جان بوجھ کر نچلا لب باہر نکالتے بولی تو شہریار نے جھک کر اسکے ہونٹ کو چوم لیا تھا

KZwrites

"تھوڑی ہی دیر میں ہی میلٹ بھی تو ہو جاتا ہوں جب تمھاری نان سٹاپ سوں سوں کی آواز کانوں میں پڑتی ہے۔۔۔بلکہ وہ بھی تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی کرتی ہو۔۔جان بوجھ کر۔۔اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے۔۔پتہ ہے مجھے۔۔۔کرتی ہو نا۔۔۔؟ سچ سچ بتانا۔۔۔"

شہریار نے اسکے چہرے کو ٹھوڑی سے اوپر کرتے آنکھوں میں دیکھ کر کہا تو مشل ہونٹ بھینچتے نظریں چرانے لگی تھی

kzwrites

"پتہ ہے تم کسی درد میں ہوتی ہو تو دل چاہتا ہے تم سے وہ درد لے لوں۔۔۔تمھیں کبھی کوئی تکلیف نہ محسوس ہو۔۔۔تمھارے آنسو بلکل نہیں برداشت ہوتے مجھے۔۔۔" شہریار نے اسکے گال کو نرمی سے کھینچا تو مشل نے لاڈ سے آنکھیں میچی تھیں

KZwrites

"اور جب خود درد دیتے ہیں۔۔وہ۔۔۔؟؟" مشل بول تو پڑی مگر پھر اسکے جواب کا سوچ کر اپنے چہرے کو اپنے ہاتھوں سے ہی چھپا لیا تھا

"کونسا درد دیتا ہوں۔۔؟؟" شہریار نے اسکے دونوں ہاتھ چہرے سے ہٹاتے اسکی کمر کی بیک پر لاک کر دیے تو مشل تپ کر سرخ ہوتے چہرے سے اسے دیکھی تھی "میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔"

KZwrites

"میں ایموشنل سپورٹ دینے کی کوشش کر رہا ہوں تب سے لیکن تم کسی اور موڈ میں ہی لگ رہی ہو..." شہریار اپنی نظروں میں بے باکی لیے اسکے چہرے پر گرم سانسیں چھوڑتے بولا تھا...چہرے پر بے باک مسکراہٹ پھیل گئی تھی

kzwrites

"شہریار میرا۔ا۔ا۔ا سیریسلی وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔" مشل نے تھوڑا اوپر اٹھ کر گھٹنوں کے بل مقابل ہوتے اپنا چہرہ اسکے کندھے پر رکھ کر ان معنی خیز نظروں سے خود کو بچایا تھا

KZwrites

"کیا کہنا چاہ رہی تھی پھر۔۔۔؟ کونسا درد ملتا ہے مجھ سے۔۔؟" شہریار اسکے بالوں پر ہاتھ رکھے کمر پر ہلکا ہلکا دباؤ ڈالتے بولا تھا،اپنی

گردن پر اسکے گرم چہرے کے لمس سے ایک بار
پھر وجود میں شور اٹھنے لگا تھا

"کوئی نہیں...میرا مطلب تھا کہ جب اپنے
سخت لہجے سے مجھے دکھ پہنچاتے ہیں...میں
اس سینس میں بات کر رہی تھی.ی.ی..." مشل
اسکے کندھے میں اپنا چہرہ چھپائے بولی تو
اسکی سانسوں کی گرمی سے اپنے وجود میں
اسکی طلب منہ زور ہوتی محسوس کر کے
شہریار نے اسکے بالوں کو گردن سے کھینچ کر

KZwrites

اسکا سرخ پڑتا چہرہ واپس اپنے سامنے کیا تھا

"تو میرے سخت لہجے کی بات کرتے ہوئے اتنی شرم کیوں آرہی ہے۔۔۔؟" شہریار کا جملہ ابھی مکمل نہیں ہوا تھا کہ مشل نے سر نفی میں ہلانا شروع کر دیا تھا۔۔۔دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا

"شرم تو نہیں آرہی۔ی۔۔۔"

KZwrites

"لہجے کی سختی کی ہی بات کر رہی ہو یا اسکی۔۔۔؟ " شہریار نے اسکا ایک ہاتھ اسکی کمر کے پیچھے ہی لاک کیے دوسرے ہاتھ میں پینس تھما دیا تو مشل کی سانسیں اسکی بے باک حرکت پر تھم سی گئی تھیں۔۔۔گرم سلگتی سی وینز سے بھری سطح اپنی ہتھیلی پر محسوس کرتے مشل ایک نظر نیچے دیکھ کر کنفیوز ہوتے شہریار کے چہرے کی طرف دیکھی تھی۔۔۔وہ اپنی لُک پوری بدل چکا تھا،مشل کو اسے دیکھ کر ایک پل کو واقعی ڈر سا لگا تھا۔۔۔باقاعدہ جِم

KZwrites

کر کر کے وہ اپنی پہلے سے ہی مضبوط باڈی کو مزید ٹف بنا چکا تھا اوپر سے اسکے لمبے بال مشل کی جان کو مزید مشکل میں ڈال دیتے تھے

KZwrites

"کیا ہوا خاموش کیوں ہو گئی ہو۔۔۔پتہ ہے خاموشی کو ہاں کنسِڈر کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔؟" اسکی ہتھیلی پر خود کو ہلکا سا رگڑتے شہریار نے

بلکل درمیان میں دباؤ ڈالا تو مشل ہاتھ چھڑوا

کر بیڈ پر پیچھے کو کھسکی تھی

"میں آپکے لہجے کی بات ہی کر رہی تھی...."

مشل اس سے نظریں ہٹا کر ایک طرف کو

جھکاتے ہلکی سی آواز میں بول ہی رہی تھی کہ

شہریار نے اسکے چہرے پر جھکتے ہوئے اسکی

بات بغور سننے کی کوشش میں جان۔ بوجھ کر

اسے بیڈ کراؤن میں گھسنے پر مجبور کر دیا تھا

KZwrites

"اور کتنا اندر جاؤ گی۔۔۔؟ مجھے بھی آنے دو۔۔"

اسکی انر تھائی پر ٹراؤزر کے اوپر سے کھردری

انگلیوں سے دباؤ ڈالتے شہریار اسکا ہاتھ پکڑنے

لگا تو مشل نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ لیے

تھے "کہاں آنے دوں۔۔؟ آپ اسکو بھی ایکسرسائز

کرواتے ہیں کیا۔۔؟ پیچھے ہو جائیں۔۔"

KZwrites

"سارا دن شیرنی کی طرح غرا کر جب میری قربت میں ایسے بھیگی بلی بن جاتی ہو تو خود بخود سخت ہو جاتا ہے...میرا کوئیقصور نہیں میری جان،سب تمھارا کیا دھڑا

ہوتا ہے...." شہریار نے اسکی تھائیز کو سہلاتے ہاتھ کو اندر کی جناب کھسکاتے ملائم گوشوں کو ہلکا سا چھوا

تو مشل اسکی اریکشن صاف دکھائی دینے پر اسکی طرف گھبرا کر دیکھی تھی

KZwrites

"کہہ رہی ہوں نہ آپ تھوڑا پیچھے ہو کر بات کریں۔۔۔کپڑے خراب ہو رہے ہیں میرے۔۔" مشل اسکو دھکیل کر دائیں جانب کھسکنے گئی تھی

KZwrites

"مجھے بہانے بہانے سے جو کہنا چاہ رہی ہو۔۔۔سب سمجھ رہا ہوں۔۔" شہریار نے تھائیز سے کھینچ کر اسکا ٹراؤزر آدھا ریموو کرتے اسے بے باکی سے اپنی جانب دھکیلتے گود میں بٹھا

لیا تھا

"کچھ نہیں کہہ رہی میں بہانے سے۔ے۔ے
۔۔۔۔ایسے میں تھک جاتی ہوں۔۔۔۔" مشل اسکی
گود سے نکلتے ہوئے بولی تھی،اپنا آدھا سا اترا
ٹراوز پورا اترتے دیکھ کر وہ خاموشی سے ایک
پل کو وہیں ٹھہر گئی تھی

KZwrites

"تھک جاؤ۔۔۔کوئی بات نہیں۔۔۔۔میں بھی تھکا ہوا ہی ہوں۔۔۔۔" کہتے ہوئے وہ اب اسکی فراک کو بھی کھینچ کر اتار رہا تھا۔۔۔بہت دنوں بعد اسے بلیک انر میں دیکھ کر شہریار مزید اشتعال میں آیا تھا۔۔۔۔چہرہ تندور کی مانند دہکنے لگا تھا۔۔۔پوری بے باکی سے اسکا جائزہ لیتے شہریار نے اسکی گردن پر لب رکھتے نیچے کا سفر شروع کیا تو مشل اسکے تپش زدہ لمس پر تڑپنے لگی تھی۔۔۔شہریار کے دونوں ہاتھ اسکی کمر کو سختی سے قابو کیے ہوئے تھے۔۔۔اسکی گود میں ہونے کی وجہ سے مشل کا برا میں

kzwrites

مقید سینہ شہریار کے چہرے کا بلکل سامنے آرہا تھا...خود کو اسکی نظروں کا مرکز بنے دیکھ کر مشل جے تاثرات بدلے تھے

"آپکو کہا بھی ہوا ہے کہ شرٹ نا ریموو کیا کریں میری...ابھی میں نے سمارٹ ہونا ہے...آپ نہیں مانتے نہ میری بات..." مشل ہاتھ پیٹ پر رکھ کر اپنے بیلی پاؤچ کو سٹریچ کرتے سیدھا ہوتے بولی تھی،اسکی گود میں بیٹھنے سے پیٹ مزید واضح ہونے لگا تو چہرہ ایک دم بجھ گیا تھا

KZwrites

"مشل ایسے مت بولا کرو۔۔۔کیا مسئلہ ہے تمھارے پیٹ کو۔۔۔؟؟ دکھاؤ مجھے۔۔۔کیا چھپا رہی ہو۔۔۔"

"نہیں۔ں۔ں۔۔۔بس ایک ماہ اور۔۔۔پھر نہیں روکوں گی۔۔۔آپ سے ٹائم مانگا ہوا ہے نہ میں نے۔۔۔"

KZwrites

"Its been a year

یار دیکھنے تو دو.و.و.و....مشکلوں سے ہم یہاں

تک پہنچے تھے...اور پھر سے وہی سب

let me seeرسٹرکشنز....نہیں کرو یار ایسے...

what's bothering you" شہریار نے اسکو

کمر سے ہی پکڑے بیڈ پر گرایا اور اسکے پیٹ پر

جھک کر نیچے کی جانب اپنے لب رکھ دیے تھے

KZwrites

"شہریار۔۔۔پلیز۔۔۔مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔بس ایک ماہ اور دے دیں تب تک سمارٹ ہو جاؤں گی،پرامس۔۔۔آپ باقی جو مرضی کریں،بس مجھے دیکھیں نہیں۔ں۔ں۔۔۔" مشل نے اسکے ہونٹوں کا لمس اپنے پیٹ پر محسوس کرتے اندر ہی اندر شرمندہ سا ہوتے رخ بدلنے کی کوشش کی تو شہریار نے واپس اسکو سیدھا کر دیا تھا۔۔پیٹ پر گہرے سٹریچ مارکس تھے۔۔۔پیٹ کا نچلا حصہ باقی پیٹ سے الگ تھلگ سا

KZwrites

دکھائی دے رہا تھا

"شہریار۔۔۔نہیں کریں۔ں۔۔۔آپکو سمجھ نہیں آرہی میری بات۔۔" مشل اسکے وہیں محو دیکھ کر شرمندہ سی ہو کر اندر ہی اندر گھلے جا رہی تھی۔۔۔وہ جگہ ایک سال گزرنے کے باوجود بھی بلکل سُن محسوس ہو رہی تھی

KZwrites

"یار غصہ نہ دلاؤ مشل۔۔۔"

"سیدھی ہو کر لیٹو۔۔۔"

"تمھارا روز کا یہی۔۔۔شور ہے۔۔۔" خود پر ضبط کرتے لفظوں کو قابو میں رکھا تھا

"کیوں باقی سب کر لوں اور تمھیں دیکھوں نہ۔۔۔؟"

KZwrites

"مجھے دیکھنا بھی ہے تمھیں---"

"سمجھ آئی-ی-ی---"

"چپ چاپ لیٹی رہو ---" اچھا خاصا کرخت لہجے میں ڈانٹ کر پھر سے اسکے پیٹ کی جانب نظریں کرتے شہریار اسکے چہرے پر پھیلی خفت آج ختم کرنے کے درپے تھا---دل ہی دل میں اسے یوں ڈانٹ کر اب اسکے بجھے چہرے کی طرف دیکھا بھی نہیں جا رہا تھا

kzwrites

"آپ کو۔۔۔آپکو نہیں احساس کوئی میرا۔۔۔آپکو
کہہ جو۔۔ رہی ہوں۔۔کہ ابھی نہیں دیکھیں
تو۔۔کیا ہے آپکو۔۔۔انسان نہیں ہر چیز میں اچھا
فیل کرتا۔۔۔۔" مشل اسکے یوں ڈپٹنے پر روہانسی
ہو گئی تو شہریار نے گہرا سانس بھرتے ، جھک
کر اسکے ماتھے پر لب رکھے تھے

KZwrites

"میری جان ہے احساس تمھارا..."

"کیوں نہیں ہے----"

"تم کیوں اچھا فیل نہیں کرتی،یہی جاننا چاہتا ہوں---"

KZwrites

"آپریشن سے جب دوبارہ جڑتا ہے پیٹ تو اتنی
جلدی ریکور نہیں ہوتا نہ..."

"وقت لگتا ہے..."

KZwrites

"اور تمھارا کیس بھی سینسٹو تھا...تمھیں تو
ہیل کرنے کے کیے زیادہ وقت درکار ہے..."

"میں تمھیں کچھ کہتا ہوں جو ایسی باتیں کر کے دماغ خراب کرتی ہو اپنا بھی اور میرا بھی---؟"

"اور کیوں نہ دیکھوں میں---؟"

KZwrites

"جتنا مجھے تمہارا جسم پہلے عزیز تھا اتنا ہی اب بھی پیارا لگتا ہے، بلکہ اب تو اور بھی فدا ہوں اس جسم پر---مت ہلکان ہوا کرو ایسی غیر ضروری باتوں پر---"

"جب بھی ہم قریب آتے ہیں تم یونہی خود میں
سمٹ سمٹ کر الجھی سی رہتی ہو...."

"یہ چند انچ زیادہ کم ہونے سے میرا پیار نہیں
کم یا زیادہ ہو جاتا یار...." بات کرتے کرتے
شہریار نے اسکے لوئر بیلی سے ذرا نیچے کو لگے
سٹیچز کے نشان کو انگلیوں سے چھو کر دیکھا
تو مشل اسکے لمس پر مزید جذباتی سی ہو
گئی تھی...وہ اسکے ابھرے ہوئے پیٹ پر دوسرا

KZwrites

ہاتھ پھیرتے گھٹنوں کے بل بیٹھا تو اس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔۔۔اسکی نظروں سے گھبراتے وہ اسکی دسترس سے نکلی جا رہی تھی

KZwrites

"بھاگ کدھر رہی ہو۔۔تمھارے ہر ہر حصے کو چوم لوں گا مشل اتنا دیوانہ ہوں تمھارا۔۔پتہ نہیں تم کیوں ایسی چھوٹی باتوں میں

الجھی رہتی ہو ہمیشہ..." شہریار اسکے سٹیچز والی جگہ پر نرمی سے انگلی پھیرتے پھیرتے اپنا ہاتھ اسکی تھائیز کے درمیان لیجانے لگا تو مشل نے ناراض سی صورت بناتے اب رخ ہی بدل لیا تھا

KZwrites

"کیا سوچ رہی ہو...مجھے بتاؤ بلکل سچ..." اسکے کروٹ لیے وجود پر جھکتے شہریار نے پیار سے خود کو اسکے قریب کیا تھا

"خود آپ...روز جم جاتے ہیں،اتنی شیپ میں ہیں...اچھی ڈائٹ لیٹے ہیں....فٹ رہتے ہیں...تبھی آپکو میری انسیکیورٹی سمجھ نہیں آتی...مجھ سے نہیں ہو پا رہا ابھی ویٹ لوز...." مشل روئے روئے سے لہجے میں بولی تھی

KZwrites

"تو کب کہا ہے میں نے تمھیں کہ تم ویٹ لوز کرو...؟ میں نے تو کبھی ایسی کوئی ڈیمانڈ نہیں کی---زیادہ سے زیادہ یہی کہا ہو گا کہ جنک فوڈ مت کھاؤ...اس سے زیادہ تو میں نے نہیں تمھیں کہا کچھ..." شہریار سنجیدہ سا ہو کر اس سے ہٹ کر، ساتھ لیٹ گیا تو مشل بھیگتی پلکیں اٹھا کر اسے پریشانی سے دیکھنے لگی تھی

kzwrites

"میری کسی بات سے تم انسیکیور ہوتی

ہو۔۔۔؟؟؟" شہریار نے اسکی کمر پر ہاتھ پھیرتے بے حد پیار سے استفسار کیا تو مشل نے آہستگی سر سر نفی میں ہلایا تھا ، نظریں ابھی بھی اسکے چہرے کی طرف تھیں

KZwrites

"ٹھیک سے بتاؤ مشل،میرے کسی ایکٹ سے ایسا محسوس ہوتا ہے تمھیں۔۔۔؟ کہ مجھے تم اب اچھی نہیں لگتی۔۔۔؟ " کہنی کے پاس بازو پر لب رکھتے شہریار نے وہیں چہرہ رکھ دیا تھا

"ایسا تو نہیں لگتا کچھ۔۔۔مجھے۔۔بس۔۔میرا

دل چاہتا ہے میں آپکو صرف پیاری لگوں۔۔"

مشل بازو پر سرکتے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھتے

ٹوٹے سے لہجے میں بولی تھی

KZwrites

"تو تم مجھے صرف پیاری ہی لگتی ہو یار۔۔میں

کیسے بار بار یقین دلاؤں تمھیں۔۔؟"

"بہت بری ہو یار۔۔۔جب دل چاہتا ہے مجھے خود پر ایکسیس دیتی ہو۔۔اور۔۔جب دل چاہتا ہے بہانوں سے مجھے دور کر دیتی ہو۔۔۔مجھے صرف سیکس نہیں چاہئیے تم سے۔۔۔مجھے تم چاہئیے ہو یار۔۔۔ایسے مجھے نہیں اچھا لگتا تمھارے پاس آنا۔۔کہ۔۔۔آدھا ادھورا سا ہو سب۔۔یہاں سے چھو لو۔۔یہاں مت دیکھو۔۔۔تھک جاتا ہوں تمھاری مانتے مانتے۔۔۔"

kZwrites

شہریار نے اداس سے لہجے میں کہتے اسکی کمر کے خم پر اپنا چہرہ رکھا تو مشل گلا تر کرتے

واپس سیدھی ہو گئی تو شہریار کا چہرہ

خودبخود اسکے پیٹ پر آگیا تھا

"ناراض نہیں ہوں....آپ تھکے ہوئے نہیں اچھے

لگتے مجھے..." مشل نے اس بیرئیر کو توڑا تو

شہریار کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی

Kzwrites

"I lovvvve this tummy....

خبردار جو اب مجھ سے چھپایا اسے---" اسکے
نرم سے پیٹ کو لبوں سے چھو کر شہریار نے
وہیں چہرہ سہلایا تو مشل نے ہاتھ اسکے بالوں
میں پھنسایا تھا

KZwrites

"شہریار---"

"ہمم---"

"آپ annoy ہو جاتے ہیں نہ مجھ سے ...؟"

"نہیں مشل...بس چاہتا ہوں تم خود سے
annoy مت ہو..."

KZwrites

"آئی ایم سوری...."

"اچھا چھوڑو....میں کل سے خود تمھیں ورک
آؤٹ کرواؤں گا...حل کر لیں گے سارے مسئلے ہم

تمھارے...سڑریس نہ لو اور مجھے تو بلکل بھی سٹریس نہ دو ورنہ سارا سٹریس یہاں نکال دوں گا میں...بہت بھرا ہوا ہوں اندر سے میں..." شہریار نے اپنے ہاتھ کو اسکی حساسیت سے مس کرتے وہیں اسکو گدگدایا تو مشل ٹانگیں سمیٹتے مسکرا پڑی تھی...دل کچھ کچھ ہلکا ہو گیا تھا

KZwrites

"تو نکال دیں...سٹریس اپنا..." مشل نے اسکا دوسرا ہاتھ ، کلائی سے پکڑ کر سینے کی طرف

کیا تو شہریار مبہوت سا اسے یوں دیکھتے خود پر سے ضبط کھونے لگا تھا۔۔۔برا اسکے وجود سے الگ کرتے وہ اس کے سینے کو ہونٹوں میں بھر کر شدتوں سے سک کرتے اس کی جان لبوں پر لے آیا تھا۔۔ تھائیز پر ہاتھ پھیرتے وہ بھیگتے نازک سے وجود پر خود کو سہلاتے اسکے اور اپنے درمیان ہر فاصلے کو بہت کم کر چکا تھا۔۔۔اسکے بدن سے لپٹ کر اسکے ہر حصے کو لبوں سے چھوتے شہریار نے اسے بھی بے بس کر دیا تھا

kzwrites

"میرا ساتھ دو گی نہ..."

"دوں گی..."

"اب تو نہیں کچھ الٹا سیدھا سوچو گی...وعدہ کرو مجھ سے آج...."

"امم..." مشل جواب دینے کی بجائے سوچ میں پڑی تو شہریار نے اسے سخت ناراضگی سے

KZwrites

گھور کر اس میں بے رحمی سے خود کو شامل کرتے اسکی تمام سوچوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا

"میں...نہیں سوچوں گی اب کچھ.ھ.ھ...." مشل اسکے وجود کے نیچے بری طرح مچل اٹھی تھی...اسکا بھاری سخت وجود جس شدت سے اس میں گھل رہا تھا مشل کا پورا وجود زلزلوں کی زد میں آگیا تھا

KZwrites

"تمھارا دماغ میں ٹھکانے لگاتا ہوں ابھی...تم نہیں باز آسکتی...." اسکے دونوں پاؤں کو ہاتھ میں پکڑ کر ٹانگیں ہوا میں کرتے وہ اتنی شدت سے اس پر برسنے لگا کہ مشل اپنی گہرائیوں میں اسکے وجود کو پھولتا محسوس کر کے تڑپتے ، اپنے ہاتھوں کو یہاں وہاں مارتے کوئی سہارا ڈھونڈنے لگی تھی

KZwrites

"کچھ ہولڈ نہیں کرو گی تم...." اسے بوکھلایا

دیکھ کر اچانک شہریار نے اسکا رخ پلٹ کر بیڈ

پر اوندھے منہ کر دیا تو مشل بے حال ہونے لگی

تھی.... اسکی کمر پر اپنے لب سرکاتے وہ اسی

تیزی سے اس میں سمانے لگا تو مشل کی تیز

ہوتی ٹوٹی پھوٹی سانسیں کمرے میں گونجنے

لگی تھیں....شہریار اس پر اپنا سارا وزن ڈالے

اسکے وجود میں سختی سے شامل ہوتے اسے

ہوش اڑا گیا تھا...لذتیں کئی بار ہی مشل کے

حواسوں پر چھائیں ، کئی بار ہی وہ بے سدھ

KZwrites

ہوئی تھی لیکن شہریار اسے ایک پل کو بھی
مہلت نہیں دے رہا تھا ۔۔۔اسکی کمر پر ہر طرف
اسکی شدتوں کے نشان ثبت ہو گئے تھے۔۔۔وہ
اسکے بالوں کو گردن سے دبوچ کر اس میں
سماتے اسکی جان لبوں پر لے آیا تھا

KZwrites

"مجھے سدیھا ہونے دیں۔ں۔ں۔۔۔" مشل نے درد
بھری سسکی لیتے اپنا ہاتھ کمر پر لیجاتے
شہریار کو روکنے

کی کوشش کی تو شہریار لال سرخ چہرے سے

بے حال ہوتے کچھ پل کو رکا تھا

"تم گھبراتی ہو نہ...دیکھ لوں گا میں یہاں..."

ہاتھ نیچے لیجا کر اسکے بیلی پاؤچ کر انگلیوں

سے جکڑتے شہریار جاندار سٹروکس سے اسکے

وجود کو جھٹکوں کی نذر کرنے لگا تو مشل کی

بھاری سسکیوں اور جسموں کے نم ملاپ نے

کمرے کے در و دیوار لرزا دئیے تھے

Kzwrites

"آپ دیکھ لیں شہریار۔۔پر۔۔پلیز مجھے سدیھا

کر دیں۔ں۔۔۔" مشل دبی دبی آواز میں بولی تو

شہریار نے اس سے الگ ہو کر رخ بدلتے اسکے

لبوں کو شدت سے چوم لیا تھا،مشل چھوٹی

چھوٹی سانسیں لیتے بکھرے بالوں سے اسکے

سینے میں سما گئی تھی۔۔۔وہ اسکی گردن کو

سہلاتے لبوں سے لپٹے آہستہ آہستہ اسے اپنے

اوپر لے آیا تھا۔۔۔مشل کے گھنگھریالے بال اسکے

وجود پر ہر طرف پھیل گئے تھے۔۔۔پسینے سے

KZwrites

جسم بھر گئے تھے....تیز سانسیں ہونٹوں میں

دب سی گئی تھیں

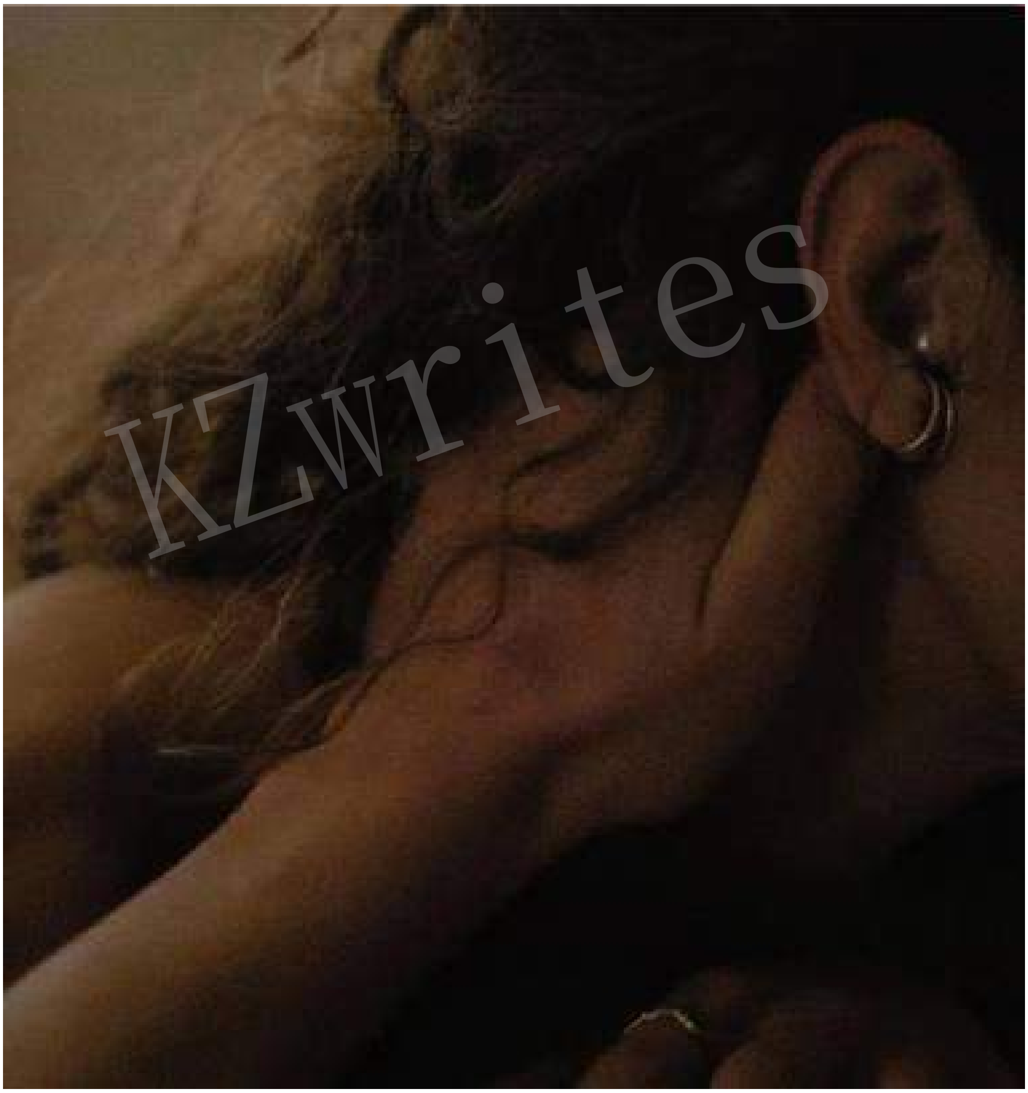

"تم بہت پیاری ہو مشل۔۔۔میں تمھیں ہر حال

میں انہیں نظروں سے دیکھوں گا

یار۔۔۔پلیز۔۔مجھ سے دور نہ ہوا کرو ایسے۔۔کتنا

کتنا وقت میں گزار دیتا ہوں ان پلوں کو یوں

محسوس کیے بغیر۔۔" شہریار اسکو ایسے ہی

اٹھا کر صوفے پر لے آیا اور اپنی لیپ میں

بٹھاتے خود کو اس میں آہستگی سے سمانے لگا

تھا۔۔۔،دونوں کی سانسیں پھر سے تیز

ہونے لگی تھیں۔۔ہر گزرتے پل کے ساتھ اسکی بے

رحم ہوتی شدت کو سہتے وہ اسی کی گردن کو

زور سے پکڑے سہارا

KZwrites

لے رہی تھی...شہریار اسکی آنکھوں میں اپنی

سرخ آنکھوں سے جھانکتے اسکی گردن کو

پیچھے سے پکڑے اپنی شدت کی انتہا کو

پہنچتے اسکی سسکیوں کو اپنے ہونٹوں میں دبا

گیا تھا

KZwrites

"مشل..."

"جی---"

"تمھارے بال آج بہت پیارے لگ رہے ہیں---"

"واقعی---؟"

KZwrites

"ہمم----یہ دیکھو-----اتنے اچھے کرلز بن رہے ہیں---" مشل صوفے پر ہی اسکے سینے پر سر رکھے لیٹی ہوئی تھی ، شہریار اسکی کمر کو نرمی سے سہلا رہا تھا،اس کے

بال کمر اور شہریار کے بازؤوں پر پھیلے ہوئے تھے...دونوں کے پرسکون وجود ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے....اسکے سینے کی نرماہٹ شہریار کو اپنے جسم پر محسوس ہوئے جا رہی تھی...ابھی ہی وہ اسکو خود سے الگ کر کے لیٹا تھا اور جسم پھر سے اسکی طلب کے لیے مچلنے لگا تھا

KZwrites

"آپکو واقعی میرے بال ہی اچھے لگ رہے ہیں نہ...؟" مشل اسکی اریکشن اپنی تھائیز پر

محسوس کرتے مصنوعی غصے سے اسکے چہرے کی طرف دیکھی تھی

"جو جو نظر آرہا ہے...وہ سب پیارا لگ رہا ہے..." شہریار اسکے اوندھے وجود کو نظروں میں لیے جان بوجھ کر اپنی موومنٹ سے اسکو ٹیز کرنے لگا تھا

KZwrites

"آپ نے جب سے بال لمبے کیے ہیں نہ آپ بہت اور طرح کے ہو گئے ہیں..." مشل تھائی پر اسکی مسلسل مووومنٹ سے اپنے وجود میں حقیقتاً درد سا محسوس کرتے بولی تو شہریار معنی خیز سا مسکراتے ، اسکے وجود کو دیکھ کر سارے ضبط کھو کر ،ایک جھٹکے سے اسکو اپنے نیچے کرتے خود کو اس میں سمو کر پھر سے اسے اپنی قربتوں میں جھلسانے لگا تھا...طلب کم ہونے کی بجائے بڑھتی جا رہی تھی کیونکہ بات شاید جسموں کے خدوحال سے بہت آگے بڑھ چکی تھی

kzwrites

کچھ دیر بعد....

"مشل ایزل چپ نہیں ہو رہی یار....اسکو تو پکڑ لو...." شہریار ایک طرف ایزل کو چپ کروا رہا تھا جبکہ دوسری طرف شاہزیب بھی اسکی گود سے چپکا ہوا تھا...مشل مزے سے دوسرے کمرے میں صوفے پر ہی بلینکٹ لیے سو رہی تھی جہاں شہریار نے اسے بے سدھ چھوڑا تھا

kzwrites

"مشل۔۔۔۔یہاں آؤ یاررر۔۔شاہزیب کا پیمپر گندا ہو گیا ہے۔۔۔ایک کو تو پکڑ لو۔۔۔۔" شہریار خلق کے بل چلایا تو مشل

کمبل کانوں پر کرتی مزید اندر گھس گئی کہ اسکے سرہانے پڑا شہریار کا فون بج اٹھا تھا۔۔۔شازم کی کال تھی۔۔۔ مشل نے پہلے ہی ناگواری سے فون پکڑا اور اس پر شازم کا نمبر دیکھ کر مزید ناگواری سے اٹھ کر بیٹھ گئی

KZwrites

"کیوں فون کیا ہے۔۔؟ کیا تکلیف ہے۔۔۔مرتے نہیں ہو تم نہ جان چھوڑتے ہو۔۔۔اب کیا چاہئیے ہے۔۔۔"

مشل کال اٹھاتے ہی بولی تھی

KZwrites

"مشل پلیز۔۔ایک منٹ۔۔۔میری بات سنو۔۔کال نہ کاٹنا۔۔۔تم میری بہنوں جیسی ہو۔۔۔خدا کے

واسطے میری بات سن لو..." دوسری طرف

شازم ملتجی لہجے میں بولا تھا

"تکلیف کیا ہے...کیوں فون کر رہے ہو رات کے

تین بجے..؟؟؟" مشل انگارے چباتے بولی

"مشل مجھے پیسے چاہیے ہیں،پلیز خدا کے

واسطے شہریار سے کہو کہ میرے اکاؤنٹ میں 2

KZwrites

لاکھ بھیج دے...میں اسے واپس کر دوں

گا...میں نے کسے کے پیسے دینے

ہیں...اسے...اسے واپس نہ کیے تو وہ مجھے جان

سے مار دے گا...پلیز...اللہ تم لوگوں کو بہت

دے گا...مجھے بچا لو...میری ماں اکیلی رہ جائے

گی..." شازم بول ہی رہا تھا کہ شہریار بچوں

کو گود میں لیے کمرے میں داخل ہوا تھا

KZwrites

"وہ تمھیں مار ہی دے تو اچھا ہے...یہ

لیں...کسی بھکاری کا فون آیا ہے...کب تک

اسکے نشے کے پیسے بھرتے رہیں گے...حد ہوتی ہے...جھوٹ بول بول کر پیسے لیتا ہے آپ سے..." مشل نے فون شہریار کی طرف بڑھایا تو شہریار نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا

KZwrites

"ہاں ہیلو...خالہ کیسی ہیں.....اچھا صبح کر دوں گا ٹرانسفر...اوکے...صبح چکر لگاؤں گا...پھر دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے..." شہریار نے کہہ کر کال کاٹ دی تھی

"مشل یار ایسے سخت الفاظ نہیں استعمال کرتے

،نشہ چھوڑ چکا ہے وہ...گھر کے خرچے کے لیے

پیسے مانگ دہا تھا..." شہریار نے ایزل کو مشل

کی گود میں رکھ کر شاہزیب کو بھی گود سے

اتارتے بولا تو وہ کارپٹ پر چھوٹے چھوٹے

قدموں سے چلنے لگا

KZwrites

"ہاں رات کے تین بجے۔۔۔؟؟ گھر کے خرچے کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔؟ وہ بھی دو لاکھ کا۔۔۔؟ واؤ۔۔۔ مجھے الگ سٹوری سنا رہا تھا۔۔۔کیا ہو گیا ہے آپکو شہریار ۔۔۔ آپ اپنی خالہ کے معاملے میں بہت نرم دل ہو جاتے ہیں۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔مگر یہ شازم۔۔۔زہر لگتا ہے یہ انسان مجھے۔۔۔نفرت ہے اس سے۔۔۔میں تو کبھی معاف نہیں کروں گی اسکو۔۔۔" مشل بول رہی تھی کہ ایزل اسکی گود سے نکل کر شاہ زیب کے ساتھ چلنے لگی

KZwrites

"یار خالہ ویسے ہی شازم کے نشے میں پڑنے اور سال پورا ہاسپٹلائز ہونے سے سوکھ کر آدھی ہو گئی ہیں۔۔وہ بھی اب پہچانا نہیں جاتا۔۔۔۔۔کیا حسین بندہ ہوتا تھا۔۔۔۔۔کہیں سے نہیں لگتا کہ چھبیس ستائیس سال کا ہے، 60 50سال کا بوڑھا لگنے لگا ہے۔۔بہت دل دکھتا ہے انکا حال دیکھ کر۔۔۔معاف کرنا مشکل ضرور ہے مگر دل بڑا کر کے کر دو معاف۔۔۔شازم کا تو شاید ذہنی توازن بھی ٹھیک نہیں ہے اب۔۔۔" شہریار کارپٹ پر بیٹھتے ایزل اور شاہزیب کے سر بیڈ کے کونے سے بچاتے مشل کی طرف دیکھے بغیر اس

kzwrites

سے بات کر رہا تھا

"تو اب بھی ٹھیک ہو سکتا ہے اگر ہونا چاہے تو،
مگر وہ سدا کا ڈھیٹ انسان ہے۔۔۔سدھرنے کی
طرف نہیں آتا۔۔۔بلکہ
مزید بگڑتا جاتا ہے۔۔۔اس وقت بھی نشے کی
طلب میں مچل رہا تھا صاف پتہ لگ رہا
تھا۔۔۔خبردار جو آپ نے اسکو پیسے دئیے۔۔۔ضائع
کریں گے اسے دے کر۔۔۔اس سے بہتر ہے اسے ری

KZwrites

ہیب می بھجوا کر خالہ کو یہاں لے آئیں۔۔۔

" مشل تڑخ کر بولی تھی

"اچھا تم غصہ نہ کرو۔۔۔کول رہا کرو۔۔۔" شہریار

بچوں کے ساتھ ساتھ کارپٹ پر کرالنگ کرتے

انکو دائیں بائیں سے بچا رہا تھا۔۔۔۔ایک کو پکڑتا

تھا تو دوسرا دور نکل جاتا

تھا،دوسرے کو پکڑتا تھا تو پہلا بیڈ سے ٹکرا

جاتا تھا

kzwrites

"ہمم...." مشل نے نظر بھر کر شہریار کو دیکھا

تھا

جو شرٹ لیس صرف ٹراوزر پہنے بچوں کو

سنبھال رہا تھا...ماتھے پر کوئی شکن نہیں

تھی...چہرے پر کچھ دیر پہلے ہوئی قربت کا

سکون ابھی بھی دکھائی دے رہا تھا....سانولے

چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ پھیلی ہوئی

KZwrites

تھی

"ایزل۔ل۔ل۔۔۔پھر گریں گی آپ۔۔۔دھیان سے۔۔۔"

ایک طرف بیٹی کے آگے ڈھال بنے وہ ٹیبل کے

کارنر سے اسے بچا رہا تھا تو دوسری طرف

شاہزیب کے منہ سے چارجر نکال رہا تھا جسے

وہ بار بار پکڑ کر منہ میں ڈالے جا رہا تھا۔۔۔مشل

کی نظریں مسلسل اس پر ٹھہری ہوئی

KZwrites

تھیں۔۔۔وہ ہر رشتے کو یوں بخوبی نبھاتا تھا اور اسکی یہی بات مشل کے دل کو سب سے زیادہ بھاتی تھی

KZwrites

"شہریار آپ میرے کہنے پر ہئیر کٹ نہیں کروا سکتے۔۔۔؟؟ شیو بھی۔۔۔پہلے جیسے کر لیں نہ۔۔۔ایسے مجھے۔۔۔سچ میں ڈر لگتا ہے۔۔۔کل برتھ ڈے پر پکچرز بھی بننی ہیں۔۔۔ہئیر کٹ

کروا لیں۔ں۔ں۔۔پلیززززز۔۔۔میرے کہنے پر۔۔۔"

مشل لاڈ سے بولی تھی

"مشل تمھیں کیا مسئلہ ہے میرے بالوں سے

یار۔۔۔اتنا ٹائم لگا کر بڑھائے ہیں۔۔" شہریار

صوفے پر اس کے ساتھ گرنے

والے انداز میں بیٹھ کر اس کج گردن کو اپنی

کہنی میں دباتے بولا تھا

KZwrites

"آہ۔ہ۔۔مارنا ہے مجھے کیا آپ نے۔۔۔".مشل اپنی گردن چھڑواتے بولی تو شہریار نے ہنستے ہوئے اپنی کہنی سے اسکی گردن نکال دی تھی۔۔۔نظریں اسکے چہرے پر ٹھہر گئی تھیں جہاں وہی مخصوص مغرور سی رونق تھی جو اس نے پہلی جھلک میں دیکھی تھی۔۔۔اسکے ساتھ گزرا ہر دن خوبصورت ہوتا تھا ہر شام حسین تر۔۔۔اسکے لاڈ۔۔اسکے نخرے۔۔اسکا جھگڑنا۔۔۔اسکا ہر ایکٹ وہ اس ایک مسکراہٹ میں دیکھ رہا تھا جو ابھی مشل کے چہرے پر

KZwrites

سجی تھی

"آپ صبح جائیں گے نا سیلون۔۔۔پکا پکا بتائیں مجھے۔۔۔"

مشل اپنی ہی رو جینٹ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ کر بولی تو شہریار نے اسکے پکارنے پر ٹرانس سے باہر آتے ہلکی سی آنکھیں سکیڑی تھیں جیسے وہ جواب سوچ رہا ہو

KZwrites

"مجھے کل فریش ہئیر کٹ چاہئیے تو چاہئیے
بس۔۔۔اور اب اگر آپ اپنی بات سے مکڑے نہ تو
میں ایسا ناراض ہوں گی کہ منا نہیں سکیں
گے۔۔۔اینڈ آئی مین اِٹ۔۔۔۔" ہزاروں بار دہرایا ہوا
جملہ پھر سے اس پر اچھال کر مشل اسکے پاس
سے اٹھ کر بچوں کے پاس کارپٹ پر بیٹھ گئی
تھی

KZwrites

"پہلے ادھر آ کر بیٹھو..." شہریار نے ٹانگیں پھیلا کر مشل کو اپنی لیپ میں بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا تو مشل نے فلور کشن اٹھا کر اسکی اریکشن کا نشانہ لے کر مارتے مارتے جانے دیا تھا...شہریار نے اسکے ڈر سے ٹانگیں فوراً آپس میں جوڑ لی تھیں

KZwrites

"کل یہی آپکی سزا ہو گی اگر بال لمبے نظر آئے مجھے تو..." مشل اسے وارن کرتے بولی تو شہریار قہقہہ لگاتے اسکے ساتھ کارپٹ پر بیٹھ گیا تھا.....رات کے چار بجے دونوں بچے اور ماں بلکل فریش تھے جبکہ شہریار کی آنکھوں میں نیند اترنے لگی تھی

KZwrites

"یہ بلکل تمھارے جیسی شرارتی ہے....آنکھوں

میں چمک دیکھو اِسکی....شاہزیب میرا

معصوم سا ہے میری طرح...." شہریار ایزل کو

ہوا میں اٹھا کر گھماتے اسکی کھلکاریوں پر

خود بھی مسکرائے جا رہا تھا جبکہ شاہ زیب

کارپٹ کے کونے پر بیٹھا منہ میں انگوٹھا ڈال کر

سک کرتے ماں کو دیکھے جا رہا تھا

KZwrites

"یہ بھی بہت تیز ہے....نظر سے اوجھل ہوتے بال

پکڑ لیتا ہے ایزل کے بھی اور اب تو میرے بھی

کھینچتا ہے...صرف سب کی موجودگی میں

معصوم بنتا ہے آپکی طرح-----"

مشل نے شاہزیب کو گود میں لیا تو وہ واقعی ماں کے بالوں میں دلچسپی سے انگلیاں الجھانے لگا تھا

KZwrites

"نہیں نہیں اب نہیں کھینچے گا---ابھی یہ بہت گڈ بے بی بن جائے گا---ہے نا---آپ ایزل کے بال نہیں کھینچیں گے اب---نہ ہی ماما کو ہرٹ کرنا ہے---" شہریار ایزل کو صوفے پر بٹھا کر بیٹے

سے سنجیدگی سے بات کرنے لگا تھا

"ایزل سے بس پیار کرنا ہے...اوکے...؟ یہ ہماری پرنسیس ہے...." شاہزیب کو گود میں بٹھا کر شہریار نے پیار سے اسے سینے میں بھینچا تو وہ بہن کے بالوں کو سچ میں پیار سے چھونے لگا تھا جیسے باپ کی کہی باتیں سمجھ آگئی ہوں

KZwrites

"گڈ بوائے....گڈ بوائے...ایزل آپ بھی پاری کریں بھائی کو..." شہریار ان میں مگن ہوا تو مشل نے اپنا سر اسکے کندھے سے ٹکا لیا تھا

اگلے دن

KZwrites

"چلو مشل اب تم شاہ زیب کو پکڑ لو....شہریار بھائی آپ ایزل کو پکڑ لیں جلدی سے....اتنی دیر لگا دی آپ نے آنے میں پہلے ہی..." شازمہ کیمرہ مین کو اینگل سمجھاتے ہوئے سب کو انسٹرکشنز دے رہی تھی

"شازمہ بیٹے ...آپ بھی یہاں آئیں زمل کے ساتھ...آفتاب...آجا...." شہریار نے اونچی آواز میں شازمہ کو اپنے پاس بلایا تھا...جبکہ مشل شہریار کو فریش ہئیر کٹ اور شیو میں دیکھ کر دل ہی دل میں مسکرا رہی تھی....وہ ابھی

KZwrites

ابھی ہی آیا تھا اور دونوں کی ابھی تھوڑی سی ہی نظر ملی تھی۔۔۔بچوں کے بعد کچھ وقت لگا تھا لیکن اب سب چیزیں اپنی جگہ پر واپس آتے محسوس ہو رہی تھیں

KZwrites

"ماما۔۔۔" شازمہ اور آفتاب بھی انکے ساتھ کھڑے ہوئے تو انکے ہٹتے ہی شہریار نے ماں کو بھی پاس بلایا تھا۔۔۔ایک طرف سمینہ بیگم اور

عالم شاہ کھڑے تھے اور دوسری طرف کمال شاہ۔۔۔سب نے جگہیں بدل بدل کر بچوں کے ساتھ پکچرز بنوائیں تھیں۔۔۔۔مشل کے یونیورسٹی فیلوز بھی انکے ساتھ ساتھ تھے

KZwrites

"ایک منٹ ایک منٹ۔۔۔کیک سے پہلے میں بچوں کی مام کا خاص شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔۔۔" شہریار نے مشل کی طرف ایک گلاب کی کلی

بڑھاتے باآواز کہا تو سب انکی جانب متوجہ ہوئے تھے....مشل نے سب کی موجودگی میں شہریار کو اتنا ایکسپریسو پا کر شرماتے ہوئے اس سے فلاور پکڑ کیا تھا ...اتنے میں شہریار نے اسکے سامنے ڈائمنڈ رنگ کر دی تو مشل کا چہرہ شرم سے سرخ پڑ گیا تھا ... شازمہ ، آفتاب اور مشل کے فیلوز نے ہلکا سا شور مچا کر ہوٹنگ کی تھی مگر کمال شاہ کی موجودگی سے ذرا کم ہی شور مچا پائے تھے جو سٹک تھامے ایک جانب کھڑے شہریار کو کن اکھیوں سے گھور رہے تھے

KZwrites

"تھینک یو..." شہریار نے اسکو رنگ پہنائی تو مشل نم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہلکا سا بولی تھی

"تھینکس ٹو یو مشل...فار ایوری تھنگ...تم ہو

kZwrites

تو یہ سب ہے..." سب کی موجودگی میں

شہریار کا یہ سب کہنا اسکا خون سو گنا بڑھا

گیا تھا...اکیلے میں تو وہ اکثر اسکو گفٹس دیتا

رہتا تھا مگر سب کے سامنے بچوں سے بھی پہلے

اسکو گفٹ دے کر شہریار اسکے دل کو موہ گیا

تھا...مشل کے گال خوشی کی حدت سے سرخ

ہو گئے تھے

KZwrites

"آؤ...تم بھی کٹ کرو ساتھ...." شہریار اس کی

طرف دیکھتے بولا تو مشل خوشی کی حد سے

مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کیک کی طرف متوجہ ہو گئی تھی...کمال شاہ کے کھانسنے پر شہریار ایک دم تیر کی طرح سیدھا ہوتا ایزل کو اسکی پھولی فراک سمیت کیک کے پاس کرنے لگا تو مشل نے بھی شاہزیب کو اپنے آگے کر دیا تھا لیکن چہرے دونوں کے ابھی بھی دمک رہے تھے

KZwrites

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو...ہیپی برتھ ڈے شاہ اینڈ ایزل...." سب مل کر گنگنا رہے تھے کہ شاہ زیب نے ئسب عادت شازمہ کی گود میں موجود زمل کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑ لیا...اسکے بال پکڑتے ہی زمل گلا پھاڑ کر رونے لگی تو سب انکی طرف متوجہ ہوئے تھے

KZwrites

"اوئے بال چھوڑ میری بیٹی کے...یہ کیا حرکت ہے...جب دیکھو بدمعاشی کرتا ہے یہ ....." آفتاب

نے اختیاط سے شاہزیب کی مٹھی کھولنے کی

کوشش کی مگر وہ معصوم شکل بنائے اپنی

ننھی سی سٹرانگ مٹھی کھولنے کو ہر گز تیار

نہیں تھا اور ناسمجھی سے ہر ایک کے ایک

ساتھ منع کرنے پر خود بھی رونے لگا.....مٹھی

کی پکڑ مزید سخت ہو گئی تھی....زمل بال

کھنچنے پر زور زور سے روتے ہلکان جا رہی

تھی...جبکہ مشل شہریار دونوں ہی شرمندہ سا

ہوتے بیٹے کو بہلا پھسلا کر اسکی بند مٹھی

کھولنے لی تھ و دو کر رہے تھے

kzwrites

"شاہزیب ہاتھ کھولو بچے...بابا نے کیا سمجھایا تھا آپکو .." شہریار کی لاکھ کوششوں کے باوجود بھی شاہزیب نے تو مٹھی نہیں کھولی لیکن ایزل بھی ان دونوں کو روتا دیکھ کر رونے لگ گئی تھی.. سب ان تینوں کو خاموش کروانے میں جت گئے تھے اور کیمرے میں بچوں کے روتے اور بڑوں کے ہنستے چہرے کیپچر ہو گئے تھے

KZwrites

-----رات میں-----

"تھینکس شہریار-----تایا ابو اتنا غصہ ہو رہے تھے آپکے لیٹ ہونے پر ،مگر آپ پھر بھی سیلون سے اپنی لُک چینج کروا کر ہی آئے---" مشل گھر کے لان کی بیک میں جھولے پر ٹانگیں پھیلائے شہریار کے کندھے پر سر رکھے بولی تو شہریار نے اسکے کندھے کے گرد اپنا بازو پھیلایا تھا

KZwrites

"تمھاری خاطر گردن بھی حاضر میری جان۔۔۔تم
صرف بال کٹوانے پر شکریہ کر رہی ہو۔۔۔۔۔"

KZwrites

"آپ اتنا پیار کیوں کرتے ہیں مجھ سے۔۔؟ آپ نے
سب کے سامنے مجھے رنگ پہنائی۔۔۔مجھے
تھینکس کہا۔۔۔میں آپکو بتا نہیں سکتی مجھے

کتنا اچھا لگا... ایسے لگا جیسے ابھی ابھی
میری شادی ہوئی ہے اور آپ ویڈنگ رنگ پہنا
رہے ہیں مجھے..." مشل اسکی کمر کے گرد اپنے
بازؤں کا گھیرا مضبوط کرتے اپنا چہرہ اسکے
کندھے سے لگا کر بولی تھی...فرط جذبات میں
آواز بھیگ گئی تھی

KZwrites

"اکیلے میں تو بندہ پیار کر ہی لیتا ہے م...تھوڑا
سا سب کی موجودگی میں بھی اظہار کرنا بنتا
ہے نہ...سب کو پتہ ہو کہ مجھے کتنی قدر ہے

اپنی بیوی کی---" شہریار

اسکے کندھے ہر بازو پھیلائے اسکے بازو کو سہلا

تے بولا تھا

kzwrites

"آپ جب ڈنر ٹیبل پر اپنے سے پہلے میری پلیٹ

میں رائس ڈالتے ہیں تو سب اتنے غور سے آپکو

دیکھتے ہیں---مگر آپ کسی کی پرواہ کیے بغیر

پہلے مجھے سرو کرتے ہیں،آپکو

ڈر نہیں لگتا---؟؟ دادا جان سے--؟ تائی امی

سے...؟ " مشل جھولا لیتے اس کی طرف دیکھتے بولی تھی

"تو ماما کی پلیٹ میں بھی تو ڈالتا ہوں...بابا سے بھی پوچھتا ہوں الگ بات کہ وہ منع کر دیتے...ایسے ہی تمھیں بھی سرو کر دیتا ہوں...جب تم نہیں بھی تھی تب بھی ایسے ہی کرتا تھا...کچھ میری عادت بھی ایسی ہے کچھ تمھارا دیوانہ بھی ہوں....دھیان تم پر ہی رہتا ہے ہر وقت..." شہریار نے اسکے سر پر لب رکھے

kzwrites

تھے

"تائی اماں کو اچھا نہیں لگتا یہ سب...وہ ابھی بھی مجھ سے تھوڑا دور دور رہتی ہیں...میں جتنی بھی کوشش کرلوں وہ نہیں مجھ سے ٹھیک ہوتیں....پر...آپ جب مجھے ڈیفینڈ کرتے ہیں انکے سامنے...تو میرا دل ہلکا ہو جاتا ہے...آپ ہمیشہ ایسے ہی رہنا شہریار..." مشل اسکو مزید زور سے جکڑے جا رہی تھی

Kzwrites

"میں ایسا ہی رہوں گا۔۔۔۔بس تم بھی تھوڑا
آنکھیں دکھا کر واک آؤٹ کرنا چھوڑ دو تو میرا
دل بھی بھاری ہونے سے بچ جائے گا۔۔۔کچھ اس
پر بھی توجہ دو۔۔۔" شہریار جان بوجھ کر اسکا
ایموشنل ٹرانس خراب کرتے بولا تو مشل نے
حسب توقع پہلے اسکی کمر سے اپنے بازو نکالے
اور پھر اپنا سر اسکے کندھے سے اٹھا کر اسکی
طرف گھور کر دیکھا تھا

KZwrites

"او۔۔او۔۔اوکے غصہ نہیں ابھی۔۔۔" شہریار نے اسکے کندھے پر بازو رکھتے واپس اسکو اپنے حصار میں لیا تو مشل نے اسکی ٹانگ میں انگلیاں کھبوتے اسے تیز نظروں سے دھمکی والے انداز میں گھورا تھا

KZwrites

"میری جان بس بال کٹوائے ہیں۔۔۔باقی سارا

ویسا ہی ہوں---ایک ہاتھ میں اٹھا کر لیجاؤں گا ابھی اوپر--دور رہو میری تھائیز سے--" بات کے برعکس شہریار نے اسکا ہاتھ پکڑ کر ٹانگوں کے بلکل درمیان رکھا تو مشل نے شرمایا سا ہنستے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا

KZwrites

"واپس رکھو--"

"No---"

"مشل واپس رکھو...." شہریار سنجیدگی سے
بولا تو مشل بھنویں سکیڑ کر اسے دیکھی تھی

"مجھے ڈانٹا نہ کریں ایسے...مجھ سے برداشت
نہیں ہوتا..."

KZwrites

"میری اتنی جرات کہاں کہ تمھیں ڈانٹوں... تم
تو باس ہو میری..." شہریار نے اسکی کمر میں
انگلیاں کھبوتے شرارت سے کہا تو مشل نے بھی

ہنستے ہوئے اسکی طرف دیکھا اور پھر ایک نظر اپنے ہاتھ میں موجود رنگ کو دیکھ کر وہ منظر یاد آنے پر گدگدا کر ، اوپر کو اٹھتے اسکے گال پر چھوٹی سی کِس کر دی تھی

KZwrites

"اور پتہ ہے۔۔۔باس کو ہمیشہ ڈومینیٹنگ پوزیشن پر ہونا چاہیے۔۔۔آؤ تمھیں بتاتا ہوں کہ کیسے۔۔۔" اسکے کِس کرنے پر شہریار نے آس پاس دیکھ کر معنی خیز لہجے میں کہتے ، اسکو ایک ہی بازو کے سہارے اٹھایا اور پچھلے راستے

اوپر کی سٹیرز کیطرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔مشل

سارے راستے دبی دبی آواز میں شور کرتی رہی

تھی جسکو کمرے میں لیجاتے شہریار نے ایک

لمحے میں اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا تھا

The End